Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

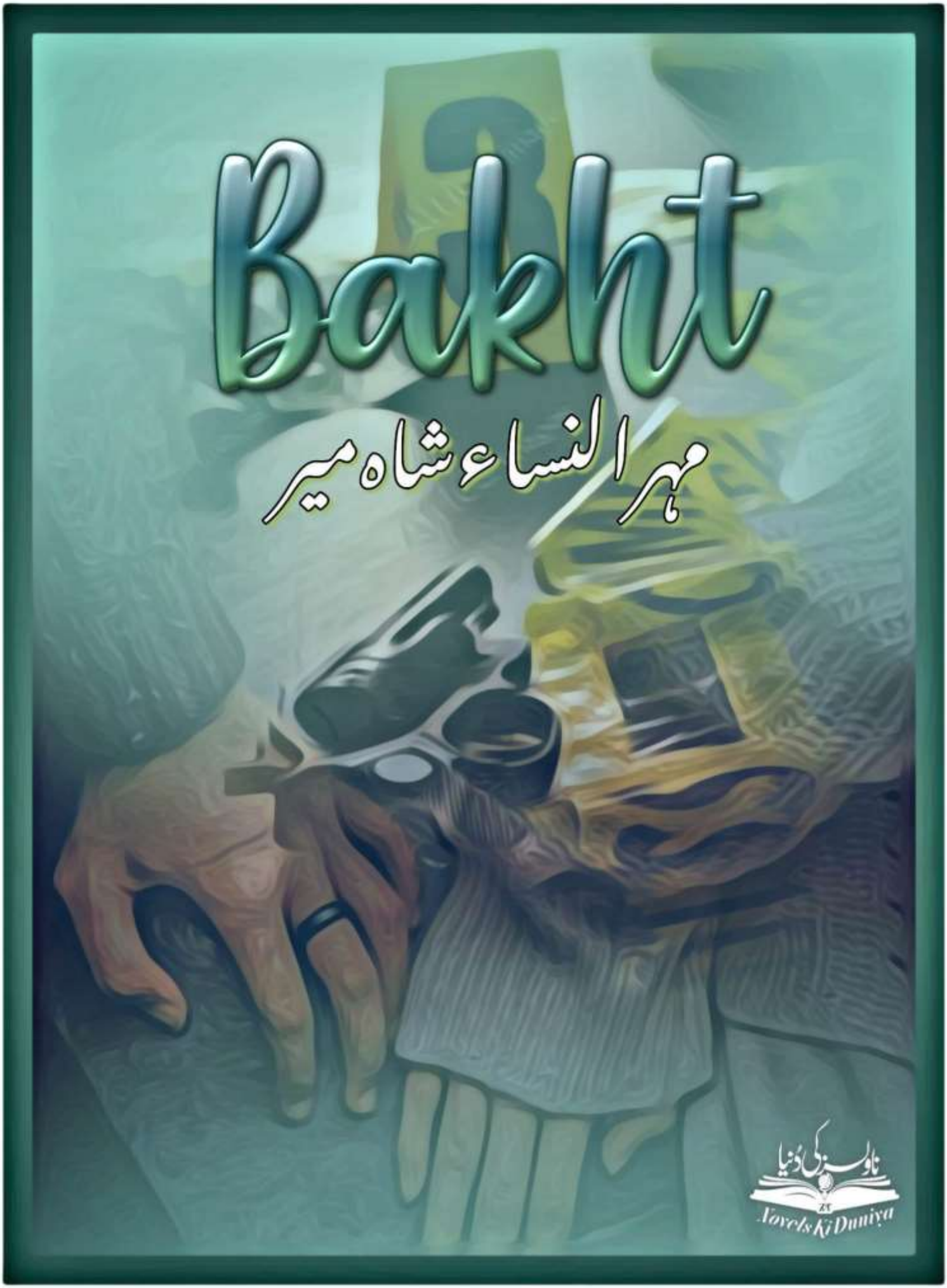

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انتساب

میں بخت کو اللہ کے نام کرتی ہوں۔وہ جس نے میرے لکھے میں تاثیر رکھی ،اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں لکھ سکوں۔

اللہ کے نام وہ جس نے لکھوایا اور وہی جو لکھوا رہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بخت

از قلم: مہر النساء شاہ میر

تارکول کی خالی سڑک اس وقت خون سے تر تھی ،کوئی ستائیس یا اٹھائیس برس کا نوجوان اس وقت سڑک پہ پڑا کراہ رہا تھا۔اس کے آس پاس خون تھا۔سرخ سیال اس کے جسم سے نکلتا ہوا سڑک کو بھگو رہا تھا۔درد حد سے سوا تھا۔اس نوجوان کے پیٹ اور بازو پہ گولی لگی تھی۔یہ اس کے دشمنوں کا کام تھا۔ یہ بات وہ جانتا تھا۔اسے درد ہورہا تھابہت درد ہورہا تھا۔لیکن وہ برداشت کر رہا تھا۔نہ جانے کیوں اس کے کراہنے میں ایک مصنوعی پن سا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ یہ سب جان بوجھ کے کر رہا تھا۔اس کا فون اس کی پینٹ کی جیب میں تھا۔وہ چاہتا تو پولیس یا پھر اپنے کسی گھر والے یا دوست کو کال کر کے بلا سکتا تھا۔ہسپتال بھی قریب ہی تھا۔وہ اگر چاہتا تو بہت مشکل سے ہی سہی لیکن کسی طرح وہاں جا سکتا تھا۔ لیکن شاید وہ اس درد سے لطف اندوز ہورہا تھا۔وقفے وقفے سے کراہنے کے بعد وہ چپ ہوجاتا تھا۔بالکل ساکت شاید وہ اس کھیل سے محظوظ ہورہا تھا۔تقریباً پانچ منٹ بعد اسے دور سے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس اپنی آنکھوں میں چبھتی محسوس ہوئی تھیں۔اس نے ناگواری سے اس گاڑی کو قریب آتے دیکھا تھا۔چند لمحوں بعد ہی وہ گاڑی اسے بالکل قریب آتی نظر آئی تھی۔گاڑ کے شیشے شاید کھلے تھے۔کیونکہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہاں سے کسی کے چیخ چیخ کے بولنے کی مدھم سی آواز اسے یہاں تک سنائی دے رہی تھی۔اسے چلانے والی شاید ایک لڑکی تھی،جو کے بغیر سڑک پہ دھیان دیے موبائل پہ کسی سے کال پہ بات کرتے ہوئے بری طرح چیخ رہی تھی۔اس نے پیلے اور ہرے رنگ کے امتزاج کا جوڑا پہن رکھا تھا۔وہ لڑکی اب بھی چیخ رہی تھی۔

"جب میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ وہ ڈریس نتاشا پہن چکی ہے اور اب میں کسی صورت اس ڈریس کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی تو کس سے پوچھ کے خریدا وہ ڈریس؟ "مقابل شاید حق میں کچھ بول رہا تھا کہ گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اس کی نظر سامنے سڑک پہ پڑے وجود پہ پڑی تھی۔

اس نے فل سپیڈ سے بریک لگائی ،گاڑی کے ٹائر بری طرح چرچرائے تھے۔اسے لگا تھا کوئی چرسی یا کوئی فقیر وہاں سو گیا ہو گا۔غصے سے لال وہ کار سے باہر نکلی لیکن سامنے والے کی حالت دیکھ کے بے اختیار دونوں ہاتھ ہونٹوں پہ رکھ لئے اور اپنی چیخ کا گلا گھونٹ دیا۔سڑک پہ پڑے نوجوان نے بہ مشکل آنکھیں کھول کے سامنے کھڑے وجود کو دیکھنا چاہا۔لیکن بصارت دھندھلی ہو رہی تھی ،وہ لڑکی اب بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی۔فون اس کے کانپتے ہاتھوں سے چھوٹ چکا تھا۔وہاں سے اب بھی کسی کے ہیلو ہیلو کی آواز آرہی تھی۔

" ہالے کیا تم سن رہی ہو؟ "

فون سے آتی آواز نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی۔اس نے مرے مرے ہاتھوں سے فون اٹھایا اور کال ڈس کنیکٹ کردی۔اس نے روشنی میں سامنے پڑا وجود تو دیکھا تھا۔لیکن اس کے جسم سے نکلے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خون سے تر روڈ کو نہیں۔ورنہ وہ گاڑی سے باہر آنے کی ہمت نہیں کرتی۔اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنی گاڑی کی جانب چل رہی تھی۔کہ اس زخمی کی آواز نے اس کے قدم زنجیر کئے تھے۔

"میری م مد د دد کر ر۔۔رو "زخمی کی گھٹی گھٹی آواز اس کو سنائی دی تھی لیکن وہ مڑی نہیں۔چند لمحے چند سانسیں وہ وہیں جمی کھڑی رہی۔اس نے ایک قدم آگے بڑھایا ہی تھا کے ایک بار پھر اس کی آواز لڑکی کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

"رک جاؤ پلیز۔"وہ بد قت بول پا رہا تھا۔اور وہ لڑکی مڑی تھی۔**(اگر ہالے سلطان کو پتا ہوتا کہ پیچھے مڑ کے دیکھنے سے اس کی زندگی اتنی تبدیل ہوجائے گی تو وہ ایک منٹ یہاں نہ رکتی)۔**

وہ قدم قدم چلتی اس کے قریب آ چکی تھی۔اور اب گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھ چکی تھی۔اور اپنا چہرہ اس کے قریب کر کے اس سے اس کی حالت پوچھ رہی تھی۔اس زخمی حالت میں بھی اس کی آنکھوں میں تحیر اتر آیا تھا کہ رات کے اس پہر یہ لڑکی ایک زخمی کو دیکھ کے یہاں سے بھاگ کیوں نہیں گئی؟

اس کے آواز دینے پہ رک کیوں گئی؟ اس لڑکی کے آنے سے پہلے یہاں سے ایک گاڑی ا ور ایک بائیک گزری تھی لیکن ایک زخمی کو دیکھ کے وہ بھاگ کھڑے ہوئے کہ کہیں ان کے گلے ہی نہ پڑ جائے۔

اور یہ لڑکی؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنے کندھے کے جھنجھوڑے جانے پہ اسے احساس ہوا کہ وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھی۔"تم کون ہو؟ کیا ہوا ہے تمھیں؟کیا میں تمہارے گھر والوں کو کال کروں؟نمبر بتاؤ مجھے اپنا تم سن رہے ہو مجھے؟"

وہ اس کو بولنے کا موقع دیے بغیر اپنی کہے جا رہی تھی۔"یا اللہ میں کیا کروں اس کا؟" وہ بڑبڑائی تھی۔"سنو تم کچھ بولو گے تبھی تو میں تمہاری ہیلپ کروں گی۔بولو بھی؟؟؟؟ "اب وہ جھنجھلائی تھی اس کی خاموشی سے۔

"میرا کوئی نہیں ہے۔"تب ہی اس زخمی وجود کی سرد سی سرگوشی اس کے کانوں سے ٹکرائی۔اسے بے اختیار خوف محسوس ہوا تھا۔

" کیا میں اس سے ہمدردی کر کے غلط تو نہیں کر رہی؟ "اسے اپنے خیالوں سے اس زخمی کی آواز نے نکالا تھا۔

"کیا آپ مجھے ہسپتال لے جائیں گی؟میں اب جینا چاہتا ہوں۔"

یہ الفاظ کہتے ہوئے وہ خود حیران تھا۔تھوڑی دیر پہلے تک وہ یہاں سسک سسک کے مرنے کو تیار تھا اور اب؟ وہ زندہ رہنا چاہتا تھا لیکن کیوں اس لڑکی کو دیکھتے ہی اس نے زندہ رہنے کا فیصلہ کرلیا؟ایک گاڑی والے اور بائیک والے کو اس نے کیوں چپ چاپ گزر جانے دیا اگر اسے جینا ہی تھا ؟ وہ اتنا کمزور تو نہیں تھا کہ کسی سے مدد کے لئے یوں منت کرتا وہ بھی ایک لڑکی سے۔

"دیکھو میرے ساتھ کوئی چالاکی کی تو جان سے مار دوں گی تمہیں سمجھے۔ہیلپ کر رہی ہوں۔محسن ہوں تمہاری دھوکہ دیا تو دیکھ لینا۔ویسے کرنی تو نہیں چاہیے تمہاری مدد۔لیکن کیا کروں اتنا بڑا دل ہے میرا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی بات پہ وہ خیالوں سے باہر آیا تھا۔اب وہ اس کو اٹھنے کا کہہ رہی تھی۔درد کو برداشت کرتے وہ بہ مشکل اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔اس لڑکی نے اس نوجوان کو اٹھنے میں مدد دی۔وہ کھڑا ہو چکا تھا۔ لیکن اتنی سی کوشش میں مقابل بری طرح ہانپ چکی تھی۔

"اللہ کیا کھاتے ہو تم؟" وہ ہانپتے ہوئے بولی تھی۔اب وہ اس کا بازو اپنے کندھے پہ ڈال کے اس کو گاڑی تک لے کے جارہی تھی۔اس سارے وقت میں وہ زخمی چپ رہا تھا۔نوجوان کو پسنجر سیٹ پہ بٹھا کر اس نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

" نام کیا ہے تمہارا؟"لڑکی نے سوال کیا تھا۔نوجوان ہنوز خاموش ہی تھا۔

"میرا نام ہالے سلطان ہے۔اب تم بتاؤ تمہارا نام کیا ہے۔"

'نخرہ تو دیکھو۔'ساتھ ہی بڑبڑائی تھی۔

"عمر۔۔۔۔عمر حے۔۔۔حیات۔" وہ نقاہت سے بولا تھا۔

اب کے ہالے کو شرمندگی ہوئی تھی۔وہ زخمی تھااور وہ اس سے کیسے سوال پوچھ رہی تھی۔

"تمھیں درد تو نہیں ہورہا؟"ہالے نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"نہیں۔"یک لفظی جواب آیا تھا۔

"ہم جلدی پہنچ جائیں گے۔"ہالے نے اس کو تسلی دی تھی لیکن کافی دیر بعد بھی اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ہالے بھی خاموش ہو چکی تھی۔باقی راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔ہسپتال کے دروازے پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہنچتے ہی وہ بغیر کچھ کہے کار سے اتر گئی تھی۔پانچ منٹ بعد وہ عمر حیات نامی اس زخمی کو دو وارڈ بوئز کے ساتھ آتی دکھائی دی تھی۔درد اب برداشت سے باہر تھا۔اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگی تھیں۔اس کی بصارت اب دھندلی پڑ چکی تھی۔آخری الفاظ جو اس نے سنے تھےوہ یہ تھے۔

"میرا شوہر ہے یہ ڈاکٹر صاحب ایسے کیسے نہیں کریں گے آپ علاج؟"

"دیکھیں بی بی یہ پولیس کیس ہے۔ہم پہلے پولیس کو انفارم کریں گے اس کے بعد ہی ہم کچھ کر سکتے ہیں۔"

"اور اگر تب تک میرا شوہر مرگیا تو کیا کریں گے آپ؟؟"

"یہ آپ کا مسئلہ ہے ہمارا نہیں۔"اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ چند لمحے ڈاکٹر کو دیکھتی رہی۔جب سے وہ آئی تھی تب سے یہی بحث چل رہی تھی۔اس وقت رات کے 3 بج چکے تھے۔اب تک ناجانے گھر میں بجو اس کے لئے کتنے جھوٹ بول چکی ہوں گی۔اب اس کی برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی۔اور سامنے کھڑا ڈاکٹر اب اپنے فون کے بٹن دبا رہا تھا۔شاید وہ پولیس کو کال کر رہا تھا۔اگر پولیس آجاتی تو کیا ہوتا؟بابا کو پتا چل جاتا کہ وہ مدحت **(ہالے کی دوست)کے** گھر پہ نہیں تھی، بلکہ سڑکوں کی خاک چھان رہی تھی۔یہ بھی قبول تھا لیکن وہ اس وقت رات کے تین بجے ایک انجان زخمی آدمی کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر ہسپتال لے کے آئی ہے ،تو اس کی موت پکی تھی۔اس کا ذہن اب جمع تفریق کر رہا تھا۔اس سے پہلے کہ ڈاکٹر پولیس کو کال کرتا ،اس نے ڈاکٹر کا فون ان کے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔"ایک منٹ ڈاکٹر صاحب میں کال کرلیتی ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جیسی آپ کی مرضی۔"یہ کہہ کر ڈاکٹر آگے بڑھ گئے، جب کے ہالے اب اس سوچ میں تھی کہ کیا کیا جائے۔ڈاکٹر سے بحث میں ویسے بھی دس منٹ برباد ہو چکے تھے۔اس وقت ایسا کون تھا جو اس کی مدد کرتا؟

"بجو ؟اونہوں وہ تو خود اتنی ڈرپوک ہیں۔مدحت؟ یار اس کا تو آج مایوں ہے۔فراز؟ اوہ نہیں اس کو تو آتے ہوئے بھی دو گھنٹے لگ جائیں گے۔"کون یہاں جلدی آ سکتا تھا؟اور پھر اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔ایک شخص اب بھی تھا،جو اس کی مدد کر سکتا تھا۔جو ہالے کے کہنے پہ آگ میں بھی کود سکتا تھا۔اس کا خیال آتے ہی ہالے کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔اور اب اس کی انگلیاں ہارون شاہد کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔

تقریباً دس منٹ بعد ہارون ہسپتال کے کاریڈور میں آتا دکھائی دیا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور بال بکھرے ہوئے ، وہ یقیناً نیند سے جاگا تھا۔ہالے کو اپنے سامنے دیکھ کے وہ دوڑتا ہوا اس تک آیا تھا۔

"ہالے تم ٹھیک ہونا؟تمھیں کہاں لگی ہے؟تم یہاں کیوں کھڑی ہو ڈاکٹر کہاں ہے؟تم کیسے کار چل۔۔۔"

"افففف بس بھی کرو یار۔"وہ جھنجھلائی۔"میں بالکل ٹھیک ہوں۔یہ آدمی۔"عمر کی طرف اشارہ کر کے کہا" اس کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے میری کار سے۔ڈاکٹر سے بات کرو اس کا علاج شروع کرا دو، پلیز لیکن یہ سب۔۔یہ سب میں بعد میں سمجھادوں گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا میں ابھی آیا۔"یہ کہہ کر وہ ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔اور پھر ہالے سلطان نے پانچ منٹ بعد دو میل نرسز کو عمر حیات کو آئی سی یو میں لے جاتے ہوئے دیکھا اور آسودگی سے آنکھیں موندلیں۔لیکن ابھی کہاں؟

"اب بتاؤ مجھے یہ کیا چکّر ہے۔"اپنے عقب سے آتی ہارون کی آواز پہ وہ جی بھر کے بد مزہ ہوئی تھی۔

"اس وقت میں بہت تھک چکی ہوں یار بعد میں بتا دوں گی۔"وہ کوفت سے بولی تھی۔

" ہالے مجھے پاگل بنانا بند کرو۔اس لڑکے کو گولی لگی ہے، یہ پولیس کیس ہے۔"اب کے اس کی آواز میں غصہ تھا۔

"اچھا یہ تو بتاؤ تم نے اس کھڑوس ڈاکٹر کو کیا بتایا جو وہ علاج کرنے کو تیار ہوگیا؟" ہالے کا انداز ٹالنے والا تھا۔

"میرا باپ ایم این اے ہے۔کیا کچھ اور کہنے کی ضرورت تھی؟"

"یار کتنے مزے ہیں نا تمہارے؟؟؟"وہ اب بھی اصلی موضوع سے بچنا چاہتی تھی۔

ہالے don't pretend to be innocent مجھے پوری بات بتاؤ۔"ہارون کی کوفت میں اضافہ ہوا۔

"اچھا سنو میں گزر رہی تھی ایک روڈ سے اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اور پھر ہالے نے اس کو پوری روداد سنا دی تھی اور ہارون کے تو کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔کافی دیر بعد وہ بولا تو اس کی آواز میں حیرت تھی،غصہ تھا،بے بسی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

How can you do this? How dare you Halay? I can't believe it I "
".just can't

"وہ تمہارے ساتھ کیا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ہالے تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔اس کو گولی لگی ہے۔وہ غنڈہ ہوسکتا ہے، دہشت گرد ہوسکتا ہے، ریپسٹ ہوسکتاہے ،وہ دو منٹ کے اندر تمھیں مار کے تمہاری لاش کو ٹھکانے لگا دیتا۔اور تمھیں ذرا خوف نہیں آیا تمھیں میرا خیال نہیں آیا ہالے تم۔۔۔"

"افففف بس بھی کرو۔"وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی۔"میں زندہ سلامت کھڑی ہوں نا تمہارے آگے، کچھ نہیں ہوا مجھے۔"

"بکو مت۔"وہ چلایا تھا۔"تم ابھی گھر جاؤ گی ابھی اور اسی وقت۔"وہ اس کو بازو سے پکڑتے ہوئے بولا تھا۔

"ہارون میری بات سنو مجھے وہاں رکنا تھا۔وہ آدمی بس دس منٹ ، ہارون پلیز بات سنو، میں اس کو دیکھنا چاہتی ہوں، اس کو ضرورت ہوگی اس کے بلز پے کر۔۔۔۔"وہ اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے لے جا رہا تھا ،اور اسی لمحے وہ رکا۔

"بس ہالے بس اس وقت میرے ضبط کا مزید امتحان نہ لو، تم گھر جاؤگی۔وہ لڑکا مرتا ہے تو مرے جہنم میں جاتا ہے تو جائے۔لیکن تم ہالے تم گھر جاؤگی۔اور اب میں تمہاری زبان سے ایک لفظ نہ سنوں۔"
ان کی بات ابھی آدھے میں تھی جب انہوں نے ڈاکٹر کو آئی سی یو سے باہر آتے دیکھا، وہ دونوں اچھنبے سے ان کو اپنے قریب آتے دیکھتے رہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دیکھیں پیشنٹ کا خون کافی بہہ گیا ہے۔آپ لوگ فوری طور پہ بلڈ کا انتظام کریں۔"

"بلڈ گروپ کیا ہے اس کا؟"ہارون نے بے تاثر لہجے میں پوچھا تھا۔

"او نیگیٹو۔آپ کو جلدی کرنا ہوگی۔یہ ارجنٹ ہے ان کو بلڈ کی سخت ضرورت ہے۔"اب کہ ہارون بھی پریشان ہو گیا تھا۔کچھ بھی ہو وہ ایک انسان تھا۔اتنا بے حس نہیں تھا کہ کسی کو مرتا دیکھے۔

"آپ ارینج کر دیں ہم پے کر دیں۔"گے ہارون نے حل نکالا تھا۔

"یہ rare بلڈ ہے۔اس وقت ہم نہیں ارینج کر سکتے۔آپ کو خود کچھ کرنا ہو گا۔آپ دونوں میں سے کوئی بھی دے سکتا ہے جس کا بلڈ گروپ میچ ہو جائے۔"

"آپ کسی بلڈ بینک سے چیک کر لیں۔"ہارون نے ہمت نہیں ہاری تھی۔

"یہ سب آپ کا کام ہے۔اس وقت ہسپتال کے بلڈ بینک میں صرف ایک ہی بوتل ہےاس گروپ کی، وہ ہم آپ کو تب دے سکتے ہیں، جب آپ بدلے میں ایک بوتل ارینج کروا دیں۔اور آپ کے پیشنٹ کی حالت کافی نازک ہے۔آپ کے پاس پندرہ منٹ ہیں ہمیں بتا دیں جلدی۔"اس پورے وقت میں ہالے بالکل پرسکون سی کھڑی تھی۔

"ڈاکٹر ہمیں بس دو منٹ دے دیں۔"ہالے مطمئن سی بولی تھی۔ڈاکٹر واپس مڑ گئے تھے۔

ہارون غور سے ہالے کو دیکھ رہا تھا۔اور اگلے ہی لمحے وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔"نہیں ہالے ایسا بالکل بھی نہیں ہو گا اپنے ذہن سے یہ سوچ نکال دو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہارون میرا اور اس کا بلڈ گروپ سیم ہے۔"وہ اب پر جوش سی تھی۔

"بالکل بھی نہیں میں خود جا کے اس کا گلا دبا دوں گا۔اگر تم نے ایسا کچھ سوچا بھی، تم نہیں دو گی خون سمجھی تم میں یہ نہیں کرنے دوں گا۔"

"یار یہ ایک ایڈونچر ہو گا ، سمجھو تو سہی میں نے آج تک بلڈ ڈونیٹ نہیں کیا۔ مجھے فیل کرنے دو میں دیکھنا چاہتی ہوں، کیسا محسوس ہوتا ہے کسی کو اپنا خون دے کر۔"

"ہر گز نہیں یہ نہیں ہو گا میں پتہ کرتا ہوں کسی بلڈ بینک سے میں ارینج کر لوں گا۔"وہ اب چڑ کر بولا تھا۔

ہالے نے چند لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ہارون بے بسی سے اس کو دیکھتا رہا۔اور پھر ہارے ہوئے انداز میں گردن جھکا دی۔وہ اپنی بات منوانا جانتی تھی۔

"I hate you for this"...وہ دبا دبا چلایا تھا۔ہالے نے گویا سنا ہی نہیں۔

☆---☆---☆

ہالے نے ڈاکٹر سے بات کر لی تھی۔کچھ ضروری ٹیسٹس کے بعد اب وہ ایک بیڈ پہ لیٹی تھی۔ایک تیس پینتس سالہ مسیح نرس اس کی کلائی پہ کینولا فکس کر رہی تھی۔وہ جتنی مطمئن تھی، ہارون اتنا ہی بے چین۔

"آرام سے لگاؤ تم نے تو بازو سرخ کر دیا ہے اس کا۔"وہ نرس کو جھڑک رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر آپ لگا لیں آ کر اگر اپنی بہن کی اتنی فکر ہو رہی ہے۔"وہ نرس شدید کوفت زدہ نظر آتی تھی۔ ہالے نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"تم مجھے سکھاؤ گی؟ بہن نہیں ہے یہ میری سمجھی تم، کام کرو اپنا یہاں لوگوں کے رشتے نہ بنانے لگ جاؤ۔"

"شوہر تو ان کے اندر ہیں بھائی ہی ہوں گے ناں آپ۔مجھے سکھا رہا ہے جیسے دس سال سے یہاں جھک مارتی رہی ہوں میں۔"وہ اب بھی جلی کٹی لگتی تھی۔

"میں تمہاری شکایت کر دوں گا ہسپتال کی انتظامیہ سے، دو منٹ کے اندر یہاں سے غائب ہو جاؤ، ورنہ اس جاب سے ہاتھ دھو لو تم۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی۔

جیسے جیسے خون کی بوتل بھرتی جا رہی تھی۔ہارون کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

"یار یہ بہت زیادہ بھر گئی ہے۔اب کیا سارا خون نکال لیں گے، نرس چلو اب اس کو ہٹاؤ بھی ،تم لوگ تو قصائی ہی بن گئے ہو۔"ہارون ایک اور نرس سے کہہ رہا تھا۔

"ہارون پلیز تم چپ کر کے نہیں بیٹھ سکتے۔"ہالے کو کوفت ہوئی تھی لیکن جواب ندارد۔یہ بھی ایک انداز تھا کہ وہ ناراض ہے اس سے۔قریب ایک گھنٹہ بعد ہارون تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ ہالے کے ساتھ چلتا ہوا اپنی کار تک آیا تھا۔

ہالے کو کار میں بٹھانے کے بعد وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ آ کے بیٹھا تھا۔اور ہالے بھی خاموشی سے بیٹھ چکی تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا ہاتھ بڑھا کر میوزک ہی آن کر دے۔لیکن خود پہ جبر کیے بیٹھی رہی۔میوزک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے بغیر اس کا ایک منٹ بھی نہیں گزرتا تھا کجا کہ اتنا لمبا سفر۔کافی دیر خاموشی چھائی رہی ،اس کے بعد ہارون نے بولنا شروع کیا تھا۔

"میں نے شام تمھیں کال کی تھی، تم نے کہا تم مدحت کے گھر رکو گی رات۔ اور رات کے تین بجے تم مجھے کہتی ہو کہ تمہارا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔میں مرنے والا ہوگیا تھا یہ سن کے ہالے۔یہاں آ کے مجھے کیا دیکھنے کو مل رہا ہے، کہ ہالے بی بی ایک انجان آدمی کو اپنا شوہر کہہ کے اس کا علاج کرا رہی ہیں۔اور پھر اس کو بلڈ بھی ڈونیٹ کرنا ہے بی بی نے۔تمھیں کچھ اندازہ ہے اگر وہ لڑکا کچھ کر دیتا؟؟یا پھر پولیس آجاتی؟چلو وہ بھی چھوڑو ہسپتال میں کوئی اکیلی لڑکی سمجھ کے کچھ کر دیتا؟؟ہالے ہر کوئی بھروسے کے قابل نہیں ہوتا ہے۔تمھیں پتا ہے پورا--"

"اچھا اب بس کرو اور میری سنو۔"ہالے جیسے بور ہوچکی تھی اس تقریر سے۔"میں نے جب اس کو سڑک پہ دیکھا پہلے میں واقعی ڈرگئی تھی۔تم سب کا خیال بھی آیا تھا۔یہ بھی سوچا تھا کہ وہ میرے ساتھ برا کر سکتا ہے۔لیکن صرف دو منٹ کے لئے میں نے خود کو اس کی جگہ پہ رکھا اور بس میں نے اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔اور بلڈ ڈونیٹ کرنا ثواب ہے۔اور اب اگر تم نے ایک لفظ بھی اور کہا تو میں کار سے اتر جاؤں گی۔اور آئندہ کبھی تمھیں مدد کے لئے نہیں---"

"اچھا اچھا بس اب۔"وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا۔"زیادہ جھانسی کی رانی بننے کی ضرورت نہیں ،بڑی آئیں۔

I am still shocked ۔تم اس کا خون دیکھ کے بھی نہیں ڈری؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب تم چپ کروگے یا میں یہاں سے کود جاؤں۔"

"اچھا relax یہ بتاؤ اب اس کا کرنا کیا ہے۔"ہارون نے اب کے کندھے ڈھیلے چھوڑے۔

"کیا مطلب کیا کرنا ہے اس کا علاج ہو گا اور وہ چلا جائے گا ، جہاں سے آیا تھا۔تم نے اس کے بلز تو کلئیر کر دیے نا؟"

"اب اتنا بھی کنگلا نہیں ہوں۔"اس کی بات پہ وہ ہلکا سا ہنسی تھی۔اسے ہنستے دیکھ کر ہارون بھی مسکرا دیا تھا۔

"کہاں چھوڑوں اپنے گھر یا مدحت کے؟"

"مدحت کے گھر چھوڑ دو۔"

"اس وقت جاؤگی برا نہیں لگے گا؟"وہ موڑ کاٹتے ہوئے بولا۔

"آج ساری رات جاگنے کا ارادہ تھا وہاں، تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ابھی تک سب شغل لگا رہے ہیں۔میں نے میسج کر کے پوچھ لیا ہے۔"

"تم ویک تو نہیں فیل کر رہی؟"

"نہیں میں ٹھیک ہوں انرجی ڈرنک کام دکھا رہی ہے۔"

"ویسے تم نے اس کو اپنا شوہر کیوں کہا ابھی تک دل جل رہا ہے میرا۔"وہ اپنے چہرے کے زاویے بگاڑ کے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ہینڈسم ہی اتنا تھا۔"ہالے مسکراہٹ دبا کے بولی تھی۔بدلے میں ہارون نے اس کو گھوری سے نوازا تھا۔

"بکو مت۔"وہ بگڑ کر بولا۔

"یار میں کیا بولتی مجھے پتا تھا وہ اس کو ایسے ایڈمٹ نہ کرتے، بے چارہ بہت زخمی تھا۔رحم آگیا مجھے۔"اتنے میں وہ مدحت کے گھر پہنچ چکے تھے۔"کل آنا مہندی پہ اوکے؟"

"تم نے آج بہت غلط کیا ہے۔میں اس بارے میں تم سے بات کروں گا کل ،معاف نہیں کیا میں نے۔ اندر جاؤ اب صبح لینے آؤں گا میں۔"

"اچھا صبح وقت پہ آجانا ،ہسپتال چلیں گے۔میں اس کو دیکھنا چاہتی ہوں۔"

"میں ٹانگیں توڑ دوں گا۔"وہ غرایا تھا۔

"اچھا اچھا دیکھ لوں گی تمھیں، صبح دس بجے آجانا۔"اور پھر بغیر اس کی کوئی بات سنے ہالے گیٹ کے اندر چلی گئی تھی۔وہ بھی ٹھنڈی سانس بھرتا گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔

اب یہ تو طے تھا کہ صبح دس بجے ہارون شاہد آئے گا اور ہالے کو ہسپتال لے جائے گا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

فجر کی اذان بلند ہو چکی تھی۔اذان کی آواز سن کر وہ کلمہ پڑھتی اٹھ بیٹھی تھی۔کچھ پل یونہی بستر پہ بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھی ،پیروں میں سلیپر اڑس کر وہ وضو کرنے واش روم میں بند ہوچکی تھی۔تھوڑی دیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بعد جب وہ باہر نکلی تو اس کے چہرے سے پانی کے شفاف قطرے ٹپک رہے تھے۔اس نے جائے نماز بچھائی اور سنّت کی نیت باندھ لی۔

تھوڑی دیر بعد جب اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، تو اس کے چہرے پہ ایک الگ ہی مسکراہٹ تھی۔

"یا اللہ وہ شخص جو میرے دل کا چین ہے، اسے جلد میرے سامنے لے آ۔میرے مالک اس شخص کے علاوہ یہ دنیا بےرنگ ہے۔آپ کو پتا ہے جی چاہتا ہے وہ سامنے بیٹھے اور میں اس کو دیکھتی جاؤں۔یا اللہ وہ کیوں ہے اتنا پیارا؟" اس کے الفاظ بے ربط تھے۔لیکن اگر کوئی اس کی مسکراہٹ دیکھ لیتا تو سمجھ جاتا کہ یہ شخص مہر ماہ کے لئے ساری دنیا ہے۔

وہ جائے نماز تہہ کر کے اٹھی، بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا،اور ہالے کو کال ملانے لگی۔تیسری بیل پہ کال ریسیو ہوچکی تھی۔

"السلام علیکم ہالے کیسی ہو؟"اس نے محبت سے پوچھا۔

"مہر پلیز اس وقت سونے دیں،کیا صبح صبح آپ کو کوئی کام نہیں؟وہ جو ایک گھنٹہ پہلے سوئی تھی۔مہر کی کال سے بری طرح بیزار ہوئی تھی۔جبکہ مہر کے چہرے پہ ہنوز نرم سی مسکراہٹ تھی۔

"نماز پڑھ لو میری بہن۔"

"اچھا نہ پڑھ لوں گی ابھی میں کال کاٹ رہی ہوں۔"اور اس نے کال کاٹ بھی دی تھی۔مہر نے مسکرا کے سر کو نفی میں ہلایا، اور زیر لب کہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ نہیں سدھرے گی۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے ناشتہ بنانے چلی گئی۔دوسری طرف ہالے کی نیند خراب ہوچکی تھی۔

وہ تب تک اذان کو نظر انداز کرتی تھی جب تک اماں یا مہر میں سے کوئی نماز پڑھنے کا کہہ نہ دے۔ جیسے ہی کسی نے کہہ دیا لو جی ہالے کا سکون غارت ہوگیا اب جب تک وہ پڑھ نہ لیتی اس کو سکون نہ آتا اسی لئے مندی مندی آنکھوں سے اٹھی اور باتھ روم کی طرف چل دی۔

باہر سے آتا میوزک کا شور بھی ذرا دیر کو تھما تھا۔

وضو کر کے اس نے نماز پڑھی۔اس کی نماز بہت لمبی ہوتی تھی وہ نہیں پڑھتی تھی تو نہیں پڑھتی تھی لیکن جب پڑھنے کھڑی ہوتی تو بڑے ہی خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتی تھی۔دعا مانگ کے جب وہ اٹھی تو اسے بےاختیار رات والا واقعہ یاد آیا۔جھر جھری لے کے اس نے سر کو جھٹکا اور فریش ہونے چل دی کیوں کہ نیند تو اب آنی نہیں تھی۔

"ماما ناشتہ تیار ہے؟ "مہر ماہ نے کچن میں آتے حسینہ بیگم سے سوال کیا تھا۔

"ہالے کا فون آیا تھا کیا؟ "انہوں نے پوچھا۔

"جی ماما اس سے بات ہوگئی ہے۔"

"اچھا کب تک آرہی ہے وہ؟؟"

"شام تک آجائے گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں شام تک کیوں ابھی کیوں نہیں آرہی رات تو رک لی نہ وہاں اب اور کیا چاہیے۔"

"ماما چلیں ناشتہ کرتے ہیں پھر بات کریں گے۔"

وہ ان کو بہلاتے ہوئے بولی تھی اور پھر واقعی ان کا دھیان اس بات سے ہٹا گئی تھی۔

یوسف سلطان اپنے علاقے کے زمیندار تھے ان کی شادی ان کی کزن رفعت آرا سے ہوئی تھی جس سے ان کی تین اولادیں تھیں۔سب سے بڑے معراج سلطان دوسرے شمس سلطان اور سب سے چھوٹی بیٹی نگین سلطان تھی جس کی پیدائش کے وقت ان کی بیوی کی وفات ہو گئی ان کی ان کی وفات کے بعد انہوں نے دوسری شادی نہیں کی۔جبکہ ان کے بچے بھی کافی چھوٹے تھے ان کی ساری اولادوں میں دو دو سال کی عمر کا فرق تھا۔یوسف سلطان نے ان کی پرورش بہت مشکل مگر بہت اچھے طریقے سے کی تھی۔ان کی پڑھائی اور تربیت سے لے کر ان کی شادیوں تک انہوں نے کبھی بھی اپنی مرضی مسلط نہیں کی تھی، سوائے نگین کی شادی کے معملے میں۔

معراج سلطان نے اپنی پسند کی شادی کی تھی۔شمس سلطان کی پسند فروا بیگ تھیں، جو کہ نگین کی بیسٹ فرینڈ تھی لیکن شادی سے پہلے تک جیسے ہی ان کی شادی شمس سے ہوئی نگین نے ان کو بھابی تو کیا دوست ماننے سے بھی ان انکار کر دیا تھا۔یوسف سلطان نے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی ساتھ ہی کی تھی۔معراج سلطان کی بیوی حسینہ بہت اچھی بیوی اور بہو ثابت ہوئی تھیں۔وہ بہت صابر اور شاکر تھیں۔اللہ نے ان کو شادی کے دس سال بعد اولاد جیسی نعمت سے نوازا تو جہاں سلطان منزل میں خوشی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی ایک لہر دوڑ گئی تھی، وہیں فروا بیگم طیش میں آ چکی تھیں۔۔حالانکہ اللہ نے ان کو شادی کے پہلے ہی سال سفیر سلطان سے نوازا تھا۔حسینہ جتنی نرم مزاج تھیں فروا اتنی ہی اکھڑ، تمیز اور کائیاں تھیں۔

یوسف صاحب کی سب سے چھوٹی اور محبوب اولاد نگین سلطان نے محبت کی شادی کی تھی۔یوسف سلطان نے بہت مخالفت کی ،غصہ ،منت سماجت۔کیا تھا جو انہوں نے نہیں کر کے دیکھا تھا۔لیکن وہ ڈٹی رہی اور آخر کار یوسف سلطان ان کی ضد کے آگے ہار گئے اور ان کی شادی وہاج خان سے ہوگئی۔نگین سلطان نے وہاج کے ساتھ صرف چند مہینے ہی سکون کے گزارے تھے۔اور پھر لڑائی جھگڑا یہاں تک کے وہ نازو پلی لڑکی کو جانوروں کی طرح مارنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔اور پھر آخر کار ڈیڑھ سال بعد نگین سلطان طلاق کا کاغذ لئے ایک بیٹی مہر ماہ وہاج کے ساتھ ایک بار پھر سلطان منزل آگئی تھیں۔دراصل وہاج شراب اور جوا کے عادی تھے۔نگین سلطان کی صورت ان کو ایک بلینک چیک مل گیا تھا۔شادی کے کچھ ماہ تک نگین ان کو روپے دیتی رہی تھیں لیکن جوں ہی ان کی جمع پونجی ختم ہوئی لڑائی جھگڑے شروع ہوگئے تھے۔جس محبت کے لئے وہ اپنے بھائی باپ اور گھر چھوڑ کر آئی تھیں، وہ تو شاید کہیں دور جا کر سوگئی تھی۔کبھی کبھی وہ سوچتی تھیں کیا محبت اتنی جلدی ختم ہوجایا کرتی ہے؟ کیا وہاج کے لئے وہ بس پیسے دینے والی مشین تھیں؟کیا انہوں نے بابا کو ناراض کر کے غلط کیا؟ کیا یہ سب ایک سزا ہے؟اور اگر سزا ہے تو کب ختم ہوگی؟کیا پسند کی شادی اتنا بڑا جرم ہے؟اب ان کے پاس سوچنے کو ان گنت مسائل تھے۔سارا دن وہ یا تو پچھتاتی رہتیں یا پھر سوچتی رہتیں۔اور اگر اس دوران ایک بار بھی وہاج گھر آجاتے تو ان کے معمول میں مار کھانا بھی شامل ہوجاتا۔اب کوئی اگر ان سے پوچھتا پچھتاوا کس کو کہتے ہیں تو وہ ایک لمحہ کی تاخیر کے بغیر کہتیں "وہاج سے شادی کرنا۔"ایک دن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب پیسے نہ دینے پہ وہاج نے ان کو ہنٹر سے مارا تھا تب ان کے برداشت کی حد ختم ہو چکی تھی۔انہوں نے اپنے چند کپڑے بیگ میں ٹھونسے اور گھر چھوڑنے کے ارادے سے باہر نکلی تھیں۔تبھی اچانک انہیں ایک زور دار چکر آیا تھا۔اور اس سے پہلے کے وہ گرتیں کسی کے مضبوط بازووں نے ان کو سنبھال لیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

جب ان کو ہوش آیا تو خود کو ہسپتال کے بیڈ پہ پایا۔پاس ہی یوسف سلطان بیٹھے فکر مندی سے اپنی اولاد کو دیکھ رہے تھے۔اس اولاد سے انہوں نے سب سے زیادہ محبت کی تھی۔اس کو دیکھ دیکھ کے وہ جیتے تھے۔خاندان میں کوئی ایسا گھر نہیں تھا جہاں سے نگین سلطان کا رشتہ نہ آیا۔ان کی خوب صورتی کے خاندان میں چرچے تھے لیکن انہوں نے کیا کیا اپنے ساتھ؟اپنے بابا کے ساتھ؟ وہ ان کے چہرے کے زخموں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھو رہے تھے۔ان کا ہونٹ سوجا ہوا تھا اور ماتھے پر نیل تھے۔ جہاں جہاں سے بازو نظر آ رہے تھے وہاں کا حال بھی کچھ مختلف نہ تھا۔دونوں باپ بیٹی خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے آخر کار یوسف سلطان کی نم آواز نے اس خاموشی کو توڑا تھا۔

"کب سے برداشت کر رہی ہو یہ سب؟ "انہوں نے ضبط سے پوچھا تھا۔

"چار ماہ سے۔" نگین نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا تھا۔

"کیوں؟ "دوبارہ سوال ہوا تھا۔

"پیسے مانگتا ہے کہتا ہے باپ سے لے کے آؤ۔" وہ اب بھی جذبات سے عاری لہجے میں بولی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو تم کیوں نہیں آئی میرے پاس؟ "

"میں نگین سلطان ہوں بابا میری انا اتنی اونچی ضرور ہے کہ میں بھوکی مرنا پسند کروں گی میں دن رات کی مار برداشت کر لوں گی لیکن مانگ کے نہیں کھاؤں گی۔" وہ بے بسی سے بس اس کو دیکھ کے رہ گئے تھے۔

"مجھ سے بات کر لیتی مجھے بتا دیتی کیا مجھ پہ بھروسہ نہیں تھا؟ "

"بابا آپ جانتے ہیں میں اپنی غلطی مان لیتی ہوں بچپن سے اور خود کو اس کی سزا بھی خود ہی دیتی ہوں ابھی میری سزا کا وقت ہے۔جب یہ سزا ختم ہوگی تب پوری دنیا دیکھے گی میں **(انگلی سے اپنے سینے پہ دستک دی)** نگین سلطان اس کا کرتی کیا ہوں۔"

"اور اس معصوم وجود کا کیا قصور ہے اس کے لئے کونسی سزا منتخب کی ہے تم نے؟ "

اسی وقت حسینہ ہسپتال کے روم میں داخل ہوئی تھیں۔

نگین نے نا سمجھی سے باپ کو دیکھا اور یوسف سلطان کے صبر کی حد ختم ہوچکی تھی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکل گئے تھے۔

"بھابی یہ بابا کیا کہہ رہے تھے؟ "

حسینہ بیگم نے افسوس سے اپنی نند کی یہ حالت دیکھی تھی کیا تھی وہ اور کیا ہوگئی تھی۔"تم ماں بننے والی ہو "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسینہ نے ان کے سر پہ بم پھوڑا تھا۔

وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے اپنی بھابی کو دیکھنے لگی تھیں۔

"بھابی یہ کیا یہ سچ ہے جو آپ نے ابھی کہا کیا یہ؟یا اللہ میں کیسے بے خبر رہی؟بھابی میرا بچہ ٹھیک تو ہے نا؟مطلب آج جو کچھ ہوا اس کے بعد؟(**وہ خود کو پڑنے والی مار کو "جو کچھ "**)کا نام دے رہی تھیں۔"بھابی کچھ بولیں نا؟"وہ ان کے منہ سے کچھ سننے کو بے تاب تھیں۔

"ہاں یہ سچ ہے لیکن تم اتنی خوش کیوں ہورہی ہو؟ اس نے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا ہے اس کے باوجود تم اس کا بچہ پیدا کروگی؟ آج اگر بابا تمھیں یہاں نہ لے کر آتے تو یہ بچہ ہوتا ہی نہیں اور تم نے۔۔۔۔۔"

"بھابی بس چپ ہو جائیں، بہت سن لیا میں نے۔"وہ بولی نہیں تھیں غرائی تھیں۔" آپ کی ہمّت کیسے ہوئے یہ سب کہنے کی؟آپ میرے بچے کو مارنا چاہتی ہیں؟ آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں؟یہ خون ہے میرا اور اگر کسی نے بھی اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو میں بھول جاؤں گی میرا اس سے رشتہ کیا ہے۔"اور یہاں ان کی آواز کانپی تھی۔غصے سے ،بے بسی سے۔حسینہ بیگم کو خود بھی احساس ہو گیا تھا کہ وہ کیا کہہ بیٹھی ہیں۔

"I am sorry مجھے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا۔" حسینہ بیگم نے شرمندگی سے کہا تھا اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔اس کے بعد بابا کے لاکھ منع کرنے بھائیوں کے لاکھ دلاسوں کے باوجود وہ ایک پل کو وہاں نہیں رکی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گھر آ کر انہوں نے وہاج کو سب بتا دیا وہ بہت خوش ہوگئے تھے انہوں نے نگین کو مارنا چھوڑ دیا تھا۔اس کا خیال رکھنے لگے تھے۔وہ ان سے اتنی محبت کرتے کہ وہ خود حیران تھیں کیا یہ چند ماہ پہلے والا وہاج ہے؟دن سکون سے گزر رہے تھے وہاج نے ان سے لڑنا تک چھوڑ دیا تھا۔

وہ بس اس دنیا میں نئے آنے والے وجود کے لئے دیوانے ہوئے جا رہے تھے۔زندگی یکدم پر سکون ہوگئی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یوسف سلطان اس دن اپنے دونوں بیٹوں اور داماد کے ساتھ شہر سے باہر کسی مذہبی اجتماع میں شرکت کرنے گئے تھے جب نگین کے یہاں بچے کی پیدائش کاوقت قریب آگیا تھا حالانکہ ابھی کچھ دن باقی تھے۔حسینہ نے وہاج کو کال کر کے سب بتا دیا تھا۔ان کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے۔وہ جلد از جلد اپنی بیوی کے پاس اس مشکل وقت میں پہنچنا چاہتے تھے لیکن اس وقت نگین کو ہسپتال لے جانا زیادہ ضروری تھا۔انہوں نے حسینہ بیگم سے کہہ دیا کہ وہ نگین کو ہسپتال لے جائیں وہ جلد ہی پہنچ جائیں گے۔یوسف سلطان اور ان کے دونوں بیٹے بھی از حد پریشان ہو چکے تھے کیوں کہ اس وقت گھر میں صرف نگین اور حسینہ تھیں، وہ سب اسی وقت گھر کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔

حسینہ بیگم نے بہت مشکل سے نگین کو سنبھالا تھا۔فروا بھی گھر پہ نہیں تھیں ان کے بھائی کی بیوی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا وہ بھی ہسپتال میں تھیں۔انہوں نے اپنی بھابی کو بھی اسی ہسپتال آنے کا کہا حسینہ کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھی یہ مشورہ درست لگا تھا انہوں نے فوری طور پہ ایمبولینس کو کال کی تھی اور ان کو لے کے ہسپتال آ گئی تھیں۔آدھے گھنٹے بعد ہی یوسف سلطان کو دو خبریں ملی تھیں۔

"نگین کے یہاں بیٹی ہوئی تھی اور فروا بیگم کی بھابی اس دنیا سے جا چکی تھیں۔"

فروا پہ تو گویا آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔ماں باپ تو ان کی شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد وفات پا گئے تھے۔بھائی دو ماہ قبل جگر کے عارضے کی وجہ سے فوت ہو گئے تھے۔ان کے بھائی اپنی بہن پہ جان دیتے تھے۔ان کی بھابی بھی بہت اچھی ثابت ہوئی تھیں۔فروا کا غم بہت بڑا تھا۔

سلطان منزل کے سب مکینوں نے فروا کی ہر طرح سے دل جوئی کی تھی۔وقت پر لگا کے اڑ رہا تھا۔ وہاج اور نگین کو تو مہر ماہ کی صورت ایک نئی زندگی مل گئی تھی۔یوسف سلطان کے اندیشے بھی کم ہو گئے تھے۔نگین کو خوش دیکھ کر وہ بھی خوش ہوگئے تھے۔گو کہ انہوں نے وہاج کو معاف نہیں کیا تھا لیکن اپنی بیٹی کی خوشی میں خوش تھے۔

اور پھر چار ماہ بعد نا جانے ایسا کیا ہوا تھا کہ نگین اپنا سب کچھ لٹا کے باپ کے در پہ آن پڑی تھیں۔ان کو طلاق ہوگئی تھی۔

یوسف سلطان یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکے تھے۔ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا لیکن وہ بچ گئے تھے۔

نگین کو اس حادثے کے بعد چپ سی لگ گئی تھی۔نا ہنستی نہ بولتی تھیں کئی کئی گھنٹے چپ چاپ پڑی رہتیں کوئی ایک ہزار دفعہ بھائی اور بھابھیوں نے طلاق کی وجہ پوچھی تھی لیکن ان کی چپ نہیں ٹوٹی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ کو حسینہ بیگم نے اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔وہ ان کو ماما کہتی تھی۔

اسی طرح آٹھ سال گزر گئے ،اسی وقت میں اللہ نے حسینہ بیگم کو ہالے سلطان سے نوازا تھا۔لیکن ان کی محبت مہر ماہ سے کم ہونے کے بجائے اور بڑھ گئی تھی۔یہی حال فروا کا بھی تھا انہوں نے بھی مہر ماہ کو بالکل سفیر جیسا پیار دیا تھا۔ان کو جتنی نفرت نگین سے تھی اس سے کئی زیادہ محبت مہر سے تھی۔

ان آٹھ سالوں میں بھی نگین کی چپ کا روزہ نہ ٹوٹا تھا البتہ وہ ہالے کو اپنی گود میں لے کے گھنٹوں اس سے باتیں کرتی تھیں۔

اسی طرح ایک دن ہالے کو سخت بخار ہوگیا تو حسینہ بیگم کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے کیوں کہ معراج گھر پہ نہیں تھے اور شمس اور یوسف صاحب حج پہ گئے ہوئے تھے۔بھابی کی حالت دیکھتے ہوئے نگین نے ہالے کو اٹھایا اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔

حسینہ حیرت سے ان کی کاروائی دیکھ رہی تھیں ان آٹھ سالوں میں نگین ایک بار بھی گھر سے باہر نہیں نکلی تھیں۔خیر اپنی حیرت کو جھٹکتی وہ بھی ان کے ساتھ ہسپتال کی جانب چل دیں۔

ہالے کا چیک اپ ہوگیا تھا اور اب دو سالہ ہالے پھپھو کی گود میں تھی گاڑی تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ بری طرح ٹریفک میں پھنس چکی تھی۔قریب آدھے گھنٹے وہاں پھنسے رہنے کے بعد اچانک ہالے کی نظر سڑک کے پار بلی کے بچوں پہ پڑی تھی۔سفید اور بھورے پیارے سے بلی کے بچے اور اب اس نے اس طرف اشارہ کر کر کے رونا شروع کر دیا تھا۔ہالے بہت ضدی تھی وہ کبھی بھی اس طرح چپ نہ ہوتی ٹریفک جام تھا۔اس لئے حسینہ بیگم نے ڈرائیور سے ایک بلی کا بچہ اٹھا کے لانے کو کہا لیکن نگین

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے اچانک سے کہہ دیا کہ وہ خود جا کے لے آئیں گی۔پہلے تو حسینہ بیگم نے روکنا چاہا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے چپ چاپ انہیں جانے دیا۔**(یہ شاید ان کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔)**

نگین نے ہالے کو حسینہ بیگم کو تھمایا اور سڑک کے اس طرف چلی گئی تھیں۔

ایک پیارے اور سب سے چھوٹے بچے کو لے کے وہ جونہی مڑی تھیں اسی وقت ٹریفک چل پڑی تھی وہ گاڑی کی کھڑکی سے جھانکتی مسکراتی ہوئی ہالے کو دیکھ کے خود بھی مسکراتی ہوئی گاڑی کی جانب آرہی تھیں کہ اچانک ایک تیز رفتار ٹرک آیا تھا اور ان کو کچلتا ہوا چلا گیا تھا۔

حسینہ بیگم چند لمحے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھتی رہیں۔**(ڈرائیور تب تک نیچے اتر کے بھاگتے ہوئے حادثے کی جگہ پہ پہنچ چکا تھا۔اب وہ شاید ایمبولنس کو کال کر رہا تھا)**انہوں نے وہاں سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ان کا جسم ہلنے سے انکاری تھا۔اور پھر کانپتے ہاتھوں سے انہوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔اور اندھا دھند بھاگتے ہوئے نگین تک پہنچی تھیں۔لوگوں کے رش کو چیرتے ہوئے وہ اب ان کے پاس پہنچ چکی تھیں۔گھٹنوں کے بل ان کے قریب بیٹھ کے وہ اب نگین سے کچھ کہہ رہی تھیں۔ اب وہ ان کا چہرہ اپنے گھٹنے پہ رکھ کے ان کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ان کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔وہ رو رہی تھیں بے تحاشا رو رہی تھیں۔

"بھا بھہ۔۔۔بھابی " نگین سلطان کی ٹوٹی پھوٹی آواز سنائی دی تھی۔"نگین میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گی، تم اٹھو ہمّت کرو۔"اتنے میں ایمبولنس کی آواز بھی قریب آنے لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایمبولنس کب آئی نگین کو کب اس میں ڈالا گیا ہالے کہاں تھی۔ڈرائیور ان سے کیا کہہ رہا تھا ان کو کچھ پتا نہیں تھا۔ان کو کچھ سمجھ نہیں آہا تھا وہ رو رہی تھیں اور بس رو رہی تھیں۔

"آپ سب پوچھ پوچھتے۔تھے ناں کہ اس نے مجھے کیوں طلاق دی۔"وہ بہت تکلیف سے بول پا رہی تھی۔جیسے ہی وہ ایمبولنس میں آ کے بیٹھی تھیں ان کو نگین سلطان کی ٹوٹی پھٹی آواز حواسوں میں لائی تھی۔

"نگین میرا بچہ تم چپ رہو بس مجھے کچھ نہیں سننا تم ٹھیک ہوجاؤ گی۔"

"بھابی اس نے کہا کہ" وہ توڑ توڑ کے لفظ ادا کر رہی تھیں۔**(اب وہ بلا ارادہ اپنا چہرہ نگین کے پاس لے آئی تھیں۔)**

"بھابی آج مجھے بولنے دیں۔"وہ تکلیف اور بے بسی سے لفظوں کو توڑ توڑ کے ادا کر رہی تھیں۔

"اچھا میں سن رہی ہوں میں سب سنوں گی "

"اس نے کہا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اور اگلے دو منٹ نگین سلطان مسلسل بولی تھیں ،اور حسینہ کو اپنے چند لمحے قبل بولےگئے الفاظ پہ جی بھر کے پچھتاوا ہوا تھا۔**(میں تمھیں سنوں گی)**۔ نگین سانس لینے کو رکی تھیں۔

نگین سلطان نے گویا حسینہ کی روح نکال دی تھی وہ الفاظ "الفاظ "نہیں تھے کوڑے تھے جو حسینہ بیگم کو لگے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نگین چپ ہوجاؤ خدا کے لئے۔"حسینہ بدقت بول پائی تھیں۔لیکن نگین نہیں سن رہی تھی وہ بس بول رہی تھیں۔**(اتنے میں وہ ہسپتال پہنچ چکے تھے)**

حسینہ کا دل چاہا تھا کہ وہ نگین کے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اس کو چپ کروا دیں لیکن انہیں اپنے ہاتھ بے جان محسوس ہوئے تھے۔

"میں کیا بتاتی بھابی۔۔۔۔۔۔۔۔"نگین اب بھی بول رہی تھیں بلکہ وہ بول نہیں رہی تھیں ایک پگھلا ہوا سیسہ تھا جو وہ آج اپنی بھابی کے کانوں میں انڈیل رہی تھیں۔

اور پھر وہ چپ ہوگئی تھیں۔نگین سلطان چپ ہو چکی تھیں شاید ہمیشہ کے لئے۔۔۔۔

(چھ سال انہوں نے اس پل کا انتظار کیا تھا کے نگین ان کو کچھ بتا دے لیکن بے سود۔آج ان کی خواہش پوری ہوئی تھی لیکن کیا انہوں نے یہ چاہا تھا کے انہیں یہ سب اس طرح پتا چلے۔)

نگین سلطان کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں آخری لفظ جو انہوں نے کہا تھا وہ تھا ،

"میری بیٹی "

کوئی اب نگین کو اسٹریچر پہ لٹا رہا تھا، کوئی ان کو دلاسا دے رہا تھا۔کوئی ان سے ان کے گھر کے کسی مرد کا نمبر پوچھ رہا تھا۔لیکن ان کو کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ان کو ان لوگوں کے بس ہونٹ ہلتے معلوم ہو رہے تھے۔ایک آواز تھی جو اب بھی کانوں میں گونج رہی تھی۔

(حادثے کی جگہ سے کچھ مرد اور عورتیں ان کے ساتھ ہسپتال تک آئے تھے اکیلی عورتیں سمجھ کر۔)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بھابی اس نے کہا کہ " اور بس اس آواز کے بعد کوئی آواز نہ آتی تھی نگین کے سوا اور کچھ سنائی نہیں دیتا تھا۔

(لوگ ان کو تسلی دے رہے تھے کہ ان کی عزیز نند ٹھیک ہو جائیں گی لیکن حسینہ کو نا جانے کیوں یہ لگا تھا کے آج کے بعد وہ نگین کی آواز نہیں سن پائیں گی۔) جاتے جاتے تم مجھے یہ کس راز سے آشکار کر گئی ہو انہوں نے خود کو کہتے سنا تھا۔حسینہ نہیں جانتی تھیں کہ یہ راز نہیں چابک ہے اور اگلے کئی سال ان کو یہ چابک کھانا ہو گا چپ چاپ۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

نگین کو ہسپتال لا یا جا چکا تھا۔لیکن ڈاکٹر نے ان کو دیکھتے ہی کہہ دیا تھا" اگر آپ تھوڑی دیر پہلے آجاتے تو شاید کچھ ہو سکتا۔" جو دو عورتیں ان کے ساتھ تھیں وہ اب حسینہ بیگم کو سنبھال رہی تھیں۔ معراج سلطان کو ڈرائیور نے کال کر دی تھی ، کون کون آیا نگین اور ان کو کب گھر لایا گیا ان کو کچھ یاد نہیں تھا۔مہر ماہ کہاں ہے، ہالے کیوں رو رہی ہے، ان کو کچھ پتا نہیں تھا۔وہ ذہنی طور پہ اب بھی اس سرد سی ایمبولنس میں نگین سلطان کو بولتے ہوئے سن رہی تھیں۔

نگین کو گئے دس روز ہو چکے تھے۔

یوسف سلطان آج واپس آئے تھے۔بیٹی کے غم نے ان کو توڑ کے رکھ دیا تھا ان کو دورے پڑنے لگے تھے۔نشہ آور ادویات کے زیر اثر جب تک رہتے تب تک نارمل رہتے تھے۔لیکن جیسے ہی ہوش میں آتے "نگین۔۔میری بیٹی ، میری بچی" چلاتے رہتے۔ہر آنے جانے والے سے پوچھتے "کیا تم نے میری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیٹی کو دیکھا ہے، میری نگین کو دیکھا ہے۔کوئی اسے لا دو کوئی میری بچی کو لا دو۔" کھانا پینا ترک کر دیا تھا جب بھی کوئی کہتا یا سمجھاتا کے "نگین نہیں رہی" تو ہزیانی انداز میں چیخنے لگتے۔

"تم سب جھوٹے ہو وہ کیسے مر سکتی ہے۔میں نے اس کی لاش نہیں دیکھی میں نے اسے دفنایا نہیں ہے۔وہ نہیں مر سکتی ،تم سب کے سب اس وہاج کے ساتھ ملے ہوئے ہو۔اسی نے میری بیٹی کو مجھ سے دور کیا ہے۔اللہ غارت کرے اس کو اللہ برباد کرے اس کو میری بچی کو کھا گیا اللہ اس کو چین نہ نصیب کرے۔اللہ اس پہ یہ زمین تنگ کردے۔"اسی طرح چیختے چلاتے بے ہوش ہوجاتے۔

معراج اور شمس سلطان بھی غم سے چور تھے لیکن ان کو بہادر بننا تھا ان کو حوصلہ رکھنا تھا۔وہ رو نہیں سکتے تھے نہ بابا کی طرح بددعا دے کے اپنا دل ہلکا کر سکتے تھے۔وہ اس غم کو اندر ہی اندر سہنے پہ مجبور تھے۔سفیر اور مہر بھی اس حادثے کے بعد سہم سے گئے تھے۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر جاتا ہے کسی کے زخم بھریں یا ادھڑیں وقت کسی کے لئے نہیں رکتا ۔یوسف سلطان اب بہتر ہورہے تھے اور وجہ تھی "ہالے سلطان "وہ ہوبہو نگین تھی۔ یوسف سلطان گھنٹوں اس میں اپنی نگین کو دیکھتے اور اب تو یہ حالت تھی کے اس کو دیکھے بغیر وہ کھانا تک نہ کھاتے۔ ہالے ان کا مرہم تھی۔وہیں مہر کو وہ نظر اٹھا کے بھی نا دیکھتے ، جہاں وہ دکھ جاتی چپ چاپ وہاں سے چلے جاتے۔وہ بولتی تو ہاں یا ناں میں جواب دیتے۔ان کی حالت کے پیش نظر کسی نے بھی ان سے اس بارے میں بات نہیں کی۔مہر کی پرورش کا ذمہ مکمل طور پہ حسینہ اور معراج نے لے لیا تھا۔اور اس کو اپنی بیٹی کی طرح پالا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حال :

"تم نے ہالے سے کال کر کے پوچھا ہے وہ کب آ رہی ہے؟"ناشتے کے دوران یوسف سلطان نے معراج صاحب سے پوچھا تھا۔"جی بابا پوچھ لیا تھا وہ شام تک آ جائے گی۔" انہوں نے جواب دیا تھا۔

"نہیں اس سے کہو یونیورسٹی جانے سے پہلے مجھ سے مل کے جائے۔"

"لیکن وہ نہیں آ سکتی بابا اس نے کہا تھا کہ۔۔۔۔۔"

"میرے معملات میں دخل مت دیا کرو۔" فروا کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی بابا کی نرم مگر دو ٹوک آواز سنائی دی تھی۔

"معراج تم سفیر کو کال کر کے پوچھو کب تک ہو گا اس کا کام مکمل اور اس کو یہ بھی کو کہہ دو ویک اینڈ پہ گھر چکر لگائے۔"

"بات ہوئی تھی میری بابا اگلے مہینے تک ہو جائے گا سب کچھ ، دراصل لیگل معملات میں کچھ وقت تو لگ ہی جاتا ہے۔اور وہ پرسوں آرہا ہے۔"

اتنے میں معراج صاحب کا فون بجا تھا اور وہ معذرت کرتے اٹھ گئے تھے۔معراج سلطان ہائی کورٹ جج تھے ، جبکہ شمس سلطان نے اپنے بابا کے کاروبار کو آگے بڑھاتے ہوئے لیدر امپورٹ ایکسپورٹ کے کاروبار میں اپنی قسمت آزمائی تھی جو کے ان کے لئے بہت اچھا ثابت ہوا تھا۔اب وہ شہر کے مشہور کاروباری شخصیت تھے اور بابا ان کے کام سے بہت خوش تھے۔سفیر سلطان نے بھی پڑھائی مکمل کر کے بابا کے ساتھ بزنس جوائن کر لیا تھا۔اس نے چار برس قبل اسلام آباد میں اپنی کمپنی کی ایک اور برانچ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کھولی تھی۔جس کی وجہ سے وہ اسلام آباد ہوتا تھا،اور ہر پندرہ دن یا مہینے بعد گھر آتا تھا اور یوسف سلطان کو سفیر کی ایک یہی بات پسند نہیں تھی۔

نگین کی موت کے بعد بابا نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا اب وہ کافی حد تک چڑچڑے ہو چکے تھے۔لیکن ہالے اور سفیر ان کو بہت اچھی طرح ڈیل کر لیتے تھے۔وہ جب تک ہالے کو نہ دیکھتے ان کا دن نہیں شروع ہوتا تھا۔اب انہوں نے سفیر کو اسلام آباد چھوڑ کے کراچی شفٹ ہونے کا حکم دیا تھا، جس کو ماننے کا سفیر پابند تھا۔وہ خود بھی گھر سے دور رہ کر تھک چکا تھا۔ اس لیے اپنے ایک دوست کے ساتھ شراکت کرتے ہوئے اسلام آباد والی برانچ اس کے حوالے کر کے آج کل کراچی آنے کو پر تول رہا تھا۔

☆---☆---☆

مدحت کے کمرے میں بیٹھی ہالے اپنے موبائل پہ سکرولنگ کر رہی تھی۔۔جب اس کو معراج سلطان کی کال موصول ہوئی تھی۔اس نے حیرت سے موبائل کو دیکھا اور کال اٹینڈ کی تھی۔

"خیریت ہے جج صاحب ایک گھنٹے میں دو دو کالز کیا گزارا نہیں ہورہا بیٹی کے بغیر؟یا پھر کوئی مجرم نہیں ملا آج کی تاریخ میں سزا سنانے کو؟ "کال اٹینڈ کرتے ہی ان کو کچھ بولنے کا موقع دیے بغیر وہ شوخی سے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جج صاحب کو آپ کی کوئی یاد نہیں آرہی اور نا ہی شہر میں مجرموں کا قحط پڑا ہے بلکہ آپ کے دادا صاحب کا حکم ہے کے آپ یونی جانے سے پہلے ان سے مل کے جائیں گی۔"اور ہالے کا جواب سنے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

"لیکن بابا میری بات تو سن۔۔ہیلو ہیلو بابا شٹ یار کال کیوں کاٹ دی۔مجھے ہسپتال جانا تھا پہلے اور اب یہ نیا حکم۔"

اس نے کال لاگ کھولی اور ہارون شاہد کا نمبر ڈائل کرنے لگی ساتھ ہی کچھ بڑ بڑا رہی تھی۔"ہیلو" ہارون کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔

"مدحت کے گھر پہنچو دس منٹ کے اندر۔"ہالے نے حکم صادر کیا تھا۔

" For your kind information یہ تمہارے ڈرائیور کا نہیں ہارون شاہد کا نمبر ہے۔ایم این اے شاہد حسین کے بیٹے ہارون شاہد کا بات آئی دماغ میں یا نہیں؟ "وہ جل کے بولا تھا۔

(جبکہ پھرتی سے اپنے بستر سے اٹھ کے اب باتھ روم کی طرف جا رہا تھا۔ تو یہ طے تھا کے ہارون شاہد ہالے سلطان کو منع نہیں کر سکتا۔)

"And for your kind information ہارون شاہد صاحب میری گاڑی رات ہسپتال سے تمہارے گارڈز لے کے گئے ہیں وہ بھی تمہارے کہنے پہ۔"

"اور اگر میں۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"رائل بلیو شرٹ پہن کے آنا وہی جو میں نے دی تھی اچھی لگتی ہے تم پہ۔" اس کو بولنے کا موقع دیے بغیر ہالے اپنی بات کر کے کال کاٹ چکی تھی۔**(اگلے کی بات سنے بغیر کال کاٹنا شاید ان باپ بیٹی کا پسندیدہ کام تھا۔)**

جبکہ دوسری طرف ہارون کلستا رہ گیا تھا اور جل کے بڑ بڑایا تھا۔

"وہ رائل بلیو نہیں نیوی بلیو ہے ہونہہ۔" ہارون ہالے کے ماموں شاہد حسین کا بیٹا تھا۔ہالے کااوور پازیسو بیسٹ فرینڈ وہ اس کے قریب کسی بھی انسان کو برداشت نہیں کرتا تھا۔یہاں تک کے اس نے ہالے سے کہہ رکھا تھا کہ ہالے سے شادی بھی وہ ہی کرے گا۔وہ کہتا تھا کہ "اگر ساری دنیا بھی اس کو چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد بندہ ہوگا جو ہالے کے ساتھ کھڑا رہے گا۔"اس کی اور ہالے کی عمر میں تین سال کا فرق تھا۔لیکن ہالے اس کو برابر خوار کرواتی تھی۔ہارون کی ماں نے معراج سلطان اور حسینہ بیگم سے ہارون کی خواہش پہ اس کے اور ہالے کے رشتے کی بات کر رکھی تھی جس کے جواب میں انہوں نے ہالے کی پڑھائی ختم ہونے تک کا وقت مانگ رکھا تھا۔البتہ انہوں نے کہیں اور رشتہ نہ کرنے کی یقین دہانی ضرور کروا دی تھی۔ہالے اور ہارون اس بات سے واقف تھے ،لیکن ان دونوں کے درمیان ایسی کوئی بات فی الحال نہیں ہوئی تھی۔

پندرہ منٹ بعد جب ہالے گیٹ سے باہر نکلی تو اس کو ہارون گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا تھا۔اس کی آنکھیں اب بھی سرخ تھیں شاید اس کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی۔اس نے وہی بلیو شرٹ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہن رکھی تھی اور اس کے نیچے نیلی جینز پر کشش نقوش ، ہلکا سانولا رنگ ،کسرتی بدن اور سرمئی آنکھوں والا ہارون شاہد کافی اچھا دکھتا تھا۔اس کا حلیہ لا پرواہ سا تھا۔

جبکہ ہالے نے اس کے برعکس سیاہ لمبی قمیص کے ساتھ سیاہ ہی پاجامہ پہن رکھا تھا۔اور گلابی دوپٹہ کندھے پہ جھول رہا تھا۔ہلکا میک اپ کھلے ہوئے بال اس کا حلیہ کہیں سے بھی لا پرواہ نہیں تھا۔ہالے کا رنگ گورا تھا۔بے تحاشا گورا،بڑی بڑی سیاہ آنکھیں ،کٹاؤ دار ہونٹ ،اور کمر سے تھوڑا اوپر تک آتے سیدھے بھورے بال۔وہ حسین تھی، بے تحاشا حسین بالکل نگین کی طرح وہ ہو بہو نگین سلطان کی کاپی تھی۔پہلی بار دیکھنے والے اس کو نگین ہی کی بیٹی سمجھتے تھے۔

ہارون غصے سے اس کو گھور رہا تھا ہالے نے قریب پہنچ کے اس کے پیٹ پہ زور سے مکا مارا تھا وہ بلبلا کے رہ گیا تھا۔

"!! یہ کیا کیا ظالم۔" وہ چلایا تھا !!

"رات مجھ پہ غصہ کرنے اور ابھی لیٹ آنے کا انعام "ہالے سکون سے بولی تھی۔

"دیکھ لوں گا میں تمھیں ہالے۔"

"ہاں تو دیکھو کس نے منع کیا ہے؟ "وہ جلتا بھنتا گاڑی میں آ کے بیٹھا تھا اور بیس منٹ بعد ہالے کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوا تھا۔ہالے جلدی سے دادا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی یوسف صاحب اسے دیکھ کے جیسے کھل اٹھے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دادا کی جان آگئی میری بیٹی۔"ان کا لہجہ محبت سے چور تھا۔"دادا یہ کیا بلیک میلینگ سٹارٹ کر دی ہے آپ نے ؟پتا ہے کس طرح بھاگی بھاگی پہنچی ہوں میں؟"وہ خفا خفا سی بولی تھی۔جبکہ اس کے اس طرح خفا ہونے پہ بھی دادا جان کھل کے مسکرا دیے تھے۔

"میرا بچہ" دادا نے اپنے بازو وا کیے تھے۔"نگین بھی بالکل اسی طرح خفا ہوتی تھی۔"

(ہالے کے ساتھ بات کرتے ہوئے ان کی ہر دوسری بات نگین پہ ختم ہوتی تھی۔)

وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے ان کے سینے سے لگی تھی۔

پھر تھوڑی دیر تک وہ دونوں باتیں کرتے رہے تھے۔اس کے بعد ہالے ہارون کے ساتھ یونیورسٹی کے لئے روانہ ہو چکی تھی۔دو بجے وہ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہارون اس کو پک کرنے آ گیا تھا۔"تم کیوں آ گئے میری کار بھجوا دیتے۔"سیٹ بیلٹ لگاتی ہالے نے اس سے پوچھا تھا۔

"اگر تمھیں لگتا ہے اس غنڈے کے پاس میں تمھیں اکیلے جانے دیتا تو تم غلط ہو کزن صاحبہ" وہ تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"کیوں تم میرے بھائی ہو یا باپ؟"

"دونوں نہیں البتہ مستقبل کا شوہر ضرور ہو سکتا ہوں " وہ سکون سے بولا تھا۔

"دل کے بہلانے کو غالب خیال اچھا ہے"

اتنے میں ہالے کو مدحت کی کال آگئی تھی تو ہارون چپ ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(جانتا تھا اب یہ کال ہسپتال پہنچنے کے بعد ہی بند ہوگی)۔

ہسپتال پہنچ کے ہالے نے کال ڈسکنیکٹ کی تھی اور گاڑی سے اتر گئی تھی۔آئی سی یو کے باہر وہ دروازے کے بیچ میں کھڑا ہو چکا تھا۔

" اب کیا ہے؟" ہالے بری طرح جھنجھلائی تھی۔

"ہالے یہ پہلی اور آخری بار ہے۔آج کے بعد میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں آج یہاں سے واپس جاتے ہوئے تم یہ بھول جاؤگی کہ کل رات تم کسی زخمی کو ہسپتال لے کے آئی تھی ،یا تمہارا اس سے کوئی بھی واسطہ ہے۔وہ زندہ ہے یا مر گیا اس بات سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ سمجھ میں آگیا؟"

کچھ دیر پہلے والی شوخی اب مفقود تھی وہ آنکھوں میں گہری سنجیدگی لئے ہالے کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاں یار سمجھ آگیا ہے مجھے اب جان چھوڑ بھی دو ایک کام کیا کر دیا دماغ خراب کر دیا ہے۔بھلا میرا اس سے کیا واسطہ ہو گا۔"وہ جب اندر داخل ہوئی ڈاکٹر اس کا چیک اپ کر رہے تھے اس کو دیکھتے ہی طنزیہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے

"ویلکم میڈم ویلکم رات آپ اپنے شوہر کو اس حالت میں چھوڑ کے چلی گئیں یہ بیچارے صبح سے آپ کا پوچھ رہے تھے۔"اپنی طرف سے وہ اپنا بدلہ لے چکے تھے۔اب ان بیچارے کا بھی کیا قصور تھا ہارون نے ان کو پیسوں کے نام پہ ایک دھیلا بھی نہیں دیا تھا ،الٹا ان کو ڈرا دھمکا کے ایک ایسے انسان کا علاج کروایا تھا جو کے سیدھا سیدھا پولیس کیس تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈاکٹر صاحب آپ جا سکتے ہیں۔"ہارون چبا چبا کے بولا تھا ڈاکٹر کھسیانی سی ہنسی ہنستا وہاں سے جاچکا تھا۔ ہالے نے ہارون کو ایک نظر دیکھا تھا وہ اس کا اشارہ سمجھ چکا تھا۔

"پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس جو بات کرنی ہے کر لو۔"وہ با آواز بلند کہتا وہاں سے جا چکا تھا۔ **(اس سارے وقت میں عمر حیات نے بس ہالے سلطان کو ہی دیکھا تھا بغیر پلک جھپکے۔)**

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہسپتال کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا نوجوان ستائیس یا اٹھائیس برس کا تھا۔اس کی آنکھیں سیاہ تھیں ، ذہین چمکتی ہوئی ،کسرتی جسم ،ماتھے پہ بکھرے سیاہ بال ،چہرے پہ سنجیدگی ،وہ کافی دراز قد بھی تھا۔مختصر یہ کہ وہ ایسے مردوں میں سے تھا جنہیں ایک بار دیکھ لو تو بار بار دیکھنے کا دل کرے۔وجہ اس کے چہرے کے خدو خال نہیں تھےوجہ ایک بے اختیار سی کشش تھی جو اسے دیکھتے ہی اپنی جانب کھینچتی تھی۔

ہالے اب اس کے قریب آ چکی تھی اور پاس رکھی کرسی پہ بیٹھ چکی تھی۔عمر حیات سانس روکے اس کو اپنے قریب بیٹھا دیکھ رہا تھا وہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔

"تم کیسے ہو اب؟" ہالے کی نرم آواز اس کو واپس اپنے حواس میں لائی تھی۔وہ ہنوز ہالے کو دیکھتا جارہا تھا۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے؟" اب کے ہالے ذرا بلند آواز میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب بالکل ٹھیک ہوں۔"وہ نرمی سے بولا تھا۔اس کی آواز بہت پیاری تھی سنجیدہ ٹھہرا ہوا لہجہ۔وہ اتنا آرام سے بولتا تھا کہ اس کے الفاظ گنے جا سکیں۔

"خیر مکمل ٹھیک تو اب بھی نہیں ہو آرام کی ضرورت ہے تمھیں۔ویسے تمھیں کس نے گولی ماری تھی؟" ہالے نے پوچھا تھا۔

"آپ کی مدد کا شکریہ۔"اس نے بات پلٹ دی تھی۔

"کوئی بات نہیں اب ذرا اپنے لڑائی جھگڑے چھوڑ دو مرتے مرتے بچے ہو تم اپنی فیملی کا سوچو ذرا کیا ملے گا اس غنڈہ گردی سے۔"وہ سمجھانے والے لہجے میں بولی تھی۔

"ایک گولی میرے پیٹ کو چھو کے گزری تھی ،اور ایک گولی میرے بازو میں لگی تھی میں مرتا نہیں ،دونوں زخم گہرے نہیں تھے۔اور میری کوئی فیملی نہیں ہے۔"وہ نارمل لہجے میں بولتے گویا ہالے کے علم میں اضافہ کر گیا تھا۔

ہالے کے تو سر پہ لگی تلوؤں پہ بجھی تھی۔

"مطلب میں پاگل ہوں جو تمھیں اتنی مشکل سے یہاں لے کے آئی، علاج کروایا ،پوری رات تمہارے لئے پریشان رہی، ڈاکٹر کی اتنی منتیں کیں، اپنے دوست کو پریشانی میں ڈالا ،پورے دو کلو خون نکال لیا ان ڈاکٹرز نے میرا اور تم کہہ رہے ہو تم کون سا مر جاتے۔۔"

ہالے جب بولنے پہ آئی تو غصے سے بولتی ہی چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو میری وجہ سے زحمت ہوئی اس کے لئے معافی چاہتا ہوں۔"وہ سکون سے بولا تو ہالے ذرا ٹھنڈی ہوئی تھی۔

"خیر اب تم جو مرضی کرو میں تمھیں آخری بار دیکھنے آئی تھی ، اور اب میں چلتی ہوں تمہارے سب بلز پے ہو چکے ہیں۔اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ۔"

"کل رات آپ ڈر کیوں گئی تھیں؟" اس نے جیسے عجلت میں ایک بے تکا سوال کیا تھا شاید وہ اسے مزید روکنا چاہتا تھا۔کوئی بھی نارمل انسان کسی کو آدھی رات کے وقت سڑک کے بیچ خون میں لت پت دیکھ کے ڈرے گا ہی۔ہالے کے باہر جاتے قدم اس کی آواز پہ تھمے تھے۔

"میں ڈری نہیں تھی۔"اس نے مڑے بغیر جواب دیا تھا۔

"تو پھر آپ نے جانے کی کوشش کیوں کی تھی؟" اس نے ایک اور سوال کیا تھا۔

"میں دراصل کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔مجھے بہت برا لگتا ہے مجھے اس کی تکلیف فیل ہوتی ہے بس اس لئے۔۔۔"

"کیا آپ کل پھر آئیں گی مجھے دیکھنے؟ " وہ جلدی جلدی سوال کر رہا تھا۔

اس نے پوری طرح گھوم کے مقابل کو گھور کے دیکھا تھا۔

"کیوں تم میرے خالہ کے بیٹے لگتے ہو جو روز روز پہنچ جاؤں ملنے؟اتنی مشکل سے تو آج آئی ہوں لاڈ صاحب کے نخرے تو دیکھو۔۔"آخری فقرہ زیر لب ادا کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے ایک بات بتاؤ تم اتنے کمزور دکھتے تو نہیں ہو کہ ہسپتال نہ جا پاتے یا کسی کو کال کرنے کی ہمت خود میں نہیں پاتے۔تو پھر کیوں تھے وہاں؟اور ابھی تم نے کہا کہ گولی تمھیں چھو کر گزری تھی ، تم مرتے نہیں تو پھر مجھ سے یہ کیوں کہا تھا "میں جینا چاہتا ہوں۔"ہالے نے تجسس کے مارے پوچھا تھا۔

"میں نے کہا تھا میں مرتا نہیں مطلب میری سانسیں چلتی رہتیں لیکن میں جی نہیں پا تا اگر آپ چلی جاتیں۔"وہ بہت نارمل لہجے میں بولا تھا۔اس کے لہجے میں کچھ بھی ایسا نہیں تھا کہ غور کیا جائے۔

"ان دونوں باتوں میں بھلا کیا فرق ہوا۔"ہالے حیران تھی۔

"ہم جب اگلی بار ملیں گے تب بتاؤں گا۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"نہیں ہم نہیں ملیں گے۔"**(اسے غلط لگتا تھا۔)**

عمر نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ ہارون اندر داخل ہوا اسے آتے دیکھ ہالے نے آخری نظر عمر کو دیکھا تھا۔اس کی سیاہ آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے ،ہونٹ پپڑی زدہ لگ رہے تھے۔شاید اس کا کافی خون بہہ گیا تھا۔ہالے کو بے اختیار اس پہ ترس آیا تھا۔لیکن پھر بغیر کچھ کہے وہ ہارون کے ساتھ دروازہ پار کرگئی تھی۔عمر اس کو جاتے دیکھتا رہا۔اسے وہ شخص اس وقت بہت برا لگا تھا۔اتنے میں ڈاکٹر دوبارہ اندر آ چکے تھے۔

"جی تو عمر صاحب اب آپ کافی بہتر ہیں تو بلز کے بارے میں بات کر لیں۔" **(کنجوس ڈاکٹر۔)**

"جی ضرور بلز کے ساتھ ساتھ پچھلے ہفتے لائی جانے والی ماہم فیروز کی بھی بات کر لیتے ہیں ، جن کا نوزائیدہ بچہ آپ نے اپنی بھانجی انعم رحمان کو دے کے ان کی مری ہوئی بچی فیروز صاحب کو یہ کہہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے تھما دی کہ ان کا بچہ ماں کے پیٹ میں ہی مر گیا تھا۔وہ بھی ہسپتال لانے کے دو گھنٹے پہلے، کیا کہتے ہیں پھر کروں فیروز صاحب کو فون اور ان سے کہوں کے آپ کی بھانجی کے بیٹے کا ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں۔"وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے ڈاکٹر کو کسی فلم کی کہانی سنا رہا ہو۔ڈاکٹر کے تو کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔وہ سن سے اپنی جگہ جم چکے تھے۔

" آپ۔۔آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟"ڈاکٹر مارے شاک کے بس اتنا ہی کہہ سکے تھے۔

"مجھے سب پتا ہوتا ہے" عمر حیات مسکراتے ہوئے بولا تھا۔مسکراتے ہوئے اس کے گال میں گڑھا بنتا تھا۔

"خیر میری ڈسچارج فائل تیار کرو میں دس منٹ میں نکل رہا ہوں۔"

"لیکن آپ کی کنڈیشن اس قابل۔"ڈاکٹر کی بات پوری ہونے سے پہلے عمر نے ان کو ایک گھوری سے نوازا تھا۔

"میں کرتا ہوں۔"ڈاکٹر جلدی سے بولے تھے پھر رک کے ذرا جھجھکتے ہوئے پوچھنے لگے "آپ کسی سے کچھ کہیں گے تو نہیں؟"

"کیا میں پچھلے پانچ منٹ سے کچھ بولا ہوں؟ میں تو بس یہاں خاموش لیٹا ہوں۔"

ڈاکٹر حیرت اور پریشانی سے اس کو دیکھے بغیر باہر چلے گئے تھے۔

"یہ کیسا آدمی تھا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بل لے گا مجھ سے میرے باپ کی شوگر ملز لگی ہیں نا۔"عمر حیات بڑ بڑایا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہارون پچھلے دس منٹ سے ہالے سے اپنی عزت افزائی کروا رہا تھا۔"اللہ اللہ ہارون تم یہ کیسے کر سکتے ہو۔"**(ترکش ڈراموں کا اثر تھا کہ اب وہ ہر بات پہ اللہ اللہ کہنے لگی تھی)۔**

"تم نے میری عزت دو کوڑی کی کر دی اگر تم نے بل نہیں دیا تھا تو مجھے بتا دیتے میں پے کرتی لیکن کم از کم مجھے اس طرح ذلیل تو نہ کرواتے۔افففف وہ ڈاکٹر کیسے دیکھ رہا تھا، مجھے تو لگا تھا کے ابھی دو روپے کا سکہ نکال کے میرے ہاتھ پہ رکھ کے خیرات دے گا۔"

"بس بھی کر دو ہالے اب ایسا بھی کوئی غضب نہیں ہوا ہے وہ آدمی مجھے زہر لگا تھا، تو کیوں دیتا اس کا بل اور ویسے بھی اس ڈاکٹر کو دھمکایا تو تھا میں نے لیکن تمھیں پتا نہیں کیسے خبر ہوگئی۔اور حد ہے یار ایک تھرڈ پرسن کی وجہ سے تم مجھ سے لڑ رہی ہو۔"وہ دکھ سے بولا تھا۔

"بات تھرڈ پرسن کی نہیں ہے بات کمیٹمنٹ کی ہے۔جب تم نے کمیٹمنٹ کر لی تو توڑی کیوں؟ بات میری عزت کی ہے بات ہم دونوں کے بیچ قائم بھروسے کی ہے۔ہارون تم نے جھوٹ بولا ہے مجھ سے اور اب میں تم پہ بھروسہ نہیں کروں گی۔میں نے مشکل میں تمھیں کال کی مطلب تمھیں کچھ سمجھا تب ہی تو بلایا ناں، اور تم نے کیا کیا میرے ساتھ۔میری بے عزتی کروادی۔"وہ غصے میں نہیں تھی نہ طنز کر رہی تھی وہ بس ہارون کو بتا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے تم ایک انجان شخص کی وجہ سے مجھ سے لڑ رہی ہو میں تمہارا بیسٹ فرینڈ ہوں۔ہم بچپن سے ساتھ ہیں اور وہ لڑکا جس سے ملے ابھی تمھیں ایک دن بھی نہیں ہوا تم اس کی وجہ سے مجھ پہ بھروسہ کرنا چھوڑ رہی ہو تم اس شخص کو مجھ پہ ترجیح دے رہی ہو۔?how could you"وہ غصے اور غم کی ملی جلی کیفیات میں بول رہا تھا۔

"نہیں ہارون میں تم پہ بھروسہ کرنا "تمہاری " **(تمہاری پہ زور دیا تھا)**وجہ سے چھوڑ رہی ہوں۔ایک دن یا ایک گھنٹہ اہمیت نہیں رکھتا کمیٹمنٹ اہمیت رکھتی ہے۔اور اب اس آدمی کو اس بات کے بیچ میں مت لانا اب اس بارے میں تب بات کرنا جب تمھیں میرا پوائنٹ آف ویو سمجھ آجائے۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

"ہالے لیکن تم۔۔۔۔"

"ہارون مجھے گھر چھوڑ دو۔"وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی۔یہ ایک اشارہ تھا کہ وہ اب مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔

ہارون لب بھینچ کے خاموش ہو چکا تھا۔جانتا تھا اب زمین یہاں کی وہاں ہوجائے ہالے اس بارے میں بات نہیں کرے گی۔اس اجنبی کے لئے ہارون شاہد کی ناپسندیدگی کا گراف تھوڑا اور اوپر جا چکا تھا۔باقی راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔گھر پہنچتے ہی ہالے اس کی طرف دیکھے اور اس کو اندر چلنے کا کہے بغیر اندر چلی گئی تھی۔ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ دونوں جتنے بھی ناراض ہوں ہالے اس کو اندر آنے کا ضرور کہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب ہارون کو واقعی فکر لاحق ہو چکی تھی کیوں کہ ہالے کبھی بھی بات کا بتنگڑ نہیں بناتی تھی۔وہ اسی بات پہ خفا ہوتی تھی جو خفا ہونے کے قابل بھی ہو، اب اس کو اپنی غلطی کا اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اپنی شدّت پسندی کی وجہ سے ہالے کو ناراض کر بیٹھا ہے۔

اس نے ہتھیلی کا مکا بنا کے اسٹئیرنگ پہ مارا تھا اور گاڑی کا رخ ہسپتال کی جانب موڑ دیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھی کچن میں گئی تھی جہاں مہر ماہ اس کو کافی بناتی دکھائی دی تھی۔وہ دبے قدموں اندر داخل ہوئی تھی اور پیچھے سے جا کے مہر کو گلے لگا لیا تھا۔اسے لگا تھا مہر چونک جائے گی لیکن اس کی توقع کے برعکس مہر سکون سے کھڑی رہی تھی۔اسے ذرا حیرت نہیں ہوئی تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے ہالے کو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔جو کہ منہ بسورے کھڑی تھی "آپ کو ہمیشہ کیسے پتا چل جاتا ہے میرے آنے کا؟"

"تمہارے قدموں کی چاپ سے۔"مہر نرمی سے مسکرا کے بولی تھی۔

مہر ماہ کی رنگت صاف تھی ،سیاہ آنکھیں جن کے پپوٹے قدرتی طور پہ سوجے ہوئے معلوم ہوتے تھے،کھڑی ناک، بال کمر سے نیچے تک آتے تھے ان کا اصلی رنگ سیاہ تھا لیکن ہالے کی فرمائش پہ ان کو بھورا ڈآئی کروا رکھا تھا۔وہ قد میں ہالے سے چار انچ بڑی تھی دبلی پتلی سی۔مہر ماہ زیادہ خوب صورت نہیں تھی لیکن پر کشش تھی۔اس نے سائیکالوجی میں ماسٹرز کر رکھا تھا اور اپنے سبجیکٹ میں گولڈ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میڈلسٹ تھی۔دو سال ایک نجی ادارے میں جاب کرنے کے بعد اس نے بلا وجہ جاب چھوڑ بھی دی تھی۔

"قدموں کی چاپ لیکن وہ تو سب کی ایک جیسی ہوتی ہے۔"

"نہیں تو جس طرح لوگوں کے رنگ ،قد، بال، شکل ایک جیسی نہیں ہوتی اسی طرح ان کے قدموں کی چاپ بھی ایک جیسی نہیں ہوتی۔وہ بھی مختلف ہوتی ہے ہر کسی کے قدموں کی چاپ اس کی شخصیت کے مطابق ہوتی ہے" وہ اپنی اسی نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہی تھی جو اس کا خاصہ تھی۔

"اچھا تو یہ یہ بات ہے چلیں پھر بتائیں ماما کی چاپ کیسی ہے۔"

"با وقار" مہر جھٹ سے بولی تھی۔

"ہارون کی؟"

"اس کی چاپ ایسی ہے جیسے کسی بندے کے پیچھے پولیس لگی ہو " ساتھ ہنسی تھی۔

"سفیر کی؟"

وہ سوال پہ سوال کر رہی تھی۔

"دل روک دینے والی۔"بے اختیار اس کے منہ سے پھسلا تھا۔

"کیا کیا کیا دل روک دینے والی وہ بھلا کیسے؟" اس کا انداز تفتیشی تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا مطلب تھا کہ جب بھی آتا ہے اتنے غصے یا عجلت میں آتا ہے کہ بندے کا دل ہی رک جائے کہ ، اب کیا گناہ ہو گیا ہم سے۔"اس نے بات سنبھال لی تھی۔

"اچھا یہی بات ہے ناں؟" وہ گویا اب بھی شک میں تھی۔

"لو اور بھلا کیا بات ہو گی " مہر ہلکے پھلکے لہجے میں بولی تھی۔

"خیر مجھے کھانا دے دیں بھوک لگی ہے۔۔۔ " ہالے نے گویا اس بات پہ مٹی ڈال دی تھی۔

"ہاں تم چلو میں آتی ہوں" مہر نے کہا تھا۔کھانا کھا کے وہ اماں کے کمرے میں جا چکی تھی۔اب وہ ان کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی۔

"بال دیکھو کتنے روکھے ہو گئے ہیں۔"انہوں نے ٹوکا تھا۔

"آپی کے بالوں سے تو اچھے ہیں۔"وہ ماں کو چڑانے کو بولی تھی۔جانتی تھی حسینہ بیگم مہر کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنیں گی۔

حسینہ کے کپڑے نکالتی مہر اس کی چالاکی سمجھ چکی تھی تب ہی اپنے کام میں مگن رہی ، اور مڑ کے دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

"پرے ہٹو میری بچی کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں گی۔"انہوں نے ہالے کی کمر پہ دھموکا جڑا تھا۔

"اففف ظالم حسینہ یہ کیا کر دیا۔"وہ ان کی گود سے اٹھتے ہوئے مسکین شکل بنا کے بولی تھی۔کپڑے نکالتی مہر بھی اس کی اداکاری پہ ہنس دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ماں کو نام سے بلاتی ہے رکو ذرا۔"حسینہ بیگم نے جوتے کی تلاش میں نظریں دوڑائی تھیں اور جلد ہی کامیاب ہو چکی تھیں۔ان کا ارادہ سمجھتی ہالے چھپاک سے کمرے سے باہر بھاگ چکی تھی۔اور حسینہ بیگم کا فلائنگ چپل کمرے کے اندر آتے حسن سلطان کے سینے پہ آ کے لگا تھا وہ بیچارہ بوکھلا ہی تو گیا تھا۔

"یار اماں آپ کے فضائی حملے کب ختم ہوں گے؟ "وہ منہ بنا کے بولا تھا۔

"ارے میرا بچہ مجھے کیا پتا کہ تم اچانک سے آجاؤ گے میں تو اس ہالے کمبخت کو مار رہی تھی۔"وہ اس کو پچکارتے ہوئے بولی تھیں۔اور اپنے بازو وا کر دیے تھے" آجاؤ میرا بیٹا۔"حسن ہالے کا چھوٹا بھائی تھا۔عمر سولہ سترہ کے قریب لیکن عذاب ستر سالہ۔

"اماں بری بات ہے کمبخت نہیں کہتے کسی کو۔"وہ ان کے گلے کا ہار بنتے ہوئے بولا تھا۔ہالے اور حسن مہر کے بر عکس ماں کو زیادہ تر اماں بلاتے تھے۔

"چل آیا بڑا مجھے سکھانے والا۔"وہ خفگی سے بولی تھیں۔اس کو ہنوز اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔ہالے اور مہر اب تک اس کو جوتا پڑنے پہ ہنس رہی تھیں۔

"اوئے حسن غلام ۔۔"وہ اس کا نام بگاڑ کے سلطان کو غلام کہتی تھی۔"کدھر آوارہ گردی کر رہے تھے تم کل سے۔میں دو بار گھر آئی ہوں لیکن تم نہیں تھے۔"

"پہلی بات یہ کہ میرا نام حسن سلطان ہے، اور دوسری بات میں لڑکا ہوں ، اور تم لڑکی۔تمھیں بتانے کا پابند نہیں ہوں البتہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم مدحت کے گھر میری اجازت کے بغیر کیسے رکی؟" وہ اس کو تپا تے ہوئے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں تو میں ابھی بتاتی ہوں" وہ جارحانہ تیور لئے اس کی جانب بڑھی تھی۔

اس سے پہلے کے جنگ عظیم سوم شروع ہوتی مہر نے بیچ بچاو کراتے ہوئے ہالے کی توجہ اس کے آج رات کے فنکشن پہ پہننے والے سوٹ کی جانب دلوائی تھی۔

"ہالے یہ دیکھو اس کے بارڈر کا کام ادھڑ رہا ہے ابھی سے۔"وہ فکر مندی سی بولی تھی۔

ہالے اس وقت حسن پہ مٹی ڈال کے اپنے جوڑے کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔

"اللہ اللہ یہ کیا ہوگیا اب میں کیا کروں گی؟آپی آپ نے اس کو اس وقت کیوں نہیں چیک کیا تھا۔میں چھوڑوں گی نہیں اس ڈیزائنر کو۔"وہ سخت غصے میں آ چکی تھی۔**(حسن کوئی میسج دیکھتے ہوئے کمرے سے جا چکا تھا)۔**

"ہالے کوئی بات نہیں تم کوئی دوسرا سوٹ پہن لینا۔"مہر نے بڑے آرام سے حل بتایا تھا۔

"ناں تو بی بی تم نے اپنی آنکھیں ادھار دے رکھی تھیں کسی کو خود دیکھ لیتیں۔"

"اماں یار میں غم میں ہوں۔"وہ روہانسی سی بولی تھی۔

"ہونہہ کوئی غم میں نہیں نا شکری ہو تم۔"وہ بڑبڑائی تھیں۔

"'آپی تھیم ویڈنگ ہے یہ سب لڑکیاں شاکنگ پنک پہن رہی ہیں میرے پاس بس یہی سوٹ تھا اس کلر کا۔"وہ سر پکڑے بیٹھ چکی تھی۔

حسینہ بیگم ہالے کو اپنے حال پہ چھوڑ کر کچن کی طرف چلی گئی تھیں کہ رات کا کھانا تیار کروانا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن ہالے یہ تو مرجنڈہ پنک ہے۔"وہ حیرت سے بولی تھی۔**(دارصل ہالے کو رنگوں کے صحیح نام نہیں آتے تھے)۔**

"ہاں آپ میری تصحیح کروائیں مسئلہ نہ حل کیجئے گا۔"وہ پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی تھی۔پیچھے مہر ماہ گہری سانس بھر کے رہ گئی تھی۔ایک تو رات نیند نہیں پوری ہوئی تھی دوسری ہارون سے ناراضگی اور تیسرا اس کا جوڑا خراب ہو چکا تھا آج کا دن ہی خراب تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مدحت کی مہندی کا فنکشن اس کے گھر کے لان میں ہی ارینج کیا گیا تھا۔چونکہ یہ تھیم ویڈنگ تھی ، سو سب نے اسی لحاظ سے لباس پہن رکھے تھے۔

ہالے نے سبز سادہ سوٹ کے ساتھ شاکنگ پنک کامدار دوپٹہ پہن رکھا تھا جو کہ اس نے اپنے جہیز کے کپڑوں سے نکالا تھا۔**(یہ بات اماں کو پتہ نہیں تھی)**بال کرل کر کے کھلے چھوڑدیے تھے اور موڈ سخت خراب تھا۔اس کے برعکس مہر ماہ نے شاکنگ پنک شارٹ شرٹ کے ساتھ سبز دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔اور بہت اچھے موڈ میں تھی۔حسن اور مہر ماہ کسی فیملی کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔مہر ماہ نے کئی بار اس کو بلانا چاہا لیکن بے سود اب وہ منہ سجائے ایک کونے میں الگ تھلگ بیٹھی تھی۔ہارون کے رات والے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب ہارون نے دور سے اس کو وہاں بیٹھے دیکھا تھا۔وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس جارہا تھا۔اب وہ اس کے قریب پہنچ کر اس کے ساتھ جڑ کے بیٹھ چکا تھا۔ہالے اس کی موجودگی محسوس کر چکی تھی ، دل میں خوش بھی ہوئی تھی مگر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب بھی ناراض ہو؟" نرمی سے پوچھا گیا تھا۔وہ سیدھا پوائنٹ پہ آیا تھا مگر جواب ندارد۔

"آئی ایم سوری ہالے۔رئیلی آئی ایم۔مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔یار بس میں غصے میں تھا۔مجھ سے بات تو کرو یار ایسے تو میرا دم گھٹ جائے گا۔"وہ جیسے بے بسی سے بولا تھا۔

مگر وہ اب بھی خاموشی سے گردن موڑے حسن کو کسی لڑکی سے بات کرتے دیکھ رہی تھی۔**(اس کو تو دیکھ لوں گی)۔**

"ہالے مجھے بس تمہارا اس کی فکر کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔"ہنوز خاموشی۔۔۔

"ہالے یار کچھ تو بولو "وہ اب بھی خاموش تھی۔اور پھر اچانک ہارون اٹھا تھا اور پورے قد کے ساتھ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔

"اللہ اللہ ہارون کیا کر رہے ہو اٹھو سب دیکھ رہے ہیں۔"وہ بوکھلاتے ہوئے بولی تھی۔

"یار میں سمجھ گیا ہوں۔اب ایسا نہیں ہو گا کبھی آئی سویر۔پلیز معاف کر دو۔"

"ہاں ہاں کیا معاف اب اٹھو۔"وہ اس کو بازو سے پکڑتے ہوئے بولی تھی ہارون کھل کے مسکرا دیا تھا۔

مہر ماہ جو کب سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی اب ان کے قریب آ چکی تھی۔

"ہارون یہ سب کیا تھا۔"اس نے آتے ہی سنجیدہ لہجے میں سوال کیا تھا۔ہارون نا سمجھی سے اس کو دیکھنے لگا تھا۔ہالے بھی اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔

"آپی کیا ہو گیا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہاں کتنے سارے لوگ ہیں اندازہ ہے۔کیا سوچتے ہوں گے وہ تم دونوں کو عقل ہے یا نہیں؟ اس شادی میں تم لوگ عام لوگ نہیں ہو سب جانتے ہیں کہ تم ہائی کورٹ جج معراج سلطان کی بیٹی ہو۔اور تم " اب اس کا اشارہ ہارون کی طرف تھا۔

"تم ایم این اے شاہد حسین کے بیٹے ہو کوئی ہوش ہے تم دونوں کو؟ یہ پبلک پلیس ہے تم دونوں کا گھر نہیں۔یہاں اگر سو دوست ہیں تو ہزار مخالف بھی ہیں۔"وہ ان کو ڈپٹتے ہوئے بول رہی تھی۔

"تم کیا کہہ رہی ہو یار ہم دوست ہیں یہ مجھ سے ناراض تھی اور میں اس کو منا رہا تھا۔ اور مجھے لوگوں کی کوئی پروا نہیں۔"ہارون غصے سے بولا تھا اسے مہرماہ کا یہ انداز اچھا نہیں لگا تھا۔

"ہارون آرام سے۔"ہالے نے تنبیہ کی تھی۔"تمھیں نہیں ہوگی لیکن مجھے ہے۔اسی لئے میں اپنی بہن کو لے کے جا رہی ہوں اور تم دیکھ لو آس پاس بہت لڑکیاں ہوں گی ان کے قدموں میں جا کے بیٹھو اور بنواؤ اسکینڈل چلو ہالے۔"ساتھ ہی ہالے کا بازو پکڑ کے اپنے ساتھ کھینچتی چلی گئی تھی۔پیچھے ہارون تلملاتا رہ گیا تھا۔

ہالے کا بازو پکڑے وہ اب لوگوں سے کافی دور لے آئی تھی یہاں بہت کم لوگوں کی نظر جاتی تھی۔

" آپی سن تو لو۔۔ " ہالے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے بولی تھی۔اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔

"تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے ہالے۔"مہرماہ دکھ سے بولی تھی۔

" آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔"ہالے شرمندہ سی بولی تھی۔

"تمھیں اندازہ بھی ہے کتنے لوگ دیکھ رہے تھے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"ہالے زور دے کے بولی تھی۔

"مجھے تمہاری پرواہ ہے ہالے۔میں نہیں چاہتی کوئی تمہارے بارے میں غلط بات کرے۔"اور یہاں ہالے نے مہر کو گلے لگا لیا تھا اور اس کے کان کے پاس یقین دہانی کروائی تھی۔

"آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔"مہر ماہ نے ایک گہری سانس خارج کی تھی اور ہالے کو نرمی سے خود سے دور کیا تھا۔

"چلو مسز جبران تمہارا پوچھ رہی تھیں کب سے۔"اور اس کو لئے آگے بڑھ گئی تھی۔ہارون دور سے ان دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھتا رہا تھا اور پھر خاموشی سے ایک ٹیبل پہ بیٹھ گیا تھا اس کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا۔

کھانا کھل گیا تھا۔ہالے اور مہر ماہ اپنی پلیٹس میں کھانا نکال رہی تھیں کہ عقب سے آتی ہارون کی آواز پہ ایک ساتھ مڑی تھیں۔

"I am sorry۔"وہ شرمندہ سا بولا تھا۔

مہر نے حسن کو دیکھتے ہوئے، "آئندہ خیال رکھنا" کہہ کر بات ختم کر دی تھی حسن ہونقوں کی طرح سب کو دیکھ رہا تھا۔

"کوئی مجھے بھی بتائے گا یہاں کیا چل رہا ہے۔"بلا خر اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم تو چپ ہی رہو گینڈے۔ہر بات اس حسن غلام کو بتاؤ جیسے ہمیں اور کوئی کام نہیں ہے ہونہہ۔ "ہالے اس کو تپاتے ہوئے بولی تھی۔مہر اور ہارون دلچسپی سے یہ جنگ عظیم دیکھ رہے تھے۔اور وہ تپ بھی گیا تھا۔

"تم تو جیسے ملکہ ہو ناں کہیں کی گینڈہ میں ہوں تو تم کیا ہو ذرا پلیٹ دیکھو اپنی۔"

"تمھیں تو بیٹا میں دیکھ لوں گی یہ سارے گر تم اس پر کٹی کبوتری سے سیکھ کے آئے ہو ناں جس سے ابھی بات کر رہے تھے۔"

"آپی آپ دیکھ رہی ہیں ناں اس کو میری دوست کے بارے میں کیسے بات کر رہی ہے" حسن نے گویا دہائی دی تھی۔

"ہالے خبر دار جو میرے بھائی کی دوست کو کچھ کہا ہو تو۔جو کہنا ہے جتنی بےعزتی کرنی ہے میرے بھائی کی کرو۔"مہر مسکراہٹ دبا کر بولی تھی۔"ہارون بھائی آپ ہی کچھ بول لیں۔"

"اچھا بس اب میرے چیتے کو کوئی تنگ نہیں کرے گا۔"وہ فورا حسن کا دفاع کرتے ہوئے بولا تھا۔

اسی طرح ہنستے مسکراتے فنکشن ختم ہوا تھا اور ہارون نے ان کو گھر چھوڑا تھا گھر آ کے وہ دونوں اتنے تھکے ہوئے تھے کہ مہر ماہ کے کمرے میں ہی سو گئے تھے۔بیڈ پہ مہر اور ہالے جب کے حسن صوفے پہ ہی سو گیا تھا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صبح میں ہالے کی آنکھ الارم کی آواز سے کھلی تھی۔اس کی نیند الارم کے بغیر نہیں کھلتی تھی اس لئے وہ فجر کا الارم لگا کے سوتی تھی۔الارم کو بند کر کے وہ اٹھی تھی، وضو کیا ،جا نماز بچھا کے نماز پڑھنے کھڑی ہو چکی تھی۔نماز پڑھ کے اس نے مہر کو جگایا تھا۔اور اب مہر نماز پڑھ رہی تھی۔جبکہ ہالے حسن کو اٹھانے لگی تھی جو کے گدھے گھوڑے بیچ کے سو رہا تھا۔حسن کو اٹھا کے وہ لان میں چہل قدمی کے لئے آئی تھی کہ چوکیدار کو مین گیٹ کھولتے دیکھا۔اس وقت کون ہو گا؟ وہ حیرت سے سوچنے لگی۔لیکن اس کو زیادہ دیر سوچنا نہیں پڑا تھا جب اس نے سفیر سلطان کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا۔پہلے حیرت سے اور پھر خوشی سے وہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس پہنچ چکی تھی۔سفیر نے بھی اس کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا تب ہی اس کی اپنی جگہ پہ ٹھہر چکا تھا۔

سفیر کی آنکھیں بھی مہر ہی کی طرح بھوری تھیں لیکن اس کی آنکھیں اپنی ماں پہ گئی تھیں۔صاف رنگ، اونچا لمبا قد ،کسرتی بازو۔وہ با قاعدگی سے جم جاتا تھا۔ستواں ناک اور ہمہ وقت ہونٹوں پہ سجی مسکراہٹ وہ کافی ہینڈسم تھا۔وہ اس کے قریب پہنچ چکی تھی اور اب اس کی سانس پھول چکی تھی کیونکہ وہ اس سے کافی دور کھڑا تھا۔

"السلام و علیکم کیسے ہیں آپ؟" وہ پھولی سانسوں کے درمیان با مشکل بولتی اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔

وہ ہالے سے کافی زیادہ فرینک تھا ہالے کا فیورٹ کزن اور ہارون شاہد کا جانی دشمن۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم سناؤ۔"وہ بدقت بول پایا تھا اور ہالے کے چہرے سے نظر ہٹائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بھی بالکل فٹ۔"وہ چہکتے ہوئے بولی تھی سفیر کو دیکھ کے وہ بہت خوش ہو جاتی تھی۔

"آپ تو کل آنے والے تھے ناں۔"وہ پوچھ رہی تھی۔"اگر کل آتا تو کیا تمہارا اتنا surprised چہرہ دیکھ سکتا تھا اور اگر یہ چہرہ دیکھنا تھا تو آج تو آنا بنتا تھا۔"وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہا تھا۔

"تو آپ میرے لئے آئے ہیں؟"

"کوئی شک۔"اس نے ہالے کی آنکھوں میں دیکھ کے پوچھا تھا۔

"نہیں بالکل نہیں۔"وہ مسکرا کر بولی تھی۔

"کچھ بنا دو گی کھانے کو بھوک سے مر رہا ہوں۔"اندر داخل ہوتے ہی سفیر اس سے بولا تھا۔

'شالا جیویں۔'

وہ دل ہی دل میں اس کے لئے دعا کر گئی تھی۔وہ جب خوش ہوتی تھی یا دکھی تو اپنی مادری زبان سرائیکی خود با خود اس کے منہ سے نکلتی تھی۔

"کیا ہو گیا ہالے؟"وہ اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہراتا اس کو اپنے حواس میں واپس لایا تھا۔"جی میں بناتی ہوں آپ منہ ہاتھ دھو لیں۔"وہ جلدی جلدی بولی تھی۔

"میں آتا ہوں پانچ منٹ میں۔"وہ یہ کہہ کے جا چکا تھا لیکن ہالے کو اس کے کلون کی خوشبو اب بھی محسوس ہو رہی تھی اپنے آس پاس بے حد قریب۔

ہالے نے جلدی جلدی چائے کا پانی رکھا کہ سفیر چائے کا دیوانہ تھا اسے ہر گھنٹے یہ مشروب درکار تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فریج سے آٹا نکال کے پیڑے بنانے لگی تھی اس کے بعد تین انڈے لئے اور ان کو پھینٹنے لگی تھی۔

سفیر منٹ بعد باہر آیا تھا۔وہ شاید نہاکر آیا تھا کیوں کہ گیلے بال ماتھے پہ گرے پڑے تھے۔ہالے نے تقریبا سب کچھ بنا لیا تھا۔اسے کھانا بنانا نہیں آتا تھا ،لیکن کچھ چیزیں وہ بنا ہی لیتی تھی۔

اب وہ کچن کی طرف آ رہا تھا۔اس کے قدموں کی چاپ خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔**(مہر صحیح کہتی تھی اس کی چاپ دل روک دیتی ہے ہالے نے اعتراف کیا تھا۔)**

"واہ یار کزن تم تو بہت تیز ہو۔"وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا۔

"بس دیکھ لیں کتنی ٹیلنٹڈ ہوں میں۔"

"ہاں بھئی مان گیا میں۔ویسے سب لوگ اٹھے کیوں نہیں اب تک۔"اس نے پراٹھے کا نوالہ لیتے پوچھا تھا۔

"اصل میں بابا آوٹ آف سٹی ہیں چچا دس بجے اٹھتے ہیں۔اماں اس وقت اپنی تسبیح میں مصروف ہوں گی، مہر تلاوت کر رہی ہوں گی ، اور حسن سو رہا ہے اس کی آج کل چھٹیاں چل رہی ہیں۔"ہالے نے تفصیل سے بتایا تھا۔

"اور ممی؟ان کو بھول گئی تم؟"وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھ رہا تھا۔

"اصل میں ہم دونوں کے مذاکرات کامیاب نہیں ہوئے تو، ہماری صلح نہیں ہو سکی۔اسی لئے ہم دونوں ایک دوسرے کی سرحدوں سے دور رہتے ہیں۔لہٰذا میں ان کے معمولات کے بارے میں قطعی لا علم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوں۔"وہ اپنے ازلی شوخ لہجے میں بولتی سفیر کو ہنسنے پہ مجبور کر گئی تھی۔ہنستے ہوئے اس کی آنکھیں کافی چھوٹی ہو جاتی تھیں۔

سفیر جب بھی آتا تھا اپنی امی اور ہالے کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے کی پوری کوشش کرتا لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔"لیکن میرے حساب سے تو دشمن کی ہر چال پہ نظر ہونی چاہیے کب کیا کر جائے کیا پتا۔"

"ارے چھوڑیں یہ بوڑھے دشمن ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔"وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی تھی۔

"مجھے لگتا ہے دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہیے نہ ہی اس پہ بوڑھا یا جوان سمجھ کر ترس کھانا چاہیے۔اگر دشمن خاموش ہے تواس خاموشی کو طوفان کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئے ناں کہ اس کی۔۔۔۔"

"اچھا بس بھئی آپ تو بات کو کہاں سے کہاں لے گئے۔"وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی۔"میں تو سمجھا رہا تھا تمھیں۔"

"یہ بی بی نہیں سمجھنے کی میرا بچہ۔"عقب سے آتی فروا بیگم کی آواز پہ دونوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا۔سفیر نے ماں کے قریب جا کے ان کو سینے سے لگالیا تھا اور ان کے بالوں پہ لب رکھ دیے تھے۔" میری پیاری امی "وہ محبت سے بولا تھا لیکن امی کی طرف سے کوئی پیش قدمی نہ دیکھ اس کا شک یقین میں بدل چکا تھا کہ وہ ناراض ہو چکی ہیں۔

"ماں باپ سے ملے نہیں اور کھڑے ہوگئے اس سے باتیں بگھارنے۔"وہ خفگی سے بولی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ممی آپ سب سو رہے تھے اور ہالے باہر لان میں ہی تھی تو سلام کر لیا اور مجھے بھوک لگی تھی اس نے مجھے ناشتہ بھی بنا کے دیا۔"وہ نرم سے لہجے میں بول رہا تھا۔

"ہاں تو کیا ساری عمر سوتے رہتے۔سلام کر لیا تھا تو چلے جاتے اپنے کمرے میں ، لیکن نہیں ان بی بی کی پیشی بھی تو دینی تھی ناں۔پتا نہیں کیا کھلا دیا میرے بچے کو انڈا تک تو ابالنا آتا نہیں ناشتہ کروائے گی۔"

اس سے پہلے ہالے کچھ سخت سناتی سفیر کی التجائیہ نظروں کو دیکھ کے خاموشی سے وہاں سے چلی گئی تھی۔

"دیکھا دیکھ لیا ناں کیسے ایسے ہی ذلیل کرتی ہے مجھے۔"یہ فروا نے دہائی دی تھی۔

"ممی چلیں یار بابا کو اٹھاتے ہیں۔"سفیر گویا بے بسی سے بولا تھا اور پھر ان کو بازو کے حلقے میں لئے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ان دونوں کی صلح وہ نہیں کروا سکتا تھا آج اس نے یہ اعتراف کیا تھا۔

ہالے اور چچی کا چھتیس کا آکڑا تھا یہ بات پورا گھر جانتا تھا۔اس کو چچی کو تپا کے گویا سکون ملتا تھا لیکن وہ کبھی بدتمیزی نہیں کرتی تھی۔ہمیشہ میٹھی چھری بنی رہتی۔جب چچی غصے سے سرخ ہو جاتیں تب ہالے کے دل پہ جیسے ٹھنڈی پھوار سی پڑ جاتی۔لیکن اسے چچی سے محبت بھی بہت زیادہ تھی۔ابھی پچھلے مہینے جب ان کو نمونیا ہوا تھا تو ہالے تین دن تک ان کے کمرے میں سوئی تھی ،اور پوری پوری رات جاگ کے چچی کی خدمت کی تھی۔لیکن جونہی ان کی طبیعت بہتر ہوئی ہالے اور ان کی جنگ دوبارہ شروع ہو چکی تھی۔یہ گولہ باری البتہ اس وقت تک ہوتی تھی جب یوسف سلطان کمرے میں ہوتے یا کہیں باہر گئے ہوتے تھے ان کے سامنے کسی کی مجال جو ہالے کو کچھ کہہ دے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جتنا وہ ہالے سے خار کھاتی تھیں اتنی ہی محبت ان کو مہر ماہ سے تھی وہ ان کی آنکھوں کا تارا تھی۔وہ اس سے اتنی محبت سے بات کرتیں ،اس کی پسند نہ پسند کا اتنا خیال کرتیں کہ ہالے کا دل بے ہوش ہونے کو چاہتا۔وہ شاپنگ کرنے جاتیں تو مہر کو ساتھ لے جاتیں، پارلر جاتیں تو مہر ان کا سایہ بنی رہتی حتیٰ کہ اپنی کٹی پارٹیز میں بھی وہ مہر کو ساتھ رکھتیں اور مہر بھی بغیر کسی چوں چراں کے ان کا ہر حکم بجا لاتی۔ شاید وہ اسی لئے فروا کی فیورٹ تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

تھوڑی دیر بعد ہالے جب نیچے آئی تو دادا جان کی خوشی سے چور آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی ۔وہ مسکراتے ہوئے سفیر سے کچھ کہہ رہے تھے ہالے کو دیکھ کے آنکھیں مزید چمک اٹھی تھیں ہالے نے آتے ہی ان کے گال چومے تھے۔پھر دادا جان کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھے حسن کے بال بگاڑتے ہوئے اس کے کان کے پاس جھک کے بولی تھی۔

" چھیلے ہوئے آلو کھسکو پرے ورنہ اماں کو اس رات والی کبوتری کا نمبر دے دوں گی" حسن نے بے بسی سے اس کو دیکھا تھا اور پیر پٹختا اٹھ کے سفیر کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔اب ہالے اطمینان سے دادا جان کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی۔اب حالات کچھ یوں تھے کہ دادا جان بیچ میں بیٹھے تھے اوراپنے ساتھ والی دونوں کرسیوں پہ ایک جانب سفیر اور دوسری جانب ہالے کو بٹھا رکھا تھا۔ان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا جبکہ سامنے بیٹھے ہارون کا اب ضبط کرنا مشکل ہوگیا تھا ہارون ایم فل کر رہا تھا ہالے اور اس کی یونی ایک ہی تھی اس لیے وہ صبح ہالے کو پک کرتا اور شام میں گھر بھی چھوڑتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیٹا ہارون اب سفیر آگیا ہے تو ہالے کو وہ پک اینڈ ڈراپ دے دیا کرے گا تم اب زحمت نہ کرنا" اچانک ہی دادا کا حکم آیا تھا۔فروا بیگم تو جل بھن گئی تھیں لیکن کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھیں سو چپ رہیں۔

"لیکن انکل میں کمفر ٹیبل ہوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور ہالے بھی میرے ساتھ اپنی مرضی سے جاتی ہے کیوں ہالے؟"اس نے ہالے کو بیچ میں گھسیٹ لیا تھا۔

"جیسے دادا جان کی مرضی میں کیا کہوں اگر سفیر کو کوئی مسئلہ نہیں تو ٹھیک ہے۔"ہالے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی تھی۔

"نہیں مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں۔"سفیر خوش دلی سے بولا تھا۔

(اور کرو میرے ساتھ فراڈ وہ دل ہی دل میں بولی تھی)

جبکہ ہارون تو اس کی اداکاری پہ جل کے رہ گیا تھا۔

مہر ماہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی جب سفیر نے اس کو پکارا تھا۔

"مہر جوس دینا پلیز۔"مہر نے خاموشی سے گلاس بھر کے اس کو تھما دیا تھا وہ اپ سیٹ لگ رہی تھی فروا چچی نے نوٹ کیا تھا لیکن فی الحال خاموش تھیں۔

"چلیں میں نکلتی ہوں اب ،سفیر چلیں۔"ہالے اٹھ کھڑی ہوئی تھی ساتھ سفیر کو مخاطب کیا تھا۔

ہارون بھی ساتھ ہی اٹھا تھا اور سفیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر تم آج تو پہنچے ہو آرام کرو کل سے تم ڈراپ کر دینا ابھی تو میں آ گیا ہوں ویسے بھی۔ چلیں ساتھ؟ "آخری فقرہ ہالے سے کہا تھا۔سفیر نے اوکے کہہ کے سر ہلا دیا تھا۔ہالے بھی خاموشی سے اس کے ساتھ آگئی تھی ہارون نے گاڑی جونہی روڈ پہ ڈالی تو گویا پھٹ پڑا تھا۔

"ہالے یہ سب کیا تھا بتانا پسند کروگی ؟یہ سفیر کب آیا اور اب وہ تمھیں چھوڑنے جائے گا یہ نہیں ہو سکتا ہالے میں ہونے نہیں دوں گا اور تم نے حامی کیسے بھر لی میں اب بھی حیران ہوں۔"وہ دبا دبا سا غرایا تھا۔

ہالے نے خاموشی سے میوزک آن کر دیا تھا چاہے آواز ہلکی ہو لیکن میوزک چلتا رہے۔

"دادا جان کا حکم ہے میں بھلا کیا کہوں؟" اس نے بڑے سکون سے جواب دیا تھا۔

ہارون نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ بند کر دیا تھا۔

"ہالے یار مجھ سے غلطی ہوگئی مانتا ہوں لیکن یہ سزا بہت زیادہ ہے۔ سمجھو یار کیوں کسی کی بے بسی کا فائدہ اٹھا رہی ہو؟" وہ جیسے رو دینے کو تھا۔پھر اچانک کچھ یاد آنے پہ گاڑی کو ایک سائیڈ پارک کر کے اپنا موبائل پینٹ کی پاکٹ سے نکال لیا۔ہالے خاموشی سے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔

"کیا میں نے تمھیں یہ دیکھایا ہے؟"اس نے ایک ویڈیو پلے کر کے موبائل کا رخ اس کی جانب کیا تھا ۔ویڈیو میں وہی ڈاکٹر تھا اور ہارون اس کو کچھ پیسے دے رہا تھا لیکن ڈاکٹر لینے سے انکاری تھا اور پھر کچھ حیل و حجت کے بعد اس نے پیسے لے لئے تھے۔ایک اور عجیب بات جو اس ویڈیو میں ہالے کو دِکھی تھی وہ یہ کہ ڈاکٹر کا ہونٹ ذرا پھٹا ہوا تھا اور آنکھ کے نیچے نیل تھا۔ویڈیو ختم ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب بھی معاف نہیں کرو گی؟دیکھو میں نے اس کو پیسے بھی ادا کر دیے سارے۔یار دوست ہوں تمہارا کچھ تو خیال کرو۔"

"تم نے اس کو کس بات کی دھمکی دی تھی؟"اس کی بات کو خاطر میں لائے بغیر اس نے سوال کیا تھا۔

"وہ ایکچولی ڈاکٹر نے دو شادیاں کر رکھی ہیں اور اس کی دونوں بیویوں کو یہ بات معلوم نہیں۔"وہ بڑی ڈھٹائی سے بتا رہا تھا۔

"وہ تو کل تک نہیں پتا تھا ناں اب تو آدھے کراچی کو پتا چل چکا ہو گا ہے ناں؟"ہالے اس کو شرمندہ کرنے کو بولی تھی۔

"ہاں کسی نیک فرشتے نے ان کی دونوں بیویوں کو یہ بات بتا دی کل شام۔"وہ اب بھی بہت سنجیدگی سے بتا رہا تھا **(جیسے ہالے کو پتا ہی نہیں کہ وہ فرشتہ کون ہو گا)۔**

"اور تمھیں کیسے پتا کہ اس کی دو بیویاں ہیں؟ "سراسر تفشیشی انداز **(اف یہ جج کی بیٹی)۔**

"وہ دراصل اس کی دوسری بیوی میری دوست تھی۔"ہارون مسکراہٹ دبا کے بولا تھا۔

"شرم کرو ہارون شاہد شرم۔"وہ گویا عاجز آ چکی تھی۔

"اب چلیں۔"وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتا بولا تھا۔

"ویٹ اس کی آنکھ اور ہونٹ پہ زخم کیسا تھا؟"اچانک یاد آنے پہ وہ بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ اصل میں گر گئے ہوں گے جلدی میں رہتے ہیں ناں۔"اس کی بے تکی بات پہ ہالے کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔اس کو ہنستے دیکھ کر وہ بھی ہنس دیا تھا اور پھر اگلے کئی منٹ وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنستے رہے تھے۔ہنس ہنس کے ہالے کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تھا پیٹ میں درد شروع ہوگیا تھا تب کہیں جا کے اس کی ہنسی تھمی تھی۔

"اللہ سمجھے تمھیں ہارون۔"وہ بہ مشکل ہنستے ہنستے بول پائی تھی۔

"اس نے جو میرے ساتھ کیا اس کے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں تھا کل شام سے کانٹوں پہ لوٹ رہا ہوں میں۔"وہ گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتا بولا تھا۔

"ہاں ہاں اتنے تم جنگجو کی نسل۔"ہالے طنز کرنا نہیں بھولی تھی۔

"اچھا اب تو نہیں جاؤ گی نہ سفیر کے ساتھ؟"

"دیکھی جائے گی۔"وہ اس کو تپاتے ہوئے بولی تھی۔

"تمھیں ترس نہیں آتا مجھ پہ؟ کبھی خود کو میری جگہ پہ رکھو تو پتا چلے کہ تمہاری باتیں کیسے میرے لئے زہر ثابت ہوتی ہیں اور ایسا ویسا زہر بھی نہیں سلو پوئزن۔ہاں یہی بالکل یہی۔کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں کوئی پودا ہوں جسے تم بے دردی سے جڑ سے کھینچنے میں بھی ذرا سی بھی دقت نہیں محسوس کرتی۔ہالے میرے لئے تو یہ سوچنا بھی سوہان روح ہے کہ میں کبھی تم سے کچھ عرصے کے لئے بھی الگ رہوں گا اور تم اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں سوچتی ہو۔کسی کے ساتھ اتنا کرو جتنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بعد میں خود برداشت کر سکو۔"وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولتا کہیں سے بھی کچھ دیر قبل قہقہے لگانے والا ہارون شاہد نہیں لگ رہا تھا۔

"بد دعا دے رہے ہو؟"ہالے نے دکھ سے پوچھا تھا۔

"میں ایسا کر سکتا ہوں؟ میں؟" اس نے انگلی سے سینے پہ دستک دی تھی۔"ہالے یاد رکھنا اگر پوری دنیا بھی تمھیں چھوڑ دے تو میں تمہارے ساتھ کھڑا رہوں گا۔پوری دنیا تمھیں اداس کر دے تو میں ہنساؤں گا۔پوری دنیا جب اگر تمہارے خلاف بولے گی تو ہارون شاہد تمہارے حق میں بولے گا۔پوری دنیا اگر تمھیں دھتکارے گی تو میں اپناؤں گا۔تم مجھے ہمیشہ اپنا ہم قدم پاؤ گی کیوں کہ تم ہالے " تم دنیا ہو میری۔بددعا بہت بڑی بات ہے میں تو تمھیں کانٹا بھی نہ چبھنے دوں۔"وہ بول رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی۔

"آئی ایم سوری ہارون میں مذاق کر رہی تھی میرا ارادہ تمھیں ہرٹ کرنے کا نہیں تھا۔ "وہ شرمندہ سی بولی تھی۔

"کوئی بات نہیں۔"وہ کہہ کر چپ ہو چکا تھا۔یونیورسٹی کے گیٹ پہ ہالے اتر گئی تھی۔ہارون نے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ آج یونی نہیں آئے گا لیکن اس کو پک کرنے آ جائے گا۔ہالے خاموشی سے اندر چلی گئی تھی۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب بتاؤ میرا بچہ اداس کیوں ہے؟" سب کے ناشتہ کرنے کے بعد فروا مہر کو اپنے کمرے میں لے آئی تھیں اور اب محبت سے اس سے سوال کر رہی تھیں۔

"اس نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا۔"وہ افسردہ سی بولی تھی۔

"بیٹا وہ تھکا ہوا تھا ورنہ کیا پہلے اس نے کبھی ایسا کیا ہے؟ تمہارے سوا بھلا کسی کو دیکھا ہے؟"

"ممانی جان یہ سب تو آپ کہتی ہیں ناں میں نے تو کبھی یہ سب نوٹ نہیں کیا۔وہ مجھ سے زیادہ توجہ ہالے کو دیتے ہیں۔صبح اس کو دیکھتے ہی جیسے بہت خوش ہوگئے تھے میں نے بالکنی سے دیکھا تھا۔"

"کیا تمھیں اپنی بہن سے خوف محسوس ہورہا ہے؟"فروا نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔

"ممانی جان آج تو آپ نے یہ بات کہہ دی اور میں نے سن لی۔دوبارہ اگر آپ نے میری بہن کا نام بھی لیا تو میں آپ کا لحاظ نہیں کروں گی۔میں اپنی بہن پہ ایسے سو سفیر سلطان قربان کر سکتی ہوں۔اتنا حوصلہ ہے مجھ میں۔یہاں بات آپ کے بیٹے کی ہو رہی ہے، میری بہن کے ساتھ آپ کے جو بھی اختلافات ہیں وہ اپنی جگہ لیکن میں اس کی بے عزتی برداشت نہیں کروں گی۔"وہ دو ٹوک لہجے میں بولتی ان کو بہت کچھ باور کرا گئی تھی۔

"اوہ ہنی تم تو برا مان گئی ،میں نے تو ویسے ہی بات کی تھی سفیر بس تمہارا ہے۔"وہ اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتی لہجے میں شیریں سموئے بولی تھیں۔اس نے نرمی سے ان کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر میرا ہے یہ بات سفیر کو خود کہنی ہوگی۔آپ اب مجھ سے اس بارے میں تب بات کریں گی جب آپ سفیر سے بات کر چکی ہوں۔"وہ اٹل لہجے میں بولی تھی۔

"لیکن بیٹا سفیر ابھی۔۔۔"انہوں نے کچھ کہنا چاہا تھا جب مہر نے ان کی بات کاٹ دی تھی۔

"30سال کا ہو گیا ہے سفیر میچیور ہے۔بزنس سیٹل ہے اس کا، کامیاب انسان ہے وہ ،دولت ،فیم، پاور کیا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے؟ اب آپ یہ تو بالکل مت کہیے گا کہ وہ ابھی شادی یا پھر کسی کمٹمنٹ کے لئے تیار نہیں ہے۔"وہ گویا ان کو وارن کرتی کمرے سے جاچکی تھی۔

پیچھے فروا بیگم اپنا سر پکڑ کے بیٹھ چکی تھیں یک دم انہوں نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔

اب ان کا دماغ ایک نئے جال کا تانا بانا بن رہا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

دھوپ کی تمازت سے اس کا رنگ سنہری ہورہا تھا۔وہ بار بار چہرے اور گردن پہ آیا پسینہ صاف کرتی ۔اس کی متلاشی نگاہیں ہارون کو ڈھونڈ رہی تھیں۔اچانک اس کی نظر سامنے سے آتے سفیر پہ پڑی وہ متوازن چال چلتا ہلکی سی مسکراہٹ لئے ہالے کو اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا۔دھوپ اور گرمی کا اثر اس کی موجودگی میں زائل ہو چکا تھا۔یہ دھوپ اب اس کو بہار کی شام لگ رہی تھی وہ اب اس کے قریب آ چکا تھا سورج کی روشنی اب اس کی پشت سے ٹکراتی ہالے کے جسم پہ پڑے بغیر مایوس لوٹ جاتی تھی ۔وہ ہالے اور سورج کی روشنی کے درمیان دیوار بن کے کھڑا تھا اب وہ اس کی چھاؤں میں تھی وہ سائبان تھا ،مضبوط سائبان کم از کم ہالے سلطان کو تو یہی لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے بتایا تھا ہارون کو کہ میں تمھیں پک کروں گا اور اس کو یہ بھی کہا تھا تمھیں نہ بتائے۔ تمھیں انتظار کرنا پڑا ہو گا ناں؟ مجھے دیر ہو گئی شاید۔"وہ معذرت خواہ لہجے میں بول رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں اتنی بھی دیر نہیں ہوئی۔"وہ خوش دلی سے بولی تھی۔اس کے لئے تو وہ ساری زندگی انتظار کر سکتی تھی بس ایک بار وہ کہہ کے تو دیکھے۔وہ دل ہی دل میں بولی تھی۔

"چلو چلتے ہیں آج تمھیں کسی اچھی جگہ کھانا بھی کھلاؤں گا۔"اس نے ہالے کو اپنے پلان سے آگاہ کیا تھا۔

ہالے خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔گاڑی کے قریب پہنچ کے سفیر نے اس کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔اس کو بٹھانے کے بعد وہ گھوم کے آیا تھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

"اب بتاؤ کہاں کھانے چلیں؟"وہ پوچھنے لگا۔

ہالے نے پہلے میوزک آن کیا اپنی پسند کا ایک انگلش گانا لگایا اور پھر آرام سے سفیر کی طرف مڑی۔

"نہیں آج نہیں اصل میں آج مدحت کی بارات ہے شام تک پہنچنا ہے مجھے۔آل ریڈی لیٹ ہوں میں۔ ایسا کریں آپ بھی چلیں میرے ساتھ وہاں کیا خیال ہے؟ ویسے آپ کا الگ سے کارڈ بھی بھیجا تھا انہوں نے۔مدحت کا بھائی کل بھی آپ کا پوچھ رہا تھا۔"

"اچھا اوکے جیسا تم کہو۔"وہ تو جیسے اشارے پہ بیٹھا تھا فوری مان گیا تھا۔

"واقعی چلیں گے آپ؟"وہ خوش ہوتے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمھیں منع کر سکتا ہوں؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

"یہ تھیم ویڈنگ ہے آپ کو وائٹ اور بلیک میں سے ہی کچھ پہننا ہو گا۔"اس نے بات بدل لی تھی۔

"تم کیا پہنو گی؟"اس نے سوال کیا تھا۔

"میں آف وائٹ اور ریڈ کمبینیشن کا ڈریس پہن رہی ہوں۔"

"لڑکیوں کی تھیم یہی ہے۔"ہالے نے جواب دیا تھا۔

"ریڈ تم پہنو گی تو بیچاری دلہن کیا پہنے گی؟یہ تو دلہن کا کلر ہے یار یہ زیادتی ہے۔"وہ گویا افسوس کر رہا تھا۔

"دلہن اورنج کلر پہنے گی آپ کو نہیں پتا اس کے چونچلے۔اس نے یہ تھیم ویڈنگ کا شو شا بھی اسی لئے چھوڑا تھا تاکہ اس کے اسپیشل دن پہ اس کے ڈریس کا کلر سب سے مختلف ہو آپ کو پتہ تو ہے ریڈ کلر دلہن کا ہے بلکہ سب کو ہی پتہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی جب آپ کسی شادی میں جائیں گے نوٹ کیجیئے گا سات یا آٹھ عورتوں نے ریڈ کلر ضرور پہنا ہو گا ایویں ان کو شوق ہوتا ہے دلہن کی لائم لائٹ چرانے کا۔"وہ اس کو ایسے بتا رہی تھی جیسے سفیر کوئی بچہ ہے۔

"تم نے بہت ریسرچ کر رکھی ہے۔"سفیر نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"ہاں ناں آپ کو پتہ ہے میں اپنی شادی پہ یہ برائیڈل شاور ،یہ قوالی نائٹ، ڈھولکی، مایوں، مہندی یہ سب ڈرامے بازی ہر گز نہیں کروں گی۔بس سادہ سا نکاح ہو گا اور ولیمہ اور پتہ ہے۔۔۔۔"یہاں وہ رک گئی تھی۔اس کی زبان کو بریک لگا تھا۔اس نے خود کو کوسا تھا **(کیا انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب جو میں شروع ہوگئی ؟اللہ اللہ کیا سوچ رہے ہوں گے۔گھر پہنچتے ہی اپنی زبان کاٹ دوں گی نہ یہ ہوگی نہ میں بکواس کروں گی)۔ وہ دل ہی دل میں خود سے عہد کر رہی تھی۔

سفیر بھی بغیر کچھ بولے خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا۔گھر پہنچ کے وہ جلدی جلدی نیچے اتر گئی تھی۔وہ جلد از جلد منظر سے غائب ہونا چاہتی تھی۔ہارون نے ان دونوں کو سامنے سے آتے دیکھ مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔وہ پلر کی اوٹ میں تھا۔وہ دونوں اس کو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ہالے تیز تیز قدم اٹھاتی اوپر جانے لگی تھی ابھی وہ سیڑھیوں پہ پہنچی ہی تھی کہ سفیر کی آواز نے اس کے قدم جکڑے تھے۔

"میں بھی بالکل یہی چاہتا ہوں جو تم چاہتی ہو لیکن ممی اس بات پہ راضی نہیں ہوں گی۔آخر میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں مگر میں کوشش کروں گا کہ تمہاری خواہش پوری کر سکوں۔"وہ اتنے آرام سے یہ بات کہہ گیا تھا جیسے کے وہ ہالے کو کوئی جوڑا دلانے کی بات کر رہا ہو یا جیسے موسم کا حال سنا رہا ہو۔وہ چلا گیا تھا۔مگر ہالے ابھی بھی بت بنی کھڑی تھی اس کے پیر ہلنے سے انکاری تھے۔اس کو لگ رہا تھا شاید وہ جم چکی ہے وہ سر تا پیر برف کا بت بن چکی ہے۔

(یہی حال پلر کی اوٹ میں کھڑے ہارون شاہد کا بھی تھا لیکن اس کو یقین سا تھا کہ اب ہالے سفیر کو کوئی کرارا سا جواب دے گی اور ہارون کے پانچ سال پہلے شروع ہونے والے سارے وسوسے ختم کر دے گی۔)

"Did he just propose me?"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(ہارون شاہد کو لگا تھا کسی نے بیلچہ اٹھا کے اس کے منہ پہ دے مارا ہو۔آج سے پہلے اس کو ہالے کی آواز کبھی اتنی بری نہیں لگی تھی جتنی اس کی یہ بڑبڑاہٹ لگی تھی۔اس کو لگا تھا جیسے کوئی اس کے جسم سے قطرہ قطرہ خون نچوڑ رہا ہو۔اس کو اپنی سماعت پہ یقین نہیں آرہا تھا۔وہ دھیرے دھیرے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا تھا)۔

وہ بڑبڑائی تھی۔وہ کونسی کیفیت تھی جو ہالے کو اس وقت اپنے حصار میں لئے ہوئے تھی۔خوشی، حیرت ،حیا،شاک وہ کیا کرے روئے ہنسے حیران ہو یا شرمائے ؟کیا وہ ہالے کے دل کا حال جانتا تھا کہ ہالے سلطان کی دنیا سفیر سلطان ہے؟ کیا وہ یہ بات جانتا تھا یا وہ یہ سب صرف اپنی طرف سے کہہ گیا ہے اسے ہالے کے جذبات معلوم ہی نہیں؟ کیا یہ آگ دونوں طرفہ تھی؟کیا وہ بھی اس کو چاہتا تھا؟اور اگر چاہتا تھا تو کیا اتنا آسان تھا محبت کو پا لینا؟وہ بات جو اس نے خود سے بھی نہیں کی تھی کیا وہ جان گیا تھا؟کیا اس کی آنکھیں راز نہیں رکھ سکی تھیں؟ کیا سفیر کی آنکھوں میں دکھنے والا اپنا عکس وہم نہیں تھا ؟ان گنت سوچیں تھیں جو اس وقت اس کے ذہن میں آ رہی تھیں۔اس کا دل کیا تھا وہ چیخ چیخ کے پوری دنیا کو کہ سفیر سلطان ہالے کا ہے۔وہ بتائے کے محبت کو مانگنا ضروری نہیں وہ بن مانگے بھی مل جاتی ہے وہ بتائے کہ جتنی محبت وہ سفیر سے کرتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کرتا ہے۔وہ سب کو بتا دے کہ ہالے سلطان کو اس دنیاکی تمام نعمتیں مل چکی ہیں۔چند منٹ پہلے کھڑے ہوتے وقت ہالے کے ہاتھ خالی تھے لیکن اب پوری دنیا پلٹ چکی تھی۔ہالے کے ہاتھ میں ساری کائنات تھی۔کچھ لمحات قبل وہ جن کیفیات میں تھی وہ ان گنت تھیں لیکن اب ایک کیفیت ان تمام کیفیات کو جھٹک چکی تھی۔اب ایک ہی کیفیت تھی "**سرشاری**۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(زمین پہ اکڑوں بیٹھے ہارون شاہد بھی کئی کیفیات سے گزر رہا تھا شاک ' غم ' تکلیف اس کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔اس کا دل کر رہا تھا وہ ابھی جا کے اس سفیر سلطان کا گریبان پکڑے اور اس سے پوچھے کس نے اس کو حق دیا ہے کسی کے دل کو یوں مٹھی میں لینے کا؟ وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا لیکن اس کے پیر ہلنے سے انکارے تھے۔ہارون شاہد کی دنیا لٹ چکی تھی۔اس کے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں تھا اس کا دامن خالی تھا)۔

"سفیر سلطان ہالے سلطان کا ہے۔"اسے سر شار ہی تو ہونا چاہیے تھا۔

☆---☆---☆

یہ منظر ایک چھوٹے سے محلے کا تھا جہاں ایک دو منزلہ گھر کے باہر کئی لوگ کھڑے چلا رہے تھے۔

"نکالو ان کو گھر سے باہر نکالو۔ارے نہ جانے کس کا بچہ اٹھا کے لے آئی ہے۔شریفوں کا محلہ ہے یہ ایسی ویسی عورتوں کی کوئی جگہ نہیں یہاں۔نہ جانے کس کا گندا خون اٹھا کے لے آئی ہے اور بیٹا بھی بنا لیا۔ارے میں تو کہتی ہوں اس بچے کو ہی کہیں پھینک آؤ خس کم جہاں پاک۔"بھانت بھانت کی بولیاں تھیں جو اس وقت اس کے کانوں میں پڑ رہی تھیں وہ اس وقت ایک نو زائدہ بچے کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی جب اپنے گھر کے باہر سے آتے شور نے اس کا سکون غارت کیا تھا۔

اس نے دوپٹہ اچھے سے اوڑھا بچے کو کاٹ سے اٹھایا اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئی۔

وہ ایک اونچے لمبے قد، سیاہ آنکھوں اور خوبصورت چہرے والی عورت تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں بھائی اب بتاؤ کس کس کو کیا کیا تکلیف ہے؟زیادہ وقت نہیں ہے میرے پاس بچہ رو رہا ہے میرا ۔"وہ جیسے کوفت سے بولی تھی۔

"ارے کون سا بچہ کہاں کا بچہ؟ تمہارا تو شوہر مر چکا ہے اور تم تو بانجھ ہو یہ بچہ کہاں سے اٹھا کے لے آئی اور کس کا خون ہے؟"یہ ایک موٹی سی عورت گلا پھاڑ کے چلائی تھی۔

"اچھا بس یہی مسئلہ ہے یا کوئی اور تکلیف بھی ہے کسی کو؟"وہ عورت اب پر سکون تھی۔

اب کی بار ایک آدمی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔

"ارے نہ خاندان کا کوئی اتا پتا ہے نہ یہ پتا ہے کے یہ بچہ حلالی ہے بھی کہ نہیں۔ایسے کیسے ہم اس کو اس محلے میں رہنے دیں؟"

"بس یا کچھ اور بھی پوچھنا ہے؟"اس عورت نے مجمع کی جانب نظر دوڑاتے ہوئے سوال کیا تھا۔

"پہلی بات میرا شوہر جیے یا مرے تم لوگوں کا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔دوسرا یہ بچہ میں جہاں سے بھی لاؤں تم لوگوں کو بتانے کی پابند نہیں ہوں۔یہ کس کا خون ہے اس بات کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔اور جس کو اس بچے کا خاندان جاننا ہے وہ یہ جان لے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔نفیسہ حیات کا بیٹا "**عمر حیات**"۔آج سے اس کا یہی خاندان ہے اس کی یہی پہچان ہے۔اور ایک اور بات یہ محلہ تمہارے باپ کا نہیں جو مجھے یہاں سے نکال سکو یہ گھر میرے باپ کا ہے میرا جو دل کرے گا اس میں وہ کروں گی۔ جس کو رکھنا ہو گا اس کو رکھوں گی۔آج کے بعد اگر کسی نے میرے بیٹے کی طرف انگلی بھی اٹھائی میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہاتھ کاٹ دوں گی اس کا۔چلو اب سب دفعہ ہوتے نظر آؤ مجھے۔میرے بچے کی نیند خراب کر دی۔"وہ بے حد پر سکون لہجے میں بولتی واپس جانے کو مڑی تھیں۔

"نفیسہ ہم پولیس کو بلا لیں گے۔"ایک آدمی نے دھمکی دی تھی۔

"آہستہ بولو میرا بیٹا ابھی بہت چھوٹا ہے اور رہی بات پولیس کی تو شاید تم بھول رہے ہو کہ میں کوئی عام عورت نہیں ہوں "میں بیرسٹر نفیسہ حیات ہوں۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھیں۔

"اور قانون کو تم سب سے بہتر جانتی ہوں۔بلاؤ پولیس کو۔تم سب جو جو یہاں کھڑے ہو اس وقت ایک ایک پہ اتنے اتنے کیس کروں گی تمہاری نسلیں بھی پیشیاں بھگتیں گی۔میرا دیور اس وقت پولیس میں ایس پی ہے اس حساب سے پولیس میں میرے اتنے جاننے والے ہیں جتنے اس محلے میں لوگ ہیں ایک اور بات اگر پولیس آئی تو مجھے ساتھ لے جائے یا نہیں آدھا محلہ ضرور جیل جائے گا۔"

یہ عورت منہ سے الفاظ نہیں لوگوں کی اوقات نکالتی تھی شاید ہی کبھی تم لوگوں نے ایسی رعب دار ایسی معتبر عورت دیکھی ہو۔

"حیدر صاحب اپنے جو گلی کے نکڑ پہ دکان کھولی ہے نا وہ قبضے کی زمین ہے۔اس بات کا ثبوت ہے میرے پاس ہے آپ کو تو غیر قانونی طور پہ قبضے کے کیس میں ڈالوں گی۔"

"اور نجمہ بیگم "وہ اب اس موٹی عورت کی طرف اشارہ کر کے بولی تھیں۔

"تم نے جو اپنے بیٹے کی موت کے بعد اپنی بہو کے اوپر تیزاب پھینک کے اس کو مارنے کی کوشش کی تھی اس کے لئے تمہاری بہو کو 2 منٹ میں تھانے لے جا کے تم پہ اقدام قتل کرواؤں گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور عشرت بیگم تمہارے بیٹے پہ جو ریپ کیس ہے ناں اس کو دوبارہ شروع کروانا میرے لئے کوئی مشکل بات نہیں "وہ جیسے سوچ کے ہی محفوظ ہو رہی تھیں۔

"کسی اور کو کوئی تکلیف ہے یا جاؤں میں۔"وہ جیسے بہت جلدی میں تھی۔

مجمع کو تو گویا سانپ سونگھ گیا تھا تبھی ایک لڑکا آگے آیا جو کہ حیدر صاحب کا بیٹا تھا۔

"ارے نہیں نہیں وکیل میڈم یہ تو بہت بھلائی کا کام ہے ہم سب کو غلط فہمی ہوگئی تھی بس۔آپ تو ماشاءاللہ بہت نیک کام کر رہی ہیں کسی بے سہارا کو سہارا دے رہی ہیں۔اللہ آپ کو اجر دے گا اور آپ کے بیٹے کو لمبی عمر دے۔رہی بات خاندان کی تو ظاہر ہے آپ لے کے آئی ہیں تو کسی اچھے خاندان کا ہی ہو گا یہ بچہ۔آپ جاکے آرام کریں میں ان سب کو دیکھ لوں گا۔ "وہ لڑکا چاپ لوسی کی حدوں کو پار کرتا ہوا بولا تھا۔

نفیسہ حیات نے ایک ملامت بھری نظر سب لوگوں پہ ڈالی اور گیٹ کھول کے اندر چلی گئی۔

مجمع آہستہ آہستہ چھٹنے لگا تھا۔نفیسہ حیات کا جھوٹا اعمال نامہ لے کے آنے والے اپنا اصلی چہرہ چھپاتے پھر رہے تھے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہالے جب اوپر آئی تو مہر ماہ اس کا رات کے فنکشن کا جوڑا استری کر رہی تھی۔اس نے بلند آواز میں سلام کیا تھا لیکن جواب نہیں ملا۔ہالے کو دیکھ کے آج وہ مسکرائی بھی نہیں تھی لیکن ہالے نے غور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں کیا۔وہ کسی الگ ہی جہاں میں پہنچی ہوئی تھی۔وہ گنگناتی ہوئی فریش ہونے جارہی تھی۔جب اپنے عقب سے آتی مہر ماہ کی آواز پہ ٹھٹکی تھی۔

"مدحت کی مایوں کی رات تم کہاں تھیں؟"**(افف ان کو کیسے پتا چلا۔ہالے کو کوفت ہوئی تھی)**۔جھوٹ بولنا فضول تھا کیوں کے وہ جانتی تھی مہر سوال تب کرتی ہے جب وہ سب جانتی ہو۔

"آپ جانتی تو ہیں اس نے بات گھمائی تھی۔" **(ذرا دیکھوں تو ان کو کیا پتا ہے)**۔

"ہالے بکو مت سچ سچ سب بتاؤ۔"وہ غصے میں تھی۔

"ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا وہیں گئی تھی۔"

(لفظوں کی یہ ہیر پھیر اس کی زندگی میں کونسا طوفان لائے گی وہ ابھی اس بات سے بے خبر تھی)۔

"کون سا دوست؟"اس نے چبھتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔

"ہے ایک آپ نہیں جانتیں۔"اس نے تھوک نگلا تھا۔

"آپ نہیں جانتیں انسٹاگرام پہ دوستی ہوئی تھی ہماری۔"

"واہ ہالے سلطان واہ اب سلطان فیملی کی لڑکیاں انسٹاگرام کے دوستوں کے لئے رات کو تین بجے سڑکوں پہ آوارہ گردی کریں گی۔تف ہے تم پہ ہالے۔"اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لئے تھا گویا کسی نا دیدہ ہستی کو شاباش دی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپی پلیز میں کوئی آوارہ گردی نہیں کر رہی تھی۔اس کو چوٹ لگی تھی میں بس اس کو دیکھنے ہسپتال گئی تھی اور کچھ نہیں۔آپ میرا یقین کریں۔"ہالے روہانسی ہوگئی تھی۔وہ جھوٹ نہیں بولنا چاہتی تھی لیکن سچ بول کے قیامت بھی نہیں لانا چاہتی تھی۔وہ جانتی تھی اگر اس نے سچ بتایا تو مہر ماہ طوفان کھڑا کر دے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی ایک ذرا سا جھوٹ کون سی آندھی لے کے آئے گا۔

"ہالے جو بھی ہو یہ غلط تھا بہت غلط۔شہر کے حالات کا نہیں پتہ تمھیں جو تم اکیلی نکل پڑی تھیں؟کیا ہوتا اگر وہ لڑکا مر جاتا اس کو کچھ ہوجاتا یا اگر وہاں پولیس آجاتی میرے خدایا مجھے تو سوچ سوچ کے ہول اٹھ رہے ہیں۔"مہر کا بس نہیں چلتا تھا کہ ہالے کو کھینچ کے دو تھپڑ دے مارے۔

"آپی میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آئندہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔میں کبھی ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گی بلکہ میں اس لڑکے سے دوستی بھی ختم کر دوں گی بس اب آپ یہ بات یہاں ختم کردیں پلیز۔"ہالے نے گویا منت کی تھی۔

"کون سے ہسپتال میں ہے وہ؟"مہر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔

"جناح ہسپتال۔"ہالے مدھم آواز میں بولی تھی۔

"اس لڑکے سے دوستی ختم کرو اور آئندہ ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے۔ اگلے ایک مہینے تک تم کہیں بھی اکیلی نہیں جاؤگی میں ساتھ جاؤں گی۔"اس نے فیصلہ سنایا تھا۔

"جیسا آپ کہیں لیکن ایک مہینہ زیادہ ہے بہت یار پلیز رحم کریں۔"

"دو مہینے۔"وہ سرد آواز میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا اچھا جیسا آپ کہیں گی وہی ہو گا مان گئی میں اب بس کر دیں۔"

"سارے ہٹلر کے جانشین میرے ہی گھر پیدا ہونے تھے۔"وہ بڑ بڑائی تھی۔

"میں سن رہی ہوں ہالے اب تین مہینے۔"

ہالے نے بے بسی سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا تھا اور اس سے پہلے کے اس کی سزا سال تک پہنچتی اس نے وہاں سے بھاگ جانے میں عافیت سمجھی۔

اس کا سارا موڈ بر باد ہو چکا تھا لیکن سفیر کا خیال آتے ہی وہ پھر سے کھل اٹھی تھی۔وہ دونوں ایک ہیں اسے اور کیا چاہئے تھا۔

مدحت کی بارات کا فنکشن شہر کے ایک بہت بڑے ہال میں تھا۔ہالے نے آف وائٹ پیروں تک آتی گھیر دار فراک کے ساتھ ریڈ دوپٹہ لیا ہوا تھا۔بال ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے جس سے نکلتی بالوں کی کئی لٹیں اس کے چہرے پہ جھول رہی تھیں گلے میں گلو بند اور کانوں میں بڑے بڑے آویزے پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور آج تو چہرے پہ ایک الگ ہی نکھار سا تھا سفیر کی محبت کا نکھار۔

سفیر نے سفید شلوار قمیض کے ساتھ بلیک کوٹ پہن رکھا تھا۔اس کی بھوری آنکھوں میں آج ایک الگ ہی چمک تھی۔مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہوتی تھی۔مہر ماہ نے ریڈ کامدار جوڑے کے ساتھ وائٹ دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔بال آج بھی کھلے تھے لیکن آج اس کا موڈ ذرا خراب تھا۔وہ بے دلی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے بیٹھی یہاں وہاں موجود لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔ہالے اسٹیج پہ مدحت کے ساتھ بیٹھی تھی اور سفیر کو کئی کاروباری لوگ گھیرے ہوئے تھے۔ہارون اور حسن آج نہیں آئے تھے۔

ہارون صبح تک تو آنے کو تیار تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے اس نے مہر کے کال کرنے پہ آنے سے منع کر دیا تھا۔حسن دادا کے ساتھ رکا تھا۔فروا بیگم اور حسینہ بیگم کو خاندان میں ایک شادی پہ جانا تھا۔مہر بری طرح بور ہو رہی تھی جب اس نے سفیر کو اپنی جانب آتا دیکھا وہ سانس روکے اس کو دیکھے جا رہی تھی۔کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے؟کوئی کیسے آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے دل کا مالک بن سکتا ہے؟اس کو دیکھ کے کیوں دل بے اختیار ہو جاتا تھا؟کیوں اس کے مخاطب نہ کرنے پہ دل اداس ہو جاتا ہے؟

"یہاں کیوں بیٹھی ہو اکیلی بور ہو جاؤ گی۔"سفیر کی آواز اس کو حواسوں میں لائی تھی۔

"میں سب کے ساتھ بیٹھ کر بھی بور ہی ہوتی ہوں اس لئے یہاں آگئی۔"وہ نارمل لہجے میں بولی تھی۔سفیر اب اس کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ چکا تھا۔

"اچھا سب کے ساتھ بیٹھ کے بھلا کون بور ہوتا ہے؟"اس نے استفسار کیا تھا۔

"انسان کو خوش ہونے کے لئے ہجوم کی ضرورت نہیں ہوتی۔اگر اس کا دل خوش ہے تو وہ ایک ویران جنگل یا پھر اکیلے کمرے میں بھی خوش ہو سکتا ہے اور اگر اس کا دل اداس ہو تو یہ محفلیں یہ رونقیں یہ لوگ یہ سب کچھ بیکار ہے۔"مہر ٹیبل کے کونے کو ناخن سے کھرچتے ہوئے جذبات سے عاری لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔"وہ اسٹیج پہ بیٹھی ہالے کو دیکھتا بول رہا تھا۔"مجھے لگتا ہے آپ کے پاس ایک ایسا شخص ضرور ہوتا ہے جو آپ کو تب سن سکتا ہے جب آپ کا دل بوجھل ہوں۔"

(اسے وہ وقت یاد آیا جب ایک حادثے میں اس کے بچپن کے دوست کی موت ہوگئی تھی اور ہالے نے اس کو سنا تھا۔ان دونوں کے بچپن کی شرارتیں جوانی کے قصے۔اس نے باقی لوگوں کی طرح اس کو صبر کی تلقین کرنے کے بجائے اس کا دل ہلکا کیا تھا)۔

"آپ کو تب موٹیوٹ کرے جب ساری دنیا آپ کو یہ کہہ رہی ہو کہ یہ کام آپ سے نہیں ہوگا۔"

(اسے یاد آیا کس طرح ہالے نے اس کی اسلام آباد میں کمپنی کی نئی برانچ کھولنے پہ اس کی حوصلہ افزائی کی تھی نہ کہ باقی لوگوں کی طرح اس کے حوصلے پست کیے تھے)۔

"جب آپ کا ڈارک فیز چل رہا ہو تب آپ کو صحیح مشورہ دے جس سے آپ بغیر جھجکے کوئی بھی بات کہیں۔"

(اسے یاد آیا جب کمپنی کو سفیر کی ایک ڈیل کی وجہ سے نقصان ہوا تھا اور وہ ڈپریس ہو کے گھر بیٹھ چکا تھا تب کس طرح ہالے اس کو نہ صرف ڈاکٹر کے پاس لے گئی بلکہ کسی کو یہ بات پتہ بھی نہیں چلنے دی کہ سفیر ذہنی طور پر ڈسٹرب ہے اور اس نے ہالے سے کھل کے بات بھی کی تھی کے کہ وہ کوئی بھی ڈیل کرتے ڈرتا ہے۔ہالے نے اس کو ٹوکا نہیں تھا)۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایسا انسان جو آپ کو خوشی دے جس کی محبت بے لوث ہو وہ شخص آپ کے دل کا موسم بھی اچھا کر سکتا ہے اور آپ کی تنہائی کا ساتھی بھی بن سکتا ہے۔ہجوم واقعی آپ کو خوش نہیں کر سکتا لیکن ہجوم میں بیٹھا وہ ایک شخص کر سکتا ہے۔"اس کی بات ختم ہوگئی تھی مگر وہ اب بھی ہالے کو ہی دیکھ رہا تھا۔

مہر جیسے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کی باتیں سن رہی تھی وہ جونہی چپ ہوا مہر اس ٹرانس سے نکلی تھی۔

"کیا سب کے پاس ایسا شخص ہوتا ہے؟" مہر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں سب کے پاس نہیں ہوتا صرف ان کے پاس ہوتا ہے جو خوش نصیب ہوں۔"

وہ ہالے کو دیکھ کے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔مہر اس کی نظروں کا ارتکاز نہیں دیکھ رہی تھی وہ بس سفیر سلطان کو دیکھ رہی تھی یا شاید وہ اس وقت کچھ اور دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

"مطلب کوئی انسان آپ کو آپ کے ڈارک فیز سے نکال سکتا ہے؟کوئی انسان آپ کو بولنے پہ مجبور کر سکتا ہے؟ یا آپ کی اداسی کو خوشی میں بدل سکتا ہے یہ کہنا چاہتے ہیں آپ؟"

"بالکل نہیں کوئی بھی انسان آپ کو آپ کے ڈارک فیز سے نہیں نکال سکتا جب تک آپ خود نہ چاہیں۔وہ آپ کو راہ دکھا سکتا ہے۔اس راہ میں مشعل آپ نے خود جلانی ہوتی ہے کوئی انسان آپ کو بولنے پہ مجبور نہیں کر سکتا جب تک آپ نہ چاہیں اور یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی آپ کو خوش کر دے / آپ کی اداسی کو کہیں دور پھینک کے ہنسا دے / آپ کو خوش آپ تب ہوں گے جب آپ ہونا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چاہیں گے وہ آپ کے لئے کوشش کر سکتا ہے اور ایسے لوگ انمول ہوتے ہیں جو آپ کے لئے کوشش کریں۔"وہ ہنوز ہالے کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"اور جن کے پاس نہ ہو وہ لوگ کیا کریں؟ ایسا شخص ڈھونڈیں یا پھر اس انتظار میں بیٹھیں کہ ان کے لئے بھی ایسا شخص آئے گا؟"مہر نے سوال کیا تھا۔

"ایک انسان میں اپنی خوشی ڈھونڈنا غلط ہے۔آپ کے پاس ایسا شخص ہے تو خوش ہو جائیں اور اگر نہیں ہے تو اداس رہنے ماتم کرنے یا لوگوں سے توجہ کی بھیک مانگنے سے یا پھر انتظار کرنے سے آپ خوش نہیں ہوں گے۔ایسی صورت میں خوشی کو اپنے اندر ڈھونڈیں۔کوئی مشغلہ ڈھونڈیں وہ کام کریں جس سے خوشی ملتی ہو لیکن کام کا مثبت ہونا شرط ہے۔"

"کیا آپ کے پاس ایسا شخص ہے؟" مہر ماہ نے نہ جانے کس خیال کے تحت یہ سوال کیا تھا۔

اس نے ہالے سے نظر نہیں ہٹائی تھی اس لمحے اس کی نظر بھی سفیر پہ پڑی تھی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا وہ منظر مکمل تھا اس کو دیکھتے ہوئے سفیر نے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا۔

"ہاں مہر میرے پاس وہ ہے سفیر سلطان کے پاس وہ ہے۔"اس کی آواز میں سرشاری تھی۔

مہر نے اب بھی اس کی توجہ کا مرکز نہیں دیکھا یا دیکھ کے نظر انداز کیا تھا مہر کے موبائل پہ چچی کی کال دیکھ وہ سفیر کے پاس سے اٹھ کے ذرا دور گئی تھی کہ وہاں میوزک کا شور زیادہ تھا۔

"جی چچی جان بولیں۔"وہ کال پک کرتے بولی تھی۔

"سفیر کہاں ہے تم اس کے ساتھ ہو ناں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جی چچی وہ یہیں بیٹھے ہیں۔"

"اور وہ تمہاری فتنہ بہن کہاں ہے؟ "سپیکر سے چچی کی آواز ابھری تھی۔

"چچی میری بہن کے بارے میں کچھ نہیں سنوں گی میں پلیز بعد میں بات کریں گے۔"اس کی آواز تھکی تھکی سی تھی چچی شاید کچھ کہہ رہی تھیں لیکن مہر کال کاٹ چکی تھی۔

"تم ٹھیک تو ہو ناں مہر؟"اپنے عقب سے آتی سفیر کی فکر مند سی آواز پہ وہ اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔

"سوری یار میں تمھیں ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔"اب کے وہ معذرت سے بولا تھا۔

"نہیں اٹس اوکے میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا تھک گئی ہوں۔"

"چلو میں تمھیں گھر چھوڑ آتا ہوں یا ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں" وہ ہنوز فکر مند تھا۔

"نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں زحمت نہ کریں آپ۔"وہ اب ہلکے پھلکے لہجے میں بولی تھی۔

"میں پریشان ہو گیا تھا یار۔"

"میرے لئے؟"وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

"جی نہیں وہ جو پیچھے ریڈ جوڑے والی لڑکی ہے نہ اس کے لئے۔بیچاری نے کتنا ہیوی ڈریس کیری کیا ہوا ہے ہے ناں۔"

"اف آپ سے باتوں میں نہیں جیت سکتی میں۔"وہ ہار مانتے ہوئے بولی تھی۔"ہالے کے پاس چلتے ہیں" وہ بہانہ بنا کر اسے ٹال گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک ہی ٹیبل پہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔

"ویسے بجو میں سوچ رہی تھی بابا صحیح کہہ رہے تھے مدحت کے پاپا کے بارے میں۔"وہ کانٹے کے ساتھ سلاد کا ٹکڑا منہ میں رکھتی بولی تھی۔

"کیا کہتے ہیں بابا؟"اس نے مسکرا کے پوچھا تھا۔**(سفیر کی ذرا سی فکر پہ اس کی مسکراہٹ واپس آ چکی تھی)۔**

"یہی کے یہ سارا پیسہ ڈرگز کی سپلائی سے آیا ہے۔"مہر کو پانی پیتے پیتے اچھو لگا تھا۔

"خدا کا خوف کرو لڑکی ہم ان کی بیٹی کی شادی میں آئے ہوئے ہیں کسی نے سن لیا تو کیا ہو گا؟"مہر نے گویا اس کی عقل پہ ماتم کیا تھا۔

"ناں تو ان کو یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھا ناں بندہ ایسے کام ہی نہ کرے کہ کسی کے سننے کا خوف ہو۔"اس پہ جیسے کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا۔سفیر مسکرا کے اس کی ساری باتیں سن رہا تھا وہ سفیر سے کترا رہی تھی لیکن اس پہ کچھ بھی ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔وہ مسکراہٹ دبائے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

"تم یہ سب کیسے کہہ سکتی ہو ہالے کوئی ٹھوس ثبوت ہے تمہارے پاس؟"سفیر کے ڈائریکٹ اس کو مخاطب کرنے پہ وہ ذرا گڑ بڑائی تھی لیکن اگلے ہی سیکنڈ خود کو کمپوز کر لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیٹرنگ سے لے کر ڈیکوریشن تک ڈریسنگ سے لے کر جیولری تک ہر چیز پہ پانی کی طرح پیسہ بہایا گیا ہے۔مدحت کے والد ایک کالج میں پرنسپل ہیں زیادہ سے زیادہ کتنی پے ہوگی؟تین لاکھ؟چار لاکھ؟ یا پانچ لاکھ؟ چھ لاکھ کا تو کل مدحت نے لہنگا پہنا تھا۔چلو اگر اس سے زیادہ بھی ہوئی تب بھی ان کی تنخواہ میں یہ سب ہونا ناممکن ہے۔سائیڈ بزنس ان کا کوئی ہے نہیں اور بیٹے بھی دونوں ابھی پڑھ رہے ہیں پیسہ آیا کہاں سے؟"وہ مکمل جاسوس بنی پوچھ رہی تھی۔سفیر نے اب باقاعدہ تالی بجا کے اس کو شاباش دی تھی۔

"بھئی کمال ہے کزن تم تو جاسوس نکلی پکی والی کیا یہ انگلش پڑھ کے خود کو ضائع کر رہی ہو یار تمھیں تو فورس جوائن کرنی چاہیے۔"

"ہے ناں میری بھی یہی وش ہے لیکن امی جوتے ماریں گی۔"اس نے آخر میں جس انداز سے کہا تھا سفیر اپنا قہقہہ روک نہیں پایا تھا۔

"ہالے ابھی اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا ناں میں نے یہیں جوتا اتار لینا ہے۔"مہر ماہ طیش سے بولی تھی۔

"اچھا بھئی چپ ہوں۔"وہ جل کے بولی تھی۔

"ویسے یہ ہارون کیوں نہیں آیا؟"اس نے بات پلٹ دی تھی۔

"اس کی طبیعت نہیں ٹھیک۔"مہر نے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سب سیٹ کر دوں گی اس کی طبیعت میں۔ صبح ہونے دیں ذرا کر لے آرام اس نے جتنا کرنا ہے۔اس کی اتنی ہمت مجھے بتانا بھی گوارہ نہیں کیا دیکھ لوں گی اس کو۔"وہ جلتے ہوئے بول رہی تھی۔

"تم نے تو کہا تھا کہ ریڈ اور آف وائٹ کی تھیم ہے لڑکیوں کی لیکن یہاں تو سب نے سلور اور ریڈ پہنا ہے "سفیر نے ذرا جیسے یاد آنے پہ پوچھا تھا۔

"وہ اصل میں مجھے کلرز کے بارے میں زیادہ پتہ نہیں ہے۔"ہالے کان کھجاتی شرمندہ سی بولی تھی ابھی سفیر کوئی جواب دیتا کہ اس کو دادا کی کال موصول ہوئی تھی اگلے دو منٹ تک وہ دادا سے بات کرتا رہا اور جیسے ہی کال ختم ہوئی اس نے ہالے اور مہر کو اٹھنے کا کہا تھا۔

"دادا جان نے کہا ہے اب بس گھر پہنچو ان سے اپنے پوتا اور پوتی کی جدائی برداشت نہیں ہورہی اب۔ "سفیر مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔جب اس نے مہر ماہ کے چہرے کو تاریک ہوتے دیکھا ہالے نے بھی مہر کی طرف دیکھا تھا اور اب ان دونوں کو صورتحال کی سنگینی کا احساس ہوا تھا سفیر جی بھر کے شرمندہ ہوا تھا۔

"انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کو اپنی نواسی بھی یاد آرہی ہے۔"اس نے اپنے حساب سے بات سنبھالنے کی کوشش کی تھی لیکن مہر ماہ کے چہرے کی زخمی مسکراہٹ اس کو مزید گلٹ میں مبتلا کر گئی تھی۔

"جیسے میں جانتی نہیں ہوں ان کو ہے ناں؟میں کار میں انتظار کر رہی ہوں آپ دونوں آجاؤ۔"وہ اسی زخمی مسکراہٹ سے کہتی لوگوں کے درمیان راستہ بناتی تیز تیز چلتی خارجی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دادا کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔"ہالے افسوس سے بولی تھی۔

"کبھی کبھی وہ بہت روڈ ہوجاتے ہیں مہر کے ساتھ۔یہ زیادتی ہے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔جو کچھ ہوا اس میں مہر کا قصور نہیں تھا۔اس کو کس گناہ کی سزا دے رہے ہیں دادا جان ؟"سفیر بے بسی سے بولا تھا۔

ایسا نہیں تھا کہ اس نے دادا جان سے اس بارے میں بات نہیں کی تھی ،وہ کافی بار اس بارے میں بات کر چکا تھا لیکن دادا جان کا رویہ بہتر ہونے کے بجائے اور خراب ہوگیا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ وہ مہر کو جھڑکتے تھے یا اس پہ غصہ ہوتے وہ اس کو مخاطب ہی نہیں کرتے تھے۔وہ اگر کھانا لاتی تو وہ چپ چاپ کھا لیتے لیکن اگر وہی کھانا ہالے لے جاتی تو دادا اس کے ساتھ گھنٹوں باتیں کرتے اس کھانے کو ڈسکس کرتے وہ ان کو دوا دیتی تو سو نخرے کرتے لیکن جب بھی مہر یہ سب کام کرتی تو وہ ایسے چپ چاپ بیٹھے رہتے گویا کسی نے ان سے قوت گویائی چھین لی ہو۔سفیر کے بات کرنے سے یہ ہوا تھا کہ اب انہوں نے مہر کا لایا ہوا کھانا کھانا چھوڑ دیا تھا۔اس کی لائی ہوئی چائے پڑے پڑے ٹھنڈی ہوجاتی۔اس کی دی ہوئی دوا وہ کچرہ دان کی نظر کر دیتے۔مہر ماہ چپ چاپ یہ سب سہہ رہی تھی۔اس نے کبھی کسی سے شکایت تک نہیں کی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی سب لوگ اس کے ساتھ یوسف سلطان کا یہ سلوک دیکھ کر برا لگنے کے باوجود کچھ کر نہیں سکتے تھے۔

وہ تینوں گاڑی میں آ کے بیٹھے تھے۔ہالے پچھلی سیٹ پہ تھی جبکہ مہر سفیر کے ساتھ آگے بیٹھی تھی غیر معمولی خاموشی سے سفر کٹ رہا تھا جب مہر کے کانوں میں سفیر کی آواز آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر یار اب تم اداس تو مت ہو نہ میں کروں گا دادا جان سے بات وہ ٹھیک جائیں گے۔ تم ٹینس مت ہو وہ بوڑھے ہوگئے ہیں یاد نہیں رہا ہو گا کہ تم بھی ہمارے ساتھ ہو۔"وہ اس کو تسلی دے رہا تھا۔

"میری موجودگی کو تو وہ اتنے سالوں سے بھولے ہوئے ہیں جب سے میں پیدا ہوئی ہوں۔"وہ کھڑکی سے باہر سڑک پہ دوڑتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھتی دکھ سے بول رہی تھی وہ شاید ہرٹ ہوئی تھی بہت زیادہ ہرٹ۔

"میں آج ہی دادا سے بات کروں گا۔"سفیر نے یقین دہانی کرائی تھی۔

"پہلی بار جب آپ نے بات کی تھی تب ابّا نے میرا لایا ہوا کھانا کھانا چھوڑ دیا تھا۔دوسری بار جب آپ نے بات کی تھی تب انہوں نے میرے ہاتھ کی چائے پینی چھوڑ دی تھی۔تیسری بار جب آپ نے بات کی تھی تب انہوں نے میرے ہاتھ سے دوائی لے کے ڈسٹ بن میں پھینک دی تھی۔چوتھی بار جب آپ نے بات کی تھی تب انہوں نے میری طرف دیکھنا چھوڑ دیا تھا۔"وہ ہنوز باہر دیکھتے ہوئے بول رہی تھی اس کی آواز اتنی ہلکی تھی جیسے خود سے بات کر رہی ہو لیکن اس کا لہجہ ہاں اس کا لہجہ اس میں کچھ ایسا تھا کہ ہالے نے بے اختیار کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

"خدا کے لئے اب بات مت کریے گا اس بار شاید وہ مجھے "سلطان منزل " سے ہی نہ نکال دیں۔مجھ سے یہ آخری چیز مت چھینیں پلیز۔"اس نے سفیر کی طرف دیکھ کے کہتے ہوئے بہ مشکل خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر تم تو بہت سٹرانگ ہو یار اس طرح مت بولو مجھے دکھ ہورہا ہے میں تمھیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔ "سفیر اس کی آنکھوں میں دیکھتا بے بسی سے بول رہا تھا۔

"یہ دنیا سٹرانگ لوگوں کا اتنا امتحان کیوں لیتی ہے سفیر؟وہ یہ کیوں نہیں سمجھتی کہ ہم بھی تو انسان ہیں ہمارے سینے میں بھی دل ہے۔پتہ ہے کبھی کبھی میں سوچتی ہوں امی کو اکیلے نہیں مرنا چاہیے تھا ان کو چاہئے تھا کہ وہ اس سڑک پہ مجھے بھی ساتھ لے کے مرتیں یا پھر جب ان کی طلاق ہوئی تھی نہ تب میرا گلا گھونٹ دیتیں۔بروکن فیملی کے ہر بچے کو مر جانا چاہئے، ہے ناں؟"اس کے حلق میں آنسوؤں کا ایک گولہ سا اٹکا تھا وہ ذرا دیر کو رکی تھی سوالیہ نظروں سے سفیر کو دیکھتی رہی شاید اپنے سوال کا جواب چاہتی تھی اور چند لمحے بعد پھر سے بولنا شروع ہو چکی تھی۔

"جب دو لوگوں کے درمیان طلاق ہو ناں ان کو چاہئے اپنے بچوں کے گلے گھونٹ دیا کریں ان کو چوک پہ پھانسی دے دیں ان کو گولی مار دیں مگر ان کو اس طرح زمانے کی ٹھوکریں کھانے کے لئے نہ چھوڑیں۔"اس کی آواز نم تھی وہ جیسے بہت تکلیف سے بول پا رہی تھی۔

"مہر ہم سب ہیں ناں ہم سب تم سے پیار کرتے ہیں تم میری بہترین دوست ہو بڑی امی کی جان بستی ہے تم میں۔میری امی تمھیں اتنا چاہتی ہیں تایا ابا ،ڈیڈ کیا وہ سب کچھ بھی نہیں؟" سفیر نے جیسے اس کو بہلانا چاہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔

"پتا ہے کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کاش میں بھی ہالے کی طرح امی پہ چلی جاتی ہالے تو امی کی بیٹی نہیں ہے لیکن ابّا پھر بھی ہالے میں ان کو دیکھتے ہیں۔اگر میں بھی امی کی طرح دکھتی تب شاید وہ مجھ سے بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیار کرتے لیکن شکل سے تو کچھ نہیں ہوتا ناسفیر؟رشتے تو خون کے ہوتے ہیں میں ان کا خون تو ہوں ناں؟کیا ان کا خون کبھی جوش نہیں مارتا؟ کیا میرے وجود سے امی کی خوشبو نہیں آتی ان کو؟ کبھی تو مجھے بھی گلے سے لگا کے دیکھیں میرے سر پہ بھی ہاتھ رکھ دیں۔امی تو ان کی محبوب اولاد تھیں ناں میں ان کا ہی خون ہوں ان کی ہی بیٹی ہوں کیوں نہیں مانتے وہ یہ بات؟" بولتے بولتے وہ شاید تھک چکی تھی تبھی آنکھیں موند لی تھیں۔سر سیٹ کی پشت پہ گرا دیا تھا اور آہستہ سے بڑبڑ ائی تھی۔

"امی کو چاہیے تھا مجھے ساتھ لے کے مرتیں۔"

☆---☆---☆

ہالے مسرور سی سیڑھیاں چڑھتی اوپر جا چکی تھی۔مگر ہارون شاہد اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں تھا۔ہارون کو لگا تھا شاید اب وہ کبھی اٹھ نہیں سکے گا۔ہالے اوپر جاتے ہوئے اس کی روح بھی لے گئی تھی۔اس کو درد ہو رہا تھا بے تحاشا درد۔اسے لگ رہا تھا کوئی اس کے دل کو مٹھی میں لے رہا ہے۔ہاں اس کے دل میں درد ہو رہا تھا۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کے ہالے اس کے علاوہ کسی اور کی ہو سکتی ہے۔وہ تو ہارون کی تھی۔قسمت نے یہ کیسا کھیل کھیلا تھا۔لا تعداد سوچیں تھیں جو اس وقت ہارون شاہد کے ذہن میں آ رہی تھیں۔کافی دیر بعد وہ مرے مرے قدموں سے اٹھا تھا اور سلطان منزل سے نکل گیا تھا وہ کب گاڑی میں بیٹھا کس طرح گھر پہنچا کمرے میں کب گیا اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔ہر چیز سلو موشن میں ہوتی نظر آرہی تھی۔وہ اپنے کمرے میں آ کے دھڑام سے منہ کے بل اپنے جہازی سائز

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پلنگ پہ گر گیا تھا۔کافی دیر یوں ہی پڑے رہنے کے بعد وہ اسی حالت میں چیخ چیخ کے اپنی ماں کو آوازیں دینے لگا تھا۔

"ماما۔۔۔۔۔ماما۔۔۔۔مما میں مر رہا ہوں مما میں مر جاؤں گا مماا مر رہا ہوں میں مما" وہ ہذیانی انداز میں بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے اپنی ماں کو آواز دے رہا تھا۔

اور پھر دو منٹ بعد ہی نوال شاہد بھاگتی ہوئی اس تک آئی تھیں۔اس کے کمرے میں پہنچ کے کچھ دیر تو وہ بالکل گم سم کھڑی رہیں۔ہارون کی حالت دیکھ کے ان کا کلیجہ منہ کو آگیا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے انہوں نے کھینچ کے ہارون کو اٹھایا تھا اور اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

"میرا بیٹا میرا ہارون کیا ہوا ہے میری جان کیوں ایسی حالت بنا رکھی ہے؟ہارون بچے بولو تمہاری ماں ہوں میں مجھے بتاؤ میرا دل پھٹ رہا ہے؟"وہ روتے ہوئے ہارون کا منہ چوم رہی تھیں اور اس سے سوال کیے جا رہی تھیں۔

"ماما درد ہورہا ہے بہت درد۔"ہارون ان کے سینے سے چہرہ نکال کر بولا تھا۔

"کہاں درد ہے میرے بیٹے کو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بول رہی تھیں۔

"یہاں۔"ہارون ان کا ہاتھ پکڑ کر دل پہ رکھتے ہوئے بولا تھا۔

"ماما میری روح نکل رہی ہے، دل بند ہو رہا ہے، میں مر جاؤں گا ماما میں مر جاؤں گا پلیز کچھ کریں ماما مجھے مرنا نہیں ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے مجھے برداشت نہیں ہو رہا۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ایسا ہی تھا کمزور معصوم ذرا ذرا سی بات پہ آسمان سر پہ اٹھا لینے والا۔

"میرا بچہ کیا ہوا ہے ہالے نے کچھ کہا ہے ناں مجھے بتاؤ کیا کہا ہے اس نے؟" وہ بہ مشکل اس کو چپ کرواتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔

"مما۔۔ہالے۔۔مما وو وہ میری نہیں رہی وہ کسی اور کی ہوگئی ہے میں یہ سب نہیں دیکھ سکتا۔میرا دل پھٹ جائے گا۔کچھ کریں مما پاپا کو بلایں ان کو بولیں ان سے کہیں ہارون شاہد مر رہا ہے۔اس کا دل بند ہو رہا ہے۔مما کچھ کریں مجھے ہالے لا کے دیں پلیز مما پاپا کو فون کریں ان کو بلایں ان کو بولیں میں مر جاؤں گا میرا دل پھٹ جائے گا۔"اس کے الفاظ بے ربط تھے۔

"اس نے چھین لیا ہالے کو مما اس نے ڈاکا مارا ہے میرے حق پہ۔اس کو اللہ نہیں بخشے گا۔ہے ناں مما اس کو اللہ معاف نہیں کرے گا ناں؟"اس نے رک کے اپنی ماں سے پوچھا تھا۔

" ہاں میرا بیٹا اس کو نہیں معاف کرے گااللہ۔"وہ بے بسی اور دکھ سے اپنے بیٹے کو دیکھتی ہوئی بول رہی تھیں۔

"مما بہت درد ہو رہا ہے میرے سارے وہم سچ نکلے ہارون شاہد ہار گیا ہے مجھ سے میری دنیا چھین لی ہے اس نے۔اس کو ترس نہیں آیا مجھ پہ؟ وہ کیسے میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے؟ اس کو بولیں یہ گھر دولت سب لے لے مجھ سے میری ہالے کو واپس کر دے وہ جو بولے گا میں کروں گا؟"وہ ہزیانی انداز میں چیخ چیخ کے روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نوال شاہد اس کو سینے میں بھینچے ہوئے تھیں اور اس کو تھپکتے ہوئے دلاسے دینے کی کوشش کر رہی تھیں۔اچانک ہارون ان کی گرفت سے خود کو چھڑواتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھا تھانوال بے بسی سے اس کو دیکھتی رہ گئی تھیں ان کو پتہ تھا اب کیا ہو گا۔

اور پھر اگلے ہی پل وہ ڈریسنگ کی ایک ایک چیز اٹھا اٹھاکے زمین پہ مارتا جا رہا تھا کرسی کو ٹھوکر مار کے دور پھینک دیا تھا اور پاگلوں کی طرح چیخ چیخ کے بول رہا تھا۔

اسے ایک بار پھر بچپن والا دورہ پڑا تھا۔

"نہیں بلائیں گی ناں آپ پاپا کو نہیں کریں گے آپ لوگ میرے لئے کچھ بھی؟میں نہیں ہوں ناں آپ کا بیٹا آپ کو پرواہ ہی نہیں ہے میری۔میں خود کو مار دوں گا مما سب کو مار دوں گا۔ہالے میری ہے وہ اس کو مجھ سے نہیں چھین سکتا۔"اس نے اب اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔

" بلایں اپنے شوہر کو کریں کال۔ابھی کے ابھی بلائیں ان کو بولیں ایک بیٹا تو مر گیا۔اب دوسرے کے مرنے سے پہلے اس کو بچا لیں۔"وہ بری طرح چیخ رہا تھا۔

شور کی آواز سن کر ملازمہ دوڑتی ہوئی آئی تھی اور پھر اگلے ہی پل کمرے کی حالت اور ہارون کا جنونی انداز دیکھ کر باہر کی جانب بھاگی تھی اس کو پتہ تھا اب کیا کرنا ہے۔

نوال بیگم اٹھ کے اس کے پاس جانے لگی تھیں جب ہارون کی دھاڑتی آواز نے ان کے پیروں کو زنجیر کیا تھا۔

"میرے قریب مت آنا ورنہ میں خود کو مار لوں گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور نوال بے بسی سے ہونٹ کاٹتے بہتے ہوئے آنسوؤں سے وہیں کھڑی رہ گئی تھیں۔ان کا دل کٹ رہا تھا۔ہارون کو ایسے دیکھ کر انہوں نے فون اٹھایا تھا۔اور ڈاکٹر بصیر کا نمبر ملانے لگی تھیں۔ہارون مسلسل چیخ رہا تھا۔جب ان کو ہارون کے تینوں گارڈز اندر آتے دکھائی دیے تھے۔ان کے پیچھے ملازمہ بھی تھی۔تینوں بھاگتے ہوئے آئے تھے اور برق رفتاری سے اس کو اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا تھا۔وہ تھک چکا تھا تبھی مزاہمت ترک کر کے خود کو ان کے حوالے کر چکا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد نوال نے ڈاکٹر بصیر کو آتے دیکھا تھا۔ہارون ان کی گود میں سر رکھے کسی سہمے ہوئے بچے کی طرح لیٹا ہوا تھا۔ڈاکٹر نے ہارون کا چیک اپ کر کے اس کو سکون آور انجیکشن دے دیا تھا۔وہ کسی معصوم بچے کی طرح اپنی ماں کی گود میں سو رہا تھا۔

ڈاکٹر نے نوال بیگم کو اس کی حالت کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ،" ہارون نے کسی بات کی بہت زیادہ ٹینشن لے لی ہے اور اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوتے ہوتے بچا ہے۔اس کو خوش رکھیں اور پریشانی کی باتوں سے دور رکھیں۔۔ "ڈاکٹر یہ کہہ کر جا چکے تھے لیکن نوال شاہد کا سکون غارت کر گئے تھے۔

دراصل شاہد اور نوال کو اللہ نے دو جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا۔جیسا کہ عموما ایسے کیسز میں ہوتا ہے ایک بچہ کمزور ہوتا ہے اور دوسرا مضبوط۔اس کیس میں ہارون وہ کمزور بچہ تھا۔اس کے اعصاب شروع سے کمزور تھے لیکن اپنے بھائی کی موت کے بعد وہ بہت چڑچڑا ہو گیا تھا۔ وہ ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ اسی طرح توڑ پھوڑ کرتا رہتا زیادہ تر ایسا تب ہوتا جب اس کی اور ہالے کی لڑائی ہوتی تھی۔وہ خود پہ قابو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں رکھ پاتا تھا۔ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اس کو غصے پہ قابو پانے کی ضرورت ہے۔لیکن ہارون کی ماں کبھی بھی اس کو کسی انسٹیٹیوٹ میں داخل کروانے کے لئے راضی نہیں ہوئی تھیں۔تب انہوں نے ہارون کو یہ کہہ کے ڈرایا تھا کہ ،"اگر اس نے اپنی یہ حرکتیں نہیں چھوڑیں تو وہ اس کو امریکا بھیج دیں گی ہالے سے دور۔"اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب اس نے غصہ کافی حد تک کنٹرول کر لیا تھا۔کسی سے لڑنا جھگڑنا بھی چھوڑ دیا تھا اور اب تو پچھلے دس سالوں سے اس نے ایسی کوئی توڑ پھوڑ یا چھوٹی چھوٹی باتوں پہ غصہ کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔نوال بیگم کو لگا تھا ہارون ٹھیک ہو چکا ہے لیکن وہ غلط تھیں۔کم از کم آج ان کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ بچوں کو ڈرا دھمکا کے ان کی بری عادتیں نہیں چھڑوائی جا سکتیں۔بیماریاں علاج سے ٹھیک ہوتی ہیں دھمکیوں سے نہیں۔آج انہوں نے یہ اعتراف کیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ساری رات مہر ماہ نے آنکھوں میں کاٹی تھی۔یوسف صاحب کی باتوں سے جو تکلیف ہوئی تھی ،اس کو آج وہ سب باتیں یاد آ رہی تھیں۔وہ رونا چاہتی تھی لیکن آنسو شاید گلے میں اٹک گئے تھے۔اس کی ماں نے چھ سال تک اس کو پیار تک نہیں کیا تھا۔بس خاموشی سے اس کے کام کرتی رہتیں۔کبھی کبھی تو اس کے کام بھی اپنی بھابی کے ذمہ کر کے خود گھنٹوں بیٹھی جانے کیا کیا سوچتی رہتیں۔وہ بچی تھی ماں کی تکلیف نہیں جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کہ اس کی ماں بھی فروا ممانی اور ماما کی طرح اس کے ساتھ شاپنگ کرے اس کو اپنے ہاتھ سے کھلائے۔مہر ماہ شروع سے ہی بہت حساس تھی۔اس کو اپنی ماں کی چپ بہت بری لگتی تھی لیکن وہ ابھی اس سب کی وجہ اور مطلب سمجھنے کے لئے بہت چھوٹی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فجر کی اذان ہوئے پندرہ منٹ گزر چکے تھے۔جب مہر کے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی اس نے رات والا ڈریس پہن رکھا تھا۔مٹا مٹا سا میک اپ وہ آہستہ سے اٹھی تھی۔بالوں کو جوڑے میں باندھا۔الماری سے سادہ کاٹن کا سیاہ سوٹ نکالا اور واش روم میں گھس گئی۔دس منٹ بعد وہ گیلے چہرے کے ساتھ باہر آئی تھی۔اس کے چہرے سے اب بھی پانی کے شفاف قطرے ٹپک رہے تھے۔دوپٹہ نماز کے سٹائل سے لپیٹ رکھا تھا۔بیڈ کی سائیڈ دراز سے جائے نماز اٹھا کے وہ بالکنی میں آگئی تھی۔

نماز پڑھ کے جونہی اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں چند ہی لمحوں میں اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔

"یا اللہ میرا کیا قصور ہے؟میں نے آخر ایسا کیا گناہ کر لیا ہے جس کی سزا ختم ہی نہیں ہو رہی؟ابّا مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں؟وہ کیوں نہیں مجھ سے ہالے جتنا پیار کرتے؟میں تو نگین سلطان کی بیٹی ہوں ناں؟پھر کیوں نہیں وہ مجھ میں اپنی بیٹی کو دیکھتے؟یا اللہ مجھ پہ رحم کر میرے مالک میں بھی تو تیری بندی ہوں ان کے دل میں میرے لئے محبت ڈال دے اللہ پلیز۔"وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہتی جا رہی تھی۔کافی دیر روتے رہنے کے بعد اب اس کا دل ہلکا ہوگیا تھا۔وہ اٹھی تھی جا نماز تہہ کر کے رکھی اور دوبارہ بالکنی میں آ کے کھڑی ہوگئی تھی۔

اس کی نگاہ جب نیچے لان کی جانب گئی تو اس کو سفیر نظر آیا وہ شاید جاگنگ سے واپس آیا تھا۔اس کے بھورے بال ماتھے پہ بکھرے تھے۔وہ مسکراتے ہوئے مہر کو نیچے آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔اس کو دیکھتے ہی ساری کلفت دور ہوگئی تھی۔دل کا موسم خوش گوار ہو گیا تھا۔کون سا غم کہاں کا غم اس کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔اگر یہ بھوری آنکھوں والا شخص اس کے ساتھ ہو یہ شخص مہر ماہ کا عشق تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا۔وہ جب نیچے گئی تب تک سفیر بھی گھر کے اندر آ چکا تھا۔

"ناشتہ ملے گا کزن؟"اس کو دیکھتے ہی وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا۔

"جی بالکل کزن کیوں نہیں ملے گا۔"وہ خوش دلی سے بولی تھی۔

"تو بناؤ جلدی سے اور پلیز کچھ ہلکا پھلکا سا بنانا کل بھی ہالے نے گھی سے بھرے پراٹھے اور میٹھی چائے پلا دی تھی آج ایکسٹرا ورک آوٹ کرنا پڑا ہے مجھے۔"وہ بے چارگی سے بتا رہا تھا۔

وہ دونوں اب چلتے ہوئے کچن کی جانب جا رہے تھے۔

"تو آپ منع کر دیتے نہیں کھاتے۔"مہر کچن میں آتے ہوئے سہولت سے بولی تھی۔

"یہی تو بات ہے اس کو کون منع کرے۔"وہ عام سے لہجے میں بولا تھا مگر اس کی آنکھوں کی چمک وہ عام نہیں تھی۔

مہر نے جواب نہیں دیا تھا وہ رک کے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"تو غیبت ہو رہی ہے میری یہاں؟"ہالے کی مشکوک آواز پہ سفیر ٹھٹک کے مڑا تھا جبکہ مہر ماہ کو کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی وہ اب ہالے کے ان چھاپوں کی عادی ہوگئی تھی۔

"تم روز اتنی جلدی اٹھ جاتی ہو کزن ؟کیا رات میں سوتی نہیں ہو؟"سفیر اب شیلف پہ بیٹھا اس سے سوال کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اپنی آٹھ گھنٹے کی نیند پوری کر کے اٹھی ہوں اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الحمد اللہ میں بھی مسلمان ہوں اور یہ فجر کا وقت ہے ظاہر ہے مجھے اٹھنا ہی تھا۔"وہ آرام سے بتا رہی تھی۔

"اچھا اب ادھر آؤ میرے ساتھ ناشتہ بنوا دو مس مسلمان۔"مہر ماہ انڈہ پھینٹتے ہوئے بولی تھی۔

"سوری آپی ایسے ناشکروں کے لئے ہالے سلطان ناشتہ نہیں بناتی۔"سفیر کو جتاتی نظروں سے دیکھتی وہ باہر نکل گئی تھی۔

"یہ ایسی ہی ہے ایک پل میں آسمان پہ بیٹھا دیتی ہے اور اگلے لمحے زمین پہ گرا دیتی ہے۔"مہر ماہ مصروف سی بولی تھی۔

"کوئی بات نہیں اس کی باتوں کا برا نہیں مانتا میں۔میں جا کے فریش ہو جاتا ہوں تم ناشتہ بنا کر مجھے بلا لینا۔"وہ یہ کہتا کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

مہراس کی چوڑی پشت کو دیکھتی رہ گئی تھی۔اسے کچھ عجیب لگا تھا بہت عجیب۔۔۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

نوال شاہد نے ساری رات ہارون کے سرہانے بیٹھ کے گزاری تھی۔شاہد کو انہوں نے رات ہی کال کر کے گھر آنے کو کہا تھا۔وہ ایک لمحے کو سوئی نہیں تھیں۔شاہد حسین تھوڑی دیر پہلے پہنچے تھے۔وہ ان کی گاڑی کی آواز سن چکی تھیں لیکن ہارون کے پاس سے اٹھنے کی جرات نہیں کر سکیں۔دس منٹ بعد شاہد ان کو کمرے میں آتے دکھائی دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہو گیا ہے تمھیں اتنی عجلت میں کیوں بلایا ہے مجھے جانتی بھی ہو کتنا کام۔۔۔"ان کے باقی الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب انہوں نے ہارون کو بچوں کی طرح ماں کی گود میں لیٹے دیکھا سائیڈ ٹیبل پہ پڑی دوائیوں نے ان کی روح کھینچ لی تھی۔

"کیا پھر سے وہی سب۔"وہ بہ مشکل بولے تھے۔

"ہاں پھر سے وہی سب" نوال نے ان کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا تھا۔

"وجہ؟" سوال ہوا تھا۔

"ہالے سلطان۔"جواب آیا تھا۔

اسی وقت ہارون کی آنکھ کھلی تھی اس کا سر بری طرح دکھ رہا تھا۔

"پانی۔"اس کی نقاہت زدہ آواز سن کے شاہد کو لگا تھا جیسے کسی نے ان کا دل مٹھی میں لیا ہو۔

"ہارون بیٹا کیا ہوا ہے؟تم ٹھیک تو ہو۔"

"یہ کیوں آئے ہیں یہاں۔مما ان کو بولیں یہاں سے چلے جائیں میں ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔
"وہ اب رات کی طرح چلا نہیں رہا تھا اس کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"ہارون تم جو کہو گے میں کروں گا بس مجھ سے منہ نہ پھیرو پلیز بیٹا۔"

"پپا آپ جائیں آپ کچھ نہیں کر سکتے۔میرا سب کچھ ختم ہو گیا ہے کچھ نہیں بچا۔میں خالی ہاتھ ہوں پاپا۔وہ مجھ سے دور جارہی ہے۔میرے ہاتھ خالی ہیں یہ دیکھیں ناں۔"وہ اپنے ہاتھ ان کے آگے کرتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بکھرے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا وہ اب پھر سے رو رہا تھا۔شاہد حسین نے اس کے ہاتھ باری باری چومے تھے۔

"نہیں میرا بیٹا تم بتاؤ ہوا کیا ہے کچھ تو بولو۔"

"پاپا سفیر اس سفیر نے مجھ سے سب چھینا ہے۔اس نے ہالے سے کہا ہے کہ وہ اس سے شادی کرے گا ۔میں آپ کو کہتا تھا نا، کہتا تھا پھپھو سے بات کریں آپ نے نہیں سنی نا میری۔آپ نے کبھی میری نہیں سنی۔"شاہد صاحب کے دل کو جیسے قرار آیا تھا سفیر نے بس پرو پوز ہی تو کیا ہے مطلب بات اتنی نہیں بگڑی۔

"تو بیٹا یہ سب سفیر نے کہا ہالے نے اس کو کیا جواب دیا؟ "وہ اس کی باقی باتوں کو نظر انداز کر چکے تھے۔

"وہ چپ تھی بابا اس نے کچھ نہیں کہا۔"

"بس پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں میں ابھی معراج بھائی سے بات کرتا ہوں تمہاری اور ہالے کی منگنی کروا دیتے ہیں ویسے بھی ہم پہلے بھی رشتہ مانگ چکے ہیں انکار نہیں ہو گا۔میں آپا سے منت کر لوں گا۔" انہوں نے جیسے چٹکیوں میں حل نکالا تھا۔

"پپا ہالے نے کچھ نہیں کہا وہ چپ تھی۔"ہارون ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا تھا۔

"اس کی چپ کا مطلب ہے اس کو کوئی مسئلہ نہیں ہے ورنہ ہالے جیسی لڑکی چپ نہیں رہتی وہ اس کو اسی وقت کلئیر کرتی وہ سفیر کا سر پھاڑ دیتی پپا وہ چپ تھی کیوں کہ وہ راضی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور یہاں شاہد کو لگا تھا بات بگڑ چکی ہے۔

"آپ کو یاد ہے جب میں بارہ سال کا تھا ہم آؤٹنگ کے لئے گئے تھے مجھے ایک سائیکل پسند آ گئی تھی میں نے آپ سے کہا تھا یہ مجھے لے دیں۔"شاہد دم سادھے اس کو سنے جا رہے تھے۔

"آپ نے کہا تھا ہم واپسی پہ لے لیں گے میں نے کہا بھی تھا ابھی لیتے ہیں لیکن آپ نہیں مانے۔میں چپ ہو گیا ہم واپس گئے وہ سائیکل بک چکی تھی۔پپا جس طرح آپ نے اس دن دیر کر دی اب بھی بہت دیر ہو چکی ہے۔بالکل اسی طرح بالکل اسی دن کی طرح۔اس کے بعد میں نے کبھی سائیکل نہیں لی پاپا۔آپ نے دیر کر دی پپا۔اب کچھ نہیں ہو سکتا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ لیٹ گیا تھا۔گھٹنوں کو پیٹ سے لگائے وہ کوئی روٹھا بچہ لگ رہا تھا۔

شاہد حسین کو تو سانپ سونگھ گیا تھا ان کو یاد تھا۔اس واقعے کے بعد ہارون نے ایک مہینہ ان سے بات نہیں کی تھی۔تب تو بس سائیکل تھی اب تو اس کے ہاتھ سے دنیا گئی تھی اب نہ جانے کیا ہو گا؟ لیکن انہوں نے امید نہیں چھوڑی تھی۔وہ معراج کا نمبر ڈائل کرتے کمرے سے نکل گئے تھے۔

☆---☆---☆

ناشتے کی ٹیبل لگ چکی تھی سب ناشتہ کرنے میں مگن تھے جب ہالے ڈائننگ میں داخل ہوئی /وہ دادا جان کے پاس بیٹھنے کی بجائے اپنے بابا کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دادا جان جو اس کو دیکھ کے مسکرانے لگے تھے اچانک ان کی مسکراہٹ تھمی تھی آنکھوں میں تحیر اتر آیا تھا۔ہالے ہمیشہ ان کے ساتھ ہی بیٹھتی تھی بلکہ جب حسن اس کو چڑانے کے لئے اس کی جگہ پہ بیٹھ جاتا تو وہ ہنگامہ ہوتا کہ "الامان"۔

سب لوگ خاموشی سے ہالے کی کاروائی دیکھ رہے تھے مگر کوئی کچھ بولا نہیں تھا۔

"ہالے کیا اب بھی نیند سے جاگی نہیں ہو یہ تو مہر کی جگہ ہے؟"چچی میٹھی چھری بنی خود کو کہنے سے باز نہیں رکھ پائی تھیں۔

"چچی نیند تو شاید آپ کی آنکھوں میں بھر گئی ہے پراٹھے پہ جام لگا رہی ہیں آپ "ہالے تپانے والی مسکراہٹ سے بولی تھی۔

چچی کے تو مانو کپڑوں کو بھی آگ لگ گئی تھی خونخوار نظروں سے ہالے کو بس دیکھ کے رہ گئی تھیں کہ دادا کی موجودگی میں کچھ اور کہہ بھی نہیں سکتی تھیں۔

"ہالے بچہ آؤ میرے پاس آ کے بیٹھو۔"دادا نے محبت سے اس کو بلایا تھا۔

"نہیں دادا جان میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔مہر جوس دینا۔"دادا کو نارمل لہجے میں جواب دے کر اگلا جملہ مہر سے کہا تھا۔

دادا جان کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا حسینہ بیگم نے بھی ناگواری سے اس کو دیکھا تھا دادا چند لمحے شاک سے اس کو دیکھتے رہے اس کے بعد تیزی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

(ہالے کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی)۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب نے حیرت سے ان کو جاتے ہوئے دیکھا تھا ایک ہالے تھی جو پر سکون سی بیٹھی پراٹھے کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی ہالے؟"شمس چچا نے ناگواری سے پوچھا تھا۔

"کیا میں نے تو کچھ نہیں کیا؟میں نے کچھ بولا کیا؟"وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"یہ بات میں بتاؤں کہ تم نے کیا بولا ہے؟تم نے بابا کو منع کیسے کیا اتنی ہمت ہوگئی ہے تمہاری بہت ڈھیل دے دی ہے بابا نے تمھیں اس لئے تو ہمارے سروں پہ چڑھ رہی ہو۔تم اتنی بدتمیز ہوگئی ہو کہ بابا کو جواب دو گی اب تم۔اوپر سے ڈرامے کر رہی ہو کے تم نے کچھ کیا ہی نہیں۔"

"بابا آرام سے یار بچی ہے۔"سفیر نے اپنے باپ کو باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔

"بچی ہے تو بچی بن کے رہے ناں ماں کیوں بن رہی ہے ہماری اس کو تو۔۔۔"

"بس شمس بہت سن لیا میں نے اور بہت کہہ چکے تم۔میری بیٹی سے آرام سے بات کرو یہ میری بیٹی کا اور بابا کا معملہ ہے وہ اس کو خود حل کر لیں گے۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کے شمس صاحب کے مقابل کھڑے ہوگئے تھے۔

" تم۔۔۔شمس تم میری بیٹی سے آرام سے بات کرو بالکل ویسے جیسے میں تمہارے بیٹے سے کرتا ہوں۔وہ میری بیٹی ہے اس گھر کی ملازمہ نہیں جو تم اس کو جھڑکو گے وہ بھی بلاوجہ۔آئندہ خیال رکھنا۔"وہ بالکل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یوسف صاحب کی طرح بولتے تھے نرم مگر دو ٹوک لہجہ۔آخر میں شمس صاحب کا کندھے تھپتھپایا تھا اور وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے۔

حسن اماں اور فروا حیرت سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھیں جبکہ مہر ماہ پتھر کا بت بن چکی تھی اسے سمجھ آ گئی تھی کہ ہالے یہ سب کیوں کر رہی ہے۔

"سفیر آپ مجھے یونی چھوڑ دیں گے؟ہارون آج آیا نہیں ہے نہ کال پک کر رہا ہے۔" ہالے اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی نارمل سی بولی تھی۔

(جیسے تھوڑی دیر پہلے جو کچھ ہوا اس پہ مٹی ڈال دی ہو)۔

"ہاں ضرور میں کار میں بیٹھا ہوں تم آجاؤ۔"وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سفیر کے ساتھ یونی جانے کے لئے نکل چکی تھی۔

"اچھی لگ رہی ہو۔"سفیر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کب نہیں لگتی؟"اس نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

"اتنا غرور؟ "

"غرور نہیں خود شناسائی۔"

"اچھا یہ سارا کیا سین کریٹ کیا ہے تم نے؟"سفیر نے بات بدل لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جیسے آپ کو نہیں پتہ اتنے آپ کا کے۔"وہ اس کو تپا رہی تھی۔ساتھ ہاتھ بڑھا کر اپنا پسندیدہ میوزک آن کیا تھا۔

"خیر مٹی ڈالو مجھے یہ بتاؤ کل جو کچھ میں نے کہا اس بارے میں کیا سوچا ہے؟"سفیر اپنے مطلب کی بات پہ آیا تھا۔

ہالے کا دل زور سے دھڑکا تھا رنگ ہلکا گلابی ہوا تھا۔اس کو توقع نہیں تھی کہ سفیر اس طرح آرام سے یہ بات کر دے گا۔

"کیا کہا تھا مجھے کچھ ٹھیک سے یاد نہیں۔شاید آپ نے کہا تھا آپ بھی میری طرح سادگی سے شادی کرنا چاہتے ہیں اس کا بھلا کیا جواب ہوا؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"ہالے میں نے تمھیں پروپوز کیا تھا۔شادی کے لئے میں نے کہا تھا کہ میں تمہاری ساری خواہشات پوری کروں گا۔اور کچھ باتیں جو میں نے نہیں کہی تھیں وہ اب کہتا ہوں۔"وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ گاڑی کو روک چکا تھا اور اب پوری طرح ہالے کی طرف متوجہ تھا۔

"ہالے سلطان میں سفیر سلطان تم سے محبت کرتا ہوں۔اتنی کہ ساری زندگی تم جیسا عذاب سر پہ مسلط کرنا چاہتا ہوں۔اتنی کہ میں ساری زندگی تمہارے اور امی کے جھگڑے برداشت کر سکتا ہوں۔اتنی کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ اب لگتا ہے کہ تمہارے بغیر گزارا نہیں ہو گا کیا تم بھی ایسا چاہتی ہو؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کے اتنی محبت سے کہہ رہا تھا کہ ہالے کو لگا تھا اس کا دل خوشی سے ہی بند ہو جائے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا وہ اس شخص کو انکار کر سکتی تھی اس نے اپنے دل سے پوچھا تھا جواب "نہیں "میں آیا تھا۔

"دادا تے چچی نال تساں گالھ کریسو باقی اماں اور بابا کوں میں آپے دیکھ گھن ساں تے بچی میں تساں تے ترس کھا کے ہا چا کریں دی ہاں۔"

(دادا اور چچی سے آپ بات کریں گے اماں اور بابا کو میں خود دیکھ لوں گی رہی میں تو آپ پہ ترس کھاتے ہوئے ہاں کر ہی دیتی ہوں)۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔سفیر سلطان کو لگا تھا دنیا اب اس کی ہے۔اس نے ہالے کے اقرار پہ اپنے دل کو رکتا محسوس کیا تھا۔

"میکوں اج کاں پہلے سیرایکی ایڈی مٹھی کدھیں نہیں لگی جیتلی اج لگی ہے۔"

(مجھے آج سے پہلے سرائیکی اتنی میٹھی کبھی نہیں لگی جتنی آج لگ رہی ہے)۔

وہ دونوں چوکیدار کی آواز پہ ہوش میں آئے تھے جو کہ ان کو گاڑی سائیڈ پہ لگانے کا کہہ رہا تھا۔ہالے ہنستی ہوئی گاڑی سے اتر گئی تھی سفیر مسکرا کے اس کو جاتا دیکھتا رہا۔

"کوئی اتنا پیارا کیسے ہنس سکتا ہے؟" اس نے دل میں سوچا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

"اماں یہ "گندا خون "کیا ہوتا ہے؟"چھ سالہ عمر اپنی ماں کے پاس بیٹھا معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔نفیسہ حیات کو لگا تھا جیسے کسی نے ان کے اوپر الٹی چھری پھیر دی ہو وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ تم سے کس نے کہا ہے بیٹے؟"انہوں نے با مشکل خود کو نارمل رکھتے عمر سے پوچھنا چاہا۔

"ولید بھائی کہہ رہا تھا کہ میں گندا خون ہوں اور آپ میری اصلی ماں بھی نہیں ہو۔"

(ولید اس کریانہ والے کا بیٹا تھا جس کو کچھ سال قبل نفیسہ نے پورے محلے کے سامنے بے عزت کیا تھا)

" وہ اب اقصیٰ **(ندیم کی بیٹی)**کو میرے ساتھ کھیلنے بھی نہیں دیتا اماں۔"وہ پھولے گالوں اور صحت مند جسم والا بچا نروٹھے پن سے کہہ رہا تھا۔

"بیٹا کوئی گندا خون نہیں ہوتا ہر انسان کا خون پاک ہوتا ہے کیوں کہ یہ اس کو اللہ کی طرف سے ملنے والی نعمت ہے گندا تو لوگوں کا ذہن ہے اور تم میرے بیٹے ہو ندیم سے بات کروں گی میں وہ آئندہ تمھیں اقصیٰ سے کھیلنے دے گا۔"

عمر خاموش ہو گیا تھا وہ باقی بچوں کی طرح زیادہ سوال نہیں کرتا تھا وہ ایک سوال ایک ہی بار کرتا تھا۔ اگر اس کی تسلی نہیں بھی ہوتی تو وہ بتاتا نہیں تھا کچھ عرصہ پہلے اس نے اسی طرح اپنی ماں سے سوال کیا تھا۔

"اماں ناجائز کیا ہوتا ہے؟"

اس کے اس سوال پہ نفیسہ کی روح تک کانپ گئی تھی۔اور پھر ہر آئے دن یہی سب ہونے لگا کبھی محلے کے لوگ عمر کو گندا خون کہہ کے اپنی بچیوں کے ساتھ کھیلنے نہ دیتے تو کبھی اس کو ناجائز کہہ کے مار مار کے گھر سے نکال دیتے۔نفیسہ ان کا منہ نہیں بند کر سکتی تھیں۔ایسے میں ایک زری تھیں جو ان کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوست اور ہم راز تھیں وہ نفیسہ کی بچپن کی دوست تھیں ان کا جب بھی دل اداس ہوتا تب وہ اسی کے گھر چلی جاتی تھیں۔نفیسہ کے گھر سے دو گھر چھوڑ کے تیسرا گھر زری کا تھا۔اس تپتی دوپہر میں بھی وہ عمر کو ساتھ لئے زری کے گھر پہ ایئر کولر کے سامنے بیٹھی تھیں۔عمر زری کے بیٹے واصف کے ساتھ کھیل رہا تھا۔وہ جب کورٹ جاتیں تب عمر کو زری کے ہی گھر چھوڑتی تھیں۔اب تو خیر سے وہ بھی اسکول جانے لگا تھا اور واپسی پہ وین اس کو زری کے گھر ہی چھوڑا کرتی تھی۔جب شام میں نفیسہ واپس آتیں عمر کو ساتھ لے جاتیں۔

"تم محلہ چھوڑ کیوں نہیں دیتی نفیسہ؟ کب تک اس چھوٹے سے محلے میں خود کو اور عمر کو ذلیل کرواتی رہو گی اللہ نے تمھیں اتنا دیا ہے تم تو کسی بھی پوش علاقے میں گھر لے سکتی ہو۔"زری ان کو شربت کا گلاس تھماتی ہوئی فکر مند سی بولی تھیں۔

"کیسے چھوڑ دوں زری میں نے تو شادی کے بعد اپنے شوہر کے لئے بھی یہ جگہ نہیں چھوڑی وہ گھر میرے باپ کی نشانی ہے۔اس کی ایک ایک اینٹ میں ابا کی خون پسینے کی کمائی ہے۔اس کے ایک ایک پودے میں اماں کی خوشبو ہے انہوں نے پیٹ کاٹ کاٹ کے یہ گھر بنوایا تھا۔ میں نے اپنا بچپن اپنی جوانی اس گھر میں گزاری ہے۔اپنے مرحوم شوہر سے وعدہ کیا تھا کہ اس گھر سے بس میری لاش ہی نکلے گی اور پھر عمر اس کا اسکول ہے یہاں تو میں اس کو تمہارے پاس چھوڑ دیتی ہوں کہیں اور گئی تو کہاں چھوڑوں گی اس کو۔میرا دماغ اب کام نہیں کر رہا کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر کا ذہن خراب ہو رہا ہے نفیسہ وہ لوگوں کی باتوں کو صرف سنتا نہیں ہے وہ ان سب باتوں کو ذہن نشین کرتا جا رہا ہے۔جن سب کی تم بات کر رہی ہو وہ سب اب دنیا میں نہیں ہیں اس دنیا میں عمر ہے اور تم ہو۔اب تمھیں اس بچے کا سوچنا چاہئے وہ بہت زہین ہے۔آج تو وہ بس ناجائز کا مطلب پوچھ رہا ہے کل اس کے معنی جان گیا تو اچھا نہیں ہو گا تم یہ شہر ہی چھوڑ دو کراچی چلی جاؤ یہ مردوں کا معاشرہ ہے نفیسہ تم اکیلی عورت کس کس کا مقابلہ کرو گی؟"

"میرے پاس جو سیونگز ہیں وہ تو ساری عمر کی پڑھائی کے لئے ہیں۔اگر اس کو گھر خریدنے پہ لگا دیا تو کیا ہو گا کیسے پڑھاؤں گی اسے؟ وہ کسی عام اسکول میں نہیں جاتا اس شہر کا سب سے بڑا اسکول ہے وہ۔ میں اس کو ہمیشہ بیسٹ دینا چاہتی ہوں زری۔"

"پڑھے گا تو وہ تب جب اس کا ذہن پر سکون ہو گا تمہارا چھ سالہ بیٹا آئے دن محلے کے لوگوں سے پٹ کے آتا ہے گالیاں اور نا جائز ہونے کے طعنے سن کے آتا ہے۔"

(ان کی بات پہ نفیسہ نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں)

" اب یہ مت کہنا کہ تمھیں بتایا کیوں نہیں۔بتانے سے کیا ہو گا کر ہی کیا سکتی ہو تم؟کسی کی زبان نہیں روک سکتی تم۔خیر ابھی تو وہ بچہ ہے کچھ سالوں بعد جب وہ بڑا ہو ہوجائے گا تب سوچا ہے کیا ہو گا؟ وہ مارنے والوں کو مار کے آئے گا۔گالیاں دینے والوں کو دو گالیاں زیادہ دے کے آئے گا۔یہ فیوچر ہو گا اس کا۔اس کے لئے کر رہی ہو اتنی محنت؟" زری کہہ کے خاموش ہو چکی تھیں۔نفیسہ بھی خاموشی سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر کو دیکھنے لگی تھیں۔دس منٹ بعد جب زری نفیسہ کو چھوڑنے گیٹ تک آئیں تب انہوں نے اپنی دوست کو کہتے سنا۔

"زری رحمان بھائی سے کہو میرے لئے کوئی گھر ڈھونڈ دیں میں اسی مہینے عمر کو لے کے یہاں سے شفٹ ہونا چاہتی ہوں۔لیکن شہر نہیں بدلوں گی۔"اور پھر وہ کہہ کے رکی نہیں تھیں۔عمر کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھیں۔زری نے افسوس سے ان کو جاتے دیکھا تھا۔ نفیسہ کا جانا ان کا دل اداس کر رہا تھا۔

یہ اس کے چار دن بعد کا ذکر ہے جب نفیسہ کچھ پریشان سی کورٹ سے واپس آئی تھیں۔عمر اپنی ماں کو چپ دیکھ کے بے چین ہوا۔یہ وہ وقت تھا جب عمر کو ہر ٹینشن کا حل آئس کریم لگتی تھی اور پھر نفیسہ کے لاکھ روکنے پہ وہ نفیسہ کے لئے آئس کریم لینے محلے کی دکان پہ گیا تھا۔مگر تھوڑی ہی دیر بعد روتا ہوا واپس آیا تھا۔

نفیسہ کے پوچھنے پہ جو کچھ عمر نے بتایا وہ سن کر نفیسہ کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔بس یہاں ان کے برداشت کی حد ختم ہو گئی تھی۔غم و غصے کی شدت سے ان کو رونا آنے لگا تھا۔مگر وہ کوئی کمزور عورت نہیں تھیں اگلے ہی دن انہوں نے ندیم کے باپ پہ غیر قانونی قبضے کا کیس دائر کر دیا تھا۔

اور پھر دو مہینے کے اندر اندر دکان کو سامان سمیت سیل کر دیا گیا تھا۔گو کہ اب بھی ان کا دل خوش نہیں ہوا تھا لیکن دل کے ایک کونے کو ذرا سا سکون آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے بعد کچھ عرصے تک راوی چین ہی چین لکھتا رہا اور پھر کچھ ہی وقت بعد محلے والوں نے پھر سے ان کے ساتھ بیر باندھ لیا تھا۔لیکن اب یہ ضرور ہوا تھا کہ انہوں نے نہ اب کبھی عمر کومارا تھا اور نہ اس دن دکان پہ کی جانے والی حرکت دہرائی تھی لیکن لفظوں کے تیر برابر چلاتے تھے۔نفیسہ فجر کے بعد بچوں کو قرآن پڑھاتی تھیں اب محلے کے لوگوں نے اپنے بچوں کو یہ کہہ کہ ہٹا لیا تھا کے جس گھر میں ایک ایسا بچہ ہو جس کا گھر بار اور نہ خاندان کا اتا پتا ہو جس کے بارے میں یہ تک نہ پتہ ہو کے وہ جائز بھی ہے یا نہیں بھلا اس گھر میں وہ اپنی بچیوں کو کیسے بھیجیں؟

نفیسہ کا دل کٹتا تھا ان کی باتیں سن کر لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھیں ویسے بھی کچھ عرصے میں وہ یہاں سے چلی ہی جاتیں۔عمر ان کے وجود کا حصہ بے شک نہیں تھالیکن انہوں نے اس سے محبت بیٹوں سے زیادہ کی تھی۔اور پھر ان ہی دنوں عمر کو سر درد کی بہت شکایت رہنے لگی تھی نفیسہ بہت پریشان ہو گئی تھیں۔ایک دن جب وہ ان کو چیک اپ کے لئے لے گئیں تو ڈاکٹر نے ان کو کچھ ٹیسٹ کروانے کو کہا تھا۔دو دن بعد ٹیسٹ کی رپورٹ آگئی تھی۔وہ رپورٹ نہیں تھی زہر کی شیشی تھی۔جس نے نفیسہ کے سارے جسم میں زہر بھر دیا تھا اس رپورٹ میں لکھے الفاظ نے نفیسہ کے جسم سے روح کھینچ لی تھی اس رپورٹ میں لکھا تھا۔

"عمر حیات کو برین ٹیومر ہے۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔

ہالے کو یونیورسٹی سے پک کرنے معراج صاحب خود آئے تھے۔راستے میں انہوں نے گاڑی ایک ریستوران پہ روکی تھی۔ہالے کو حیرت نہیں ہوئی تھی۔وہ جانتی تھی جج صاحب اب اپنی عدالت یہاں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شروع کریں گے۔ہارون اس کی کال نہیں اٹھا رہا تھا اس کو پریشانی ہوئی تھی لیکن اس نے شام میں اس کے گھر جانے کا سوچ رکھا تھا۔

یہ ایک فائیو سٹار ریستوران تھا۔ہالے آ تو گئی تھی لیکن اب شدید بور ہو رہی تھی کیوں کے کہ اصل بات شروع کر ہی نہیں رہے تھے اتنے میں کھانا آ چکا تھا۔فرائیڈ رائس ،مٹن میٹ بالز اور رشین سلاد دیکھ ہالے کی بھوک چمک اٹھی تھی۔معراج نے ذرا سے چاول اس کی پلیٹ میں ڈالے تھے ہمیشہ کی طرح وہ رغبت سے کھانے لگی تھی۔ایک چمچہ منہ میں رکھتے ہی لذت سی مل جاتی۔اچھا کھانا اس کی کمزوری تھی۔

"شاہد نے آج مجھ سے تمہارے اور ہارون کے رشتے کی بات کی ہے وہ چاہتے ہیں کہ ابھی منگنی ہو جائے شادی ایک سال بعد کر لیں گے یا جب تم چاہو۔"انہوں نے ہالے کے سر پہ بم پھوڑا تھا۔

ہالے کو بے اختیار چاولوں کا ذائقہ کڑوا لگا تھا۔

"آپ نے کیا کہا؟" اس نے بظاہر نارمل لہجے میں پوچھا تھا لیکن اس کے پانی کا گلاس اٹھاتے ہاتھ کانپے تھے۔دل زور سے دھڑکا تھا **(بابا نے ہاں نہ کی ہو اللہ پلیز)**۔

"میں نے ظاہر ہے تم سے بات کرنے تک کا وقت مانگا ہے لیکن مجھے تو بظاہر اس رشتے میں کوئی کمی نہیں نظر آتی۔ہارون تمہارا دوست ہے ایک دوسرے کو جانتے بھی ہو اچھی خاصی انڈرسٹینڈنگ بھی ہے مجھے تو ہر لحاظ سے یہ رشتہ بہتر لگا ہے۔"وہ ایسے بات کر رہے تھے جیسے ہالے کے کوئی دوست ہوں۔

"اماں نے کیا کہا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ تو ساتویں آسمان پہ ہیں صبح سے لیکن تھوڑی پریشان بھی ہیں ہارون کی طبعیت بہت خراب ہے رات سے۔کیا کچھ ہوا ہے تم دونوں کے بیچ؟وہ اچانک اتنا بیمار کیسے ہوگیا؟ "وہ سوچتی نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔

"کیا وہ زیادہ بیمار ہے کیا ہوا ہے اس کو۔چلیں بابا اس کو دیکھ کے آتے ہیں۔"وہ پریشان ہو چکی تھی تب ہی کھانا چھوڑ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"اس عجلت کا مطلب میں ہاں سمجھوں؟"بابا نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اللہ اللہ بابا میں اس وقت پریشان ہوں پتہ نہیں اس کو کیا ہوا ہوگا کل تک تو بالکل ٹھیک تھا۔"وہ اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتے ہوئے بول رہی تھی۔

معراج صاحب نے بل پے کیا اور ہالے کے ساتھ ریستوران ساتھ نکلتے چلے گئے۔تھوڑی دیر بعد وہ ہارون کے گھر کی طرف جارہے تھے۔ہالے نے فون کر کے اماں کو بتا دیا تھا کہ وہ آج لیٹ آئے گی معراج صاحب ڈرائیو کرتے ہوئے گاہے بگاہے اس پہ نظر بھی ڈالتے تھے۔

"پریشان مت ہو اب ٹھیک ہے وہ۔"اس کو مضطرب دیکھ کے تسلی دیتے ہوئے بولے تھے۔

"بابا وہ بہت حساس ہے بالکل بچوں کی طرح۔اب پھر پتہ نہیں کیا چیز دل کو لگا لی ہوگی۔"وہ شدید ڈسٹرب تھی۔

"کیا اس کی اس حالت کا تعلق تم سے ہے؟"انہوں نے ڈائریکٹ سوال کیا تھا۔

"آپ کو کیوں ایسا لگتا ہے میں بھلا کیا بول سکتی ہوں اس کو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(اف کاش وہ جج نہ ہوتے اتنے ڈائریکٹ سوال)

وہ کل دوپہر گھر آیا تھا اور ہالے سے مل کے بھی نہیں گیا۔اور نہ مدحت کی بارات پہ آیا تھا گھر جانے کے بعد اس کی حالت ایسی ہے۔جب سے بابا نے اس کو یہ بتایا تھا اس کا دل میں کھٹکا سا تھا۔کہیں اس نے کچھ سن تو نہیں لیا؟وہ اس سے چھپانا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کو اس طرح سے پتہ لگے یہ بھی اس نے کہاں چاہا تھا۔

"مجھے کیا اس وقت کوئی بھی تمھیں دیکھ لے اس کو یہی لگے گا ہالے تم ٹینس ہو بار بار انگلیاں چٹخا رہی ہو۔تم جلدی وہاں پہنچنا چاہتی ہو۔لیکن جیسے جیسے گھر قریب آرہا ہے۔تمہارا اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ تمہارے چہرے پہ سائے لہرا رہے ہیں تم اس سے غصہ بھی نہیں ہو کہ اس نے تمھیں کال کیوں نہیں کی کیوں کہ تمہارے حواس کام نہیں کر رہے شاید تم گلٹی ہو۔"

وہ شل سی ان کو سنے جا رہی تھی۔

"آپ کو کیسے پتہ۔"وہ بہت دیر بعد بولی تھی۔

"میں تمہارا باپ ہوں ہالے تم سے واقف ہوں۔عام حالات میں اس وقت تم ناراض ہوتی کہ اس نے تمھیں بلایا کیوں نہیں جب وہ بیمار ہے۔"

"کون بیمار بتاتا ہے کال کر کے بھلا۔"اس نے بات کا اثر زائل کرنا چاہا۔

"ہارون شاہد۔"جواب فوری جواب آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شاید ایسا ہی کچھ ہو۔میں یقین سے نہیں کہہ سکتی بس مجھے ایسالگ رہا ہے اللہ کرے ایسا نہ ہو۔"بس اس نے دعا کی تھی۔

"ہالے کوئی ایسی بات ہے جو تم چاہتی ہو ہارون کو پتہ نہ چلے؟"

"بابا آپ کیا ہیں؟کوئی کالا جادو تو نہیں سیکھ رہے کسی بنگالی بابا سے میں تو بالکل حیران ہی ہو رہی ہوں آج۔"

"میں ہر دفعہ ہی مسئلہ بوجھ لیتا ہوں اور تم ہر دفعہ اتنی ہی حیران ہوتی ہو۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولے تھے۔

یہ بات تو بالکل درست کہی تھی انہوں نے۔وہ ہر دفعہ اس کا مسئلہ بغیر کہے سمجھ جاتے تھے۔کبھی کبھی تو ہالے کو لگتا تھا وہ اصل مسئلے سے واقف ہیں اور ہالے سے چھپا رہے ہیں۔

"آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں نہ بابا؟"اس نے بات ہی گھما دی تھی۔

"ظاہر ہے تم میری پہلی اولاد ہو۔"وہ سڑک پہ نظریں جمائے بولے تھے۔

"کیا آپی سے بھی زیادہ؟"

"ساری دنیا سے زیادہ۔تم میرا پہلا اینجل ہو ہالے "ان کے لہجے میں محبت تھی بے تہاشا محبت۔

"اور آپی؟ان سے کتنا پیار کرتے ہیں آپ؟"

"بہت زیادہ وہ میری بھانجی ہے ظاہر سی بات ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مطلب مجھ سے کم محبت ہے ان سے" وہ جیسے خوش ہوئی تھی۔اپنے باپ کے بارے میں وہ کافی شدت پسند تھی۔

" شادی کے دس سال تک ہماری اولاد نہیں ہوئی۔اس سارے عرصے میں تمہاری ماں بہت ڈپریس رہی اس کو لگتا تھا ہماری کبھی اولاد نہیں ہوگی۔اس نے کافی دفعہ مجھ سے بچہ اڈاپٹ کرنے کی بات بھی کی لیکن میں نہیں مانا۔اور جب نگین کے ہاں مہر ماہ پیدا ہوئی تو ایسا نہیں لگتا تھا کہ وہ نگین کی بیٹی ہے تمہاری ماں ہر دو دن بعد اس سے ملنے چلی جاتیں ڈھیروں تحفے لے کے۔ہر ہفتے وہاج اور نگین کو ڈنر اور لنچ کے لئے دعوت دے آتی۔وہ گولڈن ٹائم تھا۔ہم سب بہت خوش تھے۔وہاج بہت اچھا ہو گیا تھا۔وہ نگین کو بہت خوش رکھتا تھا۔اپنی بیٹی سے بھی بہت محبت کرتا تھا۔سب ٹھیک تھا۔خیر حسینہ نے مہر کو اپنی بیٹی مان لیا تھا۔میں کبھی نہیں مان سکا مجھے یقین تھا اللہ مجھے میری اولاد دے گا۔یہ نہیں تھا کہ مجھے اس سے کوئی مسئلہ تھا۔میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا لیکن اپنا خون اپنی اولاد ایک الگ احساس ہوتا ہے ایک الگ فیلنگ۔میں کبھی مہر کے لئے ایسا نہیں فیل کر سکا۔اور پھر جب چار سال بعد اللہ نے مجھے تم سے نوازا وہ وقت وہ فیلنگ ہالے میں اگر چاہوں بھی تو بیان نہیں کر سکتا مجھے لگا تھا اللہ نے مجھے زمین پہ ہی جنّت دے دی ہے۔"ان کے لہجے میں تشکر تھا خوشی تھی حیرت تھی یا محبت تھی ہالے فیصلہ نہیں کر پائی۔

"اتنا پیار کرتے ہیں آپ مجھ سے "ہالے کی آنکھیں نم ہوئی تھیں وہ ان کے کندھے سے لگ چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ لوگ ہارون کے گھر پہنچ چکے تھا۔گارڈ نے ان کو دیکھ کے گیٹ کھول دیا تھا۔ہالے ہنوز ان کے کندھے سے لگی بیٹھی تھی۔

"ہالے بچہ ہم پہنچ گئے ہیں۔"

"I love you baba" وہ سر اٹھاتے ہوئے نم آنکھوں سے بولی تھی۔

"نہیں ہالے میں تمہاری پاکٹ منی نہیں بڑھاؤں گا۔اور نہ اگلے دو مہینے تک تمہارے اکاؤنٹ میں کوئی پیسے ڈلواؤں گا کیوں کہ یہ میری بیوی کا حکم ہے۔تم نے ان کی حکم عدولی کی ہے اب ان سے ہی رابطہ کرو۔"انہوں نے ہالے کی نم آنکھوں کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

اے لو سارا اموشنل سین غارت ہوگیا تھا۔

"آپ کو لگتا ہے میں یہ دو لیٹر آنسو پاکٹ منی کے لئے نکال رہی ہوں۔"وہ صدمے سے بولی تھی۔

"مجھے لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے۔"

"ویسے میں نے کوئی حکم عدولی نہیں کی بس حسن کو پیسے چاہئے تھے اور میں نے دیے۔"

"اس نے اپنی مہینے کی پاکٹ منی ایک دن میں خرچ کی تھی بیٹا۔اور یہ بتانے کو بھی آمادہ نہیں تھا کہ پیسے گئے کہاں۔اسی جرم کی سزا میں اس کے اکاؤنٹ تمہاری اماں نے فریز کئے تھے۔یہ بات جانتے ہوئے تم نے اس کو رقم دی۔"

"ہاں کیوں کہ وہ بھائی ہے میرا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور وہ بیوی ہے میری۔"وہ بھی دوبدو بولے تھے۔

ہالے پیر پٹختی گاڑی سے باہر نکلی تھی۔ابھی وہ گھر کے اندر داخل ہوتی کے پیچھے سے آتی معراج سلطان کی آواز پہ اس کے قدم تھمے تھے۔

"صبح جو کچھ کیا ہے تم نے مجھے اچھا بالکل نہیں لگا۔آئندہ میرے باپ سے اس طرح بات مت کرنا" ان کے لہجے میں نہ غصہ تھا نہ نرمی ان کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

ہالے نے زیادہ اثر نہیں لیا تھا وہ جانتی تھی بابا اس کو کھانا کھلانے نہیں" بات "کرنے لے کے گئے ہیں وہاں نہیں کہا کچھ تو یہاں کہہ دیا۔اتنا تو وہ سوچ کے آئی تھی۔

سر کو جھٹکتی وہ گھر کے اندر چلی گئی تھی۔ہارون کا کمرہ اوپر تھا۔وہ جلدی جلدی سڑھیاں چڑھتی جا رہی تھی۔جب سامنے سے آتی نوال بیگم کو دیکھ کے رک گئی تھی۔

"السلام علیکم ممانی جان۔"وہ محبت سے کہتی ان کے گلے لگی تھی۔

"وعلیکم السلام کیسی ہو؟"ممانی نے ہمیشہ کی طرح گرم جوشی نہیں دکھائی تھی۔

"ٹھیک ہوں ہارون سے مل سکتی ہوں میں؟"جواب دے کے ساتھ سوال بھی پوچھا تھا۔

"سو رہا ہے وہ۔"وہی جذبات سے عاری لہجہ۔

"میں جگا دوں گی میں بہت پریشان ہوں اس کے لئے۔کل تک بالکل ٹھیک تھا۔اچانک اس کو کیا ہو گیا۔"وہ واقعی فکر مند تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے ہالے وہ صبح شام تمہارے ہی ساتھ تو ہوتا ہے۔"انہوں نے بظاہر نارمل لہجے میں پوچھا تھا لیکن نہ جانے کیوں ہالے کو ان کا انداز طنزیہ لگا تھا۔

"ممانی جان آپ صاف صاف یہ کہہ دیں کہ آپ مجھے نہیں ملنے دیں گی میں چلی جاتی ہوں۔یہ لفظوں کے ہیر پھیر سے کیوں کام لے رہی ہیں؟ وہ اگر شام تک میرے ساتھ ہوتا ہے تو میں اس کو باندھ کے نہیں رکھتی وہ اپنی "مرضی "سے میرے ساتھ ہوتا ہے۔"وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی حساب چکا دیا تھا۔

"وہ جب سے تم سے مل کے آیا ہے تب سے اس کی یہی حالت ہے۔اس کا مطلب کیا سمجھوں میں؟ ایسا کیا کہہ دیا ہے تم نے میرے بیٹے کو جو وہ مرنے والا ہو گیا ہے ضرور تم نے کچھ تو کیا ہو گا ناں؟"

"ممانی جان میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں لیکن آپ مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں کوئی سخت لفظ استعمال کروں۔اتنا نازک بیٹا کیوں پیدا کیا آپ نے جو ذرا سا سخت لفظ کہنے سے اتنا بیمار ہو جاتا ہے؟ اور اگر میں نے کچھ کیا ہے تو آپ اپنے بیٹے سے پوچھیں نا کے مجھ سے سوال جواب کریں۔"وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تھی۔

ممانی کلس کے رہ گئی تھیں۔

"اب جاؤں ملنے یا مزید تفتیش کرنی ہے" اس نے بازو سینے پہ باندھے سکون سے پوچھا تھا۔

"جہنم میں جاؤ۔"انہوں نے طیش سے کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی۔"وہ اب بھی پر سکون تھی۔ممانی اس کو وہیں چھوڑ کے وہاں سے چلی گئی تھیں۔ان کے جاتے ہی ہالے کے تاثرات بگڑے تھے۔

"سب میرے ہی دشمن بن گئے ہیں اللہ پوچھ گا۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی ہارون کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ جیسے ہی اس کے کمرے میں داخل ہوئی ملگجے سے اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔اس نے ہاتھ سے ٹٹول کر سوئچ بورڈ ڈھونڈنا چاہا۔اور چند ہی سیکنڈز میں وہ سارے کمرے میں روشنی کر چکی تھی۔سامنے بیڈ کی طرف دیکھا تو ہارون بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا۔اس کو دیکھ کے گہری سانس بھرتی وہ قدم قدم چلتی بیڈ تک آرہی تھی۔

ہارون آنکھیں موندے اس کے قدموں کی چاپ سن رہا تھا۔اس کے دل کو سکون مل رہا تھا نہ جانے کیوں اس نے آتے ہی اندھیرے ختم کر دیے تھے۔

(کیوں اس کی موجودگی ہارون کی دنیا روشن کرتی تھی؟)

"کیسے ہو یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟" وہ اس کے قریب بیٹھی اس کو تشویش سے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

(کیوں اس کا بولنا جسم کی غذا کا کام کرتا تھا۔)

"میں ٹھیک ہوں۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہوا ہے یہ سب کیسے ہوا؟"

"تم جاؤ ہالے مجھے ضرورت نہیں کسی کی۔تم سب میرے ساتھ یہی کرتے ہو میری کسی کو ضرورت نہیں پپا تم مما سب ایک جیسے ہو۔کسی کو مجھ سے پیار نہیں ہے کسی کے لئے ضروری نہیں ہوں میں۔"وہ دبا دبا سا چلایا تھا۔

(اس کا دل دکھا تھا)۔

ہالے کئی سالوں سے اس کے ایسے خود ترسی بھرے جملے سنتی آئی تھی لیکن اب بس۔

"ہارون کب تک اس طرح سے کرتے رہو گے؟ آج بتا ہی دو تمھیں لگتا ہے اس طرح بچے بننے سے تمھیں محبت مل جائے گی۔بچپن میں اپنے بابا کے لئے یہ سب کرتے تھے۔اور اب پتہ نہیں کیوں **(کیا وہ واقعی اس کیوں کا جواب نہیں جانتی تھی؟)** گرو اپ ہارون اس طرح بھیک ملتی ہے محبت نہیں کیا تم نے کبھی سڑک کے کنارے کھڑے بھکاریوں کو دیکھا ہے پھٹے پرانے کپڑے مفلس حال فاقہ زدہ شکلیں رحم کی بھیک مانگتے اللہ کے واسطے دیتے جھڑکیاں دینے پہ بھی سامنے سے نہ ہٹنے والے ذرا سی بھیک ملنے پہ وہ لوگ وہاں سے ہٹ تو جاتے ہیں لیکن تم نے کبھی ان کے چہروں پہ خوشی دیکھی ہے؟وہ خوش نہیں ہوتے ہارون ان کا حرس نہیں ختم ہوتا کیوں کہ بھیک ضرورت پوری کرتی ہے۔خوشی نہیں دیتی بھیک دل نہیں بھرتی۔"وہ بپھر ہی تو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور دوسری طرف کوئی سفید پوش انسان اس کو اگر کمپنی سے ذرہ سا بونس ملے یا فیکٹری سے ذرا سی تنخواہ میں اضافہ ہو جائے وہ پھولے نہیں سماتا کیوں کہ یہ کام اس نے اپنے وقار کو قائم رکھ کے کیا ہوتا ہے۔"

"تم اگر بھیک میں محبت چاہتے ہو تو بتاؤ؟بننا ہے بھکاری؟ خود کو دیکھو ہارون اپنا چہرہ دیکھو بلکہ میں دکھاتی ہوں۔"وہ موبائل کا فرنٹ کیمرہ آن کر کے ہارون کے سامنے کرتی بولی تھی۔

"دیکھو اس میں اپنا چہرہ کسی فٹ پاتھ کے بھکاری جیسا لگ رہا ہے یا نہیں۔ بکھرے بال ،میلا کچیلا لباس ،سوجی آنکھیں اور آنکھوں میں رحم کی بھیک تم کہیں سے بھی وہ سفید پوش انسان نہیں لگ رہے۔جس کو بونس میں دی جانے والی تنخواہ سے خوشی ہو۔پتہ ہےوہ سفید پوش کیوں خوش ہوتا ہے۔اس لئے نہیں کہ وہ محنت کی کمائی لے رہا ہے وہ تو اس کی پے ہے۔اس کی محنت اس کو تنخواہ کی صورت مل رہی ہے۔بونس انعام ہوتا ہے۔ہارون اسی طرح محبت بھی "انعام" ہے بھیک نہیں۔مرد بنو ہارون مرد تم تو مرد بننا ہی بھول گئے۔اصل مرد کو اپنا وقار بہت عزیز ہوتا ہے تمہارے اندر کا بچہ مرتا ہی نہیں ہے ۔ہاں ٹھیک ہے آپ اپنے اندر کے بچے کو زندہ رکھو لیکن جب اس کی ضرورت ہو تب۔تم آج بھی دو سال کے بچوں کی طرح روتے ہو۔تمھیں آج بھی یہی لگتا ہے اگر تم روگے تو تمہارے پیرنٹس تمھارے لئے تمہارا فیورٹ کھلونا لے آئیں گے۔تم خود کیا ہو؟ کیا کیا ہے تم نے زندگی میں؟میں تمھیں ڈی گریڈ نہیں کر رہی نہ تمھیں کم تر سمجھتی ہوں۔لیکن تم خود کو ویسٹ کر رہے ہو۔کیوں ؟تاکہ میرے اور اپنے پیرنٹس کے قریب رہ سکو۔تم اپنی عزت نہیں کرتے اسی لئے تمھیں۔۔۔"وہ بول رہی تھی اور ہارون دم سادھے سانس روکے سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں کبھی کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوا کسی کے آگے جھکنے سے۔تم نے کبھی محسوس ہی نہیں کیا کہ تم خود کو ڈی گریڈ کر رہے ہو۔کیوں کہ تم نے کبھی خود کو کوئی مقام دیا ہی نہیں۔تم ہارون تم فیصلہ کر لو تمھیں بھکاری بننا ہے یا اپنا وقار قائم رکھنا ہے۔با وقار بنو ہارون با وقار۔مرد ایسے ہی اچھے لگتے ہیں۔" بولتے بولتے اس کا سانس چڑھ گیا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"میں تم سے محبت کرتی ہوں بہت محبت لیکن ہر دن یہ بات نہیں بتاؤں گی۔تمہارا باپ تم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ کاروبار چھوڑ کر تمہارے لئے گھر نہیں بیٹھے گا۔تمھیں اپنے دل سے محبت کا حرص ختم کرنا ہو گا ورنہ تم ایک دن سب کھو دو گے۔"

ہارون شل سا اس کو دیکھے جا رہا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ کچھ بول سکے۔اس کو لگ رہا تھا اس کی زبان مفلوج ہو گئی ہے۔یہ کیسا آئینہ تھا جو آج ہالے نے اس کو دکھایا تھا۔اس آئینے میں اگر ہارون شاہد خود کو دیکھے تو اپنی عزت نہ کرے۔کیا وہ محبت پانے کے لئے بھیک مانگنے لگ گیا تھا؟ کیا وہ ساری عمر بھیک میں ملی محبت کے سہارے جیے گا؟ کیا وہ کبھی اپنی عزت نہیں کر سکے گا؟کیا محبت عزت اور وقار سے زیادہ ضروری ہے؟

دونوں کے درمیاں ہولناک خاموشی کا وقفہ آیا تھا۔ہالے اب اس کے قریب سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی تھی۔لیکن ہارون کی نظریں اب بھی اسی نقطے پہ جمی تھیں اس کو اب بھی لگ رہا تھا ہالے اس کے سامنے بیٹھی ہے۔

قریب دس منٹ کے بعد اس کو ہالے کی آواز اپنی سماعتوں پہ دستک دیتی سنائی دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کل مجھ سے ملنے آئے تھے؟"اب وہ خود کو قدرے پر سکون کر چکی تھی تب ہی عام سے لہجے میں پوچھا تھا۔

(کاش یہ کہہ دے کہ میں نہیں آیا تھا ہالے نے دل سے دعا کی تھی)۔

"ہاں آیا تھا تم سفیر سے بات کر رہی تھیں تو میں واپس آگیا۔"اس نے سچ بولا تھا۔لہجہ اب کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا چہرہ سپاٹ۔ہالے فیصلہ نہیں کر سکی کہ اس نے کچھ سنا تھا یا نہیں۔

ہالے چپ تھی وہ کچھ بولی نہیں تھی کچھ بولنے کو تھا کیا؟

"ہارون سفیر نے مجھے پروپوز کیا ہے۔"چند لمحوں بعد ہالے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے بولی تھی۔ہارون نے زخمی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔افف یہ نظریں۔کیا نہیں تھا ان میں درد ، تکلیف ، ،محبت۔

"میں نے سن لیا تھا۔"اس نے ہالے پر سے نظریں ہٹا لی تھیں۔وہ اب کھڑکی کی طرف دیکھتا بولا تھا۔

"میں نے ان کو ہاں کہا ہے۔"

(ہارون کو لگا تھا کسی نے اس کا دل برچھی سے کاٹ دیا ہو درد حد سے سوا تھا)۔

"میں یہ بھی جانتا ہوں "وہ نہیں جانتا تھا اس نے یہ الفاظ کیسے ادا کیے تھے۔وہ چیخنا چاہتا تھا لیکن زبان مفلوج تھی۔چیزیں توڑنا چاہتا تھا لیکن ہاتھ بے جان تھے۔وہ یہاں سے اٹھ کے بھاگ جانا چاہتا تھا۔لیکن وہ بیٹھا تھا خود پہ ضبط کر کے دل پہ جبر کر کے۔

"تمھیں کیسے پتہ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمہاری آنکھیں پڑھ سکتا ہوں ہالے۔"وہ اب بیڈ شیٹ کے ڈیزائن پہ انگلی پھیرتا بولا تھا۔

"تمھیں برا تو نہیں لگا کہ میں نے تمھیں کل کیوں نہیں بتایا؟"اس کے لہجے میں وسوسے تھے۔

مجھے کیوں بتاتی؟کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اس کی دنیا لٹ چکی ہے۔کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اس کا سانس لینا اب دو بھر ہو گا۔کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اب اس کا دل ویران جنگل رہے گا۔کوئی کسی کو نہیں بتاتا کہ اب وہ ساری عمر ایک آدھی ادھوری زندگی جیے گا اپنی محبت کے بغیر۔کوئی کسی کو یہ نہیں بتاتا کہ اب اس کے جسم سے روح نکالی جائے گی۔لیکن وہ یہ سب صرف سوچ ہی سکا تھا اور جب بولا تو بس اتنا۔

"نہیں مجھے پتہ تھا تم مجھے خود آ کر بتاؤ گی اتنا تو یقین تھا مجھے ہماری دوستی پہ۔"

"ہارون جو دل میں ہے کہہ دو میں سن رہی ہوں۔اس طرح کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہو۔ ناراض ہو تو چلاؤ۔اداس ہو تو مجھ سے بات کرو میں دوست ہوں تمہاری۔"اس کے لہجے میں بے بسی سی تھی۔

ایک لمحے کو ہارون نے سوچا لعنت ڈالو وقار پہ مٹی ڈالو اپنی عزت پہ۔ہالے اگر بھیک ہے تو بھیک ہی سہی کم از کم میرے ساتھ تو ہو گی لیکن بس ایک لمحے کو۔

"میں ٹھیک ہوں ہالے تم پریشان مت ہو۔کوئی بات ہو گی تو ضرور بتاؤں گا۔وہ تم لوگوں نے آگے کا کیا سوچا ہے؟ "

یہ سوال اس نے اپنا وقار قائم رکھنے کو پوچھا تھا لیکن دل کے ٹانکے گویا اکھڑ سے گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر بات کریں گے چچی سے اور میں بابا سے پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔سب سے بڑا مسئلہ تو یہ تمہارا پروپوزل ہے صبح ماموں نے بات کی ہے امی اور بابا سے۔اب اس شوشے سے جان چھڑواؤں تو آگے کا کچھ سوچیں گے۔"

(مسئلہ ہارون کا رشتہ۔رشتہ مسئلہ ہے؟)

"تم سفیر سے پیار کرتی ہو؟"یہ سوال افف یہ سوال اس کی رگوں سے خون نچوڑ گیا تھا اس کا گلا خشک ہو گیا تھا۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھانا چاہا۔جب ہالے نے اٹھ کے جگ سے پانی نکالا اور گلاس اس کی طرف بڑھایا ہارون ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گیا تھا۔اس کا جسم کانپ رہا تھا۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اس نے ابھی تو بس سوال کیا تھا۔جواب کی اذیت تو ابھی باقی تھی۔

"پیار کا تو نہیں پتہ لیکن وہ جب جب میرے سامنے ہوتا ہے میرے دل کو سکون ملتا ہے وہ جب بولتا ہے نہ میرے کانوں کو سیراب کرتا ہے۔**(ہارون نے بیڈ شیٹ کو زور سے مٹھی میں بھینچ لیا تھا)** میں اس کے ساتھ خود کو محفوظ سمجھتی ہوں **(مجھے سننا ہوگا مجھے اپنا وقار رکھنا ہوگا)**وہ اگر مجھ سے رخ پھیر لے تو میرا دل کٹنے لگتا ہے۔مجھے اب لگتا ہے کہ میرا اس کے بغیر گزارا نہیں ہے **(ہارون کا دل چاہا تھا وہ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دے لیکن ہائے رے یہ وقار)**اگر یہ محبت ہے تو ہاں مجھے اس سے محبت ہے ۔"وہ آنکھوں میں چمک لئے جذب کے عالم میں بول رہی تھی **(ہارون شاہد کا دل ٹوٹا تھا اعتراف سن کر)**۔

"اور میں، میں کہاں ہوں ان سب میں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم۔۔میں تم سے بھی بہت محبت کرتی ہوں ہارون۔تم میرے لئے بہت خاص ہو۔تم بیسٹ فرینڈ ہو میرے، ہم ساتھ ہنسے ہیں، ساتھ روئے ہیں، کھیلے ہیں، گرے ساتھ ہی،ں اٹھے ساتھ ہیں۔تم میرا کمفرٹ زون ہو میں تمھیں کبھی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی سفیر تو صرف محبت ہے۔تم سے تو ہزار تعلق ہیں میرے۔"وہ دل سے بولی تھی اس کے لہجے میں بس خلوص تھا۔

(کاش وہ اس کی محبت ہوتا باقی سب کچھ نہیں)

"خیر وہ تمہاری ڈائن چچی کو منانا بہت مشکل ہے خون چوس لے گی وہ اپنا بھی اور تمہارا بھی۔لیکن مانے گی نہیں لکھوا لو "وہ اب مسکرا کے بولا تھا۔

"ہٹو بدتمیز ساس ہیں میری۔"ہالے نے اس کو دھموکا جڑا تھا۔

"ہاں ڈائن ساس سٹار پلس تو اب سلطان منزل میں لگا کرے گا لوگ دور دور سے آئیں گے یہ کہ آج سالن میں نمک زیادہ ہونے پہ پھڈا ہوا ہے یا پھر چچی کا نیا سوٹ جلنے پہ ہالے کو سفیر نے دو ہاتھ لگائے ہیں۔"وہ مسکراہٹ دبائے ہالے کے مستقبل کا خوفناک نقشہ کھینچ رہا تھا۔

"اللہ اللہ ہارون تمہارے منہ میں خاک بلکہ پورے تھر کے صحرا کی ریت ہو۔کالی زبان والے منہ بند رکھو اپنا۔وہ بس غصے کے تیز ہیں باقی وہ بہت سویٹ ہیں اور سفیر مجھ پہ ہاتھ اٹھانا تو دور اونچی آواز میں بھی بات نہیں کر سکتے۔"اس کے لہجے میں مان تھا۔

(سفیر کا نام اس کے منہ سے سن کے ہارون کا دل کرچی کرچی ہو رہا تھا)

"چلو دیکھیں گے ہالے بیگم۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خیر تم آرام کرو میں گھر جا رہی ہوں لیٹ ہوں کافی۔"وہ جانے کو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تھوڑی دیر رک جاؤ؟"اس کی گرے آنکھوں میں ایک آس سی تھی۔

"میں کل صبح آؤں گی سفیر کے ساتھ۔"وہ اپنے ہاتھ کی بند مٹھی اس کی مٹھی سے ٹکراتی ہوئی بولی تھی۔

"افففف یہ سفیر۔"ہارون نے کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

ہالے دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔اس سے پہلے وہ باہر نکلتی ہارون کی آواز نے اس کو روک لیا تھا۔

"جو کچھ تم نے تھوڑی دیر پہلے کہا وہ اس لئے تھا نا کیوں کہ مقابل تم ہو؟ "اس کے لہجے میں طنز سا تھا۔

ہالے چند لمحے خاموش رہی تھی اور پھر مڑے بغیر بولی تھی۔

"نہیں وہ سب اس لئے کہا کیوں کہ تم میرے "**دوست** " ہو مقابل کوئی بھی ہوتا میں یہی کہتی۔میں تمھیں تمہارا وقار اور عزت عزیز رکھنے کا کہتی۔"وہ مڑی نہیں تھی ،کہہ کے چلی گئی تھی اور اپنے پیچھے ہارون شاہد کو پتھر کا بت بنا گئی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

"ممی کدھر ہیں آپ ممی یار کدھر ہیں آپ۔"

سفیر اپنی الماری میں منہ دیے ممی کو آوازیں دیے جا رہا تھا۔جب مہر ماہ وہاں سے گزری سفیر کی آواز کم چیخیں زیادہ سن کر مہر اس کے کمرے میں چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی چیز چاہئے آپ کو مجھے بتا دیں۔"اس نے آفر کی تھی۔

"یار میری ایک شرٹ تھی لاسٹ ٹائم جب میں آیا تھا تب یہیں رکھی تھی۔اب مل کے ہی نہیں دے رہی ممی کو بھی کب سے آوازیں دے رہا ہوں پتہ نہیں کہاں رہ گئی ہیں۔"وہ سخت جھنجھلایا ہوا تھا۔

"ممانی جان اپنی کسی دوست کے ساتھ لنچ کرنے گئی ہیں مجھے بتا دیں کس کلر کی شرٹ تھی۔میں دیکھ دیتی ہوں۔"وہ اب الماری کے قریب آ کے کھڑی ہوگئی تھی۔

(سفیر کو ہر بات پہ یار کہنے کی بہت عادت تھی) "لائٹ پرپل کلر کی تھی میں نے ایک دفعہ بھی نہیں پہنی۔بلکہ ویٹ میرے پاس پک بھی ہے۔آن لائن آرڈر کی تھی۔فرحان نے سب فرینڈز کے لئے۔"

"مل جائے گی اور کیا بچوں والے شوق ہیں فرحان کے بھی۔ہمیشہ میچنگ شرٹ ہی پہننی ہے۔"

سفیر تب تک تصویر ڈھونڈ چکا تھا۔اب اس نے موبائل مہر کے آگے کیا تھا۔"یہ دیکھو یہ ہے۔"

مہر نے آنکھیں سکیڑ کے چند سیکنڈ اس تصویر کو دیکھا تھا اور پھر وہ ہنستی ہی چلی گئی۔منہ پہ ہاتھ رکھ کر زور زور سے وہ بس ہنسے جا رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا لیکن وہ ہنسے جا رہی تھی۔

"کیا کوئی دورہ پڑ گیا ہے تمھیں جو ایسے ہنس رہی ہو۔"سفیر دانت پیس کے بولا تھا۔

"یار بند کرو ہنسنا مہر اب بس چپ کر جاؤ۔"وہ کوفت سے بولا تھا۔

"اوکے اوکے آئی ایم سوری۔"وہ اپنی آنکھوں سے پانی صاف کرتی بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ شرٹ ہالے نے بخش **(وہ گھر کی کل وقتی ملازمہ زینت کا بیٹا تھا جس کی پڑھائی کا ذمہ ہالے نے لے رکھا تھا)** کو دے دی تھی اس کی فیرول پارٹی پہ پہننے کے لئے۔افففف سفیر میرے پیٹ میں درد ہو گیا ہنس ہنس کے۔"وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی تھی۔

"کیا مطلب ہے بخش کو دے دی لیکن کیوں؟" وہ اب الجھا ہوا تھا۔

"لاسٹ ویک اس نے آپ کو کال کر کے پوچھا تھا نا کے آپ کی کوئی شرٹ ہے جس کو آپ استعمال نہ کرتے ہوں اپنے اس کو کہا تھا لوینڈر کلر کی شرٹ لے لے آپ کی وارڈروب سے تو اس نے لے لی ۔"مہر اب بھی ہنس رہی تھی۔

"میں نے لوینڈر کلر کہا تھا یہ لائٹ پرپل ہے۔"وہ صدمے سے بولا تھا۔

"جیسے آپ کو نہیں پتہ ہالے کو کلرز کی کتنی پہچان ہے؟"

"یہ پچھتر ہزار کی شرٹ اب بخش پہن کے گھومے گا؟ "وہ اب بھی شاک میں تھا، "مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہالے کلر بلائنڈ ہے خیر تم کوئی شرٹ اور نکال لو گی پلیز؟ "

"جی میں نکال دیتی ہوں آپ فریش ہو جائیں۔"

"تم بہت اچھی ہو مہر سچ میں ویسے یہ ہالے ہے کہاں؟"

"وہ ہارون سے ملنے گئی ہے آتی ہی ہو گی کال کی تھی میں نے تھوڑی دیر پہلے۔"

"اچھا ٹھیک ہے ممی کو بتا دینا میرا ایک بزنس ڈنر ہے رات کو دیر سے آؤں گا میں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے کہہ دوں گی۔"مہر اپنی مخصوص مسکراہٹ سے اس کو جاتا دیکھتی رہی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات کے آٹھ بج چکے تھے۔ہالے اپنے کمرے میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی۔اس نے زرد شارٹ شرٹ کے ساتھ وائٹ ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔پاس بیٹھی مہر ماہ کسی کتاب کے مطالعے میں غرق تھی۔حسن صوفے پہ آڑھا ترچھا لیٹا تھا۔یوسف صاحب نے رات کے کھانے پہ بھی ہالے کو بلانا چاہا لیکن وہ شائستگی سے انکار کر کے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔

"ہیلو انڈے کی زردی۔"حسن کی تپا دینے والی آواز سن کے وہ بری طرح جھنجھلائی تھی۔

"کیا ہے حسن غلام کیوں چین سے نہیں بیٹھے دے رہے کہیں۔تم چاہتے کیا ہو آخر۔میں بابا کے پاس جاؤں گی اب شکایت لے کر پڑھنے نہیں دے دے رہا یہاں کوئی۔"وہ آدھے گھنٹے سے یوں ہی ہالے کو تپا رہا تھا۔

"میں تو بس یہ پوچھ رہا ہوں ہارون بھائی کیسے ہیں اب؟"

"پچھلے آدھے گھنٹے سے تم یہی تو پوچھ رہے ہو۔اور اب اگر میرے اس قیمتی جوڑے کی وجہ سے تم نے مجھے انڈے کی زردی بلایا تو اس پر کٹی کا نمبر بابا کو دے آؤں گی۔"وہ باقاعدہ انگلی اٹھا کے اس کو وارن کرتی بولی تھی۔

"اچھاٹھیک ہے نہیں کہتا کچھ بس تم مجھے دس ہزار دے دو میں یہاں سے چلا جاتا ہوں۔"وہ جیسے احسان کرنے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ کو جیسے ان دونوں سے غرض ہی نہیں تھی وہ سنجیدگی سے اپنے کام میں مگن تھی۔

"مجھے لگتا ہے تمہارا نا دماغ خراب ہو گیا ہے۔کوئی وزنی پتھر تو نہیں گرا سر پہ۔شکل تمہاری دس روپے والی نہیں ہے اور یہاں تم مجھ سے دس ہزار لو گے۔کیا میرے ماتھے پہ پاگل لکھا ہے جو اب تمھیں پیسے دوں گی۔پچھلی بار تمہاری مدد کی تھی۔اس کا جرمانہ اب تک بھگت رہی ہوں۔نکلو یہاں سے شاباش۔"وہ اس کو انگلی سے باہر نکلنے کا اشارہ کرتی بولی تھی۔

لیکن حسن پہ کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہو۔میں پھر اماں کے واٹس ایپ پہ ان کو مدحت باجی کی مہندی کی پکس بھیجنے لگا ہوں۔جس میں اپنے وہ پنک دوپٹہ پہن رکھا ہے جو کہ اماں نے آپ کے جہیز کے لئے رکھا تھا کیا کہتی ہیں پیاری آپا؟"وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟"ہالے کو یقین نہیں آیا تھا۔

"اففف تم دونوں باہر دفعہ ہوجاؤ پڑھنے دو مجھے "مہر نے کتاب سے نظریں اٹھائے بغیر ان دونوں کو ڈپٹا تھا۔

لیکن وہ دونوں بھی سدا کے ڈھیٹ تھے کوئی اثر لیا ہی نہیں۔

"نہیں کوشش نہیں کر رہا میں تمھیں دھمکا رہا ہوں۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

"آپی آپ دیکھ رہی ہیں اس جھینگے کو۔یہ مجھے دھمکی دے رہا ہے میں اس کو آج زندہ نہیں چھوڑوں گی۔آپ اس کو نکال دیں باہر ورنہ آج سے آپ کا ایک ہی بھائی ہو گا سفیر سلطان بس"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بکو مت ہالے سوچ سمجھ کر بولا کرو۔جو منہ میں آتا ہے بس بول دیتی ہو۔دفعہ ہوجاؤ دونوں یہاں سے دوبارہ نظر نہ آنا مجھے۔"مہر ماہ کتاب کو پھینک کے چیختے ہوئے بولی تھی۔

ہالے تو حیران نظروں سے بس اس کو دیکھ کے رہ گئی تھی۔اسے لگا تھا اس کی بہن نے "**حسن**" کے مرنے کی بات پہ اتنا ری ایکٹ کیا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے "**خود** " کے مارے جانے پہ ایسا ری ایکٹ کیا ہے۔

"آپی آئی ایم سوری میرا یہ مطلب نہیں تھا آپ اوور ری ایکٹ کر رہی ہیں۔" وہ اپنی حیرانی چھپاتی با مشکل بولی تھی۔

"ہالے میں کہتی ہوں دفعہ ہوجاؤ یہاں سے۔"وہ پھر چلائی تھی۔حسن ہالے کے بازو کو پکڑ کر تقریبا گھسیٹتا ہوا وہاں سے لے گیا تھا۔اور اپنے کمرے میں لے جا کے اس کو اپنے بیڈ پہ بٹھا دیا تھا خود وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

ہالے اب بھی بے یقین تھی کیا یہ مہر ماہ تھی کالم' پر سکون ' ہمہ وقت مسکرانے والی بڑی سے بڑی بات کو بھی پر سکون انداز میں ڈیل کرنے والی۔وہ تو آج تک ہالے پہ چلائی نہیں تھی اور ایسا بھی کیا ہو گیا ہے آج۔

"آپی کو غصہ آگیا ہو گا ہالے تم ٹینس مت ہو وہ ٹھیک ہو جائیں گی صبح تک۔فی الحال تم ان کے پاس مت جانا خوامخواہ بات بڑھے گی۔ریلیکس رہو تم پانی لاؤں تمہارے لئے؟"وہ تھوڑی دیر پہلے والے حسن سے بالکل مختلف لگ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں اپنی بہن کے لئے فکر تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ٹھیک ہوں تم جاؤ بجو کو دیکھو۔"اس کی رنگت متغیر ہو گئی تھی اس کو بہت برا شاک لگا تھا۔

"میں کہیں نہیں جاؤں گا یہیں ہوں میں۔میں اماں کو بلا کے لاؤں؟"اس کو اپنی عمر کے مطابق یہی حل سوجھا تھا۔

"اونہوں چھوڑو وہ ابھی سوئی ہیں ان کو ڈسٹرب مت کرو۔تون ونج فی الحال میکوں اکیلا چھوڑ میڈا ہاں پیا ویندا ہے۔"

(تم جاؤ فی الحال مجھے اکیلا چھوڑ دو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے)

"میں نہیں جاؤں گا کہیں بھی ادھر ہی ہوں تمہارے پاس۔"وہ ضدی لہجے میں بولا تھا اور پھر آرام سے ہالے کا سر اپنے کندھے سے لگایا تھا ہالے کو اس کے کندھے مضبوط لگے تھے وہ اس کا بھائی تھا اس کا ماں جایا۔

"میڈی بھینڑ توں میڈا ساہ ایں" **(میری بہن تم میری سانس ہو)** وہ محبت سے بولا تھا۔

حسن کے کمرے سے ذرا دور اگر مہر کے کمرے میں جائیں تو وہ سر ہاتھوں میں دیے نیچے فرش پہ بیٹھی تھی۔اس کے چہرے پہ ملال تھا۔بھوری آنکھوں میں تاسف تھا۔وہ کیسے اپنے بہن بھائیوں سے ایسے بات کر سکتی ہے۔رات کا سارا غبار اس نے ہالے پہ نکال دیا تھا۔پچھتاوہ شدید تھا۔لیکن ہالے کیسے سفیر کواس کا بھائی بول سکتی ہے۔کیا وہ بس اتنی سی بات پہ اپنی بہن کو ڈانٹ سکتی ہے؟ وہ اپنی سوچوں میں غرق تھی جب اس کو سفیر کی کال موصول ہوئی اس نے بے دلی سے کال اٹینڈ کی تھی جبکہ دسری طرف وہ ہشاش بشاش سا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا کر رہی ہو کزن؟"

"کچھ نہیں بس بیٹھی ہوں۔"وہ لہجے کو نارمل رکھتی بولی تھی۔

"تو پھر کیا خیال ہے کھانا کھایا جائے ساتھ؟"

"میں کھا چکی۔"وہ اب بھی بے دل تھی۔

"کافی کے بارے میں کیا خیال ہے؟"اس نے ہار نہیں مانی تھی۔

"جیسا آپ چاہیں۔"وہ تھکے تھکے سے انداز میں بولی تھی۔سفیر کی بات وہ نہیں ٹال سکتی تھی۔اس کو اندازہ ہو گیا تھا۔

"تو بلاؤ اپنی بہن کو بھی اور آجاؤ باہر میں گیٹ پہ کھڑا ہوں جلدی آنا۔"وہ لائن ڈسکنیکٹ کر چکا تھا۔مہر ماہ تھکے تھکے قدموں سے حسن کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

سلطان منزل کو یونہی چھوڑ کر اگر شاہد ولا میں قدم رکھو توہارون شاہد کا کمرہ ویسا ہی بوجھل تھا۔

"بیٹا ہارون کیا بات ہوئی تم دونوں کی؟"نوال ہارون کے سرہانے بیٹھی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔شاہد صاحب بھی اس کے پاس ہی بیڈ پہ بیٹھے فکر مندی سے اپنی اکلوتی اولاد کو دیکھ رہے تھے۔اس کی سرمئی آنکھیں اب بھی سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔ہارون نے یہ آنکھوں کا رنگ اپنے باپ سے چرایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پھپھو آپ کو کال کر کے منع کر دیں گی۔آپ خاموشی سے انکار سن لیجیے گا۔"وہ بظاہر نارمل سا بولا تھا لیکن اس کی آنکھوں کی اذیت اس کے باپ نے دیکھ لی تھی۔

"ارے ایسے کیسے انکار کریں گے؟ ہم نے رشتہ مانگا ہوا ہے کوئی آج کی بات نہیں ہے۔یہ دو سال پہلے سے بات کر چکے ہیں ہم اور تم کل تک تو اس کے عشق میں دیوانے ہوئے جا رہے تھے۔آج ایسا بھی کیا ہو گیا؟کیا کہہ کے گئی ہے وہ؟سچ سچ بتاؤ۔"نوال غم و غصے سے بولی تھیں۔

"پاپا پلیز ان سے کہیں بس کر دیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔"اس نے جیسے اپنے باپ سے التجا کی تھی وہ اٹھ کے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے تھے ہارون بھی اٹھ کے بیٹھ گیا تھا۔

"پاپا آپ کو یاد ہے جب میں چھوٹا تھا تو آپ مجھے وقت نہیں دیتے تھے۔میں شروع سے ہی شدت پسند ہوں۔یہ تو سب جانتے ہیں میں جب جب روتا تھا یا توڑ پھوڑ کرتا تھا۔تب آپ میرے پاس آجاتے تھے۔مما میرا خیال رکھتی تھیں۔مجھے لگا آپ کی توجہ پانے کا یہی طریقہ ہے اور میں ہر دوسرے دن یہی سب کرنے لگا۔آپ بھی مجھے وقت اور پیار دینے لگے اور مما نے بھی اپنی ایکٹیوٹیز کم کر لیں۔میں خوش ہو گیا سب اچھا جا رہا تھا لیکن پھر۔۔۔"

وہ رکا۔

پھر کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ حیدرآباد چلے گئے مجھے اچھا نہیں لگا اور میں نے وہی سب شروع کر دیا۔تب پھپھو نے مجھے سمجھایا کے بیٹا پاپا کو تنگ نہ کرو ان کا کام ہی ایسا ہے میری وجہ سے آپ کا حرج بھی ہوتا ہے۔یہ بھی بتایا انہوں نے اور کہا بڑوں کی بات مانا کرو اور صبر کیا کرو۔"

"میں نے بڑے غور سے سنی ان کی بات اور پورا ایک ہفتہ صبر سے آپ کا انتظار کیا بڑوں کی بات ماننے کو کہا گیا تھا۔مما کی ہر بات مانی میں نے مانی تھی نہ مما؟"وہ رک کے اپنی ماں کی طرف گردن موڑے معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔

"ہاں میری جان تم نے مانی تھی۔میری ہر بات مانی۔"وہ نم آنکھوں سے بھیگے لہجے میں بولی تھیں۔

"اور پھر آپ واپس آگئے۔میں بہت خوش ہوا آپ ہمیں گھمانے لے گئے اور تب مجھے وہ سائیکل پسند آئی۔"وہ استہزائیہ سا ہنسا تھا۔

"آپ نے بولا میں لے دوں گا اور میں نے مان لی آپ کی بات۔میں نے کیا صبر۔ پھپھو کی بات مان لی لیکن آپ نہیں دلا سکے۔تب مجھے پھپھو اور آپ کی سب باتیں جھوٹی لگنے لگیں مجھے لگا اگر میں آئندہ بھی چپ رہا تو اس سائیکل کی طرح سب کچھ مجھ سے دور ہو جائے گا۔میرے سارے پیارے ،آپ، ہالے ،مما سب دور ہو جائیں گے مجھ سے۔کاش آپ اس دن میری بات مان لیتے تو میں ساری زندگی بھکاری نہیں بنا رہتا۔میں بھی اپنی عزت کرتا پپا میں خود کو مقام دیتا لیکن آج ،آج میں نے اپنا بھرم رکھ لیا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مما میں بھکاری نہیں بن سکا میں نے وقار رکھ لیا۔محبت کو جانے دیا محبت ویسے بھی جا چکی تھی۔میں قید نہیں کر سکتا تھا۔کیسے کرتا قید؟محبت تو جذبہ ہے۔انسان تو نہیں کوئی پرندہ تو نہیں۔اس لئے جانے دیا۔اس کا جانا میرے دل کو مار گیا ہے لیکن میں بھیک نہیں مانگوں گا۔ہارون شاہد بھکاری نہیں بنے گا مما۔ہارون شاہد اپنی عزت کرے گا۔وقار کو محبت پہ فوقیت دے گا۔"وہ ضبط سے سرخ آنکھیں لئے کہہ رہا تھا۔

نوال اس کو نہیں دیکھ پا رہی تھیں اس لئے روتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تھیں۔

"Papa can I hug you I am in pain?"

وہ جس طرح سے کہہ رہا تھا۔شاہد حسین نے اس کو کھینچ کے اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

"میرا بیٹا میں تمہارے ساتھ ہوں۔تم نے اچھا کیا اس کو جانے دیا۔اب تم اس سے نظریں ملا کے بات کر سکتے ہو۔اب تم با وقار بن سکتے ہو۔تم بھکاری نہیں ہو۔تم با وقار ہو میرا بچہ۔"

"پاپا میرا دل دکھ رہا ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔برداشت نہیں ہو رہا مجھ سے میں کیا کروں۔"وہ رو رہا تھا بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کے۔

"میں اس کے آگے جھکوں گا نہیں۔میں بھیک بھی نہیں لوں گا محبت کی۔میں اپنا وقار بھی رکھوں گا لیکن میرا دل یہ ٹوٹ گیا ہے۔میں اس کا کیا کروں میں جب جب اس کے منہ سے سفیر کا نام سنتا ہوں نہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے کوڑا مارا ہو۔بہت درد ہوتا ہے بہت زیادہ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کہیں سے بھی چوبیس سالہ لڑکا نہیں لگ رہا تھا وہ ایک دو سال کے بچے کی طرح روتے ہوئے اپنے باپ کو جیسے کوئی شکایت کر رہا تھا۔

"پاپا اللہ مجھے صبر دے گا نا؟"اس نے اپنے باپ سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بہت زیادہ بہت صبر دے گا وہ تمھیں۔تم سوجاؤ ہارون تمھیں آرام کی ضرورت ہے "وہ اس کو لٹاتے ہوئے بولے تھے۔

ان کا بیٹا اعصاب کا کمزور تھا۔بچپن سے وہ ذرا ذرا سی باتوں کو دل سے لگا لیتا تھا اور کئی کئی دن یا تو اس بات سے اداس رہتا یا پھر غصہ کر کے یا چیزیں توڑ کے اپنی ناراضگی کا ظاہر کرتا۔آج اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کے ان کو لگا تھا کہ ہارون تو کبھی بڑا ہوا ہی نہیں۔وہ تو اندر سے وہی ڈرا سہما سا بچہ ہے جیسا کہ اپنے جڑواں بھائی کی موت کے بعد تھا۔بالکل ویسا۔آج ان کو یہ چوبیس سالہ ہارون ایک بار پھر وہی دس سالہ ہارون لگا تھا۔جس نے اپنی ایک غلطی کی وجہ سے اپنے بھائی کو کھو دیا تھا۔وہ تب بھی اتنا ہی ڈرا اور سہما ہوا تھا جیسا کے آج۔کاش ہارون شاہد سے وہ غلطی نہ ہوئی ہوتی۔

"ہالے باہر آجاؤ سفیر انتظار کر رہے ہیں ہمارا۔"مہر ماہ کمرے کے دروازے سے جھانکتے متوازن لہجے میں بولی تھی۔اس کے ایک ہاتھ میں میرون کلر کی شال تھی۔لہجہ ایسا تھا جیسے ابھی تھوڑی دیر قبل ان کے درمیان کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

حسن دونوں کو باری باری دیکھ رہا تھا۔جبکہ ہالے چند لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی اور جب بولی تو اس کی آواز سرد تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نہیں جاؤں گی آپ نے جانا ہے تو جائیں۔"اس نے کوئی ایسی بھی بات نہیں کی تھی جو آپی کو اتنا غصہ آ جائے۔

"تم چاہتی ہو میں معافی مانگوں؟"وہ بازو سینے پہ لپیٹے سکون سے بولی تھی۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔میں نہیں جاؤں گی مطلب نہیں جاؤں گی۔"اسی وقت حسن چپکے سے اٹھ کے الماری سے اپنی شرٹ نکال کے باتھ روم میں گھس گیا تھا۔

مہر اپنے اسی پر سکون انداز میں قدم قدم چلتی اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی۔ہالے نے رخ موڑ لیا تھا۔

"آئی ایم سوری اینڈ آئی مین اٹ۔"اس کی لہجے میں معذرت تھی۔اس نے نرمی سے ہالے کا بازو پکڑ کے اس کو کھڑا کیا تھا ہاتھ میں پکڑی شال اس کے کندھوں پہ پھیلائی تھی۔ہالے گویا بت بن چکی تھی تب ہی حسن باتھ روم کے دروازے سے نمودار ہوا تھا اس نے اب دوسری شرٹ پہن رکھی تھی۔بال سلیقے سے بنے ہوئے تھے۔

"میں تو تیار ہوں چلیں؟"دونوں نے گھور کے اس کو دیکھا تھا۔

"کیا مطلب میلو ڈرامہ ختم نہیں ہوا ابھی تک؟"اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کڑوے کریلے تم کس خوشی میں تیار ہو کے آئے ہو تمہارا ولیمہ ہے جو یہ آتشی گلابی شرٹ پہن کے گھومنے نکلے ہو؟" ہالے کمر پہ ہاتھ رکھے دانت کچکچاتے ہوئے بولی تھی۔

"لیکن یہ تو پنک ہے ہی نہیں یہ تو پیچ کلر کا شیڈ ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں لاڈ صاحب سے غلطیاں نکلوالو۔"

"اچھا بس بس چلو اب سفیر جم گیا ہو گا باہر۔"مہر نے بیچ بچاو کرواتے ہوئے کہا تھا اور آگے بڑھ کے ہالے کا ہاتھ تھام لیا تھا۔وہ اپنی بہن کا بڑھا ہوا ہاتھ نہیں جھٹک سکتی تھی۔یہ طے تھا اور جب وہ معاف کر دیتی تھی تو بس کر دیتی تھی۔دل میں بغض اور عناد کو جگہ دینے والوں میں سے نہیں تھی وہ۔اس کا ماننا تھا کسی کو معاف کرو تو دل سے اور اتنے خلوص سے کرو کہ جب اس کو معاف کر دو تو دل میں کوئی میل نہ بچے اور اگر بچتا ہے تو اس کو معاف کرنے کی اداکاری بھی نہ کرو۔

تھوڑی دیر بعد وہ سلطان منزل سے باہر آگئے تھے۔مہر نے گھر میں پہلے ہی بتا دیا تھا۔باہر نکل کے انہوں نے سفیر کو کار کے بونٹ پہ بیٹھے دیکھا۔وہ موبائل پہ کچھ دیکھ رہا تھا۔ان کو دیکھ کے نیچے اتر آیا تھا۔اس نے بلیک ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک ہی پینٹ پہن رکھی تھی وہ سادہ سے حلیے میں بھی ہالے کے دل کو دھڑکا گیا تھا۔

وہ تینوں بھی گاڑی کے پاس آگئے تھے مہر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کے اندر بیٹھ گئی تھی۔حسن اور ہالے پچھلی سیٹ پہ چلے گئے تھے۔جب بھی سفیر کے ساتھ انہوں نے کہیں جانا ہوتا تھا مہر آگے ہی بیٹھتی تھی ایک استحقاق سا تھا۔اس کے انداز میں جیسے یہ جگہ اس کی ہی ہے۔وہ کبھی معراج شمس حتیٰ کہ یوسف سلطان کے سامنے بھی آگے بیٹھنے سے نہیں ہچکچائی تھی۔آج بھی وہ اسی حق کے ساتھ سفیر کے ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھ چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بہت بہت مہربانی آپ دونوں کی جو باہر نکلنے کی زحمت کی بندہ ناچیز کو اپنی آمد کا شرف بخشنے کا شکریہ" وہ جلے کٹے لہجے میں بولا تھا۔

"میں تو کب کا تیار تھا بھائی یہ ان دونوں نے ہی دیر لگائی ہے اپنے میک اپ کے چکر میں لکھوا لیں آپ دو دو کلو میک اپ تو ضرور تھوپا ہو گا۔"

"کیوں بھئی کیا کہہ رہا ہے یہ۔" سفیر نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"بچے ہمارے لئے بنا ہے تو ہم نے ہی لگانا ہے نہ تمھیں چاہیے تھا تو بتا دیتے تمہارے بھی گالوں اور ہونٹوں پہ ٹنٹ لگاتی اور آنکھوں پہ لائنر۔کیوں، لگانا ہے؟" مہر نے بھگو کے ماری تھی۔

ہالے کے لبوں پہ شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔اس نے سر سیٹ کی پشت پہ ٹکا دیا تھا۔جیسے کلیجے تک ٹھنڈ اترتی محسوس کی ہو۔جبکہ حسن تو تلملاتا رہ گیا تھا لیکن کچھ بول بھی نہیں سکتا تھا۔ہالے کی بات الگ تھی لیکن وہ مہر کے ساتھ ادب کے دائرے میں ہی رہتا تھا۔

"دیکھو مہر یہ بہت ہی پرسنل اٹیک تھا۔میرے چھوٹے بھائی پہ کچھ تو خیال کرو یار۔اس کو دیکھو غور سے اور بتاؤ بھلا وہ جتنا مرضی میک اپ کر لے شکل تو وہی رہے گی نہ چھیلے ہوئے آلو جیسی۔" سفیر بھی کہاں باز رہا تھا۔

اور بس ہالے کے اندر کی بڑی بہن جاگ چکی تھی۔

"خیر اب ایسی بھی کوئی بات نہیں اتنا ہینڈسم ہے میرا بھائی۔اس کو کیا ضرورت میک اپ کی اور چھیلا ہوا آلو بس میں ہی کہہ سکتی ہوں اور کوئی نہیں۔" ہالے نے گویا اعلان کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسن کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اماں صحیح کہتی تھیں۔ہالے حسن کی دوسری ماں ہے۔وہ بالکل دیسی ماؤں کی طرح ہر وقت حسن کے کھانے پینے صحت کا خیال رکھتی لیکن اس کو ذلیل کرنا بھی اپنا فرض سمجھتی لیکن جونہی کوئی بھی اس کے سامنے یا اس کے پیٹھ پیچھے حسن کے بارے میں کچھ کہتا وہ اس کا دفاع کرنے پہنچ جاتی۔

"اچھا بابا نہیں کہتے کچھ آپ کے بھائی کو۔یہ بتائیں کیا کھائیں گے آپ سب "سفیر کو ہالے کی یہ عادت بہت پسند تھی کہ وہ عام لڑکیوں کی طرح ہر بات پہ ہاں میں ہاں نہیں ملاتی تھی بلکہ اپنا موقف پیش کر کے اگلے کو لاجواب کرتی تھی۔

"آئس کریم کھا لیتے ہیں۔"مہر کی طرف سے جواب آیا تھا۔

"جو بھی آپ سب کھانا چاہیں بتا دیں ٹریٹ میری طرف سے ہے۔"

"اگر یہ ٹریٹ آپ کے واپس آنے کی خوشی میں ہے تو آپ ہمیں ٹرخانے کی کوشش مت کریں۔ "ہالے بولی تھی۔

"ارے نہیں وہ ٹریٹ قرض رہی مجھ پہ یہ تو بس ویسے ہی تم سب کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے ہے وہ یہ نہیں کہہ سکا کہ" بس تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لئے "

"چلیں پھر پیزا کھلا دیں اور بروسٹ۔"حسن نے اپنی پسند بتائی تھی۔

"نہیں مجھے تو سپرنگ رولز اور فرائیڈ چکن کھانا ہے۔"ہالے نے بھی فرمائش کی تھی۔

"اور مہر تم؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جو آپ کھلا دیں۔"مہر نے کندھے اچکائے تھے۔

"تم خود بتاؤ نہ ظاہر ہے کچھ تو فیورٹ ہو گا تمہارا بھی۔دیکھو حسن اور ہالے نے بھی اپنی پسند بتائی ہے۔ اپنی رائے دینا سیکھو لڑکی۔"سفیر نارمل سا بولا تھا جبکہ مہر ماہ کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا۔

(چچی نے تو کہا تھا کہ سفیر کو وہ لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہیں جو ہر بات پہ اپنی رائے دیتی رہیں)

"بجو کے لئے بیف برگر لے آئیں۔"حسن نے اس کی مشکل آسان کی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے یہی لے آئیں "وہ بجھے دل کے ساتھ بولی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ چاروں شہر کے ایک بہت بڑے ریستوران میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ان تینوں کے لاکھ منع کرنے کے باوجود سفیر ان کو یہاں لے آیا تھا۔کراچی کا ایسا کوئی ریستوران شاید ہی ہو جہاں ہالے اور ہارون نے کھانا نہ کھایا ہو۔کوئی ڈھابہ ، کوئی کیفے ایسا نہیں تھا جسکا ہالے کو پتہ نہ ہو گھر کا کھانا تو وہ شاذونادر ہی کھاتی تھی۔وہ اپنی ساری پاکٹ منی ساری سیونگز یا تو کھانے پہ اڑاتی یا ڈائمنڈز پہ۔کھانا اور ڈائمنڈز اس کی کمزوری تھے۔وہ اچھا کھانا کھانے کے لئے گھنٹوں کا سفر کرنا بھی برداشت کر لیتی تھی۔سفیر کو بھی جب کوئی بزنس ڈنر ارینج کرنا ہوتا یا کسی دوست کو کھانا کھلانا ہوتا وہ ہالے سے ہی رابطہ کرتا اور آج تک کبھی مایوس نہیں ہوا تھا۔جبکہ مہر ان سب چیزوں سے بہت دور تھی اسے گھر کا کھانا اور گھر میں رہنا ہی پسند تھا۔رہا سفیر تو اس کو کھانا کھانے سے زیادہ کھلانا پسند تھا وہ جب بھی اسلام باد سے واپس آتا ہالے لازمی ٹریٹ لیتی اور یہیں ہارون اور اس کا جھگڑا ہو جاتا وہ ہمیشہ ہی کہتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے تمھیں چار گھنٹے کی ڈرائیو پہ بھی کہیں کھانا کھانا ہو تو مجھے بتاؤ یار ہم دونوں جائیں گے میں لے کے جاؤں گا تم اس سفیر کو کیوں بولتی ہو؟ میں مر گیا ہوں کیا؟مجھے کہو میں تو تمھیں کبھی منع نہیں کرتا پھر کیوں کرتی ہو ایسا؟"

"تمہارے پاس اگر اتنے ہی پیسے ہیں تو جا کے کسی یتیم خانے کو دان کردو مجھے نہیں ضرورت تمہاری مہربانیوں کی۔چچازاد ہے میرا لوں گی ٹریٹ۔"

"کاش تم اس چچا زاد کے آگے بھائی لگانا بھی شروع کر دو تو میرے دل کو قرار آجائے۔"

اس ریستوران میں بھی وہ ہارون کے ساتھ آ چکی تھی۔اور یہاں کا کھانا اس کو زیادہ پسند نہیں آیا تھا لیکن سفیر کو یہ جگہ پسند تھی۔سو وہ خود پہ جبر کرکے بیٹھی تھی اسے ہارون شدت سے یاد آرہا تھا۔آج پہلی بار تھی جب وہ لوگ اس کے بغیر آئے تھے ہر دفعہ وہ ساتھ آتا تھا۔سفیر سے لاکھ اختلاف سہی لیکن ہارون اس کو اکیلے تو مر کے بھی نہ جانے دے حالانکہ حسن اور مہر بھی ہمیشہ ساتھ ہی آتے تھے لیکن ہارون کے لئے وہ پھر بھی "اکیلی "ہی تھی۔

"آپی آپ نہیں کھا رہیں تو میں کھا لیتا ہوں یہ بھی۔"حسن کا نادیدہ پن اس کو حال میں کھینچ لایا تھا۔

"ہاں بیٹا پیٹ کی پیاس نے تمھیں آپ بولنا بھی سکھا ہی دیا۔تمھیں تو میں صحیح کھلاتی ہوں ذرا ہاتھ تو لگاؤ نہ میری پلیٹ کو آیا بڑا۔"

"خود بھی تو نہیں کھا رہیں ہارون بھائی کے خیالوں میں گم ہیں اور پیٹ کی پیاس نہیں بھوک ہوتی ہے۔"وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان دونوں کی لڑائی کو انجوائے کرتا سفیر حسن کی بات پہ ٹھٹکا تھا۔جبکہ مہر خاموشی سے اپنی پلیٹ میں چمچ چلا رہی تھی جیسے اس کو فرق ہی نہیں پڑتا کسی چیز سے۔

"کیا مطلب ہارون کو کیوں یاد کریں گی یہ اس وقت؟"وہ پوچھ ہی بیٹھا تھا۔

"ہر دفعہ یہ ہارون بھائی کے ساتھ آتی ہے ناں اس لئے۔"حسن نے جواب دیا تھا۔ ہالے نے سفیر کا موڈ خراب ہوتے دیکھ لیا تھا۔

"ظاہر ہے وہ ہر جگہ ہمارے ساتھ نہیں آ سکتا ہم کزنز ہیں ایک گھر میں رہتے ہیں۔ اب کیا کہیں بھی جائیں گے تو اس کو بھی ساتھ لانا ہو گا؟"

"وہ بھی میرا کزن ہے گھر کا فرد بھی اور میرا بیسٹ فرینڈ بھی۔آپ اس کو بیشک ساتھ نہ لائیں لیکن میں جہاں بھی جاؤں گی اس کو یاد کروں گی آپ کیا اب میرے ذہن پہ بھی پہرے بٹھائیں گے ؟"وہ اس انداز میں بولی تھی کہ مہر نے سر اٹھا کے اس کو دیکھا تھا۔

"ہالے سفیر کا یہ مطلب نہیں تھا تم غلط سمجھی ہو وہ بس ایسے ہی بات کر رہے تھے۔"

"نہیں مہر اس کو مت ٹوکو یہ واقعی صحیح کہہ رہی ہے۔میری بھی غلطی ہے ہارون کو پوچھ لینا چاہیے تھا مجھے۔اوپر سے وہ بیمار بھی ہے۔صبح تمھیں یونی چھوڑنے جاؤں گا تو اس سے بھی مل لیں گے اوکے؟"وہ سیکنڈز کے اندر خود پہ کنٹرول کر چکا تھا۔

"صبح دیکھیں گے۔"وہ لا پروائی سے بولی تھی۔حسن اور مہر تو بس اس کو دیکھ کے رہ گئے تھے۔سفیر بھی خاموش ہو چکا تھا تھوڑی دیر بعد وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے۔سو گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔سفیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے دوبارہ ہالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔گھر تک کا سفر خاموشی سے گزرا تھا۔گھر پہنچ کر سب اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے تھے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات کے بارہ بج چکے تھے جب ہالے کچن میں اپنے لئے کافی بنا رہی تھی وہ کافی بنا کر جیسے ہی کچن سے باہر نکلی تھی کہ اس کو سامنے فروا کھڑی دکھائی دی۔

"یہ شاہی سواری اس وقت کدھر سے آرہی ہے؟"وہ اپنی زبان پہ کنٹرول نہیں رکھ پائی تھیں۔

"ویسے تو اس وقت میرا کوئی موڈ نہیں کسی جوابی حملے کا لیکن میرے منہ لگے بنا آپ کو بھلا نیند کہاں آئے گی تو میں آپ کو بتا ہی دیتی ہوں کہ یہ شاہی سواری آپ کے ولی عہد شہزادہ سفیر کے ساتھ کھانا کھانے گئی تھی اور تھوڑی دیر پہلے ہی لوٹی ہے " اس کی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک تھی اس کے لہجے کا مان۔ہاں یہی مان اس وقت فروا کو ٹھٹکا تھا۔

"بات سنو لڑکی سفیر بھائی بولا کرو تم۔نو سال بڑا ہے وہ تم سے اب کوئی بچی نہیں ہو تم جو اس کو نام سے پکارتی ہو۔"

"اچھا تو یہ بات ہے پھر تو میں آپ کو بتاتی چلوں کہ نہ ہی میرا دین اور نہ میرے ملک کا قانون ان کو میرا بھائی بناتا ہے اور رہی آپ تو سارا گھر جانتا ہے ہالے سلطان آپ کی کتنی سنتی ہے۔"وہ ان کو تپاتے ہوئے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ تین چار سال پہلے تک تو تمھیں دین اور قانون بھولا ہوا تھا اب اچانک کیسے یاد آگیا؟تب تو تم اس کو بھائی بلاتی تھی۔"

"تب میں بچی تھی معصوم سی کم عمر سی ننھی کلی۔اب یہ کام کرنے لگا ہے۔"وہ انگلی سے اپنی پیشانی پہ دستک دیتی کہہ رہی تھی۔

"اس نے مجھے غوروفکر کرنا سکھایا اور جب میں نے تحقیق کی تو مجھے علم ہوا۔۔۔"

وہ دو قدم آگے آکے ان کے کان کے پاس جھکی تھی۔

"کہ سفیر میرا بھائی نہیں ہے۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی اور ان کے قریب سے گزرتی اوپر کی طرف چلی گئی تھی۔پیچھے فروا پیر پٹختی رہ گئی تھیں۔

وہ بالکل نگین کی طرح زہر اگلتی تھی انہوں نے اعتراف کیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ اپنے گھر کے چھوٹے سے باغیچے میں گھاس پر بیٹھی تھیں۔پہلے یہ گھاس بہت گھنی تھی۔لیکن جب سے عمر نے وہ چھوٹی سی سائیکل لی تھی۔ان کے باغیچے کی گھاس اجڑ کے رہ گئی تھی۔عمر کا جب دل کرتا وہاں سے گھاس کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے توڑتا ایک شاپر میں جمع کرتا۔اس شاپر کو سائیکل پہ لٹکاتا اور سیدھا نفیسہ کے پاس پہنچ جاتا۔

"لیں اماں آج کا سودا لے آیا ہوں میں۔"وہ بالکل ساتھ والوں کے سرمد کی طرح بولتا۔جیسے سرمد اپنی ماں کو سودا لا کے دیتا تھا۔عمر بالکل اسی طرح نفیسہ کے محبوب باغیچے کی گھاس توڑ کے لاتا۔وہ ہزار دفعہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہہ چکی تھیں کہ "ان کو سودا نہیں چاہئے وہ خود جا کے لے آئیں گی "لیکن عمر نے گویا نہ سننے کی قسم کھا رکھی تھی۔اب تو تین دنوں سے وہ گھاس بھی نہیں لایا تھا۔وہ گھاس پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچ رہی تھی ان کی بچپن کی سہیلی زرینہ ان کے ساتھ ہی گھاس پہ بیٹھی تھیں۔

"نفیسہ تم پریشان مت ہو عمر ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ ان کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھتی بولی تھیں۔

"اور وہ کیس اس کا کیا کروں میں زری ادھورا چھوڑ دوں۔اس لڑکی کو انصاف کی امید دلائی ہے میں نے۔اس کے باپ سے وعدہ کر چکی ہوں میں اس کی ماں کے آنسو مجھے سونے نہیں دیتے۔اور وہ لڑکی چالیس دن تک مختلف لوگوں سے ہوس کا نشانہ بنتی رہی ہے۔صرف اس لئے کیونکہ وہ دس درندہ صفت انسان یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس لڑکی کا ہونے والا بچہ ان دس لوگوں میں سے کس کا ہو گا میں اس بچی کو کیا جواب دوں؟"

"تم کیس مت چھوڑو دیکھ لو شاید عمر کا علاج پاکستان میں ہی ہو جائے۔"

"حیدرآباد کے ایک ایک ڈاکٹر کو عمر کی رپورٹس دکھا چکی ہوں۔کوئی بھی راضی ہی نہیں ہوتا اس کے کیس میں ہاتھ ڈالنے کو۔کراچی اور اسلام آباد میں بھی محسن (دیور) بات کر چکا ہے۔لیکن بے سود۔امریکا کے ایک سرجن ہیں محسن کے دوست ہیں انہوں نے حامی بھری ہے سرجری کے لئے وہ چاہتے ہیں اگلے مہینے تک آجاؤں میں عمر کو لے کر لیکن میں کیا کروں؟ کیسے جاؤں؟عمر نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا ہے۔"وہ واقعی پریشان تھیں ان کی سیاہ آنکھوں میں تکلیف تھی۔

"تو کیا کرو گی اب تم؟کیا تم عمر کو گود لینے پہ پچھتا رہی ہو؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ نہ کرے میں کبھی عمر کے ہونے پہ پچھتاؤں بس میں خود کو بالکل بے بس سمجھ رہی ہوں۔اس وقت میں بہت مضبوط ہوں۔لیکن عمر کی بیماری مجھے توڑ رہی ہے کوئی بھی ماں اپنے بچے کی بیماری نہیں دیکھ سکتی یہ اس کے لئے سب سے مشکل چیز ہوتی ہے۔میں جب جب عمر کو دیکھتی ہوں نہ جب جب اس کو تکلیف ہوتی ہے میرا جی چاہتا ہے میں ساری دنیا اپنے بیٹے پہ قربان کر دوں۔بس کوئی اس کی یہ تکلیف دور کر دے اس کی بیماری مجھے کھائے جا رہی ہے میں کیا کروں؟"

"نفیسہ تم یہ کیس چھوڑ دو۔عمر کو لے کے امریکا چلی جاؤ۔"زری نے وہ بات کہہ دی تھی جو ابھی تک وہ خود بھی خود سے نہیں کہہ پائی تھیں۔

"اور وہ لڑکی اس کا کیا ہو گا تم جانتی تو ہو یہ کتنا ہائی پروفائل کیس ہے۔اس میں ملوث لوگ کوئی عام لوگ نہیں ہیں۔کوئی آئی جی کا بیٹا ہے۔تو کوئی میجر کا کوئی MPA کا بھتیجا ہے۔تو کوئی کسی بزنس ٹائیکون کا بھانجا۔میں غرور نہیں کر رہی لیکن یہ بتاؤ کیا کوئی اور وکیل ہے اس شہر میں جو یہ کیس لے گا؟ان دس لڑکوں نے مل کر چالیس دن تک ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی کی ہے۔اس لڑکی کے ماں باپ سے میں وعدہ کر چکی ہوں۔ان سے کہ میں یہ کیس کسی صورت نہیں چھوڑوں گی۔کیا کیا نہیں کیا ان لوگوں نے اس کیس کو ختم کرنے کے لئے اس بچی کے ماں کو معذور کر دیا۔اس کے باپ کی نوکری ختم کروا دی۔ان کی عزت دو کوڑی کی نہیں رہی اس معاشرے میں ایسے میں ان کے پاس بس ایک ہی چیز ہے ایک ہی فقرہ ہے جسکی خاطر وہ یہ سب برداشت کر رہے ہیں "انصاف "بس ایک یہی لفظ ان کی امید ہے۔میں یہ بھی چھین لوں؟ بتاؤ نہ زری میں کیا کروں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم تصویر کا ایک رخ دکھا رہی ہو مجھے دوسرا رخ میں دکھاؤں تمھیں؟"وہ عام سی صورت والی مخلص عورت رسان سے بولی تھی۔

"انہوں نے عمر کو اسکول سے نکلوا دیا۔تمہارے بینک اکاؤنٹس فریز کروادیے۔روز جب تم کورٹ جاتی ہو تو ان کے بھیجے ہوئے غنڈے تمھیں ہراساں کرتے ہیں۔آدھی رات کو تمہارے گھر کے شیشے توڑ جاتے ہیں۔جب تم بیکری سے سامان لینے کے لئے اترتی ہو تو تمہاری گاڑی کو بیچ سڑک پہ جلا دیا جاتا ہے۔کوئی بھی ڈاکٹر تمہارے بیٹے کا علاج نہیں کرتا۔وہ درد سے تڑپتا رہتا ہے لیکن کوئی ڈاکٹر اس کو ایک پین کلر دینے کو تیار نہیں۔اگلے ہفتے تک تمہارے گھر میں کھانے کا سامان بھی ختم ہو جائے گا اور تمہارے پاس اتنے پیسے نہیں ہوں گے کہ تم عمر کا علاج اور گھر کا راشن ساتھ میں مینٹین کر سکو۔" نفیسہ نےاس کی باتوں پہ کرب سے آنکھیں میچ لی تھیں۔آنسوؤں کا ایک گولہ تھا جو گلے میں اٹک گیا تھا۔

"لیکن نہیں میری دوست تم کیس مت چھوڑنا یہ ضروری ہے ان کو انصاف دلانا بہت آسان ہے۔بہت سستا۔ایک ہی قیمت ہے اس کی بس ایک قیمت۔"وہ بہت سکون سے نارمل لہجے میں بول رہی تھیں۔

"کیا بتاؤ مجھے کیا قیمت ہے؟" نفیسہ کو ایک موہوم سی امید نظر آئی تھی۔

"عمر کی موت۔۔۔بس یہی قیمت ہے اس کیس کو جیتنے کی۔"اور نفیسہ کو لگا تھا زری نے ان کے دل کو مٹھی میں لے لیا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"زری تمہاری زبان نہ مفلوج ہوئی۔یہ سب کہنے سے پہلے شرم آنی چاہیے تمھیں۔تم اتنی آسانی سے میرے عمر کے لئے ایسا لفظ کیسے استعمال کر سکتی ہو؟"

"میں پچھلے ایک مہینے سے تمھیں محبت نرمی پیار ہر انداز سے سمجھا چکی ہوں نفیسہ لیکن تم تمہاری سوئی ایک ہی جگہ اٹک گئی ہے۔کیس کا کیا ہو گا؟کیا تم نے یہ سوچا ہے عمر کا کیا ہو گا؟میں تمہاری دوست ہوں تمہارا آئینہ۔میں وہی بات کروں گی جس میں تمہارا فائدہ ہو ،تمہاری بھلائی ہو، تمہاری خوشی ہو اور یہ سب کچھ بس ایک انسان سے جڑے ہیں "عمر"۔لیکن ٹھیک ہے اگر تم پھر بھی کنویں میں کودنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔میں ساتھ کودوں گی جو بھی تمہارا فیصلہ ہے میں تمہارے ساتھ ہوں۔تم دو چیزیں ساتھ ساتھ نہیں کر سکتی کیس یا عمر میں سے کسی ایک چیز کو چننا پڑے گا۔ویسے مجھے ایک بات بتاؤ اگر عمر تمہاری سگی اولاد ہوتا کیا تم تب بھی اسی طرح سوچتی رہتیں؟یا پھر ایک منٹ کے اندر فیصلہ کرتیں؟"

زری کی باتوں پہ نفیسہ نے زخمی نظروں سے اس کو دیکھا تھا ان کی آنکھوں میں درد تھا۔بے بسی تھی۔کیا تھا جو اس وقت اس مضبوط عورت کی آنکھوں میں نہیں تھا۔

"میں یہ کیس نہیں چھوڑ سکتی میں پاکستان کے ایک ایک شہر میں جاؤں گی ایک ایک ہسپتال میں عمر کی رپورٹس لے کر جاؤں گی کوئی تو ایسا ڈاکٹر ہو گا جو میرے عمر کا علاج کرے گا کوئی تو ہو گا جس کو اپنے فرض سے محبت ہو گی۔میں ہار نہیں مانوں گی۔عمر میری کمزوری نہیں ہے وہ طاقت ہے میری۔اور ایک بات اور اگر عمر کی جگہ میری سگی اولاد ہوتی تب بھی میرے لئے فیصلہ لینا اتنا ہی مشکل ہوتا جتنا اب ہے کیوں کہ جس پیشے سے میں منسلک ہوں وہ بہت مقدس ہے۔اس کا تقدس میرے لئے ہر چیز سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زیادہ اہم ہے۔"وہ یہ کہتی عمر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھیں جبکہ زری وہیں اسی آدھی اجڑی گھاس پہ بیٹھی رہ گئی تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اگلی صبح بہت ہی گرم طلوع ہوئی تھی۔سورج تو جیسے اپنے تمام حساب بے باک کرنے کو تھا۔ہالے اپنے کمرے میں کھڑی بال برش کر رہی تھی۔اس نے سفید لمبی قمیض کے ساتھ سفید ہی ٹراوزر پہن رکھا تھا۔جبکہ سبز دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔سیاہ آنکھوں میں ہلکا سا کاجل لگا کے پنک لپ ٹنٹ لگا کے وہ یونی جانے کو تیار تھی۔جب ملازمہ نے اس کو دادا کا پیغام دیا وہ اپنی سٹڈی میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔ہالے نے سر ہلا کے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا اور خود پہ ایک آخری نظر ڈالتی مطمئن سی سٹڈی کی جانب بڑھ گئی تھی۔دادا جان کی سٹڈی ہمیشہ کی طرح نفاست سے سیٹ تھی۔تینوں دیواروں پہ کتابوں کے بڑے بڑے ریکس تھے نہ جانے کہاں کہاں سے یہ کتابیں انہوں نے جمع کی تھیں۔ان میں سے ایک چوتھائی حصہ ہالے اور سفیر کا دیا ہوا تحفہ تھیں۔

"السلام علیکم دادا جان۔"اس نے سلام میں پہل کی تھی۔

"وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ؟"

"ٹھیک ہوں آپ بتائیں۔"وہ اب بھی دروازے پہ ہی کھڑی تھی۔

"میں تمھیں دیکھ کے ٹھیک ہو گیا۔"ان کے لہجے میں محبت تھی۔خالص محبت۔ہالے کو اپنے رویے پہ بے اختیار شرمندگی ہوئی تھی لیکن ڈھیٹ بنی کھڑی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے پاس آ کے بیٹھو گی نہیں؟"

"مجھے کچھ کام ہے دادا لیٹ ہو رہی ہوں۔"

"مجھ سے زیادہ ضروری ہو گئے ہیں اب تمہارے کام؟"

"نہیں آپ سے زیادہ ضروری کوئی نہیں۔"اس نے سچ بولا تھا۔

"پھر یہ تل تل کیوں مار رہی ہو مجھے؟کس بات کی سزا دے رہی ہو؟"

"میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی دادا۔آپ سے یہ دوری میرے لئے بھی سزا سے کم نہیں لیکن آگے جا کے جو اذیت ملے گی اس کے مقابلے میں یہ سزا بہت کم ہے۔"

"کیسی سزا میری ذات سے بھلا کبھی تمھیں کوئی اذیت مل سکتی ہے؟ایسا کیا ہے ہالے جس نے تمہارے ذہن میں یہ خناس بھر دیا ہے۔تم مجھ سے کھل کے بات کرو۔کیا وجہ ہے ایسی کیا بات ہے؟ جو تم مجھے نہیں بتا رہی ہو کیوں مجھے چپ کی موت مار رہی ہو؟"

"آپ سے میری دو دن کی بےرخی نہیں برداشت ہو رہی اور بجو ان کے بارے میں کبھی سوچا ہے؟جن کو اتنے سالوں سے چپ کی مار مارے جا رہے ہیں آپ؟ یہ تو ان کا ظرف ہے کہ کبھی اف تک نہیں کیا انہوں نے۔آج آپ کو اندازہ ہوا ان کی تکلیف کا؟آپ اپنی بیٹی کے خون کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں دادا جان؟اور اگر آپ ان کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں تو کل میرے ساتھ بھی کریں گے اس سے بہتر ہے ہم دونوں ابھی سے فاصلے رکھ لیں کیوں کہ آپ کا تو نہیں پتہ بعد میں مجھے بہت تکلیف ہو گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اس کی وجہ سے میرے ساتھ اس طرح کا رویہ رکھے ہوئے تھیں؟تم اس کی وجہ سے مجھ سے فاصلہ رکھ رہی تھی اس نے تمھیں مجھ سے دور کیا؟میں دو دن سے تمہارے منہ سے ایک لفظ سننے کو بے تاب ہوں۔سوچ سوچ کے میرا ذہن مفلوج ہوا جا رہا ہے کہ ایسا بھی کیا ہو گیا کہ تم نے مجھ سے بات تک کرنی چھوڑ دی ہے۔اور وجہ وہ مہرماہ وہاج ہے؟"ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

ہالے نے افسوس سے ان کو دیکھا تھا۔

"وہ صرف مہر ماہ وہاج نہیں مہر ماہ نگین بھی ہے دادا جان۔کبھی تو یہ وہاج نام کا ٹھپہ اس کے نام سے ہٹا کے دیکھیں وہ آپ کی نگین کا خون ہے۔اس کا حق ہے آپ کی محبت پہ۔کیوں کسی کا حق مار رہے ہیں آپ؟ایک بار بس ایک بار ان کے سر پہ ہاتھ رکھ دیں وہ آپ کو مایوس کبھی نہیں کریں گی۔وہ وہاج نہیں بنیں گی۔"وہ اب ان کے پاس رکھی کرسی پہ آ کے بیٹھ گئی تھی۔

چند لمحوں تک وہ کچھ بول نہیں سکے۔اور جب بولے تو ان کا لہجہ ایک ہارے ہوئے انسان جیسا تھا۔

"میں اس کو جب بھی دیکھتا ہوں مجھے وہ نگین یاد آتی ہے۔جس کو میں نے وہاج کی مار کی وجہ سے ہسپتال کے بستر پہ دیکھا تھا۔اس کے بازوؤں پہ نیل تھے۔ہالے اس کے ہاتھ اتنے کھردرے تھے جیسے کسی مزدور کا ہاتھ ہو۔اس کی آنکھیں پتہ ہے اس کی آنکھوں میں کتنا کرب تھا۔وہ بالکل سرخ تھیں۔جیسے پتہ نہیں کتنی راتوں سے سوئی نہ ہوں۔"ان کی آواز کانپی تھی۔ان کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں لیکن آج شاید وہ بولنا چاہتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس کی گردن پہ جلنے کا داغ تھا۔اس کا پورا منہ سوجا ہوا تھا۔میں نے شاید پہلی بار اس کو اتنے غور سے دیکھا تھا وہ چہرہ۔نگین کی وہ حالت میری آنکھوں میں حفظ ہو چکی ہے۔میں اتنے سالوں میں ایک بار بھی اس چہرے کو بھول نہیں پایا وہ مر گئی۔میں اس کا آخری دیدار بھی نہیں کر سکا۔کیا تم میری اذیت سمجھتی ہو؟"انہوں نے دانت پہ دانت جما کے خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا۔ان کی آنکھوں میں بے پناہ اذیت تھی۔

"دادا جان ان سب میں آپی کا کیا قصور؟"وہ ان کو اس حالت میں نہیں دیکھ پا رہی تھی لیکن اگر آج چپ رہتی تو شاید پھر کبھی نہ بول پاتی۔

"میرا کیا قصور ہے اگر مجھے اس پہ پیار نہیں آتا؟میرا کیا قصور ہےاگر تمھیں دیکھ کے میری روح تک سرشار ہو جاتی ہے۔اور جب جب اس کو دیکھتا ہوں میرا خون کھولتا ہے مجھے لگتا ہے کسی نے میرے دل پہ پیر رکھ دیا ہو۔مجھے کبھی اس سے نگین کی خوشبو نہیں آئی وہ میرے لئے کچھ نہیں ہے۔سوائے ایک اذیت کے۔میں اس کو کیوں دیکھوں؟ جب میں نگین کو آخری بار نہیں دیکھ سکاتو اس کی اولاد کو کیوں دیکھوں ؟ہالے ایک دکھ مجھے نگین کی جدائی نے دیا ہے۔دوسرا اگر تم دینا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے یوسف سلطان حاضر ہے۔بتاؤ کیا سزا ہے میری تم سے محبت کرنے کی بولو نہ ہالے ایک ہی بار مار دو مجھے؟"

وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور یوسف سلطان کے سینے سے لگ گئی تھی۔اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔وہ اپنے دادا کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔اگر مہر کے نصیب میں اس کے نانا کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شفقت اور محبت تھی تو وہ اس کو مل جائے گی۔لیکن وہ اب اپنے دادا جان کو کوئی دکھ نہیں دے گی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔

"آئی ایم سوری داداجان۔مجھے آپ سے ایسا رویہ نہیں رکھنا چاہئے تھا۔آئی لو یو۔ میں دوبارہ کبھی ایسا کچھ نہیں کروں گی۔میں کبھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی۔آپ کو کبھی ہرٹ نہیں کروں گی۔"وہ روتے ہوئے دادا جان کے سینے سے لگی کہے جا رہی تھی۔

دادا جان نے چند لمحے اس کو محسوس کیا تھا۔ایک سکون تھا جو انہوں نے اپنی رگوں میں اترتا محسوس کیا تھا۔

"بس میرا بیٹا اب بس کر دو اتنا مت رو۔ہالے بیٹا بس۔"چند لمحے بعد وہ اس کے سر کو چومتے محبت سے کہہ رہے تھے لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔"ارے نہیں۔ذرا دیکھو تو تمہارا میک اپ خراب ہو گیا ہے"۔انہوں نے اپنا آخری حربہ آزمایا تھا۔

"اللہ اللہ کیا واقعی۔"اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔"اف آپ نے ایمو شنل کر دیا۔میں اس کو فکس کرنے جا رہی ہوں۔کیا زیادہ ہی پھیل گیا ہے کاجل؟"اس نے جاتے جاتے مڑ کے دیکھا تھا۔

"نہیں اتنا بھی نہیں تم تو ہر حال میں حسین ہو بالکل نگین کی طرح۔"ہالے نے بس مسکرا کے ان کو دیکھا تھا اور دروازہ کھول کے باہر نکل گئی لیکن سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر بری طرح ٹھٹکی تھی۔

"بجو آپ آپ کب آئیں یہاں؟ "وہ اپنی حیرت چھپاتی بہ مشکل بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نرگس (**ملازمہ**)نے کہا تھا ابانے کہا ہے میں کافی لے کر سٹڈی کے دروازے پہ کھڑی رہوں۔جب تک تم اور ابا اندر ہو۔جب تم جاؤ گی تب وہ مجھے اندر بلا لیں گے۔ہالے انہوں نے نہیں بلایا یار۔"اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔پپوٹے سوجے ہوئے تھے۔ٹرے میں رکھے کافی کے مگ اپنی بے قدری پہ ماتم کناں تھے۔

"آپ نے کچھ سنا ہے**(کیا اس کو یہ پوچھنے کی ضرورت تھی؟)**"

"مجھے اسی لئے تو بلایا گیا تھا ہالے وہ چاہتے ہی یہی تھے کہ میں سب کچھ سنوں۔انہوں نے مجھے اس لئے بلایا تھا تاکہ مجھے یاد دلا سکیں کہ میں کس کی اولاد ہوں۔میرا خون کون سا ہے۔میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے ابا کی محبوب اولاد کو تکلیف دی تھی۔میرا یہ گناہ نہیں معاف ہو سکتا۔چاہے میں نمازیں پڑھوں، تہجد ادا کروں ،یا زم زم سے دھل کے آجاؤں ،میرا خون نہیں بدل سکتا۔۔۔میں۔۔۔میں نہ جانے کس گمان میں جی رہی تھی کہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔لیکن ہالے کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔آج مجھے یقین ہو گیا ہے۔میں ہمیشہ باپ کی محبت کے لئے ترسوں گی۔میں کبھی ابا کی محبت نہیں حاصل کر سکوں گی۔پتہ ہے کیوں؟کیوں کہ یہ میرے" **بخت**" میں نہیں ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے میں نہیں لڑ سکتی۔"اس کے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔ہالے کے پاس کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا۔وہ اس سب کو فکس کرنا چاہ رہی تھی۔لیکن یہ مسئلہ تو مزید بگڑ گیا تھا۔

"وہ ابھی آپ کو بلا لیں گے آپ کو غلط لگتا ہے کہ انہوں نے آپ کو یہ سب سننے کو بلایا تھا۔"اس نے تسلی دینی چاہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے ان مگز میں دیکھو کیا ہے۔"اس نے ایک بے تکا سوال کیا تھا۔

"کافی ہے بجو میں دیکھ چکی ہوں۔"

"بلیک کافی ہے یہ۔اور ابا کواس سے سخت چڑ ہے۔وہ مجھے کبھی نہیں بلائیں گے ہالے۔کبھی نہیں۔کم از کم اس زندگی میں تو کبھی نہیں۔"وہ دکھ سے کہتی ٹرے اسی طرح اٹھائے جانے کو مڑ گئی تھی۔پیچھے ہالے نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا۔سب اس کی وجہ سے ہوا تھا۔پچھتاوا بہت شدید تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے چہرے کو مختلف زاویوں سے دیکھ رہی تھیں۔کبھی چہرہ دائیں موڑتیں تو کبھی بائیں کبھی چہرے کو اوپر اٹھا کر اپنی گردن پہ ہاتھ کو ہاتھ سے چھوتیں تو کبھی آنکھ کے نیچے پڑنے والے حلقوں کوانگلیوں کے پوروں سے محسوس کرتیں۔ان کی یہ کاروائی پچھلے آدھے گھنٹے سے جاری تھی۔شمس سامنے صوفے پہ کسی فائل کو دیکھتے ہوئے بیٹھے کئی بار ان کو بھی دیکھ چکے تھے اب ان کی صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔

"فروا بس بھی کر دو آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے تمھیں یہاں بیٹھے ہوئے۔ایسا بھی کیا نیا ہے تمہارے چہرے میں جس کو تم دیکھے ہی جا رہی ہو۔"

"مجھے لگ رہا ہے میرے حلقے بڑھتے جا رہے ہیں اور یہ ٹھوڑی کو دیکھو غور سے یہاں سے سکن لٹکنے لگ گئی ہے دیکھو ذرا۔۔" وہ اب ان کی طرف گھوم گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے تو ایسا کچھ نہیں لگ رہا۔تمھیں تو خوامخواہ کا وہم ہوتا رہتا ہے۔پچھلے مہینے ہی تو سرجری کروائی تھی تم نے۔اب یہ نیا شوشا..."وہ سخت بیزار نظر آتے تھے۔

"مجھے پتہ ہے تمھیں جو تکلیف اٹھ رہی ہے لیکن تم فکر مت کرو تم سے پیسے نہیں لوں گی میں میرا بیٹا آ گیا ہے۔اب تم اپنے باپ اور بھائی کی خیرات اپنے پاس رکھو۔"و وہ اب دوبارہ آئینے کی طرف متوجہ ہو چکی تھیں۔

"جسے تم خیرات کہہ رہی ہو۔وہ میرے خون پسینے کی کمائی ہے۔وہ میں کماتا ہوں۔میرا بیٹا کماتا ہے۔نہ میں بھائی سے مانگ کر کھاتا ہوں نہ بابا سے۔دن رات گدھوں کی طرح کام کرتا ہوں میں۔اور اسی کام کی وجہ سے تم یہ ہر آئے دن سرجری اور پتہ نہیں کون کون سے ٹریٹمنٹ کروا رہی ہوتی ہو۔"

"اچھا اتنے ہی قابل ہو تو آج تک کیوں نہیں ملا تمھیں پاور آف اٹارنی؟وہ تو آج تک بھائی صاحب کے پاس ہے۔ایک چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے تمھیں کیوں اجازت لینی پڑتی ہے؟کیا تم اپنی مرضی سے کمپنی کا گارڈ بھی بدل سکتے ہو؟تمھیں تو اس کے لئے بھی بھائی صاحب کی اجازت درکار ہو گی کیوں؟ صحیح کہا ناں؟" وہ اندر تک جھلسا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔

"اگر تمھیں یاد ہو تو کچھ عرصہ قبل بابا نے پاور آف اٹارنی مجھے دے دیا تھا۔"انہوں نے اپنا دفاع کیا تھا۔

"اچھا ایسا ہوا تھا کیا؟" وہ سوچنے کی اداکاری کرنے لگیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوہ ہاں۔۔یاد آگیا مجھے۔بالکل تمھیں یہ پاور ملی تھی لیکن دو مہینے بعد ہی بابا نے تمھیں ذلیل کر کے یہ پاور پھر سے تمہارے بھائی کو دے دی تھی۔اور میں بتاؤں کیوں؟کیونکہ تمہاری ایک غلط ڈیل کی وجہ سے کمپنی کو کروڑوں کا نقصان ہوا تھا۔بابا تو تمھیں کمپنی میں گھسنے بھی نہیں دینا چاہتے تھے اور تب کس نے بچایا تمھیں ؟کس نے بچائی تمہاری ساکھ؟میں نے،میرے اس عظیم دماغ نے، میری عقل نے بچایا تمھیں۔میں نے وہ ساری بات میرے بیٹے کے سر ڈال دی تھی اور وہ یہ ماننے پہ مجبور ہوگیا کہ یہ اس نے کیا ہے۔اس نے بابا کے سامنے قبول کیا کہ یہ اسکی غلطی تھی اور سفیر کو تو یوسف سلطان کا قتل بھی معاف ہے۔میں نے اور میرے بیٹے نے بچایا ہے تمھیں۔"وہ اپنے سینے پہ انگلی سے دستک دیتی کہہ رہی تھیں۔

"اس لئے اب تم اپنی قابلیت کے قصے مجھے تو مت ہی سناؤ شمس سلطان۔"وہ نخوت سے کہتی رخ موڑ گئی تھیں۔جبکہ شمس چند لمحے بے بسی اور خفت سے ان کو دیکھتے رہے۔اور پھر سر جھٹک کر ایک بار پھر اسی فائل کی ورق گردانی میں مصروف ہو چکے تھے۔ان کی آنکھیں فائل پہ جمی تھیں لیکن دماغ وہ کہاں تھا؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ کئی گھنٹوں سے ایک غیر مرئی نکتے پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا۔جب سے ہالے گئی تھی اس کو کسی پل چین نہیں تھا۔سوچ سوچ کے اس کا دماغ پھٹ رہا تھا وہ کس طرح اس کے بغیر رہے گا؟کل تک ہالے دنیا تھی۔آج وہ ایک سراب بن گئی تھی۔جس کے پیچھے ہارون نے اپنی زندگی لگا دی دی تھی۔اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی زندگی تو ہالے سے شروع ہوتی تھی اور ہالے پہ ختم ہوتی تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔کیا کرے سارے پلانز تو ہالے کے ساتھ بنتے تھے۔دن اس کے ساتھ طلوع ہو کے اسی کے ساتھ غروب ہوتا تھا۔یکدم ساری زندگی جیسے رک سی گئی تھی۔اس کے پاس کرنے کو کوئی کام تھا نہ جانے کو کوئی جگہ۔کیا واقعی اس نے خود کو ویسٹ کر دیا تھا؟کیا اس نے ہالے کے علاوہ دنیا میں کچھ اور دیکھا ہی نہیں تھا؟ اور اگر ایسا نہیں تھا تو اس کو چین کیوں نہیں آ رہا تھا۔جو آئینہ اس نے کل دیکھا تھا۔اس میں نظر آنے والے اپنے عکس سے وہ نظریں چرا رہا تھا۔وہ اپنی سوچوں میں غرق تھا۔جب شاہد کمرے کا دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر آ گئے۔اور آ کے اس کے پاس بیٹھ گئے۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟"

"ٹھیک ہوں پپا "وہ بدقت بول پایا۔

"باہر چلیں کہیں تم میں نوال ایک فیملی کی طرح؟"وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"دل نہیں چاہ رہا" وہ بے دلی سے بولا تھا۔

"ہالے سے ملنے چلے جاؤ یا اس کو یہاں بلا لو۔"

"میں فی الحال اس کا سامنا نہیں کر سکتا۔اتنی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔ہاں میں کل جو فیصلہ کر چکا ہوں اس پہ قائم رہوں گا۔لیکن مجھے ڈر ہے کہ اس کے سامنے میں اپنا ضبط کھو دوں گا۔ابھی مجھے اپنی ذات

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہ بہت کام کرنا ہے۔میں نے وقار رکھ تو لیا ہے۔لیکن میری تکلیف ابھی شروع ہوئی ہے۔کچھ وقت لگے گا مجھے خود کو سنبھالنے میں۔"

"کل تو تم کچھ اور کہہ رہے تھے۔"

"پپا میری بیماری بڑی ہے۔اس کا علاج وقت مانگے گا۔یہ بچپن سے میرے وجود کو کھوکھلا کر رہی ہے۔میری زندگی سے سارے رنگ چوس لئے ہیں اس نے۔میرا سب کچھ صرف ایک وجود سے جوڑ دیا ہے۔وہ چاہے تو ہنسوں۔وہ کہے تو روؤں۔بھیک مانگتے مانگتے مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں نے کب خود کو کھو دیا۔کب اپنی عزت کرنی چھوڑ دی۔کب اپنی خوشی کو کسی سے منسوب کر لیا۔کچھ نہیں پتہ مجھے یہ میرا ڈارک فیز ہے۔مجھے اس سے نکلنا ہے۔کیسے؟ میں نہیں جانتا۔ہالے کو میرا روگ نہیں بننا پپا۔اس کو محبت ہی رہنا ہو گا۔وہ میرے لئے نہیں بنی۔وہ میری نہیں ہو سکتی۔یہ بات میرے دل کو کھا رہی ہے۔میرے پاس تو بس وہی تھی۔میں اس کے علاوہ کیا کروں؟ کیا سوچوں؟میں سمجھ نہیں پا رہا اتنے سال اس کو اپنا سمجھ کر جیتا رہا ہوں۔ایک دن میں کیسے بھلاؤں۔"وہ اپنی کنپٹی کو سہلاتا کرب سے کہہ رہا تھا۔

"ہارون مت دو اتنی بڑی قربانی۔۔جب برداشت نہیں ہو رہا تم سے۔ایک دو دن کی بات نہیں ہے۔یہ ساری زندگی کا سوال ہے۔تم اس کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتے۔اور اب تم اتنا بڑا فیصلہ کر رہے ہو۔کیوں خود پہ ظلم کرتے ہو تم؟ نہیں ہو اتنے مضبوط۔مت آزماؤ خود کو ہارون۔نہیں لو اپنے صبر کا امتحان۔تم اس کو نہیں بھول سکتے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر میری جگہ رستم ہوتا تو کیا آپ اس کو بھی یہی کہتے؟"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کر رہا تھا۔

یہ سوال نہیں خنجر تھا۔جو اس وقت شاہد حسین کے سینے کو چیر گیا تھا۔آج اتنے سالوں بعد پہلی دفعہ ہارون نے اپنی زبان سے رستم کا نام لیا تھا۔وہ دونوں بیٹے ان کے دو بازو تھے۔آج انہوں نے ایک بازو کے کٹنے کی تکلیف ایک بار پھر محسوس کی تھی۔وہ بغیر کچھ کہے جانے کو اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔وہ ابھی دروازے کی چوکھٹ پہ تھے۔جب ان کو ہارون کی آواز نے روک لیا۔

"آئی ایم سوری پپا آئی ایم سوری فار ایوری تھنگ۔"کیا نہیں تھا اس آواز میں دکھ ،شرمندگی ،پچھتاوا۔وہ مڑے نہیں اور چودہ سال بعد آج ہارون نے اس بارے میں بات کی تھی۔جس بارے میں بات کرنے سے وہ اس لئے ڈرتا تھا کہ کہیں اس کے پیارے اس سے ناراض ہو کر اس کو غلط سمجھ کر اس کو چھوڑ نہ دیں۔لیکن آج وہ خوف نہیں تھا۔کیا وہ واقعی ٹھیک ہونا چاہتا تھا؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سفیر کو اسلام آباد سے آئے دس دن ہو گئے تھے۔وہ صبح میں آفس چلا جاتا۔ اس کی واپسی دیر سے ہی ہوتی۔ان دنوں وہ ہالے کے ساتھ بھی وقت نہیں گزار پا رہا تھا۔کام کا بوجھ اس کو ہلکان کیے دے رہا تھا۔لیکن وہ پھر بھی دن میں چند منٹ کے لئے اس کو کال کر لیتا تھا۔ہالے بھی ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی جا رہی کیونکہ ہارون نے فی الحال یونیورسٹی نہ جانے کی قسم کھا رکھی تھی۔اس دن کے بعد ہالے اس سے ملنے بھی نہیں گئی تھی۔دونوں ایک دوسرے سے کتراتے پھر رہے تھے۔ایک ان دیکھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سی دیوار تھی جو ان دونوں کے درمیان حائل تھی۔لیکن ہالے نے سوچ لیا تھا آج وہ اس کو لے کر کسی اچھی جگہ کھانا کھانے جائے گی۔اس لیے اس نے ہارون کو کال کرنے کا ارادہ کیا۔اس کی چھٹی ہونے میں ابھی پندرہ منٹ تھے۔کال جا رہی تھی۔ہارون اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کتاب دیکھ رہا تھا کیونکہ کتاب میں لکھا ایک بھی لفظ اس کی یادداشت کا حصہ نہیں بن رہا تھا۔اس کا دماغ کہیں دور ہی تھا۔جب اس نے سکرین پہ ہالے کا نام چمکتے دیکھا۔وہ چند لمحے سانس روکے پلکیں جھپکائے ساکت سا سکرین کو دیکھے گیا۔چند لمحے مزید سرکے موبائل بج بج کر بند ہو چکا تھا۔کال کٹ چکی تھی۔اس نے جھپٹ کے موبائل کو اٹھایا تھا۔اس نے کیوں نہیں اٹھائی کال۔افف کیا وہ دوبارہ کال کرے گی۔اور اگر نہیں کی تو؟اتنے میں موبائل ایک بار پھر تھرتھرایا تھا۔ہارون نے ایک سیکنڈ ضائع کئے بغیر کال پک کی تھی۔

"ہیلو ہاری کیسے ہو۔"فون سپیکر میں اس کی چہکتی ہوئی سی آواز سنائی دی تھی۔ہارون نے سکون سے آنکھیں موند لی تھیں۔کتنے دنوں بعد یہ مہربان آواز سنی تھی دل پہ جیسے ٹھنڈی سی پھوار پڑی تھی۔

"ہاری آواز آ رہی ہے؟ تم سن رہے ہو کچھ بولو بھی۔"

"ہاں میں سن رہا ہوں" اس کے حلق سے پھنسی پھنسی سی آواز نکلی تھی۔

"میں یونی میں ہوں تم آ سکتے ہو مجھے پک کرنے؟"

ہارون نے سر بالکنی کی گرل کے ساتھ سر ٹکا رکھا تھا۔آنکھیں ہنوز موند رکھی تھیں۔شاید وہ اس آواز کو مکمل یکسوئی کے ساتھ سننا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہارون کچھ بولو گے بھی؟میں کچھ پوچھ رہی ہوں جواب تو دو؟"وہ اب ذرا بلند آواز میں بولی تھی۔

"دس منٹ تک آ رہا ہوں میں۔"وہ اسی طرح آنکھیں موندے ہلکا سا بڑبڑ آیا تھا۔اور ساتھ ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔ہاں وہ ٹھیک ہونا چاہتا تھا۔لیکن کوئی بھی مرض ہاتھ سے کھینچ کر ناخنوں سے نوچ کر نہیں نکالا جا سکتا ہر علاج وقت مانگتا ہے۔روزانہ کا ڈوز مانگتا ہے۔کسی بھی بیماری کو ایک دن میں نہیں نکالا جا سکتا۔اور اس بیماری سے منہ موڑ کر تو ہرگز نہیں۔اگر اس کو ٹھیک ہونا تھا تو اسے اپنی بیماری کو سامنے بٹھانا تھا۔اس کو کہنا تھا کہ وہ اب اس کو مزید ہانٹ نہیں کر سکتی۔اب مزید اس کو جھکا نہیں سکتی۔اب اس کو ختم ہونا ہو گا۔کیونکہ اب اس کا جسم اس بیماری سے تنگ آگیا ہے۔اس کے جسم کو سکون چاہئے، آزادی چاہئے ، اور یہ حق ہے اس کا۔وہ ہالے سے ملے گا کیوں کہ بیماری ہالے نہیں ہے بیماری اس کے دماغ میں ہے ہالے تو دل ہے۔

☆---☆---☆

یہ سلطان منزل کے لاؤنج کا منظر تھا۔جہاں حسینہ بیگم سنگل صوفے پہ بیٹھی تھیں۔اور مہرماہ ان کے قدموں میں بیٹھی تھی۔وہ اس کے سر میں تیل سے مالش کر رہی تھیں۔ساتھ ہی ہالے کو غائبانہ صلواتیں سنا رہی تھیں۔

"نہ تم مجھے یہ بتا دو بس کہ کونسی لڑکیاں آئے روز باہر کا کھانا کھاتی ہیں جو میری اس نالائق اولاد کو گھر میں چین ہی نہیں آتا۔کیسے کیسے کھانے بناتی ہوں میں لیکن مجال ہے جو یہ لڑکی گھر کا کھانا چکھ بھی لے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ماما اس کو پسند ہے آپ کیوں بلا وجہ اس کے پیچھے لگی رہتی ہیں۔کھانے دیں نہ اس کو جو دل کرتا ہے۔"

"موٹی ہوتی جا رہی ہے وہ دیکھا ہے تم نے اس کو کبھی غور سے۔ارے گھر کا کھانا اپنی نگرانی میں بنواتی ہوں میں۔اور یہ ہوٹلوں کا کھانا ایک تو اتنا آئلی اوپر سے پتہ نہیں سبزی اور گوشت دھو کر بھی استعمال کرتے ہیں یا نہیں۔"وہ سخت خفا تھیں۔

"ماما آپ ٹینشن کیوں لیتی ہیں۔وہ ہالے ہے کم از کم وہ اس معملے میں وہ بیسٹ ہے آپ سبزی اور گوشت نہ دھلنے کی بات کرتی ہیں لیکن اگر کھانے میں نمک کا ایک دانہ یا پھر ذرا سی بھی مرچ کم یا زیادہ ہو اس سے نہیں بچ سکتا۔کیا پچھلا ہفتہ بھول گئی ہیں آپ؟جب نرگس نے چکن دھوئے بغیر وائٹ کڑاہی بنائی تھی اور پھر ایک نوالہ لیتے ہی ہالے نے کہہ دیا تھا چکن صحیح دھلا نہیں ہے اور وہی ہوا نرگس نے واقعی نہیں دھویا تھا ماما وہ کھانے کے معیار پہ سمجھوتہ نہیں کر سکتی لکھوا لیں۔"مہر نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔

"کہتی تو ٹھیک ہو۔بڑی ہی کائیاں ہے کل مجھے کہتی ہے کہ آپ سے ساری دنیا کے کھانے بنوا لو لیکن آپ روٹی نہیں بنا سکتیں۔آپ اس کے کنارے کچے اور موٹے کر دیتی ہیں۔"

"اچھا پھر کیا کہا آپ نے۔"مہر دلچسپی سے پوچھا تھا۔

"کیا کہنا تھا میں نے اٹھایا جوتا اور بھاگ گئی کمبخت۔ویسے ایک بات ہے کہتی تو وہ بھی ٹھیک ہے۔میری پھپھو مرحوم بھی جب ابا سے ملنے گاؤں سے شہر آتی تھیں۔تو اگر کبھی بھی میں ان کے لئے روٹی بناتی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ فورا سمجھ جاتیں اور کہتی تھیں" حسینہ اللہ دشمن کو بھی تیرے ہاتھ کی بنی روٹی نہ کھلائے "وہ مہر کے کان کے پاس جھکی سرگوشی نما آواز میں کہہ رہی تھیں۔

"کچھ بھی ہو مجھے تو آپ کے ہاتھ کی روٹی بہت پسند ہے۔"مہرماہ محبت سے کہہ رہی تھی۔

"بھلا کوئی تمہارے جیسا ہو سکتا ہے کیا؟ تم تو جان ہو میری اچھا یہ بتاؤ یہ ہارون بھی اس کے ساتھ گیا ہے نہ؟"

"جی ماما مجھے تو یہی کہہ رہی تھی کہ ہارون اس کو پک کرے گا پھر واپسی پہ ڈراپ بھی کر دے گا۔"

"آج آ لینے دو اس کو یہ ہارون والا قصہ بھی ذرا ختم کروں۔اب تو شاہد نے باقاعدہ رشتہ ڈالا ہے۔اب کیا اچھا لگتا ہے دونوں کا ساتھ گھومنا پھرنا آج شام نوال کو چائے پہ بلا رکھا ہے میں نے اسی سلسلے میں۔ اور یہ بی بی اب تک اس کے ساتھ سڑکیں ناپ رہی ہیں پاگل کر دے گی مجھے یہ لڑکی کسی کی نہیں سنتی۔"حسینہ آج سخت غصے میں تھیں۔

"واہ بھابی واہ۔بڑی بیٹی کی تو ابھی بات بھی پکی نہیں ہوئی اور چھوٹی کے سسرالیوں کو بلا لیا آپ کے بھی اپنے ہی اصول ہیں "فروا نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اپنی زبان کے جوہر دکھائے تھے۔

"مہر تم جاؤ بیٹا اپنے کمرے میں۔ہالے کو کال کر کے گھر آنے کا بولو۔"انہوں نے فروا کی بات کا جواب دیے بغیر نرمی سے مہر ماہ سے کہا تھا۔وہ خود بھی اس سارے منظر میں خود کو مس فٹ محسوس کر رہی تھی۔تب ہی جلدی جلدی اٹھ کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فروا تمھیں آج تک یہ نہیں پتہ چلا کہ کون سی بات بچوں کے سامنے کرنی ہے اور کون سی نہیں۔رہی بات رشتے کی تو شاہد اور نوال دو بار مجھ سے اور معراج سے ہالے کی بابت بات کر چکے ہیں۔اور رہی بات مہر کی تو اس کے لئے میری کزن کے بیٹے اکرام کا پروپوزل آیا ہے۔دو مہینے ہوئے ہیں جرمنی سے واپس آیا ہے۔کل ہی بات کی ہے رضیہ نے مجھ سے۔بابا اور معراج سے بات کر کے اسی ہفتے بلا لوں گی ان کو بھی۔تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔"وہ بظاہر مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں لیکن فروا کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟مہر کے لئے آپ سفیر کے علاوہ کسی اور کا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں؟مہر میری بہو بنے گی یہ تو طے ہے بچپن سے آپ ابھی منع کریں رضیہ آپا کو یہ رشتہ نہیں ہو سکتا۔"

"اچھا مہر تمہاری بہو بنے گی؟اور یہ کس نے طے کیا؟"

"میں آپ سے بات کرنے والی تھی بھابی میں بس سفیر کے سیٹل ہونے کے انتظار میں تھی۔"

"سفیر کو اپنے دادا کا بزنس سنبھالتے ہوئے چھ سال ہوگئے ہیں فروا اب تک وہ سیٹل نہیں ہوا؟تیس سال کا ہوگیا ہے وہ،ان تیس سالوں میں تم نے ایک بار بھی سفیر کے لئے مہر کا ہاتھ مانگا ہے؟تمھیں لگتا ہے میری مہر کوئی گری پڑی ہے۔جس کو میں تمہارے بیٹے کے انتظار میں بٹھا دوں؟میری بیٹی اٹھائیس سال کی ہونے والی ہے اور کتنا انتظار کروں میں؟میں نے فیصلہ کر لیا ہے مہر کی شادی اکرام سے ہوگی بس۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"صرف دو دن کا وقت دے دیں مجھے۔اتنا تو کر ہی سکتی ہیں آپ۔کیا سفیر صرف میرا بیٹا ہے آپ کا کچھ نہیں لگتا؟آپ بھول گئی ہیں شاید مجھے ممی کہنے سے پہلے اس نے آپ کو امی بلایا تھا۔آپ یہ کریں گی اس کے ساتھ؟ہاں ٹھیک ہے میں نے وقت ضائع کیا ہے۔لیکن بس دو دن اور سفیر کی خاطر اتنا تو کر سکتی۔"

"سفیر مجھے اپنی اولاد کی طرح عزیز ہے فروا لیکن آج تک اس نے کبھی مہر کے لئے انٹرسٹ شو نہیں کیا۔کم از کم مجھے کبھی ایسا نہیں لگا۔دوسری طرف ہارون ہے تین بار اس کے والدین مجھ سے ہالے کے حوالے سے بات کر چکے ہیں۔وہ بھی ہارون کی خواہش پہ۔اور سفیر،کیا اس نے کبھی تم سے مہر کے بارے میں بات کی ہے؟میری بیٹی مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔اس کے مقابلے میں کوئی بھی نہیں ہے۔میں اس کی عمر سفیر کے آسرے میں ضائع نہیں کروں گی۔"ان کا لہجہ بے لچک تھا۔

فروا چند ثانیے خاموش رہیں نہ وہ حسینہ کو مجبور کر سکی تھیں اور نہ ہی اموشنلی بلیک میل۔ایسی کیا چیز تھی کون سا آخری پتہ تھا۔جس کو وہ پھینکیں تو تو بازی ان کی ہو جائے؟کیا اب بھی کوئی شے کوئی چال باقی تھی؟اور پھر اچانک کچھ یاد آنے پہ ان کی آنکھیں چمکی تھیں یہ بازی اب بھی ان کی تھی۔

"آپ ہالے کی شادی تو اس کی پسند سے کروا رہی ہیں۔لیکن مہر اس سے کبھی پوچھا بھی ہے کہ وہ سفیر کے علاوہ کسی سے شادی کرے گی؟کیا مہر کی آنکھوں کو کبھی پڑھا ہے؟ ان میں سفیر کا عکس نہیں دکھتا آپ کو؟ آپ ہالے کے دل کا حال جان سکتی ہیں کیونکہ وہ آپ کے وجود کا حصہ ہے۔آپ کی سگی اولاد ہے۔لیکن آپ مہر کے دل کا حال نہیں جان سکتیں کیوں کہ آپ اس کی ماں نہیں ہے۔وہ آپ کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وجود کا حصہ نہیں ہے۔آپ اس پہ ظلم کر سکتی ہیں بھابی۔کیونکہ اس کی تکلیف اس کی ماں ہی محسوس کر سکتی ہے۔آج مجھے پتہ چل گیا ہے کہ کسی کو بیٹی کہنے سے کوئی بیٹی بن نہیں جاتی۔مہر کو اپنی محبت کھونی پڑے گی اور وجہ آپ ہوں گی۔اگر اس کی ماں زندہ ہوتی تو ایسا کبھی نہ ہوتا۔خیر آپ بلا لیں رضیہ آپا کو،میں تیاری کر لوں گی۔"

حسینہ کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔وہ اپنی جگہ پہ برف ہو چکی تھیں۔وہ بالکل ساکت سی بیٹھی فروا کی باتیں سن رہی تھیں۔ان کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا۔ان کی آنکھوں میں ایک زخمی سا تاثر ابھرا تھا۔

"فروا تم بات کر لو سفیر سے اسی مہینے مہر اور سفیر کی رسم کرنا چاہتی ہوں۔ میں اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔اور ایک بات اور مہر کی ماں نہیں مری میں ہوں اس کی ماں۔وہ نہیں کھوئے گی اپنی محبت۔میں اس کو وہ سب دوں گی جو ایک ماں اپنی بیٹی کو دیتی ہے۔"وہ رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھیں۔

"جیسا آپ چاہیں بھابی۔میں آج ہی بات کروں گی سفیر سے۔آپ تسلی رکھیں۔ "ان کا تیر نشانے پہ لگا تھا۔انہوں نے حسینہ کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا۔فروا نے اپنا کام کر دیا تھا۔انہوں نے حسینہ کے "گلٹ" کو ہوا دی تھی جو کام کوئی دلیل کوئی مجبوری کوئی محبت کوئی دھمکی نہیں کروا سکتی وہ کام" گلٹ " کروا سکتا ہے۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ کھڑی تھی۔جب ہارون کی گاڑی اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ابھی وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھتی کہ اس نے سفیر کی سیاہ اوڈی کو ہارون کی گاڑی کے بالکل قریب رکتے دیکھا۔ وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے تھے ہالے نے اچھنبے سے اپنے سامنے کھڑے سفیر کو دیکھا۔جبکہ ہارون ،سفیر کو دیکھ کرہارون کے قدم تھمے تھے۔وہ اپنی گاڑی کے پاس ہی کھڑا ہوگیا تھا آگے نہیں آیا تھا۔

"آپ یہاں کیسے؟مجھے بتایا کیوں نہیں؟"ہالے حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

"تمھیں لینے آیا ہوں۔سرپرائز دینا چاہتا تھا اس لئے نہیں بتایا۔"اس نے ہارون کو دیکھ لیا تھا۔تب ہی نارمل سے لہجے میں بول رہا تھا۔لیکن اس کے چہرے پہ برہمی واضح تھی۔

"لیکن میں نے تو ہارون کو بلایا ہے۔وہ مجھے لینے آیا ہے۔آپ کو آنا تھا تو مجھے بتا دیتے۔خیر اب تو میں ہارون کے ساتھ لنچ کرنے جا رہی ہوں۔اگر آپ بزی نہیں ہیں تو آپ بھی جوائن کریں ہمیں۔"وہ خوش دلی سے آفر کر رہی تھی۔ہارون کی نظریں اپنے جوگرز پہ جمی تھیں۔اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر ان دونوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا میں تم لوگوں کو جوائن کروں؟میں تمھیں لینے آیا ہوں تم میرے ساتھ جانے سے انکار کر رہی ہو؟کیا یہ کہنا چاہ رہی ہو تم؟ ہارون کی وجہ سے مجھےواپس بھیج دوگی تم؟"سفیر کے تاثرات سخت ہو چکے تھے۔

"آپ بات کو بڑھا رہے ہیں۔آپ اگر آنے سے پہلے مجھے بتا دیتے تو میں ہارون کو کال نہ کرتی۔وہ میرے بلانے پہ یہاں آیا ہے میں اس کو کیسے واپس بھیج دوں اور آپ کے ساتھ چلی جاؤں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو میں چلا جاؤں؟تم نہیں جاؤ گی میرے ساتھ، انکار کرو گی مجھے؟تمھیں وہ زیادہ عزیز ہے؟"

"مجھے میری کمٹمنٹ زیادہ عزیز ہے جو کہ میں ہارون کے ساتھ کر چکی ہوں۔جو انسان اپنی کمٹمنٹ پہ قائم نہیں رہتا جو بات کر کے مکر جائے ایسا شخص اپنی عزت نہیں کرتا۔اور جو اپنی عزت نہیں کرتا لوگ اس کی عزت نہیں کرتے۔اس لئے میں اپنی کمٹمنٹ پہ قائم ہوں" وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی ہوئی بولی تھی۔

"کیا ہو گا اگر وہ یہاں سے چلا جائے گا؟ یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ہالے تم میری انسلٹ کر رہی ہو اب۔"وہ ذرا بلند آواز میں بولا تھا۔

"تماشہ مت بنائیں سفیر۔مجھ پہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔سنا آپ نے۔اب جا سکتے ہیں آپ " وہ اب دبا دبا سا چلائی تھی۔آس پاس سے گزرتے سٹوڈنٹس ان کو دیکھ رہے تھے۔چہ میگوئیاں ہونے لگی تھیں۔ابھی سفیر کچھ کہتا کہ ہارون نے قریب آ کر ہالے کو کہنی سے پکڑا تھا اور اپنا رخ سفیر کی جانب کر کے بولا تھا۔

"یہ تمہارے ساتھ ہی جائے گی۔مجھے کسی دوست کی کال آگئی ہے۔مجھے وہاں جانا ہے تم گاڑی میں بیٹھو میں ذرا اس سے ایک بات کر لوں پھر آتی ہے یہ بھی اوکے؟"وہ متوازن لہجے میں کہتا سفیر کو زہر لگا تھا سفیر خاموشی سے گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"تم اس وقت اس کے ساتھ جاؤ ہم بعد میں بات کریں گے اس بارے میں۔پلیز سب دیکھ رہے ہیں اس وقت تماشہ نہ لگاؤ بچوں کی طرح لڑ رہے ہو تم دونوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نہیں جاؤں گی۔غلام نہیں ہوں ان کی۔"وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی تھی۔

"ہالے میری خاطر اس وقت چلی جاؤ۔دیکھو سب دیکھ رہے ہیں۔میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔"

ہالے نے تندہی سے اس کو گھورا تھا"جہنم میں جاؤ تم ہارون" وہ بڑبڑاتی ہوئی سفیر کی کار کی طرف بڑھ گئی تھی۔اس نے بیٹھتے ہی دروازہ ٹھا کی آواز سے بند کیا تھا۔ہارون گہری سانس بھر کے رہ گیا تھا۔وہ ان دونوں کے درمیان کسی بھی قسم کے اختلاف کی وجہ نہیں بننا چاہتا تھا۔اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی سفیر گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا۔وہ اس کے ساتھ آ تو گئی تھی لیکن منہ سے ایک بھی لفظ نہ بولنے کی گویا قسم کھا رکھی تھی۔سفیر نے کئی بار اس کو مخاطب کرنا چاہا لیکن جواب ندارد۔

"ہالے میں پہلے ہی پریشان ہوں پلیز مجھے مزید تنگ نہ کرو۔میں تین بار سوری کر چکا ہوں اب بس بھی کر دو میں کسی اور بات پہ غصہ تھا۔"

"تو مجھ پہ اتاریں گے آپ اپنا غصہ؟کیوں کیا غلام ہوں آپ کی؟میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو مرد کی ہر غلط بات اس لئے برداشت کر لیں کیوں کہ وہ غصے میں ہے۔آج آپ چیخ رہے ہیں مجھ پہ کل کو ہاتھ بھی اٹھا سکتے ہیں۔صرف اس لئے کیونکہ آپ غصے میں ہیں؟آپ اپنا غصہ مجھ پہ نہیں اتار سکتے سفیر میں ہرگز برداشت نہیں کروں گی یہ۔"وہ جیسے پھٹ پڑی تھی۔

"یار میرا یہ مقصد ہرگز نہیں تھا میں بس تم سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہاں ہارون کو دیکھ کر مجھے غصہ آگیا کیونکہ ....."

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیونکہ آپ کو جیلس فیل ہوا ہو گا یا پھر آپ کو یہ لگا کہ میں آپ کی ملکیت ہوں اور اب میں کسی اور مرد کے ساتھ کیسے گھوم سکتی ہوں؟کیونکہ ہیں تو آپ وہی مشرقی مرد نہ؟ کیوں یہی ہوا ہو گا ہے ناں ۔"وہ اس کی بات کاٹ کر غصے سے سرخ چہرہ لئے بولتی ہی چلی گئی سفیر نے گاڑی ایک جگہ روک دی تھی اور اپنا رخ اس کی طرف موڑ کر وہ ہالے کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہنے لگا۔

"کیونکہ ہارون کی ماں آج شام تمہارا رشتہ لے کر آ رہی ہیں ہاں میں مشرقی مرد ہوں لیکن میں تمہارے اور ہارون کے تعلق کو اچھی طرح جانتا ہوں۔اور رہی بات ملکیت کی تو تم ایک جیتی جاگتی انسان ہو کوئی روبوٹ نہیں جو میری مرضی پہ چلے گا۔"وہ ایسے ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہا تھا کہ ہالے کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی۔

"تو آپ کو کیا پرابلم ہے؟میرا رشتہ لا رہی ہیں نہ آپ کو تو کچھ نہیں کہہ رہیں۔"اس کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا لیکن پھر بھی گردن کڑا کر بولی تھی۔

"مجھے یہ پرابلم ہے کہ میں تم سے "**محبت** "کرتا ہوں یہ ہے میرا مسئلہ لیکن میں تو یہ نہیں سمجھ پا رہا کہ تم اتنی ریلیکس کیسے ہو۔کیا تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا؟ کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتیں؟"وہ زخمی لہجے میں بول رہا تھا اس کی بھوری آنکھوں میں تکلیف تھی ہالے کو بے اختیار ملال ہوا تھا۔

"سفیر میں پریشان ہوں لیکن میں آپ کی طرح چیخ چلا نہیں سکتی۔آپ مجھے بابا کے پاس کورٹ لے جائیں آج یہ مسئلہ حل کر کے ہی آؤں گی۔"اس نے ساری جمع تفریق کرلی تھی اور اب قدرے بہتر محسوس کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تایا ابو کے پاس کیا کرنے جاؤ گی تم؟اور ویسے بھی وہاں مردوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے۔میں تمھیں وہاں نہیں لے کر جاؤں گا ان کو کال کرو اور گھر آنے کا بولو یا پھر کسی ریستوران بلاؤ ان کو۔"وہ اب گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا کہہ رہا تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تو کچھ اور کہہ رہے تھے آپ اور اب آپ کو کورٹ کے مرد برے لگ رہے ہیں۔"وہ اب اس کو تنگ کر رہی تھی۔

"ہاں تو اتنا بھی بے غیرت نہیں ہوں میں ہارون کی بات الگ ہے۔وہ فیملی ہے اور کورٹ کچہریوں کا کس کو نہیں پتہ ہر طرح کے مرد ہوتے ہیں وہاں غنڈے ،موالی، قاتل ،ریپسٹ کم از کم اپنے گھر کی لڑکی کو تو میں وہاں لے کر جانے سے رہا۔"وہ چہرے کے زاویے بگاڑ کر بولا تھا تھا۔

"اچھا میں بابا کو کال کرتی ہوں۔وہ آج ممانی کو آنے سے منع کر دیں گے۔اور میں رات تک بابا سے بات کر لوں گی آپ کے بارے میں۔یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے آپ پریشان نہ ہوں۔"وہ اپنائیت سے بول رہی تھی۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو....." وہ بڑبڑایا تھا۔ہالے نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔اسے ابھی بہت کچھ سوچنا تھا۔

☆---☆---☆

گرمی اپنے جوبن پہ تھی نفیسہ کے گھر کے چھوٹے سے باغیچے میں آج اداسی سی تھی۔پھول مرجھا چکے تھے۔گھاس مری ہوئی لگتی تھی۔نفیسہ کی سیاہ آنکھوں میں خالی پن سا تھا۔عمر کا درد ٹھیک ہونے کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بجائے بگڑ تا جا رہا تھا۔کیس میں کوئی پیش رفت ہوتی نظر نہیں آ رہی تھی۔وہ یہ گھر چھوڑنا چاہتی تھیں۔لیکن پہلے عمر کی سرجری کروانی تھی۔وہ اپنی سوچوں میں اتنی مگن تھیں کہ ان کو عمر کے آنے کا بھی پتہ نہ چلا۔وہ آ کر ان کے سامنے رکھی چھوٹی سی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔وہ گھپلو سا بچا مرجھایا ہوا لگتا تھا۔

"اماں کیا میں مر جاؤں گا؟"عمر کی آواز نفیسہ کو اپنے حواس میں لائی تھی۔

"نہیں میرا بیٹا تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟میں تمہارا علاج کرواؤں گی تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے تم سے کس نے کہا یہ سب؟"آج کل عمر ایسی باتیں کرنے لگا تھا کہ نفیسہ اس کی باتیں سن کر مزید دکھی ہو جاتیں۔

"نہیں اماں میں مر جاؤں گا۔مجھے پتہ ہے اقصیٰ کے ابا نے کہا ہے مجھے کہ اب میں مرنے والا ہوں۔کیونکہ کوئی بھی ڈاکٹر میرا علاج نہیں کرے گا۔کیونکہ میری ماں ایک بری عورت ہے۔اور میں بہت جلد مر جاؤں گا۔"وہ اپنی عمر سے بہت بڑی بات کر گیا تھا۔نفیسہ جہاں تھیں وہیں سن سی ہو گئی تھیں۔**(کیا یہ ہے وہ زندگی جو وہ عمر کو دیں گی)**

"اماں ایک بات بولوں؟"وہ ماں کو خاموش دیکھ کر ایک بار پھر بولا تھا نفیسہ نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔کچھ بولی نہیں تھیں۔

"مجھے مرنا نہیں ہے۔اماں پلیز میں اپنے اسکول جانا چاہتا ہوں دوبارہ۔آپ مجھے بچا لو گی ناں؟"وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا انہوں نے اٹھ کر عمر کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں میں سب کچھ کروں گی۔تمہارے لئے کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے بچا لوں گی تمھیں۔تم نہیں مر سکتے عمر میں تمھیں نہیں مرنے دے سکتی۔اللہ تمھیں بچا لے گا وہ مجھے بے آسرا نہیں چھوڑے گا۔"وہ زارو قطار روتے ہوئے عمر کو چومتی جا رہی تھیں۔جب دروازے پہ دستک ہوئی۔وہ چند لمحے بعد عمر سے دور ہوتے ہوئے دروازہ کھولنے چلی گئی تھیں۔سامنے زری کو دیکھ کر ان کا دل پھر سے بھر آیا تھا۔وہ زری کو اندر آنے کا موقع دیے بغیر ان کے کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھیں۔

"زری میرا عمر۔۔۔میرا بچہ۔۔میں اس کو نہیں کھو سکتی پلیز کچھ کرو کچھ بتاؤ مجھے کوئی حل بتا دو کوئی مشورہ دو میں کیا کروں؟"

"نفیسہ کیا ہو گیا ہے؟ہمت کرو اللہ ہے وہ ہماری مدد کرے گا۔تم اندر تو چلو دیکھو اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہو گا میری بہن۔"وہ ان کو روتا دیکھ بوکھلا سی گئی تھیں۔لوگ ان کے در پر جمع ہونے لگے تھے۔کسی کی بے بسی سے بہتر تماشہ بھی بھلا کوئی ہوا ہے؟یکدم نفیسہ زری سے الگ ہوئی تھیں۔وہ دو قدم مزید آگے آئی تھیں اور اس مجمے پہ قہر بھری نظریں ڈالتی بلند آواز میں کہنے لگی تھیں۔

"تم لوگوں کو شرم نہیں آتی ظالموں۔مرے باپ نے تم لوگوں کو قرآن پڑھایا تم لوگ میرے بچے کو مارتے ہو۔میرے باپ کے بعد میں نے تمہارے بچوں کو قرآن پڑھایا ہے۔تم لوگ میرے بچے کو گالیاں دیتے ہو۔اس کو ایسے ایسے گھٹیا لفظ بولتے ہو کہ میری بھی روح کانپ جائے۔تم لوگ مجھے ستاتے ہو میرے بچے پہ ظلم کرتے ہو۔خدا کا خوف کرو لوگوں۔کسی کو اتنا نہ ستاؤ کہ اس کا صبر جواب دے جائے۔تم لوگ کیوں پڑے ہو میرے پیچھے میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟کیوں میرے کردار پہ انگلی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اٹھاتے ہو جبکہ تم سب گواہ ہو اس بات کے کہ میرا کردار صاف ہے۔میں پاک ہوں۔تم سب کو مار دوں گی میں۔اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا۔کسی کو نہیں چھوڑوں گی میں۔میں آگ لگا دوں گی تمہارے گھروں کو، تمہارے بچوں کو۔کسی کو نہیں بخشوں گی۔"وہ ابھی مزید کچھ کہتیں جب زری کا شوہر ان سب کے درمیان راستہ بناتا نفیسہ کے قریب آ کر رکا تھا۔اور ان کے بازو سے پکڑ کر ان کو اندر لے گیا تھا۔وہ خود بھی چیخ چیخ کر ہانپ چکی تھیں۔تب ہی خاموشی سے ان کے ساتھ کھنچتی چلی گئیں۔جیسے ہی وہ اندر پہنچیں سامنے کا منظر دیکھ کر ان کا ہاتھ بے اختیار اپنے دل کے مقام پہ گیا تھا۔

عمر اس چھوٹی سی کرسی پہ نہیں بیٹھا تھا۔وہ منہ کے بل گھاس پہ بے ہوش پڑا تھا۔رحمان نے بھاگ کر اس کو اپنی گود میں اٹھا لیا تھا۔اور ڈاکٹر کو دکھانے بھاگا تھا۔جبکہ نفیسہ اب بھی ساکت سی گھاس کے اس ٹکڑے کو دیکھتی جا رہی تھیں۔جہاں عمر گرا تھا۔زری دکھ سے نفیسہ کو دیکھ رہی تھیں۔وہ ان کے لئے کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

"زری رحمان بھائی سے بولو میری ٹکٹس کروا دیں۔میں اسی ہفتے عمر کو لے کر امریکا جا رہی ہوں۔"زری کو ان کی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔

"تمہارا اور عمر کا ویزہ؟وہ سب کیسے ہو گا؟"

"کیا تم نہیں جانتیں کہ میں ایک امریکی شہری ہوں۔"وہ اب کچھ دیر پہلے اپنے دروازے پہ کھڑی چیختی روتی ہوئی نفیسہ نہیں تھیں۔یہ ہائی کورٹ میں کھڑی طرح طرح کے مجرموں کو ڈیل کرنے والی اپنے دلائل سے سامنے والوں کو چاروں شانے چت کرنے والی بیرسٹر نفیسہ حیات تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور کیس اس کا کیا ہو گا۔"

"نفیسہ کو عمر حیات سے زیادہ عزیز کچھ نہیں ہے۔"ان کی آواز سپاٹ تھی کسی بھی قسم کے جذبے سے عاری وہ کہتی اندر جا چکی تھیں۔اور زری ایک بار پھر اس آدھی اجڑی گھاس پہ تنہا رہ گئی تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہالے جب سے آئی تھی۔جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی۔ اس نے ہارون کو کال کر کے سب بتا دیا تھا۔ہارون نے یقین دہانی کروائی تھی کہ وہ اپنی ماں کو آنے سے روک لے گا۔اور واقعی یہی ہوا تھا اماں اس کو صلواتیں سناتی اپنے کمرے میں جاچکی تھیں۔مہر کافی دیر سے بیڈ پہ بیٹھی اس کی بے چینی نوٹ کر رہی تھی۔لیکن خاموش تھی وہ چاہتی تھی ہالے خود بتائے۔

"ہالے کیا ہوا ہے کوئی مسئلہ ہے؟یہاں آؤ میرے پاس۔"آخر کار اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

"آپی بہت بڑا مسئلہ ہوگیا ہے بس بابا کا ویٹ کر رہی ہوں۔وہی ہینڈل کر سکتے ہیں یہ مسئلہ" وہ سخت پریشان تھی۔

"ایسا بھی کیا ہو گیا ہے جو تم اتنی پریشان ہو۔اور اگر کوئی مسئلہ ہے بھی تو مجھے بتاؤ۔"حسینہ نے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں اماں آپ رہنے دیں۔"

"ہالے بتا دو نہ ماما کو۔بابا بھی تو ماما کو بتا ہی دیں گے۔وہ جب تک نہیں آتے ماما سے شیئر کرلو یا مجھے بتا دو۔"مہر کی فکر مند سی آواز آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ناں تم مجھے یہ تو بتاؤ نہ ذرا کہ تم یہ ہارون کے ساتھ روڈ ناپنا کب چھوڑو گی؟ جب نوال آ کر تمہارے سر پہ ہارون کے نام کی چادر ڈال دے گی تب یا پھر جب پورا خاندان باتیں بنانا شروع کر دے گا تب۔ "اماں کو اصل کیس تو اب یاد آیا تھا۔مہر نے ڈرائی فروٹس کا باؤل اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔وہ جانتی تھی اب کیا ہو گا۔

"اماں میں ہارون سے شادی نہیں کروں گی۔"وہ اپنی تمام ہمت جمع کرتی بولی تھی۔

"اچھا تو پھر بلاؤں ملکہ الیزبتھ کے بیٹے کو اس سے تو کر لو گی ناں؟"انہوں نے اس کی بات کو مزاق میں اڑا دیا تھا۔جبکہ مہر کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔وہ جانتی تھی۔ہالے ایسا مزاق نہیں کرتی۔

"اماں میں سیریس ہوں میں ہارون سے شادی نہیں کروں گی۔وہ بس دوست ہے میرا۔اور وہی رہے گا۔"اب کے انہوں نے ٹھہر کر اس کو دیکھا تھا۔اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا جو پہلے کبھی ان کو محسوس نہیں ہوا تھا۔

"تو پھر کس سے کرو گی؟"انہوں نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

"سفیر سے۔۔۔میں سفیر سے شادی کروں گی۔"

"کیا بکواس ہے یہ۔منہ بند رکھو اپنا۔کسی نے سن لیا تو غضب ہو جائے گا۔" وہ غصے سے چلا کر کہہ رہی تھیں۔جبکہ دوسری طرف مہر کو اپنی سانس سینے میں اٹکتی محسوس ہوئی تھی۔اس نے اپنے دل کی دھڑکن رکتی محسوس کی تھی۔اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو چکا تھا۔اس کا دل چاہا تھا وہ اٹھ کر ہالے کے منہ پہ ہاتھ رکھ دے۔لیکن اس کی ٹانگوں میں جان نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں کیا ہو گیا ہے آپ کو۔اس میں بکواس والی کیا بات ہے۔میں ان کو پسند کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے خود کہا ہے۔"ایسا وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی۔مہر کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔اس کا جسم کانپ رہا تھا۔اس کے کانوں میں بس ایک ہی آواز گونج رہی تھی "وہ بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہی۔ں "

"وہ بھی۔۔وہ بھی شادی وہ بھی مجھ سے شادی "اس کا ذہن اس جملے پہ اٹک گیا تھا۔

"ہالے دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔جاؤ یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔میرے سامنے مت آنا۔"وہ دھاڑتے ہوئے انگلی اٹھا کر اس کو باہر جانے کا کہہ رہی تھیں۔

"اماں میں آپ کی بیٹی ہوں میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔پسند کی شادی میرا حق ہے۔آپ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہیں۔میری جگہ آپی ہوتیں تب تو آپ کچھ بھی نہیں کہتیں۔" وہ نم آنکھیں لئے دکھ سے کہہ رہی تھی اور سارا مسئلہ تو یہی تھا اس کی جگہ مہر ماہ کو ہونا چاہئے تھا۔

"ہالے فروا کبھی تمھیں اپنی بہو نہیں بنائے گی(**وہ یہ نہیں کہہ سکیں کہ فروا صرف مہر کو اپنی بہو بنائے گی**)وہ کبھی تمھیں تسلیم نہیں کرے گی۔اس کو نفرت ہے (**وہ یہ نہیں کہہ سکیں کہ اس کو صرف مہر سے محبت ہے**)تم سے۔میری بچی یہ تم نے خود کو کہاں پھنسا دیا ہے۔یہ تم نے کیا کر دیا کیا کر دیا تم نے۔"وہ سر دونوں ہاتھوں میں گرائے صوفے پہ ڈھے سی گئی تھیں۔ان کی آواز شکست خوردہ سی تھی۔

"آپی آپ سمجھائیں نہ اماں کو۔چچی جان ایسی نہیں ہیں۔آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں۔"وہ اب مہر کے قریب آگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر نے خالی خالی آنکھوں سے اس کو دیکھا تھا۔اے سی کی ٹھنڈک کے باوجود اس کے ماتھے پہ پسینہ آگیا تھا۔اس کی زبان مفلوج ہو گئی تھی۔وہ بنا کچھ کہے بیڈ سے اٹھی تھی۔اس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔ہالے نے فورا اس کو سہارا دینے کو ہاتھ بڑھایا تھا۔مہر نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ نہیں دیکھا تھا۔اس کو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ ان ہی لڑکھڑاتے قدموں اور کانپتے وجود کے ساتھ باہر نکلتی چلی گئی۔

"یہ بھی ناراض ہو گئیں۔یار میں آپ کو بتانے والی تھی۔آپی میری بات تو سن لیں آپی۔"پیچھے ہالے اس کو آوازیں دیتی رہ گئی تھی اس کو لگا تھا مہر اس سے ناراض ہے کیونکہ اس نے سفیر کے بارے میں اس کو نہیں بتایا۔

آگہی سے پہلے کا دور کتنا حسین ہوتا ہے ناں؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مغرب کو قضاء ہوئے کئی ساعتیں ہو چکی تھیں۔ہالے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔جب اس کو معراج صاحب کی گاڑی کی آواز سنائی دی۔اس کے دل کو جیسے چین آگیا تھا۔وہ بھاگتے ہوئے نیچے گئی تھی۔ابھی انہوں نے گاڑی پورچ میں کھڑی ہی کی تھی۔ہالے ہانپتے ہوئے ان کے قریب آئی تھی۔اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔معراج نے اس کو اچھنبے سے دیکھا تھا۔

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے سانس کیوں پھولا ہوا ہے تمہارا؟"انہوں نے اس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے بابا۔بہت ضروری بات ہے۔لیکن یہاں نہیں میرا مطلب گھر پہ نہیں کہیں باہر۔"وہ جلدی جلدی بول رہی تھی۔

"اچھا چلو باہر پارک میں چل کر بات کرتے ہیں۔"ہالے نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔معراج دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ہالے ان سے دو قدم کے فاصلے پہ ان کے پیچھے چل رہی تھی۔پارک یہاں سے دس منٹ کی واک پہ تھا۔ان دس منٹ میں انہوں نے ہالے سے چھوٹی چھوٹی کئی مختلف باتیں کر لی تھیں۔پارک پہنچ کے وہ ہالے کے ساتھ ایک خالی بینچ پہ بیٹھ گئے تھے۔پارک میں اس وقت رش ہو گیا تھا۔بچے اپنے والدین کا ہاتھ پکڑے یہاں سے وہاں اچھلتے کودتے پھر رہے تھے۔کچھ نو عمر لڑکے لڑکیاں جھولے جھول رہے تھے۔تو کچھ اپنی فیملی کے ساتھ نرم نرم سی گھاس پہ دری بچھائے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ہالے کو بے اختیار ان سب پہ رشک آیا تھا۔وہ سب کتنے سکون میں تھے۔

"تو تم ہارون سے شادی نہیں کرنا چاہتی؟"معراج نے بات کا آغاز کیا تھا۔ہالے جو کہ گردن موڑے کسی عمر رسیدہ کپل کو دیکھنے میں مشغول تھی۔کرنٹ کھا کر مڑی تھی۔اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ حیرت تھی۔

"آپ کو کیسے پتہ؟"وہ اپنی حیرت چھپاتی با مشکل بول پائی تھی۔

"سمپل۔"انہوں نے کندھے اچکائے تھے۔"آج شام نوال ہارون کا پروپوزل لے کے آنے والی تھی۔لیکن تم نے ہارون سے کہہ کر ان کو آنے سے منع کر دیا۔تمہاری امی یعنی کہ ہماری بیگم نے ہمیں کال کر کے یہ بتا دیا کہ تم نہیں چاہتی کہ ہارون کی امی آج گھر آئیں۔تم نے چار گھنٹوں میں نو بار مجھے کال

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر کے پوچھا ہے کہ میں کب آرہا ہوں۔اور تمھیں مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔اور آخری بات واک کے درمیان تمھیں دو بار ہارون کی کال موصول ہوئی لیکن تم نے ریسیو نہیں کی۔سو میرے حساب سے تو یہی بات ہے لیکن اگر کوئی اور بات ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو۔"

"بابا آئی ایم شیور آپ کسی بنگالی بابا سے کلاسز لے رہے ہیں۔میں مان ہی نہیں سکتی کہ یہ سب آپ کی اوبزرویشن ہے۔آئی کانٹ بلیو اٹ یار۔آپ کو کیسے پتہ ہوتا ہے ہمیشہ۔"معراج اس کی بات پہ دل کھول کر ہنسے تھے۔ان کو ہنستا دیکھ ہالے بھی مسکرا دی۔

"خیر مجھے یہ بتاؤ تم انکار کیوں کر رہی ہو وجہ "**کون** "ہے؟ "وہ اب اصل موضوع کی طرف آئے تھے۔

"آپ کو یہ پوچھنا چاہئے کہ وجہ "**کیا** "ہے ..."،وہ "کیا "پہ زور دیتی بولی تھی۔

"تمھیں لگتا ہے میں اس وقت ٹائم ویسٹ کرنے کے موڈ میں ہوں۔میں بلڈ پریشر اور شوگر کا مریض ہوں بیٹا۔مجھے اس وقت سخت بھوک لگی ہے۔مجھے اپنی دوائی لینی ہے لیکن میں یہ مسئلہ حل کر کے ہی یہاں سے اٹھنا چاہتا ہوں۔تمہاری نو کالز نے مجھے بے انتہا پریشان کیا ہوا ہے۔اس لئے میں "**کیا** "کے چکر میں وقت ضائع نہیں کر سکتا۔تو مجھے یہ بتاؤ وجہ "**کون** "ہے۔"وہ رسان سے کہہ کر سوالیہ نظروں سے ہالے کو دیکھنے لگے۔

ہالے بغیر کچھ کہے وہاں سے اٹھی تھی۔اور پارک میں موجود چھوٹے سے فوڈ پائنٹ کی طرف بڑھ گئی تھی۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک پانی کی بوتل ،دو شوگر فری بسکٹس کے پیکٹس اور ایک انرجی ڈرنک تھا۔اس نے قریب آکر خاموشی سے ساری چیزیں لکڑی کے اس بینچ پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رکھ دی تھیں۔خود اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈنے لگ گئی تھی۔اور پھر اگلے ہی سیکنڈ اس کے ہاتھ میں کچھ ٹیبلٹس تھیں۔اس نے بسکٹ کا پیکٹ کھولا تھا۔اور ایک بسکٹ نکال کر ان کے ہاتھ میں دیا تھا۔وہ بھی بغیر کچھ کہے کھانے لگے تھے۔اگلے کچھ منٹس میں انہوں نے سارے بسکٹس کھا لئے تھے۔اب اس نے کچھ ٹیبلٹس ان کی ہتھیلی پہ رکھی تھیں۔اور پانی کی بوتل کھول کر ان کے سامنے کی تھی۔انہوں نے اسی خاموشی کے ساتھ ان کو نگل لیا تھا۔

"تم یہ دوائیاں اپنے ساتھ رکھتی ہو؟" ان کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

"بابا میرے لئے آپ اور آپ کی صحت ساری دنیا سے زیادہ اہم ہے۔ساری دنیا جائے بھاڑ میں۔اگر ہالے کے ساتھ معراج سلطان ہے تو اس کو کسی دوسرے انسان کی ضرورت نہیں ہے۔آپ میرا سپورٹ سسٹم ہیں بابا۔آپ میرے دوست ہیں۔آپ ہالے کی جان ہیں۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتی ان کو باور کروا رہی تھی۔

"ہاں ہاں میں جانتا ہوں تمھیں اب میری سپورٹ چاہئے ہوگی۔اسی لئے کر رہی ہو نہ یہ میلو ڈرامہ۔لیکن بیٹا تمھیں یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں ویسے بھی تمھیں سپورٹ کرتا۔تم نے خوامخواہ اپنے پیسے ضائع کر دیے۔جب انسان کا بینک اکاؤنٹ خالی ہونے والا ہو تو اس کو پیسے خرچ کرتے وقت احتیاط کرنی چاہئے۔"وہ دبی دبی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولے تھے۔لیکن ہالے نہیں مسکرا سکی۔وہ اب بھی سنجیدہ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وجہ سفیر سلطان ہے بابا۔"وہ ناخن سے بینچ کی نم لکڑی کو کھرچتی کافی دیر بعد بولی تھی۔وہ ان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔لیکن وہ جانتی تھی۔وہ چونکے تھے۔

"وہ وجہ ہے یا محبت؟اور اگر محبت ہے تو یک طرفہ ہے؟ یا وہ بھی یہی سب محسوس کرتا ہے؟"وہ خود کو سنبھال چکے تھے۔تب ہی نارمل سے لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

اور پھر ہالے نے ان کو ساری کہانی بتا دی تھی۔آخر میں انہوں نے ایک گہری سانس بھری تھی۔اور اس کی طرف دیکھ کر بولے تھے۔

"تم نے شہد کی مکھی کے چھتے میں ہاتھ دے دیا ہے بیٹا۔وہ عورت فروا وہ ایک چلتا پھرتا فتنہ ہے۔جان دے دے گی لیکن مانے گی نہیں۔خیر میں تمہارے ساتھ ہوں۔جو ہو گا دیکھا جائے گا۔بس میں بابا سے بات کر لوں ایک بار۔"

"مجھے پتہ تھا آپ مان جائیں گے۔اور رہی چچی جان تو ان کو سفیر دیکھ لیں گے" وہ چہکتی ہوئی بولی تھی۔ اور بینچ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔"ایک اور بات بابا آج شام ہی میں نے آپ کے اکاؤنٹ سے تین لاکھ روپے نکال لئے تھے۔اور ان کو اپنے اکاؤنٹ میں ڈلوا دیا تھا۔"ان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

"تمھیں میرا کوڈ کیسے پتہ چلا؟"

"نہیں نہیں مجھے بالکل نہیں پتہ کہ آپ کے اے ٹی ایم کا کوڈ میرا نام ہے" وہ تپانے والی مسکراہٹ سے بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔

"میں تمھیں sue کروں گا ہالے۔"وہ پیچھے سے چلائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"موسٹ ویلکم بابا" وہ مڑے بغیر بولی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل میں ایسا بوجھل سناٹا تھا کہ دل کو چیرے جاتا تھا۔مہر ماہ جب سے ہالے کے کمرے سے نکلی تھی۔اپنے کمرے میں جا کے بند ہو گئی تھی۔اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔ہالے کی باتیں اس کے ذہن سے چپک کے رہ گئی تھیں۔اس کو اپنا دل درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔وہ رونا چاہتی تھی لیکن اس کی آنکھیں خشک تھیں۔وہ کافی دیر سے اس سنگل صوفے پہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی۔جب اس کے کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی۔

"کون ہے؟"اس نے بیٹھے بیٹھے پوچھا تھا۔

"آپی میں ہوں حسن۔پلیز دروازہ کھولیں۔میں بور ہو رہا ہوں۔وہ چڑیل بابا کے ساتھ اکیلی چلی گئی۔مجھے پوچھا بھی نہیں۔"

"حسن اس وقت جاؤ یہاں سے پلیز۔مجھے نیند آ رہی ہے۔ڈسٹرب نہ کرو۔"وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی۔

"آپی میں بالکل بھی زیادہ بات نہیں کروں گا۔بس تھوڑا تھوڑا بولوں گا۔پلیز آنے دیں ناں۔"

"حسن جاؤ یہاں سے مجھے تنگ نہ کرو۔"

"جی آپی جیسا آپ کہیں..." وہ منہ بسورے خاموشی سے چلا گیا تھا۔مہر ماہ اس وقت کم از کم کسی کے نخرے نہیں اٹھا سکتی تھی۔یہ طے تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

وہ دونوں اس وقت شہر کے مہنگے ترین ریستوران میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔یہ دعوت سفیر کے واپس آنے کی خوشی میں تھی۔فروا آج سفیر سے مہر کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھیں۔اس لئے انہوں نے سفیر کو یہاں بلایا تھا۔تھوڑی دیر یہاں وہاں کی باتیں کرنے کے بعد وہ اب اصل مدعے پہ آئی تھیں۔

"سفیر میں چاہتی ہوں کہ اب تم شادی کر لو۔تمہارا کیریئر سیٹ ہو گیا ہے۔تم اپنے قدموں پہ کھڑے ہو۔تمہاری ایک پہچان ہے۔اب تمھیں ایک لائف پارٹنر کی ضرورت ہے جو تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے۔تم نے اس بارے میں کیا سوچا ہے؟"وہ کھانا کھا چکی تھیں اور اب مکمل طور پر سفیر کی طرف متوجہ تھیں۔

سفیر نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالا تھا۔ان کو اچھی طرح چبایا تھا۔سامنے پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر دو گھونٹ پانی پیا اس کے بعد بولنا شروع کیا تھا۔

"میں بھی آپ سے یہی بات کرنا چاہتا تھا۔مجھے لگتا ہے کہ اب مجھے شادی کر لینی چاہئے۔اور اب تو آپ بھی یہی چاہتی ہیں۔پھر بتائیں کب بات کر رہی ہیں آپ بڑی امی سے؟"وہ میز پہ آگے کو ہو کے اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھتا سکون سے پوچھ رہا تھا۔

"بھابی سے میری بات ہوئی ہے اس بارے میں۔وہ مہر کو جلد رخصت کرنا چاہتی ہیں۔یو نو وہی دیسی مائیں جن کو لگتا ہے بیٹی اگر چوبیس کا ہندسہ پار کر چکی ہے تو اب بس اس کی شادی کر دو۔ان کو یہ نہیں پتہ ہوتا کہ لائف تو ابھی شروع ہوئی ہے۔ابھی تو بیچاری لڑکی کو اپنے لئے وقت ملا ہے۔لیکن خیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔"وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔"مہر کے لئے اکرام کا رشتہ آیا تھا۔میں نے بھابی سے کہا ہے کہ ان کو منع کر دیں۔"

"لیکن کیوں؟اکرام بہت اچھا لڑکا ہے جرمنی میں اچھی جاب ہے اپنا گھر ہے۔یہ رشتہ تو پرفیکٹ ہے مہر کے لئے۔آپ لوگوں نے مہر سے پوچھا ہے؟یا پھر خود ہی انکار کر دیا؟" اس کے ابرو تفکر سے اکھٹے ہوئے تھے۔اس کے لہجے میں سادگی تھی ،فکر تھی۔جبکہ فروا کے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو مہر کا رشتہ اس سے کیسے کر سکتے ہیں؟ اس کی شادی تو تم سے ہو گی۔اسی لئے تو انکار کیا ہے ان کو۔"

"وہاٹ دا ہیل ممی۔"وہ چلایا آس پاس ٹیبل پہ بیٹھے لوگ ان کو دیکھنے لگے تھے۔سفیر نے ایک طائرانہ نظر ان سب پہ ڈالی تھی۔اور اپنی آواز ذرا ہلکی کر لی۔

"میں مہر سے شادی نہیں کر سکتا۔میں نے کبھی اس کو ایسی نظر سے دیکھا ہی نہیں ہے۔آپ کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر بولیں۔"وہ دبا دبا سا غرایا تھا۔

"سفیر اگر یہ کوئی مذاق ہے تو بہت گھٹیا ہے۔کیا ہو گیا ہے تمھیں۔وہ تمہاری اتنی اچھی دوست ہے۔تم دونوں کی اچھی انڈراسٹینڈنگ ہے۔اور رہی بات نظر کی تو مرد کی نظر کا کیا ہے بدل بھی سکتی ہے۔تم اس کو اب اپنی فیوچر وائف کی نظر سے دیکھنا شروع کر دو۔کیونکہ مہر کے علاوہ میری بہو اور کوئی نہیں بنے گی" وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے چمکتی آنکھوں سے کہہ رہی تھیں۔جیسے سفیر کا انکار ان کے لئے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مہر میرے لئے بہنوں جیسی ہے۔ممی وہ میری دوست ہے ،کزن ہے۔ہماری بہت اچھی انڈراسٹینڈنگ ہے۔لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ میں اس سے شادی کر لوں۔یہ کبھی بھی نہیں ہوگا ممی۔نیور۔آپ اپنے دماغ سے یہ بات نکال دیں۔"

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم یہ کہہ رہے تھے کہ میں تمہاری بڑی امی سے بات کروں؟وہ کیا تھا بتانا پسند کرو گے؟"وہ سرد سی آواز میں بولی تھیں۔

"ممی میں نے "**ہالے** "کے حوالے سے بات کرنے کو کہا تھا۔"وہ ہالے پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

فروا جہاں تھیں وہیں سن ہوگئی تھیں۔گویا برف کا مجسمہ بن گئی ہوں۔

"اس کا رشتہ تو ہارون سے ہونے والا ہے۔آج نوال آنے والی تھی۔میں نے تمھیں کال کر کے بتایا تو تھا۔تم شاید بھول گئے ہو۔وہ تھوڑی دیر بعد سنبھل کر بولی تھیں۔

"آنے والی "**تھیں** "لیکن نہیں آئیں۔اور نہ ہی اب آئیں گی۔اس لئے ممی آپ کل تک بڑی امی اور تایا ابو سے بات کریں گی۔اور اس امر کو یقینی بنائیں گی کہ ہالے سلطان سفیر سلطان کی ہے ہمیشہ کے لئے۔"

"تمھیں آخر مہر سے مسئلہ کیا ہے اس میں کیا کمی ہے مجھے یقین ہے تم بس وقتی طور پہ ہالے سے متاثر ہوئے ہو۔اور کوئی بات نہیں۔تم کچھ دن مزید سوچو اس بارے میں ہم کچھ دن بعد بات کریں گے۔جب تک تمہاری رائے بدل چکی ہوگی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ممی یہ میری رائے نہیں ہے محبت ہے۔آئی ایم ان لو وتھ ہر۔اور محبت نہیں بدلتی آپ مجھے کچھ دن نہیں کچھ سال بھی مزید دے دیں میں تب بھی اس ہی کا نام لوں گا۔آپ میرا فیصلہ نہیں بدل سکتیں۔اور رہی بات مہر کی تو اس میں کوئی خامی نہیں۔وہ بس اس خاکے میں فٹ نہیں ہوتی جو کہ میں نے اپنی لائف پارٹنر کے لئے بنایا ہے۔وہ بہت پریکٹکل ہے۔میں اس روبوٹک زندگی سے بیزار ہوں ممی۔مجھے کوئی ایسی لڑکی چاہئے جو میری زندگی میں رنگ بھرے جو میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے۔اور آپ جانتی ہیں مہر کو وہ کتنی دبو سی ہے۔کوئی ایسی ہو جو میری ناں کو ہاں میں بدلنا جانتی ہو۔جو میری غلط بات کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتی ہو۔کوئی ایسی جو اپنا اور میرا سوشل سرکل مینٹین کرنا جانتی ہو۔جو مجھ سے ضد کرے باتیں منوائے۔میں اب کوئی ٹین ایجر نہیں ہوں جو جذبات میں آ کر فیصلہ کر رہا ہوں۔میں نے ہر پہلو پہ سوچا ہے۔اور بہت سوچ سمجھ کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میری بیوی بننے کے لئے جو کوالٹیز چاہئے وہ بس ہالے میں ہیں۔اور اگر نہ بھی ہوتیں تو میں تب بھی اسی سے شادی کرتا کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔آئی ہوپ اب آپ سمجھ گئی ہوں گی۔"

"میں نے تمہاری پوری تقریر سنی۔لیکن کوئی بھی بات مجھے ایسی نہیں لگی جس کی وجہ سے میں اس رشتے کے لئے مان جاؤں۔تو مسٹر سفیر سلطان تم ہالے سے محبت کرو یا کچھ بھی۔میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔میں نے آدھی زندگی نگین کو برداشت کیا ہے۔اب باقی کی آدھی زندگی اس کی کاربن کاپی کو نہیں برداشت کروں گی۔وہ لڑکی میری بہو نہیں بنے گی۔یہ بات تم لکھ کے رکھ لو۔"وہ اب پرس اٹھا کر کھڑی ہو گئی تھیں۔"اور اگر بنی تو میں اس کو کبھی قبول نہیں کروں گی۔میں گاڑی میں تمہارا ویٹ کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہی ہوں۔آجاؤ۔"وہ کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھیں۔پیچھے سفیر نے ایک گہری سانس بھری تھی۔اور بڑبڑایا تھا۔

"میں نے گھی سیدھی انگلی سے نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن اب میں اپنا طریقہ آزماؤں گا۔ہاں میں یہی کروں گا۔"اس نے آسودگی سے آنکھیں موند لی تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ صبح سلطان منزل کے کچھ مکینوں کے لئے بہت خوش گوار تھی۔تو کچھ کے لئے اتنی ہی گھٹن زدہ۔ حسینہ ساری رات بے چین رہی تھیں۔کیونکہ مہر بے چین تھی۔وہ رات سے اب تک اس کا سامنا نہیں کر پا رہی تھیں۔مہر ان کو عزیز تھی۔بے حد عزیز۔وہ اس کی خاطر اپنی سگی اولاد کو بھی پیچھے کر دیتی تھیں۔مہر کے آگے ان کو کچھ نہیں دکھتا تھا۔ناشتے کی میز پہ سارا گھر جمع تھا۔سوائے مہر ماہ کے۔وہ رات سے اپنے کمرے میں ہی بند تھی۔ہالے اس کی غیر موجودگی محسوس کر چکی تھی۔تب ہی بے دلی سے چند لقمے زہر مار کر کے اٹھ گئی تھی۔اب وہ مہر کے کمرے کے باہر کھڑی دستک دے رہی تھی۔تھوڑی ہی دیر میں مہر نے دروازہ کھول دیا تھا۔ہالے خاموشی سے اندر آگئی تھی۔مہر اس کو نظر انداز کر کے الماری میں منہ دیے کھڑی تھی۔ہالے نے نرمی سے اس کا بازو تھاما تھا۔اور اس کو اپنے ساتھ صوفے پہ لا کر بٹھایا تھا۔

"آپی ہمیں بات کرنی چاہئے کل شام جو کچھ بھی میں نے کہا میں اس بارے میں آپ کو شروع سے سب بتانا چاہتی ہوں۔آپ مجھ سے بد گمان نہ ہوں بس۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر خاموشی سے اس کو دیکھتی رہی۔اس کا دل چاہا تھاوہ ہالے کو بتا دے کہ وہ سفیر کوکتنا چاہتی ہے۔ لیکن اس کی ہمت نہیں ہوئی۔اور پھر ہالے نے اس کو شروع سے آخر تک سب بتا دیا تھا کہ،" کس طرح سفیر نے اسے شادی کے لئے پوچھا اور کب ہالے کو اس سے محبت ہوئی۔"

"آپی میں آپ کو کیا بتاؤں وہ تو ایک بن مانگی دعا کی طرح مل گیا ہے مجھے۔"

(میں نے تو ساری زندگی اسی کے ملنے کی دعا کی تھی)

"مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ میں ان سے اتنی محبت کرتی ہوں۔مجھے ہمیشہ یہی لگا کہ میں بس ان کو پسند کرتی ہوں۔"

(مجھے تو سولہ سال کی عمر سے پتہ تھا کہ میں بس اسی سے عشق کرتی ہوں میں تو تب سے اسے چاہتی ہوں جب مجھے محبت کے معنی بھی نہیں آتے تھے۔)

"ہماری تو پسند نہ پسند بھی ایک دوسرے سے کافی الگ ہے۔ہمارے نظریے میں ہماری سوچ میں زمین آسمان کافرق ہے۔لیکن دیکھیں پھر بھی ہم ایک ہونے والے ہیں۔"

(میں نے اپنا نظریہ اپنی پسند نا پسند سب اسی سے تو جوڑ لیا تھا میری سوچ کو میں نے اسی تک محدود کر لیا لیکن وہ مجھے پھر بھی نہیں ملا)

"آپی میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہوں گے۔میرے لئے فیلنگز رکھتے ہوں گے۔جب انہوں نے مجھے پروپوز کیا۔آئی واز شاکڈ آئی واز لائک کیاانہوں نے واقعی میرا نام لیا۔"وہ ایک جزب کے عالم میں کہے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(میں نے تو کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ میرے علاوہ کسی سے محبت کر سکتا ہے جب سے میں نے تمہارے منہ سے اس کا نام سنا ہے آئی ایم شاکڈ آئی ایم لائک کیا تم نے واقعی اس کا نام لیا۔وہ بس اپنے دل میں ہی کہہ سکی تھی)

"ہالے اگر تم دونوں الگ ہو گئے۔میرا مطلب کسی وجہ سے تمہارا رشتہ ان سے نہ ہو سکا تو؟"اس کے اندر ایک موہوم سی امید جاگی تھی کہ شاید ہالے ابھی اس سے اتنی اٹیچ نہ ہوئی ہو۔شاید ابھی اس کی محبت نے ان بلندیوں کو نہ چھوا ہو۔شاید اب بھی اس مہیب اندھیرے میں کوئی امید کا دیا روشن ہو سکتا ہو۔

"میں مر جاؤں گی آپی۔ہالے مر جائے گی سفیر کے بغیر۔"امید کا ٹمٹماتا دیا بجھ گیا تھا۔"مجھے تو اب احساس ہوا ہے کہ میں ان سے کتنی محبت کرتی ہوں اب ان سے الگ ہونے کا تو سوال ہی نہیں اٹھتا۔میں جانتی ہوں آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں چچی جان کی وجہ سے ہے ناں؟ان کو سفیر سنبھال لیں گے" وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی مہر مسکرا بھی نہ سکی۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔"اس نے بھاری دل سے دعا دی تھی کرب سا کرب تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

"دادا جان میں آجاؤں؟"وہ ان کے کمرے کے ادھ کھلے دروازے پہ دستک دیتا اپنی مخصوص مسکراہٹ سے پوچھ رہا تھا۔

"میڈا ساہ میڈے جیونڑ دی وجہ توں آتے میڈا ہاں ٹھرے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(میری سانس میرے جینے کی وجہ تم آؤ تو میرے دل کو ٹھنڈک ملے)

وہ ان کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا۔ کمپنی کا حالات حاضرہ، نفع ،نقصان ،سیاست پہ نظر ثانی، بڑھتی مہنگائی پہ اپنی تجویز۔ان سارے موضوعات پہ بحث کے بعد وہ اصل مدعے پہ آیا تھا۔

"ممی چاہتی ہیں میں شادی کر لوں "وہ گلا کھنکھار تے بولا تھا۔

"اور تم کیا چاہتے ہو؟"

"چاہتا تو میں بھی یہی ہوں۔لیکن ایک مسئلہ ہے۔میں ممی کی پسند سے شادی نہیں کر سکتا۔میں کہیں اور انٹرسٹڈ ہوں۔"

"آسان حل ہے اس کو بھول جاؤ۔کیونکہ فروا کبھی ہالے کے لئے نہیں مانے گی۔"انہوں نے اس کے سر پہ دھماکا کیا تھا۔

"آپ جانتے ہیں؟"اس کو حیرت نہیں ہوئی تھی۔وہ بس سادگی سے پوچھ رہا تھا۔

"کیا مجھے نہیں جاننا چاہئے؟"

"آپ ممی سے بات کریں نا۔وہ آپ کو منع نہیں کر سکتیں۔آپ جانتے ہیں میں ہالے کو بہت پسند کرتا ہوں۔ممی نے اس سے خوامخواہ کا بیر باندھ لیا ہے۔ہالے تو بچی ہے الٹا سیدھا بول دیتی ہے۔وہ بڑی ہیں درگزر کر لیں۔لیکن نہیں انہوں نے تو اس بات کو ایگو کا مسئلہ ہی بنا لیا ہے۔"وہ جیسے بے بس سا کہہ رہا تھا وہ اس فیملی پولیٹکس سے بہت دور تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دیکھو بچے ہالے مجھے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے۔میں اس کو یوں ہی کسی کے سر پر مسلط نہیں کر سکتا۔فروا کو خود آ کر مجھ سے بات کرنی ہو گی۔باقاعدہ طور پہ اس کا مانگنا ہو گا۔لیکن اب جب تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے تو میں فروا سے بات کروں گا۔لیکن سفیر میری ایک بات یاد رکھنا اگر ہالے کو ناخن کے ایک ذرے جتنی بھی تکلیف ہوئی تو میرا ہاتھ ہو گا اور تم سب کا گریبان۔یاد رکھنا۔"نرم دوٹوک لہجے میں تنبیہ کی تھی۔

"یار آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے ہٹلر کا جانشین ہوں۔میں محبت کرتا ہوں اس سے۔بہت خوش رکھوں گا اس کو۔بس ممی مان جائیں ایک بار۔ویسے ایک بات بتائیں جس کی آپ اتنی سائیڈ لے رہے ہیں وہ خود ایک چلتی پھرتی آفت ہے۔وہ جو میری ممی کو نہیں بخشتی وہ مجھے کیا چھوڑ دے گی۔"

"سفیر اپنی عورت کے لئے اسٹینڈ لینا سیکھو۔عورت چاہے جتنی مرضی آفت ہو جتنی بھی خود سر ہو جتنی بھی بہادر ہو اپنے مرد کی سپورٹ کے بغیر زیادہ دیر تک سفر نہیں کر پاتی۔ یہ معاشرہ اکیلی عورت کے لئے ایک عذاب ہے۔یہ مردوں کا معاشرہ ہے۔ہم چاہے جتنے مرضی ماڈرن ہو جائیں۔جتنا چاہے خود کو گروم کر لیں۔اندر سے ہماری سوچ سطحی سی رہے گی۔ہم ایک مضبوط عورت کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔اس معاشرے کو وہ عورت چاہیے جو ہر وقت روتی دھوتی رہے۔جو اپنے ہر فیصلے کے لئے ایک مرد کی محتاج رہے۔جو شادی سے لیکر بچے پیدا کرنے تک مرد کی مرضی سے چلے۔ایسے میں اگر کوئی عورت اپنے حق کے لئے بولتی ہے تو معاشرہ اس کو بے حیا، بد چلن اور نہ جانے کن کن القابات سے نوازتا ہے۔یہ معاشرہ ایک مظبوط اور خود مختار عورت کو جھیل نہیں پاتا۔ایسی عورت لوگوں کو کھٹکتی ہے۔اور جس عورت سے تمہارا پالا پڑا ہے نہ سفیر۔وہ اپنے حقوق بھی جانتی ہے۔اور اپنی پاور بھی۔وہ دب کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چلنے والی نہیں ہے۔وہ خود کو تمہارے لئے کبھی بھی بے توقیر نہیں کرے گی۔ایسی عورت بزدل مرد کے ساتھ گزارہ نہیں کرتی۔اس کے لئے اسٹینڈ لینا سیکھو ورنہ ایک دن اس کو کھو دوگے۔"

"دادا جان آپ نے فیمینزم کب جوائن کی؟بلکہ جوائن کیا کی،آپ کو تو لیڈر ہونا چاہئے۔اس موم بتی مافیا کا۔کیوں سفیر بھائی صحیح کہا نہ میں نے؟"دادا جان کے کمرے کے ادھ کھلے دروازے سے جھانکتا حسن آنکھوں میں شرارت لئے پوچھ رہا تھا۔

"سفیر بیٹا ذرا میری چھڑی تو پکڑانا۔کچھ لوگوں کے پر نکل آئے ہیں۔ایسے گستاخ لوگوں کو سبق سکھانا ضروری ہوتا ہے۔جاؤ بیٹا چھڑی لاؤ۔"وہ بظاہر بہت سنجیدگی سے کہہ رہے تھے۔

سفیر بڑی طابعداری سے چھڑی لینے کے لئے اٹھا تھا۔

"ویسے ایک بات ہے سفیر بھائی۔ویسے تو آپ سے اٹھ کر پانی نہیں پیا جاتا۔لیکن جب مجھے مار پڑوانی ہو آپ کے چار چار ہاتھ ہو جاتے ہیں۔اور آپ دادا جان آپ ذرا میری اس حسین شکل کو غور سے دیکھیں سیم ٹو سیم معراج سلطان کی طرح دکھتا ہوں۔سگا پوتا ہوں آپ کا۔آپ کی جائیداد کا دولوتا وارث۔کچھ عزت کریں یار میری بھی۔"وہ جیسے التجا کر رہا تھا۔

"سفیر بیٹا چھڑی کینسل۔اب مجھے میرے وہ بھورے بوٹ اٹھا کر دو۔میں ذرا چیک کروں اب بھی پیٹھ پہ نشان چھوڑتا ہے یا نہیں۔"

"جو حکم دادا جان۔"سفیر فورا حکم بجا لانے کو اٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے بھورے بوٹ سے یاد آیا آپ کے وہ گولڈن خاندانی جوتے۔وہی جو آپ کو آپ کے ابا نے دیے تھے۔وہ میری بہن نے بخش کو دے دیے اس کی اسکول کی فیرول تھی ناں۔۔ "حسن چمکتی آنکھوں سے بتا رہا تھا۔

سفیر نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔دادا جان بھی حیرت زدہ تھے۔

"لیکن میں نے تو اس کو سکن کلر کے جوتے لینے کو کہا تھا۔میرے ابا کے جوتے تو ڈارک گولڈن تھے۔اور میں نے اس کو یہ بھی کہا تھا کہ کسی کو ساتھ لے جائے اس کو رنگوں کا پتہ نہیں چلتا۔"

(اب ان کو کیا پتہ ڈارک گولڈن کو سکن کلر بتانے والا حسن ہی تھا) وہ مارے حیرت کے یہی کہہ سکے تھے۔

"اب پچھتائے کیا ہوت جب ہالے لے گئی بوٹ۔"وہ افسوس سے بولا تھا۔

"لیکن بخش تو جینز شرٹ پہن کر گیا تھا ناں۔اس کے ساتھ ایسے روایتی جوتے کون پہنتا ہے؟" سفیر جیسے یاد آنے پہ بولا تھا۔

"بخش کہتا ہے میرا اپنا سٹائل ہے میں دنیا سے ہٹ کر چلتا ہوں۔جو کام دنیا والے کرنے سے گھبراتے ہیں وہی کام تو بخش جبار نڈر ہو کر کرتا ہے۔"وہ باقاعدہ بخش کی نقل اتارتے ہوئے بولا تھا۔

"اس کے سٹائل کی تو ایسی کی تیسی۔یا اللہ ہالے وہ مجھے میرے ابا نے دیے تھے۔میں نے سفیر کے نکاح کے لئے رکھے تھے۔یہ کیا کیا تم نے بچے۔"

"آپ کہیں تو بخش سے واپس لے آؤں؟"حسن چہرے پہ زمانے بھر کی معصومیت سجاتے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب کیا سفیر سلطان ایک ملازم کی اترن پہنے گا رہنے دو اسی کے پاس۔سفیر کے سر کا صدقہ سمجھوں گا میں" یوسف سلطان اپنے جلالی موڈ میں آ چکے تھے۔تب ہی حسن نے وہاں سے کھسکنے میں عافیت جانی جبکہ سفیر گم سم سا واپس اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا تھا۔اس کا غم دادا سے بڑا تھا۔

پہلے فیورٹ شرٹ اور اب دادا کے خاندانی جوتے۔جن کو پہننے کا سفیر کو بچپن سے ہی شوق تھا۔ہالے سلطان نے اس پہ ابھی اور کتنے ظلم کرنے تھے؟

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)
Facebook group :- Novels ki duniya
Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

مہرماہ اپنے کمرے کی ساری بتیاں بجھائے ٹھنڈے فرش پہ اکڑوں بیٹھی تھی۔ایسے کہ بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگا رکھی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔بال بکھرے تھے۔حلیہ بے ترتیب یہاں تک کہ کل سے لے کر اب تک اس نے کوئی ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ابھی بھی وہ اپنے خیالوں میں مگن تھی۔ جب اس کے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولتے فروا اندر آئی تھیں۔ملگجے سے اندھیرے نے ان کا استقبال کیا تھا۔انہوں نے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارا تو سارے میں روشنی پھیل گئی۔سفید روشنی۔مہر نے بے اختیار آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔یہ روشنی اس کی آنکھوں میں چبھی تھی۔

"مہر ماہ یہ سب کیا سن رہی ہوں میں۔ہالے نے کل رات کیا بکواس کی ہے۔دیکھو مجھ سے جھوٹ بولنے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے۔بھابی جان مجھے سب بتا چکی ہیں۔اب کچھ بولو گی بھی یا اسی طرح سوگ مناتی رہو گی۔"ان کے بس نہیں چلتا تھا کہ مہر کے حلق میں انگلی ڈال کر سچ کا پتا چلا لیں۔

"جب سب کچھ پتہ ہے آپ کو تو اب مجھ سے کیا چاہتی ہیں آپ؟"وہ اسی طرح آنکھوں پہ ہاتھ رکھے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا نے اس کے قریب جا کر ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ آنکھوں سے ہٹایا۔اور اس کا بازو پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔

"مجھے پاگل بنانا بند کرو مہر۔میں نہیں جانتی اس نے کیا بکواس کی ہے یا اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔لیکن میری ایک بات یاد رکھنا میں نہ تمھیں اس طرح ہارنے دوں گی اور نہ خود خاموش بیٹھوں گی۔ہالے اور سفیر کبھی ایک نہیں ہو سکتے، کم از کم میری اس زندگی میں تو نہیں۔"وہ اس کے پاس بیٹھی غرا رہی تھیں۔

"تو کیا کروں میں ہاں؟کیا کروں گلا دبا دوں اپنی بہن کا۔مار دوں اس کو۔"وہ گویا پھٹ پڑی تھی۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ساری زندگی مجھے سفیر کے خواب دکھائے۔آپ نے کہا سفیر کو زیادہ بولنے والی لڑکیاں نہیں پسند۔میں نے اپنی زبان سی لی۔آپ نے کہا سفیر کو انڈیپینڈنٹ اور مردوں کے ساتھ کام کرنے والی لڑکیاں نہیں پسند۔میں نے جاب چھوڑ دی۔حالانکہ سفیر کو تو ایسی ہی لڑکیاں پسند تھیں اور ہیں۔میں نے تو اپنی ساری زندگی اپنا جینا مرنا سفیر سے جوڑ لیا۔"اس کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔

" آپ نے میرے ساتھ بہت برا کیا ہے ممانی جان۔آپ نے کہا سفیر کو مذہبی لڑکیاں نہیں پسند۔میں نے نمازیں پڑھنا چھوڑ دیں۔اور جب کبھی پڑھتی ہوں تب ہمیشہ یہ دیکھتی ہوں کہیں سفیر تو گھر پہ نہیں۔کہیں وہ آ تو نہیں گئے۔میں نے تو خدا کو بھی چھوڑا ہے صرف سفیر کے لئے۔میری تو زندگی کی ساری ایکویشن ہی خراب ہو گئی۔میں اسکوائر ون پہ آ کر کھڑی ہو گئی ہوں۔میری لائف میرے گولز تو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بس یہی تھے کہ میں سفیر سے شادی کروں گی۔اور پھر مجھے ابا کی محبت مل جائے گی۔"اس کا لہجہ رندھا ہوا تھا۔"میں نے صرف سفیر نہیں کھویا۔میں نے یوسف سلطان بھی کھو دیا ہے۔ساری زندگی کے لئے سب کچھ کھو دیا میں نے۔"

"میں ہر چیز کا مداوا کروں گی میری جان۔مجھے ایک موقع دو۔تم ہمت کیوں ہار رہی ہو۔ میں ہوں ناں۔فروا سلطان کے ہوتے ہوئے تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔دنیا یہاں کی وہاں ہو جائے لیکن میں تمھارے علاوہ کسی اور کی شادی سفیر سے نہیں ہونے دوں گی۔"وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی محبت سے کہہ رہی تھیں۔

"ارے کس کس چیز کا مداوا کریں گی آپ۔""اس کی بھوری آنکھوں میں تنفر تھا۔

" میں نے اپنا خدا چھوڑا ہے سفیر کے لئے۔میرا خدا مجھے واپس کر سکتی ہیں؟آپ کے تو اپنے تھاٹس ہی کلئیر نہیں تھے۔کبھی آپ نے مجھے دقیانوسی بنا دیا تو کبھی ماڈرن۔اور میں سفیر کی محبت میں اتنی پاگل تھی کہ آپ کی ہر بات پہ عمل کرتی چلی گئی۔"وہ بول بول کر ہانپ چکی تھی۔تب ہی بیڈ پہ گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

"یہ سب ہالے کی وجہ سے ہوا ہے۔تم مانو یا نہ مانو۔یہ سب اس کا کیا دھرا ہے۔اسی نے سفیر کو کوئی ایسی پٹی پڑھائی ہے کہ اس کو ہالے کے علاوہ کچھ دکھتا ہی نہیں۔میں اگر اس سے نفرت کرتی تھی تو اس کی کوئی وجہ تھی۔لیکن تم۔۔۔تم اس ناگن کو سمجھ ہی نہیں سکیں۔اب تمہاری عقل ٹھکانے آگئی ہو گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے میری بہن کے خلاف مت کریں۔یہ بے کار ہے آپ کا یہ حربہ مجھ پہ اثر نہیں کرے گا۔کوئی بھی بات یا کوئی بھی چیز مجھے میری بہن سے بد ظن نہیں کر سکتی ممانی جان۔آپ کے لئے بہتر ہو گا کہ یہاں سے چلی جائیں۔اور مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔"وہ اب سنبھل چکی تھی۔تب ہی متوازن لہجے میں بول رہی تھی۔

"ایک دن آئے گا مہر جب تم مجھ پہ یقین کرو گی۔میری باتیں مانو گی۔میرا کہا مانو گی ایک دن آئے گا۔" وہ عجیب سے لہجے میں کہتی وہاں سے چلی گئی تھیں۔مہر نے کوئی دھیان نہیں دیا تھا۔اس کے پاس ابھی غم منانے کو اور بہت سی باتیں تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ اس وقت ڈاکٹر عبید الرحمن کے گھر میں آتش دان کے پاس رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھی تھیں۔عبید الرحمن ان کے سامنے اسی طرح کے ایک صوفے پہ بیٹھے تھے۔ایسے کہ ان کے صوفہ کا رخ آتش دان کی طرف تھا۔نفیسہ کو ان کا نیم رخ نظر آتا تھا۔وہ مسلسل نظریں جھکائے کچھ پڑھنے میں مصروف تھے۔ غالبا عمر کی رپورٹس تھیں۔ساتھ ساتھ اپنے ایک ہاتھ میں پکڑے کافی کے مگ سے گھونٹ بھرتے جاتے۔نفیسہ جب سے یہاں آئی تھیں عمر کی طبعیت بہت بہتر تھی۔اس کو سات سمندر پار کی آب و ہوا راس آگئی تھی شاید۔اس وقت بھی وہ اس کو عبید الرحمن کے کمرے میں سلا کر آئی تھیں۔عمر کی بے ہوشی کے اگلے روز انہوں نے کیس چھوڑ دیا تھا۔اور کچھ ہی دن بعد امریکا آگئی تھیں۔یہاں آ کر وہ سب سے پہلے ڈاکٹر عبید الرحمن سے ملی تھیں۔دو دن پہلے عمر کے کچھ ضروری ٹیسٹس ہو گئے تھے۔آج

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کی رپورٹ آنی تھی۔باہر سخت برفباری تھی۔تب ہی ڈاکٹر عبید نے ان کو اپنے گھر بلا لیا تھا کہ ان کا گھر اس ہوٹل کے بالکل قریب تھا جہاں نفیسہ رہ رہی تھیں۔ڈاکٹر عبید الرحمن سانولی رنگت ،متناسب نقوش اور درمیانے قد کے تھے۔ان کا تعلق انڈیا سے تھا۔ان کی اور محسن کی دوستی ہاسٹل میں ہوئی تھی۔محسن کے پاکستان آنے کے بعد بھی یہ دوستی اسی طرح برقرار تھی۔وہ دونوں کبھی خط و کتابت کے زریعے تو کبھی ٹیلی فون کے زریعے ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں رہتے۔عمر کی بیماری کے بارے میں بھی محسن نے ان کو ٹیلی فون پر سب بتا دیا تھا۔اور عبید الرحمن نے ان کو امریکا آنے کا مشورہ دیا تھا۔اس وقت نفیسہ پچھلے پندرہ منٹ سے ان کے کچھ بولنے کے انتظار میں تھیں۔اب ان کا ضبط جواب دے گیا تھا۔

"کیا اس رپورٹ میں ایٹم بم بنانے کا راز لکھا ہے جسے آپ پچھلے پندرہ منٹ سے پڑھے ہی جا رہے ہیں؟" وہ غصے میں نہیں تھیں۔وہ بس کوفت زدہ تھیں۔

(وہ دونوں انگلش میں بات کر رہے تھے کہ عبید الرحمن کی اردو اور ہندی بہت کمزور تھی)

ڈاکٹر عبید نے چند لمحے چشمے کے پیچھے سے ان کو ناگواری سے دیکھا تھا۔جیسے ان کا مخل ہونا پسند نہ آیا ہو۔اور دوبارہ نظریں جھکا لی تھیں۔تھے۔نفیسہ کلس کر رہ گئی تھیں۔

"افففف یہ سرجنز کا ایٹیٹیوڈ۔"

پانچ منٹ مزید گزر گئے۔نفیسہ اب اٹھ کر یہاں سے وہاں ٹہلنے لگی تھیں۔ انہوں نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر ڈاکٹر عبید کو دیکھا تو ان کے ہاتھ میں کوئی رپورٹ نہ پا کر تھوڑا حیران ہوئیں۔اب وہ ان کے سر پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آ کر کھڑی ہو گئیں۔تب انہوں نے ان کے ہاتھ میں ایک ہتھیلی جتنی لمبی اور چار انگلیوں جتنی چوڑی کتاب دیکھ کر تو جیسے ان کا دماغ ہی گھوم گیا۔

"آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔آپ کو یہ سب ڈرامہ لگ رہا ہے میرا بیٹا کینسر کا مریض ہے۔اس وقت اس کی رپورٹس سے زیادہ ضروری آپ کو یہ فضول سی کتاب لگتی ہے۔میں اپنا ملک چھوڑ کر اپنا کیس چھوڑ کر کیا یہاں جھک مارنے آئی ہوں۔یہ لگتا ہے آپ کو؟ابھی کے ابھی میں اپنے بیٹے کو لے کر جا رہی ہوں آپ سے سو گنا بہتر ڈاکٹرز مل جائیں گے مجھے۔"وہ غصے سے سرخ چہرہ لئے گویا دھاڑ رہی تھیں۔

ڈاکٹر عبید نے کتاب کو بند کر دیا تھا۔اب وہ پوری طرح ان کی طرف متوجہ تھے۔

"پڑھنے نہ دیجیے گا آپ مجھے۔پچھلے پندرہ منٹ سے ایک لفظ نہیں سمجھ سکا میں۔بولیں کیوں چیخ رہی ہیں۔"وہ تیوری چڑھائے پوچھ رہے تھے۔نفیسہ کو اس وقت ان پہ کسی پاگل کا سا گمان ہوا۔

"میرے بیٹے کی رپورٹس میں کیا آیا ہے؟اس کی سرجری کب کرنی ہے۔وہ کب تک ٹھیک ہو گا۔اگر آپ مجھے یہ سب بتا دیں تو میرا اس **(ہاتھ سے کھڑکی کے باہر اشارہ کیا تھا)** برفباری میں ذلیل ہو کر یہاں تک پہنچنا،میری ساری محنت وصول ہوجائے گی "وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی چبا چبا کر کہہ رہی تھیں۔

"آپ کے بیٹے کو پہلی نظر دیکھ کر ہی بتا تو دیا تھا اسی دن سب کچھ۔نہیں ہے آپ کے بیٹے کو کینسر کوئی مریض نہیں ہے وہ۔اور کیا بتاؤں آپ کو؟جب اس دن یقین نہیں کیا آپ نے۔تو بار بار کیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دہراؤں اپنی بات۔آپ وکلاء کے موٹے دماغ میں ایک بات گھستی ہی نہیں تو میں کیا کروں۔آپ کو اس بات کا ایک پختہ ثبوت چاہیے ہو گا۔اب آپ کے بیٹے کا دماغ تو بولنے سے رہا کہ اس کو کوئی کینسر نہیں ہے۔اور یہ رپورٹس ایک انگلی اور انگوٹھے سے رپورٹس کو ہوا میں اٹھایا تھا۔اگر ان رپورٹس میں لکھی اصطلاحات آپ کی سمجھ میں آتی ہیں تو پڑھ لیجیئے "وہ پر سکون سے کہہ رہے تھے۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں؟"وہ بدقت بول پائی تھیں۔

'آپ نہیں مانیں گی؟چلیں وہ جو سامنے والا کمرہ ہے نہ وہاں سے قرآن پاک لا دیں۔اس پہ ہاتھ رکھ کے گواہی دینے کو تیار ہوں میں۔تب تو مان جائیں گی آپ؟"

"اگر یہ سچ ہے تو عمر کی وہ حالت وہ سب کیا تھا؟اس کا بے ہوش ہونا، اس کا سر درد، اس کے ناک سے خون آنا، اس کی نقاہت۔وہ سب کیا تھا اور اگر یہ سچ ہے تو آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟"ڈاکٹر عبید نے افسوس سے ان کو دیکھا تھا۔

"نفیسہ آپ پلیز بیٹھ جائیں۔میں آپ کو سب بتاتا ہوں "اب کے ان کے لہجے میں ہمدردی تھی۔

وہ نڈھال سی بیٹھ گئی تھیں۔

"عمر کو ہونے والا سر درد "**میگرین**" ہے کینسر نہیں۔میں دن میں روز اس مرض کے شکار لوگ دیکھتا ہوں۔اسی لئے عمر کو دیکھ کر میں نے آپ کو بتا دیا تھا۔اس کو کوئی بھی بیماری ہو سکتی ہے سوائے کینسر کے۔لیکن آپ نہیں مانیں۔خیر کوئی بھی نہ مانتا۔پھر میں نے اس کے تمام ٹیسٹس کیے اور ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا بیٹا اس موذی مرض سے محفوظ ہے۔اب آتے ہیں ان علامات پہ جن سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ کو لگا کہ عمر کو کینسر ہے۔آپ کے بیٹے کو ایک خاص قسم کا "**ڈرگ** "دیا جاتا رہا ہے۔جس سے اس کے سر میں درد اٹھتا ہے۔اور ناک سے خون بہتا ہے۔اس ڈرگ کی مقدار ذرا سی بڑھا دو تو بے ہوشی بھی طاری ہوجاتی ہے۔رہی بات آپ کو یہاں بلانے کی تو میں یہ نئی کتاب لایا تھا۔اس میں اتنی مشکل اردو ہے ذرا کچھ الفاظ کے معنی جاننے تھے۔لیکن آپ تو پہلے ہی انگاروں پہ لوٹ رہی ہیں خیر مزید کچھ جاننا ہے؟"نفیسہ جو دم سادھے ان کو سنے جا رہی تھیں۔ان کو لگا تھا جیسے ان کے کانوں میں دھماکے ہو رہے ہوں۔ان کو یکدم کمرے میں آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی۔

"کچھ۔۔۔۔کچھ نہیں جاننا۔مجھے اب کچھ بھی نہیں جاننا۔سب ختم ہوگیا ہے سب۔میں کیسے تصویر کا دوسرا رخ نہیں دیکھ پائی۔میں نے کیسے عمر کو اپنی مجبوری بننے دیا۔میں کیسے بے وقوف بن گئی۔میں تو شہر کی سب سے جینیس وکیل ہوں۔"

"آپ وکیل" **تھیں**"۔۔۔"وہ ان کو دیکھتے ہوئے۔۔ "تھیں "پہ زور دیتے بولے تھے۔

نفیسہ نے گلابی پڑتی آنکھوں سے ان کو دیکھا تھا۔ان کی آنکھوں میں ہزار سوال تھے۔

"کل آپ کے ملک میں آپ کے شہر میں آپ کا وکالت کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا تھا۔وہ لڑکی جس کا کیس آپ لڑ رہی تھیں۔اس لڑکی نے، ام مریم نے خود کشی کرلی ہے ایک ہفتہ پہلے۔اور اس نے اپنے آخری بیان میں یہ کہا ہے کہ آپ نے زبردستی اس لڑکی کو اس کیس میں شامل کیا وہ وکٹم نہیں تھی۔ اس نے چند پیسوں کے عوض اس کیس میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔کیونکہ آپ نے اس کو دھمکی دی تھی۔اور آپ نے اس کو یوز کیا کیونکہ آپ کو اپنے شہر کی سب سے بڑی وکیل بننا تھا۔اور آپ کئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

طرح کے معاشی مسائل سے گزر رہی تھیں۔تب ہی آپ نے شہر کے چند امرا اور عزت دار گھرانوں کے معزز مردوں کو اس کیس میں گھسیٹا تاکہ آپ کے مسائل ختم ہو سکیں۔یہ ساری بات مجھے کل محسن نے ٹیلی فون پہ بتائی تھی۔"

نفیسہ کو اس برفباری میں بھی پسینہ آگیا تھا۔ان کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔اور بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی تھیں۔عبید الرحمن بھی ان کے پیچھے آئے تھے۔لاؤنج میں آکر ذرا دیر کو ٹھہری تھیں۔لیکن ایک بار پھر ان کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازہ پار کر گئی تھیں۔گھر کے باہر برف ایسے گر رہی تھی۔جیسے آسمان سفید آنسو رو رہا ہو۔وہ سڑک پہ گری برف پہ بیٹھ گئی تھیں۔ان کا نیلا اوور کوٹ ذرا سی دیر میں برف سے سفید ہوگیا تھا۔وہ وہیں سڑک پہ بیٹھی لمبی لمبی سانسیں لینے لگی تھیں۔ڈاکٹر عبید تاسف سے ان کو دیکھ رہے تھے۔

"مس حیات اندر چلیں پلیز یہاں بہت سردی ہے۔آپ بیمار ہو ہوجائیں گی۔آپ میری مہمان ہیں۔مجھے یہ گوارہ نہیں ہے کہ آپ اس طرح سڑک پہ بیٹھی رہیں۔ہمّت کریں آپ مضبوط ہیں۔یا پھر تھوڑا رو لیں رونا اچھا ہوتا ہے۔"وہ گھٹنوں کے بل ان کے پاس بیٹھے فکر مندی سے کہہ رہے تھے۔

"ڈاکٹر میرا پیشہ میرا عشق ہے۔میں نے اس کے لئے اتنی محنت کی تھی۔میرے ماں باپ نے اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر میری فیسیں ادا کی ہیں۔میں سخت سردی اور چلچلاتی دھوپ میں پیدل یونیورسٹی تک گئی ہوں۔کیونکہ میرے پاس کرائے کے پیسے نہیں ہوتے تھے۔میں نے اپنی منگنی اس لئے توڑ دی کیونکہ میرے منگیتر کو میرا وکیل بننا پسند نہیں تھا۔میں اس سے محبت کرتی تھی۔لیکن میں نے پروا نہیں کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں نے اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد بنا لیا تھا وکیل بننا۔اور میں بن بھی گئی۔مجھے لگا میری محنت وصول بھی ہو گئی۔لیکن اصل آزمائش تو تب شروع ہوئی تھی۔کوئی بھی شخص مجھے کیس دینے سے ڈرتا تھا کیونکہ میں عورت ہوں۔"وہ طنزیہ سا ہنسی تھیں۔کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ان کو لگتا تھا میں بے وقوف ہوں ،کم عقل ہوں۔میں مردوں کے مقابلے میں لڑ نہیں سکتی۔میں نے پھر سے محنت کی۔میں نے کئی سال چھوٹے موٹے کیس لڑے۔میں نے اپنا مقام بنایا۔میں نے خود کو ایک برانڈ بنایا۔جب میں کورٹ میں کھڑے ہو کر دلائل دیتی تھی تو جج قائل ہوتے تھے۔جب میں ثبوت لاتی تھی تو مجرم پھانسی چڑھتے تھے۔جب میں شیرنیوں کی طرح غراتی تھی۔تو کورٹ میں کھڑا ہر شخص بس مجھے سنتا تھا۔نفیسہ حیات کو بیرسٹر نفیسہ حیات کو سنتا تھا۔"انہوں نے گیلی سانس ناک سے اندر کھینچی تھی۔وہ رو نہیں رہی تھیں لیکن ان کی آنکھیں نم تھیں۔عبید الرحمن اب بھی اسی پوزیشن میں بیٹھے ان کو سنے جا رہے تھے۔

"ایسے کیسے کوئی بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ میں دوبارہ ان لوگوں کے سامنے بول نہیں پاؤں گی؟کوئی کیسے فیصلہ کر سکتا ہے۔میں وہ سیاہ کورٹ دوبارہ نہیں پہن سکتی؟ کوئی کیسے میرے اتنے سالوں کی محنت پہ پانی پھیر سکتا ہے؟وہ کورٹ روم کی گناہگاروں کی باتیں سنتی دیواریں وہ راز چھپائے بیٹھی کورٹ کی کرسیاں وہ سب مجھ سے چھوٹ جائیں گی؟" سردی کی وجہ سے ان کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے لیکن ان کو پرواہ نہیں تھی۔

"آپ واپس جائیں۔جا کر اپنے لئے لڑیں۔اپنا حق لیں۔یہاں بیٹھ کر ہمت ہارنے سے کیا ہو گا؟آپ کے بیٹے کو یوز کیا ہے ان لوگوں نے۔ان کے گریبان پکڑیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں کس منہ سے واپس جاؤں گی۔میں کیا جواب دوں گی لوگوں کو کہ نفیسہ بیگم نے بیٹے کی محبت میں انصاف کی جنگ چھوڑ دی؟نفیسہ ہار گئی؟اس نے اپنے بیٹے کے لئے اس مقدس پیشے کی پامالی کی۔نفیسہ لوگوں سے ڈر گئی۔وہ جو بس خدا سے ڈرتی تھی۔وہ لوگوں سے ڈر گئی۔اس کا ایمان کمزور ہو گیا۔میرے ملک کی مٹی مجھے گالیاں دے گی میں کیسے واپس جاؤں؟ "

ڈاکٹر عبید الرحمن نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ سامنے سے آتے عمر کو دیکھ کر لب بھینچ لئے اب نہ جانے اس بچے کا کیا ہو گا؟اس لے پالک بچے کی وجہ سے نفیسہ نے اپنا سب کچھ ہار دیا۔اب تو وہ اس بچے سے نفرت کریں گی۔ظاہر ہے ان کی اپنی سوچیں تھیں۔

نفیسہ نے بھی اس کو آتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اماں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ یہاں بہت سردی ہے۔اندر چلیں نہ پلیز۔۔" اس کی آنکھوں میں اب بھی نیند بھری تھی۔وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ نفیسہ کے چہرے پہ پھیرتے ہوئے پریشان سا پوچھ رہا تھا۔

وہ چند لمحے اس کو دیکھتی رہیں۔ان کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں۔اور پھر یکدم انہوں نے کھینچ کر عمر کو گلے سے لگا لیا تھا۔

" میرا بیٹا۔میرا عمر۔۔۔تمہاری اماں تمہارے لئے ساری دنیا چھوڑ سکتی ہے۔وہ تمھارے لئے ایک ایک سے لڑ سکتی ہے۔وہ تمہارے لئے جان دے بھی سکتی ہے۔اور لے بھی سکتی ہے۔یاد رکھنا۔"وہ اس کا منہ چوم رہی تھیں۔تو کبھی ہاتھ۔عمر ٹھیک تھا یہ خیال ہی دنیا روشن کر گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈاکٹر عبید الرحمن حیرت سے ان کو دیکھ رہے تھے کیا یہ عورت پاگل ہے؟

"اماں کسی کو مارنا گناہ ہوتا ہے آپ کو نہیں پتہ؟" نفیسہ اس کی بات پہ مسکرا دی تھیں۔

"ہاں ہوتا ہے لیکن جب کوئی آپ کی گردن دبا کر آپ کو مارنا چاہے یا پھر آپ کے سینے سے آپ کا دل نکالنے کی کوشش کرے یا آپ کی سب سے محبوب رشتے کو اذیت دے تو اس کو مارنا جائز ہوتا ہے۔"عمر کی آنکھوں میں حیرت اتر آئی تھی۔ساتھ اس کا جسم کانپ رہا تھا اس کو سردی لگ رہی تھی۔

"مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا کین یو ایکسپلین؟"نفیسہ بغیر جواب دیے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔انہوں نے اپنا نیلا اوور کوٹ اتارا تھا۔اور عمر کے کندھوں پہ اوڑھا دیا۔پھر جھک کر اس کو اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا تھا۔

"اماں آئی ایم ناٹ آ کڈ۔نیچے اتاریں مجھے۔"وہ خفگی سے منہ پھلا کر بولا تھا۔نفیسہ سنی ان سنی کرتی گھر کی جانب بڑھنے لگی تھیں۔ابھی وہ گیٹ کے اندر جاتیں کہ عبید الرحمن نے ان کو پکارا تھا۔

"کیا آپ پاگل ہیں؟"

"میں ایک ماں ہوں۔"انہوں نے مڑے بغیر جواب دیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات کی تاریکی پھیل چکی تھی۔ہر طرف سیاہ آسمان کا جال بچھا تھا۔ہارون اپنے گھر کے لان میں رکھے صوفے پہ بیٹھا آسمان کو گھورے جا رہا تھا۔آج کل وہ یوں ہی چپ چاپ سا رہتا۔ایک جگہ بیٹھتا تو گھنٹوں وہیں بیٹھا رہتا۔وہ اپنے اسی شغل میں مصروف تھا۔جب شاہد کی کار گھر کے اندر داخل ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گاڑی سے اتر کے اندر کی جانب جاتے ان کے قدم ہارون کو دیکھ کر تھمے تھے۔انہوں نے ایک گہری سانس بھری اور لان کی طرف چل دیے۔ہارون کے قریب پہنچ کر انہوں نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔ہارون نے گردن موڑ کر ان کو دیکھا تھا۔اس کی گرے آنکھوں میں اداسی تھی۔شاہد کا دل دکھا تھا۔

"یہاں کیوں بیٹھے ہو یار چلو اندر چلتے ہیں۔ایک شطرنج کی بازی ہی ہوجائے کیا خیال ہے؟"

"پپا اندر دم گھٹ رہا ہے۔ایسے لگ رہا ہے جیسے کوئی۔۔۔جیسے کسی نے میرے گلے میں پھندا ڈال دیا ہو۔اور بار بار اس پھندے کو کھینچ کر میری گردن پہ تنگ کرتا جا رہا ہو۔تھوڑی دیر کے لئے وہ مجھے آزاد کرتا ہے۔اور پھر اگلے ہی لمحے وہ پھند اتنا تنگ ہو جاتا ہے کہ میرا سانس رکنے لگتا ہے۔آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے؟" وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

انہوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔بلکہ ہارون کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھ گئے تھے۔اور پھر نرمی سے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے۔

"میرے ساتھ ایسا تب تب ہوتا ہے جب جب میں تمہاری آنکھوں میں اداسی دیکھتا ہوں۔تب تب ہوتا ہے جب تمھیں ذرا سی بھی تکلیف پہنچتی ہے۔تمھیں پتہ ہے ہارون میرا جی چاہتا ہے میں ہالے کے قدموں میں جا کر بیٹھ جاؤں۔اور اس کی منت کروں کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا نہ کرے۔لیکن پھر سوچتا ہوں کیا بیٹے کو بھیک دلواؤں؟اتنا کمزور اور کم ظرف تو نہیں ہے میرا بیٹا۔ہو کیا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھ سے صبر نہیں ہوتا پپا۔میرا دل زخمی ہے۔میں خود کو ٹھیک کرنے کا وعدہ کر چکا ہوں۔اپنے ساتھ مزید زیادتی نہ کرنے کا عہد کر چکا ہوں لیکن مجھ سے یہ نہیں ہو رہا۔میں خود کو بے بس محسوس کرتا ہوں۔اور جب ایسا محسوس کرتا ہوں تو دل کرتا ہے اس پورے گھر کو جلا کر راکھ کر دوں۔ساری دنیا کو آگ لگا دوں میں یہ نہیں کر سکتا پپا۔میں اتنا مضبوط نہیں ہوں۔لوگ کہتے ہیں نماز پڑھو سکون ملے گا۔ میں کیسے پڑھوں اس کا چہرہ آنکھوں میں فریم ہو کر رہ گیا ہے۔اور میں کس منہ سے اللہ کے سامنے جاؤں؟ایک لڑکی۔۔۔ایک لڑکی کی وجہ سے۔اللہ کیا کہے گا کہ ویسے تو ساری زندگی تم میرے پاس نہ آ سکے۔اور اب آئے بھی تو اپنی غرض لے کر۔"وہ شکست خوردہ سا لگتا تھا۔

"یہی تو بات ہے بیٹے۔اللہ کچھ نہیں کہتا۔اللہ ٹوٹے دلوں کو جوڑتا ہے۔یہ تو لوگ ہیں جو شکوے کرتے ہیں طعنے دیتے ہیں۔وہ تو سمیٹ لیتا ہے۔ڈھانپ لیتا ہے۔اور تم سے کس نے کہا ہے کہ نماز کو سکون کے لئے پڑھو؟نماز تو اطاعت کے لئے پڑھی جاتی ہے۔سکون تو بونس ہے۔جو اگر اس زندگی میں نہ بھی ملا تو اگلے جہاں میں مل جائے گا۔تم اس کے پاس جاؤ تو سہی۔وہ اپنے بندے کو سمیٹنا جانتا ہے۔وہ اپنے بندے کو ہیل کرنا جانتا ہے۔"وہ نرمی سے سمجھا رہے تھے۔ہارون غور سے ان کو سنے جا رہا تھا۔

"مطلب سکون کے لئے نماز پڑھنا بھی اپنی غرض میں شامل ہوا ناں؟نماز صرف اللہ کے لئے ہونی چاہیے۔اس کے کسی بندے بندی یا پھر کوئی بھی اور کسی کے لئے بھی نہیں؟ایسا ہی ہے ناں؟"

"بالکل درست تم دعا مانگ سکتے ہو کسی کے لئے بھی۔کچھ بھی۔اس دعا میں سکون مانگ سکتے ہو۔یا پھر وہ کام کرو جو اللہ کو پسند ہوں۔اس کے بندوں سے صلہ رحمی کرو،عاجزی اختیار کرو ،اس کے سامنے جھکو،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کو پکارو۔وہ سکون دے گا ہارون۔اللہ اپنے کمزور بندوں سے بھی اتنی ہی محبت کرتا ہے جتنی ایک نارمل بندے سے۔وہ خدا ہے اس کے پاس ہمارے جیسے پیمانے نہیں ہیں۔وہ ناپ تول نہیں کرتا وہ شکوہ نہیں کرتا۔یہ ہم انسان ہیں جو نیکیاں بھلا دیتے ہیں وہ نہیں بھلاتا۔"

"پپا آپ رستم سے زیادہ محبت کرتے تھے ناں کیونکہ وہ سٹرانگ تھا؟"وہ عجیب سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔شاہد کی اس کے ہاتھوں پہ گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔ان کی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا۔انہوں نے اپنے ہاتھ چھڑوا کر اٹھنا چاہا لیکن ہارون نے گرفت سخت کردی تھی۔وہ ان ہاتھوں کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

"وہ بس مجھے زیادہ پسند تھا۔"آخر کار انہوں نے بولنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"کیوں؟"

"وہ بہت سٹرانگ تھا۔بہت ذہین بھی۔وہ جہاں جاتا تھا میرا سر فخر سے اونچا کر کے آتا تھا۔اس عمر میں بھی اس کو بات کرنے کا فن آتا تھا وہ بہت پیارا تھا ہارون۔"ان کی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔ان کی آواز بھیگ رہی تھی۔

" وہ میرا بہت خیال رکھتا تھا۔جب میں رات کو گھر آتا تھا تب وہ میرے پیر دباتا تھا۔وہ کہتا تھا'پپا آپ تھک جاتے ہوں گے ناں۔'"ہارون ہونٹ کاٹتے ہوئے ان کو سن رہا تھا۔اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

" وہ ہر جگہ تمھیں پروٹیکٹ کرتا تھا۔وہ تمہارا محافظ تھا۔وہ بہت کیئرنگ تھا۔مجھے اس سے محبت تھی۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ مجھے تم سے پیار نہیں تھا ہارون۔میں تم سے بھی اتنا ہی پیار کرتا تھا۔اگر مجھے اس کے گریڈز خوش کرتے تھے۔تو تمہاری پینٹنگز مجھے لاجواب کرتی تھیں۔رستم جینئس تھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ہر کام کر سکتا تھا۔لیکن ایک کام جو اس سے نہیں ہوتا تھا وہ پینٹ کرنا تھا۔اس سے ایک سیدھی لکیر تک نہیں کھینچی جاتی تھی۔مجھے نہیں پتہ تم کیوں اس سے چڑنے لگے۔"ہارون نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کرنے کی کوشش کی۔

" تم کب اس سے ان سیکیور فیل کرنے لگے میں کچھ نہیں جانتا۔میں بس اتنا جانتا ہوں کہ رستم تم سے بہت محبت کرتا تھا۔"ہارون اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور شاہد کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔اس نے ان کے ہاتھوں پہ گرفت مزید سخت کی تھی تمام ہمّت متجمع کی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب بولا تو اس کی آواز میں بس تکلیف تھی۔

"پپا میں نے رستم کو نہیں مارا تھا۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا۔"وہ ایک حادثہ تھا میں نے۔۔مم۔۔۔میں نے اس کو جان بوجھ کر نہیں مارا تھا۔"وہ لفظ توڑ توڑ کر ادا کر رہا تھا۔بالآخر اس نے چودہ سال بعد یہ راز کھولنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔

شاہد نے زخمی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔اس وقت ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔کرب تھا۔ہارون کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

"ہارون چپ ہوجاؤ بیٹا۔اس بات کو یہیں دفن کر دو پلیز۔۔" انہوں نے ہاتھ چھڑا کر اٹھنا چاہا۔جب ہارون نے جلدی سے ان کے ہاتھ دوبارہ تھام لئے تھے۔

"پپا بس آج مجھے سن لیں میں اس راز کے بوجھ تلے دبتا جا رہا ہوں۔یہ مجھے اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔یہ مجھے ہانٹ کر رہا ہے۔خوف زدہ کر رہا ہے۔مجھے اس سے آزاد کر دیں۔یہ خوف یہ ان سکیورٹی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کو میرے دل سے نکلنے دیں۔مجھے سنیں پلیز۔"وہ جیسے التجا کر رہا تھا۔شاہد نے خاموشی سے ایک بار پھر اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لئے تھے۔وہ سننے کو تیار تھے۔

ہارون نے بتانا شروع کیا تھا۔ان دونوں باپ بیٹے کو یہیں چھوڑ کر ہم ذرا دیر کو اس گھٹن زدہ دوپہر میں واپس چلتے ہیں۔

وہ دونوں اس وقت اپنے والد کی اسٹڈی میں کھیل رہے تھے۔چونکہ آج نوال اور شاہد گھر پہ نہیں تھے۔اور گھر میں بس ملازم ہی تھے۔تب ہی ان دونوں کو یہاں آنے کا موقع مل گیا تھا۔دس سالہ ہارون ایک ایک دراز کھول کر چیک کر رہا تھا۔جب اس کی نظر ایک دراز میں رکھی پسٹل پہ پڑی اس کی آنکھوں میں چمک اتر آئی تھی۔اس نے فورا وہ پیسٹل اپنے ہاتھ میں لے لی تھی۔

"رستم یہ دیکھو مجھے کیا ملا ہے۔۔" وہ جوش سے اپنے بھائی کو بتانے لگا تھا۔

رستم جو کسی کھیل میں مصروف تھا۔مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔اور اس کے ہاتھ میں پستول دیکھ کر فورا اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا۔اس کی سیاہ آنکھوں میں فکر تھی۔اس میں اور ہارون میں بس آنکھوں کے رنگ کا ہی فرق تھا۔

"ہاری یہ پسٹل ہے۔اس سے تمھیں ہارم ہو سکتا ہے۔لیو اٹ۔اس کو یہیں پہ واپس رکھ دو۔اور چلو ہم باہر گارڈن میں کھیلیں گے۔۔" وہ اس کا ایک ہاتھ پکڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"نو۔آئی لائک اٹ۔میں اس سے کھیلوں گا۔تمھیں پتا ہے اس سے صرف مونسٹرز کو ہارم پہنچتا ہے۔اچھے لوگوں کو نہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں ہاری میں تمھیں اس سے کھیلنے نہیں دوں گا۔اسے مجھے دے دو۔لاؤ جلدی سے دو مجھے۔۔" اس نے ہارون کے ہاتھ سے پستول لینی چاہی تھی۔ہارون بدک کر پیچھے ہٹا تھا۔

"رستم ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ می۔میرے پاس مت آنا۔میں اسی کے ساتھ کھیلوں گا سمجھے تم۔اور اگر تم نے اس کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اس سے تمھیں ماروں گا۔"وہ ہمیشہ کی طرح غصے میں آ چکا تھا۔

"ہاری میں تمہارا بھائی ہوں۔تمہارا پروٹیکٹر۔گیو اٹ ٹو می۔یہ اچھی چیز نہیں ہے۔تمھیں اس سے نقصان ہو سکتا ہے۔"اس نے ایک بار پھر آگے بڑھ کر ہارون سے پستول لینے کی کوشش کی تھی۔ہارون اب نیچے بیٹھ گیا تھا۔اور پستول اپنی گود میں رکھ کر ٹانگوں کو پیٹ سے لگا لیا تھا۔اس نے جب کوئی چیز نہیں دینی ہوتی تھی تو یہی کرتا تھا۔رستم بھی اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا تھا۔اور اس سے پستول چھیننے کی تگ و دو کر رہا تھا۔اسی چھینا جھپٹی میں کب ہارون نے پستول کو اپنے ہاتھ میں لیا اور کب فائر کیا۔اس کو پتہ ہی نہیں چلا۔اس کو ہوش تب آیا جب اس نے اپنے بھائی کو، اپنے پروٹیکٹر کو، بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپتے دیکھا۔گولی سیدھا اس کی پیشانی میں لگی تھی۔خون ابل ابل کر نکلتا سفید ماربل کے فرش کو گیلا کر رہا تھا۔ہارون پھٹی پھٹی نظروں سے چند لمحوں تک اپنے بھائی کو تڑپتے ہوئے دیکھتا رہا۔اور پھر گرتا پڑتا اس کے پاس آگیا تھا۔**(چونکہ شاہد حسین کی اسٹڈی ساؤنڈ پروف تھی اسی لئے باہر کام کرتے ملازمین کو کچھ خبر نہ ہو سکی)** اس کو دیر ہو چکی تھی۔رستم کا وجود بے جان ہو چکا تھا بالکل ساکت ٹھنڈا۔۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"رستم میرے بھائی آر یو اوکے؟ اس سے صرف مونسٹرز مرتے ہیں۔تم نہیں مر سکتے۔اٹھو پلیز پپا آ گئے۔تو ہمیں ڈانٹ پڑے گی۔اٹھو پلیز دیکھو میں اب اس سے نہیں کھیلوں گا۔پپا کو مت بتانا اٹھ جاؤ یار پلیز۔بھائی ہو نہ میرے اٹھو۔۔"

اسی وقت شاہد حسین نوال کے ساتھ وہاں داخل ہوئے تھے۔"میں نے تم دونوں کو منع بھی کیا تھا۔ یہاں کھیلنے۔۔۔۔"ان کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔سامنے کا منظر دیکھ کر بے وہ اختیار پیچھے ہٹے تھے۔جبکہ نوال چیخنا شروع ہو چکی تھیں۔شاہد نے فورا آگے بڑھ کر رستم کو اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا تھا۔لیکن دور کہیں وہ جانتے تھے کہ دیر ہو چکی ہے۔

اب ہم واپس حال میں آجاتے ہیں۔

وہ ذرا دیر کو چپ ہوا تھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔جبکہ شاہد حسین کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔

"پپا مجھے اس وقت یہی لگتا تھا کہ گنز سے بس مونسٹرز مرتے ہیں۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ گن سے نکلی ہوئی گولی کسی کے اعمال یا کردار نہیں دیکھتی۔وہ کسی کی اچھائی برائی نہیں دیکھتی۔وہ بس جسم دیکھتی ہے۔اور اس جسم کو چیرتی ہوئی نکل جاتی ہے۔"اس کا چہرہ پسینے سے تر تھا وہ اب بھی ڈرا ہوا لگتا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا وہ مر جائے گا۔آپ نے کہا تھا گنز سے بس مونسٹرز مرتے ہیں۔آپ کو یاد ہے ایک دفعہ ہم کوئی فلم دیکھ رہے تھے۔ہم سب تھے پوری فیملی۔اس فلم میں ایک آدمی کو گولی لگی تھی۔میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے آپ سے پوچھا تھا پپا کیا وہ مر گیا؟یاد ہے آپ نے کیا کہا تھا؟" شاہد نے پریشانی سے اس کو دیکھا تھا۔ان کو کچھ یاد نہیں تھا۔انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ہارون کو ان کا جواب سننا بھی نہیں تھا۔

"آپ نے بولا تھا وہ نہیں مرے گا۔کیونکہ وہ اچھا آدمی ہے۔میں نے پوچھا تھا۔پھر یہ خون کس کا ہے جو اس کے جسم سے نکل رہا ہے؟آپ کو یاد ہے آپ نے کیا کہا تھا؟"وہ ان کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ شاہد نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پپا آپ نے کہا تھا وہ خون نہیں ہے۔وہ ریڈ کلر کا" **پینٹ**" ہے۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

"مجھے رستم کا خون بھی خون نہیں لگا پپا۔وہ مجھے پینٹ لگا تھا۔سرخ کلر کا پینٹ۔مجھے لگا تھا وہ بھی اس فلم والے آدمی کی طرح مرے گا نہیں۔کیونکہ رستم تو اچھا تھا ناں۔اور گنز تو بس مونسٹرز کو مارتی ہیں۔"

شاہد کو لگا تھا جیسے کسی نے ان کو کھینچ کر تھپڑ دے مارا ہو۔وہ شاکڈ تھے بالکل شاکڈ۔

ہارون بھی خاموش ہو گیا تھا۔لیکن بس چند لمحوں کے لئے اس نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا تھا۔

"میں ہمیشہ سے اس بارے میں بات کرنے سے ڈرتا تھا کیونکہ مجھے لگتا تھا۔اگر آپ کو سب بتا دیا تو آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔میں بہت ڈر گیا تھا پپا۔میری آنکھوں میں رستم کا وہ آخری چہرہ حفظ ہو کے رہ گیا تھا۔ایسے میں جب بھی آپ مجھ سے اس دن کا واقعہ پوچھتے تھے۔تو میں توڑ پھوڑ کرتا تھا چیختا چلاتا تھا۔اور آپ اس ٹاپک کو وہیں بند کر دیتے تھے۔مما ایک بیٹا کھو چکی تھیں دوسرا نہیں کھونا چاہتی تھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی لئے وہ مجھ سے کچھ نہیں پوچھتی تھیں۔میں اس وقت سے ڈرا ہوا ہوں پپا۔"اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو شاہد کے ہاتھوں پہ گر رہے تھے۔وہ رک رک کر بول رہا تھا۔

" میں نے اپنے خوف کو باہر نہیں نکلنے دیا۔یہاں تک کہ وہ ایک بیماری بن گیا۔اور مجھے ڈرانے لگا۔مجھے اس خوف سے نکلنا ہے پپا یہ مجھے مار رہا ہے میں تھک گیا ہوں اس بوجھ سے۔"وہ بری طرح روتے ہوئے بول رہا تھا۔شاہد اپنی جگہ سے اٹھے اور اس کے ساتھ اسی گھاس پہ بیٹھ گئے۔انہوں نے نرمی سے اپنےہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کیے تھے۔ہارون نے خوفزدہ نظروں سے ان کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا۔اسے لگا تھا وہ اب ان ہاتھوں کو کبھی نہیں تھام سکے گا۔

"ہارون میں تمہارا باپ ہوں میں اس وقت سے لے کر اب تک تمھارے اسی خوف کو نکالنا چاہتا ہوں۔میں جانتا تھا اس دن جو کچھ بھی ہوا وہ ایک حادثہ تھا۔میں تم سے کمیونیکیٹ کرنا چاہتا تھا۔میں نے سچ تو اسی روز جان لیا تھا پتہ ہے کیسے؟"وہ نرم لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

"کیسے؟"بے اختیار اس کے منہ سے پھسلا تھا۔

"تمہاری پینٹنگز سے۔وہ جو تم نے رستم کے جانے کے بعد بس چند آخری پینٹنگز بنائی تھیں۔تمھیں شاید یاد نہ ہو۔لیکن مجھے یاد ہے تم جو کچھ دیکھتے تھے۔اس کو پینٹ کرتے تھے۔تم نے اس رات بھی پینٹنگز بنائی تھی ہارون میں نے دیکھی تھیں وہ پینٹنگز۔ساری غلطی تمہاری نہیں تھی میری بھی غلطی تھی میرے گھر میں دو کمسن بچے تھے مجھے چاہئے تھا کہ میں اپنی گن تمہاری پہنچ سے دور رکھتا یا پھر میں گن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لاک کر کے رکھتا۔دراصل غلطی ہم دونوں کی نہیں یہ "**بخت** "تھا۔ہارون، رستم اور ہمارا ساتھ اتنا ہی لکھا تھا" ہارون حق دق سا ان کو دیکھے جا رہا تھا وہ رونا بھول چکا تھا۔

"وہ پینٹنگز جھوٹ یا خیالی بھی ہو سکتی تھیں۔"اس نے نظریں چرائی تھیں۔شاہد اس سارے وقت میں پہلی بار مسکرائے تھے۔

"تم نے کبھی خیالی پینٹنگز نہیں بنائیں ہارون شاہد۔تم ہمیشہ وہی بناتے تھے جو تم ایکسپیرینس کرتے تھے یا پھر جو اپنے سامنے ہوتا دیکھتے تھے۔تم نے اس رات کے بعد پینٹ کرنا چھوڑ دیا۔میں تمہاری پینٹنگز کو بہت مس کرتا ہوں۔"آخر میں ان کا لہجہ اداس ہو گیا تھا۔

"پپا اس واقعے کے بعد سے مجھے ہر رنگ سرخ نظر آتا ہے۔جب رنگ اپنی ترتیب پہ آجائیں گے میں پھر سے پینٹ کرنا شروع کروں گا۔لیکن اس سے پہلے میں یہ نہیں کر سکتا۔۔ " شاہد حسین بغیر جواب دیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا تھا وہ مسکرا رہے تھے۔

"اندر چل کر کھانا کھائیں یا تم نے ابھی مزید رونا ہے؟"اس نے خاموشی سے اپنے سامنے پھیلا ہاتھ تھام لیا تھا۔اب اسے اس ہاتھ کے چھوٹنے کا خوف نہیں تھا۔اس کے سینے سے راز کا بوجھ ہٹ چکا تھا۔اب وہ اس کو مزید ہانٹ نہیں کر سکتا تھا۔

وہ خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اس وقت کمپنی کے آفس میں بیٹھے تھے۔کورٹ سے واپسی پہ وہ روز یہیں آتے تھے۔ان کا کوٹ اسٹینڈ پہ ٹنگا تھا آنکھوں پہ عینک لگائے وہ اس وقت کسی فائل پہ نظریں جمائے بیٹھے تھے۔جب ان کا موبائل تھرتھرایا۔انہوں نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر ٹیبل پہ رکھے موبائل کی طرف دیکھا جہاں unknown نمبر کالنگ لکھا آ رہا تھا۔کال اٹینڈ کر کے انہوں نے موبائل کان سے لگا لیا تھا۔

"ہیلو اسلام و علیکم؟"وہ کال پک کرتے بولے تھے۔

"جی معراج سلطان بات کر رہا ہوں آپ کون؟"دوسری طرف شاید تعارف کروایا گیا تھا۔

"اچھا اچھا فہیم مرزا کہیے کیسے مزاج ہیں آپ کے؟دراصل صبح آپ کا پیغام پہنچایا تھا میرے سیکریٹری نے۔لیکن میں مصروف تھا تب ہی کال نہیں کر سکا معذرت۔"انہوں نے شائستگی سے معذرت کی تھی۔

فون کی دوسری طرف کچھ کہا گیا تھا۔

وہ ذرا دیر کو خاموش ہو گئے تھے۔شاید مقابل کے الفاظ ذہن میں جذب کرنا چاہ رہے تھے۔

"دیکھیں فہیم صاحب میں آپ کو ایک بار پہلے بھی یہ بات بتا چکا ہوں۔اور آج ایک بار پھر بتا دیتا ہوں "میں ہیون(Heaven) نہیں بیچوں گا"۔وہ میرے بچوں کا حق ہے وہاں جو رہتے ہیں۔وہ بھی میری اولاد ہیں۔لہٰذا آپ میری یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لیجئے کہ میں وہ جگہ نہیں بیچوں گا۔ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا گیا تھا۔"مارکیٹ پرائز سے ڈبل کی بات کرتے ہیں ناں آپ۔میں وہ جگہ ساری دنیا کے بدلے میں بھی نہیں بیچوں گا۔آئندہ اس معملے میں مجھ سے بات مت کیجئے گا۔خدا حافظ" انہوں نے اگلے کی بات سنے بغیر کال کاٹ دی تھی۔ان کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔انہوں نے عینک اتار کر ٹیبل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہ رکھ دی تھی۔سر پاور چیئر کی پشت سے ٹکا لیا تھا۔اسی وقت ان کے آفس کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی تھی۔جیسے کسی نے دو انگلیوں سے دروازے کو ہلکا سا بجایا ہو۔ وہ کرنٹ کھا کر سیدھے ہوئے تھے۔یہ دستک اس دستک کو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتے تھے۔وہ اتنے حیران تھے کہ اجازت اندر آنے کی ہی نہ دے سکے۔دروازے کے پار کھڑے شخص کو شاید اجازت کی ضرورت بھی نہیں تھی۔وہ دستک دینے کے دس سیکنڈ بعد ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا۔نوارد دراز قد تھا، آنکھیں سیاہ تھیں چمکتی ہوئی،ذہین، بال ماتھے پہ بکھرے تھے، رنگت صاف، چیک شرٹ اور جینز میں ملبوس نوجوان کو دیکھ کر معراج اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔اس کو دیکھتے ہی ان کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ان میں شناسائی سی جاگی تھی۔محبت سی نظر آئی تھی۔وہ مسلسل مسکرا رہے تھے۔ وہ بھی مسکرایا تھا۔مسکراتے ہوئے اس کے دونوں گالوں میں گڑھا بنتا تھا۔

"میں نے اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔"وہ خفگی سے بولے تھے۔

"جیسے کہ مجھے ضرورت تھی؟"وہ ابرو اچکاتے وہیں سے بولا تھا۔

اب وہ نوجوان ان کے قریب پہنچ کر ان سے بغل گیر ہوا تھا۔معراج کافی دیر تک اس کو یونہی سینے سے لگائے کھڑے رہے۔اور تھوڑی دیر بعد اس کو خود سے الگ کیا تھا۔

"اب زخم کیسا ہے؟ریکور کر رہے ہو ناں؟ "وہ اس کو دیکھتے فکر مندی سے پوچھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ٹھیک ہوں جج صاحب بہت ڈھیٹ جان ہوں۔اتنی جلدی نہیں مرنے والا۔ویسے ابھی کوئی کہہ رہا تھا کہ مجھے اجازت لے کر آنا چاہیے۔"اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ایسی آواز جسے کئی گھنٹوں بغیر بور ہوئے سنا جا سکے۔

"بکو مت۔سوچ سمجھ کر بولا کرو۔"انہوں نے ڈپٹا تھا ساتھ اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔وہ ان کے سامنے والی کرسی پہ ریلکس سا بیٹھ گیا تھا۔

"عمر تمھیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔کورٹ آجاتے یا مجھے بلا لیتے کہیں۔"

"میں نے پتہ کروا لیا تھا شمس صاحب اور سفیر آج نہیں آئے۔تب ہی آیا ہوں۔اب کچھ لوگوں نے خود تو آنے کی زحمت نہیں کی۔تو بیمار کو اپنا حال سنانے آنا ہی پڑا۔"وہ ٹیبل پہ رکھے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے بول رہا تھا۔

"تمھیں کیسے پتا وہ دونوں آج نہیں آئے؟"

"مجھے سب پتا ہوتا ہے۔"اس نے کندھے اچکائے تھے۔

"خیر کچھ پتہ لگا کس نے کیا ہے یہ سب؟"وہ اس کے بازو کی طرف اشارہ کرتے بولے تھے۔

"جج صاحب جس نے بھی یہ کیا تھا ناں۔وہ اپنی سزا بھگت رہا ہے۔آپ کو کیا لگتا ہے عمر حیات اپنا خون بہایا جانا بخش دے گا؟ان کو آسان ہدف لگا تھا میں لیکن خیر اب بھگتیں گے۔"وہ محفوظ سا کہہ رہا تھا جیسے ان کو سبق سکھا کر بہت مزہ آیا تھا۔

"اور گاڑی اس کا کیا،کیا؟ ریپیر کروالی؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں میرے باپ کی شوگر ملز لگی ہیں ناں۔بہت پیسہ ہے میرے پاس۔جو گاڑی ریپئیر کرواتا۔"وہ جل کے بولا تھا۔

"پھر اب تک کیا وہی کنڈیشن ہے گاڑی کی؟"

"اب میں نے یہ بھی نہیں کہا۔"وہ شیطانی مسکراہٹ سے بولا تھا۔

" اس رات ان تین لوگوں میں سے ایک کے سسر کی ورکشاپ ہے۔وہ میرے گھر سے گاڑی لے کر گیا ریپئر کروائی اور پھر واپس چھوڑ بھی گیا۔"

"اب چھوڑ دو یہ سارے کام اور سدھر جاؤ۔اتنا خون بہا کر بھی تمھیں سکون نہیں آرہا۔کیوں خوامخواہ کسی سے دشمنی کرتے ہو۔اس بار تو خدا کا شکر ہے تم بچ گئے۔اگلی بار کی کوئی گیرنٹی نہیں ہے بیٹے۔"ان کے لہجے میں واضح فکر مندی تھی۔

"جج صاحب پہلے یہ خون اتنا قیمتی نہیں تھا۔اب یہ خون اتنا قیمتی ہے**(آنکھوں کے پردے پہ ایک مہربان لڑکی کا چہرہ لہرایا تھا)** کہ اگر کسی نے اس کا ایک قطرہ بھی بہانے کی کوشش کی تو عمر حیات اس کے ساتھ وہ کرے گا کہ اس کی نسلیں یاد رکھیں گی۔"اس کا لہجہ اب بھی دھیما تھا۔لیکن اس کی آنکھوں میں ایک سرد سا تاثر تھا۔

"اب اس بات کا کیا مطلب ہے؟"

"آپ نہیں سمجھ سکتے عمر ہوگئی ہے اب آپ کی۔یہ ہم جوان لوگوں کی باتیں ہیں۔آپ کے اللہ اللہ کرنے کے دن ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا اچھا اب بس اتنا بھی بوڑھا نہیں ہوا میں۔"وہ خفگی سے بولے تھےاور پھر ذرا جھک کر دراز سے اپنی چیک بک نکالی تھی۔عمر خاموشی سے ان کو دیکھ رہا تھا۔اب وہ ایک چیک پہ کچھ رقم درج کر رہے تھے۔عمر کے لب بھینچ گئے تھے۔وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اب مجھے جانا چاہیے۔"وہ سپاٹ سا بولا تھا۔

معراج نے چیک اس کی طرف بڑھایا تھا۔

"یہ لیتے جاؤ۔میں خود آ کر دے جاتا لیکن ذرا مصروف تھا" ان کے چہرے پہ بس سادگی تھی۔

"میں اس لئے نہیں آیا تھا۔آپ جانتے ہیں مجھے یہ**(کن اکھیوں سے چیک کی جانب دیکھا تھا)** بالکل پسند نہیں اور نہ ہی میں یہ رقم خرچ کرتا ہوں۔آپ کے بچے ہیں یہ رقم ان کا حق ہے۔"وہ جھنجھلایا سا تھا۔

معراج خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔اور اس کے بالکل سامنے آ کر کھڑے ہوئے تھے۔وہ کاغذ کا ٹکڑا اس کی شرٹ کی جیب میں رکھا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پہ رکھے تھے۔

"یہ سب تمہارا حق ہے اپنے حق سے پیچھے ہٹنا بزدلی ہوتی ہے۔اپنا حق بنا لڑے کسی کو دینا قائر لوگوں کا کام ہوتا ہے۔تم مجھے اتنے ہی عزیز ہو جتنے میرے باقی بچے۔تم یہ رقم خرچ کرو یا کچرے کے ڈھیر پہ پھینکو مجھے کوئی غرض نہیں۔لیکن مجھے یہ رقم دینے سے منع مت کرو۔"وہ نرمی سے کہہ کر خاموش ہو چکے تھے۔

عمر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خیر میں چلتا ہوں کہیں پہنچنا ہے مجھے۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا۔تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔اس نے ابھی ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اسے اپنے عقب سے معراج کی آواز سنائی دی۔

"اپنی ماں سے ملنے جاؤ عمر۔اسے ضرورت ہے تمہاری وہ بوڑھی ہو رہی ہے۔اولاد بڑھاپے کا سہارا ہوتی ہے۔اس کو بے سہارا مت کرو" ان کے لہجے میں سادگی اور خلوص دونوں تھے۔

عمر حیات کی گرفت ہینڈل پہ سست پڑی تھی۔اس کی آنکھوں میں زخمی سا تاثر ابھرا تھا جسے وہ فورا چھپا گیا تھا۔

"میں اگر ان کے ساتھ ہوتا ہوں تو ان کو یہ سننا پڑتا ہے کہ میں گندا خون ہوں۔"اس کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

"پھر تو تم اس بات پہ مہر لگا آئے ہو۔کوئی گندا خون ہی اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں اکیلا چھوڑتا ہے۔ان کو بے سہارا کرتا ہے۔لوگوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ جیسے چاہیں ان پہ طنز کریں۔جیسا چاہے ان کے ساتھ سلوک کریں۔جوان اولاد طاقت ہوتی ہے۔حوصلہ ہوتی ہے۔تم اس عورت کا حوصلہ توڑ آئے ہو عمر۔اس کی طاقت چھین آئے ہو۔کسی سے اس کا کچھ چھیننا ظلم ہوتا ہے۔تم ظالم بن گئے ہو بیٹے۔"عمر کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوگیا تھا۔جیسے کسی نے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔

"وہ جھیل سکتی ہیں۔انہوں نے اس سے زیادہ جھیلا ہے۔"وہ مڑے بغیر بولا تھا اور دروازہ کھول کر نکل گیا تھا۔

پیچھے معراج نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نفیسہ ٹھیک کہتی تھیں۔"

"عمر ہٹ دھرم ہے۔"

☆---☆---☆

سلطان منزل کا لاونج اس وقت بے ترتیبی کا شاہکار لگ رہا تھا۔صوفے کے کشن نیچے گرے پڑے تھے۔سامنے شیشے کی میز پہ کئی طرح کے سنیکس کے پیکٹس آدھے کھلے پڑے تھے۔اور کچھ خالی پیکٹس نیچے پڑے اپنی بے قدری کو رو رہے تھے۔آج ویک اینڈ تھا ہالے سلطان آج گھر پہ تھی۔حسن اور وہ لاؤنج میں بیٹھے کوئی ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔ساتھ ساتھ تبصرے بھی جاری تھے۔اماں کسی کام میں مصروف تھیں ورنہ لاؤنج کی یہ حالت دیکھ کر وہ جوتا اٹھانے سے گریز نہ کرتیں۔مہر آج کل اپنے کمرے سے بہت کم نکلتی تھی۔ہالے نے بھی اس کو زیادہ فورس نہیں کیا تھا۔وہ اس کی ناراضگی سمجھتی تھی **(اس کے حساب سے ناراضگی)**۔

"دیکھو دیکھو ذرا اس منحوس عورت کو۔اب اگر لڑکا شادی کے لئے راضی ہو ہی گیا ہے۔تو ایٹیٹیوڈ کیوں دکھا رہی ہے۔"یہ حسن تھا جس کو یہ ہیروئن پہلے دن سے نہ پسند تھی۔

"تمھیں کیا تکلیف ہے حسن غلام؟اس کی زندگی ہے۔جس سے مرضی شادی کرے۔ویسے بھی یہ لڑکا مجھے ذرا نہیں پسند۔"اس نے کھلم کھلا اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔وہ باقی دنوں کے برعکس آج گلابی رنگ کے ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھی۔بالوں کو گول مول باندھ رکھا تھا۔غرض کہ آج وہ ہر طرح سے سنڈے منا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس کے ابھی اتنے برے دن نہیں آئے جو تم بھی اس کو پسند کرنے لگو۔شیر ویسے بھی شیرنیوں کو پسند آتے ہیں۔بکریوں کو نہیں۔"

"ہیلو گائز۔۔ "ہارون کی آواز پہ ان دونوں نے مڑ کر دیکھا تھا۔ہالے دل سے مسکرائی تھی۔اور اپنے قریب اس کے لئے جگہ بنائی تھی۔وہ بھی اس کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔ہتھیلی کی بند مٹھی اس کی بند مٹھی سے ٹکرائی تھی۔اور اس کے ساتھ ذرا سے فاصلے پہ بیٹھ گیا تھا۔اس نے سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی۔وہ ہالے سے دور نہیں بھاگنا چاہتا تھا۔اس نے محبت کی تھی یہ کوئی گناہ نہیں تھا۔ جس کو چھپایا جائے یا جس سے نظریں چرائی جائیں۔محبت نہیں ملی،وہ تکلیف الگ سہی لیکن اس کو اپنی اور ہالے کی دوستی عزیز تھی۔

"تم نے پھر یہ ڈرامہ لگا لیا ہے؟ پتا بھی ہے اس کا ہیرو کتنا زہر لگتا ہے مجھے۔گندی آنکھوں والا ہنہہ۔۔۔"ہارون اس کے ہاتھ میں پکڑے باؤل سے چپس اٹھاتے بولا تھا۔

"خیر تم سے تو زیادہ ہی پیارا ہے۔"

"کہاں میری گرے آنکھیں کہاں یہ بھینگا کمال کرتی ہو ہالے تم بھی۔"

"اس کا رنگ تو دیکھو تم کتنا صاف ہے۔سکن کتنی فیئر ہے۔اتنی کلئیر سکن تو لڑکیوں کی بھی نہیں ہوتی۔" وہ ٹی وی پہ نظریں جماتے بولی تھی۔

"یا اللہ اب یہ دن بھی دیکھنے کو رہ گیا تھا۔تم نے مجھے میرے سانولے رنگ کا طعنہ دیا ہے۔میں تمھیں sue کروں گا تم یہاں racism پھیلا رہی ہو۔"وہ گویا دہائی دیتے ہوئے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ اللہ ہارون توں چپ کر کہ باہسین یا میں تیکوں چاتے باہر سٹاں میڈا دماغ خراب کرینده پیا ہیں۔"

(اللہ اللہ ہارون تم چپ کر کے بیٹھوگے یا تمھیں اٹھا کر باہر پھینکوں دماغ خراب کر رہے ہو)۔

"کتنی بار میں نے تمھیں کہا ہے یہ عربی میرے سامنے مت بولا کرو مجھے نہیں سمجھ آتی۔"

"ویسے میرا قد پانچ فٹ چار انچ ہے۔۔" حسن کی سنجیدہ سی آواز پہ ہالے اور ہارون نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا۔

"تو؟"ہالے کے ابرو تفکر سے سکڑے تھے۔

"اور میرا وزن پچاس کلو ہے۔۔" وہ کشن گود میں رکھے آلتی پالتی مارے بیٹھا اب بھی سنجیدہ ہی تھا۔

اب کہ ہالے کا دماغ گھوما تھا۔

"تو کیا کروں گینڈے؟سر پہ اٹھا لوں تمھیں یا کوئی تمغہ دوں کہنا کیا چاہ رہے ہو؟"

"پہلی بات یہ کہ میں گینڈہ نہیں ہوں۔دوسری بات یہ کہ اتنے وزن اور اتنے قد کے ساتھ میں بیٹھا ہوا آپ کو نظر نہیں آ رہا جو آپ دونوں بول بول کر میرا ڈرامہ spoil کر رہے ہیں۔تیسری بات یہ کہ یہ ہیروئن میری فیورٹ ہے۔میں خود کو اس کی آنکھوں میں ڈوبتا محسوس کرتا ہوں اور چوتھی بات یہ کہ آپ دونوں **(انگلی سے باری باری دونوں کی جانب اشارہ کیا تھا)**ہمارا آئی کونٹیکٹ نہیں ہونے دے رہے "وہ کہہ کر بیٹھا نہیں تھا فورا صوفے سے اتر کر باہر بھاگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ابھی میں تمھیں ڈبوتی ہوں کراچی کے سمندر میں۔تمہاری یہ مجال کہ تم کسی لڑکی کے بارے میں سوچو آئی کنٹیکٹ کرے گا ہاں؟بہن کے سامنے نا محرم لڑکی کی تعریف کرے گا ہاں؟" وہ جارحانا تیور لئے اس کی جانب بھاگی تھی۔

"ہالے ادھر آؤ یار دفعہ کرو اس کو بات کرنی ہے تم سے" ہارون نے پیچھے سے پکارا تھا۔

"میں اس کو چھوڑوں گی نہیں یہ بہت بگڑ رہا ہے۔"

"وہ تمھیں تنگ کر رہا ہے ورنہ یہ ہیروئن تو خود اپنے سگے باپ کو اچھی نہیں لگتی ہوگی حسن تو پھر دور کی بات ہے۔"ہالے ہنس پڑی تھی۔

"بد تمیز ایسا نہیں کہتے کسی لڑکی کو "وہ واپس اپنی جگہ پہ آ کے بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔

"ہاں تو تم اس کا accent تو دیکھو بالکل فیک لگ رہا ہے۔"

"اچھا اچھا چھوڑو دفعہ کرو تم نے کیا بات کرنی تھی؟"وہ مکمل اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"اس دن سفیر اتنے غصے میں کیوں تھا؟"وہ سیدھا مدعے پہ آیا تھا۔

ہالے نے ایک گہری سانس بھری تھی۔

"ان کو لگتا ہے کہ اس دن ممانی جان کے آنے کا مجھے پتہ تھا۔اور وہ میری مرضی سے آ رہی تھیں۔ اور یہ سب ان کو چچی نے بتایا تھا۔"

"تو تم نے کیا کہا؟"وہ اپنی گرے آنکھوں کو ہالے پہ مرکوز کئے پوچھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ظاہر ہے سچ بتایا میں واقعی نہیں جانتی تھی۔"

"اس نے یقین کیا؟"

"مجھے نہیں لگتا کہ ان کو یقین آیا میری بات کا میں چہرہ پڑھ لیتی ہوں۔ان کی آنکھوں میں یقین نہیں تھا۔انہوں نے بس سن لی بات مانی نہیں۔"

"ایک بات کہوں ہالے۔کانوں کا کچا مرد محبت کر تو سکتا ہے لیکن نبھا نہیں سکتا۔ایسے مرد کے ساتھ ہر دن ایک آزمائش ہوتا ہے۔تمھیں یقین ہے تم اس کے ساتھ خوش رہ لوگی؟"اس کے لہجے میں کوئی رقابت کوئی جلن نہیں تھا اس کا لہجہ سادہ تھا مخلص تھا۔

"پلیز اب تم شروع مت ہو جانا۔ویسے کیا کم مسئلے ہیں جو تم مزید بڑھا رہے ہو۔میں ان کے ساتھ رہ لوں گی یہ میری چوائس ہے۔"

"جیسا تم بہتر سمجھو میں پھر بھی یہی کہوں گا سوچ لو ایک بار۔"

"اچھا تم یہ سب چھوڑو مجھے یہ بتاؤ اس بار میرے برتھ ڈے پہ کیا دے رہے ہو ایک ہفتہ ہی رہ گیا ہے بس۔"

"ڈھیر ساری دعائیں اور بھلا کیا دے سکتا ہوں میں؟"وہ چہرے پہ مسکینیت طاری کرتا بول رہا تھا۔

"مجھے تو ہیرا چاہیے۔بلکہ چلو ابھی چل کر خرید کر آتے ہیں۔لنچ بھی باہر کریں گے میں بور ہو رہی ہوں "وہ فورا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہیرے پیسوں سے آتے ہیں۔اس وقت میں کنگال ہو گیا ہوں مس ہالے سلطان۔مجھے بیچ آؤ پھر لے لینا ہیرے جواہرات۔"

"اللہ اللہ اب تم اٹھ رہے ہو یا میں جاؤں اکیلی؟"

"چینج تو کر کے آجاؤ چلتے ہیں۔"وہ صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔

"اس میں کیا برائی ہے۔اچھی خاصی تو لگ رہی ہوں" وہ اپنے گلابی ٹراؤزر شرٹ کی شکنیں درست کرتی بولی تھی۔

"خاموشی سے جاؤ اور چینج کر کے آؤ اور ایک بات اور کوئی ایسا جوڑا پہنو جس کا دوپٹہ کم از کم چار گز کا ہو۔چلو اب چلتی پھرتی نظر آؤ مجھے " وہ اس کو تپانے کو بولا تھا۔

"کہیں جا رہے ہو تم دونوں؟"لاؤنج کے دہانے پہ کھڑے سفیر کی آواز پہ ہالے نے مڑ کر دیکھا تھا جبکہ ہارون نے نگاہیں ٹی وی پہ جما لی تھیں۔آنکھوں کی شوخی غائب ہو چکی تھی۔مسکراہٹ کی جگہ اب لب بھینچ رکھے تھے۔

"جی ہم شاپنگ کرنے جا رہے ہیں۔حسن بھی ساتھ جائے گا اور بجو بھی۔آپ آنا چاہیں گے؟"

"سفیر کو آفس جانا ہو گا ہالے وہ مصروف سا بندہ ہے۔تم جاؤ چینج کر کے آؤ ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔"اس نے اب بھی اس طرف نہیں دیکھا تھا یا شاید وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔

"شیور کیوں نہیں ویسے بھی آج سنڈے ہے آفس کی چھٹی ہے۔میں چینج کر کے آتا ہوں۔تم میرے ساتھ چلنا ہالے۔"وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے بھی تیار ہونے چلی گئی۔ابھی اس کو مہر ماہ کو بھی راضی کرنا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

معراج سلطان کو آفس سے آئے کافی دیر ہو چکی تھی۔لیکن حسینہ بیگم ان کو کہیں نظر نہیں آئی تھیں۔ انہوں نے ملازمہ کو کہہ کر انہیں بلوایا تھا اور اب ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔اسی وقت وہ کمرے میں داخل ہوئیں۔وہ تھکی تھکی سی تھیں بجھی بجھی۔معراج نے ان کو فکر مندی سے دیکھا تھا۔

"آپ کب آئے؟پانی لاؤں آپ کے لئے؟"انہوں نے کھڑے کھڑے پوچھا تھا۔معراج خاموشی سے ان کو دیکھتے رہے۔کچھ بولے نہیں۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔آپ بیٹھیں بات کرنی ہے ہمیں۔"وہ ان کو کندھوں سے پکڑ کر صوفے پہ بٹھاتے بولے تھے۔

"کیا بات کرنی ہے؟صبح جو بات ہوئی وہ کیا کم تھی۔جو اب مزید بات کریں گے ہم؟"وہ تلخ لہجے میں بولی تھیں۔

"کیا ہوا ہے۔صبح بابا نے مجھ سے سفیر اور ہالے کے رشتے کی بات کی اور میں نے ہاں کہہ دی اس میں ایسی بھی کیا غلط بات ہے؟ظاہر ہے ہم نے ہالے کی شادی کرنی تو ہے ناں۔"

"اور مہر ماہ اس کا کیا؟وہ پسند کرتی ہے سفیر کو۔یہ رشتہ اس کا حق تھا۔آپ میری بیٹی کا حق کسی اور کو نہیں دے سکتے میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔آپ کو بابا سے بات کرنی ہوگی اور اس رشتے سے انکار کرنا ہوگا معراج۔ورنہ ہم دونوں میں دوریاں آ جائیں گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہم دونوں میں دوریاں نہیں ہیں؟ہم کئی کئی دن ایک دوسرے سے کام کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں کرتے۔آپ مجھے وقت نہیں دیتیں۔میری خدمت تو دور کی بات ہے۔آپ میری بنیادی ضرورتیں تک بھول گئی ہیں۔ہم دونوں میں ویسے بھی بہت فاصلے ہیں۔اگر آپ بڑھانا چاہتی ہیں تو موسٹ ویلکم۔"وہ ایسے ٹھنڈے لہجے میں بولے تھے کہ حسینہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی تھی۔

"رہی بات پسند کی تو ہزاروں لڑکیاں ہیں جو سفیر کو پسند کرتی ہیں۔تو کیا ایک ایک سے شادی کرنے لگ جائے گا وہ؟میری بیٹی کسی کا حق نہیں چھین رہی سفیر اور وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔اگر سفیر مہر کو پسند کرتا ہوتا تو میں اپنی بیٹی کو ان دونوں کے بیچ سے ہٹا لیتا اور میری بیٹی اتنی باوقار ضرور ہے کہ وہ ہٹ بھی جاتی۔وہ آپ کی بھی بیٹی ہے۔آپ کو خوش ہونا چاہئے اس کی خوشی میں۔آپ کیوں ایک بے جا ضد پہ اڑی ہیں؟ "وہ جیسے تھک کر بولے تھے۔

"میں کچھ نہیں جانتی معراج۔ہالے کی شادی ہارون سے بھی ہو سکتی ہے۔لیکن مہر اس کے لئے میں کہیں اور کا سوچ بھی نہیں سکتی۔میں یہ رشتہ نہیں ہونے دوں گی۔آپ لکھ لیں میری بات۔میری بیٹی کا حق نہیں مار سکتے آپ۔"وہ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی تھیں۔یہ ان کا آخری حربہ تھا۔معراج ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے وہ ان کی محبوب بیوی تھیں۔

معراج نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ خاموشی سے کمرے کی کھڑکی میں جا کر کھڑے ہوگئے تھے۔ان کی نظریں باہر لان میں بیٹھے ہالے اور حسن پہ جمی تھیں۔کافی دیر بعد جب وہ بولے تو ان کی آواز سنجیدہ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ مجھ سے عمر میں پانچ سال بڑی تھیں۔طلاق یافتہ تھیں۔لیکن میں نے پھر بھی آپ سے شادی کی اور آپ کا ماضی سوائے بابا کے کسی کو نہیں بتایا۔شادی کے دس سال تک ہماری اولاد نہیں ہوئی۔میں نے آپ کو طعنہ تو دور ایک ایسا لفظ بھی نہیں کہا جس سے آپ کی دل آزاری ہو۔میں آپ کے سابق شوہر کے بیٹے کو آج تک فائیننشلی سپورٹ کرتا ہوں۔انیس سال بیگم انیس سال سے آپ مجھ سے غافل ہیں۔میں بیمار ہوں، ٹھیک ہوں ،مر رہا ہوں ،جی رہا ہوں، آپ کو کچھ پتا نہیں ہوتا لیکن مہر اس نے کیا کھایا ،کیا پیا یہاں تک کہ اس نے آج دن میں کتنے الفاظ بولے ہیں آپ کو سب یاد ہوتا ہے۔ آپ کی نمازیں آپ کے نوافل ہر گزرتے دن کے ساتھ لمبے ہوتے جارہے ہیں۔ لیکن مجھ سے بات کرنے کو آپ کے پاس چند منٹ نہیں ہوتے۔وہ بچی مہر وہ آپ کی بیٹی نہیں رہی وہ آپ کا جنون بن چکی ہے۔اور جنون سے جتنی جلدی جان چھڑوائی جائے اتنا ہی اچھا ہوتا ہے۔میں نے آپ کے سارے حقوق ادا کئے ہیں اب وقت آ گیا ہے کہ آپ میرے حقوق کا حساب دیں۔آپ سے محبت کے سارے حق ادا کئے ہیں۔اب بیٹی کی باری ہے میں جتنی محبت آپ سے کرتا ہوں۔اس سے ہزار گنا زیادہ اپنی بیٹی سے کرتا ہوں۔میری ایک بات یاد رکھیں اگر ہالے اور سفیر کا رشتہ آپ کی وجہ سے ٹوٹا تو اس گھر میں ایک اور رشتہ بھی ٹوٹے گا۔آپ کا اور میرا رشتہ۔۔۔"ان کا لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔حسینہ نے بے یقینی سے ان کو دیکھا تھا۔

"آپ مجھے چھوڑ دیں گے مجھے۔۔۔" وہ اپنے سینے پہ انگلی سے دستک دیتی پوچھ رہی تھیں۔"آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔میں وہی ہوں جس سے شادی کرنے کو آپ نے چھ سال میرے ابا کے در کے چکر لگائے تھے۔کتنے وعدے کتنے عہد کیے تھے آپ نے۔آج اس دن کے لئے؟"ان کے آنسو ٹپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹپ بہہ رہے تھے ان کے لہجے میں دکھ تھا۔معراج کے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ ان کے قریب آ کر بیٹھ گئے تھے۔اور ان کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے۔حسینہ نے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن معراج نے گرفت مضبوط کر دی۔

"میں نہیں جانتا کون سا گلٹ آپ کو کھا رہا ہے۔کون سا راز آپ کو کھوکھلا کر رہا ہے۔کیا چیز آپ کے دل کا خون چوس رہی ہے۔میں نہیں جانتا لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ کچھ راز کھول دینے چاہئیں۔کچھ گلٹس کو نوچ کر باہر پھینکنا چاہیے۔کچھ باتوں کو کہہ کر دل ہلکا کر لینا چاہیے۔ صحیح وقت پہ قابل اعتبار لوگوں کے ساتھ۔میں آپ کا صحیح وقت ہوں۔مجھ پہ اعتبار کر کے دیکھیں ایک بار۔میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آپ کو مایوسی نہیں ہوگی۔"ان کے لہجے میں مان تھا یقین دہانی تھی۔حسینہ کے جی میں آیا کہ سب کچھ کہہ دیں سب بتا دیں۔لیکن پھر ایک آواز ان کے کان کے پردوں پہ لہر آئی تھی۔

"کوئی بھی آپ کا خلوص نہیں سمجھے گا کوئی بھی آپ کا یقین نہیں کرے گا۔کوئی بھی۔۔کوئی بھی۔۔"
ان کے کانوں میں مسلسل یہی تکرار چلتی رہی اور پھر بلاخر۔

"مجھے جانے دیں مہر کو بخار ہے۔میں آج رات اس کے پاس رہوں گی۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں بولتی نرمی سے اپنے ہاتھ چھڑاتی کمرے سے نکل گئی تھیں۔

معراج صاحب نے افسوس سے ان کو جاتے دیکھا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چھوٹے سے لان والا گھر اب اداس نہیں تھا۔اجڑی ہوئی گھاس کو گویا نئی زندگی ملی تھی۔عمر اپنی چھوٹی سی سائیکل پہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔نفیسہ کو پاکستان واپس آئے دو مہینے بیت چکے تھے۔ان کا سارا دن مصروف گزرتا گو کہ وہ اب لاء کی پریکٹس نہیں کر سکتی تھیں۔لیکن پھر بھی وہ گھر سے تیار ہو کر روزانہ اسی وقت نکلتیں جیسے پہلے نکلتی تھیں۔ان کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔آج وہ گھر پہ تھیں۔اور انہوں نے زری کو بھی اپنے گھر پہ بلا رکھا تھا۔چھوٹی سی گول میز پہ کھانے کے برتن اب بھی رکھے تھے۔جنہیں زری اٹھا اٹھا کر کچن میں رکھ رہی تھیں۔جبکہ نفیسہ خاموشی سے ان کو دیکھ رہی تھیں۔

"زری تمہارا اور میرا کیا تعلق ہے؟"نفیسہ کے اچانک سوال پہ زری نے اچھنبے سے ان کو دیکھا تھا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟ہم دونوں بچپن کی دوست ہیں۔اور میں تمہارے کزن کی بیوی بھی ہوں۔"

"دوست کون ہوتا ہے؟"ان کا لہجہ سنجیدہ تھا۔زری کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا ان کے برتن اٹھاتے ہاتھ تھمے تھے۔وہ نفیسہ کے ساتھ رکھی کرسی کو کھینچ کر اس پہ بیٹھ گئی تھیں۔

"کیا کہنا چاہتی ہو کھل کر کہو؟"

"دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے اچھے برے میں آپ کا ساتھ دے۔آپ کو سپورٹ کرے۔آپ سے وفادار رہے۔جس کے ساتھ آپ اگر دن کے دس منٹ بھی گزاریں تو اپنے دل کو خوش محسوس کریں۔جس سے آپ ہر بات بنا جھجک کہہ سکیں۔جو آپ کی آنکھوں میں دیکھ کر سمجھ جائے کہ آپ ٹھیک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں ہیں۔جو آپ کے لہجے سے اندازہ لگا لے کے آپ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔"وہ بولنے پہ آئیں تو بولتی چلی گئیں۔

"اور کیا ان سب میں سے کوئی ایک ایسا کام ہے۔جو میں نے ہماری دوستی میں نہ کیا ہو؟"ان کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"نہیں۔"

"نفیسہ آج کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔میں نے تم سے کبھی کوئی شکایت تو نہیں کی۔"

"تمھیں کیسے پتہ چلا کہ میری گاڑی کو "بیکری "کے باہر آگ لگائی گئی تھی جبکہ نیوز میں ایسی کوئی بات نہیں آئی نیوز میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ میری گاڑی کو آگ لگائی گئی ہے۔انہوں نے جگہ مینشن نہیں کی تھی۔"ان کا لہجہ سرد تھا برف جیسا سرد۔

زری کے مانو کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔بہت دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تھیں۔

"میں وہ دراصل تم نے۔۔۔۔۔۔"زری نے بولنا چاہا لیکن وہ اس کی نہیں سن رہی تھیں۔

"تمھیں کیسے پتہ چلا کہ میرے اکاؤنٹس فریز ہو چکے ہیں جبکہ میں نے تمھیں یہ بات نہیں بتائی اور نہ کسی نیوز چینل پہ یہ خبر نشر ہوئی ہے۔میں نے چیک کیا ہے۔"

"تم مجھے ایک موقع دو میں سب سمجھاتی ہوں تمھیں۔"وہ باقاعدہ گھگھیا رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں کیسے پتہ چلا کہ عمر کو اسکول سے نکال دیا ہے۔جبکہ میں روزانہ عمر کو یونیفارم پہنا کر تیار کر کے اپنے ساتھ لے جاتی تھی۔میں نے تو کسی کو اس بات کی بھنک تک نہیں پڑنے دی تھی۔تمھیں کیسے پتہ چلا زری مجھے بتاؤ۔"وہ چبا چبا کر بول رہی تھیں۔ان کی آنکھوں میں مان ٹوٹنے کا دکھ تھا۔

"عمر کو دوا تم دیتی تھی ناں؟میں تو سارا سارا دن اس کی رپورٹس ہاتھوں میں لئے ایک ایک ہسپتال کا چکر لگاتی تھی۔میں نے تو عمر کو خدا کے بعد تمہارے آسرے چھوڑا تھا تم خدا کو کیا جواب دو گی زری؟"

"میں مجبور تھی نفیسہ۔"بلاخر وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی تھیں۔"انہوں نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ میرے بچوں کو مار دیں گے وہ میرے شوہر کو مار دیں گے میں ڈر گئی تھی۔"

"اور تم نے ان کے کہنے پہ میرے بیٹے کو ڈرگز دینی شروع کر دی۔کیا ہوتا اگر اس ڈرگ میں وہ لوگ زہر ملا دیتے؟اپنے بچوں کو بچانے کے لئے میرے بچے کو قربان کر دیا تم نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ اگر عمر کو کچھ ہو گیا تو نفیسہ کیا کرے گی؟"

"بس کر دو نفیسہ۔۔۔بس۔۔ہم دونوں ایک جیسے ہیں اگر میں نے اپنے بچوں اور شوہر کو بچانے کے لئے عمر کو ڈرگز دیں۔تو میں بری اور دھوکے باز ہوگئی اور جب تم نے اپنے لے پالک بیٹے کو بچانے کے لئے کیس چھوڑ دیا تو تم مجبور ہو؟ہم دونوں غلط نہیں ہیں نفیسہ۔ہم دونوں بس مائیں ہیں۔مجھے میرے بچوں کی جان بچانی تھی اور تمھیں اپنے بیٹے کو بچانا تھا۔ہم دونوں اپنی اپنی جگہ پہ مجبور تھے ہمارے ہاتھ بندھے تھے۔اپنے سے جڑے رشتوں کو بچانے کے لئے ہم سب آوٹ آف دی وے جاتے ہیں۔میں نے بھی بس یہی کیا بس یہی میری وجہ سے عمر کو کچھ ہوا تو نہیں ناں وہ تو زندہ ہے۔تم نے تو ایک لڑکی کو مار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیا اس کا کوئی حساب ہے؟اپنے گریبان میں بھی جھانکو اپنا اعمال نامہ بھی دیکھو۔"نفیسہ نے خاموشی سے ان کی ساری تقریر سنی اور پھر اسی خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں۔چند منٹ بعد جب وہ واپس آئیں تو ان کے ہاتھ میں کاغذات کا ایک پلندہ تھا۔جسے انہوں نے زری کے سامنے ٹیبل پہ رکھ دیا اور خود اسی طرح کھڑی رہیں۔

"میں نے کیس چھوڑا نہیں تھا دو مہینے بعد کی تاریخ لی تھی وہ لڑکی میری وجہ سے نہیں مری اس کو قتل کیا گیا ہے یہ **(ہاتھ سے ٹیبل پہ رکھے کاغذات کی جانب اشارہ کیا)**اس میں سب ثبوت ہیں۔تمھیں کیا لگا تھا۔دو مہینے سے میں یہاں جھک مار رہی ہوں؟ نہیں زری میں اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہی ہوں دو ماہ سے تن تنہا لڑ رہی ہوں میں اور یہ **(کاغذات کے پلندے سے ایک کاغذ نکال کر سامنے کیا تھا)** یہ تمھارے بینک اکاؤنٹ کی ڈیٹیل ہے پچھلے پانچ ماہ سے تمہارے اکاؤنٹ میں آٹھ لاکھ روپے ٹرانسفر ہوئے ہیں کہاں سے آئے یہ پیسے؟تم کہتی ہو تم مجبور تھیں؟کون مجبوری میں کسی کی جان کا سودا کرتا ہے چلو مان لیا تمھیں پیسے لینے پڑے انہوں نے تمہارے سر پہ بندوق نہیں رکھی تھی کہ تمھیں لازمی وہ رقم خرچ کرنی ہے۔یہ تمہاری چوائس تھی تم نے میرے عمر کا سودا کیا اس کو بیچا تم نے تمھارے بچے اس اسکول میں جانے لگے ہیں جہاں عمر جاتا تھا میرے بچے کی قبر پہ اپنا محل تعمیر کرنے چلی تھیں تم؟"ان کے لہجے میں کوئی غصہ نہیں تھا نہ وہ چیخ رہی تھیں۔ان کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔بے جان ،جذبات سے عاری۔اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کتنے میں بیچا میرے عمر کا خون؟ان کی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا۔

زری کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ان کا سانس سینے میں اٹکنے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میرے بچوں کی ضرورت تھی نفیسہ۔"انہوں نے سر جھکائے بہتے آنسوں کے ساتھ اعتراف کیا تھا۔

"نہیں زری یہ تمہارا حسد تھا تمہاری ضرورتیں بخوشی پوری ہو رہی تھیں۔تمھیں زیادہ کے لالچ نے دھوکہ سکھایا۔تمھیں بخت سے لڑائی نے جان لینا سکھایا۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے افسوس سے کہہ رہی تھیں۔

"مہنگا اسکول ،برینڈڈ چیزیں ،اچھا کھانا،اچھے جوتے اور کپڑے کیا یہ سب صرف عمر کا حق تھا؟"

"یہ عمر کا "بخت" تھا تم بخت سے نہیں لڑ سکتی زری یہ واحد چیز ہے جو انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔تم حاسد ہو گئی ہو زری۔تمہارا حسد تمہارا شر یہ سب کچھ تباہ کر دے گا۔ختم کر دے گا۔میرے گھر سے نکل جاؤ۔میں کبھی تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔دم گھٹ رہا ہے میرا تمھیں کچھ دیر مزید برداشت کروں گی تو مر جاؤں گی۔"

"تم مجھے اپنے گھر سے نکالو گی میں تمہاری دوست ہوں نفیسہ؟"

"نہیں میں تمھیں اپنے دل سے نکال رہی ہوں۔گھر سے نکالے ہوؤں کو واپس لے لیا جاتا ہے۔دل سے نکالے ہوؤں کو نہیں۔"ان کا لہجہ دو ٹوک تھا۔زری بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں اور نفیسہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے تھے۔

"میری بات سنو نفیسہ۔"

"یہ سب ان لوگوں نے کیا ہے میں تمہاری دشمن نہیں ہوں مجھ سے بس غلطی ہوگئی میں آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گی۔مجھے معاف کر دو ہم فیملی ہیں یار۔وہ عمر۔۔۔تم اس بچے کے لئے مجھے چھوڑ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دو گی؟وہ جس کے بارے میں تم یہ بھی نہیں جانتی کہ وہ جائز بھی ہے یا پھر کسی کا گناہ تم اس کے لئے اپنا واحد رشتہ کھو دو گی۔تم خود میں اتنی ہمّت رکھتی ہو کہ مجھے کھو سکو؟میں چلی گئی تو کیا کرو گی؟تم پاگل ہو جاؤ گی نفیسہ تمہارے پاس بات کرنے کو کوئی نہیں ہو گا۔راز رکھنے کو کوئی نہیں ہو گا۔تم دیوار سے سر ٹکراتی رہ جاؤ گی۔وہ بچہ وہ آسیب ہے نفیسہ اس سے جان چھڑواوؤوہ سب کھا جائے گا۔سب برباد کر دے گا۔ان کے لہجے میں تنفر تھا۔وہ جلدی جلدی بول رہی تھیں۔

"وہ تمہاری ساکھ کھا گیا۔اس محلے میں لوگ اب تمہاری عزت نہیں کرتے۔یہ تمہارا کیریئر کھا گیا۔یہ تمہارا پیسہ کھا گیا۔یہ تمھیں بھی کھا جائے گا نفیسہ۔ایک دن یہ سب کچھ کھا جائے گا۔یہ تمھیں بے آسرا کر دے گا۔"وہ ہذیانی انداز میں چیختی تیز تیز بولتی جا رہی تھیں۔نفیسہ دم سادھے ان کو سنے جا رہی تھیں یکدم نفیسہ نے اپنے ہاتھ ان سے چھڑوائے تھے۔

"اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔"

"تمھارے اندر شیطان آگیا ہے زری۔"وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں با مشکل بول پائی تھیں۔اور پھر زری کی کلائی پکڑے ان کو گھسیٹتی ہوئی باہر کی طرف لے جارہی تھیں ساتھ ساتھ بلند آواز میں پڑھتی جاتیں۔

"نفیسہ میری بات لکھ لو وہ تمھیں چھوڑ دے گا ساری دنیا چھین لے گا تم سے۔"وہ چیخ رہی تھیں۔

"اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ تمھیں کہیں کا نہیں چھوڑے گا برباد کر دے گا۔اس دنیا میں اگر تمہارا کوئی ہے تو میں ہوں۔میں تمہاری اپنی ہوں زری "جتنی بلند آواز میں کہتیں نفیسہ اس سے زیادہ بلند آواز میں دہراتی جاتیں۔

"اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔"

"مجھے چھوڑ دوگی تو کوئی تمہارا نہیں رہے گا۔کوئی تمہارا حال نہیں پوچھ گا۔کوئی تمھارے ساتھ نہیں کھڑا ہو گا۔تم اکیلی ہو جاؤ گی وہ آسیب ہے کھا جائے گا سب وہ گندا خون ہے گندا خون ہے وہ۔"

"اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔"

زری کیا کہہ رہی تھیں کیوں چیخ رہی تھیں۔عمر ان کے پیچھے کیوں بھاگ رہا تھا۔ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ان کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔دروازے کے پاس پہنچ کے انہوں نے زری کو دروازے کے باہر کیا۔اور پھر کنڈی چڑھالی۔اور چند لمحوں تک اسی دروازے سے ٹیک لگائے لمبے لمبے سانس لیتی رہیں۔اور چند ہی لمحوں بعد بھاگتی ہوئی اندر گئیں۔عمر حیران سا ان کو دیکھے جا رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئیں تو ان کے ایک ہاتھ میں پانی کی ادھ بھری بالٹی تھی۔اور دوسرے ہاتھ میں ایک ٹیپ رکاڈر۔انہوں نے ٹیپ کے اندر کیسٹ ڈالی اور پلے کا بٹن دبایا۔ٹیپ سے ایک بہت خوبصورت مردانہ تلاوت کی آواز ابھری گھر کا کونہ کونہ کان بن گیا۔ٹیپ سے نکلتی آواز لہراتی ہوئی نفیسہ کے کانوں میں پڑتی تھی۔وہ سر پہ دوپٹہ اوڑھے روتے ہوئے اس آواز کو سنے گئیں ٹیپ سے سورہ بقرہ کی تلاوت کی آواز آتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ترجمہ :(بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں)

عمر ان کے قریب آ کر بیٹھ گیا تھا نفیسہ کے آنسو متواتر بہے جا رہے تھے۔

(اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پہ مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پہ گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے)

اب وہ اٹھ کر ادھ بھری بالٹی میں سے پانی نکالتی۔چپس کے فرش پہ ڈالتی جاتیں۔اور ساتھ ساتھ روتی جاتیں۔پس منظر میں وہی مردانہ آواز گونج رہی تھی۔

(ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے بدلہ ان کے جھوٹ کا)

اب وہ ایک کپڑے سے فرش کو رگڑ رگڑ کر صاف کر رہی تھیں عمر اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور نفیسہ کے قریب چلا گیا۔

(اور جب ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فسادی ہیں لیکن ان کو شعور نہیں)

نفیسہ نے روتے روتے ہچکی لی تھی۔اور یہاں ٹیپ کی آواز بند ہو گئی تھی۔شاید اس کی چارجنگ ختم ہو گئی تھی۔نفیسہ دیوانہ وار فرش کو رگڑ رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں کیا کر رہی ہو آپ؟رو کیوں رہی ہو؟اور یہ فرش کیوں دھو رہی ہو اس کو چھوڑو ماسی بشری کر دے گی۔لوک آپ کے کپڑے خراب ہو رہے ہیں "وہ کوفت زد سا لگتا تھا اور تھوڑا فکر مند بھی۔

"بیٹے ہمارے گھر میں شیطان آگیا تھا اس نے سارا گھر نا پاک کر دیا ہے۔اس کو صاف کرنا ہو گا مجھے۔یہ کرنا ہی ہو گا۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولی تھیں۔

"ہاؤ؟شیطان گھر کے اندر کیسے آ سکتا ہے؟اور آپ نے خالہ کو کیوں نکالا؟"

"شیطان آ سکتا ہے بیٹا۔وہ زری کے اندر آ گیا تھا۔تم نہیں جانتے میں جانتی ہوں وہ آیا تھا۔اس نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا ہے۔اس نے زری کے زریعے میرے دل میں وسوسہ ڈالا تھا۔ وہ آیا تھا مجھے اس گھر کو پاک کرنا ہو گا۔اس دل کو پاک کرنا ہو گا۔"اس کو جواب دے کر وہ ایک بار پھر اپنے کام میں جت گئی تھیں فرش پہ پانی گراتیں اور بلند آواز میں دہراتیں۔

"اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔"

عمر چند لمحے مشتبہ نظروں سے ان کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں پانی بھر بھر کر فرش پہ گرانا شروع کر دیا تھا۔

"اب نہیں آ سکتا وہ میں سارا گھر صاف کر دوں گا "وہ پانی گراتا جاتا اور ماں کی طرح دہراتا جاتا۔

"اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔"

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صبح کے برعکس اس وقت موسم بہت خوشگوار سا تھا۔آسمان پہ ہلکے ہلکے کالے بادل تھے۔ہالے نے مہر ماہ کو بڑی مشکلوں سے اپنے ساتھ آنے پہ راضی کیا تھا۔ہارون گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھا ہالے کا انتظار کر رہا تھا جبکہ سفیر ان دونوں کے ساتھ گھر سے نکلا تھا۔اس نے اپنے ڈرائیور کو چھٹی دے دی تھی ویسے بھی اسے جب بھی فیملی کے ساتھ کہیں جانا ہوتا تو وہ خود ہی ڈرائیو کرتا تھا۔

"تم میرے ساتھ آؤ گی ناں؟"گیٹ کے باہر گاڑی کے قریب اس نے ہالے سے پوچھا تھا۔

"نہیں میں ہارون کی گاڑی میں آؤں گی۔آپ اور آپی ساتھ آجائیں۔"

"اوکے نو ارگومینٹس۔"وہ ہاتھ اٹھاتے صلح جو انداز میں بولا تھا۔ہالے اور حسن ہارون کی گاڑی میں بیٹھے تھے۔جبکہ سفیر کے ساتھ بس مہر ماہ تھی۔گاڑی میں تھوڑی دیر تک گمبھیر خاموشی رہی اور پھر سفیر نے خود ہی بات کا آغاز کیا تھا۔

"تمھیں پتہ ہے مہر ہارون بیچارہ اپنی جگہ پہ صحیح تھا۔وہ بالکل ٹھیک تھا۔اس کو مجھ سے انسکیورٹی ہی ہونی چاہیے تھی۔"وہ محفوظ سا بول رہا تھا۔

"کیا مطلب؟آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"وہ تھکی تھکی تھی ساری دنیا سے بیزار سی۔

"دیکھو جو مرد ہوتا ہے ناں۔وہ عورت کو سمجھے یا ناں۔لیکن دوسرے مرد کی نظر سمجھ جاتا ہے۔ہارون کو بھی میری نظر سمجھ آگئی تھی۔اس نے میری آنکھیں پڑھ لی تھیں۔اس کو میری آنکھوں میں ہالے کا عکس دکھتا تھا۔تب ہی تو وہ مجھ سے چڑتا تھا۔اور ہالے کو مجھ سے دور رکھتا تھا۔لیکن دیکھو کیا ہوا وہ یہ نہیں کر پایا۔آخر میرے چارم سے کوئی کیسے بچ سکتا تھا۔پور ہارون چہ چہ چہ۔۔۔"آخر میں اس نے ہلکا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سا قہقہہ لگایا تھا جیسے اپنی ہی بات کو انجوائے کیا ہو جبکہ مہر کا رنگ بجھ سا گیا تھا اس کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔

"آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟"اس نے پتہ نہیں کیوں اور کس دل سے یہ سوال پوچھا تھا۔

"ظاہر ہے وہ خاندان کی سب سے حسین لڑکی ہے۔انٹیلیجنٹ ہے، بولڈ ہے، آوٹ سپوکن ہے اس سے کون محبت نہیں کرے گا؟"

"اور ہالے کیا وہ بھی یہی جذبات رکھتی ہے آپ کے لئے آپ شیور ہیں؟"

"سفیر سلطان کو کسی کی محبت کی ضرورت نہیں ہے۔وہ اگر مجھ سے محبت نہ بھی کرتی ہوتی تب بھی میں اس کو اپنا بنا لیتا۔تم خود سوچو مہر کیا ہے جو میرے پاس نہیں ہے پیسہ۔مقام۔عزت۔پرسنیلٹی۔پاور اس کو میرا ہونا ہی تھا۔کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے میں اس کو اپنا ہی لیتا۔اور دیکھو وہ آخر کار وہ میری ہے کیوں کہ میں یہ چاہتا تھا۔اور بھلا کبھی یہ ہوا کہ جو چیز میں چاہوں وہ نہ ہو سکے۔"اس کے لہجے میں فاتح ہونے کا غرور تھا وہ ہالے کی بات ایسے کر رہا تھا جیسے وہ کوئی ٹرافی ہو جس کو سفیر جیت کر لایا ہو۔

"لیکن پھر کیوں آپ اس سے ہر بحث ہار جاتے ہیں ہر آرگیومنٹ ادھورا چھوڑ دیتے ہیں وہ جو کہہ دے آپ کے لئے حرف آخر ہو جاتا ہے؟"

"کیوں کہ ہالے جیسی لڑکیاں اسی طرح قابو ہوتی ہیں بس ایک دفعہ ان کو یہ احساس دلا دو کہ سارے فیصلے تو ان کی مرضی سے ہو رہے ہیں۔ساری باتیں تو ان کی مانی جا رہی ہیں اور بس ذرا سی محبت۔بس ذرا سی محبت دکھا دو تو ہالے جیسی جذباتی لڑکیاں آپ کی جھولی میں آ کر گرتی ہیں۔میں ایک بزنس مین

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوں مہر کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔مجھے پتہ ہے کب کہاں کیا بولنا ہے کیا کرنا ہے۔دیکھنا ایک دن آئے گا۔جب ہالے مجھ سے آرگیو تو چھوڑو میری کسی بات سے اختلاف بھی نہیں کرے گی۔"

"اور آپ یہ بات مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔میں سمجھ گئی ہوں آپ کو مجھ سے فیور چاہیے ہوگی ہے ناں؟"وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔

"واہ یار تم تو بہت ذہین ہو ظاہر ہے مجھے فیور چاہیے۔"وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کا کوئی کام کروں گی؟"اس کا انداز چیلنجنگ نہیں تھا اس کا لہجہ ہارا ہوا تھا شکستہ۔

"او کم آن یار میں جانتا ہوں تم مجھے انکار نہیں کر سکتیں۔"

مہر نے گہری سانس بھری تھی البتہ کچھ کہا نہیں تھا۔

"تم بس ممی سے یہ کہہ دو کہ تم مجھ سے شادی نہیں کرو گی تم کرنا ہی نہیں چاہتیں کر لو گی ناں؟"اس نے ایسے مان سے پوچھا تھا کہ مہر انکار کرنے کی جرات ہی نہیں کر سکی۔

وہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر بھاگتی گاڑیاں دیکھنے لگی تھی ساتھ ان کو گنتی جاتی۔

"ایک۔دو۔تین "

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر کی گاڑی کے برعکس ہارون کی گاڑی کے اندر کا کا ماحول خوشگوار تھا میوزک ہلکی پھلکی باتیں ایک دوسرے پہ جملے کسنا۔

"یہ صبح صبح تمھارے دادا جان نے کیوں عدالت لگوا رکھی تھی۔گھر کے سب بڑے ان کے کمرے میں جمع تھے۔فروا چچی کو بھی میں نے وہیں سے نکلتے دیکھا تھا کافی غصے میں تھیں۔اور پھپھو جان بھی اداس تھیں۔"ہارون نے میوزک کی آواز کم کرتے ہوئے ہالے سے پوچھا تھا۔

ہالے نے ایک نظر پچھلی سیٹ پہ بیٹھے حسن کو دیکھا تھا اور کوئی جواب نہیں دیا ہارون سمجھ گیا تھا۔تب ہی حسن کو مخاطب کرتا بولا تھا۔

"حسن میری بات سنو تمہاری بہن کا رشتہ طے ہونے والا ہے اور مجھے یہی لگتا ہے کہ صبح یہ گول میز کانفرنس اسی لئے لگی تھی۔ہالے اب بتاؤ مجھے ساری بات کیا چل رہا ہے۔"حسن کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا لیکن ہارون اس کو نظر انداز کیے گیا۔

"مجھے نہیں پتہ میں نے بجو سے پوچھا تھا انہوں نے تو یہی بتایا ہے کہ بس شمس چچا اور چچی کو بلایا تھا۔بابا سے تو کل رات ہی کچھ بات کی تھی دادا جان نے اب وہ بات کیا ہے یہ مجھے نہیں پتہ۔۔" اس نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔

"یہ چل کیا رہا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا؟میں تمہارا بھائی ہوں تمہارا وارث میرے بغیر کوئی کیسے تمھارے رشتے کی بات کر سکتا ہے؟اور ہارون بھائی آپ کب لائے رشتہ؟میں کہاں تھا؟"وہ حیران سا سوال پہ سوال کیے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا پیارا بھائی"۔ہالے کو اس پہ پیار آیا تھا۔"کتنی فکر ہے ناں تمھیں میری۔میں ایویں تم سے اتنا لڑتی رہتی ہوں۔اب پکّا تمھیں کبھی تنگ نہیں کروں گی۔کتنا اچھا ہے ناں میرا بھائی۔"ہارون سے تائید چاہی تھی۔

"میں رشتہ نہیں لایا سفیر اور ہالے کی بات ہو رہی ہے" وہ سنجیدہ سا بولا تھا **(ان دونوں کا نام ساتھ لیتے دل ایک ہزار بار ٹوٹا تھا)۔**

"کیاااا۔۔"وہ چلایا تھا۔"نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔میں یہ ہونے ہی نہیں دوں گا۔تم سفیر بھائی سے شادی نہیں کر سکتیں میں کرنے ہی نہیں دوں گا۔"

"کیوں نہیں کر سکتی بتانا پسند کرو گے گینڈے؟"وہ تپ کے بولی تھی۔

"تم ہارون بھائی سے شادی کرو اور رخصت ہوجاؤ سلطان منزل سے۔آئی سمجھ "وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا ہارون نے مسکراہٹ دبائی تھی جبکہ ہالے کو تو آگ ہی لگ گئی تھی۔

"میں نے ابھی جوتا اتارنا ہے اور تمھارے سر پہ مارنا ہے۔تمھیں آخر تکلیف کیا ہے میری اور سفیر کی شادی سے۔"

"تکلیف ہی تو ہے۔آدھی زندگی تو تم میرے سر پہ مسلط رہی ہو۔اب سفیر بھائی سے شادی کر کے تو تم سلطان منزل کی ملکہ ہی بن جاؤ گی۔اور میں میری نہ پہلے کوئی عزت تھی نہ اب ہوگی۔کیا کیا نہیں سوچا تھا میں نے کہ تم ہارون بھائی سے شادی کر کے چلی جاؤ گی اور میں سلطان منزل کا بے تاج بادشاہ بنوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گا لیکن نہیں تم سے کہاں برداشت ہو گی میری حکومت بھئی میں نہیں جانتا کچھ۔تم اس رشتے سے انکار کر دو۔"

"بادشاہ تو تم پھر بھی نہیں بن سکتے سفیر تم سے بڑا ہے اسی کی حکومت ہو گی سلطان منزل "پر وہ اس کو تپانے کو بولی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے وزیر ہی بن جاتا میں مجھے وہ بھی قبول تھا" وہ منہ بسور کر بولا تھا۔

"بکو مت حسن غلام چلتی گاڑی سے دھکا دے دوں گی تمھیں اب آواز نہ آئے تمہاری ہاں ہارون تم کیا بتا رہے تھے۔"وہ اس کو ڈپٹ کر ہارون کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔جبکہ حسن بے بسی سے اس کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

اس کے تو سارے خواب ہی ٹوٹ گئے تھے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ پانچوں شہر کی ایک بہت مہنگی ڈائمنڈ شاپ میں موجود تھے۔حسن خاموشی سے ایک سنگل صوفے پہ بیٹھا تھا مہر بھی اس کے ساتھ والے صوفے پہ مغموم سی بیٹھی تھی۔ہالے کاؤنٹر کے سامنے کھڑی اپنے لئے کچھ پسند کر رہی تھی۔ہارون اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا جبکہ سفیر ان سے ذرا فاصلے پہ ایک کال سننے ٹھہر گیا تھا۔ہارون نے ہالے کے لئے ایک انگوٹھی پسند کر لی تھی۔وہ ہالے کی ہر برتھ ڈے پہ انگوٹھی ہی گفٹ کرتا تھا۔ہالے نے بھی اپنے لئے ایک بریسلیٹ نکلوایا تھا۔وہی بریسلیٹ مہر کو دکھانے وہ سامنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رکھے صوفوں کی جانب بڑھ گئی۔تب ہی سفیر ہارون کے ساتھ آ کھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی اچک لی۔ہارون نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

"یہ رنگ میں نے پسند کی ہے ہالے کے لئے تم کچھ اور دیکھو سفیر۔"وہ ناگواری سے بولا تھا۔

"اب یہ مجھے پسند ہے۔"وہ انگوٹھی کو تنقیدی نظروں سے دیکھتا بول رہا تھا۔"ویسے بھی جب لڑکی ہی تمھاری نہیں رہی تو اس رنگ کا کیا کرو گے؟ایک اور بات ہالے کو رنگ دینے کا اختیار بس میرا ہے۔اب تمھیں چاہئے کہ کچھ اور دیکھ لو یار ویسے ایک بات ہے تم سے چیزیں چھیننا پتہ نہیں کیوں مجھے اتنا پسند ہے۔"وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں واضح طنز تھا۔

"یہ رنگ خاموشی سے مجھے واپس کر دو سفیر ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔"

"اوہ کیا کر لو گے تم؟"

"تمھیں پتا ہے سفیر میں پاگل ہوں۔یہ بات آدھا شہر جانتا ہے اور اگر تمھیں یقین نہیں تو پھر میں کروں گا یہ کہ وہ جو سامنے ان ڈور پلانٹس کے بڑے بڑے گملے ہیں ناں**(انگلی سے گملوں کی جانب اشارہ کیا تھا)** یہ گملے اٹھا کر تمہارے سر پہ دے ماروں گا۔اور اگر پھر بھی مجھے سکون نہیں ملا تو میں اس شاپ کی ہر دیوار میں تمہارا سر ماروں گا۔اور پتہ ہے کوئی مجھے کچھ نہیں کہے گا بتاؤں کیوں؟اس لیے نہیں کہ میرا باپ سرکاری عہدیدار ہے بلکہ اس لئے **(وہ اس کے کان کے پاس جھکا تھا)** کیوں کہ میں پاگل ہوں "وہ چبا چبا کر بولا تھا۔

پھر ہتھیلی کھول کر اس کے سامنے کی تھی ساتھ کن اکھیوں سے اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"رنگ واپس کرو۔"

سفیر آنکھوں میں خون لئے اس کو دیکھتا رہا اور پھر رنگ اٹھا کے اس کی ہتھیلی پہ دے ماری تھی۔

"ایک بات بتاؤں سفیر تم چاہے کچھ بھی کہہ لو لیکن میں جانتا ہوں تم ہالے سے محبت نہیں کرتے یہ فیلنگز کچھ بھی ہو سکتی ہیں اٹریکشن۔کرش برتری کی خواہش کچھ بھی لیکن محبت نہیں وہ خاندان کی سب سے حسین لڑکی ہے سٹرانگ۔سٹریٹ فارورڈ۔وہ بات کرنے کا فن جانتی ہے وہ بات منوانا جانتی ہے وہ کسی بھی مرد کو زیر کر سکتی ہے وہ عام نہیں ہے اس لئے بس اس لئے تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو کیونکہ تمھیں شروع سے ہر بہترین چیز کو اپنا بنانے کی عادت ہے۔"وہ چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

"واہ یار تم تو جینیس ہو۔ٹو بی اونسٹ محبت کیا ہوتی ہے مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ۔مجھے سب کچھ پلیٹ میں رکھا ہوا ملا ہے۔پیار، پیسہ، مقام اور اب ہالے۔وہ بھی مجھے مل جائے گی۔ہارون کیا ایسی کوئی چیز ہے جس کی میں نے خواہش کی ہو اور مجھے نہ ملی ہو؟"وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔"آئی لائک ہر اور مجھے لگتا ہے یہ بہت ہے محبت کے چکر میں بے وقوف لوگ پڑتے ہیں۔تم جیسے پاگل۔میں ویسا نہیں ہوں۔ میں ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا ہوں ہالے کو میں نے ہر زاویے سے دیکھا ہے۔وہ پرفیکٹ ہے۔اور ہر پرفیکٹ چیز پہ سفیر سلطان کا حق ہے۔"

"اور اگر میں یہ بات ہالے کو بتا دوں تو؟"

"میں تو ڈر گیا دیکھو میں کانپ رہا ہوں۔"وہ جیسے محفوظ ہوا تھا۔"وہ اس وقت میری محبت میں گرفتار ہے ہارون۔تم کیا عرش سے فرشتے بھی اگر اتر کر میرے بارے میں کچھ کہیں گے تو ہالے یقین نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرے گی میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں ہارون۔میں نے اس کو قابو کر رکھا ہے ایسے کہ اس کو لگتا ہے کہ اس کی مرضی چل رہی ہے حالانکہ وہ میرا حکم مانتی ہے۔لوگ کسی کے دماغ سے کھیلتے ہیں۔میں نے ہالے کا دل قابو کر رکھا ہے۔میں اس کے دل کا حکمران ہوں اور عورت اپنے دل کے حکمران کے بارے میں کسی سنی سنائی پہ یقین نہیں کرتی۔اپنے من پسند مرد کے گناہوں پہ وہ کبوتر کی طرح آنکھیں میچ لیتی ہے۔اس کے عیوب ایسے چھپا لیتی ہے کہ فرشتوں کو بھی پتہ نہ چلے۔میں نے چار سال **(انگلیوں پہ گنوایا تھا)** چار سال اس کو وہی دکھایا ہے۔جو وہ دیکھنا چاہتی تھی اس کو وہی سنایا جو وہ سننا چاہتی تھی۔ اور اب نہ وہ کسی کی سنے گی۔نہ کسی کی دکھائی ہوئی چیز حقیقت مانے گی۔" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا۔

ہارون نے جواب میں کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ۔

تب ہی انہوں نے ہالے کو اپنی جانب آتے دیکھا ہارون نے فورا خود کو کمپوز کر لیا تھا۔

"تم نے یہ رنگ پسند کی ہے کیا ہارون؟"وہ اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کو دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

"ہاں کی تھی لیکن ابھی اس پہ گند لگ گیا ہے اس لئے یہ نہیں لیں گے ہم کچھ اور دیکھ لیتے ہیں اوکے؟"سفیر کا تو مانو خون ہی کھول گیا تھا جبکہ ہالے نے محض سر ہلایا تھا۔

وہاں سے نکلنے کے بعد وہ سب مال گئے تھے کافی دیر کی خواری کے بعد حسن اور ہارون کی شاپنگ مکمل ہو گئی تھی۔مہر نے کچھ نہیں خریدا تھا کیوں کہ ہالے نے جو کچھ اپنے لیے لیا تھا۔وہی سیم اس کے لئے بھی لیا تھا۔سفیر کو ہر دو منٹ بعد کوئی نہ کوئی کال آجاتی تھی۔جس کی وجہ سے اس نے ابھی اپنے لئے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ نہیں خریدا تھا وہ ابھی بھی کال سن کر آیا تھا۔حسن تو مہر کو لے کر فوڈ کورٹ چلا گیا تھا۔اس سے بھوک نہیں برداشت ہوتی تھی ہالے ہارون اور سفیر وہ تینوں اب ساتھ ساتھ چل رہے تھے ایسے کہ ہارون بیچ میں تھا ہالے اور سفیر اس کی دائیں اور بائیں طرف۔

"ہارون یار ایک بات تو سنو۔"سفیر ایک دکان کے سامنے رک گیا تھا۔تو ہارون اور ہالے کو بھی رکنا پڑا۔

"بولو؟"وہ اکھڑا اکھڑا سا تھا۔

"یار تم تو جانتے ہی ہو ہم دونوں کی شادی ہونے والی ہے۔"وہ ہالے کو دیکھتے مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔"تو شادی سے پہلے کا جو ٹائم ہوتا ہے یو نو گولڈن ٹائم ہم لوگوں کو وہ سپینٹ کرنا چاہئے۔تمھیں نہیں لگتا کہ ہمیں ذرا اکیلے میں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ شاپنگ کر لینی چاہئے۔"وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہ اور ہارون بچپن کے دوست ہوں۔

"شیور میں فوڈ کورٹ میں بیٹھا ہوں۔ہالے تم فری ہو کر آجانا اوکے؟اپنا فون آن رکھنا۔اور یہ مجھے دے دو" اس نے ہالے کے ہاتھ سے وہ واحد شاپنگ بیگ بھی لے لیا تھا۔جس میں ہارون کا گفٹ تھا اور آگے بڑھ گیا تھا۔

"آپ کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔مجھے اچھا نہیں لگا ہم دونوں اس کے ساتھ بھی وہی باتیں کریں گے جو کہ اکیلے میں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یار پلیز اب میرا موڈ سپائل مت کرو چلو آؤ تمھیں کچھ خرید کر دیتا ہوں" وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تھا ہالے خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی تھی۔کچھ ہی دیر میں اس کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔

"سفیر یہ دیکھیں کتنا پیارا ہے ناں؟"وہ گلابی رنگ کا ایک کامدار جوڑا سفیر کو دکھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ان کے پیچھے ایک سیاہ آنکھوں والا دراز قد نوجوان بھی کھڑا تھا۔اس نے سر پہ پی کیپ پہن رکھی تھی۔ سفیر کو دیکھ کر اس کی آنکھیں مشتبہ انداز میں سکڑی تھیں۔

"ہاں ٹھیک ہے لیکن اتنا بھی اچھا نہیں ہے۔ویسے بھی تم پنک کلر بہت پہنتی ہو۔کچھ دفرنٹ ٹرآئے کرو یار لائف میں چینجز ضروری ہوتے ہیں۔ایک ہی جگہ اسٹک ہو جانا اچھا نہیں ہوتا۔"وہ عام سے لہجے میں بول رہا تھا۔ہالے کا رنگ البتہ پھیکا پڑا تھا۔اسی وقت سفیر کا موبائل ایک بار پھر بجا تھا اور وہ معذرت کرتا دکان سے باہر نکل گیا تھا۔ہالے بھی آگے بڑھ گئی تھی اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

اس سیاہ آنکھوں والے نوجوان نے اشارے سے سیلز مین کو اپنی جانب بلایا تھا اور وہی گلابی جوڑا پیک کرنے کو کہا تھا۔

ہالے اب سامنے والے دکان میں داخل ہو گئی تھی۔اور بے دلی سے ڈریسز الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی جب اس کو اپنے عقب سے ایک شناسا سی آواز سنائی دی۔

"میں نے کہا تھا ناں ہم پھر ملیں گے۔"اس کی آنکھوں میں چمک تھی لہجہ پر سکون سا۔ہالے کرنٹ کھا کر مڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم؟تم یہاں کیسے؟کیا اب ٹھیک ہو؟تم نے مجھے کیسے پہچانا؟اوہ گاڈ ہارون تمھیں دیکھتا تو خوش ہو جاتا ۔"**(کیا واقعی؟)** وہ حیران سی تھی اور تھوڑی پر جوش بھی۔

"میں آپ کو لاکھوں لوگوں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتا ہوں۔"اس کا لہجہ سادہ سا تھا اس نے بس ایک ہی بات کا جواب دیا تھا۔

"عمر تمھیں اس طرح دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے مجھے۔"

"مجھ سے زیادہ نہیں ہوئی ہوگی۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

یکدم ہالے کو یاد آیا تھا کہ وہ یہاں اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہے۔

"اچھا خیر مجھے جانا ہوگا۔میرے کزن مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے تم سے مل کر خوشی ہوئی۔"

"یہ لے لیں پھر چلی جایئے گا "اس نے ایک شاپنگ بیگ ہالے کے سامنے کیا تھا۔

"اس میں کیا ہے؟" وہ اس کے ہاتھ سے وہ بیگ لیتے ہوئے پوچھ بیٹھی لیکن وہ خاموش رہا تھا ہالے نے اس نیلے رنگ کے بیگ کے اندر دیکھا تو اس میں وہی گلابی جوڑا تھا اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

"تم ہماری باتیں سن رہے تھے؟اور اگر سن بھی رہے تھے تو تمھیں یہ خوش فہمی کیوں ہوگئی کہ میں تم سے یہ ڈریس لے لوں گی۔"وہ تپ ہی تو گئی تھی جبکہ وہ بالکل پر سکون سا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے آپ کی کوئی بات جان بوجھ کر نہیں سنی اور یہ ڈریس میں شکریہ کے طور پہ دے رہا ہوں۔ آپ نے اس رات میرے لئے جو کچھ بھی کیا میں آپ کا شکر گزار ہوں مجھے خون دینے کے لئے اور مجھے بچانے کے لئے شکریہ۔"

"میں یہ نہیں لوں گی تم سے اور ایک بات اور آج کے بعد اگر آئندہ کبھی بھی مجھے کہیں دیکھ بھی لو تو ایسے گزر جانا جیسے مجھے جانتے بھی نہیں ہو آئی سمجھ؟"وہ کہہ کر رکی نہیں تھی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"آپ کو پنک پسند ہو یا سیاہ کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ آپ کو جج کرے۔جن سے آپ محبت کرتے ہیں ان کو تو بالکل نہیں کیوں کہ جب آپ کسی کو جج کرنے لگ جاتے ہیں تو آپ کے پاس ان سے محبت کرنے کا وقت نہیں رہتا۔آپ ہر وقت ان کے ہر کام میں کچھ نہ کچھ ایسا ڈھونڈنے لگتے ہیں۔جس کی بنا پہ آپ اسے جج کر سکیں۔اس طرح آپ کی نظر بس ان کی خامیوں پہ ہوتی ہے۔آپ ان میں اچھائی نہیں دیکھ پاتے۔جن سے محبت کریں ان کے سیاہ سے بھی محبت کریں ان کے پنک سے بھی محبت کریں۔اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کو جج مت کریں۔اور اگر آپ یہ سب نہیں کر سکتے تو محبت کے جھوٹے دعوے نہ کریں۔"اس کا لہجہ ویسا ہی تھا خوبصورت پر سکون ہالے تو گویا بت بن گئی تھی پتھر کا بت کافی دیر بعد اس نے مڑ کر دیکھا تھا لیکن وہ جا چکا تھا وہ جانے کے لئے ہی آیا تھا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رات گہری سیاہ اور تاریک تھی۔یوسف سلطان کے کمرے میں اس وقت ان کے دونوں بیٹے اور بہوئیں موجود تھیں۔شمس اور معراج سلطان بابا جان کے پاس بیڈ پہ بیٹھے تھے جبکہ فروا اور حسینہ کمرے میں رکھے گرے رنگ کے صوفے پہ بیٹھی تھیں۔حسینہ مغموم سی تھیں جبکہ فروا غیر آرام دہ جب بابا نے بات کا آغاز کیا۔

"میں نے یہاں آپ سب کو تمہید باندھنے کے لئے نہیں بلایا میں صاف اور سیدھی بات کرنے کا عادی ہوں۔ہالے اور سفیر مجھے بہت عزیز ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کو ایک رشتے میں جوڑ دیا جائے۔وہ دونوں بھی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اسی حوالے سے میں معراج اور اس کی گھر والی سے بات کر چکا ہوں۔اب میں تمہاری اور فروا کی رضا جاننا چاہتا ہوں۔فروا تم اپنے ذاتی اختلافات ایک طرف رکھ کر جواب دینا یہ معملہ تمہارے بیٹے کی ساری زندگی کا ہے اور اس کی خوشی کا بھی۔"ان کی آواز بارعب اور سنجیدہ تھی۔

"بابا جان مجھے تو بظاہر کوئی قباحت نہیں نظر آتی اس رشتے میں اور اگر سفیر کی پسند کی بات ہے پھر تو بات ہی ختم ہے۔جیسا آپ چاہیں میں راضی ہوں۔"شمس خوش دلی سے بولے تھے جبکہ فروا نے کھا جانے والی نظروں سے ان کو دیکھا تھا (**سفیر کی خوشی یا ہالے کو ملنے والا حصہ سب سمجھتی ہوں میں**)وہ دل ہی دل میں بولی تھیں۔

"بابا جان آپ سب جانتے تو ہیں ہالے کتنی بدتمیز اور اکھڑ ہے۔(**معراج نے پہلو بدلہ تھا**)وہ میری عزت بالکل نہیں کرتی۔اس کے لئے تو میں جیسے گھر کے بڑوں میں ہوں ہی نہیں۔کوئی اپنے گھر کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بچوں کو بھی اتنا ذلیل نہیں کرتا ہوگا جتنا وہ مجھے کرتی ہے **(معراج کچھ بولنے لگے تھے کہ حسینہ نے ان کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا)**اور مہر وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔"ان کے لہجے میں جیسے شیرنی سی گھل گئی تھی۔

"وہ بہت فرمانبردار اور محبت کرنے والی بچی ہے اور وہ سفیر سے محبت کرتی ہے۔بن ماں باپ کی بچی ہے ہمیں اس کا حق نہیں مارنا چاہیے۔میں چاہتی ہوں سفیر اور مہر ماہ کی شادی ہوجائے۔"یوسف سلطان نے ان کی ساری تقریر خاموشی سے سنی تھی اور جب بولے تو بس اتنا۔

"سارا گھر جانتا ہے فروا ہالے کیسی ہے اور تم کیسی۔میں محفل میں بیٹھ کر تمھیں کچھ سخت لفظ نہیں بولنا چاہتا۔لہٰذا تمہارا یہ اعتراض رد ہوا۔"فروا نے کلس کر پہلو بدلہ تھا۔

"اور دوسری وہاج کی بیٹی کو بلواؤ یہاں میں اس سے بات کرتا ہوں۔اگر ایسا کچھ ہے تو پہلا حق اسی کا ہوگا باقی سب بعد میں فروا تمہارا بس یہی اعتراض ہے ناں؟"ان کے لہجے میں بلا کا سکون تھا۔فروا تو مانو کھل اٹھی تھیں۔ظاہر ہے مہر ماہ سب بتا دے گی۔اور پھر بس ساری ٹینشن ختم۔زبردست۔ملازمہ کے زریعے مہر کو پیغام بھجوادیا گیا تھا۔پانچ منٹ بعد وہ سیاہ رنگ کے شلوار قمیص میں ملبوس یوسف سلطان کے کمرے میں آتی دکھائی دی تھی۔اس کی آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے تھے معمول سے کچھ زیادہ۔

وہ سلام کر کے خاموشی سے حسینہ اور فروا کے بیچ میں آکر بیٹھ گئی تھی۔اس کا ایک ہاتھ سیاہ دوپٹے میں چھپا رکھا تھا۔ایسے کہ محسوس نہ ہوتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چند ایک غیر ضروری باتوں کے بعد وہ اصل مدعے پہ آئے تھے۔

"ہم سفیر اور ہالے کی شادی کے بارے میں سوچ رہے ہیں اسی لئے آپ کی بھی مرضی جاننا چاہتے ہیں۔اگر آپ سفیر میں انٹرسٹڈ ہیں تو آپ ہمیں بتا سکتی ہیں " یوسف سلطان لیے دیے لہجے میں بولے تھے جبکہ مہر تو اس پہ بھی کھل اٹھی تھی کہ کم از کم انہوں نے اس کو مخاطب تو کیا۔

فروا اور حسینہ نے اس کو امید سے دیکھا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے ابا سفیر میرا کزن ہے۔دوست ہے اور بس اس سے زیادہ ہمارے درمیان کوئی اور تعلق نہیں ہے۔"وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں پر سکون سی بول رہی تھی۔البتہ اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔ان میں واضح کرب تھا۔وہ اپنی ساری زندگی کی جمع پونجی لٹا رہی تھی۔

حسینہ بیگم نے اس کو نم آنکھوں سے دیکھا تھا(**میری بیٹی کا ظرف کتنا اعلی ہے**) جبکہ فروا وہ ابھی تک اس کے الفاظ ذہن میں جذب نہیں کر پائی تھیں۔

"لیکن میں نے تو کچھ اور سنا ہے فروا نے مجھے ایک بالکل الگ کہانی سنائی ہے۔"وہ سنجیدگی کے ساتھ پوچھ رہے تھے۔

معراج خاموش مگر چبھتی نظروں سے مہر کو دیکھ رہے تھے۔کچھ تھا جو ان کو شک میں ڈال رہا تھا کچھ تھا جو ان کو کھٹک رہا تھا یہ بات اتنی سیدھی نہیں تھا یہ معملہ اتنا آسان نہیں تھا کوئی کیسے اپنی متاع حیات سے اتنی آسانی سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

"ممانی جان کو ضرور کوئی مغالطہ ہوا ہو گا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بابا جان بس اب یہ بات ختم کر دیں نہ بچی کہہ تو رہی ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"یہ شمس تھے ان کو ڈر تھا کہ کہیں ہالے جیسا اچھا چانس ان کے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔

"ٹھیک ہے مہر بیٹا۔تم اب جاؤ۔ہالے اور سفیر کو بلا کر لاؤ۔"اب کے یوسف سلطان کا لہجہ نارمل تھا وہ ڈائریکٹ آپ سے تم پر آ گئے تھے مہر خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔

"فروا اب تو کوئی اعتراض نہیں ہے نہ تمھیں؟" بابا جان کی بھاری آواز ایک بار پھر گونجی تھی فروا نے با مشکل جواب دینے کو منہ کھولا تھا۔

"مجھے کچھ وقت چاہیے بابا جان مجھے اس بارے میں سوچنا ہو گا تب ہی کوئی موزوں جواب دے پاؤں گی۔"

"تم نے جو سوچنا ہے سوچتی رہو۔میں آج ہی ہالے اور سفیر کی رسم کروں گا یہیں اسی کمرے میں۔" ان کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہالے اور سفیر آ گئے تھے۔ساتھ حسن اور ہارون بھی تھے۔شاپنگ سے واپسی پہ ہارون اپنے گھر نہیں گیا تھا۔ہالے نے اس کو روک رکھا تھا۔

تھوڑی دیر پہلے جس صوفے پہ حسینہ اور فروا بیٹھے تھے اب اسی صوفے پہ یوسف سلطان بیٹھے تھے۔

"آؤ بیٹا ہالے اور سفیر تم دونوں میرے پاس آ کر بیٹھو۔"دادا جان نے محبت سے ان دونوں کو پاس بلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر مطمئن سا جبکہ ہالے جھجکتی ہوئی ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔اس نے میرون رنگ کی لمبی قمیص کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا اور سفید ہی دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا بال بیچ والی مانگ نکال کر کھلے چھوڑ دیے تھے۔جبکہ سفیر گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس تھا وہ ابھی آفس سے آیا تھا اور ابھی تک چینج بھی نہیں کیا تھا کہ اسے دادا جان کا پیغام موصول ہوا۔

وہ دونوں دادا جان کے دائیں بائیں بیٹھ گئے تھے۔ہارون مہر اور حسن ایک طرف الماری سے ٹیک لگائے کھڑے تھے مہر خاموش سی تھی جبکہ ہارون بے چین وہ یہ سب نہیں دیکھ سکتا تھا اس سے دیکھا ہی نہ جاتا۔معراج شمس اور باقی سب ایک طرف بیڈ پہ بیٹھے تھے۔

"تساں میڈی مرضی دے بغیر میڈی منگنی کرویندے پیے ہو میں تساں کوں sue کر سکدی ہاں "**(آپ میری مرضی کے بغیر میری منگنی کروا رہے ہیں میں آپ کو sue کر سکتی ہوں)** وہ جھک کے دادا جان کے کان میں بولی تھی۔

"میں جج ہی خرید گھنسان ول کیا کریسو بیٹا جی؟"**(میں جج خرید لوں گا پھر کیا کر لوگی بیٹا جی)**

"سفیر اور ہالے بیٹے آپ دونوں اس رشتے پہ راضی ہو؟"دادا جان نے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا۔

سفیر گہرا مسکرا یا تھا۔

"میں تو راضی ہوں۔"اس کے لہجے میں بے حد اطمینان تھا جبکہ ہالے نے بس جی کہنے پہ اکتفا کیا تھا۔

اب دادا جان نے سفیر کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی دی تھی اور ہالے سے اس کا ہاتھ آگے کرنے کو کہا تھا ہالے نے ادھر ادھر نظر دوڑآئی۔اور معراج پہ اس کی نظر ٹک گئی۔وہ اس کا مطلب سمجھتے ہوئے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اٹھے تھے۔اور اس کے قریب آ کر اس کا ہاتھ سفیر کے ہاتھ میں دیا تھا۔سفیر نے مسکراتے ہوئے انگوٹھی پہنا دی تھی۔

ہارون کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی تھیں۔اس سے وہاں کھڑے ہونا دو بھر ہو گیا تھا جبکہ مہر بالکل پر سکون سی کھڑی تھی۔جیسے اس کو فرق ہی نہ پڑتا ہو حسن کی آنکھیں نم ہوئی تھیں جنکو وہ بے دردی سے رگڑ گیا تھا۔

اب سفیر نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا۔معراج نے انگوٹھی نکال کر ہالے کے ہاتھ میں دی تھی۔ہالے نے سفیر کی طرف دیکھا تھا سفیر نے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا جیسے کہہ رہا ہو ڈو اٹ۔اس نے جھجھکتے ہوئے انگوٹھی پہنا دی تھی۔نہ کسی نے تالیاں بجائیں نہ مبارک باد دی سب کے اپنے غم تھے۔سب اپنے مسئلے تھے۔سوائے شمس اور معراج کے۔شمس سلطان نے آگے بڑھ کر ہالے کا سر چوما تھا اور کچھ پیسے اس کی گود میں رکھ دیے تھے۔معراج نے ان دونوں پہ پیسے وار کر حسن کو تھمائے تھے کہ نرگس کو دے دے۔

ہارون کی اپنی جگہ پہ کھڑے ٹانگیں کانپنے لگی تھیں اس سے مزید کھڑے رہنا دو بھر ہو گیا تھا وہ فورا دروازے کی طرف بڑھا تھا جب اس کو سفیر کی آواز سنائی دی۔

"ہارون یار پکچرز تو لے لو ہماری یاد گار مومنٹ ہے۔"وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

"ناٹ ناؤ سفیر ناٹ ناؤ۔"اس نے بے بسی سے سرگوشی کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کا اس طرف دھیان نہیں تھا۔وہ اماں کی کوئی بات سن رہی تھی۔فروا اپنی جگہ پتھر کا بت بنی بیٹھی تھیں۔مہر نے قریب آ کر ہالے کو مبارک دی تھی ساتھ اس کے ہاتھ چومے تھے۔

"ہارون میرے بھائی تم سے کہہ رہا ہوں۔"سفیر نے ایک بار پھر اس کو آواز دی تھی۔اس بار ہارون مڑا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ہالے نے بے اختیار نظریں چرا لی تھیں۔ ہارون نے اپنا موبائل نکالا تھا اور ان دونوں کی ایک ساتھ تصویر کھینچی تھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے تصویر بلر ہوئی تھی سفیر نے اب سب کو ساتھ کھڑا کر لیا تھا فیملی فوٹو کے لئے ہارون نے ایک دو تصاویر اور اتاری تھیں۔ جب سفیر نے اس کو تصاویر دکھانے کو پاس بلایا ہارون اس کے قریب گیا تھا اور تصویر دکھانے کے بجائے اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔

"کسی انسان کو اتنا ستاؤ جتنا بعد میں خود بھی برداشت کر سکو۔ہم جیسے پاگل اللہ کو بہت عزیز ہوتے ہیں۔ سفیر ہم سے مت الجھو ہمیں مت ستاؤ ورنہ خود بھی ستائے جاؤ گے۔"وہ بول کر پیچھے ہٹا تھا سفیر نے لب بھینچ لئے تھے۔

ہارون خاموشی سے کمرے سے نکل گیا تھا۔

"گینڈے تمھیں دعوت نامہ دوں گی یہاں آنے کا۔"ہالے نے دانت کچکچائے تھے۔

"میں نہیں آؤں گا تمہارے پاس" وہ ہالے کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔

"کیوں کیا تکلیف ہے آجاؤ میرے پاس بیٹھو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے کہا ناں میں نہیں آؤں گا میں۔آ گیا تو رو دوں گا۔۔" وہ نم آنکھوں سے بولا تھا۔ہالے اور معراج کو اس پہ پیار آیا تھا۔اماں نے آگے بڑھ کر اس کو سینے سے لگایا تھا۔

"میرا بیٹا ماں صدقے جائے۔"

اسی وقت مہر ماہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔حسن نے اس کو جاتے ہوئے دیکھا تھا وہ نرمی سے ماں کے حصار سے نکلا تھا۔اور مہر کے پیچھے گیا تھا حسینہ اب فروا کے پاس جا بیٹھی تھیں اور ان سے کچھ کہہ رہی تھیں۔

مہر تیز تیز قدم اٹھاتی جا رہی تھی۔اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف نہیں تھا۔وہ چھت پہ جا رہی تھی۔ حسن نے اس کو سیڑھیاں پھلانگتے دیکھ لیا تھا وہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔مہر نے جیسے ہی چھت پہ قدم رکھا آنسو اس کی آنکھوں سے ابل ابل کر باہر آنے لگے۔وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی تھی۔حسن بھی اسی وقت چھت پہ پہنچا تھا مہر کے رونے کی آواز سن کر وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچا تھا۔

"بجو کیا ہوا ہے آپ رو رہی ہو؟"وہ بوکھلا سا گیا تھا جبکہ مہر کے رونے میں مزید روانی آ چکی تھی۔

"پلیز مجھے بتائیں کچھ کیا ہوا ہے آپ کو کسی نے کچھ کہا ہے؟"حسن نے اس کے ہاتھ تھام لئے تھے۔

"حسن مجھے بہت بہت تکلیف ہو رہی ہے میں ٹوٹ گئی ہوں۔کیا کروں میں کیا کروں۔میری محبت چھن گئی مجھ سے۔آج میرا سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔سب کچھ۔"وہ زور زور سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔حسن کی گرفت اس کے ہاتھوں پر ڈھیلی پڑی تھی۔نیچے ہالے اور سفیر کی منگنی کی رسم۔اور یہاں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر کی یہ حالت۔اس نے کڑیاں ملائی تھیں۔وہ اتنا بھی بچہ نہیں تھا کہ کچھ سمجھ نہ پاتا۔وہ سولہ سال کا ضرور تھا لیکن تھا تو مرد۔۔۔

"کیا سس سفیر بھائی؟"اس نے بے یقینی سے لفظ توڑ توڑ کر ادا کیے تھے۔

"ہاں حسن ہاں سفیر۔میں اس کو بہت چاہتی ہوں میرے بھائی۔مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔بہت زیادہ۔میرا دل جل رہا ہے۔یا اللہ میں کیا کروں مجھے صبر دے۔اللہ۔۔۔حسن کچھ کرو پلیز میں تمہاری بہن ہوں۔میرے لئے کچھ کرو۔"حسن نے نرمی سے اس کو گلے لگایا تھا۔

"وہ بھی میری بہن ہے۔"اس نے جیسے سرگوشی کی تھی۔

"بجو خود کو سنبھالیں کوئی دیکھ لے گا۔آپ نے دادا جان سے بات کیوں نہیں کی۔ان کو بتاتیں ناں آپ۔سب ٹھیک ہوجاتا۔بلکہ اٹھیں ابھی چل کر بتاتے ہیں ہالے سمجھ جائے گی وہ آپ کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے۔"

"ابا ہی کی خاطر تو قربان کیا ہے سب کچھ۔"وہ گیلی آنکھوں سے ہارے ہوئے لہجے میں بولی تھی حسن نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں سمجھا نہیں کیا مطلب؟"

"میں نے ایک محبت کے لئے دوسری محبت قربان کر دی مجھے کرنی پڑی حسن میں مجبور تھی۔"

"کیا کیا ہے آپ نے مجھے بتائیں۔"وہ فکرمند ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کچھ بولی نہیں تھی خاموشی سے اس کو دیکھتی رہی حسن شاید سمجھ گیا تھا تب ہی بولا۔

"میں قسم کھاتا ہوں۔کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔۔آپ مجھ پہ یقین کر سکتی ہیں۔"اس کے لہجے کا مان اس کی آنکھوں کی یقین دہانی وہ کیسے نہ بتاتی۔

چند گھنٹے پہلے۔

ان لوگوں کو مال سے واپس آئے گھنٹہ بھر ہو چکا تھا۔مہر واپسی پہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی تھی اور ابھی تک وہیں تھی وہ اپنے بیڈ پہ چت لیٹی چھت پہ لگے پنکھے کو گھورے جا رہی تھی جب نرگس نے اس کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا بجایا۔

"باجی آپ کو بڑے صاحب اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔۔ "ساتھ آواز لگائی تھی۔

"ہالے کو بلایا ہو گا نرگس جاؤ اس کو بتاؤ" وہ لیٹے لیٹے بولی تھی۔

"لو میں بھلا کیا کم سنتی ہوں ابھی تو میں صرف تیس سال کی ہوں۔کان بھلے چنگے ہیں میرے **(اس کا بڑا بیٹا 20 سال کا تھا)** آپ کو بلایا ہے جی آپ کو انہوں نے بولا وہاج کی بیٹی کو بلا کر لاؤ۔"

مہر ماہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی **(وہ مجھے کبھی نہیں بلائیں گے ہالے کبھی نہیں)**۔

اس نے تیزی سے دروازہ کھولا تھا اتنی تیزی سے کہ دروازے سے لگی کھڑی نرگس گرتے گرتے بچی تھی۔

"ہائے اللہ باجی ساہ نکال دیا میرا تو 'وہ ہول کر بولی تھی مہر نے جیسے سنا ہی نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انہوں نے اور کیا بولا نرگس مجھے لفظ با لفظ بتاؤ۔"وہ بے تابی سے پوچھ رہی تھی۔

(کم از کم اس زندگی میں تو نہیں)

"ہور بھلا کیا کہنا تھا جی یہی کہا کہ وہاج کی بیٹی کو بولو دو کپ چئے **(چائے)** بنا کر میرے کمرے میں آجائے۔"

مہر کا چہرہ دمک اٹھا تھا۔وہ بھاگتی ہوئی کچن میں گئی تھی۔فریج سے دودھ نکال کر چائے کا پانی چڑھایا تھا۔پانی ابلنے لگا تھا۔اس میں پتی ڈالی تھی۔اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔**(ابا کافی نہیں پیتے ابا چائے پیتے ہیں)**

چائے بن چکی تھی۔اس نے جیسے ہی کپڑے سے پتیلی اتارنی چاہی اس کا ہاتھ بری طرح آگ میں جل گیا۔اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا جلن شدید تھی وہ نیچے بیٹھتی چلی تھی منہ پہ ہاتھ رکھ کر تکلیف ضبط کرنی چاہی۔وہ دیر نہیں کر سکتی تھی تب ہی تھوڑی دیر بعدوہ اٹھی تھی چائے برتن میں ڈالی ٹرے سجایا اور یوسف سلطان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔دو منٹ کی دوری صدیوں پہ محیط تھی اس نے دروازے پہ پہنچ کر ہلکا سا ناک کیا تھا اندر سے اجازت مل گئی تھی وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

یوسف سلطان کھڑکی کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھے تھے نظریں باہر سڑک پہ جمی تھیں مہر چند لمحے متذبذب سی کھڑی رہی پھر خاموشی سے چلتی ہوئی ان کے سامنے رکھی دوسری کرسی پہ بیٹھ گئی۔ٹرے کرسیوں کے بیچ میں رکھے ٹیبل پہ رکھ دی تھی۔چند لمحے مزید سرکے وہ خاموشی سے بیٹھی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو ہمیشہ مجھ سے یہی شکایت رہی ہے ناں کہ میں آپ کو نگین کی بیٹی نہیں سمجھتا۔میں آپ کو اپنا خون نہیں مانتا۔"انہوں نے بات کا آغاز کیا تھا۔

"ابا مجھے بس یہ آرزو رہی ہے کہ آپ مجھے ان کی بیٹی تسلیم کریں۔میں آپ سے شکایت کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔"وہ بے قراری سے بولی تھی۔

"آپ کے پاس ایک موقع ہے مجھے ثابت کر دیں کہ آپ اس کم ظرف وہاج کے ساتھ نگین سلطان کی بھی اولاد ہیں۔"ان کا لہجہ ٹھہرا ہوا تھا۔

(جلے ہوئے ہاتھ کی تکلیف کی تکلیف کم ہوئی تھی)

"کیا۔کیسے۔۔۔می۔۔۔میں کیا کر سکتی ہوں میں سب کچھ کر لوں گی۔"وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھی،۔

"سوچ لیں آپ کر سکیں گی۔"وہ تول تول کر بول رہے تھے۔

"آپ مجھے تم کہہ سکتے ہیں ابا میں سب کر لوں گی آپ حکم کریں۔"

"میں آپ کو تب تم پکاروں گا جب مجھے یقین ہوجائے کہ آپ واقعی نگین کی بیٹی ہیں۔اسی کی طرح اعلی ظرف اسی کی طرح با وقار۔"

"آپ بتائیں مجھے کیا کرنا ہو گا۔"

"سفیر کی محبت سے دستبرداری دینی ہو گی۔"وہ بے لچک لہجے میں بولے تھے۔

(یکدم جلے ہوئے ہاتھ میں جلے ہوئے دل کا درد بھی شامل ہوا تھا)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ابا۔"وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی۔

"سفیر آپ کو نہیں چاہتا آپ کو قربانی دینی ہوگی۔آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ آپ با وقار ہیں۔اگر یہاں نگین ہوتی تو قربانی دیتی وہاج جیسا چوہڑا قربانی نہیں دیتا۔نگین با وقار بنتی۔وہاج ذلیل ہوتا۔آپ کو مہرماہ وہاج آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ آپ نگین سلطان کی بیٹی ہیں اسی کی طرح با وقار اسی کی طرح عظیم۔:

ان کا لہجہ سرد تھا بے حد سرد۔

"اس سے مجھے کیا ملے گا ابا۔"اس کی آواز رندھی ہوئی تھی۔

"میری محبت آپ کو نہیں مل سکتی کیوں کہ یہ آپ کا بخت ہے۔آپ کو میرے دن کے چند گھنٹے مل سکتے ہیں۔ہم صبح اور شام کی چائے ساتھ پی سکتے ہیں۔ہم ساتھ واک کر سکتے ہیں۔میں آپ کی بنائی چائے پی سکتا ہوں۔آپ کا لایا کھانا کھا سکتا ہوں۔آپ کے ہاتھ سے دوائی لے سکتا ہوں۔آپ کے مخاطب کرنے پہ نرمی سے جواب دے سکتا ہوں۔آپ کو تم بلا سکتا ہوں۔بولیں آپ کو منظور ہے۔"

"آپ چاہتے ہیں کہ مجھے دل دے دیں لیکن اس میں خون کی فراہمی روک دیں۔اور میں پھر بھی زندہ رہوں۔خون کے بغیر دل پانچ سیکنڈ میں بند ہو جائے گا ابا۔لیکن میں کوشش کروں گی کہ اس کو بند نہ ہونے دوں آپ چاہتے ہیں کہ ایک نیا پودا لگایا جائے اور اس کو پانی نہ دیا جائے ابا وہ جل جائے گا لیکن نہیں مجھے آپ کے چند گھنٹے چاہیے ابا میں یہ چانس نہیں چھوڑ سکتی چاہے آپ میرا دل کیوں نہ بند کر دیں۔"ہاتھ بری طرح جلنے لگا تھا اس میں ایسی تکلیف اٹھی تھی کہ الامان۔

"مطلب آپ راضی ہیں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں بول دو منع کر دو سفیر زیادہ ضروری ہے اس پہ گیو اپ مت کرو تم اس کو نہیں چھوڑ سکتی اس کو چھوڑنا تمھیں مار دے گا۔"اس کے دماغ نے بے شمار دلیلیں دی تھیں لیکن نہیں اس کو دل کی سننی تھی۔

"کیا میرے پاس کوئی اور آپشن ہے؟"وہ زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر جائیں میں آج رات آپ کو ایک بار پھر بلاؤں گا۔اب آپ جا سکتی ہیں۔"انہوں نے ایک بار بھی اس کو مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔

"اور چائے؟"

"میں وہاج کی بیٹی کے ساتھ چائے کافی نہیں پی سکتا اسے لے جاؤ جب ثابت کر دو تم نگین سلطان کی بیٹی ہو تب چاہے زہر لے آنا یوسف سلطان پی لے گا۔"

وہ بے بسی سے لب کچلتی اٹھی تھی اس نے اپنی متاع حیات کا سودا کیا تھا وہ بھی صرف کسی کے چند گھنٹوں کے لئے۔

"یہ محرومی کیا کیا کرواتی ہے؟"

"میں کیا کرتی حسن میرے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔"وہ دونوں رات کی تاریکی میں چھت پہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔مہر کے چہرے پہ چاند کی روشنی پڑ رہی تھی سفید مقدس روشنی۔"میں تھک گئی تھی ان کی نفرت سہتے سہتے۔کوئی راستہ کوئی جافرار نہیں تھی میرے پاس۔سفیر کو اگر حاصل کر بھی لیتی تو خوشی نہیں ملتی مجھے۔میں تو سفیر کو بھی اس لئے پانا چاہتی تھی تاکہ مجھے ابا کی محبت مل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جائے۔نگین کی بیٹی کو جو مقام نہ ملا وہ شاید سفیر کی بیوی کو مل جائے لیکن دیکھو نہ حسن میرے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا۔ریت کی طرح میں کچھ نہیں کر سکی۔میرے بس میں جو تھا میں نے وہ کیا۔حسن مجھ سے یہی ہو سکت۔ا تھا" حسن چپ چاپ اس کو دیکھے جا رہا تھا۔اس کے بڑے اس حد تک جا سکتے ہیں۔اس نے نہیں سوچا تھا۔اس رات وہ مہر کے ایسے راز کا امین بنا تھا۔جسے اس کو قیامت تک نہیں کھولنا تھا۔

"بجو آپ نے جو بھی کیا صحیح یا غلط میں نہیں جانتا۔لیکن آپ کو جب کبھی میری ضرورت پڑے میں آپ کے لئے موجود رہوں گا۔ہر جگہ ہر وقت مجھے نہیں پتہ میں صحیح ہوں یا غلط لیکن میرے حساب سے محبت سودے بازیوں سے نہیں ملتی۔وہ آپ کا بخت ہوتی ہے۔ملی تو مل گئی اور نہ ملی تو آپ چاہے ایڑھیاں رگڑیں یا پھانسی کے پھندے پہ چڑھ جائیں۔وہ آپ کو نہیں ملے گی۔" اس وقت وہ مہر کو کوئی سولہ سال کا بچہ نہیں لگا تھا۔وہ بالکل معراج سلطان لگا تھا مہر نے سر جھٹکا تھا (**یہ ٹین ایجرز کیا سمجھیں گے ہمارے روگ**)حسن اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ بھی اس کے ساتھ اٹھی تھی اس کا دل ہلکا ہو چکا تھا اس نے کسی عام ٹین ایجر کو اپنا راز دار نہیں بنایا تھا وہ معراج سلطان کا بیٹا تھا۔

"مر جائے گا لیکن قسم نہیں توڑے گا۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ رات گرم اور حبس زدہ تھی۔ہارون شاہد سلطان منزل سے آ کر سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا۔اور ابھی تک باہر نہیں آیا تھا۔نو بجنے والے تھے جب نوال اس کے کمرے کا دروازہ ناک کرتے اندر داخل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوئیں۔وہ غالبا فریش ہو رہا تھا۔تب ہی باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو گھٹنوں سے ذرا نیچے تک آتے باتھ رب میں ملبوس تھا۔ماں کو دیکھ کر شرمندہ سا واپس ڈریسنگ میں گھس گیا۔اب باہر آیا تو بھوری شرٹ اور پینٹ پہن رکھی تھی۔بال ابھی بھی گیلے تھے آنکھیں سرخ تھیں۔

"آج پھر سارا دن اس خود غرض لڑکی کی وجہ سے خوار رہے ہو ناں؟سنا ہے منگنی کروالی ہم لوگوں کو بتانا تو دور بھنک تک نہ پڑنے دی واہ زبردست۔"وہ سخت غصے میں تھیں۔

"مما یہ سب بہت اچانک ہوا ورنہ پھپھو جان آپ کو ضرور بلاتیں "وہ اپنے بال بناتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"ہاں جیسے میں جانتی نہیں تمہاری پھپھو جان کو اور تم کس خوشی میں بن بلائے باراتی بن کر کھڑے ہو گئے تھے وہاں؟"

"مجھے وہاں رہنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔یہ بس ایک اتفاق تھا۔مجھے تو یہ تک نہیں پتہ تھا کہ وہاں اس کی رسم ہوگی ورنہ میں وہاں کبھی نہ رکتا" وہ واقعی نہ رکتا۔

"ہارون میرے بیٹے کیوں کر رہے ہو یہ سب؟خود کو کیوں اذیت دیتے ہو؟تم نہیں بھول سکو گے اس کو ساری زندگی اسی اذیت میں رہو گے کہ اس کو اپنا کیوں نہیں لیا۔ذرا سی زور زبردستی سے اگر وہ تمہاری بن سکتی ہے تو اس میں کیا قباحت ہے؟ویسے بھی شادی کے بعد سب ٹھیک ہوجاتا ہے۔"

اس نے خاموشی سے ساری بات سنی تھی اور پھر ان کے پاس بیڈ پہ آکر بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا کیا چاہتی ہیں آپ اس کو اغوا کر لوں؟"وہ تحمل سے پوچھ رہا تھا۔"زبردستی نکاح کر لوں بلکہ گن پائنٹ پہ نکاح کرتا ہوں۔لیکن یہ طریقہ کام نہیں کرے گا مما۔کیونکہ وہ مر جائے گی لیکن قبول ہے نہیں بولے گی۔پھر کیا کروں؟"اس نے سوچنے کی اداکاری کی تھی۔

" معراج انکل کے اوپر گن رکھ لوں گا؟یا پھر حسن؟اگر وہ بھی نہیں تو پھپھو جان وہ تو ہیں ناں یا پھر پپا وہ بھی تو اس کے ماموں ہیں۔"

"ہارون بکواس مت کرو۔"

"مما وہ مر جائے گی لیکن ایسی شادی قبول نہیں کرے گی۔میں چاہے اس کو اغوا کروں زبردستی کروں یا کچھ اور۔وہ ساری زندگی مجھ سے نفرت کرے گی۔معافی تو دور وہ میری شکل بھی نہیں دیکھے گی۔وہ آج کی لڑکی ہے مما۔وہ اپنی عزت نفس کو محبت پہ ترجیح دے گی۔وہ ہالے ہے۔وہ عزت کی موت پسند کرے گی ذلت کی زندگی نہیں۔میں ساری زندگی اس گلٹ میں نہیں گزار سکتا کہ میں نے جس سے محبت کی اس سے زبردستی کی۔میں اس کو محبت ہی نہیں مانتا۔اور اس کو گھر سے اٹھا لینا زبردستی نکاح اس کی عزت کی دھجیاں اڑانا اس کو سارے جہان میں رسوا کرنا اس کی اپنی نظروں میں اس کی کوئی عزت نہ رہنے دینا اگر یہی محبت ہے تو میں نہیں کرتا محبت۔میں دستبرداری دیتا ہوں محبت سے۔وہ ہالے سلطان ہے مما وہ زبردستی کا دیا ہوا جوڑا نہیں پہنتی شادی تو پھر دور کی بات ہے۔میں ساری زندگی اس دکھ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ وہ مجھے نہ مل سکی۔لیکن یہ اذیت کہ وہ مجھ سے نفرت کرے یہ میں نہیں جھیل پاؤں گا۔ہزاروں لوگ ہیں اس دنیا میں جن کو ان کی محبت نہیں ملی۔ایک میں بھی سہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن ذلت میں ملی توجہ بھیک میں ملی محبت یہ میں نہیں لے سکتا۔وہ مجھے نہیں ملی یہ دکھ روز مجھے اندر سے کھا رہا ہے لیکن میں خود کو بے توقیر نہیں کروں گا۔اس کا نام سفیر کے ساتھ سن کر مجھے لگتا ہے جیسے کسی نے میرے منہ پہ تیزاب پھینک دیا ہو لیکن اس کو خوش دیکھ کر میں خوش ہو جاتا ہوں۔میں اس کی خوشی چاہتا ہوں چاہے وہ سفیر ہو یا کوئی اور۔ایک بات اور اگر میں اس کی خوشی نہیں چاہتا تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں اس سے محبت کے دعوے کروں۔محبت چھیننے کا نام نہیں ہے یہ تو کچھ دینے کا نام ہے۔میں نے خود کو اس پہ وار دیا ہے مما۔اس کی خوشی کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں میں۔آپ پلیز میرا حوصلہ بڑھا نہیں سکتیں تو میری محبت کی تذلیل بھی نہ کیا کریں۔بچپن سے لے کر آج تک ہم دونوں ساتھ ہیں اگر آج تک اس کو مجھ سے محبت نہیں ہوئی تو آگے جا کر بھی نہیں ہوگی۔"وہ نرمی سے کہہ کر اٹھ گیا تھا۔

"تم کیوں ہو ایسے؟" وہ نم آنکھوں سے بولی تھیں۔

"پپا پہ گیا ہوں ناں اس لیے۔ویسے آپ نے کہیں پپا کو اغوا کر کے تو ان سے شادی نہیں کی تھی۔"

"دفعہ ہوجاؤ بدتمیز۔"وہ روتے روتے ہنس پڑی تھیں۔

وہ بھی ان کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ ایک چھوٹے سے ڈھابے کا منظر تھا۔کچھ لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے تو کچھ کھانا کھا رہے تھے۔ہر طرف لکڑی کی چار کرسیوں کے درمیان ایک بڑی سی گول میز حائل تھی۔جنکی فیملی زیادہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوتی وہ دو میزوں کو ساتھ جوڑ دیتے اور کرسیاں لگا کر بیٹھ جاتے۔لیکن یہاں ایک ایسی میز بھی تھی جہاں صرف دو لوگ ہی بیٹھے تھے ایک سیاہ دوپٹے والی نفیسہ حیات اور ان کے سامنے ان کے کزن اور دودھ شریک بھائی رحمان۔وہ دونوں کھانا نہیں کھا رہے تھے۔ان کے پاس کھانے سے زیادہ بڑے مسئلے تھے۔

"خدا کی قسم فیسے مجھے کچھ نہیں پتہ تھا اس بارے میں۔تو مجھ پہ یقین کر تیرا بھائی زہر کھا لے گا لیکن کسی کا خون نہیں بیچے گا۔"وہ درمیانی عمر کے تھے نقوش کافی حد تک نفیسہ سے ملتے تھے خاص طور پر آنکھیں۔

"میں جانتی ہوں آپ کو کچھ نہیں پتہ آپ اس معملے سے لا علم ہیں بھائی۔"وہ تھکی تھکی سی تھیں۔

"یقین کر نفیسہ جب سے مجھے یہ سب کچھ پتا چلا ہے ناں جی نہیں چاہتا کہ اس کی شکل بھی دیکھوں۔میں اس کو طلاق ہی دے دیتا لیکن کیا کروں وہ میرے بچوں کی ماں ہے بچے رل جائیں گے۔حیا نہ آئی بے حیا کو جس دکان سے گھر چلتا ہے وہ تو نے ڈال کر دی جس گھر میں رہتے ہیں وہ تو نے دیا۔ارے بچوں کی فیس تک تو بھرتی رہی ہو اب تک۔اور وہ اس کی آنکھوں کی شرم مر گئی تھی۔اماں کہتی تھیں یہ کم نسلی ہے اس کو بیاہ کر مت لا یہ اپنی نسل دکھا دے گی۔لیکن نہیں مجھ پہ تو بھوت سوار تھا محبت کا۔"وہ تو جیسے بے بس تھے ان کو خود پہ غصہ تھا۔

"چھوڑو بھائی کچھ اور بات کرو میں اس کی برائی نہیں سن سکتی ایک وقت میں وہ میری دوست رہی ہے" ان کا لہجہ سادہ سا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا یہ تو بتا تجھے یہ سب پتہ کیسے لگا؟"

"جب میں امریکا سے آئی اس کے اگلے دن ہی مجھے زری کی حقیقت پتہ چل گئی تھی کیونکہ جو کچھ ہوا وہ کسی گھر والے کے ملوث ہوئے بغیر ممکن نہیں ہے۔کوئی اتنا دلیر نہیں تھا کہ نفیسہ کے گھر میں گھس کر اس کے بیٹے کو ڈرگز دے۔میں بیکری جا رہی ہوں یہ بات بس زری کو بتائی تھی اور نہیں اس روز انہوں نے میرا تعاقب نہیں کیا تھا۔وہ سب زری کی انفارمیشن تھی خیر کڑیاں ملتی گئی اور جو صورت سامنے آئی وہ آپ کی بیوی کی تھی۔"

"پھر تو نے اتنا انتظار کیوں کیا اسی دن کیوں سب کچھ نہیں بتا دیا ہمیں؟"

"ایک چیز جو مجھے شک میں ڈال رہی تھی کہ زری کیوں چاہتی تھی میں امریکا جاؤں۔بس یہ معمہ مجھ سے حل نہیں ہو رہا تھا اور آخر کار میں نے یہ بھی جان لیا "ان کے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"زری جانتی تھی کہ وہ میرے سامنے رقم خرچ نہیں کر سکتی۔وہ میری نظروں میں آجائے گی۔میں اس کے لفظ پکڑ لوں گی اس کی چالیں پلٹ دوں گی۔تب ہی وہ چاہتی تھی کہ میں چلی جاؤں۔پتہ ہے بھائی وہ کہتی ہے اس نے میرا کوئی نقصان نہیں کیا لیکن میں آپ کو بتاؤں اس نے میرا کتنا نقصان کیا ہے۔ "ان کی آنکھوں میں کرچیاں سی بھرنے لگی تھیں وہ میز پہ آگے کو ہوئے سرگوشی نما آواز میں کہہ رہی تھیں۔

"اس کی وجہ سے میری اعتبار کرنے کی حس ہی مر گئی ہے۔مجھے لوگوں سے خوف آنے لگا ہے۔میں اب کافی عرصے تک کوئی دوست نہیں بنا پاؤں گی بلکہ شاید ساری زندگی میں دوستوں کے بغیر رہوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گی۔میں کسی سے راز نہیں کہہ سکوں گی اور اگر کہوں گی تو ساری ساری رات اور دن اس خوف میں رہوں گی کہ کہیں وہ میرا راز نہ فاش کر دے۔کہیں وہ بھی مجھے دھوکہ نہ دے دے۔"وہ بہت ڈسٹرب ڈسٹرب سی تھیں۔

"میں سو نہیں پاتی ہوں میرا دل بہت دکھا ہوا ہے۔اگر ساری دنیا آپ کے ساتھ دھوکہ کرے دغا دے آپ کی پیٹھ میں خنجر گھونپے یہاں تک کہ آپ کی فیملی آپ کا خاندان بھی اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچائے یا آپ کا محبوب آپ سے بے وفائی کر دے۔چاہے آپ کے ساتھ کچھ بھی ہوجائے تو آپ کے پاس ایک ایسا شخص ہوتا ہے جس کو آپ سب بتا سکیں۔جس سے بلا جھجک سب کہہ سکیں۔اور وہ ہوتا ہے آپ کا "**دوست**" میں اب سوچ رہی ہوں آپ کا دوست ہی آپ سے دغا کرے آپ کو دھوکہ دے تو آپ کس سے جا کر کہیں گے؟بھائی آپ بتائیں میں کس کے پاس جاؤں۔ "ان کی آنکھوں کا کرب رحمان کو اپنا دل کٹتا محسوس ہوا تھا۔

"فیسے تو غم نہ کراللہ ہے ناں وہ تیرے مجرموں کو ایسے نہیں چھوڑے گا۔تو اللہ کی بڑی لاڈلی ہے اس کا تجھ پہ خاص کرم ہے۔تو نے اس کا کلام پڑھا اور پڑھایا ہے۔تجھے پتہ ہے اللہ کو تجھ سے اتنی محبت ہے کہ جو کوئی بھی تجھے دھوکہ دیتا ہے یا دینے لگتا ہے وہ اس کا چہرہ تیرے سامنے لے آتا ہے۔وہ تجھے کبھی مکمل دھوکہ کھانے نہیں دیتا۔وہ تیرے اوپر لوگوں کی حقیقتیں بڑی جلدی کھول دیتا ہے۔اور جس نے تیرے ساتھ برا کیا ہوتا ہے اس کے ساتھ تو وہ ہوتا ہے کہ خدا کی پناہ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تجھے یاد ہے جب تو نے وکالت کا پرچہ دیا تھا **(وہ جیسے یاد کر کے بتا رہے تھے ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں)** تب اس حال کی سپریڈنٹ نے تجھ سے آدھے میں پرچہ چھین لیا تھا کیونکہ اس کو پتا چل گیا تھا تو نے اس کو اپنی خاندان کی کسی لڑکی کو نقل کرواتے دیکھ لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ تو اس کے خلاف کچھ کرتی اس نے بازی پلٹ دی لیکن پھر جب نتیجہ نکلا تو تو پاس ہوگئی تھی تیرا تو آدھا پرچہ ہوا تھا لیکن اس سپریڈنٹ کی لڑکی پورا پرچہ دے کر بھی فیل ہو گئی۔اور پھر اگلے کئی سال جب بھی اس نے پرچہ دیا فیل ہی ہوئی وہ کبھی پاس نہیں ہو سکی فیسے تیرے ساتھ نا انصافی ان کو مہنگی پڑ گئی۔"نفیسہ یک ٹک ان کو بولتے ہوئے سن رہی تھیں ان کی آنکھوں میں کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا۔

"اور وہ فرقان وہ تمہارا بچپن کا منگیتر یاد ہے۔اس نے بھرے محلے میں یہ الزام لگایا تھا کہ تو وکالت پڑھنے نہیں بلکہ آوارہ گردیاں کرنے جاتی ہے باہر۔اور کئی بار تو اس نے خود تجھے لڑکوں کے ساتھ ہوٹلوں میں دیکھا ہے۔یاد کر اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اس کی بہن کی شادی عین نکاح کے وقت ٹوٹ گئی۔اس کا باپ اسی رات صدمے سے مر گیا ماں پاگل ہو گئی۔اور اس کی ہونے والی بیوی اپنے مایوں کے رات بھاگ گئی۔وہ آج تک کنوارہ ہے کسی نے اس کو اپنی لڑکی نہیں دی اس نے تیری کردار کشی کی اللہ نے اس کو کہیں کا نہ رہنے دیا۔"

"تیری نند اس نے تجھے دھکا دے کر تیرا پہلا بچہ مار دیا اور اس کے بعد تجھے کبھی اولاد نہ ہوئی۔اس کے ساتھ کیا ہوا یاد ہے ناں؟اس کے پانچ کے پانچ بچے ایک ہی سال میں اس کی آنکھوں کے سامنے دم توڑ گئے اور شوہر حادثے میں مر گیا وہ دیوانوں کی طرح گلی گلی روتی پھرتی تھی، اس کو دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے پاس ایسے ہزار قصے ہیں میں کیا کیا یاد دلاؤں۔"

"مجھے بہت ڈر لگتا ہے فیسے۔۔۔ "یکدم ان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں ان کا لہجہ کانپا تھا۔

"بڑا ڈر لگتا ہے مجھے زری کے انجام سے پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا ہوگا دیکھ تو اس کو معاف نہ کر بے شک۔لیکن اس کے لئے دعا کرنا اس کا کیا میری اولاد پہ نہ آجائے۔مجھے میری اولاد بڑی پیاری ہے اس کے لئے دعا کرنا وہ کمبخت حاسد ہوگئی ہے اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔اب اس کا حسد اس کو کھا نہ جائے فیسے اس کے لئے دعا کرنا" وہ آخر میں جیسے رو پڑے تھے۔

"اس نے تجھ سے تیرا کیریئر چھین لیا اس نے۔۔۔۔"وہ ابھی بول رہے تھے کہ نفیسہ نے ان کی بات کاٹی تھی۔

"اس نے مجھ سے میرا کیریئر نہیں چھینا۔مجھ سے میرا کیریئر میرے ایمان کی کمزوری نے چھینا ہے۔عزت ذلت موت زندگی یہ سب تو اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے لیکن میں میں لوگوں سے ڈر گئی۔مجھے لگا وہ لوگ میرے بیٹے کو مار دیں گے۔میں نے یہ نہیں سوچا کہ اگر عمر کی زندگی لکھی ہوگی تو وہ لوگ چاہے اس کو گولی ماریں یا زہر دے دیں وہ بچ جائے گا۔زری اور ان دس لوگوں کا پلان بالکل پرفیکٹ تھا میرے بیٹے کی بیماری میرا امریکا جانا میری لائیسنس کینسل ہوجانا اور وہاں دیار غیر میں جا کر ہمت ہار جانا۔اور پھر شرم سے کبھی واپس نہ آنا۔"وہ طنزیہ مسکرائی تھیں۔

"لیکن ان لوگوں سے ایک غلطی ہوگئی بس ایک غلطی ۔۔"اب ان کی آنکھوں میں سرد سا تاثر تھا اور لہجے میں تپش سی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان لوگوں نے غلط عورت چن لی۔انہوں نے نفیسہ حیات کو چن لیا۔اب میں ان کو بتاؤں گی کہ میں کیا چیز ہوں۔میرے باپ کی خون پسینے کی کمائی سے میں نے وکالت کا امتحان دیا تھا۔بسوں کے دھکے کئی کئی گھنٹوں کی بھوک یہ سب میں نے اس لئے نہیں برداشت کی تھی کہ ایک دن کوئی بھی ایرا غیرا آئے گا اور مجھ سے میرا حق چھین لے گا۔نہ میں یہ ہونے نہیں دوں گی۔ایک ایک کو گھسیٹوں گی ایک ایک سے حساب لوں گی۔میرے دنوں کی اذیت کا میرے راتوں کے عذاب کا حساب میں کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گی بھائی۔کسی ایک کو بھی نہیں۔ان کو لگا تھا کہ وہ لوگ مجھ سے میرا واحد رشتہ زری کو چھین لیں گے اور بس نفیسہ ہار جائے گی لیکن ان کو نہیں پتہ میرا واحد اور مضبوط رشتہ تو میرے اللہ سے ہے۔اور جس انسان کا اللہ کے سوا کوئی نہ ہو اس سے ڈرو اس کے قہر سے ڈرو اس کی نرمی سے ڈرو اس کی چپ سے ڈرو اس کے بولنے سے ڈرو اور جب اس کو ستاؤتو خدا کے عذاب سے ڈرو" وہ سرد سے لہجے میں بول کر خاموش ہوئی تھیں۔

"تو کیا کرنے والی ہے فیسے؟"وہ با مشکل بول پائے تھے۔

نفیسہ گہرا مسکرا آئی تھیں۔

"وہی جس میں نفیسہ ماہر ہے۔"

"میں ایک ایک کو کورٹ میں گھسیٹنے والی ہوں" وہ بول کر آسودگی سے آنکھیں موند چکی تھیں۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یوسف سلطان کا کمرہ اس وقت بکھرا سا تھا۔تھوڑی دیر پہلے سفیر اور ہالے کی رسم کے بعد گھر کے سارے افراد ایک ایک کرتے اپنے کمروں کو چلے گئے تھے۔اب کافی کے بھاپ اڑاتے مگز تھے۔پلیٹ میں رکھے ڈرائی فروٹس تھے۔اور دادا پوتی کی نہ ختم ہونے والی باتیں تھیں۔یوسف سلطان بیڈ سے ٹیک لگائے پیر لمبے کیے نیم دراز تھے۔جبکہ ہالے آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی۔کچھ دیر پہلے کھلے ہوئے بال اب ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے۔اس کے چہرے پہ خوشی تھی اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"اچھا باقی سب باتیں چھوڑیں دادا جان آپ یہ بتائیں کہ چچی جان اور پھپھو ایک دوسرے سے اتنی نفرت کیوں کرتی تھیں ؟"اس کے لہجے میں تجسس تھا۔

یوسف سلطان نے گہری سانس بھری تھی۔

"فروا اور نگین کی بہت اچھی دوستی تھی۔دونوں ایک دوسرے پہ جان دیتی تھیں۔" انہوں نے بولنا شروع کیا تھا۔ہالے غور سے ان کو سن رہی تھی۔

"ان ہی دنوں میرا بھتیجا وحید گاؤں سے یہاں پڑھنے آیا تھا۔میں نے اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا۔وہ نگین کے ساتھ یونیورسٹی جانے لگا۔وہاں اس کی ملاقات فروا سے ہوئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔وحید اس کے لیے لڑنے مرنے کو تیار ہوجاتا۔اس نے مجھ سے بات کی۔میں فروا کے گھر رشتہ لے جانے کو راضی ہوگیا۔ان دنوں فروا کے بھائی کا رشتہ نگین کے لیے آگیا۔میں نے نگین سے اس بارے میں بات کی اس نے مجھ سے سوچنے کے لیے وقت مانگا۔تب ہی اچانک سے فروا کا التفات وحید سے ہٹ کر شمس پہ جا ٹھہرا۔وہ دونوں اکثر ملنے لگے بات یہاں تک آگئی کہ وحید اور شمس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی ایک دوسرے کے ساتھ جھڑپ ہوگئی۔میں نے کئی بار شمس کو سمجھانا چاہا لیکن وہ جوان تھا گرم خون تھا۔گھر چھوڑنے کی بات کر دیتا اور میں ہار جاتا۔اسی طرح ایک دن شمس اور فروا باہر ملنے گئے۔اور وحید نے ان کو دیکھ لیا وہ جذباتی سا بندہ تھا۔اس نے شمس پہ ہاتھ اٹھا دیا۔بس پھر کیا تھا فروا نے اسی وقت اسی جگہ وحید کو تھپڑ مارا اور اس سے یہ کہہ دیا کہ وہ اب شمس سے شادی کرے گی۔فروا نے یہ سب پیسے کے لیے کیا تھا۔سب جانتے تھے۔وحید یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکا اور اس نے خود کشی کر لی۔"دادا جان سانس لینے کو رکے تھے۔ہالے بے چینی سے آگے کو ہوئی تھی۔"پھر کیا ہوا بتائیں نہ دادا جان ؟"

"ہونا کیا تھا شمس اور فروا کی شادی ہوگئی اور نگین کو فروا سے سخت نفرت۔وہ اس کو دیکھتی تو منہ پھیر لیتی یہاں تک کہ اس نے شمس سے بھی بات کرنی چھوڑ دی تھی۔اور نگین کے بھائی کے رشتے کو بھی منع کر دیا وہ نگین سے بے تحاشا محبت کرتا تھا لیکن نگین کی یہی رٹ تھی۔'میں اس خاندان میں شادی نہیں کروں گی۔سانپ کے بل سے سانپ ہی نکلتا ہے۔'وہ بیچارہ نیم پاگل سا ہوگیا تھا۔نگین کی محبت میں ہر روز وہ ہمارے دروازے پہ آ کر کھڑا ہوجاتا۔اور نگین سے معافی مانگتا ایک ایسے گناہ کی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔فروا کو اپنے بھائی سے محبت تھی بہت زیادہ محبت اس نے نگین کے پیر تک پکڑ لیے تھے۔لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی نگین کی یہ بہت بری عادت تھی۔وہ جب کسی ضد پہ اڑ جاتی تو چاہے غلط بھی ہوتی تو اس ضد کو چھوڑتی نہ تھی۔خیر قصہ مختصر نگین نے وہاج سے شادی کر لی اور اس کے اگلے ہفتے فروا نے زبردستی اپنے بھائی کی شادی کہیں کروا دی۔لیکن وہ بیچارہ بہ مشکل چند ہی مہینے جی سکا۔نگین کی محبت جان لیوا تھی۔وہ جب مرا تو اس کے منہ سے خون نکلتا اور نگین کا نام نکلتا۔فروا اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے بعد سے نگین سے اس درجہ متنفر ہوگئی کہ نگین کو دیکھتی تو خود کو کمرے میں بند کر دیتی۔یا چیخنے چلانے لگتی اور نگین کو گالیاں بکتی۔"

"لیکن ان سب میں پھپھو کا کوئی قصور تو نہیں تھا۔ان کی شادی ہے ان کی مرضی وہ جس سے چاہے کریں۔چچی کو بھی کچھ سوچنا چاہیے تھا۔"وہ ان کی بات کے بیچ میں بولی تھی۔

"بیٹے جب کسی کا کوئی عزیز مرتا ہے ناں تب وہ غلطی اور قصور نہیں دیکھتا وہ کوئی ایسا بندہ ڈھونڈتا ہے۔ جس کو الزام دیا جا سکے۔جیسے نگین نے وحید کی موت کا الزام فروا کو دیا۔اسی طرح فروا آج بھی اپنے بھائی کی موت کا ذمہ دار نگین کو سمجھتی ہے۔وہ اس سے نفرت کرتی ہے بے تحاشا بے انداز نفرت۔یہ میں جانتا ہوں اور نگین جانتی تھی۔"

"اور میں میرا کیا قصور؟ مجھ سے کیوں چڑتی ہیں وہ ؟"

"کیونکہ تم نگین جیسی ہو۔تمہارا چہرہ، تمہارا بولنا، تمہارا ہنسنا، تمہارا رونا، تمہارا ہر انداز نگین جیسا ہے۔ تمھیں پتہ ہے فروا نے نگین کی موت پہ ایک آنسو تک نہیں گرایا بلکہ اس ہفتے اس نے کچی بستی میں جا کر دیگیں بانٹی تھیں۔تم سوچو ذرا اندازہ کرو اس نفرت کا جو انسان سے اس کی انسانیت چھین لے۔ جب نگین کی طلاق ہوئی تھی ناں اس دن فروا نے ایک پوری بیکری کی مٹھائی خرید کر ہر آتے جاتے کو بانٹی تھی۔میں فروا کے سب راز جانتا ہوں مجھے اس کے بارے میں وہ بھی پتا ہے جو کہ فروا خود بھی نہیں جانتی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ نے ان کو کچھ کہا نہیں؟ مرنے والی اور طلاق یافتہ آپ کی بیٹی تھی۔"ہالے کے لہجے میں افسوس تھا جبکہ یوسف سلطان کی آنکھیں ہر قسم کے جذبات سے عاری تھیں۔

"اگر وہاج چوہڑا مرتا تو میں بھی دیگیں بانٹتا۔اگر اس کو کوئی بھی تکلیف ہوتی تو میں بھی مٹھائی بانٹتا۔مہر کی پیدائش کے بعد وہاج سدھر گیا تھا لیکن میں نے اس کو کبھی معاف نہیں کیا۔میرے لیے وہ ساری زندگی وہی وہاج رہا جس نے میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔میں جب جب اس کو دیکھتا تھا میرا خون کھولتا تھا جب میں اپنی نفرت پہ قابو نہیں رکھ سکتا تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں دوسروں کو درس دیتا پھروں۔"

" اللہ کیسی ہٹلر فیملی میں پیدا ہوگئی میں، بس مرنے مارنے کی باتیں۔میں تو جا رہی ہوں بھئی۔"وہ مٹھی میں ڈرائی فروٹس بھرتی بیڈ سے اترتی بولی تھی۔دادا جان اس کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔

"اس وقت نہ جانا فروا کا غم تازہ ہے۔"انہوں نے دروازہ کھولتی ہالے کو پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

"گرم لوہے پہ چوٹ مارنے کا تو الگ ہی مزہ ہے۔"وہ مڑے بغیر کہتی باہر نکل گئی تھی۔

☆---☆---☆

رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی۔یوسف سلطان کے کمرے سے آنے کے بعد سے فروا اب تک ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھیں۔ان کو یقین نہیں آتا تھا کہ جو ابھی کچھ دیر قبل ہوا وہ سب ایک حقیقت تھی۔ان کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ان میں غصہ تھا، شاک تھا، ان کو رہ رہ کر مہر پہ غصہ آ رہا تھا۔ وہ کیسے ان کی بازی پلٹ گئی ؟وہ اب تک شاک میں تھیں کہ وہ چھٹانک بھر کی لڑکی ہالے کس طرح ان کو مات دے گئی۔صدمہ شدید تھا۔اسی وقت ان کے کمرے کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی۔وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی طرح بیٹھی رہیں مڑ کر دیکھا تک نہیں لیکن وہ اس چاپ کو پہچانتی تھیں۔اچھی طرح بہت اچھی طرح۔

"چچی جان میں آجاؤں ؟"وہ ادھ کھلے دروازے پہ کھڑی پوچھ رہی تھی۔

"ہالے میں کم از کم اس وقت تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔"وہ مڑے بغیر بولی تھیں۔

"لیکن میں آپ سے بات کرنے آئی ہوں۔آپ سے معافی مانگنے اور صلح کرنے سب سورٹ آوٹ کرتے ہیں ناں۔کب تک آپ اس طرح مجھ سے چڑتی رہیں گی۔"وہ بولتی ہوئی فروا کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی۔اس کا لہجہ ہلکا پھلکا سا تھا جیسے ان دونوں کے درمیان کسی گڈے گڑیا کی سی لڑائی ہو۔

فروا نے پورے کا پورا گھوم کر اس کو دیکھا تھا۔

"مجھے تم سے چڑ نہیں ہے۔مجھے تم سے نفرت ہے اتنی کہ اگر تم میرے سامنے مر بھی جاؤ تو میری آنکھ سے آنسو نہ نکلے۔اتنی کہ اگر کوئی تمھیں میرے سامنے زندہ جلا ڈالے تو میں اس کو روکوں ناں۔"وہ اس کے پاس اس کے بہت قریب بیٹھی غرا رہی تھیں۔

ہالے کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔لیکن بظاہر وہ مسکراتی رہی۔

"چلیں چھوڑیں یہ نفرت محبت۔مجھے یہ بتائیں آپ اس رشتے کی مخالفت کیوں کر رہی ہیں۔میں نہیں چاہتی کہ میری اور سفیر کی شادی آپ کی مرضی کے بغیر ہو۔آپ میری ماں جیسی ہیں میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔اور یہ صرف لفاظی نہیں ہے آئی مین اٹ۔"اس کا لہجہ سادہ تھا پر خلوص اس نے چند لمحے پہلے والی فروا کی بات کا اثر زائل کرنا چاہا وہ آج جھگڑا کرنے نہیں آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا اٹھ کھڑی ہوئی تھیں ان کی آنکھوں میں ایسا سرد تاثر تھا کہ خدا کی پناہ۔

"میں بتاؤں تمھیں کیوں کر رہی ہوں میں اس رشتے کی مخالفت ؟کیوں ہوں میں اس کے خلاف ؟کیونکہ میں جب جب تمھیں دیکھتی ہوں ناں مجھے تمہاری مکروہ شکل پھوپھی یاد آجاتی ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں۔"

"میری پھپھو کے بارے میں اس طرح بات مت کریں چچی۔"ہالے نے ان کو ٹوکا تھا۔

"اور بتاؤں ؟تم دوغلی ہو ہالے۔تم گولڈ ڈگر ہو۔پہلے ہارون کو دوستی کا جھانسہ دیا اور کئی سال اس کے پیسوں سے عیش کرتی رہی۔اور جب شادی کی باری آئی تو تم نے شہر کا ایک بہترین بزنس مین پھانس لیا ۔تم اس ہارون کے ساتھ سارا دن سڑکوں کی خاک چھان سکتی ہو۔اس کے ساتھ شہر کے ایک ایک ریستوران میں کھانا کھا سکتی ہو۔لیکن شادی نہیں۔شادی تم اس سے نہیں کر سکتی کیونکہ تمھیں اس سے محبت نہیں ہے۔مجھے کیا سمجھ رکھا ہے تم نے؟ پاگل ہوں میں ہاں ؟"

"چچی آپ اس طرح میرے کردار پہ بات نہیں کر سکتیں۔میں آپ کو یہ حق نہیں دیتی۔میں یہاں صلح کرنے آئی ہوں۔آپ بات بڑھا رہی ہیں آپ۔۔۔"

"تیسری وجہ بتاؤں ؟"وہ تو جیسے اس کی سن ہی نہیں رہی تھیں۔

"تمہاری ماں کے خاندان میں اولاد ہوتی ہی نہیں۔اور اگر کسی کی ہو بھی جائے تو دس پندرہ سال تو کہیں نہیں گئے۔کیا میرے بیٹے کو بھی بے اولاد رکھنے کا ارادہ ہے ؟تمہاری ماں نے دس سال بعد اولاد

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیدا کی تم کتنے سال لگاؤ گی ؟پندرہ یا بیس۔بلکہ ایسا کرنا سفیر کے بچوں کو میری قبر پہ لے آنا وہاں کھیل لیں گے مجھ سے۔"وہ زخمی ناگن کی طرح پھنکار رہی تھیں۔

ہالے کا دل جیسے کسی نے زور سے دبایا ہو۔

"ایسے تو نہ کہیں یہ سب تو اللہ کے اختیار میں ہوتا ہے اماں کے بس کی بات تو نہیں تھی یہ۔"

"ارے رہنے دو تم۔تمہاری ماں کو شادی کے پہلے ہفتے ہی طلاق ہوگئی تھی۔اب میرے بیٹے کے لیے ایسی نسلی بد کردار عورت بچی ہے تمھیں گھر لاؤں گی میں ؟جیسی بد کردار تمہاری ماں تھی ویسی ہی۔۔۔۔"ہالے جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"بس بہت بول چکیں آپ اور بہت سن چکی میں۔اب اگر آپ کے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں بھول جاؤں گی آپ کے ساتھ میرا کیا تعلق ہے۔اگر میری ماں اور میرا کردار صاف نہیں تو آج آپ کے کردار کی بھی بات کر ہی لیتے ہیں۔"

"آپ وہی ہیں ناں جنہوں نے پیسے کے لالچ میں ایک بھائی سے رشتہ توڑ کر دوسرے بھائی سے جوڑ لیا تھا۔دو بھائیوں کو ایک دوسرے سے متنفر کر دیا۔یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے خود کشی کر لی۔ آپ کی اپنی دوست نے آپ کو اس لیے چھوڑا کیونکہ آپ کردار کی اچھی نہیں تھیں۔لڑکوں کو کپڑوں کی طرح بدلتی تھیں۔چلیں یہ سب تو آپ کی شادی کے پہلے کے قصے ہیں ناں آپ نے شادی کے بعد کیا کیا میں یاد دلاؤں ؟"وہ آنکھوں میں غضب لیے ان کے سامنے کھڑی غرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو یہ بتاؤں کہ کیوں شمس چچا کو آپ کی اس مکروہ شکل سے بھی نفرت ہے کیونکہ۔۔۔۔"ان کے کان کے پاس جھکی تھی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی۔

"کیونکہ بیس سال قبل شمس چچا نے آپ کو ایک جاپانی بزنس ٹائکون کے ساتھ ہوٹل کے ایک کمرے میں ایسی حالت میں دیکھا تھا کہ زبان کو بیان کرنے کی تاب نہیں۔لفظوں کو مفہوم دینے کی جرات نہیں۔اس دن سے لے کر آج تک اس گھر میں شمس چچا کی نظروں میں آپ کی حیثیت دو ٹکے کی بھی نہیں رہی۔اس لیے کہتی ہوں چچی بد کردار لوگوں کو چاہیے کسی دوسرے کے کردار کی بات نہ کریں۔

"وہ بول کر پیچھے ہٹی تھی جبکہ فروا کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ان کا رنگ نچڑ گیا تھا۔ان کا چہرہ سفید تھا لٹھے کی مانند سفید۔

"تمہاری جرات کیسے ہوئی ہاو ڈیئر یو لٹل بچ۔"وہ بہت دیر بعد پھنکاری تھیں۔

"چلائیں مت چچی۔"وہ ان سے زیادہ تیز آواز میں دھاڑی تھی" جن کا اپنا ماضی داغ دار ہو ان کو چاہیے کہ دوسروں کے حال پہ تبصرے نہ کریں۔"اس کا لہجہ ٹھنڈا تھا برف جیسا۔

"تم نے مجھے تنہائی میں ذلیل کیا ہے میں تمھیں محفل میں رسوا کروں گی۔ تم میرا داغ دار ماضی اٹھا کر لائی ہو ناں میں تمہارے حال کو ذلت کا نشان بنا دوں گی۔میں تمھارے ساتھ وہ کروں گی کہ ساری دنیا دیکھے گی۔تم سے وہ چھینوں گی جس کا تم نے تصور بھی نہیں کیا ہو گا۔تمہاری قسمت اب سے میں لکھوں گی ہالے۔اور میں تمہارے بخت میں وہ ذلت لکھوں گی کہ تم مر کر بھی اس داغ کو دھو نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکو گی یاد رکھنا۔"وہ ہالے کے بالکل قریب کھڑی دبا دبا سا غرا رہی تھیں ان کے لہجے میں کاٹ سی تھی جبکہ ہالے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے خاموشی سے ان کو سنتی رہی اور جب بولی تو بس اتنا۔

"وتعز من تشاء، وتزل من تشاء۔"

(اللہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے)

وہ بول کر رکی نہیں تھی۔

دروازہ ٹھا کی آواز سے مارتی کمرے سے نکل گئی تھی فروا کو یوں لگا تھا جیسے یہ دروازہ ان کے منہ پہ مارا گیا ہو۔ان کے جسم کا سارا خون نچڑ کر ان کے چہرے پر آ چکا تھا اذیت سی اذیت تھی ذلت سی ذلت تھی۔

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

آج اس چھوٹے سے ڈھابے پہ ہونے والی ملاقات کو تین سال بیت چکے تھے۔ نفیسہ نے اپنے لائسنس کی بحالی کے لیے کیس دائر کر دیا تھا۔اس کے بعد ان کو تین سالوں کے لیے عدالت کے دھکے کھانے پڑے تھے۔کئی ثبوت اکھٹے کرنے پڑے تھے۔کئی سفر طے کرنے پڑے تھے۔ایسے میں عمر کی ساری ذمہ داری ان کے بھائی رحمان پہ آ چکی تھی۔اس کو اسکول سے لانا لے کر آنا اس کے باقی چھوٹے موٹے کام وہی کرتے جب تک نفیسہ گھر نہ آجاتیں۔تین سال کی لمبی خواری کے بعد آج ان کے کیس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کا فیصلہ ہو گیا تھا۔نفیسہ حیات کو بے گناہ قرار دے کر ان کا لائسنس بحال کر دیا گیا تھا۔اس سارے عرصے میں ان کی ساری جمع پونجی اس کیس پہ لگ چکی تھی۔لیکن بلاخر وہ آزاد تھیں بے گناہ تھیں۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی عمر کو ہوم ورک کروا رہی تھیں۔

عمر اب کافی بڑا ہو گیا تھا۔اس کا قد نکل آیا تھا۔صحت بھی اچھی خاصی تھی۔ اس کی سیاہ آنکھیں مزید چمک دار اور ذہین ہو گئی تھیں۔لیکن اس کی ضد اور ہٹ دھرمی آج بھی ویسی ہی تھی۔وہ آج بھی اپنی مرضی ہی کرتا تھا چاہے اس کو ہزار بار روکا جائے۔وہ بیڈ پہ بیٹھا خاموشی سے اپنا ہوم ورک کر رہا تھا۔ جب رحمان ایک دھاڑ سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئے وہ بے حد غصے میں لگتے تھے۔

"فیسے یہ میں جو سن کر آیا ہوں کیا یہ سب سچ ہے ؟"وہ با مشکل خود پہ قابو رکھتے بولے تھے۔

"پہلے یہ تو پتہ لگے آپ نے سنا کیا ہے ؟"وہ مطمئن سی بولی تھیں۔

"تو نے استعفیٰ دے دیا ؟اور اگر یہی کرنا تھا تو کیوں اتنے سال کورٹ کچہریوں کے چکر لگائے ؟کیوں خود کو خوار کیا؟ اپنے پیسے برباد کیے؟ یا اللہ فیسے تو کیسے اتنی بے وقوف ہو سکتی ہے؟ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔میں تجھ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔جواب دے مجھے۔"ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ اپنے بال نوچ ڈالیں۔

عمر نے کاپی پہ جھکی نظر اٹھائی تھیں۔اس کی نظروں میں ناگواری تھی۔

"آپ مجھے لکھنے دیں گے یا میں باہر چلا جاؤں ؟"اس کے لہجے میں بدتمیزی نہیں تھی وہ بس پوچھ رہا تھا وہ واقعی بس پوچھ ہی رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چل نکل ادھر سے۔آیا بڑا مامے کو آنکھیں دکھاتا ہے۔"انہوں نے جھڑکا تھا۔

"اماں اپنے بھائی سے کہیں جھوٹ نہ بولیں میں نے آنکھیں نہیں دکھائیں۔ "

"بیٹے آپ باہر جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں پھر اس کو کمپلیٹ کریں گے اوکے ؟" وہ نرمی سے بولی تھیں۔

"اوکے۔"اس نے خلاف معمول آج ضد نہیں کی تھی خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

"بھائی میں یہ نہیں کر سکتی تھی۔مجھے خود سے شرم آنے لگی تھی۔اس بار اگر عمر کی بیماری وجہ بنی تھی تو اگلی بار کچھ اور وجہ بنتی۔میں نے اس پیشے کا تقدس پامال کیا تھا۔مجھے کوئی حق نہیں تھا کہ میں دوبارہ اس عدالت میں قدم رکھتی۔اس لڑکی کے قتل میں کہیں نہ کہیں میرا بھی ہاتھ ہے۔اگر میں لوگوں سے خوف نہ کھاتی اور عمر کی زندگی اور موت کو اللہ کے ہاتھ میں دے دیتی تو یہ سب نہ ہوتا۔کبھی بھی نہ ہوتا۔میں نے جو کچھ کیا ہے اس کی سزا خود کو اسی صورت دوں گی۔اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندوں سے ڈرنے والوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔یہ میری سزا ہے پلیز مجھے اس کو بھگتنے دیں۔"ان کا لہجہ سادہ سا تھا۔

رحمان کے کندھے ڈھیلے پڑے تھے۔

"پھر کیا کرے گی تو فیسے ؟کیا گھر بیٹھی رہے گی ؟"اب کے ان کا لہجہ فکر مند سا تھا۔

نفیسہ مسکرائی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں گھر بیٹھنے والیوں میں سے نہیں ہوں بھائی۔جو گھر میں نے عمر اور اپنے لیے لیا تھا۔کل اس کو بیچ آئی ہوں اور اس کی جگہ میں نے ایک جم کے مالک سے بات کی ہے۔وہ اس جگہ کو بیچنے کے لیے راضی ہے۔میں وہاں لڑکیوں کے لیے سیلف ڈیفنس کلاسز ارینج کروں گی۔"

"میں ان کو ایسا ٹرینڈ کروں گی۔ان کے لیے ایسے کوچ رکھوں گی کہ وہ پانچ پانچ درندوں کا اکیلے مقابلہ کر سکیں۔میں ایک لڑکی کو نہیں بچا سکی لیکن میں کوشش کروں گی کہ کسی اور کو اس ظلم سے بچا سکوں ۔میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کروں گی۔اور یہی میرے لیے اچھا رہے گا۔"

"اور تجھے لگتا ہے کہ یہاں کے لوگ اپنی بچیوں کو ایسے کراٹے کلاس لینے بھیجیں گے ؟کس خوش فہمی میں رہ رہی ہے تو؟ یہاں لوگ اپنی بچیوں کو اسکول کالج نہیں بھیجتے اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہاتھ سے نہ نکل جائیں۔کہیں ان کو پڑھ لکھ کر پر نہ لگ جائیں۔اور تو تجھے لگتا ہے کہ وہاں لڑکیاں کراٹے کلاسز لینے آئیں گی تو اپنی عقل کدھر بیچ آئی ہے فیسے ؟"وہ افسوس سے پوچھ رہے تھے۔

"میں نے کب کہا کہ لڑکیاں وہاں کراٹے کلاس لینے آئیں گی ؟"وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔

" لڑکیاں وہاں سلائی کڑھائی سیکھنے آئیں گی۔لڑکیاں وہاں کوکنگ کلاسز لینے آئیں گی۔لیکن میں وہاں ان کو وہی سکھاؤں گی جو میں چاہوں گی۔جس کے لیے میں نے وہ جگہ خریدی ہے۔"وہ چمکتی آنکھوں کے ساتھ بتا رہی تھیں۔

"مطلب تو لوگوں کو دھوکہ دے گی اور اگر کسی نے گھر جا کر بتا دیا تو کیا کرے گی تو ؟فیسے دیکھ مت پڑ ان کاموں میں۔"انہوں نے جیسے باز رکھنا چاہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے کب کہا کہ میں کسی کو دھوکہ دوں گی ؟وہاں کوکنگ کلاسز ہی ہوں گی وہاں سلائی کلاس بھی ہوگی۔لیکن اس کی فیس ہوگی اور جو میں کروانا چاہتی ہوں وہ مفت ہوگا۔وہاں آنے والی ہر لڑکی ہر عورت سلائی اور کوکنگ پہ کم دھیان دے گی اور سیلف ڈیفنس کلاس پہ زیادہ دھیان۔کیونکہ میں عورتوں کی فطرت سے واقف ہوں مفت کا اگر زہر بھی دے دو تو عورتیں گھر لے جائیں گی۔یہ سوچ کر کہ چوہے مارنے کے کام تو آ ہی جائے گا۔عورتوں کو مفت کی چیزیں فیسینیٹ کرتی ہیں اٹریکٹ کرتی ہیں۔"

"کیا کہہ رہی ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی صاف صاف الفاظ میں بتا دے مجھے۔"وہ الجھ سے گئے تھے۔

"دیکھیں آپ نے بازار میں عورتوں کو دیکھا ہوگا۔جہاں بھی جس بھی دکان کے سامنے سیل لگی ہوگی عورتوں کا سب سے بڑا ہجوم وہیں ہوگا۔حالانکہ سیل میں رکھے کپڑے اتنے بے کار ہوتے ہیں کہ دو دھلایوں میں خراب ہوجائیں گے۔وہ سیل میں رکھا ہوا ایک ہزار والا جوڑا تو لے لیں گی لیکن دکان میں رکھا پندرہ سو والا سوٹ لیتے ان کی جان جائے گی۔حالانکہ وہ زیادہ پائیدار بھی ہوگا اور اس کی کوالٹی بھی اچھی ہوگی۔میں یہ نہیں کہہ رہی کہ عورتیں بے وقوف یا لالچی ہوتی ہیں وہ بس کم پیسوں میں زیادہ چیزیں چاہتی ہیں۔وہ تعداد چاہتی ہیں معیار نہیں۔اب جب ان کو کوکنگ اور سلائی کلاسز کے ساتھ فری جم بھی ملے گا تو آپ دیکھیے گا کیسے اور کہاں کہاں سے لڑکیاں اور عورتیں آئیں گی۔"

"لیکن اس سب سے تجھے کیا فائدہ ہوگا؟ تیرا تو گھر بھی بہت مشکل سے چلے گا۔عمر کا اسکول اس کے باقی اخراجات وہ سب کہاں سے پورے ہوں گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے فائدہ نقصان نہیں چاہیے۔میں بس کفارہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور عمر کے اسکول اور باقی اخراجات کے لیے مجھے ایک لاء کالج میں لیکچرر کی نوکری مل گئی ہے۔سب مینج ہوجائے گا۔پریشان مت ہوں آپ۔"وہ تسلی دیتے ہوئے بولی تھیں۔

اور وہ مطمئن بھی ہوگئے تھے۔تھوڑی دیر بعد جب نفیسہ ان کو گیٹ تک چھوڑنے گئیں۔تو وہ رک گئے ہمّت جمع کی اور بولنا شروع کیا۔

"فیسے تو زری کے لیے دعا کرنا وہ ٹھیک ہوجائے بس تیری دعاؤں میں بڑا اثر ہے۔بس یہ فالج اس کی جان چھوڑ قسم سے میرے بچے رل گئے ہیں۔"ان کے لہجے میں شرمندگی اور دکھ تھا۔

"میں دعا کروں گی۔۔ "وہ ان کی طرف دیکھے بغیر بولی تھیں۔انہوں نے کہہ دیا مطلب وہ دعا کریں گی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اوائل اپریل کے دن تھے۔حبس اور گرمی اپنے عروج پہ تھی۔شام کے چھ بجے کا وقت تھا۔معراج سلطان کمپنی کے آفس میں پاور چیئر پہ بیٹھے مینیجر کو کوئی ہدایات دے رہے تھے۔جب ان کا سکریٹری فرہاد بنا ناک کیے آفس روم میں داخل ہوا۔اس کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔اس نے کچھ بولنے کو منہ کھولا تھا کہ مینیجر کو دیکھ کر خاموش ہوگیا۔معراج سلطان نے ناگواری سے اس کو دیکھا تھا۔اور مینیجر کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔اس ادھیڑ عمر مینیجر کے جانے کے بعد ان کا رخ اب فرہاد کی جانب تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں تو مسٹر فرہاد غفّار آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ ایسی کون سی آفت آ گئی تھی کہ آپ بنا ناک کیے میرے آفس میں آ گئے۔ایتھکس ہیں آپ کے اندر یا نہیں ؟"ان کا لہجہ اونچا نہیں تھا اس میں بس ناگواری تھی۔

"شمس سر نے ہیون سے ملحقہ ساری زمین مرزا صاحب کو بیچ دی ہے۔آج صبح ہی مجھے ان کی سیکریٹری نے اطلاع دی ہے۔سر سب ختم ہو گیا ہے۔وہ لوگ ایک بار وہاں آ گئے تو ساری جگہ کا سکون خراب کر دیں گے۔وہ ہیون کو برزخ سے بھی بد تر بنا دیں گے۔کچھ کیجیے سر۔"وہ سخت پریشانی کے عالم میں بولے چلا گیا۔جبکہ معراج سلطان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا ہاتھ کانپنے لگے تھے۔ان کا بی پی ہائی ہو گیا تھا ۔

"شمس کہاں ہے ؟"وہ بدقت بول پائے تھے۔

"وہ باہر ملازمین کے ساتھ ہیں۔تھوڑی دیر پہلے ہی اسلام آباد سے آئے ہیں۔"فرہاد نے اطلاع دی تھی۔

معراج سلطان ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔ان کا چہرہ غیض و غضب کی تصویر لگتا تھا۔اپنے آفس کا کمرہ ایک دھاڑ سے کھولتے وہ سیڑھیاں اترتے جا رہے تھے۔وہ یہ تک بھول گئے تھے۔کہ اتنی سیڑھیاں چڑھنے سے ان کا سانس پھول جاتا ہے۔ان کو لفٹ کا استعمال کرنا چاہیے تھا لیکن اس وقت ان کو کچھ یاد نہیں تھا۔شمس سلطان ،ہالے اور سفیر کی منگنی کی رسم کے بعد ارجنٹ میٹنگ کے لیے اسلام آباد روانہ ہوگئے تھے۔اور آج دو دن بعد ان کی واپسی ہوئی تھی۔اس وقت وہ کچھ ملازمین کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہمراہ کمپنی کے گیٹ پہ کھڑے تھے۔ان کی گاڑی تیار تھی۔وہ شاید کہیں جا رہے تھے لیکن کسی ملازم کی بات سننے رک گئے تھے۔اسی وقت معراج سلطان ہانپتے ہوئے ان تک پہنچے تھے۔شمس ان کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔معراج مسکرا بھی نہ سکے۔

"ہمیں بات کرنی ہے شمس اندر چلو۔"ان کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"بھائی میں آپ کو ایسی خبر سنانے والا ہوں کہ آپ سب کچھ بھول جائیں گے۔" وہ بہت خوش نظر آتے تھے۔

"سب ادھر آجاؤ۔یہاں آؤ سب۔بات سنو میری۔"انہوں نے با آواز بلند سب ملازمین کو اپنے قریب بلایا تھا۔ایک ایک کر کے سب جمع ہونے لگے تھے۔تھوڑی ہی دیر میں مجمع سا لگ گیا تھا۔

"بھائی جان میں نے اس زمین کا سودا کر دیا ہے۔وہ بھی مارکیٹ پرائز سے تین گنا زیادہ میں۔"وہ جوش سے بتاتے ہوئے ان کے قریب آگئے تھے۔"اور آپ کو پتہ ہے سفیر کی منگنی کی رات میں اسی کام کے لیے اسلام آباد گیا تھا۔میں آپ کو سرپرائز دینے والا تھا۔آپ دیکھیے گا اب ہم ملک کے سب سے بڑے۔۔۔۔"اور بس ان کی بولتی زبان کو یہاں بریک لگا تھا۔

چٹاخ کی آواز سارے میں گونجی تھی۔معراج سلطان لال بھبھوکا چہرہ لیے ان کو دیکھ رہے تھے۔جبکہ شمس سلطان اپنے گال پہ ہاتھ رکھے شاکی نظروں سے ان کو دیکھے جا رہے تھے۔

"ہمّت کیسے ہوئی تمہاری۔میری زمین کا سودا کرنے کی ؟"وہ دھاڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ میں نے اپنی کمائی سے بنائی تھی۔ایک ایک ٹکا جوڑ جوڑ کر اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کاٹ کر۔وہ میری زمین تھی میری۔تمھیں کس نے حق دیا کہ تم میری اجازت کے بغیر اس کا سودا کر آؤ بولو ؟ مارکیٹ سے تین گنا پرائز پہ بیچ آئے ہو ناں۔میں اس کو ہزار گنا زیادہ پہ بھی نہ بیچتا۔لعنت ہو تم پہ شمس سلطان لعنت۔جس دن تم پیدا ہوئے اس دن پہ لعنت ہو۔"ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا ماتھے پہ ۔پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ان کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ان کا شوگر لیول ہائی ہونے لگا تھا۔

سارے ملازمین ان کو دیکھ رہے تھے۔کچھ کی آنکھوں میں افسوس تھا۔تو کچھ کی آنکھوں میں استہزاء۔ کچھ کی زبانیں مقفل تھیں۔تو کچھ کی زبانوں پہ تبصرے۔شمس اب تک شاکڈ تھے۔ان کو اب تک یقین نہیں آتا تھا کہ یہ وہی ٹھنڈے اور نرم مزاج معراج سلطان تھے۔جو بڑی بڑی باتوں کو پی جاتے تھے۔ خاموش ہوجاتے تھے۔صبر کر لیتے تھے۔اور آج اتنی سی بات پہ سارے ملازمین کے سامنے اپنے چھوٹے بھائی پہ ہاتھ اٹھا لیا تھا۔

"مجھے لگا تھا آپ خوش ہوں گے۔اتنے عرصے سے وہ زمین بکی نہیں اور اب جب میں نے اس کا سودا کیا تو تین گنا زیادہ میں۔اس کے علاوہ وہ لوگ ہمیں اس زمین پہ بننے والے پراجیکٹ سے دس فیصد دیں گے۔اور اس معاہدے کی کوئی مدت نہیں یہ ہمیشہ کے لیے ہے بھائی۔ہماری نسلیں تک سنور جاتیں۔"وہ شاک سے باہر آ چکے تھے اب ان کی آواز میں افسوس تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ زمین اس لیے نہیں بکی کیونکہ میں خود نہیں بیچنا چاہتا تھا۔مجھے اس کے لیے مارکیٹ پرائز سے چھ فیصد زیادہ کا پروپوزل آ چکا ہے۔اور ہماری نسلوں کی بات کرتے ہو دوسروں کی نسلیں بے گھر کر کے ہماری نسل خوش نہیں رہ سکتی شمس۔کسی کی خوشیوں کی قبر پہ اپنا محل تعمیر کرو گے تو ڈھے جاؤ گے۔ اسی محل سمیت۔وہ اولڈ ہوم کی زمین تھی۔شمس میں اگلے ہفتے وہاں کام شروع کروانے والا تھا یہ تم نے کیا کر دیا شمس۔یہ تم نے کیا کر دیا۔"انہوں نے باقائدہ اپنا سر پکڑ لیا تھا۔

ابھی شمس کچھ کہتے کہ معراج سلطان کی طبیعت خراب ہونے لگی۔ان کا سانس اٹک رہا تھا ان کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ان سے اپنے قدموں پہ ٹھہرا نہیں جا رہا تھا۔شمس نے آگے بڑھ کر ان کو سہارا دیا تھا ملازمین میں سے چند ایک نے ان کی مدد کی تھی اور معراج سلطان کو گاڑی میں بٹھایا تھا۔گاڑی اب ہسپتال کی جانب روانہ تھی۔شمس نے فورا سفیر کو کال کر کے ہسپتال پہنچنے کا کہا تھا۔اور خود بار بار پریشانی سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھتے جاتے۔

معراج سلطان نے اپنی پڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنے والد سے اپنا حصہ طلب کر لیا تھا جو کہ ان کو مل بھی گیا لیکن آدھا۔انہوں نے ان پیسوں سے شہر کے بیچوں بیچ کئی ایکڑز پہ پھیلی ہوئی زمین خریدی تھی۔انہوں نے اپنا حصہ کاروبار کے لیے مانگا تھا لیکن بعد میں انہوں نے وہی پیشہ اپنایا جو کہ ان کو شروع سے پسند تھا۔وہ زمین دو سال تک اسی طرح پڑی رہی اور پھر دو سال بعد معراج سلطان نے اپنا باقی کا حصہ بھی لے لیا۔اور اس زمین پہ کنسٹرکشن کا کام شروع کروا دیا۔اصل میں انہوں نے چھوٹے سے پیمانے پہ ایک یتیم خانہ بنوایا تھا۔جس کا نام انہوں نے ہیون (Heaven) رکھا تھا۔آہستہ آہستہ ان کے اس کام میں برکت ہوتی گئی۔ان کو ڈونیشنز ملنے لگیں۔اور انہوں نے ہیون کے ساتھ ملحقہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زمین پہ ان ہی یتیم بچوں کے لیے ایک اسکول اور ہسپتال بنوا لیا تھا۔جب یوسف سلطان کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے ڈونیشن کے طور پہ کچھ رقم دینے کی پیشکش کی۔جسے معراج سلطان نے اپنی کچھ رقم مزید شامل کر کے شمس کے ساتھ کاروبار میں لگا لیا۔وہ کمپنی سے پچیس فیصد حصہ لیتے تھے۔جس میں سے پندرہ فیصد ہیون پراجیکٹ پہ خرچ ہوتا۔اور باقی دس میں سے پانچ وہ اپنے بچوں پہ خرچ کرتے اور باقی پانچ فیصد کا انہوں نے کبھی حساب نہیں دیا تھا وہ کہتے تھے۔

"وہ پانچ فیصد حقداروں کو ملتا ہے۔"اب وہ حق دار کون تھے یہ بات تو معراج سلطان ہی جانتے تھے۔

کچھ عرصے سے ایک کامیاب ریستوران چین چلانے والے برطانوی ساتھ پاکستانی ریستو رانز اونر فہیم مرزا نے ان سے ہیون خریدنے کی بات کی تھی۔اور معراج سلطان نے اسی وقت شائستگی سے معذرت کر لی تھی۔لیکن اس موٹے دماغ کے آدمی کو یہ صاف انکار ہضم نہیں ہوا تھا۔اب وہ بار بار کالز کر کے ہیون کو خریدنے کی خواہش ظاہر کرتے اور معراج سلطان ہر بار منع کر دیتے۔کچھ عرصہ سے وہ دھمکیوں پہ بھی اتر آئے تھے لیکن معراج نے خاطر خواہ اثر نہیں لیا تھا۔

ہیون کے بالکل قریب ان کی کچھ زمین اب بھی خالی تھی۔جس پہ انہوں نے ایک اولڈ ہوم بنوانے کا سوچا تھا۔لیکن تھینکس ٹو شمس سلطان انہوں نے اپنی بے وقوفی کی وجہ سے کیا کچھ برباد کیا تھا۔ان کو اندازہ بھی نہیں تھا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر اس وقت ہالے کے ساتھ گاڑی میں تھا۔آج ہالے کو ایک سیمنار میں جانا تھا۔وہاں سے فارغ ہوتے ہی اس نے سفیر کو کال کر لی تھی۔اور وہ اس کو لینے آ بھی گیا تھا۔وہ لوگ گھر سے تھوڑا ہی دور تھے سفیر کو شمس سلطان کی کال موصول ہوئی۔اس کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا لیکن وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر گیا تھا۔اور بس اوکے ڈیڈ میں پہنچ رہا ہوں کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔ہالے اپنے موبائل پہ لگی تھی۔اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔

"از ایوری تھنگ فائن۔"اس نے سکرین سے نظریں ہٹائے بغیر سوال کیا تھا۔

سفیر کچھ سوچ رہا تھا اس نے جواب نہیں دیا۔ہالے نے سر اٹھایا تھا۔

"سفیر میں آپ سے بات کر رہی ہوں سب ٹھیک ہے ؟"اب کے وہ ذرا بلند آواز میں بولی تھی۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔"وہ مسکرایا تھا۔ہالے بھی اس کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔تب ہی اس کو اپنے پیر کے نیچے کچھ محسوس ہوا اس نے جھک کر چیک دیکھا تو اس کو ایک بوتل دکھی۔وہ اس کو ہاتھ میں لے کر سیدھی ہوئی لیکن جیسے ہی اس پہ لکھی تحریر پہ نظر گئی۔ہالے نے گویا کرنٹ کھا کر اس بوتل کو دور پھینکا تھا۔اور اپنے بیگ سے ٹشو نکال کر اپنے ہاتھوں کو رگڑنے لگی تھی۔

سفیر نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا لیکن کچھ بولا نہیں۔

"یہ کس کی ہے ؟"اس نے نیچے پڑی بوتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جس کی یہ گاڑی ہے۔"بلا کا سکون تھا اس کی آواز میں۔

"آپ۔۔۔آپ ڈرنک کرتے ہیں ؟"وہ مارے حیرت کے بس اتنا ہی بول پائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔میرا جو کام ہے اور جن پارٹیز میں میں مدعو ہوتا ہوں وہاں یہ سب عام ہے۔میں اگر ان سب سے دور بھاگوں گا تو سب مجھے دقیانوس سمجھیں گے۔ہالے ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ۔ "وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔جبکہ ہالے پر تو حیرتوں کے پہاڑ ہی ٹوٹ پڑے تھے۔

"آپ گناہ کو عام کہہ رہے ہیں سفیر ؟اگر یہ عام ہے پھر تو وہاں اور بھی بہت کچھ عام ہو گا۔اس کے بارے میں کیا خیال ہیں آپ کے ؟"آخر میں اس کا لہجہ طنزیہ ہو گیا تھا۔

"اگر تمہارا اشارہ عورتوں سے تعلقات کی طرف ہے۔تو ہاں میرے لیے یہ سب بھی عام ہے۔مجھے تو یہ نہیں سمجھ آ رہا کہ تم اتنا ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو یار۔گرو اپ۔مجھے یہ لگا تھا کہ تم ماڈرن ہو ہر چیز سمجھتی ہو۔تم میرا سرکل سمجھ لوگی اور تم مجھ سے محبت بھی تو کرتی ہو نہ یار۔کیا ہو گیا ہے تمھیں محبت میں تو لوگ قاتلوں کو بھی قبول کر لیتے ہیں۔اور ایک تم ہو۔۔۔"اس نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

"میں نے کب کہا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں؟" اس کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔"آپ نے کہا تھا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور اگر میں محبت کرتی بھی ہوں۔تو میں اس میں آپ کا ماضی قبول کر سکتی ہوں لیکن آپ کا داغ دار حال نہیں۔میں غلط کو غلط کہوں گی چاہے جتنی مرضی ماڈرن ہو جاؤں۔میرے نزدیک یہ سب گناہ ہیں۔اگر آپ ان کو چھوڑنے پہ راضی ہیں تو میں آپ کے ساتھ زندگی گزارنے پہ راضی ہوں لیکن اگر آپ اس سب کو ڈیفینڈ کرتے رہیں گے تو ہمارا تعلق مشکل میں پڑ جائے گا۔"اس کا لہجہ نرم اور دو ٹوک تھا۔

"اور اگر میں یہ سب نہ چھوڑوں تو ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو پھر میں آپ کو چھوڑ دوں گی۔"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"تم مجھے چھوڑ دو گی؟ کیا یہ اتنا آسان ہے تمہارے لیے؟ تم مجھے جج کر رہی ہو ہالے کیا تم اتنی نیک ہو ؟کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ تمھارے اندر کوئی برائی نہیں ہے ؟تم کلئیر ہو ؟"

"نہیں میں بالکل بھی نیک نہیں ہوں۔میں تو پانچ نمازیں بھی مشکل سے پڑھتی ہوں۔میں قرآن ہفتے میں ایک بار پڑھتی ہوں۔چیریٹی بھی کبھی کبھی کرتی ہوں۔جھوٹ بھی بولتی ہوں ضرورتا۔لیکن سفیر میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ سب ٹھیک ہے ،گڈ ہے۔میں ساری زندگی ایسے ہی گزاروں گی اگر یہ سب نہیں کروں گی تو معاشرہ کیا کہے گا۔میں اس پہ کام کر رہی ہوں۔ان عادات کو چھوڑنے کی کوشش بھی کر رہی ہوں۔میرا ہر گزرتا دن اپنی بری عادتوں کے خلاف ایک جنگ ہے اور ایک دن میں یہ جنگ جیت بھی جاؤں گی۔"وہ سانس لینے کو رکی تھی۔سفیر بھنویں بھینچے اس کو سنے جا رہا تھا۔ نگاہیں سڑک پہ مرکوز تھیں۔

"سفیر میں اسٹریٹ ہوں اور مجھے اپنا لائف پارٹنر بھی ایسا ہی چاہیے۔میں یہ نہیں کہتی کہ اس میں کوئی برائی نہ ہو وہ کوئی امام کعبہ ہو۔لیکن وہ کم از کم اپنی برائی کو قبول کرے۔ اپنا گناہ مان لے اور دوبارہ وہ سب نہ کرنے کا عہد کرے۔اپنے گناہ اور غلطی کی کا الزام کسی اور کو نہ دے۔کوئی آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ سے غلطی یا گناہ نہیں کرواتا۔آپ اپنی مرضی سے یہ کرتے ہیں۔آپ کے دل و دماغ میں کہیں نہ کہیں ہاں ہوتی ہے۔تب ہی آپ کوئی بھی غلط کام یا گناہ کرتے ہیں۔"

"اوکے میں سمجھ گیا ہوں ہالے تم کیا کہنا چاہتی ہو۔میں یہ سب چھوڑ دوں گا اب خوش ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں سفیر آپ نہیں سمجھے۔یہ سب آپ بس بات ختم کرنے کو کہہ رہے ہیں۔ آپ میرے لیے یہ سب مت چھوڑیں۔اللہ کے لیے چھوڑیں۔گناہ کسی انسان کے لیے نہیں چھوڑا جاتا۔گناہ اللہ کے لیے چھوڑا جاتا ہے۔نہیں میں آپ کو جج نہیں کر رہی میں بس ایک بات کر رہی ہوں۔"اس کا لہجہ نرم اور سادہ تھا۔کوئی طنز کوئی برتری کی خواہش اس کے لہجے میں ایسا کچھ نہیں تھا۔

اتنے میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے یہ وہی ہسپتال تھا جہاں ہالے کبھی عمر کو لے کر آئی تھی۔

ہالے نے حیرت سے ادھر ادھر نظر ڈورآئی تھی۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں سب ٹھیک تو ہے ناں ؟"اس کے لہجے میں پریشانی تھی۔

سفیر نے گہری سانس بھری تھی۔

"اگر تم پینک نہ کرو تو بتاؤں گا۔"

"بتائیں سفیر میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

"بڑے پاپا کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔ڈیڈ ان کو ہسپتال لے کر آئے ہیں۔مہر اور ممی بھی یہیں ہیں تو میں تمھیں بھی لے آیا۔"اور پھر ہالے نے کچھ اور نہیں سنا تھا۔وہ فورا گاڑی سے اتری تھی۔اور بھاگتی ہوئی اندر کی جانب گئی تھی۔سفیر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ معراج سلطان کے بیڈ کے پاس بیٹھی خفگی سے ان کو دیکھ رہی تھی۔وہ اب بہت بہتر تھے۔ان کا شوگر اور بلڈ پریشر ہائی ہوگیا تھا کچھ ضروری ٹیسٹس کے بعد ان کو جانے کی اجازت دے دی گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ سب ہوا کیسے ؟ایسے تو نہیں شوگر ہائی ہوجاتا آپ نے ضرور کچھ میٹھا کھایا ہو گا ہیں ناں ؟"

"بچے میں نے کوئی میٹھا نہیں کھایا یہ ایک الگ معملہ ہے گھر چلیں تو سب بتا دیتا ہوں۔"وہ نرمی سے گویا ہوئے تھے۔

"میں بہت پریشان ہوگئی تھی بابا میں ڈر گئی تھی۔"

"آپ منگنی والے دن سے کچھ پریشان ہیں بابا۔کیا آپ خوش نہیں ہیں ؟"

"میں خوش ہوں بیٹے۔لیکن میں نے تمہارے لیے کچھ اور سوچ رکھا تھا **(ذہن کے نہاں خانوں پہ ایک دراز قد ،سیاہ آنکھوں والے نوجوان نے دستک دی تھی)**کوئی ایسا جو مجھ سے بھی زیادہ تمہاری حفاظت کرتا۔اور مجھ سے زیادہ محبت اور عزت دیتا تمھیں۔لیکن خیر بخت کے آگے کس کی چلتی ہے۔"

اسی وقت ان کا سیکریٹری فرہاد ناک کرتے ہوئے اندر آیا تھا۔

"سر کوئی حیات صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔"وہ چونکے تھے لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"انہیں پانچ منٹ بعد لے آؤ۔"فرہاد سے کہہ کر وہ اب ہالے کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

"بیٹے اب تم گھر جاؤ ابا اور اپنی ماں کو کچھ نہ بتانا میں سفیر کے ساتھ آجاؤں گا ٹھیک ؟"

ہالے سمجھ گئی تھی وہ اس حیات صاحب سے اکیلے میں ملنا چاہتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خیال رکھیے گا۔"وہ ان کا ہاتھ چومتی بولی تھی۔اور پھر اپنا بیگ اٹھا کر چلی گئی تھی۔مہر اور فروا چچی ویٹنگ روم میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔اس کو آتے دیکھ دونوں کھڑے ہوگئے تھے۔

"کیسے ہیں اب معراج بابا ؟"مہر نے پریشانی سے استفسار کیا تھا۔

"ٹھیک ہیں بالکل۔بلکہ تھوڑی دیر تک گھر آجائیں گے۔ابھی ہم سب گھر جا رہے ہیں۔ڈرائیور کو کال کر دی ہے آپ نے ؟"اس نے سوال کیا تھا۔

"ہاں وہ باہر کھڑا ہے چلو چلتے ہیں۔"

"میڈم آپ وہی ہو ناں جو اس دن اپنے شوہر کے ساتھ آئی تھی ؟اب کیسے ہیں جی وہ؟اللہ بھلا کرے ان کا۔جاتے جاتے مجھے میرے بیٹے کے اسکول کی فیس کے لیے دس ہزار دے گئے تھے۔"ایک ادھیڑ عمر نرس ہالے کو غور سے دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

ہالے کا رنگ اڑ سا گیا تھا۔لیکن ظاہر نہ ہونے دیا۔

"اے کیا بکواس کر رہی ہو۔اس کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔"مہر نے اس کو ڈپٹا تھا۔جبکہ فروا نے سوچتی نظروں سے ہالے کا جائزہ لیا تھا۔وہ فروا تھیں انہوں نے ہالے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ لی تھی۔

"میڈم میری آنکھیں دھوکہ نہیں دے سکتیں۔میں نے خود ہی تو ان کو انجیکشن لگایا تھا۔زرد جوڑا پہن رکھا تھا انہوں نے۔مجھے سب یاد ہے۔"وہ عورت تو جیسے اپنی بات منوانے پہ تل ہی گئی تھی۔

"دیکھو ہم تمہاری شکایت کر دیں گے انتظامیہ سے۔خاموشی سے جاؤ یہاں سے۔تنگ نہ کرو۔"مہر نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ عورت کچھ بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی تھی۔ہالے نے سکون کا سانس لیا تھا۔ جبکہ فروا مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھیں۔ان کا ذہن کسی اور نہج پہ سوچ رہا تھا۔

دوسری طرف معراج سلطان ہسپتال کے بیڈ پہ نیم دراز تھے۔جب ہلکی سی دستک ان کے کانوں میں پڑی۔دو انگلیوں سے ٹک ٹک کی آواز اور پھر بغیر اندر سے کوئی آواز سنے وہ دروازہ کھول کر آ گیا تھا۔

"جب اس کو اجازت چاہیے ہی نہیں ہوتی تو وہ دستک دیتا کیوں تھا ؟"

اس نے آج سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی۔سر پہ پی کیپ شیو ہلکی بڑھی ہوئی ،بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے، آنکھیں سپاٹ سی۔

اندر قدم رکھتے ہی اس نے دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں ڈال لیے تھے۔وہ قدم قدم چلتا ان کے بیڈ کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔بولا کچھ بھی نہیں۔

"تم آج کل میری فیملی کے کچھ زیادہ ہی آس پاس نظر آنے لگے ہو خیر تو ہے ؟"ان کا انداز مشکوک سا تھا۔

"بھولیں مت یہ صرف "**آپ** "کی فیملی نہیں ہے۔میرا بھی اتنا ہی حق ہے۔ان سب لوگوں کو دیکھنے اور ملنے کا۔خیر یہ بتائیں آج یہ عمر رسیدہ جج صاحب نے ہسپتال کا رخ کیوں کر لیا ؟"اس کا انداز لا پرواہ سا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں فکر واضح تھی۔

"جیسے تم تو نہیں جانتے ہو گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جانتا تو میں ہوں لیکن پھر بھی بیمار کے منہ سے اس کا حال سننا ایک الگ چیز ہے۔"وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی دوا کی شیشیوں کی جگہ آگے پیچھے کرتا بول رہا تھا۔

معراج سلطان سے بات کرتے وقت وہ ان کی آنکھوں میں نہیں دیکھتا تھا۔اسے شاید ڈر رہتا تھا کہ وہ اس کی آنکھیں پڑھ لیں گے۔

"شمس نے میری زمین بیچ دیے۔"ان کے لہجے میں غصہ اور افسوس بیک وقت در آئے تھے۔

"غلط۔مسٹر شمس نے آپ کی زمین کا بس سودا کیا ہے بیچی نہیں۔اب تک کاغذات آپ کے پاس محفوظ ہیں۔چونکہ اس زمین کی اٹارنی آپ کے پاس ہے۔تو کوئی کیسے اسے بیچ سکتا ہے ؟آپ کا بھائی پارٹی سے مل سکتا ہے۔سودا کر سکتا ہے لیکن بیچ نہیں سکتا۔"وہ اب بھی دوائیوں کی شیشیوں کے ساتھ لگا تھا۔

"تمھیں کیسے پتہ ؟"ان کے لہجے میں حیرت تھی اور خوشی بھی۔

"مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"وہی بے نیاز لہجہ۔

"لیکن فرہاد نے تو کچھ اور ہی بتایا۔"

"فرہاد کو یہ آدھی ادھوری خبر بھی میں نے دی تھی۔وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے ابھی معراج سلطان اس کو کوئی تمغہ دیں گے۔اور ایک اور بات آپ کا سیکرٹری کسی کام کا نہیں ہے۔ایسا کریں اس کو نکال دیں۔اور مجھے اس کی تنخواہ جتنے پیسے دے دیا کریں کیا خیال ہے ؟ویسے بھی اس سے زیادہ تو آپ کے کام میں کر دیتا ہوں۔"

"کیا کرو گے اتنے پیسے ؟"وہ مسکرائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پیسوں میں کھیلوں گا۔آپ کو پتہ تو ہے میں کتنا پیسہ پرست ہوں ؟ویسے میں سوچ رہا تھا کبھی کمپنی چکر لگاؤں اور شمس سے کہوں ذرا میرا حصہ تو رکھیں مرے ہاتھ پہ۔سچ ہاتھ بہت تنگ ہے آج کل۔"

"بدتمیز ریلیشن شپ ٹائٹل نہیں استعمال کر سکتے تو جناب یا سر ہی کہہ لو۔"اس نے تو جیسے سنا ہی نہیں ۔معراج نے بات بدل لی تھی۔

"میں ہیون کو ہالے اور حسن کے نام کرنا چاہتا ہوں۔ہالے کی شادی پہ اس کو یہ گفٹ دینا چاہتا ہوں ۔ویسے بھی میں بوڑھا ہو رہا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ اب وہاں کی باگ ڈور کسی جوان اور مضبوط ہاتھوں میں دے دوں۔"

"ہالے کی شادی ؟ان کا رشتہ کب ہوا ؟"اس نے گردن اٹھائی تھی باقی ساری باتیں جیسے بے معنی تھیں ۔

"دو دن پہلے اس کی منگنی ہوگئی ہے سفیر کے ساتھ۔بہت خوش ہے۔"وہ وہ عام سے لہجے میں بتا رہے تھے۔

عمر دوبارہ گردن جھکائے ان شیشیوں پہ جھک گیا تھا۔لیکن اس بار اس کو ساری ترتیب بھول گئی تھی کون سی شیشی کہاں رکھنی ہے۔

"آپ نے بتایا نہیں۔"وہ بہت دیر بعد بولا تھا اس کو کچھ برا لگا تھا بہت برا۔

"تمھیں تو سب پتہ ہوتا ہے۔"انہوں نے طنز کیا تھا۔

عمر پھیکا سا مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ ہیون کو بے شک ہالے کے نام کر دیں۔لیکن پاور آف اٹارنی مجھے دے دیں۔"اس کا لہجہ سادہ تھا۔وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔انہوں نے اس کی آنکھیں پڑھ لی تھیں۔وہاں کوئی سازش کوئی لالچ کوئی مفاد نہیں تھا بس فکر تھی مخلصی تھی۔

"کیوں ؟"انہوں نے سوال کیا تھا۔

"کیونکہ ہاتھ وہی مضبوط ہوتے ہیں جن کو کسی ہاتھ کے چھوٹنے کا خوف نہیں ہوتا۔میرے ہاتھ **(اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تھے)** یہ بے خوف ہیں۔یہ نڈر ہیں۔ان کے پاس کھونے کو کچھ نہیں۔آپ کی بیٹی۔۔۔ان کے دونوں ہاتھ خوف زدہ ہیں۔ان کے پاس کھونے کو بہت کچھ ہے۔آپ کو، شمس اور سفیر پہ اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔آپ اپنی بیٹی کو ایسے گھر میں بھیج رہے ہیں جس گھر کا ایک فرد آپ کی زمین کا سودا آپ کی اجازت کے بغیر کر آتا ہے۔کل کو یہ زمین ان کی بہو کی پراپرٹی ہوگی۔سوچیں وہ لوگ کیا کیا کر سکتے ہیں۔"وہ اپنے ازلی با اعتماد لہجے میں بول رہا تھا۔

"میں اس بارے میں سوچوں گا۔"معراج سلطان نے گویا بات ہی ختم کر دی تھی۔

"ویسے تم میری پراپرٹی کے معملات پہ اتنی نظر کیوں رکھے ہوئے ہو ؟"ان کی آنکھیں مشکوک انداز میں سکڑی تھیں۔

"ظاہر ہے آپ کا وارث ہوں۔آپ خود ہی تو کہتے ہیں آپ کا بیٹا ہوں میں۔پھر آپ کی پراپرٹی میں میرا بھی حصہ ہوا ناں۔میں تو بس اپنے حصے پہ نظر رکھے ہوئے ہوں۔"وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔گال کا گڑھا واضح ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک دھیلا نہیں دوں گا میں تمھیں سمجھے۔"وہ خفگی سے بولے تھے۔

"دیکھ لیں گے۔ویسے یہ مرزا کے کچھ زیادہ ہی پر پرزے نکلنے لگے ہیں۔ آپ اجازت دیں تو گورنر ہاؤس کی ہوا کھلواؤں اس کو یا پھر دو دن کے لیے اٹھوا لیتے ہیں ؟کیا خیال ہے۔"معراج سلطان نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا۔

"جب میں تم سے پہلی بار ملا تھا۔تب تم ایسے تو نہیں تھے عمر۔تم کیا بنتے جا رہے ہو؟" ان کے لہجے میں رنج سا تھا۔

وہ تلخی سے مسکرایا تھا۔

"جانتا ہوں میں معصوم تھا ہیں ناں ؟اس دنیا میں آپ کو قدم قدم پہ بھیڑیے ملیں گے جج صاحب۔ان بھیڑیوں سے مقابلہ کرنے کے لیے ان سے بڑا بھیڑیا بننا پڑتا ہے۔میں نے بھی بس وہی کیا۔میں اب وہ معصوم عمر نہیں رہا اب میں ایک ایسا بھیڑیا بن گیا ہوں کہ اگر کسی سے ذرا بھی خطرے کی بو محسوس ہوئی تو چیر پھاڑ دوں گا۔مجھے ایسا وقت نے بنایا ہے جج صاحب۔کوئی بھی شوق سے ایسا نہیں بنتا۔"وہ ان کو دیکھ نہیں رہا تھا۔اس کی نظریں اپنے جوگرز پہ جمی تھیں۔

کہا ناں وہ ان کی طرف دیکھ کر بات نہیں کرتا تھا۔

"خیر شادی کب کر رہے ہو ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے مجھے ایک لڑکی پسند ہے۔کچھ دنوں میں اس کو پروپوز کروں گا شادی کے لیے۔دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔"اس کا لہجہ عام تھا۔لیکن اس کی آنکھیں ان میں الوہی سی چمک تھی۔

معراج سلطان خوش ہوئے تھے بے حد خوش۔

"تمھیں یقین ہے وہ ہاں کر دے گی ؟"

"مجھے یقین ہے وہ ناں کر دے گی۔"وہ فورا سے پہلے بولا تھا۔

ان کی خوشی ماند پڑ گئی تھی۔جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔

"تو پھر پروپوز کرنے کا مطلب ؟"انہوں نے دانت کچکچائے تھے۔

"میں رسک لینا چاہتا ہوں تاکہ بعد میں یہ پچھتاوا نہ رہے کہ میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا۔"

"مجھے بھی لے چلو ساتھ۔میں اس کو دیکھ ہی لوں گا۔شاید میرے بات کرنے سے مان جائے۔"

"آپ سے بات ہی تو نہیں کروا سکتا۔"وہ اتنا ہلکا بڑبڑایا تھا کہ بہ مشکل خود سن پایا ہو۔

"کچھ کہا ؟"

"جی میں نے کہا کہ آپ جیسے عمر رسیدہ لوگوں کا ہم جیسے جری جوانوں کے ساتھ کیا کام ؟"

"ویسے سنا ہے اس جری جوان کو جب گولیاں لگی تھیں تو ایک لڑکی اس کو کندھے پہ ڈال کر ہسپتال لے گئی تھی۔"انہوں نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ جج صاحب سے ان کی محبوب بیوی ناراض ہیں۔اسی لیے وہ آج کل ذرا اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں۔"اس نے بھی تاک کر نشانہ لگایا تھا۔

ابھی وہ کچھ کہتے کہ سفیر اور بخش دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔عمر نے پی کیپ چہرے پہ آگے کو کرلی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔

سفیر نے اس کو جاتے دیکھا تھا۔بخش کے ہاتھ میں کچھ ادویات کے شاپر تھے۔اس نے بھی مڑ کر اس سیاہ شرٹ والے نوجوان کو دیکھا تھا۔

"یہ کون تھا بڑے پاپا؟"

"ہے ایک بہت قریبی تم نہیں جانتے بیٹے۔"

سفیر نے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا۔وہ خاموشی سے ان کو اٹھانے لگا تھا ان کو گھر جانا تھا۔

☆---☆---☆

یوسف سلطان اپنے کسی دوست کی عیادت کو گئے ہوئے تھے۔جب واپس آئے تب تک مہر، ہالے اور فروا کے ساتھ گھر آ چکی تھی۔دادا جان لان میں بیٹھے تھے۔جب مہر ان کے اور اپنے لیے چائے بنا کر لے آئی تھی۔فروا اور حسینہ بیگم بھی اس وقت لان میں موجود کرسیوں پہ بیٹھی تھیں۔وہ اپنے وعدے کے مطابق اس کے ساتھ صبح واک بھی کرتے۔چائے بھی پیتے۔اس کا لایا کھانا بھی کھاتے۔غرض کہ ان دونوں کے درمیان کشیدگی ختم ہو چکی تھی۔جس طرح گھر والوں نے ان کی ناراضگی پہ سوال نہیں اٹھایا تھا۔بالکل اسی طرح سلطان منزل کے مکین اس صلح پہ بھی خاموش تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر نے یوسف سلطان کے لیے چائے بنا کر کپ ان کو تھمایا تھا۔اسی وقت ہالے لان کی جانب آتی دکھائی دی۔ہالے کو دیکھ کر دادا جان کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔وہ اب ان کے نزدیک آگئی تھی۔دادا جان نے ہمیشہ کی طرح اس کے لیے اپنے بازو وا کیے تھے۔مہر کا تھمایا ہوا کپ انہوں نے میز پہ رکھ دیا تھا۔ہالے ان کے پاس آتے ہی جھک کر ان کے گلے لگ گئی تھی۔

"میڈا سکون۔یوسف سلطان پورا سارا تیئن تے قربان ونجے میڈی آل اولاد تیئن تے گھوران۔" **(میرا سکون یوسف سلطان پورا کا پورا تم پہ قربان اس کی آل اولاد تم پہ واری جائے)۔**

"میکوں مکھنڑ لاندے پئے ہو تساں سب سمجھ آندا ہے میکوں" **(مجھے مکھن لگا رہے ہیں آپ سب سمجھتی ہوں میں)**وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے ان کے ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھتی بولی تھی۔

فروا نے مہر کو دیکھا تھا ان کی آنکھوں میں تمسخر تھا گویا کہہ رہی ہوں۔

"وہ ہالے کے ہوتے ہوئے تمھیں نہیں دیکھیں گے۔"مہر نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔

"مہر ماہ ہالے کے لیے بھی چائے بنا دو۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولے تھے۔ہالے کے ہوتے ہوئے وہ کسی کو کیسے دیکھ سکتے ہیں ؟

حسینہ ان سب سے بے نیاز چائے کو گھونٹ گھونٹ اپنے حلق میں اتار رہی تھیں۔

"میں چائے نہیں پیوں گی دادا جان۔کافی کا کہہ آئی ہوں نرگس کو آتی ہی ہوگی۔"

"پھر میں بھی چائے نہیں پیوں گا۔"انہوں نے میز پہ رکھا کپ تھوڑا اور دور رکھ دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر کو لگا تھا جیسے انہوں نے چائے کا کپ نہیں مہر کو بیچ سے ہٹایا ہو لیکن خاموش رہی۔

"ہالے تمہارے بابا اب تک کیوں نہیں آئے بیٹا ؟"حسینہ نے گردن موڑ کر پوچھا تھا۔

ہالے نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ فروا بول پڑی۔

"آپ کے معراج سلطان صاحب نے میرے شوہر شمس سلطان پہ پوری فیکٹری کے سامنے ہاتھ اٹھایا اور پھر اپنا ہی بلڈ پریشر اور شوگر ہائی کروا کر ہسپتال پہنچ گئے۔میں ،مہر اور ہالے وہیں سے تو آئے ہیں ابھی۔اور میرا بیٹا اب تک بھائی صاحب کی چاکری میں مصروف ہے۔میری ہونے والی بہو نے بتایا نہیں کیا آپ کو ؟"وہ بظاہر مسکراتے ہوئے کاٹ دار لہجے میں بول رہی تھیں۔

ہالے نے بے اختیار ماتھے کو ہاتھ لگایا تھا جبکہ یوسف سلطان اور حسینہ کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

مہر بغیر کچھ بولے دادا جان کی چھوڑی ہوئی چائے پینے لگی تھی اس کا دل جل رہا تھا۔

چائے بد مزہ اور ٹھنڈی ہو چکی تھی۔لیکن اس کو جیسے فرق ہی نہ پڑتا ہو۔اسی وقت شمس کی گاڑی پورچ میں رکی تھی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے اندر کی جانب جا رہے تھے۔فروا بھی اٹھ کر ان کے پیچھے چلی گئی تھیں۔

وہ زخمی شیر کی طرح اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہے تھے۔کوٹ اتار کر دور پھینک دیا تھا۔ چہرے پہ بے تحاشا غصہ تھا۔ڈریسنگ کی آدھی چیزیں زمین کی نذر ہو چکی تھیں۔وہ بار بار چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتے اسی وقت فروا کمرے میں داخل ہوئیں۔ان کو دیکھ کر شمس نے چہرے کے زاویے بگاڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اس وقت تمہاری مکروہ شکل نہیں دیکھنا چاہتا بہتر ہو گا تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔"وہ اپنے لہجے کو با مشکل نارمل رکھتے بولے تھے۔

"ایک ہزار۔"وہ بازو سینے پہ باندھے عجیب سے لہجے میں بولی تھیں۔

شمس نے رک کر اچھنبے سے ان کو دیکھا تھا۔

"ایک ہزار لوگوں کے سامنے انہوں نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا۔تمھیں گالیاں دیں۔ان کی آنکھوں کا تمسخر۔۔آہ۔۔۔"شمس نے خود کو ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا محسوس کیا۔"اس دن تم نے سفیر کے رشتے کے لیے ہاں اسی لیے کی تھی ناں تاکہ تمھیں ہالے کا حصہ بھی ملے۔تم جانتے تھے ہالے کے حصے میں ہیون بھی آئے گا اور وہ زمین بھی۔تم نے اپنے بیٹے کو بیچا۔شمس تم کیسے کر سکتے ہو یہ ؟تم اتنے لالچی اتنے اموشن لیس کیسے ہوگئے ؟"

شمس چند لمحے خاموشی سے ان کو دیکھتے رہے اور جب بولے تو ان کے لہجے میں آگ سی تپش تھی۔

"بیس سال پہلے اس ہوٹل روم میں جو کچھ میں نے دیکھا اس نے میرے اموشنز نوچ لیے۔اس منظر نے میرے دل سے محبت نوچ لی۔اس دن سے لے کر آج تک میں صرف اور صرف اپنی ذات اور پیسے کے لیے جیتا ہوں۔میرا واحد عشق میری کمپنی ہے۔"فروا نے ڈبڈبائی آنکھوں سے ان کو دیکھا تھا۔

"میں نے وہ سب کچھ تمہارے لیے کیا تھا شمس۔میں وہاں تمہارے لیے گئی تھی۔اگر وہ جاپانی بزنس مین تم سے ڈیل نہ کرتا۔تو تم سڑک پہ آجاتے۔میں تمھیں برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔تم میرا عشق ہو۔میں نے ہمیشہ تمہارا بھلا چاہا ہے۔"ان کا لہجہ رندھاہوا تھا مسکارے سے لدی آنکھوں میں آنسو تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا میں نے کہا تھا تمھیں یہ سب کرنے کو ؟"وہ دھاڑے تھے۔

"اپنی بدکرداری کو مجھ پہ مت تھوپو جاہل عورت۔میں کنگلا ہوجاتا دیوالیہ ہوجاتا سڑک پہ آجاتا یا بھیک مانگتا۔مجھے فرق نہ پڑتا۔اگر تم میرے ساتھ وفادار رہتی۔میں تمہاری وفاداری کو یہاں **(سینے پہ ہاتھ رکھا تھا)** یہاں رکھ کر کہتا میرے پاس سب کچھ ہے۔لیکن تم نے، تم نے میرا مان توڑ دیا۔میرا غرور چھین لیا۔مجھے برباد تو تم نے کیا فروا۔اب تم مجھے اپنی بدکرداری کی جسٹیفکیشن دوگی ؟اب تم کہہ رہی ہو تم شرمندہ ہو ؟"ان کے لہجے میں تنفر تھا، دکھ تھا، نفرت تھی۔

"بلکہ نہیں تمہارا کوئی قصور نہیں فروا۔میں نے اپنے بھائی کا حق مارا تھا ناں میں نے اس کے ساتھ ظلم کیا تھا۔مجھے اس کا بدلہ مل گیا۔کسی کا حق مارنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔میں نے جان لیا میں نے کئی بار وحید کو خواب میں دیکھا تھا۔اداس ،مغموم ،پریشان۔لیکن اس رات فروا اس رات وہ قہقہے لگا رہا تھا۔اس کی وہ کھوکھلی ہنسی میں آج تک نہیں بھول پایا۔تم نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے فروا۔میں نے خود کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے۔میں بد نیت ہوگیا تھا۔بابا جان صحیح کہتے تھے۔"

"بد نیتاں دے گھر نئیں وسدن۔لیکن میں نہیں سمجھا میں نے خود کے ساتھ ظلم کیا۔"

"بڑا ظلم ۔۔"وہ آزردہ سے لگتے تھے۔

"میں نے وہ سب کچھ ہماری فیملی کے لیے کیا ہمارے بیٹے کے لیے کیا شمس۔"ان کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے کچھ بھی میرے لیے نہیں کیا تمھیں نئے نئے مردوں کی عادت تھی۔پہلے وحید پھر میں۔اس کے بعد وہ جاپانی بزنس مین اور نہ جانے کتنے لوگ کتنے مرد اور ہوں گے۔اور کس بیٹے کی بات کر رہی ہو تم پتا نہیں وہ میرا بیٹا ہے بھی یا نہیں۔"انہوں نے بول کر سر جھٹکا تھا۔ اور بس یہ بات فروا کے دل میں نشتر کی طرح کھب گئی تھی۔

"شمسس "وہ چلا ئی تھیں۔

"نہ نہ نہ نہ چلانا مت۔تم اس پوزیشن میں نہیں ہو ہنی۔آواز اٹھانے کو چلانے کو صاف ستھرا کردار چاہیے ہوتا ہے۔بات میں وزن پیدا کرنے کو دیانتداری چاہیے ہوتی ہے۔خود پہ اعتماد کروانے کو اپنی وفا ثابت کرنی پڑتی ہے۔اور تم۔۔۔تم میری جان۔۔۔تمہارے پاس یہ تینوں چیزیں نہیں ہیں۔اب تم اپنی شکل گم کرو۔میرے پاس تم سے زیادہ بڑے مسائل ہیں۔"وہ بے زاری سے کہہ کر اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے صوفے پہ جا بیٹھے تھے۔

وہ قدم قدم چلتی ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑی ہوگئی تھیں۔

وہ خاموش تھیں بالکل خاموش جیسے پتھر کا بت ہو کافی دیر بعد جب وہ بولیں تو ان کی آواز میں برسوں کی تھکن تھی۔

"میں نے اس شادی کو بچانے کی ہمیشہ کوشش کی۔تم سے محبت کی عشق کیا **(ان کا ہاتھ اپنی گردن میں پہنے نازک سے ہیروں کے نیکلس پہ تھا)** تمھارے لیے سب کچھ کیا یہاں تک کہ خود کو بھی بیچ دیا **(اب وہ اس نیکلس پہ ہاتھ پھیر رہی تھیں محبت سے نرمی سے)** مجھے لگا تھا تم ہمارے بیٹے کی وجہ سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس تعلق کو نبھا رہے ہو۔لیکن نہیں تم تو اس کو اپنی اولاد ہی نہیں مانتے۔تم سب یوسف سلطان کی ساری اولاد کو اپنا بھرم بہت عزیز ہے۔تم مجھے اس لیے نہیں چھوڑتے کیونکہ تمہارا بھرم ٹوٹے گا۔ تمہاری چوائس پہ بات آجائے گی۔وہ نگین اس نے وہاج کی ماریں برداشت کیں۔لیکن کبھی ایک روپیہ بھی مانگ کر نہیں لیا۔اس کو بھی اپنا بھرم رکھنا تھا۔اور وہ دی لیجنڈری معراج سلطان ان کی بیوی۔ان کو تو یہ تک نہیں پتہ ہوتا کہ ان کا شوہر مرا یا زندہ ہے۔لیکن وہ اف تک نہیں کرتے۔تم لوگوں کی گردن نہیں جھکتی۔اکڑ نہیں ٹوٹتی۔لیکن اس بار گردن بھی جھکے گی۔اکڑ بھی ٹوٹے گی۔اس بار میں تمہاری شہ رگ کاٹوں گی۔**(اور انہوں نے اتنی زور سے کھینچ کر نیکلس گردن سے اتارا تھا کہ ہلکی ہلکی خراشیں پڑ گئی تھیں گردن سرخ ہونے لگی تھی)**یہ نیکلس تم نے مجھے ہماری شادی پہ دیا تھا۔۔آج ہماری شادی ختم ہوگئی۔ہم دونوں کا تعلق ختم ہوگیا۔"ان کی آواز میں کرب تھا۔آنکھیں خشک۔ایسے جیسے دریا خشک ہوتے ہوں۔شمس خاموش مگر چبھتی نظروں سے ان کی پشت کو دیکھ رہے تھے۔

"میں نے تم سے ،مہر سے اور سفیر سے بہت محبت کی۔لیکن تم سب نے مجھے دکھ دیے۔سفیر نے میری بات نہ مان کر۔مہر نے اپنی مرضی کر کے اور تم تمھارے دکھوں کا کوئی حساب نہیں میرے پاس۔شمس تم نے مجھے سب سے زیادہ تکالیف دی ہیں۔بہت ہرٹ کیا ہے تم نے مجھے۔لیکن۔"

وہ اب ان کی طرف مڑی تھیں۔"لیکن میں شمس میں کبھی تم لوگوں کو نہیں چھوڑوں گی۔میں تمہارے گناہ چھپاؤں گی۔میں تم لوگوں کو پروٹیکٹ کروں گی۔تمہاری غلطیاں معاف کروں گی۔تم سب کو تمہارے برے وقت سے کھینچ کر نکال لاؤں گی۔میں تم سب کا ساتھ دوں گی۔ہر وقت ہر معملے میں۔ہر جگہ میں تمھارے ساتھ رہوں گی۔سائے کی طرح ،گناہوں کی طرح ،فرشتوں کی طرح ،شیطان کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

طرح۔مجھے جو بننا پڑا میں تم تینوں کے لیے بنوں گی۔اس رات تم نے ہوٹل روم میں جو کچھ دیکھا میں اس کے لیے شرمندہ نہیں ہوں۔اگر دوبارہ موقع ملا اگر دوبارہ تم پہ وقت پڑا تو میں پھر وہی سب کروں گی۔کیونکہ میں تم تینوں سے محبت کرتی ہوں۔تمھیں ہیون چاہیے ناں میں تمھیں لا کر دوں گی۔مہر کو سفیر اور یوسف سلطان چاہیے۔میں لا کر دوں گی۔"ان کے رکے ہوئے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔

شمس نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

"تمہارا حسن اور جوانی تو ڈھل گئی ہے اب کیا بیچو گی ؟میں تمھیں وارن کر رہا ہوں فروا۔میرے معملات سے دور رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ہاں مجھے ہیون چاہیے اور میں لے کر رہوں گا۔بہت کر لی غلامی اب میں اپنی سلطنت بناؤں گا۔تمھیں پتہ ہے میں نے بھائی جان سے بھی جھوٹ کہا۔میں نے اس زمین کا سودا پانچ گنا زیادہ میں کیا تھا۔اور وہ لوگ وہاں ایک ہوٹل بنا رہے ہیں۔ایک سیون سٹار ہوٹل۔مجھے اس ہوٹل میں بیس فیصد دینے کو راضی ہیں فہیم صاحب۔دادا جان کو بھائی سے بڑا پیار تھا۔میں کبھی نہیں سمجھ سکا کیوں وہ ہمیشہ کہتے تھے اصلی سلطان تو معراج ہے۔میں ان کی بات پہ غور نہیں کرتا تھا۔لیکن اب میں سب سمجھ گیا ہوں وہ ان سے اس لیے پیار کرتے تھے کیونکہ بھائی ذہین تھے۔"

"بابا نے ساری زندگی پراپرٹی بنائی، پیسہ جمع کیا۔لیکن بھائی نے ایک ہی بار پراپرٹی خریدی۔وہ بھی ایسی جگہ کہ سونے کے بھاؤ بکے۔جب بابا نے ان کو فنڈز دینے چاہے تو انہوں نے میری کمپنی کے شیئرز خرید لیے۔اور جب دوبارہ ڈونیشن دی تب انہوں نے اپنے ہسپتال کے لیے مشینری خریدی۔میں کبھی ان کے جیسا ذہن نہیں پا سکا۔لیکن تم دیکھنا فروا ہیون میرا ہو گا۔میرا قلعہ بنے گا وہاں۔میں حکومت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کروں گا وہاں۔اور تم میرے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔سو بہتر ہے مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو ملعون عورت۔"

"اب کسی اور کا حسن کسی اور کی جوانی بیچوں گی۔وہی جس کا حسن مجھ سے زیادہ مقبول ہے۔جس کی جوانی ابھی جوبن پہ ہے۔جس سے میرے کئی حساب باقی ہیں۔اپنے سارے حساب لوں گی میں۔"وہ بول کر کمرے کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی تھیں۔

شمس نے ان کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

تقریبا آدھا گھنٹہ بعد ان کی انگلیوں نے کوئی پیغام ٹائپ کیا تھا۔اور پھر سینڈ کا بٹن دبا دیا تھا۔وہ ایک لائن پہ مشتمل پیغام اڑتا ہوا گیا تھا اور مطلوبہ شخص کو موصول ہوا تھا۔اس پیغام میں لکھا تھا۔

"میں شمس سلطان کی بیوی فروا سلطان ہوں۔مجھے فہیم مرزا سے ملنا ہے ارجنٹ۔ اپنے باس سے کہو میرے لیے وقت نکالے۔"اب ان کی مطمئن نظریں دور دور تک پھیلے سیاہ ہوتے آسمان پہ جمی تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

"چھیلے ہوئے آلو میں میں نے کہا ناں تم آج کے بعد اس سے نہیں ملو گے ایک بات سمجھ نہیں آتی ؟"معراج سلطان ہسپتال سے گھر آ چکے تھے اب وہ دونوں ان کے دائیں بائیں بیڈ پہ بیٹھے لڑنے میں مصروف تھے۔

"بابا آپ دیکھ رہے ہیں ناں اس کو۔یہ مجھے میرے دوست سے ملنے سے منع کر رہی ہے۔"حسن معراج کو بیچ میں گھسیٹ لایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"غلام حسن بابا کو بیچ میں مت لاؤ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"وہ غرائی تھی۔

"بیٹے آپ دونوں میرے سر پہ تو ویسے ہی سوار ہو۔جب سے آئے ہو خدمت کم اور لڑائی زیادہ کی ہے ۔اب مجھے مسئلہ بتاؤ دوستوں سے کیوں نہیں ملنے دیتی تم اس کو ؟"وہ اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

"بابا آپ کو پتہ بھی ہے وہ لڑکا سموکنگ کرتا ہے۔میں نے خود اس کی انسٹاگرام کی سٹوریز دیکھی ہیں یار۔۔" وہ جھنجھلا سی گئی تھی۔

"وہ بہت پہلے کی بات ہے بابا۔اب اس نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔وہ بہت نیک ہو گیا ہے۔چار وقت کی نماز پڑھتا ہے بس فجر قضا ہوجاتی ہے۔لیکن اس کی تو خیر ہے ناں آہستہ آہستہ مینج کر ہی لے گا۔"

"ایک نشئی کبھی نہیں سدھر سکتا۔جس نے ایک بار شراب یا سگریٹ پی لیا وہ اس کو چھوڑ ہی نہیں سکتا۔تم جھوٹ بول رہے ہو۔"وہ اس پہ چڑھ دوڑی تھی۔

"پھر تو تم اپنے بابا کو دیکھو بیٹے۔"وہ سینے پہ بازو باندھے سنجیدہ سے لہجے میں بولے تھے۔

"کیا مطلب ؟"ان دونوں کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"تمہارا باپ بھی ایک نشئی ہی تھا۔ایک شرابی۔"وہ شرمندہ سے لہجے میں بولے تھے۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں ناں بابا۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا آپ میری وجہ سے ایسا کہہ رہے ہوں گے ہیں ناں ؟"حسن حیرت زدہ سا کہہ رہا تھا جبکہ ہالے خاموش تھی اس کو پتہ تھا اس کا باپ ایسے مذاق نہیں کرتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انہوں نے حسن کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"میری شادی کو تقریبا نو سال ہونے والے تھے اور میری کوئی اولاد نہیں تھی۔تمہاری ماں بہت ڈپریس رہتی تھیں۔میں بھی بہت ڈپریس تھا۔بہت پریشان تھا۔عورت اگر پریشان ہو تو رو دھو کر گھر کے کام کاج تیاگ کر سوگ منا سکتی ہے۔مرد بہت مجبور ہوتا ہے وہ رو نہیں سکتا۔وہ کام کاج نہیں تیاگ سکتا۔اس کو لڑنا پڑتا ہے۔میں بھی لڑا لیکن ایک جگہ آ کر میں تھک گیا۔میری ہمت جواب دینے لگی۔"وہ ان دونوں کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔وہ سامنے دیوار کو دیکھتے بول رہے تھے۔"ان ہی دنوں کچھ دوستوں کی سنگت میں میں نے ڈرنک کرنا شروع کر دیا۔اور رات کو نشے میں دھت واپس اتا تھا۔اس طرح میری پریشانی وقتی طور پہ کم ہوجاتی تھی۔وقتی سکون مل جاتا تھا۔گناہ میں لذت ہوتی ہے۔میں اس لذت کا عادی ہوتا گیا۔یہاں تک کہ میرا کام ڈسٹرب ہونے لگا۔میں چڑچڑا ہوگیا۔اسی طرح کافی عرصہ گزر گیا۔میری یہی روٹین رہی اور پھر ایک دن میں اپنی جونیئر نفیسہ حیات سے ملا۔ہم دونوں ایک جگہ بیٹھے باتیں ہوئیں۔کافی پی گئی۔میں نے اس کو اپنی شادی شدہ زندگی کے بارے میں بتایا۔اپنی پرابلمز شیئر کیں۔نفیسہ کی ایک عادت بہت اچھی تھی وہ آپ کو جج نہیں کرے گی۔اگر آپ قتل کر دو اور پھر اس کے سامنے چلے جاؤ۔وہ تب بھی آپ کو جج نہیں کرے گی۔اس نے مجھے بھی جج نہیں کیا۔اس نے مجھے ایک حل بتایا۔"وہ دونوں بہت غور سے ان کو سن رہے تھے۔

"اس نے کہا کہ اگر کوئی انسان اپنی ایک برائی یا بری عادت کو اللہ کے لیے چھوڑ دے۔تو اللہ اس کو بدلے میں اس سے بہتر نوازتا ہے۔اللہ اس کو انعام دیتا ہے۔اللہ خوش ہوتا ہے۔ وہ بول کر چلی گئی میں سوچ میں پڑ گیا کہ "آخر میرے اندر کون سی بری عادت ہے۔"سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹنے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیونکہ نہ میں جھوٹ بولتا تھا۔نہ رشوت لیتا تھا۔نہ کسی کا حق مارا تھا۔نہ کبھی بیوی، والدین، رشتے دار یا پڑوسیوں کے حقوق کھائے تھے۔پانچ وقت کا نمازی تھا۔میں باقائدگی سے قرآن پڑھتا تھا۔پھر ایسا کون سا گناہ تھا کون سی برائی میرے اندر تھی۔اور پھر میرے دل سے آواز آئی۔۔۔"

"مئے" خمر "**وائن** "شراب۔"

"چار مختلف الفاظ لیکن معنی ایک ہی۔"

"گناہ۔"

"اور پھر اس دن اس کیفے میں بیٹھ کر میں نے شراب کو اللہ کے لیے چھوڑا۔یہ آسان نہیں تھا۔مجھے خود پہ بند بٹھانے پڑے۔خود پہ پہرے دینے پڑے۔خود کو اذیت دی۔کافی لوگوں نے کہا کہ اس طرح تم اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔اس کو خود سے آہستہ آہستہ دور کرو۔لیکن میں سمجھ گیا تھا کچھ برائیوں کو نوچ کر ان کی جڑوں سے کھینچ کر نکالنا پڑتا ہے۔اور میں نے یہ کیا۔تمھارے باپ نے یہ کیا۔اس کے دو مہینے بعد مجھے پتہ چلا کہ میں باپ بننے والا ہوں۔وہ فیلنگز وہ کیفیت وہ بیان سے باہر ہے۔ساری دنیا مجھ سے پوچھتی ہے معراج سلطان تم ہالے سے اتنی محبت کیوں کرتے ہو؟ میں انہیں کیا بتاؤں اولاد سے تو محبت ہوتی ہی ہے لیکن ہالے تو انعام بھی ہے خدا کا تحفہ۔میرے اللہ نے مجھے برائی چھوڑنے کا بدلہ اتنا اچھا دیا کہ میں آج تک اس کا شکر گزار ہوں۔"

حسن نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھا تھا۔

"اور میری باری تب کیا ہوا تھا وہ بھی بتائیں ناں ؟"اس کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دونوں باپ بیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر معراج سلطان نے نفی میں گردن ہلائی تھی۔

"تمہاری باری پہ تو کچھ خاص نہیں ہوا بیٹے۔"

"کچھ تو ہوا ہو گا کچھ خاص اماں سے پوچھیں ناں شاید ان کو کچھ پتہ ہو۔"

"میں ان کے ساتھ ہی ہوتا ہوں بچے تم نارمل ہو لیکن میرے لیے بہت خاص ہو۔"

اور حسن کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی جبکہ ہالے نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"میں نہیں بول رہا آپ لوگوں سے اس کی باری پہ تو اتنی بڑی فلم بنا لی اور میں ؟میری باری پہ ایک چھوٹا سا ٹریلر بھی نہ دکھا سکے آپ میں ناراض ہوں ہالے میرا فون دو مجھے۔بس میں جا رہا ہوں۔"وہ نروٹھے پن سے بولا تھا۔

"میرے پاس کوئی فون نہیں ہے نکلو یہاں سے۔"اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

ہالے کی عادت تھی اس کی اور حسن کی جب بھی لڑائی ہوتی تھی وہ اس کا موبائل کہیں چھپا دیتی تھی۔

"ٹھیک ہے نہ دو۔ایک دن ایسا پھنسو گی ناں میرا موبائل چھپانے کے چکر میں یاد رکھو گی۔"اس نے دھمکایا تھا۔

"اچھا میری رہنمائی فرما دیں مستقبل کے پیر صاحب کہ ایسا کیا ہو گا میرے ساتھ۔"وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پہلی بات اللہ نہ کرے کچھ ہو۔دوسری بات اگر کچھ ہو گیا نا تو جب وہاں سے کالز کرتی رہو گی ناں۔ تب پتہ لگے گا تمھیں۔کیونکہ مس ہالے سلطان آپ کو صرف اور صرف حسن سلطان کا نمبر زبانی یاد ہے۔وہی حسن جس کا موبائل آئے دن کہیں نہ کہیں چھپا دیتی ہو ہنہہ۔"

"دیکھ رہے ہیں بابا۔یہ کس طرح بددعا دے رہا ہے۔"

اسی وقت حسینہ کمرے میں داخل ہوئی تھیں ان کے پیچھے نرگس سوپ کا باؤل لیے آ رہی تھی۔

"چلو دونوں یہاں سے دفع ہوجاؤ اب۔اپنے بابا کو تنگ نہ کرو۔"انہوں نے آتے ہی جھڑکا تھا۔

وہ دونوں بھی خاموشی سے اٹھ کر نکل گئے تھے۔ابھی حسن نے ہالے کو موبائل واپس دینے کے لیے منانا بھی تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اٹھارہ سالہ عمر حیات اپنی ہیوی بائیک پہ کالج سے گھر جا رہا تھا۔اس نے کالج یونی فارم پہن رکھا تھا۔ دھوپ کی تمازت سے چہرہ تمتمارہا تھا۔اس سے گرمی برداشت نہیں ہوتی تھی۔ذرا سی بھی نہیں۔نفیسہ اس کی اسی عادت سے پریشان تھیں۔وہ اگر گرمی میں ذرا دیر کو بھی باہر نکلتا تو واپسی پہ یا تو غصے سے بھرا ہوا آتا یا پھر نڈھال۔گزرتے وقت کے ساتھ اس کا قد کافی نکل آیا تھا۔سیاہ آنکھوں میں سنجیدگی اتر آئی تھی۔بال مزید گھنے ہوگئے تھے۔اور ہمہ وقت ماتھے پہ گرے ہوئے ہوتے تھے۔اس کے ہاتھ کی نسیں ابھری ہوئی تھیں۔وہ اپنی جسامت کی وجہ سے اپنی عمر سے ایک دو سال بڑا ہی لگتا تھا۔وہ اپنے گھر سے ذرا دور ہی تھا۔جب ایک گرلز کالج سے گزرتے ہوئے ایک لڑکی اس کی بائیک کے بالکل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سامنے آ کر ٹھہر گئی۔اگر وہ بر وقت بائیک کو نہ سنبھال لیتا تو آج اس لڑکی یا عمر میں سے کوئی ایک ہی بچتا۔وہ حسب معمول غصے میں آگیا تھا۔وہ بائیک کو اسٹینڈ پہ لگا کر اتر آیا تھا۔اب وہ اس لڑکی کے سامنے کھڑا تھا وہ لڑکی سیاہ رنگ کے عبایا میں ملبوس تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی بی بی۔آپ کو دیکھ کر چلنا چاہیے۔اگر آپ کو لگ جاتی تو ہم دونوں کتنی مصیبت میں پھنس سکتے تھے۔آپ کو اندازہ بھی ہے ؟" اس کا لہجہ تیز نہیں تھا وہ بس جھنجھلایا ہوا تھا۔

"عمر میں اقصیٰ ہوں۔"اس لڑکی کی باریک سی آواز پہ عمر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔

"تم یہاں کیوں کھڑی ہو اب تک گھر کیوں نہیں گئی ؟تمہاری چھٹی کو تو کافی ٹائم گزر گیا ہے۔"اب کے اس کا لہجہ نرم تھا۔

"میری وین والا نہیں آیا آج۔سب لڑکیاں بھی چلی گئی ہیں۔میں اکیلی کیسے جاتی؟ میں نے تمھیں آتے دیکھا تو سامنے ٹھہر گئی مجھے ساتھ لے چلو پلیز۔"وہ رو دینے کو تھی۔

"اچھا رکو میں تمہارے لیے رکشہ رکواتا ہوں کوئی۔پریشان مت ہو میں یہیں کھڑا ہوں۔"اس نے تسلی دی تھی اور رکشہ ڈھونڈنے سڑک کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ اقصیٰ نے اس کو پیچھے سے پکارا۔

"نہیں عمر تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ابا مجھے مار دیں گے اگر ذرا سی بھی اور دیر ہوگئی وہ میرا کالج بند کر دیں گے۔پلیز تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔"وہ اب رودینے کو تھی۔

عمر تذبذب میں پڑ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن میرے پاس تو بائیک ہے۔میں تمھیں اس پہ کیسے لے جاؤں۔سارا محلہ باتیں کرے گا۔یہ تمھارے لیے مناسب نہیں ہے۔ندیم بھائی مجھے ویسے بھی پسند نہیں کرتا۔اف اب تم رو تو مت " وہ عجیب صورتحال میں پھنس گیا تھا۔

"تمھیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے ساتھ لے چلو ابا مجھے مار دیں گے۔"وہ اب ہچکیوں سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"اچھا اچھا تم رو مت۔آجاؤ میں تمھیں لے چلتا ہوں۔لیکن گلی میں پہنچ کر تمھیں اتار دوں گا۔آگے تم خود ہی جانا" وہ اتنے پہ ہی خوش ہو گئی تھی۔

عمر نے اپنا کالج بیگ اپنے پیچھے رکھ لیا کہ ان دونوں کے درمیان مناسب فاصلہ رہے۔اس کا ارادہ تھا کہ گلی میں پہنچتے ہی وہ اقصیٰ کو اتار دے گا۔لیکن شاید آج رازوں سے پردہ اٹھنے کا دن تھا۔

وہ جیسے ہی گلی میں داخل ہو۔ندیم سامنے ہی پرچون کی دکان پہ کھڑا تھا۔عمر کے پیچھے بائیک پہ اقصیٰ کو بیٹھے دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا۔عمر نے بھی اس کو دیکھا تھا۔لیکن رکا نہیں اس نے بائیک کو سیدھا اپنے گھر کے سامنے لا کر روکا تھا۔اقصیٰ کا گھر ساتھ ہی تھا۔

ندیم پیچھے سے بکتا جھکتا آ رہا تھا۔

اقصیٰ کا خون خشک ہونے لگا تھا۔

"تم مجھے وہیں اتار دیتے عمر۔ابا تمھیں نہیں چھوڑے گا" اب وہ سخت پریشان تھی۔

"تم گھر جاؤ۔ندیم بھائی کو دیکھ لیتا ہوں میں۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تب تک ندیم بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔عمر کو دیکھتے ہی وہ اس کے قریب آیا۔اور کھینچ کر ایک تھپڑ عمر کے چہرے پہ دے مارا۔ابھی اس نے ایک اور تھپڑ مارنے کو ہاتھ اوپر کیا تھا کہ عمر نے بر وقت اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"جرات کیسے ہوئی تمہاری مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی ؟" وہ غرایا تھا اور ندیم کو دونوں ہاتھوں سے دھکا دیا تھا۔عمر جوان تھا۔صحت مند تھا۔ایک ہی دھکے سے ندیم لڑھکتا ہوا دور جا گرا۔

چیخ و پکار کی آواز پہ محلے کے لوگ نکل نکل کر آ رہے تھے۔ندیم کی بیوی سینے پہ دوہتڑے مار کر لوگوں کو جمع کر رہی تھی۔

ندیم دوبارہ اٹھ کر آیا تھا اور عمر کو گلیاں بکنے لگا تھا۔

"ارے گندا خون نہ جانے کہاں سے اٹھا کر لے آئی نفیسہ۔اب یہ ہمارے گھروں کی عزتوں پہ ہاتھ ڈالنے لگ گیا ہے۔اس نے میری بیٹی کو اغوا کرنے کی کوشش کی ہے۔میری بیٹی کی عزت پہ ہاتھ ڈالا ہے۔"وہ چیخ چیخ کر لوگوں کے ہجوم کو بتا رہا تھا۔

"بکواس کرتے ہو تم جھوٹ ہے یہ۔میں نے بس تمہاری بیٹی کو لفٹ دی ہے۔پورا محلہ گواہ ہے سب نے اس کو میرے ساتھ آتے دیکھا ہے۔وہ اپنی مرضی سے میرے ساتھ آئی تھی۔بلاؤ اس کو پوچھو اس سے۔"وہ برہمی سے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے تم سب تو جانتے ہو نہ میری بیٹی کیسی پارسا ہے۔اور یہ۔۔یہ تو ہے ہی گندا خون۔ارے اس کے ماں باپ کا بھی پتہ نہیں ہے نہ جانے کہاں سے اٹھا کر لائی تھی اس کو نفیسہ۔"وہ اب بھی چیخ رہا تھالیکن عمر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

"میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں۔"اس نے ان لوگوں سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا۔

"کون سی اماں کون سی ماں ؟ہاں ؟تجھے تو کوڑے کے ڈھیر سے اٹھا کر لائی تھی نفیسہ۔اللہ جانے کس کا گناہ ہمارے سر تھوپ دیا۔میری بیٹی کی عزت خراب کر دی۔ہم تو کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہے ۔یا اللہ اب ہم کہاں جائیں گے۔کون کرے گا ہماری بیٹی سے شادی۔"ندیم کی بیوی اب زمین پہ بیٹھ کر زور زور سے چیخ رہی تھی۔

ندیم الگ سے عمر کو گالیاں دیے جا رہا تھا۔سب کو ندیم کی بات پہ اعتبار تھا کسی کو عمر پہ یقین نہیں تھا۔ "خالہ کچھ نہیں ہوا تمہاری بیٹی کی عزت کو۔وہ پاک ہے خدا کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا۔میں نے بس اس کو لفٹ دی ہے۔کیوں اپنی بیٹی کی عزت یہاں اچھال رہے ہو۔وہ شریف لڑکی ہے۔کچھ خدا کا خوف کرو۔"وہ غصے اور افسوس کے ملے جلے تاثرات لیے بول رہا تھا۔اپنی صفائی دے رہا تھا اس کو اس وقت بھی اندر بیٹھی اس لڑکی کی فکر تھی۔

"نفیسہ تو تھی ہی۔۔۔۔گالی۔۔۔گالی۔"اسی وقت ہجوم میں کسی نے نفیسہ کو گالی دی تھی۔

اور بس عمر کے صبر کی حد ختم ہو چکی تھی۔اس نے نیچے پڑی اینٹ اٹھائی اور اس آدمی کو دے ماری۔ وہ درد سے دوہرا ہو کر گر پڑا۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اس کے اوپر بیٹھ کے اس کو اسی اینٹ کے ساتھ مارے گیا۔

" میری ماں کو گالی دی۔جرات کیسے ہوئی۔میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"وہ جنونی سا ہو گیا تھا۔

" ہمّت کیسے ہوئی میری ماں کے بارے میں بولنے کی۔تم سب لوگ جلتے ہو میری ماں سے۔ایک خود مختار عورت ہے وہ اور یہی بات تم لوگوں کو ہضم نہیں ہوتی۔اسی لیے الزام لگاتے ہو میری ماں پہ۔" کئی لوگ اس کے ہاتھ سے اینٹ لینے کی کوشش کر رہے تھے کوئی اس کو ہٹا رہا تھا لیکن وہ جنونی بنا اس آدمی کو مارے جا رہا تھا۔

"کوئی نہیں جلتا تیری ماں سے۔جا کر پوچھ اپنی ماں سے کون ہے تیرا باپ۔کس کی اولاد ہے تو۔یہاں مردانگی دکھا رہا ہے اتنا مرد ہے تو جا کر اپنے باپ کا پتہ تو لگا۔بلکہ تیرے جیسوں کے تو نہ جانے کتنے باپ ہوں گے۔"ندیم نے زہر اگلا تھا۔

عمر خون سے تر ہاتھوں کے ساتھ اٹھا تھا۔اور زخمی شیر کی طرح ندیم پہ جھپٹا تھا۔لاتیں، مکے، تھپڑ اس کو جو سمجھ آتا وہ اس کو مارے جاتا۔وہ کراٹے چیمپئن تھا۔اس نے کئی اور ایسے کورسز کر رکھے تھے۔وہ باقائدگی سے جم جاتا تھا۔ان لوگوں سے نپٹنا اس کے لیے اتنا مشکل نہیں تھا لیکن وہ ان کی زبانیں نہیں بند کر سکتا تھا۔

ہجوم میں سے کئی لوگ اس کی ماں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔کوئی اس کے باپ کا پوچھ رہا تھا ۔کوئی گالی دے رہا تھا لیکن وہ بس یہی پکارے جاتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں عمر حیات ہوں میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں تم سب جھوٹے ہو۔"

"اس کے گھر کا دروازہ توڑو۔نکالو اس کی ماں کو باہر۔آج دیکھ لیں گے اس کو بھی۔"یہ ندیم کا بھائی تھا جو عمر کے گھر کے دروازے کی جانب بڑھا تھا (**سندھ کے لوگوں میں کسی کے گھر کا دروازہ توڑنا یا گھر میں گھسنا بہت بڑی بات سمجھی جاتی ہے۔اس پہ قتل تک ہوجاتے ہیں یہ ان کی عزت کا معملہ بن جاتا ہے**)عمر نے ندیم کو دور دھکیلا تھا۔اب وہ اس کے بھائی کی جانب بڑھا تھا۔

"میرے گھر کے دروازے کو ہاتھ مت لگانا" وہ غرایا تھا۔

"کیوں تیری وہ۔۔۔۔۔۔گالی۔۔۔ماں گھر پہ کیوں چھپی بیٹھی ہے۔ذرا نکل کر آئے نہ۔ہم بھی تو اس سے پوچھیں تیرے جیسا بد ذات کہاں سے اٹھا کر لائی۔کس باپ کا خون ہے تو یا پھر کتنے باپ ہیں تیرے۔"وہ بکے گیا۔اس نے جیسے ہی عمر کے گھر کے دروازے کو ہاتھ لگایا تھا۔

عمر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا۔اس کا وہی ہاتھ اس کی کمر کی جانب موڑ کر اتنی زور سے جھٹکا دیا تھا کہ ہڈی ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔

ندیم سڑک پہ پڑا کراہ رہا تھا۔اس کی بیوی اس کے پاس بیٹھی عمر اور نفیسہ کو بددعائیں دے رہی تھی۔ جس آدمی نے نفیسہ کو گالی دی تھی۔اس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی ندیم کے بھائی کا بازو ٹوٹ گیا تھا لیکن عمر کا غصہ اور غم کسی طور ختم نہ ہوتا تھا۔

اب وہ اپنے دروازے پہ کھڑا تھا کسی محافظ کی طرح وہ وہاں کھڑا غرا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں عمر حیات ہوں۔نفیسہ حیات کا بیٹا۔یہی میرا خاندان ہے اور یہی میرا نام۔میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں ۔میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں میں نے ندیم کی بیٹی سے کسی قسم کی کوئی بھی بدتمیزی نہیں کی ۔میں نے اس کی عزت پہ ہاتھ نہیں ڈالا وہ پاک ہے، باکردار ہے۔تم لوگوں کو اگر یقین آتا ہے تو یہی سچ ہے اور اگر نہیں آتا تب بھی یہی سچ ہے۔"

آج سے کئی سال پہلے نفیسہ بھی اپنے دروازے پہ کھڑی ہو کر اسی طرح دھاڑ رہی تھیں۔آج وہ منظر ایک بار پھر تازہ ہوا تھا۔اسی وقت پولیس موبائل وہاں آ کر رکی۔تین چار سپاہی اور ایک اے ایس آئی مستعدی سے پولیس موبائل سے باہر نکلے تھے۔محلے والوں نے شور مچا مچا کر ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔ انہوں نے پولیس سے عمر کو گرفتار کرنے کو کہا پولیس کے پوچھنے پہ عمر نے بس اتنا کہا تھا۔

"ان لوگوں نے میری ماں کو گالی دی۔میں نے ان کو مارا ہے۔میں قبول کرتا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے کہہ کر پولیس موبائل میں بیٹھ گیا تھا۔زخمیوں کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا۔عمر کے ہاتھوں پہ اب بھی خون لگا تھا۔اس کی وردی پہ بھی خون کے چھینٹے تھے۔تھانے میں لے جا کر اس کو لاک اپ میں بند کر دیا گیا تھا لیکن ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی تھی۔

پولیس نے اس سے کسی کو فون کر کے بلانے کو کہا تھا۔اس نے زری کو کال کروائی تھی۔زری کو آئے بھی دو گھنٹے ہو گئے تھے۔وہ آ کر جا بھی چکی تھیں لیکن نفیسہ کا کوئی پتہ نہیں تھا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوپہر سے رات ہوگئی تھی اور پھر تقریبا رات کے دس بجے نفیسہ آئی تھیں۔ ان کے ساتھ کوئی آدمی بھی تھا۔عمر پینتالیس یا پچاس کے قریب سوٹڈ بوٹڈ سا وہ آدمی کوئی اعلی عہدے دار لگتا تھا۔ایس ایچ او بہت ادب کے ساتھ اس آدمی سے بات کر رہا تھا۔

"سائیں اس لڑکے پہ اقدام قتل اور ریپ کیس بنتا ہے۔پورا محلہ گواہ ہے اس بات کا کہ اس نے وہاب نامی آدمی کو اتنا مارا ہے کہ وہ مرتے مرتے بچا ہے۔اس لڑکی کا باپ۔۔اس نے اس کی ہڈی پسلی ایک کردی ہے۔اور اس لڑکی کے چچا کا بازو توڑ دیا ہے سائیں۔ کھلم کھلا غنڈہ گردی کر رہا تھا یہ لڑکا۔وہ تو آپ کے حکم پہ میں نے ایف آئی آر نہیں کاٹنے دی۔ورنہ محلے والے تو اتنے مشتعل تھے کہ میرے دس دس افسر بھی ان کو سنبھال نہیں پا رہے تھے۔وہ تو چاہتے تھے کہ میں لڑکے کو ان کے حوالے کر دوں تا کہ وہ اس کو بھی اسی طرح ماریں جیسے اس نے ان لوگوں کے عزیزوں کو مارا ہے۔"وہ بات کو بڑھا چڑھا کر بتا رہے تھے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ وہ ان پہ کوئی عظیم احسان کر رہے ہیں تا کہ مستقبل میں اپنے کام نکلوا سکیں۔

"اگر ان لوگوں میں اتنا ہی دم ہوتا تو اس وقت دکھا دیتے۔اب ان کی مثال خالی برتن جیسی ہے وہ بس شور ہی کر سکتے ہیں۔اور بات اگر کیس کی ہے تو میں کرتی ہوں ان پہ کیس۔ بات ایف آئی آر کی ہے تو کاٹیں میری ایف آئی آر۔لکھیں ندیم نامی شخص اپنے بھائی وہاب کے ساتھ میرے گھر میں چوری کرنے گھسا اور جب میرے بیٹے نے ان کو پکڑا تو انہوں نے شور مچایا اور میرے بیٹے پہ زیادتی کا الزام لگا دیا۔اس وقت میرے گھر سے پانچ لاکھ کیش اور دس تولہ سونا غائب ہے۔اور وہ تیسرا آدمی اس پہ لکھیں اب۔وہ تیسرا آدمی ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی عورت اٹھا کر لاتا تھا۔اور اپنے گھر میں عیاشی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرتا تھا۔اس کا گھر میرے گھر کے بالکل ساتھ ہے۔میرا گھر آج بند تھا۔میں شہر سے باہر تھی اور میرا بیٹا کالج گیا تھا تو اس آدمی نے یہ موقع غنیمت جانا اور یہی عمل میرے گھر میں دہرایا۔اس کے اس عمل میں ندیم اور وہاب دونوں شامل تھے۔تو جب میرا بیٹا گھر آیا اور اس آدمی کو یہی عمل کرتے دیکھا وہ مشتعل ہوگیا۔اور جب اس کو گھر سے نکالنے لگا تو اس نے میرے بیٹے پہ حملہ کر دیا۔اور پھر میرے بیٹے نے جو کچھ بھی کیا سیلف ڈیفنس میں کیا۔اور رہی بات اس لڑکی کی تو لکھیں وہ لڑکی روز میرے بیٹے کو محبت بھرے رقعے بھیجتی تھی۔اور اس کو ورغلانے کی کوشش کرتی تھی۔اور جب میرے بیٹے نے اس کی پیش قدمی کو ٹھکرا دیا تو وہ لڑکی ان اوچھے ہتھکنڈوں پہ اتر آئی۔"وہ دبا دبا سا غرا رہی تھیں۔

"بی بی خدا کا خوف کرو وہ لڑکی با کردار ہے۔"ایس ایچ او نے ان کو ٹوکا تھا۔

"اور میرا بیٹا وہ بد کردار ہے ؟وہ مرد ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہی گناہ گار ہے۔خوب کہی آپ نے بھی۔اگر بات میرے بیٹے کے کردار پہ آئی تو سارے محلے کو بد کردار ثابت کر دوں گی۔میں ایک ایک کو تھانے میں گھسیٹوں گی۔سمجھ کیا رکھا ہے مجھے۔عدالت میں کھڑے ہونا چھوڑا ہے میں نے میرے اندر سے عدالتوں میں ہونے والی مکاری نہیں گئی مجھے قانون مت سکھائیں۔"

"اور کوئی ہے باقی ؟کسی اور کو کوئی تکلیف ہے میرے بیٹے سے ؟"وہ ان کو دیکھتے ہوئے چبا چبا کر پوچھ رہی تھیں۔

"بی بی آپ کیا چاہتی ہیں؟" اب ایس ایچ او گویا عاجز آگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے کو میرے ساتھ جانے دیا جائے۔اس کے خلاف کوئی ایف آئی آر نہ کاٹی جائے اور اس سارے معملے سے اس کو نکال دیا جائے۔محلے والوں سے صلح نامے پہ دستخط چاہیے مجھے۔ڈنڈ۔دیت۔قصاص۔جرمانا سب بھرنے کو تیار ہوں میں۔ان کے ہسپتال کے بلز ادا کرنے کو تیار ہوں میں جو کچھ میرے بیٹے نے کیا اس کا کفارہ اس سے ہوجائے گا۔

"نفیسہ آپ اطمینان رکھیں سب ہو جائے گا۔میں آپ کے ساتھ ہوں ہم جیسے دوستوں کے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ سوٹڈ بوٹڈ آدمی اس سارے وقت میں پہلی بار کچھ بولا تھا۔

"ہم دوست نہیں ہیں کرنل محمد دین صاحب۔میں نے **(انگلی سے سینے پہ دستک دی تھی)** آپ کو ایسے ہزار مسئلوں سے نکالا ہے اور اب آپ میرے بیٹے کو اس سارے میس سے نکالیں گے۔میں باہر اپنی گاڑی میں بیٹھی ہوں میرا بیٹا دس منٹ تک میرے ساتھ گاڑی میں ہونا چاہیے۔" وہ نرم مگر دو ٹوک لہجے میں بول کر باہر چلی گئی تھیں۔عمر سے ملی تک نہیں تھیں اور پھر دس منٹ بعد عمر ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا۔

وہ نہ ڈرا ہوا تھا نہ اداس تھا اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا بس خاموشی تھی سرد مہری تھی۔

طوفان سے پہلے کی خاموشی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یوسف سلطان کے کمرے میں ایک بار پھر عدالت لگی تھی۔وہ بھی صبح صبح۔ابھی مہر ہالے اور حسن سو رہے تھے۔جب دادا جان نے گھر کے سارے بڑوں کو اپنے کمرے میں بلوا لیا تھا۔حسینہ اور فروا صوفے پہ بیٹھی تھیں۔جبکہ شمس اور معراج ایک دوسرے کے سامنے کرسیوں پہ بیٹھے تھے۔معراج ذرا نڈھال سے لگتے تھے۔جبکہ شمس بے بسی بھرے غصے سے غیر آرام دہ سے بیٹھے تھے۔

"کل شام تم نے کمپنی کے تمام ملازمین کے سامنے اپنے بھائی پہ ہاتھ اٹھایا معراج۔میں وجہ جان سکتا ہوں ؟"چند ایک غیر ضروری باتوں کے بعد یوسف سلطان نے با رعب سے لہجے میں سوال کیا تھا۔

"بابا جان میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے دونوں بچوں کو یہاں بلایا جائے۔میں ان کے سامنے ساری بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"یہ باتیں بچوں کو بیچ میں بٹھا کر نہیں کی جاتیں معراج۔یہ بڑوں کے معملے ہیں تم مجھے جواب دو کس نے تمھیں یہ حق دیا ہے کہ تم میرے بیٹے اور اپنے چھوٹے بھائی کو اس طرح ذلیل کرو۔"اب کی بار ان کا لہجہ سخت تھا۔

"بابا جان شمس نے میری اجازت کے بغیر میری زمین کا سودا کر دیا۔اور مجھے اس بات پہ غصہ آگیا۔لیکن میں شرمندہ ہوں۔مجھے شمس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔میں معذرت کرتا ہوں۔"وہ نرمی سے بول کر خاموش ہوگئے تھے۔

"لیکن شمس نے صرف بات کی تھی سودا نہیں۔اور اگر تم اپنے غصے پہ قابو نہیں رکھ سکتے تو تمھارے لیے بہتر ہے کہ گھر بیٹھ جاؤ۔کمپنی میں ہزار معملات ایسے ہوتے ہیں جن کو ٹھنڈے دماغ سے حل کیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جاتا ہے۔تم نے اٹھتے ہی اپنے بھائی پہ ہاتھ اٹھا لیا اور ایسا بھی کیا ہے اس زمین میں اگر اس کا اچھا پرافٹ مل رہا ہے تو بیچ دو۔"

"بابا جان میں وہ زمین ہرگز نہیں بیچوں گا۔میں نے دو سال اس زمین کو خریدنے کے لیے تلوے گھسائے ہیں۔اول تو اس کا مالک راضی نہیں تھا اور جب وہ راضی ہوا میرے پاس اتنی رقم نہیں تھی۔ تب میں نے مسجد میں جا کر اللہ سے دعا کی تھی کہ اگر مجھے یہ زمین مل جائے تو میں اس پہ ایک اور بھلائی کا کام کروں گا۔میں اس پہ ایک اولڈ ہوم بناؤں گا۔اور پھر اللہ نے اپنے غیب کے خزانے کھولے ۔اسی دن میرے پاس کہیں سے اتنے پیسوں کا انتظام ہوگیا کہ میں وہ جگہ خرید سکوں۔اور اب جب میں اللہ سے وعدہ کر چکا ہوں تو میں اس وعدے کو کسی صورت نہیں توڑ سکتا۔چند پیسوں کے لیے تو ہر گز نہیں وہ لوگ اگر مجھے ہزار گنا زیادہ بھی دیں تب بھی میں اس زمین کو اور ہیون کو نہیں بیچوں گا۔" آخری الفاظ توڑ توڑ کر ادا کیے تھے۔

"اور انہوں نے جو آپ کو دھمکی دی ہے اس کا کیا بھائی جان ؟اگر وہ لوگ ان اوچھے ہتھکنڈوں پہ اتر آئے تو آپ کیا کریں گے؟ کیسے بچائیں گے اپنے گھر کی عزت اور اپنے بچوں کو ؟زمین کے ایک ٹکڑے کے لیے اپنی اولاد قربان کر دیں گے ؟"یہ الفاظ شمس کے تھے وہ اصل میں یوسف سلطان تک دھمکی کی بات پہنچانا چاہتے تھے۔

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا شمس ؟مجھے پوری بات بتاؤ صاف صاف الفاظ میں کیا کہا ہے انہوں نے ؟"یوسف سلطان غصے سے بولے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معراج پر سکون سے تھے جیسے ان کو کسی بات کے کھلنے کا ڈر ہی نہیں تھا۔

"بابا جان ان لوگوں نے بھائی سے کہا ہے کہ اگر انہوں نے ہیون اور اس سے ملحقہ زمین ان کو نہ بیچی تو وہ لوگ ہیون میں رہنے والے اٹھارہ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کے کھانوں میں زہر ملا دیں گے اور اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے بچوں کو ڈرگز پہ لگا دیں گے۔اور یہ کام ان کے لیے بالکل بھی مشکل نہیں۔ان کو بس وہاں کام کرنے والے چند لوگوں کو خریدنا ہوگا اور اگر اس کے بعد بھی بات نہ بنی تو وہ لوگ بھائی جان کے بچوں تک بھی جا سکتے ہیں۔میں نے تو بس اپنے گھر کے بچوں کو بچانے کے لیے کیا تھا سب کچھ۔لیکن بھائی جان مجھے ہمیشہ سے کم عقل ہی سمجھتے ہیں انہوں نے سارے جہاں کی خیر خواہی کا ذمہ گویا اپنے سر لے رکھا تھا۔"

"انہوں نے ہمارے گھر کے بچوں کا نام لیا اور تم خاموش رہے ؟کیا کوئی گرے پڑے ہیں ہم لوگ وہ شاید جانتا نہیں ہے ہمیں۔اگر آج بھی میں اپنی پہ آگیا تو اس مرزا کے سارے خاندان کو تباہ کر دوں گا۔اب تو یہ میری ضد ہے جاؤ اس مرزا سے جا کر کہو نہیں بیچتا میں اس کو زمین نہ ہیون کا سودا ہوگا وہ جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔اگر میرے بچوں کو خراش بھی آئی تو میں اس کی نسلوں کو ختم کر دوں گا ابھی وہ سلطانز سے واقف نہیں ہے۔"یوسف سلطان طیش میں آگئے تھے۔

شمس نے یہ کب چاہا تھا وہ فورا سے بولے تھے۔

"بابا جان آرام سے ہمارے بچوں کی بات ان لوگوں نے نہیں کی بس ایک اشارہ دیا تھا۔اور ایک زمین ہی تو ہے اس موٹی کھوپڑی کے آدمی کو چاہیے تو دے دیتے ہیں۔یہ زمین اب اس کی ضد بن گئی ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بابا۔ہمارے لیے بہتر یہی ہے کہ ہیون اور زمین کا سودا کر لیں ان یتیم بچوں کا کیا ہے کہیں اور شفٹ کر دیں گے ان کو کم از کم ہمارے بچے تو سیف رہیں گے ناں۔"

"شمس اگر میرے بچوں کی موت اس مرزا کے ہاتھوں لکھی ہے تو ٹھیک ہے وہ آئے اور ان کو مار دے۔لیکن میں اپنی پراپرٹی کا سودا نہیں کروں گا۔"وہ چبا چبا کر بولے تھے۔

"اگر میرے بچوں کی زندگی لکھی ہے تو کوئی بھی ان کو ایک خراش بھی نہی پہنچا سکتا۔اور اب میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا اب اگر کوئی بات ہو گی بھی تو میرے بچوں کے سامنے ہو گی۔کیونکہ میں ہیون کو اپنے بچوں کے نام کر رہا ہوں۔"ان کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

"معراج میں چاہتا ہوں کہ پاور آف اٹارنی شمس کو دے دوں۔ویسے بھی اگر تم اپنا غصہ نہیں سنبھال سکتے۔تو تمھیں چاہیے کہ کچھ دن آرام کرو گھر پہ رہو یا کہیں گھوم آؤ۔لیکن ان معملات سے دور رہو۔وہ زمین اور یتیم خانہ تم اس کو بیچو یا آگ لگاؤ لیکن اگر اس کی وجہ سے میرے بچوں کو کوئی نقصان ہوا تو میں کسی کو بھی معاف نہیں کروں گا۔"ان کا لہجہ حتمی تھا۔

فروا اور شمس کے چہروں پہ طمانیت سی اتری تھی۔

"کیا شمس کو اٹارنی دینے کا مقصد اور وجہ صرف یہی ہے ؟"ان کا لہجہ چبھتا ہوا سا تھا۔

یوسف سلطان کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا منظر تبدیل ہوا تھا صبح کی سفیدی کی جگہ رات کے اندھیرے نے لے لی تھی جس صوفے پہ اس وقت فروا اور حسینہ بیٹھی تھیں۔ اس تبدیل ہوئے منظر میں اسی صوفے پہ حسینہ کی جگہ یوسف سلطان بیٹھے تھے سامنے فروا تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مطلب تم یہ چاہتی ہو کہ میں اپنی ساری جائیداد کی پاور آف اٹارنی شمس کو دے دوں۔تب تم ہالے اور سفیر کے رشتے کے لیے رضا مندی دو گی ؟اور اگر میں ایسا نہ کروں تو کیا کرو گی؟ سفیر کی شادی میں تمہاری غیر موجودگی میں بھی کروا سکتا ہوں "فروا کی پوری بات سننے کے بعد وہ تحمل سے بولے تھے۔

"جی بابا جان میں یہی چاہتی ہوں اور ہاں میں جانتی ہوں۔آپ میری غیر موجودگی میں سفیر کی شادی کر سکتے ہیں۔لیکن آپ کریں گے نہیں کیونکہ آپ کسی قسم کی بد مزگی نہیں چاہتے۔آپ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کے گاؤں سے آئے ہوئے رشتے دار آپ کے دوست آپ کے بزنس پارٹنرز اور آپ کے عزیز یہ سمجھیں کہ یوسف سلطان بہو کو شادی کے لیے راضی نہیں کر سکے۔آپ اپنا بھرم رکھنا چاہیں گے آپ یہ نہیں چاہیں گے کہ کوئی یہ سوچے کہ یوسف سلطان کی سو کالڈ ہیپی فیملی میں دراڑ آگئی ہے۔ اور اگر آپ کو اپنا بھرم رکھنا ہے تو میری بات ماننی ہوگی۔"ان کا لہجہ حتمی تھا۔

"میں اٹارنی سفیر کو دے دیتا ہوں۔"انہوں نے ایک اور حل نکالا تھا۔

"کم آن بابا۔اگر آپ مجھے بے وقوف سمجھتے ہیں تو میں وہ ہوں نہیں۔میں نے شمس کا نام لیا ہے۔سفیر کا نہیں۔آپ بس یہ بتائیں کہ آپ کو منظور ہے یا نہیں ؟"وہ گویا بے زاری سے بولی تھیں۔

یوسف سلطان نے ایک گہری سانس بھری تھی۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لوں گا لیکن اگر اس کے بعد کسی بھی قسم کی کوئی بد مزگی ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا دل سے مسکرائی تھیں بس اب ایک اور شخص ایک اور ترپ کا پتہ بس ایک اور چال ایک اور آدھا ادھورا سچ اور بازی پلٹ جاتی۔

منظر تحلیل ہوا تھا اب یوسف سلطان کے سامنے معراج اور شمس بیٹھے تھے۔

"تمھیں اپنے باپ کے فیصلوں پہ شک ہے معراج ؟ "

"مجھے منظور ہے بابا جان جیسا آپ چاہیں ویسے بھی کمپنی آپ کی ہے میری نہیں اور کوئی بات کرنی ہے آپ نے ؟"

"معراج تمھارے بچے بڑے ہوگئے ہیں ہالے کی شادی کی عمر ہے۔حسن کی پڑھائی ہے اور تم تم نے کون سی پراپرٹی بنائی ہے تمہارے پاس اپنا ہے ہی کیا سوائے اس دو ٹکے کی جاب کے اور ہیون پراجیکٹ مرزا کو نہ صحیح لیکن اگر ہیون اچھی قیمت میں بکتا ہے تو بیچ دو اپنے بچوں کا مستقبل بناؤ ان کو آسائشات دو۔"بابا جان نے ان کو سمجھانا چاہا تھا۔

"ان کا مستقبل وہ لوگ خود بنا سکتے ہیں بابا۔میرے بچوں کی تربیت میں نے ایسی نہیں کی کہ وہ باپ کی طرف سے ملنے والے ورثے پہ بیٹھے رہیں۔میں نے ان کو ہاتھ پیر مارنا سکھایا ہے۔میں نے ان کو گر سکھائے ہیں میں نے ان کی تربیت کی ہے۔وہ میرے بچے ہیں بابا میرا خون۔ان کو سب پتہ ہے کہ انہوں نے سروائیو کیسے کرنا ہے۔انہوں نے خود کو کیسے منوانا ہے۔ان کی صلاحیت کیا ہے۔وہ اپنی دنیا خود بنا سکتے ہیں۔میں ان کی آخرت کا سامان کرنا چاہتا ہوں۔اگر ان دونوں نے ہیون پراجیکٹ کو بغیر کسی مفاد یا لالچ کے صرف اللہ کی رضا کے لیے چلایا تو ان کی آخرت سنور جائے گی۔وہ دنیا سنوار لیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گے سب بچے سنوار لیں گے۔ان کی آخرت سنور جائے میرے لیے یہی بہت ہے۔"وہ نرمی سے بول کر خاموش ہوئے تھے۔

"میں تمہاری باتیں نہ پہلے سمجھ سکا ہوں نہ آج سمجھوں گا خیر مجھے یہ کہنا تھا کہ۔۔۔"

"دس دن بعد ہالے کی سالگرہ ہے۔میں چاہتا ہوں اسی روز سفیر اور ہالے کا نکاح کر دیا جائے۔فروا اور شمس کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ہالے سے میں بات کر لوں گا۔کیا تم میرے فیصلے سے اتفاق کرتے ہو ؟"وہ معراج کو دیکھتے پوچھ رہے تھے۔

"نہیں مجھے کوئی اعترض نہیں لیکن ہالے سے بات کرنی ہو گی مجھے۔"معراج سلطان سنجیدگی سے بولے تھے۔

"لیکن بابا جان بہت سے کام کرنے ہوں گے۔ابھی تو ہماری کوئی تیاری بھی نہیں ہے کچھ وقت تو چاہیے ہو گا ہمیں۔"حسینہ اس سارے وقت میں پہلی بار بولی تھیں۔

"بھابی سب کچھ مل کر کر لیں گے پریشان نہ ہوں آپ "فروا مسکرا کر بولی تھیں۔

باقی کسی کو کوئی اعترض نہیں تھا۔

یوسف سلطان جیسے کھل اٹھے تھے ان کی سب سے بڑی خواہش پوری ہونے والی تھی انہوں نے خوش تو ہونا تھا۔

معراج خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کا دل بوجھل سا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ جب لاؤنج میں آئی تو حسن کسی اخبار میں منہ دیے بیٹھا تھا۔آس پاس اور بھی کافی اخبار اکٹھے کر رکھے تھے۔وہ ایک اخبار کو کھنگالتا۔اور پھر واپس رکھ دیتا۔وہ اپنے کام میں اتنا محو تھا ہالے کی آمد کا بھی پتہ نہیں چلا۔

"اے چھیلے ہوئے آلو یہ تمھیں اخبار پڑھنے کا شوق کب سے جاگ گیا؟"وہ دھپ سے اس کے برابر صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔اس نے سبز رنگ کی گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ سبز ہی بڑے بڑے پائنچوں والی شلوار پہن رکھی تھی۔بال جوڑے میں باندھ رکھے تھے۔سیاہ آنکھوں میں اب بھی نیند تھی۔

"دیکھ رہا ہوں چچی جان کی خود کش دھماکے کی خبر کہاں چھپی ہے۔چلو دھماکہ نہ صحیح کیسے خود کشی کی ہی چھاپ دیتے۔لیکن نہیں ان اخبار والوں سے کچھ نہیں ہو گا۔"وہ اتنے سنجیدہ سے انداز میں بولا تھا کہ ہالے نے اس کو گھور کر دیکھا تھا۔

"بھلا چچی کیوں کریں گی ایسا بد تمیز۔۔" اس نے گھرکا تھا۔

"تمہاری اور سفیر بھائی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوگئی ہے۔انہوں نے تو مرنا ہی ہے یا پھر کل کی اخبار میں تمھارے مرڈر کی نیوز چھپے گی۔لیکن یہ تو طے ہے کہ فروا حانم یہ شادی نہیں ہونے دیں گی۔"وہ چمکتی آنکھوں سے مسکراہٹ دبا کر بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ اللہ کتنا فضول بولتے ہو تم۔شادی ہو گی اور تم سب دیکھو گے۔ہنہہ ویسے مجھے ابھی شادی کرنی ہی نہیں تھی۔لیکن میں کیا کروں کل رات دادا جان نے مجھے بہت فورس کیا ہے۔ ان کی خوشی کے لیے مجھے ماننا پڑا۔"وہ اپ سیٹ لگتی تھی۔

"ایک بات کہوں ہالے تم سفیر بھائی سے شادی نہ کرو۔"وہ یکدم سنجیدگی سے بولا تھا۔

ہالے نے سر صوفے کی پشت سے ٹکا لیا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب بولی تو اس کی آواز میں تکان سی تھی۔

"کیوں نہ کروں کوئی وجہ تو ہو گی ؟"**(شاید وہ خود کو بھی کوئی توجیح پیش کرنا چاہتی تھی)**

"تم باتیں منوانے کی عادی ہو۔تم باس لیڈی ہو۔سفیر بھائی اور تمہاری بنے گی نہیں۔تم ان کے ساتھ ایک بے رنگ زندگی گزارو گی۔اور ہارون تم ان کے ساتھ بہت خوش رہ سکتی ہو۔ہالے وہ تمہاری باتیں ماننے کا عادی ہے اس کو تمہاری سننا اچھا لگتا ہے۔میرے حساب سے وہ تمہارے لیے بیسٹ ہے لیکن پھر بھی جو تم چاہو۔"اس نے کندھے اچکائے تھے۔

ہالے خاموش رہی کچھ بولی نہیں۔

اسی وقت ہارون بھی گنگناتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا تھا ہالے نے اس کو دیکھا تھا۔اس کے ہونٹوں پہ پھیکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

ہارون نے اسے نوٹ نہیں کیا وہ اسی طرح گنگناتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے کزن اتنی اپ سیٹ کیوں ہو ؟"وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"حسن جاؤ نرگس سے کہو ہارون کے لیے کافی لے کر آئے۔"ہالے جواب دینے کی بجائے حسن سے بولی تھی۔

"صاف صاف کہو اپنی بات میں مجھے شامل نہیں کرنا چاہتے۔میں مہذب طریقے سے اٹھ جاتا۔ویسے بھی بہن ہماری عادت نہیں ہے کسی کی سن گن لینے کی۔ہم تو بس اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔"وہ محلے کی فسادن آنٹیوں کی نقل اتارتا بولا تھا۔لیکن ہالے کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر خاموشی سے اٹھ گیا تھا۔

اب کے ہارون کو پریشانی ہوئی تھی۔

"کچھ ہوا ہے کیا ہالے مجھے بتاؤ ؟اس سفیر نے کچھ کہا ہے کچھ بولو بھی ؟"اس کی گرے آنکھوں میں واضح فکر تھی۔

"وہ مجھے تنگ کرنے لگا ہے ہارون پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے جیسے مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔میں جلد بازی کر بیٹھی ہوں۔یہ وہ سفیر نہیں ہے جس کو میں نے پسند کیا تھا۔جس سے میں شادی کرنا چاہتی تھی۔تمھیں پتہ ہے رات انہوں نے مجھ پہ اتنا شاؤٹ کیا جسٹ بی کاز میں نے ان کی کال نہیں پک کی۔ان کو لگتا ہے کہ میں جان بوجھ کر ایسا کرتی ہوں تاکہ میری ویلیو بڑھے۔اور بابا اور چچا کے بیچ جو کچھ بھی ہوا اس بارے میں مجھے میرے بابا سے بات کرنی چاہیے۔یہ ان دونوں بھائیوں کا مسئلہ ہے میں کیوں بیچ میں پڑوں ؟کل اس چالیس منٹ کی کال پہ انہوں نے اتنا کچھ بولا ہے کہ میں شک میں مبتلا ہوگئی ہوں۔وہ شراب پیتے ہیں ان کی کئی لڑکیوں سے دوستیاں ہیں ہم دونوں بہت الگ ہیں۔مجھے لگتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے میں ایک غلط ایکویشن میں پھنس گئی ہوں۔میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آتا۔"وہ آنکھیں بند کیے سر کو صوفے کی پشت سے ٹکائے بول رہی تھی ہارون بس اس کو دیکھ کر رہ گیا۔

"اس کو چھوڑ دو ہالے ختم کر دو یہ تعلق۔آگے جا کر وہ تمھیں بہت ہرٹ کرے گا وہ تم سے محبت نہیں کرتا اس نے خود یہ بات کہی ہے مجھ سے۔تم میرا یقین کرو وہ بس تم سے متاثر ہوا ہے اور کچھ نہیں وہ بس تمھیں۔۔۔"وہ کچھ اور بھی کہتا کہ کسی اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ خاموش ہو گیا۔

"اوہ تو یہ کلاسز تم اس سے لیتی ہو۔گریٹ۔"اس آواز پہ ہالے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی تھی۔سفیر لاونج کے دہانے پہ کھڑا چبھتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔"تم ہماری ذاتی باتیں اس کو بتاتی ہو ؟اور یہ اس کی اتنی جرات کے یہ تمھیں میرے خلاف بہکائے ؟ہالے افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پہ میں تو یہاں تم سے رات کی ساری باتوں پہ معافی مانگنے آیا تھا اور تم یہاں میرے ہی خلاف محاذ کھولے بیٹھی ہو۔"

"سفیر بات کو غلط رخ مت دیں ہم بس بات کر رہے تھے۔اور میں کوئی بچی نہیں ہوں جو کسی کی باتوں میں آجاؤں گی۔"وہ نرمی سے بولی تھی وہ اس وقت جھگڑا نہیں چاہتی تھی جبکہ ہارون اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"میں چلتا ہوں تم دونوں بات کر لو اوکے۔"وہ نارمل سے لہجے میں بولتا سفیر کے پاس سے گزرنے لگا جب سفیر نے اس کی کہنی کو پکڑا ساتھ نرگس کو آوازیں دینے لگا۔

ہالے چبھتی نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر مجھے جانے دو تم دونوں اپنے مسئلے حل کر لو۔میں کوئی جھگڑا نہیں کروانا چاہتا۔"اسی وقت نرگس پلیٹ میں مٹھائی لیے ان کے پاس آئی تھی۔

"سفیر صاحب معذرت دراصل میں مٹھائی لینے کچن میں گئی تھی۔ہارون صاحب کی امی آئی ہیں نہ تو ان کے لیے جی۔"اس کو لمبے جواب دینے کی عادت سی تھی۔

"اسی لیے تو بلایا ہے تمھیں نرگس۔مٹھائی ہی تو چاہیے تھی۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا اور ساتھ ایک گلاب جامن اٹھا کر ہارون کے سامنے کیا تھا۔

کہنی ہنوز تھام رکھی تھی۔

"یہ کس خوشی میں ہے؟" ہارون ناگواری سے بولا تھا۔

"یہ لو یار کھاؤ تو صحیح۔"اس نے زبردستی اس گلاب جامن کو ہارون کے منہ میں ٹھونسا تھا۔ہالے کو سفیر کی حرکت پہ غصہ آیا تھا۔لیکن کچھ بولی نہیں۔

"ہم دونوں کی شادی فکس ہوگئی ہے۔دس دن بعد نکاح ہے ہمارا۔اسی کی مٹھائی ہے یہ۔"وہ بظاہر مسکرا رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تپش سی تھی۔

ہارون شاہد نے اپنی زندگی میں اتنا کڑوا گلاب جامن نہیں کھایا تھا۔اس نے بے اختیار اپنی کہنی چھڑائی تھی اور تیز تیز چلتا سلطان منزل کے دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

دوسری طرف ہالے اور سفیر ایک دفع پھر آمنے سامنے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ نے کیوں اس کے ساتھ بیر باندھ لیا ہے ؟وہ میرا دوست ہے اس کو ہرٹ ہوتا ہے تو مجھے بھی برا لگتا ہے۔وہ مجھے کوئی آپ کے خلاف نہیں بھڑکاتا۔کوئی نہیں بھڑکا سکتا۔میں اپنا ذہن اپنا دماغ رکھتی ہوں۔مجھے فیصلے کرنے آتے ہیں۔کوئی میری انگلی پکڑ کر مجھے چلنا نہیں سکھاتا۔سفیر آپ میری ایک بات ذہن نشین کر لیجیے۔آپ آئندہ ہارون سے اور مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کریں گے۔"اس کا لہجہ دوٹوک تھا۔

سفیر نے جب بات بگڑتے دیکھی تو خود ہی نرم پڑ گیا۔

"اوکے آئی ایم سوری۔"اس نے جیسے ہار مان لی۔

"میں پریشان تھا یار کل سے لے کر۔اس لیے بس تھوڑا اوور ری ایکٹ کر گیا۔ میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں۔میں مانتا ہوں میں غلط ہوں۔دیکھو یار ہماری شادی ہونے والی ہے۔یہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اگر دل میں جگہ دیں گے تو بہت مشکل ہو جائے گی۔ہم آج باہر ڈنر کرنے چلیں گے اوکے ؟بڑے پاپا سے بات کر چکا ہوں میں۔اجازت لے لی ہے میں نے۔اب تم منع مت کرنا پلیز۔"وہ التجائیہ سے انداز میں بولا تھا۔

"آپ نے ڈنر میرے ساتھ کرنا تھا یا بڑے پاپا کے ساتھ۔"وہ ہنوز خفا تھی۔

سفیر مسکرایا تھا۔اس کی بھوری آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

"سارے جواب رات کو ڈنر پہ دے دوں گا۔اس وقت میں ایک میٹنگ کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں۔اور ایک بات اور شام سات بجے تک میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا تم پلیز آ جانا اوکے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کوئی جواب دیتی کہ اس کا موبائل بجنے لگا۔

"جھینگا کالنگ۔"

"یہ کیوں کال کر رہا ہے ؟"

"اچھا اوکے میں آجاؤں گی۔"اس نے سفیر کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔وہ بھی لیٹ ہو رہا تھا اس لیے خاموشی سے چلا گیا۔

ہالے نے کال پک کی تھی۔

"ہاں بولو کدھر ہو تم اور کال کیوں کر رہے ہو ؟"

"میرے کمرے میں آجاؤ ابھی اور اسی وقت "اس کی پھنسی پھنسی سی آواز آئی تھی۔

"کیوں میں تمہاری نوکر لگی ہوں؟" وہ تپ ہی تو گئی تھی۔

"یار آجاؤ پلیز میں مصیبت میں ہوں۔"وہ روہانسا سا ہو گیا تھا۔

ہالے نے جواب دیے بغیر کال کاٹ دی تھی۔اور اوپر کی طرف جانے لگی جب اس نے شاہد حسین اور ہارون کو سامنے سے آتے دیکھا۔وہ بھاگ کر ان کے قریب گئی تھی۔شاہد اس کو دیکھ کر مسکرائے تھے ۔وہ ان کے پاس جا کر ان کے سینے سے لگ گئی تھی شاہد نے اس کے بالوں کو چوما تھا۔

"آئی مسڈ یو سو مچ ماموں جان۔" وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے بولی تھی۔جبکہ ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ رکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے بھی بہت مس کیا تمھیں۔"انہوں نے اس کے ہاتھ اوپر کر کے کر چوم لیے تھے۔

"ہاں اسی لیے تو ایک چکر بھی نہیں لگایا ہماری طرف۔اتنے مصروف ہیں کہ میرے لیے بھی وقت نہیں نکال سکے۔"

"لڑکی اب تو آگیا ہوں ناں سارا دن ساتھ گزاریں گے اب خوش ہو۔"تھوڑی دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد شاہد اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔اور ہالے ہارون کے ساتھ حسن کے کمرے میں چلی گئی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ دونوں ایک کیفے میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔یہ کیفے ایک کھلی جگہ پہ بنایا گیا تھا۔ کھلے آسمان کے نیچے اوپر کوئی چھت نہیں تھی۔بس آسمان تھا۔آگ برساتا آسمان۔ہر ٹیبل کے ساتھ ایک چھتری نما کوئی چیز لگی تھی اس کو کھولو تو وہ آپ کے اوپر سایہ کر دیتی تھی۔اور آپ کو جھلساتی دھوپ سے بچا لیتی تھی۔

مہر نے نیلے رنگ کا پرنٹڈ لان کا سوٹ پہن رکھا تھا۔کانوں میں ٹاپس بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنا رکھی تھی۔وہ اداس تھی اس کے برعکس فروا فریش سی تھیں۔

گھٹنوں سے ذرا اوپر تک آتی برینڈڈ شرٹ، اس کے نیچے بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر ،کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس ،بھوری آنکھوں میں مسکارا اور انگلیوں میں پہنی ڈائمنڈ رنگز ہونٹوں پہ سجی سرخ لپسٹک وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئی تھیں۔

"تو تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم نے سفیر پہ گیو اپ کر دیا ہے۔"وہ سکون سے بولی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے گیو اپ نہیں کیا۔میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔مجھے ابا کا پیار چاہیے تھا میں ماما کے احسانوں تلے دبی ہوئی ہوں۔ہالے سے بہت محبت ہے مجھے۔میں اس کو ہرٹ نہیں کر سکتی۔"اس کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا۔

"تم قربانی دوگی لیکن پھر بھی تمھیں یوسف سلطان کی محبت نہیں ملے گی۔جب تک ہالے اس گھر میں ہے تب تک تو بالکل نہیں۔وہ اس کے ہوتے ہوئے تمھیں پوچھیں گے بھی نہیں۔ابھی ان کا وعدہ نیا نیا ہے اس لیےوہ تم سے بات کرتےہیں تمہاری لائی ہوئی چیزیں خاموشی سے لے لیتے ہیں لیکن میری بات یاد رکھو مہر جس دن ہالے اور سفیر کی شادی ہوگئی۔وہ یہ تک بھول جائیں گے کہ کوئی مہر ماہ تھی بھی یا نہیں۔اگر تمھیں یوسف سلطان چاہیے تو ہالے کو بیچ سے نکالنا ہوگا۔وہ تمہاری سو کالڈ ماں اس کو دیکھا ہے۔کتنی خوش ہے وہ کس طرح ہنس ہنس کر اپنی بیٹی سے بات کر رہی ہے۔کیسے خوشی خوشی شادی کی شاپنگ کر رہی ہے۔اس کو تمہارا احساس بھی نہیں ہے۔مہر کوئی تمھارے لیے نہیں سوچے گا سوائے میرے۔کوئی تمہارا ساتھ نہیں دے گا سوائے میرے۔ہالے کی شادی کے فورا بعد تمہاری شادی کر دی جائے گی۔پھر کیسے حاصل کرو گی یوسف سلطان کی محبت ؟رہ لو گی سفیر کے بغیر ؟" ان کے انداز میں چیلنج تھا۔

"ہالے کی وجہ سے ہمیشہ مجھے پیچھے کیا گیا۔"وہ کسی غیر مرئی نکتے پہ نظر جمائے بول رہی تھی۔"پہلے امی نے پھر ابا نے اور اب سفیر نے۔ہالے نے مجھ سے میرے سارے محبوب لوگ چھین لیے۔اس نے میرا ہر رشتہ سپوائل کیا میں ہمیشہ سے اس کے جیسی بننا چاہتی تھی۔اس کی جگہ آنا چاہتی تھی لیکن نہیں آ سکی۔ابا نے مجھے ہالے کی وجہ سے خود سے دور کر دیا۔امی ہالے کی وجہ سے مر گئیں۔اگر اس دن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے ضد نہ کرتی تو امی نہ مرتیں اور اگر امی نہ مرتیں تو ابا مجھ سے پیار کرتے۔سفیر نے مجھے ہالے کی وجہ سے چھوڑا لیکن۔۔۔میں۔۔"وہ استہزائیہ سی ہنسی تھی۔

"میں اس کو کچھ نہیں کہہ سکتی اس لیے نہیں کیونکہ وہ میری بہن ہے۔بلکہ اس لیے کیونکہ اس کی ماں نے مجھے پالا ہے۔مجھ سے محبت کی ہے۔میرے بس میں کچھ بھی نہیں ہے۔میں کچھ نہیں کر سکتی۔میں احسان فراموش نہیں بن سکتی۔"وہ فروا کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔اس نے گردن موڑ رکھی تھی۔

"تم سے محبت بس میں کرتی ہوں اور کوئی نہیں۔تم ہالے کی ماں کے لیے صرف ایک گلٹ ہو۔کیا تم نے کبھی ان کو نماز پڑھتے دیکھا ہے وہ جب دعا مانگتی ہیں تو ہچکیوں سے روتی ہیں۔ان کی تہجد تک کبھی قضا نہیں ہوتی۔اس لیے نہیں کہ وہ ایک اچھی مسلمان ہیں اس لیے کیونکہ وہ ڈرتی ہیں وہ خدا کے قہر سے ڈرتی ہیں۔ان کو لگتا ہے کہ اگر ایک بھی نماز چھوٹی تو اللہ ان سے ناراض ہوجائے گا۔ان کے عیب زمانے کے سامنے کھل جائیں گے۔اللہ ان کو بے پردہ کر دے گا۔مہر وہ تم سے محبت نہیں کرتیں وہ ہالے سے محبت کرتی ہیں۔تم نے کبھی نوٹ کیا ہے وہ کیسے اس کو ڈانٹتی ہیں۔حق جتاتی ہیں۔صحیح غلط کی پہچان کرواتی ہیں۔لیکن تم۔۔تم چاہے قتل ہی کر آؤ وہ تمھیں کچھ نہیں کہیں گی۔تم جو پہنو،جو کھاؤ، جو پیو وہ تمھیں اف تک نہیں کریں گی۔اگر کچھ کہیں گی تو ان کا گلٹ عود کر آجائے گا۔ان کا دل پھر زخمی ہوگا۔ان کو پھر تکلیف ہوگی۔وہ خود کو اذیت سے بچانے کے لیے تم سے محبت کا ڈرامہ کرتی ہیں۔تم میری بات سمجھتی کیوں نہیں ہو۔"وہ جیسے عاجز آگئی تھیں۔

مہر اب بھی ان کو نہیں دیکھ رہی تھی اس کی بھوری آنکھیں اب بھی سپاٹ تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب آپ یہ کہیں گی کہ ان کی بیٹی کی وجہ سے میری ماں مر گئی یہی گلٹ ہے انہیں ہے ناں ؟ امی تو اسی دن ہی مر گئی تھیں۔جب ابو نے ان کو طلاق دی تھی۔اس لیے آپ کی یہ سب باتیں بے کار ہیں ۔"اس کا لہجہ بے زار سا تھا۔

فروا ٹیبل پہ آگے کو ہوئی تھیں انہوں نے اپنی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی تھی۔

"اور اگر میں یہ کہوں کہ تمہارے والدین کی طلاق حسینہ بھابی کی وجہ سے ہوئی تھی تو ؟اور اگر میں یہ کہوں کہ ان کو اسی بات کا گلٹ ہے تو ؟"وہ اس کے کانوں میں صور پھونک کر پیچھے ہٹی تھیں۔

مہر نے اتنی تیزی سے مڑ کر دیکھا تھا کہ گردن کے چٹخنے کی آواز آئی تھی۔اس نے فروا کی آنکھوں میں کوئی جھوٹ کوئی دھوکہ تلاشنا چاہا۔لیکن ان کی آنکھوں میں بس سچ تھا ثبوت کے ساتھ۔

مہر گنگ سی ان کو دیکھے گئی اس کو لگا تھا جیسے آسمان سے پتھروں بھرا تھال اس کے سر پہ لڑھکا دیا گیا ہو۔اس کے دل کو کسی نے مٹھی میں لے کر دبایا تھا۔تکلیف حد سے سوا تھی شاک جان لیوا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اس نے دو دن سے نہ صحیح سے کچھ کھایا تھا۔نہ بات کی تھی۔بس اپنے کمرے میں بیٹھا رہتا۔یا گھنٹوں کسی غیر مرئی نکتے پہ نظریں جمائے رہتا۔نفیسہ نے اس کو کچھ نہیں کہا تھا۔ان کو اندازہ تھا وہ اس وقت ٹراما ٹائیز تھا۔ابھی بھی وہ اپنے کمرے کی دیوار گیر کھڑکی کے ساتھ سر ٹکائے بیٹھا تھا۔اسی وقت نفیسہ اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔عمر کو محسوس ہوا تھا لیکن آنکھیں موندے رکھیں۔وہ خاموشی سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے پاس چپس کے فرش پہ بیٹھ گئی تھیں۔کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی اور پھر عمر کی بھاری آواز کمرے میں گونجی تھی۔

"میں نے اس دن آپ کی اور ایس ایچ او کی ساری باتیں سنی تھیں یقینا آپ ایک اچھی وکیل رہی ہوں گی۔"

نفیسہ مسکرآئی تھیں پورے دل سے۔

"تم نے کبھی مجھے کورٹ میں بولتے نہیں سنا عمر۔جب میں بولتی تھی جب میں دلائل دیتی تھی اور جب ۔۔۔"وہ بولتے بولتے رک گئی تھیں ان کو کچھ عجیب لگا تھا۔یہ صورتحال نارمل نہیں تھی۔

"آپ کا پورا نام کیا ہے اماں ؟"اس نے آنکھیں ہنوز موند رکھی تھیں۔

"نفیسہ حیات۔کیا ہوا ہے عمر ایسے سوال کیوں کر رہے ہو۔"

"آپ کے شوہر کا نام کیا تھا ؟" وہ ان کی بات نہیں سن رہا تھا۔

"سید یونس شاہ۔"ان کا لہجہ اب سپاٹ تھا۔

"پھر میرا نام سید عمر یونس کیوں نہیں ہے ؟"اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اس کی آنکھوں میں ایسا درد تھا کہ نفیسہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔نفیسہ خاموش رہی تھیں ان کے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ نے مجھے اپنے باپ کا نام کیوں دیا؟ مجھے میرے باپ کا نام کیوں نہیں دیا ؟یا پھر یہ کہیں کہ میں ان کا بیٹا ہی نہیں ہوں؟ اماں میں آپ کا بیٹا تو ہوں ناں ؟"اس نے آخری سوال نہ جانے کس خدشے کے پیش نظر کیا تھا۔

"تم میرے بیٹے ہو عمر۔تم میری جان ہو۔میری اولاد ہو تم۔"انہوں نے عمر سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا۔پس منظر میں کوئی اور آواز گونج رہی تھی۔

(وہ گندا خون ہے نفیسہ وہ تمھیں چھوڑ دے گا وہ آسیب ہے وہ سب کچھ کھا جائے گا)

"مجھے ہمیشہ لگتا تھا یہ لوگ آپ سے جلتے ہیں۔یہ لوگ آپ کو جھیل نہیں پاتے۔اس لیے الزام لگاتے ہیں۔میں آپ ہی کا بیٹا ہوں آپ کا خون لیکن نہیں میں تو گندا خون ہوں پتہ نہیں میں جائز بھی ہوں یا نہیں۔"اس کی آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا تھا۔

"اماں مجھے بتائیں میرے ماں باپ کون تھے ؟میں کون ہوں؟ آپ مجھے کہاں سے لائی ہیں؟ خدا کے لیے مجھے سب بتا دیں۔ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔آپ میری ماں ہیں یا نہیں ؟میرا باپ کون ہے ؟کچھ تو بتائیں مجھے۔"وہ برہمی سے بول رہا تھا۔

"میں تمہاری ماں ہوں عمر۔میں نے تمھیں پیدا نہیں کیا لیکن میں تمھارے لیے راتوں کو جاگی ہوں ۔میں نے تمھیں نو مہینے اپنی کوکھ میں نہیں رکھا۔لیکن تمہاری تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔تم میرا خون نہیں ہو لیکن میں تمھارے لیے کسی سے بھی لڑ سکتی ہوں۔میں نے ہمیشہ تمھیں بیسٹ دیا ہے۔عمر تم میرے بیٹے ہو۔تمہاری اصل ماں کو تو تمہاری شکل بھی یاد نہیں ہو گی۔تم جب پیدا ہوئے تھے اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے دو گھنٹے بعد تم میری گود میں آئے تھے۔تمھیں اللہ نے میرے پاس بھیجا ہے۔تم میرا سرمایہ ہو، میرا کل جہاں ،میری متاع حیات۔تم میرے بیٹے ہو۔میری عمر بھر کی کمائی ہو تم۔"وہ بلند آواز میں بولتی عمر سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی تھیں۔

(وہ ایک دن تمھیں چھوڑ دے گا نفیسہ وہ تمہارا کیریئر کھا گیا تمہارا وقار کھا گیا وہ سب کچھ کھا جائے گا تم اکیلی رہ جاؤ گی)

"مطلب میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں۔"وہ شاکڈ نہیں تھا اس کو اندازہ تھا۔دو دن پہلے ان لوگوں کی وثوق سے کہی باتوں پہ وہ کہیں نہ کہیں ایمان لے آیا تھا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اماں میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں ؟میں کون ہوں کہاں سے لے کر آئی ہیں آپ مجھے ؟کون ہے میرا باپ؟ میری ماں کون ہے؟ کیوں دیا انہوں نے مجھے آپ کو ؟اماں مجھے سب بتائیں سب۔"اس کی آنکھیں سرخ تھیں وہ تیز تیز بول رہا تھا۔

"میں نہیں جانتی تمہارے خاندان کو۔میں کچھ نہیں جانتی عمر۔تم سب باتیں چھوڑ دو جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔تم میرے بیٹے ہو۔"انہوں نے عمر کی کہنی تھامنی چاہی جسے عمر نے بے دردی سے چھڑایا تھا۔

"مطلب انہوں نے مجھے پھینک دیا تھا۔آپ۔۔۔آپ ان کو نہیں جانتیں۔مطلب مجھے لگا تھا میرے ماں باپ نے مجھے آپ کے حوالے کیا ہو گا لیکن۔۔۔**(وہ اب شاکڈ تھا)** اوہ میرے خدا یا یہ میں کس کھیل کا حصہ بن گیا ہوں۔یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔اللہ کیوں کیوں کیوں میرے ساتھ ہی کیوں۔"وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بالوں کو مٹھی میں دبوچے یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔"کیوں اٹھا کر لائی تھیں آپ مجھے؟ جب میرے ماں باپ نے مجھے نہیں اپنایا تو آپ کیوں اٹھا کر لائیں؟ اتنے سال اتنے سال میں دھوکے میں رہا۔اس دن سب لوگوں کو اس دو ٹکے کے ندیم کی بات کا یقین تھا۔لیکن میرا نہیں کیونکہ اس کی کریڈیبلٹی تھی۔اس کا خاندان تھا۔اس کے پاس نام تھا۔عزت تھی اور میں۔۔۔اماں میں خالی ہاتھ تھا۔"اس نے اپنے دونوں ہاتھ نفیسہ کے چہرے کے سامنے کیے تھے۔

"میرا کوئی خاندان نہیں تھا۔میری کوئی اوقات نہیں تھی۔میری کوئی کریڈبلٹی نہیں تھی۔میں ایک ایسی اولاد تھا جس کو اس کے ماں باپ نے بھی قبول نہیں کیا تھا۔یا اللہ میری تو ساری زندگی جھوٹ تھی ۔میرا وجود جھوٹا ہے ،نا پاک ہے ،گندا ہے۔"وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا۔

"عمر میں نے تمہارے لیے سب کچھ کیا ہے۔آگے بھی کروں گی۔تمہارا خاندان میں ہوں۔میں نے تمھارے لیے دنیا چھوڑی ہے۔تم مجھ سے پوچھو تم کیا ہو۔تم میرا پورا جہاں ہو۔ لوگوں کی باتوں میں کیوں آتے ہو عمر۔یہ سب جھوٹے ہیں تم میرا سچ ہو۔"وہ رونے لگی تھیں۔

" میں نہیں جانتی تھی۔تمہاری فیملی کون ہے؟ تم کون ہو؟ میں تمھیں۔۔ہاں میں نے تمھیں کوڑے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا۔لیکن میں ایک ہفتہ بعد ہی تمھارے باپ کا پتہ لگا چکی تھی۔میں ساری زندگی تمھیں اپنے پاس رکھ کر گلٹی نہیں رہ سکتی تھی۔میں تمھیں تمہارے باپ کے پاس لے گئی تھی۔لیکن انہوں نے تمھیں قبول نہیں کیا۔ان کی زندگی مکمل تھی۔عمر اس میں تمہاری کوئی جگہ نہیں تھی۔تم میرے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیے آئے تھے۔عمر میری زندگی ادھوری تھی۔تمھیں اس کو مکمل کرنا تھا۔"عمر کی بیماری کے بعد وہ آج روئی تھیں۔

"آپ نے میرے لیے کچھ نہیں کیا(**وہ دانت پیس کر غرایا تھا**) آپ ایک ضدی عورت تھیں۔آپ نے مجھے اپنی انا کی تسکین کے لیے پالا۔آپ کو ہمیشہ وہی کام کرنا ہوتا تھا جس سے آپ کو روکا جائے۔آپ نے میرے معملے میں بھی وہی کیا۔آپ نے ساری دنیا اپنے لیے چھوڑی اماں۔میرے لیے اگر کچھ کرنا تھا تو آپ امریکا سے واپس ہی نہ آتیں۔میرے لیے اگر کچھ کرنا تھا تو یہ محلہ چھوڑتیں۔میرے لیے اگر کچھ کرنا تھا تو آپ وکالت نہ چھوڑتیں۔آپ نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تاکہ آپ کی واہ واہ ہو۔آپ نے یہ سب اس لیے کیا تاکہ آپ کی انا کو تسکین ملے۔تاکہ مجھے اگر کچھ پتہ چلے تو میں خود کو آپ کے احسانوں کے بوجھ تلے دبا ہوا محسوس کروں۔مجھے اتنے سال دھوکے میں رکھا۔اتنے سال میں نے سارے محلے والوں کی غلیظ نظریں ،ذو معنی جملے بازی سب کچھ اس لیے برداشت کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا یہ لوگ سب کچھ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ایک مضبوط عورت کو جھیل نہیں سکتے۔آپ مضبوط نہیں تھیں آپ ضدی تھیں۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

نفیسہ بس اس کو دیکھے گئیں یک ٹک دم سادھے اور جب بولیں تو بس اتنا۔

"تم زری سے ملے ہو ؟"ان کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک پرانا اور ناراض دوست جس کے پاس آپ کے راز ہوں وہ دشمن سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے ،آج نفیسہ نے مان لیا تھا۔

"خدا تمھیں غارت کرے زری۔"وہ کرب ناک لہجے میں بولی تھیں۔نفیسہ حیات نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی کو بد دعا دی تھی۔

عمر سنی ان سنی کرتا الماری کی جانب بڑھ گیا تھا نفیسہ نے شاکی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

وہ اپنے ہینگر میں ٹنگے ایک ایک جوڑے کو نکالتا بیگ میں ڈالتا جاتا تھا۔بیگ بھر چکا تھا۔لیکن نفیسہ اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھیں۔اب وہ باتھ روم سے اپنے کچھ سامان لے کر آیا تھا۔اور ان کو بیگ میں ٹھونس رہا تھا۔نفیسہ بے حس و حرکت ان کو دیکھے گئیں۔اب اس کا بیگ تیار تھا۔اس نے بیگ کندھے پہ رکھا تھا۔اور نفیسہ کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

"میں جا رہا ہوں اماں۔جو ذلت میں نے اس دن دیکھی ہے اس کے بعد میں ان لوگوں کا سامنا نہیں کر سکتا۔اب میں تب واپس آؤں گا جب میری کوئی عزت ہوگی۔میری بات کی کریڈیبلٹی ہوگی۔میرا کوئی مقام ہوگا۔میں اپنے خاندان کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔میری واپسی کا انتظار مت کیجیے گا۔"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

نفیسہ نے ذہن پہ زور دیا تھا۔ان کو ایسی اذیت کب ہوئی تھی۔جب ان کا باپ مرا تھا ؟نہیں۔جب ان کا شوہر مر گیا تھا ؟نہیں۔جب ان کی پہلی اولاد دنیا میں آنے سے پہلے مر گئی ؟نہیں۔جب عمر بیمار ہوا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

؟نہیں۔جب ان کا لائیسنس کینسل ہوا ؟نہیں۔یہ اذیت سب اذیتوں سے بڑی تھی۔یہ دکھ تمام دکھوں پہ بھاری تھا۔یہ غم دیمک ثابت ہونے والا تھا۔

"عمر مت جاؤ۔۔"وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔آنسو ابل ابل کر ان کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔"تم میرا سہارا ہو۔میری اولاد ہو۔تم میرے بیٹے۔میرا مان۔میرا واحد رشتہ۔مجھے بے سہارا مت کرو۔مجھے ہجر کا غم نہ دو۔تم میرا سرمایہ ہو۔مجھے خالی ہاتھ نہ کرو عمر۔رک جاؤ۔"وہ گیلے چہرے کے ساتھ بول رہی تھیں آنسوؤں کی وجہ سے عمر کا چہرہ دھندلایا سا لگتا تھا۔

"مجھے مت روکیں اماں۔میں رک جاؤں گا اور اگر میں رک گیا تو عذاب بن جاؤں گا۔مجھے اولاد رہنے دیں مجھے عذاب نہ بننے دیں۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا وہ کمرے کا دروازہ پار کر گیا تھا۔

نفیسہ نے آنکھیں صاف کی تھیں۔منظر صاف ہو گیا تھا۔اور اس منظر میں عمر حیات نہیں تھا۔

نفیسہ کو لگا تھا جیسے عمر ان کے دل پہ پیر رکھ کر گیا ہو۔

وہ فرش پہ بیٹھتی چلی گئیں تھیں اور چند ہی لمحوں بعد دھاڑے مار مار کر روتی جاتیں اور ایک ہی سطر دہراتی جاتیں۔

"اللہ تمھیں غارت کرے زری۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہارون اور ہالے جب حسن کے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ منہ دیوار کی جانب موڑے بیٹھا تھا۔ایسے کہ ان دونوں کی طرف پیٹھ تھی۔ہالے مشکوک سی آگے آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جھینگے کیوں بلایا ہے مجھے اور یہ منہ کیوں اس طرف کر رکھا ہے ؟"کمر پہ ہاتھ رکھے آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے پوچھ رہی تھی۔

"پہلے وعدہ کرو مجھے جج نہیں کرو گی۔آخر کو میں بھی ایک انسان ہوں میرا بھی خوبصورتی پہ حق ہے" اس کی آواز کچھ الگ سی لگ رہی تھی جیسے مشکل سے بول رہا ہو۔

اب کے ہارون بھی مشکوک ہوا تھا اور ہالے کے سامنے سے گزرتے ہوئے فورا حسن کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا۔

اور پھر دو سیکنڈ بعد ہی اس کا بلند سا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا۔ہالے نے آگے بڑھ کر حسن کا چہرہ دیکھا اور پھر اگلے سیکنڈ وہ بھی پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی تھی۔

حسن جو کہ بلیک چار کول بیوٹی ماسک لگائے بیٹھا تھا ان دونوں کو ہنستے دیکھ خفیف سا منہ چھپانے لگا۔

"اللہ اللہ حسن یہ تم نے کیا کیا ہے۔"وہ پیٹ پکڑے ہنستی جا رہی تھی۔ہارون نے ہنستے ہوئے اپنا موبائل نکالا تھا اور حسن کی تصویر بنانے لگا۔

"ہارون بھائی نہ کریں یار پلیز۔"وہ روہانسا سا ہو گیا تھا۔

"یہ۔۔۔کیوں۔۔لگایا۔۔۔ہے تم نے" وہ ہنستے ہنستے با مشکل بولی تھی۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔یہی حال ہارون کا تھا وہ نیچے بیٹھ کر گردن پیچھے پھینکے ہنستا جا رہا تھا۔

"میں نے یوٹیوب پہ دیکھا تھا یہ اور ایشا **(مدحت کی شادی پہ ملنے والی لڑکی)**اس کو بھی کئی بار لگے ہوئے دیکھا تھا۔تو آج تمھارے کمرے میں جب گیا تو یہ مل گیا میں لے آیا۔اور لگا تو لیا لیکن جب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اتارنے لگا تو میری سکن اتنا کھنچنے لگی اتنا درد کرنے لگی تھی۔اسی لیے تمھیں بلایا اور تم ہو کہ ہنسے جا رہی ہو۔"وہ جیسے رو دینے کو تھا۔

ہالے کی ہنسی ذرا دیر کو تھمی تھی۔وہ اپنی آنکھیں صاف کرتی اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھی تھی۔جبکہ ہارون ابھی بھی نیچے بیٹھا تھا۔اس کی ہنسی ذرا سی دیر کو تھم جاتی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے ہنسنے لگتا ۔

"لاؤ ادھر کرو چہرہ۔میں اتار دیتی ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

لیکن حسن نے جونہی چہرہ اس کی جانب موڑا وہ ایک بار پھر زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔

"اٹھو چلی جاؤ نہیں اتر وانا میں نے۔جاؤ "وہ برہمی سے بولا تھا۔اسی وقت ہارون اٹھ کر اس کے قریب آکر بیٹھا تھا۔

"لاؤ میں اتار دیتا ہوں۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا۔

اور پھر اگلے پانچ منٹ تک ہارون اس کے چہرے سے ماسک اتارتا رہا۔ہارون جیسے ہی ماسک اتارنے لگتا حسن چیخنے لگتا شاید اس کو درد ہو رہا تھا۔لیکن ہالے کی ایک ہی دھمکی پہ وہ ایسے خاموش ہو کر بیٹھ گیا جیسے کوئی مجسمہ ہو۔

"اگر تم چیخے یا بولے تو تمہارے چہرے پہ جھریاں پڑ جائیں گی" بس پھر حسن جم کے بیٹھ گیا اور پورا ماسک اترنے تک ہلا تک نہیں۔ماسک اترنے کے بعد وہ واش روم میں منہ دھونے چلا گیا تھا ہارون اور ہالے اس کے بیڈ پہ بیٹھے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے کتنی بار فیس واش لگانا ہے ؟"اس نے اندر سے صدا لگائی تھی۔

"کم از کم دس بار۔ورنہ جھریاں پڑ جائیں گی۔"وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولی تھی۔

"لیکن ایشا تو اتنی بار منہ نہیں دھوتی۔"وہ اندر سے بولا تھا۔

"ہاں تو جاؤ اپنی اسی ماں سے پوچھ کر آؤ کتنی بار منہ دھونا ہے۔دماغ نہ خراب کرو میرا۔"وہ خاموش ہوگیا تھا اس کی اب کوئی آواز نہیں آئی تھی۔

"تمھیں پتہ ہے اس دن مال میں میری ملاقات کس سے ہوئی ؟عمر۔وہ لڑکا عمر اس رات جس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔"اس نے آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی تھی۔ہارون چونکا تھا۔

"تم نے اس سے کیوں بات کی۔کسی نے دیکھا تو نہیں ؟میں نے کہا تھا ناں تم یہ تک بھول جاؤگی کہ وہ رات کبھی ہماری زندگی میں آئی بھی تھی۔تمہیں سمجھ نہیں آتی ایک بات ؟"

"اسی بات سے یاد آیا۔تمھیں یہ پتہ ہے کہ یہ بات بجو کو بھی پتہ ہے۔انہوں نے اس دن مجھ سے پوچھا تھا اور میں نے بتا دیا۔"

"ہاں مجھے پتہ ہے۔"وہ جیسے بے دھیانی میں بول گیا تھا۔

"لیکن تمھیں کیسے پتا میں نے تو تمھیں نہیں بتایا۔"ہالے حیران ہوئی تھی۔

"نہیں میرا مطلب ہے۔ظاہر ہے اس کو پتہ لگنا ہی تھا۔مدحت نے اس کو بتایا تھا کہ تم اس کی مایوں والی رات گھر پہ نہیں تھیں" اس نے بات سنبھال لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا خیر دفع کرو۔میں حسن کی ویڈیو انسٹا پہ لگا رہی ہوں۔"وہ چہکتی ہوئی بولی تھی۔

ہالے نے اس کے ماسک اتارنے والی ویڈیو انسٹاگرام پہ پوسٹ کر دی تھی۔وہ اپنے موبائل پہ لگی تھی جب اس کی نظر ایک ویڈیو پہ پڑی یہ ان کی یونی ورسٹی فیلو کی کسی شادی کی ڈانس کلپ تھی۔ہالے کو یکدم شرارت سوجھی تھی۔

"یہ دیکھو ہارون میں بھی اپنی شادی پہ ایسا ڈانس کروں گی۔"

"میں ٹانگیں توڑ دوں گا۔"وہ ویڈیو دیکھے بغیر بولا تھا۔

"پہلے دیکھ تو لو۔"وہ خفا ہوئی تھی۔

"نہیں دیکھنی۔اور خبر دار جو تم نے ایسی کوئی حرکت کی۔ہالے میں واپس آ کر چھوڑوں گا نہیں تمھیں۔"وہ اس کو وارن کرتے ہوئے بولا تھا۔

جبکہ ہالے یکدم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

"واپس آ کر مطلب تم کہاں جا رہے ہو ؟"

"اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔کہیں نہ کہیں چلا ہی جاؤں گا۔دو دن بعد جا رہا ہوں ٹینشن نہ لو۔"وہ بظاہر ہلکے پھلکے لہجے میں بول رہا تھا۔لیکن اندر سے کوئی اس کا دل جکڑ رہا تھا۔

"تم میری شادی پہ میرے اتنے بڑے دن پہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ "وہ بے یقینی سے بول رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون نے کندھے اچکائے تھے۔وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔اس کا سر جھکا ہوا تھا۔وہ اپنے موبائل کی تاریک سکرین پہ انگلی پھیرتے ہوئے بول رہا تھا۔

"اکیلی کب ہوگی تم سب لوگ ہیں تو سہی تمہارے ساتھ۔"

"اگر ہالے کے ساتھ ہارون شاہد نہ ہو تو وہ اکیلی ہی ہوتی ہے۔یہ تمھارے الفاظ ہیں ہارون۔"وہ دکھ سے کہہ رہی تھی۔

"تم کیا چاہتی ہو؟ وہ تمہاری شادی پہ چنا میریا گاتا رہے ؟ہالے سلطان وہ فلم ہے۔ویلکم ٹو رئیلیٹی۔" حسن باتھ روم کے دروازے پہ کھڑا طنزیہ سا کہہ کر پھر سے اندر غائب ہوگیا تھا (ابھی چار دفع اور منہ دھونا تھا)۔

"میں یہاں نہیں رہ سکتا ہالے۔تم سفیر سے شادی کر رہی ہو میں نے تمہارے فیصلے کا احترام کیا۔اب اگر میں یہاں سے جا رہا ہوں تو یہی شرط تم پہ بھی لاگو ہوتی ہے۔ہالے میری سیچوئیشن سمجھو۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا نرمی سے بولا تھا۔

ہالے خاموش ہوگئی تھی اس کا دل دکھا تھا بہت بری طرح دکھا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ ملاقات ایک ہوٹل سویٹ میں ہونا طے پائی تھی۔فروا نے وہی لباس پہن رکھا تھا جو صبح مہر کے ساتھ اس کیفے میں بیٹھے ہوئے پہن رکھا تھا۔البتہ میک اپ کو تازہ ٹچ ضرور دیا تھا۔لپسٹک صبح سے زیادہ ترو تازہ تھی۔فہیم مرزا اور فروا ایک دوسرے کے آمنے سامنے صوفوں پہ بیٹھے تھے۔بیچ میں شیشے کی میز

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حائل تھی۔فہیم کے صوفے سے ذرا دور اس کے گارڈز کھڑے تھے۔جبکہ ایک اٹھائیس انتیس سالہ لڑکا ان کے ساتھ بیٹھا تھا۔اس کی آنکھیں فہیم سے ملتی تھیں۔وہ ان کی بیوی کا بھانجا تھا۔نوح مرزا۔اس نے پھولوں والی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی۔گلے میں کئی طرح کی چین ،ہاتھ میں بریسلیٹ ،اس کی رنگت سانولی سی تھی، آنکھیں سنہری شاطر سی ،بال ہلکے گھنگھریالے تھے۔وہ چبھتی ہوئی نظروں سے سامنے بیٹھی فروا کو دیکھ رہا تھا۔وہ غیر آرام دہ سا لگتا تھا۔

"تو آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ مجھے ہیون دلوا سکتی ہیں۔میں یہ نہیں پوچھوں گا" کیوں " میں یہ ضرور پوچھوں گا" کیسے"۔"وہ پچپن یا ساٹھ کے قریب کی عمر کا بال کلموں سے سفید تھے۔سیاہ کرتا سوٹ کے اوپر سفید کوٹ پہنے ہوئے وہ کافی ہینڈسم لگتا تھا۔

"میں آپ کو "**کیوں** "ویسے بھی نہیں بتاؤں گی لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں اس کام میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں۔تو اب آپ یہ سنیے کہ "**کیسے**"۔"وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھیں۔

"بات دراصل یہ ہے کہ معراج سلطان کی بیٹی کی شادی ہے دس دن بعد۔آپ نے بس کرنا یہ ہے کہ اس کی بیٹی کو ایک رات گھر نہیں پہنچنے دینا اور پھر باقی کا سارا کام میرا ہے۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں اس کی بیٹی کا ہیون سے کیا تعلق؟ وہ اگر گھر نہ بھی پہنچی تو اس کی زیادہ سے زیادہ شادی کینسل ہوجائے گی۔اس سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ معراج سلطان اپنی زمین مجھے کیوں دے گا ؟اور اگر آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ اس رات میں معراج کو بھی مار دوں تو نہیں۔میں اس کو ماروں گا نہیں وہ اچھا آدمی ہے۔"فہیم سنجیدگی سے بولے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے کب کہا کہ اس کو مار دو ؟میں نے کہا اس کی بیٹی گھر نہ پہنچے۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بول رہی تھیں۔

" جب بیٹی اپنی شادی کی رات گھر نہیں پہنچے گی تو معراج سلطان آدھا مر جائے گا۔اور آدھا مرا ہوا مرد کاروبار کے معملات نہیں سنبھال سکتا۔وہ شرم کے مارے گھر سے نکلے گا بھی نہیں۔اور اس کے بعد اس کے وارث ہم ہوں گے۔میں اور میرا شوہر۔ہم آپ سے ہیون کے سارے معاملات طے کرنے کو تیار ہیں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔

"ان سب میں آپ کو کیا فائدہ ہو گا مسز سلطان ؟"فہیم نے کافی دیر سے زبان پہ مچلتا سوال بلاخر پوچھ ہی لیا تھا۔

"اس لڑکی کی طرف کچھ بہت پرانے حساب ہیں میرے۔اس لڑکی کی طرف یا پھر شاید اس لڑکی کے چہرے کی طرف۔کچھ وعدے ہیں جو میں نے اپنے کسی عزیز سے کیے تھے۔"ان کی آنکھوں میں کرچیاں بھرنے لگی تھیں۔"کہتے ہیں کسی سے اگر مرتے وقت کوئی وعدہ کرو تو اس کو پورا ضرور کرو۔مجھ پہ بھی کئی وعدوں کا قرض ہے۔کئی مظالم کے انتقام لینے کی آگ ہے۔لیکن بہت جلد میرے جلتے دل کو سکون ملے گا۔عالم ارواح میں موجود کسی کی پاک روح کو سکون ملے گا۔بہت جلد مجھ سے دور ہوئے میرے اپنوں کے قتل کا حساب ہو گا۔بہت جلد۔"وہ سرد سے لہجے میں بول کر خاموش ہوئی تھیں۔

"لڑکی کی تصویر دکھائیں۔"فہیم مرزا کی جگہ وہی نوجوان بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا نے اپنا موبائل اس نوجوان کے آگے کیا تھا۔اس میں ہالے کی تصویر تھی یہ اس کے چہرے کا کلوز اپ تھا۔

اس تصویر میں وہ مسکرا رہی تھی۔سیاہ آنکھوں میں جیسے خوشیوں کا جہاں آباد تھا۔اس نوجوان نے چند لمحے اس تصویر کو دیکھا تھا۔اور اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔

کہتے ہیں انسان کا دماغ سب سے تیز رفتار ٹائم مشین ہوتا ہے۔ایک ہی لمحے میں آپ کو صدیوں آگے کی سیر کروا دیتا ہے۔اور ایک ہی لمحے میں آپ کو کئی سال پیچھے لے جا کر آپ کے ساتھ ہونے والے اچھے یا برے واقعات آپ کے ذہن کے پردے پہ کچھ دن قبل دیکھی گئی فلم کی طرح دہرا دیتا ہے۔ ایسے ہی ایک لمحے میں نوح مرزا کا دماغ اس کو ڈیڑھ سال پیچھے لے گیا تھا۔یہاں یہ تصویر والی لڑکی اس کے روبرو کھڑی تھی۔اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔چہرے پہ برہمی وہ اکیلی نہیں تھی۔اس کے ساتھ ایک گرے آنکھوں والا لڑکا بھی تھا۔نوح مرزا بھی اکیلا نہیں تھا۔اس کے ساتھ بھی ایک سیاہ آنکھوں والا لڑکا تھا یاقوت مرزا۔فہیم مرزا کا اکلوتا بیٹا۔وہ ہر وقت کسی نہ کسی مسئلے میں پھنس جاتا تھا۔ کسی نہ کسی سے لڑ کر آجاتا تھا۔اور اگر کسی ہفتے میں یہ دونوں کام نہ کرتا تو اس کا کسی نہ کسی لڑکی سے بریک اپ ہوجاتا۔وہ لا ابالی سا تھا۔اس کے لیے زندگی کا مقصد بس لڑائی جھگڑا،لڑکیاں اور باپ کا پیسہ بے جا اڑانا تھا۔نوح ہمہ وقت اس کا سایہ بنا رہتا جب وہ لڑ کر آتا تو نوح اس کو بچاتا۔جب اس کا بریک اپ ہوتا تو نوح اس کو چیئر اپ کرتا۔اور اگر ممکن ہو تو پیچ اپ بھی کروا دیتا لیکن ایسا بس ایک دو بار ہی ہوا تھا۔ایلیٹ کلاس کی الٹرا ماڈرن لڑکیاں یاقوت کی بچکانہ، غصیل اور لا ابالی طبیعت کو زیادہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جھیل نہیں پاتی تھیں۔مختصر یہ کہ نوح مرزا اس کا کزن کم باڈی گارڈ تھا۔اس وقت بھی اس نے اپنی عادت سے مجبور مال میں کھڑی اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی سے جھگڑا مول لیا تھا۔

"یہ شرٹ پہلے میں نے لی تھی۔تم نے اس کو میرے ہاتھ سے لیا ہے۔اس لیے بہتر یہی ہو گا کہ اس کو واپس کر دو۔"وہ انگلی سے شرٹ کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی۔

یاقوت گہرا مسکرایا تھا۔

"میں تو تمھیں یہ شرٹ واپس نہیں کر رہا۔اب بتاؤ کیا کر لو گی تم؟ بلکہ چلو لے ہی لو ظاہر ہے تم نے یہ شرٹ پہلے لی تھی۔تو اس پہ تمہارا زیادہ حق ہوا ناں۔"وہ اچانک پینترا بدلتا شرافت سے بولا تھا۔

نوح نے اس کو غور سے دیکھا تھا۔اسے پتہ تھا یاقوت اب پھر کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا۔وہ اس کو روک نہیں سکتا تھا۔اسے اجازت نہیں تھی۔وہ بس مسئلہ ہونے کے بعد اس کو "فکس "کر سکتا تھا۔اسے "حفاظتی اقدام "کی اجازت نہیں تھی۔

گرے آنکھوں والے لڑکے نے بھی مشتبہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

یاقوت نے شرٹ ہالے کے چہرے کے سامنے کی تھی۔ہالے نے شرٹ کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔جب یاقوت نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہالے کے ہاتھ سے ٹچ کیا تھا۔ہالے نے کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کیا تھا جبکہ ہارون نے ہتھیلی کا مکا بنا کر سیدھا یاقوت کی ناک پہ دے مارا تھا۔اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا۔اسی وقت ہالے نے جھک کر اپنی ہیل والی سینڈل اتاری تھی اور یاقوت کے سر پہ دے ماری تھی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ نوح کچھ سمجھ ہی نہیں پایا۔ہارون اس کو دوبارہ مارنے کے لیے آگے بڑھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا جب اس کے گارڈ نے اس کو پیچھے سے پکڑ لیا۔وہ اس کو گھسیٹتے ہوئے دور لے کر جا رہے تھے یاقوت ماربل کے فرش پہ پڑا گالیاں بکتا جا رہا تھا۔

"ہاو ڈیئر یو وچ۔میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں لڑکیاں میری قربت کو ترستی ہیں۔اور تم، تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔"وہ منہ سے کف نکالتے چلا رہا تھا۔ہارون نے خود کو اپنے گارڈ سے چھڑوالیا تھا۔اور ایک بار پھر اس کے اوپر جھپٹا تھا۔نوح کا دماغ تھوڑی دیر اور اس فلم کو چلنے دینا چاہتا تھا۔لیکن فہیم مرزا کی آواز اس کو حال میں لے آئی تھی۔

"کیا تم جانتے ہو اس لڑکی کو ؟"وہ نوح سے پوچھ رہے تھے۔

"جی یہ وہی لڑکی ہے جس کے بوائے فرینڈ نے یاقوت کو مارا تھا آپ کو یاد ہے ناں ؟"وہ ان کے کان کے پاس جھک کر بولا تھا۔

فہیم کیسے بھول سکتے تھے۔

اس واقعے کے بعد تو یاقوت نے گھر میں ایک قیامت برپا کر دی تھی۔یہاں تک کہ اس نے نوح پہ ہاتھ بھی اٹھایا تھا کہ اس نے وہاں اس لڑکی یا اس کے بوئے فرینڈ کو کچھ کہا کیوں نہیں۔خیر یہ ماضی تھا ۔ہمارے حال میں ہمارے پاس اس سے زیادہ بڑے مسائل ہیں۔

"مسز سلطان ہمیں آپ کی یہ ڈیل منظور ہے۔اس لڑکی سے ہمارے اپنے بھی کچھ حساب باقی ہیں۔یہ لڑکی اپنی شادی کی رات گھر نہیں پہنچے گی۔یہ میرا وعدہ ہے لیکن اگر آپ نے وعدہ خلافی کی تو آپ مجھے جانتی تو ہوں گی ہی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سلطانز اپنے وعدوں سے نہیں پھرتے۔ تسلی رکھیں آپ۔"فروا اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔فہیم اور نوح بھی اٹھے تھے۔

"تو میں ڈیل ڈن سمجھوں ؟"وہ بھوری آنکھوں کو ان کے چہرے پہ مرکوز کیے پوچھ رہی تھیں۔

فہیم مرزا نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔فروا نے ان کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"ڈن" وہ کھل کر مسکرائے تھے۔

فروا نے اپنا بیگ کہنی پہ اٹکایا تھا اور اس ہوٹل سویٹ سے باہر نکلتی چلی گئی تھیں۔

جس دروازے سے وہ باہر نکلی تھیں۔اسی دروازے سے یاقوت مرزا اندر داخل ہوا تھا۔فروا کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی تھی اور ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں گول کیا تھا۔

"اولڈ بیوٹی۔"وہ ان کو دیکھتے زیر لب بولا تھا۔فروا اس کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھیں۔وہ بازو وا کیے اندر آیا تھا۔فہیم مرزا کی آنکھیں اس کو دیکھ کر چمک اٹھی تھیں۔

"ڈیڈا ڈیڈا ڈیڈا۔۔"وہ ان کو پکارتا آگے آیا تھا۔اس نے سیاہ سلک شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھی۔بالوں کو جیل سے جمائے پیچھے کر رکھا تھا۔

"آئی مسڈ یو ہینڈسم ڈیڈا۔"

"میرا بیٹا۔"وہ محبت سے بولے تھے۔یاقوت نے ان کے پاس جا کر ان کو گلے سے لگایا تھا۔اور ان کو زمین سے ذرا سا اوپر اٹھایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نیچے اتارو مجھے گدھے۔"وہ خفگی سے بولے تھے۔

ان سے مل کر وہ نوح کی جانب آیا تھا۔

وہ کچھ خاموش سا تھا۔یاقوت نے اس سے پنجا ملایا تھا۔اور پھر اس کو بھی گلے لگایا تھا۔

"کیسے ہو بھائی ؟"وہ ہشاش بشاش سا تھا۔

"بلکل ٹھیک تم سناؤ چھٹیاں انجوائے کیں ؟"

"یہ میں تمھیں بعد میں بتاؤں گا پرسنل ہے۔"اس نے آنکھ دبائی تھی۔"پہلے تم مجھے یہ بتاؤ یہ تم موبائل میں ایسا کیا دیکھ رہے تھے کہ مجھے دیکھ کر بھی خوش نہیں ہوئے۔" اس نے موبائل نوح کے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔

نوح نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔

اس کے موبائل میں اسی سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے چہرے کا کلوز اپ تھا۔نوح نے فروا کے موبائل سے یہ تصویر لے لی تھی۔

"یہ لڑکی یہ۔۔۔آئی ریمبر۔یہ وہی ہے ناں مال والی۔تم نے کہا تھا یہ پاکستان میں نہیں رہتی اس کی تصویر کیا کر رہی ہے تمہارے پاس ؟"وہ بپھر گیا تھا۔

"کام ڈاؤن یاقوت۔اب یہ لڑکی بہت جلد ہمارے ہاتھ آنے والی ہے۔تم اس سے اپنے بدلے لے سکتے ہو۔"فہیم نے اس کو ناگواری سے ٹوکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انکل یہ غلط ہے وہ ایک لڑکی ہے۔ہمیں یہ ڈیل نہیں کرنی چاہیے تھی۔کچھ بھی ہوجائے کسی لڑکی کی عزت خراب کرنا۔یہ کچھ ٹھیک نہیں لگتا مجھے۔"وہ بے چین سا لگتا تھا۔

"نوح کیا اب تم مجھے سکھاؤگے ؟"ان کے لہجے میں تمسخر تھا۔

نوح نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔جبکہ یاقوت کھل کر مسکرایا تھا۔

"ڈیڈا مجھے بتائیں۔آپ نے کیا ڈیل کی ہے۔اٹس گوئنگ ٹو بی سو مچ فن۔" وہ سوچ کر ہی محفوظ ہو رہا تھا۔

اب وہ دونوں باپ بیٹا صوفے پہ بیٹھ کر کچھ دیر قبل فروا سے ہونے والی ملاقات کو ڈسکس کر رہے تھے ۔

نوح خاموشی سے موبائل کی سکرین پہ اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کی تصویر کو دیکھے گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ ریستوران ساحل سمندر کے سامنے بنایا گیا تھا۔باہر جتنی حبس اور گرمی تھی۔اندر کا ماحول اتنا ہی مختلف تھا۔سفیر نے جس ٹیبل کی ریزرویشن کروائی تھی۔وہ ریستوران کی گلاس وال کے بالکل سامنے تھا۔ہالے کو ڈرائیور دس منٹ پہلے یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔سفیر کو ہالے سے پہلے پہنچنا تھا لیکن اب تک اس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ہالے کا شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ میز پہ سر رکھ کر ذرا دیر کو گردن ہی سیدھی کر لے۔لیکن اس ریستوران کا ماحول ایسا تھا کہ تھوڑی ہی دیر میں سب اس پہ ہنسنے لگ جاتے یا تو وہ کسی کی انسٹاگرام سٹوری کا حصہ بن جاتی۔اس نے آج سیاہ رنگ کا پلین شفون کا جوڑا پہن رکھا تھا۔جس کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گلے پہ موٹے موٹے سلور اسٹونز لگے تھے۔کانوں میں ڈائیمنڈ ائیر رنگ اور گلے میں چین ،بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھا تھا۔ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔اس کے سامنے والی میز پہ تین لڑکوں کا گروپ بیٹھا تھا۔ان میں سے ایک لڑکا کھانا کھاتے ہوئے بار بار مڑ کر اس کی طرف دیکھتا تھا۔اس ریستوران میں سارے ٹیبل اسی ترتیب سے تھے۔ایک کرسی بیچ میں جیسے کہ سر براہی کرسی ہو اور اور اس کے دائیں بائیں دو اور کرسیاں رکھی گئی تھیں۔اس لڑکے کو ہالے نے بس نوٹ کیا تھا۔لیکن نظر انداز کر گئی۔ہالے کی دائیں جانب والی میز پہ بیٹھے کسی کی سیاہ آنکھوں نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔اس نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے الوداعی مصافحہ کیا تھا۔اب وہ قدم قدم چلتا ہالے کی ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ہالے جو کہ گلاس وال سے باہر دیکھ رہی تھی اس کی موجودگی محسوس نہ کر سکی۔عمر حیات نے دو انگلیوں سے اس کی ٹیبل پہ ہلکی سی دستک دی تھی۔ہالے چونک کر مڑی تھی۔نظر سے نظر ملی۔عمر اس کو دیکھ کر گہرا مسکرایا تھا۔اس کے گال کا گڑھا واضح ہوا تھا۔ہالے مسکرا بھی نہ سکی تھی۔

"میں بیٹھ جاؤں ؟"اس نے اجازت چاہی تھی۔ہالے کچھ نہیں بولی۔عمر نے اس کے بائیں جانب رکھی کرسی کو اٹھا کر ہالے کی کرسی کے بالکل سیدھ میں رکھا تھا۔وہ اب اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔پیچھے کا منظر اس کے وجود کے سامنے چھپ سا گیا تھا۔وہ لڑکا اب یہاں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"میں نے تمھیں بیٹھنے کو نہیں کہا۔"وہ لوگوں کی موجودگی کو نوٹ کرتی دبی دبی آواز میں بولی تھی۔

عمر نے کندھے اچکائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جیسے کہ مجھے ضرورت تھی۔"وہ بے نیازی سے بولا تھا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو ؟دیکھو۔۔تم سمجھو میری بات۔ہم دونوں کا ملنا ٹھیک نہیں ہے۔اس رات کی بات اب تم بھول جاؤ جو کچھ بھی ہوا وہ بس ایک اتفاق تھا۔تم تو اس بات کو سیریس ہی لے گئے ہو۔ اب میری بات سنو تم ابھی کے ابھی اٹھو اور یہاں سے جاؤ۔میں تمھیں اس بار نرمی سے سمجھا رہی ہوں۔لیکن اگلی بار میں سختی سے پیش آؤں گی تم مجھے ہراس کر رہے ہو۔"وہ برہمی سے بولتی چلی گئی۔

اس سارے وقت میں عمر نے ادھر ادھر نہیں دیکھا تھا وہ بس اس کو دیکھ رہا تھا اسی کو سن رہا تھا۔

"آپ کو ہراس میں نہیں وہ براؤن شرٹ والا لڑکا کر رہا تھا۔وہ جو اس وقت میرے پیچھے بیٹھا ہے۔اور اس رات جو کچھ بھی ہوا میں نے تو اس کی بات بھی نہیں کی۔آپ پہلے خود اس بات کو اپنے ذہن سے نکال لیں میرے دماغ سے باتیں نہیں نکلتیں۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

ہالے کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا۔

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ؟"عمر چند لمحے اس کو دیکھتا رہا۔

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"ہالے کو لگا تھا جیسے کسی نے اس کے سر پہ دھماکہ کر دیا تھا۔" اس دن میں نے آپ سے کہا تھا نہ میں اب جینا چاہتا ہوں۔اس کا مطلب یہی تھا میں آپ کو دیکھ کر جینا چاہتا ہوں۔آپ کے ساتھ جینا چاہتا ہوں اور اگر ایسا نہیں ہوا تو میں بس زندہ رہ سکتا ہوں۔لیکن جی نہیں سکتا۔آپ کے بغیر زندگی گزر سکتی ہے۔جی نہیں جا سکتی۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔اس کا لہجہ کسی کو بھی پگھلا سکتا تھا لیکن سامنے بھی ہالے سلطان تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاؤ ڈیئر یو۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی عجیب سے لہجے میں بولی تھی۔" تمہاری ہمّت کیسے ہوئی ؟"وہ دبا دبا غرائی تھی "تم نے سمجھ کیا لیا ہے مجھے؟ پہلے تم مجھے سٹاک کرو گے۔پھر مجھ سے چند اچھی اچھی باتیں کروگے۔میں تم سے ایمپریس ہو جاؤں گی۔اور پھر تم آ کر مجھے پرپوز کردو گے۔اور میں ہنسی خوشی ہاں بول دوں گی کس فلم کی سٹوری ہے یہ ؟پاگل بنا رہے ہو مجھے۔سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے؟ تم جیسے غنڈے موالیوں سے شادی کروں گی میں۔دو جذباتی ڈائیلاگ بول دوگے اور میں تمہارے آگے پیچھے چلنے لگوں گی ؟مسٹر عمر حیات میں ہالے سلطان ہوں۔ایک دنیا ہے جس کو میری آرزو ہے۔سب کی جھولی میں نہیں گرتی میں۔"وہ اس پاس کے لوگوں پہ لعنت بھیجتے ہوئے بلند آواز میں بول رہی تھی

۔

لوگ مڑ مڑ کر ان کو دیکھنے لگے تھے۔

عمر نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا۔

"چہ چہ چہ مجھے لگا تھا آپ میچیور ہیں۔خیر وقت کے ساتھ ساتھ ہو جائیں گی۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔آپ نے یہ جو ساری بات اتنا چیخ چیخ کر آدھے ریستوران کو سنائی ہے۔وہی سب اگر آپ آرام سے بھی بولتیں تو میں سن لیتا اور سمجھ بھی لیتا۔رہی بات جذباتی ڈائیلوگز کی تو مجھ سے زیادہ تو آپ بول چکی ہیں۔میں کوئی غنڈہ موالی نہیں ہوں۔الحمداللہ میں ایک ڈیسنٹ آدمی ہوں۔سرکاری جاب ہے میری۔اس شہر میں اے ایس پی تعینات ہوں پچھلے دو مہینوں سے۔اس سے پہلے میں کسی اور شہر میں تھا۔جس دن ہم ملے تھے اس سڑک پہ اس دن میں ڈیوٹی جوائن کرنے آ رہا تھا۔لیکن دیکھیں کیسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ظالم لوگ ہیں آپ کے شہر کے پہلے ہی دن مجھ پہ حملہ کر دیا۔ہاو روڈ ناں۔"اس نے جیسے تائید چاہی تھی۔"خیر آپ سوچ لیں میرے بارے میں پھر فیصلہ کیجیے گا۔"وہ ایسے بول رہا تھا جیسے وہ دونوں کوئی بہت اچھے دوست رہے ہوں۔

"میں سوچ سمجھ کر بھی ناں ہی بولوں گی" وہ چبا چبا کر بولی تھی۔

"میں وجہ جاننا چاہتا ہوں۔"

"میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں اور ہماری شادی ہو رہی ہے دس دن بعد یہ وجہ کافی ہے۔"وہ چیخ کر بولی تھی۔

عمر کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔

"کون ہے وہ ؟"وہ بدقت بول پایا تھا۔

"تمھیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی میں۔اور اب تمھیں چاہیے کہ تم میچیورٹی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرا پیچھا چھوڑ دو۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی۔

عمر نے ایک گہری سانس بھری تھی۔

"اگر وہ شخص سفیر ہے تو آپ سے غلطی ہونے جا رہی ہے۔وہ صحیح انسان نہیں ہے۔کم از کم محبت یا شادی کے معملے میں تو بالکل نہیں۔"

وہ اس غلط چوائس کی تکرار سے تھک گئی تھی تب ہی ہارے ہوئے انداز میں بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیسے ؟ثابت کرو مجھے ؟"

وہ میز پہ آگے کو ہوا تھا اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور بولنا شروع کیا۔

"وہ کرپٹ ہے۔آپ اسٹریٹ ہیں سیدھی۔وہ لالچی ہے آپ بے غرض۔اس کو ہر بات میں فائدہ چاہیے ہوتا ہے آپ مختلف ہیں۔آپ ایک آزاد پنچھی جیسی ہیں۔آپ ایک کام کر لیتی ہیں فائدہ اور نقصان بعد میں سوچتی ہیں۔خیر یہ بھی کوئی اچھی عادت نہیں ہے۔لیکن آپ ایسی ہیں۔(ہالے نے کلس کر اس کو دیکھا تھا)اسے اپنی برتری ثابت کرنے کا بہت شوق ہے۔اسے ہر وقت اپنے ارد گرد ایسے لوگ چاہیے جو اس کی واہ واہ کریں۔اس کو مانیں۔اس کی سنی جائے۔وہ آپ سے محبت بھی نہیں کرتا۔آپ سے متاثر ہے اٹریکٹڈ ہے۔حاصل کرنے کا خواہش مند ہے۔لیکن محبت بالکل نہیں۔وہ آپ سے محبت نہیں کرتا۔اسے لوگوں کو جج کرنے کی عادت ہے۔آپ کو لوگوں میں اچھائی ڈھونڈنا پسند ہے۔وہ چاہتا ہے سب اس سے کم تر رہیں۔آپ دوسروں کی کامیابی سے بھی خوش ہوتی ہیں۔آپ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔آپ کی شادی اگر ہو بھی گئی تو نبھانا مشکل ہوجائے گا۔بہت مشکل۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔ہالے غور سے اس کو سنتی رہی۔

"میں انہیں نہیں چھوڑ سکتی۔"اس نے بولنا شروع کیا تھا۔

"اس لیے نہیں کیونکہ میں ان کو پسند کرتی ہوں۔بلکہ اس لیے کیونکہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ہماری شادی فکس ہو چکی ہے۔آدھے شہر کو یہ بات پتہ چل گئی ہے۔میرا خاندان کوئی عام خاندان نہیں ہے ۔میرا باپ جج ہے میرے چچا اور میرے کزن شہر کے سب سے بڑے بزنس مین شمار ہوتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میرے ماموں ایم این اے ہیں۔(اس نے بولنا جاری رکھا)میں خود کو اور اس رشتے کو چانس دینا چاہتی ہوں۔آگے جو کچھ بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔لیکن اس وقت میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس کو انکار کر دوں۔میں راضی ہوں۔تیار ہوں۔وہ میری چوائس ہے۔اگر مجھے خسارہ بھی ہوا تو کم از کم کسی کو الزام نہیں دوں گی۔"اس کا لہجہ نارمل تھا۔

"میں آپ سے پھر بھی یہی کہوں گا کہ سوچ لیں۔ابھی شادی کچھ وقت کے لیے ملتوی کر دیں۔خود کو وقت دیں۔اس تعلق کو وقت دیں۔بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے آپ ابھی سے خود کو تیار کر لیں۔میں آپ کا انتظار کروں گا۔ان دس دنوں میں ہر دن ،ہر گھنٹہ، ہر منٹ۔آپ مجھے مل جائیں تو میرے لیے اس سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہو گی۔یاد رکھیے گا اگر آپ پہ کوئی ایسا وقت آیا جب آپ کے اپنے بھی آپ کے ساتھ نہ رہیں ،تب مجھے پکاریے گا۔تب عمر حیات آپ کے ساتھ ہو گا۔"اس کے لہجے میں ایسا مان تھا کہ ہالے کو یقین آنے لگا لیکن نہیں ابھی کہاں۔

"میرے پاس ساتھ دینے کو بہت لوگ ہیں عمر۔مجھے تمہاری ضرورت نہیں پڑے گی کبھی۔اور تم میرا انتظار مت کرنا کیونکہ ہالے کے پاس تم سے زیادہ بہتر آپشنز موجود ہیں۔اور میں آج کے تمھارے پروپوزل کو "ناں "کہتی ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

عمر بھی مسکرایا تھا۔اسی وقت کسی کے موبائل کے کیمرے نے اس منظر کو تصویر میں قید کر لیا تھا۔وہ کوئی نسوانی وجود تھا۔اس کی آنکھیں بھوری تھیں۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا اس نے سفیر کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ کا انتظار کروں گا آپ کے پاس بہتر آپشنز ہیں۔جب بہتر آپشنز چھوڑ جائیں تب مجھے یاد کیجیے گا کیونکہ۔۔۔"وہ میز پہ ہاتھ رکھے اس کے قریب جھکا تھا۔

"میں آپ کے لیے بہترین ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے چلا گیا تھا۔سفیر اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا۔وہ ہالے کے قریب آیا تب تک وہ جا چکا تھا۔

"یہ کون تھا ؟"وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا وہ اس کرسی پہ نہیں بیٹھا تھا۔جہاں عمر بیٹھا تھا۔جہاں سے باقی کوئی ہالے کو نہ دیکھ سکتا ہو۔وہ سربراہی کرسی کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا۔

"تھا کوئی خیر خواہ آپ نہیں جانتے۔"سفیر نے زیادہ سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔وہ خاموشی سے ویٹر کو بلا کر آرڈر نوٹ کروانے لگا تھا۔

عمر جیسے ہی اس ریستوران سے باہر نکلا اس کو نفیسہ کی کال موصول ہوئی تھی۔

اس کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ ریستوران میں بیٹھا ہالے کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔وہ ڈسٹرب سا لگتا تھا۔

اس نے کال اٹینڈ کر لی تھی۔

"ہیلو" اس کی آواز بوجھل تھی۔

"کیسے ہو بیٹے۔"ان کی آواز بے تاب تھی۔

عمر نے چند لمحے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ٹھیک نہیں ہوں اماں۔"بہت دیر بعد وہ بولا تھا۔

"اس لڑکی نے منع کر دیا ؟"انہوں نے بوجھ لیا تھا۔عمر کو حیرت نہیں ہوئی۔وہ اب عادی ہو گیا تھا جو بات بھی وہ معراج سلطان کو بتاتا تھا۔وہ نفیسہ حیات تک لازمی جاتی تھی۔

"وہ کہتی ہے اس کو کسی اور سے محبت ہے۔"بہت دیر بعد وہ بولا تھا۔

"وہ کہتی ہے یا واقعی محبت ہے۔"انہوں نے لفظوں پہ زور دیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔"وہ آسمان کو دیکھتا بول رہا تھا۔

"تمھیں نہیں پتہ ؟یا تم جاننا نہیں چاہتے۔"

"اماں اس نے "**ناں** "کہا ہے**(اس نے ناں پہ زور دیا تھا)** اور میں کسی عورت کے "**ناں** "کو سمجھتا ہوں۔لیکن میرا دل پتہ نہیں کیوں بیٹھا جا رہا ہے۔مجھے بہت برا لگ رہا ہے۔ایسا لگ رہا ہے جیسے دل میں آگ سی لگی ہو۔آپ دعا کریں ناں وہ مجھے مل جائے۔اللہ آپ کی بہت سنتا ہے اور اگر نہیں مل سکتی تو میرے دل کو ہیل کر دے۔"وہ تھک کر بولا تھا۔

"وہ تمہاری بھی سنتا ہے۔"

"آپ سے زیادہ نہیں۔"وہ فورا بولا تھا۔

"میں دعا کروں گی بیٹے۔"

"آپ میرے پاس آ جائیں اماں۔کب تک اکیلی رہیں گی۔"اس نے بات بدل لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کیوں نہیں آجاتے ؟ہم دونوں کے حصے میں ہجر تم نے لکھا ہے عمر۔واپس تمھیں آنا ہو گا۔تم نے جاتے وقت کہا تھا ناں میں ضدی عورت ہوں تو اب تم میری ضد دیکھو۔میں تو وہاں نہیں آؤں گی۔"وہ عام سے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔

"It has been ten bloody years." عمر سامنے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"No, it has been ten years, five months and twelve days."

وہ ایسے لہجے میں بولی تھیں کہ عمر کا دل کٹ کر رہ گیا۔

"عمر اگر دس صدیاں بھی ہو جائیں تب بھی میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔لیکن اگر تم خود آ کر مجھے یہاں سے لے جاؤ تو نفیسہ حیات دنیا کے آخری کونے میں جانے کو بھی تیار ہے۔"

عمر نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

وہ نہیں جا سکتا تھا اس کا ناک آڑے آتا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

شاہد ولا میں ڈنر ٹیبل سجی تھی۔انواع اقسام کے کھانے میز پہ چن دیے گئے تھے۔ہارون شاہد کھا نہیں رہا تھا۔وہ بس پلیٹ میں چمچ گھما رہا تھا۔

"ہارون کچھ کھا کیوں نہیں رہے ہو؟" نوال نے اس کو ٹوکا تھا۔

"میں کل جا رہا ہوں مما۔"اس نے پلیٹ پہ نظریں جھکائے اعلان کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کہاں ؟"شاہد نے سوال کیا تھا۔

"نہیں پتا۔لیکن یہاں سے چلا جاؤں گا دور بہت دور۔اور ایک مہینے تک واپس نہیں آؤں گا پپا۔آپ بندوبست کر لیں۔"

"تم مجھے بتا رہے ہو یا اجازت لے رہے ہو ؟"وہ برہمی سے بولے تھے۔

"نہ بتا رہا ہوں نہ اجازت مانگ رہا ہوں۔میں آپ سے التجا کر رہا ہوں مجھے بھیج دیں۔دور بہت دور۔کم از کم وہاں جہاں مجھے ہالے نہ یاد آ سکے۔جہاں میرا دل بے سکون نہ ہو۔جہاں سفیر نہ ہو وہ میرے دل کو جلاتا ہے پپا۔میرا دل کرتا ہے یا تو میں اس کو شوٹ کر دوں یا پھر خود کو۔اگر آپ نے مجھے نہیں بھیجا تو میں مر جاؤں گا یا پھر سفیر کو مار دوں گا۔"اس کی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ گئی تھیں۔

"کیا کرو گے جا کر؟ کیا مل جائے گا ؟جہاں بھی جاؤ گے دل تو یہیں رہے گا اس کو نکال کر پھینک کر جاؤ گے کیا ؟اگر یہ خوش نہیں ہے تو تم کہیں بھی خوش نہیں رہ سکتے۔چاہے تم دنیا کے آخری کونے میں کیوں نہ چلے جاؤ ہارون۔میری واحد اولاد ہو تم۔مجھے زچ کرنا چھوڑ دو خدا کے لیے۔ "وہ عاجز آ گئے تھے۔

"آپ رستم کو بھی اس طرح منع کرتے ؟"وہ تلخی سے بولا تھا۔

"آپ مجھے اس لیے نہیں جانے دے رہے ناں کیونکہ میں کبھی اکیلے کہیں گیا نہیں ہوں۔یہ دس دس گارڈز کے ساتھ گھومنے والا ہارون شاہد اکیلے دنیا گھومے گا۔آپ اس تصور سے بھی ڈرتے ہیں ناں ؟مجھے بھیج دیں پپا۔ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔رستم کو کھو چکے ہیں آپ دونوں مجھے سنبھال لیں۔اس کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قبر بن گئی ہے میری نہ بننے دیں۔خود پہ اور مجھ پہ رحم کریں مجھے جانے دیں۔"اس کا لہجہ ایسا تھا کہ نوال اور شاہد کا دل کٹ رہا تھا۔

"کل تک ہوجائے گا بندوبست۔"شاہد کھانے کی میز سے اٹھتے ہوئے بولے تھے۔ان کا لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

ہارون نے سر میز پہ گرا دیا تھا۔

یہ سفر اس سے کیا کچھ چھین لے گا اس کو اندازہ نہیں تھا۔

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)
Facebook page :- Novels ki duniya
(user name @zoyatalib77)
Facebook group :- Novels ki duniya
Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

"پچیس اپریل ہالے کا نکاح اور سالگرہ کا دن۔"

یہ ایک ایسی صبح تھی۔جو نا جانے کتنی زندگیوں کو بدلنے جا رہی تھی۔ایک ایسی نحس زدہ صبح کہ اس کے آغاز میں بھی نوحے پڑھے جائیں اور اس کے اختتام پہ بھی ماتم کیا جائے۔آج صبح سے ہی سلطان منزل میں ہڑبڑی سی مچ گئی تھی۔ہر کوئی یہاں سے وہاں بھاگتا نظر آ رہا تھا۔

صبح سے شام ہوگئی تھی لیکن اس گھر کے مکینوں کو اب تک ٹک کر بیٹھنا نصیب نہ ہوا تھا۔وجہ وہ مہمان تھے جن کو خاص طور پہ فروا نے باہر ملک سے اصرار کر کے بلا رکھا تھا۔حسینہ کے منع کرنے پہ انہوں نے بس اتنا کہا تھا۔

"یہ دن بہت یادگار ہوگا میں چاہتی ہوں ہمارا ہر عزیز اس دن ہمارے ساتھ ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کو سیلون کے لیے دیر ہو رہی تھی۔مہر نے اس کے ساتھ جانا تھا۔وہ کب کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔ہالے نے حسن کی منتیں کی تھیں کہ وہ اس کے ساتھ چلے لیکن اس نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ۔

"چار گھنٹے تک اندر لیپا پوتی ہوتی رہے گی۔میں اتنی دیر انتظار نہیں کر سکتا۔"جس پہ ہالے نے اس کا موبائل اپنے کمرے کی الماری میں چھپا دیا تھا۔بخش نے ہالے کا سارا سامان گاڑی میں رکھ دیا تھا۔ہالے بھی تھوڑی دیر بعد گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔واپسی پہ اس کو لینے سفیر نے جانا تھا۔

پارلر جانے کے تین گھنٹے بعد ہالے تیار ہو چکی تھی۔ہالے نے آف وائٹ غرارے کے ساتھ سرخ دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔بالوں کو جوڑے میں باندھ رکھا تھا۔گلے میں گلو بند، کانوں میں جھمکے اور ماتھے پہ ٹیکا لگائے وہ تیار تھی۔بیوٹیشن نے اس کے میک اپ کو آخری ٹچ دے دیا تھا۔اب اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تو حیران ہوئی تھی۔وہ آج تک اتنی حسین کبھی نہیں لگی تھی۔اس کا موبائل مہر کے پاس تھا اور بار بار بجے جا رہا تھا۔ہالے جھنجھلا سی گئی تھی۔

"آپی کس کی کال ہے ؟"

"ہارون ہو گا اور کون ہو سکتا ہے بھلا۔مری جا کر نمبر چینج کر لیا تھا ناں اس نے۔نیا نمبر سیو نہیں کیا میں نے۔تم پوچھ لو کیا کہہ رہا ہے ایسے تو وہ جان نہیں چھوڑے گا۔"مہر نے تفصیلی جواب دیا تھا۔

"ہاں میں اس کو کال کر لیتی ہوں۔"اس نے موبائل اٹھا لیا تھا اور اب وہ ہارون کو کال کرنے لگی تھی۔کال اٹینڈ ہوتی تھی لیکن آواز نہیں آ رہی تھی۔وہ تنگ آ کر موبائل پھینکنے لگی تھی کہ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے تم باہر جا کر گاڑی میں بیٹھو جب تک تم کال کر لو گی۔تب تک میں آ جاؤں گی اوکے ؟" مہر اپنا میک اپ آدھے میں چھوڑے اس سے بات کرنے لگی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ بھی جلدی آجایئے گا۔دیر مت کیجیے گا پلیز۔"وہ عجلت میں بولتی چلی گئی تھی۔

سیلون والوں نے پروٹوکول کے طور پہ ایک لڑکی کو اس کے ساتھ کار تک بھیجا تھا۔ہالے باہر آ گئی تھی۔ اس لڑکی نے ہالے کے غرارے کو سنبھال رکھا تھا۔سیلون کے دروازے کے باہر ہالے کی گاڑی کھڑی تھی۔سفیر نے ہالے کو میسج کر دیا تھی کہ وہ نہیں آ رہا تھا۔اس نے ڈرائیور بھیج دیا تھا۔معراج سلطان نے ہالے سے کہا تھا کہ وہ اس کو لینے آجائیں گے لیکن ہالے نے منع کر دیا۔اس کو ابھی تک سفیر پہ غصہ تھا۔حسن پہ غصے کی وجہ سے وہ کسی گارڈ کو بھی اپنے ساتھ نہیں لائی تھی۔وہ میرج ہال پہنچنے کے لیے بھی لیٹ ہو رہی تھی۔اگر سفیر آجاتا تو اب تک ان کا کپل شوٹ بھی ہو جاتا۔

گاڑی کا دروازہ ڈرائیور نے کھول دیا تھا۔ہالے نے اس کو دیکھا نہیں تھا۔وہ ہالے کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔وہ فون کان سے لگائے بیٹھ گئی تھی۔ڈرائیور دوسری طرف سے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا تھا۔ہالے نے اب بھی اس پہ دھیان نہیں دیا تھا۔

"بات سنو اے سی آن کر دو۔"وہ فون کان سے لگائے مصروف سی بولی تھی۔

"ہارون میرا صبر مت آزماؤ۔اب کچھ بولو بھی۔ایک تو کال اٹینڈ کر رہا ہے اور کچھ بول بھی نہیں رہا ۔"وہ خود سے کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی وقت ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تھی ہالے کو لگا تھا وہ اے سی چلانے کے لیے گاڑی سٹارٹ کر رہا ہے۔لیکن اس کو غلط لگتا تھا ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھانی شروع کر دی تھی۔ہالے نے چونک کر اس کو دیکھا تھا۔

اور ہالے کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔یہ اس کا ڈرائیور نہیں تھا۔"یا خدا یہ کون تھا "وہ اتنی شاکڈ تھی کہ اس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے۔

"تم ک۔۔کو۔۔کون ہو کک کون ہو تم۔۔میری گاڑی میں کیسے۔۔آئے۔"وہ حیرت شاک اور ڈر کے مارے اٹک اٹک کر اتنا ہی کہہ سکی۔

اور اس نے جب غور کیا تب اس کو پتہ چلا یہ اس کی گاڑی نہیں تھی اس کا رنگ اور ماڈل وہی تھا لیکن یہ گاڑی یہ ہالے کی نہیں تھی۔یہ خیال ہی ہالے کی جان لے گیا تھا وہ بالکل سن ہوگئی تھی۔

اسی وقت ڈرائیور گاڑی روک کر نیچے اتر گیا۔ہالے نے اترنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی ٹانگوں میں جان نہیں تھی۔اسی وقت دو نقاب پوش گاڑی میں آ کر بیٹھے تھے۔ایسے کہ ہالے بیچ میں تھی اور وہ دونوں اس کے دائیں بائیں۔ہالے کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ان میں سے ایک نے ہالے کے منہ پہ کپڑا رکھ دیا تھا۔اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ دونوں اس سے زیادہ طاقت ور تھے۔وہ تھوڑی ہی دیر میں بے ہوش ہو چکی تھی۔

یہاں سی سی ٹی وی کیمرے نہیں تھے۔ان دونوں نے ہالے کو اس گاڑی سے نکال کر دوسری گاڑی میں ڈالا تھی۔وہی گاڑی جس کے اندر بیٹھے وہ دونوں کافی دیر سے انتظار کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان دونوں نے اپنا نقاب اتار دیا تھا اب ان کے چہرے واضح تھے۔

"نوح مرزا اور یاقوت مرزا۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

عمر اپنے بنگلے کے باہر کھڑا تھا۔یہ بنگلا اس کو حکومت کی جانب سے الارٹ ہوا تھا۔یہاں اس کے لیے ایک شیف ڈرائیور اور چوکیدار بھی تھا۔بنگلا سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔اور رات کے اس پہر تاریک اور خاموش تھا۔

"عثمان ڈگی میں ساری چیزیں رکھ دینا دھیان سے۔کوئی چیز باقی نہ رہ جائے۔" وہ فون پہ بات کر رہا تھا ساتھ اپنے ڈرائیور کو ہدایات دیتا جا رہا تھا۔

"ہاں ہاں بھائی سب رکھوا دوں گا ٹینشن مت لو۔"اس نے فون پہ کسی کو تسلی دی تھی۔

"سر گاڑی اوور ویٹ ہوجائے گی اتنا سامان ؟آپ اگر کہیں تو کچھ چیزیں نکال لوں ؟"وہ پینتالیس سالہ ڈرائیور متذبذب لگتا تھا۔

"عثمان تم کیوں اپنی جان کے دشمن بن گئے ہو ؟اگر سردار کو پتہ لگ گیا کہ تم نے اس کے سامان میں ہیرا پھیری کی ہے تو تم جانتے ہو نہ وہ کیا کرے گا ؟"

"سر میں تو آپ کے لیے کہہ رہا تھا لیکن جو آپ کی مرضی۔"وہ ایک بار پھر سامان رکھنا شروع ہوگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر آج جج صاحب کی بیٹی کی شادی ہے آپ نہیں جائیں گے ؟"عثمان نے سامان رکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

"نہیں آج میرے دوست کی شادی ہے نواب شاہ میں۔مجھے وہاں جانا ہے۔"اس نے عثمان سے زیادہ خود کو باور کروایا تھا۔

"سر آج تو ان کی منگنی تھی ناں ؟اور آپ اتنا لمبا سفر نہ کریں سر۔آج تو بخار سے جان چھوٹی ہے ورنہ اس دن جب آپ ہوٹل گئے تھے۔اس دن سے لے کر آج تک کتنا بخار رہا ہے آپ کو میں تو ڈر گیا تھا۔"

"تم اپنے کام سے کام رکھو عثمان۔زیادہ بولا نہ کرو۔"وہ اس کو جھڑک کر آگے جانے لگا جب عثمان نے اس کو پیچھے سے پکارا۔

"سر آپ تو فجر پڑھ کر نکلیں گے ناں ؟کچھ سامان اب بھی رہتا ہے میں مارکیٹ جا کر لے آؤں ؟" عمر نے بس سر ہلایا تھا۔تب ہی اس کو معراج سلطان کی کال آنے لگی۔وہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔معراج ایک بار پھر اس سے ہال آنے کی ضد کرتے وہ نہیں جا سکتا تھا۔

اس کا اپنا غم تھا۔فون بج بج کر خاموش ہوگیا تھا۔عمر نے موبائل پاور آف کر دیا تھا اور عثمان کو دیکھے بغیر بولا تھا۔

"میں سونے جا رہا ہوں۔اگر قیامت بھی آجائے تو مجھے اٹھانا مت کم از کم فجر سے پہلے تو بالکل نہیں۔ کوئی اگر میرا پوچھنے آئے تو کہہ دینا میں شہر میں نہیں ہوں۔"وہ بول کر جا چکا تھا اس بات سے لا علم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہ حشر تو برپا ہو چکا ہے۔اب بس اپنے بچاؤ کا سامنا کرنا باقی تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ آج کے بعد اس کو سکون کی نیند شاید ہی کبھی نصیب ہو گی۔

اس کے چہرے پہ ایک بار پھر اذیت تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سفیر سیاہ شیروانی میں ملبوس گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا۔آج بھوری آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی۔ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا۔وہ لوگ سیلون پہنچ گئے تھے۔سفیر نے مہر ماہ کو کال کی تھی وہ باہر نکل آئی تھی۔اس نے سرخ رنگ کی پلین ساڑھی پہن رکھی تھی۔اس پہ کوئی کام نہیں ہوا تھا۔بالکل سادہ۔ گلے میں ہار اور کانوں میں آویزے۔بال بیچ والی مانگ نکال کر کس کے جوڑے میں باندھ رکھے تھے۔ وہ مسکراتی ہوئی آئی تھی۔ڈرائیور نے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا وہ اندر سفیر کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"ہالے کہاں ہے؟" مہر نے سفیر سے پوچھا تھا۔

سفیر کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"کیا مطلب وہ اندر ہو گی ناں سیلون میں اور کہاں ہو گی ؟"

"مذاق نہ کریں وہ اندر کیسے ہو گی؟ وہ تو باہر نکل آئی تھی۔"

"لیکن ڈرائیور تو میرے ساتھ تھا کوئی اور گاڑی تو یہاں آئی ہی نہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ آدھا گھنٹہ پہلے سیلون سے جا چکی ہے۔ڈرائیور تم ہی تو آئے تھے ناں اس کو لینے ؟اس نے مجھ سے خود کہا کہ وہ باہر جا رہی ہے۔گاڑی میں ویٹ کرے گی۔ "وہ روہانسی سی ہو گئی تھی۔

"آرام سے مہر کالم ڈاؤن۔وہ اندر ہی ہو گی چل کر دیکھ لیتے ہیں۔"سفیر گاڑی سے اتر آیا تھا۔مہر اس کے ساتھ اتری تھی۔

"وہ اندر نہیں ہے سفیر میں نے اندر دیکھا ہے۔وہ کہیں نہیں تھی۔باہر تھی وہ باہر۔اس نے بولا ہارون سے بات کرنے جا رہی ہے یہاں سگنل نہیں آ رہے۔یا خدا ہالے تم کہاں ہو۔"مہر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

تقریبا ایک گھنٹہ ہونے کو آیا تھا مہر اور سفیر نے خود جا کر سیلون کا چپہ چپہ چھان مارا تھا۔سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ لی تھی۔لیکن ہالے کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

اب کے سفیر بھی پریشان ہو گیا تھا جبکہ مہر ماہ بس روئے ہی جا رہی تھی۔

اس نے سفیر کے ہاتھ تھام لیے تھے۔

"کچھ کریں سفیر۔خدا کے لیے ہالے کو لے آئیں کہیں سے۔میں مما کو کیا جواب دوں گی۔ابا سے کیا کہوں گی۔یا اللہ یہ کیا ہو گیا میں نے اس کو کیوں جانے دیا۔"

"مہر پلیز رونا بند کرو۔ہم اس کو ڈھونڈ لیں گے۔میں بڑے پاپا کو کال کرتا ہوں۔شاہد انکل کو کال کرتا ہوں۔کچھ نہ کچھ تو پتا لگ ہی جائے گا۔وہ کہاں جا سکتی ہے بھلا۔"وہ سخت پریشان تھا ہالے اس کی عزت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔ظاہر ہے اس نے پریشان ہونا تھا۔وہ ہالے کی تمام دوستوں کو کال کر چکا تھا وہ ہال بھی نہیں پہنچی تھی۔اب سفیر کی پریشانی غصے میں بدلنے لگی تھی۔

لیکن جو کچھ بھی ہو۔اسے ہال تو جانا ہی تھا۔مہر کو ساتھ لے کر وہ ہال کے لیے نکل چکا تھا۔یہاں سے تو کچھ نہیں ملا تھا۔شاید ہالے وہاں پہنچ گئی ہو۔

مہر ماہ روتے ہوئے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔انہوں نے ہال جانا تھا۔یہ ضروری تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہالے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ ہوش و خرد سے بے گانا پڑی تھی۔نوح گاڑی چلا رہا تھا۔یاقوت اس آگے بیٹھا تھا۔لیکن بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتا تھا۔

"نوح بھائی بات سنو۔۔۔ "اس نے سنجیدگی سے گاڑی چلاتے نوح کو پکارا تھا۔

"بولو ؟"وہ سخت بے زار لگتا تھا۔اس نے یہ کام کرنے سے منع کیا تھا لیکن وہ کیا کرے کہ اس کی مجبوریاں تھیں۔

"مجھے نا یہ لڑکی چاہیے۔چاہے کچھ دن کے لیے ہی صحیح۔"وہ بے ہوش پڑی ہالے کو دیکھتے کہہ رہا تھا۔

"یاقوت یہ نہیں۔یہ لڑکی کبھی بھی نہیں۔ہماری ڈیل یہ نہیں ہوئی تھی۔میں تمھیں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے دوں گا۔تمہیں اگر لڑکی ہی چاہیے تو تمھارے جیسی ہزار لڑکیاں اس وقت اویلیبل ہیں۔تم ان کے ہی لائق ہو یہ لڑکی ایسی نہیں ہے۔اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں۔"وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے کہا مجھے یہ لڑکی چاہیے مطلب چاہیے۔"وہ برہمی سے بول رہا تھا۔"ٹھیک ہے کچھ دنوں کے لیے نہیں لیکن کم از کم آج رات کے لیے یہ میری ہے۔تم ذرا دیکھو تو سہی اس کو کتنا کامل حسن ہے یار۔"وہ گردن موڑے ہالے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"دیکھو یاقوت یہ معصوم ہے۔ہم پہلے ہی اس کے ساتھ بہت ظلم کر رہے ہیں۔کچھ رحم کرو اس پہ۔ ہماری بھی ایک بہن ہے۔"

"ہماری نہیں نوح تمہاری۔نرمین تمہاری بہن ہے۔"وہ چبا چبا کر بولا تھا۔"یہاں آگے پولیس کالونی میں صائم کا فلیٹ ہے۔وہاں روک دینا گاڑی۔ہم آج اس لڑکی کو وہیں رکھیں گے۔فارم ہاؤس نہیں جائیں گے۔ڈیڈ کو پتہ چل جائے گا۔صبح ہوتے ہی جو مرضی کرنا اس کا۔مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہو گا بلکہ ابھی روکو گاڑی ایک منٹ۔"اس نے ایک خالی سڑک پہ گاڑی رکوائی تھی۔

نوح نے نہ چاہتے ہوئے بھی گاڑی روک دی تھی۔یاقوت اتر کر پیچھے جا کر بیٹھ گیا تھا۔اس نے ہالے کے ہاتھ کو چھونا چاہا۔جب نوح حلق کے بل غرایا تھا۔

"ہاتھ مت لگانا اس کو یاقوت ورنہ بہت برا ہو گا۔وہ اچھی لڑکی ہے۔میں تمھیں اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دوں گا۔"

یاقوت نے ظاہر نہیں ہونے دیا لیکن وہ اندر سے ڈر گیا تھا۔وہ نوح کو جانتا تھا۔ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے اوکے کول۔میں نہیں ہاتھ لگاتا۔ویسے بھی ہم گھر جا رہے ہیں ناں۔میں ڈیڈا سے بات کروں گا۔ یہ لڑکی آج میری ہے۔نوح تم نے جو کرنا ہے تم کر لینا۔"وہ چیلنجنگ انداز میں بولا تھا۔

نوح خاموش ہو گیا تھا وہ اس سے بحث نہیں کر سکتا تھا۔یاقوت کی سوچ بچکانہ تھی اور بچوں کو کیسے منایا جاتا ہے بھلا ؟

کھیل کھیل کر۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مہر اور سفیر ہال پہنچ گئے تھے۔معراج سلطان کو ساری بات بتا دی گئی تھی۔ان کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔حسینہ ،یوسف سلطان، شمس ، حسن سب پریشان تھے۔سب کو ہالے کی فکر تھی۔ حسینہ اور مہر کا تو رو رو کر برا حال تھا۔فروا بھی پریشان ہونے کی اداکاری کر رہی تھیں۔جب مہر ماہ ان کو ذرا سائیڈ پہ لے کر گئی تھی۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں۔

"یہ سب آپ نے کیا ہے ؟ بتائیں مجھے ؟اگر ان سب میں میری بہن کو کچھ بھی ہوا تو آپ دیکھ لیجیے گا میں آپ کے ساتھ کیا کرتی ہوں۔اگر آپ کچھ جانتی ہیں تو صاف صاف بتا دیجیے۔خدا کے لیے بتا دیں میری بہن کہاں ہے۔"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ حلق کے بل چلا رہی تھی۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم مہر۔میرا بھلا اس لڑکی سے کیا واسطہ؟ جب میں شادی کے لیے مان گئی تو میں بھلا ایسی حرکت کیوں کروں گی۔تمہارے لیے بہتر ہے کہ اپنی بہن کو ڈھونڈو۔نہ کہ میرے سر پہ سوار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو جاؤ۔ٹھیک ہے میں اس کو پسند نہیں کرتی ہوں۔لیکن یہ سب کچھ۔یہ سب بہت زیادہ ہے۔میں اس کے ساتھ ایسا کبھی نہیں کر سکتی۔"

ذرا سے فاصلے پہ کھڑے یوسف سلطان اور سفیر نے ان کی باتیں سن لی تھیں۔وہ دونوں ابھی کچھ اور بھی بول رہی تھیں۔لیکن سفیر وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

سفیر نے پولیس کو کال کر دی تھی۔اس وقت ایس ایچ او اور ڈی آئی جی ہال پہنچ گئے تھے۔سفیر اور معراج سلطان ان سے بات کر رہے تھے۔

"آپ نے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی ہے ؟ایسے کیسے میری بیٹی کہیں جا سکتی ہے۔آپ شہر میں ناکہ بندی کروا دیں ہر گاڑی کی چیکنگ شروع کر دیں۔مجھے میری بیٹی چاہیے۔"وہ برہم تھے۔وہ شاک تھے۔وہ غمگین تھے۔

ان کو لگتا تھا جیسے کسی نے ان کے دل کو کسی تیز دھار برچھی سے کاٹ دیا ہو۔

"جج صاحب ایک ہی فوٹیج کو ایک ہزار بار دیکھ چکا ہوں۔ہالے بیٹی خود گاڑی میں جا کر بیٹھی ہیں۔گاڑی کی نمبر پلیٹ فوٹیج میں نہیں دکھ رہی۔میں نے بذات خود ہر زاویے سے دیکھا ہے۔آپ کی بیٹی خود اس گاڑی میں جا کر بیٹھی تھیں۔اور اس گاڑی کو بھی زیادہ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑی۔سیلون سے ذرا آگے جا کر جہاں سی سی ٹی وی کمرہ کی رینج ختم ہوتی ہے۔گاڑی ہم نے وہاں سے برآمد کر لی ہے۔
ڈرائیور بھی ہمیں مل گیا ہے۔لیکن بد قسمتی سے وہ گونگا ہے لیکن آپ فکر نہ کریں ایسے گونگوں کو زبان دینا آتا ہے ہمیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"حسن گاڑی کی چابی لاؤ۔میں خود ڈھونڈ کر لاؤں گا اپنی بیٹی کو۔وہ کہیں نہیں جا سکتی۔مجھے یقین ہے وہ میری بیٹی ہے۔میں اس کو ڈھونڈ لاؤں گا۔"حسن چابی لینے چلا گیا تھا۔

سفیر لب بھینچے یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔

"اے بات سنو۔"اس نے ایس ایچ او کو انگلی کے اشارے سے پاس بلایا تھا۔

"جی سر "وہ تابعداری سے بولا تھا۔

"وہ لڑکی۔وہ مجھے چاہیے **(اس کا لاکھوں کا ہیئر کٹ بکھرا ہوا تھا)** کہیں سے بھی لاؤ کیسے بھی لاؤ۔جتنا پیسہ چاہیے لے لو۔جتنی فیورز چاہیے میں دوں گا۔"وہ چبا چبا کر بول رہا تھا۔ **(اس کی برانڈڈ شیروانی پہ سلوٹیں پڑ گئی تھیں)**"چاہے تم اس کو زندہ لاؤ یا مردہ۔اس کی مسخ شدہ لاش لاؤ یا اس کا کٹا ہوا جسم **۔(اسے زندگی میں کبھی کسی چیز کے لیے اتنا انتظار اتنی محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔وہ کبھی کسی چیز کے لیے اتنا نہیں تڑپا تھا وہ فاتح تھا)** مجھے وہ چاہیے۔وہ کہیں نہیں جا سکتی۔اس کو آنا ہو گا اپنے پیروں پہ چل کر آئے یا اس کو اسٹریچر پہ ڈال کر لاؤ۔اس کو حساب دینا ہو گا۔اسے ذلت کا نشان بنا دوں گا میں۔اس کی زندگی جہنم سے بھی بد تر بناؤں گا میں۔اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔میں اس کو عبرت کا نشان بنا دوں گا۔اسے لے کر آؤ۔جاؤ۔"اس کی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی خون ٹپک پڑے گا۔

ایس ایچ او نے سر ہلایا تھا۔

"سر میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔"سفیر ایک بار پھر یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔

آج اس کو پتہ چلا تھا عرش سے فرش پہ گرنا کیسا ہوتا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تب ہی اس کے موبائل پہ بپ ہوئی۔دو بار زوں زوں کی آواز آئی۔اور پھر سکرین تاریک ہوگئی۔

ایسے جیسے غاریں تاریک ہوتی ہوں۔سفیر نے موبائل پہ انگلیاں چلائیں۔میسج کھولا وہ ایک غیر شناسا نمبر تھا۔جس سے سفیر کو ایک ویڈیو اور کچھ تصاویر موصول ہوئی تھیں۔

تصویر میں نظر آنے والا چہرہ شناسا تھا وہ اس چہرے کو کیسے بھول سکتا تھا۔وہ ہالے کا چہرہ تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

حسن ہال کے ایک کونے میں گھاس پہ نفل پڑھ رہا تھا۔اس نے بھورے رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی۔اس کے جوتے وہیں گھاس پہ اس کے قریب رکھے تھا۔اس نے سلام پھیرا تھا اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے تھا۔وہ زارو قطار رو رہا تھا۔روتے ہوئے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

"یا اللہ میری بہن کو واپس لے آئیں۔میں جانتا ہوں میں نے کبھی بہت زیادہ اچھے کام نہیں کیے۔لیکن اب کروں گا میں نے کبھی پابندی سے نماز نہیں پڑھی لیکن اب پڑھوں گا۔میں اس سے بہت لڑتا تھا ناں۔اب نہیں لڑوں گا۔بس ایک بار صرف ایک بار اس کو واپس لے آئیں۔اس کو صحیح سلامت واپس لے آئیں۔اللہ آئی سویر آئی پرومیس میں ہر وہ کام کروں گا جو آپ کو پسند ہے۔بس میری بہن کو واپس لے آئیں۔میں مر جاؤں گا۔اللہ میں مر جاؤں گا پلیز۔اس کو واپس لے آئیں پلیز۔اس نے مجھ سے کہا تھا اس نے کہا تھا۔میں اس کے ساتھ چلوں میں نہیں گیا۔اللہ میں کیوں نہیں گیا میں کیوں نہیں گیا۔لعنت ہو مجھ پہ میرے پیدا ہونے پہ لعنت۔میں کیوں نہیں گیا۔"وہ چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔اس کا دل پھٹ رہا تھا۔"یا اللہ میں اب کبھی کسی چیز کے لیے اس کو منع نہیں کروں گا چاہے کچھ بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو جائے۔بس ایک بار صرف ایک بار اس کو واپس لا دو۔میں کیوں نہیں گیا۔اس کے ساتھ کیوں کیوں کیوں۔۔"وہ گھاس پہ ہاتھ مار مار کر رو رہا تھا۔

وہ کبھی دعا کرتا۔کبھی روتا اور کبھی خود کو کوستا۔وہ وقت کو پیچھے نہیں لے جا سکتا تھا۔جہاں وہ ہالے کے ساتھ جانے کو منع نہ کرتا۔

"کتنے بے بس ہوتے ہیں ناں انسان ؟"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

عثمان نے گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کی تھی۔اس کی گاڑی کے پیچھے ہی یاقوت اور نوح کی گاڑی تھی۔شہر میں ہر جگہ ناکہ بندی تھی۔اس لیے نوح نے ہالے کو ڈگی میں ڈالا اور یہاں لے آیا۔یہ سپر مارکیٹ اس کے دوست کی تھی۔یہ پارکنگ ایریا سیف تھا۔پولیس ہر کہیں ڈھونڈ لیتی۔لیکن یہاں آنے کے بارے میں وہ سوچتے بھی نہیں۔

"ہم یہاں کیوں ہیں نوح یار۔میں بور ہو گیا ہوں۔یہاں بیٹھے بیٹھے۔۔چلو نہ صائم کے فلیٹ پہ چلتے ہیں یا پھر کہیں اور۔لیکن کم از کم اس غار سے نکالو مجھے۔"وہ کوفت زدہ تھا۔

"مجھے انکل نے یہاں ٹھہرنے کو کہا ہے اور اگر اب تم کچھ بھی بولے تو میں ان کو بتا دوں گا کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ نہیں ہو۔بلکہ اس لڑکی کو اغوا کرنے میں میرے ساتھ شامل رہے ہو۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کچھ بھی کہو مجھے اس لڑکی سے بدلہ لینا تھا۔اور ابھی بھی میرا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔میں تو اس کے ساتھ وہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی ساری زندگی یاد رکھے۔اور تم چاہے مجھے چار گھنٹے بھی یہاں بٹھا کر رکھو۔میں اس کے ساتھ وہ سب ضرور کروں گا۔جس کی یہ حقدار ہے میں اپنا بدلہ لوں گا۔"وہ تنفر سے کہہ رہا تھا۔

نوح نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں ہو۔

"ہاں تم اس سے بدلہ لو گے کیونکہ تمہارا بس ہی اسی پہ چلتا ہے۔بلکہ اس پہ بھی نہیں چلتا یہ لڑکی اگر ہوش میں ہوتی۔تب تمھیں بتاتی کہ وہ کیسی آفت ہے۔تمہارا بس صرف کمزور لوگوں پہ چلتا ہے۔ میرے بھائی لو بدلہ لو شاباش۔تم اپنے قد سے بڑے دشمن کو چھوڑ دیتے ہو کیونکہ تم اس سے ڈرتے ہو۔لیکن تم فکر نہ کرو تم اس کمزور سے بدلہ لو۔میں تمھارے طاقتور دشمنوں سے نمٹ لوں گا۔کیونکہ میں مرد ہوں عورتوں سے مقابلہ نہیں کرتا میں۔"وہ آنکھوں میں تمسخر لیے بول رہا تھا۔

یاقوت حسب توقع بپھر گیا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔میں سب سے بدلہ لے سکتا ہوں میں بھی مرد ہوں۔اور میں اپنا بدلہ خود لے سکتا ہوں۔مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔"وہ غصے سے کہہ رہا تھا۔

"یار ہم دونوں بھائی ہیں۔میں بدلہ لے لوں یا تم۔اس میں کیا فرق ہے اور ویسے بھی تم لڑکی کو سنبھال لو۔یہ بہت بڑی بات ہے۔جس کی بات میں کر رہا ہوں وہ تم سے بہت اوپر کی چیز ہے یار۔میں ہوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناں اس کے لیے تم دیکھنا میں لوں گا اس سے بدلہ۔تمہارا بدلہ۔کیونکہ میں عورتوں سے بدلے نہیں لیتا مجھ میں مردوں سے لڑنے کی ہمت ہے۔"وہ اس کو اکسا رہا تھا اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو رہا تھا۔

"نوح مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا۔یہ ثابت کرنے کے لیے کہ میں یاقوت مرزا اپنا بدلہ لے سکتا ہوں۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔میں کسی سے بھی لڑ سکتا ہوں اور یہ ثابت کرنے کے لیے کہ میں مرد ہوں۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بول رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

"چھوڑو یار رہنے دو۔روتے رہو گے پھر یا پھر انکل سے جا کر میری شکایت کرو گے لڑکیوں کی طرح ۔مرد بننے کو ہمّت چاہیے ہوتی ہے۔جگرا چاہیے ہوتا ہے۔اور تم تم تو ابھی بچے ہو۔چلو ہم صائم کے فلیٹ پہ چلتے ہیں۔"وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تھا یاقوت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا تھا۔نوح نے کندھے اچکائے تھے۔

"اوکے کول۔تو یہ سامنے جو اے ایس پی گاڑی کھڑی ہے جانتے ہو کس کی ہے ؟عمر حیات۔عمر حیات "وہ بول رہا تھا اور یاقوت غور سے سن رہا تھا۔"یاد ہے عمر کون ہے ؟"اس کے لہجے میں استہزا تھا۔ "وہی جس نے پچھلے مہینے تمہاری پارٹی پہ ریڈ لگایا تھا۔اور تمہاری ساری سٹاک ڈرگز اور امپورٹڈ شراب ضبط کر لی تھی۔**(یاقوت نے غصے سے مٹھی بھینچ لی تھی)** کتنی مشکل سے نکلے تھے تم اس کیس سے۔ اف مجھے تو سوچ کر بھی جھرجھری آ رہی ہے۔کتنی بے عزتی ہوئی تھی تمہاری۔کتنے دن انکل نے تمھیں گھر سے نکلنے نہیں دیا تھا۔اور اسی کی وجہ سے تو شینا نے تم سے بریک اپ کیا تھا۔کیونکہ وہ اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اے ایس پی کو دیکھ کر اس کی گرویدہ ہوگئی تھی۔"**(یاقوت کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگی تھیں وہ اس کی سب سے محبوب گرل فرینڈ تھی)**

"لیکن خیر تم کیا کر سکتے ہو تم بھلا کر ہی کیا سکتے ہو بھائی۔لیکن ٹینشن نہ لو میں ہوں ناں۔ایسا بدلہ لوں گا یاد رکھے گا یہ اے ایس پی۔"

"اگر تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے ؟"وہ مشکوک لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

نوح مسکرایا تھا۔تیر نشانے پہ لگا تھا۔وہ اس کی کمزوری جانتا تھا۔آہ بس کبھی کسی کی کمزوری نہ کسی کے ہاتھ لگے۔

"میں۔۔" وہ کھل کر مسکرایا تھا۔"میں یہ کرتا کہ یہ جو لڑکی ہے ناں پیچھے اس کو اٹھاتا اور اس اے ایس پی کی گاڑی میں ڈال دیتا۔پھر میں یہ کرتا کہ صبح ہونے سے پہلے اس لڑکی کے باپ اور منگیتر کو کال کرتا۔اور ان کو بتاتا کہ ان کی لڑکی کہاں ہے۔تم جانتے تو ہو گے وہ لوگ کون ہیں۔ایک تو اے ایس پی کی نوکری جاتی۔اور دوسرا اس کی سارے شہر میں ریپوٹیشن خراب ہوتی۔تیسرا وہ لوگ اس کے ساتھ وہ کرتے کہ اس اے ایس پی کی نسلیں یاد رکھتی۔چوتھا یہ آفت لڑکی اس آدمی کی زندگی حرام کر دیتی نہ اس کو زندہ لوگوں میں چھوڑتی نہ مردوں میں۔اور آخری اور سب سے بڑی بات وہ ایک ایسے گناہ کی سزا بھگتتا جو اس نے کبھی کیا ہی نہ ہوتا۔کسی بھی انسان کے لیے سب سے بڑی سزا یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی ایسے جرم کی سزا کاٹے جو اس سے سر زد ہی نہ ہوا ہو۔یہ سزا یا تو انسان کو پاگل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر دیتی ہے یا مار دیتی ہے۔میں تو اپنے دشمن کے ساتھ یہی کرتا۔"وہ سامنے گاڑی کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"خیر چلو صائم کے فلیٹ چلتے ہیں ورنہ تم پھر بچوں کی طرح رونے لگو گے۔"وہ اب اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"تم اندر جا کر اس کے ڈرائیور کو مصروف رکھو۔میں یہاں سنبھال لوں گا۔"وہ اب گاڑی کو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"لیکن تم اکیلے کیسے میں تمہارے ساتھ یہاں۔۔۔"یاقوت نے اس کی بات کاٹی تھی۔

"بس میں نے جو کہا ہے وہ کرو۔میں مرد ہوں اپنا بدلہ اکیلے بھی لے سکتا ہوں۔میں اپنے سے ہزار گنا طاقت ور دشمن سے اپنا بدلہ خود لے سکتا ہوں۔مجھے **(اپنے سینے پہ انگلی رکھی تھی)** یاقوت مرزا کو اپنا بدلہ لینے کے لیے کسی نوح مرزا کی ضرورت نہیں۔"

"اور اس کا مکمل حسن جو تمھیں کچھ دیر قبل اٹریکٹ کر رہا تھا اس کا کیا؟"وہ سنجیدہ تھا۔

"ارے لعنت بھیجو حسن پہ پہلے میں یہ تو ثابت کر دوں کہ میں "**مرد** "ہوں۔"وہ کہہ کر گاڑی سے اتر گیا تھا۔

نوح بھی گاڑی سے نیچے اترا تھا۔ابھی اس کو بہت کام کرنے تھے۔ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لانی تھی ۔سی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ کروانی تھی۔عمر کی گاڑی کی ڈگی سے اس کا سامان نکال کر اس کی جگہ ایک جیتا جاگتا وجود اندر ڈالنا تھا۔افف اللہ ایک نوح اور اتنے کام۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے ایک مرد سے بچا کر ہالے کو دوسرے مرد کے حوالے کیوں کیا تھا؟کیونکہ اس رات اس ریستوران میں نوح مرزا بھی موجود تھا۔اس نے عمر کو ہالے کے ساتھ بیٹھے دیکھ لیا تھا۔اس نے عمر کی آنکھیں پڑھ لی تھیں وہ ہالے کو ایسے مرد کے حوالے کر رہا تھا۔جو خود تو مر جاتا لیکن اس لڑکی پہ حرف نہ آنے دیتا۔وہ ہالے کو ایک جانور سے بچا کر ایک انسان کے حوالے کر رہا تھا۔اس لیے نہیں کیونکہ وہ عظیم تھا۔

بلکہ اس لیے کیونکہ اس کے گھر میں اس کی بہن تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سفیر نے اس ویڈیو پہ پلے کا بٹن دبایا تھا۔ویڈیو چلنے لگی تھی۔منظر ابھر ابھر کر آ رہے تھے۔وہ کسی ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج تھی۔اس فوٹیج میں چار لوگ نظر آتے تھے۔ایک ہالے سلطان، دوسرا ڈاکٹر، تیسری سسٹر اور چھوتا اسٹریچر پہ لیٹا عمر حیات۔وہ زرد لباس والی لڑکی ہاتھ ہلا ہلا کر ڈاکٹر سے کچھ کہہ رہی تھی۔اس کے چہرے پہ برہمی تھی۔ویڈیو یہیں ختم ہوجاتی ہے۔سفیر نے کانپتے ہاتھوں سے دوسری ویڈیو چلائی تھی۔اس میں وہی لڑکا اب ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا تھا۔پچھلی فوٹیج میں نظر آنے والی لڑکی نے اس فوٹیج میں میرون لباس پہن رکھا تھا۔وہ اس کے پاس بیٹھی کوئی بات کر رہی تھی۔یہ ویڈیو بھی بس پینتالیس سیکنڈ کی تھی۔سفیر نے اب دھڑا دھڑ تصویروں کو کھولنا شروع کیا تھا۔اس لڑکی نے یہاں سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔سامنے بیٹھا لڑکا اور وہ اس تصویر میں مسکرا رہے تھے۔چند اور اگلی تصویر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاید ایک مال کی تھی۔وہ لڑکا اس تصویر میں ہالے کو کوئی شاپنگ بیگ تھما رہا تھا۔اگلی تصویر جان لیوا تھی وہ کسی ہسپتال کی consent form کی تصویر تھی۔

"اجازت نامہ برائے انتقال خون۔"

اس فارم میں مریض کے رشتے داروں کے خانے میں ہالے سلطان کا نام لکھا تھا اور مریض سے تعلق نوعیت کے کے خانے میں "**بیوی** "لکھا تھا۔مریض کا نام **عمر حیات** تھا۔سفیر نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا۔اس کو کسی چیز کا یقین نہیں آ رہا تھا۔اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔اس کی آنکھیں شاک سے پھیل گئی تھیں۔یہ کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ ؟وہ فاتح تھا اس نے جس چیز کی آرزو کی تھی۔ اس کو ہر وہ چیز ملی تھی۔آج کیسے کس مقام پہ اس سے کیا چھینا گیا تھا۔آہ یہ کیسی تکلیف تھی۔یہ کیسی اذیت تھی۔اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔اس کو کیسے ہینڈل کرنا ہے اس کو پتہ نہیں تھا۔اسے بس جیت کا جشن منانا آتا تھا۔ہارنے کا دکھ کبھی جھیلا ہی نہیں تھا۔آج تک کبھی کچھ ہارا ہی نہیں تھا۔مات تو آج تک کبھی کھائی ہی نہیں تھی۔اس کے دل سے خون رسنے لگا تھا۔وہ نیچے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔فروا اس کے پاس بیٹھی اس سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔یوسف سلطان کیا کہہ رہے تھے۔وہ کچھ نہیں سن رہا تھا۔وہ کچھ نہیں دیکھ رہا تھا۔سارے منظر دھندھلے تھے۔ساری آوازیں نوحہ لگتی تھیں۔ اس کی آنکھیں ویران تھیں ،بنجر۔اس کے ہونٹ مقفل تھے۔

فروا نے نیچے گرا اس کا موبائل اٹھایا تھا۔اس پہ چلنے والا منظر، اس نے یوسف سلطان کی روح کھینچ لی تھی۔پاس کھڑی حسینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔مہر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر تم جانتی ہو یہ لڑکا کون ہے ؟"سفیر کی پھٹی ہوئی آواز بلند ہوئی تھی۔

مہر نے آنسو پونچھے تھے کچھ بولی نہیں سفیر یکدم اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اس نے مہر کا بازو سختی سے دبوچ لیا تھا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کیا تم جانتی ہو یہ لڑکا کون ہے؟" وہ بلند آواز میں چلایا تھا۔

"وہ۔۔وہ ہالے کا دوست ہے۔اس نے مجھے یہی بتایا تھا۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی۔یوسف سلطان کا دل جیسے کسی نے چیر کر رکھ دیا ہو۔وہ گرنے لگے تھے۔جب حسن نے ان کو سہارا دیا۔اور پاس رکھے صوفے پہ ان کو بٹھا دیا۔ہالے کو غائب ہوئے چار گھنٹے ہونے کو آئے تھے۔مہمانوں کو رخصت کر دیا گیا تھا۔اب ہال میں بس اکا دکا لوگ تھے۔معراج اور شاہد ابھی تک واپس نہیں آئے تھے۔وہ اب تک ہالے کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے۔معراج بار بار عمر کو کال کرتے تھے۔لیکن اس کا نمبر بند تھا وہ اس کے بنگلے پہ بھی گئے تھے۔لیکن نہ اس کی گاڑی وہاں تھی۔اور نہ وہ خود اس کا گھر تاریکی میں ڈوبا تھا۔ساتھ والوں کے چوکیدار سے پوچھنے پہ پتہ چلا تھا کہ وہ آج نواب شاہ کے لیے نکل گیا ہے۔اس کو عثمان نے یہی بتایا تھا۔سو اس نے بتا دیا۔جیسے ہی معراج سلطان اپنی گاڑی میں وہاں سے نکلے۔عثمان گاڑی لیے آ دھمکا تھا۔لیکن اس بار صورتحال مختلف تھی۔گاڑی میں گیا سامان تھا۔لیکن جو واپس آیا تھا وہ ایک انسان کا وجود تھا۔فروا سفیر کا بازو پکڑے اس کو ذرا فاصلے پہ لے گئی تھیں۔وہ ہارے ہوئے انداز میں ان کے ساتھ گھسٹتا چلا گیا۔اس نے کندھے ڈھیلے چھوڑ رکھے تھے۔آنکھیں بالکل ویران تھیں جیسے کوئی صحرا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر بیٹے ہوش کرو کیا ہو گیا ہے تمھیں۔وہ ایک بد کردار لڑکی تھی۔بھاگ گئی ہے وہ اب۔تم بھی اس پہ لعنت بھیجو۔سنبھالو خود کو تم میرے بیٹے ہو۔تم سفیر سلطان ہو۔تم شیر ہو۔یوں ہمت نہیں ہار سکتے تم۔"

"یہ سب کیا ہو گیا ممی ؟میں برباد ہو گیا ہوں۔سب خاک ہو گیا ہے۔میں فاتح تھا۔میں کنگ تھا۔یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔اس لڑکی نے میرے ساتھ کیا کر دیا ہے ؟میں کس منہ سے باہر جاؤں گا۔کیسے لوگوں کا سامنا کروں گا۔میری عزت مٹی میں ملا دی ہے۔"اس نے وہ دھیمے مگر ہارے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا۔

شمس ذرا فاصلے پہ کھڑے یوسف سلطان کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ان کو بس دو ہی لوگ ہینڈل کر سکتے تھے۔ایک موجود نہیں تھا دوسرا اس پوزیشن میں نہیں تھا۔

"کچھ نہیں ہوا ہے بیٹے۔اب بھی سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ہم سب کچھ فکس کر سکتے ہیں۔نیوز پیپرز وہی چھاپیں گے جو ہم کہیں گے۔ٹی وی پہ وہی دکھایا جائے گا جو ہم ان کو دکھانا چاہیں گے۔اب یہ تمھارے ہاتھ میں ہے کہ تم اپنی عزت بچانا چاہتے ہو یا پھر خود کو برباد کرنا چاہتے ہو۔"وہ اس کو سمجھا رہی تھیں۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ۔"وہ شکست خوردہ لگتا تھا۔

"تمہاری شادی تمہاری کزن سے ہونی ہے۔ہر کسی کو یہی بات پتہ ہے۔کارڈ پہ ہالے کا نام نہیں تھا۔یہ اس کی خواہش تھی کارڈ پہ "**بنت معراج** "لکھا ہے۔اور مہر اس کی ولدیت کے خانے میں بھی ہم نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آج تک معراج ہی لکھوایا ہے۔"ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔"تم مہر سے نکاح کر لو۔۔" سفیر نے اپنی کہنی چھڑوائی تھی۔

"یہ نہیں ہو گا ممی۔میں ہالے کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کروں گا۔"وہ سختی سے بولا تھا۔

" تو کون کہتا ہے کہ تم اس سے شادی نہ کرو ؟ "

"آپ کیا کہہ رہی ہیں میں کچھ نہیں سمجھ رہا۔میں دو دو بہنوں سے کیسے شادی کر سکتا ہوں۔"وہ بے زار ہو گیا تھا۔

"وہ دونوں سگی بہنیں نہیں ہیں۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھیں۔

"تم مہر اور ہالے دونوں کو اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو۔جب تک ہالے آجائے تب تک اپنی عزت بچا لو سفیر۔ہم نیوز چینلز سے کہہ دیں گے جو مسنگ ہے وہ تمہاری کزن ہے۔جس سے تمہاری شادی ہو رہی تھی وہ لڑکی مہر ماہ ہے۔"

اسی وقت معراج اور شاہد واپس آئے تھے۔سفیر نے مڑ کر ان کو دیکھا تھا وہ خالی ہاتھ تھے۔وہ واقعی آدھے مردہ لگ رہے تھے۔گھر سے بھاگ جانے والی لڑکی گھر کے مردوں کو آدھا مار دیتی ہے۔اور اس کی واپسی یا تو اس کی اپنی جان لے لیتی ہے یا اس کے گھر کے مردوں کو پورا مار دیتی ہے۔

"ہالے کا کچھ پتہ چلا ؟"یوسف سلطان کی بے قرار سی آواز آئی تھی۔

معراج کرسی پہ ڈھے سے گے تھے۔جبکہ شاہد کی آنکھیں ضبط سے سرخ تھیں۔وہ ان کی بھانجی تھی۔ان کی بہن کی پہلی اولاد۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شہر کے سارے اشتہاری ملزم، شہر کے سارے دو نمبر لوگ ،سارے غنڈے بدمعاش سب کو پکڑ کر تھانے میں بند کر دیا ہے۔مار پیٹ دھمکی۔کیا ہے جو نہیں کر کے دیکھا۔لیکن کوئی کچھ بتاتا ہی نہیں کوئی کچھ جانتا ہی نہیں وہ گاڑی جس میں ہالے بیٹھی تھی۔وہ چوری کی گاڑی ہے اس کے مالک نے دو مہینے پہلے گاڑی کی رپورٹ درج کروا دی تھی۔یوسف صاحب ہم نے سب کر کے دیکھ لیا ہے۔ہالے نہیں ملی۔"شاہد نظریں جھکائے بول رہے تھے۔

"معراج بھائی گھر چلتے ہیں کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے ؟"وہ ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولے تھے۔

"چلے جانا گھر بھی۔پہلے میرا نکاح تو ہو جائے۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔معراج نے تھکی تھکی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔ہالے نہیں ہے یہاں نکاح کیسے ہو سکتا ہے۔"شمس نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"کیوں۔کیا ہالے کے علاوہ کسی اور لڑکی سے نکاح نہیں ہو سکتا ؟مہر ماہ سے ہو گا میرا نکاح بلائیں قاضی کو۔ابھی کے ابھی ہو گا نکاح۔"فروا کھل کر مسکرائی تھیں۔

مہر نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اس کو دیکھا تھا۔حسن نے غصے سے، معراج نے بے بسی سے اور یوسف سلطان وہ ہارے ہوئے تھے۔ان کے پاس منع کرنے کی جرات نہیں تھی۔

"سفیر بیٹے تم جلد بازی کر رہے ہو۔ہالے آ جائے گی تم صبر تو کرو۔"شاہد نے سمجھانا چاہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ میرے گھر کے معملات سے دور رہیں۔یہ وقت عزت بچانے کا ہے اور میں آپ کی ہالے سلطان کی وجہ سے ساری زندگی گردن جھکا کر نہیں چل سکتا۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا تنفر سے بولا تھا ۔نوال نے آگے بڑھ کر شاہد کو خاموش رہنے کا کہا تھا۔سب لوگ خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔ جب حسن کی کمزور سی آواز آئی۔

"سفیر بھائی یہ نہ کریں پلیز۔میری بہن آجائے گی۔وہ مسنگ ہے وہ آ جائے گی۔"

"حسن اپنی بہن کے لیے بھیک مت مانگو۔"معراج جھکے ہوئے کندھوں اور اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ بولے تھے۔

حسینہ دوپٹے کے پلو میں چہرہ چھپا کر رونے لگی تھیں۔مہر نے ان کو روتے ہوئے دیکھتی رہی اور پھر ہمت متجمع کرتی بولی تھی۔

"میں یہ نکاح نہیں کروں گی۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا میرے کہنے پر بھی نہیں کروگی ؟"یوسف سلطان کی آواز پہ مہر نے کرب سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔وہ ان کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔وہ اگر مہر کی جان بھی مانگ لیں وہ تب بھی انکار نہیں کرے گی ۔یہ طے تھا۔

یکدم جیسے بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔قاضی کو بلا لیا گیا تھا۔مہر کے میک اپ کو نیا ٹچ دیا گیا تھا۔جو مہمان باقی تھے ان کو بٹھایا گیا تھا۔سفیر اور مہر کو اسٹیج پہ لے جایا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر ماہ ولد وہاج خان آپ کو سفیر سلطان ولد شمس سلطان حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے۔"اس کی آنکھوں کے گرد کئی منظر گھومے تھے۔

مال جانے سے پہلے اس کو منانے آتی ہالے۔

"آپی آپ میرے لیے ساری دنیا میں سب سے زیادہ اہم ہیں۔بابا کے بعد بس آپ ،مما ، حسن، دادا جان سب آپ کے بعد آتے ہیں۔آپ ابھی کہہ دیں۔میں سفیر کو چھوڑ دوں گی۔آپ جو کہیں گی میں کروں گی۔"

"قبول ہے۔۔۔"یوسف سلطان کی ڈانٹ کھا کر آنے والی مہر کو دلاسہ دیتی ہالے۔

"آپی آئندہ سے میں بھی ان کے پاس نہیں جاؤں گی۔جو آپ سے اچھے سے بات نہیں کرے گا۔ہالے اس سے بات نہیں کرے گی بس بات ختم۔"

"قبول ہے۔۔۔"ہارون سے مہر کی خاطر لڑنے والی ہالے۔

"میرے لیے آپ سے زیادہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ہارون بھی نہیں۔اگر وہ آپ کے ساتھ روڈ بیہیو کرے گا۔تو میں اس کے ساتھ اچھے سے نہیں رہ سکتی۔ہم دونوں دو جسم ایک جان ہیں۔آپ کو لگنے والا زخم میرے جسم کو بھی تکلیف دیتا ہے۔ہالے آپ کے لیے ساری دنیا سے لڑ سکتی ہے۔جب تک میں زندہ ہوں کوئی آپ کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتا۔"

"قبول ہے۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر سلطان ولد شمس سلطان۔۔۔۔۔"قاضی اب سفیر سے پوچھ رہا تھا لیکن مہر کے کان بند ہو گئے تھے۔

آوازوں کا راستہ رک گیا تھا۔اب بس خاموشی تھی گمبھیر خاموشی۔یکا یک پھر شور اٹھا تھا مبارک بعد ،سلامتی ،دعائیں۔کچھ حسد بھری نظریں تو کچھ تمسخر بھرے لہجے۔

اسی وقت سفیر نے اپنے مینیجر کو قریب بلایا تھا اور اپنا موبائل اس کے ہاتھ میں دیا تھا۔

"میرے انسٹاگرام اور ٹویٹر دونوں اکاؤنٹس پہ ہم دونوں کی تصویر لگاؤ اور کیپشن لکھو۔"

"Blessed with the best hashtag my forever hashtag love of life hashtag blessed."

"اور نیچے ایک اور کیپشن لکھو۔میری کزن کے لیے۔اس میں جو مرضی لکھو میں نہیں جانتا۔لیکن آدھے گھنٹے کے اندر میڈیا پہ میرا کیپشن چلنا چاہیے۔نہ کہ میری کزن کے بھاگنے کی نیوز۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ رہا تھا۔

فروا مسکرا مسکرا کر سب سے مبارک بعد وصول کر رہی تھیں۔شمس سنجیدہ تھے۔محض سر ہلا کر مبارک وصول کرتے۔یوسف سلطان کو تو جیسے چپ لگ گئی تھی۔نوال اور شاہد ذرا دور کھڑے تھے۔ہالے اور ہارون کے درمیان جو کچھ بھی ہوا ہو۔لیکن اس وقت نوال بار بار اپنی نم آنکھوں کو پونچھتی تھیں۔ان کو برا لگ رہا تھا بہت برا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسینہ نے مہر کو گلے لگا کر اس کا ماتھا چوم لیا تھا۔سفیر کو دعا دی تھی۔وہ سارے جہاں سے بے زار بیٹھا تھا۔معراج اٹھ کر ان دونوں کے قریب آئے تھے۔ان کے ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھی۔وہ عجلت میں لگتے تھے۔

"تم نے جو بھی کیا صحیح یا غلط میں نہیں جانتا۔لیکن اب میری بیٹی کے واپس آنے کے بعد تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔"سفیر استہزائیہ ہنسا تھا۔

"آپ کی بد کردار بیٹی اب گھر واپس نہیں آئے گی۔"سفیر نے زہر اگلا تھا۔

معراج نے چونک کر اس کو دیکھا تھا۔

"بھاگ گئی ہے وہ اب ڈھونڈیں اس کے یار کو۔بلکہ ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو اس علاقے کا اے ایس پی ہے۔جانتے تو ہوں گے ہی آپ اس کو ؟عمر۔عمر حیات اسی کے ساتھ نکاح کر کے بھاگ گئی ہے آپ کی بیٹی۔"

شمس نے آگے بڑھ کر اس کو روکنا چاہا تھا۔

"بکواس کرتے ہو تم۔میری بیٹی۔۔میری بیٹی عمر کو نہیں جانتی۔"

"اچھا تو پھر کہاں ہے وہ عمر۔جب آدھی پولیس فورس یہاں موجود ہے تو وہ عمر حیات کیوں نہیں ہے ۔کیوں وہ ڈی آئی جی تک کی کالز ریسیو نہیں کر رہا۔کیوں اس کا گھر خالی ہے ؟"

"تم بکواس کرتے ہو۔"وہ بدقت بول پائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا تو ابھی پروف کر دیتا ہوں میں" وہ چبھتے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔فروا نے بازو سینے پہ باندھ لیے تھے۔ابھی تو کھیل شروع ہوا تھا۔

"سفیر بھائی وہ سب جھوٹ ہے میری بہن ایسی نہیں ہے۔"

"کیا پروف ہے بتاؤ مجھے ؟بولو۔"

"جبران میرا موبائل لاؤ یہاں۔"وہ دھاڑا تھا۔

وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔جبران بھاگتا ہوا آیا تھا اور موبائل سفیر کے ہاتھ میں دیا تھا۔

"بھائی جان آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔آپ مت دیکھیں یہ سب۔ہم چلتے ہیں اس اے ایس پی کے گھر چلتے ہیں۔آئی جی صاحب نے کہا تو ہے وہ صبح تک ہماری لڑکی کو ڈھونڈ دیں گے۔"شاہد نے ان کو باز رکھنا چاہا لیکن وہ کسی کی نہیں سن رہے تھے۔

سفیر نے اپنے موبائل پہ انگلیاں چلائی تھیں اور کچھ دیر قبل ایک غیر شناسا نمبر سے موصول ہونے والی تمام تصاویر اور ویڈیوز باری باری ان کو دکھاتا گیا۔وہ جیسے جیسے ان کو دیکھتے جاتے ان کا رنگ سفید پڑتا جا رہا تھا۔ان کا چہرہ پسینے سے بھیگتا جا رہا تھا۔بے اختیار ان کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پہ گیا تھا۔ان کے دل میں یک دم اتنا درد شروع ہوا تھا کہ کوئی حد نہیں۔

ان کا سانس رک رہا تھا۔حسن نے آگے بڑھ کر ان کو سنبھالنا چاہا لیکن وہ گرے تھے۔وہ زمین بوس ہوئے تھے۔شاہد اپنی جگہ سے ایک ہی جست میں ان کے قریب آ گئے تھے۔سفیر اور شمس بھی گھبرا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گئے تھے۔سفیر نے جلدی سے جھک کر ان کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا۔وہ تنو مند سے تھے۔ان کا جسم بھاری تھا۔لیکن سفیر کو جیسے فرق ہی نہ پڑتا ہو۔

"گاڑی نکالو۔"وہ دھاڑ رہا تھا۔

"بڑے پاپا میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اس کی آنکھ جب کھلی تو کافی دیر تک وہ خالی خالی ذہن سے یہ سوچتی رہی کہ وہ کہاں ہے اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔جسم پسینے سے شرابور تھا۔بال بکھر گئے تھے۔اس کا ذہن اب بھی کچھ یاد کرنے سے انکاری تھا۔اس کا جسم سن تھا۔کافی دیر تک اسی طرح پڑے رہنے کے بعد اس کو احساس ہوا کہ کچھ غلط ہے اور یکدم اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

سیلون سے باہر نکلتا۔ہارون کی کال اٹینڈ کرتا اس کا وجود۔وہ سفید وردی والا ڈرائیور۔دو نقاب پوش۔اور اس کی شادی۔۔"اوہ خدایا۔وہ کہاں تھی۔"اس کا دم گھٹ رہا شاید وہ کسی گاڑی میں تھی۔بلکہ نہیں وہ گاڑی کی ڈگی میں تھی۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی اس کا جسم اکڑ گیا تھا۔ وہ یہاں کیوں تھی۔کب سے تھی۔کون یہاں لایا تھا۔اسے نہیں پتہ تھا۔

دس منٹ مزید اسی طرح پڑے رہنے کے بعد اس نے ہمت کی تھی۔اور اٹھ کر بیٹھی تھی۔سکڑ کر سمٹ کر اس کی ٹانگیں بری طرح درد کر رہی تھیں۔وہ جگہ کافی تنگ نہیں تو اتنی کھلی بھی نہیں تھی۔وہ اپنی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پوری طاقت متجمع کرتی اٹھی تھی۔اور سیٹ پھلانگ کر آگے آ کر بیٹھی تھی۔اتنی سی کوشش میں وہ ہانپنے لگی تھی۔صبح کی بھوکی پیاسی اوپر سے جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔

صبح سے شادی کی تیاریوں میں اس کو بھوک کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔"**شادی** "اوہ خدا یا۔۔شادی ۔۔اس کی آج شادی تھی۔وہ اغوا ہو چکی تھی۔

اس کا دماغ چکرانے لگا۔اس نے اپنا فون ڈھونڈنے کو یہاں وہاں نظر دوڑائی لیکن بے سود۔تب ہی اس کی نظر گاڑی کے دیش بورڈ پہ پڑے چھوٹے بٹنوں والے موبائل پہ گئی اس نے فورا آگے بڑھ کر موبائل اٹھا لیا تھا۔سب سے پہلے وقت دیکھا تھا۔صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

اس کے آنسو بے اختیار بہنے لگے۔دل حلق میں آ گیا تھا۔"یا اللہ میرے بابا ان کی عزت۔"اس کی زبان سے بس یہی پھسلا تھا۔یہ رونے کا وقت نہیں تھا۔یہ وقت یہاں سے نکلنے کا تھا۔اس کو یہاں سے جانا تھا۔فورا کس کو کال کرے کس کو۔

اس نے مہر کو کال کرنے کے لیے موبائل چہرے کے آگے کیا نمبر ڈائل کرنا چاہا۔لیکن ذہن ایسے تھا۔جیسے خالی سلیٹ۔اسے خود پہ غصہ آیا۔اور ترس بھی۔اس نے سفیر کا نمبر ڈائل کرنا چاہا لیکن انگلیوں نے دو ہندسوں کے بعد کچھ بھی لکھنے سے انکار کر دیا۔وہ پھر سے رونے لگی تھی۔بلک بلک کر یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔حسن۔اس کو حسن کا نمبر یاد تھا۔

اس نے دھڑا دھڑ نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔بیل جا رہی تھی۔ایک بار۔دو بار۔تین بار اور پھر۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کے مطوبہ نمبر سے اس وقت جواب موصول نہیں ہو رہا برائے مہربانی تھوڑی دیر بعد کوشش کریں۔"اس آواز نے اس کے کانوں میں صور پھونک دیا تھا۔

"جب کہیں پھنسو گی نہ تب کرتی رہنا مجھے کالز۔"آنسو ابل ابل کر اس کی انکھوں سے نکل رہے تھے۔

"کیونکہ تمھیں صرف حسن سلطان کا نمبر زبانی یاد ہے۔"اس نے موبائل زور سے گاڑی کے سامنے والے شیشے پہ دے مارا تھا۔

"وہی حسن۔جس کا موبائل آئے دن کہیں نہ کہیں چھپا دیتی ہو۔"اس کے ذہن کے پردوں پہ ایک ہی آواز لہرا رہی تھی۔

اس نے گاڑی کے شیشوں کو زور زور سے بجانا شروع کر دیا تھا۔وہ کبھی گاڑی چھت کو زور زور سے مارتی تو کبھی شیشوں کو بجاتی۔ایک گھنٹے تک وہ اسی طرح چیختی چلاتی رہی کبھی روتی اور کبھی باہر پھیلتی سفیدی کو دیکھتی۔یہ ابھرتا ہوا سویرا اس کی ساری زندگی پہ کالک مل دے گا وہ جانتی تھی۔اس کے ہاتھ سرخ ہو چکے تھے۔حلیہ ابتر آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔اس نے تھک کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا تھا۔جب اس نے ایک سیاہ آنکھوں والے نوجوان کو گاڑی کی طرف آتے دیکھا۔اسے زندگی میں کسی چہرے سے اتنی نفرت نہیں ہوئی جتنی اس وقت اس شخص سے ہوئی تھی۔وہ شاید ابھی نیند سے جاگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے دس دن قبل کا وہ پروپوزل یاد آیا۔اپنا انکار یاد آیا۔اس کا مسکرا تا چہرہ یاد آیا۔وہ ڈرائیور وہ نقاب پوش یاد آئے۔وہ بالکل سن سانس روکے اس کو قریب آتے دیکھتی رہی۔وہ سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔بال بکھرے ہوئے تھے۔آنکھیں سرخ تھیں۔وہ اس حلیے میں بھی وجیہہ لگ رہا تھا۔

اس نے گاڑی ان لاک کی تھی اور گردن اندر کر کے گاڑی کے اندر دیکھنا چاہا لیکن اندر بیٹھے وجود کو دیکھ کر اس کا سانس تک رک گیا۔وہ آف وائٹ کام دار غرارے میں ملبوس الجھی لٹوں اور بے حال چہرے والی لڑکی اس وقت یہاں کیوں تھی۔اسے یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔وہ یہاں تھی۔مطلب بہت کچھ غلط تھا بلکہ سب کچھ غلط تھا۔

وہ اس کو دیکھتے آنکھوں میں خون لیے نیچے اتری تھی۔عمر اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔آنکھوں میں غضب لیے۔

"آپ یہاں کیا کر۔رہی۔ہیں؟" اس نے اٹک اٹک کر پوچھا تھا۔

"میری شادی کی رات تم مجھے اغوا کر کے لاتے ہو۔صبح تک مجھے اپنی گاڑی میں قید رکھتے ہو۔اور اب مجھ سے یہ پوچھ رہے ہو کہ میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟" وہ ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔

"آپ۔۔آپ کی شادی نہیں ہوئی ؟"ہالے نے قہر برساتی نظروں سے اس کو دیکھا تھا اور پھر ایک دم سے اس کے سینے پہ تھپڑوں اور مکوں کی بارش کر دی۔وہ جو ابھی ایک شاک سے نہیں نکلا تھا حیرت سے اس کو مارتے دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے میری زندگی خراب کر دی۔تم نے میری عزت خراب کر دی۔تمہاری دو ٹکے کی محبت نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔"وہ اس کو مارتی جاتی اور چلاتی جاتی۔"میں تمھیں جان سے مار دوں گی۔میں چھوڑوں گی نہیں تمھیں گھٹیا انسان۔"عمر نے اس کو روکا نہیں تھا۔وہ خاموشی سے مار کھاتا رہا۔

دو تین منٹ بعد وہ تھک گئی تھی۔اس نے اپنے ہاتھ پہلو میں گرا دیے تھے۔عمر کو بھی ہوش آیا تھا۔

"آپ رات گھر نہیں پہنچیں ؟"وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"یا اللہ آپ رات گھر نہیں گئیں؟" اس نے اپنے ماتھے کو چھوا تھا۔وہ ہالے کے "**یہاں** "ہونے کے شاک سے ابھی نکلا ہی تھا کہ اس کو ہالے کے "وہاں "نہ ہونے کا شاک لگ گیا تھا۔اس نے اپنی جیب ٹٹولی تھی اور موبائل باہر نکالا تھا اب وہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔ہالے خاموش مگر چبھتی نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔

اس نے جیسے ہی موبائل آن کیا اس کو معراج سلطان کی پینتالیس مسڈ کالز موصول ہوئیں۔ڈی آئی جی کی دس اور باقی لوگوں کو اس نے نہیں دیکھا تھا۔اس نے فورا یوٹیوب پہ جا کر نیوز چینل ڈھونڈا تھا۔

"ہائی کورٹ جج معراج سلطان کی بیٹی اور مشہور بزنس ٹائیکون سفیر سلطان کی کزن ،ہالے سلطان کل رات ایک سیلون سے غائب ہوگئی ہیں۔کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی شادی سے خوش نہیں تھیں۔اور ان پہ اس شادی کے لیے دبؤ ڈالا جا رہا تھا۔لہٰذا۔۔۔"وہ رپوٹر ابھی کچھ اور بھی کہہ رہی تھی۔جب ہالے نے اس کا موبائل فون اس کے ہاتھ سے لے کر زور سے زمین پہ پٹخا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری بربادی کا تماشا دیکھنا چاہتے ہو ہاں ؟بہت سکون آ رہا ہے تمھیں۔بہت مزہ آرہا ہے اور یہ کیا اداکاری کر رہے ہو میرے سامنے۔جیسے تمھیں کچھ پتہ ہی نہ ہو۔کیوں کیا تم نے ایسا کیوں ؟"وہ اس کے سر پہ کھڑی غرا رہی تھی۔عمر نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کے ساتھ کیا ہوا ہے ؟کس نے کیا ہے؟ لیکن اس وقت صلح صفائی کا وقت نہیں ہے۔چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں جج صاحب پریشان ہوں گے۔"

"تمہارے ساتھ جاؤں گی میں ؟تم لے کر جاؤ گے مجھے ؟لعنت بھی نہیں بھیجتی میں تم پہ۔میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں عمر۔میں اپنے ہاتھوں سے تمھیں مار دوں گی۔بس ایک بار ایک بار میں اپنے خاندان کو تمہاری حقیقت بتا دوں۔پھر تم دیکھنا میں تمھارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔"وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ دھاڑ رہی تھی۔

"یا تو آپ میرے ساتھ جائیں گی یا پھر میں ابھی اور اسی وقت آپ کو اپنے گھر کے اسٹور روم میں بند کر دوں گا۔آخر کو اغوا کار تو میں ہوں ناں ؟پھر کیا کریں گی آپ؟ کس کو جا کر صفائی دیں گی؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ایسے ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا کہ ہالے کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی۔

وہ خاموشی سے آگے بڑھنے لگی جب عمر کی آواز نے اس کو روکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس حالت میں گھر جائیں گی ؟اوپر کچھ کپڑے رکھے ہیں جائیں چینج کر کے آئیں۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔تب ہی شانو اپنی آنکھیں مسلتی گیٹ کے سامنے لگا جنگلا پار کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔

ہالے کو دیکھ کر چونکی تھی۔

عمر بھی اس کو دیکھ چکا تھا۔

"شانو انہیں اندر لے جاؤ اور جو کپڑے سردار لایا تھا۔ان میں سے کچھ ان کو نکال کر دو جلدی " وہ نرم مگر تحکم بھرے لہجے میں بولا تھا۔

وہ سر ہلاتی ہالے کو لیے اندر چلی گئی تھی۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس نے کاٹن کا سیاہ سوٹ پہن رکھا تھا۔مٹا مٹا سا میک اپ اب مکمل طور پہ غائب تھا۔عمر گاڑی کے اندر بیٹھا تھا۔وہ خاموشی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی تھی۔فی الحال وہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔جس سے اس کی اور بد نامی ہو۔اسے بس گھر پہنچنا تھا کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہسپتال کا ماحول ویسا ہی تھا دم گھٹاتا سانس روکتا۔معراج سلطان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔سفیر ، شمس اور شاہد حسین ساری رات ہسپتال میں ان کے ساتھ رہے تھے۔حسن کو تھوڑی دیر پہلے گھر بھیج دیا گیا تھا۔دس منٹ پہلے ڈاکٹر نے معراج سلطان کے ری کور ہونے کی نوید سنائی تھی۔ جس سے سفیر کے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جبکہ معراج سلطان نے ہوش میں آتے ہی جو پہلا نام لیا تھا وہ "عمر" تھا ان کی بار بار یہی تکرار تھی۔

"کوئی عمر کو بلا دو۔میرے عمر کو بلاؤ۔میری ہالے کو وہی لا سکتا ہے۔اس کو بلا دو۔"وہ ہر آتے جاتے کو یہی کہتے۔سفیر ان کی اس تکرار سے حیران بھی تھا اور غصے میں بھی۔لیکن ڈاکٹرز کے یہ کہنے پر کہ وہ اب تک دوائیوں کے زیر اثر ہیں وہ خاموش ہو گیا تھا۔

شاہد نے اس کو اور شمس کو گھر جانے کو کہا تھا وہ خود بھی ذرا سکون چاہتا تھا۔تب ہی شمس کو لے کر سلطان منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔

اس کی گاڑی سلطان منزل کے گیٹ کے آگے رکی تھی لیکن نہیں صرف ایک گاڑی نہیں رکی تھی۔ وہاں اسی وقت اسی لمحہ ایک اور گاڑی بھی رکی تھی۔عمر حیات کی گاڑی۔سفیر گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا۔گاڑی سے نکلتے عمر حیات کو دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا۔وہ بپھر کر نیچے اترا تھا لیکن اس سے پہلے عمر گھر کے اندر داخل ہو گیا تھا۔

سفیر تیز تیز چلتا اس کے قریب پہنچا تھا۔اس کو پیچھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔اور اسے مارنے کے لیے اپنا ہاتھ بلند کیا تھا۔جسے عمر نے برق رفتاری سے پکڑ لیا۔

ہالے نے اس کو دیکھا تھا۔اس کی بکھری حالت دیکھ کر دل دکھا تھا۔وہ سادہ سے سیاہ کرتے میں ملبوس تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں داخل ہونے کی۔میں جان لے لوں گا تمہاری۔پہلے میری منگیتر کو ورغلا کر میری شادی کی رات مجھے ذلیل کر دیا۔اور اب میرے گھر میں گھس آئے ہو۔"وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا۔

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

اس کی آوازیں سن کر گھر کے سارے مکین باہر نکل آئے تھے۔مہر نے یوسف سلطان کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔وہ ہالے کو دیکھ کر رونے لگے تھے۔اور وہیں سے اپنے بازو وا کیے تھے۔

"میڈا ساہ میڈی ہالے میڈا سکون ۔۔۔"وہ روتے ہوئے بول رہے تھے۔

ہالے بھاگتی ہوئی ان کے قریب گئی تھی۔اور ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔ یوسف سلطان بھی رو رہے تھے۔سفیر ذرا دیر کو تھم گیا تھا۔

ان سے الگ ہو کر ہالے مہر کے گلے لگ گئی تھی۔مہر اس کو تسلی دے رہی تھی۔اس کا سر چوم رہی تھی۔وہ رو رہی تھی۔ہالے حسینہ بیگم سے ملنے کے لیے آگے بڑھی تھی۔ جب فروا کی آواز بلند ہوئی۔

"یہاں یہ میلو ڈرامہ ہی ہوتا رہے گا یا کوئی اس سے یہ پوچھے گا کہ یہ کہاں رات گزار کر آ رہی ہے یا پھر اس کو معاف ہے سب سلطانز کی عزت کو نیلام کرنا بھی۔ہمیں ذلیل اور رسوا کرنا بھی چھپ کر نکاح کرنا بھی۔"

"نکاح ؟"ہالے نے مڑ کر ان کو دیکھا تھا۔

"کس نکاح کی بات کر رہی ہیں آپ ؟"وہ حیران تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کتنے نکاح کر رکھے ہیں تم نے ؟میں اسی نکاح کی بات کر رہی ہوں ہالے سلطان۔جو تم نے اس لڑکے **(عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا)** اس اے ایس پی سے کر رکھا ہے۔"

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی آپ کیا کہہ رہی ہیں۔میں اس آدمی کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہوں۔میرا یقین کریں خدا کی قسم میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"اچھا تو پھر یہ کیا ہے۔"فروا نے موبائل کی سکرین اس کے آگے کی تھی۔

ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج۔ہسپتال کا اجازت نامہ۔ریستو ران میں کھینچی گئی تصاویر۔یا اللہ یہ وہ کس سازش میں پھنس گئی تھی۔وہ سن سی موبائل کو دیکھے گئی۔وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"یہ۔۔یہ سب سب کچھ جھ۔۔جھوٹ ہے" وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

"سچ مختلف ہے آپ لوگ میرا یقین کریں۔خدا کے لیے کوئی میری بھی سنو یہ جھوٹ ہے دھوکہ ہے۔"

"بکواس کرتی ہو تم جھوٹی ہو، آوارہ ،بد کردار ،پہلے منہ کالا کروا لیا اور اب واپس آگئی ہو کس لیے آئی ہو اب ہاں ؟دفع ہو جاؤ یہاں سے کوئی جگہ نہیں ہے یہاں تمہاری۔خدا کی لعنت ہو تم پہ ہالے۔"فروا چنگھاڑ رہی تھیں۔

"فروا اس کو صفائی کا موقع تو دے دو۔تم اس کو بولنے تو دو۔وہ میری بیٹی ہے ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتی۔"حسینہ رات سے لے کر اب پہلی بار بولی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر یہ سچی ہے تو لائے کوئی گواہی کوئی ثبوت کچھ ہے اس کے پاس۔جھٹلائے ان سارے ثبوتوں کو ۔لائے کوئی گواہ یہ ایک بھاگی ہوئی لڑکی ہے۔ایک بد کردار لڑکی۔۔۔۔۔"

"چچی اپنی حد میں رہیں۔"وہ با مشکل بولی تھی۔

"میں چپ رہوں۔۔۔ہاں بھائی گھر سے تو میں بھاگی تھی نہ۔مجھے ہی چپ رہنا چاہیے۔مجھے ہی حد میں رہنا چاہیے۔اب ایک بھاگی ہوئی بے حیا لڑکی مجھے بتائے گی کہ مجھے کیا کرنا ہے۔پہلے تم خود کو تو سچا ثابت کر دو۔"

سفیر عمر کو وہیں چھوڑے آگے بڑھ آیا تھا۔

"ممی اس کو بولنے دیں۔شاید وہ سچ کہہ رہی ہو۔"سفیر پگھلنے لگا تھا۔ہالے نے اس کو تشکر سے دیکھا تھا۔

"ہالے تم بتاؤ کیا ہوا تھا۔"وہ ذرا نرمی سے بولا تھا۔

"میرا اس سے کوئی نکاح نہیں ہوا۔"وہ اب بھی حیران تھی۔"دادا جان اس نے مجھے اغوا کیا ہے۔اس نے مجھے پوری رات اپنی گاڑی کی ڈگی میں بند رکھا۔اور۔۔۔۔"

"تمھیں لگتا ہے ہم تمہارا اعتبار کر لیں گے۔"فروا نے اس کی بات کاٹی تھی۔"ثبوت دو ہالے سلطان ثبوت۔۔"باقی سب خاموش تھے۔بالکل چپ۔

"ہالے سچ بتاؤ۔سب کچھ سچ۔اگر ایک لفظ بھی جھوٹ یا دھوکہ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔یہ لڑکا کون ہے اور تم کل رات کہاں تھیں ؟"یوسف سلطان کی سنجیدہ سی آواز آئی تھی۔ اسی وقت حسن بھی کمرے سے آگیا تھا۔وہ ہالے کے گلے لگنا چاہتا تھا۔لیکن یہ وقت نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ کو سب بتاتی ہوں دادا جان سب کچھ سچ۔یہ لڑکا ،میں اس کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہوں ۔یہ مجھے ایک سڑک پہ زخمی ملا تھا۔"وہ ہاتھ اٹھا کر تیز تیز بولے جا رہی تھی۔"میں اس کو ہسپتال لے گئی اور اس کا علاج کروایا۔ہارون بھی میرے ساتھ تھا میں اکیلی نہیں تھی۔میرا اور اس کا کوئی نکاح نہیں ہوا کچھ دن پہلے اس نے مجھے پرپوز کیا تھا۔میں نے منع کر دیا۔"اور وہ رونے لگی تھی۔

" اور اس نے مجھے۔۔مجھ سے بدلا لیا دادا۔یہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔دادا اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بند کر دیااس کو پولیس کے حوالے کریں۔اس کو سزا دلوائیں اس نے میری عزت خراب کی ہے۔وہ اجازت نامہ اور باقی سب کچھ بھی سچ نہیں ہے۔میں نے بس اس کا علاج کروانے کو جھوٹ بولا تھا۔مجھ سے غلطی ہوگئی۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔اس کے جملے بے ترتیب تھے۔

اسی وقت شمس ہسپتال سے واپس آئے تھے۔

ہالے اور عمر کو دیکھ کر ان کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا وہ طیش سے اس کی جانب آئے تھے۔

"کہاں تھیں تم بد ذات۔سارے شہر میں ہمیں رسوا کر کے چین نہیں ملا۔جو اب یہاں آگئی ہو ذلیل لڑکی۔باپ کو مرنے کے لیے چھوڑ کر چلی گئی۔میرا بھائی ہسپتال میں مر رہا ہے اور تم اس دو ٹکے کے اے ایس پی کے ساتھ۔"وہ اس کا بازو بری طرح جھنجھوڑتے چلا رہے تھے۔

"میری بہن کو چھوڑیں چچا جان۔"حسن نے ان کا بازو پکڑ کر ان کو دور کرنا چاہا۔جسے شمس نے بری طرح جھٹک دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بے غیرت تم نے اپنی غیرت بیچ کھائی ہے کیا۔تمہاری بہن گھر سے بھاگ گئی تھی۔کیا سب کچھ بھول گئے ہو؟" وہ دھاڑے تھے۔

"میری بہن نہیں بھاگی جو کچھ بھی ہوا ہے ایک حادثہ ہے۔میری بہن جھوٹ نہیں بولتی۔آپ خود کو غیرت مند کہتے ہیں۔یہ ہے آپ کی غیرت میری بہن پہ ہاتھ اٹھانا۔اس کو ذلیل کرنا۔"اور بس یہاں شمس کا ہاتھ اٹھا تھا اور حسن کے گال کو سرخ کر گیا تھا۔

حسینہ نے فورا اس کو دور کیا تھا۔اور اپنے پیچھے چھپا لیا تھا۔وہ چپ نہیں ہوا تھا وہ اب بھی بول رہا تھا۔

"یتیم نہیں ہیں ہم جو یوں مار پیٹ کریں گے آپ۔میری بہن کو ہاتھ بھی لگایا تو میں سب کو مار دوں گا ۔چھوڑوں گا نہیں کسی کو۔یتیم نہیں ہوں میں۔مرا نہیں ہے میرا باپ۔"وہ روتے ہوئے چلا رہا تھا۔جبکہ ہالے ٹھہر سی گئی تھی۔عمر کو بھی کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔شمس یہاں تھے۔سفیر یہاں تھا تو پھر معراج کہاں تھے ؟

"بابا کہاں ہیں۔"وہ سفیر کی طرف دیکھتے بدقت بول پائی تھی۔

"ہسپتال میں ہے تمہارا باپ مر رہا ہے وہ تمہارے کرتوتوں کی سزا بھگت رہا ہے میرا بھائی۔"وہ بری طرح چیخ رہے تھے ہالے نے خاموشی سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔

عمر کو بے اختیار جھٹکا لگا تھا۔اس نے جانے کو قدم موڑے تھے۔لیکن پھر رک گیا۔وہ ہالے کو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔وہ بھرے مجمعے میں اس پہ الزام لگا سکتی تھی لیکن وہ اسے اس مجمعے میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔اس کی اپنی سوچ تھی۔عمر کی اپنی مجبوری تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بابا کے پاس جا رہی ہوں۔مجھے جانا ہو گا۔"وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی خود کو با مشکل نارمل رکھتی بولی تھی۔وہ آگے بڑھی تھی۔جب سفیر نے اس کی کلائی دبوچ لی تھی۔

"تمھیں پہلے اپنی بے گناہی ثابت کرنی ہو گی ہالے۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا۔

"میں بے گناہ ہوں۔سفیر میرا یقین کریں۔"وہ بہتے ہوئے آنسوؤں سے بولی تھی۔

"ثابت کرو۔"حتمی لہجہ۔

"اگر تم اتنی ہی نیک ہو تو رات اس گاڑی میں اپنی مرضی سے کیوں بیٹھی تھی ؟سب دیکھ چکے ہیں ہم بے وقوف سمجھ رکھا ہے کیا ؟"شمس نے اس کو جھڑکا تھا۔

"میں اس وقت ہارون سے بات کر رہی تھی چچا جان۔میرا اس طرف دھیان نہیں تھا۔"

"آپ لوگ میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔یہ آدھی فوٹیج ہے اس رات میرے ساتھ ہارون بھی تھا۔میں اکیلی نہیں تھی میرا یقین کریں۔اس لڑکے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔" رو رو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

"ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں ہارون سے پوچھ لیتے ہیں۔"فروا مطمئن سی بولی تھیں۔ہالے نے مڑ کر ان کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔آنسو ذرا دیر کو تھم گئے تھے۔یہ اس کو پہلے کیوں یاد نہیں آیا ؟

"ہاں آپ لوگ ابھی ہارون کو کال کریں۔اور اس سے پوچھیں وہ سب جانتا ہے۔اس کو سب پتہ ہے وہ مال میں ہونے والی ملاقات کے بارے میں بھی جانتا ہے۔"وہ یکدم پر جوش ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا نے ہارون کو کال ملائی تھی بیل جا رہی تھی۔

مہر، حسینہ، حسن ،سفیر ،شمس اور یوسف سلطان سب اس فون کے سپیکر سے نکلنے والی آواز کے منتظر تھے۔

ہارون نے کال پک کر لی تھی۔

"ہیلو ؟"اس کی آواز نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"ہارون میں فروا بات کر رہی ہوں بیٹے ۔۔"وہ مسکرا کر بولی تھیں۔دوسری طرف ہارون سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"جی بولیں آنٹی میں سن رہا ہوں ہالے تو ٹھیک ہے ناں ؟ نکاح ہوگیا خیر سے ؟"وہ پریشان ہوگیا تھا۔

"رات نکاح سے پہلے بات ہوئی تو تھی بیٹا تم دونوں کی پوچھا نہیں تم نے اس کا حال چال ؟"

"رات ؟کب ؟میری تو اس سے چار دن سے بات نہیں ہوئی۔"

سفیر نے زخمی نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا یوسف سلطان نے آنکھیں میچ لی تھیں۔**(پہلا جھوٹ)**

"اچھا مجھے غلط فہمی ہوئی ہوگی۔"پھر انہوں نے بات سنبھال لی تھی۔

ہالے نے ان کے ہاتھ سے موبائل لے لیا تھا۔

"ہارون ان کو۔۔انہیں بتاؤ اس رات کے بارے میں تم جانتے ہو ناں ؟جب ہم دونوں ہسپتال میں تھے ۔وہ لڑکا عمر یاد ہے ناں تمھیں ؟سچ بولنا ہارون ان کو بتاؤ سب کچھ پلیز۔انہیں بتا دو کہ اس رات تم بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میرے ساتھ تھے۔ہم نے اس لڑکے کا علاج کروایا تھا۔اور اگلے دن اس سے ملے بھی تھے۔اور وہ مال والی بات۔وہ بھی بتاؤ ہارون سب بتا دو۔"اس کا لہجہ رندھا ہوا تھا ہارون کچھ دیر کو خاموش ہو گیا تھا اور جب بولا تو۔

"کیا کہہ رہی ہو کون عمر حیات ؟"**(ہالے کے قدم بے اختیار لڑکھڑائے تھے)** اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی رہ گئی۔

"کون سی رات کون سا ہسپتال کیا بول رہی ہو تم ؟"**(اس کو لگا تھا جیسے کسی نے بھرے بازار میں اس کے منہ پہ جوتا دے مارا ہو ایسی اذیت تو کبھی نہیں ہوئی تھی)**

"ہم دونوں کسی کو اپنے ساتھ ہسپتال لے گئے آر یو کریزی ؟"**(رات سے لے کر ابھی تک اب تک بلکہ اپنی ساری زندگی میں ایسی اذیت ایسی ذلت ایسی رسوائی اس نے نہیں دیکھی تھی)**

اس کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوتی تھی وہ پتھر کے مجسمے کی طرح ایک جگہ جم گئی تھی۔

"کوئی مذاق کر رہی ہو۔پرینک کر رہی ہو ناں۔"وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا **(ساری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد تمھارے ساتھ کھڑا ہو گا)**

سفیر نے آگے بڑھ کر موبائل اس کے ہاتھ سے کھینچ کر زمین پہ دے مارا تھا **(ساری دنیا جب تمہارے خلاف بولے گی تو ہارون شاہد تمہارے حق میں بولے گا)**

سفیر بری طرح اس کے بازو جھنجھوڑ رہا تھا۔اس کو گالیاں دے رہا تھا **(پوری دنیا اگر تمھیں دھتکارے گی تو میں اپناؤں گا)**سفیر کا ہاتھ اٹھا تھا اور ہالے کے صبیح چہرے پہ اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔عمر فاصلے پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کھڑا تھا۔وہ وہاں سے بھاگتا ہوا آیا تھا۔دو تین چار سفیر نے اس پہ تھپڑوں کی بارش کر دی تھی۔لیکن ہالے کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔

(ہاتھ اٹھانا تو دور وہ مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتے)

"بے غیرت ،بے حیا لڑکی، بد چلن ہو تم۔بد کردار۔۔تمہاری جرات کیسے ہوئی ؟"اس کو سفیر کی کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔اس کے کانوں کے پردوں پہ کسی اور آواز کا راج تھا **(تم میری دنیا ہو ہالے۔وہ مجھ پہ کبھی ہاتھ۔۔میں تمھیں اپناؤں گا۔۔وہ مجھ پہ ہاتھ اٹھانا تو دور۔۔۔)** آوازیں گڈ مڈ ہو رہی تھی چہرے مکس اپ ہو رہے تھے ۔۔

"کہ تم مجھے دھوکہ دو گھٹیا لڑکی میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گا بے غیرت۔"وہ چلا رہا تھا۔

حسینہ بیگم اور حسن نے آگے بڑھ کر اس کو روکنے کی کوشش کی تھی۔لیکن سفیر نے اس کو دھکا دے کر ہٹایا تھا۔اس کا سر بری طرح فرش پہ لگا تھا۔

حسینہ نے بھاگ کر حسن کو اٹھایا تھا مہر اپنی جگہ سن کھڑی تھی فروا کی آنکھوں میں تمسخر تھا۔

اس کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔سفیر ایک بار پھر اس کو مارتا کہ عمر نے اس کا ہاتھ روک لیا تھا۔وہ اس کے ہاتھ کو اس کی پشت پہ لے گیا تھا۔اور زور سے مروڑا تھا۔

یوسف سلطان وہاں سے آواز لگا رہے تھے۔

"سفیر چھوڑ دو۔اس کو ہاتھ مت لگاؤ۔"وہ کمزور تھے نحیف تھے۔یہاں ان کا بس نہیں چلتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چیخ رہا تھا چلا رہا تھا ہالے کو گالیاں دے رہا تھا۔حسینہ اور مہر اب فرش پہ گری ہالے کو اٹھا رہے تھے

۔

"ایک لفظ اور نہیں ورنہ یہیں کھوپڑی کھول دوں گا۔"عمر غرایا تھا۔"اگر دوبارہ اس پہ ہاتھ اٹھایا تو یہ ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔نا مرد کہیں کا۔"اس نے حقارت سے زمین پہ تھوکا تھا۔

شمس نے سفیر کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔جسے عمر نے خود ہی کامیاب کر دیا۔اس نے سفیر کو دھکا دے کر دور ہٹایا تھا۔

اور خود ہالے کے نزدیک زمین پہ بیٹھ گیا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں ؟آپ کو لگی تو نہیں زیادہ؟" وہ اس کے پاس بیٹھا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔ہالے کو اس کی آواز نہیں آ رہی تھی اس کو بس ایک ہی آواز آ رہی تھی **(پوری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد انسان ہو گا جو تمہارے ساتھ کھڑا ہو گا)**اس کی آنکھوں کی پتلیوں میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی بے یقینی سی بے یقینی تھی۔شمس نے آگے بڑھ کر عمر کو اٹھایا تھا۔

"نکل جاؤ ہمارے گھر سے اور اپنی اس بے حیا بیوی کو بھی لے جاؤ دفع ہو جاؤ دونوں۔تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا میں ،جاؤ یہاں سے۔"وہ اس کے سامنے کھڑے دھاڑ رہے تھے۔حسن اب ہالے کو اٹھا رہا تھا اس کا دوپٹہ اس کے کندھوں کے گرد پھیلا رہا تھا۔

ہالے ساکت سی کھڑی تھی۔اسے سفیر کے بھاری ہاتھ کے تھپڑ بھی ہوش میں نہیں لا سکے تھے۔ہارون شاہد اس کو چھوڑ سکتا ہے ،یہ خیال ہی اس کی روح کھینچ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے تم چلی جاؤ اس لڑکے کے ساتھ چلی جاؤ۔جب تم نے اس کے ساتھ نکاح کر ہی لیا ہے تو اس کے ساتھ چلی جاؤ۔یہاں رہ کر تمھیں کچھ نہیں ملے گا۔"حسینہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں لیے بول رہی تھی۔

ہالے کی بے یقینی ٹوٹی تھی اب اس کی آنکھوں میں غم تھا درد تھا تکلیف تھی۔

"میں کیوں ونجاں میڈا کوئی قصور نئیں۔اے میڈے بابا کوں سڈو اے۔سب ان عمر نے کیتا ہے۔کوئی میڈی بھی سنڑوں میں بے قصور ہاں۔"وہ اپنے بال نوچ رہی تھی۔پاگلوں کی طرح چلا چلا کر بول رہی تھی۔اس کے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔"میں تیڈی دھی ہاں اماں تیدا خون میں کیوں ونجاں کیڈے ونجاں ؟ میڈا تساں کا علاوہ کوئی کائی نئیں میڈا اعتبار کرو۔کوئی میں بے گناہ ہاں۔اللہ اللہ میں بے قصور ہاں۔"وہ اب اپنے چہرے پہ زور زور سے تھپڑ مارے جا رہی تھی۔حسن نے اس کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی۔"ہارون کوڑا ہے۔چچی کوڑی ہے۔ میں سچ گلایندی پیاں ۔میڈا یقین کرو۔"وہ روتے ہوئے نیچے زمین پہ بیٹھ گئی تھی۔حسن نے اس کو گلے سے لگا لیا تھا۔

یوسف سلطان پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہے تھے۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔حسن اس کو تھپک رہا تھا۔شمس نے آگے آ کر حسن کو اس سے دور ہٹایا تھا۔اور ہالے کو بازو سے پکڑ لیا تھا۔ فروا بھی ان کے ساتھ تھیں انہوں نے ہالے کا دوسرا بازو پکڑا تھا۔سفیر بے زاری سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں طیش تھا۔مہر بے آواز روئے جا رہی تھی۔عمر نے ان کے قریب آ کر ہالے کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہاتھ چھڑوایا تھا۔اسی وقت فروا نے آگے بڑھ کر کھینچ کر ہالے کو تھپڑ دے مارا تھا۔وہ دوسرا تھپڑ مارتیں کہ عمر ان کے اور ہالے کے بیچ دیوار بن کر کھڑا ہوگیا۔فروا کا اٹھتا ہاتھ اس نے روک لیا تھا۔

شمس بھپر ہی تو گئے تھے۔

"تم ہوتے کون ہو ہمارے گھر کے معملات میں بولنے والے گھٹیا انسان۔دفع ہوجاو میرے گھر سے۔"

"میں وہی ہوتا ہوں جس کی آپ سب نے صبح سے رٹ لگا رکھی ہے۔"شوہر "یہی لگتا ہے ناں آپ سب کو۔پھر ٹھیک ہے یہی ہوں میں۔اور اگر اب کسی نے ہاتھ اٹھانا تو دور ایسا سوچنے کی کوشش بھی تو میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا۔"وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔جب حسینہ نے ہالے کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"چلی جاؤ ہالے۔خدا کے لیے چلی جاؤ اپنے شوہر کے ساتھ۔اگر تم یہاں رہی تو تمہارا بھی گھر خراب ہوجائے گا اور تمہاری بہن کا بھی۔سفیر اور مہر کا نکاح ہوگیا ہے کل رات۔اپنی بہن کا گھر خراب نہ کرو۔چلی جاؤ ہالے۔"وہ روتے ہوئے اس کی منت کر رہی تھیں۔

ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔

"سفیر اور مہر کا نکاح ؟"وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی۔

"ہاں بیٹی رات ان دونوں کا نکاح ہوگیا ہے۔اور تم تو پہلے ہی اس سے نکاح کر چکی ہو۔تم یہاں سے چلی جاؤ۔اپنے بابا کے پاس جاؤ۔ان کے ساتھ بے شک واپس آجانا۔لیکن ابھی جاؤ پلیز۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب لوگ ان ماں بیٹی کو سن رہے تھے۔مہر گیلی آنکھوں سے ،سفیر نفرت سے ،فروا مطمئن اور شمس چبھتی نظروں سے۔ایک یوسف سلطان تھے جو اب تک اس شاک سے نہیں نکلے تھے کہ ان کے سامنے سفیر نے ہالے پہ ہاتھ اٹھایا۔

ہالے نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں جاؤں گی کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔جب تک میں بے گناہ ثابت نہیں ہوجاتی میں کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔یہ کسی کے باپ کا گھر نہیں ہے میں یہیں رہوں گی۔"اس کا لہجہ اٹل تھا۔

"یہ میرا گھر ہے ہالے۔"یوسف سلطان کی با رعب آواز سارے میں گونجی تھی۔"اور میں تمھیں کہتا ہوں کہ یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔تمہاری بس شکل ہی نگین پہ چلی گئی ۔تم اس کے جیسا کردار نہ لا سکی۔چلی جاؤ۔"وہ کہہ کر رکے نہیں تھے لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس منظر سے غائب ہو گئے تھے۔

ہالے کی ساری دنیا برف ہو گئی تھی ٹھنڈی یخ۔

عمر افسوس سے اس کو دیکھتا رہا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔پہلی دفع۔پہلا لمس۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے اس کو وہاں سے لے جا رہا تھا۔حسن اس کے پیچھے گیا تھا۔

باہر آکر عمر نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔وہ ہلی تک نہیں تھی۔اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔صدمہ، درد، تکلیف ،پچھتاوا، دکھ ،غصہ ،بے بسی کیا تھا جو اس وقت اس کو محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا ہالے۔"حسن اس کے قریب آکر بولا تھا۔ہالے نے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ اس کا وہ بھائی تھا جو ہمیشہ اس سے لڑتا تھا۔جو اس کی ذرا سی غلطی بھی اپنے ماں باپ سے چھپاتا نہیں تھا کہ اس کو ڈانٹ پڑوانے کا موقع ہاتھ سے نہ چلا جائے۔یہ اس کی چاکلیٹ کھا جاتا تھا۔یہ اس کا چارجر چھپا دیتا تھا۔اس کے پیسے چوری کر لیتا تھا۔اس کو زچ کرتا تھا۔اس کے بنائے کھانے میں نقص نکالتا تھا۔اس کے بنے ہوئے بال بگاڑ دیتا تھا۔اس کی برتھ ڈے کے آدھے تحفے خود رکھ لیتا تھا۔لیکن یہ وہ بھی تھا جس نے آج اس کے لیے تھپڑ کھائے۔اس کا یقین کیا۔اس سے کوئی صفائی نہیں مانگی۔اس کو گلے لگایا۔وہ جب گری تو اس کو اٹھایا۔وہ جب روئی تو چپ کروایا۔اس کے لیے لڑا۔اس کا محافظ بنا۔یہ کیسا پیار ہوتا ہے بہن بھائیوں کا۔جو خود تو آپ کو اتنا تنگ کرتے ہیں کہ آپ رونے لگ جاؤ۔لیکن یہی آنسو اگر کسی دوسرے کی وجہ سے نکلیں تو یہی بہن بھائی ان کو چیرنے کے لیے آ جاتے ہیں۔

"تم اماں کے ساتھ رہو۔بجو کے ساتھ رہو اور دادا جان کا خیال رکھنا اوکے ؟میں بابا کو لے کر آؤں گی۔پھر ہم یہاں سے چلے جائیں گے بہت دور۔ہم سب۔ہم ساری فیملی لیکن اس وقت تمھیں یہاں رہنا ہو گا۔تم سمجھ رہے ہو ناں۔"وہ نم آنکھوں سے اس کو سمجھا رہی تھی۔عمر پاس ہی کھڑا تھا۔

وہ روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

ہالے نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا تھا۔

"میں بہت جلد واپس آؤں گی حسن۔تم میرا انتظار کرنا۔میں سب کچھ فکس کر لوں گی۔میں بابا کو لے کر آؤں گی۔پلیز تم اس وقت مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔مجھے جانے دو۔"وہ بے بسی سے رو دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آئی ایم سوری ہالے۔۔آئی ایم سوری میں اس وقت تمہارے ساتھ ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا۔آئی ایم سوری مجھے جانا چاہیے تھا۔میں تمہارا بھائی تھا میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا۔لعنت ہو مجھ پہ لعنت۔۔"

"حسن حسن لسن ٹو می۔"ہالے نے اس کا جھکا ہوا چہرہ اوپر کیا تھا۔

"ہان چیزوں کا وقت نہیں ہے۔مجھے کمزور مت کرو۔اس وقت بابا امپورٹنٹ ہیں جو کچھ ہوا ہم اس کو بدل نہیں سکتے۔تم اندر اماں کے پاس جاؤ اور مجھے ہسپتال جانے دو۔یہ میرا حکم ہے۔"وہ تحکم سے بولی تھی۔ساتھ ذرا سے فاصلے پہ کھڑے بخش کو اشارے سے قریب بلایا تھا۔

وہ نم آنکھیں لیے قریب آ گیا تھا۔

"بخش میری بات سنو تم حسن کا خیال رکھو گے۔کچھ بھی غلط ہو تو بس مجھے کال کرنا اوکے ؟"

"بی بی آپ کا موبائل تو نہیں ہے آپ کے پاس ؟ اور یہ جوتا(**اس نے ہالے کے پیر کی جانب اشارہ کیا تھا)** یہ تو پھٹ گیا ہے۔"وہ رونا بھول کر حیرت سے بولا تھا۔آپ دو منٹ رک جائیں میں ابھی آتا ہوں۔وہ اس کی سنے بغیر سرونٹ کوارٹر کی طرف بھاگا تھا۔اور پھر دو منٹ بعد پھولے ہوئی سانسوں کے ساتھ واپس آیا تھا۔اس کے ہاتھ میں زرد رنگ کی ہیلز تھیں۔**(یہ اس نے اپنی گاؤں میں رہنے والی منگیتر کے لیے خریدی تھیں)**

ہالے نے خاموشی سے اس سے وہ ہیلز لے لی تھیں۔عمر نے گاڑی ان لاک کی تھی۔وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی۔**(کیوں بیٹھی تھی ؟یہ فی الحال وہ خود بھی نہیں جانتی تھی)**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور کچھ ہی لمحوں بعد وہ بخش اور حسن کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔

" حسن بھائی اگر حالات نارمل ہوتے تو ان کی جوڑی کتنی اچھی لگتی ناں۔"بخش بے دھیانی میں کہہ گیا تھا۔حسن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

حالات واقعی نارمل نہیں تھے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہارون شاہد ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔مری کا موسم ستمبر میں بھی اچھا خاصا سرد تھا۔ اس نے گرے سوئیٹر کے نیچے نیلی جینز پہن رکھی تھی۔آنکھوں میں گہری اداسی تھی۔ساتھ تشویش بھی اس نے ہالے کی کال پہ یہ سب بول کر صحیح کیا ناں ؟ہاں اس کو یہی تو کہا گیا تھا۔اس نے بالکل ٹھیک کیا وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔جب اس کو شاہد حسین کی کال موصول ہوئی سگنلز ذرا کمزور تھے۔وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں جا کر کھڑا ہو گیا اور کال اٹینڈ کر لی۔

"ہیلو ہارون ؟"شاہد کی ذرا پر جوش سی آواز آئی۔

"جی پپا بولیں" وہ نارمل لہجے میں بولا تھا۔

"تم کراچی آجاؤ بیٹے۔آج بلکہ ابھی فلائٹ نہیں مل رہی تو گاڑی سے آجاؤ لیکن آج کے آج کراچی پہنچو۔"فرط جذبات سے ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

"میں کل ترکی جا رہا ہوں پپا میں واپس نہیں آ سکتا فی الحال۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"الو کے پٹھے تمہارا اور ہالے کا نکاح ہونے جا رہا ہے۔"وہ بلند آواز میں بولے تھے۔

اور ہارون شاہد نے سانس تک روک لی تھی۔

"تم آجاؤ بس جلدی سے۔یوسف صاحب نے مجھے کال کی ہے ابھی بالکل ابھی۔انہوں نے کہا ہے ہارون کو بلا لو آج ہی ہالے اور ہارون کا نکاح ہو گا۔معراج بھائی سے بھی بات ہوئی ہے میری وہ بھی کہہ چکے ہیں انہوں نے مجھے خود کہا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی تم سے کروائیں گے۔تم آجاؤ بیٹا بس جلدی سے۔"وہ وہ تیز تیز بول رہے تھے۔

ہارون ششدر سا کھڑا تھا اس کو اب تک یقین نہیں آیا تھا۔

"کل رات کیا ہوا تھا پپا؟"اس نے خود کو بولتے سنا اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔

شاہد حسین بجھ سے گئے تھے اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے مختصرا ساری بات کہہ سنائی تھی۔

ہارون کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔

"یہ میں نے کیا کر دیا۔"وہ بڑبڑایا تھا۔

"کچھ کہا تم نے؟"سپیکر سے آواز گونجی تھی۔

"میں نے ظلم کر دیا ہے پپا۔بہت بڑا ظلم۔"اس نے کال کاٹ دی تھی۔وہ بالکنی کے ٹھنڈے فرش پہ اکڑوں بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھا رہا اس کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔اسے ایئر پورٹ پر کھڑی ہالے یاد آ رہی تھی۔

"نہ جاؤ نہ ہارون میری گٹ فیلنگز کہتی ہیں تمہارا جانا ٹھیک نہیں ہے۔تم مت جاؤ۔۔"اسے سپیکر سے آتی ہالے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"سچ بولو ہارون سچ۔"

"یا خدایا یہ میں نے کیا کر دیا۔"اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

اس کا موبائل ایک بار پھر بج رہا تھا اس کی موبائل کی جگمگاتی سکرین پہ "**پپا کالنگ** "لکھا آ رہا تھا۔

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے کال اٹینڈ کی تھی۔

"تم نے کال کیوں کاٹ دی یار اور کہاں ہو ؟نکلے ہو یا نہیں۔"وہ جھنجھلائے ہوئے تھے۔

"میں۔۔۔آ۔۔۔آ رہا ہوں پپا" اس کے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی تھی۔

شاہد نے غور نہیں کیا تھا وہ کال کاٹ چکے تھے۔ہارون لڑکھڑاتے قدموں اور بھاری دل کے ساتھ اٹھا تھا۔

"میں سب کچھ فکس کر لوں گا۔سب ٹھیک کر دوں گا۔میں ہالے سے معافی مانگ لوں گا۔ہاں صحیح ٹھیک۔بالکل صحیح۔معافی کے بعد تو سب صحیح ہو جاتا ہے۔(**کیا واقعی؟**)مجھے جانا ہو گا۔مجھے جانا ہو گا" وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خود سے بڑبڑاتے ہوئے بولا تھا۔اور پھر جلدی سے کمرے میں واپس آیا تھا۔اپنی ساری چیزیں وہیں چھوڑ کر وہ بھاگتا ہوا ہوٹل کی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں بس ایک چیز تھی گاڑی کی چابی۔

ہالے اس کی ہوجائے گی، یہ اس کے لیے ساری دنیا مل جانے کے مترادف تھا۔اسے اور کیا چاہیے تھا ؟

تھوڑی دیر بعد وہ مسرور سا گاڑی میں بیٹھا اسلام آباد جا رہا تھا۔وہاں سے ایئر پورٹ پھر سیدھا کراچی۔ وہاں پہنچ کر بس ایک کاغذ پہ سائن اور ساری دنیا اس کی ہوجائے گی۔فینٹسی ورلڈ کتنی حسین ہوتی ہے ناں ؟

اسی لمحے بالکل اسی لمحے "**حقیقت**" نے ہارون شاہد کو ایک زور دار تھپڑ رسید کیا تھا۔

اس کی گاڑی کے سامنے ایک آدمی کسی بچے کو گود میں لیے کھڑا تھا۔ہارون شاہد نے بریک لگائی تھی گاڑی کے ٹائر بری طرح چیچر آئے تھے۔

حقیقت کا لگایا ہوا تھپڑ کتنی زور سے لگتا ہے ناں ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ دونوں ہسپتال میں داخل ہوتے ہی ریسیپشن ڈیسک کی طرف بھاگے تھے۔ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی نے ان کو تمام معلومات فراہم کر دیں تھیں۔گھر سے ہسپتال کے راستے میں عمر ایک جگہ رکا تھا۔اس کا موبائل بری طرح ٹوٹ گیا تھا۔راستے میں جہاں وہ رکا تھا۔وہاں سے واپسی پہ اس کے ہاتھ میں ایک نیا موبائل تھا۔اور کچھ اور بھی تھا۔جس کو اس نے مٹھی میں دبا رکھا تھا۔ہالے نے سوال نہیں کیا وہ اس کی آواز بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔وہ اس کے ساتھ بس اس لیے تھی کہ وہ اپنے باپ کے سامنے اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی اصلیت کھول سکے۔وہ دونوں جب مطلوبہ وارڈ تک پہنچے سامنے سے شاہد حسین نے ان کو دیکھ لیا تھا۔ہالے ٹھہر سی گئی۔وہ تقریبا دوڑتے ہوئے ہالے کے قریب پہنچے تھے۔اور ہالے کو گلے لگایا تھا۔کافی دیر تک اس کو تھپک تھپک کر تسلی دیتے رہے۔انہوں نے عمر کو دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا۔

"بھائی جان اندر ہیں۔آؤ۔"وہ اس کو بازو کے حلقے میں لیے اندر چلے گئے۔عمر نے اندر آنا چاہا لیکن شاہد نے اس کے منہ پہ دروازہ دے مارا۔وہ لب کچلتا وہیں کھڑا رہ گیا۔

ہالے کو اندر چھوڑ کر وہ خود باہر نکل گئے تھے۔

ہالے کے سامنے وہ وجود تھا۔جس نے اس کو صرف باپ ہی نہیں ماں بن کر بھی پالا تھا۔حسینہ نے بس اس کو پیدا کیا تھا۔اس کے ساتھ راتوں میں جاگنے والے معراج تھے۔اس کو گھنٹوں اپنے سینے پہ سلانے والے معراج تھے۔اس کا کھانا ،پینا، سونا، جاگنا سب انہوں نے ہی کیا تھا۔وہ شخص ہالے کے لیے کیا تھا یہ تو کوئی اس سے پوچھتا وہ اس کا محافظ تھا۔اگر آج وہ ہالے کے ساتھ کھڑا ہوتا تو کسی کی جرات تھی جو ہالے پہ ہاتھ اٹھائے۔وہ ہالے کے لیے بھڑ جاتے تھے۔لڑ جاتے تھے۔

وہ ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ کے اندر کھڑی تھی۔منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہچکیوں کو روکنے کی کوشش کرتی اور پھر بری طرح ناکام ہوتی۔اس کی آہٹ پہ معراج نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔

وہ ایک ہی رات میں کمزور اور نحیف ہو گئے تھے ان کی حالت رات کے مقابلے اب بہت بہتر تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ تکیوں کے سہارے لیٹے تھے۔ہالے کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کو جیسے نئ زندگی مل گئی ہو۔انہوں نے ہالے کو قریب بلایا تھا۔ہالے وہیں جمی کھڑی رہی۔اس کے قدم ہلنے سے انکاری تھے۔اس کے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے۔

اپنے والدین کو اپنے اوپر غصہ یا سختی کرتے دیکھ کر برا لگتا ہے۔لیکن اپنے والدین کو ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹے دیکھ کر سانس رکتا ہے۔دل بند ہوتا ہے سینے میں جیسے کوئی جکڑنے لگتا ہے۔

"ہالے یہاں آجاؤ بیٹے۔"ان کی کمزور سی آواز پہ وہ بھاگ کر ان کے پاس گئی تھی اور ان کے سینے سے لگ گئی تھی۔

"بابا میرے بابا۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

اس کا پورا جسم ہچکولے کھا رہا تھا۔

وہ اس کا سر تھپک رہے تھے اس کا سر چوم رہے تھے۔

"میری ہالے میرا بچہ۔"

"میں بھاگی نہیں تھی بابا۔"وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

"آئی ٹرسٹ یو بیٹے۔"اور بس یہ الفاظ ان الفاظ نے اس کو نئ زندگی عطاء کر دی تھی۔اس کے پاس اس کا باپ تھا۔ہالے کو ساری دنیا بے کار لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اب بھی رو رہی تھی۔اس کے آنسوؤں نے معراج کی ہسپتال والی شرٹ گیلی کر دی تھی۔لیکن اس کے آنسو جیسے ختم ہی نہیں ہوتے تھے۔معراج نے اس کو روکا نہیں۔وہ روتی رہی اور معراج اس کا سر تھپکتے رہے۔تقریبا دس منٹ بعد اس نے اپنا سر اٹھایا تھا۔اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے۔رو رو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔لیکن وہ اس کی آنکھیں نہیں دیکھ رہے تھے۔وہ اس کے گالوں کو دیکھ رہے تھے۔اس کی رنگت کی وجہ سے اور سفیر کے بھاری ہاتھوں کی وجہ سے اس کے چہرے پہ نشان پڑ گئے تھے۔معراج کو یہی نشان اپنے دل پہ پڑتے محسوس ہوئے۔

"کس نے کیا ہے یہ ؟"وہ بدقت بول پائے تھے۔

ہالے نے نظریں جھکا لی تھیں۔

"میں پوچھ رہا ہوں کس نے کیا ہے یہ ؟"وہ برہمی سے بولے تھے۔

"سفیر اور چچی جان۔"وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی۔

"میں سب سے حساب لوں گا ہالے۔کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔یہ تھپڑ تمہارے چہرے پہ نہیں میرے دل پہ لگے ہیں۔ایک ایک کو حساب دینا ہو گا۔"وہ اس کے گال کو انگلیوں کے پوروں سے چھو تے ہوئے بول رہے تھے۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا ان دونوں کے درمیان خاموشی کا لمبا وقفہ آیا تھا۔

"عمر کو کیسے جانتی ہو تم ؟"انہوں نے خاموشی کو توڑا تھا۔

ہالے چونکی تھی۔(**"عمر" وہ اس کا نام اتنا فرینکلی کیسے لے رہے تھے**)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے اس کے لہجے میں نفرت خود بہ خود دوڑتی چلی آئی تھی۔

"اس گھٹیا انسان نے مجھے کڈنیپ کیا ہے بابا۔اس نے مجھے ساری رات اپنی گاڑی میں قید رکھا۔اس نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔میں اس کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔اس کی دو ٹکے کی سو کالڈ محبت نے میری عزت خراب کر دی۔مجھے میرے خاندان ساری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا۔آپ بس ٹھیک ہو جائیں پھر ساری دنیا دیکھے گی۔میں اس کے ساتھ کرتی کیا ہوں۔"اس کے لہجے میں ڈھونڈنے سے بھی نفرت کے علاوہ کچھ اور نہیں ملتا تھا۔

معراج خاموشی سے اس کو سنتے رہے اور جب بولے تو بس اتنا۔

"عمر ایسا نہیں کر سکتا۔"ان کا لہجہ حتمی تھا۔ہالے نے شاکی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔

"عمر کہاں ہے ہالے کیا وہ یہاں آیا ہے ؟ کل رات تم اس کے ساتھ تھیں ؟وہ کہاں ہے ہالے بولو بیٹا ؟اوہ میرے خدا یا تم عمر کے ساتھ تھیں پھر تو تم بالکل سیف تھیں۔"

"آپ اس کو کیسے جانتے ہیں؟ آپ کے اس کے ساتھ فرسٹ نیم ٹرمز ہیں بابا ؟وہ کون ہے ؟ آپ مجھ سے کیا چھپا رہے ہیں؟" اس نے ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

"ہالے اگر میں تم سے ایک چیز مانگوں تو دو گی ؟"انہوں نے بھی اس کی بات کا جواب دیے بغیر سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس ان کو دیکھتی رہی۔معراج نے اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لیے تھے اور سکون سے بولے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم عمر حیات سے نکاح کر لو ہالے۔یہ میری خواہش ہے شاید آخری خواہش۔"ان کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ ٹھٹکا جائے۔لیکن ہالے اس وقت ان کی کوئی بات نہیں سن رہی تھی۔ وہ بس ششدر سی ان کو دیکھے گئی۔غم ،بے بسی ،غصہ کیا تھا جو اس کی آنکھوں میں نہیں تھا۔

"آپ۔۔ایسا کیسے۔۔۔کر سکتے۔۔ہیں۔"وہ بے یقینی سے بولی تھی۔ہاتھ چھڑا لیے تھے اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

آنسو ایک بار پھر بہنے لگے تھے" آپ بدنامی سے ڈر رہے ہیں ناں ؟آپ کو لگتا ہے میری شادی نہ ہوئی تو آپ بد نام ہو جائیں گے ؟میں آپ پہ بوجھ بن گئی ہوں ہے ناں ؟ مجھ سے بے زار ہو گئے ہیں آپ ؟اس نے مجھے کڈنیپ کیا ہے۔مجھے حبس بے جا میں رکھا۔مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔اور آپ کہتے ہیں میں اس سے نکاح کر لوں۔کیوں بابا کیوں؟ کیا اتنی بھاری ہوگئی میں آپ پہ؟ اتنا بے مول کر دیا آپ نے مجھے کیوں۔"وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی۔اس کے چلانے کی آواز باہر تک گئی تھی۔عمر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

ہالے نے مڑ کر نفرت سے اس کو دیکھا تھا۔عمر نے نظریں چرا لی تھیں۔

"اوہ تو آپ بھی آگئے دی لیجنڈری دی گریٹ عمر حیات صاحب۔"وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔"آئیں آپ ہی کی تو کمی ہے جناب۔میرے گھر میں تو میری عزت کا تماشا بنتے دیکھ ہی چکے ہو۔اب یہاں میرے باپ کا مجھ سے بے زار ہونا بھی دیکھو۔مبارک ہو عمر حیات مبارک۔تم نے مجھ سے میرا آخری رشتہ بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چھین لیا۔"اس کے آخری جملے میں ایسا درد تھا کہ عمر نے آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔لیکن وہ دروازہ ٹھا کی آواز سے مارتی جا چکی تھی۔

عمر نے اپنے سامنے بیڈ پہ لیٹے معراج کو دیکھا ان کی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا ان کی آنکھوں میں شکایت تھی عمر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

وہ مرے مرے قدموں سے ان کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا ان کا ایک ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور آنکھیں اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"تم ہالے کو جانتے تھے اور تم نے مجھ سے چھپایا۔"وہ زخمی لہجے میں بولے تھے۔

"میں نہیں بتا سکا۔"اس کا لہجہ دھیما تھا شرمندہ سا۔

"میں نے کل رات تمھیں اتنی کالز کیں۔"ایک اور گلہ۔

"میں ہر پکار کا ازالہ کروں گا۔"

"تمھیں میرے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔"

"میں شرمندہ ہوں۔"وہ واقعی شرمندہ تھا۔

"میں تمہارے گھر بھی آیا تھا۔"

عمر نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر تم مجھے بتا دیتے تو یہ سب نہیں ہوتا۔عمر میری بیٹی کی بہت رسوائی ہوئی ہے۔اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔میں اس کا دل کیسے جوڑوں گا ؟"ان کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

عمر لب کاٹتا رہا خاموش بالکل چپ۔۔۔

"سفیر نے میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا تم نے اس کا چہرہ دیکھا تھا عمر ؟اس کے چہرے پہ کیسے نشان ہیں تم نے دیکھا ناں ؟اس کے ہاتھ نہیں ٹوٹے اس کے ہاتھ ٹوٹ جاتے عمر۔"وہ بچوں کی طرح عمر کی شکایت کر رہے تھے۔

"ایسے ہاتھوں کو ٹوٹ جانا چاہیے۔"اس نے تائید کی تھی۔

"تم جانتے ہو یہ سب کس نے کیا ہے ؟"

"فہیم مرزا نے اور اس نے یہ سب مسز سلطان کے کہنے پہ کیا ہے۔"اس کے لہجے میں یکدم تپش سی در آئی تھی۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو کوئی ثبوت ہے ؟"وہ حیران نہیں ہوئے تھے۔یہ ان کے دل کی بات تھی۔جسے کرنے سے وہ ہچکچا رہے تھے۔لیکن عمر نے کہہ دیا تھا۔

"نہ میرے پاس کوئی ثبوت ہے نہ گواہ۔میرے پاس بس ایک گواہی ہے میرے دل کی گواہی۔اور یہاں دلوں کی گواہی پہ کوئی یقین نہیں کرتا لیکن جج صاحب آپ دیکھیے گا ایک دن میرے پاس گواہ بھی ہوں گے اور ثبوت بھی۔اور اس دن ان کا فیصلہ عمر کی عدالت میں ہوگا۔آپ دیکھیے گا۔"اس کا لہجہ برف جیسا ٹھنڈا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری ایک بات مانو گے ؟"ان کے لہجے میں آس تھی۔

"میں مان لوں گا وہ نہیں مانیں گی۔"وہ ان کے بولنے سے پہلے سمجھ گیا تھا۔

"وہ کبھی نہیں مانیں گی نفرت کرتی ہیں وہ مجھ سے۔"

"تم مناؤ اس کو عمر۔۔میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔کچھ کرو میں اس کو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں۔میں نے آج تک تم سے کچھ نہیں مانگا۔آج میں اپنی بیٹی کی وجہ سے مجبور ہوں۔عمر اسے مناؤ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"عمر کو لگا تھا جیسے کوئی اس کے دل کو آری سے کاٹ رہا ہو۔

"نکاح کے لیے آپ کو میرا اصل نام لینا ہو گا کیا آپ لے سکتے ہیں ؟"

"میں تو لے لوں گا۔لیکن کیا تم میری خواہش پوری کرو گے ؟کیا تم مجھے اسی ریلیشن شپ ٹائٹل سے پکارو گے ؟جس کا میں دس سال سے انتظار کر رہا ہوں ؟"ان کے انداز میں چیلنج تھا۔

"دس منٹ کے اندر میں ان کو لے آؤں گا۔آپ قاضی بلوا لیجیے۔"وہ ان کا ہاتھ نرمی سے چھڑا کر اٹھا تھا۔معراج نے اس کو جاتے دیکھا تھا۔وہ جانتے تھے دس منٹ بعد وہ ہالے کو لے آئے گا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مری کے اس سنسان روڈ پہ ہارون شاہد اپنی گاڑی سے اترا تھا۔وہ غصے میں لگتا تھا۔سامنے والے آدمی کے ہاتھوں میں ایک خون سے لت پت آٹھ نو سالہ بچہ تھا۔ہارون نے نظر چرا لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ میری گاڑی کے سامنے کیوں کھڑے ہیں ؟ہٹ جائیں یہاں سے مجھے کہیں پہنچنا ہے میں لیٹ ہو رہا ہوں بھائی۔"وہ جھنجھلایا ہوا تھا۔

"صاحب میرے بیٹے کو شکاریوں کی گولی لگ گئی ہے۔آپ کو خدا کا واسطہ ہے ہمیں ہسپتال چھوڑ دو ۔یہاں سے بہت دور ہے ہسپتال۔میرا بیٹا مر جائے گا۔خدا کے لیے رحم کرو صاحب۔"وہ چالیس پینتالیس سالہ آدمی روتے ہوئے ہارون کی منت کرنے لگا تھا۔

ہارون نے نفی میں سر کو ہلایا تھا۔

"میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔آئی ایم سو سوری۔میرا نکاح ہے مجھے پہنچنا ہے۔میری فلائٹ مس ہو جائے گی۔آئی ایم سوری آپ کو جتنے پیسے چاہیے میں دے دیتا ہوں۔لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔" وہ جانے کو مڑا تھا۔

جب وہ آدمی گھگھیانے لگا۔

"صاحب آپ کو خدا کا واسطہ ہے آپ کے گھر میں بھی بچے ہوں گے میرا بیٹا مر جائے گا۔یہ میری واحد اولاد ہے۔خدا کے لیے مجھے ہسپتال چھوڑ دو۔۔نکاح تو ہو ہی جائے گا آپ کا۔ہم پہ رحم کریں میرے بچے کی حالت خراب ہو رہی ہے۔آدھے گھنٹے سے یہاں کھڑا ہوں میں کوئی ایک گاڑی نہیں گزری۔"وہ باقائدہ رونے لگ گیا تھا۔

ہارون کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ تھوڑی دیر ویٹ کر لیں کوئی اور آ جائے گا۔لیکن میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔میری فلائٹ مس ہوجائے گی۔بھائی آپ سامنے سے ہٹیں۔"وہ اب کے سختی سے بولا تھا۔

اسی وقت اس بچے کی ہلکی سی کراہنے کی آواز آئی تھی وہ آدمی تڑپ اٹھا تھا۔

"رستم بیٹا کچھ نہیں ہوگا میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔آنکھیں کھولو رستم۔ادھر دیکھو مجھے۔بیٹا میرا بیٹا۔ابو کی طرف دیکھو رستم۔"وہ بار بار اپنے بے ہوش ہوتے بیٹے کو پکارے جا رہا تھا۔

ہارون شاہد وہیں جم گیا۔پتھر کے بت کی طرح اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے اس کا سارا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"رستم۔۔۔رستم۔۔۔رستم۔"بس ایک یہی نام اس کے کانوں میں گردش کر رہا تھا۔وہ مڑا تھا سفید لٹھے کی مانند چہرہ لیے وہ مڑا تھا۔

"What did you just say?"

وہ اس آدمی کو دیکھ کر بڑبڑایا تھا۔

وہ نا سمجھی سے ہارون کو دیکھے گیا۔

"صاحب آپ کیا کہہ رہے ہو ؟"

"اس کا نام کیا ہے ؟"وہ بچے کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا۔

"صاحب رستم۔۔رستم خان۔"وہ رک رک کر بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گاڑی میں بیٹھو جلدی۔"ہارون اس کو دیکھے بغیر بولا تھا۔اور خود جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔

وہ رستم کو مرنے نہیں دے سکتا تھا۔

تقریبا دو گھنٹے بعد وہ اس بچے کو ہسپتال پہنچا کر اس کے سارے ڈیوز کلئیر کر چکا تھا۔رستم کی حالت اب خطرے سے باہر بتائی جا رہی تھی۔اس کا باپ اور باقی رشتے دار ہارون کو دعائیں دیتے نہیں تھکتے تھے۔ اب وہ موبائل کان سے لگائے ہسپتال کے پارکنگ ایریا میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔

"ہاں اگلی فلائٹ کب کی ہے ؟"وہ مصروف سا پوچھ رہا تھا۔

"سر کچھ ٹیکنکل ایشوز کی وجہ سے سب فلائٹس کینسل ہوگئی ہیں۔کل تک اگلی کوئی فلائٹ available نہیں ہے۔آئی ایم سوری۔"فون سے آنے والی آواز نے جیسے ہارون کے دل پہ پیر رکھا ہو۔اس نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

اسی وقت اس کا فون بجنے لگا تھا۔

اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔

"پپا میں گاڑی سے آ رہا ہوں فلائٹ نہیں ملی۔"وہ مصروف سا بولا تھا۔

"اب ضرورت نہیں رہی ہارون۔"ان کا لہجہ اداس تھا۔ہارون ٹھٹکا تھا۔

"کیا مطلب کچھ ہوا ہے کیا ؟ہالے تو ٹھیک ہے ناں ؟پپا کچھ بولیں یار۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"معراج بھائی ہالے کا نکاح اسی عمر حیات سے کروا رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں جب تم مصیبت کے وقت نہیں پہنچ سکے تو تمھیں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"آپ ان سے بات کریں وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔میں رات تک آجاؤں گا پلیز۔میرا انتظار کریں میں یہاں پرابلم میں پھنس گیا تھا۔پپا آپ ان کو تھوڑی دیر روک لیں میں کچھ کرتا ہوں میں آجاؤں گا۔ پلیز مجھے تھوڑا وقت دیں۔"اسے لگا تھا جیسے کوئی اس کی روح کھینچ رہا ہو۔

"میں سب کچھ کر کے دیکھ چکا ہوں ہارون۔اگر تم اب تک پہنچ گئے ہوتے تو یہ سب ہوتا ہی ناں۔تم نے دیر کر دی بیٹے۔اب تو قاضی بھی آ چکا ہے۔"انہوں نے کال کاٹ دی تھی۔

ہارون شاہد کے منہ پہ جیسے کھولتا ہوا تیل ڈالا گیا تھا۔

اس کے سینے میں جیسے کوئی اس کو جکڑ رہا تھا۔

اس نے اپنا موبائل پوری قوت سے گاڑی کے شیشے پہ دے مارا تھا۔

"اوہ شٹ۔۔۔اوہ شٹ شٹ شٹ شششٹ۔۔۔۔۔۔"وہ حلق پھاڑ کر چلا رہا تھا۔"یہ میں نے کیا کر دیا۔ شٹ یہ نہیں ہو سکتا۔یہ نہیں ہو سکتا۔اللہ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔"وہ زمین پہ بیٹھا چلا رہا تھا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔اللہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ہر بار میں ہی کیوں؟ ہر بار ہارون شاہد ہی کیوں۔نہیں اللہ نہیں پلیز ایسا مت کریں۔آپ ہالے کو مجھے دے کر پھر چھین رہے ہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"وہ زمین

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے اٹھ کر اب اپنی گاڑی کو بوٹ سے ٹھوکر مار رہا تھا۔ کبھی ہاتھوں سے مکے بنا بنا کر گاڑی پہ مارے جاتا اور چیختا جاتا۔

"نہیں اللہ نہیں پلیز اسے مجھ سے مت چھینیں۔کوئی دے کر نہیں چھینتا۔ ایسا کوئی نہیں کرتا اللہ ایسا کوئی نہیں کرتا۔۔"

اس کا غم بڑا تھا اسے وقت چاہیے تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ ہسپتال کے بینچ پہ بیٹھی چہرہ جھکائے روئے جا رہی تھی۔عمر خاموشی سے اس کے ساتھ ذرا سے فاصلے پہ بیٹھ گیا تھا۔اس نے کئی لوگوں کو روتے دیکھا تھا۔تڑپتے دیکھا تھا بلکہ اس کا جو کام تھا اس میں ہر آئے دن وہ ایسے لوگ دیکھتا تھا۔ایسی عورتیں دیکھتا تھا جن پہ ظلم ہوتا تھا۔جن کے ساتھ زیادتی ہوتی تھی۔جو روتی ہوئی تھانے اور کچہری آتی تھیں۔لیکن جو تکلیف اس کو اس لڑکی کے آنسو دیتے تھے۔ ایسی تکلیف اسے آج تک نہیں ہوئی تھی۔

"آپ مجھے سزا دینا چاہتی ہیں ناں۔" **(اس نے بات کا آغاز کیا تھا)** ہالے نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔"مجھ سے بدلہ بھی چاہیے ہوگا۔آپ کو مجھے رسوا بھی کرنا ہوگا۔مجھ سے میرے محبوب لوگ بھی دور کرنے ہوں گے۔جس طرح میں نے کیے۔لیکن یہ سب آپ مجھ سے دور رہ کر نہیں کر سکتیں۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ہالے نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس سب کے لیے آپ کو میرے ساتھ رہنا ہو گا۔ہر وقت۔ہر پل۔سایہ بن کر۔اور اس کے لیے آپ کو وہی کرنا ہو گا۔جو آپ کے بابا چاہتے ہیں۔"

"اندر وہ جو آدمی ہے ناں وہ میری فیملی ہے۔میرا بھائی، باپ ،دوست سب کچھ ہے وہ۔اس کو پلیز بچا لیں۔جو وہ چاہتے ہیں وہ کر لیں۔میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں جس دن وہ ٹھیک ہو کر آ گئے۔اس دن آپ کو طلاق کا کاغذ ہاتھ میں تھما دوں گا۔جیسے آپ کہیں گی میں ویسا کروں گا۔آپ جو چاہیں گی بدلے میں دوں گا۔لیکن اندر اس بیڈ پہ لیٹے آدمی کو بچا لیجیے۔وہ میرا خاندان ہے۔وہ آپ کا خاندان ہے۔آپ ان کے سامنے مجھے ذلیل کرنا چاہتی ہیں ناں۔میں خود سب کچھ قبول کر لوں گا۔بس ایک مہربانی کر دیں ان کو بچا لیں۔آپ کا انکار ان کو مار دے گا اور ان کا مرنا بہت کچھ مار دے گا۔"ہالے بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی عمر۔تم نے مجھے بے بس کر دیا ہے۔میں اتنی مجبور ہو گئی ہوں کہ مجھے اپنے باپ کی خواہش ماننی پڑے گی۔تم نے مجھ سے جو کچھ چھینا ہے تمھیں سب کا حساب دینا ہو گا۔یہ مت سمجھنا کہ تم مجھے آج حاصل کر لو گے۔آج کے بعد تمہارا ہر دن جہنم ہو گا۔ہر رات آگ جیسی۔میں تمھیں نہ زندہ رہنے دوں گی۔نہ خدا تمھیں موت نصیب کرے گا۔تمھیں حساب دینا ہو گا عمر۔مجھ سے میرے عزیز رشتوں کو بد ظن کرنے کا حساب۔بابا کو اگر میں تپتی دھوپ کو رات کہنے کا کہتی تو وہ کہہ دیتے تھے۔لیکن آج تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے ان کو میرا اعتبار نہیں ہے ۔ان کو تم پہ یقین ہے۔لیکن تم دیکھنا عمر میں تمھیں کہیں کا نہیں رہنے دوں گی۔آج کے بعد سے میرا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہر دن تم سے انتقام کے نام ہو گا۔تم دیکھنا۔۔۔"عمر نے اس کو دور جاتے دیکھا تھا اور گہری سانس بھرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"کیا انتقام اتنے حسین بھی ہوتے ہیں ؟"وہ بس سوچ ہی سکا۔

"آدھا گھنٹہ بعد "

ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ میں بس ایک چیز کا اضافہ ہوا تھا "**صوفہ** "اس صوفے پہ اس وقت ایک با ریش سفید داڑھی والا قاضی بیٹھا تھا۔عمر حیات سیاہ ٹی شرٹ میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ہالے معراج سلطان کے ساتھ ان کے بیڈ پہ بیٹھی تھی۔وہ تکیوں کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے۔ہلکا سا مسکرا بھی رہے تھے۔

گواہ کے طور پہ شاہد حسین اور معراج کے ایک قریبی دوست ملک فرقان تھے۔عمر سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔ جبکہ ہالے کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔اسی وقت قاضی صاحب نے کچھ دعاؤں کے بعد ہالے سے اس کی رضا مندی مانگی تھی۔

"ہالے سلطان ولد معراج سلطان آپ کو عمر حیات ولد وہاج علی خان باعوض دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے ؟"

ہالے کا ذہن کہیں اور تھا وہ کوئی اور آواز سن رہا تھا **(عمر ایسا نہیں کر سکتا)**

"قبول ہے۔"اس نے سر گوشی کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(کون عمر حیات ؟کیا تم کوئی مذاق کر رہی ہو ؟)

"قبول ہے۔"

(بے غیرت بے حیا بد چلن تمہاری جرات کیسے ہوئی مجھے دھوکہ دینے کی)

"قبول ہے۔"

اب وہ آدمی ایسے ہی کچھ کلمات عمر کے سامنے دہرا رہا تھا۔لیکن ہالے اس کے جیسے کانوں پہ پردہ پڑ گیا تھا۔بیٹھی رہی۔چپ ،گم سم، خاموش اس سے کسی کاغذ پہ سائن لیے جا رہے تھے۔وہ کیے جا رہی تھی۔

نکاح کی رسم ختم ہوگئی تھی۔معراج اب عمر کو گلے لگا رہے تھے۔اس کو دعائیں دے رہے تھے۔عمر جواب میں کچھ کہہ رہا تھا ہالے کو ساری آوازیں بے معنی لگی تھیں۔

معراج نے ہالے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

"میری طرف دیکھو ہالے۔"انہوں نے نرمی سے پکارا تھا۔

ہالے نے نم آنکھیں اٹھا کر ان کو دیکھا تھا۔

"مجھ سے ایک وعدہ کروگی ؟"ہالے نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ اس وقت ان کو کسی چیز کے لیے منع نہیں کر سکتی تھی۔

"وعدہ کرو چاہے کچھ بھی ہوجائے چاہے میں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔تم عمر کو نہیں چھوڑو گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے چاہے تمہارے ساتھ کچھ بھی ہو جائے۔تم اسے نہیں چھوڑو گی۔اسے میری وصیت سمجھو۔ہالے عمر کو مت چھوڑنا۔"ان کے لہجے میں التجا سی تھی۔

ہالے نے ان کی طرف دیکھا تھا دل میں اٹھتے ابال کو بہ مشکل دبایا تھا اور ہلکی آواز میں بولی تھی۔

"وعدہ کرتی ہوں بابا۔جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی کروں گی۔"اور بس۔۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اس وعدے کے بعد اس کی برداشت جواب دے گئی۔

"مجھے گھر جانا ہے بابا۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

"میرے گلے تو لگ جاؤ بیٹا۔"انہوں نے بازو وا کیے تھے۔

"جن لوگوں پہ آپ کو اعتبار ہے ان کو تو گلے لگا چکے ہیں آپ۔میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔"وہ تلخی سے بولی تھی۔

معراج کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔

"جاؤ عمر۔تم پہلے ہالے کو گھر چھوڑ کر آجاؤ۔"انہوں نے عمر کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"میں خود جا سکتی ہوں۔"

"ہالے یہ میرا حکم ہے۔"وہ سختی سے بولے تھے۔

ہالے نے زخمی نظروں سے عمر کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے باپ نے کبھی مجھ سے سختی سے بات نہیں کی۔"وہ بغیر کچھ کہے آگے بڑھ گئی تھی۔عمر اس کے پیچھے گیا تھا۔لیکن پھر دروازے پہ رکا تھا۔اس کی اوٹ میں کچھ فکس کیا۔معراج کو دیکھا۔

"ہالے اور حسن کو خدا کے بعد تمہارے حوالے کر رہا ہوں عمر،خیال رکھنا۔"وہ دھیمے لہجے میں بولے تھے۔

عمر نے سر ہلایا تھا اور باہر نکل گیا۔

گاڑی میں ہولناک خاموشی تھی۔ہالے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔کل رات سے لے کر اب تک کے مناظر اس کی آنکھوں میں کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔اس کی بند آنکھوں سے نکلتے آنسو اس کے چہرے پہ قطار کی صورت بہہ رہے تھے۔عمر بار بار نظر اٹھا کر اس کو دیکھتا اور لب بھینچ لیتا۔جتنی تکلیف اسے اس لڑکی کے آنسو دیتے تھے۔وہ اتنا ہی روئے جا رہی تھی۔

"آپ کچھ کھانا پسند کریں گی ؟یہاں قریب ہی ایک بہت اچھا ریستوران ہے۔"وہ سامنے سڑک پہ نظر جمائے بول رہا تھا **(اس کو رونے سے باز رکھنے کا ایک یہی طریقہ اس کے ذہن میں آیا تھا)**

"زہر لا دو مجھے۔کم از کم اس ذلت سے تو جان چھوٹ جائے گی۔"وہ بند آنکھوں سے بڑبڑائی تھی۔پھر یکدم آنکھیں کھول کر اس کی جانب رخ پھیر لیا تھا۔

"تم تو آج بہت خوش ہوگے ہیں ناں ؟مجھے ذلیل کروا لیا۔میری عزت نفس ختم کر دی۔میرے خاندان میں میری عزت دو کوڑی کی کر دی۔ایک ایک نیوز چینل پہ میری تصویر دکھائی جا رہی ہے۔میں بدنام

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو کر رہ گئی۔اور سب سے بڑی بات تم سے نکاح ہو گیا میرا۔"اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹکا تھا۔

"یہ نکاح نہیں ہے عمر۔یہ میری تذلیل ہے۔تم نے آج مجھے میری نظروں میں گرا دیا۔جس آدمی نے مجھے اتنا ذلیل کیا۔بدنام کیا۔ساری رات مجھے اپنی گاڑی میں قید رکھا۔جس کی وجہ سے میرا خاندان مجھ سے چھوٹ گیا۔آج وہی انسان میرا شوہر بن کر میرے پہلو میں بیٹھا۔بے شک یہ ایک کاغذی رشتہ ہے ۔لیکن یہ "ہے "اور جب تک یہ ہے تب تک میں روز مرتی رہوں گی۔لیکن زندہ میں تمھیں بھی نہیں چھوڑوں گی۔دیکھ لینا تم۔"وہ کہہ کر رخ پھیر گئی تھی۔

عمر لب بھینچے سنتا رہا۔

"آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے ؟"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"گاڑی روکو۔"وہ دو ٹوک لہجے میں بولی تھی۔عمر نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا۔لیکن گاڑی نہیں روکی۔

"گاڑی روک۔و" وہ اب کے ذرا بلند لہجے میں بولی تھی۔مقابل کے کان تو گویا بند ہی تھے۔

".I said stop the bloody car"

وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔عمر نے گاڑی روک دی تھی۔گاڑی کے رکتے ہی ہالے نے سیٹ بیلٹ اتارا تھا۔اور ٹھاہ کی آواز سے دروازہ مارتی اتر گئی تھی۔عمر گہری سانس بھرتا اس کے ساتھ ہی اترا تھا۔ سڑک ایسے سنسان تھی۔جیسے کوئی ڈائن گھوم گئی ہو۔ہالے تیز تیز قدموں سے چلتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے کیا کر رہی ہیں آپ کہاں جا رہی ہیں؟ یہ علاقہ سیف نہیں ہے رک جائیں۔"وہ پیچھے سے پکار رہا تھا۔

"میرے پیچھے مت آؤ۔چلے جاؤ یہاں سے۔"وہ مڑے بغیر بولی تھی۔

اس کی رفتار ہالے سے تیز تھی۔وہ جلد ہی اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔اب وہ اس کے برابر چل رہا تھا۔

"میری بات سنیں یہاں پچھلے دو ہفتوں میں تین حادثات ہو چکے ہیں۔دو ڈکیتی کے اور ایک اغوا کا۔یہ علاقہ عورتوں کے لیے سیف نہیں ہے۔مجھے مجبور نہ کریں کہ میں جج صاحب کو کال کروں۔"عمر نے موبائل فون ہاتھ میں لے لیا تھا۔اب وہ دبے دبے غصے سے بولا تھا۔

ہالے پوری کی پوری اس کی طرف مڑی تھی۔نظریں اس کے ہاتھ میں پکڑے موبائل فون پہ گئی تھیں ۔

عمر مبہم سا مسکرایا تھا۔**(یہ دھمکی تو کام کر گئی زبردست)**

ہالے دو قدم آگے آئی تھی۔اب وہ اس کے سامنے کھڑی گردن اونچی کیے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔وہ اس سے قد میں کافی بڑا تھا۔اسی اثناء میں اس نے پھرتی سے عمر کا موبائل اس کے ہاتھ سے لیا تھا اور پوری قوت سے زمین پہ دے مارا تھا۔اور اس کی طرف دیکھے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔

عمر بھونچکا رہ گیا۔

وہ نیچے جھکا اپنے موبائل کے پرزے اٹھانے لگا۔تب تک ہالے کافی آگے نکل گئی تھی۔اسی وقت گلی کے ایک چھوٹے سے مکان کی اوٹ سے ایک گنجا سا آدمی نکلا تھا۔عمر نے اس آدمی کو دیکھا تھا۔لیکن آگے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں بڑھا۔ہالے نے اس آدمی کو دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا۔وہ آگے بڑھتی گئی۔جب وہ آدمی پوری طرح پھیل کر اس کے سامنے دیوار کی طرح کھڑا ہو گیا۔ہالے نے رک کر اس کو دیکھا تھا۔گلی کے آدھے کچے آدھے پکے مکان دلچسپی سے یہ منظر دیکھے گئے۔

"یہ تو گیا..." عمر ہولے سے بڑبڑایا تھا۔اسی وقت ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔

"چلو بی بی جلدی سے نکالو۔جو کچھ بھی ہے۔چلو جلدی کرو۔ٹیم نہیں ہے زیادہ۔"اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا خنجر تھا۔

"میرے پاس تو بس ایک سونے کی پازیب ہے۔"وہ اپنی آواز کے اندر مصنوعی سا خوف پیدا کرتی بولی تھی۔

"جو بھی ہے نکالو جلدی... "وہ خنجر کو گھماتے ہوئے کہہ رہا تھا۔وہ نیچے جھکی تھی اور جب اوپر اٹھی تو اس کی زرد ہیل اس کے ہاتھ میں تھی۔اس آدمی کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہالے نے ہیل اس کے سر پہ دے ماری تھی۔اس کے جوتے میں شاید کوئی کیل تھی جو اس آدمی کے سر پہ لگی تھی۔خون کا ایک فوارہ تھا جو اس کے سر سے پھوٹا تھا۔خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا تھا۔ہالے نے اس پہ بس نہیں کی تھی وہ اپنی ہیل سے دھڑا دھڑ اس کے سر کندھوں اور سینے پہ مارے گئی۔وہ شاید دہشت زدہ سا ہو گیا تھا۔تب ہی کوئی جوابی کارروائی کیے بغیر بھاگنے لگا۔ہالے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔جب اس آدمی کا پیر رپٹا تھا۔وہ منہ کے بل سڑک پہ گرا تھا۔اس کے سر سے نکلتا خون اب اس کے چہرے پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھیل چکا تھا۔بارش تیز ہو چکی تھی۔خون پانی کے ساتھ مل کر زمین پہ پھیلنے لگ گیا تھا،ہالے اب بھی نیچے جھکی اس کو مارے جا رہی تھی۔

"تمھیں میں ہی ملی تھی ستانے کو ہاں ؟اور کم مسئلے ہیں میرے ساتھ جو اب تم بھی آگئے ہاں ؟ رات سے لے کر اب تک کیا کیا لٹا کر آئی ہوں میں۔بچا ہی کیا تھا میرے پاس جو اب تم لینے آ گئے ذلیل انسان، گھٹیا انسان۔شرم نہیں آتی تمھیں۔"وہ چلاتی جاتی اور مارے جاتی۔"پتہ بھی ہے میرے ساتھ ہوا کیا ہے۔کیا کیا جھیل چکی ہوں میں جانتے بھی ہو کسی لڑکی کو سکون کی سانس نہیں لینے دو گے تم ہیں ناں ؟"وہ آدمی اب بری طرح کراہ رہا تھا۔ہالے بھی شاید مار مار کر تھک چکی تھی۔تب ہی اس کے قریب ہی بیٹھ گئی عمر ذرا سے فاصلے پہ کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔فی الحال وہ کسی قسم کی بد مزگی نہیں چاہتا تھا۔ہالے کو دل ہلکا کرنے کی ضرورت تھی۔

"تم جانتے ہو میں کون ہوں ؟"ہالے اس زخمی آدمی کے پاس بیٹھی پوچھ رہی تھی بارش تیز ہونے لگی تھی۔

اس آدمی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ اسی طرح پڑا کراہتا رہا۔

"درد ہو رہا ہو گا ناں ؟"وہ اب ہمدردی سے پوچھنے لگی تھی۔"مجھے بھی تو ہو رہا ہے۔ میں بھی تو تکلیف میں ہوں۔تمھیں بھلا زیب دیتا تھا۔اس طرح کسی لڑکی کا راستہ روکنا ؟کوئی شرم حیا کچھ باقی رہا ہے تم میں یا نہیں ؟"

"معاف۔۔۔کر۔۔۔دو۔۔۔بی بی۔۔جان۔۔چھوڑ۔۔دو۔۔میری" وہ رک رک کر بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں چھوڑ دوں جان ہاں میری بات کون سنے گا پھر ؟"وہ غرائی تھی۔عمر بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھے گیا۔"یہ۔۔یہ جو آدمی ہے ناں۔اس نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا **(اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں)**اس نے مجھ سے میری عزت چھین لی۔مجھے جگہ جگہ بدنام کر دیا۔مجھے میری شادی سے اغوا کر کے لے گیا **(آنکھیں اب ڈبڈبانے لگی تھیں)**میری شادی ٹوٹ گئی۔ میرے منگیتر نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔"اس آدمی کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی۔جب ہالے بلند آواز میں چلائی تھی۔

"آنکھیں کھولے رکھو۔تمھیں سننا ہو گا مجھے" وہ اب دوبارہ آنکھیں کھول چکا تھا۔

"اس نے مجھ سے میرے گھر والے چھین لیے۔تمھیں پتہ ہے یہ بات اب میں کس کو بتا رہی ہوتی ؟ **(ذرا دیر کو رکی تھی)** میں یہ بات مہر آپی کو بتاتی۔میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں۔بہت زیادہ **(اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے تھے عمر نے رخ پھیر لیا تھا)**یا پھر بابا کو بتاتی۔اس نے مجھ سے بابا کو بھی چھین لیا۔یا پھر ہارون کو بتاتی میں۔اس نے مجھ سے ہارون بھی چھین لیا **(وہ بری طرح رونے لگی تھی بلند آواز میں)**اس نے۔۔**(ہاتھ سے عمر کی جانب اشارہ کیا تھا)** اس نے میری زندگی برباد کر دی ہے۔کل تک میں ایک ملکہ تھی۔لوگ میرے ہاتھ چومتے تھے۔لڑکیاں میرے جیسی قسمت کی دعا کرتی تھیں۔لیکن ایک ہی رات میں۔۔پتا ہے ایک ہی رات میں اس نے مجھے تخت سے زمین پہ پھینک دیا۔"**(وہ بلک بلک کر رو رہی تھی اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں)**عمر کے برداشت کی حد ختم ہو گئی تھی۔تب ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلیں ہالے اب بس بہت ہو گیا۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ اسی وقت بارش ایک دم سے تیز ہوگئی تھی۔بوندیں تڑاتڑ برسے جا رہی تھیں۔ہالے بھیگ گئی تھی لیکن اس کو جیسے فرق نہ پڑتا ہو۔

اس آدمی کا خون اب اس کے سر پہ جم گیا تھا۔ہالے کی نظر جیسے ہی اس کے سر پہ پڑی یکایک وہ ہنسنے لگی۔پیٹ پہ ہاتھ رکھے۔گردن پیچھے پھینکے۔وہ ہنستی جا رہی تھی۔کرب ناک ہنسی۔**(عمر کو اس وقت اس کی ہنسی رونے سے زیادہ بری لگی)**

"جتنا درد تمھیں۔۔۔ہو رہا ہے۔۔ناں اس سے۔اس سے زیادہ مجھے۔۔ہو رہا ہے۔"وہ ہنستے ہوئے بہ مشکل بول رہی تھی۔"میرا دل۔میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔۔۔ذلت بڑی گندی چیز ہوتی ہے۔۔بڑی گندی اور مجھے یہ جھولی بھر کر دے دی گئی ہے۔"اس کی ہنسی تھمی تھی۔آنسو ایک بار پھر آنکھوں میں بھرنے لگے تھے۔

"تم جانتے ہو مجھے سب سے زیادہ دکھ کس بات کا ہے**(وہ اب اس آدمی کو دیکھتی پوچھ رہی تھی)** تمھیں کیسے پتہ ہو گا۔میں بتاتی ہوں **(اس کے حلق میں آنسوؤں کا ایک گولہ سا اٹکا تھا)** سب سے زیادہ دکھ مجھے اس بات کا ہورہا ہے کہ بجو کو میرا خیال نہیں آیا نکاح کرتے ؟"آنسو بہہ رہے تھے یا بارش کے قطرے پتہ نہیں چلتا تھا اس برستی بارش نے اس کے آنسو چھپا لیے تھے۔

"اور سب سے زیادہ دکھ ہو رہا ہے دادا جان کا انہوں نے کہا۔۔کہا کہ نکل جاؤ ہاں انہوں نے یہی کہا ۔**(اس نے روتے ہوئے ہچکی لی تھی)** اور سب سے زیادہ دکھ ہو رہا ہے اماں کا۔انہوں نے کہا چلی جاؤ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے۔۔یہ نہیں سوچا کہ ہالے کہاں جائے ؟اس کا ہے ہی کون ؟اگر میری جگہ بجو ہوتیں تو کیا اماں ان کو گھر سے نکالتیں ؟تم خود بتاؤ۔"وہ اس آدھے مرے وجود سے پوچھنے لگی۔" خیر چھوڑو۔"اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر شروع ہو چکی تھی۔عمر بارش میں بھیگتا اس کو دیکھتا رہا وہ اس کا دل ہلکا ہونے دینا چاہتا تھا۔

"اور ہارون اس کا کیا ؟"وہ آدمی اس سارے وقت میں اب بولا تھا ہالے نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا اور مسکرائی تھی۔

"وہ دکھ نہیں ہے۔وہ۔ناسور ہے وہ زخم ساری زندگی نہیں بھرے گا۔ساری دنیا آپ کو چھوڑ دے دوست کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔وہ چھوڑتا ہے ناں تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے بھرے بازار میں آپ کے منہ پہ جوتا مارا ہو۔جیسے کسی نے آپ کے دل کو مٹھی میں لے کر اتنا دبایا ہو کہ خون رسنے لگے۔**(وہ آسمان کی طرف منہ کیے کہے جا رہی تھی)** جیسے کسی نے آپ کے جسم کے ایک تیز دھار آلے سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہوں۔بڑی تکلیف ہوتی ہے۔بڑی تکلیف۔اللہ کسی دشمن کو بھی دوستوں کے دکھ نہ دکھائے۔میں تمھیں بتاؤں کسی سے اگر بدلہ لینا ہو تو کیا کرو ؟اس سے اس کا دوست چھین لو۔وہ خود ہی مر جائے گا۔اس آدمی نے اس نے مجھ سے میرا دوست چھینا ہے۔اس کو اللہ پوچھے گا اس نے مجھ سے میرے باپ کو چھینا۔۔۔ارے ہاں میرا باپ تو ہسپتال میں ہے۔"**(وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی)** اس کے بال موٹی موٹی لٹوں کی صورت اس کے چہرے کے اطراف میں چپکے ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے جانا ہو گا بھائی۔سوری خون کے لیے۔تھینکو مجھے سننے کے لیے۔تم ایک بہت اچھے listener ہو اللہ تمہارے کانوں کو سلامت رکھے۔مجھے جانا ہو گا۔میں اپنے باپ سے ناراض ہو کر آئی ہوں۔ان کے گلے لگنا ہو گا اوکے ؟"وہ آدمی خاموشی سے اس کو دیکھتا رہا۔ہالے نے اس پہ ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ گئی عمر بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

اس کے ہاتھ میں اب چھوٹا بھدا سا موبائل تھا۔جس پہ ہالے ٹرک بھی چڑھالے تو ٹوٹ ہی نہ سکے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل میں ایسا سناٹا تھا جیسے کوئی ڈائن گھوم کر گئی ہو۔ایسی ہولناک خاموشی جیسے قبرستانوں پہ ہوتی ہو۔ہر کوئی ایک دوسرے سے چھپتا پھر رہا تھا۔اسی وقت فروا اپنے لان کے ایک کونے میں فون کان سے لگائے کھڑی تھیں۔ان کے چہرے پہ برہمی تھی۔بھوری آنکھوں میں غصہ تھا۔

"آپ وعدہ خلافی کیسے کر سکتے ہیں مرزا صاحب یہ عمر حیات کون ہے ؟اور اس سب میں وہ کیسے شامل ہو گیا؟ جو کچھ آپ نے کیا ہے وہ ڈیل کا حصہ نہیں تھا۔وہ ہسپتال کی فوٹیجز اور ریستو ران والی تصاویر آپ کو یہ سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی آخر ؟آپ کو کیا لگتا ہے وہ لڑکا عمر وہ خاموش بیٹھے گا نہیں مرزا صاحب نہیں وہ ایسی قیامت برپا کرے گا کہ سارا جہان دیکھے گا۔مجھے جواب دیجیے کہ آپ نے مجھے ڈبل کراس کیوں کیا؟ آپ مجھے جواب دہ ہیں۔"وہ دبا دبا غرا رہی تھیں۔

"دیکھیں مسز سلطان میں خود نہیں جانتا کہ عمر حیات کو بیچ میں کون لایا۔اور کیسے لایا۔اس نے کچھ عرصہ قبل میرے بیٹے کی پارٹی پہ ریڈ مارا تھا۔ہو سکتا ہے نوح نے بدلہ لیا ہو۔اور اگر لیا بھی ہے تو مجھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ایسی قیامتیں ہم جیسے فرعونوں نے بہت دیکھ رکھی ہیں۔اور آپ کو کیا میں کوئی پروفیشنل اغوا کار لگتا ہوں ؟جو اتنی پلاننگ کے ساتھ اس لڑکی کو اغوا کروں گا۔آپ کس فوٹیج کی بات کر رہی ہیں ؟کون سی تصاویر؟ میں کچھ نہیں جانتا آپ کی اور میری ڈیل اس لڑکی کو ایک رات گھر نہ پہنچنے دینے کی ہوئی تھی۔اور یہ کام میں نے کر دیا۔اب وہ کس کے ساتھ آئی؟ کیوں آئی؟ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے امید ہے اب تک آپ میرا کام کر چکی ہوں گی۔"ان کا لہجہ بے لچک تھا۔

"ہوجائے گا آپ کا کام پیپرز بنوا لیے ہیں میں نے بس سائن چاہیے۔"ان کا دھیان بٹا ہوا تھا لہجہ بجھا ہوا تھا۔

کچھ تھا جو ان کو تنگ کر رہا تھا۔

اسی وقت انہوں نے سفیر کو اپنی گاڑی کی طرف جاتے دیکھا انہوں نے سفیر کو آواز دے کر روکا تھا ۔وہ بادل نخواستہ رک گیا تھا فروا تیز تیز قدم چلتی اس کے قریب آئی تھیں۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"کہاں جا رہے ہو تم ؟"خود کو بہ مشکل نارمل رکھتے وہ پوچھ رہی تھیں۔

"بڑے پاپا کے پاس ہسپتال جا رہا ہوں۔"وہ سخت بے زار تھا۔

"تم باپ بیٹا پاگل ہو گئے ہو ؟ان کی بیٹی ہمارے منہ پہ کالک مل کر چلی گئی ہے۔اور تم لوگوں کی خدمتیں ہی نہیں ختم ہو رہیں ؟ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارا باپ گیا ہے اور اب تم ؟بیٹے ضرورت کیا ہے آخر ؟"وہ سخت کوفت زدہ تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ممی وہ میرے بڑے پاپا ہیں۔کل رات جو کچھ بھی میں نے کہا وہ اسی وجہ سے ہسپتال میں ہیں۔ان کی گھٹیا بیٹی کی وجہ سے میں ان کو نہیں چھوڑ سکتا۔آپ اپنی سازشیں خود تک محدود رکھیں تو بہتر ہو گا۔اور میرے معملات سے دور رہیں۔"وہ کاٹ دار لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

فروا خاموشی سے واپس چلی گئی تھیں ،ان کا ذہن الجھا ہوا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سارے راستے ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ہالے خاموشی سے کھڑکی کے باہر بھاگتی ٹریفک کو دیکھتی رہی۔بارش اپنے جوبن پہ تھی۔جیسے آج ہی سارے بادلوں نے ایک ساتھ برسنے کا تہیہ کر لیا ہو۔جیسے ہی ان کی گاڑی ہسپتال کے باہر آ کر رکی۔سامنے سے ہی رپوٹرز کا ایک ہجوم ان کو اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔عمر نے بے زاری سے ان کو دیکھا تھا اور پھر ہالے کی طرف دیکھا کر بولا تھا۔

"آپ ان کے سامنے کچھ نہیں کہیں گی اوکے ؟"عمر اس کی طرف دیکھتا تنبیہی انداز میں بولا تھا۔ہالے بغیر جواب دیے گاڑی سے اتر گئی تھی۔وہ بھی دوسری طرف سے اتر آیا تھا۔ہالے کا لباس اب بھی ہلکا ہلکا گیلا تھا۔سیاہ دوپٹہ سر پہ جما رکھا تھا۔آنکھوں میں گہرا کرب لیے وہ عمر کی معیت میں رپوٹرز کے ہجوم میں راستہ بناتی چلتی جا رہی تھی۔

"اے ایس پی صاحب کل رات سے آپ اپنی غیر موجودگی کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر سر آپ پہ الزام ہے کہ آپ نے مشہور بزنس ٹائکون سفیر سلطان کی ہونے والی بیوی اور شاہد حسین صاحب کی بھانجی کو اغوا کر رکھا ہے ؟سر آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے ؟کل رات سے آپ بغیر کسی اطلاع کے منظر عام سے غائب ہیں آپ کے پاس کوئی جواب ہے ؟ "

"سلطان فیملی سے آپ کا کیا تعلق ہے ؟مس ہالے سلطان سے آپ کا کیا تعلق ہے سر جواب دیں کچھ بتائیں سر ؟"

متعدد آوازیں ان گنت الزام اور طنزیہ جملوں کو نظر انداز کرتا وہ ہالے کے بالکل قریب چلتا ہسپتال کے اندر داخل ہو گیا تھا۔ابھی وہ اور آگے جاتے۔جب ہالے ان رپوٹرز کی جانب مڑی تھی۔اس کی آنکھیں پرسکون تھیں۔چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری وہ سڑک پہ بیٹھی پاگلوں کی طرح ہنستی اور روتی ہوئی ہالے سے بہت مختلف لگ رہی تھی۔وہ رکی تھی۔تو ان کے پیچھے بھاگتے رپوٹرز بھی رکے تھے۔لیکن بس ان کے قدم ہی رکے تھے زبانیں نہیں۔

"آپ کو جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھیں۔میں آپ کے تمام سوالات کا جواب دینے کو تیار ہوں۔"وہ ان کی جانب دیکھتی پر سکون لہجے میں کہہ رہی تھی۔باہر اب بھی بارش برس رہی تھی۔

"میڈم آپ کا اے ایس پی عمر حیات سے کیا تعلق ہے کل رات آپ اپنی شادی سے کیوں غائب ہوئیں ؟"

"اے ایس پی عمر حیات سے کل تک میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔لیکن آج۔۔۔"اس نے عمر کی طرف طنزیہ سی نظر دیکھا تھا۔"آج ان کا اور میرا نکاح ہوگیا ہے۔سو اس لحاظ سے یہ میرے شوہر ہیں اور رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بات میری شادی سے غائب ہونے کی۔تو اے ایس پی سر نے مجھے میری شادی کی رات اغوا کر لیا۔اور ساری رات مجھے حبس بے جا میں رکھا (**عمر نے بے اختیار اپنا ماتھا سہلایا تھا**)ان کی وجہ سے میری اور میرے خاندان کی بدنامی ہوئی۔ہمارے خاندان کی نیک نامی پہ حرف آیا اور میں اب تک ٹراما کے زیر اثر ہوں۔ان کی وجہ سے میرے والد کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔وہ اسی ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔"وہ بول کر خاموش ہو چکی تھی۔

رپوٹرز کا شور ایک بار پھر بلند ہوا تھا۔

"اگر آپ کے ساتھ اتنا ہی ظلم ہوا تھا تو آپ اب تک ان کے ساتھ کیوں ہیں اور آپ نے ان سے نکاح کیوں کیا ؟جسٹس معراج سلطان کی کنڈیشن اب کیسی ہے ؟کیا یہ شادی آپ کے والد کی مرضی سے ہوئی ہے؟ کیا آپ مستقبل میں عمر صاحب کے ساتھ رہیں گی یا آپ دونوں اپنے راستے جدا کرنے والے ہیں ؟عمر حیات صاحب آپ ان الزامات کے بارے میں کیا کہتے ہیں ؟کیا آپ ان سب کو قبول کرتے ہیں اگر ہاں تو ان سب کے پیچھے کیا وجہ رہی؟"

ہالے نے ہاتھ اٹھا کر ان کو خاموش کروایا تھا عمر غیر آرام دہ سا اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"میرے والد صاحب اب خطرے سے باہر ہیں۔"اس کا لہجہ اب بھی پر سکون تھا۔"اور مستقبل میں میں ہالے سلطان عمر حیات کو کورٹ میں لے کر جانے والی ہوں۔ان کو ہر زیادتی کا حساب دینا ہو گا۔ میں ان پہ ہتک عزت کا دعوٰی کرتی ہوں۔اور مجھے اغوا کرنے اور حبس بے جا میں رکھنے کے لیے ان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے حساب مانگتی ہوں۔سی یو گائیز ان دی کورٹ۔"وہ بول کر آگے بڑھ گئی تھی۔جبکہ عمر جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

"سر آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟آپ کی منکوحہ نے جو الزام آپ پہ لگائے اور مستقبل میں آپ کا لائحہ عمل کیا ہو گا ؟"

"آپ کا نام کیا ہے ؟"اس نے نیلی شرٹ پہنے مائیک پکڑے کھڑے لڑکے سے سوال کیا تھا۔

"سنان غفار۔"وہ بااعتماد سا بولا تھا۔عمر نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"میں پچھلے ہفتے کورنگی تھانہ گیا تھا دورے پہ۔آپ کو دیکھا تھا میں نے وہاں۔آپ کی بیوی نے آپ پہ ایف آئی آر کٹوائی تھی کہ آپ نے ان سے جھوٹے وعدے کیے اور فراڈ کر کے ان سے شادی کی۔کیا جس مکان میں آپ رہتے ہیں وہ آپ کا ذاتی ہے ؟اور یہ کہ آپ ان کو ماہانہ خرچہ بھی پورا نہیں دیتے یہی ہوا تھا ناں ؟"وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا اس لڑکے کے کان سرخ ہوئے تھے۔

سر آپ پبلک فگر ہیں، میں نہیں۔آپ میری ذاتی زندگی کو اس طرح ڈسکس نہیں کر سکتے۔"

".OH really? I just did bro"

وہ طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔مجمعے میں ہلکے ہلکے قہقہے گونجے تھے۔

"اور آپ کا نام تو یاد ہے مجھے۔"اس نے ایک ادھیڑ عمر رپوٹر کی جانب اشارہ کیا تھا۔"آپ سے تو کورٹ میں ملا تھامیں۔آپ کی بیوی نے آپ پہ کیس کیا تھا ناں ؟ان کا کہنا تھا کہ آپ نے ان کے ابا کا دکان جو کہ ترکے میں آپ کی بیوی کو ملا بیچ دیا ہے۔اور اس کے علاوہ آپ نے ان کا تمام زیور ان کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اجازت کے بغیر کہیں گروی رکھوا دیا ہے۔کچھ یہی الزامات تھے آپ پہ۔"وہ اب بھی مسکرا رہا تھا اس آدمی کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"سر آپ یہاں ہمارے سوالات کے جواب دینے کے لیے آئے ہیں یا ہم پہ طنز کرنے۔آپ یہ مت بھولیں کہ ہم پبلک فگر نہیں ہیں۔آپ ہیں ہم عام عوام ہیں اور آپ قوم کے رکھوالے۔اگر آپ جیسے لوگ ہی اغوا اور فورس میرج کے جرم میں پھنسے ہوں گے تو ہمارا کیا ہو گا۔"مجمعے میں سے ایک ستائیس اٹھائیس سالہ رپوٹر کی آواز آئی تھی۔

اب کے عمر کھل کر مسکرایا تھا۔

"بی بی میں طنز تو نہیں کر رہا اور میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ میں پبلک فگر نہیں ہوں۔بات صرف یہ ہے کہ پبلک فگرز کی بھی "بیویاں "ہوتی ہیں اور وہ ناراض بھی ہوتی ہیں۔جس طرح ان دونوں بھائیوں کی بیویاں ہوئی تھیں اور جس طرح آپ دونوں کی بیویوں نے صلح کے پرچم بلند کیے ہیں۔اسی طرح میری زوجہ کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔بیویاں تو الزام لگاتی رہتی ہیں۔اصل مرد وہی ہے جو سروائیو کر جائے۔نرمی اور محبت سے بیوی کو سمجھائے۔جس طرح ان دونوں بھائیوں نے کیا۔کیوں بھائی اب جا سکتا ہوں میں۔باقی بات آپ دونوں سمجھا ہی دیں گے اپنے ساتھیوں کو۔"وہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ بولتا آگے بڑھ گیا تھا۔

مجمعے میں کئی اوازیں ابھری تھیں جن کو وہ پیچھے سے ہاتھ ہلاتا۔

"That’s all for today”

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔

ہالے اس کے قریب ہی دیوار کی اوٹ میں کھڑی تھی۔وہ اکیلی نہیں تھی۔اس کی سہیلی مدحت پاس کھڑی تھی۔وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھی۔پریشانی سے تشویش سے ہالے نارمل انداز میں جواب دے رہی تھی۔جیسے جو کچھ بھی ہوا عام سی بات تھی۔ **(تو یہ طے تھا کہ سلطان خاندان کا بھرم نہیں ٹوٹے گا ؟)**

"چلیں ؟"وہ اس کے قریب کھڑا ہو کر بس ایک ہی لفظ بولا تھا۔ہالے نے ایک قہر آلود نظر اس پر ڈالی تھی۔مدحت سے کوئی بات کی تھی۔اور پھر عمر کو جواب دیے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔وہ اس کے پیچھے چلنے لگا تھا۔وارڈ کے قریب پہنچ کر ان کو کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا کچھ تھا۔جو نارمل نہیں تھا ۔ہالے کا دل زور سے دھڑکا تھا۔اسی وقت ڈاکٹر عبدالحفیظ باہر آئے تھے۔ان کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر ؟جج صاحب کی طبیعت پھر سے خراب ہوئی ہے کیا ؟کیسے ہیں وہ ؟"عمر بے قراری سے پوچھ رہا تھا۔

"ہم نے آپ کو کئی دفع کالز کیں۔۔سر آپ نے اٹینڈ نہیں کی۔جج صاحب کو آپ دونوں کے جاتے ہی ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔ہم نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ہم ان کو نہیں بچا سکے۔"الفاظ تھے کہ پگھلا ہوا سیسہ ہالے کو اپنی ساری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس نے بے یقینی سے اپنا دل تھام لیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم ؟بالکل ٹھیک تھے میرے ماموں۔بالکل ٹھیک۔کچھ نہیں ہو سکتا ان کو۔آگ لگا دوں گا تمھارے سارے ہسپتال کو۔**(اس نے ڈاکٹر کو کالر سے پکڑ کر دیوار سے لگا لیا تھا)** ان کو کچھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں ہو سکتا۔وہ میرا واحد خاندان ہیں۔میں مار دوں گا تم سب کو۔بکواس کرتے ہو تم۔میرے ماموں بالکل ٹھیک تھے۔"وہ ان کو دیوار سے لگائے ان پہ غرا رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں شاک تھا۔لوگ جمع ہونے لگے تھے۔وہ عمر کو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔

"بول کون آیا تھا اندر بتاؤ مجھے ؟منع کر کے گیا تھا ناں میں؟ کیا تھا یا نہیں؟ بولا تھا نہ میں نے میرے علاوہ کسی کو اندر مت جانے دینا۔کیوں جانے دیا۔بولو کیوں ؟"وہ بری طرح چلا رہا تھا چیخ رہا تھا۔جبکہ ہالے اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا۔وہ اسی طرح کھڑی تھی۔

"شاکڈ"

اس کی آنکھیں خشک تھیں۔زبان مقفل تھی۔قدم برف تھے۔اس کی ساری دنیا راکھ ہوگئی تھی۔وہ دھیرے دھیرے ہسپتال کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھتی چلی گئی۔اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی۔

(میں بابا کو لے کر آؤں گی حسن)اس کے حلق میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹکا تھا۔

(میرے گلے تو لگ جاؤ بیٹا)اس کے ذہن میں کئی آوازیں گونج رہی تھیں۔

عمر اب بھی چلا رہا تھا۔شاید رو بھی رہا تھا۔لیکن وہ عمر کو نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ کچھ نہیں سن رہی تھی۔اس کو ایسے لگ رہا تھا۔جیسے کسی نے اس کے دل میں کوئی تیز دھار برچھی گھسیڑ دی ہو یا پھر کوئی زہر بھرا تیر۔تکلیف سی تکلیف تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اب وارڈ کے اندر آ گیا تھا۔سامنے بیڈ پہ معراج سلطان کا بے جان وجود تھا۔ عمر نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا۔اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔وہ بھاگ کر ان کے قریب پہنچا تھا۔اور دیوانہ وار ان کی نبض ٹٹول رہا تھا۔ان کے دل پہ اپنا کانپتا ہوا ہاتھ رکھ رہا تھا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے۔وہ کبھی نہیں روتا تھا۔نفیسہ کہتی تھیں عمر کی آنکھوں میں ایسے پتھر ہیں جن سے کبھی چشمہ نہیں پھوٹ سکتا۔

"میں نہیں مانتا۔۔۔میں مان ہی نہیں سکتا آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا۔آپ نہیں مر سکتے۔۔۔۔۔۔میں آپ کو مرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔ماموں آپ یہ نہیں کر سکتے پلیز یہ نہ کریں یار۔ مجھے اکیلا نہ چھوڑیں میں کہاں جاؤں گا۔میرا کون ہے آپ نے مجھے ہالے کے ساتھ کیوں بھیجا ؟"وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔"میرے تو واحد دوست آپ ہیں ،میرا بھائی، میرا باپ سب کچھ آپ ہیں۔آپ مجھے نہیں چھوڑ سکتے۔آپ یہ نہیں کر سکتے۔دیکھیں میں ریلیشن شپ ٹائٹل استعمال کر رہا ہوں یار۔میں اکیلا ہو جاؤں گا۔مجھے مت چھوڑیں۔"وہ ان کے پاس بیڈ پہ بیٹھا ان کے ہاتھ پہ چہرہ گرائے روتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔"اللہ میرے ساتھ ایسا نہ کریں میں اتنا مضبوط نہیں ہوں۔میں کیا کروں۔اللہ آپ نے کیوں کر دیا ایسا۔میں نہیں سنبھال سکتا ہالے کو۔حسن کو۔میں ان کو کیسے سنبھالوں ماموں۔میں خود اکیلا ہوجاؤں گا۔ آپ نے وعدہ کیا تھا آپ نے کہا تھا مجھے نہیں چھوڑیں گے۔آپ نہیں چھوڑ سکتے۔"وہ کبھی بچپن میں بھی ایسا نہیں رویا تھا جس طرح وہ آج رو رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی وقت سفیر اور شمس ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔ان کے پیچھے ہی ہارون اور شاہد بھی آئے تھے۔

سفیر نے آتے ہی عمر کو گردن سے پکڑ کر دور ہٹایا تھا۔

"گھٹیا انسان تمہاری جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی دفع ہوجاؤ یہاں سے۔تمہاری وجہ سے میرے بڑے پاپا چلے گئے۔تم ان کے وارث نہیں ہو ان کا وارث میں ہوں۔تم کس حق سے ان کے پاس بیٹھے ہو ؟کس نے دیا تمھیں یہ حق ؟"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ چلا رہا تھا۔

عمر کے کانوں میں کئی سال پرانی ایک آواز گونجی تھی۔

(میرے ساتھ گھر چلو اور فیملی کا حصہ بنو ورنہ ایک دن جب میں مر جاؤں گا تمھیں میرے جنازے پہ بھی کوئی نہیں چھوڑے گا)

"مجھے بس تھوڑی دیر ان کے پاس رہنے دو پلیز۔"وہ چہرہ جھکائے گیلی آواز میں بولا تھا۔

شمس رو رہے تھے۔ہارون کی آنکھیں نم تھیں۔

"تم یہاں سے خود جاؤ گے یا میں تمھیں دھکے مار کر نکالوں۔تمہاری وجہ سے میری بہن بیوہ ہوگئی۔ان کے بچے یتیم ہو گئے۔اب اور کیا چاہتے ہو؟" شاہد حسین روتے ہوئے اس پہ چیخ رہے تھے۔

"ان کے بچے ؟اوہ خدایا ان کے بچے ؟"عمر کے دماغ میں یکدم ہالے کا خیال آیا تھا۔وہ وارڈ کے باہر ہی تھی۔کیا ان لوگوں نے اسے دیکھا نہیں ؟وہ ان کی طرف دیکھے بغیر باہر بھاگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ باہر نہیں تھی۔وہ ہر وارڈ میں اس کو ڈھونڈ رہا تھا۔ہر ایک کو روک روک کر اس کا پوچھ رہا تھا۔وہ وہاں نہیں تھی۔وہ کہیں نہیں تھی۔اس نے تمام باتھ رومز چیک کر لیے وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

وہ ہسپتال کے کوریڈور میں سر پکڑے کھڑا تھا۔

(میں حسن اور ہالے کو خدا کے بعد تمھارے حوالے کر رہا ہوں عمر)

"یہ کیا کر گئے ہیں آپ ؟یہ کیسی ذمہ داری مجھ پہ ڈال گئے ہیں ؟دیکھیں میں تو ایک دن بھی نہیں نبھا سکا۔میں نہیں کر سکتا۔"بے بسی کے مارے اس کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہونے لگیں۔تب ہی اس کو سیڑھیوں کے قریب ایک سیاہ دوپٹہ نظر آیا۔وہ آہستگی سے چلتا اس کے قریب گیا۔وہ ہالے تھی سیڑھیوں پہ بیٹھی۔ہراساں نظروں سے یہاں وہاں دیکھتی۔ہالے عمر اس کے قریب ہی ایک سٹیپ پہ بیٹھ گیا۔ہالے کو دیکھ کر اس نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

ہالے نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا اس کی سیاہ آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھیں۔

"ہالے آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں ؟"وہ بدقت بول پایا تھا۔

ہالے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"بابا۔۔۔وہ رکی تھی۔"کیا۔بابا۔۔کیا واقعی وہ ؟"وہ الفاظ ادا بھی نہیں کر پائی تھی کوئی بھی اولاد نہیں کہہ سکتی۔

"کیا تم۔نے خود۔دیکھا ؟تم۔۔۔۔۔نے چیک۔۔کیا ؟"اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔امید تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر کی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا۔

"میں نے۔۔میں نے دیکھا ان کو میں نے۔۔۔۔محسوس کیا۔وہ سانس نہیں لے رہے تھے۔وہ نہیں رہے ہالے۔وہ نہیں رہے۔میں کیا کروں وہ نہیں رہے۔"اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

"عمر۔۔۔کیا۔۔کیا تھوڑی دیر کے لیے۔۔۔ان کو زندہ نہیں کر سکتے ؟"وہ ایسے لہجے میں بولی تھی کہ عمر کا کلیجہ کٹ کر رہ گیا۔

"میں ان کے گلے نہیں لگی تھی عمر۔۔کاش میں لگ جاتی کاش۔۔۔میں وقت کو پیچھے کر پاتی کیا تم کر سکتے ہو ؟میں ان سے ناراض نہ ہوتی۔۔کاش۔"وہ رک رک کر بول رہی تھی۔اس کی آنکھوں سے ایک قطرہ بھی نہیں گرا تھا۔لیکن روح جیسے قبض ہو رہی تھی۔

ہمارے کسی اپنے کے چلے جانے کے بعد ان کی کسی نہ مانی گئی بات کا گلٹ دنیا کے ہر گلٹ سے بڑا ہوتا ہے۔

"آپ۔۔۔آپ رو لیں پلیز۔"وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا۔

ہالے نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔

"تم کتنے منحوس ہو عمر۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے کرب سے کہہ رہی تھی۔"تم جب سے میری زندگی میں آئے ہو تم سب کچھ کھا گئے۔تم بہت منحوس ہو۔آسیب ہو تم آسیب۔"

"میڈے کول ہکڑا واحد رشتہ ہا پیا توں انہی کوں بھی کھا گیائین۔عمر تیکوں اللہ پوچھے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر شل سا اس کو دیکھے گیا اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔اس کے پاس الزام دینے کو کوئی نہیں تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل میں صف ماتم بچھی تھی۔بڑے سے لان میں بیچ و بیچ رکھامعراج سلطان کا بے جان وجود اور ان کے بالکل قریب بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر روتی حسینہ۔یوسف سلطان کو بار بار غشی کے دورے پڑتے تھے۔مہر بھی عورتوں کے ہجوم میں بیٹھی بار بار اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتی تھی۔حسن ذرا دور مردوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔سوگوران آکر شمس کے بعد اس کو پرسا دیتے تھے۔اس کے آنسو بہہ رہے تھے جنہیں وہ بار بار اپنی آستین سے رگڑتا تھا۔عمر کو دروازے کے باہر ہی روک لیا گیا تھا۔وہ بے بسی اور غصے کے مارے چکر پہ چکر لگا رہا تھا۔عورتوں کے ہجوم میں ایک سیاہ آنکھوں والی لڑکی بھی تھی۔اس کی آنکھیں اب بھی خشک تھیں۔وہ رو نہیں رہی تھی وہ کسی کو دیکھ نہیں رہی تھی۔عورتوں نے اس کو کئی بار رلانے کی کوشش کی تھی۔اس کے چہرے پہ ہلکے تھپڑ مارے تھے لیکن وہ ایسے بیٹھی رہی۔جیسے کوئی پتھر کا مجسمہ۔اس کی نظریں کسی غیر مرئی نکتے پہ جمی تھیں۔

حسن نے اس کو دیکھا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا۔ہالے کو اس طرح دیکھ کر اس کا دل مزید کٹتا تھا۔اس کی جان نکل رہی تھی۔وہ آہستگی سے اس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔اس کو کچھ کہنے کی بجائے وہ چہرہ جھکائے روتا گیا۔روتا گیا۔یہاں تک کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ہارون اس کو دیکھتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوئے آیا تھا۔اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھے کچھ کہہ رہا تھا۔کوئی تسلی، کوئی دلاسا، کوئی صبر کی تلقین۔ہالے نے ایک جھٹکے سے ہارون کا ہاتھ حسن کے کندھے سے ہٹایا تھا۔

"میرے۔۔۔بھائی۔۔۔کو اور مجھے۔۔۔تمہارے سہاروں کی ضرورت نہیں ہے ہارون شاہد۔" وہ کاٹ دار لہجے میں بولتی حسن کو اپنے ساتھ لپٹا گئی تھی۔سہارا ملتے ہی حسن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا تھا۔

"تم نے۔۔کہا تھا تم بابا کو لے کر آؤ گی تم نے کہا تھا ہالے۔تم نہیں لا سکی تم۔۔۔تم جھوٹی ہو تم سب جھوٹے ہو۔کوئی مجھے میرا باپ نہیں لا کر دے سکا۔۔۔۔تم لوگوں کے۔۔۔۔مسئلے میرا باپ کھا گئے۔۔۔تم لوگوں کی دشمنیاں میرے باپ کی جان لے گئیں۔"وہ روتے ہوئے خود کو ہالے کے حصار سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا جسے ہالے ناکام بنائے ہوئے تھی۔

"تم سب لوگ۔تم سب ایک دن سیٹ ہو جاؤ گے۔تم سب اسٹیبل ہوجاؤ گے۔۔ظلم تو میرے ساتھ ہوا ہے ہالے میں کہاں جاؤں۔"وہ چلا نہیں رہا تھا۔اس کی آواز دھیمی تھی اتنی کہ بس ہالے ہی سن سکے۔ **(وہ ہجوم میں اپنی بہن کو برا نہیں کہہ سکتا تھا)**

اسی وقت میت کو اس کی آخری آرام گاہ تک لے جانے کا شور بلند ہوا تھا۔ہالے کے دل سے جیسے خون رسنے لگا تھا۔حسن بے اختیار سیدھا ہوا تھا۔

"یہ لے جائیں گے ہالے یہ بابا کو لے جائیں گے۔ہم یتیم ہو جائیں گے۔میں یتیم ہو جاؤں گا۔میرا دل پھٹ رہا ہے یار۔"اس کے آنسوؤں میں روانی آ گئی تھی۔شاہد نے اسے کندھوں سے تھام کر اٹھایا تھا۔نوال اب ہالے کے پاس آ گئی تھیں۔اور اس کو سینے سے لگا لیا تھا۔کچھ بھی ہو یہ وہی بچی تھی جس کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انہوں نے اپنی گود میں کھلایا تھا۔جس کی شرارتوں سے ان کا گھر گونجتا تھا۔جو ہمیشہ ان سے حساب بے باک کرتی تھی۔جس کی وجہ سے ان کا بیٹا اذیت میں تھا۔لیکن ہالے کی یہ حالت دیکھ کر ان کا دل کٹ رہا تھا۔

"تم رو لو میری جان۔میرا بچہ دل ہلکا کر لو۔"وہ اس کو سینے سے لگائے نم آنکھوں سے کہہ رہی تھیں۔

ہالے جواب دیے بغیر اسی طرح ان کے سینے سے لگی رہی۔اس کو دیکھ کر نوال رونے لگی تھیں۔ہالے کی نظریں ذرا فاصلے پہ کھڑے عمر حیات پہ جمی تھیں۔وہ ابھی ابھی آیا تھا۔شاید گارڈ سے لڑ جھگڑ کر۔ گارڈ اب اس کے پیچھے آیا تھا۔وہ سفیر کو کچھ بتا رہا تھا۔شاید یہی کہ عمر زبردستی اندر گھس آیا ہے۔وہ دونوں اب آمنے سامنے تھے۔عمر کی آنکھیں سرخ تھیں ضبط سے، غم سے۔سفیر کی آنکھوں میں گلٹ سا تھا۔غم سے زیادہ گھبراہٹ تھی۔

"تم یہاں سے چلے جاؤ عمر۔ورنہ میں تمھیں دھکے مار مار کر نکلوا دوں گا۔میں تمھیں بڑے پاپا کی میت کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دوں گا۔"وہ انگلی اٹھائے اس کو وارن کرتا ہوا بول رہا تھا۔

عمر کی آنکھوں کا گلابی پن مزید بڑھ گیا تھا۔چہرہ دہک رہا تھا وہ سفیر کے کان کے پاس جھکا تھا۔

"میری اماں کہتی ہیں جب عمر کو غصہ آیا ہو تو اس کے منہ مت لگو۔اور جب وہ غم میں ہو تو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔اس وقت مجھ پہ دونوں کیفیات طاری ہیں۔مجھ سے دور رہو۔"وہ بول کر آگے جانے لگا۔جب سفیر نے اس کی کہنی پکڑ لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نہیں جانے دوں گا تمھیں۔نکل جاؤ یہاں سے۔"عمر نے گہری سانس بھری تھی اور دونوں ہاتھ سفیر کے کندھوں پہ رکھ لیے تھے۔

"سفیر۔۔یہ آدمی، یہ وہ واحد آدمی تھا جو مجھے روک سکتا تھا۔میرے ارادے بدل سکتا تھا۔میرا ذہن تبدیل کر سکتا تھا۔میرا غصہ ٹھنڈا کر سکتا تھا۔میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کول ڈاؤن کر سکتا تھا۔اور یہ آدمی۔۔اب مر گیا ہے۔"اس کی آواز میں سرد پن در آیا تھا۔"اب میرے ہاتھ آزاد ہیں۔اب میرے ذہن پہ کوئی پابندی نہیں ہے۔اب میرا غصہ میرے قابو میں بھی نہیں ہے۔یہ وہ واحد شخص تھا جس نے عمر حیات کو سنوارا ہے۔جس نے عمر حیات کو "انسان "بنایا ہے۔اب اس کے جانے کے بعد مجھے دوبارہ سے بھیڑیا مت بناؤ۔آج یا تو میں ان کے جنازے کو کندھا دوں گا یا پھر یہاں سے ایک ایک سلطان کی لاش نکلے گی۔تم بتا دو تم کیا چاہتے ہو ؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ رہا تھا۔سفیر کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا وہ اس پہ دو حرف بھیج کر آگے بڑھ گیا تھا۔

آخری بار تمام گھر والوں کو میت کا آخری دیدار کروایا گیا تھا۔پورے سلطان منزل میں سسکیوں اور ماتم کی آواز گونج اٹھی تھی۔فروا بہت مشکل سے حسینہ کو سنبھالے ہوئے تھیں۔یوسف سلطان کو سکون آور دوا دے کر ان کے کمرے میں سلا دیا گیا تھا۔حسن نے روتے ہوئے جنازے کو کندھا دیا تھا۔ایک طرف ہارون تھا۔دوسری طرف سفیر اور تیسری طرف عمر۔فضا میں کلمہ شہادت کی آوازیں گونجی تھیں ۔کئی عورتوں نے اب بھی ہالے کو رلانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ خاموش کھڑی رہی۔بے جان ،ساکت۔اس کی روح کھینچی گئی تھی۔اس کے دل میں خنجر گھونپا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کا باپ مر گیا تھا اس کی ساری دنیا ختم ہوگئی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

عشاء کو قضا ہوئے کئی ساعتیں ہوگئی تھیں۔سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں تھے۔جنازے کے ساتھ گئے لوگ ذرا دیر قبل ہی لوٹے تھے۔کچھ دنوں میں سب کی زندگی نارمل ہوجاتی سوائے ان کے جن کے عزیز ان سے جدا ہوئے تھے۔ہالے اب بھی لان کی گھاس پہ بیٹھی تھی۔ایسے کے ٹانگیں پیٹ سے لگا رکھی تھیں۔اور چہرہ گھٹنوں پہ گرا رکھا تھا۔وہ اب تک اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھی۔عمر گھر نہیں آیا تھا۔وہ وہیں سے ہسپتال چلا گیا تھا۔اس کی کچھ چیزیں وہاں باقی تھیں۔حسینہ غم سے نڈھال تھیں۔لیکن انہوں نے پھر بھی کئی بار ہالے کو اپنے پاس بلایا تھا۔یوسف سلطان نے ہوش میں آتے ہی اس کا نام لیا تھا۔لیکن جیسے اس کو کسی سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔مہر ماہ نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے اس کو یہاں بیٹھے دیکھا تھا۔اب وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔ہالے نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھیں ہلکی نم تھیں۔ہالے خاموشی سے اس کی گود میں لیٹ گئی تھی۔دل کو جیسے قرار سا آیا تھا۔مہر بھی چپ چاپ سی اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی۔حسن ان کو دیکھ کر ان کے قریب آگیا تھا۔اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں۔وہ دوسری طرف سے آکر مہر کی گود میں لیٹ گیا تھا۔اب مہر بیچ میں بیٹھی تھی۔اور وہ دونوں اس کی گود میں سر رکھے لیٹے ہوئے تھے۔

"آپی یہ سب کیا ہو گیا؟بابا مجھے چھوڑ کر کیسے چلے گئے؟"حسن گلوگیر آواز میں بولا تھا۔

"یہی قسمت تھی بیٹا صبر کرو۔"مہر اس کی طرف دیکھے بغیر بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ لوگ بھی بہت عجیب ہیں۔میں رو رہا ہوں تو کہتے ہو صبر کرو۔اور ہالے خاموش ہے تو کہتے ہو رو لو۔کوئی ہمیں ہمارے حال پہ کیوں نہیں چھوڑ دیتا۔تین روز کا سوگ تو دین میں بھی جائز ہے۔ہمیں تو تین گھنٹے بھی نہیں ہوئے۔میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں سلا کر آیا ہوں۔اور صرف ان کو نہیں۔میں نے خود کو بھی وہیں سلا دیا۔جب آپ کا باپ مر جاتا ہے ناں تو آپ کو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے۔میرا غم بہت بڑا ہے بجو۔میں اپنے باپ کو صحیح سلامت چھوڑ کر آیا تھا۔میں ساری رات ان کے پاس تھا۔ان کو کچھ نہیں ہوا۔میں ذرا دیر کو گھر آیا تو مجھے یہ پتہ چلتا ہے کہ میرا باپ نہیں رہا۔مجھے بتائیں میں کیا کروں کیسے یقین کر لوں ؟میں کس کو الزام دوں ؟میں کہاں جاؤں بجو میں کہاں جاؤں۔ "وہ آسمان کو دیکھتا گیلی آواز میں کہہ رہا تھا۔

"حسن کیا ہم جانے والوں کو روک سکتے ہیں ؟ہم بے بس ہوتے ہیں اللہ کی مرضی کے آگے۔ہم معراج بابا کی کمی پوری نہیں کر سکتے۔لیکن دیکھو تمہارے پاس ہم سب تو ہیں ناں۔"وہ اس کو بہلا رہی تھی جیسے عام بچوں کو بہلایا جاتا ہے۔

"میرے لیے کوئی نہیں ہو گا بجو۔یہ خاندان والے ایک دو سپارے پڑھ کر چلے جائیں گے۔آپ کی اپنی دنیا ہے۔آپ کا شوہر ہے اب۔یوسف سلطان کے پاس اپنا غم۔اپنے پچھتاوے ہیں۔ہالے سلطان کے اپنے گلٹ ہیں۔سفیر سلطان ساری دنیا سے ناراض ہے۔شمس چچا کے اپنے مسئلے ہیں۔اماں کے وظائف مزید لمبے ہو جائیں گے۔آپ کو پتہ ہے سب سے زیادہ نقصان کس کا ہوا ہے ؟سب سے زیادہ suffer کون کرے گا؟۔۔۔حسن سلطان۔۔۔۔مجھ سے تو سب کچھ لے لیا گیا ہے۔آپ کا باپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک ہی انسان ہوتا ہے۔اور جب وہ مر جائے تو آپ کو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے بجو۔کوئی میرے لیے نہیں ہو گا۔کوئی نہیں۔"وہ آنکھیں بند کیے بڑبڑا رہا تھا ہالے چپ چاپ اس کو سنتی رہی۔

اسی وقت عمر گیٹ سے آتا دکھائی دیا۔وہ اسی صبح والے حلیے میں تھا۔بکھرے بال، ستا ہوا چہرہ ،سرخ آنکھیں وہ بہت ڈسٹرب لگتا تھا۔

وہ قدم قدم چلتا ہالے کے قریب آکر رکا تھا اس کو دیکھ کر حسن طیش سے اٹھا تھا۔

"کس کی اجازت سے آئے ہو تم یہاں ہمّت کیسے ہوئی ؟"وہ سرخ آنکھوں سے غرایا تھا۔

عمر نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں تم سے عمر اور رتبے دونوں میں بڑا ہوں مجھے" **آپ** "کہو بچے۔"وہ نرمی سے بولا تھا۔

"میں تمھیں اپنے گھر میں نہیں برداشت کر رہا اور تم مجھ سے تعلقات بنا رہے ہو۔شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا میں تمہاری۔ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ۔"وہ انگلی اٹھا کر بولا تھا۔

"جج صاحب نے تمھیں یہ تو نہیں سکھایا ہو گا۔میں اس وقت تمہارے گھر میں "**مہمان** "ہوں اور تم مجھ سے اس طرح بات کرو گے ؟رہی بات تعلق کی تو وہ بن ہی چکا ہے۔بہنوئی ہوں میں تمہارا یقین نہیں آتا تو اپنی بہن سے پوچھ لو۔"وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سکون سے کہتا حسن کے ساتھ مہر ماہ کو بھی چونکا گیا تھا۔مہر ماہ اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ہالے اس کے ساتھ ہی اٹھی تھی۔

(اس نے یہ سب کیوں کہا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسے بس ہالے کو اپنے ساتھ رکھنا تھا اور اس کے لیے جو کرنا پڑتا وہ کر جاتا)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسن کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں اس نے حیرانی سے ہالے کو دیکھا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے ہالے ؟تم۔۔۔تم اس کے ساتھ نکاح کر کے آئی ہو ؟ "

"سچ کہہ رہا ہے۔آج بابا نے ہم دونوں کا نکاح کروایا ہے۔"وہ بے تاثر لہجے میں بولی تھی۔

"تم کیسے کر سکتی ہو یہ۔"وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا۔"میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔تم میرے بغیر کیسے کسی سے نکاح کر سکتی ہو ؟"وہ صدمے سے بولا تھا۔

"مسٹر عمر اس وقت آپ یہاں سے جائیں کچھ دن بعد آیئے گا۔اس مسئلے کا کوئی سدباب کر لیں گے۔ اس وقت ہمارا خاندان ایک ٹراما سے گزر رہا ہے۔ہمارے گھر کے بڑے کوئی فیصلہ اس وقت نہیں کر سکتے۔"مہر ماہ سینے پہ ہاتھ باندھے نرم لہجے میں بولی تھی۔

"آپ کے گھر کے سو کالڈ بڑوں کو آج میں دیکھ چکا ہوں۔صبح ان کے فیصلے بھی دیکھ چکا ہوں میں۔اور میں اپنی بیوی کو آپ کے گھر کے ایسے بڑوں کے پاس چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔آپ کے گھر کے بڑے "ہاتھوں" سے فیصلہ کرتے ہیں جو کہ اس بار میں برداشت نہیں کروں گا۔"اس کے لہجے میں تپش تھی۔

ابھی مہر یا حسن کچھ کہتے جب ہالے بول پڑی۔

"مجھے جانا چاہیے کافی دیر ہوگئی ہے۔"وہ نارمل لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اس کے ساتھ جاؤ گی اس کا کیا بھروسہ ہے ؟ہالے بے وقوفی مت کرو۔ابا کتنی دیر سے تمھیں بلا بلا کر تھک گئے ہیں۔اماں غم سے نڈھال ہیں۔لیکن پھر بھی تمہارا نام لیے جا رہی ہیں۔اور تم اس کے ساتھ جاؤ گی۔"مہر برہمی سے بولی تھی۔

"آپ کے ابا نے آج مجھے اس گھر سے نکال دیا ہے۔آپ کی اماں نے مجھے تب اس آدمی کے ساتھ بھیجا تھا۔جب ہمارا کوئی تعلق بھی نہیں تھا۔مجھے اب کچھ سخت کہنے پہ مجبور نہ کریں اور جانے دیں۔"

"تو تم سب سے بدلہ لو گی ؟"وہ خفگی سے بھنویں بھینچے کھڑی تھی۔

"پچھتاووں سے بڑا بدلہ کوئی نہیں ہوتا۔یوسف سلطان اور حسینہ معراج کو ان کے پچھتاووں میں جینے دیں۔میں ہالے سلطان ہوں۔میں نکالی ہوئی جگہ پہ دوبارہ نہیں آتی۔یہ گھر آج میرے باپ کے مرنے کے ساتھ میرے لیے جل کر راکھ ہوگیا۔اب میرا اس کے مکینوں سے کوئی تعلق نہیں۔"

"اور میں؟ مجھ سے بھی کوئی تعلق باقی ہے یا نہیں ؟"حسن دکھ سے بولا تھا۔

"تم اور میں ایک خون ہیں حسن۔ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ہمارا تعلق کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔"

"تم اس آدمی کے لیے مجھے چھوڑ رہی ہو ہالے ؟میں تمہارا بھائی ہوں۔"

"میں اسی لیے یہاں سے جا رہی ہوں حسن۔کیوں کہ تم میرے بھائی ہو تم مجھے سمجھ سکتے ہو۔مجھے سمجھو خدا کے لیے مجھے جانے دو۔یہاں نہیں رہ سکتی میں۔"

"تم خود غرض ہو رہی ہو ہالے۔تم بس اپنا سوچ رہی ہو۔تم میرا بھی تو سوچو بابا کے بعد میرا کون ہے ؟کچھ وقت کے لیے اپنی انا کو سلا نہیں سکتی تم ؟میں تمہارا بھائی ہوں۔اسی لیے تمھیں کہتا ہوں مت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جاؤ۔میں اکیلا ہو جاؤں گا۔اگر مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو اس کے ساتھ نہیں جاؤ گی تم۔اور اگر آج تم اس کے ساتھ چلی گئی تو ہم دونوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں بچے گا۔فیصلہ تمہارا ہے۔"اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

ہالے کے دل پہ کسی نے پیر رکھا تھا۔

"تمہارا۔۔۔اور میرا۔۔۔تعلق کوئی نہیں توڑ سکتا حسن۔تم خود بھی نہیں۔یہ تمہاری رگوں میں بہتا خون یہ ہمارے تعلق کی بنیاد ہے۔اور جب بنیادیں مضبوط ہوں تو گھر نہیں ٹوٹتے۔تم اس خون کو نکال کر نہیں پھینک سکتے تم۔۔۔ہمارا۔۔۔تعلق۔۔۔نہیں ختم کر سکتے۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔

"میں اس خون کو نکال کر نہیں پھینک سکتا ہالے لیکن میں اس خون کو" بے حس "کر سکتا ہوں۔اور ابھی تم نے حسن سلطان کی بے حسی نہیں دیکھی۔"وہ پیچھے سے بولا تھا۔

ہالے کے قدم ذرا دیر کو تھمے تھے۔لیکن پھر وہ آگے بڑھ گئی تھی۔حسن نے زخمی نظروں سے اس کو جاتے دیکھا تھا۔ہالے نے ایک اجنبی کی خاطر اس کو چھوڑ دیا۔

وہ بد گمانی کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہارون شاہد اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھا تھا وہ غیر آرام دہ سا لگتا تھا۔ایک ٹانگ کو اضطرابی کیفیت میں ہلا رہا تھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کمرے کی ایک ایک چیز کو اٹھا اٹھا کر دیوار میں دے مارے۔وہ بار بار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرتا تھا۔وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔اس کی آنکھیں بار بار بھر جاتیں۔جن کو وہ بے دردی سے رگڑتا جاتا تھا۔اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑتی تو اس کو لگتا جیسے یہ ڈریسنگ پہ پڑی ساری چیزیں اس کو کہہ رہی ہوں۔

"آؤ ہارون شاہد آؤ پھینکو ہمیں زمین پہ کرچی کرچی کر دو۔ہمیں توڑ دو۔سب برباد کر دو۔سب کچھ ظلم ہوا ہے۔تمھارے ساتھ آؤ ہمارے ساتھ ظلم کرو۔نکالو اپنے اندر کی آگ۔"وہ جب ان سے نظر ہٹاتا تو کمرے کی دیوار پہ لگا بک شیلف اس پہ ہنستا تھا وہ بھی کہتا تھا۔

"کیا ہوا ہارون ہار گئے تم۔اٹھو ہم پہ غصہ اتارو۔ہم سے غم ہلکا کرو۔ہمیں نذر آتش کرو۔اٹھو ہارون پھینکو ہمیں۔تم ہارے ہوئے انسان ہو تم کبھی کچھ نہیں کر سکتے ہارون۔ہم تمہارا غم ہلکا کرنے کا واحد سہارا ہیں۔ہم تمھارے ساتھی ہیں آؤ ہمیں نیچے پھینکو ہمیں پھاڑ دو۔"

وہ بار بار اپنے چہرے پہ دونوں ہاتھوں سے ہلکے ہلکے تھپڑ مارتا۔

"کنٹرول ہارون کنٹرول۔۔تم بہادر ہو۔تم اپنی سپر پاور ہو۔تم سروائیور ہو۔کنٹرول۔۔کسی چیز کو نہیں توڑو گے تم۔کچھ غلط نہیں کرو گے تم۔ calm down Haroon calm down ایزی ہو جاؤ بالکل ایزی۔"وہ بار بار خود کو تسلی دیتا دلاسا دیتا اپنے آنسو رگڑتا خود کو باز رکھے ہوئے تھا۔اس کا سینہ جل رہا تھا وہ بار بار اپنے سینے کو مسلتا تھا ہتھیلی کے مکے بنا بنا کر سینے پہ مارے جاتا۔

وہ جب سے گھر آیا تھا اس کی یہی حالت تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے انٹر کام اٹھایا تھا اور اپنے ملازم کو کمرے میں بلا لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ملازم دوڑتا ہوا آیا تھا۔

"عابد گھر میں کوئی کلرز رکھے ہیں تو لے آؤ۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔

"سر گھر پہ تو کوئی کلرز نہیں ہیں میں مارکیٹ سے لے آتا ہوں۔"ابھی وہ تابعداری سے بولا تھا۔

"نہیں اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس مجھے دو منٹ کے اندر رنگ چاہیے۔کچھ بھی کرو دو منٹ سے اگر تیسرا منٹ ہوگیا تو میں آج تمھیں مار دوں گا۔"وہ غرایا تھا۔

"سر میرا کیا قصور ہے رنگ تو آپ ہی کو پسند نہیں تھے ناں "وہ اٹھارہ سالہ لڑکا رو دینے کو تھا۔

ہارون نے غصہ ضبط کر لیا اور یہاں سے وہاں چکر لگانے لگا۔اچانک ہارون کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا وہ پورا کا پورا عابد کی طرف مڑا تھا۔

"تم۔۔۔تم ایسا کرو جاؤ ٹوتھ پیسٹ لے کر آؤ مما کے کمرے سے۔اپنے کمرے سے اور گارڈز کے کمروں سے۔سب کے ٹوتھ پیسٹ لا کر دو مجھے۔پانچ منٹ کے اندر اندر۔"وہ تیز تیز بول رہا تھا۔

عابد بھاگتا ہوا گیا تھا اور جب پانچ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ تھے۔ہارون نے جلدی سے سب اس کے ہاتھ سے لے لیے تھے۔وہ ایزل اور کینوس پہلے ہی سیٹ کر چکا تھا۔یہ دونوں چیزیں اس کو ہالے نے گفٹ کی تھیں۔اگر کوئی اور اس کو پینٹنگ سے متعلق کوئی چیز دیتا۔تو وہ اس کو پھینکنے میں ایک منٹ نہ لگاتا لیکن یہ ہالے کا تحفہ تھا۔

اس نے سارے ٹوتھ پیسٹ ایک پلیٹ میں ذرا ذرا کر کے سجائے تھے۔اس کے پاس پینٹنگ برش تک نہیں تھے۔اس نے انگلیوں کے پوروں پہ ذرا سا پیسٹ اٹھایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" اس نے زیر لب پڑھا تھا۔

اور پھر کانپتے ہاتھوں سے ایک اسٹروک لگایا تھا۔وہ رنگ نیلا تھا۔اس کی آنکھوں نے رنگ پہچان لیا تھا اس نے نم آنکھوں سے ایک اور اسٹروک لگایا تھا۔

یہ رنگ سبز تھا۔اگلا رنگ سفید تھا۔اس سے اگلا رنگ نیلا تھا۔اگلا سٹروک ملٹی کلر تھا۔ہر رنگ اپنی جگہ پہ آ گیا تھا۔ہر رنگ ترتیب پہ تھا۔ہارون شاہد کی نم آنکھیں چمکنے لگی تھیں خوشی سے تشکر سے۔

وہ اس ایزل اور کینوس کو اسی طرح چھوڑے رنگ والے ہاتھوں کو بغیر دھوئے اسی جگہ اپنے کمرے کے فرش پہ سجدہ ریز ہو چکا تھا۔وہ خوش تھا بے انتہا خوش وہ رو رہا تھا بلک بلک کر پھوٹ پھوٹ کر۔

اگر اس سے ہالے لے لی گئی تھی تو اس کو رنگ واپس مل گئے تھے۔اس کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی تھی۔سب سے محبوب شوق واپس مل گیا تھا۔

اس سے اگر ہالے سلطان لی گئی تھی تو اس کو ہارون شاہد تھما دیا گیا تھا۔اس نے اپنا ٹیلنٹ پا لیا تھا۔اس نے خود کو پا لیا تھاخود کو پا لینا سب سے بڑی نعمت ہوتی ہے۔

اب اس کو کسی اور محبت کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں تھی۔اس کو ایک محبت کے مقابلے میں اس سے ذرا کم سہی لیکن ایک ایسی محبت دی گئی تھی جو اس کو ہیل کر سکتی تھی۔جو ہارون شاہد کا غم ہلکا کر سکتی تھی۔جو اس کے جلتے دل پہ ٹھنڈی پھوار بن اس کا دل ٹھنڈا کر سکتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا تھا۔اور ایک کے بعد ایک اسٹروک لگانا شروع کر دیا تھا۔ اس کے ہاتھ مہارت سے چل رہے تھے۔اس کی انگلیاں جیسے اس کام کی عادی تھیں۔اس کا ذہن اس کام کو کبھی بھولا ہی نہیں تھا۔یہ اس کا واحد ہنر تھا۔یہ اس کا محبوب شوق تھا۔یہ کام اس کا پہلا عشق تھا۔

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا۔جب اس نے پینٹنگ کو آخری ٹچ دیا تھا۔اس کے کمرے کی ساری بتیاں روشن تھیں۔ان کی روشنی پینٹ کیے ہوئے اس چہرے پہ پڑ رہی تھیں۔وہ وہی چہرہ تھا جو محبت کے قابل تھا۔جو قدر کے قابل تھا۔جو بے مول نہیں تھا۔جس کا دنیا بھر کی خوشی پہ حق تھا۔جس کا اداس رہنے پہ بھی حق تھا۔جس کا حق تھا کہ اس کو مانا جائے۔اس کو سنوارا جائے۔اس کا خیال رکھا جائے وہ چہرہ کس کا تھا بھلا؟

وہ ہارون شاہد کا چہرہ تھا۔

مسکراتا ہوا پر سکون چہرہ۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ اپنی گھر کے باہر گلی میں کھڑا تھا۔سٹریٹ پولز کی روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔فون کان سے لگا رکھا تھا۔فون کے اسپیکر سے نفیسہ حیات کی آواز آتی تھی۔

"آپ کو آنا چاہیے تھا اماں۔وہ آپ کے دوست تھے۔آپ دونوں نے ایک بہت اچھا وقت گزارا تھا ساتھ۔آج تو آجاتیں۔"وہ دکھ سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیٹے میں اسلام آباد میں ہوں۔ساری فلائٹس کینسل ہوگئی آج کی۔میں گاڑی میں اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتی تھی۔میری مجبوری سمجھو۔"

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس نظریں جھکائے اپنے جوگرز کو دیکھتا رہا۔

"عمر۔۔بیٹے ہمت کرو تم اب اکیلے نہیں ہو تم پہ ذمہ داری ہے۔ہالے حیات کی ذمہ داری۔حسن سلطان کی ذمہ داری۔تم میرے بیٹے ہو عمر۔اس طرح تو ہمت نہیں ہارا کرتے تھے۔"ان کا لہجہ اداس تھا۔

"اماں۔۔میں بہت اکیلا ہوگیا ہوں۔یہ شہر یہ سارا شہر مجھے کھانے کو آتا ہے۔میں بھرے جہاں میں خود کو تنہا محسوس کر رہا ہوں۔مجھے اب تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ۔۔۔کہ وہ مجھے چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔میرا دل زخمی ہو گیا ہے۔"

"یہی ہوتا ہے جب کوئی بہت قریبی چھوڑ کر چلا جائے تو یہی ہوتا ہے عمر۔دس سال پہلے میں نے بھی یہی محسوس کیا تھا لیکن وقت سب سے بڑا مرہم ہے۔یہ ہیل کر دے گا۔"

وہ اب بھی خاموش رہا تھا نفیسہ نے بات پلٹ دی تھی۔

"تم نے کچھ پتہ کیا ہالے کے ساتھ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے ؟"

"کیسے پتہ کروں اماں ؟صبح اٹھتے ہی یہ سب کچھ ہوگیا۔ذرا سی دیر گزری نہیں تھی کہ جج صاحب نے بھی مجھے چھوڑ دیا۔پانچ منٹ بھی مجھے یہ سوچنے کو نہیں ملے کہ ہالے میری گاڑی میں آئیں کیسے۔میں اس سب کو فکس کرنا چاہتا ہوں۔لیکن میرے پاس ذرا سا بھی وقت نہیں ہے۔میرے دل میں جیسے آگ سی لگی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے سے بات کرو۔اس سے پوچھو کوئی ہنٹ کوئی اشارہ۔کچھ تو ہو گا جو اسے معلوم ہو گا جو اس نے نوٹ کیا ہو گا ؟"

عمر نے تلخی سے سر جھٹکا تھا۔

"ان کو لگتا ہے یہ سب میں نے کیا ہے۔ان کو لگتا ہے اپنے سب سے قیمتی رشتے کو میں اپنے ہاتھوں سے مار چکا ہوں۔اماں وہ ہر بات کا الزام مجھے دیتی ہیں۔اور میں سن لیتا ہوں۔اس لیے نہیں کیونکہ وہ معراج سلطان کی بیٹی ہیں۔اس لیے کیونکہ ان کا دل ہلکا کرنا چاہتا ہوں۔اس وقت ان سے زیادہ اذیت میں میں ہوں۔کیونکہ میرے پاس کوئی ایسا نہیں ہے۔جس کو الزام دے کر میں بری الذمہ ہو جاؤں ۔سب سے زیادہ گلٹ میں میں ہوں۔اگر میں ہالے کی ضد نہ مانتا تو یہ سب نہ ہوتا۔اگر ایک رات میں نہ سوتا تو کون سی قیامت آجاتی۔اگر اس ایک رات میں اپنا فون آف نہیں کرتا۔ تو یہ سب نہ ہوتا۔ میں اس رات خود غرض نہ ہوتا تو آج جج صاحب زندہ ہوتے۔"اس کا گلٹ ایک بار پھر عود آیا تھا۔

"لیکن تم کچھ تو جانتے ہوگے عمر ؟کوئی انسان کوئی دھمکی آخر کس نے قتل کیا معراج کو ؟"وہ اب بھی متفکر تھیں۔

عمر کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا تھا۔

"قتل ؟آپ نے قتل کہا ؟آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں اماں ؟"وہ بے قراری سے پوچھنے لگا۔

نفیسہ متعجب ہوئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو کیا تمھیں یہ قدرتی موت لگتی ہے ؟عمر Are you kidding me؟ ان کو دوسرا ہارٹ اٹیک آیا ہی کیوں؟وہ اپنی بیٹی کو اس کے حوالے کر چکے تھے جس پہ وہ آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتے تھے اور اب پلیز یہ مت کہنا کہ بدنامی کا خوف ان کی جان لے گیا he was not that type (وہ اس قسم کے آدمی نہیں تھے)اگر ایسا ہوتا تو کل رات ہی مر جاتے۔ذلت آن دا سپاٹ جان لیتی ہے۔اگر اس کو دس منٹ کے لیے جھیل گئے تو ساری زندگی بھی جھیل سکتے ہو۔تو اب تم عمر حیات تم مجھے یہ بتاؤ کہ معراج سلطان کی جان کس نے لی ؟"ان کی آنکھیں بند تھیں۔وہ فینٹسی ورلڈ میں تھیں۔وہ یہ باتیں عمر حیات سے نہیں کر رہی تھیں۔وہ یہ بات کورٹ میں کھڑے ہو کر وہاں بیٹھے جج وکلاءاور وہاں بیٹھے لوگوں سے کر رہی تھیں۔

عمر شل سا ان کو سنے گیا۔

"آپ شیور ہیں اماں ؟"وہ بدقت بول پایا۔

"If Nafeesa says it's a murder then it's a murder"

"یہ بات میں نہیں کہتی یہ بات میرے ہر کیس کا ہر جج کہتا تھا۔میں نے ایک عمر خرچ کی ہے ان کاموں میں۔ایسے ہزار قتل میں ثابت کر چکی ہوں۔"وہ سکون سے بول رہی تھیں۔

"میں۔۔۔تھوڑی دیر۔۔پہلے ہسپتال اسی لیے گیا تھا اماں۔لیکن مجھے لگا تھا یہ بس میرے دماغ کا فتور ہے ۔مجھے لگا کہ میری جاب نے مجھے ہر کسی پہ شک کرنا سکھا دیا ہے۔لیکن نہیں میں صحیح تھا اماں۔میرے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اندازے میرے دل کی گواہی درست تھی۔"وہ پر جوش ہوگیا تھا۔"اب آپ دیکھیے گا اماں جس نے بھی یہ کیا ہے میں اس کا کیا کرتا ہوں۔"اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔

"ہالے سے نرمی سے پیش آنا عمر۔اس کا غم بہت بڑا ہے۔"وہ تھوڑی دیر بعد بولی تھیں۔

عمر گردن اونچی کیے آسمان کو دیکھنے لگا۔

"وہ واحد عورت ہے جس سے میں چاہ کر بھی سختی نہیں کر سکتا۔میں خود کو اس کے سامنے بے بس محسوس کرتا ہوں اماں۔وہ جادو کرتی ہے وہ مجھے ہپناٹائیز کر دیتی ہے۔"وہ آسمان کو دیکھتا آنکھیں بند کیے کہے گیا۔

"وہ اس وقت کہاں ہے ؟"

"میرے گھر میں ہے۔"

"لیکن کیوں ؟وہ تمہارے ساتھ آ کیسے گئی ؟"

عمر کے ہونٹوں پہ استہزائیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"وہ اپنے گلٹ سے جان چھڑوانا چاہتی ہیں۔آخری بار جج صاحب نے ان کو میرے ساتھ جانے کا کہا تھا۔وہ نہیں آ سکیں۔اور اب وہ یہاں بس اپنے باپ کی آخری خواہش پوری کرنے آئی ہیں۔وہ صبح ہوتے ہی یہاں سے چلی جائیں گی اور میں ان کو روک نہیں پاؤں گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کون ہو ؟"نفیسہ نے عجیب سے لہجے میں سوال کیا تھا۔عمر چونک اٹھا تھا۔وہ جانتا تھا نفیسہ اس سے اس کا نام۔۔ذات۔۔یا پیشہ نہیں پوچھ رہیں۔وہ اس سے آگے کی بات کر رہی ہیں۔

"میں سمجھا نہیں۔"وہ سیدھا ہو گیا تھا۔

"میں جانتی ہوں تم نے صبح سے لے کر اب تک "مجھے سب پتہ ہوتا ہے "ایک بار بھی نہیں کہا ہو گا۔"

"اور میں یہ بھی مان نہیں سکتی کہ تم اپنے خاندان کے ایک آدمی کو ہسپتال میں اکیلا چھوڑ کر آئے ہو۔ تم یاد کرو عمر۔تم نے کسی وفادار کو تو وہاں چھوڑا ہو گا۔کوئی تو ایسا ہو گا جو جھوٹ نہ بولے۔جو چاہ کر بھی جھوٹ نہ بول سکے۔کیا تم نے ایسا کوئی۔کوئی بھی اس ہسپتال میں نہیں چھوڑا ؟اور اگر نہیں چھوڑا تو یہ وہ عمر نہیں ہے جو میرا بیٹا تھا۔جس کو میں نے پالا جس کی تربیت میں نے کی۔جس عمر کو معراج سلطان نے گر سکھائے۔جس کو معراج نے دنیا دکھائی۔اس عمر کو "سب پتہ ہوتا تھا "وہ سب کچھ کر سکتا تھا۔تم اس محلے میں نہیں کھڑے ہو عمر۔اس فیز سے نکل آؤ تم اس سے کافی آگے نکل آئے ہو۔اپنے دل سے اپنے دماغ سے وہ سوچیں نکال دو جو تمھیں کمزور کر رہی ہیں۔ہالے کو طاقت بناؤ کمزوری نہیں۔وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جس کو کمزوری بنایا جائے۔وہ ہالے سلطان ہے بیٹے۔وہ معراج سلطان کی بیٹی ہے۔تم اس کا مت سوچو وہ کیا کرے گی۔کہاں جائے گی تم یہ سوچو عمر کیا کرے گا۔ہالے کو کہاں لے کر جائے گا۔تم یہ مت سوچو کہ ہالے صبح کیا کرے گی۔تم یہ سوچو کہ عمر حیات صبح "تک" کیا کچھ کر سکتا ہے۔تم فوکس لوز مت کرو بیٹے۔گلٹ کو نوچ کر پھینکو اور اپنے قدموں پہ کھڑے ہو جاؤ۔ابھی بارہ بجنے میں دس منٹ ہیں۔اور صبح ہونے میں چھ گھنٹے باقی ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم چھ گھنٹوں میں کیا کر سکتے ہو عمر یہ تمھیں پتہ ہونا چاہیے۔"

عمر جیسے ایک خواب سے جاگا تھا۔اس سیریس حالات میں بھی اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے ایک زخمی مسکراہٹ۔

"میں سمجھ گیا ہوں اماں۔میں جانتا ہوں اب کیا کرنا ہے۔مجھے چیزیں وہیں سے فکس کرنی ہے۔جہاں سے خراب ہوئی تھیں۔مجھے پتہ لگ گیاہے ہالے کو کیسے روکنا ہے۔میں جانتا ہوں وہاں میرے بعد کون آیا ہو گا۔"

"تمھیں کیسے پتہ ؟"فون کے سپیکر سے آواز آئی تھی۔"مجھے۔۔۔سب۔۔پتہ۔۔ہوتا۔۔ہے۔"وہ ایک ایک لفظ کو توڑ کر ادا کرتا فون کاٹ چکا تھا۔

وہ اپنی جون میں واپس آ گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات ہر گزرتے پل کے ساتھ گہری ہوتی جا رہی تھی۔ہالے عمر کے ساتھ اس کے گھر آ گئی تھی۔سارا راستہ ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔عمر خاموش تھا۔غمزدہ تھا۔ہالے اب تک شاک تھی۔ معراج سلطان جا چکے ہیں۔اس کا باپ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔اس کا دل اور دماغ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکاری تھے۔وہ عمر کے گھر کے ایک کمرے میں بیڈ کی پائینتی سے ٹیک لگائے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھی تھی۔جب عمر ہاتھ میں ایک ٹرے لیے اس کے پاس آیا۔ٹرے میں ایک بھاپ اڑاتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چائے کا مگ اور سینڈ وچ رکھا تھا۔ہالے کے قریب ٹرے رکھ کر وہ کھڑا ہو گیا تھا۔ہالے نے اس کو نہیں دیکھا تھا۔

"یہ کھا لیجیے اس کے بعد میں نے ڈاکٹر کو بلایا ہے۔آپ کا چیک اپ ضروری ہے۔"وہ سپاٹ سے انداز میں بول رہا تھا ہالے نے اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا اس نے خاموشی سے چائے کا مگ اٹھا لیا تھا۔

عمر اس کو دیکھے گیا اور پھر یکدم ہالے نے کھولتا ہوا چائے کا مگ عمر کے پیروں پہ اچھال دیا تھا۔دونوں پیروں پہ چائے گری تھی۔عمر کے لبوں سے ہلکی "سی "کی آواز نکلی تھی اس نے تکلیف سے آنکھیں میچ لی تھیں لیکن اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔

"میں جب جب تمھیں دیکھتی ہوں ناں عمر۔میری تکلیف نئے سرے سے شروع ہوجاتی ہے۔وہ دیوار کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔"جب جب تمھیں دیکھتی ہوں دل چاہتا ہے۔۔۔۔دل چاہتا ہے تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دوں۔۔تمہارا سر کاٹ کر چوراہے پہ لٹکا دوں تمہیں اتنی گولیاں ماروں کہ تمہارا جسم چھلنی ہوجائے لیکن میں۔۔۔۔میں بس نہ کروں دل کرتا ہے۔تمھیں زہر دے دوں۔اور پھر تمھیں تڑپتا دیکھوں۔جی چاہتا ہی تمہارا گلا اپنے ہاتھوں سے دبا دوں تم کیسے انسان ہو عمر؟تم نے ایک دن میں سب برباد کردیا۔سب کھا گئے تم۔میں نے تم جیسا آسیب نہیں دیکھا۔تم جیسا منحوس انسان نہیں دیکھا کبھی۔تم میری عزت کھا گئے۔میرا خاندان برباد کر دیا۔میرے باپ کو مار دیا تم نے۔میں نے تمھیں خون دیا تھا۔عمر تم نے اس کی لاج بھی نہیں رکھی؟اگر اس رات میں نے کسی کتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی جان بھی بچائی ہوتی تو وہ بھی تم سے زیادہ وفادار ہوتا۔تم نے میرے ساتھ اتنا برا کیا۔تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ؟تمہاری وجہ سے میں آخری دفعہ اپنے باپ کے گلے نہیں لگ سکی۔یہ گلٹ میرے دل میں برچھی کی طرح کھب گیا ہے۔تم ایک دن میں میری ساری دنیا کھا گئے۔میں کیا کروں عمر کہاں جاؤں بھرے مجمعے میں صفائی دے کر بھی خود کو بے گناہ نہ ثابت کر پانا کیسی اذیت ہے۔تمھیں کیا پتہ ذرا دیر کو نظروں سے اوجھل ہونے اور واپسی پہ کسی اپنے کی لاش دیکھنا کیسی اذیت ہے۔تم کیا جانو میں اگر تمھیں مار بھی دوں تو میں اپنا باپ واپس نہیں لا سکتی۔"اس نے بازو آنکھوں پہ رکھ لیا تھا۔

عمر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا **(پیروں میں اتنی جلن ہو رہی تھی کہ خدا کی پناہ)**

"میں سمجھتا ہوں بھرے مجمع میں اپنی صفائی دینا کیسا ہوتا ہے **(اس کی آنکھوں کے سامنے کئی سال پہلے کا منظر گھوما تھا محلے کے لوگوں کے درمیان کھڑا چیخ چیخ کر اپنی صفائی دیتا عمر حیات)**میں محسوس کر سکتا ہوں ذرا سی دیر پہلے کسی اپنے کو زندہ سلامت دیکھنا اور کچھ دیر کے بعد اس کی لاش دیکھنا کیسا ہوتا ہے **(اس کی آنکھوں کے سامنے اب ڈاکٹر کھڑا تھا دیکھیں ہم نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ہم ان کو بچا نہیں سکے)**میں سب سمجھتا ہوں۔سب محسوس کر سکتا ہوں ہالے۔لیکن میں آپ کی طرح کسی کو الزام نہیں دے سکتا۔آپ بڑی خوش قسمت ہیں آپ کے پاس الزام دینے کو عمر حیات ہے۔کوئی عمر حیات سے پوچھے وہ کہاں جائے ؟وہ کس کو الزام دے ؟اس کا دکھ کون سنے ؟میں آپ کو اپنی صفائی میں کیا کہوں ؟میرے الفاظ کی کوئی حیثیت نہیں آپ کی نظر میں میری کوئی کریڈیبلٹی نہیں ہے۔آپ مجھ پہ اعتبار نہیں کرتیں۔مجھے آپ کا اعتبار کمانا ہوگا۔اور میں تب ہی کچھ کہوں گا۔اب عمر حیات آپ سے تب بات کرے گا۔جب اس کی بات کی وقعت ہوگی۔جب اس کی کریڈیبلٹی ہوگی۔آپ کا غم اب تک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاک سے نکل کر گلٹ کے مرحلے میں ہے۔میرا غم ان سب مراحل سے نکل کر انتقام کے مرحلے میں ہے۔میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہالے۔جس نے بھی آپ کو تکلیف دی ہے میں ان سب کو چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا۔میں ایک ایک کی روح تک کو ایسی اذیت دوں گا کہ آئندہ کسی کو اس کے خاندان سے جدا کرنے کا سوچ کر بھی ان کی روح کانپ جائے۔"اس کا لہجہ سرد تھا برف جیسا۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا تھا عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

وہ اس کے گلٹ کا کچھ نہیں کر سکتا تھا اسے انتظار کرنا تھا۔اس کے گلٹ کے "**دکھ** "میں بدلنے کا انتظار۔وہ چلا گیا تھا پیچھے پچھتاووں کے ناگ تھے جو ذرا ذرا دیر بعد ڈستے تھے۔

"کاش میں بابا کے گلے لگ جاتی کاش میں ان سے ناراض نہ ہوتی یا پھر ان کو چھوڑ کر جاتی ہی نہ۔۔"

"کاش ہم سب کے پاس کوئی ٹائم مشین ہوتی جس کے ذریعے ہم اپنی غلطیوں کو سدھار سکتے کچھ "**کاش** "ہمیشہ "**کاش**"ہی رہ جاتے ہیں۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

آج کی رات ایسی سیاہ اور تاریک تھی۔۔جیسے کسی جنگل کی رات ایسی خاموشی تھی۔جیسی قبروں میں ہوتی ہو لیکن یہ رات سلطان منزل کے ایک کمرے کے لیے بہت مختلف تھی۔یہاں کسی کی ساری زندگی کی دعائیں پوری ہوئی تھیں۔کسی کی قربانیوں کا بدلہ دیا گیا تھا۔

یہ مہر ماہ اور سفیر کا کمرہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ سفیر کے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔ہالے کو عمر کے ساتھ گئے کافی دیر ہو چکی تھی ۔وہ تب سے لے کر اب تک سفیر کے انتظار میں بیٹھی تھی۔اسی وقت کمرے کا لاک باہر سے کھلنے کی آواز آئی۔سفیر بکھری ہوئی حالت میں اندر داخل ہوا۔اس کے سیاہ کرتے پہ جا بجا سلوٹیں تھیں ۔بھورے بال بکھرے ہوئے تھے۔بڑھی ہوئی شیو اور ہاتھ میں ایک شیشے کی بوتل۔مہر کو دیکھ کر اس نے بوتل والا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور سر جھکائے مہر کے قریب سے گزرتا اپنے بیڈ پہ آ کر بیٹھ گیا تھا۔آج مہر کو اس کے پرفیوم کی خوشبو بھی نہیں محسوس ہوئی تھی۔سفیر کبھی بھی بغیر پرفیوم کے سوتا تک نہیں تھا۔اسے خوشبو سے عشق تھا۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد سفیر نے بولنا شروع کیا تھا۔

"آئی ایم سوری مہر میں تمہارے لیے وہ سب کچھ نہیں کر سکا۔جو تم ڈیزرو کرتی تھیں۔اس دن میری عزت کی خاطر تم نے جو کچھ کیا وہ پرائس لیس تھا۔"اس کی پشت کو دیکھتا بول رہا تھا مہر نے رخ موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔

"اٹس اوکے سفیر میں آپ کو سمجھ سکتی ہوں۔"وہ نرمی سے بولی تھی۔

"تم فکر مت کرو مہر میں بہت جلد تمھیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا۔تمھیں کوئی ضرورت نہیں ہے ایک ان چاہے رشتے سے بندھے رہنے کی۔بس ایک بار حالات نارمل ہوجانے دو۔"

مہر کا دل جیسے کسی نے چیر کر رکھ دیا ہو۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"کیا۔۔میں نے۔۔آزادی۔۔مانگی ؟" وہ چبا چبا کر بولی تھی۔سفیر نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو کیا لگتا ہے جب آپ کا دل کرے گا آپ مجھ سے شادی کر لیں گے۔اور جب دل چاہے گا آپ مجھے چھوڑ دیں گے ؟سفیر مہر ماہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔میں نے اپنی مرضی سے آپ سے نکاح کیا ہے۔کیونکہ۔۔"وہ بولتے بولتے رک گئی تھی۔"کیونکہ میں۔۔آپ سے۔۔محبت کرتی ہوں۔"بلاخر اس نے اعتراف کر دیا تھا۔

سفیر ہونقوں کی طرح اس کو دیکھے گیا۔

"یہ قید میرے لیے من چاہی ہے۔یہ رشتہ میرے لیے آب حیات ہے۔۔۔آپ میرے لیے عشق ہیں۔آج یا کل سے نہیں۔تب سے جب سے مجھے محبت کا مطلب بھی نہیں پتہ تھا۔اور اب جب میری ساری دعائیں پوری ہوئی ہیں تب آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔"وہ غم و غصے کے ملے جلے تاثرات لیے بول رہی تھی۔

سفیر گہری سانس بھرتا اٹھا تھا۔

"مہر۔۔میں اب تک ایک دھوکے سے باہر نہیں آیا اور ایک صدمے سے بھی۔ہالے کا دھوکہ اور بڑے پاپا کی موت۔میں ان دونوں چیزوں میں اسٹک ہو کر رہ گیا ہوں۔تمہارے یہ سارے الفاظ میرے لیے کسی ڈائیلاگ سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔تمہارے لیے بہتر ہے کہ مجھے چھوڑ دو۔اور اگر نہیں چھوڑ سکتی تو پھر تمھیں ایک بٹے ہوئے مرد کے ساتھ رہنا ہو گا۔ایک ایسا مرد جو اب کبھی اعتبار نہیں کر سکے گا۔اور مجھ سے کوئی امید مت رکھنا یہ تمھارے لیے بہتر ہو گا۔اگر تمھیں طلاق چاہیے تو جس دن کہو گی دے دوں گا لیکن میں کم از کم اس لڑکی پہ اعتبار نہیں کر سکتا۔جس کی بہن میری عزت اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ریپوٹیشن کو خاک میں ملا کر گھر سے بھاگ گئی ہو۔میرے لیے تم دونوں ایک جیسی ہو "**خود غرض**"۔"
وہ مہر کے بالکل قریب کھڑا بول رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرد تھیں۔

"لیکن ان سب میں میرا کیا قصور ہے ؟آپ مجھے کس گناہ کی سزا دے رہے ہیں ؟کیا ہالے کے بھاگ جانے میں میرا ہاتھ تھا ؟یا میں اس کے کسی عمل میں شامل رہی ہوں ؟"وہ گلابی ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی۔

سفیر اس کی بات کا جواب دیے بغیر اپنی جگہ پہ واپس گیا تھا۔بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کھول کر بوتل باہر نکالی ۔اب اس کے انداز میں کوئی جھجک نہیں تھی۔کوئی خوف نہیں تھا۔کچھ دیر قبل وہ اس بوتل کو ایک "کزن اور بیوی "سے چھپا رہا تھا۔اب اس کے سامنے وہ لڑکی تھی جو گوڈے گوڈے اس کے عشق میں ڈوبی تھی۔اس کے سامنے کون سی جھجک کیسی حیا۔

مرد اس عورت کے سامنے سب سے زیادہ نڈر ہوتا ہے جو اس سے محبت کرتی ہو۔کیونکہ وہ اسے ٹوکتی نہیں۔ صحیح غلط سے، برے اچھے سے۔کیونکہ وہ ڈرتی ہے اپنے محبوب کی ناراضگی سے۔سفیر جانتا تھا مہر بھی کچھ نہیں کہے گی۔سو بوتل اٹھائے کمرے سے ملحقہ اسٹڈی کی طرف بڑھ گیا۔

"آج کی رات اس حرام مشروب کے نام۔"

پیچھے مہر تھی اور اس کے لا تعداد دکھ۔وہ مل کر بھی اس کو نہ مل سکا۔مل کر نہ ملنے کی اذیت بہت بڑی ہوتی ہے۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اپنے بنگلے کے سرونٹ کوارٹر میں بیٹھا تھا۔یہ عثمان کا کمرہ تھا۔جس میں ایک طرف گدا رکھا تھا۔اس سے ذرا فاصلے پہ ایک پانی والا کولر اور ایک کونے میں کپڑوں کی ایک ٹرنک۔یہی اس کمرے کی کل متاع تھی۔لیکن اس وقت یہاں ایک چیز کا اضافہ تھا "**لکڑی کی کرسی** "وہی کرسی جس پہ عمر بیٹھا تھا ۔عثمان اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"عثمان کل گھر سے نکلنے کے بعد تم کہاں کہاں گئے ؟"وہ تندہی سے پوچھ رہا تھا۔

"سر میں تو بس سپر مارکیٹ گیا تھا وہاں سے سامان لیا اور واپس آ گیا۔مجھے کچھ نہیں پتا بی بی صاحبہ کب اور کیسے گاڑی میں آ گئیں۔میں تو کہیں اور رکا بھی نہیں تھا۔سر مجھے معاف کر دیں۔"وہ شرمندہ تھا۔

"عثمان تم مجھے پاگل بنا رہے ہو ؟سامان لے کر گھر سے نکلتے ہو۔اور واپسی پہ گاڑی میں ایک لڑکی آتی ہے۔میرا دماغ اب مزید مت گھماؤ۔اور صاف صاف بتاؤ وہ۔۔لڑکی۔۔گاڑی میں کیسے آئی ؟ تم راستے میں کہاں رکے کس سے بات کی کتنی دیر بات کی اور کیا بات کی ؟تمھیں وزن میں تبدیلی بھی محسوس نہیں ہوئی ؟"

"سر میں قسم کھا کر کہتا ہوں میں صرف سپر مارکیٹ گیا تھا۔گاڑی وہاں کے پارکنگ ایریا میں کھڑی کر کے میں سامان لایا۔اور اس کے بعد میں گھر آ گیا۔خدا کی قسم سر میں سچ کہہ رہا ہوں یقین کریں۔"

"تم سپر مارکیٹ جانے تک کہیں نہیں رکے رائٹ ؟مطلب جو کچھ بھی ہوا پارکنگ ایریا میں ہوا ؟"عثمان نے فورا اثبات میں سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے تو جب تم گاڑی پارک کر کے مارکیٹ گئے تب کیا ہوا۔ایک ایک سیکنڈ کی تفصیل دو مجھے۔اور اگر ایک بھی بات جھوٹی نکلی تو میں آج تمھیں زندہ گاڑھ دوں گا۔"وہ اس کو انگلی سے وارن کرتا کہہ رہا تھا۔

"سر میں سب سچ ہی بتاتا ہوں میں گاڑی لاک کر کے مارکیٹ گیا۔اور پھر میں نے ایک سیکشن سے سارا ڈرائی فروٹ خریدا۔"عمر غور سے اس کی بات سن رہا تھا۔

"اس کے بعد میں دوسرے سیکشن گیا۔وہاں سے میں نے آپ کے صبح کے ناشتے کے لیے سامان خریدے۔اور پھر میں تیسرے سیکشن گیا وہاں میٹ فروزن ایٹمز تھے اور۔۔۔۔۔۔"

"ایک منٹ ایک منٹ۔"وہ ابھی آگے کچھ بولتا کہ عمر نے اس کو ٹوکا تھا۔"تم فروزن ایٹم کے سیکشن میں کیوں گئے؟میں نے کبھی اپنے گھر میں باہر کا لایا گوشت نہیں بننے دیا۔میں وہی میٹ بنواتا ہوں جس کو میں خود اپنے سامنے بنوا کر لاتا ہوں۔اور خود پکاتا ہوں اور یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو۔"**(وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا)**

"تو اب عثمان صاحب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم۔۔فروزن ایٹم۔۔۔سیکشن کیوں۔۔۔گئے؟" وہ آنکھوں میں تپش لیے ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا تھا۔

عثمان گڑبڑا گیا تھا اس نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"وہ سر۔۔۔دراصل۔۔۔میں آپ کو بتانے ہی والا تھا اصل میں۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عثمان میں اس وقت تمہاری کسی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں جلدی بولو تم وہاں کیوں گئے۔"عمر جیسے جھلا گیا تھا۔عثمان فورا سنبھل گیا تھا۔

"سوری سر اصل میں ایک لڑکا آیا تھا میرے پاس۔اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی سر۔اس کو گروسری کا پتہ نہیں تھا۔میں بس اس کو گائیڈ کرنے کے لیے اس کے ساتھ تھا۔لیکن وہ بہت شریف تھا۔بہت اچھا لڑکا تھا۔میں نے جیسے ہی اس کو سارے سامان لے کر دیے۔اس نے شکریہ ادا کیا اور چلا گیا۔وہ بہت اچھا تھا سر وہ۔۔۔۔۔"

"کیا وہ سارا وقت تمھارے ساتھ تھا۔اور کیا اس کی موجودگی میں تم نے اپنا والٹ یا کار کی چابی نکالی ؟"عمر نے اس کی بات کاٹی تھی۔اور عثمان کی ٹھوڑی سینے سے آ لگی تھی۔

"وہ سر۔۔۔۔دراصل۔۔میرا والٹ۔۔وہ نیچے گر گیا تھا۔اس لڑکے نے مجھے اٹھا کر دیا تھا۔اور اس کے بعد وہ کہیں چلا گیا تھا۔لیکن سر دس منٹ بعد پھر واپس بھی آ گیا تھا۔"عثمان تیز تیز بول رہا تھا۔

"والٹ گرا تھا ناں گاڑی کی چابی تو نہیں ؟والٹ سے کیا ملنا تھا اس کو۔خیر کچھ اور یاد آئے تو بتانا مجھے۔"عمر جانے کو مڑا تھا جب پیچھے سے عثمان کی شرمندہ سی آواز آئی۔

"سر وہ۔۔۔۔اصل میں۔۔۔دراصل بات یہ ہے کہ۔۔"وہ رک رک کر بول رہا تھا۔"جب میں مارکیٹ کے اندر گیا تھا تب میں نے چابی پینٹ کی سامنے والی جیب میں رکھی تھی۔لیکن جب میں وہاں سے نکلا تب چابی میری شرٹ کے سینے والے جیب میں تھی۔آئی ایم سوری سر۔۔۔۔"عمر کرنٹ کھا کر مڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لعنت ہو تم پہ عثمان۔لعنت۔۔وہ تمھیں بے وقوف بنا کر گیا ہے۔تم کیا ساری زندگی جھک مارتے رہے ہو ؟تمھیں کسی چیز کا پتہ ہے بھی یا نہیں ؟ وہ لڑکا تمہاری چابی لے اڑا اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلا۔ ڈوب مرو تم عثمان ڈوب مرو۔"وہ اس کے سر پہ کھڑا دھاڑ رہا تھا۔

"میں معذرت خوا ہوں سر۔مجھے اندازہ نہیں تھا۔"وہ واقعی شرمندہ تھا۔

عمر نے اپنی کنپٹی سہلائی تھی اور عثمان کی جانب مڑا تھا۔

"میں اس معملے کو صبح دیکھوں گا۔صبح تک وہ باتیں بھی یاد کرو جو تمہارے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ ہوں گی۔ورنہ یہاں سے دفع ہوجانا۔تمہاری وجہ سے اتنی بڑی مصیبت میرے گلے پڑ گئی۔"وہ خود سے بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

پیچھے عثمان شرمندہ سا کھڑا رہ گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

تھانے کا ماحول اس وقت بے زار سا تھا۔نائٹ ڈیوٹی کرتے پولیس افسران کے چہرے تھکے ہوئے سے تھے۔کچھ تو باقاعدہ اونگھ رہے تھے۔کچھ تاش کے پتوں پہ گزارا کر رہے تھے۔اے ایس آئی نذیر کوفت زدہ سا ایک فیمینسٹ کی ایف آئی آر لکھ رہا تھا۔

اس کا مدعا تھا کہ رات کے بارہ بجے بس میں سفر کرتے ہوئے اس کو ایک لڑکے نے بری نظر سے دیکھا۔اور چھونے کی کوشش کی ہے۔کافی دیر کئی مغز ماری کے بعد بالآخر نذیر ایف آئی آر کاٹنے کو تیار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو گیا تھا۔ایک نا معلوم افراد پہ ایک ایسے آدمی پہ جس کی شکل مدعی کو خود بھی یاد نہیں تھی۔نذیر کا دل تو بس یہی کہنے کو چاہا تھا کہ۔

"بی بی اگر اتنا ہی تنگ کر رہا تھا تو بس میں شور مچانا تھا۔یہاں آ کر ہمارا وقت کیوں برباد کر رہی ہو ۔"لیکن اس کی زبان سلی ہوئی تھی۔اس لیے نہیں کیونکہ وہ عورت تھی۔اس لیے کیونکہ اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔دس منٹ بعد وہ عورت سنیپ بنا کر اور ایک دو انسٹا سٹوریز لگانے کے بعد مسرور سی چلی گئی تھی۔اس کے جاتے ہی ایک دراز قد سیاہ آنکھوں والا نوجوان اندر آیا تھا۔وہ ایسے آ رہا تھا جیسے یہ اس کا گھر ہو۔

وہ اب کچھ دیر قبل والے حلیے میں نہیں تھا۔اب اس نے نیلی چیک شرٹ کے ساتھ نیلی ہی جینز پہن رکھی۔شرٹ کے بٹن کھلے تھے۔اندر سے سفید گول گلے والی شرٹ نظر آتی تھی۔پیروں میں سلیپرز تھے۔اور ایک دو جگہ چھالے بھی تھے شاید اس نے اسی وجہ سے سلیپرز پہن رکھے تھے۔ورنہ وہ اپنے جوتوں کے معملے میں بہت حساس تھا۔اس کے آتے ہی تمام سپاہی اور افسران کھڑے ہو گئے تھے۔ اونگھنے والوں کو چٹکی مار کر اٹھایا گیا تھا۔ذرا سی دیر میں اس چھوٹے سے تھانے میں ہل چل سی مچ گئی تھی۔کوئی اس کے لیے کرسی لا رہا تھا۔تو کوئی ٹیبل صاف کر رہا تھا۔کوئی بھاگ کر چائے لینے گیا۔تو کوئی اس سے اس وقت زحمت اٹھانے کی وجہ پوچھ رہا تھا۔

وہ اے ایس آئی نذیر کی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔وہ ذرا جلدی میں لگتا تھا۔نذیر سامنے کھڑا تھا۔با ادب گھبرایا سا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر آپ حکم کرتے بندہ حاضر ہوجاتا۔آپ نے کیوں زحمت کی ہے۔"وہ عمر کے سامنے کھڑا چاپلوسی کی تمام حدوں کو کراس کر رہا تھا۔عمر نے ایک ناپسندیدہ نظر اس پہ ڈالی تھی۔

"میرے ساتھ بات کرتے وقت اس طرح کھڑے مت رہا کرو۔کرسی لاؤ اور میرے سامنے بیٹھو یہاں جتنی عزت میری ہے۔اتنی تمہاری بھی ہے۔آئندہ میں تمھیں اس طرح کھڑا نہ دیکھوں۔"وہ انگلی اٹھاتا تنبیہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

نذیر جزبز سا ہوگیا تھا۔پاس پڑی کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔اب وہ پوری طرح عمر کی طرف متوجہ تھا۔

"کل رات جس گونگے کو اٹھا کر لائے تھے وہ کہاں ہے ؟"عمر اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔اس کی آواز میں ایک رعب تھا دبدبہ سا تھا۔

"سائیں کل سے تو دس گونگوں کو زبان دی ہے۔آپ کس والے کی بات کرتے ہو ؟"نذیر کی جگہ ایک ادھیڑ عمر کانسٹیبل بولا تھا۔

عمر نے سنجیدگی سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں جج صاحب کے کیس والے گونگے کی بات کر رہا ہوں۔اور تم۔۔۔تمھیں میں آدھا گھنٹہ دیتا ہوں ۔اس کی آواز نکلنی چاہیے۔اگر آواز نہیں نکلتی تو لکھ کر دے۔لکھ کر نہیں دیتا تو اپنے پیروں پہ چل کر اس آدمی گھر لے کر جائے۔جس نے اس کو کل ہائر کیا تھا۔اور اگر تم سے یہ تینوں کام نہیں ہوئے تو خود کو ڈسمس سمجھو۔اور اگر وہ آدمی یہ تینوں کام نہیں کرتا تو ہاتھ۔پیر اور زبان تینوں کاٹ کر پھینک دو آئی سمجھ ؟"وہ اسی ادھیڑ عمر کانسٹیبل کو دیکھتا وارننگ کے انداز میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہوجائے گا سائیں آپ فکر نہ کرو۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔**(آج بیوی کا سارا غصہ اسی پہ اترے گا)**وہ سوچ کر ہی خوش ہوگیا تھا۔

اب اس کا رخ نذیر کی طرف تھا۔

"اور تم نذیر تم میرے ساتھ جا رہے ہو جانتے ہو کیوں ؟"

"جی سر جانتا ہوں۔آپ کو معلومات چاہیے ہوں گی۔میں اس علاقے کے چپے چپے سے واقف ہوں۔میں اگر کسی کی کتیا بچے جنے یا کسی کا بلا بھی مر جائے۔پہلی خبر مجھے ہی آتی ہے۔"

"میں اس وقت تمھارے کارنامے سننے کے لیے نہیں بیٹھا ہوں نذیر۔کل جس ہسپتال میں جج صاحب داخل تھے۔اس کی تفصیلات چاہیے مجھے۔"وہ کوفت زدہ سا تھا۔

"جی سر جیسا آپ کہیں آدھے گھنٹے تک ہوجائے گا۔"وہ تابعداری سے بولا تھا۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔باقی سب اس کے ساتھ اٹھے تھے۔

"ایک اور بات کل صبح تک میں معطل ہوجاؤں گا۔مجھے یہ سارا کام آج کی رات کرنا ہے۔تم سب جاگو گے۔آج کی رات کوئی نہیں سوئے گا۔"کوئی چونکا نہیں تھا۔اتنا اندازہ تو ان سب کو تھا کہ میڈیا کے سامنے ہالے کے اتنے بڑے الزام کے بعد یہ سب تو ہونا ہی تھا۔

"اورنگی تھانے کے شبیر کو کال کرو۔اس سے کہو میں کچھ نمبرز بھیج رہا ہوں ان کی ڈیٹیلز چاہیے مجھے۔"
وہ اپنے ساتھ ساتھ چلتے نذیر سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور فرقان سے کہو فہیم مرزا کی ایک مہینے کی رپورٹ مجھے دے۔وہ کس سے ملا؟ کہاں گیا؟ کتنی دیر گیا؟ کیوں گیا؟اور وہاں کیا کھایا ؟کیا پیا؟ مجھے سب چاہیے نذیر۔"

نذیر ایک چھوٹی سی نوٹ پیڈ پہ سب نوٹ کرتا جا رہا تھا۔**(نذیر عمر کا سب سے خاص آدمی تھا۔اسے شہر کے چپے چپے سے واقفیت تھی۔شہر کے سارے اشتہاری اور فرار ملزم اس کی جیب میں تھے۔وہ عمر کا وفادار تھا اور اس نے یہ بات کئی دفع ثابت بھی کی تھی)۔**

وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔نذیر کے منع کرنے کے باوجود ڈرائیونگ سیٹ عمر نے خود سنبھالی تھی۔اب وہ سامنے سڑک پہ دیکھتے ہوئے کہے جا رہا تھا۔

"ایس ایچ او کو کال کرو اس سے کہو اپنے بندے اس سیلون بھیجے۔جہاں جج صاحب کی بیٹی تیار ہونے گئی تھی۔اور مجھے وہاں کی وہ فوٹیج چاہیے جو انہوں نے ڈیلیٹ کر دی ہے۔"

"اوکے سر ہوجائے گا ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں سر ؟"

"جس نے میری نیند حرام کی ہے اسے سکون سے کیسے سونے دے سکتا ہوں ؟ہم اس کی نیند خراب کرنے جا رہے ہیں۔"اس کا لہجہ اب بھی بے لچک تھا۔

"سر ایک بات پوچھوں ؟"تھوڑی دیر بعد نذیر کی آواز گونجی تھی۔عمر نے جواب نہیں دیا۔وہ جانتا تھا نذیر منع کرنے پر بھی پوچھے گا ضرور۔

"آپ نے بی بی کو واقعی اغوا کیا تھا کیا ؟جج صاحب سے تو آپ کی اچھی خاصی سلام دعا تھی پھر بھلا ایسا کیوں کیا آپ نے ؟"اس کے لہجے میں تجسس تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے باپ کا نام کیا ہے نذیر ؟"وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر بولا تھا۔

"سر۔۔۔وہاج علی۔۔خان" وہ کچھ حیرت سے بولا تھا۔

عمر نے ابرو اچکائی تھی" اچھا مجھے لگا تم "نذیر" تم میرے باپ ہو۔اس لیے تو مجھ سے ایسے سوال کر رہے ہو۔آئندہ میرا باپ بننے کی کوشش مت کرنا۔جتنا بتانا ہے اتنا ہی بتاؤں گا۔تم مجھ سے باتیں نہیں نکلوا سکتے۔"

نذیر گڑبڑا سا گیا تھا۔خود پہ دو حروف بھیج کر وہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

اتنے میں وہ لوگ شہر کے ایک پوش علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔پانچ منٹ مزید ڈرائیو کے بعد وہ "امتل ولا "کے باہر کھڑے تھے۔عمر نے گاڑی اس ولا کے بالکل سامنے کھڑی کر دی تھی۔گاڑی کو گیٹ کے بالکل سامنے کھڑے دیکھ چوکیدار بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"سر کس سے ملنا ہے آپ کو ؟"

"ملنا تو تمہارے صاحب سے ہے۔لیکن اگر وہ گھر پہ نہیں ہیں تو مالکن سے ملنے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔"نذیر دانت نکوستا کہہ رہا تھا۔عمر نے تنبیہی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"کسی عورت کے بارے میں ایسی بات نہیں کرتے۔"نذیر خاموش ہو گیا تھا۔

"سکندر شاہ کو بھیجو۔بولو عمر حیات آیا ہے۔"عمر اب چوکیدار کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر وہ تو دو دن سے گھر پہ نہیں ہیں۔کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔جب آئیں گے آپ کا پیغام پہنچادوں گا۔آپ فکر مت کریں۔"وہ رٹے رٹائے سبق کی طرح دہرا رہا تھا۔

عمر بغیر کچھ کہے گاڑی تک واپس گیا تھا۔ونڈو سے ہاتھ اندر کر کے گاڑی کے ہارن پہ ہاتھ رکھ دیا تھا۔اب وہ زور زور سے بغیر رکے ہارن بجائے جا رہا تھا۔ڈرائیور ہارن کو بند کرنے کے لیے اس کی منت کر رہا تھا۔قریب ایک دو گھروں سے کھڑکی سے جھانک کر اس کو ملامت بھی کی گئی تھی۔لیکن اس نے تو گویا کان لپیٹ لیے تھے۔وہ بغیر رکے ہارن بجائے گیا۔بجائے گیا۔تقریبا پانچ منٹ بعد گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی تھی۔عمر کی آنکھوں میں تپش سی بھر گئی تھی۔

گیٹ سے نکلنے والا آدمی کوئی ساٹھ کے ہندسے کو عبور کرنے کے قریب تھا۔اس نے نیلا سلک کا نائٹ گاؤن پہن رکھا تھا اور آنکھوں میں غصہ لیے وہ باہر آیا تھا۔

"کیا۔۔بکواس۔ہے یہ۔شرم نہیں آتی گھٹیا لوگوں۔کسی کی نیند برباد کرتے ہو ؟"وہ آتے ساتھ ہی دھاڑے تھے لیکن عمر کو سامنے دیکھ کر جیسے خون خشک ہو گیا ہو اس نے واپس جانا چاہا لیکن بے سود۔

"اے ایس پی سر آپ یہاں سب خیریت تو ہے ؟"وہ قریب آ کر پوچھ رہا تھا۔

"نذیر ڈالو اس کو گاڑی میں" عمر اس کی بات کا جواب دیے بغیر بولا تھا۔اور پھر سکندر شاہ کے لاکھ جھٹپٹانے اور چیخنے پکارنے کا اثر لیے بغیر نذیر ان کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بٹھا چکا تھا۔وہ ابھی اور شور کرتے جب نذیر ان کے کان کے پاس جھکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چپ چاپ بیٹھ جاؤ شاہ صاحب۔ورنہ میرے پاس آپ کی رنگین راتوں کے ثبوت موجود ہیں۔اور آپ کی بیوی اور بیٹی کا نمبر بھی۔نسرین کو جانتے تو ہوں گے آپ ؟وہی جس کو ڈیفنس میں کوٹھی دے رکھی ہے۔"نذیر ان کے کانوں میں زہر انڈیل کر دور ہٹا تھا۔

سکندر صاحب کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔انہوں نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"کیا۔۔۔چاہتے کیا۔ہیں آپ ؟"ان کی ساری ہوا نکل گئی تھی۔اب وہ جلد از جلد اس صورتحال سے چھٹکارا چاہتے تھے۔

"جس ہسپتال کے آپ مالک ہیں۔اس کی سی سی ٹی وی فوٹیج اور میری ایک چیز رہ گئی ہے۔آپ کے ہسپتال میں۔وہ بھی چاہیے۔"عمر سکون سے بولا تھا۔

"اتنی سی بات کے لیے آپ لوگوں نے اتنی بے ادبی کی ہے میرے ساتھ۔میں ایک عزت دار آدمی ہوں اے ایس پی صاحب۔میں ابھی ڈی آئی جی صاحب کو کال کروں گا۔عجیب غنڈہ گردی ہے۔اندھیر نگری مچا رکھی ہے آپ نے۔"وہ غصے سے سرخ چہرہ لیے غرا رہے تھے۔عمر نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک نمبر ملایا تھا۔اور موبائل پیچھے نذیر کو تھمادیا تھا۔

پہلی ہی بیل پہ کال ریسیو ہوگئی تھی۔

"ہاں بول بھائی ؟"کسی کی نیند میں ڈوبی آواز گاڑی میں گونجی تھی۔

"ڈی آئی جی سر میں عمر حیات بات کر رہا ہوں۔"عمر نے بیٹھے ہوئے ہانک لگائی تھی۔سکندر شاہ نے موبائل نذیر کے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈی آئی جی سر یہ آپ کے اے ایس پی مجھے ڈرا دھمکا کر میرے گھر سے اٹھا کر لائے ہیں۔اور اب یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج ان کے حوالے کروں۔نہ ان کے پاس کوئی اجازت نامہ ہے اور نہ۔۔۔"وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے۔جب ان کی بات کاٹی گئی تھی۔

"اے زیادہ بولو مت فوٹیج دے دو گے تو مر نہیں جاؤ گے تم۔اور میں جانتا ہوں سب کچھ کتنا ڈرا دھمکا کر لائے ہوں گے یہ لوگ۔عمر کو جو کچھ چاہیے دے دو ورنہ بہت برا ہو گا۔اور اب رکھ فون نیند خراب کر دی میری۔"وہ جھنجھلائے ہوئے تھے۔"عمر یار کیا ہے؟ اب یہ برساتی مینڈکوں سے بھی میں بات کروں ؟"وہ اب عمر سے کچھ کہہ رہے تھے۔عمر نے بات ختم کر کے کال کاٹ دی تھی۔

سکندر صاحب کا سارا رنگ نچڑ گیا تھا۔**(کتنا بھتہ دیتا تھا میں اس ڈی آئی جی کو)** وہ بس سوچ ہی سکے۔

"جی تو شاہ صاحب اور کس سے بات کرنی ہے ؟اگر کہیں تو آئی جی سے بات کرا دوں؟ ان سے بھی اچھی خاصی بات چیت ہے میری۔ارے آپ کے رنگ کو کیا ہوا چہ چہ چہ دکھ ہوا ؟دیکھیں پولیس والے کی نہ دوستی اچھی نہ دشمنی۔وہ آپ کا ہر بات میں ساتھ دیں گے لیکن جب اپنے وردی والے بھائی کی آگئی ناں تب وہ اپنے گھر والوں کے بھی نہیں ہوتے۔"عمر فخریہ سا کہہ رہا تھا۔

"اب آپ بتائیں خاموشی سے ہمارا کام کریں گے یا اور چک چک کرنی ہے ؟دیکھیں آپ کے ہسپتال جاتے ہم فضول بحث کرنی پڑتی ایک ایک سے۔اب آپ چلیں گے تو کتنی عزت اور احترام سے ہو گا ہمارا کام ؟آپ کو نیکی کا موقع ملے گا۔اور ہمارا وقت بچے گا کتنا اچھا ہو گا ناں ؟"وہ عام سے انداز میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نذیر اپنے موبائل پہ ساری ڈیٹیلز جمع کر رہا تھا۔

"ہو جائے گا آپ کا کام۔ہسپتال چلیں۔"اب کے ان کا انداز سپاٹ تھا۔

تقریبا آدھا گھنٹہ بعد وہ تینوں لوگ ہسپتال کے سیکیورٹی روم میں بیٹھے صبح نکاح کے بعد والی فوٹیج دیکھ رہے تھے۔لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا۔ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج غائب تھی۔ جس وقت ہالے اور عمر اس سڑک پہ بیٹھے تھے۔وہ فوٹیج غائب تھی۔

"شاہ صاحب ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج کہاں ہے ؟"عمر ان کی طرف دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"دیکھیں عمر صاحب میں آپ کو سچ بتاتا ہوں۔جس طرح آپ زور زبردستی ہمیں یہاں لے آئے ہیں۔ اسی طرح آج دوپہر بھی کسی نے بالکل اسی طرح ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج میرے سیکورٹی چیف سے ڈیلیٹ کروا دی۔اور اسے آج شام کی فلائٹ سے دبئ بھجوا دیا۔آپ اب چاہے مجھے مار دیں یا میرے ہسپتال کو آگ لگا دیں۔جو سچ ہے سو ہے۔اس سسٹم میں سروائیو کرنے کے لیے ہم سب کو کافی دفع ایسے کام کرنے پڑتے ہیں۔مجھے پتہ تھا آپ چپ نہیں بیٹھیں گے۔اسی لیے میں آپ سے چھپتا پھر رہا تھا۔"سکندر شاہ نرمی سے کہہ رہے تھے۔

"آپ کا سیکورٹی چیف فوٹیج ڈیلیٹ کر دیتا ہے۔آپ کا ڈاکٹر میری اجازت کے بغیر ہمارے مریض کے کمرے میں کسی کو بھی جانے دے دیتا ہے۔آپ کے ہسپتال سے ہماری چیزیں مسنگ ہوتی ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم پولیس والے غنڈے ہیں۔یہ تو کھلم کھلا تضاد ہے شاہ صاحب۔"عمر ان کو دیکھتا چبھتے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کی چیز مسنگ نہیں ہے عمر صاحب۔میں نے آپ کی چیز سنبھال کر رکھی ہے۔میرا اور آپ کا کوئی ذاتی عناد نہیں تھا۔مجھ سے جتنا ہو سکے گا میں آپ کو اتنی فیورز دوں گا۔میں ایک ذمہ دار شہری ہوں آپ کو مجھ سے شکایت نہیں ہوگی۔**(ساتھ ہی ایک لڑکے کو اشارہ کیا تھا)**جج صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔کیا یہ ہے آپ کی مسنگ چیز ؟گو کہ یہ الیگل ہے لیکن خیر۔۔۔"وہ اس لڑکے کے ہاتھ سے ایک چھوٹی سی ڈبیا لے کر اس کو کھولتے ہوئے کہہ رہے تھے۔اب ان کے ہاتھ میں ایک ننھا سا کیمرہ تھا۔عمر بے تاثر چہرے کے ساتھ ان کو دیکھتا رہا۔اس کی نظریں اب بھی متلاشی تھیں۔اب بھی اس کی کھوج مکمل نہ ہوئی ہو۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا ان کے ہاتھ سے کیمرہ لے لیا نذیر بھی عمر کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

"شاہ صاحب میں نے بہت کوشش کی کہ میں آپ کا "**خاندان** "بچا سکوں۔جس طرح میں اپنا نہیں بچا سکا لیکن آپ۔۔۔آپ بکاؤ نکلے۔اب آپ مجھ سے شکایت مت کیجیے گا۔میں آپ کے پاس آیا آپ سے عزت سے بات کی۔نرمی سے اپنی چیزیں مانگیں لیکن آپ نے نہیں دیں اب آپ خود۔۔۔آئیں گے اور مجھے میری چیز واپس کریں گے۔میں آپ پہ حالات اتنے تنگ کر دوں گا کہ آپ کو آنا پڑے گا شاہ صاحب " وہ کہہ کر رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

پیچھے سکندر شاہ نے بے اختیار اپنا ماتھا مسلا تھا۔

" لعنت ہو تم لوگوں پہ۔کس پاگل آدمی کے ساتھ پھنسا دیا ہے مجھے۔اب نہ یہ خود چین سے بیٹھے گا اور نہ مجھے بیٹھنے دے گا۔"وہ سخت پریشان تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ذرا دور ہسپتال کے پارکنگ ایریا میں جھانکو تو عمر حیات اپنی گاڑی میں بیٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔اس بار ڈرائیونگ سیٹ پہ نذیر تھا۔ساتھ نذیر کو ہدایات دے رہا تھا۔

"اس سیکورٹی چیف کیا نام ہے اس کا ؟عبدل۔۔ہاں اس کی فیملی کا پتہ لگاؤ نذیر اور شاہ صاحب کی ساری ویڈیوز ان کی بیٹی اور بیوی کو بھیج دو۔کل تک کسی سوشل میڈیا اکاؤنٹ پہ بھی پوسٹ کر دو۔میرا خاندان نہیں بچے گا تو میں کسی اور کا بھی رہنے نہیں دوں گا۔"

"سر بیوی کو بھیجنے کا کیا فائدہ کیوں نہ اس کی محبوبہ کو بھیج دیں ؟"نذیر چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہا تھا۔

عمر نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا اور پھر موبائل پہ نظریں جمائے بولنا شروع کیا تھا۔

"باہر والی خود بے وفا ہوتی ہے اس لیے بے وفائی معاف کر دیتی ہے۔لیکن گھر والی وہ چاہے خود دھوکے باز ہو لیکن اس کو اپنا مرد وفادار چاہیے ہوتا ہے۔ویڈیو بھیجو اور پھر دیکھو کس طرح ٹوٹتے ہیں خاندان ۔خیر اپ ڈیٹس دو مجھے۔"وہ اب بھی موبائل کو دیکھ رہا تھا۔اس میں کسی طرح اس ننھے کیمرے کا سسٹم آن کر رہا تھا۔

"سر فہیم مرزا ایک مہینے سے سوائے شمس سلطان کے اور کسی سلطان سے نہیں ملا۔اور فروا سلطان کا کال ریکارڈ چیک کروایا ہے میں نے۔لیکن کوئی فہیم مرزا یا کسی ایسے آدمی سے ان کی بات نہیں ہوئی۔ جس کی بنا پہ ان پہ شک کیا جائے۔سیلون والوں نے ساری فوٹیج بھیج دی ہے آپ کو ای میل کر دی ہے میں نے۔اور وہ عبدل اس کا ابھی کچھ کرتا ہوں۔کوئی دبئ نہیں گیا ہو گا۔ وہ یہیں لالو کھیت میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے کوئی رشتے داروں کے گھر چھپا بیٹھا ہو گا۔ صبح تک اس کو بھی دیکھ لوں گا میں۔ سر اور کچھ چاہیے تو بتائیں ؟"وہ ساری تفصیل بتا کر اب تابعداری سے پوچھ رہا تھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے یہ ساری انفارمیشن سچی ہے ؟"

"سو فیصد جھوٹ ہے سر۔بک گئے ہیں سارے۔یا پھر صحیح جگہ چیک نہیں کر رہے۔آپ مجھے دو دن کا وقت دیں میں سب چیزیں معلوم کر لوں گا۔آپ اگر کہتے ہیں کہ فہیم مرزا فروا سلطان سے ملا ہے۔ کب ،کہاں ،کیسے مجھے نہیں پتہ۔لیکن وہ ملا ہے۔سیلون والوں نے اتنے آرام سے فوٹیج کیسے دے دی ؟اور عبدل اسے آج کی رات ہی ملنا ہو گا۔اسے ڈھونڈ لوں گا میں۔مجھ پہ اعتبار کریں۔"وہ یقین دہانی کرا رہا تھا۔

"مجھے تم سے یہی امید ہے۔"وہ موبائل کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

عمر نے اب سسٹم کو موبائل پہ آن کر لیا تھا۔

"گاڑی کو قبرستان کی طرف موڑو۔"اس نے موبائل سے نظریں ہٹا لی تھیں۔

"سر۔۔اس وقت ؟"

"نذیر تم کیوں آج اپنی موت میرے ہاتھوں لکھوانا چاہتے ہو ؟تمھیں کتنی دفع کہا ہے۔کم بولا کرو۔"

"سوری سر اب ایسا نہیں ہو گا۔"وہ شرمندگی سے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور پھر واقعی قبرستان پہنچنے تک وہ کچھ نہیں بولا تھا۔وہاں پہنچ کر عمر اندر چلا گیا تھا۔جبکہ نذیر کو باہر ہی کھڑا کر دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک تازہ گیلی مٹی والی قبر کے قریب بیٹھا تھا۔اس قبر پہ اب تک چڑھائے گئے پھول تازہ تھے۔عمر آنکھوں میں کرب لیے اس قبر پہ ہاتھ پھیرتا رہا۔پھیرتا رہا۔۔اس کی آنکھوں میں ہلکی نمی تھی۔

"ماموں۔۔۔"بڑی دیر بعد اس نے قبر میں سوئے آدمی کو مخاطب کیا تھا۔"آئی مس یو یار۔۔۔آپ ہوتے تھے تو پتہ ہی نہیں چلتا تھا مشکل کیا ہے، مصیبت کیا ہے۔عمر کو آپ کا بڑا سہارا ہوتا تھا۔۔۔لیکن اب۔۔اب سب چیزیں میرے ہاتھ سے نکلنے لگی ہیں۔حسن اور ہالے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔ثبوت مل نہیں رہے۔۔۔اور آپ سے کیا وعدہ میں نبھا نہیں پا رہا ہوں۔میں ہالے کو کیسے روکوں ؟ان کا غم بہت بڑا ہے آپ کو مجھے چھوڑنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔میں اکیلا ہو گیا ہوں ہالے اور حسن کا تو بس باپ مرا ہے۔شمس سلطان کا بھائی، یوسف سلطان کا بیٹا۔لیکن عمر حیات۔۔۔"

"عمر حیات کا تو باپ۔۔بھائی۔۔دوست خاندان سب مر گئے ہیں آپ کا جانا میرے لیے۔۔۔میرے لیے سب سے بڑا دکھ ہے۔لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں کسی ایک کو بھی نہیں بخشوں گا۔کسی ایک کو بھی نہیں۔ہر بار عمر سے ہی کیوں اس کا خاندان چھینا جائے۔ہر بار فروا کیوں کامیاب ہو؟ اس نے مجھے میرے خاندان سے دور کیا۔۔میری ماں کو اپنی اولاد سے دور کیا۔اور آج آج تو اس نے میرا سب کچھ ختم کر دیا۔یہ آپ کی قبر نہیں ہے یہ عمر حیات کے جذبات کی قبر ہے۔ اس کے اندر کے انسان کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قبر ہے۔ان لوگوں نے پتہ ہے مجھے آپ کے جنازے سے بھی دور رکھا ہے۔آپ کا وارث میں بھی تھا۔کاش میں نے آپ کی بات مانی ہوتی اور اپنا حق لیا ہوتا۔"اب اس کی آنکھیں بند تھیں۔وہ اس منظر کو بھلا کر دس سال پیچھے چلا گیا تھا۔

یہ رات ظالم اور سفاک تھی۔اس رات عمر نے نفیسہ حیات کو چھوڑا تھا۔وہ اپنا سفری بیگ کندھے سے لگائے رات کے اس پہر سڑک کے ایک کنارے بیٹھا تھا۔اس کی آنکھیں پتھر آئی ہوئی تھیں۔اور چہرے کے تاثرات سخت تھے۔وہ اجنبی نظروں سے بار بار سڑک کے چاروں اطراف میں نظر دوڑاتا۔ اور پھر سر کو ہاتھوں میں گرا دیتا۔اس کو نیند آ رہی تھی۔وہ نیند اور بھوک کا بہت کچا تھا۔اس وقت بھی اس کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں۔جب اس کے بالکل پاس ایک بڑی سی گاڑی آ کر رکی۔عمر فورا الرٹ ہو گیا تھا۔اور نیند بھگا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ سے ایک مہربان چہرے والا آدمی باہر آیا تھا۔

عمر چبھتی آنکھوں سے اس کو دیکھے گیا۔وہ آدمی اب عمر کے قریب آ کر رکا تھا۔

"کیا ہوا برخوردار رات کے اس پہر گھر سے باہر اس سڑک پہ بیٹھے ہو۔نکالے گئے ہو یا بھاگ کر آئے ہو ؟"وہ سنجیدگی اور نرمی سے پوچھ رہے تھے ان کی آنکھیں عمر کی آنکھوں سے ملتی تھیں۔

سنجیدہ اور گہری سیاہ آنکھیں۔

"نہ نکالا گیا ہوں اور نہ بھاگا ہوں۔میں گھر" چھوڑ "کر آیا ہوں۔"وہ چھوڑ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا ؟؟مطلب باغی ہو۔پھر تو تمھیں چاہیے کہ میرے ساتھ چلو۔میرے پاس تمہارے لیے ایک بہترین جگہ ہے۔"

"اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں اس آدمی کے ساتھ چلا جاؤں گا جس سے ملے ابھی مجھے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے۔"اس کا لہجہ اب مشکوک تھا۔

"ٹھیک ہے پھر۔تم بتاؤ تمہارے ماں باپ کہاں ہیں؟ میں تمھیں لے چلتا ہوں صلح صفائی کروا دوں گا۔ اس طرح راتوں کو گھر سے باہر نہیں رہتے۔"وہ اپنائیت سے بولے تھے۔

"میرے ماں باپ نہیں ہیں۔"وہ ان کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔

"کیا یتیم ہو ؟"

"ہاں۔۔شاید ایسا۔۔۔ہی ہے۔"وہ اٹکا تھا۔

"شاید کیوں ؟کیا تمھیں یقین نہیں ہے ؟"گفتگو اب دلچسپ ہوتی جا رہی تھی۔

"میں یہاں اپنی پہچان ڈھونڈنے آیا ہوں اور شاید اپنے خاندان کو بھی۔مجھے نہیں پتہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔"وہ جھنجھلا سا گیا تھا۔

"آج کے بعد تمھیں سب پتہ ہو گا۔میرے ساتھ چلو۔میرے پاس تمھیں دینے کے لیے چھت بھی ہے اور تمہاری پہچان ڈھونڈنے کے لیے تعلقات بھی۔یقین کرو سیف رہو گے۔کراچی کا سب سے اچھا آدمی ہوں میں۔"آخر میں ان کا لہجہ ذرا شوخ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ پہ اعتماد نہیں کرتا اس لیے میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔میں اپنے دم پہ اپنا خاندان ڈھونڈ لوں گا۔"اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

"یہ کراچی ہے بیٹا۔لوگوں کا سمندر رہتا ہے یہاں۔ایک دوسرے کو کچل کر دھکیل کر آگے بڑھنے کی ریس ہے یہاں۔اگر چاہتے ہو کہ نہ دھکیلے جاؤ اور نہ کچلے جاؤ تو میرے ساتھ چلو۔اور کس نے کہا تمہاری کوئی مدد کرے گا ؟میں تو ہرگز نہیں۔"انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیے تھے۔"میں تمھیں فیور دوں گا اور بدلے میں فیور لوں گا۔اب اگر چلنا ہے تو چلو ورنہ یہاں بیٹھے رہ جاؤ گے۔ہر کوئی معراج سلطان جتنا نیک دل نہیں ہوتا۔جو تمھارے لیے گاڑی سے اتر آئے۔"عمر چند لمحے خاموشی سے ان کو دیکھتا رہا۔

"اور کہاں لے کر جائیں گے آپ مجھے ؟"

"تم نے خود ہی کہا تم یتیم ہو۔تو پھر یتیم خانے کے علاوہ کہاں لے کر جا سکتا ہوں۔"

"کیوں لے جائیں گے مجھے ؟میں اٹھارہ سال کا ہوں۔یتیم نہیں ہوں بالغ ہوں۔کما سکتا ہوں۔کھا سکتا ہوں۔آپ کی خیرات کیوں لوں۔"وہ تیوری چڑھائے بولا تھا۔

"میں تمھیں خیرات دے بھی نہیں رہا۔جس طرح یہاں بیٹھے خالی سڑک پہ پہرا دے رہے ہو۔اسی طرح میرے اور فنیج کے گیٹ پہ دے دیا کرنا اور کمائی ہوئی روٹی کھانا۔"

عمر حیات نے مشکوک نظروں سے دیکھتا رہا۔اور پھر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر آپ نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا۔اور آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔آپ مجھے فیور دیں گے۔اگر نہیں دی تو میں آپ کے خلاف کورٹ میں جاؤں گا۔آپ مجھے جانتے نہیں ہیں ۔"وہ ان کو وارن کرتا بول رہا تھا۔**(انہوں نے وعدہ نہیں کیا تھا وہ الفاظ کو اپنی مرضی کے مطلب دے رہا تھا)۔**

معراج نے طنزیہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا **(بلیک میلر کی اولاد نہ ہو تو)۔**

"اوکے۔سو مسٹر اب چلیں۔میری بیٹی اندر سو رہی ہے۔"وہ مصالحت جو انداز میں بولے تھے۔

عمر بغیر جواب دیے ان کے ساتھ چلنے لگا تھا۔گاڑی کے اندر بیٹھتے ہی معراج سلطان نے ایک میسج ٹائپ کیا تھا۔اور اس کو "**جونیئر**" کے نمبر پہ بھیج دیا تھا۔

"عمر مجھے مل گیا ہے۔وہ میرے ساتھ ہے۔فکر مت کرو تم۔"انہوں نے میسج کر کے موبائل رکھ دیا تھا ۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی ہیون کی طرف روانہ تھی۔

پچھلی سیٹ پہ بیچ میں معراج سلطان بیٹھے تھے۔ان کی دائیں طرف بارہ سالہ ہالے سو رہی تھی۔جس کو انہوں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔دوسری طرف عمر حیات بیٹھا تھا۔آنکھوں میں بھری نیند ،چہرے پہ بے زاری لیے۔البتہ اس نے دو بار نظر اٹھا کر بارہ سالہ ہالے کو دیکھا تھا۔لیکن بس رشک کی نظر سے۔

اس کی نیند کتنی بے فکر تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر۔۔۔سر عمر سر۔"نذیر کے کندھا ہلانے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔منظر بلبلے کی طرح تحلیل ہوا تھا۔وہ مہربان چہرہ اب اس کے ساتھ نہیں تھا۔اور یہی حقیقت تھی۔بے حد تلخ حقیقت۔

"ہا۔۔ہاں بولو ؟"وہ نذیر کو دیکھ کر بولا تھا۔

"سر صبح ہونے والی ہے اب چلنا چاہیے ابھی بہت کام رہتے ہیں۔"عمر نے آخری نظر اس قبر کو دیکھا تھا اور اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"میں بہت جلد دوبارہ آؤں گا جب میں سب کچھ فکس کر لوں گا اوکے ؟"وہ جیسے ان کو تسلی دے رہا تھا۔

صبح کی پو پھوٹنے والی تھی۔اس کو گھر جانا تھا۔ابھی واقعی بہت کام باقی تھے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سورج کی روشنی چاروں اور پھیل گئی تھی۔پیلی چمکیلی دھوپ نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ہر گزرتے لمحے دھوپ کی گرمی اور تپش بڑھتی جاتی تھی۔اسی وقت عمر حیات اپنے بنگلے کی چار دیواری کا جنگلا پار کرتا اندر داخل ہوا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔وہ رات بھر سویا نہیں تھا۔اور ابھی اندر جانے پہ ایک اور آزمائش اس کے لیے تیار تھی۔یہ سوچ ہی اس کو تھکا دیتی تھی۔وہ آتے ہی اس کمرے کی جانب گیا تھا۔جہاں ہالے تھی۔دروازہ اندر سے لاک تھا۔اس نے دستک دی۔ایک بار۔دو بار ۔تین بار اور پھر آواز لگائی۔ایک بار۔دو بار۔۔تین بار۔۔اب جواب ندارد۔اب کے وہ پریشان ہوا تھا۔ اور بلند آواز میں ہالے کو پکارتا زور زور سے دروازہ بجانے لگا۔لیکن اندر سے کوئی جواب نہ پا کر وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھاگ کر کمرے کے لاک کی چابی لے آیا تھا۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے لاک میں چابی گھسائی۔اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔وہ جیسے ہی لاک کھول کر اندر آیا اس کو لگا جیسے کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو۔

ہالے اسی چائے گرے فرش پہ بے سدھ پڑی تھی۔اے سی کی ٹھنڈک سے کمرہ جیسے برف ہو رہا ہو۔ وہ دیوانہ وار ہالے کی طرف لپکا تھا۔اس کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے۔اس کا جسم تپ رہا تھا۔وہ بخار سے پھنک رہی تھی۔وہ اس کو آوازیں دے رہا تھا۔اس کے چہرے کو تھپتھپا رہا تھا۔ہالے نے زرا کی ذرا آنکھیں کھولی تھیں۔لیکن عمر کو قریب دیکھ کر اس نے پھر رخ موڑ لیا تھا۔

عمر نے فورا موبائل نکالا تھا اور ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔وہ تیز تیز بول رہا تھا۔ہالے کو بس اس کے ہونٹ ہلتے معلوم ہوتے تھے۔اس کو دیکھتے دیکھتے وہ ایک بار پھر ہوش و خرد سے بے گانہ ہو گئی تھی۔

اس کی آنکھ اب سوئی کی چبھن سے کھلی تھی۔وہ خالی ذہن سے چھت کو دیکھے جا رہی تھی۔ڈاکٹر اس کے بازو میں کینولہ لگا رہا تھا۔اسے اپنا سارا جسم ٹوٹتا محسوس ہوا اس کا جسم ذرا سا ہلنے سے بھی قاصر تھا ۔

ڈاکٹر اب عمر سے کچھ کہہ رہا تھا جسے وہ غور سے سن رہا تھا۔

"عمر سر آپ کی مسز نے کسی بات کا بہت گہرا صدمہ لیا ہے۔ان کی زیادہ سے زیادہ کیئر کریں اور ان کو ٹینشن نہ دیں۔ان کا بخار تھوڑی دیر تک اتر جائے گا۔اس کے بعد آپ انہیں کوئی نرم غذا کھانے کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیں۔یقینا انہوں نے کل سے کچھ کھایا نہیں ہے۔جس کی وجہ سے ان کو کمزوری ہورہی ہے۔اور اسی وجہ سے وہ بے ہوش بھی ہوگئیں اگر کچھ پرابلم ہو تو مجھے کال کیجیے گا۔"

عمر نے ان کا شکریہ ادا کیا تھا اور ان کو دروازے تک چھوڑ کر آیا تھا۔تھوڑی دیر بعد ہالے کو ہوش آ گیا تھا۔

شانو (**ملازمہ**) اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھی اس کو چمچ کے ساتھ سوپ پلا رہی تھی۔ہالے خاموشی سے پی رہی تھی۔

اس کا رنگ زرد تھا، آنکھیں سوجی ہوئی، سرخ بھورے لمبے بال کندھوں پہ پھیلے تھے۔وہ دو دنوں کی بھوکی تھی۔اس وقت وہ کچھ بھی کھا لیتی۔

بھوک واحد چیز ہے جو غم یا خوشی نہیں دیکھتی۔عمر دروازے کی اوٹ سے کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔اس کیمرے سے جو کچھ اس کو ملا تھا۔اس نے عمر کے حواس معطل کر دیے تھے وہ یہ سب کچھ ہالے کو کیسے دکھائے گا ؟

اسی وقت ہالے نے اس کو دروازے کی اوٹ میں کھڑے دیکھ لیا تھا۔تب ہی اس کی آنکھوں میں نفرت بھرنے لگی۔اس نے شانو کا بڑھا ہوا ہاتھ بری طرح جھٹکا تھا۔

"نکل جاؤ یہاں سے۔"وہ شانو کو دیکھے بغیر بولی تھی۔اس کی نظریں اب بھی عمر پہ جمی تھیں۔

"بی بی جی تھوڑا سا سوپ پی لیں۔آپ بہتر ہوجاؤ گی۔"وہ لجاجت سے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اگر ایک بار کہہ دوں جاؤ۔تو چلی جایا کرو۔مجھے ملازموں پہ چلانا پسند نہیں ہے۔"وہ اب کے نرمی سے بولی تھی۔

شانو خاموشی سے برتن سمیٹتی چلی گئی تھی۔

عمر اب دروازے کی چوکھٹ پہ کھڑا تھا سینے پہ بازو باندھے نرم سی نظروں سے ہالے کو دیکھتا۔

"مجھے سسپنڈ کر دیا گیا ہے۔آپ نے کل جو بیان دیا اس کی وجہ سے اب مجھ پہ انکوائری بیٹھے گی۔اور پھر شاید تب ہی میں بحال ہو سکوں۔"اس کے لہجے میں کوئی دکھ نہیں تھا وہ بس سنجیدگی سے بتا رہا تھا۔

"مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا اور تمہاری آواز سننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔میرے سامنے کم سے کم آیا کرو۔جب جب تمھیں دیکھتی ہوں تمھیں قتل کرنے کا ارادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔"

"آپ کے والد صاحب جج تھے ناں ؟"وہ اس کو دیکھتا اس کے قریب آتا کہہ رہا تھا۔

"آپ کو اتنا تو پتہ ہی ہوگا کہ کسی کو سزا سنانے سے پہلے اس کو صفائی کا موقع دیا جاتا ہے۔اس کے خلاف ثبوت دیکھے جاتے ہیں۔اس کے خلاف گواہیاں لی جاتی ہیں۔پھر کہیں جا کر اس کو "مجرم "قرار دیا جاتا ہے۔آپ اب بتائیں آپ کے پاس کیا ثبوت ہیں ؟کون سی گواہی ہے ؟ کیا چیز مجھے مجرم ثابت کرتی ہے؟" وہ سکون سے پوچھ رہا تھا۔

ہالے بیڈ سے اٹھی تھی۔**(نقاہت اور درد کی وجہ سے اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا سر بری طرح گھوم رہا تھا۔لیکن وہ اپنے پیروں پہ زور دیے کھڑی رہی)**وہ اب اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔بازو سینے پہ لپیٹے آنکھوں میں چبھن لیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری شادی سے کچھ دن پہلے تم مجھے پرپوز کرتے ہو۔پھر اچانک میں اپنی شادی کی رات پارلر سے اغوا ہوجاتی ہوں۔اور سی سی ٹی وی فوٹیج میں اور کسی اور جگہ بھی کوئی سراغ نہیں ملتا۔میری فیملی کو ہسپتال کا اجازت نامہ ،ہماری تصاویر اور وہ ویڈیوز موصول ہوتی ہیں جو کہ میرے لیے متنازعہ ہیں۔اور ان سب تصاویر اور ویڈیوز میں ،میں تمہارے ساتھ ہوں۔صبح کو میں تمہاری گاڑی کی ڈگی میں نیم مردہ سی پڑی ہوتی ہوں۔اور وہ گاڑی تمہارے گھر میں ہوتی ہے۔تم ساری رات منظر سے غائب ہوتے ہو۔یہ سارا کام اتنی پرفیکشن سے ہوتا ہے کہ کسی کو ایک سراغ نہیں ملتا۔تمھارے علاوہ عمر ،تمہارے علاوہ اتنی پرفیکشن سے کون کام کر سکتا ہے ؟تم اگر یہ کہو گے کہ میری چچی تو تم جھوٹ بولو گے وہ الزام لگا سکتی ہیں میرے اغوا کا پلان بھی بنا سکتی ہیں۔لیکن وہ کرمنل نہیں ہیں۔وہ زیادہ سے زیادہ کسی غنڈے کو ہائر کر سکتی ہیں۔اور غنڈے موالی ایسے پرفیکٹ کام نہیں کرتے۔"وہ ستے ہوئے چہرے کے ساتھ بولتی اس کے سامنے سے ہٹی تھی۔اور باہر جانے کو قدم موڑے تھے۔جب اس کو عقب سے عمر کی آواز بلند ہوتی محسوس ہوئی۔

"آپ کہاں جا رہی ہیں ؟"ہالے دروازے کی چوکھٹ پہ رک گئی تھی۔

"تمھیں یہ حق کس نے دیا ہے کہ تم مجھ سے سوال جواب کرو ؟تمھیں کیا لگتا ہے تم نے میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا میں معاف کر دوں گی تمھیں۔تھانے جا رہی ہوں۔میں پہلے تم پہ اغوا کی ایف آئی آر کٹواؤں گی اور اس کے بعد تم سے خلع کا کیس دائر کروں گی۔میں تم سے گھر کی چار دیواری میں بھی طلاق لے سکتی ہوں لیکن اس میں مزہ نہیں آئے گا۔آخر کو تمھیں بھی وہ ذلت جھیلنی چاہیے جو میں نے جھیلی ہے۔یہ سب میں تمھیں اس لیے بتا رہی ہوں کیونکہ مجھے پیچھے سے حملہ کرنا پسند نہیں ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں کل رات ہسپتال گیا تھا۔مجھے وہاں سے کچھ ملا ہے۔"وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر بول رہا تھا ۔"کچھ ایسا جس کے بعد آپ کے پاس مجھ سے زیادہ بڑے دشمن ہوں گے۔جس کے بعد آپ خود پہ کی گئی زیادتیاں بھول جائیں گی۔آپ کو چاہیے کہ ایک بار دیکھ لیں۔"وہ کبھی بھی یہ بات نہ کرتا اگر اس کو ہالے کے چلے جانے کا خوف نہ ہوتا۔

ہالے اس کی بات نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی جب عمر نے ایک بار پھر آواز لگائی تھی۔

"آپ کے۔۔۔باپ کو قتل۔۔کیا گیا ہے ہالے۔"وہ بلند آواز میں بولا تھا۔

ہالے جہاں تھی وہیں رک گئی۔

ساکت متحیر شل۔

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے عمر کو دیکھے گئی۔

شاک بے یقینی صدمہ کیا تھا جو اس وقت اس کی آنکھوں میں نہیں تھا۔

"تم۔۔۔تم ایسا۔۔۔کیسے کہہ سکتے ہو ؟"اس نے خود کو بولتے سنا۔

"میرے پاس ثبوت ہیں۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

ہالے نے بے اختیار دروازے کا سہارا لیا تھا۔عمر نے فورا آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا جسے ہالے نے جھٹک دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔آپ آرام کریں۔ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے پلیز۔آپ لیٹ جائیں تھوڑی دیر۔"وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔

"مجھے دکھاؤ کیا ہے تمہارے پاس۔۔۔کس نے کیا ہے یہ سب۔سب بتاؤ مجھے۔" وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی۔

"میں آپ کو کوئی بھی ثبوت صرف تب دوں گا۔جب آپ اپنے پیروں پہ چل کر میرے پاس آئیں گی۔صحت مند اور کنٹرولڈ۔اس سے پہلے میں آپ کو ایک چیز بھی نہیں دکھاؤں گا۔سو مسز ہالے سلطان اپنے بیڈ پہ واپس جایئے۔اور اب صرف تب آیئے گا جب آپ کو کسی چوکھٹ کا سہارا نہ لینا پڑے۔ لڑکھڑاتے قدم سچ نہیں سن سکتے۔آپ کے اغوا کا الزام تو پہلے ہی لگ چکا ہے مجھ پہ۔اب آپ کو سچ بتا کر قتل کا کیس خود پہ نہیں لگوا سکتا۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا۔

جبکہ ہالے اسی دروازے کے ساتھ لگی بیٹھتی چلی گئی تھی۔اس وقت اس کو اپنے ساتھ ہونے والا کوئی ظلم یاد نہیں تھا۔اگر کچھ یاد تھا تو بس اپنا "**باپ**"۔

کوئی کیسے کسی کا باپ اس سے چھین سکتا ہے ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

مہر ماہ ٹرالی میں چائے اور ناشتے کا سامان لیے یوسف سلطان کے کمرے میں جا رہی تھی۔اس نے سادہ سبز رنگ کا لان کا سوٹ پہن رکھا تھا۔بھوری آنکھیں ہلکی سرخ تھیں۔شاید نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے۔اس نے کمرے کے دروازے پہ دستک دی تھی اور پھر دروازہ پورا کھول کر اندر چلی گئی۔یوسف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلطان اپنے بیڈ پہ بیٹھے تھے۔وہ دو دن میں ہی صدیوں کے بیمار لگ رہے تھے۔مہر نے ٹرالی ان کے سامنے رکھی اور اب وہ ان کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

"مہر میری ہالے کہاں ہے ؟کچھ پتہ کرو اس کا۔کوئی لے آؤ اس کو۔میں نے رات معراج کو دیکھا ہے۔ وہ میرے خواب میں آیا تھا وہ مجھ سے بڑا ناراض تھا۔میری ہالے کی وجہ سے میں نے اس کو نکال دیا یہ میں نے کیسے کیا ؟خدا کے لیے اسے لے آؤ۔میں ساری زندگی تمہارا احسان نہیں بھولوں گا۔اسے لے آؤ۔"وہ مہر کو دیکھتے رندھے ہوئے لہجے میں کہہ رہے تھے۔

چائے بن چکی تھی۔مہر نے چائے ان کی سائیڈ ٹیبل پہ چائے کا کپ رکھا۔اور خود ان کے ساتھ بیڈ پہ جا بیٹھی۔ان کا بوڑھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔یوسف سلطان نے جھٹکا نہیں۔ اس کے اندر تک سرشاری پھیل گئی وہ اس کے لیے سفیر سے بھی بڑی نعمت تھے۔

"ابا۔۔۔وہ چلی گئی ہے۔میں نے اس کو روکا۔حسن نے بھی روکا۔۔۔لیکن وہ نہیں رکی۔معراج بابا نے ۔۔۔انہوں نے کل ہالے کا نکاح اس عمر حیات کے ساتھ کروا دیا تھا۔وہ اب یہاں نہیں آئے گی۔۔۔ ابا وہ بڑی ضدی ہے بالکل امی کی طرح۔۔۔آپ صبر کریں کچھ وقت تک صبر۔میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گی۔۔۔کیونکہ میں۔۔۔ابا میں مہر ماہ آپ سے ساری دنیا سے زیادہ محبت کرتی ہے۔۔میرے پاس سب سے قیمتی تعلق" آپ" ہیں میں آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں میرا "**خاندان**" بس آپ ہیں۔میں اسے لے آؤں گی ابا۔آپ کے لیے " وہ ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے یقین دہانی کروا رہی تھی۔

یوسف سلطان نے اس کا ہاتھ ذرا سا اونچا کیا اور اپنے قریب لا کر چوم لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تم پہ بھروسہ کرتا ہوں مہر۔بس مجھے میری ہالے لا دو۔تم لا سکتی ہو۔تم ہی لا سکتی ہو۔"

مہر ماہ شل رہ گئی بالکل ساکن اس نے اپنا سانس تک روک لیا تھا۔

"ابا نے۔۔مجھ سے یہ۔۔کہا ؟"وہ اتنی ہلکی آواز میں بولی تھی کہ با مشکل خود سن پائے۔

"مہر۔۔تم بتاؤ نہ بیٹا وہ کیسی ہے ؟ٹھیک تو ہے ناں ؟کل تم اس سے ملی تھی ناں ؟"ان کی آواز بے تاب تھی۔

"ابا۔۔۔وہ جلدی نارمل ہوجائے گی۔"وہ ان کو دلاسہ دیتی جانے کو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"کہ۔۔کہاں جا رہی ہو تم ؟"اس کو اٹھتے دیکھ وہ ہراساں سے ہوگئے تھے۔

"ابا۔۔۔میرا وقت ختم ہوگیا ہے۔آپ نے مجھے اتنا ہی وقت دیا تھا۔اب ہم شام کی چائے پہ ملیں گے۔ مجھے ساری ترتیب یاد ہے۔"وہ نرمی سے کہہ رہی تھی اس کے لہجے میں بے پناہ محبت تھی۔

"لعنت بھیجو ترتیب پہ۔تم یہاں بیٹھو میرے ساتھ۔مجھ سے باتیں کرو۔ہالے کی بات۔معراج کی بات ۔مت جاؤ تم۔"وہ ایسی بے بسی سے بولے تھے کہ مہر کا دل پسیجا تھا۔

وہ بیٹھ گئی تھی اسے اس سے زیادہ کیا چاہیے ہوگا ؟یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی۔

"یہ بخت بھی عجیب شے ہے۔ایک سے اس کا "باپ "لیا گیا تھا۔تو ایک کو باپ کی شفقت مل گئی تھی۔ بخت نے اگر کسی کو" نوازا "تھا تو وہ مہر ماہ وہاج تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر کے جانے کے بعد ہالے مرے مرے قدموں سے اٹھی تھی۔اور دراز پہ پڑی سب دوائیوں کو مٹھی میں بھر کر پھانک لیا تھا۔اس کا جسم اب بھی نقاہت زدہ تھا۔اسے کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔وہ چند لمحے بیڈ پہ بیٹھی گہرے سانس لیتی خود کو پر سکون کرتی رہی۔اور پھر بیڈ پہ گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔شاید ان گولیوں میں کوئی نیند کی گولی بھی تھی جس کی وجہ سے اس کو لیٹتے ہی نیند آگئی تھی۔اس وقت جب اس کی آنکھ کھلی تو۔۔تو کروٹ کے بل اپنے بیڈ پہ لیٹی تھی۔ کمفرٹر اس کے اوپر سیٹ تھا۔ بخار اتر چکا تھا۔اور اب جسم کا درد بھی کافی حد تک کم ہوگیا تھا۔تھوڑی دیر تک اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی تھی۔صبح عمر کی بات ایک جھماکے کے ساتھ اس کے ذہن میں آئی تھی۔اس کی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی۔دل میں درد سا اٹھنے لگا تھا۔وہ ہمت کرتی اٹھی تھی۔اور واش روم میں بند ہوگئی تھی۔تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر نکلی تو کافی فریش لگ رہی تھی۔البتہ آنکھوں کا کرب واضح تھا ۔وہ کمرے سے نکل کر نیچے چلی آئی۔شانو سے عمر کے بارے میں پوچھا۔وہ چھت پہ بیٹھا تھا۔شانو نے اس کو راستہ سمجھا دیا۔اس نے جیسے ہی چھت پہ قدم رکھا۔عمر سامنے ہی جائے نماز پہ بیٹھا نظر آیا۔ ہالے کی آنکھوں میں کرچیاں سی بھرنے لگیں۔

وہ خدا کے بندوں کو رسوا کرنے کا بعد اب خدا کو منانے میں لگا تھا۔وہ چلتی ہوئی اس کے بالکل پاس جا کر کھڑی ہوگئی۔عین اس کے عقب میں۔

اس نے عمر کی پیٹھ کو دیکھتے بولنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بابا کہتے تھے۔۔۔حقوق العباد میں ہیرا پھیری کرنے والے حقوق اللہ بھی نہیں نبھا سکتے۔اللہ سے محبت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مخلوق سے محبت کرو۔ان کے حق نہ کھاؤ۔ان پہ ظلم نہ کرو۔اس کی بنائی ہوئی چیزوں سے محبت کرو۔جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ان سے محبت کرو۔اللہ نے مجھے بڑی محبت سے بنایا ہوگا۔وہ مجھ سے بھی ستر ماؤں جتنی محبت کرتا ہوگا۔تم میرے ساتھ ظلم کر کے اب اللہ کے آگے کیسے خود کو کلئیر کرنے آئے ہو؟تمھیں خدا سے شرم نہیں آتی۔" وہ طنزیہ سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

عمر نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔اس کی نظریں ڈوبتے سورج اور نارنجی سے سیاہ ہوتے آسمان پہ جمی تھیں۔

"میری اماں کہتی ہیں اللہ کے ساتھ اپنا معملہ ہمیشہ درست رکھو۔بندوں کا کیا ہے شکوہ شکایت کرنا ان کا کام ہے۔حقوق العباد کبھی نہ کبھی ٹھیک ہوجاتے ہیں۔یا کر لیے جاتے ہیں۔حقوق اللہ نہ خراب ہو کسی بھی نفرت یا محبت کی وجہ سے۔جو اللہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔وہ بندوں کے دل آپ کے لیے نرم کر ہی دے گا۔ان سے آپ کے معملات درست کروا ہی دے گا۔آپ کے دل سے بھی مہریں ہٹا دے گا۔بس شرط یہ ہے کہ اس کو نہ چھوڑو۔اس سے تعلق جوڑے رکھو۔درد میں، مصیبت میں، غم میں، خوشی میں، ہمیشہ۔۔اور بات اگر شرم کی ہے تو اماں کہتی ہیں اللہ سے کچھ بھی کہنے میں شرم نہ محسوس کرو۔اس سے کہہ دو جو دل میں ہے۔جو دماغ میں ہے سب کہہ دو۔وہ خدا ہے اسے ہمارے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں ہے۔اگر حل چاہیے تو اس سے بات کرو بغیر شرمائے بغیر جھجکے اس سے مدد مانگو۔اسے پکارو۔حقوق اللہ میں کوتاہی نہ کرو۔حقوق العباد خود با خود درست

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہونے لگیں گے۔کیونکہ جو خدا کے سامنے جھکتا ہے۔اس سے محبت کرتا ہے۔اس سے ڈرتا ہے۔وہ اس کے بندوں کے ساتھ غلط کر ہی نہیں سکتا۔اللہ اس کا دل خود ہی نرم کر دیتا ہے۔بالکل چڑیوں کی طرح آپ۔۔۔۔۔"

"مجھے تمہاری باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے عمر۔ادھر دیکھو مجھے میں اپنے قدموں پہ کھڑی ہوں۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔میرے۔۔۔باپ کے۔۔۔ساتھ کیا۔۔۔ہوا ہے؟ "آخر میں اس کی آواز کانپی تھی۔اپنے والدین کی بیماری یا موت کے بارے میں بات کرنا کسی بھی اولاد کے لیے سب سے مشکل کام ہوتا ہے۔

وہ خاموشی سے اٹھا تھا۔جائے نماز طے کی تھی۔اور نیچے چلا گیا تھا۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لیپ ٹاپ اور یو ایس بی تھی۔وہ وہیں چھت پہ پڑے ایک میٹ پہ بیٹھ گیا تھا۔ ہالے کو اشارے سے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔وہ مارے بندھے اس سے ذرا فاصلے پہ بیٹھ گئی تھی۔

وہ واقعی اپنے خاندان کے آدمی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں آیا تھا۔وہ کسی ایسے کو چھوڑ کر آیا تھا جو کبھی "جھوٹ "نہیں بولتا۔"جو چاہ کر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔جس کی وفاداری غیر مشروط تھی۔اس نے وہاں" کیمرہ "چھوڑا تھا۔اس نے وہاں مشین چھوڑی تھی۔انسان جھوٹ بول سکتے تھے مشین نہیں۔

عمر نے یو ایس بی کنیکٹ کی تھی۔فائلز پہ کلک کر کے اس نے یو ایس بی میں موجود واحد ویڈیو پہ پلے کا بٹن دبایا تھا۔

لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ایک منظر ابھرا تھا۔معراج سلطان تکیوں سے ٹیک لگائے نیم دراز تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(ہالے نے بے اختیار اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا وہ اب کبھی ان کو اس طرح نہیں دیکھ پائے گی اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا)

اسی وقت ہسپتال کے اس پر تعیش وارڈ میں شمس سلطان داخل ہوئے۔ان کے ہاتھ میں ایک آسمانی رنگ کی موٹی فائل تھی۔ویڈیو کلئیر تھی۔اس ویڈیو سے ابھرتی آوازیں کلئیر تھیں۔"کانوں میں پگھلا سیسہ ڈالتی آوازیں روح کھینچتے منظر سب کلئیر تھے۔"

(ہالے بغیر پلک جھپکے سانس روکے اس منظر کو دیکھے گئی)

وہ معراج سلطان کے پاس رکھے صوفے پہ بیٹھ گئے تھے۔عمر نے کچھ مناظر سکپ کیے تھے۔اب اس نے دوبارہ وڈیو کو چند منٹ آگے سے شروع کیا تھا۔شمس سلطان اب کہہ رہے تھے۔

"بھائی جان میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔جانتا ہوں صحیح وقت نہیں ہے لیکن بہرحال کرنا تو ہے ہی۔کاروبار کو ڈیلے نہیں کیا جا سکتا۔اصل میں بات یہ ہے مجھے کچھ پیسہ چاہیے۔میں کہیں انویسٹ کرنا چاہتا ہوں۔اور مجھے آپ کی مدد چاہیے۔"

"میں۔۔؟کیا کر سکتا ہوں شمس تمہارے پاس مجھ سے زیادہ پراپرٹی ہے۔میرے پاس تو بس ایک گھر ہے اور ایک دو پلاٹس۔گھر میں ہالے کے نام کر چکا ہوں۔اور دونوں پلاٹس حسن کی پڑھائی اور شادی کے لیے ہیں۔وہ میرے بچوں کی سیفٹی ہے۔تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ؟"ان کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

شمس مسکرائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ بھول رہے ہیں بھائی جان۔آپ کے پاس "heaven" ہے۔اب بھی لوگ اس کو مارکیٹ پرائز سے ڈبل پرائز پہ خریدنے کو تیار ہیں۔اور وہ۔۔۔وہ ہسپتال اور ہیون کے ساتھ والی زمین۔آپ یہ سب کیسے بھول گئے بھائی ؟اگر ان سب میں سے کوئی ایک جگہ بھی بیچ دی جائے تو ہمیں کروڑوں کا فائدہ ہو سکتا ہے۔آپ میرے ساتھ مل جائیں بھائی۔پھر دیکھیے گا ہمارا کاروبار کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا۔"

معراج سلطان سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

"کس نے کہا کہ اب وہ کاروبار "**ہمارا** "ہے ؟"ان کی ٹھنڈی آواز نے جیسے شمس کو برف کر دیا تھا۔

"جس دن میں یہاں سے باہر آؤں گا۔میں تمہاری کمپنی سے اپنے شیئرز نکال لوں گا۔میں اپنا پچیس فیصد لے لوں گا کیونکہ اب میں مزید تمہارے ساتھ کوئی کاروبار نہیں کرنا چاہتا۔جو لوگ میری اولاد کے نہ ہو سکے وہ میرے کیا ہوں گے ؟تم لوگوں نے میرے بچوں پہ ہاتھ اٹھایا ہے۔وہ بھی تب جب میں صرف ہسپتال میں ایڈمٹ تھا۔اگر میں مر گیا تم لوگ تو میرے بچوں کی بوٹیاں نوچ لو گے شمس۔ میں اب سلطان منزل بھی واپس نہیں آؤں گا۔میں اپنے بچوں اور بیوی کے ساتھ کہیں اور شفٹ ہو رہا ہوں۔تمہارے اور میرے راستے آج کے بعد علیحدہ ہیں۔"

"نہیں بھائی۔۔۔آپ ایسا نہیں کر سکتے۔اس وقت اگر آپ نے اپنے شیئرز نکال لیے۔۔۔تو۔۔۔تو میں برباد ہوجاؤں گا۔میں آپ کو ہرگز ایسا نہیں کرنے دوں گا۔میں آپ کا بھائی ہوں۔آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" وہ مارے بوکھلاہٹ کے یہاں سے وہاں چکر لگانے لگے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ٹھیک ہے میں تمھیں وقت دیتا ہوں۔تم اسٹیبل ہو جاؤ۔میں بھائی ہوں تمہارا۔تمھیں برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا لیکن تمہارے پاس بس چھ مہینے ہیں۔اس کے بعد میرا تمہارے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔اور اگر تمھیں پیسوں کی ضرورت ہے تو تم میرا ایک پلاٹ بیچ دو۔اور جب تم اسٹیبل ہو جاؤ تب واپس کر دینا۔"وہ سہولت سے کہہ رہے تھے۔

"مجھے آپ کا پلاٹ نہیں چاہیے۔مجھے ہیون چاہیے۔آپ کو ایک بات کیوں سمجھ نہیں آتی ؟ہالے میرے گھر آتی تو ہیون مجھے مل جاتا لیکن آپ کی بد کردار بیٹی سے یہ برداشت نہ ہوا۔اور بھاگ کھڑی ہوئی۔ لیکن اب اب آپ کو میرا کام کرنا ہو گا۔ہیون مجھے دینا ہو گا بھائی۔اگر میں آپ کے بچوں پہ ہاتھ اٹھا سکتا ہوں۔تو انہیں جان سے بھی مار سکتا ہوں۔اگر اپنے بچوں کو بچانا چاہتے ہیں تو خاموشی سے ہیون کو میرے نام کر دیں بھائی۔آپ کے لیے اور آپ کے خاندان کے لیے یہی بہتر ہو گا۔"وہ طیش سے چلا رہے تھے۔جبکہ معراج ٹھنڈی اور پر سکون نظروں سے ان کو دیکھ رہے تھے۔

"تم میرے بچوں کو مارنے کی بات کر رہے ہو شمس ؟کچھ دیر قبل تو تم یہ کہہ رہے تھے کہ تم میرے بھائی ہو۔"ان کے لہجے میں افسوس تھا۔شمس کی آنکھوں کا تاثر یکدم بدلا تھا اب ان آنکھوں میں بے حسی اور سرد مہری تھی۔

"ترک کہاوت ہے جب کوئی کہے میں تمہارا بھائی ہوں تو پوچھ لینا۔۔۔ہابیل یا قابیل۔"

"میں قابیل بن گیا ہوں بھائی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ نے بنا دیا ہے۔۔۔ہمیشہ آپ سے برتری کی خواہش کو دل میں دبا کر رکھا۔ لیکن آج نہیں۔ ہمیشہ آپ کی کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھا۔لیکن اب نہیں۔اب آپ کو میرے لیے کچھ کرنا ہو گا بھائی۔ ساری زندگی میں کیوں قربانی دوں۔ کبھی معراج سلطان کیوں قربانی نہ دے ؟ ہمیشہ میں ہی کیوں ناکام رہوں کبھی آپ کیوں ناکامی کا منہ نہ دیکھیں۔میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں بھائی لیکن اب اور نہیں۔اب آپ کو میرے لیے کچھ کرنا چاہیے آپ آدھے مر چکے ہیں۔اب آپ کو پورا مر جانا چاہیے یا پھر آپ کے بچوں کو۔ہاں۔۔ان کو مر جانا چاہیے۔میں آپ کے بچوں کو مار دوں گا بھائی۔"وہ پاگلوں کی طرح تیز تیز بولتے اس وقت کوئی جنونی لگ رہے تھے۔

معراج سلطان کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"جاؤ شمس مار دو۔ایک گولی نہیں چار چار مارو۔اگر میرے بچوں کی موت تمہارے ہاتھوں لکھی ہے۔تو مار دو جا کر۔اور اگر ان کی زندگی لکھی ہے تو تم چاہے پورا پسٹل ان پہ خالی کر دو وہ بچ جائیں گے۔ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے تم شمس۔۔۔تم مجھے میرے بچوں کی موت سے نہیں ڈرا سکتے۔میرے پاس دن میں دس لوگ آتے ہیں۔۔۔بالکل تمھارے جیسے۔ایسی دھمکیاں مجھے روز ملتی ہیں۔تم مجھے ڈرا نہیں سکتے۔سو بہتر ہے یہاں سے چلے جاؤ۔get lost"

شمس ہنسنے لگے تھے زور زور سے یہاں سے وہاں گھومتے وہ ہنستے جاتے تھے۔

"آپ نہیں جانتے میں کیا کیا کر سکتا ہوں بھائی۔میں آپ کے بچوں کو گولی سے نہیں ماروں گا۔۔۔میں ہالے اور اس لڑکے کی تصاویر سوشل میڈیا پہ ڈال دوں گا۔ساری دنیا اس پہ تھو تھو کرے گی۔اس کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوستیں، اس کا خاندان ،ہر کوئی اس کے کردار کی بات کرے گا۔وہ باہر جانے سے کترائے گی۔اس کی شخصیت مسخ ہوجائے گی۔آپ کی بیٹی جیتے جی مر جائے گی بھائی۔ذلت سے بڑی موت کوئی نہیں ہوتی ۔آپ کا بیٹا ہر روز اپنی بہن کو دیکھے گا تو اس کو سب کچھ یاد آئے گا۔اس کے دوست اس کا سرکل ہر کوئی اسے طنزیہ نظروں سے دیکھے گا۔ہر کوئی اس کی بہن کی بات کرے گا۔ پہلے وہ ڈیفینڈ کرے گا پھر غصہ کرے گا اور ایک دن وہ اس سب سے بے زار ہوجائے گا۔وہ سوشل ہونا چھوڑ دے گا۔وہ کالج چھوڑ دے گا۔وہ اپنی بہن سے لڑے گا۔خود سے منہ چھپائے گا۔وہ ڈیپریس ہوجائے گا بھائی اور اس سے بڑی موت کون سی ہوگی ؟"وہ ہنسے تھے زہر خند ہنسی۔

"آپ۔۔۔کو۔۔۔۔چاہیے۔۔کہ ہیون کو خاموشی سے میرے نام کریں۔بھائی آپ کو چاہیے کہ اب آپ قربانی دیں۔۔یا تو اپنے بچوں کی یا پھر اپنی جائیداد کی۔کیونکہ اب شمس سلطان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ میں قابیل بن گیا ہوں بھائی۔اب آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آج قابیل کے ہاتھوں کس کی موت ہوگی اگر آپ کے بچوں کی نہ ہوئی تو۔۔۔۔"وہ رکے تھے بس ایک لمحے کو۔"تو آپ کی موت ہوگی۔بھائی میں آپ کو مار دوں گا۔لیکن ہیون نہیں چھوڑوں گا۔"معراج سلطان نے شاکی نظروں سے شمس کو دیکھا تھا۔

"میں۔۔تمہارا بھائی ہوں شمس۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولے تھے۔

"تم مجھے مار دو گے ؟تم میرے بچوں کو مار دو گے ؟تم کیا بن رہے ہو یار۔کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ ہم دونوں کے درمیان ایسا کیا آ گیا ہے ؟تم میرے بھائی ہو شمس میرا وارث۔تم مجھے مار دو۔آؤ مار دو۔مجھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فرق نہیں پڑے گا لیکن تم ،تم برباد ہو جاؤ گے۔تمہارا سکون ختم ہو جائے گا۔تمہاری نیندیں اڑ جائیں گی۔ گلٹ تمھیں مار دے گا۔مجھے مار کر اپنے ساتھ ظلم مت کرو۔میرے بچوں کے ساتھ ظلم مت کرو۔ حسن بہت چھوٹا ہے۔ہالے کے بغیر میری سانس اکھڑتی ہے۔اپنے اور میرے ساتھ ظلم مت کرو۔ہر ظلم کا بدلہ دینا پڑتا ہے۔یہ مت کرو میرے بھائی۔میری بات سنو تمھیں پیسے چاہیے ہیں ؟تم میرا پچیس فیصد لے لو۔یہ میں موت کے ڈر سے نہیں کہہ رہا۔یہ میں اپنے بھائی کو گناہ سے بچانے کے لیے کہہ رہا ہوں۔تم میرے پلاٹس بیچ دو میرا گھر بیچ دو۔میں تمھیں ہیون بھی دے دیتا۔ خدا کی قسم میں دے دیتا لیکن شمس میں نے مسجد میں بیٹھ کر اپنے خدا سے وعدہ کیا تھا کہ میں ہیون پراجیکٹ کو کبھی بھی اپنے ذاتی مفادات کے لیے استعمال نہیں کروں گا۔کوئی محبت، کوئی چاہت ،کسی بھی جذبے کو خود پہ حاوی نہیں ہونے دوں گا۔میں خدا کے ساتھ کیا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔اور تمھیں خود کے ساتھ اور اپنے ساتھ ظلم کرنے نہیں دے سکتا۔میرے بھائی خود کے ساتھ ظلم مت کرو۔قابیل مت بنو۔"وہ ان کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہے تھے۔ان کے لہجے میں بھائی کے لیے محبت تھی فکر تھی خلوص تھا۔

شمس نے چند لمحہ ان کو سنا تھا۔دیکھا تھا۔ان کی باتیں اپنے ذہن میں جذب کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن نہیں اب نہیں۔۔۔۔انہوں نے زور زور سے اپنی گردن نفی میں ہلائی تھی۔

"آپ کی جذباتی تقریر مجھے متاثر نہیں کر سکتی۔میں ایک مشین ہوں۔ایک روبوٹ۔میرا مقصد بس پیسہ ہے۔میرا عشق ،میرا جنون بس پیسہ ہے۔ایسی لفاظیوں نے کئی سال پہلے ہی مجھ پہ اثر انداز ہونا چھوڑ دیا تھا۔میرے سینے میں کوئی دل نہیں ہے جو پگھل جائے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ مجھے نہیں روک سکتے بھائی۔۔۔آپ نے ہمیشہ اپنی ان ہی باتوں کی وجہ سے مجھ پہ برتری حاصل کی۔مجھ سے بہتر پایا۔میں نے سب کچھ برداشت کیا کیا اپ کو حق پہنچتا تھا کہ آپ مجھے ہزاروں لوگوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر تھپڑ ماریں ؟میں کتنے دن شرمندہ رہا آپ کو اندازہ ہے ؟آپ نے مجھ سے معافی تک نہیں مانگی بھائی۔۔۔ہمیشہ آپ نے ہمیشہ۔۔۔میرے ساتھ یہی کیا ہے۔خود کو بہترین ثابت کیا اور مجھے لوزر۔مجھے فیلیئر۔"انہوں نے اپنی پیشانی پہ آیا پسینہ صاف کیا تھا۔"آج نہیں آپ کی باتیں آج نہیں سنوں گا میں۔آپ کو بس ایک کام کرنا ہے بس ایک۔"**(انہوں نے لپک کر وہ آسمانی فائل اٹھائی تھی اور معراج کے بالکل سامنے جا کر کھڑے ہوگئے تھے)۔**

"اس فائل پہ سائن کر دیں بھائی۔۔۔آپ کو کرنا ہوگا۔کیونکہ اب آپ مجھے نہیں روک سکتے۔آپ کو اب گھر بیٹھنا چاہیے۔ویسے بھی آپ کی بیٹی نے جو کچھ بھی کیا ہے اس کے بعد سارا شہر ہم پہ تھو تھو کر رہا ہے۔بس آپ سائن کر دیں پلیز۔"وہ ان کے ہاتھ میں زبردستی پین تھماتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"یہ کس چیز کے پیپرز ہیں ؟"ان کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا۔

شمس دل کھول کر مسکرائے تھے۔

"ان پیپرز میں صاف صاف لکھا ہے کہ آپ۔۔۔۔معراج سلطان اپنا ہیون پراجیکٹ مجھے یعنی شمس سلطان کو "بیچ "رہے ہیں۔اور اس کے بدلے میری کمپنی میں پچیس فیصد شیئرز خرید رہے ہیں۔میں جانتا ہوں میری کمپنی کے پچیس فیصد شیئرز کی ویلیو با مشکل، با مشکل آپ کے ہیون کے پراجیکٹ کی قیمت کے چالیس فیصد کے برابر ہوجائیں۔آپ کی پراپرٹی زیادہ قیمتی ہے۔وہ ہیرا ہے اور آپ اس کو کوڑیوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے دام بیچ رہے ہیں۔لیکن ہم تو بھائی ہیں ناں؟"اخر میں طنزیہ سے ہنسے تھے۔"سائن کریں بھائی سائن ۔"

اب کے معراج کے چہرے پہ اضطراب پھیلا تھا۔

"یہ جھوٹ ہے۔۔۔بالکل جھوٹ بکواس ہے یہ۔۔۔میں نے وہ پچیس فیصد خریدے ہیں۔۔۔۔میں تمھیں پے کر چکا ہوں شمس۔تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔میں نے تمھیں رقم دی تھی میں نے اپنے اثاثے دیے تھے۔۔یہ بکواس ہے۔۔۔جھوٹ ہے۔"ان کی آواز ہکلانے لگی تھی۔

شمس نے استہزائیہ نظروں سے ان کو دیکھا تھا۔

"اچھا کیا واقعی ؟کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کہ آپ نے مجھ سے وہ شیئرز خریدے تھے ؟اور آپ نے رقم بھی ادا کی تھی ؟کوئی معاہدہ کوئی کاغذ کا ٹکڑا کچھ تو ہو گا ؟کہاں ہے ؟ہے کچھ ؟بتائیں بھائی کیا ثبوت ہے آپ کے پاس ؟آج تک میری کمپنی کے سب شیئرز میرے نام پہ ہیں بھائی۔ آپ کو جو پچیس فیصد دیتا رہا ہوں اسے میری امداد سمجھ لیں۔"

اور معراج سلطان کو جیسے ٹرک نے کچل دیا ہو وہ ساکت ہوگئے بالکل برف۔

"میں۔۔۔نے۔۔۔میں نے کہا تھا۔۔۔شمس ہم معاہدہ کر لیتے ہیں۔۔۔۔لیکن تم نے بس رقم لی۔۔۔تم نے کہا تھا تم میرے بھائی ہو۔"ان کی آواز ٹوٹی پھوٹی تھی۔

شمس کے چہرے پہ مکروہ سی مسکراہٹ آئی تھی وہ ان کے قریب جھکا تھا بالکل کان کے پاس۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب۔۔۔کوئی۔۔۔آپ سے۔۔۔۔کہے۔۔۔میں آپ کا بھائی ہوں۔تو پہلے پوچھ لینا۔۔۔ہابیل یا قابیل۔"

وہ ان کے کانوں میں صور پھونک کر پیچھے ہٹے تھے۔

معراج سلطان کا ہاتھ سیدھا اپنے دل پہ گیا تھا۔

(کئی سال قبل جب معراج سلطان نے شمس سے ان کی کمپنی جو کہ یوسف سلطان کے نام تھی لیکن وراثت میں شمس کے حصے میں آنی تھی۔ابھی اس کی کاغذی کاروائی نہیں ہوئی تھی۔اس کمپنی کے شیئرز خریدنے چاہے تھے۔تب شمس نے ان سے کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا۔بس لفظی باتیں ہوئیں اور معراج سلطان نے ساری رقم شمس کے حوالے کر دی۔کمپنی سے ملنے والا منافع کا پچیس فیصد معراج سلطان کو مل جایا کرتا تھا)۔

معراج کے سینے میں درد شروع ہو گیا تھا۔وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے دوہرے ہونے لگے ان کا سانس اکھڑ رہا تھا۔

"ڈاکٹر۔۔۔ڈاک۔۔۔ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔شمس۔۔مجھے درد ہو۔۔۔درد ہو۔۔۔رہا ہے۔۔۔عمر۔۔۔کو عمر کو ۔۔۔بلاؤ۔۔۔شمس۔۔عمر کو بلاؤ۔۔بہت درد ہو۔۔رہا ہے۔۔۔شمس۔۔بھائی۔۔۔جاؤ۔ ڈاکٹر۔بلاؤ شمس ۔۔۔میرا مال غصب نہیں کر سکتے تم۔غاصب مت بنو۔۔میرے بچوں کا حق ہے یہ۔میرا حسن۔۔وہ چھوٹا ہے بہت۔۔۔مجھے مرنے مت دو۔۔۔ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔ہالے کا کیا ہو گا شمس۔۔۔میرے بچے۔۔۔رل جائیں گے ڈاکٹر۔۔۔کو بلاؤ۔۔۔حسن۔۔۔بہت۔۔چھوٹا ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کے الفاظ ٹوٹے پھوٹے تھے۔درد شدید تھا۔وہ اپنے سینے کو مسل رہے تھے۔ان کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔جسم پسینے سے شرابور تھا۔

شمس بھنویں بھینچے ان کو دیکھے گئے۔

"آپ کا داماد آ ہی جائے گا بھائی۔لیکن آج آپ کو سائن کرنے ہی ہوں گے۔"شمس نے ان کے ہاتھ میں زبردستی پین تھمائی تھی اور فائل اپنے ہاتھ میں لے رکھی تھی۔

معراج کے ہاتھ سے پین چھوٹا تھا۔ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔وہ بار بار نفی میں سر ہلاتے تھے۔

"عمر۔کو عمر۔بلاؤ۔۔۔ڈاکٹر کو۔بلاؤ۔شمس۔میں بھائی ہوں۔تمہارا۔درد۔۔۔ہو۔۔رہ۔رہا ہے۔۔بب۔۔بلا۔بلاؤ ڈاکٹر کو۔"لیکن شمس تو جیسے ان کی سن ہی نہیں رہے تھے۔انہوں نے معراج کے سینے پہ دباؤ ڈال کر ان کو ہسپتال کے بیڈ پہ دھکا دیا تھا۔وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے نیم مردہ سے گر گئے تھے۔

ان کی آنکھوں میں شاک تھا۔بے یقینی تھی۔۔بے بسی تھی ،غصہ تھا۔وہ اٹھ نہیں پا رہے تھے۔۔۔انہوں نے خود کو آج تک اتنا کمزور محسوس نہیں کیا تھا۔وہ اٹھ کے شمس کو دور ہٹانا چاہتے تھے لیکن ہلنے جلنے سے انکاری تھے۔

شمس ان کو گرا کر خود ان پہ حاوی ہوگئے تھے۔اور ان کا ایک ہاتھ پکڑ کر اس میں ایک بار پھر پین تھمایا تھا۔اب کی بار انہوں نے معراج کا ہاتھ چھوڑا نہیں تھا۔بلکہ اپنے ہاتھ سے اس کو پکڑ رکھا تھا۔

معراج سلطان کے جسم سے جیسے ساری توانائی نکل گئی تھی وہ بے دھم ہو کر گر پڑے۔

ان کا دل رکنے لگا تھا درد ایسا تھا کہ الامان۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شمس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ایک جگہ سائن۔۔۔کیا تھا۔

(وہ سارا دن ساتھ ہوتے تھے ان کی سائن سے واقف تھے)

یہ ہیون کے کاغذات تھے۔

انہوں نے صفحہ پلٹایا تھا اور ایک اور مطلوبہ جگہ سائن کیا تھا۔

یہ۔ہیون سے ملحقہ زمین کے کاغذ تھے۔

صفحے پلٹے تھے اور دو آخری سائن ہوئے تھے۔

یہ ہیون ہسپتال اور ہیون اسکول کے کاغذات تھے۔

شمس پیچھے ہٹ چکے تھے ان کا کام ہو گیا تھا۔

معراج سلطان کی عمر بھر کی کمائی لٹ چکی تھی۔

شمس سلطان نے فاتحانہ نظروں سے اس آسمانی فائل کو دیکھا تھا اور ایک نظر معراج سلطان کے بے جان وجود کو بھی دیکھا تھا۔

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو ان کا دل ڈوبا تھا لیکن اگلے ہی لمحے ان کی آنکھیں سفاک ہوگئی تھیں۔ہر قسم کے جذبات سے عاری۔

اسی وقت ویڈیو بند ہوگئی تھی لیپ ٹاپ کی سکرین تاریک ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتی ہالے کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔وہ ششدر سی بیٹھی تھی۔اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔وہ شاکڈ تھی اس کے باپ کو گھیر کر مارا گیا تھا۔وہ کرب کی انتہا پہ تھی۔

پاس بیٹھے عمر کے تاثرات سپاٹ تھے۔البتہ اس کی آنکھوں کا زخمی پن دل دہلا دیتا تھا۔

ہالے کا شاک اور گلٹ ختم ہو گیا تھا اور اب "قبول "کرنے کا مرحلہ تھا۔اس نے قبول کر لیا تھا۔اس کا باپ مر گیا ہے۔

ہالے کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تھی۔پھر اس کی آنکھیں ڈبڈبائی تھیں اور یکدم اس کی آنکھوں سے پانی کا ریلا سا بہنے لگا۔وہ زور زور سے رونے لگی جیسے بچے روتے ہیں۔عمر اس کو روتے ہوئے دیکھتا رہا اسے آج یہ آنسو برے نہیں لگے تھے۔

"آج یہ آنسو نعمت لگے تھے۔"

"بابا۔۔۔بابا۔میرے بابا مر گئے۔وہ مر گئے۔عمر تم نے دیکھا ؟تم نے دیکھا وہ مر گئے ؟ان کو مار دیا گیا۔ ۔ہمیں یتیم کر دیا گیا۔۔میرا بھائی۔یتیم ہو گیا۔میں یتیم ہوگئی میرے باپ کو مار دیا۔"

"اللہ اللہ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے ؟۔۔۔کوئی کسی کے باپ کو کیسے مار سکتا ہے ؟۔۔۔اللہ میں کہاں جاؤں۔میرا باپ مر گیا یا اللہ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔میرا باپ مر گیا۔۔وہ تو میرے چچا تھے وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اللہ۔۔"

وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے زور زور سے روتی جاتی اور کہے جاتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا دل بند ہو رہا ہے اللہ۔۔کوئی کسی کے باپ کو کیسے مار سکتا ہے۔۔آپ ایسا کیسے ہونے دے سکتے ہیں۔۔کسی کا باپ کیسے مار سکتا ہے کوئی۔آپ کیسے ایسا ہونے دے سکتے ہیں۔یہ ظلم ہے اللہ۔۔۔آپ کسی کو کیسے مجھ پہ ظلم کرنے دے سکتے ہیں۔کیوں اللہ میں ہی کیوں میرا ہی باپ کیوں۔۔۔"وہ چیخ رہی تھی۔۔وہ رو رہی تھی اس کا باپ مر گیا تھا۔یہ غم تھا اس کے باپ کو قتل کیا گیا تھا۔یہ ناسور تھا۔اور ناسور کبھی ختم نہیں ہوتا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یوسف سلطان کا کمرہ اس وقت بکھرا سا تھا۔تھوڑی دیر پہلے سفیر اور ہالے کی رسم کے بعد گھر کے سارے افراد ایک ایک کرتے اپنے کمروں کو چلے گئے تھے۔اب کافی کے بھاپ اڑاتے مگز تھے۔پلیٹ میں رکھے ڈرائی فروٹس تھے۔اور دادا پوتی کی نہ ختم ہونے والی باتیں تھیں۔یوسف سلطان بیڈ سے ٹیک لگائے پیر لمبے کیے نیم دراز تھے۔جبکہ ہالے آلتی پالتی مارے بیٹھی تھی۔کچھ دیر پہلے کھلے ہوئے بال اب ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے۔اس کے چہرے پہ خوشی تھی اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"اچھا باقی سب باتیں چھوڑیں دادا جان آپ یہ بتائیں کہ چچی جان اور پھپھو ایک دوسرے سے اتنی نفرت کیوں کرتی تھیں ؟"اس کے لہجے میں تجسس تھا۔

یوسف سلطان نے گہری سانس بھری تھی۔

"فروا اور نگین کی بہت اچھی دوستی تھی۔دونوں ایک دوسرے پہ جان دیتی تھیں۔" انہوں نے بولنا شروع کیا تھا۔ہالے غور سے ان کو سن رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان ہی دنوں میرا بھتیجا وحید گاؤں سے یہاں پڑھنے آیا تھا۔میں نے اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا۔وہ نگین کے ساتھ یونیورسٹی جانے لگا۔وہاں اس کی ملاقات فروا سے ہوئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔وحید اس کے لیے لڑنے مرنے کو تیار ہوجاتا۔اس نے مجھ سے بات کی۔میں فروا کے گھر رشتہ لے جانے کو راضی ہوگیا۔ان دنوں فروا کے بھائی کا رشتہ نگین کے لیے آگیا۔میں نے نگین سے اس بارے میں بات کی اس نے مجھ سے سوچنے کے لیے وقت مانگا۔تب ہی اچانک سے فروا کا التفات وحید سے ہٹ کر شمس پہ جا ٹھہرا۔وہ دونوں اکثر ملنے لگے بات یہاں تک آگئی کہ وحید اور شمس کی ایک دوسرے کے ساتھ جھڑپ ہوگئی۔میں نے کئی بار شمس کو سمجھانا چاہا لیکن وہ جوان تھا گرم خون تھا۔گھر چھوڑنے کی بات کر دیتا اور میں ہار جاتا۔اسی طرح ایک دن شمس اور فروا باہر ملنے گئے۔اور وحید نے ان کو دیکھ لیا وہ جذباتی سا بندہ تھا۔اس نے شمس پہ ہاتھ اٹھا دیا۔بس پھر کیا تھا فروا نے اسی وقت اسی جگہ وحید کو تھپڑ مارا اور اس سے یہ کہہ دیا کہ وہ اب شمس سے شادی کرے گی۔فروا نے یہ سب پیسے کے لیے کیا تھا۔سب جانتے تھے۔وحید یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکا اور اس نے خود کشی کر لی۔"دادا جان سانس لینے کو رکے تھے۔ہالے بے چینی سے آگے کو ہوئی تھی۔"پھر کیا ہوا بتائیں نہ دادا جان ؟"

"ہونا کیا تھا شمس اور فروا کی شادی ہوگئی اور نگین کو فروا سے سخت نفرت۔وہ اس کو دیکھتی تو منہ پھیر لیتی یہاں تک کہ اس نے شمس سے بھی بات کرنی چھوڑ دی تھی۔اور نگین کے بھائی کے رشتے کو بھی منع کر دیا وہ نگین سے بے تحاشا محبت کرتا تھا لیکن نگین کی یہی رٹ تھی۔میں اس خاندان میں شادی نہیں کروں گی۔سانپ کے بل سے سانپ ہی نکلتا ہے۔وہ بیچارہ نیم پاگل سا ہوگیا تھا۔نگین کی محبت میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہر روز وہ ہمارے دروازے پہ آ کر کھڑا ہو جاتا۔اور نگین سے معافی مانگتا ایک ایسے گناہ کی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔فروا کو اپنے بھائی سے محبت تھی بہت زیادہ محبت اس نے نگین کے پیر تک پکڑ لیے تھے۔لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی نگین کی یہ بہت بری عادت تھی۔وہ جب کسی ضد پہ اڑ جاتی تو چاہے غلط بھی ہوتی تو اس ضد کو چھوڑتی نہ تھی۔خیر قصہ مختصر نگین نے وہاج سے شادی کر لی اور اس کے اگلے ہفتے فروا نے زبردستی اپنے بھائی کی شادی کہیں کروا دی۔لیکن وہ بیچارہ بہ مشکل چند ہی مہینے جی سکا۔نگین کی محبت جان لیوا تھی۔وہ جب مرا تو اس کے منہ سے خون نکلتا اور نگین کا نام نکلتا۔فروا اس کے بعد سے نگین سے اس درجہ متنفر ہوگئی کہ نگین کو دیکھتی تو خود کو کمرے میں بند کر دیتی۔یا چیخنے چلانے لگتی اور نگین کو گالیاں بکتی۔"

"لیکن ان سب میں پھپھو کا کوئی قصور تو نہیں تھا۔ان کی شادی ہے ان کی مرضی وہ جس سے چاہے کریں۔چچی کو بھی کچھ سوچنا چاہیے تھا۔"وہ ان کی بات کے بیچ میں بولی تھی۔

"بیٹے جب کسی کا کوئی عزیز مرتا ہے ناں تب وہ غلطی اور قصور نہیں دیکھتا وہ کوئی ایسا بندہ ڈھونڈتا ہے۔جس کو الزام دیا جا سکے۔جیسے نگین نے وحید کی موت کا الزام فروا کو دیا۔اسی طرح فروا آج بھی اپنے بھائی کی موت کا ذمہ دار نگین کو سمجھتی ہے۔وہ اس سے نفرت کرتی ہے بے تحاشا بے انداز نفرت۔یہ میں جانتا ہوں اور نگین جانتی تھی۔"

"اور میں میرا کیا قصور؟ مجھ سے کیوں چڑتی ہیں وہ ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیونکہ تم نگین جیسی ہو۔تمہارا چہرہ، تمہارا بولنا، تمہارا ہنسنا، تمہارا رونا، تمہارا ہر انداز نگین جیسا ہے۔ تمھیں پتہ ہے فروا نے نگین کی موت پہ ایک آنسو تک نہیں گرایا بلکہ اس ہفتے اس نے کچی بستی میں جا کر دیگیں بانٹی تھیں۔تم سوچو ذرا اندازہ کرو اس نفرت کا جو انسان سے اس کی انسانیت چھین لے۔ جب نگین کی طلاق ہوئی تھی ناں اس دن فروا نے ایک پوری بیکری کی مٹھائی خرید کر ہر آتے جاتے کو بانٹی تھی۔میں فروا کے سب راز جانتا ہوں مجھے اس کے بارے میں وہ بھی پتا ہے جو کہ فروا خود بھی نہیں جانتی۔"

"آپ نے ان کو کچھ کہا نہیں؟ مرنے والی اور طلاق یافتہ آپ کی بیٹی تھی۔"ہالے کے لہجے میں افسوس تھا جبکہ یوسف سلطان کی آنکھیں ہر قسم کے جذبات سے عاری تھیں۔

"اگر وہاج چوہڑا مرتا تو میں بھی دیگیں بانٹتا۔اگر اس کو کوئی بھی تکلیف ہوتی تو میں بھی مٹھائی بانٹتا۔مہر کی پیدائش کے بعد وہاج سدھر گیا تھا لیکن میں نے اس کو کبھی معاف نہیں کیا۔میرے لیے وہ ساری زندگی وہی وہاج رہا جس نے میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔میں جب جب اس کو دیکھتا تھا میرا خون کھولتا تھا جب میں اپنی نفرت پہ قابو نہیں رکھ سکتا تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں دوسروں کو درس دیتا پھروں۔"

" اللہ کیسی ہٹلر فیملی میں پیدا ہوگئی میں، بس مرنے مارنے کی باتیں۔میں تو جا رہی ہوں بھئی۔"وہ مٹھی میں ڈرائی فروٹس بھرتی بیڈ سے اترتی بولی تھی۔دادا جان اس کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔

"اس وقت نہ جانا فروا کا غم تازہ ہے۔"انہوں نے دروازہ کھولتی ہالے کو پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

"گرم لوہے پہ چوٹ مارنے کا تو الگ ہی مزہ ہے۔"وہ مڑے بغیر کہتی باہر نکل گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی۔یوسف سلطان کے کمرے سے آنے کے بعد سے فروا اب تک ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی تھیں۔ان کو یقین نہیں آتا تھا کہ جو ابھی کچھ دیر قبل ہوا وہ سب ایک حقیقت تھی۔ان کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ان میں غصہ تھا، شاک تھا، ان کو رہ رہ کر مہر پہ غصہ آ رہا تھا۔ وہ کیسے ان کی بازی پلٹ گئی ؟وہ اب تک شاک میں تھیں کہ وہ چھٹانک بھر کی لڑکی ہالے کس طرح ان کو مات دے گئی۔صدمہ شدید تھا۔اسی وقت ان کے کمرے کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی۔وہ اسی طرح بیٹھی رہیں مڑ کر دیکھا تک نہیں لیکن وہ اس چاپ کو پہچانتی تھیں۔اچھی طرح بہت اچھی طرح۔

"چچی جان میں آجاؤں ؟"وہ ادھ کھلے دروازے پہ کھڑی پوچھ رہی تھی۔

"ہالے میں کم از کم اس وقت تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔"وہ مڑے بغیر بولی تھیں۔

"لیکن میں آپ سے بات کرنے آئی ہوں۔آپ سے معافی مانگنے اور صلح کرنے سب سورٹ آوٹ کرتے ہیں ناں۔کب تک آپ اس طرح مجھ سے چڑتی رہیں گی۔"وہ بولتی ہوئی فروا کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی۔اس کا لہجہ ہلکا پھلکا سا تھا جیسے ان دونوں کے درمیان کسی گڈے گڑیا کی سی لڑائی ہو۔

فروا نے پورے کا پورا گھوم کر اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے تم سے چڑ نہیں ہے۔مجھے تم سے نفرت ہے اتنی کہ اگر تم میرے سامنے مر بھی جاؤ تو میری آنکھ سے آنسو نہ نکلے۔اتنی کہ اگر کوئی تمھیں میرے سامنے زندہ جلا ڈالے تو میں اس کو روکوں ناں۔"وہ اس کے پاس اس کے بہت قریب بیٹھی غرا رہی تھیں۔

ہالے کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔لیکن بظاہر وہ مسکراتی رہی۔

"چلیں چھوڑیں یہ نفرت محبت۔مجھے یہ بتائیں آپ اس رشتے کی مخالفت کیوں کر رہی ہیں۔میں نہیں چاہتی کہ میری اور سفیر کی شادی آپ کی مرضی کے بغیر ہو۔آپ میری ماں جیسی ہیں میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔اور یہ صرف لفاظی نہیں ہے آئی مین اٹ۔"اس کا لہجہ سادہ تھا پر خلوص اس نے چند لمحے پہلے والی فروا کی بات کا اثر زائل کرنا چاہا وہ آج جھگڑا کرنے نہیں آئی تھی۔

فروا اٹھ کھڑی ہوئی تھیں ان کی آنکھوں میں ایسا سرد تاثر تھا کہ خدا کی پناہ۔

"میں بتاؤں تمھیں کیوں کر رہی ہوں میں اس رشتے کی مخالفت ؟کیوں ہوں میں اس کے خلاف ؟کیونکہ میں جب جب تمھیں دیکھتی ہوں ناں مجھے تمہاری مکروہ شکل پھوپھی یاد آجاتی ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دبا دوں۔"

"میری پھپھو کے بارے میں اس طرح بات مت کریں چچی۔"ہالے نے ان کو ٹوکا تھا۔

"اور بتاؤں ؟تم دوغلی ہو ہالے۔تم گولڈ ڈگر ہو۔پہلے ہارون کو دوستی کا جھانسہ دیا اور کئی سال اس کے پیسوں سے عیش کرتی رہی۔اور جب شادی کی باری آئی تو تم نے شہر کا ایک بہترین بزنس مین پھانس لیا ۔تم اس ہارون کے ساتھ سارا دن سڑکوں کی خاک چھان سکتی ہو۔اس کے ساتھ شہر کے ایک ایک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ریستوران میں کھانا کھا سکتی ہو۔لیکن شادی نہیں۔شادی تم اس سے نہیں کر سکتی کیونکہ تمھیں اس سے محبت نہیں ہے۔مجھے کیا سمجھ رکھا ہے تم نے؟ پاگل ہوں میں ہاں ؟"

"چچی آپ اس طرح میرے کردار پہ بات نہیں کر سکتیں۔میں آپ کو یہ حق نہیں دیتی۔میں یہاں صلح کرنے آئی ہوں۔آپ بات بڑھا رہی ہیں آپ۔۔۔۔"

"تیسری وجہ بتاؤں ؟"وہ تو جیسے اس کی سن ہی نہیں رہی تھیں۔

"تمہاری ماں کے خاندان میں اولاد ہوتی ہی نہیں۔اور اگر کسی کی ہو بھی جائے تو دس پندرہ سال تو کہیں نہیں گئے۔کیا میرے بیٹے کو بھی بے اولاد رکھنے کا ارادہ ہے ؟تمہاری ماں نے دس سال بعد اولاد پیدا کی تم کتنے سال لگاؤ گی ؟پندرہ یا بیس۔بلکہ ایسا کرنا سفیر کے بچوں کو میری قبر پہ لے آنا وہاں کھیل لیں گے مجھ سے۔"وہ زخمی ناگن کی طرح پھنکار رہی تھیں۔

ہالے کا دل جیسے کسی نے زور سے دبایا ہو۔

"ایسے تو نہ کہیں یہ سب تو اللہ کے اختیار میں ہوتا ہے اماں کے بس کی بات تو نہیں تھی یہ۔"

"ارے رہنے دو تم۔تمہاری ماں کو شادی کے پہلے ہفتے ہی طلاق ہوگئی تھی۔اب میرے بیٹے کے لیے ایسی نسلی بد کردار عورت بچی ہے تمھیں گھر لاؤں گی میں ؟جیسی بد کردار تمہاری ماں تھی ویسی ہی۔۔۔۔"ہالے جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس بہت بول چکیں آپ اور بہت سن چکی میں۔اب اگر آپ کے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں بھول جاؤں گی آپ کے ساتھ میرا کیا تعلق ہے۔اگر میری ماں اور میرا کردار صاف نہیں تو آج آپ کے کردار کی بھی بات کر ہی لیتے ہیں۔"

"آپ وہی ہیں ناں جنہوں نے پیسے کے لالچ میں ایک بھائی سے رشتہ توڑ کر دوسرے بھائی سے جوڑ لیا تھا۔دو بھائیوں کو ایک دوسرے سے متنفر کر دیا۔یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے خودکشی کر لی۔ آپ کی اپنی دوست نے آپ کو اس لیے چھوڑا کیونکہ آپ کردار کی اچھی نہیں تھیں۔لڑکوں کو کپڑوں کی طرح بدلتی تھیں۔چلیں یہ سب تو آپ کی شادی کے پہلے کے قصے ہیں ناں آپ نے شادی کے بعد کیا کیا میں یاد دلاؤں ؟"وہ آنکھوں میں غضب لیے ان کے سامنے کھڑی غرا رہی تھی۔

"آپ کو یہ بتاؤں کہ کیوں شمس چچا کو آپ کی اس مکروہ شکل سے بھی نفرت ہے کیونکہ۔۔۔۔"ان کے کان کے پاس جھکی تھی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی۔

"کیونکہ بیس سال قبل شمس چچا نے آپ کو ایک جاپانی بزنس ٹائکون کے ساتھ ہوٹل کے ایک کمرے میں ایسی حالت میں دیکھا تھا کہ زبان کو بیان کرنے کی تاب نہیں۔لفظوں کو مفہوم دینے کی جرات نہیں۔اس دن سے لے کر آج تک اس گھر میں شمس چچا کی نظروں میں آپ کی حیثیت دو ٹکے کی بھی نہیں رہی۔اس لیے کہتی ہوں چچی بد کردار لوگوں کو چاہیے کسی دوسرے کے کردار کی بات نہ کریں۔ "وہ بول کر پیچھے ہٹی تھی جبکہ فروا کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ان کا رنگ نچڑ گیا تھا۔ان کا چہرہ سفید تھا لٹھے کی مانند سفید۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہاری جرات کیسے ہوئی ہاو ڈیئر یو لٹل بچ۔"وہ بہت دیر بعد پھنکاری تھیں۔

"چلائیں مت چچی۔"وہ ان سے زیادہ تیز آواز میں دھاڑی تھی،" جن کا اپنا ماضی داغ دار ہو ان کو چاہیے کہ دوسروں کے حال پہ تبصرے نہ کریں۔"اس کا لہجہ ٹھنڈا تھا برف جیسا۔

"تم نے مجھے تنہائی میں ذلیل کیا ہے میں تمھیں محفل میں رسوا کروں گی۔ تم میرا داغ دار ماضی اٹھا کر لائی ہو ناں میں تمہارے حال کو ذلت کا نشان بنا دوں گی۔میں تمھارے ساتھ وہ کروں گی کہ ساری دنیا دیکھے گی۔تم سے وہ چھینوں گی جس کا تم نے تصور بھی نہیں کیا ہو گا۔تمہاری قسمت اب سے میں لکھوں گی ہالے۔اور میں تمہارے بخت میں وہ ذلت لکھوں گی کہ تم مر کر بھی اس داغ کو دھو نہیں سکو گی یاد رکھنا۔"وہ ہالے کے بالکل قریب کھڑی دبا دبا سا غرا رہی تھیں ان کے لہجے میں کاٹ سی تھی جبکہ ہالے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے خاموشی سے ان کو سنتی رہی اور جب بولی تو بس اتنا۔

"وتعز من تشاء، وتزل من تشاء۔"

(اللہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے)

وہ بول کر رکی نہیں تھی۔

دروازہ ٹھا کی آواز سے مارتی کمرے سے نکل گئی تھی فروا کو یوں لگا تھا جیسے یہ دروازہ ان کے منہ پہ مارا گیا ہو۔ان کے جسم کا سارا خون نچڑ کر ان کے چہرے پر آ چکا تھا اذیت سی اذیت تھی ذلت سی ذلت تھی۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آج اس چھوٹے سے ڈھابے پہ ہونے والی ملاقات کو تین سال بیت چکے تھے۔ نفیسہ نے اپنے لائسنس کی بحالی کے لیے کیس دائر کر دیا تھا۔اس کے بعد ان کو تین سالوں کے لیے عدالت کے دھکے کھانے پڑے تھے۔کئی ثبوت اکھٹے کرنے پڑے تھے۔کئی سفر طے کرنے پڑے تھے۔ایسے میں عمر کی ساری ذمہ داری ان کے بھائی رحمان پہ آ چکی تھی۔اس کو اسکول سے لانا لے کر آنا اس کے باقی چھوٹے موٹے کام وہی کرتے جب تک نفیسہ گھر نہ آجاتیں۔تین سال کی لمبی خواری کے بعد آج ان کے کیس کا فیصلہ ہوگیا تھا۔نفیسہ حیات کو بے گناہ قرار دے کر ان کا لائسنس بحال کر دیا گیا تھا۔اس سارے عرصے میں ان کی ساری جمع پونجی اس کیس پہ لگ چکی تھی۔لیکن بلاخر وہ آزاد تھیں بے گناہ تھیں۔

اس وقت وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی عمر کو ہوم ورک کروا رہی تھیں۔

عمر اب کافی بڑا ہو گیا تھا۔اس کا قد نکل آیا تھا۔صحت بھی اچھی خاصی تھی۔ اس کی سیاہ آنکھیں مزید چمک دار اور ذہین ہو گئی تھیں۔لیکن اس کی ضد اور ہٹ دھرمی آج بھی ویسی ہی تھی۔وہ آج بھی اپنی مرضی ہی کرتا تھا چاہے اس کو ہزار بار روکا جائے۔وہ بیڈ پہ بیٹھا خاموشی سے اپنا ہوم ورک کر رہا تھا۔ جب رحمان ایک دھاڑ سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئے وہ بے حد غصے میں لگتے تھے۔

"فیسے یہ میں جو سن کر آیا ہوں کیا یہ سب سچ ہے ؟"وہ با مشکل خود پہ قابو رکھتے بولے تھے۔

"پہلے یہ تو پتہ لگے آپ نے سنا کیا ہے ؟"وہ مطمئن سی بولی تھیں۔

"تو نے استعفیٰ دے دیا ؟اور اگر یہی کرنا تھا تو کیوں اتنے سال کورٹ کچہریوں کے چکر لگائے ؟کیوں خود کو خوار کیا؟ اپنے پیسے برباد کیے؟ یا اللہ فیسے تو کیسے اتنی بے وقوف ہو سکتی ہے؟ مجھے تو سمجھ نہیں آ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہی۔میں تجھ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔جواب دے مجھے۔"ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ اپنے بال نوچ ڈالیں۔

عمر نے کاپی پہ جھکی نظر اٹھائی تھیں۔اس کی نظروں میں ناگواری تھی۔

"آپ مجھے لکھنے دیں گے یا میں باہر چلا جاؤں ؟"اس کے لہجے میں بدتمیزی نہیں تھی وہ بس پوچھ رہا تھا وہ واقعی بس پوچھ ہی رہا تھا۔

"چل نکل ادھر سے۔آیا بڑا مامے کو آنکھیں دکھاتا ہے۔"انہوں نے جھڑکا تھا۔

"اماں اپنے بھائی سے کہیں جھوٹ نہ بولیں میں نے آنکھیں نہیں دکھائیں۔"

"بیٹے آپ باہر جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں پھر اس کو کمپلیٹ کریں گے اوکے ؟" وہ نرمی سے بولی تھیں۔

"اوکے۔"اس نے خلاف معمول آج ضد نہیں کی تھی خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

"بھائی میں یہ نہیں کر سکتی تھی۔مجھے خود سے شرم آنے لگی تھی۔اس بار اگر عمر کی بیماری وجہ بنی تھی تو اگلی بار کچھ اور وجہ بنتی۔میں نے اس پیشے کا تقدس پامال کیا تھا۔مجھے کوئی حق نہیں تھا کہ میں دوبارہ اس عدالت میں قدم رکھتی۔اس لڑکی کے قتل میں کہیں نہ کہیں میرا بھی ہاتھ ہے۔اگر میں لوگوں سے خوف نہ کھاتی اور عمر کی زندگی اور موت کو اللہ کے ہاتھ میں دے دیتی تو یہ سب نہ ہوتا۔کبھی بھی نہ ہوتا۔میں نے جو کچھ کیا ہے اس کی سزا خود کو اسی صورت دوں گی۔اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندوں سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈرنے والوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔یہ میری سزا ہے پلیز مجھے اس کو بھگتنے دیں۔"ان کا لہجہ سادہ سا تھا۔

رحمان کے کندھے ڈھیلے پڑے تھے۔

"پھر کیا کرے گی تو فیسے ؟کیا گھر بیٹھی رہے گی ؟"اب کے ان کا لہجہ فکر مند سا تھا۔

نفیسہ مسکرائی تھیں۔

"میں گھر بیٹھنے والیوں میں سے نہیں ہوں بھائی۔جو گھر میں نے عمر اور اپنے لیے لیا تھا۔کل اس کو بیچ آئی ہوں اور اس کی جگہ میں نے ایک جم کے مالک سے بات کی ہے۔وہ اس جگہ کو بیچنے کے لیے راضی ہے۔میں وہاں لڑکیوں کے لیے سیلف ڈیفنس کلاسز ارینج کروں گی۔"

"میں ان کو ایسا ٹرینڈ کروں گی۔ان کے لیے ایسے کوچ رکھوں گی کہ وہ پانچ پانچ درندوں کا اکیلے مقابلہ کر سکیں۔میں ایک لڑکی کو نہیں بچا سکی لیکن میں کوشش کروں گی کہ کسی اور کو اس ظلم سے بچا سکوں ۔میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کروں گی۔اور یہی میرے لیے اچھا رہے گا۔"

"اور تجھے لگتا ہے کہ یہاں کے لوگ اپنی بچیوں کو ایسے کراٹے کلاس لینے بھیجیں گے ؟کس خوش فہمی میں رہ رہی ہے تو؟ یہاں لوگ اپنی بچیوں کو اسکول کالج نہیں بھیجتے اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہاتھ سے نہ نکل جائیں۔کہیں ان کو پڑھ لکھ کر پر نہ لگ جائیں۔اور تو تجھے لگتا ہے کہ وہاں لڑکیاں کراٹے کلاسز لینے آئیں گی تو اپنی عقل کدھر بیچ آئی ہے فیسے؟"وہ افسوس سے پوچھ رہے تھے۔

"میں نے کب کہا کہ لڑکیاں وہاں کراٹے کلاس لینے آئیں گی ؟"وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" لڑکیاں وہاں سلائی کڑھائی سیکھنے آئیں گی۔لڑکیاں وہاں کوکنگ کلاسز لینے آئیں گی۔لیکن میں وہاں ان کو وہی سکھاؤں گی جو میں چاہوں گی۔جس کے لیے میں نے وہ جگہ خریدی ہے۔"وہ چمکتی آنکھوں کے ساتھ بتا رہی تھیں۔

"مطلب تو لوگوں کو دھوکہ دے گی اور اگر کسی نے گھر جا کر بتا دیا تو کیا کرے گی تو ؟فیسے دیکھ مت پڑ ان کاموں میں۔"انہوں نے جیسے باز رکھنا چاہا۔

"میں نے کب کہا کہ میں کسی کو دھوکہ دوں گی ؟وہاں کوکنگ کلاسز ہی ہوں گی وہاں سلائی کلاس بھی ہوگی۔لیکن اس کی فیس ہوگی اور جو میں کروانا چاہتی ہوں وہ مفت ہوگا۔وہاں آنے والی ہر لڑکی ہر عورت سلائی اور کوکنگ پہ کم دھیان دے گی اور سیلف ڈیفنس کلاس پہ زیادہ دھیان۔کیونکہ میں عورتوں کی فطرت سے واقف ہوں مفت کا اگر زہر بھی دے دو تو عورتیں گھر لے جائیں گی۔یہ سوچ کر کہ چوہے مارنے کے کام تو آ ہی جائے گا۔عورتوں کو مفت کی چیزیں فیسینیٹ کرتی ہیں اٹریکٹ کرتی ہیں۔"

"کیا کہہ رہی ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی صاف صاف الفاظ میں بتا دے مجھے۔"وہ الجھ سے گئے تھے۔

"دیکھیں آپ نے بازار میں عورتوں کو دیکھا ہوگا۔جہاں بھی جس بھی دکان کے سامنے سیل لگی ہوگی عورتوں کا سب سے بڑا ہجوم وہیں ہوگا۔حالانکہ سیل میں رکھے کپڑے اتنے بے کار ہوتے ہیں کہ دو دھلایوں میں خراب ہوجائیں گے۔وہ سیل میں رکھا ہوا ایک ہزار والا جوڑا تو لے لیں گی لیکن دکان میں رکھا پندرہ سو والا سوٹ لیتے ان کی جان جائے گی۔حالانکہ وہ زیادہ پائیدار بھی ہوگا اور اس کی کوالٹی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھی اچھی ہوگی۔میں یہ نہیں کہہ رہی کہ عورتیں بے وقوف یا لالچی ہوتی ہیں وہ بس کم پیسوں میں زیادہ چیزیں چاہتی ہیں۔وہ تعداد چاہتی ہیں معیار نہیں۔اب جب ان کو کوکنگ اور سلائی کلاسز کے ساتھ فری جم بھی ملے گا تو آپ دیکھیے گا کیسے اور کہاں کہاں سے لڑکیاں اور عورتیں آئیں گی۔"

"لیکن اس سب سے تجھے کیا فائدہ ہوگا؟ تیرا تو گھر بھی بہت مشکل سے چلے گا۔عمر کا اسکول اس کے باقی اخراجات وہ سب کہاں سے پورے ہوں گے ؟"

"مجھے فائدہ نقصان نہیں چاہیے۔میں بس کفارہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور عمر کے اسکول اور باقی اخراجات کے لیے مجھے ایک لاء کالج میں لیکچرر کی نوکری مل گئی ہے۔سب مینج ہوجائے گا۔پریشان مت ہوں آپ۔"وہ تسلی دیتے ہوئے بولی تھیں۔

اور وہ مطمئن بھی ہوگئے تھے۔تھوڑی دیر بعد جب نفیسہ ان کو گیٹ تک چھوڑنے گئیں۔تو وہ رک گئے ہمّت جمع کی اور بولنا شروع کیا۔

"فیسے تو زری کے لیے دعا کرنا وہ ٹھیک ہوجائے بس تیری دعاؤں میں بڑا اثر ہے۔بس یہ فالج اس کی جان چھوڑ قسم سے میرے بچے رل گئے ہیں۔"ان کے لہجے میں شرمندگی اور دکھ تھا۔

"میں دعا کروں گی "وہ ان کی طرف دیکھے بغیر بولی تھیں۔انہوں نے کہہ دیا مطلب وہ دعا کریں گی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اوائل اپریل کے دن تھے۔حبس اور گرمی اپنے عروج پہ تھی۔شام کے چھ بجے کا وقت تھا۔معراج سلطان کمپنی کے آفس میں پاور چیئر پہ بیٹھے مینیجر کو کوئی ہدایات دے رہے تھے۔جب ان کا سکریٹری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فرہاد بنا ناک کیے آفس روم میں داخل ہوا۔اس کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔اس نے کچھ بولنے کو منہ کھولا تھا کہ مینیجر کو دیکھ کر خاموش ہوگیا۔معراج سلطان نے ناگواری سے اس کو دیکھا تھا۔اور مینیجر کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔اس ادھیڑ عمر مینیجر کے جانے کے بعد ان کا رخ اب فرہاد کی جانب تھا۔

"ہاں تو مسٹر فرہاد غفّار آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ ایسی کون سی آفت آگئی تھی کہ آپ بنا ناک کیے میرے آفس میں آگئے۔ایتھکس ہیں آپ کے اندر یا نہیں ؟"ان کا لہجہ اونچا نہیں تھا اس میں بس ناگواری تھی۔

"شمس سر نے ہیون سے ملحقہ ساری زمین مرزا صاحب کو بیچ دی ہے۔آج صبح ہی مجھے ان کی سیکریٹری نے اطلاع دی ہے۔سر سب ختم ہو گیا ہے۔وہ لوگ ایک بار وہاں آگئے تو ساری جگہ کا سکون خراب کر دیں گے۔وہ ہیون کو برزخ سے بھی بد تر بنا دیں گے۔کچھ کیجیے سر۔"وہ سخت پریشانی کے عالم میں بولے چلا گیا۔جبکہ معراج سلطان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا ہاتھ کانپنے لگے تھے۔ان کا بی پی ہائی ہو گیا تھا ۔

"شمس کہاں ہے ؟"وہ بدقت بول پائے تھے۔

"وہ باہر ملازمین کے ساتھ ہیں۔تھوڑی دیر پہلے ہی اسلام آباد سے آئے ہیں۔"فرہاد نے اطلاع دی تھی۔

معراج سلطان ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔ان کا چہرہ غیض و غضب کی تصویر لگتا تھا۔اپنے آفس کا کمرہ ایک دھاڑ سے کھولتے وہ سیڑھیاں اترتے جا رہے تھے۔وہ یہ تک بھول گئے تھے۔کہ اتنی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سیڑھیاں چڑھنے سے ان کا سانس پھول جاتا ہے۔ان کو لفٹ کا استعمال کرنا چاہیے تھا لیکن اس وقت ان کو کچھ یاد نہیں تھا۔شمس سلطان ،ہالے اور سفیر کی منگنی کی رسم کے بعد ارجنٹ میٹنگ کے لیے اسلام آباد روانہ ہوگئے تھے۔اور آج دو دن بعد ان کی واپسی ہوئی تھی۔اس وقت وہ کچھ ملازمین کے ہمراہ کمپنی کے گیٹ پہ کھڑے تھے۔ان کی گاڑی تیار تھی۔وہ شاید کہیں جا رہے تھے لیکن کسی ملازم کی بات سننے رک گئے تھے۔اسی وقت معراج سلطان ہانپتے ہوئے ان تک پہنچے تھے۔شمس ان کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔معراج مسکرا بھی نہ سکے۔

"ہمیں بات کرنی ہے شمس اندر چلو۔"ان کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"بھائی میں آپ کو ایسی خبر سنانے والا ہوں کہ آپ سب کچھ بھول جائیں گے۔" وہ بہت خوش نظر آتے تھے۔

"سب ادھر آجاؤ۔یہاں آؤ سب۔بات سنو میری۔"انہوں نے با آواز بلند سب ملازمین کو اپنے قریب بلایا تھا۔ایک ایک کر کے سب جمع ہونے لگے تھے۔تھوڑی ہی دیر میں مجمع سا لگ گیا تھا۔

"بھائی جان میں نے اس زمین کا سودا کر دیا ہے۔وہ بھی مارکیٹ پرائز سے تین گنا زیادہ میں۔"وہ جوش سے بتاتے ہوئے ان کے قریب آگئے تھے۔"اور آپ کو پتہ ہے سفیر کی منگنی کی رات میں اسی کام کے لیے اسلام آباد گیا تھا۔میں آپ کو سرپرائز دینے والا تھا۔آپ دیکھیے گا اب ہم ملک کے سب سے بڑے۔۔۔۔"اور بس ان کی بولتی زبان کو یہاں بریک لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چٹاخ کی آواز سارے میں گونجی تھی۔معراج سلطان لال بھبھوکا چہرہ لیے ان کو دیکھ رہے تھے۔جبکہ شمس سلطان اپنے گال پہ ہاتھ رکھے شاکی نظروں سے ان کو دیکھے جا رہے تھے۔

"ہمّت کیسے ہوئی تمہاری۔میری زمین کا سودا کرنے کی ؟"وہ دھاڑے تھے۔

" وہ میں نے اپنی کمائی سے بنائی تھی۔ایک ایک ٹکا جوڑ جوڑ کر اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کاٹ کر۔وہ میری زمین تھی میری۔تمھیں کس نے حق دیا کہ تم میری اجازت کے بغیر اس کا سودا کر آؤ بولو ؟ مارکیٹ سے تین گنا پرائز پہ بیچ آئے ہو ناں۔میں اس کو ہزار گنا زیادہ پہ بھی نہ بیچتا۔لعنت ہو تم پہ شمس سلطان لعنت۔جس دن تم پیدا ہوئے اس دن پہ لعنت ہو۔"ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا ماتھے پہ ۔پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ان کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ان کا شوگر لیول ہائی ہونے لگا تھا۔

سارے ملازمین ان کو دیکھ رہے تھے۔کچھ کی آنکھوں میں افسوس تھا۔تو کچھ کی آنکھوں میں استہزاء۔ کچھ کی زبانیں مقفل تھیں۔تو کچھ کی زبانوں پہ تبصرے۔شمس اب تک شاکڈ تھے۔ان کو اب تک یقین نہیں آتا تھا کہ یہ وہی ٹھنڈے اور نرم مزاج معراج سلطان تھے۔جو بڑی بڑی باتوں کو پی جاتے تھے۔ خاموش ہوجاتے تھے۔صبر کر لیتے تھے۔اور آج اتنی سی بات پہ سارے ملازمین کے سامنے اپنے چھوٹے بھائی پہ ہاتھ اٹھا لیا تھا۔

"مجھے لگا تھا آپ خوش ہوں گے۔اتنے عرصے سے وہ زمین بکی نہیں اور اب جب میں نے اس کا سودا کیا تو تین گنا زیادہ میں۔اس کے علاوہ وہ لوگ ہمیں اس زمین پہ بننے والے پراجیکٹ سے دس فیصد

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیں گے۔اور اس معاہدے کی کوئی مدت نہیں یہ ہمیشہ کے لیے ہے بھائی۔ہماری نسلیں تک سنور جاتیں۔"وہ شاک سے باہر آ چکے تھے اب ان کی آواز میں افسوس تھا۔

"وہ زمین اس لیے نہیں بکی کیونکہ میں خود نہیں بیچنا چاہتا تھا۔مجھے اس کے لیے مارکیٹ پرائز سے چھ فیصد زیادہ کا پروپوزل آ چکا ہے۔اور ہماری نسلوں کی بات کرتے ہو دوسروں کی نسلیں بے گھر کر کے ہماری نسل خوش نہیں رہ سکتی شمس۔کسی کی خوشیوں کی قبر پہ اپنا محل تعمیر کرو گے تو ڈھے جاؤ گے۔ اسی محل سمیت۔وہ اولڈ ہوم کی زمین تھی۔شمس میں اگلے ہفتے وہاں کام شروع کروانے والا تھا یہ تم نے کیا کر دیا شمس۔یہ تم نے کیا کر دیا۔"انہوں نے باقائدہ اپنا سر پکڑ لیا تھا۔

ابھی شمس کچھ کہتے کہ معراج سلطان کی طبیعت خراب ہونے لگی۔ان کا سانس اٹک رہا تھا ان کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ان سے اپنے قدموں پہ ٹھہرا نہیں جا رہا تھا۔شمس نے آگے بڑھ کر ان کو سہارا دیا تھا ملازمین میں سے چند ایک نے ان کی مدد کی تھی اور معراج سلطان کو گاڑی میں بٹھایا تھا۔گاڑی اب ہسپتال کی جانب روانہ تھی۔شمس نے فورا سفیر کو کال کر کے ہسپتال پہنچنے کا کہا تھا۔اور خود بار بار پریشانی سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھتے جاتے۔

معراج سلطان نے اپنی پڑھائی ختم کرنے کے بعد اپنے والد سے اپنا حصہ طلب کر لیا تھا جو کہ ان کو مل بھی گیا لیکن آدھا۔انہوں نے ان پیسوں سے شہر کے بیچوں بیچ کئی ایکڑز پہ پھیلی ہوئی زمین خریدی تھی۔انہوں نے اپنا حصہ کاروبار کے لیے مانگا تھا لیکن بعد میں انہوں نے وہی پیشہ اپنایا جو کہ ان کو شروع سے پسند تھا۔وہ زمین دو سال تک اسی طرح پڑی رہی اور پھر دو سال بعد معراج سلطان نے اپنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باقی کا حصہ بھی لے لیا۔اور اس زمین پہ کنسٹرکشن کا کام شروع کروا دیا۔اصل میں انہوں نے چھوٹے سے پیمانے پہ ایک یتیم خانہ بنوایا تھا۔جس کا نام انہوں نے ہیون (Heaven) رکھا تھا۔آہستہ آہستہ ان کے اس کام میں برکت ہوتی گئی۔ان کو ڈونیشنز ملنے لگیں۔اور انہوں نے ہیون کے ساتھ ملحقہ زمین پہ ان ہی یتیم بچوں کے لیے ایک اسکول اور ہسپتال بنوا لیا تھا۔جب یوسف سلطان کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے ڈونیشن کے طور پہ کچھ رقم دینے کی پیشکش کی۔جسے معراج سلطان نے اپنی کچھ رقم مزید شامل کر کے شمس کے ساتھ کاروبار میں لگا لیا۔وہ کمپنی سے پچیس فیصد حصہ لیتے تھے۔جس میں سے پندرہ فیصد ہیون پراجیکٹ پہ خرچ ہوتا۔اور باقی دس میں سے پانچ وہ اپنے بچوں پہ خرچ کرتے اور باقی پانچ فیصد کا انہوں نے کبھی حساب نہیں دیا تھا وہ کہتے تھے۔

"وہ پانچ فیصد حقداروں کو ملتا ہے۔"اب وہ حق دار کون تھے یہ بات تو معراج سلطان ہی جانتے تھے۔

کچھ عرصے سے ایک کامیاب ریستوران چین چلانے والے برطانوی ساتھ پاکستانی ریستو رانز اونر فہیم مرزا نے ان سے ہیون خریدنے کی بات کی تھی۔اور معراج سلطان نے اسی وقت شائستگی سے معذرت کر لی تھی۔لیکن اس موٹے دماغ کے آدمی کو یہ صاف انکار ہضم نہیں ہوا تھا۔اب وہ بار بار کالز کر کے ہیون کو خریدنے کی خواہش ظاہر کرتے اور معراج سلطان ہر بار منع کر دیتے۔کچھ عرصہ سے وہ دھمکیوں پہ بھی اتر آئے تھے لیکن معراج نے خاطر خواہ اثر نہیں لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیون کے بالکل قریب ان کی کچھ زمین اب بھی خالی تھی۔جس پہ انہوں نے ایک اولڈ ہوم بنوانے کا سوچا تھا۔لیکن تھینکس ٹو شمس سلطان انہوں نے اپنی بے وقوفی کی وجہ سے کیا کچھ برباد کیا تھا۔ان کو اندازہ بھی نہیں تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سفیر اس وقت ہالے کے ساتھ گاڑی میں تھا۔آج ہالے کو ایک سیمنار میں جانا تھا۔وہاں سے فارغ ہوتے ہی اس نے سفیر کو کال کر لی تھی۔اور وہ اس کو لینے آ بھی گیا تھا۔وہ لوگ گھر سے تھوڑا ہی دور تھے سفیر کو شمس سلطان کی کال موصول ہوئی۔اس کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا لیکن وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر گیا تھا۔اور بس اوکے ڈیڈ میں پہنچ رہا ہوں کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔ہالے اپنے موبائل پہ لگی تھی۔اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔

"از ایوری تھنگ فائن۔"اس نے سکرین سے نظریں ہٹائے بغیر سوال کیا تھا۔

سفیر کچھ سوچ رہا تھا اس نے جواب نہیں دیا۔ہالے نے سر اٹھایا تھا۔

"سفیر میں آپ سے بات کر رہی ہوں سب ٹھیک ہے ؟"اب کے وہ ذرا بلند آواز میں بولی تھی۔

"ہاں سب ٹھیک ہے۔"وہ مسکرایا تھا۔ہالے بھی اس کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔تب ہی اس کو اپنے پیر کے نیچے کچھ محسوس ہوا اس نے جھک کر چیک دیکھا تو اس کو ایک بوتل دکھی۔وہ اس کو ہاتھ میں لے کر سیدھی ہوئی لیکن جیسے ہی اس پہ لکھی تحریر پہ نظر گئی۔ہالے نے گویا کرنٹ کھا کر اس بوتل کو دور پھینکا تھا۔اور اپنے بیگ سے ٹشو نکال کر اپنے ہاتھوں کو رگڑنے لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا لیکن کچھ بولا نہیں۔

"یہ کس کی ہے ؟"اس نے نیچے پڑی بوتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"جس کی یہ گاڑی ہے۔"بلا کا سکون تھا اس کی آواز میں۔

"آپ۔۔۔آپ ڈرنک کرتے ہیں ؟"وہ مارے حیرت کے بس اتنا ہی بول پائی تھی۔

"یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔میرا جو کام ہے اور جن پارٹیز میں میں مدعو ہوتا ہوں وہاں یہ سب عام ہے۔میں اگر ان سب سے دور بھاگوں گا تو سب مجھے دقیانوس سمجھیں گے۔ہالے ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ۔"وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔جبکہ ہالے پر تو حیرتوں کے پہاڑ ہی ٹوٹ پڑے تھے۔

"آپ گناہ کو عام کہہ رہے ہیں سفیر ؟اگر یہ عام ہے پھر تو وہاں اور بھی بہت کچھ عام ہو گا۔اس کے بارے میں کیا خیال ہیں آپ کے ؟"آخر میں اس کا لہجہ طنزیہ ہو گیا تھا۔

"اگر تمہارا اشارہ عورتوں سے تعلقات کی طرف ہے۔تو ہاں میرے لیے یہ سب بھی عام ہے۔مجھے تو یہ نہیں سمجھ آ رہا کہ تم اتنا ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو یار۔گرو اپ۔مجھے یہ لگا تھا کہ تم ماڈرن ہو ہر چیز سمجھتی ہو۔تم میرا سرکل سمجھ لوگی اور تم مجھ سے محبت بھی تو کرتی ہو نہ یار۔کیا ہو گیا ہے تمھیں محبت میں تو لوگ قاتلوں کو بھی قبول کر لیتے ہیں۔اور ایک تم ہو۔۔۔"اس نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

"میں نے کب کہا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں؟" اس کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔"آپ نے کہا تھا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور اگر میں محبت کرتی بھی ہوں۔تو میں اس میں آپ کا ماضی قبول کر سکتی ہوں لیکن آپ کا داغ دار حال نہیں۔میں غلط کو غلط کہوں گی چاہے جتنی مرضی ماڈرن ہو جاؤں۔میرے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نزدیک یہ سب گناہ ہیں۔اگر آپ ان کو چھوڑنے پہ راضی ہیں تو میں آپ کے ساتھ زندگی گزارنے پہ راضی ہوں لیکن اگر آپ اس سب کو ڈیفینڈ کرتے رہیں گے تو ہمارا تعلق مشکل میں پڑ جائے گا۔"اس کا لہجہ نرم اور دو ٹوک تھا۔

"اور اگر میں یہ سب نہ چھوڑوں تو ؟"

"تو پھر میں آپ کو چھوڑ دوں گی۔"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"تم مجھے چھوڑ دوگی؟ کیا یہ اتنا آسان ہے تمہارے لیے؟ تم مجھے جج کر رہی ہو ہالے کیا تم اتنی نیک ہو ؟کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ تمھارے اندر کوئی برائی نہیں ہے ؟تم کلئیر ہو ؟"

"نہیں میں بالکل بھی نیک نہیں ہوں۔میں تو پانچ نمازیں بھی مشکل سے پڑھتی ہوں۔میں قرآن ہفتے میں ایک بار پڑھتی ہوں۔چیریٹی بھی کبھی کبھی کرتی ہوں۔جھوٹ بھی بولتی ہوں ضرورتا۔لیکن سفیر میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ سب ٹھیک ہے ،گڈ ہے۔میں ساری زندگی ایسے ہی گزاروں گی اگر یہ سب نہیں کروں گی تو معاشرہ کیا کہے گا۔میں اس پہ کام کر رہی ہوں۔ان عادات کو چھوڑنے کی کوشش بھی کر رہی ہوں۔میرا ہر گزرتا دن اپنی بری عادتوں کے خلاف ایک جنگ ہے اور ایک دن میں یہ جنگ جیت بھی جاؤں گی۔"وہ سانس لینے کو رکی تھی۔سفیر بھنویں بھینچے اس کو سنے جا رہا تھا۔ نگاہیں سڑک پہ مرکوز تھیں۔

"سفیر میں اسٹریٹ ہوں اور مجھے اپنا لائف پارٹنر بھی ایسا ہی چاہیے۔میں یہ نہیں کہتی کہ اس میں کوئی برائی نہ ہو وہ کوئی امام کعبہ ہو۔لیکن وہ کم از کم اپنی برائی کو قبول کرے۔ اپنا گناہ مان لے اور دوبارہ وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب نہ کرنے کا عہد کرے۔اپنے گناہ اور غلطی کی کا الزام کسی اور کو نہ دے۔کوئی آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ سے غلطی یا گناہ نہیں کرواتا۔آپ اپنی مرضی سے یہ کرتے ہیں۔آپ کے دل و دماغ میں کہیں نہ کہیں ہاں ہوتی ہے۔تب ہی آپ کوئی بھی غلط کام یا گناہ کرتے ہیں۔"

"اوکے میں سمجھ گیا ہوں ہالے تم کیا کہنا چاہتی ہو۔میں یہ سب چھوڑ دوں گا اب خوش ؟"

"نہیں سفیر آپ نہیں سمجھے۔یہ سب آپ بس بات ختم کرنے کو کہہ رہے ہیں۔ آپ میرے لیے یہ سب مت چھوڑیں۔اللہ کے لیے چھوڑیں۔گناہ کسی انسان کے لیے نہیں چھوڑا جاتا۔گناہ اللہ کے لیے چھوڑا جاتا ہے۔نہیں میں آپ کو جج نہیں کر رہی میں بس ایک بات کر رہی ہوں۔"اس کا لہجہ نرم اور سادہ تھا۔کوئی طنز کوئی برتری کی خواہش اس کے لہجے میں ایسا کچھ نہیں تھا۔

اتنے میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے یہ وہی ہسپتال تھا جہاں ہالے کبھی عمر کو لے کر آئی تھی۔

ہالے نے حیرت سے ادھر ادھر نظر ڈورآئی تھی۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں سب ٹھیک تو ہے ناں ؟"اس کے لہجے میں پریشانی تھی۔

سفیر نے گہری سانس بھری تھی۔

"اگر تم پینک نہ کرو تو بتاؤں گا۔"

"بتائیں سفیر میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بڑے پاپا کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔ڈیڈ ان کو ہسپتال لے کر آئے ہیں۔مہر اور ممی بھی یہیں ہیں تو میں تمھیں بھی لے آیا۔"اور پھر ہالے نے کچھ اور نہیں سنا تھا۔وہ فورا گاڑی سے اتری تھی۔اور بھاگتی ہوئی اندر کی جانب گئی تھی۔سفیر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ معراج سلطان کے بیڈ کے پاس بیٹھی خفگی سے ان کو دیکھ رہی تھی۔وہ اب بہت بہتر تھے۔ان کا شوگر اور بلڈ پریشر ہائی ہوگیا تھا کچھ ضروری ٹیسٹس کے بعد ان کو جانے کی اجازت دے دی گئی تھی۔

"آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ سب ہوا کیسے ؟ایسے تو نہیں شوگر ہائی ہوجاتا آپ نے ضرور کچھ میٹھا کھایا ہوگا ہیں ناں ؟"

"بچے میں نے کوئی میٹھا نہیں کھایا یہ ایک الگ معملہ ہے گھر چلیں تو سب بتا دیتا ہوں۔"وہ نرمی سے گویا ہوئے تھے۔

"میں بہت پریشان ہوگئی تھی بابا میں ڈر گئی تھی۔"

"آپ منگنی والے دن سے کچھ پریشان ہیں بابا۔کیا آپ خوش نہیں ہیں ؟"

"میں خوش ہوں بیٹے۔لیکن میں نے تمہارے لیے کچھ اور سوچ رکھا تھا **(ذہن کے نہاں خانوں پہ ایک دراز قد ،سیاہ آنکھوں والے نوجوان نے دستک دی تھی)**کوئی ایسا جو مجھ سے بھی زیادہ تمہاری حفاظت کرتا۔اور مجھ سے زیادہ محبت اور عزت دیتا تمھیں۔لیکن خیر بخت کے آگے کس کی چلتی ہے۔"اسی وقت ان کا سیکریٹری فرہاد ناک کرتے ہوئے اندر آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر کوئی حیات صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں۔"وہ چونکے تھے لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"انہیں پانچ منٹ بعد لے آؤ۔"فرہاد سے کہہ کر وہ اب ہالے کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

"بیٹے اب تم گھر جاؤ ابا اور اپنی ماں کو کچھ نہ بتانا میں سفیر کے ساتھ آجاؤں گا ٹھیک ؟"ہالے سمجھ گئی تھی وہ اس حیات صاحب سے اکیلے میں ملنا چاہتے ہیں۔

"خیال رکھیے گا۔"وہ ان کا ہاتھ چومتی بولی تھی۔اور پھر اپنا بیگ اٹھا کر چلی گئی تھی۔مہر اور فروا چچی ویٹنگ روم میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔اس کو آتے دیکھ دونوں کھڑے ہوگئے تھے۔

"کیسے ہیں اب معراج بابا ؟"مہر نے پریشانی سے استفسار کیا تھا۔

"ٹھیک ہیں بالکل۔بلکہ تھوڑی دیر تک گھر آجائیں گے۔ابھی ہم سب گھر جا رہے ہیں۔ڈرائیور کو کال کر دی ہے آپ نے ؟"اس نے سوال کیا تھا۔

"ہاں وہ باہر کھڑا ہے چلو چلتے ہیں۔"

"میڈم آپ وہی ہو ناں جو اس دن اپنے شوہر کے ساتھ آئی تھی ؟اب کیسے ہیں جی وہ؟اللہ بھلا کرے ان کا۔جاتے جاتے مجھے میرے بیٹے کے اسکول کی فیس کے لیے دس ہزار دے گئے تھے۔"ایک ادھیڑ عمر نرس ہالے کو غور سے دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

ہالے کا رنگ اڑ سا گیا تھا۔لیکن ظاہر نہ ہونے دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اے کیا بکواس کر رہی ہو۔اس کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔"مہر نے اس کو ڈپٹا تھا۔جبکہ فروا نے سوچتی نظروں سے ہالے کا جائزہ لیا تھا۔وہ فروا تھیں انہوں نے ہالے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ لی تھی۔

"میڈم میری آنکھیں دھوکہ نہیں دے سکتیں۔میں نے خود ہی تو ان کو انجیکشن لگایا تھا۔زرد جوڑا پہن رکھا تھا انہوں نے۔مجھے سب یاد ہے۔"وہ عورت تو جیسے اپنی بات منوانے پہ تل ہی گئی تھی۔

"دیکھو ہم تمہاری شکایت کر دیں گے انتظامیہ سے۔خاموشی سے جاؤ یہاں سے۔تنگ نہ کرو۔"مہر نے جھنجھلا کر کہا تھا۔وہ عورت کچھ بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی تھی۔ہالے نے سکون کا سانس لیا تھا۔جبکہ فروا مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھیں۔ان کا ذہن کسی اور نہج پہ سوچ رہا تھا۔

دوسری طرف معراج سلطان ہسپتال کے بیڈ پہ نیم دراز تھے۔جب ہلکی سی دستک ان کے کانوں میں پڑی۔دو انگلیوں سے ٹک ٹک کی آواز اور پھر بغیر اندر سے کوئی آواز سنے وہ دروازہ کھول کر آ گیا تھا۔

"جب اس کو اجازت چاہیے ہی نہیں ہوتی تو وہ دستک دیتا کیوں تھا؟"

اس نے آج سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی۔سر پہ پی کیپ شیو ہلکی بڑھی ہوئی،بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے، آنکھیں سپاٹ سی۔

اندر قدم رکھتے ہی اس نے دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں ڈال لیے تھے۔وہ قدم قدم چلتا ان کے بیڈ کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔بولا کچھ بھی نہیں۔

"تم آج کل میری فیملی کے کچھ زیادہ ہی آس پاس نظر آنے لگے ہو خیر تو ہے؟"ان کا انداز مشکوک سا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بھولیں مت یہ صرف "آپ "کی فیملی نہیں ہے۔میرا بھی اتنا ہی حق ہے۔ان سب لوگوں کو دیکھنے اور ملنے کا۔خیر یہ بتائیں آج یہ عمر رسیدہ جج صاحب نے ہسپتال کا رخ کیوں کر لیا ؟"اس کا انداز لا پرواہ سا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں فکر واضح تھی۔

"جیسے تم تو نہیں جانتے ہو گے ؟"

"جانتا تو میں ہوں لیکن پھر بھی بیمار کے منہ سے اس کا حال سننا ایک الگ چیز ہے۔"وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھی دوا کی شیشیوں کی جگہ آگے پیچھے کرتا بول رہا تھا۔

معراج سلطان سے بات کرتے وقت وہ ان کی آنکھوں میں نہیں دیکھتا تھا۔اسے شاید ڈر رہتا تھا کہ وہ اس کی آنکھیں پڑھ لیں گے۔

"شمس نے میری زمین بیچ دیے۔"ان کے لہجے میں غصہ اور افسوس بیک وقت در آئے تھے۔

"غلط۔مسٹر شمس نے آپ کی زمین کا بس سودا کیا ہے بیچی نہیں۔اب تک کاغذات آپ کے پاس محفوظ ہیں۔چونکہ اس زمین کی اٹارنی آپ کے پاس ہے۔تو کوئی کیسے اسے بیچ سکتا ہے ؟آپ کا بھائی پارٹی سے مل سکتا ہے۔سودا کر سکتا ہے لیکن بیچ نہیں سکتا۔"وہ اب بھی دوائیوں کی شیشیوں کے ساتھ لگا تھا۔

"تمھیں کیسے پتہ ؟"ان کے لہجے میں حیرت تھی اور خوشی بھی۔

"مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"وہی بے نیاز لہجہ۔

"لیکن فرہاد نے تو کچھ اور ہی بتایا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فرہاد کو یہ آدھی ادھوری خبر بھی میں نے دی تھی۔وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے ابھی معراج سلطان اس کو کوئی تمغہ دیں گے۔اور ایک اور بات آپ کا سیکرٹری کسی کام کا نہیں ہے۔ایسا کریں اس کو نکال دیں۔ اور مجھے اس کی تنخواہ جتنے پیسے دے دیا کریں کیا خیال ہے ؟ویسے بھی اس سے زیادہ تو آپ کے کام میں کر دیتا ہوں۔"

"کیا کرو گے اتنے پیسے ؟"وہ مسکرائے تھے۔

"پیسوں میں کھیلوں گا۔آپ کو پتہ تو ہے میں کتنا پیسہ پرست ہوں ؟ویسے میں سوچ رہا تھا کبھی کمپنی چکر لگاؤں اور شمس سے کہوں ذرا میرا حصہ تو رکھیں مرے ہاتھ پہ۔سچ ہاتھ بہت تنگ ہے آج کل۔"

"بدتمیز ریلیشن شپ ٹائٹل نہیں استعمال کر سکتے تو جناب یا سر ہی کہہ لو۔"اس نے تو جیسے سنا ہی نہیں ۔معراج نے بات بدل لی تھی۔

"میں ہیون کو ہالے اور حسن کے نام کرنا چاہتا ہوں۔ہالے کی شادی پہ اس کو یہ گفٹ دینا چاہتا ہوں ۔ویسے بھی میں بوڑھا ہو رہا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ اب وہاں کی باگ ڈور کسی جوان اور مضبوط ہاتھوں میں دے دوں۔"

"ہالے کی شادی ؟ان کا رشتہ کب ہوا ؟"اس نے گردن اٹھائی تھی باقی ساری باتیں جیسے بے معنی تھیں ۔

"دو دن پہلے اس کی منگنی ہوگئی ہے سفیر کے ساتھ۔بہت خوش ہے۔"وہ وہ عام سے لہجے میں بتا رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر دوبارہ گردن جھکائے ان شیشیوں پہ جھک گیا تھا۔لیکن اس بار اس کو ساری ترتیب بھول گئی تھی کون سی شیشی کہاں رکھنی ہے۔

"آپ نے بتایا نہیں۔"وہ بہت دیر بعد بولا تھا اس کو کچھ برا لگا تھا بہت برا۔

"تمھیں تو سب پتہ ہوتا ہے۔"انہوں نے طنز کیا تھا۔

عمر پھیکا سا مسکرایا تھا۔

"آپ ہیون کو بے شک ہالے کے نام کردیں۔لیکن پاور آف اٹارنی مجھے دے دیں۔"اس کا لہجہ سادہ تھا۔وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔انہوں نے اس کی آنکھیں پڑھ لی تھیں۔وہاں کوئی سازش کوئی لالچ کوئی مفاد نہیں تھا بس فکر تھی مخلصی تھی۔

"کیوں ؟"انہوں نے سوال کیا تھا۔

"کیونکہ ہاتھ وہی مضبوط ہوتے ہیں جن کو کسی ہاتھ کے چھوٹنے کا خوف نہیں ہوتا۔میرے ہاتھ **(اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تھے)** یہ بے خوف ہیں۔یہ نڈر ہیں۔ان کے پاس کھونے کو کچھ نہیں۔آپ کی بیٹی۔۔۔ان کے دونوں ہاتھ خوف زدہ ہیں۔ان کے پاس کھونے کو بہت کچھ ہے۔آپ کو، شمس اور سفیر پہ اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔آپ اپنی بیٹی کو ایسے گھر میں بھیج رہے ہیں جس گھر کا ایک فرد آپ کی زمین کا سودا آپ کی اجازت کے بغیر کر آتا ہے۔کل کو یہ زمین ان کی بہو کی پراپرٹی ہوگی۔سوچیں وہ لوگ کیا کیا کر سکتے ہیں۔"وہ اپنے ازلی با اعتماد لہجے میں بول رہا تھا۔

"میں اس بارے میں سوچوں گا۔"معراج سلطان نے گویا بات ہی ختم کر دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے تم میری پراپرٹی کے معملات پہ اتنی نظر کیوں رکھے ہوئے ہو ؟"ان کی آنکھیں مشکوک انداز میں سکڑی تھیں۔

"ظاہر ہے آپ کا وارث ہوں۔آپ خود ہی تو کہتے ہیں آپ کا بیٹا ہوں میں۔پھر آپ کی پراپرٹی میں میرا بھی حصہ ہوا ناں۔میں تو بس اپنے حصے پہ نظر رکھے ہوئے ہوں۔"وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بول رہا تھا۔گال کا گڑھا واضح ہوا تھا۔

"ایک ڈھیلا نہیں دوں گا میں تمھیں سمجھے۔"وہ خفگی سے بولے تھے۔

"دیکھ لیں گے۔ویسے یہ مرزا کے کچھ زیادہ ہی پر پرزے نکلنے لگے ہیں۔ آپ اجازت دیں تو گورنر ہاؤس کی ہوا کھلواؤں اس کو یا پھر دو دن کے لیے اٹھوا لیتے ہیں ؟کیا خیال ہے۔"معراج سلطان نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا۔

"جب میں تم سے پہلی بار ملا تھا۔تب تم ایسے تو نہیں تھے عمر۔تم کیا بنتے جا رہے ہو؟" ان کے لہجے میں رنج سا تھا۔

وہ تلخی سے مسکرایا تھا۔

"جانتا ہوں میں معصوم تھا ہیں ناں ؟اس دنیا میں آپ کو قدم قدم پہ بھیڑیے ملیں گے جج صاحب۔ان بھیڑیوں سے مقابلہ کرنے کے لیے ان سے بڑا بھیڑیا بننا پڑتا ہے۔میں نے بھی بس وہی کیا۔میں اب وہ معصوم عمر نہیں رہا اب میں ایک ایسا بھیڑیا بن گیا ہوں کہ اگر کسی سے ذرا بھی خطرے کی بو محسوس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوئی تو چیر پھاڑ دوں گا۔مجھے ایسا وقت نے بنایا ہے جج صاحب۔کوئی بھی شوق سے ایسا نہیں بنتا۔"وہ ان کو دیکھ نہیں رہا تھا۔اس کی نظریں اپنے جوگرز پہ جمی تھیں۔

کہا ناں وہ ان کی طرف دیکھ کر بات نہیں کرتا تھا۔

"خیر شادی کب کر رہے ہو ؟"

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے مجھے ایک لڑکی پسند ہے۔کچھ دنوں میں اس کو پروپوز کروں گا شادی کے لیے۔دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔"اس کا لہجہ عام تھا۔لیکن اس کی آنکھیں ان میں الوہی سی چمک تھی۔

معراج سلطان خوش ہوئے تھے بے حد خوش۔

"تمھیں یقین ہے وہ ہاں کر دے گی ؟"

"مجھے یقین ہے وہ ناں کر دے گی۔"وہ فورا سے پہلے بولا تھا۔

ان کی خوشی ماند پڑ گئی تھی۔جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔

"تو پھر پروپوز کرنے کا مطلب ؟"انہوں نے دانت کچکچائے تھے۔

"میں رسک لینا چاہتا ہوں تاکہ بعد میں یہ پچھتاوا نہ رہے کہ میں نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا۔"

"مجھے بھی لے چلو ساتھ۔میں اس کو دیکھ ہی لوں گا۔شاید میرے بات کرنے سے مان جائے۔"

"آپ سے بات ہی تو نہیں کروا سکتا۔"وہ اتنا ہلکا بڑبڑایا تھا کہ بہ مشکل خود سن پایا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کچھ کہا ؟"

"جی میں نے کہا کہ آپ جیسے عمر رسیدہ لوگوں کا ہم جیسے جری جوانوں کے ساتھ کیا کام ؟"

"ویسے سنا ہے اس جری جوان کو جب گولیاں لگی تھیں تو ایک لڑکی اس کو کندھے پہ ڈال کر ہسپتال لے گئی تھی۔"انہوں نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ جج صاحب سے ان کی محبوب بیوی ناراض ہیں۔اسی لیے وہ آج کل ذرا اکھڑے اکھڑے رہتے ہیں۔"اس نے بھی تاک کر نشانہ لگایا تھا۔

ابھی وہ کچھ کہتے کہ سفیر اور بخش دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے۔عمر نے پی کیپ چہرے پہ آگے کو کرلی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔

سفیر نے اس کو جاتے دیکھا تھا۔بخش کے ہاتھ میں کچھ ادویات کے شاپر تھے۔اس نے بھی مڑ کر اس سیاہ شرٹ والے نوجوان کو دیکھا تھا۔

"یہ کون تھا بڑے پاپا ؟"

"ہے ایک بہت قریبی تم نہیں جانتے بیٹے۔"

سفیر نے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا۔وہ خاموشی سے ان کو اٹھانے لگا تھا ان کو گھر جانا تھا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یوسف سلطان اپنے کسی دوست کی عیادت کو گئے ہوئے تھے۔جب واپس آئے تب تک مہر، ہالے اور فروا کے ساتھ گھر آ چکی تھی۔دادا جان لان میں بیٹھے تھے۔جب مہر ان کے اور اپنے لیے چائے بنا کر لے آئی تھی۔فروا اور حسینہ بیگم بھی اس وقت لان میں موجود کرسیوں پہ بیٹھی تھیں۔وہ اپنے وعدے کے مطابق اس کے ساتھ صبح واک بھی کرتے۔چائے بھی پیتے۔اس کا لایا کھانا بھی کھاتے۔غرض کہ ان دونوں کے درمیان کشیدگی ختم ہو چکی تھی۔جس طرح گھر والوں نے ان کی ناراضگی پہ سوال نہیں اٹھایا تھا۔بالکل اسی طرح سلطان منزل کے مکین اس صلح پہ بھی خاموش تھے۔

مہر نے یوسف سلطان کے لیے چائے بنا کر کپ ان کو تھمایا تھا۔اسی وقت ہالے لان کی جانب آتی دکھائی دی۔ہالے کو دیکھ کر دادا جان کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔وہ اب ان کے نزدیک آگئی تھی۔دادا جان نے ہمیشہ کی طرح اس کے لیے اپنے بازو وا کیے تھے۔مہر کا تھمایا ہوا کپ انہوں نے میز پہ رکھ دیا تھا۔ہالے ان کے پاس آتے ہی جھک کر ان کے گلے لگ گئی تھی۔

"میڈا سکون۔یوسف سلطان پورا سارا تیئن تے قربان ونجے میڈی آل اولاد تیئن تے گھوران۔"**(میرا سکون یوسف سلطان پورا کا پورا تم پہ قربان اس کی آل اولاد تم پہ واری جائے)۔**

"میکوں مکھنڑ لاندے پئے ہو تساں سب سمجھ آندا ہے میکوں" **(مجھے مکھن لگا رہے ہیں آپ سب سمجھتی ہوں میں)**وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے ان کے ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھتی بولی تھی۔

فروا نے مہر کو دیکھا تھا ان کی آنکھوں میں تمسخر تھا گویا کہہ رہی ہوں۔

"وہ ہالے کے ہوتے ہوئے تمھیں نہیں دیکھیں گے۔"مہر نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر ماہ ہالے کے لیے بھی چائے بنا دو۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولے تھے۔ہالے کے ہوتے ہوئے وہ کسی کو کیسے دیکھ سکتے ہیں ؟

حسینہ ان سب سے بے نیاز چائے کو گھونٹ گھونٹ اپنے حلق میں اتار رہی تھیں۔

"میں چائے نہیں پیوں گی دادا جان۔کافی کا کہہ آئی ہوں نرگس کو آتی ہی ہو گی۔"

"پھر میں بھی چائے نہیں پیوں گا۔"انہوں نے میز پہ رکھا کپ تھوڑا اور دور رکھ دیا تھا۔

مہر کو لگا تھا جیسے انہوں نے چائے کا کپ نہیں مہر کو بیچ سے ہٹایا ہو لیکن خاموش رہی۔

"ہالے تمہارے بابا اب تک کیوں نہیں آئے بیٹا ؟"حسینہ نے گردن موڑ کر پوچھا تھا۔

ہالے نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ فروا بول پڑی۔

"آپ کے معراج سلطان صاحب نے میرے شوہر شمس سلطان پہ پوری فیکٹری کے سامنے ہاتھ اٹھایا اور پھر اپنا ہی بلڈ پریشر اور شوگر ہائی کروا کر ہسپتال پہنچ گئے۔میں ،مہر اور ہالے وہیں سے تو آئے ہیں ابھی۔اور میرا بیٹا اب تک بھائی صاحب کی چاکری میں مصروف ہے۔میری ہونے والی بہو نے بتایا نہیں کیا آپ کو ؟"وہ بظاہر مسکراتے ہوئے کاٹ دار لہجے میں بول رہی تھیں۔

ہالے نے بے اختیار ماتھے کو ہاتھ لگایا تھا جبکہ یوسف سلطان اور حسینہ کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

مہر بغیر کچھ بولے دادا جان کی چھوڑی ہوئی چائے پینے لگی تھی اس کا دل جل رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چائے بد مزہ اور ٹھنڈی ہو چکی تھی۔لیکن اس کو جیسے فرق ہی نہ پڑتا ہو۔اسی وقت شمس کی گاڑی پورچ میں رکی تھی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے اندر کی جانب جا رہے تھے۔فروا بھی اٹھ کر ان کے پیچھے چلی گئی تھیں۔

وہ زخمی شیر کی طرح اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہے تھے۔کوٹ اتار کر دور پھینک دیا تھا۔چہرے پہ بے تحاشا غصہ تھا۔ڈریسنگ کی آدھی چیزیں زمین کی نذر ہو چکی تھیں۔وہ بار بار چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتے اسی وقت فروا کمرے میں داخل ہوئیں۔ان کو دیکھ کر شمس نے چہرے کے زاویے بگاڑے تھے۔

"میں اس وقت تمہاری مکروہ شکل نہیں دیکھنا چاہتا بہتر ہو گا تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔"وہ اپنے لہجے کو با مشکل نارمل رکھتے بولے تھے۔

"ایک ہزار۔"وہ بازو سینے پہ باندھے عجیب سے لہجے میں بولی تھیں۔

شمس نے رک کر اچھنبے سے ان کو دیکھا تھا۔

"ایک ہزار لوگوں کے سامنے انہوں نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا۔تمھیں گالیاں دیں۔ان کی آنکھوں کا تمسخر۔۔آہ۔۔۔۔"شمس نے خود کو ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا محسوس کیا۔"اس دن تم نے سفیر کے رشتے کے لیے ہاں اسی لیے کی تھی ناں تاکہ تمھیں ہالے کا حصہ بھی ملے۔تم جانتے تھے ہالے کے حصے میں ہیون بھی آئے گا اور وہ زمین بھی۔تم نے اپنے بیٹے کو بیچا۔شمس تم کیسے کر سکتے ہو یہ ؟تم اتنے لالچی اتنے اموشن لیس کیسے ہو گئے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شمس چند لمحے خاموشی سے ان کو دیکھتے رہے اور جب بولے تو ان کے لہجے میں آگ سی تپش تھی۔

"بیس سال پہلے اس ہوٹل روم میں جو کچھ میں نے دیکھا اس نے میرے اموشنز نوچ لیے۔اس منظر نے میرے دل سے محبت نوچ لی۔اس دن سے لے کر آج تک میں صرف اور صرف اپنی ذات اور پیسے کے لیے جیتا ہوں۔میرا واحد عشق میری کمپنی ہے۔"فروا نے ڈبڈبائی آنکھوں سے ان کو دیکھا تھا۔

"میں نے وہ سب کچھ تمہارے لیے کیا تھا شمس۔میں وہاں تمہارے لیے گئی تھی۔اگر وہ جاپانی بزنس مین تم سے ڈیل نہ کرتا۔تو تم سڑک پہ آجاتے۔میں تمھیں برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔تم میرا عشق ہو۔میں نے ہمیشہ تمہارا بھلا چاہا ہے۔"ان کا لہجہ رندھاہوا تھا مسکارے سے لدی آنکھوں میں آنسو تھے۔

"کیا میں نے کہا تھا تمھیں یہ سب کرنے کو ؟"وہ دھاڑے تھے۔

"اپنی بدکرداری کو مجھ پہ مت تھوپو جاہل عورت۔میں کنگلا ہوجاتا دیوالیہ ہوجاتا سڑک پہ آجاتا یا بھیک مانگتا۔مجھے فرق نہ پڑتا۔اگر تم میرے ساتھ وفادار رہتی۔میں تمہاری وفاداری کو یہاں **(سینے پہ ہاتھ رکھا تھا)** یہاں رکھ کر کہتا میرے پاس سب کچھ ہے۔لیکن تم نے، تم نے میرا مان توڑ دیا۔میرا غرور چھین لیا۔مجھے برباد تو تم نے کیا فروا۔اب تم مجھے اپنی بدکرداری کی جسٹیفکیشن دوگی ؟اب تم کہہ رہی ہو تم شرمندہ ہو ؟"ان کے لہجے میں تنفر تھا، دکھ تھا، نفرت تھی۔

"بلکہ نہیں تمہارا کوئی قصور نہیں فروا۔میں نے اپنے بھائی کا حق مارا تھا ناں میں نے اس کے ساتھ ظلم کیا تھا۔مجھے اس کا بدلہ مل گیا۔کسی کا حق مارنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔میں نے جان لیا میں نے کئی بار وحید کو خواب میں دیکھا تھا۔اداس ،مغموم ،پریشان۔لیکن اس رات فروا اس رات وہ قہقہے لگا رہا تھا۔اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی وہ کھوکھلی ہنسی میں آج تک نہیں بھول پایا۔تم نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے فروا۔میں نے خود کے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے۔میں بد نیت ہو گیا تھا۔بابا جان صحیح کہتے تھے۔"

"بد نیتاں دے گھر نئیں وسدن۔لیکن میں نہیں سمجھا میں نے خود کے ساتھ ظلم کیا۔"

"بڑا ظلم "وہ آزردہ سے لگتے تھے۔

"میں نے وہ سب کچھ ہماری فیملی کے لیے کیا ہمارے بیٹے کے لیے کیا شمس۔"ان کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔

"تم نے کچھ بھی میرے لیے نہیں کیا تمھیں نئے نئے مردوں کی عادت تھی۔پہلے وحید پھر میں۔اس کے بعد وہ جاپانی بزنس مین اور نہ جانے کتنے لوگ کتنے مرد اور ہوں گے۔اور کس بیٹے کی بات کر رہی ہو تم پتا نہیں وہ میرا بیٹا ہے بھی یا نہیں۔"انہوں نے بول کر سر جھٹکا تھا۔ اور بس یہ بات فروا کے دل میں نشتر کی طرح کھب گئی تھی۔

"شمسس "وہ چلائی تھیں۔

"نہ نہ نہ نہ چلانا مت۔تم اس پوزیشن میں نہیں ہو ہنی۔آواز اٹھانے کو چلانے کو صاف ستھرا کردار چاہیے ہوتا ہے۔بات میں وزن پیدا کرنے کو دیانتداری چاہیے ہوتی ہے۔خود پہ اعتماد کروانے کو اپنی وفا ثابت کرنی پڑتی ہے۔اور تم۔۔۔تم میری جان۔۔۔تمہارے پاس یہ تینوں چیزیں نہیں ہیں۔اب تم اپنی شکل گم کرو۔میرے پاس تم سے زیادہ بڑے مسائل ہیں۔"وہ بے زاری سے کہہ کر اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے صوفے پہ جا بیٹھے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ قدم قدم چلتی ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑی ہوگئی تھیں۔

وہ خاموش تھیں بالکل خاموش جیسے پتھر کا بت ہو کافی دیر بعد جب وہ بولیں تو ان کی آواز میں برسوں کی تھکن تھی۔

"میں نے اس شادی کو بچانے کی ہمیشہ کوشش کی۔تم سے محبت کی عشق کیا **(ان کا ہاتھ اپنی گردن میں پہنے نازک سے ہیروں کے نیکلس پہ تھا)** **تمھارے** لیے سب کچھ کیا یہاں تک کہ خود کو بھی بیچ دیا **(اب وہ اس نیکلس پہ ہاتھ پھیر رہی تھیں محبت سے نرمی سے)**مجھے لگا تھا تم ہمارے بیٹے کی وجہ سے اس تعلق کو نبھا رہے ہو۔لیکن نہیں تم تو اس کو اپنی اولاد ہی نہیں مانتے۔تم سب یوسف سلطان کی ساری اولاد کو اپنا بھرم بہت عزیز ہے۔تم مجھے اس لیے نہیں چھوڑتے کیونکہ تمہارا بھرم ٹوٹے گا۔ تمہاری چوائس پہ بات آجائے گی۔وہ نگین اس نے وہاج کی ماریں برداشت کیں۔لیکن کبھی ایک روپیہ بھی مانگ کر نہیں لیا۔اس کو بھی اپنا بھرم رکھنا تھا۔اور وہ دی لیجنڈری معراج سلطان ان کی بیوی۔ان کو تو یہ تک نہیں پتہ ہوتا کہ ان کا شوہر مرا یا زندہ ہے۔لیکن وہ اف تک نہیں کرتے۔تم لوگوں کی گردن نہیں جھکتی۔اکڑ نہیں ٹوٹتی۔لیکن اس بار گردن بھی جھکے گی۔اکڑ بھی ٹوٹے گی۔اس بار میں تمہاری شہ رگ کاٹوں گی۔**(اور انہوں نے اتنی زور سے کھینچ کر نیکلس گر دن سے اتارا تھا کہ ہلکی ہلکی خراشیں پڑ گئی تھیں گردن سرخ ہونے لگی تھی)**یہ نیکلس تم نے مجھے ہماری شادی پہ دیا تھا۔۔آج ہماری شادی ختم ہوگئی۔ہم دونوں کا تعلق ختم ہوگیا۔"ان کی آواز میں کرب تھا۔آنکھیں خشک۔ایسے جیسے دریا خشک ہوتے ہوں۔شمس خاموش مگر چبھتی نظروں سے ان کی پشت کو دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے تم سے ،مہر سے اور سفیر سے بہت محبت کی۔لیکن تم سب نے مجھے دکھ دیے۔سفیر نے میری بات نہ مان کر۔مہر نے اپنی مرضی کر کے اور تم تمھارے دکھوں کا کوئی حساب نہیں میرے پاس۔شمس تم نے مجھے سب سے زیادہ تکالیف دی ہیں۔بہت ہرٹ کیا ہے تم نے مجھے۔لیکن۔"

وہ اب ان کی طرف مڑی تھیں۔"لیکن میں شمس میں کبھی تم لوگوں کو نہیں چھوڑوں گی۔میں تمہارے گناہ چھپاؤں گی۔میں تم لوگوں کو پروٹیکٹ کروں گی۔تمہاری غلطیاں معاف کروں گی۔تم سب کو تمہارے برے وقت سے کھینچ کر نکال لاؤں گی۔میں تم سب کا ساتھ دوں گی۔ہر وقت ہر معملے میں۔ہر جگہ میں تمھارے ساتھ رہوں گی۔سائے کی طرح ،گناہوں کی طرح ،فرشتوں کی طرح ،شیطان کی طرح۔مجھے جو بننا پڑا میں تم تینوں کے لیے بنوں گی۔اس رات تم نے ہوٹل روم میں جو کچھ دیکھا میں اس کے لیے شرمندہ نہیں ہوں۔اگر دوبارہ موقع ملا اگر دوبارہ تم پہ وقت پڑا تو میں پھر وہی سب کروں گی۔کیونکہ میں تم تینوں سے محبت کرتی ہوں۔تمھیں ہیون چاہیے ناں میں تمھیں لا کر دوں گی۔مہر کو سفیر اور یوسف سلطان چاہیے۔میں لا کر دوں گی۔"ان کے رکے ہوئے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔

شمس نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

"تمہارا حسن اور جوانی تو ڈھل گئی ہے اب کیا بیچو گی ؟میں تمھیں وارن کر رہا ہوں فروا۔میرے معملات سے دور رہو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ہاں مجھے ہیون چاہیے اور میں لے کر رہوں گا۔بہت کر لی غلامی اب میں اپنی سلطنت بناؤں گا۔تمھیں پتہ ہے میں نے بھائی جان سے بھی جھوٹ کہا۔میں نے اس زمین کا سودا پانچ گنا زیادہ میں کیا تھا۔اور وہ لوگ وہاں ایک ہوٹل بنا رہے ہیں۔ایک سیون سٹار ہوٹل۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے اس ہوٹل میں بیس فیصد دینے کو راضی ہیں فہیم صاحب۔دادا جان کو بھائی سے بڑا پیار تھا۔میں کبھی نہیں سمجھ سکا کیوں وہ ہمیشہ کہتے تھے اصلی سلطان تو معراج ہے۔میں ان کی بات پہ غور نہیں کرتا تھا۔لیکن اب میں سب سمجھ گیا ہوں وہ ان سے اس لیے پیار کرتے تھے کیونکہ بھائی ذہین تھے۔"

"بابا نے ساری زندگی پراپرٹی بنائی، پیسہ جمع کیا۔لیکن بھائی نے ایک ہی بار پراپرٹی خریدی۔وہ بھی ایسی جگہ کہ سونے کے بھاؤ بکے۔جب بابا نے ان کو فنڈز دینے چاہے تو انہوں نے میری کمپنی کے شیئرز خرید لیے۔اور جب دوبارہ ڈونیشن دی تب انہوں نے اپنے ہسپتال کے لیے مشینری خریدی۔میں کبھی ان کے جیسا ذہن نہیں پا سکا۔لیکن تم دیکھنا فروا ہیون میرا ہو گا۔میرا قلعہ بنے گا وہاں۔میں حکومت کروں گا وہاں۔اور تم میرے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔سو بہتر ہے مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو ملعون عورت۔"

"اب کسی اور کا حسن کسی اور کی جوانی بیچوں گی۔وہی جس کا حسن مجھ سے زیادہ مقبول ہے۔جس کی جوانی ابھی جوبن پہ ہے۔جس سے میرے کئی حساب باقی ہیں۔اپنے سارے حساب لوں گی میں۔"وہ بول کر کمرے کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی تھیں۔

شمس نے ان کی طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

تقریبا آدھا گھنٹہ بعد ان کی انگلیوں نے کوئی پیغام ٹائپ کیا تھا۔اور پھر سینڈ کا بٹن دبا دیا تھا۔وہ ایک لائن پہ مشتمل پیغام اڑتا ہوا گیا تھا اور مطلوبہ شخص کو موصول ہوا تھا۔اس پیغام میں لکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں شمس سلطان کی بیوی فروا سلطان ہوں۔مجھے فہیم مرزا سے ملنا ہے ارجنٹ۔ اپنے باس سے کہو میرے لیے وقت نکالے۔"

اب ان کی مطمئن نظریں دور دور تک پھیلے سیاہ ہوتے آسمان پہ جمی تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

"چھیلے ہوئے آلو میں میں نے کہا ناں تم آج کے بعد اس سے نہیں ملو گے ایک بات سمجھ نہیں آتی ؟"معراج سلطان ہسپتال سے گھر آ چکے تھے اب وہ دونوں ان کے دائیں بائیں بیڈ پہ بیٹھے لڑنے میں مصروف تھے۔

"بابا آپ دیکھ رہے ہیں ناں اس کو۔یہ مجھے میرے دوست سے ملنے سے منع کر رہی ہے۔"حسن معراج کو بیچ میں گھسیٹ لایا تھا۔

"غلام حسن بابا کو بیچ میں مت لاؤ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"وہ غرائی تھی۔

"بیٹے آپ دونوں میرے سر پہ تو ویسے ہی سوار ہو۔جب سے آئے ہو خدمت کم اور لڑائی زیادہ کی ہے ۔اب مجھے مسئلہ بتاؤ دوستوں سے کیوں نہیں ملنے دیتی تم اس کو ؟"وہ اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

"بابا آپ کو پتہ بھی ہے وہ لڑکا سموکنگ کرتا ہے۔میں نے خود اس کی انسٹاگرام کی سٹوریز دیکھی ہیں یار" وہ جھنجھلا سی گئی تھی۔

"وہ بہت پہلے کی بات ہے بابا۔اب اس نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔وہ بہت نیک ہو گیا ہے۔چار وقت کی نماز پڑھتا ہے بس فجر قضا ہوجاتی ہے۔لیکن اس کی تو خیر ہے ناں آہستہ آہستہ مینج کر ہی لے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک نشئی کبھی نہیں سدھر سکتا۔جس نے ایک بار شراب یا سگریٹ پی لیا وہ اس کو چھوڑ ہی نہیں سکتا۔تم جھوٹ بول رہے ہو۔"وہ اس پہ چڑھ دوڑی تھی۔

"پھر تو تم اپنے بابا کو دیکھو بیٹے۔"وہ سینے پہ بازو باندھے سنجیدہ سے لہجے میں بولے تھے۔

"کیا مطلب ؟"ان دونوں کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"تمہارا باپ بھی ایک نشئی ہی تھا۔ایک شرابی۔"وہ شرمندہ سے لہجے میں بولے تھے۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں ناں بابا۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا آپ میری وجہ سے ایسا کہہ رہے ہوں گے ہیں ناں ؟"حسن حیرت زدہ سا کہہ رہا تھا جبکہ ہالے خاموش تھی اس کو پتہ تھا اس کا باپ ایسے مذاق نہیں کرتا۔

انہوں نے حسن کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"میری شادی کو تقریبا نو سال ہونے والے تھے اور میری کوئی اولاد نہیں تھی۔تمہاری ماں بہت ڈپریس رہتی تھیں۔میں بھی بہت ڈپریس تھا۔بہت پریشان تھا۔عورت اگر پریشان ہو تو رو دھو کر گھر کے کام کاج تیاگ کر سوگ منا سکتی ہے۔مرد بہت مجبور ہوتا ہے وہ رو نہیں سکتا۔وہ کام کاج نہیں تیاگ سکتا۔اس کو لڑنا پڑتا ہے۔میں بھی لڑا لیکن ایک جگہ آ کر میں تھک گیا۔میری ہمت جواب دینے لگی۔"وہ ان دونوں کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔وہ سامنے دیوار کو دیکھتے بول رہے تھے۔"ان ہی دنوں کچھ دوستوں کی سنگت میں میں نے ڈرنک کرنا شروع کر دیا۔اور رات کو نشے میں دھت واپس اتا تھا۔اس طرح میری پریشانی وقتی طور پہ کم ہوجاتی تھی۔وقتی سکون مل جاتا تھا۔گناہ میں لذت ہوتی ہے۔میں اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لذت کا عادی ہوتا گیا۔یہاں تک کہ میرا کام ڈسٹرب ہونے لگا۔میں چڑچڑا ہو گیا۔اسی طرح کافی عرصہ گزر گیا۔میری یہی روٹین رہی اور پھر ایک دن میں اپنی جونیئر نفیسہ حیات سے ملا۔ہم دونوں ایک جگہ بیٹھے باتیں ہوئیں۔کافی پی گئی۔میں نے اس کو اپنی شادی شدہ زندگی کے بارے میں بتایا۔اپنی پرابلمز شیئر کیں۔نفیسہ کی ایک عادت بہت اچھی تھی وہ آپ کو جج نہیں کرے گی۔اگر آپ قتل کر دو اور پھر اس کے سامنے چلے جاؤ۔وہ تب بھی آپ کو جج نہیں کرے گی۔اس نے مجھے بھی جج نہیں کیا۔اس نے مجھے ایک حل بتایا۔"

وہ دونوں بہت غور سے ان کو سن رہے تھے۔

"اس نے کہا کہ اگر کوئی انسان اپنی ایک برائی یا بری عادت کو اللہ کے لیے چھوڑ دے۔تو اللہ اس کو بدلے میں اس سے بہتر نوازتا ہے۔اللہ اس کو انعام دیتا ہے۔اللہ خوش ہوتا ہے۔ وہ بول کر چلی گئی میں سوچ میں پڑ گیا کہ "آخر میرے اندر کون سی بری عادت ہے۔"سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹنے لگا۔ کیونکہ نہ میں جھوٹ بولتا تھا۔نہ رشوت لیتا تھا۔نہ کسی کا حق مارا تھا۔نہ کبھی بیوی، والدین، رشتے دار یا پڑوسیوں کے حقوق کھائے تھے۔پانچ وقت کا نمازی تھا۔میں باقائدگی سے قرآن پڑھتا تھا۔پھر ایسا کون سا گناہ تھا کون سی برائی میرے اندر تھی۔اور پھر میرے دل سے آواز آئی۔۔۔"

"مئے" خمر "وائن "شراب۔"

"چار مختلف الفاظ لیکن معنی ایک ہی۔"

"گناہ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور پھر اس دن اس کیفے میں بیٹھ کر میں نے شراب کو اللہ کے لیے چھوڑا۔یہ آسان نہیں تھا۔مجھے خود پہ بند بٹھانے پڑے۔خود پہ پہرے دینے پڑے۔خود کو اذیت دی۔کافی لوگوں نے کہا کہ اس طرح تم اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔اس کو خود سے آہستہ آہستہ دور کرو۔لیکن میں سمجھ گیا تھا کچھ برائیوں کو نوچ کر ان کی جڑوں سے کھینچ کر نکالنا پڑتا ہے۔اور میں نے یہ کیا۔تمھارے باپ نے یہ کیا۔اس کے دو مہینے بعد مجھے پتہ چلا کہ میں باپ بننے والا ہوں۔وہ فیلنگز وہ کیفیت وہ بیان سے باہر ہے۔ساری دنیا مجھ سے پوچھتی ہے معراج سلطان تم ہالے سے اتنی محبت کیوں کرتے ہو؟ میں انہیں کیا بتاؤں اولاد سے تو محبت ہوتی ہی ہے لیکن ہالے تو انعام بھی ہے خدا کا تحفہ۔میرے اللہ نے مجھے برائی چھوڑنے کا بدلہ اتنا اچھا دیا کہ میں آج تک اس کا شکر گزار ہوں۔"

حسن نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنے بابا کو دیکھا تھا۔

"اور میری باری تب کیا ہوا تھا وہ بھی بتائیں ناں ؟"اس کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

دونوں باپ بیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر معراج سلطان نے نفی میں گردن ہلائی تھی۔

"تمہاری باری پہ تو کچھ خاص نہیں ہوا بیٹے۔"

"کچھ تو ہوا ہو گا کچھ خاص اماں سے پوچھیں ناں شاید ان کو کچھ پتہ ہو۔"

"میں ان کے ساتھ ہی ہوتا ہوں بچے تم نارمل ہو لیکن میرے لیے بہت خاص ہو۔"

اور حسن کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی جبکہ ہالے نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نہیں بول رہا آپ لوگوں سے اس کی باری پہ تو اتنی بڑی فلم بنا لی اور میں ؟میری باری پہ ایک چھوٹا سا ٹریلر بھی نہ دکھا سکے آپ میں ناراض ہوں ہالے میرا فون دو مجھے۔بس میں جا رہا ہوں۔"وہ نروٹھے پن سے بولا تھا۔

"میرے پاس کوئی فون نہیں ہے نکلو یہاں سے۔"اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

ہالے کی عادت تھی اس کی اور حسن کی جب بھی لڑائی ہوتی تھی وہ اس کا موبائل کہیں چھپا دیتی تھی۔

"ٹھیک ہے نہ دو۔ایک دن ایسا پھنسو گی ناں میرا موبائل چھپانے کے چکر میں یاد رکھو گی۔"اس نے دھمکایا تھا۔

"اچھا میری رہنمائی فرما دیں مستقبل کے پیر صاحب کہ ایسا کیا ہو گا میرے ساتھ۔"وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی تھی۔

"پہلی بات اللہ نہ کرے کچھ ہو۔دوسری بات اگر کچھ ہو گیا نا تو جب وہاں سے کالز کرتی رہو گی ناں۔تب پتہ لگے گا تمھیں۔کیونکہ مس ہالے سلطان آپ کو صرف اور صرف حسن سلطان کا نمبر زبانی یاد ہے۔وہی حسن جس کا موبائل آئے دن کہیں نہ کہیں چھپا دیتی ہو ہنہہ۔"

"دیکھ رہے ہیں بابا۔یہ کس طرح بددعا دے رہا ہے۔"

اسی وقت حسینہ کمرے میں داخل ہوئی تھیں ان کے پیچھے نرگس سوپ کا باؤل لیے آ رہی تھی۔

"چلو دونوں یہاں سے دفع ہو جاؤ اب۔اپنے بابا کو تنگ نہ کرو۔"انہوں نے آتے ہی جھڑکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دونوں بھی خاموشی سے اٹھ کر نکل گئے تھے۔ابھی حسن نے ہالے کو موبائل واپس دینے کے لیے منانا بھی تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اٹھارہ سالہ عمر حیات اپنی ہیوی بائیک پہ کالج سے گھر جا رہا تھا۔اس نے کالج یونی فارم پہن رکھا تھا۔ دھوپ کی تمازت سے چہرہ تمتمارہا تھا۔اس سے گرمی برداشت نہیں ہوتی تھی۔ذرا سی بھی نہیں۔نفیسہ اس کی اسی عادت سے پریشان تھیں۔وہ اگر گرمی میں ذرا دیر کو بھی باہر نکلتا تو واپسی پہ یا تو غصے سے بھرا ہوا آتا یا پھر نڈھال۔گزرتے وقت کے ساتھ اس کا قد کافی نکل آیا تھا۔سیاہ آنکھوں میں سنجیدگی اتر آئی تھی۔بال مزید گھنے ہوگئے تھے۔اور ہمہ وقت ماتھے پہ گرے ہوئے ہوتے تھے۔اس کے ہاتھ کی نسیں ابھری ہوئی تھیں۔وہ اپنی جسامت کی وجہ سے اپنی عمر سے ایک دو سال بڑا ہی لگتا تھا۔وہ اپنے گھر سے ذرا دور ہی تھا۔جب ایک گرلز کالج سے گزرتے ہوئے ایک لڑکی اس کی بائیک کے بالکل سامنے آکر ٹھہر گئی۔اگر وہ بر وقت بائیک کو نہ سنبھال لیتا تو آج اس لڑکی یا عمر میں سے کوئی ایک ہی بچتا۔وہ حسب معمول غصے میں آگیا تھا۔وہ بائیک کو اسٹینڈ پہ لگا کر اتر آیا تھا۔اب وہ اس لڑکی کے سامنے کھڑا تھا وہ لڑکی سیاہ رنگ کے عبایا میں ملبوس تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی بی بی۔آپ کو دیکھ کر چلنا چاہیے۔اگر آپ کو لگ جاتی تو ہم دونوں کتنی مصیبت میں پھنس سکتے تھے۔آپ کو اندازہ بھی ہے ؟" اس کا لہجہ تیز نہیں تھا وہ بس جھنجھلایا ہوا تھا۔

"عمر میں اقصیٰ ہوں۔"اس لڑکی کی باریک سی آواز پہ عمر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم یہاں کیوں کھڑی ہو اب تک گھر کیوں نہیں گئی ؟تمہاری چھٹی کو تو کافی ٹائم گزر گیا ہے۔"اب کے اس کا لہجہ نرم تھا۔

"میری وین والا نہیں آیا آج۔سب لڑکیاں بھی چلی گئی ہیں۔میں اکیلی کیسے جاتی؟ میں نے تمھیں آتے دیکھا تو سامنے ٹھہر گئی مجھے ساتھ لے چلو پلیز۔"وہ رو دینے کو تھی۔

"اچھا رکو میں تمہارے لیے رکشہ رکواتا ہوں کوئی۔پریشان مت ہو میں یہیں کھڑا ہوں۔"اس نے تسلی دی تھی اور رکشہ ڈھونڈنے سڑک کی جانب بڑھنے لگا تھا کہ اقصیٰ نے اس کو پیچھے سے پکارا۔

"نہیں عمر تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ابا مجھے مار دیں گے اگر ذرا سی بھی اور دیر ہوگئی وہ میرا کالج بند کر دیں گے۔پلیز تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔"وہ اب رودینے کو تھی۔

عمر تذبذب میں پڑ گیا۔

"لیکن میرے پاس تو بائیک ہے۔میں تمھیں اس پہ کیسے لے جاؤں۔سارا محلہ باتیں کرے گا۔یہ تمھارے لیے مناسب نہیں ہے۔ندیم بھائی مجھے ویسے بھی پسند نہیں کرتا۔اف اب تم رو تو مت " وہ عجیب صورتحال میں پھنس گیا تھا۔

"تمھیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے ساتھ لے چلو ابا مجھے مار دیں گے۔"وہ اب ہچکیوں سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔

"اچھا اچھا تم رو مت۔آجاؤ میں تمھیں لے چلتا ہوں۔لیکن گلی میں پہنچ کر تمھیں اتار دوں گا۔آگے تم خود ہی جانا" وہ اتنے پہ ہی خوش ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے اپنا کالج بیگ اپنے پیچھے رکھ لیا کہ ان دونوں کے درمیان مناسب فاصلہ رہے۔اس کا ارادہ تھا کہ گلی میں پہنچتے ہی وہ اقصیٰ کو اتار دے گا۔لیکن شاید آج رازوں سے پردہ اٹھنے کا دن تھا۔

وہ جیسے ہی گلی میں داخل ہو۔ندیم سامنے ہی پرچون کی دکان پہ کھڑا تھا۔عمر کے پیچھے بائیک پہ اقصیٰ کو بیٹھے دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا۔عمر نے بھی اس کو دیکھا تھا۔لیکن رکا نہیں اس نے بائیک کو سیدھا اپنے گھر کے سامنے لا کر روکا تھا۔اقصیٰ کا گھر ساتھ ہی تھا۔

ندیم پیچھے سے بکتا جھکتا آ رہا تھا۔

اقصیٰ کا خون خشک ہونے لگا تھا۔

"تم مجھے وہیں اتار دیتے عمر۔ابا تمھیں نہیں چھوڑے گا" اب وہ سخت پریشان تھی۔

"تم گھر جاؤ۔ندیم بھائی کو دیکھ لیتا ہوں میں۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

تب تک ندیم بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔عمر کو دیکھتے ہی وہ اس کے قریب آیا۔اور کھینچ کر ایک تھپڑ عمر کے چہرے پہ دے مارا۔ابھی اس نے ایک اور تھپڑ مارنے کو ہاتھ اوپر کیا تھا کہ عمر نے بر وقت اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"جرات کیسے ہوئی تمہاری مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی ؟" وہ غرایا تھا اور ندیم کو دونوں ہاتھوں سے دھکا دیا تھا۔عمر جوان تھا۔صحت مند تھا۔ایک ہی دھکے سے ندیم لڑھکتا ہوا دور جا گرا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چیخ و پکار کی آواز پہ محلے کے لوگ نکل نکل کر آ رہے تھے۔ندیم کی بیوی سینے پہ دوہتڑے مار کر لوگوں کو جمع کر رہی تھی۔

ندیم دوبارہ اٹھ کر آیا تھا اور عمر کو گلیاں بکنے لگا تھا۔

"ارے گندا خون نہ جانے کہاں سے اٹھا کر لے آئی نفیسہ۔اب یہ ہمارے گھروں کی عزتوں پہ ہاتھ ڈالنے لگ گیا ہے۔اس نے میری بیٹی کو اغوا کرنے کی کوشش کی ہے۔میری بیٹی کی عزت پہ ہاتھ ڈالا ہے۔"وہ چیخ چیخ کر لوگوں کے ہجوم کو بتا رہا تھا۔

"بکواس کرتے ہو تم جھوٹ ہے یہ۔میں نے بس تمہاری بیٹی کو لفٹ دی ہے۔پورا محلہ گواہ ہے سب نے اس کو میرے ساتھ آتے دیکھا ہے۔وہ اپنی مرضی سے میرے ساتھ آئی تھی۔بلاؤ اس کو پوچھو اس سے۔"وہ برہمی سے بولا تھا۔

"ارے تم سب تو جانتے ہو نہ میری بیٹی کیسی پارسا ہے۔اور یہ۔۔یہ تو ہے ہی گندا خون۔ارے اس کے ماں باپ کا بھی پتہ نہیں ہے نہ جانے کہاں سے اٹھا کر لائی تھی اس کو نفیسہ۔"وہ اب بھی چیخ رہا تھا لیکن عمر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

"میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں۔"اس نے ان لوگوں سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا۔

"کون سی اماں کون سی ماں ؟ہاں ؟تجھے تو کوڑے کے ڈھیر سے اٹھا کر لائی تھی نفیسہ۔اللہ جانے کس کا گناہ ہمارے سر تھوپ دیا۔میری بیٹی کی عزت خراب کر دی۔ہم تو کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔یا اللہ اب ہم کہاں جائیں گے۔کون کرے گا ہماری بیٹی سے شادی۔"ندیم کی بیوی اب زمین پہ بیٹھ کر زور زور سے چیخ رہی تھی۔

ندیم الگ سے عمر کو گالیاں دیے جا رہا تھا۔سب کو ندیم کی بات پہ اعتبار تھا کسی کو عمر پہ یقین نہیں تھا۔ "خالہ کچھ نہیں ہوا تمہاری بیٹی کی عزت کو۔وہ پاک ہے خدا کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا۔میں نے بس اس کو لفٹ دی ہے۔کیوں اپنی بیٹی کی عزت یہاں اچھال رہے ہو۔وہ شریف لڑکی ہے۔کچھ خدا کا خوف کرو۔"وہ غصے اور افسوس کے ملے جلے تاثرات لیے بول رہا تھا۔اپنی صفائی دے رہا تھا اس کو اس وقت بھی اندر بیٹھی اس لڑکی کی فکر تھی۔

"نفیسہ تو تھی ہی۔۔۔۔۔گالی۔۔۔گالی۔"

اسی وقت ہجوم میں کسی نے نفیسہ کو گالی دی تھی۔

اور بس عمر کے صبر کی حد ختم ہو چکی تھی۔اس نے نیچے پڑی اینٹ اٹھائی اور اس آدمی کو دے ماری۔ وہ درد سے دوہرا ہو کر گر پڑا۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔

عمر اس کے اوپر بیٹھ کے اس کو اسی اینٹ کے ساتھ مارے گیا۔

" میری ماں کو گالی دی۔جرات کیسے ہوئی۔میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"وہ جنونی سا ہو گیا تھا۔

" ہمّت کیسے ہوئی میری ماں کے بارے میں بولنے کی۔تم سب لوگ جلتے ہو میری ماں سے۔ایک خود مختار عورت ہے وہ اور یہی بات تم لوگوں کو ہضم نہیں ہوتی۔اسی لیے الزام لگاتے ہو میری ماں پہ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کئی لوگ اس کے ہاتھ سے اینٹ لینے کی کوشش کر رہے تھے کوئی اس کو ہٹا رہا تھا لیکن وہ جنونی بنا اس آدمی کو مارے جا رہا تھا۔

"کوئی نہیں جلتا تیری ماں سے۔جا کر پوچھ اپنی ماں سے کون ہے تیرا باپ۔ کس کی اولاد ہے تو۔یہاں مردانگی دکھا رہا ہے اتنا مرد ہے تو جا کر اپنے باپ کا پتہ تو لگا۔بلکہ تیرے جیسوں کے تو نہ جانے کتنے باپ ہوں گے۔"ندیم نے زہر اگلا تھا۔

عمر خون سے تر ہاتھوں کے ساتھ اٹھا تھا۔اور زخمی شیر کی طرح ندیم پہ جھپٹا تھا۔لاتیں، مکے، تھپڑ اس کو جو سمجھ آتا وہ اس کو مارے جاتا۔وہ کراٹے چیمپئن تھا۔اس نے کئی اور ایسے کورسز کر رکھے تھے۔وہ باقائدگی سے جم جاتا تھا۔ان لوگوں سے نپٹنا اس کے لیے اتنا مشکل نہیں تھا لیکن وہ ان کی زبانیں نہیں بند کر سکتا تھا۔

ہجوم میں سے کئی لوگ اس کی ماں کے بارے میں بات کر رہے تھے۔کوئی اس کے باپ کا پوچھ رہا تھا ۔کوئی گالی دے رہا تھا لیکن وہ بس یہی پکارے جاتا۔

"میں عمر حیات ہوں میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں تم سب جھوٹے ہو۔"

"اس کے گھر کا دروازہ توڑو۔نکالو اس کی ماں کو باہر۔آج دیکھ لیں گے اس کو بھی۔"یہ ندیم کا بھائی تھا جو عمر کے گھر کے دروازے کی جانب بڑھا تھا (**سندھ کے لوگوں میں کسی کے گھر کا دروازہ توڑنا یا گھر میں گھسنا بہت بڑی بات سمجھی جاتی ہے۔اس پہ قتل تک ہوجاتے ہیں یہ ان کی عزت کا معملہ بن جاتا ہے**)عمر نے ندیم کو دور دھکیلا تھا۔اب وہ اس کے بھائی کی جانب بڑھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے گھر کے دروازے کو ہاتھ مت لگانا" وہ غرایا تھا۔

"کیوں تیری وہ۔۔۔۔۔۔گالی۔۔۔ماں گھر پہ کیوں چھپی بیٹھی ہے۔ذرا نکل کر آئے نہ۔ہم بھی تو اس سے پوچھیں تیرے جیسا بد ذات کہاں سے اٹھا کر لائی۔کس باپ کا خون ہے تو یا پھر کتنے باپ ہیں تیرے۔"وہ بکے گیا۔اس نے جیسے ہی عمر کے گھر کے دروازے کو ہاتھ لگایا تھا۔

عمر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا۔اس کا وہی ہاتھ اس کی کمر کی جانب موڑ کر اتنی زور سے جھٹکا دیا تھا کہ ہڈی ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔

ندیم سڑک پہ پڑا کراہ رہا تھا۔اس کی بیوی اس کے پاس بیٹھی عمر اور نفیسہ کو بددعائیں دے رہی تھی۔ جس آدمی نے نفیسہ کو گالی دی تھی۔اس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی ندیم کے بھائی کا بازو ٹوٹ گیا تھا لیکن عمر کا غصہ اور غم کسی طور ختم نہ ہوتا تھا۔

اب وہ اپنے دروازے پہ کھڑا تھا کسی محافظ کی طرح وہ وہاں کھڑا غرا رہا تھا۔

"میں عمر حیات ہوں۔نفیسہ حیات کا بیٹا۔یہی میرا خاندان ہے اور یہی میرا نام۔میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں ۔میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں میں نے ندیم کی بیٹی سے کسی قسم کی کوئی بھی بدتمیزی نہیں کی ۔میں نے اس کی عزت پہ ہاتھ نہیں ڈالا وہ پاک ہے، باکردار ہے۔تم لوگوں کو اگر یقین آتا ہے تو یہی سچ ہے اور اگر نہیں آتا تب بھی یہی سچ ہے۔"

آج سے کئی سال پہلے نفیسہ بھی اپنے دروازے پہ کھڑی ہو کر اسی طرح دھاڑ رہی تھیں۔آج وہ منظر ایک بار پھر تازہ ہوا تھا۔اسی وقت پولیس موبائل وہاں آ کر رکی۔تین چار سپاہی اور ایک اے ایس آئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مستعدی سے پولیس موبائل سے باہر نکلے تھے۔محلے والوں نے شور مچا مچا کر ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔ انہوں نے پولیس سے عمر کو گرفتار کرنے کو کہا پولیس کے پوچھنے پہ عمر نے بس اتنا کہا تھا۔

"ان لوگوں نے میری ماں کو گالی دی۔میں نے ان کو مارا ہے۔میں قبول کرتا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے کہہ کر پولیس موبائل میں بیٹھ گیا تھا۔زخمیوں کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا۔عمر کے ہاتھوں پہ اب بھی خون لگا تھا۔اس کی وردی پہ بھی خون کے چھینٹے تھے۔تھانے میں لے جا کر اس کو لاک اپ میں بند کر دیا گیا تھا لیکن ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی تھی۔

پولیس نے اس سے کسی کو فون کر کے بلانے کو کہا تھا۔اس نے زری کو کال کروائی تھی۔زری کو آئے بھی دو گھنٹے ہو گئے تھے۔وہ آ کر جا بھی چکی تھیں لیکن نفیسہ کا کوئی پتہ نہیں تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

دوپہر سے رات ہوگئی تھی اور پھر تقریبا رات کے دس بجے نفیسہ آئی تھیں۔ ان کے ساتھ کوئی آدمی بھی تھا۔عمر پینتالیس یا پچاس کے قریب سوٹڈ بوٹڈ سا وہ آدمی کوئی اعلی عہدے دار لگتا تھا۔ایس ایچ او بہت ادب کے ساتھ اس آدمی سے بات کر رہا تھا۔

"سائیں اس لڑکے پہ اقدام قتل اور ریپ کیس بنتا ہے۔پورا محلہ گواہ ہے اس بات کا کہ اس نے وہاب نامی آدمی کو اتنا مارا ہے کہ وہ مرتے مرتے بچا ہے۔اس لڑکی کا باپ۔۔اس نے اس کی ہڈی پسلی ایک کردی ہے۔اور اس لڑکی کے چچا کا بازو توڑ دیا ہے سائیں۔ کھلم کھلا غنڈہ گردی کر رہا تھا یہ لڑکا۔وہ تو آپ کے حکم پہ میں نے ایف آئی آر نہیں کاٹنے دی۔ورنہ محلے والے تو اتنے مشتعل تھے کہ میرے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دس دس افسر بھی ان کو سنبھال نہیں پا رہے تھے۔وہ تو چاہتے تھے کہ میں لڑکے کو ان کے حوالے کر دوں تا کہ وہ اس کو بھی اسی طرح ماریں جیسے اس نے ان لوگوں کے عزیزوں کو مارا ہے۔"وہ بات کو بڑھا چڑھا کر بتا رہے تھے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ وہ ان پہ کوئی عظیم احسان کر رہے ہیں تا کہ مستقبل میں اپنے کام نکلوا سکیں۔

"اگر ان لوگوں میں اتنا ہی دم ہوتا تو اس وقت دکھا دیتے۔اب ان کی مثال خالی برتن جیسی ہے وہ بس شور ہی کر سکتے ہیں۔اور بات اگر کیس کی ہے تو میں کرتی ہوں ان پہ کیس۔ بات ایف آئی آر کی ہے تو کاٹیں میری ایف آئی آر۔لکھیں ندیم نامی شخص اپنے بھائی وہاب کے ساتھ میرے گھر میں چوری کرنے گھسا اور جب میرے بیٹے نے ان کو پکڑا تو انہوں نے شور مچایا اور میرے بیٹے پہ زیادتی کا الزام لگا دیا۔اس وقت میرے گھر سے پانچ لاکھ کیش اور دس تولہ سونا غائب ہے۔اور وہ تیسرا آدمی اس پہ لکھیں اب۔وہ تیسرا آدمی ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی عورت اٹھا کر لاتا تھا۔اور اپنے گھر میں عیاشی کرتا تھا۔اس کا گھر میرے گھر کے بالکل ساتھ ہے۔میرا گھر آج بند تھا۔میں شہر سے باہر تھی اور میرا بیٹا کالج گیا تھا تو اس آدمی نے یہ موقع غنیمت جانا اور یہی عمل میرے گھر میں دہرایا۔اس کے اس عمل میں ندیم اور وہاب دونوں شامل تھے۔تو جب میرا بیٹا گھر آیا اور اس آدمی کو یہی عمل کرتے دیکھا وہ مشتعل ہوگیا۔اور جب اس کو گھر سے نکالنے لگا تو اس نے میرے بیٹے پہ حملہ کر دیا۔اور پھر میرے بیٹے نے جو کچھ بھی کیا سیلف ڈیفنس میں کیا۔اور رہی بات اس لڑکی کی تو لکھیں وہ لڑکی روز میرے بیٹے کو محبت بھرے رقعے بھیجتی تھی۔اور اس کو ورغلانے کی کوشش کرتی تھی۔اور جب میرے بیٹے نے اس کی پیش قدمی کو ٹھکرا دیا تو وہ لڑکی ان اوچھے ہتھکنڈوں پہ اتر آئی۔"وہ دبا دبا سا غرا رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بی بی خدا کا خوف کرو وہ لڑکی با کردار ہے۔"ایس ایچ او نے ان کو ٹوکا تھا۔

"اور میرا بیٹا وہ بد کردار ہے ؟وہ مرد ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہی گناہ گار ہے۔خوب کہی آپ نے بھی۔اگر بات میرے بیٹے کے کردار پہ آئی تو سارے محلے کو بد کردار ثابت کر دوں گی۔میں ایک ایک کو تھانے میں گھسیٹوں گی۔ سمجھ کیا رکھا ہے مجھے۔عدالت میں کھڑے ہونا چھوڑا ہے میں نے میرے اندر سے عدالتوں میں ہونے والی مکاری نہیں گئی مجھے قانون مت سکھائیں۔"

"اور کوئی ہے باقی ؟کسی اور کو کوئی تکلیف ہے میرے بیٹے سے ؟"وہ ان کو دیکھتے ہوئے چبا چبا کر پوچھ رہی تھیں۔

"بی بی آپ کیا چاہتی ہیں؟" اب ایس ایچ او گویا عاجز آگیا تھا۔

"میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے کو میرے ساتھ جانے دیا جائے۔اس کے خلاف کوئی ایف آئی آر نہ کاٹی جائے اور اس سارے معملے سے اس کو نکال دیا جائے۔محلے والوں سے صلح نامے پہ دستخط چاہیے مجھے۔ڈنڈ۔دیت۔قصاص۔جرمانا سب بھرنے کو تیار ہوں میں۔ان کے ہسپتال کے بلز ادا کرنے کو تیار ہوں میں جو کچھ میرے بیٹے نے کیا اس کا کفارہ اس سے ہو جائے گا۔

"نفیسہ آپ اطمینان رکھیں سب ہو جائے گا۔میں آپ کے ساتھ ہوں ہم جیسے دوستوں کے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ سوٹڈ بوٹڈ آدمی اس سارے وقت میں پہلی بار کچھ بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم دوست نہیں ہیں کرنل محمد دین صاحب۔میں نے **(انگلی سے سینے پہ دستک دی تھی)** آپ کو ایسے ہزار مسئلوں سے نکالا ہے اور اب آپ میرے بیٹے کو اس سارے میس سے نکالیں گے۔میں باہر اپنی گاڑی میں بیٹھی ہوں میرا بیٹا دس منٹ تک میرے ساتھ گاڑی میں ہونا چاہیے۔" وہ نرم مگر دو ٹوک لہجے میں بول کر باہر چلی گئی تھیں۔عمر سے ملی تک نہیں تھیں اور پھر دس منٹ بعد عمر ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تھا۔

وہ نہ ڈرا ہوا تھا نہ اداس تھا اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا بس خاموشی تھی سرد مہری تھی۔

طوفان سے پہلے کی خاموشی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یوسف سلطان کے کمرے میں ایک بار پھر عدالت لگی تھی۔وہ بھی صبح صبح۔ابھی مہر ہالے اور حسن سو رہے تھے۔جب دادا جان نے گھر کے سارے بڑوں کو اپنے کمرے میں بلوا لیا تھا۔حسینہ اور فروا صوفے پہ بیٹھی تھیں۔جبکہ شمس اور معراج ایک دوسرے کے سامنے کرسیوں پہ بیٹھے تھے۔معراج ذرا نڈھال سے لگتے تھے۔جبکہ شمس بے بسی بھرے غصے سے غیر آرام دہ سے بیٹھے تھے۔

"کل شام تم نے کمپنی کے تمام ملازمین کے سامنے اپنے بھائی پہ ہاتھ اٹھایا معراج۔میں وجہ جان سکتا ہوں ؟"چند ایک غیر ضروری باتوں کے بعد یوسف سلطان نے با رعب سے لہجے میں سوال کیا تھا۔

"بابا جان میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے دونوں بچوں کو یہاں بلایا جائے۔میں ان کے سامنے ساری بات کرنا چاہتا ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ باتیں بچوں کو بیچ میں بٹھا کر نہیں کی جاتیں معراج۔یہ بڑوں کے معملے ہیں تم مجھے جواب دو کس نے تمھیں یہ حق دیا ہے کہ تم میرے بیٹے اور اپنے چھوٹے بھائی کو اس طرح ذلیل کرو۔"اب کی بار ان کا لہجہ سخت تھا۔

"بابا جان شمس نے میری اجازت کے بغیر میری زمین کا سودا کر دیا۔اور مجھے اس بات پہ غصہ آگیا۔ لیکن میں شرمندہ ہوں۔مجھے شمس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔میں معذرت کرتا ہوں۔"وہ نرمی سے بول کر خاموش ہوگئے تھے۔

"لیکن شمس نے صرف بات کی تھی سودا نہیں۔اور اگر تم اپنے غصے پہ قابو نہیں رکھ سکتے تو تمھارے لیے بہتر ہے کہ گھر بیٹھ جاؤ۔کمپنی میں ہزار معملات ایسے ہوتے ہیں جن کو ٹھنڈے دماغ سے حل کیا جاتا ہے۔تم نے اٹھتے ہی اپنے بھائی پہ ہاتھ اٹھا لیا اور ایسا بھی کیا ہے اس زمین میں اگر اس کا اچھا پرافٹ مل رہا ہے تو بیچ دو۔"

"بابا جان میں وہ زمین ہرگز نہیں بیچوں گا۔میں نے دو سال اس زمین کو خریدنے کے لیے تلوے گھسائے ہیں۔اول تو اس کا مالک راضی نہیں تھا اور جب وہ راضی ہوا میرے پاس اتنی رقم نہیں تھی۔ تب میں نے مسجد میں جا کر اللہ سے دعا کی تھی کہ اگر مجھے یہ زمین مل جائے تو میں اس پہ ایک اور بھلائی کا کام کروں گا۔میں اس پہ ایک اولڈ ہوم بناؤں گا۔اور پھر اللہ نے اپنے غیب کے خزانے کھولے ۔اسی دن میرے پاس کہیں سے اتنے پیسوں کا انتظام ہوگیا کہ میں وہ جگہ خرید سکوں۔اور اب جب میں اللہ سے وعدہ کر چکا ہوں تو میں اس وعدے کو کسی صورت نہیں توڑ سکتا۔چند پیسوں کے لیے تو ہر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گز نہیں وہ لوگ اگر مجھے ہزار گنا زیادہ بھی دیں تب بھی میں اس زمین کو اور ہیون کو نہیں بیچوں گا۔"

آخری الفاظ توڑ توڑ کر ادا کیے تھے۔

"اور انہوں نے جو آپ کو دھمکی دی ہے اس کا کیا بھائی جان ؟اگر وہ لوگ ان اوچھے ہتھکنڈوں پہ اتر آئے تو آپ کیا کریں گے؟ کیسے بچائیں گے اپنے گھر کی عزت اور اپنے بچوں کو ؟زمین کے ایک ٹکڑے کے لیے اپنی اولاد قربان کر دیں گے ؟"یہ الفاظ شمس کے تھے وہ اصل میں یوسف سلطان تک دھمکی کی بات پہنچانا چاہتے تھے۔

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا شمس ؟مجھے پوری بات بتاؤ صاف صاف الفاظ میں کیا کہا ہے انہوں نے ؟"یوسف سلطان غصے سے بولے تھے۔

معراج پر سکون سے تھے جیسے ان کو کسی بات کے کھلنے کا ڈر ہی نہیں تھا۔

"بابا جان ان لوگوں نے بھائی سے کہا ہے کہ اگر انہوں نے ہیون اور اس سے ملحقہ زمین ان کو نہ بیچی تو وہ لوگ ہیون میں رہنے والے اٹھارہ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کے کھانوں میں زہر ملا دیں گے اور اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے بچوں کو ڈرگز پہ لگا دیں گے۔اور یہ کام ان کے لیے بالکل بھی مشکل نہیں۔ان کو بس وہاں کام کرنے والے چند لوگوں کو خریدنا ہو گا اور اگر اس کے بعد بھی بات نہ بنی تو وہ لوگ بھائی جان کے بچوں تک بھی جا سکتے ہیں۔میں نے تو بس اپنے گھر کے بچوں کو بچانے کے لیے کیا تھا سب کچھ۔لیکن بھائی جان مجھے ہمیشہ سے کم عقل ہی سمجھتے ہیں انہوں نے سارے جہاں کی خیر خواہی کا ذمہ گویا اپنے سر لے رکھا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انہوں نے ہمارے گھر کے بچوں کا نام لیا اور تم خاموش رہے ؟کیا کوئی گرے پڑے ہیں ہم لوگ وہ شاید جانتا نہیں ہے ہمیں۔اگر آج بھی میں اپنی پہ آگیا تو اس مرزا کے سارے خاندان کو تباہ کر دوں گا۔اب تو یہ میری ضد ہے جاؤ اس مرزا سے جا کر کہو نہیں بیچتا میں اس کو زمین نہ ہیون کا سودا ہو گا وہ جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔اگر میرے بچوں کو خراش بھی آئی تو میں اس کی نسلوں کو ختم کر دوں گا ابھی وہ سلطانز سے واقف نہیں ہے۔"یوسف سلطان طیش میں آگئے تھے۔

شمس نے یہ کب چاہا تھا وہ فورا سے بولے تھے۔

"بابا جان آرام سے ہمارے بچوں کی بات ان لوگوں نے نہیں کی بس ایک اشارہ دیا تھا۔اور ایک زمین ہی تو ہے اس موٹی کھوپڑی کے آدمی کو چاہیے تو دے دیتے ہیں۔یہ زمین اب اس کی ضد بن گئی ہے بابا۔ہمارے لیے بہتر یہی ہے کہ ہیون اور زمین کا سودا کر لیں ان یتیم بچوں کا کیا ہے کہیں اور شفٹ کر دیں گے ان کو کم از کم ہمارے بچے تو سیف رہیں گے ناں۔"

"شمس اگر میرے بچوں کی موت اس مرزا کے ہاتھوں لکھی ہے تو ٹھیک ہے وہ آئے اور ان کو مار دے۔لیکن میں اپنی پراپرٹی کا سودا نہیں کروں گا۔"وہ چبا چبا کر بولے تھے۔

"اگر میرے بچوں کی زندگی لکھی ہے تو کوئی بھی ان کو ایک خراش بھی نہی پہنچا سکتا۔اور اب میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا اب اگر کوئی بات ہو گی بھی تو میرے بچوں کے سامنے ہو گی۔کیونکہ میں ہیون کو اپنے بچوں کے نام کر رہا ہوں۔"ان کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"معراج میں چاہتا ہوں کہ پاور آف اٹارنی شمس کو دے دوں۔ویسے بھی اگر تم اپنا غصہ نہیں سنبھال سکتے۔تو تمھیں چاہیے کہ کچھ دن آرام کرو گھر پہ رہو یا کہیں گھوم آؤ۔لیکن ان معملات سے دور رہو۔ وہ زمین اور یتیم خانہ تم اس کو بیچو یا آگ لگاؤ لیکن اگر اس کی وجہ سے میرے بچوں کو کوئی نقصان ہوا تو میں کسی کو بھی معاف نہیں کروں گا۔"ان کا لہجہ حتمی تھا۔

فروا اور شمس کے چہروں پہ طمانیت سی اتری تھی۔

"کیا شمس کو اٹارنی دینے کا مقصد اور وجہ صرف یہی ہے ؟"ان کا لہجہ چبھتا ہوا سا تھا۔

یوسف سلطان کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا منظر تبدیل ہوا تھا صبح کی سفیدی کی جگہ رات کے اندھیرے نے لے لی تھی جس صوفے پہ اس وقت فروا اور حسینہ بیٹھی تھیں۔ اس تبدیل ہوئے منظر میں اسی صوفے پہ حسینہ کی جگہ یوسف سلطان بیٹھے تھے سامنے فروا تھیں۔

"مطلب تم یہ چاہتی ہو کہ میں اپنی ساری جائیداد کی پاور آف اٹارنی شمس کو دے دوں۔تب تم ہالے اور سفیر کے رشتے کے لیے رضا مندی دو گی ؟اور اگر میں ایسا نہ کروں تو کیا کرو گی؟ سفیر کی شادی میں تمہاری غیر موجودگی میں بھی کروا سکتا ہوں "فروا کی پوری بات سننے کے بعد وہ تحمل سے بولے تھے۔

"جی بابا جان میں یہی چاہتی ہوں اور ہاں میں جانتی ہوں۔آپ میری غیر موجودگی میں سفیر کی شادی کر سکتے ہیں۔لیکن آپ کریں گے نہیں کیونکہ آپ کسی قسم کی بد مزگی نہیں چاہتے۔آپ یہ نہیں چاہتے کہ آپ کے گاؤں سے آئے ہوئے رشتے دار آپ کے دوست آپ کے بزنس پارٹنرز اور آپ کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عزیز یہ سمجھیں کہ یوسف سلطان بہو کو شادی کے لیے راضی نہیں کر سکے۔آپ اپنا بھرم رکھنا چاہیں گے آپ یہ نہیں چاہیں گے کہ کوئی یہ سوچے کہ یوسف سلطان کی سو کالڈ ہیپی فیملی میں دراڑ آگئی ہے۔ اور اگر آپ کو اپنا بھرم رکھنا ہے تو میری بات ماننی ہوگی۔"ان کا لہجہ حتمی تھا۔

"میں اٹارنی سفیر کو دے دیتا ہوں۔"انہوں نے ایک اور حل نکالا تھا۔

"کم آن بابا۔اگر آپ مجھے بے وقوف سمجھتے ہیں تو میں وہ ہوں نہیں۔میں نے شمس کا نام لیا ہے۔سفیر کا نہیں۔آپ بس یہ بتائیں کہ آپ کو منظور ہے یا نہیں ؟"وہ گویا بے زاری سے بولی تھیں۔

یوسف سلطان نے ایک گہری سانس بھری تھی۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لوں گا لیکن اگر اس کے بعد کسی بھی قسم کی کوئی بد مزگی ہوئی تو اچھا نہیں ہوگا۔"

فروا دل سے مسکرائی تھیں بس اب ایک اور شخص ایک اور ترپ کا پتہ بس ایک اور چال ایک اور آدھا ادھورا سچ اور بازی پلٹ جاتی۔

منظر تحلیل ہوا تھا اب یوسف سلطان کے سامنے معراج اور شمس بیٹھے تھے۔

"تمھیں اپنے باپ کے فیصلوں پہ شک ہے معراج ؟ "

"مجھے منظور ہے بابا جان جیسا آپ چاہیں ویسے بھی کمپنی آپ کی ہے میری نہیں اور کوئی بات کرنی ہے آپ نے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"معراج تمھارے بچے بڑے ہوگئے ہیں ہالے کی شادی کی عمر ہے۔حسن کی پڑھائی ہے اور تم تم نے کون سی پراپرٹی بنائی ہے تمہارے پاس اپنا ہے ہی کیا سوائے اس دو ٹکے کی جاب کے اور ہیون پراجیکٹ مرزا کو نہ صحیح لیکن اگر ہیون اچھی قیمت میں بکتا ہے تو بیچ دو اپنے بچوں کا مستقبل بناؤ ان کو آسائشات دو۔"بابا جان نے ان کو سمجھانا چاہا تھا۔

"ان کا مستقبل وہ لوگ خود بنا سکتے ہیں بابا۔میرے بچوں کی تربیت میں نے ایسی نہیں کی کہ وہ باپ کی طرف سے ملنے والے ورثے پہ بیٹھے رہیں۔میں نے ان کو ہاتھ پیر مارنا سکھایا ہے۔میں نے ان کو گر سکھائے ہیں میں نے ان کی تربیت کی ہے۔وہ میرے بچے ہیں بابا میرا خون۔ان کو سب پتہ ہے کہ انہوں نے سروائیو کیسے کرنا ہے۔انہوں نے خود کو کیسے منوانا ہے۔ان کی صلاحیت کیا ہے۔وہ اپنی دنیا خود بنا سکتے ہیں۔میں ان کی آخرت کا سامان کرنا چاہتا ہوں۔اگر ان دونوں نے ہیون پراجیکٹ کو بغیر کسی مفاد یا لالچ کے صرف اللہ کی رضا کے لیے چلایا تو ان کی آخرت سنور جائے گی۔وہ دنیا سنوار لیں گے سب بچے سنوار لیں گے۔ان کی آخرت سنور جائے میرے لیے یہی بہت ہے۔"وہ نرمی سے بول کر خاموش ہوئے تھے۔

"میں تمہاری باتیں نہ پہلے سمجھ سکا ہوں نہ آج سمجھوں گا خیر مجھے یہ کہنا تھا کہ۔۔۔"

"دس دن بعد ہالے کی سالگرہ ہے۔میں چاہتا ہوں اسی روز سفیر اور ہالے کا نکاح کر دیا جائے۔فروا اور شمس کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ہالے سے میں بات کر لوں گا۔کیا تم میرے فیصلے سے اتفاق کرتے ہو؟"وہ معراج کو دیکھتے پوچھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں مجھے کوئی اعترض نہیں لیکن ہالے سے بات کرنی ہوگی مجھے۔"معراج سلطان سنجیدگی سے بولے تھے۔

"لیکن بابا جان بہت سے کام کرنے ہوں گے۔ابھی تو ہماری کوئی تیاری بھی نہیں ہے کچھ وقت تو چاہیے ہوگا ہمیں۔"حسینہ اس سارے وقت میں پہلی بار بولی تھیں۔

"بھابی سب کچھ مل کر کر لیں گے پریشان نہ ہوں آپ "فروا مسکرا کر بولی تھیں۔

باقی کسی کو کوئی اعترض نہیں تھا۔

یوسف سلطان جیسے کھل اٹھے تھے ان کی سب سے بڑی خواہش پوری ہونے والی تھی انہوں نے خوش تو ہونا تھا۔

معراج خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

ان کا دل بوجھل سا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ جب لاؤنج میں آئی تو حسن کسی اخبار میں منہ دیے بیٹھا تھا۔آس پاس اور بھی کافی اخبار اکٹھے کر رکھے تھے۔وہ ایک اخبار کو کھنگالتا۔اور پھر واپس رکھ دیتا۔وہ اپنے کام میں اتنا محو تھا ہالے کی آمد کا بھی پتہ نہیں چلا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اے چھیلے ہوئے آلو یہ تمھیں اخبار پڑھنے کا شوق کب سے جاگ گیا ؟"وہ دھپ سے اس کے برابر صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔اس نے سبز رنگ کی گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ سبز ہی بڑے بڑے پائنچوں والی شلوار پہن رکھی تھی۔بال جوڑے میں باندھ رکھے تھے۔سیاہ آنکھوں میں اب بھی نیند تھی۔

"دیکھ رہا ہوں چچی جان کی خود کش دھماکے کی خبر کہاں چھپی ہے۔چلو دھماکہ نہ صحیح کیسے خود کشی کی ہی چھاپ دیتے۔لیکن نہیں ان اخبار والوں سے کچھ نہیں ہو گا۔"وہ اتنے سنجیدہ سے انداز میں بولا تھا کہ ہالے نے اس کو گھور کر دیکھا تھا۔

"بھلا چچی کیوں کریں گی ایسا بد تمیز" اس نے گھرکا تھا۔

"تمہاری اور سفیر بھائی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوگئی ہے۔انہوں نے تو مرنا ہی ہے یا پھر کل کی اخبار میں تمھارے مرڈر کی نیوز چھپے گی۔لیکن یہ تو طے ہے کہ فروا حانم یہ شادی نہیں ہونے دیں گی۔"وہ چمکتی آنکھوں سے مسکراہٹ دبا کر بولا تھا۔

"اللہ اللہ کتنا فضول بولتے ہو تم۔شادی ہو گی اور تم سب دیکھو گے۔ہنہہ ویسے مجھے ابھی شادی کرنی ہی نہیں تھی۔لیکن میں کیا کروں کل رات دادا جان نے مجھے بہت فورس کیا ہے۔ ان کی خوشی کے لیے مجھے ماننا پڑا۔"وہ اپ سیٹ لگتی تھی۔

"ایک بات کہوں ہالے تم سفیر بھائی سے شادی نہ کرو۔"وہ یکدم سنجیدگی سے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے نے سر صوفے کی پشت سے ٹکا لیا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب بولی تو اس کی آواز میں تکان سی تھی۔

"کیوں نہ کروں کوئی وجہ تو ہو گی ؟"**(شاید وہ خود کو بھی کوئی توجیح پیش کرنا چاہتی تھی)**

"تم باتیں منوانے کی عادی ہو۔تم باس لیڈی ہو۔سفیر بھائی اور تمہاری بنے گی نہیں۔تم ان کے ساتھ ایک بے رنگ زندگی گزاروگی۔اور ہارون تم ان کے ساتھ بہت خوش رہ سکتی ہو۔ہالے وہ تمہاری باتیں ماننے کا عادی ہے اس کو تمہاری سننا اچھا لگتا ہے۔میرے حساب سے وہ تمہارے لیے بیسٹ ہے لیکن پھر بھی جو تم چاہو۔"اس نے کندھے اچکائے تھے۔

ہالے خاموش رہی کچھ بولی نہیں۔

اسی وقت ہارون بھی گنگناتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا تھا ہالے نے اس کو دیکھا تھا۔اس کے ہونٹوں پہ پھیکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

ہارون نے اسے نوٹ نہیں کیا وہ اسی طرح گنگناتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے کزن اتنی اپ سیٹ کیوں ہو ؟"وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا۔

"حسن جاؤ نرگس سے کہو ہارون کے لیے کافی لے کر آئے۔"ہالے جواب دینے کی بجائے حسن سے بولی تھی۔

"صاف صاف کہو اپنی بات میں مجھے شامل نہیں کرنا چاہتے۔میں مہذب طریقے سے اٹھ جاتا۔ویسے بھی بہن ہماری عادت نہیں ہے کسی کی سن گن لینے کی۔ہم تو بس اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔"وہ محلے کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فسادن آنٹیوں کی نقل اتارتا بولا تھا۔لیکن ہالے کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر خاموشی سے اٹھ گیا تھا۔

اب کے ہارون کو پریشانی ہوئی تھی۔

"کچھ ہوا ہے کیا ہالے مجھے بتاؤ ؟اس سفیر نے کچھ کہا ہے کچھ بولو بھی ؟"اس کی گرے آنکھوں میں واضح فکر تھی۔

"وہ مجھے تنگ کرنے لگا ہے ہارون پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے جیسے مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔میں جلد بازی کر بیٹھی ہوں۔یہ وہ سفیر نہیں ہے جس کو میں نے پسند کیا تھا۔جس سے میں شادی کرنا چاہتی تھی۔تمھیں پتہ ہے رات انہوں نے مجھ پہ اتنا شاؤٹ کیا جسٹ بی کاز میں نے ان کی کال نہیں پک کی۔ان کو لگتا ہے کہ میں جان بوجھ کر ایسا کرتی ہوں تاکہ میری ویلیو بڑھے۔اور بابا اور چچا کے بیچ جو کچھ بھی ہوا اس بارے میں مجھے میرے بابا سے بات کرنی چاہیے۔یہ ان دونوں بھائیوں کا مسئلہ ہے میں کیوں بیچ میں پڑوں ؟کل اس چالیس منٹ کی کال پہ انہوں نے اتنا کچھ بولا ہے کہ میں شک میں مبتلا ہوگئی ہوں۔وہ شراب پیتے ہیں ان کی کئی لڑکیوں سے دوستیاں ہیں ہم دونوں بہت الگ ہیں۔مجھے لگتا ہے میں ایک غلط ایکویشن میں پھنس گئی ہوں۔میں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آتا۔"وہ آنکھیں بند کیے سر کو صوفے کی پشت سے ٹکائے بول رہی تھی ہارون بس اس کو دیکھ کر رہ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس کو چھوڑ دو ہالے ختم کر دو یہ تعلق۔آگے جا کر وہ تمھیں بہت ہرٹ کرے گا وہ تم سے محبت نہیں کرتا اس نے خود یہ بات کہی ہے مجھ سے۔تم میرا یقین کرو وہ بس تم سے متاثر ہوا ہے اور کچھ نہیں وہ بس تمھیں۔۔۔"وہ کچھ اور بھی کہتا کہ کسی اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ خاموش ہو گیا۔

"اوہ تو یہ کلاسز تم اس سے لیتی ہو۔گریٹ۔"اس آواز پہ ہالے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی تھی۔سفیر لاونج کے دہانے پہ کھڑا چبھتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔"تم ہماری ذاتی باتیں اس کو بتاتی ہو ؟اور یہ اس کی اتنی جرات کے یہ تمھیں میرے خلاف بہکائے ؟ہالے افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پہ میں تو یہاں تم سے رات کی ساری باتوں پہ معافی مانگنے آیا تھا اور تم یہاں میرے ہی خلاف محاذ کھولے بیٹھی ہو۔"

"سفیر بات کو غلط رخ مت دیں ہم بس بات کر رہے تھے۔اور میں کوئی بچی نہیں ہوں جو کسی کی باتوں میں آجاؤں گی۔"وہ نرمی سے بولی تھی وہ اس وقت جھگڑا نہیں چاہتی تھی جبکہ ہارون اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"میں چلتا ہوں تم دونوں بات کر لو اوکے۔"وہ نارمل سے لہجے میں بولتا سفیر کے پاس سے گزرنے لگا جب سفیر نے اس کی کہنی کو پکڑا ساتھ نرگس کو آوازیں دینے لگا۔

ہالے چبھتی نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔

"سفیر مجھے جانے دو تم دونوں اپنے مسئلے حل کر لو۔میں کوئی جھگڑا نہیں کروانا چاہتا۔"اسی وقت نرگس پلیٹ میں مٹھائی لیے ان کے پاس آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر صاحب معذرت دراصل میں مٹھائی لینے کچن میں گئی تھی۔ہارون صاحب کی امی آئی ہیں نہ تو ان کے لیے جی۔"اس کو لمبے جواب دینے کی عادت سی تھی۔

"اسی لیے تو بلایا ہے تمھیں نرگس۔مٹھائی ہی تو چاہیے تھی۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا اور ساتھ ایک گلاب جامن اٹھا کر ہارون کے سامنے کیا تھا۔

کہنی ہنوز تھام رکھی تھی۔

"یہ کس خوشی میں ہے؟" ہارون ناگواری سے بولا تھا۔

"یہ لو یار کھاؤ تو صحیح۔"اس نے زبردستی اس گلاب جامن کو ہارون کے منہ میں ٹھونسا تھا۔ہالے کو سفیر کی حرکت پہ غصہ آیا تھا۔لیکن کچھ بولی نہیں۔

"ہم دونوں کی شادی فکس ہوگئی ہے۔دس دن بعد نکاح ہے ہمارا۔اسی کی مٹھائی ہے یہ۔"وہ بظاہر مسکرا رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تپش سی تھی۔

ہارون شاہد نے اپنی زندگی میں اتنا کڑوا گلاب جامن نہیں کھایا تھا۔اس نے بے اختیار اپنی کہنی چھڑائی تھی اور تیز تیز چلتا سلطان منزل کے دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں پانی بھرتا جا رہا تھا۔ہر منظر دھندلا سا ہو رہا تھا۔کئی ایک بار تو وہ گرتے گرتے بچا تھا۔اب وہ سلطان منزل کے گیٹ سے باہر نکل آیا تھا۔اور ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑا اس مٹھائی کو تھوک تھوک کر نکال رہا تھا۔تو کبھی شرٹ کی آستین سے زبان کو رگڑ رہا تھا کڑوا پن ایسا تھا کہ ختم نہ ہوتا تھا اس کو لگ رہا تھا اس کا سانس بند ہو رہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کبھی اپنے سینے پہ ہاتھ مارتا تو کبھی بند مٹھی سینے پہ مار کر خود کو پر سکون کرتا۔اس کا دل جل رہا تھا اتنی تکلیف ہوگی اس نے یہ کب سوچا تھا۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے۔جنہیں وہ بار بار شرٹ کی آستین سے رگڑ لیتا۔وہ رو رہا تھا بہت بری طرح رو رہا تھا۔اس کو تکلیف ہو رہی تھی بہت تکلیف۔۔

"ہارون بیٹے یہاں کیا کر رہے ہو ؟"شاہد حسین کی آواز پہ اس نے مڑ کر دیکھا تھا۔وہ اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر دہل گئے۔ان کو آج یوسف سلطان نے گھر آنے کی دعوت دی تھی۔نوال بیگم اندر چلی گئی تھیں۔شاہد جو کوئی کال سننے یہیں ٹھہر گئے تھے۔ہارون کو اس طرف آتے دیکھ حیران ہوئے تھے۔

"بیٹے یہاں کیا کر رہے ہو؟ رو کیوں رہے ہو؟ مجھے بتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے۔"وہ اس کے قریب آگئے تھے۔

ہارون کچھ کہے بغیر ان کے گلے لگ گیا تھا۔

"پپا ہالے کی شادی ہو رہی ہے۔میں برداشت نہیں کر پا رہا ہوں۔مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔بہت زیادہ۔میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔میں کیسے خود پہ قابو رکھوں۔"وہ روتے ہوئے بول رہا تھا۔

شاہد کو لگ رہا تھا جیسے کوئی ان کے دل پہ پیر رکھ رہا ہو۔

"ہارون بس بیٹا۔۔دیکھو سب ادھر دیکھ رہے ہیں۔میری طرف دیکھو ہارون بیٹے صبر کرو۔کیا ہو گیا ہے تمھیں۔ادھر دیکھو میری طرف۔"انہوں نے نرمی سے اس کو خود سے الگ کیا تھا۔ وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔دانت دانتوں پہ جمائے خود پہ ضبط کیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہاں سب دیکھ رہے ہیں ہم گھر چل کر بات کریں گے۔بیٹے سنبھالو خود کو تم بہادر ہو اوکے۔"اس نے جھکے ہوئے سر کو بس ذرا سا ہلانے پہ اکتفا کیا تھا۔اور خاموشی سے شاہد حسین کے پیچھے چل دیا تھا۔ ضبط کیے درد سہتے ہوئے وہ اتنا بہادر نہیں تھا۔جتنا بننے کی کوشش کر رہا تھا۔وہ اتنا مضبوط نہیں تھا جتنا خود کو ظاہر کر رہا تھا۔

دوسری طرف ہالے اور سفیر ایک دفع پھر آمنے سامنے تھے۔

"آپ نے کیوں اس کے ساتھ بیر باندھ لیا ہے ؟وہ میرا دوست ہے اس کو ہرٹ ہوتا ہے تو مجھے بھی برا لگتا ہے۔وہ مجھے کوئی آپ کے خلاف نہیں بھڑکاتا۔کوئی نہیں بھڑکا سکتا۔میں اپنا ذہن اپنا دماغ رکھتی ہوں۔مجھے فیصلے کرنے آتے ہیں۔کوئی میری انگلی پکڑ کر مجھے چلنا نہیں سکھاتا۔سفیر آپ میری ایک بات ذہن نشین کر لیجیے۔آپ آئندہ ہارون سے اور مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کریں گے۔"اس کا لہجہ دوٹوک تھا۔

سفیر نے جب بات بگڑتے دیکھی تو خود ہی نرم پڑ گیا۔

"اوکے آئی ایم سوری۔"اس نے جیسے ہار مان لی۔

"میں پریشان تھا یار کل سے لے کر۔اس لیے بس تھوڑا اوور ری ایکٹ کر گیا۔ میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں۔میں مانتا ہوں میں غلط ہوں۔دیکھو یار ہماری شادی ہونے والی ہے۔یہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اگر دل میں جگہ دیں گے تو بہت مشکل ہو جائے گی۔ہم آج باہر ڈنر کرنے چلیں گے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوکے ؟بڑے پاپا سے بات کر چکا ہوں میں۔اجازت لے لی ہے میں نے۔اب تم منع مت کرنا پلیز۔"وہ التجائیہ سے انداز میں بولا تھا۔

"آپ نے ڈنر میرے ساتھ کرنا تھا یا بڑے پاپا کے ساتھ۔"وہ ہنوز خفا تھی۔

سفیر مسکرایا تھا۔اس کی بھوری آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

"سارے جواب رات کو ڈنر پہ دے دوں گا۔اس وقت میں ایک میٹنگ کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں۔اور ایک بات اور شام سات بجے تک میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا تم پلیز آ جانا اوکے ؟"

وہ کوئی جواب دیتی کہ اس کا موبائل بجنے لگا۔

"جھینگا کالنگ۔"

"یہ کیوں کال کر رہا ہے ؟"

"اچھا اوکے میں آجاؤں گی۔"اس نے سفیر کی طرف دیکھے بغیر کہا تھا۔وہ بھی لیٹ ہو رہا تھا اس لیے خاموشی سے چلا گیا۔

ہالے نے کال پک کی تھی۔

"ہاں بولو کدھر ہو تم اور کال کیوں کر رہے ہو ؟"

"میرے کمرے میں آجاؤ ابھی اور اسی وقت "اس کی پھنسی پھنسی سی آواز آئی تھی۔

"کیوں میں تمہاری نوکر لگی ہوں؟" وہ تپ ہی تو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یار آجاؤ پلیز میں مصیبت میں ہوں۔"وہ روہانسا سا ہو گیا تھا۔

ہالے نے جواب دیے بغیر کال کاٹ دی تھی۔اور اوپر کی طرف جانے لگی جب اس نے شاہد حسین اور ہارون کو سامنے سے آتے دیکھا۔وہ بھاگ کر ان کے قریب گئی تھی۔شاہد اس کو دیکھ کر مسکرائے تھے ۔وہ ان کے پاس جا کر ان کے سینے سے لگ گئی تھی شاہد نے اس کے بالوں کو چوما تھا۔

"آئی مسڈ یو سو مچ ماموں جان۔" وہ ان سے الگ ہوتے ہوئے بولی تھی۔جبکہ ان کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ رکھا تھا۔

"میں نے بھی بہت مس کیا تمھیں۔"انہوں نے اس کے ہاتھ اوپر کر کے کر چوم لیے تھے۔

"ہاں اسی لیے تو ایک چکر بھی نہیں لگایا ہماری طرف۔اتنے مصروف ہیں کہ میرے لیے بھی وقت نہیں نکال سکے۔"

"لڑکی اب تو آگیا ہوں ناں سارا دن ساتھ گزاریں گے اب خوش ہو۔"

تھوڑی دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد شاہد اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔اور ہالے ہارون کے ساتھ حسن کے کمرے میں چلی گئی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ دونوں ایک کیفے میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔یہ کیفے ایک کھلی جگہ پہ بنایا گیا تھا۔ کھلے آسمان کے نیچے اوپر کوئی چھت نہیں تھی۔بس آسمان تھا۔آگ برساتا آسمان۔ہر ٹیبل کے ساتھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک چھتری نما کوئی چیز لگی تھی اس کو کھولو تو وہ آپ کے اوپر سایہ کر دیتی تھی۔اور آپ کو جھلساتی دھوپ سے بچا لیتی تھی۔

مہر نے نیلے رنگ کا پرنٹڈ لان کا سوٹ پہن رکھا تھا۔کانوں میں ٹاپس بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنا رکھی تھی۔وہ اداس تھی اس کے برعکس فروا فریش سی تھیں۔

گھٹنوں سے ذرا اوپر تک آتی برینڈڈ شرٹ، اس کے نیچے بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر ،کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس ،بھوری آنکھوں میں مسکارا اور انگلیوں میں پہنی ڈائمنڈ رنگز ہونٹوں پہ سجی سرخ لپسٹک وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئی تھیں۔

"تو تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم نے سفیر پہ گیو اپ کر دیا ہے۔"وہ سکون سے بولی تھیں۔

"میں نے گیو اپ نہیں کیا۔میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔مجھے ابا کا پیار چاہیے تھا میں ماما کے احسانوں تلے دبی ہوئی ہوں۔ہالے سے بہت محبت ہے مجھے۔میں اس کو ہرٹ نہیں کر سکتی۔"اس کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا۔

"تم قربانی دو گی لیکن پھر بھی تمھیں یوسف سلطان کی محبت نہیں ملے گی۔جب تک ہالے اس گھر میں ہے تب تک تو بالکل نہیں۔وہ اس کے ہوتے ہوئے تمھیں پوچھیں گے بھی نہیں۔ابھی ان کا وعدہ نیا نیا ہے اس لیےوہ تم سے بات کرتےہیں تمہاری لائی ہوئی چیزیں خاموشی سے لے لیتے ہیں لیکن میری بات یاد رکھو مہر جس دن ہالے اور سفیر کی شادی ہوگئی۔وہ یہ تک بھول جائیں گے کہ کوئی مہر ماہ تھی بھی یا نہیں۔اگر تمھیں یوسف سلطان چاہیے تو ہالے کو بیچ سے نکالنا ہو گا۔وہ تمہاری سو کالڈ ماں اس کو دیکھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے۔کتنی خوش ہے وہ کس طرح ہنس ہنس کر اپنی بیٹی سے بات کر رہی ہے۔کیسے خوشی خوشی شادی کی شاپنگ کر رہی ہے۔اس کو تمہارا احساس بھی نہیں ہے۔مہر کوئی تمھارے لیے نہیں سوچے گا سوائے میرے۔کوئی تمہارا ساتھ نہیں دے گا سوائے میرے۔ہالے کی شادی کے فورا بعد تمہاری شادی کر دی جائے گی۔پھر کیسے حاصل کرو گی یوسف سلطان کی محبت ؟رہ لو گی سفیر کے بغیر ؟" ان کے انداز میں چیلنج تھا۔

"ہالے کی وجہ سے ہمیشہ مجھے پیچھے کیا گیا۔"وہ کسی غیر مرئی نکتے پہ نظر جمائے بول رہی تھی۔"پہلے امی نے پھر ابا نے اور اب سفیر نے۔ہالے نے مجھ سے میرے سارے محبوب لوگ چھین لیے۔اس نے میرا ہر رشتہ سپوائل کیا میں ہمیشہ سے اس کے جیسی بننا چاہتی تھی۔اس کی جگہ آنا چاہتی تھی لیکن نہیں آ سکی۔ابا نے مجھے ہالے کی وجہ سے خود سے دور کر دیا۔امی ہالے کی وجہ سے مر گئیں۔اگر اس دن ہالے ضد نہ کرتی تو امی نہ مرتیں اور اگر امی نہ مرتیں تو ابا مجھ سے پیار کرتے۔سفیر نے مجھے ہالے کی وجہ سے چھوڑا لیکن۔۔۔میں۔۔"وہ استہزائیہ سی ہنسی تھی۔

"میں اس کو کچھ نہیں کہہ سکتی اس لیے نہیں کیونکہ وہ میری بہن ہے۔بلکہ اس لیے کیونکہ اس کی ماں نے مجھے پالا ہے۔مجھ سے محبت کی ہے۔میرے بس میں کچھ بھی نہیں ہے۔میں کچھ نہیں کر سکتی۔میں احسان فراموش نہیں بن سکتی۔"وہ فروا کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔اس نے گردن موڑ رکھی تھی۔

"تم سے محبت بس میں کرتی ہوں اور کوئی نہیں۔تم ہالے کی ماں کے لیے صرف ایک گلٹ ہو۔کیا تم نے کبھی ان کو نماز پڑھتے دیکھا ہے وہ جب دعا مانگتی ہیں تو ہچکیوں سے روتی ہیں۔ان کی تہجد تک کبھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قضا نہیں ہوتی۔اس لیے نہیں کہ وہ ایک اچھی مسلمان ہیں اس لیے کیونکہ وہ ڈرتی ہیں وہ خدا کے قہر سے ڈرتی ہیں۔ان کو لگتا ہے کہ اگر ایک بھی نماز چھوٹی تو اللہ ان سے ناراض ہوجائے گا۔ان کے عیب زمانے کے سامنے کھل جائیں گے۔اللہ ان کو بے پردہ کر دے گا۔مہر وہ تم سے محبت نہیں کرتیں وہ ہالے سے محبت کرتی ہیں۔تم نے کبھی نوٹ کیا ہے وہ کیسے اس کو ڈانٹتی ہیں۔حق جتاتی ہیں۔ صحیح غلط کی پہچان کرواتی ہیں۔لیکن تم۔۔تم چاہے قتل ہی کر آؤ وہ تمھیں کچھ نہیں کہیں گی۔تم جو پہنو ،جو کھاؤ، جو پیو وہ تمھیں اف تک نہیں کریں گی۔اگر کچھ کہیں گی تو ان کا گلٹ عود کر آجائے گا۔ان کا دل پھر زخمی ہوگا۔ان کو پھر تکلیف ہوگی۔وہ خود کو اذیت سے بچانے کے لیے تم سے محبت کا ڈرامہ کرتی ہیں۔ تم میری بات سمجھتی کیوں نہیں ہو۔"وہ جیسے عاجز آگئی تھیں۔

مہر اب بھی ان کو نہیں دیکھ رہی تھی اس کی بھوری آنکھیں اب بھی سپاٹ تھیں۔

"اب آپ یہ کہیں گی کہ ان کی بیٹی کی وجہ سے میری ماں مر گئی یہی گلٹ ہے انہیں ہے ناں ؟ امی تو اسی دن ہی مر گئی تھیں۔جب ابو نے ان کو طلاق دی تھی۔اس لیے آپ کی یہ سب باتیں بے کار ہیں ۔"اس کا لہجہ بے زار سا تھا۔

فروا ٹیبل پہ آگے کو ہوئی تھیں انہوں نے اپنی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی تھی۔

"اور اگر میں یہ کہوں کہ تمہارے والدین کی طلاق حسینہ بھابی کی وجہ سے ہوئی تھی تو ؟اور اگر میں یہ کہوں کہ ان کو اسی بات کا گلٹ ہے تو ؟"وہ اس کے کانوں میں صور پھونک کر پیچھے ہٹی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر نے اتنی تیزی سے مڑ کر دیکھا تھا کہ گردن کے چٹخنے کی آواز آئی تھی۔اس نے فروا کی آنکھوں میں کوئی جھوٹ کوئی دھوکہ تلاشنا چاہا۔لیکن ان کی آنکھوں میں بس سچ تھا ثبوت کے ساتھ۔

مہر گنگ سی ان کو دیکھے گئی اس کو لگا تھا جیسے آسمان سے پتھروں بھرا تھال اس کے سر پہ لڑھکا دیا گیا ہو۔اس کے دل کو کسی نے مٹھی میں لے کر دبایا تھا۔تکلیف حد سے سوا تھی شاک جان لیوا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اس نے دو دن سے نہ صحیح سے کچھ کھایا تھا۔نہ بات کی تھی۔بس اپنے کمرے میں بیٹھا رہتا۔یا گھنٹوں کسی غیر مرئی نکتے پہ نظریں جمائے رہتا۔نفیسہ نے اس کو کچھ نہیں کہا تھا۔ان کو اندازہ تھا وہ اس وقت ٹراما ٹائیز تھا۔ابھی بھی وہ اپنے کمرے کی دیوار گیر کھڑکی کے ساتھ سر ٹکائے بیٹھا تھا۔اسی وقت نفیسہ اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔عمر کو محسوس ہوا تھا لیکن آنکھیں موندے رکھیں۔وہ خاموشی سے اس کے پاس چپس کے فرش پہ بیٹھ گئی تھیں۔کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی اور پھر عمر کی بھاری آواز کمرے میں گونجی تھی۔

"میں نے اس دن آپ کی اور ایس ایچ او کی ساری باتیں سنی تھیں یقینا آپ ایک اچھی وکیل رہی ہوں گی۔"

نفیسہ مسکرآئی تھیں پورے دل سے۔

"تم نے کبھی مجھے کورٹ میں بولتے نہیں سنا عمر۔جب میں بولتی تھی جب میں دلائل دیتی تھی اور جب ۔۔۔"وہ بولتے بولتے رک گئی تھیں ان کو کچھ عجیب لگا تھا۔یہ صورتحال نارمل نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کا پورا نام کیا ہے اماں ؟"اس نے آنکھیں ہنوز موند رکھی تھیں۔

"نفیسہ حیات۔کیا ہوا ہے عمر ایسے سوال کیوں کر رہے ہو۔"

"آپ کے شوہر کا نام کیا تھا ؟" وہ ان کی بات نہیں سن رہا تھا۔

"سید یونس شاہ۔"ان کا لہجہ اب سپاٹ تھا۔

"پھر میرا نام سید عمر یونس کیوں نہیں ہے ؟"اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اس کی آنکھوں میں ایسا درد تھا کہ نفیسہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔نفیسہ خاموش رہی تھیں ان کے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا۔

"آپ نے مجھے اپنے باپ کا نام کیوں دیا؟ مجھے میرے باپ کا نام کیوں نہیں دیا ؟یا پھر یہ کہیں کہ میں ان کا بیٹا ہی نہیں ہوں؟ اماں میں آپ کا بیٹا تو ہوں ناں ؟"اس نے آخری سوال نہ جانے کس خدشے کے پیش نظر کیا تھا۔

"تم میرے بیٹے ہو عمر۔تم میری جان ہو۔میری اولاد ہو تم۔"انہوں نے عمر سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا۔پس منظر میں کوئی اور آواز گونج رہی تھی۔

(وہ گندا خون ہے نفیسہ وہ تمھیں چھوڑ دے گا وہ آسیب ہے وہ سب کچھ کھا جائے گا)

"مجھے ہمیشہ لگتا تھا یہ لوگ آپ سے جلتے ہیں۔یہ لوگ آپ کو جھیل نہیں پاتے۔اس لیے الزام لگاتے ہیں۔میں آپ ہی کا بیٹا ہوں آپ کا خون لیکن نہیں میں تو گندا خون ہوں پتہ نہیں میں جائز بھی ہوں یا نہیں۔"اس کی آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں مجھے بتائیں میرے ماں باپ کون تھے ؟میں کون ہوں؟ آپ مجھے کہاں سے لائی ہیں؟ خدا کے لیے مجھے سب بتا دیں۔ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔آپ میری ماں ہیں یا نہیں ؟میرا باپ کون ہے ؟کچھ تو بتائیں مجھے۔"وہ برہمی سے بول رہا تھا۔

"میں تمہاری ماں ہوں عمر۔میں نے تمھیں پیدا نہیں کیا لیکن میں تمھارے لیے راتوں کو جاگی ہوں ۔میں نے تمھیں نو مہینے اپنی کوکھ میں نہیں رکھا۔لیکن تمہاری تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔تم میرا خون نہیں ہو لیکن میں تمھارے لیے کسی سے بھی لڑ سکتی ہوں۔میں نے ہمیشہ تمھیں بیسٹ دیا ہے۔عمر تم میرے بیٹے ہو۔تمہاری اصل ماں کو تو تمہاری شکل بھی یاد نہیں ہو گی۔تم جب پیدا ہوئے تھے اس کے دو گھنٹے بعد تم میری گود میں آئے تھے۔تمھیں اللہ نے میرے پاس بھیجا ہے۔تم میرا سرمایہ ہو، میرا کل جہاں ،میری متاع حیات۔تم میرے بیٹے ہو۔میری عمر بھر کی کمائی ہو تم۔"وہ بلند آواز میں بولتی عمر سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی تھیں۔

(وہ ایک دن تمھیں چھوڑ دے گا نفیسہ وہ تمہارا کیریئر کھا گیا تمہارا وقار کھا گیا وہ سب کچھ کھا جائے گا تم اکیلی رہ جاؤ گی)

"مطلب میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں۔"وہ شاکڈ نہیں تھا اس کو اندازہ تھا۔دو دن پہلے ان لوگوں کی وثوق سے کہی باتوں پہ وہ کہیں نہ کہیں ایمان لے آیا تھا۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں ؟میں کون ہوں کہاں سے لے کر آئی ہیں آپ مجھے ؟کون ہے میرا باپ؟ میری ماں کون ہے؟ کیوں دیا انہوں نے مجھے آپ کو ؟اماں مجھے سب بتائیں سب۔"اس کی آنکھیں سرخ تھیں وہ تیز تیز بول رہا تھا۔

"میں نہیں جانتی تمہارے خاندان کو۔میں کچھ نہیں جانتی عمر۔تم سب باتیں چھوڑ دو جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔تم میرے بیٹے ہو۔"انہوں نے عمر کی کہنی تھامنی چاہی جسے عمر نے بے دردی سے چھڑایا تھا۔

"مطلب انہوں نے مجھے پھینک دیا تھا۔آپ۔۔۔آپ ان کو نہیں جانتیں۔مطلب مجھے لگا تھا میرے ماں باپ نے مجھے آپ کے حوالے کیا ہو گا لیکن۔۔۔**(وہ اب شاکڈ تھا)** اوہ میرے خدا یا یہ میں کس کھیل کا حصہ بن گیا ہوں۔یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔اللہ کیوں کیوں کیوں میرے ساتھ ہی کیوں۔"وہ بالوں کو مٹھی میں دبوچے یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔"کیوں اٹھا کر لائی تھیں آپ مجھے؟ جب میرے ماں باپ نے مجھے نہیں اپنایا تو آپ کیوں اٹھا کر لائیں؟ اتنے سال اتنے سال میں دھوکے میں رہا۔اس دن سب لوگوں کو اس دو ٹکے کے ندیم کی بات کا یقین تھا۔لیکن میرا نہیں کیونکہ اس کی کریڈیبلٹی تھی۔اس کا خاندان تھا۔اس کے پاس نام تھا۔عزت تھی اور میں۔۔۔اماں میں خالی ہاتھ تھا۔"اس نے اپنے دونوں ہاتھ نفیسہ کے چہرے کے سامنے کیے تھے۔

"میرا کوئی خاندان نہیں تھا۔میری کوئی اوقات نہیں تھی۔میری کوئی کریڈبلٹی نہیں تھی۔میں ایک ایسی اولاد تھا جس کو اس کے ماں باپ نے بھی قبول نہیں کیا تھا۔یا اللہ میری تو ساری زندگی جھوٹ تھی ۔میرا وجود جھوٹا ہے ،نا پاک ہے ،گندا ہے۔"وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر میں نے تمہارے لیے سب کچھ کیا ہے۔آگے بھی کروں گی۔تمہارا خاندان میں ہوں۔میں نے تمھارے لیے دنیا چھوڑی ہے۔تم مجھ سے پوچھو تم کیا ہو۔تم میرا پورا جہاں ہو۔ لوگوں کی باتوں میں کیوں آتے ہو عمر۔یہ سب جھوٹے ہیں تم میرا سچ ہو۔"وہ رونے لگی تھیں۔

" میں نہیں جانتی تھی۔تمہاری فیملی کون ہے؟ تم کون ہو؟ میں تمھیں۔۔ہاں میں نے تمھیں کوڑے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا۔لیکن میں ایک ہفتہ بعد ہی تمھارے باپ کا پتہ لگا چکی تھی۔میں ساری زندگی تمھیں اپنے پاس رکھ کر گلٹی نہیں رہ سکتی تھی۔میں تمھیں تمہارے باپ کے پاس لے گئی تھی۔لیکن انہوں نے تمھیں قبول نہیں کیا۔ان کی زندگی مکمل تھی۔عمر اس میں تمہاری کوئی جگہ نہیں تھی۔تم میرے لیے آئے تھے۔عمر میری زندگی ادھوری تھی۔تمھیں اس کو مکمل کرنا تھا۔"عمر کی بیماری کے بعد وہ آج روئی تھیں۔

"آپ نے میرے لیے کچھ نہیں کیا(**وہ دانت پیس کر غرایا تھا**) آپ ایک ضدی عورت تھیں۔آپ نے مجھے اپنی انا کی تسکین کے لیے پالا۔آپ کو ہمیشہ وہی کام کرنا ہوتا تھا جس سے آپ کو روکا جائے۔آپ نے میرے معملے میں بھی وہی کیا۔آپ نے ساری دنیا اپنے لیے چھوڑی اماں۔میرے لیے اگر کچھ کرنا تھا تو آپ امریکا سے واپس ہی نہ آتیں۔میرے لیے اگر کچھ کرنا تھا تو یہ محلہ چھوڑتیں۔میرے لیے اگر کچھ کرنا تھا تو آپ وکالت نہ چھوڑتیں۔آپ نے یہ سب کچھ اس لیے کیا تاکہ آپ کی واہ واہ ہو۔آپ نے یہ سب اس لیے کیا تاکہ آپ کی انا کو تسکین ملے۔تاکہ مجھے اگر کچھ پتہ چلے تو میں خود کو آپ کے احسانوں کے بوجھ تلے دبا ہوا محسوس کروں۔مجھے اتنے سال دھوکے میں رکھا۔اتنے سال میں نے سارے محلے والوں کی غلیظ نظریں ،ذو معنی جملے بازی سب کچھ اس لیے برداشت کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا یہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لوگ سب کچھ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ایک مضبوط عورت کو جھیل نہیں سکتے۔آپ مضبوط نہیں تھیں آپ ضدی تھیں۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

نفیسہ بس اس کو دیکھے گئیں یک ٹک دم سادھے اور جب بولیں تو بس اتنا۔

"تم زری سے ملے ہو ؟"ان کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

ایک پرانا اور ناراض دوست جس کے پاس آپ کے راز ہوں وہ دشمن سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے ،آج نفیسہ نے مان لیا تھا۔

"خدا تمھیں غارت کرے زری۔"وہ کرب ناک لہجے میں بولی تھیں۔نفیسہ حیات نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی کو بد دعا دی تھی۔

عمر سنی ان سنی کرتا الماری کی جانب بڑھ گیا تھا نفیسہ نے شاکی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

وہ اپنے ہینگر میں ٹنگے ایک ایک جوڑے کو نکالتا بیگ میں ڈالتا جاتا تھا۔بیگ بھر چکا تھا۔لیکن نفیسہ اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھیں۔اب وہ باتھ روم سے اپنے کچھ سامان لے کر آیا تھا۔اور ان کو بیگ میں ٹھونس رہا تھا۔نفیسہ بے حس و حرکت ان کو دیکھے گئیں۔اب اس کا بیگ تیار تھا۔اس نے بیگ کندھے پہ رکھا تھا۔اور نفیسہ کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

"میں جا رہا ہوں اماں۔جو ذلت میں نے اس دن دیکھی ہے اس کے بعد میں ان لوگوں کا سامنا نہیں کر سکتا۔اب میں تب واپس آؤں گا جب میری کوئی عزت ہوگی۔میری بات کی کریڈیبلٹی ہوگی۔میرا کوئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مقام ہو گا۔میں اپنے خاندان کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔میری واپسی کا انتظار مت کیجیے گا۔"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

نفیسہ نے ذہن پہ زور دیا تھا۔ان کو ایسی اذیت کب ہوئی تھی۔جب ان کا باپ مرا تھا ؟نہیں۔جب ان کا شوہر مر گیا تھا ؟نہیں۔جب ان کی پہلی اولاد دنیا میں آنے سے پہلے مر گئی ؟نہیں۔جب عمر بیمار ہوا ؟نہیں۔جب ان کا لائیسنس کینسل ہوا ؟نہیں۔یہ اذیت سب اذیتوں سے بڑی تھی۔یہ دکھ تمام دکھوں پہ بھاری تھا۔یہ غم دیمک ثابت ہونے والا تھا۔

"عمر مت جاؤ۔۔"وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔آنسو ابل ابل کر ان کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔"تم میرا سہارا ہو۔میری اولاد ہو۔تم میرے بیٹے۔میرا مان۔میرا واحد رشتہ۔مجھے بے سہارا مت کرو۔مجھے ہجر کا غم نہ دو۔تم میرا سرمایہ ہو۔مجھے خالی ہاتھ نہ کرو عمر۔رک جاؤ۔"وہ گیلے چہرے کے ساتھ بول رہی تھیں آنسوؤں کی وجہ سے عمر کا چہرہ دھندلایا سا لگتا تھا۔

"مجھے مت روکیں اماں۔میں رک جاؤں گا اور اگر میں رک گیا تو عذاب بن جاؤں گا۔مجھے اولاد رہنے دیں مجھے عذاب نہ بننے دیں۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا وہ کمرے کا دروازہ پار کر گیا تھا۔

نفیسہ نے آنکھیں صاف کی تھیں۔منظر صاف ہو گیا تھا۔اور اس منظر میں عمر حیات نہیں تھا۔

نفیسہ کو لگا تھا جیسے عمر ان کے دل پہ پیر رکھ کر گیا ہو۔

وہ فرش پہ بیٹھتی چلی گئیں تھیں اور چند ہی لمحوں بعد دھاڑے مار مار کر روتی جاتیں اور ایک ہی سطر دہراتی جاتیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ تمھیں غارت کرے زری۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہارون اور ہالے جب حسن کے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ منہ دیوار کی جانب موڑے بیٹھا تھا۔ایسے کہ ان دونوں کی طرف پیٹھ تھی۔ہالے مشکوک سی آگے آئی تھی۔

"جھینگے کیوں بلایا ہے مجھے اور یہ منہ کیوں اس طرف کر رکھا ہے ؟"کمر پہ ہاتھ رکھے آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے پوچھ رہی تھی۔

"پہلے وعدہ کرو مجھے جج نہیں کرو گی۔آخر کو میں بھی ایک انسان ہوں میرا بھی خوبصورتی پہ حق ہے" اس کی آواز کچھ الگ سی لگ رہی تھی جیسے مشکل سے بول رہا ہو۔

اب کے ہارون بھی مشکوک ہوا تھا اور ہالے کے سامنے سے گزرتے ہوئے فورا حسن کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا۔

اور پھر دو سیکنڈ بعد ہی اس کا بلند سا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا تھا۔ہالے نے آگے بڑھ کر حسن کا چہرہ دیکھا اور پھر اگلے سیکنڈ وہ بھی پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی تھی۔

حسن جو کہ بلیک چار کول بیوٹی ماسک لگائے بیٹھا تھا ان دونوں کو ہنستے دیکھ خفیف سا منہ چھپانے لگا۔

"اللہ اللہ حسن یہ تم نے کیا کیا ہے۔"وہ پیٹ پکڑے ہنستی جا رہی تھی۔ہارون نے ہنستے ہوئے اپنا موبائل نکالا تھا اور حسن کی تصویر بنانے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہارون بھائی نہ کریں یار پلیز۔"وہ روہانسا سا ہو گیا تھا۔

"یہ۔۔۔کیوں۔۔لگایا۔۔۔ہے تم نے" وہ ہنستے ہنستے با مشکل بولی تھی۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔یہی حال ہارون کا تھا وہ نیچے بیٹھ کر گردن پیچھے پھینکے ہنستا جا رہا تھا۔

"میں نے یوٹیوب پہ دیکھا تھا یہ اور ایشا **(مدحت کی شادی پہ ملنے والی لڑکی)**اس کو بھی کئی بار لگے ہوئے دیکھا تھا۔تو آج تمھارے کمرے میں جب گیا تو یہ مل گیا میں لے آیا۔اور لگا تو لیا لیکن جب اتارنے لگا تو میری سکن اتنا کھنچنے لگی اتنا درد کرنے لگی تھی۔اسی لیے تمھیں بلایا اور تم ہو کہ ہنسے جا رہی ہو۔"وہ جیسے رو دینے کو تھا۔

ہالے کی ہنسی ذرا دیر کو تھمی تھی۔وہ اپنی آنکھیں صاف کرتی اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھی تھی۔جبکہ ہارون ابھی بھی نیچے بیٹھا تھا۔اس کی ہنسی ذرا سی دیر کو تھم جاتی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے ہنسنے لگتا ۔

"لاؤ ادھر کرو چہرہ۔میں اتار دیتی ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

لیکن حسن نے جونہی چہرہ اس کی جانب موڑا وہ ایک بار پھر زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔

"اٹھو چلی جاؤ نہیں اتر وانا میں نے۔جاؤ "وہ برہمی سے بولا تھا۔اسی وقت ہارون اٹھ کر اس کے قریب آکر بیٹھا تھا۔

"لاؤ میں اتار دیتا ہوں۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور پھر اگلے پانچ منٹ تک ہارون اس کے چہرے سے ماسک اتارتا رہا۔ہارون جیسے ہی ماسک اتارنے لگتا حسن چیخنے لگتا شاید اس کو درد ہو رہا تھا۔لیکن ہالے کی ایک ہی دھمکی پہ وہ ایسے خاموش ہو کر بیٹھ گیا جیسے کوئی مجسمہ ہو۔

"اگر تم چیخے یا بولے تو تمہارے چہرے پہ جھریاں پڑ جائیں گی" بس پھر حسن جم کے بیٹھ گیا اور پورا ماسک اترنے تک ہلا تک نہیں۔ماسک اترنے کے بعد وہ واش روم میں منہ دھونے چلا گیا تھا ہارون اور ہالے اس کے بیڈ پہ بیٹھے تھے۔

"ہالے کتنی بار فیس واش لگانا ہے ؟"اس نے اندر سے صدا لگائی تھی۔

"کم از کم دس بار۔ورنہ جھریاں پڑ جائیں گی۔"وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولی تھی۔

"لیکن ایشا تو اتنی بار منہ نہیں دھوتی۔"وہ اندر سے بولا تھا۔

"ہاں تو جاؤ اپنی اسی ماں سے پوچھ کر آؤ کتنی بار منہ دھونا ہے۔دماغ نہ خراب کرو میرا۔"وہ خاموش ہوگیا تھا اس کی اب کوئی آواز نہیں آئی تھی۔

"تمھیں پتہ ہے اس دن مال میں میری ملاقات کس سے ہوئی ؟عمر۔وہ لڑکا عمر اس رات جس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔"اس نے آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی تھی۔ہارون چونکا تھا۔

"تم نے اس سے کیوں بات کی۔کسی نے دیکھا تو نہیں ؟میں نے کہا تھا ناں تم یہ تک بھول جاؤگی کہ وہ رات کبھی ہماری زندگی میں آئی بھی تھی۔تمہیں سمجھ نہیں آتی ایک بات ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسی بات سے یاد آیا۔ تمھیں یہ پتہ ہے کہ یہ بات بجو کو بھی پتہ ہے۔انہوں نے اس دن مجھ سے پوچھا تھا اور میں نے بتا دیا۔"

"ہاں مجھے پتہ ہے۔"وہ جیسے بے دھیانی میں بول گیا تھا۔

"لیکن تمھیں کیسے پتا میں نے تو تمھیں نہیں بتایا۔"ہالے حیران ہوئی تھی۔

"نہیں میرا مطلب ہے۔ظاہر ہے اس کو پتہ لگنا ہی تھا۔مدحت نے اس کو بتایا تھا کہ تم اس کی مایوں والی رات گھر پہ نہیں تھیں" اس نے بات سنبھال لی تھی۔

"اچھا خیر دفع کرو۔میں حسن کی ویڈیو انسٹا پہ لگا رہی ہوں۔"وہ چہکتی ہوئی بولی تھی۔

ہالے نے اس کے ماسک اتارنے والی ویڈیو انسٹاگرام پہ پوسٹ کر دی تھی۔وہ اپنے موبائل پہ لگی تھی جب اس کی نظر ایک ویڈیو پہ پڑی یہ ان کی یونی ورسٹی فیلو کی کسی شادی کی ڈانس کلپ تھی۔ہالے کو یکدم شرارت سوجھی تھی۔

"یہ دیکھو ہارون میں بھی اپنی شادی پہ ایسا ڈانس کروں گی۔"

"میں ٹانگیں توڑ دوں گا۔"وہ ویڈیو دیکھے بغیر بولا تھا۔

"پہلے دیکھ تو لو۔"وہ خفا ہوئی تھی۔

"نہیں دیکھنی۔اور خبر دار جو تم نے ایسی کوئی حرکت کی۔ہالے میں واپس آ کر چھوڑوں گا نہیں تمھیں۔"وہ اس کو وارن کرتے ہوئے بولا تھا۔جبکہ ہالے یکدم سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"واپس آ کر مطلب تم کہاں جا رہے ہو ؟"

"اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔کہیں نہ کہیں چلا ہی جاؤں گا۔دو دن بعد جا رہا ہوں ٹینشن نہ لو۔"وہ بظاہر ہلکے پھلکے لہجے میں بول رہا تھا۔لیکن اندر سے کوئی اس کا دل جکڑ رہا تھا۔

"تم میری شادی پہ میرے اتنے بڑے دن پہ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ "وہ بے یقینی سے بول رہی تھی۔

ہارون نے کندھے اچکائے تھے۔وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔اس کا سر جھکا ہوا تھا۔وہ اپنے موبائل کی تاریک سکرین پہ انگلی پھیرتے ہوئے بول رہا تھا۔

"اکیلی کب ہو گی تم سب لوگ ہیں تو سہی تمہارے ساتھ۔"

"اگر ہالے کے ساتھ ہارون شاہد نہ ہو تو وہ اکیلی ہی ہوتی ہے۔یہ تمھارے الفاظ ہیں ہارون۔"وہ دکھ سے کہہ رہی تھی۔

"تم کیا چاہتی ہو؟ وہ تمہاری شادی پہ چنا میریا گاتا رہے ؟ہالے سلطان وہ فلم ہے۔ویلکم ٹو رئیلیٹی۔" حسن باتھ روم کے دروازے پہ کھڑا طنزیہ سا کہہ کر پھر سے اندر غائب ہو گیا تھا **(ابھی چار دفع اور منہ دھونا تھا)۔**

"میں یہاں نہیں رہ سکتا ہالے۔تم سفیر سے شادی کر رہی ہو میں نے تمہارے فیصلے کا احترام کیا۔اب اگر میں یہاں سے جا رہا ہوں تو یہی شرط تم پہ بھی لاگو ہوتی ہے۔ہالے میری سیچوئیشن سمجھو۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا نرمی سے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے خاموش ہوگئی تھی اس کا دل دکھا تھا بہت بری طرح دکھا تھا۔

☆---☆---☆

یہ ملاقات ایک ہوٹل سویٹ میں ہونا طے پائی تھی۔فروا نے وہی لباس پہن رکھا تھا جو صبح مہر کے ساتھ اس کیفے میں بیٹھے ہوئے پہن رکھا تھا۔البتہ میک اپ کو تازہ ٹچ ضرور دیا تھا۔لپسٹک صبح سے زیادہ ترو تازہ تھی۔فہیم مرزا اور فروا ایک دوسرے کے آمنے سامنے صوفوں پہ بیٹھے تھے۔بیچ میں شیشے کی میز حائل تھی۔فہیم کے صوفے سے ذرا دور اس کے گارڈز کھڑے تھے۔جبکہ ایک اٹھائیس انتیس سالہ لڑکا ان کے ساتھ بیٹھا تھا۔اس کی آنکھیں فہیم سے ملتی تھیں۔وہ ان کی بیوی کا بھانجا تھا۔نوح مرزا۔اس نے پھولوں والی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی۔گلے میں کئی طرح کی چین ،ہاتھ میں بریسلیٹ ،اس کی رنگت سانولی سی تھی، آنکھیں سنہری شاطر سی ،بال ہلکے گھنگھریالے تھے۔وہ چبھتی ہوئی نظروں سے سامنے بیٹھی فروا کو دیکھ رہا تھا۔وہ غیر آرام دہ سا لگتا تھا۔

"تو آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ آپ مجھے ہیون دلوا سکتی ہیں۔میں یہ نہیں پوچھوں گا" **کیوں** " میں یہ ضرور پوچھوں گا"**کیسے**"۔"وہ پچپن یا ساٹھ کے قریب کی عمر کا بال کلموں سے سفید تھے۔سیاہ کرتا سوٹ کے اوپر سفید کوٹ پہنے ہوئے وہ کافی ہینڈسم لگتا تھا۔

"میں آپ کو "**کیوں** "ویسے بھی نہیں بتاؤں گی لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں اس کام میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں۔تو اب آپ یہ سنیے کہ "**کیسے**"۔"وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بات دراصل یہ ہے کہ معراج سلطان کی بیٹی کی شادی ہے دس دن بعد۔آپ نے بس کرنا یہ ہے کہ اس کی بیٹی کو ایک رات گھر نہیں پہنچنے دینا اور پھر باقی کا سارا کام میرا ہے۔"

"میں کچھ سمجھا نہیں اس کی بیٹی کا ہیون سے کیا تعلق؟ وہ اگر گھر نہ بھی پہنچی تو اس کی زیادہ سے زیادہ شادی کینسل ہوجائے گی۔اس سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ معراج سلطان اپنی زمین مجھے کیوں دے گا ؟اور اگر آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ اس رات میں معراج کو بھی مار دوں تو نہیں۔میں اس کو ماروں گا نہیں وہ اچھا آدمی ہے۔"فہیم سنجیدگی سے بولے تھے۔

"میں نے کب کہا کہ اس کو مار دو ؟میں نے کہا اس کی بیٹی گھر نہ پہنچے۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بول رہی تھیں۔

" جب بیٹی اپنی شادی کی رات گھر نہیں پہنچے گی تو معراج سلطان آدھا مر جائے گا۔اور آدھا مرا ہوا مرد کاروبار کے معملات نہیں سنبھال سکتا۔وہ شرم کے مارے گھر سے نکلے گا بھی نہیں۔اور اس کے بعد اس کے وارث ہم ہوں گے۔میں اور میرا شوہر۔ہم آپ سے ہیون کے سارے معاملات طے کرنے کو تیار ہیں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھیں۔

"ان سب میں آپ کو کیا فائدہ ہوگا مسز سلطان ؟"فہیم نے کافی دیر سے زبان پہ مچلتا سوال بلاخر پوچھ ہی لیا تھا۔

"اس لڑکی کی طرف کچھ بہت پرانے حساب ہیں میرے۔اس لڑکی کی طرف یا پھر شاید اس لڑکی کے چہرے کی طرف۔کچھ وعدے ہیں جو میں نے اپنے کسی عزیز سے کیے تھے۔"ان کی آنکھوں میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرچیاں بھرنے لگی تھیں۔"کہتے ہیں کسی سے اگر مرتے وقت کوئی وعدہ کرو تو اس کو پورا ضرور کرو۔مجھ پہ بھی کئی وعدوں کا قرض ہے۔کئی مظالم کے انتقام لینے کی آگ ہے۔لیکن بہت جلد میرے جلتے دل کو سکون ملے گا۔عالم ارواح میں موجود کسی کی پاک روح کو سکون ملے گا۔بہت جلد مجھ سے دور ہوئے میرے اپنوں کے قتل کا حساب ہو گا۔بہت جلد۔"وہ سرد سے لہجے میں بول کر خاموش ہوئی تھیں۔

"لڑکی کی تصویر دکھائیں۔"فہیم مرزا کی جگہ وہی نوجوان بولا تھا۔

فروا نے اپنا موبائل اس نوجوان کے آگے کیا تھا۔اس میں ہالے کی تصویر تھی یہ اس کے چہرے کا کلوز اپ تھا۔

اس تصویر میں وہ مسکرا رہی تھی۔سیاہ آنکھوں میں جیسے خوشیوں کا جہاں آباد تھا۔اس نوجوان نے چند لمحے اس تصویر کو دیکھا تھا۔اور اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔

کہتے ہیں انسان کا دماغ سب سے تیز رفتار ٹائم مشین ہوتا ہے۔ایک ہی لمحے میں آپ کو صدیوں آگے کی سیر کروا دیتا ہے۔اور ایک ہی لمحے میں آپ کو کئی سال پیچھے لے جا کر آپ کے ساتھ ہونے والے اچھے یا برے واقعات آپ کے ذہن کے پردے پہ کچھ دن قبل دیکھی گئی فلم کی طرح دہرا دیتا ہے۔ ایسے ہی ایک لمحے میں نوح مرزا کا دماغ اس کو ڈیڑھ سال پیچھے لے گیا تھا۔یہاں یہ تصویر والی لڑکی اس کے روبرو کھڑی تھی۔اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔چہرے پہ برہمی وہ اکیلی نہیں تھی۔اس کے ساتھ ایک گرے آنکھوں والا لڑکا بھی تھا۔نوح مرزا بھی اکیلا نہیں تھا۔اس کے ساتھ بھی ایک سیاہ آنکھوں والا لڑکا تھا یاقوت مرزا۔فہیم مرزا کا اکلوتا بیٹا۔وہ ہر وقت کسی نہ کسی مسئلے میں پھنس جاتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کسی نہ کسی سے لڑ کر آجاتا تھا۔اور اگر کسی ہفتے میں یہ دونوں کام نہ کرتا تو اس کا کسی نہ کسی لڑکی سے بریک اپ ہوجاتا۔وہ لا ابالی سا تھا۔اس کے لیے زندگی کا مقصد بس لڑائی جھگڑا ،لڑکیاں اور باپ کا پیسہ بے جا اڑانا تھا۔نوح ہمہ وقت اس کا سایہ بنا رہتا جب وہ لڑ کر آتا تو نوح اس کو بچاتا۔جب اس کا بریک اپ ہوتا تو نوح اس کو چیئر اپ کرتا۔اور اگر ممکن ہو تو پیچ اپ بھی کروا دیتا لیکن ایسا بس ایک دو بار ہی ہوا تھا۔ایلیٹ کلاس کی الٹرا ماڈرن لڑکیاں یاقوت کی بچکانہ، غصیل اور لا ابالی طبیعت کو زیادہ جھیل نہیں پاتی تھیں۔مختصر یہ کہ نوح مرزا اس کا کزن کم باڈی گارڈ تھا۔اس وقت بھی اس نے اپنی عادت سے مجبور مال میں کھڑی اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی سے جھگڑا مول لیا تھا۔

"یہ شرٹ پہلے میں نے لی تھی۔تم نے اس کو میرے ہاتھ سے لیا ہے۔اس لیے بہتر یہی ہوگا کہ اس کو واپس کر دو۔"وہ انگلی سے شرٹ کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی۔

یاقوت گہرا مسکرایا تھا۔

"میں تو تمھیں یہ شرٹ واپس نہیں کر رہا۔اب بتاؤ کیا کر لوگی تم؟ بلکہ چلو لے ہی لو ظاہر ہے تم نے یہ شرٹ پہلے لی تھی۔تو اس پہ تمہارا زیادہ حق ہوا ناں۔"وہ اچانک پینترا بدلتا شرافت سے بولا تھا۔

نوح نے اس کو غور سے دیکھا تھا۔اسے پتہ تھا یاقوت اب پھر کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا۔وہ اس کو روک نہیں سکتا تھا۔اسے اجازت نہیں تھی۔وہ بس مسئلہ ہونے کے بعد اس کو "فکس "کر سکتا تھا۔اسے "حفاظتی اقدام "کی اجازت نہیں تھی۔

گرے آنکھوں والے لڑکے نے بھی مشتبہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یاقوت نے شرٹ ہالے کے چہرے کے سامنے کی تھی۔ہالے نے شرٹ کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ جب یاقوت نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ ہالے کے ہاتھ سے ٹچ کیا تھا۔ہالے نے کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کیا تھا جبکہ ہارون نے ہتھیلی کا مکا بنا کر سیدھا یاقوت کی ناک پہ دے مارا تھا۔اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا۔اسی وقت ہالے نے جھک کر اپنی ہیل والی سینڈل اتاری تھی اور یاقوت کے سر پہ دے ماری تھی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ نوح کچھ سمجھ ہی نہیں پایا۔ہارون اس کو دوبارہ مارنے کے لیے آگے بڑھا تھا جب اس کے گارڈ نے اس کو پیچھے سے پکڑ لیا۔وہ اس کو گھسیٹتے ہوئے دور لے کر جا رہے تھے یاقوت ماربل کے فرش پہ پڑا گالیاں بکتا جا رہا تھا۔

"ہاو ڈیئر یو وچ۔میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں لڑکیاں میری قربت کو ترستی ہیں۔اور تم، تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔"وہ منہ سے کف نکالتے چلا رہا تھا۔ہارون نے خود کو اپنے گارڈ سے چھڑوالیا تھا۔اور ایک بار پھر اس کے اوپر جھپٹا تھا۔نوح کا دماغ تھوڑی دیر اور اس فلم کو چلنے دینا چاہتا تھا۔لیکن فہیم مرزا کی آواز اس کو حال میں لے آئی تھی۔

"کیا تم جانتے ہو اس لڑکی کو ؟"وہ نوح سے پوچھ رہے تھے۔

"جی یہ وہی لڑکی ہے جس کے بوائے فرینڈ نے یاقوت کو مارا تھا آپ کو یاد ہے ناں ؟"وہ ان کے کان کے پاس جھک کر بولا تھا۔

فہیم کیسے بھول سکتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس واقعے کے بعد تو یاقوت نے گھر میں ایک قیامت برپا کر دی تھی۔یہاں تک کہ اس نے نوح پہ ہاتھ بھی اٹھایا تھا کہ اس نے وہاں اس لڑکی یا اس کے بوئے فرینڈ کو کچھ کہا کیوں نہیں۔خیر یہ ماضی تھا ۔ہمارے حال میں ہمارے پاس اس سے زیادہ بڑے مسائل ہیں۔

"مسز سلطان ہمیں آپ کی یہ ڈیل منظور ہے۔اس لڑکی سے ہمارے اپنے بھی کچھ حساب باقی ہیں۔یہ لڑکی اپنی شادی کی رات گھر نہیں پہنچے گی۔یہ میرا وعدہ ہے لیکن اگر آپ نے وعدہ خلافی کی تو آپ مجھے جانتی تو ہوں گی ہی۔"

"سلطانز اپنے وعدوں سے نہیں پھرتے۔تسلی رکھیں آپ۔"فروا اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔فہیم اور نوح بھی اٹھے تھے۔

"تو میں ڈیل ڈن سمجھوں ؟"وہ بھوری آنکھوں کو ان کے چہرے پہ مرکوز کیے پوچھ رہی تھیں۔

فہیم مرزا نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔فروا نے ان کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"ڈن" وہ کھل کر مسکرائے تھے۔

فروا نے اپنا بیگ کہنی پہ اٹکایا تھا اور اس ہوٹل سویٹ سے باہر نکلتی چلی گئی تھیں۔

جس دروازے سے وہ باہر نکلی تھیں۔اسی دروازے سے یاقوت مرزا اندر داخل ہوا تھا۔فروا کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی تھی اور ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں گول کیا تھا۔

"اولڈ بیوٹی۔"وہ ان کو دیکھتے زیر لب بولا تھا۔فروا اس کو دیکھ کر مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھیں۔وہ بازو وا کیے اندر آیا تھا۔فہیم مرزا کی آنکھیں اس کو دیکھ کر چمک اٹھی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈا ڈیڈا ڈیڈا۔۔"وہ ان کو پکارتا آگے آیا تھا۔اس نے سیاہ سلک شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھی۔بالوں کو جیل سے جمائے پیچھے کر رکھا تھا۔

"آئی مسڈ یو ہینڈسم ڈیڈا۔"

"میرا بیٹا۔"وہ محبت سے بولے تھے۔یاقوت نے ان کے پاس جا کر ان کو گلے سے لگایا تھا۔اور ان کو زمین سے ذرا سا اوپر اٹھایا تھا۔

"نیچے اتارو مجھے گدھے۔"وہ خفگی سے بولے تھے۔

ان سے مل کر وہ نوح کی جانب آیا تھا۔

وہ کچھ خاموش سا تھا۔یاقوت نے اس سے پنجا ملایا تھا۔اور پھر اس کو بھی گلے لگایا تھا۔

"کیسے ہو بھائی ؟"وہ ہشاش بشاش سا تھا۔

"بلکل ٹھیک تم سناؤ چھٹیاں انجوائے کیں ؟"

"یہ میں تمھیں بعد میں بتاؤں گا پرسنل ہے۔"اس نے آنکھ دبائی تھی۔"پہلے تم مجھے یہ بتاؤ یہ تم موبائل میں ایسا کیا دیکھ رہے تھے کہ مجھے دیکھ کر بھی خوش نہیں ہوئے۔" اس نے موبائل نوح کے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔

نوح نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے موبائل میں اسی سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے چہرے کا کلوز اپ تھا۔نوح نے فروا کے موبائل سے یہ تصویر لے لی تھی۔

"یہ لڑکی یہ۔۔۔آئی ریمبر۔یہ وہی ہے ناں مال والی۔تم نے کہا تھا یہ پاکستان میں نہیں رہتی اس کی تصویر کیا کر رہی ہے تمہارے پاس ؟"وہ بپھر گیا تھا۔

"کام ڈاؤن یاقوت۔اب یہ لڑکی بہت جلد ہمارے ہاتھ آنے والی ہے۔تم اس سے اپنے بدلے لے سکتے ہو۔"فہیم نے اس کو ناگواری سے ٹوکا تھا۔

"انکل یہ غلط ہے وہ ایک لڑکی ہے۔ہمیں یہ ڈیل نہیں کرنی چاہیے تھی۔کچھ بھی ہوجائے کسی لڑکی کی عزت خراب کرنا۔یہ کچھ ٹھیک نہیں لگتا مجھے۔"وہ بے چین سا لگتا تھا۔

"نوح کیا اب تم مجھے سکھاؤگے ؟"ان کے لہجے میں تمسخر تھا۔

نوح نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔جبکہ یاقوت کھل کر مسکرایا تھا۔

"ڈیڈا مجھے بتائیں۔آپ نے کیا ڈیل کی ہے۔اٹس گوئنگ ٹو بی سو مچ فن۔" وہ سوچ کر ہی محفوظ ہو رہا تھا۔

اب وہ دونوں باپ بیٹا صوفے پہ بیٹھ کر کچھ دیر قبل فروا سے ہونے والی ملاقات کو ڈسکس کر رہے تھے ۔

نوح خاموشی سے موبائل کی سکرین پہ اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کی تصویر کو دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

یہ ریستوران ساحل سمندر کے سامنے بنایا گیا تھا۔باہر جتنی حبس اور گرمی تھی۔اندر کا ماحول اتنا ہی مختلف تھا۔سفیر نے جس ٹیبل کی ریزرویشن کروائی تھی۔وہ ریستوران کی گلاس وال کے بالکل سامنے تھا۔ہالے کو ڈرائیور دس منٹ پہلے یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔سفیر کو ہالے سے پہلے پہنچنا تھا لیکن اب تک اس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ہالے کا شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ میز پہ سر رکھ کر ذرا دیر کو گردن ہی سیدھی کر لے۔لیکن اس ریستوران کا ماحول ایسا تھا کہ تھوڑی ہی دیر میں سب اس پہ ہنسنے لگ جاتے یا تو وہ کسی کی انسٹاگرام سٹوری کا حصہ بن جاتی۔اس نے آج سیاہ رنگ کا پلین شفون کا جوڑا پہن رکھا تھا۔جس کے گلے پہ موٹے موٹے سلور اسٹونز لگے تھے۔کانوں میں ڈائیمنڈ ائیر رنگ اور گلے میں چین ،بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھا تھا۔ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔اس کے سامنے والی میز پہ تین لڑکوں کا گروپ بیٹھا تھا۔ان میں سے ایک لڑکا کھانا کھاتے ہوئے بار بار مڑ کر اس کی طرف دیکھتا تھا۔اس ریستوران میں سارے ٹیبل اسی ترتیب سے تھے۔ایک کرسی بیچ میں جیسے کہ سر براہی کرسی ہو اور اور اس کے دائیں بائیں دو اور کرسیاں رکھی گئی تھیں۔اس لڑکے کو ہالے نے بس نوٹ کیا تھا۔لیکن نظر انداز کر گئی۔ہالے کی دائیں جانب والی میز پہ بیٹھے کسی کی سیاہ آنکھوں نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔اس نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے الوداعی مصافحہ کیا تھا۔اب وہ قدم قدم چلتا ہالے کی ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ہالے جو کہ گلاس وال سے باہر دیکھ رہی تھی اس کی موجودگی محسوس نہ کر سکی۔عمر حیات نے دو انگلیوں سے اس کی ٹیبل پہ ہلکی سی دستک دی تھی۔ہالے چونک کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مڑی تھی۔نظر سے نظر ملی۔عمر اس کو دیکھ کر گہرا مسکرایا تھا۔اس کے گال کا گڑھا واضح ہوا تھا۔ہالے مسکرا بھی نہ سکی تھی۔

"میں بیٹھ جاؤں ؟"اس نے اجازت چاہی تھی۔ہالے کچھ نہیں بولی۔عمر نے اس کے بائیں جانب رکھی کرسی کو اٹھا کر ہالے کی کرسی کے بالکل سیدھ میں رکھا تھا۔وہ اب اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔پیچھے کا منظر اس کے وجود کے سامنے چھپ سا گیا تھا۔وہ لڑکا اب یہاں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"میں نے تمھیں بیٹھنے کو نہیں کہا۔"وہ لوگوں کی موجودگی کو نوٹ کرتی دبی دبی آواز میں بولی تھی۔

عمر نے کندھے اچکائے تھے۔

"جیسے کہ مجھے ضرورت تھی۔"وہ بے نیازی سے بولا تھا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو ؟دیکھو۔۔تم سمجھو میری بات۔ہم دونوں کا ملنا ٹھیک نہیں ہے۔اس رات کی بات اب تم بھول جاؤ جو کچھ بھی ہوا وہ بس ایک اتفاق تھا۔تم تو اس بات کو سیریس ہی لے گئے ہو۔اب میری بات سنو تم ابھی کے ابھی اٹھو اور یہاں سے جاؤ۔میں تمھیں اس بار نرمی سے سمجھا رہی ہوں۔لیکن اگلی بار میں سختی سے پیش آؤں گی تم مجھے ہراس کر رہے ہو۔"وہ برہمی سے بولتی چلی گئی۔

اس سارے وقت میں عمر نے ادھر ادھر نہیں دیکھا تھا وہ بس اس کو دیکھ رہا تھا اسی کو سن رہا تھا۔

"آپ کو ہراس میں نہیں وہ براؤن شرٹ والا لڑکا کر رہا تھا۔وہ جو اس وقت میرے پیچھے بیٹھا ہے۔اور اس رات جو کچھ بھی ہوا میں نے تو اس کی بات بھی نہیں کی۔آپ پہلے خود اس بات کو اپنے ذہن سے نکال لیں میرے دماغ سے باتیں نہیں نکلتیں۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا۔

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ؟"

عمر چند لمحے اس کو دیکھتا رہا۔

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"ہالے کو لگا تھا جیسے کسی نے اس کے سر پہ دھماکہ کر دیا تھا۔" اس دن میں نے آپ سے کہا تھا نہ میں اب جینا چاہتا ہوں۔اس کا مطلب یہی تھا میں آپ کو دیکھ کر جینا چاہتا ہوں۔آپ کے ساتھ جینا چاہتا ہوں اور اگر ایسا نہیں ہوا تو میں بس زندہ رہ سکتا ہوں۔لیکن جی نہیں سکتا۔آپ کے بغیر زندگی گزر سکتی ہے۔جی نہیں جا سکتی۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔اس کا لہجہ کسی کو بھی پگھلا سکتا تھا لیکن سامنے بھی ہالے سلطان تھی۔

"ہاؤ ڈیئر یو۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی عجیب سے لہجے میں بولی تھی۔" تمہاری ہمّت کیسے ہوئی ؟"وہ دبا دبا غرائی تھی "تم نے سمجھ کیا لیا ہے مجھے؟ پہلے تم مجھے سٹاک کرو گے۔پھر مجھ سے چند اچھی اچھی باتیں کروگے۔میں تم سے ایمپریس ہو جاؤں گی۔اور پھر تم آ کر مجھے پرپوز کردو گے۔اور میں ہنسی خوشی ہاں بول دوں گی کس فلم کی سٹوری ہے یہ ؟پاگل بنا رہے ہو مجھے۔سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے؟ تم جیسے غنڈے موالیوں سے شادی کروں گی میں۔دو جذباتی ڈائیلاگ بول دوگے اور میں تمہارے آگے پیچھے چلنے لگوں گی ؟مسٹر عمر حیات میں ہالے سلطان ہوں۔ایک دنیا ہے جس کو میری آرزو ہے۔سب کی جھولی میں نہیں گرتی میں۔"وہ اس پاس کے لوگوں پہ لعنت بھیجتے ہوئے بلند آواز میں بول رہی تھی

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لوگ مڑ مڑ کر ان کو دیکھنے لگے تھے۔

عمر نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا۔

"چہ چہ چہ مجھے لگا تھا آپ میچیور ہیں۔خیر وقت کے ساتھ ساتھ ہو جائیں گی۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔آپ نے یہ جو ساری بات اتنا چیخ چیخ کر آدھے ریستوران کو سنائی ہے۔وہی سب اگر آپ آرام سے بھی بولتیں تو میں سن لیتا اور سمجھ بھی لیتا۔رہی بات جذباتی ڈائیلوگز کی تو مجھ سے زیادہ تو آپ بول چکی ہیں۔میں کوئی غنڈہ موالی نہیں ہوں۔الحمدللہ میں ایک ڈیسنٹ آدمی ہوں۔سرکاری جاب ہے میری۔اس شہر میں اے ایس پی تعینات ہوں پچھلے دو مہینوں سے۔اس سے پہلے میں کسی اور شہر میں تھا۔جس دن ہم ملے تھے اس سڑک پہ اس دن میں ڈیوٹی جوائن کرنے آ رہا تھا۔لیکن دیکھیں کیسے ظالم لوگ ہیں آپ کے شہر کے پہلے ہی دن مجھ پہ حملہ کر دیا۔ہاو روڈ ناں۔"اس نے جیسے تائید چاہی تھی۔"خیر آپ سوچ لیں میرے بارے میں پھر فیصلہ کیجیے گا۔"وہ ایسے بول رہا تھا جیسے وہ دونوں کوئی بہت اچھے دوست رہے ہوں۔

"میں سوچ سمجھ کر بھی ناں ہی بولوں گی" وہ چبا چبا کر بولی تھی۔

"میں وجہ جاننا چاہتا ہوں۔"

"میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں اور ہماری شادی ہو رہی ہے دس دن بعد یہ وجہ کافی ہے۔"وہ چیخ کر بولی تھی۔

عمر کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کون ہے وہ ؟"وہ بدقت بول پایا تھا۔

"تمھیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی میں۔اور اب تمھیں چاہیے کہ تم میچیورٹی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میرا پیچھا چھوڑ دو۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی۔

عمر نے ایک گہری سانس بھری تھی۔

"اگر وہ شخص سفیر ہے تو آپ سے غلطی ہونے جا رہی ہے۔وہ صحیح انسان نہیں ہے۔کم از کم محبت یا شادی کے معملے میں تو بالکل نہیں۔"

وہ اس غلط چوائس کی تکرار سے تھک گئی تھی تب ہی ہارے ہوئے انداز میں بولی۔

"کیسے ؟ثابت کرو مجھے ؟"

وہ میز پہ آگے کو ہوا تھا اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور بولنا شروع کیا۔

"وہ کرپٹ ہے۔آپ اسٹریٹ ہیں سیدھی۔وہ لالچی ہے آپ بے غرض۔اس کو ہر بات میں فائدہ چاہیے ہوتا ہے آپ مختلف ہیں۔آپ ایک آزاد پنچھی جیسی ہیں۔آپ ایک کام کر لیتی ہیں فائدہ اور نقصان بعد میں سوچتی ہیں۔خیر یہ بھی کوئی اچھی عادت نہیں ہے۔لیکن آپ ایسی ہیں۔(ہالے نے کلس کر اس کو دیکھا تھا)اسے اپنی برتری ثابت کرنے کا بہت شوق ہے۔اسے ہر وقت اپنے ارد گرد ایسے لوگ چاہیے جو اس کی واہ واہ کریں۔اس کو مانیں۔اس کی سنی جائے۔وہ آپ سے محبت بھی نہیں کرتا۔آپ سے متاثر ہے اٹریکٹڈ ہے۔حاصل کرنے کا خواہش مند ہے۔لیکن محبت بالکل نہیں۔وہ آپ سے محبت نہیں کرتا۔اسے لوگوں کو جج کرنے کی عادت ہے۔آپ کو لوگوں میں اچھائی ڈھونڈنا پسند ہے۔وہ چاہتا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب اس سے کم تر رہیں۔آپ دوسروں کی کامیابی سے بھی خوش ہوتی ہیں۔آپ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔آپ کی شادی اگر ہو بھی گئی تو نبھانا مشکل ہوجائے گا۔بہت مشکل۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔ہالے غور سے اس کو سنتی رہی۔

"میں انہیں نہیں چھوڑ سکتی۔"اس نے بولنا شروع کیا تھا۔

"اس لیے نہیں کیونکہ میں ان کو پسند کرتی ہوں۔بلکہ اس لیے کیونکہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ہماری شادی فکس ہو چکی ہے۔آدھے شہر کو یہ بات پتہ چل گئی ہے۔میرا خاندان کوئی عام خاندان نہیں ہے ۔میرا باپ جج ہے میرے چچا اور میرے کزن شہر کے سب سے بڑے بزنس مین شمار ہوتے ہیں۔ میرے ماموں ایم این اے ہیں۔(اس نے بولنا جاری رکھا)میں خود کو اور اس رشتے کو چانس دینا چاہتی ہوں۔آگے جو کچھ بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔لیکن اس وقت میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس کو انکار کر دوں۔میں راضی ہوں۔تیار ہوں۔وہ میری چوائس ہے۔اگر مجھے خسارہ بھی ہوا تو کم از کم کسی کو الزام نہیں دوں گی۔"اس کا لہجہ نارمل تھا۔

"میں آپ سے پھر بھی یہی کہوں گا کہ سوچ لیں۔ابھی شادی کچھ وقت کے لیے ملتوی کر دیں۔خود کو وقت دیں۔اس تعلق کو وقت دیں۔بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے آپ ابھی سے خود کو تیار کر لیں۔میں آپ کا انتظار کروں گا۔ان دس دنوں میں ہر دن ،ہر گھنٹہ، ہر منٹ۔آپ مجھے مل جائیں تو میرے لیے اس سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہوگی۔یاد رکھیے گا اگر آپ پہ کوئی ایسا وقت آیا جب آپ کے اپنے بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ کے ساتھ نہ رہیں ،تب مجھے پکاریے گا۔تب عمر حیات آپ کے ساتھ ہو گا۔"اس کے لہجے میں ایسا مان تھا کہ ہالے کو یقین آنے لگا لیکن نہیں ابھی کہاں۔

"میرے پاس ساتھ دینے کو بہت لوگ ہیں عمر۔مجھے تمہاری ضرورت نہیں پڑے گی کبھی۔اور تم میرا انتظار مت کرنا کیونکہ ہالے کے پاس تم سے زیادہ بہتر آپشنز موجود ہیں۔اور میں آج کے تمھارے پروپوزل کو "ناں "کہتی ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

عمر بھی مسکرایا تھا۔اسی وقت کسی کے موبائل کے کیمرے نے اس منظر کو تصویر میں قید کر لیا تھا۔وہ کوئی نسوانی وجود تھا۔اس کی آنکھیں بھوری تھیں۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا اس نے سفیر کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

"میں آپ کا انتظار کروں گا آپ کے پاس بہتر آپشنز ہیں۔جب بہتر آپشنز چھوڑ جائیں تب مجھے یاد کیجیے گا کیونکہ۔۔۔"وہ میز پہ ہاتھ رکھے اس کے قریب جھکا تھا۔

"میں آپ کے لیے بہترین ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے چلا گیا تھا۔سفیر اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا۔وہ ہالے کے قریب آیا تب تک وہ جا چکا تھا۔

"یہ کون تھا ؟"وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا وہ اس کرسی پہ نہیں بیٹھا تھا۔جہاں عمر بیٹھا تھا۔جہاں سے باقی کوئی ہالے کو نہ دیکھ سکتا ہو۔وہ سربراہی کرسی کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا۔

"تھا کوئی خیر خواہ آپ نہیں جانتے۔"سفیر نے زیادہ سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔وہ خاموشی سے ویٹر کو بلا کر آرڈر نوٹ کروانے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر جیسے ہی اس ریستوران سے باہر نکلا اس کو نفیسہ کی کال موصول ہوئی تھی۔

اس کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ ریستوران میں بیٹھا ہالے کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔وہ ڈسٹرب سا لگتا تھا۔

اس نے کال اٹینڈ کر لی تھی۔

"ہیلو" اس کی آواز بوجھل تھی۔

"کیسے ہو بیٹے۔"ان کی آواز بے تاب تھی۔

عمر نے چند لمحے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"میں ٹھیک نہیں ہوں اماں۔"بہت دیر بعد وہ بولا تھا۔

"اس لڑکی نے منع کر دیا؟"انہوں نے بوجھ لیا تھا۔عمر کو حیرت نہیں ہوئی۔وہ اب عادی ہو گیا تھا جو بات بھی وہ معراج سلطان کو بتاتا تھا۔وہ نفیسہ حیات تک لازمی جاتی تھی۔

"وہ کہتی ہے اس کو کسی اور سے محبت ہے۔"بہت دیر بعد وہ بولا تھا۔

"وہ کہتی ہے یا واقعی محبت ہے۔"انہوں نے لفظوں پہ زور دیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔"وہ آسمان کو دیکھتا بول رہا تھا۔

"تمھیں نہیں پتہ؟یا تم جاننا نہیں چاہتے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں اس نے "**ناں** "کہا ہے(**اس نے ناں پہ زور دیا تھا**) اور میں کسی عورت کے "**ناں** "کو سمجھتا ہوں۔لیکن میرا دل پتہ نہیں کیوں بیٹھا جا رہا ہے۔مجھے بہت برا لگ رہا ہے۔ایسا لگ رہا ہے جیسے دل میں آگ سی لگی ہو۔آپ دعا کریں ناں وہ مجھے مل جائے۔اللہ آپ کی بہت سنتا ہے اور اگر نہیں مل سکتی تو میرے دل کو ہیل کر دے۔"وہ تھک کر بولا تھا۔

"وہ تمہاری بھی سنتا ہے۔"

"آپ سے زیادہ نہیں۔"وہ فورا بولا تھا۔

"میں دعا کروں گی بیٹے۔"

"آپ میرے پاس آ جائیں اماں۔کب تک اکیلی رہیں گی۔"اس نے بات بدل لی تھی۔

"تم کیوں نہیں آجاتے ؟ہم دونوں کے حصے میں ہجر تم نے لکھا ہے عمر۔واپس تمھیں آنا ہو گا۔تم نے جاتے وقت کہا تھا ناں میں ضدی عورت ہوں تو اب تم میری ضد دیکھو۔میں تو وہاں نہیں آؤں گی۔"وہ عام سے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔

"It has been ten bloody years." عمر سامنے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"No, it has been ten years, five months and twelve days."

وہ ایسے لہجے میں بولی تھیں کہ عمر کا دل کٹ کر رہ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر اگر دس صدیاں بھی ہو جائیں تب بھی میں یہاں سے نہیں جاؤں گی۔لیکن اگر تم خود آ کر مجھے یہاں سے لے جاؤ تو نفیسہ حیات دنیا کے آخری کونے میں جانے کو بھی تیار ہے۔"

عمر نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

وہ نہیں جا سکتا تھا اس کا ناک آڑے آتا تھا۔

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یاپیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)
Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

شاہد ولا میں ڈنر ٹیبل سجی تھی۔انواع اقسام کے کھانے میز پہ چن دیے گئے تھے۔ہارون شاہد کھا نہیں رہا تھا۔وہ بس پلیٹ میں چمچ گھما رہا تھا۔

"ہارون کچھ کھا کیوں نہیں رہے ہو؟" نوال نے اس کو ٹوکا تھا۔

"میں کل جا رہا ہوں مما۔"اس نے پلیٹ پہ نظریں جھکائے اعلان کیا تھا۔

"کہاں ؟"شاہد نے سوال کیا تھا۔

"نہیں پتا۔لیکن یہاں سے چلا جاؤں گا دور بہت دور۔اور ایک مہینے تک واپس نہیں آؤں گا پپا۔آپ بندوبست کر لیں۔"

"تم مجھے بتا رہے ہو یا اجازت لے رہے ہو ؟"وہ برہمی سے بولے تھے۔

"نہ بتا رہا ہوں نہ اجازت مانگ رہا ہوں۔میں آپ سے التجا کر رہا ہوں مجھے بھیج دیں۔دور بہت دور۔کم از کم وہاں جہاں مجھے ہالے نہ یاد آ سکے۔جہاں میرا دل بے سکون نہ ہو۔جہاں سفیر نہ ہو وہ میرے دل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو جلاتا ہے پپا۔میرا دل کرتا ہے یا تو میں اس کو شوٹ کر دوں یا پھر خود کو۔اگر آپ نے مجھے نہیں بھیجا تو میں مر جاؤں گا یا پھر سفیر کو مار دوں گا۔"اس کی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ گئی تھیں۔

"کیا کرو گے جا کر؟ کیا مل جائے گا ؟جہاں بھی جاؤ گے دل تو یہیں رہے گا اس کو نکال کر پھینک کر جاؤ گے کیا ؟اگر یہ خوش نہیں ہے تو تم کہیں بھی خوش نہیں رہ سکتے۔چاہے تم دنیا کے آخری کونے میں کیوں نہ چلے جاؤ ہارون۔میری واحد اولاد ہو تم۔مجھے زچ کرنا چھوڑ دو خدا کے لیے۔ "وہ عاجز آ گئے تھے۔

"آپ رستم کو بھی اس طرح منع کرتے ؟"وہ تلخی سے بولا تھا۔

"آپ مجھے اس لیے نہیں جانے دے رہے ناں کیونکہ میں کبھی اکیلے کہیں گیا نہیں ہوں۔یہ دس دس گارڈز کے ساتھ گھومنے والا ہارون شاہد اکیلے دنیا گھومے گا۔آپ اس تصور سے بھی ڈرتے ہیں ناں ؟مجھے بھیج دیں پپا۔ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔رستم کو کھو چکے ہیں آپ دونوں مجھے سنبھال لیں۔اس کی قبر بن گئی ہے میری نہ بننے دیں۔خود پہ اور مجھ پہ رحم کریں مجھے جانے دیں۔"اس کا لہجہ ایسا تھا کہ نوال اور شاہد کا دل کٹ رہا تھا۔

"کل تک ہوجائے گا بندوبست۔"شاہد کھانے کی میز سے اٹھتے ہوئے بولے تھے۔ان کا لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

ہارون نے سر میز پہ گرا دیا تھا۔

یہ سفر اس سے کیا کچھ چھین لے گا اس کو اندازہ نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

"پچیس اپریل ہالے کا نکاح اور سالگرہ کا دن۔"

یہ ایک ایسی صبح تھی۔جو نا جانے کتنی زندگیوں کو بدلنے جا رہی تھی۔ایک ایسی نحس زدہ صبح کہ اس کے آغاز میں بھی نوحے پڑھے جائیں اور اس کے اختتام پہ بھی ماتم کیا جائے۔آج صبح سے ہی سلطان منزل میں ہڑبڑی سی مچ گئی تھی۔ہر کوئی یہاں سے وہاں بھاگتا نظر آ رہا تھا۔

صبح سے شام ہوگئی تھی لیکن اس گھر کے مکینوں کو اب تک ٹک کر بیٹھنا نصیب نہ ہوا تھا۔وجہ وہ مہمان تھے جن کو خاص طور پہ فروا نے باہر ملک سے اصرار کر کے بلا رکھا تھا۔حسینہ کے منع کرنے پہ انہوں نے بس اتنا کہا تھا۔

"یہ دن بہت یادگار ہو گا میں چاہتی ہوں ہمارا ہر عزیز اس دن ہمارے ساتھ ہو۔"

ہالے کو سیلون کے لیے دیر ہو رہی تھی۔مہر نے اس کے ساتھ جانا تھا۔وہ کب کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔ہالے نے حسن کی منتیں کی تھیں کہ وہ اس کے ساتھ چلے لیکن اس نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ۔

"چار گھنٹے تک اندر لیپا پوتی ہوتی رہے گی۔میں اتنی دیر انتظار نہیں کر سکتا۔"جس پہ ہالے نے اس کا موبائل اپنے کمرے کی الماری میں چھپا دیا تھا۔بخش نے ہالے کا سارا سامان گاڑی میں رکھ دیا تھا۔ہالے بھی تھوڑی دیر بعد گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔واپسی پہ اس کو لینے سفیر نے جانا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پارلر جانے کے تین گھنٹے بعد ہالے تیار ہو چکی تھی۔ہالے نے آف وائٹ غرارے کے ساتھ سرخ دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔بالوں کو جوڑے میں باندھ رکھا تھا۔گلے میں گلو بند، کانوں میں جھمکے اور ماتھے پہ ٹیکا لگائے وہ تیار تھی۔بیوٹیشن نے اس کے میک اپ کو آخری ٹچ دے دیا تھا۔اب اس نے خود کو آئینے میں دیکھا تو حیران ہوئی تھی۔وہ آج تک اتنی حسین کبھی نہیں لگی تھی۔اس کا موبائل مہر کے پاس تھا اور بار بار بجے جا رہا تھا۔ہالے جھنجھلا سی گئی تھی۔

"آپی کس کی کال ہے ؟"

"ہارون ہو گا اور کون ہو سکتا ہے بھلا۔مری جا کر نمبر چینج کر لیا تھا ناں اس نے۔نیا نمبر سیو نہیں کیا میں نے۔تم پوچھ لو کیا کہہ رہا ہے ایسے تو وہ جان نہیں چھوڑے گا۔"مہر نے تفصیلی جواب دیا تھا۔

"ہاں میں اس کو کال کر لیتی ہوں۔"اس نے موبائل اٹھا لیا تھا اور اب وہ ہارون کو کال کرنے لگی تھی۔کال اٹینڈ ہوتی تھی لیکن آواز نہیں آ رہی تھی۔وہ تنگ آ کر موبائل پھینکنے لگی تھی کہ۔

"ہالے تم باہر جا کر گاڑی میں بیٹھو جب تک تم کال کر لو گی۔تب تک میں آ جاؤں گی اوکے ؟" مہر اپنا میک اپ آدھے میں چھوڑے اس سے بات کرنے لگی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ بھی جلدی آجایئے گا۔دیر مت کیجیے گا پلیز۔"وہ عجلت میں بولتی چلی گئی تھی۔

سیلون والوں نے پروٹوکول کے طور پہ ایک لڑکی کو اس کے ساتھ کار تک بھیجا تھا۔ہالے باہر آ گئی تھی۔اس لڑکی نے ہالے کے غرارے کو سنبھال رکھا تھا۔سیلون کے دروازے کے باہر ہالے کی گاڑی کھڑی تھی۔سفیر نے ہالے کو میسج کر دیا تھی کہ وہ نہیں آ رہا تھا۔اس نے ڈرائیور بھیج دیا تھا۔معراج سلطان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے ہالے سے کہا تھا کہ وہ اس کو لینے آجائیں گے لیکن ہالے نے منع کر دیا۔اس کو ابھی تک سفیر پہ غصہ تھا۔حسن پہ غصے کی وجہ سے وہ کسی گارڈ کو بھی اپنے ساتھ نہیں لائی تھی۔وہ میرج ہال پہنچنے کے لیے بھی لیٹ ہو رہی تھی۔اگر سفیر آجاتا تو اب تک ان کا کپل شوٹ بھی ہوجاتا۔

گاڑی کا دروازہ ڈرائیور نے کھول دیا تھا۔ہالے نے اس کو دیکھا نہیں تھا۔وہ ہالے کی طرف پشت کیے کھڑا تھا۔وہ فون کان سے لگائے بیٹھ گئی تھی۔ڈرائیور دوسری طرف سے آکر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا تھا۔ہالے نے اب بھی اس پہ دھیان نہیں دیا تھا۔

"بات سنو اے سی آن کر دو۔"وہ فون کان سے لگائے مصروف سی بولی تھی۔

"ہارون میرا صبر مت آزماؤ۔اب کچھ بولو بھی۔ایک تو کال اٹینڈ کر رہا ہے اور کچھ بول بھی نہیں رہا ۔"وہ خود سے کچھ بڑبڑارہی تھی۔

اسی وقت ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تھی ہالے کو لگا تھا وہ اے سی چلانے کے لیے گاڑی سٹارٹ کر رہا ہے۔لیکن اس کو غلط لگتا تھا ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھانی شروع کر دی تھی۔ہالے نے چونک کر اس کو دیکھا تھا۔

اور ہالے کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔یہ اس کا ڈرائیور نہیں تھا۔"یا خدا یہ کون تھا۔۔"وہ اتنی شاکڈ تھی کہ اس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے۔

"تم ک۔۔کو۔۔کون ہو کک کون ہو تم۔۔میری گاڑی میں کیسے۔۔آئے۔"وہ حیرت شاک اور ڈر کے مارے اٹک اٹک کر اتنا ہی کہہ سکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اس نے جب غور کیا تب اس کو پتہ چلا یہ اس کی گاڑی نہیں تھی اس کا رنگ اور ماڈل وہی تھا لیکن یہ گاڑی یہ ہالے کی نہیں تھی۔

یہ خیال ہی ہالے کی جان لے گیا تھا وہ بالکل سن ہوگئی تھی۔

اسی وقت ڈرائیور گاڑی روک کر نیچے اتر گیا۔ہالے نے اترنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی ٹانگوں میں جان نہیں تھی۔اسی وقت دو نقاب پوش گاڑی میں آ کر بیٹھے تھے۔ایسے کہ ہالے بیچ میں تھی اور وہ دونوں اس کے دائیں بائیں۔ہالے کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ان میں سے ایک نے ہالے کے منہ پہ کپڑا رکھ دیا تھا۔اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ دونوں اس سے زیادہ طاقت ور تھے۔وہ تھوڑی ہی دیر میں بے ہوش ہو چکی تھی۔

یہاں سی سی ٹی وی کیمرے نہیں تھے۔ان دونوں نے ہالے کو اس گاڑی سے نکال کر دوسری گاڑی میں ڈالا تھی۔وہی گاڑی جس کے اندر بیٹھے وہ دونوں کافی دیر سے انتظار کر رہے تھے۔

ان دونوں نے اپنا نقاب اتار دیا تھا اب ان کے چہرے واضح تھے۔

"نوح مرزا اور یاقوت مرزا۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

عمر اپنے بنگلے کے باہر کھڑا تھا۔یہ بنگلا اس کو حکومت کی جانب سے الارٹ ہوا تھا۔یہاں اس کے لیے ایک شیف ڈرائیور اور چوکیدار بھی تھا۔بنگلا سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔اور رات کے اس پہر تاریک اور خاموش تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عثمان ڈگی میں ساری چیزیں رکھ دینا دھیان سے۔کوئی چیز باقی نہ رہ جائے۔" وہ فون پہ بات کر رہا تھا ساتھ اپنے ڈرائیور کو ہدایات دیتا جا رہا تھا۔

"ہاں ہاں بھائی سب رکھوا دوں گا ٹینشن مت لو۔"اس نے فون پہ کسی کو تسلی دی تھی۔

"سر گاڑی اوور ویٹ ہوجائے گی اتنا سامان ؟آپ اگر کہیں تو کچھ چیزیں نکال لوں ؟"وہ پینتالیس سالہ ڈرائیور متذبذب لگتا تھا۔

"عثمان تم کیوں اپنی جان کے دشمن بن گئے ہو ؟اگر سردار کو پتہ لگ گیا کہ تم نے اس کے سامان میں ہیرا پھیری کی ہے تو تم جانتے ہو نہ وہ کیا کرے گا ؟"

"سر میں تو آپ کے لیے کہہ رہا تھا لیکن جو آپ کی مرضی۔"وہ ایک بار پھر سامان رکھنا شروع ہوگیا تھا۔

"سر آج جج صاحب کی بیٹی کی شادی ہے آپ نہیں جائیں گے ؟"عثمان نے سامان رکھتے ہوئے سوال کیا تھا۔

"نہیں آج میرے دوست کی شادی ہے نواب شاہ میں۔مجھے وہاں جانا ہے۔"اس نے عثمان سے زیادہ خود کو باور کروایا تھا۔

"سر آج تو ان کی منگنی تھی ناں ؟اور آپ اتنا لمبا سفر نہ کریں سر۔آج تو بخار سے جان چھوٹی ہے ورنہ اس دن جب آپ ہوٹل گئے تھے۔اس دن سے لے کر آج تک کتنا بخار رہا ہے آپ کو میں تو ڈر گیا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اپنے کام سے کام رکھو عثمان۔زیادہ بولا نہ کرو۔"وہ اس کو جھڑک کر آگے جانے لگا جب عثمان نے اس کو پیچھے سے پکارا۔

"سر آپ تو فجر پڑھ کر نکلیں گے ناں ؟کچھ سامان اب بھی رہتا ہے میں مارکیٹ جا کر لے آؤں ؟"

عمر نے بس سر ہلایا تھا۔تب ہی اس کو معراج سلطان کی کال آنے لگی۔وہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔معراج ایک بار پھر اس سے ہال آنے کی ضد کرتے وہ نہیں جا سکتا تھا۔

اس کا اپنا غم تھا۔فون بج بج کر خاموش ہو گیا تھا۔عمر نے موبائل پاور آف کر دیا تھا اور عثمان کو دیکھے بغیر بولا تھا۔

"میں سونے جا رہا ہوں۔اگر قیامت بھی آجائے تو مجھے اٹھانا مت کم از کم فجر سے پہلے تو بالکل نہیں۔ کوئی اگر میرا پوچھنے آئے تو کہہ دینا میں شہر میں نہیں ہوں۔"وہ بول کر جا چکا تھا اس بات سے لا علم کہ حشر تو برپا ہو چکا ہے۔اب بس اپنے بچاؤ کا سامنا کرنا باقی تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ آج کے بعد اس کو سکون کی نیند شاید ہی کبھی نصیب ہو گی۔

اس کے چہرے پہ ایک بار پھر اذیت تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سفیر سیاہ شیروانی میں ملبوس گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا۔آج بھوری آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک تھی۔ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا۔وہ لوگ سیلون پہنچ گئے تھے۔سفیر نے مہر ماہ کو کال کی تھی وہ باہر نکل آئی تھی۔اس نے سرخ رنگ کی پلین ساڑھی پہن رکھی تھی۔اس پہ کوئی کام نہیں ہوا تھا۔بالکل سادہ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گلے میں ہار اور کانوں میں آویزے۔بال بیچ والی مانگ نکال کر کس کے جوڑے میں باندھ رکھے تھے۔

وہ مسکراتی ہوئی آئی تھی۔ڈرائیور نے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا وہ اندر سفیر کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"ہالے کہاں ہے؟" مہر نے سفیر سے پوچھا تھا۔

سفیر کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"کیا مطلب وہ اندر ہوگی ناں سیلون میں اور کہاں ہوگی ؟"

"مذاق نہ کریں وہ اندر کیسے ہوگی؟ وہ تو باہر نکل آئی تھی۔"

"لیکن ڈرائیور تو میرے ساتھ تھا کوئی اور گاڑی تو یہاں آئی ہی نہیں۔"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ آدھا گھنٹہ پہلے سیلون سے جا چکی ہے۔ڈرائیور تم ہی تو آئے تھے ناں اس کو لینے ؟اس نے مجھ سے خود کہا کہ وہ باہر جا رہی ہے۔گاڑی میں ویٹ کرے گی۔ "وہ روہانسی سی ہو گئی تھی۔

"آرام سے مہر کالم ڈاؤن۔وہ اندر ہی ہوگی چل کر دیکھ لیتے ہیں۔"سفیر گاڑی سے اتر آیا تھا۔مہر اس کے ساتھ اتری تھی۔

"وہ اندر نہیں ہے سفیر میں نے اندر دیکھا ہے۔وہ کہیں نہیں تھی۔باہر تھی وہ باہر۔اس نے بولا ہارون سے بات کرنے جا رہی ہے یہاں سگنل نہیں آ رہے۔یا خدا ہالے تم کہاں ہو۔"مہر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تقریبا ایک گھنٹہ ہونے کو آیا تھا مہر اور سفیر نے خود جا کر سیلون کا چپہ چپہ چھان مارا تھا۔سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ لی تھی۔لیکن ہالے کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

اب کے سفیر بھی پریشان ہوگیا تھا جبکہ مہر ماہ بس روئے ہی جا رہی تھی۔

اس نے سفیر کے ہاتھ تھام لیے تھے۔

"کچھ کریں سفیر۔خدا کے لیے ہالے کو لے آئیں کہیں سے۔میں مما کو کیا جواب دوں گی۔ابا سے کیا کہوں گی۔یا اللہ یہ کیا ہوگیا میں نے اس کو کیوں جانے دیا۔"

"مہر پلیز رونا بند کرو۔ہم اس کو ڈھونڈ لیں گے۔میں بڑے پاپا کو کال کرتا ہوں۔شاہد انکل کو کال کرتا ہوں۔کچھ نہ کچھ تو پتا لگ ہی جائے گا۔وہ کہاں جا سکتی ہے بھلا۔"وہ سخت پریشان تھا ہالے اس کی عزت تھی۔ظاہر ہے اس نے پریشان ہونا تھا۔وہ ہالے کی تمام دوستوں کو کال کر چکا تھا وہ ہال بھی نہیں پہنچی تھی۔اب سفیر کی پریشانی غصے میں بدلنے لگی تھی۔

لیکن جو کچھ بھی ہو۔اسے ہال تو جانا ہی تھا۔مہر کو ساتھ لے کر وہ ہال کے لیے نکل چکا تھا۔یہاں سے تو کچھ نہیں ملا تھا۔شاید ہالے وہاں پہنچ گئی ہو۔

مہر ماہ روتے ہوئے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔انہوں نے ہال جانا تھا۔یہ ضروری تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہالے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ ہوش و خرد سے بے گانا پڑی تھی۔نوح گاڑی چلا رہا تھا۔یاقوت اس آگے بیٹھا تھا۔لیکن بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نوح بھائی بات سنو "اس نے سنجیدگی سے گاڑی چلاتے نوح کو پکارا تھا۔

"بولو ؟"وہ سخت بے زار لگتا تھا۔اس نے یہ کام کرنے سے منع کیا تھا لیکن وہ کیا کرے کہ اس کی مجبوریاں تھیں۔

"مجھے نا یہ لڑکی چاہیے۔چاہے کچھ دن کے لیے ہی صحیح۔"وہ بے ہوش پڑی ہالے کو دیکھتے کہہ رہا تھا۔

"یاقوت یہ نہیں۔یہ لڑکی کبھی بھی نہیں۔ہماری ڈیل یہ نہیں ہوئی تھی۔میں تمھیں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے دوں گا۔تمہیں اگر لڑکی ہی چاہیے تو تمھارے جیسی ہزار لڑکیاں اس وقت اویلیبل ہیں۔تم ان کے ہی لائق ہو یہ لڑکی ایسی نہیں ہے۔اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں۔"وہ دو ٹوک لہجے میں بولا تھا۔

"میں نے کہا مجھے یہ لڑکی چاہیے مطلب چاہیے۔"وہ برہمی سے بول رہا تھا۔"ٹھیک ہے کچھ دنوں کے لیے نہیں لیکن کم از کم آج رات کے لیے یہ میری ہے۔تم ذرا دیکھو تو سہی اس کو کتنا کامل حسن ہے یار۔"وہ گردن موڑے ہالے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"دیکھو یاقوت یہ معصوم ہے۔ہم پہلے ہی اس کے ساتھ بہت ظلم کر رہے ہیں۔کچھ رحم کرو اس پہ۔ہماری بھی ایک بہن ہے۔"

"ہماری نہیں نوح تمہاری۔نرمین تمہاری بہن ہے۔"وہ چبا چبا کر بولا تھا۔"یہاں آگے پولیس کالونی میں صائم کا فلیٹ ہے۔وہاں روک دینا گاڑی۔ہم آج اس لڑکی کو وہیں رکھیں گے۔فارم ہاؤس نہیں جائیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گے۔ڈیڈ کو پتہ چل جائے گا۔صبح ہوتے ہی جو مرضی کرنا اس کا۔مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ہو گا بلکہ ابھی روکو گاڑی ایک منٹ۔"اس نے ایک خالی سڑک پہ گاڑی رکوائی تھی۔

نوح نے نہ چاہتے ہوئے بھی گاڑی روک دی تھی۔یاقوت اتر کر پیچھے جا کر بیٹھ گیا تھا۔اس نے ہالے کے ہاتھ کو چھونا چاہا۔جب نوح حلق کے بل غرایا تھا۔

"ہاتھ مت لگانا اس کو یاقوت ورنہ بہت برا ہو گا۔وہ اچھی لڑکی ہے۔میں تمھیں اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دوں گا۔"

یاقوت نے ظاہر نہیں ہونے دیا لیکن وہ اندر سے ڈر گیا تھا۔وہ نوح کو جانتا تھا۔ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا تھا۔

"اوکے اوکے کول۔میں نہیں ہاتھ لگاتا۔ویسے بھی ہم گھر جا رہے ہیں ناں۔میں ڈیڈا سے بات کروں گا۔یہ لڑکی آج میری ہے۔نوح تم نے جو کرنا ہے تم کر لینا۔"وہ چیلنجنگ انداز میں بولا تھا۔

نوح خاموش ہو گیا تھا وہ اس سے بحث نہیں کر سکتا تھا۔یاقوت کی سوچ بچکانہ تھی اور بچوں کو کیسے منایا جاتا ہے بھلا ؟

کھیل کھیل کر۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مہر اور سفیر ہال پہنچ گئے تھے۔معراج سلطان کو ساری بات بتا دی گئی تھی۔ان کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔حسینہ ،یوسف سلطان، شمس ،حسن سب پریشان تھے۔سب کو ہالے کی فکر تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسینہ اور مہر کا تو رو رو کر برا حال تھا۔فروا بھی پریشان ہونے کی اداکاری کر رہی تھیں۔جب مہر ماہ ان کو ذرا سائیڈ پہ لے کر گئی تھی۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں۔

"یہ سب آپ نے کیا ہے ؟ بتائیں مجھے ؟اگر ان سب میں میری بہن کو کچھ بھی ہوا تو آپ دیکھ لیجیے گا میں آپ کے ساتھ کیا کرتی ہوں۔اگر آپ کچھ جانتی ہیں تو صاف صاف بتا دیجیے۔خدا کے لیے بتا دیں میری بہن کہاں ہے۔"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ حلق کے بل چلا رہی تھی۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم مہر۔میرا بھلا اس لڑکی سے کیا واسطہ؟ جب میں شادی کے لیے مان گئی تو میں بھلا ایسی حرکت کیوں کروں گی۔تمہارے لیے بہتر ہے کہ اپنی بہن کو ڈھونڈو۔نہ کہ میرے سر پہ سوار ہو جاؤ۔ٹھیک ہے میں اس کو پسند نہیں کرتی ہوں۔لیکن یہ سب کچھ۔یہ سب بہت زیادہ ہے۔میں اس کے ساتھ ایسا کبھی نہیں کر سکتی۔"

ذرا سے فاصلے پہ کھڑے یوسف سلطان اور سفیر نے ان کی باتیں سن لی تھیں۔وہ دونوں ابھی کچھ اور بھی بول رہی تھیں۔لیکن سفیر وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

سفیر نے پولیس کو کال کر دی تھی۔اس وقت ایس ایچ او اور ڈی آئی جی ہال پہنچ گئے تھے۔سفیر اور معراج سلطان ان سے بات کر رہے تھے۔

"آپ نے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی ہے ؟ایسے کیسے میری بیٹی کہیں جا سکتی ہے۔آپ شہر میں ناکہ بندی کروا دیں ہر گاڑی کی چیکنگ شروع کر دیں۔مجھے میری بیٹی چاہیے۔"وہ برہم تھے۔وہ شاک تھے۔وہ غمگین تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کو لگتا تھا جیسے کسی نے ان کے دل کو کسی تیز دھار برچھی سے کاٹ دیا ہو۔

"جج صاحب ایک ہی فوٹیج کو ایک ہزار بار دیکھ چکا ہوں۔ہالے بیٹی خود گاڑی میں جا کر بیٹھی ہیں۔گاڑی کی نمبر پلیٹ فوٹیج میں نہیں دکھ رہی۔میں نے بذات خود ہر زاویے سے دیکھا ہے۔آپ کی بیٹی خود اس گاڑی میں جا کر بیٹھی تھیں۔اور اس گاڑی کو بھی زیادہ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑی۔سیلون سے ذرا آگے جا کر جہاں سی سی ٹی وی کمرہ کی رینج ختم ہوتی ہے۔گاڑی ہم نے وہاں سے برآمد کر لی ہے۔
ڈرائیور بھی ہمیں مل گیا ہے۔لیکن بد قسمتی سے وہ گونگا ہے لیکن آپ فکر نہ کریں ایسے گونگوں کو زبان دینا آتا ہے ہمیں۔

"حسن گاڑی کی چابی لاؤ۔میں خود ڈھونڈ کر لاؤں گا اپنی بیٹی کو۔وہ کہیں نہیں جا سکتی۔مجھے یقین ہے وہ میری بیٹی ہے۔میں اس کو ڈھونڈ لاؤں گا۔"

حسن چابی لینے چلا گیا تھا۔

سفیر لب بھینچے یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔

"اے بات سنو۔"اس نے ایس ایچ او کو انگلی کے اشارے سے پاس بلایا تھا۔

"جی سر "وہ تابعداری سے بولا تھا۔

"وہ لڑکی۔وہ مجھے چاہیے **(اس کا لاکھوں کا ہیئر کٹ بکھرا ہوا تھا)** کہیں سے بھی لاؤ کیسے بھی لاؤ۔جتنا پیسہ چاہیے لے لو۔جتنی فیورز چاہیے میں دوں گا۔"وہ چبا چبا کر بول رہا تھا۔**(اس کی برانڈڈ شیروانی پہ سلوٹیں پڑ گئی تھیں)** "چاہے تم اس کو زندہ لاؤ یا مردہ۔اس کی مسخ شدہ لاش لاؤ یا اس کا کٹا ہوا جسم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔(اسے زندگی میں کبھی کسی چیز کے لیے اتنا انتظار اتنی محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔وہ کبھی کسی چیز کے لیے اتنا نہیں تڑپا تھا وہ فاتح تھا)مجھے وہ چاہیے۔وہ کہیں نہیں جا سکتی۔اس کو آنا ہو گا اپنے پیروں پہ چل کر آئے یا اس کو اسٹریچر پہ ڈال کر لاؤ۔اس کو حساب دینا ہو گا۔اسے ذلت کا نشان بنا دوں گا میں۔اس کی زندگی جہنم سے بھی بد تر بناؤں گا میں۔اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔میں اس کو عبرت کا نشان بنا دوں گا۔اسے لے کر آؤ۔جاؤ۔"اس کی آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی خون ٹپک پڑے گا۔

ایس ایچ او نے سر ہلایا تھا۔

"سر میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔"سفیر ایک بار پھر یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔

آج اس کو پتہ چلا تھا عرش سے فرش پہ گرنا کیسا ہوتا ہے۔

تب ہی اس کے موبائل پہ بپ ہوئی۔دو بار زوں زوں کی آواز آئی۔اور پھر سکرین تاریک ہوگئی۔

ایسے جیسے غاریں تاریک ہوتی ہوں۔سفیر نے موبائل پہ انگلیاں چلائیں۔میسج کھولا وہ ایک غیر شناسا نمبر تھا۔جس سے سفیر کو ایک ویڈیو اور کچھ تصاویر موصول ہوئی تھیں۔

تصویر میں نظر آنے والا چہرہ شناسا تھا وہ اس چہرے کو کیسے بھول سکتا تھا۔وہ ہالے کا چہرہ تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

حسن ہال کے ایک کونے میں گھاس پہ نفل پڑھ رہا تھا۔اس نے بھورے رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی۔اس کے جوتے وہیں گھاس پہ اس کے قریب رکھے تھا۔اس نے سلام پھیرا تھا اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے تھا۔وہ زارو قطار رو رہا تھا۔روتے ہوئے اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یا اللہ میری بہن کو واپس لے آئیں۔میں جانتا ہوں میں نے کبھی بہت زیادہ اچھے کام نہیں کیے۔لیکن اب کروں گا میں نے کبھی پابندی سے نماز نہیں پڑھی لیکن اب پڑھوں گا۔میں اس سے بہت لڑتا تھا ناں۔اب نہیں لڑوں گا۔بس ایک بار صرف ایک بار اس کو واپس لے آئیں۔اس کو صحیح سلامت واپس لے آئیں۔اللہ آئی سویر آئی پرومیس میں ہر وہ کام کروں گا جو آپ کو پسند ہے۔بس میری بہن کو واپس لے آئیں۔میں مر جاؤں گا۔اللہ میں مر جاؤں گا پلیز۔اس کو واپس لے آئیں پلیز۔اس نے مجھ سے کہا تھا اس نے کہا تھا۔میں اس کے ساتھ چلوں میں نہیں گیا۔اللہ میں کیوں نہیں گیا میں کیوں نہیں گیا۔لعنت ہو مجھ پہ میرے پیدا ہونے پہ لعنت۔میں کیوں نہیں گیا۔"وہ چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔اس کا دل پھٹ رہا تھا۔"یا اللہ میں اب کبھی کسی چیز کے لیے اس کو منع نہیں کروں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔بس ایک بار صرف ایک بار اس کو واپس لا دو۔میں کیوں نہیں گیا۔اس کے ساتھ کیوں کیوں کیوں۔۔"وہ گھاس پہ ہاتھ مار مار کر رو رہا تھا۔

وہ کبھی دعا کرتا۔کبھی روتا اور کبھی خود کو کوستا۔وہ وقت کو پیچھے نہیں لے جا سکتا تھا۔جہاں وہ ہالے کے ساتھ جانے کو منع نہ کرتا۔

"کتنے بے بس ہوتے ہیں ناں انسان ؟"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

عثمان نے گاڑی پارکنگ ایریا میں کھڑی کی تھی۔اس کی گاڑی کے پیچھے ہی یاقوت اور نوح کی گاڑی تھی۔شہر میں ہر جگہ ناکہ بندی تھی۔اس لیے نوح نے ہالے کو ڈگی میں ڈالا اور یہاں لے آیا۔یہ سپر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مارکیٹ اس کے دوست کی تھی۔یہ پارکنگ ایریا سیف تھا۔پولیس ہر کہیں ڈھونڈ لیتی۔لیکن یہاں آنے کے بارے میں وہ سوچتے بھی نہیں۔

"ہم یہاں کیوں ہیں نوح یار۔میں بور ہو گیا ہوں۔یہاں بیٹھے بیٹھے۔۔چلو نہ صائم کے فلیٹ پہ چلتے ہیں یا پھر کہیں اور۔لیکن کم از کم اس غار سے نکالو مجھے۔"وہ کوفت زدہ تھا۔

"مجھے انکل نے یہاں ٹھہرنے کو کہا ہے اور اگر اب تم کچھ بھی بولے تو میں ان کو بتا دوں گا کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ نہیں ہو۔بلکہ اس لڑکی کو اغوا کرنے میں میرے ساتھ شامل رہے ہو۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"تم کچھ بھی کہو مجھے اس لڑکی سے بدلہ لینا تھا۔اور ابھی بھی میرا دل ٹھنڈا نہیں ہوا۔میں تو اس کے ساتھ وہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی ساری زندگی یاد رکھے۔اور تم چاہے مجھے چار گھنٹے بھی یہاں بٹھا کر رکھو۔میں اس کے ساتھ وہ سب ضرور کروں گا۔جس کی یہ حقدار ہے میں اپنا بدلہ لوں گا۔"وہ تنفر سے کہہ رہا تھا۔

نوح نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں ہو۔

"ہاں تم اس سے بدلہ لو گے کیونکہ تمہارا بس ہی اسی پہ چلتا ہے۔بلکہ اس پہ بھی نہیں چلتا یہ لڑکی اگر ہوش میں ہوتی۔تب تمھیں بتاتی کہ وہ کیسی آفت ہے۔تمہارا بس صرف کمزور لوگوں پہ چلتا ہے۔ میرے بھائی لو بدلہ لو شاباش۔تم اپنے قد سے بڑے دشمن کو چھوڑ دیتے ہو کیونکہ تم اس سے ڈرتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو۔لیکن تم فکر نہ کرو تم اس کمزور سے بدلہ لو۔میں تمھارے طاقتور دشمنوں سے نمٹ لوں گا۔کیونکہ میں مرد ہوں عورتوں سے مقابلہ نہیں کرتا میں۔"وہ آنکھوں میں تمسخر لیے بول رہا تھا۔

یاقوت حسب توقع بپھر گیا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔میں سب سے بدلہ لے سکتا ہوں میں بھی مرد ہوں۔اور میں اپنا بدلہ خود لے سکتا ہوں۔مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔"وہ غصے سے کہہ رہا تھا۔

"یار ہم دونوں بھائی ہیں۔میں بدلہ لے لوں یا تم۔اس میں کیا فرق ہے اور ویسے بھی تم لڑکی کو سنبھال لو۔یہ بہت بڑی بات ہے۔جس کی بات میں کر رہا ہوں وہ تم سے بہت اوپر کی چیز ہے یار۔میں ہوں ناں اس کے لیے تم دیکھنا میں لوں گا اس سے بدلہ۔تمہارا بدلہ۔کیونکہ میں عورتوں سے بدلے نہیں لیتا مجھ میں مردوں سے لڑنے کی ہمت ہے۔"وہ اس کو اکسا رہا تھا اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو رہا تھا۔

"نوح مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا۔یہ ثابت کرنے کے لیے کہ میں یاقوت مرزا اپنا بدلہ لے سکتا ہوں۔مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔میں کسی سے بھی لڑ سکتا ہوں اور یہ ثابت کرنے کے لیے کہ میں مرد ہوں۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے بول رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

"چھوڑو یار رہنے دو۔روتے رہو گے پھر یا پھر انکل سے جا کر میری شکایت کرو گے لڑکیوں کی طرح ۔مرد بننے کو ہمّت چاہیے ہوتی ہے۔جگرا چاہیے ہوتا ہے۔اور تم تم تو ابھی بچے ہو۔چلو ہم صائم کے فلیٹ پہ چلتے ہیں۔"وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تھا یاقوت نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"مجھے بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا تھا۔نوح نے کندھے اچکائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے کول۔تو یہ سامنے جو اے ایس پی گاڑی کھڑی ہے جانتے ہو کس کی ہے ؟عمر حیات۔عمر حیات "وہ بول رہا تھا اور یاقوت غور سے سن رہا تھا۔"یاد ہے عمر کون ہے ؟"اس کے لہجے میں استہزا تھا۔

"وہی جس نے پچھلے مہینے تمہاری پارٹی پہ ریڈ لگایا تھا۔اور تمہاری ساری سٹاک ڈرگز اور امپورٹڈ شراب ضبط کر لی تھی۔**(یاقوت نے غصے سے مٹھی بھینچ لی تھی)** کتنی مشکل سے نکلے تھے تم اس کیس سے۔ اف مجھے تو سوچ کر بھی جھرجھری آ رہی ہے۔کتنی بے عزتی ہوئی تھی تمہاری۔ کتنے دن انکل نے تمھیں گھر سے نکلنے نہیں دیا تھا۔اور اسی کی وجہ سے تو شینا نے تم سے بریک اپ کیا تھا۔کیونکہ وہ اس اے ایس پی کو دیکھ کر اس کی گرویدہ ہوگئی تھی۔"**(یاقوت کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگی تھیں وہ اس کی سب سے محبوب گرل فرینڈ تھی)**

"لیکن خیر تم کیا کر سکتے ہو تم بھلا کر ہی کیا سکتے ہو بھائی۔لیکن ٹینشن نہ لو میں ہوں ناں۔ایسا بدلہ لوں گا یاد رکھے گا یہ اے ایس پی۔"

"اگر تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے ؟"وہ مشکوک لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

نوح مسکرایا تھا۔تیر نشانے پہ لگا تھا۔وہ اس کی کمزوری جانتا تھا۔آہ بس کبھی کسی کی کمزوری نہ کسی کے ہاتھ لگے۔

"میں" وہ کھل کر مسکرایا تھا۔"میں یہ کرتا کہ یہ جو لڑکی ہے ناں پیچھے اس کو اٹھاتا اور اس اے ایس پی کی گاڑی میں ڈال دیتا۔پھر میں یہ کرتا کہ صبح ہونے سے پہلے اس لڑکی کے باپ اور منگیتر کو کال کرتا۔اور ان کو بتاتا کہ ان کی لڑکی کہاں ہے۔تم جانتے تو ہو گے وہ لوگ کون ہیں۔ایک تو اے ایس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پی کی نوکری جاتی۔اور دوسرا اس کی سارے شہر میں ریپوٹیشن خراب ہوتی۔تیسرا وہ لوگ اس کے ساتھ وہ کرتے کہ اس اے ایس پی کی نسلیں یاد رکھتی۔چوتھا یہ آفت لڑکی اس آدمی کی زندگی حرام کر دیتی نہ اس کو زندہ لوگوں میں چھوڑتی نہ مردوں میں۔اور آخری اور سب سے بڑی بات وہ ایک ایسے گناہ کی سزا بھگتتا جو اس نے کبھی کیا ہی نہ ہوتا۔کسی بھی انسان کے لیے سب سے بڑی سزا یہی ہوتی ہے کہ وہ کسی ایسے جرم کی سزا کاٹے جو اس سے سر زد ہی نہ ہوا ہو۔یہ سزا یا تو انسان کو پاگل کردیتی ہے یا مار دیتی ہے۔میں تو اپنے دشمن کے ساتھ یہی کرتا۔"وہ سامنے گاڑی کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"خیر چلو صائم کے فلیٹ چلتے ہیں ورنہ تم پھر بچوں کی طرح رونے لگو گے۔"وہ اب اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"تم اندر جا کر اس کے ڈرائیور کو مصروف رکھو۔میں یہاں سنبھال لوں گا۔"وہ اب گاڑی کو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"لیکن تم اکیلے کیسے میں تمہارے ساتھ یہاں۔۔۔"یاقوت نے اس کی بات کاٹی تھی۔

"بس میں نے جو کہا ہے وہ کرو۔میں مرد ہوں اپنا بدلہ اکیلے بھی لے سکتا ہوں۔میں اپنے سے ہزار گنا طاقت ور دشمن سے اپنا بدلہ خود لے سکتا ہوں۔مجھے **(اپنے سینے پہ انگلی رکھی تھی)** یاقوت مرزا کو اپنا بدلہ لینے کے لیے کسی نوح مرزا کی ضرورت نہیں۔"

"اور اس کا مکمل حسن جو تمھیں کچھ دیر قبل اٹریکٹ کر رہا تھا اس کا کیا ؟"وہ سنجیدہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے لعنت بھیجو حسن پہ پہلے میں یہ تو ثابت کر دوں کہ میں "مرد "ہوں۔"وہ کہہ کر گاڑی سے اتر گیا تھا۔

نوح بھی گاڑی سے نیچے اترا تھا۔ابھی اس کو بہت کام کرنے تھے۔ڈرائیور سے گاڑی کی چابی لانی تھی ۔سی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ کروانی تھی۔عمر کی گاڑی کی ڈگی سے اس کا سامان نکال کر اس کی جگہ ایک جیتا جاگتا وجود اندر ڈالنا تھا۔افف اللہ ایک نوح اور اتنے کام۔

اس نے ایک مرد سے بچا کر ہالے کو دوسرے مرد کے حوالے کیوں کیا تھا ؟کیونکہ اس رات اس ریستوران میں نوح مرزا بھی موجود تھا۔اس نے عمر کو ہالے کے ساتھ بیٹھے دیکھ لیا تھا۔اس نے عمر کی آنکھیں پڑھ لی تھیں وہ ہالے کو ایسے مرد کے حوالے کر رہا تھا۔جو خود تو مر جاتا لیکن اس لڑکی پہ حرف نہ آنے دیتا۔وہ ہالے کو ایک جانور سے بچا کر ایک انسان کے حوالے کر رہا تھا۔اس لیے نہیں کیونکہ وہ عظیم تھا۔

بلکہ اس لیے کیونکہ اس کے گھر میں اس کی بہن تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سفیر نے اس ویڈیو پہ پلے کا بٹن دبایا تھا۔ویڈیو چلنے لگی تھی۔منظر ابھر ابھر کر آ رہے تھے۔وہ کسی ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج تھی۔اس فوٹیج میں چار لوگ نظر آتے تھے۔ایک ہالے سلطان، دوسرا ڈاکٹر، تیسری سسٹر اور چھوتا اسٹریچر پہ لیٹا عمر حیات۔وہ زرد لباس والی لڑکی ہاتھ ہلا ہلا کر ڈاکٹر سے کچھ کہہ رہی تھی۔اس کے چہرے پہ برہمی تھی۔ویڈیو یہیں ختم ہو جاتی ہے۔سفیر نے کانپتے ہاتھوں سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوسری ویڈیو چلائی تھی۔اس میں وہی لڑکا اب ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا تھا۔پچھلی فوٹیج میں نظر آنے والی لڑکی نے اس فوٹیج میں میرون لباس پہن رکھا تھا۔وہ اس کے پاس بیٹھی کوئی بات کر رہی تھی۔یہ ویڈیو بھی بس پینتالیس سیکنڈ کی تھی۔سفیر نے اب دھڑا دھڑ تصویروں کو کھولنا شروع کیا تھا۔اس لڑکی نے یہاں سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔سامنے بیٹھا لڑکا اور وہ اس تصویر میں مسکرا رہے تھے۔چند اور اگلی تصویر شاید ایک مال کی تھی۔وہ لڑکا اس تصویر میں ہالے کو کوئی شاپنگ بیگ تھما رہا تھا۔اگلی تصویر جان لیوا تھی وہ کسی ہسپتال کی consent form کی تصویر تھی۔

"اجازت نامہ برائے انتقال خون۔"

اس فارم میں مریض کے رشتے داروں کے خانے میں ہالے سلطان کا نام لکھا تھا اور مریض سے تعلق نوعیت کے کے خانے میں "بیوی "لکھا تھا۔مریض کا نام عمر حیات تھا۔سفیر نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا۔اس کو کسی چیز کا یقین نہیں آ رہا تھا۔اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔اس کی آنکھیں شاک سے پھیل گئی تھیں۔یہ کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ ؟وہ فاتح تھا اس نے جس چیز کی آرزو کی تھی۔اس کو ہر وہ چیز ملی تھی۔آج کیسے کس مقام پہ اس سے کیا چھینا گیا تھا۔آہ یہ کیسی تکلیف تھی۔یہ کیسی اذیت تھی۔اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔اس کو کیسے ہینڈل کرنا ہے اس کو پتہ نہیں تھا۔اسے بس جیت کا جشن منانا آتا تھا۔ہارنے کا دکھ کبھی جھیلا ہی نہیں تھا۔آج تک کبھی کچھ ہارا ہی نہیں تھا۔مات تو آج تک کبھی کھائی ہی نہیں تھی۔اس کے دل سے خون رسنے لگا تھا۔وہ نیچے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔فروا اس کے پاس بیٹھی اس سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔یوسف سلطان کیا کہہ رہے تھے۔وہ کچھ نہیں سن رہا تھا۔وہ کچھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں دیکھ رہا تھا۔سارے منظر دھندھلے تھے۔ساری آوازیں نوحہ لگتی تھیں۔ اس کی آنکھیں ویران تھیں ،بنجر۔اس کے ہونٹ مقفل تھے۔

فروا نے نیچے گرا اس کا موبائل اٹھایا تھا۔اس پہ چلنے والا منظر، اس نے یوسف سلطان کی روح کھینچ لی تھی۔پاس کھڑی حسینہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔مہر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔

"مہر تم جانتی ہو یہ لڑکا کون ہے ؟"سفیر کی پھٹی ہوئی آواز بلند ہوئی تھی۔

مہر نے آنسو پونچھے تھے کچھ بولی نہیں سفیر یکدم اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اس نے مہر کا بازو سختی سے دبوچ لیا تھا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کیا تم جانتی ہو یہ لڑکا کون ہے؟" وہ بلند آواز میں چلایا تھا۔

"وہ۔۔وہ ہالے کا دوست ہے۔اس نے مجھے یہی بتایا تھا۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی۔یوسف سلطان کا دل جیسے کسی نے چیر کر رکھ دیا ہو۔وہ گرنے لگے تھے۔جب حسن نے ان کو سہارا دیا۔اور پاس رکھے صوفے پہ ان کو بٹھا دیا۔ہالے کو غائب ہوئے چار گھنٹے ہونے کو آئے تھے۔مہمانوں کو رخصت کر دیا گیا تھا۔اب ہال میں بس اکا دکا لوگ تھے۔معراج اور شاہد ابھی تک واپس نہیں آئے تھے۔وہ اب تک ہالے کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے۔معراج بار بار عمر کو کال کرتے تھے۔لیکن اس کا نمبر بند تھا وہ اس کے بنگلے پہ بھی گئے تھے۔لیکن نہ اس کی گاڑی وہاں تھی۔اور نہ وہ خود اس کا گھر تاریکی میں ڈوبا تھا۔ساتھ والوں کے چوکیدار سے پوچھنے پہ پتہ چلا تھا کہ وہ آج نواب شاہ کے لیے نکل گیا ہے۔اس کو عثمان نے یہی بتایا تھا۔سو اس نے بتا دیا۔جیسے ہی معراج سلطان اپنی گاڑی میں وہاں سے نکلے۔عثمان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گاڑی لیے آ دھمکا تھا۔لیکن اس بار صورتحال مختلف تھی۔گاڑی میں گیا سامان تھا۔لیکن جو واپس آیا تھا وہ ایک انسان کا وجود تھا۔فروا سفیر کا بازو پکڑے اس کو ذرا فاصلے پہ لے گئی تھیں۔وہ ہارے ہوئے انداز میں ان کے ساتھ گھسٹتا چلا گیا۔اس نے کندھے ڈھیلے چھوڑ رکھے تھے۔آنکھیں بالکل ویران تھیں جیسے کوئی صحرا ہو۔

"سفیر بیٹے ہوش کرو کیا ہو گیا ہے تمھیں۔وہ ایک بد کردار لڑکی تھی۔بھاگ گئی ہے وہ اب۔تم بھی اس پہ لعنت بھیجو۔سنبھالو خود کو تم میرے بیٹے ہو۔تم سفیر سلطان ہو۔تم شیر ہو۔یوں ہمت نہیں ہار سکتے تم۔"

"یہ سب کیا ہو گیا ممی ؟میں برباد ہو گیا ہوں۔سب خاک ہو گیا ہے۔میں فاتح تھا۔میں کنگ تھا۔یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔اس لڑکی نے میرے ساتھ کیا کر دیا ہے ؟میں کس منہ سے باہر جاؤں گا۔کیسے لوگوں کا سامنا کروں گا۔میری عزت مٹی میں ملا دی ہے۔"اس نے وہ دھیمے مگر ہارے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا۔

شمس ذرا فاصلے پہ کھڑے یوسف سلطان کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ان کو بس دو ہی لوگ ہینڈل کر سکتے تھے۔ایک موجود نہیں تھا دوسرا اس پوزیشن میں نہیں تھا۔

"کچھ نہیں ہوا ہے بیٹے۔اب بھی سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ہم سب کچھ فکس کر سکتے ہیں۔نیوز پیپرز وہی چھاپیں گے جو ہم کہیں گے۔ٹی وی پہ وہی دکھایا جائے گا جو ہم ان کو دکھانا چاہیں گے۔اب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ تمھارے ہاتھ میں ہے کہ تم اپنی عزت بچانا چاہتے ہو یا پھر خود کو برباد کرنا چاہتے ہو۔"وہ اس کو سمجھا رہی تھیں۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ۔"وہ شکست خوردہ لگتا تھا۔

"تمہاری شادی تمہاری کزن سے ہونی ہے۔ہر کسی کو یہی بات پتہ ہے۔کارڈ پہ ہالے کا نام نہیں تھا۔یہ اس کی خواہش تھی کارڈ پہ "بنت معراج "لکھا ہے۔اور مہر اس کی ولدیت کے خانے میں بھی ہم نے آج تک معراج ہی لکھوایا ہے۔"ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔"تم مہر سے نکاح کر لو۔۔" سفیر نے اپنی کہنی چھڑوائی تھی۔

"یہ نہیں ہو گا ممی۔میں ہالے کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کروں گا۔"وہ سختی سے بولا تھا۔

" تو کون کہتا ہے کہ تم اس سے شادی نہ کرو ؟ "

"آپ کیا کہہ رہی ہیں میں کچھ نہیں سمجھ رہا۔میں دو دو بہنوں سے کیسے شادی کر سکتا ہوں۔"وہ بے زار ہو گیا تھا۔

"وہ دونوں سگی بہنیں نہیں ہیں۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھیں۔

"تم مہر اور ہالے دونوں کو اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو۔جب تک ہالے آجائے تب تک اپنی عزت بچا لو سفیر۔ہم نیوز چینلز سے کہہ دیں گے جو مسنگ ہے وہ تمہاری کزن ہے۔جس سے تمہاری شادی ہو رہی تھی وہ لڑکی مہر ماہ ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی وقت معراج اور شاہد واپس آئے تھے۔سفیر نے مڑ کر ان کو دیکھا تھا وہ خالی ہاتھ تھے۔وہ واقعی آدھے مردہ لگ رہے تھے۔گھر سے بھاگ جانے والی لڑکی گھر کے مردوں کو آدھا مار دیتی ہے۔اور اس کی واپسی یا تو اس کی اپنی جان لے لیتی ہے یا اس کے گھر کے مردوں کو پورا مار دیتی ہے۔

"ہالے کا کچھ پتہ چلا ؟"یوسف سلطان کی بے قرار سی آواز آئی تھی۔

معراج کرسی پہ ڈھے سے گے تھے۔جبکہ شاہد کی آنکھیں ضبط سے سرخ تھیں۔وہ ان کی بھانجی تھی۔ان کی بہن کی پہلی اولاد۔

"شہر کے سارے اشتہاری ملزم، شہر کے سارے دو نمبر لوگ ،سارے غنڈے بدمعاش سب کو پکڑ کر تھانے میں بند کر دیا ہے۔مار پیٹ دھمکی۔کیا ہے جو نہیں کر کے دیکھا۔لیکن کوئی کچھ بتاتا ہی نہیں کوئی کچھ جانتا ہی نہیں وہ گاڑی جس میں ہالے بیٹھی تھی۔وہ چوری کی گاڑی ہے اس کے مالک نے دو مہینے پہلے گاڑی کی رپورٹ درج کروا دی تھی۔یوسف صاحب ہم نے سب کر کے دیکھ لیا ہے۔ہالے نہیں ملی۔"شاہد نظریں جھکائے بول رہے تھے۔

"معراج بھائی گھر چلتے ہیں کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے ؟"وہ ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولے تھے۔

"چلے جانا گھر بھی۔پہلے میرا نکاح تو ہو جائے۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔معراج نے تھکی تھکی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔ہالے نہیں ہے یہاں نکاح کیسے ہو سکتا ہے۔"شمس نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں۔کیا ہالے کے علاوہ کسی اور لڑکی سے نکاح نہیں ہو سکتا ؟مہر ماہ سے ہو گا میرا نکاح بلائیں قاضی کو۔ابھی کے ابھی ہو گا نکاح۔"فروا کھل کر مسکرائی تھیں۔

مہر نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اس کو دیکھا تھا۔حسن نے غصے سے، معراج نے بے بسی سے اور یوسف سلطان وہ ہارے ہوئے تھے۔ان کے پاس منع کرنے کی جرات نہیں تھی۔

"سفیر بیٹے تم جلد بازی کر رہے ہو۔ہالے آ جائے گی تم صبر تو کرو۔"شاہد نے سمجھانا چاہا تھا۔

"آپ میرے گھر کے معملات سے دور رہیں۔یہ وقت عزت بچانے کا ہے اور میں آپ کی ہالے سلطان کی وجہ سے ساری زندگی گردن جھکا کر نہیں چل سکتا۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا تنفر سے بولا تھا ۔نوال نے آگے بڑھ کر شاہد کو خاموش رہنے کا کہا تھا۔سب لوگ خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔ جب حسن کی کمزور سی آواز آئی۔

"سفیر بھائی یہ نہ کریں پلیز۔میری بہن آجائے گی۔وہ مسنگ ہے وہ آ جائے گی۔"

"حسن اپنی بہن کے لیے بھیک مت مانگو۔"معراج جھکے ہوئے کندھوں اور اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ بولے تھے۔

حسینہ دوپٹے کے پلو میں چہرہ چھپا کر رونے لگی تھیں۔مہر نے ان کو روتے ہوئے دیکھتی رہی اور پھر ہمت متجمع کرتی بولی تھی۔

"میں یہ نکاح نہیں کروں گی۔"وہ روتے ہوئے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا میرے کہنے پر بھی نہیں کروگی ؟"یوسف سلطان کی آواز پہ مہر نے کرب سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔وہ ان کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔وہ اگر مہر کی جان بھی مانگ لیں وہ تب بھی انکار نہیں کرے گی ۔یہ طے تھا۔

یکدم جیسے بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔قاضی کو بلا لیا گیا تھا۔مہر کے میک اپ کو نیا ٹچ دیا گیا تھا۔جو مہمان باقی تھے ان کو بٹھایا گیا تھا۔سفیر اور مہر کو اسٹیج پہ لے جایا گیا تھا۔

"مہر ماہ ولد وہاج خان آپ کو سفیر سلطان ولد شمس سلطان حق مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے۔"

اس کی آنکھوں کے گرد کئی منظر گھومے تھے۔

مال جانے سے پہلے اس کو منانے آتی ہالے۔

"آپی آپ میرے لیے ساری دنیا میں سب سے زیادہ اہم ہیں۔بابا کے بعد بس آپ ،مما ، حسن، دادا جان سب آپ کے بعد آتے ہیں۔آپ ابھی کہہ دیں۔میں سفیر کو چھوڑ دوں گی۔آپ جو کہیں گی میں کروں گی۔"

"قبول ہے۔۔۔"

یوسف سلطان کی ڈانٹ کھا کر آنے والی مہر کو دلاسہ دیتی ہالے۔

"آپی آئندہ سے میں بھی ان کے پاس نہیں جاؤں گی۔جو آپ سے اچھے سے بات نہیں کرے گا۔ہالے اس سے بات نہیں کرے گی بس بات ختم۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"قبول ہے۔۔۔"

ہارون سے مہر کی خاطر لڑنے والی ہالے۔

"میرے لیے آپ سے زیادہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ہارون بھی نہیں۔اگر وہ آپ کے ساتھ روڈ بیہیو کرے گا۔تو میں اس کے ساتھ اچھے سے نہیں رہ سکتی۔ہم دونوں دو جسم ایک جان ہیں۔آپ کو لگنے والا زخم میرے جسم کو بھی تکلیف دیتا ہے۔ہالے آپ کے لیے ساری دنیا سے لڑ سکتی ہے۔جب تک میں زندہ ہوں کوئی آپ کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتا۔"

"قبول ہے۔۔۔"

"سفیر سلطان ولد شمس سلطان۔۔۔۔"قاضی اب سفیر سے پوچھ رہا تھا لیکن مہر کے کان بند ہو گئے تھے۔

آوازوں کا راستہ رک گیا تھا۔اب بس خاموشی تھی گمبھیر خاموشی۔یکا یک پھر شور اٹھا تھا مبارک بعد ،سلامتی ،دعائیں۔کچھ حسد بھری نظریں تو کچھ تمسخر بھرے لہجے۔

اسی وقت سفیر نے اپنے مینیجر کو قریب بلایا تھا اور اپنا موبائل اس کے ہاتھ میں دیا تھا۔

"میرے انسٹاگرام اور ٹویٹر دونوں اکاؤنٹس پہ ہم دونوں کی تصویر لگاؤ اور کیپشن لکھو۔"

Blessed with the best hashtag my forever hashtag love of life "

".hashtag blessed

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور نیچے ایک اور کیپشن لکھو۔میری کزن کے لیے۔اس میں جو مرضی لکھو میں نہیں جانتا۔لیکن آدھے گھنٹے کے اندر میڈیا پہ میرا کیپشن چلنا چاہیے۔نہ کہ میری کزن کے بھاگنے کی نیوز۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ رہا تھا۔

فروا مسکرا مسکرا کر سب سے مبارک بعد وصول کر رہی تھیں۔شمس سنجیدہ تھے۔محض سر ہلا کر مبارک وصول کرتے۔یوسف سلطان کو تو جیسے چپ لگ گئی تھی۔نوال اور شاہد ذرا دور کھڑے تھے۔ہالے اور ہارون کے درمیان جو کچھ بھی ہوا ہو۔لیکن اس وقت نوال بار بار اپنی نم آنکھوں کو پونچھتی تھیں۔ان کو برا لگ رہا تھا بہت برا۔

حسینہ نے مہر کو گلے لگا کر اس کا ماتھا چوم لیا تھا۔سفیر کو دعا دی تھی۔وہ سارے جہاں سے بے زار بیٹھا تھا۔معراج اٹھ کر ان دونوں کے قریب آئے تھے۔ان کے ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھی۔وہ عجلت میں لگتے تھے۔

"تم نے جو بھی کیا صحیح یا غلط میں نہیں جانتا۔لیکن اب میری بیٹی کے واپس آنے کے بعد تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔"

سفیر استہزائیہ ہنسا تھا۔

"آپ کی بد کردار بیٹی اب گھر واپس نہیں آئے گی۔"سفیر نے زہر اگلا تھا۔

معراج نے چونک کر اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بھاگ گئی ہے وہ اب ڈھونڈیں اس کے یار کو۔بلکہ ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو اس علاقے کا اے ایس پی ہے۔جانتے تو ہوں گے ہی آپ اس کو ؟عمر۔عمر حیات اسی کے ساتھ نکاح کر کے بھاگ گئی ہے آپ کی بیٹی۔"

شمس نے آگے بڑھ کر اس کو روکنا چاہا تھا۔

"بکواس کرتے ہو تم۔میری بیٹی۔۔میری بیٹی عمر کو نہیں جانتی۔"

"اچھا تو پھر کہاں ہے وہ عمر۔جب آدھی پولیس فورس یہاں موجود ہے تو وہ عمر حیات کیوں نہیں ہے ۔کیوں وہ ڈی آئی جی تک کی کالز ریسیو نہیں کر رہا۔کیوں اس کا گھر خالی ہے ؟"

"تم بکواس کرتے ہو۔"وہ بدقت بول پائے تھے۔

"اچھا تو ابھی پروف کر دیتا ہوں میں" وہ چبھتے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔فروا نے بازو سینے پہ باندھ لیے تھے۔ابھی تو کھیل شروع ہوا تھا۔

"سفیر بھائی وہ سب جھوٹ ہے میری بہن ایسی نہیں ہے۔"

"کیا پروف ہے بتاؤ مجھے ؟بولو۔"

"جبران میرا موبائل لاؤ یہاں۔"وہ دھاڑا تھا۔

وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔جبران بھاگتا ہوا آیا تھا اور موبائل سفیر کے ہاتھ میں دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بھائی جان آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔آپ مت دیکھیں یہ سب۔ہم چلتے ہیں اس اے ایس پی کے گھر چلتے ہیں۔آئی جی صاحب نے کہا تو ہے وہ صبح تک ہماری لڑکی کو ڈھونڈ دیں گے۔"شاہد نے ان کو باز رکھنا چاہا لیکن وہ کسی کی نہیں سن رہے تھے۔

سفیر نے اپنے موبائل پہ انگلیاں چلائی تھیں اور کچھ دیر قبل ایک غیر شناسا نمبر سے موصول ہونے والی تمام تصاویر اور ویڈیوز باری باری ان کو دکھاتا گیا۔وہ جیسے جیسے ان کو دیکھتے جاتے ان کا رنگ سفید پڑتا جا رہا تھا۔ان کا چہرہ پسینے سے بھیگتا جا رہا تھا۔بے اختیار ان کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پہ گیا تھا۔ان کے دل میں یک دم اتنا درد شروع ہوا تھا کہ کوئی حد نہیں۔

ان کا سانس رک رہا تھا۔حسن نے آگے بڑھ کر ان کو سنبھالنا چاہا لیکن وہ گرے تھے۔وہ زمین بوس ہوئے تھے۔شاہد اپنی جگہ سے ایک ہی جست میں ان کے قریب آ گئے تھے۔سفیر اور شمس بھی گھبرا گئے تھے۔سفیر نے جلدی سے جھک کر ان کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا۔وہ تنو مند سے تھے۔ان کا جسم بھاری تھا۔لیکن سفیر کو جیسے فرق ہی نہ پڑتا ہو۔

"گاڑی نکالو۔"وہ دھاڑ رہا تھا۔

"بڑے پاپا میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اس کی آنکھ جب کھلی تو کافی دیر تک وہ خالی خالی ذہن سے یہ سوچتی رہی کہ وہ کہاں ہے اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔جسم پسینے سے شرابور تھا۔بال بکھر گئے تھے۔اس کا ذہن اب بھی کچھ یاد کرنے سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انکاری تھا۔اس کا جسم سن تھا۔کافی دیر تک اسی طرح پڑے رہنے کے بعد اس کو احساس ہوا کہ کچھ غلط ہے اور یکدم اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔

سیلون سے باہر نکلتا۔ہارون کی کال اٹینڈ کرتا اس کا وجود۔وہ سفید وردی والا ڈرائیور۔دو نقاب پوش۔اور اس کی شادی۔۔"اوہ خدایا۔وہ کہاں تھی۔"اس کا دم گھٹ رہا شاید وہ کسی گاڑی میں تھی۔بلکہ نہیں وہ گاڑی کی ڈگی میں تھی۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی اس کا جسم اکڑ گیا تھا۔ وہ یہاں کیوں تھی۔کب سے تھی۔کون یہاں لا یا تھا۔اسے نہیں پتہ تھا۔

دس منٹ مزید اسی طرح پڑے رہنے کے بعد اس نے ہمت کی تھی۔اور اٹھ کر بیٹھی تھی۔سکڑ کر سمٹ کر اس کی ٹانگیں بری طرح درد کر رہی تھیں۔وہ جگہ کافی تنگ نہیں تو اتنی کھلی بھی نہیں تھی۔وہ اپنی پوری طاقت متجمع کرتی اٹھی تھی۔اور سیٹ پھلانگ کر آگے آکر بیٹھی تھی۔اتنی سی کوشش میں وہ ہانپنے لگی تھی۔صبح کی بھوکی پیاسی اوپر سے جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔

صبح سے شادی کی تیاریوں میں اس کو بھوک کا احساس ہی نہیں ہوا تھا۔"شادی "اوہ خدا یا۔۔شادی ۔۔اس کی آج شادی تھی۔وہ اغوا ہو چکی تھی۔

اس کا دماغ چکرانے لگا۔اس نے اپنا فون ڈھونڈنے کو یہاں وہاں نظر دوڑائی لیکن بے سود۔تب ہی اس کی نظر گاڑی کے دیش بورڈ پہ پڑے چھوٹے بٹنوں والے موبائل پہ گئی اس نے فورا آگے بڑھ کر موبائل اٹھا لیا تھا۔سب سے پہلے وقت دیکھا تھا۔صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے آنسو بے اختیار بہنے لگے۔دل حلق میں آ گیا تھا۔"یا اللہ میرے بابا ان کی عزت۔"اس کی زبان سے بس یہی پھسلا تھا۔یہ رونے کا وقت نہیں تھا۔یہ وقت یہاں سے نکلنے کا تھا۔اس کو یہاں سے جانا تھا۔فورا کس کو کال کرے کس کو۔

اس نے مہر کو کال کرنے کے لیے موبائل چہرے کے آگے کیا نمبر ڈائل کرنا چاہا۔لیکن ذہن ایسے تھا۔جیسے خالی سلیٹ۔اسے خود پہ غصہ آیا۔اور ترس بھی۔اس نے سفیر کا نمبر ڈائل کرنا چاہا لیکن انگلیوں نے دو ہندسوں کے بعد کچھ بھی لکھنے سے انکار کر دیا۔وہ پھر سے رونے لگی تھی۔بلک بلک کر یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔حسن۔اس کو حسن کا نمبر یاد تھا۔

اس نے دھڑا دھڑ نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔بیل جا رہی تھی۔ایک بار۔دو بار۔تین بار اور پھر۔۔۔

"آپ کے مطوبہ نمبر سے اس وقت جواب موصول نہیں ہو رہا برائے مہربانی تھوڑی دیر بعد کوشش کریں۔"اس آواز نے اس کے کانوں میں صور پھونک دیا تھا۔

"جب کہیں پھنسو گی نہ تب کرتی رہنا مجھے کالز۔"آنسو ابل ابل کر اس کی انکھوں سے نکل رہے تھے۔

"کیونکہ تمھیں صرف حسن سلطان کا نمبر زبانی یاد ہے۔"

اس نے موبائل زور سے گاڑی کے سامنے والے شیشے پہ دے مارا تھا۔

"وہی حسن۔جس کا موبائل آئے دن کہیں نہ کہیں چھپا دیتی ہو۔"

اس کے ذہن کے پردوں پہ ایک ہی آواز لہرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے گاڑی کے شیشوں کو زور زور سے بجانا شروع کر دیا تھا۔وہ کبھی گاڑی چھت کو زور زور سے مارتی تو کبھی شیشوں کو بجاتی۔ایک گھنٹے تک وہ اسی طرح چیختی چلاتی رہی کبھی روتی اور کبھی باہر پھیلتی سفیدی کو دیکھتی۔یہ ابھرتا ہوا سویرا اس کی ساری زندگی پہ کالک مل دے گا وہ جانتی تھی۔اس کے ہاتھ سرخ ہو چکے تھے۔حلیہ ابتر آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔اس نے تھک کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا تھا۔جب اس نے ایک سیاہ آنکھوں والے نوجوان کو گاڑی کی طرف آتے دیکھا۔اسے زندگی میں کسی چہرے سے اتنی نفرت نہیں ہوئی جتنی اس وقت اس شخص سے ہوئی تھی۔وہ شاید ابھی نیند سے جاگا تھا۔

اسے دس دن قبل کا وہ پروپوزل یاد آیا۔اپنا انکار یاد آیا۔اس کا مسکراتا چہرہ یاد آیا۔وہ ڈرائیور وہ نقاب پوش یاد آئے۔وہ بالکل سن سانس روکے اس کو قریب آتے دیکھتی رہی۔وہ سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔بال بکھرے ہوئے تھے۔آنکھیں سرخ تھیں۔وہ اس حلیے میں بھی وجیہہ لگ رہا تھا۔

اس نے گاڑی ان لاک کی تھی اور گردن اندر کر کے گاڑی کے اندر دیکھنا چاہا لیکن اندر بیٹھے وجود کو دیکھ کر اس کا سانس تک رک گیا۔وہ آف وائٹ کام دار غرارے میں ملبوس الجھی لٹوں اور بے حال چہرے والی لڑکی اس وقت یہاں کیوں تھی۔اسے یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔وہ یہاں تھی۔مطلب بہت کچھ غلط تھا بلکہ سب کچھ غلط تھا۔

وہ اس کو دیکھتے آنکھوں میں خون لیے نیچے اتری تھی۔عمر اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔آنکھوں میں غضب لیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ یہاں کیا کر۔رہی۔ہیں؟" اس نے اٹک اٹک کر پوچھا تھا۔

"میری شادی کی رات تم مجھے اغوا کر کے لاتے ہو۔صبح تک مجھے اپنی گاڑی میں قید رکھتے ہو۔اور اب مجھ سے یہ پوچھ رہے ہو کہ میں یہاں کیا کر رہی ہوں؟" وہ ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔

"آپ۔۔آپ کی شادی نہیں ہوئی ؟"ہالے نے قہر برساتی نظروں سے اس کو دیکھا تھا اور پھر ایک دم سے اس کے سینے پہ تھپڑوں اور مکوں کی بارش کر دی۔وہ جو ابھی ایک شاک سے نہیں نکلا تھا حیرت سے اس کو مارتے دیکھتا رہا۔

"تم نے میری زندگی خراب کر دی۔تم نے میری عزت خراب کر دی۔تمہاری دو ٹکے کی محبت نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔"وہ اس کو مارتی جاتی اور چلاتی جاتی۔"میں تمھیں جان سے مار دوں گی۔میں چھوڑوں گی نہیں تمھیں گھٹیا انسان۔"عمر نے اس کو روکا نہیں تھا۔وہ خاموشی سے مار کھاتا رہا۔

دو تین منٹ بعد وہ تھک گئی تھی۔اس نے اپنے ہاتھ پہلو میں گرا دیے تھے۔عمر کو بھی ہوش آیا تھا۔

"آپ رات گھر نہیں پہنچیں ؟"وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"یا اللہ آپ رات گھر نہیں گئیں؟" اس نے اپنے ماتھے کو چھوا تھا۔وہ ہالے کے "**یہاں** "ہونے کے شاک سے ابھی نکلا ہی تھا کہ اس کو ہالے کے "**وہاں** "نہ ہونے کا شاک لگ گیا تھا۔اس نے اپنی جیب ٹٹولی تھی اور موبائل باہر نکالا تھا اب وہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔ہالے خاموش مگر چبھتی نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے جیسے ہی موبائل آن کیا اس کو معراج سلطان کی پینتالیس مسڈ کالز موصول ہوئیں۔ڈی آئی جی کی دس اور باقی لوگوں کو اس نے نہیں دیکھا تھا۔اس نے فورا یوٹیوب پہ جا کر نیوز چینل ڈھونڈا تھا۔

"ہائی کورٹ جج معراج سلطان کی بیٹی اور مشہور بزنس ٹائیکون سفیر سلطان کی کزن ،ہالے سلطان کل رات ایک سیلون سے غائب ہوگئی ہیں۔کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی شادی سے خوش نہیں تھیں۔اور ان پہ اس شادی کے لیے دبؤ ڈالا جا رہا تھا۔لہٰذا۔۔۔"وہ رپوٹر ابھی کچھ اور بھی کہہ رہی تھی۔جب ہالے نے اس کا موبائل فون اس کے ہاتھ سے لے کر زور سے زمین پہ پٹخا تھا۔

"میری بربادی کا تماشا دیکھنا چاہتے ہو ہاں ؟بہت سکون آ رہا ہے تمھیں۔بہت مزہ آرہا ہے اور یہ کیا اداکاری کر رہے ہو میرے سامنے۔جیسے تمھیں کچھ پتہ ہی نہ ہو۔کیوں کیا تم نے ایسا کیوں ؟"وہ اس کے سر پہ کھڑی غرا رہی تھی۔عمر نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کے ساتھ کیا ہوا ہے ؟کس نے کیا ہے؟ لیکن اس وقت صلح صفائی کا وقت نہیں ہے۔چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں جج صاحب پریشان ہوں گے۔"

"تمہارے ساتھ جاؤں گی میں ؟تم لے کر جاؤ گے مجھے ؟لعنت بھی نہیں بھیجتی میں تم پہ۔میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں عمر۔میں اپنے ہاتھوں سے تمھیں مار دوں گی۔بس ایک بار ایک بار میں اپنے خاندان کو تمہاری حقیقت بتا دوں۔پھر تم دیکھنا میں تمھارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔"وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ دھاڑ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یا تو آپ میرے ساتھ جائیں گی یا پھر میں ابھی اور اسی وقت آپ کو اپنے گھر کے اسٹور روم میں بند کر دوں گا۔آخر کو اغوا کار تو میں ہوں ناں ؟پھر کیا کریں گی آپ؟ کس کو جا کر صفائی دیں گی؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ایسے ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا کہ ہالے کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی۔

وہ خاموشی سے آگے بڑھنے لگی جب عمر کی آواز نے اس کو روکا تھا۔

"اس حالت میں گھر جائیں گی ؟اوپر کچھ کپڑے رکھے ہیں جائیں چینج کر کے آئیں۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔تب ہی شانو اپنی آنکھیں مسلتی گیٹ کے سامنے لگا جنگلا پار کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔

ہالے کو دیکھ کر چونکی تھی۔

عمر بھی اس کو دیکھ چکا تھا۔

"شانو انہیں اندر لے جاؤ اور جو کپڑے سردار لایا تھا۔ان میں سے کچھ ان کو نکال کر دو جلدی " وہ نرم مگر تحکم بھرے لہجے میں بولا تھا۔

وہ سر ہلاتی ہالے کو لیے اندر چلی گئی تھی۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس نے کاٹن کا سیاہ سوٹ پہن رکھا تھا۔مٹا مٹا سا میک اپ اب مکمل طور پہ غائب تھا۔عمر گاڑی کے اندر بیٹھا تھا۔وہ خاموشی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی تھی۔فی الحال وہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔جس سے اس کی اور بد نامی ہو۔اسے بس گھر پہنچنا تھا کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

ہسپتال کا ماحول ویسا ہی تھا دم گھٹاتا سانس روکتا۔معراج سلطان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔سفیر ، شمس اور شاہد حسین ساری رات ہسپتال میں ان کے ساتھ رہے تھے۔حسن کو تھوڑی دیر پہلے گھر بھیج دیا گیا تھا۔ دس منٹ پہلے ڈاکٹر نے معراج سلطان کے ری کور ہونے کی نوید سنائی تھی۔ جس سے سفیر کے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔

جبکہ معراج سلطان نے ہوش میں آتے ہی جو پہلا نام لیا تھا وہ "**عمر**" تھا ان کی بار بار یہی تکرار تھی۔

"کوئی عمر کو بلا دو۔میرے عمر کو بلاؤ۔میری ہالے کو وہی لا سکتا ہے۔اس کو بلا دو۔"وہ ہر آتے جاتے کو یہی کہتے۔سفیر ان کی اس تکرار سے حیران بھی تھا اور غصے میں بھی۔لیکن ڈاکٹرز کے یہ کہنے پر کہ وہ اب تک دوائیوں کے زیر اثر ہیں وہ خاموش ہو گیا تھا۔

شاہد نے اس کو اور شمس کو گھر جانے کو کہا تھا وہ خود بھی ذرا سکون چاہتا تھا۔تب ہی شمس کو لے کر سلطان منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔

اس کی گاڑی سلطان منزل کے گیٹ کے آگے رکی تھی لیکن نہیں صرف ایک گاڑی نہیں رکی تھی۔ وہاں اسی وقت اسی لمحہ ایک اور گاڑی بھی رکی تھی۔عمر حیات کی گاڑی۔سفیر گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا۔گاڑی سے نکلتے عمر حیات کو دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا۔وہ بپھر کر نیچے اترا تھا لیکن اس سے پہلے عمر گھر کے اندر داخل ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر تیز تیز چلتا اس کے قریب پہنچا تھا۔اس کو پیچھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔اور اسے مارنے کے لیے اپنا ہاتھ بلند کیا تھا۔جسے عمر نے برق رفتاری سے پکڑ لیا۔

ہالے نے اس کو دیکھا تھا۔اس کی بکھری حالت دیکھ کر دل دکھا تھا۔وہ سادہ سے سیاہ کرتے میں ملبوس تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں داخل ہونے کی۔میں جان لے لوں گا تمہاری۔پہلے میری منگیتر کو ورغلا کر میری شادی کی رات مجھے ذلیل کر دیا۔اور اب میرے گھر میں گھس آئے ہو۔"وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا۔

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

اس کی آوازیں سن کر گھر کے سارے مکین باہر نکل آئے تھے۔مہر نے یوسف سلطان کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔وہ ہالے کو دیکھ کر رونے لگے تھے۔اور وہیں سے اپنے بازو وا کیے تھے۔

"میڈا ساہ میڈی ہالے میڈا سکون "وہ روتے ہوئے بول رہے تھے۔

ہالے بھاگتی ہوئی ان کے قریب گئی تھی۔اور ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔ یوسف سلطان بھی رو رہے تھے۔سفیر ذرا دیر کو تھم گیا تھا۔

ان سے الگ ہو کر ہالے مہر کے گلے لگ گئی تھی۔مہر اس کو تسلی دے رہی تھی۔اس کا سر چوم رہی تھی۔وہ رو رہی تھی۔

ہالے حسینہ بیگم سے ملنے کے لیے آگے بڑھی تھی۔جب فروا کی آواز بلند ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہاں یہ میلو ڈرامہ ہی ہوتا رہے گا یا کوئی اس سے یہ پوچھے گا کہ یہ کہاں رات گزار کر آ رہی ہے یا پھر اس کو معاف ہے سب سلطانز کی عزت کو نیلام کرنا بھی۔ہمیں ذلیل اور رسوا کرنا بھی چھپ کر نکاح کرنا بھی۔"

"نکاح ؟"ہالے نے مڑ کر ان کو دیکھا تھا۔

"کس نکاح کی بات کر رہی ہیں آپ ؟"وہ حیران تھی۔

"کتنے نکاح کر رکھے ہیں تم نے ؟میں اسی نکاح کی بات کر رہی ہوں ہالے سلطان۔جو تم نے اس لڑکے **(عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا تھا)** اس اے ایس پی سے کر رکھا ہے۔"

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی آپ کیا کہہ رہی ہیں۔میں اس آدمی کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہوں۔میرا یقین کریں خدا کی قسم میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"اچھا تو پھر یہ کیا ہے۔"فروا نے موبائل کی سکرین اس کے آگے کی تھی۔

ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج۔ہسپتال کا اجازت نامہ۔ریستو ران میں کھینچی گئی تصاویر۔یا اللہ یہ وہ کس سازش میں پھنس گئی تھی۔وہ سن سی موبائل کو دیکھے گئی۔وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"یہ۔۔یہ سب سب کچھ جھ۔۔جھوٹ ہے" وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔

"سچ مختلف ہے آپ لوگ میرا یقین کریں۔خدا کے لیے کوئی میری بھی سنو یہ جھوٹ ہے دھوکہ ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بکواس کرتی ہو تم جھوٹی ہو، آوارہ ،بد کردار ،پہلے منہ کالا کروا لیا اور اب واپس آگئی ہو کس لیے آئی ہو اب ہاں ؟دفع ہوجاؤ یہاں سے کوئی جگہ نہیں ہے یہاں تمہاری۔خدا کی لعنت ہو تم پہ ہالے۔"فروا چنگھاڑ رہی تھیں۔

"فروا اس کو صفائی کا موقع تو دے دو۔تم اس کو بولنے تو دو۔وہ میری بیٹی ہے ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتی۔"حسینہ رات سے لے کر اب پہلی بار بولی تھیں۔

"اگر یہ سچی ہے تو لائے کوئی گواہی کوئی ثبوت کچھ ہے اس کے پاس۔جھٹلائے ان سارے ثبوتوں کو ۔لائے کوئی گواہ یہ ایک بھاگی ہوئی لڑکی ہے۔ایک بد کردار لڑکی۔۔۔۔"

"چچی اپنی حد میں رہیں۔"وہ با مشکل بولی تھی۔

"میں چپ رہوں۔۔۔ہاں بھائی گھر سے تو میں بھاگی تھی نہ۔مجھے ہی چپ رہنا چاہیے۔مجھے ہی حد میں رہنا چاہیے۔اب ایک بھاگی ہوئی بے حیا لڑکی مجھے بتائے گی کہ مجھے کیا کرنا ہے۔پہلے تم خود کو تو سچا ثابت کر دو۔"

سفیر عمر کو وہیں چھوڑے آگے بڑھ آیا تھا۔

"ممی اس کو بولنے دیں۔شاید وہ سچ کہہ رہی ہو۔"سفیر پگھلنے لگا تھا۔ہالے نے اس کو تشکر سے دیکھا تھا۔

"ہالے تم بتاؤ کیا ہوا تھا۔"وہ ذرا نرمی سے بولا تھا۔

"میرا اس سے کوئی نکاح نہیں ہوا۔"وہ اب بھی حیران تھی۔"دادا جان اس نے مجھے اغوا کیا ہے۔اس نے مجھے پوری رات اپنی گاڑی کی ڈگی میں بند رکھا۔اور۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں لگتا ہے ہم تمہارا اعتبار کر لیں گے۔"فروا نے اس کی بات کاٹی تھی۔"ثبوت دو ہالے سلطان ثبوت۔۔"باقی سب خاموش تھے۔بالکل چپ۔

"ہالے سچ بتاؤ۔سب کچھ سچ۔اگر ایک لفظ بھی جھوٹ یا دھوکہ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔یہ لڑکا کون ہے اور تم کل رات کہاں تھیں ؟"یوسف سلطان کی سنجیدہ سی آواز آئی تھی۔ اسی وقت حسن بھی کمرے سے آگیا تھا۔وہ ہالے کے گلے لگنا چاہتا تھا۔لیکن یہ وقت نہیں تھا۔

"میں آپ کو سب بتاتی ہوں دادا جان سب کچھ سچ۔یہ لڑکا ،میں اس کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہوں ۔یہ مجھے ایک سڑک پہ زخمی ملا تھا۔"وہ ہاتھ اٹھا کر تیز تیز بولے جا رہی تھی۔"میں اس کو ہسپتال لے گئی اور اس کا علاج کروایا۔ہارون بھی میرے ساتھ تھا میں اکیلی نہیں تھی۔میرا اور اس کا کوئی نکاح نہیں ہوا کچھ دن پہلے اس نے مجھے پرپوز کیا تھا۔میں نے منع کر دیا۔"اور وہ رونے لگی تھی۔

" اور اس نے مجھے۔۔مجھ سے بدلا لیا دادا۔یہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔دادا اس نے مجھے اپنی گاڑی میں بند کر دیااس کو پولیس کے حوالے کریں۔اس کو سزا دلوائیں اس نے میری عزت خراب کی ہے۔وہ اجازت نامہ اور باقی سب کچھ بھی سچ نہیں ہے۔میں نے بس اس کا علاج کروانے کو جھوٹ بولا تھا۔مجھ سے غلطی ہوگئی۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔اس کے جملے بے ترتیب تھے۔

اسی وقت شمس ہسپتال سے واپس آئے تھے۔

ہالے اور عمر کو دیکھ کر ان کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا وہ طیش سے اس کی جانب آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کہاں تھیں تم بد ذات۔سارے شہر میں ہمیں رسوا کر کے چین نہیں ملا۔جو اب یہاں آگئی ہو ذلیل لڑکی۔باپ کو مرنے کے لیے چھوڑ کر چلی گئی۔میرا بھائی ہسپتال میں مر رہا ہے اور تم اس دو ٹکے کے اے ایس پی کے ساتھ۔"وہ اس کا بازو بری طرح جھنجھوڑتے چلا رہے تھے۔

"میری بہن کو چھوڑیں چچا جان۔"حسن نے ان کا بازو پکڑ کر ان کو دور کرنا چاہا۔جسے شمس نے بری طرح جھٹک دیا تھا۔

"بے غیرت تم نے اپنی غیرت بیچ کھائی ہے کیا۔تمہاری بہن گھر سے بھاگ گئی تھی۔کیا سب کچھ بھول گئے ہو؟" وہ دھاڑے تھے۔

"میری بہن نہیں بھاگی جو کچھ بھی ہوا ہے ایک حادثہ ہے۔میری بہن جھوٹ نہیں بولتی۔آپ خود کو غیرت مند کہتے ہیں۔یہ ہے آپ کی غیرت میری بہن پہ ہاتھ اٹھانا۔اس کو ذلیل کرنا۔"اور بس یہاں شمس کا ہاتھ اٹھا تھا اور حسن کے گال کو سرخ کر گیا تھا۔

حسینہ نے فورا اس کو دور کیا تھا۔اور اپنے پیچھے چھپا لیا تھا۔وہ چپ نہیں ہوا تھا وہ اب بھی بول رہا تھا۔

"یتیم نہیں ہیں ہم جو یوں مار پیٹ کریں گے آپ۔میری بہن کو ہاتھ بھی لگایا تو میں سب کو مار دوں گا ۔چھوڑوں گا نہیں کسی کو۔یتیم نہیں ہوں میں۔مرا نہیں ہے میرا باپ۔"وہ روتے ہوئے چلا رہا تھا۔جبکہ ہالے ٹھہر سی گئی تھی۔عمر کو بھی کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔شمس یہاں تھے۔سفیر یہاں تھا تو پھر معراج کہاں تھے ؟

"بابا کہاں ہیں۔"وہ سفیر کی طرف دیکھتے بدقت بول پائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہسپتال میں ہے تمہارا باپ مر رہا ہے وہ تمہارے کرتوتوں کی سزا بھگت رہا ہے میرا بھائی۔"وہ بری طرح چیخ رہے تھے ہالے نے خاموشی سے اپنا ہاتھ چھڑایا تھا۔

عمر کو بے اختیار جھٹکا لگا تھا۔اس نے جانے کو قدم موڑے تھے۔لیکن پھر رک گیا۔وہ ہالے کو ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔وہ بھرے مجمعے میں اس پہ الزام لگا سکتی تھی لیکن وہ اسے اس مجمعے میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔اس کی اپنی سوچ تھی۔عمر کی اپنی مجبوری تھی۔

"میں بابا کے پاس جا رہی ہوں۔مجھے جانا ہو گا۔"وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی خود کو با مشکل نارمل رکھتی بولی تھی۔وہ آگے بڑھی تھی۔جب سفیر نے اس کی کلائی دبوچ لی تھی۔

"تمھیں پہلے اپنی بے گناہی ثابت کرنی ہو گی ہالے۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا۔

"میں بے گناہ ہوں۔سفیر میرا یقین کریں۔"وہ بہتے ہوئے آنسوؤں سے بولی تھی۔

"ثابت کرو۔"حتمی لہجہ۔

"اگر تم اتنی ہی نیک ہو تو رات اس گاڑی میں اپنی مرضی سے کیوں بیٹھی تھی ؟سب دیکھ چکے ہیں ہم بے وقوف سمجھ رکھا ہے کیا ؟"شمس نے اس کو جھڑکا تھا۔

"میں اس وقت ہارون سے بات کر رہی تھی چچا جان۔میرا اس طرف دھیان نہیں تھا۔"

"آپ لوگ میرا یقین کیوں نہیں کرتے۔یہ آدھی فوٹیج ہے اس رات میرے ساتھ ہارون بھی تھا۔میں اکیلی نہیں تھی میرا یقین کریں۔اس لڑکے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔" رو رو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ٹھیک ہے ایسا کرتے ہیں ہارون سے پوچھ لیتے ہیں۔"فروا مطمئن سی بولی تھیں۔ہالے نے مڑ کر ان کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔آنسو ذرا دیر کو تھم گئے تھے۔یہ اس کو پہلے کیوں یاد نہیں آیا ؟

"ہاں آپ لوگ ابھی ہارون کو کال کریں۔اور اس سے پوچھیں وہ سب جانتا ہے۔اس کو سب پتہ ہے وہ مال میں ہونے والی ملاقات کے بارے میں بھی جانتا ہے۔"وہ یکدم پر جوش ہو گئی تھی۔

فروا نے ہارون کو کال ملائی تھی بیل جا رہی تھی۔

مہر، حسینہ، حسن ،سفیر ،شمس اور یوسف سلطان سب اس فون کے سپیکر سے نکلنے والی آواز کے منتظر تھے۔

ہارون نے کال پک کر لی تھی۔

"ہیلو ؟"اس کی آواز نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"ہارون میں فروا بات کر رہی ہوں بیٹے ۔۔"وہ مسکرا کر بولی تھیں۔دوسری طرف ہارون سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"جی بولیں آنٹی میں سن رہا ہوں ہالے تو ٹھیک ہے ناں ؟ نکاح ہوگیا خیر سے ؟"وہ پریشان ہوگیا تھا۔

"رات نکاح سے پہلے بات ہوئی تو تھی بیٹا تم دونوں کی پوچھا نہیں تم نے اس کا حال چال ؟"

"رات ؟کب ؟میری تو اس سے چار دن سے بات نہیں ہوئی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر نے زخمی نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا یوسف سلطان نے آنکھیں میچ لی تھیں۔**(پہلا جھوٹ)**

"اچھا مجھے غلط فہمی ہوئی ہو گی۔"پھر انہوں نے بات سنبھال لی تھی۔

ہالے نے ان کے ہاتھ سے موبائل لے لیا تھا۔

"ہارون ان کو۔۔انہیں بتاؤ اس رات کے بارے میں تم جانتے ہو ناں ؟جب ہم دونوں ہسپتال میں تھے ۔وہ لڑکا عمر یاد ہے ناں تمھیں ؟سچ بولنا ہارون ان کو بتاؤ سب کچھ پلیز۔انہیں بتا دو کہ اس رات تم بھی میرے ساتھ تھے۔ہم نے اس لڑکے کا علاج کروایا تھا۔اور اگلے دن اس سے ملے بھی تھے۔اور وہ مال والی بات۔وہ بھی بتاؤ ہارون سب بتا دو۔"اس کا لہجہ رندھا ہوا تھا ہارون کچھ دیر کو خاموش ہو گیا تھا اور جب بولا تو۔

"کیا کہہ رہی ہو کون عمر حیات ؟"**(ہالے کے قدم بے اختیار لڑکھڑائے تھے)** اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی رہ گئی۔

"کون سی رات کون سا ہسپتال کیا بول رہی ہو تم ؟"**(اس کو لگا تھا جیسے کسی نے بھرے بازار میں اس کے منہ پہ جوتا دے مارا ہو ایسی اذیت تو کبھی نہیں ہوئی تھی)**

"ہم دونوں کسی کو اپنے ساتھ ہسپتال لے گئے آر یو کریزی ؟"**(رات سے لے کر ابھی تک اب تک بلکہ اپنی ساری زندگی میں ایسی اذیت ایسی ذلت ایسی رسوائی اس نے نہیں دیکھی تھی)**

اس کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوتی تھی وہ پتھر کے مجسمے کی طرح ایک جگہ جم گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی مذاق کر رہی ہو۔پرینک کر رہی ہو ناں۔"وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا **(ساری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد تمھارے ساتھ کھڑا ہو گا)**

سفیر نے آگے بڑھ کر موبائل اس کے ہاتھ سے کھینچ کر زمین پہ دے مارا تھا **(ساری دنیا جب تمہارے خلاف بولے گی تو ہارون شاہد تمہارے حق میں بولے گا)**

سفیر بری طرح اس کے بازو جھنجھوڑ رہا تھا۔اس کو گالیاں دے رہا تھا (پوری دنیا اگر تمھیں دھتکارے گی تو میں اپناؤں گا)سفیر کا ہاتھ اٹھا تھا اور ہالے کے صبیح چہرے پہ اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔عمر فاصلے پہ کھڑا تھا۔وہ وہاں سے بھاگتا ہوا آیا تھا۔دو تین چار سفیر نے اس پہ تھپڑوں کی بارش کر دی تھی۔لیکن ہالے کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔

(ہاتھ اٹھانا تو دور وہ مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتے)

"بے غیرت ،بے حیا لڑکی، بد چلن ہو تم۔بد کردار۔۔تمہاری جرات کیسے ہوئی ؟"اس کو سفیر کی کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔اس کے کانوں کے پردوں پہ کسی اور آواز کا راج تھا **(تم میری دنیا ہو ہالے۔وہ مجھ پہ کبھی ہاتھ۔۔میں تمھیں اپناؤں گا۔۔وہ مجھ پہ ہاتھ اٹھانا تو دور۔۔۔)**آوازیں گڈ مڈ ہو رہی تھی چہرے مکس اپ ہو رہے تھے ۔۔

"کہ تم مجھے دھوکہ دو گھٹیا لڑکی میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گا بے غیرت۔"وہ چلا رہا تھا۔

حسینہ بیگم اور حسن نے آگے بڑھ کر اس کو روکنے کی کوشش کی تھی۔لیکن سفیر نے اس کو دھکا دے کر ہٹایا تھا۔اس کا سر بری طرح فرش پہ لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسینہ نے بھاگ کر حسن کو اٹھایا تھا مہر اپنی جگہ سن کھڑی تھی فروا کی آنکھوں میں تمسخر تھا۔

اس کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔سفیر ایک بار پھر اس کو مارتا کہ عمر نے اس کا ہاتھ روک لیا تھا۔وہ اس کے ہاتھ کو اس کی پشت پہ لے گیا تھا۔اور زور سے مروڑا تھا۔

یوسف سلطان وہاں سے آواز لگا رہے تھے۔

"سفیر چھوڑ دو۔اس کو ہاتھ مت لگاؤ۔"وہ کمزور تھے نحیف تھے۔یہاں ان کا بس نہیں چلتا تھا۔

وہ چیخ رہا تھا چلا رہا تھا ہالے کو گالیاں دے رہا تھا۔حسینہ اور مہر اب فرش پہ گری ہالے کو اٹھا رہے تھے

۔

"ایک لفظ اور نہیں ورنہ یہیں کھوپڑی کھول دوں گا۔"عمر غرایا تھا۔"اگر دوبارہ اس پہ ہاتھ اٹھایا تو یہ ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔نا مرد کہیں کا۔"اس نے حقارت سے زمین پہ تھوکا تھا۔

شمس نے سفیر کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔جسے عمر نے خود ہی کامیاب کر دیا۔اس نے سفیر کو دھکا دے کر دور ہٹایا تھا۔

اور خود ہالے کے نزدیک زمین پہ بیٹھ گیا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں ؟آپ کو لگی تو نہیں زیادہ؟" وہ اس کے پاس بیٹھا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔ہالے کو اس کی آواز نہیں آ رہی تھی اس کو بس ایک ہی آواز آ رہی تھی **(پوری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد انسان ہو گا جو تمہارے ساتھ کھڑا ہو گا)**اس کی آنکھوں کی پتلیوں میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی بے یقینی سی بے یقینی تھی۔شمس نے آگے بڑھ کر عمر کو اٹھایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نکل جاؤ ہمارے گھر سے اور اپنی اس بے حیا بیوی کو بھی لے جاؤ دفع ہو جاؤ دونوں۔تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا میں ،جاؤ یہاں سے۔"وہ اس کے سامنے کھڑے دھاڑ رہے تھے۔حسن اب ہالے کو اٹھا رہا تھا اس کا دوپٹہ اس کے کندھوں کے گرد پھیلا رہا تھا۔

ہالے ساکت سی کھڑی تھی۔اسے سفیر کے بھاری ہاتھ کے تھپڑ بھی ہوش میں نہیں لا سکے تھے۔ہارون شاہد اس کو چھوڑ سکتا ہے ،یہ خیال ہی اس کی روح کھینچ رہا تھا۔

"ہالے تم چلی جاؤ اس لڑکے کے ساتھ چلی جاؤ۔جب تم نے اس کے ساتھ نکاح کر ہی لیا ہے تو اس کے ساتھ چلی جاؤ۔یہاں رہ کر تمھیں کچھ نہیں ملے گا۔"حسینہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں لیے بول رہی تھی۔

ہالے کی بے یقینی ٹوٹی تھی اب اس کی آنکھوں میں غم تھا درد تھا تکلیف تھی۔

"میں کیوں ونجاں میڈا کوئی قصور نئیں۔اے میڈے بابا کوں سڈو اے۔سب ان عمر نے کیتا ہے۔کوئی میڈی بھی سنڑوں میں بے قصور ہاں۔"وہ اپنے بال نوچ رہی تھی۔پاگلوں کی طرح چلا چلا کر بول رہی تھی۔اس کے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔"میں تیڈی دھی ہاں اماں تیدا خون میں کیوں ونجاں کیڈے ونجاں ؟ میڈا تساں کا علاوہ کوئی کائی نئیں میڈا اعتبار کرو۔کوئی میں بے گناہ ہاں۔اللہ اللہ میں بے قصور ہاں۔"وہ اب اپنے چہرے پہ زور زور سے تھپڑ مارے جا رہی تھی۔حسن نے اس کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی۔"ہارون کوڑا ہے۔چچی کوڑی ہے۔ میں سچ گلایندی پیاں ۔میڈا یقین کرو۔"وہ روتے ہوئے نیچے زمین پہ بیٹھ گئی تھی۔حسن نے اس کو گلے سے لگا لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یوسف سلطان پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہے تھے۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔حسن اس کو تھپک رہا تھا۔شمس نے آگے آ کر حسن کو اس سے دور ہٹایا تھا۔اور ہالے کو بازو سے پکڑ لیا تھا۔ فروا بھی ان کے ساتھ تھیں انہوں نے ہالے کا دوسرا بازو پکڑا تھا۔سفیر بے زاری سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں طیش تھا۔مہر بے آواز روئے جا رہی تھی۔عمر نے ان کے قریب آ کر ہالے کا ہاتھ چھڑوایا تھا۔اسی وقت فروا نے آگے بڑھ کر کھینچ کر ہالے کو تھپڑ دے مارا تھا۔وہ دوسرا تھپڑ مارتیں کہ عمر ان کے اور ہالے کے بیچ دیوار بن کر کھڑا ہو گیا۔فروا کا اٹھتا ہاتھ اس نے روک لیا تھا۔

شمس بپھر ہی تو گئے تھے۔

"تم ہوتے کون ہو ہمارے گھر کے معملات میں بولنے والے گھٹیا انسان۔دفع ہو جاو میرے گھر سے۔"

"میں وہی ہوتا ہوں جس کی آپ سب نے صبح سے رٹ لگا رکھی ہے۔"شوہر "یہی لگتا ہے ناں آپ سب کو۔پھر ٹھیک ہے یہی ہوں میں۔اور اگر اب کسی نے ہاتھ اٹھانا تو دور ایسا سوچنے کی کوشش بھی تو میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا۔"وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔جب حسینہ نے ہالے کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"چلی جاؤ ہالے۔خدا کے لیے چلی جاؤ اپنے شوہر کے ساتھ۔اگر تم یہاں رہی تو تمہارا بھی گھر خراب ہو جائے گا اور تمہاری بہن کا بھی۔سفیر اور مہر کا نکاح ہو گیا ہے کل رات۔اپنی بہن کا گھر خراب نہ کرو ۔چلی جاؤ ہالے۔"وہ روتے ہوئے اس کی منت کر رہی تھیں۔

ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سفیر اور مہر کا نکاح ؟"وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی۔

"ہاں بیٹی رات ان دونوں کا نکاح ہوگیا ہے۔اور تم تو پہلے ہی اس سے نکاح کر چکی ہو۔تم یہاں سے چلی جاؤ۔اپنے بابا کے پاس جاؤ۔ان کے ساتھ بے شک واپس آجانا۔لیکن ابھی جاؤ پلیز۔"

سب لوگ ان ماں بیٹی کو سن رہے تھے۔مہر گیلی آنکھوں سے ،سفیر نفرت سے ،فروا مطمئن اور شمس چبھتی نظروں سے۔ایک یوسف سلطان تھے جو اب تک اس شاک سے نہیں نکلے تھے کہ ان کے سامنے سفیر نے ہالے پہ ہاتھ اٹھایا۔

ہالے نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں جاؤں گی کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔جب تک میں بے گناہ ثابت نہیں ہوجاتی میں کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔یہ کسی کے باپ کا گھر نہیں ہے میں یہیں رہوں گی۔"اس کا لہجہ اٹل تھا۔

"یہ میرا گھر ہے ہالے۔"یوسف سلطان کی با رعب آواز سارے میں گونجی تھی۔"اور میں تمھیں کہتا ہوں کہ یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔تمہاری بس شکل ہی نگین پہ چلی گئی ۔تم اس کے جیسا کردار نہ لا سکی۔چلی جاؤ۔"وہ کہہ کر رکے نہیں تھے لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس منظر سے غائب ہو گئے تھے۔

ہالے کی ساری دنیا برف ہو گئی تھی ٹھنڈی یخ۔

عمر افسوس سے اس کو دیکھتا رہا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔پہلی دفع۔پہلا لمس۔وہ اس کا ہاتھ پکڑے اس کو وہاں سے لے جا رہا تھا۔حسن اس کے پیچھے گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باہر آ کر عمر نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔وہ ہلی تک نہیں تھی۔اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔صدمہ، درد، تکلیف ،پچھتاوا، دکھ ،غصہ ،بے بسی کیا تھا جو اس وقت اس کو محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گا ہالے۔"حسن اس کے قریب آ کر بولا تھا۔ہالے نے اس کو دیکھا تھا۔

یہ اس کا وہ بھائی تھا جو ہمیشہ اس سے لڑتا تھا۔جو اس کی ذرا سی غلطی بھی اپنے ماں باپ سے چھپاتا نہیں تھا کہ اس کو ڈانٹ پڑوانے کا موقع ہاتھ سے نہ چلا جائے۔یہ اس کی چاکلیٹ کھا جاتا تھا۔یہ اس کا چارجر چھپا دیتا تھا۔اس کے پیسے چوری کر لیتا تھا۔اس کو زچ کرتا تھا۔اس کے بنائے کھانے میں نقص نکالتا تھا۔اس کے بنے ہوئے بال بگاڑ دیتا تھا۔اس کی برتھ ڈے کے آدھے تحفے خود رکھ لیتا تھا۔لیکن یہ وہ بھی تھا جس نے آج اس کے لیے تھپڑ کھائے۔اس کا یقین کیا۔اس سے کوئی صفائی نہیں مانگی۔اس کو گلے لگایا۔وہ جب گری تو اس کو اٹھایا۔وہ جب روئی تو چپ کروایا۔اس کے لیے لڑا۔اس کا محافظ بنا۔یہ کیسا پیار ہوتا ہے بہن بھائیوں کا۔جو خود تو آپ کو اتنا تنگ کرتے ہیں کہ آپ رونے لگ جاؤ۔لیکن یہی آنسو اگر کسی دوسرے کی وجہ سے نکلیں تو یہی بہن بھائی ان کو چیرنے کے لیے آ جاتے ہیں۔

"تم اماں کے ساتھ رہو۔بجو کے ساتھ رہو اور دادا جان کا خیال رکھنا اوکے ؟میں بابا کو لے کر آؤں گی۔پھر ہم یہاں سے چلے جائیں گے بہت دور۔ہم سب۔ہم ساری فیملی لیکن اس وقت تمھیں یہاں رہنا ہو گا۔تم سمجھ رہے ہو ناں۔"وہ نم آنکھوں سے اس کو سمجھا رہی تھی۔عمر پاس ہی کھڑا تھا۔

وہ روتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

ہالے نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بہت جلد واپس آؤں گی حسن۔تم میرا انتظار کرنا۔میں سب کچھ فکس کر لوں گی۔میں بابا کو لے کر آؤں گی۔پلیز تم اس وقت مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔مجھے جانے دو۔" وہ بے بسی سے رو دی تھی۔

"آئی ایم سوری ہالے۔۔آئی ایم سوری میں اس وقت تمہارے ساتھ ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا۔آئی ایم سوری مجھے جانا چاہیے تھا۔میں تمہارا بھائی تھا میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا۔لعنت ہو مجھ پہ لعنت۔۔"

"حسن حسن لسن ٹو می۔"ہالے نے اس کا جھکا ہوا چہرہ اوپر کیا تھا۔

"ہان چیزوں کا وقت نہیں ہے۔مجھے کمزور مت کرو۔اس وقت بابا امپورٹنٹ ہیں جو کچھ ہوا ہم اس کو بدل نہیں سکتے۔تم اندر اماں کے پاس جاؤ اور مجھے ہسپتال جانے دو۔یہ میرا حکم ہے۔"وہ تحکم سے بولی تھی۔ساتھ ذرا سے فاصلے پہ کھڑے بخش کو اشارے سے قریب بلایا تھا۔

وہ نم آنکھیں لیے قریب آ گیا تھا۔

"بخش میری بات سنو تم حسن کا خیال رکھو گے۔کچھ بھی غلط ہو تو بس مجھے کال کرنا اوکے ؟"

"بی بی آپ کا موبائل تو نہیں ہے آپ کے پاس ؟ اور یہ جوتا(**اس نے ہالے کے پیر کی جانب اشارہ کیا تھا)** یہ تو پھٹ گیا ہے۔"وہ رونا بھول کر حیرت سے بولا تھا۔آپ دو منٹ رک جائیں میں ابھی آتا ہوں۔وہ اس کی سنے بغیر سرونٹ کوارٹر کی طرف بھاگا تھا۔اور پھر دو منٹ بعد پھولے ہوئی سانسوں کے ساتھ واپس آیا تھا۔اس کے ہاتھ میں زرد رنگ کی ہیلز تھیں۔ **(یہ اس نے اپنی گاؤں میں رہنے والی منگیتر کے لیے خریدی تھیں)**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے نے خاموشی سے اس سے وہ ہیلز لے لی تھیں۔عمر نے گاڑی ان لاک کی تھی۔وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی۔**(کیوں بیٹھی تھی ؟یہ فی الحال وہ خود بھی نہیں جانتی تھی)**

عمر نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور کچھ ہی لمحوں بعد وہ بخش اور حسن کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔

" حسن بھائی اگر حالات نارمل ہوتے تو ان کی جوڑی کتنی اچھی لگتی ناں۔"بخش بے دھیانی میں کہہ گیا تھا۔حسن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

حالات واقعی نارمل نہیں تھے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہارون شاہد ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔مری کا موسم ستمبر میں بھی اچھا خاصا سرد تھا۔اس نے گرے سوئیٹر کے نیچے نیلی جینز پہن رکھی تھی۔آنکھوں میں گہری اداسی تھی۔ساتھ تشویش بھی اس نے ہالے کی کال پہ یہ سب بول کر صحیح کیا ناں ؟ہاں اس کو یہی تو کہا گیا تھا۔اس نے بالکل ٹھیک کیا وہ خود کو تسلی دے رہا تھا۔جب اس کو شاہد حسین کی کال موصول ہوئی سگنلز ذرا کمزور تھے۔وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں جا کر کھڑا ہو گیا اور کال اٹینڈ کر لی۔

"ہیلو ہارون ؟"شاہد کی ذرا پر جوش سی آواز آئی۔

"جی پپا بولیں" وہ نارمل لہجے میں بولا تھا۔

"تم کراچی آجاؤ بیٹے۔آج بلکہ ابھی فلائٹ نہیں مل رہی تو گاڑی سے آجاؤ لیکن آج کے آج کراچی پہنچو۔"فرط جذبات سے ان کی آواز کانپ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں کل ترکی جا رہا ہوں پپا میں واپس نہیں آ سکتا فی الحال۔"

"الو کے پٹھے تمہارا اور ہالے کا نکاح ہونے جا رہا ہے۔"وہ بلند آواز میں بولے تھے۔

اور ہارون شاہد نے سانس تک روک لی تھی۔

"تم آجاؤ بس جلدی سے۔یوسف صاحب نے مجھے کال کی ہے ابھی بالکل ابھی۔انہوں نے کہا ہے ہارون کو بلا لو آج ہی ہالے اور ہارون کا نکاح ہو گا۔معراج بھائی سے بھی بات ہوئی ہے میری وہ بھی کہہ چکے ہیں انہوں نے مجھے خود کہا ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی تم سے کروائیں گے۔تم آجاؤ بیٹا بس جلدی سے۔"وہ وہ تیز تیز بول رہے تھے۔

ہارون ششدر سا کھڑا تھا اس کو اب تک یقین نہیں آیا تھا۔

"کل رات کیا ہوا تھا پپا؟"اس نے خود کو بولتے سنا اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔

شاہد حسین بجھ سے گئے تھے اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے مختصرا ساری بات کہہ سنائی تھی۔

ہارون کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔

"یہ میں نے کیا کر دیا۔"وہ بڑبڑایا تھا۔

"کچھ کہا تم نے؟"سپیکر سے آواز گونجی تھی۔

"میں نے ظلم کر دیا ہے پپا۔بہت بڑا ظلم۔"اس نے کال کاٹ دی تھی۔وہ بالکنی کے ٹھنڈے فرش پہ اکڑوں بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھا رہا اس کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔اسے ایئر پورٹ پر کھڑی ہالے یاد آ رہی تھی۔

"نہ جاؤ نہ ہارون میری گٹ فیلنگز کہتی ہیں تمہارا جانا ٹھیک نہیں ہے۔تم مت جاؤ۔۔"

اسے سپیکر سے آتی ہالے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"سچ بولو ہارون سچ۔"

"یا خدایا یہ میں نے کیا کر دیا۔"اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

اس کا موبائل ایک بار پھر بج رہا تھا اس کی موبائل کی جگمگاتی سکرین پہ "پپا کالنگ "لکھا آ رہا تھا۔

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے کال اٹینڈ کی تھی۔

"تم نے کال کیوں کاٹ دی یار اور کہاں ہو ؟نکلے ہو یا نہیں۔"وہ جھنجھلائے ہوئے تھے۔

"میں۔۔۔آ۔۔۔آ رہا ہوں پپا" اس کے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی تھی۔

شاہد نے غور نہیں کیا تھا وہ کال کاٹ چکے تھے۔

ہارون لڑکھڑاتے قدموں اور بھاری دل کے ساتھ اٹھا تھا۔

"میں سب کچھ فکس کر لوں گا۔سب ٹھیک کر دوں گا۔میں ہالے سے معافی مانگ لوں گا۔ہاں صحیح ٹھیک۔بالکل صحیح۔معافی کے بعد تو سب صحیح ہو جاتا ہے۔(**کیا واقعی؟**)مجھے جانا ہو گا۔مجھے جانا ہو گا" وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خود سے بڑبڑاتے ہوئے بولا تھا۔اور پھر جلدی سے کمرے میں واپس آیا تھا۔اپنی ساری چیزیں وہیں چھوڑ کر وہ بھاگتا ہوا ہوٹل کی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں بس ایک چیز تھی گاڑی کی چابی۔

ہالے اس کی ہوجائے گی، یہ اس کے لیے ساری دنیا مل جانے کے مترادف تھا۔اسے اور کیا چاہیے تھا ؟

تھوڑی دیر بعد وہ مسرور سا گاڑی میں بیٹھا اسلام آباد جا رہا تھا۔وہاں سے ایئر پورٹ پھر سیدھا کراچی۔ وہاں پہنچ کر بس ایک کاغذ پہ سائن اور ساری دنیا اس کی ہوجائے گی۔فینٹسی ورلڈ کتنی حسین ہوتی ہے ناں ؟

اسی لمحے بالکل اسی لمحے "**حقیقت**" نے ہارون شاہد کو ایک زور دار تھپڑ رسید کیا تھا۔

اس کی گاڑی کے سامنے ایک آدمی کسی بچے کو گود میں لیے کھڑا تھا۔ہارون شاہد نے بریک لگائی تھی گاڑی کے ٹائر بری طرح چیچر آئے تھے۔

حقیقت کا لگایا ہوا تھپڑ کتنی زور سے لگتا ہے ناں ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ دونوں ہسپتال میں داخل ہوتے ہی ریسیپشن ڈیسک کی طرف بھاگے تھے۔ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی نے ان کو تمام معلومات فراہم کر دیں تھیں۔گھر سے ہسپتال کے راستے میں عمر ایک جگہ رکا تھا۔اس کا موبائل بری طرح ٹوٹ گیا تھا۔راستے میں جہاں وہ رکا تھا۔وہاں سے واپسی پہ اس کے ہاتھ میں ایک نیا موبائل تھا۔اور کچھ اور بھی تھا۔جس کو اس نے مٹھی میں دبا رکھا تھا۔ہالے نے سوال نہیں کیا وہ اس کی آواز بھی نہیں سننا چاہتی تھی۔وہ اس کے ساتھ بس اس لیے تھی کہ وہ اپنے باپ کے سامنے اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی اصلیت کھول سکے۔وہ دونوں جب مطلوبہ وارڈ تک پہنچے سامنے سے شاہد حسین نے ان کو دیکھ لیا تھا۔ہالے ٹھہر سی گئی۔وہ تقریبا دوڑتے ہوئے ہالے کے قریب پہنچے تھے۔اور ہالے کو گلے لگایا تھا۔کافی دیر تک اس کو تھپک تھپک کر تسلی دیتے رہے۔انہوں نے عمر کو دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا۔

"بھائی جان اندر ہیں۔آؤ۔"وہ اس کو بازو کے حلقے میں لیے اندر چلے گئے۔عمر نے اندر آنا چاہا لیکن شاہد نے اس کے منہ پہ دروازہ دے مارا۔وہ لب کچلتا وہیں کھڑا رہ گیا۔

ہالے کو اندر چھوڑ کر وہ خود باہر نکل گئے تھے۔

ہالے کے سامنے وہ وجود تھا۔جس نے اس کو صرف باپ ہی نہیں ماں بن کر بھی پالا تھا۔حسینہ نے بس اس کو پیدا کیا تھا۔اس کے ساتھ راتوں میں جاگنے والے معراج تھے۔اس کو گھنٹوں اپنے سینے پہ سلانے والے معراج تھے۔اس کا کھانا ،پینا، سونا، جاگنا سب انہوں نے ہی کیا تھا۔وہ شخص ہالے کے لیے کیا تھا یہ تو کوئی اس سے پوچھتا وہ اس کا محافظ تھا۔اگر آج وہ ہالے کے ساتھ کھڑا ہوتا تو کسی کی جرات تھی جو ہالے پہ ہاتھ اٹھائے۔وہ ہالے کے لیے بھڑ جاتے تھے۔لڑ جاتے تھے۔

وہ ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ کے اندر کھڑی تھی۔منہ پہ ہاتھ رکھ کر ہچکیوں کو روکنے کی کوشش کرتی اور پھر بری طرح ناکام ہوتی۔اس کی آہٹ پہ معراج نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔

وہ ایک ہی رات میں کمزور اور نحیف ہو گئے تھے ان کی حالت رات کے مقابلے اب بہت بہتر تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ تکیوں کے سہارے لیٹے تھے۔ہالے کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کو جیسے نئ زندگی مل گئی ہو۔انہوں نے ہالے کو قریب بلایا تھا۔ہالے وہیں جمی کھڑی رہی۔اس کے قدم ہلنے سے انکاری تھے۔اس کے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے۔

اپنے والدین کو اپنے اوپر غصہ یا سختی کرتے دیکھ کر برا لگتا ہے۔لیکن اپنے والدین کو ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹے دیکھ کر سانس رکتا ہے۔دل بند ہوتا ہے سینے میں جیسے کوئی جکڑنے لگتا ہے۔

"ہالے یہاں آجاؤ بیٹے۔"ان کی کمزور سی آواز پہ وہ بھاگ کر ان کے پاس گئی تھی اور ان کے سینے سے لگ گئی تھی۔

"بابا میرے بابا۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

اس کا پورا جسم ہچکولے کھا رہا تھا۔

وہ اس کا سر تھپک رہے تھے اس کا سر چوم رہے تھے۔

"میری ہالے میرا بچہ۔"

"میں بھاگی نہیں تھی بابا۔"وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

"آئی ٹرسٹ یو بیٹے۔"اور بس یہ الفاظ ان الفاظ نے اس کو نئ زندگی عطاء کر دی تھی۔اس کے پاس اس کا باپ تھا۔ہالے کو ساری دنیا بے کار لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اب بھی رو رہی تھی۔اس کے آنسوؤں نے معراج کی ہسپتال والی شرٹ گیلی کر دی تھی۔لیکن اس کے آنسو جیسے ختم ہی نہیں ہوتے تھے۔معراج نے اس کو روکا نہیں۔وہ روتی رہی اور معراج اس کا سر تھپکتے رہے۔تقریبا دس منٹ بعد اس نے اپنا سر اٹھایا تھا۔اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے۔رو رو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔لیکن وہ اس کی آنکھیں نہیں دیکھ رہے تھے۔وہ اس کے گالوں کو دیکھ رہے تھے۔اس کی رنگت کی وجہ سے اور سفیر کے بھاری ہاتھوں کی وجہ سے اس کے چہرے پہ نشان پڑ گئے تھے۔معراج کو یہی نشان اپنے دل پہ پڑتے محسوس ہوئے۔

"کس نے کیا ہے یہ ؟"وہ بدقت بول پائے تھے۔

ہالے نے نظریں جھکا لی تھیں۔

"میں پوچھ رہا ہوں کس نے کیا ہے یہ ؟"وہ برہمی سے بولے تھے۔

"سفیر اور چچی جان۔"وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی۔

"میں سب سے حساب لوں گا ہالے۔کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔یہ تھپڑ تمہارے چہرے پہ نہیں میرے دل پہ لگے ہیں۔ایک ایک کو حساب دینا ہو گا۔"وہ اس کے گال کو انگلیوں کے پوروں سے چھو تے ہوئے بول رہے تھے۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا ان دونوں کے درمیان خاموشی کا لمبا وقفہ آیا تھا۔

"عمر کو کیسے جانتی ہو تم ؟"انہوں نے خاموشی کو توڑا تھا۔

ہالے چونکی تھی۔(**"عمر" وہ اس کا نام اتنا فرینکلی کیسے لے رہے تھے**)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے اس کے لہجے میں نفرت خود بہ خود دوڑتی چلی آئی تھی۔

"اس گھٹیا انسان نے مجھے کڈنیپ کیا ہے بابا۔اس نے مجھے ساری رات اپنی گاڑی میں قید رکھا۔اس نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔میں اس کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔اس کی دو ٹکے کی سو کالڈ محبت نے میری عزت خراب کر دی۔مجھے میرے خاندان ساری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا۔آپ بس ٹھیک ہو جائیں پھر ساری دنیا دیکھے گی۔میں اس کے ساتھ کرتی کیا ہوں۔"اس کے لہجے میں ڈھونڈنے سے بھی نفرت کے علاوہ کچھ اور نہیں ملتا تھا۔

معراج خاموشی سے اس کو سنتے رہے اور جب بولے تو بس اتنا۔

"عمر ایسا نہیں کر سکتا۔"ان کا لہجہ حتمی تھا۔ہالے نے شاکی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا تھا۔

"عمر کہاں ہے ہالے کیا وہ یہاں آیا ہے ؟ کل رات تم اس کے ساتھ تھیں ؟وہ کہاں ہے ہالے بولو بیٹا ؟اوہ میرے خدا یا تم عمر کے ساتھ تھیں پھر تو تم بالکل سیف تھیں۔"

"آپ اس کو کیسے جانتے ہیں؟ آپ کے اس کے ساتھ فرسٹ نیم ٹرمز ہیں بابا ؟وہ کون ہے ؟ آپ مجھ سے کیا چھپا رہے ہیں؟" اس نے ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

"ہالے اگر میں تم سے ایک چیز مانگوں تو دو گی ؟"انہوں نے بھی اس کی بات کا جواب دیے بغیر سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس ان کو دیکھتی رہی۔معراج نے اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لیے تھے اور سکون سے بولے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم عمر حیات سے نکاح کر لو ہالے۔یہ میری خواہش ہے شاید آخری خواہش۔"ان کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ ٹھٹکا جائے۔لیکن ہالے اس وقت ان کی کوئی بات نہیں سن رہی تھی۔ وہ بس ششدر سی ان کو دیکھے گئی۔غم ،بے بسی ،غصہ کیا تھا جو اس کی آنکھوں میں نہیں تھا۔

"آپ۔۔ایسا کیسے۔۔۔کر سکتے۔۔ہیں۔ "وہ بے یقینی سے بولی تھی۔ہاتھ چھڑا لیے تھے اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

آنسو ایک بار پھر بہنے لگے تھے" آپ بدنامی سے ڈر رہے ہیں ناں ؟آپ کو لگتا ہے میری شادی نہ ہوئی تو آپ بد نام ہو جائیں گے ؟میں آپ پہ بوجھ بن گئی ہوں ہے ناں ؟ مجھ سے بے زار ہو گئے ہیں آپ ؟اس نے مجھے کڈنیپ کیا ہے۔مجھے حبس بے جا میں رکھا۔مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔اور آپ کہتے ہیں میں اس سے نکاح کر لوں۔کیوں بابا کیوں؟ کیا اتنی بھاری ہوگئی میں آپ پہ؟ اتنا بے مول کر دیا آپ نے مجھے کیوں۔"وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی۔اس کے چلانے کی آواز باہر تک گئی تھی۔عمر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔

ہالے نے مڑ کر نفرت سے اس کو دیکھا تھا۔عمر نے نظریں چرا لی تھیں۔

"اوہ تو آپ بھی آگئے دی لیجنڈری دی گریٹ عمر حیات صاحب۔"وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔"آئیں آپ ہی کی تو کمی ہے جناب۔میرے گھر میں تو میری عزت کا تماشا بنتے دیکھ ہی چکے ہو۔اب یہاں میرے باپ کا مجھ سے بے زار ہونا بھی دیکھو۔مبارک ہو عمر حیات مبارک۔تم نے مجھ سے میرا آخری رشتہ بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چھین لیا۔"اس کے آخری جملے میں ایسا درد تھا کہ عمر نے آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔لیکن وہ دروازہ ٹھا کی آواز سے مارتی جا چکی تھی۔

عمر نے اپنے سامنے بیڈ پہ لیٹے معراج کو دیکھا ان کی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا ان کی آنکھوں میں شکایت تھی عمر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

وہ مرے مرے قدموں سے ان کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا تھا ان کا ایک ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور آنکھیں اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"تم ہالے کو جانتے تھے اور تم نے مجھ سے چھپایا۔"وہ زخمی لہجے میں بولے تھے۔

"میں نہیں بتا سکا۔"اس کا لہجہ دھیما تھا شرمندہ سا۔

"میں نے کل رات تمھیں اتنی کالز کیں۔"ایک اور گلہ۔

"میں ہر پکار کا ازالہ کروں گا۔"

"تمھیں میرے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔"

"میں شرمندہ ہوں۔"وہ واقعی شرمندہ تھا۔

"میں تمہارے گھر بھی آیا تھا۔"

عمر نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر تم مجھے بتا دیتے تو یہ سب نہیں ہوتا۔عمر میری بیٹی کی بہت رسوائی ہوئی ہے۔اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔میں اس کا دل کیسے جوڑوں گا ؟"ان کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

عمر لب کاٹتا رہا خاموش بالکل چپ۔۔۔

"سفیر نے میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھایا تم نے اس کا چہرہ دیکھا تھا عمر ؟اس کے چہرے پہ کیسے نشان ہیں تم نے دیکھا ناں ؟اس کے ہاتھ نہیں ٹوٹے اس کے ہاتھ ٹوٹ جاتے عمر۔"وہ بچوں کی طرح عمر کی شکایت کر رہے تھے۔

"ایسے ہاتھوں کو ٹوٹ جانا چاہیے۔"اس نے تائید کی تھی۔

"تم جانتے ہو یہ سب کس نے کیا ہے ؟"

"فہیم مرزا نے اور اس نے یہ سب مسز سلطان کے کہنے پہ کیا ہے۔"اس کے لہجے میں یکدم تپش سی در آئی تھی۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو کوئی ثبوت ہے ؟"وہ حیران نہیں ہوئے تھے۔یہ ان کے دل کی بات تھی۔جسے کرنے سے وہ ہچکچا رہے تھے۔لیکن عمر نے کہہ دیا تھا۔

"نہ میرے پاس کوئی ثبوت ہے نہ گواہ۔میرے پاس بس ایک گواہی ہے میرے دل کی گواہی۔اور یہاں دلوں کی گواہی پہ کوئی یقین نہیں کرتا لیکن جج صاحب آپ دیکھیے گا ایک دن میرے پاس گواہ بھی ہوں گے اور ثبوت بھی۔اور اس دن ان کا فیصلہ عمر کی عدالت میں ہوگا۔آپ دیکھیے گا۔"اس کا لہجہ برف جیسا ٹھنڈا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری ایک بات مانو گے ؟"ان کے لہجے میں آس تھی۔

"میں مان لوں گا وہ نہیں مانیں گی۔"وہ ان کے بولنے سے پہلے سمجھ گیا تھا۔

"وہ کبھی نہیں مانیں گی نفرت کرتی ہیں وہ مجھ سے۔"

"تم مناؤ اس کو عمر۔۔میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔کچھ کرو میں اس کو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں۔میں نے آج تک تم سے کچھ نہیں مانگا۔آج میں اپنی بیٹی کی وجہ سے مجبور ہوں۔عمر اسے مناؤ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔"

عمر کو لگا تھا جیسے کوئی اس کے دل کو آری سے کاٹ رہا ہو۔

"نکاح کے لیے آپ کو میرا اصل نام لینا ہو گا کیا آپ لے سکتے ہیں ؟"

"میں تو لے لوں گا۔لیکن کیا تم میری خواہش پوری کرو گے ؟کیا تم مجھے اسی ریلیشن شپ ٹائٹل سے پکارو گے ؟جس کا میں دس سال سے انتظار کر رہا ہوں ؟"ان کے انداز میں چیلنج تھا۔

"دس منٹ کے اندر میں ان کو لے آؤں گا۔آپ قاضی بلوا لیجیے۔"وہ ان کا ہاتھ نرمی سے چھڑا کر اٹھا تھا۔معراج نے اس کو جاتے دیکھا تھا۔وہ جانتے تھے دس منٹ بعد وہ ہالے کو لے آئے گا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مری کے اس سنسان روڈ پہ ہارون شاہد اپنی گاڑی سے اترا تھا۔وہ غصے میں لگتا تھا۔سامنے والے آدمی کے ہاتھوں میں ایک خون سے لت پت آٹھ نو سالہ بچہ تھا۔ہارون نے نظر چرا لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ میری گاڑی کے سامنے کیوں کھڑے ہیں ؟ہٹ جائیں یہاں سے مجھے کہیں پہنچنا ہے میں لیٹ ہو رہا ہوں بھائی۔"وہ جھنجھلایا ہوا تھا۔

"صاحب میرے بیٹے کو شکاریوں کی گولی لگ گئی ہے۔آپ کو خدا کا واسطہ ہے ہمیں ہسپتال چھوڑ دو ۔یہاں سے بہت دور ہے ہسپتال۔میرا بیٹا مر جائے گا۔خدا کے لیے رحم کرو صاحب۔"وہ چالیس پینتالیس سالہ آدمی روتے ہوئے ہارون کی منت کرنے لگا تھا۔

ہارون نے نفی میں سر کو ہلایا تھا۔

"میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔آئی ایم سو سوری۔میرا نکاح ہے مجھے پہنچنا ہے۔میری فلائٹ مس ہو جائے گی۔آئی ایم سوری آپ کو جتنے پیسے چاہیے میں دے دیتا ہوں۔لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔" وہ جانے کو مڑا تھا۔

جب وہ آدمی گھگھیانے لگا۔

"صاحب آپ کو خدا کا واسطہ ہے آپ کے گھر میں بھی بچے ہوں گے میرا بیٹا مر جائے گا۔یہ میری واحد اولاد ہے۔خدا کے لیے مجھے ہسپتال چھوڑ دو۔۔نکاح تو ہو ہی جائے گا آپ کا۔ہم پہ رحم کریں میرے بچے کی حالت خراب ہو رہی ہے۔آدھے گھنٹے سے یہاں کھڑا ہوں میں کوئی ایک گاڑی نہیں گزری۔"وہ باقائدہ رونے لگ گیا تھا۔

ہارون کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ تھوڑی دیر ویٹ کر لیں کوئی اور آ جائے گا۔لیکن میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔میری فلائٹ مس ہوجائے گی۔بھائی آپ سامنے سے ہٹیں۔"وہ اب کے سختی سے بولا تھا۔

اسی وقت اس بچے کی ہلکی سی کراہنے کی آواز آئی تھی وہ آدمی تڑپ اٹھا تھا۔

"رستم بیٹا کچھ نہیں ہوگا میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔آنکھیں کھولو رستم۔ادھر دیکھو مجھے۔بیٹا میرا بیٹا۔ابو کی طرف دیکھو رستم۔"وہ بار بار اپنے بے ہوش ہوتے بیٹے کو پکارے جا رہا تھا۔

ہارون شاہد وہیں جم گیا۔پتھر کے بت کی طرح اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے اس کا سارا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔

"رستم۔۔۔رستم۔۔۔رستم۔"بس ایک یہی نام اس کے کانوں میں گردش کر رہا تھا۔وہ مڑا تھا سفید لٹھے کی مانند چہرہ لیے وہ مڑا تھا۔

"What did you just say???"

وہ اس آدمی کو دیکھ کر بڑبڑایا تھا۔

وہ نا سمجھی سے ہارون کو دیکھے گیا۔

"صاحب آپ کیا کہہ رہے ہو ؟"

"اس کا نام کیا ہے ؟"وہ بچے کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا۔

"صاحب رستم۔۔رستم خان۔"وہ رک رک کر بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گاڑی میں بیٹھو جلدی۔"ہارون اس کو دیکھے بغیر بولا تھا۔اور خود جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔

وہ رستم کو مرنے نہیں دے سکتا تھا۔

تقریبا دو گھنٹے بعد وہ اس بچے کو ہسپتال پہنچا کر اس کے سارے ڈیوز کلئیر کر چکا تھا۔رستم کی حالت اب خطرے سے باہر بتائی جا رہی تھی۔اس کا باپ اور باقی رشتے دار ہارون کو دعائیں دیتے نہیں تھکتے تھے۔ اب وہ موبائل کان سے لگائے ہسپتال کے پارکنگ ایریا میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔

"ہاں اگلی فلائٹ کب کی ہے ؟"وہ مصروف سا پوچھ رہا تھا۔

"سر کچھ ٹیکنکل ایشوز کی وجہ سے سب فلائٹس کینسل ہوگئی ہیں۔کل تک اگلی کوئی فلائٹ available نہیں ہے۔آئی ایم سوری۔"فون سے آنے والی آواز نے جیسے ہارون کے دل پہ پیر رکھا ہو۔اس نے کچھ کہے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

اسی وقت اس کا فون بجنے لگا تھا۔

اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔

"پپا میں گاڑی سے آ رہا ہوں فلائٹ نہیں ملی۔"وہ مصروف سا بولا تھا۔

"اب ضرورت نہیں رہی ہارون۔"ان کا لہجہ اداس تھا۔ہارون ٹھٹکا تھا۔

"کیا مطلب کچھ ہوا ہے کیا ؟ہالے تو ٹھیک ہے ناں ؟پپا کچھ بولیں یار۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"معراج بھائی ہالے کا نکاح اسی عمر حیات سے کروا رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں جب تم مصیبت کے وقت نہیں پہنچ سکے تو تمھیں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"آپ ان سے بات کریں وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔میں رات تک آجاؤں گا پلیز۔میرا انتظار کریں میں یہاں پرابلم میں پھنس گیا تھا۔پپا آپ ان کو تھوڑی دیر روک لیں میں کچھ کرتا ہوں میں آجاؤں گا۔ پلیز مجھے تھوڑا وقت دیں۔"اسے لگا تھا جیسے کوئی اس کی روح کھینچ رہا ہو۔

"میں سب کچھ کر کے دیکھ چکا ہوں ہارون۔اگر تم اب تک پہنچ گئے ہوتے تو یہ سب ہوتا ہی ناں۔تم نے دیر کر دی بیٹے۔اب تو قاضی بھی آ چکا ہے۔"انہوں نے کال کاٹ دی تھی۔

ہارون شاہد کے منہ پہ جیسے کھولتا ہوا تیل ڈالا گیا تھا۔

اس کے سینے میں جیسے کوئی اس کو جکڑ رہا تھا۔

اس نے اپنا موبائل پوری قوت سے گاڑی کے شیشے پہ دے مارا تھا۔

"اوہ شٹ۔۔۔اوہ شٹ شٹ شٹ شششٹ۔۔۔۔۔۔"وہ حلق پھاڑ کر چلا رہا تھا۔"یہ میں نے کیا کر دیا۔ شٹ یہ نہیں ہو سکتا۔یہ نہیں ہو سکتا۔اللہ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔"وہ زمین پہ بیٹھا چلا رہا تھا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔اللہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ہر بار میں ہی کیوں؟ ہر بار ہارون شاہد ہی کیوں۔نہیں اللہ نہیں پلیز ایسا مت کریں۔آپ ہالے کو مجھے دے کر پھر چھین رہے ہیں۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"وہ زمین

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے اٹھ کر اب اپنی گاڑی کو بوٹ سے ٹھوکر مار رہا تھا۔ کبھی ہاتھوں سے مکے بنا بنا کر گاڑی پہ مارے جاتا اور چیختا جاتا۔

"نہیں اللہ نہیں پلیز اسے مجھ سے مت چھینیں۔کوئی دے کر نہیں چھینتا۔ ایسا کوئی نہیں کرتا اللہ ایسا کوئی نہیں کرتا۔۔"

اس کا غم بڑا تھا اسے وقت چاہیے تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ ہسپتال کے بینچ پہ بیٹھی چہرہ جھکائے روئے جا رہی تھی۔عمر خاموشی سے اس کے ساتھ ذرا سے فاصلے پہ بیٹھ گیا تھا۔اس نے کئی لوگوں کو روتے دیکھا تھا۔تڑپتے دیکھا تھا بلکہ اس کا جو کام تھا اس میں ہر آئے دن وہ ایسے لوگ دیکھتا تھا۔ایسی عورتیں دیکھتا تھا جن پہ ظلم ہوتا تھا۔جن کے ساتھ زیادتی ہوتی تھی۔جو روتی ہوئی تھانے اور کچہری آتی تھیں۔لیکن جو تکلیف اس کو اس لڑکی کے آنسو دیتے تھے۔ ایسی تکلیف اسے آج تک نہیں ہوئی تھی۔

"آپ مجھے سزا دینا چاہتی ہیں ناں۔" **(اس نے بات کا آغاز کیا تھا)** ہالے نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔"مجھ سے بدلہ بھی چاہیے ہوگا۔آپ کو مجھے رسوا بھی کرنا ہوگا۔مجھ سے میرے محبوب لوگ بھی دور کرنے ہوں گے۔جس طرح میں نے کیے۔لیکن یہ سب آپ مجھ سے دور رہ کر نہیں کر سکتیں۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ہالے نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس سب کے لیے آپ کو میرے ساتھ رہنا ہو گا۔ہر وقت۔ہر پل۔سایہ بن کر۔اور اس کے لیے آپ کو وہی کرنا ہو گا۔جو آپ کے بابا چاہتے ہیں۔"

"اندر وہ جو آدمی ہے ناں وہ میری فیملی ہے۔میرا بھائی، باپ ،دوست سب کچھ ہے وہ۔اس کو پلیز بچا لیں۔جو وہ چاہتے ہیں وہ کر لیں۔میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں جس دن وہ ٹھیک ہو کر آ گئے۔اس دن آپ کو طلاق کا کاغذ ہاتھ میں تھما دوں گا۔جیسے آپ کہیں گی میں ویسا کروں گا۔آپ جو چاہیں گی بدلے میں دوں گا۔لیکن اندر اس بیڈ پہ لیٹے آدمی کو بچا لیجیے۔وہ میرا خاندان ہے۔وہ آپ کا خاندان ہے۔آپ ان کے سامنے مجھے ذلیل کرنا چاہتی ہیں ناں۔میں خود سب کچھ قبول کر لوں گا۔بس ایک مہربانی کر دیں ان کو بچا لیں۔آپ کا انکار ان کو مار دے گا اور ان کا مرنا بہت کچھ مار دے گا۔"

ہالے بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی عمر۔تم نے مجھے بے بس کر دیا ہے۔میں اتنی مجبور ہو گئی ہوں کہ مجھے اپنے باپ کی خواہش ماننی پڑے گی۔تم نے مجھ سے جو کچھ چھینا ہے تمھیں سب کا حساب دینا ہو گا۔یہ مت سمجھنا کہ تم مجھے آج حاصل کر لو گے۔آج کے بعد تمہارا ہر دن جہنم ہو گا۔ہر رات آگ جیسی۔میں تمھیں نہ زندہ رہنے دوں گی۔نہ خدا تمھیں موت نصیب کرے گا۔تمھیں حساب دینا ہو گا عمر۔مجھ سے میرے عزیز رشتوں کو بد ظن کرنے کا حساب۔بابا کو اگر میں تپتی دھوپ کو رات کہنے کا کہتی تو وہ کہہ دیتے تھے۔لیکن آج تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے ان کو میرا اعتبار نہیں ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔ان کو تم پہ یقین ہے۔لیکن تم دیکھنا عمر میں تمھیں کہیں کا نہیں رہنے دوں گی۔آج کے بعد سے میرا ہر دن تم سے انتقام کے نام ہو گا۔تم دیکھنا۔۔۔"

عمر نے اس کو دور جاتے دیکھا تھا اور گہری سانس بھرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"کیا انتقام اتنے حسین بھی ہوتے ہیں ؟"وہ بس سوچ ہی سکا۔

آدھا گھنٹہ بعد

ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ میں بس ایک چیز کا اضافہ ہوا تھا "**صوفہ** "اس صوفے پہ اس وقت ایک با ریش سفید داڑھی والا قاضی بیٹھا تھا۔عمر حیات سیاہ ٹی شرٹ میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ہالے معراج سلطان کے ساتھ ان کے بیڈ پہ بیٹھی تھی۔وہ تکیوں کے سہارے بیٹھے ہوئے تھے۔ہلکا سا مسکرا بھی رہے تھے۔

گواہ کے طور پہ شاہد حسین اور معراج کے ایک قریبی دوست ملک فرقان تھے۔عمر سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔ جبکہ ہالے کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔اسی وقت قاضی صاحب نے کچھ دعاؤں کے بعد ہالے سے اس کی رضا مندی مانگی تھی۔

"ہالے سلطان ولد معراج سلطان آپ کو عمر حیات ولد وہاج علی خان باعوض دس لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے ؟"

ہالے کا ذہن کہیں اور تھا وہ کوئی اور آواز سن رہا تھا (**عمر ایسا نہیں کر سکتا**)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"قبول ہے۔"اس نے سر گوشی کی تھی۔

(کون عمر حیات ؟کیا تم کوئی مذاق کر رہی ہو ؟)

"قبول ہے۔"

(بے غیرت بے حیا بد چلن تمہاری جرات کیسے ہوئی مجھے دھوکہ دینے کی)

"قبول ہے۔"

اب وہ آدمی ایسے ہی کچھ کلمات عمر کے سامنے دہرا رہا تھا۔لیکن ہالے اس کے جیسے کانوں پہ پردہ پڑ گیا تھا۔بیٹھی رہی۔چپ ،گم سم، خاموش اس سے کسی کاغذ پہ سائن لیے جا رہے تھے۔وہ کیے جا رہی تھی۔

نکاح کی رسم ختم ہوگئی تھی۔معراج اب عمر کو گلے لگا رہے تھے۔اس کو دعائیں دے رہے تھے۔عمر جواب میں کچھ کہہ رہا تھا ہالے کو ساری آوازیں بے معنی لگی تھیں۔

معراج نے ہالے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

"میری طرف دیکھو ہالے۔"انہوں نے نرمی سے پکارا تھا۔

ہالے نے نم آنکھیں اٹھا کر ان کو دیکھا تھا۔

"مجھ سے ایک وعدہ کروگی ؟"

ہالے نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ اس وقت ان کو کسی چیز کے لیے منع نہیں کر سکتی تھی۔

"وعدہ کرو چاہے کچھ بھی ہوجائے چاہے میں زندہ رہوں یا مر جاؤں۔تم عمر کو نہیں چھوڑو گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے چاہے تمہارے ساتھ کچھ بھی ہو جائے۔تم اسے نہیں چھوڑو گی۔اسے میری وصیت سمجھو۔ہالے عمر کو مت چھوڑنا۔"ان کے لہجے میں التجا سی تھی۔

ہالے نے ان کی طرف دیکھا تھا دل میں اٹھتے ابال کو بہ مشکل دبایا تھا اور ہلکی آواز میں بولی تھی۔

"وعدہ کرتی ہوں بابا۔جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی کروں گی۔"اور بس۔۔۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی اس وعدے کے بعد اس کی برداشت جواب دے گئی۔

"مجھے گھر جانا ہے بابا۔"وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

"میرے گلے تو لگ جاؤ بیٹا۔"انہوں نے بازو وا کیے تھے۔

"جن لوگوں پہ آپ کو اعتبار ہے ان کو تو گلے لگا چکے ہیں آپ۔میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔"وہ تلخی سے بولی تھی۔

معراج کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔

"جاؤ عمر۔تم پہلے ہالے کو گھر چھوڑ کر آجاؤ۔"انہوں نے عمر کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

"میں خود جا سکتی ہوں۔"

"ہالے یہ میرا حکم ہے۔"وہ سختی سے بولے تھے۔

ہالے نے زخمی نظروں سے عمر کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہو۔

"میرے باپ نے کبھی مجھ سے سختی سے بات نہیں کی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بغیر کچھ کہے آگے بڑھ گئی تھی۔عمر اس کے پیچھے گیا تھا۔لیکن پھر دروازے پہ رکا تھا۔اس کی اوٹ میں کچھ فکس کیا۔معراج کو دیکھا۔

"ہالے اور حسن کو خدا کے بعد تمہارے حوالے کر رہا ہوں عمر،خیال رکھنا۔"وہ دھیمے لہجے میں بولے تھے۔

عمر نے سر ہلایا تھا اور باہر نکل گیا۔

گاڑی میں ہولناک خاموشی تھی۔ہالے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔کل رات سے لے کر اب تک کے مناظر اس کی آنکھوں میں کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔اس کی بند آنکھوں سے نکلتے آنسو اس کے چہرے پہ قطار کی صورت بہہ رہے تھے۔عمر بار بار نظر اٹھا کر اس کو دیکھتا اور لب بھینچ لیتا۔جتنی تکلیف اسے اس لڑکی کے آنسو دیتے تھے۔وہ اتنا ہی روئے جا رہی تھی۔

"آپ کچھ کھانا پسند کریں گی ؟یہاں قریب ہی ایک بہت اچھا ریستوران ہے۔"وہ سامنے سڑک پہ نظر جمائے بول رہا تھا **(اس کو رونے سے باز رکھنے کا ایک یہی طریقہ اس کے ذہن میں آیا تھا)**

"زہر لا دو مجھے۔کم از کم اس ذلت سے تو جان چھوٹ جائے گی۔"وہ بند آنکھوں سے بڑبڑائی تھی۔پھر یکدم آنکھیں کھول کر اس کی جانب رخ پھیر لیا تھا۔

"تم تو آج بہت خوش ہوگے ہیں ناں ؟مجھے ذلیل کروا لیا۔میری عزت نفس ختم کر دی۔میرے خاندان میں میری عزت دو کوڑی کی کر دی۔ایک ایک نیوز چینل پہ میری تصویر دکھائی جا رہی ہے۔میں بدنام

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو کر رہ گئی۔اور سب سے بڑی بات تم سے نکاح ہو گیا میرا۔"اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹکا تھا۔

"یہ نکاح نہیں ہے عمر۔یہ میری تذلیل ہے۔تم نے آج مجھے میری نظروں میں گرا دیا۔جس آدمی نے مجھے اتنا ذلیل کیا۔بدنام کیا۔ساری رات مجھے اپنی گاڑی میں قید رکھا۔جس کی وجہ سے میرا خاندان مجھ سے چھوٹ گیا۔آج وہی انسان میرا شوہر بن کر میرے پہلو میں بیٹھا۔بے شک یہ ایک کاغذی رشتہ ہے ۔لیکن یہ "ہے "اور جب تک یہ ہے تب تک میں روز مرتی رہوں گی۔لیکن زندہ میں تمھیں بھی نہیں چھوڑوں گی۔دیکھ لینا تم۔"وہ کہہ کر رخ پھیر گئی تھی۔

عمر لب بھینچے سنتا رہا۔

"آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے ؟"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"گاڑی روکو۔"وہ دو ٹوک لہجے میں بولی تھی۔عمر نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا۔لیکن گاڑی نہیں روکی۔

"گاڑی روک۔و" وہ اب کے ذرا بلند لہجے میں بولی تھی۔مقابل کے کان تو گویا بند ہی تھے۔

".I said stop the bloody car"

وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔عمر نے گاڑی روک دی تھی۔گاڑی کے رکتے ہی ہالے نے سیٹ بیلٹ اتارا تھا۔اور ٹھاہ کی آواز سے دروازہ مارتی اتر گئی تھی۔عمر گہری سانس بھرتا اس کے ساتھ ہی اترا تھا۔ سڑک ایسے سنسان تھی۔جیسے کوئی ڈائن گھوم گئی ہو۔ہالے تیز تیز قدموں سے چلتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے کیا کر رہی ہیں آپ کہاں جا رہی ہیں؟ یہ علاقہ سیف نہیں ہے رک جائیں۔"وہ پیچھے سے پکار رہا تھا۔

"میرے پیچھے مت آؤ۔چلے جاؤ یہاں سے۔"وہ مڑے بغیر بولی تھی۔

اس کی رفتار ہالے سے تیز تھی۔وہ جلد ہی اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔اب وہ اس کے برابر چل رہا تھا۔

"میری بات سنیں یہاں پچھلے دو ہفتوں میں تین حادثات ہو چکے ہیں۔دو ڈکیتی کے اور ایک اغوا کا۔یہ علاقہ عورتوں کے لیے سیف نہیں ہے۔مجھے مجبور نہ کریں کہ میں جج صاحب کو کال کروں۔"عمر نے موبائل فون ہاتھ میں لے لیا تھا۔اب وہ دبے دبے غصے سے بولا تھا۔

ہالے پوری کی پوری اس کی طرف مڑی تھی۔نظریں اس کے ہاتھ میں پکڑے موبائل فون پہ گئی تھیں ۔

عمر مبہم سا مسکرایا تھا۔ **(یہ دھمکی تو کام کر گئی زبردست)**

ہالے دو قدم آگے آئی تھی۔اب وہ اس کے سامنے کھڑی گردن اونچی کیے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔وہ اس سے قد میں کافی بڑا تھا۔اسی اثناء میں اس نے پھرتی سے عمر کا موبائل اس کے ہاتھ سے لیا تھا اور پوری قوت سے زمین پہ دے مارا تھا۔اور اس کی طرف دیکھے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔

عمر بھونچکا رہ گیا۔

وہ نیچے جھکا اپنے موبائل کے پرزے اٹھانے لگا۔تب تک ہالے کافی آگے نکل گئی تھی۔اسی وقت گلی کے ایک چھوٹے سے مکان کی اوٹ سے ایک گنجا سا آدمی نکلا تھا۔عمر نے اس آدمی کو دیکھا تھا۔لیکن آگے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں بڑھا۔ہالے نے اس آدمی کو دیکھ کر بھی نظر انداز کیا تھا۔وہ آگے بڑھتی گئی۔جب وہ آدمی پوری طرح پھیل کر اس کے سامنے دیوار کی طرح کھڑا ہو گیا۔ہالے نے رک کر اس کو دیکھا تھا۔گلی کے آدھے کچے آدھے پکے مکان دلچسپی سے یہ منظر دیکھے گئے۔

"یہ تو گیا۔۔" عمر ہولے سے بڑبڑایا تھا۔اسی وقت ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔

"چلو بی بی جلدی سے نکالو۔جو کچھ بھی ہے۔چلو جلدی کرو۔ٹیم نہیں ہے زیادہ۔"اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا خنجر تھا۔

"میرے پاس تو بس ایک سونے کی پازیب ہے۔"وہ اپنی آواز کے اندر مصنوعی سا خوف پیدا کرتی بولی تھی۔

"جو بھی ہے نکالو جلدی ۔۔"وہ خنجر کو گھماتے ہوئے کہہ رہا تھا۔وہ نیچے جھکی تھی اور جب اوپر اٹھی تو اس کی زرد ہیل اس کے ہاتھ میں تھی۔اس آدمی کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہالے نے ہیل اس کے سر پہ دے ماری تھی۔اس کے جوتے میں شاید کوئی کیل تھی جو اس آدمی کے سر پہ لگی تھی۔خون کا ایک فوارہ تھا جو اس کے سر سے پھوٹا تھا۔خنجر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا تھا۔ہالے نے اس پہ بس نہیں کی تھی وہ اپنی ہیل سے دھڑا دھڑ اس کے سر کندھوں اور سینے پہ مارے گئی۔وہ شاید دہشت زدہ سا ہو گیا تھا۔تب ہی کوئی جوابی کارروائی کیے بغیر بھاگنے لگا۔ہالے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔جب اس آدمی کا پیر رپٹا تھا۔وہ منہ کے بل سڑک پہ گرا تھا۔اس کے سر سے نکلتا خون اب اس کے چہرے پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھیل چکا تھا۔بارش تیز ہو چکی تھی۔خون پانی کے ساتھ مل کر زمین پہ پھیلنے لگ گیا تھا،ہالے اب بھی نیچے جھکی اس کو مارے جا رہی تھی۔

"تمھیں میں ہی ملی تھی ستانے کو ہاں ؟اور کم مسئلے ہیں میرے ساتھ جو اب تم بھی آگئے ہاں ؟ رات سے لے کر اب تک کیا کیا لٹا کر آئی ہوں میں۔بچا ہی کیا تھا میرے پاس جو اب تم لینے آ گئے ذلیل انسان، گھٹیا انسان۔شرم نہیں آتی تمھیں۔"وہ چلاتی جاتی اور مارے جاتی۔"پتہ بھی ہے میرے ساتھ ہوا کیا ہے۔کیا کیا جھیل چکی ہوں میں جانتے بھی ہو کسی لڑکی کو سکون کی سانس نہیں لینے دو گے تم ہیں ناں ؟"وہ آدمی اب بری طرح کراہ رہا تھا۔ہالے بھی شاید مار مار کر تھک چکی تھی۔تب ہی اس کے قریب ہی بیٹھ گئی عمر ذرا سے فاصلے پہ کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔فی الحال وہ کسی قسم کی بد مزگی نہیں چاہتا تھا۔ہالے کو دل ہلکا کرنے کی ضرورت تھی۔

"تم جانتے ہو میں کون ہوں ؟"ہالے اس زخمی آدمی کے پاس بیٹھی پوچھ رہی تھی بارش تیز ہونے لگی تھی۔

اس آدمی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ اسی طرح پڑا کراہتا رہا۔

"درد ہو رہا ہو گا ناں ؟"وہ اب ہمدردی سے پوچھنے لگی تھی۔"مجھے بھی تو ہو رہا ہے۔ میں بھی تو تکلیف میں ہوں۔تمھیں بھلا زیب دیتا تھا۔اس طرح کسی لڑکی کا راستہ روکنا ؟کوئی شرم حیا کچھ باقی رہا ہے تم میں یا نہیں ؟"

"معاف۔۔۔کر۔۔۔دو۔۔۔بی بی۔۔جان۔۔چھوڑ۔۔دو۔۔میری" وہ رک رک کر بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں چھوڑ دوں جان ہاں میری بات کون سنے گا پھر ؟"وہ غرائی تھی۔عمر بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھے گیا۔"یہ۔۔یہ جو آدمی ہے ناں۔اس نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا **(اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں)**اس نے مجھ سے میری عزت چھین لی۔مجھے جگہ جگہ بدنام کر دیا۔مجھے میری شادی سے اغوا کر کے لے گیا **(آنکھیں اب ڈبڈبانے لگی تھیں)**میری شادی ٹوٹ گئی۔ میرے منگیتر نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا۔"اس آدمی کی آنکھیں بند ہونے لگی تھی۔جب ہالے بلند آواز میں چلائی تھی۔

"آنکھیں کھولے رکھو۔تمھیں سننا ہو گا مجھے" وہ اب دوبارہ آنکھیں کھول چکا تھا۔

"اس نے مجھ سے میرے گھر والے چھین لیے۔تمھیں پتہ ہے یہ بات اب میں کس کو بتا رہی ہوتی ؟ **(ذرا دیر کو رکی تھی)** میں یہ بات مہر آپی کو بتاتی۔میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں۔بہت زیادہ **(اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے تھے عمر نے رخ پھیر لیا تھا)**یا پھر بابا کو بتاتی۔اس نے مجھ سے بابا کو بھی چھین لیا۔یا پھر ہارون کو بتاتی میں۔اس نے مجھ سے ہارون بھی چھین لیا **(وہ بری طرح رونے لگی تھی بلند آواز میں)**اس نے۔۔**(ہاتھ سے عمر کی جانب اشارہ کیا تھا)** اس نے میری زندگی برباد کر دی ہے۔کل تک میں ایک ملکہ تھی۔لوگ میرے ہاتھ چومتے تھے۔لڑکیاں میرے جیسی قسمت کی دعا کرتی تھیں۔لیکن ایک ہی رات میں۔۔پتا ہے ایک ہی رات میں اس نے مجھے تخت سے زمین پہ پھینک دیا۔"**(وہ بلک بلک کر رو رہی تھی اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں)**عمر کے برداشت کی حد ختم ہو گئی تھی۔تب ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلیں ہالے اب بس بہت ہو گیا۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ اسی وقت بارش ایک دم سے تیز ہوگئی تھی۔بوندیں تڑاتڑ برسے جا رہی تھیں۔ہالے بھیگ گئی تھی لیکن اس کو جیسے فرق نہ پڑتا ہو۔

اس آدمی کا خون اب اس کے سر پہ جم گیا تھا۔ہالے کی نظر جیسے ہی اس کے سر پہ پڑی یکایک وہ ہنسنے لگی۔پیٹ پہ ہاتھ رکھے۔گردن پیچھے پھینکے۔وہ ہنستی جا رہی تھی۔کرب ناک ہنسی۔**(عمر کو اس وقت اس کی ہنسی رونے سے زیادہ بری لگی)**

"جتنا درد تمھیں۔۔۔ہو رہا ہے۔۔ناں اس سے۔اس سے زیادہ مجھے۔۔ہو رہا ہے۔"وہ ہنستے ہوئے بہ مشکل بول رہی تھی۔"میرا دل۔میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔۔۔ذلت بڑی گندی چیز ہوتی ہے۔۔بڑی گندی اور مجھے یہ جھولی بھر کر دے دی گئی ہے۔"اس کی ہنسی تھمی تھی۔آنسو ایک بار پھر آنکھوں میں بھرنے لگے تھے۔

"تم جانتے ہو مجھے سب سے زیادہ دکھ کس بات کا ہے**(وہ اب اس آدمی کو دیکھتی پوچھ رہی تھی)** تمھیں کیسے پتہ ہو گا۔میں بتاتی ہوں **(اس کے حلق میں آنسوؤں کا ایک گولہ سا اٹکا تھا)** سب سے زیادہ دکھ مجھے اس بات کا ہورہا ہے کہ بجو کو میرا خیال نہیں آیا نکاح کرتے ؟"آنسو بہہ رہے تھے یا بارش کے قطرے پتہ نہیں چلتا تھا اس برستی بارش نے اس کے آنسو چھپا لیے تھے۔

"اور سب سے زیادہ دکھ ہو رہا ہے دادا جان کا انہوں نے کہا۔۔کہا کہ نکل جاؤ ہاں انہوں نے یہی کہا ۔**(اس نے روتے ہوئے ہچکی لی تھی)** اور سب سے زیادہ دکھ ہو رہا ہے اماں کا۔انہوں نے کہا چلی جاؤ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے۔۔یہ نہیں سوچا کہ ہالے کہاں جائے ؟اس کا ہے ہی کون ؟اگر میری جگہ بجو ہوتیں تو کیا اماں ان کو گھر سے نکالتیں ؟تم خود بتاؤ۔"وہ اس آدھے مرے وجود سے پوچھنے لگی۔" خیر چھوڑو۔"اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر شروع ہو چکی تھی۔عمر بارش میں بھیگتا اس کو دیکھتا رہا وہ اس کا دل ہلکا ہونے دینا چاہتا تھا۔

"اور ہارون اس کا کیا ؟"وہ آدمی اس سارے وقت میں اب بولا تھا ہالے نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا اور مسکرائی تھی۔

"وہ دکھ نہیں ہے۔وہ۔ناسور ہے وہ زخم ساری زندگی نہیں بھرے گا۔ساری دنیا آپ کو چھوڑ دے دوست کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔وہ چھوڑتا ہے ناں تو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے بھرے بازار میں آپ کے منہ پہ جوتا مارا ہو۔جیسے کسی نے آپ کے دل کو مٹھی میں لے کر اتنا دبایا ہو کہ خون رسنے لگے۔**(وہ آسمان کی طرف منہ کیے کہے جا رہی تھی)** جیسے کسی نے آپ کے جسم کے ایک تیز دھار آلے سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہوں۔بڑی تکلیف ہوتی ہے۔بڑی تکلیف۔اللہ کسی دشمن کو بھی دوستوں کے دکھ نہ دکھائے۔میں تمھیں بتاؤں کسی سے اگر بدلہ لینا ہو تو کیا کرو ؟اس سے اس کا دوست چھین لو۔وہ خود ہی مر جائے گا۔اس آدمی نے اس نے مجھ سے میرا دوست چھینا ہے۔اس کو اللہ پوچھے گا اس نے مجھ سے میرے باپ کو چھینا ۔ارے ہاں میرا باپ تو ہسپتال میں ہے۔"**(وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی)** اس کے بال موٹی موٹی لٹوں کی صورت اس کے چہرے کے اطراف میں چپکے ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے جانا ہو گا بھائی۔سوری خون کے لیے۔تھینکو مجھے سننے کے لیے۔تم ایک بہت اچھے listener ہو اللہ تمہارے کانوں کو سلامت رکھے۔مجھے جانا ہو گا۔میں اپنے باپ سے ناراض ہو کر آئی ہوں۔ان کے گلے لگنا ہو گا اوکے ؟"وہ آدمی خاموشی سے اس کو دیکھتا رہا۔ہالے نے اس پہ ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ گئی عمر بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

اس کے ہاتھ میں اب چھوٹا بھدا سا موبائل تھا۔جس پہ ہالے ٹرک بھی چڑھالے تو ٹوٹ ہی نہ سکے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل میں ایسا سناٹا تھا جیسے کوئی ڈائن گھوم کر گئی ہو۔ایسی ہولناک خاموشی جیسے قبرستانوں پہ ہوتی ہو۔ہر کوئی ایک دوسرے سے چھپتا پھر رہا تھا۔اسی وقت فروا اپنے لان کے ایک کونے میں فون کان سے لگائے کھڑی تھیں۔ان کے چہرے پہ برہمی تھی۔بھوری آنکھوں میں غصہ تھا۔

"آپ وعدہ خلافی کیسے کر سکتے ہیں مرزا صاحب یہ عمر حیات کون ہے ؟اور اس سب میں وہ کیسے شامل ہو گیا؟ جو کچھ آپ نے کیا ہے وہ ڈیل کا حصہ نہیں تھا۔وہ ہسپتال کی فوٹیجز اور ریستو ران والی تصاویر آپ کو یہ سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی آخر ؟آپ کو کیا لگتا ہے وہ لڑکا عمر وہ خاموش بیٹھے گا نہیں مرزا صاحب نہیں وہ ایسی قیامت برپا کرے گا کہ سارا جہان دیکھے گا۔مجھے جواب دیجیے کہ آپ نے مجھے ڈبل کراس کیوں کیا؟ آپ مجھے جواب دہ ہیں۔"وہ دبا دبا غرا رہی تھیں۔

"دیکھیں مسز سلطان میں خود نہیں جانتا کہ عمر حیات کو بیچ میں کون لایا۔اور کیسے لایا۔اس نے کچھ عرصہ قبل میرے بیٹے کی پارٹی پہ ریڈ مارا تھا۔ہو سکتا ہے نوح نے بدلہ لیا ہو۔اور اگر لیا بھی ہے تو مجھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ایسی قیامتیں ہم جیسے فرعونوں نے بہت دیکھ رکھی ہیں۔اور آپ کو کیا میں کوئی پروفیشنل اغوا کار لگتا ہوں ؟جو اتنی پلاننگ کے ساتھ اس لڑکی کو اغوا کروں گا۔آپ کس فوٹیج کی بات کر رہی ہیں ؟کون سی تصاویر؟ میں کچھ نہیں جانتا آپ کی اور میری ڈیل اس لڑکی کو ایک رات گھر نہ پہنچنے دینے کی ہوئی تھی۔اور یہ کام میں نے کر دیا۔اب وہ کس کے ساتھ آئی؟ کیوں آئی؟ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے امید ہے اب تک آپ میرا کام کر چکی ہوں گی۔"ان کا لہجہ بے لچک تھا۔

"ہوجائے گا آپ کا کام پیپرز بنوا لیے ہیں میں نے بس سائن چاہیے۔"ان کا دھیان بٹا ہوا تھا لہجہ بجھا ہوا تھا۔

کچھ تھا جو ان کو تنگ کر رہا تھا۔

اسی وقت انہوں نے سفیر کو اپنی گاڑی کی طرف جاتے دیکھا انہوں نے سفیر کو آواز دے کر روکا تھا ۔وہ بادل نخواستہ رک گیا تھا فروا تیز تیز قدم چلتی اس کے قریب آئی تھیں۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"کہاں جا رہے ہو تم ؟"خود کو بہ مشکل نارمل رکھتے وہ پوچھ رہی تھیں۔

"بڑے پاپا کے پاس ہسپتال جا رہا ہوں۔"وہ سخت بے زار تھا۔

"تم باپ بیٹا پاگل ہو گئے ہو ؟ان کی بیٹی ہمارے منہ پہ کالک مل کر چلی گئی ہے۔اور تم لوگوں کی خدمتیں ہی نہیں ختم ہو رہیں ؟ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہارا باپ گیا ہے اور اب تم ؟بیٹے ضرورت کیا ہے آخر ؟"وہ سخت کوفت زدہ تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ممی وہ میرے بڑے پاپا ہیں۔کل رات جو کچھ بھی میں نے کہا وہ اسی وجہ سے ہسپتال میں ہیں۔ان کی گھٹیا بیٹی کی وجہ سے میں ان کو نہیں چھوڑ سکتا۔آپ اپنی سازشیں خود تک محدود رکھیں تو بہتر ہو گا۔اور میرے معملات سے دور رہیں۔"وہ کاٹ دار لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

فروا خاموشی سے واپس چلی گئی تھیں ،ان کا ذہن الجھا ہوا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سارے راستے ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ہالے خاموشی سے کھڑکی کے باہر بھاگتی ٹریفک کو دیکھتی رہی۔بارش اپنے جوبن پہ تھی۔جیسے آج ہی سارے بادلوں نے ایک ساتھ برسنے کا تہیہ کر لیا ہو۔جیسے ہی ان کی گاڑی ہسپتال کے باہر آ کر رکی۔سامنے سے ہی رپوٹرز کا ایک ہجوم ان کو اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔عمر نے بے زاری سے ان کو دیکھا تھا اور پھر ہالے کی طرف دیکھا کر بولا تھا۔

"آپ ان کے سامنے کچھ نہیں کہیں گی اوکے ؟"عمر اس کی طرف دیکھتا تنبیہی انداز میں بولا تھا۔ہالے بغیر جواب دیے گاڑی سے اتر گئی تھی۔وہ بھی دوسری طرف سے اتر آیا تھا۔ہالے کا لباس اب بھی ہلکا ہلکا گیلا تھا۔سیاہ دوپٹہ سر پہ جما رکھا تھا۔آنکھوں میں گہرا کرب لیے وہ عمر کی معیت میں رپوٹرز کے ہجوم میں راستہ بناتی چلتی جا رہی تھی۔

"اے ایس پی صاحب کل رات سے آپ اپنی غیر موجودگی کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر سر آپ پہ الزام ہے کہ آپ نے مشہور بزنس ٹائکون سفیر سلطان کی ہونے والی بیوی اور شاہد حسین صاحب کی بھانجی کو اغوا کر رکھا ہے ؟سر آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے ؟کل رات سے آپ بغیر کسی اطلاع کے منظر عام سے غائب ہیں آپ کے پاس کوئی جواب ہے ؟ "

"سلطان فیملی سے آپ کا کیا تعلق ہے ؟مس ہالے سلطان سے آپ کا کیا تعلق ہے سر جواب دیں کچھ بتائیں سر ؟"

متعدد آوازیں ان گنت الزام اور طنزیہ جملوں کو نظر انداز کرتا وہ ہالے کے بالکل قریب چلتا ہسپتال کے اندر داخل ہو گیا تھا۔ابھی وہ اور آگے جاتے۔جب ہالے ان رپوٹرز کی جانب مڑی تھی۔اس کی آنکھیں پرسکون تھیں۔چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری وہ سڑک پہ بیٹھی پاگلوں کی طرح ہنستی اور روتی ہوئی ہالے سے بہت مختلف لگ رہی تھی۔وہ رکی تھی۔تو ان کے پیچھے بھاگتے رپوٹرز بھی رکے تھے۔لیکن بس ان کے قدم ہی رکے تھے زبانیں نہیں۔

"آپ کو جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھیں۔میں آپ کے تمام سوالات کا جواب دینے کو تیار ہوں۔"وہ ان کی جانب دیکھتی پر سکون لہجے میں کہہ رہی تھی۔باہر اب بھی بارش برس رہی تھی۔

"میڈم آپ کا اے ایس پی عمر حیات سے کیا تعلق ہے کل رات آپ اپنی شادی سے کیوں غائب ہوئیں ؟"

"اے ایس پی عمر حیات سے کل تک میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔لیکن آج۔۔۔"اس نے عمر کی طرف طنزیہ سی نظر دیکھا تھا۔"آج ان کا اور میرا نکاح ہوگیا ہے۔سو اس لحاظ سے یہ میرے شوہر ہیں اور رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بات میری شادی سے غائب ہونے کی۔تو اے ایس پی سر نے مجھے میری شادی کی رات اغوا کر لیا۔اور ساری رات مجھے حبس بے جا میں رکھا **(عمر نے بے اختیار اپنا ماتھا سہلایا تھا)**ان کی وجہ سے میری اور میرے خاندان کی بدنامی ہوئی۔ہمارے خاندان کی نیک نامی پہ حرف آیا اور میں اب تک ٹراما کے زیر اثر ہوں۔ان کی وجہ سے میرے والد کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔وہ اسی ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔"وہ بول کر خاموش ہو چکی تھی۔

رپوٹرز کا شور ایک بار پھر بلند ہوا تھا۔

"اگر آپ کے ساتھ اتنا ہی ظلم ہوا تھا تو آپ اب تک ان کے ساتھ کیوں ہیں اور آپ نے ان سے نکاح کیوں کیا ؟جسٹس معراج سلطان کی کنڈیشن اب کیسی ہے ؟کیا یہ شادی آپ کے والد کی مرضی سے ہوئی ہے؟ کیا آپ مستقبل میں عمر صاحب کے ساتھ رہیں گی یا آپ دونوں اپنے راستے جدا کرنے والے ہیں ؟عمر حیات صاحب آپ ان الزامات کے بارے میں کیا کہتے ہیں ؟کیا آپ ان سب کو قبول کرتے ہیں اگر ہاں تو ان سب کے پیچھے کیا وجہ رہی؟"

ہالے نے ہاتھ اٹھا کر ان کو خاموش کروایا تھا عمر غیر آرام دہ سا اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"میرے والد صاحب اب خطرے سے باہر ہیں۔"اس کا لہجہ اب بھی پر سکون تھا۔"اور مستقبل میں میں ہالے سلطان عمر حیات کو کورٹ میں لے کر جانے والی ہوں۔ان کو ہر زیادتی کا حساب دینا ہو گا۔ میں ان پہ ہتک عزت کا دعوٰی کرتی ہوں۔اور مجھے اغوا کرنے اور حبس بے جا میں رکھنے کے لیے ان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے حساب مانگتی ہوں۔سی یو گائیز ان دی کورٹ۔"وہ بول کر آگے بڑھ گئی تھی۔جبکہ عمر جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔

"سر آپ کچھ کہنا چاہیں گے ؟آپ کی منکوحہ نے جو الزام آپ پہ لگائے اور مستقبل میں آپ کا لائحہ عمل کیا ہو گا ؟"

"آپ کا نام کیا ہے ؟"اس نے نیلی شرٹ پہنے مائیک پکڑے کھڑے لڑکے سے سوال کیا تھا۔

"سنان غفار۔"وہ بااعتماد سا بولا تھا۔عمر نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"میں پچھلے ہفتے کورنگی تھانہ گیا تھا دورے پہ۔آپ کو دیکھا تھا میں نے وہاں۔آپ کی بیوی نے آپ پہ ایف آئی آر کٹوائی تھی کہ آپ نے ان سے جھوٹے وعدے کیے اور فراڈ کر کے ان سے شادی کی۔کیا جس مکان میں آپ رہتے ہیں وہ آپ کا ذاتی ہے ؟اور یہ کہ آپ ان کو ماہانہ خرچہ بھی پورا نہیں دیتے یہی ہوا تھا ناں ؟"وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا اس لڑکے کے کان سرخ ہوئے تھے۔

سر آپ پبلک فگر ہیں، میں نہیں۔آپ میری ذاتی زندگی کو اس طرح ڈسکس نہیں کر سکتے۔"

".OH really? I just did bro"

وہ طنزیہ سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔مجمعے میں ہلکے ہلکے قہقہے گونجے تھے۔

"اور آپ کا نام تو یاد ہے مجھے۔"اس نے ایک ادھیڑ عمر رپوٹر کی جانب اشارہ کیا تھا۔"آپ سے تو کورٹ میں ملا تھامیں۔آپ کی بیوی نے آپ پہ کیس کیا تھا ناں ؟ان کا کہنا تھا کہ آپ نے ان کے ابا کا دکان جو کہ ترکے میں آپ کی بیوی کو ملا بیچ دیا ہے۔اور اس کے علاوہ آپ نے ان کا تمام زیور ان کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اجازت کے بغیر کہیں گروی رکھوا دیا ہے۔کچھ یہی الزامات تھے آپ پہ۔"وہ اب بھی مسکرا رہا تھا اس آدمی کا رنگ اڑ گیا تھا۔

"سر آپ یہاں ہمارے سوالات کے جواب دینے کے لیے آئے ہیں یا ہم پہ طنز کرنے۔آپ یہ مت بھولیں کہ ہم پبلک فگر نہیں ہیں۔آپ ہیں ہم عام عوام ہیں اور آپ قوم کے رکھوالے۔اگر آپ جیسے لوگ ہی اغوا اور فورس میرج کے جرم میں پھنسے ہوں گے تو ہمارا کیا ہو گا۔"مجمعے میں سے ایک ستائیس اٹھائیس سالہ رپوٹر کی آواز آئی تھی۔

اب کے عمر کھل کر مسکرایا تھا۔

"بی بی میں طنز تو نہیں کر رہا اور میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ میں پبلک فگر نہیں ہوں۔بات صرف یہ ہے کہ پبلک فگرز کی بھی "بیویاں "ہوتی ہیں اور وہ ناراض بھی ہوتی ہیں۔جس طرح ان دونوں بھائیوں کی بیویاں ہوئی تھیں اور جس طرح آپ دونوں کی بیویوں نے صلح کے پرچم بلند کیے ہیں۔اسی طرح میری زوجہ کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔بیویاں تو الزام لگاتی رہتی ہیں۔اصل مرد وہی ہے جو سروائیو کر جائے۔نرمی اور محبت سے بیوی کو سمجھائے۔جس طرح ان دونوں بھائیوں نے کیا۔کیوں بھائی اب جا سکتا ہوں میں۔باقی بات آپ دونوں سمجھا ہی دیں گے اپنے ساتھیوں کو۔"وہ اسی مسکراہٹ کے ساتھ بولتا آگے بڑھ گیا تھا۔

مجمعے میں کئی اوازیں ابھری تھیں جن کو وہ پیچھے سے ہاتھ ہلاتا۔

"That’s all for today..”

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔

ہالے اس کے قریب ہی دیوار کی اوٹ میں کھڑی تھی۔وہ اکیلی نہیں تھی۔اس کی سہیلی مدحت پاس کھڑی تھی۔وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھی۔پریشانی سے تشویش سے ہالے نارمل انداز میں جواب دے رہی تھی۔جیسے جو کچھ بھی ہوا عام سی بات تھی۔ **(تو یہ طے تھا کہ سلطان خاندان کا بھرم نہیں ٹوٹے گا ؟)**

"چلیں ؟"وہ اس کے قریب کھڑا ہو کر بس ایک ہی لفظ بولا تھا۔ہالے نے ایک قہر آلود نظر اس پر ڈالی تھی۔مدحت سے کوئی بات کی تھی۔اور پھر عمر کو جواب دیے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔وہ اس کے پیچھے چلنے لگا تھا۔وارڈ کے قریب پہنچ کر ان کو کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا کچھ تھا۔جو نارمل نہیں تھا ۔ہالے کا دل زور سے دھڑکا تھا۔اسی وقت ڈاکٹر عبدالحفیظ باہر آئے تھے۔ان کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر ؟جج صاحب کی طبیعت پھر سے خراب ہوئی ہے کیا ؟کیسے ہیں وہ ؟"عمر بے قراری سے پوچھ رہا تھا۔

"ہم نے آپ کو کئی دفع کالز کیں۔۔سر آپ نے اٹینڈ نہیں کی۔جج صاحب کو آپ دونوں کے جاتے ہی ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔ہم نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ہم ان کو نہیں بچا سکے۔"الفاظ تھے کہ پگھلا ہوا سیسہ ہالے کو اپنی ساری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس نے بے یقینی سے اپنا دل تھام لیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم ؟بالکل ٹھیک تھے میرے ماموں۔بالکل ٹھیک۔کچھ نہیں ہو سکتا ان کو۔آگ لگا دوں گا تمھارے سارے ہسپتال کو۔**(اس نے ڈاکٹر کو کالر سے پکڑ کر دیوار سے لگا لیا تھا)** ان کو کچھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں ہو سکتا۔وہ میرا واحد خاندان ہیں۔میں مار دوں گا تم سب کو۔بکواس کرتے ہو تم۔میرے ماموں بالکل ٹھیک تھے۔"وہ ان کو دیوار سے لگائے ان پہ غرا رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں شاک تھا۔لوگ جمع ہونے لگے تھے۔وہ عمر کو ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے۔

"بول کون آیا تھا اندر بتاؤ مجھے ؟منع کر کے گیا تھا ناں میں؟ کیا تھا یا نہیں؟ بولا تھا نہ میں نے میرے علاوہ کسی کو اندر مت جانے دینا۔کیوں جانے دیا۔بولو کیوں ؟"وہ بری طرح چلا رہا تھا چیخ رہا تھا۔جبکہ ہالے اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا۔وہ اسی طرح کھڑی تھی۔

"شاکڈ"

اس کی آنکھیں خشک تھیں۔زبان مقفل تھی۔قدم برف تھے۔اس کی ساری دنیا راکھ ہوگئی تھی۔وہ دھیرے دھیرے ہسپتال کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھتی چلی گئی۔اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی۔

(میں بابا کو لے کر آؤں گی حسن)اس کے حلق میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹکا تھا۔

(میرے گلے تو لگ جاؤ بیٹا)اس کے ذہن میں کئی آوازیں گونج رہی تھیں۔

عمر اب بھی چلا رہا تھا۔شاید رو بھی رہا تھا۔لیکن وہ عمر کو نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ کچھ نہیں سن رہی تھی۔اس کو ایسے لگ رہا تھا۔جیسے کسی نے اس کے دل میں کوئی تیز دھار برچھی گھسیڑ دی ہو یا پھر کوئی زہر بھرا تیر۔تکلیف سی تکلیف تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اب وارڈ کے اندر آ گیا تھا۔سامنے بیڈ پہ معراج سلطان کا بے جان وجود تھا۔ عمر نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا۔اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔وہ بھاگ کر ان کے قریب پہنچا تھا۔اور دیوانہ وار ان کی نبض ٹٹول رہا تھا۔ان کے دل پہ اپنا کانپتا ہوا ہاتھ رکھ رہا تھا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے۔وہ کبھی نہیں روتا تھا۔نفیسہ کہتی تھیں عمر کی آنکھوں میں ایسے پتھر ہیں جن سے کبھی چشمہ نہیں پھوٹ سکتا۔

"میں نہیں مانتا۔۔۔میں مان ہی نہیں سکتا آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا۔آپ نہیں مر سکتے۔۔۔۔۔۔میں آپ کو مرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔ماموں آپ یہ نہیں کر سکتے پلیز یہ نہ کریں یار۔ مجھے اکیلا نہ چھوڑیں میں کہاں جاؤں گا۔میرا کون ہے آپ نے مجھے ہالے کے ساتھ کیوں بھیجا ؟"وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔"میرے تو واحد دوست آپ ہیں ،میرا بھائی، میرا باپ سب کچھ آپ ہیں۔آپ مجھے نہیں چھوڑ سکتے۔آپ یہ نہیں کر سکتے۔دیکھیں میں ریلیشن شپ ٹائٹل استعمال کر رہا ہوں یار۔میں اکیلا ہو جاؤں گا۔مجھے مت چھوڑیں۔"وہ ان کے پاس بیڈ پہ بیٹھا ان کے ہاتھ پہ چہرہ گرائے روتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔"اللہ میرے ساتھ ایسا نہ کریں میں اتنا مضبوط نہیں ہوں۔میں کیا کروں۔اللہ آپ نے کیوں کر دیا ایسا۔میں نہیں سنبھال سکتا ہالے کو۔حسن کو۔میں ان کو کیسے سنبھالوں ماموں۔میں خود اکیلا ہوجاؤں گا۔ آپ نے وعدہ کیا تھا آپ نے کہا تھا مجھے نہیں چھوڑیں گے۔آپ نہیں چھوڑ سکتے۔"وہ کبھی بچپن میں بھی ایسا نہیں رویا تھا جس طرح وہ آج رو رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی وقت سفیر اور شمس ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔ان کے پیچھے ہی ہارون اور شاہد بھی آئے تھے۔

سفیر نے آتے ہی عمر کو گردن سے پکڑ کر دور ہٹایا تھا۔

"گھٹیا انسان تمہاری جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی دفع ہوجاؤ یہاں سے۔تمہاری وجہ سے میرے بڑے پاپا چلے گئے۔تم ان کے وارث نہیں ہو ان کا وارث میں ہوں۔تم کس حق سے ان کے پاس بیٹھے ہو ؟کس نے دیا تمھیں یہ حق ؟"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ چلا رہا تھا۔

عمر کے کانوں میں کئی سال پرانی ایک آواز گونجی تھی۔

(میرے ساتھ گھر چلو اور فیملی کا حصہ بنو ورنہ ایک دن جب میں مر جاؤں گا تمھیں میرے جنازے پہ بھی کوئی نہیں چھوڑے گا)

"مجھے بس تھوڑی دیر ان کے پاس رہنے دو پلیز۔"وہ چہرہ جھکائے گیلی آواز میں بولا تھا۔

شمس رو رہے تھے۔ہارون کی آنکھیں نم تھیں۔

"تم یہاں سے خود جاؤ گے یا میں تمھیں دھکے مار کر نکالوں۔تمہاری وجہ سے میری بہن بیوہ ہوگئی۔ان کے بچے یتیم ہو گئے۔اب اور کیا چاہتے ہو؟" شاہد حسین روتے ہوئے اس پہ چیخ رہے تھے۔

"ان کے بچے ؟اوہ خدایا ان کے بچے ؟"عمر کے دماغ میں یکدم ہالے کا خیال آیا تھا۔وہ وارڈ کے باہر ہی تھی۔کیا ان لوگوں نے اسے دیکھا نہیں ؟وہ ان کی طرف دیکھے بغیر باہر بھاگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ باہر نہیں تھی۔وہ ہر وارڈ میں اس کو ڈھونڈ رہا تھا۔ہر ایک کو روک روک کر اس کا پوچھ رہا تھا۔وہ وہاں نہیں تھی۔وہ کہیں نہیں تھی۔اس نے تمام باتھ رومز چیک کر لیے وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

وہ ہسپتال کے کوریڈور میں سر پکڑے کھڑا تھا۔

(میں حسن اور ہالے کو خدا کے بعد تمھارے حوالے کر رہا ہوں عمر)

"یہ کیا کر گئے ہیں آپ ؟یہ کیسی ذمہ داری مجھ پہ ڈال گئے ہیں ؟دیکھیں میں تو ایک دن بھی نہیں نبھا سکا۔میں نہیں کر سکتا۔"بے بسی کے مارے اس کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہونے لگیں۔تب ہی اس کو سیڑھیوں کے قریب ایک سیاہ دوپٹہ نظر آیا۔وہ آہستگی سے چلتا اس کے قریب گیا۔وہ ہالے تھی سیڑھیوں پہ بیٹھی۔ہراساں نظروں سے یہاں وہاں دیکھتی۔ہالے عمر اس کے قریب ہی ایک سٹیپ پہ بیٹھ گیا۔ہالے کو دیکھ کر اس نے شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔

ہالے نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا اس کی سیاہ آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھیں۔

"ہالے آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں ؟"وہ بدقت بول پایا تھا۔

ہالے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"بابا۔۔۔وہ رکی تھی۔"کیا۔بابا۔۔کیا واقعی وہ ؟"وہ الفاظ ادا بھی نہیں کر پائی تھی کوئی بھی اولاد نہیں کہہ سکتی۔

"کیا تم۔نے خود۔دیکھا ؟تم۔۔۔۔۔نے چیک۔۔کیا ؟"اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔امید تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر کی آنکھوں میں کرب اتر آیا تھا۔

"میں نے۔۔میں نے دیکھا ان کو میں نے۔۔۔۔محسوس کیا۔وہ سانس نہیں لے رہے تھے۔وہ نہیں رہے ہالے۔وہ نہیں رہے۔میں کیا کروں وہ نہیں رہے۔"اس نے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

"عمر۔۔۔کیا۔۔کیا تھوڑی دیر کے لیے۔۔۔ان کو زندہ نہیں کر سکتے ؟"وہ ایسے لہجے میں بولی تھی کہ عمر کا کلیجہ کٹ کر رہ گیا۔

"میں ان کے گلے نہیں لگی تھی عمر۔۔کاش میں لگ جاتی کاش۔۔۔میں وقت کو پیچھے کر پاتی کیا تم کر سکتے ہو ؟میں ان سے ناراض نہ ہوتی۔۔کاش۔"وہ رک رک کر بول رہی تھی۔اس کی آنکھوں سے ایک قطرہ بھی نہیں گرا تھا۔لیکن روح جیسے قبض ہو رہی تھی۔

ہمارے کسی اپنے کے چلے جانے کے بعد ان کی کسی نہ مانی گئی بات کا گلٹ دنیا کے ہر گلٹ سے بڑا ہوتا ہے۔

"آپ۔۔۔آپ رو لیں پلیز۔"وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا۔

ہالے نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔

"تم کتنے منحوس ہو عمر۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے کرب سے کہہ رہی تھی۔"تم جب سے میری زندگی میں آئے ہو تم سب کچھ کھا گئے۔تم بہت منحوس ہو۔آسیب ہو تم آسیب۔"

"میڈے کول ہکڑا واحد رشتہ ہا پیا توں انہی کوں بھی کھا گیائین۔عمر تیکوں اللہ پوچھے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر شل سا اس کو دیکھے گیا اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔اس کے پاس الزام دینے کو کوئی نہیں تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل میں صف ماتم بچھی تھی۔بڑے سے لان میں بیچ و بیچ رکھامعراج سلطان کا بے جان وجود اور ان کے بالکل قریب بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر روتی حسینہ۔یوسف سلطان کو بار بار غشی کے دورے پڑتے تھے۔مہر بھی عورتوں کے ہجوم میں بیٹھی بار بار اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتی تھی۔حسن ذرا دور مردوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔سوگوران آکر شمس کے بعد اس کو پرسا دیتے تھے۔اس کے آنسو بہہ رہے تھے جنہیں وہ بار بار اپنی آستین سے رگڑتا تھا۔عمر کو دروازے کے باہر ہی روک لیا گیا تھا۔وہ بے بسی اور غصے کے مارے چکر پہ چکر لگا رہا تھا۔عورتوں کے ہجوم میں ایک سیاہ آنکھوں والی لڑکی بھی تھی۔اس کی آنکھیں اب بھی خشک تھیں۔وہ رو نہیں رہی تھی وہ کسی کو دیکھ نہیں رہی تھی۔عورتوں نے اس کو کئی بار رلانے کی کوشش کی تھی۔اس کے چہرے پہ ہلکے تھپڑ مارے تھے لیکن وہ ایسے بیٹھی رہی۔جیسے کوئی پتھر کا مجسمہ۔اس کی نظریں کسی غیر مرئی نکتے پہ جمی تھیں۔

حسن نے اس کو دیکھا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا تھا۔ہالے کو اس طرح دیکھ کر اس کا دل مزید کٹتا تھا۔اس کی جان نکل رہی تھی۔وہ آہستگی سے اس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔اس کو کچھ کہنے کی بجائے وہ چہرہ جھکائے روتا گیا۔روتا گیا۔یہاں تک کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ہارون اس کو دیکھتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوئے آیا تھا۔اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھے کچھ کہہ رہا تھا۔کوئی تسلی، کوئی دلاسا، کوئی صبر کی تلقین۔ہالے نے ایک جھٹکے سے ہارون کا ہاتھ حسن کے کندھے سے ہٹایا تھا۔

"میرے۔۔۔بھائی۔۔۔کو اور مجھے۔۔۔تمہارے سہاروں کی ضرورت نہیں ہے ہارون شاہد۔" وہ کاٹ دار لہجے میں بولتی حسن کو اپنے ساتھ لپٹا گئی تھی۔سہارا ملتے ہی حسن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا تھا۔

"تم نے۔۔کہا تھا تم بابا کو لے کر آؤ گی تم نے کہا تھا ہالے۔تم نہیں لا سکی تم۔۔۔تم جھوٹی ہو تم سب جھوٹے ہو۔کوئی مجھے میرا باپ نہیں لا کر دے سکا۔۔۔۔تم لوگوں کے۔۔۔۔مسئلے میرا باپ کھا گئے۔۔۔تم لوگوں کی دشمنیاں میرے باپ کی جان لے گئیں۔"وہ روتے ہوئے خود کو ہالے کے حصار سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا جسے ہالے ناکام بنائے ہوئے تھی۔

"تم سب لوگ۔تم سب ایک دن سیٹ ہو جاؤ گے۔تم سب اسٹیبل ہوجاؤ گے۔۔ظلم تو میرے ساتھ ہوا ہے ہالے میں کہاں جاؤں۔"وہ چلا نہیں رہا تھا۔اس کی آواز دھیمی تھی اتنی کہ بس ہالے ہی سن سکے۔ **(وہ ہجوم میں اپنی بہن کو برا نہیں کہہ سکتا تھا)**

اسی وقت میت کو اس کی آخری آرام گاہ تک لے جانے کا شور بلند ہوا تھا۔ہالے کے دل سے جیسے خون رسنے لگا تھا۔حسن بے اختیار سیدھا ہوا تھا۔

"یہ لے جائیں گے ہالے یہ بابا کو لے جائیں گے۔ہم یتیم ہو جائیں گے۔میں یتیم ہو جاؤں گا۔میرا دل پھٹ رہا ہے یار۔"اس کے آنسوؤں میں روانی آ گئی تھی۔شاہد نے اسے کندھوں سے تھام کر اٹھایا تھا۔نوال اب ہالے کے پاس آ گئی تھیں۔اور اس کو سینے سے لگا لیا تھا۔کچھ بھی ہو یہ وہی بچی تھی جس کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انہوں نے اپنی گود میں کھلایا تھا۔جس کی شرارتوں سے ان کا گھر گونجتا تھا۔جو ہمیشہ ان سے حساب بے باک کرتی تھی۔جس کی وجہ سے ان کا بیٹا اذیت میں تھا۔لیکن ہالے کی یہ حالت دیکھ کر ان کا دل کٹ رہا تھا۔

"تم رو لو میری جان۔میرا بچہ دل ہلکا کر لو۔"وہ اس کو سینے سے لگائے نم آنکھوں سے کہہ رہی تھیں۔

ہالے جواب دیے بغیر اسی طرح ان کے سینے سے لگی رہی۔اس کو دیکھ کر نوال رونے لگی تھیں۔ہالے کی نظریں ذرا فاصلے پہ کھڑے عمر حیات پہ جمی تھیں۔وہ ابھی ابھی آیا تھا۔شاید گارڈ سے لڑ جھگڑ کر۔ گارڈ اب اس کے پیچھے آیا تھا۔وہ سفیر کو کچھ بتا رہا تھا۔شاید یہی کہ عمر زبردستی اندر گھس آیا ہے۔وہ دونوں اب آمنے سامنے تھے۔عمر کی آنکھیں سرخ تھیں ضبط سے، غم سے۔سفیر کی آنکھوں میں گلٹ سا تھا۔غم سے زیادہ گھبراہٹ تھی۔

"تم یہاں سے چلے جاؤ عمر۔ورنہ میں تمھیں دھکے مار مار کر نکلوا دوں گا۔میں تمھیں بڑے پاپا کی میت کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دوں گا۔"وہ انگلی اٹھائے اس کو وارن کرتا ہوا بول رہا تھا۔

عمر کی آنکھوں کا گلابی پن مزید بڑھ گیا تھا۔چہرہ دہک رہا تھا وہ سفیر کے کان کے پاس جھکا تھا۔

"میری اماں کہتی ہیں جب عمر کو غصہ آیا ہو تو اس کے منہ مت لگو۔اور جب وہ غم میں ہو تو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔اس وقت مجھ پہ دونوں کیفیات طاری ہیں۔مجھ سے دور رہو۔"وہ بول کر آگے جانے لگا۔جب سفیر نے اس کی کہنی پکڑ لی تھی۔

"میں نہیں جانے دوں گا تمھیں۔نکل جاؤ یہاں سے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے گہری سانس بھری تھی اور دونوں ہاتھ سفیر کے کندھوں پہ رکھ لیے تھے۔

"سفیر۔۔یہ آدمی، یہ وہ واحد آدمی تھا جو مجھے روک سکتا تھا۔میرے ارادے بدل سکتا تھا۔میرا ذہن تبدیل کر سکتا تھا۔میرا غصہ ٹھنڈا کر سکتا تھا۔میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کول ڈاؤن کر سکتا تھا۔اور یہ آدمی۔۔اب مر گیا ہے۔"اس کی آواز میں سرد پن در آیا تھا۔"اب میرے ہاتھ آزاد ہیں۔اب میرے ذہن پہ کوئی پابندی نہیں ہے۔اب میرا غصہ میرے قابو میں بھی نہیں ہے۔یہ وہ واحد شخص تھا جس نے عمر حیات کو سنوارا ہے۔جس نے عمر حیات کو "انسان "بنایا ہے۔اب اس کے جانے کے بعد مجھے دوبارہ سے بھیڑیا مت بناؤ۔آج یا تو میں ان کے جنازے کو کندھا دوں گا یا پھر یہاں سے ایک ایک سلطان کی لاش نکلے گی۔تم بتا دو تم کیا چاہتے ہو ؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ رہا تھا۔سفیر کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا وہ اس پہ دو حرف بھیج کر آگے بڑھ گیا تھا۔

آخری بار تمام گھر والوں کو میت کا آخری دیدار کروایا گیا تھا۔پورے سلطان منزل میں سسکیوں اور ماتم کی آواز گونج اٹھی تھی۔فروا بہت مشکل سے حسینہ کو سنبھالے ہوئے تھیں۔یوسف سلطان کو سکون آور دوا دے کر ان کے کمرے میں سلا دیا گیا تھا۔حسن نے روتے ہوئے جنازے کو کندھا دیا تھا۔ایک طرف ہارون تھا۔دوسری طرف سفیر اور تیسری طرف عمر۔فضا میں کلمہ شہادت کی آوازیں گونجی تھیں ۔کئی عورتوں نے اب بھی ہالے کو رلانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ خاموش کھڑی رہی۔بے جان ،ساکت۔اس کی روح کھینچی گئی تھی۔اس کے دل میں خنجر گھونپا گیا تھا۔

اس کا باپ مر گیا تھا اس کی ساری دنیا ختم ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

عشاء کو قضا ہوئے کئی ساعتیں ہوگئی تھیں۔سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں تھے۔جنازے کے ساتھ گئے لوگ ذرا دیر قبل ہی لوٹے تھے۔کچھ دنوں میں سب کی زندگی نارمل ہوجاتی سوائے ان کے جن کے عزیز ان سے جدا ہوئے تھے۔ہالے اب بھی لان کی گھاس پہ بیٹھی تھی۔ایسے کے ٹانگیں پیٹ سے لگا رکھی تھیں۔اور چہرہ گھٹنوں پہ گرا رکھا تھا۔وہ اب تک اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھی۔عمر گھر نہیں آیا تھا۔وہ وہیں سے ہسپتال چلا گیا تھا۔اس کی کچھ چیزیں وہاں باقی تھیں۔حسینہ غم سے نڈھال تھیں۔لیکن انہوں نے پھر بھی کئی بار ہالے کو اپنے پاس بلایا تھا۔یوسف سلطان نے ہوش میں آتے ہی اس کا نام لیا تھا۔لیکن جیسے اس کو کسی سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔اسے کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔مہر ماہ نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے اس کو یہاں بیٹھے دیکھا تھا۔اب وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔ہالے نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھیں ہلکی نم تھیں۔ہالے خاموشی سے اس کی گود میں لیٹ گئی تھی۔دل کو جیسے قرار سا آیا تھا۔مہر بھی چپ چاپ سی اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی۔حسن ان کو دیکھ کر ان کے قریب آگیا تھا۔اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں۔وہ دوسری طرف سے آکر مہر کی گود میں لیٹ گیا تھا۔اب مہر بیچ میں بیٹھی تھی۔اور وہ دونوں اس کی گود میں سر رکھے لیٹے ہوئے تھے۔

"آپی یہ سب کیا ہو گیا؟بابا مجھے چھوڑ کر کیسے چلے گئے؟"حسن گلوگیر آواز میں بولا تھا۔

"یہی قسمت تھی بیٹا صبر کرو۔"مہر اس کی طرف دیکھے بغیر بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ لوگ بھی بہت عجیب ہیں۔میں رو رہا ہوں تو کہتے ہو صبر کرو۔اور ہالے خاموش ہے تو کہتے ہو رو لو۔کوئی ہمیں ہمارے حال پہ کیوں نہیں چھوڑ دیتا۔تین روز کا سوگ تو دین میں بھی جائز ہے۔ہمیں تو تین گھنٹے بھی نہیں ہوئے۔میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں سلا کر آیا ہوں۔اور صرف ان کو نہیں۔میں نے خود کو بھی وہیں سلا دیا۔جب آپ کا باپ مر جاتا ہے ناں تو آپ کو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے۔میرا غم بہت بڑا ہے بجو۔میں اپنے باپ کو صحیح سلامت چھوڑ کر آیا تھا۔میں ساری رات ان کے پاس تھا۔ان کو کچھ نہیں ہوا۔میں ذرا دیر کو گھر آیا تو مجھے یہ پتہ چلتا ہے کہ میرا باپ نہیں رہا۔مجھے بتائیں میں کیا کروں کیسے یقین کر لوں ؟میں کس کو الزام دوں ؟میں کہاں جاؤں بجو میں کہاں جاؤں۔ "وہ آسمان کو دیکھتا گیلی آواز میں کہہ رہا تھا۔

"حسن کیا ہم جانے والوں کو روک سکتے ہیں ؟ہم بے بس ہوتے ہیں اللہ کی مرضی کے آگے۔ہم معراج بابا کی کمی پوری نہیں کر سکتے۔لیکن دیکھو تمہارے پاس ہم سب تو ہیں ناں۔"وہ اس کو بہلا رہی تھی جیسے عام بچوں کو بہلایا جاتا ہے۔

"میرے لیے کوئی نہیں ہو گا بجو۔یہ خاندان والے ایک دو سپارے پڑھ کر چلے جائیں گے۔آپ کی اپنی دنیا ہے۔آپ کا شوہر ہے اب۔یوسف سلطان کے پاس اپنا غم۔اپنے پچھتاوے ہیں۔ہالے سلطان کے اپنے گلٹ ہیں۔سفیر سلطان ساری دنیا سے ناراض ہے۔شمس چچا کے اپنے مسئلے ہیں۔اماں کے وظائف مزید لمبے ہو جائیں گے۔آپ کو پتہ ہے سب سے زیادہ نقصان کس کا ہوا ہے ؟سب سے زیادہ suffer کون کرے گا؟۔۔۔حسن سلطان۔۔۔۔مجھ سے تو سب کچھ لے لیا گیا ہے۔آپ کا باپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک ہی انسان ہوتا ہے۔اور جب وہ مر جائے تو آپ کو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے بجو۔کوئی میرے لیے نہیں ہو گا۔کوئی نہیں۔"وہ آنکھیں بند کیے بڑبڑا رہا تھا ہالے چپ چاپ اس کو سنتی رہی۔

اسی وقت عمر گیٹ سے آتا دکھائی دیا۔وہ اسی صبح والے حلیے میں تھا۔بکھرے بال، ستا ہوا چہرہ ،سرخ آنکھیں وہ بہت ڈسٹرب لگتا تھا۔

وہ قدم قدم چلتا ہالے کے قریب آکر رکا تھا اس کو دیکھ کر حسن طیش سے اٹھا تھا۔

"کس کی اجازت سے آئے ہو تم یہاں ہمّت کیسے ہوئی ؟"وہ سرخ آنکھوں سے غرایا تھا۔

عمر نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں تم سے عمر اور رتبے دونوں میں بڑا ہوں مجھے" آپ "کہو بچے۔"وہ نرمی سے بولا تھا۔

"میں تمھیں اپنے گھر میں نہیں برداشت کر رہا اور تم مجھ سے تعلقات بنا رہے ہو۔شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا میں تمہاری۔ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ۔"وہ انگلی اٹھا کر بولا تھا۔

"جج صاحب نے تمھیں یہ تو نہیں سکھایا ہو گا۔میں اس وقت تمہارے گھر میں "مہمان "ہوں اور تم مجھ سے اس طرح بات کرو گے ؟رہی بات تعلق کی تو وہ بن ہی چکا ہے۔بہنوئی ہوں میں تمہارا یقین نہیں آتا تو اپنی بہن سے پوچھ لو۔"وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سکون سے کہتا حسن کے ساتھ مہر ماہ کو بھی چونکا گیا تھا۔مہر ماہ اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ہالے اس کے ساتھ ہی اٹھی تھی۔

(اس نے یہ سب کیوں کہا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسے بس ہالے کو اپنے ساتھ رکھنا تھا اور اس کے لیے جو کرنا پڑتا وہ کر جاتا)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسن کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں اس نے حیرانی سے ہالے کو دیکھا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے ہالے ؟تم۔۔۔تم اس کے ساتھ نکاح کر کے آئی ہو ؟ "

"سچ کہہ رہا ہے۔آج بابا نے ہم دونوں کا نکاح کروایا ہے۔"وہ بے تاثر لہجے میں بولی تھی۔

"تم کیسے کر سکتی ہو یہ۔"وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا۔"میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔تم میرے بغیر کیسے کسی سے نکاح کر سکتی ہو ؟"وہ صدمے سے بولا تھا۔

"مسٹر عمر اس وقت آپ یہاں سے جائیں کچھ دن بعد آیئے گا۔اس مسئلے کا کوئی سدباب کر لیں گے۔ اس وقت ہمارا خاندان ایک ٹراما سے گزر رہا ہے۔ہمارے گھر کے بڑے کوئی فیصلہ اس وقت نہیں کر سکتے۔"مہر ماہ سینے پہ ہاتھ باندھے نرم لہجے میں بولی تھی۔

"آپ کے گھر کے سو کالڈ بڑوں کو آج میں دیکھ چکا ہوں۔صبح ان کے فیصلے بھی دیکھ چکا ہوں میں۔اور میں اپنی بیوی کو آپ کے گھر کے ایسے بڑوں کے پاس چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔آپ کے گھر کے بڑے "**ہاتھوں**" سے فیصلہ کرتے ہیں جو کہ اس بار میں برداشت نہیں کروں گا۔"اس کے لہجے میں تپش تھی۔

ابھی مہر یا حسن کچھ کہتے جب ہالے بول پڑی۔

"مجھے جانا چاہیے کافی دیر ہوگئی ہے۔"وہ نارمل لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اس کے ساتھ جاؤ گی اس کا کیا بھروسہ ہے ؟ہالے بے وقوفی مت کرو۔ابا کتنی دیر سے تمھیں بلا بلا کر تھک گئے ہیں۔اماں غم سے نڈھال ہیں۔لیکن پھر بھی تمہارا نام لیے جا رہی ہیں۔اور تم اس کے ساتھ جاؤ گی۔"مہر برہمی سے بولی تھی۔

"آپ کے ابا نے آج مجھے اس گھر سے نکال دیا ہے۔آپ کی اماں نے مجھے تب اس آدمی کے ساتھ بھیجا تھا۔جب ہمارا کوئی تعلق بھی نہیں تھا۔مجھے اب کچھ سخت کہنے پہ مجبور نہ کریں اور جانے دیں۔"

"تو تم سب سے بدلہ لو گی ؟"وہ خفگی سے بھنویں بھینچے کھڑی تھی۔

"پچھتاووں سے بڑا بدلہ کوئی نہیں ہوتا۔یوسف سلطان اور حسینہ معراج کو ان کے پچھتاووں میں جینے دیں۔میں ہالے سلطان ہوں۔میں نکالی ہوئی جگہ پہ دوبارہ نہیں آتی۔یہ گھر آج میرے باپ کے مرنے کے ساتھ میرے لیے جل کر راکھ ہوگیا۔اب میرا اس کے مکینوں سے کوئی تعلق نہیں۔"

"اور میں؟ مجھ سے بھی کوئی تعلق باقی ہے یا نہیں ؟"حسن دکھ سے بولا تھا۔

"تم اور میں ایک خون ہیں حسن۔ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ہمارا تعلق کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔"

"تم اس آدمی کے لیے مجھے چھوڑ رہی ہو ہالے ؟میں تمہارا بھائی ہوں۔"

"میں اسی لیے یہاں سے جا رہی ہوں حسن۔کیوں کہ تم میرے بھائی ہو تم مجھے سمجھ سکتے ہو۔مجھے سمجھو خدا کے لیے مجھے جانے دو۔یہاں نہیں رہ سکتی میں۔"

"تم خود غرض ہو رہی ہو ہالے۔تم بس اپنا سوچ رہی ہو۔تم میرا بھی تو سوچو بابا کے بعد میرا کون ہے ؟کچھ وقت کے لیے اپنی انا کو سلا نہیں سکتی تم ؟میں تمہارا بھائی ہوں۔اسی لیے تمھیں کہتا ہوں مت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جاؤ۔میں اکیلا ہو جاؤں گا۔اگر مجھ سے تعلق رکھنا ہے تو اس کے ساتھ نہیں جاؤ گی تم۔اور اگر آج تم اس کے ساتھ چلی گئی تو ہم دونوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں بچے گا۔فیصلہ تمہارا ہے۔"اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

ہالے کے دل پہ کسی نے پیر رکھا تھا۔

"تمہارا۔۔۔اور میرا۔۔۔تعلق کوئی نہیں توڑ سکتا حسن۔تم خود بھی نہیں۔یہ تمہاری رگوں میں بہتا خون یہ ہمارے تعلق کی بنیاد ہے۔اور جب بنیادیں مضبوط ہوں تو گھر نہیں ٹوٹتے۔تم اس خون کو نکال کر نہیں پھینک سکتے تم۔۔۔ہمارا۔۔۔تعلق۔۔۔نہیں ختم کر سکتے۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔

"میں اس خون کو نکال کر نہیں پھینک سکتا ہالے لیکن میں اس خون کو" **بے حس** "کر سکتا ہوں۔اور ابھی تم نے حسن سلطان کی بے حسی نہیں دیکھی۔"وہ پیچھے سے بولا تھا۔

ہالے کے قدم ذرا دیر کو تھمے تھے۔لیکن پھر وہ آگے بڑھ گئی تھی۔حسن نے زخمی نظروں سے اس کو جاتے دیکھا تھا۔ہالے نے ایک اجنبی کی خاطر اس کو چھوڑ دیا۔

وہ بد گمانی کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

ہارون شاہد اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھا تھا وہ غیر آرام دہ سا لگتا تھا۔ایک ٹانگ کو اضطرابی کیفیت میں ہلا رہا تھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کمرے کی ایک ایک چیز کو اٹھا اٹھا کر دیوار میں دے مارے۔وہ بار بار چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرتا تھا۔وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔اس کی آنکھیں بار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بار بھر جاتیں۔جن کو وہ بے دردی سے رگڑتا جاتا تھا۔اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پہ پڑتی تو اس کو لگتا جیسے یہ ڈریسنگ پہ پڑی ساری چیزیں اس کو کہہ رہی ہوں۔

"آؤ ہارون شاہد آؤ پھینکو ہمیں زمین پہ کرچی کرچی کر دو۔ہمیں توڑ دو۔سب برباد کر دو۔سب کچھ ظلم ہوا ہے۔تمھارے ساتھ آؤ ہمارے ساتھ ظلم کرو۔نکالو اپنے اندر کی آگ۔"وہ جب ان سے نظر ہٹاتا تو کمرے کی دیوار پہ لگا بک شیلف اس پہ ہنستا تھا وہ بھی کہتا تھا۔

"کیا ہوا ہارون ہار گئے تم۔اٹھو ہم پہ غصہ اتارو۔ہم سے غم ہلکا کرو۔ہمیں نذر آتش کرو۔اٹھو ہارون پھینکو ہمیں۔تم ہارے ہوئے انسان ہو تم کبھی کچھ نہیں کر سکتے ہارون۔ہم تمہارا غم ہلکا کرنے کا واحد سہارا ہیں۔ہم تمھارے ساتھی ہیں آؤ ہمیں نیچے پھینکو ہمیں پھاڑ دو۔"

وہ بار بار اپنے چہرے پہ دونوں ہاتھوں سے ہلکے ہلکے تھپڑ مارتا۔

"کنٹرول ہارون کنٹرول۔۔تم بہادر ہو۔تم اپنی سپر پاور ہو۔تم سروائیور ہو۔کنٹرول۔۔کسی چیز کو نہیں توڑو گے تم۔کچھ غلط نہیں کرو گے تم۔calm down Haroon calm down ایزی ہو جاؤ بالکل ایزی۔"وہ بار بار خود کو تسلی دیتا دلاسا دیتا اپنے آنسو رگڑتا خود کو باز رکھے ہوئے تھا۔اس کا سینہ جل رہا تھا وہ بار بار اپنے سینے کو مسلتا تھا ہتھیلی کے مکے بنا بنا کر سینے پہ مارے جاتا۔

وہ جب سے گھر آیا تھا اس کی یہی حالت تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے انٹر کام اٹھایا تھا اور اپنے ملازم کو کمرے میں بلا لیا تھا۔

ملازم دوڑتا ہوا آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عابد گھر میں کوئی کلرز رکھے ہیں تو لے آؤ۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔

"سر گھر پہ تو کوئی کلرز نہیں ہیں میں مارکیٹ سے لے آتا ہوں۔"ابھی وہ تابعداری سے بولا تھا۔

"نہیں اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس مجھے دو منٹ کے اندر رنگ چاہیے۔کچھ بھی کرو دو منٹ سے اگر تیسرا منٹ ہوگیا تو میں آج تمھیں مار دوں گا۔"وہ غرایا تھا۔

"سر میرا کیا قصور ہے رنگ تو آپ ہی کو پسند نہیں تھے ناں "وہ اٹھارہ سالہ لڑکا رو دینے کو تھا۔

ہارون نے غصہ ضبط کر لیا اور یہاں سے وہاں چکر لگانے لگا۔

اچانک ہارون کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا وہ پورا کا پورا عابد کی طرف مڑا تھا۔

"تم۔۔۔تم ایسا کرو جاؤ ٹوتھ پیسٹ لے کر آؤ مما کے کمرے سے۔اپنے کمرے سے اور گارڈز کے کمروں سے۔سب کے ٹوتھ پیسٹ لا کر دو مجھے۔پانچ منٹ کے اندر اندر۔"

وہ تیز تیز بول رہا تھا۔

عابد بھاگتا ہوا گیا تھا اور جب پانچ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ تھے۔ہارون نے جلدی سے سب اس کے ہاتھ سے لے لیے تھے۔وہ ایزل اور کینوس پہلے ہی سیٹ کر چکا تھا۔یہ دونوں چیزیں اس کو ہالے نے گفٹ کی تھیں۔اگر کوئی اور اس کو پینٹنگ سے متعلق کوئی چیز دیتا۔تو وہ اس کو پھینکنے میں ایک منٹ نہ لگاتا لیکن یہ ہالے کا تحفہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سارے ٹوتھ پیسٹ ایک پلیٹ میں ذرا ذرا کر کے سجائے تھے۔اس کے پاس پینٹنگ برش تک نہیں تھے۔اس نے انگلیوں کے پوروں پہ ذرا سا پیسٹ اٹھایا تھا۔

"بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" اس نے زیر لب پڑھا تھا۔

اور پھر کانپتے ہاتھوں سے ایک اسٹروک لگایا تھا۔وہ رنگ نیلا تھا۔اس کی آنکھوں نے رنگ پہچان لیا تھا اس نے نم آنکھوں سے ایک اور اسٹروک لگایا تھا۔

یہ رنگ سبز تھا۔اگلا رنگ سفید تھا۔اس سے اگلا رنگ نیلا تھا۔اگلا سٹروک ملٹی کلر تھا۔ہر رنگ اپنی جگہ پہ آ گیا تھا۔ہر رنگ ترتیب پہ تھا۔ہارون شاہد کی نم آنکھیں چمکنے لگی تھیں خوشی سے تشکر سے۔

وہ اس ایزل اور کینوس کو اسی طرح چھوڑے رنگ والے ہاتھوں کو بغیر دھوئے اسی جگہ اپنے کمرے کے فرش پہ سجدہ ریز ہو چکا تھا۔وہ خوش تھا بے انتہا خوش وہ رو رہا تھا بلک بلک کر پھوٹ پھوٹ کر۔

اگر اس سے ہالے لے لی گئی تھی تو اس کو رنگ واپس مل گئے تھے۔اس کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی تھی۔سب سے محبوب شوق واپس مل گیا تھا۔

اس سے اگر ہالے سلطان لی گئی تھی تو اس کو ہارون شاہد تھما دیا گیا تھا۔اس نے اپنا ٹیلنٹ پا لیا تھا۔اس نے خود کو پا لیا تھاخود کو پا لینا سب سے بڑی نعمت ہوتی ہے۔

اب اس کو کسی اور محبت کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں تھی۔اس کو ایک محبت کے مقابلے میں اس سے ذرا کم سہی لیکن ایک ایسی محبت دی گئی تھی جو اس کو ہیل کر سکتی تھی۔جو ہارون شاہد کا غم ہلکا کر سکتی تھی۔جو اس کے جلتے دل پہ ٹھنڈی پھوار بن اس کا دل ٹھنڈا کر سکتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا تھا۔اور ایک کے بعد ایک اسٹروک لگانا شروع کر دیا تھا۔ اس کے ہاتھ مہارت سے چل رہے تھے۔اس کی انگلیاں جیسے اس کام کی عادی تھیں۔اس کا ذہن اس کام کو کبھی بھولا ہی نہیں تھا۔یہ اس کا واحد ہنر تھا۔یہ اس کا محبوب شوق تھا۔یہ کام اس کا پہلا عشق تھا۔

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا۔جب اس نے پینٹنگ کو آخری ٹچ دیا تھا۔اس کے کمرے کی ساری بتیاں روشن تھیں۔ان کی روشنی پینٹ کیے ہوئے اس چہرے پہ پڑ رہی تھیں۔وہ وہی چہرہ تھا جو محبت کے قابل تھا۔جو قدر کے قابل تھا۔جو بے مول نہیں تھا۔جس کا دنیا بھر کی خوشی پہ حق تھا۔جس کا اداس رہنے پہ بھی حق تھا۔جس کا حق تھا کہ اس کو مانا جائے۔اس کو سنوارا جائے۔اس کا خیال رکھا جائے وہ چہرہ کس کا تھا بھلا؟

وہ ہارون شاہد کا چہرہ تھا۔

مسکراتا ہوا پر سکون چہرہ۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ اپنی گھر کے باہر گلی میں کھڑا تھا۔سٹریٹ پولز کی روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔فون کان سے لگا رکھا تھا۔فون کے اسپیکر سے نفیسہ حیات کی آواز آتی تھی۔

"آپ کو آنا چاہیے تھا اماں۔وہ آپ کے دوست تھے۔آپ دونوں نے ایک بہت اچھا وقت گزارا تھا ساتھ۔آج تو آجاتیں۔"وہ دکھ سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بیٹے میں اسلام آباد میں ہوں۔ساری فلائٹس کینسل ہوگئی آج کی۔میں گاڑی میں اتنا لمبا سفر نہیں کر سکتی تھی۔میری مجبوری سمجھو۔"

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس نظریں جھکائے اپنے جوگرز کو دیکھتا رہا۔

"عمر۔۔بیٹے ہمت کرو تم اب اکیلے نہیں ہو تم پہ ذمہ داری ہے۔ہالے حیات کی ذمہ داری۔حسن سلطان کی ذمہ داری۔تم میرے بیٹے ہو عمر۔اس طرح تو ہمت نہیں ہارا کرتے تھے۔"ان کا لہجہ اداس تھا۔

"اماں۔۔میں بہت اکیلا ہوگیا ہوں۔یہ شہر یہ سارا شہر مجھے کھانے کو آتا ہے۔میں بھرے جہاں میں خود کو تنہا محسوس کر رہا ہوں۔مجھے اب تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ۔۔۔کہ وہ مجھے چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔میرا دل زخمی ہو گیا ہے۔"

"یہی ہوتا ہے جب کوئی بہت قریبی چھوڑ کر چلا جائے تو یہی ہوتا ہے عمر۔دس سال پہلے میں نے بھی یہی محسوس کیا تھا لیکن وقت سب سے بڑا مرہم ہے۔یہ ہیل کر دے گا۔"

وہ اب بھی خاموش رہا تھا نفیسہ نے بات پلٹ دی تھی۔

"تم نے کچھ پتہ کیا ہالے کے ساتھ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے ؟"

"کیسے پتہ کروں اماں ؟صبح اٹھتے ہی یہ سب کچھ ہوگیا۔ذرا سی دیر گزری نہیں تھی کہ جج صاحب نے بھی مجھے چھوڑ دیا۔پانچ منٹ بھی مجھے یہ سوچنے کو نہیں ملے کہ ہالے میری گاڑی میں آئیں کیسے۔میں اس سب کو فکس کرنا چاہتا ہوں۔لیکن میرے پاس ذرا سا بھی وقت نہیں ہے۔میرے دل میں جیسے آگ سی لگی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے سے بات کرو۔اس سے پوچھو کوئی ہنٹ کوئی اشارہ۔کچھ تو ہو گا جو اسے معلوم ہو گا جو اس نے نوٹ کیا ہو گا ؟"

عمر نے تلخی سے سر جھٹکا تھا۔

"ان کو لگتا ہے یہ سب میں نے کیا ہے۔ان کو لگتا ہے اپنے سب سے قیمتی رشتے کو میں اپنے ہاتھوں سے مار چکا ہوں۔اماں وہ ہر بات کا الزام مجھے دیتی ہیں۔اور میں سن لیتا ہوں۔اس لیے نہیں کیونکہ وہ معراج سلطان کی بیٹی ہیں۔اس لیے کیونکہ ان کا دل ہلکا کرنا چاہتا ہوں۔اس وقت ان سے زیادہ اذیت میں میں ہوں۔کیونکہ میرے پاس کوئی ایسا نہیں ہے۔جس کو الزام دے کر میں بری الذمہ ہو جاؤں ۔سب سے زیادہ گلٹ میں میں ہوں۔اگر میں ہالے کی ضد نہ مانتا تو یہ سب نہ ہوتا۔اگر ایک رات میں نہ سوتا تو کون سی قیامت آجاتی۔اگر اس ایک رات میں اپنا فون آف نہیں کرتا۔ تو یہ سب نہ ہوتا۔ میں اس رات خود غرض نہ ہوتا تو آج جج صاحب زندہ ہوتے۔"اس کا گلٹ ایک بار پھر عود آیا تھا۔

"لیکن تم کچھ تو جانتے ہوگے عمر ؟کوئی انسان کوئی دھمکی آخر کس نے قتل کیا معراج کو ؟"وہ اب بھی متفکر تھیں۔

عمر کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا تھا۔

"قتل ؟آپ نے قتل کہا ؟آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں اماں ؟"وہ بے قراری سے پوچھنے لگا۔

نفیسہ متعجب ہوئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو کیا تمھیں یہ قدرتی موت لگتی ہے ؟عمر Are you kidding me ? ان کو دوسرا ہارٹ اٹیک آیا ہی کیوں ؟وہ اپنی بیٹی کو اس کے حوالے کر چکے تھے جس پہ وہ آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتے تھے اور اب پلیز یہ مت کہنا کہ بدنامی کا خوف ان کی جان لے گیا he was not that type (وہ اس قسم کے آدمی نہیں تھے)اگر ایسا ہوتا تو کل رات ہی مر جاتے۔ذلت آن دا سپاٹ جان لیتی ہے۔اگر اس کو دس منٹ کے لیے جھیل گئے تو ساری زندگی بھی جھیل سکتے ہو۔تو اب تم عمر حیات تم مجھے یہ بتاؤ کہ معراج سلطان کی جان کس نے لی ؟"ان کی آنکھیں بند تھیں۔وہ فینٹسی ورلڈ میں تھیں۔وہ یہ باتیں عمر حیات سے نہیں کر رہی تھیں۔وہ یہ بات کورٹ میں کھڑے ہو کر وہاں بیٹھے جج وکلاءاور وہاں بیٹھے لوگوں سے کر رہی تھیں۔

عمر شل سا ان کو سنے گیا۔

"آپ شیور ہیں اماں ؟"وہ بدقت بول پایا۔

"If Nafeesa says it’s a murder then it’s a murder"

"یہ بات میں نہیں کہتی یہ بات میرے ہر کیس کا ہر جج کہتا تھا۔میں نے ایک عمر خرچ کی ہے ان کاموں میں۔ایسے ہزار قتل میں ثابت کر چکی ہوں۔"وہ سکون سے بول رہی تھیں۔

"میں۔۔۔تھوڑی دیر۔۔پہلے ہسپتال اسی لیے گیا تھا اماں۔لیکن مجھے لگا تھا یہ بس میرے دماغ کا فتور ہے ۔مجھے لگا کہ میری جاب نے مجھے ہر کسی پہ شک کرنا سکھا دیا ہے۔لیکن نہیں میں صحیح تھا اماں۔میرے

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اندازے میرے دل کی گواہی درست تھی۔"وہ پر جوش ہوگیا تھا۔"اب آپ دیکھیے گا اماں جس نے بھی یہ کیا ہے میں اس کا کیا کرتا ہوں۔"اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔

"ہالے سے نرمی سے پیش آنا عمر۔اس کا غم بہت بڑا ہے۔"وہ تھوڑی دیر بعد بولی تھیں۔

عمر گردن اونچی کیے آسمان کو دیکھنے لگا۔

"وہ واحد عورت ہے جس سے میں چاہ کر بھی سختی نہیں کر سکتا۔میں خود کو اس کے سامنے بے بس محسوس کرتا ہوں اماں۔وہ جادو کرتی ہے وہ مجھے ہپناٹائیز کر دیتی ہے۔"وہ آسمان کو دیکھتا آنکھیں بند کیے کہے گیا۔

"وہ اس وقت کہاں ہے ؟"

"میرے گھر میں ہے۔"

"لیکن کیوں ؟وہ تمہارے ساتھ آ کیسے گئی ؟"

عمر کے ہونٹوں پہ استہزائیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

"وہ اپنے گلٹ سے جان چھڑوانا چاہتی ہیں۔آخری بار جج صاحب نے ان کو میرے ساتھ جانے کا کہا تھا۔وہ نہیں آ سکیں۔اور اب وہ یہاں بس اپنے باپ کی آخری خواہش پوری کرنے آئی ہیں۔وہ صبح ہوتے ہی یہاں سے چلی جائیں گی اور میں ان کو روک نہیں پاؤں گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کون ہو ؟"نفیسہ نے عجیب سے لہجے میں سوال کیا تھا۔عمر چونک اٹھا تھا۔وہ جانتا تھا نفیسہ اس سے اس کا نام۔۔ذات۔۔یا پیشہ نہیں پوچھ رہیں۔وہ اس سے آگے کی بات کر رہی ہیں۔

"میں سمجھا نہیں۔"وہ سیدھا ہو گیا تھا۔

"میں جانتی ہوں تم نے صبح سے لے کر اب تک "مجھے سب پتہ ہوتا ہے "ایک بار بھی نہیں کہا ہو گا۔"

"اور میں یہ بھی مان نہیں سکتی کہ تم اپنے خاندان کے ایک آدمی کو ہسپتال میں اکیلا چھوڑ کر آئے ہو۔ تم یاد کرو عمر۔تم نے کسی وفادار کو تو وہاں چھوڑا ہو گا۔کوئی تو ایسا ہو گا جو جھوٹ نہ بولے۔جو چاہ کر بھی جھوٹ نہ بول سکے۔کیا تم نے ایسا کوئی۔کوئی بھی اس ہسپتال میں نہیں چھوڑا ؟اور اگر نہیں چھوڑا تو یہ وہ عمر نہیں ہے جو میرا بیٹا تھا۔جس کو میں نے پالا جس کی تربیت میں نے کی۔جس عمر کو معراج سلطان نے گر سکھائے۔جس کو معراج نے دنیا دکھائی۔اس عمر کو "سب پتہ ہوتا تھا "وہ سب کچھ کر سکتا تھا۔تم اس محلے میں نہیں کھڑے ہو عمر۔اس فیز سے نکل آؤ تم اس سے کافی آگے نکل آئے ہو۔اپنے دل سے اپنے دماغ سے وہ سوچیں نکال دو جو تمھیں کمزور کر رہی ہیں۔ہالے کو طاقت بناؤ کمزوری نہیں۔وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جس کو کمزوری بنایا جائے۔وہ ہالے سلطان ہے بیٹے۔وہ معراج سلطان کی بیٹی ہے۔تم اس کا مت سوچو وہ کیا کرے گی۔کہاں جائے گی تم یہ سوچو عمر کیا کرے گا۔ہالے کو کہاں لے کر جائے گا۔تم یہ مت سوچو کہ ہالے صبح کیا کرے گی۔تم یہ سوچو کہ عمر حیات صبح "تک" کیا کچھ کر سکتا ہے۔تم فوکس لوز مت کرو بیٹے۔گلٹ کو نوچ کر پھینکو اور اپنے قدموں پہ کھڑے ہو جاؤ۔ابھی بارہ بجنے میں دس منٹ ہیں۔اور صبح ہونے میں چھ گھنٹے باقی ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم چھ گھنٹوں میں کیا کر سکتے ہو عمر یہ تمھیں پتہ ہونا چاہیے۔"

عمر جیسے ایک خواب سے جاگا تھا۔اس سیریس حالات میں بھی اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے ایک زخمی مسکراہٹ۔

"میں سمجھ گیا ہوں اماں۔میں جانتا ہوں اب کیا کرنا ہے۔مجھے چیزیں وہیں سے فکس کرنی ہے۔جہاں سے خراب ہوئی تھیں۔مجھے پتہ لگ گیاہے ہالے کو کیسے روکنا ہے۔میں جانتا ہوں وہاں میرے بعد کون آیا ہو گا۔"

"تمھیں کیسے پتہ ؟"فون کے سپیکر سے آواز آئی تھی۔"مجھے۔۔۔سب۔۔پتہ۔۔ہوتا۔۔ہے۔"وہ ایک ایک لفظ کو توڑ کر ادا کرتا فون کاٹ چکا تھا۔

وہ اپنی جون میں واپس آ گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات ہر گزرتے پل کے ساتھ گہری ہوتی جا رہی تھی۔ہالے عمر کے ساتھ اس کے گھر آ گئی تھی۔سارا راستہ ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔عمر خاموش تھا۔غمزدہ تھا۔ہالے اب تک شاک تھی۔ معراج سلطان جا چکے ہیں۔اس کا باپ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔اس کا دل اور دماغ اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکاری تھے۔وہ عمر کے گھر کے ایک کمرے میں بیڈ کی پائینتی سے ٹیک لگائے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھی تھی۔جب عمر ہاتھ میں ایک ٹرے لیے اس کے پاس آیا۔ٹرے میں ایک بھاپ اڑاتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چائے کا مگ اور سینڈ وچ رکھا تھا۔ہالے کے قریب ٹرے رکھ کر وہ کھڑا ہو گیا تھا۔ہالے نے اس کو نہیں دیکھا تھا۔

"یہ کھا لیجیے اس کے بعد میں نے ڈاکٹر کو بلایا ہے۔آپ کا چیک اپ ضروری ہے۔"وہ سپاٹ سے انداز میں بول رہا تھا ہالے نے اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا اس نے خاموشی سے چائے کا مگ اٹھا لیا تھا۔

عمر اس کو دیکھے گیا اور پھر یکدم ہالے نے کھولتا ہوا چائے کا مگ عمر کے پیروں پہ اچھال دیا تھا۔دونوں پیروں پہ چائے گری تھی۔عمر کے لبوں سے ہلکی "سی "کی آواز نکلی تھی اس نے تکلیف سے آنکھیں میچ لی تھیں لیکن اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔

"میں جب جب تمھیں دیکھتی ہوں ناں عمر۔میری تکلیف نئے سرے سے شروع ہو جاتی ہے۔وہ دیوار کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔"جب جب تمھیں دیکھتی ہوں دل چاہتا ہے۔۔۔۔دل چاہتا ہے تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دوں۔۔تمہارا سر کاٹ کر چوراہے پہ لٹکا دوں تمہیں اتنی گولیاں ماروں کہ تمہارا جسم چھلنی ہو جائے لیکن میں۔۔۔۔میں بس نہ کروں دل کرتا ہے۔تمھیں زہر دے دوں۔اور پھر تمھیں تڑپتا دیکھوں۔جی چاہتا ہی تمہارا گلا اپنے ہاتھوں سے دبا دوں تم کیسے انسان ہو عمر؟تم نے ایک دن میں سب برباد کر دیا۔سب کھا گئے تم۔میں نے تم جیسا آسیب نہیں دیکھا۔تم جیسا منحوس انسان نہیں دیکھا کبھی۔تم میری عزت کھا گئے۔میرا خاندان برباد کر دیا۔میرے باپ کو مار دیا تم نے۔میں نے تمھیں خون دیا تھا۔عمر تم نے اس کی لاج بھی نہیں رکھی؟اگر اس رات میں نے کسی کتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی جان بھی بچائی ہوتی تو وہ بھی تم سے زیادہ وفادار ہوتا۔تم نے میرے ساتھ اتنا برا کیا۔تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ؟تمہاری وجہ سے میں آخری دفعہ اپنے باپ کے گلے نہیں لگ سکی۔یہ گلٹ میرے دل میں برچھی کی طرح کھب گیا ہے۔تم ایک دن میں میری ساری دنیا کھا گئے۔میں کیا کروں عمر کہاں جاؤں بھرے مجمعے میں صفائی دے کر بھی خود کو بے گناہ نہ ثابت کر پانا کیسی اذیت ہے۔تمھیں کیا پتہ ذرا دیر کو نظروں سے اوجھل ہونے اور واپسی پہ کسی اپنے کی لاش دیکھنا کیسی اذیت ہے۔تم کیا جانو میں اگر تمھیں مار بھی دوں تو میں اپنا باپ واپس نہیں لا سکتی۔"اس نے بازو آنکھوں پہ رکھ لیا تھا۔

عمر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا **(پیروں میں اتنی جلن ہو رہی تھی کہ خدا کی پناہ)**

"میں سمجھتا ہوں بھرے مجمع میں اپنی صفائی دینا کیسا ہوتا ہے **(اس کی آنکھوں کے سامنے کئی سال پہلے کا منظر گھوما تھا محلے کے لوگوں کے درمیان کھڑا چیخ چیخ کر اپنی صفائی دیتا عمر حیات)**میں محسوس کر سکتا ہوں ذرا سی دیر پہلے کسی اپنے کو زندہ سلامت دیکھنا اور کچھ دیر کے بعد اس کی لاش دیکھنا کیسا ہوتا ہے **(اس کی آنکھوں کے سامنے اب ڈاکٹر کھڑا تھا دیکھیں ہم نے اپنی پوری کوشش کی لیکن ہم ان کو بچا نہیں سکے)**میں سب سمجھتا ہوں۔سب محسوس کر سکتا ہوں ہالے۔لیکن میں آپ کی طرح کسی کو الزام نہیں دے سکتا۔آپ بڑی خوش قسمت ہیں آپ کے پاس الزام دینے کو عمر حیات ہے۔کوئی عمر حیات سے پوچھے وہ کہاں جائے ؟وہ کس کو الزام دے ؟اس کا دکھ کون سنے ؟میں آپ کو اپنی صفائی میں کیا کہوں ؟میرے الفاظ کی کوئی حیثیت نہیں آپ کی نظر میں میری کوئی کریڈیبلٹی نہیں ہے۔آپ مجھ پہ اعتبار نہیں کرتیں۔مجھے آپ کا اعتبار کمانا ہوگا۔اور میں تب ہی کچھ کہوں گا۔اب عمر حیات آپ سے تب بات کرے گا۔جب اس کی بات کی وقعت ہوگی۔جب اس کی کریڈیبلٹی ہوگی۔آپ کا غم اب تک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاک سے نکل کر گلٹ کے مرحلے میں ہے۔میرا غم ان سب مراحل سے نکل کر انتقام کے مرحلے میں ہے۔میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں ہالے۔جس نے بھی آپ کو تکلیف دی ہے میں ان سب کو چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا۔میں ایک ایک کی روح تک کو ایسی اذیت دوں گا کہ آئندہ کسی کو اس کے خاندان سے جدا کرنے کا سوچ کر بھی ان کی روح کانپ جائے۔"اس کا لہجہ سرد تھا برف جیسا۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا تھا عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

وہ اس کے گلٹ کا کچھ نہیں کر سکتا تھا اسے انتظار کرنا تھا۔اس کے گلٹ کے "**دکھ** "میں بدلنے کا انتظار۔وہ چلا گیا تھا پیچھے پچھتاووں کے ناگ تھے جو ذرا ذرا دیر بعد ڈستے تھے۔

"کاش میں بابا کے گلے لگ جاتی کاش میں ان سے ناراض نہ ہوتی یا پھر ان کو چھوڑ کر جاتی ہی نہ۔۔"

"کاش ہم سب کے پاس کوئی ٹائم مشین ہوتی جس کے ذریعے ہم اپنی غلطیوں کو سدھار سکتے کچھ "کاش "ہمیشہ "کاش "ہی رہ جاتے ہیں۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

آج کی رات ایسی سیاہ اور تاریک تھی۔۔جیسے کسی جنگل کی رات ایسی خاموشی تھی۔جیسی قبروں میں ہوتی ہو لیکن یہ رات سلطان منزل کے ایک کمرے کے لیے بہت مختلف تھی۔یہاں کسی کی ساری زندگی کی دعائیں پوری ہوئی تھیں۔کسی کی قربانیوں کا بدلہ دیا گیا تھا۔

یہ مہر ماہ اور سفیر کا کمرہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ سفیر کے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔ہالے کو عمر کے ساتھ گئے کافی دیر ہو چکی تھی ۔وہ تب سے لے کر اب تک سفیر کے انتظار میں بیٹھی تھی۔اسی وقت کمرے کا لاک باہر سے کھلنے کی آواز آئی۔سفیر بکھری ہوئی حالت میں اندر داخل ہوا۔اس کے سیاہ کرتے پہ جا بجا سلوٹیں تھیں ۔بھورے بال بکھرے ہوئے تھے۔بڑھی ہوئی شیو اور ہاتھ میں ایک شیشے کی بوتل۔مہر کو دیکھ کر اس نے بوتل والا ہاتھ پیچھے کیا تھا اور سر جھکائے مہر کے قریب سے گزرتا اپنے بیڈ پہ آ کر بیٹھ گیا تھا۔آج مہر کو اس کے پرفیوم کی خوشبو بھی نہیں محسوس ہوئی تھی۔سفیر کبھی بھی بغیر پرفیوم کے سوتا تک نہیں تھا۔اسے خوشبو سے عشق تھا۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد سفیر نے بولنا شروع کیا تھا۔

"آئی ایم سوری مہر میں تمہارے لیے وہ سب کچھ نہیں کر سکا۔جو تم ڈیزرو کرتی تھیں۔اس دن میری عزت کی خاطر تم نے جو کچھ کیا وہ پرائس لیس تھا۔"اس کی پشت کو دیکھتا بول رہا تھا مہر نے رخ موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔

"اٹس اوکے سفیر میں آپ کو سمجھ سکتی ہوں۔"وہ نرمی سے بولی تھی۔

"تم فکر مت کرو مہر میں بہت جلد تمھیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا۔تمھیں کوئی ضرورت نہیں ہے ایک ان چاہے رشتے سے بندھے رہنے کی۔بس ایک بار حالات نارمل ہوجانے دو۔"

مہر کا دل جیسے کسی نے چیر کر رکھ دیا ہو۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"کیا۔۔میں نے۔۔آزادی۔۔مانگی ؟" وہ چبا چبا کر بولی تھی۔سفیر نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو کیا لگتا ہے جب آپ کا دل کرے گا آپ مجھ سے شادی کر لیں گے۔اور جب دل چاہے گا آپ مجھے چھوڑ دیں گے ؟سفیر مہر ماہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔میں نے اپنی مرضی سے آپ سے نکاح کیا ہے۔کیونکہ۔۔"وہ بولتے بولتے رک گئی تھی۔"کیونکہ میں۔۔آپ سے۔۔محبت کرتی ہوں۔"بلاخر اس نے اعتراف کر دیا تھا۔

سفیر ہونقوں کی طرح اس کو دیکھے گیا۔

"یہ قید میرے لیے من چاہی ہے۔یہ رشتہ میرے لیے آب حیات ہے۔۔۔آپ میرے لیے عشق ہیں۔آج یا کل سے نہیں۔تب سے جب سے مجھے محبت کا مطلب بھی نہیں پتہ تھا۔اور اب جب میری ساری دعائیں پوری ہوئی ہیں تب آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔"وہ غم و غصے کے ملے جلے تاثرات لیے بول رہی تھی۔

سفیر گہری سانس بھرتا اٹھا تھا۔

"مہر۔۔میں اب تک ایک دھوکے سے باہر نہیں آیا اور ایک صدمے سے بھی۔ہالے کا دھوکہ اور بڑے پاپا کی موت۔میں ان دونوں چیزوں میں اسٹک ہو کر رہ گیا ہوں۔تمہارے یہ سارے الفاظ میرے لیے کسی ڈائیلاگ سے زیادہ کی حیثیت نہیں رکھتے۔تمہارے لیے بہتر ہے کہ مجھے چھوڑ دو۔اور اگر نہیں چھوڑ سکتی تو پھر تمھیں ایک بٹے ہوئے مرد کے ساتھ رہنا ہو گا۔ایک ایسا مرد جو اب کبھی اعتبار نہیں کر سکے گا۔اور مجھ سے کوئی امید مت رکھنا یہ تمھارے لیے بہتر ہو گا۔اگر تمھیں طلاق چاہیے تو جس دن کہو گی دے دوں گا لیکن میں کم از کم اس لڑکی پہ اعتبار نہیں کر سکتا۔جس کی بہن میری عزت اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ریپوٹیشن کو خاک میں ملا کر گھر سے بھاگ گئی ہو۔میرے لیے تم دونوں ایک جیسی ہو "خود غرض"۔"
وہ مہر کے بالکل قریب کھڑا بول رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرد تھیں۔

"لیکن ان سب میں میرا کیا قصور ہے ؟آپ مجھے کس گناہ کی سزا دے رہے ہیں ؟کیا ہالے کے بھاگ جانے میں میرا ہاتھ تھا ؟یا میں اس کے کسی عمل میں شامل رہی ہوں ؟"وہ گلابی ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی۔

سفیر اس کی بات کا جواب دیے بغیر اپنی جگہ پہ واپس گیا تھا۔بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کھول کر بوتل باہر نکالی ۔اب اس کے انداز میں کوئی جھجک نہیں تھی۔کوئی خوف نہیں تھا۔کچھ دیر قبل وہ اس بوتل کو ایک "کزن اور بیوی "سے چھپا رہا تھا۔اب اس کے سامنے وہ لڑکی تھی جو گوڈے گوڈے اس کے عشق میں ڈوبی تھی۔اس کے سامنے کون سی جھجک کیسی حیا۔

مرد اس عورت کے سامنے سب سے زیادہ نڈر ہوتا ہے جو اس سے محبت کرتی ہو۔کیونکہ وہ اسے ٹوکتی نہیں۔ صحیح غلط سے، برے اچھے سے۔کیونکہ وہ ڈرتی ہے اپنے محبوب کی ناراضگی سے۔سفیر جانتا تھا مہر بھی کچھ نہیں کہے گی۔سو بوتل اٹھائے کمرے سے ملحقہ اسٹڈی کی طرف بڑھ گیا۔

"آج کی رات اس حرام مشروب کے نام۔"

پیچھے مہر تھی اور اس کے لا تعداد دکھ۔وہ مل کر بھی اس کو نہ مل سکا۔مل کر نہ ملنے کی اذیت بہت بڑی ہوتی ہے۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اپنے بنگلے کے سرونٹ کوارٹر میں بیٹھا تھا۔یہ عثمان کا کمرہ تھا۔جس میں ایک طرف گدا رکھا تھا۔اس سے ذرا فاصلے پہ ایک پانی والا کولر اور ایک کونے میں کپڑوں کی ایک ٹرنک۔یہی اس کمرے کی کل متاع تھی۔لیکن اس وقت یہاں ایک چیز کا اضافہ تھا "لکڑی کی کرسی "وہی کرسی جس پہ عمر بیٹھا تھا ۔عثمان اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"عثمان کل گھر سے نکلنے کے بعد تم کہاں کہاں گئے ؟"وہ تندہی سے پوچھ رہا تھا۔

"سر میں تو بس سپر مارکیٹ گیا تھا وہاں سے سامان لیا اور واپس آ گیا۔مجھے کچھ نہیں پتا بی بی صاحبہ کب اور کیسے گاڑی میں آ گئیں۔میں تو کہیں اور رکا بھی نہیں تھا۔سر مجھے معاف کر دیں۔"وہ شرمندہ تھا۔

"عثمان تم مجھے پاگل بنا رہے ہو ؟سامان لے کر گھر سے نکلتے ہو۔اور واپسی پہ گاڑی میں ایک لڑکی آتی ہے۔میرا دماغ اب مزید مت گھماؤ۔اور صاف صاف بتاؤ وہ۔۔لڑکی۔۔گاڑی میں کیسے آئی ؟ تم راستے میں کہاں رکے کس سے بات کی کتنی دیر بات کی اور کیا بات کی ؟تمھیں وزن میں تبدیلی بھی محسوس نہیں ہوئی ؟"

"سر میں قسم کھا کر کہتا ہوں میں صرف سپر مارکیٹ گیا تھا۔گاڑی وہاں کے پارکنگ ایریا میں کھڑی کر کے میں سامان لایا۔اور اس کے بعد میں گھر آ گیا۔خدا کی قسم سر میں سچ کہہ رہا ہوں یقین کریں۔"

"تم سپر مارکیٹ جانے تک کہیں نہیں رکے رائٹ ؟مطلب جو کچھ بھی ہوا پارکنگ ایریا میں ہوا ؟"عثمان نے فورا اثبات میں سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے تو جب تم گاڑی پارک کر کے مارکیٹ گئے تب کیا ہوا۔ایک ایک سیکنڈ کی تفصیل دو مجھے۔اور اگر ایک بھی بات جھوٹی نکلی تو میں آج تمھیں زندہ گاڑھ دوں گا۔"وہ اس کو انگلی سے وارن کرتا کہہ رہا تھا۔

"سر میں سب سچ ہی بتاتا ہوں میں گاڑی لاک کر کے مارکیٹ گیا۔اور پھر میں نے ایک سیکشن سے سارا ڈرائی فروٹ خریدا۔"

عمر غور سے اس کی بات سن رہا تھا۔

"اس کے بعد میں دوسرے سیکشن گیا۔وہاں سے میں نے آپ کے صبح کے ناشتے کے لیے سامان خریدے۔اور پھر میں تیسرے سیکشن گیا وہاں میٹ فروزن ایٹمز تھے اور۔۔۔۔۔۔"

"ایک منٹ ایک منٹ۔"وہ ابھی آگے کچھ بولتا کہ عمر نے اس کو ٹوکا تھا۔"تم فروزن ایٹم کے سیکشن میں کیوں گئے ؟میں نے کبھی اپنے گھر میں باہر کا لایا گوشت نہیں بننے دیا۔میں وہی میٹ بنواتا ہوں جس کو میں خود اپنے سامنے بنوا کر لاتا ہوں۔اور خود پکاتا ہوں اور یہ بات تم اچھے سے جانتے ہو۔"(وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا)

"تو اب عثمان صاحب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم۔۔فروزن ایٹم۔۔۔سیکشن کیوں۔۔۔گئے؟" وہ آنکھوں میں تپش لیے ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا تھا۔

عثمان گڑبڑا گیا تھا اس نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"وہ سر۔۔۔۔دراصل۔۔۔میں آپ کو بتانے ہی والا تھا اصل میں۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عثمان میں اس وقت تمہاری کسی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں جلدی بولو تم وہاں کیوں گئے۔"عمر جیسے جھلا گیا تھا۔

عثمان فورا سنبھل گیا تھا۔

"سوری سر اصل میں ایک لڑکا آیا تھا میرے پاس۔اس کی نئ نئ شادی ہوئی تھی سر۔اس کو گروسری کا پتہ نہیں تھا۔میں بس اس کو گائیڈ کرنے کے لیے اس کے ساتھ تھا۔لیکن وہ بہت شریف تھا۔بہت اچھا لڑکا تھا۔میں نے جیسے ہی اس کو سارے سامان لے کر دیے۔اس نے شکریہ ادا کیا اور چلا گیا۔وہ بہت اچھا تھا سر وہ۔۔۔۔۔"

"کیا وہ سارا وقت تمھارے ساتھ تھا۔اور کیا اس کی موجودگی میں تم نے اپنا والٹ یا کار کی چابی نکالی ؟"عمر نے اس کی بات کاٹی تھی۔

اور عثمان کی ٹھوڑی سینے سے آ لگی تھی۔

"وہ سر۔۔۔۔دراصل۔۔میرا والٹ۔۔وہ نیچے گر گیا تھا۔اس لڑکے نے مجھے اٹھا کر دیا تھا۔اور اس کے بعد وہ کہیں چلا گیا تھا۔لیکن سر دس منٹ بعد پھر واپس بھی آ گیا تھا۔"عثمان تیز تیز بول رہا تھا۔

"والٹ گرا تھا ناں گاڑی کی چابی تو نہیں ؟والٹ سے کیا ملنا تھا اس کو۔خیر کچھ اور یاد آئے تو بتانا مجھے۔"عمر جانے کو مڑا تھا جب پیچھے سے عثمان کی شرمندہ سی آواز آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر وہ۔۔۔اصل میں۔۔۔دراصل بات یہ ہے کہ۔۔"وہ رک رک کر بول رہا تھا۔"جب میں مارکیٹ کے اندر گیا تھا تب میں نے چابی پینٹ کی سامنے والی جیب میں رکھی تھی۔لیکن جب میں وہاں سے نکلا تب چابی میری شرٹ کے سینے والے جیب میں تھی۔آئی ایم سوری سر۔۔۔"

عمر کرنٹ کھا کر مڑا تھا۔

"لعنت ہو تم پہ عثمان۔لعنت۔۔وہ تمھیں بے وقوف بنا کر گیا ہے۔تم کیا ساری زندگی جھک مارتے رہے ہو ؟تمھیں کسی چیز کا پتہ ہے بھی یا نہیں ؟ وہ لڑکا تمہاری چابی لے اڑا اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلا۔ ڈوب مرو تم عثمان ڈوب مرو۔"وہ اس کے سر پہ کھڑا دھاڑ رہا تھا۔

"میں معذرت خواہوں سر۔مجھے اندازہ نہیں تھا۔"وہ واقعی شرمندہ تھا۔

عمر نے اپنی کنپٹی سہلائی تھی اور عثمان کی جانب مڑا تھا۔

"میں اس معملے کو صبح دیکھوں گا۔صبح تک وہ باتیں بھی یاد کرو جو تمہارے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ ہوں گی۔ورنہ یہاں سے دفع ہوجانا۔تمہاری وجہ سے اتنی بڑی مصیبت میرے گلے پڑ گئی۔"وہ خود سے بڑبڑاتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

پیچھے عثمان شرمندہ سا کھڑا رہ گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھانے کا ماحول اس وقت بے زار سا تھا۔نائٹ ڈیوٹی کرتے پولیس افسران کے چہرے تھکے ہوئے سے تھے۔کچھ تو باقاعدہ اونگھ رہے تھے۔کچھ تاش کے پتوں پہ گزارا کر رہے تھے۔اے ایس آئی نذیر کوفت زدہ سا ایک فیمینسٹ کی ایف آئی آر لکھ رہا تھا۔

اس کا مدعا تھا کہ رات کے بارہ بجے بس میں سفر کرتے ہوئے اس کو ایک لڑکے نے بری نظر سے دیکھا۔اور چھونے کی کوشش کی ہے۔کافی دیر کئی مغز ماری کے بعد بالآخر نذیر ایف آئی آر کاٹنے کو تیار ہوگیا تھا۔ایک نا معلوم افراد پہ ایک ایسے آدمی پہ جس کی شکل مدعی کو خود بھی یاد نہیں تھی۔نذیر کا دل تو بس یہی کہنے کو چاہا تھا کہ۔

"بی بی اگر اتنا ہی تنگ کر رہا تھا تو بس میں شور مچانا تھا۔یہاں آ کر ہمارا وقت کیوں برباد کر رہی ہو ۔"لیکن اس کی زبان سلی ہوئی تھی۔اس لیے نہیں کیونکہ وہ عورت تھی۔اس لیے کیونکہ اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔دس منٹ بعد وہ عورت سنیپ بنا کر اور ایک دو انسٹا سٹوریز لگانے کے بعد مسرور سی چلی گئی تھی۔اس کے جاتے ہی ایک دراز قد سیاہ آنکھوں والا نوجوان اندر آیا تھا۔وہ ایسے آ رہا تھا جیسے یہ اس کا گھر ہو۔

وہ اب کچھ دیر قبل والے حلیے میں نہیں تھا۔اب اس نے نیلی چیک شرٹ کے ساتھ نیلی ہی جینز پہن رکھی۔شرٹ کے بٹن کھلے تھے۔اندر سے سفید گول گلے والی شرٹ نظر آتی تھی۔پیروں میں سلیپرز تھے۔اور ایک دو جگہ چھالے بھی تھے شاید اس نے اسی وجہ سے سلیپرز پہن رکھے تھے۔ورنہ وہ اپنے جوتوں کے معملے میں بہت حساس تھا۔اس کے آتے ہی تمام سپاہی اور افسران کھڑے ہو گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اونگھنے والوں کو چٹکی مار کر اٹھایا گیا تھا۔ذرا سی دیر میں اس چھوٹے سے تھانے میں ہل چل سی مچ گئی تھی۔کوئی اس کے لیے کرسی لا رہا تھا۔تو کوئی ٹیبل صاف کر رہا تھا۔کوئی بھاگ کر چائے لینے گیا۔تو کوئی اس سے اس وقت زحمت اٹھانے کی وجہ پوچھ رہا تھا۔

وہ اے ایس آئی نذیر کی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔وہ ذرا جلدی میں لگتا تھا۔نذیر سامنے کھڑا تھا۔با ادب گھبرایا سا۔۔

"سر آپ حکم کرتے بندہ حاضر ہوجاتا۔آپ نے کیوں زحمت کی ہے۔"وہ عمر کے سامنے کھڑا چاپلوسی کی تمام حدوں کو کراس کر رہا تھا۔عمر نے ایک ناپسندیدہ نظر اس پہ ڈالی تھی۔

"میرے ساتھ بات کرتے وقت اس طرح کھڑے مت رہا کرو۔کرسی لاؤ اور میرے سامنے بیٹھو یہاں جتنی عزت میری ہے۔اتنی تمہاری بھی ہے۔آئندہ میں تمھیں اس طرح کھڑا نہ دیکھوں۔"وہ انگلی اٹھاتا تنبیہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

نذیر جزبز سا ہوگیا تھا۔پاس پڑی کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔اب وہ پوری طرح عمر کی طرف متوجہ تھا۔

"کل رات جس گونگے کو اٹھا کر لائے تھے وہ کہاں ہے ؟"عمر اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔اس کی آواز میں ایک رعب تھا دبدبہ سا تھا۔

"سائیں کل سے تو دس گونگوں کو زبان دی ہے۔آپ کس والے کی بات کرتے ہو ؟"نذیر کی جگہ ایک ادھیڑ عمر کانسٹیبل بولا تھا۔

عمر نے سنجیدگی سے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں جج صاحب کے کیس والے گونگے کی بات کر رہا ہوں۔اور تم۔۔۔تمھیں میں آدھا گھنٹہ دیتا ہوں ۔اس کی آواز نکلنی چاہیے۔اگر آواز نہیں نکلتی تو لکھ کر دے۔لکھ کر نہیں دیتا تو اپنے پیروں پہ چل کر اس آدمی گھر لے کر جائے۔جس نے اس کو کل ہائر کیا تھا۔اور اگر تم سے یہ تینوں کام نہیں ہوئے تو خود کو ڈسمس سمجھو۔اور اگر وہ آدمی یہ تینوں کام نہیں کرتا تو ہاتھ۔پیر اور زبان تینوں کاٹ کر پھینک دو آئی سمجھ ؟"وہ اسی ادھیڑ عمر کانسٹیبل کو دیکھتا وارننگ کے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"ہوجائے گا سائیں آپ فکر نہ کرو۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔**(آج بیوی کا سارا غصہ اسی پہ اترے گا)**وہ سوچ کر ہی خوش ہوگیا تھا۔

اب اس کا رخ نذیر کی طرف تھا۔

"اور تم نذیر تم میرے ساتھ جا رہے ہو جانتے ہو کیوں ؟"

"جی سر جانتا ہوں۔آپ کو معلومات چاہیے ہوں گی۔میں اس علاقے کے چپے چپے سے واقف ہوں۔میں اگر کسی کی کتیا بچے جنے یا کسی کا بلا بھی مر جائے۔پہلی خبر مجھے ہی آتی ہے۔"

"میں اس وقت تمھارے کارنامے سننے کے لیے نہیں بیٹھا ہوں نذیر۔کل جس ہسپتال میں جج صاحب داخل تھے۔اس کی تفصیلات چاہیے مجھے۔"وہ کوفت زدہ سا تھا۔

"جی سر جیسا آپ کہیں آدھے گھنٹے تک ہوجائے گا۔"وہ تابعداری سے بولا تھا۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔باقی سب اس کے ساتھ اٹھے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک اور بات کل صبح تک میں معطل ہوجاؤں گا۔مجھے یہ سارا کام آج کی رات کرنا ہے۔تم سب جاگو گے۔آج کی رات کوئی نہیں سوئے گا۔"کوئی چونکا نہیں تھا۔اتنا اندازہ تو ان سب کو تھا کہ میڈیا کے سامنے ہالے کے اتنے بڑے الزام کے بعد یہ سب تو ہونا ہی تھا۔

"اورنگی تھانے کے شبیر کو کال کرو۔اس سے کہو میں کچھ نمبرز بھیج رہا ہوں ان کی ڈیٹیلز چاہیے مجھے۔" وہ اپنے ساتھ ساتھ چلتے نذیر سے کہہ رہا تھا۔

"اور فرقان سے کہو فہیم مرزا کی ایک مہینے کی رپورٹ مجھے دے۔وہ کس سے ملا؟ کہاں گیا؟ کتنی دیر گیا؟ کیوں گیا ؟اور وہاں کیا کھایا ؟کیا پیا؟ مجھے سب چاہیے نذیر۔"

نذیر ایک چھوٹی سی نوٹ پیڈ پہ سب نوٹ کرتا جا رہا تھا۔ **(نذیر عمر کا سب سے خاص آدمی تھا۔اسے شہر کے چپے چپے سے واقفیت تھی۔شہر کے سارے اشتہاری اور فرار ملزم اس کی جیب میں تھے۔وہ عمر کا وفادار تھا اور اس نے یہ بات کئی دفع ثابت بھی کی تھی)۔**

وہ دونوں اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔نذیر کے منع کرنے کے باوجود ڈرائیونگ سیٹ عمر نے خود سنبھالی تھی۔اب وہ سامنے سڑک پہ دیکھتے ہوئے کہے جا رہا تھا۔

"ایس ایچ او کو کال کرو اس سے کہو اپنے بندے اس سیلون بھیجے۔جہاں جج صاحب کی بیٹی تیار ہونے گئی تھی۔اور مجھے وہاں کی وہ فوٹیج چاہیے جو انہوں نے ڈیلیٹ کر دی ہے۔"

"اوکے سر ہوجائے گا ویسے ہم جا کہاں رہے ہیں سر ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جس نے میری نیند حرام کی ہے اسے سکون سے کیسے سونے دے سکتا ہوں ؟ہم اس کی نیند خراب کرنے جا رہے ہیں۔"اس کا لہجہ اب بھی بے لچک تھا۔

"سر ایک بات پوچھوں ؟"تھوڑی دیر بعد نذیر کی آواز گونجی تھی۔عمر نے جواب نہیں دیا۔وہ جانتا تھا نذیر منع کرنے پر بھی پوچھے گا ضرور۔

"آپ نے بی بی کو واقعی اغوا کیا تھا کیا ؟جج صاحب سے تو آپ کی اچھی خاصی سلام دعا تھی پھر بھلا ایسا کیوں کیا آپ نے ؟"اس کے لہجے میں تجسس تھا۔

"میرے باپ کا نام کیا ہے نذیر ؟"وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر بولا تھا۔

"سر۔۔۔وہاج علی۔۔خان" وہ کچھ حیرت سے بولا تھا۔

عمر نے ابرو اچکائی تھی" اچھا مجھے لگا تم "نذیر" تم میرے باپ ہو۔اس لیےتو مجھ سے ایسے سوال کر رہے ہو۔آئندہ میرا باپ بننے کی کوشش مت کرنا۔جتنا بتانا ہے اتنا ہی بتاؤں گا۔تم مجھ سے باتیں نہیں نکلوا سکتے۔"

نذیر گڑبڑا سا گیا تھا۔خود پہ دو حروف بھیج کر وہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

اتنے میں وہ لوگ شہر کے ایک پوش علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔پانچ منٹ مزید ڈرائیو کے بعد وہ "امتل ولا "کے باہر کھڑے تھے۔عمر نے گاڑی اس ولا کے بالکل سامنے کھڑی کر دی تھی۔گاڑی کو گیٹ کے بالکل سامنے کھڑے دیکھ چوکیدار بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"سر کس سے ملنا ہے آپ کو ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ملنا تو تمہارے صاحب سے ہے۔لیکن اگر وہ گھر پہ نہیں ہیں تو مالکن سے ملنے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔"نذیر دانت نکوستا کہہ رہا تھا۔عمر نے تنبیہی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"کسی عورت کے بارے میں ایسی بات نہیں کرتے۔"

نذیر خاموش ہوگیا تھا۔

"سکندر شاہ کو بھیجو۔بولو عمر حیات آیا ہے۔"عمر اب چوکیدار کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"سر وہ تو دو دن سے گھر پہ نہیں ہیں۔کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔جب آئیں گے آپ کا پیغام پہنچادوں گا۔آپ فکر مت کریں۔"وہ رٹے رٹائے سبق کی طرح دہرا رہا تھا۔

عمر بغیر کچھ کہے گاڑی تک واپس گیا تھا۔ونڈو سے ہاتھ اندر کر کے گاڑی کے ہارن پہ ہاتھ رکھ دیا تھا۔اب وہ زور زور سے بغیر رکے ہارن بجائے جا رہا تھا۔ڈرائیور ہارن کو بند کرنے کے لیے اس کی منت کر رہا تھا۔قریب ایک دو گھروں سے کھڑکی سے جھانک کر اس کو ملامت بھی کی گئی تھی۔لیکن اس نے تو گویا کان لپیٹ لیے تھے۔وہ بغیر رکے ہارن بجائے گیا۔بجائے گیا۔تقریبا پانچ منٹ بعد گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی تھی۔عمر کی آنکھوں میں تپش سی بھر گئی تھی۔

گیٹ سے نکلنے والا آدمی کوئی ساٹھ کے ہندسے کو عبور کرنے کے قریب تھا۔اس نے نیلا سلک کا نائٹ گاؤن پہن رکھا تھا اور آنکھوں میں غصہ لیے وہ باہر آیا تھا۔

"کیا۔۔بکواس۔ہے یہ۔شرم نہیں آتی گھٹیا لوگوں۔کسی کی نیند برباد کرتے ہو ؟"وہ آتے ساتھ ہی دھاڑے تھے لیکن عمر کو سامنے دیکھ کر جیسے خون خشک ہو گیا ہو اس نے واپس جانا چاہا لیکن بے سود۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اے ایس پی سر آپ یہاں سب خیریت تو ہے ؟"وہ قریب آ کر پوچھ رہا تھا۔

"نذیر ڈالو اس کو گاڑی میں" عمر اس کی بات کا جواب دیے بغیر بولا تھا۔اور پھر سکندر شاہ کے لاکھ جھٹپٹانے اور چیخنے پکارنے کا اثر لیے بغیر نذیر ان کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بٹھا چکا تھا۔وہ ابھی اور شور کرتے جب نذیر ان کے کان کے پاس جھکا تھا۔

"چپ چاپ بیٹھ جاؤ شاہ صاحب۔ورنہ میرے پاس آپ کی رنگین راتوں کے ثبوت موجود ہیں۔اور آپ کی بیوی اور بیٹی کا نمبر بھی۔نسرین کو جانتے تو ہوں گے آپ ؟وہی جس کو ڈیفنس میں کوٹھی دے رکھی ہے۔"نذیر ان کے کانوں میں زہر انڈیل کر دور ہٹا تھا۔

سکندر صاحب کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔انہوں نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"کیا۔۔۔چاہتے کیا۔ہیں آپ ؟"ان کی ساری ہوا نکل گئی تھی۔اب وہ جلد از جلد اس صورتحال سے چھٹکارا چاہتے تھے۔

"جس ہسپتال کے آپ مالک ہیں۔اس کی سی سی ٹی وی فوٹیج اور میری ایک چیز رہ گئی ہے۔آپ کے ہسپتال میں۔وہ بھی چاہیے۔"عمر سکون سے بولا تھا۔

"اتنی سی بات کے لیے آپ لوگوں نے اتنی بے ادبی کی ہے میرے ساتھ۔میں ایک عزت دار آدمی ہوں اے ایس پی صاحب۔میں ابھی ڈی آئی جی صاحب کو کال کروں گا۔عجیب غنڈہ گردی ہے۔اندھیر نگری مچا رکھی ہے آپ نے۔"وہ غصے سے سرخ چہرہ لیے غرا رہے تھے۔عمر نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک نمبر ملایا تھا۔اور موبائل پیچھے نذیر کو تھما دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہلی ہی بیل پہ کال ریسیو ہوگئی تھی۔

"ہاں بول بھائی ؟"کسی کی نیند میں ڈوبی آواز گاڑی میں گونجی تھی۔

"ڈی آئی جی سر میں عمر حیات بات کر رہا ہوں۔"عمر نے بیٹھے ہوئے ہانک لگائی تھی۔سکندر شاہ نے موبائل نذیر کے ہاتھ سے اچک لیا تھا۔

"ڈی آئی جی سر یہ آپ کے اے ایس پی مجھے ڈرا دھمکا کر میرے گھر سے اٹھا کر لائے ہیں۔اور اب یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے ہسپتال کی سی سی ٹی وی فوٹیج ان کے حوالے کروں۔نہ ان کے پاس کوئی اجازت نامہ ہے اور نہ۔۔۔"وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے۔جب ان کی بات کاٹی گئی تھی۔

"اے زیادہ بولو مت فوٹیج دے دو گے تو مر نہیں جاؤ گے تم۔اور میں جانتا ہوں سب کچھ کتنا ڈرا دھمکا کر لائے ہوں گے یہ لوگ۔عمر کو جو کچھ چاہیے دے دو ورنہ بہت برا ہو گا۔اور اب رکھ فون نیند خراب کر دی میری۔"وہ جھنجھلائے ہوئے تھے۔"عمر یار کیا ہے؟ اب یہ برساتی مینڈکوں سے بھی میں بات کروں ؟"وہ اب عمر سے کچھ کہہ رہے تھے۔عمر نے بات ختم کر کے کال کاٹ دی تھی۔

سکندر صاحب کا سارا رنگ نچڑ گیا تھا۔**(کتنا بھتہ دیتا تھا میں اس ڈی آئی جی کو)** وہ بس سوچ ہی سکے۔

"جی تو شاہ صاحب اور کس سے بات کرنی ہے ؟اگر کہیں تو آئی جی سے بات کرا دوں؟ ان سے بھی اچھی خاصی بات چیت ہے میری۔ارے آپ کے رنگ کو کیا ہوا چہ چہ چہ دکھ ہوا ؟دیکھیں پولیس والے کی نہ دوستی اچھی نہ دشمنی۔وہ آپ کا ہر بات میں ساتھ دیں گے لیکن جب اپنے وردی والے بھائی کی آگئی ناں تب وہ اپنے گھر والوں کے بھی نہیں ہوتے۔"عمر فخریہ سا کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب آپ بتائیں خاموشی سے ہمارا کام کریں گے یا اور چک چک کرنی ہے ؟دیکھیں آپ کے ہسپتال جاتے ہم فضول بحث کرنی پڑتی ایک ایک سے۔اب آپ چلیں گے تو کتنی عزت اور احترام سے ہو گا ہمارا کام ؟آپ کو نیکی کا موقع ملے گا۔اور ہمارا وقت بچے گا کتنا اچھا ہو گا ناں ؟"وہ عام سے انداز میں کہہ رہا تھا۔

نذیر اپنے موبائل پہ ساری ڈیٹیلز جمع کر رہا تھا۔

"ہو جائے گا آپ کا کام۔ہسپتال چلیں۔"اب کے ان کا انداز سپاٹ تھا۔

تقریبا آدھا گھنٹہ بعد وہ تینوں لوگ ہسپتال کے سیکیورٹی روم میں بیٹھے صبح نکاح کے بعد والی فوٹیج دیکھ رہے تھے۔لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا۔ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج غائب تھی۔ جس وقت ہالے اور عمر اس سڑک پہ بیٹھے تھے۔وہ فوٹیج غائب تھی۔

"شاہ صاحب ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج کہاں ہے ؟"عمر ان کی طرف دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"دیکھیں عمر صاحب میں آپ کو سچ بتاتا ہوں۔جس طرح آپ زور زبردستی ہمیں یہاں لے آئے ہیں۔ اسی طرح آج دوپہر بھی کسی نے بالکل اسی طرح ڈیڑھ گھنٹے کی فوٹیج میرے سیکورٹی چیف سے ڈیلیٹ کروا دی۔اور اسے آج شام کی فلائٹ سے دبئی بھجوا دیا۔آپ اب چاہے مجھے مار دیں یا میرے ہسپتال کو آگ لگا دیں۔جو سچ ہے سو ہے۔اس سسٹم میں سروائیو کرنے کے لیے ہم سب کو کافی دفع ایسے کام کرنے پڑتے ہیں۔مجھے پتہ تھا آپ چپ نہیں بیٹھیں گے۔اسی لیے میں آپ سے چھپتا پھر رہا تھا۔"سکندر شاہ نرمی سے کہہ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کا سیکورٹی چیف فوٹیج ڈیلیٹ کر دیتا ہے۔آپ کا ڈاکٹر میری اجازت کے بغیر ہمارے مریض کے کمرے میں کسی کو بھی جانے دے دیتا ہے۔آپ کے ہسپتال سے ہماری چیزیں مسنگ ہوتی ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم پولیس والے غنڈے ہیں۔یہ تو کھلم کھلا تضاد ہے شاہ صاحب۔"عمر ان کو دیکھتا چبھتے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"آپ کی چیز مسنگ نہیں ہے عمر صاحب۔میں نے آپ کی چیز سنبھال کر رکھی ہے۔میرا اور آپ کا کوئی ذاتی عناد نہیں تھا۔مجھ سے جتنا ہو سکے گا میں آپ کو اتنی فیورز دوں گا۔میں ایک ذمہ دار شہری ہوں آپ کو مجھ سے شکایت نہیں ہوگی۔**(ساتھ ہی ایک لڑکے کو اشارہ کیا تھا)**جج صاحب بہت اچھے آدمی تھے۔اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔کیا یہ ہے آپ کی مسنگ چیز ؟گو کہ یہ الیگل ہے لیکن خیر۔۔۔"وہ اس لڑکے کے ہاتھ سے ایک چھوٹی سی ڈبیا لے کر اس کو کھولتے ہوئے کہہ رہے تھے۔اب ان کے ہاتھ میں ایک ننھا سا کیمرہ تھا۔عمر بے تاثر چہرے کے ساتھ ان کو دیکھتا رہا۔اس کی نظریں اب بھی متلاشی تھیں۔اب بھی اس کی کھوج مکمل نہ ہوئی ہو۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا ان کے ہاتھ سے کیمرہ لے لیا نذیر بھی عمر کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

"شاہ صاحب میں نے بہت کوشش کی کہ میں آپ کا "خاندان "بچا سکوں۔جس طرح میں اپنا نہیں بچا سکا لیکن آپ۔۔۔آپ بکاؤ نکلے۔اب آپ مجھ سے شکایت مت کیجیے گا۔میں آپ کے پاس آیا آپ سے عزت سے بات کی۔نرمی سے اپنی چیزیں مانگیں لیکن آپ نے نہیں دیں اب آپ خود۔۔۔آئیں گے اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے میری چیز واپس کریں گے۔میں آپ پہ حالات اتنے تنگ کر دوں گا کہ آپ کو آنا پڑے گا شاہ صاحب " وہ کہہ کر رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

پیچھے سکندر شاہ نے بے اختیار اپنا ماتھا مسلا تھا۔

" لعنت ہو تم لوگوں پہ۔کس پاگل آدمی کے ساتھ پھنسا دیا ہے مجھے۔اب نہ یہ خود چین سے بیٹھے گا اور نہ مجھے بیٹھنے دے گا۔"وہ سخت پریشان تھے۔

ذرا دور ہسپتال کے پارکنگ ایریا میں جھانکو تو عمر حیات اپنی گاڑی میں بیٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔اس بار ڈرائیونگ سیٹ پہ نذیر تھا۔ساتھ نذیر کو ہدایات دے رہا تھا۔

"اس سیکورٹی چیف کیا نام ہے اس کا ؟عبدل۔۔ہاں اس کی فیملی کا پتہ لگاؤ نذیر اور شاہ صاحب کی ساری ویڈیوز ان کی بیٹی اور بیوی کو بھیج دو۔کل تک کسی سوشل میڈیا اکاؤنٹ پہ بھی پوسٹ کر دو۔میرا خاندان نہیں بچے گا تو میں کسی اور کا بھی رہنے نہیں دوں گا۔"

"سر بیوی کو بھیجنے کا کیا فائدہ کیوں نہ اس کی محبوبہ کو بھیج دیں ؟"نذیر چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہا تھا۔

عمر نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا اور پھر موبائل پہ نظریں جمائے بولنا شروع کیا تھا۔

"باہر والی خود بے وفا ہوتی ہے اس لیے بے وفائی معاف کر دیتی ہے۔لیکن گھر والی وہ چاہے خود دھوکے باز ہو لیکن اس کو اپنا مرد وفادار چاہیے ہوتا ہے۔ویڈیو بھیجو اور پھر دیکھو کس طرح ٹوٹتے ہیں خاندان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔خیر اپ ڈیٹس دو مجھے۔"وہ اب بھی موبائل کو دیکھ رہا تھا۔اس میں کسی طرح اس ننھے کیمرے کا سسٹم آن کر رہا تھا۔

"سر فہیم مرزا ایک مہینے سے سوائے شمس سلطان کے اور کسی سلطان سے نہیں ملا۔اور فروا سلطان کا کال ریکارڈ چیک کروایا ہے میں نے۔لیکن کوئی فہیم مرزا یا کسی ایسے آدمی سے ان کی بات نہیں ہوئی۔ جس کی بنا پہ ان پہ شک کیا جائے۔سیلون والوں نے ساری فوٹیج بھیج دی ہے آپ کو ای میل کر دی ہے میں نے۔اور وہ عبدل اس کا ابھی کچھ کرتا ہوں۔کوئی دبئی نہیں گیا ہو گا۔ وہ یہیں لالو کھیت میں اس کے کوئی رشتے داروں کے گھر چھپا بیٹھا ہو گا۔صبح تک اس کو بھی دیکھ لوں گا میں۔سر اور کچھ چاہیے تو بتائیں ؟"وہ ساری تفصیل بتا کر اب تابعداری سے پوچھ رہا تھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے یہ ساری انفارمیشن سچی ہے ؟"

"سو فیصد جھوٹ ہے سر۔بک گئے ہیں سارے۔یا پھر صحیح جگہ چیک نہیں کر رہے۔آپ مجھے دو دن کا وقت دیں میں سب چیزیں معلوم کر لوں گا۔آپ اگر کہتے ہیں کہ فہیم مرزا فروا سلطان سے ملا ہے۔ کب ،کہاں ،کیسے مجھے نہیں پتہ۔لیکن وہ ملا ہے۔سیلون والوں نے اتنے آرام سے فوٹیج کیسے دے دی ؟اور عبدل اسے آج کی رات ہی ملنا ہو گا۔اسے ڈھونڈ لوں گا میں۔مجھ پہ اعتبار کریں۔"وہ یقین دہانی کرا رہا تھا۔

"مجھے تم سے یہی امید ہے۔"وہ موبائل کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

عمر نے اب سسٹم کو موبائل پہ آن کر لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گاڑی کو قبرستان کی طرف موڑو۔"اس نے موبائل سے نظریں ہٹا لی تھیں۔

"سر۔۔اس وقت ؟"

"نذیر تم کیوں آج اپنی موت میرے ہاتھوں لکھوانا چاہتے ہو ؟تمھیں کتنی دفع کہا ہے۔کم بولا کرو۔"

"سوری سر اب ایسا نہیں ہو گا۔"وہ شرمندگی سے بولا تھا۔

اور پھر واقعی قبرستان پہنچنے تک وہ کچھ نہیں بولا تھا۔وہاں پہنچ کر عمر اندر چلا گیا تھا۔جبکہ نذیر کو باہر ہی کھڑا کر دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک تازہ گیلی مٹی والی قبر کے قریب بیٹھا تھا۔اس قبر پہ اب تک چڑھائے گئے پھول تازہ تھے۔عمر آنکھوں میں کرب لیے اس قبر پہ ہاتھ پھیرتا رہا۔پھیرتا رہا۔۔اس کی آنکھوں میں ہلکی نمی تھی۔

"ماموں۔۔۔"بڑی دیر بعد اس نے قبر میں سوئے آدمی کو مخاطب کیا تھا۔"آئی مس یو یار۔۔۔آپ ہوتے تھے تو پتہ ہی نہیں چلتا تھا مشکل کیا ہے، مصیبت کیا ہے۔عمر کو آپ کا بڑا سہارا ہوتا تھا۔۔۔لیکن اب۔۔اب سب چیزیں میرے ہاتھ سے نکلنے لگی ہیں۔حسن اور ہالے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔ثبوت مل نہیں رہے۔۔۔اور آپ سے کیا وعدہ میں نبھا نہیں پا رہا ہوں۔میں ہالے کو کیسے روکوں ؟ان کا غم بہت بڑا ہے آپ کو مجھے چھوڑنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔میں اکیلا ہو گیا ہوں ہالے اور حسن کا تو بس باپ مرا ہے۔شمس سلطان کا بھائی، یوسف سلطان کا بیٹا۔لیکن عمر حیات۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر حیات کا تو باپ۔۔بھائی۔۔دوست خاندان سب مر گئے ہیں آپ کا جانا میرے لیے۔۔۔میرے لیے سب سے بڑا دکھ ہے۔لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں کسی ایک کو بھی نہیں بخشوں گا۔کسی ایک کو بھی نہیں۔ہر بار عمر سے ہی کیوں اس کا خاندان چھینا جائے۔ہر بار فروا کیوں کامیاب ہو؟ اس نے مجھے میرے خاندان سے دور کیا۔۔میری ماں کو اپنی اولاد سے دور کیا۔اور آج آج تو اس نے میرا سب کچھ ختم کر دیا۔یہ آپ کی قبر نہیں ہے یہ عمر حیات کے جذبات کی قبر ہے۔ اس کے اندر کے انسان کی قبر ہے۔ان لوگوں نے پتہ ہے مجھے آپ کے جنازے سے بھی دور رکھا ہے۔آپ کا وارث میں بھی تھا۔کاش میں نے آپ کی بات مانی ہوتی اور اپنا حق لیا ہوتا۔"اب اس کی آنکھیں بند تھیں۔وہ اس منظر کو بھلا کر دس سال پیچھے چلا گیا تھا۔

یہ رات ظالم اور سفاک تھی۔اس رات عمر نے نفیسہ حیات کو چھوڑا تھا۔وہ اپنا سفری بیگ کندھے سے لگائے رات کے اس پہر سڑک کے ایک کنارے بیٹھا تھا۔اس کی آنکھیں پتھر آئی ہوئی تھیں۔اور چہرے کے تاثرات سخت تھے۔وہ اجنبی نظروں سے بار بار سڑک کے چاروں اطراف میں نظر دوڑاتا۔ اور پھر سر کو ہاتھوں میں گرا دیتا۔اس کو نیند آ رہی تھی۔وہ نیند اور بھوک کا بہت کچا تھا۔اس وقت بھی اس کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں۔جب اس کے بالکل پاس ایک بڑی سی گاڑی آ کر رکی۔عمر فورا الرٹ ہو گیا تھا۔اور نیند بھگا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ سے ایک مہربان چہرے والا آدمی باہر آیا تھا۔

عمر چبھتی آنکھوں سے اس کو دیکھے گیا۔وہ آدمی اب عمر کے قریب آ کر رکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہوا برخوردار رات کے اس پہر گھر سے باہر اس سڑک پہ بیٹھے ہو۔نکالے گئے ہو یا بھاگ کر آئے ہو ؟"وہ سنجیدگی اور نرمی سے پوچھ رہے تھے ان کی آنکھیں عمر کی آنکھوں سے ملتی تھیں۔

سنجیدہ اور گہری سیاہ آنکھیں۔

"نہ نکالا گیا ہوں اور نہ بھاگا ہوں۔میں گھر" چھوڑ "کر آیا ہوں۔"وہ چھوڑ پہ زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

"اچھا ؟؟مطلب باغی ہو۔پھر تو تمھیں چاہیے کہ میرے ساتھ چلو۔میرے پاس تمہارے لیے ایک بہترین جگہ ہے۔"

"اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں اس آدمی کے ساتھ چلا جاؤں گا جس سے ملے ابھی مجھے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے۔"اس کا لہجہ اب مشکوک تھا۔

"ٹھیک ہے پھر۔تم بتاؤ تمہارے ماں باپ کہاں ہیں؟ میں تمھیں لے چلتا ہوں صلح صفائی کروا دوں گا۔ اس طرح راتوں کو گھر سے باہر نہیں رہتے۔"وہ اپنائیت سے بولے تھے۔

"میرے ماں باپ نہیں ہیں۔"وہ ان کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا۔

"کیا یتیم ہو ؟"

"ہاں۔۔شاید ایسا۔۔۔ہی ہے۔"وہ اٹکا تھا۔

"شاید کیوں ؟کیا تمھیں یقین نہیں ہے ؟"گفتگو اب دلچسپ ہوتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں یہاں اپنی پہچان ڈھونڈنے آیا ہوں اور شاید اپنے خاندان کو بھی۔مجھے نہیں پتہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔"وہ جھنجھلا سا گیا تھا۔

"آج کے بعد تمھیں سب پتہ ہو گا۔میرے ساتھ چلو۔میرے پاس تمھیں دینے کے لیے چھت بھی ہے اور تمہاری پہچان ڈھونڈنے کے لیے تعلقات بھی۔یقین کرو سیف رہو گے۔کراچی کا سب سے اچھا آدمی ہوں میں۔"آخر میں ان کا لہجہ ذرا شوخ ہوا تھا۔

"میں آپ پہ اعتماد نہیں کرتا اس لیے میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔میں اپنے دم پہ اپنا خاندان ڈھونڈ لوں گا۔"اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

"یہ کراچی ہے بیٹا۔لوگوں کا سمندر رہتا ہے یہاں۔ایک دوسرے کو کچل کر دھکیل کر آگے بڑھنے کی ریس ہے یہاں۔اگر چاہتے ہو کہ نہ دھکیلے جاؤ اور نہ کچلے جاؤ تو میرے ساتھ چلو۔اور کس نے کہا تمہاری کوئی مدد کرے گا ؟میں تو ہرگز نہیں۔"انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیے تھے۔"میں تمھیں فیور دوں گا اور بدلے میں فیور لوں گا۔اب اگر چلنا ہے تو چلو ورنہ یہاں بیٹھے رہ جاؤ گے۔ہر کوئی معراج سلطان جتنا نیک دل نہیں ہوتا۔جو تمھارے لیے گاڑی سے اتر آئے۔"

عمر چند لمحے خاموشی سے ان کو دیکھتا رہا۔

"اور کہاں لے کر جائیں گے آپ مجھے ؟"

"تم نے خود ہی کہا تم یتیم ہو۔تو پھر یتیم خانے کے علاوہ کہاں لے کر جا سکتا ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں لے جائیں گے مجھے ؟میں اٹھارہ سال کا ہوں۔یتیم نہیں ہوں بالغ ہوں۔کما سکتا ہوں۔کھا سکتا ہوں۔آپ کی خیرات کیوں لوں۔"وہ تیوری چڑھائے بولا تھا۔

"میں تمھیں خیرات دے بھی نہیں رہا۔جس طرح یہاں بیٹھے خالی سڑک پہ پہرا دے رہے ہو۔اسی طرح میرے اور فنیج کے گیٹ پہ دے دیا کرنا اور کمائی ہوئی روٹی کھانا۔"

عمر حیات نے مشکوک نظروں سے دیکھتا رہا۔اور پھر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔

"اگر آپ نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا۔اور آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔آپ مجھے فیور دیں گے۔اگر نہیں دی تو میں آپ کے خلاف کورٹ میں جاؤں گا۔آپ مجھے جانتے نہیں ہیں ۔"وہ ان کو وارن کرتا بول رہا تھا۔(انہوں نے وعدہ نہیں کیا تھا وہ الفاظ کو اپنی مرضی کے مطلب دے رہا تھا)۔

معراج نے طنزیہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا (بلیک میلر کی اولاد نہ ہو تو)۔

"اوکے۔سو مسٹر عمر حیات اب چلیں۔میری بیٹی اندر سو رہی ہے۔"وہ مصالحت جو انداز میں بولے تھے۔

عمر بغیر جواب دیے ان کے ساتھ چلنے لگا تھا۔گاڑی کے اندر بیٹھتے ہی معراج سلطان نے ایک میسج ٹائپ کیا تھا۔اور اس کو "جونیئر "کے نمبر پہ بھیج دیا تھا۔

"عمر مجھے مل گیا ہے۔وہ میرے ساتھ ہے۔فکر مت کرو تم۔"

انہوں نے میسج کر کے موبائل رکھ دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑی دیر بعد گاڑی ہیون کی طرف روانہ تھی۔

پچھلی سیٹ پہ بیچ میں معراج سلطان بیٹھے تھے۔ان کی دائیں طرف بارہ سالہ ہالے سو رہی تھی۔جس کو انہوں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔دوسری طرف عمر حیات بیٹھا تھا۔آنکھوں میں بھری نیند ،چہرے پہ بے زاری لیے۔البتہ اس نے دو بار نظر اٹھا کر بارہ سالہ ہالے کو دیکھا تھا۔لیکن بس رشک کی نظر سے۔

اس کی نیند کتنی بے فکر تھی۔

"سر۔۔۔سر عمر سر۔"

نذیر کے کندھا ہلانے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔منظر بلبلے کی طرح تحلیل ہوا تھا۔وہ مہربان چہرہ اب اس کے ساتھ نہیں تھا۔اور یہی حقیقت تھی۔بے حد تلخ حقیقت۔

"ہا۔۔ہاں بولو ؟"وہ نذیر کو دیکھ کر بولا تھا۔

"سر صبح ہونے والی ہے اب چلنا چاہیے ابھی بہت کام رہتے ہیں۔"

عمر نے آخری نظر اس قبر کو دیکھا تھا اور اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"میں بہت جلد دوبارہ آؤں گا جب میں سب کچھ فکس کر لوں گا اوکے ؟"وہ جیسے ان کو تسلی دے رہا تھا۔

صبح کی پو پھوٹنے والی تھی۔اس کو گھر جانا تھا۔ابھی واقعی بہت کام باقی تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

سورج کی روشنی چاروں اور پھیل گئی تھی۔پیلی چمکیلی دھوپ نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ہر گزرتے لمحے دھوپ کی گرمی اور تپش بڑھتی جاتی تھی۔اسی وقت عمر حیات اپنے بنگلے کی چار دیواری کا جنگلا پار کرتا اندر داخل ہوا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔وہ رات بھر سویا نہیں تھا۔اور ابھی اندر جانے پہ ایک اور آزمائش اس کے لیے تیار تھی۔یہ سوچ ہی اس کو تھکا دیتی تھی۔وہ آتے ہی اس کمرے کی جانب گیا تھا۔جہاں ہالے تھی۔دروازہ اندر سے لاک تھا۔اس نے دستک دی۔ایک بار۔دو بار ۔تین بار اور پھر آواز لگائی۔ایک بار۔دو بار۔۔تین بار۔۔اب جواب ندارد۔اب کے وہ پریشان ہوا تھا۔ اور بلند آواز میں ہالے کو پکارتا زور زور سے دروازہ بجانے لگا۔لیکن اندر سے کوئی جواب نہ پا کر وہ بھاگ کر کمرے کے لاک کی چابی لے آیا تھا۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے لاک میں چابی گھسائی۔اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔وہ جیسے ہی لاک کھول کر اندر آیا اس کو لگا جیسے کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو۔

ہالے اسی چائے گرے فرش پہ بے سدھ پڑی تھی۔اے سی کی ٹھنڈک سے کمرہ جیسے برف ہو رہا ہو۔ وہ دیوانہ وار ہالے کی طرف لپکا تھا۔اس کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے۔اس کا جسم تپ رہا تھا۔وہ بخار سے پھنک رہی تھی۔وہ اس کو آوازیں دے رہا تھا۔اس کے چہرے کو تھپتھپا رہا تھا۔ہالے نے زرا کی ذرا آنکھیں کھولی تھیں۔لیکن عمر کو قریب دیکھ کر اس نے پھر رخ موڑ لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے فورا موبائل نکالا تھا اور ایک نمبر ڈائل کیا تھا۔وہ تیز تیز بول رہا تھا۔ہالے کو بس اس کے ہونٹ ہلتے معلوم ہوتے تھے۔اس کو دیکھتے دیکھتے وہ ایک بار پھر ہوش و خرد سے بے گانہ ہو گئی تھی۔

اس کی آنکھ اب سوئی کی چبھن سے کھلی تھی۔وہ خالی ذہن سے چھت کو دیکھے جا رہی تھی۔ڈاکٹر اس کے بازو میں کینولہ لگا رہا تھا۔اسے اپنا سارا جسم ٹوٹتا محسوس ہوا اس کا جسم ذرا سا ہلنے سے بھی قاصر تھا

۔

ڈاکٹر اب عمر سے کچھ کہہ رہا تھا جسے وہ غور سے سن رہا تھا۔

"عمر سر آپ کی مسز نے کسی بات کا بہت گہرا صدمہ لیا ہے۔ان کی زیادہ سے زیادہ کیئر کریں اور ان کو ٹینشن نہ دیں۔ان کا بخار تھوڑی دیر تک اتر جائے گا۔اس کے بعد آپ انہیں کوئی نرم غذا کھانے کو دیں۔یقینا انہوں نے کل سے کچھ کھایا نہیں ہے۔جس کی وجہ سے ان کو کمزوری ہورہی ہے۔اور اسی وجہ سے وہ بے ہوش بھی ہوگئیں اگر کچھ پرابلم ہو تو مجھے کال کیجیے گا۔"

عمر نے ان کا شکریہ ادا کیا تھا اور ان کو دروازے تک چھوڑ کر آیا تھا۔تھوڑی دیر بعد ہالے کو ہوش آ گیا تھا۔

شانو (**ملازمہ**) اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھی اس کو چمچ کے ساتھ سوپ پلا رہی تھی۔ہالے خاموشی سے پی رہی تھی۔

اس کا رنگ زرد تھا، آنکھیں سوجی ہوئی، سرخ بھورے لمبے بال کندھوں پہ پھیلے تھے۔وہ دو دنوں کی بھوکی تھی۔اس وقت وہ کچھ بھی کھا لیتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھوک واحد چیز ہے جو غم یا خوشی نہیں دیکھتی۔عمر دروازے کی اوٹ سے کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔اس کیمرے سے جو کچھ اس کو ملا تھا۔اس نے عمر کے حواس معطل کر دیے تھے وہ یہ سب کچھ ہالے کو کیسے دکھائے گا ؟

اسی وقت ہالے نے اس کو دروازے کی اوٹ میں کھڑے دیکھ لیا تھا۔تب ہی اس کی آنکھوں میں نفرت بھرنے لگی۔اس نے شانو کا بڑھا ہوا ہاتھ بری طرح جھٹکا تھا۔

"نکل جاؤ یہاں سے۔"وہ شانو کو دیکھے بغیر بولی تھی۔اس کی نظریں اب بھی عمر پہ جمی تھیں۔

"بی بی جی تھوڑا سا سوپ پی لیں۔آپ بہتر ہوجاؤ گی۔"وہ لجاجت سے بولی تھی۔

"میں اگر ایک بار کہہ دوں جاؤ۔تو چلی جایا کرو۔مجھے ملازموں پہ چلانا پسند نہیں ہے۔"وہ اب کے نرمی سے بولی تھی۔

شانو خاموشی سے برتن سمیٹتی چلی گئی تھی۔

عمر اب دروازے کی چوکھٹ پہ کھڑا تھا سینے پہ بازو باندھے نرم سی نظروں سے ہالے کو دیکھتا۔

"مجھے سسپنڈ کر دیا گیا ہے۔آپ نے کل جو بیان دیا اس کی وجہ سے اب مجھ پہ انکوائری بیٹھے گی۔اور پھر شاید تب ہی میں بحال ہو سکوں۔"اس کے لہجے میں کوئی دکھ نہیں تھا وہ بس سنجیدگی سے بتا رہا تھا۔

"مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا اور تمہاری آواز سننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔میرے سامنے کم سے کم آیا کرو۔جب جب تمھیں دیکھتی ہوں تمھیں قتل کرنے کا ارادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کے والد صاحب جج تھے ناں ؟"وہ اس کو دیکھتا اس کے قریب آتا کہہ رہا تھا۔

"آپ کو اتنا تو پتہ ہی ہو گا کہ کسی کو سزا سنانے سے پہلے اس کو صفائی کا موقع دیا جاتا ہے۔اس کے خلاف ثبوت دیکھے جاتے ہیں۔اس کے خلاف گواہیاں لی جاتی ہیں۔پھر کہیں جا کر اس کو "مجرم "قرار دیا جاتا ہے۔آپ اب بتائیں آپ کے پاس کیا ثبوت ہیں ؟کون سی گواہی ہے ؟ کیا چیز مجھے مجرم ثابت کرتی ہے؟" وہ سکون سے پوچھ رہا تھا۔

ہالے بیڈ سے اٹھی تھی۔**(نقاہت اور درد کی وجہ سے اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا سر بری طرح گھوم رہا تھا۔لیکن وہ اپنے پیروں پہ زور دیے کھڑی رہی)**وہ اب اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔بازو سینے پہ لپیٹے آنکھوں میں چبھن لیے۔

"میری شادی سے کچھ دن پہلے تم مجھے پرپوز کرتے ہو۔پھر اچانک میں اپنی شادی کی رات پارلر سے اغوا ہو جاتی ہوں۔اور سی سی ٹی وی فوٹیج میں اور کسی اور جگہ بھی کوئی سراغ نہیں ملتا۔میری فیملی کو ہسپتال کا اجازت نامہ ،ہماری تصاویر اور وہ ویڈیوز موصول ہوتی ہیں جو کہ میرے لیے متنازعہ ہیں۔اور ان سب تصاویر اور ویڈیوز میں ،میں تمہارے ساتھ ہوں۔صبح کو میں تمہاری گاڑی کی ڈگی میں نیم مردہ سی پڑی ہوتی ہوں۔اور وہ گاڑی تمہارے گھر میں ہوتی ہے۔تم ساری رات منظر سے غائب ہوتے ہو۔یہ سارا کام اتنی پرفیکشن سے ہوتا ہے کہ کسی کو ایک سراغ نہیں ملتا۔تمھارے علاوہ عمر ،تمہارے علاوہ اتنی پرفیکشن سے کون کام کر سکتا ہے ؟تم اگر یہ کہو گے کہ میری چچی تو تم جھوٹ بولو گے وہ الزام لگا سکتی ہیں میرے اغوا کا پلان بھی بنا سکتی ہیں۔لیکن وہ کرمنل نہیں ہیں۔وہ زیادہ سے زیادہ کسی غنڈے کو ہائر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر سکتی ہیں۔اور غنڈے موالی ایسے پرفیکٹ کام نہیں کرتے۔"وہ ستے ہوئے چہرے کے ساتھ بولتی اس کے سامنے سے ہٹی تھی۔اور باہر جانے کو قدم موڑے تھے۔جب اس کو عقب سے عمر کی آواز بلند ہوتی محسوس ہوئی۔

"آپ کہاں جا رہی ہیں ؟"

ہالے دروازے کی چوکھٹ پہ رک گئی تھی۔

"تمھیں یہ حق کس نے دیا ہے کہ تم مجھ سے سوال جواب کرو ؟تمھیں کیا لگتا ہے تم نے میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا میں معاف کر دوں گی تمھیں۔تھانے جا رہی ہوں۔میں پہلے تم پہ اغوا کی ایف آئی آر کٹواؤں گی اور اس کے بعد تم سے خلع کا کیس دائر کروں گی۔میں تم سے گھر کی چار دیواری میں بھی طلاق لے سکتی ہوں لیکن اس میں مزہ نہیں آئے گا۔آخر کو تمھیں بھی وہ ذلت جھیلنی چاہیے جو میں نے جھیلی ہے۔یہ سب میں تمھیں اس لیے بتا رہی ہوں کیونکہ مجھے پیچھے سے حملہ کرنا پسند نہیں ہے۔"

"میں کل رات ہسپتال گیا تھا۔مجھے وہاں سے کچھ ملا ہے۔"وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر بول رہا تھا ۔"کچھ ایسا جس کے بعد آپ کے پاس مجھ سے زیادہ بڑے دشمن ہوں گے۔جس کے بعد آپ خود پہ کی گئی زیادتیاں بھول جائیں گی۔آپ کو چاہیے کہ ایک بار دیکھ لیں۔"وہ کبھی بھی یہ بات نہ کرتا اگر اس کو ہالے کے چلے جانے کا خوف نہ ہوتا۔

ہالے اس کی بات نظر انداز کرتی آگے بڑھنے لگی جب عمر نے ایک بار پھر آواز لگائی تھی۔

"آپ کے۔۔۔باپ کو قتل۔۔کیا گیا ہے ہالے۔"وہ بلند آواز میں بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے جہاں تھی وہیں رک گئی۔

ساکت متحیر شل۔

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے عمر کو دیکھے گئی۔

شاک بے یقینی صدمہ کیا تھا جو اس وقت اس کی آنکھوں میں نہیں تھا۔

"تم۔۔۔تم ایسا۔۔۔کیسے کہہ سکتے ہو ؟"اس نے خود کو بولتے سنا۔

"میرے پاس ثبوت ہیں۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

ہالے نے بے اختیار دروازے کا سہارا لیا تھا۔عمر نے فورا آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا جسے ہالے نے جھٹک دیا۔

"آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔آپ آرام کریں۔ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے پلیز۔آپ لیٹ جائیں تھوڑی دیر۔"وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔

"مجھے دکھاؤ کیا ہے تمہارے پاس۔۔۔کس نے کیا ہے یہ سب۔سب بتاؤ مجھے۔" وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی۔

"میں آپ کو کوئی بھی ثبوت صرف تب دوں گا۔جب آپ اپنے پیروں پہ چل کر میرے پاس آئیں گی۔صحت مند اور کنٹرولڈ۔اس سے پہلے میں آپ کو ایک چیز بھی نہیں دکھاؤں گا۔سو مسز ہالے سلطان اپنے بیڈ پہ واپس جایئے۔اور اب صرف تب آیئے گا جب آپ کو کسی چوکھٹ کا سہارا نہ لینا پڑے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لڑکھڑاتے قدم سچ نہیں سن سکتے۔آپ کے اغوا کا الزام تو پہلے ہی لگ چکا ہے مجھ پہ۔اب آپ کو سچ بتا کر قتل کا کیس خود پہ نہیں لگوا سکتا۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا۔

جبکہ ہالے اسی دروازے کے ساتھ لگی بیٹھتی چلی گئی تھی۔اس وقت اس کو اپنے ساتھ ہونے والا کوئی ظلم یاد نہیں تھا۔اگر کچھ یاد تھا تو بس اپنا "**باپ**"۔

کوئی کیسے کسی کا باپ اس سے چھین سکتا ہے ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مہر ماہ ٹرالی میں چائے اور ناشتے کا سامان لیے یوسف سلطان کے کمرے میں جا رہی تھی۔اس نے سادہ سبز رنگ کا لان کا سوٹ پہن رکھا تھا۔بھوری آنکھیں ہلکی سرخ تھیں۔شاید نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے۔اس نے کمرے کے دروازے پہ دستک دی تھی اور پھر دروازہ پورا کھول کر اندر چلی گئی۔یوسف سلطان اپنے بیڈ پہ بیٹھے تھے۔وہ دو دن میں ہی صدیوں کے بیمار لگ رہے تھے۔مہر نے ٹرالی ان کے سامنے رکھی اور اب وہ ان کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

"مہر میری ہالے کہاں ہے ؟کچھ پتہ کرو اس کا۔کوئی لے آؤ اس کو۔میں نے رات معراج کو دیکھا ہے۔وہ میرے خواب میں آیا تھا وہ مجھ سے بڑا ناراض تھا۔میری ہالے کی وجہ سے میں نے اس کو نکال دیا یہ میں نے کیسے کیا ؟خدا کے لیے اسے لے آؤ۔میں ساری زندگی تمہارا احسان نہیں بھولوں گا۔اسے لے آؤ۔"وہ مہر کو دیکھتے رندھے ہوئے لہجے میں کہہ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چائے بن چکی تھی۔مہر نے چائے ان کی سائیڈ ٹیبل پہ چائے کا کپ رکھا۔اور خود ان کے ساتھ بیڈ پہ جا بیٹھی۔ان کا بوڑھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔یوسف سلطان نے جھٹکا نہیں۔ اس کے اندر تک سرشاری پھیل گئی وہ اس کے لیے سفیر سے بھی بڑی نعمت تھے۔

"ابا۔۔۔وہ چلی گئی ہے۔میں نے اس کو روکا۔حسن نے بھی روکا۔۔۔لیکن وہ نہیں رکی۔معراج بابا نے ۔۔۔۔انہوں نے کل ہالے کا نکاح اس عمر حیات کے ساتھ کروا دیا تھا۔وہ اب یہاں نہیں آئے گی۔۔۔ ابا وہ بڑی ضدی ہے بالکل امی کی طرح۔۔۔آپ صبر کریں کچھ وقت تک صبر۔میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گی۔۔۔کیونکہ میں۔۔۔۔ابا میں مہر ماہ آپ سے ساری دنیا سے زیادہ محبت کرتی ہے۔۔میرے پاس سب سے قیمتی تعلق" آپ" ہیں میں آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں میرا "خاندان" بس آپ ہیں۔میں اسے لے آؤں گی ابا۔آپ کے لیے " وہ ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے یقین دہانی کروا رہی تھی۔

یوسف سلطان نے اس کا ہاتھ ذرا سا اونچا کیا اور اپنے قریب لا کر چوم لیا۔

"میں تم پہ بھروسہ کرتا ہوں مہر۔بس مجھے میری ہالے لا دو۔تم لا سکتی ہو۔تم ہی لا سکتی ہو۔"

مہر ماہ شل رہ گئی بالکل ساکن اس نے اپنا سانس تک روک لیا تھا۔

"ابا نے۔۔مجھ سے یہ۔۔کہا ؟"وہ اتنی ہلکی آواز میں بولی تھی کہ با مشکل خود سن پائے۔

"مہر۔۔تم بتاؤ نہ بیٹا وہ کیسی ہے ؟ٹھیک تو ہے ناں ؟کل تم اس سے ملی تھی ناں ؟"ان کی آواز بے تاب تھی۔

"ابا۔۔۔وہ جلدی نارمل ہوجائے گی۔"وہ ان کو دلاسہ دیتی جانے کو اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کہ۔۔کہاں جا رہی ہو تم ؟"اس کو اٹھتے دیکھ وہ ہراساں سے ہوگئے تھے۔

"ابا۔۔۔میرا وقت ختم ہوگیا ہے۔آپ نے مجھے اتنا ہی وقت دیا تھا۔اب ہم شام کی چائے پہ ملیں گے۔ مجھے ساری ترتیب یاد ہے۔"وہ نرمی سے کہہ رہی تھی اس کے لہجے میں بے پناہ محبت تھی۔

"لعنت بھیجو ترتیب پہ۔تم یہاں بیٹھو میرے ساتھ۔مجھ سے باتیں کرو۔ہالے کی بات ۔معراج کی بات ۔مت جاؤ تم۔"وہ ایسی بے بسی سے بولے تھے کہ مہر کا دل پسیجا تھا۔

وہ بیٹھ گئی تھی اسے اس سے زیادہ کیا چاہیے ہوگا ؟یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی۔

"یہ بخت بھی عجیب شے ہے۔ایک سے اس کا "**باپ** "لیا گیا تھا۔تو ایک کو باپ کی شفقت مل گئی تھی۔ بخت نے اگر کسی کو" **نوازا** "تھا تو وہ مہر ماہ وہاج تھی۔

☆☆☆☆☆

عمر کے جانے کے بعد ہالے مرے مرے قدموں سے اٹھی تھی۔اور دراز پہ پڑی سب دوائیوں کو مٹھی میں بھر کر پھانک لیا تھا۔اس کا جسم اب بھی نقاہت زدہ تھا۔اسے کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔وہ چند لمحے بیڈ پہ بیٹھی گہرے سانس لیتی خود کو پر سکون کرتی رہی۔اور پھر بیڈ پہ گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔شاید ان گولیوں میں کوئی نیند کی گولی بھی تھی جس کی وجہ سے اس کو لیٹتے ہی نیند آگئی تھی۔اس وقت جب اس کی آنکھ کھلی تو۔۔تو کروٹ کے بل اپنے بیڈ پہ لیٹی تھی۔ کمفرٹر اس کے اوپر سیٹ تھا۔ بخار اتر چکا تھا۔اور اب جسم کا درد بھی کافی حد تک کم ہوگیا تھا۔تھوڑی دیر تک اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی تھی۔صبح عمر کی بات ایک جھماکے کے ساتھ اس کے ذہن میں آئی تھی۔اس کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دھڑکن تیز ہونے لگی تھی۔دل میں درد سا اٹھنے لگا تھا۔وہ ہمت کرتی اٹھی تھی۔اور واش روم میں بند ہوگئی تھی۔تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر نکلی تو کافی فریش لگ رہی تھی۔البتہ آنکھوں کا کرب واضح تھا ۔وہ کمرے سے نکل کر نیچے چلی آئی۔شانو سے عمر کے بارے میں پوچھا۔وہ چھت پہ بیٹھا تھا۔شانو نے اس کو راستہ سمجھا دیا۔اس نے جیسے ہی چھت پہ قدم رکھا۔عمر سامنے ہی جائے نماز پہ بیٹھا نظر آیا۔ ہالے کی آنکھوں میں کرچیاں سی بھرنے لگیں۔

وہ خدا کے بندوں کو رسوا کرنے کا بعد اب خدا کو منانے میں لگا تھا۔وہ چلتی ہوئی اس کے بالکل پاس جا کر کھڑی ہوگئی۔عین اس کے عقب میں۔

اس نے عمر کی پیٹھ کو دیکھتے بولنا شروع کیا۔

"بابا کہتے تھے۔۔۔حقوق العباد میں ہیرا پھیری کرنے والے حقوق اللہ بھی نہیں نبھا سکتے۔اللہ سے محبت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مخلوق سے محبت کرو۔ان کے حق نہ کھاؤ۔ان پہ ظلم نہ کرو۔اس کی بنائی ہوئی چیزوں سے محبت کرو۔جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ان سے محبت کرو۔اللہ نے مجھے بڑی محبت سے بنایا ہوگا۔وہ مجھ سے بھی ستر ماؤں جتنی محبت کرتا ہوگا۔تم میرے ساتھ ظلم کر کے اب اللہ کے آگے کیسے خود کو کلئیر کرنے آئے ہو ؟تمھیں خدا سے شرم نہیں آتی۔" وہ طنزیہ سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

عمر نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔اس کی نظریں ڈوبتے سورج اور نارنجی سے سیاہ ہوتے آسمان پہ جمی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری اماں کہتی ہیں اللہ کے ساتھ اپنا معملہ ہمیشہ درست رکھو۔بندوں کا کیا ہے شکوہ شکایت کرنا ان کا کام ہے۔حقوق العباد کبھی نہ کبھی ٹھیک ہوجاتے ہیں۔یا کر لیے جاتے ہیں۔حقوق اللہ نہ خراب ہو کسی بھی نفرت یا محبت کی وجہ سے۔جو اللہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔وہ بندوں کے دل آپ کے لیے نرم کر ہی دے گا۔ان سے آپ کے معملات درست کروا ہی دے گا۔آپ کے دل سے بھی مہریں ہٹا دے گا۔بس شرط یہ ہے کہ اس کو نہ چھوڑو۔اس سے تعلق جوڑے رکھو۔درد میں، مصیبت میں، غم میں، خوشی میں، ہمیشہ۔۔اور بات اگر شرم کی ہے تو اماں کہتی ہیں اللہ سے کچھ بھی کہنے میں شرم نہ محسوس کرو۔اس سے کہہ دو جو دل میں ہے۔جو دماغ میں ہے سب کہہ دو۔وہ خدا ہے اسے ہمارے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں ہے۔اگر حل چاہیے تو اس سے بات کرو بغیر شرمائے بغیر جھجکے اس سے مدد مانگو۔اسے پکارو۔حقوق اللہ میں کوتاہی نہ کرو۔حقوق العباد خود با خود درست ہونے لگیں گے۔کیونکہ جو خدا کے سامنے جھکتا ہے۔اس سے محبت کرتا ہے۔اس سے ڈرتا ہے۔وہ اس کے بندوں کے ساتھ غلط کر ہی نہیں سکتا۔اللہ اس کا دل خود ہی نرم کر دیتا ہے۔بالکل چڑیوں کی طرح آپ۔۔۔۔۔"

"مجھے تمہاری باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے عمر۔ادھر دیکھو مجھے میں اپنے قدموں پہ کھڑی ہوں۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔میرے۔۔۔باپ کے۔۔۔ساتھ کیا۔۔۔ہوا ہے؟ "آخر میں اس کی آواز کانپی تھی۔اپنے والدین کی بیماری یا موت کے بارے میں بات کرنا کسی بھی اولاد کے لیے سب سے مشکل کام ہوتا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ خاموشی سے اٹھا تھا۔جائے نماز طے کی تھی۔اور نیچے چلا گیا تھا۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لیپ ٹاپ اور یو ایس بی تھی۔وہ وہیں چھت پہ پڑے ایک میٹ پہ بیٹھ گیا تھا۔ ہالے کو اشارے سے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔وہ مارے بندھے اس سے ذرا فاصلے پہ بیٹھ گئی تھی۔

وہ واقعی اپنے خاندان کے آدمی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں آیا تھا۔وہ کسی ایسے کو چھوڑ کر آیا تھا جو کبھی "جھوٹ "نہیں بولتا۔"جو چاہ کر بھی جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔جس کی وفاداری غیر مشروط تھی۔اس نے وہاں" کیمرہ "چھوڑا تھا۔اس نے وہاں مشین چھوڑی تھی۔انسان جھوٹ بول سکتے تھے مشین نہیں۔

عمر نے یو ایس بی کنیکٹ کی تھی۔فائلز پہ کلک کر کے اس نے یو ایس بی میں موجود واحد ویڈیو پہ پلے کا بٹن دبایا تھا۔

لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ایک منظر ابھرا تھا۔معراج سلطان تکیوں سے ٹیک لگائے نیم دراز تھے۔

(ہالے نے بے اختیار اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا وہ اب کبھی ان کو اس طرح نہیں دیکھ پائے گی اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا)

اسی وقت ہسپتال کے اس پر تعیش وارڈ میں شمس سلطان داخل ہوئے۔ان کے ہاتھ میں ایک آسمانی رنگ کی موٹی فائل تھی۔ویڈیو کلئیر تھی۔اس ویڈیو سے ابھرتی آوازیں کلئیر تھیں۔"کانوں میں پگھلا سیسہ ڈالتی آوازیں روح کھینچتے منظر سب کلئیر تھے۔"

(ہالے بغیر پلک جھپکے سانس روکے اس منظر کو دیکھے گئی)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ معراج سلطان کے پاس رکھے صوفے پہ بیٹھ گئے تھے۔عمر نے کچھ مناظر سکپ کیے تھے۔اب اس نے دوبارہ وڈیو کو چند منٹ آگے سے شروع کیا تھا۔شمس سلطان اب کہہ رہے تھے۔

"بھائی جان میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔جانتا ہوں صحیح وقت نہیں ہے لیکن بہرحال کرنا تو ہے ہی۔کاروبار کو ڈیلے نہیں کیا جا سکتا۔اصل میں بات یہ ہے مجھے کچھ پیسہ چاہیے۔میں کہیں انویسٹ کرنا چاہتا ہوں۔اور مجھے آپ کی مدد چاہیے۔"

"میں۔۔؟کیا کر سکتا ہوں شمس تمہارے پاس مجھ سے زیادہ پراپرٹی ہے۔میرے پاس تو بس ایک گھر ہے اور ایک دو پلاٹس۔گھر میں ہالے کے نام کر چکا ہوں۔اور دونوں پلاٹس حسن کی پڑھائی اور شادی کے لیے ہیں۔وہ میرے بچوں کی سیفٹی ہے۔تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ؟"ان کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

شمس مسکرائے تھے۔

"آپ بھول رہے ہیں بھائی جان۔آپ کے پاس "heaven" ہے۔اب بھی لوگ اس کو مارکیٹ پرائز سے ڈبل پرائز پہ خریدنے کو تیار ہیں۔اور وہ۔۔۔وہ ہسپتال اور ہیون کے ساتھ والی زمین۔آپ یہ سب کیسے بھول گئے بھائی ؟اگر ان سب میں سے کوئی ایک جگہ بھی بیچ دی جائے تو ہمیں کروڑوں کا فائدہ ہو سکتا ہے۔آپ میرے ساتھ مل جائیں بھائی۔پھر دیکھیے گا ہمارا کاروبار کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا۔"

معراج سلطان سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

"کس نے کہا کہ اب وہ کاروبار "**ہمارا**" ہے ؟"ان کی ٹھنڈی آواز نے جیسے شمس کو برف کر دیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جس دن میں یہاں سے باہر آؤں گا۔میں تمہاری کمپنی سے اپنے شیئرز نکال لوں گا۔میں اپنا پچیس فیصد لے لوں گا کیونکہ اب میں مزید تمہارے ساتھ کوئی کاروبار نہیں کرنا چاہتا۔جو لوگ میری اولاد کے نہ ہو سکے وہ میرے کیا ہوں گے ؟تم لوگوں نے میرے بچوں پہ ہاتھ اٹھایا ہے۔وہ بھی تب جب میں صرف ہسپتال میں ایڈمٹ تھا۔اگر میں مر گیا تم لوگ تو میرے بچوں کی بوٹیاں نوچ لو گے شمس۔ میں اب سلطان منزل بھی واپس نہیں آؤں گا۔میں اپنے بچوں اور بیوی کے ساتھ کہیں اور شفٹ ہو رہا ہوں۔تمہارے اور میرے راستے آج کے بعد علیحدہ ہیں۔"

"نہیں بھائی۔۔۔آپ ایسا نہیں کر سکتے۔اس وقت اگر آپ نے اپنے شیئرز نکال لیے۔۔۔تو۔۔۔تو میں برباد ہوجاؤں گا۔میں آپ کو ہرگز ایسا نہیں کرنے دوں گا۔میں آپ کا بھائی ہوں۔آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" وہ مارے بوکھلاہٹ کے یہاں سے وہاں چکر لگانے لگے تھے۔

"ٹھیک ہے میں تمھیں وقت دیتا ہوں۔تم اسٹیبل ہوجاؤ۔میں بھائی ہوں تمہارا۔تمھیں برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا لیکن تمہارے پاس بس چھ مہینے ہیں۔اس کے بعد میرا تمہارے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔اور اگر تمھیں پیسوں کی ضرورت ہے تو تم میرا ایک پلاٹ بیچ دو۔اور جب تم اسٹیبل ہوجاؤ تب واپس کر دینا۔"وہ سہولت سے کہہ رہے تھے۔

"مجھے آپ کا پلاٹ نہیں چاہیے۔مجھے ہیون چاہیے۔آپ کو ایک بات کیوں سمجھ نہیں آتی ؟ہالے میرے گھر آتی تو ہیون مجھے مل جاتا لیکن آپ کی بد کردار بیٹی سے یہ برداشت نہ ہوا۔اور بھاگ کھڑی ہوئی۔ لیکن اب اب آپ کو میرا کام کرنا ہو گا۔ہیون مجھے دینا ہو گا بھائی۔اگر میں آپ کے بچوں پہ ہاتھ اٹھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سکتا ہوں۔تو انہیں جان سے بھی مار سکتا ہوں۔اگر اپنے بچوں کو بچانا چاہتے ہیں تو خاموشی سے ہیون کو میرے نام کر دیں بھائی۔آپ کے لیے اور آپ کے خاندان کے لیے یہی بہتر ہو گا۔"وہ طیش سے چلا رہے تھے۔

جبکہ معراج ٹھنڈی اور پر سکون نظروں سے ان کو دیکھ رہے تھے۔

"تم میرے بچوں کو مارنے کی بات کر رہے ہو شمس ؟کچھ دیر قبل تو تم یہ کہہ رہے تھے کہ تم میرے بھائی ہو۔"ان کے لہجے میں افسوس تھا۔

شمس کی آنکھوں کا تاثر یکدم بدلا تھا اب ان آنکھوں میں بے حسی اور سرد مہری تھی۔

"ترک کہاوت ہے جب کوئی کہے میں تمہارا بھائی ہوں تو پوچھ لینا۔۔۔ہابیل یا قابیل۔"

"میں قابیل بن گیا ہوں بھائی۔"

"آپ نے بنا دیا ہے۔۔۔ہمیشہ آپ سے برتری کی خواہش کو دل میں دبا کر رکھا۔ لیکن آج نہیں۔ ہمیشہ آپ کی کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھا۔لیکن اب نہیں۔اب آپ کو میرے لیے کچھ کرنا ہو گا بھائی۔ ساری زندگی میں کیوں قربانی دوں۔کبھی معراج سلطان کیوں قربانی نہ دے ؟ ہمیشہ میں ہی کیوں ناکام رہوں کبھی آپ کیوں ناکامی کا منہ نہ دیکھیں۔میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں بھائی لیکن اب اور نہیں۔اب آپ کو میرے لیے کچھ کرنا چاہیے آپ آدھے مر چکے ہیں۔اب آپ کو پورا مر جانا چاہیے یا پھر آپ کے بچوں کو۔ہاں۔۔ان کو مر جانا چاہیے۔میں آپ کے بچوں کو مار دوں گا بھائی۔"وہ پاگلوں کی طرح تیز تیز بولتے اس وقت کوئی جنونی لگ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معراج سلطان کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

"جاؤ شمس مار دو۔ایک گولی نہیں چار چار مارو۔اگر میرے بچوں کی موت تمہارے ہاتھوں لکھی ہے۔تو مار دو جا کر۔اور اگر ان کی زندگی لکھی ہے تو تم چاہے پورا پسٹل ان پہ خالی کر دو وہ بچ جائیں گے۔ان کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے تم شمس۔۔۔۔تم مجھے میرے بچوں کی موت سے نہیں ڈرا سکتے۔میرے پاس دن میں دس لوگ آتے ہیں۔۔۔بالکل تمھارے جیسے۔ایسی دھمکیاں مجھے روز ملتی ہیں۔تم مجھے ڈرا نہیں سکتے۔سو بہتر ہے یہاں سے چلے جاؤ۔get lost"

شمس ہنسنے لگے تھے زور زور سے یہاں سے وہاں گھومتے وہ ہنستے جاتے تھے۔

"آپ نہیں جانتے میں کیا کیا کر سکتا ہوں بھائی۔میں آپ کے بچوں کو گولی سے نہیں ماروں گا۔۔۔میں ہالے اور اس لڑکے کی تصاویر سوشل میڈیا پہ ڈال دوں گا۔ساری دنیا اس پہ تھو تھو کرے گی۔اس کی دوستیں، اس کا خاندان ،ہر کوئی اس کے کردار کی بات کرے گا۔وہ باہر جانے سے کترائے گی۔اس کی شخصیت مسخ ہوجائے گی۔آپ کی بیٹی جیتے جی مر جائے گی بھائی۔ذلت سے بڑی موت کوئی نہیں ہوتی ۔آپ کا بیٹا ہر روز اپنی بہن کو دیکھے گا تو اس کو سب کچھ یاد آئے گا۔اس کے دوست اس کا سرکل ہر کوئی اسے طنزیہ نظروں سے دیکھے گا۔ہر کوئی اس کی بہن کی بات کرے گا۔ پہلے وہ ڈیفینڈ کرے گا پھر غصہ کرے گا اور ایک دن وہ اس سب سے بے زار ہوجائے گا۔وہ سوشل ہونا چھوڑ دے گا۔وہ کالج چھوڑ دے گا۔وہ اپنی بہن سے لڑے گا۔خود سے منہ چھپائے گا۔وہ ڈیپریس ہوجائے گا بھائی اور اس سے بڑی موت کون سی ہوگی ؟"وہ ہنسے تھے زہر خند ہنسی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ۔۔۔کو۔۔۔۔چاہیے۔۔کہ ہیون کو خاموشی سے میرے نام کریں۔بھائی آپ کو چاہیے کہ اب آپ قربانی دیں۔۔یا تو اپنے بچوں کی یا پھر اپنی جائیداد کی۔کیونکہ اب شمس سلطان کو کوئی روک نہیں سکتا۔ میں قابیل بن گیا ہوں بھائی۔اب آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ آج قابیل کے ہاتھوں کس کی موت ہوگی اگر آپ کے بچوں کی نہ ہوئی تو۔۔۔۔وہ رکے تھے بس ایک لمحے کو۔"تو آپ کی موت ہوگی۔بھائی میں آپ کو مار دوں گا۔لیکن ہیون نہیں چھوڑوں گا۔"

معراج سلطان نے شاکی نظروں سے شمس کو دیکھا تھا۔

"میں۔۔تمہارا بھائی ہوں شمس۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولے تھے۔

"تم مجھے مار دو گے ؟تم میرے بچوں کو مار دو گے ؟تم کیا بن رہے ہو یار۔کیا ہو گیا ہے تمھیں؟ ہم دونوں کے درمیان ایسا کیا آ گیا ہے ؟تم میرے بھائی ہو شمس میرا وارث۔تم مجھے مار دو۔آؤ مار دو۔مجھے فرق نہیں پڑے گا لیکن تم ،تم برباد ہو جاؤ گے۔تمہارا سکون ختم ہو جائے گا۔تمہاری نیندیں اڑ جائیں گی۔ گلٹ تمھیں مار دے گا۔مجھے مار کر اپنے ساتھ ظلم مت کرو۔میرے بچوں کے ساتھ ظلم مت کرو۔ حسن بہت چھوٹا ہے۔ہالے کے بغیر میری سانس اکھڑتی ہے۔اپنے اور میرے ساتھ ظلم مت کرو۔ہر ظلم کا بدلہ دینا پڑتا ہے۔یہ مت کرو میرے بھائی۔میری بات سنو تمھیں پیسے چاہیے ہیں ؟تم میرا پچیس فیصد لے لو۔یہ میں موت کے ڈر سے نہیں کہہ رہا۔یہ میں اپنے بھائی کو گناہ سے بچانے کے لیے کہہ رہا ہوں۔تم میرے پلاٹس بیچ دو میرا گھر بیچ دو۔میں تمھیں ہیون بھی دے دیتا۔ خدا کی قسم میں دے دیتا لیکن شمس میں نے مسجد میں بیٹھ کر اپنے خدا سے وعدہ کیا تھا کہ میں ہیون پراجیکٹ کو کبھی بھی اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ذاتی مفادات کے لیے استعمال نہیں کروں گا۔کوئی محبت، کوئی چاہت ،کسی بھی جذبے کو خود پہ حاوی نہیں ہونے دوں گا۔میں خدا کے ساتھ کیا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔اور تمھیں خود کے ساتھ اور اپنے ساتھ ظلم کرنے نہیں دے سکتا۔میرے بھائی خود کے ساتھ ظلم مت کرو۔قابیل مت بنو۔"وہ ان کو دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہے تھے۔ان کے لہجے میں بھائی کے لیے محبت تھی فکر تھی خلوص تھا۔

شمس نے چند لمحہ ان کو سنا تھا۔دیکھا تھا۔ان کی باتیں اپنے ذہن میں جذب کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن نہیں اب نہیں۔۔۔۔انہوں نے زور زور سے اپنی گردن نفی میں ہلائی تھی۔

"آپ کی جذباتی تقریر مجھے متاثر نہیں کر سکتی۔میں ایک مشین ہوں۔ایک روبوٹ۔میرا مقصد بس پیسہ ہے۔میرا عشق ،میرا جنون بس پیسہ ہے۔ایسی لفاظیوں نے کئی سال پہلے ہی مجھ پہ اثر انداز ہونا چھوڑ دیا تھا۔میرے سینے میں کوئی دل نہیں ہے جو پگھل جائے۔"

"آپ مجھے نہیں روک سکتے بھائی۔۔۔آپ نے ہمیشہ اپنی ان ہی باتوں کی وجہ سے مجھ پہ برتری حاصل کی۔مجھ سے بہتر پایا۔میں نے سب کچھ برداشت کیا کیا اپ کو حق پہنچتا تھا کہ آپ مجھے ہزاروں لوگوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر تھپڑ ماریں ؟میں کتنے دن شرمندہ رہا آپ کو اندازہ ہے ؟آپ نے مجھ سے معافی تک نہیں مانگی بھائی۔۔۔۔ہمیشہ آپ نے ہمیشہ۔۔۔میرے ساتھ یہی کیا ہے۔خود کو بہترین ثابت کیا اور مجھے لوزر۔مجھے فیلیئر۔"انہوں نے اپنی پیشانی پہ آیا پسینہ صاف کیا تھا۔"آج نہیں آپ کی باتیں آج نہیں سنوں گا میں۔آپ کو بس ایک کام کرنا ہے بس ایک۔"**(انہوں نے لپک کر وہ آسمانی فائل اٹھائی تھی اور معراج کے بالکل سامنے جا کر کھڑے ہوگئے تھے)۔**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس فائل پہ سائن کر دیں بھائی۔۔۔آپ کو کرنا ہو گا۔کیونکہ اب آپ مجھے نہیں روک سکتے۔آپ کو اب گھر بیٹھنا چاہیے۔ویسے بھی آپ کی بیٹی نے جو کچھ بھی کیا ہے اس کے بعد سارا شہر ہم پہ تھو تھو کر رہا ہے۔بس آپ سائن کر دیں پلیز۔"وہ ان کے ہاتھ میں زبردستی پین تھماتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"یہ کس چیز کے پیپرز ہیں ؟"ان کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا۔

شمس دل کھول کر مسکرائے تھے۔

"ان پیپرز میں صاف صاف لکھا ہے کہ آپ۔۔۔۔معراج سلطان اپنا ہیون پراجیکٹ مجھے یعنی شمس سلطان کو "بیچ "رہے ہیں۔اور اس کے بدلے میری کمپنی میں پچیس فیصد شیئرز خرید رہے ہیں۔میں جانتا ہوں میری کمپنی کے پچیس فیصد شیئرز کی ویلیو با مشکل، با مشکل آپ کے ہیون کے پراجیکٹ کی قیمت کے چالیس فیصد کے برابر ہوجائیں۔آپ کی پراپرٹی زیادہ قیمتی ہے۔وہ ہیرا ہے اور آپ اس کو کوڑیوں کے دام بیچ رہے ہیں۔لیکن ہم تو بھائی ہیں ناں؟"اخر میں طنزیہ سے ہنسے تھے۔"سائن کریں بھائی سائن ۔"

اب کے معراج کے چہرے پہ اضطراب پھیلا تھا۔

"یہ جھوٹ ہے۔۔۔بالکل جھوٹ بکواس ہے یہ۔۔۔میں نے وہ پچیس فیصد خریدے ہیں۔۔۔۔میں تمھیں پے کر چکا ہوں شمس۔تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔میں نے تمھیں رقم دی تھی میں نے اپنے اثاثے دیے تھے۔۔یہ بکواس ہے۔۔۔جھوٹ ہے۔"ان کی آواز ہکلانے لگی تھی۔

شمس نے استہزائیہ نظروں سے ان کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھا کیا واقعی ؟کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کہ آپ نے مجھ سے وہ شیئرز خریدے تھے ؟اور آپ نے رقم بھی ادا کی تھی ؟کوئی معاہدہ کوئی کاغذ کا ٹکڑا کچھ تو ہو گا ؟کہاں ہے ؟ہے کچھ ؟بتائیں بھائی کیا ثبوت ہے آپ کے پاس ؟آج تک میری کمپنی کے سب شیئرز میرے نام پہ ہیں بھائی۔ آپ کو جو پچیس فیصد دیتا رہا ہوں اسے میری امداد سمجھ لیں۔"

اور معراج سلطان کو جیسے ٹرک نے کچل دیا ہو وہ ساکت ہوگئے بالکل برف۔

"میں۔۔۔نے۔۔۔میں نے کہا تھا۔۔۔شمس ہم معاہدہ کر لیتے ہیں۔۔۔۔لیکن تم نے بس رقم لی۔۔۔تم نے کہا تھا تم میرے بھائی ہو۔"ان کی آواز ٹوٹی پھوٹی تھی۔

شمس کے چہرے پہ مکروہ سی مسکراہٹ آئی تھی وہ ان کے قریب جھکا تھا بالکل کان کے پاس۔

"جب۔۔۔۔کوئی۔۔۔آپ سے۔۔۔۔کہے۔۔۔میں آپ کا بھائی ہوں۔تو پہلے پوچھ لینا۔۔۔۔ہابیل یا قابیل۔"

وہ ان کے کانوں میں صور پھونک کر پیچھے ہٹے تھے۔

معراج سلطان کا ہاتھ سیدھا اپنے دل پہ گیا تھا۔

(کئی سال قبل جب معراج سلطان نے شمس سے ان کی کمپنی جو کہ یوسف سلطان کے نام تھی لیکن وراثت میں شمس کے حصے میں آنی تھی۔ابھی اس کی کاغذی کاروائی نہیں ہوئی تھی۔اس کمپنی کے شیئرز خریدنے چاہے تھے۔تب شمس نے ان سے کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا۔بس لفظی باتیں ہوئیں اور معراج

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلطان نے ساری رقم شمس کے حوالے کر دی۔ کمپنی سے ملنے والا منافع کا پچیس فیصد معراج سلطان کو مل جایا کرتا تھا)۔

معراج کے سینے میں درد شروع ہو گیا تھا۔وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے دوہرے ہونے لگے ان کا سانس اکھڑ رہا تھا۔

"ڈاکٹر۔۔۔ڈاک۔۔۔ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔شمس۔۔مجھے درد ہو۔۔۔درد ہو۔۔۔رہا ہے۔۔۔عمر۔۔۔کو عمر کو ۔۔۔بلاؤ۔۔۔شمس۔۔عمر کو بلاؤ۔۔بہت درد ہو۔۔رہا ہے۔۔۔شمس۔۔بھائی۔۔۔جاؤ۔ ڈاکٹر۔بلاؤ شمس ۔۔۔میرا مال غصب نہیں کر سکتے تم۔غاصب مت بنو۔۔میرے بچوں کا حق ہے یہ۔میرا حسن۔۔وہ چھوٹا ہے بہت۔۔۔مجھے مرنے مت دو۔۔۔ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔۔ہالے کا کیا ہو گا شمس۔۔۔میرے بچے۔۔۔رل جائیں گے ڈاکٹر۔۔۔کو بلاؤ۔۔۔حسن۔۔۔بہت۔۔چھوٹا ہے۔۔"

ان کے الفاظ ٹوٹے پھوٹے تھے۔درد شدید تھا۔وہ اپنے سینے کو مسل رہے تھے۔ان کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا۔جسم پسینے سے شرابور تھا۔

شمس بھنویں بھینچے ان کو دیکھے گئے۔

"آپ کا داماد آ ہی جائے گا بھائی۔لیکن آج آپ کو سائن کرنے ہی ہوں گے۔"شمس نے ان کے ہاتھ میں زبردستی پین تھمائی تھی اور فائل اپنے ہاتھ میں لے رکھی تھی۔

معراج کے ہاتھ سے پین چھوٹا تھا۔ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔وہ بار بار نفی میں سر ہلاتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر۔کو عمر۔بلاؤ۔۔۔ڈاکٹر کو۔بلاؤ۔شمس۔میں بھائی ہوں۔تمہارا۔درد۔۔۔ہو۔۔رہ۔رہا ہے۔۔بب۔۔بلا۔ بلاؤ ڈاکٹر کو۔"

لیکن شمس تو جیسے ان کی سن ہی نہیں رہے تھے۔انہوں نے معراج کے سینے پہ دباؤ ڈال کر ان کو ہسپتال کے بیڈ پہ دھکا دیا تھا۔وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے نیم مردہ سے گر گئے تھے۔

ان کی آنکھوں میں شاک تھا۔بے یقینی تھی۔۔بے بسی تھی ،غصہ تھا۔وہ اٹھ نہیں پا رہے تھے۔۔۔ انہوں نے خود کو آج تک اتنا کمزور محسوس نہیں کیا تھا۔وہ اٹھ کے شمس کو دور ہٹانا چاہتے تھے لیکن ہلنے جلنے سے انکاری تھے۔

شمس ان کو گرا کر خود ان پہ حاوی ہوگئے تھے۔اور ان کا ایک ہاتھ پکڑ کر اس میں ایک بار پھر پین تھمایا تھا۔اب کی بار انہوں نے معراج کا ہاتھ چھوڑا نہیں تھا۔بلکہ اپنے ہاتھ سے اس کو پکڑ رکھا تھا۔

معراج سلطان کے جسم سے جیسے ساری توانائی نکل گئی تھی وہ بے دھم ہو کر گر پڑے۔

ان کا دل رکنے لگا تھا درد ایسا تھا کہ الامان۔

شمس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ایک جگہ سائن۔۔۔کیا تھا۔

(وہ سارا دن ساتھ ہوتے تھے ان کی سائن سے واقف تھے)

یہ ہیون کے کاغذات تھے۔

انہوں نے صفحہ پلٹایا تھا اور ایک اور مطلوبہ جگہ سائن کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ۔ہیون سے ملحقہ زمین کے کاغذ تھے۔

صفحے پلٹے تھے اور دو آخری سائن ہوئے تھے۔

یہ ہیون ہسپتال اور ہیون اسکول کے کاغذات تھے۔

شمس پیچھے ہٹ چکے تھے ان کا کام ہو گیا تھا۔

معراج سلطان کی عمر بھر کی کمائی لٹ چکی تھی۔

شمس سلطان نے فاتحانہ نظروں سے اس آسمانی فائل کو دیکھا تھا اور ایک نظر معراج سلطان کے بے جان وجود کو بھی دیکھا تھا۔

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو ان کا دل ڈوبا تھا لیکن اگلے ہی لمحے ان کی آنکھیں سفاک ہوگئی تھیں۔ہر قسم کے جذبات سے عاری۔

اسی وقت ویڈیو بند ہوگئی تھی لیپ ٹاپ کی سکرین تاریک ہوگئی تھی۔

لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتی ہالے کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔وہ ششدر سی بیٹھی تھی۔اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔وہ شاکڈ تھی اس کے باپ کو گھیر کر مارا گیا تھا۔وہ کرب کی انتہا پہ تھی۔

پاس بیٹھے عمر کے تاثرات سپاٹ تھے۔البتہ اس کی آنکھوں کا زخمی پن دل دہلا دیتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کا شاک اور گلٹ ختم ہو گیا تھا اور اب "**قبول** "کرنے کا مرحلہ تھا۔اس نے قبول کر لیا تھا۔اس کا باپ مر گیا ہے۔

ہالے کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی تھی۔پھر اس کی آنکھیں ڈبڈبائی تھیں اور یکدم اس کی آنکھوں سے پانی کا ریلا سا بہنے لگا۔وہ زور زور سے رونے لگی جیسے بچے روتے ہیں۔عمر اس کو روتے ہوئے دیکھتا رہا اسے آج یہ آنسو برے نہیں لگے تھے۔

"آج یہ آنسو نعمت لگے تھے۔"

"بابا۔۔۔بابا۔میرے بابا مر گئے۔وہ مر گئے۔عمر تم نے دیکھا ؟تم نے دیکھا وہ مر گئے ؟ان کو مار دیا گیا۔ ۔ہمیں یتیم کر دیا گیا۔۔میرا بھائی۔یتیم ہو گیا۔میں یتیم ہوگئی میرے باپ کو مار دیا۔"

"اللہ اللہ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے ؟۔۔۔کوئی کسی کے باپ کو کیسے مار سکتا ہے ؟۔۔۔اللہ میں کہاں جاؤں۔میرا باپ مر گیا یا اللہ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔میرا باپ مر گیا۔۔وہ تو میرے چچا تھے وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اللہ۔۔"

وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے زور زور سے روتی جاتی اور کہے جاتی۔

"میرا دل بند ہو رہا ہے اللہ۔۔کوئی کسی کے باپ کو کیسے مار سکتا ہے۔۔آپ ایسا کیسے ہونے دے سکتے ہیں۔۔کسی کا باپ کیسے مار سکتا ہے کوئی۔آپ کیسے ایسا ہونے دے سکتے ہیں۔یہ ظلم ہے اللہ۔۔۔آپ کسی کو کیسے مجھ پہ ظلم کرنے دے سکتے ہیں۔کیوں اللہ میں ہی کیوں میرا ہی باپ کیوں۔۔۔"وہ چیخ رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔۔وہ رو رہی تھی اس کا باپ مر گیا تھا۔یہ غم تھا اس کے باپ کو قتل کیا گیا تھا۔یہ ناسور تھا۔اور ناسور کبھی ختم نہیں ہوتا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ ایک دو کمروں کا چھوٹا سا اپارٹمنٹ تھا۔دیواروں پہ جا بجا لگی پینٹنگز لگی تھیں۔چھوٹا سا لاؤنج اور اوپن کچن، بس یہی نرمین اور نوح کی ساری دنیا تھی۔ان کے والدین ایک کار کریش میں مر گئے تھے۔تب نوح پندرہ سال کا تھا اور نرمین چھ سال کی۔تب سے لے کر اب تک نوح اور نرمین کی ساری ذمہ داری ان کے خالو فہیم مرزا پہ آ چکی تھی۔وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں رکھے صوفے پہ بیٹھے چائے پی رہے تھے۔جب ڈور بیل بجی نوح چائے کے کپ کو میز پہ رکھتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔لیکن اس کو دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی۔یاقوت اپنے ہاتھ میں موجود کارڈ سے دروازہ کھول کر اندر آ گیا تھا۔نوح کو دیکھتے ہوئے اس نے کارڈ ہوا میں لہرایا تھا۔اس نے سفید سلک شرٹ کے ساتھ سفید ہی جینز پہن رکھی تھی۔بال جیل سے پیچھے کو جمائے وہ کافی اچھا لگ رہا تھا۔

"برو۔۔۔تمھیں آنے کی کیا ضرورت تھی۔میرے پاس کارڈ تو تھا۔خوامخواہ زحمت کی تم نے۔"وہ مصنوعی افسوس سے کہہ رہا تھا۔

نوح خاموشی سے اس کو دیکھتا رہا۔

"کیوں آئے ہو یہاں ؟کیا کام تھا ؟"اس کا لہجہ بے لچک تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یار اس اے ایس پی کو سسپینڈ کر دیا گیا ہے۔سیلیبریشن پارٹی دے رہا ہوں میں۔انوائٹ کرنے آیا ہوں تمھیں۔"وہ دونوں چلتے ہوئے لاؤنج میں آگئے تھے۔یاقوت ایک صوفے پہ دھپ سے گر گیا تھا۔ اس کے ذرا فاصلے پہ نرمین بیٹھی تھی۔نرمین ایک دبلی پتلی سی، صاف رنگت اور سیاہ لمبے بالوں والی خوش شکل سی لڑکی تھی۔اس کے چہرے میں سب سے زیادہ متاثر کن اس کی "سبز "آنکھیں تھی۔آنکھوں کا یہ رنگ اس کو اپنی ماں سے ملا تھا۔وہ پکی پٹھان تھیں۔اپنے پیرنٹس کی وفات کا حادثہ نرمین کے ذہن سے چپک کر رہ گیا تھا۔اس کا دماغ کمزور تھا۔وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ڈر جاتی تھی۔وہ اپنی عمر کی لڑکیوں جتنی چالاک نہیں تھی۔بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ وہ معصوم تھی بے حد معصوم۔۔۔

یاقوت کو دیکھ کر اس نے سلام کیا تھا۔

نوح نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا تھا۔

"نرمین بیٹے تم اندر جاؤ۔"اس نے نرمی سے اپنی بہن سے کہا تھا۔

یاقوت نے گردن موڑ کے نوح کو مسکرا کر دیکھا تھا۔

"اور میرے لیے کافی کون بنائے گا ؟"وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔

"میں بنا دیتی ہوں یاقوت بھائی۔"نرمین ہلکی آواز میں بولی تھی۔

"تم کتنی سویٹ ہو یار۔"وہ خوش دلی سے بولا تھا۔

"میری بہن تمہاری نوکر نہیں ہے جو تمھارے لیے چائے کافی بناتی رہے۔"نوح اکھڑ لہجے میں کہہ رہا تھا۔"تم اندر جاؤ نیرو۔میں کافی بنا دوں گا بیٹا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نرمین خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

یاقوت نے اپنے پیر اسی چھوٹی سی میز پہ قینچی کی صورت رکھ لیے تھے۔ جہاں کچھ دیر قبل پی گئی چائے کے کپ رکھے تھے۔

"نرمین نوکر نہیں ہے لیکن تم تو ہو ناں ؟اچھا نوکر نہ سہی میرے باڈی گارڈ میرے keeper تو ہو ناں ؟جاؤ تم کافی بنا کر لاؤمیرے لیے۔"اس کا لہجہ نارمل تھا لیکن اس کی آنکھوں میں استہزا تھا۔

نوح نے چند لمحے چبھتی ہوئی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔اور پھر کچن کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"اسپریسو ڈبل شاٹ۔"یاقوت نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

تھوڑی دیر بعد نوح ایک ٹرے میں دو کافی کے مگ لیے آ رہا تھا۔صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس نے ایک مگ یاقوت کو تھمایا تھا۔اور دوسرا ٹرے میں ہی رکھا تھا۔وہ غیر آرام دہ سا بیٹھ گیا۔

"واو یار۔۔کیا بات ہے تمہاری۔"وہ کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا تھا۔"میں نے اتنی اچھی کافی زندگی میں دوسری بار پی ہے پہلی بار بتاؤں کب پی تھی ؟"

"کب ؟"نوح نے بے زاری سے سوال کیا تھا۔

"ایک ہفتہ پہلے جب میں ساشا کے ساتھ یہاں تمہارے گھر آیا تھا۔تب نیرو نے ہم دونوں کے لیے جو کافی بنائی تھی۔افف کیا بات تھی۔"اس کی وہ آنکھیں بند کیے محظوظ سا کہہ رہا تھا۔

جبکہ نوح مرزا کے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ساشا کو میرے گھر لائے تھے ؟"

"تم۔؟تمہاری ہمت کیسے ہوئی ؟تم اپنی گرل فرینڈ کو لے کر میرے گھر آئے میری غیر موجودگی میں ؟ ۔۔میری بہن کی موجودگی میں ؟ وہ بچی ہے معصوم کیا اثر پڑا ہو گا اس پر؟۔۔تمہاری جرات کیسے ہوئی ؟ ۔۔اوہ خدایا وہ ساشا کتنی بد زبان ہے گالی دیے بغیر نہ اس کی بات شروع ہوتی ہے اور نہ ختم۔ہر دس منٹ بعد وہ ایک سگریٹ پیتی ہے۔تم ایسی لڑکی کو میرے گھر لے آئے ؟۔۔میری بہن کے پاس۔کس کی اجازت سے ؟"وہ بول نہیں رہا تھا۔غرا رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یاقوت کا منہ نوچ لے ۔

"ریلکس برو۔۔۔اب اتنی بھی بچی نہیں ہے تمہاری بہن۔اور کیا ہو گیا اگر میں اپنی گرل فرینڈ کو یہاں لے بھی آیا۔میں یہاں سے گزر رہا تھا سوچا تمہارے گھر سے ہوتا جاؤں۔تم نہیں تھے اور نیرو نے مجھے بذات خود دعوت دی تو میں آ گیا اندر بٹ آئی سویر ساشا نے سموکنگ نہیں کی تھی یار۔۔۔"وہ اٹھا تھا اور نوح کے پاس جا کر اس کے کان کے قریب جھکا تھا۔"اس۔۔۔نے۔۔۔بس ایک۔۔۔ڈرگ ڈوز لیا تھا۔"وہ سرگوشی نما آواز میں کہہ کر ہٹا تھا۔

نوح کا رنگ سفید پڑنے لگا تھا اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں۔

اس نے بغیر یہاں وہاں دیکھے یاقوت کو بازو سے پکڑا تھا۔اور اسے تقریبا گھسیٹتا ہوا دروازے کی جانب لے جانے لگا۔یاقوت ہنستے ہوئے اس کے ساتھ کھنچا جا رہا تھا۔نوح نے اس کو دروازے سے باہر دھکا دیا تھا۔اور دروازے پہ ہاتھ رکھے انگلی اٹھا کر اس کو وارن کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یاقوت۔۔۔میری بہن اور میرے گھر سے دور رہو۔آج کے بعد اگر تم میرے گھر کے قریب بھی پھٹکے تو خدا کی قسم میں تمھیں اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا۔"

ٹھاہ کی آواز سے دروازہ اس کے منہ پہ مارتے وہ اندر بڑھ گیا تھا۔

"نرمین۔۔۔۔نرمین۔۔۔یہاں آؤ فورا۔"وہ لاؤنج میں کھڑا دھاڑ رہا تھا۔نرمین فورا کمرے سے نکل آئی تھی۔اس کی آنکھوں میں استعجاب ابھرا تھا۔

تھوڑی دیر پہلے تو وہ اچھے موڈ میں تھا ؟

"اس دن یاقوت کو اندر کیوں آنے دیا تم نے اور مجھے بتایا کیوں نہیں ؟"

"وہ بھائی انہوں نے کہا تھا کہ میں آپ کو نہ بتاؤں ورنہ۔۔۔۔"

"ورنہ کیا؟ بولو اب منہ کیوں بند کر لیا ہے۔"

"ورنہ۔۔۔۔ورنہ وہ پھر کبھی بھی ہمارے گھر نہیں آئیں گے۔میں ڈر گئی تھی۔ان کے نہ آنے سے ڈر گئی تھی۔"وہ مدھم سی آواز میں بولی تھی۔نوح کے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پہ سمٹ آیا تھا۔اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔اس کی زبان گنگ ہوگئی تھی۔

"وہ اس کے "نہ" آنے کے ڈر سے اتنا کچھ کر سکتی ہے تو اس کے" آنے "کے لیے کیا کچھ کرے گی؟ "اس خیال نے ہی نوح کو برف کر دیا تھا۔

"یہاں آؤ۔"اس نے خود کو بولتے سنا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نرمین میرے میرے قدم اٹھاتی اس کے قریب آ گئی تھی۔نوح نے نرمی سے اس کو اپنے کندھے سے لگایا تھا۔

"میری بات سنو بیٹے۔وہ۔۔یہاں۔۔اب کبھی۔۔بھی۔۔نہیں آئے گا۔کبھی بھی نہیں۔۔اور تم۔۔تم اب کبھی اس کا انتظار نہیں کرو گی۔وہ اچھا لڑکا نہیں ہے۔تم اس کے بارے میں نہیں سوچو گی۔۔۔وعدہ کرو بھائی سے۔"وہ نرمی اور محبت سے کہہ رہا تھا۔نرمین نے معصومیت سے سر ہلا دیا تھا۔

جبکہ نوح نے اب بھی لب بھینچ رکھے تھے۔"اوہ خدا یا یہ کیا ہو گیا تھا ؟"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات کی تاریکی ہر لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔وہ اب تک خود کو اسی چھت پہ بیٹھا محسوس کر رہی تھی۔اس کا ذہن دل آنکھیں سب وہیں تھیں۔وہ اب رو نہیں رہی تھی۔اس کا دل حقیقت قبول کر چکا تھا۔

"اب وہ "غم "میں تھی۔"

اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھی وہ ہر اس لمحے کو یاد کر رہی تھی۔جو اس نے اپنے باپ کے ساتھ گزارا۔ جو اس نے اپنے چچا کے ساتھ گزارا۔وہ ذرا سخت تھے۔کبھی کبھی تلخ بھی ہو جاتے تھے لیکن "قتل "؟وہ اپنے ہی بھائی کا قتل کیسے کر سکتے تھے۔اسے رہ رہ کر تکلیف اٹھ رہی تھی۔اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔دو دن سے وہ جس حقیقت کو قبول نہیں کر رہی تھی۔وہ آج تھپڑ کی طرح اس کے چہرے پہ آ کر لگی تھی۔دل سے خون رسنے لگا تھا۔ذلت، رسوائی ،باپ کی موت کیا کیا سہے ؟

اس نے سر آسمان کی جانب اٹھایا تھا اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یا اللہ۔۔۔یہ کیا ہو گیا ہے ؟"اس کے لب پھڑپھڑائے تھے۔

گلابی ہوتی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

"میں اتنی اچھی مسلمان کبھی نہیں تھی لیکن۔۔۔میں نے کبھی کسی کا دل نہیں توڑا تھا۔میں نے کبھی۔۔۔ کبھی کسی کے عیب ظاہر نہیں کیے تھے۔میں نے کبھی خاندان نہیں توڑے۔پھر میرا دل کیوں ٹوٹا اللہ ؟ ۔۔۔میں کیوں رسوا ہوئی ؟میرا خاندان کیوں چھوٹ گیا۔۔۔میرے اپنے مجھ سے کیوں الگ ہوئے ؟" اس کی آواز بہت ہلکی اور زکام زدہ تھی۔"میرا باپ۔۔۔وہ تو بہت اچھے انسان تھے اللہ کوئی۔۔کوئی ان کو قتل کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ان کا بھائی۔میرے چچا۔وہ قتل کیسے کر سکتے ہیں اللہ ؟"

"میں کیا کروں۔؟کہاں جاؤں۔۔میرے دل میں شدید درد ہے اللہ۔مجھے صبر دے۔ میرے بھائی کو صبر دے۔میرے بھائی کو۔"وہ کہتے کہتے رکی تھی۔ٹھٹکی تھی۔اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"اس کا بھائی۔۔اس کا بھائی اب بھی وہاں تھا۔اس کے باپ کے قاتلوں کے قریب یا اللہ اس کا بھائی ؟"

وہ آنکھوں کو خشک کرتی لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے سے باہر آئی تھی۔ہر چیز جیسے سلو موشن میں ہو رہی تھی۔وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی۔وہ پیر کہیں رکھ رہی تھی اور پڑ کہیں رہا تھا۔

وہ اب پتھریلی روش پہ چلتی بیرونی دروازے کی طرف جا رہی تھی۔اس کے پیروں میں جوتے نہیں تھے۔اس کے سر پہ دوپٹہ نہیں تھا۔اس کا دل اور دماغ صرف ایک جگہ تھا۔

"اس کا۔۔بھائی۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ اس کے باپ کے قاتلوں کے قریب تھا۔۔۔بے حد قریب۔"اس کی آنکھوں کے آگے سارے منظر دھندھلے پڑ رہے تھے۔اس کا چہرہ گیلا تھا۔نہ جانے کیوں ؟

وہ اب دروازہ کھول رہی تھی۔کوئی اس سے کچھ پوچھ رہا تھا۔اس کا چہرہ بھی دھندھلا تھا۔وہ شاید عمر کا کوئی ملازم تھا۔ہالے نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو دروازہ کھولنے کا کہا۔اس کی زبان جیسے مفلوج ہوگئی تھی۔وہ آدمی اب پھر اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔ہالے نہیں سن رہی تھی۔وہ کچھ بھی نہیں سن رہی تھی۔اس کی سماعتوں میں ایک ہی فقرا گونج رہا تھا۔

"آپ کے۔۔بچوں کو مر جانا۔چاہیے بھائی۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں ایک ہی منظر تھا۔

اس کے باپ کا ہسپتال کے بیڈ پہ پڑا بے جان وجود۔اس کے باپ سے زبردستی سائن لیتا اس کا چچا۔

اسی وقت اسے عمر اپنے قریب آتا دکھائی دیا۔وہ کچھ پریشان سا تھا۔ہالے کو دیکھ کر فکر مندی سے اس کے قریب آیا۔وہ اب کچھ پوچھ رہا تھا۔

"گھر۔حسن۔۔۔چلو۔میرے گھر۔۔میرا۔بھائی۔میرے بھائی کو۔"اس کے الفاظ ٹوٹے پھوٹے تھے۔اس کی باتیں بے ربط تھیں۔عمر نے تفکر سے اس کو دیکھا تھا اور پھر نیچے جھکا تھا۔

اپنے جوتے اتار کر باری باری اس کے پیروں میں ڈالے تھے۔

وہ ساکن کھڑی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے۔۔اوکے۔۔۔ایزی ہو جائیں۔۔ہم چل رہے ہیں۔میں ساتھ چل رہا ہوں۔"وہ کھڑے ہوتے ہوئے اس کو تسلی دے رہا تھا۔گارڈ سے کچھ کہہ رہا تھا۔

ہالے نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں رکے ہوئے آنسو بہہ نکلے تھے منظر صاف ہوا تھا۔

وہ اب عمر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی۔وہ بار بار نظریں موڑ کر اس کو دیکھتا تھا۔وہ نہیں دیکھ رہی تھی۔اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"اسے اپنے بھائی کے پاس جانا تھا جلد از جلد۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہارون شاہد گاڑی کی چابی ہاتھ میں لیے نیچے جا رہا تھا۔جب نوال بیگم نے اس کو روک لیا۔آج اس نے سادہ سی بھوری شلوار قمیص پہن رکھی تھی۔گرے آنکھوں میں اداسی تھی۔اگر آج ہالے اس کے ساتھ ہوتی تو اس کی پینٹنگ دیکھ کر کتنی خوش ہوتی ؟وہ بس سوچ ہی سکا۔۔

"کہاں جا رہے ہو تم ؟"نوال اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔

"بہت ضروری کام ہے۔وہیں جا رہا ہوں۔"اس نے بہانہ بنایا تھا۔

"اور یہ ضروری کام یقینا ہالے سلطان ہو گی ؟"ان کے لہجے میں طنز نہیں تھا وہ بس پوچھ رہی تھیں۔

"نہیں ماما میں اس کا سامنا نہیں کر سکتا۔اس کو بہت تکلیف دی ہے میں نے۔ میں اس کو وقت دینا چاہتا ہوں۔اور وہ اس وقت بہت بڑے غم میں ہے۔میرا جانا ٹھیک ہو گا بھی کہ نہیں۔وہ ہائپر ہو جائے گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ خود کو نقصان پہنچا لے گی۔میں اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں لیکن مجھے لگتا ہے یہ وقت نہیں مناسب ۔"

"تمھیں کس نے کہا ہے تم اس سے معافی مانگو جا کر یا پھر اس کے تمھیں بلانے کا انتظار کرو۔کون کہتا ہے اسے وقت دو ؟"وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں۔

"کیا مطلب ؟"وہ متعجب ہوا۔

"دوست کی خوشی میں اس کی مرضی سے جاؤ۔لیکن دوست کے غم میں اپنی مرضی کے بغیر بھی جاؤ۔وہ دھکا دے کر نکالے تب بھی جاؤ۔وہ گالیاں دے تو سنتے رہو۔وہ مارے تو مار کھا لو کیونکہ وہ غم میں ہے۔اور غم سوچنے سمجھنے کی صلاحیت چھین لیتا ہے۔اگر غم کو" **سنا** "نہ جائے تو وہ ناسور بن جاتا ہے۔ اور ناسوروں کے ساتھ زندگی بہت مشکل ہوجاتی ہے بیٹے۔اپنے مفاد اپنی معافی کے لیے مت جاؤ۔اس کے "**دل** "کو ہلکا کرنے کے لیے جاؤ۔اس کو "**سننے**"جاؤ۔"

ہارون نے تلخی سے سر جھٹکا تھا۔

"آپ کو لگتا ہے وہ مجھے سنائے گی ؟مجھ سے بات کرے گی ؟وہ مجھ سے نفرت کرتی ہوگی۔"

"نہ سنائے۔نہ کہے کچھ۔نہ تم کچھ کہو۔دوست کی مصیبت یا غم میں اس کے ساتھ "بیٹھنا "بھی بہت ہوتا ہے۔وہ بولے نہ بولے۔اس کو ایک آسرا ہوگا ایک سہارا ہوگا کہ "میرے پاس میرا دوست ہے "بیٹے دوستوں سے نفرت نہیں کی جاتی اور کر رہے ہو تو کبھی سچی دوستی کی ہی نہیں ہوگی۔آپ کا دوست وہ واحد انسان ہوتا ہے جو آپ کے ساتھ غلط بھی کر دے تو آپ خود کو سمجھاتے ہو۔تسلی دیتے ہو کہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی کوئی مجبوری ہو گی۔کوئی وجہ ہو گی۔آپ کبھی اس کو بلیم نہیں کرتے ہو۔کرتے ہو گے اس کے منہ پہ لیکن "دل "میں نہیں۔دل میں آپ ہمیشہ اس کے حق میں بولتے ہو۔دوستوں کے درمیان دوریاں آجاتی ہیں۔پرابلم آجاتے ہیں۔اختلافات آجاتے ہیں لیکن نفرت نہیں۔نفرت دوستی میں کبھی نہیں آتی۔تم نے دیکھا ہو گا ہم سب دیکھتے ہیں محسوس کرتے ہیں ہمارا کوئی بچھڑا ہوا کوئی پرانا کوئی ناراض دوست جب سامنے آتا ہے۔تو دل بے اختیار اس کے گلے لگنے کو چاہتا ہے۔اس سے بات کرنے کو چاہتا ہے ہاں ہم نہیں کرتے۔دل کو دپٹ دیتے ہیں سمجھا دیتے ہیں لیکن دل "چاہتا "ضرور ہے۔"

"مطلب وہ مجھ سے نفرت نہیں کرتی ؟مما میں اس کو سن لوں گا۔جو کچھ وہ کہے گی۔جو بھی بولے گی۔ میں سب سن لوں گا۔بس وہ ایک بار مجھے خود کے قریب تو آنے دے۔"

نوال اس کو دیکھ کر مسکرائی تھیں۔

"تمھیں لگتا ہے "**سننا** "آسان ہوتا ہے ؟بالکل نہیں۔سننا بہت مشکل ہوتا ہے۔سننا بہت ظرف کا کام ہوتا ہے۔سنانے والے کو آپ پورے کے پورے "**موجود** "چاہیے ہوتے ہیں۔سنانے والے کو آپ کی توجہ چاہیے ہوتی ہے۔وہ آپ سے اپنی مرضی کے ایکسپریشن چاہتے ہوتے ہیں۔وہ آپ کی دلچسپی نوٹ کرتا ہے وہ آپ پہ غور کرتا ہے اور جہاں کہیں سنانے والے کو یہ لگا کہ آپ "**سن** "نہیں رہے تو وہ سنانا چھوڑ دیتا ہے۔اور جب کوئی آدھے میں سنانا چھوڑ دے تو غم کو ناسور بننے میں ایک سیکنڈ سے بھی کم کا وقت لگتا ہے۔نہ سننا خود کشیاں کروا دیتا ہے۔نہ سننا قتل کروا دیتا ہے۔نہ سننا کسی کی زندگی خراب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر دیتا ہے۔یہ زخموں کو ناسور بناتا ہے۔کسی کے زخموں کو ناسور نہ بننے دو بیٹے۔اگر نہیں سن سکتے تو سننے کی اداکاری بھی مت کرو۔"وہ نرمی سے کہہ کر چلی گئی تھیں۔

جبکہ ہارون کئی سوچوں میں گھرا وہیں کھڑا رہ گیا۔یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔جتنا اس نے سوچا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

گاڑی جیسے ہی سلطان منزل کے باہر آ کر رکی ہالے فورا سے پہلے اترتی دروازے کی طرف بڑھی تھی ۔اس سے پہلے وہ اندر جاتی جب اس کو روک لیا گیا۔

"میڈم پلیز رک جائیں۔آپ اندر نہیں جا سکتی۔شمس صاحب کا حکم ہے اور سفیر صاحب نے بھی سختی سے منع کر رکھا ہے۔پلیز میڈم میری نوکری کا سوال ہے۔"وہ لجاجت سے کہہ رہا تھا۔

"اے زیادہ بکواس نہ کرو۔آرام سے دروازہ کھولو۔ورنہ ابھی کھوپڑی کھول دوں گا۔"عمر قریب آتا برہمی سے کہہ رہا تھا۔

ہالے نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو روک دیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔میں اندر نہیں آ رہی۔آپ اندر جا کر حسن کو بلا دیں یا پھر یہاں سے کسی ملازم کو فون کر لیں۔"وہ نارمل لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"آپ اس کی بات سن رہی ہیں ؟اس کے باپ کا گھر ہے جو اندر نہیں جانے دے گا ؟ہاں ؟ابھی دیکھتا ہوں میں اس کو۔"عمر نے بولتے ہوئے گارڈ کو گردن سے دبوچ لیا تھا" بول اب اندر جانے دے گا یا نہیں ؟"وہ اس پہ غرا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جب ہالے نے اس کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

"تم اسے چھوڑو گے یا میں چلی جاؤں۔کیوں میری مشکلات بڑھا رہے ہو۔جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے ؟"وہ بلند آواز میں بولی تھی۔

عمر کی گرفت اس کی گردن پہ ڈھیلی پڑی تھی۔وہ ایک جھٹکے سے اس کو چھوڑتا ذرا دور جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔گارڈ اب کھانسنے لگ گیا تھا۔تھوڑی دیر بعد جب وہ نارمل ہوا تو اس نے اندر کال کر کے حسن کو پیغام بھیج دیا تھا۔تقریبا پانچ منٹ بعد حسن سلطان منزل کا محل نما دروازہ کھولتا باہر آیا تھا۔

ہالے کو دیکھ کر متفکر سا آگے بڑھا تھا۔

"تم اس وقت یہاں ؟سب ٹھیک ہے ؟ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے ؟اوہ کیا تم میرے پاس واپس آ رہی ہو ؟تم اسے چھوڑ کر آئی ہو ؟بولو ناں ؟"اس نے آتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی۔ہالے خاموش رہی۔حسن کی نظر اس کے کندھے سے ہوتی ذرا فاصلے پہ کھڑے عمر حیات پہ گئی تھی۔

اس کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی تھی۔

"تم اس وقت کیوں آئی ہو ؟"اب کے اس کا لہجہ بے تاثر تھا۔ہالے نے لپک کر اس کے ہاتھ تھامے تھے۔

"تمھیں لینے آئی ہوں حسن۔یہ جگہ سیف نہیں ہے۔تم میرے ساتھ چلو۔میں تمھیں یہاں سے دور لے جاؤں گی تم سمجھ رہے ہو ناں ؟یہ جگہ یہاں کے لوگ یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔تم سیف نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو۔تم میرے ساتھ چلو یہاں خطرہ ہے۔یہاں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ہمیں یہاں سے جانا ہو گا۔"وہ اس کے ہاتھ پکڑے جلدی جلدی بول رہی تھی۔

حسن اسی سنجیدگی سے اس کو دیکھتا رہا۔

"اور یہ جگہ کیوں سیف نہیں ہے بتانا پسند کرو گی ؟"

"تمہاری جان کو خطرہ ہے حسن۔۔۔میں اس وقت تمھیں سمجھا نہیں سکتی۔تم یہاں سیف نہیں ہو بس یہ سمجھ لو۔۔۔میرے ساتھ چلو پلیز۔یہ وقت سوال جواب کا نہیں ہے۔تم سمجھتے کیوں نہیں ہو؟"

وہ چند لمحے ہالے کو دیکھتا رہا اپنے ہاتھ نرمی سے چھڑائے اور پھر کہنے لگا۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں جہاں تم کہو گی وہاں چلے جائیں گے اوکے ؟"ہالے نے فورا اثبات میں سر ہلایا تھا۔

عمر بیزاری سے یہ سارا منظر دیکھے گیا۔

(جج صاحب کی اولاد اور اتنے سیدھے طریقے سے مان جائے ہو ہی نہیں سکتا)

"تم مجھے لکھ کر دے دو کہ جہاں تم مجھے لے جاؤ گی۔وہاں میں مروں گا نہیں۔وہاں میری جان سیف رہے گی۔وہاں جا کر میری لکھی ہوئی موت ٹل جائے گی۔اگر تم لکھ کر دے سکتی ہو تو میں چلتا ہوں۔"

ہالے کے اوپر جیسے گڑھوں پانی ڈال دیا گیا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں۔۔۔یہ نہیں کر سکتی۔یہ سب تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"اس نے خود کو بولتے سنا۔

"That's the point"

"یہ اللہ کے کام ہیں ہالے۔بابا نے مجھے سکھایا ہے کہ موت سے جتنا بھاگو گے وہ آپ کو ڈھونڈ ہی لے گی۔آپ کسی پہاڑ، کسی غار، کسی سمندر میں چھپ جاؤ وہ آپ کو نکال لے گی۔اس سے بھاگو مت۔اس سے حفاظتی اقدام نہ کرو۔اس نے جب آنا ہو گا وہ آ کر رہے گی۔سو تم ہالے سلطان۔۔تم مجھے موت سے نہیں ڈرا سکتی اور میں حسن سلطان موت کے ڈر سے یہاں سے بھاگ نہیں سکتا۔"

"اگر میری موت نہیں لکھی ہے تو یہاں رہ کر بھی بچ جاؤں گا۔اور اگر لکھی ہے تو تم مجھے دنیا کے آخری کونے میں بھی لے جاؤ۔میں مر ہی جاؤں گا۔"اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا اس کا لہجہ ہو بہو معراج سلطان جیسا تھا نرم دو ٹوک۔

ہالے نے بغیر کچھ کہے واپسی کے لیے قدم موڑے تھے۔

وہ معراج سلطان کا بیٹا تھا وہ اسے موت سے نہیں ڈرا سکتی تھی۔

"مت جاؤ ہالے۔مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔میرے ساتھ رہو۔۔۔یہاں نہیں رہ سکتی تو کسی اور جگہ لے جاؤں گا تمھیں۔لیکن اس کے ساتھ مت جاؤ۔"اس نے پیچھے سے پکارا تھا۔

ہالے بغیر جواب دیے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔حسن نے لب بھینچ لیے تھے۔

"تم نے یہ دوسری بار کیا ہالے۔۔تم نے مجھے دوسری بار اس آدمی کے لیے چھوڑا۔"وہ بس سوچ ہی سکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"**خون**" کا بد گماں ہونا بہت بڑی اذیت ہوتی ہے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ ساری رات نہیں سو سکی تھی۔غم غصہ خوف بے بسی ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھی۔سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔غم کے ساتھ ساتھ انتقام کا جذبہ بھی سر اٹھا رہا تھا۔وہ سوئی جاگی کیفیت میں بیڈ پہ پڑی تھی۔اسی وقت اسے اپنے کمرے میں بیڈ پہ بلکل قریب ایک ہیولہ سا دکھائی دیا۔

ہالے کا سانس جہاں تھا وہیں رک گیا۔اس کے لب بے یقینی کی کیفیت میں کھلے تھے۔

"بابا۔۔۔"وہ اتنی ہلکی آواز میں بولی تھی کہ بہ مشکل خود سن پائی ہو۔

وہ بالکل ویسے ہی تھے تروتازہ صحت مند پر سکون۔

ہالے ششدر سی ان کو دیکھے گئی۔

"یہ کیا حالت بنا رکھی ہے بچے ؟"ان کی آواز میں فکر تھی۔"تم میری مضبوط بیٹی ہو۔تم ہار نہیں سکتی۔ میں نے تمھیں ہارنا نہیں سکھایا۔"اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

"آپ مجھے چھوڑ کے چلے گئے تھے۔۔بابا مجھے لگا آپ اب نہیں آئیں گے۔۔میں ڈر گئی تھی۔۔۔آپ اب واپس تو نہیں جائیں گے ناں ؟"وہ ان کے قریب نہیں جا رہی تھی۔اسے خوف تھا کہیں وہ ان کے پاس جا کر انہیں کھو نہ دے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے جانا تھا بیٹے۔۔۔میرا وقت آ گیا تھا۔میں یہاں مزید نہیں رہ سکتا تھا۔میرا یقین کرو میں یہاں سے بہتر جگہ پہ ہوں لیکن تم ہالے۔۔تم نے خود کو کیا کر لیا ہے۔یہ تم نہیں ہو۔یہ میری مضبوط بیٹی نہیں ہے۔"

اس کے آنسو مزید روانگی سے بہنے لگے تھے۔

"میرا۔۔۔خاندان ٹوٹ گیا ہے بابا۔آپ چلے گئے۔حسن میرے ساتھ نہیں آنا چاہتا۔میں انتقام لینا چاہتی ہوں۔لیکن میں اتنی مضبوط نہیں ہوں۔میں کیسے اپنے حق واپس لوں میں کیسے اپنا خاندان جوڑوں۔آپ کو مرنا نہیں چاہیے تھا۔کسی بھی باپ کو مرنا نہیں چاہیے۔"

معراج سلطان نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں نہیں بتاؤں گا تمھیں کیا کرنا ہے۔تمھیں خود کرنا ہو گا ہالے۔اپنے لیے لڑنا ہو گا کوئی تمہارا ساتھ نہیں دے گا۔یہ کوئی فیری ٹیل نہیں ہے جہاں کوئی شہزادہ آ کر تمھارے غم سمیٹ لے گا۔تمھیں اندھیری غار سے نکال لے گا یا پھر تمھارے فرعون جیسے چچا سے تمہارا محل واپس دلوائے گا۔۔اونہوں یہ زندگی ہے۔"

"یہاں تمھیں خود گرنا ہو گا۔خود اٹھنا ہو گا۔خود اپنے زخموں پہ مرہم رکھنا ہو گا۔تمھارے لیے صرف تم ہو ہالے۔صرف تم۔۔تمھیں اپنے گدھ جیسے چچا سے اپنی زمین اپنے دم پہ لینی ہو گی۔اپنی فتنہ چچی کے الزامات کا سامنا اکیلے کرنا ہو گا۔ان کو جھوٹا اپنے دماغ سے ثابت کرنا ہو گا۔تمھارے لیے ہر دفع سفیر کا اٹھتا ہاتھ عمر حیات نہیں روکے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اپنے بھائی ،اپنے خاندان کو خود جوڑنا ہو گا۔یاد رکھو ہالے یہ فیری ٹیل نہیں ہے۔زندگی ہے۔یہاں تمھیں اپنا شہزادہ خود بننا ہو گا۔انتقام کے پیچھے مت جاؤ۔یہ سکون چھین لیتا ہے۔اپنے حق کے پیچھے جاؤ۔ یہ زندگی نڈر بنا دیتا ہے۔تم فیری ٹیل کی سنڈریلا نہیں ہو جس کے پیچھے کوئی جوتا لے کر آئے گا ۔تمھیں اپنے قدموں پہ خود ٹھہرنا ہو گا۔تم رپنزل نہیں ہو تمھیں کوئی محل کی قید سے نکالنے نہیں آئے گا۔تمھیں اپنی دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھنی ہو گی۔تم سنو وائٹ نہیں ہو جس کی ماں کے جادو سے بچانے کے لیے سات بونے آئیں گے۔تمھیں اپنا خاندان خود بچانا ہے۔تمھیں اپنے بقا کی جنگ خود لڑنی ہو گی۔تم ایک عام لڑکی ہو بیٹا۔"

"تمھیں اپنی کہانی کا شہزادہ خود بننا ہو گا۔تم ہالے سلطان ہو میں نے تمھیں سہاروں کے ساتھ چلنا نہیں سکھایا۔میں نے تمھیں زخمی ٹانگوں کے ساتھ لڑکھڑا کر چلنا ضرور سکھایا ہے لیکن جہاں کہیں کوئی بھی ترحم سے ہاتھ دے کر آگے بڑھانا چاہے اس ہاتھ کو جھٹکنا بھی سکھایا ہے۔" وہ بے حد نرمی سے کہہ رہے تھے۔۔

ہالے نے گلابی پڑتی آنکھوں سے ان کو دیکھا تھا۔

"اور عمر۔۔آپ نے اسے میرے ساتھ کیوں بھیجا ہے ؟"وہ مسکرائے تھے۔

"عمر شہزادہ نہیں ہے بیٹے۔عمر کہانی کا دوسرا "وکٹم" ہے۔یہ اس کے بقا کی جنگ بھی ہے۔جہاں آج تم ہو کئی سال پہلے وہ یہاں سے گزر چکا ہے۔تم دونوں اس جنگ کو ساتھ لڑو گے تو جیت جاؤ گے۔الگ ہو جاؤ گے تو کاٹ دیے جاؤ گے۔کچل دیے جاؤ گے۔ساتھ رہنا سیکھو، ساتھ لڑنا سیکھو۔میں بار بار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمہارے پاس نہیں آ سکتا۔میرے پاس اتنا ہی وقت تھا۔مجھے جانا ہو گا۔تم عمر کو مت چھوڑنا۔کبھی نہیں ،کبھی بھی نہیں۔"ہیولہ مدھم ہو کر غائب ہو گیا تھا۔

ہالے متوحش سی چلانے لگی تھی۔

"میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔میں کچھ نہیں کر سکتی۔میں فیری ٹیل کی شہزادی ہوں۔میرے لیے کسی کو بھیج دیں بابا۔یا پھر آپ آ جائیں آپ میرا سپورٹ سسٹم تھے۔آپ کو آجانا چاہیے۔"

"بابا۔۔۔"وہ چیخ مارتی ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔اے سی کے باوجود اس کا سارا بدن پسینہ پسینہ ہو گیا تھا۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا ہراساں نظروں سے متلاشی نظروں سے وہ بیڈ سے اٹھ کر دیوانہ وار کھڑکی کی جانب بھاگی تھی۔اس کا باپ نہیں تھا۔وہ کہیں نہیں تھا۔

وہ وہیں زمین پہ بیٹھتی چلی گئی اس کے آنسو ایک بار پھر روانی سے بہنے لگے تھے۔

آنسوؤں کا" **بہنا**" اذیت نہیں ہوتی، ان کو پونچھنے کے لیے کسی کا نہ ہونا "**اذیت** "ہوتی ہے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

عمر کے بنگلے کا سب سے بڑا اور نفیس کمرہ وہ تھا جس میں عمر رہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کنگ سائز لکڑی کا سادہ بیڈ جس پہ کسی قسم کی کوئی ڈیزائن نہیں تھی۔وہ سادہ تھا بالکل سادہ۔کمرے میں ایک طرف بڑا سا صوفہ رکھا تھا،سرمئی رنگ کا۔کھڑکیوں پہ لگے پردے بھی گرے تھے۔اور بیڈ شیٹ بھی گرے۔اس کمرے میں ایک واحد سفید چیز ماربل کا سفید فرش تھا۔

دیوار گیر الماریاں بھی گرے رنگ کی ہی تھیں۔شاید اسے اس رنگ سے بہت پیار تھا۔کمرے کا مالک اس وقت باتھ روم سے باہر آیا تھا۔اس کے بال گیلے اور ہمیشہ کی طرح ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔وہ تولیے سے ان کو خشک کرتا باہر آیا تھا۔

اب وہ اپنے بیڈ کی دراز پہ جھکا کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔جب اس کی نظر ایک گھڑی پہ پڑی۔اس نے گھڑی کو ہاتھ میں اٹھا لیا تھا۔اور بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا تھا۔

اور اس گھڑی پہ ہاتھ پھیرے گیا۔نرمی سے محبت سے۔وہ اسے دیکھے گیا۔دکھ سے یاسیت سے۔

کبھی کبھی کوئی بے جان چیز،کوئی نام،کوئی پکار،کوئی اچھا یا برا ذائقہ،کوئی بات،کوئی چہرہ آپ کو کئی سال پیچھے ماضی میں لے جا کر چھوڑ آتا ہے۔آپ جانا چاہیں یا نہیں۔وہاں سے آپ کی واپسی تب ہی ہوتی ہے جب آپ کا دل یا دماغ واپس آنا چاہیں۔

عمر حیات کو بھی ایک ایسا ہی لمحہ کہیں دور بہت دور ماضی میں لے گیا تھا۔

شاید اچھے وقتوں میں یا شاید برے وقتوں میں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دروازے کے سامنے رکھی پلاسٹک کی کرسی پہ بیٹھا تھا۔ایسے کے سر دیوار سے لگا تھا۔فجر کی اذان میں دس منٹ باقی تھے۔اور وہ ابھی سے سو رہا تھا۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔ٹانگیں ذرا سکڑی ہوئی شاید اس کو سردی لگ رہی تھی۔کہ صبح میں ہلکی ہلکی خنکی ہو ہی جاتی ہے۔

معراج سلطان آج ہی اسلام آباد سے واپس آئے تھے۔گھر جانے کی بجائے انہوں نے ہیون کا چکر لگانا ضروری سمجھا۔وہ کار سے اتر کر نیچے آئے تب بھی عمر دیوار سے سر لگائے سو رہا تھا۔

اس کے بال ماتھے پہ بکھرے تھے مغرور ناک سوتے ہوئے بھی اکڑی کھڑی تھی۔

معراج اس کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔اگر یہ کہا جائے کہ وہ گھر جانے سے پہلے اس کو دیکھنے آئے تھے تو غلط نہ ہوگا۔اس لڑکے سے ان کو پتہ نہیں کیوں ایک انسیت سی محسوس ہوتی تھی۔جیسے کبھی کہیں پہلے بھی ملے ہوں۔وہ اس کے بچپن میں بھی جب اس سے ملے تھے۔تب بھی واپس جاتے وقت عمر کا چہرہ ان کا دل یونہی جکڑ لیتا تھا۔وہ جا نہیں پاتے تھے۔تب ہی انہوں نے نفیسہ سے زیادہ ملنا بھی چھوڑ دیا تھا۔

اسی وقت اس نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی تھیں۔اور اپنے بازو پہ ہاتھ مارا تھا شاید مچھر تھا۔معراج کو سامنے دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں۔وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔گھبرا کر نہیں شرمندگی سے بھی نہیں۔بس کھڑا ہوا تھا۔

"تم روز اسی طرح سو جاتے ہو ؟"انہوں نے قریب آکر پوچھا تھا۔

"جی بالکل۔"جواب فورا آیا تھا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی آنکھوں میں سرخی تھی۔شاید نیند کی وجہ سے۔

معراج نے اس کو گھور کر دیکھا تھا۔

"باس کے سامنے اپنی غلطی چھپاتے ہیں لڑکے۔۔جھوٹ بول کر یا بہانہ بنا کر۔ملازمت میں یہ attitude نہیں چلتا۔"جی بالکل۔"انہوں نے جی بالکل پہ زور دیا تھا۔

"مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔اور بہانہ میں بناتا نہیں۔رہی بات ملازمت کی تو میں آپ کا ملازم بھی نہیں ہوں۔"اس کا لہجہ عام تھا۔اس میں ڈھونڈنے سے بھی تلخی یا بدتمیزی نہیں تھی۔

"کیونکہ آپ نے مجھے ایک بار بھی پے نہیں کیا۔اور آپ کو پتہ ہے کہ میں ہر روز رات کو سوجاتا ہوں۔لیکن آپ نے مجھے ایک بار بھی نہیں ٹوکا۔اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مجھے ملازم نہیں سمجھتے۔آپ مجھے "فیور "دے رہے ہیں۔اور آخری بات میں نے اس دن آپ کو اپنی اماں کو میسج کرتے دیکھ لیا تھا۔میں ان کا نمبر جانتا ہوں۔سو اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ اب میں ملازم ہوں یا آپ اب بھی مجھے" **فیور** "دینا چاہتے ہیں۔"وہ ان کے قریب کھڑا ان کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

"اور اگر میں کہوں میں فیور دے رہا ہوں تو ؟"ان کا انداز پر تجسس تھا۔

عمر نے کندھے اچکائے تھے۔

"تو میں آج ہی یہاں سے چلا جاؤں گا۔میں یہاں فیورز لینے نہیں آیا۔میں جس مقصد کے لیے آیا ہوں وہ خود ہی کر لوں گا۔یہاں چوکیدار بننے نہیں آیا۔"میں اس کا لہجہ بے تاثر تھا۔

معراج کھل کر مسکرائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں میں کوئی پاگل بڈھا لگتا ہوں یا تمھیں لگتا ہے کہ میں سٹھیا گیا ہوں ؟میں کیوں تم پہ روک ٹوک نہیں کرتا؟ میں کیوں تمھیں ملازم نہیں سمجھتا پتہ ہے کیوں ؟"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہے تھے۔

(یہ وہ وقت تھا جب عمر بھی ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرتا تھا)

"کیونکہ میں تمھیں "**چیک** "کر رہا تھا بیٹا۔میں تمھیں کمفرٹ دینا چاہتا تھا۔من پسند ماحول دینا چاہتا تھا تاکہ تم اس کے عادی ہوجاؤ یا پھر نہ ہو۔لیکن کم از کم مجھے یہ پتہ چل جائے کہ تم جس کام کے لیے آئے ہو اس میں سیریس ہو بھی کہ نہیں۔اگر تم اس کمفرٹ کے عادی ہوجاتے تو میں کچھ ہی دن میں تمھیں اپنے گھر بھیج دیتا۔کیونکہ میرے تعلقات اور میرا پیسہ میں کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔دوسرا میں تمہاری حاضر دماغی چیک کر رہا تھا۔مجھے یہ جاننا تھا کہ تم کیا کیا چیزیں نوٹ کرتے ہو۔میں نے وہ میسج تمھیں دکھانے کو ہی کیا تھا۔تمھیں کیا لگتا ہے آگے والی سیٹ خالی ہونے کے باوجود میں تمھیں پیچھے بٹھاؤں گا ؟اونہوں۔۔۔"

"میں تمھیں نہیں ٹوکتا تھا تاکہ تم نوٹ کرو۔میں تمھیں پے نہیں کرتا تھا تاکہ تم نوٹ کرو۔میں تم سے بے خبر نہیں تھا عمرحیات۔میں تمھیں "چیک "کر رہا تھا۔اور اب ،اب مجھے لگتا ہے کہ تم میرا وقت پیسہ اور تعلقات ضائع نہیں کرو گے۔سو اب میں تمھیں" فیور " دوں گا لیکن یاد رکھنا بدلے میں "فیور "لوں گا۔"

عمر آنکھیں سکیڑے ان کو دیکھتا رہا اور چند لمحے بعد بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خیر اب مجھے بتائیں مجھے کرنا کیا ہو گا ؟ہم کہاں سے شروع کریں گے ؟"

معراج نے کندھے اچکائے تھے۔

"کرنا کیا ہے چوکیداری کرو گے اور کیا۔پہلے اپنی نیند سے لڑنا سیکھ لو۔پھر دنیا سے بھی لڑ لینا۔میں نفیسہ نہیں ہوں۔اس نے تمھیں cry baby بنا دیا ہے۔میں نہیں بناؤں گا۔مجھ سے اگلی بار بات کرو تو اپنی نیند کو ہرا کر بات کرنا۔اس کے بعد آگے کا دیکھا جائے گا۔"وہ احسان کرنے والے انداز میں بولے تھے۔

عمر حسب توقع بھڑک گیا تھا۔

"میں خود سے بھی اپنا کام کر سکتا ہوں۔مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔میں نیند کا کچا ہوں آپ جانتے ہیں۔"وہ تیوری چڑھائے کہہ رہا تھا۔

معراج نے سر جھٹکا تھا۔

"یہاں سے **(انگلی سے ذرا دور اشارہ کیا تھا)**دو کلو میٹر دور بس اڈا ہے۔جاؤ گھر جاؤ۔یہ کام تمہارے بس کا نہیں۔"

"اور اگر نہیں جانا چاہتے تو یہ۔"ہاتھ سے ایک سلور گھڑی اتاری تھی۔"یہ الارم واچ ہے ہر گھنٹے بعد اس کا الارم بجے گا۔میں سیٹ کر چکا ہوں۔آج رات یہ پہن کر چوکیداری کرنا نیند نہیں آئے گی۔اور اگر آ بھی گئی تو یہ سونے نہیں دے گی۔"

وہ کہہ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے۔عمر بے بسی بھرے غصے سے ان کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں جس دن کچھ بن گیا ناں۔۔۔آپ پہ چائلڈ لیبر کا کیس کروں گا۔یاد رکھیے گا۔"اس نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

"تمہاری ماں کو اور تمھیں اس کے علاوہ آتا بھی کیا ہے۔"وہ مڑے بغیر بولے تھے۔پھر گاڑی کے قریب رکے تھے۔اس کی طرف گھومے تھے۔

"ویسے آپس کی بات ہے اتنا بڑا بچہ میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔"وہ مسکراہٹ دبا کر بولتے گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔

عمر پیچھے کلستا رہ گیا۔

"اتج شیمنگ کا کیس بھی کرو گا میں۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے اندر چلا گیا تھا۔

اپنے کمرے کے بیڈ پہ بیٹھا عمر یاسیت سے مسکرایا تھا۔

اس سلور گھڑی اور اس کے مالک نے اسے بہت "**فیورز** "دیں تھیں۔اب عمر حیات کی باری تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

روتے روتے اس کی آنکھ کب لگی اسے پتہ نہیں چلا۔وہ جب اٹھی تو تھوڑی دیر قبل والا خواب ایک بار پھر یاد آیا لیکن اس بار اس کو ایک بات سمجھ آ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس کے لیے کوئی شہزادہ نہیں آئے گا۔یہ زندگی تھی فیری ٹیل نہیں۔"وہ اٹھ کر سیدھا باتھ روم گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ نکلی تو کافی فریش تھی۔

لوگ کہتے ہیں کسی بھی غم سے نکلنے کے لیے آپ کو کئی ہفتے کئی ماہ چاہیے ہوتے ہیں۔اصل میں ایسا نہیں ہوتا۔آپ غم سے کبھی نہیں نکلتے۔اگر آپ کو واقعی "غم "ہے تو آپ اس سے نہیں نکل سکتے نہ آج ،نہ کل ،نہ کبھی۔اور بس آپ اس غم کو لوگوں کے سامنے چھپانا شروع کر دیتے ہو۔آپ اس کا ذکر نہیں کرتے۔اسے سر پہ سوار نہیں کر لیتے۔اسے دل پہ قبضہ کرنے نہیں دیتے۔ہاں ٹھیک ہے اس کی دل میں ایک جگہ ہوتی ہے۔ایک کوزی سا کارنر۔لیکن جب وہ اس کارنر کی حدود کراس کرنے لگے تو اس کو روک دینا چاہیے۔اسے شروع دن سے اس کی باؤنڈری سمجھا دینی چاہیے۔جو لوگ سمجھا دیتے ہیں وہ خوش نہ سہی مطمئن ضرور ہوجاتے ہیں۔اور جو نہیں سمجھاپاتے وہ بد بخت ساری زندگی اسی غم کے ساتھ گزار دیتے ہیں۔

ہالے نے اپنے دل کو یہ بات سمجھا لی تھی۔اس کا باپ مر گیا ہے۔اس نے یہ غم اپنے دل کے ایک کونے میں رکھ دیا تھا لپیٹ کر، سنبھال کر۔آپ ساری دنیا کے غم سنبھال لیتے ہو جھیل لیتے ہو لیکن اپنے کسی عزیز کی موت کا غم یہ انسان کی کمر توڑ دیتا ہے۔

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی۔اسے کام شروع کرنا تھا اپنی فیری ٹیل کا شہزادہ بننے کے لیے۔اسے ہاتھ پاؤں مارنے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سادہ براؤن رنگ کے شلوار قمیص پہ سفید دوپٹہ لے رکھا تھا۔**(وہ اب تک سردار کی بیوی کے لیے لائے گئے کپڑے استعمال کر رہی تھی)**وہ جب باہر گیٹ پہ آئی تو بدین **(معراج سلطان کا ڈرائیور)**ان کی گاڑی لے آیا تھا۔ہالے نے یاسیت سے اس گاڑی کو دیکھا تھا۔یہ اس کے باپ کی پسندیدہ گاڑی تھی۔

"ہالے بیٹی اگر آپ کہیں تو میں ڈرائیو کروں ؟"وہ پچاس سالہ ڈرائیور اپنے مالک کی گاڑی اس کی اولاد کو دینے سے بھی ہچکچاتا تھا۔

"نہیں۔۔میں خود ڈرائیو کروں گی۔آپ میری باقی چیزیں لے آئے ہیں ؟"وہ اب بھی گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔اس نے ایک بار بھی بدین کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر کچھ چیزیں اس کے ہاتھ میں دی تھی۔

اس میں ہالے کا اے ٹی ایم کارڈ تھا گاڑی کی چابی تھی اور معراج سلطان کا اے ٹی ایم تھا۔**(یہ سارا سامان اس نے مہر ماہ سے کہہ کر منگوایا تھا)**

"باقی چیزیں گاڑی میں رکھ دی ہیں بیٹی۔"

ہالے نے سر کے خم سے شکریہ ادا کیا تھا۔اور دروازہ کھولتی گاڑی میں آ کر بیٹھی تھی۔یکدم جیسے اس کا دم گھٹا تھا۔آنکھوں کے آگے ایک اور منظر ابھرا تھا۔

"گاڑی کے شیشے اور چھت پہ زور زور سے ہاتھ مارتی ہالے۔بکھری حالت پل پل بڑھتا خوف۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے اپنے ذہن سے سارے خیال جھٹکے تھے ،ابھی یہ سب کچھ نہیں سوچنا تھا۔اس نے چابی گھمائی تھی اور زن سے گاڑی بھگا کر لے گئی تھی۔

سب سے پہلے وہ بینک گئی تھی۔اس بینک میں معراج سلطان کے تین لاکرز تھے۔وہ چابی لے کر مینیجر کے ساتھ لاکر کھولنے لگی تھی۔

اس نے ایک لاکر کھولا تھا لیکن خالی لاکر اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ہالے کو حیرت ہوئی وہ کئی بار اپنے باپ کے ساتھ آئی تھی۔لاکرز کبھی خالی نہیں رہے تھے۔اس نے دوسرا لاکر کھولا تھا۔اس میں پیسوں کی ایک گڈی تھی۔لیکن ہالے کو یہ نہیں چاہیے تھا اس کو اس سے کچھ زیادہ کی توقع تھی۔اس نے تیسرا لاکر کھولا تھا۔وہ خالی تھا بالکل خالی۔وہ بے اختیار پیچھے ہٹی تھی۔آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔اگر یہ لاکر خالی تھے تو پلاٹ کے کاغذات گھر کے کاغذات گھر کی چابی سب کہاں تھا ؟وہ بھاگ کر باہر آئی تھی مینیجر اسکے پیچھے آیا تھا۔اس نے اے ٹی ایم مشین میں کارڈ لگایا تھا۔

"زیرو بیلنس۔"اس کا چہرہ زرد پڑنے لگا تھا۔اس نے معراج سلطان کا اے ٹی ایم کارڈ لگایا تھا۔اب کے اس کے ہاتھ کپکپائے تھے۔

"زیرو بیلنس۔۔۔۔"ان دو فقروں نے جیسے اس کے منہ پہ تھپڑ دے مارا تھا۔

پہلے وہ حیران ہوئی ،اگلے لمحہ غمگین ،پھر غصہ اور اب انتقام۔اس نے منٹ کے ہزارویں حصے میں خود کو تین چار کیفیات سے گزار لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کا آدھے سے زیادہ زیور ان لاکرز میں تھا۔اس کے باپ نے سارے کاغذات یہیں رکھے تھے۔وہ جانتی تھی ان کو نکالا گیا تھا۔اس کے اکاؤنٹس منجمد کر دیے گئے تھے۔

وہ انتقام کے سفر پہ نکلتے ہی بری طرح ناکام ہوئی تھی۔

"اس کے پاس اور کیا تھا؟ اور کیا تھا ؟"

وہ بینک کے باہر بینچ پہ بیٹھی سوچ رہی تھی۔ٹریفک اورآس پاس گزرتے لوگوں کا شور ان کی باتیں اس کا ذہن مفلوج ہونے لگ گیا تھا۔

اس کے پاس کوئی اثاثہ نہیں تھا۔اس کے پاس کوئی رقم باقی نہیں تھی۔اس کے باپ کی gratuity ملنے میں ایک عرصہ لگ جاتا۔اگر اسے انصاف یا انتقام لینا تھا۔تو سب سے پہلے فائیننشلی مضبوط ہونا تھا اور وہ پہلے ہی قدم پہ بری طرح گری تھی۔

وہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھی رہی۔وہ کہاں جائے گی ؟عمر کے گھر سے اسی لیے نکلی تھی کہ اپنے باپ کے لیے گھر جائے گی۔لیکن اس کو تو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ گھر کس ایریا میں تھا۔

اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا تھا۔

"یہ کیسی آزمائش ہے میرے اللہ ؟اور اگر آزمائش ہے تو سر خرو کرنا۔میں تیری بڑی کمزور بندی ہوں۔"

اچانک اس کی نظر آس پاس گزرتے لوگوں پہ پڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے کچھ طنزیہ تو کچھ استہزائیہ کچھ پر تجسس تو کچھ ملامت بھری نظریں۔

ہالے نے کراہ کر آنکھیں میچ لی تھیں۔اس کی تصویر دو دن سوشل میڈیا پہ ٹاپ ٹرینڈ رہی تھی۔کون بھول سکتا تھا۔وہ میرے میرے قدموں سے اٹھی اور پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئی۔

اب اس کا رخ سلطان ہولڈنگز کی جانب تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ جب سلطان ہولڈنگز پہنچی تو کسی نے اس کو روکنے کی جرات نہیں کی۔شاید کسی کو یہ حکم نہیں تھا۔ ریسپشن ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی نے مسکرا کر اسے خوش آمدید کہا۔ہالے نے سر کے خم سے جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔یہ سفر اس کی زندگی کا سب سے لمبا سفر تھا۔اس کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔دل میں ابال اٹھ رہا تھا۔مٹھی بھینچ رکھی تھی۔آنکھیں بار بار نم ہوتی تھیں۔جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ رہی تھی۔

اس کے جاتے ہی ایک دراز قد سیاہ آنکھوں والا نوجوان ریسپشن ڈیسک تک آیا تھا۔ریسشنسٹ سے شمس سلطان کا پوچھا اور آگے بڑھنے لگا۔جب وہ اسے روکنے لگی تھی۔

"سر پلیز آپ اس طرح نہیں جا سکتے مجھے پہلے شمس سر کو انفارم کرنا ہوگا۔" وہ بوکھلا سی گئی تھی۔

وہ پورا کا پورا اس کی طرف مڑا تھا۔ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے گال کا گڑھا واضح ہوا تھا۔دونوں ہاتھ ریسپشن ڈیسک پہ رکھے وہ اس کی طرف جھکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم مجھے جانتی نہیں ہو ؟میں شمس سلطان اور معراج سلطان کا داماد ہوں۔یہاں کا اگلا باس۔ہاں ٹھیک ہے ابھی ہمارے تعلقات درست نہیں ہیں۔لیکن باسز ایک دن ٹھیک ہو ہی جاتے ہیں۔ملازمین کو چاہیے کہ ان کے۔۔۔معملات سے دور رہیں اور ہر باس کو ایک سی عزت اور احترام دیں۔کیا پتہ نئے آنے والے باس کا دماغ گھوم جائے اور وہ ریسپشنسٹ کو فائر ہی کر دے۔"آخر میں معصومیت سے بول کر پیچھے ہٹا تھا۔

اس لڑکی نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"آپ جا سکتے ہیں باس۔۔۔"وہ سفید پڑتے ہوئے چہرے کے ساتھ بولی تھی۔**(اس نے ہالے سلطان کو اغوا کر رکھا تھا یہ بات ہی اس لڑکی کا خون خشک کر رہی تھی)**

عمر نے افسوس سے سر کو نفی میں ہلایا تھا۔

"اونہوں ایسے نہیں۔۔۔مسکرا کر کہو۔چلو جلدی پہلے کھل کر مسکراو اور پھر کہو۔۔۔۔"

"آپ جا سکتے ہیں باس۔"وہ جبرا مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

عمر ایک نا پسندیدہ نظر اس پہ ڈالتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"اس کو تو مسکرانا بھی نہیں آتا۔آنے دو مجھے کمپنی سب سے پہلے اسی کو فائر کروں گا۔ہونہہ۔۔"

وہ سر جھٹکتے آگے بڑھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے لفٹ سے نکلتے ہی شمس سلطان کے آفس کی جانب بڑھ گئی تھی۔اس نے آفس کا دروازہ کھولنا چاہا لیکن وہ لاکڈ تھا۔اس کے ابرو سکڑے تھے۔ساتھ ہی اسے اپنے باپ کے آفس سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔شمس سلطان کے آفس کے ساتھ ہی معراج سلطان کا آفس تھا۔

"اس کا باپ نہیں تھا تو اس کے آفس سے آواز ؟؟"

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا تھا لیکن سامنے کے منظر نے جیسے اس کی روح کھینچ لی ہو۔دل سے خون رسنے لگا تھا۔دل میں اٹھتے ابال مزید بڑھ گئے تھے۔

سامنے شمس سلطان پاور سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔فون کان سے لگائے وہ کسی سے ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے۔ہالے کو دیکھ کر ان کی مسکراہٹ سمٹی تھی آنکھوں میں سرد مہری در آئی تھی۔

وہ اسی طرح چوکھٹ پہ کھڑی رہی شل بے حس و حرکت کرب کی انتہا کو پہنچی ہوئی۔

"یہ اس کے باپ کی جگہ تھی۔ابھی اس کو میرے دو دن ہوئے تھے۔اور اس کے چچا نے اس آفس پہ قبضہ کر لیا تھا۔"

"تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے آفس میں قدم رکھنے کی ؟"وہ پھنکارے تھے۔

ہالے کے بے جان وجود کو جیسے کسی نے جھنجھوڑ کر جگایا تھا۔

اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا تھا۔لیکن یہ طے تھا کہ وہ کم از کم اپنے باپ کے قاتل کے سامنے روئے گی نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میرے باپ کا آفس ہے۔آپ یہاں کیوں ہیں؟" اس کی آواز میں واضح لرزش تھی۔

"اوہ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔تمہارا شکریہ مجھے یہ بتانے کہ لیے کہ یہ تمھارے باپ کا آفس ہے۔لیکن تم ذرا اپنی معلومات اپ گریڈ کر لو۔**(وہ اپنی سیٹ پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے مزید رعونت سے بیٹھ گئے تھے)**

"یہ آفس۔۔تمہارے باپ کا تھا۔"انہوں نے "تھا "پہ زور دیا تھا۔"اب یہ آفس میرا ہے۔شمس سلطان کا۔اور میں یہاں تم جیسی بد کردار لڑکیوں کے داخلے ممنوع قرار دیتا ہوں۔بہتر ہو گا کہ اپنی شکل لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔"ان کی آواز ٹھنڈی تھی۔ریڑھ کی ہڈیوں کو سرد کرنے جیسی ٹھنڈی۔۔۔

ہالے دو تین قدم آگے آئی تھی۔شمس کی سرد آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔

"میں یہاں ہزار بار آؤں گی۔میرے باپ نے آپ کی کمپنی کے پچیس فیصد شیئرز خریدے تھے۔آپ کو چاہیے کہ مجھے ایک ایک پیسے کا حساب دیں۔مجھے اور میرے بھائی کو ہمارا حصہ دیں۔ہمارا حق دیں۔آپ نے ہمارے اکاؤنٹس فریز کروا دیے ہیں۔آپ نے میرے باپ کے لاکر خالی کر دیے ہیں۔میرے باپ کے آفس پہ قبضہ کر لیا آپ نے میرے۔۔۔"**(وہ یہ نہیں کہہ سکی کہ آپ نے میرے باپ کو قتل کر دیا وہ نہیں کہہ سکتی تھی اس کی اپنی مجبوریاں تھیں اس کا بھائی تھا)**

شمس نے ناپسندیدگی سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں بالکل بھی نہیں جانتا تم کیا بکواس کر رہی ہو۔کس اکاؤنٹ اور کس لاکر کی بات کر رہی ہو ؟میں نے یہ سب نہیں کیا۔اور رہی بات تمہارے حصے کی تو جاؤ ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا۔بابا جان کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جائیداد کی اٹارنی میرے پاس ہے۔سو تم کچھ نہیں کر سکتیں۔ویسے تمھیں شرم آنی چاہیے باپ کو میرے جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے اور آگئی ہو حصہ لینے تف ہے تم پہ۔"وہ حقارت سے بولے تھا۔

وہ کیسی ڈھٹائی سے جھوٹ بول رہے تھے ہالے کو رنج ہوا۔

"میں آپ پہ کیس کر سکتی ہوں آپ اس طرح میرا حق غصب نہیں کر سکتے۔میرے بھائی اور میری پڑھائی رہتی ہے۔آپ کو شرم آنی چاہیے اپنے مرحوم بھائی کے بچوں کا حق کھاتے ہوئے۔"

"کیس کروگی؟ اوکے۔"انہوں نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"جاؤ کرو کیس ایک نہیں دس کیس کرو۔لیکن تمہاری سنے گا کون ؟تمہاری کریڈیبلٹی کیا ہے؟ ایک آوارہ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی؟ اور پھر آتا ہوں میں شمس سلطان ایک با عزت اور معزز شہری ،ایک با وقار آدمی، ایک کامیاب بزنس مین، ایک ایسا عظیم آدمی جس نے اپنے بھائی کی وفات کے بعد بھی اپنی بھابی اور بھتیجے کو گھر میں رکھا ہوا ہے۔میرے مقابلے میں تمہاری کون سنے گا؟ میں جج خرید لوں گا۔ میں گواہوں کے منہ بند کر دوں گا۔ثبوت مٹا دوں گا۔تم کیا کروگی ہالے ؟"

"ہر کوئی بکاؤ نہیں ہوتا۔آپ ہر کسی کو نہیں خرید سکتے۔"اس نے جیسے کوئی امید کا سرا ڈھونڈنا چاہا۔

"ہاں بلکل صحیح کہہ رہی ہو۔جو بکاؤ نہیں ہوتا وہ ڈرا ہوا ہوتا ہے۔اپنی کسی کمزوری کسی فیملی ممبر کی وجہ سے۔میں ان کی کمزوری خرید لوں گا۔میں ان کی فیملی کو نقصان پہنچاؤں گا۔اپنا خاندان برباد کر کے کوئی تمھیں انصاف نہیں دلوائے گا۔میں کورٹ میں ایسے لوگ لاؤں گا جو قرآن پہ ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ تم مجھ سے وقتاًفوقتاً کافی رقم لے چکی ہو۔اور بالفرض اگر کوئی تمہارا کیس لڑنے کو تیار ہو بھی جائے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تو میں جج کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمھیں ڈیڑھ سال بعد کی تاریخ دے میں اس کیس کو بیس سال چلاؤں گا۔اور آخر میں تمھارے حصے میں کیا آئے گا ؟کچھ بھی نہیں تم خالی ہاتھ رہ جاؤ گی۔تمہاری فیملی تم سے منہ موڑ لے گی۔تمہارا سو کالڈ شوہر تمھیں چھوڑ دے گا۔اس لیے بہتر ہے گھر جاؤ اور آرام کرو۔اس وقت شمس سلطان ایسا فرعون بنا ہوا ہے کہ کوئی بھی موسیٰ مجھے روک نہیں سکتا۔"وہ نخوت سے کہہ رہے تھے۔

ہالے نے زخمی نظروں سے ان کو دیکھا تھا۔

"آپ۔۔۔ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ کو خود سے شرم نہیں آتی ؟میں آپ کی بھتیجی ہوں۔میرا باپ آپ کا بھائی تھا۔آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں آخر ؟"

"میں ایسا اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے تم سے سخت نفرت ہے۔تم نے جو کچھ کیا اس عمل سے۔تم نے میرے دل میں اپنی عزت اور اپنی محبت ختم کروادی۔تم ایک بد کردار لڑکی ہو اور شمس سلطان کو بد کرداروں سے سخت نفرت ہے۔ٹھیک ہے میں سخت تھا، غصیل تھا۔لیکن میں تمھیں پسند کرتا تھا۔تم سے محبت کرتا تھا اور تم ،تم نے کیا کیا ؟سارے خاندان کی نیک نامی پہ دھبہ لگا دیا۔تم ہالے۔۔۔تم نے اپنی عزت اور محبت میرے دل سے خود ختم کی ہے۔اور اب یہاں سے دفع ہو جاؤ۔میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔اپنے بھائی کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اس کی فیس اور اس کی پڑھائی کے اخراجات میں دیکھ لوں گا۔وہ میرا بھتیجا ہے۔"وہ احسان کرنے والے انداز میں کہہ رہے تھے۔اسی وقت کھلے دروازے سے عمر حیات اندر داخل ہوا تھا۔وہ دونوں ایک ساتھ مڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوہ تو یہ جناب بھی تشریف لائے ہیں۔مطلب یہ سارا پلان تھا۔شرم کرو ہالے شرم۔"ان کے لہجے میں تضحیک تھی۔

ہالے تو گویا بپھر ہی گئی تھی۔

"ہر بار میں ہی کیوں شرم کروں؟ آپ نے اپنی شرم کہاں بیچ کھائی ہے ؟ہمارے اثاثے چھپا لیے۔ ہمارے اکاؤنٹس فریز کر دے۔میرے باپ کو ہسپتال میں۔۔۔"عمر نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پہ اپنا بھاری ہاتھ رکھ دیا تھا۔وہ جھٹپٹانے لگی تھی لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی۔

"اصل میں یہ صدمے میں ہیں ان کی وجہ سے میں معذرت کرتا ہوں۔آپ پلیز ان باتوں کو دل پہ نہ لیجیے گا۔میں انہیں لے جاتا ہوں۔آپ اپنا کام کریں پلیز۔"وہ ہنوز ہالے کے منہ پہ ہاتھ رکھے کہہ رہا تھا۔

شمس نے بس سر ہلایا تھا۔عمر اسی طرح ہالے کو کھینچتے ہوئے باہر لے گیا تھا۔

وہ عمر کے بازو پہ ناخن مار رہی تھی لیکن اس کو تو جیسے پرواہ ہی نہیں تھی۔لفٹ میں آکر عمر نے اس کو آزاد کیا تھا۔وہ زخمی شیرنی کی طرح اس پہ جھپٹی تھی۔

"تم۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی ؟ہاتھ کیسے لگایا تم نے مجھے ؟میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں۔اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں گی۔تم نے مجھے روکا ؟کیوں روکا ؟وہ مجھے بے شرم کہہ رہے ہیں۔بے غیرت کہہ رہے ہیں اور وہ خود کیا ہیں؟ میرے باپ کو ہسپتال میں گھس کر مار دیا۔اور تم تمہاری جرات کیسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوئی؟ میرے معملے میں دخل دینے کی بولو ؟کس نے حق دیا تمھیں ؟"وہ حلق کے بل چلاتے ہوئے عمر پہ چڑھ دوڑی تھی۔

عمر نے تندہی سے اس کو گھورا تھا۔

"صدمہ آپ کے دماغ پہ چڑھ گیا ہے اس لیے ان کے سامنے یہ ساری بکواس کرنے گئی تھیں آپ۔کیا لگتا ہے آپ کو ہاں؟ وہ شرمندہ ہو کر آپ کے قدموں میں گر جائیں گے ؟یا پھر آپ کے حصہ مانگنے پہ فورا سے اٹھ کر آپ کو حصہ دے دیں گے ؟یہ لگا تھا آپ کو ؟وہ اسی وقت آپ کا گلا گھونٹ کر آپ کو مار دیتے۔آپ کی لاش تک نہ ملتی وارثوں کو یا پھر وہ آج کے آج حسن کو مار دیتے۔آپ کی ماں کو مار دیتے۔وہ ایک قتل کر چکے ہیں دوسرا کوئی مسئلہ نہیں ان کے لیے۔بدلہ لیں گی؟ انتقام لیں گی؟ اس طرح لیں گی ؟یہ پلان ہے آپ کا ؟"وہ سخت غصے میں تھا۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

ہالے کے اوپر جیسے کسی نے ٹھنڈا برف پانی ڈال دیا تھا لیکن بظاہر گردن اکڑائے رکھی۔

"تم میرے معملات سے دور رہو عمر حیات۔۔میں جو چاہے کروں تم ہوتے کون ہو مجھ پہ حق جمانے والے ؟تمہاری حیثیت کیا ہے ؟ باپ میرا مرا ہے ناں تمہارا نہیں۔تکلیف میں جانتی ہوں تم نہیں۔اگر میرا بھائی مرتا ہے تو مار دیں لیکن میں خاموش نہیں بیٹھوں گی۔اور تم آئندہ میرے معملات سے دور رہنا۔"انگلی اٹھا کر اس کو وارن کیا تھا۔

"جج صاحب کی موت آپ سے زیادہ میرا معملہ ہے۔یہ بات آپ اپنے ذہن میں بٹھا لیں اور اگر آئندہ آپ نے میرے معملات کو خراب کرنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا۔ہالے خاموش بیٹھنے کا کون کہہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہا ہے آپ کو؟ ہر کام کو کرنے کی ایک "اسٹریٹجی "ہوتی ہے۔آپ کو ایک حساب سے چلنا ہو گا ورنہ باپ تو مر ہی گیا ہے۔باقی خاندان کی لاشیں بھی جلد مل جائیں گی۔"اب کے اس کا لہجہ بلند نہیں تھا ۔اس کے لہجے میں کاٹ سی تھی۔

اور اس کی آخری بات نے ہالے کا دل بری طرح دکھا دیا تھا۔اس کے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا۔وہ اپنی جلد بازی کی وجہ سے اپنے خاندان کو کھونے جا رہی تھی۔یہ خیال ہی جان لیوا تھا۔

اسی وقت لفٹ کھلی تھی وہ گرینڈ فلور پہ آ گئے تھے۔ہالے بہت سی امیدوں کے ساتھ اوپر گئی تھی لیکن واپس پہ وہ اس کے ہاتھ خالی تھے۔وہ بے خوف گئی تھی واپسی پہ اپنے خاندان کی موت کا خوف ساتھ لائی تھی۔اس نے جس غم اور ڈپریشن کو کھینچ کر خود سے الگ کیا تھا وہ ایک بار پھر ایک چور دروازے سے اس کے دل میں داخل ہو گیا تھا۔

اب کی بار زیادہ تیزی سے اور زیادہ شدت سے۔ہالے کو لگا تھا جیسے وہ اب کبھی اپنے خاندان کے لیے کچھ نہیں کر سکے گی۔اگر کچھ کیا تو وہ انہیں کھو دے گی۔

"خاندان کو کھو دینے کا خوف ہر خوف سے بڑا ہوتا ہے۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

معراج سلطان کے قتل کے ایک ہفتہ بعد۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ صبح ذرا خوش گوار سی طلوع ہوئی تھی۔لیکن بس کچھ ہی لوگوں کے لیے۔اگر عمر کے بنگلے میں آ کر ہالے کے کمرے میں جھانکو تو وہ اپنے بیڈ پہ چت لیٹی رو رہی ہے۔ایک ہفتے سے اسی کمرے میں بند تھی۔

ہارون ہر روز آتا اور اس کے دروازے پہ ٹھہر کر چلا جاتا۔ہالے اس کے سامنے بھی نہیں جاتی تھی۔ بخش ایک دو بار آیا تھا۔وہ ہالے کو کچھ سامان دے کر گیا تھا۔اور ایک موبائل بھی۔وہ اب یا تو روتی رہتی یا اس موبائل میں نہ جانے کس کس کو کالز کرتی۔کیا کیا پوچھتی۔لیکن جب بھی کال بند ہوتی اس کے چہرے پہ مایوسی ہی ہوتی۔عمر کی نوکری جا چکی تھی۔لیکن پھر بھی وہ روز صبح کہیں نہ کہیں جاتا تھا۔ اور شام کو واپس آجاتا تھا۔اپنے باپ کی موت کو قبول کرنے کے بعد اس نے غم کو بھی قبول کر لیا تھا۔اب یہی غم اس کی زندگی تھا۔اسی وقت دروازہ ایک ہلکی سی دستک کے بعد کھلا تھا۔چوکھٹ میں عمر کھڑا تھا۔سفید شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہنے۔اس کے بال آج بھی ماتھے پہ بکھرے تھے۔آنکھوں میں سنجیدگی کے ساتھ گہری اداسی بھی تھی۔اس کی موجودگی محسوس کرتے ہالے کے جبڑے تن گئے تھے۔ آنکھوں کے تاثرات یکدم بدلے تھے۔ان میں غصہ ،غم ،نفرت بیک وقت در آئے تھے۔

لفٹ والے واقعے کے بعد وہ آج اس کے سامنے آیا تھا۔

وہ ہالے کے پاس بیڈ پہ آ کر بیٹھ گیا تھا۔کھڑکی کے بلائنڈز سے آتی روشنی عمر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔اس کی شیو کافی دنوں کی بڑھی ہوئی لگتی تھی۔کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے بولنا شروع کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کب تک اس طرح خود کو اذیت دیتی رہیں گی ؟آگے کا کچھ تو سوچا ہو گا ناں آپ نے ؟اپنے باپ کی زمین ،ان کا حق، آپ کا حق سب کچھ کس طرح واپس لینا ہے؟ انتقام کیسے لینا ہے ؟کیا آپ کے پاس کوئی پلان ہے ؟"وہ اپنے ازلی مدھم لہجے میں پوچھ رہا تھا۔اس کی آواز صحرا کے پیاسوں کی تاثیر مٹاتی تھی۔

"میں آج جا رہی ہوں تمہارے گھر سے۔"وہ چھت پہ نظریں جمائے بولی تھی مدھم سا۔

"میں یہ تو نہیں کہہ رہا ؟اور یہاں سے جا کر کریں گی کیا ؟کہاں جائیں گی ؟"

"جہنم میں چلی جاؤں گی لیکن تمہارے گھر نہیں رکوں گی۔تمہاری شکل دیکھ کر مجھے اذیت ہوتی ہے۔ میرے زخم تازہ ہوتے ہیں۔جی چاہتا ہے تمھیں جان سے مار دوں۔بابا کی آخری خواہش پوری ہوگئی ہے۔اب میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔مجھے ابھی اور اسی وقت طلاق دو میں جانا چاہتی ہوں۔"

عمر بھنویں بھینچے اس کو دیکھے گیا۔

"طلاق تو میں مر کر بھی نہیں دوں گا۔یہ بات آپ اپنے خرافاتی ذہن میں بٹھا لیں۔میں جج صاحب سے وعدہ کر چکا ہوں۔انہوں نے آپ کی ذمہ داری مجھے دی تھی۔میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔آپ چاہیں تب بھی نہیں۔اور اگر خود چاہوں تب بھی نہیں۔"اس کا لہجہ حتمی تھا۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اسی طرح لیٹی رہی۔عمر یاسیت سے اس کو دیکھتا رہا۔

"آپ کیوں خود کو اذیت دے رہی ہیں ؟ میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتا آپ کیا بنتی جا رہی ہیں ؟یہ ہالے سلطان نہیں ہے۔وہ جو کبھی کسی مصیبت سے ڈرتی نہیں تھی۔جو نڈر تھی، جو بہادر تھی۔جو اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساتھ برا کرنے والوں کو قبر تک نہیں چھوڑتی تھی۔وہ ہالے نہیں ہے یہ۔آپ کو کیا ہو گیا ہے ؟اپنا انتقام کیوں نہیں لے رہیں آپ ؟"

"اس طرح تو سب سے پہلا بدلہ تم سے لینا چاہیے عمر۔تم نے جو کچھ بھی کیا میرے ساتھ اس سب کا حساب دینا تو دور تم تو اپنا گناہ تک نہیں مانتے۔تمھیں گھن نہیں آتی خود سے؟ میرا باپ مرتے وقت بھی تمھیں پکار رہا تھا۔وہ میرے خواب میں آ کر مجھے کہتا ہے" عمر کے ساتھ رہو" میں نہیں جانتی ان کا تمھارے ساتھ کیا تعلق تھا لیکن جو بھی تھا بہت گہرا تھا، بہت مضبوط تھا۔آج تک مجھے لگا تھا وہ سب سے زیادہ محبت مجھ سے کرتے ہیں لیکن نہیں۔۔تم تو شروع سے میرے رقیب ہو۔میرے باپ کی محبت میں تمہارا حصہ ہے۔جانتے ہو اتنے دنوں میں کتنی بار تمہاری جان لینے کا سوچا ہے ؟"وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

عمر خاموش رہا۔

"جب جب میرا دل دھڑکتا ہے تب تب۔لیکن میں کیوں کچھ نہیں کرتی پتہ ہے ؟کیونکہ مجھے ہر بار میرے باپ کی آواز سنائی دیتی ہے۔۔"

"عمر کو بلاؤ ،عمر کو مت چھوڑنا۔"

"ان کا تمھیں بلانا میرے دل کو مار گیا ہے۔مجھے بے بس کر گیا ہے۔میں اس انسان کو کیسے مار دوں جس کو آخری وقت میں میرے بابا نے پکارا۔جس کو بابا نے اپنا پروٹیکٹر سمجھا۔میں تمھیں نہیں مار سکتی عمر کیونکہ ابھی میرا غم تازہ ہے۔لیکن جس دن میرا غم ذرا دیر کو مجھے بھولا۔ اس دن میں تمھیں مار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوں گی۔اور میں نہیں چاہتی وہ دن کبھی آئے۔میں قیامت کے دن اپنے باپ کے سامنے سر جھکائے نہیں رکھنا چاہتی۔میں ان کی آخری پکار کو "رائیگاں "نہیں جانے دے سکتی۔""تمہارے لیے بہتر ہے مجھے طلاق دو تاکہ میں یہاں سے جا سکوں۔"اس کا لہجہ ہموار تھا۔

"اور آپ کا بدلہ آپ کے باپ کا قتل سب معاف ہے ؟ہاں؟ "وہ تندہی سے بولا تھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے میرا دل نہیں جل رہا، مجھے تکلیف نہیں ہو رہی، میرا دل کرتا ہے میں ان کا گلا دبا دوں۔ایک ایک سڑک پہ ان کو گھسیٹوں۔ان کو گولیاں ماروں۔کیا کروں میں ہاں کیا کروں ؟کس سے بدلہ لوں چچا سے ؟باپ مر گیا ،اب وہ میری ماں کو بھی مار دے گا وہ میرے۔۔۔میرے بھائی کو مار دے گا۔وہ لوگ طاقتور ہیں۔میرا بھائی بہت معصوم ہے، کم عمر ہے۔میں اس کو کیسے ان سب میں گھسیٹوں۔تم نے دیکھا نہیں اس نے کیسے میرے باپ کو مار دیا؟ڈاکٹر ، پولیس، فوٹیج سب کچھ بک گیا۔ خرید لیا گیا۔چپ کروا دیا گیا۔ڈیلیٹ کروا دیا گیا۔اور بلفرض اگر میں بدلہ لینے کے لیے راضی ہو بھی جاؤں تو کیا کروں گی ؟میں ایک عام لڑکی ہوں نہ میں فنانشلی سٹرانگ ہوں نہ میرے پاس تعلقات ہیں نہ ثبوت نہ گواہ۔یہ ایک ویڈیو کو کس کس عدالت میں لے کر پھرتی رہوں گی۔ جو لوگ میرے باپ کو ہسپتال میں گھس کر مار سکتے ہیں۔وہ اس ویڈیو کے لیے مجھے یا میرے بھائی کو بھی مار سکتے ہیں۔میرا بھائی اس گھر میں رہتا ہے۔ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ سے بھی کم وقت میں مار دیں گے۔ ایک ہفتہ میں نے صرف غم نہیں منایا۔میں نے ہر جگہ چیک کیا ہے۔میں نے ہر راستہ دیکھا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے چچا نے ہمارے اکاؤنٹس فریز کروا دیے ہیں۔اور اب میرے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔بابا کے پلاٹس ،بابا کا گھر، اس کے سارے کاغذات مسنگ ہیں۔میرے پاس جو واحد پیسہ ہے وہ میرے باپ کی پنشن ہے۔اتنے پیسے تو کیس کی ایک سماعت میں لگ جاتے ہیں۔"

"میرے پاس تعلقات نہیں ہیں۔کون میرا ساتھ دے گا؟ میں اکیلی ہوں۔میں یہ نہیں کہہ رہی کہ میں اکیلی کچھ نہیں کر سکتی۔کروں گی انتقام یا انصاف لوں گی۔لیکن پہلے میں حسن کو اس ملک سے باہر بھیجوں گی۔اس کے بعد خود کو مضبوط کروں گی۔پھر میں ان لوگوں سے انتقام لوں گی کیونکہ اب میرا مقصد بس یہی ہے۔لیکن تب تک کے لیے کوئی زمین نہیں چاہیے۔مجھے کوئی حق نہیں چاہیے۔مجھے میرا بھائی چاہیے۔میری ماں چاہیے بس۔"وہ اب بھی چھت کو گھور رہی تھی۔

"اپنی زمین خیرات میں دے دی کیسی بزدلی ہے یہ ؟اپنے حق سے پیچھے ہٹنا بزدلی ہوتی ہے۔اپنا حق بغیر لڑے کسی کو دے دینا قائر لوگوں کا کام ہے۔آپ کیوں ایسی بن رہی ہیں۔جس ہالے کو میں جانتا ہوں وہ ایسی نہیں تھی۔وہ ایک انجان آدمی کو آدھی رات کے وقت اکیلی ہسپتال لے گئی تھی۔اس ہالے نے اس کو اپنا خون دیا تھا۔وہ ہالے بہادر تھی۔بے خوف ،نڈر تھی۔یہ ہالے کمزور کیوں ہے کیا بنتی جا رہی ہے یہ آپ نے میرے پیروں کو جھلسا دیا۔حالانکہ آپ تو کسی کو تکلیف میں دیکھ بھی نہیں سکتی تھیں۔اب آپ کو کسی کو تکلیف دینے میں مزہ آنے لگا ہے؟ آپ کا دوست ہر روز آ کر یہاں صبح سے شام تک کھڑا رہتا ہے۔دھوپ گرمی بارش کیا ہے جو وہ برداشت نہیں کرتا۔لیکن آپ اس کو دیکھنا تک نہیں چاہتیں۔آپ کا بھائی وہ کتنا معصوم اور کمسن ہے۔اس کو آپ کی ضرورت ہے۔لیکن آپ ؟آپ کا تو اپنا غم ختم نہیں ہو رہا۔آپ خود کو اذیت دیتے دیتے اس کی عادی ہوتی جائیں گی۔ٹھیک ہے جب کوئی اپنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مر جائے تو مناؤ سوگ۔رہو گلٹ میں۔رہو غم میں۔روو ماتم کرو لیکن ایک اسٹیج "ریکوری "کا بھی تو ہونا چاہیے ناں ؟ ریکوور کریں ہالے۔یہ بہت ضروری ہے مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔باقی رہ جانے والوں سے منہ موڑا نہیں جاتا۔مجھے سزا دینا چاہتی ہیں دیں۔کوئی ایسا ثبوت میرے منہ پہ لا کر ماریں کہ اگلی سانس لیتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس کروں میں۔یہ آپ کے خالی خولی الزام پہ کوئی یقین نہیں کرے گا۔آپ کا باپ مر گیا ہے۔ماں مر جائے تو اپنے لیے دعائیں خود کرنی پڑتی ہیں۔باپ مر جائے تو اپنا باپ خود بننا پڑتا ہے۔**(کہتے ہوئے دل سو بار ڈوب کر ابھرا تھا)**اب اپنا باپ خود بنیں جانتی ہیں باپ کون ہوتا ہے ؟"وہ دھیمے لہجے میں بول رہا تھا ہالے لا شعوری طور پہ اس کو دیکھے گئی۔

"وہ جو ساری دنیا سے بیسٹ دے۔جو اپنا غم چھپا کر اولاد کی خوشی منائے۔جو آپ کے لیے ہمیشہ بہترین سوچے۔کسی کام سے روکے تو کسی پہ فل سپورٹ کرے۔ماں کو دیکھا ہے کبھی اولاد کی سچی جھوٹی ہر بات پہ یقین کر لیتی ہے لیکن باپ وہ ہر بات پہ یقین نہیں کرتا۔اس کو یقین دلانے کے لیے ثبوت لانے پڑتے ہیں۔جان مارنی پڑتی ہے۔وہ ہر بات پہ ہاں نہیں کہہ دیتا اس سے ہاں کروانے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے کبھی جھوٹ تو کبھی بہانے بنانے پڑتے ہیں۔وہ آپ سے سارا دن لڑے گا، ڈانٹے گا لیکن دنیا کے سامنے وہ آپ کو ڈیفینڈ کرے گا۔ہر کوئی آپ کا باپ نہیں بن سکتا بلکہ کوئی بھی آپ کا باپ نہیں بن سکتا۔اس کے مرنے کے بعد بس آپ خود صرف آپ۔۔اپنے باپ ہوتے ہو۔آپ کی ماں ہر جگہ بنا سوچے سمجھے آپ کے لیے لڑنے پہنچ جاتی ہے لیکن آپ کا باپ وہ پہلے سارا مسئلہ دیکھتا ہے پھر سوچتا ہے پھر ثبوت یا گواہ لاتا ہے اور پھر جا کر ان لوگوں کا گریبان کھینچتا ہے جنہوں نے آپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے ساتھ غلط کیا۔ثبوت لائیں ہالے میرے خلاف ثبوت لائیں۔پھر لڑیں، سزا دیں، گریبان پکڑیں۔"

اس کی آواز میں نرمی تھی۔

ہالے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"تمھارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم بے گناہ ہو ؟تمہارے پاس بھی تو بس الفاظ ہیں۔تم کیوں کوئی ثبوت نہیں دیتے عمر؟"

عمر چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا اور پھر اپنا موبائل اٹھا کر اس پہ انگلیاں چلانے لگا۔

"ہالے سلطان میرے پاس ثبوت ہے۔یہ میرے گھر کے داخلی دروازہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج ہے۔یہ دیکھیں۔"

اس نے موبائل ہالے کے سامنے کیا تھا۔ہالے نہ جانے کیوں بس اس ویڈیو کو دیکھے گئی۔

عمر چلتی ویڈیو پہ انگلی رکھ رکھ کر اسے بتاتا جا رہا تھا۔

"یہ دیکھیں یہاں نو بج کے تیس منٹ ہوئے ہیں۔یہ آپ کے اغوا کا وقت ہے اور میں اس وقت گھر پہ تھا اپنے دوست کا کچھ سامان اپنی گاڑی میں رکھوا رہا تھا۔"

ہالے سکرین پہ چلتے مناظر دیکھے گئی۔

عمر اپنی گاڑی سے ذرا سے فاصلے پہ کھڑا تھا فون پہ کسی سے بات کرتا ہوا۔

اب اس نے ویڈیو ذرا آگے کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ بیس منٹ بعد کی فوٹیج تھی۔

جس میں عمر گھر کے اندر جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ دیکھیں یہاں میں گھر کے اندر چلا گیا تھا۔اور عثمان گاڑی لے کر سپر مارکیٹ گیا تھا۔"وہ سکرین پہ انگلی رکھ کر بتا رہا تھا۔

ہالے سانس روکے پلک جھپکے بغیر سکرین کو دیکھتی رہی۔

"اور یہ آخری ثبوت۔۔"

"یہ دیکھیں جب میری گاڑی اندر آئی تو اس میں بس عثمان ہی تھا اور میں اندر سو رہا تھا۔اب اس بیچ کس نے آپ کو میری گاڑی میں ڈالا اور کس نے یہ سب کچھ مجھ پہ پلانٹ کیا۔ میں نہیں جانتا۔آپ بس ایک بات پہ یقین کر لیں کہ میں آپ کا مجرم نہیں ہوں اور اگر ہوں تو آپ مجھے ثبوت دیں۔اگر آپ میں اتنے گٹس ہیں تو لائیں ثبوت۔ورنہ اس فوٹیج کی بنا پہ دنیا کی کوئی عدالت مجھے سزا نہیں دے سکتی۔"

ہالے نے سکرین سے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔

اس کے بال بکھرے تھے۔حلیہ بے ترتیب تھا۔آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔

"جس دن میں ثبوت لے آئی عمر اس دن کیا سزا دو گے خود کو ؟کیا تم تب اپنا گناہ قبول کر لو گے ؟کیا تب تمہاری گردن جھکے گی ؟بتاؤ کیا ایسا ہو گا کبھی ؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جس دن۔۔۔جس دن آپ کو میرے خلاف۔۔کوئی بھی ثبوت ملا۔۔۔اس دن آپ میرے ساتھ وہ کیجیے گا کہ ساری دنیا دیکھے۔مجھے جو سزا دیں گی قبول ہے لیکن اس سے پہلے خود کو کھڑا کریں۔دماغ پہ زور دیں۔خود کو مضبوط کریں۔"وہ نرمی سے بولا تھا۔

"تم مجھے طلاق دے دو۔"اس کی سوئی اب بھی ایک ہی جگہ اٹکی تھی۔

عمر نے گہری سانس بھری تھی۔

"ٹھیک ہے دے دوں گا لیکن چھ ماہ بعد۔آپ مجھے چھ ماہ تک کا وقت دیں میں آپ کو طلاق دے دوں گا۔حسن کی جان کی گارنٹی میں دیتا ہوں۔اگر وہ کسی طبعی موت سے مرا تو یہ اللہ کی مرضی ہوگی لیکن ہمارا کوئی بھی دشمن اس کو مار نہیں سکتا۔یہ آپ کو میں کہہ رہا ہوں۔عمر حیات کہہ رہا ہے۔اس پہ یقین کریں۔کیونکہ آپ کا باپ مجھ پہ یقین کرتا تھا۔ساری دنیا سے زیادہ یقین۔ میں آپ کو فنانشلی سپورٹ کروں گا۔تعلقات میرے استعمال ہوں گے۔ایک ایک جگہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔پہلے ہم اس آدمی کو ڈھونڈیں گے جس نے آپ کو اغوا کیا اس کے بعد۔۔۔"

"یعنی تم خود کو ڈھونڈوگے ؟" وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔

عمر نے گویا دھیان ہی نہیں دیا۔

"پہلے ہم آپ کا مجرم ڈھونڈیں گے اس کے بعد ہم آپ کا حق لیں گے۔اس سب کے لیے پلان چاہیے دماغ کا "حاضر "ہونا چاہیے۔غم کو سائیڈ پہ رکھ کر سوچنا ہوگا آپ سمجھ رہی ہیں ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم میرے لیے اتنا کچھ کیوں کروگے؟ میں تمہاری مدد تمہارا پیسہ تمھارے تعلقات کیوں استعمال کروں ؟تم کہہ رہے ہو کہ تم میرے ساتھ جاؤ گے یعنی تم سارے ثبوت میرے ساتھ چل کر مٹاؤ گے۔کس خوشی میں کرو گے مجھ پہ یہ سارے احسان ؟ تم مجھے پاگل سمجھ رہے ہو تم مجھے پیسے دو گے میرے ساتھ رہو گے اور ایک دن تمھیں لگتا ہے میں سب کچھ بھول کر تمھارے ساتھ ہنسی خوشی رہنے لگ جاؤں گی۔کیا پلاننگ ہے براوو عمر براوو۔۔"اس نے طنزیہ تالی بجائی تھی۔

"میں آپ کے لیے کچھ نہیں کروں گا۔کچھ بھی نہیں۔آپ کو اپنے لیے جو بھی کرنا ہے خود کرنا ہے ۔باپ آپ کا مرا ہے میرا نہیں اور اگر آپ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی رہیں تو آج باپ مرا ہے کل بھائی مارا جائے گا۔آپ کا ایک ایک دن خوف میں گزرے گا میں۔۔آپ پہ کوئی احسان نہیں کر رہا۔(**اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا تھا)** نہ ہی میں آپ کو پاگل بنا رہا ہوں۔میں یہ سب کچھ آپ کا **احسان** "اتارنے کے لیے کر رہا ہوں اس رات آپ نے میری جان بچائی تھی۔اب مجھے موقع دیں کہ میں آپ کا خاندان بچانے میں آپ کی مدد کروں۔ہر احسان کا بدلہ ہوتا ہے آپ مجھ سے اپنے احسان کا بدلہ لیں۔میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔تو اس میں فائدہ صرف آپ کا ہے۔میں کیا کچھ کر سکتا ہوں آپ جانتی ہیں۔میں کن کن لوگوں کو جانتا ہوں میں کیا کچھ کروا اور منوا سکتا ہوں۔آپ کو سمجھنا چاہیے میں آپ کے لیے ضروری ہوں۔میرا کام میرے تعلقات سب کچھ آپ کے لیے ضروری ہے۔اور رہی بات ثبوت مٹانے کی تو کیا آپ اتنی بے وقوف ہیں کہ خود ثبوت تک نہیں لا سکتی یا پھر آپ یہ کہہ رہی ہیں کہ میں اتنا جینیس ہوں کہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ثبوت مٹا دوں گا۔یا آپ کو ڈاج دوں گا ؟بولیں مانتی ہیں مجھے جینیس ؟"وہ چیلنج کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم یہ سب کیوں کر رہے ہو ؟"عمر کے چہرے پہ زخمی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

"پہلی بات اگر سچ کہوں تو یہ سب اپنے لیے کر رہا ہوں۔جج صاحب میرے لیے میرا خاندان تھے۔آپ ان کی اولاد ہیں انہوں نے آپ کی ذمہ داری مجھ پہ ڈالی تھی۔میں ان کی بات ان سے کیا وعدہ نبھانا چاہتا ہوں۔وہ مجھے اتنے ہی عزیز تھے جتنے آپ کو یا پھر شاید اس سے بھی زیادہ۔یہ بات مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کی آخری ویڈیو میں آپ سن چکی ہوں گی جس شخص کو آپ مرتے وقت پکارتے ہیں وہ آپ کے لیے سب سے عزیز ہوتا ہے۔ان کے معملے میں ،میں آپ سے اتنا مخلص ہوں جتنی آپ خود بھی نہیں ہوں گی۔دوسری بات میں واقعی آپ کے احسان کے بدلے کچھ کرنا چاہتا ہوں اور اپنی پوزیشن کلئیر کرنا چاہتا ہوں۔میں نے آپ کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔میں آپ کا مجرم نہیں ہوں۔یہ بات میں آخری دفع منہ سے کہہ رہا ہوں۔اس کے بعد ثبوتوں کے ساتھ کہوں گا۔اور میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں اس رات سو گیا تھا۔مجھے نہیں سونا چاہیے تھا۔یہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔"

"اور تیسری وجہ۔"عمر نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹا لی تھیں۔

"تیسری وجہ آپ ہیں۔میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔کیوں۔۔۔یہ میں نہیں جانتا لیکن اب مجھے لگتا ہے میں آپ کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا۔ان چھ مہینوں میں ،میں خود کو اور اس تعلق کو چانس دینا چاہتا ہوں۔یکطرفہ چانس۔شاید یہ پاگل پن ہے ،شاید بے وقوفی لیکن کبھی کبھی کسی عزیز کو قریب رکھنے کے لیے پاگل یا بے وقوف بننا اچھا ہوتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے یک ٹک اس کو دیکھے گئی بے تاثر نگاہوں کے ساتھ۔

"اگر تم بے قصور نکلے، اگر تم بے گناہ نکلے۔۔تب بھی عمر۔تب بھی میں تمہارے ساتھ۔۔نہیں رہوں گی۔۔میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔تم زم زم سے دھل کر بھی آجاؤ میں تب بھی تمھیں چھوڑ دوں گی۔۔۔میرے دل میں نفرت کا بیج جڑ پکڑ چکا ہے۔میری وراثت میں ہے جس سے ایک بار نفرت ہو جائے وہ ہم سلطانز کے دل میں دوبارہ نہیں آ سکتا۔۔جسے ہم دل سے نکال کر پھینک دیں اسے بس پھینک ہی دیتے ہیں۔میں اور تم۔۔کبھی ساتھ نہیں ہو سکتے۔میں تمھیں کبھی اپنے دل میں جگہ نہیں دوں گی۔ میں نے زندگی میں ایک ہی انسان سے نفرت کی ہے اور وہ تم ہو۔اگر اس کے باوجود میرے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو تو میں راضی ہوں۔آج سے ہم پارٹنرز ہیں۔ہم ٹیم ہیں لیکن میں تم سے اپنا انتقام لوں گی یاد رکھنا۔۔"

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"ہم ٹیم ہیں اوکے لیکن میری ایک شرط ہے آپ ان چھ ماہ میں ایک بار بھی طلاق کا مطالبہ نہیں کریں گی۔آپ کو میرے ساتھ اس گھر میں رہنا ہو گا اور آپ کوئی بھی کام مجھے بتائے بغیر نہیں کریں گی۔اگر آپ کو کوئی ثبوت ،کوئی گواہ ملے گا تو آپ مجھے بتائیں گی۔اگر منظور ہے تو آج رات آٹھ بجے میری اسٹڈی میں آ جایئے گا۔ہم کام شروع کر دیں گے۔"وہ کہہ کر رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے نے گہری سانس بھری تھی۔آنکھوں میں کرچیاں سی بھر گئی تھیں۔اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرنا چاہا۔وہ اس شخص سے نفرت کرتی تھی۔اس کے ساتھ کام کرنے کو حوصلہ چاہیے تھا۔ہمت چاہیے تھی۔اسے اپنے دل کو مضبوط کرنا تھا۔

وہ ایک بار پھر بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی۔جس کو دیکھ کر وہ کرب کی انتہا کو پہنچ جاتی تھی۔وہ اس کے ساتھ کام کیسے کرے گی۔

"بابا۔۔۔یہ آپ مجھے۔۔کیسی آزمائش میں ڈال کر گئے ہیں۔"وہ ہولے سے بڑبڑائی تھی۔

اذیت سی اذیت تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سفیر کے کمرے سے ملحقہ اسٹڈی اس وقت خاموش پڑی تھی۔وہاں ایک واحد آواز بوتل سے گلاس میں شڑ کی آواز سے جاتے اس مشروب کی تھی۔جسے وقتاً فوقتاً سفیر حلق میں انڈیل رہا تھا۔دیوار گیر الماریوں میں رکھی صدیوں پرانی کتابیں کبھی افسوس تو کبھی غصے سے یہ منظر دیکھے جا رہی تھیں۔اسے آفس سے آئے کافی دیر ہوگئی تھی۔آجکل اس کی یہی روٹین تھی صبح آفس اور وہاں سے آتے ہی سیدھا اسٹڈی میں آکر بیٹھنا اور رات کو دیر تک اس کی واحد "محبوبہ "اس کی بوتل ہوتی تھی۔اسی وقت اس کی اسٹڈی کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی اور پھر دروازہ چر کی آواز سے کھلتا چلا گیا۔سفیر نے گردن موڑ کر دیکھا تھا۔سامنے مہر ماہ تھی۔کاسنی رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس اور اسی رنگ کا دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔جس میں چائے کے دو مگ تھے۔اس چائے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے ٹرے کو شیشے کی چھوٹی سی میز پہ رکھا تھا۔اور ایک مگ اٹھا کر سفیر کے پاس صوفے پہ بیٹھ گئی تھی۔اس کی بھوری آنکھوں میں افسوس تھا۔

"میں آپ کے لیے چائے لائی ہوں۔آپ کو بہت پسند ہے ناں ؟اس کو تو ہٹائیں کیوں اپنا دل جلا رہے ہیں۔"وہ اس کے ہاتھ سے گلاس لیتے ہوئے بول رہی تھی۔

سفیر نے ایک نا پسندیدہ نظر اس پہ ڈالی تھی اور گلاس پہ اپنی گرفت مزید سخت کر دی تھی۔

"میرے۔۔۔معملات میں نہ بولا کرو مہر۔"وہ درشتی سے کہہ کر ایک بار پھر گلاس کو منہ سے لگا گیا تھا۔

"میں آپ کے لیے چائے لائی ہوں۔اسے پی کر تو دیکھیں۔۔۔"ایک بار وہ ایک بار پھر مصر ہوئی تھی۔

"کیا یہ۔۔۔چائے بالکل ویسی بنی ہے جیسی ہالے بناتی تھی ؟" اس کا لہجہ ایک دم بدل گیا تھا۔اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں اب کے حسرت تھی۔

مہر ماہ کو اپنا آپ وہاں فضول لگا۔

"میں ہالے جیسی چائے نہیں بنا سکتی سفیر۔"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"تو پھر پھینک دو اس کو مجھے نہیں چاہیے۔"وہ جی بھر کر بد مزہ ہوا تھا۔

"سفیر یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ اس سے بس آپ ہی کو تکلیف ہو گی۔موو آن کریں جو ہونا تھا۔۔۔"مہر نے اب بھی ہار نہیں مانی تھی۔

"میں۔گلٹ سے۔مو آن کیسے کروں ؟"وہ آنکھیں بند کیے بڑبڑ آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیسا گلٹ ؟آپ نے کیا کیا ہے ؟ایسی باتیں سوچ کر خود کو ہلکان کر رہے ہیں آپ۔"

اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اب وہ سہمی سی نظروں سے مہر کو دیکھ رہا۔

"میں نے۔۔۔مجھ سے۔۔۔مہر مجھ سے۔۔قت۔۔۔قتل ہو گیا ہے۔میں نے۔۔"وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔"میں نے بڑے پاپا کو مار دیا ہے۔۔۔۔مجھ سے قتل ہو گیا ہے مہر۔۔"اس نے مہر کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے تھے۔اس کی آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے والی سختی مفقود تھی اب وہ ڈرا ہوا تھا ۔

"تم بتاؤ نہ میں کیا کروں۔۔۔کیا کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔کچھ ایسا کرو کہ میں سب ٹھیک کر دوں۔۔میں ان سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔مارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔بس۔۔۔بس مجھ سے یہ ہو گیا۔۔۔بلیو می۔۔میں مارنا نہیں چاہتا تھا میں۔۔۔ٹرسٹ می مہر پلیز۔۔۔۔"

مہر کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔

"آ۔۔آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں ؟آپ نے کیا کیا ہے ؟"وہ بدقت بول پائی تھی۔

سفیر نے کچھ نہیں کہا۔اس نے ہارے ہوئے انداز میں سر جھکا لیا تھا البتہ مہر کے ہاتھ اب بھی تھام رکھے تھے۔

"آپ۔۔آپ کا کوئی قصور نہیں سفیر۔۔اس رات آپ غصے میں تھے۔غم میں تھے کہہ دیا آپ نے کچھ۔آپ کی شادی ٹوٹ رہی تھی۔آپ ٹراما سے گزر رہے تھے۔اس سب کے لیے خود کو قصور وار ٹھہرانا بند کر دیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر کا جھکا ہوا سر مزید جھک گیا تھا۔

"میں۔۔۔اس صبح۔۔میں۔۔وہاں گیا تھا۔میں ہسپتال گیا تھا۔جب مجھے کسی سے پتہ چلا کہ بڑے پاپا نے ہالے کا نکاح کروا دیا ہے تو۔۔مجھے بہت غصہ آ گیا۔میں کنٹرول نہیں کر سکا اور۔۔۔اور پھر میں نے وہاں جا کر ان کو مار دیا۔۔میں مارنا نہیں چاہتا تھا۔آئی سویر میں مارنا نہیں چاہتا تھا۔یہ بس ہو گیا۔میں کیا کروں مہر اب میں کیا کروں۔میں قاتل بن گیا ہوں۔میں نے اپنے بڑے پاپا کو مار دیا۔میں آفس جاتا ہوں تو وہ مجھے ہر جگہ نظر آتے ہیں۔میں گھر آتا ہوں حسن کو دیکھتا ہوں تب وہ مجھے ملامت کرتے ہیں۔راتوں کی نیند اڑ گئی ہے میری۔ایک پل کے لیے چین نہیں آتا۔ہالے کی بے وفائی کا غم اور میرے قاتل ہونے کا گلٹ یہ ختم نہیں ہو رہا مہر۔ان سب سے چھٹکارے کی ایک ہی راہ ہے۔"**(اس نے بوتل کی جانب اشارہ کیا تھا)**

"میں جب اس کو پیتا ہوں تو سب کچھ بھول جاتا ہے ساری دنیا۔اس کے بعد بس سکون ہوتا ہے۔مجھ سے میرا ذرا سا سکون بھی چھیننا چاہتی ہو ؟"اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔

مہر ماہ ہونقوں کی طرح اس کو دیکھے گئی۔

"بٹا ہوا مرد ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک قاتل بھی تھا۔کیا اب بھی وہ اس سے محبت کرے گی ؟کیا اس کے ساتھ گزارا اب بھی ممکن ہے ؟"اس نے دل سے پوچھا تھا۔

جواب "**ہاں** "میں آیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جائے نماز پہ بیٹھی حسینہ بیگم کی آنکھیں نم تھیں وہ نماز پڑھ چکی تھیں اب دعا کے لیے ہاتھ اٹھا رکھے تھا۔

"یا اللہ۔آپ تو سب جانتے ہو نہ ؟میں کتنی مجبور ہوں، کتنی بے بس ہوں۔آپ سے بہتر کون جانتا ہو گا۔میری بیٹی۔۔میری ہالے۔۔اللہ سائیں اس کی حفاظت کرنا اسے ہر برائی سے محفوظ رکھنا۔"

ان کی ہچکی بندھ گئی تھی۔

"اللہ پاک اس کو لگتا ہے کہ اس کی ماں نے اسے گھر سے نکال دیا۔اس کی ماں نے اس کی نہیں سنی لیکن بس آپ بس آپ جانتے ہیں کہ میں نے اسے کیوں بھیجا۔یا اللہ اگر وہ یہاں رہتی تو اذیت میں رہتی۔غیر محفوظ رہتی۔جو آدمی میرے سامنے میری بیٹی کو جانوروں کی طرح مار سکتا ہے۔وہ بعد میں اس کے ساتھ کیا نہیں کر سکتا ؟یا اللہ میں نے بس اپنی بیٹی کی بھلائی چاہی تھی۔وہ لڑکا وہ عمر مجھے یقین ہے وہ ہالے کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔اللہ پاک میں نے تو اپنی بیٹی کے لیے درست فیصلہ کیا لیکن اس فیصلے نے مجھ سے میری بیٹی چھین لی لیکن کوئی بات نہیں بس وہ خوش رہے۔اللہ اس کی شکل بھلے نگین پہ چلی گئی ہو اس کا نصیب اس کے جیسا مت کرنا۔اگر وہ یہاں رہتی تو سفیر وہاج بن جاتا اور میری ہالے دوسری نگین۔میں دوسری نگین کو نہیں دیکھ سکتی تھی اللہ میں اپنی بیٹی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی تھی۔"

"جتنی محبت اس سے معراج کرتے تھے اتنی میں بھی کرتی ہوں۔ہاں معراج نے اس کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا ہے لیکن جب معراج سو جاتے تھے۔تب اس کے ساتھ راتوں میں ،میں جاگتی تھی جب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بیمار ہوتی تھی تو اس کا سکون میری گود ہوتی تھی۔یا اللہ کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں اس سے پیار نہیں کرتی ؟میں نے اسے نو مہینے اپنے پیٹ میں رکھا ہے۔میں نے اس کو پیدا کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے۔کوئی بھی باپ ماں نہیں بن سکتا کوئی بھی انسان کسی کی ماں نہیں بن سکتا۔میں اس کی ماں ہوں کوئی میرے دل سے پوچھے میں نے کس طرح اپنی بیٹی کو پٹتے دیکھا ہے۔"

"یا اللہ اس کا نصیب اچھا کرنا۔چاہے وہ مجھ سے نفرت کرے۔میں ہمیشہ اس سے محبت کروں گی اور اگر سو بار ایسا موقع ملا تو سو بار اس کو عمر جیسے مرد کے ساتھ بھیجوں گی کیونکہ اس کی ماں میں ہوں۔"

"اور ماں سے زیادہ کوئی بھی آپ کا غم خوار یا آپ کا محسن نہیں ہوتا میری بچی کی حفاظت کرنا اللہ۔"

انہوں نے دعا مانگ کر چہرے پہ ہاتھ پھیرا تھا۔

اب وہ کافی پر سکون تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

باتھ روم میں لگے دیوار گیر آئینے کے سامنے کھڑی وہ خود کو غور سے دیکھ رہی تھی۔رات کے آٹھ بج چکے تھے لیکن وہ اب تک یہیں تھی۔اس نے سفید رنگ کا سادہ جوڑا پہن رکھا تھا۔ساتھ ہم رنگ دوپٹہ ۔وہ بار بار اپنے منہ پہ پانی کے چھینٹے مارتی۔خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔یکایک اس کی آنکھیں نم ہوئیں اور وہ وہیں واش بیسن پہ جھکی رونے لگ گئی۔اسے اپنا باپ شدت سے یاد آ رہا تھا۔اور دوسری وجہ "عمر" تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے خدا یا میں کیسے اس آدمی کے ساتھ کام کروں۔جس نے میری عزت دو کوڑی کی کر دی ؟میں کیا کروں میرے پاس تو کوئی راہ فرار بھی نہیں ہے ؟اس کو دیکھتی ہوں تو میرا دل نفرت سے بھرنے لگتا ہے۔اس کو سنتی ہوں تو ایسے لگتا کانوں میں جیسے پگھلا ہوا سیسہ ڈالا گیا ہو۔اس کی موجودگی سے مجھے کراہیت آتی ہے۔میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔"وہ ہنوز نیچے جھکی روتی جاتی اور واش بیسن پہ ہاتھ مار مار کر کہے جاتی۔

"مجھے اتنا مجبور کیوں کر دیا ہے اللہ ؟میرے باپ کو مرنے نہ دیتے تو یہ سب نہ ہوتا اللہ۔میں۔۔۔کیا کروں۔۔۔کیا۔۔کیا کروں اللہ۔۔ہیون کو بچاؤں یا پھر اپنا مجرم ڈھونڈوں۔اللہ میرے بابا نے مجھے بوجھ کی طرح عمر کے حوالے کر دیا۔اس نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے۔میں نے اس کو خون دیا تھا۔۔۔اس کو پھر بھی شرم نہیں آئی اور میں ؟میں یہاں سے نہیں جا سکتی اللہ۔جب جب یہاں سے جاتی ہوں مجھے میرے بابا کی آواز آتی ہے "عمر کو بلاؤ "یہ آواز مجھے ہتھوڑے کی طرح لگتی ہے۔انہوں نے کیوں بلایا اس کو کیوں کیوں ؟ اللہ مجھے صبر دینا مجھے ہمت دینا اس شخص کو برداشت کرنے کی ہمت۔اپنے خاندان کو جوڑنے کی ہمت۔پلیز مجھے مت چھوڑنا پلیز۔"اس نے اب اپنا جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا تھا۔دیوار گیر آئینے میں اب اس کا عکس نظر آ رہا تھا۔

سرخ متورم آنکھیں ،سرخ ہوتی ناک اور بکھرے بال ،ملگجہ سا لباس۔کیا وہ اس طرح "کام" کرے گی ؟ اونہوں اسے سب سے پہلے اپنی حالت ٹھیک کرنی تھی یہ ضروری تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آئی تو اس نے فیروزی قمیص کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔ساتھ ہم رنگ دوپٹہ۔بالوں کو جوڑے میں باندھ رکھا تھا جس سے نکلتی دو لٹیں چہرے پہ جھول رہی تھیں۔اسی وقت بیرونی دروازے پہ دستک ہوئی اس نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا بخش دروازے پہ کھڑا تھا اور چوکیدار سے کوئی بات کر رہا تھا۔اس کے پاس دو بڑے بڑے ڈبے تھے جن کو زمین پہ رکھا ہوا تھا۔ہالے نے وہیں سے اس کو نیچے ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود سیڑھیاں چڑھتی نیچے آ گئی۔

اب وہ دروازے کے باہر کھڑی تھی بخش سے کوئی بات کر رہی تھی۔

"سارا سامان لے آئے ہو ؟"وہ نیچے پڑے ڈبوں کو دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

"جی بی بی مہر باجی بہت غصہ ہوئیں انہوں نے کہا سامان قیمتی ہے لیکن پھر حسن بھائی آ گئے اور انہوں نے آپ کی الماری سے سارا سامان نکال کر دیا۔اور آپ کو پتہ ہے انہوں نے کہا میں سامان کو رکشے میں نہ لے کر جاؤں خود آئے تھے وہ ڈرائیور کے ساتھ۔ابھی بالکل ابھی گئے ہیں۔"اسے تفصیلی جواب کی عادت تھی۔

ہالے کے آنکھوں میں زخمی سا تاثر آیا تھا۔

"وہ اندر کیوں نہیں آیا ؟ اس نے میرا انتظار بھی نہیں کیا ؟وہ کیسا ہے ؟"اس کے لہجے میں بے قراری تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ۔۔اصل میں ان کو کام تھا ورنہ وہ ٹھہرتے۔انتظار کرتے آپ کا۔بہت یاد کرتے ہیں آپ کو۔سچ کہہ رہا ہوں۔"بخش جب بھی جھوٹ بولتا تھا وہ آخر میں یہی کہتا تھا "سچ کہہ رہا ہوں۔"

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ اور اماں کا خیال رکھنا۔"ہالے نے بات بدل لی تھی۔

وہ خاموشی سے کھڑا رہا اسی وقت ہالے کی نظر اس کے پیروں میں رکھے سفری بیگ پہ پڑی۔

"کیا تم گاؤں جا رہے ہو ؟"اس کے ابرو تفکر سے سکڑے تھے۔

"بی بی میں۔۔میں یہاں رہنا چاہتا ہوں۔آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔میں وہاں واپس نہیں جاؤں گا۔میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتا جنہوں نے میرے مالک پہ ہاتھ اٹھایا۔مجھے اور میری ماں کو معراج صاحب نے رکھا تھا۔میرے مالک وہ تھے یا پھر آپ۔میں وہاں واپس نہیں جاؤں گا۔اگر آپ نے مجھے وہاں بھیجا تو میں گاؤں چلا جاؤں گا لیکن اس گھر میں قدم نہیں رکھوں گا۔وہاں کا کھانا کھاتا ہوں تو اب گلے میں اٹکتا ہے۔۔خود کو بے غیرت محسوس کرتا ہوں۔یا تو آپ مجھے یہاں رکھ لیں یا پھر مجھے گاؤں جانے دیں۔"اس نے ہنوز گردن جھکا رکھی تھی۔

ہالے اس کو دیکھ کر گہرا مسکرائی تھی۔

"ٹھیک ہے تم اندر آجاؤ۔۔"وہ بالآخر مان گئی تھی۔

بخش کی باچھیں کھل گئی تھیں۔

"سچی بی بی جی ؟"وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ لائنز یاد کرنے میں کتنا وقت لگا تھا تمھیں ؟"وہ اس کو بغور دیکھتی پوچھ رہی تھی۔

بخش گڑبڑا گیا تھا۔

"ک۔۔۔کیا مطلب ؟یہ میری اپنی لائنز ہیں۔"

ہالے نے سمجھنے والے انداز میں آنکھیں گھمائی تھیں۔

"تمھیں پتہ ہے بخش یہ جس فلم کے ڈائیلوگز ہیں وہ فلم میں نے اور حسن نے سات بار دیکھی ہے۔سو مجھے بے وقوف مت بناؤ۔"

"تو کیا اب میں یہاں نہیں رہ سکتا ؟"اس کے ارمانوں پہ اوس سی پڑ گئی تھی۔

"میں اپنی بات سے مکرتی نہیں ہوں "وہ بول کر مڑ گئی تھی۔دروازے پہ رک کر چوکیدار کو مخاطب کیا تھا۔

"شانو سے کہو اسے کوارٹر میں ایک کمرہ دے دیں۔اور یاد رہے اس کے کمرے میں کوئی اور نہ رہے ۔اسے پڑھائی بھی کرنی ہوتی ہے۔یہ سامان بھی اندر پہنچا دو۔"وہ تحکم مگر نرمی سے بولتی اندر بڑھ گئی تھی۔

گلی کے کونے میں گاڑی کے شیشے سے جھانکتے حسن نے پر سکون ہو کر سیٹ پہ ٹیک لگا لی تھی۔

ڈرائیور گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسٹڈی کا دروازہ کھول کر وہ جب اندر داخل ہوئی تو اسے تینوں دیواروں پہ بس ریکس میں سجی کتابیں ہی نظر آئیں۔ایک دیوار۔بس ایک دیوار مختلف تھی۔اس دیوار پہ پینٹنگز لگی تھی۔باقی تینوں دیواریں جیسے حسرت سے اس کو دیکھ رہی ہوں۔اسٹڈی کافی کشادہ تھی۔عین بیچ میں ایک لکڑی کی میز رکھی تھی۔اس کے ایک راکنگ چیئر اور اس سے ذرا سے فاصلے پہ دو سنگل صوفے جن کے درمیان میں چھوٹی سی شیشے کی گول میز حائل تھی۔

عمر اسی سنگل صوفے پہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیٹھا تھا۔ہالے کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے بھی وہ مڑا نہیں تھا۔

"آپ پندرہ منٹ لیٹ ہیں۔عمر حیات کا وقت بہت قیمتی ہے۔آئندہ دھیان رکھیے گا" وہ لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائے سنجیدگی سے بولا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ میں ان چھ ماہ میں ایک بار بھی تم سے طلاق کا مطالبہ نہیں کروں گی اور مجھے یہاں تمہارے گھر میں رہنا ہو گا۔منظور ہے۔"

وہ کتابوں کے ریکس کے قریب کھڑی ایک کتاب پہ نظریں جمائے بول رہی تھی۔

"تم نے کہا مجھے اگر کوئی ثبوت، کوئی گواہ ،کوئی کلیو ملے گا تو میں تمھیں بتاؤں گی۔مجھے نہیں منظور۔"

عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا یہاں سے اس کا نیم رخ نظر آتا تھا۔

وہ پر سکون سی کہے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے کہا تم اپنے تعلقات ،اپنی رقم مجھ پہ خرچ کرو گے کیونکہ میں نے تم پہ احسان کیا اور اب تم بدلہ اتارو گے۔نہیں منظور۔"

"میں نے تم پہ احسان اس لیے نہیں کیا تھا کہ کبھی بدلہ لوں۔میں نے وہ سب اللہ کے لیے کیا تھا اور اس کے لیے کیے کام کے بدلے وہ خود دیتا ہے۔"

"اور رہی رقم کی بات تو۔"**(وہ جھکی تھی اور کاٹن میں سے مطلوبہ ڈبے نکالے تھے وہ شاید جیولری کے ڈبے تھے۔ایک نیلا اور ایک سرخ۔اس نے دونوں ڈبے عمر کے سامنے رکھ دیے تھے)**

عمر نے اچھنبے سے ان دونوں ڈبوں کو دیکھا تھا۔

"اس میں کیا ہے اور مجھے کیوں دیا ہے ؟"وہ حیران تھا۔

"اس میں میری جیولری ہے۔میرے ڈائمنڈز۔میرے پاس ان کی رسید نہیں ہے۔ورنہ میں ان کو بیچ کر اپنا کام کرتی لیکن خیر تم تو میرے سو کالڈ شوہر ہو ناں۔تمھیں بھلا رسیدوں کی کیا ضرورت ہے ناں ؟"وہ آنکھیں پٹپٹاتی معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔

"میں نے سنا ہے عورتیں جس کے پاس اپنا زیور رکھتی ہیں اس کو سب سے زیادہ قابل اعتبار سمجھتی ہیں تو کیا میں اپنے بارے میں بھی یہی سمجھوں ؟"

ہالے نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔

"تمھارے مقابلے میں ،میں گلی سے گزرتے کسی راہ گیر پہ بھی اعتبار کر سکتی ہوں لیکن تم پہ نہیں۔ میرے لیے تم دنیا کے سب سے زیادہ نا قابل اعتبار آدمی ہو۔"وہ خشک لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر کی آنکھوں میں رنج اترا تھا۔

"پھر کیوں دے رہی ہیں مجھے اپنا قیمتی زیور۔بقول معراج سلطان آپ مر سکتی ہیں لیکن اپنے ڈائمنڈز کسی کو نہیں دے سکتیں۔تو مجھ پہ یہ نوازش کیوں ؟"

"کیونکہ تم ساری دنیا کو دھوکہ دے سکتی ہو۔ساری دنیا کے ساتھ فراڈ کر سکتے ہو۔لیکن معراج سلطان کے معملے میں تم مخلص ہو۔تم چاہ کر بھی ان کا گفٹ کیا ہوا زیور گما نہیں سکتے۔نہ اس کے ذریعے مجھے دھوکہ دے سکتے ہو۔اب تم اس کی حفاظت مجھ سے زیادہ کرو گے میں جانتی ہوں۔"

"خیر سیلون کے باہر والی فوٹیج دکھاؤ مجھے۔"وہ اس کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتی بولی تھی۔

عمر نے خاموشی سے ایک دو بٹن دبائے تھے اور اب سکرین پہ سیلون سے باہر نکلتی ہالے کی فوٹیج چل رہی تھی۔تھوڑی دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھتی دکھائی دے رہی تھی۔

ہالے بغور ایک ایک چیز کو نوٹ کرتی گئی۔

"ویسے ایک بات ہے آپ کی گاڑی کا رنگ وائٹ ہے اور یہ گاڑی آف وائٹ ہے۔آپ اس میں کیسے بیٹھ گئیں؟ کیا آپ نے کلر پہ غور نہیں کیا؟" وہ سکرین کو دیکھتا نارمل لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

ہالے کی گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"تمہاری پلاننگ اتنی شاندار تھی کہ مجھے کسی چیز پہ غور کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔"وہ اپنی خفت چھپانے کو سارا الزام اس پہ ڈال گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے گہری سانس بھری تھی۔

(اب اگلے کئی سال تک جو بھی لڑکی اغوا ہوگی اس کا الزام انہوں نے مجھ پہ ڈالنا ہے ؟)

"آدھا گھنٹہ پیچھے کرو اسے۔"وہ حکم دے رہی تھی۔

عمر نے ویڈیو ریوائینڈ کی تھی۔

یہاں وہ ڈرائیور گاڑی کے اوپر کوئی پارسل کا ڈبہ لیے اس سے کچھ کھا رہا تھا۔ہالے کے ابرو سکڑے تھے۔

"زوم کرو زوم۔"وہ اسی طرح سکرین کو بغور دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"یہ جو کھا رہا ہے اس پارسل پہ زوم کرو۔"

عمر نے زوم کیا تھا۔چونکہ فوٹیج ایچ ڈی تھی۔سو پارسل پہ لکھا ریستوران کا نام واضح تھا۔

"پارس فوڈز۔"

"یہ ریستوران میں جانتی ہوں اس سیلون کے آگے جہاں گلی ختم ہوتی ہے۔اس سے ذرا آگے یہ ریستوران ہے۔یہاں اس علاقے کا سب سے بہترین لزانیہ ملتا ہے۔"وہ اپنی دھن میں بولے گئی۔

"ہمارے پاس اس وقت لزانیہ سے زیادہ بڑے مسئلے ہیں۔اگر آپ غور فرمائیں۔"وہ جل کر بولا تھا۔

ہالے نے قہر آلود نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس ریستوران میں کوئی بھی مڈل کلاس آدمی نہیں جاتا اور یہ ڈرائیور اس کے پاس یہ پارسل ہے۔ مطلب یہ وہاں کسی سے ملنے گیا یا پھر کوئی اس کے لیے کھانا لایا۔اب ہم ریستوران کی فوٹیج میں یہ دیکھیں گے کہ کون اس کے لیے کھانا لایا یا پھر وہ کس سے ملنے اس ریستوران میں آیا۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

عمر نے سراہتی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔وہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جن کو اگر خود سے زیادہ ذہین عورت مل جائے۔تو اس کو ڈی گریڈ کرنے لگ جائیں۔

"میں فوٹیج کے لیے کال کر لوں ان کو۔"وہ اپنا موبائل اٹھاتا کہہ رہا تھا۔

"اونہوں ضرورت نہیں ہے۔یہ لوگ مجھے ویسے بھی فوٹیج دے دیں گے۔میں ان کی فیورٹ اور فرسٹ کسٹمر ہوں۔ہر ہفتے میں یہاں جاتی تھی۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی تھی۔

عمر نے سر ہلادیا تھا۔

"گاڑی نکالو ہم ابھی چل رہے ہیں۔"

"ابھی ؟اس وقت ؟"وہ حیران ہوا تھا۔

"کیوں کیا صبح تک فوٹیجز ڈیلیٹ کروانے کا ارادہ رکھتے ہو ؟"وہ طنز سے بولی تھی۔

عمر کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا۔

وہ بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک منٹ اپنا فون مجھے دو۔"ہالے نے اپنی ہتھیلی اس کے آگے پھیلائی تھی۔

"لیکن کیوں ؟"اس کے لہجے میں تعجب تھا۔

"کیونکہ میں ہالے سلطان۔۔۔میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی۔مجھے کیا پتہ کہ تم یہاں سے ریستوران جاتے جاتے اپنے لوگوں کو بھیج کر ساری فوٹیج ڈیلیٹ کروا دو اس لیے اپنا موبائل مجھے دو۔"

عمر چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا اور پھر موبائل اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیا۔

"وہ اس عورت کو ناں نہیں کہہ سکتا تھا اس کی اپنی مجبوری تھی۔"

وہ دونوں جب گیٹ کے باہر جب نکلے تو ہارون سامنے ہی گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا ۔

ہالے کو دیکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا تھا خلاف توقع ہالے رک گئی تھی۔

"ہالے میری بات سن لو۔ایک بار پلیز۔"وہ اس کے قریب کھڑا ملتجی سا کہہ رہا تھا۔

"بولو ہارون شاہد کیا کہنا چاہتے ہو ؟"اس کی آواز سپاٹ تھی۔

عمر اتنا مہذب تو تھا ہی کہ وہاں کھڑا نہ رہتا۔وہ اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں ؟میں تمھیں ایکسپلین کر سکتا ہوں سب کچھ۔تم ایک بار میرے ساتھ بیٹھ تو جاؤ۔میری سنو ،اپنی سناؤ ہم دونوں کو اس کی ضرورت ہے ہالے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں کچھ کہنا ہے تو کہو ہارون۔مجھے اپنی سنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں اپنے لیے خود کافی ہوں اور تم سے کوئی وضاحت نہیں چاہیے مجھے۔جو کچھ ہوا اسے بھول جاؤ۔"اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

ہارون بے چین ہوا تھا۔

"مجھے معاف کر دو ہالے۔جو کچھ بھی ہوا وہ ایک غلط فہمی تھی میں ،میں نے وہ سب کچھ تم سے انتقام کے لیے نہیں کیا۔میں مجبور تھا۔مجھ سے ناراض مت ہو۔ہم دونوں دوست ہیں۔مجھے سمجھو۔مجھے حالات کا اندازہ ہی نہیں تھا۔"

"میں نے تمھیں معاف کیا ہارون۔ہر چیز کے لیے تم آزاد ہو۔میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔کیونکہ ناراض ان سے ہوا جاتا ہے جن سے کوئی تعلق ہو۔۔۔ہمارا ہر تعلق تمہاری اس گواہی نے ختم کر دیا تھا۔اب تم میرے لیے کچھ بھی نہیں ہو۔تم مجھے وضاحت مت دو مجھ سے معافی مت مانگو۔میں نے تمہاری وجہ سے جو کچھ جھیلا اس کا تمھیں اندازہ بھی نہیں ہے اور اب مجھے فرق بھی نہیں پڑتا کیونکہ اب میرے پاس تمھارے دکھ سے زیادہ بڑے دکھ ہیں۔تمھارے دھوکے سے بڑے دھوکے ہیں ۔تمھارے غم سے زیادہ بڑے غم ہیں۔تم ہارون تم اب میرے لیے کچھ بھی نہیں ہو۔معافی چاہیے ناں ؟جاؤ میں نے معاف کیا۔آئندہ مجھے یہاں نظر مت آنا پلیز۔تمھیں دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے۔اور آخری بات ہم دوست "تھے "اب نہیں ہیں۔"وہ کہہ کر رکی نہیں تھی گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ہارون ششدر سا کھڑا رہ گیا تھا تھوڑی دیر بعد جب وہ بولا تو ہالے بہت دور جا چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم۔ہماری دوستی ختم نہیں کر سکتی ہالے۔۔یہ حق تمھیں نہیں ہے۔"اس نے ہالے سے زیادہ خود کو یقین دلایا تھا۔"

جھوٹی گواہیاں آپ کو اپنی ہی نظر میں گرا دیتی ہیں۔آج ہارون شاہد کو اندازہ ہوا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ریستوران کی بالائی منزل کے ایک ٹیبل پہ اس وقت ہالے سلطان اور عمر بیٹھے تھا۔یہ ریستوران جدید اور قدیم طرز کے مشترکہ کامبینیشن پہ بنایا گیا تھا۔اینٹوں والی رنگین دیواروں پہ آویزاں چنگیر جہاں قدیم لک دیتے تھے توجدید طرز کے سٹائل پہ بنے میز اور کرسیاں اور چھت سے لٹکتے فانوس جیسے کسی امریکن ریستوران کی سیر کروا آتے ہوں۔یہ ریستوران ہر آنے والے کو اپنے ٹرانس میں لے لیتا تھا لیکن ہالے کے لیے یہ منظر نیا نہیں تھا۔سو اس نے کسی چیز پہ زیادہ دھیان نہیں دیا۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے ایک ویٹر کو پاس بلایا تھا۔

پچیس چھبیس سالہ ویٹر مودب سا آرڈر نوٹ کروانے کھڑا ہو گیا۔ہالے نے ہاتھ جھلا کر منع کیا تھا۔

"مجھے مینیجر سے بات کرنی ہے کہاں ہیں وہ ؟ ان سے جا کر کہو ہالے سلطان آئی ہے۔کچھ بات کرنی ہے ضروری۔"وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی۔

آس پاس بیٹھے لوگوں کے ٹیبلز سے چھری اور کانٹوں کی آواز آتی تھی پس منظر میں کوئی سنگر گانا بھی گا رہا تھا ہلکی مدھم آواز سافٹ سا میوزک۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا جب ایک خوش شکل سے آدمی نے ہالے کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا تھا اور دل سے مسکرایا تھا۔

ہالے نے ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا تھا۔

ہالے جوابا مسکرائی تھی عمر ایک ایک چیز کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسے آنکھوں سے ایکسرے کر رہا ہو۔

"لانگ ٹائم مس ہالے سلطان ؟ اس ریستوران اور اس کے کھانوں نے آپ کو بہت مس کیا ہے۔"وہ اب میز کے قریب کھڑا خوشگوار لہجے میں کہہ رہا تھا۔شاید اس کو مسکرانے کی بہت عادت تھی۔

"کاش کہ آپ کی یہ خوش آمد مجھ پہ کوئی اثر کرتی مینیجر صاحب۔"وہ بھی اسی خوشگوار لہجے میں بولی تھی۔

اب کے اس آدمی کی مسکراہٹ سمٹی تھی جیسے کچھ یاد آیا ہو۔

"آپ کے والد کی وفات کا سنا بہت دکھ ہوا مجھے مدحت(**مدحت اس کی فرسٹ کزن تھی**) نے بتایا تھا۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔آپ کے بارے میں بھی سنا لیکن خیر اٹس پرسنل۔سو ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے۔"وہ شائستگی سے کہہ رہا تھا۔

ہالے کی آنکھوں میں کربناک سا تاثر ابھرا تھا لیکن بظاہر نارمل رہی۔

عمر بس یہاں وہاں دیکھ رہا تھا وہ شاید بور ہو رہا تھا۔

"آمین۔"وہ بس اتنا ہی بول سکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنے والدین کی موت کا ذکر کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہوتا ہے ہالے نے اعتراف کیا تھا۔

"خیر میں ایک کام سے آئی ہوں شہاب۔اصل میں مجھے آپ کے ریستوران کی ایک فوٹیج چاہیے۔آئی ہوپ آپ منع نہیں کریں گے۔"وہ سیدھا مدعے پہ آئی تھی۔

"اچھا مجھے لگا آپ پھر ہماری کسی ڈش کو ورلڈ فیمس کروانے آئی ہیں۔اور آج آپ کے ساتھ ہارون بھی نہیں آیا کہاں ہے وہ ؟"وہ ہر بات میں اپنے مطلب کی بات نکال لیتے تھے۔

عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔

"ورلڈ فیمس ڈش کیسے ؟"اس نے چار لفظوں پہ مشتمل جملے میں سوال پوچھا تھا۔

شہاب پورا کا پورا عمر کی طرف مڑ گیا تھا۔

"آپ نہیں جانتے ؟اوہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔اصل میں ہوا یہ تھا کہ جس دن ہمارے ریستوران کی اوپننگ تھی۔اس دن ہالے ہمارے ہاں فرسٹ کسٹمر تھیں۔تب ان کے ساتھ ہارون بھی آئے تھے۔سو ہوا یہ کہ ہم نے ان کو چکن شاشلک سرو کیا۔انہوں نے کھایا لیکن جاتے وقت انہوں نے ہم سے کہا کہ کہ اس میں پیاز کی مقدار زیادہ ہے۔اگر ہم کم کر لیں تو یہ زیادہ اچھا بن سکتا ہے لیکن شیف نے زیادہ دھیان نہیں دیا۔اور پھر ہر بار یہی ہوتا لوگ شاشلک آرڈر کرتے لیکن ان کو ٹیسٹ پسند ہی نہیں آتا۔"وہ آدمی پوری فیلنگز کے ساتھ بتا رہا تھا۔اس کے چہرے کے زاویے بتاتے تھے کہ وہ کہانی میں ڈوبا ہوا ہے۔

عمر بغور سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسی طرح ایک مہینہ گزر گیا لیکن ہمارا شاشلک کسی کو پسند نہ آتا۔اینڈون فائن ڈے ہم نے ریسپی چینج کر دی۔ہم نے پیاز کم کر دیے۔اینڈ گیس واٹ ؟"اس کی باچھیں تک کھل گئی تھیں۔

"ہمارا شاشلک پورے ایریا میں مشہور ہو گیا۔"

عمر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا وہ بس اس باتونی آدمی کو سنے جا رہا تھا۔

"اس دن کے بعد ہالے ہماری فیورٹ کسٹمر ہو گئیں۔اب ہم جو بھی نئی ڈش متعارف کرواتے ہیں مس ہالے کو سب سے پہلے بلاتے ہیں۔ان کو ٹیسٹ کرواتے ہیں۔اصل میں ہمارے ریستوران کے جو مالک ہیں ناں وہ زرا وہمی سے ہیں۔ان کو لگتا ہے کہ ہالے سلطان ہمارے لیے خوش بخت ہیں یو نو۔۔۔۔"

وہ ابھی کچھ اور بھی کہتا جب۔

"شہاب صاحب۔۔۔فوٹیج ملے گی ؟"ہالے اس کی بات کاٹ کر ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی تھی۔

"جی جی۔۔چلیں میں آپ کو دیتا ہوں فوٹیج۔آپ کو کیسے انکار کر سکتا ہوں۔"وہ اٹھتے ہوئے بولا تھا۔وہ دونوں بھی اس کے ساتھ ہی اٹھے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ریستوران کے سیکورٹی روم میں بیٹھے تھے۔ایک دیوار پہ بڑی سکرین نصب تھی۔اس کے سامنے ایک میز پہ درمیانے سائز کی تین چار اور سکرینز نصب تھیں۔

ہالے اور عمر ان ہی درمیانے سائز کی سکرین کے سامنے کرسی پہ بیٹھے تھے۔شہاب نے مطلوبہ فوٹیج دکھائی تھی۔پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ دونوں یہی فوٹیج دیکھے جا رہے تھے۔جس میں وہ ڈرائیور ایک آدمی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے ساتھ بیٹھا ہاتھ ہلا ہلا کر بات کر رہا تھا۔اس کے ساتھ بیٹھا آدمی چالیس کے لگ بھگ تھا۔سادہ سی قمیص شلوار پہنے بیٹھے اس شخص کے چہرے پہ برہمی تھی۔

اسی وقت ایک ویٹر ان کا پارسل لے آیا تھا۔وہ دونوں خاموش ہوگئے تھے۔اس کے جاتے ہی ایک دو مزید باتوں کے بات وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

ہالے بغور اس آدمی کو دیکھ رہی تھی البتہ عمر کے تاثرات اب بھی سپاٹ تھے۔

"آپ اس آدمی کو جانتے ہیں شہاب ؟"ہالے سکرین کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں۔"شہاب کے بجائے عمر نے جواب دیا تھا۔"یہ دو مہینے پہلے ہی جیل سے رہا ہوا ہے ۔اس پہ سمگلنگ کا کیس تھا۔یہ اب بھی بیل پہ پھر رہا ہے۔اس کے کیس کا انچارج انسپکٹر محمد خان تھا۔ میں اس سے ساری ڈیٹیلز لے لوں گا۔یہاں پہ اور کچھ بھی کام کا نہیں ہے۔چلنا چاہیے۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ہالے اس کے ساتھ اٹھی تھی اچانک ہی عمر کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔

وہ واپس بیٹھ گیا تھا۔ہالے نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا۔

"سر کچھ اور بھی چاہیے کیا آپ کو ؟"شہاب نے سوال کیا تھا۔

"ہاں۔آپ کے ریستوران کے باہر کی فوٹیج۔وہاں سے ساری سڑک کی فوٹیج آتی ہوگی ہے ناں ؟ آپ نے کیمرے تو لگائے ہیں ناں باہر ؟ای میل بھی کرو ساری فوٹیج مجھے۔"وہ عجلت میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے اس کے کان کے پاس جھکی تھی۔

"یہ میرا کیس ہے۔اس میں تم کچھ بھی میری مرضی کے بغیر نہیں کر سکتے۔ تمھیں فوٹیج چاہیے تو پہلے مجھے بتانا ہو گا "کیوں "؟"وہ خشک لہجے میں کہہ رہی تھی۔

عمر نے اس کی طرف دیکھا تھا اور اپنی آواز ہلکی کر لی تھی۔

"جس گاڑی میں آپ اغوا ہوئیں وہ گاڑی اسی سیلون والی گلی میں چھوڑ دی گئی تھی۔ وہاں سے آپ کو کسی اور گاڑی میں آگے لے جایا گیا تھا۔اور وہ گاڑی صرف ایک ہی جگہ سے گزر سکتی ہے اس ریستوران کے سامنے والی سڑک سے۔کیونکہ ان کے پاس گزرنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔گلی آگے بند ہے اب ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ اس واقعے کے اگلے تیس منٹ تک یہاں سے کون کون سی گاڑی گزری ہے۔ان کی ڈیٹیلز میں نکلوا لوں گا بس ایک بار گاڑی مل جائے۔"وہ اتنے آرام سے اور اتنی ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا کہ ہالے کے علاوہ کوئی اور سن ہی نہ سکے۔

"اور اگر وہ گاڑی ایک دو گھنٹے بعد گزری ہو ؟اور آدھے گھنٹے تک تو یہاں سے ایک سو گاڑیاں گزری ہوں گی ہم کس کس گاڑی کے مالک کے پاس جاتے رہیں گے۔کس کس کو بلیم کریں گے ؟"وہ غیر آرام دہ تھی۔

"آپ فکر نہ کریں۔میرے پاس ایک انویسٹی گیٹر ہے۔اسے میں سب گاڑیوں کی نمبر پلیٹس بھیجوں گا لیکن وہ مجھے صرف ان لوگوں کی پروفائل بھیجے گی۔جن پہ شک کیا جا سکے۔وہ اپنے کام میں ماہر ہے اور مجھے اس پہ بہت اعتبار ہے۔"وہ اب اس کو نہیں دیکھ رہا تھا۔اس کی نظریں سکرین پہ جمی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے پہلے ساری فوٹیج دیکھی اور پھر اسے اپنی ای میل پہ بھیج دیا۔اب وہ قدرے بہتر نظر آتا تھا۔وہ دونوں جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

شہاب کے چہرے کے تاثرات صاف بتاتے تھے کہ اسے یہ عمر حیات کچھ خاص پسند نہیں آیا۔

"مجھے تو بولنے ہی نہیں دیا ہنہہ۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر چلا گیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھی ہالے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں ایک اداسی سی تھی۔ہارون کو دیکھ کر دل چاہا تھا اس سے ہر بات کہہ دے لیکن پھر اگلے ہی لمحے جیسے دل سخت ہو گیا ہو۔اس وقت بھی وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔آدھا شہر میں وہ ہارون کے ساتھ جاتی رہی تھی۔کیا اتنی جلدی وہ اس کا نام اپنے نام کے ساتھ سے ہٹا سکتی تھی ؟کیا کوئی ایسی جگہ ہو گی جہاں اسے ہارون ایک بار بھی یاد نہ آئے۔لا تعداد سوچیں تھیں جو اس کے دماغ میں تھیں۔

پھر ایک دم سے معراج سلطان کا خیال آیا تھا روح تک زخمی ہونے لگی تھی اسی وقت عمر نے اس کو مخاطب کر لیا تھا۔

"میرا فون مل سکتا ہے۔میں اس انویسٹی گیٹر سے بات کر لوں ؟ابھی اتنی دیر نہیں ہوئی اس کے گھر چلتے ہیں ؟"

"تم کیا سمجھتے ہو میں پاگل ہوں ؟تمھارے ہائر کیے ہوئے انویسٹی گیٹر پہ یقین کر لوں گی میں ؟وہ بھی تمہاری طرح کا ہو گا جھوٹا اور فراڈ۔مجھے تم سے جڑے لوگوں پہ بھی اعتبار نہیں ہے۔اپنا کام کر لوں گی میں۔"وہ سپاٹ لہجے میں کہہ کر چپ ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ پیسوں اور اپنے کام کے معملے میں اپنے باپ کی بھی نہیں مانتی۔اپنا غلط کام پوری ایمانداری سے کرتی ہے۔اگر آپ اسے صرف پانچ ہزار زیادہ دے دیں تو وہ اپنی ماں کی ڈیٹیلز بھی بھیج دے گی۔وہ کام کے معملے میں رشتے داریوں کی قائل نہیں ہے۔میں آپ کو اس لیے اس کا پتہ دے رہا ہوں کیونکہ میں یہاں کا حصہ ہوں اس سسٹم میں سانس لیتا ہوں میں۔مجھ سے بہتر یہاں کے لوگوں کو آپ نہیں جانتیں۔اپنی نفرت کو ایک طرف رکھیں اور ٹیم بن کر سوچیں۔"

ہالے نے جواب دیے بغیر گاڑی کا شیشہ نیچے کر لیا تھا اے سی کے باوجود گھٹن سی ہو رہی تھی۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد وہ ایک بار پھر بولی تھی۔

"جب اس دن۔۔۔میں نے نکاح کے لیے ہاں کہا تھا۔۔کیا تب میرے بابا خوش ہوئے تھے ؟کیا انہوں نے اس بارے میں تم سے کچھ کہا ؟"اس کے لہجے میں انجانے سے خدشے تھے۔

عمر نے اس کو نہیں دیکھا وہ سامنے دیکھتا رہا بہت دیر بعد ہالے کو اس کی آواز سنائی دی۔

"وہ۔۔۔بہت خوش تھے۔بہت زیادہ خوش۔انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں دوسری بار اتنے خوش ہوئے ہیں۔انہوں نے واقعی مجھ سے یہ کہا تھا۔"

"پہلی بار کب ہوئے تھے ؟"وہ شاید کچھ اور سننا چاہتی تھی۔

"جب آپ پیدا ہوئی تھیں۔"وہ عام سے لہجے میں بولا تھا۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں ؟"اس نے دوبارہ سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے نے گردن موڑ لی تھی۔

کافی دیر بعد جب وہ بولی تو عمر کو اس کی آواز گیلی سی لگی۔

"میں۔۔۔اپنے گلٹ کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔ورنہ یہ مجھے ختم کر دے گا۔میں آخری بار اپنے باپ کے گلے نہیں لگی۔یہ بات میرا دل چیرتی ہے۔ہر روز۔۔۔ایسا لگتا ہے۔۔۔جیسے کسی نے میرے جسم پہ تیزاب پھینک دیا ہو۔بلکل ویسی جلن ویسی اذیت ہوتی ہے۔ایسے میں مجھے ایک مرہم چاہیے جسے میں اپنے دل پہ رکھوں کوئی ایسی بات جس نے آخر میں میرے باپ کو خوشی دی ہو۔لیکن افسوس جس بات نے ان کو خوشی دی ہے وہ میرا سب سے بڑا غم ہے۔"وہ ہنوز باہر دیکھتی بول رہی تھی۔

عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھتے ہوئے بولنا شروع کیا تھا۔

"کوئی بھی گلٹ کبھی دل سے ہمیشہ کے لیے نہیں نکالا جا سکتا۔وہ دل کے اندر کہیں نہ کہیں رہتا ہے۔کبھی اپنے دوستوں سے جھگڑے کا گلٹ ، کبھی محبوب کی باتیں نہ ماننے کا گلٹ اور کبھی اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی کسی نہ مانی گئی بات یا کسی ادھوری رہی خواہش کا گلٹ ،ان کی خدمت نہ کرنے کا گلٹ ،ان سے لڑنے یا اونچی آواز میں بات کرنے کا گلٹ۔یقین مانیں یہ گلٹ دنیا کے ہر گلٹ سے بڑا ہوتا ہے۔بات پھر وہی ہے ہم اس کو نکال نہیں سکتے کچھ بھی کر کے ہمیں کبھی کبھی اس کو "ڈیل "کرنا پڑتا ہے۔آپ کو پتہ ہے گلٹ کو ڈیل کیسے کرتے ہیں ؟"

ہالے جو با غور اس کی بات سن رہی تھی اس کا سر بے اختیار نفی میں ہلا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گلٹ کو ڈیل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے وہی کام وہی "غلطی دوبارہ نہ "دہرانا "بس یہی کرنا ہوتا ہے

۔

"اگر دوست سے بنا بات جھگڑے ہیں تو اگلی بار ایسا نہ کرنے کا عہد۔معافی مانگ کر یا پھر دوبارہ بات کر کے تعلق کو بہتر کر لیں۔"

"اگر محبوب کی کوئی بات نہیں مانی اس کی کوئی شرط پوری نہیں کی۔اس کی نصیحت نہیں مانی تو پہلے سوچیں کہ آیا وہ سہی تھا بھی یا نہیں ؟ خود کو سمجھ نہیں آ رہی کسی سے بات کرو۔کسی سے شیئر کرلو اور پھر اپنی اصلاح کرو۔دوبارہ وہی عمل مت دہراؤ، "وہ سڑک کو دیکھتے ہوئے کہے جا رہا تھا۔

"اب آتے ہیں ماں بات کے حوالے سے کوئی گلٹ۔یہ گلٹ بہت بڑا ہوتا ہے اگر ماں یا باپ سے جھگڑے یا بد تمیزی کا گلٹ ہے تو آئندہ ایسا نہ کرنے کی قسم کھا لو۔اور واقعی ایسا نہ کرو ان سے محبت سے بات کرو۔اور اگر ان میں سے کوئی ایک نہیں رہا تو دوسرے پیرنٹ کی وہی بات مان کر اپنے گلٹ سے ڈیل کرو۔اس طرح گلٹ ختم نہیں ہو گا لیکن آپ مصروف ہوجائیں گے۔ایک اچھے اور مثبت کام میں اور اس گلٹ کو آپ پہ حملہ آور ہونے کا موقع نہیں ملے گا اور اگر مل بھی گیا تو آپ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ سکتے ہو۔"

"کہ اب آپ خود پہ کام کر رہے ہو۔آپ خود کو بہتر بنا رہے ہو۔آپ وہی غلطی دوبارہ نہیں کر رہے تو اب اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ تمھیں" ختم "کرے۔اسے اگر رہنا ہے تو دل کے کسی کونے میں پڑا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سسکتا رہے لیکن آپ کو "ہرٹ "نہ کرے۔"وہ بول کر خاموش ہو گیا تھا۔ایک طلسم سا تھا جو چھنا کے کے ساتھ ٹوٹا تھا۔

ہالے بس اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

"تمہارا بابا سے کیا تعلق تھا ؟"ہالے نے کافی دیر ایک بار پھر سوال کیا تھا۔

"معلوم کریں۔"وہ سڑک پہ نظریں جمائے کہہ رہا تھا۔"ہر چیز تھالی میں پیش ہو کر نہیں مل سکتی آپ کو۔خود ڈھونڈیں ،معلوم کریں ، جان لگائیں۔کچھ سوالات کے جواب پوچھے نہیں جاتے۔ڈھونڈے جاتے ہیں۔یہ بھی ایک ایسا ہی سوال ہے۔"

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ "وہ اس کہانی کا "وکٹم "کیسے ہے؟" لیکن نہیں پوچھ سکی۔

وہ اسے کیا کہتی کہ،" اس کے باپ نے خواب میں آ کر یہ سب بتایا ہے ؟یا پھر یہ کہتی کہ اسے یہ بھی یاد نہیں کہ وہ خواب تھا بھی کہ نہیں "اس کی بات کا کوئی لاجک نہیں تھا۔

وہ خاموش رہی عمر بھی خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔باہر آسمان سیاہ سے سیاہ تر ہوتا گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل کی ویرانی قبرستانوں کے سناٹے کو مات دیتی تھی۔فروا اور مہر لان میں رکھی کرسیوں پہ بیٹھی کافی پی رہی تھیں۔رات قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی۔شمس سلطان اور سفیر اب تک گھر نہیں آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یوسف سلطان تھوڑی دیر پہلے ہی سوئے تھے۔اس وقت کرسی پہ بیٹھی مہر ماہ دور آسمان کو تاریک ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"تمھیں پتہ ہے مہر میں کتنی خوش ہوں ؟"فروا کی طمانیت بھری آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"کیوں ؟"مہر کی آواز بوجھل تھی۔

"میرے پاس اب سب کچھ ہے۔تم میری بہو بن گئی۔میرے شوہر کو اس کا خواب مل گیا۔اس گھر سے نگین کی کاربن کاپی نکل گئی۔جیسا میں نے چاہا تھا سب ویسا ہی ہوا۔عالم ارواح میں موجود کئی روحوں کو سکون نصیب ہوا ہوگا۔"وہ آنکھیں موندے پر سکون سی کہہ رہی تھیں۔

"میری بہن کے بارے میں اس طرح مت بولیں۔"مہر نے ان کو ٹوکا تھا۔"میں اسے بہت یاد کرتی ہوں۔پتہ نہیں وہ لڑکا اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہوگا۔وہ اسے پیسے تک نہیں دیتا۔آج اس نے اپنی ساری جیولری منگوائی ہے مجھ سے۔اللہ جانے کس حال میں ہوگی۔کیا ضرورت پیش آئی ہوگی اسے۔"وہ آسمان کو دیکھتی بول رہی تھی۔

فروا نے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔

"میری بلا سے وہ بھاڑ میں جائے۔"

"سفیر ڈرنک کرنے لگے ہیں ممانی۔مجھے نہیں سمجھ آ رہی میں ان کو کیسے روکوں۔وہ بہت اپ سیٹ ہیں۔ان کا دل بری طرح ٹوٹا ہے۔مجھے نہیں لگتا میں دوبارہ اسے جوڑ پاؤں گی۔"مہر نے بات بدل لی تھی۔

فروا کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر تم ایک عورت ہو تم سے ایک مرد قابو میں نہیں آ رہا؟کیا تمھیں یہ سب بھی میں بتاؤں ؟اسے محبت دو۔اپنا عادی بناؤ۔وہ خود ہی تمہاری طرف مائل ہو جائے گا۔تم محنت کرو۔بغیر محنت کے گھر نہیں بنتے۔اس کے لیے اگر ہالے سلطان کا lesser version بننا پڑے تو بن جاؤ۔خیر یہ بتاؤ بابا جان کا کیا سلوک ہے تمہارے ساتھ ؟"

مہر دل کھول کر مسکرائی تھی۔

"ابا میرے ہیں ممانی۔۔۔ان سب کرائسز میں ایک بات ہے جو اچھی ثابت ہوئی ہے۔مہر ماہ کو یوسف سلطان مل گئے ہیں۔آپ کو پتہ ہے وہ سارا سارا دن مجھ سے بات کرتے ہیں۔میرے ہاتھ سے چائے پیتے ہیں۔کھانا کھاتے ہیں اور تو اور انہوں نے میرا ہاتھ چوما۔کین یو بلیو اٹ۔انہوں نے میرا ہاتھ چوما مجھے میرا باپ مل گیا ہے۔مجھے ابا مل گئے ہیں۔نعمت تو اللہ نے مجھے دی ہے کرم تو اس کا مجھ پہ ہوا ہے ۔آپ کیا خوش ہوں گی جتنی میں ہوں۔"

"اور تمھیں خوش دیکھ کر میں خوش ہوں کیونکہ اس دنیا میں تمھیں فروا سے زیادہ محبت کوئی نہیں کر سکتا۔تم مجھے سفیر سے بھی زیادہ عزیز ہو۔فروا سلطان تمھارے لیے مر بھی سکتی ہے۔اور مار بھی سکتی ہے۔یاد رکھنا۔"وہ اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھے یاد دہانی کروا رہی تھیں۔

مہر دور آسمان کو دیکھتی مسکرا رہی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دونوں ایک تین منزلہ بلڈنگ کی دوسری منزل کے ایک فلیٹ کے دروازے پہ کھڑے تھے۔عمر نے بیل بجائی تھی۔تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تھا اور ایک ستائیس اٹھائیس سالہ دبلی پتلی سی لڑکی دروازے پہ نمو دار ہوئی تھی۔عمر کو دیکھ کر وہ دل سے مسکرائی تھی۔

اس کی رنگت سانولی تھی۔آنکھیں سنہری، بال چھوٹے کٹے ہوئے۔جو بہ مشکل گردن کو ڈھانپتے تھے۔ اس نے ڈھیلی سفید شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔وہ پر کشش تھی۔بہت زیادہ۔اتنی کہ اگر کوئی اس کو ایک بار دیکھے تو دوبارہ ضرور دیکھنا چاہے۔

"الفا عمر آج تمھیں میری یاد کیسے آ گئی ؟"وہ نروٹھے پن سے شکوہ کر رہی تھی **(الفا اس بھیڑیے کو کہا جاتا ہے جو سفر کے وقت قافلے کا سردار ہوتا ہے)**

عمر بغیر جواب دیے اندر داخل ہو گیا تھا۔اسی وقت اس لڑکی کی نظر ہالے پہ پڑی تھی۔چونکہ وہ عمر کے پیچھے کھڑی تھی سو اس کو نظر نہیں آئی تھی یا پھر اس نے دیکھنا نہیں چاہا تھا۔

"تم بھی آجاؤ۔"اس نے اب ہالے کے اندر بلا لیا تھا۔اندر آو تو فلیٹ کی ساری دیواروں پہ جا بجا سٹکی نوٹس لگے تھے۔فلیٹ کی حالت ابتر تھی۔صوفے پہ رکھے کشن اب زمین کی زینت بنے پڑے تھے۔کافی کے خالی مگ اور آرڈر کیے ہوئے کھانے کے ڈبے میز پہ پڑے تھے۔وہ لڑکی جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی پھوہڑ تھی۔

عمر نے ناپسندیدگی سے اپنے اطراف میں نظر دورائی تھی وہ لڑکی اب بھی چبھتی نظروں سے عمر کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مس لیل سکندر میں نے آدھا گھنٹہ پہلے تمھیں کال کی تھی اگر تم چاہتی تو گھر کو صاف بھی کر سکتی تھیں۔"وہ کھانے کے ڈبے اٹھاتا ہوا بول رہا تھا۔

"مجھے کیا پتہ تھا الفا عمر اپنی زوجہ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ورنہ ضرور سارے گھر کو رگڑ رگڑ کے صاف کرتی۔"وہ اب نیچے پڑے کشن اٹھاتی کہہ رہی تھی۔

ہالے خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اس کے پاس بولنے کو کچھ نہیں تھا۔

عمر بغیر کچھ کہے ڈبوں کو کچرے میں پھینک آیا تھا۔

"آپ یہاں آکر بیٹھ جائیں۔"وہ سنگل صوفے کی طرف اشارہ کرتا ہالے سے کہہ رہا تھا۔وہ بغیر کچھ کہے بیٹھ گئی تھی۔غیر آرام دہ سی۔

چند منٹ تک عمر اور لیل چیزیں سمیٹتے رہے۔اب لیلا کا فلیٹ ذرا بیٹھنے کے قابل ہو گیا تھا۔

عمر ہالے کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا تھا۔لیلااس کے ساتھ کاؤچ پہ بیٹھی تھی۔بیچ میں لکڑی کی میز رکھی تھی۔

"یہ میری بیوی ہیں ہالے سلطان۔"عمر نے گلا کھنکھار کر تعارف کروایا تھا۔**(ہالے نے سلگ کر اس کو دیکھا تھا)**

لیل اب غور سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ظاہر ہے میں جانتی ہوں اسے۔رپوٹرز کو جو تعارف کروایا تھا تمہاری بیوی نے۔اسے کون بھول سکتا ہے ۔"اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا اس کا لہجہ عام سا تھا۔

"میں یہاں آپ کے پاس ایک کام کے سلسلے میں آئی ہوں۔اگر ہم میری پرسنل لائف کو ڈسکس کرنے کے بجائے وہی بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔"ہالے اس سارے وقت میں وہ پہلی بار بولی تھی۔

لیل سکندر نے جانچتی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں نے سوچا کچھ باتیں پہلے ہوجائیں تو بہتر ہے کیونکہ کام کے وقت میں کوئی فضول بات نہیں کرتی۔ لیکن خیر جو تم چاہو۔بتاؤ کیا کام ہے؟ کیا مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ عمر نے تمھیں اغواکیسے کیا تھا ؟"وہ ہتھیلی تھوڑی تلے جمائے پر تجسس انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"عمر آپ کا دوست ہے۔کیا آپ اس کے بارے میں بھی مجھے معلومات دیں گی ؟"ہالے ذرا حیران ہوئی تھی۔

"میرے کام میں کوئی دوست دشمن نہیں ہوتا۔اگر تم کہو تو میں اپنے باپ کی ڈیٹیل بھی دے دوں گی ۔اور ایک اور بات الفاعمر میرا صرف دوست نہیں ہے۔اگر تم نہ آتی تو اب تک میں اس سے شادی کر چکی ہوتی۔"وہ ہالے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

عمر جو جتاتی نظروں سے ہالے کو دیکھ رہا تھا لیل کی آخری بات پہ گڑبڑا گیا تھا۔

"میری طرف سے ابھی قاضی بلوا لیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اوکے سو مجھے کچھ گاڑیوں کی ڈیٹیل چاہیے اور ایک آدمی ہے اس کے بارے میں بھی معلومات چاہیے۔ لیکن ذرا جلدی میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔میرے پاس فوٹیج ہے آپ کو بھیج دیتی ہوں اوکے ؟"ہالے نے آخر میں سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں گاڑیوں کو نہیں لوگوں کو انویسٹی گیٹ کرتی ہوں۔یہ میرا کام نہیں ہے۔لیکن خیر تمہارا یہ کام میں کسی اور سے کروا دوں گی۔اور جس آدمی کی ڈیٹیل تمھیں چاہیے۔کچھ دنوں تک مل جائیں گی۔میں اپنی پوری کوشش کروں گی کہ اس کام کو جلد از جلد کر لوں۔یہ تمھیں میرا فیور ہو گا۔" وہ سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔

"لیکن میں آپ کو پھر بھی پے کروں گی۔"ہالے مصر ہوئی تھی۔

لیل اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی ہوگئی تھی۔

"ہنی میں نے کب کہا میں تمہارا کام فری میں کروں گی ؟فیور کا مطلب تھا میں تمہارا کام جلدی کروں گی۔پیسوں کے معملے میں ،میں اپنے باپ کو بھی نہیں بخشتی۔ایک گھنٹے کا تین ہزار چارج کروں گی میں۔ منظور ہے تو ڈیٹیلز ای میل کر دو۔"وہ کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"اوکے مجھے منظور ہے۔"ہالے نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔

عمر ان دونوں سے بے نیاز اپنے موبائل پہ کسی کو میسج کر رہا تھا۔

"ای میل اڈریس لکھو پھر۔"وہ وہیں سے بول رہی تھی۔

اپنا اڈریس لکھوانے کے تھوڑی دیر بعد وہ ٹرے میں تین مگ لیے چلی آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیل کے کافی پیتے ہوئے ہالے نے اس کو فوٹیج بھیج دی تھی۔باقی سارے معملات بھی طے ہو گئے تھے۔ تب ہی ہالے اٹھ کھڑی ہوئی اس نے کافی نہیں پی تھی اس کا کپ ان چھوا رکھا تھا۔

عمر اس کو دیکھ کر اٹھا تھا۔وہ دونوں دروازے کے باہر تھے جب لیل نے عمر کو کہنی سے پکڑ کر روک لیا ۔ہالے نے اس طرف نہیں دیکھا تھا وہ آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ اب عمر کی طرف دیکھ رہی تھی جانچتی ایکسرے کرتی نظریں۔

"اس کو اس سب میں کیوں گھسیٹ رہے ہو الفا ؟تمھیں نہیں لگتا یہ اس کا ٹائپ نہیں ہے ؟وہ ایک مغرور ایلیٹ کلاس کی لڑکی ہے۔اسے فیشن اور کھانوں تک رکھو وہ اس ماحول میں سروائیو نہیں کر سکے گی۔اس کے اندر اب بھی معصومیت باقی ہے۔وہ یہ سب نہیں جھیل سکے گی۔"اس کی آنکھوں میں تفکر تھا۔

عمر نے نرمی سے اپنی کہنی چھڑوائی تھی اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور بولنا شروع کیا تھا۔

"جو عورت ذلت جھیل لیتی ہے وہ پھر سب کچھ جھیل سکتی ہے۔تمھیں پتہ تو ہو گا وہ معراج سلطان کی بیٹی ہے۔انہوں نے آخری وقت پہ مجھ سے کہا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو خدا کے بعد میرے حوالے کر رہے ہیں۔"

"تم جانتی ہو گی ان کا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ میں ان کی بیٹی کو روٹی کپڑا اور مکان یہ سب کچھ دوں یا پھر ان کو ٹیپیکل بیوی بنا کر رکھوں۔ان کا مطلب میں سمجھ گیا تھا اور اب میں وہی کر رہا ہوں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم مجھے کرنے دو۔ان کو اپنے پیروں پہ کھڑا ہونے دو۔معصوم تو تم بھی تھی لیل۔تم نے بھی تو سروائیو کیا ہے ناں۔"اس کا لہجہ نرم تھا۔

جبکہ لیل اب بھی متذبزب تھی۔

"میں یتیم تھی عمر۔میں نے اپنے ماں باپ کو دیکھا تک نہیں تھا۔میرے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا۔مجھے اپنے لیے خود کھڑا ہونا پڑا۔"وہ جھنجھلائی تھی۔

"بس پھر فکر مت کرو اب وہ بھی یتیم ہے۔اور اس نے اپنے ماں باپ کو دیکھ رکھا ہے۔ایسا یتیم زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔تم اس کو چھوڑو اس کے لیے عمر حیات ہے۔اپنا کام کرو اوکے ؟"

وہ اس کو اسی دروازے پہ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات کے تقریبا بارہ بج رہے تھے جب وہ دونوں لیل کے فلیٹ سے نکل کر گاڑی میں آ کر بیٹھے۔ہالے نے آتے ہی شیشہ کھول دیا تھا۔اس نے شام میں بھی یہی کیا تھا۔عمر نے نوٹ کیا تھا لیکن کچھ کہا نہیں۔

"آپ کو گرمی لگ رہی ہے کیا ؟"بالآخر اس نے پوچھ لیا تھا۔

"تم مجھ سے صرف کام کے وقت مخاطب ہوا کرو۔مجھے تمہاری آواز سے کوفت ہوتی ہے اور میرے معملات میں دخل مت دیا کرو۔تمہارا اور میرا تعلق صرف کام تک ہے۔آئندہ کسی کے سامنے مجھے اپنی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیوی متعارف مت کروانا۔تمھارے لیے بہتر ہو گا۔"وہ کھڑکی سے باہر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔

"آپ کو صرف میرا ہی قصور کیوں لگتا ہے؟ آپ کی شادی سفیر سے نہ ہو اس کے لیے آپ کی چچی بھی تو آپ کے اغوا میں شامل ہو سکتی ہیں۔میں بھلا ایسی کوئی حرکت کیوں کروں گا؟اس بات کا کوئی لاجک ہی نہیں ہے۔آپ ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچیں تو سہی۔تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیں۔"وہ اس کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

"جب کوئی لڑکی سارے جہاں میں بدنام ہوجاتی ہے۔جب اس کی شادی ٹوٹ جاتی ہے۔جب اس کی محبت اس سے چھین لی جاتی ہے۔اس کے خاندان والے اس کو ڈس اون کر دیتے ہیں۔اس کا باپ اس کی شادی اسی کے مجرم سے کروا دیتا ہے۔تو تصویر کا کوئی اور رخ نظر نہیں آتا۔پھر چیزوں میں لاجک نہیں نظر آتا۔بس جو چیز نظر آتی ہے وہی حقیقت ہوتی ہے۔اور میں نے خود کو تمہاری گاڑی میں تمہارے گھر میں دیکھا ہے۔اس لیے میرے لیے یہی حقیقت ہے تم پہ۔۔۔عمر میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی۔سو اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارا اعتبار کروں تو تمھیں اس کو کمانا ہو گا۔اعتبار بھیک میں نہیں ملتا تم میرے پاس کوئی ٹھوس ثبوت لاؤ۔میں کر لوں گی اعتبار ،میں مان لوں گی تمہاری بات۔"وہ اب بھی باہر ہی دیکھ رہی تھی اس کے لہجے میں تپش تھی۔۔

"آپ اپنے معملے میں نہ سہی جج صاحب کے معملے میں تو مجھ پہ اعتبار کر ہی سکتی ہیں۔"وہ مصر ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے نے چہرہ اس کی جانب موڑ لیا تھا اس کی آنکھیوں میں سرخ ڈوریاں تھیں عمر نے بے اختیار نظریں چرائیں تھیں۔

"اس دن میرے باپ کے آفس میں میرے چچا اور میرے باپ کے قاتل کو دیکھ کر تمہارا خون نہیں کھولا ؟تم نے ان سے معذرت کی تم ان کے سامنے جھکے۔عمر اس دن تم نے اپنا رہا سہا مقام بھی کھو دیا۔ایک ذرا سا جو کہیں اعتبار تھا نہ کہ تم میرے باپ کے ساتھ مخلص ہو تم نے اس کو بھی ختم کر دیا۔تم ان سے محبت نہیں کرتے تھے تم صحیح کہہ رہے تھے۔مرنے والا میرا باپ ہے تمہارا نہیں۔اس دن میں نے دیکھ لیا۔"اس کے لہجے میں کاٹ سی تھی۔

عمر کے چہرے کے تاثرات سخت ہوگئے تھے جیسے بہت سارا اشتعال اندر دبا لیا ہو۔

"آپ کو کوئی حق نہیں کہ آپ میری جج صاحب سے محبت کو جج کریں۔"

"اس دن۔۔۔مسز ہالے اس دن شمس کو وہاں دیکھ کر۔۔۔میرا خون بھی کھولا تھا۔میرا دل بھی کیا تھا کہ میں چیخوں ،چلاؤں، غصہ کروں ،روؤں یا پھر شمس کو مار دوں۔ہاں یہ آسان تھا۔میں نے جب وہ ویڈیو دیکھی تھی تب میں آپ کی طرح رو نہیں رہا تھا۔میں اپنی گن لوڈ کر کے سلطان منزل گیا تھا۔"

وہ بول رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی۔

"لیکن پھر میں نے سوچا اس طرح تو وہ ایک ہی بار مر جائے گا۔۔۔یہ موت تو بس خدا کے اختیار میں ہے۔کیا ہو گا کہ بچ جائے ؟ نہیں میں اس کو ایسے نہیں مار سکتا تھا۔میں اس کو تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ میں دو قدم پیچھے ہٹا ہوں اس لیے نہیں کیونکہ میں بزدل ہوں۔اس لیے کیونکہ میں بھیڑیا ہوں اور میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھیڑیے کی طرح شکار کروں گا۔دو قدم پیچھے ہو کر وار کروں گا۔"اس کی آنکھوں میں جیسے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔

ہالے نے تاسف سے اس کو دیکھا تھا افسوس سے سر کو نفی میں ہلایا تھا اور پھر بولی تھی۔

"تمھیں شرم نہیں آتی ایک ایسے جانور سے خود کو ملاتے ہوئے جس کا نام ہم تب لیتے ہیں جب کسی کے ساتھ انتہا کا ظلم ہوا ہوتا ہے۔جہاں بے حسی کی داستان رقم ہوئی ہوتی ہے۔ جہاں سفاکی ہو۔جہاں بے جا دہشت ہو۔وہ ایک غلیظ جانور ہے تم اشرف المخلوق ہو کر خود کو ایک جانور سے ملا رہے ہو ؟"اس کی آواز میں ملامت تھی۔

عمر نے اس کی طرف نہیں دیکھا تھا اس نے سامنے دیکھتے ہوئے بولنا شروع کیا تھا۔

"بھیڑیا ظالم ہے،سفاک ہے ،بے حس بھی ہے لیکن صرف اور صرف اپنے دشمن کے لیے۔بھیڑیا جنگلوں سے نکل کر ریپ نہیں کرتا۔بھیڑیا ایٹم بم نہیں گراتا۔بھیڑیا گن اٹھا کر لوگوں کو نہیں مارتا ۔بھیڑیا بم دھماکے نہیں کرتا۔آپ کہتی ہیں بھیڑیا غلیظ ہے کیا ہم انسانوں سے زیادہ ؟"

"بھیڑیا اپنی محرم مونث پہ جھانکتا تک نہیں۔بھیڑیا قبر میں لیٹی عورتوں کو نکال کر زیادتی نہیں کرتا۔ بھیڑیا اپنے بوڑھے ماں باپ کو اولڈ ہوم نہیں چھوڑ کر آتا بلکہ جب اس کے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں۔ وہ ان کے لیے کھانا لاتا ہے۔ان کی خدمت کرتا ہے۔بھیڑیا اپنے شریک حیات سے بے وفائی نہیں کرتا۔وہ ایک مونث بھیڑیا کے ہوتے ہوئے کبھی دوسری کو دیکھتا تک نہیں۔ وہ ہر دوسرے مرد کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

طرح اپنی بیوی کو دھوکہ نہیں دیتا۔وہ ہم اشرف المخلوق کی طرح اپنے دینی بھائیوں کو گدھے اور کتے کا گوشت نہیں کھلاتا۔وہ کبھی بھی مردار نہیں کھاتا نہ کھلاتا ہے۔"

"بھیڑیا کبھی اپنی آزادی پہ سمجھوتہ نہیں کرتا۔یہ اسے جس دن قید کر لو وہ اسی دن کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔"

"وہ ہم لوگوں کی طرح غلامی پسند نہیں کرتا آزاد تو ہم پیدا ہوئے تھے۔عقل و شعور تو ہم میں ہونا چاہیے تھا۔ہم کیوں بن گئے غلام ؟"

"بھیڑیا تو انتہائی نفیس اور مہذب جانور ہے۔گند تو ہم انسانوں نے پھیلایا ہے۔ظلم تو ہم انسان کر رہے ہیں۔سفاکی تو ہم پہ ختم ہے۔غلیظ ترین تو ہم ہوتے جا رہے ہیں۔آئندہ اگر کہیں کوئی ظلم کوئی زیادتی ہو تو یہ مت کہیے گا کہ انسان بھیڑیا نکلا بلکہ یہ کہیے گا کہ انسان کی "**انسانیت** "ختم ہوگئی۔کیونکہ بھیڑیا برا نہیں ہوتا انسان زیادہ برا ہوتا ہے۔"وہ بول کر خاموش ہو گیا تھا۔اس کی لہجے میں کبھی بھی طنز نہیں ہوتا تھا۔برتری کی خواہش نہیں ہوتی تھی۔اپنی بات منوانے کی ضد نہیں ہوتی تھی۔وہ ایسے بات کرتا تھا جیسے کسی بہت ہی عزیز چھوٹے بچے کو سوال سمجھایا جا رہا ہو۔

ہالے اس کو دیکھ کر رہ گئی تھی۔

وہ اپنی باتوں سے لا جواب کرتا تھا۔ہالے نے اعتراف کیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہد ولا کی ساری بتیاں روشن تھیں ہارون شاہد اپنے کمرے میں ایزل اور کینوس کے سامنے کھڑا ایک منظر پینٹ کر رہا تھا۔

گرے آنکھوں والا ایک لڑکا اور اس کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑاتی سیاہ آنکھوں والی لڑکی۔لڑکے کی آنکھوں میں کرب تھا جبکہ مقابل کی آنکھیں سپاٹ تھیں۔

اب اس کے پاس رنگ بھی تھے برش بھی تھے اور رنگوں کی پہچان بھی بس آنکھوں کی چمک جیسے کہیں کھو سی گئی تھی۔

اسی وقت اس کے کمرے کا دروازہ کسی نے ہلکے سے ناک کیا تھا ہارون کم ان کہہ کر پھر سے پینٹنگ میں محو ہو گیا تھا۔

دروازہ کھلا تھا سامنے ایک سولہ سالہ لڑکا کھڑا تھا۔سیاہ جینز شرٹ میں ملبوس وہ دروازے کی چوکھٹ میں کھڑا تھا۔تھوڑی دیر تک کوئی آواز نہ پا کر ہارون نے مڑ کر دیکھا تھا اور چونک گیا تھا۔

"حسن تم ؟۔۔۔آؤ بچے اندر آؤ۔وہاں کیوں کھڑے ہو۔"ہارون خوش دلی سے کہہ رہا تھا۔

حسن بغیر کچھ کہے اندر آ گیا تھا اور کونے میں رکھے شاہانہ سے کاؤچ پہ بیٹھ گیا تھا۔

ہارون نے اپنے کمرے میں رکھی منی فرج سے دو سافٹ ڈرنک کے کین نکالے تھے۔ایک اس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور دوسرا حسن کو تھماتے ہوئے اس کے سامنے دوسرے کاؤچ پہ بیٹھ گیا۔

"اتنی رات میں کس کے ساتھ آئے ہو ؟"اس نے جیسے بات کرنے کے لیے کوئی موضوع تلاش کیا تھا

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔"اس نے ہلکی آواز میں جواب دیا تھا۔

"اس وقت ؟اگر کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے۔تم اس وقت مت نکلا کرو حسن یہ ٹھیک نہیں ہے۔"وہ تفکر سے کہہ رہا تھا۔

"آج میرا رزلٹ تھا میں نے میٹرک میں بورڈ ٹاپ کیا ہے۔پہلے نمبر پہ آیا ہوں میں۔"وہ کین کو اپنے ہاتھ میں گھماتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہارون خوش ہو گیا تھا۔

"کیا واقعی۔۔۔چیمپئن تم نے پھر سے کر دکھایا یار۔آئی ایم پراوڈ آف یو۔چلو بتاؤ تمھیں کیا گفٹ چاہیے۔جو کہو گے وہی ملے گا۔دل خوش کر دیا تم نے چیتے براوو۔"وہ چہکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

حسن نے نظریں نہیں اٹھائی تھیں۔

"اماں، ماموں، آپ،مہر آپی کسی کو بھی پتہ نہیں تھا ناں ؟کسی کو میرا رزلٹ یاد نہیں تھا۔میں نے آج پورا دن انتظار کیا کسی نے مجھے مبارک باد نہیں دی۔ہالے نے بھی نہیں۔اس کو دینی چاہیے تھی۔اس کو میرے پاس آنا چاہیے تھا۔بابا کو کبھی میرا ٹیسٹ تک نہیں بھولتا تھا۔وہ مجھے ہر دفع کچھ نہ کچھ گفٹ کرتے تھے۔میرے رزلٹ والے دن۔۔۔وہ شام میں مجھے۔۔۔میری مرضی کی جگہ لے جاتے تھے۔ میرے بابا کے بعد ہالے کو یہ سب کرنا چاہیے تھا۔۔وہ میری بڑی بہن ہے۔میں نے ان بچوں کی سٹوریز بھی دیکھی ہیں جو سیکنڈ آئے تھے۔وہ سب کہیں نہ کہیں گھومنے گئے ہیں۔۔کہیں ڈنر کرنے گئے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیں ان کو گفٹس ملے ہیں اور میں فرسٹ آیا ہوں لیکن پھر بھی کسی نے مجھے پوچھا تک نہیں۔"وہ چہرہ جھکائے کہہ رہا تھا۔ہارون کو اس کی آواز گلوگیر سی لگی۔

اسے بے اختیار پچھتاوا ہوا اس نے آگے بڑھ کر حسن کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔

"آئی ایم سوری حسن رئیلی آئی ایم سوری۔میں کفارہ ادا کروں گا جیسے تم چاہو۔اور ہالے سے ناراض مت ہو۔وہ ٹراما سے گزر رہی ہے۔اس کے ساتھ کتنا برا ہوا ہے۔اس کو سمجھو یار۔"حسن نے سرخ پڑتی آنکھیں اٹھائی تھیں۔

"ٹراما۔۔میں ہے وہ ؟ہاں ؟۔میں نے خود اپنی آنکھوں سے۔۔اس کو ریستوران جاتے دیکھا ہےوہ بھی اس عمر کے ساتھ۔جانتے ہیں آپ مجھے کتنی تکلیف ہوئی ہے میں تو اس سے ملنے جا رہا تھا لیکن۔۔۔۔اسے اس آدمی کے ساتھ دیکھ کر میں واپس آ گیا۔اس کو اب ضرورت نہیں ہے میری ہارون بھائی۔وہ۔۔۔اپنی زندگی میں مگن ہے۔"وہ غصے سے غرایا تھا۔

"حسن کالم ڈاؤن یار۔وہ اس آدمی کے ساتھ کسی کام سے ہی گئی ہوگی۔تم اس کو تھوڑا سپیس دو اور تم خود کو بھی کچھ وقت دو۔تم بالکل needy اور desperate ہوتے جا رہے ہو۔ایسا مت کرو اپنے ساتھ۔اپنی بہن کو سمجھو اس کا غم تمھارے غم سے بڑا ہے۔آج میں بھی ملا تھا اس سے۔اس نے مجھ سے بھی یہی کہا کہ اس کا اور میرا کوئی تعلق نہیں۔اس کے سامنے نہ آیا کروں۔مجھے دیکھ کر اس کو تکلیف ہوتی ہے۔تم سے کم از کم کچھ کہا تو نہیں ناں۔"وہ اس کو سمجھا رہا تھا۔

حسن سب کچھ بھول کر اس کو دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس نے آپ سے دوستی ختم کر دی ؟مطلب اب آپ دونوں کبھی ساتھ نہیں ہوں گے ؟وہ آپ کو معاف نہیں کرے گی ؟اور آپ پھر بھی اتنے کول ہیں ؟آپ کو فرق نہیں پڑ رہا میری بہن نے آپ کے ساتھ ہر تعلق ختم کر دیا۔اور آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔مطلب آپ نے واقعی میری بہن کو دھوکہ دیا؟ آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اب بلند آواز میں کہہ رہا تھا۔

ہارون نہیں اٹھا تھا وہ اسی طرح بیٹھا تھا۔

"اس نے کہا مجھے دیکھ کر اس کو"**تکلیف**" ہوتی ہے۔اس کا مطلب ہے ہم دونوں کا تعلق برقرار ہے ۔۔۔وہ اب بھی میرے لیے فیل کرتی ہے۔جس دن اس نے یہ کہا کہ اس کو میرے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔ہمارا تعلق تب ختم ہو گا اور اس کی نوبت میں آنے نہیں دوں گا۔"حسن بے دم سا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"یہ تعلق میرے لیے زندگی ہے حسن۔میں نے اس کو اس کے حال پہ چھوڑ دیا۔میں نے اس سے زبردستی شادی نہیں کی۔صرف اس لیے کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے نفرت نہ کرے۔یہ چیز مجھ سے برداشت نہ ہوتی لیکن دیکھو وہی ہوا۔مگر تم دیکھنا میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔میں اس پہ گو اپ نہیں کروں گا۔مجھے ہماری دوستی اور ہالے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔"

"میں اس تعلق کو دوبارہ بنا لوں گا چاہے جو مرضی کرنا پڑے۔"وہ حسن کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

حسن خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری بہن کو ہرٹ مت کرنا ہارون بھائی۔میں اس دفع معاف نہیں کروں گا۔"اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تھی۔

ہارون نے اس کو آنکھیں دکھائی تھیں۔

"اور ابھی ذرا دیر پہلے جو غیبت کر رہے تھے اس کا کیا ہاں ؟"

"غیبت نہیں تھی وہ بس۔۔۔اس کو عمر کے ساتھ دیکھ کر میرا خون کھول جاتا ہے۔ایک تو اس نے میری بہن کو اغوا کیا اور پھر اب پتہ نہیں کس بات سے اس کو اتنا دھمکا رکھا ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہنے پہ مجبور ہے۔فراڈیا آدمی۔۔"وہ سلگ کر بولا تھا۔

" وہ دونوں کچھ ڈھونڈ رہے ہیں حسن اور مجھے لگتا ہے میں ان کی مدد کر سکتا ہوں۔وہ باہر ڈھونڈ رہے ہیں جبکہ کھوئی ہوئی چیز کو سب سے پہلے اپنے گھر میں ڈھونڈنا چاہیے" وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آپ کیسے ؟۔۔آپ کیسے مدد کر سکتے ہیں ؟""

ہارون مسکرایا تھا دل کھول کر۔

"کیونکہ میں سلطان منزل جا سکتا ہوں۔وہ دونوں نہیں۔اور گھر کا بھیدی ہی لنکا ڈھاتا ہے۔کیا تم نے سنا نہیں۔"

حسن نے افسوس سے سر ہلایا تھا۔

"ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر وار کرتی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن میں تو "پاگل "ہوں اور پاگل سب سے پہلے اپنے گھر والوں پہ ہی وار کرتے ہیں۔"

"خیر چلو تمھیں گھر چھوڑ آؤں۔"وہ اس کی گردن میں بازو ڈالتے آگے بڑھ گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

جس کمرے میں ہالے رہ رہی تھی۔یہ کمرہ عمر کے کمرے کے مقابلے ذرا چھوٹا تھا۔دروازے سے اندر آؤ تو سامنے والی دیوار کے ساتھ بیڈ رکھا تھا۔ایک طرف بڑا سا صوفہ اور بیڈ کے سامنے والی دیوار کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل رکھا تھا۔الماری میں اب کچھ کپڑوں کا اضافہ ہوا تھا جو کہ ہالے نے شانو کو پیسے دے کر صبح منگوائے تھے۔کچھ کپڑے مہر نے بھیجے تھے۔اب بس شکر یہ تھا کہ اسے کسی اور کے کپڑے نہ پہننے پڑتے۔وہ اپنے بیڈ پہ لیٹی کچھ سوچ رہی تھی۔جب عمر بغیر دستک دیے اندر داخل ہوا تھا اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھا۔

ہالے سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔عمر کو دیکھ کر ایک بار پھر اشتعال عود کر آیا تھا۔

"تمھیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی کیا ؟کسی کے کمرے میں آنے سے پہلے ناک نہیں کرنا چاہیے کیا خیال ہے تمہارا؟"وہ چبا چبا کر کہہ رہی تھی۔

"اصل میں میری نوکری کی وجہ سے ہر جگہ بغیر اجازت جانے کا عادی ہوگیا ہوں۔کبھی ریڈ تو کبھی چھاپہ کبھی کسی کو اٹھا کر لانا ہے تو کبھی کسی کے اڈے پہ پولیس لے کر جانی ہے۔اب اجازت لیتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔"وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔جبکہ ہالے سلگ ہی تو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم مجھے اپنی قابلیت اور مقبولیت کے قصے سنانے آئے ہو یا پھر میری وجہ سے اپنی جاب کے جانے کا حساب لینے آئے ہو ؟"

"میری جاب آپ کی وجہ سے نہیں گئی۔وہ اس لیے گئی کیونکہ میں یہ "**چاہتا** "تھا۔آپ تو خاموشی سے گزر رہیں تھیں۔ان رپوٹرز کے سامنے بولنے کا مشورہ میں نے دیا تھا۔اب آپ پوچھیں گی میں نے ایسا کیوں کیا؟ تو بتا دوں کہ میری جاب بہت ٹف ہوتی ہے۔میں یا تو جاب کر سکتا تھا یا پھر **(لیپ ٹاپ کو فضا میں بلند کیا تھا)** "کام۔۔"

"تم۔۔۔نے مجھے استعمال کیا ؟ تمھیں شرم نہیں آئی تم نے ایک لڑکی کو استعمال کیا ؟ مجھے تو یقین نہیں آ رہا بابا نے تم جیسے انسان کو اپنے قریب کیسے رہنے دیا ؟تم جیسے فراڈ اور خود غرض آدمی کو وہ پہچان کیوں نہ سکے تم۔۔"

وہ ابھی کچھ اور بھی کہتی جب عمر نے اس کی بات کاٹی تھی۔

"اس سے پہلے آپ میری شان میں مزید القابات کا اضافہ کریں۔میں آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں۔"وہ پر سکون سا کہتا اس کے قریب آ کر بیٹھنے لگا تھا۔جب ہالے نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا اور خود بیڈ سے نیچے اتر آئی تھی۔

"یہ میرا کمرہ ہے عمر حیات۔۔مجھے یہاں تمہاری موجودگی نہیں چاہیے۔کراہیت آتی ہے مجھے تم سے۔سو اگلی بار جب مجھ سے بات کرنی ہو تو اسٹڈی میں بلانا کیونکہ وہ ہماری ورک پلیس ہے۔۔یہ کمرہ۔۔۔یہ میری پرسنل سپیس ہے۔آئندہ یہاں مت آنا۔"وہ بولتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اس کے پیچھے گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسٹڈی میں بیٹھے تھے۔لیپ ٹاپ عمر کی گود میں رکھا تھا۔ہالے اس کے قریب رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھی تھی۔عمر اس کو کچھ بتا رہا تھا۔

سکرین پہ وہی ریستوران کی فوٹیج والا آدمی تھا۔

"یہ آدمی اس کا نام شیر علی ہے۔دو ماہ قبل منشیات کی سمگلنگ کے کیس سے اس کو بیل مل گئی تھی کیونکہ اس کے دوست طاقتور ہیں۔سسٹم میں ان کے لوگ بیٹھے ہیں۔یہ نامی گرامی غنڈہ ہے اغوا، ریپ، قتل،انسانی اسمگلنگ کوئی ایسا کام نہیں ہے جو اس نے نہ کیا ہو۔"

ہالے آنکھیں چھوٹی کیے اس کو دیکھے گئی۔

"یہ آدمی جو ڈرائیور بن کر آیا تھا۔یہ شیر علی کا بھائی ہے ندیم علی۔اپنے بھائی کے ہر کام میں برابر کا شریک لیکن یہ اس طرح کام کرتا ہے۔جیسے انڈر کور پولیس افسر۔یہ کبھی سامنے نہیں آیا۔"

"تمہارا مطلب ہے اس بار یہ جان بوجھ کر سامنے آیا ہے؟لیکن اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے ؟"ہالے نے اس کو بیچ میں ٹوکا تھا۔

"درست۔یہ جان بوجھ کر سامنے آیا ہے۔یہ بس ایک ڈسٹریکشن ہے اس کے اوپر بہت لوگ ہیں اس نے شروع دن سے کچھ نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ہر قسم کے ٹارچر کے بعد بھی اس نے منہ سے ایک لفظ نہیں نکالا۔یہ اب تک گونگا ہونے کی اداکاری کر رہا ہے۔اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ لاسٹ ٹائم شیر علی کو جیل سے نکلنے میں کس نے مدد کی۔جس نے بھی کی ہوگی ہمارا دشمن وہی ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیونکہ اسی فیور کے بدلے شیر علی اور اس کا بھائی یہ کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ جیل سے نکلنے کے بعد اتنی جلدی وہ کوئی دوسرا کرائم صرف پیسوں کی خاطر نہیں کر سکتے۔کوئی نہ کوئی ذاتی مفاد یا مجبوری ضرور ہو گی۔"عمر سنجیدگی سے بتا رہا تھا۔

"اوہ مطلب بڑے ہی پروفیشنل لوگ ہائر کیے ہیں تم نے۔کیا بات ہے تمہاری۔تمھیں تو شروع سے ہی پتا ہو گا کہ یہ کچھ بولے گا ہی نہیں اور تم میرے ساتھ بیٹھ کر ان کو ڈھونڈنے کا ڈرامہ کرو گے۔اور آخر میں ،میں خالی ہاتھ رہ جاؤں گی اور تم عمر حیات۔۔۔تم ہیرو بن جاؤ گے۔گریٹ۔"اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس کو شاباش دی تھی۔

"مجھے تو یہ نہیں سمجھ آ رہی کہ میں اپنے اصل اغوا کار کے ساتھ مل کر اپنے نقلی اغوا کار کو کیوں ڈھونڈ رہی ہوں ؟میری عقل پہ کیسے پتھر پڑ گئے ہیں میرا دماغ چل گیا ہے۔"وہ بلند آواز میں بول رہی تھی۔

عمر لب بھینچے اس کو دیکھے گیا پھر یکدم وہ اٹھا تھا۔

صوفے کے ہتھے پہ اپنا ایک ہاتھ رکھ کر وہ ہالے کی جانب جھکا تھا وہ دم سادھے بیٹھی رہی۔

"ہالے معراج سلطان میں۔۔۔نے۔۔۔آپ کو۔۔۔اغوا نہیں کیا۔۔۔یہ بات آپ اپنے چھوٹے سے فتنہ دماغ میں بیٹھا لیجیے۔۔۔اور آپ میرے ساتھ کام اس لیے کر رہی ہیں کیونکہ آپ کے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ آپ کے باپ نے آپ کو میرے ساتھ رہنے کا کہا ہے کیونکہ آپ کے پاس جانے کو کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے پاس۔۔۔اپنا حق لینے کے لیے تعلقات یا پیسہ نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے۔آپ بس ایک بگڑی ہوئی رئیس زادی ہیں جسے بس فیشن اور کھانوں کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں ہے۔جو کہ ہاتھ پاؤں مار کر اپنا مجرم ڈھونڈنے کی بجائے۔۔سارا الزام ایک ایسے شخص پہ لگا رہی ہے ۔جس کے خلاف اس کے پاس ایک ثبوت بھی نہیں ہے۔اصل میں ،آپ کو میں بتاؤں آپ کیا ہیں ؟"

"آپ ایک سست لڑکی ہیں۔۔جس سے کام نہیں ہوتا۔آپ کا دماغ آپ کو غلط گائیڈ کر رہا ہے۔۔آپ ہر قصور ہر غلطی کو میرے کھاتے میں ڈالتی ہیں کیونکہ میں آسان ہدف ہوں۔آپ مشکل کام کرنے سے ڈرتی ہیں۔"

وہ پیچھے ہٹا تھا۔بازو سینے پہ باندھ لیے تھے اور کہنا جاری رکھا۔

"سو اب۔۔۔اگر آپ کہہ رہی ہیں کہ میں نے آپ کو اغوا کیا۔زبردستی آپ کو اپنے پاس رکھا۔تو ٹھیک ہے میں نے یہ کیا۔اب بتائیں کیا کریں گی ؟کیا ثبوت ہے ؟کون گواہ ہے ؟کس عدالت میں جا کر میرے خلاف بات کریں گی ؟کون سے مارننگ شو میں جا کر اپنے دکھڑے سنائیں گی کیونکہ میں سمجھ گیا ہوں۔آپ صرف یہی کر سکتی ہیں۔"اس کے لہجے میں تپش تھی۔

ہالے کی رنگت سفید پڑنے لگی تھی۔

" آپ کے غم نے آپ کے دماغ کو بند کر دیا ہے۔ہالے اس کو کھولیں اس سے کام لیں۔منہ سے بولنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ثبوت لا کر میرے منہ پہ ماریں۔آپ مضبوط ہیں با ہمت ہیں آپ وہی ہیں جس نے ایک چھ فٹ ایک انچ کے مرد کو اکیلے ہسپتال پہنچایا تھا۔آپ وہی ہیں جس نے اپنے خاندان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی جدائی کو سروائیو کیا ہے۔آپ وہی ہیں جس نے ذلت جھیلی ہے۔جو عورت ذلت جھیل لیتی ہے وہ سب کچھ جھیل لیتی ہے۔خود کو ضائع مت کریں۔"اب کی بار اس کا لہجہ نرم ہو گیا تھا۔

ہالے بغیر کچھ بولے شاکی آنکھوں سے اس کو دیکھے گئی۔

عمر چند قدم آگے آیا تھا لیپ ٹاپ اٹھایا تھا اور ہالے کی گود میں رکھا تھا۔

"اس میں۔۔۔شیر علی کے سارے کیسز کی ساری ڈیٹیلز ہیں۔پڑھیں اور کس کیس سے کس نے اس کو نکالا ہے۔اس کی ڈیٹیل یہ **(اپنا فون ہاتھ میں اٹھا کر اس کے ہاتھ میں تھمایا تھا)**میرے کنٹیکٹ لسٹ میں دسواں نمبر لیل کا ہے۔اور بیسواں ایک دوسرے انویسٹی گیٹر کا۔جس کسی نے بھی شیر علی کو اس کے کیسز سے نکالا ہے ساری ڈیٹیلز آپ کو مل جائیں گی۔آج رات ہی میں جا رہا ہوں صبح آؤں گا۔اگر آپ نے کام کر لیا تو ہم ٹیم رہیں گے اور اگر نہیں کر سکیں یا نہیں کرنا چاہتیں تو جیسا آپ چاہیں گی میں کروں گا۔بس ایک بات یاد رکھیں ساری دنیا آپ کی دشمن ہو سکتی ہے لیکن عمر حیات نہیں۔"وہ نرمی سے کہتا چلا گیا تھا۔

ہالے وہیں بیٹھی رہ گئی۔

"ساکت شل "

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

حسن سلطان جب اپنے کمرے میں آیا تو اس کے بیڈ پہ پھولوں کا ایک بکے رکھا تھا۔ایک بڑا سا گفٹ کا ڈبہ بھی ساتھ ہی رکھا تھا۔حسن متحیر سا چوکھٹ پہ کھڑا رہ گیا اور پھر اگلے لمحے وہ لپک کر اپنے بیڈ کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پاس آگیا تھا۔اس نے بکے اٹھا کر دیکھا تھا اس میں ایک ننھا سا کارڈ لگا تھا۔اس پہ بھیجنے والے کا نام لکھا تھا۔

"معراج سلطان۔"

حسن جہاں تھا وہیں تھم گیا۔۔اس کی سانس تک رک گئی تھی۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کارڈ کو دیکھے گیا اور پھر بے دھم سا ہو کر بیڈ پہ گرا تھا۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔آنکھوں میں نمکین پانی بھرنے لگا تھا۔اس نے کارڈ کو ایک بار پھر اٹھایا تھا اور اس پہ لکھا نام ایک دفع پھر پڑھا تھا۔

ایک دفع دو دفع تین دفع اور پھر وہ پڑھتا ہی گیا۔

پہلے زیر لب پھر سرگوشی کی صورت اور پھر بلند آواز میں زور زور سے پڑھتا گیا۔وہ شاید خود کو یقین دلانا چاہتا تھا۔

کارڈ کے کونے میں ایک اس شاپ کا نمبر لکھا تھا۔جہاں سے پھول لیے گئے تھے۔اس نے جیبیں ٹٹول کر اپنا موبائل باہر نکالا تھا اور کارڈ کو دیکھتے کانپتے ہاتھوں سے نمبر ڈائل کیا تھا۔

کال کے پک ہوتے ہی کسی کی پروفیشنل سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔اپنی شاپ اور بات کرنے والے کا تعارف کروایا گیا تھا۔

حسن کے مانو سماعتوں پہ پردے پڑ گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں۔۔۔حسن سلطان بات کر رہا ہوں۔سلطان منزل سے۔۔مجھے آج۔۔آپ لوگوں کی طرف سے۔۔ ایک بکے ملا ہے جس پہ معراج۔۔معراج سلطان لکھا ہے کیا آپ بتا سکتی ہیں۔۔۔یہ پھول بھیجنے کے لیے آپ سے کس نے کہا تھا" حسن نے رک رک کر شستہ انگلش میں سوال کیا تھا۔

آواز سفر کرتی فون کے اس پار گئی تھی فون کان سے لگائے بیٹھی لڑکی کے کانوں میں سرگوشی سی کر کے کہیں معدوم ہوگئی تھی۔

"جی سر وہ پھول آپ کو ہماری ہی شاپ سے بھیجے گئے ہیں۔اصل میں ایک مہینہ پہلے معراج سلطان صاحب خود آئے تھے اور آج کی ڈیٹ پہ ایک اڈریس پہ پھول بھیجنے کا کہا تھا۔ انہوں نے پیمنٹ کر دی تھی۔ہم شرمندہ ہیں سر ہمیں ذرا دیر ہوگئی۔"

حسن کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا تھا آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو گرے تھے۔

"سر آپ سن رہے ہیں۔۔ہیلو سر۔۔ہم معذرت خواہیں سر۔"

فون کے سپیکر سے آوازیں آ رہی تھیں لیکن حسن کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔اسے اب کسی کی پرواہ نہیں تھی۔وہ پھولوں کو سینے سے لگائے کارڈ پہ لکھے معراج سلطان کے نام کو دیوانہ وار چومتا جاتا اور روتا جاتا۔

ساتھ ساتھ پکارتا جاتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو۔۔۔نہیں مرنا چاہیے تھا بابا۔۔۔آپ کو نہیں مرنا چاہیے تھا۔۔۔آپ کے جانے سے سب سے زیادہ نقصان میرا ہوا ہے۔۔۔آپ نے مجھے اکیلا کر دیا ہے۔۔۔یہ پھول آپ کی طرف سے ملنے والے آخری پھول ہوں گے بابا۔۔۔کاش میں ان کو کبھی۔۔۔مرجھانے نہ دے سکتا۔۔۔کاش آپ نہ مرتے۔"

اس کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی اور آنکھیں سرخ۔یکدم اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔نیچے گرا موبائل اٹھا لیا تھا۔اب اس کی انگلیاں ہالے سلطان کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔وہ ایک ہاتھ سے آنکھوں کو صاف کرتا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل پکڑ رکھا تھا۔

بیل جا رہی تھی۔۔۔۔

سلطان منزل سے کئی کلو میٹر دور جاؤ تو اسٹڈی میں بیٹھی ہالے سلطان کا موبائل تھرتھرا رہا تھا۔عمر کے جانے کے بعد وہ اب تک اسی طرح بیٹھی تھی۔کال کی آواز پہ اس نے تکان سے کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگایا تھا۔

اپنے بیڈ پہ بیٹھے حسن سلطان نے کال ملتے ہی پر جوش سا بولنا شروع کر دیا تھا۔

"ہالے تمھیں پتہ ہے۔۔۔بابا نے۔۔۔میرے لیے انہوں نے میرے لیے۔۔۔۔"

"حسن میں بات نہیں کر سکتی۔فون رکھو۔"اس نے تھکے تھکے انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔

حسن شل رہ گیا۔اس کا فون والا ہاتھ بے دھم ہو کر اس کے پہلو میں آ کر گرا تھا۔اس کے ہونٹ بے یقینی سے پھڑپھڑائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے۔۔یہ۔۔۔ایک دفع پھر کیا۔۔۔"کارڈ کو ہاتھ میں لیے اس نے خود کو بیڈ پہ پھینکنے کے انداز میں گرایا تھا۔اب اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے۔اس کی آنکھیں خشک تھیں۔

بیڈ پہ پڑا نیلے کور میں لپٹا گفٹ کا ڈبہ اپنی نا قدری پہ ناراض سا لگتا تھا۔اس کے سر پہ لگا اس کے بھیجنے والے کا نام تک نہیں پڑھا گیا تھا۔ناٹ فیئر۔

ڈبے کے اوپر بھلا کون سا نام لکھا تھا ؟ڈبے پہ چپکے کارڈ پہ فارسی میں ایک سطر لکھی تھی۔

"موفقیت شمارا تبریک می گویم۔"

"عمر حیات "

(تمہاری کامیابی پہ سب سے سے زیادہ خوش)

"عمر حیات "

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اب سلطان منزل سے نکل کر دبے پاؤں عمر کی اسٹڈی میں جاتے ہیں جہاں ہالے سلطان بے دھم سی بیٹھی تھی۔حسن کی کال کاٹ کر اس نے موبائل دور پھینکا تھا اور اب کچھ سوچ رہی تھی۔عمر کے لیپ ٹاپ پہ نظر پڑتے ہی خون کھول سا گیا تھا۔یکدم وہ صوفے سے اٹھی تھی۔

"یہ سمجھتا کیا ہے مجھے؟ کیا اس کے بغیر میں کچھ نہیں کر سکتی۔اس کو اب میں بتاؤں گی یہ بگڑی ہوئی ایلیٹ کلاس کی لڑکی کیا کیا کر سکتی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیروں میں سلیپر اڑستے اس نے انٹر کام اٹھا کر شانو کو بلایا تھا۔

تب تک وہ نیچے نرم قالین پہ بیٹھی اپنا سیٹ اپ بنا چکی تھی۔بیٹھتے ہوئے اس کے سینے تک آتی چھوٹی ٹیبل پہ رکھا اس کا لیپ ٹاپ ،**(جو کہ بخش آج ہی لایا تھا)** پاس پڑی چھوٹی سی ڈائری، ہاتھ میں پکڑا موبائل اور سامنے کھڑی نیند سے بھری آنکھیں لیے شانو۔

"باجی جی۔۔۔اس وقت کیا کر رہے ہو۔؟"اس کی آواز اب بھی نیند کا خمار تھا۔

"پہلے تو تم جاؤ بخش کو اٹھا کر لاؤ۔"

"اس کے بعد جاؤ میرے لیے کافی کا ایک پورا تھرماس بنا کر لاؤ۔خیال رہے چینی ٹھیک ٹھاک ڈالنا۔اور دودھ بھی۔چلو اب جاؤ "وہ لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائے مصروف سی بولی تھی۔

"اس وقت باجی ؟ اور خدا کی قسم میں بڑی گندی کافی بناتی ہوں۔عمر صاحب کہتے ہیں۔میرے ہاتھ کی کافی سے بہتر ہے بندہ سقراط کا بچا ہوا زہر کا پیالہ پی لے۔"وہ اپنی تعریف میں رطب السان تھی۔

ہالے نے لیپ ٹاپ سے نظر اٹھائی تھی اور اس کی طرف دیکھا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے اس وقت میں اچھی کافی پی کر چل کرنے کے موڈ میں ہوں ؟میں آپ کے ہاتھ کی بد مزہ کافی اس لیے پینا چاہتی ہوں تاکہ میرے دماغ کی تاریں ہل جائیں اور میں ساری رات سو نہ سکوں۔اب آپ جائیں گی یا گاڑی بلوا دوں ؟"وہ نرم مگر ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

شانو سر جھٹک کر بڑبڑاے ہوئے نکل گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آدھا پاگل شوہر تھا۔بیوی پوری پاگل۔ہاں نہیں تو۔بھلا میری کافی ہی ملی ہے ان دونوں کو مذاق اڑانے کو۔۔ہنہہ۔"

ہالے نے ڈائری سے ایک نمبر نکالا تھا اور اب اس پہ کال جا رہی تھی دوسری جانب کال پک کر لی گئی تھی۔

سلام دعا کے بعد وہ سیدھا مدعے پہ آئی تھی۔

"ہاں فراز مجھے ایک کام تھا تم سے۔۔۔ہاں خیر ہی ہے۔کچھ گاڑیوں کی ڈیٹیلز چاہیے تھیں اور ایک نمبر بھیج رہی ہوں کام کر دوگے ؟"وہ مصروف سی پوچھ رہی تھی۔

جواب میں کچھ کہا گیا تھا۔

"ہاں اوکے میں تمھیں واٹس ایپ پہ بھیج دیتی ہوں ڈیٹیلز۔۔۔نہیں نہیں بس یہی بہت ہے۔تھینکیو"
اس نے کال کاٹ دی تھی اور فوٹیج میں نظر آنے والی گاڑیوں کے نمبر پلیٹس کی تصاویر فراز کو سینڈ کر دی تھیں۔

فراز اس کا کلاس فیلو تھا۔اس کے باپ اور بھائی کی گاڑیوں کی ایجنسی تھی۔خود وہ آئی ٹی کا کیڑا تھا۔یہ معلومات اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھیں۔

اب اس نے ایک اور کال ملائی تھی لیل کی نیند میں ڈوبی آواز گونجی تھی۔

"کس کو موت پڑ گئی ہے ؟"وہ سخت بے زار ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو ایک گھنٹے کے چھ ہزار چاہیے ؟"ہالے نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔لیل اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"الفا کی زوجہ بات کر رہی ہو ؟"وہ سنبھل کر پوچھ رہی تھی۔

"میں ہالے سلطان بات کر رہی ہوں۔عمر کو بیچ سے نکال کر میرے لیے کام کریں گی ؟"اس کا لہجہ بے لچک تھا۔

"ساڑھے چھ ہزار لوں گی ایک گھنٹے کے۔اس کے علاوہ میرے کھانے کے لیے کچھ بھیجنا ہو گا۔کچھ بھی جو مرضی آرڈر کر دو۔میرے اڈریس پہ آدھے گھنٹے تک۔میں تب تک کام شروع کرتی ہوں۔"

وہ اپنے سانولے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی اٹھی تھی۔چھوٹے کٹے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کیا تھا۔اور اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔اس کمرے میں بیڈ پہ ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ ہاتھ میں موبائل ،باؤل میں رکھے چپس سے ایک ایک چپس کھاتی قدرے موٹی سی لڑکی۔

لیل نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو باہر بلایا تھا۔

وہ لڑکی ذرا حیرت زدہ سی باہر آئی تھی۔

"اوکے مل جائے گا شیر علی اور اس کے بھائی ندیم علی کی ساری ڈیٹیلز چاہیے مجھے۔کب ،کب ،کس کیس میں پھنسے۔کتنا عرصہ جیل ہوئی؟کب نکلے کس نے نکالا؟ سب کچھ۔آج صبح ہونے سے پہلے ہی مجھے سب چاہیے۔"

لیل اب اپنا سسٹم آن کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی تھی۔موٹی لڑکی نے اس کے ساتھ والی سیٹ سنبھال لی تھی۔اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھا۔

"بات سنو زوجہ۔۔۔یہ کام کسی ایک آدمی کا نہیں ہے۔میں تمھیں شیر علی کے سارے کیسز کی تفصیل بھیجوں گی۔وہ ان سب سے کیسے نکلا؟ کب نکلا؟ یہ بھی بھیج دوں گی لیکن اس کے لیے مجھے اور لوگ بھی چاہیے ہوں گے۔میں انویسٹی گیٹر ہوں الہ دین کا چراغ نہیں۔تمھیں یا تو انتظار کرنا ہو گا یا پھر میرے دوسرے لوگوں کو پے کرنا ہو گا۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

"اوکے میں پے کر دوں گی۔آپ بس اس امر کو یقینی بنائیں کہ مجھے صبح ہونے سے پہلے ساری ڈیٹیلز مل جائیں گی۔"

لیل نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"ایک اور بات میں پیسوں کے لیے صبح تک انتظار کر لوں گی لیکن باقی لوگ بغیر پیسوں کے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھیں گے بھی نہیں۔میں تمھیں اکاؤنٹس کی ڈیٹیلز بھیجتی ہوں۔ان کو پیسے ٹرانسفر کروا دو۔جتنا جلدی کرو گی۔کام اتنا ہی جلدی ہو گا۔"

اب کے ہالے کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا لیکن وہ نارمل رہی اس نے اوکے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔

"اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔اس کے پاس کوئی رقم نہیں تھی۔کیا کرے کہاں جائے۔"

ہالے نے کال کاٹ دی تھی سر ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔کبھی اس کو پیسوں کے لیے پریشان نہیں ہونا پڑا تھا۔اگر کبھی معراج سلطان اس کی پاکٹ منی بند کر دیتے تھے تو اس کے پاس ہارون شاہد موجود ہوتا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے پیسوں سے کھانا کھاتے تھے۔گھومتے تھے۔شاپنگ کرتے تھے۔کبھی محسوس ہی نہیں ہوا تھا کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ ایک دن ہارون شاہد اس کے پاس نہیں ہو گا۔

سارا مسئلہ ہی یہی تھا کہ اس کے پاس اب "**ہارون شاہد** "نہیں تھا۔

"دوستوں کا "**موجود** "ہونا جتنی بڑی نعمت تھی ان کا بچھڑنا اتنا ہی بڑا" **عذاب**" تھا۔"

ہالے نے سر جھٹک کر سارے خیالوں کو جھٹکا تھا۔جب تمام منفی خیال جھٹک دیے تو دماغ کو ذرا تقویت ملی اور جب دماغ پر سکون ہوا تو اس نے ہالے کے کان میں چپکے سے آ کر ایک حل پہنچایا۔

ہالے کے ہونٹوں پہ زخمی سی مسکراہٹ آئی تھی اس نے ایک بار پھر اپنا موبائل اٹھایا تھا اور ایک نمبر پہ کال کی تھی۔

اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی مدحت کا موبائل بجنے لگا تھا۔اس نے نمبر دیکھا تھا غیر شناسا تھا۔کچھ سوچ کر اس نے کال اٹھا ہی لی تھی۔

"میں ہالے بات کر رہی ہوں مدحت۔" سپیکر سے ہالے کی آواز آئی تھی۔

"تم۔؟کیسی۔ہو تم ہالے ؟تم ٹھیک ہو ناں ؟میں دو بار تمہارے گھر گئی ہوں۔۔ تم نہیں تھیں اور تمہارا نمبر بھی نہیں دیا کسی نے۔۔۔میں تمھارے لیے پریشان تھی۔"مدحت جلدی جلدی بول مبادہ کہیں کال کٹ ہی نہ جائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے نے ایک گہری سانس بھری تھی۔

"یہ سب چھوڑو تم یہ بتاؤ میرا وہ ڈائمنڈ سیٹ چاہیے تمھیں ؟میری برتھ ڈے والا ؟"

مدحت تھم سی گئی تھی۔

"وہ۔۔۔سیٹ وہ کیسے دے سکتی ہو تم ؟قیمتی ہے بہت زیادہ اور تمہارا فیورٹ بھی تم شیور ہو ؟"

"میں شیور ہوں۔تمھیں بس ایک دو اکاؤنٹس میں کچھ رقم بھیجنی ہوگی۔آج رات ہی کسی بھی طرح۔تم کر لو گی ناں؟"

"ہاں میں کر لوں گی لیکن اس کے لیے تمھیں سیٹ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔تم دوست ہو میری جتنی چاہو میں اتنی رقم تمھیں دے سکتی ہوں۔یار فارمیلٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں وہ سیٹ نہیں لے سکتی۔دوستی میں سودے بازی نہیں کر سکتی میں۔تم ایک ہزار بار میرے کام آئی ہو کیا اب میں تمھارے کام آنے کا معاوضہ لوں؟"وہ سخت غیر آرام دہ تھی۔

"اگر تم اس سیٹ کے بدلے رقم دے سکتی ہو تو میں لوں گی ورنہ ہالے ایک پیسہ بھی نہیں لے گی۔مدحت یہ پیسہ اگر تمہارا ہوتا تو میں لے لیتی لیکن یہ تمھارے شوہر کی کمائی ہے۔میں نہیں چاہتی کل کو تمھیں کوئی طعنہ دے۔"وہ ملائمت سے کہہ رہی تھی۔

دوسری طرف مدحت نے ہار مان لی تھی۔

"کتنی رقم بھیجنی ہے ؟"وہ بوجھل سی ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ڈیٹیلز سینڈ کرتی ہوں۔"

اس نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی دوسری طرف لیل کی طرف سے ای میل موصول ہوئی تھی۔

"شیر علی کے ایک کیس کی ساری ڈیٹیلز۔"

ہالے سارے خیالات کو جھٹک کر ای میل پہ غور کرنے لگی۔

رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی۔۔۔

کسی کے گناہ سمیٹے تو کسی کے۔۔۔۔عیوب چھپائے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

چاند کی روشنی قبرستان میں پھیلی ہوئی تھی۔قبرستان کی مٹی پہ ایک قبر کے قریب بیٹھے عمر کی آنکھوں میں سرخی تھی۔چہرے پہ دکھ تھا۔ملال تھا۔وہ ساری دنیا کے سامنے سینہ تان کر چلتا تھا۔سب کے سامنے وہ اپنے غم کا اشتہار نہیں لگاتا تھا لیکن دل کا کونہ کونہ زخمی تھا۔دل کے ہر حصے سے خون رستا تھا۔دنیا کو آتا ہوگا قبروں اور قبرستانوں سے خوف۔اسے نہیں آتا تھا۔

تازہ سرخ گلابوں کا بکے اس نے دو قبروں کے بیچ میں رکھ دیے تھے۔ایک قبر پہ نگین سلطان کے نام کی تختی لگی تھی۔اور دوسری پہ معراج سلطان۔وہ ان دونوں قبروں کے بیچ میں بیٹھا تھا۔

اس کے سیاہ بال آج بھی ماتھے پہ بکھرے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو پتہ ہے ماموں میں کتنا اکیلا ہو گیا ہوں ؟"وہ قبر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"میں اللہ کے فیصلوں پہ راضی ہوں لیکن میرا دل۔۔۔میں اس کا کیا کروں۔۔۔جب جب میں آپ کی قبر دیکھتا ہوں کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔مجھ سے اگر آج کوئی پوچھے درد کیا ہے تو میں ایک لمحہ ضائع کیے بغیر کہہ دوں گا۔"

"کسی اپنے کی قبر دیکھنا۔۔بس یہاں ہر درد ختم ہو جاتا ہے۔اس کے آگے کوئی غم نہیں کوئی تکلیف نہیں یہ انتہا ہے۔کوئی مجھے بتائے انتہا پہ پہنچ کے کیا کیا جائے ؟ آپ کو پتہ ہے ہمارے دشمن کتنے طاقتور ہیں ؟انہوں نے نذیر کو گولیاں مار دیں۔وہ کوما میں ہے۔اس کے بغیر تو میں جیسے مفلوج ہوں لیکن فکر نہ کریں میں نے ڈاکٹر کو ڈھونڈ لیا ہے۔آپ کو یہی بتانے آیا ہوں وہ مجھے مل گیا ہے۔اس نے آپ کی پکار کو ضائع کیا تھا ناں۔اب میں بھی یہی کروں گا۔وہ اب کبھی کسی کی پکار پہ نہیں جا سکے گا۔۔۔اس کو بھگتنا ہو گا آپ دیکھیے گا وہ کیسے بھگتے گا۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہو تھا۔

"میں جا رہا ہوں آپ کو اس طرح دیکھا نہیں جاتا۔۔۔پھر آؤں گا اوکے ؟"وہ کہتے ہوئے جانے کو مڑا تھا۔جب اس کے پیر میں کچھ اٹکا تھا۔۔وہ گرتے گرتے بچا تھا۔

یکدم منظر بدلا تھا۔اس ایک ٹھوکر نے اس کو دس سال پیچھے پہنچا دیا تھا۔یہ قبر میں لیٹا آدمی اس وقت اپنے پیروں پہ کھڑا تھا۔صحت مند اور مطمئن۔

حیون کی عمارت کے باہر چوکیدار کی کرسی پہ بیٹھا عمر حیات بہ مشکل اپنی آنکھیں کھولے ہوئے تھا۔ پچھلے ایک مہینے سے اس کی یہی روٹین تھی وہ ساری ساری رات جاگتا تھا۔کیسے یہ بس وہی جانتا تھا۔اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی کرسی کے پاس پانی کی بالٹی رکھی ہوتی تھی۔اگر اس کو ذرا سی بھی نیند آتی تو وہ اپنے منہ پہ چھینٹے مارتا۔اور اگر کبھی وہ خود نہ مارتا تو بشیر **(اس کو عمر کی نگرانی پہ معمور کیا گیا تھا وہ اسے سونے نہیں دیتا تھا)** پانی کا مگ اٹھا کر اس کے چہرے پہ ڈال دیتا لیکن ایسا صرف دو بار ہی ہوا تھا۔تیسری بار جب اس نے پانی پھینکا تو عمر نے ساری بالٹی اس کے اوپر ڈال دی تھی اور اپنے فولادی ہاتھ سے اس کے جبڑے پہ ایک مکا جڑا تھا۔جس کے بعد وہ عمر کے قریب آنے سے بھی ڈرتا تھا۔

اس وقت بھی وہ اپنی کرسی پہ بیٹھا تھا جب معراج سلطان کی گاڑی آ کر رکی ڈرائیور نے دروازہ کھولا تھا

۔

وہ مہربان چہرے والا آدمی باہر آیا تھا۔

عمر ان کو دیکھ کر مسکرایا تھا **(آج ذرا کریں یہ میری بے عزتی)** معراج سلطان بھی مسکرائے تھے۔

یہ کیسا سکون تھا جو انہیں اس لڑکے کو دیکھ کر ملتا تھا۔وہ قدم قدم چلتے اس کے قریب آ کر کھڑے ہوگئے تھے۔اس کو دیکھ کر نہ جانے کیوں دل کیا تھا کہ اس کو گلے لگا لیں۔اور پھر دل کی خواہش پہ عمل کرتے انہوں نے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگا لیا تھا۔

عمر ہونقوں کی طرح کھڑا رہ گیا اس کے دونوں ہاتھ اب بھی پہلو میں گرے تھے۔

ایک سکون سا تھا جو معراج سلطان کے رگ و پے میں دوڑ گیا تھا۔اس لڑکے سے کسی عزیز کی خوشبو آتی تھی لیکن کس کی ؟

یکدم انہیں اپنی بے اختیاری کا اندازہ ہوا تھا۔وہ پیچھے ہٹے تھے۔عمر خاموشی سے ان کو دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا میری ڈیوٹی اتنی پسند آ گئی ہے جو گلے لگا رہے ہیں ؟"اس کا انداز جلا کٹا سا تھا۔

معراج دھیمے سے مسکرائے تھے اور اس کی آنکھوں کو دیکھا تھا۔

وہ سرخ تھی۔بے۔۔۔بے انتہا سرخ۔اس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے بھی تھے۔ان کو کسی نے بتایا تھا کہ وہ دن میں زیادہ سوتا نہیں ہے۔

"کیا تم نے اپنی نیند کو مات دے دی ؟"انہوں نے بات بدل لی تھی۔

بشیر ان کے لیے کرسی لے آیا تھا۔وہ وہیں عمر کی کرسی کے سامنے کرسی رکھے بیٹھ گئے تھے۔

عمر نے شانے اچکائے تھے۔

"کچھ وقت اور لگے گا۔اٹھارہ سال کی عادت ایک دن میں نہیں نکلتی۔لیکن عمر حیات یہ کر لے گا۔"اس کے لہجے میں اعتماد تھا۔

"کیا تمھیں تکلیف نہیں ہوئی ؟تم ٹھیک ہو ناں ؟"ان کے لہجے میں دور کہیں ہلکی فکر سی تھی۔

"میں تو ٹھیک ہوں لیکن اگر میری اماں میری آنکھوں کو دیکھ لیں تو آپ کی ساری زندگی جیل میں گزرے گی۔وہ آپ پہ ایسے ایسے کیس کریں گی کہ آپ پیشیاں بھگتنے میں ہی بوڑھے ہو جائیں گے۔"وہ محفوظ سا کہہ رہا تھا۔

معراج ہلکے سے مسکرائے تھے۔

"تمہاری ماں بھی یہی چاہتی ہے جو میں کر رہا ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس نے مجھے میسج کیا تھا اس نے کہا تھا۔"

"میں عمر کو خدا کے بعد آپ کے حوالے کر رہی ہوں۔"

"اور میں اچھے سے جانتا ہوں۔نفیسہ حیات کا مطلب کیا تھا۔یقینا وہ یہ نہیں کہنا چاہ رہی تھی کہ میں تمھیں کمفرٹ کا عادی بناؤں۔تمھیں صبح نو بجے تک پڑے سونے دوں۔تمہاری ہاتھا پائی کو تمہاری جرات سمجھ کر بڑھاوا دوں۔اپنے اور فنیج میں ایک شاہانہ سا کمرہ تمھیں آرام کرنے کے لیے دے دوں۔دن رات ملازم تمہاری خدمت کریں۔اونہوں وہ یہ نہیں کہنا چاہ رہی تھی۔جو اس نے کہا ہے وہ میں سمجھ گیا ہوں۔اور جلد ہی تمھیں بھی سمجھا دوں گا۔سو عمر حیات تمہاری ماں مجھ پہ کوئی کیس نہیں کرے گی۔"وہ ہنوز مسکرا رہے تھے۔جبکہ عمر کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"ٹھیک ہے ہو گیا ناں ؟جو آپ چاہتے تھے۔میں نے کر تو لیا ہے اب اور کیا چاہتے ہیں آپ ؟مجھے میرا خاندان ڈھونڈنا ہے۔کالج میں داخلہ چاہیے مجھے۔کب تک آخر کب تک میں یہاں کھڑا پہرہ دیتا رہوں گا ؟"

معراج نے ناپسندیدگی سے اس کو دیکھا تھا۔

"تمھیں غصہ بہت آتا ہے۔۔۔**(وہ افسوس سے کہہ رہے تھے)** تم جاگ تو لیتے ہو لیکن پھر بھی تم اگلے دو مہینے اور یہی کام کرو گے۔عادتوں کو پختہ ہونے میں وقت لگتا ہے لیکن تمھارے غصے پہ بھی کام کرنا ہو گا کیا کیا جائے ؟"وہ سوچتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

عمر چبھتی نظروں سے ان کو دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ ایک کام کیوں نہیں کرتے۔یہاں جو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کا کیئر ٹیکر بنا دیں مجھے۔سارا سارا دن ان کے آگے پیچھے پھروں گا۔۔ان کو نہلاؤں گا۔دھلاؤں گا۔کھانا کھلاؤں گا۔بالکل ان کی ماں کی طرح اور اگر ضرورت پڑی تو پھر ان کو اپنے ساتھ یہاں اسی کرسی پہ سلا بھی لوں گا۔اس سے بہتر کام بھلا اور کیا ہو گا آپ کی نظروں میں ؟"صاف ظاہر تھا کہ وہ طنز کر رہا ہے لیکن معراج کے چہرے پہ خوش گوار سے تاثرات ابھرے تھے۔

"گریٹ۔۔تم نے کیا حل نکالا ہے۔بھلا بچوں سے زیادہ غصہ کون دلاتا ہو گا ؟ تم آج سے دن میں دو گھنٹے کے لیے یہی کام کرو گے۔بشیر تمھیں اندر آیا سے ملوا دے گا۔کسی بھی بچے پہ ذرا سا بھی غصہ مت کرنا عمر۔نہ ڈانٹنا نہ جھڑکنا اور ان کی ہر بات کا جواب دینا ہو گا تمھیں۔چاہے سوال کتنا ہی بے تکا کیوں نہ ہو اور دوسرا تم یہ ساتھ والی ہسپتال میں ایک گھنٹے کے لیے ویٹر کا کام کرو گے۔بھلا ویٹر سے زیادہ لوگوں کے حکم کون سنتا ہو گا۔جب ہسپتال میں موجود بیمار اور معذور لوگوں کے پریشان اور جھنجھلائے ہوئے رشتے دار تمھیں جھڑکیں گے یا پھر تم پہ غصہ کریں گے تب تمھیں خود کو کنٹرول کرنا ہو گا۔اور رات میں آخری پہر کی ڈیوٹی تمہاری ہو گی۔باقی وقت سوجایا کرنا اوکے ؟ مہینہ بعد آؤں گا اور پھر دیکھوں گا آگے کیا کرنا ہے۔"انہوں نے سارا پلان ترتیب دے دیا تھا۔

عمر ہنسا تھا۔دل کھول کر گردن پیچھے پھینک کر وہ ہنستا گیا۔گال کا گڑھا بھی واضح ہوا تھا۔ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔اس نے ایک ہاتھ سے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں اور معراج کی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ بہت فنی ہیں قسم سے بہت زیادہ۔۔عمر حیات اب بچے سنبھالے گا۔۔۔شاید میری اماں نے آپ کو بتایا نہیں ہے عمر حیات کو صرف ایک چیز۔۔سے نفرت ہے۔بچوں سے۔۔مجھے بچے نہیں پسند آپ کو لگتا ہے عمر اب بچے پالے گا۔لوگوں کے حکم سنے گا ان کی باتیں سنے گا۔اوہ میرے خدا۔۔کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔میری اماں نے مجھے کبھی بیڈ سے نیچے قدم رکھنے نہیں دیا اور یہاں میں یہ سب کچھ کروں گا۔ہر گز نہیں۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتے ہوئے آگے بڑھنے لگا تھا۔جب اس کے پیر کے نیچے کوئی پتھر آیا تھا وہ گرنے ہی لگا تھا جب معراج نے برق رفتاری سے اٹھ کر اس کو تھام لیا تھا۔

"مجھے لگا تھا نفیسہ نے بیٹے کو اپنے جیسا بنایا ہو گا۔"

"نا قابل تسخیر۔۔لیکن تم۔۔عمر تمھیں نفیسہ جیسا بننے میں صدیاں لگ جائیں گی۔جس کام کو تم حقیر سمجھتے ہو آج سے کئی سال پہلے جب تمہاری ماں اور میں امریکا میں پڑھتے تھے تب اس دیار غیر میں تمہاری ماں نے ویٹر کا کام کیا ہے۔وہ اسکالر شپ پہ گئی تھی اسے صرف رہائش اور داخلہ ملا تھا کھانا کھانے اور کتابیں لینے کو اسے کمانا پڑتا تھا۔اور وہ کماتی تھی ماتھے پہ شکن لائے بغیر ،اپنے مسائل کا اشتہار لگائے بغیر کیونکہ وہ نفیسہ حیات تھی۔ہر کوئی نفیسہ حیات نہیں ہوتا۔تم تو بالکل نہیں۔رہنے دو یہ سب کام میں اپنی دوست کی خاطر تمھیں تمہارا خاندان ڈھونڈنے میں مدد کر دوں گا۔آج بارہ بجے کورٹ آجانا لنچ بریک میں بات ہو گی۔"وہ اس کا کندھا تھپکتے آگے بڑھ گئے تھے۔

جب عمر نے پیچھے سے پکارا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں۔۔۔آج سے۔۔کام کروں گا۔ہسپتال میں کس سے ملنا ہو گا ؟میرا کام کون سمجھائے گا ؟"وہ ان کی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

معراج کے ہونٹوں پہ دبی دبی مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ چھپا گئے تھے وہ مڑے تھے وہیں سے۔

"تم بس کینٹین چلے جانا باقی سب تمھیں سمجھا دیا جائے گا۔فکر نہ کرو۔"وہ وہیں سے کہہ رہے تھے۔

"میں عمر حیات ہوں میں اپنی اماں کا بیٹا ہوں۔میں وہ سب کچھ کر سکتا ہوں جو میری ماں نے کیا ہے۔ ماتھے پہ شکن لائے بغیر ،اپنے مسائل کا اشتہار لگائے بغیر۔آپ دیکھ لیجیے گا۔"وہ ان سے دور کھڑا تھا تب ہی اس کو زرا بلند آواز میں کہنا پڑ رہا تھا۔

معراج ہاتھ ہلاتے آگے بڑھ گئے تھے پیچھے عمر سوچ میں گھرا کھڑا رہ گیا تھا۔

"وہ بچے سنبھالے گا وہ لوگوں کے لیے کھانا لائے گا۔"

"کیا عمر حیات کو یہ دن بھی دیکھنا تھا ؟"

ماضی کو فراموش کر کے وہ حال میں آیا تھا۔

آج عمر کے پاس اس ٹھوکر سے بچانے والا نہیں تھا۔

آج حسن کے پاس اس کو شاباش دینے والا اس کو سپورٹ کرنے والا نہیں تھا۔

آج ہالے کے پاس اس کے مسائل حل کرنے والا نہیں تھا۔

وہ ایک شخص مر کر کئی لوگوں کو مار گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ-----

سفید پینٹ والا بنگلا اپنی پوری شان سے کھڑا تھا۔عمر حیات جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چبھتی نظروں سے اس شاندار عمارت کو دیکھے گیا۔اس کی سماعتوں میں ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا ایک نحیف سی آواز۔

"ڈاکٹر۔۔کو۔۔بلاؤ۔۔۔"

چند لمحے مزید اسی طرح کھڑے رہنے کے بعد وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔پی کیپ کو ترچھا کر کے چہرے کی جانب جھکا دیا تھا۔ایسے کہ اب اس کا چہرہ صاف نظر نہیں آتا تھا۔

مسلح گارڈ نے اس کے لیے دروازہ کھول دیا تھا۔عمر نے تشکر بھری نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔جواب میں اس نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر جیسے کوئی حق ادا کیا تھا۔

عمر دروازے سے اندر داخل ہو گیا تھا جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سارے میں طائرانہ نظر ڈالتا وہ آگے بڑھتا گیا۔سیڑھیوں سے اوپر جاؤ تو دو کمرے آتے تھے۔وہ دائیں کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو وہاں کوئی آٹھ نوسالہ بچہ بیڈ پہ سو رہا تھا۔عمر اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھا تھا اور ہاتھ بڑھا کر اس بچے کو اٹھانے کی کوشش کی تھی۔بچے کی نیند شاید کچی تھی وہ کسمساتے ہوئے اٹھ بیٹھا تھا اور اپنی گول گول معصوم آنکھوں سے عمر کو دیکھے گیا۔

عمر مسکرایا تھا۔

"کیا تم میرے ساتھ ایک گیم کھیلنا چاہو گے ؟"

بچے کی نیند بھری آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تقریبا آدھا گھنٹہ بعد عمر اس کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

دروازہ نیم وا تھا۔

عمر نے اس کو کھولا تو کھلتا چلا گیا بیڈ پہ سامنے ایک چالیس سالہ آدمی کروٹ کے بل سو رہا تھا۔

سائیڈ ٹیبل پہ پانی کا جگ رکھا تھا۔عمر قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر وہ جگ اٹھایا تھا اور سارے کا سارا پانی اس آدمی پہ پھینک دیا تھا۔وہ آدمی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

"ک۔۔۔کون۔۔کون ہے ؟ "وہ بوکھلاتے ہوئے یہاں وہاں دیکھ رہے تھے لیکن اپنے سامنے عمر حیات کو کھڑے دیکھ ان کا سانس سینے میں اٹک گیا تھا۔

وہ بے اختیار پیچھے ہٹے تھے ان کی کمر بیڈ سے جا لگی تھی۔

"کیا مجھے پہچانا نہیں ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب ؟ میں وہی عمر ہوں جس کا خاندان تم نے چند ٹکوں کے لیے بیچ دیا۔۔اب تمہاری باری بھی تو آنی ہی تھی ناں ؟"وہ ان کی خوف زدہ آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

"تم۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔تم آئے کیسے ؟میری فیملی۔۔میری فیملی کہاں ہے ؟ تم نے کیا کیا ہے ان کے ساتھ ؟ کیا تم نے کچھ کیا ہے ؟ اندر کیسے آئے تم ؟"وہ دبی دبی آواز میں غرا رہے تھے۔

عمر سکون سے ان کو دیکھے گیا پھر ڈریسنگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیڈ کے بالکل سامنے رکھی اور ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔اور جب بولا تو اس کی آواز میں ایک کاٹ سی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمہاری بکواس سننے نہیں آیا ہوں۔مجھے کچھ جوابات چاہیے جلدی جلدی بتاؤ تاکہ میں جا سکوں۔۔ورنہ ساتھ والے کمرے میں سوتا ہوا تمہارا بیٹا ہمیشہ کے لیے سو جائے گا۔"

"عمر تمھیں ضرور کچھ غلط فہمی ہوئی ہوگی۔دیکھو میں۔۔میں بے قصور ہوں میں نے کچھ نہیں کیا۔خدا کے لیے یہاں سے چلے جاؤ۔میری واحد فیملی میرا بیٹا ہے۔تم پلیز یہاں سے چلے جاؤ۔"

وہ لجاجت سے کہہ رہے تھے۔

عمر نے بے زاری سے ان کو دیکھا تھا۔

"ایک فرض شناس ڈاکٹر کا کیا کام ہوتا ہے حفیظ صاحب ؟"وہ خاموش رہے۔

"میں بتاتا ہوں۔"عمر نے بولنا شروع کیا تھا۔

"ایک فرض شناس ڈاکٹر وہ ہوتا ہے جس کے لیے مریض کی جان اپنی جان سے زیادہ قیمتی ہو۔جو اپنے مریض کو بچانے کے لیے ہر حد تک جائے۔بغیر کسی کی پرواہ کیے۔جسے اگر اپنے مریض کے لیے کسی سے بھی ذرا سی بھی خطرے کی بو محسوس ہو تو وہ اپنے مریض کے ساتھ سائے کی طرح رہے۔ایک ماں کی طرح اس کا خیال رکھے۔خدا کے بعد لوگ ڈاکٹر پہ یقین رکھتے ہیں کہ چاہے وہ قصائیوں کی طرح اپنے آپریشن ٹیبل پہ لیٹے ہمارے عزیز کو کاٹ دے لیکن وہ اندر موجود ان کے عزیز کو زندگی دے گا ۔کیونکہ خدا نے اسے وسیلہ بنایا ہوتا ہے۔تم میرے لیے خدا کا وسیلہ تھے تم نے میرے عزیز کو میری فیملی کو کیسے مرنے دے دیا ؟"وہ افسوس سے پوچھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عبدلحفیظ کی آنکھوں میں غصہ در آیا تھا وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور عمر کے سامنے آ کر کھڑے ہوگئے تھے۔

"بکواس بند کرو تم اپنی۔دفع ہوجاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی۔ہاں جانے دیا میں نے۔شمس سلطان کو جانے دیا۔سفیر سلطان کو جانے دیا۔اب کیا کرو گے تم کیا ثبوت ہے تمہارے پاس ؟مار دوگے مجھے آؤ مارو۔آؤ نہ مارو مجھے۔ارے مر گیا وہ بوڑھا ناگ اب کیا کروں ؟ پھانسی چڑھ جاؤں ؟ اتنے دنوں سے خوف میں ہوں۔میں گھر سے نکلتا نہیں ہوں میں۔صرف اس لیے کہیں تم مجھے مار نہ دو لیکن آج۔۔آج مارو مجھے آؤ عمر حیات مارو مجھے ہے ہمت مار دو ؟ہے غیرت؟"ان کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا آنکھوں سے شعلے لپک رہے تھے۔

عمر اسی طرح ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ان کو دیکھے گیا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔بس اپنا موبائل نکالا تھا اور ایک ویڈیو ان کی آنکھوں کے سامنے کی تھی۔

اس ویڈیو میں وہی آٹھ سالہ بچا تھا۔جس کو کرسی سے باندھ رکھا تھا اور جو بری طرح رو رہا تھا۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔آنکھ کے قریب زخم کا نشان تھا۔کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔دروازے پہ کھڑا رہنے والا گارڈ اسی بچے پہ بندوق تانے کھڑا تھا۔وہ روتے ہوئے بس ایک ہی بات بول رہا تھا۔

"پلیز کال دا ڈاکٹر آئی ایم ان پین"**(پلیز ڈاکٹر کو بلا دیں مجھے درد ہو رہا ہے)**

"پلیز کال دا ڈاکٹر آئی ایم ان پین۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب کے عبدلحفیظ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا ان کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا وہ بے دھم سے ہو کر بیڈ پہ گرے تھے۔

" مم۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔مم میرا برہان۔۔۔"

وہ عمر کی طرف دیکھتے بہ مشکل بولے تھے۔

"میرے بیٹے کو چھوڑ دو بچوں سے دشمنی نہ کرو۔میرا بیٹا میرا واحد خاندان ہے۔چھوڑ دو اسے خدا کے لیے عمر۔وہ بہت چھوٹا ہے اس کی تو ماں بھی نہیں ہے۔"وہ جیسے بے بسی سے بولے تھے۔

عمر نے زخمی نظروں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"جج صاحب میرا خاندان تھے۔تمہارے بیٹے کی ماں نہیں ہے اور میں۔۔میرا باپ نہیں تھا۔تمھیں پتہ ہے میں نے اٹھارہ سال اپنے باپ کے بغیر گزارے تھے۔اٹھارہ سال بعد مجھے میرا باپ ملا تھا تم نے اس کو مار دیا ؟"

"کیا۔۔۔معراج سلطان تمہارے والد تھے ؟"وہ سب کچھ بھول کر حیرت سے پوچھ رہے تھے لیکن عمر ان کو نہیں سن رہا تھا۔

"میں نے اٹھارہ سال بھائی کے بغیر گزارے تھے۔اتنے سالوں بعد مجھے میرا بھائی ملا تھا۔میں نے اپنی زندگی میں دوست نہیں بنائے۔جج صاحب میرے واحد دوست تھے۔تم نے کیسے ان کو مرنے دیا ؟ "

"وہ تمہارے کیا لگتے تھے آخر ؟"وہ جھنجھلا سے گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آج تک خود بھی نہیں سمجھ سکا۔کہ وہ میرے باپ زیادہ تھے یا بھائی یا پھر دوست یا پھر سارا خاندان وہ کیا تھے ؟وہ کیسے ان سب رشتوں کی کمی پوری کرتے تھے ؟بتاؤ ناں ؟"وہ ان کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"تم۔۔تمھیں ان کی قسم ہے میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔۔جو بولو گے میں کروں گا۔تم جیسا چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔بس میرے بیٹے کو جانے دو۔اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔اس کے آگے زندگی پڑی ہے۔اس کے ذہن پہ اس واقعے کا اثر ہو جائے گا۔وہ ساری زندگی ان سب سے نہیں نکل سکے گا پلیز۔اسے جانے دو میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔"انہوں نے واقعی ہاتھ جوڑ لیے تھے۔

"تم چاہو تو پیر بھی پکڑ سکتا ہوں۔میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں۔**(وہ واقعی اس کے پیروں میں آ کر بیٹھ گئے تھے)** میرے بیٹے کو چھوڑ دو خدا کے لیے اسے چھوڑ دو۔"

وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

عمر اس کو دیکھتے ناگواری سے اٹھا تھا۔

"آئندہ یہ حرکت مت کرنا۔"وہ دبے دبے غصے سے کہہ رہا تھا۔"تمہارے بیٹے کو چھوڑ دوں گا لیکن ایک شرط ہے۔"وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔

"تمھیں ایک ویڈیو بنانی ہو گی۔تم اس میں اعتراف کرو گے کہ تم نے ،تمہاری غیر ذمہ داری نے ان کی جان لی۔تم اپنا فرض نہیں نبھا سکے۔تم وقت پہ نہیں پہنچے۔تم بک گئے۔تم نے ان لوگوں کو اندر آنے دیا جو ان کے دشمن تھے۔ان لوگوں کا نام بے شک مت لینا لیکن تم اپنی ویڈیو میں اپنے جرم کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اعتراف کرو گے۔اور آئندہ اس مقدس پیشے سے دور رہو گے۔اگر تم ابھی یہ ویڈیو بنانے کو تیار ہو تو میں تمہارے بیٹے کو چھوڑ دوں گا۔اور کیا مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ میں اس ویڈیو کا کیا کروں گا ؟خیر ہے تو نہیں لیکن پھر بھی سن لو۔۔"

"ایک نجی نیوز ایجنسی میں میرا ایک بہت اچھا دوست کام کرتا ہے۔یہ ویڈیو میں اس کو بھیجوں گا اسے میں ٹویٹر پہ پوسٹ کروں گا۔انسٹاگرام پہ اپلوڈ کروں گا۔میں سارے سوشل میڈیا پلاٹ فارمز پہ تمہاری ویڈیو چلاؤں گا۔تمہارے پاس صرف اور صرف پانچ منٹ ہیں سوچ لو۔ورنہ چھٹے منٹ میرا آدمی تمہارے بیٹے کی کھوپڑی کھول دے گا۔"وہ ایسی سفاکی سے کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحفیظ کا دل دہل گیا تھا۔

ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔حلق میں جیسے کانٹے اگ آئے تھے۔

"یہ مت کرو عمر میرا کیریئر تباہ ہوجائے گا۔میری ساکھ خراب ہوجائے گی۔سارا شہر مجھ پہ تھو تھو کرے گا۔میں اس مقام پہ بڑی مشکلوں سے پہنچا ہوں۔میں نے خود کو بنانے میں یہ نام کمانے میں ایک عمر لگائی ہے۔پیسہ لگایا ہے۔سب تباہ ہوجائے گا۔سب برباد ہوجائے گا۔میرا بیٹا اس کی زندگی خراب ہوجائے گی۔یہ گھر یہ مجھے ہسپتال کی طرف سے ملا ہے۔یہ چھن جائے گا میں سڑک پہ آجاؤں گا۔ مت کرو ایسا۔میں معافی مانگتا ہوں اپنے کیے کی جو کچھ بھی میں نے کیا۔اس سب کے لیے میں معافی مانگتا ہوں۔معاف کر دو خدا کے لیے مجھ پہ رحم کرو۔"

عمر لب بھینچے یہ سارا منظر دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ ڈرامہ یہ رونا پیٹنا یہ سب کچھ مجھ پہ اثر نہیں کرے گا۔کرتا ضرور کرتا اگر میں انسان ہوتا۔اس وقت میں بھیڑیا ہوں سو اپنے آنسو اور اپنی توانائی کو مجھ پہ ضائع مت کرو۔میں ہر روز تھانے میں تم جیسے ہزار لوگ دیکھتا ہوں۔روتے پیٹتے اپنے گناہ کی معافی مانگتے۔ اور جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر سے وہی کام کرنے لگ جاتے ہیں۔اور اب اگر تم نے اپنے منہ سے معافی کا ایک لفظ بھی نکالا تو میں اپنے آدمیوں سے کہہ کر تمھارے بیٹے کی کھوپڑی کھلوا دوں گا۔یا پھر تمہاری دونوں ٹانگوں کو مفلوج کر دوں گا کیونکہ اب تم ہسپتال نہیں جا سکتے یہ طے ہے۔میں تمھیں کسی دوسرے خاندان کو تباہ کرنے نہیں دے سکتا۔بد دیانت ڈاکٹر کی ہسپتال میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ سو اب تم اٹھو اور ویڈیو بناؤ۔"اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ نے بے بسی سے اس کو دیکھا تھا۔

"عمر ایک بار میری بات سن لو پلیز۔"وہ گھگھیائے تھے۔

عمر نے نفی میں سر ہلاتے فون کان سے لگایا تھا۔

"ہاں۔حیدر۔۔بچے کے سارے اعضاء ایک ایک کر کے کاٹ۔۔۔"وہ ابھی کچھ اور کہتا جب ڈاکٹر نے دیوانہ وار لپک کر فون اس کے کان سے ہٹا کر کال بند کر دی تھی۔

"نہیں۔۔۔نہیں نہیں نہیں۔۔۔خدا کے لیے نہیں" وہ متوحش سا چلا رہے تھے۔"تم جو کہو گے میں سب کچھ کروں گا۔جیسا کہو گے ویسا کروں گا۔بس میرے بیٹے کو کچھ مت کرنا۔وہ میری واحد فیملی ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔اسے کچھ مت کرنا۔"وہ روتے ہوئے نیچے زمین پہ بیٹھ گئے تھے۔ان کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں دل میں درد اٹھ رہا تھا۔

اتنے سالوں کا بنایا ہوا نام۔اتنی سالوں کی محنت۔عزت ساکھ سب مٹ جائے گا۔سب تباہ ہوجائے گا ۔کاش انہوں نے اس دن وہ سب نہ کیا ہوتا اس دن اگر وہ یہ سب کچھ کرتے ہوئے سوچ لیتے کہ۔۔۔

"ہر برے عمل کا رد عمل اس سے بھی برا ہوتا ہے۔تو کبھی بھی مر کر بھی وہ اس دن کسی کو اندر نہ جانے دیتے۔اگر اس دن انہوں نے اپنی لالچ اور شر پہ قابو پا لیا ہوتا تو آج یہ سب نہ ہوتا۔"

"میں چاہتا تو آج اپنی بندوق کی ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتار دیتا لیکن میں یہ نہیں کروں گا۔ میں تمہاری جان نہیں لے سکتا کیونکہ یہ خدا کا کام ہے میں تمہارے بچے کو یتیم نہیں کر سکتا کیونکہ میرے دل میں اب بھی رحم ہے۔تم خدا کا شکر ادا کرو کہ تمہارا بیٹا تمہاری لاش پہ روئے گا نہیں۔جس طرح تم نے میرے عزیزوں کو رلایا تم زندہ رہ جاؤ گے کیونکہ تمہاری سزا یہی ہونی چاہیے۔موت آزادی ہے۔زندگی قید ہے۔تمھیں قید میں ہی رہنا چاہیے اوراب تم اس ڈرامے کو مزید کتنی دیر چلانا چاہتے ہو ؟اب بہت ہو گیا ختم کرو یہ سب۔ویڈیو بناؤ ڈاکٹر ویڈیو۔"عمر اس کے سر پہ کھڑا غراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

وہ اٹھے تھے۔ان کی چال شکستہ سی تھی۔چہرہ ایسے جیسے کوئی ہارا ہوا جواری۔وہ مرے مرے قدموں سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گئے تھے۔عمر نے موبائل آن کر کے ان کے سامنے رکھ دیا تھا۔ایک نظر ان کو دیکھا تھا ناپسندیدگی سے۔پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے ٹیبل پہ رکھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیئر برش اٹھا کر ان کے بالوں میں پھیرا تھا۔اپنے دونوں ہاتھ ان کے چہرے پہ پھیرے تھے۔اب وہ بہتر لگ رہے تھے۔عمر مسکرایا تھا۔

اب وہ مطمئن تھا۔

"چلو اب بولنا شروع کرو" عمر نے ایک پرچہ ان کے سامنے رکھ دیا تھا۔جس کو دیکھتے ہوئے ان کو بولنا تھا۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ نے ایک آخری بے بسی اور غصے بھری نظر عمر پہ ڈالی تھی اور پھر بولنا شروع کیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمر اپنے موبائل میں ریکارڈڈ ویڈیو کو دیکھ اور سن رہا تھا۔

موبائل کی سکرین پہ ڈاکٹر عبدالحفیظ کا چہرہ تھا۔

وہ ہارے ہوئے انداز میں بول رہے تھے۔

"میں ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ ہوں۔میں جناح اسپتال میں سینئر ڈاکٹر کے طور پہ اپنی خدمات انجام دیتا رہا ہوں۔میں آپ سب کو آج ایک حقیقت بتانا چاہتا ہوں کچھ دن قبل۔۔میرے پاس ایک مریض کو لایا گیا۔آپ سب ان کو جانتے ہوں گے۔معراج سلطان۔میرے پاس معراج سلطان کو لایا گیا انہیں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔میں نے ان کا ٹریٹمنٹ کیا اور وہ صبح تک اسٹیبل ہوگئے لیکن بات یہ نہیں ہے۔جو بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگلی صبح۔۔(**وہ رکے تھے**)اگلی صبح کچھ مسلح افراد نے مجھے مجبور کیا کہ میں ان کو اپنے مریض کے کمرے میں جانے دوں۔اگر میں چاہتا تو اسٹینڈ لے لیتا لیکن میں نے نہیں لیا۔میں نے اپنے مریض کو ایک ایسے لوگوں کے حوالے کر دیا جو کہ ان کے دشمن تھے۔میں ان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے نام نہیں جانتا میں ان کا کام نہیں جانتا لیکن وہ جو کوئی بھی تھے وہ اندر گئے اور انہوں نے میرے مریض کی جان لے لی۔انہوں نے میرے مریض کا گلہ گھونٹ کر انہیں جان سے مار دیا۔معراج سلطان نے مجھے کئی بار آوازیں دیں بطور ڈاکٹر میرا فرض تھا کہ میں اپنی جان جوکھم میں ڈال کر ان کو بچاتا لیکن میں نے یہ نہیں کیا۔میں نے اپنے فرض کے ساتھ غداری کی۔میں نے ان سے کچھ رقم لی اور اپنا منہ بند کر لیا۔لیکن میرا ضمیر۔۔میرا ضمیر مجھے سکون لینے نہیں دے رہا۔ اس لیے آج میں آپ سب کے سامنے اپنے جرم کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے ضمیر پہ مزید کوئی بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ میں امید کرتا ہوں آپ لوگ مجھے معاف کر دیں گے۔اور میری بہتری کے سفر میں میری مدد کریں گے۔"

ویڈیو بند ہوگئی تھی۔

"ویسے تو تم نے کچھ زیادہ ہی بکواس کی ہے اور خود کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔لیکن خیر ہے میرے لیے اتنا بہت ہے۔ویسے تم نے ان کی موت کے بارے میں کیوں بکواس کی ؟صاف صاف ہارٹ اٹیک بھی کہہ سکتے تھے تم۔کہانی میں تھرل لانا کیا ضروری تھا؟" عمر اس کو دیکھتے ہوئے نا پسندیدگی سے کہہ رہا تھا۔

جبکہ عبدلحفیظ اس کو نہیں دیکھ رہے تھے ان کے کندھے جھکے ہوئے تھے آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں چہرہ ایسا تھا جیسے کسی نے ٹرک سے کچل دیا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی وقت برہان اچھلتا کودتا کمرے میں داخل ہوا تھا۔عمر نے گھٹنوں کے بل جھک کر اس کی بند مٹھی سے اپنی مٹھی ٹکرائی تھی۔

ڈاکٹر عبدالحفیظ اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔دیوانہ وار دوڑتے ہوئے آئے تھے اور اس کو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"میرا بیٹا۔۔۔میرا برہان۔۔پاپا کی جان تم ٹھیک ہو ناں ؟میرا بچہ تم ٹھیک ہو ناں ؟اوہ میرے خدا میرا بیٹا ٹھیک ہے میرے خدا میرا بیٹا۔۔۔میرا برہان میرا بیٹا۔"وہ روتے ہوئے اس کو چومتے جا رہے تھے کبھی اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتے اور کبھی اس کے سینے پہ۔

"میرا برہان میرا بیٹا۔"انہوں نے بس ان دو الفاظ کی گردان لگا رکھی تھی۔

برہان کی شرٹ پہ جگہ جگہ سرخ دھبے تھے۔جو زخم نیل کا نشان لگ رہا تھا وہ اب قریب سے ایک آرٹ معلوم ہوتا تھا۔

"کیا ہوا ہے پاپا ؟یہ بس ایک گیم تھا۔میں ٹھیک ہوں مجھے بس کڈنیپ ہونے کی ایکٹنگ کرنی تھی۔ دیکھیں میں نے آپ کو رلا دیا ناں ؟ اب تو آپ مانتے ہیں ناں کہ برہان پیر زادہ ایک اچھا ایکٹر ہے۔"

وہ اپنے باپ کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتا پوچھ رہا تھا۔جبکہ ڈاکٹر عبدالحفیظ کو لگا تھا جیسے ان کے سر پہ ساتوں آسمان گر پڑے ہوں۔

وہ کیسے بھول گئے کہ ان کا بیٹا نیشنل ٹی وی پہ ایکٹنگ کرتا ہے۔ان کا بیٹا ایک چائلڈ آرٹسٹ ہے۔اس کی ایکٹنگ کے تو لاکھوں لوگ مداح ہیں وہ کیسے بھول گئے ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ شل سے بیٹھے رہ گئے۔

برہان اب بھی ان سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہے تھے۔

وہ خوش تھا بے حد خوش اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔

عمر نے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرا تھا۔اور جانے کو مڑا تھا۔جب اپنے پیچھے سے اس کو ڈاکٹر کی سرسر آتی آواز سنائی دی۔اس کے قدم زنجیر ہوئے تھے لیکن وہ مڑا نہیں تھا۔

"معراج سلطان کو۔۔دوسرا ہارٹ اٹیک کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔۔ان کی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی عمر حیات۔"وہ سرد سی آواز میں کہہ رہے تھے۔

عمر پورے کا پورا ان کی طرف گھوما تھا اس کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"کیا بکواس ہے۔میرے ساتھ گیم کھیل رہے ہو ؟"وہ دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔

برہان سہم کر پیچھے ہٹا تھا۔

عمر نے بے اختیار خود کو ملامت کی تھی وہ چند قدم آگے برہان کے پاس آیا تھا۔

"بیٹا مجھے تھوڑا پانی چاہیے مل سکتا ہے۔"اس کے نرمی سے پوچھنے پہ برہان کی مسکراہٹ واپس آئی تھی۔

وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے باہر چلا گیا تھا جبکہ عبدلحفیظ اب بھی نفرت بھری نظروں سے عمر کو دیکھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خدا تمھیں غرق کرے گا عمر۔۔تم نے جو کچھ بھی کیا ہے یہ تمھیں سکون نہیں دے گا۔"

"اپنی بکواس بند کرو ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گا۔"وہ چلایا تھا۔

"تمھیں لگتا ہے میرے ساتھ یہ سب کر کے تم سکون کی نیند سو جاؤ گے۔نہیں عمر آج سے تمہاری نیندیں ایک بار پھر حرام ہوں گی۔"

"بس۔۔بس اب اگر ایک لفظ بھی کہا تو میں یہیں اسی جگہ تمھیں زندہ گاڑھ دوں گا" وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے انگلی اٹھا کر کہہ رہا تھا۔

"تم سوتے نہیں ہو عمر۔۔تمھیں نیند نہیں آتی۔۔۔تم نے کچھ کیا ہے کچھ ایسا۔جس نے تمہاری نیند چھین لی ہے۔"

(اس کی آنکھوں کے آگے ایک اور منظر ابھرا تھا۔گاڑی میں نظیر کے ساتھ بیٹھا اور اس سے کہتا عمر اس کی بیوی اور بیٹی کو ویڈیو بھیج دو)

"تم بے چین ہو۔تمہاری آنکھوں کے نیچے کے حلقے سب بتا رہے ہیں۔تم ایک بار پھر بے چین ہونے والے ہو۔کیونکہ تم ہم جیسے نہیں ہو۔تم برے نہیں ہو۔تم انسان ہو تم بھیڑیے نہیں ہو۔اگر ہوتے تو آج ابھی میرے بیٹے کو باہر نہ بھیجتے۔"

عمر قہر آلود نظروں سے سکو دیکھ رہا تھا دل میں جیسے کوئی زور سے جکڑ رہا ہو۔

"تم آج کے بعد پھر بے سکون ہو گے۔میں تمھیں بتاتا ہوں کیوں۔معراج سلطان کو دوسرا ہارٹ اٹیک ہوا ہی نہیں تھا۔میں نے بتایا تھا۔جھوٹ بولا تھا میں نے۔ان کی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی گلا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گھونٹ کر مارا تھا کسی نے ان کو۔سنا تم نے عمر سن رہے ہو ناں۔تمہارے عزیز کو کسی نے گلا گھونٹ کر مارا ہے۔"

" اب جاؤ اس کا گریبان پکڑو۔جیسے میرا پکڑا ہے۔اس کو برباد کرو۔جیسے مجھے کیا ہے۔"ان کی آنکھوں میں تمسخر تھا۔

عمر ان پہ جھپٹا تھا اور ان پہ مکوں کی بارش کر دی تھی۔

"بکواس کر رہے ہو تم جھوٹے ہو تم۔میرے پاس ویڈیو ہے اس میں خود دیکھا ہے میں نے۔ان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے تم میرے ساتھ گیم کھیل رہے ہو۔"وہ بری طرح ان کو مارتے ہوئے چیخ چیخ کر جا رہا تھا۔

"میں نے دیکھا ہے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔تم مجھے بے وقوف بنا رہے ہو۔مجھے ڈسٹریکٹ کر رہے ہو ؟بکتے ہو تم سب جھوٹ۔سب جھوٹ ہے۔ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔"وہ مارتے مارتے ان کو دور دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔جب ڈاکٹر عبدلحفیظ ایک بار پھر بولے تھے۔

"وہ anxiety attack تھا۔۔anxiety attack تھا۔"وہ بری طرح کھانستے ہوئے بہ مشکل بولے تھا۔

ہارٹ اٹیک اور anxiety attack کی علامت ایک ہی ہوتی ہیں تمھیں لگا ہو گا۔لگتا یہی ہے کہ ۔۔کہ ہارٹ اٹیک ہے لیکن وہ نہیں تھا۔ان کو میں نے ٹریٹمنٹ دی تھی عمر۔۔ میں نے تب ان کو بچا لیا تھا۔لیکن دوسری بار نہیں بچا سکا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"""تمہارے جج صاحب کو گلا گھونٹ کر قتل کیا گیا ہے۔اب جاؤ عمر ڈھونڈو قاتل۔تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے۔"

عمر کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔اس کو یکدم اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔وہ ان کو اسی طرح فرش پہ بکتا جھکتا چھوڑ کر خود باہر نکل گیا تھا۔پیچھے سے ڈاکٹر عبدالحفیظ زمین پہ ہاتھ مار مار کر بری طرح چیخ رہے تھے۔ان کے آنسو بہہ رہے تھے۔

"خدا تمھیں غرق کرے گا دیکھنا۔پیر زادے کی بددعا ہے تمھیں۔اللہ تمھیں چین کی موت نہ نصیب کرے۔تم نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا میں تباہ ہوگیا۔میری عزت خراب کر دی۔میرے سر میں خاک ڈال دی۔خدا تمھیں غرق کرے گا۔"

آج کی رات ان پہ بھاری تھی۔

وہ اسکوائر ون پہ آ کر کھڑے ہو گئے تھے ساری عزت دو کوڑی کی ہوگئی تھی۔عمر بھر کی کمائی جیسے ہوا میں اڑ گئی تھی۔

آج کی رات عمر حیات پہ بھی بھاری تھی۔

اسے لگا تھا وہ آدھا مسئلہ فکس کر چکا ہے لیکن آج اسے علم ہوا تھا کہ وہ تو اصل مسئلے سے واقف ہی نہیں تھا۔

ان دونوں میں سب سے بڑا دکھ کس کا تھا؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلی صبح اپنے ساتھ نئ سازشیں نئ چالیں اور نئے انکشافات لے کر آئی تھی۔عمر کی اسٹڈی میں چھوٹے ٹیبل پہ سامان بکھرا پڑا تھا۔کہیں پیپر تھے تو کہیں اسٹکی نوٹس۔موبائل اور لیپ ٹاپ ہالے کی گود میں تھے۔اور وہ خود اسی طرح بیٹھی اپنا سر ٹیبل پہ رکھے سو رہی تھی۔اس کے بال اس کے چہرے پہ گرے تھے۔کھڑکی سے آتی ہلکی روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔دروازے پہ کھڑا عمر سینے پہ ہاتھ باندھے سکون سے اس کو دیکھے گیا۔

اس نے کف والی سفید شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہن رکھی تھی۔بازو فولڈ کر رکھے تھے۔وہ ہمیشہ کی طرح وجیہہ لگ رہا تھا۔اس کے گال کا گڑھا اداس سا تھا۔

اس جیسے نفیس انسان کی اسٹڈی کی یہ حالت عام حالات میں اس کو کبھی قبول نہ ہوتی لیکن آج ،آج وہ پریشان تھا۔وہ متوازن چال چلتا ہالے کے قریب آ کر رکا تھا۔ہالے کی نیند بہت گہری ہوتی تھی۔وہ ساری رات کام کرتے کرتے نہ جانے کب سو گئی تھی۔عمر نے اس کو اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔اگر وہ اس کو اٹھاتا تو ہالے کا سارا بھرم ختم ہو جاتا یا وہ شرمندہ ہو جاتی۔وہ جن قدموں سے آیا تھا ان ہی سے واپس چلا گیا۔اور نیچے جا کر شانو کو بھیج دیا تھا۔وہ اب ہالے کے سر پہ کھڑی تھی۔اس نے ادب سے نرمی سے ہالے کے کندھے کو ہلکا سا ہلایا تھا۔وہ ایک چیخ کے ساتھ اٹھ بیٹھی تھی اور ہراساں نظروں سے یہاں سے وہاں دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔

شانو ڈر کے دور ہٹی تھی ہالے کی آنکھیں اب بھی بند تھیں وہ بری طرح چیخ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گاڑی سے۔۔نکالو مجھے۔۔کوئی کھولو اس کو۔باہر نکالو۔۔کوئی ہے۔۔۔کوئی نکالو۔۔۔دم گھٹ رہا ہے میرا کوئی نکالو۔۔"وہ اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے چیخ رہی تھی۔

شانو نے آگے بڑھ کر اس کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

وہ اب بھی سہمی ہوئی تھی خوف سے کانپ رہی تھی۔

شانو اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتی اس کو تسلی دیتی جا رہی تھی۔

"باجی سب ٹھیک ہے۔آپ سنبھالو خود کو۔باجی۔آپ ٹھیک ہو۔کچھ نہیں ہو گا۔کچھ نہیں ہو گا۔میں ابھی عمر صاحب کو بلا کر لاتی ہوں۔"

وہ خوف سے کانپتی ہالے کو خود سے الگ کرتی اٹھی تھی۔جب ہالے نے مظبوطی سے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تھے۔

اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔

"نہیں۔نہیں۔عمر کو مت۔۔بلانا۔۔مت بلانا۔وہ مجھے گاڑی میں بند کر دے گا۔۔اس کو مت بلانا۔۔۔پلیز اس کو مت بلانا۔۔میرا دم گھٹ جائے گا۔۔میرا دم گھٹ جائے گا۔عمر کو مت بلاؤ۔وہ مجھے گاڑی میں بند کر دے گا۔۔۔وہ بند کر دے گا۔"وہ شانو کے سینے سے لگی حواس باختہ سی کہے جا رہی تھی۔

شانو اب بھی اس کو کوئی تسلی دے رہی تھی۔اس کے بال تھپک رہی تھی۔اس کا ڈر ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ حادثہ شاید اس کے ذہن سے چپک گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دروازے کی اوٹ میں کھڑے عمر نے پھٹتے ہوئے دل کے ساتھ یہ منظر دیکھا تھا۔

اسے آج یقین آگیا تھا کہ کوئی بھی طوفان جب جاتا ہے۔تو اپنے نشان چھوڑ جاتا ہے۔وہ ہالے کو دیکھے بغیر مڑ گیا تھا۔

اس لڑکی کو اذیت میں دیکھنا اس کے لیے سب سے بڑی اذیت تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل میں ناشتے کی میز سج چکی تھی۔یوسف سلطان بے دلی سے بیٹھے تھا۔سفیر ہمیشہ کی طرح نک سک سے تیار ان کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا۔ہالے کے جانے کے بعد اس کے اور یوسف سلطان کے درمیان خود با خود دوریاں پیدا ہوگئی تھیں۔

اسی وقت شمس سربراہی کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھے تھے۔ان کے ساتھ والی کرسی پہ حسن بیٹھا تھا۔اس کے ساتھ فروا اور مہر۔حسینہ اپنے کمرے میں کھانا کھاتی تھیں۔حسن بے دلی سے توس پہ جیم لگا رہا تھا۔

ناشتے اور کھانے کا مزہ تو ہالے کے ساتھ آتا تھا۔جب وہ اسے کوئی چیز پاس کرنے کا کہتی تھی اور حسن جان بوجھ کر نظر انداز کرتا۔کبھی ہالے کی جگہ پہ بیٹھ جاتا تو کبھی اس کی پلیٹ سے کھانے لگتا۔وہ ہر بار تپ جاتی تھی۔

اسے معراج سلطان بھی یاد آتے تھے۔وہ ہر دفع خود کھانا یا ناشتہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دونوں بچوں کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے تھے۔کبھی ان کے کپ میں چائے ڈالتے تھے۔تو کبھی ان کو توس پہ جیم یا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مکھن لگا کر دیتے تھے۔اسے اپنی ماں سے ان سب کی امید نہیں تھی۔وہ اگر یہ سب کرتیں بھی تو بس مہر ماہ کے لیے۔اسے کسی سے بھی اب نخرے اٹھوانے کی خواہش نہیں رہی تھی۔

"یتیم بچوں کو کھانا "**کھلایا**" جاتا ہے۔ان کے "نخرے نہیں اٹھائے جاتے۔"وہ سمجھ گیا تھا۔

اسی وقت شمس سلطان کی بھاری آواز سارے میں گونجی تھی۔

"کل میں نے نیوز میں دیکھا تھا۔تم نے پھر سے ٹاپ کیا ہے ؟"وہ حسن کی طرف دیکھے بغیر پوچھ رہے تھے۔

"جی۔"اس نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

سفیر نے خوشگوار حیرت سے اس کو دیکھا تھا۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں حسن ؟بہت بہت مبارک ہو یار۔مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔تمھیں بتانا چاہیے تھا۔میں تمھیں ٹریٹ دیتا۔"سفیر دل سے کہہ رہا تھا۔

ہالے سے لاکھ نفرت سہی حسن اسے عزیز تھا۔

حسن نے چبھتی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں۔۔آپ کے ساتھ یہاں بیٹھا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں اس رات ہال میں ہونے والی آپ کی حرکت بھولا ہوں۔نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ۔۔۔میں اپنی بہن کا ملازمین کے سامنے پٹنا بھولا ہوں۔آپ سے لی ہوئی ٹریٹ میرے گلے کا پھندہ ہو سکتی ہے اور کچھ نہیں۔اور دوسری بات ہم دونوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کا ایسا کوئی تعلق رہا نہیں ہے۔کہ میں آپ کو اپنے بارے میں کچھ بھی بتاؤں۔آئندہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔"وہ سرد آواز میں بولا تھا۔

سفیر کے چہرے پہ سایہ لہرایا تھا۔شمس رک کر اس کو دیکھنے لگے تھے۔**(ایک اور معراج سلطان ؟)**

فروا چبھتی نظروں سے اس کو دیکھے گئی۔جبکہ مہر ماہ وہ سرخ چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"معافی مانگو حسن۔ابھی کے ابھی سفیر سے معافی مانگو۔۔کیا یہی سب کچھ سکھایا گیا ہے تمھیں ؟یہ آداب ہیں تمھارے ؟معافی مانگو۔"وہ غراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

حسن اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں۔

"میں ایک ایسے شخص سے معافی ہرگز نہیں مانگوں گا جس نے میری بہن پہ ہاتھ اٹھایا ہو۔اس وقت کہاں تھے آپ سب لوگوں کے آداب جب جانوروں کی طرح میری بہن کو مار رہے تھے۔کبھی چچی جان تو ، کبھی سفیر بھائی اور کبھی چچا جان۔اس وقت کہاں تھی سب کی تربیت ؟ہاں۔"وہ تندہی سے بول رہا تھا۔

شمس سلطان محفوظ سے اس کو دیکھ رہے تھے۔

"تم مجھے۔۔مجھے منع کرو گے حسن ؟تم میری بات نہیں مانو گے ؟میں بہن ہوں تمہاری۔کیا تم میری خاطر معافی نہیں مانگ سکتے ؟"

"نہیں بجو۔۔آپ کو مجھ سے شکایت نہیں ہونی چاہیے۔اس دن جب میری بہن کے ساتھ ظلم ہوا تھا تب آپ آگے نہیں آئیں تھیں۔تب میں نے آپ سے شکایت نہیں کی تھی۔تب میں نے آپ کو مدد

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے لیے نہیں بلایا تھا۔آپ تب نیوٹرل تھیں اب بھی وہی رہیں۔میں کسی۔۔سے۔۔معافی نہیں۔۔مانگوں گا۔"وہ چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

سفیر نے چمچ میز پہ پٹخا تھا اس کی آنکھوں میں غصہ آ گیا تھا۔

"تمہاری وہ بہن۔۔اس کے ساتھ یہ سب بھی کم تھا حسن۔۔۔اگر آج وہ میرے پاس ہوتی تب تم دیکھتے میں اس کے ساتھ کیا کرتا۔۔اس بھاگی ہوئی اس بد کردار لڑکی کو میں۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا۔اب اگر کسی نے میری بہن کو بد کردار کہا تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔اس کا باپ مر گیا ہے بھائی نہیں۔"وہ انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے بول رہا تھا۔"پہلی بات میری بہن بھاگی نہیں تھی۔دوسری بات اگر بھاگی بھی تھی تو اپنے شوہر کے ساتھ۔ان دونوں کے نکاح کو تو آپ سب مانتے ہیں ناں ؟"

"آپ لوگوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میری بہن کے کردار کی بات کریں۔اور اگر کر رہے ہیں تو باقی لوگوں کو کیوں ڈھیل دی جائے۔ان کے کردار کی بات بھی تو کریں ناں۔"وہ تمسخرانہ نظروں سے فروا کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

سفیر نے نہ سمجھنے والے انداز میں اس کو دیکھا تھا۔

"میری ماں نے تمہاری بہن کو نہیں بھگایا۔ان کو اس طرح مت دیکھو۔"

جبکہ شمس کی بس ہوگئی تھی وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور پوری قوت کے ساتھ حسن کے منہ پہ تھپڑ دے مارا تھا۔وہ مضبوط مرد تھے حسن کمزور بچہ۔وہ تیورا کر نیچے گرا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا اب تک شل تھی (کیا اس کو بھی پتہ ہے ؟وہ نہیں جانتی تھیں کہ اس رات ان کے کمرے میں ہونے والی ہالے اور ان کی گفتگو حسن سن چکا ہے)۔

حسن فرش پہ گرا تھا لیکن گرنے والا وہ اکیلا نہیں تھا۔یوسف سلطان جو کہ خاموش تماشائی تھے وہ بھی اپنے پورے وجود کے ساتھ زمین بوس ہوئے تھے۔

مہر ماہ سفیر اور فروا ان کے اوپر جھکے تھے۔کوئی ان کے ہاتھ مسل رہا تھا کوئی پیر تو کوئی ان کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

جبکہ شمس نے ان کی آوازوں پہ توجہ نہیں دی تھی۔وہ اب بھی نیچے گرے حسن کو مارے جا رہے تھے۔کبھی ٹھڈے تو کبھی لاتیں۔ساتھ ہی کچھ بکتے جھکتے جاتے۔سلطان منزل میں گویا کہرام مچ گیا تھا۔

حسن نے اٹھنے کی کوشش کی جب شمس نے اپنے بوٹ والے پیر سے اس کے سینے پہ لات مار کر دوبارہ گرایا تھا۔وہ اب بھی اس کو مار رہے تھے۔

حسن بلند آواز میں چلا رہا تھا۔

"ماریں۔۔جتنا مارنا ہے ماریں۔۔یہ آخری بار ہو گا چچا آخری بار۔۔اگلی بار پولیس کو بتاؤں گا میں۔۔کیس کرواؤں گا آپ پہ۔۔یتیم سمجھ کے مارتے ہو ہمیں۔۔میرا باپ زندہ ہوتا تو ہاتھ لگا کے دکھاتے تم لوگ۔یتیموں کو مارتے ہو۔چپ نہیں کروا سکتے تم لوگ مجھے۔میری بہن کے بارے میں کوئی بولے گا تو چھوڑوں گا نہیں۔یتیموں کو مارتے ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شمس اس کو مار مار کر تھک گئے تھے۔تب ہی یوسف سلطان کی طرف متوجہ ہوئے۔جنہیں اب سفیر ایک ملازم کے ساتھ گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا۔مہر ماہ اس کے پیچھے تھی۔شمس بھی اسی طرف لپکے تھے۔پیچھے سے حسن اب بھی بول رہا تھا۔

"میں پولیس کو بتاؤں گا۔میں چھوڑوں گا نہیں کسی کو بھی۔یتیم سمجھ کر مارتے ہو ہمیں۔میرا باپ۔۔۔ایک ایک کو دیکھ لیتا ایک ایک کو پوچھتا وہ۔۔یتیموں کو مارتے ہو۔شرم کرو تم لوگ۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ رہا تھا۔

ڈائینگ ہال خالی ہوگیا تھا۔سب باہر نکل گئے تھے۔وہ ہنوز فرش پہ پڑا نقاہت سے دہراتا جاتا تھا۔

"یتیموں کو مار رہے ہو۔"

"میرا باپ ہوتا تو سب کو دیکھ لیتا۔۔۔سب کو دیکھ لیتا میرا باپ۔"

آج اسے اندازہ ہوا تھا یتیمی بڑا عذاب تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

دن چڑھ آیا تھا۔دھوپ کی تمازت میں شدت آگئی تھی۔جب ہالے اپنے کمرے سے نکل کر اسٹڈی میں آئی۔صبح شانو نے اس کو بڑی مشکل سے سنبھالا تھا۔کافی دیر بعد وہ خود بھی نارمل ہوگئی تھی۔

آج اس نے لائم کلر کی لمبی قمیص کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔رنگت زرد سی تھی۔روکھے بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں گہری اداسی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسٹڈی میں رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے موبائل پہ انگلیاں چلاتے ہوئے انسٹاگرام کھولا تھا۔اس کی فیڈ میں سب سے پہلی ویڈیو ڈاکٹر عبدالحفیظ کی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس ویڈیو پہ رک گئی۔آواز کا بٹن دبا کر اس نے ویڈیو کو چل دیا۔

آواز اسٹڈی کی دیواروں سے ہوتی ہوئی اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی ڈاکٹر عبدالحفیظ بول رہے تھے۔

"میں ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ ہوں۔۔۔"ہالے سانس روکے ان کو سنے گئی۔

"میرے پاس ایک مریض کو لایا گیا آپ سب ان کو جانتے ہوں گے۔۔معراج۔۔معراج سلطان۔۔"

ہالے جہاں تھی وہیں تھم گئی۔

ویڈیو چلتی گئی عبدالحفیظ بولتے گئے۔

"میں چاہتا تو اپنے مریض کے لیے اسٹینڈ لے سکتا تھا لیکن میں نے نہیں لیا۔میں نے اپنے مریض کو ایسے لوگوں کے حوالے کر دیا جو ان کے دشمن تھے۔"

ہالے کی آنکھوں میں زخمی سا تاثر ابھرا تھا۔

"میں نے اپنے فرض کے ساتھ غداری کی۔میں نے ان سے کچھ رقم لی اور اپنا منہ بند کر لیا۔"

ہالے کے تاثرات میں اب کرب کا اضافہ ہوگیا تھا اس نے ویڈیو بند کر دی تھی۔ اب مزید نہیں دیکھا جاتا تھا۔

اسی وقت عمر ہاتھ میں موبائل لیے اندر آیا تھا ہالے نے تکان سے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اس کو دیکھ کر نظریں پھیر گیا تھا کہ صبح والا واقعہ اب تک ذہن میں تھا۔

"یہ تم۔۔۔نے کیا ہے ناں ؟"وہ عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

عمر نے نہیں پوچھا وہ کس بارے میں پوچھ رہی ہے۔اس نے بس اثبات میں سر ہلادیا تھا۔

"تمھیں مجھ سے پوچھ کر کرنا چاہیے تھا۔وہ میرا باپ تھا تمہارا نہیں۔تم ان کی موت ،ان کی بے بسی کا مذاق نہیں اڑا سکتے۔تمھیں یہ حق نہیں ہے۔اپنے باپ کے لیے سارے فیصلے صرف میں لوں گی۔ صرف ہالے لے گی۔تم نے مجھ سے پوچھے بغیر مجھے بتائے بغیر یہ کیوں کیا عمر ؟میں حسن کو کیا کہوں گی آج یا کل وہ یہ ویڈیو دیکھے گا وہ مجھ سے جواب مانگے گا۔۔شمس سلطان یہ ویڈیو دیکھیں گے ساری دنیا یہ ویڈیو دیکھے گی میں کس کو کیا جواب دوں گی ؟"

عمر چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا اور پھر بولنا شروع کیا۔

"حسن سولہ سال کا ہے۔کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہے۔اسے حق ہے وہ اپنے باپ کی موت کے بارے میں جانے۔آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ اس کے باپ کی موت کی وجہ اس سے چھپائیں۔اسے مرد بننے دیں ٹھیک ہے وہ آپ کے باپ تھے لیکن۔۔۔میرے لیے سارا خاندان۔ان کے لیے فیصلہ میں لوں گا۔ان کے معملے میں آپ کا پابند نہیں ہوں میں۔آپ نے اپنا حق لینے کا فیصلہ کیا تھا اور میں نے انتقام۔میرے فیصلوں میں ،میں آزاد ہوں۔میں آپ کو یا کسی اور کو جواب دہ نہیں ہوں۔"وہ ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

ہالے تپتی نظروں سے اس کو دیکھے گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے جو کرنا تھا کر لیتے۔لیکن ابھی کچھ وقت آرام سے نہیں بیٹھ سکتے تھے کیا ؟اس طرح تو ہم ان کی نظروں میں آجائیں گے۔میرے چچا کو اگر پتہ لگ گیا کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں تو اندازہ ہے وہ کیا کریں گے ؟"

عمر نے سر جھٹکا تھا۔

"میں کوئی گلی کا غنڈہ نہیں ہوں۔میں اے ایس پی ہوں۔مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔کب کہاں کیا کرنا ہے۔۔پرفیکشن میرے کام کا حصہ ہے۔آپ کے چچا جان نے اسی ہفتے ہیون کی ڈیل فائنل کرنی تھی۔لیکن اب اس واقعے کے بعد وہ کچھ نہیں کریں گے کیونکہ سارا الزام ان پہ آجائے گا۔سارا شک ان پہ ہی جائے گا کہ جائیداد کے لیے بھائی کو مار دیا۔تقریبا دو مہینے۔۔دو مہینے وہ خاموش بیٹھیں گے بلکہ اب وہ ڈاکٹر اور ہسپتال پہ کیس کریں گے۔ان کو کرنا ہو گا۔اگر نہیں کیا تو لوگ ان کو قاتل سمجھیں گے۔وہ جتنا عرصہ خاموش رہیں گے اس عرصے میں ہم پلان بنائیں گے۔میں نے جلد بازی نہیں کی میں نے خود کو وقت دیا ہے۔آیا کچھ دماغ میں یا نہیں ؟عمر حیات نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں ہالے صاحبہ۔"وہ سادہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔

نہ جانے کیوں اس آدمی کو طنز کرنے کی عادت نہیں تھی۔

"اور اس ڈاکٹر نے جو بکواس کی ہے۔گلا گھونٹنے والی اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہو گے ؟"وہ تندہی سے پوچھ رہی تھی۔

اب کے عمر کی گردن میں گلٹی سی ابھری تھی۔چہرے پہ سایہ لہرایا تھا لیکن وہ بظاہر نارمل رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے جس کے لیے پریشان ہوا جائے۔ہمارے پاس اس سے زیادہ بڑے مسئلے ہیں۔آپ یہ بتائیں" **کام** "ہوا ؟میرے کنٹیکٹ کسی کام آئے یا نہیں ؟"اس نے بات بدل لی تھی۔

ہالے طنزیہ سی مسکرائی تھی۔تین قدم آگے آکر وہ اب بالکل اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"تم نے کیا کہا تھا ؟میں ایلیٹ کلاس کی بگڑی ہوئی رئیس زادی ہوں۔جسے فیشن اور کھانوں کے علاوہ کچھ نہیں پتہ؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی۔"تم صحیح کہتے ہو میں ہوں امیر لیکن کیا تمھیں پتہ ہے امیر ہونے کا کیا فائدہ ہوتا ہے ؟ "

عمر خاموش رہا۔ہالے نے کہنا جاری رکھا۔

"امیر ہونے کا ایک ہی فائدہ ہوتا ہے آپ کے دوست بھی "**امیر** "ہوتے ہیں اور امیر دوستوں کا ایک ہی فائدہ ہوتا ہے" **فیورز** "وہ آپ کو فیورز دیتے ہیں۔جیسے کل رات میرے امیر دوستوں نے دیں۔ان کی فیورز غیر مشروط ہوتی ہیں۔نڈر ہوتی ہیں کیونکہ ان کو یقین ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی مشکل میں پھنس بھی گئے تو ان کے امیر والدین انہیں اس سب سے نکال لیں گے۔"

عمر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا وہ بس اس کو اپنے قریب کھڑے بولتے ہوئے سنتا گیا۔

"عمر حیات میں نے **(انگلی سے سینے پہ دستک دی)**میں نے امیر باپ کی بگڑی اولاد نے اپنا کام کر لیا ہے۔۔کیونکہ میں سست نہیں ہوں۔میں نے تمہارے کنٹیکٹ استعمال نہیں کیے بلکہ ان کو اپنے لیے خرید لیا کیونکہ میرے پاس دماغ ہے۔میں نے تمہارا ایک پیسہ نہیں خرچ کیا۔کیونکہ اب میرے پاس پیسہ بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے۔تم نے کہا تھا ناں کہ مجھے بس کھانوں اور فیشن کا پتہ ہے ؟ تمھیں لگا تھا میں نے اپنا پیسہ بس ان دو چیزوں میں جھونکا ہے ؟تمھیں لگتا ہے کہ میرے پاس بس دو ہی شوق ہیں ؟اونہوں۔۔"

"میرا ایک تیسرا شوق بھی ہے عمر حیات۔"

"ڈائمنڈز۔۔الماس۔۔ہیرے۔۔میں ہالے سلطان ہوں۔۔میں نے کبھی اپنا پیسہ ضائع نہیں کیا۔۔میں نے کبھی بے کار تعلقات نہیں بنائے۔میرے دوست کم ہیں لیکن جو ہیں وہ میرے لیے جان بھی دے سکتے ہیں۔میرے بابا کہتے تھے تعداد پہ سمجھوتہ کر لینا لیکن معیار پہ نہیں۔ اور میں نے کبھی معیار پہ سمجھوتہ کیا بھی نہیں۔میں اپنا کام کر چکی ہوں۔میرے پاس اب شیر علی اور اس کے بھائی کے سارے کیسز کی تفصیلات ہیں۔میرے پاس ان کو فیور دینے والے لوگوں کی تفصیل ہے۔سو اب تم عمر حیات
تم۔۔۔تمھیں چاہیے کہ تم کل رات اپنے بولے گئے الفاظ واپس لو۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی چبا چبا کر کہہ رہی تھی۔

عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے تھے۔ہالے اس سے قد میں چھوٹی تھی اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے لیے اسے گردن ذرا جھکانی پڑی تھی۔

اب وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"میں۔۔عمر حیات۔۔کل رات۔۔کے بولے گئے اپنے سارے الفاظ واپس لیتا ہوں۔۔آپ سست نہیں ہیں۔۔میں نے مان لیا۔۔۔آپ کو فیشن اور کھانوں کے علاوہ بھی بہت کچھ آتا ہے۔میں نے مان لیا۔اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آخری بات۔۔آپ کو میرے گھر میرے پیسوں اور میرے تعلقات کی ضرورت نہیں ہے۔مان لیا لیکن پھر بھی آپ یہ رکھ لیں۔"

اس نے اپنے جیب سے ایک چیک نکالا تھا۔اور جھک کر شیشے کی چھوٹی میز پہ رکھ دیا تھا۔

ہالے نے مشتبہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"یہ ان زیورات کی قیمت ہیں جو آپ نے میرے پاس رکھوائے ہیں۔جب اپنے چچا سے اپنی دولت لے لیں تو مجھے میرے پیسے ادا کر کے اپنے زیور لے لیجیے گا۔اور آئندہ کسی مدحت کو زیور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔مجھے بیچ دیجیے گا۔۔میرے پاس بہت پیسہ ہے خرید لوں گا۔"وہ آخر میں ہلکا سا مسکرایا تو گال کا گڑھا بھی اس منظر میں شامل ہو گیا۔

"اچھا تو اب تم میری جاسوسی کرنے لگے ہو ؟تمھیں نہیں لگتا ہے یہ سب کر کے تم خود کو میری نظروں میں مزید گرا رہے ہو ؟"

"میں آپ کی چوکیداری نہیں کر رہا نہ آپ کو اور نہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔یہ پولیس والے کا گھر ہے۔یہاں کی دیوار باقی دیواروں سے زیادہ بڑے کان رکھتی ہیں۔اور یہاں کے ملازم بس ایک ہی مالک کے وفادار ہیں۔سو اگلی دفع جب کوئی بات مجھ سے چھپانی ہو تو میرے ملازمین کے سامنے وہی بات کرنے سے گریز کیجیے گا۔"اس کا لہجہ نرم تھا۔

ہالے نے ڈھیر سارا اشتعال اپنے اندر دبایا تھا۔وہ ابھی کچھ سخت کہتی جب اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔

"آپی کالنگ۔۔۔"اس نے جلدی سے کال اٹینڈ کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہیلو۔آپی کیسی ہیں آپ؟آپ ٹھیک ہیں ناں ؟"وہ بے قراری سے پوچھے گئی۔

دوسری طرف مہر نے کچھ کہا تھا۔ہالے کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا۔اس نے کال کاٹ دی تھی۔

اس کی رنگت زرد ہو چکی تھی۔

یہاں وہاں دیکھے بغیروہ فورا باہر کی طرف بھاگی تھی۔عمر حیران سا اس کو دیکھتا اس کے پیچھے گیا تھا۔

"اب پھر کیا مصیبت آگئی ؟"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ڈائینگ ہال خالی ہو گیا تھا۔سب گھر والے یوسف سلطان کو لے کر ہسپتال گئے تھے۔حسن ابھی تک اسی فرش پہ پڑا تھا۔اس کا سارا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔شمس کے بھاری بوٹوں والے پیروں کی ضربیں اس کے سینے اور کندھے پہ بڑی زور سے لگی تھی۔کچھ دیر اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ آہستہ سے اٹھا تھا۔

جسم سے ٹیس سی اٹھی تھی۔وہ بے اختیار کراہا تھا۔اسے اپنے سینے میں درد ہوتا محسوس ہوا تھا۔

ہمت کرتے وہ اٹھا تھا۔ڈائینگ ٹیبل کا سہارا لیتے ہوئے وہ آگے بڑھتا گیا۔اپنے کمرے کے دروازے پہ پہنچ کر اس نے دروازے کو ایک ہاتھ سے کھولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رات والے پھول اور گفٹ کا ڈبہ اب بھی بیڈ پہ پڑے تھے۔ایسی حالت میں بھی اس کے دل کو قرار سا آیا تھا۔یہ پھول اور گفٹ اس کے باپ نے بھیجے تھے۔

یہ خیال ہی اس کے دل کو راحت دیتا تھا۔بیڈ کے نزدیک پہنچ کر اس نے جیسے ہی اس ڈبے پہ لکھی تحریر پڑھی۔اس کی آنکھوں سے شعلے لپکنے لگے۔

تحریر اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن وہ نام۔۔۔وہ نام اس کی رگوں میں بہتے خون کو کھولا گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈبہ اٹھایا تھا اور اپنے کمرے کی بالکنی میں جا کر پوری قوت کے ساتھ اسے زمین پہ دے مارا تھا۔

"منحوس ہو تم۔۔ساری دنیا کے سب سے بڑے منحوس۔۔میری زندگی برباد کر دی تم نے۔میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔کبھی بھی نہیں۔تم نے میرا ہر رشتہ سپوائل کر دیا۔تم نے میری بہن کو مجھ سے دور کر دیا۔تم کیوں آئے ہماری زندگی میں کیوں کیوں۔کیوں۔۔"وہ اپنی بالکنی میں کھڑا چلا رہا تھا۔

"تم نے سب برباد کر دیا۔سب کچھ چھین لیا ہم سے۔ہماری فیملی تھی۔ہم خوش تھے۔تم جس دن سے آئے ہو سب ختم ہو گیا۔تم نے سب خراب کر دیا۔سب سپوائل کر دیا۔کیوں کیا تم نے ایسا ؟"

وہ چلا چلا کر تھک گیا تھا۔تب ہی بالکنی کی گرل کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھتا چلا گیا۔

دکھتے جسم میں اب دکھتے دل کا درد بھی شامل ہو گیا تھا۔

اگر معراج سلطان کے جانے سے کسی کا سب سے زیادہ نقصان ہوا تھا تو وہ حسن سلطان تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہسپتال کی راہداری میں چلتی ہالے کا دل رک رک کر چل رہا تھا۔وہ اپنی گاڑی میں آئی تھی۔عمر اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔ہالے نے نوٹ نہیں کیا تھا یا شاید کرنا نہیں چاہتی تھی۔تھوڑی دور چلنے کے بعد اس کو سامنے سے ہی مہر ماہ کھڑی نظر آئی۔ہالے نے آج اس کو اتنے دن بعد دیکھا تھا۔

وہ اس کی ماں جائی نہیں تھی لیکن پھر بھی ان دونوں بہنوں کی محبت مثالی تھی۔مہر کو سامنے دیکھ کر اسے اپنے دل میں سکون سا پڑتا محسوس کیا۔

اسی وقت مہر کی نظر بھی اس پہ پڑی تھی۔اس کی آنکھیں سپاٹ تھی۔ہالے قدم قدم چلتی اس کے قریب جا رہی تھی۔ایک ایک قدم جیسے بھاری تھا۔ایسا لگتا تھا جیسے صدیوں بعد اس کو دیکھا ہو۔

مہر کے قریب پہنچ کر وہ سیدھا اس کے گلے لگ گئی تھی۔ایک سکون سا تھا جو اس کو نصیب ہوا تھا۔ جبکہ مہر بت بنی کھڑی تھی اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔۔۔ چند لمحوں بعد وہ جیسے بولنے کے قابل ہوئی تھی۔

" مجھے۔۔ مجبور۔۔۔کیا گیا تھا۔۔۔ہالے۔۔۔۔اس رات اس نکاح کے لیے۔۔۔مجھے مجبور کیا گیا۔۔تھا۔۔ مجھے معاف کرنا۔۔۔"وہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی۔

ہالے نرمی سے اس سے الگ ہوئی تھی۔اس کے دونوں ہاتھ اوپر کر کے لبوں سے لگائے تھے۔

محبت سے عقیدت سے اور پھر بولنا شروع کیا تھا۔

"میں نے بابا کے بعد اگر کسی کو سب سے زیادہ مس کیا تو وہ آپ ہیں۔"

"مجھے بابا سے بچھڑنے کے بعد اگر کسی کے جدا ہونے کا دکھ ہے تو سب سے زیادہ اپ کا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بابا کے بعد اگر کسی سے محبت کرتی ہوں تو وہ آپ ہیں۔آپ کو ہالے کا قتل بھی معاف ہے آپی ۔میں ایسے ہزار سفیر سلطان آپ کے سر سے وار کر پھینک سکتی ہوں۔"

ہالے اس کے ہاتھوں کو تھامے نرمی محبت اور جتاتے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"لیکن پھر بھی وہ تمہاری محبت ہے ہالے۔میں۔۔۔۔"وہ ابھی کچھ اور بھی کہتی جب ہالے نے اس کی بات کاٹ دی۔

"تھا۔کبھی کسی دور میں وہ میری محبت تھا۔۔اب نہیں۔جس لمحے اس نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔میں نے اسی لمحے اپنے دل سے اس کی محبت اٹھا دی تھی۔میرے دل کے تخت سے میں نے ان کوبازو پکڑ کر اٹھایا تھا۔میں نے ان کی محبت اپنے دل سے نوچ کر پھینک دی تھی۔اب وہ میرے لیے صرف میری بہن کا شوہر ہے۔آپ کو پتہ ہے میں اتنے دنوں میں کئی رشتوں کے لیے روئی ہوں۔یہاں تک کہ چچی کے لیے بھی یہاں تک کہ برونو (**حسن کا پالتو کتا**)کے لیے بھی۔لیکن ایک بار بھی میری آنکھوں سے سفیر کے نام کا آنسو نہیں گرا۔گرتا ہی نہیں ہے میں کھری بندی ہوں۔دوغلوں اور بزدلوں کو دل میں جگہ نہیں دیتی۔میں اس مرد کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتی جو بھری محفل میں مجھ سے میرے کردار کی پاکیزگی مانگے۔اس وقت اس دن اس کو چاہیے تھا کہ میرے لیے اسٹینڈ لے۔وہ اگر لے لیتا تو آج حالات مختلف ہوتے لیکن مجھے اس بات کا دکھ بھی نہیں ہے اس کی اپنی مجبوری ہوگی۔میں بس آپ کو ایک بات بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں اس کی زندگی سے gracefully exit کر چکی ہوں۔اب وہ آپ کے ساتھ ہو یا کسی اور کے ساتھ۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔اور آپ آئندہ مجھ سے اس بارے میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بات مت کیجیے گا۔مجھے یہ بتائیں دادا جان کہاں ہیں اب کیسے ہیں ؟"وہ بول کر خاموش ہوئی تھی۔اب اسے یہ یاد آگیا تھا کہ وہ یہاں آئی کیوں تھی۔

"پیرالائیز ہو چکے ہیں تمھارے دادا جان۔مزید تمہاری بد کرداری کا بوجھ اپنی نحیف ٹانگوں پہ نہیں اٹھا سکے۔"

مہر کے بجائے پلر کو اوٹ سے نکلتا سفیر کہہ رہا تھا۔

ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔۔ایسا کیا ہوا ہے؟ کیسے ہو سکتا ہے یہ؟ وہ تو۔۔۔وہ تو بالکل ٹھیک تھے۔۔یہ سب کیسے ہوا کیا ہوا؟"وہ بوکھلا ہی تو گئی تھی۔

وہ جن قدموں نے اسے قدم قدم چلنا سکھایا تھا۔اب وہ حرکت نہیں کر سکتے۔یہ خیال ہی اس کے لیے سوہان روح تھا۔

"دیکھو تو ذرا کہہ کون رہا ہے۔جب سارے شہر میں ہماری عزت کو نیلام کیا تھا۔کیا تب تمہیں پتہ نہیں تھا کہ ایک دن یہ بھی ہو گا۔اپنے اس عاشق کے ساتھ گھومتے ہوئے اور رات گزارتے ہوئے اس سب کے بارے میں نہیں سوچا تھا ہاں ؟"وہ پھنکار رہا تھا۔

ہالے نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کہیں سے بھی foreign qualified بہترین اکیڈمک ریکارڈ رکھنے والا ،مختلف دعوتوں اور سیمینار پہ مدعو ہونے والے ملکی اور غیر ملکی بزنس مینز کے ساتھ ڈیلز کرنے والا سفیر سلطان نہیں لگ رہا تھا۔وہ ایک سطحی اور جاہل مرد لگ رہا تھا۔بلکہ ہالے نے اس کے جیسا پڑھا لکھا جاہل کہیں نہیں دیکھا تھا۔

اسی وقت اس کے عین عقب میں عمر حیات آ کر کھڑا ہوا تھا۔وہ ہالے کے ساتھ ہی آیا تھا لیکن اوپر آنے کی بجائے وہ کہیں اور چلا گیا تھا۔

"میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی سفیر۔مجھے بس دادا جان کی کنڈیشن معلوم کرنی ہے۔اور پھر میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔اور اگلی بار میرے کردار کے بارے میں بات مت کیجیے گا۔آپ کے لیے بہتر ہو گا۔"اس کا لہجہ اجنبی تھا۔مہر ماہ نے کچھ کہنا چاہا، جب سفیر نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔وہ دو قدم آگے آیا تھا۔اب وہ ہالے کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔

ہالے نے بے اختیار اپنا دل ٹٹولا تھا۔کیا اب بھی اس شخص کے لیے کوئی جذبہ کوئی احساسات موجود تھے؟ کیا اس کا دل اب بھی سامنے کھڑے شخص کے لیے دھڑکتا ہے ؟

جواب ایک بہت بڑی "**ناں** "میں آیا تھا۔آج اس کو یقین ہو گیا تھا۔دل سے نوچ کر نکالی گئی محبت کی پھر کوئی اوقات نہیں رہتی۔

"کیا اب تم جیسی بد کردار لڑکیاں۔۔۔رات رات گھر سے باہر رہنے والی لڑکیاں۔۔۔مجھے سفیر سلطان کو بات کرنا سکھائیں گی۔تم نے تو اپنے باپ کی قبر کی مٹی بھی نہیں سوکھنے دی اور آگئی اپنا حصہ لینے۔تم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جیسی لالچی خود غرض اور گھٹیا لڑکی کو میں اپنے قریب بھی برداشت نہیں کر سکتا۔تم دادا جان سے ملے بغیر یہاں سے دفع ہو رہی ہو۔ سمجھی۔۔۔"وہ ہالے کی آنکھوں میں دیکھتا چبا چبا کر کہہ رہا تھا۔

عمر خاموش مگر بے چین نظروں سے ان کو دیکھے گیا۔

ہالے اسے جواب دیے بغیر آگے بڑھنے لگی۔جب سفیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا اور اسی ہاتھ سے ہالے کو مارنا چاہا۔

لیکن اس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔ہالے نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے بھاری ہاتھ کو روک لیا تھا۔اور پھر ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا تھا۔اس کی آنکھیں اس وقت کسی زخمی شیرنی کی جیسی تھیں۔

عمر نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ،تو مہر نے حیرت سے ہالے کو دیکھا تھا۔

"ہمت کیسے ہوئی سفیر سلطان ؟" وہ شیرنی کی طرح غرائی تھی۔"تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں جس پہ ہاتھ اٹھاؤگے مارو گے ڈراؤ گے۔اگلی بار یہ ہاتھ کاٹ کر پھینک دوں گی۔اپنی اوقات میں رہنا سیکھ لو اور اپنے ہاتھ پیر قابو میں رکھو۔آئندہ اگر مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کا سوچا بھی تو میں تمہارے ساتھ وہ کروں گی کہ ساری دنیا دیکھے گی۔اور اگر آئندہ تم نے میرے کردار پہ بات کی تو میں زبان سے جواب نہیں دوں گی۔میں سیدھا تھانے جاؤں گی وہاں تم پہ ہراسمنٹ کا کیس کروں گی۔ٹویٹر پہ می ٹو کا ٹرینڈ چلاؤں گی۔انسٹاگرام پہ سٹوریز لگاؤں گی۔دو منٹ سفیر دو منٹ میں ،میں تمہاری عزت کو دو کوڑی کا کر سکتی ہوں۔کیونکہ بقول تمھارے میں اپنی عزت کھو چکی ہوں۔اب مجھے کچھ کھونے کا خوف نہیں ہے لیکن تم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمھارے پاس ابھی کھونے کو نام بھی ہے اور مقام بھی۔سو اگلی بار۔۔اپنے ہاتھوں اور اپنی زبان کو مجھ سے دور رکھنا۔میں تم سے پٹنے کے لیے پیدا نہیں ہوئی ہوں۔"وہ سرخ آنکھوں سے بول کر آگے بڑھ گئی تھی۔

مہر ماہ اس کے پیچھے گئی تھی۔

عمر نے سفیر کو چہ چہ چہ والی نظروں سے دیکھا تھا۔

سفیر اس کو آنکھوں سے سالم نگل لینا چاہتا تھا۔

عمر چند قدم آگے آیا تھا۔جس ہاتھ سے سفیر نے ہالے کا ہاتھ پکڑا تھا۔اس نے وہی ہاتھ پکڑ کر اس کو زور سے ایک جھٹکا دیا تھا۔اسے اپنا بازو ٹوٹتا محسوس ہوا اس کے کے لیے یہ غیر متوقع تھا۔وہ بے اختیار درد کی شدت سے نیچے جھکا تھا لیکن عمر کو سامنے کھڑے دیکھ پھر سے گردن تان لی تھی۔اس کا قد عمر کے قد سے ایک دو انچ چھوٹا ہی تھا۔

عمر اس کے کان کے پاس جھکا تھا اور چباتے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"آئندہ میری عورت سے اس لہجے میں بات کی یا اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی۔۔۔تو خدا کی قسم تمہاری ساری زندگی جیل میں گزرے گی۔میں اس عمل کو یقینی بناؤں گا۔اس سے دور رہو۔میری بیوی سے دور رہو۔۔اسے دھمکی مت سمجھنا تمھیں چاہیے کہ مجھ سے خوف کھاؤ۔نا مرد کہیں کا۔"وہ اس کے قریب کھڑا حقارت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں پتہ بھی ہے تمہاری بیوی نے میرے ساتھ کیسا وقت گزارا ہے ؟ کتنا وقت گزارا ہے ؟جاننا چاہو گے ؟ "سفیر زہر خند لہجے میں معنی خیز سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

عمر کے جبڑے کی رگیں تک تن گئیں اس نے مٹھی بھینچ لی تھی۔وہ ایک قدم مزید آگے آیا تھا۔اب وہ سفیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔

"میری بیوی نے اپنے بچپن سے لے کر اب تک کئی کتے پالے ہیں۔مختلف قد مختلف نسلوں کے۔کون سے کتے کو کتنا وقت ساتھ رکھا اس کا حساب مجھے نہیں جاننا۔لیکن ایک بات ہے جو میں جانتا ہوں۔تم ان سب کتوں میں سب سے زیادہ بد نسل کتے ہو۔اور ایسے کتے پتہ ہے کیا کرتے ہیں جب دو دن مالک اس کو کھانا نہ ڈالے۔تو وہ تیسرے دن اسی پہ بھونکنا شروع کر دیتے ہیں۔اس وقت تم اس کتے سے زیادہ کچھ نہیں ہو سفیر۔"

وہ منہ پہ جوتا مارنے والے لہجے میں کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔پیچھے سفیر کا چہرہ اہانت سے سرخ ہو گیا تھا ۔

اس کے دل میں اب ہالے سے بدلہ لینے کی خواہش مزید جڑ پکڑ گئی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہسپتال کا کیفے ٹیریا کھچا کھچ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔وہ یہاں ہالے کے لیے کچھ کھانے کو لینے کے لیے آیا تھا۔کچھ کے ہاتھ میں کھانے پینے کی چیزیں تھی تو کچھ اپنے خالی ہاتھوں میں یہی چیزیں لینے کے لیے لائن میں کھڑے تھے۔کچھ کے چہرے جھنجھلائے ئے ہوئے تھے شاید ان کے مریضوں کی حالت اچھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں تھی۔کچھ کے چہرے مطمئن تھے شاید ان کے مریض شفا یاب ہوئے تھے۔عمر حیات کے لیے یہ منظر نیا نہیں تھا وہ ایسے چہروں کو پہلے بھی کئی بار دیکھ چکا تھا۔ان چہروں کو دیکھتے ہوئے یکایک منظر بدلا تھا۔وہ اب ہیون ہسپتال کے کیفے ٹیریا میں کھڑا تھا۔

آس پاس لوگوں کا رش بھانت بھانت کی بولیاں ، جھنجھلائی پریشان آوازیں، بے زار چہرے ،کچھ روئی متورم آنکھیں ،کچھ دھوپ چھاؤں سے چہرے جن کی آنکھیں سرخ تھیں۔لیکن لب مسکراتے تھے۔ان سب کے بیچ کھڑا دبے دبے غصے والا چہرہ لیے کھڑا عمر حیات اسے یہاں کام کرتے ہوئے ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔لیکن وہ اب بھی اس ماحول کا عادی نہیں ہوا تھا۔اس نے ویٹرز والا لباس پہن رکھا تھا ۔بال ماتھے پہ بکھرے تھے آنکھوں میں دبہ دبہ غصہ اور چہرے پہ ڈھیر بے زاری۔آج لوگوں کا رش زیادہ تھا۔وہ ایک ایک ٹیبل پہ جا جا کر تھک کوفت زدہ سا ہو گیا تھا۔خاص طور پہ اسے تب غصہ آتا تھا جب نوجوان لڑکیاں اسے بار بار بلاتی تھیں۔اب ان کا بھی کوئی قصور نہیں تھا۔اتنا مغرور اور ہینڈسم ویٹر شاید انہوں نے پہلی بار دیکھا تھا۔اسی وقت اس کے ساتھی ویٹر نے اس کے ہاتھ میں دو کافی تھمائی اور اس کو ایک ٹیبل پہ بھیج دیا۔اس ٹیبل پہ ایک ہی آدمی بیٹھا تھا اس کی عمر کی جانب پشت تھی۔عمر نے سامنے سے آکر کافی کے دونوں مگ ان کے سامنے رکھے۔اور ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر دیکھا تو ٹیبل پہ بیٹھا آدمی مسکرایا۔عمر مسکرا بھی نہ سکا۔

انہوں نے ابرو کے اشارے سے اس کو بیٹھنے کا کہا۔وہ بادل نخواستہ بیٹھ گیا صاف ظاہر تھا کہ وہ ناراض ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معراج سلطان نے اس کو افسوس سے دیکھا تھا۔

"نام اور شکل سے تو مسلمان لگتے ہو۔سلام کرنا نہیں سیکھا ؟"وہ میٹھا سا طنز کر رہے تھے۔

عمر کے تو مانو آگ ہی لگ گئی۔

"ایک ہفتے سے آپ کے بچے سنبھال سنبھال کر آدھا پاگل ہو گیا ہوں۔اتنا روتے ہیں۔میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔گلا پھاڑ پھاڑ کر روتے ہیں جیسے آج اگر نہ روئے تو پھر کبھی رونا نصیب نہ ہو گا۔اور کھانا۔۔ کھانا تو اتنا کھاتے ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔ہر گھنٹے میں کچھ نہ کچھ چاہیے ہوتا ہے۔انسان میں کوئی ادب ہوتا ہے کوئی تمیز ہوتی ہے۔میں سمجھ گیا تمھیں کھانے کو کچھ چاہیے لیکن میں کوئی جادوگر تو نہیں ہوں۔دودھ یا پھر دلیہ لانے کے لیے کچن میں جانا پڑتا ہے۔۔۔لیکن ان بدتمیز بچوں کو یہ بات سمجھ ہی نہیں آتی۔چیخ چیخ کر دماغ گھما دیتے ہیں۔"وہ برہمی سے کہہ رہا تھا۔معراج مسکراہٹ دبائے اس کو سن رہے تھے۔

"اور خاموش تو کبھی بیٹھتے ہی نہیں ہیں۔ہر وقت بولتے ہیں۔پہلے دن تو میرا دل کیا تھا ایک ایک کو اٹھا اٹھا کر ہیون کی چھت سے نیچے پھینکتا جاؤں۔لیکن پھر۔۔۔مجھے رحم آ گیا۔۔۔بہت غصہ دلاتے ہیں بہت زیادہ لیکن خیر۔۔۔میں مینج کر لیتا ہوں۔"اس نے کہنا جاری رکھا۔

" اس کے بعد یہاں کیفے میں خوار ہو رہا ہوں۔کسی کی بیوی بیمار ہے تو کسی کا بیٹا۔کسی کا باپ زخمی ہے تو کسی کی ماں کا شوگر ہائی ہے۔لیکن ان سب کو بھی اپنا غصہ اور ناراضگی یہیں نکالنی ہے مجھ پہ۔اور ایک آخری بات۔"اس کے چہرے پہ جھینپ جانے کا تاثر آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ۔یہاں جو۔۔۔لڑکیاں آتی ہیں۔۔۔میں ان کے آرڈر نہیں لوں گا۔۔عجیب انداز سے دیکھتی ہیں اور میرے بارے میں بات کرتی ہیں۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔عورت سمجھ کر عزت کرتا ہوں۔لیکن مجھے اپنی ذات کا موضوع گفتگو ہونا پسند نہیں ہے۔۔۔سو میں بزرگ عورتوں اور مردوں کے آرڈر لوں گا۔لیکن لڑکیوں کے لیے آپ کسی اور سے کہہ دیں۔"وہ ان کے چہرے کو دیکھتا دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

معراج سلطان نے دلچسپی سے یہ منظر دیکھا تھا۔انہوں نے پہلی دفع کسی مرد کی آنکھوں میں ایسی حیا دیکھی تھی۔

"ٹھیک ہے میں بات کر لوں گا آئندہ سے یہ کام منیب دیکھ لے گا۔خیر یہاں پر میں ایک عزیز کو دیکھنے آیا تھا لیکن پھر یاد آیا تمہارا داخلہ بھی تو کروانا ہے۔تو بتاؤ کتنی رقم ہے تمھارے پاس داخلے کے لیے ؟" ان کا لہجہ سادہ تھا۔

عمر اس سارے وقت میں پہلی بار ذرا خوش ہوا تھا۔وہ بھی دل میں۔پڑھائی سے اسے عشق تھا۔

"مجھے ایگزٹ اماؤنٹ تو نہیں پتہ لیکن میرے اکاؤنٹ میں کافی پیسے ہیں۔ایڈمشن،بکس اور میری ہیوی بائیک سب ہوجائے گا۔لیکن میں ایک بات آپ کو بتا دوں میرا ایڈمشن کسی اچھے کالج میں کروایئے گا۔میری بیس بنے گی تو آگے جا کر CSS کرنا ہے مجھے۔"وہ خوشی سے کہہ رہا تھا۔

معراج سلطان نے جانچتی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔

"تمہارا سورس آف انکم کیا ہے ؟"انہوں نے اس کو دیکھتے ہوئے سوال داغا تھا۔

عمر ذرا حیران ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا میرا ؟ میرا تو کوئی سورس آف انکم نہیں ہے۔"

"تو پھر وہ پیسے کس کے ہیں کہاں سے آئے ؟"

"اماں نے میرے اکاؤنٹ میں ڈلوائے تھے۔ہر مہینے ڈلواتی ہیں۔آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں ؟"وہ اب بھی حیران تھا۔

"تمہاری اماں ؟ ھمم۔۔۔وہی اماں جس کو چھوڑ کر سارے تعلق ختم کر کے آئے ہو ؟لیکن اس کے پیسوں پہ اب بھی تمہارا حق ہے ؟ جب تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے تو تم اس کے پیسے کیوں لے رہے ہو ؟یا پھر یہ کہو کہ تم ان پیسوں کے بغیر سروائیو نہیں کر سکتے ؟کیا تم۔۔۔اب بھی نفیسہ کے آسرے زندگی گزارو گے ؟تم اپنے لیے خود کے لیے کیا کروگے ؟ اگر تم۔۔عمر تمھیں اگر نفیسہ کے پیسوں سے داخلہ کروانا ہے تو میں یہ کام نہیں کروں گا لیکن اگر تم اپنے ہاتھوں سے اپنی محنت کے دو ہزار روپے بھی مجھ لا کر دو گے تو میں۔۔۔تمھارے لیے سب کچھ کروں گا۔اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔مجھے جانا ہے کل پھر آؤں گا۔مجھے اپنا فیصلہ سنا دینا اوکے ؟"وہ نرمی سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

عمر جو سانس روکے ان کو سن رہا تھا ان کو اٹھتے دیکھ جلدی سے بول اٹھا۔

"لیکن وہ میری ماں ہے۔میں ان کے پیسے استعمال کر سکتا ہوں۔اگر میں کام کرنے لگا تو میری پڑھائی ڈسٹرب ہوگی۔میں جلد از جلد کچھ نہ کچھ بننا چاہتا ہوں۔تاکہ اماں کو یہاں لے آؤں اپنے پاس۔۔ان چھوٹی موٹی نوکریوں کے آسرے میں ان کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔وہ اماں ہیں میری۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معراج نے اپنے دونوں ہاتھ میز پہ رکھے تھے اور اس کی جانب جھکے تھے۔

"وہ۔۔۔تمہاری۔۔۔ماں۔۔۔نہیں۔۔۔ہے تم۔۔۔یتیم ہو۔۔۔یہاں اپنے ماں باپ کو ڈھونڈنے آئے ہو۔۔۔سو تمھارے لیے بہتر ہے کہ اپنی سستی اور کاہلی کو ایک طرف رکھو اور کام کرنا شروع کرو۔۔۔تم اب مزید اس عورت سے ایک روپیہ بھی نہیں لو گے۔۔۔کیونکہ نفیسہ حیات تمہاری ماں نہیں ہے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چبا چبا کر بولتے سیدھے ہوئے تھے۔

عمر نے ٹھہر کر ان کو دیکھا تھا۔معراج کو لگا شاید اب وہ کچھ اور بھی کہے گا۔اپنے حق میں اپنی صفائی میں۔لیکن وہ مدھم آواز میں بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"میں یہاں اپنا خاندان ڈھونڈنے ضرور آیا ہوں۔لیکن میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔میں ایک دن اپنے اصل کی طرف لوٹوں گا اپنی اماں کی طرف۔۔۔ان کے علاوہ میرا کوئی خاندان نہیں ہے کوئی ماں باپ نہیں ہیں۔میں کام سے نہیں بھاگتا۔میں محنت سے نہیں بھاگتا۔میں وہی ہوں جس نے اپنی ماں کے کوکنگ سینٹر میں چولہے کے سامنے کھڑے ہو کر سخت گرمی میں کاہل سے کاہل پھوہڑ سے پھوہڑ لڑکی کو کھانا بنانا سکھایا ہے۔میں اپنی اماں کی جم میں سیلف ڈیفنس کلاسز دیتا رہا ہوں۔میں نے چھ سال کی عمر سے نئی زبانیں سیکھنی شروع کی تھیں۔آج مجھے اپنے ملک کی زبانوں کے علاوہ گیارہ اور زبانیں آتی ہیں۔میں اپنی اسکول اور کالج کی چھٹیوں میں کبھی گھر نہیں بیٹھا۔میں نے مختلف کورسز کیے ہیں۔میں نے قرآن کورسز کیے ہیں تفسیر تجوید کے تمام کورسز۔"

وہ اپنی سیاہ زہین آنکھوں کو معراج سلطان کے چہرے پہ جمائے کہے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں فجر میں کئی لوگوں کے گھر جا جا کر ان کے بوڑھوں کو قرآن پڑھاتا تھا۔بلکہ پڑھاتا کم تھا سناتا زیادہ تھا۔یہاں میں قرآن شروع کرتا وہاں وہ بوڑھے لوگ رونے لگتے شاید ان کو آخرت یاد آتی تھی۔ کبھی کبھی مجھے بھی رونا آتا کبھی ان لوگوں سے کوفت ہوتی۔آپ بچوں کو سنبھال لیتے ہو یہ سوچ کر کہ وہ بچے ہیں لیکن بوڑھے لوگوں سے آپ وہی طاقت ،وہی صبر ،وہی سٹیمینا ،وہی سب کچھ ایکسپیکٹ کرتے ہیں جیسے کہ آپ خود ہیں۔حالانکہ بچوں سے زیادہ بڑے بچے "بوڑھے "ہوتے ہیں۔میں نے ان نحیف اور مجبور عورتوں کے گھر جا کر کھانے بنائے ہیں جن کی بہو بیٹیاں جاب کرتی ہیں یا پھر ہٹ دھرم اور بدتمیز تھیں۔لیکن ان سب جگہ جانے کے لیے میرے پاس میری ہیوی بائیک ہوتی تھی۔میرا والٹ پیسوں سے بھرا ہوتا۔میرے پاس" **وقت** "ہوتا تھا۔میں کاہل اور سست نہ پہلے تھا نہ اب ہوں۔ فرق صرف یہ ہے کہ میری اماں نے مجھ سے ذہنی مشقت کروائی تھی۔آپ مجھ سے جسمانی مشقت کروا رہے ہیں۔"

"بات یہ نہیں ہے کہ میں یہ نہیں کر سکتا۔بات یہ بھی نہیں ہے کہ مجھے دوبارہ ویسے کمفرٹس چاہئیں۔ بات صرف یہ ہے کہ میں صرف اور صرف "جلدی "میں ہوں۔مجھے جلد از جلد کچھ کرنا ہے کچھ کمانا ہے۔تاکہ میں اپنی اماں کے ساتھ رہوں۔سازشی لوگوں سے دور جھوٹے لوگوں سے پرے۔کچھ بن جاؤں تاکہ اماں کو کھلا سکوں ان کے خرچے اٹھا سکوں۔آئندہ آپ مجھے یہ مت کہیے گا کہ میں ان کا بیٹا نہیں ہوں۔اگر کبھی بھولے سے بھی یہ خیال ذہن میں آجائے تو میری ایک بات یاد رکھیے گا۔۔۔"

"میں۔۔عمر حیات ہوں۔میں۔۔اپنی اماں کا بیٹا ہوں۔اور میں کرائی بے بی نہیں ہوں۔میرے بازو کام کر سکتے ہیں۔میری آنکھیں جاگ سکتی ہیں۔میرا ذہن بیدار رہ سکتا ہے۔اور آپ نے جو کروانا ہے کروائیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں تیار ہوں میرے پاس وقت ہے۔"وہ بول کر رکا نہیں تھا۔کرسی سے اٹھ کر تیز تیز چلتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

پیچھے معراج سلطان کے قریب ایک ہیون میں آیا کے طور پہ کام کرنے والی عورت آ کر کھڑی ہوئی تھی ان کی آنکھوں میں افسوس تھا۔

" اس بچے کے ساتھ کیوں کر رہے ہیں ایسا ؟ آپ کو لگتا ہے یہ سہہ لے گا ؟"ان کی آواز میں رنج تھا۔

معراج ہلکے سے مسکرائے تھے۔

"میں اسے اس کے پیروں پہ کھڑا کر رہا ہوں۔آپا۔۔اسی لڑکے کی اماں کہتی ہے۔"

"اگر عورت کو آزمانا ہو تو اس سے زیور چھین لو۔۔اگر اس کے بعد بھی ڈٹی رہی تو اصلی ہو گی۔"

"اور اگر مرد کو آزمانا ہو تو پیسہ کھینچ لو۔اگر اصلی ہوا تو پھر سے اٹھ کھڑا ہو گا ورنہ بھربھری دیوار کی طرح ڈھے جائے گا۔میں بس دیکھنا چاہتا ہوں وہ بھربھری دیوار ہے یا اصلی مرد۔"

اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر مزید چلتا۔اگر کوئی اس کے پیچھے سے آ کر اس کے کندھے پہ ہاتھ نہ رکھتا۔عمر نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا اب اس کے سامنے سانولی رنگت اور گرے آنکھوں والا نوجوان کھڑا تھا۔اس کی آنکھوں میں سرد سا تاثر تھا۔عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے تھے۔

اب نہ جانے ہارون شاہد اس کے پاس کیوں آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

وہ سمندر کنارے ایک بڑے سے پتھر پہ بیٹھی ہوئی تھی۔بال ہوا سے اڑ اڑ کر چہرے پہ آ رہے تھے ۔جنہیں ہٹانے کی زحمت وہ فی الحال نہیں کر رہی تھی۔وہ کسی آرٹسٹ کی بنائی گئی سب سے محبوب پینٹنگ لگ رہی تھی لیکن ادھوری۔اس کی اداس آنکھیں کسی غیر مرئی نکتے پہ جمی تھیں۔آس پاس سے گزرتے لوگ اس کو دیکھ رہے تھے۔کچھ کی نگاہوں میں ستائش تھی تو کچھ کی نگاہوں میں ناپسندیدگی ۔ان سب کے برعکس اس کے عقب میں کھڑے ایک سیاہ آنکھوں والے شخص کی نظروں میں بس فکر تھی۔یہ لڑکی اس کے لیے اتنی ضروری ہوجائے گی یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔وہ ہسپتال میں یوسف سلطان سے ملے بغیر واپس آگئی تھی۔مہر نے لاکھ کہا کہ اندر چل کر دیکھ لو لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔تھوڑی دیر دور سے دادا جان کو دیکھنے کے بعد وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر یہاں آگئی تھی۔عمر اس کے پیچھے آیا تھا۔

وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے قریب رکھے ایک پتھر پہ بیٹھ گیا تھا۔اب کے گزرتے لوگوں کی نگاہوں میں "**رشک** "بھی شامل ہوگیا تھا۔پینٹنگ مکمل ہوگئی تھی۔آرٹسٹ کی جیسے محنت وصول ہوگئی ہو۔

"آپ کے دادا۔۔ان کو ضرورت تھی آپ کی۔انہوں نے کئی بار آپ کا پوچھا ہے۔آپ کو پتہ ہے ؟" ہالے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے بولنا شروع کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں آج نفرت بے زاری کچھ بھی نہیں تھی۔ بس ایک بے بسی بھری الجھن تھی۔

"اللہ کیسا ہوتا ہے عمر ؟ " وہ اس کے چہرے پہ نظریں جمائے عجیب سے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

کون سی نفرت کہاں کا انتقام اس وقت اسے کچھ یاد نہیں تھا۔وہ بہت بری طرح ڈسٹرب تھی۔

عمر چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا اور پھر کہنا شروع کیا۔

"اللہ بہت پیارا ہوتا ہے۔اللہ وہ ہوتا ہے۔"

"جو آپ کو پیدا کرتا ہے۔"

"یہ مت کہیے گا کہ یہ کوئی عام سی بات ہے۔اگر ہم ایک پودا بھی اگاتے ہیں تو اس میں کتنا وقت محنت اور محبت لگتی ہے۔اور یہ عام بات نہیں ہوتی۔وہی جو آپ کو کھلاتا ہے پلاتا ہے۔"

"کھلانا پلانا آسان نہیں ہوتا اس کے لئے ظرف چاہیے ہوتا ہے۔آپ کسی کے گھر چلے جاؤ وہ اآپ کو دو دن کھلائے گا تین دن کھلائے گا۔ایک مہینہ ایک سال کھلائے گا لیکن آخر وہ بے زار ہوجائے گا۔تھک جائے گا۔اکتا جائے گا۔خدا نہیں تھکتا۔نہیں بے زار ہوتا۔نہیں اکتاتا کیونکہ خدا ظرف والا ہے۔"

"اللہ وہ ہے جو آپ کو بیماری اور صحت دیتا ہے۔"

"اب آپ کہیں گی بیماری ؟ خدا بیماری دیتا ہے۔یہ کیسا خدا ہے جو ہمیں نقاہت زدہ کر دیتا ہے۔جو ہمیں تکلیف دیتا ہے لیکن اگر سوچا جائے تو بیماری نعمت ہے۔ہم بیماری میں جتنا اللہ کے قریب ہوجاتے ہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اتنا کبھی کسی فیز میں نہیں ہوتے۔بیماری میں ہمیں لگتا ہے ہم مر جائیں گے۔تب ہمیں خدا یاد آتا ہے۔ ہم مغفرت مانگتے ہیں۔ہم درد سے راحت مانگتے ہیں۔آپ نے دیکھا ہو گا کوئی بھی بیمار انسان جب کراہتا ہے تو اس کے منہ سے ایک ہی آواز نکلتی ہے۔ایک ہی نام نکلتا ہے۔

"اللہ۔۔۔بس اللہ۔"

"تو بیماری ہمیں ہمارے اللہ سے قریب کرتی ہے۔"

وہ بول رہا تھا اور ہالے پلک جھپکائے بغیر اس کو سن رہی تھی۔

"اللہ وہ ہے جو آپ کو کبھی جج نہیں کرتا۔آپ چاہے اس کی جتنی مرضی نا فرمانی کریں۔جتنا مرضی اس سے دور رہیں۔ایک بار جب آپ سچے دل سے اس کے پاس جائیں گے وہ آپ سے ناراض نہیں ہو گا۔ وہ سمیٹ لے گا۔وہ نہیں کہے گا کہ اب کیوں آئے ہو۔وہ طعنہ نہیں دے گا۔وہ آپ سے صفائی نہیں مانگے گا۔وہ آپ سے گواہی نہیں لے گا۔وہ بس کہے گا ،آ گئے ہو ؟دنیا سے تھک گئے ہو ؟کیا اب میرے ہو؟ لو آؤ میں اب بھی تمہارا ہوں۔میں اب بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔"

"کوئی انسان ایسا نہیں کرتا۔ہر انسان جج کرتا ہے کسی نہ کسی طریقے سے کبھی نہ کبھی کرتا ہے۔آپ اس کے ساتھ برا کرو وہ اس بات کو دل میں رکھتا ہے۔کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی کونے میں۔جب آپ اس سے معافی مانگیں گے۔وہ آپ کا پچھلا قصور پچھلی غلطی ضرور یاد دلائے گا۔سب نہیں دلائیں گے لیکن سو میں سے ننانوے انسان آپ کا قصور آپ کو یاد دلائیں گے۔"

زرد رنگ کے لباس والی لڑکی اس خوبصورت لہجے والے آدمی کو سن رہی تھی محویت سے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ چاہے جتنے مرضی دوست بنا لو آپ کا سچا دوست اللہ ہی رہتا ہے۔وہ ایسا دوست ہے جو رات کے تین بجے بھی آپ کو سنتا ہے۔جو تپتی دوپہر میں بھی سنتا ہے۔جو سخت سردی میں بھی سنتا ہے۔وہ کبھی آنسوؤں کا کبھی آپ کے غم کا مذاق نہیں بناتا۔وہ کبھی آپ کی ماضی کی بے وقوفی پہ ہنستا نہیں ہے۔وہ آپ کے راز فاش نہیں کرتا۔وہ آپ کو لوگوں کے سامنے ڈسکس نہیں کرتا۔آپ کی ذات کا مذاق نہیں بناتا۔اللہ بڑا ہی نوبل دوست ہے۔وہ آپ کو کوئلے سے بچا کر آپ کے ہاتھ میں سونا تھما دیتا ہے۔مختصر یہ کہ جو ذات ظرف والا ہو جج مینٹل نہ ہو۔سیکرٹ کیپر ہو۔ہمدرد ہو۔طعنے نہ دے۔گلہ نہ کرے۔ذرا ذرا سی بات پہ روٹھے نہ۔بڑی بڑی باتوں پہ معاف کر دے۔ہر غم ہر مشکل میں آپ کے ساتھ ہو ایسی ذات تو بہت نوبل ہوئی ناں ؟"

"سو میرے حساب سے اللہ بہت پیارا ہے۔"

وہ بول کر خاموش ہو گیا تھا۔

ہالے نے چہرہ آگے کیا تھا آواز سرگوشی جتنی مدھم کر لی تھی۔سمندر کی لہروں کے شور میں اس کی آواز عمر کے کانوں تک پہنچی تھی۔

"کیا خدا واقعی exist کرتا ہے ؟"اس کی آنکھوں میں بے چینی تھی، خوف تھا۔

عمر کے منہ پہ جیسے کسی نے اینٹ دے ماری ہو۔

(معراج سلطان کی بیٹی کو خدا کے ہونے پہ شک ہے ؟)

"کک۔۔کیا۔۔کیا۔۔مطلب ؟"اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔اس کا چہرہ یکدم پیلا پڑنے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں جس دن سے اغوا ہوئی ہوں۔میں نے نمازیں پڑھنا چھوڑ دی ہیں۔میں دعا نہیں مانگ سکتی۔کیونکہ مجھے دل سے یہ یقین نہیں ہے کہ وہ کبھی قبول ہوں گی۔شروع کے کچھ دنوں میں میں نے اسے بہت یاد کیا بہت پکارا۔لیکن جیسے بے سد کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا۔اس نے تو میری ایک بار بھی نہیں سنی۔وہ ہوتا تو میں اغوا نہ ہوتی۔میری عزت نہ خراب ہوتی۔وہ ہوتا تو میرا چچا میرے باپ کو قتل نہ کرتا۔میں اتنی اچھی مسلمان نہیں ہوں لیکن میرا باپ۔۔۔میرے باپ کو تو خدا سے بہت محبت تھی۔انہوں نے تو اللہ کی محبت میں کتنا کچھ کیا تھا کتنے سالوں سے ان کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی تھی لیکن اللہ نے ان کو قتل ہونے دیا کیوں ؟"

عمر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ بس دم سادھے اس کو سنے گیا۔

"بابا کے بعد میرے پاس میرا بھائی تھا۔میرا دوست تھا۔مجھ سے وہ دونوں بھی چھن گئے۔اور سب سے آخر میں میرے دادا۔اللہ نے ان کو مفلوج کر دیا۔کیا اسے مجھ پہ رحم نہیں آتا ؟ وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔میں نے سنا ہے اگر وہ ہوتا اور واقعی اتنا پیار کرتا تو مجھے اس طرح اکیلا نہ چھوڑتا۔نہ جانے کیوں مجھے لگتا ہے اگر خدا ہوتا تو میرا خاندان نہ ٹوٹنے دیتا۔وہ ہوتا تو مجھ سنبھال لیتا۔جو صفات خدا کی تم نے سنائی ہے میری باری پہ تو ایسا کچھ نہیں ہوا۔یا تو پھر وہ ہے نہیں یا پھر وہ میرے" لیے" نہیں ہے۔تم بتاؤ نہ عمر۔۔۔میں کیا کروں ؟کیا تم مجھے ملحد ہونے سے بچا سکتے ہو؟ ذرا دیر کو نفرت اور انتقام کو ایک طرف رکھ کر بتاؤ کیا میری واپسی ممکن ہے ؟ میں ملحد نہیں بننا چاہتی۔میرا دل یہ نہیں چاہتا۔میری روح کو اس لفظ سے کراہیت آتی ہے لیکن میں کیا کروں کہ مجھے خدا کے ہونے پہ یقین

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آجائے۔میں بڑی مشکل میں ہوں۔میں بڑی بے بس ہوگئی ہوں۔میں بہت شرمندہ ہوں مجھے بتاؤ میری واپسی کیسے ہوگی؟؟"

عمر بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اس کی رنگت متغیر ہو چکی تھی۔وہ پینٹنگ کو ادھورا چھوڑ کر آرٹسٹ کے آرٹ کی تذلیل سی کرتا وہاں سے جا چکا تھا۔

پیچھے ہالے سلطان اس پتھر پہ تنہا بیٹھی رہ گئی۔

اس سے تھوڑا دور ذرا فاصلے پہ کھڑا عمر حیات موبائل کان سے لگائے کسی کو بار بار کال کر رہا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات نارمل نہیں تھے۔وہ شدید ڈسٹرب تھا۔

اسی وقت اس نے ایک بار پھر کال ملائی جو کہ پک کر لی گئی۔

"ہیلو کہاں تھیں آپ ؟میں کب سے ٹرائی کر رہا ہوں۔"وہ چھوٹتے ہی بولا تھا۔

اس کی آواز ساحل سمندر سے سفر کرتی چھوٹے باغیچے والے گھر میں کرسی پہ بیٹھی نفیسہ حیات کے کانوں تک گئی تھی۔

"میں نماز پڑھ رہی تھی۔بیٹے کیا کوئی کام ہے ؟"انہوں نے نرمی سے جواب دیا تھا۔

"میں بہت پریشان ہوں بہت زیادہ۔ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں ہے۔میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔میں کیا کروں ؟" اس کی آواز میں بے قراری تھی۔

"کیا ہالے کے حوالے سے پریشان ہو ؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے ؟"اس نے جیسے ہار کر سوال کیا تھا۔

"کیونکہ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ تمھیں کچھ پتہ نہیں ہے۔اور تمھارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔یہ اس رات بھی ہوا تھا جس رات معراج سلطان کا قتل ہوا تھا۔دو لوگ ہیں جو تمھیں بھی لا جواب کر سکتے ہیں ایک معراج سلطان دوسرا ان کی بیٹی۔اب بتاؤ ان کی بیٹی نے کیا کہا ہے ؟" وہ سہولت سے پوچھ رہی تھیں۔

عمر نے کنپٹی سہلائی تھی اور جواب دینے کو الفاظ متجمع کیے کچھ دیر بعد وہ بولا تو اس کے لہجے میں دل کو چیر دینے والا دکھ تھا۔

"وہ۔۔۔وہ کہتی ہے کہ۔۔۔اس کو خدا کے ہونے پہ شک ہے۔۔۔معراج سلطان کی بیٹی۔۔۔نفیسہ حیات کی بہو۔۔۔عمر حیات کی بیوی کو خدا کے ہونے پہ شک ہے۔۔یہ غم یہ دکھ میرے لیے بڑا ہے معراج سلطان کے قتل سے بھی بڑا۔۔۔میں اس کو ایسے نہیں دیکھ سکتا۔آپ سمجھیں وہ صرف میری بیوی نہیں ہے۔اس سے میرے کئی تعلق ہیں۔اس کا چہرہ میری ماں سے ملتا ہے۔اس کا خون میرے سب سے عزیز میرے محسن سے ملتا ہے۔وہ میرے لیے کیا ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ وہ تکلیف میں ہے اور اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔یہ خدا نے مجھے کیسا بے بس کر دیا ہے۔"وہ موبائل کان سے لگائے چہرہ اوپر کیے دکھ سے کہہ رہا تھا۔

نفیسہ البتہ اب بھی پر سکون تھیں۔

"کیا وہ کسی اور کو خدا مانتی ہے ؟"وہ اپنے ازلی پر سکون لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں ہر گز نہیں۔"وہ ترنت بولا تھا۔

"کیا وہ خدا کو نہ ماننے پہ شرمندہ ہے ؟کیا وہ اپنے گناہ کو own کرتی ہے یا پھر کسی اور کو اپنی گمراہی کا الزام دیتی ہے؟"

"وہ بہت شرمندہ ہے۔بہت زیادہ۔۔وہ یہ سب نہیں چاہتی۔خود کو بدلنا چاہتی ہے۔اور وہ کسی کو بھی الزام نہیں دیتی وہ اپنے گناہ کو own کرتی ہے۔وہ کسی پہ بھی الزام نہیں لگا رہی لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہی ہیں؟ مجھے یہ بتائیں اس کی واپسی ممکن ہے یا نہیں۔"وہ جھنجھلا سا گیا تھا۔

نفیسہ کے چہرے کا اطمینان اب مزید بڑھا تھا۔

"اس کی واپسی ممکن ہے بیٹے۔ہر ایک کی واپسی ممکن ہوتی ہے جب تک نبض چلتی ہے۔ہر گناہ کی معافی ممکن ہے۔خدا کو نہ ماننا اتنا بڑا گناہ نہیں ہوتا جتنا کسی اور کو کسی اور ذات کو خدا مان لینا گناہ ہوتا ہے۔تمہاری بیوی بس خدا سے ناراض ہے یہ بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔لیکن واپسی ممکن ہے۔"

"دوسری بات وہ اپنا گناہ own کرتی ہے اور اس سے زیادہ اچھی بات کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ایسے سمجھو کہ اسے واپسی کے سفر کے لیے سواری مل گئی ہے۔اپنا گناہ نہ ماننا اللہ کی طرف جانے والی سب سے بڑی رکاوٹ ہوتا ہے۔"

عمر فون سے ابھرتی آواز کو غور سے سن رہا تھا نفیسہ کہہ رہی تھیں۔

"گناہ سے زیادہ بڑا گناہ پتہ ہے کیا ہوتا ہے ؟ "وہ چند لمحے رکی تھیں۔پھر بولنا جاری رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

"گناہ سے بڑا گناہ ہوتا ہے "جسٹیفکیشن" اپنے گناہ کی جسٹیفیکیشن۔جو شخص یہ کہتا رہتا ہے کہ جی مجھ سے تو فلاں آدمی کی باتوں نے یہ کروا دیا۔میں نے تو فلاں مجبوری میں یہ کیا۔میں تو یہ کبھی نہیں کرتا۔اگر میرا محبوب شخص مجھ سے یہ نہیں کہتا۔یہ غلط ہے۔یہ غلط سے بھی زیادہ غلط ہے۔"

"آپ سے گناہ ہو گیا اس کو own کرو۔اللہ کے سامنے معافی شرمندگی اور ندامت سے۔میں یہ نہیں کہہ رہی کہ فخریہ ساری دنیا کے سامنے کہتے پھرو کہ ہم نے تو بھائی جھوٹ بولے ہم نے کیا زنا،ہم نے پی ہے شراب، ہم نے کھیلا ہے جوا نہیں۔یہ غلط طریقہ ہے گناہ کو own کرنے کا۔مطلب ہے کہ بس اللہ کے سامنے صرف اللہ کے سامنے اس کی معافی مانگو آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرو۔اللہ سے کہو ۔۔۔"

"میں نے یہ کیا۔اللہ یہ مجھ سے ہوگیا میں شرمندہ ہوں آئندہ نہ کرنے کے لئے کوشاں ہوں لیکن یہ بس میں نے کیا ہے۔کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر نہیں کروایا اور اگر ہاتھ پکڑ کر کروایا۔تب بھی میں اسے نہیں خود کو الزام دوں گا۔اپنے کمزور ایمان اور بے لگام نفس کو الزام دوں گا۔جو کچھ بھی ہوا ہے اللہ وہ میں نے کیا۔میں کم عمر تھا،نادان تھا، گمراہ تھا یا پھر میرے دل پہ مہر تھی کچھ بھی تھا۔یہ مجھ سے ہو گیا اور اب میں اس پہ شرمندہ ہوں۔مجھے معاف کردیں کیونکہ آپ کر سکتے ہیں۔مجھے بھٹکنے سے بچا لیں کیونکہ آپ بچا سکتے ہیں۔میرے دل کو ہیل کر دیں کیونکہ یہ آپ کے اختیار میں ہے۔مختصر یہ کہ تمہاری بیوی شرمندہ بھی ہے اور اپنا گناہ own بھی کرتی ہے۔وہ واپس آجائے گی مبارک ہو۔اس کی واپسی ممکن ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے بے اختیار گہری سانس بھری تھی۔

"میں اس کے لیے کیا کر سکتا ہوں ؟"وہ تکان سے پوچھ رہا تھا۔

"نفیسہ کے لہجے میں تعجب در آیا تھا۔

تم ؟ تم کیا کر سکتے ہو ؟ وہ کوئی اسکول یا کالج سے کھوئی ہوئی لڑکی نہیں ہے بیٹے۔یہ اس کا اللہ تک جانے کا سفر ہے۔اس میں تم کچھ نہیں کر سکتے۔جو کرنا ہے اس کے دل کو اور اسے خود کرنا ہے۔کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو اللہ سے نہیں ملا سکتا۔اللہ اور بندے کا تعلق بہت پرسنل ہوتا ہے۔اس میں کوئی تیسرا نہیں آتا۔کوئی کسی انسان کو "کہہ "کر دین سے قریب نہیں کر سکتا۔کسی کا غم کسی کی دی ہوئی خوشی آپ کو اللہ کے قریب نہیں کر سکتی۔اگر کر بھی دے تو یہ وقتی ہو گا۔جیسے جیسے غم کم ہو گا۔آپ کی نمازوں سے خشوع ختم ہو جائے گا۔جیسے جیسے خوشی ماند پڑے گی۔دل دوبارہ دنیا میں لگ جائے گا۔لوگ کہتے ہیں نمازوں میں سکون نہیں ہے سکون کیسے آئے ؟"

"کیا کبھی نماز کو اطاعت کے لیے پڑھا ؟کیا کبھی اسے بس اللہ کے لیے پڑھا ؟"

"تم لوگوں نے اپنی نمازیں ایک انسان سے جوڑ لیں۔تم لوگوں نے اپنی عبادت کو ایک شخص کے لیے مخصوص کر دیا۔تم رکوع میں ، سجود میں، دعا میں بس ایک شخص کو مانگتے ہو۔ اس کی خوشی، اس کی ناراضگی،اس کا ملنا۔یہ سب تمھارے لیے خدا سے بڑا ہوتا گیا۔اگر اسے نہیں مانگتے تو اپنی کوئی ضرورت مانگتے ہو۔اپنا کوئی رکا ہوا کام کہتے ہو۔جب تک تم لوگ اپنی عبادت صرف اللہ کے لیے مخصوص نہیں کرو گے سکون نہیں آئے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ بہت پوزیسو ہے وہ دوسروں کے بھیجے گئے لوگوں کو قبول نہیں کرتا۔ وہ اپنے بندے کو خود بلاتا ہے۔وہ کھوٹے لوگوں سے ہمارا دل تڑوا کر ہمیں اپنے پاس بلاتا ہے۔طوعا یا کرہا ہمیں اس کے پاس جانا ہی ہوتا ہے۔"

"وہ ہدایت ان کو دیتا ہے جو چاہتے ہیں۔وہ مہریں ان کے دل سے ہٹاتا ہے جو اپنے دل کو توبہ سے پاک کرنا چاہتے ہوں۔اللہ پاک ہے وہ پاک دلوں میں بستا ہے۔اللہ رحم دل ہے وہ بے حس دلوں میں نہیں رہتا۔ایسے دلوں کو یا تو پاک کرتا ہے یا پھر کرواتا ہے۔تمہاری بیوی کے دل پہ بھی میل لگی ہے وہ جب چاہے گی اللہ اس کے دل سے یہ میل ہٹا دے گا۔"وہ بول کر چپ ہوئیں تو عمر جیسے ایک ٹرانس سے نکلا۔

"تو کیا ہم اپنے عزیز اور محبوب لوگوں کو اس طرح گمراہی کے سمندر میں غرق ہونے کے لیے چھوڑ دیں۔ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں ؟ان کو اذیت اور تکلیف میں دیکھ کر بھی خاموش رہیں ؟"وہ پوچھ رہا تھا۔

"تم ایک کام کر سکتے ہو بس ایک "دعا "یہ عرش ہلا دیتی ہے۔تم سچے دل سے دعا کرو عمر۔جس طرح ہمارے نبی سائیں نے کی تھی۔جب کفر کا زور بڑھ گیا تھا۔جب مسلمانوں کو نمازیں تک نہیں پڑھانے دی جاتی تھی۔تب حضرت **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** نے اللہ سے دعا کی تھی کہ عمر بن حشام یا پھر عمر بن خطاب کے دل کو کفر سے پھیر دے۔ان دونوں میں سے ایک کو اسلام کی طاقت بنا دے۔تب اللہ نے ان کی دعا کے نتیجے عمر بن خطاب کا دل کفر سے پھیر دیا۔ان کو اسلام کی طاقت بنایا۔جو اللہ عمر بن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خطاب کا دل پھیر سکتا ہے وہ ہالے سلطان کا دل بھی پھیر سکتا ہے۔وہ کسی کافر کسی مسیح کا دل بھی پھیر سکتا ہے۔وہ یہودی اور بت پرستوں کے دل بھی پھیر سکتا۔ہم انبیاء جتنے نوبل نہیں ہیں ہم ان کے جیسی دعائیں نہیں کر سکتے۔ہم ان کے جیسے پاک دل نہیں لا سکتے۔ہم اللہ سے ان کے جیسی بے غرض محبت نہیں کر سکتے لیکن ہم کوشش کر سکتے ہیں۔دعاؤں نے کئی دل پھیرے ہیں بیٹے۔تم اپنے دل کو ہر غرض سے پاک کر کے دعا کرو۔وہ تمہاری سنے گا۔"وہ ملائمت سے کہہ رہی تھیں۔

عمر حیات کو اپنی سماعتوں میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔

"آپ اتنی بڑی بڑی باتوں پہ بھی اتنی ریلیکس کیسے رہ لیتی ہیں ؟"

سفید دوپٹے کے حالے میں مقید وہ بوڑھی ہوتی عورت مسکرائی تھیں۔

"اگر کوئی تمھارے سامنے پہلی بار قتل کا اعتراف کرے تو پہلے تم ڈرو گے ،پھر غصہ کرو گے، پھر تمھیں غم ہو گا لیکن اگر چار الگ الگ لوگ آ کر تم سے یہی اعتراف کریں تو تم آہستہ آہستہ اس سب کے used to ہو جاؤ گے۔میں اب ان گناہوں کے اعترافوں کی عادی ہو گئی ہوں۔میرے سامنے کئی لوگوں نے قتل،زنا ،چوری ڈاکے ہر قسم کے اعتراف کیے ہیں۔مجھ سے کئی لوگوں نے قتل کے بعد کی بے چینی ،ریپ کی بعد کا گلٹ ،ڈاکے کے بعد کی شرمندگی، گھر توڑنے کے بعد کا پچھتاووں کا اس کے علاوہ بھی کئی گناہ کئی جرائم کا اعتراف کیا ہے۔اب میں اس سب کی used to ہو گئی ہوں۔سو مجھے فرق نہیں پڑتا۔میں لوگوں کو جج نہیں کرتی۔جہاں تک مجھے یاد ہے عمر میں نے تمھیں بھی ایسا ہی بنایا تھا۔تمھارے دل پہ بڑی بڑی باتیں اثر نہیں کرتی تھیں۔تم چھوٹی چھوٹی باتوں پہ پریشان نہیں ہوتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھے۔تم بڑے بڑے گناہوں پہ لوگوں کو جج نہیں کرتے تھے۔تمھیں کیا ہوتا جا رہا ہے ؟اور ایسا صرف تب ہوتا ہے جب سامنے ہالے سلطان ہوتی ہے۔کیا تم واقعی اس لڑکی کے معملے میں بے بس ہوگئے ہو ؟ "وہ ہلکی سی تشویش سے پوچھ رہی تھیں۔

عمر نے آنکھیں موند لی تھیں اس کی آواز دھیمی ہوگئی تھی۔

"وہ ساحرہ ہے اس نے مجھ پہ سحر کر دیا ہے۔اور مجھے اس کا کوئی توڑ نہیں ملتا۔ میں اس کے معملے میں دنیا کا سب سے بے بس انسان ہوں۔"

اس نے دوسری طرف سے کچھ سنے بغیر کال کاٹ دی تھی۔

عجیب بے بسی تھی جس نے اس کو اپنی جکڑ میں لے رکھا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

دوپہر کے تقریبا دو بجے کا وقت تھا۔

یوسف سلطان کو ہسپتال چھوڑ کر، شمس سلطان متغیر ہوتی رنگت کے ساتھ فہیم مرزا کے آفس آیا تھا ۔ریسیپشن ڈیسک پہ بیٹھی لڑکی نے ان کو روکنے کی کوشش کی تھی۔جسے وہ بہت بری طرح جھڑک آئے تھے۔صبح سے ہر نیوز چینل پہ ایک ہی ویڈیو چل رہی تھی۔

"میں ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شمس نے کچھ دیر قبل ہی وہ ویڈیو دیکھی تھی۔جو کہ ان کے حواس معتل کرنے کو کافی ٹھہری تھی۔فہیم مرزا کے آفس کا دروازہ ایک دھاڑ سے کھولتے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔سامنے ہی پاور سیٹ پہ فہیم بیٹھے تھے دیوار کے ساتھ رکھے صوفے پہ نوح بیٹھا تھا۔

اس شاہانہ طرز کے آفس میں اے سی کی کولنگ کے باوجود عجیب حبس اور گھٹن تھی۔نوح غیر آرام دہ تھا جبکہ فہیم کی رنگت بے طرح اڑی ہوئی تھی۔وہ سخت پریشان تھے۔شمس کو اس طرح آتے دیکھ ان کے چہرے پہ ذرا دیر کو سکون سا آیا تھا۔وو اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔کون سی سلامتی کون سا مصافحہ اس وقت ان کو جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔

وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر شمس کے بلکل سامنے آ کر کھڑے ہوگئے تھے۔

"یہ سب کیا ہے شمس ؟ تمھارے بھائی کو کسی نے قتل کر دیا ہے اور تم اس کی پراپرٹی آج مجھے بیچنے والے تھے ؟ تم مجھے ان سب میں پھنسانا چاہتے ہو ؟ میں تمھیں پاگل لگتا ہوں یا کرمنل؟میں ایک انتہائی شریف آدمی ہوں۔میں قتل غنڈا گردی ان سب چیزوں میں کبھی نہیں پڑا۔ مجھے اس سارے میس سے نکالو سمجھ آئی تمھیں۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے چبا چبا کر کہہ رہے تھے۔

شمس نے ایک ناپسندیدہ نظر ان پہ ڈالی تھی۔

"تمھیں کیا لگتا ہے یہ ویڈیو میں نے بنائی ہے ؟ تم اپنے پھنسنے کی بات کرتے ہو۔تم صرف خریدار ہو۔ اس پراپرٹی کو میں بیچ رہا ہوں۔کیا میں نہیں پھنسوں گا۔کیا میں آزاد رہوں گا ؟تم پہ شک جانے سے پہلے مجھ پہ شک جائے گا۔اگر میں شمس سلطان نہ ہوتا تو اب تک پولیس مجھے میرے گھر سے اٹھا کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لے کر جا چکی ہوتی۔جب سے ویڈیو وائرل ہوئی ہے اے ایس پی نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔فون کر کر کہ وہ کہتا ہے یا تو آ کر ایف آئی آر کٹواؤں یا پھر مجبورا وہ لوگ مجھے تھانے لے جائیں گے ۔کیونکہ سب سے پہلا شک مجھ پہ آتا ہے۔"

"اب میں تمھیں یہ بتانے آیا ہوں کہ تم جلد بازی میں آ کر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاؤ گے۔کم از کم تین ماہ۔۔تین ماہ تک حیون کا نام بھی اپنی زبان پہ مت لانا۔تب تک میں یہ سب کچھ فکس کر لوں گا۔"وہ ان کے قریب کھڑے دبا دبا غرا رہے تھے۔

فہیم کے کندھے ڈھیلے پڑے تھے۔

"تم کیا کرنے والے ہو ؟"وہ سخت مضطرب تھے۔

نوح خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ان فرعونوں کے لیے کوئی موسیٰ نہیں آئے گا ؟"

شمس نے گہری سانس لی تھی۔

"سب سے پہلے میں پریس کانفرنس بلاؤں گا اور اپنی پوزیشن کلئیر کروں گا۔اس کے بعد میں ہسپتال اور اس کے عملے پہ ایف آئی آر کٹواؤں گا۔اس ڈاکٹر عبدالحفیظ کو گرفتار کرواؤں گا۔اور اپنے بھائی کے قاتل کو ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کروں۔تقریبا ایک ماہ بعد میں کوئی ایسا آدمی لے آؤں گے جو میرے بھائی کے قتل کا اعتراف کر لے گا۔"

"ہاں وہ آدمی پاگل ہو گا ناں۔کیوں کرے گا وہ ایسا یہ بھی بتا دو ذرا۔"ا فہیم نے ان کو بیچ میں ٹوکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شمس ایسے حالات میں مسکرائے تھے۔

"شاید تم بھول رہے ہو میرا بھائی جج تھا۔اس نے کئی ہزار فیصلے سنائے تھے۔ان میں سے کوئی فیصلہ غلط بھی ہو سکتا ہے اور اسی غلط فیصلے سے کسی کی زندگی بھی تباہ ہو سکتی ہے۔اور جس کی زندگی تباہ ہوتی ہے وہ کسی کی زندگی چھین بھی سکتا ہے۔بس یہی کرنا ہو گا مجھے ایک کرائے کا آدمی آئے گا اور وہ قبول کرے گا کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا کیونکہ میرے بھائی نے اس کے کیس کا غلط فیصلہ سنایا تھا۔لیکن اس کام کے لیے وقت چاہیے مجھے۔ان کے اس سال کے سارے کیسز دیکھنے ہوں گے اور ان سب میں سے ایک آدمی کا انتخاب کرنا ہو گا۔"بولتے بولتے وہ رکے تھے۔ایک نظر فہیم کے پریشان چہرے کو دیکھا تھا۔پھر ان کے قریب جا کر اپنے دونوں ہاتھ ان کے کندھے پہ رکھے تھے۔

"میں،ہم دونوں کو اس میس سے نکال لوں گا۔میں سب کچھ فکس کر لوں گا۔ہم دونوں پارٹنرز ہیں۔تمھارے مسائل میرے مسائل ہیں۔میرے مسائل تمھارے مسائل ہیں۔حل میں نکالوں یا تم فرق نہیں پڑتا بس تم نے پریشان نہیں ہونا۔اوکے۔"

فہیم اب بھی غیر آرام دہ تھے۔

"تم ایسا کرو اپنی بھتیجی کو بھی ساتھ لے جاؤ کانفرنس میں۔اس سے تمہاری پوزیشن کلئیر ہو گی۔تمھارے تعلقات اس سے اچھے تو ہیں ناں ؟"آخر میں انہوں نے سوالیہ نظروں سے شمس کو دیکھا تھا۔

شمس کی آنکھیں پر سوچ انداز میں چھوٹی ہوئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اسے ساتھ لے جاؤں گا۔بلکہ میں ایسا کرتا ہوں اس کے اغوا کا مقدمہ بھی دائر کرتا ہوں۔کیا پتہ وہ سچ ہی کہہ رہی ہو۔"وہ سوچتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

جبکہ ان کی اس بات پہ فہیم مرزا کے چہرے کا رنگ یکدم بدلا تھا۔

نوح نے بے زاری سے پہلو بدلہ تھا۔

"یعنی۔۔تم۔۔۔مجھ پہ۔۔۔مقدمہ کرو گے ؟ "وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولے تھے۔

شمس نے اچھنبے سے ان کو دیکھا تھا۔

جبکہ فہیم اسی ٹھنڈے لہجے میں کہے گئے۔

"تم نے کہا ہم پارٹنرز ہیں میرے مسائل تمھارے مسائل ہیں۔لیکن میں اس ڈیل میں اضافہ کر دیتا ہوں۔"

"اب سے میرے راز تمھارے راز ہیں۔میرے جرائم تمھارے جرائم ہیں۔میرے گناہ تمھارے گناہ ہیں۔تمہاری بھتیجی کو اس کی شادی کی رات میرے بھانجے نے اغوا کیا تھا۔میں نے اور تمہاری بیوی نے ڈیل کی تھی۔مجھے بس اس کی شادی کی رات اسے گھر نہیں پہنچنے دینا تھا اور مجھے اس کے بدلے حیون مل جاتا۔میں نے مان لیا۔لیکن میرا ہاتھ بس یہیں تک تھا۔وہ اے ایس پی عمر حیات اس سب میں کب اور کیسے شامل ہوا میں نہیں جانتا۔اب میرا راز ،میرا گناہ اور میرا جرم تمہاری یادداشت میں محفوظ رہنا چاہیے شمس۔کیونکہ ہم دونوں پارٹنرز ہیں۔"وہ شمس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں کہہ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جبکہ شمس سلطان کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔ان کے جسم کا سارا خون نچڑ گیا تھا۔ان کی رنگت متغیر ہو گئی تھی۔

"تم۔۔۔نے۔۔۔میری۔۔ بھتیجی۔۔۔کو۔۔۔۔تم۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟" وہ مارے شاک کے ہکلانے لگے تھے اور پھر اگلے ہی لمحے انہوں نے فہیم کا گریبان پکڑ لیا تھا۔شاک کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔

"تمہاری جرات کیسے ہوئی ؟تم نے میرے گھر کی عزت پہ ہاتھ ڈالا۔۔۔تم نے میری معصوم بھتیجی کی عزت خراب کر دی۔کیوں کیا تم نے ایسا ؟ " وہ بری طرح غرا رہے تھے۔

نوح فورا اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور ان دونوں کے درمیان بیچ بچاؤ کرنے لگ گیا۔بڑی مشکل سے اس نے شمس کو فہیم سے دور کیا تھا۔

"تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔تم نے اپنے بیٹے اور بھانجے کو بھیج کر میری بھتیجی کو اغوا کروایا۔جب میں تمھیں ایک بار کہہ چکا تھا۔جب میں نے کہا تھا۔ہیون تمھیں مل جائے گا۔تم نے کیوں کیا ایسا؟ وہ معصوم تھی۔اوہ خدایا اس نے اپنے حق میں کتنی صفائیاں دی تھیں۔تمھارے بیٹے اور بھانجے نے مل کر اس کی زندگی خراب کر دی۔"وہ بے بسی بھرے غصے سے بلند آواز میں چلا رہے تھے۔

فہیم مرزا ناپسندیدہ نظروں سے اس کو دیکھے گئے۔

"میرے بیٹے کا نام مت لو وہ اس سب کا حصہ نہیں تھا۔"انہوں نے شمس کو ٹوکا تھا۔

"بکواس بند کرو۔۔۔"وہ پوری قوت سے چلائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے خود ہالے کی شادی کی رات تمہارے بیٹے کو نوح کے ساتھ گاڑی میں دیکھا تھا۔جب میں اپنی بھتیجی کو ڈھونڈ رہا تھا۔تب تمہارا بیٹا اور بھانجا دونوں ساتھ تھے وہ دونوں مجھ سے ملے تھے۔میری بھتیجی کے مل جانے کے لیے نیک تمنائیں دے رہے تھے۔مجھے ڈاج دینے کی کوشش مت کرو۔اپنے بیٹے کو مت ڈھکو۔اس کے گھٹیا اعمال مت چھپاؤ۔"وہ اب چلا نہیں رہے تھے لیکن ان کے لہجے میں غصہ واضح تھا۔

فہیم نے شاکی نظروں سے نوح کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہے ہوں "کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔"

نوح نے شکستگی سے سر جھکا دیا تھا۔اس کا سر جھکانا شمس کے تمام الزامات کی تائید کر گیا تھا۔

شمس ابھی کچھ اور کہتے کہ ان کے جیب میں موبائل تھرتھرایا۔پاکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا تو ڈی آئی جی کالنگ کے الفاظ جگمگائے۔ماتھے کو ہاتھ سے مسلتے ہوئے انہوں نے موبائل کان سے لگایا تھا اور باہر نکل گئے تھے۔جانے سے پہلے وہ نظروں ہی نظروں میں "میں تمھیں دیکھ لوں گا "کہنا نہیں بھولے تھے۔ان کے جاتے ہی فہیم جیسے حواس میں آئے تھے۔وہ نوح کی جانب مڑے تھے۔

جس دروازے سے شمس گئے تھے۔وہ ادھ کھلا تھا۔اس ادھ کھلے دروازے میں نیلی سلک شرٹ پہنے، بال جیل سے جمائے ایک خوش شکل سا نوجوان آ کر کھڑا ہوا۔ابھی وہ اندر داخل ہوتا کہ اندر سے آتی آوازوں پہ ٹھٹک کر رکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے یاقوت کو اپنے ساتھ شامل کیا ؟"ان کی آواز میں بے یقینی تھی۔تم میرے بیٹے کو؟تم اسے اس سب میں کیسے گھسیٹ سکتے ہو ؟ تم جانتے ہو اس کا انجام کیا ہو گا ؟ تم نے مجھ سے پوچھے بغیر یہ قدم اٹھایا کیسے؟ تم نے میرے بیٹے کو ایکسپلائٹ کیا ؟"وہ نوح کے سر پہ کھڑے بری طرح چلا رہے تھے۔

"میں ملازم ہوں اس کا وہ جو کہے گا مجھے کرنا ہو گا۔یہ آپ ہی نے کہا تھا اس کے راز میرے سینے کی قبر میں محفوظ رہنے چاہیے۔اس کی خواہش کا احترام میرے لیے ہر چیز سے زیادہ ضروری ہونا چاہیے یہ بھی آپ ہی نے کہا تھا مجھے۔اس کے ساتھ کتے سے زیادہ وفادار اس کے لیے شیر سے زیادہ طاقتور اور لومڑی سے زیادہ چالاک بننا ہو گا یہ بھی آپ ہی نے کہا تھا۔میں نے بس اپنا فرض نبھایا ہے۔اس نے ضد کی اور مجھے اس کو ساتھ لے جانا پڑا۔انکل میں مجبور تھا۔"

اس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا لہجہ مدھم تھا۔

وہ اپنے الفاظ سے فہیم مرزا کے غصے کو جھاگ کی طرح بٹھا چکا تھا۔

"اس لڑکی کو اے ایس پی کی گاڑی میں کس نے ڈالا نوح ؟مجھے یہ بتاؤ۔یہ مت کہنا کہ یہ اتفاق تھا یا تم لوگوں نے یہ سب نہیں کیا۔مجھے سچ بتاؤ تاکہ میں حفاظت کے لیے کوئی اقدام کر سکوں۔"وہ سخت جھنجھلائے ہوئے تھے۔

دروازے کے پار کھڑا یاقوت ذرا سا مسکرایا تھا۔اس کی مسکراہٹ بہت دلکش تھی۔

اندر نوح کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس اے ایس پی نے یاقوت کی پارٹی پہ ریڈ ڈالا تھا۔جب ہم پارکنگ میں چھپے بیٹھے تھے۔تب وہاں عمر حیات کی گاڑی آگئی یاقوت نے اپنا بدلہ لینے کے لیے اس لڑکی کو اے ایس پی کی گاڑی میں ڈال دیا۔یہ سب اس کی اپنی مرضی تھی۔اس نے اپنے دم پہ اپنا بدلہ لیا۔"

یاقوت کی اٹھی ہوئی گردن میں جیسے سریا سا فٹ ہو گیا ہو۔اس کا چہرہ جوش سے تمتمانے لگا تھا۔**(اب ڈیڈا کریں گے تعریف)**

اور پھر تھپڑ کی آواز سارے آفس میں گونجی تھی۔فہیم کا بھاری ہاتھ نوح کے چہرے پہ چھاپ چھوڑ گیا تھا۔اس کی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا وہ اسی طرح کھڑا رہا۔

"مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے تم نے ہاں۔گدھا ہوں میں پاگل ہوں۔۔گالی۔۔۔گالی۔۔۔۔تم نے میرے بیٹے کو استعمال کیا ہے۔اسے اس اے ایس پی کے سامنے لے آئے ہو تم۔لعنت ہو تم پہ جھوٹ بولتے ہو تم۔تمھیں لگتا ہے میں یاقوت ہوں جو تمہاری باتوں میں آجاؤں گا ہاں ؟ کس نے ڈالا یہ خیال اس کے ذہن میں کیا میں نہیں جانتا ؟ بتاؤ نوح کیوں کیا تم نے ایسا ؟وہ تمھارے بھائیوں جیسا ہے تم نے اس کو استعمال کیا۔کیوں دھوکہ دیا ؟بولو۔"وہ غصے سے پاگل ہونے کو تھے۔دوسری طرف یاقوت کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔

نوح اس کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔اس نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا تھا۔اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کر اس کو تسلی دی تھی جیسے کہہ رہا ہو "دیکھنا اب نوح کہہ دے گا یہ سب الزام ہے۔وہ میرا بھائی ہے۔وہ مجھے استعمال نہیں کر سکتا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب واپس اس ادھ کھلے دروازے سے اندر چلے چلتے ہیں۔

"کیا تم اس لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو، اگر ایسا ہے تو بتاؤ مجھے اور اگر یہ وجہ نہیں ہے تو مجھے وہ وجہ بتاؤ جس کی بنا پہ تم نے اپنے ہی بھائی کو دھوکہ دے دیا۔بتانا پسند کرو گے نوح مرزا۔"وہ غصے سے سرخ چہرہ لیے بڑے ہی ضبط سے پوچھ رہے تھے۔

نوح نے کچھ کہنے کو لب کھولے۔

یاقوت نے اپنے دل پہ ہاتھ کی گرفت مضبوط کر دی۔

فہیم مرزا کی آنکھوں میں سرخیاں بھر گئیں۔

"میں اس سے محبت نہیں کرتا۔میں نرمین کے علاوہ کسی لڑکی سے محبت نہیں کرتا۔"وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

یاقوت سانس روکے اس کو سنے گیا۔

"ہاں میں نے یاقوت کو استعمال کیا۔میں نے اس کو دھوکہ دیا۔میں نے اس کے دماغ میں اپنی بات ڈالی۔"اس نے دھیرے سے سر جھکا کر اقرار کیا تھا۔

دروازے کے پار ڈیزائنر وئیر پہنے، برانڈڈ جوتے اور مہنگی واچ پہنے کھڑے لڑکے کا دل بری طرح ٹوٹا تھا۔اس کی آنکھوں میں زخمی پن اترا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اس لڑکی کے ساتھ برا نہیں ہونے دے سکتا تھا کیونکہ۔۔۔مجھے ہر لڑکی میں نیرو نظر آتی ہے۔۔۔"نوح اب بھی بول رہا تھا۔ "یاقوت اس کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہتا تھا۔اسے روکنے کے لیے میرے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔مجھے یہ کرنا پڑا لیکن اس سے یاقوت کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔بلکہ وہ خوش ہے اسے لگتا ہے اس نے اپنے دم پہ اپنا بدلہ لیا ہے۔اور یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جس پہ پریشان ہوا جائے۔میں عمر کو دیکھ لوں گا۔وہ کچھ نہیں کر سکتا میں نے سارا کام بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔آپ پلیز اب اس بات کو یہیں دفن کر دیں۔میں یاقوت کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔آپ بے فکر رہیے۔"

فہیم اب نوح سے کچھ کہہ رہے تھے لیکن یاقوت نہیں سن رہا تھا۔وہ زخمی نظروں لڑکھڑاتے قدموں اور ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ وہاں سے چلا گیا ان سب میں سب سے زیادہ تکلیف دہ کیا تھا۔

"زخمی نگاہیں ؟"

"لڑکھڑاتے قدم ؟یا پھر۔"

"ٹوٹا ہوا دل ؟"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

دھوپ کی شدت میں کچھ کمی آئی تھی۔سورج نے آگ برسانا ذرا دیر کو کم کر دیا تھا۔لیکن حبس اب بھی موجود تھا۔زرد رنگ کے لباس والی لڑکی کی گاڑی اب عمر کے گھر میں داخل ہو رہی تھی۔اس کے پیچھے عمر کی گاڑی آئی تھی۔وہ دونوں ایک ساتھ گاڑی سے اترے تھے۔ابھی وہ اندر جاتی جب بخش

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ہالے رک گئی تھی۔پیچھے موبائل پہ انگلیاں چلاتا عمر بھی رکا تھا۔

"کیا ہوا ہے ؟"اس نے تین حرف میں سوال کو سمیٹ دیا تھا۔

"حسن بھائی۔۔وہ حسن بھائی آئے ہیں اندر بیٹھے ہیں۔۔آپ کا انتظار کر رہے ہیں بڑے غصے میں ہیں۔" وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

ہالے بغیر جواب دیے اندر چلی گئی عمر اس کے ساتھ گیا تھا۔

ڈرائینگ روم کا دروازہ کھولنے پر جو منظر ان کے سامنے آیا۔اس میں وہ سولہ سالہ لڑکا غیر آرام دہ سا ایک صوفے پہ بیٹھا تھا۔اس کے چہرے پہ زخم کا نشان تھا۔جیسے کسی نے مارا ہو وہ صبح والے حلیے میں نہیں تھا۔اب اس نے سفید شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہن رکھی تھی۔سیاہ بال ماتھے پہ گرے تھے۔اس کی آنکھوں میں سنجیدگی تھی جو عمر کو دیکھ کر کوفت میں بدل گئی تھی۔

"مجھے" تم "سے بات کرنی ہے ہالے۔"،وہ" تم "پہ زور دے کر بولا تھا۔وہ بات ہالے سے کر رہا تھا لیکن اس کی چبھتی نظریں عمر کے چہرے پہ جمی تھیں۔

ہالے نے اس کی نظروں کا ارتکاز نوٹ کرتے عمر کی جانب دیکھا تھا۔

وہ گہری سانس بھرتا باہر نکل گیا تھا۔جاتے ہوئے اس نے ڈرائینگ روم کا دروازہ بند کر دیا تھا۔(**کہ آوازیں باہر ملازموں تک نہ جائیں**)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے جاتے ہی حسن ہالے کے عین سامنے آ کر کھڑا ہوا تھا۔تب ہی اس کی نظر حسن کے چہرے کے زخم پہ پڑی۔وہ تشویش سے آگے کو ہوئی تھی۔

"یہ کیا ہوا ہے حسن ؟ کسی نے مارا ہے ؟ مجھے بتاؤ۔"

وہ اب بھی بھنویں بھینچے ہوئے تھا۔ہالے کے سوال کا جواب دیے بغیر اس نے اپنا موبائل اس کے آگے کیا تھا۔جہاں ڈاکٹر عبدلحفیظ کی وہی ویڈیو تھی۔

"تم اس بارے میں جانتی تھی ؟ "وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

ہالے کے گلے میں گلٹی سی ابھری تھی لیکن وہ خاموش رہی۔

"مطلب تم جانتی ہو۔"اس نے جیسے سمجھ کر سر ہلایا تھا۔

"کیا میری طرح آج پتہ چلا ہے یا تم پہلے دن سے جانتی تھی ؟ "اس کے لہجے میں کاٹ تھی۔

ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا۔

حسن کی آنکھوں میں زخمی پن سا اترا تھا۔

"یعنی تم پہلے سے جانتی تھی۔تم نے مجھ سے میرے باپ کے قتل کے بارے میں چھپایا۔کس نے دیا یہ حق تمھیں ؟۔کیا یہ میرا حق نہیں تھا کہ میں اپنے باپ کی موت کی وجہ جان سکوں۔بتاؤ ہالے۔کس نے دیا تمھیں یہ حق۔"اس کی آواز بلند ہونے لگی تھی اور آنکھیں سرخ۔

ہالے بے تاثر نگاہوں کے ساتھ اسے دیکھے گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جتنا حق ان پہ تمہارا تھا اتنا بلکہ اس سے زیادہ حق میرا تھا۔"**(وہ انگلی اٹھا کر بات کر رہا تھا)** " اس رات میں ان کے ساتھ تھا۔میں۔۔تم نہیں تھی۔کوئی نہیں تھا۔وہاں بس حسن تھا۔وہ بلکل ٹھیک ہوگئے تھے۔جب تک میں وہاں تھا وہ ٹھیک تھے۔"اس کی آنکھوں میں اب پانی جمع ہونے لگا تھا۔

"تم جیسے ہی ان کے پاس گئی۔۔۔وہ مر گئے۔"

"حسسن۔۔۔"وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے چلائی تھی۔

"چیخو مت۔"وہ اس سے زیادہ بلند آواز میں دھاڑا تھا۔

""پوری رات میں ان کے ساتھ تھا۔ایک منٹ بھی نہیں سویا نہ دور ہوا۔اور تم۔۔۔تم تو۔۔۔دو گھنٹے بھی ان کے ساتھ نہیں رہ پائیں۔تم نے نہ جانے ایسا کیا کہا کہ ان کو دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا۔"وہ آج اتنے دنوں سے اندر بھرا زہر اگل رہا تھا۔

ہالے کے دل پہ جیسے کوئی چھری چلا رہا ہو۔اس کی آنکھوں سے آنسو لڑھک لڑھک کر چہرے پہ پھسلتے جا رہے تھے۔حسن اب بھی بول رہا تھا۔

"تم اس دن بھی ان سے ناراض ہوئیں ہالے۔تمھیں ان کی بیماری کا بھی خیال نہیں آیا۔تم اس دن بھی خود غرض ہوگئیں تم ان کو چھوڑ کر چلی گئیں۔اور کسی نے آ کر۔۔۔"وہ رکا تھا آواز کپکپائی تھی۔

"کسی نے آ کر میرے باپ کو قتل کر دیا۔۔۔تم ان کے ساتھ رہتی تو وہ نہ مرتے۔۔۔وہ نہ قتل ہوتے۔۔تم نے ہالے تم نے میرے باپ کو مروا دیا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ہالے کے چہرے پہ غور کیے بغیر بلند آواز اور سرخ آنکھوں کے ساتھ چلا رہا تھا۔جبکہ ہالے کے اوپر جیسے کسی نے پتھروں سے بھرا تھال لڑھکا دیا ہو۔دل کو جیسے زہر آلود خنجر سے چیر دیا ہو اذیت سی اذیت تھی۔

"تمھیں وہاں رہنا چاہیے تھا۔۔۔تمھیں بابا کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ تم ذمہ دار ہو اس سب کی۔صرف تم۔بابا کا قتل تمہاری وجہ سے ہوا ہے سمجھی تم۔ سنا تم نے۔۔۔تم ۔۔۔"یکدم وہ بولتے بولتے رکا تھا۔

ہالے کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔آنسو اب گرنا بند ہوگئے تھے۔اس کی آنکھوں میں ایسا درد تھا کہ حسن کو بے اختیار اپنی کی ہوئی باتوں پہ ملال ہوا۔لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

وہ کسی ریت کے مجسمے کی طرح کھڑی تھی جیسے ابھی اگر تم چھو لو تو ڈھیر ہو جائے۔

"بابا۔۔۔میری وجہ سے قتل ہوئے۔۔۔تم صحیح۔۔۔کہہ رہے ہو۔۔۔"اس نے اٹک اٹک کر کہنا شروع کیا تھا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔میں غصے میں تھا ہالے آئی ایم سوری۔۔"وہ شرمندگی سے کہتے ہوئے آگے آیا ۔

"میں اگر۔۔۔اس دن وہاں سے نہ جاتی تو وہ نہ مرتے۔""

"ہالے میرا یہ مقصد نہیں تھا خدا کی قسم یہ میرے منہ سے نکل گیا۔"

وہ نہیں سن رہی تھی وہ کچھ بھی نہیں سن رہی تھی وہ بس بول رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اتنے دنوں سے میں خود تو تسلی دے رہی تھی۔دلاسا دے رہی تھی کہ اس سب میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔لیکن آج **(اس نے ہچکی بھری تھی)** آج تم نے مجھے بتا دیا کہ میں نے۔۔۔میں نے اپنے باپ کو مروا دیا۔تم صحیح کہتے ہو وہ میری وجہ سے قتل ہوئے۔۔۔میری ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔۔۔۔"

"چپ ہو جاؤ ہالے۔۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔۔۔۔رئیلی آئی ایم۔۔۔میں بس تکلیف میں تھا۔۔۔۔مجھے تم پہ غصہ تھا۔"وہ اب بھی شرمندگی سے کہہ رہا تھا۔

"میں نے ہمیشہ اپنا سوچا۔۔۔میں نے اس دن بھی بس اپنا سوچا بس اپنا۔میں نے بابا کی تکلیف نہیں دیکھی۔میں ان کو اکیلا چھوڑ کر آگئی۔"

حسن خاموشی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے اس کو سنے گیا۔

"تم چلے جاؤ حسن۔جاؤ میری وجہ سے تمہارا نقصان ہو گیا۔اگر سوچا جائے تو میرا نقصان سب سے زیادہ ہوا ہے۔لیکن اٹس اوکے آئی ایم فائن اینڈ آئی ایم سوری۔میں نے تمہاری ہیپی فیملی خراب کر دی لیکن اگر دیکھا جائے تو میں بھی اس کا حصہ تھی۔خیر میرا کیا ہے۔"

وہ طنزیہ سی مسکرائی تھی۔

"تم جاؤ حسن یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔پلیز۔۔۔"اس کے رکے ہوئے آنسو ایک بار پھر پھسل پھسل کر اس کے چہرے پہ گرنے لگے تھے۔

حسن نے کچھ کہنے کو لب وا کیے پھر خاموشی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیچھے ہالے تھی اور اس کے گہری نیند سے جھنجھوڑ کر جگایا گیا گلٹ۔

"وہ کہتی تھی وہ ملکہ ہے۔۔۔آج اسے لگا تھا وہ تو کنیز بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔صفائی کا موقع تو ان کو بھی دیا جاتا ہے۔"

اب اگر ڈرائینگ روم سے باہر نکل کر سارا گھر لتاڑ کر عمر کے بنگلے کے باہر آؤ تو حسن ہارے ہوئے قدموں سے باہر نکل رہا تھا۔جب اپنے سامنے کھڑے عمر کو دیکھ اس کے قدم زنجیر ہوئے۔

"دو سال پہلے کی بات ہے۔تم چودہ سال کے تھے تب **(وہ کہتے ہوئے اس کے قریب آ رہا تھا)** میں اور تمھارے بابا ایک کیفے میں کافی پی رہے تھے۔

(حسن کا پورا وجود کان بن گیا)

"باتوں باتوں میں۔۔۔تمہاری بات آئی۔مجھے یاد ہے اس وقت جج صاحب کے چہرے پہ ایک فخر سا آیا تھا۔انہوں نے مجھ سے کہا تھا۔

"عمر ہالے مجھے ساری دنیاسے زیادہ عزیز ہے میں نے اسے سارا وقت اپنے ساتھ رکھا ہے۔لیکن اس کی ساری عادتیں یا تو یوسف سلطان جیسی ہیں یا پھر نگین جیسی۔لیکن میرا بیٹا حسن وہ بلکل میرے جیسا ہے ۔اس کا مزاج اس کا چہرہ اس کا دل۔اس کا ظرف۔کوئی اگر ایک بار اس کے ساتھ بیٹھ جائے۔اس سے بات کر لے یا اس کو دیکھ ہی لے وہ سیدھا کہے گا۔۔۔

"یہ معراج سلطان کا بیٹا ہے۔"

(حسن کے گلے میں پھندہ سا اٹکا تھا)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ حسن کے سامنے کھڑا نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں ابھی تو حسن صرف چودہ سال کا ہے۔تب وہ مسکرائے۔۔۔میں نے ان کو ہالے کے ذکر پہ بھی ویسا مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔انہوں نے کہا کہ حسن کا دل کھلا ہے۔وہ بڑے دل کا ہے۔وہ بلکل بے نیاز ہے۔وہ اگر کہیں چیرٹی کرے تو اس بات کا ذکر خود سے بھی نہیں کرتا۔اس رقم یا چیز کے بارے میں دوبارہ نہیں سوچتا کہ کاش کم دیتا یا زیادہ دے دیتا ۔ہالے ایسی نہیں ہے وہ دے تو دیتی ہے لیکن بعد میں سوچتی بہت ہے۔نیکی کا بار بار ذکر چاہے وہ خود سے ہی کیوں نہ ہو انسان کو مغرور کر دیتا ہے۔۔"وہ زرا دیر کو چپ ہوا تھا۔

حسن نے آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہا ہو "بولتے رہو پلیز"۔۔۔۔

عمر نے بولنا پھر شروع کیا۔

"انہوں نے کہا کہ میرا حسن اپنی بہن کے لیے دنیا کا سب سے بہترین بھائی ہے۔وہ اس کو اتنا تنگ کرتا ہے کہ ہالے رونے جیسی ہوجاتی ہے لیکن جب بھی اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو کوئی پریشانی ہو وہ ہالے کے ساتھ ہوتا ہے۔وہ خود جتنا مرضی اس سے لڑ لے لیکن جب بھی فروا ہالے سے کچھ بھی کہتی ہے حسن فورا سے پہلے دادا جان کو بتا آتا ہے کہ فروا کا منہ وہی بند کر سکتے ہیں۔وہ کسی غیر کے سامنے اپنی بہن سے نہیں لڑتا نہ کسی کو اپنی کو ایک لفظ کہنے دیتا ہے۔انہوں نے کہا جب وہ دونوں لڑتے ہیں تو میں ان دونوں کو کو جب سزا دیتا ہوں تو ہمیشہ ہالے کو دی ہوئی سزا حسن خود پہ لے لیتا ہے۔وہ اپنی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بہن کو کسی چیز کا قصور وار نہیں ٹھہراتا۔اس کی کی ہوئی غلطی کا بھی نہیں۔آج لگتا ہے انہوں نے جھوٹ کہا تھا۔۔"

حسن کے چہرے پہ جیسے جوتا پڑا تھا۔

"تم نے اپنی بہن کو سب کے سامنے ذلیل کیا یہاں تک کہ گھر کے ملازمین نے بھی تمہاری آواز سنی۔"

حسن کا سر جھک گیا تھا۔

وہ نرم لہجے والا شخص اب بھی کہہ رہا تھا۔

"تم اس کی سزا اپنے سر لے لیتے تھے۔آج تم نے اسے اس قصور کی سزا دی ہے جو اس نے کیا بھی نہیں تھا۔تم اسے پریشان نہیں دیکھ سکتے تھے ناں ؟آج تو تم نے اسے آدھا مار دیا ہے حسن۔۔"

اس کی جھکی گردن مزید جھکنے لگی تھی آنکھوں کا گلابی پن بڑھتا جا رہا تھا۔

"تم تو اس کو دوسروں سے پروٹیکٹ کرتے تھے آج تم نے خود اس کو غیر محفوظ کر دیا۔اس کی اپنی نظروں میں۔وہ اب خود سے خوف کھائے گی۔

"تم تو اس پہ فروا کی باتوں کو برداشت نہیں کرتے تھے۔آج کے بعد تو گھر کے ملازم بھی اس کے بارے میں بات کریں گے۔اور یہ ان کا قصور نہیں ہوگا وہ لوگ باہر کی دنیا نہیں دیکھتے۔وہ سوشل میڈیا اور ٹی وی نہیں دیکھتے۔ان کا واحد "**انجوائمنٹ** "ان کے "**مالک** "ہوتے ہیں۔اور آج تم انہیں موضوع دے آئے ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حسن نے سر اٹھایا تھا۔الفاظ متجمع کرکے گردن زرا سی اٹھائی اور پہلی صفائی دی۔

"میں ایسا نہیں تھا۔۔۔جیسا بابا نے تم سے کہا میں بالکل ویسا تھا۔میں نہیں جانتا آج مجھے کیا ہو گیا۔شاید مجھے غم تھا، یا شاید غصہ۔لیکن میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"اس کی آواز ہلکی اور شکستہ تھی۔

عمر نے افسوس سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں جانتا ہوں حسن۔تم وہ ہو جس نے اپنی بہن کو پڑنے والے تھپڑ خود پہ لیے۔جس نے بھرے مجمع میں اپنی بہن کی بات کا یقین کیا۔جب کوئی بھی اس کی بات سننے کو تیار نہیں تھا۔جس نے اس وقت اپنی بہن پہ یقین کرتے ہوئے اسے اکیلے ہسپتال جانے دیا۔وہ حسن سلطان تھا معراج سلطان کا بیٹا۔"

"یہ needy desperate اور angry bird سا لڑکا یہ کوئی اور ہے۔یہ حسن نہیں ہے۔تمہارا غم تمہاری شخصیت کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے تم خود کو کھو رہے ہو بچے۔غم کے گرد باؤنڈری بناؤ۔ورنہ یہ تمہارا وجود کھوکھلا کر دے گا۔وہ تمہاری بہن ہے عورت ہے ،تم مرد ہو اللہ نے مرد کو عورت پہ فضیلت دی ہے۔مرد کو افضل بنایا ہے اس لیے نہیں کہ وہ زیادہ طاقت ور ہے،اس لیے بھی نہیں کہ وہ کماتا ہے ،کھلاتا ہے بلکہ اس لیے کہ وہ عورت سے صلہ رحمی کرے۔اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کرے۔اسے پیار اور محبت سے سمجھائے۔کبھی اگر عورت غصہ کر جائے یا لڑ جائے تو صبر کرے۔جب وہ ٹھنڈی ہوجائے تو اسے نرمی سے اپنا مدعا سمجھائے۔نوکروں اور بچوں کے سامنے اس کی غلطیوں پہ اس کو ذلیل نہ کرے بلکہ افضل ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اسے معاف کر دے۔اس کو کمزور ہونے کا طعنہ دینے کے بجائے اسے اپنے کندھے کے ساتھ کھڑا کرے۔چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے بڑی بات کا الزام اس کو دینے بجائے مرد بن کر وہی مسائل حل کرے۔اصل مرد پتہ ہے کون ہوتا ہے ؟"

"جو اپنا غصہ اور فرسٹریشن اپنے گھر کی عورتوں پہ نہ نکالے۔کالج میں دوست سے جھگڑا ہو آفس میں باس کی ڈانٹ ہو یا نوکری کا نہ ملنا ہو۔ان تمام حالات کو فیس کرتے ہوئے بھی جب وہ گھر آئے تو مسکرائے کیونکہ وہ مرد ہے۔بلا وجہ اپنی بہن ،ماں ،بیوی ،بیٹی کسی پہ بھی اپنا غصہ نہ نکالے کیونکہ وہ مرد ہے۔اللہ نے اسے مقام دیا ہے بڑا رتبہ دیا ہے۔بڑے رتبے پانے کے لیے دل کو بڑا کرنا پڑتا ہے۔خود کو گہرا کرنا پڑتا ہے۔دل کے اندر ایک قبر بنانی پڑتی ہے جس میں اپنے گھر کی عورتوں کی چھوٹی تو کبھی بڑی غلطیوں کو دفن کرنا پڑتا ہے۔اپنے سے کمزور پہ چیخ کر چلا کر اگر تمھیں لگتا ہے کہ تم مرد کہلواؤگے لوگ تمہاری واہ واہ کریں گے تو تم غلط ہو۔افضل مرد بنو حسن۔کیونکہ تم ایک افضل مرد کے بیٹے ہو۔۔۔با ظرف بنو کیونکہ تمہارا باپ ویسا تھا۔اپنا غصہ اور غم اپنے گھر کی عورتوں پہ مت نکالو ۔کیونکہ تمہارا باپ ایسا نہیں کرتا تھا۔پہلا بیٹا باپ کی پرچھائی ہوتا ہے۔تمھیں کیا ہوتا جا رہا ہے تم ایسے تو نہیں تھے ؟"

حسن نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔

"کیا تم بابا کے ساتھ کافی پیتے رہے ہو ؟ "وہ اس کے چہرے کو دیکھتا پوچھ رہا تھا۔عمر اسے اپنے لفظوں کے سحر میں جکڑ چکا تھا۔حسن کو پتہ بھی نہ چلا کب۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر مسکرایا تھا۔گال کا گڑھا واضح ہوا تھا۔**(اس کے دونوں گالوں میں گڑھے پڑتے تھے لیکن ایک بائیں گال میں پڑنے والا گڑھا بالکل مدھم ہوتا تھا اتنا کہ بہت غور سے دیکھنے پہ نظر آئے)**

"ہم ساتھ کافی پیتے رہے ہیں۔کھانا کھاتے رہے ہیں۔ہم نے کئی ملکوں کا سفر ساتھ کیا تھا۔ہم بہترین دوست تھے۔وہ میرے لیے چائے بناتے تھے میں ان کے لیے کھانا بناتا تھا۔انہیں فیورز دیتا تھا۔ہم راتوں کو دیر تک شطرنج کھیلتے تھے تمھارے بابا ہر دفع ہار جاتے تھے۔" وہ ابھی کچھ اور کہتا جب حسن نے کرنٹ کھا کر اس کو دیکھا تھا۔

"وہ تم سے ہار جاتے تھے ؟"اس نے عمر کی بات کاٹ کر تیزی سے سوال کیا تھا۔

"ہاں وہ ہمیشہ ہار جاتے تھے۔ان کو اس بات کا ہمیشہ غصہ ہوتا تھا کہ وہ مجھ سے کیسے ہار جاتے ہیں۔اصل میں۔۔"

"نہیں وہ تم سے نہیں ہار سکتے تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔"اس نے پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے اس کی بات کاٹ دی تھی۔"میں تم سے بات ہی کیوں کر رہا ہوں۔۔۔مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔"وہ کہتے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔جہاں ڈرائیور گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

اس نے ابھی گاڑی کے دروازے پہ ہاتھ رکھا ہی تھا جب ایک بار پھر عمر نے اس کو پیچھے سے پکارا۔

"حسن سلطان۔۔تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ مجھ سے ہار نہیں سکتے ؟ "

حسن کے گلے گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی تھوڑی دیر بعد اس کے گلے سے پھنسی ہوئی سی آواز نکلی

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ ان کا فیورٹ کھیل تھا۔وہ گھر کے ہر فرد کے ساتھ کھیلتے تھے۔شمس چچا، سفیر بھائی، دادا جان، ہارون بھائی، مہر آپی یہاں تک کہ کئی بار بخش کے ساتھ بھی۔وہ کبھی کسی سے نہیں ہارے۔"

"وہ صرف ان لوگوں سے ہارتے تھے جن سے ان کو بے تحاشا محبت ہوتی تھی۔"

"جیسے کہ ہالے۔۔وہ بس ہالے سے ہارتے تھے۔اور تم نے یہ بات مجھ سے تو کہہ دی ہے ہالے سے مت کہنا۔وہ تمھیں زندہ نہیں چھوڑے گی۔بابا کے معملے میں بہت پوزیسو ہے۔"وہ وہ بول کر بغیر عمر کی طرف دیکھے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔

پیچھے عمر کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"اب تو یہ بات ان کو بتانا مجھ پہ فرض ٹھہرا۔"

وہ بڑبڑاتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ دن اپنے ساتھ بے انتہا مسائل لایا تھا لیکن ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ کے لیے۔اس سے زیادہ منحوس دن کوئی نہیں تھا۔ان کو اپنے گھر کے باہر پولیس موبائل میں بٹھایا جا رہا تھا۔ان کا چہرہ سفید تھا جیسے کسی گناہ گار مردے کا چہرہ ہو۔آنکھوں میں خالی پن ذلت ناکامی نہ جانے کیا کیا ایک ساتھ در آیا تھا۔

برہان ان کی قمیص سے لپٹا بری طرح رو رہا تھا۔شمس نے ایک ہاتھ سے برہان کی انگلی تھام رکھی تھی ۔آس پاس رپورٹرز کا جم غفیر لگا تھا۔دھڑا دھڑ تصاویر اتاری جا رہی تھیں۔کچھ پولیس والوں نے بڑی مشکل سے ان کو ڈاکٹر عبدالحفیظ کے قریب آنے سے روک رکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈاکٹر عبدالحفیظ کو پولیس موبائل میں بٹھایا گیا تھا۔جب شمس برہان کی انگلی چھوڑ کر موبائل میں بیٹھے عبدالحفیظ کے کان کے قریب جھکے۔

"میں تمھیں یہاں سے نکال لوں گا۔یقین کرو میرا۔بس تم اپنی زبان مت کھولنا۔ورنہ تم جانتے ہو۔ تمہاری زبان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی لیکن تمہارا بیٹا۔میں اس کا بہت کچھ بگاڑ سکتا ہوں۔اس کے علاوہ میں تمہاری پاک بیوی کی قبر بھی جانتا ہوں۔تم جانتے ہو نہ آج کل قبر میں لیٹی عورتوں کو نکال کر ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے ؟ یقینا تم اپنی پاک سید بیوی کی لاش کی بے حرمتی نہیں ہونے دو گے ہیں ناں ؟"وہ کرخت چہرے کے ساتھ ان کے کانوں میں جیسے قطرہ قطرہ تیزاب انڈیل رہے تھے۔

عبدالحفیظ پیرزادہ کی آنکھوں میں یکدم تکلیف ابھری تھی۔چہرے پہ ملال کا سایہ سا لہرایا تھا۔انہوں نے شمس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بدقت کہنا شروع کیا تھا۔

" میں اکیس سال کا تھا۔جب میں نے اپنا گاؤں چھوڑا۔میں اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔انہوں نے چار شادیاں کیں۔لیکن نرینہ اولاد صرف میری ماں سے ہوئی وہ بھی ایک واحد اولاد۔"

شمس کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔وہ برہمی سے ان کو جھڑکنے لگے۔جب عبدلحفیظ نے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"میں اپنے خاندان کا واحد وارث تھا۔گدی میری تھی۔لیکن میں نے گاؤں چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔گدی یتیم ہونے لگی۔میرا باپ پیرزادہ تھا۔انہوں نے رو کر مجھ سے التجا کی کہ میں نہ جاؤں میں گدی یتیم نہ کروں۔میں اپنے مریدوں کو بے آسرا نہ کروں۔میری اماں سائیں نے اپنا دوپٹہ میرے قدموں میں رکھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیا۔۔میں نے اس دوپٹے کی لاج نہیں رکھی۔میری بہنوں نے بین کیے میں نے کان بند کر لیے۔میں نے اپنی منکوحہ سے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔اس نے منع کر دیا۔میں نے وہیں کھڑے کھڑے اس کو طلاق دے دی۔پیروں کے خاندان میں پہلی طلاق تھی۔میرا باپ جلال میں آ گیا۔انہوں نے مجھے بددعا دی دونوں ہاتھ اٹھا کر بددعا دی انہوں نے کہا۔"

"میں جہاں جا رہا ہوں وہاں خدا مجھے ایسی ذلت دے کہ میں سر نہ اٹھانے پاؤں۔خدا مجھے ایسا غرق کرے کہ میری نسلیں مجھے روئیں۔خدا مجھے وہاں مارے جہاں پانی بھی نہ ملے۔میں جس گدی کو چھوڑ رہا ہوں خدا مجھ سے اس کی نا قدری کا حساب لے۔میں اپنے گاؤں کا پہلا مرد تھا جو شہر آتے ہوئے وہاں سے بددعائیں ساتھ لایا۔۔۔"

"کئی سال گزر گئے۔میں یہاں آ گیا۔گدی پہ میرے چچا کا بیٹا بیٹھا۔اس کی ماں غیر ذات کی تھی۔میرا باپ یہ غم برداشت نہ کر سکا کہ اس کی گدی پہ کوئی ملے ہوئے خون کا آدمی بیٹھے۔وہ مر گیا۔مرنے سے پہلے لوگوں نے اس سے کہا وہ اپنی بددعا واپس لے لیں شاید ان کا اپنا دل بھی پسیجا تھا۔تب ہی انہوں نے بددعا

واپس لے لی لیکن انہوں نے کہا حفیظ سے کہنا۔"

"کبھی بھی اللہ کے کسی بہت قریبی بندے کا دل نہ دکھائے۔ساری دنیا کے فراڈ کر لے لیکن اپنی وجہ سے کسی مریض کو مرنے مت دے۔اپنے کام کے ساتھ بے وفائی نہ کرے۔بد دیانتی نہ کرے۔کیونکہ اگر کر دی تو اگلے دن کا پانی بھی نصیب نہیں ہو گا اس کو۔۔حفیظ سے کہنا قصائی نہ بنے۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے ان کی بات سنی ہی نہیں۔ کبھی غور ہی نہیں کیا۔مجھے لگا جس پیرزادے کی بددعا نہ لگی اس کی نصیحت کیا مانی۔میں نے دل کھول کر فراڈ کیے۔لوگوں کے اعضا بیچے۔ان کی جانیں لیں میں قصائی بن گیا۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔دیکھو بالکل سلامت رہا میں لیکن جس دن میں نے معراج سلطان کو مرنے دیا ۔میرا باپ میرے خواب میں آیا اس نے کہا۔۔۔"

"میں نے تجھے بولا تھا قصائی نہ بنیں۔تو نے نہیں سنی۔اب تو عذاب دیکھیں۔"

وہ خاموش ہوئے تھے۔

شمس سخت چہرے کے ساتھ ان کو دیکھ رہے تھے۔ان کے چہرے پہ واضح اکتاہٹ تھی۔جیسے وہ اس کی بات ختم ہونے کا انتظار کر رہے ہوں۔

"تم کہتے ہو تم مجھے نکال لو گے۔"وہ طنزیہ سا ہنسے تھے۔

"میں ایک بوڑھے پیرزادے کی بد دعائیں لے کر آیا ہوں۔میں اپنی ماں کے دوپٹہ پہ پیر رکھ کر آیا ہوں۔میں اپنی بہنوں کو ساری زندگی کا غم دے کر آیا ہوں۔میں ایک پاک بی بی کو کو طلاق دے کر اس کی ذات سوالیہ نشان بنا کر آیا ہوں۔میں گدی پہ ایک غیر ذات کے آدمی کو بٹھا کر گدی کی بے حرمتی کر کے آیا ہوں۔میں حویلیاں اجاڑ کر آیا ہوں شمس سلطان۔مجھے یہاں سے اب کوئی نہیں نکال سکتا۔خدا نے مجھے ایسی جگہ مارا ہے جہاں مجھے پانی بھی نہیں ملا۔میں ایسا غرق ہوا ہوں کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔میں نے ایسی ذلت دیکھی ہے کہ اب کبھی سر نہیں اٹھا سکوں گا۔مجھے لگا تھا بد دعا اگر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وقت لگائے تو وہ زائل ہوجاتی ہے۔مجھے نہیں پتہ تھا بد دعا اگر وقت لے تو وہ زیادہ قوت سے مارتی ہے۔۔اس نے مجھے مار دیا ہے۔"

"تم پریشان مت ہو۔میں منہ نہیں کھولوں گا۔مصیبت پڑنے پہ دوستوں کو اس میں گھسیٹ لینا یہ پیروں کا شیوا نہیں ہے۔بس میرے برہان کو میری حقیقت مت بتانا۔"وہ دلگرفتگی سے کہہ کر رخ موڑ گئے تھے۔

شمس پیچھے ہٹ گئے تھے۔البتہ ان کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ اس تقریر کا ان پہ کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔انہوں نے برہان کا ہاتھ ایک بار پھر تھام لیا تھا۔

برہان کو روتے دیکھ ڈاکٹر عبدالحفیظ بنا آواز کے بڑبڑائے تھے۔

"آئی لوسٹ یو۔۔"(میں نے تمھیں کھو دیا)

پولیس موبائل آگے بڑھ گئی تھی۔

روتا بلکتا بچہ پیچھے رہ گیا تھا۔

انتقام کے چکروں میں ہمیشہ بچے ہی رل جاتے ہیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

میوزک کا بے ہنگم شور نا زیبا لباس پہنے۔۔۔رقص کرتے لڑکے لڑکیاں۔۔۔کچھ نشے میں جھولتے۔۔۔اور کچھ اسی نشے کی طرح جھومنے کو بے قرار نوجوان لڑکے لڑکیاں۔یہ منظر تھا شہر کے بہت بڑے اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہنگے کلب کا۔تم اگر زرا اپنی نظر گھماؤ تو سامنے ہی بار ٹینڈر کے سامنے اسٹول پہ تمھیں یاقوت مرزا بیٹھا ہوا نظر آجائے گا۔ناک سے سفید پاؤڈر کو اپنے اندر اتارتا اور پھر گردن پیچھے پھینک کر جیسے اندر تک سکون اترتا محسوس کرتا۔پھر سیدھا ہوتا ایک دو گھونٹ مہنگی وائن حلق میں انڈیلتا۔اس کی آنکھیں گلابی ہو رہی تھیں۔ناک سرخ ،چہرے پہ پھیلا رنج آج اس کے قریب کوئی لڑکی نہیں تھی۔تھوڑی تھوڑی دیر بعد اگر کوئی لڑکی قریب آتی بھی تو وہ اس کو بری طرح جھڑک کر دور کرتا۔آج اس کا غم بہت بڑا تھا۔

دفعتا ایک ڈھیلی شرٹ اور پینٹ پہنے ہوئے لڑکا اس کے قریب دوسرے اسٹول پہ آکر بیٹھا۔اس نے غور سے یاقوت کو دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ سے وائن کا گلاس لے کر اپنے ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔یاقوت نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔وہ اس کے ساتھ کھنچتا چلا گیا۔اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔نسبتا ایک سنسان گوشے میں آکر قیس نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔یہاں میوزک کا شور قدرے کم تھا۔

"اب بتاؤ کس بات کا سوگ منا رہے ہو؟وہ صباء اتنی بھی خوب صورت نہیں ہے جو تم اس کے درد میں خود کو ہی ختم کر دو۔۔چلی گئی ہے ناں دس اور لے آتے ہیں مر کیوں رہا ہے ؟" وہ اب بہت غصے سے اس کو جھڑک رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قیس آفندی یاقوت کا بیسٹ فرینڈ تھا۔دونوں ہر وقت ساتھ ہی نظر آتے تھے۔نوح کے بعد وہ اپنی سب باتیں قیس سے کہہ سکتا تھا۔اس وقت بھی کلب میں بیٹھے اس کے کچھ جاننے والوں نے قیس کو کال کر کے بلایا تھا۔

"بات یہ نہیں ہے۔"یاقوت نے شکستگی سے سر جھکایا تھا۔اور پھر آہستہ آہستہ ساری بات اسے کہہ سنائی۔

"کیا نوح اس لڑکی میں انوالوڈ ہے ؟"ساری کہانی سننے کے بعد اس نے بس یہی تبصرہ کیا تھا۔

"نہیں۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔"

"اچھا تو پھر کیا نوح کی کوئی گرل فرینڈ یا منگیتر ہے ؟"وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔وہ ان سب کاموں میں نہیں پڑتا۔اور ان سب باتوں کا مقصد کیا ہے؟" وہ جھنجھلایا تھا۔

"بدلہ۔۔۔ہم اس سے بدلہ لیں گے۔۔۔اس نے تمھیں ایک غیر لڑکی کی عزت بچانے کے لیے استعمال کیا ہے ناں۔اب تم اس کی کسی بہت عزیز اور محبوب لڑکی پہ قبضہ کر لو۔اس کے ساتھ وہی کرو۔جو تمھیں اس ہالے کے ساتھ کرنا تھا۔اور وہ اسے بچا نہیں سکے گا۔پھر دیکھو کیسے تڑپتا ہے نوح۔اس کی ہمت کیسے ہوئی تمھیں استعمال کرنے کی۔تم یاقوت مرزا ہو۔۔کوئی عام آدمی نہیں ہو۔یہاں بیٹھ کر رونے سے بہتر ہے اپنا بدلہ لو۔نوح کو بتاؤ کہ تم استعمال ہوئے بغیر بھی اپنا انتقام لے سکتے ہو۔مرد بنو یاقوت مرد۔"وہ اپنے حساب سے ایک سچا دوست ہونے کا ثبوت دے رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس کی کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔اس کی زندگی میں کوئی لڑکی نہیں ہے وہ۔۔۔"یاقوت بولتے بولتے رکا تھا سماعتوں میں دور کہیں نوح مرزا کی آواز سنائی دی تھی۔

"میری زندگی میں ایک ہی عورت ہے نیرو۔"

"مجھے ہر لڑکی میں نیرو نظر آتی ہے۔"

"میری زندگی میں ایک ہی عورت ہے۔"

"مجھے ہر لڑکی۔۔۔میری بہن سے دور رہو یاقوت۔"

"میری زندگی۔۔۔ایک عورت۔۔ہر عورت میں نیرو۔"

"میری بہن۔"

اس کے ذہن میں اوازیں گڈ مڈ ہونے لگی تھیں۔

"اس کی ایک بہن ہے۔"بس بالآخر وہ بول پڑا تھا۔

قیس کھل کر مسکرایا تھا۔

"گریٹ یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔اب پتہ چلے گا نوح کو۔میرے دوست کے ساتھ غداری کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔"

جبکہ یاقوت کی آنکھوں میں بے چینی ابھری تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ معصوم ہے اس کا کیا قصور؟ وہ بہت چھوٹی ہے ہم کچھ اور سوچ لیتے ہیں لیکن وہ نہیں۔۔۔اسی ہالے کو کڈنیپ کر لیتے ہیں یا پھر۔۔۔"

قیس نے اس کی بات بیچ میں کاٹ دی تھی۔

"بس یاقوت اب اور کچھ نہیں۔۔وہ لڑکی اے ایس پی کے گھر میں ہے۔اور وہ اب تجھے اس کے سائے کو بھی چھونے نہیں دے گا۔تو نے اگر واقعی مرد بننا ہے اور اپنا بدلہ لینا ہے تو چل میرے ساتھ۔ورنہ باہر جا وہ اسٹول اب بھی فارغ ہے۔جا کر غم منا جس لڑکی کو تو معصوم کہہ رہا ہے ناں۔وہی اس سارے فساد کی جڑ ہے۔کیا نوح نے اس کی وجہ سے تمھیں دھوکہ نہیں دیا؟ کیا اس کو پروٹیکٹ کرنے کے لیے اس نے اس لڑکی کو پروٹیکٹ نہیں کیا ؟پھر بھی اگر تو نا مردوں کی طرح بیٹھے رہنا چاہتا ہے۔تو ٹھیک ہے بیٹھا رہ یہاں۔میں جا رہا ہوں۔"وہ غصے سے بولتا آگے بڑھا۔جب یاقوت نے گلابی پڑتی آنکھوں اور کانپتے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"نوح کی بربادی یاقوت مرزا کے ہاتھوں ہی لکھی ہے۔آج میں اسے بتاؤں گا اصل مرد کیسا ہوتا ہے۔"اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔وہ انتقام کے لیے تیار تھا۔ یہ جانے بغیر کہ اس کے بعد وہ ساری زندگی اس ایک رات کے ہونے کو روئے گا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں اس بلڈنگ کے پارکنگ ایریا میں کھڑے تھے۔یاقوت گاڑی سے باہر نکلا تھا۔قیس اس کے ساتھ ہی دروازہ بند کرتا باہر آیا تھا۔

"کیا میں بھی ساتھ آؤں ؟ " وہ آنکھ دباتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جواب میں یاقوت نے اس کو گھور کر دیکھا تھا۔اور آگے بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ نوح کے اپارٹمنٹ کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔اس نے کی کارڈ لگایا لیکن شاید یاقوت لاک تبدیل کروا چکا تھا۔

ڈرگز اور شراب کی زیادتی کی وجہ سے اس سے کھڑا ہونا بھی مشکل لگ رہا تھا۔اس نے اپنی جیبیں ٹٹول کر اپنا موبائل باہر نکالا اور نرمین کو کال ملائی۔

ایک دو بار بیل بجنے کے بعد کال اٹینڈ ہوگئی تھی۔

"کیسی ہو پیاری کزن ؟ میں تمھارے گھر کے دروازے پہ کھڑا ہوں۔پلیز کھول دو یار۔مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا۔"وہ چھوٹتے ہی بولا تھا۔

اندر نرمین کی جان پہ بن گئی۔اس کی سبز آنکھوں میں یکدم خوشی اور خوف کے تاثرات امڈ آئے تھے۔ یاقوت کے آنے کی خوشی۔۔۔نوح کو پتہ لگنے کا خوف۔

"میں نہیں آ سکتی۔بھائی نے کہا ہے آپ اب کبھی میرے لیے نہیں آئیں گے۔اور میں آپ کا انتظار نہ کروں۔آپ پلیز چلے جائیں۔میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔"وہ یاسیت سے کہہ رہی تھی۔

"لیکن دیکھو میں تو آ گیا ہوں ناں ؟تمھارے لیے ہمیشہ کے لیے۔اگر تم نہیں آئیں تو میں ساری رات یہیں بیٹھا رہوں گا۔اور ذرا آ کر دیکھو تو سہی میرے ساتھ ہوا کیا ہے۔میں کھڑا بھی نہیں ہو پا رہا۔"وہ اپنے لہجے میں مصنوعی سا دکھ پیدا کرتا کہہ رہا تھا۔

وہ بچپن سے ساتھ تھے یاقوت اس کی کمزوری جانتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا آپ کو کہیں لگ گئی ہے ؟آپ ٹھیک تو ہیں ؟"سبز آنکھوں والی لڑکی فکرمند ہو اٹھی تھی۔وہ صوفے سے اٹھ کر دروازے کے قریب آ گئی تھی۔اب ان دونوں کے بیچ میں بس یہ دروازہ ہی تھا۔

یاقوت اپنی چال کامیاب ہوتے دیکھ مسکرایا تھا۔

"بہت۔۔۔بہت بری طرح لگی ہے مجھے۔۔تم ایک بار آ کر تو دیکھو۔۔نیرو۔۔مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔میرا دل زخمی ہو گیا ہے۔"

اور بس وہ مہربان لڑکی اب مزید نہیں رک سکتی تھی۔اس نے دروازہ کھول دیا تھا گھر کا نہیں اپنی اور یاقوت کی بربادی کا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ فورا سے پہلے اندر آیا تھا اور لاک لگایا تھا۔یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ نرمین کچھ سوچ سمجھ ہی نہ سکی۔اب یاقوت اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

نرمین کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

"آآپ۔۔آپ نے کہا آپ کو لگی ہے۔۔لیکن آپ تو ٹھیک ہیں۔"

"میرے دل پہ لگی ہے اور تمھارے بھائی نے ماری ہے۔اب بدلہ تو تمھیں چکانا ہو گا نہ نرمین جان۔بس تم نوح سے ایک بات کہہ دینا اس سے کہنا کہ تم میری بہن نہیں ہو۔"وہ دانت پہ دانت جمائے سرد سی سرگوشی کر رہا تھا۔اس کے منہ سے بدبو آ رہی تھی۔وہ کہیں سے بھی چند منٹ پہلے والا یاقوت نہیں لگ رہا تھا۔جس نے نرمین کو کال کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھارے بھائی کو مجھے استعمال کرنے کا بہت شوق ہے ناں۔آج میں اسے بتاؤں گا یاقوت اپنے ساتھ برا کرنے والوں کے ساتھ کیا کرتا ہے۔تم سوچ رہی ہوگی اس سب میں تمہارا کیا قصور تو میں تمھیں بتا دوں کہ ہر فساد کی جڑ تم ہو۔سارے مسائل تمہاری ذات سے جڑے ہیں۔آج سب مسائل ختم ہو جائیں گے۔"وہ اس کے قریب آتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

نرمین کے جسم سے جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔

اس نے پیچھے قدم موڑے تھے لیکن اب فرار کی ہر راہ ختم ہوگئی تھی۔آج کے بعد سے اس کی ساری زندگی اندھیر ہونے والی تھی۔

زندگی تو یاقوت مرزا کی بھی تاریک ہونے والی تھی لیکن ابھی وہ اس بات سے واقف نہیں تھا۔

تین گھنٹے بعد

وہ اسی گاڑی میں بیٹھا تھا۔ریلکسڈ سا۔۔تھکا ہوا۔اور کچھ بے چین سا۔۔۔شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے۔

اس کے ساتھ والی سیٹ پہ قیس بیٹھا تھا۔اس نے فون کان سے لگا رکھا تھا۔

"جی جی۔۔آفیسر۔۔جی میں اسی بلڈنگ سے بات کر رہا ہوں۔۔یہاں اپارٹمنٹ نمبر 105 میں ایک لڑکی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔میں کچھ آوازیں سن کر یہاں آیا تھا۔نہیں وہ آدمی بھاگ گیا ہے لیکن لڑکی کی حالت تشویش ناک ہے۔جی بلکل سر میں یہیں کھڑا ہوں۔آپ آجائیں میں آپ کو لوکیشن بھیجتا ہوں۔میرا فلیٹ نمبر 106 ہے۔آپ پلیز جلدی آجائیں سر۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے بات کر کے کال کاٹ دی تھی۔

"اب خوش ہے ناں ؟اب تو دل خوش ہو گیا ہے ناں ؟"وہ چہک کر پوچھ رہا تھا۔جبکہ یاقوت نے بے دلی سے سر سیٹ کے پشت سے ٹکا دیا تھا۔

اسے اپنی کیفیت سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ایک میز پہ ہر چینل کے مائیک رکھے تھے۔ان مائیکس کے پیچھے شمس سلطان بیٹھے تھے۔ان کے ساتھ والی کرسی پہ ایک طرف بے چین اور مضطرب سا سفیر اور دوسری طرف مغموم سے شاہد حسین۔ہارون بھی ایک طرف کھڑا تھا۔

ایک مائیک قریب کر کے بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس شمس سلطان نے بولنا شروع کیا تھا۔

"آپ سب مجھے جانتے ہیں۔میں شمس سلطان ہوں۔اس شہر کے ایک کامیاب بزنس مین۔آپ لوگ میرے مرحوم بھائی کو بھی جانتے ہوں گے۔انسانیت کے مسیحا۔۔نرم دل اور انصاف پسند معراج سلطان۔"وہ بول رہے تھے۔مجمع دم سادھے ان کو سن رہا تھا۔

"کچھ دن پہلے میرے بھائی کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ہم انہیں ہسپتال لے گئے لیکن وہ جان بر نہ ہو سکے۔میرے بھائی اس دنیا سے چلے گئے۔"وہ لمحہ بھر کو رکے تھے آنکھوں میں آئے نا دیدہ آنسو صاف کیے گہری سانس لی۔خود کو کمپوزڈ کرنے کی اداکاری کی۔پھر کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہمیں موت کی وجہ ہارٹ اٹیک بتائی گئی لیکن یہ حقیقت نہیں تھی۔حقیقت یہ ویڈیو ہے۔میں چاہوں گا آپ سب پہلے یہ ویڈیو دیکھ لیں۔"انہوں نے اشارہ کیا تھا۔ان کی دائیں طرف لگی بڑی سی سکرین پہ ویڈیو چلنے لگی۔سب نے صبح سے لے کر اب تک کئی بار دیکھی ہوئی ویڈیو پھر دیکھنی شروع کر دی کچھ لوگوں کی نظروں میں بے زاری ابھری۔کچھ نے بڑے غور سے ایک بار پھر سارے الفاظ پہ غور کرنا چاہا۔کچھ کی نظروں میں غصہ تھا۔کچھ دکھ میں تھے۔

تھوڑی دیر بعد ویڈیو ختم ہوئی معراج سلطان نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔

"آپ سب نے دیکھ لیا کیسے ان ڈاکٹرز کی لا پرواہی اور لالچ نے ہمارے گھر کے بڑے، میرے عظیم بھائی کی جان لے لی ؟ کیا کوئی بھی انسان یہ ڈیزرو کرتا ہے کہ جس ہسپتال میں وہ اپنی جان بچانے گیا ہے۔اس انسان کو آپ نہتا کر دو۔اس کے دشمنوں کو اس کے کمرے میں جانے دو۔ کیا کوئی یہ ڈیزرو کرتا ہے کہ کہ اس کا گلا گھونٹ کر اس کو مار دیا جائے۔"

(سفیر کے گلے میں گلٹی سی ابھری تھی)

"یہاں اگر کوئی غریب آدمی مرا ہوتا تو اب تک کئی تنظیمیں انصاف کے لیے موم بتی جلائے نکل چکی ہوتیں۔لیکن ہمارے لیے کوئی نہیں آیا۔کیوں ؟ کیونکہ ہم امیر ہیں۔ان کو لگتا ہے قانون ہمارے ہاتھ میں ہے۔لیکن خدا گواہ ہے ہم بھی اتنے مجبور ہیں جتنا کوئی غریب آدمی۔"

"کیا امیر ہونا ہمارا قصور ہے ؟کیا قانون امیروں کے ہاتھ میں ہے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہال میں لگی سفید لائٹوں اور فلیش کی روشنی میں ان کا چہرہ دمک رہا تھا۔جبکہ سفیر کی گردن میں پھندہ ہر گزرتے لمحے تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

"قانون اگر میرے ہاتھ میں ہوتا تو آج میں اس ہسپتال کو آگ لگا دیتا۔میں اس ڈاکٹر کو اپنے ہاتھوں سے مارتا لیکن میں ایسا نہیں کروں گا، کیونکہ میں خدا نہیں ہوں۔میں ایک عام آدمی ہوں۔جان لینا اور دینا یہ بس اللہ کے اختیار میں ہے۔اور میں اپنا فیصلہ اسی کے ہاتھ میں دیتا ہوں۔میں اپنے عظیم بھائی کی موت کا غم نہیں بھلا سکتا۔میں انہیں واپس نہیں لا سکتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ انہیں انصاف ملے۔ہمیں انصاف ملے۔میرے بھائی کے معصوم بچوں کو انصاف ملے۔میں قانون کی بالا دستی کو مانتا ہوں اور میں اسی معزز قانون سے انصاف کی اپیل کرتا ہوں۔میں آپ کے کیمرے کی آنکھ سے اپنا مدعا ایک ایک آدمی تک پہنچانے کی اپیل کرتا ہوں۔آپ کی زبانوں سے سچ اور حق کی بات کہنے کی اپیل کرتا ہوں۔"

"اگر آج میرے بھائی کو انصاف نہیں ملاتو یہ صرف میرے بھائی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی۔یہ انسانیت کی موت ہوگی۔اس قوم نے ایک عظیم آدمی کھویا ہے۔ایک انسانیت کے رہنما کو کھویا ہے۔وہ تو دشمنوں کو بھی گلے سے لگانے والوں میں سے تھا۔آج جب میں گھر جاؤں گا تو میں اپنے بھائی کی بیوی کو کیا جواب دوں گا ؟میں اپنے بھتیجے اور اپنی بھتیجی سے کیا کہوں گا ؟ ان کا غم بڑا ہے۔میں اسے ختم نہیں کر سکتا لیکن انصاف ان کے زخموں پہ مرہم بن سکتا ہے۔"

"میں قانون سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے بھائی کے قاتلوں کو ان کے انجام تک پہنچایا جائے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہمیں انصاف چاہیے تاکہ جب میں اپنے بھائی کی قبر پہ جاؤں تو میرے کندھے جھکے ہوئے نہ ہوں۔میں اپنے بھائی کے لیے ہر حد تک جاؤں گا۔مجھے آپ سب کا ساتھ چاہیے۔آپ کی مدد چاہیے۔امید کرتا ہوں آپ سب اور اس ملک کا طاقت ور قانون مجھے اور میرے بھائی کے خاندان کو ناامید نہیں ہونے دے گا۔"وہ بول کر خاموش ہوئے تھے۔

اب سامنے بیٹھے نمائندے ان سے کچھ سوال کر رہے تھے۔

ان نمائیندوں اور فلیش کی چمکتی روشنیوں کو یہاں چھوڑ کر ہم عمر حیات کے سرمئی سفید کمرے میں چلتے ہیں۔جہاں ہالے سلطان ایک دھاڑ سے دروازہ کھولتی اندر آئی تھی۔بیڈ پہ بیٹھے عمر نے اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔وہ اب بھی شمس کی پریس کانفرنس دیکھ رہا تھا آنکھیں چھوٹی کیے۔گردن جھکائے ہوئے۔

"اگر اس وقت آپ کا موڈ مجھے کسی قسم کے کوئی القابات سے نوازنے کا ہے تو پلیز میں مصروف ہوں۔اور اداس بھی۔میرے کاروبار میں تین لاکھ کا نقصان ہو گیا ہے۔"وہ ہالے کے تنے ہوئے تاثرات اور شعلے بارساتی آنکھوں کو دیکھے بغیر بول رہا تھا۔

ہالے کے تو سر پہ لگی تلوؤں پہ بجھی۔

وہ بپھر کر اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔عمر نے اب بھی سر نہیں اٹھایا۔ہالے نے جھپٹ کر موبائل اس کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔

عمر اس اچانک آفتاد پہ بوکھلایا تھا اس کی آنکھوں میں خوف سا پھیلا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں نہیں نہیں نہیں۔۔۔توڑنا مت توڑنا مت۔۔۔توڑنا مت۔"وہ بوکھلا سا گیا تھا۔

اور اگلے ہی لمحے ہالے نے اس کا موبائل دیوار پہ دے مارا تھا۔ سپیکر سے ابھرتی شمس کی مکروہ آواز اب بند ہوگئی تھی۔

عمر نے بے یقینی سے دیوار پہ لگتے پھر پرزا پرزا ہوتے اپنے موبائل کو دیکھا تھا۔

(تین لاکھ کا تھا۔۔۔اوہ میرے خدا چھ لاکھ کا نقصان ہو گیا)

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا آنکھوں میں دبا دبا غصہ تھا۔

"مل گئی خوشی توڑ دیا؟جانتی بھی ہیں اس میں کتنا ڈیٹا تھا میرا؟ایک تو پہلے ہی میرا اتنا بڑا نقصان ہو گیا تھا۔"وہ جل کے کہہ رہا تھا۔

"میں نے تم سے کیا کہا تھا؟ میں نے تم سے کہا تھا ناں ابھی کوئی ایسا قدم مت اٹھانا۔کہا تھا یا نہیں؟" وہ بلند آواز میں غرائی تھی۔"لیکن نہیں تم پہ تو جنوں سوار تھا۔حسن کو بتاؤں گا اس کو مرد بناؤں گا بنا لیا مرد؟ تم نے میرے خاندان کو مجھ سے مزید دور کر دیا عمر۔میں نے تم سے کہا تھا۔۔۔میں نے کہا تھا میرے معملات میں مت آؤ لیکن تم۔۔۔۔تمھیں تو اس وقت تک سکون نہیں آتا۔ جب تک میری زندگی میں مسائل نہ کھڑے کر دو۔"وہ سرخ آنکھوں سے اس کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔عمر بس سنجیدگی سے اس کو سنے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ لو میرا موبائل اور دیکھو اس میں صبح سے لے کر اب تک کتنے لوگ مجھے میسجز کر چکے ہیں۔کتنے رشتے داروں کی کالز آئی ہیں۔کتنے نیوز چینلز مجھے انٹرویو کے لیے پوچھ رہے ہیں۔مارننگ شو پہ اپنے دکھڑے سنانے کی آفر آ رہی ہیں۔"

"میری ماں مجھے کالز کر رہی ہیں۔میرا بھائی مجھ سے لڑ کر گیا ہے۔اور یہ سب۔۔۔کیوں ہو رہا ہے میں بتاؤں ؟ تمہاری وجہ سے۔تمہاری جلد بازی کی وجہ سے۔تم کیوں میری زندگی کو عذاب بنا رہے ہو آخر میں نے تمہارا بگاڑا کیا ہے ؟ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو تم ؟"وہ جیسے پھٹ پڑی تھی۔

عمر نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا۔نرمی سے اور پھر اپنے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی طرف گیا تھا۔ موبائل کا جیکٹ کھولا سم نکالی اور اس کی جگہ اپنے دراز سے ایک دوسری سم ڈال دی۔جیکٹ بند کیا۔ ان ہی چھوٹے قدموں سے چلتا اس کے قریب آیا۔

اس کے بھینچے ہوئے ہونٹوں اور تنے ہوئے تاثرات کی پرواہ کیے بغیر اس کے ایک ہاتھ اوپر کیا۔ موبائل اس کی ہتھیلی پہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے اس کی مٹھی بند کر دی۔اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

"بس اتنا۔۔۔بس اتنا کرنا تھا آپ نے۔اب کوئی لوگ آپ کو تنگ نہیں کریں گے۔کوئی آپ کو انٹرویو کے لئے کال نہیں کریں گے۔کوئی مارننگ شو آپ کی کہانی نہیں بیچے گا۔اپنے لیے آپ نے خود کھڑا ہونا ہوتا ہے۔ٹاکسک لوگوں کو اگنور نہیں کرتے ان کو اپنی زندگی سے کک آوٹ کرتے ہیں۔ہالے یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو سانس کی نالی میں پھنس جانے والا نوالہ ہوتے ہیں۔پانی پی کے اس نوالے کو پیٹ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے دوزخ میں بھیج دیں۔ورنہ یہ رکتا ہوا سانس ہمیشہ کے لیے رک جائے گا۔یہ جو لوگ آپ کو کالز کر رہے ہیں میسج پہ میسج کر رہے ہیں۔یہ آپ کے ساتھ مخلصی نہیں دکھا رہے۔ان کو آپ کا زوال دیکھنا ہے۔ان کو معراج سلطان کے بچوں کو ٹوٹتے ہوئے دیکھنا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کو رلا کر آپ کو دلاسا دینا چاہتے ہیں۔آپ پہ رحم کھانا چاہتے ہیں۔دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا ہے معراج سلطان کے بچوں کی کمزوری۔یہ آپ کے سگے نہیں ہیں۔یہ پھنسا ہوا نوالہ ہیں۔پانی پئیں اور انہیں نگل لیں۔ان کی کڑوی کسیلی باتیں ان کے ترحم بھرے جملے ان کی معنی خیز مسکراہٹ طنزیہ جملے سب نگل لیں۔دنیا کا سب سے بڑا ڈریگن بن جائیں۔"

"یہ لوگ میری وجہ سے نہیں آئے ان کو آنا تھا،آج نہیں تو کل۔انہوں نے سوال کرنے تھے۔غلطی ان کی نہیں ہے آپ کی ہے۔آپ نے خود کو تیار کرنا تھا جیسے کہ میں تیار ہوں۔"

ہالے نے تعجب سے اس کو دیکھا تھا۔

"میں تیار ہوں ہالے کیونکہ اب سب لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ جب میں نے آپ کو اغوا کیا ہے تو کیا پتہ میں آپ کے باپ کے قتل میں بھی شامل ہوں ؟سوال مجھ سے بھی ہوں گے لیکن میں لوگوں کے منہ بند کرنا جانتا ہوں۔آپ بھی جان لیں لوگوں کو اپنی کمزوری بتا رہی ہیں تو ان کی کمزوری اپنی نظر میں رکھیں۔آپ کا بھائی آپ کی اماں وہ آپ کا خاندان ہیں۔کبھی نہ کبھی جڑ جائے گا۔اس وقت اپنی فکر کریں۔خود کو سنبھالیں۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔تم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے۔میں تمھیں کبھی بھی اس کے لیے معاف نہیں کروں گی عمر۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔"پتہ ہے میرا دل کیا چاہتا ہے ؟میرا دل چاہتا ہے میں تمہارا گلا دبا دوں۔میرا دل چاہتا ہے میں وقت میں پیچھے جاؤں۔وہاں اس رات اس سڑک پہ تمھیں مرنے دوں۔"وہ ہذیانی سی ہوگئی تھی۔آس پاس متلاشی نظروں سے دیکھتی۔وہ اس کے ڈریسنگ ٹیبل کے قریب رکی تھی۔

"دل کرتا ہے تمھیں بھی وہی تکلیف دوں جس سے میں گزر رہی ہوں۔"(اب اس نے ڈریسنگ سے پرفیوم کی ایک شیشی اٹھائی تھی اور پوری طاقت سے زمین پہ دے ماری تھی)

"کاش میں نے آخری وقت پہ بابا کے ساتھ وعدہ نہ کیا ہوتا کاش میں نے ان سے تمھارے ساتھ رہنے کا وعدہ نہ کیا ہوتا۔"

دو شیشیاں اور اٹھا کر نیچے پھینکی تھیں۔

عمر لب بھینچے خاموشی سے اس کو دیکھتا رہا۔

"حلق میں پھنسا ہوا نوالہ وہ لوگ نہیں تم ہو عمر تم۔۔۔کاش تم کبھی میری زندگی میں نہ آئے ہوتے ۔کاش تم کبھی بابا سے نہ ملے ہوتے۔کاش میں نے اس دن تم سے نکاح نہ کیا ہوتا۔"وہ بولتی جاتی اور ڈریسنگ پہ پڑا سامان زمین پہ پھینکتی جاتی۔

تم کہتے ہو میرا خاندان جڑ جائے گا۔"

اس نے ایک اور شیشی اٹھائی تھی عمر کا سانس اٹک گیا وہ فورا تیزی سے اس کو پکار اٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسے مت پھینکیے گا یہ مجھے میری اماں نے دیا ہے پلیز۔"

اس سے پہلے وہ اس شیشی کو پھینکتی اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔

وہ چند لمحے۔۔۔سخت نظروں سے اس کو دیکھتی رہی قدم بڑھائے اس کے قریب آ کر رکی۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اپنی پوری قوت سے اس شیشی کو عمر کے پیروں کے قریب زمین پہ دے مارا شیشی کرچی کرچی ہوگئی تھی۔کچھ کانچ ہالے کے پیروں پہ لگا تھا کچھ عمر کے۔۔۔کمرے میں یکدم خوشبو سی پھیل گئی۔پہلے والے سارے پرفیومز کی خوشبو اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔سارا کمرہ معطر ہو گیا۔

عمر کا دل اس شیشی کے ساتھ ہی ٹوٹا تھا۔

"میرا خاندان اس طرح ٹوٹ گیا ہے جیسے یہ شیشی۔۔۔تم اس کو نہیں جوڑ سکتے ناں ؟۔۔کیونکہ اگر جوڑو گے تو ہاتھ زخمی ہوں گے لیکن ہاتھ میں کچھ آئے گا نہیں۔۔۔اس طرح میں اپنا خاندان جوڑوں گی تو میری روح زخمی ہوگی لیکن ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔"

وہ گلابی ہوتی آنکھوں سے کہہ رہی تھی۔اس کے لہجے میں دکھ تھا تکلیف تھی۔

"یہ خوشبو محسوس کر رہے ہو ناں۔۔۔میرے اور میرے خاندان کے درمیان بد گمانی بھی اسی خوشبو کی طرح پھیل گئی ہے۔کیا تم اس خوشبو کو پھیلنے سے روک سکتے ہو نہیں ناں ؟اسی طرح میں بد گمانی کو پھیلنے سے نہیں روک سکتی۔۔۔اپنی محبوب چیزوں کو کھونے کا غم تم بھی محسوس کرو عمر۔تمھیں بھی پتہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چلے خاندان کیا ہے وہ ٹوٹے تو تکلیف کیسی ہوتی ہے۔"وہ تنفر سے کہہ رہی تھی آنسو ابل ابل کر باہر نکل رہے تھے۔

وہ اس کے بولنے کی پرواہ کے بغیر نیچے بیٹھ گیا تھا۔ہالے کے پیر کی اوپر والی جلد پہ ایک دو شیشے کے ٹکڑے لگے تھے۔اس نے ایک ٹکڑا نکالنا چاہا۔

ہالے نے اپنا پیر کھینچنا چاہا۔عمر حیات نے گرفت سخت کر دی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ غرائی تھی۔۔۔"مجھے تکلیف دے کر مرہم رکھو گے تو کیا میرا دل تم سے صاف ہو جائے گا ایسا نہیں ہو گا عمر۔"وہ زور زور سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔

ساتھ ایک بار پھر پیر پرے کرنا چاہا۔

"خاموشی سے کھڑی رہیں ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔"اس نے بیٹھے بیٹھے دھمکی دی تھی۔

ایک ٹکڑا نکلا تھا اس کے ساتھ ذرا سا خون نکلا تھا۔

"میں نے تمھیں خون دیا تھا۔۔میں نے تمہاری جان بچائی لیکن تم نے میرے ساتھ کیا کیا ؟"وہ مغموم سی کہے جا رہی تھی۔

وہ اب بھی جھکا ہوا اس کے پیر سے شیشے کا آخری ٹکڑا نکال رہا تھا۔۔اس بار زیادہ خون نکلا تھا۔

ہالے کے لبوں سے بے اختیار" **سس** "کی آواز نکلی تھی۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ہالے کے عین سامنے اس کی آنکھیں سپاٹ تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری اماں اور میرے درمیان بہت فاصلے ہیں۔۔۔"وہ ٹھہر ٹھہر کر لفظ جوڑ جوڑ کر بول رہا تھا۔

"ایسے فاصلے جنہیں ہم چاہ کر بھی ختم نہیں کر سکتے۔۔ہم دونوں کو جوڑنے کے لیے ایک آدمی تھا۔اور چند چیزیں۔۔"

وہ رکا تھا۔۔پھر بولنا شروع کیا۔

"آدمی مر گیا۔۔میں نے اس کو مارنے والوں کے ساتھ کیا کیا آپ آج دیکھ چکی ہوں گی۔۔۔۔میں چیزیں توڑنے والوں کے ساتھ کیا کروں گا یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آپ کی اس حرکت نے میرا دماغ بری طرح گھما دیا ہے۔اس سے پہلے کہ میں آپ کو کوئی سخت لفظ کہوں۔یہاں سے چلی جائیں۔۔۔۔"وہ چبا چبا کر سرد سی سرگوشی میں کہہ رہا تھا۔

ہالے کو پہلی دفع اس سے خوف محسوس ہوا لیکن بظاہر گردن اکڑائے رکھی۔

"میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے۔دھمکیاں انہیں دینا جن کو تم سے خوف آتا ہو۔"وہ لٹھ مار انداز میں بولی تھی۔

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"نہیں آپ نہیں ڈرتیں۔میں ڈرتا ہوں اپنے قہر سے۔اپنے الٹے دماغ سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو۔۔تو میں اسے اس وقت تک بتا چکا ہوتا کہ میری محبوب چیزیں توڑنے کا انجام کیا ہوتا۔اصل میں مسئلہ ہی یہی ہے میں آپ کو کچھ کہہ نہیں سکتا۔اس لیے بہتر ہوگا اس وقت یہاں سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جائیں۔اور ہاں بات اگر خون دینے کی ہے تو کبھی کسی زمانے کسی وقت میں ،میں نے بھی آپ کو خون دیا ہے۔کب ؟کہاں؟ کیوں ؟یہ پتہ لگا لیں۔"

اس نے ہالے کا ہاتھ پکڑا تھا۔اس کے لمس میں سختی نہیں تھی آگے جا کر اس کو دروازے کے باہر کیا۔

"اب کم از کم صبح تک میرے سامنے مت آیئے گا میرا دماغ گھوما ہوا ہے۔"کہہ کر دروازہ اس کے منہ پہ بند کر دیا۔

ہالے پیر پٹخ کر رہ گئی تھی۔اس کے کان تک سرخ ہوگئے تھے۔دور کہیں اس کا دل اسے ملامت کر رہا تھا۔جس کو اس نے تھپک کر سلا دیا تھا۔

اندر عمر اسی کانچ لگے پیر کے ساتھ نیچے بیٹھا شیشے کے ٹکڑے اٹھانے لگا اس کے بعد موبائل کے پرزے جوڑنے تھے۔

"اگر اس لڑکی کا چہرہ میری ماں سے نہ ملتا ہوتا تو دیکھ لیتا میں اسے۔"

وہ بڑبڑاکر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اسٹڈی ٹیبل پہ بیٹھا نوح بری طرح کام میں غرق نظر آ رہا تھا۔وہ بہ مشکل اپنی آنکھیں کھولے ہوئے تھا۔آج اس کو ایکسٹرا کام کرنا تھا۔یہ فہیم کی طرف سے سزا تھی۔وہ کام کر رہا تھا جب اس کا موبائل تھرتھرایا۔اس نے بے دلی سے موبائل اٹھایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انجان نمبر تھا اس نے "ہیلو" کہتے موبائل کان سے لگایا۔

دوسری طرف سے کسی مرد کی آواز آئی تھی اس نے شاید کچھ پوچھا تھا۔

"جی میں نوح مرزا بات کر رہا ہوں ؟"

"میں انسپیکٹر انس جاوید بات کر رہا ہوں۔۔۔آج آپ کے اپارٹمنٹ کے ساتھ والے اپارٹمنٹ سے ہمیں ایک شکایت موصول ہوئی تھی۔"

نوح کا سانس رک گیا تھا۔

" نرمین۔۔۔"

وہ بغیر آواز کے بڑبڑایا تھا۔

انسپیکٹر اب بھی بول رہا تھا۔

"جب ہم وہاں پہنچے تو ہمیں آپ کی بہن کافی تشویش ناک حالت میں ملیں۔۔۔ہمیں بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی بہن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔"

نوح کو لگا تھا جیسے وہ مر گیا ہو۔۔۔ایسی تکلیف کسی مرنے والے کو ہی ہوتی ہو گا۔اس کا سر بے اختیار نفی میں ہلا تھا۔

"ہم انہیں ہسپتال لے کر آئے ہیں۔۔۔میں آپ کو باقی ڈیٹیلز بھیج دیتا ہوں آپ جلد از جلد پہنچ جائیں۔آپ کی بہن کی حالت بہت خراب ہے۔"اس نے پروفیشنل انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جبکہ وہ اب تک نفی میں سر ہلا رہا تھا۔آنکھیں گلابی پڑ رہی تھیں گلا خشک ہو رہا تھا۔دل رک رک کر چل رہا تھا۔۔۔۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔اس نے بہ مشکل کانپتی انگلیوں سے نمبر ملایا اور فون کان سے لگایا۔

"ہی۔ہیل۔۔ہیلو۔۔۔جواد۔۔۔۔۔نیرو کہاں ہے۔۔۔یہ پولیس والا ک۔کیا۔کیا بب بکواس کر رہا ہے؟"اس نے ہکلاتے ہوئے بہ مشکل سوال کیا تھا۔

مقابل رونے لگا تھا وہ اس بلڈنگ کا چوکیدار تھا۔

"نوح بھائی وہ سچ کہہ رہے ہیں۔۔میں شرمندگی کے مارے آپ کو فون نہیں کر سکا۔۔۔باجی کی حالت بہت خراب ہے۔۔آپ ہسپتال چلے جاؤ بس۔"وہ روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

نوح کے لیے اگلا سانس لینا بھی مشکل تھا۔

اس نے دھیرے دھیرے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس کی۔۔۔۔۔۔بلکہ اس کے سارے جسم سے جان نکل گئی تھی۔۔۔۔ایسی اذیت اور ذلت اس نے آج تک محسوس نہیں کی تھی۔۔۔۔اس کا دل کیا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا اور اس کے ہلکی داڑھی والے چہرے پہ پھیل گیا۔اس کے بعد تو جیسے آنسوؤں کا ایک سیلاب امڈ آیا تھا۔

اس کی آنکھیں اب بھی بے یقینی سے پھیلی تھیں دل جیسے پھٹ رہا ہو۔۔۔آنکھوں سے خون رسنے کو تیار ہو۔۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ زمین پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ زمین پہ مار کر دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا تھا۔

الفاظ کی بازگشت اب بھی اس کے کانوں میں ہو رہی تھی۔

آنسو ایسے نکل رہے تھے جیسے آج کے بعد ان کو نکلنے کا موقع نہیں ملے گا۔

"آپ کی بہن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔آپ کی بہن آپ کی بہن۔۔۔"

اس کا دل چاہا تھا وہ اپنے کانوں پہ ہتھوڑے مار کر خود کو سننے سے محروم کر لے۔

اس کا دل چاہ رہا تھا وہ خود کو شوٹ کر لے یہ کیسے ہو سکتا تھا۔یہ نہیں ہو سکتا تھا۔

اسے لگا تھا وہ آج کے بعد کبھی اٹھ نہیں سکے گا۔۔۔اس کا دل مر گیا تھا۔۔۔۔اس کا جسم مر گیا تھا
۔

نوح مرزا کی زندگی میں سب سے بڑا غم اسے آج ملا تھا۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹانگوں میں سکت نہیں تھی۔آج اسے پتہ چلا تھا مرنا کیسا ہوتا ہے۔

ذلت سے بڑی کوئی موت نہیں آج اس نے اعتراف کیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یاپیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

صبح کی پو پھوٹی تو سارے میں اجالا سا پھیل گیا۔مرد اپنے کاموں کو جانے لگے۔عورتیں گھر کے کاموں میں جت گئیں۔بچے اسکولز کو جانے لگے۔عمر فجر کے بعد سو کر اٹھا۔سب سے پہلے معراج سلطان کی قبر پہ گیا۔اس کے بعد واپس گھر آیا ناشتہ کیا۔ہالے کے لیے ناشتہ بنایا وہ ابھی کافی پی رہا تھا۔جب اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون کی کال موصول ہوئی۔وہ اسے لینے آ چکا تھا۔عمر گھر سے باہر نکل آیا۔اس نے بٹنوں والی سیاہ شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی پینٹ پہن رکھی تھی۔ہلکی بڑھی ہوئی شیو میں وہ کافی اچھا اور فریش لگ رہا تھا۔ اس کے برعکس ہارون رف سے حلیے میں تھا اور وہ شدید پریشان لگتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک چھوٹے سے کیفے میں نسبتا ایک کونے والی میز پہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔ہارون کی آنکھوں میں ناپسندیدگی تھی۔جبکہ عمر ریلکسڈ تھا اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

"ہاں تو ہارون کل تم ہسپتال میں مجھے ملے تم نے کہا کہ تمھیں مجھ سے بات کرنی ہے۔۔۔ہم دونوں دس منٹ سے یہاں بیٹھے ہیں کرو بات۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا عام لہجے میں کہہ رہا تھا ۔

"ہالے کیسی ہے ؟"ہارون نے یاسیت سے سوال کیا تھا۔

عمر نے کندھے اچکائے تھے۔

"میں کسی غیر مرد سے اپنی بیوی کی بات کرنا پسند نہیں کرتاہارون۔"اس کا لہجہ دو ٹوک تھا۔

"میں اس کا دوست ہوں کزن ہوں کوئی باہر کا آدمی نہیں ہوں۔۔۔"وہ حیران ہوا تھا۔پھر ذرا دھیما ہوا۔

"تم مجھ پہ اعتبار نہیں کرتے ہیں ناں ؟"

عمر نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اپنے باپ پہ بھی اعتبار نہیں کرتا۔۔یہ اعتبار بھروسہ تو تم رہنے ہی دو۔مجھ سے کام کی بات کرو ۔تم مجھ سے ملنا کیوں چاہتے تھے؟"

"میں جانتا ہوں تم کچھ ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔کیا؟ میں نہیں جانتا۔لیکن وہ تمھیں سلطان منزل سے ہی چاہیے۔تم نے فروا آنٹی اور سفیر کے ڈرائیور سے بھی کئی سوال کیے ہیں لیکن تمھیں کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا۔۔۔میں مدد کر سکتا ہوں اگر چاہو تو۔۔"وہ نارمل لہجے میں اسے آفر کر رہا تھا۔

عمر اپنی آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھے گیا۔

"مجھے جو چاہیے ہو گا میں خود لے لوں گا۔عمر کو کسی کی ضرورت نہیں ہے تمہاری تو بالکل نہیں۔تم نے میری بیوی کے ساتھ جو کچھ کیا میں بھولا نہیں ہوں۔مجھے لگتا ہے ہماری ملاقات ختم ہو چکی ہے میں چلتا ہوں۔۔"عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"کیا تم نے واقعی ہالے کو اغوا کیا تھا؟"ہارون نے تیزی سے سوال کیا تھا عمر رک گیا۔

"اگر میں کہوں نہیں تو کیا تم یقین کر لو گے؟"اس کا انداز چیلنجگ تھا۔

"ہاں میں کر لوں گا۔۔۔۔"

عمر نے سر جھٹکا تھا جیسے اس کی بات کو مذاق میں اڑا دیا ہو۔

"میں اس دن ہسپتال واپس آیا تھا عمر۔۔۔۔"ہارون اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

عمر کی آنکھوں میں تعجب ابھرا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون کہے گیا۔

"اس دن جب ہالے اور میں تم سے مل کر واپس گئے تھے میں تھوڑی دیر بعد پھر سے ہسپتال آیا تھا۔۔
۔"

"میں وہاں آیا تھا عمر۔۔۔تم وہاں نہیں تھے۔۔۔تم جا چکے تھے۔۔۔میں نے تمہارا بل نہیں دیا تھا۔ تمھارے پاس تمہارا والٹ نہیں تھا۔تم نے بل کیسے دیا ؟۔۔۔تم نے ڈاکٹر کو دھمکایا تھا۔میں یہ بات اسی دن جان گیا تھا۔میں نے ہالے سے کچھ نہیں کہا لیکن میں یہ جان گیا تھا کہ تم کوئی عام آدمی نہیں ہو۔۔"

عمر دھیرے سے کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔

ہارون بول رہا تھا۔

"میں نے اس دن مال میں بھی تمھیں دیکھا تھا۔۔۔تب نہیں جب تم ہالے سے بات کر رہے تھے۔تب جب تم نے اس آدمی کو اریسٹ کروایا وہ ایک سیریل کلر تھا ہے ناں ؟"اس نے عمر کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

عمر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"مرد اس عورت کا دل کبھی خود سے خراب نہیں ہونے دیتا جس سے وہ محبت کرتا ہو۔"

"ان سب باتوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ تم نے اگر ہالے کو اغوا کیا ہوتا تو کم از کم ساری رات اسے اپنی گاڑی میں نہ رکھتے۔تم کچے کام نہیں کر سکتے۔تم کوئی اور ہی آدمی ہو۔پرفیکشن تمھارے کام کا حصہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے۔میں پہلے دن سے جانتا ہوں ہالے کو اغوا تم نے نہیں کیا۔میرا دل گواہی دیتا ہے تم نے یہ نہیں کیا ۔سو اب تم مجھے بتاؤ تمھیں کیا چاہیے۔میں مدد کروں گا کیونکہ میں کر سکتا ہوں۔"اس کا لہجہ سادہ تھا۔

"آج کے زمانے میں دل کی گواہی کون سنتا ہے۔"عمر نے جیسے طنز کیا تھا۔

ہارون مسکرایا تھا۔اس کے سانولے چہرے پہ ہلکی دھوپ پڑ رہی تھی۔گرے آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"میں آرٹسٹ آدمی ہوں۔ہم لوگ دل کی گواہیاں مانتے ہیں۔جو فتویٰ دل نے دے دیا۔وہ ہمارے لیے آخری ہوتا ہے۔دماغ کا استعمال بہت کم ہوتا ہے ہمارے یہاں۔"

عمر کی آنکھیں مشتبہ انداز میں سکڑی تھیں۔

"اور تم میری مدد کیوں کرو گے ؟بدلے میں تمھیں کیا چاہیے ؟"

"میں تمھارے لیے کچھ نہیں کررہا۔میں ہالے کے لیے کر رہا ہوں۔میں اس کو اداس نہیں دیکھ سکتا۔ میں ہمیشہ اس سے کہتا تھا کہ اگر ساری دنیا بھی اس کو چھوڑ دے تو ہارون شاہد اس کے ساتھ ہو گا۔۔۔ ۔کچھ دن پہلے جب اس نے مجھے خود سے الگ کیا تو مجھے لگا اب ہارون شاہد کبھی اس کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔لیکن میں غلط تھا اب مجھے سمجھ آگئی ہے میرا مقصد ہالے کی "**خوشی**" ہے ہالے کی "**مدد** "ہے اور اس کے لیے ہارون شاہد کو ہالے سلطان کے پہلو میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔میں دنیا کے آخری کونے میں کھڑے ہو کر بھی اس کے لیے سب کر سکتا ہوں۔وہ مجھے اپنے ساتھ رکھے یا نہ رکھے۔میں تو اس کے ساتھ ہوں۔ہمیشہ۔۔۔ساتھ "کھڑے "صرف جسم ہوتے ہیں۔جو دور رہ کر بھی آپ کا سوچے اس کا دل آپ سے جڑا ہوتا ہے۔ہم دوست ہیں۔کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی اچھے وقت میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہم ٹھیک ہو جائیں گے لیکن میں اس کی مصیبت اور غم میں اس کے ساتھ نہ رہا تو ساری زندگی اس سے نظر نہیں ملا سکوں گا۔مجھے اس کے سامنے نظر اٹھانے جیسا چھوڑ دو۔مجھے بتاؤ تم کیا ڈھونڈ رہے ہو۔" آخر میں جیسے بے بسی سے بولا تھا۔

عمر حیات نے کندھے اچکائے تھے۔میز پہ زرا آگے کو ہوا آواز مدھم کر لی اور کہنا شروع کیا۔

"سلطان منزل سے کوئی ہالے کے اغوا میں شامل ہے۔پہلے مجھے لگا یہ سب مسز شمس نے کیا ہے لیکن وہ پچھلے ایک مہینے سے ایسی کسی جگہ نہیں گئیں جو مشکوک ہو یا جہاں مجھے ان پہ شک ہو۔۔۔ان کی کال ریکارڈنگ ان کی سم کا ڈیٹا سب نکلوایا ہے میں نے۔کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ سوائے چند کٹی پارٹیز۔۔۔اور ایک دو ریستورانز کے علاوہ کہیں نہیں گئیں۔اس کے علاوہ میں نے پورے ایک مہینے ان سے ملنے والوں لوگوں کو بھی چیک کیا ہے۔کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جس پہ شک کیا جا سکے۔میں نے سفیر کے ڈرائیور سے بھی اسی لیے پوچھ گچھ کی کہ شاید انہوں نے اپنی نہیں سفیر کی گاڑی استعمال کی ہو یا پھر شاید گھر کے کسی۔۔۔"

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔"ہارون جو غور سے اس کی بات سن رہا تھا۔اچانک اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا۔

"تم نے کہا۔۔۔شاید انہوں نے کسی اور کی گاڑی استعمال کی ہو۔۔۔یہی کہا ناں۔۔۔ہالے کی شادی سے دس دن پہلے انہوں نے مجھ سے میری گاڑی مانگی تھی۔میرا ڈرائیور بھی۔"

عمر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہارا ڈرائیور۔۔۔وہ کہاں ہے مجھے اس سے ملواؤ۔وہ ضرور مسز شمس کو کسی ایسی جگہ لے گیا ہو گا جہاں سے مجھے ثبوت مل سکیں۔میرا شک درست تھا۔"وہ بولتے بولتے رکا تھا۔

ہارون اب بھی بے چین سا تھا۔عمر نے اس کو غور سے دیکھا تھا۔

"کیا کچھ اور بھی ہے ؟۔۔۔کچھ ایسا جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو؟ "

ہارون نے تھوک نگلا تھا۔۔۔

"اسی دن انہوں نے مجھ سے میری ایک پرانی سم بھی مانگی تھی۔۔۔میں نے دے دی تھی۔۔۔۔ میں پریشان تھا کچھ سوچے سمجھے بغیر میں نے۔۔۔بس دے دی۔۔۔مجھے لگتا ہے۔۔۔تمھیں اسی سم سے کچھ مل جائے گا۔۔۔۔میں نے یہ جان کر نہیں کیا مجھے نہیں پتہ تھا فروا انٹی اتنا گر سکتی ہیں۔"وہ شرمندگی سے کہہ رہا تھا۔

جبکہ عمر کو جیسے فرق ہی نہ پڑا ہو۔

"مجھے اپنا۔۔۔نمبر دو اسی سم کا ابھی اس کی ساری ڈیٹیلز نکلواتا ہوں۔۔۔کچھ اور بھی ہے تو مجھے بتاؤ۔۔"

ہارون متعجب ہوا تھا۔

"تم مجھے جج نہیں کرو گے ؟۔۔کیا تم مجھے ملامت نہیں کرو گے ؟میری بے وقوفی کی وجہ سے اتنا سب ہو گیا۔۔کیا تم مجھے کچھ نہیں کہو گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے گہری سانس لی تھی۔

"میں لوگوں کو جج نہیں کیا کرتا۔۔۔اس طرح لوگ آدھی بات کرتے ہیں اور آدھی دل میں رکھ لیتے ہیں دل میں رکھی باتیں سلوپوئزن ہوتی ہیں۔۔۔آہستہ آہستہ انسان کا دل مار دیتی ہیں۔۔۔اور میں قاتل نہیں بننا چاہتا۔"وہ بول کر خاموش ہوا تو ہارون نے عجیب نظروں سے اس کو دیکھا۔

"کیا ہالے اور تم الگ ہوجاؤ گے ؟"اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ عمر بے اختیار اسے دیکھے گیا۔

یہ لڑکا سفیر جیسا نہیں تھا۔۔۔یہ الگ تھا۔۔بہت الگ۔اس کے لہجے میں مخلصی تھی۔

"میں انہیں کبھی خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔میں ہمیشہ یہی چاہوں گا کہ وہ میرے ساتھ رہیں۔۔۔چاہے جن حالات میں سہی ہمارا نکاح ہو گیا ہے۔۔اور میں اسے نبھانے کی پوری کوشش کروں گا۔"وہ ہلکے لہجے میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"کیا تم مجھے اپنے ڈرائیور سے نہیں ملوا رہے ؟"ہارون کو بیٹھے دیکھ اس نے سوال کیا تھا۔

وہ فورا اٹھا تھا اب وہ دونوں باہر جا رہے تھے۔

سیاہ آنکھیں چمک رہی تھیں سرمئی آنکھوں میں اداسی سی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلطان منزل کی صبح اداس اور مغموم سی تھی یوسف سلطان کو گھر لایا جا چکا تھا۔مہر ساری رات ان کے ساتھ رہی تھی۔اور وہ ساری رات ہالے کو پکارتے رہے تھے۔شمس رات دیر سے گھر آئے تھے ان کا ارادہ فروا سے بات کرنے کا تھا لیکن وہ سو چکی تھیں۔

اس وقت وہ اپنے کمرے کے باتھ روم سے فریش ہو کر باہر نکل رہی تھی۔بوٹوکس اور سرجریز کا مارا ہوا بوڑھا چہرہ بغیر میک اپ کے مکروہ سا لگ رہا تھا۔بھوری آنکھوں خوابیدہ سی تھیں جیسے نیند پوری نہ ہوئی ہو۔البتہ سامنے بیڈ پہ بیٹھے شمس کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا تھا۔ وہ چاک و چوبند تھے۔بال نفاست سے پیچھے کو جمائے ،سوٹ میں ملبوس وہ آفس جانے کو تیار لگتے تھے۔فروا ان کو نظر انداز کرتی ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھنے لگی۔جب شمس نے بیٹھے بیٹھے ان کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ساتھ خود کھڑے ہوئے تھے۔ تمہید وہ کبھی باندھتے نہیں تھے سو سیدھا مدعے پہ آئے۔

"تم نے فہیم مرزا کے ساتھ مل کر ہالے کو اغوا کروایا ؟میں صرف ہاں یا ناں میں جواب پوچھوں گا بولو ہاں یا ناں۔"وہ سنجیدہ لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

فروا نے اطمینان سے ان کو دیکھا تھا۔

"میں نے کہا تھا ناں۔۔۔اب کسی اور کا حسن اور کسی اور کی جوانی استعمال کروں گی۔میں نے کہا تھا ناں میں سلطانز کی کمر توڑوں گی۔تمہارے بھرم توڑوں گی۔۔۔میں نے تمھیں پہلے ہی بتا دیا تھا شمس۔اب تمھیں مجھ سے کوئی گلہ نہیں ہونا چاہیے۔"وہ کہہ کر جانے لگیں جب شمس کا بھاری ہاتھ اٹھا تھا اور چٹاخ کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی فروا منہ کے بل بیڈ پہ جا گری تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ذلیل عورت تمہاری جرات کیسے ہوئی کہ تم میری پاک دامن بھتیجی پہ بہتان لگاؤ۔۔۔تم انتقام کے چکر میں اتنی جنونی بن گئی۔۔تمھیں شرم نہیں آئی تم کیسے کر سکتی ہو ایسا۔۔۔لعنت ہو تم پہ ملعون عورت لعنت ہو۔۔۔تم پہ خدا کی لعنت ہو سارے جہاں کی لعنت ہو تم پہ۔"وہ بلند آواز میں ان کو گالیاں بکتے ہوئے چلا رہے تھے۔

فروا چند لمحے تو اسی طرح شاک کے عالم میں چہرے پہ ہاتھ رکھے پڑی رہیں اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ایک زخمی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی اٹھی تھیں۔

شمس جو ان کے سامنے ہی کھڑے تھے۔فروا نے پوری قوت سے شمس کے چہرے پہ ویسا ہی تھپڑ دے مارا تھا جیسا تھوڑی ہی دیر پہلے ان کو پڑا تھا۔

مارے شاک کے شمس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں چند لمحہ قبل گالیاں بکتی ان کی زبان مفلوج ہوگئی تھی۔

گو کہ ان کے تھپڑ میں شمس کے ہاتھ جیسا بھاری پن اور شدت نہیں تھی لیکن مرد کے چار تھپڑ کے مقابلے عورت کی طرف سے پڑنے والا ایک تھپڑ زیادہ زور سے لگتا ہے۔

"تمھیں کیا لگتا ہے ؟میں کوئی اٹھائی گیر ہوں۔کوئی گری پڑی ہوں۔جس پہ تم ہاتھ اٹھاؤ گے چیخو گے چلاؤ گے۔"وہ زخمی شیرنی کی طرح سرخ ہوتی آنکھوں سے غرائی تھیں۔۔۔"فروا بیگ ہوں میں۔۔میں ملکہ ہوں تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گے۔۔۔مجھے گالیاں دو گے۔میں ہاتھ کاٹ دوں گی، زبان کھینچ لوں گی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔"میں ذلیل ہوں تو تم کیا ہو؟ کیا تم وہی نہیں ہو جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔"

شمس کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا۔

"تمہاری اوقات کیا ہے شمس ؟اگر آج میں نہ ہوتی اگر میرے بنائے ہوئے جھول نہ ہوتے تو کیا آج ہیون تمھیں مل پاتا ؟اگر اس دن میں تمھیں ہسپتال نہ بھیجتی تو کیا آج تم سلطان ہوتے ؟۔۔۔تمھیں سلطان میں نے بنایا ہے شمس اور تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گے۔"

شمس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا فروا اب بھی ان کے گرد چکر کاٹتی غرا رہی تھیں۔

"میں نے۔۔شمس۔۔۔میرے عظیم دماغ نے ہمیشہ کی طرح تمھیں بچایا۔تمھیں ایک سلطنت دی ،تمہارا ایمپائر دیا اور تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاو گے۔بھولو مت کہ ہیون کے اصلی کاغذات اب بھی میرے پاس ہیں۔ تمھارے پاس جعلی سائن ہیں۔شمس تمھیں چاہیے کہ میرے قہر سے ڈرو۔اگر میں تمھیں عرش پہ بیٹھا سکتی ہوں تو اگلے ہی لمحے تمھیں فرش پہ بھی پھینک سکتی ہوں۔"

وہ شمس کے اہانت سے سرخ چہرے کو نظر انداز کیے بولے جا رہی تھیں۔

"مجھ سے ڈرو شمس۔میں اگر محبت میں تمھیں تخت پہ بٹھا سکتی ہوں تو نفرت میں تمھارے ساتھ کیا کر سکتی ہوں۔یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔کیا تم نے نہیں دیکھا اس نگین کی کاربن کاپی کا انجام وہ خود کو شہزادی کہتی تھی۔۔۔میں نے اسے کنیز سے بھی بد تر بنا دیا۔وہ ڈیزائنر ویر پہنتی تھی آج مانگے ہوئے کپڑے پہنتی ہے۔۔۔بڑے بڑے ریستورانز میں کھانا کھاتی تھی۔آج اس کے پاس دو وقت کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

روٹی کے لیے پیسے نہیں ہیں۔دنیا کے بہترین ڈائمنڈز اپنے گلے اور انگلیوں میں پہنتی تھی۔آج وہی ہیرے جواہرات بیچنے کی نوبت آگئی ہے۔اسے محبتوں پہ ناز تھا ناں۔میں نے کیسے اس سے ہر رشتہ چھین لیا۔آج وہ اکیلی ہے۔خالی ہاتھ ہے۔وہ لڑکا عمر بہت جلد وہ بھی اسے چھوڑ دے گا کیونکہ ہالے سلطان کا بخت اب میرے ہاتھ میں ہے۔اس کی قسمت کی خدا میں ہوں۔تم دیکھنا شمس وہ ایک دن سڑکوں پہ بھیک مانگے گی اور اسے کوئی بھیک دینے والا بھی نہیں ہو گا۔اگر تم چاہتے ہو تمھارے ساتھ وہ سب نہ ہو جو اس کے ساتھ ہوا ہے۔تو آئندہ۔۔۔اپنی اوقات میں رہنا۔"وہ نخوت سے کہتی الماری کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

پیچھے سے شمس نے خود کو کہتے سنا۔

"اس کا بخت بلند ہے فروا۔۔۔وہ پارس پتھر ہے مٹی کو سونا کرتی ہے۔۔۔تم سب کچھ کر سکتی ہو اس کا بخت نہیں چھین سکتی تم نے اس سے جو محبتیں چھین لیں وہ عارضی تھیں۔تب ہی اس کے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں۔جو محبت اسے اب مل رہی ہے وہ دائمی ہے۔وہ جب تک یہاں تھی شہزادی تھی اب ملکہ ہے۔۔۔اگر وہ سمجھے تو۔۔۔"وہ رک رک کر کہہ رہے تھے۔

فروا بھنویں بھینچے ان کو سنے گئیں۔

"وہ لڑکا اسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔تم نے مجھے تو اپنے ہاتھ سے سلطان بنایا ہے ناں۔بھائی شروع سے سلطان رہے ہیں۔انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے جس شخص کو چنا ہے سوچو وہ کیا ہو گا ؟۔۔۔وہ شخص

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے تب یہاں سے لے گیا ،اس نے تب اس کی حفاظت کی، جب ان دونوں کا کوئی تعلق بھی نہیں تھا اور اب وہ اس کی بیوی ہے۔تم سوچ سکتی ہو اب وہ اس کے لیے کیا کرے گا۔"

"تم کہتی ہو تم نے اس سے آسائشات چھین لی ہیں۔"

"نہیں۔۔فروا۔۔۔"

"وہ آدمی ہالے کے قدموں میں ساری دنیا ڈھیر کرنے کو تیار ہے۔وہ ایک شاندار مرد ہے۔"

"آج مجھے تم پہ رحم آ رہا ہے۔تم نے جو کچھ کیا اسے اللہ نے تم پہ الٹ دیا۔سوچو فروا سوچو۔۔اس رات ہالے کسی اور کی گاڑی میں بھی جا سکتی تھی۔وہ عمر کی گاڑی میں ہی کیوں گئی ؟اسے وہاں اس کا بخت لے گیا۔سکندری بخت۔۔۔وہ اگر یہاں سے گئی ہے تو اس محل سے زیادہ بڑے اور اونچے محل میں رہ رہی ہے۔تم نے اس سے سفیر اور ہارون چھین لیے۔اللہ نے اسے ایسا شخص دیا ہے جو ان دونوں پہ بھاری ہے۔کبھی جو تم اس کی ذہین آنکھیں دیکھو تو تمھیں پتہ لگے وہ کیسے آنکھوں سے بات کرتا ہے ۔وہ کیسے اپنے الفاظ سے دل جیت لیتا ہے۔وہ اپنے الفاظ اور ذہانت سے کھڑے کھڑے تم سے کیا کچھ کروا لے اور تمھیں پتہ بھی نہ لگے۔"

"تم کہتی ہو وہ شہزادی نہیں رہی صحیح کہتی ہو۔"

"وہ ملکہ ہے۔۔حکومت کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہے۔وہ یہاں بھی حکومت کرتی تھی وہاں بھی کرے گی۔جسے تم اپنا بدلہ کہہ رہی ہو وہ اس کے لیے تخت کی آزمائش تھی۔تم اس سے کچھ نہیں چھین سکتی۔ تم ناکام ہوگئی ہو۔آج مان لو یہ بات۔"وہ سادگی سے کہہ کر خاموش ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا نے سینے پہ دونوں بازو باندھے تندہی سے ان کو دیکھا تھا۔

"بہت محبت جاگ رہی ہے آج تو۔کیا ہیون اس کے حوالے کرنے کا ارادہ کر لیا ہے ؟جاؤ ان کے قدموں میں گر جاؤ۔اور ان سے کہو کہ تم نے ان کے باپ کا قتل کیا لیکن اب تم شرمندہ ہو۔اور اب سب کچھ فکس کرنا چاہتے ہو۔تم انہیں یہ نقلی پیپرز دے رہے ہو یا میں اصلی پیپرز دے آؤں بتاؤ کیا کرنا ہے ؟"

شمس چند لمحے ان کو دیکھتے رہے پھر بولنا شروع کیا۔

"میں نے اپنے دل سے ہالے کے لیے نفرت ختم کی ہے۔طاقت اور سلطنت کی لالچ نہیں۔ہیون کل بھی میرا تھا اور آج بھی۔اور ایک بات اور میں اپنے بھائی کو مار کر شرمندہ نہیں ہوں۔وہ یہی ڈیزرو کرتے تھے۔"وہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔

پیچھے فروا پیچ و تاب کھاتی رہ گئی تھیں۔

"اس عمر حیات کا کچھ کرنا ہو گا۔"

(باہر جاتے شمس اور الماری کے قریب کھڑی فروا کو یہیں چھوڑ کر کیا تم معراج سلطان کے قتل والے دن میں واپس جانا چاہو گے ؟)

یہ وہ وقت ہے جب عمر ہالے کو اپنے ساتھ لے کر نکلا تھا۔شمس باہر ہونے والے سارے ہنگامے پہ لعنت بھیجتے اندر اپنے کمرے میں آئے تھے۔

فروا ان کے پیچھے ہی آئی تھیں اب وہ دونوں ایک دوسرے کے بلکل سامنے کھڑے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان دونوں کی کافی دیر سے ایک ہی بحث چل رہی تھی اور اب شمس تنگ آ گئے تھے۔

"فروا میں نے کہا ناں یہ وقت مناسب نہیں ہے۔میں اس وقت ہیون کی بات نہیں کر سکتا۔کیا تمہارا دماغ چل گیا ہے۔بھائی مر رہے ہیں اور میں وہاں جا کر کاروبار کی بات کروں۔تم سیدھا یہ کیوں نہیں کہتی کہ میں ان کا گلادبا دوں۔"وہ سخت جھنجھلائے ہوئے تھے۔

"وہ نہیں مر رہے۔آدھے مرے ہوئے ہیں وہ۔یہی وقت ہے شمس یہی وقت۔اگر آج نہیں تو پھر کبھی نہیں۔تمھیں کیا لگتا ہے تم ان کی زندگی میں ان سے ہیون لے سکتے ہو ؟یہ تمہاری خام خیالی ہے۔اگر تمھیں اپنے لیے کچھ کرنا ہے تو آج کرنا ہے۔چاہے اس کے لیے معراج سلطان کو مرنا ہی کیوں نہ پڑے۔میرے پاس سارے کاغذات ہیں۔کل رات میں نے سارے کاغذات ہینڈ اوور کر لیے تھے۔تم سوچو شمس جب آدھا مرا ہوا مرد کاغذات دے سکتا ہے تو کیا وہ سائن نہیں دے سکتا ؟"وہ انہیں اکسا رہی تھیں اور دور کہیں کامیاب بھی ہو رہی تھیں۔

شمس نے رک کر ان کو دیکھا تھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو ہیون کے پیپرز تمھارے پاس ہیں ؟"

فروا مسکرائی تھیں پورے دل سے۔

"ہاں وہ میرے پاس ہیں۔۔۔تمھارے بھائی رات وہ کاغذات ہالے کے نکاح کے وقت اس کو دینے والے تھے لیکن میں نے کسی طرح وہ اٹھا لیے۔۔۔۔اینڈ گیس واٹ ہیون ہالے کے نام پہ ہے لیکن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پاور آف اٹارنی عمر حیات کے نام ہے۔اور یہ بات عمر نہیں جانتا شاید معراج سلطان اسے سرپرائز دینا چاہتے تھے۔۔۔۔"

"تمھیں یہ سب کیسے پتہ ؟"شمس نے ان کو بیچ میں ٹوکا تھا۔

"میں نے فرہاد غفار کو خرید لیا ہے شمس۔۔۔وہ میرے لیے کام کرتا ہے۔۔۔۔چند روز قبل اس آدمی عمر حیات نے معراج سلطان سے کہا تھا کہ وہ ہیون اس کے نام کر دیں۔معراج سلطان نے گو کہ اسے کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا لیکن انہوں نے یہ کام کر دیا تھا۔اس لڑکے کے تیور دیکھ کر آج تو میں ڈر ہی گئی لیکن شکر ہے کہ وہ اب تک ان کاغذات کے بارے میں نہیں جانتا۔"

شمس اب بھی متذبذب تھے۔

"لیکن میں کیا کر سکتا ہوں؟ کیا پوری دنیا کو پاگل بنا سکتا ہوں ؟سب لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ میرے بھائی نے مجھے ہیون کیوں دیا؟ میں کیا کہوں گا ؟اور وہ عمر تمھیں لگتا ہے وہ مجھ سے سوال نہیں کرے گا ؟وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے اسے کنوینس کرنے کو مجھے ثبوت چاہیے ہوں گے میں فی الحال یہ سب نہیں کر سکتا۔فروا تم اپنی سازش خود تک رکھو۔"

فروا گھوم کر ان کے سامنے آئی تھیں۔

"تم ان سے کہہ دینا کہ تم نے ہیون خریدا ہے اپنی کمپنی کے پچیس فیصد کے بدلے خریدا ہے۔۔۔۔"

شمس نے اچھنبے سے ان کو دیکھا تھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔میں کچھ سمجھا نہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دیکھو شمس جب معراج بھائی نے تم سے شیئرز خریدنے کی بات کی تھی تب کیا ہوا تھا یاد کرو ؟تم نے کوئی پیپر ورک نہیں کیا تھا۔"

شمس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔وہ فروا کے مزید بولنے کو بے تاب ہو اٹھے تھے۔

"ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے تم سے وو پچیس فیصد خریدے ہیں۔۔۔۔تم ان کے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کروا دیتے تھے۔۔۔وہ کمپنی میں کام کرتے تھے لیکن ڈیل۔۔۔ڈیل نہیں ہوئی پیپر ورک نہیں ہوا شمس۔۔۔تمھارے پاس گولڈن چانس ہے اسے مت گنواو جاؤ اپنی امپائیر بناؤ اپنے لیے کچھ کرو۔"

وہ کچھ کچھ راضی ہوگئے تھے۔

"لیکن میں نے ہیون کے کاغذات نہیں بنوائے۔میں نے اپنی کمپنی کے پچیس فیصد کے پیپرز بھی نہیں بنوائے۔میں اتنے کم وقت میں اتنا سب کچھ کیسے کر سکتا ہوں ؟"

فروا نے ان کے دونوں ہاتھ تھام لیے تھے نہ جانے کتنا عرصہ بعد۔

"جو پیپرز فرہاد نے عمر اور ہالے کے لیے بنوائے تھے۔میں نے ویسے ہی پیپرز تمھارے لیے بنوا لیے ہیں۔"

"تم میرا عشق ہو شمس۔۔۔۔میں نے تمھارے لیے سب کر لیا ہے۔سارے کاغذات بنوا لیے ہیں۔بس ایک دستخط اور تم سلطان بن جاؤ گے۔تمہاری سلطنت ہوگی تم حکومت کرو گے۔تمہارے پاس وہ سب ہوگا جس کا تم نے کبھی خواب دیکھا تھا۔جب تک تمہارے ساتھ فروا ہے تمھیں کسی چیز کا خوف نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہونا چاہیے۔"وہ ایسے مان سے کہہ رہی تھیں کہ لمحے بھر کو شمس وہ ہوٹل کا کمرہ اور اپنی نفرت بھول گئے تھے۔

کچھ دیر قبل جو نیم رضا مند تھے۔اب مکمل تیاری کے ساتھ جا رہے تھے۔

اپنے دل کو مارنے ہمیشہ کے لیے۔

"موجودہ دن "

فروا اپنے موبائل پہ کسی سے بات کر رہی تھیں۔چہرے پہ ہلکی سی فکر مندی تھی اور ہلکا سا حسد بھی۔

"مجھے اس کی ساری ڈیٹیلز چاہیے۔مجھے بتاؤ وہ عمر حیات کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے ؟اور اس کا فیملی بیک گراؤنڈ کیا ہے؟ مجھے اس کے بارے میں ایک ایک بات بتاؤ فرہاد۔اس کی کمزوری ،اس کی طاقت سب۔اس کا برا وقت اب آ چکا ہے۔"آگے سے کچھ کہا گیا تھا۔فروا نے بے دلی سے کال کاٹ دی تھی۔اب وہ یہاں سے وہاں چکر لگا رہی تھیں ساتھ بڑبڑاتی جاتی تھیں۔

"نہیں نہیں یہ وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ نگین کا بیٹا نہیں ہو سکتا۔۔۔میں نے اس دن اس عورت کو خالی ہاتھ بھیج دیا تھا۔۔۔میں نے اسے دکھا دیا تھا کہ یہاں نگین کے بیٹے کی کوئی جگہ نہیں پھر کیسے آ سکتا ہے وہ ؟لیکن اس کی آنکھیں۔۔۔اس کی آنکھیں کیوں ہیں ایسی ؟"

نہیں یہ بس میرے دماغ کا فتور ہے وہ نہیں آ سکتا۔

بالآخر وہ تھک کر بیٹھ گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس بات سے انجان کہ جس آدمی کے لیے وہ خود کو برا وقت کہہ رہی ہیں وہ اصل میں ان کا برا وقت ہے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

عمر کے بنگلے پہ دن چڑھ آیا تھا۔صبح کی مقدس سفیدی دم توڑ گئی تھی۔اب اس کی جگہ جھلساتی دھوپ نے لے لی تھی۔البتہ گھروں کے اندر اب بھی کسی حد تک سکون تھا۔پنکھے کی ہوا بھلی معلوم ہوتی تھی ۔

ہالے اس وقت اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں آ کر بیٹھی تھی۔آنکھیں اب بھی سوجھی ہوئی تھیں۔ آواز زکام زدہ سی وہ رات بھر روتی رہی تھی۔

کچن میں آ کر اس کا ارادہ تھا کہ اب اپنے لیے کافی بنائے۔جب اس کی نظر پاس رکھے ہاٹ پاٹ پہ پڑی ساتھ ایک پلیٹ رکھی تھی۔جس کو دوسری پلیٹ سے ڈھکا گیا تھا۔ہالے نے ڈھکن اٹھایا پلیٹ میں آملیٹ تھا۔ہالے نے ہاٹ پاٹ کھولا اس میں تازہ پراٹھے رکھے تھے۔اس کا دل ذرا سا خوش ہوا تھا کتنے ہی دنوں سے وہ سوکھی بریڈ اور جیم سے ناشتہ کر رہی تھی۔چلو آج کچھ اچھا کھانے کو نصیب ہوا ۔"تھینکس ٹو شانو"

اس نے پاس پڑی کرسی کھینچ لی اور اس پہ بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پراٹھا پلیٹ میں نکال کر رکھا آملیٹ سامنے کیا۔پراٹھے کا چھوٹا سا نوالہ بنایا اور آملیٹ کے ساتھ لگا کر منہ میں رکھا۔پہلا نوالا لیتے ہی اس کو ایسا لگا جیسے وہ آج پہلی بار آملیٹ اور پراٹھا کھا رہی ہو۔ایسا مکمل ذائقہ ہالے نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔جیسے ذائقے کو محسوس کر رہی ہو۔

"آہ من و سلویٰ۔۔۔"بے اختیار اس کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔

پھر اگلے ہی لمحے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔ایک اور نوالا ،پھر دوسرا، پھر تیسرا۔تقریبا دس منٹ بعد وہ دونوں پراٹھے کھا چکی تھی اور آملیٹ والی پلیٹ ایسے صاف تھی کہ اس کو دھونے کی ضرورت نہیں تھی۔

اس نے آدھے کراچی کے ریستورانز کے کھانے کھائے تھے۔وہ جس شہر جس ملک بھی جاتی تھی وہاں کے ریستورانز ضرور وزٹ کرتی تھی۔۔۔لیکن ایسا مکمل ذائقہ اس نے آج تک نہیں چکھا تھا۔وہ اتنے سالوں سے جس ذائقے کی تلاش میں تھی وہ اسے آج ملا تھا۔

"یقینا شانو بہترین کھانا بناتی ہے۔"کرسی سے اٹھتے ہوئے اس نے اعتراف کیا تھا۔

اسی وقت شانو ہاتھ میں جھاڑو لیے اسے کچن میں آتی دکھائی دی۔اس نے دوپٹہ کندھے سے گزار کر کمر سے باندھ رکھا تھا۔ہالے کو دیکھ کر اس نے سلام کیا تھا۔

ہالے نے سر کی اشارے سے جواب دیا تھا۔ساتھ مسکرائی تھی۔اداس سی مسکراہٹ۔

"آپ نے آج جو ناشتہ بنایا تھا بہت لذیذ تھا۔۔۔اللہ آپ کے ہاتھوں کو سلامت رکھے۔اللہ ان کا ذائقہ برقرار رکھے۔(**ترک ڈراموں کا اثر تھا وہ ان کی دعائیں سیکھ گئی تھی**)۔پراٹھے بہت اچھے بنے تھے اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آملیٹ بھی۔۔۔یہ اٹالین ریسیپی ہے آپ نے کہاں سے سیکھی ؟ " وہ اپنی عادت کے بر خلاف لمبی بات کر رہی تھی۔

جبکہ شانو ہونقوں کی طرح اس کو دیکھے گئی۔

"باجی میں نے تو کوئی ناشتہ نہیں بنایا۔۔۔اور پراٹھے تو مجھ سے کبھی اچھے بنے ہی نہیں۔"

ہالے نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"عمر صاحب کہتے ہیں میرے ہاتھ کے پراٹھوں سے بہتر ہے بندہ ربڑ چبا لے۔۔۔اور اٹالین آملیٹ ؟۔۔۔۔۔؟میں تو پاکستانی انڈا مشکل سے بناتی ہوں کیا باتیں کرتی ہیں بی بی۔۔۔اصل میں کیا ہے ناں۔۔۔۔"وہ اب بھی بول رہی تھی۔جب ہالے واپس پلٹی تھی۔لپک کر آملیٹ والی پلیٹ اٹھائی اس کے نیچے اسٹکی نوٹ لگا تھا۔ہالے کی نظر اس پہ پڑی تھی لیکن وہ نظر انداز کر گئی تھی۔

اس پہ بڑے بڑے الفاظ میں لکھا تھا۔

"ناشتے کے لیے شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں۔"

""امید ہے یہ آپ کی زندگی کا سب سے بہترین ذائقہ ہو گا۔"

بس دو لائن۔۔۔صرف دو لائن اور ہالے کا خون کھول اٹھا تھا۔اس کے اختیار میں ہوتا تو وہ ابھی حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دیتی۔

آج عمر حیات سے نفرت کا گراف ذرا اور اوپر گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہسپتال کے بینچ پہ بیٹھا نوح اس وقت اپنی ساری کائنات لٹا کر بیٹھا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں گردن جھکی ہوئی دل ٹوٹا ہوا۔اس نے رات سے لے کر بس ایک سطر بولی تھی۔

"کیا وہ بچ جائے گی ؟"۔۔۔۔امید بے بسی۔۔ڈر خوف۔۔۔ذلت۔۔اذیت ڈاکٹر سے سوال کرتے نوح کے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا۔

جواب کوئی تسلی بخش نہیں تھا۔

نرمین کومہ میں جا چکی تھی۔۔۔اس کی نارمل زندگی میں واپسی کے بارے میں ڈاکٹر نے بس یہی کہا تھا

۔

"ایک منٹ ایک دن ایک گھنٹہ ایک سال۔۔دس سال بیس سال یا پھر ساری زندگی۔۔۔بھی لگ سکتی ہے۔۔۔یا پھر وہ اسی طرح مر بھی سکتی ہیں۔۔۔ہم کچھ نہیں کر سکتے وہ تب ٹھیک ہو سکتی ہیں جب وہ ریکور ہونا چاہیں۔"

وہ تب سے لے کر اب تک اسی بینچ پہ بیٹھا تھا اس کی زندگی کی ساری جمع پونجی لٹ گئی تھی اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا۔

یہ سب کس نے کیا ؟فی الحال اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا۔رات سے لے کر اب تک پولیس اور میڈیا کو اس نے کس طرح سنبھالا تھا۔یہ تو بس وہی جانتا تھا۔

اسی وقت فہیم مرزا سفید پڑتی رنگت کے ساتھ اسے اپنے قریب آتے دکھائی دیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نوح کو دیکھ کر ان کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گئے تھے ایک ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا اور جب بولے تو ان کی آواز میں افسوس تھا۔

"یہ کس نے کیا ہے بیٹے کیا تمھیں پتہ چلا ؟"

نوح نے شکستگی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"بات میڈیا میں نہیں جائے گی۔تم فکر مت کرو۔میں نے پولیس کو بھی سمجھا دیا ہے۔۔۔کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔۔۔۔ہماری عزت پہ کوئی حرف نہیں آئے گا۔۔۔۔تم۔۔۔"

"بکواس بند کریں اپنی۔۔۔۔۔"نوح کھڑے ہوتے ہوئے دھاڑا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں ضبط کے مارے خون چھلکا رہی تھیں" میری بہن میری زندگی مر رہی ہے اور آپ کو اپنی عزت کی پڑی ہے۔۔۔۔"

فہیم سہم کر بینچ کے ساتھ جا کر لگے تھے۔

"میں لعنت بھیجتا ہوں آپ کی عزت پہ۔خدا کی قسم مجھے اس وقت کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔کسی بھی چیز کی نہیں۔۔۔۔میری بہن۔میری بہن کو کچھ ہو گیا تو میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔جو جو اس کام میں ملوث ہے میں اسے کتے کی موت ماروں گا۔۔۔۔۔میں اس کی نسل ختم کر دوں گا۔۔۔میں ان کے بچوں کو چوک پہ بٹھا کر بھیک منگواوں گا۔۔۔۔۔میں ان کی بیویاں بیوہ کروں گا ان کی۔۔۔۔بیٹیاں گھروں سے اٹھواؤں گا۔۔۔۔میں ذلیل ہوا ہوں تو سب ذلیل ہوں گے میری بہن کو اذیت ہوئی ہے ساری دنیا کو ایذا دوں گا۔"وہ انگلی اٹھا کر بول رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نوح مغل آج قسم کھاتا ہوں کہ میں اپنی بہن کا بدلہ لوں گا۔میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔خدا کی قسم نہیں چھوڑوں گا۔"اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھیں۔ اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔

فہیم اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔اس کے قریب آئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھے اور کہنا شروع کیا۔

"تمھیں جو کرنا ہے میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔نوح مرزا۔۔۔"انہوں نے مرزا پہ زور دیا۔۔ان کی آنکھیں کچھ جتا رہی تھیں۔۔۔"میں نے تمھیں پالا نوح۔۔۔تمہاری بہن کو پالا تمھارے مرتے ہوئے باپ کو میں نے بچایا۔۔اگر اس وقت میں اس کا علاج نہ کرواتا تو تم کئی سال پہلے یتیم ہو چکے ہوتے۔۔۔اس حادثے کے بعد وہ معذور ہوگیا تھا میں نے اسے پھر بھی نہیں چھوڑا۔۔۔اس وقت تمہاری بہن اس دنیا میں آنے والی تھی میں نے تمہاری ماں کی ایک ایک ضرورت کا خیال رکھا اگر میں بر وقت تمہاری ماں کو ہسپتال نہ لے جاتا تو تمہاری بہن اس دنیا میں ہی نہ آتی۔ آخری وقت پہ اگر میں تمھارے ماں باپ کی تدفین نہ کرتا تو ان کی لاش گل سڑ جاتی۔۔۔میں نے تمھیں اپنا نام دیا۔میں نے تمھارے نام سے مغل ہٹا کر تمھیں مرزا بنایا اور تم۔۔۔تم آج میرے سامنے چیخو گے۔۔۔مجھے باتیں سناؤ گے۔۔۔کیا اس لیے کیے تھے میں نے تم پہ اتنے احسان ؟"ان کے لہجے میں تپش تھی۔

نوح کا سر شرمندگی سے جھکتا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں جا رہا ہوں نوح اب میرے پاس آناتو "**مرزا** "بن کر آنا "**مغل** "بن کر نہیں۔"وہ اس کا کندھا تھپکتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔

پیچھے نوح تھا اور اس کے ان گنت دکھ۔اللہ نے اس کی نیکی بھی قبول نہیں کی اس نے تو ایک لڑکی کی عزت بچائی تھی۔۔۔۔

آج اسے نیکی سے نفرت ہوگئی تھی یہ دکھ بہت بڑا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

گاڑی میں اے سی کی کولنگ کے باوجود ہارون کے ڈرائیور کو ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے۔عمر کی مشتبہ نظریں اس کے چہرے پہ جمی تھیں۔ہارون پچھلی سیٹ پہ آرام دہ سا بیٹھا تھا۔

وہ کوئی تیس پینتیس سال کا فربہی مائل آدمی تھا۔نقوش پھینے تھے اور وہ آدھے گھنٹے سے ایک ہی بات دہرا رہا تھا۔

"سر میں قسم کھا کر بتا رہا ہوں میں نے ان کو یہیں اتارا تھا۔پھر دو گھنٹے بعد یہیں سے لینے آ گیا۔میں اپنے بچوں کی قسم کر اٹھا کر کہہ رہا ہوں مجھے میرے ماں باپ کی قسم ہے۔۔۔"وہ گھگھیانے لگا تھا۔

اس نے پچھلے آدھے گھنٹے سے دہرائی جانے والی بات ایک بار پھر دہرا دی تھی۔

عمر نے بیزاری سے گردن پیچھے جھکائی تھی۔جبکہ ہارون بے نیاز بیٹھا موبائل پہ انگلیاں چلا رہا تھا جیسے کوئی فرق ہی نہ پڑتا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے گاڑی سے نکل کر آس پاس نظر ڈورائی تھی۔یہاں بس قطار در قطار چھوٹے بڑے دکان بنے تھے۔کوئی آٹوز کا تو کوئی ورکشاپ۔۔۔کوئی بائیک اور گاڑیوں کے سپیئر پارٹس بیچ رہے تھے۔یہاں دور دور تک کوئی کیفے کوئی ریستو ران نظر نہیں آ رہا تھا۔اگر فروا یہاں کسی سے ملنے آئی تھی تو ضرور کسی کیفے یا ریستوران ہی گئی ہو گی۔عمر نے اس جگہ کی لوکیشن نکالی تھی۔یہاں تقریبا ڈیڑھ کلو میٹر تک کوئی ایسی معقول جگہ نہیں تھی جہاں فروا اور فہیم مرزا مل سکیں۔

وہ واپس گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا تھا۔

اب اسے ایک اور طریقہ استعمال کرنا تھا۔اور وہ اس کے لیے تیار تھا وہ جھکا اور اس نے جھک کر اپنی پنڈلی سے بندھی چھوٹی سی پسٹل نکال لی تھی۔اب کے اس کے ہاتھ میں چھوٹی پسٹل دیکھ ہارون کے ڈرائیور کا خون خشک ہو گیا تھا۔

عمر نے پستول اس کی کنپٹی پہ رکھی تھی۔ہارون نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔اور ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے اپنے موبائل پہ جھک گیا تھا۔

(کھسک گیا ہے پولیس والا خیر مجھے کیا)

"اب بتاؤ۔۔۔کہاں لے کر گئے تھے تم اس بوڑھی فتنہ کو ؟۔۔۔اگر اب میرے ساتھ کوئی بھی چالاکی کرنے کی کوشش کی تو تمہارا گیم ختم سمجھو میں کھوپڑی کھول دوں گا تمہاری۔۔۔بولو سب سچ بولو۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا غرا رہا تھا۔

ڈرائیور رونے لگ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ کی قسم سائیں۔۔خدا کی قسم۔۔میں نے ان کو یہیں اتارا تھا۔مجھے نہیں معلوم وہ یہاں سے کہاں گئیں۔کس سے ملیں میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔مجھے معاف کر دو سائیں۔ہارون بابا آپ ہی ان کو سمجھاؤ میں آپ کا نوکر ہوں سائیں۔۔میرے ماں باپ آپ کے نوکر ہیں۔۔۔۔نمک کھایا ہے ہم نے آپ کا۔۔" وہ روتے ہوئے ہارون سے التجا کرنے لگا تھا۔

ہارون نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا پھر عمر کے پستول والے ہاتھ کو ناپسندیدگی سے دیکھا تھا۔

"دیکھو عمر میرے ڈرائیور پر پستول تاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

ڈرائیور کا سانس بحال ہوا تھا جبکہ عمر کا چہرہ بے تاثر تھا ہارون کہہ رہا تھا۔

"ایسا کرو۔۔۔"اس نے سوچنے والے انداز میں بھنویں اکھٹی کی تھیں۔۔"میرے پاس ایک بہت تیز دھار چاقو ہے وہ لے لو اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔۔۔۔لاش ٹھکانے لگانا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے ۔۔۔۔"ہاں یہ صحیح ہے ایسا ہی کرو۔وہ جیسے اپنے ہی آئیڈیا سے محفوظ ہوا تھا۔۔"بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا تاکہ اس کی لاش پہچانی نہ جا سکے۔"وہ نارمل لہجے میں کہہ کر دوبارہ موبائل پہ جھک گیا تھا۔

جبکہ ڈرائیور کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں والا حساب تھا۔(**یہ تو اصلی والا پاگل نکلا**)وہ بس سوچ ہی سکا۔

عمر نے اس کو ،"اب کیا کہتے ہو ؟"والی نظروں سے دیکھا تھا۔

ڈرائیور نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں۔

"آپ میرے ٹکڑے کر دو یا پھر جان سے مار دو۔مالک سے غداری کا میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ صاحب۔۔۔یہ بات شاید میڈم بھی جانتی تھیں۔۔۔میں نے ان کو یہیں اتارا تھا۔"وہ کہہ رہا تھا اور عمر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بے زاری سے اس کو سن رہا تھا۔۔۔"لیکن ایک بات ہے جو میں جانتا ہوں۔۔۔۔"وہ رکا تھا پھر کہنا شروع کیا

بی بی نے میرے موبائل سے ایک کال کی تھی اور کسی "سنیم "نامی جگہ پہ ملنے کی بات کی تھی۔"

عمر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا ہارون بھی چونکا تھا۔

"میرے موبائل میں ریکارڈنگ بھی ہے آپ کہو تو میں سنا دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا آپ مجھ سے قسم لے لو۔۔۔۔"اس نے اپنا موبائل جیب سے نکال کر عمر کے آگے رکھ دیا تھا۔

"اچھا بس بس سن چکا میں۔۔۔"۔ہارون نے ہاتھ جھلایا تھا۔"چلو اب نکلو یہاں سے اور پپا کو کچھ بھی بتایا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمھیں مار ڈالوں گا۔۔۔"تنبیہ کرتے لہجے میں اس کو ڈپٹ دیا تھا۔

وہ بیچارہ اپنی جان خلاصی ہونے پہ فورا گاڑی کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا تھا۔ہارون اپنی جگہ سے اٹھ کر وہیں سے ڈرائیونگ سیٹ پہ آ کر بیٹھا تھا۔

عمر اب بھی کچھ سوچ رہا تھا۔

"سنیم "یہ کونسی جگہ ہے ؟ "وہ باہر دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"بہت مہنگا کیفے ہے یہاں کا۔۔۔۔۔یہاں سے دو کلو میٹر دور ہو گا۔۔۔۔اپنی سروسز کے لیے مشہور ہیں وہ لوگ۔۔۔باقی ہالے سے پوچھ لو وہ زیادہ جانتی ہو گی مجھے اتنا ہی معلوم ہے۔۔۔ہالے کی پچھلی برتھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈے پہ ہم لوگ وہیں گئے تھے۔"ہارون نے تفصیلی جواب دیا تھا پھر عمر کی طرف دیکھا وہ اب بھی غیر آرام دہ تھا۔

"اب کیا ہوا چلو اسی کیفے چلتے ہیں۔۔۔یا شاید تم اب بھی مطمئن نہیں ہو ؟۔۔کیا کچھ اور ہے ؟جو ہمیں پتہ کرنا ہے؟"ہارون اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

عمر ذرا سا بے چین تھا۔

"کچھ نہ کچھ مسنگ ہے۔۔۔کچھ ہے جو اس سب میں مس فٹ ہے۔۔۔وہ عورت نہیں ہے فتنہ ہے۔۔۔جب وہ تمھارے ڈرائیور کو یہاں چھوڑ کر آگے خود گئی تھی تو وہ اس کے سامنے اسی جگہ کا نام کیوں لے گی۔۔۔جسے وہ چھپانا چاہ رہی ہے۔۔۔۔کچھ ہے کچھ مسنگ ہے۔۔۔تمہارا ڈرائیور بس ایک ڈسٹریکشن ہے۔۔۔اصل بات کچھ اور ہے۔۔۔"وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔

ہارون نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اصل بات یہ نہیں ہے کہ میرا ڈرائیور ڈسٹریکشن ہے۔اصل بات تمہاری "جاب "ہے۔اس نے تمھیں ہر ایک پہ شک کرنا سکھا دیا ہے۔۔۔تم تھانے میں نہیں ہو عمر حیات۔۔۔اور میرا ڈرائیور وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے جو پستول کے سامنے ہوتے ہوئے جھوٹ بولے گا۔وہ ایک عام سا آدمی ہے۔۔۔جب پستول سامنے آگئی تو اس کے منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی سچ ہی نکلے گا۔۔۔اپنے دماغ کو تھانے سے نکالو اور ہر آدمی کو شک کی نگاہ سے دیکھنا چھوڑ دو۔زندگی آسان ہونے لگے گی۔"وہ کہہ کر خاموش ہو گیا تھا عمر نے کوئی جواب نہیں دیا وہ خاموش رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگر اس کا دماغ کہہ رہا تھا کچھ مسنگ ہے تو ہے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا۔اے سی کی میٹھی سی کولنگ چاروں اور پھیلی ہوئی تھی۔ابھری ہوئی اینٹوں والی دیواروں پہ مختلف قسم کے میوزیکل پوسٹرز لگے تھے۔ایک دیوار پہ چند گٹارز ٹنگے ہوئے تھے۔کمرے کی تیسری دیوار پہ اس کمرے کی مالک کی بچپن سے لے کر اب تک کی تمام تصاویر لگی تھیں۔بیڈ کے عین اوپر اس کی بڑی سی"**حالیہ**" تصویر لگی تھی۔جس میں وہ مسکرا رہا تھا۔اس کی مسکراہٹ میں ایک غرور تھا۔شان بے نیازی تھی۔

اس کی تصویر کے اوپر فرنچ میں جدید طرز کی لائٹوں سے ایک عبارت لکھی تھی جسکا مطلب یہ تھا۔

"حسن مجھ پہ تمام ہوا"

اس کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ بھی اس کی اپنی تصویر فریم ہوئی رکھی تھی شاید اسے خود کو دیکھتے رہنا پسند تھا یا شاید اسے خود سے عشق تھا۔اسی وقت اس کے کمرے کا دروازہ ایک دھاڑ سے کھلا تھا۔وہ جو لحاف اوڑھے سو رہا تھا۔بے اختیار کسمسایا تھا۔آنے والا اس کا باپ تھا۔ان کے اندر آتے ہی سارے کمرے کی بتیاں خود با خود جل اٹھی تھیں۔وہ ایک ہی جست میں اس کے قریب پہنچا تھا اور ایک جھٹکے سے اس کا لحاف اتار کر دور پھینکا تھا۔اب کے یاقوت مرزا بری طرح جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا تھا۔اس کی سوئی سوئی آنکھوں میں ہلکا سا غصہ تھا جبکہ اس کے باپ کی جاگی ہوئی آنکھوں میں بے تحاشا جلال تھا۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یاقوت کو شوٹ کر ڈالیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ ان کو دیکھتے ہوئے فورا بیڈ سے اتر آیا تھا۔وہ جیسے ہی ان کے سامنے آ کر کھڑا ہوا فہیم مرزا نے اس کے چہرے پہ زور دار تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔وہ بے اختیار پیچھے ہٹا تھا۔

"ذلیل خبیث آدمی۔۔۔تمھارے پیدا ہونے پہ لعنت ہو۔۔۔وہ تمہاری بہنوں جیسی تھی۔۔۔"وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے غراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

ساتھ ہی آگے بڑھ کر ایک اور تھپڑ یاقوت کے چہرے پہ دے مارا تھا۔۔۔اب انہوں نے اس پہ بس نہیں کی وہ اسے پہ در پے تھپڑ مارتے ہی چلے گئے۔

ساتھ ساتھ بلند آواز میں اس کو گالیاں دیتے جاتے۔

یاقوت ہونقوں کی طرح ان کو دیکھتے ہوئے مار کھاتا رہا۔

"وہ تمھیں مار ڈالے گا تمہارا جنازہ کتوں کے ساتھ اٹھوائے گا۔۔۔۔تمہاری بوٹی بوٹی نوچ لے گا۔۔۔آخر ایسی کون سی ہوس تھی تمہاری جو پوری نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔کون سی ایسی آگ تھی جو بجھ نہیں رہی تھی۔۔۔لڑکی چاہیے تھی ناں مجھے بولتے میں لائن لگا دیتا۔۔۔کوٹھے پہ چلے جاتے سارا کوٹھا اٹھا لاتے۔لیکن نہیں نہیں یاقوت۔۔تمھیں تو کتے کی موت مرنا تھا اب وہ تمہارا کلیجہ چبائے گا۔۔۔تم دیکھنا۔۔۔وہ تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔۔۔"وہ منہ سے کف نکال رہے تھے۔۔۔"تم نے غلط آدمی سے پنگا لے لیا ہے۔تم نے اپنے قد سے بڑا دشمن بنا لیا ہے۔۔۔وہ تمھیں مار دے گا۔۔۔بلکہ وہ نہیں آج تمھیں میں ماروں گا اپنے ہاتھوں سے ماروں گا تاکہ کوئی غم نہ رہے۔کم از کم یہ تسلی تو رہے گی ناں کہ میں نے تمھیں غیروں کے ہاتھ نہیں دیا۔ہاں میں اپنے ہاتھوں سے تمھیں ماروں گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یاقوت اب بھی شل سا کھڑا مار کھا رہا تھا اس کے گال سرخ ہوگئے تھے۔۔۔اس پہ انگلیوں کے نشان بن گئے تھے۔

انہوں نے خون آشام نظروں سے اس کو گھورتے ہوئے اسے بیڈ پہ دھکا دیا تھا اب وہ اس کے اوپر جھکے اس کی گردن پہ اپنے ہاتھ رکھے اس کا گلا دبانے لگے تھے۔

یاقوت خوف سے ان کو دیکھے گیا اس کی آواز حلق میں دم توڑ گئی تھی۔۔۔۔

فہیم اب بھی بلند آواز میں غرا رہے تھے ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"میں تمھیں مار دوں گا یاقوت۔۔۔۔کسی غیر کے ہاتھوں سے مرنے سے بہتر ہے میرے ہاتھوں سے مر جاؤ بے غیرت انسان۔۔۔خبیث انسان۔۔۔گالی۔۔۔گالی۔۔۔گالی میرے تخم سے پیدا ہوئے ہو۔میں ہی آج تمھیں مار دوں گا۔"

یاقوت کی آنکھیں ابلنے کو تھیں۔جب اس نے اپنا پورا زور لگا کر اپنے باپ کے سینے پہ اپنے دونوں ہاتھوں سے زور دے کر ان کو دور دھکیلا۔۔فہیم جتنے بھی طاقت ور سہی یاقوت جوان تھا زیادہ طاقتور تھا۔۔وہ اس کے ایک ہی دھکے سے بیڈ سے نیچے گرے تھے۔ان کا سانس غیر ہموار تھا۔چہرہ دہک رہا تھا۔

یہی حال یاقوت کا بھی تھا۔اس کی گردن بری طرح سرخ ہو چکی تھی۔وہ گردن جھکائے مسلسل کھانس رہا تھا۔اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔آنکھیں باہر کو آ گئی تھیں۔کچھ دیر تک دونوں اسی طرح اپنی اپنی جگہ بیٹھے کھانستے رہے اور صورتحال کو سمجھتے رہے۔چند منٹ بعد فہیم اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔یاقوت سانس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

روکے انہیں اپنے قریب آتے دیکھتا رہا۔اس کے بلکل قریب آ کر اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک زوردار تھپڑ ایک بار پھر اس کے چہرے کی زینت بنایا تھا۔اب کی بار ان کے چہرے اور لمس دونوں میں غصہ نہیں تھا یہ ایک بے بسی بھرا تھپڑ تھا۔

یاقوت نے چہرہ جھکا لیا تھا۔شاید اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ خود کو کس دلدل میں پھنسا چکا تھا۔

دس منٹ بعد

اس کے بیڈ پہ اس کے قریب بیٹھے وہ اس کی گردن پہ آئس پیک رکھ رہے تھے۔یاقوت کی سفید گردن پہ ان کے ناخن بری طرح چبھے تھے۔چہرے پہ تھپڑوں کے واضح نشان تھے۔

"تمھیں اگر وہ لڑکی پسند تھی تو بھونک دیتے۔۔۔میں کسی بھی طرح تمھیں وہ لا دیتا زیادہ سے زیادہ کیا کرنا پڑتا نکاح؟کروا دیتا میں۔۔۔لیکن یہ جھک مارنے کی کیا ضرورت تھی تمھیں۔۔۔"ان کی آواز اب بلند نہیں تھی لیکن اس میں غصہ تھا بے بسی تھی حقارت تھی۔

یاقوت نے سر جھٹکا تھا۔

"کتنی بار تو بتایا تو تھا۔۔پسند ہے۔۔پسند ہے۔۔اب آپ کو سمجھ ہی نہیں آئی تو میں کیا کرتا۔۔۔"وہ بے زاری سے بولا تھا۔

بات یہ نہیں تھی جو وہ بتا رہا تھا وہ لفظوں کی ہیر پھیر سے کام لے رہا تھا کیوں ؟یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فہیم مرزا نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کیا۔

"مجھے۔۔۔لگا۔۔۔بہن۔۔۔کی طرح پسند ہے۔"وہ چبا چبا کر بولے تھے۔

"یاقوت مرزا نے کیا کبھی کسی لڑکی کو بہن کی نظر سے دیکھا ہے ؟۔۔۔اور ایسی بھی کیا بڑی بات ہوگئی۔۔۔آپ نے بھی تو نوح کی ماں رابیل کے ساتھ یہی سب کیا تھا۔۔۔"

فہیم مرزا کا آئس پیک لگاتا ہاتھ تھم گیا تھا ان کا سانس تک رک گیا تھا یاقوت بولے گیا۔

"میں بچہ تھا لیکن اتنا بھی نہیں۔سب یاد ہے مجھے۔۔۔نیرو تب چار سال کی تھی۔۔۔میں نو سال کا تھا۔۔ ۔ڈیڈ۔۔۔وہ لڑکی مجھے پسند ہے۔جیسے آپ کو رابیل آنٹی پسند تھیں۔۔۔میں نے جو بھی کیا آپ سے سیکھ کر کیا ہے۔۔۔مجھے بلیم کرنے سے پہلے آپ اپنے گریبان میں جھانک لیں۔"وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

فہیم مرزا کے لیے اگلی سانس لینا بھی مشکل ہو گیا تھا۔

کافی دیر بعد جب وہ بولے تو ان کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

"تم یہ۔۔سب۔کیسے۔۔۔جانتے۔۔۔ہو۔"انہوں نے ہکلاتے ہوئے سوال کیا تھا۔

یاقوت نے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"ڈیڈ۔۔۔میں بچہ ضرور تھا لیکن میں "مرد "بھی تھا۔۔۔ہماری کلاس کے بچے بہت جلدی بڑے ہو جاتے ہیں ایسی باتیں سمجھنے میں ہمیں زیادہ وقت نہیں لگتا۔۔۔ہم نے کئی ملک گھوم رکھے ہوتے ہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کئی کلچر دیکھ رکھے ہوتے ہیں۔۔۔ہم پہ پابندیاں نہیں ہوتیں ہمیں "سب "دکھایا جاتا ہے ہمیں سب سننے کی آزادی ہوتی ہے اور یہی آزاد ماحول ہمیں وقت سے پہلے بڑا کر دیتا ہے۔ جیسے مجھے کر دیا شاید میں یہ نہیں سمجھ پاتا اگر آپ نے یہ ایک بار کیا ہوتا۔۔"

یاقوت رکا تھا۔اس کے باپ کا چہرہ شرمندگی سے جھکا تھا۔

"آپ نے یہ ایک بار نہیں کیا ڈیڈ۔آپ نے یہ بار بار کیا۔۔۔آپ نے صرف خود ہی ان کے حسن کا فائدہ نہیں اٹھایا آپ نے ان کا حسن بیچا۔۔۔۔یہ آپ کا بزنس یہ ایمپائر یہ سب آپ نے کیسے بنائی کیا میں نہیں جانتا ؟۔۔آپ نے اس عورت کو مجبور کیا کہ وہ خود کو بیچے تاکہ آپ کو فائدہ ہو۔۔اس کا شوہر کمزور تھا معذور تھا اور وہ عورت مجبور۔آپ انہیں بڑے بڑے امرا ورعوساء کی محفلوں میں لے کر جاتے تھے آپ انہیں ان لوگوں کے۔۔۔"وہ ایک بار پھر رکا تھا لہجہ ذرا سا زخمی ہوا تھا۔

فہیم مرزا گردن جھکائے سرخ چہرے کے ساتھ اس کو سنے گئے۔

"آپ انہیں ان لوگوں کے گیسٹ ہاؤس بھیجتے تھے۔آپ انہیں لوگوں کے فارم ہاؤس بھیجتے تھے۔آپ نے انہیں بیچ کر اپنے لیے دولت خریدی۔۔۔ہم امیر تھے۔شروع سے تھے۔ آپ کا ایک ہوٹل تھا لیکن ہم کبھی بھی ملئینیرز نہیں تھے۔۔۔آپ نے نوح کے باپ کا سارا پیسہ ضبط کر لیا۔۔اور جہاں تک میں جانتا ہوں۔۔۔ان کا ایکسیڈنٹ بھی آپ نے کروایا تھا۔۔۔مجھے یہ سب ممی نے بتایا تھا۔۔۔لیکن آپ نے جو کچھ بھی رابیل آنٹی کے ساتھ کیا وہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔تب نہیں سمجھا لیکن کچھ سال بعد سمجھ گیا تھا۔"اس کا لہجہ ہلکا تھا دھیما سا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو ؟۔۔۔"انہوں نے گردن اٹھا کر پوچھا تھا۔

یاقوت نے نفی میں سر ہلایا یاقوت اب بھی بے تاثر لہجے میں بولے گیا۔

"میں آپ سے محبت کرتا ہوں ڈیڈ۔آپ میرے واحد پرینٹ ہیں۔جو کچھ بھی آپ نے کیا جیسے بھی کیا کوئی نہ کوئی وجہ رہی ہوگی۔۔۔جب ممی نے مجھے یہ سب بتایامیں تب بھی آپ کو ہیٹ نہیں کر سکا۔"

فہیم مرزا کی سانس بحال ہوئی تھی۔

" نہ اب کرتا ہوں۔۔۔ضرور آپ کے ساتھ کچھ ہوا ہوگا تب ہی تو آپ نے ایسا قدم اٹھایا میں آپ کو یہ سب اس لیے بتا رہا ہوں کیونکہ میں آپ پہ یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں آپ کا بیٹا ہوں۔جو کچھ آپ نے کیا وہی میں نے کیا۔آپ نوح سے مت ڈریں جب وہ اپنی ماں کے مجرم نہیں ڈھونڈ سکا تو بہن کے مجرم کیا ڈھونڈے گا۔"

فہیم نے گہری سانس لی تھی۔جیسے اس کی ساری باتیں بھی سانس کے زریعے اندر داخل کی ہوں۔وہ اٹھ کر یاقوت کی الماری کے قریب گئے تھے اور ایک بیگ نکالا تھا اور یاقوت کے کپڑے نکال نکال کر اس بیگ میں ٹھونستے گئے۔

"تم نے جو کچھ بھی کیا وہ غلط تھا یا صحیح میں نہیں جانتا۔لیکن تم اب یہاں نہیں رہو گے تم آج ہی امریکا جا رہے ہو۔۔۔اس وقت نوح بچہ تھا آج وہ بچہ نہیں ہے وہ جلد یا بدیر تمھیں ڈھونڈ لے گا اور پھر۔۔۔"

ان کی آواز میں سفاکی در آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب وہ دوسرے دراز سے اس کے ضروری ڈاکومینٹس نکال رہے تھے۔یاقوت خاموشی سے ان کو دیکھے گیا۔

"پھر وہ تمھیں کتے کی موت مارے گا۔میں اب بھی کہہ رہا ہوں وہ تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کچرے کے ڈھیر پہ پھینکے گا۔اور میں یہ نہیں دیکھ سکتا۔اس لیے تم آج اور ابھی یہاں سے جا رہے ہو۔ میں نے سب سنبھال لیا ہے۔بلڈنگ کی سی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ ہوگئی ہے۔جن لوگوں نے تمھیں وہاں آتے دیکھا ان کے منہ بند کروا دیے ہیں اور نرمین کے ڈاکٹرز میں خرید چکا ہوں۔"

وہ اس کے بیگ کو اس کے قدموں کے قریب رکھ کر اس کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر چکے تھے۔

"تم جا رہے ہو۔۔۔جب تک سب کچھ فکس نہیں ہو جاتا۔تب تک تم جا رہے ہو اور اگر تم واپس آئے تو میں اپنے ہاتھوں سے تمھیں مار دوں گا اور اسے میری دھمکی مت سمجھنا۔"وہ اس کو وارن کرتے ہوئے بول رہے تھے۔

یاقوت غیر آرام دہ تھا۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا ؟۔۔۔کہ میں نے۔۔۔"اس نے بات آدھے میں چھوڑ دی تھی۔

"مجھے اس انسپیکٹر انس جاوید نے کال کی تھی۔۔۔اس نے فوٹیج میں تمہارا چہرہ دیکھ لیا تھا اور رہی سہی کسر اس چوکیدار نے پوری کر دی تھی۔خیر میں اس وقت تمہارے پاس آ کر مسئلہ بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔مجھے سب کچھ فکس کرنا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ یہ سب اکیلے نہیں کر سکتے۔۔۔مجھے بتائیں یہ سب کرنے میں آپ کو کس نے ہیلپ آوٹ کیا ہے؟ "وہ شکی انداز میں ان کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"سلطان منزل سے کسی نے میری مدد کی ہے۔۔۔وہ جینیس ہے evil genius۔"

"اب تم جاؤ تمہاری فلائٹ ہے آدھے گھنٹے بعد تمھیں نکلنا ہے۔"

وہ بے دلی سے باتھ روم میں گھس گیا تھا۔

پیچھے فہیم مرزا بے دھم ہو کر بیڈ پہ گرے تھے۔

اپنی اولاد سے اپنا داغ دار ماضی سننا الگ ہی ذلت تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

صبح دوپہر میں بدلنے لگی تھی۔جب عمر اپنی اسٹڈی میں داخل ہوا ہالے سامنے ہی فرش پہ بیٹھی چھوٹی میز پہ رکھے کاغذات کھنگال رہی تھی۔عمر کو دیکھ کر نظر انداز کیا تھا وہ بھی کسی قسم کی بد مزگی نہیں چاہتا تھا۔خاموشی سے آ کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔

"کیا آپ کو کچھ ملا ؟"اس نے بیٹھتے ہی سوال کیا تھا۔

ہالے نے ساری کوفت کو ایک طرف رکھتے ہوئے کچھ کاغذات اس کے آگے رکھے۔

"یہ شیر علی کے پچھلے دو سال کے سارے کیسز کی ڈیٹیلز ہیں۔۔۔دو سال سے اس پہ دس کیس ہوئے ہیں۔جن میں سے سات مقدموں میں وہ جیل جا چکا ہے۔میں نے ان سات مقدموں میں اس کو نکالنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

والے آدمیوں کو چیک کیا ہے۔۔۔" خشک لہجے میں کہتے ہوئے وہ رکی تھی۔۔۔"تمہارا نام کہیں نہیں ہے۔۔۔"احسان کرنے والے انداز میں کہہ کر وہ دوبارہ کہنا شروع کر چکی تھی۔" ان سات میں سے صرف تین کیس ایسے ہیں جن میں اس کو فیور دی گئی ہے۔اب ہمیں ان تین لوگوں کو چیک کرنا ہو گا۔

عمر غور سے سن رہا تھا دور کہیں اس کا دل کہہ رہا تھا تین لوگوں کو چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس فہیم مرزا کو چیک کرو۔لیکن خاموش رہا وہ چاہتا تھا۔ہالے اپنا مسئلہ اپنے طریقے سے حل کرے۔

"یہ سب آپ نے اکیلے کیسے کر لیا ؟"وہ متعجب ہوا۔

"کس نے کہا اکیلے کیا ہے؟ لیل سکندر نے تمہاری زوجہ کے ساتھ کام کیا ہے عمر۔"پیچھے سے آتی لیل کی آواز پہ وہ مڑا تھا۔

وہ سفید ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس تھی۔چھوٹے بال آدھے باندھ رکھے تھے۔سانولا چہرہ دھلا دھلایا سا تھا۔اس کے ہاتھ میں دو کافی کے مگ تھے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی آئی اور ان کے قریب ہی بیٹھ گئی۔

عمر نے اب ہالے کی جانب دیکھا تھا۔

"اس کو کیسے بلا لیا آپ نے ؟یہ تو اتنی مصروف ہوتی ہے کہ کال تک نہیں پک کرتی۔کجا کہ گھر پہ آ کر کام کر کے دے ؟اسٹرینج۔۔"وہ واقعی حیران ہوا تھا۔"لیل نے آج تک کسی کے لیے ایسا نہیں کیا تھا۔ خود عمر کے لیے بھی نہیں۔"

ہالے نے کاغذات پہ جھکی نظریں اٹھائی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے۔۔۔آپ کسی کو بھی ڈبل یا ٹرپل پے کر کے اپنا دنوں میں ہونے والا کام چند گھنٹوں میں کروا سکتے ہیں۔اپنی ٹائیمنگ اور اپنی جگہ پہ۔میں نے بھی وہی کیا ہے۔"وہ بول کر ایک بار پھر کاغذات پہ جھک گئی تھی۔

عمر ہولے سے بڑبڑایا تھا۔

(ایلیٹ کلاس کی بگڑی ہوئی رئیس زادی)

"بات سنو زوجہ کیا تمھیں واقعی شک ہے کہ تمھیں الفا نے ہی کڈنیپ کیا ہے ؟"لیل نے سوال کیا تھا۔

"مجھے شک نہیں یقین ہے کہ یہ سب اسی نے کیا ہے۔"ہالے نے نظر اٹھائے بغیر جواب دیا تھا۔

"پھر تم اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہ کیوں رہی ہو ؟"

ہالے کی نظروں کے سامنے ایک اور منظر آیا تھا۔

"ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا اس کا باپ "

"وعدہ کرو ہالے تم عمر کو نہیں چھوڑو گی۔۔۔۔"

اس نے سر جھٹکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں اور آئندہ میرے معملات سے دور رہا کریں۔۔۔میں آپ کو آپ کے کام کا پے کرتی ہوں میری پرسنل لائف میں گھسنے کا نہیں۔"نرمی سے کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

لیل ہنوز مسکراتی رہی اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"ہمیں کام کرنا ہے عمر کیا تم آنا چاہو گے ؟"وہ عمر کو دیکھے بغیر بولی تھی۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔دونوں گھر سے باہر نکل آئے تھے۔

"آپ کی لسٹ میں سب سے پہلا نام کون سا ہے ؟"وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

ہالے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔گاڑی ذرا آگے گئی جب اس نے بولنا شروع کیا۔

"زرنگار بیگم۔۔۔وومن ہوسٹل چلاتی ہیں۔مجبور اور گھر سے بھاگی ہوئی عورتوں کو پناہ دیتی ہیں۔۔۔لیکن دراصل۔۔۔ان کے ہوسٹل میں ہیومن ٹریفکنگ اور ہیومن آرگنز ٹریفکنگ ہوتی ہے۔۔۔چھ ماہ پہلے شیر علی ہیومن ٹریفکنگ کے کیس میں پھنس گیا تھا۔اسی عورت نے اس کی بیل کروائی تھی۔ہمیں اس کو چیک کرنا ہو گا۔"

"لیکن اس کا آپ سے یا آپ کی فیملی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ؟مجھے سمجھ نہیں آئی ؟"

ہالے نے روڈ پہ دیکھتے ہوئے سرسری انداز میں بولنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"زرنگار بیگم۔۔۔کا بیٹا یونیورسٹی میں میرا سینیئر تھا۔۔۔چھ ماہ پہلے وہ اپنی ماں کو میرے رشتے کے لیے لایا تھا۔۔۔۔"

عمر کا چہرہ سرخ ہوا تھا بازو کی پھولی ہوئی رگیں مزید پھول گئیں ہالے کہے جا رہی تھی۔

"بابا نے انکار کر دیا تھا جس طرح میں نے تمھیں کیا تھا۔۔۔۔اب مجھے یہ جاننا ہے کہ وہ گریس فلی موو آن کر گیا تھا یا پھر تمہاری طرح "**ناں** "کو "**انا** "کا مسئلہ بنا گیا۔"اس نے بھگو کر مارا تھا۔

عمر کافی دیر تک جواب دیے بغیر گاڑی ڈرائیو کرتا رہا۔

"پلان کیا ہے ؟ڈرانا ہے یا۔۔۔آپ کے پاس اس کی کوئی کمزوری ہے ؟"تھوڑی دیر بعد اس نے پوچھا تھا۔

"میں عام لڑکی ہوں میرے پاس کوئی پلان نہیں ہے نہ ڈرانا ہے نہ اس کی کوئی کمزوری ہے میرے پاس ۔۔۔۔میں عام لوگوں کی طرح اس سے پوچھوں گی صاف صاف اور بس۔۔۔۔"اس نے سادگی سے جواب دیا تھا۔

عمر نے سر جھٹکا تھا۔

"ظاہر ہے وہ اسے نہیں بتائے گی۔"

اس لڑکی کے اندر جانے کیوں اتنا زہر بھرا تھا۔وہ بس سوچ ہی سکا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر لنچ ٹائم پہ گھر آیا تھا۔کھانا کھا کر یوسف سلطان سے ملنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔اس کی متلاشی نظریں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔الماری کا ایک پٹ کھولے کھڑا وہ بے چین سا تھا۔

"کیا یہ ہے جسے ڈھونڈ رہے ہیں ؟ " مہر کے ہاتھ میں بوتل دیکھ کر وہ اس کی جانب مڑا تھا۔

چہرے پہ کوئی شرمندگی کوئی ندامت نہیں تھی۔

"تم میری چیزوں کو ہاتھ مت لگایا کرو مہر۔اور خاص طور پہ اسے۔۔۔"اس نے کن اکھیوں سے بوتل کی جانب اشارہ کیا تھا۔

مہر کی بھوری آنکھوں میں کرب اترا تھا۔

سفیر اس کے ہاتھ سے بوتل لے کر بیڈ پہ جا کر بیٹھ گیا تھا۔پاس پڑے گلاس میں شٹرط کی آواز کے ساتھ ڈالتا گیا۔گلاس منہ تک بھر گیا تھا۔

"سفیر آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں ؟مجھے اور خود کو کیوں ازیت دے رہے ہیں۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔اس طرح آپ کو دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔"وہ بول رہی تھی سفیر اس کی طرف توجہ دیے بغیر گلاس منہ سے لگا گیا۔

جانے مہر میں اتنی ہمت کہاں سے آئی کہ اس نے قریب جا کر سفیر کے ہاتھ سے گلاس لے کر دیوار پہ دے مارا۔اس کی آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھیں۔

سفیر نے غصے بھری نظروں سے اس کو دیکھا تھا لیکن بولا کچھ نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں آخر کیوں کرتے ہیں آپ ایسا ؟"وہ پھٹ پڑی تھی۔

سفیر نے سر بیڈ کراون سے ٹکا دیا تھا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس کا مہر۔۔۔مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔جب جب میں ہوش میں ہوتا ہوں ۔۔۔۔ہالے میرے دماغ سے چپک کر رہ گئی ہے۔اس کی بے وفائی کا غم مجھے سانس لینے نہیں دے رہا ۔"وہ ہارے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا۔

"ایسے میں جب جب میں نشے میں ہوتا ہوں سکون میں ہوتا ہوں۔۔۔"

"میں بہت بری طرح ٹوٹ گیا ہوں۔۔۔میں ہمیشہ سے فاتح رہا ہوں میں کبھی ہارا نہیں ہوں۔۔۔میں اس ہار کو ڈائجسٹ نہیں کر پا رہا۔۔۔سفیر رول (**حکومت**)کرنے کے لیے پیدا ہوا تھا یہ ہار کیسے اس کے مقدر میں آگئی مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔اسکول کالج یونیورسٹی بزنس میں ہر جگہ ہر میدان میں فاتح رہا ہوں مہر۔۔میں جینئیس تھا۔۔۔۔میری پرسنالٹی میرا چارم۔۔۔۔میرا بولنا۔۔۔یہ سب تو لوگوں کو چت کر دیتا تھا۔ہالے کیسے مجھے چھوڑ کر اس عمر کے پاس جا سکتی ہے۔۔۔تم بتاؤ ناں مہر وہ مجھے کیسے چھوڑ سکتی ہے۔"

مہر اس کے قریب بیٹھ گئی تھی۔ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھاما اور کہنا شروع کیا۔

"سفیر۔۔۔کچھ لوگ ہمارے لیے نہیں ہوتے۔ان کا جانا بخت میں لکھا ہوتا ہے۔وہ ہمیں مل کر بھی نہیں مل پاتے۔وہ شاید آزمائش ہوتے ہیں یا پھر سراب۔۔۔ان کے پیچھے بھاگ کر ہم بس اپنے پاؤں اور دل زخمی کر لیتے ہیں۔۔۔آپ فاتح ہیں آپ آج بھی نہیں ہارے بس جو انعام طے ہوا تھا وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آخری وقت پہ بدل گیا آپ کو انعام میں ہالے نہیں مہر ماہ ملی۔۔۔۔یقین جانیے میں آپ کے لیے بہترین ہوں آپ ایک بار ہالے کو ایک طرف رکھ کر مہر ماہ کو تو دیکھیں آپ ہیل ہونے لگیں گے۔" وہ نرمی اور محبت سے کہہ رہی تھی۔

سفیر نے جیسے سنا ہی نہ ہو۔

"مجھ ہالے چاہیے مہر۔۔۔۔جب تک میں اس کو حاصل نہیں کر لوں گا مجھے سکون نصیب نہیں ہو گا۔۔۔وہ میری تھی اور میری رہے گی دنیا کی ہر خوب صورت چیز پہ بس سفیر سلطان کا حق ہے۔کیونکہ میں فاتح ہوں۔میرے بخت میں تخت لکھا ہے اور تم دیکھنا میں ایک دن ہالے کو حاصل کر کے ہی رہوں گا۔چاہے مجھے جو مرضی کرنا پڑے۔"وہ اٹل لہجے میں بول رہا تھا۔

مہر یکدم غصے سے اٹھی تھی۔

"وہ آپ کو کبھی نہیں مل سکتی۔آج اس کے غم میں شراب پی رہے ہیں ناں۔کل سے منشیات لینا شروع کر دیں زیادہ سکون آئے گا۔لیکن وہ آپ کو مل جائے گی۔یہ بات آپ اپنے ذہن سے نکال دیں۔" سفیر وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی۔

"مہر میری بات سنو۔۔۔"سفیر نے اٹھ کر اس کے قریب آنا چاہا تھا۔مہر ماہ بدک کر دور ہٹی تھی۔ساتھ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لیے۔

"ان ناپاک ہاتھوں سے مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔۔۔میں آپ کے اس بٹے ہوئے دل کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا۔ہالے سلطان کا سراب یا مہر ماہ وہاج کی محبت۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا سفیر۔"وہ گلابی پڑتی آنکھوں سے بولتی باہر نکل گئی تھی۔

سفیر پچھتاووں میں گھرا کھڑا رہ گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

زر نگار بیگم کا ہاسٹل دو منزلہ تھا۔اوپر والی منزل پہ وہ عورتیں رہتی تھیں۔ جو کماتی تھیں۔جاب کرتی تھیں یا پھر ہاسٹل میں ہی چھوٹی موٹی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے تھیں۔نچلے پورشن میں دنیا جہاں کی بد زبان لڑاکا اور ہڈ حرام عورتیں رہتی تھیں۔جن کو سیدھا کرنا زر نگار کو خوب آتا تھا۔ایک بات تھی جو ان سب خواتین میں مشترک تھی۔ان سب نے کوئی نہ کوئی آرگن ڈونیٹ کر رکھا تھا۔جو یہ اعضا بیچنے پہ راضی نہ ہوتی اسے جو بیچنا پڑتا تھا۔کیا یہ بتانے کی ضرورت ہے ؟

وہ دونوں اس وقت زر نگار کے" **آفس**" میں بیٹھے تھے۔آفس کیا تھا ایک ڈربہ تھا۔چھوٹے سے کمرے کے وسط میں ایک لکڑی کی میز رکھی تھی۔جس پہ دوپہر کے کھانے کے برتن اب بھی رکھے ہوئے تھے۔دیواروں پہ جابجا مکڑیوں نے جال بن رکھے تھے۔میز کے دائیں طرف والی دیوار پہ کھڑکی تھی ۔جہاں سے مئی کی تپتی ہوا آتی لیکن وہ اس وقت بند تھی۔ہالے اور عمر اسی لکڑی کی میز کے سامنے رکھی پلاسٹک کی کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے تھے۔عمر پر سکون سا۔ہالے غیر آرام دہ سی۔اسے بے چینی سی ہو رہی تھی وہ بار بار لمبے لمبے سانس لیتی تھی۔پھر یہاں وہاں دیکھتی جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔اسی وقت دروازے سے ایک موٹی عورت آتی نظر آئی اس نے سرخ ساڑھی پہن رکھی تھی۔رنگت صاف ،بال اونچے جوڑے میں مقید تھے، ہیل والی سینڈل سے ٹک ٹک چلتی وہ ان کے سامنے میز کی دوسری جانب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رکھی کرسی پہ ایک ادا سے آ کر بیٹھی تھی۔ہالے اب مزید گہرے سانس لینے لگ گئی تھی۔عمر بے چینی سے اس کی جانب جھکا تھا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہالے ہم واپس چلتے ہیں۔"وہ فکرمند تھا۔

"میرا دم گھٹ رہا ہے بس۔۔۔۔۔یہاں گھٹن ہے۔۔۔۔بہت بند بند ہے یہ جگہ۔۔۔سانس نہیں آ رہا۔"وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی اس شخص سے جس سے اسے نفرت تھی شاید وہ ذہنی طور پہ یہاں نہیں تھی۔

عمر خاموشی سے اٹھا تھا اور کمرے میں لگی واحد کھڑکی کھول دی۔تیز ہوا کا جسم کو جھلساتا سا جھونکا آیا تھا۔۔ہالے کو اس وقت یہ گرم ہوا بھی نعمت لگی تھی۔

اس نے جیسے سکون سے آنکھیں موند لی تھیں۔

"اے میاں آپس میں طوطا مینا۔۔کی طرح ٹیں ٹیں کرنی تھی تو میرے کو ادھر کاہے کو بلایا۔۔۔لگے رہو میں ہی کھسک جاتی ہوں۔۔۔"وہ ٹھیٹھ مہاجروں والے لہجے میں بات کرتی تھیں۔ان کے منہ میں اب بھی ایک طرف پان رکھا تھا۔

عمر واپس کرسی پہ آ کر بیٹھ گیا تھا۔

"سوری اصل میں مجھے آپ سے بات کرنی ہے بہت ضروری۔اسی لیے آپ کو زحمت دی۔"ہالے نے شائستگی سے معذرت کرتے بات کا آغاز کیا تھا۔

جب زر نگار نے اس کی بات بیچ میں کاٹ دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہ تم بات وات چھوڑو بھیا۔۔۔بس یہ بتلا دو کہ ہمیں کاہے کو نہیں بلایا شادی میں۔۔۔ارے رشتہ ہی تو ڈالا تھا ایسا کیا غضب ہو گیا۔۔۔کہ جھوٹے منہ بھی نہ پوچھا تمہارے باپ نے۔۔۔۔اے میرا اسد تو اب بھی باولا ہوا پھر رہا تیرے لیے۔"وہ لہک لہک کر بولتی عمر کو سخت زہر لگ رہی تھی جبکہ ہالے ہنوز مسکراتی رہی۔

"آپ نے بدلہ بھی تو لے لیا زر نگار صاحبہ میری شادی کی رات مجھے اغوا کروایا۔۔۔زدو کوب کیا مجھے حبس بے جا میں رکھا اور تو اور۔۔۔۔آپ نے میرا گردہ بیچا۔۔۔۔کیا آپ کو یہ سب زیب دیتا تھا ؟ ۔۔۔بتائیں کیا میں یہ سب ڈیزرو کرتی تھی ؟"وہ مصنوعی دکھ سے کہہ رہی تھی۔

عمر ہونقوں کی طرح اس کو دیکھے گیا۔یہی حال زر نگار کا بھی تھا جبکہ ہالے ان دونوں سے بے نیاز کہے جا رہی تھی۔

"میرا باپ اس صدمے سے چلا گیا۔۔۔۔میرا خاندان ٹوٹ گیا۔۔۔۔میں اب بس آپ سے ایک ہی التجا کرنے آئی ہوں۔صرف ایک خدا کے لیے اپنی بددعا واپس لے لیں۔۔۔۔ میرا گھر بسنے دیں مجھے میرے شوہر سے بڑا ہی پیار ہے میں اسے کھونا نہیں چاہتی۔"

عمر نے اتنی زور سے مڑ کر اسے دیکھا کہ گردن چٹخنے کی آواز آئی۔

"جو کچھ بھی ہوا وہ بخت میں لکھا تھا۔اب میرا بخت اگر ان کے ساتھ جڑا تھا تو بھلا میں کیا کر سکتی تھی ۔۔۔لیکن آپ آپ نے میرے ساتھ جو کچھ بھی کیا۔۔۔۔شاید وہی میرے لیے سزا تھی۔مجھے لگتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے میں نے آپ کا دل دکھایا ہے اور مجھے آپ کی بددعا لگ گئی ہے۔۔۔۔خدا کے لیے مجھے بخش دیں پلیز۔۔۔"آخر میں آنکھوں میں آنے والے نا دیدہ آنسو صاف کے تھے۔

زر نگار بیگم اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی تھیں۔اس کے سر کو ہولے ہولے تھپکا تھا۔

"دیکھ ہالے۔۔۔۔میں دنیا جہاں کی بے غیرت عورت ہوں۔۔۔۔میں سارے غلط کام کرتی ہوں میں لوگوں کے جسموں سے پرزے نکال نکال کر بیچتی ہوں۔۔۔۔میں لڑکیوں سے کیسے کیسے کام کرواتی ہوں ۔سب جانتے ہیں میں کیا کرتی ہوں جانتی ہے سب کیسے جانتے ہیں ؟کیونکہ میں جھوٹ نہیں بولتی جو کرتی ہوں ڈنکے کی چوٹ پہ کرتی ہوں۔۔۔۔اور سب سے بڑی بات میں اپنوں پہ وار نہیں کرتی۔"

وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھیں۔

"میں نے تجھے بیٹی بولا ہے۔۔۔میں کبھی پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتی۔۔۔سارا کیراچی **(کراچی)** جانتا ہے۔۔۔ میں نے اپنے لڑکے کا رشتہ ڈالا تیری طرف سے انکار ہوگیا۔۔۔۔میں نے بات پہ مٹی ڈال دی۔"

وہ ہاتھ ہلا ہلا کر کہہ رہی تھی۔

"میرے باپ دادا لکھنؤ کے رئیس تھے۔۔۔۔۔جائیدادیں چھوڑ کر سب کچھ لٹا کر جب یہاں پہنچے تو خالی ہاتھ تھے۔۔۔۔۔لیکن اپنا وقار۔۔۔۔۔اپنا وقار ہم ساتھ لائے تھے۔۔۔ہمارے ورثے میں ہمیں بس وقار ملا ہے اگر تیرے کو اغوا کیا ہوتا تو سینہ ٹھوک کر کہتی ہاں کیا ہے۔۔۔۔۔۔**(اس نے زور سے اپنے سینے پہ ہاتھ مارا تھا)** یہاں رہنے والی ایک ایک لڑکی کو بلا کر پوچھ لے کسی سے زبردستی نہیں کرتی میں۔۔۔جس کو باہر نوکری کرنی ہوتی ہے اسے نوکری کرواتی ہوں۔جس اپنے لیے پیسہ چاہیے ہوتا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اعضا بیچتی ہیں۔۔۔جس کو جسم بیچنا ہوتا ہے وہ جسم بیچتی ہے زر نگار نے کبھی زبردستی نہیں کی تو اپنی بچی ہے۔۔۔۔چاہے تو ابھی اپنے کھسم کی پستول اٹھا لے اور ڈال دے اس کے اندر کا سارا لوہا میرے جسم میں۔اگر تیرے دل میں رتی برابر بھی شک ہے۔بچی ہے تو اپنی۔۔۔۔میں مرنا پسند کروں گی لیکن معیار سے گرنا نہیں۔"وہ جذباتی سی کہہ رہی تھی۔اس کا ہر لفظ گواہی دیتا تھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

عمر تو ہالے کی اداکاری پہ عش عش کر اٹھا **(شوہر۔۔۔پیار۔۔۔۔۔اللہ کی پناہ کہیں میں مر ہی نہ جاؤں)**

قریب آدھے گھنٹے بعد زر نگار ان دونوں گاڑی تک چھوڑ آئی تھی۔ساتھ ساتھ عمر کو ہالے کے حوالے سے کئی تاکیدیں اور دھمکیاں بھی دیں تھی۔جسے عمر سر جھکا کر کلس کر سنتا رہا تھا۔

عمر حیات کی گاڑی جیسے ہی وومن ہاسٹل سے باہر نکلی اس نے بہ مشکل دبایا ہوا اشتعال باہر نکالا۔

"یہ کرنے گئی تھیں آپ وہاں۔۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے وہ دنیا جہاں کی فراڈ عورت۔۔۔۔آپ کے چند نقلی آنسوؤں سے امپریس ہو جائے گی اور سب کچھ سچ سچ بتا دے گی۔۔۔۔۔۔ واللہ میں نے آپ جیسی بے وقوف لڑکی کہیں نہیں دیکھی۔۔۔۔کوئی پلان نہیں کوئی اسٹریٹجی نہیں۔۔۔۔کوئی ثبوت کوئی کمزوری آپ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا ہالے سلطان۔۔۔۔میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔مجھے یقین نہیں آ رہا آپ اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہیں؟" وہ دبے دبے غصے سے بول رہا تھا۔

جبکہ ہالے خاموشی سے اس کی باتوں سے بے نیاز اپنے موبائل پہ انگلیاں چلا رہی تھی۔۔۔۔اگلے لمحے اس نے گاڑی کے سیسٹم سے اپنا موبائل کنیکٹ کیا۔۔۔اب گاڑی میں زر نگار کی آواز گونج رہی تھی۔ ۔وہ شاید کسی آدمی سے بات کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر رک سا گیا تھا۔

"میں ہر گز اس شیر علی کو نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔وہ بلند آواز میں غرا رہی تھی۔۔۔۔اس نے میرے خلاف اس بچی کو بھڑکایا ہے۔۔۔۔ارے اب کیا اپنے ہی بیٹے کی پسند کو اغوا کرواؤں گی۔۔۔۔۔ارے میرے اسد کی تو جان بستی تھی اس میں۔۔۔اب کیا اس کے گردے بیچے گی زر نگار۔"

(عمر نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کیا تھا)

"اس شیر علی کو کتے کی موت نہ مارا تو میرا نام زر نگار سے ہٹا کر کسی کتیا پہ رکھ دینا۔۔۔۔۔۔اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں جھوٹ باندھنے کی۔۔۔جرات کیسے کر لی اس نے۔۔۔۔۔۔بہتان باندھا ہے اس نے مجھ پہ۔۔۔۔اللہ رے میں کیا منہ دکھاؤں گی۔۔اسد کے ابا کو۔۔۔۔۔اے کچھ پتہ بھی ہے تم لوگوں کی میرے اسد کے ابا۔۔۔۔کی آخری وقت تک امداد کی تھی اس معراج میاں نے بڑا بھلامانس تھا۔"

"ہائے ہائے۔۔۔۔میری عمر بھر کی کمائی لٹ گئی۔۔شیر علی تجھے خدا پوچھے۔وہ سینے پہ دوہتڑے مار مار کر کہہ رہی تھی۔

ہالے سیٹ سے سر ٹکائے اس کی گاڑی میں بجتی آواز سنے گئی۔

"نگار بیگم کیا پتہ وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہو شیر علی نے اسے یہ سب نہ بتایا ہو۔۔۔۔مانا اس کے ساتھ ہمارے تعلقات خراب ہوگئے ہیں۔۔۔۔لیکن وہ اس طرح ہماری بد نامی نہیں کر وائے گا۔وہ ہم پہ اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

طرح جھوٹے دعوے نہیں کرے گا۔وہ لڑکی۔۔۔"وہ آدمی اور بھی کچھ کہہ رہا تھا جب نگار نے اس کی بات کاٹی۔

"معراج سلطان کی بیٹی ہے وہ۔۔۔۔پانچ وقت کا نمازی پرہیز گار آدمی تھا وہ۔۔۔تمھیں لگتا ہے اس کی بیٹی جھوٹ بولے گی۔۔۔آنسو نہیں دیکھے اس کے۔"وہ اب اس آدمی پہ چڑھ دوڑی تھی۔

ہالے نے موبائل میں ایک دو بٹن دبا کر اس کی آواز بند کر دی تھی۔اب مکمل خاموشی چھا گئی۔

"یہ گیجٹ آپ نے کہاں سے خریدا۔۔۔اور کب اور کہاں لگایا۔"مقدس خاموشی کو عمر کی آواز نے توڑا تھا۔

"لیل سکندر نے مجھے یہ بیچا۔۔۔جب تم کھڑکی کھولنے گئے تھے تب میں نے اس کو میز کے کونے میں فٹ کر دیا۔۔۔"

"وہ عورت میرے سامنے جھوٹ بول سکتی ہے میرے پیٹھ پیچھے نہیں بولے گی۔۔۔ہر انسان کو ڈرایا دھمکایا نہیں جاتا۔۔۔ہر انسان اپنے سیاہ عمال کے کھلنے سے خوف زدہ نہیں ہوتا کچھ انسان۔۔۔اپنے سیاہ اعمال کو own کرتے ہیں اور جس انسان نے اپنے گناہ کو own کر لیا ہوتا ہے اس کی کوئی اور کمزوری نہیں ہوتی۔۔۔تم عمر حیات۔۔۔تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو۔۔۔لیکن شاید تم جانتے نہیں امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے۔۔۔۔ہمارے پاس بہت پیسہ ہوتا ہے اور اسی پیسے سے ہم مہنگے گیجٹس خرید سکتے ہیں۔۔۔جس طرح آج میں نے خریدا۔۔۔اگلی بار میرے سامنے اتنا بولنا جتنا سن سکو میری زبان بڑی گندی ہے۔"بات کے آخر میں اس کا روکھا لہجہ ذرا سخت ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جبکہ عمر کی ساری کلفت دور ہوگئی تھی وہ کھل کر مسکرایا تھا گال کا گڑھا گہرا ہوا۔

"براوو ہالے سلطان براوو۔۔۔آپ پہ میری صحبت کا اثر ہو گیا ہے۔۔۔آپ نے تو آج کمال کی اداکاری کی میں مداح ہی ہوگیا۔"وہ مزے سے کہہ رہا تھا۔جب اس کی نظر ہالے کے چہرے پہ پڑی اس کے تاثرات سخت ہوتے جا رہے تھے۔

وہ رکا۔۔۔"کیا ہوا کیا میں نے کچھ غلط کہا ؟"

"میں اداکاری نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔میرا واقعی دم گھٹ رہا تھا۔۔۔میرا سانس بند ہو رہا تھا۔"وہ بول کر رخ موڑ گئی تھی۔

اب وہ گاڑی کے کھلے شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی جبکہ عمر سوچ میں پڑ گیا تھا۔

وہ گاڑی کے شیشے کھلے رکھتی تھی۔۔۔۔کمرے کا دروازہ بند نہیں کرنے دیتی تھی۔۔۔۔ذرا ذرا سی بند جگہوں پہ اس کا دم گھٹتا تھا۔

اس کے ساتھ مسئلہ تھا کوئی بہت بڑا مسئلہ تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ منظر ایک چھوٹے سے کیفے کا ہے جہاں ایک کونے والی ٹیبل پہ فروا بیٹھی تھیں۔سامنے فرہاد غفار بیٹھا تھا۔فروا نے پیروں تک آتی لمبی سرخ قمیص پہن رکھی تھی۔سفید بڑے بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر بھورے بال ڈھیلے جوڑے میں باندھ رکھے تھے آنکھوں میں غیر آرام دہ پن سا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فرہاد مجھے ساری ڈیٹیلز بتاؤ۔۔۔اس اے ایس پی کا معراج سلطان سے کیا تعلق تھا۔۔۔اور یہ تعلق اتنا گہرا کیسے ہوا کہ وہ اپنی پراپرٹی کی اٹارنی تک اس کے حوالے کر دیں۔۔۔جو کچھ بھی تم نے سنا ہے یا جانتے ہو سب سچ بتاؤ مجھے۔"وہ وارننگ دیتے لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔

"میم مجھے زیادہ نہیں پتہ میں نے اپنے سارے تعلقات استعمال کر لیے ہیں۔لیکن عمر حیات کے بارے میں صرف یہی پتہ چلا ہے کہ وہ اٹھارہ سال کی عمر میں حیدر آباد سے کراچی آیا تھا۔معراج سر اسے اپنے یتیم خانے لے آئے۔کچھ عرصہ تک وہ یہیں کراچی میں رہا اس کے بعد وہ یہاں سے چلا گیا۔۔۔پہلے اسلام آباد اس کے بعد کوئٹہ۔۔۔۔وہاں جا کر اس نے CSS کلئیر کیا اور اے ایس پی تعینات ہو گیا۔۔۔۔کچھ عرصہ پہلے ہی واپس آیا ہے۔"وہ بول رہا تھا اور فروا آنکھیں چھوٹی کیے غور سے سن رہی تھیں۔

"اور ایک بات اور۔۔۔اسے پیسے سے پیار ہے اس معملے میں وہ جنونی ہے۔۔۔اپنی تنخواہ سے اس کا گزارا نہیں تھا۔۔۔نوکری کے اگلے ہی سال اس نے ایک گاڑیوں کے شوروم میں اپنے دوست کے ساتھ شراکت داری کر لی تھی۔جہاں سے وہ دونوں ہاتھوں سے پیسہ بٹورتا ہے۔۔۔۔صدر بازار میں اس کی تین آٹوز کی دکانیں ہیں۔۔۔مختلف لوگ اس کے لیے کام کرتے ہیں۔۔۔۔ہیون کو پچیس فیصد فنڈز اس کی جانب سے ملتے ہیں۔ایمان دار اصول پسند اور کھرا آدمی ہے۔۔۔۔معراج صاحب اس کے بارے میں کہتے تھے کہ اللہ نے اس کا بخت بہت فرصت سے لکھا ہے۔اس پہ اللہ کا خاص کرم ہے وہ جس چیز میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے سونا بنا دیتا ہے۔۔۔۔اسے کاروبار میں کبھی نقصان نہیں ہوتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہ خرچ ہے۔۔۔اور۔۔۔۔کبھی بھی بے ایمانی یا رشوت کا پیسہ نہیں لیتا وہ کہتا ہے پیسہ اس کا عشق ہے۔۔۔اور اس عشق میں بے ایمانی کے پیسے کا شامل ہونا بے وفائی ہے اور وہ بے وفا نہیں ہے۔"

فروا نے ہنکارہ بھرا تھا۔

"اتنی ساری معلومات مل تو گئی ہیں اور رہ کیا گیا ؟"وہ طنزیہ پوچھ رہی تھیں۔

فرہاد مسکرایا تھا۔

"میم یہ ساری باتیں اس کی گلی کا کتا بھی جانتا ہے۔۔۔یہ سب وہ معلومات ہیں جو وہ خود دیتا ہے۔۔۔وہ حیدر آباد سے کیوں آیا؟ واپس کیوں نہیں گیا؟ وہاں کس کے ساتھ رہتا تھا؟ معراج سلطان سے اس کا کیا تعلق ہے۔۔۔یہ ساری دولت وہ کہاں سے لایا یہ سب کوئی نہیں جانتا۔۔۔کم از کم میرے تعلقات۔۔۔اس معملے میں خاموش ہیں۔۔۔اب آگے کیا حکم ہے۔"وہ تابیداری سے پوچھ رہا تھا۔

"ہمم۔۔اس کی روٹین کیا ہے کیا کرتا ہے کہاں جاتا ہے پتہ کروایا ؟"

"زیادہ کچھ خاص نہیں پتہ۔۔۔صبح فجر کے بعد ہیون جاتا ہے۔ایک گھنٹہ بچوں کو قرآن پڑھاتا ہے۔۔۔اس کے بعد اپنی ڈیوٹی پہ جاتا ہے۔شام میں اپنا شوروم دیکھتا ہے۔۔۔وہ زیادہ تر شوروم نہیں جاتا۔اس کا دوست سردار سب کچھ سنبھال لیتا ہے۔۔۔معراج صاحب کی موت کے بعد اس کی روٹین چینج ہوگئی ہے۔اب فجر کے بعد یا پھر رات گئے قبرستان جاتا ہے۔۔۔کافی دیر بیٹھا رہتا ہے۔پھر آ جاتا ہے۔اس کی نوکری چلی گئی ہے۔۔۔لیکن وہ کچھ کر رہا ہے کیا یہ نہیں معلوم۔وہ معراج سلطان کو بہت کالز کرتا تھا۔بہت زیادہ دن میں تقریبا دس دفعہ اور وہ کبھی بھی اس کی کال نہیں کاٹتے تھے۔وہ اگر عدالت میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیٹھے فیصلہ سنا رہے ہوتے تھے تب بھی نہیں۔اگر کسی میٹنگ میں ہوتے تھے تب بھی نہیں۔شاید وہ انہیں بہت عزیز تھا۔"کیفے کی سرمئی دیواریں یاسیت سے گزرے دنوں کے قصے سنے گئیں۔

فروا بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں فرہاد اس کی تقلید میں اٹھا تھا۔

"مجھے ان کی محبتوں کے قصے نہ سناؤ فرہاد۔۔۔مجھے عمر حیات کی کامیابی کے قصے بھی مت سناؤ۔۔۔مجھے اس کی طاقت بھی مت بتاؤ۔۔اس کا عشق بھی مت سناؤ اگلی بار جب مجھے ملو تو اس کی کمزوری ساتھ لاؤ۔۔۔۔وہ جتنا مضبوط اور کامیاب ہے کبھی کسی دور میں اتنا ہی کمزور اور۔۔۔ناکام رہا ہو گا۔۔۔مجھے اس کی بے خوفی کے قصے نہ سناؤ۔مجھے اس کا خوف لا کر دو۔وہ خوف جو اسے ہانٹ کرتا ہے ڈراتا ہے۔وہ جس کے بارے میں بات کرنے سے وہ خود بھی ڈرتا ہے۔۔۔کچھ نہ کچھ کوئی نہ کوئی چیز ضرور ہو گی۔۔اس کا خوف لاؤ فرہاد میں اس خوف کو استعمال کروں گی میں اگلی ملاقات کا بے صبری سے انتظار کروں گی۔"وہ بول کر پرس کہنی پہ اٹکائے باہر نکلتی چلی گئیں۔

پیچھے سرمئی دیواروں نے جیسے بے دلی سے سر جھٹکا تھا اب انہوں نے اپنے کان کسی اور میز کی جانب لگا لیے تھے۔

کوئی نئی سازش کوئی نیا انتقام۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

دوپہر باسی ہو کر شام میں بدلنے لگی تھی۔عمر حیات کی گاڑی میں چھائی خاموشی طویل تر ہوتی جا رہی تھی۔ایسے میں ایک مصروف سی شاہراہ سے گزرتے ہوئے ہالے نے چونک کر گردن گھمائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گاڑی روکو۔۔۔گاڑی روکو۔۔۔"وہ جلدی جلدی بول رہی تھی۔

عمر نے بغیر کچھ کہے گاڑی روک دی تھی۔

"کیا ہوا کچھ چاہیے آپ کو ؟"وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

ہالے جواب دیے بغیر گاڑی سے اتر گئی۔

یہاں قطار در قطار بس دکانیں تھیں۔چھوٹی بڑی دکانیں۔۔۔لوگوں کا بے تحاشا رش۔۔۔مختلف بولیاں۔۔۔مختلف لوگ۔

جہاں ہالے نے گاڑی رکوائی تھی وہ ایک چھوٹا سا اسٹال تھا۔جہاں کوئی ادھیڑ عمر آدمی ایک بڑی سی دیگ سے بریانی نکال نکال کر لوگوں کو پلیٹ میں ڈال کر دے رہا تھا۔کوئی شاپر میں ڈلوا کر اپنے گھر لے جا رہا تھا کہ بیوی بچوں کے ساتھ کھائیں گے۔کراچی کی تقریبا ہر سڑک پہ آپ کو اس طرح کے چھوٹے ڈھابے آسٹال اور ریڑھی پہ رکھی کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرتے لوگ نظر آئیں گے۔وجہ کراچی کے لوگوں کی چٹخارے دار کھانے سے محبت ہے۔

ہالے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس اسٹال کے پاس آگئی تھی۔۔۔بوڑھے آدمی نے ہالے کو دیکھا تو آنکھیں چمک اٹھیں۔اس کے چاول نکالتے ہاتھ تھمے تھے۔وہ اب اسٹال سے نکل کر ہالے کے سامنے آ گیا تھا۔

"ہالے بیٹی تم ؟۔۔۔بڑے دنوں بعد چکر لگایا۔۔۔۔مان لیا کہ تمہاری مکمل ذائقے کی تلاش ختم نہیں ہوگی۔۔۔لیکن پھر بھی بیٹا چکر لگا لیتا ہے بندہ۔"وہ اداسی سے کہہ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بات کرتے ہوئے وہ چلتے ہوئے سامنے رکھی پلاسٹک کی کرسیوں پہ آ کر بیٹھ گئے تھے۔عمر بھی اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"معراج صاحب کی وفات کے بارے میں بھی سنا۔۔۔میں آیا بھی تھا۔شمس صاحب نے اندر نہیں آنے دیا۔۔میں تو بس تمھیں دیکھنے آیا تھا بچے۔"وہ فکرمندی سے کہہ رہے تھے۔

وہ ایسے شفیق بوڑھے لوگوں میں سے تھے جن کو سارے جوان لڑکے لڑکیاں اپنی اولاد جیسے لگتے تھے۔

"بس چچا مصروف رہی اتنا وقت۔۔۔خیر آپ بتائیں جواد باہر آیا کہ نہیں۔"**(ان کے بڑے بیٹے کو چھ ماہ قبل پولیس کسی جھوٹے کیس میں پکڑ کر لے گئی تھی۔۔۔)**اس نے معراج سلطان کی بات ہذف کر لی تھی۔

یکدم بوڑھے کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی۔

"کہاں بیٹی۔۔۔وہ لوگ کہتے ہیں رشوت دو۔۔۔میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ دوں۔ارے خدا کو بھی منہ دکھانا ہے میں نے۔بیٹے کی زندگی کی خاطر اپنی آخرت نہیں خراب کر سکتا میں۔۔اللہ ان پولیس والوں کو پوچھے۔۔۔جھولیاں بھر بھر کر رشوت لیتے ہیں لیکن ان کے پیٹ کا دوزخ ہے کہ بھرتا ہی نہیں۔"

"کس کیس میں لے گئے ہیں آپ کے بیٹے کو ؟اور کس تھانے میں ہے ؟"ہالے کے بولنے سے قبل ہی عمر بول پڑا۔

بوڑھے نے ناسمجھی سے اس کو دیکھا پھر ہالے کو۔۔۔وہ ان کا سوال سمجھ گئی تھی لیکن خاموش رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ تمھارے ساتھ ہے بیٹا ؟کون ہے یہ ؟"

"میرا شوہر ہے۔۔۔۔پولیس میں ہے۔یہ آپ کی مدد کر دے گا۔آپ اسے بتائیں۔"

اب کے بوڑھے کی آنکھیں خوشی سے پھیلی تھیں۔

"ارے شوہر ہے تمہارا۔۔۔رک جاؤ میں ابھی اسے اپنے ہاتھوں کی بریانی کھلاتا ہوں۔۔۔تمہارا شوہر ہے تو میرا داماد ہوا ناں۔"وہ خوشی سے کہتے ہوئے دوبارہ اسٹال کی جانب بڑھ گئے تھے۔

"مجھے ایک فیور چاہیے۔۔۔۔دو گے ؟"ہالے اس کی طرف دیکھے بغیر پوچھ رہی تھی۔

"کس حیثیت سے بیوی کی یا پھر پارٹنر کی ؟"وہ مکمل اس کی طرف متوجہ تھا۔

اس کے منہ سے اپنے لیے بیوی سننا ہالے کے لیے ایک الگ ہی اذیت تھی۔

"پارٹنر کی حیثیت سے۔۔۔تم مجھے فیور دو وقت آنے پہ میں تمھیں فیور دوں گی۔"

"اوکے کیا کرنا ہو گا ؟"

"یہ آدمی۔۔۔بابا کے دوست ہیں۔۔۔اچھے وقتوں کے۔۔۔اچھے دوست۔۔۔" وہ رک رک کر بات کرنے لگی تھی اس کی باتوں میں اب پہلے کی طرح روانگی نہیں ہوتی تھی۔۔۔

"اس آدمی کے بیٹے کو باہر نکالو۔۔۔اس کے یہاں بچہ ہونے والا ہے۔۔۔یہ آدمی بابا کے پاس آیا تھا ۔۔۔(**وہ رکی تھی الفاظ تلاشے**)۔۔۔لیکن نہ ملے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب میری شادی ہو رہی تھی۔۔۔اس سے دو دن پہلے۔۔۔بابا نے اس سے کہا تھا وہ حیات صاحب سے بات کریں گے۔۔۔۔۔شاید وہ تمہاری بات کر رہے تھے۔۔۔۔لیکن میری وجہ سے وہ بات نہیں کر سکے۔۔۔۔اور پھر میری ہی وجہ سے مر گئے۔۔۔۔"وہ بول کر ساکت ہوگئی تھی۔

بہتی ہوا بھی ساکت ہوگئی تھی۔۔۔یکدم گھٹن بڑھ سی گئی تھی۔

عمر اسے دیکھے گیا۔۔۔بغیر کچھ کہے خاموشی سے۔

"میں بابا کے لیے کبھی کچھ نہیں کر سکی۔۔۔۔۔نہ میں حسن کی طرح اچھے گریڈز لاتی تھی۔۔۔نہ مجھے سفیر کی طرح کامیابیاں ملتی تھیں۔۔۔نہ بجو کی طرح ٹیلنٹڈ تھی۔۔۔میں بالکل عام تھی سوائے خوبصورتی کے میرے پاس کچھ نہیں تھا۔"

(وہ ان سے ذرا دور بیٹھی ایک فیملی کو دیکھ رہی تھی ماں باپ اور ایک بیٹی)

"میں بابا کے لیے انعام تھی۔۔۔لیکن پرائز بانڈ نہیں۔۔جسے آپ خوشی یا غم میں خرچ کر سکیں میں ایک ٹرافی تھی۔۔جسے ہمیشہ شیلف پہ سجا کر رکھا جائے۔۔۔۔۔جو کبھی کوئی فائدہ نہیں دیتی۔۔۔۔"

(بچی کسی بات پہ ضد کر رہی تھی اس کی ماں اسے جھڑک رہی تھی۔۔۔جبکہ اس کا باپ اسے اب بھی پیار سے منا رہا تھا)

"بس پڑی رہتی ہے۔۔۔۔پڑی رہتی ہے اور بس پڑی ہی رہتی ہے۔۔۔پھر ایک دن وقت کی دھول کے ساتھ کہیں کھو جاتی ہے۔۔۔۔میں ان کی زندگی میں ان کے لیے کچھ نہیں کر سکی۔ان کے جانے کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بعد ان کے ادھورے کام پورے کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔تم مجھے فیور دے دو میں بدلے میں تمھیں فیور دوں گی۔۔۔۔وقت آنے پر۔۔۔۔کام پڑنے پر۔"

(باپ نے کوئی بات کہی تھی بچی پیٹ پکڑے گردن پیچھے پھینکے کھکھلا کر ہنس دی تھی۔اس کی ماں کے چہرے کے سخت تاثرات زائل ہوئے تھے وہ ہولے سے ہنس دی تھی)

ہالے نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔وہ اب نیچے مٹی کو گھور رہی تھی۔عمر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ اب بھی اس کے کندھے کے پیچھے سے اس فیملی کو دیکھ رہا تھا۔ہالے نے نظر اٹھا کر عمر کو دیکھا تھا اور پھر اس کی نظروں کا ارتکاز دیکھا۔

"وہاں مت دیکھو عمر۔۔۔"وہ یکدم خوف سے بولی تھی۔

عمر نے جیسے اس کی بات نہیں سنی تھی وہ اب بھی ہلکے سے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھے گیا۔

"میں کہہ رہی ہوں وہاں مت دیکھو عمر۔"اب کے اس کی آواز رندھی ہوئی تھی۔

"وہ دیکھیں کس طرح ہنس رہی ہے کتنی پیاری بچی ہے وہ۔۔۔۔"

"میں نے کہا ناں وہاں مت دیکھو۔۔۔۔۔"وہ میز پہ ہاتھ مارتے غرائی تھی۔

آس پاس گزرتے لوگوں نے اس کو دیکھا تھا بچی کی ہنسی تھم گئی تھی۔۔۔وہ رک کر ہالے کو دیکھے گئی۔

چند لمحوں بس چند لمحوں کا کھیل تھا لوگ واپس اپنے کھانوں کی طرف متوجہ ہوگئے۔۔۔بچی اپنے باپ سے کچھ کہنے لگی۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے عمر کے قریب جھکی تھی۔آواز آہستہ کر لی سرگوشی جتنی آہستہ۔

"انہیں مت دیکھو۔۔۔کیونکہ تم میرے ساتھ ہو ں۔۔۔میں کرسڈ ہوں جو لوگ بھی میرے ساتھ ہوتے ہیں وہ کرسڈ ہوجاتے ہیں۔۔۔تم انہیں دیکھو گے۔۔۔تو میری منحوسیت ہر جگہ پھیل جائے گی ۔۔۔اس خاندان کو نظر لگ جائے گی عمر انہیں مت دیکھو پلیز۔"وہ بے بسی سے اور خوف سے کہہ رہی تھی۔عمر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

وہ کچھ کہنے لگا تھا کہ اسی وقت وہ بوڑھا آدمی ٹرے میں بریانی کی دو پلیٹس رکھے ان کے قریب آیا۔ ساتھ ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا۔جس کے ہاتھ میں پانی کا جگ اور گلاس تھے۔

"تھوڑی دیر بعد "

وہ عمر کو جلدی جلدی ساری تفصیل بتا رہا تھا عمر آنکھیں سکیڑے سنے جا رہا تھا۔۔۔بریانی ان چھوئی رکھی تھی پانی گرم ہو گیا تھا وہ فیملی اٹھ کر جا چکی تھی۔ہالے اب بھی وہیں دیکھ رہی تھی۔

"میں سارا معملہ دیکھ لوں گا۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔"کچھ دیر بعد وہ اٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہالے اس کے ساتھ اٹھی تھی۔۔۔۔

بوڑھا ممنون نظر آ رہا تھا بار بار گیلی آنکھوں کو پونچھتا ان دونوں کو ساتھ رہنے کی دعائیں دے رہا تھا۔

"آپ نے کھانا تو چکھا بھی نہیں بیٹا۔۔۔"اچانک سے انہیں یاد آیا۔

عمر نے ایک نظر بریانی کی پلیٹ کو دیکھا۔اس میں رکھا چکن لیگ پیس دیکھا۔پھر رخ موڑ لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں یہ سب نہیں کھاتا شکریہ۔۔۔۔"وہ شائستگی سے کہتا جانے کو مڑا۔ہالے کھڑی رہی۔

"آپ پیک کر دیں۔۔۔ہم گھر جا کر کھا لیں گے۔"

بوڑھا آدمی کے چہرے پہ لمحے بھر کو آئی اداسی اب ایک بار پھر خوشی میں بدل گئی تھی۔

عمر کو یہ بات اچھی نہیں لگی لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

اس نے چھوٹے بچے کو آواز دی تھی۔وہ فورا بھاگتا ہوا آیا تھا۔دونوں پلیٹیں اٹھائی اور واپس دوڑ گیا۔

"آپ یہ سب کیسے کھا سکتی ہیں ؟ آپ کو پتہ بھی ہے یہ چکن کیسا ہے؟ کیا اس نے ہاتھ دھوکر بھی بنایا ہو گا ؟یہ ان ہائیجینک ہے۔میرا نہیں خیال آپ کو یہ سب کھانا چاہیے." گاڑی ڈرائیو کرتا عمر سخت غیر آرام دہ تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات صاف بتا رہے تھے کہ تھوڑی دیر قبل ہالے کا پیک کروایا ہوا کھانا وہ اپنے ساتھ لے جانے پہ راضی نہیں ہے۔

"تم مت کھانا۔۔۔میں عادی ہوں کھا لوں گی۔۔۔۔مجھے لوگوں کے دل توڑنا پسند نہیں اور میرے معملات میں مت بولا کرو میں unhygienic کھانا کھاؤں یا زہر۔تمھیں اس بات سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔"وہ رکھائی سے کہہ کر رخ موڑ گئی تھی۔

"آپ مجھے کہہ دیں میں سب کچھ بنا سکتا ہوں لیکن پلیز یہ نہ کھائیں۔"وہ جیسے منت کر رہا تھا۔

یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا آنکھوں میں تپش سی بھر گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے صبح کس کی اجازت سے میرے لیے ناشتہ بنایا۔۔۔تم مجھے دھوکہ دینا کب چھوڑو گے عمر۔آخر تمھیں میری ذات کا مذاق اڑا کر کیا سکون ملے گا ؟تم کیوں کرتے ہو ایسا ؟اس کے لہجے میں جیسے تکان سی تھی۔

"ہالے وہ کوئی عام ناشتہ نہیں تھا۔آملیٹ کے لیے اٹالین ریسیپی ٹرائے کی تھی میں نے۔اور پراٹھے وہ کشمیری پراٹھے تھے۔۔۔بیوی بن کر نہ سہی پارٹنر بن کر کھا لیا کریں۔۔۔آپ کی صحت کے لیے بہت اچھا رہے گا۔"وہ عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"تمھیں پتہ ہے عمر میں آج تک بابا کی قبر پہ کیوں نہیں گئی ؟"اس نے گویا اس کی بات پہ لعنت ڈال کر اپنی بات شروع کر دی تھی۔

"میں۔۔۔صرف ایک دن کے انتظار میں ہوں۔صرف ایک دن۔"عمر کے بولنے سے پہلے ہی وہ خود بول پڑی۔

"جس دن میں کوئی ایسا ثبوت لاؤں گی کہ تمہاری گردن شرمندگی سے جھک جائے۔۔۔تم میرے سامنے آنکھ اٹھانے جیسے نہ رہو۔۔۔میں تمھیں شرمندہ دیکھنا چاہتی ہوں۔تمہاری ذات کا یہ جو غرور ہے ناں ۔یہ ٹوٹتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔تب میں تمھیں تمہارا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاؤں گی بابا کی قبر پہ۔میں ان کو بتاؤں گی ان کی بیٹی سچی تھی اور عمر حیات جھوٹا۔۔۔تمہاری جھکی ہوئی گردن اور شرمندہ آنکھیں سب بتائیں گی۔۔۔اس دن تمہاری اکڑ ٹوٹ جائے گی۔۔۔تم نے کہا تھا وہ تمہارا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خاندان ہیں۔۔۔میں تم سے تمہارا خاندان چھین لوں گی جس طرح تم نے چھینا۔۔"اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا تھا آواز رندھ گئی تھی لیکن وہ کہے جا رہی تھی۔

"عمر ایسا نہیں کر سکتا۔"

"یہ الفاظ نہیں تھے نشتر تھے جو میرے دل میں کھب گئے ہیں۔۔۔اور میں ان کو اسی طرح اپنے دل میں پیوست رہنے دینا چاہتی ہوں تب تک جب تک مجھے کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملتا۔پتہ ہے میں ایسا کیوں کر رہی ہوں میں؟ کیوں اس نشتر کی تکلیف برداشت کر رہی ہوں ؟ " وہ چند لمحہ خاموش رہی پھر بولنا شروع کیا۔

عمر بھنچی ہوئی مٹھی اور تنے ہوئے تاثرات کے ساتھ اسے سنے گیا۔

"اس لیے کیونکہ میں ہر وقت اس کی چبھن محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔۔تاکہ مجھے میرا مقصد نہ بھولے ۔"

"کیونکہ میں خود کو یاد دلائے رکھنا چاہتی ہوں کہ بابا نے تمہاری وجہ سے میرا یقین نہیں کیا۔۔۔ایک دن آئے گا عمر جب میرے پاس ثبوت ہوں گے۔میرے پاس گواہ ہوں گے اور تمہارا جھکا ہوا سر۔۔۔ ۔تم میرے ساتھ چلو گے میرے باپ کی قبر پہ۔۔۔وہاں اعتراف کرو گے اور۔۔۔جس طرح بابا کے سامنے مجھے مجبور کر کے تم نے مجھ سے نکاح کیا تھا۔۔۔اسی طرح مجھے ان کے سامنے طلاق دو گے۔"

"اس دن یہ نشتر میں اپنے دل سے نکال پھینکوں گی تم دیکھنا عمر۔۔۔ایک دن آئے گا ایسا ضرور آئے گا ۔"وہ اپنی چبھتی نظریں عمر کے چہرے پہ گاڑے ہوئے کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا اور ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔

ہالے کا سر ڈیش بورڈ سے لگتے لگتے بچا تھا۔

"طلاق چاہیے ناں ؟" وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے پوچھ رہا تھا۔

"جائیں فیملی کورٹ سے لے کر ہائی کورٹ سپریم کورٹ جائیں۔۔۔پریس کانفرنس سے لے کر ٹی وی شوز میں جا کر بیٹھیں۔۔۔ابھی تو میں زندہ ہوں۔میں اگر مر گیا ناں تو میری لاش بھی آپ کو طلاق نہیں دے گی۔۔۔لکھ کر رکھ لیں میری بات۔۔۔مسز ہالے سلطان۔عمر حیات۔۔۔کبھی بھی آپ کو طلاق نہیں دے گا۔جو کرنا ہے کر لیں۔کہا تھا دوں گا۔جھوٹ کہا تھا، جھک ماری تھی۔ آئی بات دماغ میں یا نہیں ؟" وہ سرد لہجے میں کہہ کر گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر چکا تھا۔

ہالے سپاٹ آنکھوں سے بس اس کو دیکھتی رہی۔

ڈوبتی شام اور آتی رات نے چپکے سے یہ منظر اپنی آنکھوں میں حفظ کر لیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل کے پر تعیش ڈرائنگ روم میں شمس سلطان اور شاہد حسین شاہانہ صوفوں پہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔دائیں طرف والے صوفے پہ حسن اور حسینہ بیگم بیٹھی تھیں۔ان کی آنکھیں گیلی تھیں وہ بار بار ٹشو سے اپنی آنکھوں کو پونچھ رہی تھیں۔حسن خاموش سا بیٹھا تھا۔جب شاہد حسین نے بات کا آغاز کیا۔

چند غیر ضروری باتوں کے بعد وہ مدعے پہ آئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شمس۔۔۔میں یہاں ایک بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں۔۔۔دراصل بات کرنے نہیں میں یہاں اپنی بہن اور بھانجے کو لینے آیا ہوں۔۔۔۔۔میں تمہاری غیر موجودگی میں بھی یہ کام کر سکتا تھا لیکن میں نے تمہارا یہاں موجود ہونا بہتر سمجھا۔۔۔اب تم آ ہی گئے ہو تو میں تمھیں بتا دوں کہ آپا اور حسن کو میں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔"وہ رسانیت سے کہہ رہے تھے۔

"اور میں پوچھ سکتا ہوں تم میرے مرحوم بھائی کی بیوہ اور میرے بھتیجے کو کس حق سے لے کر جاؤ گے ؟کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ان دونوں کا وارث میں ہوں۔۔۔۔حسن میرے بھائی کی نشانی ہے میں اسے تمھارے ساتھ نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔اگر بھابی جانا چاہتی ہیں تو ان کی مرضی۔۔۔"شمس کی بھاری آواز سارے میں گونجی تھی۔

شاہد حسین کے چہرے کے تاثرات یکدم بگڑے تھے۔

"اچھا۔۔۔وارثی مل گئی ہے تو تم مارو گے میرے بچوں کو ؟۔۔۔۔ان کا باپ مرا ہے ماموں ابھی زندہ ہے حسن اور ہالے مجھے ہارون کی طرح عزیز ہیں۔۔۔۔تم میرے بچوں پہ اس طرح ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔۔۔میں تمھیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔اور ایک بات اور تم مجھے ڈرا دھمکا کر اپنی بات بھی نہیں منوا سکتے۔۔نہ میں کمزور ہوں نہ میں بچہ۔حسن کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا میں بہت دیکھ لی تمہاری وارثی۔۔۔"برہمی سے کہتے ہوئے وہ شمس کو سخت زہر لگے۔

لیکن یہ وقت مصلحت کا تھا اگر وہ حسن اور حسینہ کو جانے دے دیتے تو آگے جا کر ان سے کئی سوالات ہوتے۔۔۔۔۔یہ دو لوگ ایسے تھے جیسے جنگ میں تیروں سے حفاظتی ڈھال۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جو کچھ بھی ہوا میں اس کے لئے شرمندہ ہوں۔۔۔بھابی آپ سے بھی۔"حسینہ کو دیکھ کر کہا۔

"اور حسن تم سے بھی۔۔۔تم میرے بیٹے ہو میرے سفیر جیسے۔اس دن جو کچھ ہوا وہ ایک غلطی تھی۔ میں اپنی غلطی مانتا ہوں اور تم سے معافی بھی مانگتا ہوں۔لیکن اگر پھر بھی تم شاہد کے ساتھ جانا چاہو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"

شاہد نے پہلو بدلا تھا۔حسن مطمئن سا بیٹھا رہا۔

پر سکون۔۔۔۔سا۔

"حسن جاؤ اپنا ضروری سامان لے آؤ۔آپا چلیں آپ میرے ساتھ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔۔میرے گھر میں ابھی اتنی جگہ ہے کہ میری بہن کے بچوں کو مار کھانی نہ پڑے۔اور میرے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ اپنی بہن اور اس کے بچوں کو کھلا سکوں۔"شاہد اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

حسینہ خاموشی سے بیٹھی رہیں آزردہ سی۔

"یہ ان کے شوہر کا گھر تھا اسے چھوڑنا مشکل تھا بہت مشکل۔۔۔وہ جب تک زندہ تھے ایسا لگتا تھا کہ وہ تخت پہ بیٹھی ہیں۔۔۔آج انہیں اندازہ ہوا تھا انہوں نے کیا کھویا ہے۔۔۔۔لیکن کیا واقعی انہوں نے معراج کو ان کی موت کے بعد کھویا تھا یا پھر بیس سال پہلے ؟"

لا تعداد سوچیں تھیں اور لا تعداد پچھتاوے۔

"میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا ماموں۔۔۔"حسن کی پر سکون آواز نے وہاں بیٹھے تمام نفوس کو حیرت میں ڈالا تھا۔"آپ تب کہاں تھے ماموں جب انہوں نے ملازمین کے سامنے میری بہن پہ ہاتھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اٹھایا۔۔۔اسے گھر سے نکالا۔۔۔"وہ بدتمیزی نہیں کر رہا تھا نہ اس کی آواز اونچی تھی۔وہ اپنے باپ کی طرح بات کر رہا تھا سیدھی اور کھری۔"آپ تب ہمارے ساتھ نہیں تھے۔اب ہمیں ضرورت نہیں رہی۔میں اپنی ماں کو آپ کے ساتھ نہیں جانے دوں گا۔نہ میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گا۔یہ میرے باپ کا بھی گھر ہے میں کیوں جاؤں ؟"وہ ان کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔دھیما سنجیدہ لہجہ۔۔

"اگر کوئی ہارون بھائی کو مارتا یا گھر سے نکالتا کیا آپ تب بھی خاموش بیٹھ جاتے ؟"

شاہد حسین کا سر جھکا تھا۔

"میری بہن بس ایک رات گھر نہیں آئی تھی۔آپ نے اسے ڈس اون کر دیا۔آپ کے بیٹے نے تو اپنے ہی بھائی کو قتل کیا تھا۔آپ نے اسے تو گھر سے نہیں نکالا۔"

شاہد حسین نے زخمی نظروں سے اپنی بہن کو دیکھا تھا۔حسینہ نے نظریں چرائی تھیں۔شمس دلچسپی سے سارا نظارہ دیکھے گئے۔

"میں آپ سے اپنی بہن کے لیے بھیک نہیں مانگ رہا۔نہ آپکو بلیم کر رہا ہوں۔میں بس آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ آپ اگر ایک مشکل میں ہمارے ساتھ نہیں تھے تو میں آگے آپ پہ کس طرح بھروسہ کروں ؟"

وہ اب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"میں اپنی اماں کا خیال خود رکھ سکتا ہوں۔۔۔اور اپنا بھی۔میں اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر نہیں جاؤں گا ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ رکا تھا پھر شمس کو دیکھا۔

"نہ میں آپ کے سفیر سلطان جیسا ہوں۔"

گردن موڑ کر شاہد حسین کو دیکھا۔

"اور نہ آپ کے ہارون شاہد جیسا۔"

"میں معراج سلطان کا بیٹا ہوں حسن سلطان۔۔۔مجھے کسی کا lesser version نہیں بننا میرے نام کے ساتھ میرے باپ کا نام کافی ہے۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔پھر آگے آیا شل بیٹھے شاہد حسین کے سامنے ان کے گھٹنوں کے قریب نیچے بیٹھا۔ان کا ٹھنڈا ہاتھ تھاما اور کہنا شروع کیا۔

"آپ مجھے بہت عزیز ہیں۔۔۔میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن آپ میرے باپ نہیں ہیں۔۔۔میرا باپ مر گیا ہے اور اب میں اپنا باپ خود ہوں۔اپنی اماں اور بہن کے لیے میں گھر کا سربراہ مرد ہوں۔۔۔میں ان کے لیے فیصلے لے سکتا ہوں۔چاہے غلط ہوں چاہے صحیح۔لیکن وہ فیصلے میرے ہوں گے۔میرے باپ نے مجھے فیصلے لینا سکھایا ہے۔۔۔آپ آئے میری اور اماں کی فکر کی آپ کا شکریہ لیکن میں وہ وقت نہیں بھول سکتا۔جب آپ ہمارے ساتھ نہیں تھے۔جب کوئی بھی ہمارے ساتھ نہیں تھا۔آپ میرے بڑے ہیں۔۔ہمیشہ رہیں گے لیکن ہم آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے۔"سادہ نرم دو ٹوک لہجہ۔۔۔

وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور وہاں بیٹھے تمام نفوس کی طرف دیکھے بغیر باہر نکل گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈرائنگ روم کے دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر اس نے اپنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔اس کا چہرہ اندر بیٹھے پر اعتماد حسن سلطان جیسا نہیں تھا۔یہ کوئی اور ہی تھا کوئی معصوم گھبرایاہوا بچہ۔۔۔

اس نے اپنے جیب سے ایک مڑا تڑا کاغذ نکالا۔۔۔پھر اس پہ نظر دوڑائی۔۔۔ایک بار۔۔دو بار۔

پھر سر جھٹک کر بڑبڑایا۔

"شٹ۔۔۔یہ لائن تو رہ ہی گئی۔۔۔"

یہ وہ پرچہ تھا جو اس نے شاہد حسین کے آنے کا سن کر صبح تیار کیا تھا۔البتہ کچھ لائنز تھیں جو وہ بھول گیا تھا۔اور کچھ لائنز اس نے موقع کی مناسبت سے اپنی طرف سے کہی تھیں۔

اس کا دل اب بھی بری طرح دھڑک رہا تھا۔

"سارا خاندان کہتا تھا وہ معراج سلطان جیسا ہے بس وہی جانتا تھا معراج سلطان بننا کتنا مشکل ہے۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

شام آخری الوداع کہہ کر اپنے گھر کو چلی گئی تھی۔رات اپنی سیاہی لیے اپنی ذمہ داری پوری کرنے سارے میں پھیل گئی تھی۔ایسے میں عمر حیات کے گھر کے ایک کمرے میں ہالے سلطان بیٹھی اپنے موبائل پہ زر نگار کے آفس میں ہونے والی باتیں سن رہی تھی۔پھر بالآخر اس نے تھک کر کانوں سے ایر پوڈز نکالے تھے۔

کوئی بات اس کے مطلب کی نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ عورت اس سب میں شامل نہیں تھی۔

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو اس کے ذہن میں آیا تھا کہ شاید عمر بھی بے گناہ ہو۔۔۔۔لیکن پھر سر جھٹک دیا۔

اس خیال کے بعد الزام دینے کو کوئی نہیں تھا اور اس وقت اسے کوئی چاہیے تھا۔

اس نے دکھتے سر کو انگلیوں سے دبایا تھا پھر موبائل اٹھا کر مہر کو کال کرنے لگی۔جب اسے کنٹیکٹ لسٹ میں سارے نمبر غیر شناسا نظر آئے۔

بے اختیار کل کا واقعہ اس کی آنکھوں کے آگے گھوم گیا۔

عمر کی اماں کا گفٹ کیا ہوا پرفیوم توڑتی ہالے۔

دل نے ایک بار پھر ملامت کی تھی۔

لیکن وہ اب دل کی باتوں پہ بہت کم دھیان دیتی تھی اس وقت بھی دل سے ہر خیال کو جھٹکتی وہ عمر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے کا دروازہ بند تھا۔۔ہالے نے گہری سانس بھرتے دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلتا ہی چلا گیا۔

عمر جائے نماز ایک کونے میں بچھائے نماز پڑھ رہا تھا۔

ہالے بے اختیار اسے دیکھے گئی۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا وہ کسی لڑکی کو اغوا کرنے والا لگتا تھا ؟۔۔۔کیا وہ اس کے باپ کو دھوکہ دے سکتا تھا ؟۔۔۔اگر وہ ایسا ہوتا تو کیا اللہ اسے اس کی نمازوں میں اتنا سکون دیتا ؟۔۔۔اس کے چہرے پہ کتنا سکون تھا۔۔۔"

اس کی نماز کتنی خوب صورت تھی۔

وہ اتنے دنوں سے اس کے ساتھ ایک گھر میں رہ رہی تھی۔۔۔۔کیوں وہ ایسا تھا کہ اس سے خوف نہیں آتا تھا ؟۔۔۔کیوں اس کی نظر بری نہیں لگتی تھی۔۔۔

"کچھ چاہیے آپ کو ؟"وہ سلام پھیر چکا تھا۔اب اس کی طرف دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

ہالے اپنے خیالوں سے چونک کر باہر آئی تھی ساری ہمدردی ایک لمحے میں عنقا ہوگئی تھی۔

اس کے تاثرات سخت ہوگئے وو واپس اپنے خول میں سمٹ گئی وہ اسی طرح چوکھٹ میں کھڑی رہی۔

"مجھے میری سم چاہیے۔۔۔"چار لفظوں میں بات سمیٹ دی۔

"آ کر لے جائیں۔۔۔کل جہاں رکھی تھی اب بھی وہیں ہے۔۔۔"وہ کہہ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا چکا تھا۔

ہالے ضبط کرتی اندر آ گئی تھی دراز کھولا سم نکالی اور جب جانے کو مڑی تو بے اختیار نظر دائیں طرف لگے بک شیلف پہ گئی۔

چوکور ڈبوں والا بڑا سا بک شیلف۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جہاں مختلف میڈلز اور ٹرافیز بھی سجی تھیں۔

کسی کسی ڈبے میں کچھ فریم ہوئی تصاویر۔

وہ ان میڈلز اور ٹرافیز کو دیکھ کر نہیں رکی تھی۔۔۔وہ بک شیلف میں رکھی ایک تصویر کو دیکھ کر رکی تھی۔۔۔۔

معراج سلطان اور عمر حیات کی تصویر۔۔۔وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔۔۔معراج نے اس کے کندھے پہ بازو پھیلا رکھا تھا عمر کے ایک ہاتھ میں ٹرافی تھی اور گلے میں میڈل۔۔۔۔وہ بھی مسکرا رہا تھا ہلکا سا۔

"میری گریجوئیشن کی تصویر ہے۔۔۔ٹاپ کیا تھا میں نے۔۔۔"وہ اپنے خیالوں میں گم تھی جب اسے اپنے عقب سے عمر کی آواز آئی وہ دعا مانگ چکا تھا۔جائے نماز بازو پہ ڈالے۔۔ وہ اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔

"وہ جو دوسری ٹرافی ہے ناں وہ مجھے ایف ایس سی میں ٹاپ کرنے پہ ملی تھی۔"وہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بتا رہا تھا۔

ہالے کے قدم جیسے زنجیر ہوگئے ہوں وہ جا ہی نہیں سکی کھڑی رہی۔۔۔سنے گئی۔

"اور وہ جو میڈل ہے ناں وہ مجھے۔۔۔۔میری پولیس کی ٹریننگ کے اختتام پہ ملا تھا۔۔۔بیسٹ شوٹر کا انعام۔۔۔کچھ رقم بھی ملی تھی انعام کے طور پہ۔"

اس نے ایک اور تصویر کی جانب اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میڈل مجھے میری ایم فل کی ڈگری لینے پہ ملا تھا۔"اس دن جج صاحب بہت خوش تھے بہت زیادہ۔

تصویر میں معراج سلطان نے عمر کا میڈل اپنے گلے میں پہن رکھا تھا۔۔۔اور پورے دل سے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

ہالے سنے گئی۔۔۔۔دیکھے گئی۔

"مجھے ہر بار میڈلز کے ساتھ ساتھ انعامی رقم بھی ملتی تھی۔۔۔لیکن اب یاد ہی نہیں آتا کہ کہاں خرچ کی اور کتنی کی۔۔لیکن یہ ٹرافیز یہ مجھے یاد ہیں یہ میڈلز مجھے ازبر ہیں۔"

ہالے سانس روکے اسے سنے گئی اسے لگا تھا اس نے شام اس اسٹال کے سامنے کرسیوں پہ بیٹھے اس کی بات نہیں سنی۔لیکن وہ اتنا بے خبر نہیں تھا۔جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔

وہ اب بھی اس کے کندھے کے پیچھے کھڑا کہے جا رہا تھا۔

"شیلف میں لگی ٹرافی بس سجانے کے لیے نہیں ملتی۔وہ اس لیے ملتی ہے تاکہ اسے دیکھ دیکھ کر خوشی ملا کرے۔۔۔ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور دل میں فخر آیا کرے۔۔اپنی ذات پہ محبت آئے۔یہ ٹرافیز ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ کبھی کسی دور میں ہم نے کتنی محنت کی تھی۔ہم کتنی راتیں جاگے تھے۔ہم نے کتنی بار خود کو پس پشت ڈالا تھا۔یہ ہمارا حوصلہ بڑھاتی ہیں۔جب ہمیں ہارنے کا ڈر ہوتا ہے یہ ہمیں تسلی دیتی ہیں۔جب ہم ہار کر آتے ہیں یہ کہتی ہیں "کیا ہوا کہ ایک اور ٹرافی نہ ملی ہم تو ہیں ناں چلو اگلی بار سہی "۔۔۔یہ گھر میں آنے والے لوگوں کے سامنے ہمارا تذکرہ کرتی ہیں۔ان کو مجبور کرتی ہیں کہ وہ ٹھہر کر ان کو دیکھیں۔ان کو لانے والے کی بات کریں۔۔۔۔پیسہ کیا ہے ہالے ؟پرائز بانڈ کیا ہے ؟یہ ختم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو جاتا ہے کھپ جاتا ہے۔ٹرافیز زندہ رہتی ہیں۔ساتھ دیتی ہیں۔۔۔۔دل جوڑتی ہیں۔۔۔دلاسا دیتی ہیں خوشی دیتی ہیں۔۔سو اگر آپ کسی کی ٹرافی ہیں تو اس سے بڑی خوش قسمتی کیا ہے ؟؟چند لمحوں کی خوشی دینے والے پرائز بانڈ بننے سے بہتر ہے ساری زندگی ساتھ دینے والی ٹرافی بن جائیں۔۔خوش رہیں گی۔" وہ نرمی سے کہہ کر واپس اپنے بیڈ پہ جا بیٹھا تھا۔

اس کی باتیں ایسی ہی ہوتی تھی۔۔سادہ دل کو چھونے والی۔۔۔وہ لمبی لمبی تقریر نہیں کرتا تھا اس کی ایک لائن تقریروں پہ بھاری ہوتی تھی۔

"تم کون ہو عمر ؟ " چند لمحے بعد اس نے خود کو کہتے سنا۔"ان تصاویر پہ ساری تاریخیں اور سال لکھے ہیں۔۔تمہاری گریجوئیشن والے دن میری برتھ ڈے تھی۔۔۔۔ہم سب اسلام آباد میں تھے۔۔۔گھومنے گئے تھے۔۔۔بابا نے کہا ان کو ایک کام آ گیا ہے۔وہ کراچی جائیں گے۔میں نے ان کو روکا وہ نہیں رکے۔"وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی۔"وہ چلے گئے تم ان کا کام تھے عمر۔۔۔ اسی رات تیز بارش کی وجہ سے فلائٹس کینسل ہو گئیں اور وہ اسلام آباد نہیں آ سکے۔۔۔انہوں نے میری برتھ ڈے مس کر دی ۔۔اور وجہ تم تھے۔۔۔وہ کسی ایرے غیرے کے لیے ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔مجھے بتاؤ تم کون ہو ؟"وہ اس کی طرف دیکھتی آزردگی سے پوچھ رہی تھی۔

جیسے بہت تکلیف میں ہو۔

عمر چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہر راز کھلنے کا ایک وقت ہوتا ہے اگر ان کو وقت سے پہلے کھول دوگے تو تھرل ختم ہوجائے گا۔۔۔ ہر بات بتائی نہیں جاتی۔۔۔ورنہ باتیں اپنی وقعت کھو دیتی ہیں۔۔۔میں کون ہوں ؟۔۔یہ بات بتانے کی نہیں کھوجنے کی ہے۔۔۔ کبھی آپ نے فلم کی سٹوری "سن "کر وہ لطف حاصل کیا ہے جو فلم کو سرچ کر کے ڈاؤنلوڈ کر کے یا پھر سنیما جا کر دیکھنے سے ملتا ہے ؟"

"ہر راز کو پانے کی ایک اسٹرگل ہوتی ہے۔۔۔آپ بغیر اسٹرگل کے رازپانا چاہتی ہیں ؟"

"ہالے سلطان۔۔۔راز بتائے نہیں جاتے کھوجے جاتے ہیں۔۔۔کھوج لگائیں اور پتہ کر لیں۔"

ہالے کو اس سے ایسی ہی کسی بات کی امید تھی۔وہ غصے اور رنج کے ملے جلے تاثرات سے چند لمحہ اس کو دیکھتی رہی۔پھر آگے بڑھ کر دروازہ ایک دھاڑ سے مارتی باہر نکل گئی۔پیچھے عمر کی بڑبڑاہٹ واضح تھی ۔

"اگر یہ جج صاحب کی بیٹی نہ ہوتیں تو دیکھ لیتا انہیں ہنہہ۔۔۔"

اسی وقت اس کا موبائل بجا تھا۔

عمر کے تاثرات لمحے کے ہزارویں حصے میں بدلے تھے۔

وہ ہالے کے سامنے کھڑا نرم تاثرات والا آدمی نہیں تھا۔

یہ سنجیدہ سا آدمی کوئی اور ہی تھا۔

ہیلو، کہتے اس نے موبائل کان سے لگایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر بھائی آپ نے نے کہا تھا ناں فہیم مرزا کے ہر کام پہ نظر رکھوں۔میرے پاس ایک خبر ہے۔" سپیکر سے مردانہ آوازئی تھی۔

"ہاں بتاؤ کیا خبر ہے ؟"

"سر اس کے بیٹے نے اپنی کزن کے ساتھ زیادتی کی ہے۔"

"خبر ملی ہے کہ کوئی ذاتی عناد تھا۔فہیم یہ خبر میڈیا اور پولیس سے چھپا رہا ہے۔"

"لیکن میں چونکہ اس کا پیچھا کر رہا تھا سو مجھے معلوم ہوگیا۔آپ کہیں تو بات میڈیا میں اچھال دوں ؟"

"ہرگز نہیں۔"عمر نے ناگواری سے ٹوکا تھا۔

"عورت سے بدلہ لینا مردوں کا شیوہ نہیں ہوتا۔"

"اگروہ ایف آئی آر کروائے تو ٹھیک ورنہ تم کسی کو اس بات کی بھنک بھی نہ لگنے دینا۔"

وہ سختی سے کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔

ایسی خبریں اس کے لیے نئ نہیں تھیں لیکن ہر بار درندگی کے ایسے واقعات سن کر اس کا دل دکھتا تھا۔

تھوڑی دیر اس بارے میں سوچنے کے بعد وہ سر جھٹک کر پاس پڑے لیپ ٹاپ کو کھول کر کام کرنے لگ گیا تھا۔

دیوار پہ لگا بک شیلف اس کو کام کرتے دیکھے گیا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ اسٹال والے واقعے کے دو تین دن بعد کا ذکر ہے۔مئی کا آخر چل رہا تھا۔دھوپ ایسی تھی کہ جسم کو جھلسا رہی تھی۔ایسے میں ہسپتال کے پرائیویٹ روم میں بیٹھا نوح ہر احساس سے عاری لگ رہا تھا۔

نرمین کے پاس بیڈ پہ بیٹھے ہوئے اس نے نرمین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔آنکھوں میں تکلیف تھی چہرہ بے تاثر۔آنکھیں دل کا آئینہ ہوتی ہیں جب تکلیف آنکھوں سے ظاہر ہونے لگے تو چہرے کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔سب سے بڑے اندھے وہی لوگ ہوتے ہیں جو آنکھوں سے کسی انسان کا دکھ نہ سمجھ پائیں۔

"تم اٹھ جاؤ نیرو۔۔۔ایک بار بس۔۔۔بس ایک بار اس آدمی کا نام بتا دو۔۔۔میں اس کی نسلیں ختم کر دوں گا۔۔۔تم ایک بار اٹھ جاؤ۔۔۔پلیز۔"وہ اس کے ہاتھ پہ چہرہ گرائے آزردگی سے کہہ رہا تھا۔

اسی وقت اس کمرے کا دروازہ کھول کر فہیم مرزا اندر داخل ہوئے نوح نے ان کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

فہیم چھوٹے چھوٹے قدم لیتے آئے اور اس کے سامنے رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھ گئے تھے۔

وہ دونوں کافی دیر تک اسی طرح بیٹھے رہے۔۔۔کوئی کچھ نہ بولا۔۔۔بس نرمین کے وجود سے لگی مشینیں آپس میں سرگوشیاں کرتی رہیں۔۔۔۔بولتی رہیں۔۔۔۔

"کیا کچھ پتہ چلا ؟" تھوڑی دیر بعد جب فہیم نے سوال کیا تو مشینوں کی ساری سرگوشیاں بند ہو گئیں۔۔۔باتیں دم توڑ گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کچھ نہیں پتہ چل رہا۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔**(وہ ہار کر بول رہا تھا)**سی سی ٹی وی خراب تھے۔بلڈنگ میں کسی نے کسی کو آتے نہیں دیکھا۔۔۔گھر کا لاک ٹوٹا نہیں ہے۔۔۔۔۔کوئی توڑ پھوڑ نہیں ہوئی۔یہ جس سے لگے کہ ڈکیتی کی واردات تھی۔۔۔چوکیدار کہتا ہے کہ اسے بھی کچھ نہیں پتہ نہ اس نے کسی کو آتے دیکھا ہے۔پارکنگ میں کھڑی ساری گاڑیوں کا ڈیٹا چیک کیا ہے۔۔کہیں بھی کچھ بھی نہیں ملا۔۔میرے پاس صرف ایک گواہ ہے۔۔۔۔اور وہ اس وقت خاموش ہے۔۔۔جب وہ بولے گی۔تب میں اس آدمی کو پاتال سے بھی لے آؤں گا۔"وہ نرمین کے چہرے کو دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

فہیم مرزا کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔

"یاقوت بھی بہت ہرٹ ہوا یہ سب سن کر۔فورا واپس آنا چاہتا تھا لیکن میں نے ہی منع کر دیا جانتے تو ہو ناں کتنا جذباتی سا ہے۔۔۔کہیں کچھ کر ہی نہ دے۔۔۔آخر نرمین اس کی بھی بہن ہے۔"وہ سرسری سا کہہ رہے تھے۔

البتہ ان کا چہرہ ان کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

نوح نے چہرہ اٹھا کر ان کو دیکھا تھا۔

"کہاں ہے یاقوت ؟"

"امریکا گیا تھا ناں۔۔۔بیس مئی کو۔۔۔اس کے دوست کی شادی جو تھی۔۔کیا تمھیں نہیں پتہ ؟"آخر میں ذرا حیرت سے پوچھا تھا۔

(بیس مئی وہی دن ہے جب نرمین کے ساتھ زیادتی ہوئی)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نوح ناسمجھی سے انہیں دیکھے گیا۔

"اس نے مجھ سے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔۔جونس کی شادی اٹھائیس کو ہے۔۔۔اسے میرے ساتھ جانا تھا ۔۔۔وہ کیسے چلا گیا ؟"

فہیم۔۔کے چہرے پہ پسینہ آیا تھا۔۔۔سانس ایک بار پھر حلق میں اٹکی تھی۔

"یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے۔۔۔نوح اس کے باڈی گارڈ اس کے کیپر تم ہو۔۔۔۔مجھے تو خود اس نے وہاں جا کر فون کیا تھا۔۔کیا تم اسی طرح اس سے غافل رہتے ہو ؟"انہوں نے سارا ملبہ نوح کے سر ڈالا تھا۔

"میں اس بارے میں شرمندہ ہوں انکل میں چیک کرتا ہوں اسے۔۔۔مجھے یقین ہے وہ جونس کی شادی کے کے لیے نہیں۔۔مارتھا کے چکر میں وہاں واپس گیا ہے۔۔۔بس ایک بار نیرو ہوش میں آجائے ۔میں سب فکس کر لوں گا۔"

"نہیں نہیں۔۔۔اسے چیک مت کرنا۔"وہ یکدم بوکھلائے تھے۔

نوح نے عجیب نظروں سے ان کو دیکھا تھا۔فہیم جلد ہی سنبھل گئے۔

"میرا مطلب ہے کہ۔۔۔اسے فی الحال ڈسٹرب مت کرو۔۔۔ابھی گیا ہے تو اپنے کالج اور یونیورسٹی کے دوستوں سے ملے گا۔۔۔وہاں زیادہ خوش رہتا ہے کوئی مشکل بھی نہیں پیدا کرتا۔۔۔اسے وہیں رہنے دو تم فی الحال نرمین بیٹی کا سوچو۔۔"

نوح کے چہرے پہ ایک بار پھر اذیت تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کچھ ملتا ہی نہیں کوئی ثبوت کوئی نشانی کچھ بھی نہیں۔۔۔لیکن ایک بات طے ہے وہ جو کوئی بھی ہے اس کی پہنچ بہت آگے تک ہے۔۔۔شاید مجھ سے کہیں زیادہ۔۔۔وہ جینئیس ہے۔۔"

"Evil genius"

وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اس اے ایس پی کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ " فہیم نے سوچوں کو ایک رخ دیا تھا۔

نوح چونک گیا تھا۔

"اس کا اس سب سے کیا تعلق ؟"وہ تعجب سے پوچھ رہا تھا۔

فہیم ذرا آگے کو ہوئے تھے۔

"اسی کا تو تعلق ہے۔۔۔تم نے اس لڑکی کو اس اے ایس پی کی گاڑی کی ڈگی میں ڈال دیا۔۔۔اس کی نوکری چلی گئی اس پہ انکوائری بیٹھی ہے۔۔۔اس کی ساکھ تباہ ہوگئی۔۔۔ اس لڑکی نے میڈیا کے سامنے بیان دے کر اس کی پوزیشن مسخ کر دی۔ظاہر ہے وہ اپنا بدلہ تو لے گا ناں۔۔۔اور یہ کسی عام آدمی کا کام نہیں ہے تم اس کی پرفیکشن دیکھو اپنے پیچھے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا۔۔۔اور اگر کوئی ثبوت ہو گا بھی تو پولیس والوں نے مٹا دیا ہو گا۔یہ کالی وردی والے۔۔۔ایک دوسرے کے جتنے سگے ہوتے ہیں اتنے اپنے گھر والوں کے بھی نہیں ہوتے۔۔۔تم اسے چیک کرو نوح مجھے لگتا ہے وہ ان سب میں انوالو ہو گا۔۔۔میں وثوق سے کہہ رہا ہوں۔۔۔"

نوح سوچ میں پڑ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ایسا آدمی نہیں ہے میں اسے جانتا ہوں لیکن میں اسے چیک کروں گا۔۔۔"

اس نے بات ختم کر دی تھی فہیم مرزا نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

بلا بس ان کے بیٹے کے سر سے ٹلے پھر چاہے کسی کے بھی سر پہ آئے۔

یہاں سے چند کلو میٹر دور عمر حیات کے بنگلے پہ صبح تازہ تھی۔وہ ہالے سے بات کرتا ہوا گاڑی کے قریب جا رہا تھا۔ہالے بے تاثر چہرے کے ساتھ بس اسے سنے جا رہی تھی۔اس نے سفید لمبی قمیص کے ساتھ سفید ہی ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔پیروں میں زرد ہیلز۔۔۔بال آدھے کیچر میں بندھے تھے۔آدھے کمر پہ جھول رہے تھے۔چہرہ میک اپ سے پاک تھا۔اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں سوگوار سی۔۔۔

وہ دونوں گاڑی کے قریب پہنچ گئے تھے۔ابھی وہ دونوں اندر بیٹھتے جب چوکیدار نے دروازہ کھولا اور ایک گاڑی اندر آئی۔

عمر نے گاڑی پہچان لی تھی۔۔۔وہ ذرا سا بس ذرا سا مسکرایا تھا۔۔۔اس کے برعکس گاڑی سے نکلنے والا آدمی۔۔۔دل کھول کر مسکرارہا تھا آنے والی کی عمر کوئی تیس بتیس کے قریب تھی۔۔۔صاف رنگت، مناسب نقوش۔وہ اپنے بازو وا کیے عمر کے قریب آیا تھا۔۔۔پہلا ہاتھ کا پنجہ ملایا پھر دونوں گلے لگے۔۔۔۔چند لمحہ بعد دونوں الگ ہوئے وہ اب عمر سے معراج سلطان کی تعزیت کر رہا تھا۔عمر نے بس سر ہلایا تھا۔۔۔اسی وقت نوارد کی نظر ہالے کی جانب گئی تھی وہ اس سارے منظر نامے میں مس فٹ تھی۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتا۔

"یہ میری بیوی ہیں ہالے سلطان۔۔۔۔اور یہ میرا دوست اور بزنس پارٹنر ہے سردار خان۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے باری باری دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کروایا تھا۔

سردار تو ہونقوں کی طرح انہیں دیکھے گیا۔

"تمہاری شادی کب ہوئی ؟مجھے بتایا کیوں نہیں ؟"وہ بدقت پوچھ سکا۔

"ہم شام میں ملیں گے۔۔۔اوکے ؟"عمر کا لہجہ نارمل تھا لیکن آنکھیں تنبیہ کر رہی تھیں۔

وہ اسے جلد از جلد یہاں سے بھیجنا چاہتا تھا لیکن کیا سردار اپنی نئی نویلی بھابی سے ملاقات کے بغیر جا سکتا تھا ؟

"السلام علیکم بھابی آپ کیسی ہیں۔۔۔؟"وہ عمر کو نظر انداز کر کے نہایت ادب اور شائستگی سے پوچھ رہا تھا۔

ہالے جو مارے باندھے کھڑی تھی اس طرز تخاطب پہ جل بھن گئی۔

"میں ٹھیک ہوں مسٹر سردار۔۔۔اور میرا نام بھابی نہیں ہالے سلطان ہے۔۔۔۔آپ مجھے مس سلطان کہہ سکتے ہیں۔۔۔خوامخواہ کی رشتے داریاں گانٹھنے کی شوقین نہیں ہوں میں۔۔آئندہ دھیان رکھیے گا۔"
الفاظ کے برعکس لہجہ نارمل تھا۔

عمر نے اس کو "مل گیا سکون ؟"والی نظروں سے دیکھا تھا۔لیکن سردار نے ہمت نہیں ہاری۔

"اچھا آپ ایسا کریں ناں،آج رات ڈنر ہمارے ساتھ کریں میں اور میری بیوی۔ہمیں بہت خوشی ہوگی۔
۔۔اور آپ دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ خوب بنے گی آپ نے جو ڈریس پہن رکھا ہے ناں میری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیوی نے بھی سیم ٹو سیم ایسا ڈریس لیا تھا۔آپ دونوں کی پسند بہت ملتی ہے۔۔۔"وہ ابھی کچھ اور بھی کہتا جب عمر نے اپنا بوٹ والا پاؤں اس کے پاؤں پہ رکھ کر زور دیا تھا۔

سردار خاموش ہوگیا تھا۔۔۔ہالے کی رنگت بدلی تھی۔

"کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا ؟ " وہ حیران ہوا۔

ہالے لمحے کے ہزارویں حصے میں سنبھل گئی تھی۔

".I can pay for it"

"میں نے آپ کی بیوی کے کپڑے یوز کیے۔۔۔آپ کی اجازت کے بغیر۔۔۔ یہ ایک نا زیبا حرکت تھی ۔۔میں آپ کی بیوی سے بات کر لوں گی اس بارے میں۔۔۔مجھے واقعی ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اور میں کھانا زندہ رہنے کے لیے کھاتی ہوں۔خوش رہنے یا رکھنے کے لیے نہیں۔۔۔"وہ کہہ کر رکی نہیں تھی۔ تیز تیز قدم چلتی اندر بڑھ گئی تھی۔

اس کا چہرہ خفت سے سرخ ہوگیا تھا۔۔۔۔

"یہ انہیں کیا ہوا ہے ؟ "سردار اب بھی متعجب تھا۔

"یہ تمہاری بیوی کے کپڑے ہیں۔۔۔۔چلو میں تمھیں سب بتاتا ہوں"وہ اندر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔سردار اس کی تقلید میں چلتا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اسے اپنے نکاح سے لے کر اب تک کی ساری بات بتا چکا تھا۔۔۔سردار اب بھی حیران تھا متحیر تھا شل تھا۔

"مطلب۔۔۔یہ جو میں نے اور میری بیوی نے فلمی شادی کی۔۔۔تمہاری شادی کے مقابلے تو وہ کسی فلم کا ٹریلر بھی نہیں تھی۔ہم دونوں نے نواب شاہ میں منگنی کی بلوچستان میں قوالی رات رکھوائی۔۔۔لاہور میں مہندی۔۔۔برات۔۔۔اسلام آباد میں۔۔ہنی مون کے لیے ہم پیرس گئے۔۔۔اس سارے عرصے میں ہم نے اپنے موبائل فون آف رکھے۔۔۔۔تاکہ باہر کی دنیا سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہو ہم نے سوچا تھا ہماری شادی فیری ٹیل شادی ہوگی۔۔۔سارے دوست سن کر رشک کریں گے لیکن یہاں آ کر کیا پتہ چلتا ہے کہ تم نے۔۔۔۔میرا سارا پلان خراب کر دیا۔"وہ صدمے میں تھا۔

"ہاں تو تم سے کس نے کہا تھا یہ سارے چونچلے کرو۔۔میں بتا رہا ہوں اگر اپنی اس فضول فیری ٹیل شادی کے لیے شوروم سے ایک روپیہ بھی لیا ہوگا تم نے تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔اور میری بیوی کے سامنے اپنا منہ کم کھولا کرو۔وہ شوہر کو شوہر نہیں مانتی دیور چلے ہیں دعوتیں کرنے۔"وہ سخت تپا ہوا تھا۔

یہاں سے باہر نکل کر کچن میں آؤ تو ہالے کچن میں کھڑی شانو کو ٹرالی سیٹ کرتے دیکھ رہی تھی۔

"ایک بات بتائیں یہ سردار کی بیوی کے کپڑے یہاں اس گھر میں کیا کر رہے تھے ؟"بالآخر اس نے پوچھ ہی لیا البتہ انداز سرسری رکھا۔

شانو اب ڈرائے فروٹ کیک کاٹ کر پلیٹ میں رکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ارے باجی کیا بتاؤں۔۔۔سردار بھائی بیوی نے اتنی شاپنگ کی اپنی شادی پہ۔اتنی شاپنگ کی کہ ان کی دو کاریں سامان سے بھر گئیں ایک ٹرک۔۔۔میں سامان گیا تھا نواب شاہ۔یہ جو کپڑے یہاں رہ گئے تھے ناں کپڑے جس دن اس مہنگے درزی (ڈیزائنر)نے دینے تھے ناں۔اس سے ایک دن پہلے سردار بھائی اور باجی کو۔۔نواب شاہ کے لیے نکلنا پڑا۔۔۔"

اب وہ تلے ہوئے کباب پلیٹ میں سجا رہی تھی۔

"پھر کیا ہوا باجی نے شور مچا دیا کہ ان کو آج ہی کپڑے چاہیے بات صرف کپڑوں کی ہوتی تو خیر تھی ۔باجی نے تو دوسرے ملک سے اتنا سارا سامان منگوایا تھا۔وہ بھی لے جانا تھا۔۔۔اس کو بھی آنے میں وقت لگنا تھا۔یہاں باجی کا رونا نہیں ختم ہو رہا تھا۔پھر بڑی مشکل سے عمر صاحب نے ان کو یہ کہہ کر بھیج دیا کہ وہ ان کا سارا سامان لے آئیں گے۔باجی اور ان کی بڑی دوستی ہے ایک ہی کالج میں پڑھے ہیں ناں۔خیر جس صبح ان کو نواب شاہ جانا تھا اسی صبح۔۔۔ان کا اور آپ کا اپنا نکاح ہو گیا۔"

اب وہ کیتلی میں چائے ڈال رہی تھی۔

"باقی کیا سامان تھا ؟"ہالے اس سارے وقت میں پہلی بار بولی تھی۔

"برتن تھے۔۔۔سجاوٹ کے سامان تھے۔۔۔پینٹنگز تھیں۔۔وہ نہیں ہوتا واس وہ تھا۔۔۔اللہ جانے کیا گند منگوا لیا تھا اپنی دوست سے۔۔۔عمر صاحب کی گاڑی کتنی بڑی ہے دیکھی ہے ناں ؟۔۔۔ساری منہ تک بھر گئی تھی پھر بھی سامان پورا نہیں آتا تھا آپ کو پتہ ہے۔۔"وہ ابھی کچھ اور کہتی جب ہالے نے بیچ میں اسے ٹوک دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہمان کو انتظار نہیں کراتے جاؤ پہلے سرو کر آؤ۔۔۔پھر میرے ساتھ مال چلنا کچھ کپڑے چاہیے مجھے۔"

شانو سر ہلاتی ٹرالی گھسیٹتی آگے بڑھ گئی تھی۔

ہالے کو اپنی باتیں منوانی آتی تھیں اسے حکم دینا آتا تھا۔۔۔وہ نہ ملازمین کو جھڑکتی تھی نہ حد سے زیادہ نرمی دکھاتی تھی۔۔۔اس کا لہجہ متوازن ہوتا تھا حتمی لہجہ۔۔۔جو برا بھی نہ لگے۔۔۔۔جس سے انکار بھی نہ کیا جا سکے۔اس کے لہجے میں ایک رعب تھا وہ کبھی بھی اپنی عمر اور اپنی کلاس کی لڑکیوں کی طرح ضدی اور مغرور نہیں رہی تھی۔

وہ ریزرو رہتی اور دو ٹوک بات کرتی۔

وہ شہزادی تھی اور اسے حکومت کرنا آتا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

شاہد ولا میں ناشتے کی میز سجی تھی۔گھمبیر خاموشی نے سارے گھر میں اپنا جال بچھا رکھا تھا۔ڈائینگ میں گونجنے والی واحد آواز چمچوں اور کانٹوں کی تھی میز سے کچھ فاصلے پہ دو ملازم ہاتھ باندھے مودب سے کھڑے تھے۔سر براہی کرسی پہ شاہد حسین بیٹھے تھے سنجیدہ، سپاٹ۔۔۔

ان کی دائیں طرف نوال بیگم اور بائیں طرف ہارون شاہد بیٹھا تھا۔اس نے سیاہ ٹی شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ پہن رکھی تھی۔سانولے چہرے پہ اداسی سی تھی لیکن یہ چہرہ مایوس نہیں تھا کچھ ماہ قبل والے ہارون شاہد کے چہرے کی طرح۔

"تم یونیورسٹی کیوں نہیں جا رہے ؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چمچوں اور کانٹوں کے درمیان شاہد حسین کی بھاری آواز گونجی تھی۔

ہارون نے دانتوں سے سلائس کا کونہ کترا۔۔۔چبایا۔جوس کا گھونٹ بھرا اور اپنی سرمئی آنکھوں سے اپنے باپ کو دیکھا۔

"دل نہیں ہے۔"تین لفظی لاپرواہ جواب۔۔۔

شاہد کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا وہ اسی طرح ناشتے سے ہاتھ روکے بیٹھے رہے۔

"ٹھیک ہے پھر میرے ساتھ سیاست میں آجاؤ۔میں تمھیں اپنی جگہ پہ لے آؤں گا۔تمہیں لوگوں سے انٹرڈیوس کرواؤں گا۔"

"اونہوں۔۔۔موڈ نہیں ہے۔۔"ہارون نے منہ بگاڑ کر جواب دیا تھا۔

نوال غیر آرام دہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھتی رہیں۔

"یہ بھی صحیح ہے۔۔پھر ایسا کرتے ہیں تمہاری پینٹنگز کی ایگزیبیشن کروا لیتے ہیں۔۔۔تم لے لو جتنا وقت چاہیے جب تم اتنی پینٹنگز بنا لو جتنی ایگزیبشن کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔۔تو میں آگے بات کر لیتا ہوں کیا خیال ہے ؟ "وہ سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے۔

"ابھی وقت نہیں ہے۔"وہ سلائس پہ جیم لگاتے ہوئے بولا تھا۔

"کب تک میرے پیسوں پہ زندگی گزارنے کا ارادہ ہے ؟ "ان کے لہجے میں واضح طنز تھا۔

ہارون کا رنگ سرخ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آخر کب تک ہارون تم میرے پیسوں سے ناشتہ کرو گے۔میرے پیسوں سے لنچ کرو گے اور میرے ہی پیسوں سے ڈنر۔۔۔کب تک تم میرے پیسوں سے لی گئی گاڑیوں پہ گھومو گے۔کب تک اپنے گارڈز کو میری دی ہوئی رقم دیتے رہو گے ؟اگر میں تم سے کارڈ لے لوں تمھارے اکاؤنٹس فریز کر دوں۔تو تمھارے پاس اپنا کیا ہو گا ؟مرد کے پاس ہر عمر میں اپنا کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے اور اگر نہ بھی ہو تو کوئی پلان ہونا چاہیے۔۔۔کوئی اسٹریٹجی ہونی چاہیے۔۔اگر وہ بھی نہ ہو تو کوئی ہنر ہونا چاہیے۔۔۔تمہارے پاس کیا ہے ہارون ؟"

وہ ہارون کی سرمئی آنکھوں پہ اپنی سرمئی آنکھیں جمائے پوچھ رہے تھے۔۔۔ ان آنکھوں میں بس ذرا سا فرق تھا بس ذرا سا۔

اس جوان لڑکے کی آنکھوں نے ابھی دنیا نہیں دیکھی تھی اور وہ بوڑھی آنکھیں جہاں دیدہ تھیں۔

"تمھارے پاس کیا پلان ہے ؟کچھ بھی نہیں۔"

"تمھارے پاس میرا پیسہ ہے لیکن تم کوئی کاروبار نہیں کرنا چاہتے۔تمھارے پاس ہنر ہے لیکن تم اسے دنیا کے سامنے نہیں لانا چاہتے۔کیونکہ تم جج ہونے سے ڈرتے ہو۔۔۔تم پڑھنا نہیں چاہتے کیونکہ تم نے کبھی پڑھنا چاہا ہی نہیں۔تم یونیورسٹی بس ہالے کے لیے جاتے رہے ہو۔"

ہارون کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا شاہد کہے جا رہے تھے۔

"کیوں آخر کیوں ہے ایسا ہارون ؟"

"کیوں کوئی انسان تم سے پینٹنگ چھڑوا سکتا ہے۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(اس کی آنکھوں کے سامنے خون سے لت پت رستم کا چہرہ آیا تھا)

"کیوں کوئی انسان اتنا ضروری ہے کہ تم سے تمہاری پڑھائی چھڑوا سکتا ہے۔۔۔"

(اس کی آنکھوں کے آگے۔۔ہالے کا چہرہ آیا تھا)

"کیوں کوئی انسان سالہا سال تمہارے دل دماغ پہ حکومت کر سکتا ہے۔کوئی انسان تمھیں قید کر لیتا ہے۔تم وہ بولتے ہو جو وہ چاہے وہ کرتے ہو جو اسے پسند ہو۔۔۔وہاں جاتے ہو جہاں اسے جانا پسند ہو کبھی یہ انسان میں تھا اور کبھی ہالے۔۔۔۔تم آزاد پیدا ہوئے ہو ہارون۔۔۔اللہ نے ہر انسان کو آزاد پیدا کیا ہے میں ہرگز یہ نہیں کہہ رہا کہ ہمارے خلاف جاؤ۔۔۔وہ کام کرو جو ہمیں نہ پسند ہوں نہیں۔"

"تم اگر دو کام ہمارے لیے کر رہے ہو تو ایک اپنی خوشی کے لیے کرو۔"

"کہیں اگر ہماری خوشی کے لیے چل رہے ہو تو اگلی بار اپنی خوشی کے لیے اپنی پسند کی جگہ کا پروگرام بناؤ۔"

"کبھی ہماری پسند سے کھا رہے ہو تو اگلی بار اپنی پسند کا آرڈر دو۔"

"کسی کو یہ حق مت دو کہ وہ تمہارے ذہن میں اپنی سوچ ڈالے۔خود کو اتنا مت جھکاؤ کہ تمھارے منہ سے نکلنے والے الفاظ کسی کی ناراضگی کے اندیشے سے خوف زدہ ہوں۔تم آزاد ہو۔تمہارے الفاظ تمہاری سوچ کو بھی آزاد ہونا چاہیے۔خود کو انڈرریٹ مت کرو۔جو ہنر تمھیں اللہ نے دیا ہے اسے دنیا کی وجہ سے کیوں چھپانا ؟لوگ برا بولیں گے لیکن کوئی اچھا بھی تو بولے گا ناں۔اور اگر نہ بھی بولے تمہارا دل راضی تو سب راضی۔۔میں تمھیں تین دن کا وقت دیتا ہوں اپنے لیے فیصلہ لو۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔لہجے میں تپش باقی تھی۔نوال نے ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر خاموش رہنے کا کہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہے تھے۔

"اپنا کیریئر چوز کرو۔کاروبار۔۔پڑھائی۔۔سیاست۔۔پینٹنگ۔۔کسی ایک چیز کو منتخب کرو۔ورنہ میں کر لوں گا۔اگلے تین سال کا پلان بناؤ اور اس پلان میں شادی کو بھی رکھو۔تین سال بعد یا تین ماہ بعد مجھے نہیں پتہ لیکن میں اپنی نسل ختم ہونے نہیں دوں گا۔شادی کرو مجھے دو پوتے پیدا کر کے دو پھر چاہے جو مرضی کرو تم چاہے ساری زندگی یہ عشق کا روگ لیے بیٹھے رہو۔مجھے فرق نہیں پڑتا اور اگر تم نے شادی سے انکار کیا تو میں گن پائنٹ پہ تمہارا نکاح کرواؤں گا۔اور تم جانتے ہو میں ایسا کروں گا میں تمہارا باپ ہوں اور تم سے زیادہ پاگل ہوں۔"وہ دبا دبا غرائے تھے۔

ہارون اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔۔اس کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ ناشتہ کرنے آیا تھا۔

"آپ یہ سب اس لیے کہہ رہے ہیں کیونکہ میں ہارون ہوں۔۔اگر میں رستم ہوتا تو آپ یہ سب نہ کہتے۔۔۔"وہ پھٹی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا۔

نوال بس خاموشی سے ان دونوں کے ایک دوسرے کے روبرو کھڑے دیکھتی رہیں۔

"بلکہ آپ کو ضرورت ہی نہ پڑتی کیونکہ وہ تو جینئیس تھا ناں۔۔وہ تو حل ڈھونڈ لیتا تھا کام کر لیتا تھا آپ کا فیورٹ بیٹا۔اصل میں اس دن مجھے مرنا چاہیے تھا۔

"ہارررووون۔۔"شاہد چلائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں پپا چیخیں مت میں صحیح تو کہہ رہا ہوں۔۔۔اس دن مجھے مرنا چاہیے تھا تاکہ آپ کا فیورٹ بیٹا بچ جاتا اس دن اگر میں مرتا تو آپ کو اتنا دکھ نہیں ہوتا جتنا اب ہے۔۔۔آپ کو اپنے کاروبار کی اتنی فکر نہ ہوتی جتنی اب ہے کیونکہ وہ سب سنبھال لیتا ہمیشہ کی طرح۔میں نہیں کر سکتا کیونکہ میں اس کے جیسا نہیں ہوں میں نے آپ کے فیورٹ بیٹے کو آپ سے دور کر دیا۔۔۔اسی لیے میں کبھی آپ کی نظروں میں آ ہی نہیں سکا۔میری اس حالت کے ذمہ دار آپ ہیں۔اگر شروع سے آپ مجھے ویسی توجہ دیتے تو آج میں ہالے یا کسی اور کی توجہ کے لیے نہ ترستا اگر آپ میری پینٹنگ کی ویسے تعریف کرتے جتنی رستم کے گریڈز کی کرتے تھے تو آج میں بھی کانفیڈینٹ ہوتا۔دنیا چاہے جو مرضی کہے اگر ہمارے والدین ہمیں "بہت اچھا ہے "بس اتنا بس اتنا بھی کہہ دیں تو ہم ساتویں آسمان پہ پہنچ جاتے ہیں۔"

وہ سرخ پڑتی آنکھیں لیے درد سے کہہ رہا تھا۔

"میں اپنے لیے فیصلہ لوں یہ کہہ رہے ہیں آپ کیا آپ نے کبھی لینے دیا فیصلہ ؟"

"میں نے ٹینتھ میں آرٹس لینا چاہا۔آپ نے زبردستی سائنس لے دیا۔مجھے ایف اے سی کے بعد باہر جانا تھا آپ نے نہیں جانے دیا کیونکہ میں رستم جیسا نہیں ہوں۔میں نے یونیورسٹی میں اپنی مرضی کے سبجیکٹس لینے چاہے آپ نے منع کر دیا۔میری گاڑی میرے گارڈز تک آپ کی مرضی کے ہیں پپا۔۔۔ میں کیا پہنوں گا یہ بھی آپ بتاتے ہیں۔آپ نے نوٹ نہیں کیا لیکن میں نے کیا ہے جو کپڑے میرے لیے ہالے لاتی ہے۔وہ آپ کو پسند آتے ہیں جو میں اپنی پسند سے لاتا ہوں آپ کو اس میں گریس نظر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں آتا۔جس انسان کو اپنی مرضی کے کپڑے نہیں پہننے دیے جاتے وہ اپنی زندگی کا فیصلہ کیسے لے گا ؟"

اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹکا تھا۔

"کیا کبھی آپ لوگوں کو میری پسند کا کھانا پسند آیا ؟ جو چیز میں آرڈر دیتا ہوں آپ اسے ایک طرف کر دیتے ہیں کیونکہ وہ کھانا ہیلدی نہیں ہوتا۔کیا ہوگا اگر ایک دن آپ نے ڈائٹ فوڈ نہیں کھایا ؟"

"میں جہاں جانے کا کہتا تھا وہ جگہ آپ کو کبھی اچھی ہی نہیں لگی۔آپ نے پپا آپ نے ہمیشہ مجھ پہ اپنے فیصلے تھوپے ہیں۔آپ نے مجھے grow کرنے ہی نہیں دیا میں آپ کی توجہ کے لیے ساری زندگی ترسا ہوں۔مجھے وہ کام کرنے پڑے جو مجھے نہیں پسند تھے لیکن آپ کو پسند تھے۔مجھے شروع سے سائنس نہیں پسند تھی لیکن آپ نے زبردستی میرے سبجیکٹس سلیکٹ کیے۔ آپ کو پتہ بھی ہے میں کس طرح پڑھتا تھا میں ساری ساری رات جاگتا تھا۔میری آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں مجھے رونا آتا تھا مجھ سے پڑھا نہیں جاتا تھا لیکن آپ کے لیے صرف آپ کی محبت کے لیے میں خاموش رہا۔آپ کے ڈائٹ فوڈ سے میری بھوک نہیں مرتی تھی میں آدھا سیر اور آدھا بھوکا سوتا تھا لیکن کہتا نہیں تھا۔جو کپڑے آپ لاتے تھے یا ہالے لاتی تھی میں ان میں کمفرٹیبل نہیں ہوتا تھا میرا جسم جلتا تھا ان کپڑوں سے کبھی کبھی میرے جسم پہ ریشز ہوجاتے تھے لیکن میں کچھ نہیں کہتا تھا۔آپ کے لائے جوتے کبھی کبھی میرے پیروں میں درد دیتے تھے کیونکہ ان کا سائز چھوٹا ہوتا تھا۔آپ کو میرے جوتے کا سائز تک نہیں پتہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوتا تھا لیکن میں وہ چھوٹے جوتے پہن لیتا تھا۔میں پھر بھی چپ رہتا تھا کیونکہ میں ہارون شاہد تھا۔۔۔ آپ کی توجہ کے لیے ترسنے والا بچہ۔۔۔۔"

شاہد حسین لب بھینچے کھڑے رہے۔

"آپ گن پائنٹ پہ میری شادی کروائیں گے ناں کروائیں۔۔آپ کو اپنی نسل چلانی ہے ناں لائیں بہو لیکن بچے تو دور میں اس لڑکی کو آنکھ اٹھا کر دیکھوں گا بھی نہیں۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے ان کے بالکل سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"اب بس پپا اب بس بہت سہ لیا میں نے ہر بار میں ہی کیوں۔۔۔میں شادی کب کروں گا یہ میرا فیصلہ ہوگا میں بچے کب پیدا کروں گا یہ بھی میرا فیصلہ ہوگا۔میں کیا پڑھوں گا۔کیا کروں گا۔یہ سارے فیصلے آج کے بعد میں لوں گا۔ہارون شاہد لے گا۔کب لے گا۔یہ طے نہیں ہوا۔آپ میرے باپ ہیں مجھے رائے دیں لیکن اپنے فیصلے مجھ پہ مسلط نہ کریں۔اللہ نے مجھے دماغ دیا ہے میں اپنے لیے فیصلے لے سکتا ہوں۔آج کے بعد میں اپنی مرضی کے کپڑے پہنوں گا اپنی پسند سے کھاؤں گا۔اور اپنی مرضی کی جگہ جاؤں گا۔آج کے بعد میرے ساتھ کوئی گارڈ نہیں جائے گا۔کیونکہ مجھے موت کا کوئی خوف نہیں ہے ۔ہارون شاہد آج کے بعد آزاد ہے جس طرح۔۔۔۔رستم آزاد ہوتا۔اگر وہ زندہ ہوتا۔"وہ بول کر تھک گیا تھا۔تب ہی خاموش ہوگیا۔

اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا آنکھیں سرخ پڑ گئی تھیں جسم کانپ رہا تھا۔۔۔لیکن وہ کھڑا تھا اپنے لیے کھڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہد چند لمحے اسی طرح کھڑے رہے پھر آگے آئے ہارون کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔۔۔اور کہنا شروع کیا۔

"شادی کے چار سال ہمارے یہاں اولاد نہیں ہوئی تھی ہارون۔"ان کا لہجہ دھیما تھا۔۔۔پر سوز تھا۔

چار سال بعد اللہ نے مجھے دو بیٹے دیے۔یہ وہ وقت تھا جب آپا اولاد نہ ہونے کی وجہ سے صدمے میں رہتی تھیں پریشان۔۔۔۔مایوس۔"

ہارون نہ چاہتے ہوئے بھی سنے گیا۔

جب میری گود میں دو بیٹے آئے تو میرے سب دوست عزیز رشتے داروں نے کہا کہ میں ایک بیٹا اپنی بہن کو دے دوں۔۔۔ورنہ کہیں میری بہن کو طلاق ہی نہ ہو جائے۔

ہارون نے سر اٹھا کر شاکی نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

"مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا دل نکال لیا ہو۔"

"میں نے انکار کر دیا لوگ مجھ پہ دباؤ ڈالنے لگے مجھ سے کہنے لگے کہ رستم کو میں اپنے پاس رکھ لوں اور ہارون وہ ویسے بھی کمزور اعصاب کا بچہ ہے میں اسے اپنی بہن کو دے دوں انہوں نے تمہارا نام لیا تو جیسے میرے دل پہ الٹی چھری پھیر دی۔"

"میں نے اپنی بہن کی طلاق منظور کر لی لیکن میں نے اپنے بیٹوں کا سودا نہیں کیا گو کہ معراج بھائی نے انہیں نہیں چھوڑا لیکن پھر بھی ہارون میں نے تم پہ گو اپ نہیں کیا۔مجھے اگر صرف رستم عزیز ہوتا تو میں تمھیں ان کے حوالے کر دیتا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نوال عجیب سی نظروں سے اپنے شوہر کو بولتے دیکھتی رہیں ہارون شرمندہ کھڑا تھا۔

"تم دونوں میرے بیٹے تھے میرے بازو کیا کوئی ایسا انسان ہو گا جو ایک بازو کٹوانا منظور کر لے ؟کوئی نہیں ہو گا ہارون اولاد سانجھی ہوتی ہے۔تم میرے لیے اتنے ہی قیمتی تھے جتنا رستم۔۔۔تمھارے لیے میرے فیصلے غلط ہو سکتے ہیں میں مانتا ہوں کیونکہ میں تمہارا باپ ہونے کے ساتھ ساتھ انسان بھی ہوں۔اور انسانوں سے غلط فیصلے ہوجاتے ہیں لیکن خیر۔۔۔تم آزاد ہو بیٹا اپنے فیصلوں میں آزاد۔میری نسل اگر تم سے نہ چلی تو دوسری شادی کروں گا دوسرے بچے پیدا کروں گا اور اگر یہ بھی نہ کیا تو سڑک سے کسی یتیم بچے کو اٹھا کر اس کے نام کے آگے شاہد حسین لگا دوں گا۔لیکن آئندہ تم سے کچھ نہیں کہوں گا تم آزاد ہو۔"ہارون وہ آزردگی سے کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

پیچھے ہارون اسی طرح شل کھڑا رہ گیا۔

گاڑی کا دروازہ کھولتے شاہد حسین کے ہاتھ کو نوال نے اپنے ہاتھ سے روکا تھا وہ ان کے سامنے تن کر کھڑی تھیں۔

"یہ سب کیا ہے ؟ " وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے غرائی تھیں۔

شاہد مسکرائے تھے۔

"سیاست۔۔۔یہ سیاست ہے نوال شاہد۔وہ میری جوان اولاد ہے۔غصہ کروں گا تو باغی ہوجائے گا۔پیار سے بات کروں گا تو سر پہ چڑھ جائے گا۔میں اسے ایموشنل کر رہا ہوں کیونکہ میں اس سے اپنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مطلب اسی طرح نکلوا سکتا ہوں۔میں ڈر گیا ہوں معراج بھائی کی موت کے بعد ڈر گیا ہوں۔ان کے نارمل بچے رل گئے ہیں میرے کمزور بیٹے کا میرے بعد کیا ہو گا ؟"

"میں اسے کسی مقام پہ لانا چاہتا ہوں۔۔۔وہ اپنے غم کو دکھا نہیں رہا لیکن اندر ہی اندر وہ گھل رہا ہے۔ہالے کا غم اس کو کھا رہا ہے، اس سے پہلے وہ ختم ہو جائے مجھے اس کے لیے کچھ کرنا ہو گا۔"

"تم نے اس سے جھوٹ بولا شاہد۔۔۔ہارون اور رستم کی پیدائش پہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔"

"کیونکہ مجھے یہی آتا ہے۔"وہ ترنت بولے تھے۔

"قصے گڑھنا، جھوٹ بولنا یہ میرا کام ہے۔میں سیاست دان ہوں لفظوں کی ہیر پھیر میرا کام ہے۔لوگوں کے سامنے مظلوم بننا آتا ہے مجھے۔ہارون جانتا ہے رستم اس سے زیادہ میرا گلٹ ہے۔وہ اس سے زیادہ مجھے ہانٹ کرتا ہے۔وہ مجھے ڈرا رہا تھا اور میں نے بازی پلٹ دی۔کیونکہ میں اس کا باپ ہوں اور اس سے زیادہ پاگل ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

نوال کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے نم آنکھوں کی خفگی کم ہو گئی تھی۔

"اور تم نے کہا۔۔۔تم دوسری شادی کرو گے۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو ؟"ان کی آواز میں رنج تھا۔

شاہد ہلکا سا ان کے کان کے قریب جھکے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب چڑیلیں چمٹ جاتی ہیں تو ان سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ تمھیں کیا لگتا ہے ایک چڑیل کے ہوتے ہوئے میں دوسری چڑیل لا سکتا ہوں ؟"وہ محفوظ سا کہتے پیچھے ہٹے تھے۔اس سے پہلے کہ نوال کی جانب سے کوئی جوابی کارروائی ہوتی وہ فورا سے دروازہ کھول کر گاڑی کے اندر بیٹھ گئے تھے۔

پیچھے نوال پیر پٹختی رہ گئی تھیں۔

"جھوٹے سیاست دان میں دیکھ لوں گی تمھیں۔۔"

وہ پیچھے سے چلائی تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

گلی کے دونوں اطراف میں زمین کی طرف جھکے ہوئے درخت تھے۔یہ نسبتا ایک سنسان گلی تھی۔دور دور تک کوئی ذی روح نظر نہیں آتا تھا۔مئی کی چلچلاتی دھوپ میں ایک بڑی سی گاڑی ان ہی درختوں کی اوٹ میں کھڑی تھی۔۔۔جس میں سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد سفید وردی والا ڈرائیور باہر نکلتا ایک نظر ساری گلی پہ ڈالتا اور پھر واپس گاڑی میں بیٹھ جاتا شاید اپنے مالک کی طرح یہ گرمی اس سے بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

امیروں کے امیر نوکر۔۔۔۔

ایسے میں اگر تم آنکھوں کو ذرا چھوٹا کر کے دیکھو تو گلی کے کونے میں ایک گاڑی رکتی نظر آئے گی۔

تھوڑی دیر بعد اس گاڑی سے ایک دراز قد مرد باہر آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نیلی بٹنوں والی شرٹ جس کے کف موڑ رکھے تھے۔بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔سیاہ آنکھوں نے ساری گلی کو آنکھوں سے اسکین کیا تھا۔پھر قدم درخت کے سائے میں کھڑی گاڑی کی طرف موڑے تھے۔

تھوڑی دیر چلنے کے بعد وہ گاڑی کے قریب پہنچ گیا تھا۔سفید وردی والا ڈرائیور باہر نکل آیا تھا اور گاڑی کا پچھلا دروازہ اس کے لیے کھولا تھا۔وہ گردن اندر کیے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا کون بھلا ؟

"سکندر شاہ۔۔۔"

"لانگ ٹائم شاہ صاحب۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا البتہ اس کی آنکھیں ان میں تپش تھی۔

سامنے بیٹھا آدمی ویسا بالکل نہیں تھا۔جیسا تم نے اسے معراج سلطان کے قتل کی رات دیکھا تھا۔یہ وہ آدمی تھا جس کی بیوی نے اسے گھر سے نکال رکھا تھا۔جس کی بیٹی اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔یہ وہ آدمی تھا جس کے بیٹے کی منگنی ٹوٹ چکی تھی۔صرف اس وجہ سے کہ اس کا باپ بد کردار ہے۔یہ وہ آدمی تھا جس کا بیٹا محبت چھوٹ جانے کے غم میں سارا سارا دن شراب پیتا یا منشیات کے زیر اثر رہتا تھا۔یہ آدمی وہ تھا جس کے ہسپتال کی ریپوٹیشن مٹی میں مل چکی تھی۔اس آدمی کے بینک اکاؤنٹ اس کی بیوی نے فریز کروا رکھے تھے یہ آدمی کنگال تھا۔۔۔یہ آدمی گھر بدر ہوا تھا۔یہ وہ آدمی تھا جو اپنا وقار کھو چکا تھا۔یہ وہ آدمی تھا جو اپنا خاندان کھو چکا تھا۔

جس طرح ایک ماہ قبل عمر حیات نے کھویا تھا۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر صاحب میں آ گیا ہوں۔۔۔آپ نے کہا تھا میں ایک دن آؤں گا۔ صحیح کہا تھا میں واقعی مجبور ہو گیا ہوں۔مجھ پہ ہر طرف سے گھیرا تنگ ہو گیا ہے۔کچھ کیجیے۔۔۔میرا خاندان تباہ ہو گیا ہے۔۔۔میری بیٹی میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی میرا بیٹا منشیات کا عادی ہونے لگا ہے۔۔میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ کو کیا چاہیے خدا کے لیے مجھے بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں۔"وہ بے بسی کی آخری حد کو چھو رہے تھے۔

عمر نے ایک بے نیاز نظر ان پہ ڈالی تھی۔

"آپ اپنے لیے آئے ہیں شاہ صاحب۔۔اس لیے پہلے آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔میری چیزیں مجھے واپس کرنے کے بدلے آپ کیا چاہتے ہیں ؟"وہ کاٹ دار لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

سکندر شاہ نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔

"صرف ایک گواہی۔۔۔میں آپ سے صرف ایک گواہی چاہتا ہوں۔"

"کیسی گواہی ؟ "

"میرے بیٹے کے سسر سے آپ کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔۔۔ان کا بیٹا آپ کا کلاس فیلو اور دوست رہا ہے۔آپ بس ایک بار صرف ایک بار ان کے سامنے میرے حق میں گواہی دے دیں کہ وہ ویڈیو جعلی تھی۔میرے بیٹے کی محبت اسے مل جائے گی۔میری بیٹی کے کالج میں آپ پچھلے ماہ آئے تھے وہ تب سے آپ کو آئیڈیلائیز کرتی ہے۔آپ کی گواہی میرا خاندان بچا سکتی ہے۔خدا کے لیے کچھ کریں عمر صاحب۔میں آپ سے اپنے خاندان کی بھیک مانگتا ہوں۔۔۔میرا ہسپتال جائے بھاڑ میں۔میری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ریپوٹیشن کی مجھے پرواہ نہیں چاہیے۔سارا شہر مجھ پہ لعنت بھیجے لیکن مجھے بس میرا خاندان واپس چاہیے۔" انہوں نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ لیے تھے۔

عمر کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا۔

"اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ کوئی میری گواہی مانے گا ؟"

وہ ان کے چہرے پہ نظریں جمائے پوچھ رہا تھا۔

"کیونکہ آپ کی کریڈیبلٹی ہے۔۔آپ کا مقام ہے آپ کی بات کی عزت ہے میرا خاندان بچا لیں عمر صاحب۔"ان کے انداز میں منت تھی۔

"یہ مقام اور عزت مجھے اللہ نے امانت دی ہے۔جھوٹی گواہی خیانت ہے اور میں یہ نہیں کروں گا۔میں عمر حیات ہوں۔میں جھوٹی گواہی نہیں دوں گا۔لیکن میں آپ کا مسئلہ حل کر دوں گا۔"وہ سوچ سوچ کے بول رہا تھا۔۔"آپ نے میرے خاندان کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔میں آپ کے ساتھ نہیں کروں گا۔لیکن آپ نے میری کچھ چیزیں مجھ سے چھپائیں میں مانگنے آیا آپ نے نہیں دیں۔اس سب کے لیے آپ کو سبق مل گیا ہو گا۔خیر مجھے آپ کے بیٹے اور بیٹی کا نمبر اور باقی ساری ڈیٹیلز بھیج دیں ۔میں دیکھ لوں گا۔"

"اور آپ کا سامان مجھے اس کی تفصیل بتائیں۔۔۔میں کچھ بھی کر کے پہلے آپ کا سامان لاؤں گا چاہے اس کے لیے جو مرضی کرنا پڑے۔"وہ تیز تیز بول رہے تھے۔مبادہ عمر اپنی بات سے مکر ہی نہ جائے۔

"میری بس ایک ہی چیز رہ گئی تھی وہاں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"منی کیمرہ ریکاڈر۔"

لیکن وہ تو میں نے آپ کو دے دیا تھا۔

"اونہوں۔۔جو کیمرہ آپ نے دیا وہ میں نے دروازے کی اوٹ میں لگایا تھا۔تاکہ جب دروازہ بند ہو تو کیمرہ چھپ جائے۔۔میں نے ایک اور کیمرہ بھی لگایا تھا۔جج صاحب کے بیڈ کے عین سامنے وہ نہیں چھپ سکتا تھا۔وہ کیمرہ مجھے نہیں ملا۔۔۔مجھے میرا سامان لا کر دے دیں اور وہ عبدل اسے چاہے پاتال سے لائیں لیکن مجھے وہ چاہیے۔میں اسے خود بھی ڈھونڈ سکتا ہوں لیکن میں مصروف ہوں۔اور یہ آپ کا کام ہے۔آپ میرا کام کر دیں میں اسی دن آپ کا خاندان جوڑ دوں گا۔"عمر سہولت سے کہہ رہا تھا۔

سکندر شاہ اب متذبذب تھے۔

"آپ پہلے میرا کام کر دیتے۔۔۔تو آپ کی مہربانی ہوتی عمر صاحب۔میرا ہسپتال میری بیوی کے نام ہے ۔وہ مجھے اندر گھسنے بھی نہیں دیتی۔گھر میں میرا داخلہ بند ہے۔ایک مہینے سے ہوٹلوں کے چکر لگا رہا ہوں۔میں گھر جائے بغیر اور ہسپتال جائے بغیر آپ کا کام کیسے کر سکتا ہوں؟"

عمر نے ہنکارہ بھرا تھا۔

"ایک دو دن تک ہوجائے گا آپ کا کام۔۔۔اور اگر اس کے بعد مجھے میرا سامان نہ ملا تو میں آپ کے ساتھ وہ کروں گا کہ ساری دنیا دیکھے گی۔میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں۔بندہ مار کر لاش ٹھکانے کیسے لگانی ہے یہ میں جانتا ہوں۔۔۔میں پولیس والا ہوں قانون کے سارے جھول میری جیب میں ہیں۔میں آپ پہ اتنے کیس لگاؤں گا کہ آپ کی سات پشتوں کا بھی اس کیس کوئی تعلق نہیں ہوگا۔نہ آپ نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خواب میں ان جرائم کا سوچا بھی ہو گا۔۔۔میں آپ پہ ایسے ایسے کیس لگاؤں گا کہ کوئی آپ کی لاش کو کندھا دینا تو دور لعنت بھیجنا بھی پسند نہیں کرے گا۔۔۔اس لیے۔(انگلی اٹھا کر وارن کیا)مجھے ڈبل کراس مت کیجیے گا۔"اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ سکندر شاہ کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی۔

"میں۔۔آپ سے وعدہ کرتا ہوں عمر صاحب میں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا جس سے میں ایک بار پھر اپنے خاندان کی نظروں میں گر جاؤں۔"وہ بدقت بول پائے تھے۔

عمر چند لمحے ان کو سخت نظروں سے دیکھتا رہا پھر گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکل آیا تھا۔

اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا وہ گاڑی کے شیشے پہ جھکا تھا۔

"آپ کی بیوی پرانے کراچی جاتی ہیں ناں اپنے رشتے داروں سے ملنے ؟"

"ہاں۔۔۔لیکن یہ بات میرے بچے نہیں جانتے آپ کو کیسے پتہ ؟"وہ حیران تھے۔

"میں عمر حیات ہوں مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔۔"وہ کہہ کر سیدھا ہوا اور ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں گول کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

کرنے کو ابھی کام بڑھ گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر حیات کے بنگلے پہ غیر معمولی خاموشی تھی۔شانو اپنا کام کر کے جا چکی تھی دوپہر کا کھانا بننے میں وقت تھا۔ہالے لان میں بیٹھی مہر سے کال پہ بات پہ کر رہی تھی جب عمر گھر کے اندر داخل ہوا۔وہ ابھی سکندر شاہ سے مل کر آیا تھا۔اس نے دور سے ہالے کو یہاں بیٹھے دیکھا تو یہیں چلا آیا۔وہ اس کی طرف پیٹھ کیے بیٹھی تھی۔عمر کی آہٹ پہ مڑی تھی اس کو دیکھ کر حلق تک میں کڑواہٹ گھل گئی تھی۔

"میں نے اس اسٹال والے آدمی کا کام کر دیا ہے۔اب اپنی زبان میں اس کو سمجھالیں کہ آئندہ اپنا اٹھنا بیٹھنا "**ٹھیک**"کر لے۔پولیس اتنی پاگل نہیں ہوتی کہ روڈ پہ چلتے عام آدمی کو اٹھا کر جیل میں ڈال دے۔"وہ اس کے سامنے کھڑا کہہ رہا تھا۔

"وہ آدمی بے قصور تھا۔اس کا کسی چوری ڈاکے میں کوئی ہاتھ نہیں تھا۔پولیس والوں نے اس کے سر پہ جھوٹا کیس ڈالا تھا۔میں اس آدمی کو کئی سالوں سے جانتی ہوں۔وہ بیچارہ رحم دل اور شریف انسان ہے۔"

"جی جی بلکل۔اس شریف ،رحم دل انسان نے ایک رات ڈکیتوں کو اپنے گھر پہ پناہ دی تھی۔وہ چور اس کے دوست تھے۔اس کا سرکل تھے اور انسان کے کردار کا پتہ اس کے سرکل سے لگایا جاتا ہے۔اب غنڈے موالیوں میں اٹھے بیٹھے گا تو گورنر ہاؤس کی سیر تو کرے گا ناں۔"عمر بے زاری سے کہہ رہا تھا۔

ہالے نے اچھنبے سے اس کو دیکھا تھا۔

"گورنر ہاؤس ؟ "

عمر مسکرایا تھا۔۔ظاہر ہے وہ اس کی اصطلاحات سے نا واقف تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گورنر ہاؤس ہم تھانے کو کہتے ہیں۔یہ کوڈ ورڈ ہے۔"

"رشوت کو ہم چائے پانی کہتے ہیں۔۔۔"

"اور مار پیٹ کو خاطر تواضع کہتے ہیں۔"

"تھانے میں آنے والے کو ہم مجرم نہیں" **مہمان** "کہتے ہیں۔"

"اور بار بار آنے والے کو "**محبوبہ**" کہتے ہیں۔"

"آہستہ آہستہ آپ جان جائیں گی۔"وہ محفوظ سا کہہ رہا تھا۔

ہالے نے دھیان نہیں دیا۔

"تم نے کیسے کیا یہ ؟ وہ چھ ماہ سے تھانے میں ہے تم نے چند دنوں میں یہ کیسے کیا ؟"اس کی سوئی کسی اور جگہ اٹکی تھی۔

"میں نے یہ کام چند دنوں نہیں چند منٹوں میں کیا ہے۔پچھلے کچھ دن میں مصروف تھا اس لیے میں نہیں کر سکا۔دوسرا وہ شریک جرم نہیں تھا۔میں نے کیس بدل دیا ہے۔میں نے تھانے میں بات کر لی ہے اب کیس کچھ اس طرح ہو گا کہ چھ ماہ قبل اس بوڑھے کا بیٹا جواد جب اپنے گھر میں سو رہا تھا تو چند مشتبہ افراد اس کے گھر میں گھس آئے۔اس کی بیوی بچوں کو زدو کوب کیا اور پولیس سے بچنے کے لیے ایک رات ان کے گھر پہ زور زبردستی پناہ لی۔مزید چند محلے والوں کی گواہی اور ان ڈاکوؤں میں سے ایک آدمی کو خرید لیا۔وہ ہماری مرضی کی گواہی دے گا اور ایک آخری بات میں نے یہ سب آپ کے لیے نہیں کیا۔میں یہ جج صاحب کے لیے بھی نہیں کرتا۔میں مجرم کو معصوم نہیں قرار دے سکتا۔وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آدمی واقعی شریف ہے اور اپنے دوستوں کے ان مشکوک کاموں میں جواد کا کوئی حصہ نہیں تھا۔۔۔

اب کچھ دنوں تک وہ باہر آجائے گا۔امید ہے سدھر بھی جائے گا۔میں نے دو ہاتھ لگا دیے ہیں۔"

وہ کچھ اور بھی کہہ رہا تھا جب ہالے نے اس کی بات کاٹی۔

"تم نے اسے مارا ؟ تمھیں ترس نہیں آیا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟" ہالے کو واقعی غم لگا تھا۔

"نہیں تو آپ کیا چاہتی ہیں اس کے قدموں میں بیٹھ جاتا۔۔اس کی منت سماجت کرتا کہ بھائی صاحب آئندہ آپ ایسے مشکوک لوگوں سے نہیں ملیں گے۔۔۔بلکہ اپنے سر کی قسم اٹھوا لیتا کہ اگر تم نے آئندہ ایسا کچھ کیا تو میرا مرا منہ دیکھوگے۔"وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہالے نے ڈھیر سارا اشتعال اندر دبایا تھا۔ابھی وہ کچھ کہتی جب اس کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا۔

"تم یہیں رکو۔۔۔یہیں۔میں آتی ہوں۔"وہ غائب دماغی سے کہتی اندر چلی گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس آئی تو عمر اسی جگہ کھڑا تھا۔اس کی اسکین کرتی نظر ہالے کے ہاتھ میں دبے چیک پہ گئی۔وہ تب تک اس کے قریب آکر رکی تھی۔

"یہ میں نہیں لے سکتی۔۔۔"اس نے چیک ہوا میں بلند کیا تھا۔

عمر نے آنکھیں سکیڑ کر اس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے۔۔ہم دونوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔آپسی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر ہم پارٹنرز بن کر کام کریں گے۔اور یہ کوئی بخشش نہیں ہے۔یہ آپ کے زیورات کی رقم ہے آپ اگر ان کو کہیں اور بھی بیچتیں تو ظاہر ہے اتنے ہی پیسے ملتے۔اسے رکھیں کام آئیں گے۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔

"میں یہ اس لیے نہیں لے رہی کیونکہ یہ رشوت کی رقم ہے۔میں بغیر پیسوں کے رہ سکتی ہوں لیکن حرام کی کمائی میرے لیے نا قابل قبول ہے۔یہ واپس لے لو۔"اب کے اس کے لہجے میں سختی نہیں تھی وہ بس منع کر رہی تھی۔

جبکہ عمر پہ تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔

"رشوت ؟۔۔حرام کا پیسہ؟ آخر یہ سب کہہ کیا رہی ہیں آپ ؟"وہ کافی دیر بعد بولا تھا۔

"رشوت کا پیسہ نہیں تو اور کیا ہے یہ بیس لاکھ عمر۔یہ بیس لاکھ کا چیک ہے۔تمہاری دس تنخواہوں سے زیادہ۔آخر اتنا پیسہ تم کہاں سے لائے ؟ظاہر ہے یہ تمہارا "چائے پانی" ہو گا۔"وہ چائے پانی پہ زور دیتی بولی تھی۔

عمر کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"ہالے میں آپ کی ساری نفرت ،بدتمیزی سب برداشت کر لوں گا لیکن میری جاب میرا فرض ہے۔ میں اس معملے میں کوئی غلط بات برداشت نہیں کروں گا۔جاننا چاہتی ہیں کہاں سے آیا یہ پیسہ۔۔یہ رقم میرے شوروم سے آتی ہے صدر بازار میں تین دکانیں ہیں میری۔وہاں سے آتی ہے۔اب آپ پوچھیں گی وہ دکانیں کہاں سے آئیں تو میں آپ کو بتا دوں وہ دکانیں میری ماں کا شرعی اور قانونی حصہ ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں اٹھارہ سال کی عمر سے مختلف نوکریاں کر رہا ہوں۔میں وہ آدمی نہیں ہوں جو تنخواہ سے گزارا کرے۔مجھے پر تعیش زندگی پسند ہے اور اس کے لیے ایک آمدنی کبھی بھی کافی نہیں ہوتی۔یہ چیک صرف بیس لاکھ کا ہے۔میں آپ کو ایک ایک کروڑ کا چیک بھی دے سکتا ہوں۔عمر حیات نے پیسہ کمایا ہے اور بہت کمایا ہے لیکن میں نے کبھی حرام نہیں کھایا۔آئندہ کبھی بھی میری کمائی کو رشوت یا حرام کی کمائی کہنے سے پہلے ہزار بار سوچ لیجیے گا۔"وہ بول کر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا تھا۔

پیچھے ہالے بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے جاتے دیکھتی رہی۔

"دو گھنٹے بعد"

وہ شہر کے بہت بڑے اور مہنگے مال کے لیڈیز سیکشن میں تھی۔یہ ایسا مال تھا جہاں صرف امراء آتے تھے۔

غریبوں اور مڈل کلاس لوگوں نے ایسے مال بس فلموں اور ڈراموں میں دیکھ رکھے تھے۔یہاں کی ایک لپسٹک بھی اتنی مہنگی تھی کہ اتنے پیسوں سے ایک غریب آدمی کا سارے مہینے کا خرچہ نکل جائے۔شانو اس کا سایہ بنی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ساتھ بار بار گردن اٹھا کر کبھی یہاں دیکھتی تو کبھی وہاں۔۔۔ہالے نے کئی دفع اسے سیدھا دیکھ کر چلنے کو کہا تھا لیکن وہ مال کی روشنیوں اور رنگینیوں میں ایسی گم تھی کہ اسے کچھ دکھائی سنائی نہیں دیتا تھا۔اس کے برعکس ہالے کے تاثرات سپاٹ تھے۔وہ جیسے مارے باندھے یہاں آئی تھی۔ایک جگہ سے اپنے لیے کچھ جوتے خریدے کہ اب تک بخش کی لائی زرد ہیلز میں گھوم رہی تھی۔اب وہ ایک شاپ سے اپنے لیے چند لان کے سوٹ خرید رہی تھی۔سردار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی بیوی کے کپڑوں پہ لگا برانڈ ٹیگ اس نے دیکھ لیا تھا۔اس کے لیے اسی برانڈ کی کلیکشن میں سے کچھ کپڑے خریدے جو کہ تقریبا پندرہ جوڑے تھے۔

تھوڑی دیر مزید اسی سپاٹ اور سرد تاثرات کے ساتھ اپنی باقی ضرورت کی چیزیں لینے کے بعد وہ بل کاؤنٹر پہ آگئی تھی۔

"میم آپ کا کارڈ ؟ " ڈیسک کے پیچھے کھڑی لڑکی نہایت شائستگی سے بولی تھی۔

"میں کیش پہ کروں گی۔۔۔آپ بل بنا دیں۔"ہالے نے جواب دیا تھا۔

چند لمحہ کھٹ پٹ ٹائپ کر کے اس لڑکی نے بل ہالے کے سامنے کیا تھا.اس کی نظر سیدھا آخر میں ٹوٹل پہ گئی تھی۔

"پانچ لاکھ دس ہزار۔"ہالے نے بدقت اپنی مسکراہٹ برقرار رکھی۔

نارمل حالات میں یہ بل اس کے لیے کوئی اہمیت نہ رکھتا لیکن بات یہی تھی کہ حالات نارمل نہیں تھے
۔

(یہ چند کپڑے اور جوتے اتنے مہنگے ہوگئے اور پتہ بھی نہیں چلا وہ بس سوچ ہی سکی)

وہ پانچ لاکھ ان کپڑوں اور جوتوں میں نہیں جھونک سکتی تھی۔یہ طے تھا۔بلاشبہ وہ سارے ڈریسز اور جوتے برانڈڈ تھے۔اور وہ ہمیشہ سے یہی سب خریدنے اور پہننے کی عادی رہی تھی لیکن تب اس کے پاس کسی اور کے کارڈز ہوتے تھے۔اور اس وقت اس کے پاس جو پیسے تھے وہ اسے اپنا زیور بیچ کر ملے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا وہ ان پیسوں کو اس طرح خرچ کرنا بلکہ اس طرح اڑانا "افورڈ "کر سکتی تھی۔جواب ایک بہت بڑی" ناں" میں آیا تھا۔

"یہ کارڈ رکھ لیں۔۔۔"عقب سے آتی آواز پہ وہ ٹھٹک گئی تھی۔

ہمیشہ کی طرح نک سک سے تیار بالوں کو جیل سے جمائے وہ محصور کر دینے والی پرسنالٹی والا آدمی سفیر سلطان تھا۔

ہالے مڑ بھی نہ سکی وہ ایک جگہ جم گئی تھی۔

"شیور سر۔" وہ لڑکی مسکرا کر بولی تھی۔سلطان فیملی عموما یہاں آتی رہتی تھی اور آجکل تو یہ خاندان خبروں کی زینت بنا ہوا تھا۔اس لیے وہ لڑکی جان گئی تھی کہ وہ دونوں کزنز ہیں۔

"نہیں رک جائیں۔"ہالے نے خود کو بولتے سنا۔

"آپ ایسا کریں ان چیزوں کا بل بنا لیں اور باقی رہنے دیں۔میں پھر کبھی آجاؤں گی۔"اس نے سردار کی بیوی کے لیے لینے والے کپڑوں کے بیگز الگ کرتے ہوئے کہا تھا۔

شانو بس خاموش کھڑی ان کو دیکھتی رہی۔۔۔اسے یہ بھوری آنکھوں والا آدمی برا لگا تھا یہاں اگر اس کا صاحب ہوتا تو کیا ہی بات تھی۔

"میں کہہ رہا ہوں ناں۔میرا کارڈ یوز کر لو۔سمجھ نہیں آ رہی ؟"اب کے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا تھا۔

ڈیسک کے پیچھے کھڑی لڑکی اب ذرا پریشان ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان چیزوں کا بل کتنا ہوا ؟ " ہالے بغیر سفیر کی طرف دیکھے چند بیگز اس کے سامنے کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

سفیر دو قدم آگے آیا تھا ہالے کے کندھے کے پیچھے۔

"ہالے میں کہہ رہا ہوں ناں میرا کارڈ لے لو یہاں تماشا مت بناؤ۔۔۔تم ہماری فیملی کو جتنا ذلیل کر سکتی تھی اتنا کر چکی ہو اب بس بہت ہوگیا سب دیکھ رہے ہیں۔"اس نے آواز ہلکی کر لی تھی۔

ہالے کے ہتھیلی پسینے سے بھر گئی تھی۔وہ مزید اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

وہ مڑی تھی زرد ہوتے چہرے پہ بدقت مسکراہٹ لائی۔

"میں اپنا بل خود دے سکتی ہوں سفیر۔۔۔آپ تکلف نہ کریں جس کام کے لیے آئے تھے پلیز وہی کریں۔"وہ بہت مشکل سے ضبط کرتی بولی تھی۔

بل بناتی لڑکی نے کن اکھیوں سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔ان کے پیچھے بل ادا کرنے والے لوگ بھی ان کو دیکھنے لگے تھے۔

سفیر مسکرایا تھا۔ایک نظر ڈیسک کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھا پھر اپنے پیچھے کھڑے لوگوں کو دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

"اصل میں یہ مجھ سے ناراض ہے کزنز میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔۔۔اور اپنا کارڈ بھی بھول آئی ہے۔یو نو لڑکیوں کی جلدی کی عادت۔"وہ مسکرا مسکرا کر کہہ رہا تھا۔"اس لیے میں اپنا کارڈ دے رہا ہوں لیکن یہ لینے کو تیار ہی نہیں۔ہمیں بس پانچ منٹ دے دیں۔"وہ کہہ کر ہالے کی طرف مڑا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لڑکی کچھ نہ بولی وہ ان کھوکھلی مسکراہٹوں اور جھوٹی وضاحتوں کی عادی تھی۔

"وہ دو ٹکے کا پولیس والا جو تمھارے بلز تک پے نہیں کر سکتا۔تم نے اسے مجھ پہ فوقیت دی ؟اب مزید کوئی تماشہ بنوانے کی ضرورت نہیں ہے۔خاموشی سے میرا کارڈ لو اور بل کلئیر کرو۔"وہ ہلکی آواز مگر سخت لہجے میں بول رہا تھا۔

تب تک لڑکی بل بنا چکی تھی۔

"میرا شوہر چاہے مجھے بھوکا بھی رکھے لیکن کم از کم وہ مجھ پہ ہاتھ نہیں اٹھاتا۔"وہ کہہ کر مڑ گئی تھی۔

"میڈم اب آپ کے دو لاکھ پچھتر ہزار ہوگئے۔"ہالے نے قریب جا کر بل انگلیوں سے پکڑا تھا۔پھر بیگ سے کچھ نوٹوں کی گڈیاں نکال کر ڈیسک پہ رکھیں اور مسکرائی۔

"تھینکو سو مچ۔۔۔"

لڑکی نے گنا نہیں کیونکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔وہ مڑی اور سفیر کو دیکھا۔اور مڑ گئی۔شانو بیگ اٹھائے اس کے پیچھے گئی تھی۔

سفیر مٹھی بھینچے اس کو دیکھے گیا۔

"اپنے کسی دوسرے عاشق سے بل پے کروانے تھے تو پہلے بتا دیتی۔"سفیر پیچھے سے بلند آواز سے پکارا تھا۔

ہالے کے دل پہ جیسے چھری لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھ سے دل بھر گیا ہے ناں تب ہی تو آج میرا پیسہ حلق میں اٹکنے لگ گیا ہے۔"

ہالے کے قدم تھمے تھے اسے دکھ ہوا تھا بہت زیادہ دکھ۔

لوگ حیرت سے سفیر کو دیکھے گئے وہ سوٹڈ بوٹڈ ڈیسنٹ سا انسان اتنی گندی زبان رکھتا تھا۔

"شرم آنی چاہیے تمھیں ہالے سلطان ڈوب مرنا چاہیے تمھیں۔۔۔شادی کی رات گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کو زیب نہیں دیتا اتنا نخرہ۔"

وہ مزید نہیں سن سکی۔بھاری ہوتے قدم اٹھائے اور آگے بڑھنے لگی۔۔۔ہر قدم اتنا بھاری تھا جیسے کوئی وزنی پتھر پیر سے باندھ رکھا ہو۔

"جس کا باپ اس کا صدمہ لے کر وقت سے پہلے مر گیا ہو۔جس کے بھائی نے اپنی بہن کی بد کرداری کی وجہ سے باہر نکلنا سوشل ہونا چھوڑ دیا ہو۔اس لڑکی کو اتنی اکڑ زیب نہیں دیتی۔"وہ اب بھی چلا رہا تھا۔وہ چلتی گئی چلتی گئی کانوں میں اترتا زہر دل میں اترنے لگا تھا لیکن وہ چلے گئی۔۔۔اس سے پہلے کہ جسم زہر سے سبز پڑتا اسے یہاں سے جانا تھا۔نہ جانے کیوں۔۔۔ایک لمحے کو دل نے خواہش کی تھی کہ کاش عمر حیات یہاں ہوتا۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے دل کو ڈپٹ کر سلایا تھا۔اور اس جگہ سے باہر آگئی تھی۔

دل تھا کہ پھٹ رہا تھا آنکھیں چھلکنے کو بے تاب۔

سفیر کے ساتھ اس نے ایک بہترین وقت گزارا تھا۔۔۔وہ کم بولتا تھا لیکن اچھا بولتا تھا کبھی اونچی آواز یا بدتمیزی سے بات نہیں کی تھی۔۔ہر معملے کو سمجھنے والا اس کی اور چچی کی صلح کروانے والا۔۔۔حسن اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کے جھگڑے میں ہمیشہ ہالے کو سپورٹ کرنے والا۔جب وہ فیل ہوتی تو اس کے کالج اور یونیورسٹی میں اس کے سرپرست کی حیثیت سے جعلی کالز کرنے والا۔اسے سفیر سے کوئی طوفانی عشق نہیں تھا وہ بس اچھا تھا دل کو بھی اچھا لگتا تھا۔۔۔

وہ اچھے وقتوں کا اچھا ساتھ تھا۔اب برے وقت میں برا کیوں بن رہا تھا ؟

"باجی چلیں۔۔۔؟"شانو کی آواز پہ وہ ہوش میں آئی تھی۔

آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھیں جی چاہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کر روئے لیکن بھلا فرق کس کو پڑتا تھا ؟

"چلو۔۔۔"وہ غائب دماغی سے کہتے آگے بڑھ گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی ڈرائیو کرتے اس کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا دل پہ ان آنسوؤں کا بوجھ تھا جو گرے نہیں تھے۔

"باجی اگر آپ برا نہ مانو تو میں آپ کو ایک سستی مارکیٹ سے کپڑے دلوا سکتی ہوں۔۔۔مہنگے بھی نہیں ہوں گے اور مناسب بھی مل جائیں گے۔"شانو نے ہلکے لہجے میں کہا تھا۔

گاڑی ڈرائیو کرتی ہالے سوچ میں پڑ گئی۔

وہ اس وقت پیسے اڑانا افورڈ نہیں کر سکتی تھی اور ویسے بھی اب دل کو ان مہنگے کپڑوں اور برانڈڈ چیزوں کا شوق نہیں رہا تھا۔اس نے آج جتنے بھی جوڑے خریدے تھے ان پہ بس ایک ہی نظر ڈالی تھی۔اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیک کروا لیے۔یہ وہی ہالے تھی جو ایک جوڑے کو ہزار بار دیکھ کر دس دکان گھوم کر سب سے بہترین جوڑا لیتی تھی۔معراج سلطان کے جسم کے ساتھ ہالے سلطان کا دل بھی مر گیا تھا۔۔

ہالے کو اب لگتا تھا کہ انسان مرنے سے پہلے کئی بار مرتا ہے اور ایسی اموات کے آگے سانسوں کا رک جانا ایک ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ہمارا دل کا ایک ایک کونہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مرتا جاتا ہے۔کبھی بچپن کی محرومی دل کا ایک کونہ مارتی ہیں۔کبھی جوانی کا ناکام عشق۔کبھی یکطرفہ محبت۔کبھی شادی کے نام پہ سودے بازیاں کبھی والدین کا وقت سے پہلے مر جانا۔کبھی دوستوں کی دغا بازیاں۔۔ ۔کبھی فیملی پرابلمز اور جیسی موت ہمیں فیملی پرابلمز مارتی ہیں۔واللہ ویسی ازیت ناک موت کوئی نہیں ہوتی۔یہ موت سیدھا ہمارے دل کو چھری سے چیر دیتی ہیں۔ہمارا دل مکمل تب بند ہوتا ہے۔جب اللہ کا حکم ہو لیکن یہ زمینی خدا روز ہمارا دل مارتے ہیں۔

"بی بی کیا کہتے ہو لے چلوں مارکیٹ ؟"شانو کی آواز اسے حواس میں لائی تھی۔

ہالے نے غائب دماغی سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

شانو اسی پہ خوش ہوگئی تھی۔اب وہ ہالے کو راستہ بتاتی جا رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہالے نے جہاں گاڑی روکی وہ ایک مڈل کلاس مارکیٹ تھی۔

جہاں جامع کلاتھ مارکیٹ کا بڑا سا بورڈ لگا تھا۔

یہاں سے اگر نظر اٹھا کر دیکھو تو دونوں اطراف میں کپڑےاور جوتوں کے دکان اور ان ہی دکانوں کے باہر لگے اسٹالز پہ مختلف قسم کی جیولری سجی تھی۔شانو گاڑی سے اتر آئی تھی۔ہالے اپنا پرس اٹھائے اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی تقلید میں باہر نکلی تھی لیکن باہر نکلنے کے اگلے ہی سیکنڈ اسے اندازہ ہوگیا کہ یہ ایئر کنڈیشن مال نہیں جھلساتی دھوپ والی مارکیٹ تھی۔اس نے بے اختیار دھوپ سے بچنے کے لیے ہاتھ کو چہرے کے سامنے کر لیا تھا۔

"چلیں بی بی رش بہت ہے۔"پیچھے سے شانو کی آواز پہ وہ مڑی تھی۔

اور پھر ایک گہرا سانس بھرتی اس کے پیچھے پیچھے چلتی گئی۔

لوگ جہاں سے گزرتے دکان دار ہر آتی جاتی عورتوں اور مردوں کو آواز دیتے صدائیں بلند کرتے۔

ہر کوئی اپنے سامان کی تعریفوں میں رطب السان۔

"باجی دو ہزار میں جوڑا۔۔دو ہزار بس دو ہزار۔۔ایک بار آئیں گی تو بار بار آنا پڑے گا آجائیں باجی۔۔۔ ایک بار دیکھ لیں باجی۔۔

سیل لگی ہے باجی پندرہ سو کی سیل۔۔۔۔"

مختلف نعرے مختلف بولیاں ہالے پریشان سی ایک جگہ رک گئی۔وہ یہاں سب سے مختلف تھی۔صاف لگتا تھا کہ وہ اس جگہ سے مانوس نہیں ہے۔شانو نے اسے رکتے دیکھا تو خود بھی ٹھہر گئی۔

"کیا ہوا باجی رک کیوں گئیں ؟ " وہ شور کی وجہ سے بلند آواز میں پوچھ رہی تھی۔

"وہ پیچھے تمھیں بلا رہے تھے۔۔۔شاید تمھارے رشتےدار تھے۔۔۔تم نے نہیں سنا وہ کہہ رہے تھے باجی آجاؤ یہاں سے کپڑے لے لو۔"شانو کے برعکس اس کی آواز بلند نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شانو قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھی۔

"باجی یہاں کوئی کسی کا رشتے دار نہیں ہے۔یہاں پہ جس دکان کے آگے سے گزرو گے وہ آپ کو اپنا دکان میں بلائے گا۔ان کی آوازوں پہ کان نہ دھرو۔بس جس دکان پہ میں رک جاؤں آپ بھی وہیں رکنا اب آجاؤ۔"وہ مصروف سی کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔

مجبورا ہالے کو بھی اس کے ساتھ جانا پڑا۔تھوڑا آگے جا کر شانو ایک دکان پہ رکی تھی۔یہ دکان باقی دکانوں کی نسبت ذرا "اچھی خاصی " تھی۔یہاں آنے والے غریب لوگ اس دکان کو نظر انداز کرتے تھے کہ یہاں سے شاپنگ وہ افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔جبکہ مڈل کلاس لوگ کسی اچھی تقریب یا لڑکیوں کے جہیز کے سامان کے لیے ایسی دکانوں کا رخ کرتے تھے۔

وہ دونوں دکان کے اندر داخل ہوئیں تو ان کے لیے کرسیاں رکھی گئیں۔۔۔چھوٹا لڑکا بھاگ کر پانی لے آیا۔

ہالے اپنے ظاہری حلیے اور رکھ رکھاؤ سے ڈیفنس کی کوٹھی میں رہنے والی بیگم لگتی تھی دکان دار مرعوب ہو گیا۔

اب وہ اپنی دکان کی سب سے شوخ اور بھڑکیلے جوڑے نکال نکال کر دکھا رہا تھا۔۔۔ہالے نے ایک نظر ناپسندیدگی سے ان سب کپڑوں کو دیکھا اور پھر اسے ٹوک دیا۔

"مجھے بس لان کے سوٹوں کی نئی کلیکشن دکھا دیں۔۔یہ سب مجھے نہیں چاہیے۔"

دکان دار "جی جی" کرتا اپنے دکان کے نفیس اور سادہ سے جوڑے نکال لایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ سارے جوڑے تین ہزار سے شروع ہوتے ہیں باجی۔۔۔"دکان دار لڑکے نے بتایا تھا۔

ہالے نے چونک کر اس کو دیکھا تھا ساتھ منہ پہ ہاتھ رکھے شانو کو دیکھا۔

"نہ کیوں کس خوشی میں تین ہزار ؟دو ہزار سے ایک روپے زیادہ نہیں دوں گی میں۔۔۔اتنا بھی کوئی خاص رنگ نہیں ہے۔نہ پرنٹ اچھا ہے۔ایسے جوڑے پہن رکھے ہیں ہم نے۔ایک دھلائی کے بعد ہی رنگ اتر جاتا ہے۔"

دکاندار لڑکا اب اپنے جوڑے کا دفاع کر رہا تھا۔

ہالے شانو کے کان کے قریب جھکی تھی۔

"بس کر دو شانو کہیں وہ ناراض ہی نہ ہوجائے۔"ہالے کو ایک اور فکر لاحق ہوئی تھی۔

"اس کو میں صحیح ناراض کرتی ہوں آپ رک جاؤ ذرا۔"

"ہاں بھائی پندرہ جوڑے لوں گی اسی طرح کے اور سارے پندرہ سو دو ہزار تک۔اس سے ایک روپیہ زیادہ نہیں دوں گی منظور ہے تو ٹھیک۔ورنہ اور بھی بہت دکانیں ہیں۔"شانو ایک بار پھر جرح پہ اتر آئی تھی۔

ہالے خفت سے یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔

اس نے اپنی زندگی میں ایسی دکانوں کا رخ نہیں کیا تھا اور نہ ایسی صورتحال کا سامنا۔

تھوڑی دیر تک شانو اس دکاندار کے ساتھ "ڈیل ڈن "کر چکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پندرہ جوڑے اور سارے دو سے ڈھائی ہزار تک۔

ہالے نے رقم نکال کر بل ادا کیا اور باہر نکل آئی اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔

"شانو کیا واقعی یہاں اتنے سستے کپڑے ملتے ہیں۔۔۔؟میں پہلے یہاں کیوں نہیں آئی ؟۔۔ان سب کے ساتھ دوپٹے بھی ہوں گے ناں ؟ "وہ بیگ اٹھائے اپنے ساتھ چلتی شانو سے کہہ رہی تھی۔

جوابا شانو نے کچھ کہا تھا۔

ہالے مسکرا رہی تھی اتنے دنوں بعد پہلی بار۔۔۔اس وقت اس کے ذہن سے سفیر سے ہونے والی ملاقات محو ہو چکی تھی۔

وہ لاکھوں کی شاپنگ کرتی آئی تھی لیکن آج کی پینتیس ہزار کی شاپنگ نے اسے جتنی خوشی دی تھی۔وہ آج تک کبھی نہیں ہوئی تھی۔اس نے اپنے لیے گئے کپڑے گھر جا کر کبھی کھول کر نہیں دیکھے تھے لیکن آج اس کا دل کر رہا تھا وہ ان کپڑوں کو دیکھے چھوئے۔۔۔اور ایک بار پھر خوش ہو۔

آس پاس دکانوں سے آتی آوازیں۔۔۔رش میں لگتے دھکے۔۔۔بچوں کے رونے چلانے کی آوازیں لڑکیوں کے حسرت بھرے چہرے۔۔۔اور ان سب کے درمیان گزرتی وہ ملکہ۔۔۔جسے کسی تاج کی ضرورت نہیں تھی جسے کسی خزانے کی ضرورت نہیں تھی۔

یہ وہ ملکہ تھی جسے اس کا دل ملکہ بناتا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ جب گھر پہنچی تو شام ہونے والی تھی۔لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی وہ اپنے ہیل سے آزاد کیے پیروں کو ہاتھ سے دبا رہا تھی۔اسی وقت عمر داخلی دروازے سے آتا دکھائی دیا۔اس کے پیچھے ہی شانو بیگ اٹھائے آ رہی تھی۔عمر نے اسے روک کر ان بیگز کی بابت پوچھا تھا۔شانو جواب دیے آگے بڑھ گئی۔عمر سر ہلاتا اندر آگیا۔ہالے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے نیم دراز تھی۔جب عمر لاؤنج میں داخل ہوا۔ہالے کو صوفے پہ بیٹھے دیکھ وہ اس کے قریب رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"ہالے۔۔۔؟"نرمی سے پکارا۔

"ھمم۔بولو ؟"

"ہم اپنے ٹارگٹ میں سے ایک کو چیک کر چکے ہیں باقی دو رہتے ہیں اب کس کا نمبر ہے اور۔۔۔وہ کون ہے آپ کے پاس ڈیٹیلز ہیں ناں ؟"

ہالے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا ایک لمحے کو عمر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا ۔ان آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی۔اس نے نظریں پھیر لیں۔

"سرور خواجہ۔۔چیف کسٹم آفیسر۔دس ماہ پہلے اس نے چار الیگل گاڑیوں کو بغیر ٹیکس کے کلئیر کروایا تھا ۔وہ گاڑیاں کسی منسٹر کے بھانجے کی تھیں۔سرور خواجہ نے اس کے بدلے دو کروڑ لیا تھا۔پورٹ پہ اس کے تعلقات ہیں جسے اس نے استعمال بھی کیا۔اور ان کو منافع بھی دیا۔ان گاڑیوں میں سے دو گاڑیاں دہشت گردی کی مختلف واردات میں استعمال ہوئی جن کی وجہ سے سرور خواجہ کافی عرصہ زیر حراست رہا۔دو ماہ پہلے وہ باہر آیا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس کا آپ سے کیا تعلق تھا ؟"**(اب اگر اس نے رشتہ مانگا ہوا ہو تو دیکھو میں اس کا کرتا کیا ہوں۔)**

"اس کو جیل بھیجنے والے میرے بابا ہی تھے۔اس کے کیس کا فیصلہ بابا نے سنایا تھا۔"**(عمر نے سکون کی سانس لی تھی)**

ہالے کہے جا رہی تھی۔

"لیکن بعد میں اس نے سپریم کورٹ میں اپیل کی اور جھوٹے ثبوتوں اور گواہیوں کی وجہ سے رہا ہو گیا۔۔لیکن اس کی ریپوٹیشن بری طرح مسخ ہو چکی ہے نوکری بھی چھوٹ گئی ہے۔آجکل وہ شہر کے کچھ امراء و رعوسا کے آگے پیچھے گھومتا ہے تاکہ اس کی پوزیشن اسے واپس مل جائے۔شیر علی اور اس کی کافی اچھی دوستی رہی ہے۔وہ دونوں ایک ہی محلے سے ہیں بعد میں زندگی کی باگ ڈور میں ان کی زندگی میں بہت ساری تبدیلیاں آئیں لیکن ان کی دوستی نہیں ٹوٹی۔وہ شیر علی کو آج بھی فیورز دیتا ہے اور کچھ دن قبل اس سے ملا بھی ہے۔"

"ٹھیک ہے اس کے پاس چلتے ہیں۔۔کیا آپ کے پاس کچھ ہے ؟ہم اس سے کیسے اگلوائیں گے ؟"

"چائے پانی دے کر۔"ہالے سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔

عمر اس کے اس طرح کہنے پہ مسکرایا تھا۔

"اور اگر وہ نہ مانا ؟ "

"تو خاطر تواضع کر لینا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر گردن پیچھے پھینکے محفوظ سا ہنسے گیا۔ہالے نے اسے پہلی بار اس طرح ہنستے دیکھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سیدھا ہوا تو اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔جسے وہ انگلی سے صاف کر رہا تھا۔

"آپ بہت جلد میری اصطلاحات سیکھ گئیں۔۔۔مجھے اچھا لگا۔"وہ اب مسکراہٹ دبا کر بولا تھا۔

"آج شام چھ بجے خواجہ سرور ایک ریستوران میں کسی عزیز سے ملنے آئے گا۔ہم اس سے ملیں گے۔تم اس سے کسی گاڑی کی ڈیل کرو گے کیونکہ تمہارا شوروم ہے۔اور تم ایسی گاڑیاں با آسانی بیچ سکتے ہو۔"

"ہالے سلطان صاحبہ وہ ہر ایرے غیرے کو گاڑیوں کی ڈیٹیلز نہیں دیتا ہو گا۔"

"کیا تم ایرے غیرے ہو ؟"وہ دوبدو بولی تھی۔

عمر کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"میرا مطلب ہے وہ یہ کام صرف اپنے جاننے والوں کے لیے کرتے ہیں۔میرے سر پہ صاف صاف لکھا ہے۔"اے ایس پی عمر حیات "وہ مجھے دیکھ کر ہی بھاگ جائے گا۔"

"سسپنڈڈ اے ایس پی۔"ہالے نے تصحیح کی۔

"آپ کی وجہ سے۔"

"اپنے ڈیڑھ شانڑیں پن کی وجہ سے۔"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دوبدو جواب دے رہے تھے۔

"ٹھیک ہے مان لیا جو آپ کہتی ہیں سب مان لیا خوش ؟"آخر عمر نے ہار مان لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم مجھے آپ کیوں کہتے ہو ؟"۔۔ہالے نے عجیب لہجے میں سوال کیا تھا۔

عمر چند لمحہ اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

"کیونکہ مجھے آپ سے عقیدت ہے۔آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے گھر کا کوئی بڑا۔۔۔جس طرح ہم ان کے سامنے اونچا نہیں بول سکتے۔سخت نہیں کہہ سکتے اور کبھی کبھی ان کے سامنے بالکل بے بس ہوتے ہیں۔میں آپ کے معملے میں بالکل ایسے ہوں۔آپ کا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے۔"

"کس سے ؟"

"Make a guess"

وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"آپ مجھے تم کیوں کہتی ہیں ؟۔حلانکہ میں آپ سے عمر میں چھ سال بڑا ہوں۔"

"کیونکہ میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔۔۔آپ انہیں کہا جاتا ہے جن کی آپ عزت کرتے ہوں یا جو آپ کے لیے اجنبی ہوں۔نہ میں تمہاری عزت کرتی ہوں نہ تم میرے لیے اجنبی ہو۔میں تمہارا اصل چہرہ جانتی ہوں۔وہی جسے تم دنیا سے چھپاتے ہو" وہ خشک لہجے میں کہہ کر اٹھی تھی اور آگے بڑھ گئی۔

عمر کی مسکراہٹ پھیکی پڑی تھی آنکھوں میں اذیت در آئی تھی۔

"جج صاحب مجھ سے شطرنج میں ہار جاتے تھے۔۔۔"وہ پیچھے سے پکارا تھا۔

ہالے جہاں تھی وہیں تھم گئی ساکت۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ دنیا میں بس دو لوگوں سے جان کر ہارتے تھے ایک آپ اور ایک میں۔سوچیں پھر میرا اصل چہرہ کیسا ہو گا۔کیا آپ کے باپ نے مجھے پہچانا نہیں ہو گا ؟آپ کی نفرت بجا ہے لیکن اس کی شدت میں کمی لائیں کیونکہ یہ یکطرفہ ہے۔اور یکطرفہ جذبے ہمیشہ تکلیف ہی دیتے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہتا ہوں۔"

"جس جس نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے میں ان کو چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا۔۔۔مجھ سے نفرت ایک دن بے جا ثابت ہو گی کیونکہ اس پوری دنیا میں ہالے سلطان کے لیے عمر حیات سے زیادہ مخلص کوئی نہیں ہے۔خود ہالے بھی نہیں۔"وہ بولتے ہوئے اٹھا تھا۔

ہالے اب بھی نمک کا مجسمہ بنی کھڑی تھی جیسے چھو لو تو ڈھیر ہو جائے۔

"میں گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں باہر آجائیں۔"

وہ چلا گیا تھا وہ اسی طرح لا جواب کر کے کیوں چلا جاتا تھا ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ دونوں گول چکر دار زینے پہ چڑھتے ریستو ران کی بالائی منزل کی طرف جا رہے تھے۔جیسے ہی ان دونوں نے روف ٹاپ پہ قدم رکھا۔بے اختیار ان دونوں کی نگاہ سیڑھیوں کے ساتھ ختم ہوتی دیوار پہ گئیں۔۔۔جہاں چھوٹی بڑی سائز کی بے شمار تصاویر لگی تھیں۔دو لڑکیاں اپنی تصویر ہاتھ میں پکڑے بے تاب کھڑی تھیں کہ کب ان کی تصویر اس دیوار کی زینت بنے گی اور کب وہ اس تصویر کی تصویر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بنائیں گی۔ایک ویٹر ہاتھ میں گلو اسٹک پکڑے کھڑا تھا۔ان سب تصویروں میں سب سے نمایاں ایک تصویر تھی سب سے بڑی اور سب سے خوبصورت تصویر۔۔

اس تصویر میں تین لوگ تھے بیچ میں پندرہ سالہ حسن سلطان اس کی دائیں جانب مسکراتے چہرے والی ہالے سلطان اور بائیں جانب گرے آنکھوں والا ہارون شاہد۔

ہالے اس تصویر کو دیکھتی آگے بڑھ گئی تھی۔جبکہ عمر وہیں کھڑا رہ گیا۔ آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے اس تصویر کو دیکھے گیا۔جب اسے اپنے عقب سے ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی حسرت بھری آواز آئی۔

"یار یہ گرے آنکھوں والا لڑکا کتنا ہینڈسم ہے ناں ؟ "" اس کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"ہاں بہت ہینڈسم ہے۔۔۔یہ فوڈ بلاگر بھی ہے میں نے اس کو انسٹا گرام پہ دیکھا تھا۔۔۔گرے بیوٹی۔"

ساتھ کھڑی لڑکی نے اس کی تائید کی تھی۔

عمر کو نا جانے کیوں یہ تعریف بری لگی تھی۔

".I don’t find him handsome"

وہ منہ کے زاویے بگاڑ کر بڑبڑایا تھا۔

پھر ایک قدم آگے بڑھا لیکن پھر رک گیا۔واپس مڑ کر تصویر کو ایک بار پھر دیکھا۔بھنویں سوچنے والے انداز میں اکھٹی کیں۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر مئی بلا۔۔۔"وہ ہارون کو ایک نک نیم سے نواز گیا تھا۔

"ہاں بلکل یہی سہی رہے گا سر مئی بلا۔۔"وہ خود کو داد دیتا آگے بڑھ گیا تھا۔ البتہ دل کو جیسے قرار آگیا تھا۔

وہ دونوں کافی دیر سے اس چھوٹی گول میز پہ بیٹھے خواجہ سرور کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔اسی وقت سردار کے ساتھ ایک پینتیس چھتیس سالہ آدمی انھیں اپنے سامنے والی ٹیبل پہ بیٹھتا دکھائی دیا۔ ہالے نے اسے پہچان لیا تھا۔وہ خواجہ سرور تھا لیکن سردار کے ساتھ کیوں ؟

"یہ سردار یہاں کیا کر رہا ہے ؟ " وہ عمر کے کان کے پاس جھکی تھی۔

"میرا دوست میری مرضی۔۔۔۔"

ہالے نے میز پہ پڑا عمر کا موبائل اپنی دو انگلیوں میں اٹھا لیا تھا اور میز کی دوسری طرف لے جا کر ہوا میں بلند کیا۔

"میرا ہاتھ میری مرضی۔"وہ جتاتے ہوئے بولی تھی۔

"بتاتا ہوں رکھیں اس کو واپس۔۔۔پلیز رکھ دیں یہ بہت مہنگا ہے۔"اس نے جیسے منت کی تھی۔

ہالے نے موبائل واپس رکھ دیا عمر کو "بتاؤ جلدی "والی نظروں سے دیکھا تھا۔

اس نے گہری سانس لے کر کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خواجہ سرور کا کلاس فیلو خرم مالک سردار کا کزن ہے۔سردار نے خرم سے بات کی ہے اور اس نے ان دونوں کا میٹ اپ رکھوا دیا ہے۔سردار اب خواجہ سے کہے گا کہ اسے ایک الیگل گاڑی چاہیے۔جس کے لیے وہ فورا حامی بھر لے گا۔

"کیوں ؟"ہالے نے بیچ میں ٹوکا تھا۔

"مجھے بات کے درمیان میں نہ ٹوکا کریں میں ناراض ہوجاتا ہوں۔"عمر جس سنجیدگی سے بولا تھا،ہالے کا خون تک جل گیا۔

وہ دوبارہ سے کہنے لگا۔

"ہاں تو خواجہ حامی بھر لے گا کیونکہ کل اس کی بیوی کی سالگرہ ہے۔اس کی بیوی نے اس سے ڈائمنڈ نیکلس کی فرمائش کی ہے۔اور ہر نیک شوہر کی طرح وہ اپنی بیوی کی خواہش پوری کرے گا۔لیکن ظاہر ہے اس کے پاس اس وقت ایک دھیلا بھی نہیں ہے۔ساری رقم اس نے خود کو چھڑوانے میں لگا دی۔ اب اسے چاہے اصلی جہنم میں بھی جانا پڑے وہ جائے گا۔لیکن اپنی بیوی کے طعنوں کی جہنم میں نہیں جلے گا۔اس کے گھر میں ایک گاڑی ہے وہ الیگل ہے۔قوی امکان ہے کہ وہ اسی گاڑی کو بیچنا چاہے گا۔ اور میرے بندے اسے دھر لیں گے۔پھر دیکھتے ہیں چائے پانی دینا ہے یا پھر خاطر تواضع کرنی ہے۔"

"تمھیں یہ سب کیسے پتہ ؟"

"مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"وہ فورا بولا تھا۔

"پھر میں یہاں کیوں ہوں ؟ کیا میں اسے اغوا کرنے میں تمہارا ساتھ دینے والی ہوں ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب اپنی بیوی سے یہ کام تھوڑی کرواؤں گا۔آپ کو تو کسی اور کام کے لیے لایا ہوں۔بتاتا ہوں تھوڑی دیر میں۔"وہ سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

پھر کچھ یاد آنے پہ ہالے کو دیکھا۔

"ہالے یہ سب کر کے ہم وقت ضیاء کر رہے ہیں۔میری گٹ فیلنگ کہتی ہے یہ آدمی جو چاہے دنیا جہاں کا بے غیرت انسان ہے یہ آپ کے اغوا میں شامل نہیں ہے۔"

ہالے بغور اسے سنے گئی۔

"کیا آپ ایک بار میرا اعتبار کر سکتی ہیں ؟"اس کا انداز جیسے بے بس تھا۔

"میں جانتا ہوں آپ مجھ سے نفرت کرتی ہیں لیکن ہالے آپ سوچیں اگر مجھے آپ سے شادی کرنے کا جنون ہوتا تو جج صاحب کو منانا کیا میرے لیے مشکل تھا ؟ہر گز نہیں۔میں انہیں منا سکتا تھا۔وہ خود کئی بار ڈھکے چھپے لفظوں میں مجھ سے آپ کی بات کر چکے تھے۔میں مرد ہوں اشارہ سمجھ گیا تھا لیکن میرے لیے آپ کی مرضی زیادہ ضروری تھی۔میں نے پوچھی آپ نے انکار کر دیا اور بات ختم ہوگئی۔ میں نے دس دن آپ کا سوگ منایا تھا۔وہ میری زندگی کے بد ترین دن تھے لیکن میں آپ پہ بس ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو پانا میرے لیے کسی بھی دور میں مشکل نہیں رہا۔لیکن اگر آپ کو اب بھی مجھ پہ شک ہے تو کسی ایسی جگہ ثبوت ڈھونڈیں جہاں سے کچھ مل جائے۔یہاں ہم بس وقت ضائع کر رہے ہیں۔میرے پاس وہ آدمی ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہے میرا دل گواہی دیتا ہے ایک بار بس ایک بار میرے دل کی گواہی سن لیں۔آپ کے بابا آنکھیں بند کر کے اس سڑک پہ چل سکتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھے۔جس پہ عمر ان کا ہاتھ تھام کر چلتا ہو۔ان کی خاطر میرے ساتھ چلیں تاکہ ہم اس آدمی تک پہنچیں۔جس نے واقعی یہ سب کیا ہے۔"

"اور اگر تم نے مجھے دھوکا دیا؟"

"جان سے مار دیجیے گا۔آپ کو میرا قتل معاف ہے۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔

"میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی عمر لیکن بابا کی چوائس پہ کرتی ہوں۔اگر تم نے مجھے دھوکہ دیا تو خدا کی قسم میں تمھیں جان سے مار دوں گی۔"

"جو آپ کا حکم۔"اس نے سینے پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔

عمر نے سردار کو میٹنگ ختم ہونے کا اشارہ کیا تھا۔سردار نا سمجھی سے اسے دیکھے گیا۔

خیر تھوڑی دیر میں اس نے خواجہ کے ساتھ میٹنگ ختم کر لی اور عمر کے میز کی طرف آگیا۔

اسی وقت ان کے میز کے دائیں طرف ایک جینز شرٹ میں ملبوس سترہ اٹھارہ سالہ لڑکی کہنی پہ بیگ ٹنگائے ان کی بالکل سیدھ میں بیٹھتی دکھائی دی۔عمر کی اس کی طرف پشت تھی لیکن اس نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔پھر رخ پھیر لیا۔

"اس کے لیے لایا ہوں آپ کو۔"عمر نے ہالے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا مطلب ہے؟میں اس لڑکی کو نہیں جانتی۔"وہ حیران ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ جج صاحب کے کیس کے متعلق ہے۔کچھ ثبوت ہیں جو اب بھی غائب ہیں۔ اس لڑکی کا باپ مجھے وہ ثبوت دے سکتا ہے لیکن اسے بدلے میں اپنا خاندان چاہیے۔یہ بچی اپنے باپ سے نفرت کرنے لگی ہے کیونکہ اس کے والد کی ایک متنازعہ ویڈیو وائرل ہوئی ہے۔"

"اس سب میں۔۔میں کیا کر سکتی ہوں ؟"وہ بری طرح بے زار ہوئی تھی۔

"میں نہیں جانتا۔۔۔لیکن آپ کو کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا تاکہ وہ اپنے باپ کو قبول کر لے۔کسی بھی طرح کچھ بھی کر کے۔اٹھیں ہالے جائیں۔۔۔"

"میں یہ نہیں کر سکتی عمر۔۔"اس نے جیسے عمر کو یقین دلانا چاہا۔

"کیا آپ چاہتی ہیں کہ اپنے باپ کے مرنے پہ وہ بھی وہی گلٹ محسوس کرے۔جو آپ ان کی آخری بات نہ مان کر کر رہی ہیں۔"

حملہ غیر متوقع تھا۔

"عمرررر۔۔۔"ہالے کی آنکھوں میں گلابی پن اترا تھا۔

"کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ کوئی دوسرا انسان بھی بس اپنے باپ کے ایک گناہ کو نہ معاف کرنے کے غم میں ساری زندگی ایک ادھورے پن کے ساتھ گزارے ؟جائیں ہالے پلیز جائیں تاکہ کوئی اور آپ کی طرح گلٹ اور اذیت میں نہ ہو۔جو لوگ کسی کا دل ہلکا کرتے ہیں۔اللہ ان کے دلوں سے بوجھ اتار دیتا ہے۔جو کسی اور کا غم سنتے ہیں اللہ ان کی اور زیادہ سننے لگتا ہے۔اللہ کے سب سے قریب وہ لوگ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوتے ہیں جو چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرتے رہتے ہیں۔اور یہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں بڑی بڑی جدوجہد مانگتی ہیں۔"

ہالے بیگ ہاتھ میں پکڑے اٹھی تھی۔

"میں تمھیں اس کے لیے قیامت تک معاف نہیں کروں گی۔"وہ زخمی پن سے کہتی اٹھ گئی تھی۔

البتہ اس کا رخ باہر کی طرف تھا۔

وہ چلی گئی تو سردار اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

"مجھے وہاں سے کیوں اٹھایا بھائی ؟"

"کیونکہ میری بیوی نے کہا تھا۔"

"اور بٹھایا کیوں تھا ؟"

"کیونکہ میری بیوی نے کہا تھا۔"قابل رشک اطمینان سے جواب دیتا۔وہ سردار کو زہر لگا تھا۔

"اور اگر تمہاری بیوی تمھیں اس ریستوران کی چھت سے کودنے کا کہہ دے تو ؟"

"اونہوں وہ ایسا کبھی نہیں کہے گی بھلا اس نے بیوہ تھوڑی ہونا ہے۔"

"میں نے تمہارے جیسا زن مرید کہیں نہیں دیکھا۔"

"دیکھو گے بھی کیسے میرے بعد وہ سانچہ ہی توڑ دیا گیا تھا میں ون اینڈ اونلی ہوں۔"

"کیسے تم بیوی کے اشاروں پہ ناچنے لگے ہو مجھے تو یقین ہی نہیں آتا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس الحمدللہ کبھی غرور نہیں کیا۔"

"ویسے بھی شریف آدمی بیوی سے دب کر چلتا ہے اور کمینہ آدمی بیوی کو دبا کر چلتا ہے یہ حدیث ہے ۔"

سردار تو جل ہی گیا تھا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ میری تو آنکھیں بھر آئیں آپ کی اس درجہ شرافت پہ۔۔۔بس اب میں کہیں رو نہ پڑوں۔"وہ جل کر بولا تھا۔عمر نے جواب نہیں دیا۔

ان دونوں کو اسی میز پہ چھوڑ کر ہم اس میز کی طرف چلتے ہیں۔جہاں ہالے سلطان۔عمر کے میز سے اٹھنے کے بعد اس سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ تقریبا پچیس منٹ بعد آ کر بیٹھی تھی۔

وہ جیسے ہی اس لڑکی کے سامنے والی کرسی پہ آ کر بیٹھی لڑکی غیر آرام دہ سی ہوئی۔

"ایکچولی میں یہاں کسی سے ملنے آئی ہوں۔وہ آتے ہی ہوں گے۔"مناسب نقوش اور باریک سی آواز والی لڑکی کہہ اٹھی تھی۔

"میں جانتی ہوں تم عمر حیات سے ملنے آئی ہو۔میں اس کی بیوی ہوں ہالے سلطان "وہ بدقت چہرے پہ مسکراہٹ لاتے بول پائی تھی۔

"عمر سر کہاں ہیں۔"

".He was supposed to come"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب کے وہ لڑکی بے چین ہوئی تھی۔

"میں نے اپنا تعارف کروایا جوابا تمھیں اپنا تعارف کروانا چاہیے تھا نہیں ؟"

"میں اسرا ہوں۔اسرا سکندر۔۔"

"عمر سر ہمارے کالج آئے تھے۔انہوں نے ایک تقریر کی تھی۔میں تب سے ان کی فین ہوں میں انہیں آئیڈیئلائز کرتی ہوں۔۔آج انہوں نے مجھے کال کی تھی وہ مجھ سے ملنا چاہتے تھے وہ کب تک آئیں گے ؟"اسرا نے ساری تفصیل کہہ سنائی تھی۔

"وہ تھوڑی دیر تک آجائے گا۔تب تک میں تمھیں کمپنی دے سکتی ہوں۔یقین کرو میں بڑی اچھی باتیں کرتی ہوں۔"ہالے اس کی آنکھوں میں دیکھتی پر اعتماد سی کہہ رہی تھی۔

ایسے جیسے شہزادیاں بات کرتی ہیں بغیر ڈرے بغیر جھجکے بے خوف اور بااعتماد۔

"کیا آپ دونوں ساتھ ہیں ؟میرا مطلب ہے۔"

"آپ۔۔۔نے تو عمر سر پہ اغوا کا الزام لگایا تھا۔"اسرا بولتے ہوئے جھجکی تھی۔

ہالے کے دل میں کوئی اسے زور سے جکڑ رہا تھا۔اس شخص کے ذکر سے جتنی نفرت تھی۔اتنی ہی اس کی اس کی باتیں اسے سننی پڑ رہی تھیں۔

"ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔کل ناراض تھے تو آج ٹھیک۔اور آج ٹھیک ہیں تو کل پھر ناراض ہو جائیں گے۔تم اپنی بات کرو تم اپنے باپ سے کیوں نہیں ملتیں ؟"ہالے نے بظاہر عام سے لہجے میں سوال کیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔لیکن اس نے واضح طور پہ اسرا کا رنگ اڑتے دیکھا۔پھر اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ سرخ ہوا غصے سے بے بسی سے۔

"یہ میرا پرسنل معملہ ہے میں آپ کو یہ حق ہرگز نہیں دوں گی کہ آپ میری ذاتیات میں انٹر فیئر کریں۔"

اسی وقت ہالے کے دائیں طرف ایک ویٹر مودب سا آ کر کھڑا ہوا تھا۔وہ آرڈر لینے آیا تھا۔ہالے نے مسکراتے ہوئے آرڈر نوٹ کروایا تھا۔پھر نرم سی نظروں سے غصے سے بل کھاتی اسرا کو دیکھا۔

"تم نے اپنے انسٹاگرام پہ اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام ہٹا دیا ہے۔تم نے اپنے پرسنل معملے کو خود پبلک کیا ہے۔اب ہر آتا جاتا بات تو کرے گا ناں ؟"ہالے نے نرمی سے یاد دہانی کروائی تو اسرا کے گلے میں گلٹی سی ابھر کا معدوم ہوئی۔

"واٹ ایور میں پھر بھی اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی۔میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔وہ جس کو آپ میرا باپ کہتی ہیں۔"

وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی بیگ اٹھا کر کہنی پہ اٹکایا اور بولنا جاری رکھا۔

"وہ شخص اس قابل نہیں ہے کہ میں اس کا ذکر بھی کروں۔انہوں نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے میں اس کے لیے ان کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔میرے لیے وہ مر گئے ہیں۔"اس کی آواز آخر میں کانپی تھی غصے سے طیش سے۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ شخص جس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔تم اس کے لیے انسٹاگرام پہ لوگوں سے لڑتی ہو۔ opssسوری میں نے تمھارے کمنٹس پڑھے تھے۔"

"تمہارا س شخص سے کوئی تعلق نہیں لیکن تمھارے بیگ میں جو کارڈ ہے وہ اسی شخص کا دیا ہوا ہے۔اور آج تم اسی کارڈ سے پے کرنے والی ہو۔"

"وہ اس قابل نہیں ہیں کہ تم ان کا ذکر کرو لیکن وہ اس قابل ہیں کہ تم ان کا گفٹ کیا ہوا بیگ اپنے ایک اسپیشل ڈنر پہ لے جاؤ ؟"

اسرا کی حالت ایسی تھی جیسے کسی نے یخ پانی اس کے سر پہ ڈال دیا ہو۔

"تم ان کو معاف نہیں کر سکتی لیکن جب تم سولہ سال کی عمر میں اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی تھیں۔"

" Just for the sake of a bloody adventure"

"اور تمہارے بوئے فرینڈ نے آدھے راستے میں ہی تمھیں بے ہوش کر کے تمہاری ساری جیولری اور کیش لوٹ لیا اور تمھیں ایک ویران سڑک پہ چھوڑ کر بھاگ گیاتب انہوں نے تو تمہاری واپسی پہ تمھیں معاف کر دیا تھا ؟"

اسرا آہستگی سے واپس بیٹھ گئی اس کا رنگ سفید پڑ گیا تھا وہ شل ہوگئی تھی۔

ہالے نے میز پہ رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے آگے کیا۔اسرا نے مردہ ہاتھوں سے گلاس تھام لیا اور ایک ہی سانس میں ساری پانی پی گئی۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دونوں کے درمیان خاموشی کا ایک لمباوقفہ آیا۔تھوڑی دیر بعد وہ بولی تو اس کی آواز میں رنج تھا۔

"میری ایج میں غلطیاں ہو جاتی ہیں وہ بڑے تھے۔ان کو احتیاط سے کام لینا چاہیے تھا۔ان کو ہمارا سوچنا چاہیے تھا۔انہوں نے ہمارے ساتھ بہت غلط کیا۔"

اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھی۔

"انہوں نے اپنے ساتھ غلط کیا۔ساری دنیا ہم پہ تھو تھو کر رہی ہے۔میری فرینڈز میرا سرکل سب نے مجھے ڈس اون کر دیا ہے۔میری مما ڈیپرس ہو گئی ہیں۔میرا بھائی ڈرگز لینے لگا ہے۔ہم برباد ہو گئے ہیں اور یہ سب بابا کی وجہ سے ہوا ہے۔"

"غلطیاں ہر عمر میں ہوتی ہیں۔اصل چیز اپنی غلطی کو اون کر کے اسے فکس کرنا یا آئندہ اسے نہ کرنا ہے۔دنیا کا کیا ہے اسرا یہ ایک مہینہ پہلے تک مجھ پہ تھو تھو کر رہی تھی۔پھر عمر پہ اور اب تم پہ۔۔۔یہ دنیا تمھارے ساتھ نہیں رہے گی۔اگر تمہارا باپ مر گیا تو یہ دنیا تمھارے سر پہ ہاتھ نہیں رکھے گی۔"

"ایسے تو نہ کہیں۔۔"اسرا ہول ہی تو گئی تھی۔ہالے بولے گئی۔

"تمہارا باپ تمہارے لیے جو کچھ کر سکتا ہے وہ کوئی دنیا نہیں کرے گی۔کوئی تمھیں پچیس لاکھ کا بیگ گفٹ نہیں کرے گا۔کوئی تمھیں لاکھوں روپے اڑانے کے لیے نہیں دے گا۔کوئی تمہاری غلطیوں پہ تمھیں معاف نہیں کرے گا۔غلطیوں پہ سزا ہر کوئی دیتا ہے ٹوکتا ہر کوئی ہے۔بلیم ہر کوئی کرتا ہے۔معاف بہت کم لوگ کرتے ہیں۔وہ تمہارا باپ ہے اسرا اس سے غلطی ہوئی ہر انسان سے ہوتی ہے۔ہم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنے پیرنٹس کی غلطیوں کو لے کر ٹچی ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر انسان کے لیے اس کے پیرنٹس پرفیکشن کی مثال ہیں۔جیسے وہ تو بالکل saint ہیں۔وہ تو فرشتے ہیں۔ایسا نہیں ہوتا اسرا۔۔"

"ہمارے پیرنٹس بھی گوشت پوست کے انسان ہیں۔ان کے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے۔ان کے دل میں بھی نیکی اور بدی کا خیال ہوتا ہے۔غلطی ان سے بھی ہو سکتی ہے سب کے پیرنٹس اچھے نہیں ہو سکتے۔جس طرح ساری اولادیں اچھی نہیں ہوتیں اسی طرح کچھ پیرنٹس بھی اچھے نہیں ہوتے۔"

اسرا کی آنکھوں سے آنسو بھل بھل بہنے لگے تھے وہ سر جھکائے روتی گئی ہالے کہے جا رہی تھی۔

"کچھ کے پیرنٹس نشہ کرتے ہیں ،کچھ کے جوا کھیلتے ہیں، کوئی بدزبان ہے تو کوئی ناکام ،نکھٹو۔لیکن وہ ہمارے پیرنٹس ہیں۔وہ "ہیں "اور یقین کرو ان کا ہونا نعمت ہے۔جنت ہے۔اپنے پیرنٹس کھونا آپ کا دل مار دیتا ہے۔میرا دل مر گیا ہے۔تم اپنا دل نہ مرنے دو۔میرے سر پہ ہاتھ رکھنے والا نہیں رہا۔تم ان ہاتھوں سے محروم نہ ہو۔میری غلطیوں پہ کوئی مجھے معاف کرنے والا نہیں ہے۔"

"میرے گرنے پہ کوئی مجھے اٹھانے والا نہیں ہے۔تمھارے پاس ہے اور اسے لوگوں کی وجہ سے مت چھوڑو۔"

وہ اپنے ازلی قائل کرنے والے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"انہوں نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے میں ان کو معاف نہیں کر سکتی۔"وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تم سولہ سال کی عمر میں گھر سے بھاگ گئیں کیا وہ ہرٹ نہیں ہوئے ہوں گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری مما وہ ان کو معاف نہیں کریں گی وہ ان کو چھوڑ دیں گی ہماری فیملی ٹوٹ جائے گی کچھ باقی نہیں رہے گا۔سب ختم ہو جائے گا۔"اب کے اس بچی کی آنکھوں میں خوف تھا اس کا لہجہ اداس تھا۔

"میاں بیوی ایک دن اپنا معملہ درست کر ہی لیتے ہیں۔وہ آج لڑے ہیں کل ٹھیک ہو جائیں گے۔جس طرح میں اور عمر۔جس طرح دنیا کے سارے کپلز۔تم ان کی ٹینشن مت لو۔تم یہ سوچو کہ تم کیا چاہتی ہو۔تمہارا دل کیا چاہتا ہے۔کیا تم اپنے باپ کو کھونا افورڈ کر سکتی ہو۔کیا تم ان کی ایک غلطی پہ ان کو معاف کرنے کے بجائے ان سے ہر تعلق توڑ کر ان کو وقت سے پہلے مرنے دینا چاہتی ہو ؟"

ہالے آگے کو ہو کر بیٹھی فکر مندی سے کہہ رہی تھی۔

اسرا اب بھی متذبذب لگتی تھی۔اس کے آنسو گرنا بند ہو گئے تھے۔اب وہ سخت کوفت زدہ تھی۔سخت غمزدہ تھی۔

اور کچھ کچھ خوف زدہ بھی۔۔۔

"میرا فرینڈ سرکل ،میرا سوشل سرکل سب میرا مذاق اڑائیں گے۔سب مجھے چھوڑ دیں گے۔میں ان سب کے گوسپ کا ٹاپک بن جاؤں گی۔وہ سب مجھ پہ جملے کسیں گے۔باتیں کریں گے۔میری مینٹل ہیلتھ ڈیمج ہو جائے گی۔"وہ بے بسی کی آخری حد پہ تھی۔

ہالے چند لمحہ اسے عجیب سی نظروں سے دیکھتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسرا اس کے بولنے کی منتظر رہی۔اسی وقت ویٹر نے آ کر آرڈر سرو کیا۔کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو سارے میں پھیل گئی تھی۔پھیلی ہوئی خوشبو اسرا کے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ساتھ اس کے کانوں سے ہالے کی آواز بھی ٹکرائی تھی۔۔۔

"تم کن لوگوں کی بات کر رہی ہو اسرا ؟۔۔یہ لوگ کیا یہ لوگ واقعی تمھارے دوست ہیں ؟ ان لوگوں کو تم دوست کہتی ہو۔"

وہ تعجب سے کہہ رہی تھی اسرا یک ٹک اسے سنے گئی۔

"یہ کیسے دوست ہیں ؟جو تمہارا فیملی بیک گراؤنڈ، تمہارا سٹیٹس ، تمھارے ماں باپ کے آپسی جھگڑے اور تمہارے ویک پائنٹ پہ نظر رکھے ہوئے ہیں ؟"

"یہ کون لوگ ہیں جو تمھیں"As it is" قبول نہیں کر رہے۔انہوں نے دوستی تم سے کی تھی ۔تمہارے پیرنٹس سے نہیں۔تمہارے بڑے چھوٹے گھر سے نہیں۔تمھارے فیملی بیک گراؤنڈ تمھارے سٹیٹس سے نہیں۔دوست تو آپ کے عیوب ظاہر نہیں کرتے۔یہ کون لوگ ہیں جو تمھیں اپنی گوسپ کا ٹاپک بنا رہے ہیں ؟"

"تمہاری مینٹل ہیلتھ اگر ان لوگوں کے کچھ کہنے سے متاثر ہو رہی ہے تو تم پہلے ہی ڈیمج ہو چکی ہو۔"اسرا سانس روکے اس کو سنے گئی۔

"دوست کون ہوتا ہے اسرا ؟"

اسرا کی آنکھوں میں بے اختیار "**کون** ؟"والا تاثر آیا تھا۔ہالے کہہ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جو آپ کی خوشی میں خوش ہو۔جو آپ کے دکھ میں دکھی ہو۔جس سے بات کرتے ہوئے یہ نہ لگے کہ وہ وہ آپ کے بارے میں کیا سوچے گا۔جس کے لیے آپ کو خود کو بدلنا نہ پڑے۔دوستوں کو ایز اٹ از قبول کیا جاتا ہے۔ان کے عیوب ،ان کی اچھائی، ان کا گناہ ،ان کا ثواب سب قبول کیا جاتا ہے ۔قبول کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے آپ اسے ہمیشہ اندھیرے میں رہنے دیں۔اگر آپ کو اس کا کوئی کام غلط اس کی کوئی حرکت مشکوک لگے تو اس کی اصلاح کریں۔محفل میں نہیں اکیلے میں سختی یا رعب سے نہیں نرمی اور محبت سے۔جو دوست آپ کو آپ کی فیملی کے گناہوں کی وجہ سے چھوڑ رہے ہیں ۔آپ کا مذاق بنا رہے ہیں۔"

کھانا کی خوشبو ہوا میں تحلیل ہو کر ختم ہونے لگی تھی وہ بغیر تاج والی شہزادی بولے گئی۔

"آپ کو چاہیے ان کے چھوڑنے سے پہلے آپ انہیں چھوڑ دو۔یہ مت سوچو کہ اگر یہ چلا گیا تو میرا کیا ہو گا۔دنیا لوگوں سے بھری پڑی ہے آپ ایک انسان کو اپنی ذات کی بہتری کے لیے چھوڑیں گے۔اللہ آپ کو کسی اور سے نواز دے گا جو لوگ اپنی عزت کرتے ہیں اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔اللہ تب تک آپ کی مدد نہیں کرتا جب تک آپ نہ چاہیں۔آپ کا جسم دل سب اللہ کی امانت ہے۔کسی انسان کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کا دل دکھائے۔آپ کو تکلیف دے۔اللہ نہیں چاہتا کہ آپ ٹاکسک لوگوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتے رہیں لیکن جب تک آپ اللہ کی امانت میں خیانت کرتے رہیں گے۔اپنے جسم کسی کے ہاتھوں اپنے دل کو کسی باتوں سے زخمی کرواتے رہیں گے۔اللہ آپ کے لیے کچھ نہیں کرے گا۔جس دن آپ کے دل دماغ میں ایک ذرا سی بھی محبت اپنی ذات کے لیے آگئی جس دن آپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے خود کو اذیت سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا، اللہ آپ کے لیے ایسے ایسے در کھول دے گا کہ آپ کو اندازہ بھی نہیں ہو گا۔کن دوستوں کی بات کر رہی ہو تم ؟"

"وہ سب تم سے زیادہ گلٹی ہیں ان کے پیرنٹس تمھارے پیرنٹس سے زیادہ مسائل کھڑے کر چکے ہیں ۔"

"کیا تمہارے دوست جواد کا باپ تین بار غبن کے کیس میں جیل نہیں جا چکا ؟"

"کیا فرح کی ماں کلب میں جوا کھیلتے ہوئے نہیں پکڑی گئیں ؟"

"کیا احسن کی ماں کے اپنے ہی گارڈ کے ساتھ غلط تعلقات نہیں تھے ؟"

"آپ۔۔آپ کو کیسے پتہ۔۔۔آپ کون ہیں ؟"وہ پھٹی ہوئی آواز میں بہ مشکل بول پائی۔

"یہ اہم نہیں ہے بچے۔اہم یہ ہے کہ جب وہ لوگ اپنے پیرنٹس کو معاف کر کے ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں تو تم کیوں نہیں ؟اور اگر وہ نہ بھی رہتے تو تم رہو کیونکہ تمھارے والد کو ضرورت ہے تمہاری۔وہ ساٹھ کی دہائی کراس کر چکے ہیں۔اب تم چلنے کے ان کی لاٹھی ہو۔کھلانے کے لیے ہاتھ اور بات کرنے کے لیے انسان۔کبھی کسی دور میں جب تم بچی تھیں تب انہوں نے یہی سب تمھارے لیے کیا تھا۔اب تمھیں کرنا چاہیے ماں باپ کا اچھا یا برا ہونا اہم نہیں ہوتا ان کا بس" ہونا" اہم ہوتا ہے۔"

وہ بول کر خاموش ہوئی تو جیسے ایک طلسم سا ٹوٹا۔

وہ کتنا پیارا بولتی تھی سادہ اور نرم۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ان کو سوری نہیں بولوں گی۔۔۔"اسرا ہار گئی تھی۔

"آپ کے خاندان کو۔آپ کے رشتوں کو سوری اور تھینکیوز کی ضرورت نہیں ہوتی۔تم بس ان سے nicely بات کر لو اور سب پہلے جیسا ہو جاتا ہے۔دلوں سے نفرت اور بغض نکال لیے جاتے ہیں۔بغیر مانگے معافیاں مل جایا کرتی ہیں۔"وہ سادگی سے بولی تو اسرا نے بس سر ہلا دیا۔

ہالے اب مزید اس سے کچھ کہہ رہی تھی لیکن اب ہم یہاں سے اٹھ کر عمر اور سردار کی میز کی طرف جاتے ہیں۔

سردار چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا پھر آگے کو ہوا۔

"عمر تم ٹھیک نہیں ہو۔"

"کیوں مجھے کیا ہوا ؟"اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے تھے۔

"تم ایک بار پھر اپنے غم کو پروسیس ہونے نہیں دے رہے۔مجھے یقین ہے تم نے معراج سلطان کی موت کا غم اپنے اندر پروسیس نہیں کیا۔تم آخر کب تک خود کو ایسی اذیت دیتے رہو گے ؟"یہ سوال کرنے والا کوئی اور ہی تھا سنجیدہ فکر مند سا آدمی۔۔۔

ریستوران کی زرد بتیاں ان کو بولتے ہوئے سنتی گئیں۔

"میں ان کی موت پہ رویا تھا۔۔۔میرا غم پروسیس ہوا ہے۔تمھیں کیا میں بے وقوف لگتا ہوں۔کب ،کہاں ،کیا کرنا ہے۔مجھے سب پتہ ہوتا ہے" اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے اس غم سے کتنے عرصے میں ریکوور کیا ؟"

"چند گھنٹے۔۔۔"وہ فورا بولا تھا۔

سردار نے اسے افسوس سے دیکھا۔

"عمر کیا چند گھنٹے کسی بھی غم کے لیے کافی ہوتے ہیں ؟اللہ نے ہمارے دین میں تین روزہ سوگ کیوں رکھا ؟تاکہ ہم اپنا غم پروسیس کریں چند گھنٹوں میں غم ختم ہو کر انتقام میں نہیں بدلتے۔تمہارا غم اب بھی غصے کے مرحلے میں ہے۔تم اب بھی اپنے زخم کو کھرچ رہے ہو تاکہ یہ تازہ رہے۔اور تمھیں معراج سلطان کی موت نہ بھولے۔کیا تمھیں یاد ہے فرانسک بیکن نے کیا کہا تھا؟"

"A man that studeith his revenge keeps his own wounds green"

(ایک آدمی جو اپنے انتقام کا مطالعہ کرتا ہے وہ اپنے ہی زخموں کو ہرا رکھتا ہے)

"تم اپنے انتقام کو پلان نہیں کر رہے۔تم اپنے انتقام کو جنون بناتے جا رہے ہو اور جب انتقام جنون بن جائے تو صحیح غلط نہیں دکھتا۔انتقام کے اس چکر میں آخر میں تم اپنی روح مار دو گے۔تم بھی ان لوگوں جیسے ہو جاؤ گے اور یاد رکھو جسموں کے قتل کی سزا ہوتی ہے۔دیت ہوتی ہے۔اور کبھی کبھی معافی بھی۔لیکن روحوں کے قتل میں نہ دیت ہوتی ہے نہ معافی نہ سزا۔۔۔بس ایک لمبی نہ ختم ہونے والی اذیت ہوتی ہے۔تم خود کو اذیت کیوں دینا چاہتے ہو ؟"وہ بے حد فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔

عمر جھلا گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو کیا کروں ہاں۔۔بتاؤ مجھے۔۔۔عورتوں کی طرح روتا رہوں یا پھر نا مردوں کی طرح معاف کر دوں ؟اللہ نے مجھے دو بازو دیے ہیں میں ان ہی بازوؤں سے ان کا گلا دباؤں گا۔میں ان ہی بازوؤں سے انہیں قبروں میں اتاروں گا۔جیسے میں نے جج صاحب کو اتارا تھا۔میں اپنے زخم ہرے رہنے دینا چاہتا ہوں۔اگر میں غم کو رو دیا تو یہ ہلکا ہو جائے گا۔اگر میں نے دل پہ پڑی بھاری سل ہٹا دی تو بوجھ ختم ہو جائے گا۔اور عمر حیات معاف کر دے گا۔میں نرم نہیں پڑنا چاہتا۔جن کی آنکھیں جتنا روتی ہیں ان کے دل اتنے ہی نرم ہوتے جاتے ہیں۔اور میں اپنا دل سخت رکھنا چاہتا ہوں۔اگر تم چاہتے ہو کہ میں انہیں معاف کر دوں تو یہ ہر گز نہیں ہو گا۔"وہ آنکھوں میں غصہ لیے دبے دبے لہجے میں بولا تھا۔

سردار نے چند لمحے اس کا چہرہ دیکھا پھر کہنا شروع کیا۔

"میں نہیں جانتا وہ لوگ کون ہیں۔میں یہ بھی نہیں جاننا چاہتا کہ کہ انہوں نے کیا کیا ؟کیسے کیا؟ کیوں کیا؟ مجھے اس بات سے بھی فرق نہیں پڑتا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرو گے چاہے انہیں قبر میں اتارو ان کے ٹکڑے کرو یا ان کی لاشوں کو چوراہے پہ لٹکا دو۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔"

"پھر آخر تم چاہتے کیا ہو؟ " عمر جیسے بے زار ہو گیا تھا۔

"عمر حیات۔۔۔میں عمر حیات کی روح کو بچانا چاہتا ہوں۔"

عمر کے اوپر جیسے کسی نے ٹھنڈا پانی ڈال دیا تھا۔

وہ جم گیا۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انتقام کے اس چکر میں کتنے لوگ مریں گے مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن میں عمر حیات کی روح کو نہیں مرنے دے سکتا۔تمہارا جسم مر جائے میں تمہاری قبر پہ جا کر رو لوں گا لیکن تمہارا کھوکھلا وجود مجھے نہیں چاہیے۔میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے غم کو پروسیس کرو تاکہ تمہاری روح مرنے سے بچ جائے۔تاکہ اسے غم ہو اسے تکلیف ہو۔اسے خوشی۔وہ ہر احساس کو محسوس کرے۔اپنے دل سے اس بھاری سل کو ہٹاؤ تاکہ تم گرو کر سکو۔انتقام اگر تمھارے دشمن کو مارتا ہے تو انتقام کا جنون تمہاری روح مار دیتا ہے۔"وہ کہہ رہا تھا اور عمر سن رہا تھا۔

"غم بہت پوزیسو ہوتا ہے۔اسے وقت چاہیے ہوتا ہے اسے سپیس چاہیے۔اسے تمہارا ساتھ چاہیے ہوتا ہے۔اسے تم سے بات کرنی ہوتی ہے۔اگر تم اسے وہ نہیں دو گے تو غم Grace less بن جائے گا ۔ڈرائے گا، ہانٹ کرے گا، ذلیل کرے گا۔تمہارے دل کو تکلیف دے گا۔باتیں سنائے گا۔لوگوں کے سامنے تمھیں ایکسپوز کرے گا۔تم نہیں جانتے یہ غم کیسے انسان کو نگل جاتا ہے۔یہ تمہاری ساری شخصیت مسخ کر دے گا۔یہ آہستہ آہستہ تمہاری روح سے انسانیت ختم کرے گا۔۔۔۔۔"

"کوئی بھی غم کسی کی انسانیت کیسے ختم کر سکتا ہے۔واٹ نان سینس ؟"عمر نے اس کو ٹوکا تھا۔

سردار کو برا نہیں لگا وہ عمر کے ان رویوں کا عادی تھا۔

"ہر وقت غم میں رہنے والا انسان مایوس ہوجاتا ہے۔اور مایوس انسان کسی دوسرے غمگین یا پریشان انسان کو اچھا مشورہ یا تسلی نہیں دے سکتا۔کیا یہ انسانیت کے ساتھ نا انصافی نہیں ہے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مسلسل غم میں رہنے والا انسان کسی اور کے غم کو غم سمجھتا ہی نہیں۔اگر کوئی اسے اپنا غم سنائے اپنی تکلیف کہے تو آپ کو ہمیشہ یہی لگتا ہے کہ اس سے زیادہ بڑا غم تو میرا ہے۔ لیکن دیکھو میں پھر بھی کیسے مضبوط کھڑا ہوں۔میں کیسے سروائیو کر رہا ہوں۔یہ تو ڈرامہ کر رہا ہے یہ تو کمزور انسان ہے۔کسی انسان کا غم جب آپ کو غم ہی نہ لگے۔اس کے آنسو اداکاری لگیں۔اس کا درد بے کار لگے۔تو آپ کیسے انسان ہوئے ؟ جس انسان کو دوسرے انسان کا غم اداکاری لگے تو ایسا انسان انسان نہیں مٹی کا بجتا ٹھیکرا ہی ہوتا ہے۔اور اس دنیا میں مٹی کے بجتے ٹھیکرے بہت ہیں۔انسان بہت کم ہیں۔۔۔"

"تم عمر تم انسان ہو اور میں تمھیں اس جنون میں انسانیت کھونے نہیں دے سکتا۔تم میرے بھائی ہو یار۔۔"آخر میں اس نے جیسے منت کی تھی۔

"غم کو کیسے پروسیس کرتے ہیں۔۔۔؟"کافی دیر کی خاموشی کے بعد عمر نے خود کو کہتے سنا۔

سردار آگے کو ہوا عمر کے جھکے ہوئے چہرے کو دیکھا پھر کہنا شروع کیا۔

"غم کبھی ختم نہیں ہوتا یہ بات یاد رکھنا۔آپ کے دل میں غم ہے تو وہ رہے گا ہمیشہ رہے گا۔"

"مجھے سب۔۔۔"عمر اس کی بات کاٹ کر کچھ بولنے لگا تھا۔جب سردار نے اس کو گھورا۔عمر نے دونوں ہاتھ سرینڈر کرنے والے انداز میں اٹھا لیے تھے۔

اپنے دوستوں سے کوئی سیریس یا سبق آموز بات کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہوتا ہے۔آج سردار کو اندازہ ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"غم کو ختم نہیں پروسیس کیا جاتا ہے۔سب سے پہلے اپنے غم کو رو۔۔رونے سے اچھی چیز بنی ہی نہیں۔ جب آپ روتے نہیں ہیں تو آپ کے دل پہ بوجھ پڑتا جاتا ہے۔دل ہمارے جسم کا سب سے اہم پرزہ ہے۔جب تک وہ اداس رہے گا سارا جسم اداس ہو گا۔وہ تھک جائے گا تو سارا جسم تھک جائے گا۔وہ بھاری ہو گا تو جیسے ساری دنیا سے جی اچاٹ ہو جائے گا۔دل سارے جسم کو آپریٹ کرتا ہے اور جب وہ خود ہی ایک جگہ اٹک جائے گا تو جسم کو کیا خاک چلائے گا ؟"

"دل کیسے ہلکا ہوتا ہے ؟کسی سے غم کہہ دینے سے یا پھر رو لینے سے۔اور جب دل ہلکا ہوتا جاتا ہے تو جسم ایسے کھل جاتا ہے جیسے کوئی نئی کونپل اور جب دل کھلتا ہے تو جسم کے باقی سارے پرزوں کو ایک تحکم سے اپنے کام سنبھال لینے کو کہتا ہے۔پھر چاہے کوئی عضو کام کرنا چاہے یا نہیں اسے کام کرنا ہوتا۔ ہلکے دل والے جسم کا دماغ زیادہ تیز کام کرتا ہے۔"

"دوسرا اپنے غم کو وقت دیں ایک دن یا ایک گھنٹہ میں غم پروسیس نہیں کرتا۔ اسے جتنا وقت دیں گے وہ اتنی جلدی پروسیس کرے گا۔یہ مت سوچیں کہ آپ کمزور ہیں۔آپ کا غم زیادہ وقت کیوں لے رہا ہے۔اسے اب بس کر دینی چاہیے۔نہیں۔۔۔غم کو تب تک وقت دیں جب تک وہ آپ کی آنکھیں نم کرتا رہتا ہے۔جس دن کسی غم پہ آپ کی آنکھیں نم ہونا بند ہو گئیں اس دن غم کی کوئی اوقات نہیں رہتی۔اور غم غیرت مندی سے آپ کے دل سے ڈیرہ اٹھا کر کہیں اور نکل جائے گا۔"

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اور عمر آنکھیں سکیڑے اس کو سنے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تیسرا (اس نے انگلی پہ گنا) آپ کے قریبی لوگ آپ کے دوست آپ کے عزیز آپ کے بہن بھائی ،جس کے ساتھ بھی آپ کمفرٹیبل ہوں اس سے" کہیں"۔کہنا بہت اچھا ہوتا ہے۔یہ دل پہ لگے زخم کے لیے دوا کا کام کرتا ہے۔جیسے جیسے آپ کہتے جائیں گے دل کے زخم ٹھیک ہوتے جائیں گے۔کہنے سے ڈریں مت۔جب آپ پہلی بار کہیں گے تو آواز بھرا جائے گی۔آنکھیں آنسو بہائیں گی۔دوسری بار کہیں گے تو آپ کی آواز بھرائے گی نہیں۔آپ بس دکھی ہوں گے۔رفتہ رفتہ دکھ بھی تحلیل ہوتا جائے گا۔جیسے جیسے آپ کہیں گے آپ کا دل تندرست ہوتا جائے گا۔یہ مت سوچیں کہ میں کیوں کہوں میں تو مضبوط ہوں۔اگر ایسا ہوتا تو اللہ تمھیں خاندان دوست رشتے یہ سب کیوں دیتا؟"

وہ سانس لینے کو رکا تھا پھر کہنا جاری رکھا۔

"اگر ایسا ہوتا تو خاندان اور رشتے یہ سب کچھ صرف کمزور لوگوں کو ملتا۔مضبوط لوگوں کو کیا دیواروں سے سر پٹخنے کے لیے بھیجا گیا ہے؟ہر انسان کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی جگہ کمزور ہے۔اسے لوگ چاہیے ہوتے ہیں اور جس دن وہ لوگوں سے کہنا شروع کرتا ہے۔غم نروٹھی محبوبہ کی طرح ناراض ہوجاتا ہے۔میں نے کہا نہ غم پوزیسو ہے وہ آپ کے ساتھ کسی کو برداشت نہیں کرتا۔اور جب وہ آپ کے ساتھ کسی کو دیکھ لے تو سب سے پہلے آپ کو اذیت دیتا ہے۔آپ کے ذہن میں بار بار تکلیف دہ باتیں تازہ کر دیتا ہے۔اگلی باروہ آپ کو ڈراتا ہے۔آپ کے رازوں کے کھلنے کے خوف سے وہ آپ کو آپ کے لوگوں سے بد زن کرتا ہے۔آپ سے بار بار یہی کہتا ہے "کیا ہو کہ اگر اس آدمی نے تمھارے غم کے اشتہار سارے شہر میں لگا دیے کیا ہو کہ تمہارا رازدار تمہیں بے پردہ کر دے ؟"اگر آپ نے یہاں غم کو ہرا کر ایک بار پھر اپنی بات کہہ سنائی تو وہ غصہ ہوجاتا ہے۔وہ آپ کے اندر سے روٹھ جاتا ہے اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی پوزیسونس یہ بات برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ آپ اسے شیئر کرو وہ آپ کے ساتھ کسی ساتھی کو نہیں دیکھ سکتا۔وہ آپ کو گرا ہوا مایوس ٹوٹا ہوا دیکھنا چاہتا ہے اور جس دن ایسا نہیں ہوا وہ آپ کو ہانٹ کرنا بند کر دے گا اور اس کا پروسیس پورا ہو جائے گا مجھے امید ہے عمر تم میری بات کو سمجھو گے۔"

وہ اپنی بات ختم کر چکا تھا۔

"لیکن ہم کیسے اپنی بات ہر کسی سے کہہ دیں ؟ راز کھلنے کا ڈر تو رہتا ہے ناں۔"عمر نے سوال کیا تھا۔

"کس نے کہا ہے کہ ہر کسی سے کہو اپنا غم۔صرف اسی سے کہو جو سننے کے لائق ہو۔جہاں آپ کو راز کے کھلنے کا خوف نہ ہو۔جو با وقار ہو۔"

"اور ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کوئی شخص با وقار ہے یا نہیں ؟"

"سمپل۔۔۔آپ اپنے سرکل میں ایسا آدمی ڈھونڈو جس نے کبھی آپ کے ساتھ کسی دوسرے کی ذاتی بات شیئر نہ کی ہو۔وہ بھی یہ کہہ کر کہ ،"یار دیکھو اس نے مجھے منع کیا ہے لیکن میں پھر بھی تمھیں بتا رہا ہوں۔۔"ایسے لوگ بہت برے رازدار ہوتے ہیں۔بلکہ ایسے لوگ رازدار ہوتے ہی نہیں۔یاد رکھو جو کسی دوسرے کی ذاتی بات اس کے منع کرنے کے باوجود آپ کو بتا سکتا ہے۔وہ آپ کی باتیں بھی چھپائے گا نہیں۔"

"اور اگر اس کی نیت بری نہ ہو میرا مطلب ہے اسے اس تیسرے انسان کو کوئی مشورہ دینا ہو اسی لیے وہ آپ سے شیئر کر رہا ہو تو ؟"وہ ایسے محو ہو کر پوچھ رہا تھا کہ سردار اسے دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس صورت میں اسے دو کام کرنے چاہیے پہلا وہ بہت کوشش کرے کہ اپنی طرف سے کوئی معقول مشورہ دے۔اور دوم اگر بہت مجبوری میں وہ آپ سے بات کر بھی رہا ہے تو اس تیسرے انسان کا نام مخفی رکھے۔اور کسی بھی صورت آپ کو اس تیسرے انسان کا نام پتہ نہ بتائے۔وہ آپ سے اس طرح مشورہ مانگے کہ "میرا ایک جاننے والا ہے اس کے ساتھ یہ مسئلہ ہے تم اپنے ذہانت کے مطابق کوئی مشورہ دو"۔۔"وہ بول کر خاموش ہوا تو عمر نے بس سر ہلا دیا۔

وہ بس خاموش بیٹھا رہا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا موبائل اٹھایا تھا اور ایک نمبر پہ کال کرنے لگا۔ پھر رک گیا نمبر ایڈٹ کے خانے میں گیا۔انگلی سے کاٹنے کا بٹن دبا کر ہارون شاہد کا نام کاٹا۔اب اس کی انگلیوں نے ایک نیا نام لکھا۔

"سر مئی بلا۔۔"نمبر سیو کیا اور کال کرنے کے لیے اٹھ گیا۔

"کال جا رہی تھی۔۔۔"تھوڑی دیر بعد پک بھی کر لی گئی۔

"ہیلو۔۔"ہارون کی آواز بوجھل تھی۔

"ہاں ہارون ایک کام ہے تم سے کر لو گے ؟"وہ بات کرتے ہوئے میز سے اٹھ گیا تھا۔ایسے کہ اسرا اس کو دیکھ نہ سکے۔

"کیا کام ہے ؟ اور میں تمہارا کام کیوں کرنے لگا ؟"اس کی آواز میں برہمی نہیں تھی۔بس تکان تھی۔

عمر نے فون کان سے ہٹا کر فون کو گھورا تھا جیسے اپنی نظروں سے اسے سالم نگل لینا چاہتا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میرے لیے ہے اور میں تمھیں اس کے بدلے فیور دوں گا اب جلدی بولو کر سکتے ہو ؟"

ہارون نے گہری سانس لی تھی۔

"بولو۔۔۔؟"

"کسی کو سمجھانا ہے کہ اپنی عاشقی کے چکر میں اپنی زندگی برباد نہ کرے۔میرے سمجھانے کا سٹائل ذرا الگ ہے اسی لیے تم جاؤ۔میں تمھیں اس کی تصویر اور باقی ڈیٹیلز بھیج دیتا ہوں۔کل شام تک اس سے مل لینا اوکے ؟"وہ یقین دہانی چاہ رہا تھا۔

"ہالے سے کیوں نہیں کہتے؟ وہ مجھ سے زیادہ اچھے طریقے سے بات کر سکتی ہے۔اس کی ٹاکنگ پاور سے واقف نہیں ہو کیا ؟"وہ اب بھی نیم رضا مند تھا۔

عمر نے دانت کچکچائے تھے۔

"جس سے بات کرنی ہے وہ تیئیس سال کا لڑکا ہے۔ڈرگ ایڈکٹ اور شرابی۔کل شام تم اس سے نائٹ کلب میں ملنے والے ہو۔کیا اب بھی تم اپنی پہلے والی بات پہ قائم ہو ؟"عمر کے سنجیدہ انداز پہ ہارون کے جبڑے کی رگیں تک تن گئیں موبائل پہ اس کی گرفت سخت ہوگئی۔

"میں۔۔کل وقت پہ۔۔پہنچ جاؤں۔۔گا۔"چبا چبا کر الفاظ ادا کیے اور فون بند کر دیا۔

"راشی پولیس والا ہنہہ۔۔۔"

بڑبڑاہٹ واضح تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

وہ تینوں گول چکر دار زینوں سے اترتے ہوئے نیچے جا رہے تھے۔ایسے کہ ہالے درمیان میں تھی، عمر آگے اور سردار ان کے پیچھے۔دفتعا ہالے ٹھٹک کر رکی تھی، عمر آگے تھا،سو اس نے نوٹ نہیں کیا۔ سردار اس کی نظروں کے ارتکاز کو دیکھے گیا۔سامنے ایک شاہانہ طرز کی میز سجی تھی۔آس پاس کھڑے مودب بیرے، انواع واقسام کے کھانوں سے سجی میز، دو پروفیشنل قسم کے فوٹوگرافرز، لیکن کیا ہالے یہ سب دیکھ کر رکی تھی ؟اونہوں! وہ اس میز کے گرد بیٹھے اپنے خاندان کو دیکھ کر رکی تھی۔

کیمرے کی فلیش میں چمکتا سفیر اور مہر ماہ کا پرفیکٹ کپل، حسن کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے شمس سلطان، فروا کی کسی بات پہ اداس سی مسکراہٹ والی حسینہ سلطان اور سربراہی کرسی پہ اداس سے بیٹھے ہوئے یوسف سلطان۔ہالے کے دل کو جیسے دھکا لگا تھا۔وہ سب اس کا خاندان تھے، جھوٹے کرپٹ قاتل جیسے بھی تھے، لیکن اس نے اپنی آدھی زندگی انہی لوگوں کے ساتھ گزاری تھی۔ ہر ایک سے اسے محبت ملی تھی مان ملا تھا سوائے فروا کے، اور ان سب لوگوں کے درمیان اسے کبھی فروا کی ناپسندیدگی کھلی ہی نہیں۔

" بھابی! چل کر سلام دعا کر لیتے ہیں آپ کی فیملی ہے ایسے اچھا نہیں لگتا۔" سردار کی نظریں اب بھی میز پہ جمی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ حقیقت سے بے خبر تھا۔اسی وقت عمر نے مڑ کر دیکھا تو ہالے کو اپنی جگہ منجمند پایا۔اس نے ایک نظر اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھا، اور پھر گہری سانس بھرتا سیڑھیاں چڑھتا اس کے قریب آنے لگا۔

" یہ سارے تھوڑی دیر پہلے تک ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھ رہے تھے۔" اس نے ہالے کے پاس کھڑے ہو کر بولنا شروع کیا۔

" سلطان منزل سے الگ الگ گاڑیوں میں آئے ہیں یہاں۔یہ کھوکھلی مسکراہٹ بس ان کیمروں کو دکھانے کے لیے ہے، انسٹا گرام کی آئیڈیل فیملی بننے کے لیے ہے۔"

" شمس چاہتا ہے کہ لوگ معراج سلطان کی موت کو چھوڑ ان کی ہیپی فیملی کے تذکرے کریں۔وہ دکھانا چاہ رہا ہے کہ کتنا عظیم انسان ہے وہ اور کیسے اس کے مرحوم بھائی کی بیوہ اور اس کا بیٹا شمس کے گھر میں ایک بہترین زندگی گزار رہے ہیں۔آج ان کا ٹویٹر اور انسٹا گرام دیکھیے گا کچھ اس قسم کے ہیش ٹیگز ہوں گے۔

#Happyfamily

#Miss you meraj sultan

Better together

#Unbreakable bound"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ طنزیہ سا کہہ رہا تھا۔اور ہالے سن رہی تھی، بلکہ شاید نہیں سن رہی تھی۔وہ بغیر پلک جھپکے سامنے والی میز کو دیکھ رہی تھی۔

اس کی ماں اور اس کا بھائی دونوں حقیقت سے بے خبر تھے۔اور کتنے خوش تھے۔'کیوں اللہ نے اسے خبر دے کر اس کا سکون چھین لیا تھا ؟'

اس کا جی چاہ رہا تھا شمس کا منہ نوچ لے، یا پھر کم از کم ان چھری کانٹوں سے کھانا کھاتے اس کے ہاتھ کاٹ دے۔یا یہی چھری ابھی کے ابھی اس کی گردن پہ پھیر دے۔لیکن وہ ان سب میں سے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"کیسی بے بسی تھی ؟"

"کیسا دکھ تھا ؟"

اس کی ماں اپنے شوہر کے قاتل کے ساتھ اور اس کا بھائی اپنے باپ کے قاتل کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔اور وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"ویسے آپ کی اماں عدت میں نہیں ہیں ؟" وہ یقینا ان کی یہاں موجودگی کی بات کر رہا تھا۔ہالے چند لمحہ ان کو دیکھتی رہی۔پھر ہلکی آواز میں بولنے لگی۔

" امیر ہونے کا ایک ہی نقصان ہوتا ہے ہم لبرل ہونے کے چکر میں بے حیا ہوتے جاتے ہیں۔"اس کے لہجے میں یاسیت سی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خیر! آپ نے اب مزید ان کو دیکھتے رہنا ہے یا ہم چلیں دیر ہو رہی ہے۔"عمر کی کوفت زدہ آواز پہ اس نے مڑ کر دیکھا تھا۔وہ سخت بے زار اور عجلت میں لگتا تھا۔ہالے ایک آخری بے بسی اور نفرت بھری نظر ان پہ ڈال کر آگے بڑھ گئی تھی۔سردار ہونقوں کی طرح عمر کو دیکھ رہا تھا۔

" بھائی یہ سب کیا ہے ؟"

" بعد میں بتاؤں گا ابھی وقت نہیں ہے۔"وہ بیزار سا کہتا آگے بڑھ گیا۔گاڑی گھر کی جانب رواں تھی ہالے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"آپ کہتی ہیں آپ کو یقین نہیں ہے کہ کوئی خدا ہے بھی یا نہیں۔اور آج آپ نے اسرا سے جو باتیں کیں وہ سب کیا تھیں ؟ آپ نے اللہ کے بارے میں کتنی پیاری باتیں کہیں میں تو سن کر حیران تھا۔" وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بول رہا تھا۔ہالے ایک پل کو جیسے ٹھہر گئی۔جس ذات کو ماننے سے وہ انکاری تھی۔وہ اس کے بارے میں اچھی باتیں کیسے کر سکتی ہے ؟

" تمہیں کیسے پتہ میں نے کیا باتیں کیں؟" عمر مسکرایا تھا۔

" امیر بیوی ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے اس کے پاس مہنگے گیجٹس ہوتے ہیں، اور ان مہنگے گیجٹس کا ایک فائدہ ہوتا ہے، کہ آپ انہیں چوری کر کے اپنے کام میں استعمال کر سکتے ہو۔"وہ مسکراہٹ دبائے محظوظ سا کہہ رہا تھا۔ہالے نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا۔

"کیا تم مجھ سے یہ نہیں پوچھو گے کہ میں نے اس لڑکی کی ڈیٹیلز کہاں سے حاصل کیں؟ اس کے دوست اور فیملی کے بارے میں مجھے کیسے پتہ چلا ؟" عمر نے کندھے اچکائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ظاہر ہے آپ جب پچیس منٹ کے لیے باہر گئی تھیں تو آپ اس کے پچیس سالوں کی ڈیٹیلز لے آئی ہوں گی۔لیل نے آپ کو ہیلپ آوٹ کیا ہو گا۔"

" ہمم صحیح کہہ رہے ہو لیل نے ہی کیا۔لیکن ہیلپ نہیں، اس نے میرا کام کیا۔ اور اس پچیس منٹ کے لیے اس نے مجھ سے پچیس ہزار چارج کیے۔"

"میرا بینک اکاؤنٹ تو پتہ ہے ناں؟ صبح تک پورے پچیس ہزار میرے اکاؤنٹ میں ڈلوا دینا۔ورنہ امیر بیوی ہونے کے مزید فوائد میں تمہارے گوش گزار کر دوں گی۔"وہ ٹھنڈے لہجے میں کہہ کر رخ موڑ گئی تھی۔

" میں اس کو پچیس روپے بھی نہ دیتا اس فضول کام کے لیے۔اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں کوئی امیر آدمی نہیں ہوں میں ایک معمولی سا گورمنٹ ملازم ہوں۔آپ اگر میرا کام کر ہی رہی تھیں تو میری استطاعت تو دیکھ لیتیں۔اب کہاں سے لاؤں گا میں اتنے پیسے ؟" وہ سخت کبیدہ خاطر لگ رہا تھا۔ہالے نے کوئی جواب نہیں دیا۔اسی وقت اپنے گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے ان کو سامنے ایک اور گاڑی کھڑی نظر آئی۔اور گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ایک سرمئی آنکھوں والا لڑکا بھی نظر آیا ۔عمر کے تاثرات اس کو دیکھ کر سنجیدہ ہوگئے تھے۔وہ گاڑی سے نیچے اتر آیا۔ہالے بھی گہری سانس بھرتی اس کے پیچھے ہی اتری تھی۔صبح سفیر، پھر سلطان منزل کے مکین اور اب ہارون۔شاید انہوں نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ آج ہالے کو سکون سے نہیں رہنے دینا۔ہارون ان کو دیکھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ان کے قریب آ کر رکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" دیکھو ہارون مجھے یہ بات بالکل نہیں پسند کہ تم آئے دن اس طرح سڑک پہ کھڑے ہو کر میری بیوی سے بات کرو۔یہ سامنے میرا گھر ہے جو بھی بات کرنی ہے اندر جا کر کرو آئی سمجھ ؟ اگلی بار میں یہ سب برداشت نہیں کروں گا۔لوگ ہزار باتیں کرتے ہیں دھیان رکھنا!" وہ سخت لہجے میں کہتا واپس اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا تھا۔ہالے اور ہارون نے اس کی گاڑی کو اپنی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہوتے دیکھا۔

وہ چلا گیا تو ہارون نے ہتھیلی کی بند مٹھی ہالے کی جانب بڑھائی جسے اس نے نظر انداز کر دیا۔وہ بازو سینے پہ لپیٹے کھڑی رہی سٹریٹ پولز کی روشنی میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔جبکہ ہارون کا چہرہ اندھیرے میں تھا۔

" بات کرنی ہے . . . " وہ ہلکی آواز میں بولا تھا۔ہالے نے اس کو سامنے کھڑا دیکھ کر اپنے دل کو ٹٹولا تھا جیسے آج صبح سفیر کے لیے۔کیا وہ اس شخص سے نفرت کر سکتی تھی؟ کیا وہ اس شخص کا زندگی سے چلے جانا افورڈ کر سکتی تھی؟ کیا یہ شخص اس کو چھوڑ سکتا تھا؟ کیا ہالے اس شخص کو چھوڑ سکتی تھی؟

دل نے جو جواب دیا تھا اس پہ ہالے کو بے اختیار ہارون شاہد سے خوف محسوس ہوا۔وہ دل میں اپنی جگہ بنانا جانتا تھا۔اسی وقت اس کی آنکھوں کے آگے ایک اور منظر ابھرا تھا۔ایئر پورٹ پہ کھڑی ہالے اور اس کی بند مٹھی سے اپنی بند مٹھی ٹکراتا ہارون شاہد۔مت جاؤ کہتی ہالے اور سفری بیگ کندھے پہ ڈالے جاتا ہوا ہارون۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے بعد ٹوٹے پھوٹے منظر دو سیاہ نقاب پوش آنکھیں، گاڑی کی ڈگی، تھپڑ، ذلت، رسوائی، کون عمر حیات ؟؟

"کیا تم کوئی مذاق کر رہی ہو؟" اور بسسسس۔اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔اس کے چہرے پہ زمانے بھر کی سختی چھا گئی۔

" ہم دونوں کے درمیان کوئی ایسا تعلق نہیں ہے جو ہمیں بات کرنی پڑے۔"وہ رکھائی سے کہہ کر آگے بڑھنے لگی جب ہارون نے اس کو پکارا۔

" ہالے ہمیں بات کرنی چاہیے، یہ بہت ضروری ہے۔تمھارے لیے بھی اور میرے لیے بھی۔"ہالے پوری کی پوری اس کی جانب مڑی تھی، تیز نظروں سے اس کو گھورا۔

" مجھے لگا تھا تم با وقار ہوگئے ہو مجھے لگا تھا تم بدل گئے ہو لیکن تم وہیں ہو۔ہارون! تم نہیں بدلے میرے ایک بار تمھیں اپنی زندگی سے نکالنے پہ تمھیں نکل جانا چاہیے تھا۔لیکن تم ہر روز آجاتے ہو۔کیا تم اپنی عزت نہیں کرتے ؟"اس نے وہاں وار کیا تھا جہاں سب سے زیادہ درد ہوتا ہے۔بھلا کہاں؟؟؟ کسی کی کمزوری پر۔

ہارون کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا وہ اسی طرح پر سکون کھڑا رہا۔

" میں با وقار ہوں ہالے! اسی لیے تمھیں منانے آیا ہوں۔اگر نہ ہوتا تو اپنی غلطی کو اون کرنے کے بجائے تمھیں تمھارے قصور گنوانے لگ جاتا۔"وہ دو قدم مزید آگے آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اگر با وقار نہ ہوتا تو تم سے تعلق جوڑنے کی بجائے تمھیں اکیلا چھوڑ دیتا۔اپنی غلطیوں کی معافی مانگنا اور ان کو اون کرنا با وقار لوگوں کا کام ہوتا ہے۔اپنے دوستوں کو مشکل میں تنہا نہ چھوڑنا با وقار لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ایک طرف کی کہانی سن کر سزا دینا کہاں کا انصاف ہے ؟"

" ہالے! تم مجھے بھی تو سنو میری حالت بھی تو سمجھو۔"وہ نرمی سے کہہ رہا تھا۔

"نہ مجھے کچھ سننا ہے نہ کہنا ہے۔تم نے جو بھی کیا صحیح، غلط مجھے نہیں پتہ۔بس مجھے تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ہارون! میری زندگی سے چلے جاؤ۔"ہارون نے اس کو تاسف سے دیکھا تھا۔

"تم نہیں بدلی ہالے مجھے لگا تھا تمھارے غم نے تمھیں بدلا ہو گا، لیکن تم آج بھی ویسی ہی ہو۔جس نے تمھیں تکلیف دی، جس نے تمھیں ہرٹ کیا، اسے بغیر کچھ کہے اسے چھوڑ دینے والی۔تم آخر کب تک ایسی رہو گی؟ آخر کب تک لوگوں کو ان کے قصور بتائے بغیر ان سے الگ ہوتی رہو گی؟ اور پھر یہ سوچو گی کہ وہ تمھیں سمجھیں۔"ہالے سانس روکے اس کو سنے گئی۔

" کوئی تمھارے بولے بغیر نہیں سمجھے گا یہاں سب انسان ہیں کوئی خدا نہیں ہے۔اگر کسی نے تمھیں دکھ دیا ہے تو بولو یار! اس کو بتاؤ کہ اس نے تمھارے ساتھ یہ کیا اور اب تم اسے چھوڑ رہی ہو۔لڑ کر، چیخ کر، چلا کر نہیں میچور طریقے سے بات کر کے دلیل اور ثبوت دے کر۔اس طرح اپنے دل میں باتیں رکھتی رہو گی تو کبھی خوش نہیں رہ سکو گی۔تم مجھے اپنی زندگی سے نکال دو گی، میں چلا جاؤں گا۔ لیکن صرف تمہاری ضد کی وجہ سے نہیں، تمھارے پاس کوئی وجہ ہونی چاہیے۔لاؤ وہ وجہ اور میں چلا جاتا ہوں۔" وہ ہالے کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمہارا دوست ہوں ہالے! مجھ سے بات کرو۔ غلطی ہوئی ہے تو مجھے بتاؤ۔ میں معافی مانگ رہا ہوں تو معاف کر دو! میں ہمیشہ تمھارے لیے آؤں گا۔ میں تم پہ گو اپ نہیں کر سکتا۔ ساری دنیا بھی اگر تمہیں چھوڑ دے، تو ہارون شاہد وہ واحد آدمی ہو گا جو تمہارے ساتھ ہو گا۔ میرا یقین کرو۔"

" تم نہیں تھے ہارون . . ." وہ عجیب سے لہجے میں کہتی آگے آئی تھی۔ آنکھوں میں ہلکی سی نمی چمکی تھی۔

" جب ہالے کو تمہاری ضرورت تھی تب تم نہیں تھے۔"اس کی آواز بلند ہوئی۔

"جب ساری دنیا نے مجھے چھوڑ دیا تم تب بھی نہیں تھے۔"وہ غرائی تھی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہوئی تھیں۔

' جب اس رات میں اغوا ہوئی تم تب بھی نہیں تھے۔ جب میں ساری رات اس کی گاڑی کی ڈگی میں پڑی رہی تم نہیں تھے۔""اس کے لہجے میں دل زخمی کرتا دکھ تھا۔

" اس دن جب سفیر نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تم نہیں تھے۔ چچی نے مجھے گھر سے نکالا تم نہیں تھے۔ میں نے تم سے کہا، سب سچ بتاؤ۔ تم نے نہیں بتایا۔"

آنسو نہ جانے کہاں سے آ کر اس کے گالوں پہ پھسلنے لگے۔

" میں نے ہر لمحہ ہر منٹ تمھیں یاد کیا لیکن تم نہیں تھے۔"ہارون بس اس کو دیکھے گیاس نے گیا۔

" جب میں اس سڑک پہ بیٹھی رو رہی تھی، ہنس رہی تھی، میرا دل پھٹ رہا تھا۔ تم تب بھی نہیں تھے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب بابا نے میرا نکاح اس عمر سے کروا دیا۔تم تب بھی میرے پاس نہیں تھے۔"

اور پھر جب . . . وہ رکی حلق میں کچھ اٹکا، وہ ان الفاظ کو ادا نہیں کر سکتی تھی۔کوئی بھی اولاد نہیں کر سکتی۔

"جب بابا . . مر گئے . ." وہ تکلیف سے بولی۔

" بابا مر گئے ہارون! اور تم تب بھی نہیں تھے۔"اس ہسپتال کے ٹھنڈے فرش پہ ہالے سلطان اکیلی تھی ۔کیونکہ " اگر ہالے کے ساتھ ہارون نہ ہو تو وہ اکیلی ہوتی ہے۔"

" تم نہیں تھے ہارون! تم تب بھی نہیں تھے۔" وہ رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی۔ہارون آزردگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

" اور اگر تم تب نہیں تھے تو اب مجھے ساری زندگی کے لیے نہیں چاہیے ہو۔" اچانک اس کے آنسو گرنا بند ہو گئے تھے۔اس کے لہجے میں سختی در آئی تھی۔

"تم کہتے ہو میں شکایات نہیں کرتی۔میں خود کو تکلیف دینے والوں کو بغیر بات کیے بغیر ان کا قصور بتائے چھوڑ دیتی ہوں۔میں تمہیں بتاؤں ہارون میں ایسا کیوں کرتی ہوں ؟"

ہارون خاموش کھڑا رہا۔وہ بولنے نہیں آیا تھا، وہ سننے آیا تھا۔

" شکایتوں کی عزت ہوتی ہے، مقام ہوتا ہے، وقعت ہوتی ہے، انہیں ہر جگہ ہر کسی سے نہیں کیا جاتا۔ ورنہ ان کا مقام ختم ہوجاتا ہے عزت دو کوڑی کی رہ جاتی ہے۔تم کہتے ہو میں لوگوں کو ان کا قصور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بتائے بغیر ان سے الگ ہوجاتی ہوں۔میں بتاؤں میں ایسا کیوں کرتی ہوں ؟"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ اس کے قریب کھڑی پوچھ رہی تھی۔ہارون کا سر بے اختیار اثبات میں ہلا تھا۔

"میں ان لوگوں سے دور ہوجاتی ہوں، جنہیں میں دل سے نکال دیتی ہوں۔" کیا دل سے نکلے ہوئے لوگوں کو ان کے قصور بتائے جاتے ہیں؟" اس نے سوال کیا تھا یا پھر نہیں کیا تھا، وہ بولے گئی۔

نہیں ہارون! " دل سے نکلے ہوئے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے چارپائی پہ پڑی ہوئی لاش۔" کیا تم نے کبھی کسی لاش کو اس کا قصور بتایا ہے ؟جس طرح ہر چیز کی ایکسپائری ڈیٹ ہوتی ہے، اسی طرح تعلقات کی بھی ایکسپائیری ڈیٹس ہوتی ہیں۔ایکسپائرڈ چیزوں کو اگر لگایا تو جسم خراب ہوگا،کھایا تو گلا۔اسی طرح ایکسپائرڈ تعلقات کے ساتھ رہو گے تو دل خراب ہوگا زندگی خراب ہوگی۔ہمارا تعلق لاش بن گیا ہے ہارون! اب شکوہ شکایات سننا بولنا ہنسنا رونا یہ سب ختم ہوگیا۔میں ہمارے تعلق کے جنازے پہ رو چکی، اب تم بھی رو لو کیونکہ اب مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔اب مجھے کسی کی ضرورت نہیں مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

دو ٹوک فیصلہ کن لہجہ۔ہارون نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا سٹریٹ پولز کی روشنی میں دمکتا اس کا چہرہ دیکھا اور پھر کہنا شروع کیا۔

" لوگ الگ ہوجاتے ہیں، مر جاتے ہیں، بچھڑ جاتے ہیں، کھو جاتے ہیں، لیکن ان سے جڑا ہمارا تعلق وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔کیا تم نے لاش کے ساتھ بیٹھے لوگوں کو دیکھا ہے؟ وہ لاش کو ڈس اون نہیں کرتے۔وہ لاش کے ساتھ بھی اپنا تعلق ختم نہیں کرتے۔ان کو اس وقت بھی لاش کا بھائی، بہن، باپ،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوست انہی قسم کے ٹائٹلز کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔کبھی سنا ہے کہ مرنے کے بعد تعلق بھی مر گیا ؟نہیں ہالے! " تعلق نہیں مرا کرتے، نہ ایکسپائیرڈ ہوتے ہیں۔ان کے درمیان فاصلے آ جاتے ہیں بد گمانیاں آجاتی ہیں، لیکن وہ ختم نہیں ہوتے۔" میں بتاؤں کیوں ؟"

ہالے لب بھینچے کھڑی رہی کچھ نہیں بولی ہارون خود ہی بولنے لگا۔

"کیونکہ چیزیں لوگ بناتے ہیں وہ ختم ہو سکتی ہیں، ایکسپائیرڈ ہو سکتی ہیں۔لیکن تعلقات ہمیں اللہ نے دیئے ہیں، وہ ختم نہیں ہوتے۔بس ان میں فاصلہ آجاتا ہے۔

میں تمہارا دوست ہوں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔ہاں ایک وقت تھا جب میں تمھارے پاس نہیں تھا، کیونکہ وہ میرا وقت تھا اس وقت ہارون کو ہارون کی زیادہ ضرورت تھی۔دوستوں کو مشکل میں ساتھ ہونا چاہیے یہ اصل دوست کی پہچان ہے، لیکن ایک دوست آپ کی ہر مشکل میں ہر وقت آپ کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔کوئی سفر، کوئی موت، کوئی مجبوری ہوتی ہے، جو آڑے آجاتی ہے۔"

وہ مدھم لہجے میں کہتا ہالے کو کوئی اور ہی ہارون شاہد لگا۔

"جب ہمارے یہاں کوئی شادی، کوئی موت واقع ہوجاتی ہے۔تو ہمارے بیرون ملک مقیم رشتے دار یا دوست نہیں آپاتے۔وہ کبھی ہفتہ بعد، کبھی مہینہ، تو کبھی سال بعد آتے ہیں۔مبارک باد دیتے ہیں، پرسا دیتے ہیں۔کیا ہم قبول نہیں کرتے ؟ کیا ہم انہیں دھکا مار کر نکال دیتےہیں ؟ ! ہم ایسا نہیں کرتے، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ صرف انسان ہیں۔اور انسان اللہ کی زمین پہ کب کہاں ہوں گے یہ خدا طے کرتا ہے۔انسان اس معاملے میں بے بس ہوتا ہے۔جس طرح میں تھا۔یہ بخت تھا ہالے! تمھیں یہ سب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اکیلے جھیلنا تھا۔اللہ تمھیں آزما رہا تھا، یہ تمہارے بقا کی جنگ تھی۔میں کسی اور شہر کسی اور جگہ پہ اپنے بقا کے لیے لڑ رہا تھا۔ہم دوست ہیں ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہیے۔اگر تمھیں لگتا ہے کہ میں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں گا، تو تم غلط ہو۔دوست کے " اکیلا چھوڑ دو" کہنے پہ اسے چھوڑ نہیں دیتے، بلکہ اس کے پاس بیٹھ کر، اس کے " سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں؟ " تک بیٹھنا ہوتا ہے۔میں تمھارے ساتھ ہوں، تم چاہو یا نہ چاہو۔میں ہر دفع تمھارے لیے آؤں گا۔کیونکہ ہارون شاہد کو گاڑی سے ٹیک لگا کر تمہارا انتظار کرنے کی عادت ہے۔خیال رکھنا، میں پھر آؤں گا۔"وہ بول کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔ہالے خاموش نظروں سے اس کو جاتا دیکھتی رہی۔

کیا یہ وہی ہارون شاہد تھا ؟

☆---☆---☆

ان سٹریٹ پولز کی روشنیوں سے دور ملگجے سے اندھیرے والے قبرستان میں چلتے ہیں، جہاں عمر حیات ٹانگوں کو سمیٹے، اداس آنکھیں معراج سلطان کی قبر پہ جمائے بیٹھا تھا۔وہ کچھ دیر قبل والا عمر حیات نہیں تھا۔اس کی آنکھوں میں زمانے بھر کا دکھ تھا۔چہرے پہ اذیت کے تاثرات رقم تھے۔

"آئی مس یو . . . ." کافی دیر بعد وہ ہ ہلکی آواز سے بولا۔

"آپ کو کم وزٹ کرنے کے لیے سوری۔"

"میں سارا دن یہاں آنے کا انتظار کرتا ہوں۔کتنا ظلم ہے ناں؟ اپنے کسی عزیز سے ملنے کے لیے قبرستان آنا، جہاں آپ کو پتہ ہے کہ صرف آپ بولیں گے کوئی جواب نہیں آئے گا۔بہت یاد کرتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوں آپ کو بہت زیادہ۔میرے لیے آپ سب سے اہم تھے۔کبھی پتہ ہی نہیں چلا میرے لیے آپ اتنے ضروری تھے، کبھی اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔بہت یاد کرتا ہوں آپ کو۔۔۔بہت زیادہ۔"وہ رک رک کر بول رہا تھا۔

"ساری دنیا کے پاس بات کرنے کو کئی لوگ ہوں گے، ان کو ایک کے جانے سے فرق نہیں پڑتا ہو گا۔ لیکن میں! میرے لیے تو سارا خاندان مر گیا۔بات کرنے کو کوئی رہا ہی نہیں، بہت اکیلا ہو گیا ہوں میں ۔"وہ بول کر خاموش ہو گیا، جیسے بولنے کو کچھ رہا ہی نہ ہو۔کافی دیر کی خاموشی کے بعد پھر بے بسی سے کہنا شروع کیا۔

"جن لوگوں نے آپ کو قتل کیا ان کو میرا سوچنا چاہیے تھا، ان کو دیکھنا چاہیے تھا کہ میرا کیا ہو گا؟ مجھ سے بات کون کرے گا؟مجھے کالز کون کرے گا؟ میری کالز پک کون کرے گا ؟ اگر وہ لوگ اپنے حسد اپنے شر پہ قابو پا لیتے تو آپ قتل نہ ہوتے۔"وہ رکا تھا پھر بیزاری سے ہاتھ جھلایا۔

"اب یہ مت کہے گا کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔میں مانتا ہوں لیکن قتل انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

موت طے ہوتی ہے، لیکن قتل نہیں۔قتل آخری وقت تک طے نہیں ہوتا۔اسے ہم طے کرتے ہیں۔ ہمارے اندر کا شر اور حسد ہم سے قتل کرواتا ہے۔لوگ کہتے ہیں قتل کی تین وجوہات ہوتی ہیں۔ زن،زر،زمین"۔اس نے انگلیوں پہ گنوایا تھا۔وہ رکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں کہتا ہوں قتل کی ایک ہی وجہ ہوتی ہے، حسد!!! کسی کے زر، کسی کی زن، تو کسی کی زمین سے۔شر ہر انسان کے اندر ہوتا ہے کسی کے اندر تھوڑا کسی کے اندر زیادہ جو کہتا ہے نہیں ہوتا، دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہوتا ہے۔شر مومن میں بھی ہوتا ہے اور گناہگار میں بھی۔اصل مومن وہ نہیں ہوتا جس کے اندر گناہ کا خیال ہی نہ آئے، جس نے کبھی گناہ کے بارے میں سوچا بھی نہ ہو، جو کبھی برا رہا ہی نہ ہو۔ صحیح کہہ رہا ہوں ناں ؟"اس نے جیسے تائید چاہی تھی۔پھر جواب نہ ملنے پہ خود ہی بولنے لگ گیا۔

"مومن وہ ہوتا ہے جس کو گناہ کا خیال آئے تو جھٹک دے، اور اگر غلطی سے گناہ ہوگیا تو دوبارہ توبہ کر کے اصلاح کر لے۔جو اپنے گناہ کو اون کرے۔ہمیں تو مومن بننے کا حکم تھا ہم کیسے گناہگار بن گئے ؟کیا کسی کو حق پہنچتا تھا کہ آپ کو مجھ سے چھین لے؟ کیا کسی کو حق پہنچتا تھا کہ اس طرح بے بس کر کے آپ کو مار دے؟ کیا کسی کو حق تھا کہ مجھ سے میرا واحد خاندان چھین لے؟"اس کی آواز میں نمی گھل گئی۔

"میں اب بھی انتظار کرتا ہوں کہ آپ کبھی مجھے کال کریں گے۔جانتا ہوں ناممکن ہے۔اب بھی لگتا ہے آپ مجھے جواب دیں گے۔نہیں دے سکتے، لیکن میں کیا کروں؟ آپ بتائیں کیا میرے جیسا بے بس انسان کوئی ہو سکتا ہے؟"اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا، لیکن مجال ہے جو اس نے ایک قطرہ بھی گرنے دیا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے لگتا ہے میں وہ بچہ ہوں جسے اس کے والدین بیچ چوراہے پہ چھوڑ کر چلے گئے ہوں۔اور وہ بچہ اب تک اسی چوراہے پہ کھڑا ہے، اپنے ماں باپ کی واپسی کا منتظر، یا پھر کسی ایسے انسان کا منتظر جو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر لے جائے گا۔"وہ شدید اذیت میں لگتا تھا۔

"کبھی کبھی لگتا ہے، یہ انتقام یہ بدلہ یہ سب کر کے بھی مجھے کیا حاصل ہو گا ؟آپ تو واپس نہیں آئیں گے۔میں تو اکیلا ہی رہ جاؤں گا۔یہ لوگ مر جائیں کھپ جائیں، لیکن میں معراج سلطان کو تو واپس نہیں لا سکتا۔میرا دل دوبارہ جڑ نہیں سکتا۔ہالے کو اس کا خاندان ملے گا، اس کا بھائی، اس کی ماں، اس کی بہن۔لیکن عمر کے لیے کون ہو گا ؟"وہ ذرا دیر کو پھر سے خاموش ہو گیا۔

لیکن میں پھر بھی کسی کو معاف نہیں کروں گا۔میں ایک ایک کو مار دوں گا۔میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا ۔جنہوں نے آپ کو مجھ سے دور کیا، میں ان سے ان کا خاندان دور کر دوں گا۔"وہ خاموش ہو گیا، اس کو خاموش دیکھ کر ہوائیں بھی خاموش ہو گئیں۔پھر اس کے کان کے قریب آ کر کچھ بولنے کی فرمائش کی۔وہ ذرا سا مسکرایا۔

"آپ کو پتہ ہے۔!وہ سرمئی بلا ہر روز آجاتا ہے۔نہ وہ دل کا برا ہے، نہ اس کی نظر بری ہے، لیکن پھر بھی برا لگتا ہے۔بالکل زہر جیسا !"اس نے کڑوا سا منہ بنایا۔پھر یکدم رک گیا یکدم کچھ یاد آیا۔اس کی آواز میں سختی در آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو پتہ ہے آپ نے میرے ساتھ کتنا برا کیا ہے ؟ میں آپ کو کبھی بھی اس کے لیے معاف نہیں کروں گا۔آپ نے میرے دل میں رحم ڈال دیا۔اب مجھے اپنے دشمنوں پہ رحم آتا ہے۔ان کے خاندان ان کے بچوں پہ رحم آتا ہے۔کیوں آتا ہے ؟"وہ جیسے بے بس ہو گیا تھا۔

"انتقام کے چکر میں بچے عورتیں بوڑھے سب پیلے جاتے، لیکن مجھ سے یہ نہیں ہو پا رہا۔میں چاہتا ہوں کسی کا خاندان کسی کا بچہ بیچ میں نہ آئے۔سزا صرف مجرم کو ملے۔میں کیوں ایسا چاہتا ہوں، کیوں ؟؟؟؟میں کمزور نہیں پڑنا چاہتا۔میرے دل کا رحم مجھے کمزور کر رہا ہے۔آپ نے کیوں کیا ایسا ؟ آپ نے میرے دل میں رحم کیوں ڈالا ؟ میں انتقام کو جنون بنانا چاہتا ہوں۔بچے بوڑھے عورتیں خاندان جو بھی بیچ میں آئے سب کو ختم کر دینا چاہتا ہوں۔لیکن میں جیسے بے بس ہو گیا ہوں۔میں نہیں کر پا رہا۔ آپ نے ظلم کیا ہے۔مجھے ظالم بھیڑیا رہنے دیتے، لیکن آپ نے مجھے انسان بنا دیا۔مجھے انسان نہیں بننا تھا۔"

وہ خاموش ہوا تو فضائیں بھی خاموش ہو گئیں۔عمر کے غم میں نوحہ پڑھتی خاموش بین کرنے لگیں۔

"دس سال پہلے اس آدمی کو اینٹوں سے مارتے وقت میرے دل میں رحم نہیں تھا، اس شیف کی ہڈی پسلی توڑتے وقت مجھے ترس نہیں آیا تھا، اس ٹیوٹر کو مارتے وقت مجھے ذرا برابر ترحم نہیں محسوس ہوا تھا، تو اب کیوں؟؟؟ مجھ سے برہان کے آنسو نہیں دیکھے جاتے۔کیوں سکندر شاہ کا خاندان توڑنے کے بعد میرے دل سے سکون اٹھ گیا ہے ؟ میں ایسا نہیں تھا! میں ایسا نہیں تھا!"اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لی تھیں، شاید وہ دس سال پیچھے جانا چاہتا تھا۔جہاں سے عمر کے اندر کے انسانیت کا سفر شروع ہوا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا، لیکن در حقیقت وہ اس قبر میں لیٹے آدمی کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔قبرستان کی ساکت فضاؤں نے بھی آنکھیں بند کر لی تھیں۔شاید وہ بھی عمر کے ساتھ ایک اچھے وقت میں جانا چاہتی تھیں، جہاں اگر مسائل ہوتے تھے تو حل کرنے والا بھی ہوتا تھا۔

عمر حیات کو ہیون میں کام کرتے تین ماہ سے زیادہ ہوگئے تھے، وہ بچوں سے مانوس نہ سہی ان کو "**برداشت**" کر سکتا تھا۔اٹھارہ سالہ عمر حیات سوتے بچوں پہ ایک آخری نظر ڈالنے آیا تھا، ترتیب سے رکھے بیڈز اور ان پہ سوئے ہوئے بچے عمر کی نظروں نے اسکین کیا اور جانے کو مڑا جب اسے ایک آہٹ محسوس ہوئی۔اس نے مڑ کر دیکھا دیوار کے ساتھ رکھے ایک بیڈ پہ کوئی آٹھ سالہ بچی آنکھیں میچے ہوئے تھی شاید وہ دکھانا چاہ رہی تھی کہ وہ "سو" رہی ہے۔

"نورے میں تمھیں دیکھ چکا ہوں خاموشی سے سوجاؤ۔!"عمر اپنی جگہ سے پکارا تھا۔پھر کیا تھا، وہ جو سونے کی اداکاری کر رہی تھی، پٹ سے آنکھیں کھولے اٹھ بیٹھی۔وہ آٹھ سالہ نورے تھی، سانولا بھرے بھرے گالوں والا چہرہ، ہلکے گھنگھریالے بال، بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اور سب سے بڑی اس کی "**زبان**"، جس سے عمر عاجز تھا۔وہ بولتی تھی اور بہت بولتی تھی۔باقی بچوں کی طرح نہ عمر سے ڈرتی نہ کتراتی، بلکہ کمر پہ ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح اس سے اپنی ہر بات منوالیتی تھی۔نہ جانے کیوں لیکن عمر کو اس پہ غصہ نہیں آتا تھا، وہ بس اسے برداشت کرتا تھا۔

اس وقت بھی وہ بغیر آواز کیے بیڈ سے اتر آئی، پھول دار فراک کو دونوں انگلیوں کی نوک سے پکڑ رکھا تھا۔عمر چہرے پہ بیزاری طاری کیے اس کو اپنے پاس آتے دیکھے گیا۔اس کے قریب آکر اس نے اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے عمر کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور آگے بڑھنے لگی۔یہ ایک اشارہ تھا کہ یہاں سے چلو۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔وہ اس بچی پہ غصہ نہیں کرتا تھا، آتا ہی نہیں تھا ۔راہداری سے گزر کر بڑے سے لان میں آ کر اس نے عمر کا ہاتھ چھوڑ دیا اور خود نیچے گھاس پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔عمر کو ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ خود کو بے زار ظاہر کرتا بیٹھ گیا۔

اب کیا مسئلہ ہے تمہیں! کیوں لائی ہو مجھے ؟"اس نے لہجے کو بے زار بنانا چاہا۔نورے نے تاسف سے سر ہلایا تھا۔

" میں تمھیں کریکٹ کرنا چاہتی ہوں تم دن بہ دن بہت بگڑتے جا رہے ہو۔" وہ راز داری سے کہنے لگی ۔عمر کے تو مانو پتنگے ہی لگ گئے۔

اب تم کریکٹ کروگی مجھے ؟ ہاں ؟ اور میں تم سے بڑا ہوں، " آپ" کہو آئی سمجھ!۔ہوا کے دوش پہ سانولی بچی کے بال اڑنے لگے تھے، اس کی آنکھوں میں ناپسندیدگی در آئی تھی۔

"یہی یہی تمہاری۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی، عمر کی گھورتی نظروں کو دیکھا۔ پھر دونوں ہاتھ سرینڈر کرنے کے انداز میں اٹھا لیے۔

" یہی آپ کی بری عادت ہے، غصہ! آپ غصہ بہت کرتے ہیں۔پتہ ہے ہمارے پیرنٹس نہیں ہیں، جب کوئی ڈانٹے تو ہم کس کو بتائیں گے ؟"

اور وہ جو تم لوگ میری جان عذاب میں ڈال دیتے ہو اس کا کیا ہاں ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ رے!!! کیا کروں آپ کا؟ ہم تو بچے ہیں ناں۔۔۔تنگ تو کریں گے۔آپ تو بڑے ہو، آپ کو پتہ ہے جب آپ نے اس دن آنا کو ڈانٹا تو وہ کتنا روئی تھی۔وہ کہہ رہی تھی کہ، " اس کا دل کر رہا ہے وہ اپنے بابا کے ساتھ ان کی گریو (قبر)میں جا کر سو جائے۔"عمر سن ہو گیا۔نورے کہے گئی۔

"اور پتہ ہے جب تم نے علی کو ڈانٹا، وہ کہہ رہا تھا، "جیسے اس کے پیرنٹس جل گئے وہ خود کو بھی اسی طرح جلا لے گا تاکہ آئندہ تمہاری ڈانٹ نہ کھانی پڑے۔میں نے کہا ناں، ہمارے پیرنٹس نہیں ہیں ہمیں زیادہ ہرٹ ہوتا ہے۔"وہ ہاتھ ہلا ہلا کر بات کرتی تھی، اس کے لہجے میں گاڑھی انگریزی کا عنصر تھا۔

"مم۔۔۔میرا یہ مقصد نہیں تھا۔"اس کے حلق سے پھنسی ہوئی سی آواز نکلی۔

"میں جانتی ہوں! جانتی ہوں تمہارا یہ مقصد نہیں تھا۔تم اچھے ہو تم" Saint devil " ہو۔"وہ رکی، عمر کی سوالیہ نظروں میں دیکھا۔

"یہ نام ہم نے تمھیں دیا ہے۔ہم سب نے ایک میٹنگ کی تھی، اس میں ہم سب نے مل کر تمھیں یہ نام دیا۔تم برے نہیں ہو! ہم جانتے ہیں۔تم نے ہمارے کھانے کے لیے کس طرح شیف سے فائٹ کی تھی، ہم سب کو کتنا اچھا لگا تھا۔"

(ہیون میں شیف کے فرائض سر انجام دینے والا آدمی بچوں کے لیے لایا جانے والا سارا گوشت باہر سے ہی کہیں اور بھیج دیا کرتا تھا اور بچوں کو دال سبزی پر ٹرخا دیتا تھا۔یہ بات جب عمر کو معلوم ہوئی تو کیا ہوا؟ کیا مجھے یہ بتانا چاہیے؟)نورے کہے جا رہی تھی۔اور عمر اس کے پاس بیٹھا اس کو سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے ہمارے چاکلیٹ سمری کے لیے بھی تو ووٹ دیا تھا اور سب سے بڑی بات تم نے اس ٹیوٹر کو بھی مار کر بھگا دیا، وہی!!"وہ اس کے پاس جھکی آواز آہستہ کر لی۔

"وہ جس کے بیڈ ٹچز ہم سب کو پسند نہیں تھے۔بس اسی دن ہم سب نے ایک میٹنگ رکھی اور اس میں تمہارا نام "Saint devil" رکھ دیا۔"اس نے گویا بات ختم کر دی۔عمر مسکرایا تھا۔

"ڈیول سینٹ نہیں ہوتے یا تو اچھائی ہوتی ہے یا برائی۔ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں ہوتا پاگل۔" اس نے نورے کے سر پہ ہلکی سی چپت لگائی تھی۔نورے نے خفگی سے اس کو دیکھا تھا، 'بال نہ خراب کرو میرے اچھا۔'

"اب آپ مجھ سے وعدہ کریں! آپ کسی بچے کو نہیں ڈانٹیں گے۔سب سے پیار محبت سے رہیں گے، کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ کوئی میرے جانے کے بعد اگر کوئی میٹنگ ہو تو کوئی آپ کا نام صرف " Devil" رکھ دے۔اچھا نہیں لگے گا مجھے۔"وہ مایوس ہوئی تھی۔

" اور تم کہاں جا رہی ہو؟" "نورے ایک پل کو رکی تھی۔

میں مرنے والی ہوں۔" اس نے عمر کے سر پہ دھماکہ کیا تھا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟ "وہ غصہ ہوا تھا۔

آپ کو معراج بابا نے بتایا نہیں ہے جب کوئی بات کرتا ہے تو بیچ میں نہیں ٹوکتے۔اس نے خفگی سے ٹوکا تھا، پھر کہنا جاری رکھا۔

" ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ میں مرنے والی ہوں مجھے کینسر ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر سانس روکے اس کو سنے گیا۔

"آپ نے دیکھا نہیں ہے معراج بابا ہر ویک مجھے بڑے والے ہسپتال لے جاتے ہیں۔اور میں اسکول سے بھی کتنی ایبسنٹ رہنے لگی ہوں۔میرے سر میں کتنا درد رہنے لگا ہے۔ڈونٹ ٹیل می آپ نہیں جانتے ؟" وہ منہ پہ ہاتھ رکھے حیران ہوئی تھی۔عمر نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تھا۔وہ مر نہیں سکتی، نہیں وہ نہیں مر سکتی۔جس بچی پہ وہ چاہ کر بھی غصہ نہیں کر پاتا، جس کی باتیں اس کو ہنسنے پہ مجبور کرتی تھیں، جو اس کی ہر غلطی پہ اس کو کریکٹ کرنے آجاتی تھی، وہ مر نہیں سکتی۔ اور وہ اپنے مرنے کی بات اتنی آسانی سے کر بھی کیسے سکتی ہے ؟

"تمھیں ڈر نہیں لگتا ؟ مرنے سے ڈر نہیں لگتا ؟" کافی دیر بعد وہ بدقت انگریزی میں بول پایا۔

"It is the most scary thing ever." اس نے جھرجھری لی تھی۔

"مجھے یہ سوچ کر نیند بھی نہیں آتی کہ جب میں قبر میں چلی جاؤں گی اور میرے اوپر مٹی ڈال دیں گے تو میرا دم نہیں گھٹے گا ؟" وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔عمر کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا ۔

وہ اسے کہہ نہیں سکا کہ، موت دم گھٹنے کا ہی نام ہے وہ اسے نہیں کہہ سکا کہ ساری اذیت بس زندگی تک ہے۔موت کے بعد تو کوئی تکلیف نہیں ہے وہ نہیں کہہ سکا وہ کہہ ہی نہیں سکتا تھا۔کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

"تمہارا علاج کیوں نہیں ہو رہا؟ تم اب تک یہاں کیوں ہو ؟"نورے نے کندھے اچکائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

No parents means no money and no money means no . "
treatment" وہ نارمل لہجے میں بول گئی، عمر کو یکدم گھٹن کا احساس ہوا۔

ان دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

"کیا تم جینا چاہتی ہو ؟"عمر نے اس کو دیکھے بغیر کافی دیر بعد پوچھا تھا۔نورے بے اختیار رونے لگ گئی تھی۔عمر نے اس کو روکا نہیں۔اس کی آنکھوں سے آنسو پھسل پھسل کر اس کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔

"میں نہیں مرنا چاہتی۔"وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

"کیوں ؟" وہ نہ جانے کیا سننا چاہتا تھا۔

"کیوں کہ میں ایک اچھی پائلٹ بننا چاہتی ہوں۔"

"کیا مطلب ؟؟"

"جس پلین میں میرے ماما اور بابا آ رہے تھے۔اس کے انجن میں ایشوز تھے، لیکن پائلٹ اور اس کی ٹیم نے اپنی من مانی کی۔وہ برا پائلٹ تھا اور اس کی ٹیم اس سے زیادہ بری تھی۔میں ایک اچھی پائلٹ بنوں گی تاکہ جب کوئی بچہ ایئر پورٹ پہ اپنے پیرنٹس کو ریسیو کرنے جائے تو اس کے پیرنٹس جلے ہوئے نہ ہوں۔اس کے پیرنٹس مرے ہوئے نہ ہوں اور کسی کو بھی یہاں ایسے یتیم خانوں میں نہ رہنا پڑے کیونکہ یہاں سب کچھ ہے، بس پیرنٹس نہیں ہیں۔"وہ بری طرح روتے ہوئے شستہ انگریزی میں کہہ رہی تھی۔عمر کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دو سال پہلے ہم امریکا میں رہتے تھے۔ہم یہاں اپنے گرینڈ فادر سے ملنے آئے تھے اور یہاں آتے وقت میرے بابا اور ماما جس پلین میں تھے وہ کریش ہو گیا۔میں چاچو کے ساتھ دوسرے پلین میں تھی۔ ہم بچ گئے، لیکن پھر چاچو اور ان کی فیملی نے مجھے ڈس اون کر دیا۔کیونکہ میں بیمار ہوں۔کیا میرے پیرنٹس مجھے ڈس اون کرتے ؟" روتے روتے اس کی ناک اور چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔

"میں سٹرونگ ہوں، سہہ لیتی ہوں، لیکن پلیز تم دوسرے بچوں کو نہ ڈانٹا کرو۔ ہمارے پیرنٹس نہیں ہیں ہمیں زیادہ ہرٹ ہوتا ہے۔"عمر بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا تھا اب اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔نورے اس کے ساتھ اٹھی تھی اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں۔

"Saint devil! اگر میں مر جاؤں تو پلیز رات کو میری قبر پہ مجھے وزٹ کرنے ضرور آنا مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔تم آؤ گے ناں ؟" وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو اس کے چہرے پہ جمائے گردن اونچی کیے پوچھ رہی تھی۔عمر نے جواب نہیں دیا، اس نے بس خود سے سوال کیا، 'کیا وہ اس بچی کو مرنے دے سکتا تھا، جس کو devils میں saintness دکھتی تھی ؟'اور پھر وہ رکا نہیں، لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے بڑھ گیا۔اس کا رخ معراج سلطان کے آفس کی جانب تھا۔

لکڑی کا بڑا سا دروازہ پار کرتا، وہ اندر داخل ہوا تو معراج سلطان اپنے آفس کی پاور سیٹ پہ بیٹھے کسی فائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا جو انگلی سے اشارہ کر کر کے فائل کے مین پوائنٹس ان کو بتا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے تو مجھے شک تھا لیکن آج یقین ہو گیا تم ضرور کسی جنگل سے بھاگے ہوئے بدتہذیب لومڑ ہو۔ تمھیں کسی نے دروازہ ناک کرنا نہیں سکھایا؟" وہ نوارد کو دیکھ کر طنزیہ بولے تھے۔البتہ اس کو دیکھ کر آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ان کے ساتھ کھڑے آدمی نے اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا۔عمر چہرے پہ ہاتھ پھیرتا مرے مرے قدموں سے چلتا ان کے سامنے رکھی کرسی پہ دھم سے آکر گر سا گیا تھا۔کافی دیر تک معراج سلطان اس کے کسی جوابی حملے کے منتظر رہے لیکن کوئی جواب نہ پا کر جیسے بد مزہ ہو گئے۔

"اب کچھ بول بھی چکو! تم میری بیوی نہیں ہو جس کے بولنے کا انتظار کرتا رہوں اور کوفت بھی نہ ہو۔ ایک اور وار۔"لیکن مقابل کی جانب سے ہنوز خاموشی۔اس کا چہرہ سفید تھا، جیسے جسم سے سارا خون نچڑ گیا ہو۔

"بلیو بیلٹ کی نورے۔۔۔اسے۔۔۔اس کو کینسر ہے ناں ؟؟؟آپ نے مجھے نہیں بتایا، بلکہ آپ نے اس کا علاج کیوں نہیں کروایا ؟؟"اسے اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔اس کے ماتھے پہ پسینے کے ننھے ننھے قطرے واضح تھے۔معراج سلطان نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسایا۔اپنی سیاہ آنکھوں کو عمر کے پریشان اور گھبرائے ہوئے چہرے پہ مرکوز کیا، اور کہنا شروع کیا۔

"دس لاکھ۔۔۔دس لاکھ اس کی سرجری کا خرچہ ہے، اس کے علاوہ اس کی دوائیاں ہسپتال کے بلز۔۔۔ ان کا تو کوئی حساب ہی نہیں اور اس کے بچنے کے چانسز صرف اور صرف پچیس فیصد ہیں۔میں پھر بھی اس پہ انویسٹ کروں گا کیونکہ وہ میری بچی ہے۔لیکن اب تم میری دوسری بات سنو۔۔۔گرین بیلٹ کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

الیشا کے جگر کا اپریشن کروانا ہے اور یلو بیلٹ کے فہد کا کڈنی ٹرانسپلانٹ کروانا ہے۔وہ بھی اس ماہ کے آخر میں اور ان کے بچنے کے چانسز بھی اسی سے نوے فیصد ہیں میرے پاس جو رقم جو ڈونیشنز تھے وہ ہسپتال کی مشینری پہ لگ گئے اور کچھ اسکول کی کنسٹرکشن پہ، اب میرے ہاتھ خالی ہیں تم بتاؤ میں کیا کروں؟ اور کیسے اس بچی کا علاج کرواؤں؟"

"آپ کہیں بات کریں کسی سے مزید فنڈز لیں اپنی کمپنی سے کوئی فنڈز لائیں کچھ تو کریں یار! وہ لوگ آپ کے بچے ہیں۔۔۔"وہ مارے بے بسی کے چلایا تھا۔

"یہاں ڈیڑھ ہزار بچے ہیں اور ان سب کی ولدیت میں میرا ہی نام آتا ہے۔ان ڈیڑھ ہزار بچوں میں اسی بچے بیمار ہیں۔مجھے بتاؤ عمر۔!میں کون سے بچے کو عزیز رکھوں اور کس بچے کو مرنے دوں ؟"

"آپ۔۔۔آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟ کچھ کریں کوئی راستہ تو ہو گا ناں! آپ اپنی کمپنی سے کوئی فنڈ دے دیں۔کسی ڈونر کو اپروچ کریں! وہ بچی مر جائے گی میں اسے مرنے نہیں دے سکتا۔"

"اور تم صرف اس ایک بچی کو کیوں مرنے نہیں دینا چاہتے ؟"ان کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔عمر بے اختیار دھیما پڑا، اس نے نظریں معراج کے چہرے سے ہٹا لی تھیں، اب وہ سامنے دیوار پہ لگی عربی کیلیگرافی دیکھ رہا تھا۔

"وہ بہت الگ ہے، بہت زیادہ! اسے مرنا نہیں چاہیے، وہ مر گئی تو اس دنیا کا بہت نقصان ہو گا۔وہ ایسی بچی ہے جس کو devils میں saintness دکھتی ہے۔میں اسے مرنے نہیں دے سکتا۔"اس کی آواز ہلکی تھی۔بے حد ہلکی۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو بچا لو اسے!!!" معراج نے فورا حل پیش کیا تھا۔

"میں! میں کیسے؟ میں کیا کر سکتا ہوں؟"اس کی آنکھوں میں نا سمجھی اتری تھی۔

"تمہارے بینک اکاؤنٹ میں بارہ لاکھ روپے ہیں۔عمر! کیا تم بارہ لاکھ میں سے دس لاکھ اس بچی کے لیے نہیں دے سکتے جس کو devils میں saintness دکھتی ہے؟کیا تمہارے لیے پیسہ کسی انسانی جان سے زیادہ اہم ہے؟"ان کے انداز میں چیلنج تھا۔عمر اپنی جگہ جم گیا تھا۔

"وہ رقم میرا فیوچر ہے، میری پڑھائی میری سیکورٹی! مجھے آگے جا کر بہت کچھ کرنا ہے۔مہنگا کالج بھاری فیسوں والے کوچنگز اپنی vehicle میں یہ سب کچھ کیسے کروں گا۔میں نہیں دے سکتا یہ رقم، آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔"

"تو پھر ٹھیک ہے، اس بچی کو اس کے حال پہ چھوڑ دو۔میرے پاس جب رقم آئے گی میں اس کا علاج کروا لوں گا۔تم جاؤ کل تمہارے کالج کا پہلا دن ہے، آرام کرو یہ سب میرے بچے ہیں میں ان کو دیکھ لوں گا۔وہ مر بھی گئی تو کیا ہو گا؟ یہاں ایک اور یتیم آجائے گا۔"وہ کہہ کر دوبارہ اپنی فائل پہ جھک گئے تھے۔

عمر نے ایک لمحہ کو سوچا، اگر وہ یہ رقم رکھ لیتا تو اس کی زندگی "**بن**" جاتی۔ اور اگر وہ یہ رقم دے دیتا تو کسی کی زندگی "**بچ**" جاتی۔زندگی بنانا زیادہ اہم تھا یا زندہ رہنا؟ اس نے دل سے پوچھا تھا اور دلوں میں رہنے والے خدا نے اس سے فیصلہ کروا لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے اس بچی کی سرجری اسی ہفتے چاہیے۔۔۔۔میں رقم دینے کو تیار ہوں۔"وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ ان لوگوں کو زندہ رہنا چاہیے جو میٹنگز میں آپ کے نام کے ساتھ صرف devil لگانے سے ڈرتے ہوں۔آخری بات اس نے دل میں کہی تھی۔

"ایک اور بات۔"وہ ان کو دیکھ کر بولا تھا۔

"آج آپ نے میرے دل میں رحم ڈالا ہے اور میں آپ کو اس کے لیے ساری زندگی معاف نہیں کروں گا۔"وہ کہہ کر جانے لگا، جب معراج کی آواز نے اس کے قدم روکے تھے۔

"کل شام چلیں گے تمہارے مسئلے کا سد باب کریں گے۔آخر کب تک یہ بغیر پہچان والی زندگی گزاروگے؟ وقت پہ کورٹ آجانا۔اوکے!"عمر تیزی سے مڑا تھا۔

"ہم کیا کرنے والے ہیں ؟ کیا آپ نے کچھ پتہ لگایا ہے ؟کیا کوئی پلان ہے ؟ کل کیوں؟ ابھی بات کرتے ہیں ناں! کیا کریں گے ہم؟کچھ بتائیں! "وہ ان کی میز کے قریب کھڑا بے قراری سے پوچھ رہا تھا۔معراج نے ایک جتاتی نظر اپنی گھڑی پہ ڈالی تھی۔اور دوسری اس کے چہرے پہ۔

" رات کے نو بجنے والے ہیں اور اس وقت میں ایک تابعدار شوہر کی طرح گھر جانے کی بجائے تم سے بات کرنا کیوں پسند کروں گا؟ ذرا روشنی ڈالو گے ؟"ان کے لہجے میں واضح طنز تھا۔عمر کلس کر رہ گیا۔ پھر یکدم جیسے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔

"ویسے آپس کی بات ہے جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھتی جا رہی ہے۔زبان کی کڑواہٹ میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔اپنی بیوی سے کہیں آپ کی چائے میں چینی کی مقدار ذرا بڑھا لیں دن بہ دن کریلے کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

طرح زہریلے ہوتے جا رہے ہیں۔.بوڑھے جج صاحب !" بوڑھے پہ زور دے کر، وہ بول کر مخصوص سا مڑ گیا تھا۔معراج کے ساتھ کھڑے آدمی نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا، جبکہ معراج عمر کے پیچھے سے چلائے تھے۔

"میں تمھیں دیکھ لوں گا! جنگلی لومڑ!"عمر ہاتھ جھلاتا باہر نکل گیا۔

"سر آپ نے اس سے جھوٹ کیوں کہا؟ نورے بیٹی اور باقی بچوں کے علاج کے لیے تو آپ کے دوست نے فنڈز دے دیے ہیں۔اور کل تو وہ ڈاکٹر نورے کی سرجری کی تاریخ دینے والا ہے۔نہیں ؟"معراج نے سر دوبارہ فائل پہ جھکا لیا تھا۔

"اس کے اندر انسانیت کی خاطر کچھ بھی کر گزرنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔پیسے سے محبت ایک طرف، لیکن دھیان رہے کہ وہ پلڑا اتنا بھاری نہ ہوجائے کہ تمہاری انسانیت کا پلڑا نیچے جھک جائے۔انسانی جان ہر چیز سے زیادہ اہم ہونی چاہیے۔ہر تعلق، ہر رشتے، ہر چیز سے بڑی۔وہ کہتا ہے، " میں نے اس کے دل میں رحم ڈالا ہے۔" میری اتنی اوقات کہاں؟ دلوں کے فیصلے اللہ کرتا ہے میں نے بس اس کو قربانی دینا سکھایا ہے۔یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے، اس نے مجھے تو بس وسیلہ بنایا ہے۔میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنی ضد اور اپنی عیاشی کے چکر میں انسانیت کھو دے اور مٹی کا بجتا ٹھیکرا بن جائے۔میں یہ افورڈ نہیں کر سکتا۔"وہ سنجیدگی سے کہہ کر سیدھے ہوئے تھے۔

"تو کیا آپ اس کے پیسے واقعی لے لیں گے ؟"معراج نے ہاتھ جھلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہنہ! لے ہی نہ لوں۔اس کی بلیک میلر ماں کو پتہ لگ گیا ناں تو میری ساری عمر پیشیاں بھگتاتے گزر جائے گی۔نہ بھئی! میں باز آیا ایسے پیسوں سے، واپس کر دوں گا کچھ وقت بعد۔"وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے۔لیکن آفس کے دروازے کے باہر کھڑے عمر حیات کے کان جیسے سن ہوگئے تھے۔

اس کے دل میں رحم تھا ؟؟کیا واقعی تھا ؟

دس سال بعد والے عمرحیات نے آنکھیں کھولیں تو سارے منظر پانی کے بلبلے کی طرح ہوا میں تحلیل ہوگئے۔قبرستان کی ساکت ہوئی ہوا ایک بار پھر چلنے لگ گئی۔ان کے پاس ابھی اور بھی غم تھے۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

موذن فجر کی اذان دے کر، سوئے ہوؤں کو جگا کر، روئی آنکھوں کو شفاف پانی سے دھلا کر، بھٹکے ہوئے کانوں تک حق کی آواز پہنچا کر، اپنے گھر کو لوٹ گیا تھا۔ایسے میں سلطان منزل کے ایک کمرے میں اے سی کی کولنگ سے یخ پڑتے کمرے میں، وہ بھوری آنکھوں والی لڑکی جائے نماز پہ بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔ملگجے سے اندھیرے میں اس کی صاف رنگت دمک رہی تھی۔وہ دعا مانگ کر جیسے ہی اٹھی، اس کی آنکھوں کی پتلیاں یکدم ساکت ہوگئیں، زبان جیسے مفلوج ہوگئی۔

سامنے ہی بیڈ پہ اس کا بھوری آنکھوں والا شوہر نرم سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں کچی نیند سے اٹھنے کی داستان رقم تھی بال بکھرے ہوئے تھے۔

"مم۔۔۔میں نے۔۔۔میں نے آج نماز پڑھی ہے۔۔۔میں روز نہیں پڑھتی۔۔۔میں۔۔۔" وہ ہکلانے لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اچھی لگ رہی ہو!" سفیر کی نرم آواز پہ اس کو اپنے حواس زائل ہوتے محسوس ہوئے۔

"یہ جو دوپٹہ تم نے لے رکھا ہے ناں، یہ مجھے بہت پسند ہے۔۔۔تم نماز پڑھا کرو اور ایسے ہی دوپٹہ لیا کرو، سوٹ کرتا ہے تم پہ۔"وہ اس کے چہرے پہ نظر جمائے بول رہا تھا۔

"آپ کو۔۔۔آپ کو میرے نماز پڑھنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے ؟"مہرماہ کو لگا تھا جیسے وہ اپنے پیروں پہ نہیں کھڑی رہ سکے گی۔سفیر کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔

"مجھے نماز سے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے؟ وہ بھی تمہاری۔۔۔دین ہر انسان کا ذاتی مسئلہ ہے۔بلکہ! مجھے تو نماز پڑھنے والی لڑکیاں اچھی لگتی ہیں۔تم آج مجھے زندگی میں پہلی بار سب سے اچھی لگی ہو۔میں کافی دیر سے تمہیں دیکھ رہا ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

مہر ماہ نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا وہ کتنے دنوں بعد پہلے والا سفیر لگا تھا۔وہی نرم لہجہ، وہی مسکراہٹ ،۔

"تم آئندہ ایسا کرنا میرے سامنے نماز پڑھا کرنا میں تمہیں دیکھتا رہوں گا۔اچھا لگتا ہے مجھے۔"اور ایسے دوستانہ انداز میں اس نے آخری بار کب بات کی تھی؟ مہر ماہ نے یاد کرنا چاہا۔اس کی آنکھیں بے اختیار بھیگنے لگیں۔یہ شخص اس کے لیے کیا تھا؟ یہ تو کوئی اس سے پوچھتا۔

"آپ کو تو نماز پڑھنے والی لڑکیاں پسند نہیں تھیں۔"اے سی کی کولنگ اور ٹھنڈے فرش پہ اس کے ننگے پیر اس کی ریڑھ کی ہڈی تک جمنے لگی تھی۔سفیر کو اس ٹمپریچر کی عادت تھی لیکن اسے نہیں۔

اس کی سماعتوں میں فروا کی آواز گونج رہی تھی۔وہ چار عورتوں کے درمیان ایک پارٹی میں کھڑی فخر سے کہہ رہی تھیں، " میرے سفیر کو تو یہ پانچ وقت کی نماز اور قرآن بس ایک پابندی لگتی ہے۔بس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وضو کر کے ایک نماز سے دوسری کے انتظار میں بیٹھے رہو، اپنی کوئی زندگی ہے یا نہیں ؟ویسے دین میں انسان کے اپنے لیے بھی کوئی اسپیس ہونی چاہیے what's say?"

" نہیں تو! مجھے کیوں ایسا لگے گا؟" سفیر کی آواز اس کو ہوش میں لائی تھی۔

"آر یو سیریس ؟میں ایسا کیوں کہوں گا ٹھیک ہے نماز نہیں پڑھتا، لیکن جو پڑھتا ہے اسے کیوں برا سمجھوں گا ؟"وہ سخت متعجب تھا۔مہر ماہ کے سینے میں جیسے کسی نے گھونسہ دے مارا ہو۔**(اس نے اس شخص کے لیے خدا کو چھوڑ دیا)**

"مجھے بس دو طرح کی عورتیں نہیں پسند، ایک بد کردار دوسری بزدل۔دونوں ہی نسل خراب کرتی ہیں۔ بد کردار عورت اپنے سارے خاندان کو ذلیل کرواتی ہے اور بزدل عورت اپنے سارے خاندان کو بزدل بناتی ہے۔وہ اپنے لیے اسٹینڈ نہیں لیتی اور اس کی دیکھا دیکھی اس کے بچے اس کے ساتھی بھی اسی کی طرح بنتے جاتے ہیں اور یہ سائیکل چلتا رہتا ہے۔"اس نے کہنا جاری رکھا۔

"تم سے شادی نہ کرنے کی وجہ بھی یہی تھی تم بزدل تھیں۔میں نے کبھی تمھیں اپنے لیے اسٹینڈ لیتے نہیں دیکھا، اور ہالے وہ تمھارے بالکل برعکس، وہ مجھے پسند کرتی تھی لیکن پھر بھی میری غلط بات کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔وہ اپنے سے جڑے رشتوں کے لیے بھی اسٹینڈ لیتی تھی۔بزدل عورت سے مرد محبت کر سکتا ہے لیکن بہادر عورت سے عشق ہوجاتا ہے۔مرد کبھی بھی اس عورت کا نہیں ہوتا جو اس سے ڈرتی ہو، جھجکتی ہو، اس کی باتیں بلا چوں چرا مان لیتی ہو۔مرد اس عورت کا ہوتا ہے جو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات منوانا جانتی ہو، جو مرد کی غلط بات کو غلط کہنے کا حوصلہ رکھتی ہو،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جس کی زبان نہیں آنکھیں بات کرتی ہوں۔ایسی عورت مرد کو پاگل کر دیتی ہے۔"مہر چند ثانیے اس کو دیکھتی رہی پھر جب بولی تو اس کی آواز میں اندیشے تھے۔

"کیا ہالے ایسی تھی ؟" وہ رکی تھی۔

"جو کسی مرد کو پاگل کر دے ؟"اس کی آواز اسے خود بے گانی لگی۔سفیر گہری سانس بھرتا کمفرٹر خود سے ہٹاتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

" ہالے بے وفا نہ ہوتی، تو اسے سب معاف تھا۔اب خود اندازہ لگا لو وہ کیسی تھی۔"مہر کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔جبکہ وہ بول کر باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔پھر دروازے پہ رکا اس کے سر میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔وہ چوکھٹ کو تھامے سر پہ ہاتھ رکھے وہیں ٹھہر سا گیا۔

مہر ماہ جلدی سے اس کے قریب پہنچی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟ آپ آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟" وہ پریشان ہو اٹھی تھی۔

"آپ کی طبیعت خراب ہے تو ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"وہ اس کے بازو پہ ہاتھ رکھے فکرمندی سے کہہ رہی تھی۔

"پتہ نہیں کیا ہوا ہے کل رات سے یہی ہو رہا ہے شاید ڈرنک کی وجہ سے !" وہ اب تک سر کو ہاتھوں میں پکڑے کھڑا تھا۔

"پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا، لیکن اب اب جتنا پیو اتنا کم لگتا ہے۔سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں؟" اس نے تفصیلی جواب دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ یہ سب چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ آخر آپ کو میری کوئی پروا ہے یا نہیں؟ کیوں میری کوئی بات نہیں سنتے آپ؟"وہ بے بسی سے پھٹ پڑی تھی۔

سفیر نے سرخ ڈوروں والی آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔

" تم نہ میری محبت ہو اور نہ میرا عشق۔تم ایک ان چاہی بیوی ہو اور ان چاہی بیویوں کو یا تو گزارے کرنے پڑتے ہیں یا پھر طلاقیں لینی پڑتی ہیں۔میں دونوں باتوں میں راضی ہوں تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو؟" اس کے لہجے میں تضحیک تھی۔

مہر نے گیلی آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔

"میرا کیا قصور ہے سفیر! کیا آپ سے محبت کرنا میرا قصور ہے ؟"سفیر نے اس کا بازو سختی سے دبوچ لیا تھا۔

" تمہارا قصور یہ ہے کہ تم محبت میں لالچی ہوگئی۔تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے اپنی بہن کے منگیتر سے شادی کرنے کی حامی بھر لی، یہ جانتے ہوئے کہ وہ کسی کی بے وفائی سے ڈسا ہوا بٹا ہوا مرد ہے۔تمہارا قصور یہ ہے کہ تم needy اور desperate ہوگئیں۔تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہالے بننا چاہا، اگر تم مہر ماہ بنتی تو آج شاید میرے دل میں کہیں نہ کہیں تمہارا کوئی مقام ہوتا۔لیکن تم مہر ماہ! تم نے اپنی عزت نہیں کی، تم نے کسی اور کا نقاب اوڑھ کر میرے دل میں داخل ہونا چاہا۔ "وہ بول رہا تھا اور مہر دم سادھے اس کو سنے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں کیا لگتا ہے میں کچھ نہیں سمجھ سکا تمہاری ڈریسنگ تمہارا بولنا تمہاری باتیں تم نے ہر چیز کو ہالے کے انداز سے جوڑ لیا ہے۔تم مجھے بار بار شراب چھوڑنے کا کہتی رہیں، کیا تمھیں واقعی لگا کہ میں صرف "کہنے" سے چھوڑ دوں گا؟ کیا تمھارے پاس ہالے جیسا ٹاکنگ پاور ہے کیا ہو تم ؟کیا تم کبھی اپنی کوئی بات منوا سکی ہو تم ہالے بننا چاہتی تھی۔میں پہلے دن سے سمجھ گیا تھا لیکن کچھ کہا نہیں مجھے لگا شاید تم ایک دن اپنی جگہ پہ آجاؤ گی۔لیکن نہیں مہر! تم جیسی ڈھیٹ گھٹیا اور محبت میں لالچی لڑکی میں نے کہیں نہیں دیکھی۔تم چاہتی ہو کہ جن سے تم محبت کرتی ہو، وہ بس تمھارے ساتھ رہیں۔چاہے تمھیں ماریں،چاہے تم سے پیار کریں، چاہے ذلیل کریں، چاہے عزت دیں، بس وہ ساتھ رہیں۔تمہارا قصور یہ ہے کہ، تم گریس لیس ہو اور مجھے ایسی عورتوں سے نفرت ہے۔اگر میری نظروں میں میرے قریب رہنا ہے، تو ہالے سلطان کا lesser verision بننا چھوڑ دو۔ورنہ میں تمھیں چھوڑ دوں گا۔"وہ سخت لہجے میں کہتا اندر چلا گیا تھا۔پیچھے مہر ماہ کا چہرہ ایسا تھا جیسے کسی نے سفید پینٹ پھیر دیا ہو۔وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔وہ جس شخص کے لیے ساری دنیا چھوڑی، وہ جس کے لیے کیریئر چھوڑا، خود کو بے مول کیا اور جس کے لیے خدا چھوڑا، وہ شخص اسے چھوڑنے کی بات کر رہا تھا۔وہ بھی اتنی آسانی سے ؟آج اسے اندازہ ہوا تھا۔

"ریاضتوں کا صلہ صرف اللہ کی محبت میں ملتا ہے، بندے کب آپ کو دو کوڑی کا کر دیں ان کا کیا بھروسہ ؟"

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنے گھر میں بنی شاہانہ طرز کی جم میں اس وقت شاہد حسین ٹریک سوٹ پہنے ٹریڈ مل پہ بھاگتے نظر آ رہے تھے۔ان کے چہرہ پسینے سے تر تھا۔سرمئی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔اسی وقت، ان ہی کی طرح کی سرمئی آنکھوں والا ایک لڑکا دروازہ کھولتا اندر آیا۔پاس کھڑے ملازم کو ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا، ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے ٹاول اور پانی کی بوتل لے کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لی۔ملازم سر ہلاتا آگے بڑھ گیا۔شاہد حسین کان میں لگے ننھے آلے کی مدد سے کسی سے کال پہ بات کرنے میں مصروف تھے، البتہ اس کی موجودگی محسوس کر چکے تھے۔کان میں لگا ننھا آلہ نکالا موبائل کا بٹن دبا کر کال ڈسکنیکٹ کی، اس کے بعد ٹریڈ مل کی بھاگتی زمین کو ایک بٹن سے بند کر دیا۔قدموں کے نیچے کی زمین جیسے رک سی گئی تھی۔ہارون بغیر کچھ کہے ان کے پیچھے کھڑا رہا۔شاہد جیسے ہی مڑ کر نیچے اترے، ہارون نے سفید بے داغ ٹاول ان کے آگے کیا۔جسے انہوں نے بغیر کچھ کہے تھام لیا اور اپنے چہرے اور گردن کا پسینہ صاف کرنے لگے۔

"کیا اپنے لیے یہ کام تلاش کیا ہے ؟"وہ ٹاول اس کو واپس تھماتے بولے تھے۔

"اور اگر کر لیا ہے، تو یاد رکھو اس تنخواہ سے تمہاری گاڑی کا پٹرول بھی پورا نہیں ہو گا۔"ہارون نے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"میں اگر یہ کام کروں گا تو کسی خوبصورت لڑکی کے لیے۔آپ جیسے عمر رسیدہ آدمی بولتے بہت ہیں اور مجھے سننے کی عادت بہت کم ہے۔"وہ ان کے قریب جھک کر کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان بوڑھے ہاتھوں میں اب بھی اتنی طاقت ہے کہ تمہاری ہڈی پسلی ایک کر سکوں، پھر کیا ارادہ ہے ہارون صاحب ؟"بولتے ہوئے انہوں نے ہارون کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لے لی تھی اور آگے بڑھ گئے۔ہارون نے منہ کے زاویے بگاڑے تھے۔

"اچھا چھوڑیں یہ سب، مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔"وہ ان کے پیچھے جاتے ہوئے بول رہا تھا۔

"ابھی ساڑھے سات بج رہے ہیں، میرے فریش ہونے کا وقت ہے۔فکس آٹھ بجے میں ناشتہ کروں گا اور ساڑھے آٹھ بجے مجھے آفس کے لیے نکلنا ہے، تمہاری طرح بے روزگار نہیں ہوں میں۔"وہ اپنے موبائل کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہا تھے۔ہارون ان کے پیچھے پیچھے تھا۔

"یار پپا، رک جائیں! بات تو سن لیں۔جانتا ہوں آفس میں بہت کام آپ کے منتظر ہیں، بس چند جھوٹ ہی تو۔۔۔"شاہد حسین کی گھورتی آنکھوں نے اس کی زبان کو بریک لگایا تھا۔

" مطلب چند سچ ہی تو بولنے ہیں، جانتا ہوں میں آپ کتنے سچے ہیں۔بس وہ تو میرے منہ سے نکل گیا۔"وہ سنبھل گیا تھا۔

"ان جھوٹوں کے مجھے پیسے ملتے ہیں، وہی پیسے جن سے تمھارے خرچے پورے ہو رہے ہیں۔کہو تو جھوٹ بولنا چھوڑ دوں ؟پھر اس شاہی گھر کو اپنے خرچوں کو تم سنبھال لینا ؟"ان کے لہجے میں واضح طنز تھا۔ہارون تلملا کر رہ گیا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں نہیں کماتا، لیکن یہ کل سے آپ کچھ زیادہ طعنے نہیں دے رہے ؟"وہ جلے کٹے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو کما کر دکھا دو!" انہوں نے ترکی بہ ترکی کہا تھا۔ہارون نے گہری سانس بھر کر کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے۔

"کیا آپ کو پتہ ہے گریف کے کتنے اسٹیجز ہوتے ہیں ؟"ہارون نے ان کے عین عقب میں کھڑے ہو کر سنجیدہ آواز میں پوچھا تھا۔شاہد ٹھہر گئے۔مڑ کر ہارون کو دیکھا آنکھوں میں استعجاب ابھرا تھا۔

"انکار ،غصہ ،بارگنگ ،ڈپریشن ،قبولیت۔"انہوں نے سوگ کے سارے مراحل دہرا دیئے تھے، چہرے پہ اب بھی نہ سمجھی کا تاثر تھا۔ہارون نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

" صحیح کہا پپا! اب یہ بتائیں رستم کی موت کو آپ نے آج تک قبول کیوں نہیں کیا ؟"اس کا لہجہ نارمل تھا۔شاہد کے چہرے کا رنگ یکدم تبدیل ہوا تھا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟مم۔۔۔میں قبول کر چکا ہوں۔مجھے پتہ ہے وہ اب کبھی واپس نہیں آ سکتا۔میں مان چکا ہوں ایک طوفان آیا اور میری سب سے قیمتی چیز لے گیا۔تم کیا بکواس کر رہے ہو؟" ان کے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا۔ہارون دو قدم آگے آیا، ان کی آنکھوں میں دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

"سوگ کے آخری مرحلے، " **قبولیت**" کے دو مراحل ہوتے ہیں۔پہلا! آپ مان لیتے ہیں جو انسان آپ کی زندگی سے چلا گیا وہ چلا گیا اور اب واپس نہیں آئے گا اور آپ اس کے بغیر جینے کی کوشش کرتے ہیں۔دوسرا ! آپ مان لیتے ہیں کہ جو انسان آپ کی زندگی سے چلا گیا وہ اب نہیں آئے گا اور۔۔۔"

شاہد سانس روکے اسے سن رہے تھے، جم خانے میں ہارون کی آواز گونج رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور آپ اس کو کسی اور میں ڈھونڈنا شروع کر دیتے ہیں۔کسی اور میں اس کا عکس، اس کی پرچھائی،اس کی شبیہہ، ڈھونڈنے لگ جاتے ہیں۔جس طرح آپ نے رستم کے بعد مجھ میں ڈھونڈی۔"شاہد کو لگا جیسے کسی نے ان کے منہ پہ زوردار تھپڑ دے مارا ہو، وہ گنگ ہو گئے، زبان تالو سے چپک گئی۔یہ کیسا نقاب تھا، جو آج اترا تھا ؟وہ کچھ کہنا چاہتے تھے، ہارون کی باتیں جھٹلانا چاہتے تھے، یا پھر کم از کم اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرانا چاہتے تھے۔لیکن نہیں کر سکے۔وہ لٹھے کی مانند سفید چہرہ لیے اسے بولتے ہوئے سنے گئے۔

"آپ نے ہارون کو رستم بنانا چاہا۔حالانکہ یہ ایسا تھا جیسے زمین کو آسمان سے ملانا، نہ وہ اچھا تھا نہ میں برا۔۔ہم بس مختلف تھے پپا، ہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے تھے، نہ وہ ہارون بن سکتا تھا نہ میں رستم۔اسے اللہ نے اپنی باتوں اور زہانت سے لوگوں کے دل جیتنے بھیجا تھا اور مجھے کسی کی زندگیوں میں رنگ بھرنے۔صرف اتنی سی بات تھی اور آپ سمجھ ہی نہیں سکے۔"اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا، آواز بھی بلند نہیں تھی، وہ بس بتا رہا تھا۔شاہد کو اپنے پیروں پہ کھڑے ہونا مشکل لگا۔

اس کے جانے کے بعد آپ نے مجھ سے وہی سب ایکسپیکٹ کیا جو رستم کر سکتا تھا۔گریڈ سے لے کر کپڑوں تک، بولنے سے لے کر کھانے پینے ہنسنے بولنے تک۔۔۔آپ نے ہر جگہ، ہر جگہ مجھے اس کے جیسا بنانا چاہا اور میں نے کوشش کی۔۔۔خدا کی قسم میں نے کوشش کی۔

”I tried my best۔

اس نے گردن جھکا لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" لیکن میں اس جیسا نہیں بن سکا۔یار! میں اس کے جیسا نہیں تھا۔میں ہارون ہوں اور مجھے رنگوں کے لیے بنایا گیا تھا۔آئی ایم سوری! میں وہ نہیں کر سکا جو آپ چاہتے تھے۔میں نے آپ کا فیورٹ بیٹا مار دیا۔آئی ایم سوری!"شاہد خاموش ہوگئے، کچھ نہیں کہہ سکے۔کیا ان کے پاس کہنے کو کچھ تھا ؟کافی دیر بعد ہارون نے گردن اٹھائی تھی، شاہد کی ویران آنکھوں میں دیکھا۔

"میں اپنے لیے خود کوئی فیصلہ لینا چاہتا ہوں۔تاکہ میں بعد میں اگر پچھتاؤں تو وہ میرا اکیلے کا پچھتاوہ ہو۔"اس کا لہجہ اب کے سنجیدہ تھا۔شاہد اس کو دیکھتے ہوئے نیچے بچھے ہوئے رگ پہ بیٹھ گئے۔ہارون بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا ٹانگیں سمیٹ کر۔۔۔

" لیکن مجھے کچھ وقت چاہیے پپا، میری ساری زندگی پلان شدہ تھی۔ہالے ، میں اور ہماری زندگی۔۔۔ہم کوئی ریستوران کھول لیتے یا کچھ اور کر لیتے، لیکن جو بھی ہوتا ہم ساتھ ہوتے۔"وہ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا، شاہد بغور اسے سن رہے تھے۔

"چوبیس سال کی ساری پلاننگ ایک دم سے جیسے ختم ہوگئی، اگلے چوبیس سال کی پلاننگ کے لیے چوبیس دن تو چاہیے ہوں گے ناں ؟" اس نے جیسے تائید چاہی تھی۔

" ہالے میری ساری زندگی کو dominant کرتی تھی وہ چلی گئی ہے پپا! آپ سوچیں تو سہی! ہارون ہالے کے بغیر رہ رہا ہے یہ کیا کسی معجزے سے کم ہے ؟میں آج بھی اتنی ہی تکلیف میں ہوں جتنی اس دن سفیر کے پروپوزل والے دن تھا۔بس فرق یہ ہے کہ اب ہارون شاہد با وقار ہے، اب وہ غم کے اشتہار نہیں لگاتا، اب وہ خود کو اس غم کا عادی بنا رہا ہے۔میں نے آج تک اپنی ایک شرٹ لینے کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فیصلہ بھی نہیں کیا۔آپ پروفیشن کی بات کر رہے ہیں! ہاں میں لوں گا فیصلہ، لیکن بس تھوڑا وقت اور بلکہ شاید میں فیصلہ لے چکا ہوں آپ کو بتانے میں وقت لگے گا۔"

"اور شادی کیا تم اب تم ساری زندگی شادی نہیں کرو گے ؟"ان کو جیسے ایک ہی خوف لاحق تھا۔ہارون نے ان کی آنکھوں میں دیکھا، چند لمحے گزرے اس کے بعد اس نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے نہیں پتا پپا! مجھے واقعی نہیں پتا۔شادی زندگی کا حصہ ہے، لیکن زندگی نہیں۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ کوئی لڑکی آ کر اچانک سے میرے سارے غم سمیٹ لے گی۔اور ہارون ہالے کو بھول جائے گا۔تو ایسا نہیں ہو گا! وہ میرے ساتھ اس طرح ہے، جیسے جسم میں خون اور مجھے اپنے غم سے نکلنے کے لیے کسی تیسرے کی ضرورت نہیں ہے۔میں سروائیور ہوں، اپنا مسیحا ہوں۔میں جھیل لوں گا۔"اس کے لہجے میں عزم تھا۔

"کیا تم اب بھی ہالے کو یاد کرتے ہو ؟اس کی شادی ہوگئی ہے ہارون! اب بس کر دو۔کچھ لوگ ہمارے لیے نہیں ہوتے، ان کا زندگی سے چلے جانا کوئی سزا یا بدقسمتی نہیں ہوتا یہ بس طے ہوتا ہے تم اس حقیقت کو قبول کر لو بیٹے! "

"میں کر چکا ہوں، لیکن میرا دل بہت بری طرح ٹوٹ گیا ہے۔"اس کے لہجے میں غم تھا۔

"اس کو جوڑنا بہت مشکل ہے، مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔وہ کوئی ایک تعلق نہیں تھی، جسے بھول جاؤں۔میں نے ہالے کے علاوہ کوئی دوست نہیں بنائے۔میں نے اس کے علاوہ کوئی رازدار نہیں بنایا۔ اس کے علاوہ کوئی فیملی نہیں دیکھی۔وہ میرے لیے آل ان ون تھی۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ میں اس کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جوگ لے کر بیٹھ جاؤں گا، یا اس کے غم میں سر میں مٹی ڈالوں گا۔اونہوں! میں ان سب چیزوں سے کافی آگے آگیا ہوں۔میرا ریموٹ اب میرے اپنے ہاتھ میں ہے۔لیکن۔۔۔"وہ رکا تھا آنکھوں میں کرب اترا تھا۔چہرے پہ اذیت کے تاثرات تھے۔

"لیکن میں اس سے دور نہیں جا سکتا! یہ میرے لیے ناممکن ہے۔وہ ضروری ہے سانس لینے جتنی ضروری۔۔۔کیا آپ نے کسی سانس کے مریض کو بغیر آکسیجن ماسک کے دیکھا ہے ؟ "وہ بے بسی سے بولا تھا۔شاہد بس اس کو دیکھے گئے۔

"رستم کے بعد! آپ نے مجھے قبول کر لیا، سوسائٹی نے نہیں کیا۔اسکول میں کوئی بچہ میرے ساتھ کھیلتا نہیں تھا۔"اس کے لہجے اور اس کی آنکھوں میں ایسی اذیت تھی کہ کسی کا بھی دل پھٹ جائے۔

"کوئی بچہ مجھ سے بات نہیں کرتا تھا، سارے دوست سب رشتے اس وقت کے بعد جیسے ختم ہوگئے اور باقی رہا کون ؟"

" ہالے"شاہد اتنی ہلکی آواز میں بولے کہ بہ مشکل خود سن سکیں۔ہارون نے سر ہلایا۔انداز میں شکست خوردگی تھی۔

" بالکل! باقی رہی ہالے۔بس ہالے تھی! اس کے باپ نے اسے مجھ سے ملنے سے نہیں روکا۔اسکول کے بعد کالج آیا۔وہی سب دوست اور وہی سرکل کالج میں پھر سے ملا۔مجھے بلی کرتے تھے پپا!"ہارون کی آنکھوں میں سرخی در آئی تھی۔جیسے بہت مشکل سے ضبط کیا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"رستم کا قاتل کہتے تھے۔یہ بات ان چند بچوں نے پورے کالج میں پھیلا دی، اور ہارون ایک بار پھر اکیلا ہوگیا۔اور پھر اس کے لیے کون آیا ؟"اس نے سوال کیا تھا یا شاید نہیں کیا تھا۔سوال وہ ہوتے ہیں جن کے جواب کے لیے منتظر رہا جائے۔یہاں بیٹھے دونوں مرد جواب جانتے تھے۔

"میرے لیے پھر سے ہالے آئی۔وہ میرے لیے ہر بار آئی۔اس نے ان لڑکوں سے بات کی۔آپ جانتے ہیں ناں! وہ کیسے بات کرتی ہے؟ "ہارون نے ان کو دیکھ کر پوچھا تھا۔اور پھر دونوں ایک ساتھ ہنس دیے۔

"وہ میرے لیے ہر بار آتی تھی، اب میں اس کے لیے کیسے نہ جاؤں؟ وہ میرے برے وقت میں ساتھ تھی میں اس کو کیسے چھوڑ دوں ؟" اس نے میرے اندھیروں میں روشنی کا کردار ادا کیا میں اس کے اندھیروں میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں۔سب کچھ! اس کی شادی، اس کا کسی اور کے ساتھ خوش رہنا، لیکن ایک چیز! ہارون شاہد بس ایک چیز برداشت نہیں کر سکتا۔ہالے کی نفرت، ہالے کی بے رخی اور اس کا ہارون کے لیے اجنبی ہوجانا۔یہ میں نہیں سہہ سکتا!" اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا تھا۔جیسے وہ خود کو یقین دلا رہا ہو کہ وہ یہ سب نہیں کر سکتا۔شاہد نے چند ثانیے اس کو عجیب سی نظروں سے دیکھا تھا، جیسے یقین کرنا چاہتے ہوں کہ، یہ وہی ہارون ہے جو ہالے کے نزدیک ہوا کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"تم کیسے بدل گئے ہارون۔" وہ اس کے چہرے پہ نظر جمائے پوچھ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم تو بالکل ایسے نہیں تھے، اپنی چیزیں دینا تو کبھی تم نے سیکھا ہی نہیں تھا۔اور ہالے تم ہالے کی قربانی دینے کو کیسے تیار ہوگئے؟ کوئی ایک واقعہ کوئی ایک بات انسان کو کیسے بدل سکتا ہے ؟" شاہد حسین کی آنکھوں میں لا تعداد سوال تھے۔ان کے لہجے میں شبہات تھے۔ہارون نے نظریں اٹھا کر ان کو دیکھا تھا۔

"کیا آپ کی زندگی میں کبھی فجر میں جگانے جیسا لمحہ آیا ہے؟" شاہد کی آنکھوں میں تحیر اترا تھا۔

" فجر میں جگانے جیسا لمحہ ؟" ہارون نے اثبات میں سر ہلایا۔

" بالکل! فجر میں جگانے جیسا لمحہ۔۔۔کیا آپ نے کبھی نوٹ کیا ہے، جب فجر کی اذان ہوتی ہے۔اور جب کبھی الارم یا اذان کی آواز سے ہماری آنکھ کھلتی ہے اور ہم اٹھ بیٹھتے ہیں۔ وہ لمحہ کیسا ہوتا ہے؟ وہ پوچھ رہا تھا۔شاہد حسین نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا تھا۔" ہارون مسکرایا تھا۔

" وہ" جاگنے " کا لمحہ ہوتا ہے۔ایک لمحہ! بس ایک لمحہ، اگر آنکھوں کو زبردستی کھلا رہنے دیا۔اگر ایک لمحے میں بستر سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔اگر ایک لمحہ میں حق کی آواز پہ لبیک کہہ دیا، تو فجر مل جاتی ہے۔ ورنہ اگلے ہی لمحے، ایک گہری اور غفلت بھری نیند آپ پہ طاری ہوجاتی ہے۔جاگنا اس ایک لمحے میں ہوتا ہے، ورنہ فجر قضا ہوجاتی ہے۔کیا آپ کبھی دوسرے لمحے میں جاگے ہیں ؟ ؟کوئی نہیں جاگا ہوگا، کوئی بھی نہیں۔۔۔اور اگر کوئی دوسری صدا پہ جاگا بھی ہوگا، تو اس نے یا تو قضا پڑھی ہوگی یا پھر نماز میں وہ سکون ملا ہی نہیں ہوگا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاہد نے حیرت سے ہارون کو دیکھا تھا۔اب بات کچھ کچھ ان کی سمجھ میں آنے لگی تھی۔ان کا بیٹا کہے جا رہا تھا۔

" ایک بات یا ایک واقعہ انسان کو نہیں بدلتا۔انسان خود " اپنے آپ "کو بدلتا ہے۔" ہر انسان کی زندگی میں اس کو اس کے خواب سے جگانے کے لیے ایک لمحہ آتا ہے۔کوئی جاگ جاتا ہے، اور کوئی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔جو جاگ جاتا ہے، اس پہ اللہ اپنا کرم کرتا ہے اور آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔اور جو سوجاتا ہے اس کی فجر قضا ہوجاتی ہے۔میں نے نیند کو بھگا کر، سستی سے جان چھڑوا کر، زبردستی اپنی آنکھیں کھول لیں اور مجھے فجر مل گئی پپا! یہ میں نے نہیں کیا، یہ ہالے نے بھی نہیں کیا، یہ اللہ نے کیا اور اس نے اس لیے کیا کیونکہ شاید دور کہیں میں یہی چاہتا تھا۔اس نے آنکھیں کھلوا دیں، کیونکہ ان پہ لگی پٹی میں اب دنیا اندھیری لگنے لگی تھی۔اس نے میری اندھیری دنیا کو رنگین کرنے کے لیے میرے ہاتھوں میں رنگ دے دیے، اور اب لگتا ہے جیسے میں ان رنگوں کو چھوڑ ہی نہیں سکتا۔یہ رنگ میرا عشق ہیں۔میرا ہنر، میرا کام، آپ نے مجھ سے فیصلہ لینے کو کہا تھا ناں! میرا فیصلہ میرے " رنگ" ہیں ۔اب ہارون شاہد رنگوں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔کیونکہ میں جان گیا ہوں یہی میرا اصل ہے۔یہ میرا ٹیلنٹ اور یہی مرہم۔"وہ بول کر مسکرایا تھا۔نم ہوتی آنکھوں کو ہتھیلی کی پشت سے رگڑ کر صاف کیا۔شاہد یک ٹک اسے دیکھے گئے بغیر پلک جھپکے۔

"ہارون! کیا تمہیں لگتا ہے ہالے اور تمہارا تعلق دوبارہ سے ویسا بن سکتا ہے ؟"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے ویسا تعلق چاہیئے بھی نہیں پپا۔میں آرٹسٹ ہوں مجھے چیزیں ری سائیکل کرنی آتی ہیں۔ہمارے تعلق کو بھی ریسائیکلنگ کی ضرورت ہے۔ہمارے پچھلے تعلق میں ہارون کمزور تھا، دبتا تھا۔

" دبتا تھا ؟" شاہد نے تعجب سے دہرایا تھا۔

"کیا ہالے ٹاکسک تھی ؟"ان کے لہجے میں بے شمار حیرت تھی۔ہارون نے سر ہلایا۔

"ہاں! ہالے ٹاکسک تھی۔میرے معاملے میں وہ ٹاکسک تھی۔ا"س نے اعتراف کیا تھا۔"دوستی میں برابری ہونی چاہیے۔ہمارے تعلق میں نہیں تھی۔یہاں وہ ملکہ تھی اور میں غلام۔ میری بات کی کوئی اہمیت نہیں تھی، اور اس کی باتیں حرف آخر۔میری رائے نہیں سنی جاتی تھی، اور اس کے مشورے صحیح۔لیکن اب ایسا نہیں ہوگا، اسے اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔"

"یہ۔۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہالے ٹاکسک کیسے ہو سکتی ہے؟" وہ اب بھی سخت متعجب تھے۔"اور بالفرض اگر وہ ہے بھی، تو تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ وہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ٹاکسک لوگ کبھی ٹھیک نہیں ہوتے۔"ان کے لہجے میں ہزار اندیشے تھے۔ہارون مسکرایا تھا۔اس کی سرمئی آنکھیں اس کے ساتھ مسکرائی تھیں۔

"ٹاکسک لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔"اس نے انگلیوں پہ گنوایا۔"پہلے وہ! جن کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ ٹاکسک ہیں، ان کا رویہ غلط ہے، وہ لوگوں کو ہرٹ کر رہے ہیں، ان کے اندر برائیاں ہیں، لیکن وہ یہ سب کچھ ماننے کو تیار نہیں ہوتے۔وہ اپنا رویہ بدلنے کو تیار نہیں ہوتے۔ وہ اپنے اس عمل کو جسٹیفائی کرتے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ وہ اپنے سے جڑے تعلقات کو کھو دیتے ہیں۔اور دوسرے وہ جو ٹاکسک ،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوتے ہیں لیکن ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا۔کیونکہ ان کو کبھی اس بات کا احساس ہی نہیں دلایا جاتا۔وہ اپنے رویے سے واقف ہی نہیں ہوتے۔ان کو لگتا ہے جو ہے جیسا ہے ٹھیک ہے۔لوگ ان کی مان رہے ہیں ٹھیک ہے۔وہ مذاق کے نام پہ لوگوں کو ذلیل کر رہے ہیں، ٹھیک ہے۔ان کی باتوں سے کسی کا دل دکھ رہا ہے، لیکن انہوں نے تو بھلائی کی بات کی ٹھیک ہے۔کوئی ان کو یہ نہیں بتاتا کہ مذاق کرنے اور مذاق اڑانے میں فرق ہوتا ہے۔کوئی ان کو یہ نہیں بتاتا کہ نصیحت کرنے اور دل دکھانے میں فرق ہوتا ہے۔اور ایک دن جب انہیں پتہ لگ جاتا ہے تو پہلے وہ شاکڈ ہوتے ہیں، پھر انکار کرتے ہیں ، پھر شرمندہ ہوتے اور آخر میں وہ مان لیتے ہیں۔وہ مان لیتے ہیں کہ وہ غلط تھے۔وہ اپنا رویہ درست کر لیتے ہیں ہیں اور رشتے بچا لیتے ہیں ایسے لوگ انمول ہوتے ہیں۔"وہ سانس لینے کو رکا۔"ہالے بھی ایسی ہے۔مجھے یقین ہے جب میں اسے احساس دلاؤں گا، وہ خود کو درست کر لے گی کیونکہ اب ہارون کو برابری چاہیے، کیونکہ اب ہارون فجر کی اذان میں ہونے والی پہلی صدا پہ جاگ گیا ہے۔"شاہد اس کو دیکھ کر مسکرائے۔ہارون کی کلفت جیسے دور ہوگئی۔

"تمہیں لگتا ہے پینٹنگ تمہارے خرچے جھیل سکے گی؟ کیا تم اس کمائی سے زندگی گزار سکو گے ؟"وہ جیسے اس کے اس فیصلے سے خوش نہیں تھے۔ہارون نے ان کو نہیں دیکھا۔وہ گردن ترچھی کیے دوسری جانب دیکھنے لگا۔

"مجھے اپنی شاہانہ زندگی کو مینٹین رکھنے کے لیے کچھ اور کرنا ہوگا۔میں جانتا ہوں۔لیکن میں ایسی زندگی کا کیا کروں گا جس میں " خوشی اور سکون " ہی نہ ہو ؟رنگ مجھے خوشی دیتے ہیں میرا غم میری کلفت دور کر دیتے ہیں۔ان کے درمیان رہتا ہوں تو یاد رہتا ہے کہ میں ہارون شاہد ہوں، اور میرے ہاتھوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں اللہ نے رنگوں سے دنیا بنانے کا ہنر رکھا ہے۔آج تک میں ان رنگوں سے بھاگتا رہا، لیکن اب احساس ہوتا ہے کہ ساری خوشی تو ان ہی میں تھی۔اللہ نے میرا دل تو ان ہی کے ذریعے جوڑنا تھا۔میرا اصل تو یہی تھے۔اور جب انسان اپنے اصل کی طرف لوٹ آتا ہے، تو کوئی واپسی نہیں ہوتی۔میں اب خوش ہوں، ہاں میرا دل ٹوٹا ہوا ہے۔لیکن میں آرٹسٹ ہوں میں ٹوٹی ہوئی چیزوں کو جوڑتے جوڑتے ایک دن اس اصل آرٹسٹ **(انگلی آسمان کی جانب اٹھائی)** سے اپنا دل بھی جڑ وا لوں گا۔آپ فکر نہ کریں۔اب ہارون اپنے ساتھ، اپنے اصل کے ساتھ خوش ہے۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا،چوڑی ہتھیلی اپنے باپ کے سامنے پھیلائی۔

" اور اگر کوئی کمی ہوئی تو، آپ کے بینک اکاؤنٹس تو ہیں ہی۔" آخر میں اس کا لہجہ ہلکا پھلکا ہو گیا۔شاہد حسین ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔اب وہ دونوں باہر جا رہے تھے۔شاید ایک اچھا ناشتہ، یا پھر ایک اچھی واک۔۔۔"لیکن! سب سے اہم، ایک اچھی زندگی۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اسی خوشگوار صبح میں، جب شاہد حسین اور ہارون کو اپنے گھر کے جم خانہ میں چھوڑ کر، اگر ہم ایک چھوٹے سے پارک میں جائیں۔تو وہاں ہمیں کچھ لوگ ٹریک پہ بھاگتے ورزش کرتے دکھائی دیں گے۔کچھ لمبی سی واک کر رہے ہوں گے اور کچھ گھاس یا بنچ پہ بیٹھے صبح کو خوش آمدید کہہ رہے ہوں گے۔ایسے میں پارک کے داخلی دروازے سے ایک سولہ سالہ لڑکا اپنے ہاتھ میں ایک اعلی نسل بھورے رنگ کے کتے کا پٹا تھامے، آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر آ رہا تھا۔کتا بار بار اچھل اچھل کر اس کے قد کے برابر آنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی کوشش کرتا اور وہ لڑکا کھکھلا کر ہنسنے لگتا۔جیسے کوئی ماں اپنے بچے کی شرارت دیکھ کر ہنستی ہو۔ذرا ذرا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ رک جاتا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی سرخ بال کو دور اچھال دیتا۔پھر اپنے کتے کے پٹے کو ذرا سا ڈھیلا چھوڑ دیتا، وہ فورا اچھلتا ہوا جاتا اور بال اپنے منہ میں لیے واپس آجاتا۔بدلے میں اس کا مالک اس کے سر پہ ہاتھ پھیر دیتا اور وہ اعلی نسل کتا جیسے اندر تک شانت ہوجاتا۔

" بہت ٹیلنٹڈ کتا ہے تمہارا!" اپنے عقب سے آتی آواز پہ وہ بری طرح ٹھٹکا تھا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو سامنے ہی سرمئی ٹریک سوٹ میں ملبوس پسینے میں نہایا ہوا عمر حیات کھڑا تھا۔وہ شاید جاگنگ کر رہا تھا۔ اس کی سیاہ آنکھیں چمک رہی تھیں۔اور لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔اس کو اس طرح مسکراتے اور اپنے قریب دیکھ کر حسن کے جسم کے سارے اعصاب تن گئے۔

"پہلی بات! تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے آنے کی۔اور دوسری بات! یہ کتا نہیں برونو ہے۔میرا بیٹا۔آئندہ اس کو کتا کہنے کی جرات نہ کرنا۔"اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تھی۔عمر نے، اوہ! کے انداز میں ابرو سکیڑے تھے۔

"برونو تو اس کا نام ہے ناں! رہے گا تو کتا ہی۔اب میرا نام عمر حیات ہے، تو کیا میری جنس بدل جائے گی۔میں انسان نہیں رہوں گا ؟"وہ مسکراہٹ دبائے پوچھ رہا تھا۔ہلکی ہلکی ہوا سے اب اس کا پسینہ خشک ہونے لگا تھا۔حسن نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کیا تھا۔

"مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔میرے سامنے مت آیا کرو۔۔۔"وہ بول کر آگے بڑھنے لگا۔عمر نے اپنے قدم اس کے ساتھ جوڑ لیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو مت دیکھو میری شکل، بس آواز سن لینا۔ تمھارے بابا میری آواز کے مداح تھے۔اور یقین کرو! میری آواز بڑی دلکش ہے۔"اس کا لہجہ اب بھی غیر سنجیدہ تھا۔

حسن رک گیا تھا، بھورے بالوں والا کتا بھی ساتھ رکا تھا، لیکن اب کے اس کے انداز میں بیزاری تھی ۔وہ بار بار دم ہلا رہا تھا، قدم آگے بڑھا رہا تھا۔جیسے یہاں سے جانے کی جلدی ہو۔وہ اپنے مالک کے ساتھ جس کھیل سے محفوظ ہو رہا تھا، اس نوارد نے اس کا سارا مزہ خراب کر دیا تھا۔

"آخر تم چاہتے کیا ہو ؟اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے مجھے ؟ میرا باپ اور بہن تو چھین لیے تم نے، اب کیا چاہتے ہو ؟"اس کا لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ رنج بھی تھا۔عمر کی آنکھیں سپاٹ ہو گئیں۔

"بات کرنا چاہتا ہوں تم سے اور تمھارے کچھ سوالات کے جواب ہیں، جو میں تمھیں دینا چاہتا ہوں۔ تمہاری بہن میری بات نہیں سن رہی، کیونکہ وہ وکٹم ہے۔مجھے یقین ہے تم ضرور سننا چاہو گے۔"

"میں تمہاری کسی بات کا اعتبار نہیں کروں گا۔پھر میرے ساتھ اپنا وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ ؟"

"میرے پاس ثبوت ہیں حسن! میں بے قصور ہوں، اور میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ بغیر ثبوت کے تو دنیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دیتی۔میں تم سے وعدہ کرتا ہوں، صرف پانچ منٹ میری بات سن لو۔اس کے بعد اگر تم میری شکل نہیں دیکھنا چاہو گے، تو عمر حیات کبھی تمھیں اپنی شکل نہیں دکھائے گا۔"

حسن چند لمحے مشکوک نظروں سے اس کو دیکھتا رہا۔تنے اعصاب ذرا ڈھیلے ہوئے، پانچ منٹ اور اس کے بعد وہ کبھی اس کے سامنے نہیں آئے گا۔آفر بری نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پانچ منٹ سے ایک سیکنڈ کم نہ ایک سیکنڈ زیادہ! ثابت کرو عمر۔"وہ روکھے لہجے میں کہتا، برونو کا پٹا تھامے، سامنے رکھی بینچ کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحہ بعد وہ دونوں ایک درخت کے سائے میں رکھی بینچ پہ بیٹھے ہوئے تھے۔برونو پاس ہی سرخ بال سے کھیل رہا تھا۔

عمر کے ہاتھ میں اس کا موبائل تھا اور اس پہ چلتی پچیس اپریل کی رات والی فوٹیج۔حسن آنکھیں سکیڑے سکرین پہ چلتے مناظر دیکھ رہا تھا۔گاڑی میں سامان رکھواتا عمر، اور پھر کال کرتا ہوا عمر۔حسن نے وقت دیکھا یہ وہی وقت تھا جب ہالے اغوا ہو چکی تھی۔تھوڑی دیر بعد وہ اندر چلا گیا تھا، اور اس کا ڈرائیور گاڑی نکال کر لے گیا۔حسن کا سانس تک رک گیا۔کیا وہ سچا تھا؟اب سکرین پہ تھوڑی دیر بعد کا منظر دوڑ رہا تھا۔عثمان گاڑی لے کر اندر آیا تھا اور واپس اپنے کوارٹر کی جانب بڑھ گیا۔عمر نے سکپ کر کر کے اس کو ساری رات کی فوٹیج دکھائی تھی۔حسن کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا ایک جا رہا تھا۔اب اسکرین پہ صبح سویر کا منظر تھا۔مندی مندی آنکھوں سے گاڑی کی طرف آتا عمر حیات! تھوڑی دیر بعد گاڑی کھلی اور اس سے باہر نکلتی ہالے سلطان۔اس کا حلیہ بکھرا ہوا تھا، وہ بہت بری طرح عمر کے سینے پہ تھپڑ مارے جا رہی تھی۔حسن کے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ اس کی بہن تھی اور کیا کیا جھیل چکی تھی۔اور بس یہاں عمر کے موبائل کی سکرین تاریک ہوگئی۔ایک فلم تھی جو انٹرول میں ہی ختم ہوگئی تھی۔

"اب کیا کہنا چاہو گے ؟"عمر نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے۔اس نے کہنا شروع کیا۔تم اغوا کے وقت جس آدمی سے بات کر رہے تھے مجھے کیا پتہ وہ کون تھا؟ کیا پتہ تم نے اپنے لوگ بھیج کر ہالے کو اغوا کروایا ہو، اور کیا پتہ تمہارا ڈرائیور بھی اس سب میں شامل ہو۔میں جانتا ہوں ہالے نے ویڈیو دیکھنے کے بعد تم سے یہ سب نہیں کہا ہو گا، کیونکہ وہ وکٹم ہے اور وکٹم تصویر کا دوسرا رخ نہیں دیکھتے۔لیکن میں! "اس نے انگلی سے سینے پہ دستک دی۔۔۔

"میں وکٹم کی فیملی ہوں اور وکٹم کی فیملی وہ سب کچھ دیکھ سکتی ہے جو کوئی اور نہیں دیکھتا۔سو تم عمر حیات تم مجھے بے وقوف مت بناؤ۔اگر تم واقعی بے قصور ہو، تو ثابت کرو۔کوئی ایسا ثبوت لاؤ جس پہ یقین آ سکے۔مجھے بچہ مت سمجھو، بلکہ تم مجھے کوئی عام بچہ مت سمجھو۔ میرا باپ جج تھا۔ان کی عدالت میں ہزار ایسے کیسز آتے تھے، اور وہ جن جن مقدموں کے فیصلے سناتے تھے میں گھر میں ان قصوں کی روداد بڑے شوق سے سنتا تھا۔"وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا، اور عمر خاموشی سے اسے سنے گیا۔

" میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے کئی کئی قتل کرنے والے مجرم دیکھ رکھے ہیں۔میں نے کئی اشتہاری کئی غنڈے موالی دیکھ رکھے ہیں۔میں نے تمھارے لائے ہوئے ثبوتوں جیسے بے بنیاد اور فضول ثبوتوں کے ساتھ ساتھ ایسے ٹھوس ثبوت بھی دیکھے ہیں، جن سے آٹھ قتل کرنے والا مجرم بھی رہا ہو جائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میرے لیے یہ صورتحال نئی نہیں ہے اور نہ میں کوئی دودھ پیتا بچہ ہوں جو ان فضول ثبوتوں پہ یقین کر لوں گا۔یا تو مجرم لاؤ یا پھر ثبوت۔۔۔اب اس سے پہلے میرے سامنے مت آنا۔"اس کا لہجہ بے نیاز تھا۔عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"اوکے میں سمجھ گیا۔لیکن تمہیں مجھ سے ملتے رہنا ہو گا، ایک ہفتے کے لیے۔میں ہر دن ایک نیا ثبوت لاؤں گا۔تم یقین کرو یا نہ کرو، بس دیکھ لیا کرنا۔اور جب تمہارا دل چاہے، میرے حق میں فیصلہ سنا دینا۔"

" ایسا کبھی نہیں ہو گا۔" حسن نے اس کی بات کاٹی۔عمر نے کہنا جاری رکھا۔

"اور اگر میرے لائے ہوئے کسی بھی ثبوت پہ یقین نہ آیا، تو میں آئندہ کبھی تمھارے سامنے نہیں آؤں گا۔ڈیل ؟ "اس نے بول کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔

حسن نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا، اور پھر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو، اور پھر اگلی نظر اس کے پیروں پہ گئی۔یہاں اس کی آنکھوں کی پتلیاں ٹھہر گئیں۔

اس کے پیروں میں سفید جوگرز تھے، ان کی چمک اس بات کی گواہ تھی کہ آج ان کا " فرسٹ ویئر" ہے۔

"یہ جوتے، یہ برالرو کی نئی کلیکشن ہے ناں ؟اس فروری میں ریلیز ہوئی تھی یہ کلیکشن۔ہے ناں ؟"وہ اس کے جوتوں کو ستائش سے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔البتہ انداز میں یا چہرے پہ کوئی حسد نہیں تھا۔اگر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ تھا تو بس ستائش!عمر نے ایک نظر اپنے بے داغ سفید جوگرز کو دیکھا، پھر نظر اٹھا کر حسن کی جانب دیکھا۔

"ہاں یہ وہی ہے۔"

"آٹھ لاکھ! یہی قیمت ہے ناں ان کی ؟"وہ اب بھی اس کے جوتوں کو دیکھ رہا تھا۔عمر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اتنے مہنگے ہیں کہ ان کو پہنتے ہوئے بھی ڈرتا ہوں، کہیں سے کوئی ٹانکا نہ ادھڑ جائے۔"وہ مسکرا کر بولا تھا۔حسن مسکرا بھی نہ سکا، اس کی نظر اب عمر کے ہاتھ پہ بندھی رسٹ واچ پہ تھی۔

"تمہاری تنخواہ اتنی تو نہیں کہ تم اتنے مہنگے جوتے افورڈ کر سکو، اور تمہارے ہاتھ میں جو گھڑی ہے یہ چھ لاکھ کی ہے۔تم انہیں اپنی تنخواہ سے نہیں لے سکتے! کیا تم رشوت لیتے ہو ؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔عمر کے کان سرخ ہوگئے تھے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

"بچے میں تم سے پیار سے بات کر رہا ہوں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم مجھ پہ اتنے پرسنل اٹیک کرو۔میری جاب میرا کام ہے، میری محبت۔تمہیں مجھ سے بات کرتے ہوئے یہ حق بالکل بھی نہیں ہے کہ تم میرے کام کے متعلق مجھے کرپٹ کہو۔آئندہ خیال رکھنا! میں برداشت نہیں کروں گا۔"اس کا لہجہ سخت نہیں تھا تو نرم بھی نہیں تھا۔حسن بے اختیار گڑبڑایا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اونہوں! زبان سے نکلی پہلی بات دل سے نکلی ہوتی ہے وہ جھوٹ نہیں ہوتی۔" میرا یہ مطلب نہیں تھا ۔" یہ دل سے نکلی بات کو کور اپ کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔اور یہ آپ کی کہی ہوئی بات سے زیادہ برا لگتا ہے۔تمہارا یہی مطلب تھا۔ہر وہ انسان جس کو بات کے آخر میں کہنا پڑے " میرا یہ مطلب نہیں تھا" یا " مجھے یہ کہنا نہیں چاہیے تھا" ، وہ بہت برا صلاح کار یا بہت برا نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔ آپ کے منہ سے جو بات نکلی، آپ وہی کہنا چاہتے تھے اور جب آپ وہی کہنا چاہتے تھے تو اپنے الفاظ کو own کریں۔"وہ بول کر خاموش ہوا تو ان دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔پانچ منٹ پچیس منٹ میں بدل چکے تھے، لیکن ان دونوں کو احساس ہی نہیں ہوا۔تھوڑی دیر بعد عمر نے خود ہی بولنا شروع کر دیا۔

"کیا تمہارے پاس بھی ایسے جوتے ہیں؟" اس کے لہجے میں چند منٹ پہلے ہونے والی بات کا کوئی عنصر نہیں تھا۔اس نے سلسلہ کلام وہیں سے جوڑ لیا تھا۔حسن نے نفی میں سر ہلایا۔اس کے چہرے پہ اداسی دوڑ گئی۔

"بابا نے کہا تھا، اگر میرے گریڈز اس بار بھی اچھے آئے تو وہ مجھے یہی جوتے گفٹ کریں گے۔"وہ رک گیا۔"گریڈ اچھے آئے، بہت اچھے۔۔۔لیکن بابا نہیں رہے۔"

"تو تم نے اتنا انتظار کیوں کیا؟ خود خرید لیتے۔اچھی خاصی پاکٹ منی ہوگی تمہاری! نہیں ؟"یہ وقت سوگ منانے کا نہیں تھا۔سو اس نے بات پلٹ دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری پاکٹ منی بین ہوگئی تھی، تین ماہ پہلے۔میں تو خود ہالے کے خرچے پہ چل رہا ہوں۔بلکہ چل رہا تھا۔"اس نے جیسے تصحیح کی۔"اب تو میرے پاس میری بہن بھی نہیں ہے۔ تھینکس ٹو یو!" اس کے لہجے میں بے بسی بھرا طنز تھا۔عمر نے جیسے اثر ہی نہ لیا ہو۔

"تمہاری بہن۔۔۔کیا ان کی پاکٹ منی بین نہیں ہوتی تھی ؟"وہ اس سے چند ہلکی پھلکی باتیں کرنا چاہتا تھا۔وہ بچہ تھا آخر بہل ہی جاتا۔حسن یکدم جیسے پر جوش ہوگیا۔

"لو! اسے بھلا بابا کی پاکٹ منی سے فرق کب پڑتا تھا۔اس کے پاس دادا جان کے کارڈز تھے۔ماموں اس کے اکاؤنٹ میں ہر مہینے اتنے ہی پیسے ڈلواتے تھے، جتنے ہارون بھائی کے اکاؤنٹ میں۔شمس چچا جتنے بھی سخت تھے، غصیل تھے، لیکن وہ ہر ہفتے ہالے کے اکاؤنٹ میں لازمی رقم ڈلوا دیتے تھے۔اسے پیسوں کی کمی کبھی محسوس ہی نہیں ہوئی۔وہ شہزادی تھی اس کے پاس ہر چیز تھی۔"وہ فخر سے بتا رہا تھا۔عمر نے اس کے چہرے کو دیکھا، وہاں معصومیت بھرا جوش تھا۔

"کیا تمہیں کبھی ان سے حسد نہیں ہوا ؟یا کبھی برا نہیں لگا کہ اگر اس کے پاس اتنا پیسہ ہے تو تمہارے پاس کیوں نہیں؟ کبھی خیال نہیں آیا ؟"اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"بالکل نہیں! بابا نے مجھ سے کہا تھا، یہ اس کا بخت ہے۔جو اس کے لیے لکھا گیا ہے۔اسے مل کر رہے گا۔اسے شہزادی بنا کر بھیجا گیا ہے اور مجھے عام انسان۔نہ وہ خاص ہے، نہ میں گرا پڑا۔بس اس کا بخت الگ تھا اور میرا الگ۔کسی کا بخت وہ واحد چیز ہے جسے آپ چاہ کر بھی چھین نہیں سکتے۔سو حسد کرنے سے بہتر ہے دعا کریں اور محنت کریں۔جو چیز آپ کو چاہیے اسے اللہ سے مانگ لیں۔اگر آپ کے لیے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اچھی رہی تو اللہ دے دے گا اور اگر نہیں ہوئی تو وہ سبق دے گا۔میرا گزارا اسی رقم سے ہوجاتا تھا جو بابا مجھے دیتے تھے۔اور ہالے کے لیے تین مردوں کے کارڈز بھی کم ہوتے تھے۔"وہ مسکرایا۔

"اس کے پاس زیادہ تھا۔بہت زیادہ! لیکن وہ خوش نہیں تھی۔وہ ہر وقت پیسوں کا رونا روتی تھی۔اللہ نے اس کے بخت میں " **زیادہ** " لکھا اور میرے بخت میں " خوشی"۔جب جب میں اسے پیسوں کا رونا روتے دیکھتا تھا، تب مجھے خود پہ رشک آتا تھا۔"وہ سادہ لہجے میں بول کر خاموش ہوگیا۔عمر چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا، پھر اٹھ کھڑا ہوا۔حسن کو نہ جانے کیوں اس کا کھڑا ہونا برا لگا۔شاید اتنے دنوں بعد کوئی بات کرنے والا ملا تھا۔

" کل میرے ساتھ ایک جگہ جانا چاہو گے ؟"اس نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں تمہارے ساتھ کیوں جاؤں گا ؟تمہیں لگتا ہے اگر ہم نے ایک دو بار بیٹھ کر بات کر لی، تو کیا ہم دوست بن گئے ؟ٹھیک ہے! میں ہالے کی طرح آنکھیں بند کر کے ایک ہی بات کو بلیم نہیں کرتا۔ لیکن میں اب بھی تمہیں پسند نہیں کرتا اور نہ اعتبار کرتا ہوں۔"اسی وقت برونو عمر کے قریب آیا، اور اپنا سر اس کے گھٹنے سے رگڑا۔عمر بدک کر دور ہٹا تھا۔

"ہٹاؤ اس کو۔۔۔اس کتے کو دور ہٹاؤ مجھ سے، مجھے کتے نہیں پسند۔"وہ اس سے دور ہوتے ہوئے، نا پسندیدگی سے کہہ رہا تھا۔حسن نے اس کو ناگواری سے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پہلی بات یہ کتا نہیں میرا بیٹا ہے، اور دوسری بات یہ چاہتا ہے تم یہاں سے چلے جاؤ میری طرح یہ بھی تمھیں پسند نہیں کرتا۔"ناگواری سے کہتا وہ آگے آیا اور برونو کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اور اس کی پیٹھ سہلانے لگا۔عمر نے اس کے خود سے دور ہونے پہ سکھ کی سانس لی۔

"اپنے بیٹے سے کہہ دو مجھ سے دور رہا کرے۔اور ایک بات اور وہ گھڑی تمھارے بابا نے مجھے میرے سی ایس ایس کلئیر کرنے پہ دی تھی۔"حسن کا برونو کی پیٹھ سہلاتا ہاتھ رک گیا تھا، لیکن اس نے گردن نہیں اٹھائی۔

"اور یہ جوتے تمھارے بابا نے مجھے میرے برتھ ڈے کا ایڈوانس گفٹ دیئے تھے۔"اب کے حسن نے گردن اٹھائی تھی۔آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔عمر کہے گیا۔

"کیا اب میں تمہارے لیے قابل اعتبار ہوں؟ کیا اب میرے ساتھ جانا چاہو گے ؟"حسن کا سر خودبخود اثبات میں ہلا تھا۔ہونٹ اب بھی ہلکے وا تھے۔وہ جن جوتوں کے لیے اس کے باپ نے اسے تین ماہ انتظار کروایا، وہی جوتے کسی کو ایڈوانس برتھڈے گفٹ کر دیے۔کون تھا یہ شخص ؟

"تم کون ہو ؟"اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے تھے۔عمر کی آنکھوں میں شیطانی سی چمک در آئی۔

"پہلے مجھے آپ کہنا سیکھو! پھر بتاؤں گا۔اور ہاں کل اپنے کتے کو ساتھ مت لانا۔"تپانے والے لہجے میں کہا اور مڑ گیا۔

"مر کر بھی" **آپ** " نہیں کہوں گا۔سمجھے! اور یہ کتا نہیں، میرا بیٹا ہے۔"وہ پیچھے سے چلایا تھا۔عمر ہاتھ جھلاتا آگے بڑھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر کے بنگلے کے اوپن کچن میں اس وقت کافی کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ہالے ہاتھ میں کافی کے دو مگ تھامے کچن میں رکھی چھوٹی میز کی طرف آتی دکھائی دے رہی تھی۔اس نے سادہ سیاہ جوڑا پہن رکھا تھا۔بھورے بال جوڑے میں بندھے تھے۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں، شاید وہ ایک بار پھر رات کو صحیح سے سو نہیں سکی تھی۔میز کے قریب آکر دونوں مگ اس کے اوپر رکھے۔اپنے لیے کرسی کھینچی اور اس پہ بیٹھ گئی۔منظر ذرا سا واضح ہوا تو اس تازہ صبح میں چھوٹے کٹے بالوں والی لڑکی بھی شامل ہوگئی۔ پیلی، آنکھوں کو چبھنے جیسے رنگ والی شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہنے، چھوٹے کٹے بالوں کو ہاف باندھے، میک اپ سے پاک بے داغ سانولے چہرے والی حسین لڑکی۔اس کی نظریں موبائل پہ جمی تھیں۔کافی کی خوشبو ناک سے ٹکرائی تو اس نے موبائل پہ جھکی نظریں اٹھائی اور پھر ہلکا سا مسکرائی۔

"تھینکیو زوجہ صاحب! "مسکراتے ہوئے سر کو خم کیا۔

"آپ مجھے ہالے بھی کہہ سکتی ہیں۔میں جس رشتے کو مانتی ہی نہیں، بار بار مجھے وہی رشتہ یاد دلانا ضروری ہے ؟"اس کا لہجہ نارمل تھا۔لیل نے کافی کا مگ اٹھایا، ایک گھونٹ بھرا، پھر گردن کو پیچھے پھینک کر جیسے مزا لیا ہو۔

"میں تمہیں اس ٹائٹل سے اس لیے نہیں پکارتی کہ تم اس رشتے کو یاد رکھو، بلکہ اس لیے بلاتی ہوں تاکہ میں(**سینے پہ انگلی رکھ کر بتایا**) میں لیل سکندر اس رشتے کو یاد رکھ سکوں۔کیونکہ اگر میں بھول گئی، تو تمہیں سوتن جیسا عذاب سہنا پڑے گا۔اور میں یہ نہیں چاہتی۔"وہ سیدھی ہو بیٹھی،ہالے کا چہرہ ویسا ہی رہا بے تاثر، سپاٹ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ دونوں کب سے ایک ساتھ ہیں ؟" ہالے نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دس سال۔۔۔"وہ بے اختیار کہہ اٹھی۔

"جب اس نے دس سال آپ کو نہیں دیکھا، تو آگے کے دس سال بھی نہیں دیکھے گا۔میں یہ اس لیے نہیں کہہ رہی کیونکہ وہ میرا کاغذی شوہر ہے، بلکہ میں یہ اس لیے کہہ رہی ہوں کیونکہ میں چاہتی ہوں آپ ایک اچھی زندگی گزاریں۔آپ بہت اچھی ہیں ٹیلنٹڈ ہیں۔خود کو ایک مرد کے پیچھے کیوں ضائع کر رہی ہیں ؟"اس کے لہجے میں ہلکا سا تفکر تھا۔وہ پھر سے وہی سادہ اور فکر کرنے والی لڑکی بن گئی۔لیل کی آنکھوں میں یکدم جیسے ایک اذیت سی در آئی تھی۔

"اگر اس نے دس سال مجھے نہیں دیکھا، تو کسی اور کو بھی نہیں دیکھا۔اب وہ تمھیں دیکھتا ہے، اور جب تمھیں دیکھتا ہے تو دل دکھتا ہے۔"اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی، لیکن اس کی آنکھیں اس کے چہرے کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔"تم نے الفا کو اب دیکھا ہے،اب جان رہی ہو۔میں اسے تب سے جانتی ہوں، جب وہ کچھ بھی نہیں تھا۔جب شاید وہ کہیں سے ٹوٹا ہوا دل لے کر آیا تھا۔شاید کہیں سے بہت زیادہ ہرٹ ہو کر آیا تھا۔میں اور وہ ہیون میں ہی رہے ہیں۔میں اسے اپنے کمرے کی کھڑکیوں سے دیکھتی رہی ہوں، وہ راتوں کو گھبرا کر اٹھ جاتا تھا اور پھر ساری ساری رات جاگتا تھا۔میں اس کے برے وقتوں کی اچھی ساتھی ہوں۔اب سوچتی ہوں،جب اس کے برے وقت میں میں اس کے ساتھ تھی۔تو وہ اپنے اچھے وقت میں کیسے کسی اور کو لے آیا۔"وہ کہہ رہی تھی اور ہالے سنتی گئی۔کافی کی مہک دور کہیں کھو گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اس کے پیچھے خود کو ضائع نہیں کر رہی۔وہ میرے لیے " مجھ " سے زیادہ اہم نہیں ہے۔میں اپنے لیے سب سے اہم ہوں۔عمر سے بھی زیادہ۔۔۔لیکن موو آن کرنے میں کچھ وقت تو لگتا ہے۔میں بس وہی وقت لے رہی ہوں۔میں تم دونوں کے بیچ میں کبھی نہیں آؤں گی پریشان نہ ہو۔" آخر میں اس نے جیسے ہاتھ اٹھا کر تسلی دی تھی۔ہالے مسکرا دی۔

"میں اس کے لیے پریشان نہیں ہوتی۔وہ میرے لیے کبھی بھی اتنا اہم نہیں ہو گا۔اگر آپ کو وہ چاہیے تو آپ انتظار کر لیں، ہماری طلاق بہت جلد ہو جائے گی۔"

"تم ایسا اس لیے کہہ رہی ہو کیونکہ تم ابھی عمر کو جانتی نہیں ہو۔ابھی تمہاری آنکھوں پہ غم اور غلط فہمی کی پٹی بندھی ہے۔جس دن وہ اتر جائے گی، تمھیں عمر کے ساتھ جینے کی خواہش ہو گی۔دیکھ لینا! "اس نے کہہ کر کافی کا مگ اٹھایا، لیکن جیسے ہی منہ سے لگایا کڑوا سا منہ بنا کر واپس رکھ دیا۔مگ کے اندر کا مائع ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ہالے نے جواب نہیں دیا، وہ خاموش بیٹھی رہی۔ٹھنڈی کافی کو حلق میں انڈیلتی رہی ۔لیل نے اس کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔

" ایک بات پوچھوں۔" ؟

" جیسے میں منع کر دوں گی، تو آپ نہیں پوچھیں گی۔" ہالے نے اس کو دیکھے بغیر جواب دیا۔

" میں لوگ ہر طرح کے لوگوں سے ملتی ہوں، مرد عورتیں بوڑھے جوان میرا کام لوگوں کو انویسٹی گیٹ کرنا ہے۔ایسے میں مجھے ہر طرح کے لوگ ملتے ہیں۔اچھے، برے، گھٹیا ہر طرح کے۔۔۔سو اس لحاظ سے میں لوگوں کو ایک نظر میں پہچان لیتی ہوں۔، میں نے وہ عورتیں دیکھ رکھی ہیں جن کو اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شوہروں پہ شک ہوتا ہے اور وہ ان کی مشکوک حرکات پہ نظر رکھواتی ہیں۔میں نے وہ مرد بھی دیکھے ہیں، جن کو اپنی عورتوں کے کردار پہ شک ہوتا ہے۔، وہ لڑکیاں دیکھی ہیں جو اپنے بوئے فرینڈز کا صرف انسٹاگرام یا فیسبک ہیک کرنے کے لیے ہزاروں روپے دے دیتی ہیں۔اب میری آنکھیں صرف آنکھیں نہیں ہیں، یہ ایکسرے ہے، لوگوں کی آنکھوں سے ان کے دل کا حال اور ان کی شخصیت پہچان لیتی ہوں۔"

"آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں ؟"وہ متعجب تھی۔لیل نے دھیان نہیں دیا وہ اپنی رو میں بولے گئی۔

" تمھیں پتہ ہے ان اچھے، برے، گھٹیا اور سینٹ لوگوں میں کیا چیز مشترک ہوتی ہے ؟"

وہ رکی، ہالے نے جواب نہیں دیا۔وہ خود ہی کہنے لگی۔

" نفرت، شک، بے اعتباری۔" ہالے دھک سے رہ گئی۔وہ جانتی تھی، اب لیل کیا کہے گی۔

"سو مختصر یہ کہ، میں نے لوگوں کی آنکھوں میں نفرت دیکھ رکھی ہے۔بے اعتباری دیکھ رکھی ہے۔شک دیکھ رکھا ہے۔اور وہ مکمل ہوتا ہے۔ان کی آنکھوں میں مکمل شک ہوتا ہے، مکمل نفرت۔نجانے کیوں مجھے تمہاری آنکھوں میں الفا کے لیے وہ سب کچھ نظر نہیں آتا۔تم اس کے ساتھ ایک گھر میں رہ رہی ہو، تم اس کے ساتھ کام کر رہی ہو، تم اس سے فیورز لے رہی ہو، کیا جن سے نفرت کی جائے ان کے ساتھ ایسا تعلق ہوتا ہے ؟"ہالے کے چہرہ تاریک ہوگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کبھی جو میں تمہیں وہ مرد دکھا دوں جن کو اپنی عورت پہ شک ہوتا ہے۔تو تم دیکھو، وہ کس طرح اس کے ہاتھ کا کھانا تک پسند نہیں کرتے۔،وہ کس طرح اس کے ساتھ ایک گھر میں رہنا عذاب سمجھتے ہیں۔کس طرح ان کو ہر جگہ ذلیل کرتے ہیں۔ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔،میں تمہیں وہ عورتیں دکھاؤں، جن کو اپنے پارٹنر کے ماضی یا حال کا سراغ لگانا ہوتا ہے۔تو تم دیکھو کہ ان کی آنکھوں سے کس طرح اپنے شوہر یا اپنے بوائے فرینڈ کے نام پہ شعلے نکلتے ہیں۔، کس طرح ان کے چہرے نفرت سے دہکتے ہیں۔، کس طرح ان کی زبانیں زہر اگلتی ہیں۔ہالے سلطان! میں لیل سکندر ہوں، میں لوگوں کو ایک نظر میں پہچان لیتی ہوں۔، سو اب تم مجھے بتاؤ،کیوں تمہاری آنکھوں میں عمر کے لیے مکمل نفرت نہیں ہے؟ ،کیوں تمہاری آنکھوں میں دور کہیں اسے بے گناہ دیکھنے کی تمنا ہے؟ تم" ہرٹ" ہو، غصے میں ہو، لیکن مجھے نہیں لگتا کہ تم اس سے نفرت کرتی ہو۔" ہالے نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اس کو دیکھا، کیا اس کی آنکھیں اس طرح اس کے رازفاش کر رہی تھیں ؟ اسے لگا تھا جیسے اب وہ کبھی کسی کی آنکھوں میں دیکھ کر بات نہیں کر سکے گی۔چند لمحے وہ کچھ بول نہیں سکی۔

" وہ بہت قریبی تھا لیل۔!"کافی دیر بعد جب وہ بولی تو اس کی آواز جیسے کہیں دور سے آ رہی تھی۔" جب میں نے اس رات اس سڑک پہ اس کو دیکھا، تو میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکی۔اس کی آواز نے میرے قدم روک لیے۔جیسے کسی بہت عزیز، بے حد قریبی انسان کی آواز آپ کو مجبور کر دیتی ہے۔بالکل اسی طرح اس نے مجھے مجبور کر دیا، کہ میں رک جاؤں ، اور میں رک گئی لیل! میں رک گئی ۔"اس نے گردن موڑ کر لیل کو دیکھا، وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کیا کسی غیر کی آواز آپ کو اس طرح مجبور کر سکتی ہے ؟اس کی آواز ہلکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی اکیس بائیس سال کی لڑکی، اتنی بے وقوف نہیں ہوتی کہ وہ آدھی رات کو کسی غیر مرد کو اپنے کندھے کے سہارے ہسپتال لے جائے۔اور وہاں اسے اپنا شوہر بتائے۔کوئی لڑکی اتنی بے وقوف نہیں ہوتی کہ کسی غیر آدمی کا بل نہ دینے پہ اپنے بچپن کے دوست سے لڑنے لگ جائے۔کوئی لڑکی اتنی بے وقوف نہیں ہوتی کہ کسی بھی ایرے غیرے کو اپنا خون دے دے۔،میں نے اسے خون دیا ہے۔کیونکہ وہ پہلی نظر میں ہی برا نہیں لگا۔" لیل اسے دیکھتی رہی، ہالے نے کہنا جاری رکھا۔

"ہم جب بھی ملے میرا دل ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ وہ میرا دوست بن کر میرے ساتھ رہے، اس کی آنکھیں کسی اپنے کی آنکھیں لگتی ہیں۔اس کی آواز مجھے مجبور کرتی تھی کہ میں اس کی بات سنوں۔وہ اتنا اچھا اور سادہ بولتا تھا کہ اس کا بولنا کبھی برا لگا ہی نہیں۔پہلے دن سے ایک حفاظت کا احساس تھا جو اس کے ساتھ نتھی ہوگیا تھا۔مجھے لگا تھا ساری دنیا بھی اگر میرا برا چاہے تو یہ شخص نہیں چاہ سکتا۔وہ ایسا لگا تھا لیکن پھر۔۔۔" اس کی آنکھوں میں کرب اتر آیا۔

"سارے احساس مٹ گئے، ساری ہمدردیاں ختم ہوگئیں۔وہ مہربان آدمی یکدم بدل گیا۔اس نے مجھے ساری رات اپنی گاڑی کی ڈگی میں بند کر دیا۔حفاظت کا احساس ایک دم سے ختم ہوگیا۔اس کی آواز یکدم بری لگنے لگی۔اس کی آنکھوں سے خوف آنے لگا۔"

اس کی سانس حلق میں اٹکی تھی۔۔۔"وہ جو کسی عزیز کی یاد دلاتا تھا، وہ اچانک بالکل غیر ہوگیا۔وہ جس کی باتوں پہ اعتبار آتا تھا، یکدم ساری بے اعتباری اسی کے ساتھ جڑ گئی۔ میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا تھا۔ میں نے تو کبھی ایسا نہیں سوچا تھا۔" وہ ذرا دیر کو خاموش ہوئی پھر دوبارہ کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہاں! میں اس سے مکمل نفرت نہیں کرتی۔میں اس کے ساتھ ایک گھر میں رہ رہی ہوں۔اس کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہوں، کیونکہ میرے دل کا ایک کونا گواہی دیتا ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔اس کی آنکھیں چیخ چیخ کر کہتی ہیں، میرا اعتبار کرو اور مجھے اعتبار ہونے لگتا ہے۔میں دور کہیں چاہتی ہوں کہ وہ بے گناہ نکل آئے۔اس سے میری انا کو ٹھیس پہنچے گی، لیکن میں یہ چاہتی ہوں۔" عمر ایسا نہیں کر سکتا " ۔میں چاہتی ہوں، ان الفاظ کی لاج رہ جائے۔میں چاہتی ہوں وہ ویسا ہی نکلے جیسا پہلی نظر میں لگا تھا۔" سچا، مہربان اور قریبی"۔اگر مجھے اس کے خلاف ثبوت نہ ملتے، تو میں کبھی بھی اسے بلیم نہ کرتی۔لیکن انسان کا ایک جھوٹ اس کے ہر سچ کو مشکوک کر دیتا۔"

"لیکن عمر کے پاس ثبوت ہیں ہالے! تم ایک بار اس کی سن تو لو۔"

"آپ کو لگتا ہے میں نے نہیں سنا ؟وہ آدھے ادھورے سچ میرے پاس لایا تھا۔مرضی کا سچ دکھا دیا اور جو چاہا چھپا دیا۔میں ہالے سلطان ہوں، میں انصاف پسند ہوں۔ہاں ٹھیک ہے! جب تک میں شاکڈ تھی ٹراما میں تھی میں نے عمر کو الزام دیا۔لیکن میں نے پھر ہر پہلو پہ غور کیا ہر چیز اپنی نظروں سے دیکھی ، اور وہی ہوا عمر جھوٹا نکلا۔"اس نے کہتے ہوئے میز سے اپنا موبائل اٹھایا ایک دو بٹن دبائے ،اور ایک ویڈیو پلے کر کے موبائل لیل کے چہرے کے آگے کیا۔وہ سانولے چہرے پہ اچنبھا لیے سکرین کو دیکھنے لگی۔

یہ عمر کے گھر کے پچھلے دروازے کی سی سی ٹی وی فوٹیج تھی۔تاریخ تھی چھبیس اپریل ، رات کے تین بجے کا وقت تھا۔وہ شاید کوئی آواز سن کر باہر آیا تھا۔نیند بھری آنکھوں سے پانچ منٹ تک ہر جگہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چیک کیا ،اور پھر واپس جاتا نظر آیا۔اور یہیں ویڈیو ختم ہو گئی۔لیل نے مردہ آنکھیں اٹھا کر ہالے کو دیکھا، وہ زخمی لہجے میں کہے گئی۔

"اس نے مجھ سے کہا کہ اس رات وہ سو گیا تھا اور وہ صبح اٹھا تھا۔اس نے جھوٹ کہا، عمر حیات جھوٹا ہے۔"

"لیکن ہالے! وہ اسی وقت اندر چلا گیا تھا تم۔۔۔" لیل نے اس کی صفائی میں کچھ کہنا چاہا، جب ہالے نے اس کو ٹوک دیا۔

"ایک جھوٹ باقی تمام سچ مشکوک کر دیتا ہے۔اگر عمر سچا تھا تو اسے یہ ویڈیو مجھے دکھانی چاہیے تھی۔ لیکن اس نے چھپالی، کیونکہ وہ ڈر گیا تھا۔اور ڈرتا کون ہے؟ جس نے کچھ غلط کیا ہو۔جس کے پاس ایک چور دروازہ ہو سکتا ہے، اس کے پاس ایک ہزار بھی ہو سکتے ہیں۔سو آپ مس لیل سکندر! آج کے بعد آپ مجھ سے عمر کے حق میں بات نہیں کریں گی۔ورنہ میں کوئی اورانویسٹیگیٹر ہائر کر لوں گی۔اب ہم کام کر لیں؟" آخر میں لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری ہو گیا تھا۔لیل نے بس سر ہلا دیا۔یکدم جیسے جی اچاٹ ہو گیا تھا۔وہ اب بے دلی سے اپنے موبائل پہ ہالے کو ایک آخری آدمی کی تفصیلات بتا رہی تھی۔اگر وہ مجرم نہیں نکلا تو عمر پہ لگے الزام سچ ہو جائیں گے۔یہ دن ان دونوں کے لیے بہت بڑا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

حسن سے ملنے کے بعد اس نے ہارون کو کال کر کے بلا لیا تھا۔اس وقت وہ دونوں عمر کی گاڑی میں بیٹھے تھے۔عمر اسے موبائل پہ ہارون کے سم کا کال ڈیٹا دکھا رہا تھا۔اس سم سے دس اپریل کو ایک نمبر پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کال کی گئی تھی۔اس نمبر کی تفصیلات اس وقت ان دونوں کے سامنے تھیں۔وہ نمبر فہیم مرزا کی سیکریٹری زرنش ملک کا تھا۔ہارون جیسے جیسے یہ سب دیکھتا جا رہا تھا،اس کے چہرے پہ غیض و غضب طاری ہوتا جا رہا تھا۔

" اب یہ دیکھو۔!"عمر نے سکرین پہ انگلی رکھی۔یہ اسی سنیم نامی کیفے کے داخلی دروازے کی فوٹیج تھی۔ جہاں فروا اور مہر ماہ اندر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ہارون آنکھیں چھوٹی کیے سکرین کو دیکھے گیا۔وہ دونوں جس گاڑی پہ آئی تھیں۔وہ مہر ماہ کی گاڑی تھی۔عمر نے سکرین بند کر دی۔ہارون بھی سیدھا ہو بیٹھا۔

" تو مسٹر ہارون شاہد! اب کیا خیال ہے؟" عمر نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

" تم نے رنگوں سے چہرے بنانے سیکھے ہیں۔مجھے چہروں کے رنگ پہچاننے آتے ہیں۔"

" میں نے کہا تھا ناں! تمہارا ڈرائیور ڈسٹریکشن ہے۔یہ کیفے بھی ایک ڈسٹریکشن ہے۔اصل میں وہ کہیں اور گئی تھیں۔" ہارون اب بھی الجھا ہوا تھا۔

" تم آخر اس فہیم مرزا کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو، کیا پتہ فروا آنٹی کسی اور سلسلے میں اس سے ملی ہوں ؟" عمر نے سنجیدہ نظروں سے اس کو دیکھا۔

" جس طرح پہلا تاثر آخری تاثر ہوتا ہے، اسی طرح دل میں آیا پہلا خیال آخری خیال ہوتا ہے۔وہ اللہ کی طرف سے ملا ہوا جواب ہوتا ہے، کیونکہ دل اللہ کا گھر ہے۔لیکن ہم ایسے لوگ ہیں جو دل کی گواہیوں کو مانتے ہی نہیں۔جس لمحے مجھے یہ معلوم ہوا ہالے اغوا ہوئی ہیں، میرے دل میں فروا کا خیال

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آیا۔اور فروا یہ کام کسی طاقتور آدمی کو ساتھ ملائے بغیر نہیں کر سکتی۔اور ظاہر ہے اس کے لیے ایسا کوئی بھی کام وہی آدمی کرے گا، جس کی جج صاحب سے یا ہالے سے کوئی دشمنی ہو۔اور جج صاحب کی حالیہ دشمنی فہیم مرزا سے ہے۔کڑی سے کڑی ملی اور میرے دل نے اس شک پہ مہر لگا دی۔اب جب تک میں ان دونوں کو مکمل چیک نہ کر لوں، مجھے سکون نہیں آئے گا۔"

" اب کیا کرنا ہے آگے ؟"

"کرنا کیا ہے، میں ہالے کی وجہ سے اس معاملے میں سستی نہیں دکھا سکتا۔ ان کا کام کرنے کا طریقہ سست ہے اور میرے پاس اب زیادہ وقت نہیں ہے۔ڈیڑھ مہینہ ہونے کو آگیا ہے لیکن ہمارے ہاتھ اب بھی خالی ہیں۔لیکن اب بس! اب عمر اپنے طریقے سے کام کرے گا۔مجھے وہ ڈرائیور چاہیے۔مجھے لگتا ہے اب مجھے اس کا منہ کھلوانا ہو گا۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

" لیکن تم کیسے کر سکتے ہو ؟ تم سسپنڈڈ ہو۔" عمر مسکرایا تھا۔

" پولیس میں سسپنڈڈ اور ریٹائرڈ کچھ نہیں ہوتا۔پولیس والا ساری زندگی پولیس والا ہی رہتا ہے۔تھانہ ہمیشہ ہمارے باپ کا گھر رہتا ہے۔" ہارون پر سوچ نظروں سے اس کو دیکھتا رہا۔

" تم نے اب تک کچھ کیوں نہیں کیا ؟تم خود کو چھپا رہے ہو۔ہالے کے مجرم ڈھونڈنا ایک بہانہ ہے۔تم دور کہیں کچھ اور کر رہے ہو۔ہیں ناں! تم اصل میں کچھ اور ڈھونڈ رہے ہو ؟"

عمر نے چند لمحہ اس کو دیکھا، پھر بولنا شروع کیا۔" ہاں! میں کچھ اور کر رہا ہوں میں کچھ اور ڈھونڈ رہا ہوں۔"اس نے مان لیا تھا۔"میرے پاس اس سے زیادہ بڑے مسائل ہیں۔میں نے اتنے دن اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈرائیور کو اس لیے وزٹ نہیں کیا کیونکہ میرے پاس کرنے کو اور بہت کام تھے۔ہالے اپنے " **حال** " پہ کام کر رہی ہیں۔میں مستقبل کی تیاری کر رہا تھا۔میری تیاری مکمل ہے اور اب سے میرا ایک ایک دشمن تڑپے گا۔تم دیکھنا!"

" اس سے کیا ہو گا ؟ " جو رشتے ٹوٹ چکے ہیں دور چلے گئے ہیں وہ واپس تو نہیں آ سکتے۔جو تکلیف جو اذیت ہمیں ہوئی اس کی بھرپائی تو نہیں ہو سکتی۔قاتل مر کھپ جائیں گے لیکن مقتول تو واپس نہیں آئیں گے ناں ؟" ہارون نا جانے کیا سننا چاہتا تھا۔عمر گردن موڑ کر باہر دیکھنے لگا۔

"کچھ لوگ مر جاتے ہیں اور کبھی واپس نہیں آتے، یہ طے ہوتا ہے۔ہم ان کے جانے کا دکھ ان کے اکیلا چھوڑ جانے کی تکلیف سہتے ہیں، یہ بھی طے ہوتا ہے۔مرے ہوئے لوگ کبھی واپس نہیں آتے۔ انتقام، اسٹریٹجی! کچھ بھی کر لیں انہیں واپس نہیں لا سکیں گے۔لیکن۔۔۔" وہ رکا گردن ہارون کی جانب موڑ لی۔

" اگر ہم نے ایک بار ان کو چھوڑ دیا تو وہ لوگ ہمارے خاندان کے اور لوگوں کو مار دیں گے۔وہ لوگ ہمیں دوبارہ اذیت دیں گے۔ہمارے اپنے لوگوں کے بغیر ہمیں ایک بار پھر رہنا ہو گا۔اور فرض کرو اگر ایسا نہ بھی ہوا، تو وہ لوگ ہمارے اندر ایک " خوف " چھوڑ جائیں گے ہم ہر وقت اپنے قریبی لوگوں کو کھونے کے خوف میں جیئیں گے۔مائیں بیٹوں کو باہر بھیجتے ہوئے ڈریں گی۔بہنیں بھائیوں کی چھوٹی چھوٹی لڑائیوں سے ڈریں گی۔نیند میں خوف جاگتے ہوئے خوف اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ہر وقت خوف۔اور " **قتل** " سے بھی بڑا جرم ہے۔" **خوف** " یہ آپ کو اندر سے کھوکھلا کر دے گا۔یہ آپ کے گھر کے بچوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو grow کرنے نہیں دے گا۔یہ آپ کی بہنوں کو گھر سے نکل کر جاب کرنے نہیں دے گا۔یہ آپ کو زندگی میں بڑے بڑے فیصلے لینے نہیں دے گا۔"

"اور آخر میں پتہ ہے کیا ہو گا ؟" عمر بولتا رہا ہارون نے جیسے سانس تک روک لی۔

" ہم مر جائیں گے، ہارون! ہم ایک گندی زندگی گزار کر مر جائیں گے۔ہمارے بچے ایک گندی زندگی گزاریں گے۔ہماری نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔قتل صرف ایک خاندان توڑتا ہے۔ اور اس قتل کے خلاف ہماری خاموشی ہماری نسلیں توڑ دیتی ہے۔ہم بزدل بنیں گے تو ہماری نسل بزدل بنیں گی۔ہم خاندان ٹوٹنے پہ خاموش بیٹھیں گے، تو ہماری نسل یہ چپ ورثے میں لے گی۔مقتول واپس نہیں آتے، لیکن اپنی نسل کا دل مار دینا کہاں کی سمجھ داری ہے ؟" وہ سرمئی آنکھوں والے لڑکے کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں ہلکی سی تکلیف تھی۔ہارون نے جواب نہیں دیا اس نے بس ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

"کیا مجھے تمہاری گن مل سکتی ہے ؟"کافی دیر بعد ہارون نے اس سے پوچھا تھا۔عمر چونکا نہیں، وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔

" میری گن کا کیا کرو گے ؟کیا دوسرے قتل کا ارادہ ہے؟ " عمر مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔ہارون مسکرا بھی نہ سکا۔

" تمھیں کیسے پتہ ؟ " وہ بدقت بول سکا۔

" میں عمر حیات ہوں، مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔اچھا بتاؤ کیا کرو گے گن کا ؟ " اس نے بات بدل دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے ساتھ جن لوگوں نے غلط کیا، جن لوگوں نے مجھے استعمال کیا، میری معصومیت کا فائدہ اٹھایا! ان کو چاہیے کہ حساب دیں۔اگر میں اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پہ سب کو معاف کرتا رہا،تو میری نسل بزدل ہوجائے گی، اور میں یہ نہیں چاہتا۔جو تعلقات ٹوٹ گئے دور چلے گئے! **(اس کی آنکھوں کے سامنے بے اختیار ہالے کا چہرہ آیا)** میں انہیں واپس لا سکوں یا نہیں۔!انہیں جوڑ سکوں یا نہیں! لیکن میں اپنے ساتھ زیادتی کرنے والے لوگوں کو معاف کر کے مزید عزیز لوگوں کو نہیں کھو سکتا۔انہیں حساب دینا ہوگا۔"وہ ایک عزم سے کہہ رہا تھا۔عمر نے کندھے اچکائے۔

یہ تمہارے بقا کی جنگ ہے۔تم اس میں ہتھیار مجھ سے لے کر جاؤ گے ؟اور میں تمہیں اتنی فیورز کیوں دوں گا ؟

"کیونکہ تم مجھے پسند کرتے ہو۔" ہارون نے وثوق سے کہا تھا۔عمر نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔گردن پیچھے پھینکے وہ ہنستا گیا۔یہاں تک کہ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا۔

" تم۔۔۔تم بالکل بچے ہو ہارون۔۔۔آہ! تمہیں واقعی لگتا ہے میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"میں نے سنا تھا، بلی کے خواب میں چھچھڑے! آج بلے کے خواب میں بھی دیکھ لیے۔" وہ اپنی آنکھیں صاف کرتا ہوا کہہ رہا تھا۔" تم بہت فنی ہو۔خیر! " اس نے اپنی گاڑی کے ڈیش بورڈ سے اپنی پستول نکالی، اور ہارون کی ہتھیلی کھول کر اس میں تھما دی۔ہارون خاموش نظروں سے اس کو دیکھتا رہا۔عمر کہے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" حکومت کی طرف سے ملی ہے یہ، کسی مسئلے میں نہ پھنسا دینا مجھے، ویسے ہی زندگی عذاب ہوئی پڑی ہے۔" آخر میں اس نے کڑوا سا منہ بنایا۔

"جب کوئی پینٹر کسی کا چہرہ پینٹ کرتا ہے نا! تو وہ چہرہ کے ہر زاویے کو دیکھتا ہے۔"ہارون عمر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

" خوبصورتی،بد صورتی، دانہ،داغ دھبہ ، جھریاں ہم سب دیکھتے ہیں۔ہم سب پہچانتے ہیں۔اداسی، غم، تکلیف، خوشی، مسرت ہم ہر جذبہ آنکھوں سے اسکین کر لیتے ہیں۔تم چہروں کے رنگ جانتے ہو عمر! لیکن تم صرف سازش کا دانہ دیکھتے ہو۔فراڈ کی جھریاں دیکھتے ہو۔جھوٹ کا دھبہ دیکھتے ہو۔لیکن میں . . میں اعتبار کی جلد دیکھتا ہوں پسندیدگی کی لکیریں دیکھتا ہوں خوشی کی چمک دیکھتا ہوں صرف میں نہیں ہر آرٹسٹ دیکھتا ہی بتاؤں کیوں کیسے؟" عمر نے جواب نہیں دیا ہارون خود کہے گیا۔

"کیونکہ جو ہم آرٹسٹ ہوتے ہیں، ہم لوگوں کو چہرے کی " آنکھوں " سے نہیں دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ہمارے پاس کام کی چیز صرف دل ہوتی ہے اور دل کی گواہی جھوٹی نہیں ہوتی۔تم مجھ پہ اعتبار کرتے ہو یہ تمہاری آنکھیں کہہ رہی ہیں۔تم مجھے پسند کرتے ہو یہ تمہارا چہرہ کہہ رہا ہے۔اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں ہے یہ مجھے اللہ کی طرف سے ملا انعام ہے۔ہارون شاہد کو دلوں میں جگہ بنانی آتی ہے۔گن کے لیے تھینک یو۔۔۔" وہ نرم لہجے میں کہتا گاڑی کا دروازہ کھولتا باہر نکل گیا۔

پیچھے عمر نے گہری سانس بھری تھی ساتھ بڑبڑایا، " سر مئی بلا نہ ہو تو!" ۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیل کے فلیٹ کے دروازے پہ کھڑا عمر بری طرح کوفت زدہ تھا۔ہارون سے ملنے کے بعد اس کا ارادہ اپنے گھر جا کر ہالے سے بات کرنے کا تھا۔جب لیل نے اس کو کال کر کے اپنے گھر بلا لیا اور اب وہ پچھلے پانچ منٹ سے یہیں کھڑا بیل بجا رہا تھا۔لیکن مجال ہے جو دروازہ کھل جائے۔اب کی بار اس نے ڈور بیل پہ ہاتھ رکھا تو جیسے ہٹانا بھول گیا۔اسی وقت دروازے کا لاک کھلا اور لیل کا چہرہ نمودار ہوا۔

"ایک دروازہ کھولنے میں اتنا وقت کون لگاتا ہے۔گرمی میں مرنے والا ہو گیا تھا میں۔"وہ اندر آتے ہی لیل پہ گرجا تھا۔جبکہ وہ نوٹس لیے بغیر دروازہ بند کرتی اس کے پیچھے ہی اندر آئی۔

"میں کام کر رہی تھی اور تمہاری زوجہ تمہاری دستک پہچانتی ہے لیکن چونکہ اسے تم سے سخت نفرت ہے تو اس نے دروازہ نہیں کھولا۔"وہ عام سے لہجے میں بولی تھی جبکہ صوفے پہ بیٹھی ہالے نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔عمر نے ہالے کو دیکھا تو جیسے رک سا گیا۔وہ صبح صبح اسے دیکھنے کا عادی ہو گیا تھا۔آج صرف ایک دن اسے جلدی گھر سے جانا پڑا اور آج ہی اس کا دل بری طرح بے چین ہو گیا۔یہ تو چند گھنٹوں کی بات تھی، ایک دن وہ ہمیشہ کے لیے اسے نہیں دیکھ سکے گا۔پھر وہ اس بے چینی کا کیا کرے گا ؟اس لڑکی کا زندگی سے چلے جانے کا خیال ہی دل کو خالی کر دیتا تھا۔وہ چند سیکنڈ مزید اس کو دیکھتا رہا اور پھر نظر پھیر لی۔اس کی اگلی نظر میز پہ پڑے کافی کے خالی مگز اور آدھے ادھورے کھائے ہوئے سینڈوچ کی پلیٹ پہ پڑی تھی۔وہ خاموشی سے آگے آیا مگز اور پلیٹ اٹھا لیے اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"اب یہ بھی میں دھوؤں صاف کیوں نہیں رکھتی تم اپنا گھر۔"وہ جاتے جاتے بڑبڑایا تھا۔لیل ہالے کے ساتھ صوفے پہ جا کر بیٹھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جس دن تم میرے گھر آنا چھوڑ دو گے اس دن میں اپنے گھر کے کام خود کرنے لگ جاؤں گی۔"

" میں نے تمھارے جیسی پھوہڑ لڑکی نہیں دیکھی، یہ سنک دیکھو کتنا خراب ہوگیا ہے چکنائی جم گئی ہے۔" وہ برتن سنک میں رکھتے ناپسندیدگی سے کہہ رہا تھا۔

" ہاں تو تم صاف کر دو ناں کیا میرا کوئی حق نہیں تم پہ ؟ ،پرسوں آجانا مل کر صفائی کریں گے کیا کہتے ہو ؟" وہ لیپ ٹاپ پہ کھٹ کھٹ ٹائپ کرتی بولی تھی۔

" میں تمہارے گھر کا ملازم نہیں ہوں اے ایس پی عمر حیات ہوں۔میں تمہاری گھر پہ تمہاری مرضی سے صفائی کرنے آؤں گا ؟میں پرسوں نہیں سنڈے کو آؤں گا۔ سمجھی ؟" وہ برتن دھوتے ہوئے جل کر بولا تھا۔لیل مسکرا دی تھی۔

" سسپنڈڈ اے ایس پی۔(**اس نے سسپنڈڈ پہ زور دیا تھا**)وہی جس پہ انکوائری بیٹھی ہوئی ہے۔اور وہ دو بار اپنی انکوائری کال پہ نہیں گیا۔کل تو تمہاری فوٹو اخبار میں بھی چھپ چکی ہے۔اور کتنا جھیلو گے اپنی زوجہ کا کیا کارنامہ ؟ "عمر کے برتن دھوتے ہاتھ رکے تھے۔

" ویسے ایک بات ہے اتنی بری فوٹو کون لگاتا ہے ؟میرا ڈمپل بھی نظر نہیں آ رہا۔" اسے ایک اور صدمہ لگا تھا۔ہالے نے ایک خاموش نظر ان دونوں پہ ڈالی تھی۔

" اب اگر آپ دونوں کو نوک جھوک اور مذاق مستی ختم ہوگئی ہو تو ہم کام کر لیں ؟" ہالے کی سنجیدہ آواز پہ عمر نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا۔اسے کئی لوگوں نے کہا تھا کہ اس کی آواز ایسی ہے جسے گھنٹوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سنا جا سکتا ہے۔لیکن اگر ہالے بولتی رہے تو عمر اسے ساری زندگی سن سکتا ہے۔آج اس نے اعتراف کیا تھا۔

" زوجہ صاحب تمھیں اگر میرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ دکھ رہا ہے ،تو یہ بھی دیکھو کہ میں اس پہ کام کر رہی ہوں۔اور الفا برتن نہیں دھو رہا، اپنی اینگزائٹی دور کر رہا ہے۔برتن دھونا اس کے لیے تھیراپی ہے۔اصل میں ابھی تم اسے جانتی نہیں ناں۔" اس نے جانتی پہ زور دیا تھا۔

" خیر یہاں آؤ۔"اس نے لیپ ٹاپ سامنے رکھی چھوٹی میز پہ رکھا۔اور خود نیچے فرش پہ بیٹھ گئی۔عمر اپنے ہاتھ خشک کرتا ہوا ان کی طرف آیا۔اور لیل کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا۔

" یہ ہے تمہاری لسٹ کا وہ تیسرا انسان، جس کی ڈیٹیلز نکالنے میں مجھے سب سے زیادہ وقت لگا۔"

لیل سکرین کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی ،سکرین پہ ایک وجیہہ صورت کم و بیش پچپن سال کے آدمی کی تصاویر گردش کر رہی تھیں۔

" اس کا نام ہے اسحاق کبیر ریٹائر ایمبیسڈر۔تین سال قبل اس نے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔اور اب اپنی ایک لا فرم چلاتا ہے۔اصل میں اس کا کاروبار یہ نہیں ہے۔اس کا اصل کاروبار گنز کی سمگلنگ ہے۔ جس کی بنا پہ یہ شیر علی اور ندیم علی کو بھی جانتا ہے۔اور ان کے ساتھ اس کے کافی اچھے ورکنگ ریلیشن شپ ہے۔"

"اس کا بابا سے کیا تعلق ہے ؟"ہالے نے بیچ میں سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بہت برا تعلق ہے۔اس کی بیٹی نے ایک سال قبل اپنے بوائے فرینڈ کو گھر پہ بلایا،اور اسے باندھ کر ٹارچر کر کے، جان سے مار دیا۔اس نے دو دن تک اسے ایک کمرے میں قید کر کے رکھا،اور اسے مختلف طریقوں سے ایذا پہنچاتی رہی۔کبھی بلیڈز سے کٹس لگائے تو، کبھی سیگرٹ سے جلایا۔اور آخر میں اس کا گلا کاٹ کر مار دیا۔وہ ایک ذہنی مریضہ تھی۔اسے شروع سے اپنے قریبی لوگوں کے ساتھ یہی سب کچھ کرنے کی عادت تھی۔" لیل عام سے لہجے میں بتا رہی تھی۔اور ہالے کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔عمر خاموشی سے سن رہا تھا۔ان دونوں کے لیے یہ صورتحال نئی نہیں تھی۔

" خیر اس بار وہ پکڑی گئی۔اور اسے جیل لے جایا گیا۔اس لڑکے کی فیملی میں اس کے بھائی نے قتل کا کیس دائر کر دیا۔اور فیصلہ تمھارے بابا کی عدالت میں آیا۔انہوں نے تین پیشیوں کے اندر اندر اس لڑکی کو سزائے موت سنا دی۔اس کا باپ اور اس کی پھپھو بہت جھٹپٹائے،اپنی بیٹی کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے ہر قسم کی کوشش کر کے دیکھ لی۔جج صاحب کو ڈرایا دھمکایا پیسے آفر کیے، لیکن کچھ نہ ہو سکا بلا خر اس نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کر دی۔جس دن اس لڑکی کی سماعت تھی اسی صبح وہ اپنے جیل کے کمرے میں مردہ پائی گئی۔اس نے خودکشی کر لی تھی۔اس لڑکی کی پھپھو شاہ تاج کبیر جو کہ ایک کرمنل لائر ہے، اس نے ایک حشر برپا کر دیا قصہ مختصر یہ کہ اس نے اپنی بھتیجی کی قبر تک قصر کبیر کے پچھلے لان میں بنوائی تاکہ وہ کبھی بھی اپنی بچی کی لاش کو بھول نہ سکیں۔قوی امکان ہے کہ وہ لوگ تمھارے اغوا میں شامل ہو سکتے ہیں۔اور شاہ تاج نے دو بار جج صاحب کو جان سے مارنے کی کوشش بھی کی تھی۔لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی ، اور اب جب اسے موقع ملا تو وہ کھیل کھیل گئی۔" لیل بول کر خاموش ہوئی اور دونوں کو "میرے بغیر تمہارا کیا ہوتا۔" والی نظروں سے دیکھا۔ہالے نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک گہری سانس بھری وہ ان سب کی عادی نہیں تھی۔کچھ عرصہ پہلے تک اس کی زندگی بس فیشن کھانا گھومنا اور پارٹیز تھی۔اب اس کی زندگی اچانک سے بقا کی جنگ ،نفرت انتقام، اور جھوٹ میں بدل گئی تھی۔وہ ظاہر کرتی تھی کہ وہ ان حالات میں "**فٹ**" ہے۔لیکن وہ "**مس فٹ**" تھی یہ اس کا دل کہتا تھا۔

"کیا مجھے ان کے خلاف کچھ ایسا مل سکتا ہے جس سے وہ میرے سامنے اپنا گناہ مان لیں۔کوئی دھمکی، کوئی خوف ،کچھ بھی ؟"اس نے لیل کو دیکھ کر پوچھا تھا۔عمر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔سینٹر ٹیبل پہ اب بھی سامان بکھرے پڑے تھے۔کیا وہ انہیں جگہ پہ رکھے بغیر سکون سے بیٹھ سکتا تھا ؟لیل نے کندھے اچکائے تھے۔

"یہ میرا ورک ٹائم ہے زوجہ صاحبہ، میں اس وقت اتنا ہی بولوں گی جتنے مجھے پیسے ملیں گے۔"ہالے نے اپنا بیگ کھول کر پانچ پانچ ہزار کے چار نوٹ نکالے تھے۔اور سامنے رکھ دیئے۔لیل نے سر کے خم سے شکریہ ادا کیا۔

"تم انہیں دھمکا نہیں سکتی کیونکہ وہ ان سب چیزوں سے بہت آگے آگئے ہیں۔تم انہیں خوف زد بھی نہیں کر سکتی۔کیونکہ اگر ان کو خوف ہوتا تو وہ ایسے کاموں میں نہ پڑتے ،تم صرف ایک کام کر سکتی ہو ان کے "راز" تم ان کے راز لا کر ان سے کچھ بھی کروا سکتی ہو۔ان کی کمزوری ان کا پیسہ ہے۔ان کا راز ان کا پیسہ ہے۔نیب کی طرف سے ان پہ ڈھیروں کرپشن چارجز ہیں۔ان کے گھر پہ تین بار ریڈ لگا ہے۔لیکن کچھ نہیں ملا ایک رپورٹ کے مطابق ان کا سارا پیسہ ان کے گھر میں ہے۔لیکن کسی بھی ریڈ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ان کے گھر سے ایک پھوٹی کوڑی بھی بر آمد نہیں ہوئی ،اب تم دیکھ لو تمھیں کیا کرنا ہے۔"وہ کہتے ہوئے اٹھی اور اوپن کچن کی جانب بڑھ گئی۔عمر سینٹر ٹیبل کو چمکا چکا تھا۔اب وہ کسی فالتو کپڑے سے دیواروں پہ لگی پینٹنگز پہ جمی دھول صاف کر رہا تھا۔دفعتا ہالے کے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا۔"شاہ تاج اور ندیم کا صرف ورکنگ ریلیشن شپ ہے کیا آپ کو یقین ہے ؟اس نے لیل کی طرف چہرہ موڑ کر پوچھا تھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے؟"

"مجھے لگتا ہے ان دونوں کے درمیان وہ رشتہ ہے جس میں انسان سر دھڑ کی بازی لگا سکتا ہے۔جس میں اسے نفع نقصان کی پرواہ نہیں ہوتی ،جس میں ایک انسان کے کہنے پہ آپ دنیا ادھر کی ادھر کر سکتے ہیں۔جس میں ایک شخص کی بات آپ کے لیے حرف آخر ہوتی ہے۔جس میں آپ بنا سوچے سمجھے ایک اندھے کنویں میں بھی ڈوب سکتے ہیں۔"

" اور وہ جذبہ کون سا ہے ؟" عمر نے پیچھے سے پکارا تھا۔

" محبت " . . . ہالے ہلکی آواز میں بولی تھی۔"مجھے اب تک لگتا تھا، ندیم نے شاید یہ کام کسی نفرت کے تحت کیا ہو گا، لیکن میں بھول گئی تھی ایسے بے خوف فیصلے محبت کرواتی ہے۔"وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔لیل یک ٹک اس کو دیکھ رہی تھی۔

" اب تم کیا کرو گی ؟" ہالے سادگی سے مسکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے دوستوں میں مجھے ریلشن شپ ایڈوائز کے لیے ملکہ سمجھا جاتا ہے۔ان دونوں کی محبت قائم ہے، کیونکہ اس میں اب تک دور دور تک رقابت نہیں رہی،میں محبت کو رقابت کا خوف دلاؤں گی ،اور محبت خوف زدہ ہو جائے گی۔یہ ایک کمزور لمحہ ہوگا اور اس کمزور لمحے میں میں کسی بھی انسان کے دل کی بات جان سکتی ہوں۔"لیل اور عمر بس اس کو دیکھے گئے ،وہ اپنا بیگ اٹھائے باہر نکل گئی۔

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)
Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

سلطان منزل کا لان اس وقت ویران تھا۔کوئی وقت تھا جب یہاں بیٹھ کر چائے پی جاتی تھی۔باتیں کی جاتی تھیں۔لیکن اب نہ باتیں رہیں نہ باتیں کرنے والے لوگ ، محل نما گھر میں رہ گئی تو بس ایک نحوست۔اسی نحوست بھرے گھر کے لان میں اس وقت حسن سلطان اکیلا بیٹھا تھا۔جب مہر ماہ اور سفیر اسے اپنی جانب آتے دکھائی دیئے۔سفیر کے چہرے پہ غصہ تھا۔

" تم اس دو ٹکے کے پولیس والے سے ملنے کیوں گئے تھے ؟"سفیر اس کے سر پہ کھڑا دھاڑا۔حسن نے پر سکون نظروں سے اس کو دیکھا۔

" میں اس سے ملنے نہیں گیا تھا۔میں برونو کو واک پہ لے کر گیا تھا۔وہ مجھے وہاں مل گیا اور ہم نے بات کر لی ، اس میں کیا بڑی بات ہے ؟"

"بکو مت . . " وہ پہلے سے زیادہ تیز آواز میں دھاڑا تھا۔

" جھوٹ بول رہے ہو تم۔اصل میں پتہ ہے کیا اصل میں تمہاری غیرت ختم ہوگئی ہے۔تم بے غیرت ہو گئے ہو، حسن سلطان وہ آدمی جس کے ساتھ تمہاری بہن بھاگ گئی ،وہ آدمی جس کے صدمے سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمہارا باپ مر گیا ،تم اس آدمی کے ساتھ ملاقاتیں کرتے پھر رہے ہو ؟شرم آنی چاہیے تمھیں لعنت ہو تم پہ۔" اس کے منہ سے کف نکل رہا تھا۔اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ حسن کا گلادبا دے۔حسن کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔سفیر کی آنکھوں میں دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

" میرے باپ کو تو دل کا دورہ آپ کی وجہ سے پڑا تھا۔آپ ہیں اصل قاتل۔اگر آپ اس دن اپنی دو ٹکے کی عزت بچانے کی خاطر آپی سے نکاح نہ کرتے ،تو وہ ہسپتال نہیں پہنچتے۔"

" اور اگر تمہاری بہن نہیں بھاگتی تو مجھے یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔تمھیں شرم آنی چاہیے حسن ،کیسے انسان ہو تم اس آدمی کی وجہ سے ہمارا خاندان تباہ ہوگیا ،اور اب تم اسی کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہو ؟"

" اور آپ خود کیا ہیں سفیر بھائی ؟ غیرت میری نہیں آپ کی ختم ہوگئی ہے۔آپ اپنے ہی خاندان کی لڑکی کے لیے اتنی گندی زبان کیسے رکھ سکتے ہیں ؟اتنے گھٹیا کیسے ہو سکتے ہیں آپ۔" اس کی آواز میں افسوس تھا۔اسی لمحہ سفیر کا ہاتھ اٹھا تھا۔لیکن پھر وہ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔حسن نے اس کا اٹھتا ہاتھ اپنے ہاتھ سے روکا تھا۔اس کی آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہی تھیں۔

" نہ سفیر سلطان ہر بار نہیں۔میں کوئی بے غیرت نہیں ہوں جو آپ سے پٹتا رہوں۔"وہ غرایا تھا۔مہر ماہ دھک سے رہ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں حسن معراج سلطان ہوں۔اور مجھے اپنے اوپر اٹھتے ہوئے ہاتھ روکنے آتے ہیں۔اگلی بار آپ کا ہاتھ روکوں گا نہیں، اپنا ہاتھ اٹھاؤں گا۔میرا تو کچھ نہیں ہوگا آپ کی رہی سہی عزت بھی ختم ہوجائے گی۔" اس نے چبا چبا کر لفظ ادا کیے۔اور آگے بڑھ گیا۔پھر رکا مڑ کر سفیر کو دیکھا۔

" ویسے میری بہن کے شوہر نے آپ کا صحیح نام رکھا ہے۔نامرد کہیں کے۔" وہ حقارت سے کہتا آگے بڑھ گیا۔اس لان میں حق دق کھڑے سفیر اور مہر ماہ کو چھوڑ کر ہم فروا سلطان کے کمرے میں چلتے ہیں

۔

اس پر تعیش کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آؤ تو ،سامنے ہی فروا سلطان سنگھار میز کے سامنے بیٹھی ،اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھیں۔اس نے سرخ لمبی میکسی نما فراک پہن رکھی تھی۔گہری اسموکی آئیز کو مزید گہرا کرتی اس کی انگلیاں، ہارون کی آمد پہ یکدم جیسے تھمی تھیں۔

" آج تم یہاں کا راستہ کیسے بھول گئے ؟" وہ اگلے ہی لمحے پھر سے برش اپنی آنکھوں پہ چلاتے ہوئے ہارون سے پوچھنے لگیں۔وہ بغیر جواب دیے آگے آیا۔ایک قدم، دو قدم ، تین قدم یہاں تک کہ وہ ان کے بالکل پاس آگیا۔

" مے آئی ؟" اس نے برش کی جانب اشارہ کر پوچھا۔فروا دل کھول کر مسکرائیں۔ " شیور"۔ہارون نے نرمی سے ان کے ہاتھ سے برش لے لیا۔فروا نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔وہ مسکراتی نظروں سے اس کو دیکھتی رہیں۔ہارون نے برش کو آئی شیڈ کٹ میں لگایا۔ایک رنگ برش کے بالوں پہ لگ گیا۔ہارون نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

منہ سے پھونک مار کر اضافی رنگ نیچے فرش پہ جھاڑ دیا۔اب اس کی انگلیاں مہارت سے فروا کی آنکھوں پہ چل رہی تھیں۔

" آپ کو پتہ ہے آنٹی مجھے رنگوں سے کتنی محبت ہے ؟ " اس نے کہنا شروع کیا۔فروا نے جواب نہیں دیا۔وہ جانتی تھیں ، ہارون ان سے کم از کم یہ بات پوچھنے نہیں آیا۔وہ جواب تب دیں گی جب انہیں بات ضروری لگے گی۔

" لیکن کچھ رنگ ایسے بھی ہیں جن سے مجھے نفرت ہے پتہ ہے۔وہ رنگ کون سے ہیں ؟" وہ اب ان کی دوسری بند آنکھ پہ برش چلا رہا تھا۔وہ ذرا دیر کو رکا پھر بولا۔

" مجھے آپ کے چہرے کے رنگوں سے نفرت ہے۔یکدم اس کے لہجے میں سختی آگئی تھی۔فروا بے اختیار غیر آرام دہ ہوئی تھیں۔

" یہ جو آپ کے چہرے پہ لگا بلش ہے ناں، یہ مجھے سخت نا پسند ہے۔آپ کی لپسٹک کا رنگ بھی مجھے نہیں پسند ،اصل میں مجھے مسئلہ ان رنگوں سے نہیں ہے۔" وہ رکا تھا فروا نے سانس تک روک لی۔" مسئلہ آپ کے چہرے سے ہے۔آپ کے چہرے پہ جو بھی رنگ لگتا ہے نہ وہ قابل نفرت ہوجاتا ہے۔" اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ فروا کے گلے میں گلٹی سی ابھری۔ہارون بولے گیا۔

" ہر وہ رنگ جو آپ کے چہرے پہ لگتا ہے ،مکروہ ہوجاتا ہے۔گل سڑ جاتا ہے۔اس کی اصل رنگت ختم ہوجاتی ہے۔وہ بے کار ہوجاتا ہے۔یہ بلش کا گلابی رنگ یہ آپ کے چہرے پہ لگنے سے پہلے ماتم کر رہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے۔اور یہ آئی شیڈز کے سارے رنگ یہ آپ کی آنکھوں پہ لگنے سے پہلے بین کرتے ہیں۔ان کو خود سے کراہیت آتی ہے۔"

" ہارون تم " . . . انہوں نے کچھ کہنا چاہا ،لیکن ہارون نے ان کو روک دیا۔

" ششش کچھ مت بولیں بس سنیں۔آپ کو پتہ ہے میرا پسندیدہ رنگ کون سا ہے ؟اس نے برش کو میز پہ رکھ دیا تھا۔اور اب بازو سینے پہ باندھے ،سرد نظروں سے فروا کے چہرہ کو دیکھا تھا۔

" مجھ . . میں . میں لیٹ ہو رہی ہوں ،کہیں جانا ہے مجھے۔" وہ بے اختیار اٹھنے لگی تھیں۔

" میرا پسندیدہ رنگ سرخ۔ہے پتہ ہے کیوں ؟" وہ ان پہ دھیان دیئے بغیر بولے گیا۔فروا واپس بیٹھ گئیں ،اٹھنا یا بھاگنا بے کار تھا۔

"کیونکہ یہ خون کا رنگ ہوتا ہے۔" اس کا لہجہ خودبخود سرد ہو گیا تھا۔فروا کا رنگ سفید پڑنے لگا۔" اور پتہ ہے یہ رنگ مجھے کب سے پسند ہے ؟"

وہ رکا . . . ایک لمحہ اگلا لمحہ اور پھر وہ فروا کے کان کے پاس جھکا۔

" سرخ رنگ " مجھے تب سے پسند ہے جب سے میں نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔فروا دھک سے رہ گئی۔" وہ خون ،وہ سرخ مائع ،وہ خون کا تالاب، آہ کیامنظر تھا۔....وہ منظر وہ رنگ میں آج تک نہیں بھولا۔.. . وہ رنگ کتنا خوبصورت تھا۔وہ رنگ کتنا یادگار تھا۔پتہ ہے رستم کے جسم میں جو سوراخ ہوگیا تھا وہاں سے نظر آتا اس کا زخم وہ کتنا سرخ تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بس کر دو، بسس کر دو۔یہ تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔" فروا نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیے تھے۔اس کا رنگ سفید پڑنے لگ گیا تھا۔

" لیکن کیا ہے میں وہ منظر ذرا بھولنے لگ گیا ہوں۔" وہ افسوس سے کہہ رہا تھا۔

" اصل میں تب بچہ تھا ناں میں۔لیکن اب نہیں ہوں۔میں آرٹسٹ ہوں۔میں چیزیں ری سائیکل کرتا ہوں۔آج میں اس منظر کو ری کریٹ کروں گا۔" اس نے جھک کا اپنی پنڈلی سے لگی پستول نکالی تھی۔ فروا کا دل رک سا گیا۔

" نہیں . . . . بچے . . ہارو . . ہارون میں . مجھے مجھ سے کیا . غلطی . ہوگئی ہے۔" .. اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔

ہارون نے پستول کی ٹھنڈی نال فروا کے ماتھے پہ رکھ دی۔فروا کو لگا تھا اب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی۔

" آپ . . . کی جرات کیسے ہوئی کہ آپ مجھے استعمال کریں۔" وہ غرایا تھا۔فروا کرسی پہ بیٹھی تھی۔اور ہارون اٹھ کر اس کی کرسی کے گرد چکر کاٹنے لگا۔

" میرا ڈرائیور، میری سم ،میری گاڑی ، آپ نے ہالے کے اغوا میں مجھے فریم کرنا چاہا۔ہمت کیسے ہوئی ؟" وہ بلند آواز میں دھاڑا تھا۔

" میں نے رستم کو اس لیے مار دیا کیونکہ ،وہ مجھ سے میرے باپ کو چھین رہا تھا۔اور اب میں آپ کو ماروں گا۔کیونکہ آپ نے مجھ سے ہالے کو چھینا ہے۔میں آپ کی جان لے لوں گا جس طرح رستم کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جان لے لی۔سوچیں جب میں دس سال کا ہو کر قتل کر سکتا ہوں۔تو چوبیس سال کا ہو کر مجھے کون روکے گا ؟" وہ اب ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔اور پستول کو فروا کی گردن پہ رکھ دیا۔وہ مردہ آنکھوں سے اس کو دیکھے گئیں ،ساکت سن۔

" آپ کو سوچنا چاہیے تھا۔پاگلوں سے پنگا لیتے وقت سوچنا چاہیے تھا۔میرا کیا ہے آپ کو مار دوں گا۔اور مجھ سے کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہو گا ، میرا باپ ایم این اے ہے اس کے تعلقات ہیں۔ہمارے پاس پیسہ ہے، میں ثبوت مٹا دوں گا، میرا باپ منہ بند کروا دے گا۔" وہ بول رہا تھا ،اور فروا بہتے آنسوؤں کے ساتھ سن رہی تھیں۔اس کی گردن مسلسل نفی میں ہل رہی تھی۔وہ یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی ، لیکن ٹانگوں میں جان نہیں تھی۔وہ بولنا چاہتی تھی لیکن زبان مفلوج تھی۔

" آپ نے میرے ساتھ کتنا غلط کیا جانتی ہیں ؟میں کتنی تکلیف میں ہوں کس اذیت سے گزر رہا ہوں کچھ پتہ بھی ہے آپ کو ؟اس کی آواز سرد سے سرد ترین ہوتی جا رہی تھی۔"

" مم . مجھے معاف کر دو " . . . بدقت بول پائی تھیں آنسو بھل بھل اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔موت کا خوف سارے میں پھیلا ہوا تھا۔ہارون طنزیہ سا ہنسا تھا۔

" معاف کر دوں وہ بھی آپ کو ؟ لیکن میں ایسا کیوں کروں ؟آپ کا اور میرا تعلق ہی کیا ہے ؟لگتی کیا ہیں آپ میری ؟چلیں میں آپ کو ایک شرط پہ معاف کر سکتا ہوں ،آپ مجھے بتائیں ،کہ آپ اس فہیم مرزا سے کہاں اور کیوں ملی تھیں ؟" ہارون اب سنگھار میز کے اوپر بیٹھا تھا۔پستول اب بھی اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے ہاتھ میں تھی۔وہ اسے گھما رہا تھا۔کیا وہ واقعی اسے گھما رہا تھا، یا اپنے ہاتھوں کی لرزش پہ قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا ؟

" وہ بس مجھ سے ہیون کی بات کرنا چاہتا تھا۔اسے لگا تھا میں معراج بھائی سے بات کر سکتی ہوں۔اس نے مجھ سے کہا کہ، میں معراج بھائی سے کہوں کہ ہم ہالے کا رشتہ اس صورت میں قبول کریں گے، کہ وہ ہیون کے کاغذات ہالے کو " جہیز " کی صورت دے دیں۔ظاہر ہے میں نے منع کر دیا۔" وہ تیز تیز بولتی جا رہی تھی آنسو تھم گئے تھے۔ہارون ان کے قریب جھکا۔

" رفاقتوں کے نئے خواب خوشنما ہیں مگر۔

گزر چکا اب تیرے اعتبار کا موسم۔" وہ سرد مسکراہٹ کے ساتھ گنگنایا تھا۔ اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے پستول فروا کے ماتھے پہ رکھ دی۔اور انگلی ٹرگر پہ۔

فروا کا سانس جہاں تھا ،وہیں تھم گیا۔آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں۔

" سچ بتائیں آنٹی . . . . . بالکل سچ ، آپ فہیم مرزا سے کیوں ملیں ؟" اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔فروا نے بے اختیار تھوک نگلا تھا۔اسی لمحے عین اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا ،اور حسن سلطان اندر داخل ہوا، ہارون نے برق رفتاری سے اپنا پستول والا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔ فرواکا سانس اب تک اٹکا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ یہاں ہیں۔مجھے ملازم نے آپ کے آنے کا بتایا ،پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں آپ کو۔" وہ چوکھٹ سے ذرا آگے کھڑا اچھنبے سے کہہ رہا تھا۔لمحے کے ہزارویں حصے میں ہارون خود کو سنبھال چکا تھا ۔

" میں آنٹی سے تمہارا ہی پوچھنے آیا تھا۔اور پھر رک گیا۔ان کو میری کچھ ہیلپ چاہیے تھی۔ہے ناں آنٹی؟" اس نے شل بیٹھی فروا کو دیکھ کر تائید چاہی تھی۔فروا نے سن ہوتے جسم کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا۔حسن کو یہاں سے اس کا چہرہ نہیں نظر آ رہا تھا۔لیکن وہ اب بھی متذبذب تھا۔

" تم چلو میں آتا ہوں۔" . . . ہارون نے اس سے کہا، تو وہ بے دھیانی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا۔ہارون بھی ایک آخری نظر فروا کے بے جان ہوتے وجود پہ ڈال کر باہر نکل گیا۔کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی ساکت ، شل۔..

" تمہارا پسندیدہ رنگ سرخ ہے ناں ؟" وہ بہت دیر بعد آئینے کو دیکھ کر بڑبڑائی تھی۔

" تمھیں آخری بار نظر آنے والا رنگ بھی سرخ ہوگا۔" اس نے جیسے کوئی فیصلہ کر لیا تھا۔اس کا جسم اب بھی کانپ رہا تھا۔کان اب بھی سائیں سائیں کر رہے تھے۔پستول کی ٹھنڈی نال اب بھی پیشانی پہ چبھتی محسوس ہو رہی تھی۔موت کیسی ہوتی ہے ،اسے آج اندازہ ہو گیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

گاڑی میں غیر معمولی خاموشی تھی۔ہالے اپنے موبائل پہ شاہ تاج کبیر کی بھیجی ہوئی ڈیٹیلز دیکھ رہی تھی ۔عمر گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے گاہے بگاہے اس پہ نظر ڈال لیتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ سے ایک بات پوچھوں ؟" بالآخر اس نے خاموشی کو توڑا۔ہالے نے محض سر ہلایا۔

" اگر میں بے قصور نکلا تو آپ خود کو کیا سزا دیں گی ؟"

" تم بے قصور نہیں نکلو گے، مجھے یقین ہے۔"ہالے نے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا۔

" فرض تو کر لیں ایک بار اگر میں بے قصور نکلا تو؟" وہ مصر ہوا۔

" عمر میں اس وقت کام کر رہی ہوں، اور مجھے تمہاری آواز سخت ڈسٹرب کر رہی ہے۔اب اگر تم کچھ بولے تو میں گاڑی سے اتر جاؤں گی۔" اب کے اس کا لہجہ سخت تھا بے زار۔لیکن کیا عمر ہار مان سکتا تھا ؟

" اچھا میرے پاس ایک اور آئیڈیا ہے ،آپ نے جب مجھے سزا دی، تب مجھ سے پوچھا نہیں تھا ناں ؟اب میں آپ سے کیوں پوچھوں ؟میرے پاس بھی ایک سزا ہے۔"وہ جیسے سوچ کر ہی محفوظ ہوا ۔ہالے نے سر اٹھایا۔خالی خالی نظروں سے اس کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو۔" کون سی سزا " ؟

عمر حیات گہرا مسکرایا۔گال کا گڑھا واضح ہوا۔

" میں آپ کے پیر جلاؤں گا۔" وہ مسکرا کر بولا تھا۔ہالے دھک سے رہ گئی۔کچھ پل کے لیے وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

" تم میرے . . . . تم میرے پیر جلاؤ گے۔" مارے حیرت کے بہ مشکل بول سکی۔ اس کے چہرے پہ بے یقینی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہاں جلاؤں گا ،جیسے آپ نے میرے پیر جلائے تھے۔میں برابری کا قائل ہوں۔عورتیں مردوں کے برابر ہیں۔اگر میں وہ جلن سہہ سکتا ہوں تو آپ بھی سہہ سکتی ہیں۔سہہ سکتی ہیں ناں ؟" اس نے ہالے کو دیکھ کر تائید چاہی تھی۔

" تم نے کہا تھا ،میرا چہرہ تمہارے کسی عزیز سے ملتا ہے۔تم میرے ساتھ یہ کرو گے ؟"وہ اب بھی شاکڈ تھی۔عمر نے کندھے اچکائے۔

" چہرہ ملتا ہے پیر تو نہیں۔" وہ عام سے انداز میں بولا۔تھوڑی دیر تک وہ کچھ نہ بولی تو۔

" اچھا اگر نہیں سہہ سکتیں تو۔" . . . .

" نہیں میں سہہ سکتی ہوں۔" وہ گردن کڑا کر بولی تھی۔چہرے پہ ایک بار پھر مضبوط ہونے کا زعم آگیا ۔" لیکن مجھے یقین ہے تم بے قصور نہیں نکلو گے۔" وہ بول کر دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

" میں آج حسن سے ملا تھا۔" بہت دیر بعد اس نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا۔ہالے ہنوز باہر دیکھتی رہی۔

"کیسا ہے وہ ؟" خلاف توقع وہ غصہ نہ ہوئی ،اس کے لہجے میں اداسی در آئی۔

" اکیلا . . وہ اکیلا ہے۔" وہ روڈ پہ نظر جمائے ہوئے بولا۔ہالے نے گردن موڑ کر اس کو تعجب سے دیکھا۔

"کیا مطلب ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس کے پاس بات کرنے کو کوئی نہیں ہے۔وہ بہت بری طرح ڈسٹرب ہے۔اسے آپ کی ضرورت ہے ،پتہ ہے مجھے اب تک لگ رہا تھا معراج سلطان کے جانے سے سب سے زیادہ نقصان میرا ہوا ہے۔ لیکن اب لگتا ہے ان کے جانے سے سارا خسارپ حسن کا ہوا ہے۔وہ بچہ بہت کچھ جھیل رہا ہے۔یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی رقم بھی نہیں تھی۔"

" تمھیں کیسے پتہ ؟"

" میں عمر حیات ہوں مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔میری آنکھیں ایکسرے کرتی ہیں۔ میں سب سمجھ جاتا ہوں۔میں اسے فالو کر رہا تھا۔وہ ہر صبح جس شاپ سے کافی لیتا ہے ،کئی دن سے وہ اس شاپ میں بھی نہیں گیا صرف اس لیے کیونکہ وہ ایک مہنگی شاپ ہے۔وہ اب گھر سے کافی ساتھ لاتا ہے ،یا پھر کسی سستی سی شاپ سے کافی پیتا ہے۔"وہ بول رہا تھا، اور ہالے دم سادھے سن رہی تھی۔

" اس کا وہ کتا۔"

"کتا نہیں ہے وہ اس کا نام برونو ہے۔حسن کا بیٹا ہے وہ۔" ہالے نے ناگواری سے ٹوکا۔

" وہ اپنے" **کتے**" **(اس نے کتے پہ زور دیا)**کے لیے جہاں سے بسکٹ لیتا تھا ،اب وہاں کافی وقت سے نہیں جا رہا، وجہ صاف ہے اس کی جیب خالی ہے۔وہ اپنے دوستوں سے نہیں مل رہا ،کیونکہ اس کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں ،کہ وہ ان کے کھانے یا کافی کا بل بھر سکے۔ مختصر یہ کہ اس کے پاس کوئی رقم نہیں بچی۔"

" اس نے مجھ سے کیوں کچھ نہیں کہا ؟" وہ بدقت بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ سلطان ہے اسے بھرم رکھنے آتے ہیں۔" ہالے خاموش ہوگئی۔وہ جانتی تھی حسن صرف ہالے سے پیسے لے سکتا ہے۔اور اب اس کے پاس ہالے نہیں تھی۔

عمر نے یہاں وہاں دیکھا، گاڑی کے ڈیش بورڈ پہ رکھا اپنا موبائل اٹھایا۔اور پینٹ کی جیب میں اڑسا۔گلا کھنکھارا۔اب وہ بات کرنے کو تیار تھا۔

" میں ہارون سے بھی ملتا ہوں۔" عمر نے ہلکی آواز میں کہا۔

"کب سے ؟" ہالے کا لہجہ نارمل رہا۔**(یہ آج اتنی ریلیکس کیسے ہیں ؟کہیں نشہ تو نہیں کر لیا ؟)**

"کچھ دن پہلے سے۔"

" وہ کیسا ہے ؟" اس کے لہجہ سادہ تھا۔عمر نے گہری سانس بھری۔

" باوقار . . . . " وہ بے اختیار بولا تھا۔" لیکن اس کے اندر کچھ ٹوٹ سا گیا ہے۔اس کو کافی وقت پہلے سے جانتا ہوں۔مطلب ہم ملے نہیں تھے۔لیکن میں جانتا ہوں۔وہ جب پہلے ہنستا تھا، تو اس کی آنکھیں بھی ہنستی تھیں۔اب بس وہ خود ہی ہنستا ہے۔اس کی آنکھوں میں اداسی ہے۔وہ دکھاتا نہیں ہے لیکن مجھے دکھ جاتی ہے۔اور سب سے بڑی بات اس کا دل ٹوٹا ہوا ہے۔جسے وہ خود ہی جوڑ رہا ہے۔اس سے بھی اہم بات وہ دوبارہ پینٹ کرنے لگا ہے۔" وہ ایسے بتا رہا تھا جیسے کوئی خبر نامہ۔

اس کی آخری بات پہ ہالے کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔چند لمحوں کے لیے وہ مارے خوشی کے کچھ بول ہی نہ سکی۔

" اس نے کیا پینٹ کیا ہے ؟" کافی دیر بعد وہ بولی تو اس کے لہجے میں بس خوشی، اور مخلصی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہارون شاہد۔" عمر نے موڑ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

" ہارون شاہد؟ " ہالے نے دہرایا۔

" آپ نہیں سمجھیں گی۔خیر میں آپ کو گھر چھوڑ کر تھانے جاؤں گا۔اس ڈرائیور سے ملنے جس نے آپ کو اغوا کیا تھا۔" وہ اب اپنے گھر والی گلی میں تھا۔

" میں ساتھ آؤں گی۔"

" ہرگز نہیں۔" وہ ترکی بہ ترکی بولا تھا۔" میں ہرگز بھی آپ کو ایسی جگہ لے کر نہیں جاؤں گا جہاں ہر قسم کے غنڈے موالی آتے ہوں، جہاں ہر قسم کی نظریں اٹھتی ہوں، ایسی جگہ آپ کے قابل نہیں میں خود جاؤں گا۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولا تھا۔ساتھ گاڑی کو بریک لگا کر روکا، وہ اب اپنے گھر کے دروازے کے آگے تھے۔

" تم مجھ پہ حکم نہیں چلا سکتے۔میں ہالے سلطان ہوں وہاں جاؤں گی ،جہاں میرا دل کرے گا ،کوئی اگر میری طرف بری نظر سے دیکھے گا ،تو میں ان کی آنکھیں نکالنا جانتی ہوں۔ اور تم تمھیں میں نے بتایا ہے۔اجازت نہیں مانگی۔" عمر نے سینے پہ ہاتھ باندھے سکون سے اس کی ساری تقریر سنی ، پھر سراہنے والے انداز میں ابرو اچکائے۔

" براوو میں آپ کی اس تقریر سے خاصا متاثر ہوا ہوں لیکن، میں آپ کو اپنے ساتھ نہیں لے کر جاؤں گا۔" ہالے نے اس کو کلس کر دیکھا تھا۔پھر یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کاغذی ہی سہی، میں تمہاری بیوی ہوں۔کیا تم اتنے گئے گزرے ہو کہ کوئی بھی ایرا غیرا تمہارے سامنے تمہاری بیوی کو دیکھنے کی جرات کر سکتا ہے ؟"وہ جتاتی نظروں سے پوچھ رہی تھی عمر کے تاثرات سخت ہوگئے پھر یکدم وہ مسکرایا۔

"میری غیرت کو جگانے کے لیے یہ ایک اچھی کوشش تھی ، لیکن اگر آپ کو لگتا ہے کہ ،میں آپ کی بات سن کر غیرت کی چوٹیاں پھلانگ کر، آپ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا ،تو آپ غلط ہیں۔آپ گھر جا رہی ہیں مسز ہالے حیات۔" وہ تپانے والے لہجے میں بولا تھا۔ہالے چند لمحہ اس کو دیکھتی رہی۔ڈھیر سارا غصہ اور اشتعال اپنے اندر دبائے، اور پھر دروازہ کھول کر ایک زور دار آواز کے ساتھ گویا اس کے منہ پہ مارتی باہر نکل گئی۔

"خود کو جانے کی اجازت مل نہیں رہی ،ان بی بی کو لے جاؤں ہنہہ۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

صبح سے دوپہر اور دوپہر سے رات ہونے کو آئی تھی۔لیکن عمر کے کام تھے کہ ختم ہونے کو نہیں آتے تھے۔اس وقت وہ ڈی آئی جی کے آفس کے باہر تھا۔ایک سیاہ وردی والا پولیس والا اس کے اندر جانے کی اجازت طلب کرنے گیا تھا۔اسی لمحے وہ واپس آتا دکھائی دیا۔واپس آکر اس نے عمر کو سیلوٹ پیش کیا۔اور اندر جانے کا اشارہ کیا۔عمر سر کے خم سے جواب دیتا اندر بڑھ گیا۔

ایک شاہانہ قسم کا ایئر کنڈیشنڈ دفتر اس کا منتظر تھا۔اس آفس کے عین وسط میں ایک لکڑی کی میز رکھی تھی۔جس کے پیچھے ایک سیاہ وردی، اور ڈھیر سارے میڈلز ،والا کوئی پچاس سالہ آدمی بیٹھا تھا۔آفس کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیوار کے ایک کونے میں کتابوں کا ریک اور اس کے ساتھ ایک الماری میں ترتیب سے مختلف فائلز سجی تھیں۔

عمر جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کے لبوں کو ایک آسودہ سی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔ اس سے ذرا کم پر تعیش لیکن، اس کا آفس بھی ایسا تھا۔اس کے جسم پہ بھی سیاہ وردی ہوتی تھی۔اب اس کی نظر سامنے بیٹھے آدمی پہ گئی، اس نے بوٹ کو زمین پہ مارا، اور پھر ہاتھ ماتھے تک لے گیا۔دوستی اپنی جگہ وردی کی عزت اپنی جگہ۔

سامنے بیٹھا آدمی جس کی وردی کے پہ لگی نیم پلیٹ پہ شمشیر لکھا تھا۔ اس کی نظروں میں دبا دبا غصہ تھا ۔

" سو اے ایس پی عمر حیات آپ کو یاد آگیا ،کہ اس وردی اور اس سے جڑے لوگوں سے آپ کا کوئی تعلق ہے۔یا آپ کو یہ یاد آگیا کہ آپ کو کوئی نوکری بھی ہے ؟ مجھے بتانا پسند کرو گے، کہ تم پہ خرچ کیے ہوئے حکومت کے پیسے تم کیسے ویسٹ کر سکتے ہو ؟" ان کا لہجہ طنز سے بھرا ہوا تھا۔عمر مسکراتا ہوا آیا۔اور ان کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔

" میں نے تمھیں بیٹھنے کو نہیں کہا۔" شمشیر نے گھرکا تھا۔

" اچھا لیکن مجھے تو یہی سنائی دیا۔"

" بکو مت۔مجھے یہ بتاؤ تم کہاں تھے۔اور کیوں تھے ؟کیا تم نے واقعی اس لڑکی کو اغوا کیا ہے ؟اور اگر کیا تھا تو، کسی کیا اس کو سنبھال نہیں سکے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں غیر مردوں سے اپنی بیوی کی بات نہیں کرتا۔اور نہ ہی یہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی بھی مرد میری بیوی کی بات کرے۔آئندہ خیال رکھنا۔" الفاظ کے برعکس اس کا لہجہ نارمل تھا۔شمشیر اس کے اس دو ٹوک انداز کا عادی تھا سو اس نے اثر نہیں لیا۔البتہ وہ اب اس کی بیوی کی بات نہیں کرے گا یہ طے تھا۔

" یہاں تشریف لانے کی وجہ جان سکتا ہوں ،یا اس پہ بھی کوئی پابندی ہے ؟اس نے جل کر پوچھا تھا ۔عمر آگے کو ہو بیٹھا اس کی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی۔

" مجھے ندیم علی کے ساتھ پندرہ منٹ چاہییں۔" شمشیر کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

" اور کیوں چاہیے تمھیں یہ پندرہ منٹ ؟تم نے اس سے تہجد کی رکعتیں پوچھنی ہیں ؟ یا اس کے ہاتھ پہ بعیت کرنے جا رہے ہو ؟" اس نے چبا چبا کر پوچھا تھا۔

" نہیں میں نے اس سے جہنم کی آگ کے جسم جلانے کی کیپسٹی پوچھنی ہے۔اور اس سے یہ بھی پوچھوں گا کہ جب ابلیس آپ کو تیل کی کڑاہی میں تلے گا، تو برنال کہاں سے لینا ہے ؟"وہ بھی اسی کے لہجے میں بولا تھا۔شمشیر نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کرنا چاہا۔

" میری بات سنو عمر۔" وہ میز پہ آگے کو ہوا۔" تم اس شہر کے لوکل نہیں ہو، تم کئی سال کسی اور شہر میں پوسٹڈ رہے ہو۔وہ چھوٹا شہر تھا۔وہاں برائی اور شر کم تھا۔یہ کراچی ہے جیتی جاگتی جہنم، یہ بندہ کھا جاتی ہے ،نگل جاتی ہے۔اور پتہ بھی نہیں چلتا۔اس شہر کا پانی دل سے احساس ختم کر دیتا ہے۔تم چھوٹے شہر کے چھوٹے موٹے جرائم دیکھ کر یہاں آئے ہو۔یہاں کی دنیا الگ ہے۔یا واپس چلے جاؤ یا اس شہر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو as it is قبول کرو۔یہاں کی آگ مت بجھاؤ ورنہ یہاں کے لوگ تمہارا ٹھکانہ جہنم کی آگ بنا دیں گے۔" اس کے لہجے میں ہلکی سی فکر مندی تھی۔عمر چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا پھر مسکرایا۔ایک سرد سی مسکراہٹ۔

" میں جس شہر سے آیا ہوں ناں وہاں لوگ راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد نہیں پڑھا کرتے تھے۔چوری، ڈاکہ ، قتل ،ریپ ، یہ سب وہاں بھی ہوتا تھا وہ کوئی تیسری دنیا نہیں تھی وہاں بھی " **لوگ** " رہتے تھے ۔اور لوگ جہاں بھی رہتے ہوں وہ اس جگہ کو جہنم بنا ہی دیتے ہیں۔بات کراچی یا کوئٹہ کی نہیں ہے۔ بات " **لوگوں** " کی ہے۔کوئی بھی شہر برا یا اچھا نہیں ہوتا۔اسے اچھا یا برا وہاں رہنے والے لوگ بناتے ہیں۔برے لوگ ہر شہر میں ہیں۔تم مجھے ان لوگوں کا خوف نہ دلاؤ ڈرتے وہ لوگ ہیں، جنہیں کچھ کھونے کا خوف ہو۔" انگلی سے سینے پہ دستک دی۔

" میں عمر حیات ہوں میرے پاس کھونے کو صرف یہ چلتی سانسیں ہیں۔اور ان کو روکنے پہ بس خدا کا اختیار ہے۔سو میں ہر قسم کے خوف سے آزاد ہوں۔اب تم مجھے بتاؤ میرا کام کر سکتے ہو یا نہیں۔" شمشیر نے ایک گہری سانس لی۔

" عمر میری بات سمجھنے کی کوشش کرو ،تم پہ ایک لڑکی کے اغوا کا کیس ہے۔تم سسپنڈڈ ہو تم پہ انکوائری بیٹھی ہے۔اور سونے پہ سہاگا تم اپنی انکوائری کال پہ دو بار نہیں گئے۔تمہاری فوٹو اخبار میں لگی ہے۔ تمھیں ایک آخری کال آئے گی اور اگر تم نہیں گئے ،تو تمہاری نوکری چلی جائے گی۔تم جانتے ہو مجھ پہ کتنا پریشر ہے۔میں نے کس طرح آئی جی کو سنبھالا ہوا ہے ؟کس طرح انکوائری ٹیم کے ہاتھ پیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جوڑے ہیں؟ کس طرح تمہاری خاطر ذلیل ہو رہا ہوں۔آخر تم مجھے بتا کیوں نہیں دیتے کہ تم چاہتے کیا ہو ؟"وہ جیسے عاجز آگیا تھا۔

" میری انکوائری ہو گی تو میں بری الذمہ ہو جاؤں گا۔اور مجھے دوبارہ فیلڈ میں آنا ہو گا ،جو کہ اس وقت ممکن نہیں۔سن لیا ؟اب بتاؤ پندرہ منٹ دے رہے ہو یا نہیں؟"

" عمر میری بات سنو تم ." . . اس نے کچھ سمجھاچاہا جب عمر اٹھ کھڑا ہوا۔

" ایک بار تم میرے پاس آئے تھے شمشیر۔تم سسپنڈڈ تھے۔جیسے کہ آج میں۔تمہارے بھائی پہ قتل کا الزام تھا۔ایف آئی آر کٹ چکی تھی۔اسی رات تمہاری ماں مر گئی۔تمہارا بھائی گرفتار ہو چکا تھا۔اگر اس کی بیل کے لیے بھی جایا جاتا تو کم از کم پورا دن لگ جاتا۔تم میرے پاس آئے تم نے مجھ سے پندرہ منٹ مانگے، تاکہ تمہارا بھائی اپنی ماں کا آخری دیدار کر سکے۔کیا میں نے تمھیں کوئی مشورہ دیا؟ کیا میں نے اپنے اوپر بیٹھے افسروں سے خوف کھایا ؟کیا میں نے تمھیں شہر کے درندوں کا خوف دلایا؟۔" عمر بول رہا تھا اور شمشیر شل سا اسے سنے گیا۔وہ دونوں ہاتھ میز پہ رکھے آگے کو جھکا۔

" میں نے تمہاری مدد کی ، کیونکہ میں تمہارا دوست ہوں۔مصیبت کے وقت دوست کو مشورہ نہیں دیا جاتا ،مدد کی جاتی ہے۔لیکن خیر " وہ سیدھا ہوا۔" عمر حیات کے پاس دوستوں کی کمی نہیں ہے۔" وہ بول کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کا ہاتھ ابھی ہینڈل پہ تھا جب پیچھے سے شمشیر کی آواز سنائی دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہارے پاس صرف اور صرف دس منٹ ہیں۔دفع ہوجاؤ اور اگلے ایک مہینے تک مجھے اپنی شکل دکھائی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں گا۔" وہ بے بسی بھرے غصے سے بولا تھا۔عمر پورا کا پورا گھوم گیا۔بوٹ کو زمین پہ مار کر سیلوٹ پیش کیا۔اور " راجر باس " کہتا باہر نکل گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

گاڑی ایک بہت بڑی نجی بلڈنگ کے سامنے آ کر رکی تھی۔شیشوں سے ڈھکی یہ بلڈنگ یوں تو مختلف قسم کے کاروباری کاموں کے لیے استعمال ہوتی تھی۔لیکن اس عمارت کا بیسمنٹ " نائٹ کلب " کے طور پہ استعمال ہوتا تھا۔گاڑی سے نکلنے والا نوجوان ہارون شاہد تھا۔سیاہ جیکٹ شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہنے، بالوں کو جیل سے پیچھے کو جمائے ،خوشبوؤں میں رچا بسا وہ جو عام حالات میں وجیہہ لگتا تھا۔آج اچھا خاصا وجیہہ لگ رہا تھا۔باہر نکل کر ایک طائرانہ نظر سارے میں ڈال کر ،وہ متوازن چال چلتا داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اندر آتے ہی اسے ایسا لگا جیسے یہ کوئی اور ہی جہاں ہے۔میوزک کا بے ہنگم شور، بے ڈھنگے انداز سے ناچتے تھرکتے نوجوان۔نشے کی زیادتی سے یہاں سے وہاں لڑھکتے نوجوان۔لیکن نوارد ان تمام چیزوں سے بے نیاز تھا۔وہ سپاٹ نظروں سے اطراف میں نظریں گھماتا،کسی غیر شناسا لیکن جلد ہی شناسا ہوجانے والے چہرے کو ڈھونڈ رہا تھا۔جس کے لیے اسے زیادہ تردد نہیں کرنا پڑا۔اس کی نظروں کے عین سامنے دائرے میں رکھے صوفوں میں ایک سنگل صوفے پہ اسے وہ لڑکا بیٹھا ہوا نظر آیا۔" جاسم شاہ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مناسب نقوش ، صاف رنگت لیکن منجھی ہوئی آنکھیں۔اور ٹھکرایا ہوا چہرہ۔ہارون کو اس کے اندر اپنا کچھ ماہ قبل والا چہرہ دکھائی دیا۔خدا نے محبت کو ہیل کرنے کا اختیار دیا تھا، یہ کیسی محبت تھی جو تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دے رہی ؟یہ کیسی محبت ہے جو چہرے پہ چمک لانے کی بجائے چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے ؟لیکن کیا یہ واقعی محبت ہے یا کوئی آبسیشن ؟اس نے سر جھٹکا ،ایک گہری سانس لی۔اور ان صوفوں کی جانب قدم بڑھا دیئے۔ان کے قریب پہنچ کر ہارون نے دیکھا کہ درمیان میں رکھی، شیشے کی میز پہ کونوں میں اور بیچ میں ایک سفید پاؤڈر رکھا تھا۔وہاں بیٹھے نوجوانوں کے گروپ میں سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی نوجوان نیچے کی طرف جھکتا ، ناک سے وہ سفید پاؤڈر اندر تک لے جاتا ،اور پھر اپنا پورا وجود صوفے کی پشت پہ پھینک سا دیتا۔یہ کیسا سرور تھا یہ کیسی راحت تھی ؟

اس وقت بھی ایک نوجوان نے اپنا چہرہ میز کی جانب جھکا رکھا تھا۔ابھی وہ ناک کے زریعے اس پاؤڈر کو اندر تک لے جاتا کہ ، ہارون نے اپنے جوگر کی ٹھوکر سے اس میز کو لڑھکا دیا۔ سفید پاؤڈر فرش پہ بکھر گیا۔صوفوں پہ پڑے نیم بے جان وجودوں کو غصہ آیا۔لیکن اٹھ نہیں سکے کہ جسم میں سکت نہ تھی۔ کچھ نے اٹھنا چاہا، لیکن پھر ٹانگیں ان کا بوجھ برداشت نہ کر سکیں ، اور وہ واپس گرے ، ایسے میں بس ایک وجود تھا جس کے چہرے پہ غصہ بھی تھا۔اور " **ہوش** " بھی۔

" یہ کیا حرکت تھی ؟تم کون ہو ؟اور جرات کیسے ہوئی تمہاری اب کیا تمہارا باپ لے کر آئے گا یہ مال ؟پتہ بھی ہے کتنا مہنگا تھا ہاں ؟" بائیس سالہ جاسم جارحانہ تیور لیے اس کے سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔ صوفوں پہ پڑے نیم بے ہوش اس کے دوست اب اس کے نام کی ہوٹنگ کرنے لگے تھے۔ہارون اثر لیے بغیر جاسم کے کان کے پاس جھکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میرے پاس اس سے زیادہ مہنگی ، اور کام کی چیز ہے۔"

Wanna try?

جاسم ٹھہر گیا۔آنکھوں کی پتلیاں مشکوک انداز میں سکڑیں۔

"کیا تم پولیس والے ہو ؟دیکھو اگر ہو تو" . . .

" دو لاکھ کا آؤٹ فٹ ، تین لاکھ کے جوتے، ایک لاکھ کی گھڑی ،یہ میری آج کی تیاری کی قیمت ہے۔ تمھیں لگتا ہے چند ہزار کمانے والا پولیس والا اتنے پیسے ضائع کر سکتا ہے ؟ہارون کی سرمئی آنکھوں میں چیلنج تھا۔جاسم کے کندھے ڈھیلے پڑے۔

" پھر تم کون ہو ؟"

" تمہاری طرح کا ایک پارٹی بوائے . . امیر باپ کی بگڑی اولاد ،بس اپنے باپ سے بنتی نہیں تو یہاں چلا آیا۔آج ایک نئی " چیز " ؟ملی تو سوچا سب کو ٹرائے کروادو کیا خیال ہے ؟"وہ اپنے لہجے سے " پارٹی بوائے " ہی لگ رہا تھا۔

" لیکن میرے فرینڈز بھی ساتھ آئیں گے تمھیں اعتراض تو نہیں ناں ؟" ایسے کلبز میں یہ ساری باتیں عام تھیں۔سو وہ جلد ہی مان گیا تھا۔ہارون نے ایک نظر اس کے " **فرینڈز** " کو دیکھا۔پھر مسکراتی نظروں سے جاسم کو دیکھا۔

"کیا تمھیں لگتا ہے یہ لوگ ساتھ آ سکتے ہیں ؟" ہارون نے ان کی حالت پہ چوٹ کی۔" اگر تمھیں چاہیے تو میرے پیچھے آؤ۔"وہ کہتا آگے بڑھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جاسم ہئیے ،ہیئے کرتا اس کے پیچھے گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس میوزک کے شور والی جگہ سے کافی دور نسبتا ایک سنسان گوشے میں بیٹھے تھے۔چھوٹی سی میز پہ سفید پاؤڈر رکھا تھا۔اور وہ دونوں میز کے اطراف میں رکھے سنگل صوفوں پہ بیٹھے تھے۔

" تمہاری تو منگنی ہوگئی تھی ناں پچھلے مہینے۔کیا تمہاری پارٹنر ساتھ نہیں آتی ؟" جاسم چہرہ جھکائے ابھی پاؤڈر کو ناک کے زریعے اندر کھینچتا جب ہارون نے اس کے زخم ہرے کر دیئے۔ وہ کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا تھا۔

" تمھیں میرے بارے میں کیسے پتہ ؟۔"

"کیونکہ میں تم سے بات کرنے آیا ہوں۔مجھے یہاں کسی نے بھیجا ہے۔" وہ ابھی کہہ رہا تھا جب جاسم نے ہاتھ جھلایا۔

" اوہ تو تمھیں میرے باپ نے بھیجا ہے۔ہاہ میں پہلے کیوں نہیں سمجھا۔ایسی حرکت میرا باپ ہی تو کر سکتا ہے۔" وہ تمسخر سے کہتے اٹھا تھا۔" اور تم تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے پاس آنے کی ؟ہاں ؟اور اگر تم نے یہ کہا کہ میراباپ بے قصور ہے۔اسے معاف کر دوں تو آج میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔دفع ہوجاؤ یہاں سے جاؤ۔" اس سے پہلے وہ آپا کھو دیتا۔ہارون نے بتا دینا صحیح سمجھا۔

" مجھے یہاں عمر حیات نے بھیجا ہے۔"

" عمر حیات . . . وہ اے ایس پی ؟اس نے کیوں ؟" جاسم اب کے حیران ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہاری منگیتر کے باپ سے عمر کی اچھی خاصی دوستی ہے۔اور تمہاری منگیتر کا بھائی اس کا اچھا دوست ہے۔وہ تمہاری اور اسوہ کی صلح کر وا سکتا ہے، اگر تم چاہو۔"جاسم کی آنکھیں یکدم چمک اٹھی تھیں۔ اس کا چہرہ کھل گیا۔

"کیا واقعی . . ؟کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے ؟اسوہ مان جائے گی اے ایس پی سر اسے منا سکتے ہیں ؟تم مجھے ان سے ملوا دو میں ایک بار ان سے خود بات کروں گا۔میں انہیں سب کچھ بتاؤں گا۔وہ اسوہ سے بات کریں گے ا۔ور مجھے یقین ہے وہ مجھے معاف کر دے گی۔"

"لیکن تم نے کیا کیا ہے ؟" ہارون بضد ہوا۔جاسم کا سر شرمندگی سے جھک گیا۔

" میں نے نہیں . . . میرے ڈیڈ نے۔اصل میں ان کی ایک متنازع ویڈیو وائرل ہوگئی تھی۔جس کی وجہ سے وہ مجھ سے ناراض ہوگئی۔اور بریک اپ کر لیا۔وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔ایک دفع جب میں اسے ساری سچائی بتا دوں گا۔تم دیکھنا وہ میرے پاس واپس آجائے گی۔" وہ اب پر جوش لگتا تھا۔

" پھر کانٹریکٹ کب بنوا رہے ہو ؟" ہارون نے سنجیدگی سے پوچھا۔جاسم نے حیران نظروں سے اس کو دیکھا۔

"کانٹریکٹ کیا مطلب ؟"

" ظاہر ہے کنٹریکٹ تو بنوانا ہو گا ناں۔اس میں لکھنا ہو گا کہ آج اگر وہ تمھارے پاس واپس آتی ہے تو آئندہ کبھی بھی، اگر تمھیں تمہارے پیرنٹس، بہن بھائی، یا رشتے داروں کی غلطیوں کی سزا نہیں دے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گی۔تمہارا باپ چاہے کوٹھے پہ جائے ،یا جہنم میں ،وہ تمہارے باپ کی وجہ سے تمھیں نہیں چھوڑے گی ۔"

" وہ بار بار ایسا کیوں کرے گی۔ظاہر ہے میری کوئی غلطی ہوتی ہے تب ہی تو وہ . . "

" تمہارا باپ ایک گندی جگہ گیا، یہ تمہاری غلطی کیسے ہوئی ؟" ہارون نے اس کی بات کاٹی تھی۔"وہ تمھیں چھوڑنے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی۔محبت ساتھ رہنے کے سو مواقع ڈھونڈتی ہے۔چھوڑنے کا ایک بہانہ نہیں۔تمہارا باپ جو کچھ کرتا ہے ،اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔تمہاری ماں کیا کرتی ہے ۔تمہارے پارٹنر کو اس سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔محبت کو ذات و مکان کے خوف سے آزاد ہونا چاہیے نہیں ؟" ہارون نے صوفے کے ہتھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے پوچھا۔جاسم تذبذب میں پڑ گیا۔

" ایسا نہیں ہے ، ظاہر ہے میری فیملی اگر غلط کرے گی ، تو اس پہ بھی تو اثر پڑے گا ناں۔وہ بھی تو اب فیملی ہے۔اس نے جیسے اس کے حق میں صفائی دینی چاہی۔

" that's the point"

وہ آگے کو ہوا۔"وہ " **فیملی** " ہے۔اور فیملی تو ساتھ رہتی ہے۔اچھے وقت میں بھی اور برے میں بھی یہ کیسی فیملی ہے ؟ جسے اگر خوشی دو تو ساتھ رہتی ہے۔لیکن اگر کبھی بھی غم کا کوئی جھونکا آجائے تو سوکھے پتوں کی طرح اڑ جاتی ہے۔"

" وہ ایسی نہیں ہے۔وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے وہ۔" . . .

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اچھا واقعی۔" ؟ ہارون نے اس کی بات کاٹی۔" وہ تم سے محبت کرتی ہے۔؟کیا ثبوت ہے تمہارے پاس ؟"

" محبت کا کیا ثبوت ہوتا ہے بھلا۔یہ تو محسوس کی جاتی ہے۔تم نے کبھی محبت کی ہو تو پتہ چلے۔" وہ بپھر ہی تو گیا تھا۔ہارون نے اس کی آنکھوں میں دیکھا، اور اپنا موبائل ہوا میں بلند کیا۔

" وہ لیلا مجنوں ہیر رانجھا کا زمانہ تھا ،جب محبت محسوس کی جاتی تھی۔" اب اس نے موبائل اس کے آگے رکھا۔" اب محبت " **انسٹاگرام** " کی جاتی ہے۔یہ اسوہ کا انسٹا ہے۔تم اس کی پوسٹس دیکھو، بلکہ میں دکھاتا ہوں۔" وہ آگے کو ہوا ،اور موبائل اٹھا کر اسوہ کے اکاؤنٹ کی ایک ایک تصویر آگے کرتا گیا۔

یہ دیکھو یہ دو ماہ پہلے کی تصاویر ہیں تمہارے بریک اپ سے پہلے وہ دن میں دس پوسٹ ڈالتی ہے لیکن تم کہاں ہو ان سب میں ؟جاسم شل سا موبائل پہ چلتی اسوہ کی تصاویر دیکھے گیا۔

" یہ دیکھو یہ تین ماہ پہلے تمہارے برتھ ڈے والے دن کی پوسٹس ہیں۔یہاں تم کہاں ہو؟تمہارے لیے کوئی پیغام کہاں ہے ؟ اسی دن اس کی دوست کے بلے کا برتھ ڈے تھا۔اس نے بلے کے لیے بھی پوسٹ ڈالی ہے۔لیکن تمہارے لیے نہیں، کیوں جاسم ؟کیا تم اتنے بے مول ہو ؟میں جانتا ہوں محبت کو اظہار کی ضرورت نہیں ہوتی۔لیکن محبت کو ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ محبت کا فرض ہوتا ہے۔اس کا انسٹاگرام اس کا ٹویٹر، اس کا فیسبک ،تم وہاں کہیں نہیں ہو۔ وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔اور بس اسے ایک وجہ مل گئی ،سوچو اگر آج تمہاری شادی ہوجاتی ہے، اور کل تمہارا باپ پھر کوئی غلطی کرتا ہے۔تو کیا ہوگا " ؟۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہو گا " ؟جاسم نے خوف زدہ آنکھیں اٹھا کر سوال کیا۔

" وہ تمھیں پھر چھوڑ دے گی جاسم۔تم پھر کسی دوسرے بار ،کسی دوسرے کلب میں پڑے رہو گے، تمہارے چہرے کی چمک ایک بار پھر ختم ہو جائے گی۔ڈرگز ایک بار پھر تمہارا خون چوسے گی۔یہ کیسی محبت ہے؟ جس کے چھن جانے کا خوف تمھیں کھل کر سانس لینے نہیں دے رہا ؟یہ کیسی محبت ہے جو خوشی دے ہی نہیں رہی؟ جو ہیل کرنے کے بجائے تمہارا دل اور جسم کھا رہی ہے۔"

" وہ ایسی نہیں ہے" . . . جاسم نے ہلکی آواز میں ایک بار پھر اس کے حق میں کچھ کہنا چاہا۔

" وہ ایسی ہی ہے۔" وہ ایک بہت بری پارٹنر ہے۔وہ اپنے بیسٹ فرینڈ شہرام کو کیوں نہیں چھوڑتی، اس کا باپ بھی تو چار بار جیل جا چکا ہے ؟وہ اگر اپنے دوست کے باپ کی غلطیاں معاف کر سکتی ہے، تو تمہارے باپ کی کیوں نہیں۔میں بتاؤں کیوں ؟" ہارون نے اس کا چہرہ اوپر کیا آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔

" جاسم شاہ وہ لڑکی تم سے محبت نہیں کرتی۔" الفاظ تھے کہ سیسہ ، جاسم کو اپنا دل ٹوٹتا محسوس ہوا۔

" وہ آج تمھیں تمہارے باپ کی وجہ سے چھوڑ رہی ہے۔کل ماں کی وجہ سے چھوڑے گی، پرسوں بہن کی وجہ سے ،وہ آخر کب تک تمہارے خاندان کی غلطیوں کی سزا تمھیں دے گی ؟کیا اس کی محبت اتنی کچی ہے کہ تم سے یا تمھارے خاندان سے ذرا سی غلطی ہوئی اور وہ لڑکی تمھیں چھوڑ گئی ؟"

" وہ ایسی نہیں ہے . . . " . اب کے جاسم کو اپنی آواز غیر لگی کھوکھلی لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم کہتے ہو تمھیں اس سے محبت ہے، لیکن تمھیں تو خود سے بھی محبت نہیں ہے۔جو انسان خود سے محبت نہیں کرتا ،وہ کسی اور سے بھی نہیں کر سکتا۔وہ چلی گئی ، تو تم نے خود کو نشے اور ڈرگز میں ضائع کرنا شروع کر دیا کیوں ؟تم خود سے محبت کیوں نہیں کرتے جاسم میں بتاؤں کیوں ؟"

جاسم نے بے اختیار اثبات میں سر ہلایا۔

" اس لڑکی نے تمہارے دل سے " تمہارے اپنے لیے " محبت ختم کروا دی ، اور تم نے اسے یہ کرنے دیا۔اس نے تم سے کہا اس کی پسند اچھی ، تم نے مان لیا۔اس نے تمھاری ذات کی غلطیاں تمھیں گنوائیں ،تم نے مان لیا تم غلط ہو تم نے کبھی خود کو چیک ہی نہیں کیا۔تم کبھی خود سے ملے ہی نہیں۔ اگر اس نے کہا تم جھوٹے ہو، تو تم نے مان کیا تم نے اس کی محبت میں خود کو کھو دیا۔اس سے زیادہ تم اس کے لیے کیا کر سکتے ہو ؟وہ اب تم سے تمہاری صحت چھین رہی ہے، کیا تم اب بھی چپ رہو گے۔ اور سہتے جاؤ گے۔کیا اب تمھیں نہیں لگتا کہ اب بس کر دینا چاہیے۔اس کی محبت اب تمھیں سیر نہیں کرتی ، اب وہ خون چوسنے والا کیڑا بنتی جا رہی ہے۔ایک دن وہ تمھارے جسم کا سارا خون چوس لے گی، اور تم ایک کھوکھلے جسم کے ساتھ کسی کچرے کے ڈھیر پہ پڑے رہو گے۔کیا تمہاری زندگی کا یہ مقصد تھا ؟" ہارون کے لہجے میں ہلکی سی فکرمندی تھی۔یہ لڑکا اسی کا lesser version تھا۔

" میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔" آخر کار وہ بے بسی سے بولا تھا۔" میں جانتا ہوں وہ ٹاکسک ہے ،میں جانتا ہوں وہ ہمیشہ مجھے ڈی گریڈ کرتی ہے ،میں جانتا ہوں اس کے آگے میری اوقات اس کی دوست کے کتے سے بھی زیادہ نہیں ہے۔لیکن میں مجبور ہوں میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔میں اسے چھوڑ دوں گا، تو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میرے پاس کچھ نہیں ہو گا۔کوئی نہیں ہو گا۔وہ میرے hardest time میں میرے لیے ایک سہارا تھی۔میں نے اس کے اندر اپنی روشنی ڈھونڈی ہے، وہ میری گرل فرینڈ محبت یا منگیتر نہیں ہے۔وہ میرا "**سہارا**" ہے۔وہ میری بیساکھی ہے۔وہ میری آنکھ ہے ،میرا بازو ہے۔اس کے بغیر میرا جسم مفلوج ہے۔ تم نہیں سمجھو گے ،کوئی نہیں سمجھے گا۔" اس نے چہرہ جھکا لیا تھا۔آنکھیں گلابی پڑنے لگی تھیں۔ڈر گز کی زیادتی سے نہیں، رکے ہوئے آنسوؤں کو نہ بہنے دینے کی وجہ سے۔

ہارون چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا۔ذہن میں باتیں جوڑتا رہا ،وہ ہالے نہیں تھا، جس کے پاس باتوں کے جواب ہوتے تھے۔جس کو بولنے کا ہنر آتا تھا۔جو لوگوں کو لاجواب کر سکتی تھی۔

"کیا تم "**بلاؤں**" سے ڈرتے ہو؟"کافی دیر بعد ہارون نے سوال کیا تھا۔

"کیا تمھیں اب بھی لگتا ہے، کہ کوئی "**اللہ بابا**" آئے گا اور تمھیں تمہاری غلطی کی سزا دے گا۔یا پھر کوئی چھوٹا سا کیڑا کوئی "**بھوُ**" تمھیں کھا جائے گا ؟ جاسم چند لمحے حیران نظروں سے اس کو دیکھتا رہا، پھر یکدم ہنس پڑا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو ؟ کیا میں کوئی بچہ ہوں ؟وہ کوئی اور زمانہ تھا، کوئی اور وقت تھا، جب میں ،یا ہر بچہ ان سب چیزوں سے ڈرتا تھا۔

I am all grownup now

اب بھلا اس بکواس بات سے کون ڈرے گا ؟"وہ ایک بار پھر ہنس دیا ساتھ بڑبڑایا۔

" بلا واٹ نان سینس۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اسوہ بھی وہی بلا ہے۔وہی بھوت ہے ،وہی چھوٹا سا کیڑا ہے جس سے ہمیں بچپن میں خوف آتا تھا۔اور اب اب ہم ان سے بڑی بلا ہیں۔ایک بار بس ایک بار اگر تم دل کو مضبوط کر کے، اپنے لیے کھڑے ہوجاؤ تو، کوئی بلا کوئی بھوت کوئی کیڑا تمھیں ڈرا نہیں سکتا۔ایک بار جب تم خود کے کھڑے ہوجاؤ گے تب تم اس انسان کے جانے پہ ،اسی طرح ہنسو گے۔جس طرح اب ہنس رہے تھے۔" جاسم ششدررہ گیا۔

"کوئی بھی چیز ،کوئی بھی انسان ،کوئی بھی واقعہ، ہمیں تب تک ہانٹ کرتا ہے، جب تک ہم اس سے چھپتے ہیں۔اس سے بھاگتے ہیں۔ایک بار صرف ایک بار اگر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہوجاؤ تو، تمھیں پتہ چل جائے گا۔اصل بلا تم خود ہو تم سے زیادہ مضبوط کوئی اور نہیں ہے۔ساری بلائیں سارے کیڑے یکدم غائب ہوجائیں گے۔اور باقی رہو گے تم کیونکہ تم اپنے لیے خود کھڑے تھے ۔"جاسم پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھتا رہا۔ہارون اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ تمہارے hard time میں تمہاری بے ساکھی تھی۔لیکن بے ساکھی کی لکڑی کو اب دیمک کھا گئی ہے۔وہ کھوکھلی ہوگئی ہے۔اب تمھیں اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا پڑے گا۔وہ تمہاری آنکھیں تھی۔لیکن اس آنکھ میں اب موتیا کا پانی اتر چکا ہے۔علاج کرواؤ ورنہ اندھے ہوجاؤ گے۔وہ تمہارا بازو تھی، لیکن اس بازو میں اب ناسور پھیل گیا ہے۔اسے کاٹنا ہوگا، ورنہ سارا جسم گل سڑ جائے گا۔اور ایک بات اور ۔" وہ جھکا اس کے کندھے پہ اپنا ہاتھ رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کسی محبت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ کی صحت کھا جائے، کسی محبت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ کو شراب پہ لگا دے۔کسی محبت کو آپ کو ڈرگ ایڈیکٹ بنانے کا حق نہیں ہے۔محبت کو صرف ایک حق حاصل ہے۔" ہیل "کرنے کا ،اور اگر وہ اپنا ایک کام بھی نہیں کر پا رہی، تو اسے عزت سے رخصت کر دو۔" سادہ لہجے میں کہہ کر اس نے کندھے سے ہاتھ ہٹا یا۔جاسم اب بھی اسی طرح بیٹھا تھا۔شل ، ساکت۔اس کا چہرہ ایسا تھا جیسے کسی نے ٹرک سے کچل دیا ہو۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔آنکھوں سے قطرہ قطرہ آنسو پھسل رہے تھے۔

" میں جا رہا ہوں، دو منٹ تک تھوڑے سے فاصلے پہ کھڑا رہوں گا ،اگر تم نے۔"کن اکھیوں سے شیشے کی چھوٹی میز کی طرف اشارہ کیا۔

" اگر تم نے اس پہ پڑا سفید پاؤڈر لے لیا ،تو میں دوبارہ کسی جاسم کو نصیحت نہیں کروں گا۔اور اگر دو منٹ بعد مجھے، اس میز کے کانچ کے ٹوٹنے کی آواز باہر تک آئی ،تو میں دس اور جاسم کو اس کے اصل سے ملواؤں گا۔فیصلہ تمہارا ہو گا۔" ہارون بول کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہال سے نکلتا چلا گیا۔

باہر جا کر اس نے ایک دیوار سے ٹیک لگائی ،اور نظریں گھڑی پہ جما لیں۔

ایک سیکنڈ . . دس سیکنڈ . . . تیس سیکنڈ . . . ایک منٹ . . . ایک منٹ چالیس سیکنڈ . . . ایک منٹ انسٹھ سیکنڈ...۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اگلے ہی لمحے ایک زوردار چھناکے کے ساتھ کانچ کے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔ہارون کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔اندر جاؤ تو جاسم فرش پہ بیٹھا بری طرح رو رہا تھا۔سفید پاؤڈر سیاہ فرش پہ بکھرا اپنی بے قدری پہ ماتم کناں تھا۔

" میں تم سے نہیں ڈرتا اسوہ۔میں نہیں ڈرتا میں خود بلا ہوں . . . میں خود ہوں بلا میں تم سے نہیں ڈرتا . . . مجھ پہ میرا حق ہے۔مجھے خود سے محبت ہے۔میں خود کو تمہارے لیے ضائع نہیں کر سکتا۔میں نہیں کر سکتا۔" وہ زور زور سے چلا رہا تھا۔فرش پہ پڑے سفید پاؤڈر کو زور زور سے بوٹ سے ٹھوکر مارتے ہوئے اپنی . وہ بس چلا رہا تھا۔اور بس رو رہا تھا۔

☆---☆---☆

عمر حیات اپنی گاڑی میں بیٹھا سلطان منزل کے باہر کھڑا تھا۔اسی وقت حسن نیند بھری آنکھیں لیے باہر آیا۔وہ شاید سو کر اٹھا تھا۔اس کے پیچھے ہی برونو بھی باہر آیا۔عمر کو دیکھ کر وہ اس کی طرف لپکنے لگا۔ عمر نے حسن کو اشارے سے پاس بلایا۔وہ متعجب سا اس کی گاڑی کے قریب آگیا۔

"کیا تم کل کی بجائے آج ثبوت دیکھنا چاہو گے؟" عمر نے مسکراتی نظروں سے پوچھا تھا۔حسن متذبذب کھڑا رہا۔

" تم میری محبوبہ نہیں ہو ،جس کے انتظار میں ٹھہرا رہوں۔جلدی بولو۔" وہ جل کر بولا تھا۔

" ہم کہاں جائیں گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ الگ بات ہے کہ، تمہاری بہن نے مجھے ایک اغوا کار مشہور کر رکھا ہے۔لیکن یقین جانو میں انتہائی معصوم انسان ہوں۔اب مجھے روٹھی محبوبہ والے لک دینا بند کرو، اور اندر آ کر بیٹھو۔"آخر میں اس کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔حسن نے جواب دیئے بغیر گاڑی کا آگے والا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔پھر مڑ کر دیکھا برونو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔حسن نے مسکرا کر اسے قریب انے کا اشارہ کیا۔وہ فورا گاڑی کے پاس آگیا۔تھوڑی دیر بعد گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔عمر کے چہرے پہ سخت بیزاری تھی۔ وجہ وہ بھورے بالوں والا کتا تھا۔جسے حسن نے پچھلی سیٹ پہ بٹھا رکھا تھا۔

" اس کتے کو ساتھ لانے کی کیا ضرورت تھی۔اس سے اچھا تھا تم خود بھی نہ آتے۔" آخری الفاظ زیر لب کہے تھے۔

" میرا بیٹا ہر جگہ میرے ساتھ جاتا ہے۔اگر تمھیں کوئی مسئلہ ہے، تو مجھے یہاں اتار دو۔اور خود آگے چلے جاؤ۔" حسن نے بھی بغیر کسی لگی لپٹی کے جواب دیا۔عمر کلس کر رہ گیا۔

" میں تمھیں تھانے لے کر جا رہا ہوں حسن۔" اب کے اس کی آواز سنجیدہ تھی۔حسن چونکا تھا عمر کہے گیا۔

" میں ایک بچے کو کبھی اس طرح نہیں لے کر جاتا لیکن اب ، معملہ الگ ہے تم یتیم ہو چکے ہو، اور یتیم بچوں کو چاہیے کہ وقت سے پہلے بڑے ہو جائیں۔میں جانتا ہوں آج کے بعد تم معصوم نہیں رہو گے۔لیکن میں چاہتا بھی نہیں کہ، تم معصوم رہو۔تمھیں اندازہ ہونا چاہیے کہ تمھارے خاندان کے دشمن کیسے لوگ ہیں۔تم اپنے خاندان کے سربراہ مرد ہو۔میں آج کے دن کے لیے خود کو کبھی معاف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں کروں گا لیکن تم آج کے دن کے لیے میرا شکریہ ادا کرو گے۔" اس کا لہجہ بے لچک اور سنجیدہ تھا ۔یہ کوئی اور ہی عمر تھا۔

"کیا تم نے ہالے کو بتایا ہے ؟کہ تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو ؟" حسن نے اس کی ساری بات سن کر بس یہی پوچھا تھا۔

" میرا دماغ خراب ہوگیا ہے جو میں ان کو بتاؤں گا۔"حسن خاموش ہوگیا۔شاید اس کا دل اداس ہوگیا تھا۔تقریبا پندرہ منٹ کی مزید ڈرائیو کے بعد گاڑی اپنی منزل پہ پہنچ چکی تھی۔تھانے کی عمارت اپنے پورے جلال کے ساتھ کھڑی تھی۔عمر اور حسن ایک ساتھ گاڑی سے باہر نکلے۔ اندر کی طرف جاتے ہوئے، ہر ایک نے عمر حیات کو سلام کیا سیلوٹ کیا۔کچھ کے چہرے بوکھلائے ہوئے تھے۔کچھ کے خوفزدہ۔ان کے چہروں سے صاف اندازہ ہوتا تھا کہ آج تھانے پہ " **چھاپہ** " لگا ہے۔ وہ دبنگ سی چال چلتا ، اندر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔حسن نئی نئی نظروں سے یہاں وہاں دیکھتا جا رہا تھا تھانے کا ماحول ویسا ہی تھا، تناؤ اور شور سے بھرا تھا۔اور کچھ کچھ گھبرایا ہوا بھی۔وہ چلتا ہوا سیدھا ایک کمرے میں داخل ہوا ۔اب اس کی نظروں کے عین سامنے ایس ایچ او کی میز اور کرسی رکھی تھی۔میز پہ سامنے سے لائے گئے ہوٹل کا کھانا رکھا تھا۔عمر کو اندر آتے دیکھ وہ بوکھلا کر اپنی کرسی سے اٹھا۔تھا پہلے سلام کیا پھر سیلوٹ پیش کیا آگے آکر اس کے لیے کرسی رکھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" سر آپ . .اطلاع دے دیتے . . میں حاضر ہوجاتا سر . . . آپ اپ نے زحمت کی . . " وہ بوکھلایا ہوا لگتا تھا۔ماتھے پہ پسینے کے ننھے ننھے قطرے تھے۔عمر بیٹھا نہیں کھڑا رہا۔اس کی تقلید میں حسن بھی کھڑا رہا۔

" میں اگر اطلاع دے کر آتا تو تمہارا یہ شاہی انداز کیسے دیکھ پاتا ؟باہر مجرم بیٹھے ہیں۔تھانے میں ایک حشر برپا ہے۔اور تم یہاں بیٹھ کر۔"کن اکھیوں سے میز پہ رکھے کھانے کی جانب اشارہ کیا۔" کھانا کھا رہے ہو ؟باہر ایک عورت کی ایف آئی آر درج نہیں ہو رہی۔تمھارے اے ایس آئی نے اس کو کتنی دیر سے بٹھا رکھا ہے۔وہ ایک ہزار بار تمھیں بلانے کا کہہ چکی ہے۔اور تم یہاں کھانا کھا رہے ہو ؟" اس کا لہجہ بے لچک ، اور سخت تھا۔حسن نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔

کیا یہ وہی عمر حیات تھا جو آج صبح اس سے ملنے آیا تھا ؟حسن کو یکدم اس کی ذات سے ایک رعب سا محسوس ہوا۔

" سر میں معذرت چاہتا ہوں . . . . اصل میں میری طبیعت کچھ نا ساز ہے۔"

" طبیعت نا ساز ہے تو چھٹیاں لے کر گھر پہ آرام کرو ، یہ کوئی ہسپتال کا بیڈ نہیں ہے۔تھانہ ہے۔ویسے اگر زیادہ بیمار ہو تو لمبی چھٹی دلوادوں۔" اس کا لہجہ معنی خیز تھا۔ایس ایچ او گڑبڑا گیا۔

" سر آئندہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔آپ بتائیں تو سہی ہوا کیا ہے میں کیسے آپ کی خدمت کروں۔پلیز سر آپ بیٹھ جائیں۔" وہ چاپلوسی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔عمر نے ہاتھ جھلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ندیم علی کس کوٹھڑی میں ہے کھولو اسے ابھی۔" وہ رعب سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ایس ایچ او حق دق سا اس کے پیچھے گیا۔

" یہ سب کیا ہے تم اس بیچارے پہ اتنا غصہ کیوں ہو رہے تھے ؟" باہر جاتے ہی حسن اس کے قریب جھکا تھا۔

" جب بادشاہ کسی لمبے سفر سے واپس محل آتا ہے ، تو کچھ نئے احکام جاری کرتا ہے۔کچھ چیزیں محل سے بدلواتا ہے۔اس لیے نہیں کہ لوگ صحیح کام نہیں کر رہے ہوتے ، اس لیے بھی نہیں کہ محل کو نئے احکامات کی ضرورت ہوتی ہے ، اس لیے کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ بادشاہ واپس آگیا ہے۔ دوسرا اس سے پہلے لوگ تمھیں " **دبائیں** " تم ان کو ان کے قصور گنواؤ ، فائدے میں رہو گے۔" وہ بے نیازی سے کہتا آگے بڑھتا گیا۔ہر کوئی اسی کو دیکھ رہا تھا۔ہر کوئی اسی کی بات کر رہا تھا۔اس کی سفارش ڈی آئی جی سے آئی تھی ،اس کی پہنچ اونچی تھی۔ایک کوٹھڑی کے سامنے آکر وہ رکے تھے ۔عظیم **(ایس ایچ او)** نے خود لاک کھولا ،عمر اندر داخل ہوا، اندر کا منظر ایک قیدی ،ایک مجرم کے کمرے کا بالکل نہیں تھا۔کونے میں رکھا نرم میٹرس ، پانی کا صاف ستھرا کولر ، مچھروں سے بچنے کے مچھر دانی ، اور باہر سے منگوائے ہوئے کھانے کے ڈبے۔چھوٹے قد والا ندیم اس وقت کرسی پہ بیٹھا تھا ۔اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔عمر کو دیکھ کر وہ اچھل کر کھڑا ہوا تھا۔عمر نے زخمی اور غصے بھری نظروں سے عظیم کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ تمہاری ماں کا گمشدہ بیٹا ہے۔جو اس کے اتنے لاڈ اٹھا رہے تھے ؟ " وہ پوری قوت سے دھاڑا تھا ۔عظیم اچھل کر دور ہٹا، حسن کو بھی اب اس سے ذرا ذرا خوف محسوس ہونے لگا تھا۔ یہ ماحول اس کے لیے نیا تھا۔اور عمر کا یہ چہرہ اس کے لیے انجانا۔

" سر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے، ہم . . ہم نے اس کو تھرڈ ڈگری ٹارچر دیا ہے۔ہم نے اس کو برف کی سل پہ لٹایا ہے۔اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر مارا ہے ،اس کے تلوے کوٹے ہیں۔**(تلوے کوٹنا پولیس کی تفتیش کا ایک اہم رکن ہوتا ہے۔اس طریقہ کار میں ملزم کو ایک پھٹے پہ الٹا لٹایا جاتا ہے۔اوراس کے تلووؤں پہ سرسوں کا تیل لگا کر ڈنڈے مارے جاتے ہیں۔ایسے میں ملزم کے سر کی رگیں تک ہل جاتی ہیں۔)** " یہاں تک کہ چھتر بھی استعمال کیا ہے۔" **(چھتر پولیس کے ایزا رسانی کے اوزار میں سے ایک ہے۔یہ چمڑے کا بنا ہوتا ہے۔جب یہ ملزم کے جسم پہ لگتا ہے، تو اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے لگنے کے بعد ہاتھی بھی خود کو ہرن کہنے لگتا ہے۔یہ جسم کی کھال تک ادھیڑ دیتا ہے۔)** " لیکن یہ کچھ نہیں بتا رہا سر، میرا یقین کریں۔میں آپ کا وفادار ہوں۔" وہ اپنی صفائی دینے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ندیم اسی طرح کھڑا رہا، بے نیاز، بے پرواہ۔عمر نے بلند آواز سے دو سپاہیوں کو آواز دے کر اندر بلایا تھا۔دونوں دوڑے چلے آئے۔عمر نے ان کی طرف نہیں دیکھا وہ عظیم کو دیکھتا رہا۔

" سیف اللہ . . " اس نے ایک اہلکار کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔" تم پہ کیس بن رہا ہے۔تم نے ندیم کو جو چھتر مارا ہے۔اس کی وجہ سے اس کے ساتھ کئی نجی مسائل ہو گئے ہیں ، تمھیں سسپینڈ کرنا ہو گا۔" اہلکار ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" سر چھتر تو دور کی بات ہے، اس کو تو ایک چپیڑ بھی نہیں لگی۔یہ مجھ پہ کیس لگا رہا ہے آپ مجھے دو منٹ دے دیں اس کے ساتھ ،یہ مجھ پہ کیس تو دور کی بات اس تھانے کے سارے کیس اپنے سر لے لے گا۔" وہ یکدم جذباتی ہو گیا۔فراڈ ، جھوٹ ،ڈرامہ یہ سب تو پولیس کی ملکیت ہے ،حصہ داری انہیں برا لگتی ہے۔

عمر نے عظیم کو " میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں۔" والی نظروں سے دیکھا تھا۔وہ شرمندہ سا ہو گیا۔عمر نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے باہر بھیجا۔

" سر اس بچے کو ساتھ لے جاؤں میں ؟" جاتے جاتے وہ مڑا اور حسن کو دیکھ کر پوچھا۔عمر نے نفی میں سر ہلایا عظیم باہر نکل گیا۔

!تھوڑی دیر بعد!

اب اس سیل کا منظر کچھ یوں تھا کہ ،ندیم کو کرسی پہ باندھ کر بٹھا رکھا تھا۔دو اہلکار اس کے دائیں بائیں کھڑے تھے۔ایک بلب اس کے سر پہ لٹک رہا تھا۔حسن ایک کونے میں دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔

" اپنا موبائل نکالو حسن ، اور ویڈیو بناؤ۔" عمر نے اس کو دیکھے بغیر حکم صادر کیا۔حسن نے بنا کسی بحث کے موبائل نکال لیا۔

" میں تم سے صرف ایک بات پوچھوں گا ندیم صرف ایک ،" عمر اس کے سامنے کرسی پہ بیٹھا کہہ رہا تھا۔" تم نے جج صاحب کی بیٹی کا اغوا کس کے کہنے پہ کیا تھا۔تم مجھے صرف پیادوں کا بتا دو ،باقی میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خود دیکھ لوں گا۔چلو بتاؤ شاباش۔" عمر نے جیسے اس کو پچکارہ تھا۔حسن نے عمر کے بولتے وقت کیمرہ بند رکھا، جیسے ہی وہ بول کر خاموش ہوا، اس نے ویڈیو سٹارٹ کر دی۔

ندیم نے ایک دو لمحہ اس کو مسکراتی نظروں سے دیکھا ، پھر زبان تک انگلی لے جا کر ہاتھ سے نفی کا اشارہ کیا۔جیسے کہہ رہا ہو، " میں بول نہیں سکتا۔"

عمر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ایک نظر دیوار کے ساتھ کھڑے حسن کو دیکھا، پھر مڑا پستول جیب سے نکالی ،اور ندیم کی ران کا نشانہ لیا۔اس کی آنکھیں حد درجہ سفاک تھیں ، اگلے ہی لمحے فرش خون سے لتھڑا ، اور کوٹھڑی ندیم کی چیخوں سے گونج اٹھی۔وہ بری طرح چلارہا تھا۔حسن نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔دونوں اہلکار بھی حق دق رہ گئے۔

" میں نے کہا نہ ندیم میں ایک ہی بات پوچھوں گا ،اس کا جواب صحیح صحیح دینا۔" وہ درد کی شدت سے بے ہوش ہوتے ندیم کی طرف جھکا تھا۔اس وقت اس کی آنکھوں میں بس سفاکی تھی۔خون تھا۔ندیم بری طرح کراہ رہا تھا۔اور عمر کو گالیاں دے رہا تھا۔گوشت میں کھب چکا لوہے کا زرہ ،اس کے پورے جسم کو جھلسا رہا تھا۔

" جج صاحب کی بیٹی کو کس کے کہنے پہ اغوا کیا ؟" اس نے چبا چبا کر پوچھا تھا۔

" نہیں بتاؤں گا کچھ بھی نہیں بتاؤں گا ،تم چاہے مجھے مار دو، تب بھی نہیں بتاؤں گا۔"وہ چلایا تھا۔بالآخر وہ " بولا " تھا۔حسن نے مردہ آنکھوں اور کانپتے جسم سے اس کو دیکھا، خون اس کی ٹانگ سے بھل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھل بہہ رہا تھا۔فرش سرخ ہونے لگا تھا۔عمر ایک بار پھر اس کے قریب آیا۔پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھا۔درد سے دوہرے ہوتے ندیم کی آنکھوں میں دیکھا۔

" اصل میں کیا ہے ناں میں تمہارا باپ نہیں ہوں ، جو تمھارے نخرے اٹھائے گا۔یا جسے تمہاری تکلیف سے فرق پڑے گا اس لیے۔"اس نے اپنا انگوٹھا اس کے زخم والی جگہ پہ رکھا، آنکھوں میں جیسے بے رحمی اتر آئی ، اسی وقت عمر کا انگوٹھا اس کے پھٹے ہوئے گوشت کے اندر تک گھستا چلا گیا۔یہاں تک کہ انگوٹھے کا گوشت لوہے کے زرے کو چھونے لگا۔ندیم درد سے تڑپنے لگا۔پاس کھڑے اہلکار بے حسی سے، جبکہ حسن سفید پڑتے چہرے کے ساتھ سارا منظر دیکھے گیا۔اسے عمر سے خوف آیا تھا۔اسے خون سے خوف آیا تھا۔آج اسے درد سے خوف آیا تھا۔اس سے پہلے کہ درد کی شدت سے ندیم بے ہوش ہوجاتا، عمر نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اس کی پوری ہتھیلی خون آلود ہوگئی تھی۔اب وہ سر کو پیچھے پھینکے نیم مردہ سا ہوگیا تھا۔آنکھیں بے رونق ، جسم ڈھیلا۔

" جج صاحب کی بیٹی کو کس کے کہنے پہ اغوا کیا ؟" عمر نے ایک بار پھر پوچھا۔

" یہ درد . . . یہ درد . . میرے لیے . . . . " وہ درد کی شدت سے بہ مشکل بول رہا تھا۔" . درد . . میرے لیے کچھ . . . حیثیت . . . نہیں . . . رکھتا . میرے لیے . . . درد وہ ہوگا . . . جب میں تمھیں سچ بتا . . دوں گا اور . . . اپنی محبت کی آنکھوں . . . میں اپنے لیے نفرت دیکھوں گا۔" . . . وہ اٹک اٹک کر کہہ رہا تھا۔" بھول جاؤ عمر حیات ، بھول جاؤ کہ میں کچھ بتاؤں گا۔میری لاش کے ٹکڑے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹکڑے کر دو، تب بھی نہیں بتاؤں گا۔" اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔جب عمر کی آنکھ کے اشارے پہ اس کے سر پہ ٹھنڈا یخ پانی ڈالا گیا۔

وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔

"Just leave him he don't know anything he is bleeding leave him please"

حسن کی معصوم آواز پہ عمر نے مڑ کر دیکھا، اس کی آنکھوں میں اپنے دشمن کے لیے ترحم تھا۔وہ ایک بچہ تھا۔اور عمر اسے کہاں لے آیا تھا اسے بے اختیار خود سے نفرت ہوئی۔لیکن اگلے ہی پل اس کے تاثرات سخت ہو گئے۔

"تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ۔لیکن ایک بات یاد رکھنا، اگر یہ اس رات وہ سب کچھ نہ کرتا۔تو تمہارا باپ مرتا نہیں، کیا تم اپنے باپ کی لاش بھول گئے ہو ؟"وہ جانتا تھا۔اس کے باپ کی لاش کا منظر، اس کا سب سے بڑا غم اور سب سے بڑا صدمہ تھا۔حسن خاموش ہو گیا۔اب کے اس کی آنکھوں میں ترحم ختم ہو گیا۔عمر ایک بار پھر ندیم کی طرف مڑا ،پھر یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔تفشیش کا سب سے اہم رکن مجرم کے سب سے کمزور ،اور کاری حصے پہ کرنا چاہیے ،وہ حصہ ہر دفع ظاہری جسم نہیں ہوتا۔وہ واپس آ کر اپنی کرسی پہ بیٹھا۔اپنا موبائل اٹھایا۔اور اس پہ کچھ تصاویر چلا کر ندیم کے چہرے کے آگے کیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ شاہ تاج ہے ناں تمہاری محبوبہ۔" عمر نے کہنا شروع کیا۔ندیم بے بسی سے ان تصاویر کو دیکھنے لگا۔" یہ دیکھو۔۔" اس نے ایک تصویر ندیم کے آگے کی ، جس میں شاہ تاج کے ساتھ ایک مرد کھڑا تھا۔وہ تصویر کسی نیوز چینل سے لی گئی تھی۔جس کے نیچے اردو میں بڑا بڑا واضح سا کچھ لکھا ہوا تھا۔

" مشہور کرمنل لائیر شاہ تاج کبیر جلد ہی رشتہ ازدواج میں بندھنے والی ہیں۔دو دن بعد ان کی لافرم کے لیے دی جانے والی ایک پارٹی میں ، شاہ تاج کبیر مشہور بزنس ٹائکون حمزہ شاہ نواز سے اپنی منگنی کی خبر کی تصدیق کرنے والی ہیں۔ذرائع کے زریعے معلوم ہوا ہے کہ ، . . . "ابھی ندیم کی بے قرار نظریں کچھ اور پڑھتیں ،جب عمر نے موبائل اس کی آنکھوں کے آگے سے ہٹا لیا۔یہ حملہ مختلف تھا۔ندیم کی آنکھوں میں بے پناہ تکلیف ابھر آئی۔گولی کی تکلیف سے بھی زیادہ تکلیف۔

" مجھے سچ نہیں بتاؤ گے میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔کیونکہ جس عورت کی خواہش میں نے کی تھی ، وہ اب میری ہے۔**(اس نے پہلی بار اظہار کیا تھا)**لیکن تم کیا کرو گے ندیم ؟پہلے اس کے بھائی نے تمہارے کم مایہ ہونے کی وجہ سے اپنی بہن کا رشتہ تم سے نہیں کیا ،لیکن تمہیں زیادہ فرق نہیں پڑا اگر وہ تمہاری نہ ہوئی تو وہ کسی کی نہیں تھی ، لیکن اب . . اب تمہارا رقیب آنے والا ہے۔تمھیں اس کو آنے سے روکنا ہو گا۔اور اس کے لیے تمھیں باہر جانا ہو گا۔" عمر صور پھونکنے والے لہجے میں کہہ رہا تھا۔اور ندیم اپنی ہر تکلیف بھلائے بس اسے سن رہا تھا۔

" شاہ تاج تمھیں یہاں سے نہیں نکالے گی۔، تمھیں یہاں سے اگر کوئی نکال سکتا ہے " ہاتھ کی بند مٹھی سینے پہ ماری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تو وہ میں ہوں۔عمر حیات ہے جو تمہاری غیرت بچا سکتا ہے۔یا پھر تم اتنے بے غیرت ہو، کہ جس عورت کو تم چاہتے ہو اسے کسی اور کا ہونے دوگے ؟جس عورت پہ تمہاری نظر پڑی اس پہ تم کسی اور کی نظر برداشت کر لو گے۔بتاؤ کیا تم اتنے بے غیرت ہو ؟" عمر پیچھے کو ہوا کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی ، ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اب وہ واقعی اس جگہ کا " بادشاہ " لگ رہا تھا۔ندیم چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا ۔ذہن میں جمع تفریق کرتا رہا . شیر علی اس کو نہیں نکالے گا۔وہ اپنے بھائی کے اس عمل سے پہلے بھی خوش نہیں تھا۔**(ریستوران کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں بھی وہ اس پہ اسی وجہ سے چلا رہا تھا۔وہ اپنے بھائی کو آخری بار اس کام سے باز رکھنے آیا تھا۔)**

اس کے تعلقات نہیں تھے۔وہ بس "کام "کرتا تھا۔ساری ڈیل سارے معاہدے اس کا بھائی کرتا تھا۔ سو اس کے لیے کوئی نہیں آئے گا۔شاہ تاج وہ جس کی محبت میں اس نےخود کو غیر محفوظ کر دیا۔وہ جس کے لیے اس نے اپنے بھائی کو چھوڑ دیا۔جس کے لیے اپنے قد سے بڑے دشمنوں سے دشمنی کر بیٹھا۔آج وہ اس کی محبت کا یہ صلہ دے رہی تھی ؟وہ ان مردوں میں تھا جو عورت سے محبت کا دعوا کر لیتے ہیں، لیکن ان پہ اعتبار کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں۔

" میرے یہاں سے نکلنے کی کیا قیمت ہے ؟" اب کے اس کی آواز صاف تھی۔گولی لگنے کا درد کہیں دور جا سویا تھا۔دل ٹوٹنے کا درد زیادہ بڑا تھا۔

" اس انسان کا نام جس نے تمھیں حکم دیا۔"

" شاہ تاج۔" وہ بے لچک لہجے میں بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وجہ ؟"

" اس کے کسی کاروباری دوست نے اس سے مدد مانگی تھی۔لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ لڑکی معراج سلطان کی بیٹی ہے۔تب اس نے یہ کام کرنے کی حامی بھر لی ،خوشی خوشی۔"

" لیکن تم اس واقعہ میں صرف تین منٹ کے لیے شامل کیوں ہو ؟"

"کیونکہ میں بس ڈسٹریکشن تھا۔میں نے اپنا چہرہ جان بوجھ کر دکھایا تھا۔پولیس میرے پیچھے لگ جاتی، اور میں کچھ بولتا ہی نہیں۔معراج سلطان ڈھونڈ ڈھونڈ کر مر جاتا۔لیکن اسے اپنی بیٹی کا مجرم ملتا ہی نہیں ۔میں دو دن میں چھوٹ جاتا۔لیکن پھر پتہ نہیں کہاں سے تم بیچ میں آگئے۔اور ہم سب کی زندگی کا سب سے بڑا عذاب بن گئے۔"اسی وقت اس کے ساتھ کھڑے اہلکار نے اس کے منہ پہ زوردار چانٹارسید کیا تھا۔" صاحب سے زبان لڑاتا ہے ہاں . . "

" اے چھوڑو اس کو بات کرنے دو۔" ابھی عمر نے اس کو ناگواری سے ٹوکا۔وہ تابعداری سے ہٹ گیا۔ عمر اٹھ کھڑا ہوا اب اسے ندیم بے کار لگا۔حسن اسی طرح دیوار سے لگا کھڑا رہا۔ عمر نے اس کی طرف دیکھا اس کی نظروں میں نرمی آگئی۔

" آجاؤ بچے ادھر آؤ۔" اس نے پیار سے حسن کو قریب بلایا۔حسن اس کے قریب نہیں آیا۔وہ وہیں کھڑا رہا۔لیکن دور کہیں اسے لگ رہا تھا، اب وہ کبھی کھڑا نہیں ہو سکے گا۔آج کے بعد حسن ویسا نہیں رہے گا۔اسے نہ آتے دیکھ عمر خود اس کے قریب گیا۔اور اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔حسن بدک کر دور ہٹا تھا۔جیسے کسی کرنٹ کو چھو لیا ہو۔اس کی نظریں عمر کے ہاتھ پہ جمی تھیں۔وہ ہاتھ خون آلود تھا۔ظاہر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے وہ معراج سلطان کی اولاد تھا۔ان ہی کی طرح saint چاہے کسی نے کتنا بڑا گناہ کیا ہو، لیکن ان کے دل سے رحم نہیں جائے گا۔وہ اپنے بچوں میں اپنی عادت ڈال گئے تھے۔عمر نے سر جھٹکا۔

تم مجھے یہاں سے نکالنے کب آؤ گے ؟" عقب سے ندیم کی نیم مردہ سی آواز آئی تھی۔عمر پورا کا پورا مڑا تھا۔

" میں ضرور تمھیں یہاں سے نکالنے آتا۔اگر میں تمہارا باپ ہوتا،اور تم میری نیک اولاد لیکن افسوس نہ ،میں تمہارا باپ ہوں نہ تم کوئی اچھی اولاد۔بھاڑ میں جاؤ۔" اس کے منہ پہ جوتا مارنے والی لہجے میں بول کر وہ باہر نکل گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ اپنی گاڑی کے ساتھ کھڑا عظیم کو ہدایات دے رہا تھا۔ساتھ اپنے خون آلود ہاتھوں پہ پانی ڈال رہا تھا۔

" رپورٹ بناؤ اس میں لکھو کہ جب ہمارا ایک کانسٹیبل ندیم کو کھانا دینے گیا، تو اس نے سر درد کا بہانہ بنا کر ہمارے اہلکار کو اندر بلا لیا۔جیسے ہی ہمارا آدمی اندر گیا ،ندیم نے اس پہ جان لیوا حملہ کر کے بھاگنے کی کوشش کی۔جس کے نتیجے میں ایس ایچ او عظیم خان نے بذات خود اس کی ٹانگ پہ گولی ماری تاکہ ، وہ اپنے جانباز سپاہی کی جان بچا سکیں۔" وہ سیدھا ہوا ، عظیم کے ہوائیاں اڑاتے چہرے کو دیکھا۔

" تم میرے وفادار ہو ہے ناں ؟ثابت کرو آج صبح تک۔" اس کی آنکھیں سرد تھی ، اور لہجہ جذبات سے عاری۔ہدایات دے کر وہ دوبارہ اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔حسن پچھلی نشست پہ برونو کے ساتھ بیٹھا تھا۔چپ ،گم سم۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گھر جا رہے تھے۔

" گاڑی روکو۔"حسن عجیب سی آواز میں بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہوا ؟"

" گاڑی روکو پلیز۔" وہ اب کے بے بسی سے بولا ،عمر نے گاڑی روک دی ،حسن تیزی سے باہر آیا۔عمر فکر مند سا اس کے پیچھے آیا۔اسی وقت حسن نے چہرہ جھکا لیا ،اور صبح سے لے کر اب تک جو کچھ کھایا تھا ، وہ الٹ دیا۔اسے ہر طرف خون دکھ رہا تھا۔وہ گردن جھکائے بہتے آنسوؤں کے ساتھ قے کر رہا تھا ۔عمر نے خود پہ ایک ہزار بار لعنت بھیجی۔پھر بغیر کچھ کہے اس کے کندھے دبانے لگا، تاکہ اسے آسانی ہو۔حسن بدک کر دور ہٹا۔اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا، آنکھیں گلابی پڑ رہی تھیں۔قے کر کر کے وہ نڈھال سا ہو گیا تھا۔

" دیکھو بچے وہ یہ سب ڈیزرو کرتا تھا ،اگر میں یہ سب نہ کرتا تو وہ کبھی بھی اپنا گناہ نہ مانتا۔" عمر اسے سمجھا رہا تھا۔حسن بہتے آنسوؤں کے ساتھ نفی میں سر ہلاتا رہا۔

" یہ کیسے لوگ تھے عمر ؟میری بہن میری بہن کن لوگوں میں پھنس گئی ہے ؟ہم کن لوگوں میں پھنس گئے ہیں یہ آخر ہو کیا رہا ہے ؟" وہ پھٹی ہوئی آواز کے ساتھ چلا رہا تھا۔

" میں نے تمھیں الزام دیا۔میں نے اپنی بہن کو الزام دیا۔لیکن ہمارے دشمن تو کوئی اور ہیں۔تم نے اتنے دن میری اتنی بکواس کیوں سنی کیوں عمر؟" میں نے آج تمھیں دیکھا ہے تم اتنے بے رحم بے نیاز تھے، تو تم میرے ساتھ اتنے اچھے کیوں تھے ؟وہ پورے قد کے ساتھ سڑک پہ بیٹھ گیا۔اس کے آنسو بہے چلے جا رہے تھے۔عمر آگے آیا اس کے ساتھ سڑک پہ بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم غلط نہیں ہو بچے ،نہ تمہاری بہن غلط تھی۔بس ایک برا وقت تھا جو ہم سب پہ آیا تھا۔اور اب وہ ختم ہو جائے گا میرا یقین کرو۔" یہ اس تھانے والے آدمی سے بالکل مختلف تھا۔

"کیا تم مجھے معاف کر دو گے؟کیا تم میری بہن کو معاف کر دو گے ؟" اس نے آنسو روک کر کسی خوف کے تحت پوچھا۔

" تمھیں سب معاف ہے۔میں نے کہا ناں بس وقت غلط تھا۔تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔"حسن بے یقین نظروں سے اس کو دیکھتا رہا۔" اور میری بہن ؟کیا تم اسے ہرٹ کرو گے ؟" عمر اٹھ کھڑا ہوا۔

" تمہاری بہن کو تو میرا قتل بھی معاف ہے۔" وہ بے بسی سے بڑبڑایا۔عمر نے آسمان کو دیکھتے ایک گہری سانس بھری۔پھر حسن کو دیکھا۔وہ بچہ اب اسے سے ناراض نہیں تھا۔بالآخر آج ذرا سکون نصیب ہوا تھا ۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا ،جب عمر کی اسٹڈی کے دروازے پہ دستک ہوئی۔ وہ حسن کو چھوڑ کر گھر آیا ،تو سیدھا اسٹڈی میں چلا گیا تھا۔اور یہاں بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا۔ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ کھلا ،اورہالے اندر آئی۔عمر آہٹ سن کر جاگ گیا تھا۔کچھ دیر تک اسی طرح پڑا رہا۔

اس وقت ہالے کو اسٹڈی میں آتے دیکھ ذرا حیران ہوا، پھر سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اس کے سیاہ بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔آنکھیں سرخ تھیں ،جیسے کچی نیند سے جاگا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے پاس رکھے صوفے پہ آ کر بیٹھی۔عمر نیند بھری آنکھوں سے اس کو دیکھتا رہا۔"کیا تمھیں کچھ ملا ؟" اس نے عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔البتہ دور کہیں دل زور سے دھڑکا تھا ۔اگر وہ بے گناہ نکل آیا تو ؟عمر نے بغیر کچھ کہے ندیم کی ویڈیو چلا کر سامنے رکھ دی۔لیکن بس آخری کے کچھ منٹ جس میں وہ اعتراف کر رہا تھا۔ہالے کو اپنی سماعتوں پہ یقین نہ آیا۔اس کو لگا اب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی ، اس کی گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔اس نے سانس تک روک لیا ۔ندیم بولتا رہا ،بولتا رہا۔.....

اور پھر۔۔.

اعتراف ختم ہوگیا تھا۔لیکن وہ اسی طرح بیٹھی رہی ساکت ،شل۔۔عمر اس کے چہرے کو دیکھتا رہا وہ جس شخص کو اتنا عرصہ اذیت دی، جس کو اتنا عرصہ الزام دیا۔وہ بے قصور تھا۔وہ بالکل بے قصور تھا ۔اس نے رونا چاہا لیکن آنسو کہیں پھنس گئے تھے۔اس نے آنکھیں اٹھا کر عمر کو دیکھنا چاہا ، لیکن وہ نہیں کر سکی۔

" میں نے کہا تھا ناں میں آپ سے اتنا مخلص ہوں ،جتنی آپ خود بھی نہیں ہوں گی۔" اس کی آواز ہالے کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔وہ آنکھیں زمین پہ مرکوز کیے بیٹھی رہی ،اور وہ مہربان آدمی بولتا رہا۔

" میں نے کہا تھا ناں جس جس نے آپ کو تکلیف دی ہے ، میں اسے چوراہے پہ کھڑا کر کر کے درے ماروں گا۔آج آپ کو آدھا سچ معلوم ہوگیا ہے ،کل پورا بھی پتہ چل جائے گا۔لیکن اگر اگلی بار کبھی بھی کسی بھی دور میں آپ کو لگے کہ ،عمر نے آپ کے ساتھ کچھ غلط کیا ہے، تو بس ایک بات یاد رکھئے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گا، کہ عمر اگر چاہے بھی تو ہالے کا برا نہیں سوچ سکتا۔عمر اگر چاہے بھی تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔اس لیے نہیں کہ آپ معراج سلطان کی بیٹی ہیں۔اس لیے بھی بھی نہیں کہ آپ نے میری جان بچائی، اور اس لیے بھی نہیں کہ . . . "وہ ایک لمحے کو رکا۔" آپ کا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے ،بلکہ اس لیے کہ میں آپ کے معملے میں بے بس ہوں۔آپ کا اچھا سوچنے پہ بے بس ،آپ کو نقصان نہ پہنچانے پہ بے بس ،آپ کی حفاظت کرنے کے لیے بے بس۔" وہ چمک دار آنکھوں اور بکھرے بالوں والا شخص اپنے خوبصورت لہجے میں کہہ رہا تھا۔اور ہالے سن رہی تھی۔اس نے اتنے دن ایک بار بھی اس کی نہیں سنی ،اب اسے سننا چاہیے تھا۔

" میں تمہاری گاڑی میں کیسے آئی ؟اگر تم میرے اغوا میں شامل نہیں بھی ہو تو کہیں نہ کہیں میں تمہاری کسی دشمنی کی زد میں آئی ہوں۔کیا ایسا نہیں ہے ؟" یکدم اس نے آنکھیں اٹھائی تھیں۔عمر کی بات کا اثر وہ شاید اسی طرح زائل کر سکتی تھی۔عمر نے ایک لمحہ اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

" یہ جواب بھی آپ کو دو دن بعد مل جائے گا۔شاہ تاج کبیر دے گی جواب ،تب تک آپ مجھے چاہے گنہگار مانتی رہیں۔دل کو اچھا لگے گا۔"

" ہم شاہ تاج کے پاس کب جائیں گے ؟"

" جب وہ چاہے گی۔" وہ سادگی سے بولا۔ہالے تپ ہی تو گئی۔" ہم کیا اس کے حکم کے غلام ہیں ؟ جو وہ چاہے گی ، وہ کریں گے ؟جب وہ چاہے گی تب اس سے ملیں گے ؟" وہ بلند آواز میں بولی تھی۔عمر بس اس کو دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ کوئی عام عورت نہیں ہے۔اس کے آگے پیچھے گارڈز گھومتے ہیں ، اس کا گھر ایک سیف ہاؤس کی طرح ہے، ہم اس کے پاس تب جا سکتے ہیں ،جب وہ چاہے اور لوگ کب چاہتے ہیں کہ کوئی ان کے گھر آئے؟"

" جب ان کے گھر کوئی تقریب ہو۔" ہالے ترنت بولی۔

" بالکل ایک ہفتے بعد ان کے گھر ایک تقریب ہے۔اور ہم اس تقریب میں جا رہے ہیں۔"

"کیا تمہارے پاس پاس انویٹیشن ہے ؟" عمر مسکرایا اس کے گال کا گڑھا واضح ہوا۔" عمر حیات کو دعوت ناموں اور اجازت ناموں کی ضرورت نہیں ہوتی ،بغیر اجازت ، کسی کی جگہ پہ گھسنا میرا پسندیدہ کام ہے۔لیکن چونکہ اس بار آپ میرے ساتھ ہیں ، تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔ہالے چند لمحہ سوچتی رہی پھر یکدم اس کے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا۔

"کیا تم مجھے ان کے مہمانوں کی لسٹ لا کر دے سکتے ہو ؟"

" آپ کیا کریں گی اس لسٹ کا ؟وہ متعجب ہوا۔

" وہ ایک ایلیٹ کلاس لوگوں کی پارٹی ہے۔میں اس سوسائٹی میں موو کرتی رہی ہوں۔ان کے مہمانوں کی لسٹ میں ضرور کوئی ایسا ہو گا، جس کو میں جانتی ہوں گی ، اور جن کو میں جانتی ہوں ،وہ مجھے کبھی کسی بات کے لیے منع نہیں کر سکتے۔" وہ مسکرا کر بتا رہی تھی۔اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔لیکن عین اسی لمحے اس کی آنکھوں کی چمک بجھ گئی ، مسکراہٹ غائب ہوگئی ،اور یہاں وہاں گھومتی آنکھیں ایک نکتے پہ ساکت ہوگئیں۔کیا تم لوگ اس کی نظروں کے ارتکاز میں دیکھنا چاہو گے ؟۔اس کی نظریں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صوفے کے ساتھ رکھے، کوڑا دان میں پڑی سفیر کی ادھ کٹی ، تصاویر پہ جمی تھیں۔عمر نے اس کی نظروں کا ارتکاز نوٹ کیا تھا ،پھر ہلکے سے کندھے اچکائے۔اور اپنے ہاتھ میں پکڑی تصاویر کے ٹکڑے ہالے کے سامنے رکھے، یوں لگتا تھا جیسے ہالے اور سفیر کی تصاویر کے دو ٹکڑے کیے گئے تھے۔یقینا یہ عمر کا کام تھا۔

وہ تصاویر اصلی تھیں لیکن ان کے پیچھے کے مناظر الامان۔اپنی بیوی کی کسی غیر مرد کے ساتھ ایسی جگہ کی تصاویر کسی بھی غیرت مند مرد کا خون کھولا سکتی تھیں۔ہالے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔اس کے حلق میں کچھ اٹکا تھا ،شاید آنسو ،شاید صدمہ یا شاید، غصہ یا پھر شاید تینوں۔

" یہ سچ نہیں ہے . . . " کافی دیر بعد بدقت بول پائی۔

لڑکیوں کی کچی عمر کی غلطیاں ان کے لیے پکا عذاب بن جاتی ہیں۔آج ہالے کو احساس ہوا تھا۔کچھ لڑکیاں اپنی ان ہی غلطیوں کی وجہ سے صلیب چڑھا دی جاتی ہیں۔اور کچھ معاف کر دی جاتی ہیں۔ صلیب چڑھائی جانے والی لڑکیوں کے گھروں میں " انسان " ہوتے ہیں۔اور معاف کر دی جانے والی لڑکیوں کے گھروں میں " مرد " ہوتے ہیں۔

" یہ جھوٹ ہے " وہ بہ مشکل بول سکی ،اس کی آواز لرز رہی تھی۔اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔عمر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

" آپ کو لگتا ہے مجھے فرق پڑتا ہے ؟ اگر یہ اصلی ہوتیں تب بھی مجھے فرق نہیں پڑتا " وہ اسے کہہ نہیں سکا کہ ،دل کی جس اونچی مسند پہ وہ اسے بٹھا چکا ہے، وہاں سے کم از کم کوئی کوئی انسان اسے اتار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں سکتا۔خود عمر بھی نہیں۔ہالے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔وہ کیوں تھا ایسا کیوں اسے غصہ نہیں آتا تھا کیوں وہ بڑی بڑی باتیں پی جاتا تھا ؟

" تمھیں غیرت نہیں آتی ؟" ہالے نے عجیب لہجے میں سوال کیا تھا۔عمر زور سے ہنسا تھا پھر ہالے کو دیکھا۔وہ بولتی گئی۔

'تم کیسے انسان ہو چاہے کاغذی ہی سہی ،چاہے یہ رشتہ وقتی ہی سہی ، لیکن میں تمہاری بیوی ہوں تمھیں اپنی بیوی کی ایسی تصاویر دیکھ کر غصہ نہیں آیا۔غیرت نہیں آئی ؟" عمر نے سر ہلا یا۔

"جب میں نے پہلے ان تصاویر کو دیکھا ، تو غصہ آیا۔پھر غیرت آئی ،پھر میں نے ان تصاویر کو غصے میں پھاڑ دیا۔اور پھر ایک بار دوبارہ ان تصاویر کو دیکھا آپ کو پتہ ہے پھر کیا ہوا ؟" ہالے نے نفی میں سر ہلایا۔

" سفیر ان تصاویر سے نکل گیا ،اور یکدم تمام تصویریں اچھی لگنے لگیں ، بہت اچھی کیونکہ ان سب میں آپ تھیں۔" ہالے کا دل رک سا گیا۔عمر کہے گیا۔

"کیاعمر حیات آپ پہ غصہ کر سکتا ہے؟کیا اسے آپ بری لگ سکتی ہیں؟اونہوں کم از کم اس زندگی میں نہیں میں آپ کو بس اچھی نظر سے دیکھنے کا پابند ہوں۔یہ تصاویر جھوٹ ہیں۔لیکن اگر سچ بھی ہوتیں تو، میں آپ کو معاف کر دیتا۔کیونکہ ہمارا نکاح آپ کے لیے جھوٹ انتقام ہو گا میرے لیے نہیں ۔میں نے جب تین بار قبول ہے کہا تھا ،تب میں نے آپ کا ماضی، . . حال، اور مستقبل تینوں قبول کر لیے تھے۔مجھے آپ کے ماضی سے فرق نہیں پڑتا۔اگر میری بیوی آپ کے علاوہ کوئی اور عورت ہوتی،

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے تب بھی فرق نہیں پڑتا۔وہ اس کا ماضی ہوتا۔میرے لیے میری بیوی کا ماضی اہم نہیں ہے۔اگر وہ میرے حال میں میرے ساتھ ایمان دار ہے مرے ساتھ وفادار ہے ،تو میں اسے اس کے ماضی کے لیے معاف کر سکتا ہوں۔" وہ اس سے اس قسم کی کسی بات کی توقع نہیں کر رہی تھی۔سو اپنی جگہ جم سی گئی۔کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔گھڑی کی ٹک ٹک اور کھڑکی سے آتی ہوا بس یہی آواز منظر میں شامل رہی۔

" آپ بتائیں کیا آپ کو سفیر پہ غصہ نہیں آتا ؟اس دن اس نے مال میں آپ سے بدتمیزی کی ، ہسپتال میں بھی وہی سب کیا ،پھر آج یہ تصاویر۔کیا آپ اب بھی اسے پسند کرتی ہیں ؟" اس نے اتنا ڈائریکٹ سوال کیا ہالے ٹھہر سی گئی۔

" میں نے اس ہسپتال میں سنائی تو تھی ان کو۔" اس نے سادگی سے آنکھیں رگڑیں ، اور گردن کڑا لی ۔عمر نے نفی میں سر ہلایا۔

" اونہوں وہ آپ نے سنائی نہیں ،بس اپنا دفاع کیا۔میں نے آپ کو ایک دو بار کال پہ اپنے دوستوں سے بات کرتے ہوئے سنا ہے۔اگر وہ سفیر کی کوئی بات کریں ، اس کو برا بھلا کہیں ، تو آپ کہہ دیتی ہیں کہ آپ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی ، وہ سامنے آ کر آپ سے کچھ بھی کہتا ہے آپ جواب نہیں دیتیں ،آخر ایسا کیوں ہے، یا تو آپ اس سے خوف زدہ ہیں ، یا پھر آپ اسے۔"وہ رکا الفاظ تلاش کیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ اسے پسند کرتی ہیں۔" وہ جانتا تھا اس نے کس مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔ہالے خاموش بیٹھی رہی۔چند لمحے سرکے چند پل اور گزرے پھر عمر کو اس کی آواز سنائی دی۔

" اصل میں ایسا نہیں ہے۔تمہاری دونوں وجوہات غلط ہیں۔نہ میں ان سے ڈرتی ہوں ،اور نہ اب ان کو پسند کرتی ہوں۔" وہ ذرا سا رکی ، پھر کہنا جاری رکھا۔" بات صرف یہ ہے کہ میں "**گریسفل** " ہوں ۔"اس کی گردن میں جیسے سریا آگیا۔عمر رک سا گیا۔

" میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اگر الگ ہو جائیں تو ایک دوسرے کو گالیاں دیں ، بے عزت کریں۔آپ کے سرکل میں آپ کے خلاف باتیں کریں ،میرا ماننا ہے کہ تعلق رہے نہ رہے احترام رہنا چاہیے۔اور یہ احترام اس شخص کے لیے نہیں ہے۔یہ آپ کے لیے ہے۔کیونکہ کبھی کسی دور میں وہ آپ کی پسند آپ کا محبوب آپ کا دوست آپ کی چوائس رہا ہے۔"

وہ سانس لینے کو رکی ،پھر اضافہ کیا۔" آپ اپنی چوائس کی عزت کر رہے ہیں۔ آپ اپنی عزت کر رہے ہیں۔ایک اچھا وقت جو آپ نے ساتھ گزارا ،آپ اس وقت کی عزت کر رہے ہیں ،کیا آپ لوگ جب ملے تھے ایک دوسرے کو گالیاں دی تھیں ؟کیا آپ نے ایک دوسرے پہ ہاتھ اٹھایا تھا ؟آپ ایک اچھے طریقے سے ملے، ایک تعلق میں جڑے، لیکن پھر کچھ درمیان میں آگیا۔"ہالے کی آنکھوں میں کچھ آیا تھا ،زخمی سا ،بے بس سا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور وہ تعلق grow نہیں کر سکا وہ ختم ہو گیا۔تکلیف ہو گی ہمارا کوئی پالتو جانور چلا جائے، تب بھی تکلیف ہوتی ہے۔وہ تو پھر کوئی انسان ہے۔"سفیر کے ساتھ گزرا ایک ایک پل اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

" چلیں یہ بھی مان لیا ،کہ اس تعلق میں وہ غلط تھا۔اس نے آپ کے ساتھ زیادتی کی، ظلم کیا ،برا رویہ رکھا، لیکن کبھی یہ سوچا کہ ایسا کیوں ہوا ؟اس انسان نے اس شخص نے آپ ہی کے ساتھ برا کیوں کیا ؟ایسے تو دنیا میں کروڑوں لوگ ہیں ان سب کو چھوڑ کر اس نے آپ ہی کا دل کیوں دکھایا ؟" عمر یک ٹک اس کو دیکھتا یکسوئی سے سن رہا تھا۔

" جس طرح ٹریفک سگنلز ہوتے ہیں ، اسی طرح ریلیشنشپ سگنلز بھی ہوتے ہیں۔ایک سرخ بتی بار بار جلتی ہے ،کئی بار جلتی ہے ،اور پھر جل کر بجھ جاتی ہے۔یہ اشارہ ہوتا ہے ،کہ ٹھہر جاؤ۔ذلیل ہونے پہ بول اٹھو کالز پک نہ کیے جانے پہ میچور گفتگو کرو، اپنی اہمیت اس کی زندگی میں محسوس کرو، یہ وہ وقت ہوتا ہے جب آپ کو ایک خواب سے جگایا جاتا ہے، لیکن پھر اگلے ہی لمحے دوسری بتی جل جاتی ہے۔ اور آپ ایک بار پھر اس کے پیچھے جانے لگتے ہیں۔خود کو بے توقیر کرنے، خود کو بے وقعت کرنے ۔آپ کہتے ہیں اس نے آپ کو ہرٹ کیا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اسے موقع دیا کیونکہ آپ نے اس سے کہا کہ میں ایک ڈسٹ بن ہوں یوز می۔ **(اسے احساس ہوا ،سفیر اس کے لیے کتنا غلط ثابت ہوتا)**اگر پہلی تھپڑ پہلی گالی، پہلی اگنورینس ، پہلی ذلت پہ بول اٹھتے تو کوئی انسان آپ کو ہرٹ نہ کرتا۔زندگی کوئی فلم نہیں ہوتی جس میں آپ اپنی مرضی مسلط کرنے والے پیرنٹس پر، ٹاکسک پارٹنر ،بد زبان بیوی ، یا مار پیٹ کرنے والے شوہر کے خلاف بول اٹھیں گے۔یہ فلموں میں ہوتا ہے یہ ناول

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ہوتا ہے ، کہ ایک دن آپ ظلم سہتے سہتے تھک جاتے ہیں۔اور پھر غصے میں روتے ہوئے چند جذباتی ڈائلاگز بولتے ہیں۔اور آپ کا مقابل شرمندہ ہوجاتا ہے ،پیرنٹس آپ کو اپنی مرضی کرنے دیتے ہیں ، ٹاکسک پارٹنر سدھر جاتا ہے ،برا دوست صحیح ہوجاتا ہے۔اونہوں وہ فلم ہوتی ہے۔حقیقت میں پہلی گالی پہ بولنا ہوتا ہے۔پہلی تھپڑ پہ ہاتھ روکنا ہوتا ہے۔پہلی ذلت پہ بات کرنی ہوتی ہے۔پہلی بار ہرٹ ہونے پہ سامنے والے کو بتایا جاتا کوئی بھی انسان دنیا کے کسی کونے سے اٹھ کر آپ کو ہرٹ کرنے نہیں آ جاتا۔آپ ہرٹ ہوئے کیونکہ آپ نے یہ ہونے دیا اب اس بات کا الزام اس اکیلے انسان پہ مت لگائیں اور نہ خود یہ روگ لے کر بیٹھ جائیں۔"

" تو پھر کیا کریں ؟" دھیانی میں عمر کے منہ سے نکل گیا۔

" موو آن کریں۔گریس فلی آگے بڑھ جائیں۔اپنی چوائس پہ شرمندہ مت ہوں، آپ نے ایک غلط انسان چنا یہ آپ کی غلطی نہیں ہے۔آپ کم عمر تھے، کم عقل تھے۔وقت اچھا تھا یا پھر برا تھا۔یا آپ اکیلے تھے۔کچھ بھی تھا۔آپ سے یہ فیصلہ ہوگیا ، اور یہ غلط نکلا ،اٹس اوکے آگے بڑھیں۔" عمر نے اس کو سراہتی نظروں سے دیکھا۔

" بابا کہتے تھے جب کسی سے تعلق ٹوٹ جائے، تو اس کے لیے اپنی آنکھیں اندھی ، اور زبان گونگی کر لو۔میں نے اس وقت اس بات پہ دھیان نہیں دیا ، لیکن اب لگتا ہے یہ دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔ جب سفیر نے مجھے تھپڑ مارا ،میرا دل کیا تھا ،میں ویسا تھپڑ ان کو دے ماروں جب انہوں نے مجھے گالی دی ،میرا دل کیا تھا ،میں بھی ان کو گالی دوں ،لیکن اس سے کیا ہوتا ؟ ہم ایک جیسے بن جاتے میں سفیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جیسی ہو جاتی۔گریس لیس۔میں گریس فل رہنا چاہتی ہوں۔میں اپنے دوستوں سے اس بارے میں بات نہیں کرتی ،کیونکہ میں جانتی ہوں یہ بے کار ہے۔وہ لوگ چاہیں گے کہ میں اس کو گالیاں دوں ،برا بھلا کہوں ، اور اگر نہیں کہوں گی تو سب کو لگے گا میں آج بھی اس کی محبت میں گرفتار ہوں۔کوئی نہیں سمجھے گا کہ ایلیٹ کلاس کی اس امیر زادی کو گریس فل رہنا ہے۔" اس نے خالی خالی نگاہیں اٹھا کر عمر کو دیکھا۔

" عمر میرا یقین کرو کسی کو فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے پارٹنر نے آپ کے ساتھ کیا کیا ، کوئی اس کا ظلم جاننا نہیں چاہتا۔لوگ آپ کے بریک اپ آپ کو ،طلاق کے قصے، بھری محفل میں اس لیے چھیڑتے ہیں تاکہ ان کو بات کرنے کا ٹاپک مل سکے۔تاکہ آج کی گوسپ مزید شاندار ہو سکے۔کوئی آپ کا درد نہیں سمجھے گا۔کیونکہ کنارے سے کھڑے ہو کر سمندر کی گہرائی نہیں ناپی جاتی۔جب تک آپ کو خود ویسی ہی اذیت ویسی تکلیف نہیں ہوئی ، آپ اس کا غم سمجھ نہیں سکتے۔لوگ آپ کا غم سنیں گے، آپ کے تعلق کا ڈارک فیز جاننا چاہیں گے، کیونکہ وہ " **لوگ** " ہیں۔لیکن آپ میں اتنی انا اتنی غیرت ہونی چاہیے کہ ایک کے ایف سی کے برگر یا ،پھر گلی کے نکڑ پہ دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر اپنا درد نہ سنائیں۔لوگوں کے سامنے مظلوم بننے یا وکٹم کارڈ کھیلنے سے بس آپ کی انا اور غیرت ختم ہو گی۔اپنے غم کی عزت کرنی چاہیے، وہ ہر ایک کو سنانے کے لیے نہیں ہوتا۔اپنے ایکس کی عزت کریں اس کے قصے سر بازار اچھالنے کے لیے نہیں ہوتے۔اپنی عزت کریں ، آپ کسی کی گوسپ کا ٹاپک بننے کے لیے پیدا نہیں ہوئے۔اور آپ گریس لیس نہیں ہیں آپ گریس فل بننے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔وہ تھک چکی تھی ،تب ہی خاموش ہو گئی۔"وہ بول کر خاموش ہوئی تو یکدم جیسے خاموشی چھا گئی۔اسی وقت عمر کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

موبائل زور زور سے بجنے لگا۔شمشیر سر کالنگ کے الفاظ جگمگا ئے۔عمر نے ایک نظر موبائل کو دیکھا پھر ہالے کو اس نے کال کاٹ دی اور سیدھا ہو بیٹھا۔

" ویسے میں سوچ رہا ہوں چائے کو رہنے دیتے ہیں میں آپ کے پیر کافی سے جلاؤں گا۔کیا خیال ہے ؟" وہ صوفے پہ بازو پھیلائے آخر میں بولا بھی تو کیسی بے تکی بات۔ہالے چند لمحوں کے لیے کچھ سمجھ ہی نہ سکی ، پھر جب بات سمجھ میں آئی تو پیر پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔عمر کو " بھاڑ میں جاؤ " والی نظروں سے دیکھا اور باہر نکل گئی۔جاتے جاتے دروازہ ٹھاہ کی آواز سے دے مارا۔عمر پیچھے سے بڑبڑایا۔

" میرے حسین پیر جلا دیئے ،اب اپنی باری پہ غصہ آرہا ہے۔ہم جیسے غریبوں کے لیے انصاف تو رہا ہی نہیں ہونہہ۔" ساتھ موبائل اٹھا کر شمشیر کو کال ملائی۔اگلے ہی سیکنڈ کال اٹینڈ ہوگئی۔عمر نے سپیکر کھولا کر موبائل چھوٹی میز پہ رکھ دیا۔

" میں تمھیں جان سے مار دوں گا عمر۔" موبائل سے ابھرنے والی پہلی آواز یہی تھی۔" تم . تم نے اسے گولی مار دی ؟تم پاگل ہو گئے ہو تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے؟عقل نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں ؟مجھے تو یقین نہیں آتا ،کہ تم پولیس میں رہے ہو۔یقینا تم تین سال تک جھک مارتے رہے ہو۔"

" اب یہ پرسنل ہو رہا ہے۔" عمر نے برا سا منہ بنا کر ٹوکا تھا۔جواب میں شمشیر نے دو چار موٹی موٹی گالیاں دیں تھیں۔عمر کے کانوں پہ جوں تک نہ رینگی۔

" اور وہ بچہ وہ بچہ کون تھا؟ تم تھانے گئے تھے یا ڈزنی لینڈ اس بچے کو وہاں لے کر جانے کی کیا ضرورت تھی ہاں ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ڈزنی لینڈ کی ٹکٹ مہنگی تھیں سو فی الحال اسی سے کام چلا لیا۔" وہ ڈھٹائی سے بولا۔

" تم نے مجھ سے پندرہ منٹ مانگے تھے عمر، اور تم آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت وہاں رہے ہو، تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔" شمشیر کو ایک اور صدمہ لگا تھا۔

" عمر حیات کے پندرہ منٹ کا مطلب آدھا گھنٹہ ہی ہوتا ہے۔اور جھوٹ کا واویلا تو تم ایسے مچا رہے ہو ،جیسے میں کوئی مسجد کا پیش امام ہوں۔پولیس والا ہوں صبح اٹھنے سے لے کر رات سونے تک جھوٹ ہی تو بولنا ہوتا ہے۔اور اب پلیز مجھے سونے دو دماغ خراب کر دیا ہے۔" اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا ۔

" ساری دنیا ہاتھ دھو کر مجھ معصوم کے پیچھے پڑ گئی ہے ہنہہ۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

فجر کی صدائیں بلند ہوئیں تو لوگ مسجدوں کو جانے لگے۔کچھ غفلت کی نیند سوتے رہے۔کچھ نے جاگ کر بھی کچھ نہیں پایا۔اور کچھ اس وقت اپنے " دنیاوی محبوب" سے فارغ ہو کر اپنے " اصل محبوب " کی صدا پہ کان لپیٹے بستروں کو چلے گئے۔ایسے میں سلطان منزل میں حسن سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہ آدھا بھیگا، وضو کیے ،کھڑا تھا۔سر پہ جالی دار ٹوپی ،وہ مسجد جانے کو تیار تھا۔پہلے اسے جگانے کے لیے معراج سلطان ہوتے تھے۔اب اس کی آنکھ خود ہی کھل جاتی تھی۔یتیم بچوں کی ضرورت پوری کرنے والے لوگ بہت ہوتے ہیں۔لیکن ان کے ناز اٹھانے والے کوئی نہیں ہوتے۔اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترتا وہ نیچے کی جانب جا رہا تھا۔سیڑھیوں کی دائیں طرف ہالے کا کمرہ تھا۔وہ کمرے کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دروازے کو دیکھ کر رک گیا۔یاسیت سے اس دروازے کو دیکھا ،جب کبھی معراج سلطان اسے نماز کے لیے اٹھاتے تھے، وہ اپنی نیند پوری نہ ہونے کا بدلہ ہالے سے لیتا تھا۔اس کے کمرے کا دروازہ تب تک بجاتا رہتا ،جب تک وہ بے زار ہو کر اٹھ نہ جاتی۔جیسے ہی حسن کو اس کے قدموں کی چاپ دروازے کے قریب محسوس ہوتی، وہ چھپاک سے بھاگ جاتا۔اس نے آنکھیں بند کر کے ایک اداس سی سانس ہوا کے سپرد کی۔وہ ہالے کو مس کرتا تھا۔اور بہت زیادہ کرتا تھا۔لیکن اس نے حسن کو کسی تیسرے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں نہ اب معراج سلطان تھے، نہ ہالے سلطان۔اب بس حسن سلطان تھا اوروہ " **اکیلا** " تھا۔

ہالے کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتا وہ واپس مڑ گیا۔صبح مسجد جانے سے پہلے وہ برونو کو کھانا ڈال کر جاتا تھا۔برونو کے لیے سرونٹ کوارٹر کے قریب ایک ڈاگ ہاؤس بنا رکھا تھا۔اسے گھر کے اندر آنے کی اجازت نہیں تھی ، کہ معراج سلطان کو کتے گھر میں لانا پسند نہیں تھا۔انہوں نے حسن اور ہالے کو صاف صاف کہہ رکھا تھا۔" اگر تم لوگ کسی بھی کتے کو میرے گھر لائے تو میں تم دونوں کو جائیداد سے عاق کر دوں گا۔" ہالے نے اپنی جائیداد سے ہاتھ دھونے کے بجائے اپنے پالتو جانوروں کو ڈونیٹ کرنا صحیح سمجھا۔جبکہ حسن برونو کو چھوڑنے پہ راضی نہ ہوا۔اور اس کے لیے سرونٹ کوارٹر میں ایک بڑا سا ڈاگ ہاؤس بنایا۔لیکن اس کے لیے بھی اسے ملازمین کی اجازت لینی پڑی تھی۔اور وہ بھی معراج سلطان کے حکم پہ ،ان کا کہنا تھا کہ وہ ہمارے ملازم ضرور ہیں، لیکن جس جگہ وہ رہ رہے ہیں اور جب تک رہ رہے ہیں ، تب تک وہ زمین ان کی ہے۔اور وہ اپنی زمین پہ جس چیز کو الاؤ کریں گے ، وہی رکھی جائے گی۔خیر یہ ماضی کے قصے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سرونٹ کوارٹر کا جنگلہ پار کرتا وہ اندر آیا ،برونو اس کے قدموں کی آہٹ پہ ہمیشہ اس کے پاس آجاتا تھا۔لیکن آج وہ شاید گہری نیند میں تھا۔حسن اس کے ہاؤس کے قریب پہنچا ،وہ پھر بھی باہر نہیں آیا۔ اب کے حسن ذرا حیران ہوا۔اس نے جھک کر اندر دیکھا، اور پھر کرنٹ کھا کر دور ہٹا۔چہرہ یکدم سفید پڑنے لگا۔اندر برونو خون سے لت پت ، آخری سانسیں لے رہا تھا۔حسن لڑکھڑاتے قدموں سے وہیں گھاس پہ گر گیا۔اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ، آنکھیں شاک سے باہر ابلنے کو تھیں۔لب اب تک ہلکے سے وا تھے۔وہ دھیرے دھیرے خود کو گھسیٹتے گھاس پہ پیچھے ہوتا جا رہا تھا۔

چند لمحہ اسی طرح شاک رہنے کے بعد ،وہ مرے مرے قدموں سے دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کانپتے ہاتھوں سے ڈاگ ہاؤس کی چھت ہٹائی ، پھر پورا ڈاگ ہاؤس اٹھا کر دور ہٹایا۔اس کا سارا جسم بری طرح لرز رہا تھا۔

اب کے اس کا دل پھٹنے کو آیا تھا۔برونو کے پیٹ پہ گولی لگی تھی۔اس کے پھٹے ہوئے گوشت سے خون نکل نکل کر زمین کو تر کر گیا تھا۔اس وقت اس خون پہ چیونٹیوں کی ایک لمبی قطار تھی۔وہ گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھا۔اس کی آنکھوں سے کب آنسو نکلنے لگے، اسے پتہ بھی نہیں چلا۔

"برونو . . . مائے بوائے . . . کیا ہوا ہے تمھیں؟ یہ کس نے کیا مجھے بتاؤ . . . برونو بتاؤ ؟. . . " وہ برونو کے سر کو گود میں رکھے بری طرح چلا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں . . . میں تمھیں مرنے نہیں دوں گا اوکے ؟ تمھیں کچھ نہیں ہو گا۔کچھ نہیں ہونے دوں گا۔میں تمھیں، یہاں دیکھو میری طرف میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔" وہ ہذیانی انداز میں چلایا تھا۔وہ رو رہا تھا، تسلی دے رہا تھا، امید تھام رہا تھا۔

" یہ کس نے کیا برونو؟ . . . . وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔برونو نے اپنی آنکھیں بہ مشکل کھول کر اس کو دیکھا ،اور اپنا سر اس کے گھٹنے سے رگڑا۔حسن کے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے۔

" میں ابھی کے ابھی تمھیں ہسپتال لے جاؤں گا۔تم فکر مت کرو۔اوکے ہم ابھی ہسپتال جائیں گے۔ میں ابھی آتا ہوں۔" اس نے آنکھیں صاف کیں برونو کر سر گھاس پہ رکھا۔اور اندر کی طرف بھاگا۔ اسے والٹ لے کر آنا تھا۔ایک منٹ کیا اس کے والٹ میں پیسے تھے ؟وہ رک گیا، آنسو بھی رک گئے۔ اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔اور کافی دنوں سے نہیں تھے۔وہ کیا کرے ؟کیا برونو کو مرنے دے ؟اس نے ایک نظر مڑ کر بھورے بالوں والے کتے کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں جینے کی آس تھی۔اور بس اس کو ایک لمحہ لگا تھا فیصلہ کرنے میں۔اس نے فیصلہ کر لیا وہ اسے مرنے نہیں دے سکتا تھا۔

وہ اندھا دھند اندر کی طرف بھاگا۔وہ اماں کو نہیں جگا سکتا تھا۔ان کا بی پی کل رات سے ہائی تھا۔ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ سوئی تھیں۔سفیر سے کسی اچھے کی امید اسے تھی نہیں۔نہ جانے کب اس کا رخ شمس سلطان کی کمرے کی جانب ہوا ،اسے پتہ نہیں چلا۔ان کے کمرے کے دروازے پہ پہنچ کے اس نے دھڑا دھڑ دروازہ بجا ڈالا۔ایک بار، دو بار ،لیکن کوئی آواز نہیں آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب کے اس نے اپنا پیر زور زور سے دروازے پہ مارنا شروع کر دیا۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا تھا۔نیند سے بھری ہوئی آنکھیں ، اور شب خوابی کے لباس میں کھڑی فروا کے چہرے پہ بیزاری تھی۔

"کیا تمھارے لیجنڈری باپ نے تمہیں میزز نہیں سکھائے ؟آدھی رات کو کیا کسی کا دروازہ اس طرح بجاتے ہیں ؟"ان کے لہجے میں طنز تھا۔حسن ان کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اندر آیا تھا۔فروا ارے ارے کرتی رہ گئیں۔آوازیں سن کر جاگنے والے شمس سلطان بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ان کے چہرے پہ ناسمجھی کا تاثر تھا۔" چچا جان باہر . . . میرا . میرے برونو کو گولی لگی ہے۔. . مم میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔کچھ پیسے دے دیں۔میں میں آپ کو واپس کر دوں گا۔" . . . وہ حواس باختہ بوکھلایا ہوا سا کہہ رہا تھا۔اس کے کپڑے دامن کی جگہ سے خون آلود تھے۔اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"کتنے پیسے ؟" شمس نے بغیر کسی تاثر کے بس دو لفظ پوچھے۔حسن کے چہرے پہ ذرا سا اطمینان پھیلا۔

" اپنا کارڈ دے دیں۔" . . . مجھے نہیں پتہ کتنے خرچ ہوں گے۔جلدی کریں پلیز۔" وہ جلدی جلدی کہہ رہا تھا۔

" ٹھیک ہے یہ لو۔" انہوں نے جھک کر دراز سے اپنا کارڈ نکالا اور ہوا میں بلند کیا۔حسن نے لپک کر کارڈ تھامنا چاہا، لیکن شمس نے گرفت سخت کر دی۔حسن نے رک کر ان کو دیکھا۔

" پہلے کہو پلیز . . چچا جان میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔میرے کتے کو بچا لیں۔" وہ چہرے پہ مکروہ مسکراہٹ طاری کیے نخوت سے کہہ رہے تھے۔اس وقت حسن ان کو حسن سلطان نہیں بلکہ معراج سلطان لگ رہا تھا ،وہ جب جب اسے اپنے آگے جھکاتے تھے، ان کو لگتا تھا جیسے معراج سلطان کو جھکایا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہو۔اس وقت بھی حسن کو اپنے سامنے اس طرح گھگھیا دیکھ ان کو ایک کمینی سی خوشی محسوس ہوئی تھی

۔

" چچا جان میں آپ سے قرض لے رہا ہوں ،بھیک نہیں۔مجھے کارڈ دے دیں برونو مر جائے گا۔" آخر میں اس کی آواز کانپی تھی۔خوف سے بے بسی سے۔

شمس نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا۔" میں نے منع کب کیا ہے۔"

All i want is just say i am begging you please give me your card

انہوں نے دہرایا۔کارڈ اب ابھی ان کی دو انگلیوں اور حسن کی دو انگلیوں کے درمیان پھنسا ہوا تھا۔

" اور کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ لینا کیونکہ وہ کتا تمھارے پاس تمہارا آخری رشتہ ہے۔باپ تمہارا مر گیا ہے۔بہن تمھیں منہ نہیں لگاتی، اور تمہاری ماں تو ایک زندہ لاش ہے۔اور باقی رہا کون ؟تمہارا کتا کیا تم اسے مرنے دو گے ؟کیا حسن سلطان بس اپنی انا کی وجہ سے ایک معصوم انسان کی جان لے گا چہ چہ چہ۔" آخر میں ان کے لہجے میں مصنوعی افسوس در آیا تھا۔فروا بازو سینے پہ لپیٹے سارا نظارہ دیکھے گئی۔ کھیل دلچسپ ہوتا جا رہا تھا۔حسن اسی طرح کھڑا رہا، ایک لمحہ ،دو لمحہ پھر اس نے بولنے کو لب کھولے، وہ کم از کم اپنی انا کی وجہ سے برونو کو مرنے نہیں دے سکتا تھا۔

" میں . . . آپ سے . . " .وہ ایک پل کو رکا شمس کی فاتح آنکھوں میں دیکھا۔"بھیک نہیں مانگوں گا" اس نے دو انگلیوں سے پکڑا ہوا کارڈ چھوڑ دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب کے اس کی گردن تنی ہوئی تھی۔اور آنکھیں بالکل معراج سلطان کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھیں۔شمس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔فروا کو بھی شاک ہی لگا۔

" برونو مر رہا ہے مر جائے گا ،وہ تو میرا کتا ہے ناں اگر میں خود بھی مر جاؤں ،میری ماں، میری بہن بھی میرے سامنے پڑی مر رہی ہوں۔"اس نے شمس کی آنکھوں میں دیکھا۔

" میں تب بھی بھیک نہیں مانگوں گا۔" اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔شمس دانت پہ دانت جمائے ضبط سے اس کو دیکھے گئے۔

" میں نے آج آپ کے کمرے کا رخ کیا کیونکہ مجھے لگا تھا آپ میرے چچا ہیں۔میرے بابا کے بھائی۔ لیکن اب لگتا ہے کہ آپ صرف اور صرف ایک طاقت کے نشے میں چور، ایک محروم بچپن گزارنے والے، انسان ہیں۔میرے باپ کا بدلہ مجھ سے لیں گے ؟" شمس کے چہرے پہ جیسے کسی نے کھولتا ہوا تیل پھینک دیا ہو کیا وہ جانتا تھا ؟

" خدا آپ پہ وہ دن لائے، جب آپ بھی میری طرح مجبور ہوں۔میرے پاس اس وقت میرا خدا ہے ، خدا کرے کہ آپ کے پاس آپ کا خدا بھی نہ ہو۔میں وہ دن دیکھوں گا۔چچا خدا آپ پہ وہ دن لائے ۔" وہ بے بسی غم اور درد سے پھٹے ہوئے لہجے میں کہتا ،دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔پیچھے شمس ہوائیاں اڑتے چہرے کے ساتھ ساکت بیٹھے رہ گئے۔اب کے سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کی قدموں میں شکستگی تھی۔آنکھوں کے آنسو خشک ہو چکے تھے۔لیکن آنکھوں میں بے تحاشا تکلیف تھی۔ہر بار آنسوؤں کا خشک ہوجانا نعمت نہیں ہوتی ، کئی بار یہ سب سے بڑا عذاب بن جاتا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کب راہداری طے ہوئی ،کب گھر کا لان طے ہوا، کب اس نے سرونٹ کوارٹر کا جنگلہ پار کیا ،اسے کچھ پتہ نہیں چلا، وہ بس من من بھر کے قدم اٹھاتا چل رہا تھا۔آج سے پہلے کوئی سفر اتنا لمبا نہیں لگا تھا ۔آج سے پہلے اسے کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں ہوئی تھی۔لیکن کیا آج سے پہلے حسن سلطان کبھی اتنا اکیلا ہوا تھا ؟

گھاس پہ پڑا برونو کا وجود ساکت ہو چکا تھا۔خون بہنا بند ہو چکا تھا۔ساری تکالیف ختم ہو گئی تھیں۔حسن اس کے قریب کھڑا اس کو دیکھتا رہا ،دیکھتا رہا۔پھر دھیرے سے نیچے بیٹھا، نرمی سے اس کے بال سہلائے، ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

" آئی ایم سوری برونو۔" وہ ہلکی آواز میں بڑبڑایا۔" میں نے تمھیں مرنے دیا آئی ایم سوری۔" اس کی آواز میں ایسا دکھ تھا کہ الامان۔" لیکن میں کیا کرتا، تم میرے بیٹے ہو میں تمھیں ذلت کی زندگی نہیں دے سکتا تھا۔، تم عزت کی موت مرے ہو، تم اعلیٰ نسل اور ایک ویلیوایبل جانور تھے، میں تمھیں ذلت کی زندگی نہیں دے سکتا تھا۔میں یہ نہیں کر سکا آئی ایم سوری۔" یکدم اس کی آنکھیں ایک بار پھر برسنے لگیں برونو کا وجود دھندلا ہونے لگا۔اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑیں۔لیکن کیا آنسو صاف کر لینے سے غم ختم ہوا کرتا ہے ؟

یوسف سلطان کے کمرے میں اس وقت چائے کا دور چل رہا تھا۔وہ اپنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔چہرہ غمزدہ سا تھا۔مہر ماہ ان کے سامنے بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سادہ جامنی رنگ کے سوٹ میں اس کا رنگ مزید کھل رہا تھا۔بھورے بال شانوں پہ بکھرے ہوئے تھے ۔ہاتھوں میں نفیس سے سونے کے کنگن تھے۔جو کہ فروا نے دیے تھے۔ انگلیوں میں ڈائمنڈ رنگز، وہ ہر لحاظ سے نوبیاہتا لگ رہی تھی۔لیکن اس کے چہرے پہ ڈھیروں اداسی تھی۔

" آپ چائے کیوں نہیں پی رہے ابا ؟" اپنی چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مہر نے سوال کیا۔یوسف سلطان نے اداس آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔

" اس دن اس ہوٹل میں ہالے آئی تھی ناں ؟" انہوں نے مہر کے چہرے پہ نظریں جمائے پوچھا۔اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا۔

" اچھا مجھے تو نہیں دکھی۔" اس نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

" مجھے اس کی موجودگی محسوس ہوجاتی ہے مہر۔وہ وہاں تھی۔مجھے اس کی خوشبو آئی تھی۔اور تم جانتی ہو کہ وہ وہاں تھی۔تم مجھے اس سے ملوا سکتی تھی۔میں اسے دیکھ ہی لیتا۔" ان کے لہجے میں یاسیت تھی۔ مہر چند لمحہ ان کو دیکھتی رہی۔

" آپ کو مجھ سے کبھی محبت نہیں ہوتی ابا؟" اس کے لہجے میں کچھ تھا ،کچھ حسرت سی ، کچھ دکھ سا۔

" اگر تمھیں ہالے جیسی محبت چاہیے تو نہیں وہ محبت میں کسی سے نہیں کر سکتا، وہ میرے لیے نگین ہے وہ میرے لیے معراج کی پہلی اولاد ہے۔وہ میرے لیے میری ہالے ہے۔اصل سے سود پیارا ہوتا ہے مہر مجھے معراج سے زیادہ محبت ہالے سے ہے تم اس کی جگہ کیوں آنا چاہتی ہو ،؟ تم ایک الگ انسان ہو اپنا الگ مقام بناؤ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ بس ایک گہری سانس لے کر رہ گئی۔ہر کوئی اس سے کہتا تھا وہ اپنی جگہ بنائے ،لیکن کیا پانی سے لبا لب بھرے ہوئے گلاس میں دوسرا پانی ڈالا جا سکتا تھا ؟ اونہوں پانی بہہ جائے گا فرش خراب ہوجائے گا، اسی طرح سلطان منزل کے مکین اور مہر کے عزیز لوگوں کے دلوں میں ہالے کی محبت بھری ہوئی تھی۔جس طرح اس گلاس میں ایک گھونٹ بھی مزید پانی کی گنجائش نہیں ہوتی ، اسی طرح سفیر اور یوسف سلطان کے دل میں ہالے کے علاوہ کسی مہر وہاج کی محبت کی گنجائش نہیں تھی۔ان کے دل ایک ہی محبت سے بھرے ہوئے تھے۔ان کے دل " سیر " تھے۔اور سیر ہوئے دلوں میں کچھ بھی ڈالوگے تو قے کی صورت واپس نکلے گا۔

"کیا تم ہالے سے میری بات کروا سکتی ہو ؟ " وہ کافی دیر بعد بولے تھے۔

" وہ آپ سے بات نہیں کرے گی ابا وہ بہت ضدی ہے۔" مہر نے تکان سے جواب دیا۔

" ہالے ضدی نہیں ہے مہر۔اس نے کبھی ضد کی ہی نہیں ، وہ غیرت مند ہے۔وہ نکالی ہوئی جگہ پہ دوبارہ نہیں آتی۔غیرت مند باپ کی غیرت مند بیٹی۔" انہوں نے جیسے فخر سے کہا تھا۔

" اس میں ایسا کیا ہے ابا ؟" اس کے چہرے پہ تجسس تھا۔"آخر کچھ تو ایسا ہو گا جو مجھ میں نہیں ہے ،اس کے پاس کچھ تو ایسا ہو گا جس سے وہ ہر ایک کے دلوں میں گھر کر لیتی ہے ،اور وہ جس دل میں گھر کرتی ہے وہاں کسی اور کی جگہ ہی نہیں بچتی اس کے پاس آخر کیا ہے ایسا ؟" وہ بس جاننا چاہتی تھی۔

" بخت . . . اس کے پاس بخت ہے۔دل اللہ کا گھر ہوتا ہے اس میں کون آئے گا ،کون جائے گا۔یہ وہی طے کرتا ہے۔وہ کس انسان کو کس کے دل میں ڈالے گا۔اور کس انسان سے کس کے دل پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حکومت کروائے گا، یہ اس کے ہاتھ میں ہے۔اور اس نے ہالے کو حکومت کرنے بھیجا ہے۔مہر کچھ لوگ ہوتے ہیں جو خاص ہوتے ہیں۔جنہیں اللہ قائدانہ صلاحیتیں دے کر بھیجتا ہے۔جن کی زبان ،جن کی باتوں میں تاثیر رکھتا ہے۔ہالے ان میں سے ایک ہے۔" مہر یک ٹک ان کو بولتے سنے گئی۔

" اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم بے کار ہو، یا اس کے دوسرے قریبی لوگ بے کار ہیں۔ہر انسان بزات خود اسپیشل ہوتا ہے ،ہر انسان کے اندر اپنا ایک ٹیلنٹ ہوتا ہے۔اب تم خود کو دیکھو ،تم ایک وقت پہ کتنے کام کر سکتی ہو ،سلائی کوکنگ ، کھیل کیا ہے جو تمھیں نہیں آتا ؟ تم ہمیشہ سے فرسٹ پرائز لیتی رہی ہو، اور ہالے وہ تو ٹاپ ٹین میں بھی نہیں آتی تھی۔وہ اسکول میں اپنی باتوں کی وجہ سے مشہور تھی۔اور تم اپنی ذہانت کی وجہ سے نہ وہ اعلی ہے نہ تم کمتر، بس سب کا ٹیلنٹ مختلف ہے۔تم نے کیوں ہالے کو سر پہ سوار کر لیا ہے ؟" آخر میں ان کا لہجہ نرم تھامہر کو ذرا ڈھارس ہوئی ،اس کے پاس یوسف سلطان تھے۔

" چلیں میں آپ کی بات کرواتی ہوں۔" وہ تیار ہوگئی۔یوسف سلطان فورا سیدھے ہو گئے۔چہرے پہ بچوں جیسا اشتیاق تھا، اور ذرا زرا خوف بھی۔

" وہ مجھ سے بات نہیں کرے گی ،تم بس بولنا میں اس کی آواز سن لوں گا۔" اس نے سر ہلادیا۔مہر ماہ نے کال ملائی، بیل جا رہی تھی۔اور پھر اگلے لمحے کال پک کر لی گئی۔

" ہیلو . . ؟؟" اس کی نیند میں بوجھل آواز سنائی دی۔اس کی آواز سن کر یوسف سلطان کی جیسے روح تک شانت ہوگئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہیلو کیسی ہو تم ؟"

" ٹھیک ہوں آپ بتائیں اتنی صبح صبح . . . " وہ جمائی روکنے کی کوشش کرتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

"کیوں میں صبح صبح کال نہیں کر سکتی ؟"

" آپ صبح صبح ہی تو کال کرتی ہیں ،یہ آپ کا فیورٹ کام ہے، لوگوں کی نیندیں حرام کرنا۔" اس نے لہجے کو ہلکا پھلکا بنانا چاہا۔لیکن اس کی آواز کا کھوکھلا پن یوسف سلطان کو بخوبی محسوس ہو رہا تھا۔

" عمر کہاں ہے ؟" ایک دو غیر ضروری باتوں کے بعد مہر نے یوسف سلطان کے اشارے پہ عمر کا پوچھا تھا۔ہالے رک گئی۔

" وہ اصل میں مجھے نہیں پتہ، شاید جاگنگ کرنے گیا ہو گا ،شاید کہیں اور۔" اس نے لا پروائی سے جواب دیا۔

" خیال رکھا کرو اس کے آنے جانے پہ نظر رکھو، جاگنگ وغیرہ بہانہ ہی ہو گا، اصل میں کچھ اور مصروفیات ہو نگی۔"

" وہ ایسا نہیں ہے۔" ہالے بے اختیار کہہ گئی۔پھر جیسے خود پہ حیران ہوئی۔" میرا مطلب ہے وقت کا پابند آدمی ہے۔فضول کے شوق نہیں پالتا۔" اس نے بات سنبھال لی۔

" ہالے تم ایک بار یہاں آ کیوں نہیں جاتی ؟اماں ابا میں ہم سب تمھیں یاد کرتے ہیں ہم سے مل ہی لو آ کر۔" اب کے یوسف سلطان کا سارا دھیان موبائل سے ابھرتی آواز پہ لگ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں نہیں آنا چاہتی۔یوسف سلطان سے کہہ دیں جب میرے پاس ان کی بیٹی جیسا کردار نہیں ہے تو پھر مجھے کیا ایک ٹرافی کی طرح سجا کر رکھیں گے؟اور میری اماں سے کہہ دیں کہ ،جب بیٹی کو ایک انجان آدمی کے ساتھ بھیجتے وقت نہیں سوچا تو اب کیوں یاد کر رہی ہیں ؟کیا شوہر خواب میں ناراض نظر آنے لگا ہے؟" اس کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی سخت ہوگیا تھا۔یوسف سلطان کی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو نکلے اور ان کے بوڑھے چہرے پہ پھسل گئے۔اولاد کا دکھ انسان کو آدھا مار دیتا ہے لیکن اولاد کی اولاد کا دکھ نہ مارتا ہے، نہ زندہ چھوڑتا ہے ، بس بے رحم دشمن کی طرح دل کو خنجر سے چیرتا رہتا ہے۔

"کیا وہ عمر کے ساتھ خوش ہے ؟" انہوں نے مہر سے پوچھنے کو کہا۔اب کے انہوں نے یہ بات پاس رکھے نوٹ پیڈ پہ لکھ کر پوچھی تھی۔

"کیا تم عمر کے ساتھ خوش ہو ؟" مہر نے یوسف سلطان کو دیکھ کر سوال پوچھا تھا۔ہالے ایک پل کو رکی پھر جیسے تمسخرانہ مسکرائی۔

" یہ بات دادا جان خود کیوں نہیں پوچھ لیتے ؟" اس نے جیسے ان دونوں نفوس کے سروں پہ دھماکا کیا تھا۔ایک پل کو تو مہر ماہ گنگ رہ گئی ، دادا جان کے چہرے کا رنگ بھی فق ہوگیا۔

" تمھیں . . کیسے پتہ ؟"کافی دیر بعد مہر ماہ خود کو نارمل کرتی پوچھ سکی۔

" آپ مجھ سے ہر روز دن میں تین دفع بات کرتی ہیں ، اور آج تک آپ نے کبھی مجھ سے عمر کے بارے میں سوال نہیں کیا۔دوسرا کیا سلطان منزل میں صبح صبح کسی کو نیوز چینل لگانے کی عادت ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

؟سفیر اس وقت اپنی جم میں ہوں گے ،اور چچا سو رہے ہوں گے سوائے دادا جان کے اس وقت ملکی ہنگاموں پہ غور کرنے کا وقت کسی کا نہیں۔"

" ملک میرا بھی ہے نیوز چینل میں بھی لگا سکتی ہوں۔" مہر نے جیسے ان کا دفاع کرنا چاہا۔

یوسف سلطان نے ہاتھ جھلایا۔جیسے کہہ رہے ہوں " اب پردے ڈالنا بے کار ہے۔" سپیکر سے ایک بار پھر ہالے کی آواز ابھری۔

" میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی۔دادا جان سے کہیں جب مجھے گھر سے نکال دیا ہے ، تو بیلا (ہالے کی بلی جسے وہ برونو کے خوف سے دادا جان کے کمرے میں رکھتی تھی۔اور اب اسے ان کے کمرے کی ہی عادت ہوگئی تھی۔)کو بھی نکال دیں مجھے اس کی آواز یہاں تک آ رہی ہے۔" نارمل لہجے میں بول کر اس نے بغیر کچھ سنے کال کاٹ دی۔جس ہاتھ میں موبائل پکڑ رکھا تھا وہ سن سا ہوگیا تھا۔اس نے ایک نظر یوسف سلطان کو دیکھا۔یہ وہ شخص تھا ،جو ہالے کی موجودگی نوٹ کر لیتا تھا ، وہ اسے اس کی خوشبو سے پہچان لیتا تھا۔اس نے اگلی نظر موبائل کی تاریک سکرین کو دیکھا۔یہ وہ تھی جسے سوالوں کی نوعیت سے پتہ چل جاتا تھا ، کہ اسے کال کرنے والا کون ہے۔اس نے ایک آخری نظر اس ٹھنڈی بے ذائقہ چائے پہ ڈالی۔

اسے لگا تھا ہالے کا وصل اس کی اور یوسف سلطان کی چائے ٹھنڈی کر دیتا ہے۔آج اسے اندازہ ہوا تھا ، کہ ان کا ہجر چائے کو ٹھنڈی ہونے کے ساتھ ساتھ بد ذائقہ ، اور بے شکل بھی کر دیتا تھا۔چاہے جدائی ہو یا وصل ان دونوں کے دل ایک ڈور سے جڑے تھے۔اور دلوں کی ڈوریں اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔کیا مہر ماہ کو اب ان بے بختی محبتوں کے پیچھے بھاگنا چھوڑ نہیں دینا چاہیے ؟اس نے خود سے سوال کیا جواب کیا ہو سکتا ہے بھلا ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

صبح کا ملگجا اندھیرا دھوپ کی شدت کھا گئی تھی۔اب پیلی چلچلاتی دھوپ نے ہر طرف اپنا راج کر رکھا تھا۔ایسے میں ایک چھوٹے مگر فینسی سے کیفے میں بیٹھا عمر حیات بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔اس نے سیاہ کف شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھی۔شرٹ کے کف موڑ رکھے تھے۔بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔اپنے سامنے رکھی کافی سے وقفے وقفے سے گھونٹ لیتا وہ کسی کا منتظر تھا۔اس کیفے کی میزیں بڑے ہی خوبصورت انداز سے سجی تھیں۔ہر میز کے ساتھ ایک مصنوعی درخت کا لگا تھا،جس کے سایہ اس کی میز پہ پڑتا تھا۔درخت کے تنے سے فیری لائٹس لپٹی تھیں ،ایسی ہی فیری لائٹس درخت کی شاخوں سے بھی لٹک رہی تھیں۔کیفے میں اور کوئی روشنی نہیں تھی سوائے، ان لٹکتی اور لپٹی ہوئی فیری لائٹس کے علاوہ۔یہ کیفے ہر آنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا۔وجہ تھا وہ خوابناک سا میں ماحول جو اس وقت سارے میں اپنی دھاک بٹھائے ہوئے تھا۔اسی وقت ہالے سلطان اپنے موبائل پہ بٹن دباتی اسی کیفے کے داخلی دروازے سے اندر آتی دکھائی دی۔اس نے سرخ گھٹنوں تک آتی قمیض کے ساتھ سرخ ہی ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔سفید دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔۔۔بھورے بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا۔جس میں سے کچھ لٹیں نکل کر چہرے پہ جھول رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اسی طرح ذرا کی زرا نظر اٹھاتی آگے بڑھتی آئی ،اور جس میز پہ عمر بیٹھا تھا، اسی کے عین عقب میں عمر کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئی۔اب ان دونوں کے درمیان مصنوعی درخت تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کی یہاں آمد سے قطعا بے خبر تھے۔وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے ،بس درمیان میں درخت کا تنا نہ ہو تو . . . . .

لیکن کیا درمیان میں صرف ایک درخت تھا ؟

اسی پل عمر کو اپنے سامنے سے سفیر سلطان آتا دکھائی دیا۔وہ دوسرے دروازے سے آیا تھا ہالے کی اس کی جانب پشت تھی۔سو وہ نہیں دیکھ سکی۔عمر نے گھڑی سے نظر ہٹا لی تھی جیسے انتظار تمام ہوا ہو۔وہ کیمل کلر کے بغیر ٹائی والے سوٹ میں ملبوس تھا۔پیروں میں چمکدار برانڈڈ بوٹ پہن رکھے تھے۔بال جیل سے پیچھے کو جما رکھے تھے۔بھوری آنکھیں تھکی تھکی سی تھیں ،ہلکی بڑھی ہوئی شیو میں وہ بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ عمر کے سامنے آکر رکا ،پھر مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا جسے عمر نے تھام لیا۔

" Have a seat”

عمر کی آواز پہ جہاں سفیر سر ہلا کر کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا۔وہیں ہالے بری طرح ٹھٹکی تھی اس نے مڑنا چاہا لیکن -

“کیا لینا چاہو گے ؟" سفیر کی آواز پہ وہ تھم سی گئی۔وہ گردن بھی نہ موڑ سکی ، بلکہ وہ ہل بھی نہ سکی ۔"مجھے جو لینا تھا ،میں لے چکا ہوں۔میرے پاس وقت کم ہے۔کام کی بات کرو ” عمر ازلی بے زار لہجے

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں بولا تھا۔سفیر ہنوز مسکراتا رہا۔جیسے آج اپنا موڈ نہ خراب کرنے کا تہیہ کر رکھا ہو۔عمر کے منع کرنے کے باوجود اس نے اشارے سے ویٹر کو بلایا، اور ایک آرڈر نوٹ کر وایا۔ویٹر چلا گیا تو سفیر نے مسکرا کر عمر کو دیکھا۔

" ایسی بھی کیا کنجوسی یار، ذرا شاہ خرچ بنو، ہاتھ تنگ ہے تو مجھے بتاؤ میں تمھارے افسران سے بات کر لیتا ہوں۔دوبارہ بحال کروا دیتا ہوں ،کیا کہتے ہو ؟" وہ ایسے عام سے لہجے میں کہہ رہا تھا، جیسے وہ دونوں کوئی بہت قریبی دوست رہ چکے ہوں۔

" اصل میں کیا ہے ناں مجھے پیسہ جھونکنے کی عادت نہیں ہے۔کیونکہ میرا دادا کوئی زمیندار نہیں ہے۔نہ اس کے پاس کروڑوں کی جائیدادیں ہیں۔نہ میرا باپ شہر کے ٹاپ ٹین بزنس مینز کی لسٹ میں شامل ہے۔اس لیے میں اپنا پیسہ سوچ سمجھ کر استعمال کرتا ہوں ،کیونکہ مجھے یہ وراثت میں نہیں ملا، میں نے اسے اپنے زور بازو پہ بنایا ہے۔میں اس مہنگے کیفے کی کافی دن میں ایک بار پینا افورڈ کر سکتا ہوں ، جب لگا کہ مجھے اس کیفے سے دن میں تین بار کافی پینی چاہیے، تو میں مزید پیسے کماؤں گا۔اور عمر حیات کو پیسے کمانے آتے ہیں۔اس کے لیے مجھے اپنے اعلی افسران سے تمہاری سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔" اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا ، نہ سختی ، لیکن اس کا لہجہ کچھ باور کرا رہا تھا۔اپنی قابلیت ،اپنی قیمت۔

سفیر کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جیسے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ درخت کے اس طرف بیٹھی ہالے مسکرا دی نہ چاہتے ہوئے بھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" دیکھو عمر مجھے تم سے بہت اہم بات کرنی ہے۔" اس نے کہنیاں میز پہ ٹکائیں ، ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسایا۔اور کہنا جاری رکھا۔" اس میں تمہارا فائدہ بھی ہے اور میرا بھی ، میں ایک بزنس مین ہوں ، لڑائی جھگڑا نہیں پسند مجھے۔"ٹیبل ٹاک " پسند ہے اور یہی مجھے آتا ہے۔میز پہ بیٹھ کر ڈیل کرنا ،کچھ فائدہ اگلے کا اور زیادہ میرا، لیکن یہ واحد ڈیل ہوگی جس میں میرا فائدہ تم سے کم ہوگا۔" اس کے سامنے بیٹھا عمر اور درخت کے تنے کے اس پار بیٹھی ہالے غور سے اس کی بات سنے گئے۔

" ہالے میری کزن ہے ،بچپن سے ہم دونوں ساتھ ہیں۔" ہالے کا دل رک سا گیا۔**(وہ اس کی بات کرنے آیا تھا)**

" اونہوں " . . عمر نے اس کو بیچ میں ٹوکا۔" دو دن پہلے تم اکتیس سال کے ہوئے ہو وہ تم سے تقریبا دس سال چھوٹی ہے۔تم دونوں کا بچپن ساتھ نہیں تھا،اس کا بچپن ہارون کے ساتھ گزرا ہے۔"سفیر ضبط سے اسے سن رہا تھا۔عمر نے ایک معذرتی نظر سے اسے دیکھا۔

" اصل میں پولیس والا ہوں ناں ، باتوں کی ہیر پھیر نہیں پسند۔ہمارے سامنے کوئی جھوٹ بولے تو برداشت نہیں ہوتا۔کیونکہ جس کام میں ہم اچھے ہوتے ہیں اس میں کسی اور کی تعریف ہم سے برداشت نہیں ہوتی۔"وہ کس فخر سے خود کو جھوٹا کہہ رہا تھا۔سفیر بل کھا کر رہ گیا۔

" دیکھو عمر ہم دونوں کی بہت اچھی انڈر اسٹینڈنگ رہی ہے۔ہم بہت اچھے دوست رہے ہیں۔میں اس کو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم آفیشل ڈیلز بھی اتنی بڑی تمہید کے بعد کرتے ہو ؟میں بور ہوگیا ہوں اب بول بھی چکو۔" عمر نے بیزاری سے اسے ٹوک دیا۔سفیر کھول کر رہ گیا جی میں آیا کہ اس دراز قد مرد کی گردن توڑ دے۔ لیکن وہ ضبط کیے بیٹھا رہا۔ویٹر آیا، کافی کے دو مگ رکھے ،اور واپس مڑ گیا۔سفیر نے ایک دو لمحہ اس کی آنکھوں میں دیکھا قدرے آگے کو ہوا ،آواز دھیمی کر لی۔

"تم ہالے کو طلاق دے دو۔" اس نے سنجیدگی سے مدعا سامنے رکھا۔عمر کے مانو پورے جسم پہ کسی نے تیزاب پھینک دیا ہو۔اس کے جسم کے سارے اعصاب تن گئے۔کنپٹی کی رگ بری طرح پھڑکنے لگی۔ یہی حالت درخت کے اس پار بیٹھی ہالے کی بھی تھی۔اس کا چہرہ سرخ ہوگیا تھا۔گال اہانت سے دہکنے لگے تھے۔دل کو جیسے دھکا سا لگا تھا۔کیا وہ اتنی بے مول تھی ،کہ دو مرد اسے کافی کے درمیان ڈسکس کر رہے تھے۔اسے زندگی میں اس سے پہلے کبھی اتنی بے عزتی محسوس نہیں ہوئی تھی۔عمر جب کچھ نہ بولا تو سفیر نے اضافہ کیا۔

"دیکھو عمر میں تمھیں ایک بلائنڈ چیک دوں گا ،میں تمھیں اپنی کمپنی کے آدھے شیئرز تک دینے کو تیار ہوں ،تمہاری نسلیں بیٹھ کر کھائیں گی۔عمر سوچو وہ عورت وہ بانجھ ہے۔"ہالے کو لگا تھا جیسے کسی نے اس کا دل آری سے چیر دیا ہو، اس کی آنکھیں بے اختیار ڈبڈبائیں ،عمر بس اسے دیکھے گیا ،اس کی آنکھوں میں خون اترتا جا رہا تھا۔

"اس کی ماں کو دیکھ لو شادی کے دس سال تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔اس کے ماموں کے یہاں چار سال اولاد نہیں ہوئی۔ان کے خاندان کی آدھی فیملیز نے بچے گود لے رکھے ہیں ،اور اگر کسی کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہاں اولاد ہوتی بھی ہے تو دس بارہ سال بعد تم کتنا انتظار کرو گے۔عمر تمھارے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے ،تم اپنی نسل ہی نہ بڑھا سکے تو کیا کرو گے ایسی عورت کا ؟" وہ ہلکی سی فکرمندی سے کہہ رہا تھا۔ ہالے کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ٹپ ٹپ میز پہ گرتے جا رہے تھے۔دل کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی ۔

" کتنے پیسے دے سکتے ہو تم ؟" اس کی بات پوری ہونے پہ عمر نے بس یہی سوال کیا۔سفیر کی بھوری آنکھیں چمک اٹھیں۔" جتنے تم مانگو گے ،میرے پاس بہت پیسہ ہے۔میں اپنے گھر کا سب سے امیر مرد ہوں۔"وہ فخر سے بتا رہا تھا۔

" اگر میں اسے چھوڑ دوں تو کیا وہ تمھارے ساتھ خوش رہے گی ؟"ہالے کی آنکھوں میں بے بسی بھرا غصہ ابھرا تھا۔اس کا جی چاہا تھا اٹھے ،اور سفیر کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے۔لیکن وہ بیٹھی رہی ،ایلیٹ کلاس کی بگڑی ہوئی امیر زادی کو گریسفل رہنا تھا۔سفیر کی آنکھوں میں سرد سا تاثر آگیا۔

" میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا۔تمھیں لگتا ہے میں اسے اس لیے پانا چاہتا ہوں تاکہ اسے معاف کر کے اس کے ساتھ ایک آئیڈیل زندگی گزاروں ؟اونہوں۔"وہ آگے جھکا آواز مزید سرد ہوگئی۔

" میں اس کی زندگی جہنم بنا دوں گا۔میں اسے پل پل مرتے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ وہ کروں گا کہ اگلی بار کوئی بھی لڑکی کسی مرد کو دھوکہ دینے کا سوچ بھی نہ سکے۔وہ ہمیشہ سے شہزادی رہی ہے، میں اسے کنیزوں سے بدتر زندگی دوں گا۔اسے خود سے نفرت ہوجائے گی ، وہ مرنا چاہے گی لیکن میں اسے موت نہیں دوں گا۔"وہ ایسی سفاکیت سے کہہ رہا تھا ،کسی کا بھی دل ڈوب جائے لیکن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے اسی طرح بیٹھی رہی۔گردن سیدھی اور بہتے ہوئے آنسو۔عمر سارے وقت میں پہلی بار مسکرایا۔عمر نے بغیر کچھ کہے میز پہ رکھے اپنے موبائل کی جانب دیکھا ،پھر سفیر کو دیکھا۔جسے کہہ رہا ہو۔" میں ایک کال کر لوں ؟"

سفیر نے گردن کے خم سے شیور کہہ کر پیچھے کو ٹیک لگا لی۔کافی کا مگ اٹھا کر منہ سے لگایا۔عمر نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگا چکا تھا۔ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی عمر کے جواب کی منتظر رہی۔کال مل گئی تھی ، عمر نے ہیلو کہتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

" ہاں عدیل یار ایک بات پوچھنی تھی۔" آگے سے کچھ کہا گیا۔

" ہاں یار خیریت ہے۔بس یہ پوچھنا تھا کہ کتوں کے پاگل ہونے کا موسم آگیا ہے کیا ؟" اس کا لہجہ کچھ جتا رہا تھا۔اس کی نظریں سفیر کے چہرے پہ گڑی ہوئی تھیں۔

" اچھا ابھی نہیں شروع ہوا ؟لیکن میرے سامنے تو ایک بل ڈوگ بیٹھا ہے۔کب سے بھونکے ہی جا رہا ہے بھونکے ہی جا رہا ہے۔"اس کی آواز اب کے ذرا سخت ہوئی تھی۔سفیر کے چہرے کا رنگ بدلا تھا ۔ہالے نے درخت کے تنے سے ٹیک لگا لی ،گرم گرم آنسو گالوں پہ بہتے جا رہے تھے۔

" اچھا ویسے حکومت کی طرف سے کیا حکم ہے؟ گولی مار دیں یا چھوڑ دیں ؟" اس نے آگے کو ہو کر اپنی سیاہ آنکھیں جیسے سفیر کی آنکھوں پہ گاڑ دیں۔آگے سے مزید کچھ کہا گیا۔عمر کے چہرے پہ مایوسی سی پھیل گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اچھا ؟ . . " کاٹنے پہ گولی کا حکم ہے؟ارے نہیں کاٹ نہیں رہا ،بس بھونک رہا ہے۔بھونکنے پہ گولی نہیں مار سکتے ؟یار یہ کیسا اصول ہے۔"وہ جیسے بد مزہ ہوا۔سفیر کا چہرہ اہانت سے سرخ ہونے لگا، آنکھیں لہو چھلکانے لگی تھیں۔ہالے بس اس مرد کی آواز سنے گئی ، جسے اس کے باپ نے اس کے لیے چنا تھا۔عمر میز پہ کہنی رکھے مزید آگے کو ہوا ،چہرہ سفیر کی طرف جھکایا، آواز سرگوشی کی مانند ہلکی کر لی ۔آنکھوں میں جیسے خون سوار ہوگیا۔وہ فون پہ مخاطب آدمی سے کہے گیا۔

" اور اگر کوئی کتا کسی آدمی کے گھر میں گھس کر اس کی عورت کے آگے بھونکنے لگے، اور آدمی سر پھرا،اور غیرت مند نکلے، اور گولی سیدھی اس کے ماتھے پہ مار کر ایک منٹ کے اندر اندر اس کتے کو کتے کی موت مار دے تو ،حکومت کیا کرے گی۔" اس کی آنکھیں سفیر کے چہرے پہ جمی تھیں ،ایک ایک لفظ توڑ توڑ کر ادا کرتا وہ سفیر کو جھرجھری لینے پہ مجبور کر گیا۔یکدم عمر سیدھا ہوا چہرے کی مسکراہٹ لوٹ آئی۔

" اچھا بس دس ہزار جرمانہ ؟اچھا میں ابھی دس ہزار بھیجتا ہوں تم میری طرف سے جرمانہ بھر دو میں نے ایک " کتے " کو کتے کی موت مارنا ہے۔نہیں نہیں ابھی نہیں اس کے بھونکنے پہ میں نے اسے کچھ اور سزا دینی ہے۔جب کاٹے گا تب گولی ماروں گا۔" اس نے بول کر کال کاٹ دی۔ہالے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی سفیر کے کان تک سرخ ہوگئے تھے۔ذلت سے چہرہ بھٹی کی مانند سلگ رہا تھا۔اب کے وہ پھر سے نارمل ہوگیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تو تم کہہ رہے ہو اگر میں نے اس سے شادی برقرار رکھی تو میرے یہاں اولاد نہیں ہوگی ؟اور اگر ہوئی بھی تو یہی کوئی دس بارہ سال بعد ہے ناں ؟" سفیر نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا۔عمر آگے ہوا اس کی خوبصورت مسکراہٹ ایک تمسخرانہ مسکراہٹ میں بدل گئی۔ہالے سانس روکے اس کے بولنے کی منتظر رہی۔

" اگر جلدی پیدا ہونے والی اولادیں تمہاری طرح بے وقار ہوتی ہیں، تو میں بے اولاد اچھا ہوں۔" ہالے نے بے اختیار اپنے دل پہ ہاتھ رکھا۔

" اگر اپنی بیوی ،اپنی غیرت کو طلاق دینے پہ تم مجھے اپنی آدھی کمپنی دے رہے ہو، تو میں تمھیں ایسی تین کمپنیز خرید کر دے دوں گا۔تم ایسا کرو اپنی ماں کو گھر سے نکال دو، اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی سڑک پہ چھوڑ آؤ۔خدا کی قسم سفیر میں تمھیں ابھی اسی وقت یہاں زندہ گاڑ دینے کی صلاحیت رکھتا ہوں ، لیکن میں مجبور ہوں۔میں مرد ہوں اور مجھے اچھا لگتا کہ ،میرا دشمن بھی ایک مرد ہوتا۔نہ کہ اپنے خاندان کی عورتوں کی عزت پہ بات کرنے والا ایک نا مرد۔" اس کے لہجے میں دبی دبی غراہٹ تھی۔ہالے کے آنسو یکدم تھم گئے۔

" عمر میں . . . " سفیر نے کچھ کہنا چاہا۔

" میں نے تم سے کہا تھا میری عورت سے دور رہو،لیکن تم نے میری بات نہیں مانی ، تم نے بھرے بازار میں میری عورت کے ساتھ بد تمیزی کی ، تم نے میری عورت کی نا زیبا تصاویر مجھے بھیجیں تم نے آج یہاں اتنے لوگوں کے درمیان مجھ سے میری بیوی کو طلاق دینے کی بات کی۔اب بتاؤ سفیر اب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنے لیے سزا منتخب کرو ،کیونکہ اب میں تمھیں کھلے سانڈ کی طرح چھوڑ نہیں سکتا۔اب تم گھروں کو آنے لگے ہو یا تو تمھیں گولی مارنی ہو گی ، یا پھر گھروں پہ پہرے لگانے ہوں گے۔" عمر کا لہجہ بے لچک تھا۔

"کون سی تصویر، میں نے کوئی تصاویر نہیں بھیجیں؟" وہ کس ڈھٹائی سے جھوٹ بول رہا تھا۔" دیکھو جذباتی ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے عمر، اس عورت جیسی ہزار عورتیں تمھیں مل سکتی ہیں۔تم جوان ہو ہینڈسم ہو، اچھا خاصا کما لیتے ہو، اور اگر تمہارا گزارا نہیں ہو رہا تو میں ہوں۔میں تمھیں اتنا دوں گا کہ تم پریشان ہو جاؤ گے اس پیسے کا کرنا کیا ہے۔بدلے میں مجھے بس وہ لڑکی دے دو۔" عمر اسے دیکھ کر رہ گیا کیا اس انسان میں کوئی غیرت تھی ؟کوئی عزت نفس تھی ؟ وہ بغیر کچھ کہے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم یہیں بیٹھو میں آتا ہوں۔" عمر بول کر اٹھ کھڑا ہوا۔اب کے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

"یہیں رہو میں آ رہا ہوں۔" وہ پر سوچ انداز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی ہالے اپنی جگہ سے اٹھی ،ہتھیلی کی پشت سے آنکھیں رگڑیں اور بغیر یہاں وہاں دیکھے جس دروازے سے آئی تھی اسی کی طرف بڑھ گئی۔ابھی وہ اپنی گاڑی کی جانب جاتی کہ اسے سامنے ہی اپنی گاڑی سے اتر کر اس کی طرف آتی مہر ماہ دکھائی دی۔وہ اسی سے ملنے آئی تھی۔ لیکن اس وقت نہیں مل سکتی تھی۔کم از کم اس وقت نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ نے اس کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ہالے جواباً پھیکا سا مسکرا دی۔" آئی ایم سوری مجھے ذرا دیر ہوگئی تمھیں انتظار تو نہیں کرنا پڑا ؟" وہ اس کے پاس آ کر فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔ہالے نے نفی میں میں سر ہلایا۔

" ہم پھر کبھی ملیں گے۔ابھی مجھے کہیں جانا ہے۔" ہالے بہ مشکل نارمل لہجے میں کہتی آگے بڑھ گئی۔ لیکن اس کا چہرہ بالکل بھی نارمل نہیں تھا۔مہر ماہ مارے حیرت کے کچھ بول ہی نہ سکی۔۔جب تک وہ کچھ کہتی ہالے اس سے دور جا چکی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

واپس کیفے کے ہال سے ہوتے ہوئے اس دروازے تک جاؤ جہاں سے عمر حیات باہر گیا تھا،تو اس وقت وہ فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

" عظیم مجھے یہ بتاؤ اس وقت تمھارے تھانے میں کون کون سے کیس پینڈنگ ہیں ؟،کوئی ایسا کیس جس کا کوئی مجرم نہ مل رہا ہو ؟"

" سر ایک ایس یو وی کی چوری کا کیس ہے۔"

" اونہوں یہ نہیں۔" عمر بد مزہ ہوا۔

" سر دو ریپ کیس ہیں ان کے مجرم ملے تھے، لیکن ڈی آئی جی صاحب کے کہنے پہ ان کو چھوڑنا پڑا"

" نہیں یہ بھی نہیں کچھ اور" وہ مطمئن ہو کے ہی نہیں دے رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" سر وہ کسٹم والے نوید کی بیوی کا بیس تولہ سونا اور ڈائمنڈ کے کڑے بھی چوری ہوگئے ہیں۔بڑا تنگ کر رکھا ہے انہوں نے۔" عمر نے بیزاری سے گردن پیچھے پھینک دی۔

" عظیم تم مرنا چاہتے ہو ؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

" اگر نہیں مرنا چاہتے تو ،مجھے اپنے تھانے میں پڑا سب سے گھٹیا، سب سے بے کار، عزت تار تار کرنے والا کیس بتاؤ اب اگر تمہارا جواب میری مرضی کے مطابق نہ ہوا تو تو کل رات میری صلاحیتیں تم دیکھ چکے ہو۔" عظیم نے ضبط سے فون کو گھورا تھا۔**(یہ کیسا عذاب گلے پڑ گیا ؟)**

" سر کل رات نائٹ ڈیوٹی کرتے میرے بندوں نے چار کل و الا تھان **(چرس)** پکڑا ہے۔جن سے پکڑا وہ بندہ بھاگ گیا، چرس ہمارے پاس رکھا ہے۔" اب کے عمر کی باچھیں تک کھل گئیں۔

" اسے لے آؤ دس منٹ کے اندر اندر سارا تھان لے آؤ**(کالا تھان چرس کے لیے استعمال ہونے والا کوڈ ورڈ ہے۔)**میں ایک اڈریس بھیج رہا ہوں۔وہاں بھیجو اپنے بندے فورا۔"وہ چہک رہا تھا۔اس کے چہرے پہ جیسے شانتی پھیل گئی تھی۔اب اس نے کال کاٹ کر ایک اور نمبر ملایا تھا۔یہاں سے چند میل دور اپنے آفس میں بیٹھی عائدہ کا فون بجنے لگا، عمر کا نمبر دیکھ اس نے لپک کر فون اٹھایا تھا۔

" عمر تم ؟ . . تم کہاں ہو یار ؟ نہ کال کرتے ہو ،نہ کہیں نظر آتے ہو ؟تم ٹھیک تو ہو ؟" وہ فون کان سے لگائے فکر مندی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ ایک ستائیس اٹھائیس سالہ گوری رنگت والی لڑکی تھی۔آنکھیں سنہری ،اور بال سٹیپس میں کٹے تھے۔ وہ ایک نیوز رپورٹر تھی۔اس وقت اس کا ستا ہوا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے کوئی " نیوز " نہیں مل رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم وہ سب چھوڑو ،میری بات سنو نیوز چاہیے ؟" عمر مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ عائدہ کا چہرہ کھل سا اٹھا۔

" ظاہر ہے چاہیے۔ورنہ وہ میرا گنجا باس چاہتا ہے میں پاگل کتوں پہ ایک ریسرچ کروں۔اور نیوز لاؤں ،اب اس گدھے کو کون سمجھائے ،مجھے کتوں سے الرجی ہے۔" وہ لڑکی سخت کوفت زدہ تھی۔عمر ہنس پڑا ۔

" ایک اڈریس بھیج رہا ہوں، وہاں پہنچ جاؤ۔دس منٹ کے اندر اندر۔اپنے باقی بہن بھائیوں کو بھی بلا لو۔ **(یہاں بہن بھائیوں سے مراد اسی کے جیسے چند اور رپورٹرز)**۔دفعتا عمر رکا۔

" یہ کام تھوڑا رسکی ہے تم شیور ہو تمھیں کوئی مسئلہ نہیں ہے ؟"۔عائدہ جو میز پہ رکھے اپنے سامان سمیٹ رہی تھی۔

" زیادہ سے زیادہ جان کا خطرہ ہو گا ناں۔اگر اس گنجے نے مجھے نکال دیا تو تائی ویسے بھی میری جان لے لے گی۔اب موت سے کیا ڈرنا چاہے تائی مارے چاہے نیوز کے چکر میں مرنا پڑے۔" وہ فیصلہ کن لہجے میں کہتی کال کاٹ چکی تھی۔عمر نے آسودگی سے آنکھیں موند لیں۔

پندرہ منٹ بعد

سفیر سلطان سڑک کی بائیں جانب کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔اس کے ایک ہاتھ میں موبائل تھا۔عمر اسے کیفے میں بٹھا کر خود نہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔اور اب کال کر کے اسے باہر آنے کو کہا تھا ۔عام حالات میں سفیر اس کے احکامات پہ لعنت بھی نہ بھیجتا، لیکن اس وقت معملہ مختلف تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ابھی اس نے اپنی گاڑی کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا، جب ایک پولیس والے نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا۔سفیر نے مڑ کے اسے دیکھا۔" یہ کیا بد تمیزی ہے ؟" افسر سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

" بد تمیزی نہیں ہے سر، اطلاع ہے ،ہمیں اطلای ملی ہے کہ ، آپ کی گاڑی میں منشیات ہیں۔ہمیں تلاشی لینی ہوگی۔" وہ مودب سا کہہ رہا تھا۔سفیر نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

" میں سفیر سلطان ہوں ،تم جانتے ہو میں کون ہوں۔ابھی کے ابھی تمہاری وردی اتروانے کی طاقت رکھتا ہوں۔اب اپنی بکواس بند کرو، اور ہٹو یہاں سے۔" وہ تلخی سے کہتا اسے ہاتھ سے دور ہٹانے لگا۔

جب اپنے سامنے سے چند مائیک اور کیمرے تھامے لوگوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھنا چاہا ،لیکن دو پولیس افسران نے اسے بازوؤں سے جکڑ لیا۔اس وقت تک کیمرے اور مائیک تھامے ہوئے لوگ بھی قریب آ چکے تھے۔سفیر کے خوبرو چہرے پہ اب کے ہلکی ہلکی سبکی آئی تھی۔

" دیکھیں میں ایک ٹیکس پے کرنے والا شریف شہری ہوں ،آپ اس طرح مجھے ہراساں نہیں کر سکتے۔ آپ کی اطلاع غلط ہے۔" وہ اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔چہرہ دھوپ کی تمازت اور دبائے ہوئے غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

" اگر آپ اتنے ہی شریف ہیں تو گاڑی کی تلاشی کیوں نہیں دے رہے ؟" سٹیپس میں کٹے بالوں والی لڑکی سامنے آئی تھی۔" آپ پولیس کو کار وائی کرنے دیں ،باقی ہم سب جانتے ہیں آپ کتنے شریف ہیں ، آپ کا خاندان اس وقت خبروں کی زینت بنا ہوا ہے۔سفیر سر بہتر ہو گا آپ پولیس کو ان کا کام کرنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیں ، ورنہ آج کے نیوز بلیٹن میں ایک بار پھر سلطان خاندان کے چرچے ہوں گے۔" سفیر نے قہر برساتی نظروں سے اس کو دیکھا پھر جھٹکا دے کر اہلکاروں سے اپنا بازو چھڑوایا۔

" شیور۔" دانت پہ دانت جما کر ضبط سے کہا ، اور پیچھے ہٹ گیا۔اب دو اہلکار اس کی گاڑی کے اندر گھس گئے، اپنے مٹیالے جوتوں سمیت۔سفیر بس دیکھ کر رہ گیا۔

" سر یہ دیکھیں ہمیں کیا ملا ہے۔" ایک اہلکار کی آواز پہ سفیر سمیت باقی سب بھی چونک اٹھے۔اس نے ہاتھ میں ایک خاکی تھیلا اٹھا رکھا تھا، جسے وہ لہرا لہرا کر کیمرے کے آگے دکھا رہا تھا۔آس پاس لوگ جمع ہونے لگے تھے۔" مجھے دکھاؤ اس میں کیا ہے۔" ان اہلکاروں میں اعلی عہدیدار بول اٹھا۔سفیر ساکت کھڑا رہا۔وہ جانتا تھا اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے۔اور وہ ٹریپ ہو چکا ہے۔

" یہ چرس ہے . ." وہی افسر بول اٹھا۔سفیر اب بھی کچھ نہیں بولا۔اسے بس ذلت نظر آ رہی تھی۔ اسے بس کمپنی کے شیئرز گرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔اسے بس اپنے باپ کی طرف سے ملنے والی پھٹکار نظر آ رہی تھی۔اسے اپنی سوسائٹی کی معنی خیز نظریں نظر آ رہی تھی۔اسے اپنے آگے مائیک پکڑے بولتے ہوئے لوگوں کی آواز نہیں آ رہی تھیں۔اس کے کانوں میں لوگوں کے معنی خیز فقرے گونج رہے تھے۔اس کے کان متوقع ذلت نے بند کر دیئے تھے۔پولیس والے اس سے کچھ پوچھ رہے تھے ،لیکن وہ نہیں سن رہا تھا۔کیمرے ،مائیک ،جلتے بجھتے فلیش ، اور پھر ان سب کے درمیان سفیر کے ہاتھوں کو کچھ محسوس ہوا۔اس کے ہاتھوں پہ " **ہتھکڑی** " لگائی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" سفیر سلطان ہم آپ کومنشیات کی غیر قانونی . . . . . " افسر اس سے کچھ کہہ رہا تھا ،رپورٹرز کچھ پوچھ رہے تھے ،لیکن وہ بس ، متوحش نظروں سے اپنے ہاتھ پہ لگی ہتھکڑی کو دیکھنے لگا۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

" سفیر سلطان کیا آپ اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے۔آخر کو آپ نے ایسا قدم کیوں اٹھایا۔آخر آپ ان کاموں میں کیسے ملوث ہوئے۔آپ کب سے یہ کام کر رہے ہیں ؟سفیر سلطان جواب دیں۔ سفیر سلطان جواب دیں۔"مائیک پکڑے لوگ اس سے کچھ کہہ رہے تھے۔

" میں . . نے یہ نہیں کیا . . . . میں نے کچھ نہیں . . . کیا۔" اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے۔

"کیا آپ کا یہ کاروبار صرف کراچی تک محدود ہے ،یا پھر ملک کے دوسرے شہر بھی آپ جیسے امرا کی ایسی حرکتوں کی زد میں ہیں ؟"

" تم لوگ مجھے اس طرح گرفتار نہیں کر سکتے۔میں نے کچھ نہیں کیا۔" اب کے وہ ذرا بلند آواز میں بولا ۔

۔" سفیر سلطان کیا آپ کے والد بھی آپ کے اس کام میں شامل ہیں ؟ . ."

" سفیر سلطان کیا آپ کو فریم کیا جا رہا ہے ؟"

" میں تم سب پہ ہتک عزت کا دعوی کروں گا۔میں ایک عزت دار شہری ہوں۔تم لوگ مجھے اس طرح نہیں لے کر جا سکتے۔میں نے کہا ناں میں نے یہ نہیں کیا...۔" وہ اب زور زور سے چلا رہا تھا۔پولیس اسے اپنی گاڑی کی طرف لے کر جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں ایک ایک کو دیکھ لوں گا۔میں نے یہ نہیں کیا کیا ،تم لوگ پاگل ہوگئے ہو . . . . سفیر سلطان ہوں میں...۔میں سفیر سلطان ہوں، میں اپنی گاڑی میں چرس رکھوں گا۔" وہ سرخ چہرے کے ساتھ غرا رہا تھا۔" ہاتھ کھولو میرے ، تم لوگ میرے ساتھ یہ نہیں کر سکتے۔میں نے نہیں کیا یہ۔... چھوڑو مجھے ،ہاتھ کھولو میرے۔میں تم سب کو دیکھ لوں گا۔" وہ پولیس اہلکاروں کی معیت میں گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا۔ساتھ ساتھ بلند آواز میں چلا رہا تھا۔کیمرے دھڑا دھڑ اس کی تصاویر اور ویڈیو اتار رہے تھے۔اس کا چہرہ اہانت سے بھر گیا تھا۔ایک اہلکار نے اس کو زبردستی پولیس موبائل میں بٹھادیا۔وہ اب بھی چلا رہا تھا۔غرا رہا تھا۔بے یقینی سے اپنی صفائی دے رہا تھا۔دھمکا رہا تھا۔

" مجھے نہیں لے کر جا سکتے تم ،میں سفیر سلطان ہوں۔ہاتھ کھولو میرے۔ تم لوگوں نے مجھے فریم کیا ہے ۔میں سفیر سلطان ہوں ، ہاتھ کھولو میرے۔، تصویریں لینا بند کرو تم ،دفع ہوجاؤ جاؤ . . ." وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا۔وہ مزید بھی کچھ کہہ رہا تھا لیکن چلتی ہوئی پولیس موبائل میں اس کی آواز معدوم ہوتی جا رہی تھی۔ذلت کیا ہوتی ہے آج سفیر سلطان کو یہ علم ہو ہی جائے گا۔اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے عمر حیات مسکرایا۔

" میرے چارہ گر کو نوید ہو، صف دشمنا کو خبر کرو۔"

" وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر، وہ حساب آج چکا دیا۔"

وہ اتنی بلند آواز میں گنگنایا کہ کئی لوگوں نے اسے مڑ کر دیکھا تھا۔اس نے ہاتھوں سے جیسے نا دیدہ گرد جھاڑی تھی۔اور اپنی گاڑی کے اندر بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ-----

گاڑی اپنی منزل کو جا رہی تھی ،جب عمر کا موبائل بجنے لگا ، اس نے موبائل نکال کر دیکھا۔

" حسن سلطان کالنگ . . " اس نے فورا کال پک کی۔

" ہیلو . . " اس نے ایک محتاط سا ہیلو کہا۔

"کیا ہم مل سکتے ہیں ؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔عمر کو کچھ غیر معمولی ہونے کا احساس ہوا۔

" تم کہاں ہو میں آجاتا ہوں۔" جوابا حسن نے کچھ کہا تھا۔عمر نے بغیر کچھ کہے کال کاٹ دی۔اس کا چہرہ اب حد سے زیادہ سنجیدہ ہوگیا تھا۔تھوڑی دیر بعد اس نے اسی پارک کے آگے گاڑی روکی ،جہاں وہ کل حسن سے ملا تھا۔گاڑی لاک کر کے وہ متلاشی نظروں سے اس کو ڈھونڈتا ہوا آگے آیا۔پھر اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی ،سامنے ہی ایک درخت کے کے نیچے وہ اسے بیٹھا نظر آیا۔اس نے سفید شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔جس پہ خون کے دھبے تھے۔عمر دھک سے رہ گیا۔ تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کے پاس پہنچا ،حسن نے اس کو دیکھ کر سر اٹھایا۔اس کی آنکھیں خشک تھیں ایسے جیسے قحط سالی کے بعد زمینیں خشک ہوتی ہوں۔عمر خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"کیا تم ٹھیک ہو ؟ " اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

" مجھے پیسے چاہییں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔اس کے لہجے میں آج کچھ تھا کہ چونکا جائے ،کچھ ایسا کہ غور کیا جائے۔

" کتنے ؟" عمر نے یک لفظی سوال کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں کمانا چاہتا ہوں ،کوئی پارٹ ٹائم جاب چاہیے۔کیا تم مجھے فیور دے سکتے ہو ؟"

" تم مجھ سے لے لو۔"

" تم مجھے فیور دو گے یا نہیں ؟" اس نے سختی سے پوچھا۔

" اوکے میں کل تک تمہارا کام کر دوں گا۔اب بتاؤ تمہارا کتا کہاں ہے؟اوہ سوری تمہارا بیٹا۔" اس نے ماحول کو ہلکا پھلکا بنانا چاہا، لیکن یہ ایک بہت بری کوشش تھی۔

حسن چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا۔" مر گیا . . . " اس نے عمر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بے تاثر لہجے میں کہا۔

" وہ مر گیا اور میں اس کو بچا نہیں سکا ،اس نے میرے سامنے دم توڑ دیا۔" وہ عجیب لہجے میں بول رہا تھا۔عمر سانس روکے سنے گیا۔" اس کا خون بہہ رہا تھا۔بہت خون بہہ رہا تھا۔. . . اس نے مجھ سے کہا میں اس کو بچا لوں ، . . مم میں نے اس سے کہا میں بچا لوں گا، لیکن . . . "وہ رکا دھوپ رک گئی ہوا رک گئی دل بھی رک سا گیا۔

" اور میں اسے نہیں بچا سکا ،میں نے اسے مرنے دیا ،کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں تھے ،کیونکہ میرے پاس میرا باپ نہیں تھا۔میری بہن نہیں تھی۔"وہ رو نہیں رہا تھا لیکن اس کی آواز ،اس کا چہرہ کسی کو بھی رلا سکتا تھا۔

" تم کسی سے پیسے لے سکتے تھے، تم کچھ کر سکتے تھے، تم اسے مرنے کیسے دے سکتے ہو ؟" عمر کی آواز میں ملامت تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں نے مانگے تھے۔" اس کی آواز بھرا گئی۔

" میں نے شمس چچا سے پیسے مانگے تھے، انہوں نے کہا اگر میں ان سے بھیک مانگوں گا تو وہ مجھے پیسے دے سکتے ہیں۔میں نے نہیں مانگی ،کیا مجھے مانگنی چاہیے تھی؟" عمر رک گیا اس کو لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں لے لیا ہو۔

" بتاؤ ناں ، کیا مجھے بھیک مانگنی چاہیے تھی۔" اس کا لہجہ رندھ گیا۔" کیا مجھے، انگلی سے سینے پہ دستک دی ۔" حسن معراج کو بھیک مانگی چاہیے تھی ؟" عمر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

" میں نے پوچھا کیا مجھے بھیک مانگنی چاہیے تھی ؟" وہ پوری قوت سے دھاڑا۔اس کا چہرہ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں۔عمر چند ثانیے اسے دیکھتا رہا۔

" ہاں تمھیں مانگ لینی چاہیے تھی۔اگر تمھارے جھکنے سے اس کی زندگی بچ جاتی تو، تمھیں بھیک مانگ لینی چاہیے تھی۔" اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔حسن نے نظریں جھکا لیں۔اب کے آنکھوں سے آنسو بھی بہہ نکلے۔

" برونو دو ماہ کا تھا ،جب میں اسے خرید کر لایا تھا۔" اس نے زمین کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔" میں نے اس کا بہت خیال رکھا اس کا کھانا، پینا ،سونا جاگنا، سب چیزوں کا بہت خیال رکھا۔جب وہ ایک سال کا ہوا تو بابا نے مجھے کہا کہ اب یہ اپنا خیال رکھ سکتا ہے ،اس کو گھر سے نکالو ،میں اڑ گیا، میں نے ضد پکڑ لی کہ برونو میرے ساتھ رہے گا۔بابا نے مجھے کہہ دیا کہ یا تو برونو گھر کے باہر رہے گا یا پھر وہ اسے دوبارہ وہیں چھوڑ آئیں گے ،جہاں سے لائے تھے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر یکسوئی سے اس کو سنے گیا۔" ایک دن میں گھر پہ نہیں تھا، برونو بابا کے کمرے میں گھس گیا، بابا کو غصہ آگیا، انہوں نے اس کو جھڑک دیا اور کہا کہ آئندہ گھر کے اندر مت آنا۔" حسن رکا آواز گلے میں پھنس گئی ، آنسو تیزی سے بہنے لگے۔

" اور جب میں گھر آیا تو برونو دروازے پہ بیٹھا تھا ،اس دن میں نے اسے اندر لے جانے کی بہت کوشش کی ،لیکن وہ نہیں گیا وہ اعلی نسل اور با وقار تھا۔وہ دوبارہ کبھی سلطان منزل نہیں آیا۔میرا برونو ،میرا بیٹا دھتکاری ہوئی جگہ پہ دوبارہ نہیں گیا۔اس کے کچھ دنوں بعد بابا اچھے موڈ میں تھے ، انہوں نے خود سے برونو کا کھانا بھرا اور اس کے سامنے رکھا، مجھے آج بھی یاد ہے برونو سارا دن بھوکا رہا لیکن اس نے وہ کھانا نہیں کھایا۔"حسن نے ہچکی لی تھی۔

"کیا میں اتنے با وقار جانور کو اتنی بے وقار زندگی دے سکتا تھا؟کیا میں اسے بھیک میں ملی ہوئی زندگی دے سکتا تھا ؟؟میں نہیں دے سکتا تھا۔میں دے ہی نہیں سکا۔" وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا۔

" میں اسے عزت سے مرنے دے سکتا تھا، لیکن ساری زندگی کی ذلت نہیں دے سکتا تھا۔میں یہ نہیں کر سکا میں اسے نہیں بچا سکا ،میں اسے نہیں بچا سکا۔"وہ بری طرح رو رہا تھا۔" وہ جب چلتا تھا تو گردن اٹھا کر چلتا تھا، میں کیسے ساری زندگی کے لیے اس کی گردن جھکا دیتا۔وہ جب کسی کو دیکھتا تھا تو آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈال کر دیکھتا تھا ،میں کیسے اس کی آنکھوں کو جھکنے دے دیتا۔" اس کی آنکھیں سرخ ہوگئی تھیں۔لیکن وہ کہے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کل جب اس نے تمھارے گھٹنے پہ سر رگڑا تھا، میں نے تم سے کہا تھا وہ تمھیں پسند نہیں کرتا۔میں نے جھوٹ بولا تھا، وہ ایسا تب کرتا تھا ،جب کسی کو بہت زیادہ پسند کرتا تھا وہ کبھی ہالے کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا تھا۔میں جیلس ہوگیا تھا میں نے جھوٹ بول دیا۔"عمر بس خاموش نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

" اس رات جب بابا مر گئے، میں بالکل اکیلا تھا۔میرے ساتھ کوئی نہیں تھا۔کوئی بھی نہیں کسی کو حسن یاد نہیں تھا، نہ اماں کو، نہ میری بہن کو، اور نہ کسی اور کو لیکن میرے بیٹے کو یاد تھا، کہ اس کا کوئی مالک بھی ہے۔اس رات وہ میرے کمرے میں آیا تھا۔اس نے اپنی انا ایک طرف رکھی اور میرے کمرے میں آیا ،وہ ساری رات میرے پاس بیٹھا رہا میرے ساتھ جاگتا رہا۔وہ روتے ہوئے بتا رہا تھا عمر خاموشی سے سنتا رہا۔حسن کے رونے میں مزید تیزی آتی گئی۔

" وہ ایک منٹ بھی نہیں سویا ،عمر اس رات اگر برونو نہ ہوتا تو غم سہتے سہتے حسن بھی مر جاتا۔میں اسے گلے لگا کر سو گیا تھا۔تھا جب صبح ہوئی اور میں نے اسے کھانا دیا اس نے نہیں کھایا اس نے ایک نوالا بھی نہیں کھایا۔وہ میرے لیے آیا تھا لیکن وہ اپنی عزت کرتا تھا، میں اس عزت دار جانور کو کیسے بے عزت کر سکتا تھا۔میں ایسا کیسے کر سکتا تھا۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔اس نے ایک بار بھی اس کو چپ نہیں کروایا۔کافی دیر تک روتے روتے وہ خود بھی تھک گیا تھا۔اب وہ سیدھا ہوا اپنی آنکھیں صاف کیں۔۔کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اسے کس نے مارا ؟" عمر نے سارے وقت میں ایک ہی سوال کیا تھا ؟ حسن کی آنکھوں میں تنفر بھر گیا۔

"سفیر سلطان۔ہمارے گھر میں گنز بس سفیر کے پاس ہیں۔وہ گنز کا شوقین ہے۔کل رات جب تم مجھے گھر چھوڑ کر گئے تھے، تب اس نے مجھ سے پوچھا تھا میں کہاں گیا ہوں۔میں نے جھوٹ بول دیا کہ میں برونو کو واک پہ لے گیا تھا اس نے مجھے تمھارے ساتھ جاتے دیکھا تھا، وہ مجھ سے لڑا تھا اس نے کہا تھا کہ اب نہ برونو ہو گا نہ تم اس کی واک کے بہانے اس سے ملنے جاؤ گے۔" حسن نے تفصیلی جواب دیا۔ عمر اٹھ کھڑا ہوا۔حسن نے آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا ان آنکھوں میں واضح خوف تھا۔اکیلا رہ جانے کا خوف۔لیکن کیا عمر اسے چھوڑ کر جا سکتا تھا ؟

" آؤ تمھیں ایک جگہ لے چلوں۔" اس نے حسن کے آگے اپنی ہتھیلی پھیلا دی۔حسن نم آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا ،پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں تھانے نہیں جاؤں گا۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا، البتہ عمر کا ہاتھ نہیں تھاما۔

"کیوں کیا تم نے آٹھ آٹھ قتل کرنے والے لوگ نہیں دیکھ رکھے ؟کیا تم نے ڈاکو چور اور ہر قسم کے مجرم نہیں دیکھ رکھے۔تم نے تو فیری ٹیلز کی بجائے مجرموں کی داستانیں سن رکھی ہیں نہیں ؟" وہ طنز سے باز نہیں آیا۔حسن بغیر کچھ کہے اس کے سامنے سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔عمر بڑبڑاتے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھانے کی کوٹھڑی کیسی ہوتی ہے، آج سفیر کو اچھی طرح اندازہ ہو رہا تھا۔وہ ملکی غیر ملکی بزنس مینز کے ساتھ ملتا رہتا تھا۔ان کا اٹھنا بیٹھنا ،ان کے جسم سے اٹھتی خوشبوئیں ،ان کا بولنا اسے آج بری طرح یاد آ رہا تھا۔جس سیل میں اسے بند کیا گیا تھا ،وہاں تین اور لوگ بند تھے۔ان کے جسموں سے بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے تھے۔وہ جب بات کرتے تھے تو ان کے منہ سے گالیاں نکلتی تھیں۔سفیر نے جتنی گالیاں آج ان کے منہ سے سنی تھیں، وہ اس نے پوری زندگی میں کبھی نہیں سنی تھیں۔

اس کے برانڈڈ جیل سے جمے بال پسینے سے اس کے ماتھے پہ چپک گئے تھے۔ڈیڑھ لاکھ کا سوٹ اس وقت اس کے لیے سفید ہاتھی ثابت ہو رہا تھا۔اس نے کوٹ اتار کر ایک طرف رکھا تھا۔جس پہ اس کے " سیل میٹس " کھانا کھا رہے تھے۔سفیر نے بے بسی بھرے غصے سے ان کو دیکھا تھا ،کہ وہ اس وقت ان سے بحث نہیں کر سکتا تھا۔وہ اے سی کا عادی تھا۔اور جس سیل میں اس کو رکھا گیا تھا ،وہاں پنکھا تک نہیں تھا۔اس کا سارا جسم جل رہا تھا ،اس کے چمکتے بوٹوں میں مقید پیر اس وقت جیسے جلتے ہوئے توے پہ رکھے گئے تھے۔

اسے ان سب کی پرواہ نہ ہوتی، اگر اس وقت وہ خبروں کی زینت نہ بنا ہوا ہوتا۔بات یہ نہیں تھی کہ اس کی سوسائٹی میں سب saint تھے۔سب سفید تھے۔اونہوں ان سب پہ مقدمات تھے ، ان سب پہ چارجز تھے۔لیکن ان میں سے کسی پہ بھی چار کلو چرس کا مقدمہ نہیں تھا۔

یہ ذلت تھی، نری ذلت۔جتنا بڑا اور ہائی پروفائل کیس اتنا مقام اتنی عزت ، جتنا چھوٹا اور گھٹیا کیس اتنی ذلت ،اتنی سبکی۔آج سفیر کو ذلت کے صحیح معنی پتا چلے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوہ خدایا وہ یہاں سے نکل کر کیسے کسی کا سامنا کر سکے گا ؟

وہ جلے پیر کی بلی کی طرح یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا۔اب تو یہ خبر سارے شہر میں پھیل چکی ہو گی۔ آج اس کی ایک چائینز کمپنی کے ساتھ میٹنگ تھی ،شمس نے ان کو کیا جواب دیا ہو گا۔اس کی غیر موجودگی نے اسے کتنا غیر پروفیشنل ظاہر کیا ہو گا ؟وہ نیچے بیٹھ گیا۔گندے مٹی والے فرش پہ بیٹھ گیا ۔اس کا دل ڈوب ڈوب کر ابھر رہا تھا۔اس کی ساکھ مٹی میں مل گئی تھی۔لوگ تانے کسیں گے، باتیں کریں گے ،پہلے اس کی منگیتر کا شادی سے بھاگ جانا، پھر اس کے چچا کا قتل ، اور اب ایک نیا عذاب ؟اس نے اپنی دونوں ہاتھوں کو اپنے سامنے کیا اس کی کلائیوں پہ سرخ نشان بن گئے تھے۔ہتھکڑی کے نشان اسے آج ایک بار پھر ان ہاتھوں سے نفرت محسوس ہوئی۔یہ وہی ہاتھ تھے جن سے اس نے اپنے تایا کا قتل کیا تھا۔کاش اس دن اس نے خود پہ قابو پا لیا ہوتا ،اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا ۔

گرمی . . . جلن . . دھوپ . . ذلت . . گلٹ یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔

اسی وقت اسے بھاری بوٹوں کی دھمک اپنے قریب آتی محسوس ہوئی ، اس نے سر نہیں اٹھایا۔وہ اسی طرح اکڑوں سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا رہا۔یکدم شور بڑھ گیا تھا، اسی شور میں اسے اپنے باپ کی آواز سنائی دی۔یہ آواز کسی بھی اولاد کے لیے ڈھارس ہوتی ہو گی ،دلاسا ہوتی ہو گی ،لیکن سفیر کے لیے نہیں ۔اسے یہ آواز نہیں پسند تھی۔اسے یہ آواز اذیت دیتی تھی۔

سفیر نے سر نہیں اٹھایا وہ کہیں دور چلا گیا، کسی اور وقت میں ،بہت پیچھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ڈیڈ یہ دیکھیں۔نعیم نے کس طرح میری سائیکل کو توڑ دیا ہے ، یہ اب ٹھیک سے چل بھی نہیں رہی ۔" دس سالہ سفیر لان میں بیٹھے شمس سلطان کو اپنی ٹوٹی ہوئی سائیکل دکھا رہا تھا۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

" تو میں کیا کروں ؟ " . . وہ بری طرح دھاڑے تھے۔سفیر سہم کر دور ہٹا۔" دفع ہوجاؤ یہاں سے جاؤ ،اپنی اسی گھٹیا ماں کے پاس آئندہ اپنی منحوس شکل لے کر میرے پاس مت آنا۔جاؤ دفع ہوجاؤ۔" وہ چنگھاڑ رہے تھے۔سفیر آنکھوں میں خوف لیے ان کو دیکھتا رہا ،اس کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔

" ڈیڈ مت کہو مجھے پتہ نہیں میرا بیٹا ہے بھی یا نہیں۔"..اس کے باپ نے کبھی اس سے کسی آئیڈیل باپ کی طرح محبت نہیں کی تھی۔لیکن وہ خاموشی سے اس کی شکایات سن لیتے تھے۔وہ ضد کرتا تو مان لیتے تھے۔وہ ہنستا تو اس کے ساتھ کبھی کبھی مسکرا دیتے تھے۔لیکن آج پہلی بار انہوں نے اس کو جھڑکا تھا اور بہت بری طرح جھڑکا تھا۔اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اس کا باپ اپنے کسی دوست کے ساتھ ایک ہوٹل گیا تھا، لیکن واپسی پہ وہ اس کی ماں کو ساتھ لایا تھا۔اسے اپنی ماں کا لٹھے کی مانند سفید چہرہ یاد تھا ۔اسے اپنے باپ کا طیش سے سرخ چہرہ بھی یاد تھا۔لیکن اسے وجہ نہیں پتہ تھی۔اس دن کے بعد سے اس کا باپ چڑچڑا ہوگیا تھا۔نہ اسے اپنے پاس آنے دیتا ،نہ خود اس کے قریب جاتا وہ ضدیں ماننا، وہ ہلکی مسکراہٹیں ، وہ سب کہیں دور کھو گیا۔اگلا منظر ایک کمرے کا تھا۔بیڈ پہ شمس سلطان بیٹھے کسی فائل کا مطالعہ کر رہے تھے۔تیرہ سالہ سفیر اپنے گھر آئے کسی مہمان کے بچے کی گھڑی اپنے باپ کو دکھا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ڈیڈ مجھے یہ پسند ہے یہ ،مجھے بھی چاہیے۔آپ مجھے دلوا دیں گے؟" مہمان بچہ اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ سفیر کے چہرے پہ ایک آس تھی۔شمس نے ناگواری سے اس کو دیکھا۔

"میں نے تم سے کتنی دفع کہا ہے میرے سامنے مت آیا کرو ، مجھے تمہاری شکل نہیں پسند، تمھیں دیکھنا نہیں پسند۔آخر تم اتنے ڈھیٹ کیوں ہو ؟" وہ دبا دبا سا غرائے تھے۔سفیر کو بے اختیار اس مہمان بچے کے سامنے سبکی کا احساس ہوا۔

"بالکل اپنی ماں پر گیا ہے، گھٹیا ماں کی گھٹیا اولاد۔" انہوں نے ایسی حقارت سے کہا کہ سفیر کا دل ڈوب گیا۔۔منظر ایک بار پھر بدلا تھا۔

لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھے شمس سلطان چہرے کے آگے اخبار پھیلائے بیٹھے تھے۔سولہ سالہ سفیر جھجکتا ہوا اندر آیا ،کافی دیر تک وہ ان کے قریب کھڑا سوچتا رہا کہ بات کہاں سے شروع کرے۔اب وہ اپنے باپ کے سامنے بہت کم جاتا تھا۔اسے جانے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی تھی۔اس کے ہر کام کے لیے اس کے بڑے پپا تھے۔لیکن جو کمی باپ پوری کر سکتا ہے وہ کوئی چچا یا ماموں نہیں کر سکتا۔

"کچھ بولو گے یا پھر اسی طرح میرے سر پہ سوار رہو گے؟" انہوں نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر پوچھا۔وہ اب اس پہ چلاتے نہیں تھے ، نہ غصہ کرتے تھے ، وہ بس اب اس سے لا تعلق رہتے تھے ،اس کی موجودگی سے بے خبر، اس کے معمولات سے بے نیاز۔سفیر کو یہ بے رخی زیادہ کھلتی تھی۔وہ اسے ڈانٹتے تھے، غصہ کرتے تھے ، لیکن کم از کم بات تو کرتے تھے۔ ان کی یہ لا تعلقی سفیر کا دل بری طرح زخمی کرتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔" بالآخر اس نے کہہ ڈالا۔دل زور سے دھڑکا تھا۔

" بولو . " . وہی بے تاثر جذبات سے عاری لہجہ۔چہرے پہ ویسی ہی سختی ، اور کرختگی۔

" میں نے کالج میں ٹاپ کیا ہے۔" وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔چہرہ پہ ایک آس سی پھیلی کی کہ شاید وہ اس کی کوئی تعریف کر دیں۔

" جانتا ہوں کوئی تیر نہیں مارا تم نے ، ہمارے خاندان کا ہر بچہ ہی extra ordinary ہے۔ٹو دی پائنٹ بات کرو۔" آخر میں ان کا لہجہ بے زار ہوگیا۔سفیر کی آنکھوں میں ایک زخمی سا تاثر ابھرا۔لیکن وہ سلطان تھا، اسے بھرم رکھنا آتا تھا۔

" کل ہمارے کالج میں price distribution (**انعامات کی تقسیم**) ہے۔سب کے پیرنٹس آ رہے ہیں ،ممی نہیں چل سکتیں انہیں کسی پارٹی میں جانا ہے۔آپ چلیں گے ساتھ ؟" اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا تھا۔

" میں مصروف ہوں۔" انہوں نے بغیر نظریں اٹھائے ٹکا سا جواب دیا۔سفیر کے دل کو دھکا سا لگا، لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔

" لیکن کل تو سنڈے ہے ڈیڈ۔میں نے آپ کے سیکریٹری سے آپ کا شیڈیول معلوم کیا ہے ، آپ کل فری ہیں۔" وہ نرم لہجے میں مودب سا کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تو اب تم میری جاسوسی کرو گے ؟" ان کا لہجہ پہلے سے زیادہ سخت ہو گیا۔آنکھوں میں عجیب سرد مہری دوڑ گئی۔" میری جاسوسی کرنے سے بہتر ہے اپنی ماں پہ نظر رکھو۔اور اگر اتنا ہی شوق ہے کسی کو ساتھ لے کر جانے کا تو بھائی جان کو لے جاؤ۔"

" لیکن میرے باپ آپ ہیں ، آخر آپ کہیں میرے ساتھ کیوں نہیں جاتے ؟" وہ بے بسی سے پوچھ رہا تھا۔وہ اپنے باپ کی بے رخی سہتے سہتے تھک گیا تھا۔شمس ذرا سا آگے کو ہوئے ، اس کی آنکھوں میں دیکھا ، اس وقت ان کی آنکھوں میں کوئی جذبہ نہیں تھا۔یہ آنکھیں سرد تھیں ، برفیلی سرد۔ان کا چہرہ اس وقت سفیر کو اجنبی لگا۔

" جاننا چاہتے ہو میں تمھارے ساتھ کیوں نہیں جانا چاہتا ؟کیوں مجھے تمہاری شکل تک دیکھنا پسند نہیں ؟کیوں میں تمھیں اپنے ارد گرد برداشت نہیں کر پاتا ؟" سفیر کا سر خود بخود اثبات میں ہلا تھا۔

"کیونکہ میں تم سے اور تمہاری ماں سے سخت نفرت کرتا ہوں۔" سفیر کے دل پہ جیسے کسی نے چھری پھیر دی ہو۔" میں تمھارے ساتھ کسی تقریب میں اس لیے نہیں جاتا کہ ، اگر وہاں کوئی تمھارے نام کے ساتھ میرا نام جوڑے گا تو مجھے خود سے گھن آئے گی۔میں نہیں چاہتا کہ تم میرے بیٹے اور میں تمھارے باپ کی حیثیت سے جانا جاؤں۔"دل میں گھونپی چھری جیسے کسی نے نکال کر ایک بار پھر پوری قوت سے اندر گھسیڑ دی تھی۔

" اپنی شکل دیکھو سفیر ، دیکھو خود کو اپنی آنکھیں ، اپنا ناک ،اپنا چہرہ دیکھو کیا ہے تمھارے پاس میرے جیسا ؟کیا ہے جس سے تم ثابت کر سکو کہ تم میرے بیٹے ہو ؟" ان کا لہجہ ٹھنڈا تھا برف جیسا ٹھنڈا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں آپ کا بیٹا ہوں ڈیڈ۔" اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے تھے۔

" جس دن ثابت کر دو تم میرے بیٹے ہو، اس دن آجانا میں تمھیں قبول کر لوں گا۔اب اپنی شکل گم کرو۔" انہوں نے نخوت سے کہہ کر منہ موڑ لیا تھا۔سفیر شل سا بیٹھا رہ گیا۔

"کیا نیا گل کھلایا ہے تم نے ؟" اپنے باپ کی کرخت آواز پہ وہ حال میں واپس آیا تھا۔اس نے تھکی تھکی نظریں اٹھا کر ان کو دیکھا۔وہ آج بھی ویسے ہی تھے اجنبی . . . بے رحم۔لیکن یہ سولہ سالہ سفیر نہیں تھا۔یہ اکتیس سالہ مرد تھا۔آج اسے کسی پرائز ڈسٹریبیوشن میں اپنے باپ کو لے کر جانے کی ضرورت نہیں تھی۔آج وہ اکیلا بیرون ملک سفر کرتا تھا۔ایوارڈز لیتا تھا۔سراہا جاتا تھا۔آج وہ اپنے باپ کی سخت باتوں سے اپنا دل زخمی نہیں کرتا تھا۔آج وہ ان باتوں کو دل کی قبر میں دفن کر کے اپنے پیروں پہ اٹھ کھڑا ہوتا تھا، جس طرح ابھی کھڑا تھا۔وہ تھوڑی دیر پہلے والا سفیر نہیں تھا۔مایوس ، تھکن زدہ ، مستقبل کے خوف سے مایوس۔اس کے کندھے اٹھے ہوئے تھے۔گردن میں جیسے سریا آگیا ہو۔اور چہرہ اتنا ہی بے تاثر جیسے کہ اس کے باپ کا۔

" میں نے وہی گل کھلائے ہیں ، جو آپ نے اٹھارہ سال کی عمر میں کھلائے تھے۔تین بار تھانے جا چکے ہیں آپ ، یہ جگہ کوئی نئ تو نہیں ہوگی ؟" اس کے لہجے میں ویسا ہی زہر تھا ،جیسا کچھ سال قبل اس کے باپ کے لہجے میں ہوا کرتا تھا۔کون کہتا تھا وہ ان کا بیٹا نہیں ہے ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بکو مت . . تمھیں اندازہ بھی ہے کمپنی کی ساکھ کتنی بری طرح متاثر ہو گی ؟اندازہ ہے ہمارے شئرز کتنے گر جائیں گے۔اور اندازہ ہے کہ کس طرح سر اٹھا کر چلو گے۔لوگ لعنت بھیجیں گے تم پہ۔" وہ دبا دبا غرا رہے تھے۔سفیر استہزائیہ مسکرایا۔

" کمپنی کی ساکھ کس نے بنائی ؟میں نے۔" اس نے انگلی سے سینے پہ دستک دی۔آنکھوں میں ایک بار پھر فاتح ہونے کا غرور آگیا۔

" کمپنی کے شیئرز کس کی وجہ سے بکتے ہیں ؟ میری وجہ سے۔ کمپنی کے ساتھ ڈیلز کیوں کی جاتی ہیں میری قابلیت کی وجہ سے۔" وہ سرخ آنکھیں لیے ان کے کان کے قریب غرا رہا تھا۔" کمپنی میں لوگ انویسٹمنٹ کیوں کرتے ہیں میری وجہ سے ، سو آپ شمس سلطان آپ کمپنی کی فکر چھوڑ دیں اس کے لیے سفیر سلطان موجود ہے۔"

" اور جو ذلت آئے گی , وہ میرے حصے میں ہو گی۔جس طرح آج تک میری کامیابیوں پہ میرا حق تھا ،صرف میرا ،آپ کو تب میرا ڈیڈ کہلوانا پسند نہیں تھا۔آج مجھے آپ کو اپنا باپ کہلوانا پسند نہیں ہے۔" آخری بات اس نے کس دل سے کہی تھی ، وہی جانتا تھا۔کہتے ہوئے دل ہزار بار ٹوٹا تھا۔لیکن وہ سلطان تھا اسے بھرم رکھنے آتے تھے۔شمس چند لمحہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے رہے۔وہ اب کوئی سولہ سالہ بچا نہیں تھا ،اب وہ ان کے قد کو آنے لگا تھا۔

" اگر ایسا ہی ہے تو میں کیوں کروں تمہاری مدد ،تم خود کیوں نہیں آجاتے باہر ؟میں تمہارا باپ تو نہیں ہوں ناں ؟" سفیر مسکرایا ،سرد مسکراہٹ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ میری مدد اس لیے کریں گے ، کیونکہ میں یوسف سلطان کا پوتا ہوں۔ان کی جان ان کا محبوب پوتا۔اگر آپ مجھے ابھی اسی وقت یہاں چھوڑ کر جائیں گے ،تو شام تک میں نکل ہی آؤں گا۔لیکن میں آپ کو آپ کا مستقبل بتا دوں۔" وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

" میں یہاں سے نکلنے کے بعد کروں گا یہ کہ میں ایک پریس کانفرنس بلا کر آپ کی کمپنی چھوڑنے کا اعلان کروں گا۔اس کے بعد میں اپنی اسلام آباد والی کمپنی سنبھال لوں گا۔ میں سیٹل ہوجاؤں گا ،لیکن آپ کو پتہ ہے آپ کا کیا ہوگا ؟" اس کے لہجے میں سفاکیت آگئی۔

" آپ کی نا قابلیت نا اہلی سے سارا جہاں واقف ہے پھر ہوگا یہ کہ ، کوئی بھی کمپنی آپ کے ساتھ ڈیلز نہیں کریں گی۔بیرون ملک سے آپ کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوگا۔لوگ آپ کے ساتھ انویسٹ نہیں کریں گے۔اور جو لوگ انویسٹ کر چکے ہیں ، انہیں میں آپ کی آنکھوں کے آگے سے اپنی طرف کر لوں گا۔میں آپ کی کمپنی کے بیگز، جوتے ، اور باقی ساری چیزیں جو کچھ بھی ہمارے پاس بنتا ہے میں ان سب کو ایک خراب مٹیریل سے بننے والا سامان قرار دلوا دوں گا۔آپ کی کمپنی پہ کوئی تھوکے گا بھی نہیں ، آپ کا دیوالیہ نکل جائے گا۔آپ سڑکوں پہ بیٹھ کر روئیں گا اور میں"، وہ مسکرایا آواز ہلکی کر لی۔

" میں سفیر سلطان حکومت کروں گا ،کیونکہ میں اسی لیے بنا ہوں۔" اس نے بازو سینے پہ باندھ لیے ،اور دو قدم پیچھے کو ہوا۔شمس چبھتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔کون کہتا تھا وہ ان کا بیٹا نہیں ہے ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" سو اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اسی طرح کٹھ پتلی بن کر ہی سہی لیکن راج کرتے رہیں ، تو مجھے یہاں سے نکالیں۔" شمس چند ثانیے اس کو گھورتے رہے ، پھر بغیر کچھ کہے واپس پلٹ گئے۔اب وہ اسے اپنے الفاظ کی مار نہیں مار سکتے تھے ، اب وہ ان کی جان کو آنے لگا تھا۔

☆---☆---☆

گاڑی جہاں رکی وہ جگہ ایک سفید" **محل** " سے کم نہیں تھی۔حسن اور عمر اپنی طرف سے اتر کر نیچے آئے ، حسن کی آنکھیں جیسے چندھیا سی گئیں۔وہ ایک تین منزلہ لمبے رقبے پہ پھیلی سفید عمارت تھی۔ جیسے کوئی ہاسٹل ہوتا ہو، یا جیسے کوئی رہائشی بلڈنگ۔لیکن یہ نہ کسی ہاسٹل کی طرح شور کرتی تھی ، نہ کسی رہائشی عمارت کی طرح گندی ، یہ ایک صاف ستھری خاموش سی عمارت تھی۔لیکن اس کی ایک شان تھی۔یہ لوگوں کو مجبور کرتی تھی کہ اسے رک کر دیکھا جائے ، اس عمارت کے چاروں طرف مختلف بیلیں لگی تھیں۔سو اس لحاظ سے اس عمارت میں لگا دوسرا رنگ سبز تھا۔اس عمارت کے بیچ و بیچ ایک بڑی سی تختی لگی تھی ، جس پہ جلی حروف میں heaven (**جنت**)لکھا تھا۔گاڑی وہیں باہر کھڑی کر کے وہ دونوں اندر کی جانب جانے لگے۔بڑا سا سیاہ دروازہ پار کر کے اندر آؤ تو ایک عمارت تک جانے کے لیے ایک پتھریلی روش بنی تھی۔جس کے دونوں اطراف میں سبز گھاس اگی تھی۔تا حد نگاہ پھیلی گھاس کیاریوں میں مختلف قسم کے پھول اور پودے۔ذرا ذرا سے فاصلے پہ بچوں کے لیے جھولے لگے تھے۔لیکن اس وقت وہاں کوئی ذی روح نظر نہیں آتا تھا۔ذرا فاصلے پہ کھڑی عمارت سے آتی آوازیں اس بات کی گواہ تھیں کہ اس وقت بچوں کا اسکول ٹائم تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ کیسی جگہ ہے ؟" حسن نے کھوئے کھوئے انداز میں پوچھا۔عمر چلتا رہا۔

"کیا تم یہاں نہیں آئے ؟"

" اونہوں میں کبھی نہیں آیا ،مجھے نہیں پتہ تھا بابا اتنا بڑا orphanage چلاتے ہیں۔مجھے لگا تھا کوئی چھوٹا سا گھر ٹائپ کوئی جگہ ہوگی۔" وہ اب بھی چاروں طرف گھوم گھوم کر ایک ایک جگہ کا جائزہ لے رہا تھا۔

" یہ جگہ اب کس کی ہے ؟" اس نے ایک مناسب فاصلے پہ بنے ہیون ہسپتال کو اپنی چھوٹی کی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" تمہاری . . " حسن نے مڑ کر تعجب سے اس کو دیکھا۔عمر نے اثبات میں سر ہلایا۔

" ہاں تمہاری۔یہ جگہ تمہاری اور تمہاری بہن کی ہے۔تمھارے بابا کے بعد تم دونوں لیگل وارث ہو۔یہ تمہارے باپ کا ایمپائر تھا ، لیکن اب یہ تمہارا ہے۔یہ بچے تمہارے باپ کی اولاد تھے۔لیکن اب تم ان سب کے باپ ہو، ان کے مسیحا ،ان کے گارجین۔" حسن اب تک حق دق سا کھڑا تھا۔

" میں . . میں کیسے میں ابھی بہت چھوٹا ہوں . میں کیسے۔" وہ جیسے اب تک اس کے الفاظ جذب نہیں کر پا رہا تھا۔

" ذمہ داریوں کے تاج عمر نہیں دیکھا کرتے۔جب تم اپنے باپ کے گھر پہ حق جمانے کے لیے چھوٹے نہیں ہو، جب تم ان کے اکاؤنٹ سے پیسے نکلوانے کے لیے چھوٹے نہیں ہو، تو تم ان کے چھوڑے ہوئے ادھورے کاموں یا پھر ان کے شروع کیے ہوئے نیک کاموں کے لیے چھوٹے کیسے ہو سکتے ہو ؟تم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہ یہ ذمہ داری تھوپی نہیں جائے گی ، تم وقت لو ،سوچو اور پھر بتانا اگر تم دل سے یہ کام کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ابھی عمر حیات زندہ ہے۔" وہ نرمی سے کہہ کر پتھریلی روش پہ آگے بڑھنے لگا۔حسن گم سم سا اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔اب عمر کا رخ معراج سلطان کے آفس کی طرف تھا۔یہ آفس پہلی منزل میں بنا تھا۔لکڑی کا بڑا سا دروازہ پار کر کے وہ دونوں اندر آئے ، یہ آفس وہ نہیں تھا جہاں دس سال پہلے عمر حیات نے اپنی ساری سیونگز دان کی تھیں۔یہ مختلف تھا، بہت مختلف۔کمرے کے وسط میں رکھی اعلی سی میز اس کے پیچھے جھانکتی پاور چیئر، اور اس کے پیچھے دیوار پہ لگی ایک بڑی سی تصویر جس میں دو لوگ مسکرا رہے تھے۔

دونوں کی آنکھیں سیاہ تھیں۔چمک دار، بے ریا ،معصوم ، ،دل میں گھر کرنے والی۔ان دونوں مردوں کے نقوش مختلف تھے، لیکن ان کی آنکھیں ایک تھیں۔

"کیا تم بابا کے بیٹے ہو؟" حسن تصویر پہ نظر جمائے بے دھیانی میں بول گیا۔

"گدھے میں تمہارا بہنوئی ہوں۔" عمر نے ضبط سے جواب دیا۔حسن گڑ بڑا سا گیا، چہرہ خفت زدہ ہو گیا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا . . تم ان کے اتنے قریب کیسے تھے ؟" اس وقت اسے سفیر، سلطان منزل برونو، ہالے سب بھولا ہوا تھا۔وہ جیسے ایک الگ ہی دنیا میں آگیا تھا۔

"پہلے مجھے آپ کہو پھر بتاؤں گا۔" وہ ایک طرف رکھے صوفے پہ بیٹھتا ہوا مزے سے بولا۔حسن نے ناک بھنویں چڑھالیں۔

"مر کر بھی نہیں بولوں گا۔" وہ جل کر بولا۔عمر نے کندھے اچکا دیئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں وہ پہلا آدمی ہوں گا ،جو اپنی بیوی سے تعلقات درست کرنے کی بجائے دو ماہ سے اس کے بھائی کو منا رہا ہوں۔" وہ ہلکا سا بڑبڑایا۔

" میں سن رہا ہوں۔" حسن بلند آواز میں بولا۔

" اوہ عالی جاہ آپ نے سن لیا ،اب میرا کیا ہو گا۔دیکھیں میری زبان مت کاٹیے گا۔خدا کے لیے میری جان بخش دیجیے ، میں سر رگڑ رگڑ کر آپ سے معافی کا طلبگار ہوں۔" وہ اس انداز سے بولا کہ حسن بے اختیار ہنس پڑا۔اس کو ہنستے دیکھ عمر بھی مسکرایا۔

" میں یہاں دس سال پہلے آیا تھا۔"عمر نے تصویر پہ نظریں جمائے بولنا شروع کیا۔"جج صاحب میری ماں کے سینئر تھے۔کچھ وجوہات تھیں ،جن کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا۔اس کے بعد سے یہ جگہ میرا گھر ہے۔جج صاحب اور میں بہت اچھے دوست تھے۔ہم دونوں کو دس سال کسی اور کی ضرورت نہیں پڑی ، ہم ایک دوسرے کے لیے کافی ہوتے تھے۔" وہ خاموش ہو گیا جب تک آپ نہیں بولے گا تب تک اتنا تعارف کافی تھا۔

" تمہارا پورا نام کیا ہے ؟" حسن جیسے کچھ یاد آنے پہ پوچھ بیٹھا۔

" عمر حیات۔"

"کیا تم نفیسہ حیات کے بیٹے ہو؟" وہ یکدم پر جوش ہو گیا تھا۔عمر چونک گیا۔

" ہاں لیکن تمھیں کیسے پتہ ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بابا نے بتایا تھا ان کے بارے میں ، اوہ ہ تم نفیسہ حیات کے بیٹے ہو۔تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔" وہ جیسے خوشگوار حیرت سے کہہ رہا تھا۔

" تمھیں تمھارے اسٹاف سے ملواؤں ؟" عمر نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔

"کیا میرا اسٹاف ؟" وہ ہر بات پہ بچوں کی طرح خوش ہو رہا تھا۔عمر اپنی جگہ سے اٹھا حسن کو کہنی سے تھاما۔حسن خاموشی سے اس کو دیکھے گیا۔عمر اسی طرح اس کا بازو پکڑے اس کو میز کی دوسری جانب سے لے کر گیا ، اور پاور چیئر کے سامنے کھڑے ہو کر اشارہ کیا۔حسن نے گھبرائی ، آنکھوں سے اس کو دیکھا۔عمر نے پلکیں جھپکا کر جیسے اس کو تسلی دی۔وہ کرسی کے ہتھے پہ اپنی انگلیاں پھیرتا رہا ،جیسے اپنے باپ کا لمس محسوس کر رہا ہو ،اسے بیک وقت اس کرسی سے محبت اور رعب دونوں محسوس ہوئے۔یہ کرسی اس کے اسکول کی کوئی عام کرسی نہیں تھی۔یہ ذمہ داری تھی ،کیا حسن اس کے قابل تھا ؟وہ مڑا عمر کی آنکھوں میں دیکھا۔

" میں ابھی اس کے لیے تیار نہیں ہوں ، یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔میں یہاں صرف اپنے آپ کو بڑا اور طاقتور سمجھنے کے لیے یا پھر اپنی چند منٹ کی خوشی کے لیے نہیں بیٹھ سکتا۔میں یہاں ایک سنیپ یا پھر کسی انسٹاگرام کی سٹوری کے لیے بھی نہیں بیٹھوں گا۔"اس نے ہتھیلی سے نم ہوتی آنکھیں رگڑیں۔

" میں یہاں تب بیٹھوں گا ،جب میرا دل ریاکاری سے پاک ہو گا۔جب میرا دل خوش آمد سے آزاد ہو گا ،جب میرے دل میں برتری کی خواہش نہیں ہو گی ، جب میں یہاں رہنے والے بچے اور لوگوں کو سمجھوں گا۔میں اپنے باپ کی جاگیر پہ بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ یہ تاج میرے سر پہ میری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مرضی کے بغیر آیا ہے۔لیکن اسے پہنے رکھنا یا اتار کر کسی حقدار کو پہنانا یہ مرا فیصلہ ہو گا۔میں یہ کام بابا کے لیے نہیں کروں گا ، نہ میں یہ کام اپنے لیے کروں گا ،میں اگر یہ کام کروں گا تو صرف اللہ کے لیے کروں گا۔اور مجھے اس سب کے لیے وقت چاہیے۔" وہ سادگی سے کہہ کر سامنے والے صوفے پہ جا بیٹھا۔عمر نے فخریہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔وہ صرف اپنے باپ کی طرح دکھتا نہیں تھا، وہ اپنے باپ جیسا خوبصورت دل بھی رکھتا تھا۔تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو بے تحاشا شور و غل کی آواز آئی ،یہ اشارہ تھا کہ ساتھ والی بلڈنگ کے اسکول کی چھٹی ہوگئی تھی۔اور اب بچے شور مچاتے دوڑتے بھاگتے اپنے گھر ہیون آ رہے تھے۔ان دونوں عمارتوں میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔البتہ ہیون ہسپتال یہاں سے کافی فاصلے پہ تھا۔اسی وقت آفس کے دروازے پہ دستک ہوئی ، کئی چھوٹے چھوٹے یونیفارم میں ملبوس بچے بچیاں عمر کو دیکھ کر ہنستے مسکراتے ،خوشی سے اچھلتے ہوئے اس کے پاس آنے لگے۔

عمر ان کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔وہ باری باری سب کے گال چومتا ،اور کسی کو ماتھے پہ پیار کرتا ،کسی کا لٹکا ہوا بیگ واپس اس کے کندھے کے برابر کرتا، تو کسی کی پونی ٹائٹ کرتا۔ بچے اسے دیکھ کر چہک رہے تھے۔کسی بچے کے کان میں وہ کوئی بات کہہ دیتا ،اور پھر وہ گردن پیچھے پھینک کر کھکھلانے لگتے۔اب عمر بچوں سے حسن کا تعارف کروا رہا تھا۔" یہ حسن سلطان ہے معراج بابا کا بیٹا . ." وہ ایک ایک بچے کو بتاتا جاتا۔بچوں کے چہرے کا اشتیاق مزید بڑھتا جاتا۔بچے اس سے سوال کر رہے تھے ، لیکن حسن بس خاموشی سے ان کے بڑھے ہوئے ہاتھ تھامتا جاتا۔

" معراج بابا کب آئیں گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ اگلی بار ہمیں وزٹ کرنے کب آئیں گے ؟"

" آپ پہلے کیوں نہیں آئے؟"

" آپ اگلی بار معراج بابا کو ساتھ لانا۔" مختلف بچے، مختلف سوال ،اور مختلف فرمائشیں۔حسن کو یکدم اپنے باپ پہ رشک آنے لگا۔اسی وقت ایک سبز یونیفارم میں ملبوس فربہہ سی عورت دستک دیتی اندر داخل ہوئی۔اور سب بچوں کو قطار کی صورت باہر لے کر جانے لگی۔عمر گہری سانس بھرتا ان کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بھی باہر نکل آئے، اسی لمبی بچھی ہوئی گھاس پہ۔

"کیا اب ہم دوست ہیں ؟" حسن کو کافی کا مگ تھماتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔

" میں تمہاری طرف سے اپنا دل صاف کر چکا ہوں ، مجھے تمھارے دکھائے ثبوتوں پہ یقین ہے۔اور آج یہاں آ کر مجھے تم پہ بھروسہ بھی ہوگیا ہے۔بابا تم پہ اعتبار کرتے تھے مطلب تم اس قابل ہو۔" وہ دور کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

" مطلب اب تم اپنی بہن سے ناراض نہیں ہو ؟" حسن کا چہرہ بے تاثر ہوگیا ،عمر نے غور سے اس کو دیکھا۔

" میں اسے معاف نہیں کروں گا۔اس نے جس وقت مجھے چھوڑا مجھے اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔میں نے تمھیں بابا کے قابل اعتبار دوست کی حیثیت سے قبول کیا ہے اپنی بہن کے شوہر کی حیثیت سے نہیں۔آئندہ ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے۔" اس کا لہجہ سادہ اور دو ٹوک تھا۔عمر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خاموش ہوگیا ، وہ اس پہ زبردستی نہیں کر سکتا تھا۔ان دونوں کے درمیان خاموشی کا لمبا وقفہ آیا۔عمر نے گھڑی کو دیکھا اسے کہیں جانا تھا ،اسے اہم ترین کام تھے۔لیکن اگر وہ اس بچے کو آج اکیلا چھوڑ دیتا تو شاید پھر کبھی اس کے قریب نہ جا پاتا۔

" اگر سفیر اتنا ہی برا ہے تو تمہاری بڑی بہن اس کے ساتھ گزارا کیسے کرتی ہے ؟"کافی دیر بعد عمر نے پوچھا تھا۔حسن نے اس کو نہیں دیکھا، وہ اب بھی ان چھوٹے بچوں کو دیکھ رہا تھا۔جنہیں آیا اندر لے کر جا رہی تھیں ، شاید ان کے سونے کا وقت تھا۔

" آپی needy اور desperate ہیں۔ان کو ہر حال میں محبت چاہیے، چاہے اس کے لیے اپنی بے عزتی کروانی پڑے، چاہے ذلیل ہونا پڑے، وہ با وقار نہیں ہیں۔اور بابا کہتے تھے۔جو انسان اپنا وقار کھا جاتا ہے اس کا پیٹ پھر دنیا کی کوئی محبت نہیں بھر سکتی۔"

" وہ سفیر کو چھوڑ نہیں سکتیں ، کیونکہ ان کو لگتا ہے اگر وہ اسے چھوڑ دیں گی ،تو اکیلی رہ جائیں گی۔اگر ایسا ہوگیا تو وہ دادا جان کو کھو دیں گی۔حالانکہ ان کو سمجھنا چاہیے، محبتیں بخت ہوتی ہیں ،جس کو مل گئیں سو مل گئیں۔اور جسے نہ ملی وہ دوبارہ پیدا ہو کر آ جائے تب بھی نہیں ملیں گی۔محبت کے پیچھے بھاگنا محبت کو آپ سے بے زار کر دیتا ہے۔کسی کی محبت میں خود کو اتنا ہی گراو کہ جب اٹھنا چاہو، تو بے ساکھیوں کی ضرورت نہ پڑے۔""وہ ایسی کیوں ہے ؟" عمر نے کافی کا گھونٹ بھرنے کے بعد سوال کیا۔حسن نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ان کا قصور نہیں ہے، ان کو باپ کا پیار چاہیے تھا، جو کہ ان کو کبھی نہیں ملا۔اگر ان کا گھٹیا باپ وہ وہاج خان ان کو چھوڑ کر نہ جاتا تو ایسا نہیں ہوتا۔" حسن کے لہجے میں خود بخود تنفر بھر گیا۔عمر کے چہرے کا رنگ یکدم متغیر ہوا تھا۔

"کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔"عمر نے ہلکی آواز میں اس کو ٹوکا تھا۔ حسن اس سے بے نیاز کہے گیا

۔

" میں کہتا ہوں دنیا میں ہر قسم کے گھٹیا لوگ ہوں گے ،لیکن کوئی بھی وہاج خان جیسا نہیں ہو گا۔""

"کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔"عمر گھاس پہ نظریں جمائے بہ مشکل بول سکا۔اس کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ وہ بہ مشکل خود سن سکے۔اس کا چہرہ سفید پڑتا جا رہا تھا۔ مٹھی بھینچتی جا رہی تھی۔

"پہلے پسند کی شادی کی ، پھر بچی ہوگئی ،اس کے ساتھ کچھ وقت اچھا گزارا بیوی کے سارے پیسے اڑا دیے اور پھر کیا کیا اس گھٹیا انسان نے ؟"

"کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔" وہ اب بھی ہلکی آواز میں بولا۔ماتھے پہ ہلکا ہلکا پسینہ چمکا تھا۔دل جیسے زور سے کسی نے جکڑ لیا ہو۔

"اس انسان کے اندر ذرا شرم اور لحاظ نہیں تھا۔اس نے پھپھو کو تو چھوڑو اپنی بیٹی کا بھی نہیں سوچا لالچی گھٹیا انسان۔"

" میں نے کہا ناں کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔"وہ یکدم اتنی شدت سے دھاڑا کہ خود بھی حیران رہ گیا۔حسن سہم گیا۔وہ ایک بار پھر کل رات والا عمر حیات لگا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔جیسے ابھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خون چھلک جائے گا۔چہرہ تاریک ہوتا جا رہا تھا۔اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔وہ دو قدم آگے آیا۔حسن بے اختیار پیچھے کو ہوا۔

"کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔"اب کے وہ بے بسی سے بولا۔

" کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔"وہ ایک بار پھر خود سے بڑبڑایا۔پھر بے دھم ہو کر گھاس پہ بیٹھ گیا ۔حسن فکرمندی سے اس کے پاس بیٹھ گیا۔

"کیا تم ٹھیک ہو۔"

"کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔" . . . . وہ بڑبڑا رہا تھا۔

"کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے پلیز..۔" اس نے بہت ساری نمی اندر دھکیلتے بدقت کہا تھا۔

" میں سمجھ گیا ہوں اچھا میں آئندہ ایسا نہیں کہوں گا۔عمر نے نظریں اٹھا کر حسن کو دیکھا، ان میں التجا تھی۔

"کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے۔حسن کوئی اپنی مرضی سے اپنے پیرنٹس چوز نہیں کرتا ،دنیا کا ہر باپ اچھا نہیں ہوتا ، چاہے وہ برا ہو لیکن ہوتا تو ہے ناں کسی کے باپ کو ایسا نہیں کہتے پلیز۔" اس کے لہجے میں منت تھی۔یہ چہرہ وہ نہیں تھا ،جس کے ساتھ وہ یہاں آیا تھا۔اس کی رنگت نچڑ چکی تھی۔وہ شدید ڈسٹرب لگ رہا تھا۔حسن کے دل کو کچھ ہوا تھا۔گھاس سے اٹھنے سے لے کر گاڑی تک پہنچنے تک ، اور پھر گاڑی سے گھر پہنچنے تک ،ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی ، حسن کو اس سے رعب سا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

محسوس ہو رہا تھا۔جب گاڑی سلطان منزل کے سامنے رکی تو عمر نے حسن کو جانے کا اشارہ کیا۔وہ بیٹھا رہا۔

ایک منٹ ،دو منٹ۔۔۔

" جاتے کیوں نہیں ہو؟" اب کے اس کی آواز میں غصہ نہیں تھا۔وہ بس پوچھ رہا تھا۔

" تم اپنے پیرنٹس سے کیوں نہیں ملتے؟" حسن نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔عمر کافی دیر تک خاموش رہا۔

" ہمارے درمیان بہت سارے مسئلے ہیں۔" کافی دیر بعد وہ بولا تو اس کی آواز ہلکی تھی۔

" عمر ہمارے پیرنٹس زندگی کا ایک بڑا حصہ ہمارے ساتھ گزارتے ہیں ، اور پھر ایک دن وہ چلے جاتے ہیں۔"

وہ رکا حلق میں کچھ اٹکا تھا۔" ان کا جانا بر حق ہوتا ہے۔اور ان کے جانے کے بعد کا غم بھی بر حق ہوتا ہے۔لیکن ان کے جانے کے بعد کا " گلٹ " یہ بر حق نہیں ہوتا۔اسے ہم چنتے ہیں۔کبھی کسی لمبی ناراضگی کا گلٹ ، کبھی کسی جھگڑے کا گلٹ ، کبھی ان کی کسی نہ مانی گئی بات کا گلٹ ، اور کبھی ان سے نہ چاہتے ہوئے بھی بس اپنی انا کی تسکین کے لیے دور رہنے کا گلٹ۔" عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا وہ چھوٹا لڑکا کہے گیا۔

" میرا باپ مر گیا ہے عمر، اور اس کا غم ہر دن مجھے کھا رہا ہے لیکن مجھے گلٹ نہیں ہے میں ان کا اچھا بیٹا تھا۔میں سوچتا ہوں اگر گلٹ ہوتا تو میرا کیا ہوتا ؟گلٹ غم سے برا ہوتا ہے۔یہ آپ کو اندر سے تباہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر دیتا ہے۔پیرنٹس اچھے ہوں یا برے، ان کی موت کا غم، ہر بچے کے لیے ایک جیسا ہوتا ہے۔تم اپنے لیے بس غم چنو عمر گلٹ نہیں یہ تمھیں مار دے گا۔یہ تمھیں جیتے جی مار دے گا۔یہ تمہارا سارا خون چوس لے گا یہ تمھارے اندر خوف بھر دے گا ہالے کی طرح مت بنو، کیا تم نے اس کی آنکھوں میں گلٹ نہیں دیکھا ؟"

کیا تم نے اسے راتیں جاگ کر گزارتے نہیں دیکھا ؟ "

"تمھیں کیسے پتہ ؟" عمر بہ مشکل بول سکا۔

"کیونکہ میرے گھر میں بھی ایک ایسی عورت ہے۔" (اس کی آنکھوں کے آگے اپنی ماں کا چہرہ آگیا تھا ۔)

" میں غم نہیں جھیل پا رہا تم گلٹ اور غم دونوں کیسے جھیلوگے۔ضروری نہیں ہے ہر ناراضگی ، ہر مسئلہ مرنے کے بعد ختم ہو، تب اس کا ختم ہونا مجبوری ہو گا۔زندگی میں اس کا ختم ہوجانا محبت ہے۔ہر تعلق میں اتنی محبت ہونی چاہیے کہ ان کو اپنی ناراضگی ختم کرنے کے لیے اگلے فریق کی موت کاانتظار نہ کرنا پڑے۔کوئی مسئلہ اتنا بڑا نہیں ہوتا کہ اس کی خاطر اپنے پیرنٹس کو چھوڑ دیا جائے۔" وہ سادہ اور نرم لہجے میں بول کر گاڑی سے اترا اور اندر چلا گیا۔عمر کافی دیر تک وہیں بیٹھا سوچتا رہا۔

کیا واقعی کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہوجانا چاہیے ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیل کے چھوٹے سے فلیٹ میں اس وقت کھانے کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔وہ خود صوفے پہ پیر اوپر کیے بیٹھی تھی۔اس کے برابر ہالے سلطان بیٹھی تھی۔صبح کے مقابلے اس وقت وہ کمپوزڈ تھی۔ اس کے آگے کئی سارے کاغذات بکھرے ہوئے تھے۔یہ سارے پرنٹ آؤٹ ماہی اور سرمد **(شاہ تاج کبیر کی بھتیجی اور اس کے بوائے فرینڈ)** کے واٹس ایپ اور انسٹاگرام کی چیٹ کے تھے۔کچھ پرنٹ آؤٹ شاہ تاج کبیر کے بارے میں بھی تھے۔اور کچھ ماہی پہ لگے مقدمے کے بھی۔ہالے بغور ان کو پڑھے جا رہی تھی۔

موٹی لڑکی **(نشا)** کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا۔جس میں تین باؤل رکھے تھے۔"گرما گرم میکرونی۔" لیل بغیر نشا کی طرف دیکھے آنکھیں بند کر کے بڑبڑائی، ہالے نے اب بھی سر نہیں اٹھایا۔

"سب سے پہلے تو یہ منحوس کھڑکی بند کرو،دھوپ سے آنکھیں ابلنے لگی ہیں۔" لیل کوفت سے بولی تھی۔ہالے کا ٹائپ کرتا ہاتھ تھم گیا۔یکدم جیسے وہ ٹھہر سی گئی۔اسے کچھ یاد آیا تھا۔اور جو یاد آیا تھا وہ ہارون شاہد تھا۔

دو سال پہلے والا ہارون شاہد اور دو سال پہلے والی ہالے سلطان۔

آج ان دونوں کا پرچہ تھا۔کل رات گئے تک وہ دونوں کسی کنسرٹ میں تھے۔معراج سلطان کے بار بار فون کرنے پہ ان دونوں کا ایک ہی جواب تھا۔" ہم نے سارا پڑھ لیا ہے۔اب ہمیں انجوائے کرنے دیں۔" آخر کار تھک کر معراج سلطان نے ان کو ان کے حال پہ چھوڑ دیا۔رات دیر تک کنسرٹ چلتا رہا ،اس کے بعد وہ دونوں ٹریفک میں ایسا پھنسے کہ صبح کے چار بجے تک ان کی جان خلاصی نہ ہو سکی۔گھر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنے پہ اماں کے فلائنگ چپل ، اور بابا کے میٹھے طنز لیکن وہ دونوں ایسے استقبال کے عادی تھے۔سو ڈھیٹوں کی طرح کھڑے رہے۔یہاں پانچ بج گئے ،نماز پڑھ کر ایک نظر کتابوں پہ ڈال کر جب دونوں فارغ ہوئے تو چھ بج چکے تھے۔ہارون حسن کے کمرے میں جا کر سو گیا ،اور ہالے اپنے کمرے میں۔

فکس سات بجے معراج سلطان نے ان کی نیند میں خلل ڈالا ،وہ دونوں سرخ سوجی آنکھوں سے اٹھ بیٹھے ۔ناشتہ کیا ،تیار ہوئے ،آٹھ بج گئے۔اب وہ جلدی جلدی اپنی گاڑی میں سامان رکھ رہے تھے۔

ہالے نے سفید شارٹ شرٹ کے ساتھ سفید ٹائٹس پہن رکھے تھے۔بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔وہ دو سال بعد " آج " کے مقابلے میں ذرا دبلی پتلی تھی۔لیکن ہارون ویسا ہی تھا ، وہی سانولا رنگ ،وہی سرمئی آنکھیں ،اور و ہی ہالے کے حکم ماننے کی عادت۔

" شاہی طوطا مینا کی جوڑی کہاں جا رہی ہے ؟ " وہ دونوں گاڑی کے اندر بیٹھتے جب عقب سے آتی معراج سلطان کی آواز پہ رک گئے۔

" بابا آپ کے طنز کا جواب میں بہت اچھے سے دیتی لیکن اس وقت میں لیٹ ہو رہی ہوں۔" وہ اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈتی مصروف سی بولی۔پھر سر اٹھایا اپنے پاس اسکول یونیفارم میں کھڑے حسن کو دیکھا ۔

" ویسے کیا ہی اچھا ہو اگر اپنے اس گینڈے بیٹے کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔" ہارون گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔معراج نے تنبیہ کرتی نظروں سے ہالے کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اگر میں اس کو خود چھوڑ آؤں ، تو تم روٹ چینج کیے بغیر آرام سے اپنی یونیورسٹی پہنچ جاؤ گی۔اور پھر تم ان سیدھے راستوں کی عادی ہوجاؤ گی۔کمفرٹ تمھیں راس آجائے گا۔اور میں بھلا ایسا ہونے دے سکتا ہوں ؟" وہ لبوں پہ دل جلانے والی مسکراہٹ لیے ہالے کو تپا ہی تو گئے۔

" ویسے یہ سچی خبر ہے ناں کہ میں آپ کی شادی کے دس سال بعد بڑی منت مرادوں سے پیدا ہوئی تھی۔نہیں بس کنفرم کر دیں ،کیونکہ اس وقت مجھے اس بات پہ یقین ہونے لگا ہے کہ آپ مجھے کچرے سے اٹھا کر لائے تھے۔اللہ اللہ ایسا تو کوئی سوتیلا باپ بھی نہیں کرتا۔ میں نے آپ کے جیسا باپ کہیں نہیں دیکھا۔" وہ صدمے سے کہہ رہی تھی۔معراج سلطان پہ جیسے کوئی اثر ہی نہ ہوا۔

" نہیں دیکھا تو مجھے دیکھ لو ،میں ہوں ناں اپنی ساری ادھوری خواہشات مجھے دیکھ کر پوری کر لو،ویسے ایک بات ہے۔یہ کچرے والی بات ایک راز تھی ، میں تمھیں بتانا نہیں چاہتا تھا ،لیکن اب رازوں سے پردہ اٹھ ہی گیا ہے ، تو ہم کیا کر سکتے ہیں ؟

But i still love you"

وہ اسے پچکار رہے تھے۔ہارون گاڑی میں بیٹھے مسکرا دیا۔ہالے کلس کر رہ گئی۔دفعتا وہ رکی ، آنکھیں چمک اٹھیں ،وہ دو قدم آگے آئی معراج سلطان کے کندھے سے لگ گئی۔وہ بدک کر دور ہٹے ، ہالے دانت پہ دانت جماتی ایک بار پھر ان کے قریب ہوئی بازو ان کے گرد حائل کر دیئے۔

" میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں بابا۔" اس نے لہجے میں محبت پرونی چاہی لیکن وہ ابھی اتنی اچھی اداکار نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں تمھیں کوئی اضافی پیسے نہیں دے رہا ہالے ، دور ہٹو۔" وہ گہری سانس بھرتے ہوئے سنجیدگی سے بولے۔ہالے مسکراتے ہوئے دور ہٹی ، ذرا سا پیروں کو اوپر اٹھایا، اور ان کے کان کے پاس جھکی۔

" آپ کے والٹ کے پچپن ہزار آج میرے ہوئے۔" وہ بول کر جلدی سے ہٹی اور پھرتی سے گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔معراج سلطان نے اپنی دائیں جیب کو ٹٹولا پھر بائیں۔

" میں تمھیں sue کروں گا ہالے۔" وہ خفگی سے چلائے۔تب تک ہارون گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔وہ ایک بار پھر ان کو چکما دے کر بھاگ گئی تھی۔لیکن کیا واقعی؟ گاڑی آگے گزر گئی ،تو معراج دھیرے سے مسکرائے۔

" تمھیں لگتا ہے مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم نے میرا والٹ لے لیا۔آہ ہالے تمھارے باپ کا سارا دن کرمنلز کے ساتھ گزرتا ہے۔میں ایسے ہزار گر جنتا ہوں ،لیکن اگر تم میرے گلے لگنے کے بدلے میری جان بھی مانگ لو تو میں انکار نہیں کروں گا۔"وہ گاڑی کی اڑتی ہوئی دھول کو دیکھتے ہوئے سوچتے رہے۔

" ہارون ٹائم کیا ہوا ہے ؟" ہالے نے یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کرتے ہارون سے پوچھا تھا۔

" ساڑھے آٹھ بج رہے ہیں کیوں ؟"

" یار ابھی تو بہت وقت ہے پیپر دس بجے شروع ہو گا ،میں ذرا آنکھیں موند لوں۔ اندر شور ہو گا بہت تم مجھے ساڑھے نو بجے اٹھا دینا اوکے؟" ہالے نے سستی سے کہتے ہوئے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔

ہارون نے بھی کوئی تردد نہیں کی۔اس نے اوکے کہتے ہوئے اپنی کتاب اٹھا لی۔اسے ہالے کو " ناں "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کہنے کی عادت نہیں تھی۔ہالے کی ہر سال کسی نہ کسی سبجیکٹ میں سپلی ضرور آتی تھی۔البتہ ہارون مر مر کر ہی سہی لیکن پاس ہوجاتا تھا۔وہ سلطان منزل کی پہلی فرد تھی ،جو ٹاپر نہیں تھی۔یوسف سلطان سے لے کر معراج سلطان ،شمس سلطان ، پھر سفیر ،حسن اور مہر ماہ اس گھر میں جیسے سب نے کتابیں گھول کر پی رکھی تھیں۔

ایک ہالے تھی جسے کتابوں کے نام سے کوفت ہوتی تھی۔اس سے باتیں کر والو بس یا پھر ہیروں کی معلومات ، وہ ہیروں اور کھانے کے بارےمیں بات کرتے ہوئے جیسے کھو سی جاتی تھی۔وہ اس موضوع پہ گھنٹوں بات کر سکتی تھی۔تقریبا دس منٹ تک پڑھتے رہنے کے بعد اب ہارون اونگھنے لگا تھا۔کل رات کی جلتی آنکھیں اب سکون چاہتی تھیں۔اس کا شدت سے دل چاہا کہ وہ ذرا دیر کو آنکھیں موند لے ،اور پھر اس نے دل کے اس مشورے پہ عمل کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ایک سکون سا تھا جو اس کے رگ و پے میں دوڑ گیا۔جلد ہی اسے ایک گہری نیند نے گھیر لیا۔

پارکنگ لاٹ کے ایک روشن دان سے آتی چلچلاتی دھوپ گاڑی کے شیشے کو پار کرتی اس کے صبیح چہرے پہ پڑ رہی تھی۔ گھنی پلکوں والی آنکھیں یکدم کسمسائی تھیں۔اس نے نیند میں ڈوبی آنکھیں بہ مشکل کھولیں۔ہارون ساتھ والی سیٹ پہ ہوش و خرد سے بے گانہ سو رہا تھا۔

"کوئی اس منحوس کھڑکی کو تو بند کر دو۔" وہ ادھ کھلی آنکھوں سے بڑبڑائی۔ " دھوپ سے میری آنکھیں ابل رہی ہیں۔کوئی بند کرو اسے۔" وہ اب بھی سوئی جاگی کیفیت میں بڑبڑارہی تھی۔پھر یکدم وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔یہ دھوپ صبح کی نہیں تھی۔اوہ خدایا یہ دھوپ صبح کی نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے چند لمحہ شل سی بیٹھی رہی۔ششدر ،ساکت۔اس نے اپنی رسٹ واچ کی گھڑی پہ ایک ڈری ڈری نظر ڈالی۔" یا اللہ پلیز لیٹ نہ ہوئی ہو پلیز۔" اور پھر اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

یہ واقعی صبح کو دھوپ نہیں تھی۔

دوپہر کے دو بج رہے تھے۔آج ان کا آخری پیپر تھا۔اور اس پیپر کے بعد یونیورسٹی میں ایک مشہور شاعر کا مشاعرہ تھا ، یہ مشاعرہ طلبا کے ریلیف کے لیے رکھا گیا تھا۔اس لیے پارکنگ لاٹ اب تک خالی تھا۔یقینا پیپر کے بعد اب مشاعرہ چل رہا ہو گا ،اسی لیے تو کوئی بھی پارکنگ لاٹ کی طرف نہیں آیا۔ اور وہ دونوں سوتے رہ گئے۔" ایک منٹ " وہ دونوں ؟"

ہارون کو اب تک سوتے دیکھ ہالے کے جسم کا سارا خون سمٹ کر چہرے پہ آگیا۔ اس نے ایک زوردار تھپڑ ہارون کے بازو پہ دے مارا۔

" اسد (ملازم) . . کھڑکی بند کر دو، دھوپ سے آنکھیں نکل رہی ہیں۔" وہ خماری ہوئی آواز میں کسمساتے ہوئے بولا۔اب کے ہالے نے ایک زور دار مکا اس کے پیٹ پہ دے مارا ہارون بلبلا کر اٹھ بیٹھا ۔

"کیا . . کیا ہوا و ہے کیا ہوا . . ہے کون . .ہے" وہ فورا آنکھیں کھولے یہاں وہاں دیکھنے لگا۔چہرے پہ گھبراہٹ تھی۔اس کی سرمئی آنکھیں اب بھی بری طرح سرخ تھیں۔چہرے پہ آدھی نیند سے اٹھنے کی بیزاری تھی۔

"کیا تم پاگل ہو ایسے کسی کو نیند سے کون اٹھاتا ہے ؟" ہالے نے دانت پہ دانت جما کر ضبط کرنا چاہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" چلو اٹھو اب لیٹ ہو جائیں گے ہم۔"

ہم لیٹ ہو چکے ہیں ہارون۔"وہ بازو سینے پہ باندھے سکون سے بولی۔پھر اپنا گھڑی والا بازو اس کے سامنے کیا۔ہارون نے اچھنبے سے گھڑی کو دیکھا۔اور پھر اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔" یہ کیسے . . ہم اتنی دیر سوتے کیسے رہ گئے . . . . تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں۔" وہ سر پہ ہاتھ رکھے پریشانی سے بولا۔

ہالے نے اس کو جتاتی نظروں سے دیکھا۔اور پھر اپنا پرس اٹھایا۔ایک دو لمحہ ہارون کو ان ہی پر سکون نظروں سے دیکھتی رہی۔اور پھر یکدم اس پہ جھپٹ پڑی۔وہ اپنا پرس زور زور سے اس کے کندھے پہ مارنے لگی۔" میں جگاتی تمھیں ہاں میں جگاتی ؟ . . تم سو کیوں گئے کیوں سوئے تم ہاں ؟"

وہ اس کو مارے جاتی اور کہے جاتی۔" آہ چھوڑو ہالے پاگل ہوگئی ہو کیا چھوڑو مجھے۔"

"کیوں چھوڑ وں ہاں کیوں چھوڑوں ؟ دو سال سے سپلی آ رہی ہے میری اس بار مجھے لگا تھا میں پاس ہوجاؤں گی ، لیکن نہیں تم جیسا دوست جس کے پاس ہو گا ،وہ پاس کیا ہوں گے ،تم کیوں سوئے ہاں بتاؤ مجھے۔" ؟ وہ اب بھی اس کو پرس سے مارے جا رہی تھی۔ہارون اپنے دفاع میں اپنے بازو آگے کرتا، کبھی ہاتھ سے پرس کو پکڑنے لگتا۔

" یار ہالے مجھے کیا پتا تھا . . میں . . میں بھی تو کل رات کا جاگا ہوا ہوں۔آہ چھوڑو ہالے درد ہو رہا ہے ۔" وہ چلا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" دو منٹ کا میرا سکون تم سے برداشت نہیں ہوا، ہاں دو منٹ میں سو کیا گئی تمھارے ڈیلے بھی نیند کے لیے ترس گئے۔ہاں فیل ہوگئے اب ہم دونوں اب خوش ہو تم ہاں اب تو مل گیا ناں سکون اب سو۔" وہ اس کو مارتے مارتے ہانپ گئی تھی ، پرس نیچے پھینک کر اب وہ سیدھی ہو بیٹھی۔

" آہ ظالم . . کتنی زور سے مارا ہے کتنا دکھ رہا ہے۔" وہ کراہ رہا تھا۔

" ماموں کے اکلوتے بیٹے نہ ہوتے تو میں آج تمھیں جان سے مار دیتی۔" وہ غرائی تھی چہرہ غصے سے دہک رہا تھا۔ہارون نے مصالحت جو انداز میں اس کو دیکھا۔

" یار میں پڑھتے پڑھتے کب سویا پتہ ہی نہیں چلا۔"

" چپ رہو ہارون اس وقت میرا دماغ گھوما ہوا ہے۔" وہ چیخ کر بولی۔

" ہالے غلطی تمہاری بھی ہے، دیکھو اگر تم رات اس زہریلے سنگر کے کنسرٹ میں نہ چلتی تو یہ سب نہ ہوتا۔غضب خدا کا اتنا بے سرا تھا کہ اب تک میرے کانوں سے خون رس رہا ہے۔" وہ باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

" اتنا ہی خون نکل رہا ہے تو چلو ڈونیٹ کر آتے ہیں۔لیکن خبردار جو مرے فیورٹ سنگر کو کچھ کہا ہو ہارون۔" اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی تھی۔

" خدا کا خوف کرو ہالے ، اس کی آواز اس کی اپنی ماں کو نہیں پسند۔محلے والے اس کی آواز سن کر کانوں میں روئی ٹھونس لیتے ہیں ،اور تم اسے اپنا فیورٹ کہہ رہی ہو۔" ہارون کو صدمہ ہی تو لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اللہ اللہ ہارون کتنا جلتے ہو تم اس سے ،اتنے عرصے سے تم نے کتنا بغض پال رکھا ہے۔اس کے خلاف مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔"

وہ دونوں اس امتحان میں فیل ہو گئے تھے۔لیکن یہ سنگر زیادہ اہم تھا۔" ہاں ہاں بالکل جلتا ہی تو ہوں میں ، اس سے یہ رنگ دیکھو میرا دیکھو زرا ، اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔" یہ رنگ پہلے سانولا نہیں تھا ،میں تو اس سنگر سے جل جل کر سانولا ہو گیا ہے۔ورنہ تو گورے بھی مجھے گورا گورا کہہ کر چڑاتے تھے ۔...جلوں گا اس سے ہنہہ۔" ہالے بس چبھتی نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔اب کے ہارون دھیما پڑ گیا۔

" اچھا ناں . . فیل تو میں بھی ہوا ہوں ناں اگر انکل یا پپا کو بتایا تو وہ دونوں ہمارا ناردرن ایریاز کا ٹور بین کر دیں گے۔اب فیل ہوگئے تو ہو گئے اور ویسے بھی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

"گرتے ہیں گھڑسوار ہی میدان میں۔"اس کے اتنے فلسفانہ انداز میں کہنے پہ ہالے ہنس پڑی۔

"گھڑسوار نہیں شہسوار ہوتا ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔اس کو ہنستے دیکھ ہارون بھی مسکرا دیا۔

" اب کیا کرنا ہے ؟" ہارون اب قدرے ریلکس ہوگیا تھا۔ہالے بھی پر سکون سی تھی۔ویسے بھی فیل ہونا اس کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی۔ہر دفع لکھنے کے بعد فیل ہوتی تھی اس بار بغیر لکھے فیل ہو گئی ۔

"کرنا کیا ہے چلو کھانا کھاتے ہیں۔" اس نے ریلکس ہو کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔

" بل نہیں دے رہا میں اچھا۔" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بل تو میرے ماموں بھی دیں گے۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولی۔

" صاف صاف کہو ناں بل تو تمہارا باپ بھی دے گا۔" وہ جل کر بولا۔

" سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے۔" ہالے نے اسے مزید تپایا۔

" زوجہ بات سنو . ." لیل کی آواز پہ وہ چونک سی گئی۔" کیا الفا کے خیالوں میں گم ہو ؟"

" الفا کون۔" ہالے غائب دماغی سے بولی۔

" میرا نہ ہونے والا شوہر۔" لیل نے مسکرا کر بتایا۔ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔پھر کاغذات پہ جھک گئی۔ٹوٹی ہوئی دوستی کھوئی ہوئی یاداشت کی طرح ہوتی ہیں ، کبھی ایک منظر یاد آتا ہے تو ، کبھی دوسرا۔

ہارون شاہد اسے یاد آتا تھا۔اور بہت بری طرح یاد آتا تھا۔اس کے بغیر زندگی میں کوئی رنگ نہیں تھا۔ لیکن وہ اس تعلق کو نہیں جوڑے گی یہ طے تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وہ بلا مقصد گاڑی کو سڑکوں پہ دوڑاتا پھر رہا تھا۔دل میں جیسے آگ سی لگ گئی تھی۔کسی پل چین نہیں آ رہا تھا۔گاڑی میں اے سی کے باوجود اسے گرمی لگ رہی تھی۔گھٹن ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بری طرح بے قرار تھیں۔لب سختی سے آپس میں پیوست کر رکھے تھے۔بازو کی نسیں معمول سے زیادہ ابھری ہوئی تھیں۔آنکھیں سرخی مائل ہو رکھی تھیں۔وہ بہت بری طرح ڈسٹرب تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بالآخر ایک نسبتا سنسان سڑک پہ اس نے گاڑی روک دی۔اور تھک کر سر کو سٹیئرنگ پہ گرا دیا۔اس کا دل چاہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کر روئے ، لیکن چاہنے کے باوجود اس کی آنکھوں سے ایک قطرہ بھی نہ نکلا ۔" تم وہاں نہیں جاؤ گے عمر۔" وہ ہلکے سے بڑبڑایا۔" تم نے ساری زندگی اسی طرح گزاری ہے ، اب باقی کی زندگی بھی گزار لو گے۔"اس کی آواز سرگوشی جیسی تھی۔لیکن اس سرگوشی میں بے بسی تھی۔

" پلیز مت جاؤ عمر پلیز۔" وہ اپنی منت کر رہا تھا۔وہ بے بسی کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔

" میں نے کہا ناں تم نہیں جاؤ گے۔" اب کے وہ سیدھا ہو کر بری طرح دھاڑا۔

دس سالوں میں وہ غصہ کرنا بھول چکا تھا۔اسے اب اگر غصہ آتا بھی تھا تو وہ کنٹرول کرنا جانتا تھا۔لیکن آج اسے خود پہ بے طرح غصہ آ رہا تھا۔بے بسی محسوس ہو رہی تھی۔اسے ایک طلب سی محسوس ہو رہی تھی۔جیسے اگر اس کی آنکھوں نے ذرا دیر اور اپنا پسندیدہ منظر نہیں دیکھا تو ابل کر باہر گر پڑیں گی غصے سے اس کی کنپٹی کی رگ پھڑکنے لگ گئی تھی۔اس کی سماعتوں میں دور کہیں نفیسہ حیات کی آواز گونجنے لگی ، بارہ سالہ عمر ان کے سامنے بیٹھا تھا۔پھولے ہوئے گال غصے سے سرخ ہو رہے تھے۔

" آنکھیں بند کرو عمر۔" وہ اسے کہہ رہی تھیں۔اور عمر نے نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھیں بند کر لیں۔ ہونٹ ابھی تک بھینچ رکھے تھے۔" پڑھو۔"

اعوذباللہ من شیطان الرجیم ۔

وہ زیر لب بڑبڑایا۔جلتی آنکھوں کو جیسے سکون ملا۔

" دوبارہ پڑھو۔" وہ عورت دہرا رہی تھی ، اور وہ بچہ کسی معتقد مرید کی طرح دہرا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔

اس عورت نے ایک بار پھر دہرایا۔گاڑی کی نشست سے ٹیک لگائے عمر نے بھی بے اختیاری کی کیفیت میں دہرایا۔

اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔

اب کے بھینچی ہوئی مٹھی خود با خود کھل گئی ، تنے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے۔

اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔

سیاہ آنکھوں والی معتبر عورت پڑھتی جا رہی تھی۔گاڑی میں بیٹھا عمر حیات اس کے پیچھے پیچھے دہرا رہا تھا ۔جیسے وہ اس کے سامنے بیٹھی ہو۔

اعوذباللہ من شیطان الرجیم۔

اب کے جلتے ہوئے دل پہ جیسے پھوار پڑ گئی۔عمر کو لگا جیسے اس کی روح تک پر سکون ہو گئی ہو۔اس نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے۔سختی سے پیوست لبوں کو آزاد کیا۔کنپٹی کی پھڑکتی رگ اب تھم چکی تھی۔عمر کا رواں رواں پر سکون ہو گیا تھا۔اللہ نے اسے شیطان مردود کے دلائے غصے سے پناہ دے دی تھی۔غصہ حرام ہے اور ہم سے حرام کام کون کرواتا ہے ؟شیطان اور جس دن ہمارا ایمان اس ایک سطر پہ ہو گیا۔ ہمیں کسی پیر بابا کے تعویذ یا لمبے لمبے وظیفہ رٹنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔دنیا میں غصے کی وجہ سے سے ہونے والے شر اور فساد ختم ہو جائیں گے۔وہ تھوڑی دیر تک بیٹھا لمبے لمبے سانس لیتا رہا، اور پھر گاڑی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو ایک ایسی منزل کی جانب موڑ دیا جہاں وہ دس سالوں میں کئی بار جاتا رہا تھا۔ کبھی غصے سے ،تو کبھی بے بسی سے ، کبھی طلب کے ہاتھوں مجبور ہو کر تو کبھی فطری محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ،وہ جس جگہ جا رہا تھا ،وہ واحد جگہ تھی جہاں اس انسان کے سارے جذبات جاگ جاتے تھے۔غصہ ، ناراضگی ، بے بسی ، تلخی محرومی یہاں جا کر عمر ہر بار ایک نئے جذبے سے آشکار ہوتا تھا۔تقریبا آدھا گھنٹہ ڈرائیو کرنے کے بعد وہ ایک فینسی مردانہ بوتیک کے سامنے کھڑا تھا۔گلاس وال سے اندر کا سارا منظر نظر آتا تھا۔وہ اپنی گاڑی سے اتر آیا شیشے کے دروازے اس کے آتے ہی کھولے گئے۔وہ خاموشی سے اطراف میں دیکھتا ہوا آگے آیا۔

" سر میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں ؟" سیلز مین نے شائستگی سے پوچھا۔

عمر نے " فی الحال کچھ نہیں۔" کہہ کر اسے ایک طرف کر دیا۔وہ کوئی نیا لڑکا تھا جس نے عمر سے یہ سوال کیا تھا۔اگر کوئی پرانا ورکر ہوتا تو عمر کو ایک نظر دیکھ کر پھر اپنے کام میں مصروف ہوجاتا۔وہ جانتے تھے یہ آدمی کبھی بھی یہاں سے کچھ خریدنے نہیں آتا۔وہ بس یہاں کے ہیڈ درزی کو تھوڑی دیر تک دیکھتا رہتا ،اور جب اس آدمی کی نظر اس پہ پڑتی پھر یا تو عمر فورا وہاں سے نکل جاتا یا پھر ان دونوں کے درمیان ایک بہت بڑا جھگڑا ہوتا ،جس میں عمر بولتا رہتا ،اور وہ بوڑھا آدمی نم آنکھوں سے اس کو سنتا جاتا۔وہ متلاشی نظروں سے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا بالآخر اسے اپنی دائیں طرف ایک شیشے کے چھوٹے سے کیبن میں وہ آدمی نظر آ ہی گیا۔اس کے ہاتھ میں درزیوں والا انچی ٹیپ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دراز قد تھا ،بالکل عمر کی طرح۔اس کی رنگت صاف تھی ، بالکل عمر کی طرح۔ اس کی ناک کھڑی تھی بالکل عمر کی طرح۔اس کے بال گھنے تھے۔اس عمر میں بھی اتنے ہی گھنے بالکل عمر کی طرح۔اس کے کندھے چوڑے تھے ، لیکن جھکے ہوئے ،یہ آدمی عمر جیسا ہو کر بھی اس کے جیسا نہیں تھا۔

اس کے بال قلموں سے سفید ہو گئے تھے۔شیو ہلکی بڑھی ہوئی تھی۔اس کا صاف رنگ سرخ و سپید رنگت میں بدل رہا تھا۔عمر بے اختیار سا اس کو دیکھے گیا۔اس آدمی کے سینے پہ ایک نیم پلیٹ لگی تھی۔

" وہاج علی خان۔"

عمر یہاں سے وہ نام نہیں دیکھ سکتا تھا۔اس کے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔اس کی ٹانگیں لرزنے لگی تھیں۔" تم اسے دیکھ چکے ہو ،اب تمھیں جانا چاہیے جاؤ۔عمر اب جاؤ۔"وہ خود سے کہہ رہا تھا۔خود کو جانے پہ مجبور کر رہا تھا۔بوڑھا وہاج محو سا اپنے سامنے کھڑے لڑکے کے کوٹ کا ناپ لے رہا تھا۔دفتعا وہ رکا ۔اسے اپنے چہرے پہ کسی کی شناسا نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا۔اس نے ناپ چھوڑ کر مڑ کر دیکھا، اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا ، سامنے اس کا بیٹا کھڑا تھا۔وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔وہاج کی آنکھوں میں بے شمار پانی بھرنے لگا۔وہ زخمی سا مسکرا یا۔

اس کے دونوں گالوں میں گڑھے پڑے تھے۔عمر بے اختیار اسے دیکھتا رہا، پلک جھپکے بغیر ،سانس لیے بغیر۔اسے لگا تھا وہ اپنا عکس دیکھ رہا ہے۔وہاج بھی آنکھوں میں ہزار حسرتیں لیے اسے دیکھتا رہا ،اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔وہ منظر مکمل تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اے اندھا ہے کیا کب سے کھڑا کر رکھا ہے۔ناپ لینی ہے یا جاؤں۔"اسی وقت سامنے کھڑے نوجوان نے ناراضگی سے اس بوڑھے آدمی کو دھکا سا دیا۔وہ تنو مند سا تھا ذرا سا لڑکھڑایا ،لیکن گرا نہیں۔اس نے نوجوان کو نہیں دیکھا ،اس نے بے قرار ہو کر ایک بار پھر عمر کی جانب دیکھا ،اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ منظر کہیں کھو نہ جائے۔

عمر کی آنکھوں میں جیسے مرچیں بھر گئیں۔وہ بجلی کی سی تیزی سے اندر کی طرف بڑھا۔لڑکے کو کالر سے کھینچ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا ،اور اپنے فولادی ہاتھ کا ایک زوردار مکا اس کے جبڑے پہ دے مارا اس نوجوان کو لگا تھا جیسے اس کے جبڑے کی ساری رگیں تک ہل گئیں ہوں۔عمر نے اگلے لمحے اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ایسا ہی ایک مکا اس کے پیٹ پہ دے مارا۔وہ درد سے دہرا ہو کر گر پڑا۔اور پھر سیدھا ہوتے ہوئے فورا اٹھ کر باہر کی طرف بھاگا۔عمر نے اسے پکڑنے کی کوشش نہیں کی۔وہ باہر نکل کر بکتا جھکتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔آس پاس کھڑے دوسرے لوگ بھی جمع ہو گئے تھے۔

" تم ٹھیک ہو ناں بیٹا ؟" اس کی آواز اپنے بیٹے سے زیادہ خوبصورت تھی ،فکر مند تھی۔

"میری ماں پہ تو آپ کا ہاتھ بہت تیزی سے چلتا تھا، یہاں کیا ہو گیا ؟کیا ہاتھوں میں وہ جان نہیں رہی ، یا پھر نوکری کے چھوٹ جانے کا خوف تھا ؟" وہ ان کے قریب کھڑا تلخی سے کہہ رہا تھا ،البتہ اس کی آواز بلند نہیں تھی۔جواب میں وہاج نے کچھ کہنا چاہا ،لیکن عمر مڑ گیا۔وہ اب مزید اس آدمی کو نہیں سن سکتا تھا۔"عمر میری بات سنو بیٹے، رک جاؤ۔"وہ اس کے پیچھے آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھ جاؤ ،بیٹا تھوڑی دیر رک جاؤ پلیز۔" وہ چاہے جتنا مرضی تیز قدم اٹھا لیں ،اپنے جوان بیٹے کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔وہاج گرتا پڑتا اس کے پیچھے جا رہا تھا ،اسے بلا رہا تھا۔

" عمر میری بات سنو بیٹے ، میری بات تو سن لو۔"وہ رو رہے تھے۔اسے پکار رہے تھے۔لیکن عمر جانتا تھا وہ اگر رک گیا تو پتھر بن جائے گا۔سو وہ نہیں رکا۔وہ باہر کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھا۔اور ایک لمحہ ضائع کیے بغیر، گاڑی زن سے بھگاتا آگے لے گیا۔پیچھے کھڑا وہ شخص پچھتاووں میں گھرا کھڑا رہ گیا۔

یہ پچھتاوے اس کے لیے نئے نہیں تھے۔وہ انہیں اٹھائیس سالوں سے جھیل رہا تھا۔اور آج تک ان کا used to نہیں ہو سکا تھا۔اس کی روح آج بھی پہلے دن کی طرح زخمی تھی۔اس کی آنکھیں آج بھی پہلے دن کی طرح نم تھیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

امریکا کے شہر نیو یارک کے ایک نائٹ کلب میں اس وقت رنگینیاں عروج پہ تھیں۔بار ٹینڈر کی کرسی پہ بیٹھا یاقوت مرزا بری طرح جھنجھلایا ہوا تھا۔سیاہ شرٹ اور جینز کے اوپر سیاہ جیکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے، اور چہرے پہ بیزاری طاری کیے وہ اس وقت وجیہہ لگ رہا تھا۔دفعتا اس کا موبائل بجنے لگا۔" ڈیڈا کالنگ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے چہرے پہ پھیلی بیزاری ایک لمحے میں غائب ہوئی ، اس نے لپک کر موبائل اٹھایا۔کال اٹینڈ کی اور میوزک کے شور سے بچنے کے لیے یہاں سے نکل گیا۔چلتے ہوئے وہ کلب کے داخلی دروازے تک آگیا۔موبائل جل بجھ کر بند ہوگیا تھا۔اس نے خود کال ملائی۔جو کہ فورا ریسیو ہو گئی۔

" ہیلو ،ہیلو ڈیڈ پلیز مجھے واپس بلا لیں۔" وہ چھوٹتے ہی بولا۔

" بکو مت یہ بتاؤ کیسے ہو؟" انہوں نے جھڑک دیا۔

" میں کیسا ہو سکتا ہوں۔یار یہاں اکیلے رہ کر کیسا ہو سکتا ہوں میں۔کچھ نہیں جانتا مجھے میں بس واپس بلا لیں۔" وہ بری طرح تپ گیا تھا۔" بکواس مت کرو یاقوت،اگر تم نے یہاں آنے کی بات دوبارہ کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دباؤں گا۔یہاں جو گند تم پھیلا کر گئے تھے ،اس کو سمیٹنے میں بہت وقت لگے گا۔اور ویسے بھی جو رنگینیاں تمھیں چاہیے تھیں وہاں تو آسانی سے سب مل رہا ہو گا۔" آخر میں ان کا لہجہ طنزیہ ہوا تھا۔چند مزید باتوں اور دھمکیوں کے بعد بالآخر اس نے اپنے باپ کی بات مان لی تھی۔

" نرمین کیسی ہے ؟" آخر میں اس نے بڑے ہی کوئی سرسری لہجے میں پوچھا تھا۔

" مر گئی ہے۔" آگے سے انہوں نے اتنی سختی سے کہا کہ یاقوت ٹھہر سا گیا۔

" کم از کم تمھارے لیے وہ مر گئی ہے ،اب فون رکھو اور آئندہ اس لڑکی کا نام اپنے منہ سے نہ نکالنا۔" وہ ایسے سرد ایسے دو ٹوک لہجے میں بولے تھے کہ یاقوت کو بے اختیار ان سے خوف محسوس ہوا۔کال کٹ چکی تھی۔لیکن یاقوت وہیں بے دم کھڑا رہا۔اپنا بدلہ لیتے ہوئے وہ اپنی آزادی کھو چکا تھا۔

☆---☆---☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم ٹھیک ہو ؟" یہ وہ پہلا سوال تھا جو ہارون نے عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"اگر نہیں بھی ہوا تو کم از کم تمھیں نہیں بتاؤں گا۔" وہ تلخی سے کہتا گرم گرم کافی کو اپنے اندر انڈیلنے لگا۔وہ دونوں ایک چھوٹے سے کیفے میں بیٹھے تھے۔

" سفیر کے ساتھ یہ تم نے کیا ہے ناں ؟"

"کتا جب گھر کے اندر آنے لگے تو اس کو پٹا باندھ کر باہر باندھا جاتا ہے ،تاکہ اسے یاد رہے کہ وہ کتا ہے۔"

" لیکن تم نے اسے اتنے گھٹیا کیس میں کیوں پھنسایا ؟" وہ اپنی سرمئی آنکھیں اس کے چہرے پہ جمائے پوچھ رہا تھا۔

" میں بس اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا ،جیسے اس نے مجھے کرنے کی کوشش کی ، وہ ہالے کو ہرٹ کرنے لگا ہے۔اور اگر کوئی میری بیوی کو ہرٹ کرے گا تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ہالے کو ہرٹ کرنے کا حق کسی کو بھی نہیں ، خود عمر حیات کو بھی نہیں۔" وہ حتمی لہجے میں بولا۔

" پھر مجھے کیوں چھوڑ دیا ،میں نے بھی تو اسے ہرٹ کیا ہے۔" ہارون نے ہلکی آواز میں پوچھا۔عمر نے ہاتھ جھلایا۔

" تم نے کچھ بھی غلط نہیں کیا ، تمھارے حساب سے یہی صحیح تھا۔تم دور تھے ، تمھیں حالات کا اندازہ نہیں تھا۔ظاہر ہے ایک لڑکی کی شادی کی صبح تم یہ تو نہیں کہو گے ناں کہ وہ لڑکی کسی مرد کو آدھی رات کے وقت ہسپتال لے گئی۔"عمر رسان سے بولا۔ہارون نے ممنون نظروں سے اس کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہالے یہ بات کیوں نہیں سمجھتی ؟"

" وہ سب سمجھتی ہے، وہ جانتی ہے ہارون کہ تم اسے ہرٹ نہیں کر سکتے۔وہ اب بھی تمہاری پینٹنگ کا سن کر خوش ہوتی ہے ،وہ بس تم سے ناراض ہے اس کو لگتا ہے کہ اگر تم اس دن ایئر پورٹ پہ اس کی بات مان لیتے ،تو یہ سب نہ ہوتا۔حلانکہ ان کو اب مان لینا چاہیے کہ یہ " **قسمت** " تھی اگر تم ہوتے تب بھی کچھ بدل نہیں سکتا تھا۔" وہ بول چکا تو اپنی کافی اٹھا لی۔ہارون خاموش رہا اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔

" اچھا چلو میرے پچاس ہزار نکالو ، آج کل ہاتھ تنگ ہے بہت۔" وہ گردن کے کس بل نکالتا ہوا بولا ۔عمر کو کافی بے حد کڑوی لگی حد سے زیادہ کڑوی۔بس کوئی پولیس والے سے پیسے نہ مانگے۔

"کس چیز کے پچاس ہزار۔" عمر کے تو مانو پتنگے ہی لگ گئے۔

" وہ اس امیر زادے کے لیے جو میں کلب گیا ،بیس ہزار کلب کی انٹری اور تیس ہزار کی شراب جو میں نے ایک " پارٹی بوائے " لگنے کے لیے منگوائی تھی۔دو ہزار کا پیٹرول بھی شامل ہے ، لیکن خیر چھوڑو اب کیا ایک ایک روپے کا حساب رکھنا۔"عمر آگے کو ہوا ذرا سا مسکرایا۔

" وہ جو میرے باپ کی شوگر مل ہے ناں ،وہاں سے جا کر لے لو میں کال کر دوں گا مینیجر کو۔" وہ ایسی سنجیدگی سے بولا کہ ہارون کو یقین آنے لگا۔

"کیا واقعی تمہارے باپ کی شوگر ملز ہیں ؟۔" عمر نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ظاہر ہے ہوں گی تم نے دیکھ رکھی ہوں گی ،جب ہی تو تم مجھ سے اتنے پیسے ایک ساتھ مانگ رہے ہو ، یاد رکھنا ہارون پولیس والا اپنی جان دے دے گا۔پیسہ نہیں دے گا۔"

ہارون نے بہ مشکل ضبط کیا۔دل تو چاہ رہا تھا یہ گرم گرم کافی اس کی اس چلتی زبان پہ پھینک دے ۔**(لیکن وہ سفیر کا انجام دیکھ کر آیا تھا سو چپ رہا۔)**

" اچھا خیر یہ بتاؤ وہ وائٹ پاؤڈر**(ڈرگز)** کہاں سے لائے تھے۔تم مجھے ان ڈیلرز کی ڈیٹیل دو۔" وہ آگے کو ہو کر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ہارون مسکرایا۔قدرے آگے کو جھکا۔

" وہ ڈرگز نہیں تھیں۔میرے گھر کا نمک تھا ،آئیوڈین ملا نمک شکر ہے ، اس نشئی نے چیک نہیں کیا ورنہ مجھے اسی نمک کی کان میں دفنا دیتا۔" ہارون نے جھرجھری لی۔عمر نے افسوس سے اس کو دیکھا۔

" تم بھی پورے دنوں کے ہو، میں تو تمھیں معصوم سمجھا تھا اچھا یہ بتاؤ وہ چرسی اپنے باپ سے کب ملے گا ؟" ہارون پیچھے کو ہوا کافی کا گھونٹ بھرا۔

" وہ کیوں ملے گا اپنے باپ سے ؟" اس نے سکون سے پوچھا۔عمر کا دماغ بھک سے اڑا۔

" تمھیں وہاں کیوں بھیجا تھا ، تاکہ تم اس کے اور اس کے باپ کے درمیان تعلقات کو درست کرو ،تم کیا کر کے آئے ہو ؟"وہ صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا تھا۔ہارون اسی طرح پر سکون بیٹھا رہا۔

"میں پہلے اپنے باپ کے ساتھ تو تعلقات درست کر لوں۔" وہ جل کر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" دیکھو عمر میں جس کام میں اچھا ہوں وہ کر آیا ہوں۔اب وہ لڑکا ڈر گز نہیں لے گا ،اور اب چاہے وہ لڑکی خود بھی اس کے پاس چل کر آئے، تو وہ اسے قبول نہیں کرے گا۔آج سے وہ اپنی تلاش کے سفر میں نکل جائے گا۔"

" اچھا اپنی تلاش جی جی بالکل میں نے تو آپ سے یہی کہا تھا ناں کہ اس لڑکے کو ہمالیہ کی پہاڑیوں پہ تبلیغ کرنے کے لیے چھوڑ آؤ۔" عمر نے اس کی بات کاٹی وہ سخت بے زار لگتا تھا۔ہارون نے دانت پہ دانت جما کر ایک بار پھر ضبط کیا۔

" ماں باپ بچے کی بھلائی میں خوش ہوتے ہیں۔اس کا باپ بھی اسے موو آن کرتے دیکھ خوش ہو گا۔ رہی بات اس کے تعلقات اپنے باپ کے ساتھ درست کرنے کی تو یہ کام مجھے نہیں آتا۔مجھے جو آتا تھا ،وہ کر آیا ہوں۔اور اس کا باپ کوئی مفتی نہیں تھا کالے کرتوتوں کے نتائج تو بھگتنے پڑیں گے ناں۔"

" سارے پاگلوں نے میرے ہی گلے پڑنا تھا کیا ؟" . . افففف وہ سخت کبیدہ خاطر لگ رہا تھا۔

" میرے پاس تمھارے لیے کچھ ہے۔فروا اور فہیم کی ملاقات کا ثبوت۔"عمر کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا چہرے پہ بے یقینی پھیل گئی۔ہارون موبائل پہ انگلیاں چلا رہا تھا۔پھر ایک جگہ رک کر اس نے موبائل عمر کے سامنے کیا۔عمر نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا۔وہ ایک انسٹاگرام سے لی گئی تصویر کا سکرین شاٹ تھا۔اس تصویر میں فروا اپنی کسی دوست کے ساتھ کھڑی تھیں۔نہ وہ تصویر قابل غور تھی ،نہ فروا کی مسکراہٹ ،اور نہ ان کی وہ غیر ملکی دوست۔اس تصویر میں قابل غور پندرہ اپریل کی تاریخ تھی۔اس تصویر میں قابل غور وہ ہوٹل کا نام تھا جہاں وہ دونوں کھڑی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر ششدر رہ گیا۔یہ اس سنیم نامی کیفے سے چند قدم ہی دور تھا۔اس نے چیک کیوں نہیں کیا ؟کیا وہ اتنا بے کار ہوگیا ہے ؟ کیا وہ اتنا اندھا اتنا کم عقل ہوگیا ہے ؟

" یہ پاکستان کی سب سے مشہور ہوٹل چین ہے۔"ہارون عمر حیات کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔"تم یہی سوچ رہے ہوگے کہ تم نے اس جگہ کو چیک کیوں نہیں کیا ؟" عمر نے جواب نہیں دیا وہ بس شل سا بیٹھا رہا۔

"کیونکہ تم نے عمر، تم نے صرف اور صرف فہیم مرزا کے ہوٹلز چیک کیے، تم نے فروا اور فہیم کی ملاقات کو بس فہیم کے ہی کسی ہوٹل میں امیجن کر لیا۔تم نے اس شہر کا کوئی کیفے ،کوئی ریستوران ،کوئی ہوٹل، جو فہیم کا نہیں تھا اسے چیک ہی نہیں کیا۔" عمر کو اس کی آواز نہیں آ رہی تھی۔اس کے کانوں میں کوئی اور آواز گونج رہی تھی۔

(عمر سر میں آپ کو بتا رہا ہوں میں نے فہیم مرزا کے ایک ایک ہوٹل کا سی سی ٹی وی چیک کروایا ہے لیکن اس پورے مہینے یہ عورت یہاں آئی ہی نہیں۔)

" تم رنگوں کی زبان جانتے ہو ؟" اس نے ہارون کو کہتے سنا عمر کچھ نہیں بولا اس کے پاس کہنے کو بہت کچھ تھا وہ کہنا چاہتا تھا۔" رنگوں کی زبان واٹ نان سینس "لیکن زبان جیسے تالو سے چپک گئی تھی۔

" سبز رنگ creativity کا رنگ ہوتا ہے۔اسی طرح اگر سبز رنگ کو گہرا سبز کر دو تو یہ جلن اور حسد کا رنگ بن جاتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(وہ دونوں ایک ورک شاپس کی دکانوں سے بھرے ہوئے سڑک پہ گاڑی کے اندر بیٹھے تھے۔عمر نے اپنے موبائل پہ لوکیشن ڈالی ،اور اپنی لوکیشن کے آس پاس ایک بار پھر فہیم مرزا کا کوئی ہوٹل ڈھونڈنے لگا۔)

" نیلا رنگ اداسی کا رنگ ہوتا ہے۔وہ اس کی زبان سے بس اداس باتیں نکلتی ہیں۔اگر نیلے رنگ کو زیادہ گہرا کر دو تو وہ مسلسل جاری رہنے والے غم کی بات کرتا ہے۔"

(اس کی آنکھوں کے سامنے اب ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹے معراج سلطان تھے۔"کیا تم جانتے ہو عمر یہ سب کس نے کیا ہے ؟"

" فہیم مرزا نے ،اور اس نے یہ سب مسز شمس کے کہنے پہ کیا ہے "

" تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو ،کیا تمھارے پاس کوئی ثبوت ہے۔")

" سیاہ رنگ طاقت کا رنگ ہوتا ہے۔جنون کا رنگ ہوتا ہے۔پیشن ambition کا رنگ ہوتا ہے۔"

(" عمر انتقام کو جنون مت بناؤ۔" فکر مند سا سردار کہہ رہا تھا۔

" میں تمھیں اس جنون کی بھینٹ چڑھنے نہیں دے سکتا۔میرے لیے تم اہم ہو صرف تم۔")

" سرخ رنگ . . یہ انتقام کا رنگ ہوتا ہے۔خون کا رنگ ،بدلے کا رنگ ، یہ رنگ جب آپ کی آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے ، تو بہت عرصے تک کوئی دوسرا رنگ نظر نہیں آتا۔یہ رنگ اپنی بات کرواتا ہے ۔یہ انسان کی آنکھوں کے آگے گھومتا رہتا ہے۔سرخ جوڑا ہو ،سرخ برتن ہو ، سرخ عمارت ہو، یا پھر سرخ خون۔"سرمئی آنکھوں والا لڑکا کہہ رہا تھا، اور عمر سانس روکے سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم نے عمر انتقام کو جنون بنا لیا ،تم نے آنکھوں کے آگے سرخ رنگ رکھ لیا، تم نے صرف ایک رنگ کی سنی ،پھر باقی سارے رنگوں نے بولنا چھوڑ دیا۔انہوں نے منہ سی لیے ،رنگ بہت پوزیسو ہوتے ہیں۔ اگر تم ان کو وہ توجہ نہیں دو گے جو کہ وہ ڈیزرو کرتے ہیں ، تو پھر وہ روٹھ جاتے ہیں۔تم نے رنگوں کو خود سے ناراض کر دیا ہے۔اپنی آنکھوں کے آگے سے سرخ رنگ کی پٹی ہٹاؤ، اپنے سامنے باقی رنگوں کو بولنے دو ورنہ سرخ رنگ تمہاری رگوں میں سرایت کر جائے گا۔اور تمہاری رگوں میں پہلے سے ایک سرخ رنگ موجود ہے۔اگر دنیا میں ایک جیسی چیزیں دو دو ہو جائیں تو ایک کو ختم کر لینا چاہیے، اب تم سوچو تم خود کو ختم کرو گے یا پھر اس انتقام کے رنگ کو۔"

" تمھیں یہ تصویر کہاں سے ملی ؟" کافی دیر بعد عمر نے سوال کیا تھا۔جواب میں ہارون نے کل فروا کے ساتھ ہونے والی اپنی ملاقات کا سارا احوال سنا دیا۔

" تم نے اس بوڑھی فتنہ کے ماتھے پہ گن رکھ دی ، براو و ہارون براوو آج تو تم نے میرا دل جیت لیا ،کیا تھا جو ٹریگر بھی دبا دیتے ایک عذاب سے تو جان چھوٹ جاتی۔" آخر میں وہ ذرا افسوس سے بولا تھا ۔جبکہ ٹریگر کے نام پہ ہارون کو کچھ یاد آیا تھا۔

" میں ضرور ٹریگر دبا دیتا عمر اگر اس پستول میں گولیاں ہوتیں ،تم نے مجھے خالی پستول دیا تھا ،تمھیں میرے ساتھ اسکیم کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔" عمر نے ڈھٹائی سے سر کھجایا۔

" ہاں تمھیں پستول میں گولیاں ڈال کر دیتا تاکہ تم اس کو مار دو اور مقدمہ مجھ پہ چلے۔تمہارا باپ تو تمھیں چھڑا لے گا مجھے چھڑوانے کون آئے گا ؟" وہ جلے کٹے انداز میں بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہارا باپ . . " ہارون نے فورا جواب دیا۔" تمھیں بچانے تمہارا باپ آئے گا۔" عمر کے تاثرات بدل گئے مٹھی ایک بار پھر بھینچ گئی۔ماتھے پہ سلوٹوں کا جال سا بچھ گیا۔

" تم نے بتایا نہیں ، تمھیں یہ تصویر کہاں سے ملی ؟" اس نے بات بدل دی۔ہارون سمجھ گیا وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔

" میں نے فروا آنٹی کا موبائل اٹھا لیا تھا، پھر میں نے جب سارا موبائل چیک کیا تو مجھے یہ تصویر ملی ،میں نے اس عورت کا انسٹا گرام چیک کیا ،اور وہاں سے مجھے فروا اور اس عورت کی باقی تصاویر مل گئیں۔

" لیکن کیا ثبوت ہے کہ فروا فہیم سے ملنے گئی تھی۔وہ اپنی اسی غیر ملکی دوست سے ملنے بھی تو جا سکتی ہے۔" عمر اب کے مشکوک ہوا۔ہارون آگے کو ہوا۔

" میں نے ہوٹل کی فوٹیج نکلوائی ہے۔جس سویٹ میں فروا گئی تھی اسی سویٹ میں تھوڑی دیر بعد فہیم مرزا بھی گیا تھا "۔اس نے بولتے ہوئے موبائل پہ انگلیاں چلاتے ہوئے ایک فوٹیج عمر کے سامنے رکھی وہ بغور اس ویڈیو کو دیکھے گیا۔ہارون نے کہنا جاری رکھا۔" اس کے ساتھ وہ سنہری آنکھوں والا لڑکا بھی تھا کیا نام ہے اس کا ؟ اس نے ذہن پہ زور دینا چاہا۔

" ہاں نوح . یہی نام ہے اس کا۔میں جانتا ہوں اس کو ،ہالے بھی جانتی ہے۔وہ فہیم کے بیٹے کا گار جین ہے۔اس کے بیٹے کا نام یاقوت مرزا ہے۔ہالے اور یاقوت ایک بار شاپنگ مال میں الجھ پڑے تھے۔مجھے سب یاد ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(اگر تم میرے اغوا میں شامل نہیں بھی ہو تو میں تمہاری دشمنی کی زد میں آئی ہوں ، کیا ہو اگر وہ جان لے کہ وہ اپنی دشمنی کی زد میں آئی ہے ؟)

وہ بتا رہا تھا اور عمر آنکھیں چھوٹی کیے سنے جا رہا تھا۔

" نہ میرا ڈرائیور ڈسٹریکشن تھا، نہ فروا نے میری سم کے زریعے مجھے استعمال کیا۔اس پہیلی کو سلجھانے میں اتنا وقت صرف اس لیے لگا ہے کیونکہ تم اس پہیلی میں خود کو شامل کیے ہوئے تھے۔تم نے اپنے دماغ پہ زیادہ زور دے رکھا تھا۔تم اس کیس کو عمر حیات بن کر حل کر رہے تھے ، حالانکہ فروا کے پلان میں تم تھے ہی نہیں۔تمھیں خود کو باہر نکال کر سوچنا تھا۔فروا کسی کو بھی پھنسا نہیں رہی تھی ، وہ بس محتاط تھی۔اس لیے اس نے میری سم اور میرا ڈرائیور استعمال کیا۔وہ اس کیفے میں ہی جانے والی تھی۔لیکن مہر سے ملنے ہوٹل اسے قریب پڑتا تھا وہاں جانا اس کے لیے کوئی دقت کی بات نہیں تھی ۔خیر اب یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔عذاب ختم ہوا۔" ہارون نے ہاتھ جھاڑے۔

" تمھیں یہ سب ہالے کو دکھانا چاہیے، وہ تمھیں معاف کر دے گی۔تم دونوں ایک اچھی زندگی گزار سکتے ہو۔" آخر میں ہارون نے سادگی سے کہا تھا البتہ حلق میں بہت کچھ اٹکا تھا۔وہ کسی اور کے ساتھ زندگی گزارے گی ، اس خیال سے ہی جان جاتی تھی۔

" یاقوت مرزا کو میں بھی جانتا ہوں ، میں نے اس کی پارٹی پہ ریڈ ڈالا تھا اس کی ڈرگز اور شراب ضبط کر لی تھی۔"

" پھر تو صاف ظاہر ہے کہ یاقوت اس سب میں شامل ہے۔" ہارون فورا بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اونہوں یاقوت نہیں ، وہ دماغ سے نہیں سوچتا ،اس کا ریموٹ نوح کے ہاتھ میں ہے۔ یاقوت بس ایک بد دماغ بگڑا ہوا رئیس زادہ ہے۔اس کے لیے سارے فیصلے نوح لیتا ہے۔اور فہیم مرزا کبھی بھی اپنے بیٹے کو اس سب میں نہیں گھسیٹے گا۔معملہ کچھ اور ہے۔میں نوح مرزا سے ملنے جاؤں گا۔"

" میں ساتھ آؤں گا۔" وہ ترکی بہ ترکی بولا۔عمر چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا۔

" تم یہ سب کیوں کر رہے ہو ؟" ہارون نے سادگی سے کندھے اچکائے۔

"کیا کر رہا ہوں ؟"

عمر نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کا موبائل اس کے سامنے کیا۔" یہ فوٹیج تمھیں رات کے تین بجے موصول ہوئی ہے۔مطلب تم ساری رات خوار رہے ہو۔"

"یہ ہوٹل کوئی عام ہوٹل نہیں ہے۔تمھیں اس فوٹیج کے کے عوض ایک خطیر رقم بھرنی پڑی ہوگی۔ ہاں وہ الگ بات ہے کہ اگر تم مجھے لے جاتے تو میں تمہارا کام مفت میں کروا دیتا۔"ہارون دھیرے سے ہنس دیا ، پھر عمر کو دیکھا۔

" مجھے اس کے لیے اپنی نیندیں اڑانے کی عادت ہے۔"

(اسے رات کے تین بجے کی وہ فون کال یاد آئی ، جب ہالے عمر کو ہسپتال لے گئی تھی۔اور پھر ہارون کو کال کی تھی۔وہ گہری نیند سے جاگا تھا۔اور منہ تک دھوئے بغیر باہر بھاگا تھا۔)

" مجھے اس کے لیے اور اس پہ اپنا پیسہ خرچ کرنے کی عادت ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(اسے یاد آیا کہ کس طرح وہ اکثر ایک دوسرے کے کھانے کا بل دیا کرتے تھے۔کس طرح وہ ہر سالگرہ پہ ہالے کو ڈائمنڈ گفٹ کیا کرتا تھا۔کس طرح وہ اس کے لیے مہنگے مہنگے ہینڈ بیگز لایا کرتا تھا۔اور کس طرح ہالے کی تیز ڈرائیونگ کی وجہ سے اپنی گاڑی کی آئے دن لاکھوں روپے کی مرمت کرایا کرتا تھا۔)

" میں اس سے کہا کرتا تھا کہ " ساری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد آدمی ہو گا جو تمھارے ساتھ کھڑا ہو گا۔" مجھے ہمیشہ لگتا تھا کہ ساتھ کھڑے ہونے کا مطلب ہوتا ہے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا ، اور دوست کی ہر مشکل کو آنے سے پہلے روک لینا۔"اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔عمر بغور اس کو سنتا رہا۔

" مشکلات اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں۔انسان مشکل کو آنے سے روک نہیں سکتا۔لیکن اس مشکل کے بعد درست فیصلے لے سکتا ہے۔خود کو زیادہ نقصان سے بچا سکتا ہے۔اپنے عزیز اپنے دوستوں کو صحیح مشورہ ، یا مدد دے سکتا ہے۔میں وہی کر رہا ہوں۔وہ میرے مشورے نہیں سنے گی ، لیکن میں اس کی مدد کر سکتا ہوں۔اور میں کر رہا ہوں۔جتنا مجھ سے ہو سکتا ہے ، میں اس کے لیے سب کروں گا۔کیونکہ اگر ساری دنیا بھی اسے چھوڑ دے تو ہارون شاہد اس کے ساتھ کھڑا ہو گا۔

" انہیں بتا تو دو کریڈٹ لو، تم نے اس کے لیے اتنا سب کیا ہے اپنا وقت پیسہ توانائی خرچ کی ہے۔اور سب سے زیادہ تم اس بوڑھی فتنہ کی نظر میں آ گئے ہو، تم نے ان کے لیے خود کو غیر محفوظ کر لیا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔ہالے کو یہ سب پتہ ہونا چاہیے ،ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ تم ان کے لیے کتنی قربانی دے رہے ہو۔"
ہارون مسکرایا تھا۔

" دوستوں کے لیے کی جانے والی کوشش اور دی جانے والی قربانیاں ہر قسم کی خوش آمد ، یا ستائش ،یا پھر سراہے جانے کی خواہش سے آزاد ہونی چاہیے۔قربانیوں کا فخریہ ذکر ان کو بے توقیر کر دیتا ہے۔ محفل میں سنائی جانے والی قربانی پھر برہنہ ہو جاتی ہے۔اس کی کوئی عزت نہیں رہتی۔آپ نے اپنے دوست کے لیے جو کچھ بھی کیا، وہ آپ کا فرض اور دوست کا حق تھا۔دوست جانتا ہے تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں جانتا تو بھی ٹھیک ہے۔آپ نے دوست کی مدد " دوستی " کی خاطر کی تھی " سراہے" جانے کے لیے نہیں۔"وہ بول کر خاموش ہوگیا۔عمر اٹھ کھڑا ہوا۔والٹ سے چند نوٹ نکال کر میز پہ رکھے۔ ہارون اس کو دیکھتا رہا۔

" ایک ہفتے بعد شاہ تاج کبیر کے گھر جانا ہے تیار ہو ناں ؟" عمر نے محض اثبات میں سر ہلادیا۔پھر رکا قدرے جھکا اور آواز ہلکی کر لی۔

" ایک ہفتے بعد اس کے گھر تقریب ہے ، اور تقاریب میں گھر کے قیمتی سامان کسی محفوظ جگہ چھپا دے جاتے ہیں۔مجھے ان کی کمزوری چاہیے اس لیے میں کل سے پہلے " آج " ان کے گھر جاؤں گا۔"وہ سیدھا ہوگیا۔ہارون بس اس کو دیکھتا رہا ،پھر وہ اس کی تقلید میں اٹھ کھڑا ہوا۔ میز کی ایک طرف سے گھوم کر آیا اور عمر کے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمھیں اگر ان کے گھر کا راز چاہیے تو ان کا سب سے پرانا ملازم خریدو ،امیروں کے گھروں کے ملازمین کے سینوں میں کئی راز دفن ہوتے ہیں۔"

" سب سے پرانا ملازم سب سے زیادہ وفادار ہوتا ہے۔وہ کیوں بکے گا ؟" عمر کی ابرو استہفامیہ انداز میں اٹھیں۔ہارون دل کھول کر مسکرایا۔

" وفادار ہی تو بکتا ہے۔خریدنے کی چیز تو وفاداری ہی ہوتی ہے۔جو دھوکے باز ہو گا اس سے کیا خریدو گے دھوکہ ؟"

" تمھیں کیسے پتہ ؟" عمر متعجب ہوا۔

" میں عمر حیات نہیں ہوں ، لیکن کافی کچھ ہے جو مجھے بھی پتہ ہوتا ہے۔اصل میں ہم امیر ہیں ناں ساری زندگی آگے پیچھے ملازم دیکھے ہیں ، اتنا تو ہمیں پتہ ہی ہوتا ہے۔تم اپنی جگہ صحیح ہو تمھیں کیا پتہ ملازم کیا ہوتے ہیں ہے ناں ؟" آخر میں وہ ایسی معصومیت سے بولا کہ عمر کلس کر رہ گیا۔

" میں اپنے محلے کا سب سے امیر بچہ تھا۔" وہ جل کر بولا۔ہارون ہاتھ جھلاتا آگے بڑھ گیا۔عمر نے ڈھیر سارا غصہ اندر دبایا۔

" سرمئی بلا نہ ہو تو۔"

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

لیل کے فلیٹ کے باہر کوئی بیل پہ ہاتھ رکھ کر جیسے بھول ہی گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" الفا آج تو میں تمھیں جان سے مار دوں گی۔پاگل کر۔" دروازہ کھولتی لیل کے باقی الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔دروازے پہ عمر اکیلا نہیں تھا۔اس کے ساتھ سرمئی آنکھوں والا لڑکا بھی تھا۔لیل نے عمر کو یہ کون ہے ؟والی نظروں سے دیکھا۔

لیکن اس کے پیچھے کھڑی ہالے نے، " یہ کیوں ؟" والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔عمر دونوں سے نظر چراتا اندر آگیا ہارون اب بھی متذبذب سا کھڑا رہا۔

" تمھارے لیے گاڑی بلواؤں ؟" لیل کی جتاتی آواز سن کر وہ گڑبڑاتا ہوا اندر آیا۔ ہالے کی آنکھوں میں اس کو دیکھ کر زخمی سا تاثر ابھرا تھا۔دانت پہ دانت جما کر جذبات کو روکے رکھا۔دل کا کرب بڑھتا جا رہا تھا۔وہ واپس صوفے تک آئی ،اپنا بیگ اٹھایا ، پھر موبائل کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔آنکھیں نم ہوتی جا رہی تھیں۔لیل خاموشی سے اس کو دیکھتی رہی ہارون شرمندہ سا کھڑا رہا۔

صوفے کے کونے میں پھنسا اسے اپنا موبائل بھی نظر آ ہی گیا۔اس نے ایک جھٹکے سے کھینچ کر موبائل باہر نکالا ، گاڑی کی چابی اٹھائی ،لیکن جیسے ہی مڑی یکدم رکنا پڑا۔عمر اس کے سامنے دیوار بنا کھڑا تھا۔ ہالے نے شیرنی کی طرح زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

" ہارون ہمارے ساتھ کام کرے گا ،جب مجھے برداشت کر رہی ہیں تو اسے بھی کر لیں۔آپ سلطان ہیں آپ کو بھرم رکھنا آنا چاہیے۔" اس کا لہجہ ہلکا تھا ،جیسے صرف ہالے ہی سن سکے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کل کے لیے ہمیں لوگ چاہیے ، اور بھروسہ مند لوگ۔ہارون ان میں سے ایک ہے۔ بس کچھ وقت کے لیے صرف کچھ وقت کے لیے دل بڑا کریں ،گردن سیدھی رکھیں ،آنکھیں خشک رکھیں ،آپ سمجھ رہی ہیں ؟" اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔ہالے کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے۔وہ مڑی اور بے دلی سے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

البتہ مٹھی اب بھی بھینچ رکھی تھی۔تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ایک دائرے کی صورت نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔کافی کے مگز ہر ایک کے آگے رکھے ہوئے تھے۔عمر انہیں کل کا پلان سمجھا رہا تھا ہالے خاموشی سے سن رہی تھی جبکہ لیل ہر دو منٹ بعد کوئی نہ کوئی سوال کرتی تھی۔جس کا جواب عمر بغیر کسی کوفت کے دے دیتا تھا۔

" ان کا کوئی ملازم خریدنا ہو گا۔لیل کیا تم مجھے ان کے کسی ایسے ملازم کی ڈیٹیل دے سکتی ہو جسے خرید سکیں ؟" آخر میں عمر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

" شیور۔" لیل مسکرا کر پیچھے کو ہوئی۔

" میں پیسے نہیں دے رہا۔" عمر نے وارن کیا تھا۔لیل برا ہی تو مان گئی۔

" میں نے پیسے مانگے بھی نہیں ہیں۔میں جانتی ہوں الفا عمر میرے گھر کی کھڑکی سے کود کر مرنا پسند کرے گا ،لیکن مجھے پیسے نہیں دے گا۔" وہ رکی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

" تمھیں بس میرے گھر کا اسٹور روم میرے ساتھ صاف کروانا ہو گا۔وہی اسٹور جس کے لیے میں تین مہینوں سے تمہاری منت کر رہی ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں نہیں کر رہا۔"

" میں نہیں ڈھونڈ رہی۔" وہ دونوں ترکی بہ ترکی بولے۔

ہارون ان کو دیکھتا رہا جبکہ ہالے بے مقصد اپنے موبائل پہ انگلیاں چلاتی رہی۔ان دونوں کو دیکھ کر کچھ یاد آتا تھا۔اور جو یاد آتا تھا وہ دل دکھاتا تھا۔

" اچھا ٹھیک ہے میں کل نہیں پرسوں آجاؤں گا۔مل کے کرلیں گے، ابھی تم میرا کام تو کر دو۔" اسی وقت لیل کے موبائل نے زوں زوں کی آواز نکالی۔اس نے موبائل اٹھایا آنے والا میسج پڑھا، پھر ہالے کو دیکھا ہالے نے سر نہیں اٹھایا، وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔

" آپ کے اکاؤنٹ میں پیسے بھیج دیئے ہیں مجھے ان کے ملازمین کی لسٹ بھیج دیں آدھے گھنٹے تک۔" اس نے بے تاثر لہجے میں کہا۔عمر جان گیا کہ وہ اپنا کام خود کرنا چاہتی ہے۔

" چلو تمہارا اسٹور دیکھ لیں پھر مجھے ہارون کے ساتھ نکلنا ہے۔" عمر کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا لیل اس کے ساتھ اٹھی تھی۔وہ دونوں چلے گئے تو ایک گمبھیر سی خاموشی چھا گئی۔

" تم نے دیکھا جو کچھ سفیر کے ساتھ ہوا ہے ؟" کافی دیر بعد ہارون نے خاموشی کو توڑا۔ہالے نے کچھ نہیں کہا بس سر کو اثبات میں ہلا دیا۔اس کے چہرے سے ظاہر نہیں ہوا کہ وہ خوش تھی یا اداس ہارون کو بے اختیار ملال ہوا۔

"کیا پینٹ کر رہے ہو ؟" ہالے نے اس کو دیکھ کر عام سے لہجے میں پوچھا۔ہارون نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" فی الحال کچھ نہیں ایک دو دن سے آرٹ بلاک چل رہا ہے۔ایسے لگ رہا ہے جیسے میں جو بنا رہا ہوں اس کے ساتھ خوش نہیں ہوں ، جیسے میرے ہاتھوں کو کچھ اور بنانا چاہیے۔لیکن سمجھ نہیں آ رہا کیا ؟" ہالے نے نظریں اٹھائیں۔ایک دو لمحہ اس کو دیکھتی رہی۔

" فینٹسی پینٹ کرو۔آرٹ بلاک ختم ہو جائے گا۔تمھارے رنگ حقیقت کا زہر سہتے سہتے تھک گئے ہیں۔ ان کو آرام دو کوئی اچھی فیری ٹیل رنگوں کو دکھاؤ ، امید تھماؤ۔" ہارون جیسے سن ہو گیا ہو۔وہ ٹھہر گیا ، دل بھی ٹھہر سا گیا۔

"کیا اس سے سب ٹھیک ہوجائے گا ؟" ہالے نے نفی میں سر ہلایا۔

" سب کچھ کبھی ٹھیک نہیں ہوتا۔کچھ نہ کچھ خراب رہ ہی جاتا ہے۔یہ دنیا ہے یہاں کچھ بھی مکمل نہیں ملتا۔ادھورا پن ہر چیز کا حصہ ہے۔" سب کچھ " صرف جنت میں ٹھیک ہو سکتا ہے۔یہاں " بہت کچھ " ٹھیک ہو سکتا ہے۔اور تم اسی پہ دھیان دو۔تم آج بھی حقیقت میں اپنے رنگ بھرتے رہتے ہو لیکن تم حقیقت میں جتنے چاہے رنگ بھر دو وہ رہے گی " تلخ " دل دکھانے والی۔اور رنگوں کو دلوں کے درد کم کرنے بھیجا گیا ہے۔تم لوگوں کو ان کے تکلیف دہ لمحات یاد دلاتے رہو گے تو تمھارے رنگ تمھارے ہاتھ سے چھوٹ جائیں گے۔کبھی کبھی فینٹسی فرضی کہانی ضروری ہوتی ہے ، تاکہ ہیپی اینڈنگ کی تمنا دل میں باقی رہے یہ دنیا اور یہاں کے لوگ امیدوں پہ زندہ ہیں۔" وہ رکی چمکتی آنکھوں سے ہارون کو دیکھا

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" امید . . کہ ایک دن وہ بہت امیر ہو جائیں گے۔اور ان کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ایک دن ان کو ایک بہترین پارٹنر ملے گا جس کے زریعے وہ ٹاکسک پارٹنر سے ملنے والا غم اور تکلیف بھول جائیں گے۔ایک دن ان کو جاب لگ جائے گی۔ایک دن وہ بغیر پڑھے پاس ہو جائیں گے۔ایک دن ان کی طویل مدت سے چلتی بیماری ختم ہو جائے گی۔ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ کہہ رہی تھی اور ہارون دم سادھے سنے جا رہا تھا۔

" امیدیں بعض دفع اچھی ہوتی ہیں ، اور بعض دفع بری۔لیکن وہ " **ہوتی** " ہیں اور اگر ان کو ختم کر دیا تو دنیا میں انسان نہیں روبوٹ رہ جائیں گے۔تم کیوں لوگوں کو روبوٹ بنانے میں لگ گئے ہو ؟"آخر میں اس نے نرمی سے پوچھا۔وہ چاہے ساتھ ہوں یا دور ہارون کو کیا چاہیے ہالے جانتی تھی۔

ہارون نے نفی میں سر ہلایا اونہوں ہارون لوگوں سے امیدیں نہیں چھینے گا۔پھر رکا ممنونیت سے ہالے کا چہرہ دیکھا۔

" تھینکیو ہالے تھینکیو سو مچ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ جو کچھ اس وقت ہمارے درمیان ہو رہا ہے تم اس کے باوجود بھی مجھے مشورہ دو گی۔"ہالے نے خالی خالی نظروں سے اس کو دیکھا۔

" شاید تم بھول رہے ہو میں ہالے سلطان ہوں۔میں سڑک پہ چلتے راہگیروں کو بھی درست مشورے دیتی رہتی ہوں۔کیونکہ مجھے یہی آتا ہے۔اور تم اس وقت میرے لیے کسی راہگیر سے زیادہ ہرگز نہیں ہو ۔" وہ اجنبی لہجے میں کہتی اٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم جانتی ہو برونو مر گیا ہے۔" ہارون پیچھے سے پکارا۔ہالے جہاں تھی وہیں رک گئی۔آس پاس کی ساری آوازیں رک گئی۔وہ بے یقینی سے پیچھے مڑی۔آنکھوں میں تحیر ،لب ہلکے سے وا، چہرہ مردہ سا۔

"کل حسن اور سفیر کا جھگڑا ہو گیا تھا ،سفیر نے اسے عمر سے ملنے سے منع کر دیا۔اور حسن نے آگے سے جواب دے دیا پھر اگلی صبح برونو اپنے گھر میں آخری سانسیں لیتا پایا گیا۔حسن نے شمس انکل سے پیسے مانگے ،انہوں نے حسن سے کہا کہ اگر وہ بھیک مانگے گا تب وہ اسے رقم دیں گے۔"

" اور حسن نے نہیں مانگی ہے ناں۔" ہالے نے یکدم اس کی بات کاٹی۔پھر تلخی سے سر جھٹکا۔

" ظاہر ہے معراج سلطان کا بیٹا ہے۔ان پہ ہی جائے گا ناں۔پتہ نہیں کیوں بابا نے اسے اپنے جیسابنا دیا بے خوف ، نڈر کیا تھا جو جھک جاتا لیکن نہیں اس کی گردن کا سریا نہیں نکلے گا۔"

وہ بیزاری سے بڑبڑائی۔

"کیا تم ان دونوں سے الگ ہو ؟"

" ہاں میں ان دونوں سے الگ ہوں ، بہت الگ وہ دونوں سفید ہیں ،میں نہیں ہوں ،میں سرمئی ہوں۔ مجھے ان دونوں جیسا نہیں بننا۔اگر اس دن بابا شمس چچا آگے جھک جاتے تو، وہ مرتے نہیں لیکن نہیں ان کو تو آخرت کا خوف تھا۔ان کو تو بس خدا کا خوف تھا۔ان کو زندگی نہیں چاہیے تھی۔اگر چاہیے بھی تھی تو یہ خیرات میں ملی ہوئی ، جھکی ہوئی زندگی نہیں۔حالانکہ ان کو سوچنا چاہیے تھا کہ زندہ رہنا اہم ہے۔چاہے جھک کر رہو چاہے سر اٹھا کر، میں ان جیسی نہیں ہوں۔" وہ رندھے ہوئے لہجے میں اور بلند آواز میں کہے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے زندگی چاہیے مجھے میرے قریبی لوگ چاہیے۔مجھ سے اگر ہیون کے سائن مانگے جاتے تو میں دے دیتی ، کیونکہ میرے لیے میرا خاندان قیمتی ہے۔مجھ سے اگر چچا ہیون سے ملحقہ زمین مانگتے تو مرنا پسند نہیں کرتی ، میں زمین دے دیتی۔کیونکہ میرے لیے میرا باپ قیمتی تھا۔میری ماں قیمتی ہے۔میرا بھائی قیمتی ہے۔" اس کے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے۔

" اگر مجھ سے برونو کے بدلے بھیک مانگنے کو کہا جاتا تو میں مانگ لیتی ، کیونکہ میرے لیے اس نے سینے پہ انگلی سے دستک دی ، " میرے لیے میرا خاندان قیمتی ہے۔میرے لیے میرا کتا بھی قیمتی ہے۔خاندان کے لیے جھکنا پڑے، تو جھک جانا چاہیے۔کیونکہ اگر آپ نہیں جھکوگے تو سارا خاندان ڈھے جائے گا۔ جس طرح ہمارا خاندان ڈھے گیا۔" اس کے لہجے میں دل چیر دینے والا دکھ شامل ہو گیا۔

" بابا اگر سفید نہ رہتے اگر وہ میری طرح سرمئی بن جاتے، تو ہمارا خاندان بچ جاتا۔بابا بچ جاتے۔میں گلٹ میں نہ رہتی۔حسن اکیلا نہ رہتا۔عمر غمزدہ نہ رہتا۔" وہ تھک کر صوفے پہ بیٹھ گئی۔

" بابا کو سرمئی بننا چاہیے تھا ،حسن کو بھی سرمئی بننا چاہیے تھا۔ان کو میری طرح بننا چاہیے تھا۔" وہ تھکی تھکی سی بڑبڑارہی تھی۔" ان کو میری طرح بننا چاہیے تھا ہر اس انسان کو سرمئی بننا چاہیے۔جن کو اپنا خاندان بچانا ہے ،جن کو اپنا باپ قتل نہیں کروانا ،جن کو اپنے بچے یتیم، اپنی بیوی بیوہ نہیں کروانی ان کو سرمئی بننا چاہیے۔" اس کی آواز ہلکی ہوتی گئی۔اور پھر وہ خاموش ہوگئی۔

ہارون اسی طرح بیٹھا رہا سن ششدر . ساکت۔"معراج انکل کو شمس انکل نے مار دیا ؟"وہ اتنی ہلکی آواز میں بڑبڑایا کہ ہالے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اس کے سامنے نہیں بولتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی ہارون سے بات کی تو جذبات میں سب کہہ دے گی۔وہ دوست تھا ،اور دوستوں سے باتیں چھپی نہیں رہتیں ،چاہ کر بھی نہیں۔ وہ شل رہ گئی اور ہارون ساکن۔

کیا کوئی راہگیروں کو اپنے باپ کے قتل کا راز بتاتا ہے ؟

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

سلطان منزل کی طرف جانے والی گاڑی میں اس وقت خاموشی تھی۔سفیر کو ریلیز کر دیا گیا تھا سارا الزام اس کے ڈرائیور نے قبول کر لیا تھا۔اس نے قبول کر لیا تھا کہ سفیر کی گاڑی میں منشیات رکھنے والا وہی تھا۔اور وہ یہ کام کافی عرصے سے کرتا آ رہا تھا ،لیکن اس کے مہربان مالک اس کے ان کرتوتوں سے واقف نہیں تھے۔ساری دنیا جانتی تھی یہ جھوٹ ہے۔لیکن قانون کو ثبوت اور ملزم کا اقرار چاہیے ہوتا ہے۔ایک ٹھوس ثبوت اور ایک اقرار ملزم کو مجرم بنا دیتا ہے۔

شمس سلطان کو زیادہ کچھ نہیں کرنا پڑا، انہوں نے بس ایک منشیات کی ترسیل کرنے والا کرائے کا غنڈہ خریدا ،اور اس نے اقرار کر لیا کہ سفیر سلطان کا ڈرائیور اس سے بھاری مقدار میں منشیات خریدتا رہا ہے ۔چند مزید جھوٹ اور ایس ایچ او کا چائے پانی نکال کر بالآخر سفیر سلطان آزاد تھا۔لیکن کیا واقعی ؟

وہ بس تھانے کی اس کوٹھڑی سے آزاد ہوا تھا۔لوگوں کی معنی خیز نظروں ،دبی دبی مسکراہٹوں ،جملے کستی زبانوں ، سے تو اب وہ شاید کئی سال تک آزاد نہیں ہو سکتا تھا۔سفیر پچھلی سیٹ پہ فروا کے سینے پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سر رکھے ہوئے تھا۔وہ سفیر کو لینے آئی تھیں ، اور وہ چپ چاپ گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا تھا۔اس کی ماں گاڑی سے اتر کر نیچے نہیں آئی تھیں۔وہ کیمروں کی زینت نہیں بننا چاہتی تھیں۔

" سفیر بیٹے گردن سیدھی رکھو، تم سفیر سلطان ہو، فاتح، نا قابل تسخیر یہ چھوٹے چھوٹے مسائل تو ہوتے رہتے ہیں۔تمھیں کوئی ہرا نہیں سکتا۔کوئی تمھیں گرا نہیں سکتا۔تم ایک عظیم انسان ہو۔" وہ ہلکی آواز میں اس کے کان کے قریب کہہ رہی تھیں۔

سفیر اسی طرح ان کے سینے پہ سر رکھے بیٹھا رہا۔

"کیا میں کچھ وقت کے لیے عام انسان نہیں بن سکتا ؟" اس کی آواز تھکی تھکی تھی۔جیسے کئی برسوں کا سفر کر کے آیا ہو۔

"کیا میں تھوڑی دیر کے لیے صرف سفیر بن سکتا ہوں ؟ قابل تسخیر۔ایک عام ایک معمولی انسان۔میں اپنے نام کے ساتھ یہ سلطان کا بوجھ لگاتے لگاتے تھک گیا ہوں ممی۔میں فاتح نہیں بننا چاہتا ، میں ہارنا چاہتا ہوں۔فاتح کو آرام نہیں ملتا، اسے سکون نہیں نصیب ہوتا ،اسے ایک کے بعد ایک جنگ کی تیاری کرنی ہوتی ہے۔میں ہارنا چاہتا ہوں تاکہ کچھ وقت مل سکے ،اپنے ساتھ تاکہ میں کچھ آرام کر سکوں میری تھکاوٹ اب دل تک اترنے لگی ہے۔مجھے سکون چاہیے۔پلیز میرے نام کے ساتھ یہ سلطان . . عظیم . نا قابل تسخیر انسان کا ٹیگ ہٹا دیں۔میرا جسم اب مزید ان الفاظ کا بوجھ نہیں سہہ سکتا۔

Let me live mummy let me live"

وہ ہارے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا۔آنکھیں بالکل خشک بے تاثر تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا نے اس کا سر اپنے سینے سے ہٹایا۔سفیر دوبارہ بے دھم ہو کر لڑھکنا چاہتا تھا ،لیکن فروا نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن کو سیدھا کیا۔

" میری بات سنو سفیر۔" وہ ہلکی سخت آواز میں کہنے لگیں۔" تم سفیر نہیں بن سکتے تمھارے نام کے ساتھ لگا سلطان یہ کوئی بوجھ نہیں ہے۔"

" ممی میں . " . اس نے کچھ کہنا چاہا ،جب فروا نے اس کی بات سختی سے کاٹ دی۔

" صرف مجھے سنو صرف مجھے ، تمھارے نام کے ساتھ لگا سلطان بوجھ نہیں ہے انعام ہے۔غرور ہے۔ مقام ہے۔تم اپنے نام کے ساتھ سلطان ہٹا دو گے تو پھر کیا کرو گے؟ کیا کیڑے مکوڑوں جیسی بے نام زندگی گزارو گے ؟ تم اگر قابل تسخیر بن گئے ، تو ہر کوئی تمھیں ہرا دے گا۔ہر آتا جاتا ایرا غیرا ہر کوئی ،تم اگر عظیم نہیں بنو گے تو کوئی تمہارا ذکر تک نہیں کرے گا۔کوئی تمہاری بات نہیں کرے گا۔تم چاہتے ہو تم ہار جاؤ ،تم فاتح نہیں بننا چاہتے۔کیونکہ تمہیں لگتا ہے ایک فاتح انسان پہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں ،لیکن کیا تم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ فاتح کا مقام کیا ہوتا ہے ؟" اس کی ٹھنڈی بھوری آنکھیں سفیر کی تھکی تھکی آنکھوں پہ جمی تھیں۔

" فاتح عظیم ہوتا ہے سفیر ، اس پہ جتنی ذمہ داریاں ہوتی ہیں وہ اتنا عظیم ہوتا ہے۔ہارنے والے کا کوئی نام نہیں ہوتا۔اسے کوئی یاد نہیں رکھتا۔اس کی کوئی بات نہیں کرتا۔تم ایک ہارے ہوئے انسان کی طرح آرام کرنا چاہتے ہو، اس انسان کی زندگی میں بس آرام ہی رہ جاتا ہے سفیر۔تم ایک عظیم انسان ہو، ایک اعلی خاندان کے، اعلی انسان ، تم سلطان ہو، تم فاتح ہو ،تم . . . ،وہ اور بھی بہت کچھ کہہ رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھیں۔لیکن سفیر نہیں سن رہا تھا۔اس نے تھک کر سیٹ کی پشت پہ اپنا سر ٹکا دیا۔گردن ڈھلکا دی ،اور آنکھیں موند لیں۔یہ الفاظ اس کے لیے نئے نہیں تھے۔

وہ اس وقت میں واپس گیا جہاں سے ان الفاظ کی شروعات ہوئی تھی۔دس سالہ سفیر بری طرح رو رہا تھا۔اس کی آنکھیں رو رو کر سوجھ گئی تھیں۔گالوں پہ آنسوؤں کے خشک نشان رہ گئے تھے۔اس کی ماں اپنی کسی دوست کے ساتھ لنچ کرنے گئی تھی ، اب جب وہ واپس آئی تھی تب سے اپنے اکلوتے بیٹے کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔اس کی بھوری آنکھوں میں ناپسندیدگی تھی۔

وہ آج سے کئی سال پہلے بہت خوبصورت ہوا کرتی تھی۔لمبے بال ،بے داغ چہرہ ،خوبصورت بھوری آنکھیں۔اور ہاں اب تک اس نے کوئی سرجری کوئی بوٹوکس بھی نہیں کروایا تھا۔

" تم آخر کب تک لوزرز کی طرح روتے رہو گے سفیر سلطان ؟" اس نے اپنے سامنے بیڈ پہ بیٹھے ہوئے اپنے دس سالہ بیٹے کو مخاطب کیا۔

" ڈیڈ نے مجھ پہ شاؤٹ کیا ،میری سائیکل توڑ دی اس نعیم نے اور ڈیڈ نے مجھ پہ شاؤٹ کیا۔انہوں نے آپ کے بارے میں برا کہا انہوں نے کہا میں ان کا بیٹا نہیں ہوں مجھے بہت ہرٹ ہو رہا ہے۔" اس نے روتے ہوئے بتایا۔فروا نے نخوت سے ہاتھ جھلایا۔

" تمھارے ڈیڈ نے تم پہ اس لیے شاوٹ کیا کیونکہ تم بزدل ہو۔کیونکہ تم رو رہے تھے۔کیونکہ تم اپنا بدلہ لینا نہیں جانتے ، اگر اس بچے نے تمہاری سائیکل توڑی تھی۔تو تمھیں چاہیے تھا وہی موٹے بڑے پتھر اس کے سر پہ مارتے، اس کی سائیکل پہ مارتے ، تمھیں معاف کرنے کے بجائے بدلہ لینا چاہیے تھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔"سفیر رونا بھول کر ان کو دیکھے گیا۔"تمھیں رونے کے بجائے اسے رلانا چاہیے تھا۔مجھ سے وعدہ کرو سفیر کہ آج کے بعد تمہاری آنکھوں سے ایک آنسو نہیں گرے گا وعدہ کرو۔"

اس نے سفیر کا نرم چھوٹا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔" وعدہ کرو سفیر تم آئندہ رو گے نہیں تم آئندہ معاف نہیں کرو گے۔تم اب سے بدلہ لو گے۔"

بھوری آنکھوں والے بچے نے میکانکی انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔" آنکھ کے بدلے آنکھ ،خون کے بدلے خون ، اپنا بدلہ لینا سیکھو سفیر ،تم ایک عظیم انسان ہو، تم فاتح ہو تم ، . . .

تیرہ سالہ سفیر کو آج ایک بار پھر اپنے باپ کا سخت رویہ برداشت کرنا پڑا تھا۔لیکن آج حالات مختلف تھے۔وہ رو نہیں رہا تھا۔اس کی آنکھیں بس ہلکی گلابی تھیں۔چہرہ سرخ۔اس کی ماں ایک بار پھر اس کے پاس بیٹھی تھیں۔

" میں نے بس ڈیڈ سے اتنا کہا تھا کہ مجھے بھی ویسی گھڑی چاہیے۔میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا تھا۔لیکن ڈیڈ نے اس بچے کے سامنے مجھے اتنا بے عزت کیا ،آخر کیوں کیوں وہ مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔ کیوں وہ بڑے پاپا کی طرح مجھ سے پیار نہیں کرتے ؟" وہ رنج سے کہہ رہا تھا۔

فروا نے افسوس سے اس کو دیکھا۔

" وہ تم سے پیار اس لیے نہیں کرتے کیونکہ تم کم عقل ہو۔" سفیر نے متعجب نظروں سے ان کو دیکھا۔

" وہ گھڑی اس برانڈ کی ریئر کلیکشن ہے، جس کا سارا اسٹاک ہاتھوں ہاتھ بک چکا ہے۔تمہارا باپ صحیح تھا ۔کیونکہ وہ گھڑی تمھیں نہیں مل سکتی تھی ،تمھیں وہ گھڑی چھین لینی چاہیے تھی۔"سفیر ٹھہر سا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" دنیا کی ہر اچھی چیز پہ سفیر سلطان کا حق ہے۔تمھیں جو چیز پسند آئے، اسے چھین لو اسے حاصل کر لو ، کیونکہ یہ تمہارا حق ہے۔تمھیں ان سب چیزوں کے لیے اپنے باپ یا میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔تمھیں اپنا حق لینا آنا چاہیے۔"

" ممی لیکن وہ گھڑی میری نہیں تھی۔"

" تو ہو جاتی ، جو چیز تمھیں پسند ہو وہ تمہاری ہے۔اس کے لیے کسی کے آگے جھکنے کسی کے آگے گڑگڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔وعدہ کرو اب سے جو کچھ تمھیں پسند ہو گا تم اسے مانگو گے نہیں۔وعدہ کرو سفیر۔" بھوری آنکھوں والے بچے نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اس عورت کے ہاتھ پہ رکھ دیا تھا۔وہ عورت اب بھی بول رہی تھی۔

" دنیا کی ہر اچھی چیز پہ تمہارا حق ہے۔تم سفیر سلطان ہو ،تم عظیم ہو، تم فاتح ہو ، . تم . . . ،

سولہ سالہ سفیر سلطان اپنے کمرے کی بالکنی میں اداس بیٹھا تھا۔اس کے چہرے پہ ملال تھا۔حسرت تھی۔ فروا نزاکت سے اپنی فراک کا کونا پکڑے اس کے قریب آ بیٹھی۔سفیر نے تھکی تھکی نظریں اٹھا کر ان کو دیکھا، یہ آنکھیں آج کے سفیر کی آنکھوں سے مختلف تھیں۔ان میں حسرت تھی۔ان میں چاہ تھی۔ ان میں محرومی بھی تھی۔

" ڈیڈ میرے ساتھ نہیں جا رہے ممی ، سب بچوں کے ڈیڈ آئیں گے۔سب کے ڈیڈ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے پرائز دیں گے۔اور میں میرے ڈیڈ تو مجھے اپنا بیٹا کہلوانا بھی پسند نہیں کرتے۔" وہ دکھ سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" I love him mummy i really really love him"

" وہ مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتے ؟" فروا آگے کو ہوئی اپنی بھوری شاطر آنکھوں کو اپنے بیٹے کی آنکھوں میں گاڑ دیا۔" وہ تم سے پیار اس لیے نہیں کرتے کیونکہ تم بار بار انہیں بتاتے ہو کہ تم ان سے پیار کرتے ہو۔"سفیر رک گیا اس کی آنکھوں میں اچھنبا تھا۔

" تم سفیر سلطان ہو اگر تم ان سے محبت کرتے بھی ہو تو تمھیں یہ سب بتانے کی کیا ضرورت ہے ؟تمھیں کیا ضرورت ہے کہ تم جھک جاؤ ؟تمھیں جس انسان ، جس چیز سے محبت ہے۔وہ تمہاری ہے پھر تم اپنے الفاظ کیوں ضائع کرو ؟"

" لیکن ان کو میرے ساتھ آنا تو چاہیے تھا۔" اسے ایک ہی غم تھا۔

" وہ تمھارے ساتھ نہیں آئیں گے کیونکہ تم ان بچوں کی طرح عام نہیں ہو۔سفیر کو سہاروں کی ضرورت نہیں ہے۔تم extra ordinary ہو۔تم اکیلے کافی ہو۔کسی بھی جگہ ،کسی بھی تقریب میں جانے کے لیے تم کافی ہو۔تمھیں ضرورت نہیں ہے کسی کی تمہارا کیرزما، تمہارا چارم تمھیں ہر محفل میں معتبر ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔تمھیں اپنے باپ کی ضرورت نہیں ہے۔تمھیں اپنی ماں کی ضرورت نہیں ہے۔تم اکیلے کافی ہو۔وعدہ کرو سفیر آج کے بعد اگر تمھیں ہماری ضرورت ہوئی تب بھی کسی کو نہیں پکارو گے۔وعدہ کرو تم کسی بھی محبت کا اظہار نہیں کرو گے۔ تم اپنے لیے کافی رہو گے۔ وعدہ کرو تم عام نہیں بنو گے۔وعدہ کرو سفیر وعدہ کرو۔" بھوری آنکھوں والے بچے نے ایک بار پھر وعدہ کر لیا تھا۔اس کی ماں اب پھر سے چند الفاظ دہرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم سفیر سلطان ہو، تم عظیم ہو، تم فاتح ہو، دنیا کی ہر اچھی چیز پہ تمہارا حق ہے۔ تمھیں جو پسند ہے چھین لو . . ، اس نے آنکھیں کھولیں۔وہ اب سولہ سالہ سفیر نہیں تھا۔وہ اکتیس سال کا ہو گیا تھا۔لیکن وہ بچپن میں کیے ہوئے وعدے نہیں بھول سکا۔

" میں سفیر سلطان ہوں۔" اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے۔اس کی ماں نے فخریہ انداز میں اسے دیکھا وہ بہ مشکل اپنی گردن سیدھی کے دہرا رہا تھا۔

" میں فاتح ہوں ،میں عظیم ہوں ، دنیا کی ہر اچھی چیز پہ میرا حق ہے۔" وہ کہہ رہا تھا لیکن اس کی آواز کھوکھلی تھی ،بے حد کھوکھلی۔

" میں extra ordinary ہوں۔مجھے اپنے ساتھ جڑے کسی تعلق سے محبت کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔میں سفیر سلطان ہوں۔میں فاتح ہوں۔میں عظیم ہوں۔میں نا قابل تسخیر ہوں۔" بولتے بولتے اس کی آنکھ کے کونے سے ایک بے نام آنسو نکلا تھا جسے وہ بری طرح رگڑ گیا۔

" میں سفیر سلطان ہوں ، میں فاتح ہوں۔" وہ بے بسی سے دہرائے گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

چرچ کی فضاؤں میں جل چکی خوشبو دار موم بتیوں کی باس اب پھیلی ہوئی تھی۔ہال میں قطاروں میں لگے لکڑی کے صاف ستھرے بینچ رکھے تھے۔یہ بینچ سارے ہال میں بچھے ہوئے تھے ، بس درمیان میں گزرنے کا ایک لمبا،اور چوڑا راستہ تھا۔جہاں بینچ ختم ہوتے تھے ،وہیں سے ہال کی زمین سے ذرا اونچا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسٹیج نما منبر بنا تھا۔جس کے ایک کونے میں ڈائس رکھا تھا۔جس کے پیچھے سیاہ رنگت والا " فادر " کھڑا تھا۔اسٹیج پہ کھڑے کچھ بچے کوائر (مذہبی نظم)پڑھ رہے تھے۔

ہال کے بینچ اس وقت خالی تھے۔آج کی پریئر ہو چکی تھی۔یہ وہ بچے تھے جنہیں اگلے ہفتے کوائر سنانی تھی۔اور اس وقت وہ اپنی مشق کر رہے تھے۔ایسے میں ہال کے داخلی دروازے سے چار لوگ اندر داخل ہوئے ،جن میں ایک سیاہ آنکھوں والا مرد ،اور اس کی بیوی تھی۔اور دوسرا سرمئی آنکھوں والا لڑکا اور ایک چھوٹے کٹے بالوں والی لڑکی بھی تھی۔

فادر جوزف نے ان کو اندر آتے دیکھا تو مسکرائے ،کوائر پڑھتے بچے اب خاموش ہو گئے تھے۔شاید وہ مشق کر چکے تھے۔فادر جوزف نے بچوں کو جانے کا اشارہ کیا۔" آج کی پریئر ختم ہو چکی ہے۔لیکن یسوع مسیح کا تذکرہ کرنے والے لوگ کبھی ختم نہیں ہوں گے۔آؤ میرے بچوں آؤ۔"

ڈائس کے پیچھے کھڑا ڈھلتی عمر کا آدمی شفقت سے کہہ رہا تھا۔" ہم کسی کے عقیدے کے ساتھ مذاق کرنے جا رہے ہیں ، کیا دنیا میں اس سے بڑا گناہ کوئی ہو گا ؟" سرمئی آنکھوں والا لڑکا دکھ سے کہہ رہا تھا۔

" اگر تم اب ایک لفظ بھی بولے تو کل اسی چرچ سے تمہاری مسخ شدہ لاش ملے گی۔کیا اس سے بڑا گناہ کوئی ہو گا ؟" اس کے ساتھ چلتا سیاہ آنکھوں والا نوجوان سختی سے کہہ رہا تھا۔اتنے میں وہ چاروں بینچ کے آخری سروں تک پہنچ گئے تھے۔فادر ان کو دیکھتے ہوئے نیچے اتر آئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کہو آج تم یسوع مسیح کے بارے میں کیا سننا چاہو گے ؟ان کی عظمت کے قصے، یا ان پہ ٹوٹی مشکلات کا حوالہ۔" ؟ فادر جوزف نیچے آتے ہوئے نرمی سے پوچھ رہے تھے۔

"یہ ہمیں convert کروا کر دم لے گا۔" لیل عمر کے کان کے پاس جھکی۔

"ہم نے اپنی کتاب قرآن کریم میں حضرت عیسی علیہ اسلام کے بارے میں کافی کچھ پڑھ رکھا ہے۔ یہاں ہم کچھ اور بات کرنے آئے ہیں۔" عمر نے ان کو بہت کچھ بتا دیا۔فادر اب نیچے آ چکے تھے ،یہ جاننے کے بعد کہ وہ سب مسلمان ہیں ان کی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔

"بیٹھو میرے بچوں۔" انہوں نے اسی شفقت سے انہیں بیٹھنے کو کہا۔وہ چاروں مارے باندھے بیٹھ گئے فادر جوزف اسٹیج کی سیڑھیوں پہ بیٹھ گئے۔

"کہو میرے بچوں کیا چیز تمھیں خداوند کے اس غلام کے پاس لے آئی۔" عمر نے کچھ کہنا چاہا جب ہارون نے اس کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کر اسے خاموش رہنے کو کہا۔وہ سچ بولے گا عمر جانتا تھا۔وہ عمر حیات نہیں تھا جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اتنے وثوق سے جھوٹ کہے کہ اگلے کو اپنا سچ مشکوک لگے۔وہ ہارون شاہد تھا ،جسے جھوٹ بولنے نہیں آتے تھے۔جس کا سچ بھی ڈگمگاجاتا تھا۔وہ آرٹسٹ تھا دل کی سچائیوں پہ یقین رکھتا تھا۔ان چاروں میں سے کوئی بھی چرچ میں بیٹھ کر جھوٹ بولنے کے حق میں نہیں تھا۔سو خاموش رہے۔ہارون نے ان کو ہالے کی شادی سے لے کر اغوا ،اور پھر اس کے باپ کے قتل ،اور ہیون کے غیر قانونی قبضے تک کی ساری ڈیٹیلز بتائیں۔فادر جوزف نم آنکھوں سے سب سنتے رہے۔ہارون بول کر خاموش ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہمیں صرف شاہ تاج کبیر کے گھر تک رسائی چاہیے۔ان کی ہیڈ ملازمہ آپ کی سگی بھتیجی ہیں۔آپ کا حکم ان کے لیے یسوع کے بعد سب سے اہم ہے۔ان کا عقیدہ ہے آپ پہ ،ہم انہیں خریدنا نہیں چاہتے، ہم بس شرافت سے گھر کے اندر رسائی چاہتے ہیں ، تاکہ ہمیں کچھ ایسا مل سکے جس کے زریعے شاہ تاج کو سچ بولنے پہ مجبور کر سکیں۔"ہالے کہہ رہی تھی۔

" اگر آپ انہیں ہماری مدد کا کہہ دیں گے تو ہمارا کام آسانی سے ہو جائے گا۔لیکن اگر آپ نہیں کہیں گے۔"وہ رکی ذرا آگے کو ہوئی فادر جوزف کی آنکھوں میں دیکھا۔

" کام تو ہمارا پھر بھی ہو ہی جائے گا۔لیکن آپ کی بھتیجی غیر محفوظ ہو جائیں گی۔شاہ تاج کی جانب سے بھی اور ہماری جانب سے بھی ، اصل میں کیا ہے ناں میرا شوہر ذرا سر پھرا ہے بات بات پہ گن نکال لیتا ہے۔" عمر نے مسکراہٹ دبائی۔**(انہوں نے مجھے میرا شوہر کہا۔)**

" اور میرا . . کزن وہ دس سال کی عمر میں قتل کر چکا ہے اب تو خیر اس کے لیے یہ سب کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔اب آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں ؟" وہ واپس پیچھے کو ہوئی۔

" اگر آپ ہماری مدد کر دیں گے تو آپ کی بھتیجی کی ذمہ داری ہماری ، اور اگر نہیں کرتے تب بھی سوچ لیجیے۔" اس کا لہجہ دھمکاتا ہوا ہرگز نہیں تھا۔اسے واقعی بات کرنے کا فن آتا تھا۔فادر جوزف نے ایک گہری سانس لی۔ابھی وہ کچھ کہتے کہ -

" اگر آپ کو ہم پہ کوئی شک ہے تو پہلے یہ تصاویر دیکھ لیجئے۔آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گی۔"اس نے عمر سے ہیون اور وہاں کے بچوں کی تصاویر لی تھیں۔یقینا وہ یہی تصاویر ان کو دکھا رہی تھی۔فادر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جوزف آگے کو ہوئے۔جیسے جیسے وہ تصاویر دیکھتے گئے ،ان کا چہرہ یہ بتانے کے لیے کافی ہوتا گیا کہ وہ یقینا ان کی مدد کریں گے۔چرچ میں ذرا دیر کو خاموشی چھا گئی۔تھوڑی دیر بعد فادر جوزف نے اپنی مہربان آواز میں کہنا شروع کیا۔

" تم چاروں خداوند کی طرف سے بھیجے گئے اینجلز ہو۔**(لیل اور عمر نے بیک وقت اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے ،یقینا یہ ان کی بات نہیں ہو رہی تھی۔)**،ہر دور میں خداوند کچھ saint لوگوں کو زمین پہ بھیجتا ہے۔تم وہی ہو ،میں جان گیا ہوں۔تم وہی ہو میں خداوند کی خاطر تمہاری مدد کروں گا۔ میڈونا **(قصر کبیر کی ہیڈ ملازمہ)**ابھی آتی ہی ہو گی ،وہ ہر روز اس وقت آتی ہے۔میں تم سب کو اس کے ساتھ بھیج دوں گا۔سچائی کی جیت ہو گی۔خداوند تمہارا مددگار ہو۔"

" میں آپ کو بتا دیتا ہوں آپ نے کیا کہنا ہے۔" عمر بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ہال کے دائیں طرف بنے دوسرے داخلی دروازے کی اوٹ میں کھڑے تھے۔

"کیا خداوند مجھے میرے گناہوں کے لیے معاف کر دے گا۔کیا وہ مجھ پہ بھی رحم کرے گا؟" چرچ کے بینچ پہ بیٹھی میڈونا اپنی نم آنکھوں کو پونچھتی ہوئی کہہ رہی تھی۔اس نے لمبی سفید سکرٹ کے ساتھ سیاہ منی کوٹ پہن رکھا تھا۔بالوں کو چھوٹے سے سیاہ اس کارف میں لپیٹے اس کا سانولا چہرہ رویا رویا سا تھا۔

" خداوند ہر ایک کے لیے مہربان ہے میڈی۔وہ تم پہ بھی رحم کرے گا۔بلکہ کیا پتہ اس نے تمھارے گناہ کا کفارہ کرنے کا انتظام کر دیا ہو۔کیا پتہ وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرنے کو تیار ہو گیا ہو۔" وہ نرم لہجے میں کہہ رہے تھے ، میڈونا نے سرخ ہوتی آنکھوں سے انہیں دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ایسا ممکن ہے ؟"

" خداوند کے لیے کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے میڈی ،خدا نے تمہارا کفارہ بھیجا ہے۔وہ چار لوگوں کی صورت ہے۔دو انتہائی حسین عورتیں۔"عمر نے مسکرا کر ہالے کو دیکھا۔لیل کلس کر رہ گئی۔

(عورت ؟میں تمھیں چھوڑوں گی نہیں الفا۔)

"ایک خوبرو وجیہ مرد۔"عمر کی گردن فخریہ انداز میں تن گئی۔فادر جوزف عمر کے بتائے گئے الفاظ دہراتا گیا۔"اور چوتھا ایک عام شکل لڑکا ،معصوم ،سادہ۔" ہارون نے صدمے سے عمر کو دیکھا۔اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔" میں تمھیں عام شکل لگتا ہوں ؟"وہ دبا دبا غرایا۔عمر نے کندھے اچکائے۔

" تم اگر کسی کو وجیہ نہیں لگتے تو میں کیا کروں۔"وہ معصومیت سے بولا۔ ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔یہ اسی کے الفاظ تھے، اتنا تو وہ عمر کو جانتی تھی۔فادر جوزف اب بھی کہہ رہے تھے۔

" چار لوگ آج خدا وند نے چار لوگوں کو تمہارے لیے اینجل بنا کر بھیجا ہے۔وہ چاروں آئیں گے، اور تم سے اس محل میں رسائی مانگیں گے۔جہاں تم خداوند کے کرم سے داخل ہوئی تھی ، وہ تمہارا کفارہ ہوں گے میری بچی۔" انہوں نے میڈونا کے سر پہ ہاتھ رکھا۔وہ رونا بھول کر ان کو دیکھے گئی۔کسی مرید کی طرح ،کسی ضعیف العقائد انسان کی طرح۔

" اگر خداوند مجھ سے ناراض نہ ہو تو میں ایک بات جاننا چاہوں گی۔" اس نے ڈرے ڈرے انداز میں اجازت چاہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کھل کر کہو مائے چائلڈ خداوند بس رحم کرنا جانتا ہے۔" انہوں نے تسلی دی۔

"کیا یہ میرے مالکوں سے غداری نہیں ہوگی ؟" اس کا لہجہ خوف زدہ تھا۔

"یہ خداوند سے وفاداری ہوگی۔تمھیں چن لیا گیا ہے ، خداوند نے اپنے چار فرشتے تمھارے لیے بھیجے ہیں۔اب یہ تم پہ ہے کہ تم اس کے مہمانوں کا خیال کس طرح رکھتی ہو۔" وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے ،لیکن لیل اور عمر استغفار پڑھتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔

"یقینا یہ ہماری بات نہیں ہو رہی۔" وہ دونوں ایک ساتھ بڑبڑائے تھے۔اپنی گاڑی کی طرف جاتے ہوئے عمر حیات کا چہرہ دمک رہا تھا۔

"آج مجھے انسانیت پہ یقین آگیا ہے۔مطلب آج بھی اس دور میں بھی اچھے لوگ ہیں۔مجھے تو یقین نہیں آ رہا وہ آدمی کس طرح ہیون کے بچوں کے لیے اتنا سب کر گیا۔سچ ہے انسانیت ہمیشہ سب سے پہلے آتی ہے۔" وہ مرعوبیت سے کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ہالے اس کے ساتھ آ کر بیٹھی تھی۔اور لیل ہارون کے ساتھ پچھلی سیٹ پہ۔

"ویسے مجھے بھی یقین نہیں آ رہا وہ آدمی انسانیت کا علمبردار ہے۔" لیل نے تائید کی تھی۔ہالے نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا پھر فخر سے گردن تان کر بیٹھے ہارون کو دیکھا، جو اپنے بولے گئے سچ کی جیت پہ مغرور سا بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ لوگوں کو لگتا ہے یہ سچ کی جیت ہے ؟یا پھر انسانیت کی ؟آپ لوگوں کو لگتا ہے وہ آدمی ہیون کے بچوں کی خاطر ہماری مدد کرنے کو مان گیا ؟ کس دنیا میں رہتے ہیں آپ ؟ " ہالے اپنے موبائل پہ جھک گئی اور پھر ان تینوں کے موبائل نے ایک ساتھ ایک واٹس ایپ نوٹیفکیشن کی نوید سنائی تھی۔

ہالے نے ان کو میسج کھولو کا اشارہ کیا۔وہ تینوں نا سمجھی سے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھنے لگے۔اس میں فادر جوزف کے خلاف تین ایف آئی آر دائر تھیں۔جن میں صاف صاف لکھا تھا کہ چرچ سے ملحقہ زمین پہ فادر جوزف نے نا جائز قبضہ کر رکھا ہے۔اگلی تصویر میں چرچ سے غائب ہونے والی ایک بھاری بھرکم رقم کی ایف آئی آر تھی۔جس میں لکھا تھا کہ یہ ساری رقم فادر جوزف نے چوری کی ہے اور الزام اپنے ساتھی فادر پیٹر پہ لگا دیا ہے۔اگلی کچھ تصاویر میں ان کے ان دونوں کارناموں کے ثبوت تھے۔

ان تینوں نے بے دھم ہو کر موبائل والا ہاتھ گرا دیا۔

" آج میرا انسانیت پر سے اعتبار اٹھ گیا۔" وہ تینوں کھوئے کھوئے انداز میں یک زبان ہو کر بولے تھے ۔ان کا غم بہت بڑا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

قصر کبیر کو اگر اس صدی کا محل کہا جائے تو یہ کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہوگی۔تین منزلہ شیشوں سے ڈھکی مغرور عمارت۔اگر تمھیں اس شیشوں کے محل میں جانے کا موقع ملے تو تم ایک بھاری قدم بھی نہ اٹھاؤ ،یہ محل اتنا نازک لگتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن در حقیقت یہ نازک نہیں تھا۔قصر کبیر گولائی میں بنی عمارت تھی۔ اور اس کے گرد گولائی میں ہی ایک سخت شیشوں والی دیوار بنی تھی۔جس نے سارے قصر کے گرد پہرا بٹھا رکھا تھا۔چاروں اطراف میں کھڑے بارودی ملازم ، اور ایک جانب بنا سیکورٹی آفیسر کا اونچا کیبن ،جہاں وہ قصر کے چاروں اطراف میں پھڑپھڑاتے پرندے اور چھوٹے سے چھوٹے جانور کو بھی اپنے جدید سی سی ٹی وی میں دیکھ سکتا تھا۔

" واااووو . . . . "

قصر کبیر کے باہر کھڑے ان چاروں کے منہ سے بے اختیار ایک ہی لفظ نکلا تھا۔پھر چاروں گڑبڑا کر سیدھے ہوئے ، خفت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ان کے چہروں پہ ماسک لگا تھا۔ اسی وقت میڈونا باہر آئی سیکورٹی افسر ان کو دیکھتے نیچے اتر آیا۔بارودی ملازم ان کے آس پاس کھڑے مشکوک نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

" تم نے سی سی ٹی وی ڈس ایبل کروا دیا تھا ناں ؟"

" مجھے پورے ملک میں اشتہاری مشہور نہیں ہونا تھا ،اس لیے کر دیے ہیں۔"لیل عمر کے کان کے پاس جھکی تھی۔تب تک میڈونا ان کے قریب آ کر رکی تھی۔

اس کی نظروں میں عقیدت تھی اعتقاد تھا۔وہ چاروں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے تھے۔میڈونا انہی عقیدت بھری نظروں سے ان کو دیکھتی رہی۔

" تم چاروں خداوند کی طرف سے بھیجے گئے اینجل ہو ہے ناں۔" ؟وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہنے لگی۔

" تم دونوں۔" اس نے ہالے اور لیل کی جانب اشارہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" دو انتہائی حسین عورتیں۔" ہالے نے اثبات میں سر ہلایا۔لیل خود کو عورت کہے جانے پہ اعتراض کرنا چاہتی تھی ، لیکن ہالے نے اس کا ہاتھ دبا کر کچھ بھی کہنے سے روک دیا۔

اب وہ آگے آئی ،عمر اور ہارون کے سامنے کھڑی ہوئی۔ان دونوں نے اپنے ماسک ذرا سا سرکائے۔

" تم وہی ہو ناں خوبرو وجیہ مرد۔" اس نے ہارون کی سرمئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ہارون بے اختیار مسکرایا۔" اور تم وہ عام شکل لڑکے ؟ تم چاروں میرے پیچھے آؤ۔"

" آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے وہ خوبرو مرد . . "

" خداوند نے تمہاری چالیں تم پہ الٹ دیں۔"ہارون نے اس کی بات کاٹی اور میڈونا کے پیچھے گیا۔عمر جل کر رہ گیا۔

" مجھے عورت کہلوانے کا انجام دیکھ لیا ؟" لیل جتاتے ہوئے کہتی اس کے سامنے سے نکل گئی۔ہالے دو قدم آگے آئی۔اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹشو پیپر عمر کے آگے کیا۔

" اپنے آنسو پونچھ لینا عام شکل مرد۔" وہ سنجیدگی سے کہتی آگے بڑھ گئی۔عمر نے ضبط سے ان تینوں کو دیکھا۔

" جلتے ہیں میرے حسن سے ہنہہ۔"

" ایک منٹ میڈونا تم انہیں اس طرح اندر لے کر نہیں جا سکتی۔مجھے ان کی سیکورٹی کلئیرنس چاہیے۔" دروازے پہ کھڑا بارودی ملازم اور سیکورٹی افسر ایک ساتھ کھڑے تھے۔میڈونا رکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ چاروں لوگ میرے ساتھ ہیں اور میں کون ہوں ؟میں تم سب کی ملکہ ہوں۔تم سب میرے انڈر کام کرتے ہو۔کیا ان کی سیکورٹی کلئیرنس کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ یہ لوگ میرے ساتھ ہیں ؟" وہ ایسے قطعی ، ایسے رعب دار انداز سے بولی کہ سیکورٹی افسر خود بخود دور ہٹ گیا۔

" تمھیں اپنی ہیڈ سے بات کرنے کی تمیز سیکھ لینی چاہیے معیز ورنہ میں تمھیں یہاں سے نکلوانے کا اختیار رکھتی ہوں۔" وہ نخوت سے کہتی آگے بڑھ گئی۔شاہی محل کا دروازہ کھلا، اور وہ چاروں اندر داخل ہوئے۔عمر حیات نے اپنی عقاب جیسی آنکھوں سے اطراف کا جائزہ لینا شروع کیا۔لان میں سامان یہاں سے وہاں بکھرا پڑا تھا۔یقینا یہ ایک ہفتہ بعد ہونے والی پارٹی کی تیاری ہو رہی تھی۔لوگوں کا ایک ہجوم تھا، جو یہاں سے وہاں بھاگ بھاگ کر کام نمٹا رہا تھا۔

" یہ اتنا نازک گھر بنانے کی کیا ضرورت تھی۔بندہ سخت قدم بھی نہیں رکھ سکتا ،کہیں ٹوٹ ہی نہ جائے ۔" عمر سامنے دیکھتے ہوئے ناپسندیدگی سے بولا۔لیل نے تائید کی تھی۔

" اصل میں تمہارا مسئلہ سمجھ سکتا ہوں میں ، تمھارے لیے سب کچھ نیا نیا ہے۔یہ گھر ،یہ نوکر چاکر ،یہ ٹھاٹھ غریب جو رہے ہو تم۔" وہ افسوس سے کہہ رہا تھا۔عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

" تم نے تھانہ دیکھا ہے ؟" اس نے گھر پہ نظر جمائے سوال کیا۔

" نہیں دیکھا ہوگا ،اور اگر دیکھا بھی ہوگا تو بس باہر سے۔کبھی اندر جا کر دیکھو تو پتہ لگے کس طرح پولیس والوں کے ہاتھ اور منہ چلتے ہیں۔وہ یہ نہیں دیکھتے کہ سامنے ایم این اے کا بیٹا ہے یا ایم پی کا ان کے ہاتھ بس چلتے جاتے ہیں اور جسم پہ نشان پڑتے جاتے ہیں۔جب تک بندے کا کوئی وارث پہنچتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے ، تب تک وہ یا تو گالیاں کھا کھا کر غیرت سے ادھ موا ہو جاتا ہے۔، یا پھر مار کھا کھا کر ادھ موا ہو جاتا ہے۔ویسے تمہارا باپ شہر سے باہر ہے ناں ؟" اس نے سادگی سے پوچھا۔

ہارون لا حول پڑھ کر رہ گیا۔

" خیر ہمیں اتنا تو ہمیں پتہ ہی ہے کہ ان کا پیسہ اسی گھر میں ہے۔" ہالے نے کہنا شروع کیا۔

" لیل آپ اور ہارون اوپر سارے کمرے چیک کریں گے۔، میں اور عمر یہاں نیچے سنبھال لیں گے۔ ایک گھنٹہ ہے ہمارے پاس ،شاہ تاج اور اس کا بھائی ایک گھنٹے میں آ جائیں گے۔ایم آئی کلئیر ؟" اس نے تینوں کو دیکھ کر تائید چاہی۔ایک گھنٹہ اور محل نما گھر ،اور ایک گھنٹہ یہ تو کھلا تضاد تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ پانچ جون کی گرم حبس زدہ رات تھی۔آج کی رات ہالے سلطان اور عمر حیات کے لیے قیمتی تھی۔ آج رات شاہ تاج کبیر کے گھر تقریب تھی۔ندیم کا بیان سننے کے بعد گو کہ ہالے کے دل میں اب ویسی بد گمانی نہیں رہی تھی۔لیکن اب بھی دور کہیں دل کو ایک پختہ ثبوت چاہیے تھا۔وہ جج کی بیٹی تھی ۔کچے ثبوتوں کو کہاں مان سکتی تھی۔

" آپ تیار ہیں۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں ؟" وہ اپنے موبائل پہ بٹن دباتا ہوا ہالے کے کمرے کی چوکھٹ پہ آ کر رکا۔اس نے سیاہ ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا۔ماتھے پہ بکھرے بال آج جیل سے پیچھے کو جما رکھے تھے ۔کلائی میں قیمتی گھڑی ، اور محسور کن خوشبو میں بسا ہوا۔وہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی بال برش کر رہی تھی بھورے بال آج نیچے سے کرل کر رکھے تھے۔عمر ان بالوں کو دیکھے گیا۔وہ ان بالوں کو تب سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھتا آ رہا تھا جب ان کا اصل رنگ سیاہ تھا۔تب یہ بال بہت خوبصورت ہوا کرتے تھے ، ریشمی ، چمکدار ۔کچھ عرصے سے یہ روکھے اور بے رنگ ہوتے جا رہے تھے۔لیکن عمر کو یہ آج بھی پسند تھے۔اس نے اب ہالے کی آنکھیں دیکھیں ، یہ آنکھیں ایک مقناطیس کی طرح اسے اپنی جانب کھینچتی تھیں۔کبھی یہ آنکھیں ہنستی تھیں ، لیکن اب یہ رلا دیتی تھیں۔روتی تھیں۔اور جب ہالے کی آنکھ روتی تھی، عمر کے لیے سب سے بڑا عذاب یہی ہوتا تھا۔

" میں تیار ہوں چلیں ؟" ہالے اپنے بیگ میں سامان ڈالتے ہوئے کہہ رہی تھی۔اس نے گہرے نیلے رنگ کا گھٹنوں تک آتا پارٹی گاؤن پہن رکھا تھا۔بال کھلے اور ہلکا میک اپ اس پہ صبح کی روئی روئی آنکھیں۔وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔بہت زیادہ خوب صورت۔عمر چند لمحہ مزید اس کو دیکھتا رہا ،پھر پلٹ گیا۔کوئی الہام سا تھا جو اسے ہوا تھا۔کہ اگر چند لمحہ مزید اسے دیکھتا رہا تو پلٹنا مشکل ہو جائے گا۔ گاڑی ایک بار پھر قصر کبیر کے سامنے آ کر رکی تھی۔ہالے زخمی آنکھوں سے اس شیشوں والے محل کو دیکھے گئی۔

" اچھی لگ رہی ہیں۔" وہ روشنیوں میں ڈوبے قصر کو دیکھ رہی تھی۔اور عمر اسے۔

" اگر تم بدلے میں اپنی تعریف سننا چاہتے ہو تو میں نہیں کروں گی۔" وہ اب بھی قصر کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔عمر ہولے سے ہنس دیا۔گال کا گڑھا واضح ہوا۔

" مجھے کسی کامپلیمینٹ کی ضرورت نہیں ہے۔میں اپنے حسن کے چرچے سنتا رہتا ہوں۔" ہالے نے اب بھی قصر سے نظر نہیں ہٹائی۔" کیا آپ اب بھی مجھ سے بد گمان ہیں ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب کے ہالے نے گردن موڑی تھی۔" سچ کہوں یا جھوٹ ؟"

" آپ کو جھوٹ بولنا نہیں آتا ، آپ جب جھوٹ بولتی ہیں تو اپنی انگلیاں چٹخانے لگ جاتی ہیں۔سو مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش مت کیجئے گا۔" ہالے چند لمحہ اس کو دیکھتی رہی پھر ایک گہری سانس لی۔

" مجھے تم پہ یقین کرنے کے لیے ایک پختہ ثبوت چاہیے۔ندیم کی گواہی میرے لیے کافی نہیں ہے۔میں جج کی بیٹی ہوں ، آدھے ادھورے ثبوت نہیں مان سکتی مجھے motive چاہیے جو کہ اب تک صرف تمھارے معملے میں ملا ہے۔کوئی اور ایسا کیوں کرے گا ؟"

" ہم چار بار ملے، انتہائی مہذب انداز سے اچھے ماحول میں ان چار ملاقاتوں میں آپ کو motive کہاں نظر آیا ؟" عمر جاننا چاہتا تھا۔ہالے چند ثانیے اس کو دیکھتی رہی۔

" ہم پانچ بار ملے تھے عمر حیات کیا ہماری پانچویں ملاقات تم بھول گئے ہو ؟ہماری پانچویں ملاقات میں motive تھا۔" وہ زور دے کر کہہ رہی تھی۔منظر بدلا ، وقت ذرا سا پیچھے گیا۔ہالے کے نکاح کے روز ان کی پانچویں ملاقات کی طرف۔

ہالے سلطان کی گاڑی ان کے خاندانی جیولری کے شوروم کے باہر کھڑی تھی۔اس کی ایک انگوٹھی ذرا ڈھیلی رہ گئی تھی۔اور اس نے اپنی شادی پہ یہی انگوٹھی پہننے کی ضد کر رکھی تھی۔مہر ماہ اس کی ضد سے مجبور ہو کر یہاں آ گئی تھی۔اس وقت وہ ڈرائیور کے ساتھ اندر تھی۔اور ہالے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی۔موبائل کو کان اور کندھے کے درمیان لگائے وہ کسی سے بات کر رہی تھی ،پھر مسکرا کر کال کاٹی۔ دفتعا اسے اپنے چہرے پہ کسی کی شناسا نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے آنکھیں اٹھا کر سامنے دیکھا۔اور پھر جیسے ٹھہر سی گئی۔وہ اسے آج دس دن بعد دیکھ رہی تھی۔ پندرہ اپریل کے بعد پچیس اپریل کو۔وہ چند لمحے بغیر پلک جھپکے اس کو دیکھتی رہی۔وہ بھی گاڑی کے شیشے کے پار سے اس کو دیکھتا رہا۔یک ٹک ، پلک جھپکے بغیر۔

وہ کبھی بھی اس کے سامنے نظر نہیں جھکاتا تھا۔وہ ہر دفع اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرتا تھا۔ لیکن نہ جانے کیوں کبھی اس کی نظر سے کوئی خوف آیا ہی نہیں تھا۔اس کی نظر شفاف تھی۔ہالے کی گود میں پڑا اس کا موبائل زوں زوں کرنے لگا تھا۔اس نے چونک کر نظریں پھیریں گود میں پڑا اپنا موبائل دیکھا۔

پھر سامنے اپنے کان سے موبائل لگائے عمر حیات کو دیکھا ،نہ جانے کیوں آج اس کی آنکھوں میں شیشے کے پار سے بھی کرب ہی نظر آ رہا تھا۔ہالے نے موبائل اٹھایا،کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا۔

" ہیلو . . " . وہ ایک محتاط سا ہیلو تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے۔" موبائل سپیکر میں اس کی گمبھیر آواز گونجی۔وہ کسی کو بھی گھنٹوں خود کو سننے پہ مجبور کر سکتا تھا۔ہالے نے اعتراف کیا۔

" تمھیں میرا فون نمبر کہاں سے ملا ، اور میری برتھ ڈے کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ؟" وہ حیران نہیں تھی ، نہ جانے کیوں وہ اس کی پرسراریت پہ حیران نہیں ہوا کرتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آج آپ کا نکاح ہے۔کسی کے پروپوزل کا جواب دیے بغیر کسی اور سے شادی کرنا یہ کہیں سے مہذب حرکت نہیں ہے۔" وہ بات کرتے ہوئے آگے آیا تھا۔اب وہ گاڑی کے سامنے والے شیشے کے سامنے نہیں تھا۔اب وہ ہالے کی طرف کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔

شیشے کے پار بھی ہالے کو اس کی آنکھوں کے نیچے حلقے ظاہر ہوئے تھے۔وہ کسی شاعر کا غمگین مژدہ لگ رہا تھا۔" میں نے اپنا جواب اسی دن دے دیا تھا۔"

" اور میں نے آپ سے خود کو وقت دینے کا کہا تھا۔آج اس واقعے کو دس دن ہو گئے ہیں۔میں دس سال مزید انتظار کر سکتا ہوں۔" وہ باور کروا رہا تھا۔وہ چند لمحوں کے لیے رکا، ان دونوں کے درمیان بس گاڑی کا شیشہ تھا۔لیکن کیا واقعی ان دونوں کے درمیان گاڑی کا شیشہ تھا ؟

" آپ سفیر سے شادی مت کریں۔پلیز خود کو اور اس تعلق کو وقت دیں۔پھر بھی اگر آپ کو لگے کہ آپ اسی سے شادی کرنا چاہتی ہیں ،تو کر لیجئے گا۔لیکن اس وقت نہیں۔وہ آپ کو ہرٹ کرے گا۔اور آپ ہرٹ ہوں گی ،تو مجھے بھی ہرٹ ہو گا۔" نہ جانے کیوں ہالے کو اس کی آواز بے بس لگی۔

" تم میرے لیے اتنے فکر مند کیوں ہو میں کوئی دس سال کی بچی نہیں ہوں۔"

" آپ اس رات میرے لیے فکر مند کیوں تھیں۔میں کوئی دس سال کا بچہ نہیں ہوں۔" وہ ترکی با ترکی بولا۔چند پلوں کے لیے ہالے کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔

" تم تکلیف میں تھے ،اور میں تمھیں اس طرح نہیں دیکھ سکی۔اور بھلا کیا وجہ ہو سکتی ہے۔" ہالے نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جس طرح آپ اس دن میری مدد کرنے سے خود کو روک نہیں سکیں ،اسی طرح میں آپ کی فکر کرنے سے خود کو روک نہیں سکتا۔" مہر ماہ اور ڈرائیور سامنے سے آ رہے تھے۔

" تم آخر چاہتے کیا ہو ؟" وہ بے بس ہوئی۔عمر نے شیشے کے پار اس کا حسین چہرہ دیکھا۔

" اس شادی کو روکنا ،کاش میں اس شادی کو روک سکتا۔میں نے اللہ سے کبھی کچھ نہیں مانگا لیکن آج مانگنا چاہ رہا ہوں۔آج میں اللہ سے اس شادی کا نہ ہونا مانگتا ہوں۔" وہ کہہ کر رکا نہیں۔موبائل کان سے ہٹایا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔ہالے بس خالی خالی آنکھوں سے اس کو جاتا دیکھتی رہی۔

" لیکن میں اسی وقت وہاں سے چلا گیا تھا ،میں -" اس نے کچھ کہنا چاہا ،جب ہالے نے اس کی بات کاٹی۔

" ہمیں بحث نہیں کرنی چاہیے۔اندر ہماری زیادہ ضرورت ہے۔وہ بول کر گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی۔عمر گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

" یہ پہن لیں۔" عمر کی آواز پہ اس کا ہاتھ رک گیا۔اس نے عمر کے ہاتھ کی طرف دیکھا۔اس کے پاس ایک انگلی جتنی موٹی ہیروں کی چین تھی اور اسی چین کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے ٹاپس۔ہالے کا دل دھک سے رہ گیا۔یہ وہی سیٹ تھا جو اس نے مدحت کو دیا تھا۔نہیں یہ اس سیٹ کا ساتھی نہیں تھا، یہ وہی تھا۔

" یہ کہاں سے ؟ . کیسے ملا ؟" وہ مارے حیرت کے بس اتنا کہہ سکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" عمر حیات اتنا بے غیرت نہیں ہوا کہ اس کی بیوی کو اپنے کسی بھی کام کے لیے اپنا زیور بیچنا پڑے۔ میں نے آپ کی بات سن لی تھی ،اور آپ کے موبائل سے مدحت کا نمبر بھی لے لیا تھا۔بس پھر کیا تھا ہم نے ڈیل کر لی۔"

" تمھیں شرم آنی چاہیے۔تم نے میرا موبائل میری اجازت کے بغیر کیسے کھولا ؟" وہ سخت صدمے میں تھی۔عمر نے کندھے اچکائے۔

" اگر آپ کو لگتا ہے آپ مجھے شرمندہ کر سکتی ہیں تو آپ غلط ہیں۔میری اماں کہتی ہیں جس دن عمر اپنا قصور مان لے گا اس دن سورج مغرب سے نکلے گا۔آپ وہ سب چھوڑیں یہ پہن لیں۔" وہ اب کے نرمی سے بولا۔

" مجھے یہ نہیں چاہیے ،میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔"

" ہالے آپ کی پہچان ہیرے ہیں۔آپ کی کلاس کے لوگ آپ کو ان کی وجہ سے پہچانتے ہیں۔اور یہ کوئی غلط بات نہیں ہے۔ہر انسان کسی ایک بات کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔جس طرح میں اپنے دوستوں میں گاڑیوں کی وجہ سے جانا جاتا ہوں۔یہ برا نہیں ہے یہ بس" ہے"۔ہم لوگ کافی چیزوں میں اچھے یا برے ہوتے ہیں۔اور لوگوں کی ہم پہ نظر ہمیشہ رہتی ہے۔جب ہماری کوئی چیز انہیں اچھی لگتی ہے۔تو وہ بتا دیتے ہیں۔ہم سن لیتے ہیں ، لیکن اگر ایک ہی چیز کی تعریف ہم ایک سے زائد لوگوں سے سن لیں ، تب ہم اس کام اس چیز پہ توجہ دیتے ہیں۔بہتر سے بہترین کرتے جاتے ہیں۔اور پھر ایک دن وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہماری پہچان بن جاتی ہے۔ضروری نہیں ہے یہ کوئی اچھی چیز ہو، یہ کوئی بری چیز یا عادت بھی ہو سکتی ہے۔لیکن ہیرے برے تو نہیں ہیں پھر ان کو پہن لینے میں کیا قباحت ہے ؟"

" ہالے کی پہچان اس کی باتیں ہیں۔ہیرے نہیں ،اور میں تم سے یہ نہیں لوں گی۔" وہ قطعی لہجے میں کہتی باہر نکل گئی۔

" کہنے کو میں شوہر ہوں ، لیکن میری ایک نہیں سنتی یہ۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر آیا۔

" عمر یار کہاں تھے تم ؟" وہ جیسے ہی باہر نکلا ایک شناسا آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔عمر کے ساتھ ہالے بھی رکی ،آواز دینے والا ایک وجیہ مرد تھا۔پینتیس کے قریب عمر اور نک سک سے تیار وہ قریب آ کر عمر سے بغلگیر ہوا۔پھر اس کی گاڑی کو دیکھا۔

" واؤ نئی گاڑی لی ہے ؟تین چار ماہ پہلے تو تم ایک اور گاڑی استعمال کر رہے تھے۔" وہ ستائش سے عمر کی گاڑی کو دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا۔

" گاڑیوں کے معملے میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا۔" وہ دل سے کہہ رہا تھا۔عمر بس مسکرا دیا۔ہالے کلستی رہ گئی۔وہ دونوں آگے بڑھ آئے۔دروازے پہ کارڈ دکھایا۔عثمان **(عمر کا ڈرائیور)**دروازے پہ اپنے مالکین کا کارڈ دکھا رہا تھا۔ہالے کی آنکھوں کے آگے منظر بدلا تھا۔

(سیاہ کف شرٹ والا مرد اور ڈھیلے جوڑے والی لڑکی سارا گھر چھان چکے تھے۔لیکن ان کو اپنے کام کی کوئی چیز نہ ملی۔دفتعا عمر رکا ، اس کی نظر ڈرائنگ روم میں میز پہ رکھے کارڈز پہ پڑی۔اس نے مڑ کر ہالے کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا آپ نے کبھی کسی دعوت میں خود کو خود انوائٹ کیا ہے ؟"

" میں نے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ تھرڈ کلاس حرکت کبھی نہیں کی۔" وہ صدمے سے بولی تھی۔

عمر چند قدم آگے گیا۔بغیر لکھے کارڈز میں سے ایک کارڈ اٹھایا۔اس پہ کچھ لکھا اور واپس ہالے تک آیا۔

" آپ انوائٹڈ ہیں مسز حیات۔" ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی نے بے اختیار نزاکت سے جھر جھری لیتے ہوئے کارڈ کا کونا پکڑ لیا۔ایسے جیسے کوئی کچرے میں پھینکنے والا شاپر پکڑتا ہے۔)

منظر تحلیل ہوا وہ اب اس قصر کے دروازے پہ کھڑی تھی۔عمر اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ان دونوں کو اندر جانے کی اجازت تھی۔وہ عمر کے ساتھ چلتی اندر داخل ہوئی۔اس کے ساتھ ایک پچیس چھبیس سالہ لڑکی بھی اندر داخل ہوئی ، ہالے کو دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرائی۔

" ہالے سلطان وہاٹ آ پیلزنٹ سرپرائز۔" وہ دبے دبے جوش سے چلائی۔ہالے جوابا ہلکا سا مسکرائی۔یہ امیروں کی پارٹی تھی ، یہاں اسے ایسے ہی لوگ ملیں گے جو اس کے باپ کو جانتے ہوں گے۔جو اسے جانتے ہوں گے۔جو اس کی فیملی کو جانتے ہوں گے۔وہ ایک عمر اس سوسائٹی میں موو کرتی رہی تھی۔اتنا تو بنتا تھا۔وہ لڑکی آگے آئی نزاکت سے ہالے کے گال سے گال ٹکرائے۔ پھر اسی نزاکت سے پیچھے ہوئی۔

" تمہیں اتنا عرصہ بعد دیکھا ہے، یقین مانو میں بہت خوش ہوں۔" وہ ہاتھ ہلا ہلا کر کہہ رہی تھی۔بٹ ویٹ ہالے سلطان ?without diamonds یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔ڈونٹ ٹیل می تمہارا ڈیشنگ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہسبنڈ تمہارا لائف سٹائل افورڈ نہیں کر سکتا۔" وہ کہتے ہوئے ہنس پڑی۔ایک ادا سے، ایک شان بے نیازی سے۔

عمر نے ہالے کو, "کروا لی میری بے عزتی ؟"والی نظروں سے دیکھا تھا۔لڑکی کو کسی نے بلایا تھا وہ آگے بڑھ گئی۔ہالے اور عمر وہیں کھڑے رہ گئے۔اب کے ہالے کا چہرہ مختلف تھا۔ وہ بری طرح جھنجھلائی تھی ۔عمر آگے آیا اپنے کوٹ کی جیب سے ٹاپس نکالے۔اسی وقت آسمان میں آتش بازی ہونے لگی ، شاید کیک کاٹا جا رہا تھا۔عمر دو قدم مزید آگے آیا، ہالے کے قریب رکا ایک ٹاپس ہاتھ میں لیا ،اور پھر ذرا سا قریب اور ذرا سا جھک کر ہالے کے کان میں ڈال دیا۔

" مجال ہے جو کبھی آپ میری بات سن لیں۔" وہ بڑبڑا رہا تھا۔وہ سانس روکے شل سی کھڑی رہی۔عمر نے دوسرا ٹاپس ہاتھ میں لیا اور دوسرے کان میں ڈال دیا۔آسمان میں آتش بازی ہو رہی تھی۔لمحے بھر کو سارا آسمان روشن ہوجاتا، اور پھر اگلے ہی لمحے تاریک ہوجاتا۔

"کہا بھی تھا آپ کو پہن لیں، پہن لیں، لیکن نہیں عمر کی بات آپ سنتی کہاں ہیں۔" وہ اب اس کے ہاتھ کو اوپر کر کے، اس کی کلائی میں نازک سا بریسلٹ پہنا رہا تھا۔وہ اپنے کام میں اتنا مصروف تھا کہ ہالے کی عجیب سی نظروں کو دیکھ بھی نہ سکا۔ہالے کا ہاتھ پکڑے کھڑا ،عمر حیات آسمان میں ہوتی آتش بازی ،اور سانس روکے عمر کو دیکھتی ہالے سلطان ،آسمان سے ست رنگی روشنی ان دونوں کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔یہ منظر اتنا مکمل تھا کہ کئی لوگوں نے مڑ کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔کئی لوگوں نے آسمان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہ ہوتی آتش بازی کو چھوڑ کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔یکدم ہالے نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ، اس کا چہرہ دہک رہا تھا۔

" مجھ سے دور رہا کرو عمر حیات۔" وہ دبا دبا غرائی۔" تمھیں کوئی حق نہیں ہے کہ تم میرے قریب رہو ۔میری بات آئندہ یاد رکھنا مجھ سے دور رہنا۔" وہ سختی سے کہہ کر آگے بڑھ گئی۔لمحوں کی فسوں خیزی ٹوٹ گئی تھی۔عمر کو بے اختیار شرمندگی ہوئی ، اس نے کیا سوچ کر یہ حرکت کی ؟یہ کیا کر رہے تھے تم ؟لعنت ہو تم پہ۔اس نے خود کو ڈپٹا۔پھر سر جھٹکتا ہالے کے پیچھے گیا۔اب کے اس کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ آیا تھا۔

☆---☆---☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)
Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com
Facebook page :- Novels ki duniya
(user name @zoyatalib77)
Facebook group :- Novels ki duniya
Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)
(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)
اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"
لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---
شکریہ-----

قصر کبیر کا لان اس وقت کسی فلم کا سیٹ لگ رہا تھا۔خوبصورت . شاہانہ . . آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا۔سارے لان میں ذرا ذرا سے فاصلے پہ شاہانہ میزیں سجی تھیں۔سیاہ مار بل کی لمبی میزیں جو لوگ ان میزوں کے گرد کھڑے تھے یہ میزیں ان کے سینوں تک آتی تھیں۔عمر اور ہالے بھی ایسی ہی ایک میز کے گرد کھڑے آگے کا پلان ڈسکس کر رہے تھے۔تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی نہ کوئی عورت یا مرد آتا، ہالے سے بات کرتا ، معراج سلطان کا افسوس کرتا ،شادی کی مبارک دیتا ،اور آگے بڑھ جاتا۔اس وقت بھی ایک خوبصورت سمارٹ سی عورت جس کی عمر یقینا کافی زیادہ تھی ، لیکن اس نے خود کو فٹ رکھا ہوا تھا۔سنہری لمبی میکسی سیاہ بالوں کا اونچا جوڑا ،اور لبوں پہ سرخ لپسٹک ،وہ کسی ترکش ڈرامے کی فتنہ عورت لگ رہی تھی۔وہ ہالے کے قریب آئی ،گال اس کے گالوں سے ٹکرائے۔ہالے جبرا مسکراتی رہی۔وہ مل کر الگ ہوئی تو اس کی نظر ہالے کے گلے میں موجود چین پہ پڑی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ماننا پڑے گا ہالے تم آج اس پارٹی کی سب سے حسین عورت لگ رہی ہو۔ تمھارے ڈائمنڈز آہ ہالے یہ کتنے خوبصورت ہیں۔" ہالے بس مسکراتی رہی۔اس عورت کو یہاں کھڑے دیکھ دو اور عورتیں اور تین مرد ادھر کی جانب لپکے تھے۔

ہالے جانتی تھی وہ یہاں کیوں آ رہے ہیں۔ہر کوئی جانتا تھا زرین مالک جس کسی پارٹی میں جاتی ہیں ،وہاں کسی نہ کسی کا کوئی نہ کوئی عیب ضرور پکڑ لیتی ہے۔پھر یا تو اس بارے میں گوسپ ہوتی ہے۔یا پھر مذاق اڑتا ہے۔اور آج اس محفل میں انہوں نے ہالے کو چنا تھا۔

" ویسے ایک بات تو کہنی پڑے گی آج تمھارے ہزبینڈ کو دیکھ کر یقین آ ہی گیا، یہ واقعی ایسا مرد ہے جس کے لیے گھر سے بھاگا جائے۔" **(بس میری قدر نہیں ہے وہ دل میں بولا۔)**

اس نے کچھ کہنا چاہا پھر چپ کر گیا۔وہ جانتا تھا اس عورت نے زخمی شیرنی کی کچھار میں ہاتھ ڈالا ہے۔ اب انجام ضرور بھگتے گی۔" یو نو وہاٹ میں تمہاری شادی پہ آ نہیں سکی سنا ہے، جسٹس معراج یہ غم سروائیو نہیں کر سکے۔اور وہ تمہارا کزن سفیر پور گائے۔مجھے کسی نے بتایا تھا وہ بیچارہ تو بالکل تباہ ہو گیا تھا ۔پسند کی شادی ٹھیک ہے ،لیکن تمھیں اپنے خاندان کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا بیٹا۔" وہ اتنے افسوس سے کہہ رہی تھیں ، جیسے ان کو واقعی افسوس ہو۔لیکن ان کو افسوس نہیں تھا۔

آس پاس کھڑے لوگوں نے تائید کی تھی۔دبے دبے تبصرے ،ملامتی نظریں۔ہالے یکدم کھل کر مسکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مسز مالک آپ صحیح کہہ رہی ہیں ، پسند کی شادی ضروری ہے۔لیکن خاندان کے بارے میں سوچ لینا چاہیے۔ویسے مدثر (**زرین مالک کا بیٹا**)نے امریکا میں کسی پچاس سالہ Atheist (**ملحد**)عورت سے شادی کر لی۔اور ہاں آپ کے بھائی وہ کسی مذہبی جماعت کے رہنما ہیں۔انہوں نے آپ سے اسی وجہ سے تعلق توڑ دیا تھا ناں۔ صحیح کہہ رہی ہیں شادی سے پہلے خاندان کا سوچ لینا چاہیے۔بس مجھ سے بھی مدثر بھائی جیسی غلطی ہوگئی۔" مجمع میں دبی دبی سرگوشیاں گونجنے لگی تھیں۔زرین کا رنگ بدلا تھا۔عمر کھل کر مسکرایا۔

" اور آپ میری شادی میں نہیں آ سکیں ، میں جانتی ہوں آپ کے اپنے مسئلے تھے۔" وہ رکی اٹھی ہوئی گردن سے مجمع کو دیکھا۔" اصل میں انگلینڈ میں جو ان کی بیٹی پڑھتی ہے ناں اسے یونیورسٹی سے نکال دیا گیا تھا۔am i supposed to tell them

اسے کیوں نکالا گیا؟"ہالے نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔زرین مالک کے مانو چہرے کا سارا خون ہی نچڑ گیا تھا۔مجمع دبی دبی ہنسی ہنسنے لگا۔زرین مالک الٹے قدم پلٹنے لگیں۔جب ان کو ہالے کی آواز سنائی دی۔

" آنٹی ویسے ہم اپنا ولیمہ پلان کر رہے ہیں ،لیکن آپ کے اور انکل کے بغیر یہ ایونٹ کیسے ممکن ہے ، جب انکل جیل سے نکل آئیں پلیز۔"

"Just let me know okay?"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ آخری وار تھا کئی لوگوں نے اب کے مڑ کر دیکھا تھا، ان لوگوں میں اسحاق کبیر اور شاہ تاج کبیر بھی شامل تھے۔زرین مالک نہیں مڑی وہ اسی مردہ چہرے اور مرے مرے قدموں سے مڑ گئیں۔عمر ہالے کو دیکھ کر مسکرایا۔

" یہ کہاں سے سیکھا ؟"

ہالے نے سر جھٹکا۔" آدھی زندگی ان میک اپ کی دکانوں اور فتنہ بوڑھیوں کو دیکھتے ہوئے گزاری ہے ۔سمجھتے کیا ہیں یہ لوگ مجھے ،شاید ان کو پتہ نہیں ہالے کے پاس ڈائمنڈز کے علاوہ بھی ایک چیز ہے ، جس میں وہ اچھی ہے۔" عمر جانتا تھا وہ کس کام میں اچھی ہے۔وہ ہالے تھی۔مسکرا مسکرا کر ایسی باتیں کر جاتی تھی کہ اگلے کو رونا آجائے۔

" میری اماں جب مجھے کسی تقریب میں لے کر جاتی تھیں تو وہ بس ایک ہی بات کہتی تھیں۔" ہالے اپنی زبان بند رکھنا۔" میں جانتی ہوں مجھے ایسے جملے اور معنی خیز نظریں ایک عرصے تک برداشت کرنی ہیں۔لیکن جو مجھے طعنہ دے گریبان اس کا بھی تو صاف ہو ناں۔نالی کے کیڑے گلی کی صفائی کی بات کریں گے تو برا تو لگے گا۔" اس نے ایک ادا سے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی۔عمر ہولے سے بڑبڑایا۔

" یہ لڑکی یہ یہاں کیا کر رہی ہے تاج۔" اسحاق کبیر دبا دبا غرائے تھے۔شاہ تاج نے ان کا بازو دبایا۔

" میں دیکھ لوں گی ،آپ اندر جائیں اور اپنی دوا لیں۔اپنی بیٹی کی موت کے بعد وہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہو گئے تھے۔" لیکن اس کو بلایا کس نے ؟" وہ اب سخت ہوتے جا رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بھائی میں کہہ رہی ہوں ناں آپ اندر جائیں۔شاہ تاج دیکھ لے گی۔" شاہ تاج نے ایک مان سے کہا۔ اسحاق ایک دو لمحہ اس کو دیکھتے رہے پھر پلٹ گئے۔شاہ تاج کبیر ایک چالیس بیالیس سال کی فٹ خوبصورت عورت تھی۔گورا رنگ لمبے سیاہ بال ، اٹھی ہوئی ناک ،اور سب سے زیادہ خوبصورت اس کی آنکھیں تھیں۔بھوری حسین آنکھیں۔کیا تمھیں بھوری آنکھوں سے کچھ یاد آیا ؟آج اس نے سبز ساڑھی پہن رکھی تھی۔ہاف بلاوز بازو ندارد ،سرخ لپسٹک سے سجے اس کے ہونٹ۔گردن انگلیوں میں پہنے قیمتی یونیک ڈائمنڈز۔وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔قدم قدم چلتی وہ ہالے اور عمر کی میز کے قریب آ کر رکی۔

" ہالے معراج سلطان میرا نہیں خیال کہ میری انوائٹ لسٹ میں آپ کا یا آپ کے شوہر کا نام شامل تھا ۔" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔اطراف میں کھڑے لوگ ان کو دیکھ رہے تھے۔یہ وہی لڑکی تھی جس کے باپ نے اسحاق کبیر کی اکلوتی اولاد کو سزائے موت سنائی تھی۔

" یہ میرے ساتھ ہیں میں تو انوائٹڈ ہوں ناں ؟"

یکدم ایک شناسا آواز پہ شاہ تاج مڑی تھیں۔سرمئی ڈنر سوٹ میں ملبوس ہارون شاہد ان کے عین عقب میں کھڑا تھا۔اس کے ساتھ ایک سانولے چہرے والی لڑکی بھی تھی۔سرخ پلین ساڑھی جس کے بازو کہنیوں تک آتے تھے۔کانوں میں ڈائمنڈ ایئررنگز ،چھوٹے بالوں کا جوڑا بنائے ،ہلکے سے میک اپ میں آج وہ حسین سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔شاہ تاج جبرا مسکرائیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ نے میرے کارڈ پہ بمع اہل و عیال لکھا تھا۔ہالے سلطان میری کزن ہیں۔اور عمر حیات ان کے شوہر یہ میری فیملی ہوئے، کیا میں اپنی فیملی کو ساتھ نہیں لا سکتا؟"وہ شاہ تاج کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایسی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا، کہ ان دونوں نے رک کر ہارون کو دیکھا۔

" ٹھیک ہے اگر آپ کو پرانی دشمنی نبھانی ہے، تو پھر نئی دوستی کو بھی بھول جائیں۔میں اپنے پپا سے بات کر لیتا ہوں۔چلو عمر ہالے ہم جا رہے ہیں۔" شاہ تاج کو کچھ نہ بولتے دیکھ ہارون بول پڑا۔

" ہارون بیٹے کالم ڈاؤن۔تمھارے ڈیڈ آؤٹ آف سٹی ہیں۔ان کو کیوں ڈسٹرب کر رہے ہو، یہ تمہارا گھر ہے چاہے تم سارا شہر لے آؤ شاہ تاج آنٹی کچھ نہیں کہیں گی اوکے ؟" وہ نرمی اور محبت سے کہتی آگے آئی۔ہارون شاہد کے باپ کے ساتھ اس کے ایک ہزار کام تھے۔وہ اس تعلق کو خراب نہیں کر سکتی تھی۔

" ویسے میں اکیلی ان بورنگ مہمانوں سے ملتے ملتے تھک گئی ہوں ، کیا تم کچھ دیر کے لیے مجھے کمپنی دو گے ؟یقین مانو میں تمھیں بور نہیں کروں گی۔" وہ آگے آئی،ہارون کے بازو میں اپنا بازو ڈالا، مسکا رے لدی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ہارون شیور کہتے ہوئے اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ہالے کچھ کہنے لگی تھی ،جب اسے اپنے پیر پہ کچھ محسوس ہوا ،اس نے بدک کر دور ہٹنا چاہا۔لیکن پھر رک گئی وہ گھاس تھی۔

" کیا ہوا کیا پھر سے آگیا وہ ؟" عمر ہالے کے کان کے پاس جھکا۔عمر مسکرا رہا تھا ،جبکہ ہالے کلس کر رہ گئی۔منظر تبدیل ہوگیا وہ دونوں پھر سے ایک ہفتہ پہلے کی شام میں داخل ہو گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

("کیا تم دونوں کو کچھ ملا ؟۔ہارون نے عمر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" اونہوں پورا گھر چھان مار لیا ،مجال ہے جو کوئی ثبوت ملا ہو۔" لیل کوفت سے کہہ رہی تھی۔

" مس لیل وہ اوپر والا کمرہ رہ گیا ہی ہمیں وہاں چیک کرنا چاہیے تھا ،آپ سے۔"

" یہ آپ آپ کیا لگا رکھی ہے ؟تم سے ایک دو سال تو چھوٹی ہی ہوں۔عمر کیا ہے تمہاری ؟" وہ تپ ہی تو گئی تھی۔

" میں چوبیس سال کا ہوں اور آپ؟" لیل نے خفت سے گردن موڑ لی۔

" میں پچیس کی ہوں۔" اس نے جیسے خود کو یقین دلایا۔

" لیل . . " عمر نے تنبیہی انداز میں اسے پکارا۔

" اچھا ٹھیک ہی چھبیس سال کی ہوں مان لیا۔"

" لیللل . . . . " عمر نے ایک بار پھر پکارا۔

" اچھا اچھا ستائیس بس ستائیس کی ہوں میں۔""

" لیللل . . . " اب کے عمر نے ذرا زور سے پکارا۔

"کیا لیل لیل ہاں کیا ہے ؟ہاں ٹھیک ہے اٹھائیس سال کی ہوں میں۔اب اس سے ایک دن بھی آگے نہیں بڑھاؤں گی ہنہہ۔" وہ لٹھ مار انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی۔ہارون مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا۔اسی وقت شاہ تاج کی گاڑی اندر آئی ،ہارون اور لیل نے دیکھ لیا تھا۔میڈونا ان کے قریب تھی سو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے ان کو اشارے سے اندر بلا لیا۔عمر کو ایک طرف ہو جانے کا اشارہ کیا،عمر نے نہ یہاں دیکھا نہ وہاں اس نے فورا ہالے کی کلائی پکڑی اور بیک یارڈ کی طرف جانے والے دروازے سے اندر چلا گیا۔

یہ چھوٹا سا کوٹھڑی نما کمرہ تھا۔یہ گھر کی پچھلی طرف بنا تھا۔شاید مالی یہاں اپنا سامان رکھا کرتا تھا۔یہاں بس ایک واحد روشنی وہی تھی جو اس پیلے زرد بلب کی تھی۔

شاہ تاج اندر جانے کی بجائے اسی طرف آ رہی تھی عمر کو اس کے قدموں کی چاپ قریب آتی سنائی دے رہی تھی۔وہ اس کوٹھڑی میں چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہا تھا جبکہ ہالے شل کھڑی تھی۔وہ کبھی بھی quick reaction نہیں دیتی تھی یہ اس کی عادت تھی۔شاہ تاج کے قدم دروازے کے باہر آ کر رکے اسی وقت ہالے کو اپنے پیروں کے قریب ایک سرخ بلا نظر آئی اور وہ سرخ بلا کون تھی ؟کاکروچ وہ ایک موٹا تازہ کاکروچ تھا۔ہالے نے زوردار چیخ مارنی چاہی لیکن اس کی آواز حلق میں گھٹ کر رہ گئی عمر نے اپنا بھاری ہاتھ اس کے منہ پہ رکھ لیا تھا ہالے بے دم سی ہو گئی وہ کاکروچ چلتے ہوئے آیا اور ہالے کے پیر پہ بیٹھ گیا اسے لگا تھا وہ مر جائے گی کم از کم آج کے بعد وہ زندہ نہیں رہ سکے گی اس نے اپنا پیر ہلانا چاہا لیکن عمر نے اس کی کوشش ناکام کر دی۔اس نے ہالے کے جوتوں والے پیر پہ اپنا جوگر رکھا اور کاکروچ کو نیچے گرایا وہ جیسے ہی نیچے گرا عمر نے اپنے جوگر سے اس کو پوری طرح مسل دیا۔ہالے نے کراہیت سے آنکھیں بند کر لیں کیا اس سے برا کچھ ہو سکتا تھا نہیں اس سے برا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔شاہ تاج کے قدموں کی چاپ اب دور جاتی گئی یہاں تک کہ وہ معدوم ہی گئی عمر نے ہالے کے چہرے سے ہاتھ ہٹا لیا وہ اب بھی شل تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے نہیں پتہ تھا آپ کاکروچ سے ڈرتی ہوں گی "عمر افسوس سے کہہ رہا تھا۔ہالے نے ساکت نظروں سے اس کو دیکھا اور گردن کڑا لی

"میں ڈرتی نہیں ہوں مجھے بس اس سے کراہیت آتی ہے کیا تمھیں نہیں آتی ؟"وہ چہرے پہ ہاتھ پھیرتی بہ مشکل بول سکی۔

"نہیں مجھے کیوں کراہیت آئے گی ہم دونوں تو بچپن کے دوست ہیں اسکول میں لنچ شیئر کرتے رہے ہیں ون ڈش پارٹی کرتے رہے ہیں سارے کاکروچ میرے جگری دوست ہی تو ہیں۔"وہ جل کر بولا تھا ۔پھر یکدم رکا اس کی نظر ایک کدال پہ پڑی تھی اس پہ گھاس اور گیلی مٹی لگی تھی۔لیکن گھر کا لان تو وہ پورا کا پورا چھان مار کر آیا تھا وہاں تو کھدائی کے کوئی اثار نہیں تھے اور یہ کمرہ گھر کے لان سے کافی دور تھا کیا مالی روز اتنی دور یہ کدال لینے آتا ہو گا ؟شاید وہ یہ کدال پچھلے لان میں استعمال کرتا ہو لیکن ایک منٹ پچھلے لان میں تو ماہی کی قبر بنی تھی وہاں ان سب چیزوں کی کیا ضرورت ؟اس کے ذہن میں یکدم کچھ کلک ہوا تھا

عمر مسکرایا تھا وہی مخصوص مسکراہٹ جو کسی کو تباہ کرتے وقت وہ اپنے لبوں پہ سجا لیتا تھا)

"عمر حیات کتنے عرصے بعد نظر آئے ہو تم کیسے ہو ؟"عمر اس آواز پہ واپس حال میں آیا تھا

اس کے سامنے کوئی ستائیس اٹھائیس سالہ مرد کھڑا تھا بھورے ڈنر سوٹ میں ملبوس مناسب نقوش والا مرد۔عمر نے ہاتھ کا پنجہ اس سے ملایا۔عمر چند منٹ اس سے بات کرتا رہا ہالے کا تعارف کروایا بالآخر وہ مرد مدعے پہ آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یار میں نئی گاڑی خریدنا چاہ رہا ہوں لیکن ظاہر ہے تم سے مشورہ کیے بغیر کیسے خرید سکتا ہوں تم بتاؤ کیا خریدوں ؟ویسے میری پچھلی گاڑی کو میں چار بار ٹھیک کروا چکا ہوں سمجھ نہیں آ رہی اس کے لاک کے ساتھ مسئلہ کیا ہے تم ایک بار دیکھ لو گے پلیز ؟"وہ عمر کا کالج فیلو تھا ہالے نے اس کی تصاویر عمر کے گھر پہ دیکھ رکھی تھیں۔

لیکن وہ ایک جگہ اٹک کر رہ گئی۔

" گاڑی کا لاک۔" عمر اب اس آدمی سے کچھ کہہ رہا تھا لیکن ہالے نہیں سن رہی تھی وہ کچھ اور سن رہی تھی۔

(شاہ تاج اندراپنے کمرے میں جا چکی تھی میڈونا نے ان چاروں کو ایونٹ آرگنائزر کے طور پہ سارے اسٹاف سے متعارف کروایا تھا۔چونکہ ان کے چہروں پہ ماسک تھے سو کوئی انہیں پہچان نہ سکا اب وہ ان چاروں کو باہر تک چھوڑنے آئی تھی اس کے انداز میں اگر کچھ تھا تو بس عقیدت تھی۔وہ چاروں گاڑی میں بیٹھ کر ابھی ذرا آگے گئے ہی تھے کہ دفعتا عمر کو کچھ یاد آیا۔

"میں اپنا موبائل وہیں بھول آیا ہوں شٹ۔۔" وہ جھنجھلاہٹ سے بولا تھا۔گاڑی ایک طرف روک دی وہ ابھی گھر سے زیادہ دور نہیں گئے تھے۔

"میں واپس جا رہا ہوں دس منٹ تک واپس آجاؤں گا ہارون تم میرے ساتھ آؤ "وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے بولا ہارون اس کے ساتھ باہر آیا تھا ہالے اپنے موبائل پہ ٹائپنگ کر رہی تھی اس نے سر نہیں اٹھایا۔عمر گاڑی کے شیشے پہ جھکا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے میں تھوڑی دیر تک آجاؤں گا اوکے ؟"ہالے نے اس کو As if i care والی نظروں سے دیکھا تھا۔لیل کو کوئی کال آگئی تھی وہ باہر نکل آئی اور سڑک پہ یہاں سے وہاں چکر لگاتے ہوئے کال پہ بات کرنے لگی تھی۔عمر نے جاتے جاتے بے دھیانی میں گاڑی لاک کر کر دی ہالے اندر بیٹھی رہ گئی ۔تھوڑی دیر گزری

یکدم اس کو گھٹن کا احساس ہوا اندھیرا . . . خوف . . سانس نہ لے پانا . . . . گھبراہٹ۔ہالے کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے یکدم اس کا چہرہ خوف سے سفید پڑنے لگ گیا تھا اس کے ہاتھ کانپنے لگ گئے تھے اسے سانس نہیں آ رہا تھا۔دن کی روشنی میں گاڑی میں بیٹھی ہالے کو بس گھپ اندھیرا نظر آ رہا تھا۔اس نے آنکھیں بند کر لیں خوف سے وحشت سے۔اس کی آنکھوں کے آگے ایک بارہ سال کی بچی تھی جس کے گلابی چہرے پہ آنسوؤں کے نشان تھے وہ بری طرح اپنی کلاس روم کا دروازہ بجا رہی تھی رو رہی تھی کانپ رہی تھی۔اس کے آگے ایک بائیس سالہ لڑکی تھی منظر ٹوٹ رہے تھے ایک لمحہ کو اس کے آگے بارہ سالہ لڑکی کا چہرہ آجاتا اگلے لمحے گاڑی میں بند بائیس سالہ لڑکی کا چہرہ۔منظر گڈمڈ ہو رہے تھے خوف بڑھتا جا رہا تھا پسینے سے اس کا سارا جسم بھیگتا جا رہا تھا۔

"دروازہ کھولو میم دروازہ کھولیں . . "وہ پسینے سے شرابور متوحش انداز میں چلائی۔

"میم دروازہ کھولیں پلیز دروازہ کھولیں . . میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی یہاں اندھیرا ہے دروازہ کھولیں میم پلیز۔"وہ بری طرح رو رہی تھی چیخ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میم دروازہ کھولیں یہاں اندھیرا ہے میم پلیز میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی دروازہ کھولیں میم۔"وہ آنکھیں بند کیے چلا رہی تھی۔

لیل نے گاڑی کے شیشے سے اس کو دیکھا وہ گاڑی کی کھڑکی کے قریب کھڑی فکر مندی سے کچھ کہہ رہی تھی ہالے کی آنکھیں اب بھی بند تھیں وہ اس منظر میں نہیں تھی۔اسے بس اندھیرا دکھ رہا تھا بس گھبراہٹ ہو رہی تھی بس سانس نہیں آ رہا تھا۔

"کھولو مجھے کوئی کھولو پلیز دروازہ کھولو ہارون عمر دروازہ کھولو پلیز کوئی کھولو بابا دروازہ کھولیں۔"اب کے وہ بلند انداز میں چیخ رہی تھی اپنے بال نوچ رہی تھی

وہ انہی بند آنکھوں سے گاڑی کے شیشے بجانے لگی تھیاسی وقت لیل نے عمر اور ہارون کو سامنے سے آتے دیکھا۔انہوں نے لیل کا فکر مند چہرہ دیکھا تو جلدی جلدی اس کے قریب آ کر رکے۔

"میم دروازہ کھولیں عمر کھولو پلیز کھولو میرا سانس بند ہو رہا ہے مجھے کچھ دکھ نہیں رہا کھولو۔"اس کے آنسو بہنے لگے تھے وہ بہت بری طرح خوف زدہ تھی

اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی پاگل انسان کو دورہ پڑا ہو۔عمر سخت پریشان ہو گیا تھا،اس نے گاڑی کا لاک کھولا ہالے کی طرف سے آ کر گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"ہالے یہاں دیکھیں یہ کھل گیا ہے دیکھیں ادھر۔"وہ اس کے کندھے کو ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔ہارون شل اور ساکت کھڑا رہا اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے تھے۔'یہ دوبارہ نہیں ہو سکتا۔'

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے یہاں دیکھیں کچھ نہیں ہوا آپ بالکل ٹھیک ہیں یہاں دیکھیں پلیز آنکھیں کھولیں۔"وہ اس کی بند آنکھیں کھلوانے کی کوشش کر رہا تھا۔ہالے نے خوف زدہ سی آنکھیں کھولیں اپنے سامنے عمر کو دیکھا پھر اس کے پیچھے کھڑے ہارون کو وہ عمر کو سامنے سے ہٹاتی ہوئی نیچے آئی اور ہارون کی طرف بڑھی ۔ہارون خاموش نظروں سے اسے اپنی طرف آتے دیکھتا رہا ہالے کے پیر کے نیچے کچھ آیا تھا کوئی پتھر کوئی ٹھوکر وہ گھٹنوں کے بل نیچے سڑک پہ گری۔ہارون اور عمر لپک کر اس کے قریب پہنچے اسی لمحہ ہالے نے ہارون کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

عمر کا دل جیسے ایک ہزار بار ٹوٹا تھا۔

لیکن وہ رک گیا آگے نہیں بڑھا۔عمر غیر تھا وہ غیر رہ گیا۔ہارون چاہے ناراض تھا تعلق ٹوٹا ہوا تھا لیکن وہ ہالے کا دوست تھا وہ ہالے کا کمفرٹ زون تھا۔اس کی ہتھیلیاں بری طرح چھل گئی تھیں گھٹنے میں جلن ہو رہی تھی لیکن وہ بس گلابی آنکھوں بکھرے بالوں اور خوف زدہ زرد چہرے کے ساتھ ہارون کے ہاتھ پکڑ کر بیٹھی رہی۔

"اس نے اور میم نے ان دونوں نے مل کر مجھے کلاس روم میں بند کر دیا تھا ہاری۔"اس نے ڈرے ہوئے خوف زدہ انداز میں کہنا شروع کیا اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔

"اس نے اس عمر نے مجھے کمرے میں بند کر دیا میں نے ٹیسٹ یاد نہیں کیا تھا اس نے مجھے بند کر دیا ہاری۔"وہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی اس کے الفاظ بے ربط تھے اس نے روتے ہوئے ہچکی لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے دیکھا ناں ہارون تم نے دیکھا ناں ؟اس نے مجھے کلاس میں بند کر دیا عمر نے میم کے ساتھ مل کر مجھے کلاس روم میں بند کر دیا۔"وہ واقعات مکس اپ کر رہی تھی ہارون جانتا تھا لیکن وہ بس شل تھا۔

"یہ دوبارہ نہیں ہو سکتا۔"اس کا دل بار بار ایک ہی گواہی دے رہا تھا۔

"میں نے گاڑی جان بوجھ کر بند نہیں کی وہ ایک غلطی تھی بس ایک عادت تھی۔"سارے وقت میں عمر پہلی بار بولا تھا۔اس کی آواز زخمی تھی اس میں گلہ تھا شکوہ تھا۔

"یہ جھوٹ کہہ رہا ہے اس نے میم کے ساتھ مجھے بند کر دیا یہ جھوٹا ہے اس نے مجھے گاڑی میں بند کر دیا۔"یکدم وہ تیز تیز بولنے لگی تھی اپنا دفاع کرنے لگی تھی۔

"میں نے دیکھا ہے ہالے میں نے سب دیکھا ہے اسی نے تمھیں بند کیا میں نے دیکھا تھا۔"وہ ہالے کو نارمل کر رہا تھا۔اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ اس کی تصیح کی جاتی۔

"تم گاڑی کھول بھی تو سکتی تھی اتنا واویلا کرنے کی کیا ضرورت تھی اور عمر نے تمھیں بند نہیں کیا یہ بس ایک غلطی تھی۔"اب کے لیل ذرا غصے سے بولی تھی۔ہالے پہ گویا جنون سوار ہو گیا۔اس نے ہارون کے ہاتھ مزید سختی سے تھام لیے اس کی آنکھوں میں مزید خوف بھر گیا۔

"میں سچی ہوں میں اس نے مجھے بند کیا تھا اس نے بند کیا میم کے ساتھ مل کر اس نے بند کر دیا مجھے ۔"وہ ہذیانی انداز میں چلائی تھی۔

"دروازہ نہیں کھلا میں نے بجایا تھا میں نے کھولنے کی کوشش کی تھی وہ نہیں کھلا تم جانتے ہو ناں ہارون تم نے دیکھا تھا ناں تم کہاں تھے تم کہیں نہیں تھے اس نے مجھے گاڑی میں بند کر دیا تم نہیں تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کے ساتھ ہارون نہ ہو تو وہ اکیلی ہوتی ہے۔میں اکیلی تھی ہاری تم نہیں تھے اس نے مجھے بند کر دیا میم کے ساتھ مل کر بند کر دیا تم نے دیکھا تھا ناں ؟"وہ زور زور سے چلانے لگی تھی آس پاس گزرتے لوگ رک گئے تھے۔عمر نے زخمی نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا۔وہ ایک بار پھر بھرے مجمعے میں اس پہ الزام لگا رہی تھی لیکن وہ ایک بار پھر اس بھرے مجمعے میں اسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔ہالے کے اپنے مسئلے تھے عمر کی اپنی مجبوریاں تھیں۔

لیکن آج اس کا دل ٹوٹا تھا بہت بری طرح ٹوٹا تھا۔

ہالے اب بھی چلا رہی تھی ہارون اسے تسلی دے رہا تھا بہلا رہا تھا۔ان کے درمیان فاصلے وقتی تھے ہارون کو ہالے اور ہالے کو ہارون سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا آج عمر نے دیکھ لیا تھا۔

'تم کہاں تھے ہاری تم نے دیکھا ناں اس نے مجھے گاڑی میں بند کیا تم کہاں تھے میم نے اس کے ساتھ مل کر ابھی وہاں اس جگہ مجھے بند کر دیا تھا ہاری میرا دم گھٹ رہا تھا تم نے دیکھا ناں۔'

"ہاں ہالے میں نے دیکھا تھا میں نے سب دیکھا چلو اب تم اٹھو ہم یہاں سے جا رہے ہیں اٹھو میں نے دیکھا تھا سب دیکھا تھا۔"یکدم ہالے نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے اب کے اس کی آنکھیں اجنبی ہو گئیں آنسو رک گئے۔

"تم نے نہیں دیکھا ہارون۔"اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن گر پڑی۔ہارون نے اس کے قریب آنا چاہا ہالے نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم جھوٹے ہو تم نہیں تھے تم نے کیسے دیکھا ہاری تم اس دن اسکول نہیں آئے تھے۔"وہ اسی شاکی نگاہوں سے اس کو دیکھتی پیچھے ہوتی جا رہی تھی۔عمراور ہالے بس اس کو دیکھتے رہے۔

"تم نہیں تھے کوئی نہیں تھا ہالے اکیلی تھی ہر دفع اکیلی تھی تم نے نہیں دیکھا تم نہیں تھے وہاں۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے پیچھے جا رہی تھی۔مجمع چھٹنے لگا تھا۔ہارون وہیں کھڑا دکھ سے اسے دیکھتا رہا۔وہ حال میں واپس آ چکی تھی۔اور یہاں کوئی بھی اس کا اپنا نہیں تھا اور یہاں کوئی اس کا اپنا نہیں تھا۔ایسا ہالے کو لگتا تھا)

"بھابی آپ اور عمر ہمارے گھر آئیں نہ کبھی ہمیں بہت خوشی ہوگی۔"عمر کے ساتھ کھڑا مرد اس سے کہہ رہا تھا۔ہالے نے خالی خالی نگاہوں سے اس کو دیکھا تھا پھر جی ضرور کہتے گردن موڑ لی۔وہ آدمی مڑ گیا ہالے اب بھی کہیں دور کچھ دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو نہیں لگتا اس پارٹی کو اب ختم ہو جانا چاہیے ؟میں بور ہو رہا ہوں۔"عمر اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔ہالے نے غائب دماغی سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا اسی وقت ہارون اور لیل بھی ان کے میز کے گرد آ کر کھڑے ہوئے۔

"سنو میں کیسی لگ رہی ہوں۔"لیل ہارون کے کان کے پاس جھکی۔ہارون نے ایک سادہ سی نظر اس پہ ڈالی۔

"اچھی لگ رہی ہو۔"لیل نے منہ کے زاویے بگاڑ لیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بس ؟صرف اچھی امیر نہیں لگ رہی کیا ؟میں بھی سوچوں وہ سرخ میکسی والی بڑھیا مجھے کیوں دیکھ رہی تھی۔"

"ویسے آج تمہاری ضرورت نہیں تھی یہاں عمر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔لیل حسب توقع بھڑک گئی۔

"ہاں تم تو چاہتے ہی نہیں ہو کہ میں بھی کبھی کسی " لڑکی " کی طرح تیار ہو کر میک اپ کر کے کسی شاہانہ پارٹی میں آؤں کتنا جلتے ہو تم مجھ سے۔وہ تو مجھے تو ہارون لے آیا ورنہ تم تو یہاں اکیلے انجوائے کرنے کا پلان لے کر آئے تھے۔"وہ جلے کٹے لہجے میں کہہ رہی تھی

"میں تمھیں اس لیے نہیں لارہا تھا کیونکہ تم امیر نہیں لگتی تم چاہے کچھ بھی کر لو میک اپ لگا لو یا ڈائمنڈز پہن لو رہو گی غریب ہی اب بھی ایسا لگ رہا ہے جیسے شانو کو تیار کر کے ساتھ لے آئے ہم ۔"لیل کے سرے بدن میں جیسے شرارے دوڑ گئے۔

"خدا کی قسم الفا مجھے اگر ہالے کے بیوہ ہونے کا خیال نہ ہوتا تو آج میں تمھیں اپنے ہاتھوں سے مار دیتی ۔"وہ دبا دبا غرآئی تھی۔ہارون اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کسی اور منظر میں چلا گیا۔

کوئی ہفتہ بھر پہلے کسی اور شام میں۔

("تمھیں پتہ ہے زوجہ کو اس فادر کے بارے میں ساری معلومات کہاں سے ملیں ؟"لیل ہارون کے سامنے کافی رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس نے میرے ہی ایک ساتھی سے ساری معلومات نکلوائی اور تو اور اس کا نمبر بھی میرے ہی موبائل سے نکالا۔ٹھیک کہتا تھا الفا معصوم نہیں ہے وہ۔"لیل کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی

"تو پھر آپ چھوڑ دیں اس کا کام نہ کریں۔"وہ موبائل کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"چھوڑ ہی نہ دوں۔"وہ جل کر بولی۔ہارون نے بٹن دبا کر موبائل کی سکرین تاریک کر دی۔اب وہ سیدھا ہو کر بیٹھا غور سے لیل کا چہرہ دیکھا۔

"آپ یہ سب کیوں کر رہی ہیں ؟کیونکہ یہ میرا کام ہے وہ مجھے پے کرتی ہے۔کیا چاہتے ہو کام چھوڑ دوں پھر کیا کروں گی ؟"

"مجھے سچ بتائیں لیل میں جانتا ہوں وجہ یہ نہیں ہے آپ اس کی خاطر خود کو غیر محفوظ نہیں کر سکتیں آپ اس کے کام کے لیے دن رات ایک نہیں کر سکتیں یہاں تک کہ اس کو اس کے ڈاج کے لیے بھی معاف کر دینا۔عمر نے مجھے آپ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے حساب سے آپ کا یہ روپ بالکل مختلف ہے۔"

وہ بول کر خاموش ہوا لیل چند لمحہ اس کو دیکھتی رہی۔یکدم اس کی آنکھیں گلابی پڑنے لگیں۔ضبط سے آنسوؤں کے زور سے۔

" میں اس کے لیے اس سے زیادہ کر سکتی ہوں کیونکہ وہ معراج بابا کی بیٹی ہے۔"وہ جیسے بہت تکلیف سے بولی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ہمیں نہیں جانتی لیکن ہم اسے جانتے ہیں جب بچے تھے تب سے۔جب سے ہوش سنبھالا تب سے معراج بابا ہم سے ہر وقت اس کی بات کرتے تھے ہالے ہماری غائبانہ فیری ٹیل کی شہزادی تھی۔جن لوگوں نے معراج بابا کو ہم سے دور کیا ان کی بربادی دیکھنے کے لیے اگر مجھے خود کو بھی برباد کرنا پڑا تو میں کر دوں گی۔"اس کے لہجے میں نفرت در آئی اس نے اپنی بڑی بڑی نم آنکھیں اٹھا کر ہارون کو دیکھا۔

"تمھیں پتہ ہے ہم سارے بچے جو ہیون میں رہتے تھے ہم سب آج بھی معراج بابا سے جڑے ہوئے تھے ہر سنڈے وو اپنی ڈائری اور اپنا موبائل لے کے بیٹھتے تھے۔اور ہیون سے چلے جانے والے سارے بچوں کو ایک " فائیو منٹ کال " کرتے تھے وہ رکی آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے ہم سب بچے ہر ہفتے اس پانچ منٹ کا انتظار کرتے تھے پھر ہم ان پانچ منٹ میں ان کو اپنا سارا احوال بتاتے تھے کوئی غم کوئی خوشی پھر اگر کوئی سیریس مسئلہ ہوتا تو معراج بابا ہمارے لیے وقت نکالتے تھے اور ہم سے ملنے آتے تھے۔"وہ مسکرائی ایک اداس ایک زخمی ایک آنسوؤں کے درمیان والی مسکراہٹ ۔

"پانچ ہفتے ہو گئے ہارون اب ان کی کال ہی نہیں آتی۔"آنسو اب روانی سے بہنے لگے تھے لیل کا دامن بھیگتا جا رہا تھا۔

"کوئی ہم یتیموں سے ہمارے پانچ منٹ کیسے لے گیا کیا کسی کو ہمارے پانچ منٹ لینے کا حق تھا ؟یہ دنیا اتنی گندی اتنی بھوکی کیسے ہوسکتی ہے یتیموں کے پانچ منٹ کون لیتا ہے کیا کسی کو حق تھا کہ جن بچوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے ایک انسان میں اپنے سارے رشتے دیکھے ہوں ایک دن کوئی آئے اور ان سے ان کے سارے رشتے چھین لے ؟"

آنسو ٹپ ٹپ گرتے جا رہے تھے اس کی آواز کانپتی جا رہی تھی۔ہارون رنجیدگی سے اس کو دیکھتا رہا

"میں کسی کے لیے کچھ نہیں کر رہی نہ کر سکتی ہوں لیکن جن لوگوں نے ہم سے ہمارے پانچ منٹ لے لیے میں ان کو ایسی سزا دوں گی کہ پچاس سال یاد رکھیں میں ایک ایک کو بتاؤں گی کہ ایک یتیم سے اس کا کچھ بھی چھین لینا کتنا برا ہوتا ہے میں ایک ایک کو بتاؤں گی کسی کے پانچ منٹ لینے کا عذاب کیا ہوتا ہے۔"

اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے اب اس کی آنکھیں سپاٹ ہو گئیں۔

ایک آدمی مر کر کتنے لوگ مار گیا تھا ؟)

وہ واپس حال میں آیا۔اب یہ سانولے چہرے والی لڑکی رو نہیں رہی تھی۔وہ بس نظر اٹھائے یہاں سے وہاں دیکھ رہی تھی۔ہارون نے چہرہ موڑ لیا۔کھانا لگ گیا تھا مودب ٹرینڈ ویٹرز مہمانوں کو شائستگی سے ڈنر ٹیبلز کی طرف لے کر جا رہے تھے۔قصر کبیر کے لان میں تا حد نگاہ تین لمبی لمبی ٹیبلز لگائی گئی تھیں ۔شاہانہ میزیں لذیز کھانے چمچوں اور کانٹوں کی آوازیں مدھم موسیقی ہلکی پھلکی سرگوشیاں ہنستے مسکراتے لوگ۔ایسے میں ایک لمبی میز کی سربراہی کرسی پہ بیٹھی شاہ تاج کبیر اور اس کی دائیں طرف بیٹھا حمزہ شاہ نواز۔وہ بار بار نظر اٹھا کر شاہ تاج کو دیکھتا تھا اور مسکرا دیتا تھا شاہ تاج کافی بار یہ نوٹ کر چکی تھیں اب مزید اس سے یہ برداشت نہ ہوا وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب جھکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"حمزہ شاہ نواز اگر آپ کو لگتا ہے کہ نیوز چینلز پہ چلتی وہ خبریں سچ ہو سکتی ہیں تو آپ غلط ہیں بہتر ہو گا کہ اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیجئے۔"اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ قائم تھی البتہ انداز ذرا سخت تھا۔حمزہ مسکرایا۔

"امید پہ تو دنیا قائم ہے شاہ تاج آپ مجھ سے امید نہیں چھین سکتیں اور رہی بات نظروں کی تو ان نظروں کو خوبصورت چیزیں دیکھنے کی عادت ہے اس میں بھلا میرا کیا قصور۔"وہ اسی دلکشی سے بولا تھا ۔شاہ تاج نے ضبط کرنا چاہا وہ دنیا جہاں کی فراڈ اور کرپٹ عورت محبت میں سچی اور کھری تھی۔ندیم کے علاوہ اس نے کسی اور کا سوچا تک نہیں تھا۔اسی وقت شاہ تاج نے عمر حیات کو اپنی جانب آتے دیکھا شاہ تاج نے نظریں موڑ کر دیکھنا چاہا ہارون شاہد اور ہالے اور لیل ایک میز پہ بیٹھے تھے یہ اس طرف کیوں آ رہا تھا ؟کئی لوگوں نے مڑ مڑ کر اس کو دیکھا تھا اس کی بیوی کا خاندان آج کل خبروں کی زد میں رہتا تھا۔یہ آدمی خود بھی کئی دن ٹاپ ٹرینڈ رہا تھا گو کہ ان میں سے کوئی بھی saint نہیں تھا لیکن اپنا پھیلایا ہوا کچرا کسی کو نہیں دکھتا۔شاہ تاج عمر کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔وہ ان کے قریب آ کر رکا۔

"میں نے آپ کے گھر کی بہت تعریف سن رکھی ہے کیا آپ مجھے اندر سے اس کی خوبصورتی نہیں دکھائیں گی ؟قریب سے۔"وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔شاہ تاج کو کچھ نہ بولتے دیکھ وہ ایک پل کو رکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ کے بیک یارڈ کی خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ یہ تعریف اندر چل کر سننا چاہیں گی یا پھر۔"وہ رکا تین میزوں پہ بیٹھے لوگوں کے جم غفیر کو دیکھا۔"یا پھر میں یہیں ان سب کے سامنے تعریف شروع کروں ؟"اب کے اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا۔

بیک یارڈ کے ذکر پہ شاہ تاج کا سانس تک رک گیا لیکن وہ اچھی اداکار تھی سو مسکراتی رہی۔اب ہالے اور ہارون بھی ان کے قریب آ چکے تھے۔شاہ تاج گردن کڑائے ہوئے لوگوں کی جانب مڑی۔

"توجہ دیجئے گا پلیز۔"شاہ تاج نے بلند آواز میں سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔لوگ جو ان کو نہ دیکھنے کی اداکاری کر رہے تھے اب گردن اٹھائے دلچسپی سے ان کو دیکھنے لگے۔

"ہارون شاہد یہ میرے بچوں کی طرح ہے۔"وہ ہارون کے بازو میں بازو ڈالے لوگوں سے مخاطب تھی۔

"اور عمر حیات۔"اس نے آگے بڑھ کر دوسرا بازو عمر کے بازو میں ڈال لیا۔**(خدا کا خوف کرو بی بی میں شادی شدہ آدمی ہوں عمر دل میں بڑبڑایا)**

"عمر حیات ہارون کی فیملی ہے مطلب میری بھی فیملی ہے ہارون اور عمر میرے دماغ کا بنایا ہوا قصر کبیر اندر سے دیکھنا چاہتے ہیں اور میں نے اپنی زندگی میں ایک بات سیکھی ہے ہینڈسم مردوں کو کسی بات کے لیے انکار نہیں کرتے۔"وہ بولتے ہوئے ہنس پڑی تھی۔میز کے گرد بیٹھے لوگ بھی مسکرائے تھے۔

"میں تھوڑی دیر میں آپ سب کو جوائن کرتی ہوں تب تک مجھے مس کیجئے گا۔"وہ اپنے سحر پھونکنے والے لہجے میں بولتی ہارون اور عمر کے بازو میں بازو ڈالے آگے بڑھتی گئی۔ ہالے اور لیل ان کے ساتھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساتھ چل رہی تھیں۔اب کے اس کا چہرہ مختلف تھا اس پہ دبا دبا غصہ تھا۔لاؤنج میں آ کر اس نے ایک جھٹکے سے ان کا بازو چھوڑا تھا۔

"ہارون بچے یہ سب کیا ہے ؟تم پہلے ان لوگوں کو بغیر انویٹیشن کے میری پارٹی میں لے آئے اور اب یہ مجھے تھریٹ کر رہا ہے۔تمھیں لگتا ہے تمہاری آنٹی یہ سلوک ڈیزرو کرتی ہیں ؟"اس نے بہ مشکل اپنا لہجہ نارمل رکھا ہوا تھا جی تو چاہ رہا تھا اس عمر حیات کے ساتھ ساتھ ہارون کا گلا بھی دبا دے۔

"ہاہ مس شاہ تاج صاحبہ میرے پاس آپ کی اداکاری کا کوئی وقت نہیں ہے مدعے پہ آئیں ؟" عمر آگے آیا شاہ تاج کی آنکھوں میں دیکھا۔اس کی آنکھیں بے تاثر تھیں ان میں سفاکی تھی بے رحمی تھی ۔ہالے خاموش کھڑی رہی۔

"ہالے کے اغوا میں آپ شامل تھیں مجھے صرف یہ بتائیں کہ آپ کو حکم دینے والا کون تھا؟"عمر وقت ضائع کیے بغیر مدعے پہ آیا تھا .شاہ تاج کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا۔

"کیا بکواس ہے یہ میں اس لڑکی کو جانتی بھی نہیں کجا کہ اس کا اغوا۔میں ایسا کیوں کروں گی ؟جواب تو مجھے تم لوگوں سے لینا چاہیے۔میری معصوم بچی کو پھانسی چڑھا دیا رحم نہیں آیا اس کے باپ کو ہاں ؟"

"آپ کی بچی معصوم نہیں قاتلہ تھی۔شاہ تاج اس مسئلے کو وہیں چھوڑ دیں ہم وہاں نہیں جا رہے۔میں ایک سیدھی سیدھی بات پوچھ رہا ہوں آپ کے اوپر کون ہے؟"عمر کا لہجہ نارمل تھا لیکن شاہ تاج تو جیسے بھڑک اٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں چھوڑ دوں ہاں؟ ہمارا خون خون نہیں ہے کیا؟ ہماری بچی معصوم نہیں تھی کیا؟ اور ایک اور بات اس نے قتل نہیں کیا تھا۔اسے ٹریپ کیا گیا تھا۔وہ معصوم تھی میری بچی معصوم تھی۔تمھارے باپ نے، تمھارے باپ نے ایک غلط فیصلہ کیا اسے تحقیق کرنی چاہیے تھی۔اسے کوئی حق نہیں تھا کہ وہ تین پیشیوں کے اندر اندر ہماری بچی کو سزا دے دے۔میری بچی معصوم تھی۔اس نے قتل نہیں کیا تھا ۔تمھارے باپ نے ایک غلط فیصلہ کیا تھا۔"وہ ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی۔ہالے چند ثانیے اس کو دیکھتی رہی پھر آگے آئی، شاہ تاج کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"تمہارا باپ اچھا آدمی نہیں تھا۔اس نے غلط فیصلہ سنایا تھا۔ہالے وہ ایک اچھا جج نہیں تھا۔میری بچی معصوم تھی۔اس نے قتل نہیں کیا تھا۔"اب اس کی آواز ہلکی تھی ، بالکل ہلکی۔

" یہ بکواس کر رہی ہے ہالے، اس کی بات مت سنیں۔"عمر نے پیچھے سے پکارا تھا۔

"تمہارا باپ اچھا آدمی نہیں تھا۔اس نے غلط فیصلہ دیا تھا۔میری بچی معصوم تھی۔تم سن رہی ہو ناں میری بچی معصوم تھی۔میری ماہی معصوم تھی۔"وہ کسی ہپناٹائز کر دینے والے عامل کی طرح ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی۔یوں جیسے کوئی جادو کر رہی ہو یوں جیسے کوئی منتر پڑھ رہی ہو۔

"ہالے آپ اس کی بات کیوں سن رہی ہیں۔ساری دنیا جانتی ہے ماہی نے قتل کیا تھا۔سارے ثبوت ساری گواہیاں اس کے خلاف تھیں۔آپ مجھے بات کرنے دیں۔اس عورت کو میں خود ڈیل کر سکتا ہوں۔"اب کے عمر چڑ گیا تھا۔ہارون خاموش تھا کیونکہ ہالے خاموش تھی۔وہ جانتا تھا ہالے اگر خاموش

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے تو اندر بہت سارا شور چھپا رکھا ہے۔لیل کی پہلو میں گری مٹھی بھینچتی جا رہی تھی۔ان لوگوں نے اس کے معراج بابا کو اس سے دور کر دیا۔

"تمھارے باپ نے غلط فیصلہ . .

اس کو مت سنیں

میری بچی معصوم . . .

میں اسے ہینڈل کر سکتا ہوں " آوازیں گڈ مڈ ہونے لگی تھی شور بڑھتا جا رہا تھا۔

"بابا نے غلط فیصلہ لیا تھا۔"ہالے ہلکی آواز میں بولی۔شاہ تاج رک گئی۔ہالے نے آنکھیں اس کے چہرے پہ گاڑ دیں.

" ماہی قاتل نہیں تھی آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔وہ فیصلہ غلط تھا آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔"

ہالے آپ۔"عمر آگے آیا۔ہالے نے اس کو روک دیا۔

"قاتل ماہی نہیں تھی۔ماہی معصوم تھی۔فیصلہ غلط تھا کیونکہ قتل آپ نے کیا تھا۔"الفاظ تھے کہ سیسہ شاہ تاج کو اپنے کان جلتے محسوس ہوئے۔عمر اپنی جگہ سن ہوگیا۔ہارون شل تھا۔لیل کی بھینچی ہوئی مٹھی کھل گئی۔ایک لمحے کو ساری دنیا خاموش ہوگئی۔ساری دنیا میں بس ایک ہی آواز تھی ہالے سلطان کی آواز وہ کہے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بابا نے ثبوتوں کی بنا پہ فیصلہ سنایا اور ثبوت ماہی کے خلاف تھے لیکن در حقیقت اس قتل کے پیچھے آپ تھیں۔ماہی کا تعلق کوئی ٹاکسک تعلق نہیں تھا۔ان دونوں کا تعلق گرو کر رہا تھا وہ دونوں شادی کرنے والے تھے لیکن آپ سے یہ برداشت نہ ہو سکا۔"ہالے بول رہی تھی اور شاہ تاج سانس لیے بغیر سن رہی تھی۔اس کی زبان تالو سے چپک گئی تھی۔

" آپ نے اس سے بدلہ لیا ا۔پنی محرومیوں کا بدلہ ، آپ کو ساری زندگی باپ کا پیار نہیں ملا اور وہی پیار جب ماہی کو ملا تو آپ جیلس ہونے لگیں۔" شاہ تاج بے دھم ہو کر صوفے پہ گر گئی۔

" وہ دونوں شادی کرنے والے تھے اور آپ سہہ نہیں سکیں۔آپ نے اس کے بوائے فرینڈ کو گھر بلوایا اور اسے بند کر دیا پھر اگلے کئی دن آپ اسے ٹارچر کرتی رہیں۔اپنے محروم بچپن اور جوانی کا بدلہ لیتی رہیں لیکن آپ کو سکون نہیں ملا اور آخر کار آپ نے اسے مار دیا۔آپ نےایک معصوم لڑکے کی جان لے لی۔اپنے حسد کی وجہ سے اپنے شر کی وجہ سے۔آپ نہیں چاہتی تھیں کہ ماہی کی شادی ہو بلکہ آپ کو ہر اس لڑکی سے نفرت ہوجاتی ہے جس کی شادی اس کی پسند سے ہو رہی ہو۔آپ کو اپنی محرومیاں یاد آ جاتی ہیں۔آپ کسی لڑکی کو خوش نہیں دیکھ سکتی کیونکہ آپ نے ایک اچھی جوانی نہیں دیکھی۔آپ کی محبت آپ سے چھن گئی کیونکہ وہ آدمی کم مایا اور بدنام زمانہ تھا آپ کے بھائی اس رشتے پہ راضی نہیں ہوئے کیونکہ انہیں آپ سے زیادہ عزیزاپنا نام تھا۔آپ نے اپنی محبت کھو دی اور اسی کا بدلہ آپ نے ماہی سے لیا۔آپ نے اس کی قبر بیک یارڈ میں اس لیے نہیں بنوائی کہ آپ کو اس سے محبت تھی۔" وہ آگے آئی شاہ تاج کی آنکھوں میں دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ نے ایسا اس لیے کیا تاکہ آپ کے بھائی اس اذیت کو بھول نہ سکیں۔ان کو یاد رہے کہ ان کی بیٹی مر چکی ہے۔وہ پل پل مرتے رہیں۔میرا باپ برا آدمی نہیں تھا آپ بری عورت تھیں۔میرے باپ نے غلط فیصلہ نہیں دیا۔آپ نے ان کے سامنے ایسے ثبوت رکھے کہ ان کو یہی فیصلہ لینا پڑا۔آپ بری عورت ہیں شاہ تاج بہت بری۔" وہ صور پھونک کر پیچھے ہٹی۔شاہ تاج کا رنگ نچڑ چکا تھا۔اس کا چہرا ایسا تھا جیسے کسی نے کھولتا ہوا تیل ڈال دیا ہو۔اس کی آنکھیں بے رمک تھیں جیسے کسی مردار جانور کی آنکھیں۔چند لمحوں کے لیے سارے میں خاموشی چھا گئی۔ہارون اور عمر سامنے رکھے صوفوں پہ بیٹھ گئے۔لیل ایک کونے میں کھڑی رہی۔ہالے بھی کھڑی رہی۔شاہ تاج کے بالکل سامنے اس کا زوال بن کر کھڑی رہی۔

" تمھیں یہ سب کس نے بتایا ؟ "کافی دیر بعد شاہ تاج کی آواز انہیں سنائی دی۔

" ہیروں نے۔" ہالے مسکرا کر بولی تھی۔

" ہیرے ؟ " ان تینوں نے ایک ساتھ پوچھا۔۔ہالے نے سر ہلایا۔

" ہاں ہیرے میں ہیروں کو جانتی ہوں۔ان کی اچھائی ، برائی ، پیار غصہ . . " وہ شاہ تاج کے قریب جھکی آواز بلند ہی رکھی۔

" میں ہیروں کی ضرب بھی جانتی ہوں شاہ تاج۔وہی ضرب جو اس لڑکے کے چہرے پہ تھیں ، جو اس کی گردن پہ تھی۔" ہالے نے اس کے ہیرے کی انگوٹھیوں سے مزین ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔

" یہ درمیان والی انگوٹھی ..."اس نے نیلے ہیرے کی جانب اشارہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کے چہرے اور گردن پہ لگی ضرب اسی ہیرے کی تھیں میں جانتی ہوں۔" وہ بول کر سیدھی ہوئی۔

" ہر ڈائمنڈ لوور کے پاس ڈائمنڈز کی ایک بہت اچھی کلیکشن ہوتی ہے۔اس پارٹی میں آنے والی کئی عورتیں ڈائمنڈ لوورز ہیں۔لیکن اس پارٹی میں موجود دو عورتیں ایسی ہیں جو daimond lovers نہیں ہیں۔ڈائمنڈز ان کی obsession ہیں۔" وہ رکی شاہ تاج کی ساکت ہوئی آنکھوں میں دیکھا۔

" وہ عورتیں آپ اور میں ہیں۔ہمارے لیے ہیرے محبت نہیں آبسیشن ہیں۔اور آپ daimond lovers اور daimond obsessed انسان کا فرق جانتی ہیں ؟ " شاہ تاج کا سر نفی میں ہلا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نا سمجھی تھی۔ایسی ہی نسمجھی ہارون شاہد اور لیل کی آنکھوں میں بھی تھی۔ان سب میں سب سے زیادہ پر سکون عمر حیات تھا۔

" ڈائمنڈ لوورز ڈائمنڈز کو As it is قبول کر لیتے ہیں چاہے وہ کوئی نیکلس ہو، کوئی انگوٹھی ہو، کوئی بریسلیٹ ہو، چین یا پھر کف لنکس۔وہ بس خرید لیتے ہیں جس ڈیزائن میں بنا ہو جیسا بھی ہو ان کو بس ڈائمنڈ چاہیے ہوتا ہے۔Obsessed انسان الگ ہوتا ہے اسے صرف ہیرا نہیں چاہیے ہوتا اسے منفرد نظر آنا ہوتا ہے۔وہ اپنے جنون میں یکتا رہنا چاہتا ہے اسے سراہے جانے کی خواہش ہوتی ہے۔وہ پزیرائی چاہتا ہے۔وہ چاہتا ہے لوگ اس کے ہیروں کو یاد رکھیں لوگ " **ان کو** " یاد رکھیں۔"وہ کہہ رہی تھی اور شاہ تاج دم سادھے سنے جا رہی تھی۔

"اور یاد رکھنے کے لیے کیا کیا جاتا ہے ؟ یاد آنے کے لیے منفرد بنا جاتا ہے الگ بنا جاتا ہے۔جس طرح آپ اور میں الگ بنتے تھے۔ہم اپنے ہیروں کو منفرد بنواتے تھے۔مجھے معصوم 'سادہ ہیرے پسند تھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔میرے نیکلس انگوٹھی یا بریسلٹ میں اگر تکون ہیرے جڑے ہوتے تھے تو میں انھیں گول کرواتی تھی اگر گول ہوتے تھے تو میں انہیں چوکور بنواتی تھی۔کیونکہ میں obsessed تھی۔میں لوور نہیں تھی اسی طرح آپ کو شاطر ہیرے پسند تھے نوک دار چبھنے والے ہیرے درد دینے والے ہیرے۔آپ اپنے ہیروں کو اپنے تراشے ہوئے ہیروں کو ایک بار پھر تراش کر ان کی نوک نکالتی تھیں کیونکہ آپ بھی میری طرح ڈ ائمنڈ obsessed تھیں۔لوگ مجھے میرے ڈائمنڈز کے " منفرد " ہونے کی وجہ سے یاد رکھتے تھے۔اور آپ کو آپ کے چبھن اور درد دینے والے ہیروں کی وجہ سے آپ جب بھی کسی سے ہاتھ ملاتی تھیں تو آپ کی انگوٹھی کے ہیرے ان کو تکلیف دیتے تھے اور وہ لوگ لازماً آپ سے ان ہیروں کے متعلق سوال کرتے تھے اور آپ کے ہیرے یاد گار بن جاتے تھے آپ یاد گار بن جاتی تھیں۔سرمد کے چہرے پہ اس کی گردن اور جسم کے باقی کئی حصوں پہ ایسے نشان تھے جیسے اس کو تھپڑ یا مکا مارا گیا ہو اور انگلی میں موجود ہیرا اس کے چہرے اور گردن میں کھب گیا ہو۔آپ نے اس کی گردن بھی انہی نوکدار ہیروں سے کاٹی تھی۔یہ ثابت ہو چکا ہے لیکن جو ثابت نہ ہوا وہ یہ تھا کہ ماہی کو ہیروں سے چڑ تھی اسے جیولری کے نام سے نفرت تھی اس کا سٹائل ہمیشہ بوائے کٹ رہا تھا اس میں لڑکیوں والی کوئی عادت تھی ہی نہیں۔لیکن آپ نے اس کا علاج بھی ڈھونڈ لیا تھا۔آپ نے قتل سے پہلے ماہی کی انگلی میں یہی نیلے ہیرے والی انگوٹھی پہنا دی تھی اس کی سالگرہ کے گفٹ کے طور پہ آپ ماہی سے بہت محبت کرتی تھیں لیکن آپ نہیں چاہتی تھیں کہ اس کی شادی ہوجائے۔آپ نہیں چاہتیں کہ کسی بھی لڑکی کی شادی ہو اس کی پسند سے اس کی مرضی سے کیونکہ آپ کی شادی نہیں ہو سکی۔اسی لیے آپ شادیوں میں نہیں جاتیں۔آپ ایک سائیکو پیتھ ہیں کسی بھی لڑکی کی پسند کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شادی آپ کو "ٹریگر" کرتی ہے جس طرح ماہی کی شادی نے کیا۔جس طرح۔۔"وہ رکی صوفے کے ہتھے پہ ہاتھ رکھے اس کی جانب جھکی۔

"جس طرح میری شادی نے آپ کو ٹریگر کیا۔" وہ پیچھے ہٹی۔

" میں آپ کے پرسنل مسئلے میں نہیں پڑنا چاہتی۔آپ اپنی بھتیجی کو قتل کریں یا اپنے بھائی کو لیکن آئندہ میرے بابا کا نام اس سب میں مت لیجئے گا۔" ہالے نے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔کافی دیر خاموشی کی نظر ہوئے شاہ تاج کا رکا ہوا سانس اب بحال ہوا۔اب کے شاہ تاج سیدھی ہو کر مسکرائی۔ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا لی اور مسکرا کر ان تینوں کو دیکھا۔

" اور تمھیں لگتا ہے تمہاری اس تھیوری پہ کوئی یقین کر لے گا ؟آہ ہالے آہ۔تم ایک انتہائی بے وقوف عورت ہو۔مجھے لگا تھا مجھے تم سے خوف زدہ ہونا چاہیے لیکن اب لگتا ہے تم سے خوف زدہ ہونا بے کار ہے۔تم اپنی فیری ٹیل تھیوریز سے کچھ ثابت نہیں کر سکتیں۔ہیروں نے بتایا واٹ نان سینس۔"اس نے نخوت سے ہاتھ جھلایا تھا۔اس کا ڈر ختم ہو چکا تھا اب وہ پر سکون تھی۔ہالے بھی پر سکون تھی۔

" میں نے ابھی بات ختم نہیں کی شاہ تاج۔میں نے کہا میرے بابا کا نام ان سب میں مت لیجئے گا ورنہ میں ساری دنیا کو بتا دوں گی کہ اس رات جیل کے اس کمرے میں ماہی کو مارنے والی بھی آپ خود تھیں ۔"شاہ تاج کی جھلاتی ٹانگ رک گئی۔دل بھی رک گیا ہوا بھی رک گئی سب کچھ ساکن ہو گیا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔دماغ خراب تو نہیں ہو گیا۔ماہی نے خود کشی کی تھی۔" وہ پھنکاری تھی البتہ اس کا چہرہ اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ اس رات جیل گئی تھیں شاہ تاج۔"ہالے نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اتنے وثوق سے کہا کہ پل بھر کو شاہ تاج گنگ ہو گئی۔عمر لیل اور ہارون ان دونوں کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی فلم چل رہی ہو۔

" آپ نے سرمد کا قتل ماہی پہ پلانٹ کیا پھر آپ نے ماہی سے اقرار کر لینے کو کہا۔آپ نے اس سے کہا کہ آپ اسے بچا لیں گی اور اس بچی نے آپ پہ یقین کر لیا لیکن پھانسی سے ایک رات قبل اس نے جب ساری حقیقت سرمد کے بھائی کو بتا دینے کا فیصلہ کر لیا تب آپ وہاں گئی تھیں۔آپ جیل گئیں اور سرمد سے ملنے سے پہلے آپ نے اسے مار دیا۔آپ نے اپنی محرومیوں کا بدلہ اس سے لیا۔"

" تمھیں . تم . . تمھیں کس نے بتایا ؟" اس نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ پوچھا۔

" ہیروں نے۔" وہ مسکرا کر بولی۔

" ماہی کے چہرے پہ جو زخم تھا وہ آپ کی انگوٹھی کے ہیرے کا تھا باقی کام ماہی کی واٹس ایپ چیٹ ... "

" میں نے ماہی کی واٹس ایپ چیٹ ڈیلیٹ کر دی تھی۔"وہ یکدم دھاڑی۔ہالے ایک بار پھر مسکرائی۔

" آپ نے چیٹ ماہی کے موبائل سے ماہی کے واٹس ایپ سے ڈیلیٹ کی تھی لیکن ..."وہ رکی۔"سرمد کے موبائل کی چیٹ آپ کس طرح ڈیلیٹ کر سکتی تھیں ؟ ماہی نے اسے ایک کنفیشن میسج بھیجا تھا۔"

" یہ انجام ہوتا ہے اپنے بچوں کو جیل میں بھی شاہی انداز دینے کا۔کیا ضرورت تھی اسے موبائل دینے کی ؟"ہارون افسوس سے کہہ رہا تھا عمر نے بھی تائید کی تھی۔

" یہ امیر لوگوں کے اتنے چونچلے کیوں ہوتے ہیں ؟" لیل نے تبصرہ کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم لوگ مر کر بھی پیدا ہو جاؤ تو مجھ پہ کچھ بھی ثابت نہیں کر سکو گے۔ میں اس شہر کی سب سے بڑی کرمنل لائیر ہوں۔میرا بھائی ایمبیسڈر رہ چکا ہے۔میرے تعلقات ہیں سسٹم میں میرے لوگ ہیں ایک ہفتہ۔"اس نے انگلیوں پہ گن کر بتایا۔

"اس میس سے نکلنے کے لیے ایک ہفتہ بھی بہت بڑی چیز ہے۔میں نکل آؤں گی لیکن باہر آنے کے بعد میں تمھارے ساتھ جو کچھ کروں گی وہ پھر دنیا دیکھے گی۔اسی لیے بہتر ہے یہاں سے دفع ہو جاؤ باہر میرے مہمان میرا انتظار کر رہے ہیں۔"وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے بولی۔اب کے عمر آگے آیا۔ہالے صوفے پہ آکر بیٹھ گئی۔یہ اشارہ تھا کہ اب تم سنبھالو۔

" میں جانتا ہوں شاہ تاج کہ ہم آپ کو ماہی کے قتل کیس میں دھمکا نہیں سکتے اور اگر ہم نے ایسی کوشش کی یا پھر ہم کامیاب بھی ہو گئے اور آپ کو جیل بھی بھیج دیا تو یہ سب بے کار ہو گا آپ ایک ہفتے سے پہلے پہلے اپنے گھر پہ ہوں گی۔"شاہ تاج مسکرائی۔

"اپنے شوہر سے کچھ سیکھو ہالے سلطان یہ تو جینئیس ہے۔"

" میری بات پوری تو سن لیں۔"عمر مزید آگے آیا۔

" میں آپ کو ماہی کے قتل میں نہیں گھسیٹ سکتا لیکن میں آپ کو معراج سلطان کے قتل میں " مدد گار " کے طور پہ ضرور گھسیٹ سکتا ہوں اور اس کیس سے نکالنے کے لیے اگر آپ کا مرا ہوا باپ بھی آجائے تو نکال نہیں سکے گا کیونکہ ہر کوئی ماہی یا سرمد نہیں ہوتا۔کچھ لوگ عمر حیات بھی ہوتے ہیں جو اپنے دشمن کو قبر تک چھوڑ کر آتے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں جسٹس معراج کے قتل میں مددگار؟ ہاہ کیا بکواس ہے۔کیا تم لوگ آج نیٹ فلیکس دیکھ کر آئے ہو کون سی سیریز دیکھی بلکہ ویٹ لیٹمی گیس ؟"وہ سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولی۔عمر نے بغیر کچھ کہے اپنے موبائل پہ ایک ویڈیو چلا کر اس کے آگے کر دی۔شاہ تاج نے اچھنبے سے سکرین پہ چلتے مناظر دیکھے۔

(وہ ایئر پورٹ پہ کے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا۔عقاب جیسی آنکھیں ہر باہر آتے ہوئے انسان پہ جمائے عمر حیات کسی کو تلاش کر رہا تھا۔دفعتا اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اسے بالآخر وہ آدمی نظر آ گیا تھا۔لمبا تڑنگا صاف رنگت اور مناسب نقوش والا عبدل (جس ہسپتال میں معراج سلطان کا قتل ہوا اسی ہسپتال کا سی سی ٹی وی انچارج)اس نے چہرہ آدھا چھپا رکھا تھا یہ دبئ سے پاکستان آنے والی فلائٹ تھی ۔عمر گاڑی سے اتر کر اس کے سامنے آیا تھا۔عبدل نے اس کا چہرہ دیکھا تو بے اختیار پیچھے ہٹا۔چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑنے لگا وہ اس آدمی کو کیسے بھول سکتا تھا ؟تقریبا آدھے گھنٹے بعد عبدل ایک ٹوٹی ہوئی کرسی پہ نیم بے ہوش پڑا تھا۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ہونٹ پھٹ چکا تھا۔چہرے پہ تھپڑ اور مکوں کے واضح نشان تھے۔اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی۔عمر اس کے سامنے کرسی پہ بیٹھا تھا چہرے پہ سختی اور سفاکی لیے۔

" بتاؤ تم سے فوٹیج ڈیلیٹ کرنے کا اور دبئ بھیجنے کا پلان کس کا تھا ؟ پہلی اور آخری بار پوچھ رہا ہوں اگر جواب میری مرضی کا نہ ہوا تو بہت برا ہو گا۔" عبدل نے چند لمبے لمبے سانس لیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"شاہ . . تاج . . اس عورت کا نام شاہ تاج تھا۔" وہ بہ مشکل بول رہا تھا عمر کے ہاتھ کے مکے اس کے لیے عذاب ثابت ہوئے تھے۔

"وہ میرے پاس آئی تھی وکیل تھی۔اس نے کہا فوٹیج ڈیلیٹ کر دوں ورنہ وہ مجھے مار دے گی۔میں نے فوٹیج ڈیلیٹ کر دی اور اس نے مجھے دبئ بھیج دیا لیکن کل مجھے پتہ چلا کہ میری بیٹی بہت بیمار ہے اور مجھے واپس آنا پڑا۔خدا کے لیے اب مجھے چھوڑ دو۔" وہ اٹک اٹک کر نقاہت سے کہہ رہا تھا۔گردن اب بھی ڈھلکی ہوئی تھی۔عمر آنکھیں چھوٹی کیے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"شاہ تاج نے فوٹیج کیوں ڈیلیٹ کروائی ؟ کیا وہ معراج سلطان کے کمرے میں گئی تھی ؟"

"نہیں . . . وہ بس کسی کی مدد کر رہی تھی۔وہ بس قاتل کی مدد کر رہی تھی میں نے اس کی باتیں سنی تھی وہ مہرہ نہیں ہے وہ مددگار ہے۔"

"میرے جانے کے بعد جج صاحب کے کمرے میں کون آیا تھا ؟"

"شمس سلطان اور اس کے بعد سفیر سلطان۔اور کوئی نہیں آیا۔فوٹیج میں بس یہی لوگ تھے۔" عمر اٹھ کھڑا ہوا۔یہ آدمی اور کچھ نہیں جانتا تھا۔ہارون نے موبائل نیچے کر لیا۔

"اب مجھے . . مجھے میرے . . . گھر جانے دو . . میری بیٹی بیمار ہے . . . . . جانے دو مجھے۔" وہ بے ہوش ہونے کے قریب تھا۔عمر اپنے موبائل پہ ایک نمبر ڈائل کر رہا تھا کال ملی تو اس نے موبائل کان سے لگایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" عظیم ایک لوکیشن بھیج رہا ہوں بندے بھیجو۔یہاں ایک بندا ہے مجھے یہ اگلے دس سال تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے نظر آنا چاہیے۔تم کیا کرو گے کیسے کرو گے میں نہیں جانتا لیکن اگر یہ بندہ باہر آیا تو میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں۔"اس نے سختی سے کہہ کر کال کاٹ دی۔ہارون نے اس کو " سب کچھ بتا دیا ہے اب اسے بخش دو" والی نظروں سے دیکھا تھا۔اور پھر عمر نے بھی اس کو " اس کی جگہ تمھیں بھیج دوں" والی نظروں سے دیکھا تھا۔

ہارون لا حول پڑھ کہ رہ گیا)

" اب کیا کہیں گی آپ شاہ تاج صاحبہ ؟" عمر اس کے قریب کھڑا طنزیہ سا کہہ رہا تھا۔شاہ تاج نے بدقت تھوک نگلا تھا۔

سانس دور کہیں سینے میں اٹکا تھا لیکن اس نے گردن اکڑائے رکھی۔اس کی مردہ ہوتی آنکھوں میں اب بھی رعونت تھی ناقابل تسخیر ہونے کا زعم تھا۔اس نے گردن جھکانی سیکھی ہی نہیں تھی یا پھر اب تک گردن توڑ دینے والا وار ہوا ہی نہیں تھا۔اس نے آنکھیں اٹھائیں ان کو عمر کی آنکھوں میں گاڑا۔

" میں تم سے نہیں ڈرتی عمر۔میں ان چھوٹے موٹے کیڑوں سے نہیں ڈرتی میں سمندر کی سب سے بڑی بلا ہوں میں اس زمین کی سب سے بڑی بلا ہوں۔مجھے مت ڈراؤ عمر۔میں خوف زدہ نہیں ہوتی۔میں سب کچھ نگل جاتی ہوں دکھ ، بیماری ،بدنامی ، خوف میرے مہمان میرا انتظار کر رہے ہیں۔" وہ ایک بار پھر کہہ کر جانے لگی۔وہ لاؤنج کے دہانے پہ تھی جب ایک آخری اور کاری وار ہوا۔شاہ تاج کے موبائل نے ایک بپ بجائی۔اس نے موبائل اٹھایا میسج کھولا۔سکرین پہ نظر پڑتے ہی اس کا پورا چہرہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفید ہو گیا لٹھے کی مانند سفید۔آنکھوں کی جوت بجھ گئی دل رک گیا سانس بھی رک گئی۔وہ اس کی میڈیکل رپورٹس تھیں جن میں صاف صاف لکھا تھا کہ شاہ تاج کو ایک ذہنی عارضہ ہے۔وہ ایک محروم بچپن گزارنے والی عورت ہے اور اب وہ کسی بھی بچی یا بچے کو باپ کا پیار ملتے نہیں دیکھ سکتی۔وہ ایک بے تکی محبت کرنے والی عورت ہے۔اس نے ایک ادھوری جوانی گزاری اس کی شادی کسی وجہ کے باعث نہ ہو سکی اور اب وہ کسی بھی لڑکی کی شادی اس کی پسند سے ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔سرخ جوڑا اور پیلا زیور اسے ٹریگر کرتا ہے۔وہ عموما شادیوں میں نہیں جاتی اور اگر کبھی چلی جائے تو کئی کئی دن ڈپریشن میں رہتی ہے اور خود کو نقصان پہنچاتی رہتی ہے۔کچھ عرصے سے اس کا ڈپریشن حد سے تجاوز کرنے لگ گیا تھا اور اسی وجہ سے اس نے اپنی بھتیجی کا قتل کیا اور اسی وجہ سے اس نے ہالے سلطان کے اغوا میں مدد گار بننے کی حامی بھر لی یہ تمام باتیں اس نے اپنے ڈاکٹر کے سامنے قبول کی تھیں۔

نیچے ڈاکٹر کا ایک معذرتی نوٹ تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ اپنی کلائنٹ کی پرسنل باتیں یا ان کے سیشن کے دوران ہونے والی باتیں کلائنٹ پریویلیج کے تحت نہیں بتا سکتے لیکن کچھ عرصے سے ان کی پیشنٹ کی سرگرمیاں مشکوک اور نقصان دہ ہونے لگی تھیں اور اپنے پیشنٹ کی جان اور ان کی حفاظت ان کا فرض ہے اسی لیے وہ یہ باتیں بتانے پہ مجبور ہو گئے۔اب کے ہارون کی باری تھی اس نے کہنا شروع کیا

۔

" شاہ تاج صاحبہ سوچیں اگر یہ تمام رپورٹس میڈیا کے سامنے آ گئیں تو آپ کا کیا ہو گا آپ کا کیریئر بری طرح متاثر ہو گا آپ کی ساکھ تباہ ہو جائے گی۔لوگ آپ کو کیس دینا تو دور آپ کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے۔کوئی آپ کی بیماری کو بیماری نہیں سمجھے گا سب کو لگے گا یہ آپ کا حسد ہے یہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ کی جلن ہے۔کوئی آپ کو اپنی شادی میں نہیں بلائے گا کوئی آپ کو اپنے گھر کسی تقریب میں نہیں بلائے گا آپ کا سوشل سرکل تباہ ہو جائے گا آپ برباد ہو جائیں گی شاہ تاج۔ آپ سے ملنے بات کرنے والا کوئی نہیں رہے گا اور پھر ڈپریشن بڑھے گا۔آپ مزید بیمار ہوں گی اور آپ کے پاس علاج کے پیسے بھی نہیں ہوں گی پھر آپ کا ڈپریشن اور بڑھے گا۔اور ایک دن آپ پاگل ہو جائیں گی۔آپ دیواروں سے سر پھوڑیں گی آپ ایک گھٹیا مری ہوئی گندی زندگی گزار کر مر جائیں گی اور کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی کہانی یہاں سے شروع ہوتی ہے۔"شاہ تاج کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں ہارون کہے گیا۔

" آپ مر جائیں گی شاہ تاج اور کوئی آپ کی لاش کو کندھا تک نہیں دے گا کیونکہ کوئی ہو گا ہی نہیں۔ نہ جانے کتنے دن آپ کی لاش کمرے میں سڑتی رہے گی گلتی رہے گی یا پھر شاید کسی سڑک پہ پڑی رہے گی گدھ آپ کو نوچ کھائیں گے۔"

" بسس . . . بسسس بکواس بند کرو۔" وہ یکدم دھاڑی تھیں۔شاہ تاج کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا وہ مڑی اور زخمی شیرنی کی طرح عمر پہ جھپٹی تھی۔

وہ اس کا کالر پکڑے بری طرح دھاڑ رہی تھی۔

" میں تمھیں مار ڈالوں گی اگر تم نے ایسا کچھ کیا۔میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی برباد کر دوں گی میں تمھیں۔" اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔

عمر نے ایک جھٹکے سے خود کو آزاد کروایا تھا شاہ تاج کی کلائیاں اب اس کے ہاتھوں میں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا کر رہی ہیں بی بی خدا کا خوف کریں میں شادی شدہ آدمی ہوں۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سرد سرگوشی کر رہا تھا۔شاہ تاج پہ تو مانو جنون سوار ہو گیا تھا۔وہ ایک بار پھر عمر پہ جھپٹنا چاہتی تھی جب ہارون کی آواز نے اس کو جما دیا برف کر دیا سن کر دیا۔

" آپ کے بیک یارڈ میں ماہی کی لاش کے ساتھ اور کیا کیا دفن ہے ہم جانتے ہیں۔" وہ یکدم فریز ہو گئی۔اس کی ساری دنیا فریز ہو گئی۔عمر نے اس کی کلائی آزاد کی۔وہ شاکی انداز میں پیچھے ہوتی گئی۔اس کا سفید چہرہ اب مردوں سے بھی بدتر تھا۔وہ اپنے قیمتی کپڑوں کی پرواہ کیے بغیر نیچے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھ گئی۔

"کیا چاہتے ہو ؟ "اس نے مردہ آنکھیں اٹھا کر تین لفظی سوال کیا۔

" آپ کے اوپر کون ہے؟ ہالے کا اغوا اور جج صاحب کے قتل کے بارے میں آپ کتنا جانتی ہیں اور کتنی ملوث ہیں سب بتائیں۔" عمر اس کے سامنے رکھے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھ گیا۔

ہالے نے سانس روک لیا۔اگر اس نے عمر کا نام نہ لیا تو ؟اس کا دل رک گیا۔اگر اس نے عمر کا نام لے لیا تو ؟دل اب بھی رکا تھا اور پہلے سے زیادہ شدت سے رکا تھا۔

شاہ تاج نے کچھ کہنا شروع کیا۔لیکن ایک منٹ کیا تم یہ نہیں جاننا چاہتے کہ عمر حیات کے پاس شاہ تاج کا راز کیسے آیا ؟

(کدال پہ لگی گیلی مٹی اور گھاس دیکھ کر عمر ٹھٹکا تھا لیکن وہ گھاس قدرتی گھاس نہیں تھی اس نے کدال پہ لگی گھاس کو انگلیوں کے پوروں سے اٹھایا۔عمر حیات گھاس کو جانتا تھا۔اس نے اپنی ماں کے باغیچے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں لگی گھاس کو اپنی سائیکل سے روندا تھا۔اس نے اسکول کے گراؤنڈ میں لگی گھاس کو اپنی چھوٹی چھوٹی مٹھیوں سے توڑا تھااس نے کئی گھاس پہ بیٹھ کر پڑھا تھا۔گھاس پہ بیٹھ کر کھایا تھا۔

اسے گھاس سے دشمنی بھی تھی اور محبت تھی۔وہ اس کے ہر رنگ سے واقف تھا یہ گھاس نہیں تھی یہ "گراس کارپیٹ" تھا۔اور قصر کے لان میں اصلی گھاس اگی تھی یہ گھاس قصر کے بیک یارڈ کی تھی ۔اسے بیک یارڈ چیک کرنا تھا۔اس نے ایک نظر اپنے پیچھے کھڑی ہالے کو دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ کم از کم اپنی بیوی کے ساتھ ہوتے ہوئے کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔ہالے اور لیل کو باہر سڑک پہ چھوڑ کر وہ ہارون کے ساتھ اندر آیا۔قصر کا سیکورٹی سسٹم سخت اورچاک وچوبند تھا لیکن جب جڑیں کھوکھلی ہوں تو عمارت کو گرنے میں وقت نہیں لگا کرتا اور اس عمارت میں گھاک لگانے والی "میڈونا ایسٹن" تھی۔

وہ ہارون کے ساتھ واپس آیا لیکن داخلی دروازے سے نہیں اس نے اپنے لیے پچھلا دروازہ منتخب کیا ۔بیک یارڈ تا حد نگاہ وسیع اراضی پہ پھیلا تھا۔عمر سنجیدہ تھا۔اس کی نظریں ایکسرے کر رہی تھیں جبکہ ہارون کی متذبذب تھیں۔

"ٹھیک ہے مان لیا تم غریب رہے ہو لیکن تم پولیس والے ہو۔اتنی عقل تو تم میں ہونی چاہیے کہ شاہ تاج اپنا پیسہ یہاں اپنے لان میں کبھی نہیں رکھے گی۔"وہ عمر کے پیچھے چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"شاہ تاج کا سارا پیسہ گنز کی غیر قانونی سمگلنگ اور ہیومن ٹریفکنگ سے آتا ہے۔"اس نے کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" پچھلے کچھ عرصے تک شاہ تاج اور اس کے بھائی کا سارا پیسہ وہ دونوں بیرون ملک منتقل کرتے رہے تھے کیونکہ اس حکومت میں ان کے لوگ تھے۔اس کا بھائی ایمبیسڈر تھا پیسہ منتقل کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تھی۔" وہ چلتے ہوئے رکا ماہی کی قبر سے ذرا فاصلے پہ پنجوں کے بل بیٹھا۔

" لیکن اس حکومت میں نئے لوگ ہیں نئی " رقمیں " ہیں نئے معاہدے ہیں۔"اس نے کہنا جاری رکھا ۔" یہ حکومت ان سے زیادہ چارج کرے گی مختلف معاہدے کرے گی۔یہاں تعلقات بنانے میں وقت لگے گا اور شاہ تاج اس وقت رسک افورڈ نہیں کر سکتی۔ماہی کے واقعے کے بعد وہ کافی محتاط ہو گئی ہے۔ اس نے پارٹی اسی لیے دی ہے تاکہ وہ اس نئی حکومت کے نئے لوگوں سے نئے معاہدے کر سکے کیا تم نے اس کی انوائٹ لسٹ نہیں دیکھی ؟"وہ بول رہا تھا اور ہارون غور سے سن رہا تھا۔

" میں گھاس کو پہچانتا ہوں اور زمین کو بھی۔یہ زمین زر خیز ہے جس طرح گھر کا لان جب وہاں قدرتی گھاس ہے تو یہاں گھاس کارپیٹ بچھانے کی کیا ضرورت تھی ؟"

" کیا ضرورت تھی ؟"وہ میکانکی انداز میں پوچھ بیٹھا۔

" قدرتی گھاس اکھاڑو گے تو وہ اجڑ جائے گی۔دوبارہ نہیں لگ سکتی لیکن گھاس کارپٹ اسے جتنی دفع اٹھاؤ بچھاؤ کوئی فرق نہیں پڑے گا۔اسے بار بار کھودا جاتا ہے شاید یہاں رقم رکھی جاتی ہے یا پھر یہاں سے رقم لی جاتی ہے جو بھی ہے ہمیں اس جگہ کو کھود کر چیک کرنا ہو گا۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ ہارون خاموشی سے بس سنے گیا۔وہ اپنی آنکھیں چھوٹی کیے گھاس کے اس حصے کو دیکھ رہا تھا۔کافی دیر تک وہ اسی پوزیشن میں اسی جگہ بیٹھا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اب کیا فاتح خوانی کرو گے ؟" ہارون تلملا ہی گیا۔

"فاتح خوانی کروں یا نہیں لیکن اب اگر تمھارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو میں تمہاری قبر بھی یہیں بناؤں گا۔یقین کرو ہارون کوئی فاتحہ پڑھنے والا بھی نہیں ہو گا۔رہی شاہ تاج تو شاہ تاج دین سے کتنی قریب ہے تم تو جانتے ہو گے۔"اس کا لہجہ نارمل تھا۔ہارون جل کر رہ گیا۔تھوڑی دیر بعد عمر نے ہارون کو نیچے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ چار و ناچار بیٹھ گیا۔

" یہ دیکھو ہارون اس گھاس کو غور سے دیکھو اس جگہ کو کھودا جاتا ہے۔" اس نے انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔وہاں گیلی مٹی نظر آ رہی تھی اور گھاس اکھڑ چکی تھی۔عمر نے گھڑی دیکھی پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہم آج رات یہاں کھدائی کریں گے۔اب چلو کوئی آ سکتا ہے۔" دن ڈھل گیا رات آگئی۔وہ دونوں رات کی تاریکی میں ایک بار پھر اس بیک یارڈ میں تھے۔

میڈونا ان کے قریب عقیدت سے ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔

" آپ شیور ہیں کوئی اٹھے گا نہیں ؟" عمر نے کوئی دسویں بار یہ سوال دہرایا تھا۔میڈونا تسلی دینے والے انداز میں مسکرائی۔

" میں نے گھر کے ملازمین کے کھانے میں نشہ آور دوا ملا دی تھی شاہ تاج میڈم اور اسحاق کبیر صاحب سکون کی دوا لے کر سوتے ہیں وہ صبح تک نہیں جاگیں گے۔"

وہ رکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ سب کچھ آپ بھلائی کے لیے کر رہے ہیں ناں میرا مطلب ہے میری قربانیاں رائیگاں تو نہیں جائیں گی ناں ؟میرے مالکین کو کوئی نقصان تو نہیں ہو گا ناں ؟ " وہ متذبذب تھی۔عمر کے ساتھ کھڑے ہارون کی آنکھیں زخمی ہوئی تھیں۔وہ کسی کے عقیدے سے کھیل رہے تھے اس سے بڑا گناہ کیا کوئی ہو سکتا ہے ؟عمر نے پلکیں جھپکا کر اس عورت کو تسلی دی تھی۔ملگجا سا اندھیرا اور اس اندھیرے میں بیلچا اور کدال لیے کھڑے دو مرد۔حبس اور گرمی کی وجہ سے دونوں کے جسم پسینے سے شرابور تھے۔ان کے پیچھے ذرا سے فاصلے پہ دو لڑکیاں بھی تھیں۔ایک گوری رنگت والی ہالے اور سانولے چہرے والی لیل ان دونوں کے ہاتھ میں کچھ تھا۔

ہتھیلی جتنی لمبی اور چوڑی ڈیوائس جس سے وہ لوہا یا پیتل ٹریس کر سکتے تھے۔

" اگر ہم پکڑے گئے تو شاہ تاج اسی لان میں ہماری قبر بنائے گی۔" کمر جھکائے مٹی کھودتے ہوئے ہارون شاہد بولا تھا۔دفعتاً وہ سیدھا ہوا ہلکی داڑھی والے چہرے پہ پسینہ تھا تھکن تھی۔

" اگر میں آج رات مارا جاؤں تو میرے پیچھے میری پینٹنگ مکمل کر لینا یہ میری آخری خواہش ہے۔آہ کیا کیا خواب دیکھے تھے امپورٹڈ کلرز خرید کر لایا تھا میں۔"وہ صدمے سے کہہ کر دوبارہ جھک گیا۔

" اور اگر میں پکڑی جاؤں تو تمھیں میری قسم لگے الفا مجھے اپنی گولی سے مار دینا لیکن شاہ تاج کے حوالے نہ کرنا۔کمبخت میرے جسم کا ایک ایک پرزہ نکال لے گی۔

اسے کیا پتہ دن میں سولہ گلاس پانی پیتی ہوں تاکہ میرے گردے صحت مند رہیں۔"لیل نے بول کے جھرجھری لی تھی۔عمر سیدھا ہوا موبائل پہ کچھ دیکھتی ہالے کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ کی کوئی فرمائش نہیں ہے ؟"

" میں جانتی ہوں تم مجھے مرنے نہیں دو گے۔" ہالے نے سر نہیں اٹھایا تھا۔

" اور آپ کو یہ خوش فہمی کیوں ہے ؟"

" کیونکہ میں نے تمہارا ادھار دینا ہے۔کیا تم اپنے تیس لاکھ بھول گئے ہو ؟"ہالے نے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔

" میں جانتی ہوں جب تک تم اپنے پیسے نہیں لے لیتے تم مجھے مرنے نہیں دو گے۔" وہ کہہ کر دوبارہ موبائل پہ جھک گئی۔عمر کی آنکھیں چمک اٹھیں اس کے سارے جسم میں سرشاری دوڑ گئی۔

" بس پیسوں کا ذکر ہو اور اس آدمی کا چہرہ دیکھنے والا ہوجاتا ہے۔" لیل جل کر بڑبڑائی تھی۔اور پھر یکدم ان دونوں مردوں کے کدال کسی چیز سے ٹکرائے تھے۔"ٹھک " کی ایک زور دار آواز گونجی تھی ۔ان چاروں کا سانس ایک ساتھ رکا تھا۔کدال پکڑے ان کے ہاتھ رکے تھے۔موبائل تھامے ان کے ہاتھ سن ہوئے تھے۔کافی دیر تک وہ سب اسی طرح اپنی جگہ جمے رہے۔کافی دیر بعد عمر کے جمے ہوئے وجود میں جنبش ہوئی تھی۔اس نے کدال ایک طرف پھینکی اور نیچے جھکا۔یہ کوئی گہرا گڑھا نہیں تھا اس کی گہرائی زیادہ سے زیادہ دو فٹ ہوگی۔جس جگہ سے آواز آئی تھی وہ ایک لمبی ٹرنک تھی۔چھ فٹ لمبی تین فٹ چوڑی لوہے کی ٹرنک بالکل ایسی جیسی عیسائیوں میں لاش کا تابوت ہوتا ہے۔بس فرق یہ تھا کہ تابوت لکڑی کا ہوتا ہے اور یہ ٹرنک لوہے کا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کافی دیر کی جدوجہد کے بعد ان دونوں نے بالآخر ٹرنک باہر نکال لیا تھا۔اس پہ ایک تالا لگا تھا جسے عمر نے کدال سے توڑ دیا تھا۔

" شور مت کرو کہیں شاہ تاج اٹھ نہ جائے۔" ہارون کا ایک ہی غم تھا۔

" نہیں اٹھتی تمہاری شاہ تاج۔میں نے اس کے دودھ میں پانچ سو ایم جی کی نشہ آور دوا ملائی ہے۔" لیل نے اس کو تسلی دی تھی۔

" اور سی سی ٹی وی ان کا کیا ہو گا ؟ہماری شکلیں تو آگئی ہیں ناں۔"

" ہاں آگئی تھیں لیکن میں نے قصر کبیر کا پورا سسٹم ہیک کروا لیا ہے۔سب کچھ ڈیلیٹ ہو جائے گا فکر مت کرو۔ہم نہیں پھنسیں گے۔" اسی وقت عمر نے ٹرنک کا دروازہ کھولا تھا۔

" اوَ مائی گاڈ۔"ان تینوں کے منہ سے بے اختیار یہی نکلا تھا۔لیل بوکھلا کر پیچھے ہٹی تھی۔ہارون ششدر سا کھڑا تھا۔ہالے نے اپنا سانس تک روک لیا تھا اور عمر عمر بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے ٹرنک کو دیکھ رہا تھا۔ٹرنک میں پیسہ تھا۔بہت پیسہ تھا نوٹوں کی گڈیاں تھیں اور ان گنت تھیں۔اتنا پیسہ اتنا پیسہ تو انہوں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔وہ چاروں بے دھم ہو کر ٹرنک کے چاروں طرف گر پڑے۔وہ اس پیسے کا جلوہ برداشت نہیں کر سکے تھے۔یہ پیسہ ایمان خراب کر رہا تھا۔اتنا پیسہ ؟کافی دیر تک وہ چاروں اسی طرح شل بیٹھے رہے۔خاموش گم صم ان چاروں میں سے کسی ایک نے بھی اتنی جرات نہیں کی تھی کہ ایک بار اٹھ کر ایک دوسری نظر اس ٹرنک پہ ڈال سکے۔

" یہ کتنا پیسہ ہے ؟"کافی دیر بعد لیل کی آواز آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے ؟" سوال کے بدلے سوال کرنے والا عمر تھا۔

" ایک محل جیسا گھر۔" وہ خواب کی سی کیفیت میں بولی۔

" ان پیسوں سے تم ایک ہزار گھر خرید سکتی ہو۔" لیل کا سانس رک گیا۔

" یہ پیسہ کتنا ہے ؟" اب کے سوال کرنے والی ہالے سلطان تھی۔اس کے سوال کرنے میں بھی ایک شان بے نیازی سی تھی گردن کڑا رکھی تھی۔(ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی)

" تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے ؟" سوال کرنے والی لیل تھی۔

" ہیروں کی سب سے بڑی سب سے منفرد کلیکشن۔" اس نے آنکھیں بند کر کے ایک جزب سے کہا۔

" یہ اتنا پیسہ ہے کہ تمہاری خواہش پوری نہ سہی لیکن ایک اچھی خاصی کلیکشن بن سکتی ہے۔" جواب دینے والا ہارون تھا۔کافی دیر تک ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

" یہ پیسہ کتنا ہے ؟ " اب کے سوال کرنے والا ہارون تھا۔

" تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے ؟" سوال کرنے والا عمر تھا۔ہارون چند لمحہ سوچتا رہا۔

"Unlimited cash ایسا پیسہ جو ساری زندگی چلتا رہے اور مجھے کام نہ کرنا پڑے میں بس پینٹ کروں لیکن پیسے کے لیے نہیں اپنے لیے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ پیسہ اتنا ہے کہ اس سے تمھیں پوری دو زندگیاں کمانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔" خاموشی ایک بار پھر خاموشی۔حسد بھری خاموشی شر بھری خاموشی۔شیطان کے ورغلانے اور ضمیر کے سو جانے والی خاموشی۔

" تمہاری سب سے بڑی خواہش کیا ہے ؟"

ان تینوں نے بیک وقت پوچھا تھا۔عمر رک سا گیا پھر نظر موڑ لی۔

" میری سب سے بڑی خواہش ؟ دنیا کی سب سے اچھی اور مہنگی کار کلیکشن۔"

" یہ پیسہ ہم سب کی ساری خواہشات پوری کر سکتا ہے۔" ہالے کی ہلکی سی آواز آئی تھی۔

" یہ پیسہ ہماری زندگی بنا سکتا ہے۔" اب کے لیل بولی تھی۔

" یہ پیسہ ہمیں ساری دنیا میں ممتاز کرے گا۔ہم حکومت کریں گے۔"ہارون آسمان کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

" تم صحیح کہتے ہو یہ پیسہ دنیا بنا دے گا۔"عمر نے تائید کی تھی۔شیطان کے ورغلانے کی آواز بند ہوگئی۔ ہر طرف حسد کا سکوت پھیل گیا۔)

" یہ سب تمہاری چچی فروا سلطان کے کہنے پہ ہوا ہے۔" لاؤنج کے فرش پہ بیٹھی شاہ تاج خشک آنکھوں سے بتا رہی تھی۔ہالے نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا۔(تم نے مجھے تنہائی میں ذلیل کیا تھا میں تمھیں محفل میں رسوا کروں گی)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ تم سے نفرت کرتی ہے اور کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ تم اس کی بہو بنو۔وہ تمہاری شادی کے لیے راضی ہوئی تھی لیکن اپنی شرطوں پہ۔اس نے تمہاری شادی کے لیے راضی ہونے کا بدلہ تمھارے دادا سے اٹارنی کی صورت لیا تھا۔وہ تمھیں اور معراج سلطان کو ساری دنیا کے سامنے ذلیل ہوتے دیکھنا چاہتی تھی۔"**(میں اپنے بیرون ملک مقیم رشتے داروں کو بھی بلاؤں گی۔میں چاہتی ہوں یہ دن یاد گار ہو، بے حد یاد گار۔)**

شاہ تاج کہہ رہی تھی اور ہالے سن رہی تھی۔اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر کسی کو دیکھا تک نہیں تھا ۔عمر کو بھی نہیں۔اسے لگا تھا اب وہ کبھی عمر سے نظر نہیں ملا سکے گی۔

" فروا نے فہیم مرزا سے ڈیل کر لی کہ اگر وہ تمھیں تمہاری شادی کی رات گھر پہنچنے نہ دے تو فروا ہیون اس کے حوالے کر دے گی۔کیسے؟ یہ اس کا کام تھا ، تم لوگوں کو لگا تھا ، میں مہرہ ہوں یا پھر میرے اوپر کوئی اور ہے ؟غلط لگا تھا۔نہ میں مہرہ ہوں ، نہ میرے اوپر کوئی اور ہے اور نہ ہی میں نے یہ سب اپنے ذہنی عارضے کی وجہ سے کیا۔" اس نے اپنے سامنے کھڑے عمر کی پر تپش آنکھوں میں دیکھا۔

" میں شریک دار تھی۔فہیم میرا پیسہ سفید کرتا تھا اور اس دفع ہیون کو خریدنے کی صورت میں بھی میرا پیسہ سفید ہونا تھا۔ہیون فہیم کو نہیں مجھے چاہیے تھا۔" وہ روبوٹک مشینی انداز میں بتا رہی تھی۔ہالے کا دل کیا تھا اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دے یا پھر کم از کم اس سے وقفے سے بولنے کا کہے لیکن وہ بس سنتی رہی ، کھڑی رہی۔ساکن ، ششدر۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ندیم ایک ڈسٹریکشن تھا۔ہمارا پلان بالکل پرفیکٹ تھا ، ہمارا پلان ، ہماری ناکارہ پولیس کے لیے تھا۔عمر اس سب میں کیسے شامل ہوگیا ، ہم سب کو پتہ بھی نہیں چلا۔"

'عمر کو کس نے ٹریپ کیا ؟ ' ہالے کی پھنسی ، پھنسی سی آواز باہر نکلی۔

" یاقوت اور نوح نے۔اصل میں یاقوت تم سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔تم نے مال میں اس کے ساتھ جو کچھ کیا وہ اس کے لیے انا کا مسئلہ بن گیا تھا۔"

"یاقوت اور نوح ؟"اس کے لب نا سمجھی سے پھڑپھڑائے۔ہارون آگے آیا اپنے موبائل پہ ایک تصویر اس کے آگے کی۔ہالے نے اپنا کانپتا ہاتھ ان دونوں کے تصویر میں نظر آتے چہرے پہ رکھ دیا ، ایسے کہ بس اس کی آنکھیں نظر آئیں اور پھر اس نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔یہ وہی آنکھیں تھیں ، بالکل وہی اسے یہ آنکھیں یاد تھیں۔وہ شاید ساری زندگی ان آنکھوں کو نہیں بھول سکتی تھی۔شاہ تاج نے کہنا جاری رکھا۔

" عمر کی گاڑی ان کو کسی گروسری اسٹور کے باہر ملی تھی۔گاڑی عمر کا ڈرائیور ڈرائیو کر رہا تھا لیکن نوح اس گاڑی کو جانتا تھا۔انہوں نے یہ سب کچھ عمر پہ پلانٹ کیا کیونکہ وہ دونوں عمر سے بھی بدلہ لینا چاہتے تھے۔معراج سلطان کے قتل میں میں ہر گز مدد گار نہیں ہوں۔مجھ سے بس سی سی ٹی وی ڈیلیٹ کروانے کو کہا گیا تھا۔میں بس اتنا جانتی ہوں اور بس۔"

" میں کیوں آپ کا یقین کر لوں ثبوت دیں۔"عمر کی چبھتی آواز پہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اپنا موبائل اٹھایا ، چند بٹن دبائے۔موبائل کو دیوار گیر ایل سی ڈی کے ساتھ کنیکٹ کیا۔اب اس پہ ایک ہوٹل سویٹ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کا منظر تھا۔صوفے پہ بیٹھی فروا سلطان اور اس کے سامنے بیٹھا فہیم مرزا۔ہالے نم آنکھوں سے سکرین کو دیکھے گئی ،اسے لگا تھا بصارت عذاب ہے ، اسے لگا تھا سماعت عذاب ہے۔آج اسے لگا تھا زندگی عذاب ہے۔

" آدھا مرا مرد کاروبار کے معملات نہیں سنبھال سکتا "، الفاظ تھے کہ زہر ہالے کو اپنا سارا جسم سبز پڑتا محسوس ہوا۔لیل نے ہالے کو تاسف سے دیکھا۔ہارون سر جھکائے کھڑا رہا۔مناظر ختم ہو گئے ، آوازیں بند ہو گئیں ، سکرین تاریک ہوگئی۔لیکن ہالے اب بھی مردہ چہرے کے ساتھ سکرین کو تک رہی تھی۔ اس کی آنکھیں ساکت ہو گئیں تھیں ، پلکوں پہ ٹھہری نمی کو اس نے اندر دھکیل دیا تھا۔اس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ وہ یہیں بیٹھ کر دھاڑیں مار مار کر روئے۔اسے لگ رہا تھا جیسے ٹانگوں سے جان نکل رہی ہو۔لیکن وہ کھڑی تھی ، نہ جانے کیوں کھڑی تھی۔اپنے پیروں پہ کھڑی تھی۔گردن اونچی کیے ، آنکھیں سیدھ میں رکھے۔

شاہ تاج اپنی جگہ سے آگے آئی۔قدم قدم چلتی عمر کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی۔

" میں یہی جانتی تھی عمر۔میرا تم سے اور تمہاری بیوی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" وہ رسان سے کہہ رہی تھی۔

" بہتر ہو گا اب تم یہاں سے جاؤ اور میرے بیک یارڈ کو بھول جاؤ۔ماہی کے منگیتر کا قتل ، ماہی کا قتل ، میری بیماری۔اب ان سب سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے۔" وہ عمر کے بالکل سامنے آ کر ٹھہری بہت قریب ، عام طور پہ عورتوں کا مردوں کے اتنے قریب کھڑے ہونا ہمارے معاشرے میں معیوب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سمجھا جاتا ہے لیکن نہ جانے کیوں شاہ تاج کو اس طرح کسی مرد کے قریب کھڑے دیکھ کچھ عجیب کچھ نیا نہیں لگتا تھا۔

" اگر تم نے واسطہ رکھا عمر۔" اس نے آواز سرگوشی جتنی ہلکی کر لی ، چبھتی ہوئی خشک آواز۔

" تو میں کسی نہ کسی دن اس میس سے نکل ہی آؤں گی ، لیکن یہاں سے نکلنے کے بعد میں تمھیں قبر تک چھوڑ کر آؤں گی۔یاد رکھنا۔" وہ سرد سا کہہ کر دور ہٹی۔

عمر نے ہالے کو دیکھا ، نظر سے نظر ملی۔آج اسے یہ آنکھیں دنیا کی سب سے حسین آنکھیں لگی تھیں۔بد گمانی کی پٹی ہٹ چکی تھی۔بے اعتباری کی دیوار گر کر چکناچور ہوئی تھی۔نفرت کا دھندلا شیشہ جیسے صاف ہوگیا تھا۔چمکتا ہوا ، بے داغ۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ہالے کو آج ایک بار پھر یہ آنکھیں اپنی لگی تھیں ، بہت اپنی ، بہت قریبی۔جیسے اس رات اس سڑک پہ لگی تھیں۔اسے یہ چہرہ ہمدرد لگا تھا ، جیسے اس دن اس مال میں لگا تھا۔اس نے نگاہیں پھیر لیں وہ اسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ظاہر ہے اب وہ اس سے نفرت کرے گا۔

" اب ہمیں چلنا چاہیے میرے مہمان میرا انتظار کرتے ہوئے تھک گئے ہوں گے۔" شاہ تاج کی آواز ان کو ہوش میں لائی تھی۔

وہ چاروں جن قدموں کے ساتھ آئے تھے۔انہی سے واپس مڑ گئے لیکن کیا واقعی وہ چاروں انہی قدموں کے ساتھ واپس گئے تھے ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باہر آ کر اس وسیع لان میں وہ چاروں ایک ہی ٹیبل کے گرد کھڑے ہو گئے۔ہالے عمر کے برابر کھڑی تھی۔سب کچھ پہلے جیسا ہو کر بھی پہلے جیسا نہیں تھا۔

اس کے آنسو گرنے کو بے تاب تھے۔دل جیسے پھٹ رہا ہو ، روح اندر ہی اندر زخم ہو رہی تھی۔اسے بابا یاد آ رہے تھے۔عمر ایسا نہیں کر سکتا۔اس نے آنکھیں بند کیں ایک آنسو گال پہ لڑھک گیا۔

" جس جس نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے میں اسے چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا۔" اس نے آنکھیں کھولیں ، دونوں آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو نکلے تھے ، اس نے گردن جھکا لی اور روتی گئی۔بے آواز۔

" رونا بند کریں ہالے...! آپ کے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں اور آپ کے دشمنوں کو خوشی۔آپ کس کی سائیڈ ہیں ؟ '

وہ اتنی ہلکی آواز میں ہالے کے قریب جھک کر بولا تھا کہ وہ خود بھی بہ مشکل سن سکی۔ہتھیلی کی پشت سے آنسو صاف کیے پھر گردن کڑا کر سیدھی کھڑی ہوئی۔

آنکھیں اب بھی سرخ تھیں۔عمر نے ایک پل کو ان آنکھوں میں دیکھا پھر رخ موڑ لیا۔

"کیا تم مجھے روتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے ؟ کیا تمھیں مجھ پہ غصہ نہیں آ رہا یا مجھ پہ ہنسی نہیں آ رہی ؟ " وہ نہ جانے کیا سننا چاہتی تھی۔

" آپ سے بس ایک ہی چیز محسوس ہوتی ہے " **عقیدت** "۔اس کے علاوہ نہ کچھ محسوس کرنے کی کوشش کی اور نہ کرنا چاہتا ہوں۔اپنی عورت کو رلانا یا اسے ٹوٹا ہوا دیکھنا مردانگی کا سب سے نچلا لیول

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہے اور عمر حیات وہاں کبھی نہیں جائے گا۔سو سیدھی کھڑی رہیں۔ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی کی طرح ۔" وہ نرمی سے بول کر آگے بڑھ گیا۔اسے کسی دوست نے بلایا تھا ، وہ اس طرف چلا گیا۔ہالے نے اپنے سامنے کھڑے ایک بوڑھے ہوتے آدمی کو دیکھا۔اس نے ہالے کو دیکھا یکدم دونوں کی آنکھیں چمکیں ، بوڑھے آدمی کی آنکھوں میں شناسائی جاگی ، ہالے کی آنکھوں میں انتقام نے سر اٹھایا۔وہ گردن سیدھی رکھے، مغرورانہ چال چلتی ان کے قریب گئی۔بوڑھے آدمی نے بے اختیار اس کو سینے سے لگایا پھر اس کا ماتھا چوما۔

" میری بیٹی کیسی ہے ؟" انہوں نے ہالے کو ہنوز گلے سے لگا رکھا تھا۔

" میں آپ سے خفا ہوں انکل ، آپ اتنا عرصہ مجھ سے ملنے ہی نہیں آئے۔" وہ نروٹھے پن سے کہہ رہی تھی۔

بوڑھے آدمی نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا۔

" میں معراج کی موت کے بعد کئی بار سلطان منزل آیا ہوں۔کوئی تمہارا پتہ بتانے کو ہی تیار نہیں اور وہ سفیر وہ تو بد تمیزی ہی کرنے لگ گیا۔"وہ اسے بتا رہے تھے ، ہالے سنے جا رہی تھی۔

" وہ سب چھوڑیں مجھے آپ کی فیور چاہیے، ابھی ، اسی وقت۔" ہالے نے ان کے دونوں ہاتھ تھام لیے ۔آدمی مسکرایا۔

"کیا کوئی ہالے کو انکار کر سکتا ہے ؟۔" وہ محبت سے بولے۔ان سے ذرا دور میز کے گرد کھڑے ہارون اور عمر نے اسے مشتبہ نظروں سے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ کیا کر رہی ہیں ؟" عمر نے پوچھا تھا۔ہارون نے کندھے اچکائے۔

" شاہ تاج کی بربادی کی تیاری۔"

" آہ شاہ تاج آہ۔"

" مجھے تم پہ ابھی سے ترس آ رہا ہے۔" وہ ترحم سے بولا پھر گردن اونچی کر کے روشنیوں سے سجے شیشے کی عمارت کو دیکھا۔

" سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا۔" وہ ہولے سے بڑبڑایا۔

" یہ آدمی کرتا کیا ہے۔" سامنے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

" نیب میں اعلی عہدیدار ہے۔"اس نے سرد سی سرگوشی کی تھی۔اب کے عمر اور لیل کی آنکھوں میں بھی ترحم آیا تھا۔

رات ہر گزرتے لمحے گہری اور تاریک ہو رہی تھی۔لیکن ایلیٹ کلاس کے رئیسوں کی پارٹی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔شاہ تاج گو کہ اچھی اداکارہ تھی لیکن اس وقت وہ سخت غیر آرام دہ تھی۔وجہ تھے وہ چار لوگ ، وہ جلد از جلد ان چاروں کو یہاں سے دفعان کرنا چاہتی تھی ، اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ ان چاروں کو دھکے مار مار کر گھر سے نکال دیں۔اسی لمحے باہر سے کچھ شور و غل کی آواز آئی ، گاڑیاں رکنے کی آواز ، بھاری بوٹوں سے زمین پہ قدم رکھتے لوگوں کی آواز۔اور پھر دروازے پہ جھگڑتے ، اندر آنے کی کوشش کرتے لوگوں کی آواز۔شاہ تاج مہمانوں سے ایکسکیوز کرتی دروازے کی جانب گئی تھی ، لیکن اسے زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں پڑی۔دس لوگوں کی ایک ٹیم زبردستی اندر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گھس آئی تھی۔ان کا افسر ان کے آگے تھا ، وہ سب اس کی معیت میں پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔شاہ تاج کے عین سامنے آکر وہ رکا ، اپنا کارڈ اس کے آگے کیا۔

" مہدی منیر فرام نیب...! ہمیں آپ کے گھر کی تلاشی لینی ہوگی۔ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ کے گھر میں کرپشن سے کمائی گئی ایک خطیر رقم ہے ، امید ہے آپ ہمیں ہمارے کام میں ڈسٹرب نہیں کریں گی۔" بڑے ہی کوئی پروفیشنل اندز میں کہہ کر اس نے اپنے بندوں کو اشارہ کیا۔مہدی منیر یا اس کے بندوں میں سے کسی نے بھی کوئی خاص قسم کا یونیفارم نہیں پہن رکھا تھا وہ سیویلین ڈریس میں تھے۔یہ شاہ تاج کے لوگ نہیں تھے وہ انہیں روک نہیں سکتی تھی۔ہر دفع چھاپہ مارنے والے لوگوں میں اس کے لوگ شامل ہوتے تھے۔شاہ تاج نے بے بسی بھرے کرب سے ان کو اندر جانے دیا۔پارٹی تماشے میں بدل گئی تھی۔جو لوگ یہاں کھانے پینے اور انجوئے کرنے آئے تھے ، اب ان کو اگلے کئی دن کے لیے گوسپ کا نیا ٹاپک مل گیا تھا۔اسحاق کبیر دبے دبے غصے سے شاہ تاج کبیر کو دیکھ رہے تھے۔

" تم نے انہیں اندر کیسے جانے دے دیا ؟ اگر ان لوگوں نے بیک یارڈ میں جانے کی بات کر دی تو ؟۔ ہم کیا کریں گے تاج ہم برباد ہو جائیں گے۔" شاہ تاج نے ٹھنڈی پر سکون آنکھوں سے اس کو دیکھا۔

" جب زہر گلے سے اتر کر جسم میں اتر جاتا ہے تو اسے تھوک تھوک کر نکالنے کا فائدہ نہیں ہوتا۔ایسے وقت میں تریاق ضروری ہوتا ہے میں تریاق بنا چکی ہوں۔"

" کیا بکواس کر رہی ہو؟ مجھے کھل کر بتاؤ ؟" وہ جھنجھلائے تھے۔شاہ تاج نے ان کو نہیں دیکھا وہ بس گردن اونچی کیے ، اپنے ہاتھوں سے بنائے گئے قصر کبیر کو دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ لوگ یہاں سے پیسہ لے جانے آئے ہیں۔گھر کی تلاشی بہانہ ہے۔وہ جانتے ہیں پیسہ کہاں ہے۔ہم جنگ کو ہونے سے نہیں روک سکتے ، جنگ کو ہار جانے سے بھی نہیں بچ سکتے۔ہمیں ہار کر بھی مال غنیمت سمیٹنا ہے اس پہ ہمارا حق ہو گا یہ لوگ یہاں سے پیسہ لے جائیں گے میں ان کو روک نہیں سکتی ۔لیکن وہ پیسہ میرے پاس واپس آئے گا یہ میں کر سکتی ہوں۔ان کے راستے میں دس شارپ شوٹرز کھڑے ہوں گے ، آج کتنی لاشیں گریں گی میں نہیں جانتی لیکن میرا پیسہ نیب کے خزانے میں نہیں جائے گا۔اتنا ساری دنیا کو بتا دوں گی۔"اس کی آواز ہر قسم کے جذبات سے عاری تھی ٹھنڈی ، بے جان ، بے تاثر۔اسحاق کبیر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"کچھ بھی کرو تاج بس پیسہ بچاؤ۔" شاہ تاج نے سر ہلا دیا۔میز پہ کھڑے چاروں لوگ یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔دس لوگوں کی ٹیم اب بیک یارڈ کی طرف بڑھی تھی۔شاہ تاج کے دل پہ کسی نے پیر رکھا تھا ، روح جیسے قبض ہو رہی تھی۔لیکن اس کا چہرہ ویسا ہی رہا ، اچھی اداکاروں جیسا۔آوازیں ایک بار پھر آنے لگی تھی۔بیلچے کدالوں کی آواز۔افسر کے حکم دینے کی آواز۔اور پھر " **ٹھک** " کی آواز۔اس آواز پہ شاہ تاج کا دل رک گیا تھا ، ساری دنیا برف ہوگئی تھی۔ساری دنیا راکھ ہوگئی تھی۔اب آوازیں قریب آ رہی تھیں۔دس لوگوں میں سے کچھ لوگ اس ٹرنک کو اٹھائے چلے آ رہے تھے ، ٹرنک کو لا کر لان کے بیچ و بیچ رکھا گیا۔بوڑھا آدمی چہرے پہ برہمی لیے شاہ تاج سے کچھ کہہ رہا تھا۔مجمعے میں دبی دبی سرگوشی ہونے لگی۔ہالے اپنی جگہ سے آگے آئی ، قدم قدم بڑھتی وہ شاہ تاج کے قریب آ رہی تھی۔عمر اس کے پیچھے تھا۔

" یہ طے نہیں ہوا تھا پارٹنر۔" وہ اس کے کندھے کے پیچھے سے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ذلت آخری لمحے میں طے ہوجاتی ہے۔شاہ تاج کو پتہ چلنا چاہیے کہ ایلیٹ کلاس کی یہ مغرور لڑکی کیا کچھ کر سکتی ہے۔" وہ بالکل ان کے پاس آ کر رکے تھے۔ٹرنک کا ڈھکن اٹھایا گیا۔شاہ تاج کا دل دھک سے رہ گیا، اسحاق کبیر دل پہ ہاتھ رکھے پیچھے کو ہوئے۔ٹرنک کی تہہ میں بس آخری کچھ رقم تھی۔

دس دس روپے کے نوٹوں کی گڈیاں، چند سکے اور ایک منہ چڑاتا ایموجی بال۔شاہ تاج کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔چہرہ سفید پڑنے لگا، دل رک گیا، سانس رک گئی۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔" اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے۔وہ شاکی انداز میں پیچھے ہونے لگی پھر گھاس پہ گر گئی۔

"میرا پیسہ، میرا اثاثہ، میری کمائی۔میں بار باد ہوگئی۔میں... میرا پیسہ۔"وہ بڑبڑا رہی تھی۔ہلکی، شاکی آواز میں۔وہ خود کو گھاس پہ گھسیٹتی پیچھے ہوتی جا رہی تھی۔اسحاق کبیر چیخ رہے تھے، رو رہے تھے، دس لوگوں میں سے ایک آدمی کا گریبان پکڑے دھاڑ رہے تھے۔سارا مجمع ان کی بربادی دیکھ رہا تھا۔شاہ تاج بس پھٹی پھٹی آنکھیں لیے بند ہوتے دل کے ساتھ گھاس پہ نیم مردہ سی بیٹھی تھی۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔میرا پیسہ، میرا اثاثہ۔"

وہ ہلکی، شاکی صدمے سے چور آواز میں بڑبڑا رہی تھی۔دفعتاً شاہ تاج اٹھی، زخمی شیرنی کی طرح عمر کی طرف بڑھی۔

"میرے پیسے کا کیا کیا ہے عمر؟۔" وہ اس کو گریبان سے پکڑے، سرخ چہرے کے ساتھ غرائی تھی، حلق کے بل چیخی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں مار ڈالوں گی تمھیں ، تمہارا خاندان تباہ کر دوں گی۔میرا پیسہ کہاں ہے ؟ وہ اربوں روپے تھے۔تم نے کہاں کیا میرا پیسہ بتاؤ ؟۔میں تمہاری جان لے لوں گی ، زندہ نہیں چھوڑوں گی تمھیں ، مار ڈالوں گی۔تم نے میرا پیسہ لیا ہے ، تم نے میرا پیسہ لیا ہے میں جانتی ہوں۔تم نے لیا ہے ، تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔تم کہاں کے سچے ہو؟ تم جھوٹے ہو ، تم سب ہمارے جیسے ہو ، تم غاصب ہو ، تم حاسد ہو ،حریص ہو تم۔میرا پیسہ لے لیا۔تم حاسد ہو ، تمھارے اندر ہمارے جیسا شر ہے۔" وہ عمر کے گریبان کو بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی وہ ہالے اور عمر کے قریب کھڑی چیخ رہی تھی۔

" ہم تمھارے جیسے نہیں ہیں شاہ تاج۔ہمارے اندر شر ہے۔" ہالے نے اس کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

" ہمیں اس پہ قابو ہے۔ہمارے اندر حسد ہے ، تو اس کا بھوکا پیٹ ، بھوکا رکھتے ہیں۔ہم حریص ہیں ، تو اپنے حرص کی جڑوں کو مضبوط نہیں ہونے دیتے۔ہم برے ہیں لیکن ہمیں اپنی برائی پہ قابو پانا آتا ہے۔" وہ ایک مان ، ایک شان سے کہہ رہی تھی۔اس کی گردن اٹھی ہوئی تھی اور گردنیں ان کی اٹھتی ہیں ، جن کے گلے میں سیاہ عمالوں کے پٹے نہیں ہوتے۔شاہ تاج چیخ رہی تھی ، بری طرح چیخ رہی تھی۔اس کی حالت پہ کسی پاگل کا گمان ہوتا تھا۔لیکن ہالے کو اس کی آواز نہیں آتی تھی وہ کسی اور منظر میں تھی کہیں اور۔

(شر اور حسد اپنا فیصلہ کروا چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چاروں سر جھکائے " دنیا بنانے " کا فیصلہ کر چکے تھے۔اس بات سے انجان کہ جن فیصلوں پہ دنیا میں سر جھکانے پڑ جائیں وہ فیصلے آخرت میں نیک عمال کا پلڑا جھکا دیتے ہیں۔عمر کا دل کچھ کہہ رہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہا تھا صرف ایک آواز تھی جو اس کے کانوں میں چپکے سے آ کر گونجی تھی۔سیاہ آنکھوں والی مہربان عورت کی آواز۔

" پڑھو"

" أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ "

عمر اس آواز سے رخ نہیں موڑ سکتا تھا۔اس نے بند آنکھوں کے ساتھ دہرایا۔

" أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ "

" پڑھو"

" أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ "

اس نے میکان کی انداز میں بند آنکھوں کے ساتھ دہرایا۔

" أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ "

یکدم اس نے آنکھیں کھولیں۔

وہ تینوں اب بھی جھکے ہوئے سر کے ساتھ بیٹھے تھے۔ٹرنک سے ٹیک لگائے ایک دوسرے سے نظر چرائے۔وہ ان تینوں کے سامنے کھڑا ہوا۔ایک لیڈر کی طرح۔ایک الفا کی طرح۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اپنی آنکھیں بند کرو۔" اس کی آواز میں تحکم تھا۔ان تینوں نے جھکی نظریں اٹھائیں اچھنبے سے اس کو دیکھا۔

"کیوں ؟" ان تینوں کے لب بیک وقت پھڑپھڑائے تھے۔

" میں تم سب کا الفا ہوں۔کیا تم لوگ میرے حکم پہ سوال کرو گے؟" اس کی آواز میں رعب تھا۔

" آنکھیں بند کرو یہ میرا حکم ہے۔یہ تمہاری ٹیم کے الفا کا حکم ہے۔" رعب تھا کہ کیا ان تینوں نے بیک وقت آنکھیں بند کیں۔

" پڑھو۔"

" أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰانِ الرَّجِيمِ "

ان تینوں کے دماغ نے کئی ساری توجیح پیش کی تھیں۔وہ اس کی بات کو جھٹلانا چاہتے تھے انکار کرنا چاہتے تھے لیکن نہ جانے کیوں وہ انکار نہیں کر سکے۔لیکن کیا کوئی خدا کے کلام کو انکار کر سکا ہے؟ان تینوں نے بیک وقت دہرایا تھا۔

" أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰانِ الرَّجِيمِ "

" دوبارہ پڑھو"

" أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰانِ الرَّجِيمِ "

وہ ان کے سروں پہ کھڑا دہرا رہا تھا اور وہ تینوں آنکھیں بند کیے اس کی تقلید میں دہرا رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰانِ الرَّجِيمِ"

نہ جانے کتنی دیر نہ جانے کتنی دفع وہ پڑھتا رہا اور وہ تینوں اس کے پیچھے دہراتے رہے۔کافی دیر بعد وہ تھک گیا تھا۔اس کا گلا خشک ہو گیا تھا۔وہ نیچے بیٹھا ان تینوں کے سر اب تک جھکے ہوئے تھے۔

" چلو اب ہمیں چلنا چاہیے تم سب اپنا اپنا حصہ لے لو۔" عمر ان کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"کیا تم نہیں لو گے ؟" ہارون نے سوال کیا۔عمر نے گردن اٹھائی۔وہ گردن اٹھ سکتی تھی کہ اس سے حرص اور شر کا بھاری پٹا اتر گیا تھا وہ گردن آزاد تھی۔

"پیسہ میرا عشق ہے اور بے ایمانی کا پیسہ عشق میں بے وفائی۔عمر حیات بے وفا نہیں ہے۔"اس نے گردن اونچی رکھیے جواب دیا۔سب خاموش رہے عمر بھی کچھ نہیں بولا۔وہ ان کلمات کا اثر دیکھنا چاہتا تھا جو اس نے پڑھائے تھے وہ کوئی عام کلمات نہیں تھے۔

" میں کسی کی عزت کی قبر پہ اپنے خوابوں کا محل نہیں بناؤں گی۔" لیل کی گردن اٹھی تھی۔

" میں کسی کا گلا دبا کر کسی کا غصب کیا ہوا مال لے کر کئی کٹی ہوئی گردنوں کے خون سے تر پیسوں سے اپنی گردن کے لیے ہیرے نہیں خریدوں گی۔" ہالے کی گردن بھی اٹھی تھی۔

" میں ساری زندگی اپنے باپ سے مانگ کر کھا سکتا ہوں لیکن وہ گنز جنہوں نے مجھ سے میرا بھائی چھینا ، جنہوں نے کئی گھر والوں سے ان کے رستم چھینے میں ان گنز کی ناجائز ترسیل کا پیسہ نہیں کھاؤں گا۔ میں اپنے رنگوں کے ساتھ خوش رہ سکتا ہوں۔مجھے یہ خون سے سرخ پیسہ نہیں چاہیے۔"اس نے زور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زور سے نفی میں گردن ہلائی تھی۔بالآخر وہ چاروں اپنے شر پہ قابو پا چکے تھے۔ہوا میں ایمان کی تازگی کی خوشبو پھیل گئی)

" تم لوگ شامل ہو اس سب میں۔یہ تمہارا کام ہے۔میں تمہاری نسل برباد کر دوں گی۔میں تمہارا خون چوس لوں گی۔مجھے بتاؤ میرا پیسہ کہاں ہے ؟؟ وہ میرا اثاثہ تھا۔وہ میرا پیسہ تھا۔میری رقم تھی میرا عشق تھا میرا پیسہ کہاں ہے بتاؤ مجھے۔" وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر پھٹی ہوئی آواز میں چلا رہی تھی۔عمر نے سرد آنکھوں سے اس کو دیکھا ان میں سفا کی تھی زخمی پن تھا تپش تھی۔اس نے ایک جھٹکے سے شاہ تاج کے ہاتھ اپنی گریبان سے ہٹائے۔وہ چیخ رہی تھی رو رہی تھی کوسنے دے رہی تھی۔

" خدا کا خوف کرو بی بی میں شادی شدہ آدمی ہوں۔" اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا اور اسے خود سے دور جھٹکا۔وہ لڑکھڑا کر دور ہٹی پھر گھاس پہ بے دھم ہو کر گری۔ہالے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے اس کے قریب جھکی۔

" تم نے کہا تھا تم مجھے قبر تک چھوڑ کر آؤ گی لو میں نے تمھیں دفنا دیا تف ہو تم پہ شاہ تاج۔" وہ حقارت سے کہہ کر سیدھی ہوئی۔اور پھر معصوم نم آنکھوں سے مجمع کو دیکھا۔

" میں یہاں ان کی دعوت پہ آئی تھی پچھلی دشمنی ختم کر کے سب کچھ بھلا کر نئے سرے سے تعلقات جوڑنے لیکن یہاں آ کر پتہ چل گیا کہ زبان سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا دلوں سے نفرت نکالنا زیادہ اہم ہوتا ہے۔میں مزید اپنی بے عزتی کروانے یہاں نہیں رک سکتی۔"وہ اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتی سارے مجمعے کی ہمدردی سمیٹے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" خدا کے لیے مجھے بتاؤ میرا پیسہ کہاں ہے؟ خدا کے لیے مجھے بتاؤ تم کیوں نہیں بتاتے مجھے بتاؤ وہ میری عمر بھر کی کمائی تھی تم نے اسے کہاں غرق کیا مجھے بتاؤ۔"

وہ چلا رہی تھی رو رہی تھی۔ہارون اور عمر نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

" بتا دیں ؟ " ہارون نے بگڑے بچے کی طرح نفی میں سر ہلایا۔

"اونہوں"

لیکن کیا تم لوگ جاننا چاہو گے؟

(قصر کبیر کا سیکورٹی چیف بک چکا تھا اور جب سپاہی بک جائیں تو ملک کی سرحدیں غیر محفوظ ہوجاتی ہیں ۔انہوں نے سارے پیسے بیگز میں ڈالے بوریوں میں ڈالے۔

غرض وہ جس جس طرح سے پیسہ منتقل کر سکتے تھے انہوں نے کیا۔فجر کے قریب ان کا کام ختم ہو گیا تھا۔پچھلے دو دنوں کی سی سی ٹی وی ڈیلیٹ کروانے کے بعد اور آگے اس کا منہ اپنے طریقے سے بند کروانے کے بعد وہ چاروں سارا پیسہ ہارون کے فارم ہاؤس منتقل کر چکے تھے۔ اب مسئلہ تھا پیسوں کو ٹھکانے لگانا۔وہ چار لوگ فارم ہاؤس کے لان میں کرسیاں ڈالے بیٹھے تھے۔ان کے پاس ایک ہفتہ تھا۔ پارٹی کے اگلے ہی دن شاہ تاج اس پیسے کو کہیں اور منتقل کرنے والی تھی اور وہ لوگ اس پیسے کو کہیں اور لے آئے تھے۔

" ان پیسوں کا کرنا کیا ہے ؟" لیل کوئی دسویں بار یہ سوال کر چکی تھی۔

" یہ سیاہ ہے سب سے پہلے اس کو سفید کرنا ہے۔" عمر سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اور اسے سفید کون کرے گا؟"

" میری بیوی اور اس کا کزن۔" عمر مسکرایا تھا۔

"ہم دونوں ہم کیسے ؟"وہ دونوں متعجب تھے۔عمر آگے کو ہوا۔

" دیکھیں ہالے آپ اور ہارون امیر ہیں۔آپ کا سرکل آپ کی سوسائٹی سب امیر ہیں اور امیر لوگ کیا کرتے ہیں؟ امیر ڈونیشنز دیتے ہیں۔ہم یہ سیاہ پیسہ ان امیروں کو دیں گے اور وہ لوگ اپنا سفید اپنا پیپر ورک کیا ہوا پیسہ ڈونیٹ کریں گے لیکن اس طرح کہ ہمارا نام نہ آئے۔" بات اب کچھ کچھ ان کی سمجھ میں آنے لگی تھی۔

" بلکہ آپ رہنے دیں۔میں خود کر سکتا ہوں۔میں ہیون کا مینیجر ہوں میرے پاس سب ڈونیٹرز کے نمبرز ہیں اور وہ لوگ وفا دار ہیں۔وہ عمر اور جج صاحب کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔آپ بس بیگز تیار کریں ۔"وہ کہتے ہوئے موبائل اٹھا کر باہر چلا گیا۔اگلے دو دن انہوں نے کتنے بیگز بنائے ، کتنے لوگوں کو دیئے ان کے پاس کوئی حساب نہیں تھا۔لیل بری طرح ان ڈونرز کا کوئی " راز " ڈھونڈنے میں غرق رہی۔اس کے پاس منہ تک دھونے کا وقت نہیں تھا۔ہارون اور ہالے پیسوں کا حساب کرنے میں مصروف رہے۔وہ دونوں بات کر رہے تھے لیکن خشک لیا دیا انداز جیسے ان دونوں کے درمیان کبھی کوئی تعلق رہا ہی نہ ہو جیسے لفظ دوستی کبھی ان کی آنکھوں کے آگے آیا ہی نہ ہو۔آخری ڈونیشن ہارون نے اپنے باپ کے نام سے کی تھی۔یہ پارٹی کا دن تھا اور آج ایک آخری بیگ میں چند آخری نوٹوں کی گڈیاں ڈالی جا رہی تھیں۔غلط کام سے بنایا ہوا غلط پیسہ صحیح طریقے سے صحیح جگہ پہنچ چکا تھا۔کچھ ڈونیشن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہسپتال کو ہونے والی تھیں کچھ یتیم خانوں کو کچھ اولڈ ہومز کو اور کچھ دوسرے ضرورت مند محتاج لوگوں کو۔پیسہ اور طریقہ دونوں غلط تھے لیکن بھیجنے کی جگہ درست تھیں۔)

شاہ تاج اب بھی گھاس پہ بیٹھی رو رہی تھی چیخ رہی تھی سینے پہ ہاتھ مار مار کر دہائی دے رہی تھی پھر یکدم اس کے سینے میں بے تحاشا درد اٹھا تھا۔شاید ہارٹ اٹیک شاید۔Anxiety attack۔وہ گھاس پہ گری درد سے دہری ہو رہی تھی لیکن کوئی اسے اٹھا نہیں رہا تھا۔پھر یکدم مجمعے میں سے ایک آدمی حمزہ شاہ نواز آیا۔وہ اس کے قریب گھاس پہ بیٹھا اس کی آنکھوں میں فکرمندی تھی۔وہ اس کے ہاتھ سہلا رہا تھا اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا لیکن درد تھا کہ کم نہیں ہوتا تھا۔آج کراچی شہر نے دیکھا تھا بربادی کیا ہوتی ہے۔انتقام کیا ہوتا ہے۔رسوائی کیا ہوتی ہے۔سب کچھ ہوتے ہوئے بھی خالی ہاتھ رہ جانا کیا ہوتا ہے۔آج کراچی شہر نے دیکھا تھا ذلت کیا ہوتی ہے۔وہ چاروں ایک دوسرے کے کندھے کے ساتھ چلتے ہوئے باہر آئے تھے۔ایک ٹیم کی طرح ان سب کے چہرے پر سکون تھے سوائے ہالے کے

۔

اس کے چہرے پہ گلٹ تھا، اضطراب تھا، انا کو چوٹ پہنچی تھی دل بری طرح دکھا تھا۔وہ کسی کی طرف دیکھے بغیر آگے چلتی گئی۔اس کے قدم شکستہ تھے۔آنکھیں نم دل دکھ رہا تھا اور بہت بری طرح دکھ رہا تھا۔ہارون نے اس کے پیچھے جانے کو قدم بڑھائے پھر رک گیا۔یہ حق اب کسی اور کا تھا اور جس کا تھا وہ اس کے پیچھے جا چکا تھا۔لیل نے تاسف سے ہارون کو دیکھا۔

" تم سے کہا تو تھا خود غرض بن جاؤ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون نے سر جھٹکا منظر بدلا۔

(اب وہ لیل کے چھوٹے فلیٹ کے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا تھا۔عمر اور ہالے ان سے کافی فاصلے پہ تھے۔وہ اب بھی کسی بات پہ جھگڑ رہے تھے بلکہ جھگڑ کیا رہے تھے۔ہالے بول رہی تھی اور عمر سن رہا تھا۔

" تم کیوں کر رہے ہو یہ سب خود غرض کیوں نہیں بن جاتے؟" ہارون کے ساتھ ذرا سے فاصلے پہ بیٹھتی لیل اس کی نظروں کے ارتکاز میں دیکھتی بولی تھی۔

""تم کیوں نہیں بنی خود غرض ؟"اس نے لیل کو نہیں دیکھا تھا۔لیل نے کندھے اچکائے۔

"کوئی فائدہ نہیں تھا یا پھر یوں کہہ لو کہ موقع نہیں ملا واٹ ایور۔" اس نے بے نیازی سے کہا۔

" میں ساری زندگی خود غرض رہا ہوں لیکن میرے ہاتھ کچھ بھی نہیں آیا۔" وہ اب بھی سامنے دیکھ رہا تھا۔

" ساری زندگی نہ عزت ملی ، نہ محبت بس جو بھی ملا بھیک کی طرح ملا اور بھیک نے کبھی کسی کا پیٹ نہیں بھرا۔"

" اب کون سا کچھ مل گیا تکلیف میں تو اب بھی ہو۔" ہارون نے اثبات میں سر ہلایا۔

" واقعی ملا تو اب بھی کچھ نہیں لیکن میرا دل مطمئن ہے۔میں جب شیشہ دیکھتا ہوں تو اپنی آنکھوں میں دیکھ سکتا ہوں۔اب کسی کے آگے پیچھے گھومنے کی یا کسی کی ناراضگی کے ڈر سے ناپ تول کر بولنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔محبت گلے کا پھندا بنتی جارہی تھی۔سانس بند ہونےلگا تھا۔میں خود غرض نہیں بنا با

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وقار بن گیا اور میرے دل کو سکون اور عزت نصیب ہوئی ہے مجھے خود سے محبت نصیب ہوئی ہے اور اس سے زیادہ کسی کو کیا چاہیے ہو گا ؟" اس نے لیل کو مسکرا کر دیکھا۔

" تم آسانی سے ہالے کو الفا کے خلاف کر سکتے تھے تمھیں کرنا چاہیے تھا اتنی قربانیاں دینے کی کیا ضرورت تھی الفا لگتا کیا ہے تمہارا؟" وہ اب بھی ناخوش تھی۔

" تمھیں لگتا ہے میں نے یہ سب عمر کے لیے کیا ہے ؟ نہیں لیل یہ سب ہالے کے لیے ہے۔عمر سے بد گمان ہو کر وہ خود بھی خوش نہیں ہے۔اس کا دل زخمی ہے۔ہالے کوئی اتنی نیک نہیں رہی کہ سڑک پہ پڑے ہر آدمی کی مدد کرنے لگ جائے۔یہ معراج انکل کر سکتے ہیں یہ حسن کر سکتا ہے لیکن ہالے نہیں ۔اسے تکلیف میں دیکھ کر ہالے کو بھی تکلیف ہوئی تھی میں اس کو جانتا ہوں۔بچپن سے جانتا ہوں۔وہ تکلیف میں ہے اور جب تک میں اس کی تکلیف ختم نہیں کرتا میں خود بھی تکلیف میں رہوں گا۔)

منظر تبدیل ہوا اب وہ دونوں رات کے اس پہر شاہ تاج کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔اندر بربادی کا ماتم تھا۔باہر ہر طرف سکوت پھیلا تھا۔

" آؤ تمھیں گھر چھوڑ آؤں۔" ہارون نے ان دونوں کی طرف سے رخ پھیر لیا تھا۔با وقار ہونے سے دل مطمئن ہوجاتا ہے لیکن جڑتا نہیں۔دل ٹوٹنے میں ایک سیکنڈ لگتا ہے لیکن اسے جوڑنے میں کئی صدیاں لگ جاتی ہیں۔ہارون کو اپنے دل کے جڑنے کا انتظار کرنا تھا۔

ہالے بغیر کسی کی طرف دیکھے میکان کی انداز میں آگے دیکھتی جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنکھیں خشک تھیں۔چہرہ بے رونق بے تاثر چال شکستہ۔اس کے ذہن میں بس عمر کی باتیں گونج رہی تھی۔

" آپ کے دشمن کوئی اور ہیں ہالے۔مجھ سے زیادہ برے مجھ سے زیادہ بڑے۔"

اس نے بے دردی سے اپنے ایک کان سے ٹاپس نکال کر سڑک پہ پھینکا۔اس کے پیچھے چلتے عمر نے فورا جھک کر اسے اٹھا لیا۔

" جس جس نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے میں اس کو چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا۔"

یکدم ہلکی ہلکی بوچھاڑ شروع ہوئی۔ہالے نے دوسرا ٹاپس نکال کر کہیں دور پھینکا اور خشک آنکھوں ستے ہوئے چہرے کے ساتھ آگے چلتی گئی۔اس کی زرد ہیل کی ٹک ٹک سارے میں گونج رہی تھی۔

" میرا قصور بس یہ ہے کہ اس رات میں سو گیا تھا۔"

" میں آپ کے ساتھ اتنا مخلص ہوں جتنی آپ خود بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

" اسے مت پھینکے یہ مجھے میری اماں نے دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

بارش تیز ہو رہی تھی آوازوں کا شور بھی بڑھتا جا رہا تھا۔اس کے بھورے بال بھیگ رہے تھے۔ان کے کرل خراب ہو رہے تھے۔اب اس نے اپنے گلے میں موجود موٹی چین ایک جھٹکے سے نوچ کر نیچے پھینک دی۔سیاہ آنکھوں والے مرد نے اسے بھی اٹھا لیا۔یکدم بارش اتنی زور سے برسنے لگی کہ وہ دونوں چند پلوں میں ہی بھیگ گئے لیکن ہالے کو جیسے فرق ہی نہ پڑتا ہو۔ایسی ہی ایک بارش ایک بار پہلے بھی آئی تھی اور ان دونوں کے درمیان بد گمانی کے شیشے کو دھندلا کر گئی تھی۔یہ بارش اور اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے قطرے شفاف تھے۔انہوں نے ساری بد گمانیاں دھو دی تھیں۔بارش تڑ تڑ برس رہی تھی۔یکدم اس کی ہیل کے چٹخنے کی آواز آئی۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے گرتے گرتے بچی عمر فورا آگے آیا تھا۔

"کیا کر رہی ہیں دیکھ کر چلیں۔" وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔ہالے کو اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے لیے گردن اونچی کرنی پڑی۔وہ شاید رو رہی یا شاید نہیں رو رہی تھی۔اس کے چہرے پہ گرے بارش کے قطروں نے بھرم رکھ لیا تھا۔

چند پل خاموشی کی نظر ہوئے۔وہ دونوں اسی طرح بھیگتے کھڑے رہے۔

" فائنلی تم بے گناہ نکل آئے ؟" ہالے کی کھوکھلی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

" اتنا عرصہ میں تمھیں تکلیف دیتی رہی۔تم پہ شک کرتی رہی تمھیں ہر طرح سے ہرٹ کرتی رہی اور آخر میں کیا ہوا۔۔" وہ ذرا رکی۔

" تم بے گناہ نکل آئے۔میں اب بھی تم سے نفرت کرنا چاہتی ہوں لیکن نہیں ہو رہی۔ہم سلطانز کے دل میں ایک بار نفرت آجائے تو پھر نکلتی نہیں لیکن مجھے اب لگ رہا ہے کہ میں تم سے اب کبھی نفرت نہیں کر سکوں گی۔"اس کی آنکھیں سرخ پڑ رہی تھیں۔عمر یک ٹک اس کو دیکھتا رہا۔

" مجھے لگ رہا ہے جیسے یہ ڈیڑھ مہینہ ہمارے درمیان آیا ہی نہیں۔تم آج پھر سے وہی سڑک والے زخمی لگ رہے ہو تم۔وہی مال والے ہمدرد لگ رہے ہو۔تم آج پھر قریبی لگ رہے ہو لیکن ایک ایسا قریبی جو بہت انجان ہے۔ہم دونوں کے درمیان ایک کنیکشن ہے لیکن مجھے اس کا سرا نہیں مل رہا۔" وہ اسی طرح گردن اونچی کیے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہالے سلطان نے اپنی زندگی میں کبھی اپنی غلطی کا اعتراف نہیں کیا۔ کبھی کیا ہو گا مجبوراً ، ضرورت کے تحت لیکن کبھی بھی دل سے نہیں۔۔"

عمر کو اس کی آواز گیلی لگی۔

" میں آج تمھارے سامنے اعتراف کرتی ہوں۔تم سچے تھے عمر اور ہالے بدگمان۔۔میرے باپ نے صحیح کہا تھا۔۔عمر ایسا نہیں کر سکتا۔میں نے ان کی بات نہیں مانی۔میں نے اپنے باپ کے فیورٹ انسان کو اتنی تکلیف دی میں کیا کروں کہاں جاؤں؟"اس نے چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔بارش تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔اس کا لباس اور بال مکمل بھیگ چکے تھے۔

"میں روز آخرت اپنے باپ کو کیا منہ دکھاؤں گی۔میں ان سے کیا کہوں گی۔میں تمہارے حساب میں کیا جواب دوں گی اللہ اللہ یہ کیسا عذاب ہے اللہ اللہ۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔وہ سخت تکلیف میں تھی۔عمر نے آہستگی سے اس کے دونوں ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹائے لیکن ان کو اپنی نرم گرفت میں تھامے رکھا۔ہالے انہی رنجیدہ نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔

برستی بارش اور تیز ہواؤں کے درمیان سڑک پہ کھڑے ان دونوں کے پاس بارش میں بھیگنے سے زیادہ بڑے مسائل تھے۔

" میں عمر حیات اپنے باپ کو بھی معاف نہیں کرتا۔۔"اس نے اپنے ازلی مدھم لہجے میں کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن آج میں ہالے سلطان سے کہتا ہوں کہ اس کو میرا قتل بھی معاف ہے۔"وقت رک گیا دل رک گئے اور وہ کہے گیا۔

" جج صاحب نے اگر روز حشر آپ سے کچھ پوچھا تو میں ان کو جواب دوں گا۔عمر حیات اپنی بیوی کے لیے ہر دفع جواب دے گا۔جو کچھ بھی ہوا اسے برا خواب سمجھ کر بھول جائیں۔ میں آپ کو معاف کرتا ہوں میں آپ کو اپنا قتل بھی معاف کرتا ہوں۔"وہ ایسے یقین ایسے مان سے کہہ رہا تھا کہ ہالے کو اپنا دل رک رکتا محسوس ہوا۔

" آپ کا قصور نہیں ہے۔آپ کے سامنے ایسے ثبوت تھے جن کی وجہ سے میں مجرم لگتا تھا۔۔"

" آپ کا قصور نہیں ہے کہ آپ نے فروا پہ شک نہیں کیا۔وہ آپ کا خاندان تھی۔خاندان پہ کوئی شک نہیں کرتا۔چاہے وہ آپ کو جان سے مارنے کی دھمکی دیں۔چاہے جان سے مار دیں لیکن خاندان پہ کوئی شک نہیں کرتا۔اب آپ خود کو قصور نہیں دیں گی اور گھر جائیں گی۔"اس نے جس نرمی سے اس کے ہاتھ تھام رکھے تھے اسی نرمی سے چھوڑ بھی دیے۔

" میں نے عثمان کو کال کی ہے وہ آنے والا ہے وہ آئے گا اور آپ اس کے ساتھ گھر جائیں گی۔میں دوبارہ کہہ رہا ہوں آپ گھر جائیں گی اور اگر آپ یہاں سے سیدھا گھر نہیں گئیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"وہ آج بالکل مختلف لگ رہا تھا۔سنجیدہ فکر مند کہیں جانے کے لیے جلد باز۔

"کیا تم میرے ساتھ نہیں آؤ گے؟"اس کا لہجہ اب نارمل تھا۔عمر نے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آج کی رات نہیں۔کم از کم آج تو نہیں میں آج اپنے one and only کے پاس جاؤں گا۔۔مجھے ہر ناکامی ہر کامیابی ان کے ساتھ شیئر کرنے کی عادت ہے۔"اسی وقت عثمان گاڑی میں بیٹھا ان کو اپنے قریب آتا دکھائی دیا۔

"کیا تمھیں کبھی میرا رویہ برا نہیں لگا۔اس سارے وقت میں کبھی بھی؟" عمر کے چہرے پہ ایک زخمی تاثر آیا۔

"ہر منٹ ہر سیکنڈ ہر لمحہ۔مجھے ہر بات آپ کی باتیں دل کو چیرتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔آپ وہ واحد ہستی ہیں جس کی آنکھوں میں اپنے لیے نا اعتباری۔۔۔۔۔۔نفرت۔۔۔۔۔۔غیر محفوظ پن میں برداشت نہیں کر سکتا لیکن میں نے کیا اور جن کی وجہ سے کیا میں ان کو خون کے آنسو رلاؤں گا۔"اسی وقت گاڑی ان کے پاس آکر رکی۔عثمان گاڑی سے باہر آیا۔عمر نے اس سے کچھ کہا۔پھر ہالے کو گاڑی میں لا کر بٹھایا۔دروازہ بند کرنے سے پہلے وہ رکا۔گاڑی کے اوپری حصے پہ ہاتھ رکھے نیچے جھکا۔ہالے کی آنکھوں میں دیکھا۔

" عمر حیات آپ کو اپنا قتل بھی معاف کر سکتا ہے۔" یقین دہانی کروائی گئی۔

مقابل نے نم آنکھیں جھپکائیں گیلے چہرے پہ آسودگی پھیلی۔عمر حیات نے اس کا اعتبار کمایا تھا۔اب ہالے کو اس کی باتوں پہ اعتبار کرنا چاہیے تھا۔

وہ سیدھا ہوا۔گاڑی آگے بڑھ گئی وہ تب تک کھڑا رہا جب تک گاڑی اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اب مزید ان آنکھوں میں بے اعتباری نہیں دیکھے گا اسے یقین تھا۔لیکن شاید یقین ٹوٹنے کے لیے ہوتے ہیں۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

بارش نے آج گویا نہ تھمنے کی قسم کھا رکھی تھی وہ برسے ہی جا رہی تھی برسے ہی جا رہی تھی۔عمر حیات کی سیاہ آنکھیں اس وقت سپاٹ تھیں۔ان میں کوئی جذبہ نہیں تھا۔جیسے اسے شاہ تاج کی بربادی سے فرق نہ پڑا ہو جیسے اسے کسی بھی چیز سے کوئی فرق نہ پڑا ہو یا پھر شاید وہ کسی اور کی تباہی دیکھنا چاہتا تھا۔قبرستان کی ساری قبریں گیلی ہو گئی تھیں۔عام دنوں میں جو ذرا سی روشنی دور سے کسی گھر یا عمارت سے قبرستان میں پڑتی تھی۔آج بارش اور لائٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہ روشنی بھی ندارد تھی ۔بارش کی وجہ سے مٹی گیلی ہو کر کیچڑ میں بدل چکی تھی۔وہ اپنے مہنگے برانڈڈ سوٹ کی پرواہ کیے بغیر اس کیچڑ والی زمین پہ بیٹھ گیا۔ماتھے پہ بکھرے بال گیلے ہو گئے تھے۔ہلکی بڑھی شیو میں پانی کے قطرے نمایاں تھے۔اس نے اپنا کوٹ بازو پہ ڈالا ہوا تھا۔اس وقت وہ بس سفید شرٹ میں ملبوس تھا۔قبرستان کی کیچڑ والی گیلی زمین پہ بیٹھے ہوئے اسے کافی وقت ہو گیا تھا۔بہت دیر بعد اس کی زبان سے چند الفاظ ادا ہوئے۔

" آئی مس یو۔" بہت سارا نمکین پانی اندر دھکیلا۔

" آپ کو پتہ ہے آج میں آپ کی بیٹی کی نظروں میں سر خرو ہو کر آیا ہوں۔"وہ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں بہت زیادہ۔دس سال آپ کے علاوہ کوئی تعلق بنایا ہی نہیں کوئی ایسا تعلق جس سے سب کہہ سکوں۔لیل سردار باقی سب دوست وہ لوگ مجھ سے سب کچھ کہہ دیتے ہیں لیکن عمر نہیں کہہ سکتا۔عمر تو سب کچھ آپ سے کہتا تھا ناں۔"وہ رک گیا جیسے ان کی جانب سے جواب کی توقع تھی۔پھر زخمی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا۔

"میں وہاج خان سے ملنے بھی گیا تھا۔"وہ ایک بار پھر رکا۔ہاتھ سرینڈر کرنے کے انداز میں اوپر اٹھا لیے ۔

" اوکے اوکے اب آپ کہیں گے اپنے باپ کو نام سے مت بلاؤ۔لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں میرا باپ کہاں تھا جب مجھے اس کی ضرورت تھی۔جب میں بچہ تھا۔جب میں جوان تھا۔وہ کیوں کبھی میرے لیے نہیں آیا ؟ " اس کی آواز بلند ہوئی تھی۔آنکھوں کا گلابی پن بڑھنے لگا تھا۔چہرے پہ پھیلا اضطراب مزید بڑھ گیا۔

"میں بچہ تھا ماموں مجھے ضرورت تھی میرے باپ کی۔ہر بچے کو ضرورت ہوتی ہے۔میں کہتا نہیں تھا بھرم رکھ لیتا تھا۔تھوڑا بہت سلطان تو میں بھی ہوں۔بھرم رکھنے مجھے بھی آتے تھے۔"وہ ہنس پڑا لیکن اگر تم اس کی یہ ہنسی دیکھ لو تو رو پڑو۔

" جب کسی بچے کا باپ اس کو اسکول سے لینے آتا تھا مجھے میرا باپ یاد آتا تھا۔"وہ یاسیت سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جب کسی بچے کا باپ اس کو اپنے کندھے پہ اٹھاتا تھا تب مجھے میرا باپ یاد آتا تھا۔مجھے ان کی ضرورت تھی یار ہمیشہ تھی۔"وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔برستی بارش نے اسے ترحم سے دیکھا تھا۔

" شام میں سارے بچوں کے باپ ان کے لیے شہر سے پکوڑے لاتے تھے۔کسی کا باپ فروٹ لاتا تھا۔ میں محلے کا سب سے امیر بچا تھا۔لیکن میں کبھی ویسے پکوڑے نہیں کھا سکا میں کبھی ویسے پھل نہیں کھا سکا وہ بہت مہنگے پکوڑے تھے ماموں۔وہ بہت مہنگے پھل تھے۔ایسے پھل کھانے کے لیے باپ چاہیے ہوتا ہے اور عمر اس معاملے میں بہت غریب تھا۔"یکدم بارش ہلکی ہوتی گئی لیکن عمر کی محروماں بڑھتی گئیں۔

" میں نے ساری زندگی اپنے باپ کی محبت چاہی مجھے نہیں ملی لیکن مجھے تب اتنا غصہ نہیں آتا تھا۔مجھے اب غصہ آتا ہے مجھے بہت غصہ آتا ہے جب میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنے باپ کو دیکھنے جاتا ہوں۔اس وقت عمر بے بس ہوتا ہے اس وقت بے بسی کی کوئی حد نہیں ہوتی۔میں اتنا بے بس نہیں بننا چاہتا۔میں ان سے نفرت کرنا چاہتا ہوں اتنی کہ ان کا چہرہ دیکھ کراہیت آئے۔لیکن ہر بار وہ چہرہ دیکھ کرمجھے بس اپنی محرومیاں یاد آتی ہیں وہ چہرہ مجھے میرا چہرہ لگتا ہے۔ہر بار جب وہ میرے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو میں چاہتا ہوں ان کو اپنے سامنے سے دور کر دوں لیکن ہر بار میرا دل چاہتا ہے۔۔"وہ رکا آنکھوں میں سرخی دوڑ گئی لب بھینچنے لگے۔

"ہر بار میرا دل چاہتا ہے کہ میں ان کے گلے لگ جاؤں۔"بالآخر اس نے ہارے ہوئے لہجے میں کہہ دیا ۔ساتھ سر جھکا لیا شکستگی سے بے بسی سے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" لوگ کہتے ہیں لڑکوں کے لیے پڑھائی مشکل ہے ، نوکری مشکل ہے ، گھر چلانا مشکل ہے ، شادی مشکل ہے لیکن .... "وہ رکا۔

"لڑکوں کے لیے اپنے باپ کے گلے لگنا سب سے زیادہ مشکل ہے اور میں چاہتا ہوں یہ مشکل مجھ پہ آئے۔میں ساری زندگی یہی چاہتا تھا۔اب بھی چاہتا ہوں اور اب جب چاہتا ہوں تو خود پہ غصہ آتا ہے۔"وہ بول کر خاموش ہو گیا۔شاید تھک چکا تھا۔شاید الفاظ ختم ہو گئے تھے۔بارش تھم چکی تھی۔فضا میں ہلکی ہلکی خنکی پیدا ہو گئی تھی۔گیلی مٹی کی خوشبو سارے میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی گئی۔

وہ بیٹھا رہا اسی طرح ٹانگیں سمیٹ کر سر جھکائے بیٹھا رہا۔دفعتا اس نے سر اٹھایا۔معراج سلطان کی قبر سے ذرا فاصلے والی قبر کو دیکھا۔چہرے پہ ایک بار پھر ملال تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا چند قدم آگے آیا اور گھٹنوں کے بل اس قبر کے قبر بیٹھ گیا۔قبر کے کتبے پہ نگین سلطان لکھا تھا۔عمر نے اس گیلی قبر پہ اپنا ہاتھ پھیرا۔گلے میں کچھ اٹکا۔

" میں . . آپ کو بھی . . مس کرتا ہوں۔"ذرا رکا۔

" امی . . " اس کے لبوں سے ایک لفظ نکلا۔سارے قبرستان میں بھٹکتی روحیں بھی شانت ہو گئیں۔

" آپ کو کبھی دیکھا نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ کا چہرہ یاد آتا ہے۔کبھی آپ سے ملا نہیں لیکن لگتا ہے کوئی ملاقات ادھوری ہے۔کبھی بات ہی نہیں کی لیکن آپ کی آواز سننا چاہتا ہوں۔میں آپ سے بھی محبت کرتا ہوں۔جتنی اس وہاج خان سے نفرت ہے اتنی محبت آپ سے کرتا ہوں۔کاش آپ میرے ساتھ ہوتیں۔کاش آپ نے اپنے بچے کو بچایا ہوتا۔سب ختم ہو گیا امی سب ختم۔" وہ پیچھے ہو کر بیٹھ گیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔آنکھیں موندے کسی اور جہاں میں چلا گیا۔معراج سلطان کی سیاہ کار ایک بہت بڑے نجی ہسپتال کے باہر ٹھہری تھی۔راہداری سے چلتے ہوئے اندر ہیڈ ڈاکٹر کے آفس میں آؤ تو وہاں دو بڑے بڑے صوفے رکھے تھے۔ایک طرف ڈاکٹر کی میز اور اس کے پیچھے جھانکتی کرسی۔معراج سلطان اور اٹھارہ سالہ عمر حیات ان لمبے صوفوں میں سے ایک صوفے پہ بیٹھے تھے۔ان کے سامنے ہسپتال کا ڈائریکٹر قیصر بلوچ اور ایک سینئر ڈاکٹر بیٹھا تھا۔سامنے چھوٹی میز پہ مختلف کاغذات رجسٹرز اور فائلز رکھی تھیں۔میز کے قریب نیچے تین لوگ بیٹھے تھے۔ان تین لوگوں کے پاس ایک ہی کام تھا۔اٹھارہ سال پہلے اگست کے مہینے کے سارے رجسٹرز فائل ڈھونڈنا۔بالآخر ان تین لوگوں نے کوفت زدہ اور تھکے ہوئے سر اٹھا کر اپنے سامنے موجود لوگوں کو دیکھا تھا۔ان کے ہاتھ میں ایک رجسٹر تھا۔

" سر اگست کا رجسٹر یہی ہے۔زخمی مردہ انجرڈ اور سب لوگوں کی تفصیل اس میں موجود ہے۔ڈیلیوری کے لیے لائی جانے والی تمام عورتوں کی ساری تفصیل اس کے اندر موجود ہے۔"ان تینوں میں سے ایک ادھیڑ عمر مسیح نرس بولی تھی۔معراج نے اس کے ہاتھ سے رجسٹر لے لیا۔عمر خاموش آکورڈ بیٹھا رہا۔انہوں نے سترہ اگست والے صفحات کھولے۔وہ سب کے سب نام پڑھتے گئے۔انگلی سے نیچے کرتے گئے ایک جگہ وہ ٹھہرے۔

" **نگین وہاج** " اس نام پہ وہ رک گئے۔نظر ترچھی کر کے اپنے پاس بیٹھے نو عمر لڑکے کو دیکھا۔پھر سر جھٹکا۔ادھیڑ عمر نرس بتا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس دن ہمارے یہاں صرف چھ ڈیلیوریز ہوئی تھیں۔وجہ یہ تھی کہ ہماری دونوں ڈاکٹر چھٹی پہ تھیں اور پیچھے صرف دو ڈاکٹر تھیں یہ سب میں نے ریکارڈ میں چیک کیا ہے۔" مسیح نرس کہے جا رہی تھی ۔معراج سلطان نے اگلا نام دیکھا۔فریحہ غیاث الدین۔وہ ٹھٹک گئے۔یہ تو فروا کی بھابی کا نام تھا۔کسی شبے کے تحت انہوں نے اگلے خانے میں لکھا اڈریس دیکھا۔پھر مریض کے رشتے داروں کے خانے میں فروا کا نام دیکھا۔وہ ششدر رہ گئے۔کیا فریحہ کے یہاں اولاد ہونے والی تھی ؟

لیکن اگر ایسا کچھ تھا تو فروا نے انہیں بتایا کیوں نہیں بلکہ کسی کو بھی کیوں نہیں بتایا ؟نگین کے رشتے سے انکار کے بعد فروا کے خاندان سے سلطان خاندان کا میل جول بند ہو گیا تھا۔یہاں تک کہ فروا کے بھائی کو اپنی بہن سے ملنے کے لیے سلطان منزل آنے کی اجازت بھی نہیں تھی۔ہاں اگر فروا ملنا چاہیں تو اپنے بھائی کے گھر جا سکتی تھیں۔لیکن غیاث کی موت کے وقت سلطان خاندان کا ہر فرد ان کے گھر گیا تھا۔پھر ایسا کیا ہوا کہ فروا نے اتنی بڑی خبر ان سب سے چھپا کر رکھی۔

فروا کا تو پھر بھی سمجھ میں آتا ہے لیکن ان کی اپنی بیوی نے بھی ان سے یہ سب چھپایا ؟فریحہ کے یہاں مرا ہوا بیٹا پیدا ہوا تھا۔انہوں نے تمام نام چیک کیے لیکن ان کا ذہن بار بار اپنی بہن کے نام پہ جا رہا تھا۔انہوں نے اپنے ذہن سے ہر خیال جھٹکا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔انہوں نے اس دن ہونے والی تمام ڈیلیوریز کی تفصیلات لے لی تھیں۔عورتوں کے نام اور ان کے گھر کے پتے اس روز جن جن نرسز کی ڈیوٹی تھی۔ان سب کے گھر کے پتے اور فون نمبرز لے کر وہ ہسپتال سے نکل آئے اب وہاں مزید کچھ بھی کام کا نہیں تھا۔کئی دن گزرے لیکن کوئی سرا ہاتھ نہ آیا معراج نے اس دن ہونے والے تمام

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیسز دیکھ لیے تھے۔ان کے گھر جا کر مہذب طریقے سے ساری چھان بین کر لی تھی۔وہ اگر تکون کا ایک سرا پکڑتے تھے۔تو دوسرا غائب ہونے لگتا تھا۔اسی طرح کے ایک دن وہ نفیسہ سے ملنے پہنچے۔

وہ دونوں ایک چھوٹے کافی شاپ میں بیٹھے تھے۔نفیسہ کچھ بجھی بجھی تھیں۔چکن کاری کے سفید سوٹ اور سفید ہی دوپٹے میں ان کی رنگت دمک رہی تھی۔

وہ جب امریکا پڑھنے گئی تھیں تب بھی وہ اسی طرح کا بڑا سا دوپٹہ اوڑھے رہتی تھیں۔کلاس کے کچھ منچلے اور شریر طلبا نے ان کا نام " اسکارف مافیہ " رکھ چھوڑا تھا۔لیکن ان کا یہ نام وہ بس نفیسہ کی غیر موجودگی میں ہی لیتے تھے۔اگر کبھی کوئی ان کی موجودگی میں ان کو اس نام سے پکار لیتا تو اس کے ساتھ وہ ہوتا تھا کہ اس کی ماں اس کو روئے۔

" نفیسہ مجھے کچھ تو بتاؤ۔تم اتنی بے وقوف تو نہیں لگتی کہ ہسپتال سے کسی کا بھی بچہ اٹھایا اور آگئی۔تم کیوں مجھے پاگل کر رہی ہو۔" وہ عاجز آ گئے تھے۔

" سینئر میں آپ کو بتا رہی ہوں میں ایک کیس کے سلسلے میں اس ہسپتال گئی تھی۔میرا کام ہو گیا تھا۔ لیکن جب میں نکلنے لگی تب ہسپتال کی بیک سائیڈ کی جانب کچرے کے ڈرم رکھے تھے وہاں۔"وہ بتا رہی تھیں جب معراج نے ناگواری سے ان کی بات کاٹی۔

" یہ وعظ تم مجھے ایک لاکھ بار سنا چکی ہو۔" وہ بری طرح جھنجھلائے تھے۔نفیسہ نے کچھ نہیں کہا وہ بس خاموش بیزار بیٹھی رہیں۔معراج نے ایک گہرا سانس لیا۔نفیسہ اب بھی غائب دماغی سے کپ کے سرے پہ انگلی پھیر رہی تھیں۔معراج چند لمحہ بغور ان کو دیکھتے رہے پھر آگے کو ہوئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" نفیسہ عمر ٹھیک ہے۔وہ میرے پاس ہے وہ ایک ہیرا ہے۔تم دیکھنا میں اسے تراش کر ایسا بناؤں گا کہ دنیا اس پہ فخر کرے گی تم میری بہن ہو۔میری دوست ہو۔تمہارا بیٹا میرا بیٹا ہے۔تم اس کی اتنی فکر کیوں کر رہی ہو ؟"وہ ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے کہہ رہے تھے۔

" اگر کوئی آپ سے آپ کی ہالے چھین لے، تو کیا آپ تب بھی خود کو اسی طرح تسلی دیں گے ؟"ان کی آواز میں طنز نہیں تھا وہ بس پوچھ رہی تھیں۔

" میں جانتی ہوں وہ ہیرا ہے اور آپ کو اپنا ہیرا کبھی بھی کسی دوسرے کے ہاتھ یا گلے میں اچھا نہیں لگتا۔وہ میرا ہیرا ہے اسے میرے پاس رہنا چاہیے تھا۔اٹھارہ سال سے میرے گھر کو اور مجھے عمر کے علاوہ کسی اور چیز کی عادت نہیں رہی اب میں اس گھر میں کیا کروں ؟"وہ معراج کو دیکھتے ہوئے ہلکی آواز میں کہہ رہی تھیں۔

" میرے کام میرا دن تو عمر سے شروع ہو کر عمر ہی پہ ختم ہوتا تھا۔اب پتہ ہی نہیں چلتا دن شروع کب ہوا اور ختم کب۔وہ میرا بیٹا ہے اسے خدا نے میرے لیے بھیجا ہے پھر لے کیوں لیا ؟"ان کی آواز میں رنج تھا۔

" میں تمھیں سمجھ سکتا ہوں ..... میں ..... "

" آپ نہیں سمجھ سکتے سینیئر۔" نفیسہ نے قطعی انداز میں ان کی بات کاٹی۔

" آپ کی اولاد آپ کی محبت کو " ضد " کا نام دے کر چھوڑ کر نہیں گئی۔آپ کی اولاد آپ کے پاس ہے آگ کو دور سے دیکھ کر بس خوف آتا ہے۔جب تک جلو گے نہیں درد کا اندازہ نہیں ہوتا۔""

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں نے بھی دس سال اولاد کے بغیر گزارے ہیں نفیسہ۔میں اولاد کا درد سمجھ سکتا ہوں۔"انہوں نے برا مانا تھا۔نفیسہ آگے کو ہوئیں اپنی سیاہ زہین آنکھیں ان کے چہرے پہ گاڑ دیں۔

"آپ کو " دیا " ہی نہیں گیا سینئر۔آپ اس چیز کے ترسے ہیں مجھ سے دے کر چھینا گیا ہے اور میں تڑپ رہی ہوں۔ہم دونوں کی تکالیف مختلف ہیں۔"

وہ بول کر ایک بار پھر یہاں سے وہاں دیکھنے لگیں۔معراج چند لمحہ سوچتے رہے پھر نفیسہ کو دیکھا۔

" بیرسٹر نفیسہ حیات۔" انہوں نے ایک تحکم سے ان کو پکارا۔یہ کچھ دیر قبل والے معراج نہیں تھے۔ نفیسہ چونک گئیں۔

" میں جسٹس معراج آپ سے سوال کرتا ہوں کہ سترہ اگست کا واقعہ آپ مجھے ایک وکیل کی حیثیت سے سنائیں نہ ایک لفظ جھوٹ نہ کوئی اضافی سچ۔نہ آپ کوئی بات چھپائیں اور نہ کوئی بات بڑھا چڑھا کر بتائیں میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ مجھے جواب دہ ہیں۔عمر حیات کی ماں کی حیثیت سے نہیں بیرسٹر نفیسہ حیات کی حیثیت سے۔"نفیسہ بغیر پلک جھپکے سانس روکے ان کو سن رہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا کہ اس طرح کی پکار کو سنے ہوئے بھی ایک عرصہ گزر گیا ہو۔عمر حیات کو اندازہ بھی نہیں تھا۔وہ جس عورت کو ضدی کہہ کر چھوڑ آیا تھا۔وہ عورت اس کے لیے اپنا عشق چھوڑ چکی تھی۔

نفیسہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں آنکھوں میں اٹھارہ سال پہلے کے سارے مناظر گھوم گئے۔اب وہ ایک غمزدہ ماں نہیں تھیں وہ ایک زیرک وکیل تھیں۔

اور وکیلوں نے بھلا کبھی جھول والا کام کیا تھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ ایک خستہ حال عمارت تھی جس کا اصل رنگ تو اب شاید اس کے مستری کو بھی یاد نہ ہو گا۔زمانے کی دھول اور بننے کے بعد پینٹ نہ کروانے کی زحمت نے اس عمارت کو ایسا پیلا زرد رنگ بخشا تھا کہ دیکھ کر جی خراب ہونے لگے۔عمر حیات معراج سلطان کی معیت میں اس بلڈنگ کی ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں اور میل سے چکنی ہو چکی ریلنگ کے ساتھ چلتا ہوا اوپری منزل کی طرف جا رہا تھا۔

دیواریں سیلن زدہ اور پلستر جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا تھا۔دوسری منزل پہ جا کر وہ دائیں طرف راہداری میں مڑ گئے۔چند قدم چلنے کے بعد اب ان کے سامنے ایک فلیٹ کا دروازہ تھا۔ سفید ٹی شرٹ والے لڑکے نے جونہی بیل پہ ہاتھ رکھا کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا۔معراج سلطان نے طنزیہ نظروں سے اس کو دیکھا پھر مٹی سے بھری میل والی بیل کو دیکھا۔

"کرائے بے بی ہونہہ۔" اب انہوں نے ایک مغرور انداز میں اپنی شہادت کی انگلی بیل پہ رکھی اور اگلے ہی سیکنڈ کرنٹ کھا کر دور ہوئے۔پس ثابت ہوا کہ اس گھنٹی میں واقعی کرنٹ تھا۔

"کرائے انکل۔" وہ ان سے زیادہ طنزیہ لہجے میں بولا۔معراج کلستے رہ گئے۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور ایک بنیان میں ملبوس چھوٹے قد کا موٹا آدمی باہر آیا۔

اپنے سامنے کھڑے سوٹڈ بوٹڈ آدمی کو دیکھ ذرا خفت زدہ ہوا۔معراج نے اس سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔کچھ تذبذب کے بعد وہ انہیں اندر لے ہی آیا۔

" آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں؟"

وہ موٹا آدمی ان کو اندر لے جاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہاری بیوی حبیبہ سے وہ جو کسی زمانے میں نرس ہوا کرتی تھی۔"

معراج اس کے پیچھے چلتے ہوئے بولے۔دفتعاً وہ آدمی رکا۔

" وہ کسی سے ملتی نہیں ہے۔کمبخت کو جب سے اس فالج کے مرض نے گھیرا ہے سارا سارا دن کمرے میں پڑی رہتی ہے۔گھر کا کام باہر کا کام سب میں خود ہی دیکھتا ہوں۔آپ کس سلسلے میں اس سے ملنا چاہتے ہیں۔" وہ بولتے ہوئے ان کو ایک کمرے میں لے آیا جہاں قدیم طرز کے تین پرانے صوفے رکھے تھے۔معراج سلطان اور عمر ان میں سے ایک لمبے صوفے پہ بیٹھ گئے۔

"اچھا ہاں اب میں سمجھا ضرور آپ کو اپنے گھر کی کسی بزرگ کے لیے نرس چاہیے ہوگی لیکن دیکھیں میں بتا رہا ہوں ناں میری عورت کام نہیں کر سکتی۔اس کے ہاتھ اب کانپتے ہیں۔"ان دونوں کو کچھ نہ بولتے دیکھ اس نے خود ہی اندازہ لگا لیا۔

"کیا ہی بہتر ہو کہ تم اندازے لگانا چھوڑ دو اور اپنی بیوی کو بلا لاؤ؟" معراج سارے وقت میں پہلی بار بولے تھے۔آدمی بغیر سوال کیے ساتھ والے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ کوئی چالیس پینتالیس سالہ عورت تھی جس نے اپنا چہرہ مکمل ڈھانپ رکھا تھا ایسے کہ بس آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔وہ ان کے سامنے والے صوفے پہ آ کر بیٹھی۔عمر اور معراج بغور اسے دیکھتے رہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ کو مجھ سے کیا کام ہے ؟" معراج کو اس کا بولنا ذرا عجیب لگا پھر اندازہ ہوا کہ شاید ایسا فالج کی وجہ سے ہے۔معراج نے بغیر کچھ کہے اپنے جیب سے نفیسہ کی ایک درمیانے سائز کی تصویر نکالی اور اس کے سامنے رکھ دی۔

" اس عورت کو جانتی ہو ؟" عورت نے دو انگلیوں سے تصویر کا کونہ پکڑا تصویر کو چہرے کے قریب لے گئی۔اس کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق آئی جسے وہ اگلے ہی پل چھپا گئی۔

" مم میں نہیں جانتی۔" وہ فورا اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے بولی تھی۔ اسی وقت اس کا شوہر ٹرے میں دو کپ چائے رکھے اندر آیا۔وہ سادہ سا تھا پر خلوص سا۔

" یہ عورت آپ سے تین بار ملی ہے اور ایک انسان کا حافظہ اتنا اچھا ہوتا ہی ہے کہ تین بار ملنے والا انسان اسے یاد رہے۔" اب کے عمر ذرا تلخی سے بولا۔

" مم میں اسے نہیں جانتی۔مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔آپ لوگ آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں۔" وہ یکدم ہڑبڑانے لگی تھی۔معراج سلطان نے پر سکون نظروں سے اسے دیکھا۔پیچھے کو ٹیک لگائی اور اپنا کپ اٹھا یا اور ایک گھونٹ بھرا لیکن پھر ایک کڑوا سا منہ بنا کر کپ واپس رکھا۔

عمر نے ناگواری سے ان کو دیکھا۔

" امیروں کے چونچلے ہونہہ۔" وہ کہتے ہوئے اٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" دیکھیں بی بی میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی جانتی ہیں کہ سچ کیا ہے۔وہ بچہ جسے آپ اس دن کوڑے میں پھینک رہی تھیں ...". وہ کہتے ہوئے اس کے قریب آیا۔ہسپتال کے رجسٹر کی لسٹ اس کے سامنے رکھی۔

"ان چھ ناموں میں سے وہ بچہ کس کا تھا ؟" عمر کا لہجہ حد درجہ سنجیدہ تھا آنکھیں بے تاثر سپاٹ۔وہ عورت اب گھبرانے لگی لگی تھی۔

" حبیبہ اگر کچھ جانتی ہو تو بتا دو کیوں شریف لوگوں کو تنگ کرتی ہو۔" اب کے اس کا شوہر بولا تھا۔

" میں نے کہا ہے ناں میں کچھ نہیں جانتی سمجھ نہیں آتی تمھیں ایک بات۔ ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ۔" یکدم وہ حلق کے بل چیخی تھی۔دور اندر کہیں عمر کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ہاتھ کانپ رہے تھے۔وہ کبھی ایسی صورتحال میں نہیں پھنسا تھا۔لیکن وہ اچھا اداکار تھا بہت اچھا۔وہ اسی طرح سنجیدہ کھڑا رہا۔

" آپ میری مدد نہیں کریں گی ؟"

" میں کچھ نہیں جانتی۔" وہ ایک بار پھر نم آنکھوں سے چلائی۔اس نے اپنے جیب سے ایک کاغذ نکالا۔ اور اسے اس عورت کے آگے لہرایا۔

" یہ فلیٹ میں آج اسے مکان مالک سے خرید چکا ہوں لہٰذا اپنا بوریا بستر سمیٹو اور ابھی کے ابھی میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں اپنے لڑکے بلواؤں گا اور وہ لوگ آپ کا سامان اٹھا اٹھا کر باہر پھینکیں گے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آنکھوں میں سختی لیے ایک ایک لفظ پہ زور دیتا کہہ رہا تھا۔حبیبہ کا خون خشک ہونے لگا تھا عمر کہے گیا۔

" اور تمہارا شوہر جس ورکشاپ پہ کام کرتا ہے وہ میرے باپ کے دوست کی ورکشاپ ہے۔کل تک تمہارا شوہر کام سے فارغ ہو گا سوچو تمہارا کیا ہو گا حبیبہ ؟ تمہارا علاج ، ہاسٹل میں پڑھنے والی تمہاری بیٹی کا خرچہ ، تمھارے گھر کا راشن کہاں سے لاؤ گی یہ سب ؟ تم بھوکی مر جاؤ گی اور اگر بھوک سے نہ مری تو تمہاری بیماری تمھیں مار دے گی اب فیصلہ تمہارا ہے۔"

" حقیقت یا پھر در بدری ؟" وہ ایسے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا کہ حبیبہ کے ساتھ اس کے شوہر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔حبیبہ دھپ سے صوفے پہ گری چہرے کا رنگ اتر گیا تھا۔**(معراج کو سو فیصد یقین تھا کہ یہ مکان کی مالکی سب ڈرامہ تھا بلیک میلر کی اولاد نہ ہو۔)**عمر واپس اپنی جگہ پہ بیٹھا چائے کا کپ اٹھایا اور اس کے بولنے کا منتظر رہا پھر چائے کا کپ ہونٹوں تک لے گیا لیکن اگلے ہی لمحے ایک انتہائی بری شکل بناتے ہوئے اس نے کپ نیچے رکھا۔معراج جو اسی کو دیکھ رہے تھے اس کے کان کے پاس جھکے۔

" ہم امیروں کے چونچلے تو سمجھ آتے ہیں لیکن تم غریبوں کے اتنے نخرے کیوں ہیں ؟" وہ معصومیت سے پوچھ رہے تھے۔

" میں اس عورت کے علاوہ دو اور عورتوں کو بھی جانتی ہوں۔" حبیبہ نے مری مری آواز میں کہنا شروع کیا۔عمر اور معراج پورے کے پورے اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں اس عورت کو کیسے بھول سکتی ہوں یہ میری نوکری کھا گئی۔"

اس نے کہنا شروع کیا۔

اس دن .....

فروا اور حسینہ مینٹرنٹی روم کے باہر بینچ پہ بیٹھی تھیں۔گو کہ ایسے امرا کے لیے اس طرح کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں شاہانہ ویٹنگ رومز بنے تھے لیکن اس وقت وہ دونوں سخت پریشان تھیں۔حسینہ کے ہاتھ میں چھوٹی تسبیح تھی جس کے دانے ہر سیکنڈ گرتے جا رہے تھے۔ہلکے بھورے رنگ کے لان کے قمیض شلوار میں ملبوس چہرے کے گرد بھورا دوپٹہ اوڑھے وہ با وقار لگ رہی تھیں۔دفتعاً ان کا ہاتھ رکا ۔فینسی لان کے سلیو لیس ڈریس اور چہرے پہ پرفیکٹ میک اپ کیے فروا کے چہرے کو دیکھا۔وہ اس دور میں کئی خوبصورت عورتوں کے حسن کو مات دیتی تھیں۔

" فروا ....؟" ان کی پکار پہ وہ مڑی۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔کیا ہوتا اگر تم مجھے فریحہ کی حالت کے بارے میں بتا دیتیں ؟ "ان کے لہجے میں شکوہ تھا۔

فروا کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔

"میری بھابی میرا خاندان ہیں۔ان کے اچھے برے کی خبر بس مجھے ہونی چاہیے۔ان کی خوشی اور غم سے بس میرا تعلق ہونا چاہیے سلطان منزل کے لوگوں کی پہلے بھی ہم پہ بہت مہربانیاں ہیں مزید نہیں چاہتی میں۔"ان کے ہر ہر لفظ میں تلخی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن فروا پھر بھی ..... "حسینہ نے کچھ کہنا چاہا۔

"بس بھابی پلیز میں اس وقت بہت پریشان ہوں اور خوش بھی۔میرے بھائی کی نسل آنے والی ہے۔کافی عرصہ بعد ہمارے خاندان میں بھی کوئی خوشی آ رہی ہے۔اسے سپوائل مت کریں۔"ان کا انداز قطعی تھا۔دفتعاً وہ چونکیں۔

ہسپتال کے جس کمرے میں فریحہ تھیں ان کی ڈاکٹر ہاتھ سے دستانے اتارتی باہر آ رہی تھیں۔ان کا چہرہ ستا ہوا تھا۔فروا کو بے اختیار کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔وہ آنکھوں کی ساکت پتلیوں کے ساتھ ان کو اپنے قریب آتے دیکھتی رہیں۔ڈاکٹر ان کے قریب آ کر رکی۔ایک ہاتھ فروا کے برہنہ بازو پہ رکھا۔

" بیٹی ہوئی ہے۔"انہوں نے فروا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔وہ فروا کی بیسٹ فرینڈ تھیں۔

" میری بھابی ؟" فروا نے بس دو لفظ پوچھے۔

"فروا دیکھو وہ بہت ویک تھیں اور بلیڈنگ بہت زیادہ ہو گئی تھی۔"

وہ عادت کے بر خلاف لمبی تمہید باندھ رہی تھیں۔

" ہم نے پوری کوشش کی لیکن وہ سروائیو نہیں کر سکیں۔"

"i am sorry for you loss honey"

فروا ٹھنڈے سفید چہرے کے ساتھ پیچھے ہوئی تھیں۔حسینہ نے آگے بڑھ کر ان کو تھامنا چاہا لیکن انہوں نے ہاتھ جھٹک دیے۔وہ دھندلی ہوتی آنکھوں سے چند قدم چلیں اور پھر بینچ پہ بیٹھ گئیں۔ایک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پل کو جیسے ساری دنیا تھم گئی ہو۔چند موٹے موٹے آنسو ان کی آنکھوں سے نکلے اور ماربل کے فرش پہ گر کر بے توقیر ہوئے۔یہ یقینا نگین کا منحوس سایہ تھا جو ان کی بھابی کو کھا گیا۔جو ان کے بھائی کو کھا گیا اور اب بہت جلد یہاں سے چند قدم دور اس کمرے میں پڑی بچی کو کھا جائے گا۔حسینہ ان کے قریب بیٹھی کچھ کہہ رہی تھیں۔کوئی تسلی کوئی دلاسا۔یکدم وہ اٹھیں۔

" مجھے میرے خاندان کے اس آخری اضافے کو دیکھنا ہے۔"ان کی آنکھیں خشک تھیں چہرہ سپاٹ۔اس چند منٹ کی بچی کو اٹھاتے وقت فروا کو ایسے لگا تھا جیسے یہ بہت بڑا بوجھ ہو جیسے کسی نے ان پہ اپنی اولاد سے زیادہ بڑی ذمہ داری ڈال دی ہو۔انہوں نے جھک کر بچی کا ماتھا چوما۔

" فروا تمھارے لیے جان دے بھی سکتی ہے اور لے بھی سکتی ہے مہر ماہ۔"انہوں نے بچی کو نام دیا ۔ایک وثوق ایک مان سے کہا گیا۔اس نے جیسے اس کمزور نحیف بچی کے کانوں میں مژدہ سنایا ہو۔

" اب تم کیا کرو گی فروا کیا تم اسے اپنے ساتھ رکھنے والی ہو ؟"ڈاکٹر زیبش پوچھ رہی تھیں۔حسینہ کسی سے کال پہ بات کرتے ہوئے باہر چلی گئیں تھیں۔

"میں اسے پالوں گی۔یہ میری بیٹی ہے میرا خاندان۔"وہ اب تک اس بچی کو ہی دیکھ رہی تھی۔

" دیکھو فروا تم اس کی پھپھو ہو تم اس کے لیے بہترین فیصلہ لے سکتی ہو لیکن پھر بھی میں تم سے کہوں گی کہ جو بھی فیصلہ لو پہلے بہت سوچ سمجھ لینا۔سلطان منزل میں تمہارے بھائی کی بیٹی کی کیا اوقات ہوگی ؟"وہ کہہ رہی تھی اور فروا اب کے سر اٹھا کر اس کو سن رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس بچی کو وہاں سے بس نفرت ہی ملے گی اور اگر نفرت نہ ملی تو محرومیاں ملیں گی۔سوچو فروا کون قبول کرے گا اسے ؟ کیا تم اسے نگین کے ہونے والے بچے اور سفیر جیسا لائف سٹائل دے سکو گی ؟"

" میں دے سکتی ہوں۔یہ میری بھتیجی ہے۔اس گھر پہ میرا حق ہے میں ان کی بہو ہوں۔"

" یہی تو بات ہے کہ تم بہو ہو اور نگین بیٹی۔اس کا بچہ ایک سلطان ہو گا اور تمہاری بھتیجی ؟ کیا وہ ساری زندگی کسی کے ٹکڑوں پہ پلے گی ؟ کیا ساری زندگی بھیک کا کھائے گی ؟ تم اسے ایک بہت گندی زندگی دینے جا رہی ہو۔میں تم سے پھر کہوں گی سوچ لو ویسے اگر میں نگین کی ڈاکٹر ہوتی تو کہہ دیتی یہ نگین کی بیٹی ہے۔اس کے یہاں جڑواں بچے ہوئے ہیں۔"فروا سن سی اس کو سنے جا رہی تھی۔

"یہ میں کیا بکواس کر رہی ہوں۔"زیبش نے خود کو ہی ٹوک دیا۔ایک بار پھر سے فروا کا بازو تھپکا اور باہر نکل گئی۔وہ بچی کو وہیں نرس کے چھوڑ کر وہ باہر چلی آئی۔

ان کے دماغ کو ایک سراغ مل گیا تھا اب بس اس پہ کام کرنا تھا۔باہر حسینہ اسی طرح دوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹے اپنی تسبیح میں مشغول تھیں۔فروا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

" باڈی کب تک مل جائے گی فروا ؟" انہوں نے نارمل انداز میں پوچھا۔

" پتہ نہیں مجھے کچھ نہیں پتہ۔" وہ تکان سے کہہ رہی تھیں۔

" وہ باڈی کو غسل کے لیے لے کر گئے ہیں اور میری بھابی کے پاس ان کے آخری غسل میں ان کے خاندان کا کوئی فرد نہیں ہو گا کیا یہ ظلم نہیں ہے ؟"

انہوں نے گیلی آنکھوں سے حسینہ کا چہرہ دیکھا۔اس رحم دل عورت کا دل فورا پسیجا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو فروا۔تم اس کے پاس جا سکتی ہو خاندان کا کوئی ایک فرد جا سکتا ہے۔تم اپنی بھابی کے آخری وقت میں اس کے ساتھ رہ سکتی ہو۔"

" میں نہیں جا سکتی۔میں نہیں جا سکتی۔"وہ آواز کے ساتھ رونے لگیں۔

"میں ان کو دیکھوں گی تو مجھے ابا یاد آئیں گے۔میں ان کو دیکھوں گی تو اماں یاد آئیں گی۔"آنسو ان کی آنکھوں سے گرتے جا رہے تھے۔

" میں ان کو دیکھوں گی تو مجھے میرا بھائی یاد آئے گا۔میں اپنے خاندان کی لاشیں دیکھ دیکھ کر تھک چکی ہوں بھابی۔میں ان کو نہیں دیکھ سکتی میں۔ان کے آخری وقت میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔اب یہ ہسپتال کا انتظامیہ چاہے ان کی لاش کے ساتھ بے حرمتی کرے چاہے ان کے جسم سے آرگن نکال لے ۔میں کچھ نہیں کر سکوں گی میں قیامت کے دن اپنے بھائی کو کیا منہ دکھاؤں گی۔میں کیا کروں گی۔" وہ بلند آواز سے روتے ہوئے کہے جا رہی تھیں۔حسینہ ان کو دیکھ کر رونے لگی تھیں۔وہ ایسی ہی تھیں معصوم ہمدرد۔

" تم فکر مت کرو فروا میں ہوں ناں۔میں اس کے پاس چلی جاؤں گی بلکہ میں جا رہی ہوں۔تم میری بہنوں جیسی ہو۔میں تمھارے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔فکر مت کرو میں جاتی ہوں۔"وہ ان کے جال میں پھنس چکی تھیں۔فروا نے گیلی ممنون آنکھیں اٹھا کر ان کو دیکھا۔

" میں آپ کا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی بھابی۔"حسینہ نے ان کا ہاتھ دبا کر ان کو تسلی دی تھی۔فروا نے پاس کھڑی حبیبہ (نرس)کو بلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" انہیں لے جاؤ۔" وہ ان کو لے جاتی جب ایک اور موٹی مسیح نرس وہاں آگئی۔حبیبہ نے اس کو راستہ سمجھایا اور حسینہ کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔

وہ تب تک اس بینچ پہ بیٹھی رہیں جب تک حسینہ ان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئیں۔ان کے جانے کے بعد وہ اٹھی تھیں۔پورے کروفر پورے شان کے ساتھ۔یہ فروا کوئی مختلف عورت تھی۔اسی وقت نگین کے کمرے سے ڈاکٹر باہر آئیں۔ان کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا نگین کا کیس ایک کریٹکل کیس تھا اس میں کامیابی کے بعد اتنی خوشی تو لازم تھی۔

" مبارک ہو بیٹا ہوا ہے صحت مند اور تندرست۔ماں اور بچہ دونوں بالکل ٹھیک ہیں۔آپ کو بہت بہت مبارک ہو یوسف صاحب یقینا بہت خوش ہوں گے۔"

فروا بغیر کچھ کہے اس کے بالکل قریب آ کر کھڑی ہوئیں اپنی بھوری آنکھیں اس کے چہرے پہ گاڑ دیں ۔

" بیٹا ہوا ہے ھمم۔یہ الفاظ زیادہ اچھے نہیں ہیں۔بیٹا ہوا ہے لیکن مرا ہوا۔"اس نے زہر اگلا۔

"یہ الفاظ کتنے خوبصورت اور Un expected ہیں ناں ؟ تم اپنے الفاظ بدلنے کا کیا لوگی ڈاکٹر ؟"ڈاکٹر زیبش جیسے اس راہداری میں کھڑے کھڑے پتھر کا مجسمہ بن گئی تھی۔فروا اس کے کان کے پاس مدھم آواز میں کہے جا رہی تھی۔

" تمھارے پاس انکار کی گنجائش نہیں ہے اس ہسپتال میں تمہاری کوئی اوقات نہیں ہے آج تمہاری سینئر ڈاکٹرز چھٹی پہ ہیں اس لیے آج تمھیں دو کیسز ملے ہیں لیکن سوچو جب وہ دونوں واپس آجائیں گی تب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا ہو گا ؟تم ایک بار پھر زیرو ہو جاؤ گی ایک بار پھر اپنے کیبن میں بیٹھی کڑھتی رہو گی۔ تمھیں یہاں آئے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں لیکن تمھیں یہاں بہ مشکل کوئی پچاس کیس ملے ہوں گے تم کب تک اپنے سینیئرز سے اس طرح دبتی رہو گی کب تک تم زیرو رہو گی۔"

آس پاس گزرتی نرسز لوگ اور اوٹ میں کھڑی حبیبہ وہ ان سب سے بے نیاز کہے جا رہی تھیں۔

" ہر محل میں ایک راجہ گدھ اور ایک ملکہ گدھ ہوتی ہے۔جس طرح اس محل میں ہے راجہ گدھ اور ملکہ گدھ ہر جسم پہ ٹوٹ پڑتے ہیں اور اس کا سارا ماس نوچ لیتے ہیں ایک ایک بوٹی کھا جاتے ہیں اور آخر میں بچتا ہے کیا چھیچھڑے سڑا ہوا گندا ماس۔وہ تم جیسوں کو ملتا ہے۔محکوم گدھ وہ شروع سے ایسا بچا ہوا سڑا ہوا گندہ ماس کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر ساری زندگی وہ اسی طرح سڑی ہوئی گندے بدبو دار ماس جیسی زندگی گزارتے ہیں۔کیا تم ایسی زندگی گزارنا چاہو گی۔کیا تم محکوم گدھ رہو گی یا پھر ملکہ گدھ بننا چاہو گی ؟"زیبش سانس روکے اس کو سنتی رہی فروا خاموش ہوئیں تو جیسے ایک طلسم ٹوٹا۔

" میرے سینیئرز ہسپتال کا عملہ کیا آپ سنبھال لیں گی ؟"وہ مان گئی تھی۔ بخدا وہ مان گئی تھی لیکن گناہ سے پہلے ہر انسان خود کو ایک تسلی دیتا ہے اپنے بچاؤ کا سامان پیدا کرتا ہے۔فروا مسکرائیں۔

"کیا تمھیں پتہ ہے راجہ گدھ اور ملکہ گدھ کے اوپر کون ہوتا ہے ؟ وہ کون ہوتا ہے جو انہیں لاشیں فراہم کرتا ہے ؟ وہ کون ہوتا ہے جو گدھوں کو بھوکا مرنے نہیں دیتا اور ایک انسان کو مار کے اس کی لا وارث لاش گدھوں کے آگے پھینک دیتا ہے ؟ کون ہوتا ہے جو گدھوں کا بھی حاکم ہوتا ہے ؟ جو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گدھوں سے بھی زیادہ چالاک زیادہ طاقت ور ہوتا ہے ؟"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرگوشی میں پوچھ رہی تھیں۔زیبیش بس اس کو دیکھتی رہی اس کی گردن بے اختیار نفی میں ہلی تھی۔

"وہ " **انسان** " ہوتا ہے زیبیش اور میں انسان ہوں گدھوں سے زیادہ طاقت ور" **شریر** " اور ان سے زیادہ حاکم اس ہسپتال کا انتظامیہ ہم جیسے انسانوں کی پھینکی ہوئی لاشوں پہ پلتا ہے تم ان کی فکر نہ کرو میں ان کو دیکھ لوں گی تم مجھے یہ بتاؤ تم کیا چاہتی ہو ؟"

" آپ کیا دے سکتی ہیں ؟"اس کا ضمیر اسے آواز دے رہا تھا۔چپ رہنے کو کہہ رہا تھا یہاں سے چلے جانے کو کہہ رہا تھا لیکن زیبیش کے قدم جم چکے تھا۔حرص سے حسد سے اس کے اندر کا شر غالب آ چکا تھا۔

" جب محکوم گدھ نے ملکہ بننے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اسے اپنا محل بھی تو چاہیے ہو گا ناں ؟"

فروا ذرا پیچھے کو ہوئی دونوں ہاتھ کھول کر بازو پھیلا لیے۔

" اس محل سے زیادہ بڑا زیادہ پر تعیش ملکہ کو اب آوارہ گدھوں کی طرح نہیں رہنا چاہیے ہے ناں ؟"
فروا نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔اسی وقت انہوں نے راہداری میں حسینہ کو آتے دیکھا۔ بھورے جوڑے والی نفیس سی عورت ان کے پاس آ کر رکی ان کے چہرے پہ پریشانی تھی پر خلوص سی فکر مندی تھی۔

" ڈاکٹر کیا ہوا ؟ کیا نگین ٹھیک ہے ؟ کیا اس کا بچہ ٹھیک ہے ؟" وہ فکر مند سی پوچھ رہی تھیں۔ڈاکٹر نے ایک نظر فروا کو دیکھا۔پھر ٹھنڈی آنکھوں سے حسینہ کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہم بچے کو نہیں بچا سکے وی آر سوری۔" اس کے لہجے میں نہ پروفیشنلزم تھا نہ انسانیت اس کی آواز ایک ماس نوچنے والی گدھ کی آواز تھی۔حسینہ بے یقینی سے پیچھے ہٹیں ان کی آنکھیں پتھرا گئیں۔بات بچے کی نہیں تھی بات نگین کی بھی نہیں تھی بات " **وہاج** " کی تھی۔وہ وہاج جس نے صرف اس بچے کی خاطر اپنا تعلق نگین کے ساتھ درست رکھا تھا ورنہ اس کے پہلے نگین کے جسم پہ مارے نشانوں سے کون نا واقف تھا ؟ڈاکٹر کسی طرح ان کو سہارا دیتی اپنے کیبن میں لے گئیں۔پیچھے فروا کو کام مکمل کرنے کا اشارہ کیا۔فروا اندر گئیں نگین نیم غنودگی میں تھیں کاٹ میں پڑا بچہ خاموش تھا۔اس کے پاس بس ایک نرس تھی حبیبہ۔فروا چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کاٹ میں پڑے بچے کے قریب آئیں پھر جھک کر بچے کو اٹھا لیا۔

اس کی آنکھیں بند تھیں۔وہ ساتھ والے کمرے میں پڑی بچی سے زیادہ صحت مند تھا۔پورے ماہ کا تندرست بچہ۔

" تم اس دنیا میں آ گئے لیکن وقت غلط تھا۔" فروا نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

" مجھے تم سے کچھ زیادہ نہیں چاہیے مجھے تم سے بس تمہارا " بخت " چاہیے۔"وہ ایسے کہہ رہی تھیں جیسے وہ اس کی بات سن رہا ہو۔پاس کھڑی حبیبہ کو اس سے خوف آیا تھا۔

" تم اگر آ گئے تو تم وہاج کے گھر نہیں رہو گے۔یوسف سلطان تمھیں سلطان منزل لے آئے گا اور پھر بتاؤ کیا ہو گا؟"وہ ایک دو لمحہ رکیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مہر ماہ دب جائے گی چھپ جائے گی۔جس طرح میں نگین کی موجودگی میں دبتی رہتی ہوں چھپتی رہتی ہوں۔ہماری دوستی میں وہ ہمیشہ غالب رہی حالانکہ میں زیادہ خوبصورت تھی۔دیکھو مجھے میں نگین سے زیادہ خوبصورت ہوں ناں ؟"اس نے حبیبہ کو دیکھ کر پوچھا۔وہ چند لمحہ ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھتی رہی پھر نظر موڑ کر ذرا فاصلے پہ لیٹی عورت کو دیکھا۔یقیناً فروا زیادہ خوبصورت تھیں۔لیکن بے حیائی حسن کھا جاتی ہے۔بے باکی حسن کو بے کشش کر دیتی ہے جس طرح اس وقت فروا کے حسن کو دو ٹکے کا کر دیا تھا لیکن وہ اس عورت سے خوف زدہ تھی سو اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم آجاؤ گے تو مہر ماہ کا بخت کھا جاؤ گے۔اس کی موجودگی کھا جاؤ گے۔اس کی کشش کھا جاؤ گے۔تم آسیب ہو اپنی ماں کی طرح میں تمھیں اپنی بچی کا بخت کھانے نہیں دوں گی۔تمھیں اپنی ماں کے گناہوں کی سزا بھگتنی ہوگی۔تمہاری ماں نے میرے بھائی سے شادی اس لیے نہیں تھی کیونکہ وہ میرا بھائی تھا۔اسے میرے سے جڑے ہر شخص سے نفرت تھی۔وہ کہتی ہے سانپوں کے بل سے سانپ ہی نکلتے ہیں کیا ہو کہ ایک ایسا ہی سانپ میں اس کی جھولی میں ڈال دوں ؟"اس نے ایک نظر نگین کو دیکھا۔

" مجھے تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے نہ تم سے کوئی نفرت ہے لیکن جس طرح والدین کے ترکے پہ بچوں کا حق ہوتا ہے اسی طرح والدین کا بویا ہوا کاٹنا بچوں کا فرض ہوتا ہے۔تم اپنی ماں کا بویا کاٹو گے۔میں تمھیں غرق کروں گی۔میں وقت کی خدا ہوں میں تمہارا بخت دربدری لکھوں گی۔ میں تمھارے بخت میں تڑپ لکھوں گی۔سسک سسک کر مرنا لکھوں گی۔تم شہنشاہ ہو کر غلاموں جیسی زندگی گزارو گے ۔"اس نے ٹھنڈی سخت آواز میں کہتے ہوئے اس بچے کو حبیبہ کو تھمایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جہنم رسید کر دو اسے۔"

" بی بی میں اس کا کیا کروں گی ؟ دیکھیں یہ کیسا اچھا بچہ ہے اس کو کسی یتیم خانے میں دے دیں۔"

فروا اس کی سنے بغیر کمرے میں موجود ڈسٹبن کی طرف گئی تھیں اور اس کے اوپر چڑھا ہوا سیاہ شاپر اتارا بچے کو جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے لیا اور اس شاپر میں ڈال دیا۔

"کچرے کے ڈھیر پہ پھینک آؤ جاؤ۔"اس نے ایسی سرد ایسی سفاکی سے کہا کہ حبیبہ کا خون خشک ہونے لگا۔وہ فوراً سر ہلاتی شاپر اٹھائے باہر نکل آئی۔یہاں سے چند قدم دور ڈاکٹر زیبیش کے کمرے میں بیٹھی حسینہ کو کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا وہ بس چپ گم صم بیٹھی تھیں۔یوسف سلطان ، معراج ، شمس اور وہاج کو کرفیو کا سامنا کرنا پڑ گیا تھا۔اس وقت وہ ان کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھیں۔

" مجھے آپ کے لیے پرسنلی دکھ ہو رہا ہے۔ایک کا بچہ مر گیا اور ایک بیچاری بچے کو لا کر خود مر گئیں۔" ڈاکٹر ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے فکر مندی سے کہہ رہی تھیں۔

" ایک تو آپ دونوں خاندانوں کے تعلقات بھی اچھے نہیں ہیں ناں ورنہ فریحہ کا بچہ نگین صاحبہ ایڈاپٹ ہی کر لیتیں۔"حسینہ نے جھٹکے سے گردن اٹھائی تھی۔اسی وقت فروا بھی اندر داخل ہوئیں۔

" معافی چاہتی ہوں اگر آپ کو برا لگا ہو تو لیکن سوچیں وہ بچی اب یتیم ہے اور اس پریگننسی کے بعد نگین کا دوبارہ ماں بننا بہت مشکل ہے۔ایسے میں ان کے سسرال پہ اثر پڑ سکتا ہے۔"

" اونہوں کوئی اثر نہیں پڑے گا۔" فروا کہتی ہوئی آگے آئیں۔حسینہ نے ان کو امید سے دیکھا۔وہ طلاق جھیل چکی تھیں عورت کی مجبوری جانتی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہاج کھڑے کھڑے نگین کو طلاق دے دے گا اور قصہ ختم۔" وہ ایسے کہہ رہی تھیں جیسے کسی فلم کی کہانی ہو۔حسینہ کو ایسے لگا جیسے کسی نے ان کا دل دبادیا ہو۔

" ایسے تو نہ کہو فروا۔اس میں بھلا نگین کا کیا قصور۔"

" اس کا تب کیا قصور ہوتا تھا جب وہ اسے پاگلوں کی طرح مارتا تھا اس کا تب کیا قصور تھا جب اس کے جسم پہ نیلے نشان بن جاتے تھے ؟ وہاج ایک کمینہ انسان ہے اس نے نگین کو صرف اس لیے قبول کر لیا تھا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے اور اب جب یہ قصہ رہا ہی نہیں تو وہ اسے طلاق دینے میں ایک منٹ بھی نہیں لگائے گا اگر نگین مجھ سے اتنی نفرت نہ کرتی ہوتی تو میں اپنی مہر ماہ کو اس کی جھولی میں ڈال دیتی۔کم از کم اس کی شادی تو بچ جاتی ناں آپ طلاق کا دکھ تو جانتی ہیں بھابی نگین ایک بار پھر بے آسرا ہوجائے گی کاش میں اس کے لیے کچھ کر پاتی کاش۔"اس نے اپنے لہجے میں دنیا جہاں کا دکھ سمو لیا وہ اچھی اداکارہ تھی۔

" تم اب بھی اس کے لیے بہت کچھ کر سکتی ہو فروا۔" یکدم حسینہ معراج کا لہجہ فیصلہ کن ہوگیا۔فروا نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔

" نگین کا گھر بچا لو فروا پلیز۔طلاق بہت بڑی اذیت ہے بہت بڑا دھبہ ہے۔نگین میرے لیے میرے بچوں کی طرح ہے۔میں اسے اچھی زندگی دینا چاہتی ہوں۔"

" لیکن میں کیا کر سکتی ہوں بھابی ؟" حسینہ اپنی جگہ سے اٹھیں فروا کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

" تم وہ بچی نگین کو دے دو۔" فروا نے ہاتھ چھڑانے چاہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ میرے خاندان کی بچی کو کبھی قبول نہیں کرے گی بھابی۔" اس کا ایک حل ہے پیچھے سے ڈاکٹر زیبیش نے پکارا۔

اگر آپ میرے ساتھ موجود اسٹاف کا منہ بند کروا دیں تو میں نگین اور ان کے شوہر سے یہی کہوں گی کہ ان کے ہاں بیٹی ہوئی ہے اور آپ سب کو فریحہ کی موت کی وجہ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جیسے لوگوں کے لیے ہسپتال کی رپورٹس بدلوانا کوئی مشکل بات تو نہیں۔"حسینہ نے ایک مان ایک التجا سے فروا کو دیکھا۔فروا نے گیلی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔شیطان نے ان سے گناہ کر والیا تھا اور اس طرح کہ وہ شیطان کو بھی الزام نہ دے سکیں۔کاش ابلیس کو سزا کے طور پہ ٹھوکر نہ ملتی کاش اسے عرش پہ زندہ جلا دیا گیا ہوتا۔یہاں سے ذرا سا فاصلہ طے کر کے ہسپتال کی پچھلی طرف رکھے کچرے کے بڑے بڑے ڈرمز کی طرف جاؤ تو حبیبہ اس روتے بلکتے بچے کو شاپر سے نکال رہی تھی ۔

وہ بچہ ایسے گلا پھاڑ پھاڑ کر رو رہا تھا کہ ایک پل کو حبیبہ ٹھہر سی گئی۔اس نے آج تک کسی نو زائیدہ بچے کو اس طرح روتے نہیں دیکھا تھا۔وہ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروانا چاہتی تھی یا اس کا گلا گھونٹ کر اس کو یہیں کچرے میں پھینک کر چلے جانا چاہتی تھی جب ایک آواز پہ وہ بری طرح ڈر کر اچھلی۔

"اے کیا کر رہی ہو ؟"یہ پکار جانی پہچانی تھی یہ کوئی با وقار دبنگ سی عورت تھی سیاہ آنکھوں میں چبھن لیے وہ اس کے قریب چلی آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بچے نے شاید اپنا مسیحا پہچان لیا تھا وہ اور تیز آواز میں رونے لگا۔"ک .... کک ... کچھ نہیں بی بی کوڑا پھینکنے آئی ہوں۔" وہ جلد از جلد اپنی جان چھڑانا چاہتی تھی۔

"کوڑا اتنی آوازیں کب سے کرنے لگا ؟" اس کے لہجے میں کاٹ تھی وہ اب حبیبہ کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔دفعتا حبیبہ نے پینترہ بدلا۔

"بی بی اس کے قریب نہ جانا یہ شیطان کا بچہ ہے اس کی ماں خود اس کو پھینکنا چاہتی ہے۔"اس نے لہجے میں پرسراریت پیدا کرنی چاہی۔

"خدا کی قسم بی بی اس کا سر الٹا ہے ، پیر ٹیڑھے اور ہاتھ وہ تو سرے سے ہیں ہی نہیں نرا شیطان ہے بی بی نرا شیطان آسیب ہے یہ روتا ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے ابلیس ہنس رہا ہو میں تو ثواب کا کام کر رہی ہوں اس جیسے شیطان کو زندہ درگور کر دوں گی آپ جاؤ بی بی خدا کے لیے۔" وہ آنکھیں بڑی کے آواز ہلکی کر کے بڑی ہی کوئی پرسرار سی بات بتا رہی تھی۔نفیسہ نے ابرو اچکا کر اس کو دیکھا۔

"اچھا سر الٹا ، پیر ٹیڑھے اور ہاتھ سرے سے ہیں ہی نہیں ؟" اس نے فورا زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"شیطان کا بچہ ؟

Sounds intresting

"یہ شیطان ہے تو پھر میں وکیل ہوں۔اس جیسے ہزار شیطان اگل اور نگل چکی ہوں۔ذرا میں بھی تو دیکھوں اس شیطان کو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے جھک کر شاپر سے اس بچے کو باہر نکالا۔یکدم وہ روتا بلکتا بچہ چپ ہو گیا خاموش۔

نفیسہ ٹھہر گئیں۔بالکل ساکت۔اس بچے نے اپنی پوری آنکھیں کھول کر نفیسہ کو دیکھا اور اسے اب لگا تھا کہ وہ ان آنکھوں کو دیکھے بغیر مر جائے گی۔

نفیسہ نے اس کے ہاتھ دیکھے اس کے۔پیر دیکھے وہ سلامت تھا صحت مند تندرست تھا۔حبیبہ اب تک اس کے "چپ" ہوجانے کے شاک میں تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ بچہ رو نہیں رہا تھا اس نے پیدا ہونے کے اگلے ہی گھنٹے اپنے بقا کی جنگ لڑی تھی۔

"یہ تمھیں شیطان کا بچا لگتا ہے ؟" نفیسہ غرائی تھیں۔

"ابھی کے ابھی چلو میرے ساتھ اور اس بچے کو اس کی ماں کے حوالے کرو۔خدا جانے کس تکلیف میں ہو گی وہ عورت۔تم لوگوں پہ خدا کی لعنت ہو کسی کا بچہ کسی سے الگ کرتے ہو تمھیں شرم نہیں آتی ۔"وہ بلند آواز میں سختی سے کہہ رہی تھی۔

"خدا کی قسم لے لو بی بی میں اس معاملے میں شامل نہیں ہوں اس کے خاندان والوں نے خود اس کو یہیں پھینکنے کو بولا ہے۔"وہ اب رونے لگی تھی۔

"آپ خود سوچو یہ ہسپتال کتنا بڑا ہے۔یہاں کے ڈاکٹر یہاں کا انتظامیہ کیا مجھ جیسی معمولی نرس ان سب کو ڈاج دے سکتی ہے؟ خدا کا واسطہ ہے آپ اس کو لے جاؤ اسے لے جاؤ ورنہ وہ عورت اس کو مار دے گی۔"نفیسہ کو اس کی بات میں وزن معلوم ہوا۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں۔پھر یکدم رکیں۔بچا نیلا پڑ رہا تھا شاید اس گندی شاپر کی وجہ سے شاید اتنا رونے کی وجہ سے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اسے ہسپتال لے کر جانا ہو گا لیکن کم از کم اس ہسپتال نہیں۔جلدی جلدی مجھے اپنا نمبر لکھواؤ اور اپنا اڈریس۔میں ابھی اس بچے کو ہسپتال لے جاؤں گی لیکن میں تم سے ملنے آؤں گی کچھ دن بعد۔"وہ اب بچے کو فکر مندی سے دیکھ رہی تھیں۔دل جیسے ڈوبتا جا رہا تھا۔یہ اس بچے کا وجود نہیں تھا جو نیلا پڑ رہا تھا۔یہ نفیسہ کا وجود بھی تھا جو سبز پڑ رہا تھا۔اس عورت نے جلدی جلدی اپنا نمبر لکھوایا۔نفیسہ مشکوک ہوئی۔

" اے یہ تو تمہارے ماموں کا نمبر ہے ناں ؟"

" نہیں جی خدا کی قسم یہ میرے پچھلے پڑوسیوں کا نمبر ہے۔" وہ بے دھیانی میں کیا بول گئی اسے اب اندازہ ہوا۔نفیسہ اس کے بالکل قریب آ کر رکیں۔اپنی شیرنی جیسی آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

" میں نفیسہ حیات ہوں۔میں دنیا کو ڈاج دیتی ہوں دنیا مجھے ڈاج نہیں دے سکتی۔وکیلوں سے بڑا فراڈیا کسی ماں نے آج تک جنا ہی نہیں تم میرے ساتھ فراڈ کرو گی؟"نہ ان کا لہجہ بلند تھا نہ سخت پھر بھی حبیبہ کو اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔بچے کی دل کی دھڑکن اب رک رک کر چل رہی تھی لیکن وہ چل رہی تھی۔وہ کچرے کی نظر نہیں ہوا تھا۔اس نے خود کو بچا لیا تھا وہ اپنے بقا کی جنگ لڑا تھا۔اور دور ہوسپٹل کے کمرے میں موجود فروا کو لگا تھا کہ اس نے درخت اکھاڑ پھینکا ہے۔اس بات سے بے خبر کہ وہ درخت اپنی جڑیں مضبوط کرنے والی زمین پہ جا لگا ہے۔وہ اس بات سے انجان تھی کہ کسی کا بخت وہ واحد چیز ہے جو آپ نہیں چھین سکتے۔نفیسہ نے وہیں کھڑے کھڑے اس بچے کو " عمر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حیات" نام دے دیا تھا۔کئی سالوں بعد اس چھوٹے ڈربے نما فلیٹ میں واپس آؤ تو عمر حیات اور معراج سلطان سنجیدگی سے اس کی بات سن رہے تھے۔عمر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا جبکہ معراج کو لگا تھا جیسے ان کا دل رک گیا تھا۔وہ فروا نام سے واقف تھا۔وہ نگین کے نام سے واقف تھے لیکن وہ اپنی بیوی کی اس قدر بے وقوفانہ حرکت سے واقف نہیں تھے۔حبیبہ گیلی آنکھوں اور رندھے ہوئے لہجے میں کہے جا رہی تھی۔

" اس دن مجھے نوکری سے نکال دیا گیا اور میرا لائیسنس کینسل ہو گیا۔یہ سب اس نفیسہ نے کیا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ جو انسان اپنے کام کے ساتھ وفادار نہ ہو اسے اس کام کے کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس دن کے بعد نفیسہ دو بار مجھ سے ملنے آئی تھی۔مجھ سے فروا کا پتہ پوچھا میں جتنا جانتی تھی بتا دیا ۔"اس نے چہرہ اٹھا کر معراج کو دیکھا۔ان کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔وہ بے جان قدموں سے اٹھ کر اس کے قریب آئے۔اپنا موبائل نکال کر فروا کی ایک تصویر اس کے آگے کی۔

"کیا یہ وہ عورت ہے ؟ جس نے تم سے بچے کو چھینکنے کو کہا ؟"ان کی آواز کانپ رہی تھی۔آنکھیں گیلی ہوتی جا رہی تھیں۔

حبیبہ نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔اور گردن کو اثبات میں ہلایا۔معراج کے دل میں پھندہ سا لگا تھا۔اب کے ان کے ہاتھ بھی کانپے تھے۔انہوں نے دوسری تصویر اس کے آگے کی یہ نگین تھیں۔"کیا وہ بچہ اس عورت کا تھا کیا تم اسے پہچان سکتی ہو ؟"کاش وہ نہ کہہ دے۔

" یہ وہی ہے یہ بالکل وہی ہے۔"اس نے روتے ہوئے اقرار کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں سب کچھ بھول سکتی ہوں لیکن ان عورتوں کو نہیں یہ وہی ہے۔" معراج کو یکدم گھٹن کا احساس ہوا

۔

ان کا موبائل ہاتھ سے نیچے گرا۔وہ متغیر ہوتی رنگت کے ساتھ باہر نکلے تھے۔ان کا سانس بند ہو رہا تھا

۔

عمر کی آنکھیں اپنی جانب اس لیے کھینچتی تھیں کیونکہ وہ ان کی اپنی آنکھیں تھیں۔

اس پہ اس لیے پیار آتا تھا کیونکہ وہ ان کا خون تھا۔

عمر موبائل اٹھائے ان کے پیچھے بھاگا تھا۔وہ بغیر کسی کو دیکھے اندھا دھند سیڑھیاں اتر رہے تھے۔سیڑھیوں کی پھسلن میل زدہ گرل ، گھٹتا ہوا سانس کچھ بھی اتنا تکلیف دہ نہیں تھا جتنا یہ کہ ان کا بھانجا اتنا عرصہ ایک الگ پہچان کے ساتھ کسی معمولی محلے میں رہتا رہا ہے۔

باہر سڑک پہ آ کر وہ نیچے بیٹھتے چلے گئے۔

آنکھوں سے بے نام آنسو نکل رہے تھے۔

وہ عمر کو نہیں دیکھ رہے تھے۔وہ دیکھ ہی نہیں سکتے تھے۔

" آپ ٹھیک ہیں ؟ جج صاحب آپ ٹھیک ہیں ؟"

" آپ کو کیا ہو رہا ہے مجھے بتائیں۔"وہ ان کے پاس جھکا فکر مند سا کہہ رہا تھا۔

"یہ عورت کون ہے کیا آپ اس کو جانتے ہیں ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کچھ بتائیں آپ اس طرح ری ایکٹ کیوں کر رہے ہیں ؟"

" یہ عورت کون ہے ؟" وہ ان کے پاس بیٹھا پوچھ رہا تھا۔

" یہ تمہاری ماں ہے عمر۔تم عمر حیات نہیں ہو تم عمر وہاج ہو۔یہ تمہاری ماں ہے اور میری بہن۔تم میرے بھانجے ہو تم میرا خون ہو۔"وہ آنکھیں جھکائے ہلکی آواز میں کہہ رہے تھے۔آنکھوں سے آنسو برابر بہہ رہے تھے۔عمر چپ گم صم سا ان کو دیکھے گیا۔اگر وہ اس عورت کا بیٹا تھا تو ایک ملکہ گدھ اس کی دشمن تھی۔وہ جس نے اس کے پیدا ہونے کے پہلے گھنٹے میں اسے کچرے پہ پھینکوا دیا تھا وہ اب اس کے ساتھ کیا کرے گی ؟وہ تو اپنے ماں باپ سے مل کر ان کو الزام دینا چاہتا تھا لیکن اس کہانی میں تو عمر سے زیادہ بڑے وکٹمز تھے۔معراج رو رہے تھے۔عمر خاموش تھا۔زیادہ بڑا دکھ کس کا تھا ؟قبرستان میں گیلی مٹی کی خوشبو مزید گہری ہوگئی تھی۔عمر نے آنکھیں کھولیں تو منظر بدل گئے۔

" میں پھر آؤں گا تب تک کے لیے بائے۔"اس نے جیسے اگلی بار آنے کی یقین دھانی کروائی۔دور کہیں سے فجر کی اذانیں بلند ہو رہی تھیں۔وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ اس ملگجے سے اندھیرے میں یہاں سے دور جاتا گیا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

فجر کی اذان سلطان منزل میں بھی گونج رہی تھی۔سیڑھیاں چڑھ کر دائیں طرف مڑ کر اگر حسینہ معراج کے کمرے میں جاؤ تو وہ اپنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے پیر لمبے کیے بیٹھی تھیں۔مہر ماہ ان کی گود میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیٹی ہوئی تھی۔کل رات سفیر نے اسے کمرے سے نکال دیا تھا۔شاید ان دونوں کے درمیان کوئی بحث بھی ہوئی تھی اور اس بحث میں سفیر کو غصہ بھی آیا تھا جس کا نشان مہر کے چہرے پہ ثبت تھا۔

" اس نے پھر ہاتھ اٹھایا ؟" وہ اس کے گال کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

وہ غصے میں تھے پریشان تھے بس اسی لیے۔"اس کا لہجہ دفاعی تھا۔

"غصہ ، دکھ ، پریشانی ، ڈپریشن ان میں سے کوئی بھی چیز کوئی بھی کیفیت بد زبان بیوی اور تشدد کرنے والے شوہر کو جسٹیفائی نہیں کر سکتی۔"وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

" اگر پارٹنر کو غصہ ہے تو قابو کرنا سیکھے۔پریشانی ہے تو حل نکالے۔ ڈپریشن ہے تو ڈاکٹر سے رجوع کرے۔اگر پہلی بار کا غصہ بیوی پہ نکلے گا تو وہ ہر بار اپنا غصہ بیوی پہ ہی نکالے گا۔اگر اپنی پریشانی میں شوہر کو کھری کھری سنا دی اور اس نے مروتا یا محبتا سن لی تو بیوی ہر بار یہی کرے گی۔پہلی گالی پہلی تھپڑ پہلی بد تمیزی پہ بولنا ہوتا ہے۔باؤنڈری بنانی ہوتی ہے ورنہ تعلقات بوجھ بن جاتے ہیں اور کوئی بھی انسان کسی بھی بوجھ کو زیادہ وقت اٹھا نہیں سکتا۔" ان کا لہجہ نرم تھا پر خلوص۔

" اور کیسے بنائی جائے باؤنڈری ؟ کیا شوہر سے لڑنے لگ جاؤ یا بیوی کو گھر سے نکال دو ؟ یا پھر طلاق لے لو یہ زندگی ہے ماما اس میں سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں۔"اس کا لہجہ تھکا تھکا تھا۔

"کس نے کہا لڑنے لگو ؟ کس نے کہا بیوی کو گھر سے نکال دو ؟ان سے بات کرو ان کو بتاؤ کہ آپ کو ان کا یہ عمل پسند نہیں ہے۔آپ ایک آزاد انسان ہیں نہ آپ پٹنے کے لیے پیدا ہوئی ہیں نہ آپ گالیاں کھانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ان کو اپنا رویہ آپ کے ساتھ درست رکھنا ہوگا ورنہ وہ آپ کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کھو دیں گے۔جو کھونے سے ڈرتا ہو گا یا جس کو پروا ہو گی وہ رویہ بدلے گا۔اور جسے نہ پرواہ ہو گی نہ آپ کا کوئی خیال وہ ویسا ہی رہے گا۔ایسے تعلق میں پھر کچھ وقت کی دوری ضروری ہوتی ہے تاکہ اگلے فریق کو اندازہ ہو جائے کہ اس کی زندگی میں آپ کی کتنی اہمیت ہے۔سمجھوتے اور بے عزتی میں فرق ہوتا ہے بچے۔"

" اور اگر اسے اندازہ نہ ہوا وہ مڑ کر واپس آیا ہی نہیں تو ؟" اس کے لہجے میں ہزار وسوسے تھے۔

" پھر یہ آپ کا " **بخت** " ہے پھر یا تو خود کو بے عزت کر کے اس تعلق میں دوبارہ پٹنے اور گالیاں کھانے کے لیے چلے جائیں یا پھر اپنی عزت کرتے ہوئے اس تعلق سے نکل جائیں۔دنیا میں روز ہزاروں دوستیاں ٹوٹتی ہیں لاکھوں طلاقیں ہوتی ہیں ایک آپ بھی سہی لیکن کم از کم آپ بے توقیر نہیں ہوں گے۔" مہر بجھ سی گئی۔

" وہ چاہے میرے ساتھ جیسا رویہ رکھے ، چاہے مجھے مارے ذلیل کرے میں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔میں اس سے محبت کرتی ہوں۔"وہ کافی دیر بعد ہلکی آواز میں بے بسی سے کہہ رہی تھی۔چند ثانیے کے لیے حسینہ خاموش ہو گئیں۔کچھ دیر بعد جب وہ بولیں تو ان کی آواز مستحکم تھی۔

" یہ پھر محبت نہیں ہے۔" مہر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

" یہ لالچ ہے۔حرص ہے۔تم محبت میں لالچی ہو گئی ہو۔محبت میں لالچی انسان ایک بد نسل کتے کی طرح ہوتا ہے جس کو جتنا کھلاؤ وہ اتنا بھوکا رہے گا۔" مہر بے تاثر چہرے کے ساتھ بیٹھی رہی حسینہ کہہ رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" معراج کہتے تھے۔جو انسان اپنا وقار کھا جاتا ہے اس کا پیٹ پھر دنیا کی کوئی محبت نہیں بھر سکتی۔اپنے دل کا ایندھن جلانے کے لیے وقار قائم رکھنا ہوتا ہے۔بجھے ہوئے ایندھن کا کھانا بے ذائقہ ہوجاتا ہے مہر۔میرا بچا تم خود سے محبت کرو۔جب خود سے محبت کرنے لگوگی تو ایسے ہزار سفیر خود پہ قربان کر دو گی۔ہر وقت ہر دور ہر زمانے میں انسان کو خود سے زیادہ اہم کوئی نہیں لگنا چاہیے۔"

وہ بول کر اس کا سر تھپکتے ہوئے اٹھیں۔فجر کی اذان بیت چکی تھی اب صلاح کا وقت تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

نکھری ہوئی تازہ دم اور بد گمانیوں سے پاک ایک ایسی ہی صبح عمر حیات کے بنگلے پہ اتری تھی۔یہ صبح باقی صبح سے مختلف تھی۔اس میں سازش کی بو نہیں تھی اس میں بد گمانیوں کی دھند نہیں تھی اس میں نفرت کی دھوپ بھی نہیں تھی۔یہ نرم اور پاک تھی۔دروازہ پار کر کر لان میں آؤ تو ہالے سلطان سرخ رنگ کے سادہ جوڑے میں ملبوس بھورے بالوں کو پشت پہ پھیلائے لان میں رکھے صوفے پہ بیٹھی تھی ۔سامنے پڑی میز پہ اس کا کافی کا مگ دھرا تھا۔وہ رات والی ہالے سے مختلف تھی۔

کمپوزڈ اور کالم۔یکدم جیسے عمر بدل گیا تھا۔وہ اس رات والا عمر بن گیا تھا جس پہ نہ چاہتے ہوئے بھی یقین آتا تھا۔دفتعاً وہ چونکی کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر اس نے گردن موڑی وہ سامنے سے ہی آ رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں پانی کو بوتل تھی اور وہ خود سرمئی ٹریکنگ سوٹ میں ملبوس تھا۔وہ اندر جانے کی بجائے ہالے کی طرف آنے لگا۔مسکراتے ہوئے۔ہالے مسکرا بھی نہ سکی۔وہ اس کے قریب آیا۔میز پہ رکھا اس کا مگ اچکا اور اس کے ساتھ ہی لمبے صوفے پہ ذرا فاصلے پہ بیٹھ گیا۔رخ اس کی طرف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

موڑے اس کی کافی کے گھونٹ پیتا وہ بالکل " نارمل" لگ رہا تھا۔اس کا اتنا نارمل ہونا یہی تو ہالے کو اچھا نہیں لگا تھا۔عمر نے ہالے کو سنجیدگی سے اپنی جانب دیکھتے ہوئے نوٹ کیا پھر مگ کو دیکھا۔اب کے اسے حیرت ہوئی۔

" نہیں کیا مطلب اب میں آپ کی کافی بھی نہیں پی سکتا ؟"

" یار اب تو ہم دوست ہیں۔" وہ رکا۔ہالے کے تاثرات مزید سنجیدہ ہوئے۔

"کیا نہیں ہیں ؟ اچھا اوکے کول یہ لیں نہیں پیتا۔" اس نے خفگی سے کہتے ہوئے کافی کا مگ واپس رکھ دیا۔

" تم اتنے نارمل کیوں ہو ؟"

"آپ کیا چاہتی ہیں میں کیا کروں ؟"

کسی جنونی ناول یا فلم کے ہیرو کی طرح ڈائلاگ جھاڑوں ؟ یا پاگل خبطیوں کی طرح آپ کے ساتھ بد تمیزی کروں؟ایک غلط فہمی تھی دور ہوگئی اور بس۔میری مانیں آپ بھی بھول جائیں۔" اس نے جیسے اپنے تئیں ایک پتے کی بات بتائی تھی۔ہالے خاموش ہو گئی۔اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔

" میں آپ سے ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔" تھوڑی دیر بعد وہ بولا اب کے اس کی آواز سنجیدہ تھی۔ہالے نے چہرہ اس کی جانب موڑ لیا۔

"کیا اب ہم اس تعلق کو چانس دے سکتے ہیں ؟"ہالے کا دل بہت زور سے دھڑکا اتنی زور سے کہ اسے لگا اب یہ پسلیاں توڑ کر باہر آئے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے لیے یہ تعلق قیمتی ہے۔میں چاہتا ہوں یہ نہ ٹوٹے۔کوئی انتقام ، کوئی نفرت ، کوئی بد گمانی اس تعلق کو نہ توڑے۔کیا ہم اسے چانس دے سکتے ہیں ؟"وہ اپنی سیاہ آنکھیں اس کے چہرے پہ مرکوز کیے پوچھ رہا تھا۔

"کیوں ؟" ہالے نے یک لفظی سوال کیا۔"کیوں عمر یہ تعلق تمھارے لیے اتنا ضروری کیوں ہے ؟ میں تمھارے لیے اتنی قابل احترام کیوں ہوں ؟ تم کیوں مجھے ہر دفع معاف کر دیتے ہو ؟"

"کیونکہ آپ جج صاحب کی بیٹی ہیں۔"کوئی بڑا ہی بے تکا سا جواب تھا جو اس وقت عمر نے دیا تھا۔

'میں ان کے بہت قریب رہا ہوں۔انہوں نے کافی بار مجھ سے آپ کے حوالے سے بات کی تھی لیکن میں کسی وجہ سے جواب نہیں دے پایا اور پھر آپ کی شادی طے ہوگئی۔میں گلٹی ہو گیا۔مجھے جج صاحب کی پرواہ ہونے لگی لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔میں سب کچھ فکس کرنا چاہتا تھا لیکن نہیں کر سکا ۔اب میں چاہتا ہوں کہ ہم اس تعلق کو چانس دیں شاید یہ گرو کر جائے۔شاید نہ کرے لیکن میں کسی قسم کے پچھتاووں کا شکار نہیں ہوں گا لیکن آپ کی رضا مندی میرے لیے اہم ہے اور میں عورت کے "ناں" کو سمجھتا ہوں آپ کا فیصلہ مجھے قبول ہو گا۔"وہ نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔ہالے چند لمحہ خاموش رہی جیسے کوئی الفاظ ڈھونڈے ہوں۔

"میں اس تعلق کو چانس نہیں دے سکتی۔"کافی دیر بعد وہ مستحکم آواز میں بولی۔

" وجہ میں نہیں جانتی لیکن شادی جیسا تعلق اب میں نہیں نبھانا چاہتی تمہارے ساتھ تو بالکل نہیں۔"عمر بس اس کو بولتے سنتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہمارے درمیان بد گمانی اور نفرت ختم ہو گئی ہے لیکن میری انا میری انا کو تسکین نہیں ملی۔میں حسن سلطان نہیں ہوں نہ میں بابا جیسی ہوں ان کے دل سے نفرت بد گمانی ختم ہوئی تو سمجھو مر گئی۔میرے دل میں دور کہیں نفرت بد گمانی انتقام پڑا رہتا ہے۔میں انہیں ملک بدر نہیں کرتی پھر ایک کمزور لمحہ آتا ہے اور وہی کونے میں پڑی نفرت انتقام جاگ اٹھتے ہیں اور تعلق کو کھا جاتے ہیں۔"دھوپ عمر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی لیکن وہ بس یک ٹک اس کو سن رہا تھا۔

"میں اگر تمھارے ساتھ اس برابری کے تعلق میں جڑ گئی تو تمھیں جھکانا چاہوں گی۔تمھارے عیب تلاش کروں گی۔تمہاری کمزوری ڈھونڈوں گی۔میں تمھیں گراؤں گی تا کہ میری انا کو تسکین ملے آہستہ آہستہ یہ رشتہ گل سڑ جائے گا۔میرے اندر سے انسانیت نکل جائے گی۔میں عیب تلاشنے والی، لوگوں کو اپنے آگے جھکانے والی گندی لڑکی بن جاؤں گی۔" اس کے لہجے میں دور کہیں بے بسی بھرا کرب تھا۔

" میرے اندر سے انسانیت ختم ہو جائے گی۔میں انسان رہنا چاہتی ہوں عمر۔مجھے انسان رہنے دو۔میں یہ تعلق بوجھ کی طرح نہیں لوں گی۔ہم برے وقتوں کے اچھے ساتھی ہیں۔ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ برے وقت میں کھڑے رہے ہیں۔ہم دونوں کی ریاضتیں ضائع مت کرواؤ۔" وہ نرمی سے کہہ رہی تھی ۔عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

" میں سمجھ گیا ہوں۔آپ کا دل پوری طرح صاف نہیں ہوا مجھ سے کوئی بات نہیں آئندہ میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا۔" وہ سنجیدگی سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس تعلق سے زیادہ اہم آپ ہیں آپ کا دل ہے۔فی الحال آپ اپنے دل کو تندرست کر لیں باقی دیکھی جائے گی۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں فریش ہوجاؤں پھر ہم آگے کے لیے کچھ پلان کریں گے۔" وہ بول کر آگے بڑھا جب ہالے نے اس کو پیچھے سے آواز دی۔

" ہم دوست بن سکتے ہیں پاٹنر اگر تم چاہو۔"اس کی آواز بلند تھی وہ مسکرا رہی تھی۔عمر پورے کا پورا گھوم گیا۔مسکراتی نظروں سے ہالے کو دیکھا۔

"ہالے سلطان کی دوستی عمر حیات کے لیےاعزاز ہے۔"وہ اسی طرح بلند آواز میں بولا۔چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ گیا۔زندگی نے ایک سکھ کا سانس خارج کیا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

صبح سے شام ہو گئی تھی اور ان دونوں کا اب تک سامنا نہیں ہوا تھا۔وہ دوپہر میں کہیں چلا گیا تھا اور اب تھوڑی دیر پہلے واپس آیا تھا یہاں ہالے کے ایگزامز کی ڈیٹ شیٹ آگئی تھی۔کوئی وقت تھا جب وہ ڈیٹ شیٹ آنے کے غم میں ہارون کے ساتھ " ڈنر سوگ " مناتی تھی تب اس کی زندگی میں سب سے بڑا مسئلہ ایگزام ہی تھے۔

اب اس کی زندگی ایک رولر کاسٹر بن چکی تھی۔اس کے چکر ختم ہی نہیں ہوتے تھے۔اس وقت وہ اوپن کچن میں کھڑی اپنے لیے کافی بنا کر ہٹی تھی کہ سامنے چوکھٹ پہ عمر کھڑا نظر آیا۔

" ہیلو پارٹنر۔"وہ دلکشی سے کہتا آگے آیا۔اس کے ہاتھ سے کافی کا بھاپ اڑاتا مگ لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میری کافی ہے میں اسے شیئر نہیں کر رہی۔"وہ اٹل لہجے میں بولی۔عمر مسکرا کر اس کے کان کے پاس جھکا۔

"میں اسے آپ کے پیروں پہ ہی اچھالنے والا ہوں۔"وہ محفوظ سا کہہ کر ہٹا۔ہالے نے نا محسوس انداز میں اپنے پیر پیچھے کیے۔خشک ہونٹوں پہ زبان پھیری اور گردن کڑائے رکھی۔

"آپ تیار ہیں ؟"

"تم۔۔تم نے کہا تھا اب ہم دوست ہیں۔"اس نے اپنے پیڈیکیور شدہ پیروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔**(اللہ یہ داغ تو کمبخت جائے گا ہی نہیں)**

" ہاں تو دوستی برابری سے چلتی ہے لیکن اگر آپ ڈر رہی ہیں تو کوئی بات نہیں۔"

" نہیں بالکل نہیں ہالے کسی سے نہیں ڈرتی۔"اس نے گردن مزید کڑا لی۔

" تم گراو کافی۔" اس کا چہرہ مارے اضطراب کے سفید پڑ رہا تھا لیکن وہ خود کو کمپوز کیے کھڑی رہی۔

" آنکھیں بند کریں اپنی۔"عمر نے تحکم سے کہا۔وہ ویسے بھی خود کو اس طرح جلتے نہیں دیکھ سکتی تھی سو آنکھیں بند کر لیں۔

عمر آگے آیا پھر یکدم ٹھہر گیا۔وہ یک ٹک اس کو دیکھے گیا بنا پلک جھپکے بغیر سانس لیے۔کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے ؟چند پل بیتے چند ساعتیں گزریں۔اس نے ہالے کو دیکھتے ہوئے کافی والا ہاتھ لمبا کیا اور ساری کافی ایک دھار کی صورت سنک میں گرتی گئی۔عمر اسی طرح محو سا اس کو دیکھے گیا۔پل بھر کو ساری آوازیں بند ہو گئی تھیں۔سارے منظر دھندلے ہو گئے تھے۔اگر کچھ دکھ رہا تھا تو ہالے کا چہرہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔اگر کچھ سنائی دے رہا تھا تو اپنے دل کی دھڑکن۔عین اسی لمحے ہالے نے آنکھیں کھولیں۔لمحے کے ہزارویں حصے میں عمر خود کو کمپوز کر گیا تھا۔کافی کا مگ خالی ہو چکا تھا۔ہالے نے تعجب سے اس کو دیکھا۔

" تم نے کافی گرائی کیوں نہیں ؟" وہ حیران تھی۔عمر نے ایک گہری سانس لی۔

" میں نے نوٹ کیا ہے ..... آپ کے پیر بھی میری عزیز سے ملتے ہیں۔"اس نے یہ جملہ بس بھرم رکھنے کو کہا تھا ورنہ وہ کبھی بھی اس کو تکلیف نہیں دے سکتا تھا۔

چند پل خاموشی کی نذر ہو گئے۔

" آئی ایم سوری فار دس۔"اس نے عمر کے پیروں کو دیکھتے ہوئے کہا وہاں جلے کے نشان تھے۔عمر اپنی ٹون میں واپس آ گیا تھا۔

"مجھے سوری نہیں چاہیے۔ایک بہت اچھی مہنگی اور برانڈڈ داغ ہٹانے والی کریم چاہیے۔میرے پیروں کے حسن کو گہنا دیا آپ نے اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا۔"ہالے یکدم ہنس پڑی۔پیٹ پکڑے نیچے جھکی وہ ہنستی گئی۔

" اللہ اللہ عمر اللہ اللہ تم کتنے self obsessed ہو۔" وہ اسی طرح ہنستے ہوئے بہ مشکل بول سکی ۔ہنس ہنس کر اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا۔عمر نے خفگی سے اس کو دیکھا۔

" تو کیا نہیں ہونا چاہیے ؟میں اپنے محلے کا سب سے حسین بچہ تھا۔" وہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔اسی وقت عمر کا موبائل بجنے لگا۔وہ فون کان سے لگائے باہر نکل گیا۔

اپنی مصروفیت میں وہ ایک کام بھول گیا تھا اب اسے مکمل ہونے کی ضرورت تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆---☆---☆

ریستوران کی زرد بتیوں نے سارے ریستوران میں اپنی دھاک بٹھا رکھی تھی، عمر حیات سفید ڈریس شرٹ میں ملبوس نسبتا ایک کونے والی میز پہ بیٹھا تھا۔بور ہوتا تو بالوں میں ہاتھ پھیرتا۔دفتعا اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے سے آج اس کی ملاقات چل کر آ رہی تھی۔سیاہ فینسی ڈریس میں ملبوس گوری رنگت اور پکی عمر والی۔

جانان سکندر۔سکندر شاہ کی بیوی اور ان کے ہسپتال کی زبردستی کی مالک۔وہ عمر کو دیکھتی ہوئی آئی اور سامنے سے کرسی کھینچ کر اس کے روبرو بیٹھی۔

" سو مسٹر عمر حیات کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ اس طرح مجھے یہاں بلانے کا مقصد کیا ہے ؟ آپ جانتے ہیں میں کس آرگنائیزیشن کے لیے کام کرتی ہوں اور اس وقت اپنے کتنے ہی ضروری کام چھوڑ کر آئی ہوں ؟" وہ بیٹھتے ہی پھٹ پڑی تھیں۔

" مسز شاہ مجھے آپ کو زحمت دینی پڑی لیکن آپ بھی تو دیکھیں ناں کتنے ہی میرے کاموں میں آپ ناگن کی طرح پھن پھیلائے کھڑی ہیں۔"وہ ذرا آگے کو ہو کر معصومیت سے کہہ رہا تھا۔جانان کے مانو پتنگے ہی لگ گئے۔

" How dare you تم ہوتے کون ہو مجھ سے اس طرح بات کرنے والے۔تم جانتے بھی ہو میں کون ہوں ؟ تمہاری نسلیں غرق کروا سکتی ہوں۔" وہ سرخ چہرے کے ساتھ کہہ رہی تھی۔عمر نے محفوظ ہونے والے انداز میں اس کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ایک تو ہر کسی کو میری نسل سے بڑا مسئلہ ہے۔آپ مجھے چھوڑیں مسز شاہ میں آپ سے ایک ڈیل کرنے آیا ہوں۔اگر آپ اپنا غصہ تھوڑی دیر کے لیے کم کر لیں تو ہم بات کر سکتے ہیں۔" جانان اسی طرح ضبط کرتی بیٹھی رہی۔

" دیکھیں مسز شاہ میری کچھ چیزیں ہیں جو آپ کے ہسپتال سے گم ہوئی ہیں۔اب ظاہر ہے وہ مجھے واپس چاہیے صحیح کہہ رہا ہوں ناں ؟" اس نے رک کر تائید چاہی جانان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

" اب آپ تو میری چیزیں مجھے واپس نہیں لا کر دے سکتیں ناں۔آپ اسٹاف کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں ہیں۔نہ ہی کوئی آپ کی مانتا ہے سوری ٹو سے۔" جانان بل کھا کر رہ گئی۔

" تو مجھے جو آدمی میری چیزیں لا کر دے سکتا ہے وہ آپ کے شوہر ہیں۔اس لیے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ ہسپتال میں ان کا داخلہ ایک بار پھر الاؤکریں تاکہ میرا کام ہو سکے۔اس کے بعد چاہے آپ ان کو بالوں سے پکڑ کر باہر نکال دیجئے گا۔ایک منٹ بال تو ان کے ہیں ہی نہیں اچھا ٹھیک ہے ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکال دیجیے گا۔" اس نے فورا تصحیح کی۔

" اور آپ کو یہ خوش فہمی کیوں ہے کہ میں آپ کا کوئی کام کروں گی ؟"

" میں اتنا ہینڈسم ہوں بھلا کوئی مجھے انکار کر سکتا ہے؟"

(آہ یہ سیلف آبسیسڈ آدمی)

" میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں۔" اس کا لہجہ سخت ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں اس گھٹیا آدمی کو اپنا شوہر نہیں مانتی۔میں نے تو اپنے بچے بھی اس سے دور کر دیے تھے لیکن نہ جانے ان کے سروں پہ باپ کی محبت کا بھوت کیسے سوار ہوگیا۔" وہ نخوت سے کہہ رہی تھی۔

" وہ ہسپتال میرا ہے اور وہاں اس گھٹیا آدمی کا داخلہ ممنوع ہے۔اور اب ہمارے پاس بات کرنے کو مزید کچھ نہیں ہے مجھے چلنا چاہیے۔" وہ اپنا بیگ کہنی پہ لٹکائے اٹھ کھڑی ہوئی۔عمر نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پیچھے کو ہو کر ٹیک لگا لی۔

"میں جانتا ہوں آپ پرانے کراچی کیوں جاتی ہیں۔"جانان تھم گئی۔

" اگر آپ چاہتی ہیں کہ اس ریستوران میں موجود سارے لوگ اور آپ کے دونوں بچے اس بارے میں نہ جانیں تو واپس بیٹھ جائیں۔"وہ ریت کی مانند پھسلتی ہوئی کرسی پہ واپس بیٹھ گئی۔اب کے اس کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ آئی تھی۔

" آپ پرانی کراچی جاتی ہیں اپنے شوہر کو یہ بتا کر کہ آپ اپنے پرانے رشتے داروں سے ملنے جا رہی ہیں لیکن دراصل بات کچھ اور ہے۔" وہ آگے کو ہوا پر تپش آنکھیں جانان کے چہرے پہ جمائیں۔

"آپ کچی شراب پینے کی عادی ہیں۔آپ نشئی ہیں۔کچے شراب کا نشہ کرتی ہیں۔"جانان شل ساکت سی اس کو سن رہی تھی۔

" کیا ہو کہ آپ کے بچے یہ بات جان لیں ؟کیا ہو کہ آپ کی آرگنا آئزیشن یہ بات جان لے ؟ کیا ہو کہ آپ کے شوہر یہ بات جان لیں ؟آپ کے شوہر اگر شیطان ہیں تو عزازیل آپ بھی نہیں۔آپ دونوں ایک دوسرے کو چاہے جان سے مار دیں مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن جب تک میرا کام نہیں ہوجاتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک اچھے کپل کی طرح کاپریٹ کریں ورنہ امیروں کے راز فاش کرنا میرا پسندیدہ کام ہے۔" وہ وارننگ دینے کے انداز میں کہہ کر کھڑا ہوا۔وہ اٹھا اور جانے کو مڑا جانان مردہ آنکھوں سے اس کو دیکھتی رہی ۔دفتعا رکا۔آنکھوں میں شیطانی چمک در آئی۔

" ویسے امپورٹڈ شراب میں ایسی کیا خرابی ہے کہ آپ کو پرانے کراچی سے سستی گندی شراب لینی پڑتی ہے ؟"جانان نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اس کو دیکھا تھا۔عمر نے اوکے اوکے کہہ کر ہاتھ اٹھا دے ۔

" اچھا بھئ نہیں پوچھتا۔" وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

☆---☆---☆

اپنے کمرے میں بیٹھا ہارون شاہد چھوٹے اسٹول پہ بیٹھا تھا۔ایک ہاتھ میں برش تھا دوسرے ہاتھ میں کلر پلیٹ تھی جس میں وہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد برش کے سر کو ڈبوتا۔برش کے بال سارا رنگ اپنے اوپر لے لیتے اور پھر اس کو پینٹنگ میں بھر دیتے وہ آج معمول سے ہٹ کر پینٹ کر رہا تھا۔سفید رف سی ٹی شرٹ پہ جگہ جگہ پینٹ لگا تھا۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ اپنے کام میں محو تھا۔پینٹنگ چار چوکور ڈبوں پہ مشتمل تھی ایک ڈبے میں ایک شہزادی اکڑوں بیٹھی تھی سر ہاتھوں میں دیئے پریشان غمزدہ۔وہ نیلے رنگ کے خانہ تھا۔اگلے ڈبے میں شہزادی ایک مرد کے ساتھ کھڑی تھی لیکن اس مرد کے تاثرات سخت تھے یوں جیسے وہ اسے ڈپٹ رہا ہو۔شہزادی کی آنکھیں نم ہوتی جا رہی تھی۔یہ ڈبہ سیاہ رنگ کا تھا۔تیسرے ڈبے میں شہزادی ایک ہجوم میں کھڑی تھی کچھ لڑکے کچھ لڑکیاں اس کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پاس کھڑے تھے وہ ان سے کچھ کہہ رہی تھی اپنا غم اپنا دکھڑا۔آنسو برابر بہہ رہے تھے۔کوئی ہنس رہا تھا کوئی اپنے ساتھ کھڑے لوگوں سے بات کر رہا تھا کوئی شہزادی کو نہیں سن رہا تھا۔وہ سبز رنگ کا خانہ تھا۔اگلے خانے میں اسٹول پہ بیٹھی شہزادی آئینے کے سامنے بیٹھی تھی۔اس کی آنکھیں اب بھی نم تھیں لیکن گردن کڑا رکھی تھی وہ اپنے ہاتھ سے اپنے آنسو پونچھ رہی تھی۔اپنے سب سے بڑے healer آپ خود ہوتے ہیں۔پینٹنگ کا عنوان یہی تھی۔یہ خانہ پیلے رنگ کا تھا۔امید کا چمک کا رنگ۔دفتعاً اس کا موبائل بجنے لگا۔ہارون بری طرح بد مزہ ہوا۔بس کوئی اس کے عشق کے بیچ میں نہ آئے۔اس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر موبائل کو دیکھا وہ ایک انسٹاگرام کا سٹوری نوٹیفکیشن تھا۔دوسرا نوٹیفکیشن کسی ای میل کا رپلائے تھا۔نہ ای میل خاص تھی نہ سٹوری لیکن جس نے رپلائے کیا تھا وہ آدمی خاص تھا اور جس نے مینشن کیا تھا وہ آدمی خاص تھا۔گھنشام داس گپتا۔پاکستان کا سب سے مشہور آرٹسٹ۔پینٹنگ کی دنیا میں اس کا ایک نام تھا ایک مقام تھا۔کئی غیر ملکی ایوارڈ یافتہ جانا پہچانا اور ساری دنیا میں مانا جانے وال گھنشام داس۔ہارون کے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اٹھایا۔سب سے پہلے اس نے انسٹاگرام کھولا۔ہارون نے اس کا اکاؤنٹ کھولا۔چھ ملین فالوورز۔اوہ خدایا یہ اس کا اصل اکاؤنٹ تھا۔یہ وہی تھا۔ہارون شل سا موبائل کو دیکھے گیا۔گھنشام داس نے ہارون کے اکاؤنٹ کو اپنی سٹوری پہ مینشن کیا تھا ساتھ ہارون کی چودہ سال بعد بنائی گئی پہلی پینٹنگ تھی۔مسکراتا ہوا ہارون شاہد۔

تصویر کے اوپر بس تین الفاظ لکھے تھے۔The TPA۔ہارون نے لمحے کے ہزارویں حصے میں ان تین الفاظ کو ڈی کوڈ کیا تھا۔The toothpaste artistوہ اپنے بچپن سے اس آدمی کا مداح تھا۔ وہ اس کے ہر انداز سے واقف تھا۔ہارون کے لیے inspiration تھا۔وہ ہارون کے لیے رول ماڈل تھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔کوئی انٹرویو ایسا نہیں تھا جو ہارون نے دیکھ نہ رکھا ہو۔کوئی بات ایسی نہیں تھی جو ہارون نے سن نہ رکھی ہو۔ہر بار وہ گھنشام داس کو میل کرتے کرتے رہ جاتا اس کے ہاتھ کانپنے لگتے دل ڈرنے لگتا ۔گھنشام داس ہر سال دس " آرٹسٹ اس کالر شپ " اناؤنس کرتا تھا۔دنیا سے ہزاروں اور سینکڑوں لوگ اسے میل کرکے اپنی پینٹنگ کی تصاویر بھیجتے تھے یا پھر اپنی پینٹنگ بھیج دیتے تھے۔ان سینکڑوں لوگوں میں سے صرف دس لوگ ایسے تھے جو سلیکٹ کیے جاتے تھے۔شاہ تاج کی پارٹی سے دو روز قبل ہالے نے ہارون کو اپنی پینٹنگ کی تصویر بھیجتے پھر میل ڈیلیٹ کرتے دیکھا تھا۔اس نے کوئی دو سو دفع یہ عمل دہرایا تھا لیکن ہر بار وہ رک جاتا ڈر جاتا۔ہالے نے کسی طرح اس کا موبائل اٹھایا اور میل کر دی ۔اور وہ چن لیا گیا تھا۔اس وقت وہ فین مومنٹ کی بلندیوں پہ تھا۔ابھی سٹوری کو پوسٹ ہوئے دو منٹ ہوئے تھے لیکن ہارون کا ڈی ایم بجنے لگ گیا تھا۔اس نے اب اپنا میل کھولا وہاں بس ایک سطر تھی۔

" میں تم سے متاثر ہوا ہوں آرٹسٹ۔آؤ رنگوں کی باتیں کریں۔"اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ۔یہ اعزاز تھا ہارون شاہد کے لیے یہ اعزاز ہی تھا۔وہ کئی لمحہ کسی مجسمے کی طرح بیٹھا رہا۔بہتے آنسوؤں کے ساتھ۔پھر وہ اٹھا رنگ لگے ہاتھوں اور چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کے فرش پہ سجدہ ریز ہو گیا ۔بلا شبہ خدا نے اسے ہارون شاہد کی عزت کرنے کا انعام دیا تھا۔کئی لمحہ بعد وہ اٹھا دوبارہ موبائل تک آیا اور نم آنکھوں کے ساتھ ہالے کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔بیل جا رہی تھی تھوڑی دیر بعد کال ریسیو کر لی گئی۔کچھ دیر تک وہ بس ہیلو ہیلو کرتی رہی۔" یہ تم نے کیا ہے ناں ؟" وہ کافی دیر بعد بس یہی بول سکا۔فون کے اس پار چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔نہ اس نے "کیا ؟" پوچھا نہ ہارون نے "کیوں ؟" پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے نہیں پتہ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو۔آئندہ مجھے کال مت کرنا۔ تمہارا اور میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔" اگلے ہی لمحے وہ خشک لہجے میں بولی تھی۔ہارون دھیرے سے ہنس دیا۔

" ہارون شاہد کے لیے اتنی قربانیاں بس ہالے دے سکتی ہے۔میں جانتا ہوں یہ تم نے کیا ہے۔جس طرح ہارون کو گاڑی سے ٹیک لگا کر تمہارا انتظار کرنے کی عادت ہے اسی طرح مجھے بتائے بغیر میرے لیے قربانی دینا ہالے سلطان کی عادت ہے۔"

"مجھے بہت کام ہیں میں فون رکھ رہی ہوں۔"بے زار خشک لہجہ۔کچھ دیر تک ہارون کچھ نہ بولا دوسری جانب سے بھی خاموشی رہی۔

" Lets sort out"کافی دیر بعد وہ ہلکی آواز میں بولا۔جب جب ان دونوں کی لڑائی ہوتی تھی وہ بس یہی تین لفظ کہا کرتے تھے۔نہ پچھلی بات پہ بحث ہوتی نہ کوئی شکایات نہ کسی کو اس کا قصور گنوایا جاتا یہ الفاظ جیسے امرت جل کا کام کرتے تھے۔ان دونوں میں سے کوئی سورٹ آوٹ کہتا اور ہو جاتا۔

" ہم دونوں کے درمیان sort out کرنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔حل مسائل کے نکالے جاتے ہیں اور مسائل تعلقات میں ہوتے ہیں جب تعلق ہی نہیں بچا تو حل کیسے ہارون ؟" اب کے اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"کیا ہم ایک آخری بار مل سکتے ہیں ؟" سپیکر سے سرمئی آنکھوں والے لڑکے کی آواز ابھری۔

" مجھے جگہ میسج کر دینا لیکن یہ آخری بار ہو گا ہارون اس کے بعد ہم الگ ہو جائیں گے۔"

" جیسا تم چاہو۔" ہارون نے بدقت کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ای میل کا ریپلائے کر دینا چاہے ہاتھ کانپیں یا دل دھڑکے۔یہ گولڈن چانس ہے مس کیا تو اپنے خوابوں سے جاؤ گے۔"نرم سی تنبیہ کے بعد اس نے فون کاٹ دیا۔

ہارون گہری سانس بھرتا کانپتے ہاتھوں سے ای میل کر ریپلائے کرنے لگا۔وہ ہالے کی ریاضت رائیگاں نہیں جانے دے سکتا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

مغرب کو قضا ہوئے کئی ساعتیں بیت چکی تھیں۔عمر دوپہر کا گیا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ہالے لاونج میں بیٹھی لیپ ٹاپ گود میں رکھے پڑھ رہی تھی۔یہ وہ وقت نہیں تھا جب وہ سپلیاں لے کر آتی اور اس کا باپ اسے چھپا لیتا۔جب باپ مر جاتا ہے تو خاندان کے گونگے بھی آپ پہ بولنے لگتے ہیں۔آدھی دنیا کو آپ کے ان دیکھے اعمال نظر آنے لگتے ہیں۔جب باپ آپ کے حق میں بولنے کے لیے نہیں ہوتا تو ساری دنیا آپ کے خلاف بولنے لگتی ہے۔اسے دنیا کو موقع نہیں دینا تھا۔معراج کے جانے کے بعد اسے اندازہ ہوا تھا اس نے کیا کھویا ہے۔کبھی کبھی وہ ساری ساری رات ان کو یاد کر کے روتی تھی اور کبھی ساری رات خشک آنکھوں سے ان کو یاد کرتی رہتی۔وہ یاد آتے تھے اور بہت شدت سے یاد آتے تھے۔سکرین کو دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھیں دکھنے لگی تھیں۔اس نے ہاتھ بڑھا کر لیپ ٹاپ بند کر دیا۔اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا کئی دوستوں کے میسج تھے۔" **ڈنر سوگ**" کی تفصیلات سب کو جاننی تھیں لیکن اس بار نہیں وہ اس بار امیروں والے چونچلے برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"بات سنو۔" دفعتاً اس نے شانو کو آواز دی۔وہ جو کپڑوں کی ٹوکری لے کر جا رہی تھی رک گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا اس گھر میں کبھی سبزیوں کے علاوہ کچھ نہیں بنتا ؟مٹن ، بیف ، چکن کچھ بھی ؟"

" بی بی اس گھر میں گوشت صرف تب بنتا ہے جب عمر صاحب باہر سے بنوا کر لائیں پھر وہ پکاتے بھی خود ہیں۔کسی کی مجال جو اس گھر میں ان کی مرضی کے بغیر کچھ لے آئے ؟ اور وہ بھی گوشت صاحب قیامت مچا دیں گے۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ہالے کو یہ اس کا بہانہ ہی لگا۔اس نے بیگ سے کچھ رقم نکالی۔

" جاؤ بخش سے کہو چکن لے آئے پھر تم کچھ اچھا سا تیار کر دینا اوکے ؟" وہ نپے تلے انداز سے کہہ رہی تھی۔شانو نے افسوس سے سر ہلایا۔

" لیکن بی بی مجھ سے تو گوشت گلتا ہی نہیں۔عمر صاحب کہتے ہیں میرے بنائے گوشت سے ذائقہ آئے نہ آئے ایک دن وہ کچا گوشت کھاتے کھاتے آدم خور ضرور بن جائیں گے۔"ہالے نے تکان سے اس کو دیکھا۔

" تم یہاں کرتی کیا ہو ؟ کافی تم سے نہیں بنتی۔پراٹھے تمھیں بنانے نہیں آتے۔گوشت تم سے گلتا نہیں ہے پھر تم یہاں کرنے کیا آتی ہو آج بتا ہی دو ؟"اس کے لہجے میں سختی نہیں تھی نہ طنز وہ بس متوازن لہجے میں پوچھ رہی تھی۔شانو کی باچھیں کھل گئیں۔

" میں نفیس ہوں۔گھر کا کونہ کونہ ایسے صاف کرتی ہوں جیسے کبھی یہاں گند آیا ہی نہ ہو۔" وہ بڑے فخر سے بتا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اور سبزیاں سیزیاں بنانا تو کوئی مجھ سے سیکھے۔عمر صاحب نے تو مجھے صفائی اور سبزیوں کے لیے رکھا ہے گوشت تو گھر میں تب بنتا ہے جب عمر صاحب بناتے ہیں۔"

" اچھا چھوڑو یہ سب تم بخش سے کہو چکن لے آئے اور بنا دے اس کو آتا ہے کھانا بنانا۔میں تھوڑی دیر کے لیے سونے جا رہی ہوں کھانا بن جائے تو اٹھا دینا۔"وہ بولتے ہوئے اٹھ کر اندر چلی گئی۔تقریبا دو گھنٹے بعد شانو اسے اٹھا کر باہر لے آئی۔کھانا تیار تھا۔ملائی بوٹی تازہ نان اور یخنی پلاؤ۔

ہالے کی بھوک چمک اٹھی۔اچھا کھانا اس کی کمزوری تھا۔وہ میز کے گرد رکھی کرسی پہ آ بیٹھی۔ڈھکن اٹھایا۔سارے میں کھانے کی خوشبو پھیل گئی۔اس نے اپنی پلیٹ میں تھوڑا سا سالن ڈالا۔نوالا بنایا ابھی وہ منہ تک لے کر جاتی جب عمر کی آواز پہ رک گئی۔

" گھر میں میٹ بنانے کی جرات کس نے کی ؟"وہ ڈائننگ ٹیبل کے عقب میں کھڑا بے یقینی سے کہہ رہا تھا۔پھر فورا ہالے کے قریب آیا۔

" یہ .... یہ کس نے بنایا ہے ؟ آپ اس کو کیسے کھا سکتی ہیں ؟ پلیز اس کو مت کھائیں۔"وہ بے یقینی شاک اور آخر میں منت سے کہہ رہا تھا۔

" ایسا بھی کیا ہے میں کیوں نہیں کھا سکتی ؟"

" سب سے پہلے تو مجھے یہ بتائیں یہ کھانا بنایا کس نے ؟ اور میٹ آیا کہاں سے ؟"وہ اب تک سخت بے یقین تھا۔ہالے نے نوالا رکھ دیا۔

بازو سینے پہ باندھے تندہی سے اس کو گھورا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میٹ گلی والی دکان سے آیا ہے اور کھانا بخش نے بنایا ہے میرے کہنے پہ اب اگر تم اجازت دو تو میں کھا لوں ؟"وہ تپ ہی تو گئی تھی۔عمر بے چینی سے آگے آیا۔

" میرے خدا یہ گلی والی دکان اسے تو تکبیر دینی بھی نہیں آتی آپ یہ نہیں کھائیں گی۔میرے گھر میں میٹ صرف میں بنا سکتا ہوں۔"وہ اب ڈونگا اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اس کے لفظ " میرا گھر " یہاں ہالے رک گئی۔ٹھہر گئی۔پھر خاموشی سے اٹھ کر اندر چلی گئی۔یہ اس کا گھر نہیں تھا جہاں وہ اپنی مرضی کرتی۔عمر نے اسے آواز دے کر روکنا چاہا اس نے کہنا چاہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں تھا لیکن رک گیا۔بد گمانیاں باتوں سے نہیں اپنے عمل سے دور کی جاتی ہیں اور وہ یہی کرنے والا تھا۔اپنے کمرے میں آ کر وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی۔پھر اسی طرح بیٹھے بیٹھے بیڈ پہ گر سی گئی۔یہ اس کا گھر نہیں تھا یہ عمر کا گھر تھا۔یہ بات ذہن سے چپک کر رہ گئی تھی۔

کافی دیر بعد دروازے پہ دستک ہوئی۔ہالے نے جواب نہیں دیا۔اجازت کی ضرورت تھی کیا ؟چند لمحہ بعد دروازہ کھلا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتا عمر حیات اندر آیا۔ہالے نے آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ سو رہی ہو۔وہ چلتا ہوا آیا اور نیچے فرش پہ بیٹھ گیا۔کافی دیر تک خاموش رہنے کے بعد ہالے کو اس کی آواز سنائی دی۔

'میں بارہ سال کا تھا۔"ہالے کا رواں رواں سماعت بن گیا۔

" محلے کی ایک عورت نے مجھ سے گوشت خرید کر لانے کو کہا۔سخت گرمی تھی لیکن میں گیا۔کافی دور ایک اچھی دکان سے گوشت لے آیا۔"وہ نرم آواز میں کہہ رہا تھا اور ہالے سن رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں گوشت لے کر اس عورت کے پاس گیا۔وہ ہانڈی بھون رہی تھی اس نے وہ خون سے بھرا ہوا بغیر دھلا گوشت پلیٹ میں نکالا اور اسی طرح بغیر دھوئے بغیر صاف کیے ہانڈی کے اندر ڈال دیا۔"وہ ایسے لہجے میں کہہ رہا تھا کہ ہالے کو لگا وہ ابھی قے کر دے گا۔

"میں اس دن پورا دن قے کرتا رہا۔وہ گندا خون سے بھرا گوشت میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہی نہیں۔"ہالے کو بے اختیار کراہیت آئی۔

" پھر میں نے اگلے دن اماں کو گوشت بناتے دیکھا۔میں نے دیکھا انہوں نے کوئی دس منٹ تک گوشت کو ہر طرح سے صاف کیا اور پھر پکایا۔اس دن میں کچھ نارمل ہوا لیکن میں نے ایک عادت بنا لی میں اب کسی کے گھر ریستوران یا پھر اپنے گھر میں بھی کسی اور کا بنایا ہوا میٹ نہیں کھا سکتا یہ میری مجبوری اور خوف ہے۔"وہ اٹھ کر بیٹھ گئی ساری بد گمانی سارا غصہ اڑن چھو ہو گیا۔

" آج میں اوور ری ایکٹ کر گیا لیکن۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں آپ کو ایک بہترین کھانا کھلا سکتا ہوں اگر آپ مجھے یہ شرف بخشیں۔" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا ۔ہالے اس کے ساتھ مسکرائی۔

" شیور۔" وہ کہتے ہوئے اٹھی۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کچن میں کھڑے تھے۔عمر چاول نکال رہا تھا۔ ہالے چھوٹی گول میز کے گرد رکھی کرسی پہ بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اللہ اللہ اتنے چاول کون کھائے گا کم کرو انہیں۔تم مردوں کے حوالے گھر کر دو ناں تو بیڑا غرق ہو جائے گھر کا۔" وہ سگھڑاپے کے سارے ریکارڈ توڑتی ہوئی اٹھ کر آئی اور عمر کے ہاتھ سے چاولوں کی پیمائش والا برتن لے لیا۔

" مادام میں شیف ہوں۔" عمر نے جتایا تھا۔

" اور میں لڑکی۔مجھے پتہ ہے کب کس وقت کتنی مقدار میں کھانا بننا ہے۔" عمر نے بحث نہیں کی اس نے کم چاول لیے اور ایک چھوٹی پتیلی لی اور اس میں چاول بھگو کر رکھے۔اب وہ ایپرن پہنے چاپنگ بورڈ پہ پیاز کاٹ رہا تھا۔ہالے اس کو کام کرتے ہوئے دیکھتی رہی۔وہ کسی ماہر شیف کی طرح سبزیاں کاٹ رہا تھا۔

" ہم ہیون کے لیے کام کب کریں گے ؟" ہالے کی آواز پہ اس کے ہاتھ لمحہ بھر کو رکے پھر وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

" ہم فی الحال کچھ نہیں کر سکتے ورنہ لوگوں کی نظر میں آجائیں گے اس وقت شمس محتاط ہے۔ہمیں مزید وقت چاہیے ہو گا۔آپ پیپر دے کر سپلی لے آئیں پھر آگے دیکھیں گے۔"سپلی کے نام پہ ہالے کے اندر گویا شرارے دوڑ گئے۔

"میں اگر سپلی لاتی ہوں تو تم کیا آئین سٹائین کے جانشین ہو ؟"

" بی بی میں نے سی ایس ایس کر رکھا ہے آپ نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے ؟"وہ اب گرم تیل میں پیاز ڈال رہا تھا۔سارے میں شڑ شڑ کی آواز پھیل گئی۔اب وہ ٹماٹر کاٹ رہا تھا۔ہالے اسے کوئی کرارا جواب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیتی لیکن نہ جانے کیوں بس چپ کر گئی۔کچھ دیر تک دونوں کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں۔ بریانی کا مصالحہ تیار ہو چکا تھا۔اب وہ شامی کباب کا آمیزہ بنا کر چھوٹے ٹیبل پہ رکھ رہا تھا جب اس کی نظر ہالے کے موبائل پہ پڑی۔وہ اکاؤنٹ کی بائیو دیکھ رہی تھی یا پھر فرینڈ لسٹ کھولنے والی تھی۔لیکن یہ دونوں چیزیں حیران کرنے والی نہیں تھیں حیران کرنے والی چیز اکاؤنٹ کا نام تھا " **حسن معراج** " وہ چونک گیا۔اس نے کرسی کھینچی آمیزے والا برتن میز پہ رکھا۔

"آپ حسن کا اکاؤنٹ چیک کر رہی ہیں ؟" لمحے کے ہزارویں حصے میں ہالے کا چہرہ تاریک ہوا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے سرخ بھی۔

" وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔کیا کر رہا ہے ، کس سے بات کر رہا ہے مجھے پتہ ہونا چاہیے۔میں اسے غلط سوسائٹی میں پڑنے نہیں دے سکتی۔" اس کے پاس ٹھوس توجیہات تھیں۔عمر نے شاکی انداز میں اسے دیکھا۔

" آپ اپنی غلط حرکت کو جسٹیفائی کر رہی ہیں ؟"

" نہیں تو تم کیا چاہتے ہو کھلے سانڈ کی طرح اپنے بھائی کو چھوڑ دوں۔اسے غلط لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے دوں؟ یہ اس کے ڈرگز اور شراب پینے والے دوستوں کے ساتھ اس کی دوستی قائم رہنے دوں ؟" وہ حسب توقع بپھر ہی گئی۔عمر نے ٹھنڈی ٹھار نظروں سے اس کو دیکھا۔

" آپ کو کیا لگتا ہے اگر آپ یہاں اس کے فرینڈز کو ان فرینڈ یا بلاک کر دیں گی تو وہ ان سے ملنا چھوڑ دے گا ؟وہ ان سے ملے گا جب تک وہ چاہے گا وہ ان سے ملے گا۔اس صورت میں آپ صرف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک چیز کر سکتی ہیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں یا پھر اپنی جوان اولاد کے لیے آپ ایک چیز کر سکتے ہیں ۔بات۔آپ ان سے بات کر سکتے ہیں۔دلیل دے کر ان کو سمجھائیں۔ان کو صحیح غلط کا فرق بتا کر ان کو آزاد چھوڑ دیں۔آپ کو اپنے انداز اور اپنی بات کے صحیح ہونے پہ اگر یقین ہے تو آپ کا بچہ غلط سوسائٹی میں نہیں جائے گا۔وہ شرابی اور ڈرگ ایڈکٹس کے ساتھ بیٹھ کر سینٹ رہے گا۔"

ہالے دم سادھے اس کو سن رہی تھی۔

"کسی بھی بڑے بھائی یا بہن یا پھر ماں باپ کو بچوں کی سیکورٹی کے نام پہ ان کا اکاؤنٹ چیک کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔باتوں سے کوئی نہیں سمجھتا۔بچوں کو ان کے حصے کی غلطیاں کرنی ہوتی ہیں تاکہ وہ سیکھ سکیں۔ان کو دھوکے کھانے ہوتے ہیں تاکہ اگلی بار وہ اپنے جذبات اور وقت کسی سہی انسان پہ انویسٹ کر سکیں۔"

" وہ ہمارے بچے ہیں ہم ان کو کیسے ہرٹ ہونے دے سکتے ہیں۔" وہ ہلکی آواز میں بولی۔

" آپ نے اپنی کوشش کرنی ہے۔آپ نے سچے دل اور سچی نیت کے ساتھ ان سے " بات " کرنی ہے۔ تین چار واقعات اٹھا کر ان کو سمجھانا ہے۔ صحیح غلط کی پہچان کروانی ہے وہ اگر غلط انسان سے ملتا ہے تو اس کو روکنا ہے اس کی اصلاح کرنی ہے اور اگر اپ کی ان تمام کوششوں کے باوجود بچہ ہرٹ ہو رہا ہے تو یہ اس کا بخت ہے اس نے اسی طرح گرو کرنا تھا۔اس نے اسی طرح خود کو ہیل کرنا تھا۔یہ آپ کی غلطی نہیں ہے یہ بچے کی غلطی بھی نہیں ہے۔یہ بس طے تھا یاد رکھیں ہالے بچوں کی سیکورٹی کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نام پہ ان کی پرائیویسی میں مخل ہونا کبھی بھی آپ کو جسٹیفائی نہیں کرے گا۔"وہ نرمی سے کہہ کر اٹھ گیا بریانی کو دم پہ رکھنے لگا۔

" تم خود بھی تو ایسے ہو عمر۔تم نے بھی تو یہی کیا ہے۔کئی بار میرے موبائل سے کئی لوگوں کے نمبر لیے ہیں۔کبھی حسن کا تو کبھی مدحت کا تم کبھی اپنا گریبان کیوں نہیں دیکھتے ؟"عمر نے مڑ کر اس کو دیکھا۔بد گمانی کی دیوار بس دھندلی سے صاف ہوئی تھی۔یہ دیوار ابھی گری نہیں تھی۔وہ صحیح کہہ رہی تھی عمر کو جھکانے کا کوئی موقع وہ جانے نہیں دے گی۔وہ یوسف سلطان کی پوتی تھی دلوں سے بغض نہیں نکالے گی۔عمر نے جواب نہیں دیا۔ہالے نے کچھ مزید کہا بھی نہیں۔مہر کو کال ملاتی وہ باہر چلی گئی ۔عمر نے بریانی ، بنائی شامی کباب تلے اور اس کے بعد وہ ہالے کو بلا کر لے آیا۔وہ بغیر کچھ کہے اس کے ساتھ آگئی۔بریانی بن تو گئی تھی لیکن وہ بہ مشکل ہی دو پلیٹ بن سکی تھی اب کے ہالے کو ذرا خفت ہوئی۔عمر نے اس کو مسکرا کر دیکھا جیسے کہہ رہا ہو۔

" بی بی شیف سے بحث نہ کیا کریں۔" اس نے پہلا چمچ لیا منہ میں جیسے ذائقہ سا گھل گیا۔ہالے نے بے اختیار آنکھیں بند کر کے اس ذائقے کو محسوس کیا۔یہ من و سلوی تھا۔

"پرفیکٹ۔"اس نے نوالا چبالینے کے بعد بس ایک ہی لفظ کہا۔عمر نے سر کے خم سے داد وصولی۔اس نے اب تک اپنی پلیٹ سے ایک چمچ بھی نہیں لیا تھا۔ہالے بس سر جھکائے کھائے جا رہی تھی۔

" ہالے۔" عمر نے اس کو نرمی سے پکارا۔اس نے سر نہیں اٹھایا۔بس ہاتھ کے اشارے سے "کیا" پوچھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں جانتا ہوں میری بعض باتیں آپ کو بری لگتی ہوں گی غصہ آتا ہو گا۔"ہالے اب آہستہ آہستہ کھا رہی تھی۔

" لیکن بس یہ سوچا کریں کہ میں انسان ہوں۔غلط بات بھی کر لیتا ہوں۔اس بات کو دل میں رکھ کر عناد نہ پالا کریں۔دل کے بغض کوئی اچھی بات نہیں۔یہ ایک ہی طریقے سے نکل سکتا ہے۔" وہ کہہ رہا تھا اور ہالے کھاتے ہوئے سن رہی تھی۔اس کی پلیٹ خالی ہونے والی تھی عمر نے اپنی پلیٹ سے تھوڑے چاول اس کی پلیٹ میں ڈال دیئے۔کانٹے اور چھری کی مدد سے کباب کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے اور ایک ایک کرتا اس کی پلیٹ میں رکھتا گیا ساتھ ساتھ بول بھی رہا تھا۔

" وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ نا چاہتے ہوئے بھی میری اچھی بات کو مان لیں۔کچھ بھی کوئی بھی چھوٹی یا بڑی اچھی عادت۔آہستہ آہستہ میری اچھی عادتیں آپ کے دل میں بھرتی جائیں گی اور جہاں اچھائی آ جاتی ہے برائی خود بہ خود نکل جاتی ہے نرم سنجیدہ۔" لہجے میں وہ سحر طاری کر رہا تھا۔ہالے کی پلیٹ ایک مرتبہ پھر خالی ہونے لگی عمر نے اپنی پلیٹ میں رکھے باقی چاول بھی اس کی پلیٹ میں ڈال دیئے ۔وہ بڑے بڑے چمچ لیتی کھائے گئی۔ساتھ ساتھ کباب کا ایک ایک ٹکڑا بھی منہ میں ڈالتی جاتی۔

" ہم دونوں نے ابھی بہت کام کرنا ہے۔کافی چیزیں ایک ساتھ کرنی ہیں۔پندرہ دن صرف یہ پندرہ دن ہم ایک دوسرے کو جانیں گے اور ایک دوسرے کی اچھائی دیکھیں گے تاکہ آگے کام کرتے ہوئے ہمیں مشکل نہ ہو۔ان پندرہ دنوں میں آپ کے ایگزام ختم ہو جائیں گے اور اس کے بعد ہم آگے کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ پلان کریں گے اوکے ؟"اس نے بات ختم کی۔پانی کا گلاس بھر کر ہالے کے سامنے کیا وہ سارا پانی پی گئی۔دفتعاً اس نے عمر کی پلیٹ دیکھی۔

"کیا میں سب کچھ کھا گئی ؟" اسے شاک لگا۔عمر نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا میں تمہارا کھانا بھی کھا گئی ؟" عمر ایک بار پھر مسکرایا۔

" جی بالکل۔"

" آئندہ کبھی شیف سے بحث نہیں کروں گی۔"وہ صدمے سے کہتی اٹھ گئی۔عمر ہنس پڑا۔پھر اس کی پلیٹ کو دیکھا۔تین چار کباب کے ٹکڑے اور ذرا سے چاول۔وہ سر جھکائے اس کا بچایا ہوا کھانا کھانے لگا ۔بد گمانی کی دیوار ایک دن ضرور ٹوٹے گی وہ پر امید تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

اگلی دوپہر وہ کچھ کتابیں لینے لائبریری چلی آئی۔ایک لمبی میز کے گرد بیٹھے کئی لوگ کوئی نہ کوئی کتاب پڑھ رہے تھے۔ہالے نسبتاً ایک خالی میز کی جانب بڑھ گئی۔تقریبا دو گھنٹے تک وہ لگاتار پڑھتی رہی۔اب اس کی آنکھیں دکھنے لگی تھیں۔اس نے ذرا دیر کو اپنا سر میز پہ رکھ لیا سر بری طرح دکھ رہا تھا۔یکدم اسے ایک شناسا سی آواز سنائی دی۔ہالے کرنٹ کھا کر سیدھی ہوئی اس نے اپنے عقب میں دیکھا۔ایک لڑکی لائیبررین سے کتاب ایشو کروا رہی تھی لیکن یہ کوئی اہم بات نہیں تھی اہم وہ لائیبررین تھا۔اس کے سینے پہ بیج لگا تھا۔حسن سلطان۔ہالے کا دل دھک سے رہ گیا۔وہ بغیر پلک جھپکے یک ٹک اس کو دیکھے گئی۔حسن نے بھی کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تھا وہ بھی ٹھہر سا گیا۔ہالے اٹھی اور اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے قریب گئی اسے بازو سے پکڑا وہ بغیر مزاہمت کیے اس کے ساتھ کھینچتا چلا گیا۔کتابوں کے دیوار گیر ریکس سے دور ایک خالی کونے میں لا کر ہالے نے اس کا بازو چھوڑا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں چہرے پہ دبا دبا غصہ۔

" یہاں کیا کر رہے ہو تم ؟ " وہ غرائی تھی۔حسن نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہاں بس بغاوت تھی ناراضگی تھی۔

" میں یہاں جاب کر رہا ہوں۔یہ میری ورک پلیس ہے۔تم یہاں ہمارے ذاتی مسائل لے کر مت آؤ۔ " وہ خشک لہجے میں بولا تھا۔ہالے ذرا دھیمی ہوئی۔

یہ وہ بچہ نہیں تھا جسے اس نے ماں کی طرح پالا تھا۔یہ یہ ایک ناراض بچہ تھا جسے وہ ایک برے وقت میں بری ماں کی طرح چھوڑ گئی تھی۔

" حسن تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔تم گھر جاؤ اپنا کالج دیکھو اپنی پڑھائی دیکھو۔بابا نے تمھارے لیے خواب دیکھے تھے تمھیں ان کو پورا کرنے ہیں۔...." حسن نے اس کی بات کاٹی۔

" جن آنکھوں نے خواب دیکھے تھے وہ آنکھیں بند ہو گئیں ہیں۔میری آنکھیں کھلی ہیں اور اب میں ان سے حقیقت دیکھ رہا ہوں۔اس حقیقت میں میں یتیم ہوں اور میری ماں بیمار۔مجھے ان کا علاج اور ان کی ضرورتوں کے لیے کمانا ہے۔تم ہمارے برے وقت میں ہمیں چھوڑنے کی عادی ہو اب بھی وہی کرو۔"

اس کے لہجے میں تلخی تھی۔ہالے لب بھینچے کھڑی رہی۔کیا تھا جو ان دونوں کے بیچ آگیا تھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں نے میٹرک میں فرسٹ پوزیشن لی تم مبارک دینے نہیں آئی۔برونو مر گیا تم پرسا دینے نہیں آئیں ؟ بہن بھائیوں کے بیچ جتنی بھی ناراضگی ہو۔موت کے بعد تو سب ختم ہوجاتا ہے تم کون ہو ہالے ؟تمھیں میرے عزیزوں کی موت بھی میرے قریب نہیں لا سکی ؟"وہ ہلکی مغموم آواز میں کہہ رہا تھا۔

ہالے کچھ کہے بغیر وہاں سے جانے لگی۔حسن نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔اس کے چہرے پہ اب برہمی تھی۔

" تم ہر دفع اس طرح نہیں جا سکتیں۔آج میں تمھیں جانے نہیں دوں گا تم میری بہن ہو۔تم میرے ساتھ جاؤ گی بس بہت ہو گئی تمہاری ضد اور انا اب اور نہیں۔"

وہ حتمی فیصلہ کن لہجے میں کہہ رہا تھا۔ہالے نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا۔اب کے اس کی آنکھوں میں سرخی تھی . چہرے پہ عجیب سختی تھی

"تم ہوتے کون ہو مجھ پہ اپنا حکم مسلط کرنے والے ؟"وہ غرائی تھی۔حسن ٹھہر گیا۔اس کی آنکھیں بے یقینی سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔کیا ہالے اس سے اس لہجے میں بات کر سکتی تھی ؟

" تم لوگوں کے لیے کوئی بھی قربانی کیوں دوں میں ؟ کیا لگتے کیا ہو تم میرے ؟ باپ مر گیا ہے ناں بہن کے لیے بھی فاتحہ پڑھ لو۔"حسن بے اختیار پیچھے ہٹا۔دل کو جیسے گھونسا لگا تھا۔

"میری جان چھوڑ دو حسن سلطان۔میرے پیچھے مت آؤ۔تم سے اور تمھارے خاندان سے اب میرا کوئی تعلق نہیں۔" اس کی بلند آواز کانپی تھی۔وہ آگے آئی حسن کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہوئی۔اس کی بے یقین مردہ آنکھوں میں دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں تمہاری بہن آج تم سے اپنے تمام تعلقات ختم کرتی ہوں۔"حسن پاس رکھی کرسی پہ ڈھے گیا ۔اسے ہالے کی آواز بری لگ رہی تھی بہت بری۔اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

" آج کے بعد میرے پیچھے مت آنا اور مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی بات تو ہر گز مت کرنا۔" وہ سخت بلند لہجے میں کہہ رہی تھی۔حسن کا دل رک رک کر چل رہا تھا۔

"تمھارے پاس ہے ہی کیا؟ یہ چند ٹکوں کی جاب اس سے کرو گے میرے خرچے پورے اس کے آسرے پالو گے مجھے ؟"وہ حسن کے ساکت ہوئے وجود کی طرف جھکی۔

" آج کے بعد تمہارا اور میرا ہر تعلق ختم۔نہ تم میرے بھائی اور نہ میں تمہاری بہن باپ مر گیا سمجھو ہم دونوں بھی ایک دوسرے کے لیے مر گئے۔" وہ پھنکاتے ہوئے باہر نکل گئی۔حسن کے ساکت ہوئے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور چہرے پہ بہہ گیا۔مرے ہوؤں پہ صبر آجاتا ہے وہ زندہ چلتی پھرتی لاش پہ صبر کیسے کرے گا ؟وہ اپنی جگہ پہ بیٹھا رہا۔ساکن شل۔

وہ لائبریری سے نکل کر سڑک پہ چلنے لگی یہ لائبریری اس کے گھر سے نزدیک تھی سو وہ پیدل ہی آئی تھی۔سڑک پہ ایک طرف چلتے ہوئے اس کی آنکھیں بری طرح برس رہی تھی۔وہ بس سر جھکائے سڑک پہ نظریں جمائے چلتی جا رہی تھی۔تھوڑی تھوڑی دیر بعد سڑک دھندلی ہوجاتی اور وہ آنکھیں صاف کر لیتی منظر ایک بار پھر صاف ہوجاتا۔دفعتا ایک گاڑی اس کے قریب رکی۔ہالے رک گئی۔

وہ مہر ماہ کی گاڑی تھی جسے ڈرائیور چلا رہا تھا۔پچھلی سیٹ پہ مہر آنکھوں پہ گلاسز لگائے بیٹھی تھی۔ہالے کو دیکھ کر ذرا فکر مند ہوئی۔پھر گاڑی کا دروازہ اس کے لیے کھولا ہالے بغیر کچھ کہے اندر آ کر بیٹھ گئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔وہ اس لڑکی سے کچھ نہیں چھپا سکتی تھی اس سے کوئی پردہ نہیں تھا۔ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا۔ہالے اور مہر پچھلی سیٹ پہ بیٹھی تھیں۔

"کیا تم معراج بابا کے لیے رو رہی تھی ؟کیا تم انہیں بہت مس کر رہی تھیں ؟"

"میں انہیں بھولی ہی کب ہوں۔" وہ کھوئی کھوئی سی بولی۔

" وہ ہر وقت یاد آتے ہیں ہر پل ہر سیکنڈ ہر منٹ۔کبھی لگتا ہے مجھے ان کی کال آجائے گی اور وہ کہیں گے ہالے سلطان تمہارا بینک اکاؤنٹ آج سے بند۔"

وہ زخمی سا مسکرائی۔

" کبھی لگتا ہے اتوار کا دن ہوگا سلطان منزل میں عدالت سجی ہوگی میری سپلی آئی ہوئی ہوگی۔اور وہ کہیں گے ہالے سلطان تمہاری سزا ہے تم پورے گھر کے کپڑے ایک ہفتے تک دھوتی رہو گی۔ان کی فیورٹ سزا یو نو۔" وہ ہنس دی زخمی سی ہنسی مہر ماہ بس اس کو دیکھتی رہی۔

"گریف کے پانچ اسٹیج ہوتے ہیں۔شاک ... انکار .... بارگنگ ..... ڈپریشن ... قبولیت یا تو انسان ریکور کر جاتا ہے یا پھر کہیں ایک اسٹیج میں اٹک جاتا ہے۔""

وہ رکی سرخ ہوتی آنکھوں سے مہر کو دیکھا۔" میں ان پانچ اسٹیجز میں ہر اسٹیج میں پھنسی ہوئی ہوں ۔کبھی کبھی لگتا ہے بابا مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شاک۔ کبھی مجھے یقین ہی نہیں آتا۔میں مانتی ہی نہیں کہ وہ مر بھی سکتے ہیں۔میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی انکار کرتی رہتی ہوں۔انکار پھر بارگنگ پھر ڈپریشن پھر قبولیت ہر دن ایک نیا اسٹیج اور ہر اگلے دن اس اسٹیج سے نہ نکل پانا۔"اس کی سرخ آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔

" میں بہت اذیت میں ہوں آپی بہت زیادہ۔میرا غم ریکور نہیں کر رہا یہ ٹھہر گیا ہے رک گیا ہے۔یہ ایک ایسے غار میں پھنس گیا ہے جہاں سے میں نہ خود کو نکال سکتی ہوں نہ اس غم کو۔"مہر نے اس کا سر اپنے کندھے پہ رکھ لیا۔وہ بے آواز روئے گئی۔کافی دیر بعد مہر نے دوبارہ سوال کیا تھا۔

" تم نے آگے کے لیے کیا سوچا ہے ؟کیا تم عمر کے ساتھ رہنے والی ہو ؟"ہالے نے سر اٹھایا آنکھیں خشک کیں۔

" ظاہر ہے جو بھی کروں گی آپ سے مشورہ کر کے پھر کروں گی۔"وہ اس ملک کے ان نوے فیصد بچوں میں تھی جن کو اپنے کسی بھی کام کے لیے اپنے کسی بڑے بھائی بہن یا ماں باپ یا دوست غرض کہ کوئی بھی جسے وہ آئیڈیلائز کرتے ہوں۔اس کا اپروول اپنے کام کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔

" میں بغیر پلان کے چل رہی ہوں۔فی الحال تو کوئی پلان نہیں ہے۔" اس نے نارمل انداز میں کہا۔

" میں عمر کے حوالے سے پوچھ رہی ہوں۔" ہالے نے گہری سانس لی۔

" ہم الگ ہو جائیں گے۔" اس نے بھاری دل کے ساتھ کہا۔

" لیکن کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ اسے بابا نے مجھے انعام کے طور پہ دیا ہے شاید وہ میرے لیے اچھا ہی ہو۔کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے میں اس کے ساتھ اپنے تعلق کو چانس دوں۔لیکن میں فی الحال کچھ کہہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں سکتی۔"اس نے کہہ کر مہر ماہ کو دیکھا۔وہ مضحکہ خیز نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔ہالے کو اس کی نظروں میں حقارت محسوس ہوئی۔

" تم اب بھی فیری ٹیلز میں رہتی ہو ہالے ؟ آئی کانٹ بلیو یو۔" وہ بے یقینی سے کہہ رہی تھی۔

" تم ایک مشکوک کردار کی عورت ہو۔" ہالے کے دل پہ جیسے کسی نے چھری سی پھیر دی خون ہی خون رسنے لگا۔

" ایک رات ایک پوری رات تم گھر سے غائب رہی ہو وہ بھی تمہاری شادی کی رات۔تمہارا باپ تمہارا غم لے کر وقت سے پہلے مرا ہے۔تمھارے خاندان نے تمھیں ڈس اون کر دیا۔" دل میں جس جگہ چھری لگی تھی وہاں اب زخم بننے لگا۔مہر ماہ کہے گئی۔

" تمہاری وجہ سے تمہارا پورا خاندان ذلیل رسوا ہو گیا۔خبروں میں ہمارا نام آنے لگا۔تمھیں لگتا ہے ایسی عورت کسی مرد کے قابل رہتی ہے وہ بھی ایک شاندار بے داغ مرد ؟تمھیں اپنی باقی کی ساری زندگی ایک محبت والے مرد کے بغیر گزارنی ہوگی کیا یہ بات اب تک تم سمجھ نہیں سکی ؟"

"ہیپی اینڈنگز.... یہ بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔" اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے۔

" شہزادہ کسی دیو کی قید میں رہ کر آنے والی شہزادی کو قبول کر لیتا ہے۔محبت بھی کوئی چیز ہوتی ہے جو شہزادے کو پورا گاؤں بھٹکا کر کانچ کا جوتا شہزادی کے گھر لانے پہ مجبور کر دیتی ہے۔قربانی اور آیثار بھی کوئی چیز ہوتی ہے جو شہزادے کو مجبور کرتی ہے کہ وہ کسی شہزادی کو ایک اونچے لمبے محل کی قید سے آزاد کروا کر لائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیپی اینڈنگز بھی کوئی چیز ہوتی ہے بجو۔"

"ہیپی اینڈنگ ہوتی نہیں ہے ہالے دکھائی جاتی ہے اور اگر ہوتی بھی ہے تو فیری ٹیلز میں اصل زندگی میں بس اینڈنگ ہوتی ہے اور اس حقیقت کو جتنا جلدی قبول کرو گی اتنا اچھا ہے۔" وہ تلخی سے کہہ رہی تھی۔

"فیری ٹیل میں کیا ہوتا ہے ؟ شہزادہ شہزادی کو کسی ظالم دیو کی قید سے چھڑا لاتا ہے اور کہانی ختم ۔شہزادہ کانچ کا جوتا لے آتا ہے شہزادی کو اس کی سوتیلی ماں سے بچا لیتا ہے اور کہانی ختم۔شہزادہ کسی اؤنچے ظالم محل سے کسی چڑیل کی قید سے شہزادی کو بچا لیتا ہے اور وہ ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں۔کہانی ختم۔" اس نے ہالے کی آنکھوں میں دیکھا اور کہنا جاری رکھا۔

"اصل میں کہانی یہاں سے شروع ہوتی ہے وہ ہیپی اینڈنگز بس آنکھ کا دھوکہ ہوتی ہے۔کہانی کے باہر پردے کے پیچھے شہزادی ظالم دیو کی قید نہیں بھولتی۔شہزادہ اسے رام کرنے کی ہر کوشش کرتا ہے لیکن شہزادی اپنے اندر اندھیرے کو بسا لیتی ہے شہزادہ اس سے بے زار ہوجاتا ہے اور ان کی کہانی کا اینڈ ٹریجڈک ہوتا ہے۔"ہالے نے سانس روک لیا۔وہ آج تک جن کہانیوں میں جیتی رہی تھی مہر ماہ نے ان کا کیسا خوفناک نقشہ کھینچا تھا۔ان سب سے بے نیاز وہ محروم اور حریص عورت کہے گئی۔

"اونچے محل والی شہزادی قید کی عادی ہوگئی ہوتی ہے۔وہ شہزادے کے ساتھ کبھی بھی ایک نارمل زندگی نہیں گزار سکتی۔یا تو وہ اپنے لیے دوبارہ قید چن لیتی ہے یا پھر شہزادہ اپنے لیے نئی شہزادی۔اس کہانی کی اینڈنگ بھی ٹریجکڈک ہوتی ہے۔کانچ کا جوتا لانے والا شہزادہ اپنے ساتھ شہزادی کو لے جاتا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن وہ خوش نہیں رہ پاتے۔سوتیلی ماں کی سازشیں ختم نہیں ہوئی ہوتیں۔وہ ایک نہ ایک دن ان دونوں کو الگ کروا ہی لیتی ہے۔" وہ ہالے کے بالکل قریب جھکی کہہ رہی تھی۔ ہالے لٹھے کی مانند سفید چہرے کے ساتھ سنے گئی۔

" اس کہانی کا اینڈ بھی ٹریجڈک ہوتا ہے فیری ٹیل نظر کا دھوکہ ہے ہیپی اینڈنگ صرف دکھائی جاتی ہے۔" دل کا زخم اب کے ناسور بن گیا۔مہر ماہ سر جھٹک کر بڑبڑائی۔

"ہیپی اینڈنگ مائے فٹ۔" پھر وہ رکی فکر مندی سے ہالے کا سفید چہرہ دیکھا۔

" برا مت مناؤ ہالے یہ تلخ ہے لیکن حقیقت ہے۔تم میری بہن کم بیٹی زیادہ ہو تمھیں مجھ پہ یقین ہے ناں ؟"ہالے نے مردہ آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔

ماؤں پہ کوئی شک نہیں کرتا۔اس نے سر ایک بار پھر مہر کے کندھے پہ ٹکا دیا۔اس کے لب بغیر آواز کے ایک ہی بات دہرا رہے تھے۔

"ہیپی اینڈنگ بس فیری ٹیلز میں ہوتی ہے زندگی میں بس اینڈنگز ہوتی ہیں۔"مہر ماہ فیری ٹیل کی کسی بوڑھی جادوگرنی کی طرح اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

یہ مہر ماہ سے ہونے والی ملاقات سے چند دن بعد کا ذکر ہے ہارون نے ہالے کو کال کر کے اس کے گھر کے قریب ایک پارک میں ملنے بلوایا تھا۔عمر بھی اس وقت واک کرنے آیا ہوا تھا وہ اپنے راؤنڈ لگا رہا تھا۔صبح ابھی ترو تازہ تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پارک میں چند گنے چنے لوگ تھے۔ہالے نے سفید گھٹنوں تک آتی فراک اور ٹر اوزر کے ساتھ سفید دوپٹہ لے رکھا تھا جو کہ گردن میں جھول رہا تھا۔وہ پارک میں رکھے ایک بینچ کے اوپر بیٹھی تھی۔دفعتاً اسے ایک آہٹ سنائی دی۔وہ رک سی گئی۔دل بھی رک گیا۔وہ آج اس امر کو یقینی بنانے گئی تھی کہ یہ آہٹ ہالے کے لیے آخری بار ہو۔وہ خاموشی سے آیا اس کے قریب ذرا سے فاصلے پہ بیٹھا۔ہالے نے نظر موڑ کر اس کو دیکھا۔سفید ٹی شرٹ نیلی جینز سرمئی آنکھیں اور ہلکی بڑھی شیو۔

وہ صاف ستھرا اور وجیہ لگ رہا تھا۔اس نے اپنی بند مٹھی ہالے کی جانب بڑھائی۔ہالے نے مٹھی بھینچ لی لیکن بڑھائی نہیں۔

"یار اس طرح مت کیا کرو کیا پتہ یہ آخری بار ہو۔"وہ نارمل انداز میں کہہ رہا تھا۔

" بات کرو ہارون جو بات کرنی ہے جلدی کرو۔" ہالے نے بیزاری ظاہر کرنی چاہی۔

"کیا ہمارا تعلق دوبارہ نہیں جڑ سکتا ؟"

" ہم کبھی بھی پہلے جیسے نہیں ہو سکتے ہارون تم ...." ہارون نے اس کی بات کاٹی۔

" پہلے جیسا ہونا کون چاہتا ہے ؟" اس کا لہجہ عجیب تھا۔ہالے ٹھہر سی گئی۔

" میں آج ہمارے تعلق کو ریسائیکل کرنے آیا ہوں۔پرانے ہارون کی کوئی عزت نہیں تھی۔اس کی باتوں کی کوئی وقعت نہیں تھی۔اس کے مشورے بے وقوفانہ سمجھے جاتے تھے۔اس کو بھری محفل میں اصلاح کے نام پہ آکورڈ فیل کروایا جاتا تھا۔مذاق کے نام پہ اس کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔وہ تعلق ٹاکسک تھا ۔ہم آج سے نئی شروعات کریں گے اگر تم چاہو۔"ہالے کا رکا ہوا سانس جیسے بحال ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہمارا تعلق ایسا نہیں تھا ہارون میں ....." اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن نہیں کہہ سکی۔اپنی صفائی میں کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

" میں ٹاکسک نہیں ہوں۔" وہ مارے شاک کے بس یہی کہہ سکی۔آنکھیں بے یقین تھیں۔

" برا ہونا برا نہیں ہوتا برا رہنا برا ہوتا ہے۔ہمارے تعلق میں تم نے ہمیشہ اصلاح کے نام پہ مجھے ذلیل کیا ہالے۔" اس کے لہجے میں شکوہ نہیں تھا نہ طنز تھا۔وہ عام سے عام لہجے میں بتا رہا تھا۔

" میرے فیصلوں کو بے وقوفانہ اور بچکانہ کہہ کر ہمیشہ مجھے دباتی رہی۔قصور تمہارا نہیں ہے قصور میرا ہے۔میں دبتا رہا ہماری دوستی میں میں ہمیشہ دبتا رہا۔ہالے کا شاک بڑھتا جا رہا تھا۔وہ با بار گردن نفی میں ہلا رہی تھی۔وہ ٹاکسک نہیں تھی۔امپاسیبل۔

" تم نے کہا بولو تو ہارون بولا۔تم نے کہا چپ رہو ہارون چپ رہا تم نے کہا لڑو میں لڑا۔تم نے کہا ہنسو میں ہنسا۔میں کٹھ پتلی بنتے بنتے تھک گیا ہوں ہالے۔اب مجھے اس تعلق میں عزت چاہیے مقام چاہیے۔تم میرے لیے قیمتی ہو۔ہر ایک سے زیادہ تمہاری دوستی قیمتی ہے۔میں تمہارا دوست ہوں۔میں تمہاری اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔میری باتوں پہ غور کرو ہالے کیا تم ایسی نہیں ہو ؟" ہالے کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔اس کی آنکھوں کے آگے کچھ منظر ابھرے۔کچھ میں وہ ہارون کو بری طرح جھڑک رہی تھی۔کسی منظر میں وہ ہارون کی کسی بات کا بھری محفل میں مذاق اڑا رہی تھی۔کسی منظر میں وہ ہارون کے کسی مشورے کو بہت بری طرح رد کر رہی تھی اسے کم عقلی کا طعنہ دے رہی تھی۔کسی منظر میں وہ ہارون سے معافی منگوا رہی تھی حالانکہ اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔اب ایک منظر میں اسے ہارون

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی ایک کامیابی بہت بری لگ رہی تھی کیونکہ اس نے یہ کام ہالے کے خلاف جا کر کیا تھا۔سب مناظر میں ایک چیز کامن تھی۔ہارون کا تاریک ہوتا چہرہ۔

" مجھے یقین نہیں آتا میں ٹاکسک تھی۔میں ایسی نہیں تھی ہارون میں بس bossy تھی۔روڈ تھی لیکن میں ٹاکسک نہیں تھی۔میں ایسی کیسے ہو سکتی ہوں۔"شاک کا اگر کوئی پہاڑ تھا تو وہ آج ہالے کے سر پہ آ کر گرا تھا۔عمر نے ذرا دور کھڑے ہو کر ان کو دیکھا تھا۔

" اب اگر ایک بندے نے بے غیرت بن کر اپنی بیوی سے بات کرنے کی اجازت دے دی ہے تو اگلے کو بھی ذرا شرم آنی چاہیے۔بات مختصر کرو یار۔"وہ اپنی جگہ پہ کھڑا بری طرح جل بھن رہا تھا۔ہارون کہہ رہا تھا۔

" اس دن جو کچھ بھی ہوا وہ کوئی انتقام نہیں تھا۔میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ہالے۔" ہالے کی آنکھوں میں زخمی پن دوڑ گیا۔

" تم سچ بتا سکتے تھے ہارون۔تمھیں سچ بولنا چاہیے تھا۔تم نے میرے ساتھ بہت غلط کیا بہت غلط۔میں چاہ کر بھی تمھیں معاف نہیں کر سکتی۔" وہ گیلی آواز میں کہہ رہی تھی۔

ہارون نے چند لمحہ اس کو دیکھا پھر کہنا شروع کیا۔

" میں نے جھوٹ بولا کیونکہ تم نے مجھے جھوٹ بولنا سکھایا۔تم میری گارجین تھی میں نے ہمیشہ وہی کیا۔تم نے کہا سچ بولو ہارون نے سچ بولا۔تم نے کہا جھوٹ بولو ہارون نے جھوٹ بولا۔"ہالے گم صم سی اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو دیکھے گئی اس نے چاہا تھا کہ آج اس کی سماعت دھوکہ دے جائے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔اسے سننا تھا اسے سننا پڑا۔

" تمھیں یاد ہے تم جب اسکول میں تھی ایک بچے نے تمہاری کاپی چرا لی تم نے بریک ٹائم میں اس کا سر پھاڑ دیا۔بات پرنسپل تک گئی پپا اور معراج انکل کو بلایا گیا۔ہارون سچا اور نیوٹرل مشہور تھا تمہاری گواہی کے لیے مجھے بلایا گیا۔" وہ رکا لہجہ ذرا زخمی ہوا۔

" تم نے کہا ہارون جھوٹ بولو۔ہارون کہہ دو میری غلطی نہیں تھی۔میرے دل نے ملامت کی میرا سر جھک گیا لیکن سچے اور نیوٹرل ہارون نے جھوٹ بولا۔

اس دن کے بعد جب بھی کوئی مجھے سچا بولتا تھا میرا دل مجھے ملامت کرتا تھا۔میں تمھارے لیے کئی سال سے ملامت سہہ رہا ہوں۔" ہالے کچھ کہہ نہیں سکی زبان جیسے مفلوج ہوگئی۔دل نے جیسے دھڑکنا بند کر دیا۔ہارون آنکھیں اس کے چہرے پہ جمائے رندھی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا۔

" میں قاتل تھا اپنے بھائی کا قاتل تھا لیکن جھوٹا نہیں تھا۔میں نے قتل کر کے بھی جھوٹ نہیں کہا۔مجھ سے جب پوچھا گیا تو میں نے واویلا کیا چیخا چلایا لیکن میں نے جھوٹ نہیں بولا۔میں کہہ سکتا تھا کہ رستم نے خود کو خود ہرٹ کیا ہے لیکن میں نے نہیں کہا کیونکہ ہارون قاتل تھا لیکن جھوٹا نہیں۔ہم کالج میں تھے میڈم نے کسی بات پہ ہم دونوں کو جھڑک دیا۔تم نے رات کے بارہ بجے گاڑی نکالی۔ہم پرنسپل کے گھر کے باہر گئے اور تم پورے ایک گھنٹے تک اس کے گھر کے باہر ہارن بجاتی رہی۔سی سی ٹی وی میں ہمارا چہرہ تک آ گیا۔معراج بابا نے مجھے بلایا کیونکہ ہارون سچا تھا۔ اس کی کریڈیبلیٹی تھی مجھ سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پوچھا گیا کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔تم نے کہا ہارون جھوٹ بولو۔میری کریڈ.بیلٹی کا سوال تھا ہالے لیکن میں نے پھر بھی جھوٹ بولا۔اس دن سے ہارون نیوٹرل نہیں رہا۔ہارون کی کریڈ.بیلٹی ختم ہو گئی۔پورے خاندان میں ہارون کی بات کا کوئی اعتبار نہیں رہا لیکن میں میرے لیے پھر بھی تم عزیز رہی۔بھری محفل میں کٹہرے میں کھڑا کر کے جسٹس معراج کے سامنے تم کہتی تھی ہارون جھوٹ بولو اور ہارون کو جھوٹ بولنا ہوتا تھا۔" وہ رکا حلق میں کچھ اٹکا۔ہالے پتھرائی آنکھوں سے اس کو دیکھتی رہی۔اس کی آنکھیں ساکت تھیں جسم ساکن۔

" تم نے اس دن بھی کہا ہارون سچ بولو اور میں نے جھوٹ بولا کیونکہ مجھے یہی سکھایا گیا تھا کیونکہ تم نے ہمیشہ مجھ سے جھوٹ بلوائے تھے۔میں دور تھا مجھے حالات کا اندازہ نہیں تھا۔کیا میں تمہاری شادی کی پہلی صبح کسی کو یہ بتا سکتا تھا کہ تم ایک ماہ قبل کسی زخمی کو رات کے تین بجے ہسپتال لے گئی ہو ؟" وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

ہم جتنے مرضی لبرل صحیح کیا تمہارا سسرال اس بات کو مثبت انداز میں لیتا ؟میں نے تمھارے لیے ہمیشہ جھوٹ بولے لیکن ان سب جھوٹوں سے تمھیں فائدہ ہوا تو ہارون اچھا تھا دوست تھا لیکن جب میرے ایک جھوٹ سے تمھیں نقصان پہنچا تو ہارون برا ہو گیا ؟اس سے تعلق ختم ہو گیا ؟"

ہالے کی ساکت ہوئی آنکھوں سے ایک آنسو گرا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جھوٹ بلوانا اگر تمہارا قصور تھا تو جھوٹ بولنا میرا گناہ لیکن میں یہاں تمھیں الزام دینے نہیں آیا نہ خود کو شرمندہ کرنے آیا ہوں۔میں یہاں تمہاری اور اپنی اصلاح کرنے اور اپنے تعلق کو ری سائیکل کرنے آیا ہوں اور آج میں آخری بار آیا ہوں۔"یہاں ہالے کا دل رک سا گیا تھا۔

"میں تمہاری طرف مٹھی بڑھاؤں گا اگر تم نے بھی بڑھا لی تو ایک نیا تعلق بنائیں گے لیکن اگر نہیں بڑھانا چاہتی تو۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا ہالے نے اس کو نہیں دیکھا۔وہ نیچے گھاس کے ٹکڑے کو دیکھتی رہی ۔

"میں تمہاری خواہش کا احترام کروں گا۔ہارون شاہد آج کے بعد تمھیں نظر نہیں آئے گا۔تم چاہو گی تب بھی نہیں۔کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہو جانا چاہیے۔مرنے کے بعد ان کا ختم ہونا مجبوری ہوتی ہے۔زندگی میں ان کا ختم ہونا محبت ہوتی ہے۔ہر تعلق میں اتنی محبت ہونی چاہیے کہ اس میں ناراضگی ختم کرنے کے لیے موت کا انتظار نہ کرنا پڑے۔" اس نے ہاتھ کی بند مٹھی ہالے کی طرف بڑھائی دل زور سے دھڑکا۔اگر اس نے مٹھی نہ بڑھائی تو ؟

ہالے نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔دھوپ اس کی پشت سے ٹکرا کر واپس پلٹ رہی تھی اس کی چوڑی پشت دھوپ کو ہالے تک آنے نہیں دے رہی تھی۔سفید لباس والی اپسرا نے اس سانولی رنگت والے لڑکے کو دیکھا پھر اس کی بند مٹھی کو۔بینچ پہ رکھی اس کی مٹھی شدت سے اس مٹھی سے ٹکرانا چاہتی تھی۔چند پل گزرے چند ساعتیں بیتیں۔ہالے نے رخ موڑ لیا۔دونوں کے دلوں میں بے اختیار ٹیس سی اٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون کا دل زخمی ہو گیا روح کو جیسے کسی نے چیر دیا ہو۔اس نے مٹھی گرا دی۔پارک کی فضاؤں نے نوحے بلند کیے۔دھوپ نے بین کیا۔پیڑ وں نے ماتم کیا سانولے چہرے والا لڑکا مڑ گیا۔زخمی دل اور بھری ہوئی آنکھوں کے ساتھ۔پیچھے بینچ پہ بیٹھی لڑکی کی آنکھوں سے ایک سیل سا رواں ہوا دل میں کوئی زور سے جکڑ رہا تھا۔اس نے ہارون کو کھو دیا تھا اس سے بڑی اذیت کیا ہو گی لیکن اگر ہارون اس کے ساتھ رہے گا تو وہ خود کو کھو دے گا یہ اذیت زیادہ بڑی تھی ؟اس نے ایک سچے اور نیوٹرل انسان کو جھوٹا اور کرپٹ بنا دیا۔وہ اس سے دور تھا لیکن خوش تھا ہالے اس کی خوشی کے لیے سب کر سکتی تھی۔عمر اسے دور جاتے دیکھتا رہا پھر اپنی جگہ سے ہٹا چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ اس کے قریب آنے لگا ۔سفید شرٹ والا لڑکا پارک کا جنگلہ پار کرتا روڈ پہ آگیا۔وہ شکستہ قدموں سے اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا آنکھیں برسنے کو بے تاب تھیں۔اس کے اور ہالے کے درمیان بس یہی جنگلہ تھا اس جنگلے کے پار سڑک تھی۔وہ اپنی گاڑی کو دیکھتا باہر آیا۔تب ہی اسی لمحے اس نے ایک تیز رفتار گاڑی کو اپنے بالکل قریب آتے دیکھا۔وہ سڑک سے ہٹنا چاہتا تھا ، بھاگنا چاہتا تھا ، چلانا چاہتا تھا لیکن کچھ نہیں کر سکا۔

ایک اگلے لمحے اس نے اپنے وجود کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا پھر خود کو نیچے تارکول کی سیاہ سڑک پہ منہ کے بل گرتے دیکھا منہ چھل گیا۔سر پہ ایک گہری ضرب لگی لمحے کا بس ایک لمحے کا کھیل تھا۔اس نے اپنے پورے جسم میں درد کی ایک لہر کو دوڑتا محسوس کیا۔اس نے اپنے چہرے گردن پہ خون کو بہتے محسوس کیا۔اس سے ذرا دور کھڑے عمر حیات نے یہ منظر دیکھا۔ہارون نے اس سیاہ آنکھوں والے مرد کو اپنی طرف دیوانہ وار بھاگتے دیکھا۔اس نے سفید لباس والی لڑکی کو ساکت ہوتے دیکھا وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔وہ quick reaction نہیں دیا کرتی تھی یہ اس کی فطرت تھی۔سڑک خون سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تر ہوتی جا رہی تھی جسم اور سر میں تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔اسے لگا تھا یہ موت ہے یہ واقعی موت تھی۔سفید لباس والی لڑکی مرے مرے قدم اٹھاتی اس کے قریب جا رہی تھی۔لوگوں کا رش بڑھنے لگا تھا۔عمر حیات اس کا زخم چیک کر رہا تھا۔اس کے خون کو روکنے کے لیے کچھ ڈھونڈ رہا تھا لڑکی اب بھی ان سے دور تھی۔بس ذرا سی دور۔وہ اس کے اتنے قریب تھا بس بیچ میں جنگلہ تھا۔ہارون نے اپنی آنکھوں کو بند ہوتے دیکھا۔اس نے آخری بار کچھ محسوس کرنا چاہا۔وہ درد تھا بس درد بے پناہ درد۔اب سفید لباس والی لڑکی ان کے قریب پہنچ گئی تھی۔ہارون کو دیکھتے ہوئے وہ نیچے سڑک پہ بیٹھی۔اس لڑکے کی سفید شرٹ سرخ ہو گئی تھی۔عمر اب اسے اٹھا رہا تھا۔وہ اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھا رہا تھا وہ ایمبولینس کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔لوگ مدد نہیں کر رہے تھے لوگ ویڈیو بنا رہے تھے لڑکی اب بھی سڑک پہ بیٹھی اس خون کو تک رہی تھی ساکت سن۔سیاہ آنکھوں والا مرد اس سفید شرٹ والے لڑکے کو اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لٹا رہا تھا۔وہ بار بار اس کا زخم چیک کر رہا تھا۔خود تو تسلی دے رہا تھا۔اس کے ساکت ہوئے وجود کو تسلی دے رہا تھا۔

"زخم گہرا نہیں ہے تم بچ جاؤ گے" وہ دہرا رہا تھا۔لڑکی اب بھی سڑک پہ بیٹھی تھی۔سیاہ آنکھوں والا مرد واپس آیا اس کے آگے ہاتھ پھیلایا۔وہ عجلت میں تھا وہ پریشان بھی تھا۔لڑکی نے آنکھیں اٹھائیں اس کی آنکھوں میں گہرا کرب تھا۔

"کیا وہ مر جائے گا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے بے تاثر لہجے میں ایک سی سوال پوچھا۔مرد جھکا اسے کندھے سے پکڑ کر اٹھایا۔اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

" وہ بچ جائے گا۔" یقین دہانی کروائی گئی۔سفید لباس والی لڑکی نے یقین کر لیا۔اسے اب اس مرد کی باتوں پہ یقین آ جاتا تھا۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

ہسپتال کیسا ہوتا ہے ؟بے رحم سرد۔ہارون کو آئی سی یو لے جایا گیا تھا جہاں اس کی سرجری ہو رہی تھی ۔سر کا زخم گہرا تھا۔ایک بازو ٹوٹ گیا تھا۔ویٹنگ روم میں بیٹھی لڑکی بس فرش کو گھور رہی تھی۔آنسو ٹپ ٹپ اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

" آج کے بعد اگر تم چاہو گی تب بھی میں تمھیں نظر نہیں آؤں گا۔" وہ کیوں تھا ایسا اس نے کیوں کہا ایسا ؟

"کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہوجانا چاہیے موت سے پہلے ان کا ختم ہونا محبت ہوتی ہے۔"

سماعتوں میں اس کے فقرے گونج رہے تھے۔دل جیسے رک رک کر چل رہا تھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ بس ہارون کو دو منٹ کے لیے ہوش آجائے اور وہ اس تعلق کی ناراضگی ختم کر لے۔اسے ہارون عزیز تھا۔ہر تعلق میں اتنی محبت تو ہونی چاہیے کہ اس میں ناراضگی ختم کرنے کے لیے موت کا انتظار نہ کرنا پڑے۔آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے۔دل کی اذیت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

" تم مجھے عزیز ہو ہالے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یار ایسا نہ کیا کرو کیا پتہ یہ آخری بار ہو۔" اس نے چاہا تھا وہ اپنے کانوں کو بند کر لے۔اس نے چاہا تھا وقت پیچھے چلا جائے کوئی ناراضگی کوئی غصہ کچھ بھی ہارون سے زیادہ قیمتی نہیں تھا۔اس نے تھک کر پیچھے کو ٹیک لگا لی۔بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اس کے قریب کوئی آ کر بیٹھا سرمئی ٹریک سوٹ والا مرد اس کے سینے پہ خون کے دھبے تھے۔

" آپ دعا کریں انجری بہت گہری ہے۔وہ بہت تکلیف جھیل رہا ہے میں چاہتا ہوں وہ بچ جائے۔"

" میں بھی۔" ہالے بند آنکھوں کے ساتھ بڑبڑائی۔

" آپ دعا کیوں نہیں کرتیں ؟ " وہ اس کو نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ ہالے کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔عجیب بے کلی سی ہوتی تھی۔

" میں اس سے دعا نہیں مانگوں گی۔وہ میری نہیں سنتا۔" اس کے لہجے میں بے بسی تھی۔

" وہ مجھ سے ناراض ہے۔میں دعا مانگوں گی تو وہ سزا کے طور پہ ہارون کو چھین لے گا۔" اس کی آواز زکام زدہ تھی۔آنسو ایک پل کو بھی رکے نہیں تھے۔

دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔

" تم دعا مانگو وہ تم سے تو راضی ہے۔" وہ کافی دیر بعد منت کے انداز میں بولی۔

" میں اس سے مانگتا نہیں ہوں میں دل میں خواہش کر لیتا ہوں اور وہ دے دیتا ہے۔" اس نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں اسے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی عمر۔" یکدم وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔عمر نے اس کی طرف دیکھا۔وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

" وہ سمجھتا ہے میں اس سے ناراض ہوں میں ناراض نہیں تھی۔میں ہارون سے ناراض ہو ہی نہیں سکتی ۔" وہ آوازوں کے ساتھ بری طرح رو رہی تھی۔عمر کرب سے اس کو دیکھتا رہا۔

" میں اس سے دور تھی۔میں حسن سے دور تھی کیونکہ میں جانتی تھی میرا رنگ سیاہ ہونے والا ہے۔وہ اچھے لوگ تھے وہ سب سینٹ تھے میں بری بن گئی تھی۔میرا رنگ سیاہ ہوتا جا رہا تھا میں خود کو ایک کوڑھ کا مریض سمجھتی جا رہی تھی۔جس طرح آہستہ آہستہ کوڑھ اس کے سارے جسم میں پھیلتا جاتا ہے اسی طرح میرا سر مئی رنگ سیاہ ہوتا جا رہا تھا۔ہر رات میرے جسم کا ایک ایک ٹکڑا سیاہ ہوتا رہا تھا ۔"اس کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔آنسوؤں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

" میں جب جب ان سیاہ ٹکڑوں کو دیکھتی تھی میرے دل میں ان لوگوں سے میرے خاندان سے دور رہنے کا فیصلہ جڑ پکڑتا جاتا تھا۔کچھ وقت پہلے تک ہم سب ایک جیسے تھے۔"اس کے آنسو رک گئے شاید وہ تھک چکی تھی لیکن اس نے بولنا بند نہیں کیا۔

" کھانا ، شاپنگ ، پڑھائی ، گھومنا یہی سب ہماری زندگی تھی۔" وہ نم سرخ آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی۔

" ان کی زندگی اب بھی ویسی ہے اچھی صاف اور میں ؟میں گندی ہو گئی۔میں کوڑھ کی مریض ہو گئی۔ میں جہاں جہاں جاتی ہوں لوگ مجھے معنی خیزی سے دیکھتے ہیں۔جملے کستے ہیں باتیں کرتے ہیں۔پہلے ایسا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں تھا پہلے لوگ میری خوبصورتی کی تعریف کرتے تھے۔میرے ہیروں کی بات کرتے تھے اور میرے ساتھ کھڑے دونوں مردوں کو مجھ پہ فخر ہوتا تھا۔"وہ رکی زخمی آنکھوں سے عمر کو دیکھا۔عمر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

" اب اگر وہ میرے ساتھ جائیں گے تو لوگ طنز کریں گے باتیں کریں گے۔میرے دونوں عزیز مرد کچھ دن برداشت کریں گے ، پھر غصہ ہوں گے ، پھر لڑیں گے وہ خود کو نقصان دیں گے باتیں کرنے والے لوگوں کو ماریں گے اور آخر میں وہ مجھ سے بے زار ہو جائیں گے۔" وہ رکی لہجے میں دنیا بھر کا دکھ سما گیا۔

"وہ بے زار ہو جائیں گے اور ہالے مر جائے گی۔میں ان کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنے کی عادی ہوں ، فخر دیکھنے کی عادی ہوں ، میں نفرت بیزاری نہیں سہہ سکوں گی۔ان کو لگتا ہے ہالے ان کو نفرت ، بیزاری کی وجہ سے ، ناراضگی کی وجہ سے چھوڑ رہی ہے۔وہ دونوں نہیں جانتے میں ان کو محبت کی خاطر چھوڑ رہی ہوں۔میں ان کو " ان کے " لیے چھوڑ رہی ہوں۔"اس نے چہرہ جھکا لیا آنسو ایک بار پھر بہنے لگے۔عمر کچھ نہیں بولا وہ بس چپ چاپ بیٹھا رہا۔پھر وہ اٹھا۔

" میں اس کے گھر والوں کو اطلاع کر آؤں۔سرجری ختم ہونے میں بہت وقت ہے۔" وہ کہہ کر ہالے کی جانب دیکھے بغیر باہر نکل گیا۔پیچھے وہ ایک بار پھر اذیت میں گھری بیٹھی رہ گئی۔کتنی دیر گزری اسے پتہ نہیں چلا وہ بس آنکھیں بند کیے روتی گئی اور ہارون کے ساتھ گزرے وقت کو یاد کرتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" روم نمبر 125 کے ساتھ آپ ہیں ؟" اس آواز پہ وہ اچھل کر کھڑی ہوئی تھی۔سسٹر اس کے سامنے کھڑی پوچھ رہی تھی۔

ہالے نے بس اثبات میں سر ہلایا۔اسی لمحے اس نے نوال اور شاہد کو فق ہوتے چہروں کے ساتھ اس کی طرف آتے دیکھا۔

" کیا ہوا ہے ؟"

" کیا کیا ہے تم نے ہارون کے ساتھ بولو ؟"نوال اس کے اوپر جھپٹ پڑی تھیں۔ہالے نے سرد نظروں سے ان کو دیکھا۔

" آپ کا بیٹا میرا دوست ہے میرا خاندان ہے۔اگر آپ نے اس کی اس حالت کا الزام مجھ پہ لگانے کی کوشش بھی کی تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ میری لگتی کیا ہیں۔" وہ ایسے رعب دار ایسے ٹھنڈے لہجے میں بولی کہ نوال کو بے اختیار اس سے خوف آیا۔ہالے باہر نکل گئی شاہد اور نوال اس کی تقلید میں چلتے گئے۔

آئی سی یو کے باہر انہوں نے ڈاکٹر کو اپنی جانب آتے دیکھا۔

" میرا بیٹا میرا ہارون کیسا ہے ؟ اس کی کنڈیشن کیسی ہے اب ؟" شاہد نے آگے کو ہو کر بے قراری سے پوچھا تھا۔

" روڈ ایکسیڈنٹ میں اتنے گہرے زخم عموما لگتے نہیں ہیں لیکن آپ کے بیٹے کے سر میں انٹرنل بلیڈنگ بہت ہو گئی تھی ہم نے پوری کوشش کی لیکن ہم بچا نہیں سکے۔وی آر سوری سر۔"اس لمحے اس پل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سارے شہر کی ساری آوازیں بند ہو گئیں۔ہر طرف سکوت چھا گیا۔نوال دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی ۔شاہد چیخ رہے تھے رو رہے تھے۔ہالے گھٹنوں کے بل اس فرش پہ گر گئی۔کھلے بال چہرے کے اطراف میں گر گئے۔چہرہ چھپ سا گیا۔نوحہ ، بین ، ماتم .... دوست کے مرنے پہ کیا کرے ؟آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر فرش پہ گر رہے تھے۔دل پھٹ رہا تھا۔روح قبض ہو رہی تھی۔سانس اکھڑ رہا تھا۔وہ فرش پہ چہرہ جھکائے بس بے آواز رو رہی تھی۔

"کچھ ناراضگیوں کو موت سے پہلے ختم ہوجانا چاہیے موت کے بعد ان کا ختم ہونا مجبوری ہوتی ہے۔ موت سے پہلے ان کا ختم ہونا محبت ہوتی ہے۔ہر تعلق میں اتنی محبت تو ہونی چاہیے کہ اس میں ناراضگیوں کے ختم ہونے کے لیے موت کا انتظار نہ کیا جائے۔"شاہد کے رونے کی آواز نوال کا دھاڑیں مار مار کر رونا ہالے کے بے آواز آنسو۔ساری آوازیں بے معنی تھیں بس ہارون شاہد کی موت سے قبل گونجی ہوئی آواز معنی رکھتی تھی۔

" ساری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد آدمی ہو گا جو تمھارے ساتھ ہو گا۔"

وہ صحیح کہتا تھا وہ دنیا تھا۔

ہارون مر گیا تھا۔۔ہالے کو لگا ساری دنیا مر گئی۔

--------*

وہ ہسپتال کے سامنے والے بینک سے کچھ کیش نکلوانے گیا تھا۔اپنے ٹریک سوٹ کی جیب میں رقم اڑستا وہ واپس ہسپتال آیا۔اس کی حالت ابتر تھی۔سینے پہ جا بجا خون کے دھبے تھے۔بال بکھرے ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنکھیں سرخ۔وہ کال پہ بات کرتا ہوا آ رہا تھا۔دفعتا وہ رکا ایک وارڈ کے باہر اس کے قدم تھمے۔وارڈ کے اندر سے کوئی شنا سا آواز آ رہی تھی۔وہ اس آواز کو جانتا تھا۔لمحے کے ہزارویں حصے میں اس نے اس آواز کو ڈی کوڈ کیا تھا۔

وہ آہستگی سے وارڈ کا دروازہ کھولتا اندر آیا۔البتہ اس کا چہرہ عجیب تھا۔وارڈ میں ایک قطار سے ذرا ذرا سے فاصلے پہ بیڈ لگے تھے۔کوئی تیسرے بیڈ پہ وہ عورت بیٹھی تھی جس کی آواز پہ عمر یہاں تک آیا تھا۔اس کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔آنکھوں میں عجیب خوف تھا۔ہاں عمر حیات کی آنکھوں میں آج خوف تھا۔وہ عورت اب ڈاکٹر پہ چیخ رہی تھی۔اس کی حالت پہ کسی پاگل کا گمان ہوتا تھا۔

"میرا علاج کرو خدا کا واسطہ میرا علاج کرو۔"وہ ڈاکٹر کے سامنے ہاتھ جوڑے کہہ رہی تھی۔پھر اپنے سر پہ زور زور سے ہاتھ مار رہی تھی۔

" یہ دیکھو یہاں یہاں کچھ ہے کوئی کیڑا ہے جو رینگ رہا ہے میرے سر میں کچھ ہے۔اس کو نکالو خدا کے لیے اس کو نکالو۔"وہ رو رہی تھی پاگلوں کی طرح دہائی دے رہی تھی۔یہ وہی تھی باخدا یہ وہی تھی ۔عمر اس کے بیڈ کے عین عقب میں کھڑا تھا۔ہاتھ پہلو میں گرے تھے۔وہ اٹھائیس سالہ عمر نہیں تھا۔یہ اٹھارہ سالہ عمر تھا۔خوف زدہ سا ٹوٹا ہوا سا۔

" دیکھیں بی بی آپ کا سارا علاج ہو چکا ہے۔ہر طرح کے ٹیسٹ کر کے دیکھ لیے ہیں کوئی مرض کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔ہم علاج کریں تو بھلا کس مرض کا ؟ " وہ بیزاری سے کہہ رہے تھے۔اتنے بڑے ہسپتال کا اتنا کوالیفائیڈ ڈاکٹر ایک عورت کی بیماری کیوں نہیں سمجھ رہا ؟عمر ساکت قدموں سے آگے آیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔اس عورت کے بالکل سامنے آ کر کھڑا ہوا۔اب کے عورت نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔عمر اسے دیکھے گیا اس کے لب آہستگی سے پھڑپھڑائے۔

" زری خالہ ؟ "اس کی آنکھیں بے یقین تھیں۔یہ وہ عورت نہیں تھی یہ اس کی زری خالہ ہو کر بھی ویسی نہیں تھی۔بکھرے بال ، اجڑا حلیہ ، آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ، زرد پیلی پھٹک رنگت۔

"تم عمر ہو ناں ؟ "وہ اس کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔آنکھوں میں شناسائی ابھری۔

"عمر تم ؟۔۔تم عمر ہو ؟دیکھو میں تمہاری خالہ ہوں۔میں زری ہوں۔ادھر دیکھو بچے۔" وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کے پوچھ رہی تھی۔عمر کی سماعتوں میں کوئی اور فقرے گونج رہے تھے۔

" تمہاری ماں تمھیں کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر لائی تھی۔اس کا مقصد تمھیں پالنا نہیں تھا۔"

"عمر دیکھو یہ ڈاکٹر میرا علاج نہیں کر رہا دیکھو میرے سر میں کیڑے رینگ رہے ہیں عمر دیکھو۔۔۔"

" جب محلے والوں نے تمہاری ماں سے تمھیں نکالنے کو کہا تب وہ ضد میں آگئی بچے وہ ضدی عورت ہے اس نے تمھیں ضد میں اپنے پاس رکھا۔اسے تم سے کوئی محبت کوئی لگاوٹ نہیں تھی وہ بس ضدی تھی۔"

"عمر دیکھو میں تمہاری خالہ ہوں۔تمہاری ماں ایک ضدی عورت۔۔۔میرا علاج۔۔۔تمہاری ماں نے تمھارے ساتھ زیادتی کی۔۔۔میرے سر میں کیڑے۔۔۔تمہاری ماں تمھیں کہیں اور لے جا سکتی تھی تمہاری تربیت تعلیم کے لیے لیکن وہ ایک ضدی عورت تھی۔۔۔اسے محلے والوں کو دکھانا تھا کہ وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔۔۔"منظر گڈ مڈ ہونے لگے۔آوازیں مکس اپ ہونے لگیں۔عمر کا چہرہ خوف سے سفید پڑنے لگا۔وہ بس ساکن کھڑا رہا۔اس نے سانس تک روک رکھی تھی۔زیادتی کا الزام ، اس کی ماں کو گالیاں بکتے لوگ ، جنونیوں کی طرح لوگوں کو مارتا عمر ، خون سے تر اس کے ہاتھ ، انسانیت سے خالی دل۔یکدم وہ پیچھے ہٹا ۔زری کے ہاتھ ہوا میں معلق رہ گئے۔عمر ڈاکٹر کی جانب مڑا۔

" ان کے ساتھ کیا مسئلہ ہے ؟ "اس نے کانپتی آواز میں بس ایک ہی سوال کیا۔ڈاکٹر نے گہری سانس لی۔

" یہ سارے مریض پرانے کراچی سے آئے ہیں۔"انہوں نے کہنا شروع کیا۔

" امیر شبر **(کراچی کا سب سے امیر آدمی)** ان کا علاج کروانا چاہتے ہیں خدمت خلق یو نو۔یہ بی بی یہاں کئی بار آ چکی ہیں۔ہم نے ان کے سارے ٹیسٹ کیے ہیں۔ان کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں۔سب رپورٹس کلئیر ہیں۔اب آپ بتائیں ہم آخر کیا کریں ؟ " وہ بیزاری سے کہہ رہے تھے۔مر کے کانوں میں نفیسہ کی گھٹی گھٹی چیخیں گونجیں۔

"خدا تمھیں غارت کرے زری۔"ڈاکٹر بول کر چلا گیا تھا۔زری اب عمر سے کچھ کہہ رہی تھی۔عمر بس کھڑا تھا چپ گم صم۔

" عمر تم مجھے سن رہے ہو ناں۔ادھر دیکھو میری بات سنو۔"زری نے اس کو بازو سے کھینچ کر اپنی جانب کیا۔وہ خالی خالی نظروں سے اس کو دیکھتا رہا۔وہ رونے لگی تھی۔اپنے سر پہ تھپڑ مار مار کر رونے لگی تھی ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ دیکھو یہ کیڑے پھر آ گئے میرا سر پھٹ رہا ہے عمر کچھ کرو کچھ کرو خدا کے لیے کچھ کرو۔"وہ اس کا بازو جھنجھوڑ رہی تھی۔عمر نے کندھے سے پکڑ کر اس کو ہسپتال کے بیڈ پہ بٹھایا۔خود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

" یہ بیماری نہیں ہے خالہ۔"وہ آہستگی سے بولا۔دوائیوں کی پھیلی ہوئی باس ، بولتے شور مچاتے لوگ ، درد سے کراہتے ڈاکٹر کی جھڑک کھاتے لوگ ان سب سے بے نیاز وہ بیڈ پہ اس کے سامنے بیٹھا کہہ رہا تھا۔

" یہ عذاب ہے۔یہ بد دعائیں ہیں۔معافی مانگیں واپس جائیں اماں سے معافی مانگیں وہ معاف کر دیتی ہیں ۔میں ان سے کہوں گا وہ آپ کو معاف کردیں آپ۔۔۔"اس کی آواز دم توڑ گئی جب وہ پاگل جنونی عورت اس کے سینے پہ دھکا مارتے ہوئے اٹھی۔عمر نے اس کی آنکھیں دیکھیں ان میں شر تھا۔

" کس بات کی معافی ہاں ؟ " وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ غرائی تھی۔عمر کو اس کی آواز میں ابلیس کی آواز شامل ہوتی محسوس ہوئی۔

" میں نے جو کچھ کیا بالکل صحیح کیا۔ایک ہزار بار موقع ملا تو ایک ہزار بار یہی کروں گی۔"وہ ہذیانی انداز میں چلائی۔

" تم آسیب تھے اور آسیب رہے۔تمہاری ماں ایک بے وقوف اور ضدی عورت تھی۔میں نے تمھارے اور تمہاری ماں کے ساتھ جو کچھ کیا وہ صحیح تھا۔زری کو اپنے گناہوں پر شرمندگی نہیں ہے کوئی شرمندگی نہیں ہے۔"وہ بلند آواز میں چلا رہی تھی لوگ مڑ مڑ کر ان کو دیکھنے لگے تھے۔وہ اب بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مغلظات بکتی جا رہی تھی۔لیکن عمر مزید برداشت نہیں کر سکا۔دس سالوں کی تکلیف ایک بار پھر عود کر آئی تھی۔آنسو ، ذلت ، درد ، تکلیف سب کچھ دل میں دبا کر سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ وارڈ سے باہر آیا۔اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ذلت نے ایک بار پھر سر جھکایا تھا۔اس نے آنکھیں بند کر لیں۔دل کی جلن زرا کم ہوئی۔وارڈ کے اندر کھڑے فرہاد غفار نے ایک میسج ٹائپ کیا تھا۔

" مجھے عمر حیات کا خوف مل گیا ہے مادام۔"اور باہر کھڑے دیوار سے ٹیک لگائے عمر حیات کو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ "**خوف زدہ** "ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تھوڑی دیر بعد وہ واپس ویٹنگ روم تک گیا۔ہالے کو وہاں نہ پا کر اسے ذرا حیرت ہوئی۔اب کے وہ بالکل مختلف عمر تھا۔سنجیدہ ، زیرک۔

اس نے پاس کھڑی نرس سے ہالے کے بارے میں استفسار کیا۔اس نے لا علمی سے کندھے اچکا دیے ۔وہ خود ہی اس کو ڈھونڈتا اوپر چلا گیا۔یکدم اسے کچھ آوازیں آئیں۔نوال کے چیخنے کی ، رونے کی۔وہ بار بار ہالے کا نام لے کر کچھ کہہ رہی تھیں۔عمر فوراً سے پہلے اس طرف بھاگا تھا۔راہداری میں کھڑے ہو کر اس نے اپنی نظروں کی سیدھ میں دیکھا۔اسے لگا اس کا دل رک گیا۔ساری دنیا کی حرکت رک گئی۔ہالے سفید ماربل کے فرش پہ بیٹھی تھی۔اس کی کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی۔وہ بس بے آواز رو رہی تھی۔بینچ پہ بیٹھے شاہد حسین پہ غشی طاری ہو رہی تھی۔ڈاکٹرز کی ٹیم ان کو سنبھال رہی تھی دلاسا دے رہی تھی۔عمر قدم قدم چلتا ان کے قریب آیا۔وہ ہالے کے بالکل پاس آ کر رکا پھر اس کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قریب اسی طرح گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ہالے نے روئی روئی آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔عمر نے بے اختیار اپنے دل کو کٹتا محسوس کیا۔

اگر ان ایک آنکھوں سے آنسو بہنا رک جائیں تو عمر حیات کے لیے نعمتوں کی کوئی حد نہیں تھی۔

" کیا ہوا ہے ؟ "اس نے نرمی سے پوچھا۔

" ہارون۔۔۔عمر ہارون۔۔"وہ بس تین الفاظ کہہ کر ایک بار پھر رو دی۔

" یہ ہارون کا کمرہ نہیں ہے۔"الفاظ تھے کہ دھماکہ۔ہالے کو اپنے کان پھٹتے محسوس ہوئے۔"وہ روم نمبر 115 میں ہے۔آپ کو نمبرز یاد نہیں رہتے ناں؟" اس کی آواز اب بھی ہلکی اور نرم تھی۔ہالے بس اس کو دیکھے گئی۔آنسو خودبخود رک گئے۔دنیا ایک بار پھر زندہ ہونے لگی۔عمر نے اس کے آگے ہاتھ پھیلایا۔ہالے نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔یہ لمس ہمیشہ سے تحفظ رہا تھا ، مان رہا تھا ، اعتبار رہا تھا۔رات کے آخری پہر بھی اور دن کے جلتے اجالے میں بھی۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اس کے پیروں پہ کھڑا کر چکا تھا پھر اسی طرح اس کا ہاتھ پکڑے وہ ڈاکٹر کی جانب بڑھا۔ایک ہاتھ سے اس نے ہالے کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور دوسرے سے ڈاکٹر کا گریبان۔ایک جانب لمس میں نرمی تھی اور دوسری جانب شدت۔

" کیا بکواس کی ہے تم نے ان لوگوں سے ہاں ؟ ہارون مر گیا ؟ " وہ اس پہ غرا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ جو روم نمبر 115 میں ہے وہ تمہارا باپ ہے ؟ بول کیا تماشا ہے یہ۔"اس کی آواز بلند تھی اور ہاتھ سختی سے اس کی گردن کو دبا رہا تھا۔ہالے اس کے ساتھ کھڑی رہی۔اسے لگا اگر عمر نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تو آج وہ زمین بوس ہو جائے گی۔

" دیکھیں سر میرا۔۔میرا گریبان چھوڑیئے۔۔۔وہ بہ مشکل بول سکا۔

" بولو کس کی بات کر رہے ہو تم ؟ کیا نام ہے تمھارے مریض کا ؟ "وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں دھاڑا۔

" ہارون۔۔۔ہارون وقار۔"وہ اکھڑتے ہوئے سانس اور خوف کے درمیان بولا۔روتی آنکھیں چمک اٹھیں ۔بین کرتے چہرے شانت ہوئے۔وہ جن کو لگا تھا دنیا مر گئی۔ان کے لیے خدا نے معجزے کر دیے ۔ہالے نے خالی خالی آنکھوں سے عمر کو دیکھا۔عمر جل کر بڑبڑایا۔

" میرا دل جلانے کے لیے پیدا ہوا ہے وہ سر مئی بلا۔ہونہہ کہیں مر ہی نہ جائے۔"تھوڑی دیر بعد وہ سب آئی سی یو کے باہر کھڑے تھے۔ہسپتال کے کمروں کے باہر کھڑے ہو کر کیا جانے والا انتظار دنیا کا سب سے برا انتظار ہوتا ہے۔دفعتا دروازہ کھلا ڈاکٹر کبیر باہر آئے۔

" سرجری کامیاب ہوئی آپ کو مبارک ہو۔"ہالے کا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔عمر نے کوئی تاثر نہیں دیا البتہ دل پہ لدا بوجھ ہٹا۔شاہد اور نوال خوشی سے روئے تھے ہنسے تھے۔

" ہم کب مل سکیں گے ؟ " سوال کرنے والا عمر تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" فی الحال تو نہیں۔کم از کم ایک دو دن نہیں اگر آپ کو ملنے کی اجازت دے بھی دیں تو آپ نے ان سے کوئی بات نہیں کرنی۔صرف سرجری کامیاب ہوئی ہے اصل تکلیف تو اب شروع ہوئی ہے کافی عرصہ اب وہ شاید چڑچڑے رہیں ،یا شاید درد ہوتا رہے لیکن وہ زندہ ہیں آپ کو ایک بار پھر مبارک ہو۔"انہوں نے شاہد کا کندھا تھپکا تھا پھر ذرا رکے۔عمر کی طرف اشارہ کیا۔

" یہ نوجوان آپ کے بیٹے کو ہاتھوں میں اٹھا کر لایا ہے ایم این اے صاحب۔ہم سے زیادہ آپ کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیے۔"شاہد نے تشکر سے اس کو دیکھا۔

" آپ میرے آفس آجائیں پلیز ہمیں بات کرنی ہے۔"وہ شائستگی سے کہہ کر مڑ گئے۔شاہد اس کے قریب آئے، ممنونیت سے اس کو دیکھا۔

" میں تمہارا شکریہ کس طرح ادا کروں ؟ مم۔۔۔"وہ ابھی کچھ اور کہتے جب عمر نے ان کی بات کاٹ دی۔اپنی جیب سے ایک چھوٹی پرچی نکال کر ان کے ہاتھ میں رکھی۔ہالے ان حالات میں بھی ہنس دی ۔چور چوری سے جائے لیکن عمر حیات اپنے پیسوں کے عشق سے نہ جائے۔

" یہ رہا بل۔اب تک آپ کے بیٹے پہ میری حق حلال کی کمائی کے پندرہ لاکھ لگ چکے ہیں اور میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔شام تک سارے پیسے میرے اکاؤنٹ میں ڈلوا دیجیے گا ورنہ شاید آپ کے بیٹے کی جگہ میں ہسپتال میں داخل ہوں گا۔"وہ لیے دیے انداز میں کہہ کر مڑا پھر رکا۔نوال کے چہرے کو دیکھا۔

" آئندہ میری بیوی سے اس لہجے میں بات مت کیجیے گا۔میری بیوی کو طعنے دینے کی بجائے بہتر ہے کہ آپ اپنے بیٹے کو سڑک کراس کرنا سکھائیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہ زیادہ نرم اور نہ کوئی بدتمیزی۔وہ نارمل انداز میں کہہ کر اب کے ہالے کی طرف مڑا۔

" آپ میرے ساتھ آئیں گی یا اس انوکھے لاڈلے کے دیدار کا شرف حاصل کرنے کے بعد آئیں گی۔" اس نے گویا کوئلے چبا رکھے تھے۔ہالے مسکراہٹ دبائے اس کے ساتھ چل دی۔پیچھے شاہد اور نوال حق دق کھڑے رہ گئے۔کافی دیر بعد شاہد کی ہلکی سی آواز آئی تھی۔"یہ ہارون کا دوست ہے یا دشمن ؟ "

" یہ رقیب ہے۔"نوال نے وثوق سے کہا۔راہداریوں کے پار وہ اب بھی جلا کٹا لگتا تھا۔

" میرا پورا دن ضائع کروا دیا اتنے پیسے بھی لگ گئے۔وہ آپ کے ماموں میرے پیسے تو دے دیں گے ناں ؟ " اسے تو ایک ہی خوف لاحق تھا۔

" اللہ اللہ دے دیں گے تمھارے پیسے۔بی پی کیوں لو ہوا جا رہا ہے تمہارا۔"وہ چڑ گئی تھی۔

" آپ بی پی کی بات کر رہی ہیں۔میرے اکاؤنٹ سے دس روپے بھی نکل جائیں تو میرا دل بیٹھ جاتا ہے ۔"وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ہالے نے جواب نہیں دیا۔وہ اندر بیٹھی سر کو سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔ہارون زندہ تھا اس سے بڑی آسودگی کیا ہو سکتی ہے۔

دفعتا وہ چونکی۔عمر اسے دیکھ رہا تھا ہالے نے اس کو " کیا ہے؟ " والی نظروں سے دیکھا۔

" جو باتیں آج آپ نے ویٹنگ روم میں کہیں وہ کوڑھ کے مریض اور خاندان سے دوری یہ سب آپ سے کس نے کہا؟ " وہ سنجیدہ تھا حد درجہ سنجیدہ۔

ہالے کو وہ عجیب لگا۔چند لمحہ قبل والا عمر اور یہ عمر ان دونوں میں کتنا فرق تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہالے میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔"اب کے وہ ذرا زور سے بولا۔

(۔یہ معراج سلطان کے قتل کے ایک ہفتہ بعد کا ذکر ہے۔)

ہالے فون کان سے لگائے مہر ماہ سے بات کر رہی تھی۔

" ہارون نے کچھ بھی جان بوجھ کر تو نہیں کیا ہو گا ناں اور حسن میں اس سے بھی مل کر sort out کرلوں گی کل آؤں گی اسے لینے۔"وہ ہلکی تکان زدہ آواز میں کہہ رہی تھی۔

" تمہارا دماغ خراب ہے ؟ تم کیا چاہتی ہو ؟ کہ معراج بابا مر گئے تو اب حسن اور ہارون کو بھی مار دو۔" اس نے جھڑ کا تھا۔

" میں ایسا کیوں چاہوں گی۔میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"وہ حیران تھی لیکن وہ مہر کو کچھ نہیں کہہ سکتی تھی وہ اس کے اپروول کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔

" معراج بابا تو قدرتی موت مر گئے لیکن کیا ہارون اور حسن کو ذلت کی موت دینا چاہتی ہو ؟ تم ایک بدنام اور رسوا لڑکی ہو۔اب تمہارا معاشرے میں کوئی مقام نہیں ہے۔۔تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے ہالے۔وہ دونوں مرد اگر تمھارے ساتھ رہے تو یا لڑ لڑ کر مر جائیں گے یا پھر غیرت سے۔تم ان دونوں کو کیسی موت دینا چاہتی ہو ؟ "مہر تندہی سے کہہ رہی تھی۔ہالے کے پاس سارے الفاظ ختم ہو گئے۔مہر ذرا دھیمی ہوئی۔"دیکھو ہالے میں تم سے محبت کرتی ہوں تم میرے لیے بیٹی کی طرح ہو تم سمجھ رہی ہو ناں ؟ " میں تمھارے ساتھ مخلص ہوں مائیں مخلص ہوتی ہیں ہالے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(جادوگرنی ایک بار پھر اپنا جادو چلارہی تھی اور فیری ٹیل کی شہزادیاں ہمیشہ جادو کے سحر میں آجایاکرتی ہیں۔)

" ہالے۔۔۔"عمر کی بلند آواز پہ اسے ہوش آیا۔

" جس نے بھی کہا وہ مجھ سے مخلص اور وفادار ہے۔"

" آپ اس پہ اعتبار کیسے کر سکتی ہیں آپ ایک۔۔۔"

" کیا تم اپنی ماں پہ شک کر سکتے ہو ؟ " ہالے نے بازو سینے پہ باندھ کر ٹھنڈے لہجے میں پوچھا تھا۔ایک لمحے کو جیسے ساری گردشیں رک گئیں۔عمر کا چہرہ تاریک ہوا۔اس نے رخ موڑ لیا۔کوئی بچہ اپنی ماں پہ شک نہیں کر سکتا وہ کیسے کر سکتی تھی ؟ تھوڑی دیر تک وہ خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔

" تمھیں کیسے پتہ میں نمبرز سے خوف زدہ ہوں ؟ "ہالے کے چہرے پہ چوری پکڑے جانے والا تاثر تھا۔

عمر نے جواب نہیں دیا۔اس کے ذہن میں کچھ چل رہا تھا کہیں کچھ دن پہلے کی باتیں۔کچھ وقت کے لیے چند دن پیچھے چلتے ہیں۔

یہ ہالے کے شاہ تاج کے گھر کے باہر گاڑی میں لاک ہوجانے والی رات کا ذکر ہے۔لیل کے گھر کے باہر کھڑا عمر اور اس کے سامنے مجرم سا ہارون شاہد۔

" میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں ہارون مجھے سچ سچ بتاؤ یہ سارا کیا چکر ہے ؟ وہ کیوں اتنی خوف زدہ اور شاکڈ ہوجاتی ہیں ؟ کیوں وہ مجھے چھوڑ کر تمھیں اپنا مسیحا سمجھ رہی تھیں؟ " وہ سخت نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون نے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا۔"اسے کلسٹرو فوبیا ہے۔"

(کلسٹرو فوبیا ایک نفسیاتی بیماری ہے اس بیماری میں مریض کو گھٹن کا احساس ہوتا ہے اور اپنا سانس رکتا محسوس ہوتا ہے۔اس بیماری کے افراد لفٹ ، چھوٹے بند فلیٹ کمروں یا پھر کسی بھی طرح کی کم ہوا دار یا پھر بند جگہوں سے خوف کھاتے ہیں۔اس بیماری کی علامت میں بند جگہ پہ گھٹن یا گرمی کا احساس ہونا ، سانس بند ہونا پسینہ آنا ہے۔یہ بیماری ہر ایک کے لیے مختلف ہے اس کے شروعاتی اسٹیجز نارمل ہوتے ہیں ، لیکن اگر کوئی فرد اس کے آخری اسٹیج تک پہنچ جائے تو اسے شدتی پینک اٹیک ہو سکتے ہیں اور اس کے لیے ایک نارمل زندگی گزارنا مشکل ہوجاتا ہے۔)

" اس نے مجھے مسیحا سمجھا کیونکہ وہ اپنے بچپن میں تھی اور وہاں کوئی عمر حیات نہیں تھا۔وہ واقعات مکس اپ کر رہی تھی کیونکہ اس کا فوبیا آخری اسٹیج پہ ہے اسے بہت شدت سے پینک اٹیکس ہو رہے ہیں۔"عمر مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

" لیکن اس نے گاڑی کا دروازہ اندر سے کھولا کیوں نہیں ہاں ؟ " وہ اب کے مزید سختی سے بولا۔

" کیونکہ وہ نہیں کھول سکتی تھی۔"ہارون اس سے زیادہ تیز آواز میں چلایا۔

" وہ اس وقت وہی چھٹی کلاس والی بچی تھی جسے اس کی ٹیچر نے کلاس میں بند کر دیا تھا۔دروازہ کھولنا اس کے لیے ناممکن تھا کیونکہ وہ بائیس سالہ ہالے نہیں تھی وہ بارہ سالہ ہالے تھی جس کا دروازہ لاکڈ تھا جو چھوٹی بچی تھی جس کا دم گھٹ رہا تھا۔جس کے لیے دو گھنٹے کلاس روم کا دروازہ کھولنے کوئی نہیں آیا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جس کا بیسٹ فرینڈ ہارون تھا۔"وہ سرخ ہوتی آنکھیں عمر کے چہرے پہ گاڑے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہا تھا۔عمر رک گیا مٹھی بھینچ کر غصہ قابو کرنا چاہا۔

" اس کے ساتھ کیا مسئلہ رہا تھا ؟ "اب کے وہ آرام سے بولا۔ہارون نے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔"کلسٹرو فوبیا۔۔"

" بکو مت کلسٹرو فوبیا کا اندھیرے سے کیا تعلق اسے۔اندھیرا کیوں دکھتا ہے۔"عمر نے اسے جھڑکا۔

"اسے اندھیرا نہیں دکھتا۔جب بھی کسی بند گھٹن زدہ جگہ پہ موجود ہو وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے اس لیے اسے اندھیرا دکھتا ہے لیکن وہ اندھیرے سے خوف زدہ نہیں ہے۔کیا وہ اپنے روم کی ساری بتیاں بند کر کے نہیں سوتی ؟ " ہارون اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔اور عمر کو اچھے طریقے سے یاد تھا وہ اپنے کمرے میں ایک ذرا سی بھی روشنی برداشت نہیں کرتی۔

" ٹھیک ہے یہ کوئی اتنی بڑی بیماری نہیں ہے۔کیا اس کا علاج نہیں ہوا ؟ کون سا اسٹیج تھا ؟ " عمر نے جیسے خود کو تسلی دینی چاہی۔

" ہالے کی بیماری کبھی پہلے اسٹیج سے شروع ہوئی ہی نہیں ، اسے بچپن میں بھی لاسٹ اسٹیج تھا اور آج بھی۔"ہارون نے سر جھٹک دیا۔"وہ کبھی بھی بری سٹوڈنٹ نہیں تھی۔وہ اچھے مارکس لیتی تھی ٹاپ نہیں کرتی تھی لیکن پاس ہو جایا کرتی تھی لیکن اس واقعے کے بعد وہ "نمبرز " سے خوف زدہ ہوگئی۔ اب اسے کبھی بھی نمبرز یاد نہیں رہتے۔نمبرز اس کا خوف ہیں۔"ہارون بتا رہا تھا اور وہ سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" معراج انکل نے اس کا بہت علاج کروایا۔اس بیماری کے لیے زیادہ تر سیشنز کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن ہالے کی بیماری ٹرامابن گئی تھی۔کچھ عرصہ علاج ہوا لیکن پھر ہالے نے کہا اسے یہ سب نہیں چاہیے اور اس نے اداکاری کرنی شروع کردی۔اس نے مجھ سے ساتھ دینے کو کہا میں راضی نہیں ہوا لیکن جب ہالے نے کہا کہ اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ۔۔۔مجھے چھوڑدے گی تب میں ڈر گیا اور راضی ہوگیا وہ میری دوست تھی اور۔۔۔"

" لعنت ہو ایسی دوستی پر۔"عمر نے حقارت سے کہا۔ہارون نے گردن اثبات میں ہلائی۔

" واقعی لعنت ہو ایسی دوستی پہ۔"

" میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔"ہالے کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا۔خالی خالی نظروں سے اس کو دیکھتے عمر نے گردن کڑا لی۔

" مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"لوجی۔۔۔۔آگیا ان کا علم بیچ میں۔ہالے نے ڈھیر سارا اشتعال اندر دباتے ہوئے گردن موڑ لی۔اس انسان کو جھیلنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر جلیس اطہر کا کلینک اس وقت آکورڈ سی خاموشی میں ڈوبا تھا۔ڈاکٹر جلیس صاف رنگت اور مناسب نقوش والے پینتالیس کے قریب کے آدمی تھے۔سادہ سے حلیے اور سرخ آنکھوں کے ساتھ بیٹھا سفیر سلطان اور مہر ماہ ان کے سامنے والی کرسیوں پہ براجمان تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر کو کئی دن سے سر درد، متلی اور جیسے کسی نشے کی سی طلب ہوتی تھی۔وہ الکحل کا جتنا زیادہ استعمال کرتا اتنا ہی اسے لگتا جیسے کہیں کچھ کم ہے کچھ ہے جو پورا نہیں ہو رہا۔تنگ آ کر بالآخر وہ چیک اپ کے لیے آ گیا تھا۔ڈاکٹر جلیس چند منٹ تک اس کے کیے گئے ٹیسٹس کی رپورٹس دیکھتے رہے پھر انہوں نے سر اٹھایا۔

" آپ ڈرگز لے رہے ہیں ؟ انہوں نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔ایک پل کو جیسے سب کچھ ساکت ہو گیا ہو۔کلینک کے صوفے ڈاکٹر کے عقب میں رکھی سجاوٹی الماری سبز دیواریں ہر ایک نے جیسے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا ہو۔

" کیا مطلب ؟ "سفیر مارے شاک کے بس دو ہی الفاظ بول سکا۔

" سفیر سلطان آپ ڈرگز لیتے ہیں۔آپ کے جسم میں ڈرگز کی بھاری مقدار پائی گئی ہے تقریبا ڈیڑھ دو ماہ سے آپ ڈرگز لے رہے ہیں اپنی ڈرنک کے ساتھ لیکن شاید کبھی کسی دن آپ خود کو روکتے ہوئے ڈرگز نہیں لیتے اور اسی دن آپ کے جسم میں بے چینی بے سکونی رہتی ہے۔ " وہ بول رہے تھے اور مہر ماہ دم سادھے ان کو سنے جا رہی تھی یہی حالت سفیر کی بھی تھی۔سفیر سلطان اور ڈرگز امپاسیبل۔

" آپ ایک کام کریں اگر آپ واقعی اسے چھوڑنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو کچھ دوائیں اور تجاویز دیتا ہوں آپ ان پہ عمل کرے دیکھیں یہ آپ کا زندگی کی طرف قدم ہے۔"

" میں ڈرگز نہیں لیتا۔"سفیر نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ گردن نفی میں ہلائی۔وہ سخت بے یقین تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بلکہ میں نے کبھی کسی بھی قسم کی ڈرگز کو چھوا تک نہیں میں جانتا ہوں یہ کتنی نقصان دہ ہے۔"

" نقصان دہ تو خیر الکحل بھی ہے۔"ڈاکٹر نے لقمہ دیا۔سفیر آگے کو ہوا۔

" میں سولہ سال کی عمر سے الکحل لے رہا ہوں میں جانتا ہوں کب کتنی مقدار لینی ہے لیکن میں ڈرگز نہیں لیتا یہ جھوٹ ہے۔"اس نے جیسے اپنا یقین دلانا چاہا۔

" سفیر آپ جھوٹ بول سکتے ہیں ، میں بول سکتا ہوں لیکن۔۔۔"وہ رکے انگلی سے اس کی رپورٹس فضا میں بلند کیں۔۔"رپورٹس جھوٹ نہیں کہتیں۔آپ ڈرگ لیتے ہیں اور یہ بات یہ رپورٹس کہہ رہی ہیں میں نہیں۔"سفیر بے دھم سا ہو کر پیچھے کو ہوا۔مہر نے اپنا بیگ جھپٹنے کے انداز میں اٹھایا اور سفیر پہ " لعنت ہو تم پہ "والی نظر ڈال کر باہر نکل گئی۔

" میرا علاج کیا ہے ڈاکٹر ؟ "وہ خالی خالی آواز میں پوچھ رہا تھا۔ڈاکٹر اب کچھ کہہ رہے تھے کچھ بتا رہے تھے سفیر بے دلی سے سنتا رہا۔وہ ڈرگز نہیں لیتا تھا یہ بات وہ سر پہ قرآن رکھ کر کہہ سکتا تھا۔لیکن کیا اس کے پاس ہالے کے بعد کوئی تھا جو اس کا اعتبار کرتا ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کراچی کا موسم آج ابر آلود تھا۔آسمان پہ ہلکے ہلکے بادل تھے۔حبس اور بوجھل پن آج بھی پہلے جیسا تھا ۔وہ گھر سے ایک ضروری کام کا کہہ کر باہر نکلا تھا۔اب کے اس کا حلیہ مختلف تھا۔سفید کف شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز اور ماتھے پہ بکھرے بال۔مہنگی رسٹ واچ ،برانڈڈ جوتے وہ کہیں جانے کے لیے تیار تھا۔ بالکل تیار۔اس نے گاڑی نکالی اور اسے ایک انجانے راستے کی جانب موڑ دیا۔اس کا چہرہ سنجیدہ اور سپاٹ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔وہ جس کی وجہ سے اس نے اپنی محبوب عورت کی بیزاری اور نفرت برداشت کی تھی ان کا حساب بھی تو ہونا چاہیے ناں ؟ گاڑی ایک درگاہ کے باہر رکی۔موبائل پہ چلتے ٹریکر نے یہاں رک جانے کا عندیہ دیا وہ رک گیا۔آنکھوں کی تپش اور دل کی جلن بڑھتی چلی گئی۔وہ نیچے اترا درگاہ کے زینے چڑھتا اوپر آیا۔درگاہ کے احاطے میں شام کے اس وقت زیادہ رش نہیں تھا بالآخر وہ اسے نظر آ ہی گیا۔درگاہ کے ایک کونے میں ایک درویش کے سامنے وہ بیٹھا ہوا تھا جس طرح عیسائی اپنے مذہبی امام کے سامنے اپنا گناہ قبول کرتے تھے اسی طرح نوح مرزا یہاں اس درگاہ میں آ کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا تھا ۔عمر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب گیا۔چمکتے ہوئے بوٹوں کو اپنے قریب دیکھ اس نے سر نظریں اٹھائیں۔سورج کی الوداع کرتی کرنیں اس کی آنکھوں میں چبھیں سنہری کرنیں اور اس کی سنہری آنکھوں میں سے زیادہ سنہرا کون تھا فیصلہ کرنا مشکل ہوا۔

" تو تم اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے یہاں آتے ہو ؟ " عمر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" میں گناہ نہیں کرتا۔"وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھا۔"میں حافظ قرآن ہوں۔مجھے پتہ ہے گناہوں کے اعتراف خدا کے سامنے کیے جاتے ہیں بندوں کے آگے گناہ کی تشہیر ہوتی ہے۔"وہ بولتے ہوئے اٹھا۔ عمر نے اس کو داد دینے والے انداز میں دیکھا۔

" مطلب تم یہاں اعتراف نہیں جسٹیفکیشن دینے آتے ہو ؟ "اماں کہتی ہیں گناہ کے بعد اس کی جسٹیفکیشن گناہ سے بڑا گناہ ہوتی ہے۔"وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے احاطے سے دور زینوں کی طرف جا رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں اعتراف کرو گے یا پردہ ڈالو گے ؟ "

" نوح اپنے کیے کاموں پہ پردہ نہیں ڈالتا۔شاید تم جان چکے ہو کہ تمہاری عورت کو ہماری طرف سے اغوا کیا گیا تھا۔خیر مجھے لگا تھا تم جلدی جان جاؤ گے لیکن تم نے تو بہت وقت لگا دیا۔"وہ درگاہ کے زینوں پہ آکر نیچے بیٹھ گئے ایسے کہ عمر اوپری زینے پہ اور نوح نچلے زینے پہ۔

" کیا اب مجھ سے بدلہ لینے آئے ہو ؟ "نوح نے اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ دیں۔عمر مسکرایا۔

" تم سے بدلہ تو میرا خدا لے چکا ہے۔"وہ اس کے قریب جھکا آواز آہستہ کر لی۔

" میں تمہاری بہن کے ساتھ ہونے والے حادثے سے واقف ہوں۔"نوح کو لگا تھا جیسے آسمان اس کے سر پہ آن گرا ہو۔

" لیکن مجھے دکھ ہے اور ایک سوال بھی کہ کب تک، آخر کب تک ہمارے گھروں کی عورتیں اپنے باپ بھائی شوہر کے کیے گئے گناہوں کا عذاب خود پہ جھیلیں گی ؟ مکافات عمل میں ہمیشہ گھر کی بہن یا بیٹی کیوں گھسیٹی جاتی ہے ؟ کیوں کبھی مرد کو اس کے گناہ کی سزا خود نہیں جھیلنی پڑتی ؟ کیوں ہمیشہ نوح مرزا کا گناہ زمین کے سر آجاتا ہے ؟ "

" اپنی بکواس بند کرو۔"وہ یکدم دھاڑا تھا اس کی آنکھیں سرخ تھیں غیرت سے ذلت سے۔درگاہ کے کبوتروں نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیے۔درویشوں نے ناگواری سے اس کو دیکھا لیکن وہ پھٹ پڑا تھا۔

" میں نے ایسا کوئی گناہ نہیں کیا جس کی سزا میری بہن کو ملے۔میں نے نیکی کی تھی خدا نے میری نیکی قبول ہی نہیں کی۔وہ خدا چھوٹی چھوٹی غلطیاں دیکھتا ہے لیکن بڑی بڑی نیکیوں کو وہ دیکھتا ہی نہیں۔"اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی آواز میں نمی گھلتی جا رہی تھی۔"میں نے ایک عورت کو اغوا کیا۔ہاں میں نے غلط کیا۔"وہ اپنے سینے پہ انگلی رکھے کہہ رہا تھا۔عمر خاموش سا اس کو دیکھتا رہا۔

" لیکن میں نے اس عورت کو کوئی نقصان پہنچنے نہیں دیا۔میں نے اس کی عزت کی حفاظت کی۔میں نے اسے ایک ایسے مرد کے حوالے کیا جو خود تو مر سکتا ہے لیکن اس عورت پہ آنچ بھی نہیں آنے دے سکتا۔میں نے نیکی کی لیکن خدا نے قبول نہیں کی اسے میری نیکیاں کبھی اچھی لگی ہی نہیں۔"وہ تھک کر نیچے بیٹھ گیا شکستگی سے کرب سے۔عمر ویسی ہی پر سکون ٹھنڈی ٹھار نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔

" تم نے کوئی نیکی نہیں کی نوح۔"عمر کی آواز اسے چابک کی طرح لگی وہ بل کھا کر رہ گیا۔

" اس عورت کو میرے حوالے کرنا "**نیکی** "نہیں "**جسٹیفکیشن** " تھی جو ایک لمبے عرصے تک تم اپنے گلٹ کو دیناچاہتے تھے۔"نوح پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھے گیا۔

" بلکہ تم نے اسے میرے حوالے بھی نہیں کیا تم نے اسے ایک دو ٹکے کے ڈرائیور کے حوالے کیا۔کیا تمھیں اس ڈرائیور پہ بھی یقین تھا ؟ تم نے اسے گاڑی کی ڈگی میں بند کر دیا جیسے وہ کوئی سامان ہو تم نے اسے ذہنی مریض بنا دیا ہے تمھیں لگتا ہے یہ نیکی ہے ؟ " الفاظ تھے کہ سیسہ نوح کو لگا وہ جل رہا ہے پگھل رہا ہے۔

" اگر تم اسے بغیر نکاح کے ، بغیر کسی تعلق کے میرے حوالے بھی کرتے تو یہ نیکی نہیں ہوتی۔میں مرد ہوں اور وہ عورت۔کیا آگ کی حفاظت پیٹرول سے کروائی جاتی ہے ؟ " یہ سوال نہیں تھا لیکن پھر بھی نوح کو اس کا جواب "ناں" ہی لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم گلٹی تھے نوح تم جب بھی گناہ کرتے ہو تم گلٹی ہوتے ہو لیکن معافی مانگنے کے بجائے اپنی اصلاح کرنے کی بجائے تم جسٹیفکیشن ڈھونڈتے ہو۔ اس بار تمہاری جسٹیفکیشن میں تھا۔خدا نے تمہاری جسٹیفکیشن تمھارے منہ پہ دے ماری ہے۔اب اپنے گناہوں کو own کرنا سیکھو۔ایک عورت کے لیے ایک غیر محرم مرد کبھی بھی تحفظ نہیں ہوتا وہ مرد چاہے دو سال کا بچہ ہو یا ساٹھ سال کا بوڑھا وہ رہتا مرد ہی ہے۔اور غیر محرم بھی۔سو آئندہ۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔"اپنے گناہوں میں میرا نام جسٹیفکیشن کے طور پہ نہ لینا تمہاری بہن کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ تمہارا مکافات تھا جو اس معصوم نے جھیلا۔ لعنت ہو تم پہ نوح مغل لعنت۔"نوح نے اتنی زور سے گردن اٹھائی کہ گردن چٹخنے کی آواز آئی۔

" اس نے مجھے مغل کہا ؟ "

" میں نے کئی بار سوچا میں تم سے کیسا انتقام لوں کیا کروں ؟ لیکن آج میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں تم سے کوئی انتقام نہیں لوں گا اور یہی میرا انتقام ہو گا۔تم یہی چاہتے تھے ناں کہ میں تمھیں سزا دوں تاکہ تم ضمیر کی قید سے آزاد ہو سکو ؟ "نوح شل تھا ساکت اس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔عمر اس پہ ایک آخری نظر ڈال کر نیچے اترتا چلا گیا دفتعا وہ رکا۔نیچے سے گردن اٹھا کر اس پچھتاووں میں گھرے انسان کو دیکھا۔

" خدا لا علمی ان کو دیتا ہے جن پہ اس نے کرم کرنا ہو۔"وہ بلند آواز میں وہیں سے پکارا۔"میں ایک عرصہ لا علم رہا کیونکہ مجھے وہ پسند کرتا ہے۔میں سوچ رہا ہوں یہ کرم تم پہ کیوں ہے ؟ تم نے مجھے لا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

علمی کا عذاب دیا تھا ناں نوح آج میں تمھیں علم دیتا ہوں یقین مانو یہ اس سے زیادہ بڑا عذاب ہے۔ تمہاری بہن کا مجرم تمہاری ماں کے مجرم کا بیٹا ہے۔تمھارے گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگی ہے۔"

وہ کہتا ہوا باقی بچے زینے بھی طے کر گیا۔نوح اسی طرح کھڑا رہا۔

برف۔۔مجسم۔۔بے حرکت۔

اس کے کانوں میں بس ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا۔

" وہ میری نہیں تمہاری بہن ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات کا بنگلہ اداس تھا۔سارا دن عجیب بے کلی میں گزرا۔وہ ہسپتال سے آ تو گئی تھی لیکن مجال ہے جو ایک لمحہ کو بھی چین آیا ہو۔اس نے کئی بار ڈاکٹر کو کال کر کے ہارون کی طبیعت پوچھی تھی۔وہ اداس تھی۔بے حد اداس۔ساتھ ساتھ اسے بار بار ہارون کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔

" کیا وہ واقعی ٹاکسک تھی ؟ " کبھی اسے لگتا وہ ٹاکسک تھی لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس خیال کو جھٹک دیتی۔

" ہارون کو چاہیے میں جیسی ہوں مجھے اسی طرح قبول کرے۔"یہ بات وہ خود کو ایک ہزار دفع کہہ چکی تھی۔اس کے موبائل پہ مہر ماہ کی کالز آ رہی تھیں لیکن وہ پک نہیں کر رہی تھی۔وہ بس اپنے کمرے میں فرش پہ بیٹھی اوپر گھومتے پنکھے کو دیکھ رہی تھی۔چپ ،گم صم ، دل ویران تھا ، خالی تھا۔اگر ہارون کو کچھ ہوجاتا تو وہ خود کو کس طرح معاف کرتی ؟ دفعتا اس کے کمرے کا دروازہ ہلکی سی چر کی آواز کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساتھ کھلا۔اسے پتہ تھا کون ہو گا۔وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔وہ اسی صبح والے سفید لباس میں تھی۔خون کے دھبے دامن پہ لگے ہوئے تھے بال الجھے بکھرے ہوئے۔

نہ جانے اس کے بکھرے بال دیکھ عمرحیات کو انہیں سنوارنے کا خیال کیوں آتا تھا۔وہ خاموشی سے اس کی الماری کی طرف گیا۔لباس الٹ پلٹ کیے پھر ایک جوڑا نکالا۔انہی قدموں واپس آیا اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھا۔لباس اس کی گود میں دھر دیا۔

" جائیں چینج کر آئیں۔"وہ نرمی سے بولا۔ہالے نے خالی خالی آنکھوں سے اس کو دیکھا۔ان میں سوال تھے، شکوے تھے، بہت کچھ اور بھی تھا۔عمر نے محض پلکیں جھپکا کر اسے تسلی دی جیسے کہہ رہا ہو وہ سارے جواب دے گا۔وہ بے دلی سے اٹھی۔جوڑا ہاتھ میں پکڑے واش روم میں گھس گئی۔پندرہ منٹ بعد وہ سادہ سے سرمئی جوڑے میں ملبوس باہر آئی۔گیلی لٹیں ٹاول سے ڈھک رکھی تھیں۔عمر شاید کسی کام سے باہر گیا تھا اسی لمحے وہ خود بھی واپس آگیا۔اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں ایک چاکلیٹ کیک رکھا تھا۔

" تمہارا برتھ ڈے ہے ؟ وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی۔عمر ہنس دیا۔

" اگر ہوتا بھی تو آج مناتا نہیں۔"

" کیوں ؟ "

" سرمئی بلے کے سوئم کے گزرنے کا انتظار کرتا۔"وہ بولتے ہوئے آیا کیک بیڈ کے عین بیچ و بیچ رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" زیادہ دیر تک اگر بال ٹاول میں لپیٹ کر رکھو تو روکھے اور خشک ہونے لگتے ہیں۔"وہ کیک رکھ کر ہالے کو دیکھتے ہوئے بولا۔

" تمھیں بہت پتہ ہے۔"اس نے طنز کیا البتہ بالوں سے ٹاول نکال لیا۔

" میرے حسین ریشمی اور چمکدار بالوں کا یہی تو راز ہے۔"وہ ایک شان سے بولا۔ ہالے نے گہرا سانس لیا۔آہ یہ سیلف آبسیسڈ آدمی۔

" آپ جانتی ہیں ٹاکسک تعلق کیسا ہوتا ہے ؟ "وہ بیڈ پہ بیٹھا پوچھ رہا تھا۔ ہالے کے بال برش کرتے ہاتھ تھم گئے۔اس نے مڑ کر عمر کو دیکھا۔وہ سنجیدہ تھا۔

ہالے نے گلاتر کیا الفاظ متجمع کیے۔

" وہ تعلق جس میں آپ پہ ہر معملے میں زور زبردستی کی جاتی ہو، آپ کو گالیاں دی جاتی ہوں بے عزت کیا جاتا ہو اور۔۔۔"

اس نے الفاظ ڈھونڈنے چاہے لیکن نہیں ملے۔"مجھے نہیں پتہ۔"وہ چڑ گئی۔ پھر واپس بیڈ تک آئی۔

" کیا تمھیں پتہ ہے ؟ "عمر نے اس کو نہیں دیکھا۔اس نے کیک کا ایک موٹا سا پیس کاٹا اور اس کے سامنے کیا۔وہ میٹھا نہیں کھاتی تھی چاکلیٹ تو کبھی نہیں لیکن اس نے تھام لیا نہ چاہتے ہوئے بھی۔

" ٹاسک تعلق وہ ہوتا ہے جس میں ہمیشہ آپ یا آپ کا دوست / پارٹنر ہر وقت آپ کی خامی کی بات کرتے رہیں کبھی آپ کو آپ کی اچھی بات پہ داد نہ دیں کبھی بھی کسی بھی اچھے کام پہ آپ کی تعریف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہ کریں کیا آپ ایسی تھیں ؟ " ہالے نے کیک کا ایک چھوٹا سا کونہ دانتوں سے کترا پھر ایک بڑا حصہ پھر ایک اور بائٹ دیکھتے دیکھتے وہ سارا ٹکڑا کھا گئی۔اس کا ذہن کہیں اور تھا۔

("ہالے یہ دیکھو میں نے کوئز کامپٹیشن میں فرسٹ پرائز لیا ہے۔"وہ یونی ورسٹی کی راہداری میں تھے ہارون بھاگ کر بہ مشکل اس کے قریب پہنچا تھا۔

ہالے نے ایک نظر اس کے گلے میں پڑے میڈل کو دیکھا پھر اس کے خوشی سے تمتماتے چہرے کو۔

اس نے ہارون سے اس مقابلے میں حصہ نہ لینے کو کہا تھا لیکن اس نے لیا اور اب وہ فرسٹ آیا تھا ہالے کو نہ جانے کیوں اس کی یہ خوشی بری لگی۔

" گلے میں پڑے میڈل کو چھوڑو ہارون امتحان میں آئی سپلی پہ غور کرو پڑھائی میں اتنے ہی اچھے ہوتے تو سپلیاں نہ لانی پڑتیں۔ہارون کا چہرہ تاریک ہوگیا تھا۔)

وہ چپ خاموش بیٹھی رہی کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔عمر نے کیک کا ایک اور ٹکڑا کاٹ کراس کو تھمایا اس نے چپ چاپ لے لیا اور منہ تک لے گی۔

" ایک ایسا تعلق جس میں بار بار آپ کی تذلیل کی جاتی ہو۔بلا وجہ بلا جواز آپ کی کسی بھی بات کو لے کر جھگڑا شروع کیا جاتا ہو آپ کو ڈی گریڈ اور بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا جاتا ہو۔"ہالے نے یاد کرنا چاہا کہ ایسا کب ہوا تھا۔ایسا ان گنت بار ہوا تھا وہ کسی ایک واقعے کو یادداشت کا حصہ بنانے سے قاصر رہی۔وہ بس خاموشی سے اس کو سنتے ہوئے کیک کھاتی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ایسا تعلق جس میں آپ اگلے کو خوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں لیکن وہ ہر بار ایک نیا جھگڑا ایک نئی بات لے کر آپ سے لڑنے لگ جائے اور آپکی ساری کوششیں ضائع ہو جائیں۔" یہ واقعہ ان کی دوستی میں کوئی ایک ہزار بار دہرایا جا چکا تھا۔ہالے کو لگتا تھا یہ دوستی کے چھوٹے موٹے جھگڑے ہیں آج اسے پتہ لگا تھا یہ ٹاکسکنس ہے۔وہ کیک کا ایک اور موٹا ٹکڑا کھا گئی۔سیاہ آنکھوں والا مرد کہے گیا۔

" ایک ایسا تعلق جس میں جب بھی آپ کو اس کی ضرورت ہو یا آپ اس سے بات کرنا چاہیں تو اپ مزید پریشان ہو جائیں یا پھر آپ کو محسوس ہو کہ اسے آپ کی تکلیف سے فرق ہی نہیں پڑتا۔آپ کی باتیں اسے آپ کا غم لگ ہی نہیں رہیں اور آپ مسلسل نظر انداز ہو رہے ہیں۔"اس نے بولتے ہوئے کیک کا ایک اور ٹکڑا اس کو تھمایا۔وہ بچوں کی طرح چاکلیٹ سے لتھڑی ہوئی انگلیوں کے ساتھ کیک کھاتی رہی۔

" ایسا تعلق جس میں کبھی کسی موقع پہ آپ کا ساتھ نہ دیا جاتا ہو آپ کو ہر قسم کی سپورٹ سے محروم کیا جاتا ہو۔اگر آپ کسی کام کو کرنے سے پہلے رائے چاہتے ہوں گے تو ہمیشہ آپ کو ناکامی کے خوف سے ڈرایا جاتا ہو۔اگر آپ کی مدد کے معاملے میں اب اس میں اگر وہ کہیں مجبور ہے یا مدد نہیں کر سکتا تو وہ ایک الگ بات ہو گی۔"وہ کیک کا ایک اور بڑا ٹکڑا بھی کھا گئی۔انگلیاں چاکلیٹ سے بھر گئیں چہرے اور کپڑوں پہ بھی ذرا ذرا چاکلیٹ لگ گیا۔وہ کوئی بگڑی بچی لگ رہی تھی۔عمر اس کو دیکھتے ہوئے اٹھا اس کی سنگھار میز تک گیا گیلے ویپس کے دو ٹکڑے اٹھائے اور اس تک واپس آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں اس ٹاپک پہ مزید آدھا گھنٹہ بات کر سکتا ہوں لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کیا ان سب باتوں سے آپ خود کو ریلیٹ کرتی ہیں ؟ " ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کیا آپ خود کو بدلنا چاہتی ہیں ؟ " اس نے گیلے ویپس سے اس کی انگلیاں صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

" اب پلیز یہ مت کہیے گا کہ میں جیسی ہوں ٹھیک ہوں۔"ابھی ہالے کچھ کہتی کہ وہ بول اٹھا۔ہالے دھک سے رہ گئی۔اس کا سر جھکا ہوا تھا وہ اپنے کام میں مصروف تھا پھر اسے کیسے پتہ چلا ؟ اب اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں صاف کرنی شروع کیں۔

" یہ فیسبک اور انسٹاگرام کے quotes وہیں اچھے لگتے ہیں۔انسان کو ہر دور میں ہمیشہ خود کی گرومنگ اور اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔آپ جیسے ہیں ویسے ٹھیک کبھی نہیں ہوتے۔کیا ایک جوڑا جسے آپ کئی بار پہن چکے ہیں کئی فنکشنز اس جوڑے میں اٹینڈ کر چکے ہیں وہی جوڑاہمیشہ پہنے رہ سکتی ہیں ؟ " اس نے گردن اٹھائی اب اس نے ویپس ہالے کے ہاتھ میں تھمایا اور اس کے چہرے کی جانب اشارہ کیا ۔وہ مرے مرے ہاتھوں سے چہرہ صاف کرنے لگی۔

"کیا گھر کو ہر روز صفائی کی ضرورت نہیں رہتی۔ہم گھر کیوں صاف کرتے ہیں ؟ اسے رہنے دیں نہ گندا جو ہے جیسا ہے ٹھیک ہے۔"چہرہ صاف نہیں ہو رہا تھا۔اس کے ہاتھوں کی حرکت سست تھی عمر نے اس کے ہاتھ سے ویپس لے لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ایسا نہیں ہوتا ہالے۔پرانے کپڑے پہنو گے تو پھٹ جائیں گے جسم نظر آئے گا آپ سے بد بو آئے گی کوئی انسان آپ کے قریب نہیں آئے گا۔"اس نے نرمی سے ویپس اس کے چہرے پہ لگانا شروع کیا دائیں طرف سے چہرہ صاف ہونے لگا چاکلیٹ کے گہرے بھورے دھبے صاف ہونے لگے۔

" گھر خراب ہو گا تو خود کو کراہیت آئے گی۔کیڑے مکوڑے پیدا ہوں گے کھانا پانی مردار ہو گا۔اور پھر گھر کے مکین تک آپ سے بیزار ہو جائیں گے خود کو بدلیں ہالے۔مثبت تبدیلیاں بری نہیں ہوتیں وہ ضروری ہوتی ہیں۔"

چہرے کے بائیں جانب چلتا اس کا ہاتھ رکا۔چہرہ اب صاف تھا دودھیا بے داغ۔اس نے اپنے کیک کا ٹرے اٹھایا اور جانے کو مڑا وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔

" چاکلیٹ انسان میں خوشی کے ہارمونز پیدا کرتا ہے۔آپ نے تو آدھا کیک کھا لیا اور اب تک اسی طرح بیٹھی ہیں ؟ "وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔ہالے نے اس کے کیک کے خالی ٹرے کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ دیکھے۔

" اللہ اللہ میں سارا کھا گئی۔"وہ صدمے سے بڑبڑائی۔

" اللہ اللہ میری ساری ڈائٹ خراب ہو گئی۔"

" اللہ اللہ میں آج تمہارا قتل کر دوں گی عمر حیات۔"وہ غراتے ہوئے اٹھی تھی۔

عمر حیات کے بنگلے پہ اس وقت جنگ عظیم سوئم کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صبح کی خوشگواری ختم ہو گئی تھی۔پیلی دھوپ نے سارے میں اپنے پر پھیلا رکھے تھے۔۔وہ ہینڈ بیگ کندھے پہ لگائے ہسپتال جانے کو تیار تھی۔

آج کا دن ایک نئی شروعات کے نام۔

چاہے مرض کوڑھ کا ہو یا کینسر کا وہ ہارون کو نہیں چھوڑے گی۔اس نے طے کر لیا تھا۔اس نے آج گہرے گلابی سرخ کا جوڑا پہن رکھا تھا۔گلے میں ہم رنگ دوپٹہ بھورے بال پشت پہ پھیلے تھے۔کانوں میں ڈائمنڈ ٹاپس ،پیروں میں اونچی ہیلز وہ حسین ترین لگ رہی تھی۔پرس کا اسٹریپ کندھے پہ ٹکائے وہ جانے کو تیار تھی۔اس نے عمر کو اپنے کمرے سے باہر آتے دیکھا وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے کلفتیں دور ہونے لگیں۔آج اس کی انکوائری تھی۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ہسپتال کی طرف جا رہے تھے۔ہالے کو ہسپتال چھوڑ کر عمر کو سردار کے ساتھ نکلنا تھا۔وہ ہسپتال کے باہر کھڑا کالز کیے جا رہا تھا۔ہسپتال کے باہر پہنچ کے وہ دونوں باہر آئے۔سردار سامنے ہی کھڑا تھا منہ کے زاویے بگاڑے سخت تپا ہوا۔عمر نے اس کے قریب پہنچ کر ہاتھ کا پنجہ اس کے ہاتھ سے ملایا۔

" آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوں۔تم نے تو کہا تھا تم راستے میں ہو۔"وہ بیزاری سے کہہ رہا تھا۔

" آدھا گھنٹہ پہلے تک تو یہ تیار بھی نہیں تھا۔"ہالے نے لقمہ دیا۔سردار جل بھن گیا۔

" میں تیار نہیں تھا یا آپ کے الائیز کی شیپ سیدھی نہیں جا رہی تھی ؟ " وہ ہالے کے کان کے پاس جھکا۔ہالے نے کلس کر اس کو دیکھا۔کتنی گہری نظریں تھیں اس کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" خیر مجھے چند گھنٹے لگ جائیں گے آپ یہاں سے گھر جایئے گا اور شام کو حسن کا میچ ہے آپ وہاں بھی جائیں گی اوکے؟" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

" کوئی مسئلہ ہو کوئی بات ہو آپ فورا مجھے کال کریں گی۔میں لیل کو کال کر دوں وہ آپ کے ساتھ جائے گی۔"ہالے نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ فکر مند تھا دور کہیں شاید ڈرا ہوا بھی۔

" میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں عمر۔"نرمی سے یقین دہانی کروائی۔

" ہارون اور حسن میرے لوگ ہیں میں ان کو اپنے طریقے سے ہینڈل کر لوں گی۔لیل ، تم یا کوئی اور مجھے اس معاملے میں کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔تم شہر سے باہر نہیں جا رہے بس چند گھنٹوں کی بات ہے تم آجاؤ گے۔"وہ رکی۔آنکھوں میں شرارت ابھری۔

" آئی جی سر بابا کے دوست ہیں کہو تو سفارش لگوا دوں ؟ "وہ لا حول پڑھتا مڑ گیا۔

" اگر نہیں مانتا تو مٹھی گرم بھی کر سکتے ہیں۔"وہ بلند آواز میں پکار اٹھی۔

"ایک بار پھر سے لا حول ولا۔"وہ بغیر مڑے کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔ہالے اس کو جاتا دیکھتی رہی پھر قدم اندر کی جانب موڑے۔

وہ ہسپتال کی پتھریلی روش کے بعد ٹھنڈی یخ راہداریاں عبور کرتی ہارون کے کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔فی الحال اسے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی لیکن اسے دیکھا جا سکتا تھا وہ بس اسے دیکھنے آئی تھی۔راہداری کی سیدھ میں اس نے دیکھا ہارون کے کمرے کے باہر سفید شلوار قمیض میں سرمئی آنکھوں اور صاف رنگت والے شاہد حسین کھڑے تھے۔وہ کسی سے فون پہ بات کر رہے تھے۔ہالے کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھ کر چند الوداعی قلمات کہہ کر کال کاٹ دی۔وہ گہرا سانس بھرتی قدم قدم چلتی ان کے قریب آ کر رکی۔وہ جب بھی اس طرح ان کے پاس آتی تھی شاہد اس کے دونوں ہاتھ اٹھا کر باری باری چومتے تھے۔کئی بار تو ہالے دن میں کوئی دس دفع جا کر ان کے سامنے اپنے ہاتھ کر دیتی اور وہ ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ پھر سے چومتے تھے۔وہ ان کے قریب آ کر رکی چند پل ان کو دیکھتی رہی۔

" لانگ ٹائم ماموں۔۔۔"وہ یاسیت سے بولی۔ہاتھ پہلو میں گرے رہے۔وہ اس کے مٹی والے ہاتھ چوم سکتے تھے لیکن اپنے بیٹے کے خون سے رنگے ہاتھ نہیں۔

" لانگ ٹائم ہالے۔۔۔"ان کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔وہ دو قدم آگے آئے۔پہلو میں گرے اس کے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے ،ہالے کا سانس تک رک گیا۔

انہوں نے باری باری اس کے دونوں ہاتھوں پہ بوسہ دیا۔لیکن آج اسے اس لمس میں نہ محبت محسوس ہوئی نہ عقیدت نہ کوئی اور جذبہ وہ ٹھنڈا بے جان بیزار لمس تھا۔وہ اسی طرح اس کا ہاتھ پکڑے اسے سامنے پڑے بینچ پہ بٹھا گئے خود اس کے ساتھ بیٹھے۔چند پل خاموشی کا راج رہا۔ہالے نے گلا کھنکھار کر بات کا آغاز کیا۔

" میں ہارون کو دیکھنے آئی ہوں۔پچھلے دنوں جو کچھ بھی ہوا ہم سب بھول کر ایک نئی شروعات کریں گے کیا میں اس سے مل لوں ؟ " وہ کیوں پوچھ رہی تھی یہی سوال وہ خود سے کرنا چاہتی تھی ہارون سے ملنے کے لیے بھی اجازت ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس کا پیچھا چھوڑ دو ہالے۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولے۔ہالے کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔بچپن سے اس نے یہی سنا تھا۔"ہارون کے ساتھ رہو ہالے۔"اور آج ؟ وہ آج اتنی آسانی سے کیسے کہہ سکتے تھے کہ ہالے اسے چھوڑ دے ہالے ہارون کو چھوڑ دے۔

"He is all I have"۔وہ کہے جا رہے تھے۔"اس کو میرے پاس رہنے دو پلیز۔اس سے دور ہو جاؤ ۔تم کرسڈ ہو تمھارے ساتھ کھڑے تمھارے لوگ کرسڈ ہوتے جا رہے ہیں۔میرے پاس بس وہی ہے اس پہ اپنا رنگ مت چڑھاؤ پلیز اسے چھوڑ دو۔He is all I have"وہ ایک ہی سطر دہرا رہے تھے ۔ہالے کی آنکھیں گلابی پڑنے لگیں چہرہ سرخ ہوا۔کرب سے تاریک بھی پڑا۔

" میں اس کی گارجین ہوں۔میں اس کی دوست ، اس کی پروٹیکٹر ہوں میں تو آپ کا فیورٹ بچہ ہوں ماموں آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟

"Don't you love me anymore?"اس نے دکھ سے پوچھا۔

"I do"شاہد نے جھکے سر کے ساتھ اعتراف کیا۔"میں تم سے محبت کرتا ہوں بہت محبت کرتا ہوں لیکن تم مجھے ایک بات بتاؤ۔اس دنیا میں مجھے سب سے زیادہ محبت کس چیز سے ہے ؟ " انہوں نے چہرہ اٹھا کر ہالے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" آپ کو پودوں سے محبت ہے۔۔۔"

" درست۔۔۔پودے اور میں ان پودوں پہ لگی امر بیل اپنے ہاتھوں سے کاٹتا ہوں۔ " ہالے کا دل دھک سے رہ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم پودوں پہ لگی امر بیل بن گئی ہو۔تم زندگی چھیننے لگ گئی ہو تم پودوں کو گرو نہیں کرنے دے رہی ،تم پودوں کو زندگی سے محروم کر رہی ہو۔وہ زندگی جن پہ ان کا حق ہے ، وہ زندگی جس میں تمھارے بغیر ان کی نشونما بہت اچھی ہو رہی ہے وہ خوش ہیں۔"ان کا لہجہ ٹھنڈا تھا برف جیسا ٹھنڈا ہالے سن رہ گئی۔(**مہر ماہ ٹھیک ہی تو کہتی تھی۔**)وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

" تم میرا فیورٹ بچہ ہو۔میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن ہارون سے زیادہ نہیں۔اولاد کی محبت ہر شے پہ بھاری ہوتی ہے۔میں تمہاری خاطر ہارون کو نہیں کھو سکتا تم چلی جاؤ ہالے پلیز۔ He is all I have"۔آخر میں وہ منت سے بولے تھے۔آنکھوں میں جمع ہوئے آنسوؤں کی وجہ سے مناظر دھندلے ہو رہے تھے۔ٹانگوں کی جان جیسے نکلتی جا رہی تھی۔وہ اٹھی۔گردن کڑائے رکھی۔نم آنکھوں کا زعم نہ ٹوٹا۔

" میں امر بیل نہیں ہوں ماموں۔میں آپ کے فیورٹ پودے کا پانی ہوں میٹھا ٹھنڈا پانی۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتی کہہ رہی تھی اس کی آواز میں ایک مان تھا ایک زعم تھا۔

" میں آپ کے فیورٹ پودے کی زرخیز مٹی ہوں میں۔اس کی کھاد ہوں۔اگر امر بیل کو نکال بھی دیں گے تو بغیر زرخیز مٹی اور کھاد کے پودا مر ہی جائے گا۔اب یہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ اپنے فیورٹ پودے کو کون سی موت دیتے ہیں۔میں جا رہی ہوں اگر راہداری کے اختتام تک آپ نے ہمیشہ دہرایا جانے والا جملہ "ہارون کے ساتھ رہو ہالے " کہہ دیا تو میں رک جاؤں گی۔ورنہ آپ اپنے پودے کی موت کے ذمہ دار خود ہوں گے۔"وہ بول کر پرس کندھے پہ اٹکائے آگے بڑھ گئی۔قدم من من بھر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے تھے دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب آنسو بہنے کو بے صبر لیکن وہ چلتی رہی اور شاہد حسین اس کو جاتا دیکھتے رہے۔راہداری کے سرے پہ وہ رکی۔بس ایک پل کو بس ایک لمحے کو اسے لگا اسے روک لیا جائے گا۔

لیکن۔۔۔کوئی آواز کوئی پکار اس کی سماعت کا حصہ نہ بن سکی۔

دل ایک چھناکے سے ٹوٹا روح تک زخمی ہوگئی۔لیکن پھر وہ مڑ گئی۔

وہ کم از کم اتنی با وقار ضرور تھی کہ وہاں نہ رکتی۔با وقار رہنا آپ کو کئی قسم کی ذلتوں سے بچا لیتا ہے ۔وہ جب رشتوں سے دور جا رہی تھی تب تو سارے رشتے ایک ہجوم کی طرح اس کے قریب آ رہے تھے لیکن آج جب اس نے ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ بری طرح جھٹک دیا گیا تھا۔خالی سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتے ہوئے اسے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ شام کب ہوئی وہ دوپہر میں ہسپتال گئی تھی اور اب شام کے پانچ بج رہے تھے۔

حسن کا میچ شروع ہونے میں بس دس منٹ تھے۔اس نے گاڑی گراؤنڈ کی جانب موڑی۔وہ اس کا بھائی تھا۔اس کا خون اس کے باپ کی پرچھائی۔وہ ان ہی کی طرح مہربان ہو گا وہ جانتی تھی۔وہ جب گراؤنڈ پہنچی تو گراؤنڈ لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا آج سٹی ٹورنامنٹ کا فائنل تھا حسن کی ٹیم فائنلسٹ تھی ۔اسے اس سے بات کرنے کے لیے میچ کے ختم ہونے کا انتظار کرنا تھا۔ٹیمیں میدان میں اتریں وسل بجی میچ شروع ہوا۔سیاہ آنکھوں والا حسن سلطان گھٹنوں تک آتی پیلی شارٹس کے ساتھ اسی رنگ کی شرٹ میں ملبوس تھا۔وہ فارورڈ کھیل رہا تھا تھا۔لڑکے مہارت اور چستی سے بال کو اپنے قدموں سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کبھی گراؤنڈ کے ایک کونے میں لے جاتے تو کبھی دوسرے۔حسن نہایت تکنیک اور مہارت سے بال کو آگے لے جا رہا تھا۔کئی لڑکوں نے اس سے بال چھیننے کی یا اسے گرانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہر بار بچ جاتا۔بال پول کے عین سامنے تھی۔وہ ابھی کک کرنے والا تھا جب پیچھے سے ایک حملہ ہوا۔"ارے دیکھو دیکھو اس کی گھر سے بھاگی ہوئی بہن بھی آج گراؤنڈ آئی ہے۔" یہ حملہ مختلف تھا، یہ وار کاری تھا۔بس ایک لمحے کا کھیل تھا بال کو اس کے قدموں سے کوئی لے گیا۔

سپورٹس مین کی ایک لمحے کی کوتاہی ایک لمحے کی غفلت میچ کا پانسا پلٹ دیتی ہے۔

حسن ضبط کرتے ہوئے ایک بار پھر بال کے آگے پیچھے بھاگنے لگا۔بال ایک بار پھر اس کے قدموں کی زینت بنا تھا۔وہ اس کھیل میں مہارت رکھتا تھا۔ایک بار پھر وہ ان کو چکمہ دے کر بال ان سے دور لے گیا۔لڑکے کلستے رہ گئے لیکن ان کے پاس وار کرنے کو اور بھی بہت کچھ تھا۔

" سنا ہے تمہاری بہن گھر سے بھاگ گئی تھی۔"ایک اور لڑکا ایک اور لقمہ۔وہ اس کے آس پاس بھاگتے اس کے قدم سے قدم ملانے کی کوشش کرتے ہوئے پھولے ہوئے سانسوں کے درمیان بول رہے تھے ۔حسن کا چہرہ سرخ ہوا لیکن وہ کچھ نہیں بولا۔وہ بس جبڑے بھینچے بال کو پول تک لے جانے کی کوشش کرتا رہا۔

" میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ اس اے ایس پی سے لمبا افیئر تھا تمہاری بہن کا۔دیکھو ہم عمر میں کم ہیں لیکن اگر تمہاری بہن راضی ہو جائے تو ہمیں اس کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے کوئی انکار نہیں ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" قہقہے معنی خیزی غلاظت وہ ان سب سے بے نیاز بال کو پول کے عین سامنے لے گیا پیر ہوا میں بلند کیا ابھی وہ کک مارتا۔۔۔

" اگر چاہو تو تمہاری بہن کو اس کے وقت کے لیے پے بھی کر سکتے ہیں۔"یہ آخری وار تھا اس کی غیرت اب مزید کچھ اور برداشت نہ کر سکی وہ بال اور میچ پہ لعنت بھیجے مڑا اور ایک زوردار مکا اس لڑکے کے جبڑے پہ دے مارا۔لڑکے کے باقاعدہ دو دانت ٹوٹ کر گرے۔ہالے نے اپنی جگہ سے یہ منظر دیکھا وہ فورا اٹھ کر بھاگی۔

ساری ٹیم دوڑ کر ان کی طرف آنے لگی لیکن حسن پہ گویا جنون سوار تھا۔اس نے دوسرے لڑکے کے پیٹ پہ لات دے ماری وہ بلبلا کر رہ گیا۔ان کی ٹیم کا ایک تگڑا لڑکا غصے سے اس کے قریب آیا اور اس کی ناک پہ مکا دے مارا۔خون فوارے کی طرح حسن کی ناک سے بہہ نکلا لیکن اسے جیسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔ریفری نے ریڈ کارڈ بلند کیا لیکن وہ کچھ نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ اپنی ٹیم کے لڑکوں سے خود کو چھڑاتے ہوئے ایک بار پھر اس لڑکے پہ چڑھ دوڑا اس کے سینے پہ لات مار کر اس کو نیچے گرایا۔فٹبال کا میدان اکھاڑے میں بدل چکا تھا۔

وہ اس لڑکے کے اوپر بیٹھا اس کی ناک اور جبڑے پہ مکے مارے ہی جا رہا تھا۔کچھ لڑکے اوپر کھڑے ہو کر اس کی پیٹھ پہ لاتیں مار رہے تھے۔کوئی اس کی پسلی پہ مار رہا تھا لیکن تکلیف جیسے بند ہوگئی ہو۔وہ اب تک ان الفاظ کی تکلیف میں ڈوبا تھا۔انتظامیہ نے ان کو چھڑوایا۔لڑکے اب بھی بکتے جھکتے جا رہے تھے۔ ہالے اس کے قریب پہنچ گئی تھی۔حسن منہ سے ایک لفظ نہیں بولا تھا۔۔اس کی ناک سے اب بھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خون بہہ رہا تھا۔جسم بری طرح دکھ رہا تھا لیکن دل کی تکلیف ہر شے پہ بھاری تھی۔اگر کئی لوگوں نے اسے پکڑ نہ رکھا ہوتا تو تو اب تک ان لڑکوں کے ٹکرے ٹکڑے کر چکا ہوتا۔

ریفری نے اسے ریڈ کارڈ دے کر نکال دیا تھا۔وہ سرخ آنکھوں سے ان لڑکوں کو گھورتا رہا۔ہالے اس کے پاس کھڑی کچھ کہہ رہی تھی۔اس کا خون ٹشو سے صاف کر رہی تھی وہ فکرمند تھی۔حسن اس کے ہاتھ کو ہٹاتا باہر نکلتا چلا گیا۔وہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی لیکن اس کی رفتار کے ساتھ قدم ملانا یہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

" حسن میری بات سنو رکو میں بات کرنے آئی ہوں۔"وہ اس کو پیچھے سے پکار رہی تھی۔

" حسن پلیز رک جاؤ یار تم سنتے کیوں نہیں ہو آخر ؟ "

" حسن۔۔۔"وہ بلند آواز میں پکاری۔حسن کے قدم تھم گئے۔وہ مڑا لیکن ہالے کو اس کے چہرے پہ سوائے اجنبیت کے کچھ اور نہ نظر آیا۔وہ سپاٹ آنکھوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔شام ڈھلنے لگی تھی۔

" جب تم میرے لیے مر ہی گئی ہو تو اب میرے پیچھے کیوں آ رہی ہو ؟ "ہالے ٹھہر گئی اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

" تم میرے بھائی ہو۔تمہاری ضرورت ہے مجھے۔اس طرح چھوڑ دو گے کیا ؟ " وہ دکھ سے کہہ رہی تھی ۔حسن اسی طرح بے تاثر آنکھوں کے ساتھ اس کو دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم نے چھوڑا تھا ہالے۔جب مجھے تمہاری ضرورت تھی تم نے چھوڑا مجھے اور اب مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں میں اب بے حس ہو گیا ہوں۔میری طرف سے اب تم مر گئی۔"یہ اس کا حسن نہیں تھا۔یہ اس کا بھائی نہیں تھا۔یہ ویسا ہو کر بھی ویسا نہیں تھا۔

" حسن میری بات تو سن لو ایک بار۔میں تمہاری پرواہ کرتی ہوں میں نے جو کچھ کیا تمہاری بھلائی کے لیے کیا۔"وہ ابھی کچھ اور کہتی کہ حسن حلق کے بل دھاڑا۔

" بسسسس۔۔۔بہت بول چکی تم۔"وہ اتنی بلند آواز میں دھاڑا کہ ہالے ساکت رہ گئی۔یہ اس کا حسن نہیں تھا۔

" اگر میری اتنی پرواہ تھی تو مجھے تب کیوں چھوڑا جب میرے باپ کی قبر کی مٹی بھی گیلی تھی۔"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ بلند آواز میں پوچھ رہا تھا۔"میرے پاس پاکٹ منی تک نہیں تھی اور تم نے ،تم نے بابا کے اکاؤنٹ سے وہ آخری چند لاکھ بھی نکال لیے۔یہ پرواہ کی تم نے ؟ "

" حسن آرام سے بات کرو۔تم مجھ پہ چیخ نہیں سکتے۔"اس نے ہلکی آواز میں کہا کانپتی ہوئی ،شاک زدہ آواز۔

" چیخوں گا میں۔چیخوں گا تم ایک خود غرض لڑکی ہو تمھیں اپنے خاندان کی کوئی پرواہ نہیں تم نے مجھے چھوڑ دیا۔۔اماں کو چھوڑ دیا۔ہارون کو چھوڑ دیا۔وہ تمہاری وجہ سے مر رہا ہے تمہاری وجہ سے۔"وہ اس کے سامنے کھڑا بلند سے بلند آواز میں غرا رہا تھا۔آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھیں گردن کی نسیں ابھر آئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمھیں صرف اور صرف خود سے پیار ہے۔صرف اور صرف اپنے آپ سے محبت ہے۔تمھیں بس پیسے سے محبت ہے۔اپنے مرے ہوئے باپ کا پیسہ نکالنے تم ان کے مرنے کے اگلے ہفتے ہی چلی گئی تھی لالچی خود غرض۔۔۔"اس کے اگلے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔ایک زوردار تھپڑ نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے۔وہ شیرنی کی طرح زخمی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے کھڑی تھی۔حسن بے یقینی سے اسے تک رہا تھا۔

" لعنت ہو تم پہ حسن سلطان لعنت۔تم ہرگز بھی میرے باپ جیسے نہیں ہو۔تمھیں یہ سب بولنے سے پہلے مر جانا چاہیے تھا۔ہاں تم مر جاؤ، تم مر جاؤ حسن۔"وہ مارے بے بسی کے چیخ پڑی ،رو پڑی۔وہ اسی طرح بے یقینی سے چہرے پہ ہاتھ رکھے پیچھے ہوتا گیا۔ہالے اب بھی چیخ رہی تھی۔

" تم مر جاؤ تاکہ میں دوبارہ تمہاری شکل بھی نہ دیکھ سکوں یا تم مر جاؤ یا پھر خدا کرے میں مر جاؤں دفع ہوجاؤ مر جاؤ تم۔"

وہ نیچے بیٹھ گئی۔حسن وہاں نہیں رکا۔یہ کوئی اور تھی یہ اس کی بہن نہیں تھی۔یہ وہ نہیں تھی جسے لوگ حسن کی دوسری ماں کہتے تھے۔"مر جاؤ جہنم میں جاؤ اپنی شکل نہ دکھانا دوبارہ۔مر جاؤ تم۔میں اب تمھیں کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تم مر جاؤ مر گئے تم میرے لیے۔"

وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا لیکن وہ اب بھی اس زمین پہ بیٹھی اسے کوس رہی تھی۔یہ اس کا بھائی نہیں تھا وہ اپنے بھائی کو ایسا نہیں کہہ سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شام سے رات ہو چکی تھی۔وہ حسن سے مل کر آنے کے بعد سے اب تک اسی طرح لان میں رکھے صوفے پہ گردن ڈھلکائے لیٹی تھی۔غیر ارادی طور پہ وہ عمر کا انتظار بھی کر رہی تھی۔نہ جانے کیوں دل کو اس کے ہونے سے ڈھارس ہوتی تھی۔وہ ساتھ ہوتا تھا تو لگتا تھا مسائل حل ہو جائیں گے۔اچھا وقت آ جائے گا۔لیکن وہ جونہی نظروں سے دور ہوتا تھا مسائل بلا کی طرح منہ کھولے اسے نگلنے کو بے تاب ہوتے تھے۔وہ اس طرح کے مسائل میں کبھی پڑی ہی نہیں تھی۔زندگی ونڈر لینڈ سے جہنم کب بنی پتہ ہی نہیں چلا۔اسے لگتا تھا جیسے کسی نے اس کی پیٹھ پہ بھاری بوجھ لاد دیا ہو۔وہ جس کا وزن اٹھانا اس کے بس کی بات نہیں تھی وہ ہر گزرتے دن تھکتی جاتی تھی۔اس کا فون کب سے بجے جا رہا تھا جسے اٹھانے کی زحمت وہ نہیں کر رہی تھی۔

یہ کوئی دسویں رنگ تھی جسے اب ہالے نے بیزاری سے اٹھایا غیر شناسا نمبر اسے اب عادت تھی ان کالز کی۔ہیلو کہتے ہوئے اس نے موبائل کان سے لگا لیا۔

" جی میں ہالے سلطان بات کررہی ہوں۔جی بھائی ہے وہ میرا آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں ؟ " سامنے سے کچھ کہا گیا تھا وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

" کون سا تھانہ؟ چارج کیا ہے ؟ "وہ پرس اپنی کہنی پہ اٹکاتی کہہ رہی تھی۔

" خبردار جو تم لوگوں نے ایف آئی آر کاٹی ہو۔"وہ بولی نہیں تھی غرائی تھی۔

" میں دس منٹ میں پہنچ رہی ہوں۔اگر تم لوگوں نے میرے بھائی کے خلاف ایف آئی آر کاٹی تو دیکھنا میں تم سب کا کرتی کیا ہوں۔"وہ بات کرتے ہوئے باہر نکل آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"گاڑی نکالو عثمان۔"اس نے چوکیدار کے ساتھ بیٹھے عثمان سے کہا وہ فورا تابعداری سے کھڑا ہوا۔ہالے بار بار عمر کو کال ملائے جا رہی تھی۔بیل جا رہی تھی لیکن مجال ہے جو وہ کال پک کر لے۔راستے میں اس نے لیل کو کال کی تھی لیکن اس کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔وہ اپنے گھر سے کسی کو کال نہیں کر سکتی تھی اس کی ناک آڑے آتی تھی۔دفتعاً اسے یاد آیا۔عمر نے کل شام اس کے موبائل سے نفیسہ حیات کو کال کی تھی۔اس نے سن رکھا تھا کہ وہ وکیل ہیں۔وہ ان معاملات کے بارے میں جانتی ہوں گی لیکن وہ انہیں کیسے اور کس رشتے سے کال کرے۔فطری جھجک آڑے آگئی۔پھر نہ جانے کس طرح اس کی انگلیوں نے میکانکی انداز میں ان کے نمبر پہ کال کر لی۔یہ غیر ارادی تھا بیل جا رہی تھی اگلے دس سیکنڈ بعد کال پک کر لی گئی۔

" ہیلو ؟ "سنجیدہ ٹھہرا ہوا لہجہ۔ہالے کی ہتھیلیاں بے اختیار پسینے سے بھرنے لگیں۔اس نے بغیر کچھ کہہ کر کال کاٹنے کا فیصلہ کیا لیکن سپیکر سے آتی آواز پہ ٹھہر گئی۔

" ہالے بیٹے کیا ہوا ہے ؟ " وہ نرمی سے پوچھ رہی تھیں۔

" آپ۔۔۔آپ کو کیسے پتہ میں۔۔۔میں ہالے ہوں ؟ " اس کی باتوں میں عموما روانگی ہوتی تھی لیکن نہ جانے کیوں اسے اس عورت سے رعب سا محسوس ہوا۔

" عمر نے بتایا تھا یہ تمہارا نمبر ہے۔میں نے سیو کر لیا تھا۔تم بتاؤ سب ٹھیک ہے ؟ " وہ ایسے بات کر رہی تھیں جیسے ہالے کو جانتی ہوں۔اس کی جھجک زائل ہونے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اصل میں مجھے آپ سے ایک لیگل ایڈوائز چاہیے۔"اس نے تھوک نگلا۔وہ تھانے کے کافی قریب تھے اسے جلد از جلد کچھ چاہیے تھا۔

" میرا بھائی۔۔اس پہ جھوٹا الزام لگا ہے ،یہ جھوٹا الزام ہے وہ بالکل ایسا نہیں ہے۔"

" معراج سلطان کا بیٹا ہے وہ۔میں جانتی ہوں غلط کام نہیں کرے گا۔تم آگے بتاؤ۔"نفیسہ نے اسے نرمی سے ٹوکا۔ہالے کا اعتماد بحال ہونے لگا۔

"میرا بھائی آج اس کا اپنے فٹبال کے ساتھیوں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تھا۔بات ہاتھا پائی تک چلی گئی۔ اب ان بگڑے بچوں نے بدلہ لینے کے لیے میرے بھائی کو ٹریپ کیا ہے۔ انہوں نے اپنی ہیوی بائیک کی گمشدگی کا الزام میرے بھائی پہ لگا دیا ہے اور اب وہ اس پہ ایف آئی آر کٹوانا چاہتے ہیں۔مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں؟ "

" تم ان پہ اپنی کار چوری کی ایف آئی آر کٹواؤ۔"ہالے کو لگا اس نے غلط سنا ہے۔

" جی ؟ " نفیسہ کہے گئیں۔

" بالکل تم تھانے جاؤ اور ان پہ اپنی گاڑی کی گمشدگی کی ایف آئی آر کٹواؤ۔ اپنے ڈرائیور اور چوکیدار سے جھوٹی گواہی دلواؤ کہ انہوں نے ان بگڑے بچوں کو کئی بار گھر کے آس پاس مشکوک حرکتیں کرتے دیکھا ہے۔تم ان پہ دوسری ایف آئی آر کرواؤ کہ یہ بچے آج تمھارے گھر کے باہر آئے تھے اور تمھیں ہراساں کرنے کی کوشش کی۔میڈیا بلواؤ ان کو سب بتاؤ تم ایک ایف آئی آر کے بدلے دس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایف آئی آر کرواؤ۔تم اس وقت ملک کی وکٹم ہو اور وکٹم کی ہر بات پہ یقین کر لیا جاتا ہے۔"ہالے نے موبائل کو گھور کر دیکھا یہ کیسی کرمنلانہ سوچ والی ساس تھی۔

" لیکن ان سب سے کیا ہو گا آنٹی۔مجھے اپنے بھائی پہ ایف آئی آر ہونے سے روکنا ہے۔اس طرح تو جھگڑا بڑھے گا۔"اس نے تحمل سے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی۔

" اس طرح جھگڑا ختم ہو گا اور صلح ہو گی بچے۔"وہ اسی پر سکون انداز سے بولیں۔

" وہ امیر گھرانوں کے بچے ہیں۔تم ان سے بات کرو گی سر چڑھیں گے۔پیسے دو گی تو ان کو ضرورت نہیں ہو گی وہ یہ سبکچھ بس تعصب کی وجہ سے کر رہے ہیں۔وہ بس تمھیں اور تمھارے بھائی کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔Guilty pleasure یو نو۔تم کچھ بھی کر لو وہ تمہاری بات نہیں سنیں گے ،لیکن جب تم الزام کے بدلے الزام لگاؤ گی تو وہ خوفزدہ ہوں گے۔امیر ہو یا چاہے غریب ہو وہ بس ایک چیز سے ڈرتا ہے اپنے بچے کے فیوچر خراب ہونے سے۔ایک ایف آئی آر بس ایک ایف آئی آر ان کے بچوں کا فیوچر تباہ کر دے گی ، اور وہ لوگ مر کر بھی ایسا نہیں چاہیں گے تم بالکل ایزی ہو جاؤ اور جا کر الزام کے بدلے الزام لگاؤ۔ہماری پولیس خود تمہاری صلح کروائے گی ان کو اپنے رجسٹر کے پنے بھرنے سے سخت کوفت ہوتی ہے۔"اب کے ہالے پوری طرح مسکرائی تھی۔اسے نفیسہ کی باتیں سمجھ آ رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بات اگر بڑھ جائے تو بس ایک ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پہ ڈال دو۔دو جھوٹے آنسو اور وکٹم بننے کی پوری اداکاری تم ملک کے وکٹمز ہو۔تمہارا باپ قتل ہوا ہے۔یہ غم منانے کا نہیں اپنے غم کو بیچنے کا وقت ہے۔"

" تھینکیو آنٹی تھینکیو سو مچ۔"وہ ممنونیت سے کہنے لگی۔"عمر نے آپ کے بارے میں جو باتیں کی تھیں آپ اس سے بالکل مختلف ہیں"۔وہ نہ جانے کیوں کال کاٹ ہی نہ سکی۔یہ عورت اسے اچھی لگی تھی ۔نفیسہ مسکرائیں۔

" اچھا کیا کہتا ہے تمہارا شوہر؟ "

" وہ ہمیشہ دینی باتیں بتاتا ہے آپ کے حوالے سے مطلب مجھے لگا آپ کافی بیک ورڈ اور دینی ٹائپ ہوں گی لیکن جو کچھ آپ بتا رہی ہیں آپ بالکل مختلف ہیں۔"وہ ہالے تھی ایک بار اس کی جھجھک ختم ہوئی پھر وہ آپ سے ہر طرح کے سوال کرے گی۔

" وہ تمھیں اپنی اماں کے بارے میں بتاتا ہے۔تم بیرسٹر نفیسہ حیات سے بات کر رہی تھی اور یقینا میرے بتائے فراڈ کے متعلق بات کر رہی ہو تو میں تمھیں بتا دوں ایک جمع چار کرنا وکیلوں کا فیورٹ کام ہوتا ہے۔"وہ بول رہی تھیں اتنے میں گاڑی تھانے کے باہر رکی۔

" میں تھانے پہنچ گئی ہوں۔مجھے رکھنا ہوگا۔"ہالے گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر آتے ہوئے بولی۔نفیسہ نے سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم نے دینی لوگوں کے بارے میں جو بات کی اس پہ ہم دوبارہ بات کریں گے اوکے ؟ عمر کو کال کر لو اسے تمہارا یہاں آنا اچھا نہیں لگے گا۔"

" میں آپ کو کل پھر سے کال کروں گی۔بائے۔"ہالے نے کال کاٹ دی۔آسمان کو دیکھا۔

" میں جانتی ہوں آپ میری نہیں سنو گے۔پتہ نہیں میں آپ سے ناراض ہوں یا آپ مجھ سے لیکن پلیز میرے بھائی کو اس سب سے بچا لینا۔"وہ یاسیت سے کہتی اندر چلی گئی۔عثمان اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اس کے پیچھے آیا تھا۔تھانے میں بے ہنگم سا شور تھا۔ باتیں ، قہقہے ، گالیاں ، عجیب و غریب قسم کے مجرم ، بیزار تھانے دار۔۔وہ سیدھا اے ایس آئی کی میز تک گئی۔

" ہالے سلطان۔"اس نے نام بتایا۔"میرا بھائی کہاں ہے۔"سنجیدہ دو ٹوک لہجہ۔ ایک جانب بینچ پہ ایک معمر آدمی بیٹھا تھا اس کے ساتھ دو اور لوگ بھی تھے ان سب کا مطالبہ ایک ہی تھا۔

" ایف آئی آر۔"ہالے نے اس معمر آدمی کو غور سے دیکھا۔

یہ تو دانش شہزاد تھا۔شمس چچا کا بہت اچھا دوست۔یقیناً وہ حسن کی شکایت لے کر ان کے پاس گئے ہوں گے اور شمس نے سفیر کا بدلہ لینے کے لیے حسن کی پشت پناہی کرنے کی بجائے اسے سزا دینے کا فیصلہ کیا ہو گا۔ہک ہاہ۔ہالے نے لمحوں میں اس کا پلان ڈی کوڈ کیا تھا۔

" بی بی دیکھیں پارٹی ایف آئی آر کا کہہ رہی ہے۔ہم نے بس آپ کی خاطر اب تک کوئی قدم نہیں اٹھایا ان کی وجہ سے اب تک کھانا بھی نہیں کھایا۔پھر ہمارے کھانے کا انتظام کر لیں ذرا۔"اے ایس آئی کی بات پہ اس نے گردن موڑی تھی۔وہ کھلم کھلا اس سے رشوت مانگ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں اپنے بھائی سے مل لوں پھر آپ کو کھانا بھی کھلاؤں گی اور۔۔۔"وہ اٹھی۔"جیب بھی گرم کروں گی اچھے سے۔"اے ایس آئی نے سپاہی کو اشارہ کیا۔وہ ہالے کے آگے آگے چلتا گیا۔ذرا فاصلے پہ سامنے بالکل عین سامنے وہ تھا۔اس کا بھائی حسن سلطان سادہ ٹی شرٹ اور شارٹس میں ملبوس وہ گھبرایا ہوا تھا۔اس کا رنگ سفید تھا لیکن وہ اپنی گردن سیدھی کیے کھڑا تھا۔ہالے کو دیکھ کر اس کا سرخ چہرہ برہمی سے دہکنے لگا۔وہ سلاخوں پہ ہاتھ رکھے آگے ہوا۔

" تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟ " وہ دبا دبا غرایا۔

" جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی جاؤ یہ جگہ تمھارے آنے کی نہیں ہے۔"اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ سلاخیں توڑ کر باہر آجائے۔

" میری بات سنو حسن میں تمھیں نکال لوں گی۔تم پریشان مت ہونا۔"وہ اسے تسلی دے رہی تھی۔

" تم یہاں سے جاؤ مجھے تمہاری موجودگی پریشان کر رہی ہے۔تم کیوں میری جان کے پیچھے پڑ گئی ہو خدا کا واسطہ ہے یہاں سے جاؤ۔"وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔اس کی غیرت گوارہ نہیں کرتی تھی کہ اس کی بہن یوں تھانے میں ایک ہزار مردوں کے بیچ اس کے لیے خوار ہو۔

" بی بی یہ دلاسا تسلی بعد میں کر لینا پہلے بات کر لو۔"سپاہی ناگواری سے بولا تھا۔

"اے میری بہن سے تمیز سے بات کرو۔"حسن غرایا تھا۔اس کے کان تک سرخ ہو گئے تھے بازو کی نسیں ابھر آئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہالے تم جاؤ میں کہتا ہوں جاؤ۔عمر کو بھیجو وہ ان سب کو ہینڈل کر لے گا عمر کو بھیجو تم جاؤ۔"وہ اس کی منت کر رہا تھا۔ہالے مڑ گئی وہ اس کی نہیں سن سکتی تھی۔وہ واپس میز تک آئی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا لی۔اب کے اس میز کے اس پار ایس ایچ او بیٹھا تھا۔

" جی بی بی اب آپ کیا کہتی ہیں صلح صفائی کریں گی یا پھر۔۔۔"

" ہم ایف آئی آر کریں گے۔"مشتعل دانش آگے آیا۔"میرے بیٹے کو مارا پیٹا ہے ارے جانوروں کی طرح ہاتھ چلتے ہیں اس کے بھائی کے۔اوپر سے میرے بیٹے کی امپورٹڈ بائیک بھی چوری کی ہے اس کے بھائی نے۔ہم ایف آئی آر کے بغیر ٹلیں گے نہیں۔"وہ بلند آواز میں انگلی اٹھائے دھمکا رہا تھا۔ہالے نے سکون سے ان کو دیکھا۔

" میں بھی ایف آئی آر کروں گی۔"وہ ایس ایچ او کی جانب مڑی۔

" کاٹیں ایف آئی آر میری گاڑی گمشدہ ہے اور میرا شک ان کے بیٹے نبیل پہ ہے اور اس کے ساتھ ان دونوں کے بیٹے۔۔ہاتھ سے بینچ پہ بیٹھے دونوں آدمیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"جواد اور احمد یہ دونوں بھی شامل تھے۔کاٹیں ایف آئی آر۔جلدی کریں۔یہ اگر میرے بھائی کے خلاف ایک ایف آئی آر کٹوارہے ہیں تو میں دس کٹواؤں گی۔میرا بھائی تھانے میں ہے تو ان کے بچے بھی بغیر اے سی اور مچھروں میں سوئیں گے۔آج جمعہ ہے کل کورٹ بند ہے دو دن بعد کورٹ کھلے گا۔پھر دیکھیں گے کس کے حق میں فیصلہ ہوتا ہے۔"یہ کوئی بائیس تئیس سالہ الہڑ لڑکی نہیں لگ رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔یہ سنجیدہ معملہ فہم اور کائیاں تھی۔ایس ایچ او نے مقابل لوگوں کو دیکھا۔وہ اس بازی کے پلٹ جانے پہ جتنا حیران ہوتے اتنا کم تھا۔

" دیکھیں ٹھیک ہے آپ کے بھائی پہ ایف آئی آر نہیں ہوگی۔"ان میں سے ایک نے کہنا شروع کیا۔

" لیکن آپ کے بھائی کو ہمارے لڑکوں سے معافی مانگنی ہوگی اور آئندہ اس قسم کی حرکتیں نہ کرنے کا وعدہ کرنا ہوگا۔"ہالے نے سینے پہ بازو باندھ کر سکون سے ان کو دیکھا۔

" ٹھیک ہے وہ معافی مانگ لے گا۔"وہ کہتے ہوئے اٹھی۔ایس ایچ او کی جانب دیکھا پھر ان تینوں کی جانب دیکھا۔

" وہ معافی مانگ لے گا اور اس کے بعد میں ایک الگ ایف آئی آر کروں گی اور اس میں لکھواؤں گی کہ جب میں اپنے بھائی کا میچ دیکھنے گراؤنڈ گئی تب آپ کے تینوں بچوں نے مجھے ہراساں کیا، میرے ماضی اور مستقبل کے بارے میں نازیبا باتیں کیں۔ایک ہجوم کے سامنے میرے کردار کی بات کی اور اگر ایف آئی آر نہ کاٹی گئی تو میں یہی ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پہ لگاؤں گی۔آپ کے بچے "Harassers" کے طور پہ جانے جائیں گے۔ان کی فیمیل دوستیں ان کا بائیکاٹ کر دیں گی۔ان کے میل دوست ان سے ملنے سے کترائیں گے۔آپ کے بچے۔۔۔"وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی ٹھنڈے پر سکون لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔"برباد ہو جائیں گے۔"میں ان کا فیوچر تباہ کر دوں گی لیکن خیر فی الحال معافی ضروری ہے ایس ایچ او صاحب پلیز میرے بھائی کو بلوا دیں۔ " وہ آخر میں معصومیت سے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہم بات ختم کرنے کو تیار ہیں۔بس ہمارے بچوں کا نام نہ آئے۔"ان تینوں نے ایک ساتھ ہتھیار ڈالے تھے۔ہالے مسکرائی۔ایس ایچ او کے چمچے نے گلا کھنکھار کر ان کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

" آپ دونوں بس اپنی بات کریں گے یا صاحب کے چائے پانی کا انتظام بھی کریں گے ؟ اتنی دیر سے صاحب کو بٹھا رکھا ہے تم لوگوں کا نوکر ہے کیا ؟ "

" ہاں ہے نوکر۔عوام کا نوکر ہی تو ہے۔"

ابھی ان میں سے کوئی کچھ کہتا جب اپنے عقب سے آتی آواز پہ سب ٹھٹک گئے۔وہ عمر حیات تھا صبح والی کف شرٹ میں ملبوس اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔ہالے کو وہاں دیکھ اس کے جبڑے کی رگیں تک تن گئی تھیں۔وہ یہاں موجود واحد عورت تھی۔زندگی میں پہلی بار عمر کو ہالے کی موجودگی بری لگی تھی۔وہ آگے آیا۔اس کے لیے کرسی رکھی گئی۔ایس ایچ او آگے پیچھے گھومنے لگا۔حسن کو باہر لایا گیا۔وہ جیسے ایک پیر پہ کھڑا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ حسن کو چھڑوا کر باہر لے آئے تھے۔عمر کے تاثرات سپاٹ اور سخت تھے۔وہ دونوں اپنی گاڑی کی جانب جا رہے تھے۔حسن ان کے آگے تھا۔باہر سڑک پہ آ کر عمر نے ہالے کو کہنی سے کھینچ کر گاڑی کے ساتھ لگایا۔یہاں کافی اندھیرا تھا۔یہ جگہ تھانے سے ذرا آگے تھی۔

" کس کی اجازت سے آئیں تھیں یہاں ؟ " اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر پوچھا۔

" میں۔۔۔میں نے کال کی تھی۔"وہ بدقت بول پائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کتنے مرد تھے وہاں جانتی ہیں ؟ کیسی نظر تھی ان کی ؟ جرأت کیسے ہوئی آپ کی۔"وہ بلند آواز میں چلایا۔ہالے بس اس کو دیکھے گئی۔یہ عمر نہیں تھا۔یہ عمر ہو ہی نہیں سکتا تھا۔عمر کبھی ہالے پہ چلا نہیں سکتا تھا۔

" میں تمہاری پابند نہیں ہوں۔جہاں میرا دل چاہے گا وہاں جاؤں گی۔میرے شوہر بننے کی کوشش نہ کرو۔مت بھولو یہ ایک کاغذی رشتہ ہے۔"وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔اسی کے لہجے میں جواب دیتی اپنا بازو چھڑوانے لگی۔حسن بس ان کو دیکھتا رہا۔

" بکواس بند کرو اپنی۔"اس نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔"اس وقت میرا دماغ سخت گھوما ہوا ہے۔میں آپ کی کوئی بکواس سننا نہیں چاہتا۔مجھے بس یہ بتائیں آپ کی جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔میں بھونک کر گیا تھا ناں ، بولا تھا ناں میں نے کچھ بھی ہو تو مجھے کال کرنا۔سمجھ نہیں آتی دماغ میں کچھ گھستا نہیں ہے ؟ " وہ سرخ آنکھیں لیے بلند آواز میں بول رہا تھا۔کہنیاں اب تک جکڑ رکھی تھیں۔اس کی گرفت آہنی تھی۔

" میری بہن سے اس طرح بات مت کرو۔"دفتعاً وہ دونوں ٹھٹکے۔وہ دونوں حسن کی موجودگی کو فراموش کیے ہوئے تھے۔وہ سرخ سنجیدہ آنکھیں لیے آگے آیا۔عمر متعجب تھا۔ہالے کی کہنیوں پہ اس کی گرفت ہلکی تھی۔حسن نے ایک جھٹکے میں اس کا بازو آزاد کروایا۔

" تم بیچ میں مت آؤ۔میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں۔"عمر نے ناگواری سے ٹوکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہاری بیوی ہونے سے پہلے وہ میری بہن ہے اور میری بہن سے اس طرح بات مت کرو۔وہ تمہاری بیوی ہے غلام نہیں۔"نہ ان دونوں کی طرح اس کا لہجہ بلند تھا نہ اس میں کوئی طنز تھا۔وہ بس ہالے کا بازو پکڑے کھڑا تھا اور وہ شل سی اس کے ساتھ کھڑی تھی۔

" جو بھی مسئلہ ہے گھر جا کر سلجھاؤ لیکن میری بہن سے اس طرح بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ۔"وہ تنبیہہ کرتے ہوئے سنسان سڑک پہ آگے بڑھ گیا۔ہالے نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کے پیچھے جانے لگی۔عمر گہری سانس بھرتا اپنا غصہ قابو کرتا ان کے پیچھے چلنے لگا۔سڑک پہ چلتے حسن کے قدم شکستہ اور خوف زدہ تھے۔نا جانے کیوں ایک خالی پن سا تھا جو دل کو جکڑ رہا تھا۔یہی حال ہالے کا بھی تھا ۔اس کا دل کیا تھا وہ حسن پہ آئی سب تکالیف خود پہ لے لے۔یہ وہ بچہ تھا جسے ماں کی طرح پالا تھا۔ اپنا وقت ، پیسہ ، جذبات سب اس پہ خرچ کیا تھا۔ایسا نہیں تھا کہ ان کے درمیان لڑائی نہیں ہوتی تھی لیکن ایسا بھی نہیں تھا کہ صلح نہ ہوتی ہو۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا غیر متعین کردہ سمت کی طرف جا رہا تھا ۔

" آئی ایم سوری حسن۔"اپنے پیچھے سے آتی ہالے کی آواز پہ وہ لمحہ بھر کو رکا۔ان کے پیچھے مناسب فاصلے پہ چلتا عمر بھی رکا۔حسن کی آنکھیں اس نیم اندھیرے میں بھی زخمی سی لگتی تھیں۔وہ بچہ بہت ہرٹ لگتا تھا۔

" تم سوری نہیں ہو ہالے۔"وہ عجیب سے لہجے میں بولا۔"اور اگر ہو تو کس کس بات کے لیے ؟ "آنسو بہنے لگے۔وہ سولہ سال کی عمر میں چار گھنٹے تھانے رہ کر آیا تھا۔وہ ڈرا ہوا تھا ،خوف زدہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بابا مر گئے اور میں تب سے تمھارے ساتھ مل کر رو نہیں سکا کیا تم اس کے لیے سوری ہو ؟ "اس کی آواز کپکپائی۔ہالے کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے۔

" اماں بیمار تھیں۔میں اکیلا تھا۔میرے پاس رقم نہیں تھی میرے پاس کوئی اپنا نہیں تھا تم اس کے لیے سوری ہو ؟ " اس کا لہجہ بلند ہوا آنکھوں کا زخمی پن دل چیرنے لگا۔ہالے بس اس کو سنتی رہی آج اسے بولنے کا حق تھا۔

" شمس چچا نے مجھے اتنا مارا اتنا مارا کہ میں دو دن چل پھر بھی نہیں سکا اور میرے پاس پین کلر تک کے پیسے نہیں تھے اور میرے پاس تم نہیں تھی، کیا تم اس کے لیے سوری ہو ؟ " وہ رو رہا تھا بلند آواز میں روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔نیم اندھیری سڑک کو اس پہ ترس آیا۔

" میرے باپ کا قتل ہوا تھا۔یہ جاننا میرا حق تھا لیکن تم نے چھپایا۔کیا تم اس کے لیے سوری ہو ؟ "

" برونو مر گیا۔میں ایک بار پھر اکیلا ہو گیا۔بھری دنیا میں بالکل اکیلا اور تم تب بھی میرے ساتھ نہیں تھی۔تم مجھے اپنا بیٹا کہتی تھی اور تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا کیا تم ان سب کے لیے سوری ہو؟" اس کی ہچکیاں بندھ گئیں تھیں۔روتے ہوئے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔آنکھیں سرخ غمزدہ تھیں۔

" سب کہتے تھے یہ لڑکی ہے اور اس کے پاس تم سے زیادہ آزادی ہے۔تم سے زیادہ پیسہ ہے۔تمھارے گھر والے اس سے تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں لیکن میں کبھی تم سے جیلس نہیں ہوا کوئی بہنوں سے جیلس ہوتا ہے ہے کیا ؟ سب نے مجھے تمھارے خلاف کیا لیکن میں تمھارے ساتھ کھڑا رہا۔سب تمھارے خلاف بولتے تھے میں تمھارے حق میں بولتا تھا اور تم نے کہا میں مر جاؤں ؟ " اس کی آواز

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زکام زدہ تھی۔وہ بہ مشکل بول رہا تھا۔آنسو جیسے آج نہ بہے تو پھر کبھی نہیں بہیں گے۔ہالے بس مغموم سی اس کو دیکھ رہی تھی۔اس کا دل ٹوٹ رہا تھا روح قبض ہو رہی تھی۔

" میں تم سے محبت کرتا تھا اور تم نے کہا تم مر جاؤ۔تم نے کہا خدا کرے تم مر جاؤ حسن۔کیا کوئی اپنے بیٹے کو ایسے کہتا ہے ؟ " وہ چلایا۔

" تم کہتی ہو تم سوری ہو لیکن تم کہتی ہو حسن مر جائے۔میں تمہاری کس بات پہ یقین کروں ؟ "وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔یکدم حسن نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔"اور اب اگر تم سوری ہو بھی تو مجھے فرق نہیں پڑتا۔"وہ تلخی سے بولا۔ہالے نے قدم اس کی جانب بڑھائے۔فاصلے اس نے بڑھائے تھے ختم بھی اسی کو کرنے تھے۔

" مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔مجھے تم نہیں چاہیے ہو مجھے کوئی نہیں چاہیے۔"وہ درد سے پھٹی ہوئی آواز میں چلایا۔ہالے بس خاموش قدم اس کی جانب بڑھاتی رہی۔

" تم جاؤ۔اپنے شوہر کے ساتھ رہو۔میرا کیا ہے میں تو تمھارے لیے مر گیا ناں میرے قریب مت آؤ ۔"وہ غرایا۔

" میں تم سے نہیں ملنا چاہتا۔آئندہ میرے سامنے بھی مت آنا۔ہم دونوں بہن بھائی نہیں ہیں۔"ہالے اس کے بالکل قریب آ کر رکی۔وہ اس سے چھوٹا تھا لیکن اس کا قد ہالے سے بڑا تھا۔وہ اس کا بھائی تھا اس کا محافظ۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم بہت بری بہن ہو۔بہت بری ماں ہو۔تم نے کہا تھا حسن مر جائے تم دیکھنا حسن مر جائے گا۔ "۔ہالے نے خاموشی سے اپنے دونوں بازو اس کے گرد حمائل کر دیے اور سر اس کے سینے پہ رکھ دیا ۔حسن بولتے بولتے رک گیا۔الفاظ نے مرتے دم کی آخری ہچکی لی اور دم توڑ دیا۔یکدم وقت رک گیا۔ تھم گیا۔

عمر حیات نے طنزیہ سر جھٹکا۔"میلو ڈرامہ۔"

" آئی ایم سوری حسن۔آئی ایم سوری۔ہر چیز کے لیے سوری۔میں تم سے دور رہی اس کے لیے سوری ، برے وقت میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکی اس کے لیے سوری۔"وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی کہے جا رہی تھی۔حسن شل کھڑا رہا۔

" مجھے لگا میں سرمئی سے سیاہ ہوجاؤں گی اور تم مجھے ڈس اون کر دو گے۔میں ڈر گئی تھی میں تمھیں کھونے سے ڈر گئی تھی۔میں فیری ٹیل کی شہزادیوں کی طرح چالوں کا حصہ بن گئی تھی۔مجھے لگا میں ان سب میں تمھیں کھو دوں گی۔میں تمھیں نہیں کھونا چاہتی تھی آئی ایم سوری۔ " وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔حسن نے مدد طلب نظروں سے عمر کو دیکھا۔عمر نے باقاعدہ لعنت بھیجنے والے انداز میں منہ پھیر لیا۔حسن کے ہاتھ اب بھی شاک سے پہلو میں گرے تھے۔

" مجھ سے غلطیاں ہوئیں حسن۔مجھ سے غلط فیصلے ہوئے۔مجھے لگا اگر تم پہ برا وقت تک آئے تو خاندان کو چھوڑ دو۔لیکن میں غلط تھی۔مجھے اپنے برے میں اپنے خاندان کے ساتھ مل کر ٹھہرنا تھا تاکہ وہ وقت مجھے چھوڑ دے۔فیری ٹیل کی شہزادیوں سے غلطیاں ہوجاتی ہیں حسن مجھے معاف کر دو۔"اس کا پورا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وجود ہچکولے کھا رہا تھا۔حسن نے اپنے دونوں بازو اس کے گرد باندھ لیے۔وہ اس سے چھوٹا تھا لیکن یہ بازو مضبوط تھے ،محافظ تھے۔آپ کا بھائی چھوٹا ہو یا بڑا اگر وہ آپ کے ساتھ آپ کے برے وقت میں کھڑا ہے تو ساری دنیا ایڑی چوٹی کا زور لگا لے آپ کو گرا نہیں سکتی۔وہ ان بازوؤں کا سہارا ملتے ہی اور بری طرح رونے لگی حسن بوکھلا گیا۔

" اچھا اب بس بھی کر دو۔"وہ جیسے منت کر رہا تھا۔اس کے رونے میں اور زیادہ شدت آنے لگی۔وہ بچوں کی طرح رونے لگی۔حسن اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا اسے سینے سے لگائے کھڑا رہا۔کافی دیر بعد اس کی ہچکیاں تھمیں۔حسن نے اسے نرمی سے خود سے الگ کیا۔اس کی آنکھیں بری طرح سوج گئی تھیں۔عمر نے فوراً رخ پھیر لیا۔ہالے کے آنسوؤں سے زیادہ اذیت ناک کچھ اور نہیں تھا۔کچھ بھی نہیں

۔

" کیا تمھارے شوہر نے تمھیں بتایا ہے کہ رونے کے بعد تم کتنی بری لگتی ہو ؟ " وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ہالے نے خفگی سے اس کو دیکھا۔

" باقی کا میلو ڈرامہ گھر چل کر کر لیں ؟ " عمر کی تپی ہوئی آواز پہ ان دونوں نے مڑ کر دیکھا۔

" کیا آج رات میں تمھارے گھر پہ سو سکتا ہوں ؟ " حسن نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہر گز نہیں۔"عمر نے تندہی سے جواب دیا۔

" بہت بہت شکریہ تمہارا۔اپنے ملازمین سے کہو کھانا اور بستر تیار رکھیں حسن سلطان آج جلدی سونا چاہتے ہیں۔"وہ عمر کے قریب آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اور ہاں صبح صبح مجھے کسی قسم کا شور و غل نہیں پسند تو خیال رکھنا ورنہ ابھی تم حسن سلطان کے قہر سے واقف نہیں ہو۔چلیں بہنا ؟ " آخر میں اس نے ہالے کو دیکھ کر پوچھا۔وہ مسکرا دی۔ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔حسن نے ہالے کا ہاتھ پکڑا اور آگے آگے چلنے لگا۔عمر کلستا رہ گیا۔

"کیا تمھیں ایک مرد کا "ناں" سمجھ میں نہیں آتا۔"وہ بلند آواز میں چلایا۔

حسن ہاتھ جھلاتا آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گہری ہو گئی لیکن ان دونوں کی باتیں ختم نہ ہوئیں۔کبھی وہ دونوں معراج سلطان کی کوئی بات یاد کر کے روتے رہتے اور کبھی کوئی بات یاد کر کے ہنستے تھے۔کافی کے مگ، ادھ کھایا پزا اور عمر کے لاؤنج کی بے ترتیب حالت ،وہ جتنا کلستا اتنا ہی حسن اسے چڑانے لگتا۔وہ چھوٹا معراج تھا۔بالکل انہی کی طرح ۔وہ عمر کے طنز کا جواب طنز سے دیتا تھا۔

اس وقت ہالے اسے سارا گھر دکھا رہی تھی۔اس کے لیے عمر کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ تیار کروایا گیا تھا لیکن جیسے ہی وہ عمر کے کمرے میں آیا اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک در آئی۔وہ اپنے بیڈ پہ بیٹھا لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا بلکہ مصروف کیا تھا ہالے کو اپنی ناراضگی دکھا رہا تھا۔

" میں آج یہاں سوؤں گا۔"حسن کے اس اعلان پہ ہالے بھی گڑبڑا گئی تھی۔عمر نے بے یقینی سے اس کو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہتا ہو کہ اس نے واقعی عمر حیات کے کمرے میں رہنے کی بات کی ہے اس کی اتنی جرأت ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہاں ٹھیک ہے تم یہاں سو جاؤ۔عمر ویسے بھی ہمارے کمرے میں جائے گا۔"اس نے عمر کو دیکھتے ہوئے ہمارے پہ زور دیا تھا۔مطلب وہ اپنے رشتے کی حیثیت حسن کو نہیں بتانا چاہتی تھیں ہمم گڈ۔وہ دانت پیستے ہوئے اٹھ آیا۔حسن اب آگے جا کر کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔وارڈروب کھول کر چیک کر رہا تھا۔ہالے چوکھٹ میں کھڑی تھی۔

" یہ میرا کمرہ ہے اور مجھے اپنے بستر کے علاوہ کہیں نیند نہیں آتی۔"وہ ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا البتہ ناراض وہ اب بھی تھا۔

" بچہ ہے وہ عمر اس سے کیسی ضد ؟ "

" میں یہ شرٹ پہنوں گا۔"وہ دونوں اس کی آواز پہ مڑے تھے اس کے ہاتھ میں سفید کوری بٹنوں والی شرٹ تھی۔اس کے چہرے پہ چھوٹے بچوں جیسی خوشی تھی۔عمر فوراً اس تک گیا اور جھپٹ کر شرٹ اس کے ہاتھ سے لے لی لیکن حسن کی گرفت اتنی بھی ہلکی نہیں تھی۔اس نے شرٹ کا کونہ تھامے رکھا ۔

" یہ میری سب سے مہنگی شرٹ ہے نہیں دے رہا میں۔"وہ بالکل بچوں کی طرح ضد کر رہا تھا۔

" میں یہی شرٹ پہنوں گا ورنہ میں ابھی کے ابھی جا رہا ہوں۔"اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہہ کی۔ہالے تو مانو چند گھنٹوں میں ان سے عاجز آ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" عمر بچہ ہے وہ۔"اس نے بظاہر مسکرا کر کہا لیکن اندر ہی اندر اسے سخت طیش چڑھ رہے تھے کس طرح وہ ایک بچے سے مقابلہ کر رہا تھا۔عمر نے ہالے کی وارننگ دیتی آنکھیں دیکھیں پھر شرٹ کو ایک حسرت بھری نظر سے دیکھا۔

" اگر اس پہ ایک بھی داغ لگا یا پھر یہ کہیں سے پھٹی تو خدا کی قسم ابھی تم مجھے جانتے نہیں ہو۔"وہ حسن کے کان کے قریب غراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

" کیا زمانہ آگیا ہے یہی لوگ تھے جو کچھ وقت پہلے مآب حسن سلطان کے آگے پیچھے گھومتے تھے۔۔۔چچ چچ۔"اس کی آواز پہ عمر تھم گیا۔

" کبھی کافی شاپ ، کبھی پارک ہر جگہ میرے پیچھے آیا کرتے تھے کہ میں بس ایک بار اپنی دوستی کا شرف ان کو بخش دوں بس ایک بار ان سے بات کر لوں اور اب دیکھو وہی لوگ کیا سے کیا ہو گئے دیکھتے دیکھتے۔"اس نے مصنوعی افسوس سے کہتے ہوئے خود کو جیسے بیڈ پہ پھینک سا دیا۔عمر کے دل پہ جیسے گھونسا لگا۔

" دیکھیں دیکھیں اس کو کس طرح بیڈ پہ خود کو پھینک رہا ہے ٹوٹ گیا تو ؟ جانتے بھی ہو کس سے ڈیزائن کروایا ہے میں نے سارا فرنیچر ؟"

" ہالے اپنے شوہر کو لے جاؤ۔یہ میری نیند خراب کر رہا ہے۔"حسن نے بد مزہ ہو کر کہا۔عمر کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ اس کا گلا دبا دے یا پھر کم از کم اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے تو باہر پھینک دے۔ وہ ایسا کر بھی گزرتا اگر ہالے اس کو بازو سے پکڑ کر باہر نہ لے کر جاتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہو گیا ہے تمھیں بچہ ہے وہ۔"باہر آ کر ہالے نے اس کو گھرکا تھا۔وہ جواب دیئے بغیر آگے بڑھ گیا۔بھئی ناراض تھا وہ۔ہالے نے گہری سانس بھری اور اس کے پیچھے گئی۔وہ خفگی سے سیڑھیاں اترتا نیچے جا رہا تھا۔وہ نچلے زینے پہ تھا اور ہالے سب سے اوپری زینے پہ۔

"کسی انسان نے اگر صبح ناشتہ نہ کیا ہو اور پھر دوپہر کا کھانا بھی نہ کھایا ہو، پھر اگر رات کا کھانا بھی نہ کھا سکا ہو تو ؟؟ " ہالے کی آواز پہ اس کے قدم تھم گئے۔

"کیا اسے بھوکا سو جانا چاہیے ؟ ہوں ؟ "عمر نے مڑ کر اس کو دیکھا۔وہ کہنا چاہتا تھا تو میں کیا کروں؟لیکن کہہ بیٹھا۔

"کچن میں آ جائیں کچھ بنا دیتا ہوں۔"بولا اور مڑ گیا۔اب اس سے زیادہ مروت وہ دکھا نہیں سکتا تھا۔

ایک ڈاکٹر کو اگر بیماری بتا دو تو وہ علاج کر کر ہی ہٹے گا۔ایک استاد سے اگر سوال سمجھانے کا کہہ دو تو اپنا پوری توانائی لگا کر جواب بتا کر ہی ہٹے گا۔اسی طرح ایک شیف کو اگر اپنی بھوک بتا دی تو وہ آپ کا پیٹ بھر کر ہی ہٹے گا۔اچھا کھانا بنانے والا وہ نہیں ہوتا جس کے ہاتھ میں ذائقہ ہو اصل شیف وہ ہوتا ہے جو کسی کی بھوک کا حال جان لے تو بے چین ہو جائے اور جب تک وہ انسان کھانا کھا نہ لے شیف پہ سکون حرام ہوتا ہے۔وہ کچن میں آئی تو برتنوں کی اٹھا پٹخ جاری تھی۔نان اسٹک فرائنگ پین میں صرف اتنا تیل تھا جتنا کوئی نو زائیدہ بچہ گھونٹ لیتا ہو۔وہ فریج سے میٹ نکال رہا تھا۔پتلا چپلی کباب کی شکل میں بنا ہوا میٹ۔ساتھ ساتھ کبھی کسی سامان کو یہاں پھینکتا تو کبھی وہاں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آؤ لڑیں۔"ہالے کی آواز پہ اس کے میٹ بناتے ہاتھ لمحہ بھر کو رکے پھر اسی تیزی سے چلنے لگے۔وہ اس کے کندھے پہ نظریں جمائے کہے گئی۔

" ادھورے جھگڑے اور لڑائی کے بعد کا کینہ رشتوں کے لیے سلو پائزن ثابت ہوتا ہے۔یہ آہستہ آہستہ رشتے کھا جاتا ہے۔اس لئے کہہ رہی ہوں آؤ لڑیں۔"وہ اب بھی نہیں مڑا۔میٹ کا ٹکڑا تیل میں ڈالا۔شڑ شڑ کی آواز سارے کچن میں گونج گئی۔

" سخت زہر لگ رہے ہو۔"ہالے نے ایک بار پھر کوشش کی۔

" بالکل زہر اور یہ تمہاری شرٹ بالکل بھی سوٹ نہیں کر رہی تم پہ۔"عمر نے لب بھینچ لیے لیکن مڑا نہیں۔میٹ پک رہا تھا اور اب وہ پلیٹ میں سلاد بنا رہا تھا۔سبز پتے سفید پلیٹ کو ڈھک گئے۔اب وہ اطراف میں کٹے ہوئے کھیرے سجا رہا تھا۔میٹ پک کر سنہری ہونے لگا تھا۔

" وہ جس کمرے کے لیے تم میرے بھائی سے لڑ رہے تھے ایسا بھی کیا ہے اس کمرے میں ؟ ایسا لگتا ہے جیسے کسی خبطی بوڑھے کا کمرہ ہو۔"اور بس اب کے وہ مڑا تھا۔

" آپ خود کون سی شہد لگ رہی ہیں ہاں؟ اور میرا کمرہ ایک شاہکار ہے۔میرے منہ مت لگیں چپ چاپ اپنا کھانا کھائیں اور جا کر سو جائیں۔"وہ سخت خفا تھا۔

" تمھیں مجھ سے سوری کہنا چاہیے۔کتنی بدتمیزی کی تھی تم نے بھول گئے ؟ "

" اچھا میں سوری بولوں ہاں؟ اور آپ کے منہ سے تو پھول جھڑ رہے تھے۔کمر دکھ گئی میری پھول چنتے چنتے۔"اس کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ٹھیک ہے میں تھانے چلی گئی لیکن میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔ تم میری کالز نہیں لے رہے تھے، کوئی اور مرد میرے پاس تھا نہیں۔ایسے میں مجھے بتاؤ میں کیا کرتی ؟ " وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہی تھی وہ عمر کو موقع دے رہی تھی کہ وہ دل میں رکھی بات نکال دے۔

" میں آئی جی کے ساتھ تھا کیسے کال اٹھاتا ؟ آپ سے پہلے حسن مجھے کال کر چکا تھا۔میں نے گھر پہ کال کر کے آپ کا پوچھا تھا لیکن آپ پہلے ہی نکل چکی تھیں۔"وہ چمٹا رکھے آگے آیا۔اس کے کان سرخ تھے چہرہ برہم۔

" کتنے مرد تھے وہاں جانتی ہیں ؟ مجھے مسئلہ مردوں سے نہیں تھا نہ آپ میرے لیے نا قابل اعتبار ہیں لیکن وہ پولیس والے ہیں ان کی باتیں گالیوں سے شروع اور گالیوں پہ ختم ہوتی ہیں۔آپ ایسے ماحول میں بیٹھی تھیں ظاہر ہے مجھے غصہ آئے گا۔"ہالے چپ چاپ اس کو سنتی رہی۔وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہا تھا۔

" مجھے مسئلہ ان مردوں سے کبھی بھی نہیں تھا لیکن جس بات پہ حسن اور ان لڑکوں کے درمیان مار پیٹ ہوئی تھی آپ بتائیں اگر وہی بات وہ لوگ اس مجمعے میں ان سب مردوں کے سامنے کرتے تو آپ کو کتنی تکلیف ہوتی ؟ کوئی آپ کے کردار کی بات کرے مجھے اچھا نہیں لگتا۔آپ کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔"وہ آخر میں ایسی بے بسی سے بولا کہ ٹھٹک گئی۔

"کیوں ؟ تمھیں میری تکلیف سے تکلیف کیوں ہوتی ہے ؟ " عمر چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا پھر مڑ گیا۔اب وہ دوبارہ فرائنگ پین کے سامنے کھڑا میٹ الٹ پلٹ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کیونکہ۔۔۔آپ نے میری جان بچائی تھی۔"وہ ہلکی آواز میں بولا لیکن دور کہیں شاید وہ دونوں جانتے تھے وجہ یہ نہیں تھی۔اب کے وہ نارمل تھا وہ اپنی بات کہہ چکا تھا دل کا بوجھ ہلکا ہوگیا تھا۔ہالے اب میز کے گرد رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی تھی۔عمر نے پلیٹ میں فرائیڈ بیف کے تینوں ٹکڑے رکھے اطراف میں سجے سلاد کے سبز پتے اور کھیرے رکھے۔اس نے پلیٹ میز پہ رکھی اپیرن اتار کر دوبارہ جگا پہ رکھا ۔

" بیٹھو یہاں۔"ہالے نے نرمی سے کہا۔اس نے اچنبھے سے اس کو دیکھا۔

" کھاؤ۔تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"وہ متعجب سا اس کو دیکھتے ہوئے بیٹھ گیا۔ہالے نے پلیٹ اس کے آگے سرکائی۔کانٹا اور چمچ اس کی پلیٹ میں رکھا۔

" صبح میں تمہاری انٹرمیڈیٹ فاسٹنگ ، دوپہر سے شام تک آئی جی کا انتظار اور پھر شام سے لے کر اب تک تم مسائل میں الجھے ہو کھانا کب کھایا ہوگا؟"عمر مسکرایا۔ہالے اٹھ کر فریج تک گئی۔پانی کی بوتل نکال کر واپس میز تک آئی۔وہ اس کو دیکھتا رہا مسکراتے ہوئے متعجب سا۔

" نہ کریں میں رونے لگ جاؤں گا اتنی فکر ؟ "

" راس نہیں آ رہی ناں؟ اسی لیے کرتی بھی نہیں۔"اور پھر دونوں ایک ساتھ ہنس دیے۔دونوں کی سیاہ آنکھوں میں چمک تھی۔وہ آنکھیں ایک جیسی لگتی تھیں بالکل ایک بالکل قریبی۔وہ سر جھکائے کھانا کھانے لگا۔ہالے اٹھ کر جانے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کھانے کے بعد تھوڑی کافی مل سکتی ہے ؟ " وہ جاتے جاتے ٹھہر گئی۔یقیناً اسے کافی کی طلب نہیں تھی ۔وہ بس اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔نہ جانے کیوں اسے یہ مکان ہالے کی موجودگی کے بعد گھر لگنے لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پر تعیش کمرے کی ساری بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔نیم اندھیرے میں اگر سہج سہج کر قدم رکھتے فروا سلطان کے بیڈ کی طرف آؤ تو وہ کروٹ کے بل سو رہی تھی۔اس نے آنکھیں میچ رکھی تھیں اپنے اوپر پڑے لحاف کا کونہ سختی سے جکڑ رکھا تھا۔یکدم وہ ایک جھٹکے سے بیدار ہوئی۔ اس کا تنفس بری طرح پھولا ہوا تھا۔ماتھے پہ اے سی کی خنکی کے باوجود پسینہ تھا۔وہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی میک اپ سے پاک اس کا چہرہ کافی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔اس نے گردن ترچھی کر کے ایک نظر اپنی دائیں طرف سوتے شمس کو دیکھا پھر اپنے نائٹ گاؤن کی ڈوری باندھتی بیڈ سے نیچے اتر آئی۔ٹھنڈے فرش پہ پیر رکھے تو ایک یخ سا تاثر ریڑھ کی ہڈی تک گیا۔اس کا چہرہ گھبرایا ہوا پریشان تھا۔

" وہ واپس نہیں آ سکتا۔میں نے اس عورت کو واپس بھیج دیا تھا۔وہ واپس کیسے آ سکتا ہے ؟ "اس کے لب بغیر آواز کے پھڑپھڑائے۔

" تم دعا کرو فروا کہ وہ واقعی مر گیا ہو کیونکہ اگر وہ زندہ رہا تو تمھیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"پس منظر میں دور کہیں نگین کی آواز گونج رہی تھی اور دور کہیں یہ سچ بھی لگ رہا تھا۔وہ جب سے ان کی زندگی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں آیا تھا گردن کا پھندہ نا محسوس انداز میں تنگ پڑتا جا رہا تھا۔وہ بالکنی کا دروازہ کھول کر ریلنگ کے پاس چلی آئی۔

مناظر بدلے۔

نگین ہسپتال کے بیڈ پہ بیٹھی تھی۔ڈاکٹر اسے اس کی بیٹی تھما رہے تھے۔فروا اور حسینہ اس کے دائیں بائیں بیٹھی تھیں۔نگین نے نم آنکھوں سے بچی کو ہاتھوں میں لیا۔اس کے چہرے کو دیکھا وہ کافی دیر سے اپنے بچے کو دیکھنا چاہتی تھی اسے محسوس کرنا چاہتی تھی اس کی بے قراری ایک پل میں جیسے اڑن چھو ہو گئی۔

" یہ کون ہے؟ " اس نے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔اس کمرے میں موجود ہر انسان کے چہرے کا رنگ سفید پڑا تھا۔ان کا جھوٹ ایک پل میں پکڑا جائے گا کسی کو اندازہ نہیں تھا۔

" یہ تمہاری بیٹی ہے نگین کیسا مذاق کر رہی ہو؟ " فروا اب اس کے سامنے آ کر بولیں۔نگین نے خالی خالی آنکھوں سے اس کو دیکھا۔

" لیکن میرے یہاں تو بے بی بوائے ہوا تھا۔مم۔۔میں نے خود آواز سنی تھی۔ میرا نشہ ٹوٹا تھا۔وہ بے بی بوائے کی آواز تھی۔"اسے اپنی آواز کھوکھلی لگی اسے مہر ماہ اجنبی لگی۔اسے مہرماہ سے کسی قسم کی ممتا محسوس ہی نہیں ہوئی۔وہ بس اسے بازوؤں میں اٹھائے بیٹھی رہی۔یہ کیسی اولاد تھی جسے چومنے کا دل بھی نہیں کر رہا تھا؟ جسے دیکھ کر نہ وہ رو رہی تھی نہ ہنس رہی تھی۔وہ بس ہر احساس سے خالی تھی۔یہ اس کا بچہ نہیں تھا یہ ہو نہیں نہیں سکتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کیسی باتیں کر رہی ہو نگین۔وہاج نے سن لیا تو ایک حشر برپا ہو جائے گا۔ تم اس کے غصے کو جانتی نہیں ہو ؟ یہ تمہاری بیٹی ہے۔تمھارے یہاں بیٹی ہوئی ہے۔"

ابھی وہ کچھ کہتی کہ کمرے کا دروازہ کھول کر وہاج اور گھر کے باقی مرد اندر داخل ہوئے۔نگین خاموش ہو گئی۔وہاج بے قراری سے آگے آیا نگین کو نرمی سے خود سے لگایا۔

" آئی ایم سوری نگین میں تمہارے ساتھ نہیں تھا تم ٹھیک ہو ؟ " وہ فکر مند تھا۔نگین نے پلکیں جھپکا کر اس کو تسلی دی۔

اب کے وہاج نے اس کے ہاتھوں سے بچی کو لے لیا۔یوسف سلطان نے پاس آ کر نگین کا سر چوما۔

" یہ۔۔۔یہ میری بیٹی ہے میری بیٹی۔۔۔"وہ فرط جذبات سے کمرے کے ایک ایک نفوس کو اپنے ہاتھوں میں تھامی ہوئی بچی دکھا رہا تھا۔شمس نے اس کے ہاتھ سے مہر کو لے کر پیار کیا۔پھر بچی معراج سلطان کو تھمائی۔

" میری بیٹی ہے۔میری بیٹی۔"وہ ہر ایک کے سامنے بس یہی دہرا رہا تھا۔اس آدمی کی خوشی کے لیے نگین ساری دنیا تیاگ سکتی تھی۔بے بی بوائے کا خیال دل سے جاتا رہا۔ہسپتال سے واپسی کے بعد یوسف سلطان نگین کو سلطان منزل لے آئے تھے۔اوپری منزل نگین کے لیے مختص کر دی گئی گو کہ وہاج کی غیرت کو یہ گوارا نہیں تھا کہ وہ اپنے سسرال میں رہیں لیکن چالیس دنوں تک نگین کی دیکھ بھال اور بچی کے لیے انہوں نے یہ بات قبول کر ہی لی۔نگین اپنے کمرے میں بیٹھی تھی بچی کو بیڈ پہ لٹا رکھا تھا۔وہ بس خاموشی سے اسے تکے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سیاہ سادہ سوٹ پہن رکھا تھا جس میں اس کی دو دھیا رنگت دمک رہی تھی۔لمبے بال کمر تک آتے تھے۔آنکھوں میں ایک بے بسی بھری نا سمجھی تھی۔تب ہی دروازے پہ ہلکی دستک ہوئی۔نگین نے با آواز آجاؤ کہہ کر اجازت دے دی۔نوارد فروا تھی۔بھوری آنکھوں میں ڈھیر ساری نرمی لیے وہ اندر چلی آئی۔آجکل اس کا اور نگین کا سامنا ہوتا رہتا تھا۔وہ آتی کئی کئی گھنٹے مہر کو گود میں لے کر بیٹھی رہتی۔

" تم سے ایک بات پوچھوں ؟ " کافی دیر بعد نگین نے مہر کو گود میں لیے بیٹھی فروا سے پوچھا۔فروا نے مہر کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ نگین کو نہیں دیکھتی تھی۔بھائی کی لاش ایک بار پھر یاد آنے لگتی تھی۔

" جب تم نے سفیر کو پہلی بار گود میں لیا تھا تو تمھیں کیسا محسوس ہوا تھا ؟ "

"Honour "اس نے یک لفظی جواب دیا پھر کہنا جاری رکھا۔"مجھے لگا تھا مجھے نوازا گیا ہے۔اولاد انعام ہی تو ہوتی ہے سفیر کے پہلے مجھے لگتا تھا جیسے کچھ ہے جو نا مکمل ہے۔لیکن اس کو گود میں لیتے ہی جیسے سب کچھ مکمل ہو گیا سب شانت ہو گیا۔"وہ آنکھوں میں الوہی سی چمک لیے بتا رہی تھی۔

نگین کے چہرے پہ سایہ سا لہرایہ۔اسے آج تک مہر ماہ کے لیے یہ سب محسوس نہیں ہوا تھا۔آج تک اس نے کبھی اسے پیار نہیں کیا تھا۔وہ بس اس کے پاس رہتی جیسے چند گھنٹوں کے لیے کسی اور کا بچہ سنبھال رہی ہو۔وہ اپنی اس کیفیت سے سخت پریشان تھی۔کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔فروا بس مہر کے ساتھ کھیلتی رہی۔نگین نے گلا تر کیا الفاظ متجمع کیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں راتوں میں کئی بار اٹھ جاتی ہوں۔ایسا لگتا ہے جیسے میری بیٹی رو رہی ہو یا پھر شاید اسے بھوک لگی ہو۔مائیں بچوں کے دل کو سمجھ لیتی ہیں۔ء وہ ایک الہام ایک وجدان کی سی کیفیت ہوتی ہے۔مجھے لگتا ہے جیسی میری اولاد تکلیف میں ہو جیسے وہ مجھ سے کہیں دور ہو لیکن جب میں اٹھ کر بیٹھتی ہوں تو مہر میرے پاس سو رہی ہوتی ہے۔میں اسے دودھ دیتی ہوں کہ شاید وہ بھوکی ہو لیکن وہ قے کر دیتی ہے لیکن مجھے پتہ ہے مجھے یقین ہوتا ہے کہ میری اولاد تکلیف میں ہے۔میرا دل کہتا ہے میری اولاد ٹھیک نہیں۔کیا تمھارے ساتھ ایسا ہوتا تھا ؟ " وہ آنکھوں میں ایک آس لیے پوچھ رہی تھی کہ شاید اسے اس کا جواب مل جائے۔وہ حسینہ سے پوچھ لیتی اگر ان کے یہاں کوئی اولاد ہوتی۔فروا کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا۔وہ بس بے تاثر چہرے کے ساتھ اس کو دیکھتی رہی۔

" تم ڈپریشن میں ہو نگین۔"وہ اسی روبوٹک انداز میں بولیں۔نگین کے ابرو تفکر سے سکڑے۔

" تمھیں Post partum depression ہے۔جانتی ہو پوسٹ پارٹم ڈپریشن کیا ہوتا ہے ؟ " نگین نے نا سمجھی سے نفی میں سر ہلایا۔

" یہ دنیا کی پندرہ فیصد ماؤں کو ہوتا ہے۔بچے کی پیدائش کے بعد ان کو اپنے بچے سے کسی قسم کا لگاؤ محسوس نہیں ہوتا۔وہ اس کے کسی کام پہ توجہ نہیں دیتیں۔نہ انہیں اپنے بچے کے لیے اپنے دل میں کوئی سافٹ کارنر محسوس ہوتا ہے۔وہ ہر وقت انہیں یا خود کو نقصان دینے کے بارے میں سوچتی ہیں۔وہ بس احساس سے خالی روبوٹک ہوجاتی ہیں۔انہیں لگتا ہے یا تو یہ بچہ اضافی ہے یا پھر یہ ان کا بچہ ہے ہی نہیں۔تم ڈپریس ہو ؟ " وہ فکر مندی سے پوچھ رہی تھیں۔نگین خالی خالی آنکھوں سے اس کو دیکھتی رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔کیا وہ ڈپریشن میں تھی ؟مناظر بدلے فروا اب بالکنی کی گرل پہ ہاتھ ٹکائے دور آسمان میں اپنا ماضی دیکھ رہی تھی۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

اس نے اپنی چالیں چلی تھیں۔اس نے ہر کام پرفیکٹ کیا تھا۔کیا کوئی جھول تھا جو رہ گیا تھا۔اور اگر رہ گیا تھا تو کل صبح وہ دیکھ آئے گی۔بالآخر اسے عمر کا خوف جو مل چکا تھا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ انسانوں کا سروائیول سازش کا جھول نہیں خدا کی طرف سے لکھا بخت ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ مگ ہاتھ میں لیے اپنے کمرے کی بالکنی میں چلی آئی۔آج کمرے میں صوفے کا اضافہ تھا۔وہی صوفہ عمر بالکنی میں رکھے بیٹھا تھا۔فون کان سے لگائے وہ برہمی سے کچھ کہہ رہا تھا۔گالیاں دے رہا تھا۔ہالے نے اسے پہلی بار گالی دیتے سنا تھا۔

" تمہارا دماغ خراب ہے؟ گالی ،گالی۔۔وہ ڈاکٹر اس نے خود اعتراف کیا ہے وہ قاتل ہے اور تم لوگ اسے میڈیکل لیو پہ جانے دے رہے ہو؟ میں۔۔۔۔گالی گالی۔۔۔۔"باقی باتیں بس گالیاں تھیں بے حد نازیبا گھٹیا گالیاں۔وہ اتنی روانی سے گالیاں دے رہا تھا کہ ہالے کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا۔ہالے گلا کھنکھار کر پاس چلی آئی۔عمر نے فورا کال کاٹی۔مگ اس کو تھماتے ہوئے وہ اس کے پاس ذرا فاصلے سے بیٹھ گئی۔پیر اوپر کر لیے۔ہالے کا کمرہ اوپری منزل پہ تھا۔یہاں کی بالکنی سے شہر کی روشنیاں دکھتی تھیں۔

" تم گالیاں دیتے ہو ؟ "عمر نے گہری سانس لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ظاہر ہے پولیس والا ہوں۔گالی کے بغیر پولیس والا ایسا ہے جیسے شادی شدہ عورت سفید ساڑھی میں۔ " عجیب بے تکی بات کی تھی اس نے۔

" تم nicely بھی بات کر سکتے ہو مجرموں سے۔"اس نے ایک اور توجیہہ پیش کی۔

" اب میں ملزم سے یہ تو نہیں کہہ سکتا ناں جناب بھائی جان ، میری جان اپنے جرم کو قبول کر لو ورنہ میرا مرا منہ دیکھوگے۔گالی دوں گا دو کان کے نیچے دوں گا فورا سب بک دے گا۔نہ بکا تو کھوپڑی کھول دوں گا۔"وہ فخر سے کہہ رہا تھا ہالے کی آنکھوں میں ناپسندیدگی تھی۔

" کھوپڑی کھول دوں گا ، کان کے نیچے دے دوں گا ، دو ہاتھ لگا دوں گا۔۔۔یہ کیسی زبان ہے ؟؟ سی کلاس کے قیدی بھی تم سے اچھا بولتے ہوں گے۔"اس نے بگڑے تاثرات کے ساتھ تبصرہ کیا۔

" جی جی سی کلاس کے قیدی تو جیل میں بیٹھ کر میلاد پڑھتے ہیں۔کل میں بھی جا کر بیٹھوں گا ان کے ساتھ۔"اور یہاں ہالے نے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیے۔اس نے مگ عمر کو تھمایا اور ایک چھوٹی سی باؤل میں رکھے ڈرائے فروٹس دانہ دانہ کھانے لگی۔

" غالبا کافی کا رنگ ایسا نہیں ہوتا ؟ "عمر کی آواز پہ اس نے گردن ترچھی کر کے اس کو دیکھا۔وہ اپنے مگ میں چائے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

" تمھارے سر میں درد تھا تمھیں اسی کی ضرورت ہے۔"عمر نے گھونٹ بھرا۔اس کے چہرے پہ خوشگوار تاثرات دوڑ گئے۔چائے یقینا بہت اچھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ بہت اچھی ہے کہاں سے سیکھی ؟ " وہ تعریف کیے بنا نہ رہ سکا۔ہالے اس کو نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ اب بھی دور شہر کی روشنیاں دیکھ رہی تھی۔کہاں کس کونے میں زیادہ بتیاں جلی ہیں ؟

" سفیر کے لیے سیکھی تھی۔"وہ اپنی رو میں کہے گئی۔"ان کو چائے سے عشق تھا۔سارا دن میٹھی چائے پیتے تھے پھر صبح ایکسٹرا ورک اوٹ۔"عمر اسی طرح چائے پیتا رہا البتہ تاثرات سپاٹ ہو گئے تھے۔اسی پل ہالے نے گردن موڑی۔

"وہ بہت اچھا تھا عمر بہت اچھا۔نرم ، خوش اخلاق ، سوبر سا۔پتہ نہیں کب کیسے وہ اس طرح کے ہو گئے ۔میں جو باتیں ہارون سے بھی نہیں کہتی تھی وہ سفیر سے کہہ دیتی تھی۔وہ بہت اچھا تھا۔"

" وہ اچھا نہیں تھا وہ "مہمان" تھا۔"عمر کی آواز پہ اس کی آنکھوں میں تعجب ابھرا۔

"وہ ایک عرصے سے اسلام آباد میں رہ رہا تھا۔وہ کراچی صرف ویکینڈز پہ آتا تھا۔کوئی ایک یا دو دن کے لیے اور ایک یا دو دن کے لیے گھر آنے والا فرد مہمان ہی ہوتا ہے۔مہمان کیسے ہوتے ہیں ؟ "اس نے ہالے کو دیکھ کر پوچھا۔

"ویل مینرڈ۔۔۔بیہیوڈ۔۔۔ڈیسنٹ۔"ہالے نے تین لفظ گنوائے۔عمر نے چائے کا مگ ہونٹوں سے لگایا۔آہ روح تک تازہ دم ہو گئی۔پھر کہنا جاری رکھا۔

"بالکل مہمان ایسا ہی ہوتا ہے اور یہی مہمان کا کور ہوتا ہے۔جس طرح سفیر کا کور تھا لیکن یاد کریں جب وہ گھر میں آکر رہنے لگا تب کیا ہوا ؟ "

" وہ گھر کا فرد بن گیا اور اس کا کور ٹوٹ گیا۔"ہالے کھوئی کھوئی سی بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بالکل وہ جب تک دور تھا۔اچھا لگتا تھا لیکن جیسے ہی قریب آیا اس کی اصلیت کھل گئی وہ ایسا ہی تھا ہالے۔گریس لیس۔۔۔کانوں کا کچا۔۔۔اور نا قابل اعتبار۔"وہ بول کر خاموش ہوا پھر اپنا مگ دیکھا۔وہ خالی ہو گیا تھا لیکن ابھی اس کی بیوی کا کپ تو بھرا ہوا تھا ناں۔اس نے ہالے کے ہاتھ سے مگ لے لیا۔وہ اسے دیکھنے لگی۔

"مدد کردوں اسے ختم کرنے میں ؟ "وہ بول کر اس کی چائے بھی ہونٹوں سے لگا گیا۔پہلے وہ بلا اجازت لوگوں کے گھروں اور ورک پلیسز میں گھس جاتا تھا اور اب وہ بغیر اجازت اپنی بیوی کی چائے کافی پی جاتا تھا آخر اس انسان کا کیا کیا جائے ؟

" یہ سب کچھ شمس نے کیا ہے میں جانتی ہوں۔حسن کو تھانے بھیجنا اس کی چال تھی۔"وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی۔"وہ کبھی بابا کے برابر نہیں آ سکا۔اب وہ حسن کو جھکا کر خود اوپر جانا چاہتا ہے Guilty pleasure یو نو۔"

"میں کل صبح یہ مسئلہ بھی فکس کر لوں گا۔شمس کو روکنا ضروری ہے۔"

"کیسے ؟ " اس نے گردن ترچھی کر کے عمر کو دیکھا۔وہ چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا۔

" شمس نے جج صاحب کا قتل نہیں کیا۔"وہ پر سکون سا بولا۔"اس ویڈیو میں جو کچھ ہوا وہ سچ تھا لیکن وہ ہارٹ اٹیک نہیں تھا۔جج صاحب کی موت دم گھٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔میں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جانتی ہوں۔"ہالے کی آواز بالکل ہلکی تھی۔"میں سب جانتی ہوں اس دن تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے پتہ تھا۔"عمر کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔

"آپ کو کیسے پتہ ؟ "ہالے نے گہری سانس لی۔

"دو لوگ ہوتے ہیں ہیں عمر جو جھوٹ نہیں بولتے۔پہلا۔۔۔مرنے والا انسان دوسرا۔۔۔خوف زدہ۔ ڈاکٹر خوف زدہ تھا۔وہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا میں جانتی ہوں۔جسے ہم اپنی کہانی کا ولن سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ اصل میں بس ایک پیادہ ہوتا ہے۔"عمر نے گہری سانس لی اور کانوں کو ہاتھ لگایا۔

" آپ بس معصوم لگتی ہیں ویسے تو آپ بھی کم نہیں ہیں۔مجھے تو لگا تھا سچ جان کر آپ ایک بار پھر مجھ سے ناراض ہو جائیں گی۔"اب کے اس نے ہالے کی گود سے ڈرائے فروٹ کی باؤل اچک لی۔

" آپ نمبرز سے کیوں خوف زدہ ہیں ؟ "اس کے اچانک سوال پہ ہالے رک گئی۔بہت کچھ تھا جو یاد آیا تھا۔بہت کچھ تھا جس نے تکلیف دی تھی۔

" تمھیں تو سب پتہ ہوتا ہے نہیں ؟"۔

"میں آپ سے سننا چاہتا ہوں۔"کچھ پل کے لیے ان دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔کافی دیر بعد وہ بولی تو آواز ہلکی تھی۔بے حد ہلکی۔

" مجھے نمبرز بہت پسند تھے۔"اس کی آواز کہیں بہت دور سے آ رہی تھی۔" کبھی کوئی دور تھا جب مجھے نمبرز سے عشق تھا۔میں ہر سبجیکٹ میں پاس ہوجاتی تھی لیکن میتھس میں میرا اے پلس آتا تھا۔"وہ رکی حلق میں بہت سی گرہیں بندھنے لگیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن پھر ہارون کی وجہ سے ہم دونوں کو ایک نئے اسکول میں داخل ہونا پڑا۔ہارون کے بلیز یو نو۔"عمر نے سر ہلایا وہ مکمل یکسوئی سے سن رہا تھا۔

"وہاں کی میتھ ٹیچر بہت سخت تھیں بہت زیادہ۔لیکن مجھے کبھی ان کی سختی بری نہیں لگی۔مجھے ان کا کسی ایک بچے کو "فیورٹ" کرنا برا لگا۔ٹیچرز کا فیورٹزم کس طرح بچوں کا دل مار دیتا ہے کوئی سمجھ نہیں سکتا ۔ان کا فیورٹ یٰسین تھا محمد یٰسین لیکن وہ ہمیشہ ہر ٹیسٹ میں مجھ سے ایک نمبر پیچھے رہتا تھا۔ٹیچر نے اس پہ ایکسٹرا توجہ دینی شروع کی لیکن کچھ بھی بدل نہیں سکا۔"وہ سانس لینے کو رکی پھر عمر کو دیکھا وہ سن رہا تھا۔

" ایک دن ٹیسٹ میں یٰسین کے مارکس مجھ سے زیادہ آئے میں شاکڈ تھی یا پھر شاید مجھے ہمیشہ اس ٹیچر کی نگاہوں میں رہنے کا شوق تھا۔میں ان کی فیورٹ بننا چاہتی تھی۔ہر کوشش ہر محنت سب کر کے دیکھ لیا لیکن وہ کبھی مجھ سے خوش ہوتی ہی نہیں تھیں۔وہ بچوں سے مقابلہ کرتی تھیں۔بچوں سے مقابلہ کرنے والے ٹیچرز بہت برے ٹیچرز ہوتے ہیں۔خیر اس دن میں یٰسین اور اپنا ٹیسٹ پیپر لے کر ٹیچر کے پاس گئی اور ان کو دکھایا کہ میرا سوال ٹھیک تھا اور یٰسین کا غلط۔وہ بھڑک گئیں۔ان کو غصہ آگیا۔ ان کو لگا میں ان پہ الزام لگا رہی ہوں بے عزتی کر رہی ہوں۔ٹیچرز کو بچوں کے بے عزتی کرنے اور سوال کرنے کا فرق سمجھنا چاہیے وہ خود کو عقل کل سمجھنے کی بجائے بچوں کو "کم عقل " سمجھنا چاہیے۔ میں بچی تھی شاید میرا طریقہ غلط ہو لیکن میں حق پہ تھی۔میرا جواب درست تھا پھر میرے نمبرز کیوں کٹے ؟ " وہ رک گئی جیسے اب مزید بولنا تکلیف دے رہا ہو جیسے اب مزید کچھ اور وہ سوچنا یا بولنا نہ چاہتی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ٹیچر نے غصے میں سزا کے طور پہ میری بریک بند کر دی۔وہ چلی گئیں۔سارے بچے چلے گئے۔میں اکیلی کلاس میں بیٹھی رہی اور پھر کسی نے کلاس کا دروازہ بند کر دیا۔"یکدم اس کا چہرے کے تاثرات میں خوف شامل ہوا۔ہاتھ کی مٹھی اضطرابی حالت میں بند کر لی۔

" میں بہت روئی چیخی چلائی لیکن کسی نے دروازہ نہیں کھولا کلاس روم کی لائٹس باہر سے آن ہوتی تھیں وہ بھی بند ہوگئیں۔کوئی باہر کھڑا تھا جس کو میری چیخیں سنائی دے رہی تھیں لیکن کوئی میرے لیے نہیں آیا۔اس واقعے کے بعد میں بہت ڈر گئی تھی مجھے اپنے ارد گرد بس گھٹن ہوتی تھی۔میں بند کمرے میں نہیں رہ سکتی تھی۔ذرا سی تنگ جگہ میرے لیے عذاب بن جاتی تھی۔یہ سب کچھ آہستہ آہستہ ٹراما بنتا گیا اور میں ذہنی مریض بن گئی۔"اس کی آنکھ سے ایک آنسو بہہ نکلا۔تکلیف حد سے سوا ہونے لگی۔

" بابا نے میرے سیشنز کروائے ٹریٹمنٹ ہوا اور پھر میں ٹھیک ہوگئی۔"

" کیا آپ واقعی ٹھیک ہو گئی تھیں ؟ " عمر ترکی بہ ترکی بولا تو ہالے رک سی گئی۔وہ چند پل اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔کیا وہ اس شخص پہ اعتبار کر سکتی تھی ؟ کیا یہ ایسا شخص تھا جس کو اپنا راز تھمایا جائے۔اور پھر اس نے عمر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلادیا۔ آنکھوں کا گلابی پن بڑھ گیا۔

" میں ٹھیک نہیں ہوئی تھی عمر۔"اس کے لہجے میں کرب سا تھا۔"میں نے کسی طرح بیماری کو ڈرا دیا اور وہ ڈر کر ایک کونے میں بیٹھ گئی۔وہ ختم نہیں ہوئی۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ بیماریاں علاج سے ٹھیک ہوتی ہیں دھمکیوں سے نہیں۔"اس کے حلق میں پھندہ سا اٹکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ نے ایسا کیوں کیا ؟ "وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔اس کی ایک ہی عادت اچھی تھی وہ جج نہیں کرتا تھا۔وہ بس بات اگلوا لیتا تھا اور پھر حل ڈھونڈلیتا تھا۔ہالے نے بے بسی سے کندھے اچکائے۔

" میں بلی ہونے سے ڈرتی تھی۔اسکول میں سب کو پتہ چل گیا تھا کہ میں سائیکائٹرسٹ کے پاس جاتی ہوں۔سب مجھے عجیب نظروں سے دیکھتے تھے جیسے کبھی ہارون کو دیکھا کرتے تھے۔میں ہارون کو روتے ہوئے دیکھتی تھی وہ جب بلی ہوتا تھا تنگ کیا جاتا تھا تب وہ بہت کمزور بہت horrible ہوجاتا تھا۔ میں اس کی گارجین تھی۔میں ہالے تھی میں ہارون نہیں بننا چاہتی تھی۔میں بلی نہیں ہونا چاہتی تھی۔" اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

" کوئی نہیں سمجھ سکتا اسکول میں بلی ہونا کس طرح آپ کی شخصیت بگاڑ دیتا ہے۔وہ کس طرح ساری عمر کا آسیب بن جاتا ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔لوگوں کو لگتا ہے بچے اپنا بچپن بھول جاتے ہیں لیکن بچپن کوئی نہیں بھولتا وہ یاد رہتا ہے کبھی یادگار ماضی کی طرح تو کبھی بری تکلیف دہ یادوں کی طرح۔میں اپنی یادوں میں برا بچپن نہیں ڈال سکتی تھی۔"

" پھر آپ نے کیا کیا ؟ "وہ مسلسل اس کی طرف متوجہ تھا۔

ہالے نے گردن کڑا لی۔

" میں کھوکھلی بہادر بن گئی۔میں نے اپنا خوف اندر دبا دیا اور۔۔گردن سیدھی کر لی۔"میرے سیشنز ہوتے رہے اور میں وہی کرتی رہی جو ڈاکٹر چاہتا تھا۔میں بہت اچھی اداکار تھی۔دو آنسو ، جھوٹے ڈرامے اور سنجیدہ اداکاری میرے لیے کبھی مشکل نہیں رہی۔میں نے اداکاری کی کہ میری بیماری ختم ہو گئی ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔virtual therapies اور کئی سیشنز کے بعد بالآخر میں ایک دبی ہوئی بیماری کے ساتھ آزاد تھی۔ میں بلی ہونے سے بچ گئی۔میں ہارون کی گارجین رہی۔میں اسکول کی bossy بچی رہی۔میں روئی نہیں ، جھکی نہیں ، کمزور نہیں پڑی۔زندگی اچھی چلی کبھی دوبارہ ایسا تجربہ نہیں ہوا لیکن پھر ایک دن مجھے تمہاری گاڑی میں بند کر دیا گیا۔"اس کی آنکھیں زخمی ہو گئیں۔لہجہ رندھ گیا۔کرب سا کرب تھا جو ہر جانب پھیل گیا۔

" مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ میں اندر سے دروازہ کھول سکتی ہوں مجھے ویسی ہی گھٹن ویسی ہی گھبراہٹ محسوس ہوئی۔دبی ہوئی بیماری قبر کھول کر واپس نکل آئی۔میں وہاں سے نکل سکتی تھی لیکن میں نہیں نکل پائی۔میں اندر سے وہی ڈری سہمی بچی تھی میں بہادر کبھی بھی نہیں تھی۔میں کھوکھلی بہادر تھی۔اور پھر میرا سارا وجود کھوکھلا ہو کر ڈھے گیا۔اس دن وہ بیماری ایک آسیب کی طرح پھر سے چمٹ گئی۔میں اب بھی کھوکھلی بہادر ہوں بیماری اب بھی اندر ہے دور کہیں پڑی سسک رہی ہے علاج مانگ رہی ہے لیکن۔۔۔۔"وہ لمحہ بھر کو رکی۔"میں اسے پھر دبا دوں گی۔"اس نے عمر کی آنکھوں میں دیکھا پھر اپنی کلائی پہ خراشوں کے مٹے مٹے نشان دیکھے۔اس کی آنکھوں میں معذرتی تاثر ابھرا۔

" اس دن کے لیے ایک بار پھر سوری۔مجھے معاف کر دینا میں نے تمھیں ہرٹ کیا۔"وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔بالکنی کا دروازہ پار کیا اور کمرے میں چلی آئی۔اس کے پیچھے عمر حیات ایک بار پھر اس دن کو اپنی یاد کا حصہ بنانے لگا۔تکلیف ایک بار پھر حد سے سوا ہونے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بالکنی کے صوفے پہ دراز عمر حیات کسی اور دن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔وہ خود کو اس دن کے لیے معاف نہیں کرسکتا تھا لیکن کیا وہ خود کو معاف کرنا چاہتا تھا ؟ یہ شاہ تاج کے گھر کی پارٹی والے روز سے دو روز بعد کا واقعہ ہے۔

ہارون کچھ کام لے کر عمر کے پاس آیا ہوا تھا۔اسے گھر میں غیر معمولی خاموشی محسوس ہوئی لیکن یہ بس چند پلوں کے لیے ہی تھی۔اگلے ہی لمحے اسے اوپری منزل سے ہالے کی دلدوز چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔وہ دیوانہ وار اوپر کی جانب بھاگا۔اسے گھر کے راستوں کا علم نہیں تھا۔وہ بس آوازوں کے تعاقب میں بھاگ رہا تھا۔وہ ایک کمرے کو دیکھتا جاتا۔اسے لگ رہا تھا کچھ برا ہے کچھ ہے جو نہیں ہونا چاہیے۔ہالے تکلیف میں تھی اور ہارون کو اسے تکلیف میں دیکھنا مشکل تھا۔ وہ اوپری منزل کی طرف آیا۔آوازیں واضح ہوئیں۔سامنے بالکل سامنے ہالے کا کمرہ تھا جہاں سے آوازیں آ رہی تھیں۔وہ دروازہ بجا رہی تھی۔چیخ رہی تھی۔ہارون کا دل رک رک کر چلنے لگا۔وجہ وہ چیخیں نہیں تھیں۔وجہ وہ منظر تھا۔وجہ عمر حیات تھا۔وہ ہالے کے کمرے کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا کمرے کی چابی اس کے ہاتھ میں تھی۔یکدم ہارون جیسے ہوش میں آیا۔عمر اسے دیکھ چکا تھا۔وہ ہارون کے اپنے نزدیک پہنچنے سے پہلے اٹھا اور برق رفتاری سے اس کے قریب پہنچ کر اس کی گردن دبوچ کر دیوار سے لگا دی۔اس کی آنکھوں میں سختی تھی اور چہرہ غیر انسانی سا تھا۔

" اگر تم نے کوئی آواز نکالی تو خدا کی قسم میں تمہاری لاش کتوں کو کھلاؤں گا۔"وہ اس کے کان کے پاس دبا دبا غرا رہا تھا۔ہارون نے اپنا پورا زور لگا کر اسے دھکا دیا۔وہ بغیر لڑکھڑائے پیچھے کو ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہارون شاہد کو اپنی جان ہالے سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔اگر تم نے اسے تکلیف دی تو خدا کی قسم تمہاری لاش کتوں کو بھی نصیب نہیں ہوگی۔"وہ اسی کے لہجے میں بولا۔عمر نے ایک دو لمحہ اسے سخت آنکھوں سے دیکھا۔ہارون اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا رہا۔

" میں اس کی بیماری چیک کر رہا ہوں۔تم دخل مت دو۔"اب کے اس کی آواز ہلکی تھی۔کمرے کے دروازے کو دھڑا دھڑ بجانے کی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں۔وہ عمر کو الزام دی رہی تھی۔ہارون کو پکار رہی تھی۔وہ ایک بار پھر واقعات مکس اپ کر رہی تھی۔

" یہ کیسا طریقہ ہے کسی کی بیماری معلوم کرنے کا ؟ کیا تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے ؟ وہ مر جائے گی۔ "ہارون دروازہ کھولنے کو آگے بڑھا۔

" کلسٹرو فوبیا چاہے آخری اسٹیج پہ پہنچ جائے بندہ مرے گا نہیں۔"ہارون کے قدم نہیں تھمے۔

" اگر تم نے اس وقت دروازہ کھول دیا تو تمہاری دوستی پہ ایک بار پھر لعنت ہو۔تم ایک بار پھر اس کا نقصان کر رہے ہو تم پہ لعنت ہو۔"اب کے اس کے قدم تھمے۔آنکھیں زخم زخم ہوئیں۔دل کو جیسے کسی نے آرے سے چیر دیا ہو۔وہ وہیں کھڑا رہا ساکت جامد۔عمر قدم قدم چلتا اس کے قریب آ کر رکا۔پس منظر میں ہالے کی چیخیں بلند ہونے لگیں۔

" ان کی تکلیف سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے لیکن تم یوں سمجھ لو کہ میں تھرما میٹر لگا کر ان کا بخار چیک کر رہا ہوں۔مجھے علاج چاہیے۔یہ بیماری ان کو ہانٹ نہیں کر سکتی۔میں کرنے نہیں دوں گا۔مجھے بخار چیک کرنے دو تاکہ مجھے علاج کرانے میں آسانی ہو۔"اس کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسی دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ہارون بار بار اضطرابی کیفیت میں اپنے ہاتھ کی مٹھی کھول بند کر رہا تھا۔عمر آنکھیں موندے دروازے سے ٹیک لگائے سکون سے بیٹھا تھا۔ہر آہ ہر بکا کے ساتھ اس کا دل ڈوب کر ابھرتا تھا۔یکدم ساری آوازیں بند ہو گئیں۔خاموشی ہی خاموشی چھا گئی۔شاید وہ تھک چکی تھی یا شاید گلا بیٹھ گیا تھا۔عمر خاموشی سے اٹھا لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے تاثرات بدل گئے۔اب وہ اداکار عمر تھا۔ہارون اس کے ساتھ اٹھا تھا۔وہ پریشان تھا۔گلٹی تھا اور اداکار نہیں تھا۔

دروازہ کھلا وہ آگے آیا۔ہالے دروازے کے بالکل ساتھ دیوار سے لگی بیٹھی تھی۔اس کے بال بکھر گئے تھے۔چہرہ رویا رویا تھا۔لیکن اس کی کلائیاں۔۔۔۔۔اس کی کلائیاں بری طرح زخمی تھیں اس نے نوچ نوچ کر ان کو زخمی کر دیا تھا۔عمر نیچے بیٹھ گیا اس کے پاس گھٹنوں کے بل۔وہ بار بار اس سے کچھ پوچھ رہا تھا کچھ کہہ رہا تھا۔وہ پریشان تھا اور اس بار یہ اداکاری نہیں تھی۔وہ بس یک ٹک اسے دیکھے گئی۔ ایک آنسو لڑھک کر گال پہ پھسل گیا۔

" میں نے پھر سے واقعات مکس اپ کر لیے ناں ؟ " وہ عمر کو دیکھتے ہوئے رندھی ہوئی آواز میں بولی۔ عمر کے دل کو جیسے کسی نے زور سے جکڑا تھا۔ہالے نے اس کے پیچھے کھڑے ہارون کو نہیں دیکھا۔سیاہ آنکھوں والا مرد اس کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور ہارون جانتا تھا جب جب یہ آدمی آجاتا ہے ہالے اس کو نہیں دیکھتی۔ادھوری محبت ایک بار پھر سوئے سوئے ڈنک مارنے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں نے پھر تمھیں الزام دیا ناں۔"وہ بس آنکھیں اس کے چہرے پہ ٹکائے پوچھ رہی تھی۔سیاہ آنکھوں والا مرد اس کی کلائی دیکھ رہا تھا۔پریشانی سے کچھ کہہ رہا تھا۔ہارون کو اپنا آپ غیر اضافی لگا۔

" میں تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی عمر۔میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔میں پتہ نہیں کیوں کیسے۔۔۔میں بس واقعات مکس اپ کر لیتی ہوں۔آئی ایم سوری عمر آئی ایم سوری۔"وہ اب رو پڑی تھی ۔گلٹ سے دکھ سے یا شاید بے بسی سے۔وہ عمر پہ الزام لگانے کے لیے معافی مانگ رہی تھی اور وہ معاف کر رہا تھا۔ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہوجاتا کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی دور میں لیکن کچھ تھا جو ٹوٹا ہوا رہتا ہمیشہ۔وہ ہارون کا دل تھا۔وہ پلٹ گیا خاموشی سے وقار سے۔اسے اس طرح پلٹنے کی عادت تھی۔وہ اپنی خوشی کو ہالے کی خوشی پہ ترجیح دیتا منظر سے غائب ہو گیا۔پیچھے ان دونوں کی سیاہ آنکھیں ایک دوسرے پہ جمی تھیں۔ایک میں الزام دینے کا گلٹ تھا اور دوسری میں چاہتے ہوئے بھی الزام قبول نہ کر پانے کا گلٹ تھا۔لیکن ان دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہوجاتا کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی دور میں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نیو یارک کی شامیں اکثر نوجوانوں کے لیے رنگین ہوا کرتی ہیں۔صاف ستھری روشنیوں سے جگ مگ کرتی سڑک پہ اس وقت یاقوت مرزا کی گاڑی بڑے کروفر سے اپنے ٹائر رکھتی جا رہی تھی۔سیاہ فام امریکی ڈرائیور گاڑی ڈرائیور کر رہا تھا۔یاقوت پچھلی سیٹ پہ بیٹھا تھا۔اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی لیکن کچھ وقت پہلے تک۔کچھ منٹ قبل ہی وہ اس لڑکی کو اس کے فلیٹ کے باہر چھوڑ کر آیا تھا۔وہ آج

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھر سے ایک بھر پور شام گزار کر واپس آ رہا تھا۔نیلی سلک شرٹ کے نیچے سفید اور نیلی دھاری دار پینٹ ، سلیقے سے جمے بال ، محسور کن خوشبوؤں میں رچا بسا وہ اپنی تیاری سے یہ ثبوت دے رہا تھا کہ۔"حسن مجھ پہ تمام ہوا۔"چند دونوں سے وہ جس home sickness کا شکار تھا وہ ختم ہو چکی تھی اور اب وہ اور اس کی عیاشیاں جوبن پہ تھیں۔اس کی گاڑی ایک فائیو اسٹار ہوٹل کے سامنے آ کر رکی۔وہ ایک شان سے باہر آیا۔لابی کے بعد راہداریاں عبور کرتا وہ بالآخر ایک کمرے کے باہر آ کر رکا ۔کی کارڈ سے دروازہ کھولا اندر آیا۔لیکن اگلے پل ہی ناک پہ لگنے والے ایک مکے کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرا۔ابھی وہ سیدھا ہوتا کہ اس کو اپنے پیٹ پہ زور دار لات پڑی وہ درد سے دوہرا ہونے لگا۔اس نے بہ مشکل اٹھنے کی کوشش کی۔اپنا چہرہ اٹھا کر اس آدمی کو دیکھنے کی کوشش کی جو بغیر آواز کیے بس اسے مارے جا رہا تھا۔لیکن جونہی وہ ذرا سا اوپر کو ہوا اس کے چہرے پہ بھاری بوٹ کی زوردار ضرب لگی ۔یاقوت کو لگا اب وہ کبھی دیکھ نہیں پائے گا۔اس کی بصارت دھندلی ہونے لگی۔مقابل بس اسے مارے گیا۔کبھی وہ اس کے سینے پہ لات مارتا تو کبھی اس کے چہرے پہ اپنا بوٹ۔یاقوت کراہ رہا تھا، گالیاں دے رہا تھا۔لیکن جونہی وہ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگتا۔وہ پھر سے ایک ایسا کاری وار کرتا کہ یاقوت کی روح تک بلبلا جاتی۔

"کہا تھا ناں میری بہن سے دور رہو ؟ " یہ آواز یاقوت اس آواز کو لاکھوں میں بھی پہچانتا تھا۔اس کا سانس رک گیا۔اسے لگا اب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گا۔نوح مرزا نے اسے آ لیا تھا۔وہ بس ساکت اس ٹھنڈے فرش پہ پڑا رہا۔ساری حسیات ختم ہو گئیں۔ہر درد مٹ گیا۔موت کا خوف غالب آ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں نے تم سے کہا تھا یاقوت میری بہن سے دور رہو۔"وہ سرد آواز میں کہتے اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھا۔جینز کے اوپر سیاہ ہڈ سر پہ گرائے چہرے پہ ماسک اور اس کے ہاتھوں میں دستانے تھے ۔یاقوت کے ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ماتھے پہ جامنی نشان بن گیا تھا۔جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔اس کی آنکھیں خوف کے باعث پوری کی پوری پھیل گئیں۔

" ڈیڈ۔۔۔ڈیڈ تمھیں جان سے مار دیں گے۔"وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے پیچھے جا رہا تھا۔آنکھیں خوف زدہ چہرہ زخمی۔نوح اب اپنی جیب سے ایک پتلی رسی نکال رہا تھا۔یاقوت کا سانس حلق میں اٹکا۔

" یہ۔۔۔یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو۔یہ تمہارا پاکستان نہیں ہے تم مجھے مار نہیں سکتے۔۔۔۔یہاں کی سیکورٹی ،یہاں کا سسٹم۔۔یہ یہ پاکستان نہیں ہے۔"وہ اب دیوار سے جا لگا۔ نوح سرد برف آنکھیں لیے اس کی جانب بڑھا۔ایک لات اس کے سینے پہ ماری۔وہ درد سے دوہرا ہوا۔اب کے وہ برق رفتاری سے اس کی گردن میں رسی ڈال چکا تھا۔"اس ہوٹل کی سیکورٹی اس کا سسٹم یہ سب نوح نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔"وہ اسی طرح کھڑے کھڑے اس کے کان کے پاس جھکا۔اس کی آواز میں کوئی زہر تھا۔ یاقوت کا سارا جسم سبز پڑتا جا رہا تھا۔

"کیا تم بھول گئے میں تمھارے باپ کا کتا ہوں ؟ میں نے خود کھڑے ہو کر اس ہوٹل کو اپنی آنکھوں کے سامنے بنوایا ہے بلکہ تمھارے باپ کا ہر ہوٹل میری آنکھوں کے سامنے بنا ہے۔میرے اپرو ہوئے نقشوں پہ بنا ہے۔"اس نے کہتے ہوئے پھندا تنگ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم مجھے اس سیکورٹی سے ڈراؤ گے۔وہ سیکورٹی جس کے ہاتھ میں ہتھیار کون سے ہوں گی یہ بھی میں نے طے کیا تھا ؟ " اب کے اس نے پھندہ مزید کسا۔یاقوت بری طرح کھانسنے لگا۔خود کو چھڑوانے کے لیے جدو جہد کرنے لگا۔

" تم نے کیا کہا یہ پاکستان نہیں ہے۔یہاں ویسا کمزور قانون نہیں ہے ؟ لیکن مجھے بتاؤ اگر اس مضبوط قانون کو تمہاری لاش ہی نہ ملے تو ؟ " یاقوت کی آنکھیں باہر کو ابلنے لگیں۔خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

" میں تمہاری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسی ہوٹل کے کچن لے جاؤں گا اور لوگوں کو ہاٹ ڈاگ کی جگہ تمہارا گوشت کھانے کو ملے گا۔اتنا بس اتنا آسان ہے میرے لیے ایک قتل۔"اس کی آواز سفاک تھی وہاں کوئی رحم نہیں تھا۔نوح نے اس کی پیٹھ پہ گھٹنے سے ضرب ماری۔یاقوت کی روح تک کو تکلیف ہوئی۔اسے لگا یہ موت ہے۔وہ مر رہا تھا اور اس کے پاس اپنے بچاؤ کا سامان نہیں تھا۔اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔پھندہ ہر لمحہ تنگ ہوتا جا رہا تھا۔سانس اکھڑ رہا تھا۔

" ممم۔۔میرے۔۔۔میرے پاس۔۔۔اس ایونٹ کی۔۔۔تصاویر ہیں۔۔۔"وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولا۔

" میرے۔۔پاس نرمین۔۔۔۔۔تصاویر ہیں۔"وہ بند ہوتی سانسوں کے ساتھ آخری کوشش کر رہا تھا۔نوح بغیر کسی تاثر کے پھندہ کستا گیا۔

" اگر تم۔۔۔تم۔۔نے مجھے۔۔مار دیا تو۔۔۔۔ساری تصاویر۔۔۔سب۔۔سب کچھ۔۔ایک پورن سائٹ پہ اپلوڈ ہو جائے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھندہ سست ہو گیا یاقوت بے دھم ہو کر نیچے گر گیا۔نوح بے یقینی اور اذیت سے پیچھے ہٹا۔یاقوت بری طرح کھانس رہا تھا۔فرش پہ پڑا کراہ رہا تھا اس کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔نوح اپنی جیکٹ سے پستول نکالتے ہوئے ایک بار پھر اس پہ جھپٹا۔

" بتاؤ کس کے پاس ہیں وہ تصاویر ؟ " وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ غرایا۔یاقوت کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کوئی بھی جواب دے پاتا لیکن موت کا خوف سب کروا لیتا ہے۔

" قیس۔۔۔نبیل۔۔صائم۔سب۔۔سب کے پاس ہیں۔اگر تم نے مجھے مار دیا تو وہ لوگ اسے اپلوڈ کر دیں گے۔اگر انہوں نے نہیں کیا تو کوئی اور کر دے گا۔تم مجھے مارنا افورڈ نہیں کر سکتے۔"وہ سیدھا ہو بیٹھا۔نوح کا گن تانے ہوئے ہاتھ کپکپایا۔یہ کیسا عذاب تھا۔یا خدایا یہ کیسا عذاب تھا ؟ اس کی آنکھ کے ایک کونے سے آنسو بہہ نکلا۔پستول ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی۔اس نے آگے بڑھ کر ایک اور لات اس کے چہرے پہ دے ماری۔یاقوت کا سر ڈھلکا اور اگلے ہی لمحے وہ بے سدھ ہو کر فرش پہ گر گیا ۔شاید وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔نوح اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے آہستہ آہستہ فرش پہ بیٹھتا چلا گیا۔وہ مکمل ہار چکا تھا۔پھر وہ طیش سے اٹھا اس کا چہرہ سرخ بھبھوکا ہو رہا تھا۔اتنے سالوں سے دبائی نفرت اب لاوے کی طرح پھٹنے لگی تھی۔وہ اٹھا اور یاقوت کے منہ پہ پوری قوت سے اپنا بھاری بوٹ دے مارا۔وہ جو بے ہوش تھا اب کے اس کی آنکھیں وا ہونے لگیں۔

" تمھارے باپ نے میری ماں کے ساتھ جو کچھ کیا مجھے سب پتہ تھا۔میں سب کچھ جانتا تھا۔"وہ حلق کے بل چیخا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں اپنی ماں کے لیے کچھ نہیں کر سکا۔میں کمزور تھا۔میں بزدل تھا۔ میں نے اپنے باپ کی معذوری اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔وہ تمھارے باپ کی عطاء کردہ تھی۔"وہ یاقوت کے سینے پہ ٹھوکر مارتا تو کبھی ٹانگوں پہ۔اس پہ ایک جنون سوار تھا۔آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔چہرہ سرخ تھا۔یاقوت بس ادھ مردہ سا ہوا مار کھائے جا رہا تھا۔

" میرا باپ مر گیا۔میری ماں مر گئی۔میں بھری دنیا میں اکیلا ہو گیا۔تمھارے باپ نے۔۔۔تمھارے باپ نے ان دونوں کو مار ڈالا۔جب وہ کسی کام کے نہ رہے تو مار ڈالا۔"وہ زخمی آنکھوں سے بلند آواز میں دھاڑ رہا تھا۔کتنے سالوں کا غبار تھا جو نکل رہا تھا۔

" ابا نے کہا ماں کو بچا لینا۔اماں نے کہا میری نیرو کو بچا لینا۔میں نے تمہارے باپ کی غلامی اپنی بہن کے لیے منظور کی۔مجھے میری بہن عزیز تھی۔وہ میرے ماں باپ کی آخری نشانی تھی میرا واحد خاندان تھی۔"اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا لیکن اس کی بلند آواز ویسی ہی رہی زخمی بے بس۔

" میں اگر نیرو کو لے کر بھاگ جاتا تو تمہارا باپ مجھے ڈھونڈ کر مار دیتا لیکن اگر میں کتا بن کر تمھارے گھر کے باہر پہرہ دیتا تو میری بہن بھی محفوظ رہتی۔میں نے اپنا حق چھوڑ دیا۔میں نے غلامی چن لی۔اپنی بہن کی خاطر تمہارا کتا بن کر رہا لیکن میری بہن پھر بھی محفوظ نہیں رہی۔"وہ مارتے مارتے تھک گیا تھا تب ہی گرنے کے انداز میں فرش پہ بیٹھ گیا۔یاقوت کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ ابھی کے ابھی مر جائے گا۔"خدا تمھیں غارت کرے یاقوت خدا تمھیں برباد کرے۔خدا تمہاری نسل برباد کرے۔"وہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پہ مار مار کر بد دعائیں دے رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" خدا تمھیں موت دے۔خدا تمھیں عذاب دے خدا غارت کرے تمھیں۔"دور کہیں مکافات عمل نے سر اٹھا کر نوح کی بربادی دیکھی تھی۔دوسروں کی بیٹیوں کی عزت پہ کاروبار کرنے والوں کی اپنی عزتیں پھر محفوظ نہیں رہتیں۔

آج وقت نے اپنے سیاہ پنوں پہ ایک اور بربادی لکھی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات کے بنگلے پہ اتری صبح کافی مصروف تھی۔ہالے سلطان آج از خود کچن میں کھڑی اپنے بھائی کے لیے ناشتہ بنوا رہی تھی۔عمر کو کہیں جانا تھا اس کا سارا سامان اپنے کمرے میں رکھا تھا اور حسن کمرے کی چٹخنی لگا کر سویا تھا۔وہ جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے ہی کمرے کے باہر چکر لگا رہا تھا۔تھک ہار کر وہ ناشتہ کرنے چلا آیا۔ہالے نے ڈھیلے نارنجی کرتے کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔بالوں کا اونچا جوڑا بنائے وہ شانو سے کام کروا رہی تھی لیکن اس کے ہاتھ کا بنا پراٹھا دیکھ ہالے جان گئی کہ عمر کے اندازے درست تھے۔اسی وقت حسن بھی نکھرا نکھرا سا دھلے دھلائے منہ کے ساتھ آتا دکھائی دیا۔عمر میز کے گرد رکھی کرسی پہ بے نیاز بیٹھا تھا۔

" عمر بات سننا ذرا۔"ہالے نے اس کو اپنی جانب متوجہ کیا۔اس نے ایک بے نیاز نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا ۔ہالے نے تھوک نگلا۔

" وہ شانو کو پراٹھے بنانے نہیں آ رہے۔میں سوچ رہی تھی اگر تم کشمیری پراٹھے بنا دیتے تو ؟ " اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں عمر حیات۔۔۔۔۔۔میں اے ایس پی عمر حیات گھر میں بیٹھ کر پراٹھے بناؤں گا ؟ " وہ اپنے سینے پہ انگلی رکھے بے یقینی سے پوچھ رہا تھا۔

" سسپنڈڈ اے ایس پی۔۔۔۔۔"ہالے نے آہستگی سے جملہ مکمل کیا تو عمر کے مانو پتنگے ہی لگ گئے۔ابھی وہ کچھ کہتا کہ حسن اس کے پاس رکھی کرسی پہ آ کر بیٹھا۔عمر خاموش ہو گیا ہالے کو "اس بارے میں بعد میں بات کریں گے " والی نظروں سے دیکھا پھر اٹھ کر چولہے کی طرف چلا گیا۔یہ تو طے تھا کہ اب اے ایس پی صاحب پراٹھے بنائیں گے۔شانو نے پانی لا کر حسن کے سامنے رکھا۔حسب توقع اس نے ناک بھوں چڑھا لیں۔"کیا آپ جانتی نہیں ہم کس خاندان سے ہیں ؟ " اس نے سنجیدگی سے شانو کو مخاطب کیا۔

" ہم سلطان ہیں اور اپنی بہن بیٹی کے گھر کا پانی ہم پہ حرام ہے۔جاؤ جوس لے کر آؤ۔"ہالے اس کی اداکاری پہ ہنس دی۔عمر کے پیڑے کو بیلتے ہاتھ کی نسیں ابھرنے لگیں۔تھوڑی دیر بعد وہ تین پراٹھے اور آملیٹ لیے کچن سے آیا۔پلیٹ حسن کے آگے پٹاخ کی آواز کے ساتھ رکھی۔حسن نے نادیدوں کی طرح پلیٹ اپنے آگے سرکا لی۔

" ویسے بہن کے گھر کا نمک بھی حرام ہوتا ہے۔"عمر نے حسن کو دیکھ کر کہا۔ہالے نے اسے تادیبی نظروں سے گھورا لیکن وہ جیسے زبان کی کھجلی کے آگے بے بس تھا۔حسن کے ہاتھ ایک لمحہ کو تھمے تھے لیکن بس ایک ہی لمحہ اگلے پل اس نے آرام سے اپنا نوالا چبایا پھر عمر کو دیکھا۔

" تم نے میری آنکھیں کھول دیں۔میں تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں گا ؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اگلی بار میرے لیے بغیر نمک کے سالن نکالنا۔میں اپنا نمک کا پاٹ گھر سے لے کر آؤں گا۔"ہالے نے گردن نیچے کر کے مسکراہٹ دبائی۔عمر کا چہرہ سرخ ہوا۔وہ کیوں بھول گیا تھا کہ یہ معراج سلطان کا بیٹا ہے۔انہی کی طرح حاضر جواب اور انہی کی طرح کڑوا کریلا۔

" تمہاری اماں کا فون آیا تھا۔صبح سامان باندھو اور روانہ ہو جاؤ بہت ہو گیا تمہارا۔" عمر کافی کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے اٹھا۔حسن نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر ہالے کو۔

" ایویں اپنے شوہر کی اتنی تعریف کرتی ہو۔ایسا کچھ خاص بھی نہیں تھا ناشتہ۔وہی عام سا ذائقہ۔"وہ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوے بولا۔عمر کو جیسے چھوٹا سا ہارٹ اٹیک ہی آگیا۔

" صحیح کہتے ہو۔"ہالے نے تائید کی۔"ایسا کچھ خاص بھی نہیں ان پراٹھوں میں۔عام ہی تھے خوامخواہ کے کشمیری پراٹھے۔ہونہہ۔"اور یہاں عمر حیات کو ایک بہت بڑا ہارٹ اٹیک آیا تھا۔

" کشمیری پراٹھے میں دو بل زیادہ آتے ہیں۔"وہ مارے شاک صدمے کے بس یہی کہہ سکا۔اسی وقت داخلی دروازے سے لیل آتی دکھائی دی وہ تینوں خاموش ہو رہے۔حسن نے گردن اونچی کر کے اس کو دیکھنا چاہا۔عمر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ہالے اٹھ کر لیل سے ملی۔اس نے گھٹنوں تک آتی ڈھیلی ڈھالی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہن رکھی تھی۔گردن کو چھوتے بال چھوٹی پونی میں بند تھے۔وہ جن کو لگتا ہے کہ سانولا رنگ خوبصورت نہیں ہوتا ان کو چاہیے تھا کہ ایک بار لیل کو دیکھیں۔حسن یک ٹک اس کو دیکھتا رہا۔عمر بار بار نا محسوس انداز میں اس کے سامنے ٹھہر جاتا تاکہ وہ لیل کو دیکھ نہ سکے۔کچھ دیر بعد وہ تینوں لاؤنج میں رکھے نیلے صوفوں پہ جم کر بیٹھے تھے۔ہالے سنگل صوفے پہ بیٹھی تھی لیل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لمبے صوفے پہ اور حسن اسی صوفے پہ اس سے ذرا فاصلے پہ بیٹھا تھا۔وہ حسن کو کچھ بتا رہی تھی اور وہ چہرہ ہتھیلی پہ گرائے محو سا اس کو سن رہا تھا۔وہ تیار ہو کر نیچے اتر آیا لاؤنج کے دہانے پہ کھڑا اب وہ کہیں جانے کو تیار تھا۔سیاہ کف والی شرٹ کے نیچے نیلی جینز پہنے ، بالوں کو جیل سے جمائے ، آہستینوں کو فولڈ کیے وہ کافی وجیہہ لگ رہا تھا۔ہالے نے ایک نظر اس کو دیکھا۔پھر بے اختیار چند لمحہ وہ اس کو دیکھتی رہی۔عمر نے اس کی نظروں کا ارتکاز نوٹ کیا۔

" چار لوگوں کے درمیان مجھے ایسے نہ دیکھا کریں میں شرماتا بھی ہوں۔"اس کی آواز پہ وہ جھینپ گئی۔

" میں تمھیں نہیں دیوار کو دیکھ رہی تھی۔"

" کل ہی تڑوا دوں گا اسے۔بھلا اس میں ایسا کیا ہے جو آپ میرا حسن چھوڑ اسے دیکھ رہی ہیں۔"وہ خفا ہوا۔ہالے کو اس پہ سخت تپ چڑھی۔ہاں بھئی ٹھیک ہے اس نے کہا تھا نارمل کپل بن کر رہے لیکن یہ کچھ زیادہ نارمل تھا۔اب کے عمر کی نظر حسن پہ پڑی۔وہ ان سب سے بے نیاز کسی فدا ہوئے عاشق کی طرح لیل کو دیکھ رہا تھا۔عمر کلستا ہوا آگے آیا۔ان دونوں کے درمیان صوفے پہ بیٹھ گیا۔

ہالے اور لیل نے دھیان نہیں دیا وہ اپنی بات میں مگن تھیں۔لیل کو اپنے لیے جیولری لینی تھی اور جب بات ہیروں کی ہو تو عورتوں کے لیے باقی سب غیر ضروری ہوجاتا ہے۔

" تم سے بارہ سال بڑی ہے وہ انسان بن جاؤ۔"وہ اس کے پاس جھکا۔

"محبت عمریں کہاں دیکھتی ہے۔"وہ کھویا کھویا سا بولا۔وہ آگے کو ہوا اور پھر اسی طرح چہرہ ہتھیلی پہ گرائے لیل کو دیکھے گیا۔"پندرہ منٹ کے اندر تمھیں محبت بھی ہو گئی ؟ " عمر نے دانت کچکچائے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اونہوں اٹھارہ منٹ دس سیکنڈ۔اسے یہاں آئے ہوئے اتنا وقت ہوا ہے اور اس وقت میں اس نے آٹھ بار میرا نام لیا ہے۔مجھے تو لگتا ہے دنیا میں سب سے پیارا نام میرا ہے۔"

وہ دونوں ہلکی آواز میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔

" دیکھو تم اپنی عمر کی کوئی لڑکی دیکھو۔"

" میں نے اپنے دل کی ملکہ ڈھونڈ لی ہے۔اب تمھارے مشورے بے کار ہیں۔"وہ سیدھا ہو بیٹھا۔سنجیدگی سے عمر کو دیکھا۔پھر آواز مزید آہستہ کر لی۔

" میں اس دنیا کا سب سے بڑا racist ہوں لیکن دیکھو میں اس کو اسی رنگ کے ساتھ قبول کر رہا ہوں۔اس کی محبت نے چند منٹ میں مجھے اتنا بدل دیا ہے سوچو آگے کیا ہو گا ؟ " وہ اتنا سنجیدہ تھا کہ عمر کچھ کہہ ہی نہ سکا۔

" تم اس عورت کو جانتے نہیں ہو۔پیچ کھائے گی تمھیں۔"وہ اب بھی اسے باز رکھنا چاہتا تھا۔

" میں اس کے لیے بکنے کو تیار ہوں۔"اسی وقت لیل اٹھی۔عمر اور ہالے اس کے ساتھ اٹھے۔

" الفا میں تمہاری زوجہ کو کچھ وقت کے لیے ساتھ لے کر جا رہی ہوں۔"عمر نے اوکے شیور کہہ کر اجازت دی۔

ہالے اوپر تیار ہونے کے لیے جانے لگی لیل اس کے پیچھے جا رہی تھی۔دفعتاً وہ رکی۔گردن ڈھلکائے خود کو دیکھتے حسن کو دیکھا ،پھر عمر کو،دو قدم آگے بڑھی حسن کے بالکل قریب آ کر رکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم بہت کیوٹ ہو حسن۔میرا اگر کوئی بھائی ہوتا تو بالکل تمھارے جیسا ہوتا۔"اس کے بال ہلکے سے بگاڑے پھر آگے بڑھ گئی۔حسن پہ گویا قیامت ٹوٹ پڑی۔عمر نے مسکراہٹ دبائی۔

" پہلا بریک اپ مبارک ہو۔"وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے آگے بڑھ گیا۔

" تم ایسے نہیں جا سکتے۔"حسن نے اسے پیچھے سے پکارا۔"سولہ سال کی عمر میں میری پچیس منٹ کی محبت مجھ سے بچھڑ گئی۔یا اللہ میں کیا کروں کہاں جاؤں ؟ "

عمر نے مڑ کر نہیں دیکھا۔وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

" تم اس دکھ کی گھڑی میں مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔صدمے سے مر بھی سکتا ہوں میں رکو۔"

وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

" دیکھو مجھے Anxiety attack ہو رہا ہے۔دیکھو میں مر جاؤں گا مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔" وہ پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھا۔حسن گاڑی کے باہر ہی کھڑا تھا۔اگر ہالے اس کو دیکھ لیتی تو جان جاتی کہ وہ ڈرامہ کر رہا ہے۔وہ اس کی ہر دوست کے گھر سے جانے کے بعد یہی کرتا تھا۔

" دیکھو اگر تم نے مجھے اس درد میں نہیں سنبھالا تو میں اپنی نس کاٹ لوں گا۔"اس کی آخری دھمکی کارگر ثابت ہوئی عمر ایک پل کو رکا۔گاڑی کے شیشے کے پار سے اس کو دیکھا پھر شیشہ نیچے کیا۔

" میری شرٹ اتار کر مرنا۔اگر اس پہ کوئی خون کا داغ لگا تو تمھارے جنازے کو کندھا دینے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چوکیدار نے دروازہ کھولا۔عمر نے گاڑی زن سے آگے بڑھائی۔پیچھے حسن اپنی پچیس منٹ کی محبت کے غم میں کھڑا رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان ہولڈنگز کی بلڈنگ اپنی پوری تمکنت سے کھڑی عمارت تھی۔نرم دھوپ چھن سے اس کے اوپر گر رہی تھی۔وہ مغرور اٹھی ہوئی عمارت تھی۔

عمر نے اپنی گاڑی پارکنگ لاٹ میں کھڑی کی اب اس کا رخ شمس کے آفس کی طرف تھا۔

کسی نے اس کو روکا نہیں۔شاید اس کا داخلہ اب ممنوع نہیں تھا۔وہ ریسیپشنسٹ کے ڈیسک تک آیا۔ ڈیسک کے پار کھڑی لڑکی کا اسے دیکھ خون خشک ہوا۔عمر اسے دیکھ کر مسکرایا۔دونوں بازو ڈیسک پہ رکھے وہ اس کی طرف جھکا۔

" آپ۔۔آپ کو کیا چاہیے ؟ سر " اس نے آخر میں سر کا اضافہ کیا۔

" زیادہ کچھ نہیں بس مسکراؤ۔میں تمہارا ہونے والا باس ہوں۔"وہ لڑکی ڈرا ڈرا سا مسکرائی۔

" کھل کر مسکراؤ۔"اس نے باچھیں پوری کھول دیں لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ جھوٹی ہنسی ہے۔عمر سخت بد مزہ ہوا۔پھر بھی اس نے ہمت نہیں ہاری۔

" اچھا اب ادھر دیکھو جیسے میں مسکرا رہا ہوں ویسے مسکراؤ۔"لڑکی رونے والی ہو گئی لیکن پھر بھی نظر اٹھا کر اس کو دیکھا۔عمر کھل کر مسکرایا۔دونوں گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔لڑکی نے ڈبڈبائی آنکھوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے اس کو دیکھا۔پھر اسی کی طرح باچھیں کھول دیں۔اس کی نم آنکھوں کے ساتھ کھوکھلی ہنسی ہنستی وہ انتہائی بری لگ رہی تھی۔عمر بد مزہ ہو کر لا حول پڑھتا آگے بڑھ گیا۔

" آنے دو مجھے یہاں۔اس کو تو پکا فائر کروں گا۔"وہ فیصلہ کر کے آگے بڑھ گیا۔وہ لفٹ کے ذریعے اوپری منزل پہ آیا۔شمس کے آفس کا دروازہ دھکیل کر اندر آیا۔وہ آفس میں کسی ورکر پہ چیخ رہے تھے۔عمر کو دیکھ کر ٹھٹکے۔

" مجھے اجازت لینے کی عادت نہیں ہے۔"اس نے کندھے اچکا کر اعلان کیا۔شمس خلاف توقع کچھ نہیں بولے۔انہیں یہ ذہین آنکھیں ، یہ روشن پیشانی پسند تھیں۔شمس نے ورکر کو جانے کا اشارہ کیا۔البتہ عمر سے اب بھی کچھ نہیں کہا وہ آیا کرسی کھینچ کر بیٹھا۔اس کے دل میں کوئی اسے زور سے جکڑ رہا تھا۔یہ اس کے جج صاحب کی جگہ تھی۔اس نے دل کو ہلکی تھپکی دی تسلی دی۔

شمس گھوم کر آئے۔تمکنت سے اپنی کرسی پہ براجمان ہوئے۔

" میں آپ سے اپنے معاملات درست کرنے آیا ہوں۔مردوں کی طرح بات کرنے آیا ہوں۔اگر آپ بھی مجھ سے مردوں کی طرح سے بات کرنا چاہتے ہیں تو میں یہاں رکوں گا ورنہ جس طرح آیا تھا اسی طرح چلا جاؤں گا۔"اس کا لہجہ سنجیدہ تھا پروفیشنل سا۔شمس آگے کو ہوئے اور "کہو" کہہ کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔

"شمس صاحب میں جانتا ہوں حسن کو تھانے بھجوانے کے پیچھے آپ تھے۔" شمس نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمر کو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔اس نے بولنا جاری رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہ آپ انکار کریں گے نہ اقرار کیونکہ سچ سے ہم دونوں واقف ہیں۔میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ آپ نے صحیح کیا لیکن میری وجہ سے وہ بچہ ان معاملات میں گھسیٹا جائے یہ مجھے کچھ خاص پسند نہیں آیا۔"شمس کی آنکھوں میں اچھنبا ابھرا۔وہ اسے صحیح کہہ رہا تھا۔زندگی میں پہلی بار کسی نے ان کو صحیح کہا تھا۔

"تم نے میرے بیٹے کو تھانے بھجوا دیا، ہمارے شیئرز کس بری طرح گرے ہیں کوئی اندازہ ہے ؟ اس کے بعد ظاہر ہے مجھے بھی کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا تمھیں یہ بتانے کے لیے کہ اس سارے قصے کے پیچھے میں تمہاری موجودگی سے واقف ہوں۔"عمر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بالکل اسے تھانے میں نے بھجوایا تھا لیکن کیا آپ نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ میں نے ایسا کیوں کیا تھا ؟ "

"کیوں ؟ " بس یہی بس یہی پوچھا تھا انہوں نے۔

"وہ میری بیوی کی بات کر رہا تھا۔وہ اس کے بارے میں غلط بات کر رہا تھا۔اس نے ایک مجمع میں میری بیوی کو گالی دی۔ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی اور پھر آخر میں اس نے مجھ سے کہا کہ میں اسے طلاق دے دوں۔کیا ان سب کے بعد اس کو ایک سبق دینا میرا حق نہیں تھا ؟ کیا یہ میرا فرض نہیں تھا کہ میں خود کو ایک غیرت مند مرد ثابت کروں ؟ میں نے بس وہی کیا شمس صاحب۔میں نے اپنی عزت دار بیوی کی عزت رکھی۔یہ بات میں آپ کو اس لیے بتا رہا ہوں کیونکہ آپ ایک غیرت مند انسان ہیں لیکن اگر آپ کو اب بھی لگتا ہے کہ میں غلط ہوں تو آپ میرے سسر ہونے کی حیثیت سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مجھے سزا دے سکتے ہیں۔"وہ ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا بلکہ کہہ کیا رہا تھا وہ اپنے انداز سے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔شمس سحر زدہ سے اس کو سن رہے تھے۔

" میں ایک فیملی پرسن ہوں شمس صاحب۔حسن میری بیوی کا بھائی ہے۔وہ ڈسٹرب ہے تو میری بیوی ڈسٹرب ہے اور بیوی کے ڈسٹرب ہونے سے سارا گھر ڈسٹرب ہوجاتا ہے۔میں آج آپ سے اپنے سارے اختلاف ختم کرنے آیا ہوں۔"وہ سنجیدہ سا ہو کر بیٹھا کوئی اور عمر لگ رہا تھا۔معاملہ فہم ، ذہین ،غیرت مند۔شمس متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"ٹھیک ہے میں پچھلی تمام باتوں کو بھولنے کے لیے تیار ہوں اور ویسے بھی تم نے ہالے سے بھاگ کر شادی نہیں کی ، نہ کوئی اغوا کا قصہ رہا ہے۔میرے بیٹے کی باتوں پہ مت جاؤ۔ وہ اپنی ماں پہ گیا ہے۔تم مجھ سے بات کرو اور میں تم سے کیونکہ کہیں نہ کہیں ہم دونوں ایک جیسے ہیں۔"عمر مسکرایا۔اسی وقت شمس نے کال پہ دو کافی لانے کو کہا۔شمس اسے پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کو لگتا تھا کہ وہ ان کی بھتیجی کے ساتھ ان کی عزت خراب کرنے میں پیش پیش رہا ہے لیکن جب حقیقت واضح ہو گئی اور وہ خود بات کرنے اور تعلقات بہتر کرنے آیا تھا تو ایسے شاندار آدمی کو اپنی دامادی میں لینے میں کیا قباحت تھی ؟ بلکہ یہ ذہین آنکھوں والا مرد اعزاز تھا۔ان دونوں کو اسی خوشگوار ماحول میں چھوڑ کر ہم ذرا کہانی کے دوسرے سرے کی جانب جاتے ہیں۔

فروا سلطان گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ براجمان نک سک سے تیار کہیں جا رہی تھی۔اس کی منزل شاید کسی کو ڈرانا تھا یا پھر کسی کے ڈر کو ابھارنا تھا لیکن اس نے غلط عورت چن لی تھی۔کائی سبز ڈیزائنر ڈریس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ملبوس ، بھورے بالوں کو اسٹریٹ کر کے شانوں پہ ڈالے ، آنکھوں اور چہرے پہ میک اپ کی کئی تہیں لگائے وہ بوڑھی فتنہ کہیں جانے کو تیار تھی۔وہ جس سے ملنے جا رہی تھی اس کی دانست میں وہ عورت ایک بار پہلے بھی اس سے مل چکی تھی۔فروا نے موبائل پہ چلتی انگلیاں روک دیں۔ابھی منزل میں کافی وقت تھا کیوں نہ پرانی ملاقات کو تازہ کیا جائے ؟

نفیسہ حیات عمر کو اپنے گھر لے آئی تھیں۔اس کی اس دن کی بگڑی طبیعت سنبھل گئی تھی۔چار دنوں میں ہی ان کو اس بچے سے لگاؤ ہو گیا تھا۔وہ اب اسے چھوڑنا نہیں چاہتی تھیں لیکن اگر وہ اس بچے کو ساتھ رکھ لیتیں تو شاید ان میں اور اس بچے کو کچرے کی نذر کرنے والوں میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ انہوں نے اپنی گاڑی سلطان منزل کے باہر روکی پھر ایک نظر اگلی سیٹ پہ آرام دہ بستر میں سوئے عمر کو دیکھا۔وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے ان کو دیکھ رہا تھا۔نفیسہ نے ان آنکھوں میں خود کو ڈوبتا محسوس کیا۔

چار دن ان چار دنوں میں وہ ان کے لیے سانس لینے جتنا ضروری ہو چکا تھا۔ان کی راتیں جاگتے ہوئے گزرنے لگیں تھیں اور دن اس بچے کی دیکھ بھال میں۔وہ چند لمحہ اس بچے کو دیکھتی رہیں پھر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا۔وہ روتا نہیں تھا راتوں میں بھی بس جاگتا رہتا لیکن روتا نہیں۔انہوں نے نرمی سے اس کا ماتھا چوما پھر اس کے گالوں کو لبوں سے چھوا۔

نہ جانے کہاں سے آ کر چند آنسو ان کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرے۔وہ نہیں جانتی تھیں وہ کیوں رو رہی تھیں لیکن بس وہ اس بچے سے دور نہیں جانا چاہتی تھیں۔کیوں یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھیں۔وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کو سینے سے لگائے گاڑی سے باہر آئیں۔اسی پل کوئی عجلت میں سلطان منزل کے شاہانہ دروازے سے باہر نکلا۔

اپنے سامنے کھڑی سیاہ آنکھوں والی عورت کو دیکھ سامنے سے آتی فروا ٹھٹک سی گئی۔اسے حیرت اس عورت کے یہاں ہونے پہ نہیں تھی اسے حیرت اس بچے کے یہاں ہونے پہ تھی۔ چند پل وہ اس اسی طرح ساکت و جامد کھڑی رہی۔

"میں نگین وہاج سے ملنا چاہتی ہوں کیا مل سکتی ہوں ؟ " سامنے کھڑی با وقار عورت پوچھ رہی تھی۔فروا نے لمحے کے ہزارویں حصے میں جمع تفریق کی تھی پھر اپنے سفید پڑتے چہرے کو بہ مشکل نارمل رکھا گردن کڑا لی۔

"میں ہی ہوں نگین وہاج تمھیں کیا کام ہے ؟ "نفیسہ نے آنکھیں چھوٹی کرکے اس کو دیکھا پھر دو قدم آگے آئیں۔

"اگر تم نگین وہاج ہو تو پھر میں لیڈی ڈیانہ ہوں۔"فروا نے ضبط سے اس کو دیکھا۔

" میرا وقت نہ برباد کرو اور مجھے نگین وہاج سے ملنے دو کسی کا بچہ اس سے الگ ہے کیا یہ کوئی صحیح بات ہے ؟ وہ اس بچے کی ماں ہے کیا گزر رہی ہوگی اس پہ ؟"

فروا نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"میں بتاؤں کیا گزر رہی ہے اس عورت پہ ؟ " اس کی آنکھیں سرد تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نفیسہ نے ایک ہاتھ سے بچے کو سینے سے لگا رکھا تھا۔فروا نے اس کا پہلو میں گرا ہاتھ پکڑا اور اسے ذرا پیچھے لے گئی۔یہاں سے یہ محل نما گھر واضح نظر آ رہا تھا۔دوسری منزل کی بالکنی سے ایک منظر نظر آتا تھا۔صوفے پہ بیٹھا ایک خوشحال کپل عورت کے ہاتھ میں ایک بچی تھی اور مرد اسے پچکار رہا تھا۔نفیسہ یک ٹک ان کو دیکھے گئی یقینا یہ عورت نگین وہاج تھی۔

"دیکھو ان دونوں کو کتنے خوش ہیں۔یہ بچہ ان دونوں کا ہے۔کیا تمھیں لگتا ہے ان کو اس بچے کی کوئی ضرورت ہے ؟ "نفیسہ بھی اوپر دیکھ رہی تھی یک ٹک بنا پلک جھپکے۔فروا بولے گئی۔

"تم یہاں نگین سے ملو گی۔یہ بچہ اسے تھما دو گی شاید وہ تمہاری بات کا یقین کر بھی لے اور اس بچے کو اپنے پاس رکھ لے لیکن تم سوچو بی بی میں اس بچے کا کیا کروں گی۔جب میں اسے اتنے بڑے ہسپتال سے کچرے کے ڈھیر تک پہنچا سکتی ہوں تو رات کے وقت اس کے منہ پہ تکیہ رکھ کر اس کا گلا گھونٹ دینا کیا یہ میرے لیے مشکل ہے ؟ "یکدم نفیسہ نے بچے کو سینے میں بھینچ لیا۔

"یہ بچہ اور اس کا بخت میں نے لکھا ہے۔اس کے بخت میں میں نے در بدری لکھی ہے تم چاہے اسے یہاں چھوڑ کر چلی جاؤ ،لیکن میری بات یاد رکھنا میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ بہتر یہی ہے اسے لے کر چلی جاؤ یہاں سے۔"فروا نے نخوت سے ہاتھ جھلایا۔

نفیسہ نے اب کے بالکنی سے نظریں موڑ لیں۔اس نے ٹھنڈی ٹھار نظروں سے فروا کو دیکھا۔"میں اس بچے کو لے کر جا رہی ہوں اس لیے نہیں کہ میں تم سے خوف زدہ ہوں بلکہ اس لیے کہ میں ایک دن تمھیں دکھا دوں گی کہ اس بچے کا بخت پہلے دن سے "تخت" تھا۔یہ کچرے سے میرے پاس آیا ہے یہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خدا کی طرف سے انعام ہے۔تم کہتی ہو تم اسے مارو گی میں تم سے کہتی ہوں دعا کرنا کہ یہ مر جائے۔ اگر یہ زندہ رہا تو تمھیں جینے نہیں دے گا۔"وہ کہہ کر مڑ گئی عمر کو ہنوز سینے سے لگا رکھا تھا۔البتہ اب سینے پہ دھرا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔یہ بچہ اس کا تھا یہ اس کا عمر تھا۔اپنی گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے آسمان کو دیکھا۔لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"میں اس تحفے کے لیے ساری زندگی آپ کی شکر گزار رہوں گی اللہ۔"اس نے زیر لب کہا پھر گاڑی میں بیٹھنے کے لیے دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھا۔دفعتاً اسے اپنے عقب سے ایک آواز آئی۔

"تم کیا کام کرتی ہو ؟" فروا کی چبھتی ہوئی حقارت زدہ آواز۔نفیسہ نہیں مڑی۔

"میں بچوں کو قرآن پڑھاتی ہوں۔میں عمر کو بھی قرآن پڑھاؤں گی۔"اس نے مڑے بغیر کہا۔فروا کی گردن مزید اکڑ گئی۔

" ایک قرآن پڑھانے والی کسی بچے کو کیا پر تعیش زندگی دے گی۔"اس نے کروفر سے سر جھٹکا اور اندر چلی گئی۔واپس حال میں آؤ تو فروا کی گاڑی اب حیدر آباد کی حدود میں داخل ہونے لگی تھی۔وہ ایک نئی ملاقات کے لیے تیار تھی لیکن میں نے کہا ناں اس نے غلط عورت چن لی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شمس سلطان کے آفس کا ماحول خوشگوار سا تھا۔عمر اور شمس کے آگے کافی کے مگز رکھے تھے۔اور اب تک وہ کئی کاروباری مسائل پہ گفتگو کر چکے تھے۔شمس کو اس کی ہر بات قابل غور اور ہر مشورہ مفید لگا تھا اور بزنس مین کبھی بھی اچھے مشورے دینے والے کو جانے نہیں دیتے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کہاں پولیس میں خوار ہونے چلے گئے یار۔ تمھیں تو کاروبار کرنا چاہیے تھا۔ کہیں سے نہیں لگتا تم کوئی اے ایس پی ہو۔" شمس ہنس کر بولے تھے۔ عمر مسکرایا۔ "پولیس مجھے پسند ہے۔ کاروبار میں سوچ بچار سے کام لینا ہوتا ہے اور پولیس میں ہاتھوں سے کام لیا جاتا ہے مجھے یہی پسند ہے۔ اور رہی بات کاروبار کی سمجھ بوجھ کی تو میں نے بزنس مینجمنٹ پڑھ رکھا ہے۔ میں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں ملٹی ٹیلنٹڈ یو نو۔" شمس نے کافی کا گھونٹ بھرتے اثبات میں سر ہلایا۔

"ابھی تو تم سسپنڈڈ ہو ناں ؟ تم مجھے کیوں نہیں جوائن کر لیتے ؟ یہ کمپنی یہ پاور ان سب میں پولیس کی جاب سے زیادہ سکوپ ہے۔" شمس کا لہجہ سرسری تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ انکار نہیں سننا چاہتا تھا۔ ان ذہین آنکھوں اور اس چلتے دماغ کو وہ اپنے کاروبار لیے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ عمر نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

"میں یہاں معاملات درست کرنے آیا ہوں جاب لینے نہیں۔ اگر آپ کو جاب آفر کرنی ہے تو میرے گھر آنا ہو گا۔" اس نے کہتے ہوئے کافی کا مگ ہونٹوں سے لگایا۔ شمس کھل کر مسکرائے۔ دل پہ لدا بوجھ ہٹا۔ وہ گھر بلا رہا تھا مطلب انکار نہیں کرے گا۔

"میں ضرور آؤں گا۔ میں کل تمھارے گھر آؤں گا اور تمہاری بیوی سے بھی معاملات درست کر لوں گا آخر کو اب اس کے باپ کی جگہ ہوں میں۔" عمر نے محض سر ہلایا۔ دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ کر دبایا ہو۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ بس اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا چہرہ نارمل تھا لیکن آنکھیں سرد سے سرد تر ہوتی جا رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کل ملیں گے شمس صاحب۔"اب بس وہ بہت برداشت کر چکا تھا۔اس نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن پھر اس کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔دائیں جانب لگی دیوار گیر ایل سی ڈی پہ بغیر آواز کے کوئی نیوز چل رہی تھی۔لیکن چلتے ہوئے مناظر کی بھی اپنی ہی ایک آواز ہوا کرتی ہے۔عمر نے اس کی نظروں کی تقلید میں دیکھا۔اور پھر نیچے چلتی خبروں کی پٹی پہ نگاہ دوڑائی۔

"تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر عبدل حفیظ جو کہ جسٹس معراج قتل کیس میں ملوث تھے ان کا اانتقال ہوگیا ہے۔بتایا جاتا ہے کل رات تھانے میں ان کی طبیعت خراب ہو گئی اور ڈاکٹرز کی عدم موجودگی کے باعث انہوں نے دم توڑ دیا۔"شمس نے سفید پڑتے چہرے کے ساتھ وہ خبر دیکھی اور پھر لڑکھڑاتے قدموں سے آگے آئے۔آفس کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئے۔عمر بے تاثر نگاہوں سے ٹی وی کو تکتا رہا۔اس کے ذہن میں اب بھی کئی آوازیں گونج رہی تھی۔

"ڈاکٹر کو بلاؤ شمس عمر کو بلاؤ۔"

اس کے دل کو نہ سکون ملا تھا نہ کہیں دور اس کی روح کو قرار ملا تھا۔کیونکہ وہ جانتا تھا اگر یہ سب مر جائیں تب بھی وہ جج صاحب کو واپس نہیں لا سکے گا اور اگر رہنا ان کے بغیر ہی تھا پھر کسی انتقام پہ کون سی خوشی کسی بدلے پہ کون سا سکون۔

آفس کی دیواروں نے اس کے جامد وجود کو دیکھ رخ پھیر لیا۔

کون کمبخت عمر حیات کو اداس دیکھنا چاہے گا ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گاڑی ایک چھوٹے سے محلے میں آ کر رکی۔یہ محلہ نسبتاً صاف ستھرا تھا۔ گلی میں کھیلتے بچے اور گھروں سے آتی عورتوں کی آوازیں یہ ظاہر کرتی تھیں کہ یہ ایک چھوٹا سا محلہ ہے جہاں گھروں کی دیواریں ساتھ والے گھروں سے جڑی ہوتی ہیں۔ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔فروا نزاکت سے باہر آئی آنکھوں پہ لگا سیاہ چشمہ اور کہنی پہ ٹنگا برانڈڈ بیگ سبز ہائی ہیلز کو جما جما کر چلتی وہ ایک گھر کے دروازے کے باہر آ کر رکی۔یہ گھر باقی گھروں کی نسبت اچھی حالت میں تھا۔ پکا دو منزلہ مکان تازہ رنگ و روغن ، مضبوط صاف ستھری دیواریں ، گھر کے اندر شاید کوئی اونچا لمبا درخت بھی تھا جس کی شاخیں دروازے کے باہر سے جھانکتی نظر آتی تھیں۔

دروازہ ایک ادھیڑ عورت نے کھولا۔اس کے ہاتھ میں پونچھا تھا شاید وہ ملازمہ تھی اورصفائی کر رہی تھی۔ نوارد کو آنے کا راستہ دے کر وہ ہٹ گئی اور اپنی مالکن کو آوازیں دینے لگی۔ فروا آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے اندر آئی۔گھر کے اندر چپس کا فرش بچھا تھا۔اس گھر میں اگر کسی شے کی بہتات تھی تو وہ پودے تھے۔دیواروں کے ساتھ گملے میں رکھے پودے ، لان میں رکھے پودے ، کیاریوں میں سجے پودے بلا شبہ یہ سبز پودے اور پھول آنے والوں کی آنکھوں کو راحت دیتے تھے۔چھوٹا دو منزلہ گھر صاف ستھرا اور خوب خوب صورت تھا۔

"لانگ ٹائم فروا سلطان۔" آواز پہ وہ مڑی۔اس کے عقب میں وہ عورت کھڑی تھی۔سنجیدہ معتبر سی عورت۔اس کی سیاہ آنکھیں آج بھی اسی طرح چمک رہی تھیں۔چہرہ بوڑھا ہو گیا تھا ، بال کنپٹی سے سفید ہو رہے تھے۔وہ سیاہ چکن کاری کے سوٹ میں با وقار سی لگ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لانگ ٹائم نفیسہ حیات۔"وہ مسکرائی پھر دو قدم آگے آئی۔

"تم مجھے پہچانتی تو ہو ناں ؟ " فروا نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم نگین وہاج ہو ہے ناں ؟ "

"اور تم لیڈی ڈیانہ۔"اس نے جملہ مکمل کیا تو دونوں ہلکا سا ہنس دیں۔

" تم نے کہا تھا تم بچوں کو قرآن پڑھاتی ہو لیکن تمھارے گھر کو دیکھ کر تو کچھ اور ہی لگتا ہے۔"وہ اطراف میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"میں بیرسٹر تھی اور اب ایک لاء کالج میں وائس پرنسپل۔"نفیسہ نے جواب دیا۔فروا مڑی۔تیز نظروں سے اس کو گھورا۔

"میں بس تم سے ایک سوال کرنے آئی ہوں صرف ایک۔عمر کون ہے ؟ " اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔

"عمر وہ بچہ ہے جسے تم نے کچرے کے ڈھیر پہ پھینکوا دیا تھا۔میں نے تم سے کہا تھا دعا کرنا وہ مر جائے ۔اگر وہ بچ گیا تو تمھیں زندہ نہیں چھوڑے گا لیکن لگتا ہے تمہاری دعاؤں میں اثر نہیں ہے یا پھر عمر کے لیے میری کی گئی دعائیں زیادہ اثر انداز تھیں۔تمھیں کیا لگتا ہے ؟" وہ بازو سینے پہ باندھے سکون سے پوچھ رہی تھیں۔فروا کے رنگ ایک لمحے کو متغیر ہوا۔دل کو جیسے کسی نے زور سے پکڑ کر دبایا ہو۔ اسے اپنے آس پاس بین کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم باز نہیں آئی ناں ؟ " فروا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔"تو بالآخر تم نے اس بچے کو ہماری زندگیوں میں شامل کر ہی دیا نفیسہ۔کیا تم ہماری پہلی ملاقات بھول گئی ہو ؟ آج میں ہماری دوسری ملاقات میں بھی تمھیں وہی کہوں گی جو اس دن کہا تھا اسے ہماری زندگی سے نکال لو نفیسہ حیات۔"نفیسہ پر سکون سی ان کو دیکھتی رہیں۔

"تم غلط ہو فروا یہ ہماری دوسری نہیں تیسری ملاقات ہے لیکن فرق بس یہ ہے کہ اس ملاقات میں تم نقاہت زدہ اور بیمار تھیں۔تمھیں یاد نہیں ہو گا ہے ناں؟ " فروا اچھنبے سے اس کو دیکھتی رہی۔

"چلو میں تمھیں ایک کہانی سناتی ہوں۔"وہ مزے سے کہتی آگے آئیں۔

"بیس سال پہلے کی بات ہے میں اپنے بیٹے کو اسلام آباد لے کر گئی تھی۔ایک دن میرا بیٹا بیمار ہو گیا میں اسے ہسپتال لے گئی اور وہاں جا کر پتہ ہے میں نے کیا دیکھا ؟ "وہ آنکھوں میں حیرانی سموئے اسے دیکھنے لگیں۔فروا کے چہرے پہ اب بھی نا سمجھی تھی۔

"وہاں مجھے تم دکھیں۔تمھارے ہاتھ میں ایک بچی تھی چھوٹی سی پیاری معصوم بچی۔"فروا کا چہرہ سفید پڑا ۔وہ بے یقینی سے پیچھے کو ہوئی۔

"تمہارا شوہر تم سے وہ بچی چھین رہا تھا۔تم رو رہی تھی اس کی منت کر رہی تھی۔ تم بیمار اور زرد تھی۔ چونکہ تم لوگ ہسپتال کے عقبی حصے میں تھے سو کوئی اور تمہارا جھگڑا نہیں دیکھ سکا۔تم روتی چیختی رہی لیکن تمھارے شوہر نے اس بچی کو تمھارے ہاتھ سے چھین کر کوڑے کے بڑے سے ڈرم میں پھینک دیا ۔رات کا وقت تھا۔ڈاکٹرز کی ایک فوج کھڑی تھی جسے نہ جانے کتنے پیسے کھلا کر تم لوگوں نے یہ گناہ سر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زد کروایا۔"فروا لڑکھڑانے لگی۔نفیسہ نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی کو زور سے دبوچا۔سرخ ہوتی آنکھیں اس کے چہرے پہ گاڑ دیں۔فروا کو دیکھ کر لگتا تھا وہ ابھی مر جائے گی۔

"تم نے اپنی بیٹی کو مرنے دیا کیونکہ وہ صرف تمہاری بیٹی تھی۔"فروا کے آنسو بہنے لگے۔اولاد کا غم ایک بار پھر جان کو آنے لگا۔"وہ اس جاپانی بزنس مین کی بیٹی تھی۔اس کے نقوش بڑی حد تک اپنے باپ سے ملتے تھے لیکن وہ تمہاری بیٹی بھی تو تھی ناں۔تم نے اپنی بیٹی کو مار دیا فروا۔"نفیسہ نے اس کا ہاتھ چھوڑا وہ بے دھم سی ہو کر نیچے گری۔اس کا چہرہ یکدم بوڑھا لگنے لگا تھا۔اس کی رنگت نچڑنے لگی تھی سانس رک رک کر چل رہا تھا۔

"تم اپنی بیٹی مارو، شوہر کو مارو یا بیٹے کو لیکن اگر تم نے میرے بیٹے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ناں خدا کی قسم میں تمہارے پورے خاندان کو تباہ کر دوں گی۔میرے بیٹے کے نام میں دو بار "زندگی" آتا ہے اگر تم نے اس کی زندگی سے کھیلنے کی کوشش کی تو میں تمہارے سارے خاندان کے حصے میں موت لکھوں گی۔"وہ اس کے سر پہ کھڑی غرا رہی تھیں۔فروا مرے مرے انداز سے واپس اٹھی۔اس کی آنکھیں نیم مردہ تھیں زبان گنگ۔سیاہ اعمالوں کا افشاں ہونا ہر بار پہلے دن جیسی ذلت دیتا ہے انسان کبھی بھی اپنے سیاہ اعمالوں کے ساتھ used to نہیں ہوتا۔

"تمہاری بات کا یقین کون کرے گا؟" فروا کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی آنکھیں اب بھی مردہ تھیں۔گردن اٹھانے کی سکت اس میں رہی ہی نہ تھی۔نفیسہ مسکرائی۔دل کھول کر مسکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یقین تمہارا چہرہ دلائے گا۔خود کو دیکھو فروا اپنا چہرہ دیکھو اور پھر بتاؤ کیا یہ جھوٹ ہے ؟ اور اگر جھوٹ ہے تو مجھے جھٹلاؤ میں زیادہ کچھ نہیں کروں گی۔میں بس یہ بات تمھارے بیٹے کو بتاؤں گی اور مجھ یقین ہے کہ وہ اتنا غیرت مند ضرور ہو گا کہ تمھیں دھکے مار کر اپنے گھر سے نکال دے یا پھر شاید خود کو مار دے کسی کو کیا پتہ۔"انہوں نے کندھے اچکائے۔

"میں اندر جا رہی ہوں اور جب واپس آؤں تو مجھے نظر مت آنا ورنہ سفیر سلطان کا نمبر ہے میرے پاس۔"وہ بول کر اندر کی طرف بڑھ گئیں۔پیچھے کھڑی فروا سے اپنی ٹانگوں پہ کھڑا ہونا مشکل ہو گیا۔وہ ذلت کے بیلچے سے زخمی چہرہ لیے واپس مڑ گئی۔

کیا اب تمھیں یقین آیا کہ اس نے غلط عورت چن لی تھی ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہسپتال کی سفید راہداریاں حبس کے باعث نم سی تھیں۔جون کے آخری ایام تھے۔گرم ہوا کے تھپیڑے جسم کو جھلسا دیتے تھے۔وہ ہلکے جامنی رنگ کے لان کے سوٹ میں ملبوس تھی۔بھورے بالوں کی ڈھیلی چٹیا باندھ رکھی تھی جس سے چند لٹیں نکل کر چہرے پہ جھول رہی تھیں۔اس کی سیاہ آنکھیں سنجیدہ تھیں۔ہسپتال کے کمرے کے باہر دو گارڈز کھڑے تھے۔ہالے نے بس ایک نظر ان کو دیکھا وہ دونوں تابعداری سے راستہ دینے لگے۔وہ ہارون کے گارڈز تھے ہالے کو راستہ نہ دے کر مرنا تھا کیا ؟ "

وہ پرائیویٹ روم کا پر تعیش دروازہ دھکیل کر اندر آئی۔اندر کا ماحول ایسا تھا جیسے کوئی فائیو اسٹار ہوٹل کا کمرہ ہو۔وہ سامنے ہی تھا ہسپتال کی وردی میں بیڈ پہ لیٹا ہوا۔اس کے چہرے پہ نیل تھے۔آنکھ کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قریب ایک زخم بھی تھا۔باقی کا جسم جہاں جہاں سے نظر آ رہا تھا بس سفید پٹیوں میں قید تھا۔وہ قدم قدم چلتی آگے آئی۔اس کے بیڈ پہ اس کے پیروں کے قریب بیٹھ گئی۔ہارون کو اس حالت میں دیکھنا دل چیر دیتا تھا۔وہ شاید دوائیوں کے زیر اثر سو رہا تھا۔اس کی سانولی رنگت زرد پڑ گئی تھی۔سرمئی آنکھیں بند تھیں۔بال جو ہمیشہ سلیقے سے جمے رہتے تھے آج وہ ذرا ذرا سے نظر آ رہے تھے۔باقی سارا سر پٹیوں سے جکڑا ہوا تھا۔

" تم نے کہا تھا ساری دنیا بھی اگر مجھے چھوڑ دے تو تم وہ واحد انسان ہو گے جو میرے ساتھ رہو گے ۔"اس نے ہلکی آواز میں کہنا شروع کیا۔

" آج میں تمھیں بتانے آئی ہوں کہ اگر تم میرے ساتھ ہو تو مجھے ساری دنیا کی کوئی ضرورت نہیں۔" اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔گلا خشک۔

" تم کہتے ہو میں ٹاکسک ہوں صحیح کہتے ہو میں ہوں لیکن کیا تم نے کبھی غور کیا میں ایسی کیوں ہوں ؟ میں تمھارے معاملے میں ہی ٹاکسک کیوں ہوں ؟ " وہ گردن جھکائے ہارون کے پیروں پہ نظریں جمائے کہہ رہی تھی۔

" تم دس سال کے تھے جب رستم مر گیا۔وہ تمہارا گارجین تھا تمہارا پروٹیکٹر تھا۔وہ چلا گیا تو تم اکیلے ہو گئے۔مجھے کہا گیا ہارون کے ساتھ رہو۔ماموں ، اماں ، بابا سب نے کہا ہارون کے ساتھ رہو اس کی دوست بنو اس کی گارجین بنو۔"حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے لگا۔وہ بس ہلکی آواز میں بولتی رہی۔شاید وہ سن رہا تھا شاید نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کسی نے نہیں پوچھا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔کسی نے نہیں پوچھا میں تمہاری گارجین بننا چاہتی ہوں یا نہیں۔کسی نے نہیں پوچھا میں تمہاری پروٹیکٹر بننا چاہتی ہوں یا نہیں۔تم بس ایک ان چاہا بوجھ تھے جو میری پیٹھ پہ لاد دیا گیا لیکن میں نے شکایت نہیں کی۔میں سلطان ہوں بھرم رکھنے تب بھی آتے تھے۔" وہ ہلکا سا ہنسی۔پس منظر میں بس مشینوں کی آواز آتی تھی۔

"مجھ سے کہا گیا میں تمھارے لیے فیصلے لیا کروں۔میں نے لیے ہاری۔" وہ بے بسی سے بولی۔"میں نے اپنا بیسٹ دیا جہاں میں نے تمھارے لیے صحیح فیصلے کیے وہیں کچھ غلط بھی کیے۔میرا قصور نہیں تھا۔میں کم عمر تھی یا پھر میرے حساب سے وہی فیصلے صحیح تھے۔بارہ سال کی عمر میں نے اس بچے کا سر اس لیے نہیں پھاڑا تھا کیونکہ اس نے میری کاپی چوری کی تھی۔میں نے اس کا سر اس لیے پھاڑا تھا کیونکہ میں نے اس کو تمھیں بلی کرتے دیکھا تھا۔میں نے تمھیں اسکول کے واش روم میں روتے ہوئے دیکھا تھا۔" اب کے آنسو بہنے لگے۔صد شکر کہ ہارون سو رہا تھا ورنہ اس وقت وہ دونوں رو رہے ہوتے۔

" میں اس میڈم کے گھر کے باہر ہارن اس لیے نہیں بجاتی رہی کیونکہ انہوں نے مجھے ڈانٹا تھا۔میں نے وہ سب اس لیے کیا کیونکہ میں جانتی تھی ان کی بیٹی نیہا تمھیں ہراساں کرتی ہے۔وہ میرے فیصلے تھے ہارون جو میں نے تمھیں پروٹیکٹ کرنے کے لیے لیے تھے۔بابا اس میڈم کی بیٹی کے بارے میں جان گئے تھے تب ہی انہوں نے مجھے کچھ نہیں کہا۔ماموں اس بچے کے بارے میں جان گئے تھے اس لیے انہوں نے بھی مجھے کچھ نہیں کہا۔ان سب کو لگا میں ہارون کی گارجین ہوں۔جسے چاہوں فیصلے لوں۔جیسے چاہے اسے ٹریٹ کروں۔وہ میرے بڑے تھے لیکن انہوں نے میری اصلاح نہیں کی۔تمہارے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیے مجھے کھڑا کیا گیا۔دوسروں کی ٹانگیں زیادہ دیر تک آپ کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتیں۔میں بھی نہیں کر سکی میں تھک گئی۔"اس نے شکستگی سے نفی میں سر ہلایا۔

" میں تمھیں پروٹیکٹ کرتے ہوئے تمہارے لیے فیصلے لیتے ہوئے تھک گئی لیکن میں اس بوجھ کو اتار نہیں سکتی تھی۔کیونکہ میں سلطان تھی۔"وہ روتے ہوئے تلخی سے ہنسی۔

"میرا رویہ تمھارے ساتھ برا ہوتا گیا۔میں تم پہ حکم صادر کرنے لگی۔تمھیں کنٹرول کرنے لگی کیونکہ مجھے یہ صحیح لگتا تھا کیونکہ مجھے بتایا گیا یہی صحیح ہے۔کیونکہ کبھی کوئی میری اصلاح کے لیے آیا ہی نہیں۔کیونکہ تم نے کبھی ہالے کو "ناں " کہا ہی نہیں۔میں گارجین بنتے بنتے ٹاکسک بن گئی لیکن اس سب میں یہ ہوا کہ بوجھ بنی دوستی دل کی دوستی بن گئی۔تم۔ہمارا تعلق۔سب ضروری ہوگیا میں۔تم سے بہت محبت کرتی ہوں ہارون۔"وہ بلند آواز میں رونے لگی۔ہارون کے ساکت ہوئے وجود میں جنبش ہوئی اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہوا تو وہ جاگ رہا تھا ؟

"میں تم سے محبت کرتی ہوں ہاری۔بہت زیادہ حد سے زیادہ میں ایسی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی جس میں ہالے کے ساتھ ہارون نہ ہو۔مجھے تم سے محبت ہے ہارون۔میں نے غلط فیصلے لیے ہاری۔میں نے صحیح فیصلے بھی لیے۔میں نے اپنی عقل اپنی عمر کے حساب سے ہر طرح کے فیصلے لیے۔میں نے کبھی تمہارا برا نہیں چاہا۔میں نے کبھی تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہا۔میں کبھی بھی ٹاکسک نہیں بننا چاہتی تھی۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں ہارون۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔میں تمھیں کھونا نہیں چاہتی ۔"وہ بری طرح روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ڈاکٹر نے کہا ہارون مر گیا مجھے لگا ساری دنیا مر گئی۔"

" اچھا یہ بکواس کی اس نے ؟ " وہ پٹ سے آنکھیں کھولے اٹھ بیٹھا۔"ذرا پوچھوں تو اس سے میری تتلی والی پینٹنگ اس کا باپ پوری کرے گا ؟ "ہالے نم آنکھوں سے ہنس دی کھکھلا کر دل سے۔وہ اسی طرح لیٹے لیٹے اس کو ہنستے ہوئے دیکھتا رہا۔

"تم جاگ رہے تھے ناں بد تمیز۔"وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"درد بہت ہے سونے کہاں دیتا ہے۔"وہ آرام سے بولا ہالے کے دل کو کچھ ہوا۔وہ جانتی تھی وہ تکلیف میں ہے۔

"کیا زیادہ درد ہے ؟" اسے فکر لاحق ہوئی۔ہارون نے نفی میں سر ہلایا۔

"زیادہ نہیں بس کمر اٹھنے نہیں دیتی۔سر میں ٹیسیں اٹھتی ہیں۔بازو الگ ٹوٹا ہوا ہے۔ صحیح کھیل گئی فروا چڑیل۔"وہ بڑبڑایا۔ہالے نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔

" تمھیں کس نے کہا تھا اس سے پنگا لینے کو۔عمر نے بتایا مجھے کہ تم نے اس کے سر پہ بندوق رکھ دی تھی۔یہ تو ہونا ہی تھا۔"وہ مزے سے بولی۔

وہ دونوں نارمل باتیں کر رہے تھے۔ایک سچی اور کھری دوستی میں ناراضگی کے بعد اگر صلح ہو جائے تو فارمیلٹیز کہیں بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔پچھلی باتیں خود باخود ذہن سے محو ہونے لگتی ہیں۔دل میں نئی جگہیں اور نئی برداشت پیدا ہوجاتی ہے۔قربانی اور ایثار پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔بس شرط یہ ہے کہ دوستی "سچی "اور "کھری "ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے تمھیں ذرا رحم نہیں آیا اس میڈم کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے۔بیچاری ایک ہی لڑکی تھی جو میرے پیچھے آیا کرتی تھی ورنہ تمہارے خوف سے تو کوئی لڑکی مجھے دیکھتی بھی نہیں تھی۔"وہ آنکھیں پوری کھولے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے صاف ظاہر تھا ہالے کو تنگ کر رہا ہے۔ہالے نے اپنی آنکھیں گھمائیں۔

" وہ تمھیں دیکھتی نہیں تھی تمھیں ہراس کرتی تھی۔"

"جو بھی تھا کیا میں نے تمھیں شکایت دی ؟ اچھی بھلی لڑکی میرے ہاتھ سے نکل گئی کتنی خوبصورت تھی ناں ؟ "اس نے ہالے کو دیکھ کر تائید چاہی۔

"فروا آنٹی نے تو بس بیڈ پہ بٹھا دیا ہے ناں۔میں تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتی ہوں اگر تم۔۔"

"آہ۔۔آہ ہالے۔۔۔آہ۔"یکدم ہارون کراہنے لگا ہالے کے سارے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے۔وہ ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑے درد سے دوہرا ہو رہا تھا۔بری طرح کراہتے ہوئے وہ تھوڑی دیر پہلے والا ہارون بالکل نہیں لگ رہا تھا۔ہالے کو ڈاکٹر کی ساری باتیں یاد آنے لگیں۔ ڈاکٹر نے کہہ رکھا تھا اس سے زیادہ بات نہ کی جائے۔اس کے ذہن پہ زور نہ ڈلوایا جائے۔وہ فورا اٹھ کر باہر بھاگی۔تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر کے ہمراہ واپس آئی۔

انہوں نے ہارون کا چیک اپ کیا۔اسے نیند کی دوائی دی اور ہالے کو کچھ دن تک اسے آرام کرنے دینے کو کہا۔وہ خاموشی سے ساری ہدایت سنتی رہی ڈاکٹر چلا گیا۔وہ وہیں بیٹھی رہی۔کافی دیر تک بس ہارون کو دیکھتی رہی۔پھر اس کا فون بجا مدحت کا میسج تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جس ڈاکٹر نے تمھارے بابا کا علاج کیا تھا ان کی ڈیتھ ہوگئی ہے۔کیا تم نے دیکھا ؟ " ہالے کا دماغ بھک سے اڑا۔وہ لڑکھڑاتے قدموں سے دیوانہ وار باہر بھاگی۔

عمر نے اسے مار دیا۔عمر ایسا کیسے کر سکتا ہے ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کس طرح ایک ہسپتال سے دوسرے ہسپتال پہنچی ، کیا ہوا ، کس نے کیا کہا اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔رنگت متغیر ہو چکی تھی۔ہسپتال کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔اس ہسپتال میں آخری بار ڈاکٹر عبدالحفیظ کو لایا گیا تھا اور اسی ہسپتال کے سرد خانے میں ان کی لاش رکھی تھی۔موت کی وجہ گلاگھونٹ کر مارنا لکھی گئی تھی ۔ہالے مرے مرے قدم اٹھاتی ان لوگوں کے ہجوم میں کسی ایک چہرے کو تلاش کر رہی تھی۔وہ لوگوں کو ہٹاتی جگہ بناتی آگے آگے جا رہی تھی وہ ہجوم کے آخری سرے پہ پہنچی مناظر واضح ہوئے آوازیں واضح ہوئیں۔

کوئی جانا پہچانا سا چہرہ تھا جس کے آگے لوگوں نے مائیکس پکڑ رکھے تھے۔فلیش کی چمکتی روشنیوں میں اس کا چہرہ مکروہ سا نظر آتا تھا۔اس کی آنکھیں اگر آنسوؤں کی دھند میں لپٹی نہ ہوتیں اور ذہن کسی اور جملوں کی بازگشت نہ سن رہا ہوتا تو وہ اس چہرے کو پہچان لیتی۔مائیکس کے پیچھے کھڑا شخص کہہ رہا تھا ۔اس نے ایک ہاتھ سے کسی نو دس سالہ بچے کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔بچے کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ میرے بھائی کے قتل میں ملوث رہے انہوں نے میرے بھائی کے کمرے میں انتہائی خطرناک لوگوں کو جانے اور میرے بھائی کا قتل کرنے کا موقع دیا۔" وہ لمحہ بھر کو رکا۔"لیکن میں آج اس آدمی کو اس کے تمام اعمال کے لیے معاف کرتا ہوں۔اللہ اس کے لیے بھلائیاں کرے۔"ہالے اس کو سنتی رہی چپ گم صم۔

"میں اس آدمی کی طرح نہیں ہوں جس نے میرے بھائی کے بچوں کو یتیم کر دیا۔ میں شمس سلطان ہوں میں۔بچوں سے دشمنی نہیں کیا کرتا۔"اپنے موبائل کی سکرین پہ اس کی اس بات کو سنتے حسن نے طنزیہ سر جھٹکا تھا۔

"میں آج سے برہان پیر زادہ کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں۔"ہجوم میں داد ابھری۔کئی لوگوں نے اس کے حق میں نعرے بلند کیے شمس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کو کہا۔"میں برہان پیر زادہ کی پڑھائی لکھائی اور باقی ضروریات زندگی کا اسی طرح خیال رکھوں گا جیسے اپنی اولاد کا رکھتا ہوں۔وہ میرے ایمپائر میرے ہیون میں رہے گا۔"مائیک تھامے لوگوں کے چہروں پہ ناسمجھی اتری۔ہیون ان کا پروجیکٹ کب بنا ؟ حسن کی آنکھیں سکڑیں۔ہالے کے دل کا کرب گہرا ہوا۔مختلف سوال کیے گئے شمس پر سکون انداز میں ان کو سنتا رہا۔

"میں آپ سب کی حیرانی سمجھتا ہوں لیکن میں آج آپ سب کو یہاں ایک بات بتا دینا چاہوں گا کہ ہیون اب میرا پراجیکٹ ہے۔تقریبا ایک سال قبل میرے بھائی نے میری کمپنی کے پچیس فیصد شیئرز کے بدلے ہیون میرے ذمے لگا دیا تھا۔پیپر ورک اور باقی ساری کاروائی میرا سیکریٹری میڈیا کو دے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دے گا۔میرے بھائی معراج سلطان کے قتل کیس میں کوئی پیش رفت اب تک نہیں ہوئی۔میں اور میرے خاندان نے قانون پہ اندھا بھروسہ کرتے ہوئے تمام معاملات اپنی پولیس کے سپرد کیے تھے۔ ہمیں انصاف چاہیے حکومت کو چاہیے کہ ہماری آواز کو سنیں۔انصاف ہر کسی کے لیے ہونا چاہیے۔یہیں اگر کسی غریب ٹیچر یا مزدور کے گھر کا آدمی قتل ہوا ہوتا تو پورا ملک موم بتی لے کر احتجاج کر رہا ہوتا لیکن ہم ہمارے لیے کیوں کوئی نہیں آ رہا ؟ " وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر بول رہا تھا آنکھیں نم تھیں چہرہ زخم زخم۔

"ہمارے لیے کوئی نہیں آتا کیونکہ ہم پریویلیجڈ ہیں کیونکہ ہم امیر ہیں لیکن کیا ایسا ہونا ہماری غلطی ہے ؟ سب کو لگتا ہے ہمیں انصاف مل جائے گا لیکن آج میں آپ کو بتا دوں کہ اس ملک کا قانون جس طرح غریب کو پیلتا ہے اسی طرح امیر کو بھی پیلتا ہے لیکن ہم پھر بھی قانون پہ اعتبار کیے بیٹھے ہیں کہ ایک نہ ایک دن ہمیں انصاف ضرور ملے گا ،اور ہمیں امید ہے ایک دن ایسا ضرور ہو گا انف فار ٹوڈے۔" وکٹری کا نشان دکھاتا وہ اپنے لوگوں کی معیت میں نکلتا چلا گیا۔ہالے اسی طرح دھند میں لپٹی آنکھوں کے ساتھ اس کو جاتا دیکھتی رہی۔یکدم لوگوں کی نظر ہالے سلطان پہ پڑی۔ کیمروں اور مائیکس کا رخ اس کی جانب کیا گیا۔وہ غائب دماغی سے ان کو دیکھتی رہی۔مختلف سوال ، مختلف جملے۔

"مسز ہالے آپ کے شوہر اے ایس پی عمر حیات کیا آپ اب بھی اس بات پہ قائم ہیں کہ انہوں نے آپ کو اغوا کیا تھا؟ "

"مسز حیات کیا عمر حیات نے آپ کو کسی دھمکی کے تحت اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے ؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا آپ اپنے باپ کے قاتلوں کے بارے میں کچھ جانتی ہیں ؟ آپ اپنے چچا کے ساتھ کیوں نہیں تھیں کیا آپ کے تعلقات درست نہیں ہیں ؟ آپ کے والد نے ہیون پراجیکٹ آپ کے چچا کے حوالے کیوں کیا کچھ بولیں مسز ہالے؟"

اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔اسی وقت ہجوم میں سے کوئی آیا ہالے نے پلکیں جھپکیں۔وہ دراز قد سیاہ آنکھوں والا آدمی تھا۔وہ میڈیا کے بندوں کو ہٹاتا ہوا آگے آ رہا تھا۔ اس نے ہالے کے گرد اپنا بازو پھیلا لیا اور اسی طرح اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیے آگے بڑھنے لگا۔اس شور اس ہجوم سے دور۔

لوگ ان کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔سوال کر رہے تھے ہالے کو اپنے کان بند ہوتے محسوس ہوئے۔وہ بس اس آدمی کی گرفت میں مضبوط قدم اٹھاتی آگے جا رہی تھی۔عمر ایک ہاتھ سے لوگوں کو ہٹاتا جا رہا تھا۔اور دوسرا ہاتھ ہالے کے کندھے پہ تھا۔اس کا چہرہ سنجیدہ سپاٹ تھا۔اس نے اپنی گاڑی کے قریب پہنچ کر دروازہ کھولا اور ہالے کو اندر بٹھانے لگا۔دفعتا وہ رکی۔گردن اونچی کر کے عمر کو دیکھا جیسے کہنا چاہتی ہو مجھے بات کرنے دو۔پس منظر میں رپوٹرز کا شور تھا۔عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے۔آنکھوں ہی آنکھوں سے اسے اجازت دی وہ گردن کڑائے ہوئے آگے آئی۔رپورٹرز ٹوٹ پڑے لا تعداد سوال آوازیں گڈ مڈ ہونے لگیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں یہاں صرف ان سوالوں کے جواب دوں گی جن کے دینا چاہوں گی۔"وہ سینے پہ ہاتھ باندھے گویا ہوئی۔"اگر آپ لوگوں میں سے کسی کی بھی آواز اب آئی تو میں واپس چلی جاؤں گی۔"مجمعے میں پن ڈراپ سائلنس پھیل گیا۔وہ اسے بولنے دینا چاہتے تھے ان کو سرخیاں چاہیے تھیں۔

"پہلی بات میرے اور میرے چچا کے درمیان کوئی بد مزگی نہیں ہے۔وہ میری یہاں آمد سے بے خبر تھے اس لیے میں ان کے ساتھ نہیں تھی۔میرے بابا کے قاتلوں کے بارے میں اگر میں کچھ جانتی ہوتی تو اب تک اس طرح خاموش نہ بیٹھی ہوتی۔میرے بابا نے ہیون پراجیکٹ میرے چچا کو کیوں دیا یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے۔اس وقت ملکی معاملہ میرے بابا کا قتل ہے۔آپ سب اس پہ توجہ دیں اور ایک آخری بات۔۔۔"اس نے ایک نظر مجمعے کو دیکھا پھر اپنے ساتھ کھڑے عمر حیات کو۔

" اے ایس پی عمر حیات میرے اغوا میں شامل نہیں تھے۔میرا الزام بے بنیاد تھا۔"رپوٹرز بھونچکے رہ گئے۔عمر نے اتنی زور سے گردن موڑ کر اس کو دیکھا کہ گردن کے چٹخنے کی آواز آئی۔

" میرے سامنے ایسے حالات رکھے گئے واقعات ایسے ہو گئے کہ مجھے ایک غلط فہمی ہو گئی لیکن آج میں آپ سب کے سامنے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اے ایس پی عمر حیات کسی بھی طرح سے میرے مجرم نہیں ہیں۔"عمر بس اس کو دیکھے گیا۔کبھی یہ عورت بھرے مجمعے میں اس پہ الزام لگاتی تھی اور کبھی بھرے مجمعے میں ان الزاموں کی تردید کرتی تھی۔وہ اس کی تردید پہ خوش ہوا تھا،لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ الزام لگاتے ہوئے بھی کبھی بری نہیں لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں پولیس کے اعلی حکام سے گزارش کروں گی کہ عمر حیات کے لیے ایک فیئر انکوائری بٹھائی جائے جس میں میں خود آ کر ان تمام الزامات کی ایک بار پھر تردید کروں گی۔ملک کو ایک قابل اور ہونہار آفیسر کو نہیں کھونا چاہیے۔"وہ بول کر ہٹی۔گاڑی کے کھلے دروازے سے اندر جا کر بیٹھی عمر سر جھٹکتا دوسری طرف سے گھوم کر آیا۔رپوٹرز بالکل فلموں اور ڈراموں کی طرح "بس ایک سوال بس ایک سوال " کی رٹ لگاتے ان کے پیچھے کافی دور تک گئے۔

گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔لوگ وہیں کھڑے رہے اپنے اپنے کیمروں کی طرف منہ کیے تازہ ترین صورتحال بتاتے ہوئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی عمر حیات کے بنگلے کے باہر آ کر رکی۔ان دونوں نے سارے راستے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ہالے آنکھیں موندے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی رہی۔عمر اپنی طرف سے اترنے لگا لیکن ہالے کی آواز پہ ٹھہر گیا۔

" تم نے اسے قتل نہیں کیا۔کہہ دو تم نے یہ نہیں کیا۔"وہ بند آنکھوں سے بڑبڑائی۔

" میں نے نہیں کیا۔قتل وہ واحد چیز ہے جو عمر نہیں کر سکتا۔آپ کو میرا یقین کرنا ہے تو کریں ورنہ مجھے پرواہ نہیں۔"ہالے اسی طرح بیٹھی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔اگر تم سچے ہو تو کل رات جو ہوا وہ کیا تھا ؟ یا تو کل رات جھوٹی تھی ، یا تم اب جھوٹ بول رہے ہو۔تم جھوٹے ہو عمر۔"اس کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔چہرے پہ گہرا صدمہ بے یقینی اور تھکان تھی۔

"کل رات "

وہ عمر سے اپنے بچپن کی باتیں کرتے ہوئے کب سوئی اسے پتہ بھی نہیں چلا۔رات کے قریب تین بجے اس کی آنکھ گاڑی کی آواز سے کھلی۔وہ مندی مندی آنکھیں لیے اٹھ کر بالکنی تک آئی۔یہاں سے پورچ کا منظر نظر آتا تھا۔لیکن جو منظر اس نے دیکھا وہ اس کی روح کھینچ لینے کے لیے کافی تھا۔

وہاں عمر حیات تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک بھاری ہتھوڑا تھا جس سے خون کی بوندیں اب بھی ٹپک رہی تھیں۔اس کی سفید شرٹ پہ خون ہی خون تھا۔کوئی سیریل کلر گویا قتل کر کے آیا ہو۔اس کا چہرہ عجیب تھا ،بے حد عجیب۔غیر انسانی سا سخت اور بے تاثر۔

اپنے اوپر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہوئے اس نے آنکھیں اٹھا کر اوپر دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں کچھ نہ ابھرا۔نہ گلٹ نہ خوف کچھ بھی نہیں۔وہ چند پل بے تاثر نگاہوں کے ساتھ اس کو دیکھتا رہا پھر مڑ گیا۔ہالے اسی جگہ کھڑی رہی ساکن شل۔وہ بس اس کے خون سے بھرے ہاتھ دیکھتی رہی تھی ،اور سفید شرٹ جو سرخ داغوں سے بھری تھی۔اسے آج عمر سے خوف آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صبح اٹھ کر وہ اس کے ساتھ نارمل رہی یوں گویا وہ اس کے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہتی تھی۔یا پھر اسے لگتا تھا عمر خود بتا دے گا۔لیکن آج ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ کے موت کی خبر سن کر اسے یقین سا ہو چلا تھا کہ کچھ ہے جو عمر نے کیا ہے یا تو وہ قتل ہے یا پھر قتل میں شراکت داری۔

موجودہ لمحہ

" آپ کو لگتا ہے میں قتل کر سکتا ہوں ؟ ایک بار میری آنکھوں میں دیکھ کر بول دیں کہ میں قاتل ہوں۔"وہ چہرہ اس کی طرف کیے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ہالے چند لمحہ گیلی آنکھوں سے اس کو دیکھتی رہی پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔

" تم قاتل نہیں ہو سکتے عمر۔قاتل نہیں ہو سکتے۔مجھے بتاؤ حقیقت کیا ہے کچھ بولو عمر مجھے صفائی دو۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔عمر اذیت سے اس کو دیکھتا رہا۔

"میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔"ہاں میں کل رات وہاں گیا تھا۔ہتھوڑی پہ لگا وہ خون اصلی تھا لیکن میں نے اسے نہیں مارا۔میں نے بس اس کی ٹانگیں مفلوج کی تھیں تاکہ وہ اب کسی بھی مریض کی پکار پہ نہ جا سکے کیونکہ وہ اس لائق ہی نہیں تھا۔"ہالے نے چہرہ اٹھا کر اس کو دیکھا ،آنسو تھمنے لگے ،وضاحتوں پہ یقین آنے لگا۔

" وہ تھانے سے چھوٹنے والا تھا۔دو دن بعد وہ علاج کے بہانے ملک سے باہر جانے والا تھا اور میں اسے جانے نہیں دے سکتا تھا۔اس کی وجہ سے میرا واحد رشتہ مجھ سے چھوٹ گیا کیا میں اسے جانے دیتا ؟ "ہالے نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ڈاکٹر کی موت خون بہنے سے نہیں ہوئی اسے کسی نے گلا گھونٹ کر مارا ہے۔اسے مرنا تھا یہ طے تھا۔ اب اگر آپ کی آنکھوں سے ایک بھی آنسو نکلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"وہ سختی سے کہتا اپنی جانب سے اتر کر آیا۔پھر گھوم کر ہالے کی جانب سے دروازہ کھولا۔وہ آہستگی سے نیچے اتر آئی۔اور دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے۔ایک ایک اپنے انجام کو پہنچے گا یہ طے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں آیا تو اس کا چہرہ بے چین سا تھا۔مہر ماہ بازو آنکھوں پہ رکھے بیڈ پہ لیٹی تھی۔اس کی آہٹ سن کر اٹھ بیٹھی۔سفیر الماری میں منہ دیئے کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔اس کا انداز بے چین تھا۔ہاتھ کانپ رہے تھے۔جسم میں جیسے بے قراری سی تھی۔مہر خاموشی سے اس کی ساری کاروائی دیکھتی رہی۔

اس کا حلیہ ابتر تھا۔بال بکھرے ہوئے۔آنکھیں خشک اور سرخ تھیں۔سفیر ہنوز اپنی الماری میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔

" کیا ڈھونڈ رہے ہو تم ؟ " اس کی خشک آواز پہ سفیر کے ہاتھ تھم گئے۔اس نے مڑ کر حیرانی سے مہر کو دیکھا۔وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب آ رہی تھی۔

" کیا ہوا برا لگ رہا ہے ؟ زہر لگ رہی ہوں میں ؟ لیکن اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا ؟ " وہ تندہی سے پوچھ رہی تھی۔

" یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم مجھ سے۔شوہر ہوں تمہارا کیا ساری تمیز بھول گئی ہو ؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اوہ دی گریٹ دی لیجنڈ سفیر شمس سلطان کو یاد آگیا کہ ان کی کوئی بیوی بھی ہے ہاں ؟ " وہ پھنکاری۔ سفیر کے لیے یہ مہر ماہ نئی تھی۔وہ مارے شاک کے کچھ کہہ ہی نہ سکا۔

"کیاہے اس ہالے میں ایسا جو تم مجھے نہیں دیکھتے ہو ؟ " وہ بلند آواز میں چلائی۔"تم نے مجھے میری بہن سے نفرت کرنے پہ مجبور کر دیا ہے۔میں گھر توڑنے والی بن گئی ہوں۔میں نے اپنی بہن کا گھر خراب کرنے کی کوشش کی۔میں نے تمھارے لیے ساری دنیا چھوڑی ، خدا چھوڑا ، لوگ چھوڑے ، کیریئر چھوڑا اور تم نے کیا دیا مجھے؟ کیا کیا تم نے میرے لیے ؟ "

" میں نے تم سے یہ سب کرنے کو نہیں کہا تھا۔"سفیر نے اس کو ناگواری سے ٹوکا۔

" لیکن میں نے کیا ناں۔"وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں دھاڑی۔"میں نے یہ سب کیا کیونکہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔میں نے تمہارے لیے ساری زندگی قربانی دی۔کیا میں محبت کی ایک نظر ڈیزرو نہیں کرتی ؟" وہ مارے بے بسی کے رو پڑی۔

"ہاں نہیں ہوں میں ہالے جیسی۔وہ اعلی ہے میں کمتر ہوں وہ حسین ہے میں ویسی نہیں ہوں لیکن تم میری محبت تو دیکھو تم میرا جنون دیکھو۔کیا میں تمہاری ذرا سی توجہ کی حقدار نہیں ہوں ؟" سفیر بس اس کو دیکھتا رہا۔

" میں اچھی بھلی جاب کرتی تھی۔میرا فیوچر ، میرا کیریئر سب روشن تھا لیکن میں نے تمہاری خاطر سب چھوڑا میرے لیے تم سے زیادہ اہم کچھ بھی نہیں تھا۔کبھی بھی نہیں تھا۔کیا ہالے دے گی تمھیں ایسی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

محبت ؟ کیا کوئی کرے گا تم سے ایسی محبت ؟ " اس کی آواز بلند سے بلند ہوتی جا رہی تھی۔حلق دکھ رہا تھا۔آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

" تم اس کے خواب دیکھو ، اس کو سوچو ، اس کو چاہو مجھے فرق نہیں پڑتا چاہے تم میرے وجود میں اس کو ڈھونڈو لیکن مجھے اپنے قریب رکھو پلیز۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں سفیر۔میں تمہارے بغیر زندگی نہیں گزار سکتی۔میں نے تم پہ تم سے جڑے خوابوں پہ ایک عمر خرچ کی ہے۔تم مجھے ایسے کیسے چھوڑ سکتے ہو ؟ تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو ؟ " وہ اسی طرح بہتے آنسوؤں کے درمیان کہتی رہی سفیر سن ہوا اسے سنے گیا۔

" تم قاتل ہو ، ڈرگ ایڈکٹ ہو لیکن کیا میں نے کبھی تم سے کچھ کہا ؟ کیا میں نے تمھیں کبھی چھوڑا ؟ تم مجھے اپنے پیروں میں رکھ لو اگر ، میں اس کو بھی اعزاز سمجھ سکتی ہوں۔ تم خدا کے لیے مجھ سے محبت کرو۔ تمھیں خدا کا واسطہ ہے مجھے ہالے والی نظر سے دیکھو۔"وہ بلک بلک کر رونے لگی تھی۔سفیر کو بے اختیار اس پہ ترس آیا۔ہاں وہ ترس ہی تھا۔اس کے بال بکھرے ہوئے اور لباس ملگجا تھا۔اس کے چہرے پہ صاف لکھا تھا کہ وہ بھیک مانگ رہی ہے اور امیروں کی ایک خصلت ہوتی ہے وہ بھیک دے دیا کرتے ہیں۔سفیر دو قدم آگے آیا اور مہر کے بالکل قریب رک گیا۔اس کا پہلو میں گرا ہاتھ اٹھایا اور اسی ہاتھ سے اسے ذرا سا اپنی جانب کھینچ کر کندھے سے لگا لیا۔وہ اس کے کندھے سے لگ کر مزید بلند آواز میں روتی گئی۔اس کے چہرے پہ کوئی سکون کوئی شانتی نہیں تھی۔

کیا تم نے کبھی بھکاریوں کے چہروں پہ سکون دیکھا ہے ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ چند دن بعد کا ذکر ہے۔آج حسن سلطان صبح سے ہی عمر کے گھر آیا ہوا تھا۔ وجہ تھی اس کا داخلہ جو کہ ہالے نے کروانا تھا۔اس کے اپنے ایگزام بھی شروع ہو چکے تھے۔کل اس کا پہلا پرچہ تھا۔عمر اور حسن باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ہالے اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔اس نے نیلی ٹخنوں تک آتی سادہ فراک کے ساتھ سفید دوپٹہ لے رکھا تھا۔بال کرل کر کے ایک طرف کو ڈالے۔وہ اب کانوں میں ٹاپس پہن رہی تھی جب اس کا موبائل زوں زوں کی آواز سے تھرتھرآیا۔"**نفیسہ آنٹی کالنگ** " کے الفاظ جگمگائے تو اس نے لپک کر فون اٹھایا۔ساتھ ساتھ شرمندگی بھی ہوئی۔انہوں نے اس کی کتنی مدد کی تھی اور اس نے شکریہ تک کا فون نہیں کیا۔اس نے کال اٹھائی سلسلہ جڑا۔

" کیا میں تمھیں ویڈیو کال کر لوں ؟ " سلام دعا کے بعد انہوں نے پوچھا تھا۔ہالے نے جی ضرور کہہ کر اجازت دے دی۔چند لمحہ بعد اس کے موبائل کی سکرین جل بجھ کرنے لگی۔ہالے نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا۔وہ پہلی بار اپنی ساس سے مل رہی تھی۔وہ بھی آنلائن۔آہ لڑکیوں کے مسائل۔کال ملی موبائل کی سکرین پہ نفیسہ کا چہرہ نظر آیا۔ہالے ایک پل کو ٹھہر سی گئی۔ اسے اس عورت سے ایک رعب سا محسوس ہوا۔وہ اتنی خوبصورت نہیں تھی لیکن کچھ تھا جو اسے اوروں سے ممتاز بناتا تھا۔

" تم بہت خوبصورت ہو۔"انہوں نے پہلی بات یہی کہی۔

" آپ سے بہت کم۔"ہالے نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا نفیسہ ہلکا سا مسکرائیں۔کافی دیر تک وہ دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرتی رہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم اس دن کچھ کہہ رہی تھیں مذہبی لوگوں کے بارے میں۔اب بتاؤ مجھے تمھیں مذہبی لوگ کیوں پسند نہیں ہیں یا پھر ایسا کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کون مذہبی ہے اور کون نہیں ؟ " ہالے نے گہرا سانس لیا۔آج بالآخر وہ اپنے دل کا سارا بھڑاس نکالے گی جن جن مذہبی لوگوں نے اسے ان کمفرٹیبل محسوس کروایا وہ ان سے ان دیکھا انتقام لے گی ہاں وہ یہی کرے گی۔

" مجھے مذہبی لوگوں سے سخت چڑ ہے۔"وہ بولی تو اس کی آواز میں کئی سالوں سے جمع شدہ نفرت باہر آنے لگی۔"میں جب جب بڑی بڑی داڑھی والے مردوں اور حجاب کرنے والی عورتوں سے ملی ہوں مجھے ان کے سامنے ہمیشہ اپنا آپ چھوٹا لگا ہے کیونکہ وہ ایسا ظاہر کرتے ہیں، جیسے ساری دنیا کی پاکیزگی ان کے اندر ہے جیسے ساری دنیا کا علم ان کے پاس ہے۔"وہ بنا رکے کہے جارہی تھی۔

" اگر جو کبھی ایسے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ہم نماز یا قرآن نہیں پڑھتے تو پھر آپ دیکھیے گا کس طرح یہ لوگ آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔کس طرح یہ لوگ آپ کو کمتر محسوس کروائیں گے۔آنٹی میں نے ہمیشہ ان کے منہ سے سنا ہے یہ حرام ، وہ حرام ، یہ جائز ، وہ نہ جائز جہنم برزخ سزا آگ آخر یہ کیسا دین ہے جس میں کوئی رحم نہیں ہے ؟ " بولتے ہوئے اس کا سانس چڑھ گیا تو وہ خاموش ہو گئی۔اسے یقین تھا اب نفیسہ اسے دو باتیں سنا کر اسے کافر ملعون کہہ کر فون کاٹ دیں گی۔ لیکن خلاف توقع انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔وہ بس خاموش جانچتی نظروں سے اسے دیکھے گئیں۔

" مذہبی کون ہوتا ہے ہالے ؟ " ان کا لہجہ پر سکون تھا۔ہالے نے متعجب ہو کر سکرین کے پار اس عورت کو دیکھا پھر جواب دینے کو الفاظ متجمع کیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہر وہ انسان جو ہر بات پہ جائز نہ جائز حلال حرام جہنم دوزخ کی رٹ لگائے رکھے اور۔۔۔۔

"وہ مذہبی نہیں extremist ہوتا ہے بچے۔"اور ہالے ٹھہر سی گئی نفیسہ کہتی رہیں۔

" ہر وہ انسان جو کسی نہ کسی مذہب کو مانتا ہے یا اس کا پیروکار ہوتا ہے وہ مذہبی ہوتا ہے اب چاہے وہ نماز پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو یا نہیں،چرچ جاتا ہو یا نہیں۔لیکن وہ مذہبی ہوتا ہے ، کیونکہ اس کا تعلق مذہب سے جڑا ہوتا ہے۔"ہالے کو اپنا سانس بھی رکتا محسوس ہوا۔وہ شل اور ساکن ہو کر ان کو سن رہی تھی۔

ہمارے یہاں دو طرح کے مذہبی ہوتے ہیں۔ایک extremist اور دوسرے سادہ۔جن لوگوں کی بات تم کر رہی ہو وہ extremist ہیں بات بات پہ حلال حرام جہنم دوزخ جزا سزا یہ ان ہی لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ان کو لگتا ہے اگر ہم کسی کو موت کا خوف دلوائیں گے تو وہ اللہ کے پاس بھاگا دوڑا چلا آئے گا۔اگر ہم کسی کو عذاب قبر سے ڈرائیں گے تو لوگ نمازیں اور قرآن پڑھنے لگیں گے۔یہ لوگ برے نہیں ہوتے ، ان کا انداز بیان برا ہوتا ہے۔ان کا اپنی بات آپ تک پہنچانے کا طریقہ برا ہوتا ہے۔یہ لوگ چاہتے ہیں ان کی بات پہلی ہی دفع میں مان لی جائے۔حق آیا ہے تو پہلی پکار پہ لبیک کہہ دیا جائے لیکن یہ لوگ نہیں سمجھ پاتے کہ یہ انبیاء کا دور نہیں ہے جہاں لوگوں کو روشنی کی تلاش رہا کرتی تھی ، جہاں وہ اپنے اندھیروں سے بیزار رہا کرتے تھے۔یہ مختلف دور ہے آج کے لوگوں کے دلوں پہ پکی مہریں ہیں۔آج کے دلوں پہ زیادہ زنگ ہے اور آج کی آنکھ کے آگے موبائل فونز ہیں۔ان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہ زیادہ توجہ زیادہ محنت کی ضرورت ہے یہ لوگ محنت سے ڈرتے ہیں۔"ہالے محو ہو کر ان کو سن رہی تھی۔نفیسہ نرم آواز میں کہے جا رہی تھیں۔

" دوسری طرف آتے ہیں سادہ لوگ یہ لوگ ایک لمبی اسٹرگل کے بعد دین تک آئے ہوتے ہیں۔اس راہ میں ان کے دل ٹوٹے ہوتے ہیں۔پھر جڑے ہوتے ہیں انہوں نے اپنے اندھیرے اپنے ہاتھ سے ہٹائے ہوتے ہیں یہ لوگ ایسے لوگ آپ کی اسٹرگل سمجھتے ہیں ہر مذہبی انسان کا طریقہ غلط نہیں ہوتا بچے۔تم نے اپنے گرد ایسا دائرہ بنا لیا ہے کہ تمھیں اپنے جیسے لوگ ملے۔بغض رکھنے والے اور اپنی بات منوانے والے۔"ہالے کا ارتکاز ٹوٹا تھا۔یہاں اس کو برا لگا تھا۔

" آپ میرے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں۔ابھی ہمیں بات کیے ہوئے کوئی ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا۔"اس نے واضح طور پر برا منایا تھا۔**(نہ بھلا ساس ہے تو کیا ہر بات سہہ جاؤں)**

نفیسہ مسکرا دیں۔

" کچھ دیر پہلے تک تم کیا کہہ رہی تھیں ؟ غور کرو تمھارے دل میں ان لوگوں کے لیے کتنا زہر تھا۔ تمھارے منہ سے ان کے لیے کف نکل رہا تھا۔یہ آج یا کل کا بغض نہیں ہے۔ یہ کئی سالوں کا بغض و عناد ہے جسے تم نے دل میں جگہ دے رکھی ہے۔"ہالے کا چہرہ لمحے بھر کو تاریک سا ہوا۔

" تم ، میں اور ان میں کیا فرق ہے؟ تم نے ان کی بات نہیں مانی تو انہوں نے کہہ دیا کافر ،ملعون ، دھتکاری ہوئی لیکن تم نے کیا کیا ؟ تم نے ان گنتی کے چار لوگوں کے ساتھ ہر مذہبی انسان کا امیج جوڑ لیا۔تم نے ہر مذہبی انسان کے بارے میں بغض رکھا۔بچے تم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہا۔اپنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دائرہ مثبت بناؤ۔تمہارا دائرہ ایک مقناطیس کی طرح ہو گا۔اب یہ تم پہ ہے کہ تم اس مقناطیس پہ پازیٹو چارج لگاتی ہو یا نیگیٹو۔یاد رکھو تم جیسی خود ہو تمھیں ویسے ہی لوگ ملیں گے۔"

" میرے اچھے ہونے سے مجھے اچھے لوگ کیسے مل سکتے ہیں ؟ میرا دائرہ دوسرے انسان کے دائرے پہ کس طرح اثر انداز ہو سکتا ہے ؟ " وہ الجھن کا شکار تھی۔

" اپنا انسٹا گرام کھولو۔"سکرین کے پار سے ان کی آواز ابھری۔

ہالے نے نا سمجھی اور غائب دماغی سے اپنا آئی پیڈ اٹھایا۔ڈیٹا آن کیا اور انسٹا گرام کھولا۔

" اپنے انسٹا کی فیڈز مجھے دکھاتی جاؤ۔"انہوں نے ایک اور حکم صادر کیا۔ہالے کے لیے یہ کھیل دلچسپ ہوتا جا رہا تھا۔اس نے فیڈز کھولیں۔آئی پیڈ کی سکرین کو موبائل کی جانب موڑا اور انگوٹھے سے فیڈز کو اوپر نیچے کرتی گئی۔

نفیسہ سنجیدگی سے دیکھتی رہیں۔

"ھمم ہیرے ، کھانا ، فیشن۔"انہوں نے تین الفاظ دہرائے۔"اچھا اب ایسا کرو اپنی سرچ آپشن میں جاؤ اور کچھ ادبی پلیٹ فارمز کو فالو کرو۔"ہالے نے سکرین ایک بار پھر اپنی جانب کر لی۔ایک دو نامور انگریزی رائیٹرز کو سرچ کیا اور پھر فالو کر لیا۔

" اب اپنی فیڈ کو ری فریش کرو اور ایک بار پھر مجھے دکھاؤ۔"

ہالے کی انگلیاں میکانکی انداز میں چل رہی تھیں۔سکرین ایک بار پھر نفیسہ کی جانب کرتے ہوئے وہ بری طرح ٹھٹکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب اس کی فیڈ میں کوئی ہیرے ، کوئی کھانا نہیں تھا۔وہاں ان فالو کیے ہوئے ادبی شخصیات کی پوسٹس تھیں اور کچھ اسی طرح کے دوسرے اکاؤنٹ فالو کرنے کا سجیشن۔اس کا دل دھک سے رہ گیا۔نفیسہ بغیر اس کی فیڈ دیکھے کہتی رہیں۔

" یہ مت سمجھنا کہ یہ قانون صرف انسٹا پہ لاگو ہوتا ہے۔یہ اصل زندگی کے لیے بھی ہے۔تم اپنے دائرے میں جن لوگوں کو لانا چاہو گی وہی آئیں گے۔تم خود کو بدلو باہر کی دنیا خود باخود بدلے گی۔" ہالے نے سمجھ کر سر ہلایا۔وہ مرعوب ہوئی تھی لیکن بتایا نہیں وہ لوگوں کی تعریف نہیں کرتی تھی۔ اسے لگتا تھا "اگر تعریف کر دی تو سر پہ چڑھ کر ناچیں گے " یہ اس کی زندگی کا اصول تھا۔

" ویسے آپ اپنے الفاظ اور توانائی مجھ پہ ضائع کر رہی ہیں۔میں اب دین سے کوسوں دور آ گئی ہوں۔ میں نے کئی مہینوں سے کوئی نماز بھی نہیں پڑھی ، کوئی دعا نہیں مانگی۔مجھے تو لگتا ہے میں atheist بن گئی ہوں۔"وہ سکرین کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔دور اندر کہیں دل ایک پل کو لرزا تھا۔

نفیسہ چند ثانیے اس کے چہرے کو دیکھتی رہیں۔موبائل کی سکرین کے چوکھٹے میں نظر آتی اس کی آنکھوں میں کئی سوال تھے۔

" تم جس کو نہ ماننے کا دعوی کرتی ہو وہ کون ہے ؟ "

"خدا "

"خدا کون ہے ؟ "

" یہ کیسا سوال ہے ؟ " اسے اچھنبا ہوا آنکھوں میں نا سمجھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم تو اسے جانتی ہی نہیں پھر ماننے نہ ماننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔جو ہستی تمھارے لیے سوالیہ نشان ہے تم اسے نہ ماننے کا دعوی کیسے کر سکتی ہو ؟ " ہالے لمحے بھر کو گڑبڑائی تھی۔

" میں تمھیں کل پھر کال کروں گی۔تم مجھے بتانا اللہ کون ہے پھر میں تمھیں بتاؤں گی اسے ماننا کیوں ضروری ہے۔"انہوں نے کہتے ہوئے رابطہ منقطع کر لیا۔ہالے گہری سانس بھرتی پیچھے کو ہو بیٹھی۔

خدا کون ہے ؟ اس کا جواب تو اسے واقعی نہیں پتہ تھا۔

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو حسن لاؤنج کے صوفے پہ نیم دراز سا کوئی گیم کھیل رہا تھا۔وہ عموماً یہی کرتا رہتا تھا۔ہالے کو کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی کہ وہ سارا دن گیمز کھیلنے کے باوجود ٹاپ کیسے کر جاتا ہے ؟ وہ لائبریری سے چھٹی لے کر آیا تھا۔ہالے کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اس نے جاب نہیں چھوڑی تھی ۔"کم از کم وہ کتابوں کے بیچ ہے " بس یہی تسلی وہ خود کو دیتی رہتی تھی۔سفید شرٹ کے ساتھ نیلی جینز پہنے ، بالوں کو سلیقے سے سجائے وہ کالج جانے کے لیے پر جوش تھا۔

" اے گینڈے بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں۔"وہ اپنے پرس میں چیزیں ڈالتی مصروف سی پوچھ رہی تھی۔ حسن نے سر نہیں اٹھایا۔

" تم حسن پری۔تم جان جہاں۔تم سب سے حسین۔۔۔۔"

" افففف بکو مت۔"ہالے نے چڑکر اسے ٹوکا۔

" ادھر دیکھو مجھے اور بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں میں۔پتہ ہے ناں آج ہمارے آدھے رشتے دار اور جاننے والے اسی کالج آئیں گے۔"وہ اب اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔حسن نے موبائل ایک طرف رکھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر گہری سانس بھری۔وہ جانے کے لیے لیٹ ہو رہے تھے اور یہاں اس کی بہن بس ٹھیک ہی لگ رہی تھی۔اس نے بازو سینے پہ باندھے۔

" وہ جو چھ فٹ ایک انچ کے مرد سے تمہاری شادی کروائی ہے اس سے جا کر پوچھو ناں۔میں اب مزید تمہاری جھوٹی تعریف نہیں کر سکتا۔"

" حسسننن۔۔۔۔"وہ پوری قوت سے چیخی۔حسن نے اپنے دونوں ہاتھ سرینڈر کرنے کے انداز میں اٹھا لیے۔اب کے اس نے خالص دیسی بھائی بہنوں والا انداز اپنا لیا۔

" اوکے اوکے کول۔تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔سچ میں تمہارا الائنز تمہارا میک اپ اور تمہارا بلش آن۔۔۔"

" ایک منٹ ایک منٹ۔"وہ جو اپنی تعریفیں خوشی خوشی سمیٹ رہی تھی اس کی آخری بات پہ ٹھہر گئی۔

" گدھے۔۔۔گینڈے میں نے بلش آن لگایا ہی کب ہے ؟ " وہ غراتے ہوئے بولی۔اسی پل عمر لاؤنج کے دروازے پہ نمودار ہوا۔

" وہ دیکھو آگیا تمہارا چھ فٹیا۔"وہ مزے سے کہتے ہوئے اٹھا اور چھپاک سے باہر بھاگا۔ہالے نے بہ مشکل اپنا غصہ قابو کیا پھر عمر کی جانب مڑی۔وہ نیلی بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ اسی رنگ کی جینز پہنے آستینوں کو موڑے تیار کھڑا تھا۔ہالے نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو دیکھا۔(**یہ لاڈ صاحب کیوں اتنا تیار ہو کر جا رہا ہے ؟**)حقیقت تھی کہ وہ اچھا لگ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" زہر لگ رہے ہو۔"وہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے کہتی چلی گئی۔عمر مسکرایا۔

" اس کا مطلب ہے اچھا لگ رہا ہوں۔"وہ اپنی تیاری کو داد دیتا باہر نکل گیا۔وہ دونوں ایک دوسرے کی لغت خوب سمجھتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں گاڑی میں بیٹھے کالج کی جانب جا رہے تھے۔دفتعاً عمر کا فون بجا۔"لیل کالنگ " کے الفاظ جگمگائے۔پچھلی سیٹ پہ ذرا آگے کو ہوئے بیٹھے حسن کی زیرک نگاہوں نے فوراً سے پہلے نام پڑھ لیا دل زخم زخم ہوا۔"خبردار جو اس بے وفا عورت کا فون اٹھایا ہو تو۔میری محبت کی ذرا جو قدر کی ہو اس نے۔"وہ زخمی انداز میں بولا۔عمر نے اس پہ لعنت بھیجتے ہوئے کال اٹینڈ کر لی۔حسن بپھر سا گیا۔

"تم دیکھ رہی ہو ناں اپنے شوہر کو کیسے میرا دل جلا رہا ہے اور یہ عورت پورے پچیس منٹ محبت کی تھی میں نے اس سے۔کیا صلہ دیا ؟ دھوکہ بے وفائی۔مجھے تو اب لگتا ہے میں ساری زندگی کسی سے محبت نہیں کر سکوں گا۔"وہ اداکاری میں کمال رکھتا تھا۔ہالے کی نظریں اپنے موبائل پہ جمی رہیں۔

" پچھلے کچھ مہینوں تک مدحت تمہاری پہلی اور آخری محبت تھی ہے ناں ؟ " ہالے کے میٹھے طنز پہ حسن گڑبڑا سا گیا۔

" ہاں تو اس کی شادی ہو گئی۔اب کیا ساری زندگی اس کا جوگ لے کر بیٹھا رہوں۔ میں نے موو آن کر لیا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس بار بھی موو آن کر لو سمپل۔"ہالے نے چٹکیوں میں حل نکالا تھا۔حسن کچھ کہتا پھر رک گیا۔کالج آ گیا تھا۔اس کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا تھا۔لمحے کے ہزارویں حصے میں عمر نے اس کا تاریک پڑتا چہرہ دیکھ لیا تھا۔"آپ اندر چلیں میں اور حسن گاڑی پارک کر کے آتے ہیں۔"اس نے ہالے سے کہا وہ سر ہلاتے ہوئے اپنا پرس اٹھائے باہر نکل گئی۔عمر گاڑی سے باہر آیا۔شہر کے سب سے بڑے اور مہنگے کالج کی بلند مغرور عمارت کو دیکھا۔حسن اس کے پیچھے ہی باہر آیا تھا۔

" کیا تم اس کالج میں نہیں پڑھنا چاہتے ؟ " عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا حسن نے جواب نہیں دیا ۔

" تمہارے سبجیکٹس کیا ہیں ؟ تم کس چیز میں داخلہ لینے آئے ہو ؟" وہ اب سنجیدہ تھا۔حسن نے گردن اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔

" اینجینئرنگ۔وہ میرا داخلہ انجینئرنگ میں کروا رہی ہے۔میں میڈیکل کرنا چاہتا ہوں۔مجھے وہی پسند ہے ۔لیکن میں ہالے کو منع نہیں کر سکتا۔وہ ہمیشہ میرے ساتھ زبردستی کرتی ہے۔"اس کے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔بچوں کو اگر ان کی مرضی کے سبجیکٹس پڑھنے کو نہ ملیں تو دل کے ساتھ ساتھ ان کا دماغ بھی مر جاتا ہے۔والدین کو لگتا ہے کہ جو سبجیکٹ انہوں نے منتخب کیا ہے اس میں ان کے بچے کا فیوچر روشن ہے لیکن دماغ اور شوق کا کیا ؟ وہ تو ایک ان چاہے سبجیکٹ کی وجہ سے اندھیرے میں چلے جاتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم اسے منع کیوں نہیں کر سکتے ؟ تمہارا فیوچر تمہاری مرضی ہے۔تم جو چاہو پڑھو۔یہ آخر تم لوگ کیوں ہمیشہ اس کو سنتے ہو کوئی اسے کچھ کہتا کیوں نہیں ؟" اب کے عمر بیزار ہوا تھا۔حسن نے گردن جھکا لی۔وہ اب اپنے جوگرز سے زمین کو مسل رہا تھا۔

" میں نے اسے بہت ہرٹ کیا ہے۔بابا کے قتل کا الزام ، ہارون کی بیماری کا الزام ، لالچی اور خود غرض ہونے والی بات۔۔۔اب میں اس کے آگے گلٹی ہوں۔میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا۔"وہ گیلی ہوتی آنکھوں کے ساتھ دروازہ پار کرتا اندر چلا گیا۔عمر گہری سانس بھرتا اس کے پیچھے گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں پرنسپل کے آفس میں بیٹھے تھے۔سادہ سی ساڑھی پہنے میز کے پیچھے سے جھانکتی کرسی پہ بیٹھی وہ بوڑھی ہوتی عورت مہربان اور ملنسار تھیں وہ نرمی سے ہالے سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔ ہالے آہستہ آہستہ جواب دے رہی تھی۔

" اور حسن بچے آپ نے کون سے سبجیکٹس لیے ہیں ؟ " انہوں نے صوفے پہ بیٹھے حسن کو مخاطب کیا ۔

"حسن میڈیکل پڑھے گا۔"ہالے اور حسن کے بجائے عمر نے جواب دیا تھا۔حسن کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا۔ہالے نے غیر آرام دہ ہو کر پہلو بدلا۔پرنسپل میڈم اب حسن سے کچھ کہہ رہی تھیں۔کچھ پوچھ رہی تھیں وہ فورا جواب دے رہا تھا۔اسے یہاں داخلے کے لیے کسی ٹیسٹ کی ضرورت نہیں تھی وہ قابل تھا ہونہار تھا۔چند لمحات بعد وہ تینوں آفس سے نکلے ہالے کے چہرے پہ دبا دبا غصہ تھا۔حسن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گھبرایا ہوا سا تھا لیکن جو پر سکون تھا وہ بس عمر تھا وہ تینوں ایک ساتھ چلتے ہوئے باہر آ گئے تھے۔پلے گراؤنڈ کی جانب اس وقت وہاں کوئی ذی روح موجود نہیں تھا۔

" تمھیں کس نے کہا یہ سب کہنے کو ؟ حسن میڈیکل نہیں پڑھے گا وہ انجینیرنگ پڑھے گا اور یہ میرا فیصلہ ہے۔تمھیں ہمارے درمیان مداخلت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"وہ گویا پھٹ پڑی۔عمر کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا۔

" یہ معاملہ آپ دونوں کا نہیں ہے۔معاملہ جج صاحب کے بچوں کا ہے اور میں اس میں دخل دے سکتا ہوں۔حسن میڈیکل ہی پڑھے گا کیونکہ وہ یہی پڑھنا چاہتا ہے۔"ہالے بے یقینی سے اس کو دیکھتی رہی۔

" تمھیں کیا لگتا ہے میں حسن کی دشمن ہوں بہن ہوں میں اس کی مجھے پتہ ہے میرے بھائی کے لیے کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔"

" آپ دشمن نہیں ہیں تو دوست بھی نہیں ہیں۔اس کی بہن بننے کے بجائے دوست بنیں جو سبجیکٹ آپ اس کے لیے چوز کر رہی ہیں وہ صحیح ہو سکتا ہے۔جو وہ خود چنے گا وہ اس کے لیے بہترین ہو گا۔آپ اسے فیصلہ لینے کیوں نہیں دے رہیں ؟ "" عمر کا لہجہ اب کے نارمل تھا۔ہالے کے اعضامارے طیش کے کانپنے لگے تھے۔

" وہ بچہ ہے اس کے فیصلے غلط ہو سکتے ہیں۔"اس نے چبا چبا کر کہا۔حسن خاموش تماشائیوں کی طرح ان کو لڑتے ہوئے دیکھتا رہا۔عمر خاموشی سے دو قدم آگے آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس کا فیصلہ اگر غلط ہوا تو اس کے دو سال ضائع ہوں گے لیکن اگر آپ کا فیصلہ غلط ہوا تو اس کی ساری زندگی ضائع ہو جائے گی۔یہ دو سال ایک ان چاہا سبجیکٹ اس کی ساری توانائی چوس لے گا۔آپ کے بچے کو اگر اس کا پسندیدہ سبجیکٹ نہیں ملا تو وہ ان دو سالوں میں اپنی ہر امید کھو دے گا۔وہ فیصلے نہیں لے سکے گا اور پھر دو سال بعد آپ کو ایک کھوکھلا اور کم دماغ بچہ ملے گا جس کے اندر گلٹ بھرے ہوں گے کہ وہ اپنے لیے فیصلہ کیوں نہیں لے سکا۔کیوں اس نے دو سال تک ایک سبجیکٹ ایک ان چاہے سبجیکٹ کو جھیلا۔اس کے بعد اگر اس کے ہاتھ میں فیصلہ دے دیں وہ تب بھی کوئی فیصلہ نہیں لے گا۔وہ ایک گلٹی سبجیکٹس کا چوسا ہوا فیصلے نہ لے پانے والا فیلیئر ہو گا۔کیا آپ اپنے بھائی کو ایسا بنانا چاہتی ہیں ؟ " حسن کی آنکھوں میں نمی چمکی۔ہالے سرد برف تاثرات سے عمر کو دیکھتی مڑ گئی وہ اتنی جلدی قائل ہونے والوں میں نہیں تھی۔

" کیا آپ اسے اپنے جیسا بنانا چاہتی ہیں ؟ " عمر کی بلند آواز پہ اس کے دور جاتے قدم تھمے۔

" کیا آپ چاہتی ہیں کہ وہ ہر سال آپ کی طرح سپلی لایا کرے۔"ہالے کی آنکھیں زخمی ہوئیں۔دل ایک ہزار بار ٹوٹا تھا۔یہ وار مختلف اور کاری تھا۔وہ مڑی۔یہ وہ ہالے نہیں تھی یہ ڈھے گئی تھی ایک بھربھری دیوار کی طرح۔

" آپ کا سبجیکٹ میتھ تھا۔آپ نے خود کو لٹریچر میں گھسیٹا۔آپ نے اپنے دماغ اور اپنے دل پہ ظلم کیا خود پہ ظلم کرنے والے اللہ کو پسند نہیں۔آپ کیوں اپنے بھائی کو ویسا بنا رہی ہیں ؟ " اس کے لہجے میں کوئی طنز نہیں تھا تو کوئی نرمی بھی نہیں تھی۔حسن اسے روکنا چاہتا تھا لیکن نہیں روک سکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک دنیا تھی جو ہالے کو سنتی تھی۔ایک دنیا تھی جو اسے انکار نہیں کرتی تھی۔جو اس کے سامنے بولنے کی جرات نہیں کرتی تھی اور اسی دنیا میں ایک عمر حیات تھا جس کی باتیں وہ سن لیتی تھی ،جس کی آواز پہ رک جاتی تھی ، جو اسے سنا بھی سکتا تھا اور ناں بھی کہہ سکتا تھا۔

" تم کیا چاہتے ہو حسن ؟ " ہالے سرخ آنکھوں اور دکھتے ہوئے حلق کے ساتھ پوچھ رہی تھی حسن نے گردن نہیں اٹھائی۔

" میں تم سے پوچھ رہی ہوں حسن۔گردن اونچی کرو اور جواب دو۔"اب کے اس کا لہجہ سخت تھا۔

" میں میڈیکل پڑھنا چاہتا ہوں۔"اس کے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی۔

" اور بابا کا خواب ؟ انہوں نے تمہارے لیے کچھ اور سوچا تھا۔"حسن کی گردن اب کے اٹھی تھی۔

" میں بابا کو سمجھا سکتا تھا اگر۔۔۔وہ ہوتے تو وہ سمجھ بھی جاتے کیونکہ وہ بابا تھے۔تم کسی کی کب سنتی ہو ؟ " اس کی آواز بالکل باریک اور ہلکی تھی۔ہالے کے ہونٹوں پہ ایک طنزیہ سی مسکراہٹ آئی۔

" تم اس کی دیکھا دیکھی میرے منہ کو آنے لگے ہو حسن۔جاؤ جو کرنا ہے کرو۔ میں گاڑی میں انتظار کر رہی ہوں۔"وہ مڑ گئی ہتھیلی کی پشت سے آنکھیں رگڑتی وہاں سے چلی گئی۔ کئی لمحات تک اس کی ہیل کی بازگشت سنائی دیتی رہی۔

" چلو تمہارا فارم فل کریں۔"عمر کہتا ہوا آگے جانے لگا۔

" ہمیں یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا۔وہ میری بہن ہے وہ ناراض ہو گئی ہے۔"حسن گلٹی تھا اس کی آنکھیں نم تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ دن کے چوبیس میں سے اٹھارہ گھنٹے ناراض ہی رہتی ہیں۔میں ان کو منا لوں گا تم چلو اندر۔"وہ بیزاری سے کہتا آگے بڑھ گیا۔حسن نے تشکر سے اس کی پیٹھ کو دیکھا تھا۔

یہ آدمی کتنے مسائل حل کر لیتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حسن کو ڈراپ کر کے وہ لوگ گھر پہنچے۔راستے میں عمر نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن ہالے کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا۔وہ خاموش ہو گیا جانتا تھا وہ حسن کے داخلے پہ غصہ نہیں ہے، وہ حسن کے عمر کو "بتانے " پہ غصہ ہے۔پوزیسونس یو نو۔

"عمر صاحب بیگم صاحبہ کے چچا اندر آئے بیٹھے ہیں۔وہ کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"شانو نے اندر آتے دونوں نفوس کے سروں پہ دھماکہ کیا۔

" آپ اچھا سا کھانا تیار کروائیں اور ٹیبل پراپر سیٹ رکھیں۔"عمر نارمل کہہ کر آگے جانے لگا ہالے شاکڈ سی چوکھٹ میں کھڑی رہی۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔اس کی نظروں میں " تم مجھے دھوکہ دینا کب چھوڑو گے عمر " بس یہی کرب تھا۔وہ خاموشی سے آگے آیا۔ہالے کے برف ہوتے وجود کو دیکھا پھر گہری سانس بھرتے ہوئے اس کا ایک ہاتھ پکڑ لیا۔

" مجھ پہ بھروسہ رکھیں۔میں آپ کو کبھی دھوکہ نہیں دوں گا۔"اپنے ازلی خوبصورت لہجے میں کہتا وہ اس کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھتا چلا گیا۔ڈرائنگ روم کے دروازے پہ وہ دونوں ایک پل کو ٹھہرے تھے۔

" چند آنسو اور تھوڑی سی اداکاری آپ کے لیے کبھی مشکل نہیں رہی۔اٹس شو ٹائم۔"اس نے ہالے کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قریب ہلکی سی سرگوشی کی۔اندر شمس بیٹھے تھے۔ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ریڈنگ ، گلاسز لگائے اپنے موبائل پہ کچھ دیکھتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔عمر مسکراتا ہوا آگے آیا اور ان سے مصافحہ کیا ہالے آگے نہیں آئی اس کی آنکھوں کے کنارے بھیگ رہے تھے۔تھپڑ ، ذلت ، بے بسی ، گھر سے نکالا جانا ، بابا کی آخری پکار یک بہ یک سب یاد آ رہا تھا۔دل کو کوئی مٹھی میں پکڑ کر دبا رہا تھا ۔

" ہالے بچے کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی ہو ؟ " وہ اپنی جگہ پہ کھڑے تاسف سے کہہ رہے تھے ۔ہالے نے عمر کو دیکھا۔اس کی آنکھیں زخمی تھیں۔وہ پلکیں جھپکا کر تسلی دے رہا تھا۔

" میں تمہارا حصہ بھی تمھیں دینے کو تیار ہوں۔عمر کو اپنے ساتھ کاروبار میں شامل کر رہا ہوں۔میں یہاں اس گھر میں تمھارے باپ کی حیثیت سے آیا ہوں۔"وہ لہجے کو شیریں بنانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے لیکن وہ اچھے اداکار نہیں تھے کم از کم ہالے سے زیادہ اچھے اداکار نہیں۔

" آپ کون کون سا حصہ دیں گے چچا ؟ میرا گھر ، میرے زیور ،میرے باپ کی سیونگز ،میرا آخری اثاثہ ان سب کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ " نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ ہوا۔

" با خدا میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا بچے۔وہ پیسے کتنے ہوں گے کوئی دو تین کروڑ ؟ میرے پاس اس سے زیادہ رقم اب بھی میرے اکاؤنٹ میں پڑی ہوگی اور کیا میں بھائی کا پاسورڈ جانتا ہوں؟ تم ایک بے تکی بات کا الزام مجھ پہ لگا رہی ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"End of discussion" عمر کہتے ہوئے آگے آیا۔"آپ ہمارے گھر پہ آئے ہیں ہمارے لیے معزز ہیں۔سارے اختلافات اب ختم۔"ہالے کو آنکھوں میں تنبیہ کی وہ بھی تھم سی گئی۔کچھ دیر بعد وہ تینوں گول میز کے گرد کھانا کھا رہے تھے۔شمس کو ڈنر تک کے لیے روک رکھا تھا۔شمس نے کباب کا ٹکڑا منہ میں رکھا۔اچھی طرح چبایا پھر عمر کو دیکھتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

" ہاں بھئی عمر اب تو میں تمھارے گھر آگیا۔کیا اب میں تمھارے اس ذہین دماغ سے کام لے سکتا ہوں ؟ " عمر نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔دو گھونٹ پی کر اس نے گلاس واپس رکھا۔

" یہ ذہین دماغ اپنے حساب سے اپنی مرضی کے ماحول میں کام کرتا ہے۔آپ مجھے میری مرضی کا ماحول دیں گے تو میرا دماغ آپ کو آپ کی مرضی کا رزلٹ دے گا۔"ہالے ان دونوں سے بے نیاز گردن جھکائے اپنی پلیٹ میں چمچ گھما رہی تھی۔شمس نے نیکپن سے منہ تھپتھپایا۔عمر نے چاولوں کا ڈش ان کے اگے کیا۔

" نہیں میں ڈائٹ پہ ہوں۔"انہوں نے کہتے ہوئے پیچھے کو ٹیک لگا لی۔

" اور کیا ہے تمہاری مرضی کا ماحول ؟ " عمر نے سادگی سے کندھے اچکائے۔

" پہلا میں معراج سلطان کے آفس سے کام کروں گا۔"ہالے نے گردن اٹھا کر بے یقینی سے اس کو دیکھا۔"دوسرا آپ اپنے بیٹے کو اس کی حد میں رکھیں گے۔تیسرا میں ورکر بن کر نہیں پارٹنر بن کر کام کروں گا چاہے ایک پرسنٹ کا پارٹنر رہوں یا پھر پانچ پرسنٹ ، منظور ہے تو میں کل سے جوائن کر لوں گا۔"وہ کھانے سے ہاتھ روکے ہوئے تھا۔شمس نہ جانے کیوں اس سے مرعوب ہوتے چلے گئے۔شاید وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس دن سے اس سے مرعوب تھے جب معراج سلطان آخری وقت پہ اسے پکار رہے تھے۔کچھ تھا اس میں کہ اس پہ اعتبار کرنے کو اس کے ہاتھ میں سب کچھ دے دینے کو جی چاہتا تھا۔شمس کھڑے ہو گئے۔

" اوکے مجھے منظور ہے۔تم پندرہ فیصد کے حصے دار ٹھہرے۔"عمر ان کی تقلید میں اٹھا۔

" آپ کو مبارک ہو شمس صاحب۔"

" لڑکے جاب تمھیں ملی ہے مجھے تمھیں مبارک باد دینی چاہیے۔"عمر مسکرایا۔

" عمر حیات اگر کسی کے ساتھ کام کرنے لگے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہوتی ہے میری نہیں۔"شمس نے زوردار قہقہہ لگایا۔ہالے نے تکان سے اس کو دیکھا۔آہ یہ self-obsessed آدمی۔چند لمحات بعد وہ اسے دروازے تک چھوڑ آیا تھا۔وہ واپس ہالے کے کمرے تک آیا لیکن دروازہ لاکڈ تھا۔

" اس ناراض بیوی کو مناتے مناتے ساری عمر گزر جائے گی۔شادی کرنا دنیا کی سب سے بڑی جھک ہے۔اور محبت کی شادی اس سے بھی بڑی جھک۔"وہ ہولے سے بڑبڑایا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرزا ہاؤس کی ساری بتیاں اس پہر روشن تھیں۔ملازمین کو چھٹی دے دی گئی تھی اس وقت ہر جانب ہو کا عالم تھا۔لاؤنج میں رکھے صوفوں پہ تین نفوس براجمان تھے۔سربراہی صوفے پہ فہیم مرزا اور ان کے ساتھ بیٹھا یاقوت جس کی گردن اور چہرے پہ اب بھی زخم کے نشان تھے۔کرخت چہرہ لیے بیٹھے فہیم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور ان کی دائیں جانب رکھے صوفے پہ بیٹھا نوح مرزا۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا خالی تھا۔نرمین کو ہوش میں آئے چار دن ہو چکے تھے۔

" تو بالآخر تم سچ جان گئے۔"فہیم کی ٹھنڈی آواز پہ نوح نے سر نہیں اٹھایا۔"بلکہ تم اس کے علاوہ بھی بہت کچھ جانتے ہو جو کہ تمھیں نہیں جاننا چاہیے تھا۔"یاقوت نے غیر آرام دہ سا پہلو بدلا۔

" تم جب تک خاموش تھے میں خوش تھا اور خوف زدہ بھی۔لیکن آج میں تم سے خوف زدہ نہیں ہوں ۔"اب کے نوح نے گردن اٹھائی۔"تم کیا کر سکتے ہو زیادہ سے زیادہ میرے بیٹے کو مار دو گے ؟ مجھے مار دو گے ؟ آؤ مارو ہمیں۔"وہ اسے اکسا رہے تھے۔نوح کے ہاتھ کی مٹھی بھینچتی جا رہی تھی۔کنپٹی کی رگ پھڑک رہی تھی۔

" ہمیں مارنے سے کیا ہو گا نوح ؟ ہم مر جائیں گے اور تم زندہ رہ جاؤ گے۔زندہ رہ جانا موت سے بڑا عذاب ہوتا ہے۔یاقوت کے پاس تمہاری بہن کی ویڈیو ہے تصاویر ہیں۔"نوح کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر گال پہ بہہ گیا۔

" کسی بھی مرد کے لیے اس سے جڑی عورت کا محفل میں کیا جانے والا تذکرہ موت ہوتا ہے۔وہ ویڈیوز اور تصاویر اتنے لوگوں کے پاس رکھوا چکا ہوں کہ تم لوگوں کو مارتے مارتے تھک جاؤ گے لیکن ان تصاویر کو حاصل نہیں کر سکو گے۔"یاقوت نے ان کو ٹھوکا دیا تھا لیکن وہ بے نیاز سے کہے جا رہے تھے ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ویسے اتنی اچھی کوالٹی میں نہ صحیح لیکن کچھ ویڈیوز اور تصاویر تمہاری ماں کی بھی ہیں میرے لاکر میں ۔"نوح نے گردن جھکا دی۔آنسوؤں میں روانی آگئی۔روح قبض ہونے لگی۔سانس اکھڑنے لگی۔

" اسٹاپ اٹ ڈیڈ۔۔"یاقوت نے ناگواری سے ان کو ٹوکا تھا۔

" پورنو گرافی کی ایسی کئی سائٹس ہیں جہاں تمہاری ماں اور بہن۔۔۔۔۔۔۔۔"

" بسسس پلیز بسسس کر دیں۔"وہ بے بسی سے بولا۔"خدا کا واسطہ ہے چپ ہو جائیں۔"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ ہاتھ ان کے آگے باندھے کہہ رہا تھا۔یاقوت نے آنکھیں پھیر لیں۔نہ جانے کیوں دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔

" لیٹس میک آ ڈیل۔"فہیم رعونت سے بولے۔"تمہاری اس داغدار بہن سے میرا بیٹا شادی کر لے گا۔ "

"ڈیڈ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"یاقوت نے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ کہے گئے۔ " وہ جو تمہارا ہوٹل ہے وہ اپنی بہن کو جہیز میں سیکورٹی کے طور پہ دے دینا کیا خیال ہے ؟ "نوح جانتا تھا یہ کوئی مشورہ یا صلاح نہیں ہے یہ حکم ہے دھمکی ہے۔اس کا جی چاہا تھا خود کو شوٹ کر دے۔آنکھ سے آنسو گرنا بند ہو چکے تھے۔اس کی ساری دنیا برف ہو چکی تھی۔

" جب تمھارے سارے ہوٹلز میرے پاس میرے نام ہیں تو اس ایک ہوٹل کا کیا کرو گے ؟ اپنی بہن کا سوچو یار یاقوت جیسا لڑکا اسے کہاں ملے گا ؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ یاقوت کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔میں وہ ہوٹل آپ کے نام کر دوں گا لیکن میری بہن یاقوت سے شادی نہیں کرے گی۔"وہ گردن جھکائے پھٹی ہوئی آواز میں بولا۔یاقوت بس خاموش تماشائی بنا بیٹھا رہا لب کاٹتا بے چین۔

" تمھیں کیا لگتا ہے میں تم سے بھیک مانگ رہا ہوں ؟ "وہ حقارت سے بولے۔ " میں تمھیں حکم دے رہا ہوں نوح اور دھمکی بھی اگر اگلے ہفتے تک سارے انتظامات نہ ہوئے تو اپنی بہن اور ماں کی عزت نیلام کروانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔اور ایک اور بات اگر تمھیں لگتا ہے کہ تمہاری بہن یاقوت کے ساتھ اچھی زندگی نہیں گزار سکتی تو فلمیں دیکھو ، ناول اٹھا کر پڑھو ، لڑکیاں اپنے گناہ گاروں کو معاف کر ہی دیتی ہیں۔جب مرد اغوا کار یا ریپسٹ سے شوہر بن جائے تو لڑکیوں کو ان سے محبت ہو جایا کرتی ہے اور پتہ ہے کیا ؟ لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں۔۔جذباتی یو نو۔"وہ بول کر رکے نہیں اپنی جگہ سے اٹھے ، لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر نکل گئے۔

نوح اسی طرح برف بنا بیٹھا رہا ذلت۔رسوائی۔غیرت۔۔یاقوت اس کو دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے قریب آیا۔"دیکھو نوح تم اس طرح مت بیٹھو یار۔میں تمھیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔"وہ تاسف سے کہہ رہا تھا۔نوح نے ٹھنڈی زخمی آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔

" خدا تمھیں غارت کرے یاقوت۔اللہ تمھیں برباد کرے۔خدا مجھے تمہاری بربادی دکھائے۔"وہ پھٹے ہوئے دل کے ساتھ کہتا اٹھا اور منظر سے غائب ہو گیا۔پیچھے یاقوت کا دل نہ جانے کیوں ڈوب کر ابھرا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلا سارا دن عمر مصروف رہا اور ہالے ناراض۔وہ ہارون سے ملنے دوبارہ بھی گئی تھی۔شام گئے وہ گھر آیا تو رات پھیلنے کی تیاری کر رہی تھی۔آسمان سرمئی سے سیاہ ہوتا جا رہا تھا اور تارے کسی موتی کی تھال کی طرح آسمان پہ بکھر گئے تھے۔

وہ گھر آیا تو فریش ہو کر کچن میں چلا آیا۔آج اپنے لیے کچھ اچھا بنانے کا دل چاہا تھا۔اس نے آج کوئی سبزی بنانی تھی۔دوسرے چولہے پہ بخش کھڑا روٹی بنا رہا تھا۔وہ ٹیلنٹڈ ماں کا ٹیلنٹڈ بیٹا تھا۔تھوڑی دیر بعد اس کی ابلی ہوئی سبزیاں تیار تھیں۔یہ عمر کی پسندیدہ غذا تھی۔اور اس کی صحت کا راز بھی۔بخش روٹی بنا کر اپنا کھانا لے کر جا چکا تھا۔عمر نے برتن میں کھانا نکال کر رکھا۔وہ جیسے ہی باہر جاکر ہالے کو بلانے کے لیے مڑا اسے وہ سامنے ہی نظر آ گئی۔نائٹ سوٹ میں ملبوس ، بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے ، سوئی سوئی آنکھیں لیے اس کے ہاتھ میں واٹر بوتل تھی شاید وہ پانی لینے آئی تھی۔عمر کو دیکھ کر بھنویں بھینچ گئیں۔چہرے پہ غصہ آگیا۔

(دو آنسو اور ذرا سی اداکاری ہاں میں اسے اداکار لگتی ہوں ؟)

" ہیلو پارٹنر۔۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا۔ہالے بغیر جواب دیئے فریج سے پانی نکالنے لگی پھر ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کر دیا **(یہ ہم پاکستانی آخر کب تک اپنا غصہ چیزوں پہ نکالیں گے ؟)**

" دیکھیں اس طرح ناراض نہ ہوں ورنہ میں مر جاؤں گا۔"وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔ہالے اب فریج والی بوتل سے اپنی بوتل بھرنے لگی **(اسے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟)**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر آگے آیا۔"ہاں ٹھیک ہے مان لیا آپ کی آواز میری آواز جتنی پیاری نہیں ہے لیکن یقین کریں مجھے بہت پسند ہے۔"جواب ندارد۔اس نے پانی بھرا اور بغیر کچھ کہے عمر کے آگے سے گزرنے لگی۔

" آپ نے بے یقینی دیکھی ہے ؟ "یہ لہجہ مختلف تھا۔ہالے رک گئی لیکن مڑی نہیں۔"میں نے دیکھی ہے۔معراج سلطان کی آنکھوں میں دیکھی ہے۔"بوتل پہ ہالے کی گرفت سخت ہوئی۔آنکھیں خودبخود گیلی ہونے لگیں۔

" میں اس بے یقینی کو نہیں بھول پایا جو آخری وقت میں میں نے جج صاحب کی آنکھوں میں دیکھی تھی ۔جیسے ان کا بھائی تو یہ کر ہی نہیں سکتا۔جیسے کوئی انسان ان سے ساری زندگی کی جمع پونجی لے ہی نہیں سکتا۔"ہالے کے دل پہ ضرب لگی تھی۔اس کا باپ کوئی اس کے باپ کو کیسے مار سکتا ہے ؟

" میں شمس کی آنکھوں میں ویسی بے یقینی چاہتا ہوں۔"اب کے ہالے مڑی تھی۔اس کے سامنے کھڑا وہ دراز قد آدمی کہہ رہا تھا۔"میں چاہتا ہوں شمس مجھ پہ اعتبار کرے اور پھر اس کا اعتبار ٹوٹے۔اس کو دھچکا لگے جیسے جج صاحب کو لگا تھا اور اس کے لیے مجھے اس کے قریب رہنے کی اور آپ کو اداکاری کرنے کی ضرورت ہے۔کیا آپ میرے لیے اور اپنے بابا کے لیے اتنا نہیں کر سکتیں ؟ " کافی دیر تک وہ خاموش رہی پھر خالی نگاہیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔

" تم آئندہ میرے علم میں لائے بغیر کچھ نہیں کرو گے۔"عمر نے "جی بالکل "کہہ کر اس کی یقین دہانی کروا دی۔کتنا اچھا تھا ناں وہ ؟ہالے چند لمحہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتی رہی۔وہ معصومیت اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مسکینیت کے سارے ریکارڈ توڑتا اس کے سامنے کھڑا رہا۔"زہر لگ رہے ہو۔"وہ کہتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل پہ آ کر بیٹھی۔

" مطلب اچھا لگ رہا ہوں۔"عمر مسکراتا ہوا اس کے سامنے والی کرسی سنبھال چکا تھا۔اب وہ دونوں کسی دوسرے موضوع پہ بات کر رہے تھے۔سبز سبزیاں مسکراتے ہوئے ان کو دیکھتی رہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جولائی کا مہینہ شروع ہو گیا تھا۔آج ہالے کا دوسرا پرچہ تھا۔وہ پرچہ دے کر آئی تو شانو نے کھانا لگا دیا۔ کھانا کھاتے ہوئے وہ بار بار شانو کو دیکھ رہی تھی جو آج ضرورت سے زیادہ میٹھی بن رہی تھی۔ہالے نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

"کچھ کہنا ہے ؟ " اس کے اتنے ڈائریکٹ سوال پہ شانو ذرا سا گڑبڑائی پھر اپنے تمام دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی۔

" باجی میرے بھائی کی شادی ہے۔مجھے چھٹی چاہیے عمر صاحب سے نہیں کہہ سکتی آپ مہربانی کر دو جی ۔"وہ لجاجت سے کہہ رہی تھی۔

" ھمم ٹھیک ہے پندرہ دن کی چھٹی لے لو۔"اس نے بڑے آرام سے کہہ دیا۔

" ارے نہیں نہیں باجی پندرہ دن بہت ہیں میں نو دس دن میں آجاؤں گی۔ تنخوا کی کٹوتی ہو جائے گی تو گھر کیسے چلے گا۔" ہالے نے پانی پیا اور اٹھ کھڑی ہوئی پھر اپنے پرس سے چند نوٹ نکالے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" خاندان سے زیادہ اہم کچھ نہیں ہوتا۔کام ہوتے رہیں گے۔تم جاؤ شادی انجوائے کرو۔"اس نے نوٹ اس کی ہتھیلی پہ رکھتے ہوئے کہا۔شانو نم آنکھوں سے اس کو دعائیں دینے لگی۔عمر کا آج شمس کے آفس میں پہلا دن تھا۔ہالے بوجھل دل کے ساتھ ڈرائیور کے ساتھ گاڑی سے باہر نکل آئی۔وہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی جب عثمان کی آواز پہ چونکی۔

" میڈم یہ آپ کا فون۔"اس نے آئی فون تھرٹین اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کل گاڑی سروس کے لیے لے گیا تھا یہ فون پچھلی سیٹ میں پھنسا ہوا تھا۔ میں واپس کرنا بھول گیا معذرت۔"اس نے اضافہ کیا۔ہالے نے نا سمجھی سے موبائل تھاما اور پھر اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ آس پاس کی ساری آوازیں سارا شور پل بھر کو تھم سا گیا۔

یہ اس کے بابا کا فون تھا۔وہ اس فون کور کو پہچانتی تھی۔اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے۔اس نے فون کو آن کرنا چاہا لیکن اس میں چارجنگ نہیں تھی۔اس نے موبائل کو بس سینے سے لگا لیا۔آنسو قطرہ قطرہ آنکھوں سے بہنے لگے۔لوگ چلے جاتے ہیں ، مر جاتے ہیں۔چیزیں رہ جاتی ہیں۔ان چیزوں کو دیکھ کر محسوس ہونے والا دکھ دنیا کے ہر دکھ سے بڑا ہوتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد عثمان نے گاڑی ایک بڑے شاپنگ مال کے سامنے روکی۔وہ موبائل کو پرس میں ڈالتی باہر نکل آئی۔آج بڑے دنوں بعد اس کا دل کچھ خریدنے کو چاہا تھا۔حسن کے لیے اپنے لیے اور شاید عمر کے لیے بھی۔وہ اندر چلی آئی۔سب سے پہلے اس نے حسن کے لیے کچھ شرٹس اور جوتے خریدے۔اس کے بعد عمر کے لیے اس کا توڑا جانے والا پرفیوم خریدا۔تھوڑے بہت سامان اپنے لیے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور مہر کے لیے خریدے۔وہ جب بھی شاپنگ کرتی تھی اپنے جیسی سیم چیز مہر کے لیے لازمی خریدتی تھی۔

مال میں گھومتے ہوئے ایک مہنگی دکان کے باہر وہ ٹھٹک کر رکی۔اگلے ہی پل اس کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔وہ مسمرائز سی ہوئی بس گلاس وال کے اندر دیکھے گئی۔اندر ایک سرخ نری سرخ ساڑھی تھی۔ وہ اتنا سرخ تھا کہ آنکھوں کو چبھتا تھا۔ساڑھی بالکل سادہ تھی بس گلے پہ اور بازوؤں پہ سنہری پٹی لگی تھی۔ہالے کے قدم میکانکی انداز میں اندر کی جانب بڑھے۔اندر آ کر اس نے قریب سے اس ساڑھی کو چھوک دیکھا اس کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

" میم آپ کو کچھ چاہیے ؟" سیلز بوائے کی آواز پہ وہ مڑی تھی اس نے ساڑھی کی طرف اشارہ کیا۔

" مجھے یہ۔۔یہ چاہیے۔"اس کے لہجے میں بچوں جیسا اشتیاق اور بے چینی تھی۔

" شیور میم میں ابھی پیک کروا دیتا ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ہالے فورا کیش کاؤنٹر تک آئی اور اپنا کارڈ ان کے حوالے کیا لیکن اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ تاریک پڑا تھا۔

" سوری میم آپ کے کارڈ میں چند ہزار کا بیلنس ہے۔یہ ساڑھی تین لاکھ کی ہے۔کیا آپ کیش پے کر سکتی ہیں ؟ " ہالے کا چہرہ بجھ سا گیا۔اس کے پاس کیش نہیں تھا حسن کا داخلہ کتابیں کپڑے اور باقی سارے اخراجات پہ پیسہ پانی کی طرح بہا تھا۔اور اس کے پاس صرف وہی رقم تھی جو اس نے عمر سے اپنے زیورات کی مد میں لے رکھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کسی کو کال نہیں کر سکتی تھی۔دنیا میں ایسا کوئی نہیں تھا جسے ہالے مدد کے لیے بلائے اور وہ جو دنیا تھا وہ آ نہیں سکتا تھا۔اس نے ایک آس کے تحت سفید پڑتے چہرے کے ساتھ عمر کو کال ملائی۔کال پک ہونے کے ساتھ اگلے دو سیکنڈ میں ہی کٹ گئی۔"میں مصروف ہوں۔"بس تین لفظ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی ہالے کے منہ پہ جیسے طمانچہ لگا ہو۔اس نے بہ مشکل اپنے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے سیلز گرل کی جانب دیکھا۔

" میں کل تک اسے خرید لوں گی کیا آپ میرا انتظار کر سکتی ہیں؟"

" شیور میڈم ہمارے پاس یہ لاسٹ کاپی ہے اسے ہم پیک کر کے آپ کے لیے رکھ دیں گے۔آپ کل آ کر لے جایئے گا۔"اس نے مسکرا کر تسلی کروائی تو ہالے مڑ گئی۔اسے کچھ برا لگ رہا تھا بہت برا۔

یہاں سے چند کلو میٹر دور عمر حیات اپنے آفس میں تھا۔اسے ہیون کی فائل چاہیے تھی۔اصل فائل جو معراج سلطان کے پاس تھی اسے یہ یقین تھا کہ وہ فائل یہاں نہیں ہوگی لیکن وہ ایک بار اپنے دل کی تسلی کر لینا چاہتا تھا۔اسے یقین تھا معراج سلطان نے ہیون اس کے نام کر دیا ہوگا بس ایک بار صرف ایک بار وہ فائل ہاتھ لگ جائے۔

اس نے آفس کا چپا چپا چھان مار لیا تھا لیکن مجال ہے جو فائل ملی ہو۔وہ ایک بار پھر تھک کر پاور چیئر پہ آ بیٹھا۔اس نے سرمئی ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی۔کوٹ اسٹینڈ پہ ٹنگا تھا۔بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔اس کی سیاہ آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے لیپ ٹاپ کھولا یو ایس بی لگائی (سکندر شاہ نے اس کے بقایا سامان کے مد میں اس کا کیمرہ واپس دیا تھا لیکن اس کیمرے میں لگا میموری کارڈ خالی تھا۔صفا چٹ صاف لیکن اس میں ایک تصویر تھی جس پہ ایک سیاہ کورا بیک گراؤنڈ اور اس پہ ایک سطر لکھی تھی۔جادو اس کی منشاء نہیں مجبوری تھا ۔)

وہ ایک ہزار بار اس لائن کو پڑھ چکا تھا لیکن مجال ہے جو کچھ سمجھ آیا ہو۔وہ کتابی کیڑا تھا لیکن اس نے یہ سطر کسی کتاب میں نہیں پڑھی تھی۔اس سے بڑے بڑے سوال حل کروا لو اس سے کئی کئی پنے سیاہ کروالو لیکن عمر حیات کو بس پہیلی سلجھانے کا نہ کہو۔یہ کام اس کے بس کا نہیں تھا اس نے ایک بار پھر اس سطر کو دیکھا اسے لگا جیسے یہ سطر اس کا منہ چڑا رہی ہو۔تھک کر اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین گرا دی۔اسے ایک بار پھر بس سکون چاہیے تھا۔صرف سکون اور اسے سکون بس معراج سلطان کے پاس ہی ملا کرتا تھا۔اس نے آنکھیں بند کیں اور کسی منظر میں خود کو غرق کر لیا۔

عمر کی حقیقت معلوم ہونے پہ معراج سلطان اس سے نظر نہیں ملا پاتے تھے۔ ان دونوں کی کوئی ملاقات اس دن کے بعد سے نہیں ہوئی تھی۔اس وقت بھی وہ ہیون ہسپتال میں کام کر رہا تھا جب کسی نے آ کر اسے معراج سلطان کا پیغام دیا۔وہ خاموشی سے باہر چلا آیا۔ہسپتال کے باہر وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔آج وہ مختلف تھے سنجیدہ اور ریزرو عمر کو ان سے رعب سا محسوس ہوا وہ آگے بڑھ آیا۔آج معراج سلطان کے ساتھ کوئی ڈرائیور نہیں تھا۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ جانے لگے عمر نے ان کے ہاتھ سے چابی لے لی۔انہوں نے خاموشی سے دے دی شاید وہ ضد نہیں کرنا چاہتے تھے۔وہ گاڑی میں آ کر بیٹھا معراج نے بس اسے جگہ کا نام بتایا عمر خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہاری ماں مر چکی ہے۔"کافی دیر بعد معراج سلطان ہلکی آواز میں بولے۔

" جانتا ہوں۔۔"اس نے دو لفظی جواب دیا۔"میں یہ بھی جانتا ہوں میرے باپ نے میری ماں کو طلاق دے دی تھی اور یہ بھی کہ کوئی وجہ نہیں جانتا۔"

" تمھیں کیسے پتہ ؟ " وہ حیران نہیں ہوئے۔ہیون میں ہر کوئی یہ بات جانتا تھا۔امیروں کے راز راز نہیں رہتے۔"مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"یہ جملہ آج اس نے پہلی دفع کہا تھا باقی راستہ خاموشی سے کٹا۔

ایک بہت بڑے جینٹس بوتیک کے سامنے گاڑی رکی۔وہ دونوں باہر آئے۔معراج اندر نہیں گئے انہوں نے پیغام بھجوایا۔چند لمحوں بعد اندر سے ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔وہ کچھ کچھ عمر جیسا تھا یا پھر عمر اس کے جیسا تھا ؟

عمر نے اس آدمی کو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا۔اس کے لب ہلکے وا تھے۔آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔یہ اس کا باپ تھا جس کا انتظار وہ اٹھارہ سال تک کرتا رہا۔یہ وہی شخص تھا۔عمر بغیر پلک جھپکے سانس روکے اس آدمی کو دیکھے گیا۔محرومی، بچپن کی ساری خواہشات ، باپ کا محبت بھرا لمس ، ادھوری زندگی ہر چیز جیسے ڈنک مارنے لگی۔

اس کے حلق میں گرہیں پڑنے لگیں۔آنسو بہنا چاہتے تھے لیکن عمر کی آنکھ کے پانی کو اتنی جرات نہ تھی کہ وہ وہ اس کی مرضی کے بغیر گر پڑتا۔

" آپ یہاں کیوں آئے ہیں ؟ نگین کی موت کے ساتھ ہمارا ہر تعلق ختم ہو گیا تھا۔"عمر نے اس آدمی کو کہتے سنا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معراج دو قدم آگے آئے۔ٹھنڈی سیاہ آنکھیں اس کے چہرے پہ گاڑ دیں۔"میں تمھارے بیٹے کو تم سے ملوانے آیا ہوں۔دیکھو اسے یہ تمہارا بیٹا ہے۔تمہارا اور نگین کا بیٹا۔" انہوں نے عمر کی جانب اشارہ کیا وہاج نے نا سمجھی سے عمر کی جانب دیکھا اور پھر وہ شل رہ گیا۔

" میں کیسے مان لوں یہ میرا بیٹا ہے۔یہ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے ؟" کافی دیر بعد وہ بولا تو اس کی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی عمر نے آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔ان میں زمانے کا کرب تھا وہاج کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا۔

" ایک بار یہی بات اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ دو یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے۔"انہوں نے استہزاہ سے کہا۔

وہاج نے ایک بار پھر اس کے چہرے کو دیکھا۔کون کہتا تھا وہ اس کا بیٹا نہیں ہے۔وہ آگے بڑھا اس نے ہاتھ بڑھا کر عمر کے چہرے کو چھونا چاہا۔وہ زخمی آنکھوں سے بدک کر دور ہٹا۔وہاج کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔اس کی آنکھیں پوری طرح بھیگ گئیں تھیں۔

" آپ اب مجھے بیٹا مانیں یا نہیں میں آپ کو باپ نہیں مانتا۔میں آپ سے بد گمان ہوں اور یہ بد گمانی میں نے ورثے میں لی ہے۔"وہ پیچھے ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"آپ غلط تھے۔ آپ نے میری ماں کے ساتھ غلط کیا اور میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا کیونکہ میں نے ضد بھی ورثے میں لی ہے۔"وہ سنجیدہ بے لچک لہجے میں کہتا پیچھے ہوا تھا۔وہاج مانو پتھر کا بت بن گیا ہو ساکت شل۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا کیا۔آپ مجھے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں ؟۔۔۔ماموں جان۔"اس نے آخری لفظ کا اضافہ کیا۔

معراج نے بے بسی سے دانت پہ دانت جما لیے پھر عمر کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھ گئے۔وہاج شل سا زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔اس واقعے کے بعد وہ کوئی ایک ہزار بار ہیون آیا تھا لیکن عمر اس سے نہیں ملتا تھا۔حقیقت یہ تھی کہ وہ چھپ چھپ کر ان کو دیکھا کرتا تھا۔حسرت سے۔محبت سے۔لیکن وہ اس ضد اور بد گمانی کا کیا کرتا جو اسے ورثے میں ملی تھی ؟

اس نے آنکھیں کھولیں۔مناظر بدلے ہوئے تھے۔سیاہ آنکھوں والا مہربان آدمی اس کے پاس نہیں تھا۔اور اس کا نہ ہونا کیسی اذیت تھی یہ کوئی عمر سے پوچھتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ گھر آئی تو اس کا موڈ سخت آف تھا۔بیزاری سی بیزاری تھی۔غصہ تھا کہ کم نہیں ہوتا تھا۔بے بسی تھی کہ آنکھیں بھرتی جا رہی تھیں۔وہ بیڈ پہ آ کر بیٹھی۔دانت سختی سے دانتوں پہ جما لیے۔یہ پہلی بار تھا جب ہالے کے پاس کچھ خریدنے کو پیسے نہیں تھے۔لیکن کیا یہ واقعی پہلی بار تھا۔سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹنے لگا تھا دفعتاً اس کے کھلے ہوئے لیپ ٹاپ کی گھنٹی بجنے لگی اس نے مڑ کر دیکھا۔

نفیسہ کی کال تھی ہالے نے گہرے سانس لے کر خود کو ریلکس کیا بالوں میں ہاتھ پھیر کر ان کو ٹھیک کیا۔کچھ بھی ہو وہ عمر کے ساتھ رہے یا نہ رہے لیکن نفیسہ "**ساس** " تھیں اور ساسوں کا رعب تو پھر ہوتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہی ہے۔اس نے ویڈیو کال اٹینڈ کر لی۔اب لیپ ٹاپ کے چوکھٹے میں نفیسہ کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔وہی باوقار معتبر چہرہ ہالے کو دیکھ کر وہ مسکرائیں۔

" تم آج ڈل لگ رہی ہو۔کچھ ہوا ہے کیا ؟ " وہ اس کو بغور دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔ہالے نے بدقت اپنے چہرے پہ مسکراہٹ سجائی **(اف یہ ساسوں کی نظر)**

" ایسا کچھ نہیں ہے بس پیپرز کی وجہ سے تھک جاتی ہوں۔"نفیسہ نے مزید نہیں کریدا۔

" آپ اس دن مجھ سے کہہ رہی تھیں کہ میں نہیں جانتی خدا کون ہے آپ کو واقعی ایسا لگتا ہے کیا ؟ " ہالے اب بیڈ پہ آلتی پالتی مارے بیٹھ گئی تھی۔لیپ ٹاپ گود میں رکھا ہوا تھا۔نفیسہ اسے دیکھتی رہیں غور سے ،جانچتے ہوئے۔

" چلو پھر بتاؤ خدا کون ہے ؟ " ہالے کے چہرے پہ چمک آئی جیسے اب نفیسہ کو مرعوب کرنے کا موقع مل گیا ہو۔

" اللہ وہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ہمیں کھانا دیا ، زبان دی ، ہاتھ دیئے۔ہمیں ایک مکمل انسان بنایا۔ وہ جس نے ہمیں آنکھیں دیں جس سے ہم دیکھ سکیں۔دیکھنے سے بڑی نعمت کیا ہو گی ؟ سننے سے بڑا اعزاز کیا ہو گا ؟ سیر ہو کر کھانا کھانا اور سب سے بڑی بات زندگی کیا زندگی سے زیادہ حسین کچھ اور ہے؟ "

" موت۔۔زندگی سے زیادہ حسین چیز ایک ہی ہے موت۔"نفیسہ کے جواب پہ وہ ٹھہر سی گئی۔آنکھوں کی پتلیوں میں بے یقینی سی در آئی۔نفیسہ حیات نے کہنا جاری رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"" زندگی بے شک نعمت ہے لیکن کیا تمھیں موت کے بارے میں کچھ علم ہے ؟ اللہ وہ نہیں جو زندگی دیتا ہے اللہ وہ بھی ہے جو موت دیتا ہے۔تم نے کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں کوئی بوڑھے لاغر وجود دیکھے ہوں گی جو اب نہ بول سکتے ہیں ، نہ چل سکتے ہیں ، نہ کھا سکتے ہیں۔وہ بس چارپائی پہ پڑی ادھ مری لاش ہیں۔ان کے گھر والے ان سے بیزار ہیں۔معاشرے میں ان کا مقام نہیں رہا۔وہ بس بے بس ہیں تکلیف میں ہیں۔ان کی ایک ہی خواہش ہے موت۔سوچو اگر خدا انہیں موت بھی نہ دے ؟ " ہالے نے بے اختیار جھرجھری لی تھی۔

" موت نعمت ہے ہالے۔اللہ وہ ہے جو زندگی کے ساتھ ساتھ موت بھی دیتا ہے۔" ہالے بس ٹکر ٹکر ان کا چہرہ دیکھتی رہی اور جب اہل ایمان بولتے ہیں تو ان کو سننا چاہیے۔انہیں وہ سنتا ہے جس کے اندر ذرا بہت ایمان باقی ہو۔

" تم نے کہا اللہ کھانا دیتا ہے۔"نفیسہ نے اضافہ کیا۔

" لیکن کیا تم نے بھوک دیکھی ہے ؟ بھوک کیا ہوتی ہے بچے ؟ دن میں کئی بار ہمیں بھوک لگتی ہے اور ہم کھانا کھاتے ہیں۔کبھی غور کیا ہے جب ہمیں بھوک نہ ہو تب ہم کیسے کیسے کھانے ٹھکرادیتے ہیں ؟ تب نہ گوشت اچھا لگتا ہے ، نہ دال نہ ، پیزا اچھا لگتا ہے ، نہ گھر کے بنے ٹنڈے کیونکہ ہم سیر ہوتے ہیں سوچو اگر ہم ساری زندگی سیر رہتے تو کیا ہوتا ؟ "

"زندگی کا سارا مزہ ہی خراب ہوجاتا۔"ہالے بے اختیار بولی نفیسہ مسکرائیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بالکل سارا مزہ خراب ہوجاتا۔ہر کھانا اپنا ذائقہ اپنی وقعت کھو دیتا ہمیں کھانے کی قدر ہی نہ ہوتی۔ خدا صرف وہ نہیں جو کھانا دیتا ہے۔خدا وہ بھی ہے جو بھوک دیتا ہے۔وہ بھوک جو ہمارے کھانے کو ہماری زندگی کو ایک "مزہ "دیتی ہے۔تم نے کہا خدا وہ ہے جس نے ہاتھ پیر کان آنکھیں دیں۔ہمیں مکمل انسان بنایا لیکن خدا نے تو وہ انسان بھی بنائے ہیں جن کے ہاتھ نہیں جن کے پیر نہیں ، آنکھیں نہیں جو مکمل نہیں ہر کوئی پرفیکٹ تو نہیں۔ہر کوئی اعلیٰ تو نہیں۔خدا نے کچھ لوگوں کو ٹانگیں نہیں دیں تاکہ ہمیں چلنے کی نعمت کا اندازہ ہو۔خدا نے کچھ لوگوں کو آنکھیں نہیں دیں تاکہ بصارت جیسی نعمت کا اندازہ ہو لیکن ہم کیا کرتے ہیں کسی معذور کمزور انسان کو دیکھ کر ترحم کھاتے ہیں حلانکہ انہیں ہمارے ترحم کی ضرورت نہیں ہے۔وہ خدا کا شاہکار ہیں کیا اب تمھیں پتہ چلا اللہ کون ہے۔"چند لمحوں کے لیے ہالے کچھ کہہ ہی نہ سکی پھر جب وہ بولی تو اس کی آواز بہت ہلکی تھی۔

" Can we have a break please?"

"میں آپ کی باتیں ڈائجسٹ نہیں کر پا رہی۔"نفیسہ نے سنجیدگی سے اس کو دیکھا پھر بغیر برا مانے شیور کہتے ہوئے کال ڈس کنیکٹ کردی۔ہالے دھم سے بیڈ پہ گر سی گئی۔یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات کے گھر کا لان خالی خالی سا تھا۔خاموش ویران سا۔نیلے صوفے لان میں بچھے ہوئے تھے۔انہی میں سے ایک صوفے پہ ہالے پیر اوپر کیے بیٹھی تھی۔اس کی آنکھیں خالی تھیں۔دور کہیں خلا میں تکتی آنکھیں۔اس کا ہاتھ میں کافی کا مگ تھا لیکن وہ کافی پی نہیں رہی تھی۔اسی وقت داخلی دروازے سے عمر کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔چابی عثمان کی جانب اچھالتا وہ ہالے کو دیکھتا آگے بڑھ آیا۔وہ جب جب اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھتا تھا اسے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوتا تھا۔ہالے سلطان عمر حیات کا پسندیدہ نظارہ تھی۔وہ اس کا قریب آ کر رکا۔ہالے کو دیکھ کر مسکرایا۔ہالے نے گردن نہیں موڑی۔وہ اب بھی گردن موڑے پودوں کو دیکھتی رہی عمر نے اس کا ہاتھ سے کافی کا مگ لے لیا۔اس کی بچی ہوئی کافی اور چائے پینے کی عادت ہوتی جا رہی تھی۔

" کیا ہوا سرکار ؟ آج کیا گناہ ہو گیا مجھ سے ؟ " وہ کچھ شرارتی انداز میں کہتا اس کے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھا۔

" میکوں مونجھ تھیندی پئی اے۔" **(مجھے گھٹن ہو رہی ہے)**

وہ ہلکی آواز میں بولی۔عمر نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔اسے گیارہ زبانوں پہ عبور حاصل تھا لیکن وہ اس زبان سے انجان تھا۔عمر نے باقاعدہ ان گیارہ زبانوں پہ لعنت بھیجی۔

" کیا کہا آپ نے ؟" وہ گلا کھنکھار کر پوچھ بیٹھا۔ہالے نے جواب نہیں دیا وہ بس اسی طرح بیٹھی رہی۔

" مجھے کچھ رقم چاہیے۔"وہ سپاٹ انداز میں بولی۔

" کتنی ؟"

" تین لاکھ۔"

" بیوی کی حیثیت سے یا ادھار ؟ " ہالے نے اب کے گردن اس کی جانب موڑ دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے ایک ساڑھی پسند آئی ہے لیکن میرے پاس رقم نہیں تھی۔تم میرے زیور رکھ لو اور ان کے عوض مجھے کچھ رقم دے دو۔"عمر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

" اوکے ہم کل ساتھ چل کر وہ ساڑھی لے آئیں گے۔اس میں ایسا کیا مسئلہ ہے ؟ آپ اس لیے اداس تھیں ؟ " ہالے کا چہرہ کھل اٹھا۔اب اسے عمر کی باتوں پہ اعتبار آجایا کرتا تھا۔

" کیا واقعی ؟ ہم لے آئیں گے ناں؟ " وہ کسی پانچ سال کے بچے کی طرح پوچھ رہی تھی۔عمر نے مسکرا کر اثبات میں سرہلایا۔ہالے کی ساری کلفت زائل ہونے لگی۔یہ شخص اگر ایک تسلی دے دیتا تھا تو اسے سارے مسائل حل ہوتے نظر آتے تھے۔

" تم یہیں بیٹھو میں آتی ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے کہتی اندر کی جانب چلی گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ڈبہ تھا۔گفٹ پیپر میں لپٹا ہوا۔اس نے ڈبہ عمر کے آگے کیا۔عمر متعجب سا اس کو کھول کر دیکھنے لگا۔گفٹ پیپر اترا ڈبہ کھلا اندر سے ایک پرفیوم کی شیشی نکلی۔وہ بے اختیار مسکرایا پھر ہالے کو دیکھا۔وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔عمر نے اس کو دیکھتے ہوئے شیشی کا ڈھکن اتارا پھر ہلکا سا اسپرے ہالے کے اوپر کیا۔وہ بدک کر دور ہٹی۔

" اللہ اللہ یہ جینٹس پرفیوم ہے۔"

" اللہ اللہ آپ مجھے میری خوشبو میں زیادہ اچھی لگتی ہیں۔"

وہ اسی کے انداز میں بولا تو ہالے گردن پیچھے پھینکے کھکھلا دی۔عمر اسے دیکھتا رہا دیکھتا رہا پھر یکایک مناظر تبدیل ہوئے۔وہ کئی سال پیچھے چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہیون میں رہتے ہوئے اسے ایک عرصہ گزر چکا تھا۔آج وہ اٹھارہ سالہ عمر نہیں تھا اب وہ تیئیس برس کا ہو چکا تھا۔اس کی اٹھان دراز اور مضبوط تھی۔آنکھیں ذہین کے ساتھ ساتھ سنجیدہ بھی ہو گئی تھیں وہ ہیون کا اکاؤنٹنٹ تھا مختلف جابز وہ اب بھی کرتا تھا۔

وہ اپنے چھوٹے سے آفس میں بیٹھا مختلف فائلز کی ورق گردانی میں مصروف تھا یہاں سے چند کلو میٹر دور ہسپتال کے روم میں کھڑے معراج سلطان کے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔وجہ تھی ہالے سلطان کی بگڑتی حالت۔اسے بہت برا ٹائیفیڈ ہوا تھا۔تین ماہ کے بخار نے اس کی ساری توانائی اور خون خشک کر چھوڑا تھا۔اسے بلڈ کی سخت ضرورت تھی اور شہر میں کرفیو لگا تھا۔ یہ وہ دور تھا جب کراچی میں آئے دن قتل و غارت گری ہوتی تھی۔دن دہاڑے ڈاکے پڑتے تھے اور ہر آئے دن "بند کرو کراچی " کا حکم صادر ہوا کرتا تھا۔

" معراج کیا ہوا کچھ بندو بست ہوا خون کا ؟ " اپنے پیچھے سے آتی یوسف سلطان کی آواز پہ انہوں نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا۔

" دو لوگ آنے کو تیار تھے بابا لیکن ہنگامی صورتحال کے باعث آ نہیں پائے۔"وہ مسلسل کسی کو کال ملا رہے تھے۔

" اس وہاج کی بیٹی کو کیوں نہیں بلواتے۔کیا پتہ اپنے باپ کے بجائے ماں کا خون لیا ہو ؟ " وہ بیزاری سے کہہ رہے تھے۔معراج کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ان کی انگلیاں اب "چوکیدار " کا نمبر ملا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہی تھیں۔دوسری طرف اپنے آفس میں کام کرتے عمر کا موبائل تھرتھرایا۔اس نے نمبر دیکھ کر مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔

" تمہارا بلڈ گروپ کیا ہے ؟ " انہوں نے چھوٹتے ہی پریشانی سے استفسار کیا۔

" او نیگیٹو کیوں ؟ "

" میری بیٹی کو تمہارا خون چاہیے عمر۔وہ بیمار ہے۔"

" آپ نے میرا خون کم چوسا ہے جو آپ کی بیٹی بھی میدان میں آگئی۔"اس نے فائلز پہ جھکے ہوئے طنز کیا تھا۔

" عمر میری بیٹی بیمار ہے۔"انہوں نے الفاظ پہ زور دیا۔اب کے وہ فائل بند کر کے سنجیدگی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" ہسپتال کون سا ہے ؟ " اس نے بس یہی سوال کیا تھا۔

اگلے ایک گھنٹے میں اس کا بیڈ ہالے سلطان کے بیڈ کے برابر لگا تھا۔ اس کے بازو میں سرنج لگی تھی۔اور خون قطرہ قطرہ اس کے جسم سے نکلتا تھیلی میں جمع ہوتا جا رہا تھا۔اسی تھیلی سے نکلتی ایک اور سرنج سترہ اٹھارہ سالہ ہالے کے بازو میں لگی تھی۔

وہ سو رہی تھی۔اس کی آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے تھے۔گوری گلابی رنگت میں زردیاں گھلی تھیں۔عمر نے نگین کی تصویر دیکھ رکھی تھی ، اور اس وقت پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ بس محو ہو کر اسے تک رہا تھا ۔اسے بس "عقیدت " محسوس ہو رہی تھی۔وہ بالکل اس کی ماں کے جیسی تھی۔ڈاکٹر شاید باہر کہیں تھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔عمر نے کروٹ بدل لی یہاں سے وہ مکمل نظر آتی تھی۔تیئیس سالہ عمر کی ہالے سے دوسری ملاقات تھی اور آج اس کی نظر میں عقیدت تھی۔ہالے کی آنکھیں بند تھیں۔عمر کو نہ جانے کیوں شدید خواہش ہوئی کاش وہ ان آنکھوں میں دیکھ پاتا۔

دفتعاً ایک آہٹ ہوئی وہ چونک کر سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔معراج سلطان نے اس کی حرکت نوٹ کی تھی۔وہ خاموشی سے آئے اور اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گئے۔

" میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا عمر۔تم آج مجھے پہلے سے زیادہ عزیز ہو گئے ہو۔"معراج اس کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے۔عمر نے محض اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میری بیٹی بہت با وقار ہے۔وہ ایک دن تمہارا یہ احسان خود اتارے گی۔"

عمر نے بس مسکرا کر ان کو دیکھا۔**(یہ لڑکی کیا احسان اتارے گی)**

معراج باہر چلے گئے عمر ایک بار پھر کروٹ کے بل لیٹ گیا۔اب وہ ایک بار پھر اسے دیکھ رہا تھا۔مکمل یکسوئی کے ساتھ۔دروازے کی اوٹ میں کھڑے معراج نے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔آج حال میں وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ہنستی ہوئی کھکھلاتی ہوئی۔وہ عمر کا پسندیدہ نظارہ تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا۔

" ویسے یہ شانو کو کس خوشی میں چھٹی دے دی آپ نے ؟ " اس نے بات بدلی تو ہالے نے اس کو دیکھا ۔

" کیونکہ مجھے تم شانو کے روپ میں زیادہ اچھے لگتے ہو۔"وہ مسکراہٹ دبا کر بولی۔

" صاف صاف کہیں ناں اپنے چٹورے پن کی وجہ سے چھٹی دی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم بھی صاف صاف کہو ناں کہ اسے چھٹی کرنے سے نہیں اسے پوری تنخواہ دینے سے جان جا رہی ہے۔"وہ بھی حساب بے باک کر گئی۔

" اگر آپ نے میری جان نہ بچائی ہوتی تو دیکھ لیتا آپ کو۔"وہ خفگی سے بولا۔

" اوہ میں تو ڈر گئی۔دیکھو میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔"وہ اس انداز سے بولی کہ دونوں ایک ساتھ ہنس دیئے۔اونچا بنگلہ مسکرا کر انہیں دیکھتا رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریستوران میں زرد بتیاں روشن تھیں۔اونچے لمبے ستونوں اور شاہی میزوں والا ریستوران اس وقت مدھم موسیقی کے زیر اثر تھا۔کونے والی میز کی طرف جاؤ تو سفیر سلطان سرمئی ڈنر سوٹ میں ملبوس تھا۔اس کے سامنے والی کرسی پہ مہر ماہ بیٹھی تھی۔گہرے نیلے رنگ کے سلک کے جوڑے میں ملبوس اس کے بھورے بال جوڑے میں گندھے تھے۔کانوں میں ڈائمنڈ ایررنگز اور ہلکا پھلکا میک اپ۔وہ حقیقتا خوبصورت لگ رہی تھی۔ویٹر نے آ کر کھانا سرو کیا۔سفیر مہر ماہ کو دیکھتے ہوئے کھاتا رہا۔

" تم کیوں نہیں کھا رہیں ؟ " اس نے اس کو نہ کھاتے ہوئے دیکھ ہاتھ روک لیا تھا۔

" موڈ نہیں۔۔"وہ بیزاری سے بولی۔سفیر چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا پھر اس کا میز پہ دھرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔مہر نے سانس تک روک لی اس کی بھوری آنکھوں میں اس وقت حیرت تھی۔

" آئی ایم سوری جو کچھ۔۔۔بھی۔۔۔۔میں نے کیا۔۔میں اس سب کی تلافی کرنا چاہتا ہوں۔"اس نے ٹھہر ٹھہر کر سارے لفظ ادا کیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں تم سے محبت نہیں کرتا۔شاید کبھی کر بھی نہ سکوں۔"مہر نے ہاتھ چھڑانا چاہا سفیر نے گرفت سخت کر دی۔"میں نے ہالے سے محبت کی ہے۔بے حد بے تحاشہ محبت۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔مہر کی آنکھیں زخمی ہونے لگیں۔اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔"وہ مجھے نہیں ملی اور تم مجھے مل گئیں میں تمہارے اور اپنے رشتے کو ایک چانس دینا چاہتا ہوں۔"وہ مسکرایا تھا۔مہر ماہ کا دل رک گیا۔آس پاس پھیلی موسیقی رک گئی۔اسے لگا ساری دنیا ایک پل کو رک گئی۔وہ شاکی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔

"میں تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتا ہوں۔

میں۔۔۔تم۔۔سے۔محبت کرنا۔۔۔چاہتا۔۔ہوں۔"بھوری آنکھوں والا مرد کہہ رہا تھا اور اس کے سامنے بیٹھی لڑکی سانس روکے اسے سن رہی تھی۔کتنے سال اس نے ان الفاظ کا انتظار کیا تھا۔

" لیکن میری ایک شرط ہے۔"لمحات کی فسوں خیزی چھناکے سے ٹوٹ گئی۔مہر کے ہاتھ پہ اس کی گرفت جذبات سے عاری ہوگئی۔

" مجھے ہالے کی طلاق چاہیے۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔مہر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہ آیا۔" مجھے وہ ٹوٹی ہوئی مفلس حال اور برباد چاہیے۔میں چاہتا ہوں وہ روئے۔اس کی وہ جو اٹھی ہوئی گردن ہے میں اسے جھکانا چاہتا ہوں۔اس کی آنکھوں کا غرور اس کا زعم توڑنا چاہتا ہوں۔ " اس کی لہجے میں نفرت تھی۔آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔"اگر تم میرے لیے یہ کر سکتی ہو تو میں تمھارے ساتھ ایک نئی زندگی گزاروں گا۔تمھیں تمہارے سارے حقوق دوں گا۔۔۔اور شاید محبت بھی۔"وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بول کر خاموش ہوا پھر مہر کے کچھ کہنے کا انتظار کرنے لگا۔مہر چند ثانیے اسے ٹھنڈی نظروں سے دیکھتی رہی۔

" آپ کو کیوں ایسا لگتا ہے کہ میں ایسا کچھ بھی کر سکتی ہوں اور کروں گی بھی۔"اس کا لہجہ بے لچک تھا ۔یہ کوئی عام میاں بیوی کی گفتگو نہیں تھی۔یہ ایک کاروباری ڈیل لگ رہی تھی۔سفیر محظوظ ہوا۔

" اوہ مہر۔Don't pretend to be innocent."۔اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔"تمھیں مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔تم ساری زندگی اسے ایکسپلائٹ کرتی رہی ہو ساری زندگی اس سے اپنی مرضی کے فیصلے کروائے ہیں وہ تمھارے اپروول کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔اسے کبھی اپنی ماں کا وہ پیار نہیں ملا وہ تمھارے معاملے میں needy اور desperate ہے۔وہ تمھیں ناں نہیں کہہ سکتی ۔"وہ بول رہا تھا اور مہر اس کو سنتی رہی۔"ہر انسان کسی نہ کسی تعلق یا شخص کے معاملے میں لالچی needy اور desperate سا ہوتا ہے۔ہالے تمھارے معاملے میں ایسی ہے کیونکہ تم اس کے لیے بہن نہیں ماں جیسی ہو اور تم نے ہمیشہ اس بات کا فائدہ اٹھایا ہے۔ساری زندگی تم نے یہ سب اپنے لیے کیا اب ایک بار میرے لیے کرو۔"اس نے بات ختم کرتے ہوئے پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔مہر ماہ کچھ نہیں بولی۔سفیر جانتا تھا وہ راضی ہو چکی ہے۔مہر ماہ کو سفیر سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

وہ پیپر دے کر یونیورسٹی سے باہر نکلی تو اسے اپنے سامنے عمر حیات کھڑا نظر آیا۔وہ مسکرا رہا تھا ہالے اس کو دیکھ کر مسکرائی۔دفتعاً وہ اپنے پیچھے سے آتی آواز پہ ٹھٹکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پہلے ہارون ، پھر سفیر اور اب یہ اے ایس پی۔آہ ہالے تم مردوں کے معاملے میں کتنی اچھی ہو ناں ۔"یہ آواز سونیا اور اس کی کچھ "چیلیوں " کی تھی۔اس کی کلاس میٹ اور حریف۔ وہ اسی طرح کے جملے یونیورسٹی میں سنتی رہتی تھی لیکن کچھ کہتی نہیں تھی شاید اسے اپنا آپ ساری یونیورسٹی کے سامنے کمزور لگا کرتا تھا۔اس نے ایک نظر سامنے کھڑے عمر کو دیکھا۔

اس کی آنکھیں ، اس کا وجود۔۔۔وہ پورا کا پورا ڈھارس تھا۔وہ اگر اس کے ساتھ کھڑا رہتا تو ہالے ساری دنیا سے لڑ سکتی تھی۔وہ مڑی اپنے پیچھے کھڑی لڑکیوں کے ٹولے کو دیکھا۔

" پہلے سیگریٹ پھر شراب اور اب ڈرگز آہ سونیا تم نشے کے معاملے میں کتنی اچھی ہو ناں ؟ " سامنے کھڑی لڑکی کا چہرہ لمحے بھر میں دھواں دھواں ہوا تھا۔اب کے وہ دوسری لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

" پہلے پروفیسر اکرم پھر پروفیسر جمال اور پھر پرنسپل ریحان خان تک۔آہ کشف تم ٹاپ کرنے کے معاملے میں کتنی اچھی ہو ناں ؟ کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی تم ان کے آفس میں کیا کیا کرتی رہی ہو ؟ " وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے کہہ رہی تھی۔اہانت سے اس لڑکی کے گال سرخ ہوئے تھے۔ یکدم سونیا آگے بڑھی اور ہالے کو تھپڑ مارنا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے ایک زوردار تھپڑ پڑنے سے لڑکھڑا کر گرپڑی۔ہالے کے پیچھے کھڑی لیل اب اپنے ہاتھوں سے نادیدہ گرد صاف کر رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو "خس کم جہاں پاک۔"ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنس پڑیں۔ان سے ذرا فاصلے پہ کھڑا عمر حیات بھی ہنس دیا۔وہ لڑکی اب نیچے گری بک جھک رہی تھی اس کی "چیلیاں" اسے اٹھا رہی تھی۔ ہالے عمر کی جانب بڑھ آئی۔تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہارون کے ہسپتال والے کمرے کے باہر کھڑے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھے۔دو گارڈ اب بھی باہر پہرہ دے رہے تھے۔وہ تینوں اندر جانے لگے جب ان میں سے ایک گارڈ نے عمر کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اندر جانے سے روکا۔

" آپ نہیں جا سکتے۔آپ کا آئی ڈی کنفرم نہیں ہے۔"کرخت چہرے اور بڑی مونچھوں والا گارڈ اس سے کہہ رہا تھا۔لیل اندر چلی گئی تھی۔ہالے مسکراہٹ دبائے اس کے ساتھ کھڑی تھی۔

" تم اب مجھے روکو گے ؟ میری آئی ڈی سارا شہر جانتا ہے۔ہٹو دماغ نہ گھماؤ۔"وہ بیزاری سے کہتا اندر جانے لگا اب کے ان دونوں گارڈز نے اس کو بازو سے پکڑ لیا تھا۔عمر نے اگلے ہی لمحے خود کو جھٹکا دے کر چھڑوایا۔وہ یہاں جھگڑا نہیں کر سکتا تھا تب ہی مدد طلب نظروں سے ہالے کو دیکھا۔

" اگر ڈنر میں اپنے ہاتھ کا چائینیز کھلاؤ گے تو کچھ سوچ سکتی ہوں۔"وہ اس کے قریب کھڑی آہستہ آواز میں کہہ رہی تھی۔عمر نے اس کو خفگی سے دیکھا۔

" پولیس والا میں ہوں اور آپ مجھ سے رشوت مانگ رہی ہیں ؟ " وہ گارڈز کی موجودگی کے باعث دھیمی آواز میں بات کر رہا تھا۔

" کھڑے رہو یہیں اور اپنا آئی ڈی کنفرم کرواؤ۔"وہ تمکنت سے آگے بڑھنے لگی جب اپنے عقب سے آتی عمر کی "منظور ہے " کی آواز پہ رکی پھر ایڑھیوں کے بل گھوم کر اس کو دیکھا۔

" شوہر ہے میرا۔اندر آنے دو۔"وہ عمر کے چہرے کو دیکھتی مسکراتے ہوئے بولی۔وہ منہ پھلائے خفا خفا سا اندر چلا گیا۔پیچھے گارڈز آپس میں سرگوشی کرنے لگے۔"ہالے میڈم نے ہمیں اپنے ہی شوہر کو اندر جانے سے روکنے کا کیوں کہا؟ " دوسرا گارڈ جواب میں کچھ کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اندر جاؤ تو ہارون ہسپتال کے تکیوں کی مدد سے کمر سیدھی کیے نیم دراز تھا۔وہ اب کافی بہتر تھا چہرے کے داغ مندمل ہونے لگے تھے۔زخم بھر رہے تھے۔اس کا چہرہ اپنے " **دوستوں** " کو دیکھ کر کھل اٹھا تھا۔کمرے میں بیٹھنے کے لیے کوئی کرسی کوئی صوفہ نہیں تھا۔یہ وزٹرز کے لیے اشارہ تھا کہ یہاں زیادہ دیر نہ بیٹھا جائے۔وہ تینوں ہارون کے دائیں بائیں کھڑے تھے لیل کے ہاتھ میں ایک پھول تھا ہارون نے مسکراتے ہوئے وہ پھول لینے کو ہاتھ بڑھایا۔لیل نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پہ چت رسید کی۔

" تمھارے لیے نہیں ہے یہ۔میرے حسین ریشمی بالوں کے لیے ہے۔"کہتے ہوئے اس نے پھول اپنے چھوٹے بالوں میں اٹکایا چہرہ دمک رہا تھا۔ہارون نے خفگی سے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

" اب ذرا سر کو بھی۔کیا سارے بیڈ پہ پھیل کر بیٹھے ہوئے ہو۔"یہ عمر تھا جو اس کی ٹانگوں کو سمیٹ رہا تھا۔ہارون جلدی سے ذرا سا پیچھے ہوا ٹانگیں سمیٹ کر سمٹ کر بیٹھ گیا۔ہالے اور عمر اس بچی ہوئی جگہ پہ بیٹھ گئے۔لیل اس کے ٹوٹے ہوئے بازو والی سائیڈ پہ بیٹھ گئی۔اب مناظر کچھ اس طرح تھے کہ ہارون سکڑا سمٹا ہوا سا نیم دراز کم بیٹھا ہوا تھا۔عمر اس کے پیروں کے قریب دائیں جانب اور ہالے بائیں جانب۔لیل اس کے کندھے کے بالکل ساتھ جڑ کر بیٹھی تھی۔

" ہاں بھئی پھر کیسا رہا سب ؟ بچ کیسے گئے تم ؟ " سوال کرنے والی لیل تھی۔ابھی وہ کچھ جواب دیتا کہ

" یاد ہے لیل وہ ہمارا یونی فیلو امان۔اس کا بھی تو ایسا ہی ایکسیڈنٹ ہوا تھا ناں ؟ کیسے تڑپ تڑپ کر مرا تھا بیچارہ۔"وہ افسوس سے کہہ رہا تھا۔ہارون کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا۔لیل اس کی تائید کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مم۔۔میرا کیس اتنا کریٹکل نہیں تھا۔بس بازو ٹوٹا ہے اور سر میں کچھ چوٹیں آئی ہیں۔"وہ بدقت بول سکا۔

" میں تو بچ گیا ہوں۔"اس نے سب کو یقین دلانا چاہا۔اب کے ہالے کی باری تھی۔

" ویسے ہاری تمھیں یاد ہے وہ جو ملائکہ تھی ہماری کالج فیلو؟ " وہ سوچتے ہوئے کہہ رہی تھی۔"اس بیچاری کا آپریشن بھی تو کامیاب ہوگیا تھا ناں ؟ لیکن پھر آپریشن کے پندرہویں دن بیچاری مر گئی چہ چہ چہ۔"

" ویسے کل ہارون کے آپریشن کا بھی پندرہواں دن ہے ناں ؟ " عمر نے لقمہ دیا۔

ہارون کا گلا خشک ہونے لگا۔اس نے مدد طلب نظروں سے گردن موڑ کر لیل کو دیکھا۔اس نے آنکھیں جھپکا کر تسلی دی جیسے کہہ رہی ہو میں ہوں ناں۔

" ارے تم لوگ کیوں اس کو ڈرا رہے ہو کوئی نہیں مرتا وہ۔"اس نے ڈپٹا۔"بس یہ ٹوٹا بازو یہیں رہ جائے گا میرے خیال سے اب اس کا بازو کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا کیوں عمر ؟ " ساتھ عمر کو دیکھا۔ہارون فق ہوتے چہرے کے ساتھ باری باری ان کو دیکھے گیا۔

" ہاں بالکل صحیح کہہ رہی ہو۔اب اسے ایک ہی ہاتھ سے پینٹ کرنا ہوگا۔کیا ہیش ٹیگ تھا اس کا ؟ " اس نے سوچنے کی اداکاری کی۔

"THE TPA" ہالے نے یاد دہانی کروائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہاں تو دی ٹی پی اے اب سے دی ایک ہتھیا پینٹر بن جائے گا۔ویسے ہاری اب ایک ہاتھ سے پینٹ کرتے اچھے لگو گے کیا۔ایسا کرو مستری بن جاؤ بہت اسکوپ ہے۔میرے کچھ جاننے والے ہیں میں تمھیں رنگ روغن کا کام دلوا دوں گی۔عمر تمہارے جاننے والے بھی ہوں گے ؟ " آخری بات عمر کو دیکھ کر پوچھی۔عمر نے "جی جی بہت ہیں " کہہ کر ہارون کا پارہ آسمان پہ چڑھا دیا۔اس کی رنگت سرخ ہو چکی تھی۔چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔

" نکلو تم سب کے سب۔ابھی کے ابھی یہاں سے دفع ہوجاؤ۔"وہ غصے سے بولا۔"جب سے آئے ہو مرنے مارنے کی باتیں کیے جا رہے ہو۔نکلو سب ورنہ میں اپنے گارڈز بلوا لوں گا۔"اس کی آواز بلند نہیں تھی لیکن وہ تینوں چالاک لوگ معصوم ہارون کو ڈرا چکے تھے۔

" اچھا اچھا زیادہ معصوم کلی بننے کی ضرورت نہیں۔"عمر نے ہاتھ جھلایا پھر اٹھ کر اپنے لائے ہوئے ریستوران پارسلز کی جانب گیا۔ہارون کی آنکھیں چمک اٹھیں اسے لگا ضرور اس کے "دوست " اس کے لیے کچھ اچھا کھانے کو لائے ہوں گے۔لیکن اگلے ہی لمحے اس کی امیدوں پہ پانی پھر گیا جب عمر نے لارج پزا کے تین بڑے بڑے ٹکڑے لیے۔ایک ہالے کو دوسرا لیل اور تیسرا اپنے ہاتھ میں لیے۔دوبارہ اپنی جگہ پہ آ بیٹھا۔ہارون کا جی للچانے لگا تھا۔اس نے ہالے کو آس بھری امیدوں سے دیکھا۔

" تمہارا اسٹمک ڈسٹرب ہو جائے گا۔"اس نے بے نیازی کہا۔

" پتہ ہے ہارون اس کا ٹیسٹ کیسا ہے ؟ " اس نے آنکھیں بند کر کے پوچھا پھر پزا کا ٹکڑا ہارون کے منہ کے قریب لے گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ بالکل ویسا ہے جیسا ہم نے اٹلی میں کھایا تھا۔آہ اٹلی کا پزا۔"اس نے بول کر مزہ لیا۔پزا اب بھی اس کے منہ کے قریب تھا۔ابھی ہارون آگے بڑھ کر نوالا لیتا ہالے نے پزا کھینچ لیا۔وہ اپنا دل مسوس کر رہ گیا۔اسی وقت نرس اندر داخل ہوئی۔ان سب کے ہاتھ میں پزا دیکھ وہ فورا ان کے سر پہ آن پہنچی۔

تقریبا پانچ منٹ تک وہ ان کو صلواتیں سناتی رہی اور ہارون مزے سے سنتا رہا۔ آخر میں وہ ان سب کے ادھ کھائے پزا اور باقی بچا پزا اپنے ساتھ لے گئی۔

وہ چلی گئی تو عمر اٹھ کھڑا ہوا ہالے اس کے ساتھ اٹھی۔ہارون نے اس کو اٹھتے دیکھا۔نہ جانے کیوں اسے اپنا دل بیٹھتا محسوس ہوا۔اس کے بیمار چہرے پہ جو مسرت تھی یکدم بے چینی میں بدل گئی۔

" چلو اب ہم نکلیں گے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔پھر ملیں گے تم سے بھی۔ " ہالے اس کو دیکھتے ہوئے بولی۔دفتعاً وہ رکی اپنے کندھے پہ ٹنگے پرس کو کھنگالا اور اندر سے چھوٹی چھوٹی کلرٹیوبز نکالی۔ہارون یکدم سیدھا ہو بیٹھا۔اس کی آنکھوں میں الوہی سی چمک جاگ اٹھی۔

ہالے اب اپنے پرس سے چھوٹا سا ایک نوٹ بک جتنا کینوس نکال رہی تھی۔ساری چیزیں نکال کر اس نے ہارون کے آگے بیڈ پہ رکھ دیں۔

" ویسے آج کل نرسز بھی فارم میں ہیں۔مریض کو ایک زہر بھرا انجکشن مار دیتی ہیں اور کام ختم۔"لیل اب ہارون سے دھیمی سرگوشی کر رہی تھی۔ہارون نے اس کو نہیں دیکھا وہ ہالے کو دیکھتا رہا۔

" کیا میں مر سکتا ہوں ؟ " ہالے نے سارے کلرز اور کینوس اٹھا کر اس کی گود میں رکھے پھر ہتھیلی کی بند مٹھی اس کی جانب بڑھائی۔ہارون نے مسکراتے ہوئے اس کی مٹھی سے اپنی مٹھی ٹکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم دنیا ہو۔کیا تم نے کبھی دنیا کو مرتے دیکھا ہے ؟ " مسکراتے ہوئے اس کی تسلی کروائی جیسے ایک ماں اپنے بچے کو دلاسا دیتی ہے۔

"اگر یہ دوستی پارٹ ٹو کی شوٹنگ مکمل ہوگئی ہو تو ہم چلیں ؟ " عمر کی بیزار آواز پہ وہ مڑی تھی پھر وہ دونوں دروازے تک بحث کرتے ہوئے گئے۔

" اب تم کب تک میرے سر پہ مسلط رہو گی ؟ " ہارون نے خود سے جڑ کر بیٹھی لیل کو دیکھا۔لیل نے مسکراتے ہوئے آنکھیں پٹپٹائیں۔

" کیا تم میرا چہرہ پینٹ کر سکتے ہو ؟ " وہ معصومیت سے پوچھتی ہوئی اس وقت واقعتاً پیاری لگ رہی تھی ہارون نے تکان سے گردن پیچھے پھینک دی۔آہ اب یہ دن بھی دیکھنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں لڑتے جھگڑتے بالآخر اسی مال کے بوتیک پہنچ گئے تھے جہاں ہالے نے وہ ساڑھی دیکھی تھی۔ وہ بالکل بچوں کی طرح بے چین اور خوش تھی۔سارا راستہ وہ عمر کو اس "پلین سادہ " ساڑھی کی خصوصیات بتاتی آئی تھی۔وہ دونوں اس بوتیک میں داخل ہوئے۔آج اس سیلز گرل کی جگہ کوئی اور لڑکی کھڑی تھی۔ہالے مسکراتی ہوئی اس کی جانب بڑھ آئی۔کل جس لڑکے نے ساڑھی دکھائی تھی وہ بھی ہالے کو پہچانتے ہوئے آگے آیا۔

" ہیلو۔کل میں نے یہاں ایک ساڑھی کا آرڈر بک کروایا تھا مجھے وہی چاہیے۔"اس نے لڑکے سے کہا۔ لڑکے نے افسوس سے نفی میں گردن ہلائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" سوری میم وہ ساڑھی آج صبح ہی سیل ہو گئی ہے۔"ہالے کا رنگ ایک پل کو سفید ہوا تھا۔"اصل میں صبح کی شفٹ میں ہمارے دوسرے کولیگز تھے تو۔۔۔"

" اسی ایڈیشن کی کوئی دوسری ساڑھی ؟ " ہالے نے ہونٹوں پہ زبان پھیرتے بدقت پوچھا۔

لڑکے نے ایک بار پھر نفی میں گردن ہلائی۔اب کے ہالے کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔بات ایک ساڑھی کی نہیں تھی بات مالی خود مختاری کی تھی۔بات اس کی پازیٹو "**انا** " کی تھی۔بات اس کی "**ناک** " کی تھی ۔آج تک کبھی ایسا نہیں ہو سکا تھا کہ اسے کچھ پسند آئے اور ہالے سلطان اسے خرید نہ سکے۔عمر اب بلند آواز میں ان سے کچھ کہہ رہا تھا۔شاید لڑ رہا تھا جھگڑ رہا تھا ہالے بت سی بن گئی تھی۔

اس کے پاس تین تین مردوں کے کارڈز ہمہ وقت رہا کرتے تھے۔آج اس کے پاس وہ تینوں مرد نہیں تھے۔اسے لگتا تھا اسے دادا اور ماموں کی ضرورت نہیں ہے لیکن کیا واقعی ؟کیا ہالے ان کے بغیر کچھ تھی ؟ اپنے گھر کے مردوں کے کارڈ ز کے علاوہ کیا اس کے پاس "اپنا " کچھ بھی تھا ؟اس نے غائب دماغی سے لڑتے ہوئے عمر کو دیکھا۔

" آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟ بک کیا ہوا آرڈر کس طرح بیچ سکتے ہیں۔" وہ برہمی سے کچھ کہہ رہا تھا ہالے کچھ کہہ بھی نہ سکی وہ بغیر کچھ کہے بوتیک سے باہر نکل گئی۔اس کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔چہرہ سفید پڑتا جا رہا تھا اور دل دماغ بس ایک بات پوچھ رہا تھا۔

"ہالے سلطان تمھارے پاس اپنا کیا ہے ؟"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہسپتال کا کمرہ ویسا ہی تھا جیسا وہ دونوں چھوڑ کر گئے تھے۔اب البتہ ایک چیز کا اضافہ تھا۔ایک عدد "**صوفہ** " وہی صوفہ ہارون کے بیڈ کے دائیں طرف رکھے چہرہ ہارون کی جانب موڑے لیل سکندر بیٹھی تھی۔اس کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔اس کے گال بغیر کسی بلش آن کے اس وقت گلابی ہو رہے تھے۔

بیڈ پہ تکیوں کے سہارے نیم دراز ہارون شاہد منہمک سا اپنے کام میں مصروف تھا۔اس کے سینے سے ذرا پیچھے کر کے چھوٹا سا اسٹینڈ لگایا گیا تھا جس پہ اس کا نوٹ بک جتنا لمبا اور بڑا کینوس فٹ تھا۔یہ اسٹینڈ بالکل اسی طرح لگا تھا جیسے ہسپتال میں بیڈ پہ لیٹے مریض کے کھانے کا ٹیبل ہوتا ہے **(امیروں کے چونچلے یو نو)**ہارون کلر پلیٹ کو اپنے سینے پہ رکھے ہوئے تھا اور ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ ایک نظر لیل کو دیکھتا پھر برش کے بالوں کو رنگوں میں ڈبوتا اور پھر وہ کورا سفید کینوس ایک نئے رنگ سے آشنا ہو جاتا۔

" میرے بال لمبے رکھنا اچھا۔"لیل کی تنبیہ پہ اس نے ہاتھ روک کر اس کو دیکھا۔

" کیوں ؟ تمھارے چھوٹے بال بھی خوبصورت ہیں۔۔۔"وہ لمحہ بھر کو رکا۔"کیا تمھیں لمبے بال پسند ہیں ؟ " وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

" بہت بہت زیادہ۔جتنے لمبے بال ہالے کے ہیں ناں اتنے لمبے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔"وہ جیسے ایک خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" پھر تم لمبے بال رکھتی کیوں نہیں ؟ کیا تمھارے بالوں کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے ؟ " لیل چند ثانیے اس کو دیکھتی رہی۔یکدم اس کی آنکھیں ہلکی سی نم ہوئیں۔

" جب میں چھوٹی تھی تب میرے بال بہت لمبے ہوا کرتے تھے۔"وہ کھڑکی کو دیکھتے ہوئے یاسیت سے کہہ رہی تھی۔"پھر میرے بال گرنا شروع ہو گئے اور معراج بابا نے میرے بال بہت چھوٹے کٹوا دیے ۔وہ ہیون کے ہر بچے کا ہر طرح سے خیال رکھا کرتے تھے۔میرے بال کاٹنے کے بعد اب ان کو انہیں لمبا کرنے کی ٹینشن لگ گئی۔یوں وہ ہر ہفتے میں دو دن خود سے بیٹھ کر میرے بالوں میں تیل لگاتے تھے ۔

Can you believe it?وہ مجھے اپنے ہفتے میں دو دن بیس بیس منٹ دیتے تھے۔مجھے اپنے آپ پر رشک آتا تھا۔میں خود کو دنیا کی سب سے خوش قسمت بچی سمجھتی تھی۔"اس نے گردن موڑ کر ہارون کو دیکھا۔

" ہر بچہ کسی نہ کسی تعلق انسان یا چیز کے لیے needy اور desperate ہوتا ہے۔میں معراج سلطان کے لیے ایسی تھی۔میں ان کی محبت کے لیے لالچی تھی۔پھر کچھ ماہ بعد میرے بال ٹھیک ہونے لگے اور معراج بابا کی توجہ دوسرے بچوں کی طرف لگ گئی۔"وہ رکی اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو چمکے۔ہارون اس کو دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس دن میں نے اپنے بال خود سے کاٹے بہت برے اور بے ڈھنگے طریقے سے۔معراج بابا نے مجھے تھوڑا بہت ڈانٹا لیکن مجھے بدلے میں ان کی توجہ مل گئی۔"موٹے موٹے آنسو لڑھک کر گر پڑے۔ سرمئی آنکھوں والے لڑکے کی آنکھوں میں تاسف در آیا۔

" وہ پھر سے مجھے وقت دینے لگے۔میرے بالوں میں تیل لگانے لگے اور تھوڑا بہت ڈانٹ بھی دیتے۔پھر یہ میرا معمول بن گیا۔میں ہر تیسرے چوتھے مہینے اپنے بال کاٹ دیتی تھی اور وہ بغیر کچھ کہے دوبارہ سے ان کو لمبا کرنے کی کوشش میں لگ جاتے۔وہ جانتے تھے میں یہ سب ان کی توجہ کے لیے کرتی ہوں لیکن وہ کچھ نہیں کہتے تھے۔وہ اچھے تھے۔ان کو لوگوں کے بھرم رکھنے آتے تھے۔"

" تم عمر کو پسند کرتی ہو ؟ " ہارون نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ لیل کے چہرے پہ بیک وقت کچھ آیا تھا۔کوئی اذیت کوئی درد کوئی بے بسی۔

" میں اس سے محبت کرتی ہوں۔"اس نے جھکے سر کے ساتھ اعتراف کیا۔"وہ بالکل معراج بابا کی طرح تھا۔ہر لڑکی اپنے پارٹنر میں اپنا فادر فگر ڈھونڈتی ہے۔میرے لیے عمر بالکل معراج بابا کی طرح تھا۔میں اور وہ چوبیس سال کے تھے جب مجھے لگا وہ میرے لیے حد سے زیادہ اہم ہو گیا ہے۔"اس نے گیلی ہوتی آنکھیں اٹھا کر ہارون کو دیکھا۔

" میں نے معراج بابا سے کہا عمر سے میرے لیے بات کریں۔"اس کے کانوں میں دور کہیں کوئی آواز گونجی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" لیل بچے مرد اپنے قریب کی ساری عورتوں کی نظر پہچانتا ہے ایسے میں وہ دو طریقے اپناتا ہے۔پہلا وہ عورت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور یا تو اسے زندگی میں شامل کر لیتا ہے یا پھر کم ظرفی دکھاتا ہے۔ دوسرا وہ وہ انجان بن جاتا ہے اپنے قریب کی عورتوں کی نظر پہ اندھا اور آواز پہ گونگا۔ایسا مرد یا تو مجبور ہوتا ہے یا اس کی زندگی میں کوئی عورت ہوتی ہے۔تمھیں کیا لگتا ہے عمر کیوں انجان بن رہا ہے ؟ " آوازوں کا فسوں ٹوٹا وہ حال میں تھی ہارون کے سامنے بیٹھی من و عن معراج سلطان کی باتیں دہراتی ہوئی۔

" مجھے یقین تھا عمر کی زندگی میں کوئی ہے پھر میں نے خود کو بے توقیر نہیں کیا۔میں اسی کی طرح انجان بن گئی تھی۔میں سلطان نہیں تھی لیکن بھرم رکھنے مجھے بھی آتے تھے۔"اس نے آنکھیں ہتھیلی کی پشت سے رگڑیں پھر ہلکے سے مسکرائی۔

" چلو میرے بال لمبے پینٹ کرو سرمئی بلے۔"ہارون نے اس کو دیکھا پھر دونوں یکدم ہنس پڑے۔اسی لمحہ کمرے کا دروازہ کھلا اور حسن سلطان اندر داخل ہوا لیکن پھر وہ چوکھٹ میں ہی رک گیا۔ان دونوں کو مسکراتے دیکھ اس کا لب ہلکے وا رہ گئے۔ہارون نے مسکرا کر اسے پاس بلایا۔وہ شاکی آنکھوں سے اس کو دیکھتا رہا پھر نظر موڑ کر لیل کو دیکھا۔

" آپ کو بس مجھے ہی بھائی بنانا تھا۔یہ سرمئی بلا کیا لگتا ہے ہاں ؟ "

" اے سرمئی بلا کیا ہوتا ہے ہاں ؟" ہارون نے اسے جھڑکا۔لیل مسکراہٹ دبائے اسے دیکھتی رہی۔ حسن ہونہہ کہتا مڑ گیا۔ہارون تعجب سے اسے دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اسے کیا ہوا ؟ "

" چھوڑو اسے تم پینٹ کرو۔"لیل نے اس کا دھیان واپس کینوس کی طرف دلوایا۔ ہارون سر جھٹک کر دوبارہ پینٹ کرنے لگا۔لیل نم آنکھوں سے مسکراتی رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اسے لیے سمندر کنارے بنے ایک ریستوران لے آیا لیکن آج شاید اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے نہ بولنے کی قسم کھا رکھی تھی۔ریستوران سمندر کنارے بنا تھا۔لکڑی کا فرش اور لکڑی ہی کے لمبے ستونوں والا ریستوران ایک شان سے کھڑا تھا۔وہ دونوں جہاں بیٹھے تھے اس میز سے ٹھاٹھیں مارتا سمندر اور لہروں کا شور آتا تھا۔سمندر کے سامنے تو کراچی والوں کو موت بھی منظور تھی۔

ان کا کھانا ٹھنڈا پڑنے لگا تھا لیکن ہالے بس چہرہ موڑے سمندر کو دیکھتی رہی۔اس کے بال اڑاڑ کر چہرے پہ آ رہے تھے جنہیں وہ ہٹا نہیں رہی تھی۔دفتعاً اس نے عمر کو پکارا۔

" تمھیں اپنے پیسے سے اتنا عشق کیوں ہے ؟ " خالی بے تاثر لہجہ۔وہ چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا پھر دھیمی آواز میں کہنے لگا۔

" کیونکہ میں نے اسے بنایا ہے اپنے زور بازو پہ میں نے اسے کمایا ہے۔مجھے یہ شان یہ دولت یہ رتبہ ترکے میں نہیں ملا۔میں نے اس کے لیے دس سال جدوجہد کی ہے۔"وہ سادگی سے کہہ رہا تھا۔کوئی خود ترسی کوئی غرور اس کے لہجے میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میری زندگی میں کئی سال ایسے تھے جب میں اپنی پسند کا کھانا افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔جب میں مہنگے مہنگے ریستوران نہیں جا سکتا تھا۔یہ برانڈڈ کپڑے، گھڑیاں ، پرفیوم یہ سب لینا کوئی ایک دو سال پہلے شروع کیا ہے میں نے۔ورنہ اس کے پہلے تو میں بازار میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر سستی چیز لیتا تھا۔"وہ بول رہا تھا اور ہالے بغور اس کو سن رہی تھی۔

" یہ لائف سٹائل یہ luxury یہ سب میں نے خود کو گفٹ کی ہیں۔میں نے ان کو کمایا ہے۔آپ پیسے کی قدر صرف تب جان سکتے ہو جب آپ اسے حلال طریقے سے کماتے ہو۔مجھے پیسے سے عشق ہے کیونکہ میں نے اسے کمانے میں ایک عمر خرچ کی ہے۔"وہ بول کر خاموش ہو گیا۔

" تمھیں کیا لگتا ہے میرے بابا اور میرے اکاؤنٹ سے پیسے اور زیور کس نے لیا ہو گا ؟ " تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ بولی۔

" جسے سب سے زیادہ ضرورت ہو گی۔"عمر نے کندھے اچکائے۔

" مطلب شمس۔"ہالے نے کراہ کے آنکھیں بند کیں۔"ظاہر ہے اس سے زیادہ اس سب کی ضرورت کسے ہو گی ؟ وہی تو ہے جو ہمیں جھکانا چاہتا ہے۔"اس کے لہجے میں ناپسندیدگی تھی۔عمر نے جواب نہیں دیا۔کھانا اب بھی ان چھوا رکھا تھا جب ہالے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" ہم لیل کے گھر جا رہے ہیں۔چلو فوراً۔"وہ غائب دماغی سے کہہ رہی تھی۔

عمر نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر ان چھوئے کھانے کو۔

" اور یہ کھانا یہ کون کھائے گا ؟ جانتی ہیں کتنا بل آئے گا ؟ "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" افف عمر پلیز کوئی بھی کھا لے گا بل دو اور چلو یہاں سے۔"اسے کوفت ہوئی۔

" ہاں چرس بیچتا ہوں ناں میں۔بل میں دوں اور کھائے کوئی اور۔"وہ بڑبڑایا ساتھ ویٹر کو آواز دی۔ مودب سا ویٹر بھاگتا ہوا آیا۔ہالے تب تک جا چکی تھی۔

" کھانا پیک کرو اور گاڑی میں دے جاؤ فوراً۔"وہ کہتا ہوا ہالے کے پیچھے بھاگا۔پس ثابت ہوا پیسہ عمر کا عشق تھا اور وہ عاشقی کے مظاہرے میں خاصا کنجوس واقع ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیل کے فلیٹ پہ پہنچتے ہی وہ ایک دھاڑ سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔لیل سامنے والے کمرے سے باہر آ رہی تھی۔گیلے بال تولیے میں لپیٹے ، ڈھیلے ڈھالے کرتے ٹراؤزر میں ملبوس اس کے چہرے پہ ان دونوں کو دیکھ حیرت آئی تھی۔

" ہاں مانا کہ میرا ظرف بڑا ہے لیکن کیا ضروری ہے تم دونوں ہر وقت میرے سامنے آ کر میرا دل جلاتے رہو ؟ " وہ صوفے پہ کشن ٹھیک کرتے ہوئے نارمل آواز میں بولی۔ہالے نے نہیں سنا عمر نے سن کر ان سنا کیا۔اس کی توجہ کا مرکز اس وقت چھت پہ لگے "جالے " تھے۔

وہ اندر اسٹور کی طرف بڑھ گیا **(جالے والا ڈنڈا یو نو۔)**

" اب بول بھی چکو زوجہ ؟ " لیل کوفت سے بولی۔

" آپ کماتی کیوں ہیں ؟ " اس نے کھڑے کھڑے پوچھا اس کا انداز عجیب تھا روبوٹک سا۔لیل جو نارمل تھی یکدم اس کے چہرے پہ جیسے کسی نے چابک دے مارا ہو۔**(اسی وقت عمر جالے کا بڑا سا ڈنڈا لے کر**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آتا ہوا دکھائی دیا)لیل اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کی آنکھیں یکدم سرخ ہو گئی تھیں۔مٹھیاں ضبط سے بھینچ گئیں۔

" میں آٹھ سال کی تھی جب ابا کو جوے اور شراب کی لت لگ گئی۔ایک ہی سال میں شراب ان کو کھا گیا۔کاروبار ٹھپ ہو گیا اور ابا کا دیوالیہ نکل آیا۔"

وہ ہالے کے روبرو کھڑی زخمی سرخ آنکھوں کیے ساتھ کہہ رہی تھی۔ **(عمر سر پہ ڈاکٹروں والا ماسک پہنے جالے والے ڈنڈے کو لمبا کیے چھت کے ایک کونے سے جالے صاف کر رہا تھا۔)**لیل کہہ رہی تھی۔

" ایک دن ابا نے جوا میں سب ہار دیا اور نشے کی حالت میں خودکشی کر لی۔دادی نے اماں اور مجھے گھر سے نکال دیا۔آدھی رات کے وقت میں اوراماں اکیلے سڑک پہ بیٹھے تھے کیونکہ اماں کے پاس جانے کو کوئی "گھر " نہیں تھا۔ان کا کوئی بھائی کوئی باپ کوئی اپنا نہیں تھا یتیم تھیں۔"

(وہ ان دونوں سے ایسے بے نیاز تھا جیسے ان دونوں کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔جالے آہ یہ جالے اتنے کیوں بڑھ گئے تھے؟)

" صبح ہونے والی تھی جب کچھ لوگ آئے اماں سے بد تمیزی کی اور پھر وہ اماں کو لے گئے۔اماں نے مجھے چھپا دیا تھا۔میں خوف سے وہیں چھپی بیٹھی رہی۔وہ لوگ میری ماں کو لے گئے اوراسی رات مجھے معراج بابا اپنے پاس لے آئے۔دو دن بعد کسی کچرے کے ڈھیر سے میری اماں کی لاش ملی۔زیادتی شدہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور مسخ شدہ۔اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ اگر عورت کے پاس اپنا گھر نہ ہو تو اسے کیا کیا جھیلنا پڑتا ہے ۔اگر اماں کے پاس اپنا گھر ہوتا تو۔۔"وہ رکی آواز خوف سے کانپی آنسو ٹوٹ کر گالوں پہ گر پڑے۔

" اماں کے پاس گھر ہوتا تو ان کے ساتھ زیادتی نہ ہوتی۔ان کی لاش اس طرح مسخ شدہ نہ ہوتی۔اس رات مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ عورت کے پاس اپنا کچھ نہ کچھ ہونا کتنا ضروری ہے۔میں اس لیے کماتی ہوں تاکہ جب کبھی میرا شوہر میرا بیٹا یا میرے گھر کا کوئی بھی مرد مجھے گھر سے نکالے تو میرے پاس جانے کے لیے اپنا گھر ہو۔کھانے کے لیے اپنے پیسے ہوں اور پہننے کے لیے اپنے کپڑے ہوں۔میں گھر بنانے کے لیے کماتی ہوں۔ہر عورت کو اپنے لیے کمانا چاہیے تاکہ جب کبھی اسے کوئی گھر سے نکالے تو اس کے پاس جانے کے لیے اپنا گھر ہو۔"وہ بے بسی سے کہتی صوفے پہ ڈھے سی گئی۔ٹاول نوچ کر بالوں سے اتارا گیلے چھوٹے بال چہرے کے اطراف میں گرنے لگے۔**(وہ چاروں کونوں کے جالے اتار چکا تھا اور اب جالے والا ڈنڈا واپس اسٹور میں رکھنے جا رہا تھا۔)**ہالے خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ گئی ۔ان دونوں کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔دلاسا دینے کو کوئی الفاظ نہیں تھے۔عمر واپس آیا ایک نظر لیل کو دیکھا پھر جالے گرنے کی وجہ سے خراب ہوئے فرش کو۔

" آہ اب اس کو صاف کون کرے ؟ "

" ہر کسی کے کمانے کا مقصد الگ ہوتا ہے ہالے۔میرا الگ ہے عمر کا الگ۔"لیل نے کہنا شروع کیا۔

(عمر اب سوائپر سے چھت سے گرنے والا چونا صاف کر رہا تھا۔)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کوئی شوق سے کماتا ہے ، کوئی مجبوری سے ، کسی کی عادت ہوتی ہے ، کسی کی انا۔میرے لیے کمانا مقصد ہے۔مجھے کمانا ہے تاکہ اپنا گھر بنا سکوں۔عمر کماتا ہے کیونکہ اسے مقام چاہیے کریڈیبلٹی چاہیے۔ میرے کچھ اور دوست ہیں ان کے لیے کمائی شوق ہے۔تم اپنے ارد گرد دیکھو اپنی ضرورت اپنے شوق دیکھو پھر فیصلہ کرو تمھیں اپنی "وجہ "خود ڈھونڈنی ہو گی۔"

(وہ اب سارا کچرا ڈسٹ بن میں ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور کچن میں لگے سنک کے سامنے کھڑا ہاتھ اور چہرہ دھو رہا تھا۔زندگی میں آپ کے پاس ایک عمر حیات ہونا چاہیے جو بنا کہے بنا جتائے آپ کا گھر صاف کر دیا کرے۔)

عمر چہرہ دھو کر آیا تو ہالے اس کو دیکھے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اس کے دماغ میں اب بھی مختلف سوچیں تھیں۔اب بھی کوئی جواب تسلی بخش نہیں تھا۔اب بھی اس کے پاس ایک تسلی تھی۔لیل کی ماں کے پاس باپ بھائی شوہر نہیں تھا۔ہالے کے پاس حسن تھا ، عمر تھا ، ہارون تھا۔اس کے پاس اس کے باپ کے پیسے تھے لیکن ہر تسلی ایک جگہ آ کر دم توڑ دیتی تھی اس کے پاس اپنا کیا تھا ؟ ان سارے مردوں کے ہوتے ہوئے وہ سرخ ساڑھی نہیں خرید سکی۔اگر اس کے پاس اپنا کچھ ہوتا تو آج وہ ساڑھی اس کے پاس ہوتی۔وہ سارے خیال جھٹک کر دروازے کے پاس چلی آئی۔عمر اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔

" برتن دھو کر جاؤ الفا۔۔"لیل پیچھے سے غرائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں تمہارا نوکر نہیں ہوں۔اپنی مرضی کے کام کروں گا۔"وہ ہاتھ جھلاتا باہر چلا گیا۔پیچھے ایک اذیت تھی جس نے ایک بار پھر لیل کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔اگر اس کی ماں کے پاس "**اپنا**" گھر ہوتا تو وہ کبھی اس طرح نہ مرتیں۔آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔وہ اتنی مضبوط نہیں تھی جتنی نظر آتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات کے بنگلے پہ اس لمحہ گہری رات اتری ہوئی تھی۔عمر گھر سے باہر گیا ہوا تھا نہ جانے اس کے کون سے کام تھے جو ختم نہیں ہوتے تھے۔ہالے سلطان رات کے اس پہر بھی لان میں رکھے صوفوں پہ بیٹھی تھی۔اس کا بھورے بال بکھرے ہوئے تھے خشک اور بے جان۔اس نے ہاتھ پھیر کر محسوس کیا کتنے عرصے سے اس نے اپنے بالوں کے لیے کوئی ٹریٹمنٹ نہیں لی تھی ؟ کتنے عرصے سے اس نے کسی پارلر کا کوئی چکر نہیں لگایا تھا۔کیا تھا جس نے اسے یہ سب کرنے سے روک رکھا تھا ؟

"**پیسہ**" اور اس کا نہ ہونا۔ذہن کے ایک کونے سے آواز گونجی۔اس کا خاموش موبائل سامنے پڑا تھا۔ ہالے نے موبائل اٹھا کر چہرے کے آگے کیا۔پھر اس کی انگلیوں نے میکانکی انداز میں "**نفیسہ حیات**" کا نمبر ڈائل کیا۔گھنٹی جا رہی تھی وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے جاتی ہوئی گھنٹی کو سنتی رہی۔تھوڑی دیر بعد کال پک ہو گئی تھی۔

" ہیلو۔۔" نفیسہ کی نیند سے بوجھل آواز سنائی دی۔ہالے کو کوئی شرمندگی نہ ہوئی۔وہ آدھی رات کو لوگوں کو اپنے لیے جگانے کی عادی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ کماتی کیوں ہیں ؟ " وہی روبوٹک مشینی انداز۔نفیسہ نے گہری سانس لی۔

" شکر کرو ہالے سلطان میں روایتی ساس نہیں ہوں۔ورنہ رات کے اس پہر میں تمھیں بتاتی میں کماتی کیوں ہوں۔"وہ نارمل انداز میں کہہ رہی تھیں۔وہ عمر کی ماں تھیں۔باتوں کے اپنی طرف سے جواب دینا جانتی تھیں۔

" آپ کو رات کے ایک بجے کال کر رہی ہوں اس لیے کیونکہ آپ کوئی روایتی ساس نہیں ہیں۔مجھے بتائیں آپ کماتی کیوں ہیں۔"اس نے سوال دہرایا۔

" میں اپنی "**سیلف ریسپیکٹ** " کے لیے کماتی ہوں۔میری انا شروع سے بہت اونچی رہی ہے۔مجھے اپنے گھر کے مردوں سے پیسے مانگنا پسند نہیں تھا۔میری ناک آڑے آتی تھی اس لیے میں نے خود کمانا شروع کیا۔"ان کا لہجہ دھیما تھا۔ہالے کے ابرو سکڑے۔

" لیکن گھر کے مردوں سے مانگنے میں برائی کیا ہے ؟ باپ بھائی شوہر وہ سب کس لیے ہوتے ہیں اگر وہ ہمیں کما کر کھلا نہ سکیں تو ایسے مردوں کا کیا فائدہ ؟ " وہ جھنجھلا ہی گئی تھی۔

.Men are not providers

" مرد صرف ہمیں خرچہ دینے کے لیے نہیں پیدا ہوئے۔جب مرد آپ سے گھر کا چولہا اور صفائی سنبھالنے کو کہیں تب تو فوراً ہم عورتوں کے اندر کی feminist جاگ جاتی ہے۔ہم فوراً کہہ دیتی ہیں بھئی ہم صرف چولہا دیکھنے اور صفائی کے لیے پیدا نہیں ہوئیں۔ہم بچے سنبھالنے اور برتن دھونے کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیے پیدا نہیں ہوئیں لیکن جب ہم مردوں کو اپنا ATM سمجھ لیتے ہیں تب ہمارے معیار دوہرے کیوں ہوجاتے ہیں ؟ " ہالے غور سے سن رہی تھی۔

" جب عورت اپنے رنگ ، قد اور شکل کی وجہ سے ریجیکٹ ہوجاتی ہے تب تو ہم لوگ خوب واویلا کرتے ہیں لیکن جب مرد بڑا گھر گاڑی اور بھاری بھرکم بینک بیلنس نہ ہونے کی وجہ سے ریجیکٹ ہوجاتے ہیں تب ہم کیوں خاموش رہ جاتے ہیں ؟ ہالے سلطان جس طرح عورت چولہا سنبھالنے اور بچے پیدا کرنے والی مشین نہیں ہے اسی طرح مرد پیسہ دینے والی مشین نہیں ہے۔"

" لیکن اگر ہمارے مرد ہمارے لیے کما رہے ہیں تو اس میں آخر کیا برا ہے ؟ " اس نے ایک آخری تسلی چاہی۔ سپیکر کے پار نفیسہ حیات تک اس کی آواز دوڑتی ہوئی گئی۔

" بالکل کوئی برائی نہیں ہے اگر آپ کے مرد آپ کے لیے کما رہے ہیں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے ۔لیکن پھر آپ کو کمپرومائز کرنے پڑیں گے۔کئی بار کئی چیزوں کے لیے دل مارنا پڑے گا کئی بار شوکیس میں رکھی اونچی ہیل اور سرخ ساڑھیاں بس دیکھنے پہ اکتفا کرنا پڑے گا۔"سرخ ساڑھی کے نام پہ دل میں ایک ہوک سی اٹھی تھی۔دل زخم زخم ہوا تھا۔

" سنگل انکم پہ آج کے دور میں بس گزارے ہو سکتے ہیں۔خواہشات ، ٹریولنگ ، ہوٹلنگ اور ڈھیر ساری شاپنگ کے لیے ہمیشہ ڈبل انکم چاہیے ہوتی ہے۔مردوں کی کمائی پہ رہنا ہے تو دل مارنا اور کمپرو مائز کرنا سیکھنا ہوگا۔کیا تم اپنا دل مار سکتی ہو ؟" اور یہ ایسا سوال تھا جس کا جواب ہالے کے لیے ہمیشہ "ناں "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہے گا۔اس نے چند الوداعی کلمات کہہ کر کال کاٹ دی۔دل بوجھل تھا سانس بھاری تھی۔خواہشات کا بوجھ کمر توڑ رہا تھا۔کیا اچھا نہیں تھا ہالے سلطان دل مارنا اور کمپرو مائز کرنا سیکھ لے ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل میں اس وقت شمس سلطان کے کمرے میں جاؤ تو ایک حشر برپا تھا۔ سفیر سلطان سادہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں کھڑا اپنے باپ کے سامنے چیخ چلا رہا تھا۔فروا بے چینی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔مہر کسی خاموش تماشائی کی طرح کونے میں کھڑی تھی۔

" مجھے یقین نہیں آ رہا۔با خدا مجھے یقین نہیں آ رہا۔آپ نے اس عمر حیات کو میرے مقابلے میں کھڑا کر دیا۔اس کی اتنی اوقات ہے ؟ اس کی اتنی جرات؟ "شمس کوئی جواب دیئے بغیر اپنے موبائل کی سکرین کو انگوٹھے سے اوپر نیچے کر رہے تھے یوں جیسے سفیر کی ساری بکواس غیر اہم تھی۔

" میں آپ سے بات کر رہا ہوں ڈیڈ۔مجھے جواب دیجیے۔آپ نے اسے میرے مقابل کیسے کھڑا کیا۔"وہ پہلے سے زیادہ بلند آواز میں پھنکارا۔

"اس نے میری منگیتر کے ساتھ افیئر چلایا۔اسے ایکسپلاایٹ کیا شادی کے دن اسے لے کر غائب ہو گیا۔ میں سارے شہر میں ذلیل بدنام ہو گیا۔اس کی وجہ سے ہماری ساری فیملی سفر کر رہی ہے اور آپ نے اسے ہمارے آفس میں جگہ دے دی ؟ " اس کا چہرہ سرخ تھا اور تنفس تیز وہ بولتے بولتے ہانپ گیا تھا لیکن شمس کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ مجھے جواب نہیں دیں گے ہے ناں ؟ لیکن یاد رکھیے گا سفیر سلطان کو اپنے انتقام لینے آتے ہیں۔ میں اسے کل صبح دھکے دے کر آفس سے نکال دوں گا اور آپ یہ تماشا دیکھئے گا۔"وہ انگلی اٹھا کر ان کو وارن کرتے ہوئے بولا۔پھر مہر کا ہاتھ پکڑا اور دروازے سے باہر جانے لگا جب شمس کی آواز پہ وہ جیسے برف کا مجسمہ بن گیا۔

" تم ایسا نہیں کرو گے سفیر سلطان اور اگر کیا تو ساری دنیا جان جائے گی کہ اپنے سگے تایا کو قتل کرنے والے تم خود ہو۔"سفیر کے ہاتھ سے مہر کا ہاتھ چھوٹ گیا۔فروا نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔مہر نے آگے بڑھ کر فورا دروازہ بند کیا۔اس کے لب بے یقینی سے وا ہوئے۔وہ شاکی آنکھوں اور لرزتے جسم کے ساتھ مڑا۔

" میں جانتا ہوں اس روز تم ہسپتال گئے تھے اور تم میرے بھائی کے اوپر چیخے چلائے اور اس کے بعد تم نے نہ جانے کیا کیا کہ میرے بھائی کو دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ مر گئے۔ کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔ جھٹلا دو میری بات۔"وہ اس کے مردہ چہرے پہ نظریں گاڑے استہزاء سے کہہ رہے تھے۔سفیر کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔وہ بس ساکت سن سا کھڑا رہا۔شمس آگے آئے۔اپنے دونوں بازو سفیر کے کندھے پہ رکھے۔

" میں یہ سب تمہارے لیے کر رہا ہوں سفیر۔میں تمھیں پروٹیکٹ کرنا چاہتا ہوں۔وہ آدمی عمر وہ مجھے وکٹم کم ولن زیادہ لگتا ہے وہ جتنا زمین کے باہر ہے اتنا ہی اندر ہے۔اس کی آنکھوں میں ہمارے لیے شک ہے۔وہ مجھے بھائی کا پرتو لگتا ہے۔وہ فارغ رہے گا تو اس کا دماغ ہمارے خلاف چلے گا۔میں نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے مصروف کر دیا ہے تا کہ اس کا دماغ ہمارے حق میں چلے۔"وہ سنجیدہ لہجے میں کہہ رہے تھے۔ نرمی اب بھی مفقود تھی۔سفیر ایسے کھڑا تھا جیسے کوئی برف کا مجسمہ سفید بے جان۔

" تم ایک قتل کرو یا ایک ہزار لیکن میں تمھیں ہر دفعہ بچاؤں گا کیونکہ تم میرے بیٹے ہو۔ہمارے درمیان اختلافات ہیں نفرت ہے لیکن تعلق بھی ہے۔میں تمھیں بچاؤں گا اور تمھیں مجھے ایسا کرنے دینا ہو گا کیونکہ دور کہیں مجھے لگتا ہے عمر ہمارا قہر ہے وہ زندہ ہے تو ہمیں مارے گا۔وہ۔۔وہ۔وہ۔۔"شمس کچھ کہہ رہے تھے۔سفیر کچھ سن رہا تھا لیکن فروا کو شمس کے آخری الفاظ کسی اور وقت کسی اور دور میں لے گئے تھے۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب نگین سلطان کی طلاق کو ایک ماہ ہو چکا تھا۔وہ کسی سے ملتی تھی نہ بات کرتی تھی۔مہر مکمل طور پہ فروا اور حسینہ کے رحم و کرم پہ آ چکی تھی۔اس وقت بھی فروا مہر کو اپنے کمرے میں اپنے بیڈ پہ سلائے بیٹھی تھی۔فیروزی رنگ کے لمبے پیروں تک آتے لان کے جوڑے میں ملبوس بالوں کو چہرے کے اطراف میں گرائے وہ مہر کے ننھے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی جب اس کے کمرے کی چوکھٹ میں نگین آ کر کھڑی ہوئی۔نیلے سادہ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس بالوں کی سادہ چٹیا بنائے اس کا حسن سوگوار تھا۔وہ ایسی حسین عورت تھی جسے دیکھنے کے چند دنوں بعد بھی تم اس کے سحر سے نہیں نکل سکو گے۔فروا نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اس کو دیکھا پھر واپس اپنے شغل میں مشغول ہو گئی۔نگین چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے قریب آ کر رکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میرا بیٹا کیسا تھا فروا ؟ " اس نے ایک عجیب لہجے میں سوال کیا بے قراری بے بسی کیا تھا جو اس کے لہجے میں نہیں تھا۔

" وہ بالکل تمھارے جیسا تھا۔بلند بخت والا۔وہ مٹی کو چھو کر سونا کر سکتا تھا۔"فروا سر اٹھائے بغیر بولی۔" اس نے مجھے پہلے ہی دن خوف زدہ کر دیا تھا ، ساحر تھا وہ سحر کرتا تھا۔"نگین کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرنے لگے۔

" تم نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا ؟" وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔

" میں مجبور تھی نگین وہ یہاں رہتا تو غالب رہتا سب کچھ اس کا ہوتا۔تخت ، بخت ، محبت ، چاہت۔۔۔ میں کیسے اس کو سب کچھ لینے دیتی ؟ " وہ خالی کھوکھلی آنکھوں سے نگین کو دیکھ رہی تھی۔

" وہ اب کہاں ہو گا ؟۔۔۔کیا وہ زندہ ہو گا ؟ "

" وہ مر گیا ہو گا اب تک تو مر ہی چکا ہو گا۔"نگین کے دل کو کوئی مٹھی میں جکڑ رہا تھا۔اس نے آنکھیں خشک تھیں۔اب ان میں کوئی آنسو نہیں تھا۔

" وہ میرا بیٹا تھا فروا جسے تم نے کچرے پہ پھینک دیا۔"اس کا لہجہ ہلکا تھا بالکل ہلکا۔"تم نے کہا وہ شیطان ہے میں نے اسے نو ماہ قرآن سنایا تھا وہ شیطان کیسے ہو سکتا تھا ؟ میں نے نو ماہ اس کی بلند بختی کی دعائیں کیں تھیں وہ جہاں رہے گا حکومت کرے گا۔تم دیکھنا تم کہتی ہو وہ مر گیا ہے ؟ " اب کے نگین کا لہجہ بھاری تھا ضرب لگانے جیسا۔"پھر دعا کرنا وہ مر ہی گیا ہو کیونکہ اگر وہ زندہ رہا تو تمھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جینے نہیں دے گا۔خدا اسے توفیق دے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا گھونٹے۔"وہ حقارت سے کہتی واپس چلی گئی۔پیچھے فروا نے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔

" ہونہہ حکومت کرے گا وہ بھی اس قرآن پڑھانے والی کے گھر۔"اس نے اپنا دھیان دوبارہ مہر ماہ کی جانب مبذول کر لیا۔

یہاں حال میں اس کے سامنے اس کا شوہر اور بیٹا کھڑا تھا۔ان دونوں کو الگ الگ طریقوں سے جان کا خوف لاحق تھا۔وہ ایک کو خوف کی موت مار رہا تھا۔اور دوسرے کو ذلت کی۔وہ فروا کو اپنے عزیزوں کی بے چینی کی موت مار رہا تھا۔وہ واپس آگیا تھا اور اب واقعی جینے نہیں دے رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات رات کے اس پہر ایک بلڈنگ کے بوسیدہ فلیٹ کے کمرے میں بیٹھا تھا۔اس کے سامنے ایک نرس بیٹھی تھی وہی مسیح نرس جس نے عمر کے ایکسیڈنٹ کی رات ہالے کو انجکشن لگایا تھا اور وہی نرس جس نے فروا اور مہر کے سامنے ہالے سے اس کے شوہر کے متعلق پوچھا تھا۔اس کے آنسو بہہ رہے تھے وہ گھبرائی ہوئی اور پریشان معلوم ہوتی تھی۔

" میں سچ کہہ رہی ہوں عمر صاحب مجھے مسز سلطان نے کہا تھا وہ فوٹیج اور ہسپتال کا اجازت نامہ میں ان کو دے دوں ورنہ وہ مجھے کہیں کا نہیں چھوڑیں گی۔"وہ ہزار دفع بولی گئی بات ایک بار پھر دہرا رہی تھی۔عمر نے کنپٹی کو انگلیوں سے مسلا۔کوئی ایک سرا نہیں تھا جو ہاتھ آتا ہو۔وہ اٹھا اور باہر نکل آیا۔ اگلے کچھ وقت میں وہ لیل کے گھر پہ تھا۔لمبے صوفے پہ لیل اور سردار بیٹھے تھے۔ان کی دائیں طرف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رکھے سنگل صوفے پہ نشا بیٹھی تھی۔صوفوں کی سیدھ میں ذرا فاصلے پہ ایک اسٹینڈ پہ وائٹ بورڈ لگا تھا جس پہ عمر حیات کچھ اہم نکات لکھ رہا تھا۔وہ کچھ سوچ رہا تھا کچھ سمجھارہا تھا لیکن اس کے سامنے بیٹھے دونوں لوگ اس وقت غور کرنے کے باوجود کچھ سمجھ نہیں پا رہے تھے۔

بورڈ پہ ایک سطر لکھی تھی۔"جادو اس کی منشا نہیں مجبوری تھی۔"

" تم دونوں کو اس لائن کا کیا مطلب سمجھ آتا ہے ؟ " اس نے باری باری ان دونوں کو دیکھا۔نشا ان سب سے بے نیاز تھی۔جیسے یہاں موجود ہی نہ ہو۔

سردار نے نہایت کڑوا منہ بنا کر عمر کو دیکھا۔

" بھائی مجھ سے یہ پوچھ کہ گاڑیوں کے سپیئر پارٹس کہاں سے کتنے میں ملیں گے ، انجن کیسا ہو اور گاڑی میں کون سا فیول ڈالو تو گاڑی اچھی صحت مند رہے گی۔یہ مجھ سے جادو ٹونے کی باتیں کیوں کر رہا ہے؟ " عمر نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اس کو لعنت دی تھی جسے سردار نے سر کے خم سے وصول کیا تھا۔

اب کے اس نے لیل کو ایک امید سے دیکھا۔لیل نے کندھے اچکائے۔

" الفا مجھ سے پوچھو کہ کس منسٹر کی کتنی بیویاں اور کتنی گرل فرینڈز ہیں۔شہر میں کون کس کی جاسوسی کروا رہا ہے۔کس کے اکاؤنٹ میں کتنے پیسے ہیں۔کون اپنی بیوی اور کون اپنے شوہر کو چیٹ کر رہے ہیں ۔یہ مجھے کن کاموں میں گھسیٹ رہے ہو ؟ میرا باپ بنگلہ دیش سے بس آیا ہی تھا وہاں سے کوئی جادو گری کی ڈگری نہیں لی تھی۔"عمر نے گہرا سانس لے کر رخ موڑ لیا۔کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی تھوڑی دیر بعد لیل کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" عمر ہو سکتا ہے فروا نے ہی وہ ساری تصاویر لی ہوں اور بھیجی بھی ہوں۔"لیل اس کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

(یہ ان تصاویر کی بابت بات ہو رہی ہے جو سفیر کو اس کے نکاح والے دن موصول ہوئیں۔)

" میں نے فروا کی کال ریکارڈنگز نکلوائی ہیں۔وہ فہیم سے کہہ رہی تھی کہ اس نے وہ تصاویر نہیں بھیجیں ۔"عمر بورڈ پہ لکھی سطر پہ نظریں جمائے کہہ رہا تھا۔

" جیسے فروا تو حافظ قرآن ہے ناں وہ جھوٹ تو بول ہی نہیں سکتی۔"سردار نے ناک سے مکھی اڑائی۔عمر نے جواب نہیں دیا۔وہ سنجیدہ تھا اور پر سوچ بھی جب لیل کچھ یاد آنے پہ بول اٹھی۔

" وہ ریستوران۔۔۔وہ تو کافی مہنگا ہے ناں۔ظاہر ہے وہاں جانے کے لیے پہلے سے ریزرویشن کروانی پڑتی ہوگی۔کیا تم نے پندرہ اپریل کی لسٹ دیکھی ؟ "

" دیکھ چکا ہوں اس میں کچھ خاص نہیں ہے۔ایک ریزرویشن سفیر کی جانب سے ہے اور دوسری ہالے کی جانب سے۔" وہ اب بھی اس سطر کو گھور رہا تھا۔

"لیکن ہالے بھابی تو سفیر کے ساتھ ہی گئی تھی ناں تو اس نے الگ ریزرویشن کیوں کروائی ؟ " اب کے سردار نے سوال کیا تھا۔

" پوچھا تھا میں نے۔وہ کہتی ہیں انہوں نے نہیں کروائی۔یہ حسن کی شرارت ہوگی۔وہ اکثر اس کے نام سے ریزروشن کرواتا رہتا تھا پھر اپنے دوستوں کو کھانا کھلانے لے جاتا تھا۔اگر سی سی ٹی وی مل جاتا تو شاید کام آسان ہو جاتا لیکن اس ریستوران کے سی سی ٹی وی میں کوئی وائرس آگیا تھا اور انہوں نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساری فوٹیج ڈیلیٹ کر دی ہے۔میں نے آس پاس کی بلڈنگ سے بھی پتہ کیا ہے اور ان کی فوٹیج دیکھی ہے۔وہ فوٹیج بس داخلی دروازے کی ہے لیکن کچھ بھی قابل غور نہیں لگا سب نارمل ہے۔"

" تم اس سب کے پیچھے کیوں پڑ رہے ہو ؟ عمر تم ہسپتال جاؤ وہاں سے کوئی سراغ ڈھونڈو۔ہمیں معراج سلطان کا مرڈر کیس حل کرنا ہے ہالے کا اغوا نہیں۔"لیل جھنجھلا گئی۔عمر نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر واپس اپنی جگا پہ آ کر بیٹھا۔

" چیزیں وہیں سے ٹھیک ہوتی ہیں جہاں سے خراب ہوئی ہوں۔یہ تیسرا انسان جو مسنگ ہے جو ساری گیم الٹ رہا ہے اور جو کھلم کھلا مجھے چیلنج کر رہا ہے **(اس نے کن اکھیوں سے بورڈ پہ لکھی سطر کی جانب اشارہ کیا۔)میں** اس کی گردن تک پہنچے بغیر جج صاحب کے قتل کا معمہ حل نہیں کر سکتا۔"وہ اپنے موبائل پہ کچھ ٹائپ کرتے ہوئے بولا تھا۔

" اگر تمہیں اس معمے کو حل کرنا ہے تو اس کہانی کے "**وکٹم** " کو ساتھ بٹھا کر کرنا ہو گا کیونکہ کہانی کو جتنا وکٹم سمجھ سکتا ہے اتنا کوئی نہیں سمجھ سکتا اور اس کہانی کی وکٹم ہالے ہے۔"سردار نے ہر لفظ پہ زور دے کر کہا تھا۔

" اس کہانی کا سب سے بڑا وکٹم میں ہوں اور مجھ سے زیادہ اس کہانی کوئی نہیں سمجھ سکتا۔"وہ بیزاری سے کہہ کر موبائل کان سے لگائے دوسری جانب جاتی گھنٹی سنے گیا۔کال اٹینڈ ہو گئی تھی۔اس نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جادو اس کی منشا نہیں مجبوری تھی اس بات کا مطلب کیا ہوا ؟" اپنے بیڈ پہ آڑے ترچھے سوئے پڑے حسن نے بہ مشکل آنکھیں کھول رکھی تھیں۔"میرا باپ ہیری پوٹر کے سیکوئل کا ڈائریکٹر نہیں تھا۔بند کرو فون۔"وہ نیند میں بڑبڑایا۔

" اے بکو مت ٹاپر ہو تم۔اتنے جینئیس ہو اتنی سی بات کا نہیں پتہ ؟ " اس نے گھرکا تھا۔

" تم بھی تو خود کو جونیئر نیوٹن کہلواتے ہو۔باتیں ایسی کرتے ہو کہ ارسطو صدمے سے مر جائے۔خود حل کیوں نہیں کر لیتے ویسے ہالے سے پوچھ۔۔۔"

ٹوں ٹوں۔۔۔اس آواز کے ساتھ کال کٹ گئی۔

" سال میں چار سپلیاں لاتی ہے اس کی بہن۔اس سے پوچھ لو ہونہہ۔"وہ جل کر بولا۔

اب اس کی انگلیاں کوئی اور نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔گھنٹی بجی اور کال پک کر لی گئی۔

" جادو اس کی منشا نہیں مجبوری تھی اس بات کا کیا مطلب ہوا ؟" بیزار لہجہ۔ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹے ہارون شاہد کی آنکھوں میں استہزا تھا۔

" مدر گوتھل میری ماں تھی ناں ؟ اور ایلسا میری بیوی۔مجھے کیا پتہ یہ کیا بکواس ہے۔ہالے سے پوچھ۔۔۔"عمر نے ایک بار پھر زور سے بٹن دبا کر کال کاٹی۔اس کے چہرے پہ برہمی اور بیزاری واضح تھی۔ ایک علم والے کے لیے یہ نری موت تھی کہ اس سے کوئی سوال نہ حل ہو پا رہا ہو۔ اس نے اپنی چیزیں اٹھائیں اور دروازہ زور سے بند کرتا باہر نکل گیا۔لیل اور سردار اس کو جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔ شاید عمر حیات بھول گیا تھا کہ ہر انسان کا علم مختلف ہوتا ہے۔اگر ریاضی کے طالب علم سے اردو ادب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کا سوال پوچھو گے تو یہ نری زیادتی تھی۔شاید وہ خود سے اور لوگوں سے غلط وقت پہ غلط سوال پوچھ رہا تھا۔لیکن پھر صحیح انسان کون تھا ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہسپتال کا پرائیویٹ وارڈ اس وقت ایک عجیب سی منحوسیت میں ڈوبا تھا۔باہر پھیلی سیاہ رات کے برعکس اندر سفید اجلی روشنیاں پھیلی تھیں۔کھڑکی کے پردے ہٹے ہوئے تھے اور سارا شہر وہاں سے صاف نظر آتا تھا۔کراچی شہر دن کے اجالے میں جتنا بھی شور کرتا گندگی سے بھرا ہوا نظر آتا ہو لیکن جسے کراچی کی خوب صورتی دیکھنی تھی وہ رات کے اندھیرے میں اس شہر کے اجالے دیکھے۔آنکھوں کو خیرہ اور اندر کے اندھیروں کو مٹاتے اجالے۔کھڑکی کے پاس ایک سنہری آنکھوں والا مرد کھڑا تھا۔اس کے عقب میں بیڈ پہ تکیوں کے سہارے بیٹھی ہوئی اس کی بہن بھی تھی۔

" آپ چاہتے ہیں میں ایک بار پھر ذلت جھیلوں ؟ آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بھائی؟ " وہ یاسیت سے کہہ رہی تھی۔اس کی سبز آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔بال بے جان خشک اور چہرہ کھنڈر۔مرد نے مڑ کر نہیں دیکھا۔وہ اسی طرح روشنیوں پہ نظریں جمائے کھڑا رہا۔

" میں تمھیں ذلت سے بچا رہا ہوں نیرو۔تمھیں بھی اور اپنی مری ہوئی ماں کو بھی۔تم آزاد ہو چاہے اس رشتے کے لیے انکار کر دو لیکن یہ ذلت ڈھکی چھپی تھی۔آنے والی ذلت ساری دنیا دیکھے گی کیا پھر خود سے نظر ملا سکو گی ؟ " اس کی آواز ٹھنڈی تھی بے لچک بے تاثر۔پیچھے بیٹھی سبز آنکھوں والی لڑکی کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔اس کی ہچکیاں سارے کمرے میں گونج رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں کیا کروں بھائی کہاں جاؤں۔میرے پاس اب کچھ نہیں ہے فیصلے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔جانے کو کوئی جگہ نہیں ہے۔منہ چھپانے کو کوئی کپڑا تک نہیں ہے۔میرے نصیب میں ایسی ذلت کیوں ہے ؟ " وہ اب بلند آواز میں چیخنے لگی تھی۔اس کے بھائی نے گویا کان لپیٹ لیے ہوں آنکھیں بند کر لی ہوں۔ اس نے واقعی آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔وہ اپنی بہن کی بات سن رہا تھا یا نہیں لیکن اس کے لب بے آواز ہل رہے تھے۔

" اللہ انہیں غارت کرے۔"

" آپ میرے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔یاقوت نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے۔اس کو جان سے مار دیں اگر ذرا بھی غیرت ہے تو اس کو مار دیں یا پھر مجھے مار دیں لیکن میری اس سے شادی نہ کروائیں۔یہ ظلم ہے خدا کے لیے یہ مت کریں بھائی۔"وہ بری طرح روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہہ رہی تھی۔

" اللہ انہیں غارت کرے۔"وہ پھر سے بڑ بڑایا۔

" میں یہ شادی نہیں کروں گی۔میں خود کو مار ڈالوں گی۔میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گی۔یہ کیسے لوگ ہیں اللہ اللہ کیسے لوگ ہیں یہ۔مری ہوئی عورتوں کو بھی نہیں بخشتے۔ " وہ ہذیانی انداز میں چلاتے ہوئے اپنے بال نوچ رہی تھی۔اپنے چہرے پہ زور زور سے تھپڑ مار رہی تھی۔نوح اب بھی نہیں مڑا وہ کسی برف کے مجسمے کی تارہ ساکن کھڑا رہا۔آنکھیں بند کیے بڑبڑاتے ہوئے۔

" اللہ انہیں غارت کرے۔"

اب کے وہ اٹھی تھی۔پاگلوں کی طرح چلاتے ہوئے اس نے اپنا سارا بستر نوچ ڈالا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں یہ شادی نہیں کروں گی۔میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔میں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔"اس پہ گویا جنون سا طاری ہو چکا تھا۔

اس نے آج نوح کا لایا ہوا کھانا فرش پہ پھینک دیا۔ڈرپ اسٹینڈ کو زور سے زمین پہ دے مارا۔خود فرش پہ ڈھے سی گئی۔

" اللہ انہیں غارت کرے۔"سرگوشی اب بھی جاری تھی آنسو اس کی آنکھوں سے بھی بہہ رہے تھے۔

" آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔یاقوت میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔میں نے اس سے محبت کی تھی۔میں نے تو ہمیشہ اس کا اچھا چاہا۔وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے ؟؟" وہ اب اپنے ہاتھ زور زور سے زمین پہ مار رہی تھی۔اپنے بالوں کو مٹھی میں دبوچے وہ آج خود کو ختم کر دینا چاہتی تھی۔اس نے اسی جنونی انداز میں فرش پہ گری کھانے کی پلیٹ اٹھائی اور اپنے سر پہ دے ماری۔پتلا خون ایک لکیر کی مانند اس کے سر سے بہنا شروع ہوا اور پھر بھل بھل فرش پہ گرنے لگا۔نوح مڑا اور اپنی سرخ آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھا جسے سب سے زیادہ محبت کی تھی۔جسے سب سے زیادہ چاہا تھا۔وہ اس کے لیے بیٹیوں کی طرح تھی۔وہ فرش پہ بے دھم ہو کر گرپڑی تھی۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔پھر جھک کر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ تک لایا۔وہ خود کو چھڑوا رہی تھی اس کی پشت پہ تھپڑ مار رہی تھی لیکن وہ بس چپ تھا اس کے لب سرگوشی کرنا بند کر چکے تھا۔ نوح نے اسے بیڈ پہ بٹھایا اور پھر اسی خاموشی کے ساتھ اسے سینے سے لگا لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اللہ انہیں غارت کرے گا۔"اس نے تسلی دی لیکن وہ نہیں سن سکی وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔نوح نے اسے نرمی سے واپس لٹا دیا پھر ذرا فاصلے پہ رکھے فرسٹ ایڈ باکس کو لے آیا۔اب وہ اس کے سر کا زخم صاف کر رہا تھا اور پھر سے دہراتا جا رہا تھا۔

"اللہ انہیں غارت کرے۔"باہر پھیلی تاریک رات آج پہلے سے زیادہ تاریک لگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فجر کی اذانیں باسی ہو چکی تھیں۔سورج ڈھکا چھپا سا کہیں سے نظر آجاتا تھا۔اپنا مکمل دیدار فی الحال اس نے ممنوع قرار دے رکھا تھا۔ایسے میں عمر حیات کے بنگلے کی چھت پہ آؤ تو ہالے سلطان کتھئی رنگ کے ڈھیلے ڈھالے کرتے شلوار میں ملبوس بالوں کو کھلا چھوڑے اپنے آگے مٹی کے بڑے بڑے برتن رکھے بیٹھی تھی۔یوں گویا تھال نما پلیٹ ہو کوئی۔بھورے بال شانوں سے ڈھلک ڈھلک کر آگے کو گر رہے تھے۔اس کے آگے پانچ بڑی بڑی مٹی کی پلیٹیں رکھی تھیں۔ساتھ ایک بڑے سے برتن میں اناج کے دانے اور ٹوٹا چاول۔(وہ چاول جن کے دانے عام چاول کے دانے کے مقابلے چھوٹے اور بھربھرے سے یہ چھوٹے چھوٹے پرندوں کے لیے بہترین غذا تھی۔)

دفتعاً اسے اپنے عقب میں کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اس نے گردن موڑ کر دیکھا اس کے سامنے وہی تھا۔سیاہ آنکھوں والا مرد۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔وہ سرمئی ٹریکنگ سوٹ میں ملبوس تھا ۔وہ شاید جاگنگ کے لیے جانے والا تھا۔اس کی تیاری سے یہی لگتا تھا۔

" یہ صبح صبح کس کی خدمات ہو رہی ہیں ؟" وہ کہتا ہوا آگے آیا اور پنجوں کے بل اس کے قریب بیٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" پرندوں کی۔۔۔میرے گھر میں ہمیشہ میں اور حسن ایسے برتنوں میں پانی اور اناج رکھتے تھے۔"وہ چہرہ پلیٹ پہ جھکائے کہہ رہی تھی۔"ہمیشہ ہمارا مقابلہ ہوتا تھا کہ کس کی پلیٹ سے جلدی ختم ہوجاتی ہے۔"

" کس کی ؟ "

" حسن کی۔اس کی پلیٹ ہمیشہ جلدی خالی ہوجایا کرتی تھی اور اس کو بابا سے انعام ملتا تھا۔میرے اور حسن کے درمیان مقابلہ رہتا تھا کہ کون زیادہ نیکی کرتا ہے۔"وہ بولتے ہوئے پلیٹ ہاتھ میں لیے اٹھی اور دیوار کی جانب بڑھ گئی۔

" ہر ہفتے بابا ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور ہماری نیکیاں کاؤنٹ ہوتی تھیں اور جو جیت جاتا تھا اسے انعام ملتا تھا۔"اس نے پلیٹ منڈیر پہ رکھ دی۔عمر نے دوسری پلیٹ اٹھائی اور اس کے عقب میں جا کر کھڑا ہوا۔

" آپ جھوٹ بولتی تھیں تاکہ حسن جیت جائے اور اسے انعام ملے۔"وہ پلیٹ کو منڈیر پہ رکھتے ہوئے بولا۔ایک پل کو ہالے رک سی گئی۔

" تمھیں کیسے پتہ ؟"

اس نے کندھے اچکائے۔"مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے واپس آئے۔عمر نے جھک کر دو پلیٹس اٹھائیں ایک ہالے کے ہاتھ میں دی۔

" ہاں میں جان کر ہار جاتی تھی حسن کو جیتتے ہوئے دیکھنا اچھا لگتا تھا مجھے۔بہت خوش ہوتا تھا وہ۔مجھے حسن میرا بھائی کم بیٹا زیادہ لگتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اور مجھے سالا کم عذاب زیادہ لگتا ہے۔"وہ ترکی با ترکی بولا تو ہالے ہنس پڑی۔ان دونوں نے مزید دو پلیٹس بھی منڈیر پہ رکھ دیں۔دھوپ اور گرمی کے مارے پرندوں کے لیے یہ کوئی نعمت ہی تھی۔

" ویسے آپ غلط کر رہی ہیں۔ان پرندوں کو کمفرٹس کا عادی بنا دیں گی۔اللہ نے ان کو پر دیئے ہیں ، آنکھیں دی ہیں اپنا کھانا خود ڈھونڈ سکتے ہیں۔"اس نے اعتراض کیا تھا۔ہالے واپس مڑ گئی۔پانی کے بڑے بڑے پیالے اٹھائے اور دوبارہ اس کی طرف آنے لگی۔وہ اسے اپنے قریب آتے دیکھتا رہا۔

" تمھارے پاس پیر ہیں تو پیدل سفر کیوں نہیں کرتے ؟ " اس نے پیالہ منڈیر پہ رکھا۔"تمھارے پاس ایک ہزار ایسی چیزیں ہیں جو تمھیں کمفرٹس دیتی ہیں اور تمھارے لیے زیادہ ہیں پھر تم کیوں انہیں اپنے پاس رکھے ہوئے ہو ؟" وہ بازو سینے پہ باندھے اس کے سامنے کھڑی تھی۔عمر غور سے اسے سن رہا تھا۔ اس نے کئی بار ہیون کی چھت پہ معراج سلطان کو اسی طرح پانی کے پیالے اور دانہ رکھتے ہوئے دیکھا تھا لیکن سوال نہیں کر پایا تھا۔ہالے کہہ رہی تھی۔

" کسی کو کوئی کمفرٹ دیتے ہوئے یا اس کے لیے کوئی سہولت پیدا کرتے ہوئے یہ مت سوچو کہ وہ ڈیزرو کرتا بھی ہے یا نہیں ثواب اور نیکی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔اللہ کے لیے کیے گئے کاموں کے اجر وہ خود دیتا ہے۔ہم کیوں سوچ سوچ کر خود کو ہلکان کریں ؟ بابا کہتے تھے پرندوں کی دعاؤں میں بہت اثر ہوتا ہے۔میں تو بس دعاؤں کے لیے کر رہی ہوں۔"عمر نے دیوار سے ٹیک لگا لی اور مسکرایا۔ہالے اس کو دیکھ کر مسکرائی۔

" پیارا لگ رہا ہوں ناں ؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" زہر لگ رہے ہو۔"وہ بھی اسی کی طرح مسکراتی رہی۔آسمان پہ اترتے پرندوں کے غول اور صبح کی بہتی ہوئی ہوا دلچسپی سے ان کو دیکھتی رہی۔

" کوئی وقت تھا جب آپ کو میری آواز پسند نہیں تھی اور میرا چہرہ برا لگتا تھا۔ "

" وہ وقت برا تھا ورنہ تمہاری آواز نے تو آدھی رات میں بھی میرے قدم جکڑ دیے تھے۔"ایک پل کو وقت تھم گیا۔شہر کی ساری آوازیں تھم گئیں۔عمر کو لگا کہ اس کا دل بھی تھم گیا۔ہالے اسے دیکھتی رہی یک ٹک پلک جھپکے بغیر۔

" یہ سرمئی سوٹ اتنا کیوں پسند ہے تمھیں ؟ ہر صبح یہی پہن لیتے ہو۔"اس نے پچھلی بات کا اثر زائل کرنا چاہا۔

"اس میں زیادہ گورا لگتا ہوں میں اس لیے۔"وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔"پارک میں آنے والی لڑکیوں کی نظر مجھ پہ ٹھہر ہی جاتی ہے۔"

" زہر لگ رہے ہو۔"وہ اس کی باتوں کے جواب میں بس یہی بولی۔

" ہیون چلیں گی میرے ساتھ ؟ " اس کی اچانک پیشکش پہ یکدم ہالے سیدھی کھڑی ہوئی۔گردن میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

" میرا پیپر ہے۔"صاف ظاہر تھا وہ اسے ٹال رہی تھی۔

"میں پیپر سے پہلے گھر لے آؤں گا۔"ہالے نے چند ثانیے اس کو دیکھا۔وہ بس سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم کیوں ہو ایسے ؟"

"کیسا ؟" وہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

" میرے عزیز میرے لوگ سب مجھے کہتے ہیں کوئی ہالے کو نہ نہیں کہہ سکتا لیکن ایک ہالے ہے جو تمھیں ناں نہیں کہہ سکتی مجھے تم سے ڈر لگنے لگا ہے تم مجھے ہپناٹائیز کر رہے ہو۔"وہ جھرجھری لے کر سادگی سے کہتی آگے بڑھ گئی۔عمر وہیں کھڑا رہا۔ساکت شل۔اس کی آنکھوں کی پتلیوں کی حرکت ساکت ہو گئی تھی۔دل رک رک کر چل رہا تھا۔کانوں میں کوئی آواز تھی جو گونج رہی تھی۔

" میں اس کے سامنے بے بس ہوجاتا ہوں اماں۔وہ مجھے ہپناٹائز کر دیتی ہے۔ "اس پل اس سارے شہر میں بس دل کے دھڑکنے کی آواز آتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چار سال قبل

عمر حیات کی پڑھائی کو مکمل ہوئے دو سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔وہ سی ایس ایس کا امتحان دینا چاہتا تھا لیکن اپنے ایم فل کی وجہ سے نہ دے سکا۔دو ماہ پہلے اس نے اپنا ایم فل مکمل کر لیا تھا اور اب وہ مکمل طور پہ خود کو سی ایس ایس کے امتحان کے لیے تیار کر رہا تھا۔وہ عمر حیات تھا ٹاپر جینیئس اور extra ordinary۔

وہ اس امتحان کو پہلی ہی دفع پاس کر لینا چاہتا تھا۔ہسپتال والے واقعے کو آج کوئی آٹھ نو ماہ بیت چکے تھے لیکن وہ یاد اس کے ذہن سے کبھی محو نہیں ہو سکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آدھا دن ہیون میں کام کرتا اور باقی کا آدھا دن مختلف کوچنگز اور لائبریریز میں جاتا رہتا تھا۔اس وقت بھی وہ ایک لائبریری میں بیٹھا تھا۔لمبی میز پہ قطار میں کرسیاں لگی تھیں۔ان کرسیوں پہ بیٹھے لوگ میز پہ کہنیاں رکھے کتاب پہ سر جھکائے مطالعے میں غرق نظر آتے تھے۔دفتعاً اسے اپنے آگے والی کرسی پہ کوئی بیٹھتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے بلا ارادہ نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر پھیر نہیں سکا۔

سامنے سیاہ آنکھوں والی لڑکی تھی۔زمرد رنگ کے سادہ لباس میں ملبوس اس کی رنگت دمک رہی تھی۔ اس کے بال سیاہ تھے۔چمک دار گھنے۔سردی کی وجہ سے اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی لیکن ان سب سے زیادہ جس چیز نے اس کی توجہ گھیری تھی۔وہ اس کی آنکھیں تھیں۔عمر کو لگا یہ اس کی اپنی آنکھیں تھیں۔ان دونوں کے بیچ لمبی میز حائل تھی لیکن ان دونوں کے درمیان بہت کچھ حائل تھا لیکن وہ اس میز کی طرح نظر نہیں آتا تھا۔

وہ یک ٹک پلک جھپکے بغیر اس کو دیکھے گیا۔خود پہ نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے ہالے نے آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔ایک پل بس ایک پل کے لیے ان دونوں کی ایک جیسی آنکھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور عمر حیات سانس نہیں لے سکا۔وہ اپنی کتاب اٹھائے چلی گئی۔شاید وہ کتاب لینے ہی آئی تھی لیکن اپنے پیچھے بیٹھے اس لڑکے کو ایک روگ دے گئی تھی۔یہ ان کی تیسری ملاقات تھی اور آج عمر حیات کی نظروں میں "**عشق** "تھا۔اس کے جاتے ہی بے اختیار اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔سانس بند ہونے لگی۔یہ کیا تھا اوہ خدایا یہ کیا تھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اگلے کئی لمحات تک بس اس داخلی دروازے کو دیکھتا رہا۔اس کا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ کاش آج اس لائبریری کے داخلی دروازے بند کر دیئے جائیں۔کاش وہ تھوڑی دیر یہاں مزید بیٹھ سکتی لیکن وہ ایسا کیوں چاہ رہا تھا ؟

اس لمحے اس ایک نظر نے بہت کچھ تبدیل کر دیا تھا۔عمر حیات بدل گیا تھا۔وہ روزانہ لائبریری آنے لگا تھا۔وہ اسی میز پہ بیٹھ کر اس کا غائبانہ انتظار کرنے لگا تھا۔اس نے ہالے کی روٹین دیکھ لی تھی۔اب وہ گھنٹوں اس کی یونیورسٹی کے باہر کھڑا رہتا اور جب چھٹی کے وقت وہ اپنے کزن کے ساتھ آتی تو بس اس کی ایک جھلک عمر کے لیے کافی ہوجاتی۔کبھی وہ کسی کیفے ، کسی ریستوران میں بے وجہ بیٹھا اسے دیکھتا رہتا۔وہ صبح جاگنگ کرنے جاتی تو اس دھند میں اٹی صبح میں اسے ہالے کا چہرہ صاف نظر آتا تھا ۔ہر دھند سے پاک ہر طرح سے حسین اور سکون دینے والا۔وہ کسی ٹین ایجر لڑکے کی طرح بن گیا تھا ۔بغیر کچھ کہے خاموشی سے اسے دیکھتے رہنے کی خاطر وہ اپنا وقت ، پڑھائی ، ہیون سب بھول گیا تھا۔کچھ یاد تھا تو ہالے۔کوئی آواز سنائی دیتی تھی تو اس کی۔ایسے میں ایک رات جب وہ ہیون کے گارڈن میں معراج سلطان کے ساتھ بیٹھا تھا تب انہوں نے اس سے سوال کیا تھا۔

" تم آج کل غائب دماغ رہتے ہو۔کوچنگ جاتے ہو لیکن پڑھتے نہیں۔کھانا پینا سونا جاگنا تمہاری ساری روٹین بدل گئی ہے۔کیا کسی لڑکی کا چکر ہے ؟ " ان کے سنجیدگی سے پوچھنے پہ ایک پل کو وہ گڑبڑایا اور پھر نظر پھیر لی۔یہ وہ وقت تھا جب عمر نے ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرنا چھوڑ دیا تھا۔اسے خدشہ تھا کہ وہ سب جان لیں گے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انہی دنوں اس کے امتحان کی تاریخ آگئی لیکن اس کی روٹین نہ بدل سکی۔وہ صبح میں اسے دیکھنے یونیورسٹی جاتا اور پھر شام میں کسی کیفے ، کسی شوٹنگ کلب ، کسی ریستوران وہ بس اسے دیکھتے رہنا چاہتا تھا بغیر دقت کے بغیر تھکے۔امتحان ہوا اور پھر رزلٹ آیا لیکن پھر ایک جھٹکا تھا جو عمر حیات کو لگا تھا۔عمر حیات زندگی میں پہلی بار "فیل "ہو گیا تھا اور بہت بری طرح فیل۔وہ آج بھی معراج سلطان کے سامنے تھا۔ان کے آفس میں چکر کاٹتا ہوا بے یقین شاکڈ اور تھوڑا سا ہرٹ بھی۔

”.I can’t believe it I just can’t”

وہ ان کے سامنے بے یقینی سے چکر کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

" میں فیل نہیں ہو سکتا۔میں سب کو sue کروں گا۔ایک ایک کو دیکھ لوں گا۔میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔میں۔۔میں کیسے فیل ہوگیا ؟" معراج سنجیدگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔

" میں۔۔میں فیل نہیں ہو سکتا۔میں کبھی کبھی ساری زندگی فیل نہیں ہوا۔ میں نے ہمیشہ ٹاپ کیا ہے میں نے ایم فل میں ٹاپ کیا ہے۔میں اس ملک کے ذہین ترین لوگوں میں سے ہوں۔میں فیل کیسے ہو سکتا ہوں ؟ "

“Can you believe it?”

وہ چکر کاٹتے ہوئے وہ ایک لمحے کو رک گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کون ہے وہ لڑکی ؟ " معراج سلطان کے سوال پہ وہ ششدر رہ گیا الفاظ منہ میں رہ گئے۔اس کے چہرے پہ جیسے کسی نے بیلچہ دے مارا ہو وہ شل رہ گیا۔معراج اپنی جگہ سے اٹھ کر آئے اس کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے۔

" تم آج تک فیل نہیں ہوئے کیونکہ تمھارے لیے تم سے زیادہ ضروری کوئی نہیں رہا۔اب کوئی ہے جو تمھارے لیے تم سے زیادہ ضروری ہے۔

and please don't you dare to call it love it's an obsession you're .obsessed or insecure

کوئی ہے جس کے کھو جانے کا تمھیں ڈر ہے جو تمہارا جنون بن گئی ہے۔کیا کوئی ہے ؟ " ان کی نظریں اسکین کر رہی تھیں۔عمر نے شکستگی سے سر جھکا دیا۔کافی دیر تک اس کے حلق سے کوئی آواز نہ نکلی۔ کافی دیر بعد وہ بولا۔اس کے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی۔

" مجھے نہیں پتہ یہ محبت ہے یا کیا لیکن اگر میں اسے نہیں دیکھوں گا تو سانس نہیں لے سکوں گا۔"وہ کہنا یہی چاہتا تھا لیکن ایسا کچھ نہیں ہے کہہ کر بات ختم کر دی۔معراج سلطان نے زیادہ کریدا نہیں۔ انہوں نے اس کا کندھا تھپکا کوئی بات نہیں چلو "**ڈنر سوگ** " کرتے ہیں۔وہ بڑے آرام سے اسے پیش کش کر رہے تھے۔عمر نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

“It’s my daughter thing”

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" چلو بتاتا ہوں۔"وہ اسے اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گئے۔اگلے ایک گھنٹے میں وہ ایک ریستوران میں بیٹھے تھے۔ان کے سامنے کھانا رکھا تھا۔جسے ابھی تک ان دونوں نے چھوا بھی نہیں تھا۔معراج سلطان نے چند پل اسے دیکھا پھر کہنا شروع کیا تھا۔

" دیکھو عمر ہارنا برا نہیں ہوتا۔ہارنے کے بعد کی مایوسی بری ہوتی ہے۔گرنا برا نہیں ہوتا گرنے کے خود کو اٹھنے کے قابل نہ سمجھنا برا ہوتا ہے۔"وہ اسے سمجھا رہے تھے عمر بس پلیٹ کو گھور رہا تھا۔ہر منظر بے کار تھا۔ہر بات بے تاثیر۔وہ اسے دو دنوں سے دیکھ نہیں سکا تھا۔کوئی اس سے پوچھتا اسے کیا چاہیے۔

" تم فیل ہوئے کوئی بات نہیں۔زندگی ایک امتحان کے گرد نہیں گھومتی۔کرنے کو اب بھی بہت کچھ ہے۔دوبارہ تیاری کرو اور امتحان دو۔تمہاری کریڈیبلٹی ہوگی۔تمہارا مقام ہوگا تو اس لڑکی کا باپ مان ہی جائے گا۔"عمر نے تکان سے سر اٹھایا۔مطلب وہ اس لڑکی کا ذکر نہیں بھول سکتے آہ کیا کرے وہ ان کا ؟

" کیا وہ لڑکی مجھ سے شادی کر لے گی ؟ " اس نے تھکی تھکی آنکھوں سے معراج کو دیکھا۔

" کوئی عمر کو ناں کر سکتا ہے کیا ؟ "

" میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں جج صاحب۔"اس نے دقت کے ساتھ کہنا چاہا۔"وہ بہت اہم ہے۔بہت زیادہ۔مجھے اس سے محبت ہے۔عقیدت ہے۔میں اس کے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔"وہ ہلکی آواز میں بولا۔بے حد ہلکی شکستہ آواز۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کون ہے وہ ؟ " دور کہیں شاید معراج جانتے تھے وہ کون ہے انہوں نے عمر کو کئی بار ایسی جگہوں پہ دیکھا تھا جہاں ہالے جاتی تھی اور عمر کا وہاں ہونا حیران کن تھا۔وہ بیٹی کے باپ تھے عمر کی حوصلہ افزائی کر سکتے تھے رشتہ نہیں ڈال سکتے تھے۔عمر نے کچھ کہنے کو لب کھولے لیکن۔اسی وقت معراج سلطان کا فون بجا۔کال اہم تھی وہ ہیلو ہیلو کرتے اٹھ گئے۔یہی وقت تھا جب عمر کے عین عقب میں کسی میز پہ دو لوگ آ کر بیٹھے۔سیاہ آنکھوں والی لڑکی اور سرمئی آنکھوں والا لڑکا۔وہ لڑکے سے کچھ کہہ رہی تھی۔ عمر نے اس کی آواز سن کر آنکھیں موند لیں۔سکون سا سکون تھا جو اطراف میں پھیل گیا۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا اب وہ اس لڑکی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔وہ ضروری تھی سانس لینے جتنی ضروری۔ وہ معراج کو سب سچ بتا دے گا اور پھر محنت کر کے کیریئر بنا لے گا۔اس کے نام سے وہاج کا نام ہٹے یا نہیں لیکن وہ خود کو اس قابل کر لے گا کہ سلطان خاندان اسے اس نام کے ساتھ قبول کرنے پہ مجبور ہو جائے ہاں وہ یہی کرے گا۔

" تم مہر کی وجہ سے مجھ سے کیوں لڑ رہی ہو ؟ " ان دونوں کی باتوں کی آواز یہاں تک آتی تھی۔

" میں مہر آپی کی وجہ سے غصہ نہیں ہوں۔میں دادا پہ غصہ ہوں اور ان سے بھی زیادہ اس گھٹیا خبیث انسان وہاج خان پہ غصہ ہوں۔"کوئی تھپڑ تھا جو عمر حیات کے دل اور چہرے دونوں پہ لگا تھا۔وہ اپنی جگہ ساکن رہ گیا۔

" دادا آپی سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ ان کے باپ نے پھپھو کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔مجھے جتنی نفرت اس وہاج سے ہے اتنی آج تک کسی سے نہیں ہو سکی۔وہ میرے سامنے آئے تو میں اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنے ہاتھوں سے مار دوں۔"عمر کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں پکڑ کر دبایا ہو۔اتنا زور سے کہ خون رسنے لگا۔خواب ٹوٹ کر کرچی کرچی ہوئے دل بہت بری طرح ٹوٹا تھا۔ہالے کہے جا رہی تھی۔

" پھپھو نے ان کو محبت دی اولاد دی۔پیسہ دیا لیکن وہ گھٹیا انسان گھٹیا ہی رہا۔ صحیح کہتی تھیں پھپھو سانپوں کے بل سے سانپ ہی نکلتے ہیں۔میرا بس چلے تو اس کے سارے خاندان کو مار دوں۔جان لے لوں سب کی۔گھٹیا لالچی انسان۔"وہ ہالے کو دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن اسے حقارت محسوس ہوئی اسے لگا اس کے منہ پہ تھوکا گیا تھا۔وہ لٹھے کی مانند سفید چہرہ لیے اٹھا۔اس نے دائیں بائیں کہیں نہیں دیکھا۔ اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہو رہا تھا۔دل بند ہو رہا تھا ایسی اذیت ایسی اذیت پہلے کب ہوئی تھی ؟وہ چاہے زم زم سے دھل کر آجاتا لیکن وہ وہاج خان کا بیٹا رہتا اور وہاج خان کے بیٹے کے لیے سلطانز کے دل میں نفرت ہی تھی۔اس کا دل بری طرح ٹوٹا تھا اور اسے لگا تھا اب وہ اسے جوڑ نہیں سکے گا۔وہ سفید پڑتا چہرہ اور ٹوٹا دل لیے وہاں سے نکل گیا تھا۔

یہ اس ریستوران والے واقعے کے چند دن بعد کا ذکر ہے۔وہ ہیون میں اپنے کمرے میں بیٹھا تھا۔ان چند دنوں میں نہ وہ کوچنگ گیا تھا نہ کچھ پڑھا تھا اور نہ ہیون کا کوئی کام دیکھا تھا۔سب کو لگتا تھا وہ فیل ہوجانے کی وجہ سے صدمے میں تھا۔کوئی نہیں جانتا تھا وہ دل ٹوٹنے کے صدمے میں تھا۔اس روز اس ریستو ران والے واقعے کے بعد وہ دوبارہ نہ لائبریری گیا تھا نہ یونیورسٹی اور نہ ہی اسے فالو کیا تھا۔اس نے خود پہ بند بٹھا رکھے تھے۔اپنے بیڈ پہ لیٹا وہ پژمردہ سا تھا۔کافی دیر اسی طرح لیٹے رہنے کے بعد وہ اٹھا تھا۔اب مزید صبر وہ نہیں کر سکتا تھا۔اسے طلب ہو رہی تھی۔وہ فوراً ہالے کو دیکھنا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ دیر بعد ہی خاکی پینٹ کے اوپر سیاہ بٹنوں والی شرٹ پہنے بڑھی ہوئی شیو اور بکھرے بالوں کے ساتھ وہ یونیورسٹی کے باہر گاڑی میں بیٹھا تھا۔اسے یہاں بیٹھے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اسی لمحے اس کا فون بجا بغیر دیکھے اس نے کال اٹینڈ کر لی۔

" تم فیل ہو گئے ؟ " دوسری طرف اس کی ماں نے چھوٹتے ہی سوال کیا تھا۔عمر نے جواب نہیں دیا۔ شاید مقابل کو جواب کی ضرورت بھی نہیں تھی۔کافی دیر دوسری جانب بھی خاموشی رہی اور پھر ایک مستحکم آواز سنائی دی۔

" تم نے محبت کو آبسیشن بنا لیا ہے عمر۔اس سے نکل آؤ۔"نفیسہ کی نرم آواز پہ اس نے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔آنکھیں جلنے لگی تھیں۔

" میں جب تک اسے دیکھ نہیں لیتا مجھے سکون نہیں ملتا۔مجھے ہر وقت اسے کھونے کا خوف رہتا ہے۔مجھے لگتا ہے کسی دن میں اسے فالو نہیں کروں گا اور پھر اگلے دن وہ مجھے نظر نہیں آئے گی۔"وہ بے حد ہلکی آواز میں شکستگی سے کہہ رہا تھا۔

" میں تھک رہا ہوں۔اس کی محبت مجھے تھکا رہی ہے۔میرا کیریئر تباہ ہو رہا ہے اور مجھے لگتا ہے میں کچھ نہیں کر پا رہا۔سب کچھ ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسل رہا ہے اماں۔میں کیا کرو کہاں جاؤں ؟ " وہ بے بسی سے بولا حلق دکھ رہا تھا آنکھیں جل رہی تھیں۔

" تم تھک رہے ہو کیونکہ تم وہ بن رہے ہو جو تم نہیں ہو۔تم کوئی اسٹالکر یا پھر محبت میں لالچی انسان نہیں ہو۔"وہ بولیں تو عمر نے دم سادھ لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم اسے فالو اس لیے نہیں کرتے کیونکہ تمھیں لگتا ہے تم اسے کھو دو گے یا پھر تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔تم اسے فالو کرتے ہو کیونکہ دور کہیں تمھیں خوف ہے کہ کسی دن وہ جان لے گی تم وہاج خان کے بیٹے ہو اور پھر وہ تم سے نفرت کرے گی۔تم اس نفرت سے پہلے کی محبت دیکھ لینا چاہتے ہو۔"

کیا تم نے کبھی کھولتے ہوئے سچ سے جلا چہرہ دیکھا ہے ؟ عمرحیات کا چہرہ آج ویسا تھا۔

" تم فیل اس لیے نہیں ہوئے کہ کسی نے تمھارے ساتھ زیادتی کی کسی نے ظلم کیا یا پھر اس لڑکی کی یاد نے تمھیں پڑھنے نہیں دیا تم فیل ہوئے کیونکہ تم تمہارا دماغ تمہاری قلم خوف زدہ تھی۔فیل ہونے کا خوف انسان کو فیل کرواتا ہے۔"وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے پڑا رہا۔سچ کا مکا ایسی زور سے لگا تھا کہ اس کے جسم میں اٹھنے کی سکت ہی نہیں رہی تھی۔

" تم نے پڑھائی سی ایس ایس سب کو اس لڑکی سے جوڑ لیا تھا۔تم پڑھنا چاہتے تھے مقام بنانا چاہتے تھے تاکہ وہ لڑکی تمھیں چھوڑ نہ دے لیکن دور کہیں تم ڈرے ہوئے تھے کہ اگر تم فیل ہو گئے تو ؟ اگر تم معاشرے میں اپنا مقام اپنی کریڈیبلٹی نہ بنا سکے تو ؟ میں پھر کہہ رہی ہوں تمھارے فیل ہونے کے خوف نے تمھیں فیل کروایا ہے۔"

"میں اسے کھونا نہیں چاہتا اماں۔"

“She is the women I love with all my heart”

وہ آہستگی بے حد آہستگی سے بولا۔

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں واقعی یہ سب نہیں چاہتا یہ کسی ٹین ایجر کی طرح اس کا تعاقب کرنا ، اسے فالو کرنا ، اس کے خوف ، اس کی محبت سے پڑھنا میں ایسا نہیں ہوں لیکن میں کیا کروں کہ اس خوف کو خود سے نکال سکوں وہاج خان جیسا بھی ہے میرا باپ ہے۔میں اس کا نام اپنے ساتھ لگا کر رہنا چاہتا ہوں لیکن اگر وہ مجھے اس نام کی وجہ سے چھوڑ دے گی تو میرا دل بہت دکھے گا بھی۔میں کیا کروں۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔"وہ یونیورسٹی کے گیٹ پہ نظر جمائے کہہ رہا تھا۔

" آزاد۔۔۔محبت کو آزاد کرو۔ہر خوف ہر لالچ سے آزاد۔محبت گرو کرتی ہے ہیل کرتی ہے سکون دیتی ہے۔بندھی ہوئی خوف زدہ لالچی محبت بے توقیر کرتی ہے۔بے سکون کرتی ہے دل کے زخم ادھیڑتی رہتی ہے یہی محبت ہوتی ہے جو لوگوں کو کچرے کے ڈھیروں پہ بیٹھ کر نشہ کرواتی ہے جو آپ کو سکون سے سونے نہیں دیتی۔جو آپ کا مستقبل حال ماضی سب خراب کر دیتی ہے کیا تمھیں ایسی محبت چاہیے ؟ کیا تمہارا اصل یہی ہے ؟"

وہ خاموش ہو گئیں۔عمر بھی خاموش تھا کافی دیر تک وہ اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہیں لیکن وہ نہ بولا اور جب عمر خاموش ہو جایا کرے تو سمجھ جاؤ وہ قائل ہو گیا۔ذہین لوگوں کی ناک اونچی ہوتی ہے وہ کبھی بھی آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے کہ آپ کی بات مان چکے ہیں۔آپ کی ذہانت آپ کا پائنٹ تسلیم کر چکے ہیں وہ بس اپنے عمل اپنی خاموشی سے سب سمجھا دیتے ہیں۔اسی پل وہ باہر نکلی ہارون کے ساتھ ہنستی کھکھلاتی ہوئی۔وہ اسے دیکھتا رہا۔ایک سکون تھا جو رگ و پے میں اتر رہا تھا وہ دونوں گاڑی تک جا رہے تھے۔وہ بار بار رک جاتی ہارون کی کسی بات پہ گردن پیچھے پھینکے کھکھلاتی جاتی اور پھر وہ چلی گئی لیکن یہ فجر والا لمحہ تھا اس کے جاتے ہی وہ جیسے ایک خواب سے جاگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہ میں کیا کر رہا ہوں ؟ "وہ بے آواز بڑبڑایا۔

سارا دن کسی گلی کے عاشق کی طرح اسے فالو کرنا ، محبت کو نشے کی طرح سمجھ لینا ، ایک جنون کی طرح اس کا تعاقب کرنا ، ہر وقت اسے کھونے اس سے دور جانے کے خوف میں مبتلا رہنا۔۔۔یہ کیسی محبت تھی ؟ کیوں اس کا دیدار سیراب نہیں کر رہا تھا ؟ کیوں وہ محبت میں لالچی ہو رہا تھا ؟ محبت میں پڑ کر کیریئر تباہ کرنا یہ romanticism نہیں تھا یہ محبت نہیں تھی۔

اس نے گاڑی واپس موڑدی اب کے اس کا چہرہ کچھ اور تھا۔ہر دفع ہالے کو دیکھ لینے پہ بھی وہ اسے کھونے کا خوف دل سے نکال نہیں سکا تھا لیکن آج وہ پر سکون تھا۔یہ محبت نہیں تھی جو وہ کر رہا تھا۔یہ جنون تھا اور جنون کو ختم ہوجانا چاہیے ورنہ وہ آپ کو ختم کر دے گا۔اس کا کیریئر ، اس کا مقام ، اس کی کریڈیبلٹی اہم تھی ہر محبت سے زیادہ اہم ، ہر ہالے سلطان سے زیادہ اہم۔محبت کو کوئی حق نہیں کہ وہ کیریئر کھا جائے۔نشوں پہ لگا دے یا پھر ایک جنونی اسٹالکر بنا دے۔ازل سے ابد تک محبت کو بس ہیل کرنے، تحفظ دینے، اور سکون دینے کا حق ہے۔اور اگر وہ اپنا کام نہیں کر پا رہی تو بہتر ہے راستہ بدل لیا جائے۔آج اس نے راستہ بدل لیا تھا۔عمر حیات ایک اسٹالکر نہیں تھا۔کوئی جنونی نہیں تھا۔وہ یہاں کریڈیبلٹی مقام بنانے آیا تھا خود کو ذہنی مریض بنانے نہیں۔

واپس جاتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا وہ بالآخر آزاد تھا۔

اگلے دن وہ کوچنگ جانے لگا تھا۔ہیون کے معاملات سنبھل گئے تھے۔معراج سلطان نے اس سے دوبارہ اس لڑکی کے متعلق بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔شاید پرانا عمر واپس آ چکا تھا اور اس عمر سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بات کرنا مانو اپنے پیر پہ کلہاڑی مارنا۔سب کچھ معمول پہ آنے لگا تھا لیکن شاید دور کہیں کچھ تھا جو ادھورا تھا ٹوٹا ہوا تھا۔

اسی طرح ایک شام وہ لائبریری سے نکل رہا تھا ہاتھ میں ایک کتاب لیے وہ جونہی مڑا ایک پل کو ٹھہر گیا وہ سیاہ جوڑے میں ملبوس میز کے اوپر رکھی کتاب پہ وہ سر جھکائے ہوئے تھی سرمئی آنکھوں والا لڑکا بھی اس کے ساتھ بیٹھا تھا وہ دونوں آہستہ آہستہ سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے۔

عمر اسے دیکھتا رہا۔وہ خود کو اسے دیکھنے سے روک نہیں پایا یہ لڑکا یہ نہ جانے کیوں برا لگ رہا تھا۔بہت برا اس کا دل چاہ رہا تھا اسے اٹھا کر لائبریری کی کھڑکی سے باہر پھینک دے۔وہ کتابوں کے ریکس کے پار کھڑا ہو گیا۔اس طرح کہ ہالے اسے دیکھ نہ سکے اور پھر اگلے ایک گھنٹے تک وہ وہیں کھڑا رہا۔جب تک وہ دونوں وہاں سے چلے نہیں گئے عمر وہیں کھڑا رہا۔وہ چلی گئی اور تب وہ بھی ہیون چلا آیا لیکن آج یہ کوئی اور عمر تھا۔

وہ اپنے کمرے میں آیا معراج سلطان جو کسی کام کے سلسلے میں اسے بلانے آئے تھے ،اسے اپنے بیگ میں کپڑے ٹھونستے دیکھ دھک سے رہ گئے۔عمر بس غائب دماغی سے بیگ میں اپنے سامان ٹھونس رہا تھا۔چند لمحے وہ چوکھٹ پہ کھڑے بے یقین اور شاکڈ سے اسے دیکھتے رہے۔اور پھر آگے بڑھے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے بیگ لیا۔

"کہاں جا رہے ہو تم ؟ " وہ سختی سے پوچھ رہے تھے۔

"شہر چھوڑ رہا ہوں۔کہیں دور جا رہا ہوں۔"وہ ہٹ دھرمی سے ان کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں یہاں ڈسٹریکٹ ہو رہا ہوں۔لوگ بدلیں گے شہر بدلے گا۔۔وہ رکا ایک پل کو جیسے دل کو کسی نے جکڑ لیا ہو۔"اور پھر میں اسے بھول جاؤں گا۔"اس نے بالآخر کہہ دیا۔"میں اسے دل سے نکال دوں گا لیکن اس کے لیے یہاں سے جانا ضروری ہے۔"وہ مڑ گیا۔الماری سے اب اپنے باقی سامان نکالنے لگا۔

" تم مجھے چھوڑ دو گے؟ تم میرے وارث ہو۔میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔"ان کی آواز مارے بے بسی کے کانپی تھی۔عمر کا دل پسیجا تھا۔آنکھیں گلابی ہوئیں لیکن وہ مڑا نہیں وہ جب جانے کا فیصلہ کر لیتا تھا تو مڑتا نہیں تھا۔

" میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں واپس آجاؤں گا۔"اس نے یقین دہانی کروائی۔"میں بہت جلد واپس آؤں گا اور ایک مقام ایک کریڈیبلیٹی کے ساتھ آؤں گا۔فی الحال مجھے جانے دیں پلیز۔مجھے مت روکیں ورنہ میں رک جاؤں گا اور اگر میں رک گیا تو میں نہ جانے کیا کر دوں گا۔"وہ مڑے بغیر بولا۔سارے حوالے ، ساری باتیں ، ساری دلیلیں سب ختم ہو گئیں۔وہ جا رہا تھا اور وہ اسے روک بھی نہیں سکتے تھے ۔یہ کیسی بے بسی تھی ؟

وہ واپس مڑ گئے۔کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔عمر بے بسی سے انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

وہ ایک دوست کے توسط کوئٹہ چلا آیا۔بلوچستان کا دارلحکومت پر سکون ٹھنڈا شہر کوئٹہ مختلف تھا۔کراچی سے بے حد مختلف۔یہاں کی زندگی ویسی نہیں تھی۔

وہ روشنی شور گہما گہمی والے شہر سے اچانک اس معصوم اور پر سکون شہر میں آگیا تھا۔یہاں راتیں کراچی جیسی روشن اور دن شور کرتے نہیں تھے۔یہاں آنے کے بعد اسے "**اسٹرگل** " کے معنی پتہ چلے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھے۔وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ فلیٹ شیئر کر رہا تھا۔کرایہ اور باقی کے اخراجات نے اسے پہلے ہی مہینے دن میں تارے دکھا دیئے تھے ہیون میں اس کا کھانا اور رہائش مفت تھی۔ کوچنگ اور باقی کے اخراجات کے لیے اس کے پاس جاب تھی۔لیکن یہاں نہ جاب تھی ،نہ پیسے اور سب سے بڑھ کر یہاں معراج سلطان نہیں تھے۔وہ دو دو نوکریاں کرنے لگا۔کوچنگز اور لائبریری جانے لگا لیکن ایک اہم بات جو اسے یہاں آ کر پتہ لگی تھی۔بلوچستان اور سندھ کے تعلیمی اداروں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔اسے جو چیزیں یہاں "اب " پڑھائی جا رہی تھیں وہ انہیں کئی سال پہلے پڑھ چکا تھا۔ شاید یہاں کی تعلیم بہت پیچھے تھی کہیں زیادہ پیچھے۔

وہ فلیٹ کا چھ ماہ کا کرایا ایک ساتھ دے چکا تھا۔اب وہ یہاں سے جانا افورڈ بھی نہیں کر سکتا تھا۔عمر کہتا تھا مسائل اپنا حل ساتھ لے کر آتے تھے۔اور اس کے مسائل بھی اپنا حل ساتھ لائے تھے۔لیل جو اس کے ساتھ کراچی کے بڑے کوچنگ ادارے میں پڑھ رہی تھی وہ اب اسے نوٹس بھیج دیا کرتی تھی وہ یوں وہ پڑھائی میں پیچھے نہیں رہا۔لائبریری میں سارا دن وہ کتابوں میں غرق رہتا تھا جب وہ راتوں میں سونے کے لیے لیٹتا تھا تب کوئی تھا جو اسے یاد آتا تھا بغیر اجازت۔

یہ وہ وقت تھا جب عمر اچھا کھانا کھاتے ہوئے ہزار بار سوچتا تھا۔جب وہ مہنگے کپڑے ، جوتے اور خاص طور پہ پرفیومز لیتے ہوئے اسے سوچنا نہیں پڑتا تھا۔وہ فورا خود کو "ناں " کہہ کر آگے بڑھ جایا کرتا تھا۔ خود کو ناں کہنا آپ کو بڑے بڑے مسائل سے بچا لیتا ہے۔اور اس نے یہ سیکھ لیا تھا۔وہ نوکریوں سے نکالا جاتا تھا کیونکہ اس کے پاس پڑھنے اور نوکری مینج کرنے کے لیے وقت نہیں ہوتا تھا۔اس نے کئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بار جوتے سلائی کر کے پہنے تھے شرٹوں کے رنگ بوسیدہ اور پرانے ہوجاتے تھے وہ انہیں تب تک پہنتا تھا جب تک پھٹ نہ جائیں۔

کوئٹہ کی یخ برف بارساتی راتوں میں وہ اپنے لیے گرم بستر نہیں خرید پاتا تھا۔ان کے فلیٹ میں ایک ہیٹر تھا جسے اس کا دوست اور وہ باری باری استعمال کرتے تھے۔گو کہ اس کڑ کتے جاڑے میں اس ہیٹر کی کوئی وقعت نہیں تھی لیکن وہ بس خاموشی سے سب سہے چلے جا رہا تھا۔اگر وہ پیسہ ان چیزوں میں جھونکنے لگ جاتا تو کوچنگ کے پیسے پورے نہ ہو پاتے گھر اور بس کا کرایہ کھانا اور باقی کے اخراجات ان سب کو پورا کرنے کے لیے اسے کافی بار دل مارنا پڑتا تھا۔

کئی بار سخت سردی اور برف باری میں اسے پیدل کوچنگ جانا پڑتا تھا۔اور پھر جب تک وہ کلاس میں بیٹھا رہتا اسے اپنی ٹانگیں شل محسوس ہوتیں۔یہاں آکر بہت کچھ بدلا تھا۔یہاں وہ چاہ کر بھی ہالے کو دیکھنے نہیں جا سکتا تھا لیکن ایک چیز تھی جو نہیں بدلی تھی "اس کا دل " اسے لگتا تھا وہ اسے بھلا چکا ہے لیکن وہ دل کے تخت پہ براجمان تھی۔پہلے سے زیادہ شان اور حق کے ساتھ۔ وقت گزرتا رہا وہ ان حالات کا عادی ہوتا گیا۔

اس کی واحد عیاشی جناح روڈ کے "کلیجی اور نان " ہوا کرتے تھے۔وہ جب بھی اداس ہوتا تو یہیں آتا تھا ۔بوڑھا شفیق پٹھان ریڑھی لگائے۔جب کلیجی اس کے سامنے دھو کر صاف کر کے بناتا تھا اور پھر جب وہ اسے نان کے ساتھ کھاتا تھا تب اسے لگتا تھا "یہ زندگی ہے " یہی زندگی ہے۔حالات کی سختی ، معاشی بری حالت اور ٹوٹا ہوا دل وہ ان حالات میں بھی ڈٹ کر کھڑا تھا۔کچھ لوگوں کو کھڑا ہونا پڑتا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیونکہ وہ جانتے ہیں اگر وہ گرے تو انہیں اٹھانے کوئی نہیں آئے گا۔اور پھر وہ دن آگیا جب اس کا امتحان تھا۔وہ سفید شرٹ کے اوپر خاکی پینٹ پہنے امتحان دینے آیا۔بڑے سے ہال میں قطار نما کرسیاں سجی تھیں۔لڑکے لڑکیاں پرچوں پہ جھکے پنے سیاہ کرتے جا رہے تھے۔ دو اساتذہ ان تمام طالب علموں کی نگرانی کی خاطر ان کے سروں پہ گھوم رہے تھے۔یہ لوگ اصل میں استاد نہیں تھے۔یہ کسی بڑے بڑے عہدوں سے ریٹائرد اعلی عہدے داران تھے۔خبطی اصول پسند بوڑھے جن کے چہروں سے سختی کا گمان ہوتا تھا۔جن کے وجود سے پرفیوم کی نہیں رعب و دبدبے کی خوشبو آتی تھی۔جن کو دیکھ کر ہی سانس حلق میں اٹکنے لگے۔

ہال کے عین سامنے جہاں طلبا کی کرسیاں ختم ہوتی تھیں وہیں ذرا سا اونچا اسٹیج بنا تھا۔جہاں تین لوگ بیٹھے تھے۔ایک سفید بالوں والی عورت ایک ، درمیانی عمر کا مرد اور تیسرا کرخت اور سنجیدہ چہرے والا اشوک کوہلی۔

پہلی قطار کو چھوڑ کر دوسری قطار میں آؤ تو سفید شرٹ والا لڑکا پیپر پہ جھکا ہوا تھا۔اس کے پیچھے بیٹھی لڑکی بار بار اس کی پیٹھ پہ ہلکے سے پین مارتی تھی۔

شاید وہ اسے سے کچھ پوچھ رہی تھی۔وہ نظر انداز کرتا رہا ایک بار دو بار تین بار اور پھر وہ مڑا۔یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کیا مسئلہ ہے بی بی ؟ تنگ نہ کریں۔"وہ برہمی سے کہہ کر اپنے پرچے پہ جھکنے لگا لیکن عین اسی وقت اسے اپنا پرچہ ہوا میں اٹھتا ہوا اور پھر اشوک کوہلی کے ہاتھ میں جاتا ہوا نظر آیا۔وہ جانتا تھا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ساری دنیا جیسے جل کر راکھ ہو گئی تھی۔

" آپ کو چیٹنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔آپ کو اب اس امتحان کا اہل نہیں سمجھا جا سکتا یو مے گو۔ "وہ ٹھنڈی برف جسی آواز میں جیسے کوئی نوحہ سنا کر گیا ہو۔**(سی ایس ایس ,پی سی ایس اور اسی طرح کے چند بڑے بڑے امتحانوں میں آپ کو دائیں بائیں دیکھنے یہاں تک کہ زور سے سانس تک لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔عمر سے غلطی ہو گئی تھی اور اب وہ اس پہ ساری زندگی پچھتانے والا تھا۔)**

" سر میں چیٹنگ نہیں کر رہا تھا۔یہ بی بی مجھے بار بار تنگ کر رہی تھیں۔ میں میں بس انہیں روک رہا تھا۔"وہ بوکھلا ہی تو گیا تھا۔اسے اپنی ساری دنیا گھومتی محسوس ہو رہی تھی۔کوہلی بغیر جواب دیئے اسٹیج پہ واپس چلا گیا۔عمر دیوانہ وار اس کے پیچھے گیا تھا۔

" سر پلیز مم میرا کیریئر تباہ ہو جائے گا۔پلیز مجھے میرا پیپر واپس دے دیں۔"وہ منت کر رہا تھا۔لیکن اس کے سامنے موجود تینوں نفوس نے گویا آنکھیں بند کر لی تھیں۔کان لپیٹ لیے تھے۔اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں۔

" سر پلیز میرا پیپر دے دیں۔سر وہ لڑکی وہ مجھے تنگ کر رہی تھی۔خدا کی قسم میں نے چیٹنگ نہیں کی سر پلیز۔"

" سیکورٹی انہیں لے جاؤ۔"کوہلی نے با آواز بلند دروازے پہ کھڑے اہلکاروں کو اشارہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" نہیں نہیں پلیز پلیز سر میں برباد ہوجاؤں گا۔میرا فیوچر میرا کیریئر سب ختم ہو جائے گا۔ایسا نہیں کر سکتے میم پلیز آپ کچھ بولیں۔"وہ اس عورت کے سامنے گڑگڑا رہا تھا۔دو اہلکاروں نے اسے بازوؤں سے پکڑ لیا۔اب وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔عمر نے ایک جھٹکے سے خود کو آزاد کروایا۔

" سر پلیز آپ ابھی اپنے سامنے مجھ سے دوبارہ لکھوا لیجیے لیکن یہ ظلم نہ کریں۔خدا کے لیے مجھے میرا پیپر دے دیں۔میں چیٹر نہیں ہوں۔"وہ بے بسی سے چلا رہا تھا منت کر رہا تھا۔اگلے دس منٹ تک اس نے ہر طرح سے انہیں قائل کرنے کی کوشش کی منتیں کیں لیکن وہ لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے۔

اسے کمرہ امتحان سے نکال دیا گیا۔اس کا پیپر لے لیا گیا۔وہ اس رات پوری رات فلیٹ نہیں گیا۔فون آف رکھا اور بس سڑک پہ چلتا رہا رات کے آخری پہر سڑک پہ چلتے ہوئے اسے کچھ پولیس والوں نے پکڑ لیا اور تھانے لے آئے۔وہ اگلا سارا دن بھی تھانے میں رہا۔سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔برباد ہو گیا تھا۔وہ تھانے کی کوٹھڑی میں بیٹھا تھا سر جھکائے بے حال شکستہ۔دفعتاً اسے اپنے قریب کسی کے شناسا قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اس نے سر نہیں اٹھایا۔وہ اس سے ناراض تھے۔وہ کیسے آ سکتے تھے۔اس نے سر جھٹکا۔کوٹھڑی کا دروازہ کھولا گیا۔اور ایک نفیس سوٹڈ بوٹڈ مہربان سا آدمی اندر آیا۔

عمر نے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا۔وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔پھر پنجوں کے بل اس کے قریب بیٹھے۔اس نے بچوں کی طرح اپنے دونوں بازو ان کے گرد باندھ لیے اور ان کے سینے سے لگ کر سکون سے آنکھیں بند کر لیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنسو نکلا نہ کوئی شکایت۔وہ بس خاموشی سے ان کے ساتھ لگ کر بیٹھا رہا۔حلق میں بہت سی گرہیں اٹک گئی تھیں۔بہت سا پانی آنکھوں سے باہر آنا چاہتا تھا لیکن وہ بس جبر کیے بیٹھا رہا۔وہ اسے نکال کر لے آئے تسلی دی دلاسا دیا واپس لے جانا چاہا لیکن وہ نہیں گیا۔معراج تھک کر واپس چلے گئے لیکن اب یہ ہوا تھا کہ وہ ہر ہفتے اسے وزٹ کرنے آتے تھے۔

وہ پہلے کی طرح بولتا نہیں تھا۔طعنوں کے جواب نہیں دیتا تھا۔وہ بدل گیا تھا بہت زیادہ بدل گیا تھا۔یہ وہ وقت تھا جب عمر کے دل سے ہر جذبہ ختم ہو گیا تھا۔اسے لگا تھا اب اگر کبھی ہالے سلطان خود بھی اس کے سامنے آ گئی تو وہ بے حس بن کر گزر جائے گا اب اسے "**جینے** " کی خواہش نہیں رہی تھی۔اور اسی طرح ایک چمکتی ہوئی صبح اس کے لیے ایک خوش خبری لائی تھی وہ "**پاس** " ہو گیا تھا۔اس نے دسواں نمبر حاصل کیا تھا کیونکہ جب اس سے پیپر لیا گیا تھا وہ اسی فیصد حل کر چکا تھا۔عمر کے پاس جیسے سارے الفاظ ختم ہو گئے تھے۔وہ کس طرح شکر ادا کرتا۔معراج سلطان اس کے دوست اور ہیون سے باقی کئی لوگ اس سے ملنے آئے تھے۔مبارک باد مٹھائیاں خوشی قہقہے۔زندگی یکدم بدل سی گئی۔ اسے اسلام آباد بھیج دیا گیا ٹریننگ کے لیے۔چند ماہ بعد وہ اے ایس پی عمر حیات تھا۔اس نے یہ نام، وردی ،عہدہ کریڈیبلیٹی کمائی تھی۔اسے پیسے سے عشق تھا اور اپنے کمائے پیسے سے اسے حد سے زیادہ عشق تھا۔

کیا اب تم سمجھے عمر حیات کو پیسے سے اتنی محبت کیوں تھی ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چند سال تک وہ کوئٹہ میں سرو کرتا رہا۔روٹین سخت اور ٹف تھی وہ بس ایک روبوٹ کی طرح خود کو کام میں جھونکے ہوئے تھا۔اس سارے عرصے میں وہ ایک بار بھی کراچی واپس نہیں گیا تھا۔معراج سلطان ہر ہفتے ،دو ہفتے بعد اس کے پاس آجاتے تھے۔دن میں کوئی دس بارہ دفع ایک دوسرے کو کال کرنا ان کا معمول تھا۔اس کی زندگی میں بس دو لوگ تھے اماں اور اس کے جج صاحب۔تیسرے انسان کو وہ گنتی میں نہیں لاتا تھا۔اتنے سالوں میں اس نے ہالے کو پانے کی چاہ ختم کر دی تھی۔

اسی عرصے معراج سلطان کے اسرار پہ اس نے اپنا ٹرانسفر کراچی کروا لیا۔وہ کراچی واپس آگیا تھا لیکن جس رات وہ واپس آیا اسی رات کسی نے اس پہ حملہ کر دیا۔وہ اس کے مخالف تھے اس کی جاب میں ہزار مخالف تھے۔اسے تین گولیاں لگی تھیں۔وہ سڑک پہ پڑا کراہ رہا تھا۔لیکن وہ اٹھنا نہیں چاہتا تھا۔

وہ اب جینا نہیں چاہتا تھا۔اسی لمحے ایک گاڑی اسے اپنے قریب آتی دکھائی دی۔اس کی آنکھیں روشنی کے باعث چندھیا گئیں گاڑی سے نکلنے والی ایک لڑکی تھی۔عمر نے اس کو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا۔

چار سال ۔۔۔وہ چار سال اس سے دور رہا ، اسے یاد نہیں کیا ، اسے دیکھا نہیں ، اسے سنا نہیں ، اسے بھولنا چاہا اور اسے لگا وہ بھول چکا ہے لیکن وہ غلط تھا۔

چار سال سے جو ڈپٹ عمر نے اپنے دل کو دے رکھی تھی وہ جھوٹی تھی۔جو دلاسا وہ خود کو دیتا تھا وہ بے کار تھا۔اسے لگا تھا اس کی زندگی میں اب ہالے نہیں ہے لیکن وہ تھی۔ وہ آج بھی پہلے دن کی طرح دل کے تخت پہ براجمان تھی۔چار سال کہیں دور پیچھے رہ گئے۔وہ تو اسے کبھی بھولا ہی نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آج بھی لائبریری میں اسے بنا تھکے دیکھنے والا عمر تھا۔وہ آج بھی ویسی تھی۔اسے دیکھ کر آج بھی دل چاہتا تھا کہ جیا جائے۔اس کے ساتھ جیا جائے یہ وہ لمحہ تھا جب عمر نے خود کو ایک چانس دیا زندگی پہ تھوڑا حق عمر حیات کا بھی تھا۔

" میں جینا چاہتا ہوں۔"اس نے کہا اور پھر وہ رک گئی۔عمر نے اس کو رکتے دیکھا پھر اسے اپنے قریب آتے دیکھا۔

وہ سانس روکے ہوئے تھا۔وہ اس لمحے کو سانس لینے کے وقت جتنا بھی ضائع نہیں کر سکتا تھا۔

آج اسے اندازہ ہوا تھا کہ اس نے شہر بدلہ تھا، لوگ بدلے تھے لیکن وہ اپنا دل نہیں بدل سکا تھا۔وہ دل جو ہمیشہ سے ہالے سلطان کے لیے دھڑکتا تھا۔اس نے آج اپنے دل سے سارے واہمے خدشے نکال کر خود کو حالات کے سپرد کر دیا تھا۔وہ خود کو چانس دے گا وہ جیے گا۔

زندگی پہ تھوڑا حق عمر حیات کا بھی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن

سفید محل کے باہر رکی عمر کی گاڑی سے وہ دونوں باہر آئے۔ہالے نے سیاہ گھٹنوں تک آتی قمیص کے ساتھ سیاہ ہی بڑے پائنچوں والا ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔عمر اسی سرمئی ٹریک سوٹ میں ملبوس تھا۔ہالے نے گردن اونچی کر کے اس عمارت کو دیکھا۔کتنی بار اس کے بابا نے اسے یہاں لانے کی کوشش کی تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کتنی بار ؟ اس نے یاد کرنا چاہا گننا چاہا لیکن اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔وہ بس گلابی گیلی آنکھوں سے اس عمارت کو دیکھتی رہی۔

" اندر چلیں ؟ "عمر کے نرمی سے کہنے پہ اس نے رخ موڑا ، اور پھر غائب دماغی سے اس کے ساتھ چلنے لگی۔وہ جگہ جگہ رک جاتا۔چوکیدار سے لے کر گزرتے بھاگتے دوڑتے بچے ، ان کو اسکول کے لیے تیار کرنے والی ان کی آیا ہر ایک ٹھہر کر اس سے بات کرتا تھا۔وہ مسکرا مسکرا کر جواب دیتا تھا۔جھک کر بچوں کے گال چومتا تھا۔ہالے نے نوٹ کیا تھا اسے وہاں ہر گزرتے بچے اور بڑوں نے عمر کہہ کر پکارا تھا۔نہ کوئی سابقہ نہ لاحقہ۔وہ سب کے لیے بس "عمر " تھا۔وہ عمر کی معیت میں راہداریاں پار کرتی آگے چلتی جا رہی تھی۔وہ ہر ایک سے اس کا تعارف کرواتا جاتا تھا۔

"یہ ہالے سلطان ہیں معراج بابا کی بیٹی۔"یہ تعارف سن کر اس نے ہر بچے بڑے کی آنکھوں میں اپنے لیے عقیدت دیکھی تھی۔وہ اسے محبت سے تک رہے تھے۔اس سے دوبارہ آنے کا کہہ رہے تھے۔وہ بس سر ہلا رہی تھی۔کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔دور کہیں سے بچوں کے قرآن پڑھنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔عمر کے قدم اس آواز کے پیچھے تھے۔وہ ان راستوں سے واقف تھا۔یہاں آ کر اس کے چہرے پہ سکون تھا اطمینان تھا۔

اب وہ دونوں بڑے سے ہال کے دروازے پہ کھڑے تھے۔سفید ستونوں سے کھڑا ہال کسی مسجد کی طرح تھا۔نیچے موٹے موٹے کارپٹ بچھے تھے۔بچیاں دوپٹے اوڑھے اور بچے سر پہ جالی دار ٹوپی پہنے سبق پڑھ رہے تھے۔ہالے کو بے اختیار اس ماحول سے رعب سا آنے لگا۔عمر کو دیکھ ان سب نے مشترکہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلام کیا تھا۔وہ ان سب کے سامنے ذرا سی اونچی بنی جگہ پہ جا بیٹھا جالی دار ٹوپی اب اس کے سر پہ تھی ۔ہالے کو اب اندازہ ہوا تھا کہ وہ یہاں قرآن پڑھاتا ہے۔

"اللہ نور سموت ولارض "اس نے اپنی خوبصورت آواز میں آیت سنائی۔آج ہم اس آیت پہ تدبر کریں گے۔وہ بچوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔پھر اس کی نظر ہالے پہ پڑی۔وہ گم صم سی اسے دیکھ رہی تھی دوپٹہ ڈھلکا ہوا تھا۔عمر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے دوپٹہ سر پہ لینے کو کہا تو وہ گڑبڑائی اور فوراً سے دوپٹے کو سر پہ اچھے سے اوڑھ لیا۔وہ دوبارہ بچوں کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔ ہال میں بیٹھے بچوں میں چودہ پندرہ سال کے بچوں سے لے کر کوئی تین چار سال کے بچے بھی تھے۔ وہ اس تدبر کو نہیں سمجھ سکتے تھے پھر عمر نے انہیں کیوں بٹھا رکھا تھا ؟وہ بول رہا تھا ، سنا رہا تھا اور ہالے مسمرائز ہو کر اسے سن رہی تھی۔یہ عمر کتنا مختلف تھا یہ کون تھا ؟وہ کافی دیر تک بولتا رہا۔بچے اپنی کاپیوں میں اہم نکات نوٹ کرتے رہے اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔ہالے کی طرف آتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا۔اس کے قریب پہنچ کر اس نے تمام بچوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

" ان سے ملو یہ ہالے سلطان ہیں معراج بابا کی بیٹی۔"

" اور عمر کی بیوی۔"بچوں میں سے کسی نے لقمہ دیا تو وہ ہنس پڑا۔ہالے اس کو ہنستے ہوئے دیکھتی رہی۔

بچے اب اشتیاق سے اس سے کچھ پوچھ رہے تھے۔کچھ بتا رہے تھے۔وہ ان کو مسکرا کر جواب دیتی رہی ۔مجمع چھٹ گیا بچے اپنے اپنے اسکول کو تیار ہونے چلے گئے۔بس ایک بچی تھی جو عمر کی ٹانگوں سے لپٹی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تو ہٹی نہیں۔وہ چار سالہ ام رباب تھی اس کی ضد تھی کہ وہ عمر کے ساتھ رہے گی۔ہالے مسکراتے ہوئے عمر کو اس بچی کے لاڈ اٹھاتے دیکھتی رہی۔

یہ الگ دنیا تھی۔ہالے کا دل چاہا تھا وہ یہیں رہ جائے۔یہ بچے ان کے معصوم سوال جواب ان کے چہروں کا اشتیاق یوں لگتا تھا وہ ہالے کو پہلے سے جانتے ہیں۔پہچانتے ہیں۔وہ ان کے لیے نئی نہیں تھی۔ ہیون کو چچا کے قبضے سے آزاد کروانے کا عزم دل میں پختہ سا ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں باہر نکل آئے۔بچے اب یونیفارم پہنے ساتھ والی بلڈنگ کی جانب دوڑیں لگا رہے تھے۔کچھ عجلت میں تھے۔کچھ بیزار اور کچھ پیٹ پکڑے ڈرامہ کرتے نظر آ رہے تھے۔عمر کوئی ایک سو دفع رکا تھا اور ایک ایک بچے سے بات کی تھی۔سوال جواب کیے تھے اور ان کے کان میں کچھ کہا تھا کہ وہ کھکھلا دیتے تھے۔

" وہاں اتنے چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھے تھے۔ان کو تو تدبر کا مطلب بھی نہیں پتہ ہو گا تم نے انہیں کیوں بٹھا رکھا تھا ؟" وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

" وہ بچے ہیں لیکن کچھ سالوں میں بڑے ہو جائیں گے۔اگر تب ایک دم سے ان کو تدبر کی کلاس میں بٹھا دوں گا تو ان کو بوجھ لگے گا۔میں انہیں عادی بنا رہا ہوں۔قرآن پہ غور و فکر کرنے کی عادت بچپن سے ہونی چاہیے۔"عمر نے سادگی سے جواب دیا۔

" تم نے وہاں مجھے اپنی بیوی کیوں نہیں بتایا ؟ " پتھریلی روش پہ چلتے ہوئے ہالے نے اس سے دوبارہ سوال پوچھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے کندھے اچکائے۔"میں آپ کو ان کمفرٹیبل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ویسے بھی آپ اس رشتے کو ختم کرنا چاہتی ہیں تو اس کا بار بار تذکرہ مجھے مناسب نہیں لگتا۔"ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو ہالے کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔لیکن پھر اگلے ہی لمحے جب سامنے سے پیر پیر چلتے ہوئے بچے کو اٹھاتے ہوئے عمر کو دیکھا تو اس نے تلخی سے سر جھٹکا۔

" میرا فیصلہ صحیح ہے عمر۔میرے ساتھ رہو گے تو ادھوری زندگی گزارنی پڑے گی۔"اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ عمر چونک سا گیا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔بچے کے دونوں گال چوم کر اس کو آیا کے حوالے کرتے ہوئے وہ ہالے کے قریب آ کر رکا۔

" اولاد۔عزت۔۔۔اور مال یہ تین چیزیں ہیں جس پہ اللہ نے کسی انسان کو ذرا سا بھی اختیار نہیں دیا۔ یہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔اس کا فیصلہ ہیں۔"وہ اس کے قریب کھڑا کہہ رہا تھا۔

" اگر یہ فیصلے انسانوں کے ہاتھ میں ہوتے تو ہر دوسرا انسان بے اولاد اور ہر تیسرا انسان بے عزت برہنہ ،اور ہر ایک انسان مفلس نادار ہوتا۔جن باتوں کو سوچ کر آپ خود کو ہلکان کر رہی ہیں میرے ذہن میں ایسا خیال بھی نہیں آیا۔شادی میں اولاد کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔"وہ نرمی اور سادگی سے کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ہالے جیسے لا جواب ہو گئی تھی۔کہنے کو کچھ رہا ہی نہیں تھا۔

" ویسے اگر میرے یہاں اولاد نہ ہوئی تو میں اپنے جیسا حسین دو ڈمپل والا اور،اچھی خاصی صحت والا بچہ ایڈاپٹ کر لوں گا۔"وہ اپنی جگہ سے بولا۔ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔ہالے نے سر جھٹکا۔

آہ یہ سیلف ابسسیڈ آدمی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیکن اگلے ہی لمحے وہ رکی۔آنکھیں مشکوک انداز میں سکڑیں اور اس نے ایک جھٹکے سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ سامنے کھڑا تھا مسکراتا ہوا ہشاش بشاش۔

" تم ایسے نہیں ہو۔"وہ شاکی انداز میں کہتی آگے بڑھنے لگی۔

" کیسا دو ڈمپل والا گورا، یا حسین ؟ "

" تم نے کہا تھا تم نے پھٹے ہوئے جوتے پہنے ہیں۔پرانی سلائی کروائی ہوئی شرٹس پہنی ہیں۔"وہ بولتی ہوئی آگے آ رہی تھی اور عمر کا چہرہ تاریک پڑ رہا تھا۔

" تم مہنگے پرفیومز اور اچھے کھانے کو ناں کر کے آگے چلے جاتے تھے۔ سیلف آبسسیڈ آدمی ایسا نہیں ہوتا۔"وہ اس کے بالکل سامنے آ کر رکی۔وہ اونچا تھا۔اسے گردن اٹھا کر دیکھنا پڑتا تھا۔"اپنی تعریف وہ انسان کرتا ہے جو احساس کمتری کا شکار ہو یا پھر وہ کسی کو یقین دلانا چاہتا ہو کہ وہ ایسا ہے۔وہ اداکاری کرنا چاہتا ہو خود کو اور دوسرے کو باور کرانا چاہتا ہو کہ وہ اچھا ہے وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اور عمر کے منہ پہ جیسے کسی نے کھولتا ہوا تیل ڈال دیا ہو۔

" تم احساس کمتری کا شکار ہرگز نہیں ہو دو لوگ ہوتے ہیں جو کسی کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ "ایسے " ہیں ایک جنہیں خود پہ شک ہوتا ہے یا پھر کسی دوسرے انسان کی نظر التفات کا شوق اور دوسرے ۔۔۔"عمر نے سانس بھی روک لیا ہر شے تھم گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" گلٹی انسان۔۔گلٹی انسان سب کو یقین دلانا چاہتا ہوتا ہے کہ وہ ایسا ہے۔ وہ خوش ہے ، ٹھیک ہے ، مذاق کر رہا ہے ، ہنس بول رہا ہے۔اوہ میرے خدایا عمر تم گلٹی ہو ؟ " وہ مارے شاک کے جیسے بول ہی نہ پا رہی ہو۔"تمھیں کس بات کا گلٹ ہے ؟ "

" آپ کو میری ذات پہ تبصرہ کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے۔مجھے اپنے بارے میں بات کرنا نہیں پسند چلیں۔"وہ ناگواری سے کہہ رہا تھا۔

" تم کیوں گلٹی ہو عمر کیا ہوا ہے ؟ " ہالے نے جیسے اس کو سنا ہی نہیں۔اب کے عمر مڑا اس کے تاثرات میں سختی تھی۔ مٹھی بھینچ رکھی تھی۔

" میں اگر اس دن آپ کے چکر میں جج صاحب کو چھوڑ کر نہیں آتا تو وہ نہ مرتے۔ " وہ بے بسی بھری خفگی سے بولا۔

" میری وجہ سے آپ ، لیل ، حسن اور سارا ہیون سفر کر رہا ہے مجھے لگتا ہے میں ذمہ دار ہوں۔کوئی کچھ کہتا نہیں لیکن جب جب میں آپ سب کو اداس یا مصیبت میں دیکھتا ہوں میرا گلٹ مزید گہرا ہوجاتا ہے۔میں ذمہ دار ہوں۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔"آپ کے باپ کی موت ، آپ کے اغوا ، آپ کی ذلت اور ہیون کے بچوں کو ایک بار پھر یتیم کرنے کا ذمہ دار عمر ہے۔"

" وہ ایک حادثہ تھا۔عمر۔"ہالے کے لب بے یقینی سے پھڑپھڑائے۔عمر گلٹی تھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اوہ پلیز۔"عمر نے بیزاری سے اسے ٹوکا۔"میں کوئی دس سال کا بچہ نہیں ہوں جسے آپ دلاسا دے رہی ہیں۔میں جانتا ہوں سب میری وجہ سے ہوا ہے۔میں ذمہ دار ہوں اور جس جس نے یہ سب کیا ہے

I am going to make them pay"

وہ سرد آواز میں کہہ کر چلا گیا۔ہالے اب بھی بے یقین تھی۔"کیا عمر بھی گلٹی ہو سکتا ہے۔کیا عمر کے ساتھ بھی مسائل ہو سکتے ہیں ؟ " بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہالے کو یونیورسٹی ڈراپ کرنے کے بعد وہ آفس چلا آیا تھا لیکن یہاں آ کر اسے پتہ چلا تھا کہ شمس آفس میں نہیں ہیں۔اسے حیرت ہوئی تھی۔اسے شمس کا آفس بھی چیک کرنا تھا لیکن وہ اتنی جلدی موقع دے دے گا یہ اس نے سوچا نہیں تھا۔

وہ فائلز میں سر دیے کام میں غرق تھا،جب اسے کچھ آوازیں سنائی دیں۔اس نے غور کرنا چاہا اور پھر اندازہ ہوا کہ وہ سفیر کی آواز تھی۔اسٹینڈ پہ سے اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے وہ باہر نکل آیا۔سفیر کا آفس اس کے آفس کے ساتھ ہی تھا۔دروازہ ہلکا سا کھلا ہونے کے باعث آوازوں کا راستہ کلئیر تھا۔اس نے قریب آ کر دروازہ دھکیلا تو کھلتا ہی چلا گیا اندر سفیر تھا اور اس کی حالت ایسی تھی کہ ایک پل کو عمر تھم سا گیا۔لیکن اگلے ہی لمحے اس کے پولیس والے دماغ نے ساری صورت حال ڈی کوڈ کر لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر پاگلوں کی طرح لگ رہا تھا۔اس کی آنکھیں گلابی تھیں ، ٹانگیں اضطرابی کیفیت میں جھلا رہا تھا۔وہ اپنی پاور چیئر چھوڑ کونے میں رکھے صوفے پہ بیٹھا تھا۔بالوں کو ہاتھوں میں جکڑے وہ جیسے کسی شے کا طلب گار تھا۔اور کیا عمر کو جاننے کی ضرورت تھی وہ کیا شے ہے ؟سفیر نے عمر کو دیکھا وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اس نے عمر کو دھکا دینا چاہا لیکن یہ نہیں ہو سکا اس کے جسم میں توانائی نہیں تھی اس کے ہاتھ جسم کانپ رہے تھے اس کی آنکھیں جیسے بہنے والی تھیں۔

"دفع۔۔۔ہو جاؤ جہنم میں۔۔۔۔جاؤ۔"وہ لفظ توڑ توڑ کر کہہ رہا تھا۔"میں مار۔۔دوں۔۔گا جاؤ۔۔۔جہنم میں۔۔جاؤ۔"اس نے ایک بار پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے عمر کو دھکا دینا چاہا اب کے وہ گر گیا اس کی ٹانگیں اس کا بوجھ نہیں سہہ سکیں۔عمر نے اسے گرے رہنے دیا اور انٹر کام تک گیا۔

"ہاں ظہیر بات سنو غور سے اجمل چچا جو بیک ڈور پہ ڈیوٹی دیتا ہے اس کے پاس جاؤ اور کہو سفید موتی(ڈرگز) دے دے۔"آگے سے کچھ بولا گیا۔

"ٹر ٹر کرے گا بول دینا صاحب نے کہا ہے ورنہ وہ خود نیچے آ رہے ہیں۔ہاں جلدی پہنچو۔"اس نے حکم صادر کیا۔اور سفیر تک پلٹ آیا سفیر کے جسم میں اب جیسے کوئی جان باقی نہیں رہی تھی۔وہ بن آب مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔عمر لب بھینچے اسے اٹھانے لگا۔وہ خود کو چھڑا رہا تھا۔عمر کے ہاتھ دور ہٹا رہا تھا۔جب عمر نے ایک زوردار مکا سیدھا اس کے جبڑے پہ دے مارا۔سفیر کو ساری دنیا گھومتی محسوس ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اٹھو خاموشی سے۔تم میرے باپ نہیں ہو جس کے نخرے برداشت کروں گا۔"سرد سی سرگوشی کرتے ہوئے وہ اسے دوبارہ اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔اب کے سفیر نے مزاحمت نہیں کی۔عمر اس کا بازو کندھے پہ ڈالے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے صوفے تک لایا اور پھر پھینکنے کے انداز میں اسے صوفے پہ ڈال دیا۔اسی لمحے دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا سفیر کو اس حالت میں دیکھ ذرا سا شاکڈ ہوا لیکن پھر آگے بڑھ آیا۔

" سر کو کیا ہوا ہے ؟ " وہ واقعتا پریشان ہوا۔ساتھ ایک چھوٹا سا ساشے اس کی جانب بڑھایا اس میں سفید ذرات قید تھے۔

" کچھ نہیں ہوا چلو نکلو۔۔۔"عمر نے اس کو گھرکا۔"اور ہاں اگر تمھارے منہ سے بھاپ بھی نکلی تو کھوپڑی کھول دوں گا۔"بیزاری اور سختی سے کہہ کر لڑکے کو دفعان ہونے کا اشارہ کیا۔بیچارہ ورکر اس عزت افزائی کی تاب نہ لاتے ہوئے باہر نکل گیا۔

عمر واپس مڑا صوفے کے سامنے رکھی شیشے کی میز پہ ان ذرات کو پھیلا دیا پھر چابی سے ان کو پیس لیا۔ سفیر بے چینی سے اپنا سینہ ہاتھ اور کبھی چہرہ مسل رہا تھا۔صاف ظاہر تھا وہ خود کو نوچ لینا چاہتا ہے۔ لیکن صد شکر اس کے اعصاب مضبوط تھے۔عمر نے اس کو سیدھا کر کے بٹھایا اور میز کی جانب اشارہ کیا ۔سفیر دیوانہ وار میز پہ جھکا اور ناک کی مدد سے اس سفید ذرات کو اندر اتارا۔پھر سیدھا ہوا۔سکون سرور آہ یہ کیا تھا۔یہ کیسی دنیا تھی۔یکدم اسے اپنا آپ ہلکا لگنے لگا ہوا سے بھی ہلکا۔اس کی دھڑکن تیز ہوتی چلی گئی۔عمر ناگواری سے اسے دیکھتا رہا۔کچھ بھی ہو چاہے کچھ بھی ہو وہ اس ٹیلنٹڈ آدمی اور قوم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے سرمایا کو اس طرح ڈرگز کی نظر ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔اسے نہ جانے کیوں سفیر پہ ترس سا آیا۔ سفیر اب خود کو پیچھے صوفے پہ ڈالے سرور میں تھا۔وہ ایک الگ دنیا میں تھا جہاں نہ سوچیں تھیں ، نہ ہالے تھی ، نہ شمس تھا ، نہ اس کا قاتل ہونے کا گلٹ۔وہ آزاد تھا ہلکا تھا۔پر سکون تھا۔اس کی ناک سے خون ایک لکیر کی صورت نکل رہا تھا۔ذرا فاصلے پہ کھڑا عمر حیات بس اسے دیکھے گیا۔سفیر سے جتنی نفرت سہی وہ اسے اس طرح خود کو ضائع کرتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔باہر پھیلی دھوپ یاسیت سے عمارت کی دیواروں پہ گرتی رہی خاموش۔۔۔لب سیئے۔

سلطان ہولڈنگز سے چند کلو میٹر دور ایک کانفرنس ہال میں آؤ تو روشنیوں میں تمہاری آنکھیں چندھیا جائیں۔

ڈی آئی جی شمشیر میز کے پار کرسی پہ بیٹھا تھا۔اسی کے بائیں طرف ایس پی وجاہت خان اور دائیں طرف شمس سلطان بیٹھے تھے۔مائیکس کی بہتات فلیش کی روشنی اور کیمروں کی کھٹا کھٹ کے درمیان ان تین نفوس کے بولنے کا انتظار ہر کوئی کر رہا تھا۔ڈی آئی جی شمشیر نے کھنکھار کر بات کا آغاز کیا۔

" معراج سلطان قتل کیس پچھلے دو تین ماہ سے پورے ملک کے لیے ایک معمہ اور پولیس کی کارکردگی کے اوپر سوالیہ نشان رہا ہے۔"اس نے کہنا شروع کیا تو ہر ایک نے دم سادھ لیا۔

" معراج یوسف سلطان جسے آپ سب نے ایک فرشتہ ایک عظیم انسان اور انسانیت کا رہنما سمجھ رکھا تھا اصل میں حقیقت کچھ اور ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(ہالے پیپر دے کر ابھی باہر نکل رہی تھی۔جب کسی سٹوڈنٹ کے موبائل سے ابھرتی اس آواز پہ ٹھٹک کر رکی۔سارے سٹوڈنٹ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔)

یکدم ہال میں شور سا مچ گیا۔بدتمیزی ، سوال ، اپنے الفاظ واپس لینے کی باتیں۔۔۔شمشیر نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور کہنا جاری رکھا۔

" در حقیقت معراج سلطان ہیون کے نام پہ ایک بہت بڑی ڈرگ اسٹاک رکھتے تھے۔ان کے تعلقات ملک کے نامی گرامی منشیات کے اسمگلر اور پولیس کے اشتہاری ملزم شیر علی **(ندیم علی کا بھائی)** عرف بادشاہ بھائی کے ساتھ تھے۔"

(کالج کے کینٹین میں برگر کھاتے حسن کے دوست نے جب یہی ویڈیو اس کے آگے کی تو اس کا رنگ سفید پڑا۔وہ بے یقینی سے گردن نفی میں ہلانے لگا۔آس پاس بیٹھے طلباہ شیم شیم کے نعرے لگا رہے تھے۔حسن سلطان کو لگا تھا اس کا باپ آج مرا ہے)

شمس کا سر جھکا ہوا تھا۔ہال میں پن ڈراپ سائلنس پھیل گیا تھا۔

" معراج سلطان اصل میں ہیون پروجیکٹ کی آڑ میں کوئی اور کام کر رہے تھے۔وہ ڈرگز کی ایک بہت بڑی اسٹاک جو کہ شیر علی کی اسمگل شدہ ہوتی تھی۔اسے اپنے پاس رکھنے اور ہیون کے بچوں اور ہیون ہسپتال کے مریضوں کو انجیکٹ کرتے رہنے میں شامل رہے ہیں۔چونکہ ہیون جانے والی ٹرکس اور گاڑیوں کو چیک نہیں کیا جاتا تھا سو ہمیں کبھی پتہ نہیں لگ سکا کہ آج تک ہیون کے اندر کیا کالے کاروبار ہو رہے ہیں۔آج ایک نا معلوم شخص کی اطلاع پہ جب ہم نے ہیون کے گودام پہ چھاپہ مارا تو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہمیں وہاں سے یہ سب ملا۔"اس نے پروجیکٹر کی جانب اشارہ کیا۔وہاں ہیون کے گودام کی فوٹیج دکھائی جانے لگی۔گودام میں چاروں جانب پولیس اہلکار پھیلے ہوئے تھے۔آٹے کے چھوٹے چھوٹے تھیلے نما پیکٹس سے بھرا ہوا گودام اور ہیون میں کام کرنے والے لوگ جو کہ شاکڈ اور بوکھلائے ہوئے لگتے تھے۔ان کے چہرے غمزدہ تھے۔وہ جیسے مارے بے بسی کے کچھ کر ہی نہ پا رہے ہوں۔

(سفیر کے آفس میں بیٹھے عمر حیات کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔ہاتھ کی مٹھی بھینچتی جا رہی تھی۔دل کا کرب ہر گزرتے لمحے بڑھ رہا تھا۔ہیون اس کا گھر تھا اور وہاں کے لوگ اس کا خاندان۔اسے بے بسی محسوس ہونے لگی۔یہ جھوٹ تھا سفید کورا جھوٹ یہ ویڈیو اس کے آج صبح ہیون سے نکلنے کے بعد کی تھی۔وہ کچھ نہیں کر سکا کیونکہ وہ جگہ اب اس کی نہیں تھی۔سکرین پہ جمی اس کی نظروں میں قہر تھا۔)

ہال میں بیٹھا شمشیر اب بھی کہہ رہا تھا۔

" معراج سلطان کے قتل کا معمہ بھی حل ہو چکا ہے۔ہماری قابل پولیس نے اپنی جان کی بازی لگا کر دن رات ایک کر کے بالآخر مجرم کو ڈھونڈ لیا ہے۔"اس نے ہال کی ایک جانب اشارہ کیا۔اہلکاروں کے نرغے میں کھڑا ایک آدمی اس کے منہ پہ سیاہ کپڑا چڑھا تھا۔شمشیر نے اب کے دوبارہ پراجیکٹر کی جانب اشارہ کیا وہاں ایک ویڈیو چلنے لگی۔ویڈیو میں معراج سلطان کے کیس کا انچارج آفسر نظر آتا تھا۔اور اس کے سامنے کمرہ تفتیش میں بیٹھا ایک لمبے تڑنگے قد والا آدمی یہ وہی آدمی تھا جس نے معراج سلطان کا قتل قبول کیا تھا رفیق ویڈیو میں وہ کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جی صاحب میں نے قتل کیا ہے۔میں معراج سلطان کے ہسپتال والے کمرے میں اپنے بندوں کو لے کر گھسا تھا۔ڈاکٹر کو میں نے دھمکایا تھا۔"

" کیوں کیا تم نے ایسا تمہارا کیا تعلق تھا معراج سلطان کے ساتھ ؟ سب سچ بتاؤ بالکل سچ۔"افسر سختی سے کہہ رہا تھا۔

رفیق نے چہرے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔اس کے چہرے پہ زخم کے نشان تھے وہ گھبرایا ہوا لگتا تھا۔

(گاڑی میں بیٹے ہارون شاہد اور نوال بیگم یہی ویڈیو اپنے ٹیب پہ دیکھ رہے تھے۔آج وہ ڈسچارج ہوا تھا ایک بازو پہ پلستر چڑھا تھا۔چہرے پہ زخم کے نشان اب مندمل ہو رہے تھے۔سکرین کی نیلی روشنی اس کے چہرے کی تاریکی کو ختم نہیں کر پا رہی تھی۔یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔

" ہالے۔۔ہالے کہاں ہے ؟" اس نے نوال کو دیکھا۔

" ہارون بیٹے۔۔"انہوں نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ نہیں سن رہا تھا۔

" گاڑی یونیورسٹی کی طرف موڑو۔"اس نے بے چینی سے حکم صادر کیا۔

" سر شاہد سر نے منع۔۔۔۔"گارڈ نے کچھ کہنا چاہا۔

" خدا کی قسم اکبر اگر تم نے اپنے منہ سے ایک لفظ اور نکالا تو تمہاری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے۔"
ہارون ایسی سختی ایسی قطعیت سے بولا کہ لمحے بھر کو نوال بھی خاموش ہو گئیں۔)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" صاحب مجھے مال کی سپلائی کرنی تھی۔آخری تاریخ تھی لیکن اس بڈھے کی بیٹی بھاگ گئی تھی لیکن دھنداتو دھندا ہے ناں۔"

" اے لمبی بات مت کرو کام کی بات پہ آؤ۔"افسر نے اس کو جھڑکا تھا۔رفیق نے ہاتھ اٹھا کر جیسے معافی مانگی ہو۔

" میں نے معراج سلطان سے کہا کہ مال اٹھوا کر دے دے لیکن اس کو غصہ آگیا۔ اس نے کہا آج اس کی بیٹی غائب ہے اور ہمیں مال کی پڑی ہے۔صاحب اب اپنی بھی گندی زبان تھی میں نے بولا بیٹی بھی تیرے کالے کرتوتوں کی وجہ سے بھاگی ہے۔تو اس کو غصہ آگیا اس نے اٹھ کر میرے منہ پہ تھپڑ مار دیا۔"

(اپنے فلیٹ میں ٹی وی کے آگے بیٹھی لیل کی آنکھوں میں نفرت تھی۔اس نے اپنے سامنے رکھا کافی کا مگ اٹھا کر زور سے ٹی وی پہ دے مارا۔کانچ کے ٹکڑے سارے میں پھیل گئے۔

" جھوٹ بولتے ہو تم سب۔میرے بابا ایسے نہیں تھے۔جھوٹے ہو تم۔"وہ ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی ۔اندر سے نشا اس کی پکار پہ بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی اور اب اسے سنبھال رہی تھی۔آنسو اس کی آنکھوں سے لڑھک لڑھک کر گر رہے تھے۔

" میرے بابا ایسے نہیں تھے۔"اس کی زبان سے بس یہی الفاظ نکل رہے تھے)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" بس پھر کیا تھا مجھے بھی غصہ آگیا اور میں نے اس کا گلادبا دیا۔میرا مقصد اس کو جان سے مارنا نہیں تھا ۔میں بس غصے میں تھا۔"ویڈیو بند ہو گئی۔ہال میں بیٹھے لوگ شل اور ساکن تھے۔کوئی کچھ نہیں کہتا تھا کوئی کچھ نہیں سنتا تھا۔شمشیر کہہ رہا تھا۔

" معراج سلطان کے بینک اکاؤنٹ کی ٹرانزیکشن سے ہمیں باقی سارے ثبوت بھی مل گئے ہیں۔معراج سلطان کے اکاؤنٹ میں کئی بار شیر علی کی جانب سے ایک خطیر رقم ڈلوائی گئی ہے۔ہیون ہسپتال سے بھی ایک بہت بڑی مقدار میں ڈرگز کا اسٹاک ہمیں ملا ہے۔ساری تفصیلات اور کاغذات ہم میڈیا کو دینے کے لیے تیار ہیں لیکن آخر میں میں آپ سب سے بس یہی کہوں گا کہ معراج سلطان وہ نہیں تھے جو ہم سب نے سمجھ رکھا تھا۔ان کی وجہ سے کئی جانیں گئی ہیں۔انہوں نے کئی لوگوں کو زبردستی ان کاموں پہ لگا رکھا تھا۔تمام ثبوت اور گواہیاں اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ اصل قاتل رفیق ہے اور معراج سلطان بالآخر اپنے سیاہ اعمال ناموں کی وجہ سے اپنے انجام کو پہنچے۔ پولیس اپنا کام کر چکی ہے اب عدالت کے فیصلے کا انتظار رہے گا۔"

شمشیر بول کر خاموش ہوا۔مائیکس کا رخ اب کے شمس کی جانب موڑدیا گیا۔سیاہ ٹوپیس سوٹ میں ملبوس شمس خاموش سا تھا رپورٹر اب اس سے دھڑا دھڑ سوال کر رہے تھے۔" سر آپ نے جو ڈاکومنٹس میڈیا کو دیے ہیں ان کے حساب سے ہیون ایک سال پہلے آپ خرید چکے ہیں تو آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہ اسٹاک معراج سلطان کا تھا آپ کا نہیں ؟ "

شمس نے گہری سانس لی۔گلاکھنکھار کر گردن سیدھی کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہیون پراجیکٹ سے میری وابستگی بس ملکیت کی حد تک تھی۔میرے بھائی کی موت کے آخری دن تک میرا ہیون سے کوئی تعلق نہیں رہا۔اور میرے پاس اس بات کے ثبوت ہیں۔"اس نے ایک فائل اٹھا کر بلند کی۔

" لیکن آج سے ہیون کا ہر معاملہ میرا معاملہ ہے۔

(وہ یونی ورسٹی کے گیٹ کے قریب تھی جب کچھ طلبا نے اس کے گرد ایک دائرہ سا بنا لیا۔ان کے چہروں پہ تضحیک تھی۔باتوں میں استہزاہ۔وہ حقارت سے ہالے کو دیکھ رہے تھے۔اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔یہ نوجوان یونی کے بد نام زمانہ طالب علم تھے۔)

" میں آج ہیون کے سارے پرانے اسٹاف کو نکالنے کا حکم دیتا ہوں میں آج سے ہیون کے ہر بچے کا باپ ہوں۔آج سے ہیون معراج سلطان سے نہیں مجھ سے تعلق رکھے گا۔وہ میرا ایمپائر ہو گا اور میں اسے بس اپنے خدا کے لیے چلاؤں گا۔میں اسے ان بچوں کے لیے چلاؤں گا جن کا اس دنیا میں خدا کے علاوہ کوئی نہیں۔میں اس بددیانت اسٹاف کے ساتھ کام نہیں کر سکتا۔ نہ ہی میں اس اسٹاف کے ان سیاہ اعمال کو معاف کر سکتا ہوں۔"

(آج کتنے سالوں بعد عمر حیات کو اپنی آنکھیں گیلی ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔سب کچھ ہاتھ سے پھسل رہا تھا۔بھر بھری ریت کی طرح۔وہ ہیون جسے معراج سلطان نے بس اللہ کے لیے چلایا تھا آج اسی ہیون کے حوالے سے ان پہ کیسے کیسے الزام لگ رہے تھے۔یہ کیسا انصاف تھا ؟ یہ شر کیسی چیز تھا یہ حسد کس طرح سگے رشتوں کو چاٹ رہا تھا ؟اس کا موبائل بج رہا تھا۔ہیون کی عورتیں بچے سب شاید اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کال کر رہے تھے۔وہ ان کا عمر تھا۔وہ ان کا حیات تھا۔لیکن اس کے ہاتھ خالی تھے۔اس مضبوط اور بکاؤ سسٹم کے آگے وہ خالی ہاتھ اور اکیلا تھا۔وہ دھیرے دھیرے فرش پہ بیٹھتا چلا گیا۔ٹھنڈہ سفید ماربل اسے اپنی ہڈیاں جمتی محسوس ہوئیں۔بازو گھٹنوں کے گرد لپیٹے وہ کوئی ڈرا ہوا ہارا ہوا خوف زدہ بچہ لگ رہا تھا۔اور پھر کئی آنسو ایک ساتھ اس کی آنکھوں سے نکل کر بے توقیر ہوئے۔"میرے جج صاحب ایسے نہیں تھے۔"اس کے لب ہولے سے پھڑپھڑائے)

مائیکس اور فلیش کی چمکتی روشنیوں میں وہ مکروہ شخص اب بھی بول رہا تھا۔

" میں اپنے بھائی کے تمام اعمال کی ذمہ داری لیتا ہوں۔میں ان کی طرف سے اللہ اور اس کے رسول سے معافی مانگتا ہوں۔میں اس سسٹم پولیس اور ہماری عدلیہ سے بھی معافی مانگتا ہوں۔میرا بھائی ایک عظیم انسان نہیں تھا میں آج قبول کرتا ہوں۔"

(لاؤنج میں اپنی وہیل چیئر پہ بیٹھے یوسف سلطان آنکھوں میں بے پناہ درد لیے ٹی وی کو دیکھ رہے تھے ۔ان کی آنکھیں بھل بھل آنسو بہا رہی تھیں۔

مہر ماہ ان کے پاس بیٹھی ان کا ہاتھ تھپک رہی تھی۔

" حسد تمھیں کھا گیا شمس۔شر تم پہ غالب آگیا۔"وہ روتے ہوئے بولے تھے۔"تم ایک بار پھر ماس نوچنے والے گدھ بن گئے ہو۔تمھیں خدا غرق کرے میرا معراج ایسا نہیں تھا۔تمھیں اللہ غرق کرے۔تم نے میرے بیٹے پہ ایسے الزام کیسے لگائے۔تم مردار ہو کر مرو۔" وہ اپنے ایک بیٹے کے لیے دوسرے بیٹے کو بد دعائیں دے رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کے عقب میں صوفے پہ بیٹھی حسینہ بیگم کے ہونٹ مقفل تھے آنکھیں خاموش چپ جیسے ان میں کبھی پانی آیا ہی نہ ہو۔

" اللہ تمھارے بخت میں ذلت لکھے شمس۔"انہوں نے آنکھیں موند لیں)

" آج کے بعد ہیون جانے والی ہر ٹرک ہر گاڑی کی چیکنگ ہو گی اور سب سے بڑی بات میں ہیون کو یہاں سے شفٹ کروں گا۔یہ ماحول یہ جگہ اب ان بچوں کے لیے درست نہیں ہے۔ میں ان بچوں کو اس گھٹن سے نکال کر شہر کے ایک پر سکون حصے میں لے جاؤں گا۔اپنے بھائی کے تمام گناہوں اور غلطیوں کے لیے ایک بار پھر معافی چاہوں گا۔اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن وہ ملک کو چند نئے ہیش ٹیگ اور چند ٹاک شوز کو ایک نئے موضوع دے کر جا رہا تھا۔

وہ ہالے سلطان ، حسن اور عمر کی زندگی میں ایک نیا بھونچال لے آیا تھا۔اس کی شکل اس وقت اتنی مکر وہ تھی کہ دیکھنے کا جی نہیں چاہتا تھا۔

(" مم میرے بابا ایسے نہیں تھے۔"ہجوم سے کہتے ہوئے اس کی آنکھیں گلابی تھیں۔گلا دکھ رہا تھا۔لیکن وہ رو نہیں سکتی تھی وہ کیسے ان بے حس لوگوں کے آگے روتی ؟ لڑکے اب اس کی ویڈیو بنا رہے تھے۔ وہ ایک ایک سے لڑ رہی تھی۔ان کے ہاتھوں سے موبائل چھین رہی تھی۔وہاں سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔لیکن آج شاید یہ دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔مارے بے بسی کے اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لڑکے لڑکیاں اب قریب آتے جا رہے تھے۔گھیرا تنگ ہو رہا تھا۔وہ کسی اچھوت کی طرح انہیں خود سے ہٹا رہی تھی۔معنی خیز باتیں ، مکروہ قہقہے ، گھٹیا لمس اور ان سب کے درمیان ایک شخص آیا تھا۔وہ جو کہتا تھا وہ دنیا ہے وہ واقعی دنیا تھا۔

اس کے بھاری جسامت والے گارڈ لوگوں کے درمیان راستہ بنا رہے تھے۔اور وہ ان کے بیچ سے گزر کر ہالے کے قریب آ رہا تھا۔یکدم ساری آوازیں بند ہو گئیں۔جملے کستے لوگ خاموش نظر آنے لگے ہر آواز ہر جملہ بے معنی ہو گیا۔ایک آواز تھی جو سکون کی طرح دل میں اتر رہی تھی۔

" ساری دنیا بھی اگر تمھیں چھوڑ دے تو ہارون شاہد وہ واحد آدمی ہو گا جو تمھارے ساتھ ہو گا۔"وہ ساتھ تھا۔وہ واقعی ساری دنیا کے چھوڑ نے پہ ساتھ تھا۔اس نے بت ہوئی ہالے کا ہاتھ پکڑا۔اس کے گارڈز نے ان دونوں کے درمیان گھیرا بنا لیا۔وہ اسے لیے اس ہجوم میں سے گزر رہا تھا اس کے ٹوٹے ہوئے بازو میں رش کے باعث کئی کہنیاں کئی دھکے لگے تھے لیکن وہ اس کا ہاتھ پکڑے بس اس ہجوم اس ذلت سے نکال رہا تھا۔ہالے سلطان نم آنکھوں اور ساکن ہوئے وجود کے ساتھ اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔

زندگی میں آپ کے پاس ایک ہارون شاہد ہونا چاہیے جو ساری دنیا کے چھوڑ دینے پہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ملک بھر میں ایک ہلچل سی مچ گئی تھی۔کئی نامور سیاست دان کئی امرا اور ملک کا ہر انسان انسٹا گرام اور ٹویٹر پہ بیان دیتا نظر آ رہا تھا۔ہیش ٹیگ شیم آن یو معراج سلطان سارے ملک میں گردش کر رہا تھا ۔ایسے میں کچھ لوگ تھے جو ان کے حق میں بیان دے رہے تھے۔یہ وہ لوگ تھے جن کا ہیون سے معراج سلطان سے تعلق تھا۔ہیون کے سارے پرانے اسٹاف کو دھکے دے کر نکالا گیا تھا۔اسٹاف بدل گیا تھا لیکن عمر کی جگہ وہی تھی۔وہ آج بھی اکاؤنٹنٹ تھا۔یہ شاید شمس کی ایک یقین دہانی تھی کہ وہ عمر پہ اعتبار کرتا ہے۔عمر حیات کا بنگلہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔کوئی بتی آج روشن نہیں تھی۔وہ سفید ڈریس شرٹ میں ملبوس اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھا تھا۔بازو گھٹنوں سے لپیٹے بجتے فون سے بے نیاز ہارا ہوا کمزور عمر یہ وہ عمر نہیں تھا۔

لیل کے فلیٹ کی حالت ابتر تھی۔کانچ کے ٹکڑے جوں کے توں پڑے تھے۔اس کے چھوٹے بال بکھرے ہوئے تھے۔آنکھیں شدت گریہ سے سرخ پڑ رہی تھیں۔لیپ ٹاپ موبائل سب آف تھا کوئی کام ہوا ہی نہیں تھا وہ ٹھنڈے فرش پہ بیٹھی تھی ساکت غمزدہ۔

حسینہ معراج کے کمرے میں بیڈ پہ اپنی ماں کی گود میں لیٹے حسن کی آنکھوں میں خوف تھا۔وہ بے چین ڈرا ہوا تھا۔لوگوں کی حقارت زدہ آواز تضحیک بھرے جملے اب بھی کانوں میں پڑ رہے تھے۔اس کا فون بج رہا تھا شاید دوستوں کی کالز تھیں۔اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور پھر پاور آف کر دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں کالج نہیں جاؤں گا اماں۔میں گھر سے باہر نہیں جاؤں گا پلیز مجھے کہیں چھپا دیں پلیز میں کہیں نہیں جانا چاہتا۔کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا۔"وہ ان کی گود میں اپنے سر کو رکھے خوف سے بڑبڑا رہا تھا ۔نارمل زندگی ایک بار پھر کوئی خواب لگ رہی تھی۔

عمر حیات ہی کے بنگلے میں اگر لان کی طرف آؤ تو ہالے سلطان گھاس پہ لمبی لیٹی تھی۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ناک سرخ تھی اور گلا بھاری اسے لگا تھا وہ سب فکس کر لے گی اسے لگا تھا اب اسے اللہ سے معافی مانگ کر ایک نئی زندگی شروع کرنی چاہیے لیکن یہ کیا تھا۔ وہ آدمی جس نے اللہ کے لیے ، جس نے اس کے بندوں کے لیے اپنے بچوں تک کو پیچھے کر دیا وہ آج ایک ڈرگ ڈیلر کہلایا جا رہا تھا۔ سارا ملک اس پہ لعنت بھیج رہا تھا اس کی شکل کے پوسٹر جلائے جا رہے تھے۔نیکی گلے کا طوق بن گئی تھی اور اب اسی آدمی کے خاندان کا گلا گھونٹ رہی تھی۔اسے لگا تھا آج کے بعد وہ کچھ نہیں کر سکے گی۔انتقام، اپنا حق اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا سب بے کار تھا بے معنی تھا۔

اپنے کمرے میں بیٹھا ہارون شاہد اداس تھا۔بے چین تھا یہاں سے وہاں چکر کاٹتے اس کی ٹانگیں شل ہو چکی تھیں۔ہالے کی تکلیف ، حسن کا خوف ، لیل کے آنسو ، عمر کا پیچھے ہٹ جانا سب برا لگ رہا تھا۔سب برا تھا۔دوست خاندان رشتے اس کے پاس تو ان سب کے نام پہ بس یہی لوگ تھے اور وہ آدمی جس نے اس کے قاتل ہونے پر بھی اسے کوئی سزا نہیں دی کوئی تضحیک بھرا جملہ نہیں کہا اس آدمی کے کردار پہ کیچڑ اچھالی جا رہی تھی۔کمرے میں رکھے کینوس پہ کئی پینٹنگز ادھوری تھیں۔گھنشام داس کا سیکریٹری اسے کئی کالز کر چکا تھا لیکن ساری دنیا بے کار تھی اگر ہالے اداس تھی۔وہ تھک کر بیڈ پہ گر گیا۔ایک آرٹسٹ کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کمرے میں بیٹھا عمر، فرش پہ بیٹھی لیل، گھاس پہ بیٹھی ہالے سلطان اور ادھوری پینٹنگز کو نظر انداز کرتا ہارون سب اداس تھے۔غم زدہ تھے۔شاکڈ تھے۔ان سب کو اپنے لیے کسی نہ کسی مسیحا کے آنے کا انتظار تھا۔کیا ان کے لیے کوئی مسیحا آئے گا ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل کا لاؤنج کا ماحول اس وقت ہلکا پھلکا تھا۔صبح والی لباس میں ملبوس شمس سلطان نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر رکھی تھی۔اور صوفے پہ ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔اس کے ساتھ ہی فروا بیٹھی تھی ٹی وی پہ چلتی خبروں سے معراج سلطان کو ملتی ذلت سے محظوظ ہوتی۔مہر ماہ وہاں نہیں تھی وہ یوسف سلطان کے کمرے میں تھی۔سفیر اپنے کمرے میں بتیاں بجھائے سوگ میں تھا دفتعاً لاونج کے دہانے پہ کوئی آ کر کھڑا ہوا۔شمس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اس کو دیکھا۔وہ اب تک کالج کی وردی میں تھا البتہ آنکھیں سرخ سوجی ہوئی تھیں۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ؟ " وہ زخمی آواز میں پوچھ رہا تھا۔"آپ اچھے سے جانتے تھے وہ سب کچھ ایک الزام ہے۔آپ اس سب کی تائید کیسے کر سکتے ہیں ؟ وہ آپ کے بھائی تھے اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کون کرتا ہے ؟ " اس کی آواز آخر میں پھٹ پڑی تھی۔بے بسی سے غم سے یا پھر غصے سے۔

فروا نے ایک بیزار نظر اس پہ ڈالی۔شمس بازو سینے پہ لپیٹے سیدھا ہو بیٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہارا باپ کرپٹ تھا۔ڈرگ ڈیلر تھا۔اس کی وجہ سے کئی لوگوں نے اپنی جان کھوئی ہے اور کئی لوگوں نے اپنے عزیز کھوئے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ میں ان پہ لگنے والے اس کیچڑ سے پاؤں بچا کر گزر جاتا تو میں ایسا نہیں کر سکتا۔میں تمہارے باپ کی طرح کرپٹ اور گھٹیا نہیں ہوں۔ "

" میرے باپ کے بارے میں اس طرح مت بولیں۔"وہ پوری قوت سے دھاڑا۔آواز سن کر حسینہ اپنے کمرے سے نکل آئی تھیں۔مہر بھی شور شرابے کا سن کر اسی طرف آ رہی تھی۔

" یہاں آ کر ہمارے سامنے بکواس کرنے سے بہتر ہے کہ کوئی ثبوت لاؤ۔"فروا نے حقارت سے کہا تھا۔

" اس وقت تمہارا باپ ملکی ناسور کے نام پہ ٹرینڈ کر رہا ہے۔اگر غیرت ہے تو جاؤ لوگوں کا منہ بند کرو۔

" وہ اپنی جگہ سے اٹھ آئی تھیں اور اب اس کے سامنے کھڑی تھی شمس بھی اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

" میرے باپ سے زیادہ گھٹیا آپ ہیں اور ان۔۔۔۔"اس سے زیادہ وہ بول نہیں سکا۔ شمس کے بھاری ہاتھ کا تھپڑ اس کے چودہ تبق روشن کر گیا تھا۔وہ ابھی ایک اور تھپڑ مارتا جب اس کا ہاتھ کسی نے پکڑا تھا۔شمس نے غصے سے بھری سرخ آنکھوں کے ساتھ اس کو دیکھا۔وہ حسینہ تھیں۔سرخ شیرنی جیسی آنکھیں چہرے پہ غضب لیے اسے دیکھ رہی تھیں اور پھر اگلے ہی لمحے ان کا ہاتھ اٹھا تھا اور شمس کے رخسار پہ چھاپ چھوڑ گیا۔

شمس حقا بقا رہ گیا۔اس کے جسم میں جیسے کوئی جنبش ہی نہ ہوتی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فروا طیش سے آگے بڑھی کہ حسن کو مار سکے یا دھکا دے سکیں لیکن اگلے ہی لمحے حسینہ نے ایک بھاری تھپڑ اس کے گال کی زینت بنایا تھا۔وہ شیرنی کی طرح کھڑی تھیں۔حسن کو اپنے پیچھے کیے اس کے سامنے ڈھال بن کر جیسے کوئی انہیں روکے تو اس کی ماں اسے روئے۔

" جرات کیسے ہوئی میرے بچوں پہ ہاتھ اٹھانے کی ؟ " وہ غرائی تھیں۔"اگر میرے بچوں کو ہاتھ لگایا تو چیر دوں گی میں۔میرا شوہر مرا ہے میں ابھی زندہ ہوں۔یہ گھر جتنا تمہارا ہے اتنا میرا ہے۔میرے بچوں کو ہاتھ لگانے کا سوچنا بھی نہیں شمس۔"وہ انگلی اٹھا کر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں بلکہ کہہ کیا رہی تھیں دھاڑ رہی تھیں۔شمس فروا اور ان کے پیچھے کھڑی مہر سب ساکن تھے ساکت تھے۔

" میں آپ کو ابھی اور اسی وقت اس گھر سے نکال سکتا ہوں۔تمیز سے بات کریں۔جرات کیسے ہوئی آپ کی مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی ؟ "شمس ابھی تو شاک سے نکلا تھا۔

" ابھی تو صرف تھپڑ مارا ہے شمس۔اگلی بار ہاتھ کاٹ دوں گی بلکہ اس ہاتھ کو اسی وقت کاٹ دینا چاہیے تھا جب یہ ہاتھ میری بیٹی پہ اٹھا تھا یا پھر تب جب یہ پہلی بار میرے بیٹے پہ اٹھا تھا۔لیکن اب بھی دیر نہیں ہوئی۔ایک ایک کو سڑک پہ گھسیٹوں گی چوراہے پہ لٹکاؤں گی اگر کسی نے میرے بچوں کو ہاتھ لگایا تو میں ایک ایک کی جان کو آؤں گی۔"ان کی آواز بلند تھی شیرنی کی طرح ایک ماں کی طرح۔

" ماما آپ اندر چلیں۔۔۔"مہر نے ان کو کندھوں سے تھام کر لے جانا چاہا لیکن حسینہ نے بری طرح اس کو خود سے دور جھٹکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم آج یا تو میری طرف رہو یا پھر اپنے سسرال کی طرف۔مجھے اندر لے جا کر میری آواز مت دباؤ۔ " انہوں نے تو گویا آج سب کو حیران کرنے کی قسم کھا رکھی تھی۔فروا اور مہر ٹکر ٹکر ان کا چہرہ دیکھے گئیں۔

" ماما میں۔۔میں کیا کہہ سکتی ہوں۔میں نیوٹرل ہوں۔یہ آپ لوگوں کا مسئلہ ہے میں۔۔۔"

" تم نیوٹرل نہیں لالچی اور حریص ہو۔تم بے غیرت ہو مہر ماہ۔"اور یہاں سلطان منزل کے مکینوں پہ پورا آسمان گرا تھا۔مہر ماہ مارے شاک کے دو قدم پیچھے ہوئی۔فروا نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا شمس کی زبان تالو سے چپک گئی اور حسن وہ تو پہلے شاک سے بھی باہر نہیں آیا تھا۔حسینہ اب بھی کہہ رہی تھیں۔ "میں نے تم جیسی خود غرض لالچی حریص اور بے وقار عورت نہیں دیکھی۔تم نیوٹرل نہیں ہو ، بے غیرت ہو۔جب تمہاری بہن پٹ رہی تھی تم تب بھی یہی تھیں۔جب حسن مار کھا رہا تھا تم تب بھی یہی تھی اور آج جب یہاں میں کھڑی ہو کر اپنے بچوں کے لیے لڑ رہی ہوں تم آج بھی بے غیرت ہو ۔"

" ماما میں۔۔۔"اس نے کچھ کہنا چاہا۔

" مامی۔۔۔ماما نہیں مامی کہو۔"انہوں نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔"آج تم نے میری تربیت میری پرورش اور میرا پیار ہر ایک کا صلہ جس طرح دیا ہے اس کے بعد مجھے ماں مت کہو۔ میری اپنی بیٹی ہے ہالے سلطان میری بیٹی ہے۔"مہر کی آنکھوں سے آج آنسو بہہ نکلے تھے۔ باقی تمام لوگ ساکت ہوئے انہیں سن رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" نگین ٹھیک کہتی تھی سانپوں کے بل سے سانپ نکلتے ہیں۔تم بھی ویسا ہی ایک سانپ ہو۔سانپوں کو دودھ تب تک پلاؤ جب تک نقصان نہ دیں۔جس دن ان کا زہر جسم کو سبز کرنے لگے اس دن ان کا سر کچل دینا چاہیے۔تم جیسی سانپ کے ساتھ تو پہلے دن ہی یہی ہونا چاہیے تھا۔"وہ پھنکار رہی تھیں مہر ماہ شل تھی۔اس کی زبان گنگ تھی ہر لفظ جیسے مر گیا تھا۔

" تم میری بیٹی کو ایکسپلائٹ کرتی رہی میری بیٹی کو ہمیشہ کمتر محسوس کرواتی رہی لیکن میں خاموش رہی۔ میں اندھی نہیں تھی مہر ماہ۔مجھے سب دکھتا تھا۔میں بس گلٹی تھی اور آج۔۔"انہوں نے سرخ آنکھیں اس کی بھوری آنکھوں میں گاڑ دیں۔"آج میں گلٹی بھی نہیں ہوں۔میرے بچوں کی طرف جو کوئی بھی آنکھ اٹھا کر دیکھے گا میں آنکھیں نوچ لوں گی یاد رکھنا۔"وہ انگلی اٹھا کر وارن کرتی حسن کو اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گئیں۔اور جب کوئی ماں اپنے بچوں کے لیے اٹھ کھڑی ہو تو تمھیں چاہیے کہ اس سے خوف کھاؤ۔سلطان منزل میں قبروں جیسا سناٹا چھا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کتنی بیتی کتنی باقی رہی کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔فجر کی اذانیں بلند ہوئیں۔نہ کوئی عمر کے لیے آیا، نہ کسی نے ہالے کے آنسو پونچھے، نہ کسی نے ہارون کو موٹیویٹ کیا، نہ کسی نے لیل کو یتیم سمجھ کر ترحم سے دیکھا۔فجر کا وقت تھا جب عمر اٹھ کھڑا ہوا۔اگلے کئی لمحات میں وہ کچن میں کھڑا تھا۔سبزیاں کاٹی جا رہی تھیں۔گوشت بھونا جا رہا تھا۔سلاد بن چکی تھی۔وہ بس دیوانہ وار ایک کے بعد ایک ڈش بنا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ مہارت سے چل رہے تھے۔آنکھیں خالی سپاٹ تھیں۔صبح کی پو پھوٹی لیکن اب تک وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کوئی پندرہ ڈشز بنا چکا تھا۔گھر کا راشن ختم ہونے کو تھا۔ہاتھ بے طرح دکھ رہے تھے۔ٹانگیں جواب دینے لگیں تھیں لیکن جنون تھا کہ ختم نہیں ہوتا تھا۔آگ تھی کہ بجھتی نہیں تھی۔اور پھر جب عمر حیات اپنے گھر کی ساری سبزیاں ، سارا گوشت اور سارے چاول ختم کر چکا تو اس کا جنون ذرا دیر کو تھم گیا۔جلتی روح پر سکون ہوئی۔آنکھوں کو قرار آیا۔وہ کچن کے سنک پہ جھکا اپنے چہرے پہ پانی کے چھینٹے مار رہا تھا۔پھر ہاتھ بڑھا کر میز پہ رکھا موبائل اٹھا کر آن کیا۔لا تعداد کالز ، ان گنت میسجز۔وہ باری باری سب کو ریپلائے کرتا جا رہا تھا۔یہاں سے وہاں گھومتے ہوئے فون پہ لوگوں سے بات کرتے ہوئے وہ دہرا رہا تھا۔

" مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔"اور جب ایک شیف اور پولیس والا اپنی جون میں واپس آجائے تو تمھیں چاہیے کہ اس سے ڈرو۔کچن سے آتی کھڑ پڑ کی آوازیں ، بلند آواز میں فون پہ بات کرتا عمر حیات اور بہتے ہوئے آنسو۔۔۔ہالے سلطان ان سب کے ساتھ اس گھاس سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ساری رات نہ کوئی عمر آیا ، نہ کوئی ہارون ، نہ حسن سب کے اپنے غم تھے۔سب کے اپنے مسئلے۔وہ اٹھی اور بھاری ہوتے قدموں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔اس کا لباس ملگجا سا تھا۔آنکھیں سوجھی ہوئی سرخ۔بال بکھرے ہوئے وہ کسی شاعر کی برباد ہوئی محبت لگ رہی تھی۔

اپنے کمرے میں آکر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنی آنکھیں دیکھیں۔پھر لباس دیکھا اور پھر اس نے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر اپنی نم آنکھوں کو رگڑا۔گردن تان لی اور سرخ لپسٹک اٹھا کر ہونٹوں پہ مل لی۔اس کے چہرے پہ اب کے شیطانی چمک تھی۔آنکھیں خالی تھیں جیسے کوئی آنسو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کبھی یہاں آیا ہی نہ ہو۔اور جب کوئی لڑکی سرخ لپسٹک لگا کر اپنے آنسو پونچھ کر گردن تان کر کھڑی ہو جائے تو تمھیں چاہیے کہ اس کے قہر سے ڈرو۔

اپنے کمرے میں بیڈ پہ اوندھے منہ گرا ہارون شاہد اس کی آنکھوں میں رت جگے کا خماز تھا۔موبائل بج بج کر خاموش ہو گیا تھا۔اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا گھنشام داس کا سیکریٹری نے اسے اسٹوڈیو آنے کا وقت اور جگہ بتا دی تھی۔یہ اس کا خواب تھا۔کیا کسی روگ کو یہ حق تھا کہ وہ خوابوں کو نوچ کھائے؟

وہ اٹھ بیٹھا کئی پل خالی خالی نگاہوں سے کمرے کو دیکھتا رہا اور پھر اس کی نظر اپنے اصل پہ پڑی۔اس کی ادھوری پینٹنگز وہ ٹھنڈے فرش پہ قدم رکھتا ایک پینٹنگ کے سامنے اسٹول رکھ کر بیٹھا۔ساتھ پڑی چھوٹی میز سے کلرٹیوب اور کلر پلیٹ اٹھائیں۔اب وہ رنگوں کو آپس میں مکس کر رہا تھا۔پھر برش کے بالوں نے رنگ کو چھوا اور اگلا لمحہ سب سے خوبصورت تھا۔ہارون شاہد کا رنگوں سے بھرا برش کینوس پہ اپنی چھاپ چھوڑ رہا تھا۔

جا چکی رات اور اترتی صبح نے ایک آرٹسٹ کو اپنے اصل کی طرف آتے دیکھا تو آسودگی سے آنکھیں موند لیں اور جب کوئی مصور اپنے رنگوں کی طرف لوٹ آئے تو وہ کسی طرح آپ کی زندگی میں سیاہ رنگ بھرے گا آپ کو اس کا اندازہ بھی نہیں ہو گا۔

لاؤنج کے فرش پہ بیٹھی لیل سکندر کی آنکھیں خشک تھیں جیسے وہ اپنے حصے کا رو چکی ہو۔بڑی بڑی آنکھوں میں اس وقت کچھ نہیں تھا۔وہ خالی تھیں۔سپاٹ سی۔چھوٹے بال کندھوں پہ گر رہے تھے۔دفعتاً

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے اپنے فون کو دیکھا کئی لوگ تھے جو اسے پراگریس رپورٹ طلب کر رہے تھے۔اس نے تکان سے فون اٹھایا۔کئی کالز آ چکی تھیں۔اس نے سب سے پہلے نمبر پہ کال کی فون اٹھا لیا گیا تھا۔

" تمہارا شوہر تمھیں چیٹ کر رہا ہے۔تمھارے دراز سے غائب ہونے والی انگوٹھی تمھارے شوہر نے اسی عورت کو گفٹ کی تھی اب اس کا ارادہ تمہارا وہ سیٹ چوری کرنے کا ہے جو اس نے تمھیں اینیورسری پہ دیا تھا۔"اور بس کھٹاک سے فون بند موبائل کے پار عورت ہیں ہیں کرتی رہ گئی۔لیل اسی روبوٹک انداز میں دوسرا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔گھنٹی بجی۔کسی بیس بائیس سال کے لڑکے نے ادھ سوئے جاگے انداز میں فون اٹھایا۔

" تمہارا دوست اس پہ تمہارا شک درست تھا۔میں نے اس کا انسٹاگرام ہیک کیا تھا۔وہ اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کر تمھارے فارم ہاؤس پہ چوری کروائے گا اور تمھارے دادا کے لائے گئے اینٹیک پیس لے جائے گا۔اس کی مد میں اسے لاکھوں روپے ملیں گے۔فارم ہاؤس میں کیمرے لگواؤ اور اپنے ارد گرد سیکورٹی بڑھاؤ۔"بغیر اس لڑکے کا جواب سنے اس نے کال کاٹ دی۔

اگلے ایک گھنٹے تک وہ مختلف لوگوں سے بات کرتی رہی اور ہر ایک کے ماضی مستقبل کے بخیے ادھیڑتی رہی۔پھر اس کے بعد وہ اٹھی تھی۔گردن سیدھی کیے بالوں کو ہاتھوں سے پیچھے جھٹکا۔آنکھیں بند کر کے کھولیں اور ایک گہری سانس لی۔بالآخر وہ مسکرائی۔ایک شیطانی مسکراہٹ۔وہ پر سکون تھی اور جب کوئی ہیکر اور انویسٹیگیٹر پر سکون ہو کر شیطانی انداز میں مسکرائے تو تمھیں چاہیے اس کے غضب سے ڈرو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چاروں بالآخر کھڑے ہو چکے تھے۔کسی نے کسی کو نہیں اٹھایا۔کسی نے کسی کو تسلی نہیں دی۔کسی نے کسی کے آنسو نہیں پونچھے۔ہر ایک اٹھا کھڑا ہوا کیونکہ انہیں خود کو کھڑا کرنا آتا تھا۔آپ کا محبوب شوق ، آپ کا کام ، آپ کا عشق ہی آپ کو اٹھا سکتا ہے کھڑا کر سکتا ہے۔آپ کا ٹیلنٹ ہی اپ کو ہیل کر سکتا ہے کیونکہ وہی آپ کا اصل ہے اور اپنے سب سے بڑے ہیلر آپ خود ہوتے ہیں۔

کچن میں کھڑا عمر حیات ، پینٹنگ کے آگے بیٹھا ہارون شاہد ، آئینے کے سامنے کھڑی ہالے سلطان اور اپنے لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھی لیل سکندر۔۔۔۔ان چاروں کے ہاتھوں میں موبائل تھا اور وہ اپنے واٹس ایپ گروپ میں میسج کر رہے تھے۔ٹون گونجی اور بیک وقت چار لوگوں کے میسج واضح ہوئے۔

"ہم کب مل رہے ہیں ؟ "

اور جب چار ایسے ہیلر لوگ ساتھ جڑ جائیں تو کازبین کو چاہیے کہ مر جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سفید ڈریس شرٹ کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے ، بالوں کو جیل سے جمائے ، سنجیدہ سپاٹ آنکھوں کے ساتھ وہ آفس جانے کو تیار تھا ہیون کے اسٹاف کے لیے وہ کہیں بندو بست کر چکا تھا۔کہاں کیسے ؟ یہ سب وہی جانتا تھا۔

اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترتا وہ نیچے جا رہا تھا جب ہالے کی آواز پہ رکا۔وہ اپنے کمرے سے نکل رہی تھی۔عمر آخری زینے پہ تھا اور وہ پہلے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہاری وجہ سے کچھ بھی نہیں ہوا عمر۔"وہ بولی تو عمر تھم گیا لیکن مڑا نہیں۔"تم گلٹی نہیں ہو تم جتنا کر سکتے تھے کر رہے ہو۔خود کو مت تھکاؤ۔"وہ اب بھی نہیں مڑا۔

" تم کل سے میری طرف نہیں دیکھ رہے میں جانتی ہوں کیوں۔تمھیں لگتا ہے ہالے الزام دے گی لیکن مجھے لگتا ہے یہ وقت کسی کو بھی الزام دینے کا ہے ہی نہیں خود کو بھی نہیں۔تم نہیں جانتے یہ سب کیسے ہوا کیوں ہوا لیکن جب شام میں تم واپس آؤ تو میں سننا چاہوں گی کہ عمر کو سب پتہ ہوتا ہے ۔کیا میں کچھ زیادہ مانگ رہی ہوں ؟ " اب کے وہ مڑا تھا ہالے گیلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی عمر مسکرایا۔ہالے اسے دیکھ کر مسکرائی۔کلفتیں زائل ہونے لگیں غم دور ہوئے۔

"کوئی ہالے کو ناں کر سکتا ہے کیا ؟ "اس نے گردن اٹھا کر پوچھا ہالے نے بس نفی میں سر ہلایا۔وہ چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا نرمی سے عقیدت سے پھر مڑ گیا۔وہ کھڑی رہی اسے جاتے دیکھتی رہی۔

وہ چلا گیا تو وہ بھی اندر آ گئی۔شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا عکس دیکھا۔نیلا گھٹنوں تک آتا برانڈڈ جوڑا ، کھلے بال ، سرخ لپسٹک لیکن کچھ تھا جس کی کمی تھی۔اس نے دراز کھولا نیلا زیورات کا ڈبہ باہر نکالا اسے کھولو تو اس کے اندر رکھے نیلے ہیروں کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی۔ہالے نے ان کو باہر نکالا اور باری باری دونوں کانوں میں پہنا۔

اب اسے مکمل محسوس ہوا تھا۔ہر انسان کے پاس اسکول لائف سے لے کر بڑھاپے تک مختلف چیزیں ہوتیں ہیں جو اسے تسلی دیتی ہیں ، اچھا محسوس کرواتی ہیں ، خوش قسمت تصور کرواتی ہیں، یا پھر ڈھارس دیتی ہیں۔کوئی اسکول بیگ ، کوئی گھڑی ، کوئی جیومیٹری ، کسی کے لیے اونچی ہیل تو کسی کا لکی پونی ٹیل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سٹائل یہ اصل میں بس چند چیزیں ہوتی ہیں لیکن ہر انسان کے لیے وہ مختلف ہوتی ہیں۔ہر انسان کے ان چیزوں کے ساتھ مختلف احساس جڑے ہوتے ہیں۔ہالے کے لیے "ہیرے " ڈھارس تھے تسلی تھے خوش قسمتی کی علامت تھے۔وہ ان کے ساتھ مکمل تھی۔

کانوں میں نیلے ہیرے اور پیروں میں اونچی ہیل پہنے وہ باہر آئی گاڑی میں بیٹھی اور یونیورسٹی کی جانب گاڑی موڑ دی۔اسے کہیں بھی آنے یا جانے کے لیے کسی ہارون شاہد یا عمر حیات کی ضرورت نہیں تھی ۔اگر وہ اپنے مسائل خود حل نہیں کر سکتی تھی تو اسے چاہیے تھا کہ ان مسائل میں جیے۔

یہاں سے چند کلو میٹر دور شمس کے آفس کی بلڈنگ میں آؤ تو عمر حیات اپنے آفس میں فائل پہ سر جھکا ئے ہوئے تھا۔دفتعاً ایک ہلکی سی دستک ہوئی۔عمر نے مٹھی بھینچ لی۔کنپٹی کی رگ پھڑکنے لگی تھی۔وہ بس جبراً خود پہ ضبط کیے بیٹھا رہا۔وہ آئے عمر کے سامنے والی کرسی کھینچی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھے پھر عمر کو دیکھا ان کے چہرے پہ واضح اضطراب تھا۔

"کل۔۔۔جو کچھ بھی ہوا تم نے اس بارے میں اب تک کچھ کہا نہیں ؟ " بے حد کوئی سرسری لہجہ تھا ۔عمر نے سنجیدگی سے انہیں دیکھا۔

"اور آپ کے لیے میرا کچھ کہنا اتنا اہم کیوں ہے ؟ " لمحے بھر کو شمس گڑبڑائے تھے لیکن پھر سنبھل گئے۔

"ظاہر ہے تم نے ان کے ساتھ اتنا عرصہ کام کیا ہے تمھیں کیا لگتا ہے بھائی جان ایسے تھے ؟ " وہ نہ جانے کیا سننا چاہتے تھے۔عمر نے غور سے ان کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر آپ یہ جاننے آئے ہیں کہ کل میرے ایکس باس کے خلاف جن الزامات کی تائید آپ نے کی ہے اس کے بعد میرا رد عمل کیا ہو گا تو میں آپ کو بتا دوں کہ مجھے فرق نہیں پڑتا۔" لمحے بھر کو شمس کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔

" اور مجھے فرق اس لیے نہیں پڑتا کیونکہ میں جانتا ہوں معراج صاحب ایسے نہیں تھے۔چاہے آپ چاہے ساری دنیا ان کے خلاف بولے لیکن عمر کو فرق نہیں پڑے گا۔میرے لیے وہ عظیم تھے اور رہیں گے۔باقی یہ آپ دونوں بھائیوں کا معملہ ہے۔دیکھ لیجیے کیا کرنا ہے۔"وہ لا پرواہی سے کہہ کر دوبارہ فائل پہ جھک گیا۔شمس اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے رہے کیا وہ کچھ زیادہ سوچ رہے تھے ؟ یہ آدمی اگر انتقام یا پھر کسی قسم کے شر کے لیے آیا ہوتا تو کیا اس طرح معراج سلطان کی وکالت کرتا ؟ کیا یہ اداکاری نہ کرتا ؟

" تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو۔ہو سکتا ہے یہ سب سچ ہو ؟ " عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا پھر چہرہ اٹھا کر ان کو دیکھا۔

" میں ہیون میں ایک عرصہ تک کام کرتا رہا ہوں۔ایک عرصہ جج صاحب کے آگے پیچھے رہا ہوں۔دو منٹ صرف دو منٹ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ ڈرگز کا الزام جھوٹا ہے۔شیر علی بکواس کر رہا ہے اور پولیس بکی ہوئی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" کیسے ؟ "وہ جاننا چاہتے تھے۔عمر آگے کو ہوا ان کی آنکھوں میں دیکھا۔"ڈرگز کے پیکٹ دیکھے ہیں آپ نے شمس صاحب ؟ کتنے اجلے صاف اور کورے ہیں ؟ لمحے بھر کو شمس سانس نہیں لے سکا عمر کہے گیا۔

" معراج سلطان کی موت کو تین ماہ ہونے والے ہیں ان تین ماہ میں کیا ان پیکٹس پہ ذرا بھی گرد نہیں چڑھی ؟ یا پھر وہ شیر علی اپنا کروڑوں کا مال ہیون میں چھوڑ کر سکون سے بیٹھا رہا ؟ اس کی ماں کا میکہ تھا ہیون ؟"

"دوسرا میں نے ہیون میں کئی جگہ ایسے ایسے کیمرے لگا رکھے ہیں جو لوگوں کی نگاہوں سے بھی اوجھل ہیں۔اگر میں ان کی فوٹیج لے آؤں اور کل کی تاریخ میں ڈرگز رکھتے ان بندوں کو میڈیا کے سامنے لے آؤں تو کیا ہوگا ؟ " وہ سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا اور شمس کے مانو شہہ رگ پہ پیر رکھ رہا تھا۔

" رفیق کہتا ہے کہ وہ ڈرگ تین ماہ پرانی ہے لیکن تین ماہ پہلے میں نے بذات خود شیر علی کے گودام اور سارے اڈوں پہ چھاپہ مار کر اس کی ساری ڈرگز ضبط کر لی تھی۔وہ کروڑوں کا مال تھا۔کیا دوبارہ صرف چند دنوں میں شیر علی اتنا ہی مال لا سکتا ہے ؟ " اس کی زیرک آنکھیں۔کچھ باور کروا رہی تھیں ۔وہ سانس روک دینے کے انداز میں کہے جا رہا تھا۔

" جو لوگ معراج سلطان کے خلاف وکٹمز بن کر آئے ہیں میں ان کا اگلا پچھلا یہاں تک کہ ان کی چھٹی کے دودھ کا حساب بھی لا سکتا ہوں اور پھر میں دیکھوں کون میرے۔"انگلی سے سینے پہ دستک دی۔"جج صاحب کے بارے میں بکواس کرتا ہے۔میں ان کی کریڈیبلیٹی اتنی خراب کر سکتا ہوں کہ جب وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عدالت میں گواہی دینے آئیں گے جج ان کے چہروں پہ باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر لعنت بھیجے گا۔" شمس سفید مردہ ہوتے چہرے کے ساتھ بیٹھے تھے۔اتنے عرصے کا پلان اس نے دو منٹ میں ہوا کر دیا تھا۔

" ایک تیسری بات شمس صاحب۔وہ آدمی جس نے قتل کی ذمہ داری قبول کی ہے تین ماہ پہلے وہ ایک ڈاکے میں پکڑا گیا تھا اور اس کے سیدھے بازو پہ میں نے اپنے ہاتھوں سے گولی ماری تھی۔جج صاحب کا قتل اس گولی والے واقعے کے چھ دن بعد کا ہے کیا کوئی ایسا آدمی جس کے بازو پہ تین گولیاں لگی ہوں وہ کسی تنو مند سے انسان کا گلا دبا سکتا ہے ؟ کیا میرے لیے اس کی میڈیکل رپورٹس لانا مشکل ہے ؟ " اس کی آنکھیں برف کی طرح بے تاثر تھیں خالی بالکل خالی خوف زدہ کر دینے والی۔

" تم کیوں خاموش ہو عمر۔تم نے کچھ کیا کیوں نہیں ؟ " وہ سوکھتے گلے کے ساتھ بہ مشکل پوچھ سکے۔عمر نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

Once a police officer is always a police officer

" اس سب کو ایکسپوز کرنے میں میرا کوئی فائدہ نہیں ہے شمس صاحب۔پولیس والا بغیر فائدے کے اپنی ماں کا کام بھی نہیں کرتا میں کیوں کوئی دشمن بناؤں ؟ آفٹر آل میں ایک فیملی پرسن ہوں۔میں اپنی بیوی اور اپنی زندگی میں مزید مشکلات کیوں پیدا کروں ؟" وہ سادگی سے کہہ رہا تھا۔اسی لمحے وہ مسکرائے۔یہ وہ لمحہ تھا جب انہوں نے سارے خدشے سارے واہمے دور جھٹک کر عمر پہ اعتبار کرنا چاہا۔ یہ وہ نہیں تھا جو دکھتا تھا یہ الگ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم ٹھیک کہتے ہو تمھیں اس سب میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔اچھی جاب ہے ، بیوی ہے ، فیملی بناؤ اور خوش رہو۔"شمس اب ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہا تھا عمر نے بھی سر ہلا دیا۔

" کل بدر الدین حیدر ڈیل فائنل کرنے آ رہا ہے۔تم نے سارا کام دیکھ لیا ہے ناں ؟ "

" جی سب فائنل ہے اور۔۔۔"اب وہ دونوں کاروبار کی باتیں کر رہے تھے دور کہیں عمر کا دل خالی تھا۔ لیکن کچھ لوگوں کو کھڑا ہونا پڑتا ہے یہ ان کی مضبوطی نہیں مجبوری ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام ڈھل چکی تو وہ تھکا ماندہ گھر چلا آیا۔گاڑی پارک کر کے وہ لان میں آیا تو یہاں پہلے سے ہی کئی لوگ موجود تھے۔نیلی شرٹ اور کھلی پینٹ میں ملبوس لیل ٹی شرٹ اور جینز میں ہارون۔شرٹ اور شارٹس میں بیٹھا حسن اور صبح والے جوڑے میں نک سک سے تیار ہالے سلطان اس کی چھب ہی نرالی تھی۔

ہالے کے ہاتھ میں کافی کا مگ تھا۔عمر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا آیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا۔کنپٹی کو انگلیوں سے دبایا پھر گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا۔ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اس کے ہاتھ سے مگ لے لیا **(لو جی سارے ڈرامے اسی مگ کے لیے تھے)**وہ سیدھا ہو کر بیٹھا سب کے چہروں کو باری باری دیکھا کافی کا گھونٹ بھرا روح تک تازہ ہو گئی۔"کل کورٹ میں سماعت ہے فیصلہ جج صاحب کے خلاف آئے گا ان کی ساکھ تباہ ہو جائے گی۔ساری دنیا ان کے خلاف باتیں کرے گی۔آپ سب جانتے ہیں ناں ؟ " وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔بیک وقت ہر ایک نے سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب تم لوگ کیا کرو گے ؟ " یہ حسن تھا جو شاہ تاج کے گھر کی کہانی سن چکا تھا۔اسے اب امید تھی کہ یہ سب ضرور کل تک کوئی نہ کوئی حل نکال ہی لیں گے۔ان چاروں نے حسن کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو۔گلا کھنکھارا ایک عزم ایک جوش ایک مسکراہٹ۔

" ہم کریں گے یہ۔۔۔:وہ لمحہ بھر کو رکے حسن اشتیاق سے ان کو دیکھ رہا تھا۔

" کہ ہم کچھ نہیں کریں گے۔"ایک چھنا کے سے سارا فسوں ٹوٹ گیا۔امیدوں پہ پانی پھر گیا۔حسن نے شاکی آنکھیں اٹھا کر باری باری ان سب کو دیکھا۔

لیل اب کے سبھاؤ سے بولی۔

" دیکھو بچے اگر میں نے ان کی بینک ٹرانزیکشن یا پھر ان کے سیکریٹس میں گھسنے کی کوشش کی تو پکڑی جاؤں گی۔ان کے پاس اس وقت ملک کا سب سے بڑا ہیکر ہے۔یہ وقت ٹھیک نہیں ہے۔وہ سب چاک و چوبند ہیں۔آنکھیں کھولے بندوق اٹھائے گھات لگا کر بیٹھے ہیں۔ذرا سی کوتاہی ذرا سی بھنک اور پھر ہم سب ختم۔"

عمر نے اس کی بات کی تائید کی۔"نہ ہم اس وقت اپنی عقل استعمال کر سکتے ہیں نہ طاقت اور اگر کر بھی لیا جج صاحب کو اس میس سے نکال بھی دیا تو اگلی بار وہ ایک زیادہ موٹا اور زیادہ بھاری پھندہ ڈالیں گے۔ایک نئی ذلت اور نیا الزام۔"وہ آگے کو ہوا سنجیدگی اور متانت سے کہہ رہا تھا۔

" پھر کیا ہو گا جانتے ہو ؟ "الزام " کی تردید ہو سکتی ہے۔"الزامات " کی نہیں۔ جھوٹ اگر بار بار بولا جائے تو سچا لگنے لگتا ہے۔آج میں اور ہم سب مل کر اس کیس کو کمزور اور بے بنیاد کر دیں گے۔جج

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صاحب کی ساکھ واپس آجائے گی لیکن پھر بھی کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔لوگ چند دن #ہم شرمندہ ہیں لگائیں گے اور پھر بھول جائیں گے۔وہ لوگ ہماری طاقت جان لیں گے۔ہمیں پہچان لیں گے دشمن سے جیتنا ہو تو اس سے زیادہ مضبوط نہیں بنا جاتا بلکہ اس سے کمزور بن کر اس کی طاقت کی آخری حد دیکھنی ہوتی ہے اور پھر ایک لائحہ عمل تیار کرنا ہوتا ہے۔ہم خاموش رہیں گے تاکہ دشمن کھل کر سامنے آ سکیں۔وہ سکون سے سو سکے تاکہ وہ "**چوکنا**" نہ ہو اور تب ہمارا وار ہو گا آخری اور کاری وار۔"

" لیکن تم لوگ بابا پہ اس طرح الزام لگے رہنے دو گے ؟ کیا بابا ڈیفنڈ ہونا ڈیزرو نہیں کرتے ؟ " حسن کو اب تک ان کی منطق سمجھ نہیں آ سکی تھی۔اب کے عمر کچھ نہیں بولا۔آنکھوں سے ہالے کو اشارہ کیا اس نے کہنا شروع کیا۔

" دیکھو حسن یہ پہلا الزام ہے۔لوگ ابھی اس کے used to نہیں ہوئے۔اگر ہم اس کی تردید کریں گے تو کل پرسوں ہمارے دشمن ایک نیا الزام لگائیں گے۔ابھی جو لوگ مشتعل ہیں کل وہ لوگ اس جھوٹ پہ ایمان لے آئیں گے۔ابھی جو لوگ ڈیفنڈ کر رہے ہیں کل تھک جائیں گے۔ہر بار کا الزام کوئی نہیں جھیل سکتا۔بار بار الزام لگنے سے کریڈبلٹی خراب اور کردار مشکوک ہو جاتے ہیں۔ہم آج صفائی دیں گے تو کل ایک اور صفائی دینی پڑے گی۔لوگ ہر بار یقین نہیں کریں گے لوگ کچھ اس طرح کی باتیں بولیں گے۔"ہاں بھائی ہر دفع ان پہ ہی الزام لگ جاتا ہے آخر کچھ کیا ہو گا تب ہی تو اتنے الزام لگے ہیں۔"کیا تم یہ سب جھیل سکو گے ؟ بار بار بولا جانے والا سچ جھوٹا لگنے لگتا ہے۔ہم ایک ہی بار سچ بولیں گے صحیح وقت پہ صحیح جگہ پہ۔فی الحال ہمارے دشمنوں کو سمجھنے دو کہ معراج

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلطان لا وارث تھا۔ان کی اولاد بے مراد تھی اور ہیون میں رہنے والے بچے بے حس سمجھ آئی ؟ "

اس نے بات ختم کر کے حسن کو دیکھا وہ بس اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

" تمھارے پاس کوئی پلان ہے عمر ؟ " اب کے ہارون نے سوال کیا تھا۔

عمر نے سر ہلایا۔"میں نے جس دن وردی پہنی تھی اس دن مجھ سے میرے سینئر نے کہا تھا کہ پولیس قانون بھی ہے ، قانون توڑنے والی بھی اور بنانے والی بھی۔لوگ کہتے ہیں پولیس والے کی دشمنی اچھی نہیں ہوتی۔میں کہتا ہوں پولیس کی دوستی بھی اچھی نہیں ہوتی۔"اس نے آنکھیں اٹھا کر ان سب کو دیکھا سنجیدہ برف آنکھیں۔

" میں کہانی کا وکٹم بنتے بنتے تھک گیا ہوں۔اب میں کہانی کا ولن ہوں۔ " مسکراتے ہوئے وہ اٹھا۔یہ عام مسکراہٹ نہیں تھی یہ سازش تھی انتقام تھی۔

" چلو چل کر کھانا کھاتے ہیں۔اس کے بعد میٹنگ کریں گے۔"

" کہیں ہم خواب تو نہیں دیکھ رہے ؟ تم ہم پہ اپنے پیسے خرچ کرو گے ؟ صدمہ دماغ پہ چڑھ گیا ہے کیا ؟ " لیل اس کو دیکھتے ہوئے اٹھی۔ہارون بھی کھڑا ہوا۔

" آج صبح اپنا دماغ ٹھیک کرنے کو جو میں نے اپنے گھر کا آدھا راشن ختم کیا ہے اسے ٹھکانے بھی تو لگانا ہو گا ناں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے تو حیرت ہو رہی تھی اتنے خرچے کے بعد بھی تم بے ہوش نہیں ہوئے ؟ " ہالے کہتے ہوئے اٹھی۔اب وہ پانچ لوگ اندر جا رہے تھے۔عمر جواب میں کچھ کہہ رہا تھا حسن مسکرا رہا تھا۔بالآخر سب کچھ نارمل ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

چند روز بعد

معراج سلطان کو کورٹ نے گلٹی قرار دے دیا تھا۔ہیون اب شمس کا تھا۔وہ عوام کی نظر میں ہیرو بن چکا تھا۔سارا اسٹاف بدل چکا تھا۔نئے اسٹاف کے ساتھ ایک سال کے بچے سے لے کر اٹھارہ سال کے بچوں تک کوئی مانوس نہیں تھا۔عمر اب بھی باقاعدگی سے ہیون جاتا تھا اور وہاں کے بچوں اور بڑوں کو اب اسی کا سہارا تھا۔شمس کی کمپنی کو عمر کی ڈیل سے فائدے ہو رہے تھے۔ سفیر اس دن کے بعد سے مہر ماہ کے ساتھ کسی غیر ملکی سفر پہ تھا۔عمر اور اس کی کوئی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ہالے کے پیپر ختم ہونے کو تھے حسن بھی مارے باندھے کالج جانے لگا تھا۔زندگی دوبارہ ڈگر پہ چل نکلی تھی لیکن کچھ تھا جو ادھورا اور چھوٹ سا گیا تھا۔کوئی بے بسی تھی کہ معراج سلطان کو گنہگار سن کر محسوس ہوتی تھی۔

موجودہ دن میں عمر حیات ہالے کی یونیورسٹی کے باہر گاڑی روکے کھڑا تھا۔سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ نیلی دھاری دار پینٹ پہنے ، بالوں کو حسب عادت ماتھے پہ گرائے وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ نارنجی پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس ہالے سلطان کو دیکھ کر اس نے ہاتھ ہلایا۔وہ اسے دیکھتی حیران سی چلی آئی

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے لگا تھا عثمان لینے آئے گا۔"وہ اس کے قریب آ کر بولی۔

" اصل میں کیا ہے میں ہارون شاہد نہیں ہوں لیکن مجھے بھی گاڑی سے ٹیک لگا کر آپ کا انتظار کرنا اچھا لگتا ہے۔"اس نے ہالے کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ہالے بس مسکرا دی۔تھوڑی دیر تک دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی بالآخر عمر نے کہنا شروع کیا۔

" میں دوبارہ اس مال میں گیا تھا۔ویسی ہی ایک ساڑھی اب بھی مل رہی ہے اگر آپ۔۔۔۔۔"

" نہیں عمر۔"ہالے نے قطعیت سے اس کی بات کاٹی۔

" مجھے اب وہ نہیں چاہیے۔تمھارے پیسوں سے نہیں چاہیے۔"عمر نے گہری سانس لی۔

" دیکھیں ہالے ہر چیز ہر ایک کے لیے نہیں ہوتی۔کچھ چیزیں ہوتی ہیں جن پہ کمپرومائز کیا جاتا ہے۔جن پہ دل مارا جاتا ہے۔جن کے بغیر رہنا سیکھنا ہوتا ہے۔اب آپ ایلیٹ کلاس کی وہ مغرور لڑکی نہیں ہیں۔ اب آپ کو کئی چیزوں پہ دل مارنا ہو گا اچھے کھانے ، بڑے بڑے ریستوران ، لاکھوں روپوں کی شاپنگ یہ سب اب آپ افورڈ نہیں کر سکتیں اگر میرے پیسے چاہیے۔۔۔"

" تم نے میری پوری بات نہیں سنی عمر حیات۔"ہالے نے اس کے چہرے پہ نظر جمائے مستحکم لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" میں نے کہا مجھے اب وہ ساڑھی "**تمہارے** " پیسوں سے نہیں چاہیے کیونکہ میں اسے اپنے پیسوں سے خریدوں گی۔میں کماؤں گی۔"اور یہاں عمر کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے ابلنے کو تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ۔۔آپ کمائیں گی ؟۔۔۔آپ جاب کریں گی ؟ " وہ شاکڈ سا پوچھ رہا تھا ہالے نے اثبات میں سر ہلایا۔

" میں نے زندگی میں کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔کبھی دل نہیں مارا۔میں کیوں یہ عادات اپنے اندر ڈالوں صرف اس لیے کیونکہ میرے پاس اپنے کارڈز نہیں ہیں تو میں شاپنگ مال سے خالی ہاتھ آؤں ؟ اونچی ہیل کو بس شوکیس سے دیکھتی رہوں ؟ یہ میں نہیں ہوں ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی نے کبھی دل مارنا سیکھا ہی نہیں کبھی کم پہ گزارے کیے ہی نہیں۔" وہ گردن اٹھائے زعم سے کہہ رہی تھی۔

" میں تین لاکھ کی ساڑھی بھی خریدوں گی اور بڑے بڑے ریستوران بھی جاؤں گی کیونکہ میرے پاس بھی وہی ہاتھ ہیں جو تمھارے پاس وہی دماغ ہے جو لیل کے پاس اور اتنی ہی سیلف ریسپیکٹ جتنی نفیسہ حیات کے پاس۔"عمر چونکا نہیں ظاہر ہے اسے سب پتہ ہوتا ہے۔

" میرے لیے کمانے کی وجہ میری آسائشات ہوں گی ، میرا لائف سٹائل ہوگا ، میری شاپنگ ہوگی۔ عورتوں کو کمانا چاہیے اپنے لیے ضرور کمانا چاہیے تاکہ جب ان کو سرخ ساڑھی اور اونچی ہیلز کے لیے دل نہ مارنے پڑیں۔ٹریول اور ریستوران کے بلز کے لیے اپنے گھر کے مردوں کے کارڈز کا انتظار نہ کرنا پڑے۔"وہ خاموش ہوئی تو سارے میں خاموشی چھا گئی۔عمر چپ تھا۔شاید وہ کچھ سوچ رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد اس نے گاڑی ایک مصروف سی شاہراہ پہ لا کر روکی۔آس پاس عمارت بڑے بڑے دکان اور یہیں سے اگر نظر اٹھا کر دیکھو تو گاڑی جہاں رکی تھی اس کے سامنے پھولوں سے ڈھکی چھوٹی سی عمارت پہ لکھا تھا "ڈاکٹر غزالہ روحی " ماہر نفسیات۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ہم یہاں کیوں آئے ہیں ؟ " ہالے نے موبائل سے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا چہرے پہ خوف سا پھیل گیا۔

" میں نے آپ کے لیے اپائنٹمنٹ لی ہے۔یہ ضروری ہے ہالے۔"اس نے کہتے ہوئے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

" یہاں سے چلو ابھی کے ابھی میرا دم گھٹ رہا ہے چلو جلدی۔۔۔۔"وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ بول رہی تھی۔ساتھ عمر سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش بھی کی جسے اس نے گرفت سخت کر کے ناکام کر دیا۔وہ بس سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں فکر تھی۔نرمی تھی۔"یہ ضروری ہے ہالے ۔بیماری کا علاج ضروری ہوتا ہے آپ ۔"

"تم سمجھ کیوں نہیں رہے میں پاگل نہیں ہوں۔"وہ مارے بے بسی کے رو دی۔

" آپ پاگل نہیں ہیں۔بس الجھی ہوئی ہیں اپنے ماضی میں کہیں یا شاید حال میں۔اندر بیٹھی عورت آپ کے ساتھ مل کر اس الجھن کو سلجھائے گی اور بس۔"ہالے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔آنسو اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے۔چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔

"میں نہیں جا سکتی۔میں نہیں ہوں بیمار پلیز یہاں سے چلو پلیز عمر لوگ دیکھیں گے لوگ مجھے پاگل کہیں گے۔سب مجھے ڈس اون کر دیں گے پلیز یہاں سے چلو۔"وہ روتے ہوئے اس کی منت کر رہی تھی۔عمر اب بھی ہلکی اور نرم آواز میں کہے جا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" آپ پاگل نہیں ہیں۔جس طرح بخار زکام اور سر درد جسم کی بیماریاں ہیں ، اسی طرح دماغ بھی جسم کا ایک حصہ ہے۔اور بیمار ہے۔جب کسی اور جسمانی بیماری پہ کوئی شرم کوئی عار نہیں محسوس ہوتی تو دماغ کی باری پہ سوسائٹی سٹینڈرڈز کیوں ہالے؟ " وہ ایسے سمجھا رہا تھا جیسے سامنے کوئی پانچ سالہ بچی ہو۔ہالے کے آنسو مزید روانگی سے بہنے لگے۔

" مجھے نہیں پتہ مجھے کچھ نہیں پتہ بس یہاں سے لے چلو پلیز پلیز یہاں سے چلو۔"وہ عمر کے ہاتھ کو بلند کیے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔پھر یکدم اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

" تم ایسا کرو تم میرا علاج کر لو۔تم کتنی اچھی اور سمجھداروں والی باتیں کرتے ہو۔ہاں یہ ٹھیک ہے تم مجھ سے بات کرو۔ڈاکٹر بھی تو یہی کرتا ہے ناں پلیز تم مجھ سے بات کر لینا۔"عمر نے تاسف سے اس کو دیکھا۔اس کے ہاتھ کو نرمی سے ایک بار پھر تھام لیا۔"انسان زمین پہ اللہ کی طرف سے بھیجا گیا نائب ہے ہر انسان کے ذمے اللہ نے مختلف کام لگا رکھے ہیں۔"وہ ہالے کی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

" میرا کام مختلف ہے جس کام کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے میں وہ کر رہا ہوں۔ یہ میرا کام نہیں ہے اللہ کی تفریق مختلف ہے۔ڈاکٹر کو اس کا کام کرنا ہوتا ہے ہالے۔کوئی اس کا کام نہیں کر سکتا۔میں کیسے کروں ؟ " ہالے نے اب کے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑوایا اس کی آنکھیں اجنبی ہونے لگیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم نے مجھے ایک بار پھر دھوکہ دیا ہے۔یہاں لانا۔۔۔دھوکہ تھا۔میری بیماری جان کر اس کا اس طرح اشتہار لگانا برے دوستوں کی نشانی ہے۔تم مجھے دھوکہ دینا کب چھوڑو گے عمر؟" وہ یاسیت سے کہتی گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی۔عمر اس کے پیچھے ہی باہر آیا تھا۔

"میں پاگل نہیں ہوں۔"وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔

" ہالے رک جائیں میری بات سن لیں۔"

" میں پاگل نہیں ہوں۔"اب کے وہ بے بسی سے خود کو باور کروا رہی تھی۔

" ہالے آگے مت جائیں۔میری بات سنیں رک جائیں۔"وہ اس کے ساتھ ساتھ قدم اٹھاتا فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔وہ ٹھہر گئی پھر مڑی عمر کی آنکھوں میں دیکھا۔لوگ انہیں دیکھنے لگے تھے کئی۔لوگ ان کو دیکھ کر رک گئے تھے۔

" میں پاگل نہیں ہوں عمر۔۔۔"وہ آہستگی سے اس کو دیکھ کر بے بسی سے بولی۔عمر نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیئے۔

" جیسا آپ کہیں جو آپ چاہیں گی وہی ہو گا اب پلیز میرے ساتھ چلیں۔"وہ سبھاؤ سے بولا۔کئی لمحہ وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر اس کے ساتھ قدم جوڑ لیے البتہ بڑبڑاہٹ اب بھی جاری تھی۔

" میں پاگل نہیں ہوں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سرخ اینٹوں والا کمرہ آج بھی ویسا تھا۔پر تعیش ، ٹھنڈا اور کچھ کچھ با رعب سا بھی۔بیڈ کے عین اوپر لکھی عبارت پوری شان سے کھڑی تھی۔"حسن مجھ پہ تمام ہوا۔"کمرے کا مالک قد آدم آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔سرمئی ڈریس شرٹ میں ملبوس بالوں کو سلیقے سے جمائے ، ہلکی بڑھی ہوئی شیو اور چمک دار سیاہ آنکھیں۔وہ سچ ہی تو کہتا تھا حسن واقعی اس پہ تمام ہوتا تھا۔آئینے کے آگے رکھی چھوٹی میز سے اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے ڈائمنڈ کف لنکس اٹھانا چاہے لیکن اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔کسی کے ہاتھوں نے انہیں اچک لیا تھا۔یاقوت نے چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا وہ ایک دوسرے کا عکس ہی تو تھے۔وہی سیاہ آنکھیں ، وہی وجاہت ، وہی آنکھوں میں پھیلی رعونت اور وہی اٹھی گردن۔

" تمہاری شادی ہے آج اور تمہیں خود کو اسپیشل محسوس کروانے کے لیے اپنے دوستوں کو بلانا چاہیے تھا نہیں ؟ " یاقوت نے جواب نہیں دیا۔وہ چہرے کے زاویے بگاڑے کھڑا رہا۔فہیم نے اس کا بازو ہوا میں بلند کیا پھر اس کی شرٹ کے بازو پہ کف لنک لگانے لگے۔یاقوت ہنوز خاموش تھا۔

" مجھے تمہاری پرواہ ہے بیٹے۔۔"

"بس ڈیڈ پلیز بس کر دیں آپ کو اگر میری پروا ہوتی تو اس طرح میری گردن میں عمر بھر کا طوق نہ ڈالتے۔"وہ برہمی سے بولا فہیم مسکرائے پھر اس کا دوسرا بازو آگے کیا۔

" وہ لڑکی اس کی اتنی اوقات نہیں کہ گلے کا طوق بن سکے۔وہ پیر کی جوتی ہے ہر وہ عورت جسے اس کا اغوا کار یا ریپسٹ قبول کر لیتا ہے۔اس کے پاس جانے کو کوئی اور راستہ نہیں ہوتا۔"نرمی سے اس کا بازو چھوڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اسے برداشت کرنی پڑتی ہے۔صابر رہنا ہوتا ہے اور سب سے بڑی بات اسے پیر کی جوتی بن کر رہنا ہوتا ہے کیونکہ جب لڑکیوں کے مجرم ان کے شوہر بن جایا کریں تو انہیں ان سے محبت ہوجایا کرتی ہے ۔اور لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں جذباتی یو نو۔"یاقوت خالی خالی آنکھوں سے انھیں دیکھ رہا تھا۔

" ایک بار ہوٹل کے سارے معاملات اچھے سے طے ہو جائیں۔ہیون کی ڈیل کر لوں اور سب سے بڑی بات اپنی پراپرٹی کا سارا چارج نوح سے لے اپنے ہاتھ میں لے لوں۔اس کے بعد ان دونوں بہن بھائیوں کو جہنم واصل کرنا کیا میرے لیے کوئی بڑی بات ہے ؟ "وہ مسکرا رہے تھے۔پھر اسٹینڈ پہ ٹنگا یاقوت کا کوٹ اٹھایا اور اس کے بازوؤں تک لے گئے۔وہ اب بھی نیم رضا مند تھا۔

" اور اگر بعد میں اس کو چھوڑنا نہ چاہوں تو ؟ وہ اس دن بھی بہت نخرے کر رہی تھی۔ شاپنگ والے دن مجھے دیکھ کر رونے لگی اور بکواس الگ کر رہی تھی کیا وہ راضی ہو جائے گی ؟ " فہیم دل کھول کر ہنسے تھے۔

" لڑکیاں اپنے گنہگاروں کو معاف کر دیا کرتی ہیں بیٹے۔انہیں گھٹی میں ہی سمجھوتے دیئے جاتے ہیں۔ مرد کے سہارے دیئے جاتے ہیں۔ہماری عورتیں لنگڑی ہیں اور مرد ان کی بے ساکھی وہ اگر تمہارے ساتھ نہیں رہے گی تو اسے کسی اور بے ساکھی کی ضرورت ہوگی۔اور ایک بات پتہ ہے کیا لڑکیوں کو اپنی پرانی بے ساکھیوں کی عادت ہوتی ہے۔سو اگر کبھی کسی دور میں تمھیں لگے کہ تم اسے ساتھ رکھنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چاہتے ہو تو بس پائیدار بے ساکھی بن جانا سمجھے ؟ " یاقوت نے مسکرا کر سر ہلایا اور بیڈ سے اپنا فون اٹھا لیا اب وہ اپنے گروپ کو میسج کر رہا تھا۔وہ خوش تھا سب کو شادی میں آنا چاہیے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہالے سلطان کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔وہ بے دھم سی بیڈ پہ لیٹی تھی۔ آنکھیں کھلی تھیں چھت کو تکتی بے تاثر سی۔وہ کب سے اس پوزیشن میں تھی۔اسے اندازہ ہی نہیں ہوا اس نے ہاتھ سے ٹٹول کر اپنا موبائل ڈھونڈنا چاہا جو کہ اسے مل بھی گیا اور پھر بغیر سوچے سمجھے اس نے وَاٹس ایپ پہ مہر ماہ کو کال ملائی۔اس کی راز دار، اس کی مینٹور، اور اس کی اپروول مینجر۔گھنٹی جارہی تھی تھوڑی دیر بعد اس نے کال اٹینڈ کر لی اس کی آواز نیند میں ڈوبی تھی شاید وہ سو رہی تھی۔

" ہیلو ؟ کیسی ہو ہالے ؟ " ہالے نے گہری سانس لی۔

" ٹھیک ہوں مہر اپ کیسی ہیں ؟ " اس نے بہ مشکل خود کو رونے سے باز رکھا ہوا تھا۔مہر ماہ ٹھٹک گئی۔

" تم روئی ہو ہالے ؟یا تم رونا چاہتی ہو ؟ " آہ۔ہالے نے آنکھیں موند لیں وہ کیسے اسے سمجھ لیتی تھی ؟

" میں آپ کو بہت زیادہ مس کر رہی ہوں مہر۔۔۔ہم دونوں کے درمیان بہت فاصلے آ گئے ہیں۔"وہ آہستہ آہستہ کہہ رہی تھی۔گلا رندھ گیا تھا۔"مجھے ہماری رات کی کافی اور دیر تک ہونے والی باتیں یاد آ رہی ہیں۔"ایک آنسو گال پہ بہہ گیا۔"مجھے آپ کی ڈانٹ ، آپ کی کیئر آپ کی ہر بات یاد آ رہی ہے۔ مجھے میری ماں یاد آ رہی ہے۔"وہ یکدم بلند آواز میں رونے لگی۔مہر ماہ خاموشی سے اسے سنتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میں آپ کو تنگ کر رہی ہوں ناں ؟ لیکن میں کیا کروں میری اماں میرا ان سے کبھی ایسا تعلق رہا ہی نہیں کہ کوئی بات کہہ سکوں میرے لیے اماں کا کردار آپ نے ادا کیا تھا اور اب آپ ہی میرے پاس نہیں ہیں۔میں کیا کروں کہاں جاؤں ؟ " وہ بلند آواز میں ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔

" کیا عمر نے کچھ کہا ہے ؟ کیا وہ ہاتھ اٹھاتا ہے ؟" مہر نرمی سے پوچھ رہی تھی۔ ہالے نے آنکھیں رگڑیں۔عمر سے لاکھ خفگی سہی لیکن اس کے بارے میں یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔

" وہ ایسا نہیں ہے۔"وہ فورا اس کے دفاع میں بولی تھی۔

" پھر ضرور اس نے کوئی ایسی حرکت کی ہوگی یا پھر کوئی ایسی بات کہی ہوگی ہے ناں ؟ " ہالے اب کے خاموش ہو گئی کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

" سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں ہالے کوئی۔ہاتھوں سے مارتا ہے اور کوئی زبان سے۔طریقہ مختلف ہوتا ہے لیکن تکلیف ایک جیسی۔"

" وہ۔۔ایسا۔۔نہیں ہے۔"اب کے لہجہ کمزور تھا۔

"ہک ہاہ۔۔ڈونٹ ٹیل می تمھیں بھی اس سے محبت ہو گئی ہے۔"

" ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔"وہ ترکی بہ ترکی فورا بولی تھی۔

" محبت کا تو سوال تب پیدا ہوتا ہے جب وہ مجھ سے محبت کرتا ہوتا۔اسے بابا نے مجبور کیا تھا اس شادی کے لیے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(اگر عمر اس کی یہ بات سن لیتا تو اپنا سر پیٹ کر رہ جاتا۔)

" وہ بس آج مجھے سائیکاٹرسٹ کے پاس لے گیا تھا۔میری بیماری یو نو۔"ہالے نے سرسری انداز میں ذکر کیا۔

" اوہ تو آگیا وہ اپنی مردوں والی بات پہ۔"مہر نے استہزاء سے سر جھٹکا۔

"کیا مطلب ؟ "

" ہالے مطلب یہ کہ وہ تمھیں باور کروانا چاہتا ہے کہ تم ایک ماضی کے مسائل میں گھری اور ایک برا بچپن گزارنے والی نفسیاتی بچی ہو جو اگر اپنا علاج نہیں کروائے گی تو وہ اسے ایک نہ ایک دن چھوڑ دے گا۔"

" ہم ویسے بھی الگ ہو رہے ہیں بجو اس سب کی کیا ضرورت ہو گی اسے ؟ "

" تم نہیں جانتی ہالے تمھیں ابھی کچھ پتہ ہی کہاں ہے وہ تمھیں ڈی گریڈ کر رہا ہے۔وہ تمھیں بتا رہا ہے کہ عمر حیات ایک شاندار مرد ہے اور ہالے سلطان ایک نفسیاتی مریض ہے۔وہ یہ سب اس لیے کر رہا ہے تاکہ تمھیں اپنے آگے جھکا کر رکھے تاکہ تم کبھی اس کے آگے سر اٹھا ہی نہ سکو۔ہمیشہ اس گلٹ اس بوجھ کے نیچے رہو کہ عمر حیات نے تمہیں تمھارے ٹراما سمیت قبول کیا بلکہ وہ قبول نہیں کر رہا۔"مہر کہہ رہی تھی اور ہالے سلطان سن ہوئی اسے سن رہی تھی۔

" وہ تمھیں قبول نہیں کر رہا ہالے کیونکہ تم نارمل نہیں ہو۔اس کی محبت کیسی ہے جو چاند تو چاہتی ہے لیکن داغ قبول نہیں کر پا رہی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔"ہالے نے ایک بار پھر اسے ٹوکا۔

" یہی تو بات ہے ہالے وہ واقعی تم سے محبت نہیں کرتا۔اگر کرتا ہوتا تو کیا تمھیں تمھارے ٹراما سمیت تمہاری شخصیت کے عیوب سمیت قبول نہ کر لیتا ؟ وہ تمھیں اب بھی ایک داغ دار عورت سمجھتا ہے کہہ نہیں رہا لیکن کیا وہ تمھیں مردوں اور ان کی محفلوں سے دور نہیں رکھتا ؟ " ہالے ایک پل کو سن ہو گئی۔دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا۔اس کے ذہن میں عمر کی باتیں گونج رہی تھیں۔عمر کا چہرہ نگاہوں کے سامنے تھا۔وہ تھانے جانے پہ اس سے لڑ رہا تھا اور اس کے منہ پہ بس ایک ہی بات تھی وہاں بیٹھے مرد وہاں باتیں کرتے مرد۔مہر ماہ کہہ رہی تھی۔

" کیا وہ تمھیں تمھارے گریڈ اور سستی کی وجہ سے طعنے نہیں دیتا ؟ لگتا یہی ہو گا کہ وہ مذاق ہے لیکن اصل میں پتہ ہے کیا ہالے وہ تمھیں جھکانا چاہتا ہے۔"

" آپ پیپر دیں اور پھر سپلی لے کر آجائیں۔۔۔"اس کے ذہن میں ایک اور آواز گونجی تھی۔

" ہالے میری جان خود کو اس آدمی کی پرفیکٹ بیوی بننے کے چکر میں مت پھنساؤ۔تم علاج نہیں چاہتی مت کرواؤ۔اسے تمہارا ساتھ چاہیے تو اسی ٹراماٹک بیمار بیوی کے ساتھ رہے ورنہ چھوڑ دے۔آج یہ سب کہہ رہا ہے کل کہہ دے گا بانجھ ہو۔۔۔۔"وہ روانی میں کہہ گئی لیکن ہالے کو لگا جیسے کسی نے اس کے دل پہ چھری پھیر دی ہو۔خون رسنے سا لگا تھا۔

" میں بانجھ نہیں ہوں۔"اس نے کانپتی آواز میں کہا چہرہ ہتک سے سرخ پڑ چکا تھا۔گال اہانت سے دھک رہے تھے۔سارا جسم مارے شاک کے کانپ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" میرا یہ مطلب نہیں تھا ہالے۔۔میں تمہارے ساتھ مخلص ہوں میں تمہاری ماں کی طرح ہوں۔۔۔۔"

" میں فون رکھتی ہوں۔بعد میں بات ہو گی۔"ہالے نے سختی سے کہہ کر کال کاٹ دی۔

وہ واقعی اس سے محبت نہیں کرتا ؟ کیا واقعی ؟

" یہ میں کیا سوچ رہی ہوں ظاہر ہے وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔"وہ چونک کر بولی تھی پھر اٹھی کمرے کی کھڑکیاں پوری کھول دیں البتہ نظر جیسے چرا رکھیں ہوں۔وہ کہتی تھی وہ بیمار نہیں ہے پھر یہ سب کیا تھا ؟

وہ واپس بیڈ پہ آئی اور ڈھے سی گئی۔عمر آخر اس سے کیا چاہتا تھا ؟وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچے گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کا فنکشن عروج پہ تھا۔سفید بڑے بڑے ستونوں پہ لگے گلابی پھول لڑیوں کی صورت نیچے تک آتے تھے۔شاہانہ طرز کے میز اور ان کے گرد رکھی کرسیوں پہ بیٹھے امراء خوش گپیاں قہقہے موسیقی کھانے کے دور غرض کہ شام ہر تارہ سے بھرپور تھی۔مہمانوں کو چھوڑ کر اسٹیج پہ آؤ تو سینٹر صوفے پہ نرمین بیٹھی تھی۔یاقوت اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا مسکراتا ہوا مبارک بعد وصول کرتا ہوا۔

سبز آنکھوں والی لڑکی نے سرخ لمبی گھیر دار فراک پہن رکھی تھی جس کے دوپٹے اور بازو کے کناروں پہ زردوسی کا کام ہوا تھا۔باقی سارے جوڑے پہ منقشے کا بھاری کام تھا۔گلے میں سونے کا بھاری سیٹ تھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔اس کے کپڑوں سے میل کھاتا چہرہ میک اپ کی تہوں کے باوجود ویران اور کھنڈر معلوم ہوتا تھا۔اس کی آنکھوں میں کوئی رمک نہیں تھی۔وہ ایسے بیٹھی تھی جیسے پتھر کا مجسمہ۔

دفتعاً یاقوت مزید قریب ہو کر بیٹھا۔شاید فوٹو گرافر نے انہیں پوز دینے کو کہا تھا۔نرمین کے آس پاس گھٹن سی پھیل گئی۔دل سے خون رسنے لگا۔اسی اثنا میں یاقوت کے کچھ دوست اور کوئی دو ایک "سابقہ سہیلیاں " اسٹیج پہ چڑھ آئیں۔

" مجھے نہیں پتہ تھا مجھے ڈچ کرنے کے پیچھے یہ وجہ ہوگی۔"ان میں سے ایک لڑکی بڑی بے باکی سے یاقوت کے کان کے پاس جھکی۔

یاقوت کی مسکراہٹ میں کوئی فرق نہیں آیا البتہ اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔اسے غصہ بہت آتا تھا۔

" اگر یہ لڑکی میری زندگی میں نہ بھی ہوتی تب بھی تمہاری شکل اس قابل نہیں تھی کہ تم سے شادی کی جائے۔"وہ مڑے بغیر بولا اور وہ مڑے بغیر بھی بتا سکتا تھا کہ " **سہیلی** " کے منہ پہ جیسے جوتا لگا تھا۔ وہ اہانت سے سرخ چہرہ لیے اسٹیج سے اتر گئی۔اب کے یاقوت کے کچھ دوست اوپر اسٹیج پہ چڑھ آئے تھا۔فوٹو گرافر ان کی جگہ بنا رہے تھا۔کچھ دوست ان کے قدموں کے پاس پنجوں کے بل بیٹھے تھے۔ مختلف کارڈز ہاتھوں میں بلند کیے جن پہ مختلف مضحکہ خیز عبارات لکھی تھیں۔

" میم پلیز سمائل کریں اور سر اپ تھوڑا قریب ہو جائیں۔"فوٹو گرافر نے کہا تو یاقوت مسکراتے ہوئے قریب ہو کر بیٹھا اور بازو اس کے کندھے پہ پھیلا لیا۔نرمین نے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر ایک جھٹکے سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کا بازو جھٹک دیا۔اس کی یہ حرکت صرف فوٹو گرافر نے دیکھی تھی۔اسے شدید ذلت محسوس ہوئی لیکن خاموش ہو رہا۔

" یار یاقوت ایسا لگتا ہے زبردستی کی شادی ہے۔بھابی تو پوز کرتے ہوئے بھی نہیں مسکرائیں۔"یہ جملے اس کے ایک دوست نے اسٹیج سے اترتے ہوئے کہے تھے۔یاقوت نے ان کو جواب دے کے مطمئن کر دیا تھا۔سب نیچے چلے گئے۔اب وہ دونوں اکیلے تھے۔یاقوت اس کی طرف مڑا تھا۔

" تم اگر ذرا سا مسکرا دو گی تو تمہاری شان میں کچھ کمی نہیں آئے گی۔آخر ایسا کون سا سوگ ہے جو ختم ہی نہیں ہو رہا ؟ " وہ ہلکی آواز میں برہمی سے کہہ رہا تھا۔

" مجھے آپ سے گھن آ رہی ہے۔"وہ بے تاثر انداز میں بولی۔

" یہ لوگ مسکرا رہے ہیں کیونکہ یہ لوگ آپ کا اصل نہیں جانتے میں خاموش ہوں کیونکہ آپ کے اندر کا شیطان مجھ پہ ظاہر ہے۔"یاقوت کا چہرہ لمحے بھر کو سفید ہوا تھا۔

" میں شیطان نہیں ہوں۔۔۔۔"وہ جیسے اس لفظ پہ ٹرگر ہوا تھا۔

" اپنے۔۔اپنے الفاظ واپس لو۔میں شیطان نہیں ہوں۔"اس کے چہرے پہ پسینہ آگیا تھا۔آنکھیں مردہ ہونے لگیں تھیں۔یہ لفظ یہ لفظ ہتھوڑے کی مانند کوڑے کی مانند لگا تھا۔زمین سامنے دیکھتی سپاٹ سی بیٹھی رہی۔ابھی یاقوت کچھ اور کہتا جب نوح اسٹیج کی طرف آتا دکھائی دیا۔ ساتھ مولوی اور فہیم تھے۔ وہ خاموش ہو گیا لیکن ذہن اب بھی کہیں دور تھا چہرہ اب بھی مردہ سفید تھا۔

اس ایک لفظ نے اسے اتنا ٹرگر کیوں کیا تھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح وہ فارغ تھی۔پیپر ختم ہو چکے تھے۔آج اتوار تھا۔عمر بھی گھر پہ تھا۔وہ نماز پڑھ کر سویا تھا اور اب صبح کے دس بج چکے تھے لیکن اب تک جاگا نہیں تھا۔ہالے نے ناشتہ کیا اور پھر لان میں آ کر بیٹھی ۔اسی وقت وہ بھی اسے لان میں اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔وہ مکمل انجان بن بیٹھی جیسے اسے دیکھا ہی نہ ہو جانتی ہی نہ ہو۔اس کی ہمت کیسے ہوئی بغیر بتائے مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کی ؟

وہ قریب چلا آیا۔ہالے کے ہاتھ میں کافی کا مگ دیکھ ہاتھوں میں کھجلی ہوئی کہ کسی طرح یہ مگ اس کے ہاتھ تک کا سفر طے کر لے لیکن اس وقت سرحدیں کشیدگی کا شکار تھیں۔وہ گلا کھنکھارت ہوئے اس کے قریب آ بیٹھا۔موبائل سامنے رکھی میز پہ رکھا۔

" میں آپ سے بات کرنے آیا ہوں۔"اس نے آغاز کیا۔تمہید اس نے پہلے کب باندھی تھی جو اب باندھتا۔

جواب ندارد۔۔۔۔۔

" ہالے میں نے جو کچھ بھی کیا آپ کے لیے کیا۔آپ کی ذہنی صحت میرے لیے بہت اہم ہے لیکن نہ آپ کوئی دو سال کی بچی ہیں اور نہ میں آپ کا گارجین۔اگلی بار میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔آپ کا علاج آپ کا مسئلہ ہے۔لیٹس سارٹ آوٹ۔"وہ کس آرام سے حل پیش کر رہا تھا۔

ہالے نے اپنا مگ میز پہ رکھنے کو ہاتھ آگے کیا۔عمر نے برق رفتاری سے اپنا موبائل اٹھا لیا جیسے آخری لمحے میں کسی کا قتل ہونے سے بچا لیا ہو۔ہالے نے ٹھہر کر اس کو دیکھا۔ عمر نے یہ بلا ارادہ کیا تھا لیکن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس وقت ہالے کو لگا جیسے یہ اسے دکھانے کے لیے کیا گیا ہو۔اس کے چہرے کے تاثرات یکدم بدل گئے تھے مہر ماہ کی آوازیں ذہن میں گونجنے لگیں تھیں۔

" تمھیں لگتا ہے میں کوئی پاگل کوئی جنونی عورت ہوں جو ہر وقت گھر کی چیزیں توڑتی ہوں۔تمھیں لگتا ہے بس تم اعلیٰ ہو باقی کوئی کچھ نہیں ہے۔دنیا میں باقی سب تو بے کار ہیں ناں ؟ " وہ بلند آواز میں طنز کر رہی تھی۔عمر اچھنبے سے اسے دیکھے گیا۔

" ہر وقت تم یہی جتاتے ہو کہ یہ تمہارا گھر ہے تم نفیس ویل مینرڈ ڈیسنٹ انسان ہو اور میں مجھے تو کچھ آتا ہی نہیں۔تم مجھ پہ شک کرتے ہو عمر۔"اس کی بلند آواز کانپی۔"تم مجھے دو مردوں کے درمیان دیکھ لو تو تم مجھ پہ شک کرنے لگتے ہو کیونکہ ہوں تو میں وہی لڑکی ناں جس پہ گھر سے بھاگ جانے کا الزام ہے۔"وہ بولتے ہوئے ہانپ چکی تھی اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔تنفس پھول رہا تھا عمر چپ سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔

" اور ؟ 'اس نے بس یہی لفظ کہا تھا۔

" اور یہ کہ تمھیں ہر وقت مجھے طعنے دے کر سکون ملتا ہے سفیر ہاتھ سے مارتا تھا اور تم زبان سے۔تم سب مرد ایک جیسے ہوتے ہو۔کوئی فرق نہیں تم میں۔"وہ پھنکاری۔

عمر دو قدم آگے آیا۔"اور ؟۔۔۔۔"

" اور یہ کہ۔۔کہ تم مجھے پاگل سمجھتے ہو۔تمھیں لگتا ہے میں ماضی کے ٹراما میں پھنسی بیمار ذہن کی لڑکی ہوں اور مجھے یہ ساری باتیں یاد دلا کر تمھیں خوشی محسوس ہوتی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اور ؟ "

" اور یہ کہ مجھے نفرت ہے تم سے۔"وہ پھٹی ہوئی آواز میں غرائی۔چہرہ دہک رہا تھا۔آنکھیں سرخ انگارا ہو رہی تھیں اور لمحے کے ہزارویں حصے میں دل نے اسے ملامت کی تھی شک ؟عمر شک کرتا تھا۔آہ لعنت ہو تم پہ۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے عین سامنے کھڑا تھا۔جانچتی اسکین کرتی نظروں سے اسے دیکھتا ہوا۔

" یہ الفاظ آپ کے نہیں ہیں۔"وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا۔"مجھے فورا بتا دیں یہ کون ہے جو آپ کے منہ میں الفاظ ڈال رہا ہے ورنہ خدا کی قسم اگر میں نے اسے ڈھونڈ لیا تو بہت برا ہو گا۔" اس کے لہجے سے نرمی مفقود تھی۔اب کے وہ سختی سے استفسار کر رہا تھا۔ایک لمحے کو ہالے کا سانس حلق میں اٹکا تھا لیکن اگلے ہی پل اس نے گردن کڑا لی۔

" یہ سب مجھے میری ماں نے کہا ہے بتاؤ اب کیا کر لو گے ؟" عمر کی آنکھوں میں اب کے بے چینی ابھری ، سختی لمحے میں غائب ہو گئی۔

" میں جانتا ہوں آپ جھوٹ بول رہی ہیں لیکن میری بات یاد رکھیں ہر بات اپنی ایک وائب ، اپنا تاثر رکھتی ہے۔میری کس بات سے آپ کو یہ تاثر ملا کہ میں آپ پہ شک کر رہا ہوں ؟ میں آپ کو لفظوں سے مار رہا ہوں یا پھر میں آپ کو پاگل سمجھتا ہوں ؟ "

"تمہارا مقصد تو یہی ہوتا ہے ناں۔"وہ ڈھٹائی سے بولی۔عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جی جی اور پھر آپ کو کوئی پندرہ دن بعد یاد آگیا کہ میرا مقصد کیا تھا۔ماشاءاللہ کتنی ذہین ہیں آپ ؟ " اب کے اس کے لہجے میں طنز تھا۔

" تم مجھ سے اس طرح بات نہیں کر سکتے عمر۔"

" یہی بات اگر آپ اس تیسرے سے کہہ دیتیں تو اس وقت ہم یہاں لڑ نہ رہے ہوتے۔ یاد رکھیں ہالے ہر دو انسانوں کے رشتے میں کوئی بھی آؤٹ سائیڈر "تیسرا " ہوتا ہے اور تیسروں نے ہمیشہ رشتے خراب ہی کیے ہیں۔چاہے اس تیسرے کی نیت صاف ہو یا خراب تیسرا انسان کیا کرتا ہے جانتی ہیں؟ " وہ سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا۔ہالے نے جواب نہیں دیا اس نے کہنا جاری رکھا۔

" تیسرا انسان اندازے لگاتا ہے ، تکے لگاتا ہے اور رسک لیتا ہے وہ نہ تعلق کی نوعیت سے واقف ہوتا ہے ، نہ دو لوگوں کی آپس میں اٹیچمنٹ سے کیونکہ وہ "تیسرا " ہوتا ہے۔وہ اپنے حساب سے مشورے دیتا ہے ، رسک لیتا ہے ، اندازے لگاتا ہے اور پھر پتہ ہے کیا ہوتا ہے ؟ " ہالے نے غیر ارادی طور پہ سر نفی میں ہلایا۔

" مشورے غلط ہو جاتے ہیں۔اندازے ٹھیک نہیں نکلتے۔رسک تعلق کھا جاتا ہے۔کیا ہمارے تعلق میں اندازے رسک اور تکوں کی گنجائش ہے ؟ "

ہالے دھیمی پڑی تھی لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا۔

" میری بات بری لگے مجھ سے کہیں۔میرا عمل برا لگے مجھ سے کہیں۔لوگوں کے درمیان ہم دونوں کو ڈسکس کریں گی تو کیا ہوگا ؟ مختلف رائے مختلف پیش گوئیاں ؟ ہم دونوں کا تعلق نیا ہے ہم دونوں ایک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوسرے کے لیے نئے ہیں۔شادی رہے نہ رہے ہم دونوں اچھے دوست رہیں گے اور اچھے دوستوں کو اپنے مسائل لوگوں کے سامنے ڈسکس نہیں کرنے چاہیے۔"وہ اپنی بات ختم کر چکا تو ہالے نے خفت سے دائیں بائیں گردن گھمائی۔

" لیکن میں تمھیں کل ڈاکٹر والی بات پہ معاف نہیں کروں گی۔"یکدم اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

" پھر سزا دے دیں۔"اس نے بازو سینے پہ باندھ لیے۔ہالے چند لمحہ اسے دیکھتی رہی۔سزا کے نام پہ بس ایک ہی چیز ذہن میں آتی تھی۔وہی سزا جو اس کے باپ کی فیورٹ تھی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

" چلو پھر میرے ساتھ کپڑے دھلواؤ۔۔۔۔۔۔"

" وہاااٹ۔۔۔۔۔۔۔"یکدم چلایا اس وقت عمر حیات کے چہرے پہ مسکین شوہروں والا تاثر تھا۔شادی دنیا کہ سب سے بڑی جھک ہے۔اس نے ایک بار پھر اس بات کی تائید کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہر کے ایک پوش علاقے میں صاف ستھری پکی سڑکیں پھلانگ کر کئی خوبصورت اونچے بڑے محلوں کو چھوڑ کے ایک چھوٹے سے بنگلے نما گھر میں آؤ تو تمھیں ہر دیوار پہ مختلف پینٹنگز نظر آئیں گی۔

یہیں سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر بنگلے کی چھت پہ آؤ تو شیشوں سے ڈھکا سٹوڈیو تھا۔چھوٹے چھوٹے قدم لیتے اندر آؤ تو تمھیں معلوم ہو گا کہ سٹوڈیو اصل میں شیشے کا نہیں تھا اس کی دیواروں پہ جو وال پیپر لگا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا وہ شیشے کے ڈیزائن کا تھا۔اندر کا ماحول خوشگوار تھا۔رنگین دیواروں والے سٹوڈیو میں لمبی میز بچھی تھی۔جس پہ پینٹنگ کے مختلف سامان رکھے تھے۔ذرا ذرا سے فاصلے پہ اسٹول رکھے تھے اور ان کے سامنے ایزل اور کینوس رکھے تھے۔اس کمرے میں اگر کسی چیز کی بہتات تھی تو وہ کھڑکیاں تھیں چھت سے جھانکتی نیچے کو جھکی کھڑکیاں ، دیوار میں لٹکی کھڑکیاں ایسی ہی ایک کھڑکی کے آگے ہارون شاہد بیٹھا تھا۔باہر سے آتی ہوا سے اس کے بال اڑ رہے تھے۔سرمئی سنجیدہ آنکھیں پینٹنگ پہ جمی تھیں۔سفید شرٹ پہ رنگوں کے دھبے تھے انگلیوں پہ بھی ذرا ذرا سا رنگ لگا تھا۔

" آرٹسٹ تمہاری پینٹنگ میں ایک چیز کی کمی ہے۔"اپنے عقب سے آتی آواز پہ وہ ٹھٹکا تھا۔اس کے پیچھے گھنشام داس تھا۔پینتالیس کے قریب کی عمر ڈھیلی ڈھالی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس اس کا گھنگھریالے بال ماتھے پہ گر رہے تھے۔وہ مناسب نقوش کا مالک تھا۔ہارون پچھلے کئی دنوں سے اس سے مل رہا تھا لیکن فین مومنٹ تھا کہ ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔

" کس چیز کی کمی ہے آرٹسٹ ؟" وہ سب یہاں ایک دوسرے کو اسی نام سے بلاتے تھے۔داس کا کہنا تھا کہ انسان کو اس کے نام سے زیادہ اس کا پیشہ محبوب ہوتا تھا۔ایک ڈاکٹر کو اگر ڈاکٹر کے بجائے اس کے نام سے بلاؤ گے تو اسے علاج میں جوش نہیں آئے گا۔ایک رائیٹر کو اگر لکھاری کے بجائے اس کے نام سے بلاؤ گے تو اسے تو اس کا موڈ خراب ہو جائے گا۔اور رائیٹر کا موڈ خراب ہونے سے بچنا چاہیے ورنہ وہ آپ کے پسندیدہ کردار کو مار بھی سکتا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تمہاری پینٹنگ میں نیلا ،سبز، پیلا سب رنگ استعمال ہوئے ہیں۔۔۔یہاں کہیں بھی سرخ رنگ نہیں ہے۔دل کا رنگ دل سے خون رسنے کا رنگ ،ٹوٹے دل کا رنگ اور جب تک دل نہیں ٹوٹے گا تم بس "کام " کر سکتے ہو۔آرٹ بنانے کے لیے دلوں کا ٹوٹنا ضروری ہوتا ہے۔"

ہارون نے عقیدت سے سر ہلایا۔" تھینکیو سو مچ آرٹسٹ میں سمجھ گیا ہوں۔اگلی بار آپ کو شکایت نہیں ہو گی۔"

داس مسکرایا تھا۔ہارون کی آنکھوں میں جھانکا پھر پینٹنگ کو دیکھا۔وہاں سرخ رنگ کا بس ایک بس ایک دھبا تھا شاید وہ یہ رنگ لگاتے لگاتے رہ گیا تھا۔اس نے اب کے ہارون کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں ڈھیروں فکر مندی تھی۔وہ ایک چھوٹا سا اسٹول کھینچ کر پاس اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ہارون کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔استادوں سے جتنی محبت صحیح لیکن وہ جب سنجیدہ چہرہ بنا کر بات کرنے آتے ہیں تو دل جیسے چوری پکڑے جانے کی طرح ڈر جاتا ہے۔

" تم نے سرخ رنگ لگایا تھا ہے ناں ؟ لیکن پھر چھوڑ دیا شاید تم رنگ سے خوف زدہ ہو گئے یا پھر تم ٹوٹے دل سے ڈر گئے۔"وہ سوچ سوچ کر بول رہا تھا۔ہارون کا رنگ تاریک پڑتا جا رہا تھا پینٹ کرتے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

" آرٹسٹ تم جانتے ہو ناں سرخ رنگ درد کا کرب کا رنگ ہوتا ہے۔کیا تم ڈرتے ہو کہ لوگوں کو تمہاری پینٹنگ کے زریعے تمہارا ٹوٹا دل نہ نظر آجائے کیا یہی بات ہے ؟ " وہ سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا۔ہارون نے گردن جھکا دی حلق کو تر کیا۔آس پاس بیٹھے دوسرے تین پینٹر ان دونوں سے بے نیاز

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اپنا کام کرتے رہے۔وہ چند دنوں میں ہی داس کا فیورٹ ہو گیا تھا یہ بات سب جانتے تھے اور ہارون کو اس میں کوئی حیرت نہیں ہوئی وہ دلوں میں جگہ بنانے کا ہنر رکھتا تھا۔کافی دیر تک وہ کچھ نہیں بول سکا پھر اس نے آہستہ آہستہ کہنا شروع کیا۔

" مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔ہاں ڈرتا ہوں میں اس بات سے کہ کسی کو میرے دکھ یا غم کی پہچان ہو گئی تو کیا ہو گا ؟ اگر کسی کو پتہ چل گیا میرا دل ٹوٹا ہوا ہے تو کیا ہو گا۔لوگوں کو پینٹنگ میں، ناول میں، فلموں میں صرف خوشی اور امید چاہیے میں اگر پینٹنگ میں اپنے درد اور ٹوٹا دل بھرنے لگا تو مجھے لگتا ہے لوگ مجھ سے بیزار ہو جائیں گے۔"اس نے گردن اٹھائی اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی تیر رہی تھی۔وہ ہرٹ نظر آتا تھا۔اور جو کہتا ہے یکطرفہ محبت کا مارا انسان ایک نہ دن بے حس ہوجاتا ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہوتا ہے۔داس نے چند ثانیے اس کی سرمئی آنکھوں کو دیکھا پھر ہلکی آواز میں اس کے پاس بیٹھ کر کہنے لگا۔

" ایسا کوئی انسان نہیں ہو گا جس کی زندگی میں کبھی دکھ نہیں آیا ہو گا لڑکے۔"اس کی آواز ہلکی اور نرم تھی۔"لوگوں کو امید پسند ہے لیکن اس کے پہلے کی نا امیدی اس سے بھی زیادہ پسند ہے۔"ہارون نے جھٹکے سے جھکی گردن اٹھائی۔"لوگوں کو دلوں کا ہیل ہونا پسند ہے لیکن دل کے ہیل ہونے سے پہلے کا جو "پراسیس " ہوتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ پسند ہے۔کیا تم نے کبھی کسی لکھاری کا ایسا مسودہ دیکھا ہے جس میں انسان کا دل ایک دن ٹوٹے اور اگلے دن جڑ جائے ؟ اور لوگ اس لکھاری کو پسند کرنے لگیں ؟ " ہارون نے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جب تک دل کو جوڑنے کی وجہ نہیں ملے گی جب تک دل ایک پراسیس سے نہیں گزرے گا۔وہ جڑ نہیں سکتا اور لوگ اس پراسیس کو جس غور سے جس انہماک سے پڑھتے ہیں ناں اتنا غور سے کچھ نہیں پڑھا ہو گا۔"ہارون یک ٹک پلک جھپکائے بغیر انہیں سن رہا تھا۔سارے جواب خود بخود مل رہے تھے۔

" لوگوں کو ٹوٹے دل برے نہیں لگتے۔لوگوں کو مزاحیہ ناول اور ڈرامے ہی اچھے نہیں لگتے۔لوگوں کو ہر دفع "سبق " اچھا لگتا ہے۔اگر تم اپنی کہانی اپنی پینٹنگ اپنی فلم میں دل ٹوٹنے کے بعد کا سبق نہیں دے سکے تب تم فلاپ ہو تب تم بے کار ہو۔دلوں کا ٹوٹنا برا نہیں ہوتا پینٹنگ میں درد برا نہیں ہوتا۔ تکالیف اور غم کے بعد بھی کسی امید کسی روشنی کا نظر نہ آنا برا ہوتا ہے۔" ہارون ممنونیت سے اسے دیکھتا رہا۔داس اٹھا اس کے کندھے کو تھپکا۔

" ٹوٹے دل برے نہیں ہوتے سبق ہوتے ہیں۔گرو کرنے اور ہیل ہونے کا اشارہ ہوتے ہیں۔"وہ کہہ کر آگے بڑھ گئے پھر رکے شرارتی آنکھوں سے ہارون کی پشت کو دیکھا۔

" ویسے آرٹسٹ اگر سب لکھاری ٹوٹے دل کے قصے اور درد بھری کہانی لکھنا چھوڑ دیں تو کیا ہو گا ؟ "

" سارے کے سارے خود کو گولی مار دیں گے یا پھر کم از کم پھانسی تو ضرور چڑھ جائیں گے۔"وہ مڑے بغیر بولا۔

" اور اگر لکھاری کرداروں کو مارنا چھوڑ دیں تو تو نیلا تھوتھا کھا کر مر جائیں گے۔"پاس بیٹھی لڑکی نے لقمہ دیا تھا۔سارے اسٹوڈیو میں بھرپور ہنسی کی آوازیں گونجی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ویسے آہستہ بولو اگر کسی لکھاری نے سن لیا تو تمھیں اپنی کہانی میں ڈال کے ایک المناک موت دے گا۔"داس نے ہلکی سرگوشی کی تو سارے اپنی پینٹنگز کی طرف متوجہ ہو گئے۔لکھاری سے پنگا مطلب اپنے اگلے پچھلے بخیے ادھیڑنا نہ بھئی آرٹسٹ باز آئے ایسے ظالموں سے۔رنگین اسٹوڈیو اپنے ہو نہار آرٹسٹس کو دیکھتا فخر سے گردن کڑائے کھڑا رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات کے بنگلے پہ دھوپ چھن کر گر رہی تھی۔وہ دونوں اس وقت بنگلے کے پچھلے احاطے میں تھے۔ یہاں بنگلے کے اندرونی حصے کے مقابلے چپس کا سادہ فرش تھا۔یہاں زیادہ سامان نہیں تھا بس کونے میں کپڑے دھونے والی مشین رکھی تھی اور باقی بھی اسی طرح کے سامان یہ جگہ بس کپڑے دھونے کے لیے استعمال ہوا کرتی تھی۔

اس وقت عمر دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے بے بسی سے فرش پہ لگے کپڑوں کے ڈھیر کو دیکھ رہا تھا۔اس کے انداز میں بے چارگی تھی۔ہالے بالوں کا جوڑا بنائے گھر کے سادہ جوڑے میں ملبوس تھی۔وہ بھاگ بھاگ کر سارے کام کر رہی تھی۔شاید کپڑے دھونے کی عادی تھی۔

" عمر مشین میں واشنگ پاؤڈر ڈالو۔""ہالے کپڑے الگ کرتے مصروف سی بولی تھی۔عمر نے ایک آخری کوشش کرنی چاہی۔

" ہالے یہ ظلم ہے۔میں اے ایس پی ہوں۔میں کپڑے دھوؤں گا ؟" وہ سخت بے یقین تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم ہر بار بھول کیوں جاتے ہو تم سسپنڈڈ ہو۔"وہ اب بھی نیچے بیٹھی کپڑے الگ کر رہی تھی۔دفعتاً اس نے سر اٹھایا بت بنے کھڑے عمر کو دیکھا اور پھر اس کے انداز کی ناپسندیدگی کو۔

" اچھا ٹھیک ہے اگر تم نہیں دھونا چاہتے تو ہم لانڈری میں دے دیں گے۔بس کچھ پیسے دینے پڑیں گے ۔"وہ بالکل کوئی سرسری انداز میں بولی تو عمر کے جیسے دل پہ ہاتھ پڑا ہو۔

" پولیس والا جان دے دے گا پیسے نہیں دے گا۔پیسوں کی بات کر کے میرا بی پی نہ لو کیا کریں۔"وہ یکدم جوش ہو گیا تھا۔"میں خود دھوؤں گا اور سارے کپڑے دھو ڈالوں گا۔"وہ اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتا مشین کی طرف بڑھا۔ہالے پیچھے سے مسکرائی تھی شیطانی مسکراہٹ۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کافی کپڑے دھو چکے تھے۔عمر ٹب میں اپنی ایک شرٹ لیے بیٹھا تھا اور برش سے اسے رگڑ رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگا۔مشین میں کپڑے ڈالتی ہالے نے ذرا دور رکھا اس کا موبائل اٹھایا اور عمر کے اشارے پہ اس کے کان کے پاس رکھا اب وہ اس طرح کھڑی تھی کہ موبائل اس کے کان سے لگا رکھا تھا اور وہ کال پہ بات کر رہا تھا۔

" ہاں بولو سردار۔۔۔اچھا رات کا کھانا ؟ ہم دونوں ؟" اس نے ایک نظر ہالے کو دیکھا۔"ہاں اوکے ہم آ جائیں گے۔"آگے سے سردار کچھ کہہ رہا تھا۔"نہیں میں ابھی نہیں آ سکتا مصروف ہوں۔۔۔یار آفس کا کام کر رہا ہوں۔"اس نے چڑ کر بتایا ہالے نے مسکراہٹ دبائے رکھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یار سنڈے ہے تو کیا ہوا عمر حیات کام کرتے ہوئے سنڈے منڈے نہیں دیکھتا۔ " فخریہ کہتے ہوئے وہ اس وقت کوئی جھوٹوں کا سردار لگ رہا تھا۔اگر جو سردار اس کے سامنے رکھا کپڑوں کا ٹب اور اس کے جھاگ میں بھرے ہاتھ دیکھ لیتا یقینا گر کر بے ہوش ہو جاتا۔

" عمر جلدی کر لو کتنے کپڑے ابھی دھونے کو رہتے ہیں۔"ہالے کی آواز اس وقت عمر کو کسی صور کی مانند لگی تھی۔اس نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں۔ہالے اب بھی معصومیت سے اس کے کان سے فون لگائے کھڑی تھی۔وہ جانتی تھی دوسری جانب موجود سردار نے اس کی آواز بخوبی سنی تھی اور اب اس کا قہقہہ یہاں تک سنائی دیتا تھا۔

" نہ نہ نہ۔۔۔میں مان ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔تتم تم کپڑے دھو رہے ہو۔"وہ ایک بار پھر قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

" اے بکو مت۔گھر کے کاموں میں مدد کروانا ایک غیرت مند مرد کا کام ہوتا ہے۔ "

دوسری جانب سردار کا قہقہہ مزید بلند ہوا تھا۔"مطلب اب الفا عمر حیات۔۔۔اوہ میرے خدا۔۔۔عمر تم کپڑے دھو رہے ہو۔۔۔کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔آہ میں مان ہی نہیں سکتا۔"وہ پیٹ پکڑے بری طرح ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا عمر ضبط کیے اسے سن رہا تھا۔ہالے نے اس کے کان سے موبائل ہٹا کر اپنے کان پہ رکھا۔

" سردار۔۔جی جی میں ہالے بات کر رہی ہوں۔۔۔اصل میں معذرت لیکن فون رکھنا ہو گا۔ابھی بہت کپڑے دھونے کو رہتے ہیں۔"عمر نے باقاعدہ اپنا سر پیٹا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" جی جی بھابی دھلوائیں اس سے کپڑے برتن سب دھلوائیں۔یہ تو ماہر ہے ان کاموں میں۔"سردار نے بہ مشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ رکھا تھا۔ہالے نے فون کاٹ دیا۔عمر اب کے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔ہالے نے معصوم کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے اس کو ایسے دیکھا جیسے کچھ جانتی ہی نہ ہو

۔

" انجان بننے کی اداکاری اچھی ہے لیکن میں خود ایوارڈ یافتہ اداکار ہوں۔"وہ ضبط سے کہہ رہا تھا۔

" چہ چہ چہ۔۔۔کیا ہی اچھا ہو کہ اس وقت اداکاری کو چھوڑ کر تم کپڑوں پہ دھیان دے دو۔وہ جو لائم کلر والی بالٹی ہے ناں۔"اس نے ہاتھ کو لمبا کر کے اشارہ کیا۔"وہ کپڑے مشین میں ڈال دینا۔میں ابھی آتی ہوں۔"وہ ایک شان بے نیازی سے کہتی اندر بڑھ گئی۔

عمر پیچھے بل کھاتا رہ گیا۔کیا کرے وہ اس عورت کا ؟ہالے واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں دو جوس کے گلاس تھے۔حلق تر ہو گیا تھا اب اس کے اندر مزید توانائی آگئی تھی۔ایک گلاس اس نے عمر کی جانب بڑھایا وہ جو ابھی مشین میں کپڑے ڈال کر آیا تھا خاموشی سے گلاس تھام لیا۔

" کہیں زہر تو نہیں ڈالا ؟ " وہ مشکوک نظروں سے جوس کے گلاس کو دیکھ رہا تھا۔ ہالے نے ایک لمبا گھونٹ بھرا پھر سکون سے اس کو دیکھا۔

" ویسے اگر ڈالا بھی ہو تو کیا ہو گا ؟ اینا کونڈا پہ زہر کیا اثر کرے گا ؟ " ساتھ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔اسی لمحے ہالے کی نظر ذرا فاصلے پہ رکھی بالٹیوں کی قطار پہ پڑی تو اس کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" یہاں ایک پیلی بالٹی تھی وہ کہاں گئی؟" اس نے عمر کو دیکھتے ہوئے شاک سے پوچھا۔

" وہ "پیلی" نہیں تھی وہ لائم کلر تھا آپ ہی نے تو کہا تھا لائم کلر والی بالٹی کے کپڑے مشین میں ڈال دوں۔"

ہالے کا منہ شاک اور صدمے کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔وہ آگے گئی پیلی بالٹی اٹھا کر ہوا میں بلند کی اور ضبط سے عمر کو دیکھا۔

" میں نے یہ۔۔یہ لائم کلر **(وہ نری پیلی بالٹی کو لائم کلر کہہ رہی تھی)** والی بالٹی کہی تھی۔تم نے دھلے ہوئے کپڑے دوبارہ مشین میں ڈال دیئے آہ میں تمہارا کیا کروں عمر۔"وہ بے بسی بھری بے چارگی سے بولی۔عمر دانت کچکچاتا آگے آیا۔

" مسز ہالے حیات صاحبہ اگر آپ کو یاد پڑتا ہو تو زرا ذہن پہ زور دیں کہ آپ کو رنگوں کی کتنی پہچان ہے ؟ "اور یہاں ہالے سلطان کو خود پہ بھی رحم آیا تھا۔اس کا یہ کلر نہ پہچاننے والا مرض اس سے اور کیا کیا کروائے گا ؟وہ دونوں بے چارگی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر یکدم ہنس پڑے بلند و بانگ قہقہے۔

" میں بھی کتنا گدھا ہوں۔مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ آپ کو رنگوں کے نام نہیں آتے۔"

" اور میں۔۔۔مجھے ضرورت کیا تھی بالٹی کی نشاندہی رنگوں کے حساب سے کرنے کی۔"

وہ دونوں اب ہنستے ہوئے دوبارہ مشین کی طرف جا رہے تھے جوڑے والی لڑکی اور ماتھے پہ گرے بالوں والا لڑکا اب مشین سے کپڑے نکال رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وقت کم تھا اور کام بہت زیادہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہر کی مہنگی ترین مردانہ بوتیک کے اوپر والے فلور پہ آؤ تو چھوٹا سا فوڈ کورٹ بنا تھا۔کھانے اور کافی بینز کی اشتہاء انگیز خوشبو ناک کے نتھنوں سے ٹکراتی تھی۔تو روح تک تازہ دم ہوجایا کرتی تھی۔ایسے میں اس فوڈ کورٹ کی درمیان والی میز کی طرف آؤ تو وہاج خان اپنے کسی ساتھی کے ساتھ بیٹھا تھا۔ان دونوں کی میز پہ کھانا رکھا تھا۔مقابل کھانا کھا رہا تھا۔جبکہ وہاج بس بے دلی سے کھانا زہر مار کر رہا تھا۔

"پھر کیا ہوا ؟تمہارا بیٹا آج کل نظر نہیں آتا؟"قدوس کھانے سے ہاتھ روک کر بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا۔وہ وہاج کا بچپن کا دوست تھا۔

"کچھ دن پہلے وہ آیا تھا۔لیکن پھر وہی انداز۔نہ بات کی نہ کرنے دی۔بالکل باپ کی طرح غصیل اور ماں کی طرح ضدی ہے۔اس کو دیکھ کر پہلی نظر میں یقین آجاتا ہے کہ وہاج خان کا بیٹا ہے۔"وہ تکان سے کہہ رہا تھا۔

"ویسے وہاج میں نے آج تک تم سے نہیں پوچھا۔لیکن آج مجھے بتاؤ آخر تم نے اسے طلاق کیوں دی تھی ؟"وہ آگے کو جھکا مخلص سی رازداری سے کہہ رہا تھا۔وہاج ایک جھٹکے سے سیدھا ہو بیٹھا۔

"میں نے اسے طلاق نہیں دی تھی۔"وہ وثوق سے کہہ رہا تھا۔اس کی آنکھیں اس کا انداز اس کا لہجہ سب چیخ چیخ کر بتا رہے تھے کہ وہ سچا ہے۔وہ اپنے بیٹے جیسا جھوٹا اور کہانی گھڑنے والا ہر گز نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا بکواس ہے تم نے اسے طلاق نہیں دی تھی ؟کیا کہہ رہے ہو ؟"قدوس سخت حیرت زدہ تھا اور وہاج خان نے ہمیشہ نگین سے الگ ہونے کی بات کی تھی۔اس نے کبھی نگین کو طلاق دینے کی بات نہیں کی تھی۔

"اس۔۔۔دن کیا۔۔۔ہوا تھا ؟"قدوس بہ مشکل پوچھ سکا۔وہاج نے کراہ کر آنکھیں بند کیں۔یہ ذکر بھی اس کے لیے مشکل تھا۔

ماضی ۔۔۔۔

نگین اور وہاج چند دن سلطان منزل میں گزار کر واپس اپنے گھر چلے آئے تھے۔ وہاج کی اچھی نوکری لگ گئی تھی۔اور وہ اب شراب جوئے سے بھی دور تھا۔نگین کو مارنا تو دور اس سے جھگڑنا تک چھوڑ دیا تھا۔دن اور زندگی سکون سے گزر رہے تھے، وہ دونوں روزانہ وہاج کی چھٹی کے بعد قریبی پارک جایا کرتے تھے۔اس روز بھی وہ دونوں پارک میں رکھے سیمنٹ کے بینچ پہ بیٹھے تھے۔بچی کو کیری کوٹ میں لٹا رکھا تھا۔

"ارے نگین تم ؟"اس آواز پہ اس نے گردن موڑی، اس کے دائیں طرف ڈاکٹر فرحت کھڑی تھیں۔ نگین کی ڈاکٹر، مہر کی پیدائش سے قبل وہی نگین کا علاج کرتی رہی تھیں۔ وہ کوئی پینتالیس کے قریب کی عورت تھیں، بال قلموں سے سفید اور چہرہ گورا گلابی۔وہ اس عمر میں بھی حسین اور باوقار لگا کرتی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نگین مسکراتے ہوئے اٹھی اور ان کے گالوں سے گال ٹکرائے۔وہ انہیں دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔وہاج سلام کے بعد خاموش ہو گیا تھا۔وہ دونوں کافی دیر تک کھڑے کھڑے باتیں کرتی رہیں۔جب ڈاکٹر فرحت کچھ یاد آنے پہ بولیں۔

"ارے اپنے بیٹے سے تو ملواؤ بھئی میں بھی تو دیکھوں کس پہ گیا ہے۔"وہ خلوص سے کہہ رہی تھی۔ نگین کے ابرو تفکر سے سکڑے تھے۔وہاج سیدھا ہو بیٹھا۔

"ہمارے یہاں۔۔۔بیٹی ہوئی تھی۔"نگین آہستگی سے بولی۔تو فرحت نے اسے ایسے دیکھا۔جیسے کوئی مذاق کر رہی ہو۔

"Are you kidding me?"

"تمہاری ڈیلیوری میں نے کروائی ہے۔تمہارے یہاں بیٹا ہوا تھا۔وہ تو تمہارے ہوش میں آنے سے پہلے مجھے جانا پڑا تھا۔میری بیٹی بیمار تھی۔ڈاکٹر ذیشن نے بعد میں سنبھال لیا تھا"

وہ ایک پل کو رکیں۔"نگین تم مذاق کر رہی ہو ناں ؟"انہوں نے جیسے تائید چاہی تھی۔نگین کچھ نہیں کہہ سکی۔اس کے واہمے اور اندیشے سب سچ ہو رہے تھے۔وہ کسی کھیل کا حصہ بن گئی تھی۔اس کے عقب میں سیمنٹ کی بینچ پہ بیٹھے وہاج کا غصہ حسب عادت عود کر آیا تھا۔ڈاکٹر کو کوئی کال آگئی تھی وہ ایکسکیوز کرتی آگے بڑھ گئیں۔پیچھے نگین نمک کا مجسمہ بن گئی تھی انگلی لگاؤ تو ڈھے کر گرے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ عورت کیا کہہ رہی ہے ؟کیا کیا ہے تم نے ہاں ؟ ؟کس کی بچی ہے یہ ؟نگین مجھے جواب دو۔"وہاج اس کے بازو کو پکڑے برہمی سے کہہ رہا تھا۔اس کی آنکھیں خوفناک لگتی تھیں۔ویسی جیسی وہ اسے مارتے وقت ہوجایا کرتی تھیں۔نگین بس پلک جھپکے بغیر غائب دماغی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ڈاکٹر۔۔۔جھوٹ۔۔۔جھوٹی ہے۔۔وہ۔۔"اس نے اٹک اٹک کر کہنا شروع کیا۔۔۔

"یہ میری۔۔۔ہماری بیٹی ہے"۔وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ بہ مشکل بول رہی تھی۔آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔وہاج اب اسے بازو سے پکڑے گھر لے کر جا رہا تھا۔وہ کھینچتی ہوئی ساتھ جا رہی تھی۔مہر کو وہاج نے اٹھا رکھا تھا۔

"مجھے صاف صاف بتاؤ نگین یہ کیا بکواس ہے۔ورنہ خدا کی قسم تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو۔"وہ گھر آ چکے تھے۔اور اب وہاج اس کے سر پہ کھڑا تھا۔نگین بس آنکھیں فرش پہ ٹکائے بیٹھی تھی۔اس کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔

"کچھ۔۔بکو بھی۔"وہ دہاڑا تھا۔نگین نے اب بھی اس کو نہیں دیکھا۔وہ چہرے پہ ہاتھ پھیرتی اٹھی اور بیڈ پہ پڑے اپنے چھوٹے سے فون کی جانب آئی۔وہاج ضبط سے اسے دیکھ رہا تھا اس کا غصہ، اس کا غصہ ہمیشہ جان لینے والا ہوا کرتا تھا۔گھنٹی جا رہی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے کال اٹینڈ ہوگئی تھی۔سلام دعا سلامتی آگے سے بہت کچھ کہا گیا لیکن نگین بس اپنے منہ سے چند الفاظ ہی گھسیٹ سکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر ماہ کس کی بیٹی ہے بھابی ؟آپ میرے ساتھ تھیں۔مجھ سے جھوٹ مت بولیے گا۔"اس کا لہجہ ہلکا اور بے تاثر تھا۔ایک لمحے کو فون کے پار خاموشی چھا گئی۔جیسے دوسری جانب حسینہ نے الفاظ متجمع کیے گئے ہوں۔

"وہ تمہاری بیٹی ہے نگین ظاہر ہے وہ تمہاری بیٹی ہے۔میں تمھارے ساتھ تھی میرا یقین کرو وہی تمہاری بیٹی ہے۔"یہ مان، یہ وثوق وہ مڑی۔وہاج اب بھی اسے برہمی سے دیکھ رہا تھا۔وہ آگے آئی۔اب اس کی آنکھیں سخت تھیں۔ان میں کسی قسم کی رعایت نہیں تھی۔کسی قسم کی خود ترسی نہیں تھی۔

"مہر ماہ میری بیٹی ہے۔وہاج میری اور تمہاری وہ ہم دونوں کی بیٹی ہے۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بے خوفی سے کہہ رہی تھی۔لیکن۔۔۔لیکن اگر تمھیں یقین نہیں آتا۔۔۔"وہ دو قدم مزید آگے آئی۔"ہم ڈی این اے ٹیسٹ کروائیں گے۔"

"بکو مت۔"وہاج نے اسے گھرکا۔"اگر تم ٹیسٹ کروانے کو راضی نہیں ہوئے تو آج اور ابھی میں اپنی بیٹی کو لے کر یہاں سے جا رہی ہوں۔اور آئندہ تم اپنی بیٹی کی شکل بھی نہیں دیکھ پاؤ گے۔یاد رکھنا۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کر رہی تھی۔

"نگین بات مت بڑھاؤ میرا مطلب یہ نہیں تھا میں بس۔۔۔۔"

"تم بس مجھ پہ الزام لگا رہے تھے۔وہاج خان، تم بس مجھے ذلیل کرنا چاہتے تھے۔اور تم نے کیا اب اگر تمھیں لگتا ہے کہ میں اس بے عزتی کے بعد بھی تمھارے ساتھ رہوں گی۔تو تم غلط ہو میں ابھی اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی وقت اپنے ابا کے گھر جا رہی ہوں۔اور طلاق کے کاغذات بہت جلد تمھیں مل جائیں گے۔"وہ سرخ آنکھیں لیے فیصلہ کن لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"ہم ٹیسٹ کروائیں گے۔"وہاج کی سنجیدہ آواز ابھری وہ بھی فیصلہ کر چکا تھا۔لیکن ٹیسٹ کا رزلٹ جو بھی ہوا اسے ہماری زندگی پہ اثر انداز نہیں ہونا چاہیے اوکے ؟"نگین نے جواب نہیں دیا وہ پوری رات ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی نگین مار سہہ سکتی تھی لیکن کردار پہ داغ نہیں۔اگلی صبح وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں ملائے بغیر ہسپتال آئے تھے۔یہ نگین کی دوست کا ہسپتال تھا۔وہاج باہر بینچ پہ بیٹھا تھا۔سادہ سفید قمیص شلوار میں ملبوس ہلکی داڑھی والا وجیہہ مرد آج سخت پریشان تھا۔ہاتھوں میں مہر کو لیا ہوا تھا۔یہ بچی اسے کبھی اپنے جیسی نہیں لگی تھی کبھی نگین جیسی نہیں لگی تھی لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ بچی اس کی نہیں ہوگی۔دفعتاً ایک آہٹ ہوئی اس نے سر اٹھا کر دیکھا سامنے نگین تھی اس کے ساتھ ڈاکٹر بھی تھیں۔وہ کچھ پوچھ نہیں سکا کیا اسے کچھ پوچھنا چاہیے تھا ؟نگین آہستگی سے اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"کیا رزلٹ ہے ؟"نگین کی آواز آہستہ تھی بے حد آہستہ، ڈاکٹر نوین نے اپنا گلا تر کیا نگین کو ایک محتاط نظر سے دیکھا "نگین ہم اندر چل کر بات۔۔۔۔۔"

"جو بھی بات ہے یہیں کرو۔"وہاج نے کھری کھری کہہ دی نوین نے ایک معذرت خواہ نظر نگین پہ ڈالی۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ بچی وہاج کی نہیں ہے۔"الفاظ تھے کہ زہر نگین نے بے یقینی سے سر اٹھایا۔وہاج کا چہرہ سرخ ہوا گردن کی نسیں پھولنے لگیں۔اس کا جی چاہا تھا آج زمین میں گڑ جائے۔

"ہو سکتا ہے بچی بدل گئی ہو ہسپتال میں ایسا ہوتا رہتا ہے تم۔۔۔"نوین کچھ کہہ رہی تھی۔لیکن ان دونوں نے جیسے کان بند کر لیے تھے۔وہاج تقریباً نگین کو گھسیٹتا ہوا باہر کی جانب لے جانے لگا۔اسے گھر لا کر وہ اسے اپنے کمرے میں پھینک کر چلا گیا۔کتنے دن گزرے کتنی راتیں نگین کو اندازہ نہیں ہو سکا اور پھر چار دن بعد اسے کچھ کاغذات موصول ہوئے تھے۔وہ طلاق کے کاغذات تھے۔وہاج نہیں آ سکا لیکن طلاق کے کاغذات آ گئے تھے۔اس نے چپ چاپ مہر کو ساتھ لیا اور اپنے گھر سے بغیر کچھ لیے وہ نکل آئی۔یہ وہ دن تھا جب نگین اور وہاج کی کہانی کا انجام لکھا جا چکا تھا۔اور جن محبتوں کی شروعات ہی بددعاؤں اور گھر کے بڑوں کو ناراض کرنے سے ہو اس کے انجام کچھ خاص نہیں ہوا کرتے۔سلطان منزل میں اس سے ہزار بار طلاق کی وجہ پوچھی گئی لیکن اس نے منہ نہیں کھولا وہ کسی کو کیا بتا سکتی تھی؟

حال

وہاج اپنے سامنے بیٹھے قدوس سے کہہ رہا تھا۔

"میں گھر اس لیے نہیں گیا کیونکہ میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ہاں میں اس دن غصے میں گھر سے نکلا تھا لیکن مجھے بس اس بات کا غصہ تھا کہ میرے بچے کو مجھ سے کون جدا کر سکتا ہے۔نگین کے کردار پہ تو مجھے تب بھی شک نہیں تھا۔لیکن میں نے اسے یقین بھی تو نہیں دلایا ناں اعتبار کے چند بول تعلق بچا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیتے ہیں ، میں یہ نہیں سمجھ سکا۔"وہ آزردگی سے کہہ رہا تھا۔"اس ایکسیڈنٹ کے بعد میں کوما میں چلا گیا تھا۔میرا کوما دو سال کا تھا ان دو سالوں کے بعد میں نے نگین کو بہت ڈھونڈا اور پھر میں اس کے گھر گیا۔میں نے کتنی منتیں کیں، کتنا یقین دلایا، کتنی قسمیں کھائیں کہ میں نے طلاق نہیں دی لیکن کسی نے میری کوئی بات نہیں سنی۔یوسف صاحب نے مجھے تین بار تھانے بند کروا دیا۔لیکن میں ہر بار آجاتا تھا۔ اور پھر نگین سے وہی ایک بات کرتا تھا کہ مجھے اس پہ اعتبار ہے۔لیکن نگین کو ان جھوٹے کاغذات پہ یقین تھا مجھ پہ نہیں۔سب کو لگتا تھا میں کہانی کا ولن ہوں لیکن میں وکٹم تھا۔میرا خاندان تباہ ہو گیا تھا، میری بیوی، میرا بچہ، میری شادی، میری صحت میرے پاس تو کچھ بھی نہیں بچا۔ جب تک نگین زندہ تھی میں ہر دفع اس کے لیے جاتا تھا چاہے مجھے ماریں چاہے مجھے تھانے بھجوا دیں۔میں اس پہ گو اپ نہیں کرتا تھا۔اور پھر وہ ایک دن مجھ سے ملی تھی" وہاج کے چہرے پہ کرب پھیل گیا آنسو آنکھوں کے کناروں سے بہہ نکلے۔

"ہم ہسپتال میں ملے تھے وہ ہالے کو اپنی بھتیجی کو لے کر آئی تھی۔وہ بیمار لگتی تھی وہ میری نگین نہیں تھی۔اس دن میں نے اسے سب سچ بتا دیا۔میں نے اس سے ایک چانس مانگا اس نے مجھ سے کہا کہ وہ سچ جانتی ہے۔وہ بس میرے ساتھ نہیں رہ سکی کیونکہ وہ خوف زدہ تھی، گلٹی تھی۔اس نے ہمارے بچے کی حفاظت نہیں کی۔اس لیے وہ مجھ سے نظر نہیں ملا سکتی تھی۔میں نے اسے تسلی دی اس کے خدشے دور کیے اور پھر اس نے مجھ سے کہا کہ وہ بہت جلد مجھ سے رابطہ کرے گی۔"وہاج سانس لینے کو رکا۔ اس کی آنکھیں اب تیزی سے بہہ رہی تھیں۔اس کا بوڑھا چہرہ مردہ لگتا تھا قدوس اس کو سنتا رہا خاموشی سے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور میں نے اسے کھو دیا وہ اس دن کسی روڈ ایکسیڈنٹ میں مر گئی۔اس نے کہا تھا وہ میرے ساتھ جینا چاہتی ہے۔لیکن جی نہیں سکی۔میں نے اسے کہا تھا میں اس کے ساتھ جینا چاہتا ہوں اور میں اس کے بعد جیتے جی مر گیا۔میں نے نگین کو کھو دیا اور مجھے لگا ساری دنیا مجھ سے کھو گئی ہے۔میں اس سے بہت محبت کرتا تھا۔میں نے اسے طلاق نہیں دی تھی۔"بوڑھے وہاج نے شکستگی سے سر جھکا لیا۔آنسو اب میز پہ گر رہے تھے۔قدوس اٹھ کر اس کا سر تھپک رہا تھا دلاسا دے رہا تھا لیکن ایک ہاتھ سے، دوسرے ہاتھ سے وہ اس ملاقات کی روداد کی آڈیو پہ سیو کا بٹن دبا رہا تھا۔اور پھر اگلے ہی لمحے تم اسے یہی آڈیو واٹس ایپ پہ کسی "عمر وہاج کا بیٹا۔"کے نمبر پہ بھیجتے ہوئے دیکھو گے۔وہاج کا سر اب بھی جھکا تھا اور قدوس اب کے مسکرا رہا تھا۔بالآخر اس کے دوست کے کچھ غم تو ختم ہوں گے۔کہانی کے وکٹمز کا بھی زندگی پہ تھوڑا بہت حق ہوتا ہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سردار ولا پہ آج جیسے رونق اتر آئی تھی۔اس کے گھر میں خاصی چہل پہل محسوس ہوتی تھی۔ڈائینگ ایریا میں لمبی میز پہ انواع اقسام کے کھانے سجے تھے۔یہاں سے ذرا فاصلے پہ وہ سب لوگ صوفوں پہ بیٹھے تھے۔خوش گپیوں میں مصروف، ہاتھوں میں پلیٹس لیے ذرا ذرا دیر بعد ملازم ان کے لیے کچھ نہ کچھ لا رہا ہوتا تھا۔ہالے کے ہاتھ میں پلیٹ تھی اور وہ مسکراتے ہوئے سردار کی بیوی کا کوئی قصہ سن رہی تھی۔اس نے بھورے شفون کے کرتے کے ساتھ بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔دوپٹہ ندارد، بھورے بال کرل کر کے پیچھے کو کھلے چھوڑ رکھے تھے، کانوں میں ڈائمنڈز اور ہلکے میک اپ میں وہ اچھی لگ رہی تھی۔اس کے ساتھ بیٹھے عمر نے سیاہ ڈریس شرٹ کے ساتھ خاکی پینٹ پہن رکھی تھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور سردار سے شوروم کے معملات پہ گفتگو کر رہا تھا۔"او مائی گاڈ اس بات پہ تو سیلفی بنتی ہے۔"یہ آواز سردار کی بیوی کی تھی۔وہ کوئی پچیس چھبیس برس کی خوش شکل لڑکی تھی، بغیر بازوؤں والے کرتا شلوار میں ملبوس سیاہ کندھے تک آتے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بس ٹھیک لگ رہی تھی۔اس کے نقوش واجبی تھے۔لیکن اس کی ہر بات پہ سیلفی لینے کی عادت نے یہاں بیٹھے لوگوں کو سخت بیزار کر رکھا تھا۔وہ ہر دوسری بات پہ سیلفی لیتی اور انسٹا پہ اپلوڈ کرتی تھی۔

"پاؤٹ کرو عمر۔۔"اس کی آواز پہ عمر نے بے چارگی سے سردار کو دیکھا۔جو واقعی اپنی بیوی کی آواز پہ پوز کر رہا تھا۔

"جب سے آیا ہوں پوز کر کر کے جبڑے دکھ گئے ہیں۔مجھے تو لگتا ہے پاؤٹ کر کر کے میرے ہونٹ بطخ جیسے ہو جائیں گے۔"وہ کراہ کر بولا تھا۔

"اور مزے کی بات یہ ہے کہ تم بطخ بن کر بھی اچھے نہیں لگو گے۔"یہ لیل تھی داخلی دروازہ پار کرتی وہ نک سک سے تیار اندر آ رہی تھی۔گہرے نیلے سلک کے جوڑے میں ملبوس چھوٹے بالوں کو کرل کیے وہ انتہائی حسین لگ رہی تھی۔

"دیکھو ذرا اچھے لگنے کی بات کر کون رہا ہے وہ جو تیار ہو کر بھی میرے گھر کی ماسی لگتی ہے۔"عمر کہاں باز آنے والا تھا۔لیل قریب چلی آئی اس کے قریب لمبے صوفے پہ دھپ سے بیٹھی۔

" تمھارے گھر کی ماسی کو پانچ ہزار ادھار چاہیے نکالنا زرا۔"وہ چہرہ ہتھیلی پہ گرائے عمر کو دیکھ کر بولی تھی۔عمر نے انتہائی کڑوا منہ بنا لیا اندر تک جیسے بیزاری سرائیت کر گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آج ہی اپنی ماسی بدل رہا ہوں وجہ تبدیلی پیسوں کا مانگنا اور میرا بی پی لو کر دینا لکھو۔"اس کی بات پہ لیل کلستی رہ گئی۔ہالے سمیت باقی سب مسکرائے تھے لیل اٹھ کر کھانا لینے چلی گئی تو سردار ہالے کی جانب مڑا۔

"ویسے بھابی یہ عمر کی شرٹ بہت صاف لگ رہی ہے۔آپ لانڈری کہاں سے کرواتی ہیں ؟"وہ بظاہر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا لیکن ہالے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا دی۔

"ہے ایک بہت ہی ٹیلنٹڈ دھوبی سردار بھائی راز کی بات ہے واپسی پہ اس کا پتہ دے جاؤں گی۔"عمر ضبط سے ان دونوں کو دیکھے گیا دل تو کیا تھا سردار کی گردن مروڑ دے۔

"اس بات پہ تو سیلفی بنتی ہے۔"نیلم ایک بار پھر چہک کر بولی تو سردار نے تکان سے اس کو دیکھا البتہ عمر اب کے سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

"تمھیں پتہ ہے نیلم میری بیوی کی ایک عادت ہے اسے اگر کوئی بات بری لگے تو وہ لوگوں کے موبائل توڑ دیتی ہے میرے تین موبائل توڑ چکی ہے۔ویسے ہالے آپ کو سیلفی لینا بھی تو پسند نہیں ہے ناں ؟!!!"آخری بات ہالے کو دیکھ کر پوچھی نیلم نے نا محسوس انداز میں موبائل پیچھے کر لیا۔چہرے کی مسکراہٹ بدقت قائم رکھی سردار اور ہالے اس کی چلاکی پہ اسے گھور کر رہ گئے۔

لیل کھانا لے کر واپس آئی تو اپنی اسی سابقہ جگہ پر عمر کے قریب بیٹھ گئی۔ہالے نے ایک نظر ان کو دیکھا ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو اسے عمر کے قریب اس کا بیٹھنا برا لگا تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹک دیا اسی لمحے عمر کا موبائل بجا تو وہ معذرت کرتا اٹھ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ملازمہ کافی کے بھرے ہوئے مگ لے آئی تھی اور پھر کچن میں واپس جاتے ہوئے نیلم کی ہدایت پہ ڈائننگ کا دروازہ بند کرتی چلی گئی۔

ہالے نے ایک نظر دروازے کو بند ہوتے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ سفید ہوا تھا۔اسے گھٹن محسوس ہوئی عمر باہر تھا۔سردار اب لیل سے کچھ کہہ رہا تھا، نیلم اپنے فون میں کچھ دیکھ رہی تھی۔اور ایک وہی تھی جس کا دل چاہا تھا یہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے۔

اس نے اضطرابی کیفیت میں اپنی دائیں ٹانگ ہلانی شروع کر دی۔نامحسوس انداز میں اپنے بند گلے پہ ہاتھ پھیرا کوئی دوپٹہ نہیں تھا جسے اتارا جاتا، کوئی جگہ نہیں تھی جہاں جایا جاتا۔وہ پینک نہیں کرے گی اس نے خود سے وعدہ کیا لیکن اب اس کا جسم پسینے سے بھیگ رہا تھا۔

"ہالے کافی لو۔"ناں سردار کی بیوی نے مگ اس کی طرف بڑھایا۔ہالے کے ہاتھوں میں سکت نہیں تھی کہ وہ اس مگ کو تھام سکے۔وہ مٹھی سے صوفے کو بھینچے ہوئے تھی آنکھیں اب سرخ مردہ سی ہونے لگی تھیں۔

"عمر۔۔۔عمر۔۔۔ک کہاں ہے۔۔۔"اس کے لبوں سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلے۔لیل نے جھٹکے سے گردن موڑ کر اس کو دیکھا اور پھر اس کا دل دھک سے رہ گیا۔اسے ایک بار پھر پینک اٹیک ہو رہا تھا۔ اگر اس کے نروز مضبوط نہ ہوتے تو اب تک وہ چیخ چلا رہی ہوتی۔

لیل فورا اٹھ کر دروازے تک گئی اور اسے پوری طرح کھول دیا۔پھر واپس ہالے تک آئی اس نے سانولے چہرے والے لڑکی کو اپنے قریب آتے دیکھا وہ اس سے کچھ کہہ رہی تھی، ہالے غائب دماغی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے اسے سن رہی تھی۔سردار اور نیلم ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہے تھے۔وہ اس کی حالت سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے۔ہالے اٹھی اور باہر کی جانب لپکی۔لیل تاسف سے اسے دیکھتی رہی۔باہر آ کر اس نے گہرے سانس لیے۔اندر لیل نے سردار اور نیلم کو مختصرا سب قصہ سنایا۔چند منٹ وہ باہر کھڑی خود کو نارمل کرتی رہی۔آنکھیں ابل ابل کر آنسو بہانا چاہتی تھیں لیکن وہ ضبط کیے کھڑی رہی۔اندر جانے میں الگ شرمندگی تھی وہ کیسے ان سب کا سامنا کرے گی ؟

کچھ دیر بعد وہ اندر آئی خلاف توقع کسی نے کچھ نہیں پوچھا۔چند منٹ پہلے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ہالے کو ذرا تقویت ہوئی، اسی پل عمر بھی اندر آیا لیکن اس کا چہرہ مختلف تھا وہ سپاٹ تھا۔اور بے تاثر بھی سردار اٹھ کر اس تک آیا۔

"کیاکچھ ہوا ہے ؟کس کی کال تھی ؟تم پریشان لگ رہے ہو۔"وہ ان دوستوں میں سے تھا،جو دوست کم ماں باپ زیادہ بنتے تھے۔دوست کا چہرہ دیکھ کر سب پہچان لینے والے۔

"کچھ نہیں ہوا کیا ہونا تھا ؟"وہ لا پرواہی سے بولا "خیر اب ہم نکل رہے ہیں پھر بات ہو گی۔"اس نے اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے کہا، ہالے اپنی حالت چھوڑ اس کو دیکھے گئی ، کیا تھا جس نے اسے اتنا ڈسٹرب کر دیا تھا ؟وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے باہر نکل گیا تھا۔یہاں سب اس کے دوست تھے وہ جانتے تھے جب عمر نے کہہ دیا کچھ نہیں ہوا تو وہ بات نہیں بتائے گا۔وہ اس رویے کے عادی تھے سو نارمل رہے۔ہالے اس کے پیچھے گئی تھی۔وہ عمر سے پوچھے گی اور اسے بتانا ہو گا کب تک وہ اپنی تکالیف خود تک محدود رکھے گا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج یاقوت اور نرمین کا ولیمہ تھا۔کل وہ نرمین مغل سے آفیشلی نرمین مرزا بن چکی تھی۔ولیمے کی تقریب جلدی ختم ہو گئی تھی سو وہ گھر چلے آئے۔نرمین یاقوت کے کمرے میں تھی۔کل ساری رات وہ اپنے دوستوں کے ساتھ رہا تھا اور نرمین اپنے فلیٹ پہ آج وہ اسے گھر لے آیا تھا۔نوح کی ہزار دھمکیوں اور تاکیدوں کے بعد اس کا کمرہ کسی بھی سجاوٹ سے عاری تھا۔گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس وہ اپنے کمرے میں آیا تو نرمین سامنے ہی بیٹھی تھی۔سنگھار میز کے سامنے وہ لباس تبدیل کر چکی تھی اور اس وقت سادہ کپڑوں میں تھی۔

یاقوت نے اندر آ کر کوٹ اتارا اور نرمین کی طرف ذرا کی ذرا نظر ڈالی پھر آگے بڑھ آیا خود کو بیڈ پہ پھینکنے کے انداز میں گرا دیا۔نرمین کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔سچ تھا کہ وہ اب بھی اس سے خوف زدہ تھی۔کچھ دیر اسی طرح پڑے رہنے کے بعد وہ سیدھا ہوا، کہنی کے بل لیٹ کر فرصت سے نرمین کی پشت کو دیکھا۔

"وہ تمہارا کلاس فیلو اسد وہ کیوں آیا تھا آج ؟" ہلکے سرسری لہجے میں اس نے بات کا آغاز کیا۔**(اچھا ٹھیک ہے غلطی ہو گئی اب ایسا بھی کیا ہے جو بات ہی نہیں کر رہی۔)**

نرمین جواب دیے بغیر اٹھی اور صوفے کی طرف بڑھ آئی۔اور آنکھوں پہ ہاتھ رکھے لیٹ گئی۔

"آئندہ میں اسے آس پاس نہ دیکھوں تمھارے۔اور فون بھی نہ آئے اس کا۔اس لڑکے سے اچھی وائبز نہیں آتیں۔"اس نے ایک بار پھر تنبیہہ کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فکر مت کرو تمھارے جیسا نہیں ہے وہ ریپ نہیں کرے گا۔"بے تاثر اور روبوٹک انداز میں کہا گیا۔ یاقوت کے مانو پورے بدن میں شرارے دوڑ گئے، وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ایک ہی جست میں نرمین تک آیا۔اس کا بازو پکڑ کر کھینچ کر سیدھا کر کے بٹھایا۔نرمین کا سانس حلق میں اٹک گیا۔وہ بے اختیار پیچھے کو ہوئی اسے یاقوت سے خوف آتا تھا۔وہ سرخ ہوتی آنکھیں اس کے چہرے پہ مرکوز کیے سختی سے اس کا بازو جکڑے ہوئے تھا۔

"کیا بکواس کی ہے ہاں ؟"وہ برہمی سے بولا۔"شرافت سے پیش آ رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سر پہ چڑھ جاؤ میرے۔اپنی اوقات مت بھولو تم۔"نرمین سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھے گئی۔ وہ آج پھر سے وہی یاقوت لگا تھا۔خوف زدہ کرنے والا ڈرانے والا وہ سن ہوئی اس کے سامنے بیٹھی تھی ۔جسم جیسے ہلنے سے انکاری ہو۔

"جب میں کہہ رہا ہوں وہ لڑکا مجھے تمھارے آس پاس نہیں چاہیے تو مطلب نہیں چاہیے۔ایک بات تمھارے دماغ میں کیوں نہیں گھستی ؟"اس کا لہجہ بلند نہیں تھا سخت تھا بالکل ویسا جیسا اس رات اس کے لمس میں آج بھی حقارت تھی ذلت تھی۔

"آج پہلی اور آخری بار کہہ رہا ہوں۔اب بیوی ہو میری ڈیڈ کے کہنے پہ شادی ضرور کی ہے لیکن اب آزاد نہیں کروں گا۔اس لیے۔"وہ آگے کو جھکا، نرمین کے کان کے پاس۔"اب میری باتوں پہ ہاں کہنے کی عادت ڈالو۔اور جو کچھ بھی ماضی میں ہوا بھول جاؤ ایسا کوئی گناہ بھی نہیں ہوا مجھ سے۔"آخر میں وہ لا پرواہی سے کہتے اٹھا تھا۔اور اپنے بیڈ کی جانب بڑھ آیا لیکن اگلے ہی لمحے نرمین دھپ کی آواز پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اوندھے منہ فرش پہ گر پڑی تھی۔یاقوت کی جان اچھل کر حلق میں آئی۔وہ بے اختیار پیچھے مڑا تھا۔اور اب کے واقعی اس کے پسینے چھوٹ گئے۔نرمین کے ہاتھ پاؤں مڑ رہے تھے۔آہ اسے دورہ پڑا تھا۔ڈاکٹر نے اسے اب کسی بھی قسم کی ٹینشن نہ لینے دینے کو کہا تھا۔اور یاقوت اس کام میں برا ثابت ہوا تھا۔وہ فورا اس تک آیا اس کا چہرہ تھپتھپاتے وہ اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔نرمین نے اس حالت میں بھی اس کا ہاتھ بری طرح جھٹکا اس کے انداز میں حقارت تھی۔

"نیرو۔۔۔تم۔۔تم ٹھیک ہو کیا ہو رہا ہے تمھیں ؟"وہ ایک بار پھر کچھ پوچھنے کی کوشش کرنے لگا۔اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑرہی تھیں۔نرمین فرش پہ بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔اس کا چہرہ خطرناک حد تک سفید پڑ گیا تھا، آنکھیں اوپر کو ہو گئیں اور پھر دیکھتے دیکھتے اس کا جسم حرکت سے عاری ہو گیا۔۔

"نیرو۔۔۔کیا ہو رہا ہے مجھے بتاؤ تو۔۔۔نیرو مجھے دیکھو پلیز۔۔۔۔میں نوح کو کال کروں کیا ؟"وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔آنکھیں بند ،جسم ساکت ،شاید شاک یا خوف کی وجہ سے اس کی بے ہوشی بنتی تھی۔ یاقوت اب بھی اس کے پاس فرش پہ بیٹھا تھا۔اس کا چہرہ تھپتھپاتا ہوا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہوا۔

لیکن اس کا جسم اب برف جیسا ٹھنڈا تھا۔بالآخر وہ اٹھ کر اپنے موبائل تک گیا اور کال لاگ کا پہلا نمبر ملایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نر۔۔نیرو کو کچھ ہو گیا ہے۔۔۔وہ بات۔۔بات نہیں کر رہی تم آجاؤ پلیز۔"وہ بدقت خود پہ قابو کیے ہوئے بول رہا تھا۔سچ یہ تھا کہ زبان لڑکھڑا رہی تھی، جان ہوا ہو رہی تھی۔اس سے پہلے اس نے نرمین کو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا وہ واپس آیا اور ایک بار پھر اس کے قریب فرش پہ بیٹھ گیا۔اس کے ساکت ہوئے ٹھنڈے وجود کو دیکھا کیا اس سے واقعی غلطی ہو گئی ہے ؟

" ایسا بھی کچھ گناہ نہیں کیا ہنہہ بس اس کے بھی ڈرامے ختم نہیں ہوتے۔"اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک گیا۔اور ایک بار پھر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔اب کے انداز میں لا پرواہی تھی، گناہ کی جسٹیفکیشن دینے والوں سے زیادہ برے وہ لوگ ہوتے ہیں جو گناہ کو مانتے ہی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں سردار کے گھر سے نکل آئے تھے۔ہالے کی حالت اب قدرے بہتر تھی۔عمر بظاہر اس سے ہلکی پھلکی بات کر رہا تھا لیکن وہ نارمل نہیں تھا۔کم از کم اس کے ساتھ اتنا وقت گزارنے کے بعد اسے اتنا تو پتہ لگ ہی گیا تھا۔

"سی ویو (sea view) چلیں ؟"ہالے کی آواز پہ اس نے گردن موڑ کر قدرے حیرت سے اس کو دیکھا" اس وقت ؟"

"ہاں سمندر رات میں بہت خوبصورت لگتا ہے" عمر نے بغیر کچھ کہے گاڑی کا روٹ چینج کر دیا اب وہ سمندر جانے کے راستے پہ تھے۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹھاٹھیں مارتے سمندر کے سامنے تھے۔دونوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نے اپنے جوتے ہاتھوں میں اٹھا رکھے تھے۔تیز ہوا سے دونوں کے بال اور کپڑے پھڑپھڑا رہے تھے۔وہ گیلی ریت پہ پیر رکھتے تو پیر اندر دھنسنے لگتے ہالے کو سمندر سے عشق تھا۔

"کیا تم مجھ پہ اعتبار کرتے ہو عمر"؟چلتے چلتے ہالے رک گئی۔گردن اٹھا کر عمر سے پوچھا تھا۔وہ بھی ایک لمحے کو رک گیا۔

"کیا آپ مجھ پہ اعتبار کرتی ہیں ؟"سوال کے بدلے سوال۔ہالے نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمھارے اور میرے درمیان شروع سے ایک تعلق تھا عمر۔اس رات اس سڑک سے لے کر اس برستی بارش تک میں بس اس تعلق کا سرا نہیں ڈھونڈ پا رہی تھی۔لیکن اب۔۔۔اب مجھے لگتا ہے وہ سرا مل چکا ہے۔"

"اور وہ سرا کیا ہے ؟"

"یہی کہ عمر حیات کو ہالے سلطان سے باتیں منوانے کے لیے بھیجا گیا ہے۔"وہ ہنس دیا۔ہلکے سے دھیرے سے۔

" وہ آدھی رات میں سڑک پہ زخمی حالت میں بھی بات منوا سکتا ہے۔وہ ریستوران میں بیٹھ کر بھی باتیں منوا سکتا ہے۔اور کالج کے گراؤنڈ میں کھڑے ہو کر بھی اپنی چلا سکتا ہے۔"عمر ہنستا ہی گیا وہ شاید پہلی بار اتنا ہنسا تھا ہالے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ مجھ سے نفرت کرتی تھیں کیا اب بھی کہیں دورآپ کو مجھ سے نفرت ہے ؟"تھوڑی دیر بعد وo سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔لہروں کا شور پیروں کے نیچے نرم ریت اور سامنے کھڑی یہ لڑکی۔وہ اس منظر کو کبھی بھول نہیں سکے گا۔

ہالے گہری سانس لے کر آگے چلنے لگی۔عمر نے اس کے ساتھ قدم بڑھائے۔۔۔۔۔

"مجھے تم سے نفرت تھی عمر بہت نفرت تھی۔کیونکہ مجھے لگا کرتا تھا میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تم نے کیا یا پھر تمہاری وجہ سے ہوا۔۔"وہ نرم ریت پہ چلتے ہوئے کہے جا رہی تھی۔دور کہیں ٹھیلے پہ شاید کوئی تکے بنا رہا تھا خوشبو یہاں تک آتی تھی۔

"مجھے لگتا تھا میں شاید تمھیں کبھی معاف نہیں کر سکوں گی۔شاید ساری زندگی تم سے نفرت کرتی رہوں گی کیونکہ میں ایسی ہی تھی میں جن کو چھوڑ دیتی ہوں انہیں دفنا دیتی ہوں۔اور قبروں کو مڑ کر نہیں دیکھا کرتے۔میں نے کافی دوست کھوئے کئی لوگوں کو چھوڑا کیونکہ میں صفائی کا موقع نہیں دیا کرتی ۔یا پھر میری ناک اونچی ہے۔میں صفائی سن کر ان کو "**معاف** "کر کے خود کو جھکا نہیں سکتی۔"

"حالانکہ یہ بہت بری عادت ہے۔"عمر نے لقمہ دیا۔ہالے نے اثبات میں سر ہلایا۔

" صحیح کہا یہ اچھی عادت نہیں لیکن میں ایسی ہی ہوں میں judgemental "

"میں بہت جلدی رائے قائم کر لیتی ہوں۔بہت جلدی شک کر لیتی ہوں اور پھر لوگوں سے دور ہو جاتی ہوں۔بغیر کچھ کہے سنے۔میں نے کہا ناں میں جنہیں چھوڑ دیتی ہوں انہیں دفنا دیتی ہوں۔میرے کئی عزیز کئی دوست آج میرے ساتھ اس لیے نہیں ہیں کیونکہ میں نے ان کے بارے میں بہت جلدی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رائے قائم کر لی۔اور انہیں صفائی کا موقع نہیں دیا۔بعد میں مجھے پتہ چلا تھا کہ ان کا کوئی قصور نہیں تھا ۔لیکن اونچی ناک اور نیگیٹو ایگو تھی کہ میں نے دوبارہ ان کو چانس نہیں دیا۔"وہ چلتے چلتے رک گئی۔عمر بھی رک گیا۔فضا میں تکوں کی خوشبو مزید پھیل گئی۔۔

"تمھیں صفائی کے موقعے ملے عمر، تمھیں میں نے کہنے سننے دیا، تمھیں ثبوت لانے کے موقعے ملے اور تمہاری ہر بات اتنی سچی اتنی کھری تھی تھی۔مجھے سچ ماننا پڑا۔اور پھر میں تم سے دور نہیں ہوئی، ہو ہی نہیں سکی۔جس طرح باقیوں کو چھوڑا تھا اس طرح تمھیں نہیں چھوڑا۔میں نہیں جانتی کیوں کیسے لیکن میرا دل تم سے صاف ہوگیا۔تمھارے لیے دل میں بغض رکھا ہی نہیں گیا۔ہاں میں نے تم سے بہت نفرت کی تھی لیکن اب میرا دل تم سے صاف ہے۔تم سوچتے ہو گے اتنی نفرت کے کے بعد اتنی اچھی دوستی ؟

Not so relatable

لیکن میں ایسی ہی ہوں میں بہت کم لوگوں کو دوست بناتی ہوں۔اور جب میں کسی کو دوست بنا لوں تو اس پہ مکمل اعتبار کرتی ہوں۔اور مکمل مخلص ہوتی ہوں۔جب ہالے معاف کر دے تو قتل بھی معاف کر دیتی ہے۔جس طرح تم میرے بارے میں بے بس ہو اس طرح میں تمہاری آواز سن کر رک جانے اور تمہاری بات مان لینے کے بارے میں بے بس ہوں۔"اس نے ہلکے سے کندھے اچکا دیئے۔۔

"ویسے یہ کوئی پہلی اچھی بات کی ہے آپ نے اپنے بارے میں۔"عمر گہری سانس لے کر سارے وقت میں اب بولا تھا۔ہالے ہلکا سا مسکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے بتایا نہیں تم مجھ پہ اعتبار کرتے ہو ؟"وہ ذرا آگے جا کر گیلی ریت پہ بیٹھ گئی تھی۔بغیر کپڑوں کی پرواہ کیے عمر اس کے ساتھ آ کر بیٹھا۔اب لہریں ان کے پیروں کو چھو چھو کر واپس جا رہی تھیں۔ذرا فاصلے پہ کوئی لڑکا کسی لڑکی کے لیے خاصی تیاری کر کے ایک مکمل خوبصورت سیٹ اپ سجائے، روشنی اور سرخ پھولوں کے درمیان اسے پرپوز کر رہا تھا۔لڑکی خوشی سے اچھل رہی تھی۔لڑکا اسے والہانہ نظروں سے تک رہا تھا۔منظر مکمل تھا عمر نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں دیکھے گیا اور بولے گیا۔

"میں جب پولیس کی ٹریننگ کر رہا تھا، تب میرے استاد نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تمھیں ایک قابل پولیس آفیسر بننا ہے تو ایک چیز کو اپنی زندگی سے نکال دو۔

"**اعتبار**"۔ہالے نے اچھنبے سے اسے دیکھے عمر نے اضافہ کیا۔"وہ کہتے تھے اگر اعتبار نامی مادہ ایک بار تمھارے اندر آ گیا تو کبھی نکل نہیں سکے گا۔اعتبار آدمی کو کمزور بناتا ہے۔اعتبار کرنے لگو گے تو تمھیں جھوٹے ملزم قاتل مجرم اور جھوٹے آنسو اور اشتہاریوں پہ بھی اعتبار آئے گا۔ اور پھر تم کبھی بھی ایک قابل افسر نہیں بن سکتے۔سو اعتبار نہ کرنا میری فطرت بن چکا ہے۔کل تو مجھے گھر کی گھاس پہ شک تھا یہ اتنا جلدی کیوں بڑھ رہی ہے۔"ہالے دھیرے سے ہنسی۔

"لیکن میں آپ سے جھوٹ نہیں کہوں گا جو پوچھنا چاہتی ہیں پوچھیں۔"

"وہ کال کس کی تھی ؟"ہالے نے ڈائریکٹ سوال کیا تھا۔

"شمشیر کی ،اسے جج نہ کیجیے گا جو کچھ اس نے جج صاحب کے بارے میں کہا۔وہ اس کی جاب کا حصہ ہے۔پولیس والا اپنے باپ کا بھی نہیں ہوتا۔۔خیر۔"اس نے گہری سانس لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میرا suspension واپس لیا جا رہا ہے۔"

"یہ تو خوشی کی بات ہے "

"میرے لیے یہ عذاب کی بات ہے۔"وہ ترکی بہ ترکی بولا۔"اس وقت میں یہ افورڈ نہیں کر سکتا۔میرے پاس ہزار مسائل ہیں۔لاکھوں کام پینڈنگ ہیں اور پولیس کی جاب توانائی مانگتی ہے، وقت مانگتی ہے ہمارے پاس کوئی سنڈے منڈے نہیں ہوتا ہر دن ڈیوٹی ڈے ہوتا ہے۔"

"عمر تم دونوں کام ایک ساتھ کر لو، تم اے ایس پی ہو کوئی حوالدار نہیں تمہارا کام اتنا نہیں ہو گا۔" ہالے نے بیچ میں ٹوکا۔عمر کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ در آئی۔

" آپ نہیں جانتیں ہالے میں تین ماہ سے گمنام ہوں۔گمنامی پولیس والے کے لیے موت ہوتی ہے۔ہم منظر پہ ہیں تو دنیا ہماری ہے منظر سے غائب ہوئے اور مر گئے۔"اس کا لہجہ اداس تھا شاید اسے اپنی جاب سے بہت پیار تھا۔

"میں ایک لمبی suspension کے بعد جب جاؤں گا تو مجھے لوگوں کو بتانا ہو گا کہ میں آ گیا ہوں۔ جب میں کوئٹہ سے یہاں آیا تھا۔تب میں نے پہلے دن ہی یاقوت مرزا کی پارٹی پہ ریڈ مارا تھا، اگلے ہفتے شیر علی کے اڈے سیل کیے تھے۔میں نے آدھے کراچی کو باور کرا دیا کہ میں آیا ہوں عمر حیات منظر پہ آیا ہے۔"اس نے سینے پہ انگلی سے دستک دی تھی۔

"اور پھر میں suspend ہو گیا، منظر سے ہٹ گیا۔میری ریپوٹیشن پہ داغ آ گیا۔میری ساری کریڈیبلٹی خراب ہو گئی۔اس سب کو بحال کرنے کے لیے مجھے وقت، توانائی، محنت سب کرنا ہو گا۔ایک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بار پھر منظر پہ آنا ہو گا۔لیکن یہ ممکن نہیں جج صاحب ہیون اور ان کا قتل میرے لیے اہم ہیں۔میں یہ سب بیچ منجدھار میں نہیں چھوڑ سکتا۔"وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

"تم اب کیا کرو گے ؟"

"مستعفی ہو جاؤں گا۔"وہ آرام سے بولا لیکن اس کی آواز۔اس میں کچھ تھا اداس کرنے والا دل دکھا دینے والا۔وہ اس مقام تک آنے کے لیے کن کن حالات سے گزرا تھا یہ وہی جانتا تھا۔

" تم۔۔۔تم ایسا کیسے کر سکتے ہو تمھیں یہ نہیں کرنا چاہیے۔اپنی ساکھ اپنی ریپو بعد میں بنا لینا ابھی بس ڈیوٹی جوائن کر لو تم۔۔۔۔"

"میں نے کہا ناں ہالے گمنامی پولیس والے کے لیے موت ہوتی ہے۔پولیس والا یا تو منظر پہ رہے گا یا پھر مرے گا۔گمنامی کی کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا جو تھوڑی بہت روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔وہ اب نیچے ریت پہ پڑ رہی تھی وہ اندھیرے میں تھا گمنام سا۔اور ہالے کو آج پہلی بار گمنامی واقعی موت لگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہر کے بہت بڑے ریستوران میں ایک لمبی میز کے گرد اس وقت فروا اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔کچھ ملک سے باہر رہتی تھیں اور کچھ ملک سے باہر جانے والی تھیں۔ بنیادی طور پہ یہ ایک farewellپارٹی تھی۔مہر ماہ آج شام ہی سفیر کے ساتھ واپس آئی تھی۔اور اس وقت وہ فروا کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی تھی۔مسکرا مسکرا کر عورتوں سے باتیں کرتی ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ویسے ہنی مہر تو بالکل بھی نگین کی بیٹی نہیں لگتی۔کہاں وہ اتنی اکڑ اور تن کر رہنے والی اور کہاں مہر ماہ سویٹ اور پیاری سی۔"فروا کی ایک دوست نے لقمہ دیا تو فروا نزاکت سے مسکرائی۔جھلملاتی سبز ساڑھی میں اس کا بوڑھا حسن مکروہ لگ رہا تھا۔مہر ماہ نے اس کی ساڑھی جیسی ہی سبز ساڑھی پہن رکھی تھی وہ دونوں آئیڈیل ساس بہو مشہور تھیں۔

"فروا۔۔۔ویسے نگین اور تمھارے تعلقات۔۔۔۔مطلب تم سمجھ رہی ہو ناں پھر نگین نے تمھیں اپنی بیٹی کی ذمہ داری کیسے دے دی۔یاد ہے ایک بار ہم گھر آئے تھے تمہارے کتنا ہنگامہ کیا تھا اس نے۔" اب کے ایک اور عورت بولی تھی مہر نے جزبز ہو کر پہلو بدلا تھا۔اور فروا نے یاد کرنا چاہا وہ ہنگامہ کیسا تھا۔۔

ماضی

یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب نگین اور وہاج کو مہر کی پیدائش کے بعد اپنے گھر شفٹ ہوئے دوسرا روز تھا۔نگین کو اپنے کسی ضروری چیک اپ کے لیے ہسپتال جانا تھا۔وہ حسینہ بیگم کے ساتھ ہسپتال گئی تھی۔ پیچھے مہر ماہ کی دیکھ بھال وہاج کے ذمہ لگا کر گئی تھی۔اسی روز فروا کی کچھ دوستوں نے سلطان منزل آنا تھا۔فروا نے ان سے کہہ رکھا تھا وہ انہیں مہر سے ملوائے گی۔وہ جتنا بھی خود کو مہر ماہ سے لا تعلق ظاہر کرنے کی کوشش کرتی تھی۔اتنا ناکام رہا کرتی تھی۔اس کے لیے یہ بات برداشت کرنا بہت مشکل تھا کہ مہر اس کے ساتھ اس گھر میں نہیں رہ سکے گی۔وہ کچھ بھی کر کے مہر کو اپنے قریب رکھنا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نگین گھر پہ نہیں تھی سو فروا ڈرائیور کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی۔اور مہر کو اپنے ساتھ لے آئی۔وہاج منع نہیں کر سکا۔سچ تھا وہ اسے سنبھال نہیں پا رہا تھا۔وہ مسلسل روئے ہی جا رہی تھی۔وہ گھر آئی تو اس کی دوستیں آ چکی تھیں۔کھانے کے دور چلے باتیں ہوئیں غیبتیں ہوئیں۔مہر ماہ کبھی ایک تو کبھی دوسری عورت کے ہاتھ میں ہوتی اور فروا فخر سے اسے دیکھتی رہتی اسی اثناہ میں دھاڑ سے لاؤنج کا دروازہ کھلا اور نگین اندر آئی۔اس کے چہرے پہ سخت غصہ تھا۔اپنی بیٹی کو ایک عورت کے ہاتھ سے جھپٹنے کے اندز میں چھینا فروا حق دق سی اسے دیکھے گئی۔

"میری بیٹی کو اپنے گھر سے لانے کی جرات کیسے ہوئی تمہاری ؟"وہ غرائی تھی۔"جانتی بھی ہو اس کی طبیعت کتنی خراب ہے اور تم۔"وہ دو قدم آگے آئی۔"تمہاری تربیت کتنی خراب ہے۔"طمانچہ تھا جو فروا کے منہ پہ لگا تھا۔اسے ایک ہجوم کے درمیان ایسی ذلت سہنی ہوگی اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

"میری بیٹی کو اپنے سائے سے بھی دور رکھو فروا تم جیسی گولڈ ڈگر نہیں بننا اسے۔"وہ حقارت سے کہتی باہر نکل گئی۔وہ نگین تھی غصیل، جج مینٹل اور باتیں دل میں رکھنے والی، باہر جا کر وہ اپنی ہی باتوں پہ پچھتانے والی تھی۔لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا۔مہر کو اس گھر اور اپنے قریب رکھنے کے ارادے مزید پختہ ہو چکے تھے۔اور پھر اس نے وہی کیا اس روز اس ڈاکٹر کو نگین اور وہاج کے پاس بھیجنے والی وہی تھی۔اس کا منصوبہ مختلف تھا۔وہ وہاج کو نگین اور اپنے بھائی کی کچھ تصاویر بھیج کر شک میں مبتلا کرنا چاہتی تھی۔لیکن پھر اس کا الٹ ہوا نگین خود ہی غصے اور ضد کے چلتے وہاج اور مہر کا ڈی این اے کروانے چلی گئی۔اگر وہ اپنا اور بچی کا ڈی این اے کروا لیتی تب بھی شاید اس کی شادی کسی طرح بچ سکتی تھی۔لیکن جب تک انسان کچھ سمجھ پاتا ہے غصہ اس کا بہت سارا نقصان کر چکا ہوتا ہے۔وہاج

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نگین کو گھر چھوڑ کر خود باہر چلا آیا تھا۔وہ صرف اس بات سے غصہ تھا کہ نگین ان کے بچے کی حفاظت نہیں کر سکی۔اس کے کردار کے بارے میں تو وہ قرآن بھی اٹھا سکتا تھا۔ان دونوں کے نصیب میں شاید یہی لکھا تھا۔وہاج کا ایکسیڈنٹ پلان تھا۔لیکن وہ جلد ہوش میں آجاتا فروا نے ڈاکٹرز کی مدد سے اسے کچھ ایسا انجیکٹ کروایا کہ وہ کومہ میں چلا گیا۔اور پھر اپنی ہی جانب سے طلاق کے جھوٹے کاغذات اسے بھیج دیئے۔وہ خود سے کہتی رہی کہ وہ یہ سب مہر کے لیے کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ اپنی اور شمس کی برباد ہوتی شادی اور نگین کی پھلتی پھولتی شادی اس کے لیے عذاب بن چکی تھی۔نگین طلاق کے کاغذات لیے گھر چلی آئی تھی۔یہ وہ دن تھا جب اس نے مہر ماہ کو فروا کی گود میں پھینکنے کے انداز میں ڈالا تھا۔

"یہ بچی ایک دن تمہارا اپنا گلا گھونٹے گی یاد رکھنا۔"بس ایک سطر بس یہی سطر کہی تھی اس نے اور چلی گئی۔اس دن کے بعد سے آج کے موجودہ دن تک فروا نے ہر طرح سے مہر ماہ کو اپنے ساتھ رکھتے ہوئے بھی اپنا رنگ نہیں چڑھنے دیا۔وہ اس کی سینیٹی برقرار رکھنا چاہتی تھی۔دوسروں کی زندگی میں زہر گھول کر اسے اپنے لیے بھی کبھی تریاق نہیں مل سکے تھے۔

موجودہ دن

فروا تمکنت سے کرسی پہ براجمان تھی۔ساتھ والی کرسی پہ مہر اور سامنے کھڑا فوٹو گرافر وہ دونوں انسٹاگرام کی آئیڈیل ساس بہو تھیں۔مہر مسکرا رہی تھی عورتیں حسرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔ایک پرفیکٹ خوشحال فیملی انہیں بھی ایسی بہو چاہیے تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن عمر حیات آفس چلا آیا۔سفیر واپس آ چکا تھا۔ایک ڈیل تھی جو اس کی وجہ سے ڈیلے ہو رہی تھی۔اور سخت نفرت تھی اسے پیسوں کے معملے میں کسی رکاوٹ کے پیش آنے کی۔وہ اپنے آفس سے نکل آیا سفیر کے آفس کا دروازہ دھکیل کر اندر آیا۔وہ جو کسی فائل کو دیکھ رہا تھا۔اسے دیکھ کر چونکا اور اگلے ہی لمحے غصے سے اٹھا اس کی رنگت میں سرخیاں گھلنے لگی تھیں۔عمر کو دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ گیا تھا۔

"تم۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے آفس آنے کی ؟اس دن تم نے مجھے ڈرگز دی تھی جانتے ہو میں تمہیں sue کر سکتا ہوں۔"

عمر دوقدم آگے آیا اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"شوق سے کرو لیکن تمھارے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں نے تمھیں ڈرگز دی ؟"اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"میرے پاس سی سی ٹی وی ہے۔میرے آفس میں پرندہ پر بھی نہیں مار سکتا تمھیں صاف صاف مجھے ڈرگز دیتے دیکھا جائے گا۔"وہ چبا چبا کر بولا۔

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔"غور سے میرے ماتھے پہ دیکھو کہیں گدھا لکھا نظر آ رہا ہے کیا ؟"وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔سفیر نے اچھنبے سے اس کو دیکھا "نہیں نظر آیا ناں ؟"عمر نے کہنا جاری رکھا۔"ظاہر ہے کیسے نظر آئے گا میں گدھا تھوڑی ہوں۔تمھارے روم سمیت پورے آفس کی فوٹیج ایک گھنٹے کے اندر اندر ڈیلیٹ کروا چکا ہوں میں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمھیں۔۔۔۔۔"سفیر غصے سے کہتا آگے آیا۔

"جب جب تمھیں لگے صرف privileged انسان کامیاب ہو سکتا ہے تو میرے بیٹے سفیر کو دیکھنا اور انسپائر ہونا۔"سفیر ٹھہر گیا آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں۔

"جج صاحب کہا کرتے تھے۔تب تب جب میں ڈاؤن ہوتا تھا۔جب مجھے لگتا تھا اس ملک میں صرف رشوت اور سفارش چلتی ہے تب تب وہ مجھ سے یہی کہا کرتے تھے۔سیلف میڈ ٹیلنٹڈ چارمنگ سفیر تم میری فیری ٹیل کے پرنس تھے۔"عمر سادگی سے کہہ رہا تھا۔سفیر کو اپنی ٹانگوں پہ کھڑے رہنا مشکل لگا آنکھیں گلابی پڑنے لگیں گردن جھک گئی۔

"میں تم سے انسپائر ہوتا تھا، تم سے سیکھتا تھا۔جس طرح اعتماد سے تم اسٹیج پہ کھڑے ہو کر باتیں کرتے تھے۔میں تمھارے بولنے سے موٹیویٹ ہوتا تھا۔تم الگ تھے، تب تم بہت الگ تھے آج کا سفیر سلطان ویسا نہیں ہے۔"

"کیا بڑے پاپا واقعی ایسا کہتے تھے ؟"وہ ہلکی شکستہ آواز میں پوچھ رہا تھا۔

"وہ واقعی ایسا کہتے تھے۔۔ہیون کے ہر بچے بڑے سب سے کہتے تھے سفیر ان کا بیٹا ہے فاتح ہے۔"

"میں فاتح نہیں ہوں۔"وہ رنجیدگی سے بولا۔

"تم فاتح ہو۔"عمر نے زور دیا۔سفیر نے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا۔"تم بس گر گئے ہو اور اٹھ نہیں پا رہے۔اصل فاتح وہ نہیں ہوتا جو کبھی گرتا نہیں ہے۔فاتح وہ ہوتا ہے جو گر کر اٹھنا جانتا ہے۔جیسے میں اٹھا تھا۔"سفیر حیرت سے اسے تک رہا تھا اس کی بھوری آنکھیں بے چین تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے بادشاہی دیکھی تھی۔محلے کا سب سے امیر بچہ تھا۔میں لیکن پھر کچھ ہوا کہ مجھے اپنا گھر چھوڑنا پڑا۔اپنے آسائشات چھوڑنی پڑیں تھیں۔میں بھی تمہارے جیسا ذہین تھا۔لیکن میں سی ایس ایس کے پرچے میں فیل ہوا تھا۔میں بھی گرا تھا سفیر لیکن میں اٹھا کیونکہ میں اصل فاتح تھا۔کیونکہ میں نا قابل تسخیر تھا ٹوٹی شادی پیپر میں ناکامی، دل کا ٹوٹنا یہ سب آپ کی زندگی میں آتے ہیں۔آپ کو گرا دیتے ہیں۔لیکن آپ میں اتنے گٹس ہونے چاہیے کہ آپ اٹھنا جانتے ہوں۔"

"تم میرے لیے اتنے فکر مند کیوں ہو کیا یہ کوئی نئ چال ہے تمہاری۔"وہ استہزاء سے کہہ رہا تھا۔عمر نے ایک لا پرواہ نظر اس پہ ڈالی۔"مجھے تمھیں گرانے کے لیے ان اوچھے ہتھکنڈوں کی ضرورت نہیں ہے۔نہ میں تمھارے لیے فکر مند ہوں۔تم مجھے آج بھی اتنے ہی نا پسند ہو جتنے پہلے دن۔لیکن تم میرے جج صاحب کے فیورٹ تھے۔اور ان کے فیورٹ لوگوں کو گرتے ہوئے دیکھنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔تم ڈرگز کو اس طرح کھینچ کر خود سے نہیں نکال سکتے، خود پہ کام کرو خود کو وقت دو اپنا علاج کرواؤ۔"وہ دو قدم آگے آیا۔"اور۔۔۔۔اپنی۔۔۔کہانی۔۔۔کے۔۔ولن کو ڈھونڈو۔تم ڈرگز نہیں لیتے تھے۔کوئی تمھیں ڈرگز دے رہا ہے اسے ڈھونڈو اس کی گردن دبوچو۔"وہ بول کر مڑ گیا سفیر حیرتوں میں گھرا اسے دیکھے گیا۔وہ دروازے پہ پہنچ کر مڑا سفیر کو دیکھا اور کہنا شروع کیا۔"اپنی شادی کو چانس دو سفیر اگر تمھیں لگتا ہے تم کل جا کر فلاں فلاں انسان کے ساتھ خوش رہو گے۔تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔اگر کوئی انسان اپنے "آج "اپنی "موجودہ حالت میں خوش نہیں ہے تو وہ ساری زندگی خوش نہیں ہو سکتا۔"سفیر نے طنزیہ سر جھٹکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر ایسا ہوتا تو مزدور اپنی مزدوری میں خوش رہتا آگے جانے کے خواب نہ دیکھتا۔سٹوڈنٹ اپنی موجودہ اسٹرگلنگ حالت میں خوش رہتا آگے جا کر اعلی عہدے حاصل کرنے کی خواہش نہ کرتا۔میری خوشی جس کے ساتھ ہے تم جانتے ہو۔"عمر نے دروازے سے ٹیک لگا کر بوٹوں کی قینچی بنا لی چند ثانیے اس کو دیکھا۔

"مزدور اگر یہ سوچ کر زیادہ مزدوری کرتا ہے کہ وہ زیادہ پیسوں سے خوش ہو گا تو وہ غلط ہے۔وہ زیادہ پیسوں سے اچھا کھا سکتا ہے۔اچھا پہن سکتا ہے، خوشی ایک مختلف چیز ہے۔وہ پیسے یا مقام سے نہیں ملتی ۔وہ آپ کے اندر ہوتی ہے۔آپ کی موجودہ حالت ہوتی ہے۔"وہ سفیر کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔"جس انسان کے ساتھ تمہاری خوشی ہے اس کی خوشی۔"اس نے سینے پہ دستک دی" میرے ساتھ ہے۔وہ میرے ساتھ خوش ہے۔تم دونوں نے منگنی کے بعد ایک عرصہ ساتھ گزارا تھا کیا تم خوش تھے ؟ کیا وہ خوش تھی ؟"سفیر کے دل پہ جیسے گھونسا لگا تھا۔اس نے کتنے جتن کیے تھے لیکن کیا واقعی وہ کبھی اس کے ساتھ خوش ہوئی تھی ؟

"اسے بھولو اور آگے بڑھو تمھارے لیے خوشی تمہاری موجو دہ حالت ہے۔انسان کبھی بھی آپ کو خوشی نہیں دے سکتے۔خوشی آپ خود ہیں۔آپ کا اصل ہے۔"وہ متانت سے کہہ کر دروازہ کھولے باہر نکل گیا۔سفیر کی گلابی پڑتی آنکھوں میں اب کے واضح بے بسی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلطان منزل میں حسینہ کے کمرے میں آؤ تو وہ ظہر کی نماز پڑھ کر سلام پھیر رہی تھیں۔پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔مہر ماہ دروازے کی چوکھٹ پہ کھڑے ہو کر انہیں دیکھے گئی۔بھورے بال پشت پہ پھیلائے، جامنی رنگ کے سادہ جوڑے میں ملبوس وہ یاسیت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔حسینہ سلام پھیر کر اٹھیں، جائے نماز ہاتھوں میں لیے بیڈ کی طرف آئیں تب ہی ان کی نظر دروازے پہ کھڑی مہر پہ پڑی ۔ایک نظر اس کو دیکھا پھر رخ موڑ لیا اور اپنے بیڈ پہ پیر لمبے کیے بیٹھ گئیں سر بیڈ کراؤن سے ٹکا دیا۔ مہر ماہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ان کے پاس بیڈ تک چلی آئی اور پھر ان کے قریب بیٹھ گئی۔کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

"آئی ایم سوری ماما۔۔۔"اس نے ہلکی آواز میں کہنا شروع کیا "میں آپ کے لیے، ہالے کے لیے اور حسن کے لیے کچھ نہیں کر سکی کچھ نہیں بول سکی۔میں نیوٹرل رہی کیونکہ یہ میری مجبوری تھی۔"

"یہ تمہاری چوائس تھی۔"انہوں نے نرمی سے ٹوکا۔

"میں کیا کرتی ماما میرے سسرال کا معملہ تھا۔میں فروا مامی کو ناں نہیں کہہ سکتی، میں شمس انکل کو کچھ نہیں کہہ سکتی ورنہ سفیر مجھ سے ناراض ہو جاتے۔"وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی۔

"آپ میری سیچوئیشن سمجھیں پلیز۔۔۔میں۔۔"

"مہر ماہ تم کبھی بھی کسی بھی دور میں مجبور نہیں تھی۔تم نے ہر چیز اپنی مرضی اپنی منشا سے کی ہے۔تم ہالے کے لیے نہیں بولیں۔کیونکہ تم واقعی چاہتی تھیں کہ ہالے اس گھر سے چلی جائے۔"مہر کے چہرے پہ جیسے کسی نے کھولتا تیل ڈال دیا ہو جلن سی جلن تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں سمجھ سکتی ہوں تم تب کیوں نہیں بولیں، تم حسن کے لیے اس لیے نہیں بولیں کیونکہ تم اپنے شوہر کی نظروں میں عظیم بننا چاہتی تھیں۔"کیا تم نے کبھی منہ پہ جوتا کھانے والا آدمی دیکھا ہے ؟اگر نہیں تو تمھیں چاہیے تھا مہر کو دیکھو۔

"میں ان دونوں جگہوں پہ کچھ نہیں بولی کیونکہ میں تمہاری محبت میں لالچ کی حد دیکھنا چاہتی تھی۔میں تمھیں اپنے مقام سے مکمل گرتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی۔مجھے دیکھنا تھا کہ تمہاری پستی کی حد کیا ہے ؟"

"ماما۔۔۔آئی۔۔کین۔۔۔۔اکسپلین۔"مہر نے بدقت کہنا چاہا۔

"You can't explain now the only thing you can do is lying"

انہوں نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا تھا۔"تم حسن اور ہالے کے لیے نہیں بولیں۔میں چپ رہی لیکن اس دن تمھیں میرے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تھا۔میرے لیے بولنا چاہیے تھا۔کیونکہ میں وہ عورت ہوں جس نے تمھیں تب پالا جب تمہاری اپنی ماں نے تمھیں ڈس اون کر دیا تھا۔لیکن تم نے ثابت کر دیا کہ تم لالچی عورت ہو۔تمھارے اندر محبت کے لیے لالچ ہے۔حریص اور حاسد ہو تم، اپنا شر تم سے کنٹرول نہیں ہوتا۔اور میں ہالے کی ماں ہوں ایک بار جسے چھوڑ دیا اسے دفنا دیا میرے سامنے مت آیا کرو۔"ان کے لہجے میں سختی نہیں تھی وہ بس عام انداز میں کہہ رہی تھیں۔مہر کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے۔

"آپ وہ عورت ہیں جسے میری ماں نے مرتے وقت میری ذمہ داری دی تھی۔کیا آپ میرے ساتھ ایسا کریں گی ؟" اس کے لہجے میں دکھ تھا۔حسینہ سیدھی ہو بیٹھیں بے تاثر خالی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے اس رات تمھیں ہالے سے بات کرتے سنا تھا مہر"۔وہ جہاں تھی وہیں سن رہ گئی۔"تم میری بیٹی کو اس کے شوہر کے خلاف کر رہی تھیں۔خود پہ آئی معاف کر دی جاتی ہے اپنی اولاد پہ آئی کوئی ماں معاف نہیں کرتی۔اور یہ تو تمھیں میں بتاؤں گی ناں کہ تمہاری ماں نے مرتے وقت تمہارے بارے میں کیا کہا تھا؟"مہر ماہ لرزتی ہوئی ٹانگوں سے اٹھی۔اسے یہاں اپنے آس پاس آکسیجن کی شدید کمی محسوس ہوئی اسے یہ عورت اجنبی لگی تھی۔وہ جو ماں لگا کرتی تھی آج وہ غیر تھی بلکہ غیروں سے بھی الگ۔اس کے باہر نکلتے ہی حسینہ نے آنکھیں بند کر لیں۔نگین نے آخری وقت میں ان سے جو کہا تھا وہ ساری زندگی نہیں بھول سکتی تھیں۔

ماضی

نگین کو ایمبولینس میں ڈالے وہ ہسپتال کی طرف جا رہے تھے۔آنسو بھل بھل ان کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔جب نگین نے اکھڑتی سانسوں کے درمیان کہنا شروع کیا۔

"آپ ہمیشہ مجھ سے پوچھا کرتی تھیں ناں وہاج نے مجھے طلاق کیوں دی۔"وہ بہ مشکل بول رہی تھی اس کا سانس ٹوٹ رہا تھا۔زخم کراہنے پہ مجبور کر رہے تھے۔لیکن شاید آج وہ آخری بار بولنے والی تھی۔۔

"میں نے آپ کو کال کی تھی۔میں نے آپ سے پوچھا تھا وہ کس کی بیٹی ہے۔"وہ لمبے لمبے سانس لیتی چند آخری باتیں کہہ لینا چاہ رہی تھی۔حسینہ کا سانس رک گیا آس پاس کی گردشیں رک گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ نے کہا وہ میری بیٹی ہے اور میں نے مان لیا آپ نے جھوٹ کہا تھا۔میں نے جھوٹ آگے بڑھایا۔ اور وہ جھوٹ پھیل کر ہمارا رشتہ نگل گیا۔"اس کے الفاظ ٹوٹے پھوٹے تھے۔ آواز آہستہ لیکن اتنی بلند ضرور تھی کہ اگلے کئی سال حسینہ معراج کو کوڑوں کی صورت لگتی رہتی۔

"میں کسی کو کیا بتاتی کہ آپ نے فروا کے ساتھ مل کر میرے رشتے میں جھوٹ ڈالا تھا۔میں اگر بتا دیتی تو ابا اسی دن آپ کو طلاق دلوا دیتے۔میں نے خاموشی چن لی اور آپ کو بچا لیا آج جب مجھے پتہ چلا کہ وہاج نے مجھے طلاق نہیں دی تھی۔"حسینہ بس بت بنی اسے سن رہی تھیں۔

"آپ نے جھوٹ بولا تھا بھابی وہ نہیں تھی میری بیٹی۔"اور اس طرح ان کے آخری الفاظ تھے" میری بیٹی۔"وہ بے ہوش ہو گئی تھی یا پھر مر گئی تھی۔اس دن وہ اکیلی نہیں مری تھیں اس دن حسینہ اندر سے مر گئی تھیں۔نگین کی موت اور طلاق کا گلٹ انہیں اندر سے کھائے جا رہا تھا۔ایسے میں انہیں مہر پہ بھی ترس آیا کرتا تھا۔وہ بچی ان کی وجہ سے یوسف سلطان کی نا قدری سہہ رہی تھی۔اگر اس دن انہوں نے مہر کے بارے میں جھوٹ نہ کہا ہوتا تو شاید وہ بچی اچھی زندگی گزار رہی ہوتی۔سب ان کی وجہ سے ہوا تھا ہر چیز کی ذمہ داری انہوں نے اپنے سر لے رکھی تھی۔ایسے میں ان کا رجحان خود بخود مہر ماہ کی طرف بڑھ گیا۔وہ اسے اچھی تربیت دینا چاہتی تھیں، اچھی زندگی اور اچھی ماں۔گلٹ انہیں راتوں کو جگاتا تھا۔اپنی اولاد، شوہر، گھر بہت پیچھے رہ گیا تھا۔اگر کچھ باقی تھا تو یہ فکر کہ اگر قیامت کے روز مہر کی ماں نے ان سے پوچھا کہ تم نے میری بیٹی کے ساتھ کیا معملہ کیا تو ان کے پاس کیا جواب ہو گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حال

تسبیح ان کے ہاتھ میں تھی ماضی کو یاد کر کے ان کی آنکھیں آج بھی پہلے دن کی طرح نم تھیں۔بیڈ کی سائیڈ دراز سے اپنا موبائل اٹھا کر انہوں نے موبائل سکرین پہ لگی ہالے کی تصویر کھول لی۔

"میں نے تمھارے ساتھ بہت نا انصافی کی۔۔۔"ان کی آواز بے حد ہلکی تھی۔" مجھے بہت دکھ ہے کہ تم ماں کی محبت کے لیے needy اور desperate بن گئیں۔!!میں تمھارے حق ادا نہیں کر سکی مجھے معاف کرنا۔"ان کی آنکھیں نم تھیں دل پسیج رہا تھا۔اولاد کی جدائی اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہی تھی ۔لیکن کچھ جرائم ہوتے ہیں جن کی سزا بھگتنی پڑتی ہے انہیں بھی بھگتنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے آفس کے کمرے میں بیٹھا عمر حیات خود کو لیپ ٹاپ کی چلتی سکرین میں گم کیے بیٹھا تھا۔کوٹ اسٹینڈ پہ لٹکا تھا، سفید ڈریس شرٹ کے بازو موڑ رکھے تھے۔ماتھے پہ گرتے بالوں سے بے نیاز وہ بس سنجیدگی سے ٹائپ کر رہا تھا۔دفعتاً دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی۔عمر نے "**کم ان** "کہہ کر نوارد کو اندر آنے کی اجازت دی۔نوارد شمس سلطان تھے۔سرمئی سوٹ میں ملبوس بالوں کو سلیقے سے جمائے وہ نک سک سے تیار تھے۔وہ آئے عمر کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھے۔ اور پھر دلچسپی سے اسے کام کرتے ہوئے دیکھے گئے۔

"تم جانتے ہو تمہارے آنے سے مجھے کتنے فائدے ہوئے ہیں ؟جب سے آئے ہو ایک بار بھی کوئی کپ ٹوٹنے جتنا نقصان بھی نہیں ہوا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں جانتا ہوں میں خوش بخت ہوں مجھے کاروبار میں گھاٹے نہیں ہوتے۔اماں کہتی ہیں میں جس کام میں ہاتھ ڈالوں اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔"وہ بے نیازی سے سر جھکائے ٹائپ کرتے ہوئے بولا۔

شمس دھیرے سے ہنسا۔"تم کتنے سیلف آبسیسڈ ہو نہیں ؟"

"ہاں ہوں۔۔۔مجھ پہ یہ سوٹ بھی کرتا ہے۔اب اگر اکرم **(سلطان ہولڈنگ کا آفس بوائے)**سیلف آبسسیسڈ ہونے لگے تو سوچیں کیسا لگے گا؟"شمس اب کے زور سے ہنسے تھے۔وہ باتیں اچھی کر لیتا تھا۔

"میں ہیون بیچ رہا ہوں" اب کے عمر کے ٹائپ کرتے ہاتھ سست ہوئے تھے۔"مجھے لگتا ہے وہ بچے اب اس غلیظ اور گندے ماحول میں نہیں رہ سکتے۔انہیں نکال کر کہیں اور شفٹ کروں گا۔"وہ بظاہر فکرمندی سے کہہ رہے تھے لیکن عمر جانتا تھا حقیقت کیا ہے۔

"کسے بیچیں گے ؟"

"فہیم مرزا!! اس کی برٹش پاکستان ریستوران چین ہے۔"عمر نے گہری سانس لی۔

"میں آپ کا ملازم نہیں پارٹنر ہوں سو Be honest مجھے فرق نہیں پڑتا آپ ہیون بیچ دیں یا پھر رکھ لیں۔میں آپ کو اچھا مشورہ دینا چاہتا ہوں اگر آپ چاہیں۔"شمس آگے کو ہوئے سنجیدگی سے اسے دیکھا اور آنکھوں سے ہی آگے جاری رکھنے کا اشارہ کیا۔"مرزا آپ کو کتنا دے رہا ہے ؟کوئی پندرہ فیصد اپنے پروجیکٹ میں بس یہی ناں؟"شمس نے اثبات میں سر ہلایا۔"اور وہ آپ سے مارکیٹ پرائز پہ زمین خریدے گا آپ کو کیا فائدہ ہوا ؟"

"اس کے پراجیکٹ میں ساری عمر کے لیے میرا حصہ رہے گا اور۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"غلط اس پراجیکٹ میں تب تک آپ کا حصہ رہے گا جب تک وہ پراجیکٹ مرزا کا ہے۔کیا آپ کو نہیں لگتا مرزا آپ کو ڈاج دے رہا ہے وہ اگلے ہی ہفتے اس پروجیکٹ کو ڈبل قیمت پہ کسی گورے کو بیچ دے گا۔اور وہ ایسا کر سکتا ہے۔"اب کے بات کچھ کچھ شمس کو سمجھ آ رہی تھی۔

"وہ پراجیکٹ بیچ دے گا اور آپ کے ہاتھ کیا آئے گا ؟اٹھنی بھی نہیں۔جب آپ کے پاس سونا دینے والی مرغی ہے تو اسے دانے کے لیے کسی اور گھر کیوں بھیجنا۔دوسری بات فہیم نے آپ کی بھتیجی کو اغوا کیا تھا، کیا آپ میں اتنی بھی غیرت نہیں ہے کہ آپ اسے ہی ہیون بیچ دیں گے ؟وہ آپ کے اور میرے گھر کی عورت کی عزت پہ ہاتھ ڈال چکا ہے کیا ہم اتنے گرے پڑے ہیں کہ اسی کے ساتھ ہاتھ ملا لیں ؟"

"لیکن میں عین وقت پہ اب اسے منع نہیں کر سکتا یہ نا ممکن ہے۔"شمس اب کے پریشان سا ہو کے پیچھے کو ہو بیٹھا۔عمر کی آنکھیں چمک اٹھیں پر سراار شیطانی چمک !

"کون کہتا ہے منع کر دیں ؟گیم مت بدلیں کھیلنے کے اصول بدل لیں۔"

"کیسے ؟"شمس کو تعجب ہوا تھا۔

"تین ماہ تک ہیون کا خیال بھی ذہن میں نہ لائیں اس کے بعد یہ کریں کہ ایک نیلامی رکھ لیں۔وہاں بڑے بڑے انویسٹرز بڑے بڑے کاروباری لوگ لانا میرا کام ہے۔اصل میں وہاں سب پیادے ہوں گے میں آپ کے لیے ترپ کا پتہ لاؤں گا۔میر واعظ فرید۔"شمس بے یقینی سے پیچھے کو ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ملک کا سب سے امیر آدمی ہے میں اسے لاؤں گا۔وہ سب سے اونچی بولی لگائے گا۔اور ہم ریٹ بڑھاتے جائیں گے۔دس مرزا مل بھی جائیں ناں تو میر صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔"وہ بول نہیں رہا تھا سحر پھونک رہا تھا۔لالچ کا جال بچھا رہا تھا۔اور لالچی آدمی زیادہ کے لالچ میں آجایا کرتے ہیں۔شمس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔پھر یکدم ان کی چمک مشکوک ہوئی۔

" تم میرے لیے اتنا سب کیوں کرو گے ؟اب یہ مت کہنا کہ تم میرے پارٹنر ہو بلا بلا بلا" اس نے کوفت سے ہاتھ جھلایا۔عمر مسکرا کر آگے کو ہوا گال کے گڑھے بھی سازش میں شامل ہونے لگے۔

"میں آپ کو کوئی فرشتہ لگتا ہوں ؟"وہ پوچھ رہا تھا چہرہ پہ شیطانیت طاری کیے۔"میں نے پہلے ہی دن کہا تھا میں فیملی پرسن ہوں اور اپنی فیملی کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تو بات یہ ہے کہ میری بیوی کو ہیون چاہیے۔"شمس کا سانس سینے میں اٹک گیا، بے اختیار آکسیجن کی کمی سی محسوس ہوئی۔

"ظاہر ہے میں دس دفع پیدا ہو کر آجاؤں تب بھی میں آپ کے اور اس سسٹم کے مقابلے نہیں آ سکتا ۔یا تو مار دیا جاؤں گا۔یا کچل دیا جاؤں گا۔اس لیے۔"وہ بازو میز پہ رکھے آگے کو جھکا۔"میں اپنی بیوی کو ایک خواب دکھاؤں گا ہیون کو خریدنے کا خواب۔جب نیلامی ہو گی اور وہ وہاں اپنے چند لاکھ کے کارڈز بلند کرے گی تب اسے سب سمجھ آجائے گا اور وہ واپس میری طرف آ جائے گی۔ اپنی فیملی کو بچانے کا ایک یہی طریقہ ہے میرے پاس اب آگے آپ دیکھ لیجیے۔"شمس سوچتی نظروں سے اسے دیکھے گئے۔"

اور اگر میں یہ سب کرنے سے منع کر دوں تو ؟"عمر نے کندھے اچکائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو کوئی بات نہیں ہم کورٹ جائیں گے سو کریں گے۔پیشیاں ہونگی فیصلہ اٹک جائے گا۔اور تب تک آپ ہیون بیچ بھی نہیں سکیں گے۔اور یہاں بھی میں اپنا فائدہ دیکھ رہا ہوں۔اگر کورٹ کچہری شروع ہوگئی تو پیسہ پانی کی طرح بہے گا۔آپ کی تو خیر ہے میں فیملی بچانے کے چکر میں سڑک پہ آجاؤں گا۔ اس لیے بیچ کا راستہ اپنالیتے ہیں آپ کا بھی فائدہ اور میرا بھی۔"

"تم جانتے ہو ناں میر واعظ کن کاموں کے لیے مشہور ہے۔"عمر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پیسہ!طاقت !غیر قانونی کام۔"

"تم چوتھی چیز بھول رہے ہو۔"شمس نے یاد دہانی کروانی چاہی۔

"وہ چوتھا کام تب کرتا ہے جب اس کے ساتھ کیا وعدہ توڑا جائے ہم دونوں میں سے ایسا کون کرے گا ؟"شمس مسکرایا اور کوٹ کے بٹن بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم فرشتے لگتے تھے لیکن آج یقین ہو گیا تم بھی انسان ہو عمر۔اور انسان لالچ اور شر سے ہار جایا کرتے ہیں۔"مجھے منظور ہے۔"وہ کہہ کر دروازے کی جانب مڑ گیا پیچھے عمر کے تاثرات سخت ہو گئے۔

"نہ میں فرشتہ ہوں نہ انسان، میں کہانی کا وکٹم تھا اور وکٹم ولن بن جائے تو سب جائز ہوجایا کرتا ہے۔" وہ آہستگی سے بڑبڑایا اور دوبارہ لیپ ٹاپ پہ جھک گیا سرمئی پینٹ والی دیواریں اسے کام کرتے دیکھتی رہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر حیات کے بنگلے پہ مغرب باسی ہو چکی تھی۔اسے آفس سے آئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی۔فریش ہو کر کھانا کھانے کے بعد وہ کچن میں چلا آیا تھا۔آج کل کھانا بخش بناتا تھا۔روٹی کبھی وہ بنا دیتا تھا۔کبھی تندور سے آجایا کرتی تھی۔یہ وقت کھانے کا نہیں تھا سو وہ لان میں چلا آیا۔جہاں ہالے اپنا کافی کا مگ لے کر بیٹھی تھی۔بال الجھے جوڑے میں مقید تھے۔جن سے لٹیں نکل نکل کر گردن کو چھو رہی تھیں۔اپنے آگے کئی سارے اخبارات کے تراشے بکھیرے وہ مصروف سی تھی۔وقتاً فوقتاً مگ اٹھا کر لبوں سے لگا لیتی تھی۔وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کی جانب چلا آیا۔دھپ سے اس کے برابر صوفے پہ بیٹھا۔اور ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا مگ اٹھا لیا۔ہالے نے سر نہیں اٹھایا۔

"تمہارے استاد نے تمھیں دوسروں کی چائے کافی پینے سے منع نہیں کیا ؟"

"نہیں۔۔وہ کہتے تھے کسی کا جوٹھا پینا ثواب ہے۔میں تو بس اپنی آخرت سنوار رہا ہوں۔"اس کے جواب پہ ہالے نے بے اختیار خود کو اس سے بات کرنے پہ کوسا تھا۔

"اماں کہتی ہیں ان کے زمانے کی بیویاں شوہر کے گھر آتے ہی کونے کھدروں میں چھپ جایا کرتی تھیں ۔مجال ہے جو ان کے منہ سے کوئی آواز نکلتی ہو۔"اس نے ہالے کے علم میں اضافہ کیا۔

"کیوں ؟ان کے شوہر تھے یا کچے کے ڈاکو ؟"**(کچے سندھ کا ایک علاقہ ہے جو کہ اغوا کار ڈاکو اور اسی ہتھیاروں کے لیے مشہور تھا۔کوئی عام آدمی اس علاقے کی راکھ بھی نہیں پا سکتا تھا۔)**

"ویسے کچا میری ڈریم پلیس ہے ایک دن وہاں ضرور چھاپہ ماروں گا۔"وہ حسرت سے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اماں کے ایک ہی ایک بیٹے ہو کیوں انہیں بڑھاپے میں بے سہارا کرنے کا سوچ بیٹھے ہو ؟"اب کے اس نے سر اٹھایا تھا۔ہاتھ میں پکڑا بال پوائنٹ انگلیوں میں گھماتے وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"چھوڑیں وہ سب یہ بتائیں یہ کیا کر رہی ہیں ؟"اس نے اخبار کے تراشوں کی طرف اشارہ کیا تھا ساتھ کافی کا مگ ہونٹوں سے لگایا۔

"نوکری ڈھونڈ رہی ہوں۔"وہ چہرہ اس کی طرف موڑ کر بولی۔عمر نے اچھنبے سے اس کو دیکھا۔

" آپ کو لگتا ہے آپ یہ چند ہزار کی نوکری کریں گی ؟وہ بھی اپنے اس تعلیمی ریکارڈ کے ساتھ ؟"اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا لیکن پھر بھی ہالے کو اپنے گال دہکتے محسوس ہوئے۔

"میں سب کچھ کر سکتی ہوں۔مجبوری انسان سے سب کروا لیتی ہے۔میں خود کو اس سب کے لیے تیار کر لوں گی تم اپنے کام سے کام رکھو اچھا۔"

"وہ جو لپسٹک آپ لگاتی ہیں ناں چھ ہزار کی ہے۔جوتے دس پندرہ ہزار کے۔اور جوڑے ان کا تو پوچھیں ہی مت۔یہ نوکریاں آپ کی ایک مہینے کے میک اپ کا خرچ بھی نہیں نکال سکیں گی۔خود کو تھکائیں مت۔"اس نے اضافہ کیا۔

"کچھ لوگ ہوتے ہیں ہالے جنہیں حکومت کرنے بھیجا جاتا ہے۔جو حکم دینے کے لیے پیدا ہوئے ہوتے ہیں۔جن کا واحد ٹیلنٹ لوگوں سے باتیں منوانا ہوتا ہے۔جیسے کہ آپ۔"ہالے رک کر اسے دیکھے گئی۔

"آپ نے سننا نہیں سنانا سیکھا ہے۔بلکہ آپ کو یہی آتا ہے یہ جابز دو دن بھی نہیں ٹک سکیں گی۔آپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہمیشہ سے اپنی باس خود رہی ہیں۔وہ بننے کی کوشش نہ کریں جو آپ ہیں ہی نہیں۔چھوٹے پیمانے پہ ہی سہی اپنا کام کریں۔جہاں آپ کو کسی کی سننی نہ پڑے جہاں آپ "**سناتی** "ہوں۔"

وہ بول کر خاموش ہوگیا اور اب اپنی کافی کے گھونٹ بھرنے لگا۔تھوڑی دیر تک ہالے خاموش رہی پھر نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا۔

"میرے پاس سرمایہ نہیں ہے۔"اس کی آواز ہلکی اور شکستہ تھی۔"اگر میرا زیور میں نے لاکرز میں نہ رکھوایا ہوتا تو اس وقت میرے پاس ایک خزانہ ہوتا۔"

"خیر خزانہ تو آپ کے پاس اب بھی ہے۔"وہ لا پرواہی سے بولا ہالے کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

" کیسے ؟"

"یہ، میں، اتنا بڑا خزانہ آپ کو نظر نہیں آ رہا ہوں۔میں اگر ہاتھ بھی جھاڑوں تو نوٹ گریں گے نوٹ ۔"وہ کسی سلطنت کے راجہ کی طرح کہہ رہا تھا۔"اگر آپ اپنا بقایا زیور میرے پاس گروی رکھوا دیں تو میں آپ کو پیسے دے سکتا ہوں۔آپ سرمائے کے طور پہ استعمال کر لیں۔"

"لیکن میرے پاس صرف ایک سیٹ ہے زیادہ سے زیادہ کتنے پیسے ہوں گے۔" وہ مایوس ہوئی تھی۔عمر نے گہری سانس لی۔

"گو کہ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔اور میرا بی پی لو ہو رہا ہے۔لیکن پھر بھی میں آپ کو قرضہ آفر کرتا ہوں۔جتنا چاہے لے لیں۔آپ کوئی بزنس پلان بنائیں اس کے بعد میں آپ کو رقم دے سکتا ہوں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے کا چہرہ ایسے چمک رہا تھا جیسے کوئی دو سال کی بچی ہو۔اس کا دل کیا تھا زور زور سے چیخے عمر آج پہلی بار اسے اتنا اچھا لگا تھا۔فرط جذبات سے وہ کچھ کہہ ہی نہیں سکی۔

"You are the best man in the entire world"وہ خوشی جذبات اور احساس تشکر سے بس اتنا ہی کہہ سکی۔

"نہ کریں میں رونے لگوں گا۔"

عمر جل کر بڑبڑایا پھر مڑ کر ہالے کو دیکھا۔"آج میرے کھانے میں نمک زیادہ ڈالیے گا ورنہ بی پی لو ہوجانے کے باعث بے ہوش ہو جاؤں گا۔"

"کچھ نہیں ہوتا تمھیں۔"ہالے بے نیازی سے کہہ کر بکھرے ہوئے کاغذات سمیٹنے لگی۔

"جب سے پیسوں کی بات شروع ہوئی ہے تب سے اب تک مجھے چار ننھے ننھے ہارٹ اٹیک آ چکے ہیں۔ اور آپ کہتی ہیں کچھ نہیں ہو گا۔"وہ ایسی بے چارگی سے بولا کہ ہالے نے گھور کر اس کو دیکھا۔

"اب میرے کاروبار کے شروعات میں ہی یہ برے منہ نہ بناؤ ہنہہ کسی کو کامیاب ہوتے دیکھ نہیں سکتے یہ پولیس والے۔"وہ اپنا سامان ہاتھ میں لیے کڑوے منہ بناتی اٹھی اور آگے بڑھ گئی۔عمر مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھتا رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے چند دن مصروف تھے ہالے اپنے لیے کوئی کام کوئی جاب ڈھونڈتی رہی تو کبھی کسی بزنس پلان پہ کام کرتی رہی۔ہارون اور لیل اس کے ساتھ اس مشن میں جتے ہوئے تھے۔یہ نہیں تھا کہ اس سے کوئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پلان بنا نہیں تھا۔بات یہ تھی کہ اس کے "**انویسٹر**"کو پلان پسند نہیں آتا تھا اور وہ دنیا کا پہلا انویسٹر تھا جسے پلان بھی صرف اور صرف اپنی مرضی کا چاہیے تھا۔حسن روز کالج سے واپسی پہ یہیں آیا کرتا تھا اور شام تک یہیں رہتا وہ کہتا تھا عمر کا گھر land of peace ہےاسے یہاں سکون ملتا ہے۔اس شام ہالے عمر کو پک کرنے اس کے آفس چلی آئی تھی۔شام ہونے میں ابھی ذرا وقت تھا لیکن اس نے ایک بزنس پلان بنا رکھا تھا۔آج وہ عمر کو وہی دکھانا چاہتی تھی۔وہ گاڑی سلطان ہولڈنگز کے باہر روک کر کھڑی تھی، سادہ لباس میں بالوں کی پونی ٹیل بنائے بغیر میک اپ کے وہ اچھی لگ رہی تھی۔

اس نے عمر کو کال کی وہ موبائل کان سے لگائے اسے دیکھتا ہوا آ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ہالے کی آنکھوں میں بچوں جیسی چمک اور خوشی وہ ابھی اس سے دور تھا لیکن اسی وقت اس کے قریب ایک گاڑی آ کر رکی۔سفیر عجلت میں باہر آیا۔وہ ہالے کے بالکل قریب تھا ان دونوں کی گاڑیاں آمنے سامنے ٹھہری تھیں۔عمر اسے دیکھ اپنی جگہ رک گیا جان بوجھ کر۔

سفیر نے ہالے کو دیکھا اور دو قدم آگے آیا۔وہ بدک کر خوف زدہ سی دور ہٹی تھی۔ اس کا چہرہ اب مختلف تھا۔اسی لمحے سفیر اس کے بالکل قریب آیا اور ہاتھ ہوا میں بلند کیا، ہالے چیخ کر دور ہٹی تھی عمر فورا اس تک آیا تھا۔

"مارنا مت پلیز ۔۔۔مارنا مت۔"وہ خوف زدہ سفید چہرے کے ساتھ بولی تھی۔اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے قریب کھڑے عمر کی آنکھیں کھلی تھیں۔اس نے سفیر کے بلند ہوئے ہاتھ کو دیکھا اس میں پانی کی بوتل تھی۔پھر سامنے دیکھا کوئی ٹین ایجر بچا تھا جس نے بوتل اپنے سے آگے جاتے لڑکے کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جانب پھینکی تھی۔اور وہی بوتل ہالے کے چہرے پہ لگ جاتی اگر سفیر ہاتھ آگے کر کے اسے کیچ نہ کر لیتا۔

"ہالے کیا ہو گیا ہے ادھر دیکھو سب ٹھیک ہے۔"عمر کی آواز پہ اس نے ہاتھ چہرے سے ہٹائے۔سفیر کو دیکھ کر چہرے پہ اب بھی کچھ تھا جس نے سفیر کو بے چین کر دیا۔وہ اس سے خوف زدہ تھی سفیر کا دل اندر تک زخمی ہو گیا۔

"میں۔۔۔مار۔۔نہیں رہا تھا۔۔میں بچا رہا تھا۔"اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کیے۔ہالے نے جواب نہیں دیا۔سفیر نے نوٹ کیا کہ وہ نا محسوس انداز میں اس کے قریب سے ہٹ گئی تھی۔اور بس اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکا وہ مڑ گیا لب بھینچے مٹھی بھینچے دل کو ڈپٹے وہ مڑ گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس کی کھڑکی سے نیچے جھانک رہا تھا۔وہ دونوں اب بھی وہیں کھڑے تھے شاید عمر نے کسی کو اپنا سامان لانے اندر بھیجا تھا۔اب کے منظر مختلف تھا عمر اس سے کچھ کہہ رہا تھا وہ ایک پل کو مسکرائی پھیکا سا، ڈرا ڈرا پھر اگلے لمحے عمر نے کچھ ایسا کہا کہ وہ گردن پیچھے پھینکے ہنستی چلی گئی۔وہ اب بھی مسکرا مسکرا کر کچھ بول رہا تھا۔کوئی بات، کوئی لطیفہ وہ ہاتھ سے اس کو چپ رہنے کا اشارہ کرتی ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔وہ خوش تھی، وہ واقعی خوش تھی۔اس کی آنکھیں اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔اس کی رنگت سرخ ہو رہی تھی۔سفیر اسے مسکراتے دیکھ کر مسکرادیا۔ وہ واقعی خوش تھی۔اور آج تک وہ اس طرح خوش کب ہوئی تھی ؟سفیر نے یاد کرنا چاہا۔وہ اس کے ساتھ اتنی خوش کب ہوئی، کوئی واقعہ اس کی یاد داشت کا حصہ نہیں بن سکا لیکن وہ اس کی خوشی چاہتا ہی کب تھا وہ تو اسے رلانا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چاہتا تھا، اسے ذلت دینا چاہتا تھا، اسے تکلیف دینا چاہتا تھا پھر آج کیوں کیوں وہ اسے خوش دیکھ کر اسے تکلیف دینے کا خیال ترک کر رہا تھا ؟

"صرف اس لیے کہ وہ میرے بڑے پاپا کی بیٹی ہے۔"اس نے دھیرے سے سرگوشی کی اور کھڑکی سے ہٹ گیا۔معراج سلطان نے اس کے لیے بہت کچھ کیا تھا اسے تب تھاما تھا جب اس کے اپنے باپ نے چھوڑ دیا، اس کے لیے تب تالیاں بجائی تھیں جب اس کا اپنا باپ اسے طنز کے تیر دیتا تھا، وہ برا تھا، گریس لیس تھا لیکن بد نسل نہیں تھا۔وہ احسان فراموشی نہیں کرے گا یہ طے ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہالے سلطان کی گاڑی شہر کی مصروف ترین شاہراہ پہ دوڑ رہی تھی۔وہ دونوں کہیں کافی پینے کے ارادے سے نکلے تھے۔ایک چھوٹے اور نسبتا کم رش والے کیفے کے آگے عمر نے گاڑی روکی، وہ دونوں نیچے اتر آئے ابھی وہ کیفے کا رنگین دروازہ پار کر کہ اندر جاتے کہ ہالے ٹھٹک کر رکی، عمر اسے دیکھتے ہوئے رکا پھر اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھا اس کیفے کے ساتھ والے کیفے جو کہ شاید اسی کیفے کی برانچ تھا اس کے آگے for sale کا بورڈ لگا تھا ایسی مصروف شاہراہ پہ یہ کیفے ایک نعمت ثابت ہونے والا تھا۔ ہالے ہارون کے ساتھ کئی ہزار مرتبہ یہاں آ چکی تھی۔

"کیا تم بھی وہی سوچ رہے ہو جو میں سوچ رہی ہوں ؟"ہالے کھوئی کھوئی آواز میں بولی۔دونوں کی نظریں اب تک بورڈ پہ ٹکی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ اتنا مہنگا ہے کہ میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی ختم ہو چکی ہے۔ ہم یہاں کی کافی افورڈ کر سکتے ہیں اسے خرید نا نہیں۔"

"فکر مت کرو میں ہارون کے ساتھ پارٹنر شپ کر لوں گی۔امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے آپ کے رشتے دار بھی امیر ہوتے ہیں۔اور امیر رشتے داروں کا ایک فائدہ ہوتا ہے وہ آپ کے ساتھ انویسٹ کر سکتے ہیں۔"اب کے وہ عمر کی طرف پوری کی پوری مڑی تھی۔آنکھیں پھیلائے چہرے پہ اشتیاق لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔عمر اب بھی بورڈ ہی کو دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنا موبائل نکالا اور کچھ ٹائپ کرنے لگا۔

"دیکھو عمر تم مجھے اتنی ہی رقم دو جتنی پہلے دے رہے تھے۔اس حساب سے جتنے شیئرز میرے ہوئے باقی کے شیئرز ہارون خرید لے گا I assure you تم کیا موبائل میں لگے ہوئے ہو۔"وہ جھنجھلائی تھی۔

"اس شاہراہ پہ ایسے شاندار کیفے کا خالی رہنا خطرے سے خالی نہیں۔میں اس کے اونر سے بات کر رہا ہوں کوئی لڑکی ہے عائشہ نام ہے۔"وہ موبائل کی سکرین پہ بورڈ پہ لکھے نمبر کی تفصیل کھولے کھڑا تھا "ہم ابھی اسی وقت اس سے ملنے جا رہے ہیں چلیں۔وہ عجلت میں لگتا تھا بغیر کافی پیے وہ گاڑی کی طرف واپس آیا۔

"سرمئی بلے کو کال کر لیں دیکھیں کیا کہتا ہے۔"وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اس نے انگیشن میں چابی گھمائی تو انجن میں حرارت سی دوڑ گئی۔ہالے اب ہارون کا نمبر ملا رہی تھی۔عمر اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

موبائل پہ عائشہ نامی لڑکی کا نمبر ملا رہا تھا۔گھنٹی جا رہی تھی اور اگلے ہی لمحے کال پک کر لی گئی تھی۔وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے موبائل کان سے لگائے ہوئے تھا۔

"جی۔۔جی بالکل۔۔۔اوکے آپ لوکیشن بھیج دیجیے پہنچ جائیں گے" اس نے کال کاٹی۔ہالے اب بھی ہارون سے بات کر رہی تھی عمر نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا۔

"لوکیشن بھیج رہا ہوں وہاں پہنچو فوراً۔"اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔اب کے گاڑی میں خاموشی تھی۔ ہالے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔جبکہ عمر پر سکون تھا بس اب ایک بار اونر سے بات ہو جائے ۔ہالے دھڑکتے دل کے ساتھ سوچ رہی تھی خواب اتنی جلدی پورے ہوں گے اس نے سوچا نہیں تھا۔ جو لوکیشن انہیں بھیجی گئی تھی وہ ایک اپارٹمنٹ کی تھی۔ہارون ان سے پہلے ہی اپارٹمنٹ کی بلڈنگ کے باہر موجود تھا۔وہ تینوں ایک ساتھ اوپر آئے تھے تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس عائشہ نامی لڑکی کے اپارٹمنٹ میں تھے۔وہ کوئی پچیس چھبیس سالہ لڑکی تھی، لمبے بھورے بال سنہری آنکھیں اور صاف دمکتی رنگت وہ کافی خوش شکل تھی۔گول یو شیپ صوفے پہ اس وقت چار لوگ بیٹھے تھے۔ہالے عمر ہارون اور عائشہ، ایک اور بھی تھا جو سامنے رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھا تھا۔ حمزہ ،عائشہ کا بھائی۔ان کے مطابق یہ دونوں کیفے ان کے والد نے ترکے میں ان کے لیے چھوڑے تھے اور عائشہ اپنا کیفے بیچ کر امریکہ جانا چاہتی ہے۔امریکہ میں پڑھائی کے بعد اس کا یہاں دل نہیں لگا اور اب تو اسے وہاں جاب بھی مل گئی ہے۔وہ پاکستان کو مستقل طور پہ خیر آباد کہنا چاہتی تھی اور اس کا بھائی نا خوش تھا۔ایک اور اہم بات وہ ہارون کی پینٹنگز کی دیوانی تھی۔اس نے چند دن قبل اس کی پینٹنگ داس کی سٹوری پہ دیکھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی اور اب اسے وہی پینٹنگ چاہیے تھی وہ بہت بڑی آرٹ کلیکٹر تھی اور اس وقت ہارون کو اپنے سامنے اپنے گھر میں دیکھ کر وہ "فین مومنٹ "میں تھی۔عمر کافی دیر سے اس کی ایکسٹرا ایفرٹس دیکھ رہا تھا۔اب کے اس نے گلاکھنکھار کر عائشہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"کیا ہم ڈیل فائنل سمجھیں ؟"وہ تمام معملات طے کر چکے تھے۔اب بس رقم دینا اور کاغذات لینا رہ گیا تھا۔جب عائشہ نے پینترا بدلا۔"میری ایک شرط ہے۔"وہ ہارون پہ نظریں جمائے ہوئے بولی۔" the TPA "

اس نے سرمئی آنکھوں والے لڑکے کی جانب اشارہ کیا۔"اگر مجھے ان کی وہی پینٹنگ مل جائے جو مسٹر داس نے اپنی سٹوری پہ شیئر کی تھی میں اس ڈیل کو تب فائنل کروں گی۔"اب کے ان سب کے سروں پہ دھماکے ہوئے تھے۔ہارون حق دق سا تھا، ہالے بھی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔دو لوگ تھے جو پر سکون تھے عمر حیات اور حمزہ اتنا تو وہ سوچ ہی بیٹھے تھے۔

ہارون نے پہلو بدلا۔"دیکھیں مس وہ پینٹنگ سیل کے لیے نہیں ہے۔وہ میری سب سے محبوب پینٹنگ ہے آرٹسٹ کی محبوب پینٹنگ اس کے لیے اولاد کی طرح ہوتی ہے۔آپ کا رویہ انتہائی غیر پروفیشنل ہے۔"عائشہ نے بازو سینے پہ باندھ کر سکون سے اس کو دیکھا۔"میں نے کب کہا کہ یہ پروفیشنل رویہ ہے ؟میں نے کہا یہ شرط ہے آپ پوری کر دیں کیفے آپ کا ہوا ورنہ میرا بھائی اسے خریدنے کو تیار ہے ۔"بھائی نے اپنے فرضی کالر جھاڑے تھے۔اس سے قبل کہ ہارون کچھ کہتا ہالے بول اٹھی۔"ہارون

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پینٹنگ نہیں دے گا" اس کا لہجہ اٹل تھا کم و بیش ہارون کے خیالات بھی یہی تھے۔"وہ پینٹنگ ہارون کی سب سے محبوب پینٹنگ ہے وہ اسے میرے لیے نہیں دے گا۔"عمر محفوظ سا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔

"وہ آپ کے لیے یہ پینٹنگ دے سکتا ہے مسز حیات ! یہ تو ہارون کا انسٹا دیکھ کر ہی پتہ چلایاجا سکتا ہے ۔کہ وہ ہالے کے لیے کیا کر سکتا ہے۔ہر پوسٹ ہر ویڈیو میں آپ دونوں ساتھ ہیں۔ہر ریستوران ہر کیفے ہر نئے ملک میں آپ دونوں ساتھ ہیں۔آپ کی دوستی کتنی گہری ہے اور آپ دونوں ایک دوسرے کے لیے کیا کر سکتے ہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ہالے نے اپنا پرس اٹھایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔"وہ میرا دوست ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے کیا کرسکتے ہیں اور کیا نہیں یہ ہمیں محفل میں بیٹھ کر ڈسکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ پینٹنگ نہیں دے گا میری خاطر تو بالکل بھی نہیں کیونکہ۔۔"۔اس نے ہارون کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔"ہارون ۔میرا دوست ہے غلام نہیں۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔عائشہ پہ جیسے کوئی اثر ہی نہیں پڑا۔اس نے نزاکت سے اپنے بال جھٹکے۔"میں ایک ہفتہ مزید انتظار کروں گی۔اور یہ سب کچھ صرف ہارون سر کے لیے ہو گا۔"وہ بیٹھے بیٹھے بولی تھی۔ہالے بغیر جواب دیے آگے بڑھ گئی۔عمر اور ہارون اس کے ساتھ گئے تھے۔ہالے کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی لیکن وہ ہر بار ہارون کو قربانی کا بکرا نہیں بنا سکتی تھی برا ہارون کو بھی لگا تھا۔اس نے واضح طور پہ ہالے کے چہرے کو تاریک پڑتے دیکھا تھا لیکن وہ اپنی محبوب اور مشکل وقت میں بنائی گئی پینٹنگ نہیں دے سکتا تھا۔ان دونوں میں سے اگر کوئی بے نیاز تھا تو عمر تھا

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میلو ڈرامہ ہے کل تک سب سیٹ ہو جائے گا۔"اس نے خود کو تسلی دی ہالے بوجھل دل کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گہری ہو کر سارے میں پھیل گئی تھی۔ہر طرف ہو کا عالم تھا۔کراچی شہر کی روشنیاں آنکھوں کو چندھیا رہی تھیں۔ایسے میں سلطان منزل کے اوپری حصے پہ بنا سفیر سلطان کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا ۔مہر ماہ آنکھوں پہ بازو رکھے بیڈ پہ لیٹی تھی۔سفیر اسٹڈی میں تھا دفعتا مہر کو اسٹڈی کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ اسی طرح پڑی رہی اس کے جسم میں کوئی جنبش نہ ہوئی۔سفیر سادہ سی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھا جیل سے جمے بال اس وقت بکھر کر ماتھے پہ گر رہے تھے۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں، وہ ابھی اپنی دوا کھا کر آیا تھا۔آج اس نے ڈرنک بھی نہیں کیا تھا، ہالے اب اس کے ساتھ نہیں تھی وہ شاید اس بات کو قبول کر لینا چاہتا تھا، خود کو ایک چانس دینا ہر انسان ڈیزرو کرتا ہے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا بیڈ تک آیا، مہر نے اس کی آہٹ محسوس کی، رخ دوسری طرف موڑ لیا۔نہ جانے کیوں اس کی اس طرح بچوں جیسی حرکت پہ وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔وہ بیڈ پہ اس کے قریب آ کر بیٹھا۔۔

"مہر۔۔۔"اس نے دھیرے سے پکارا جواب ندارد۔"مہر۔۔۔۔"اس نے ایک بار پھر کوشش کی جواب اب بھی نہیں آیا۔

"جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو فورا سیدھی ہو جاؤ۔"اس نے دھمکی دی جسکا اب بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔وہ ذرا دیر کو خاموش ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے آج نہیں پی۔اس نے آہستگی سے کہا، اب کے مہر ماہ نے آنکھوں سے بازو ہٹا لیا۔لیکن مڑی اب بھی نہیں۔"میں نے آج دوا بھی لی ہے اور میں اسٹڈی میں اس لیے تھا تاکہ خود کو وقت دے سکوں۔تم سے بات کرنے کی ہمت نہیں تھی مجھ میں، میں نے بہت دل دکھایا ہے ناں تمہارا۔"وہ بے چارگی سے کہہ رہا تھا۔اب کے وہ اٹھ بیٹھی گلابی نائٹ سوٹ میں ملبوس بال جوڑے میں لپیٹے وہ اس وقت سفیر کو اچھی لگی تھی۔وہ اٹھ کر بیٹھی تو سفیر نے دھیرے سے اس کا گود میں پڑا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔مہر ماہ کسی جادوئی لمحے کے زیر اثر بیٹھی رہی، سفیر نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے اس کا ہاتھ ذرا سا بلند کر کے لبوں سے چھوا۔مہر ماہ کو لگا تھا جیسے یہ اس کی زندگی کا سب سے حسین لمحہ تھا۔وہ سانس تک نہیں لے سکی۔

"آئی ایم سوری مہر! آئی ایم سو سوری! میں نے تمھیں بہت ہرٹ کیا ہے۔بہت تکلیف دی ہے لیکن اب ،اب بس میں سمجھ گیا ہوں اصل فاتح میں ہی ہوں۔بس آخری وقت پہ میرا انعام بدل گیا تھا۔"وہ نرمی سے آہستگی سے کہہ رہا تھا۔مہر کو اس کا لفظ لفظ اپنے دل پہ اترتا محسوس ہوا تھا۔وہ سانس روکے شل سی بیٹھی رہی سفیر کہے گیا۔

" میں آج سے ہمارے تعلق کو چانس دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور ہالے؟ " مہر نے کسی خوف کے زیر اثر فوراً پوچھا تھا، سفیر کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ ماضی تھی وہیں رہ گئی۔"اس نے مہر سے زیادہ خود کو یقین دلایا دل نہ جانے کیوں ڈوب کر ابھرا تھا ۔"میرا حال تم ہو ہم ہیں اب کوئی ہالے ہمارے درمیان نہیں ہوگی۔میں تمھیں اور خود کو چانس دینا چاہتا ہوں زندگی پہ میرا بھی حق ہے ،ہے ناں ؟"اس نے اپنی بھوری آنکھوں سے مہر کو دیکھا۔وہ اسے نم ہوتی آنکھوں سے دیکھا رہی تھی۔لمحے بھر کو مہر کی بھوری آنکھوں کے آگے اسے کسی کی سیاہ آنکھیں دکھائی دیں۔پھر اس نے سر جھٹکا۔سفیر زیادہ دیر اس کی آنکھوں میں دیکھ نہیں سکا اس نے چہرہ مہر کے ہاتھ پہ گرا دیا۔

"آج سے ہم نئ شروعات کریں گے۔"اس نے یقین دہانی کروائی اور اس کے جھکے سر کو آہستگی سے تھپکنے لگی۔

"آج کی رات نئ زندگی کے نام۔"سفیر نے آسودگی سے آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گھر آکر وہ اپنے کمرے میں چلا آیا تھا۔اپنے موبائل میں کچھ ڈھونڈتے ہوئے اسے ایک پرانی تصویر نظر آئی عمر کے لب ہلکی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔تصویر میں معراج سلطان بالوں میں ہیئر کلر لگائے بیٹھے تھے۔ساتھ ناراض سا عمر حیات بیٹھا تھا۔وہ مسکرا رہے تھے۔اور عمر انہیں گھور رہا تھا۔اس نے یاد کرنا چاہا یہ تصویر انہوں نے کب لی تھی ؟تصورات اسے کئی سال پیچھے لے گئے۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب عمر مقابلے کے پرچے میں فیل ہوا تھا۔معراج رات ہی اسے تھانے سے چھڑوا کر لائے تھے۔وہ ساری رات اپنے کمرے میں بند رہا تھا۔معراج اسی کے ساتھ تھے اس کے فلیٹ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں۔صبح اٹھ کر وہ لاؤنج میں آیا تو لمبے بھدے صوفے پہ معراج بیٹھے تھے۔عمر کی ہی کوئی پرانی شرٹ پہنے جو ان کو بہ مشکل پوری آ رہی تھی، بالوں میں سیاہ رنگ لگائے وہ ٹی وی دیکھ رہے تھے۔سامنے ہی عمر کے سامان کھلے پڑے تھے وہ ان کو دیکھتا آگے آیا۔۔

" یہ ایک ہی ہیئر کلر تھا میرے پاس اسے بھی نہیں بخشا ؟"وہ جلے کٹے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"تم نے کیا کر لینا تھا اس کا فیل ہوئے ہو تمھارے غم منانے کا وقت ہے۔"انہوں نے اس کی بات کو ہوا میں اڑایا۔

"میرا وقت نہیں ہے تو آپ کا بھی نہیں ہے اب کیا اچھے لگ رہے ہیں۔ان چار بچے کچھے تنکے نما بالوں کو رنگ کر کے۔"اس کے طنز پہ معراج بلبلا ہی اٹھے۔۔

"خدا کی قسم اگر تم نگین کے بیٹے نہ ہوتے تو آج میں تمہارا قتل کر دیتا۔"

"ارے میں تو ڈر گیا دیکھیں مرے ہاتھ کانپ رہے ہیں " وہ اب بھی سخت کوفت زدہ تھا۔معراج نے سنجیدگی سے اس کو دیکھا پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"چلو جاؤ تیار ہو کر آؤ ہم کھانا کھانے جا رہے ہیں" وہ عمر کو دیکھتے ہوئے بولے تھے۔تھوڑی دیر بعد وہ ایک اچھے سے ریستوران میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔عمر ایسے کھا رہا تھا جیسے کئی دنوں کا بھوکا ہو اور آج کھانا نصیب ہوا ہو۔سچ یہی تھا کہ اسے کئی دنوں بعد اچھا کھانا نصیب ہوا تھا۔معراج اسے دیکھتے ہوئے کھانا کھاتے رہے ساتھ ساتھ ہیون اور باقی باتیں بھی ہوتی رہیں۔وہ اچھے سے سیر ہو کر کھا بیٹھا تو معراج نے ویٹر کو اشارہ کیا وہ بل لے آیا۔معراج نے اپنی جیبیں تھپتھپائیں ساتھ ساتھ میز پہ نگاہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوڑائی لیکن ان کا والٹ نہیں تھا۔انہوں نے عمر کو دیکھا عمر نے ان کو دیکھا ان دونوں کے انداز میں بے چارگی تھی۔

"نہ کریں جج صاحب اتنا بڑا ریستوران ہے برتن دھو دھو کر بھی ہاتھ گھس جائیں گے۔"عمر ان کے قریب جھکا تھا۔

"اب میں اس عمر میں برتن دھوتے اچھا تھوڑی لگوں گا ؟"انہوں نے معصومیت سے پوچھا عمر کا دل چاہا تھا دھاڑیں مار مار کر روئے۔

"اب تو سکون آگیا ناں آپ کو میں یہاں برتن دھو رہا ہوں اور آپ اپنے موبائل پہ لگے ہیں کھانا کھلاؤں گا یہ کھلایا آپ نے ؟"وہ بڑے بڑے پتیلوں کو مانجھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔معراج موبائل پہ کچھ دیکھ کر ہنستے جا رہے تھے۔

"اب ایسا بھی کیا ہے اس موبائل میں جو آپ اتنا ہنس رہے ہیں ؟"اس نے دانت کچکچائے۔

"میمز دیکھ رہا ہوں میں تم خاموشی سے برتن دھو۔"انہوں نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"ویسے میری ماں آپ کی سگی بہن تھیں ؟ناں نہیں کنفرم کر دیں کیونکہ اتنا ظلم تو کوئی سوتیلا ماموں بھی نہیں کرتا۔"اس کے ہاتھ بری طرح دکھ رہے تھے لیکن اب اس کا دماغ فریش تھا۔وہ فیل ہونے کا ٹراما بھول چکا تھا برتن دھونا واقعی تھیراپی ثابت ہو رہی تھی۔

"تم اپنا منہ بند رکھو گے یا میں جاؤں یہاں سے ؟"انہوں نے موبائل سے چہرہ اٹھا کر گویا احسان کرنے والے انداز میں پوچھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر دل مسوس کر رہ گیا۔کچھ دیر بعد وہ دونوں گاڑی کی طرف آ رہے تھے۔جب معراج کے کوٹ سے کچھ گرایا پھر گرایا گیا۔عمر نے جھک کر دیکھا وہ والٹ تھا اس کی آنکھوں میں صدمہ ابھرا معراج نے لا پرواہی سے کندھے اچکائے۔

" ارے۔۔یہ تھا کیا ؟ میں بھول گیا بوڑھا ہو رہا ہوں ناں۔"وہ تپانے کے انداز میں کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔۔

اگلے دن صبح صبح عمر انہیں اپنے ساتھ لے آیا۔ناشتہ کیے بغیر یہاں تک کہ چائے پیے بغیر وہ آدھا دن انہیں جگہ جگہ خوار کرواتا رہا۔اور انہیں دلاسا دیتا رہا کہ گھر میں کھانا تیار ہے وہ دونوں وہی کھانا کھائیں گے۔ڈھیر ساری شاپنگ، گروسری اور باقی کے کچھ کام کر کے وہ دونوں واپس آئے تو معراج کا مارے بھوک کے برا حال تھا۔وہ دستر خوان پہ بیٹھے عمر کو زور زور سے آوازیں دی رہے تھے۔عمر اسی لمحے کھانا ٹرے میں رکھے اندر آیا اس کے ہاتھ میں رکھی پلیٹ میں نان تھے۔کوئٹہ کے نان اگر تم نے کوئٹہ کے نان نہیں کھائے تو تم نے زندگی میں کچھ نہیں کھایا۔یہ ایسے نرم ایسے ذائقہ دار ہوتے ہیں کہ تم انہیں بغیر کسی سالن کے بھی کھا سکتے ہو۔

اس نے دستر خوان سجایا کھانا رکھا اور پلیٹ میں ان کے لیے سالن نکالا۔معراج جلدی جلدی نوالا بنا کر منہ تک لے گئے۔لیکن پھر اگلے ہی لمحے انہوں نے نہایت کڑوا منہ بنا کر نوالا منہ سے نکالا تھا۔

"اس میں تو کوئی نمک نہیں ہے مرچ اتنے کم ہیں کہ کوئی ذائقہ نہیں ہے یہ کیسا کھانا ہے ؟"وہ بے چارگی سے کہہ رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے گھر میں نمک اور مرچ ختم ہو گئے ہیں۔آپ نہیں کھانا چاہتے تو ٹھیک ہے ہم کسی ریستوران چلتے ہیں۔"وہ سادگی سے آفر کر رہا تھا۔معراج نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا۔اب وہ اگر ایک قدم بھی چلتے تو گر ہی جاتے چار و نا چار وہ پھیکا بغیر ذائقے والا کھانا کھانے لگے، ساتھ ساتھ عمر کو بھی دیکھ رہے۔وہ بھی انہیں ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو۔

"آئندہ کبھی کسی شیف سے پنگا نہ لینا وہ آپ کا کھانا خراب کر دیں گے۔ اور خراب کھانا دل موڈ اور دن سب خراب کر دے گا۔"کھانا کھا کر وہ دونوں چھوٹے سے کچن میں چلے آئے۔عمر ان کے لیے چائے بنا رہا تھا۔جب معراج کی نظر نمک مرچ کی بھری بھری ڈبیوں پہ پڑی۔ان کا تو مانو خون ہی کھول گیا۔"تم تو کہہ رہے تھے تمھارے گھر میں نمک مرچ نہیں ہیں ہاں ؟"وہ بہ مشکل ضبط کیے ہوئے تھے

۔

عمر نے ایک نظر ڈبیوں کو دیکھا پھر ایک جتاتی نظر معراج پہ ڈالی۔"۔۔۔۔ارے یہ تھے کیا ؟میں تو بھول گیا تھا۔"

اور وہ کیوں بھول گئے تھے کہ وہ ان ہی کا بھانجا ہے؟

"ویسا کوئی بدلہ نہیں لیا میں نے کل سے آپ کا بی پی نمک زیادہ کی وجہ سے ہائی تھا اور معدہ ہوٹل کے کھانوں سے جل رہا تھا آئندہ میں یہ بد پرہیزی نہ دیکھوں۔"وہ چائے میں پتی ڈالتا بھانجا کم باپ زیادہ لگ رہا تھا۔معراج نرمی سے مسکرائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آج اس واقعے کے کئی سالوں بعد عمر حیات بھی مسکرا رہا تھا۔اس کے پاس یاد کرنے کو ایسے ایک ہزار واقعات تھے یہاں سے چل کر اگر ہالے سلطان کے کمرے میں جاؤ تو اس کے ہاتھ میں معراج سلطان کا موبائل تھا۔وہ ان کی کال لوگ کھولے بیٹھی تھی، آنکھیں نم تھیں، پچیس اپریل کی کال لوگ پھر رات کے بارہ بجنے کے بعد چھبیس اپریل کی کال لوگ چار نمبر تھے جن پہ سب سے زیادہ کالز کی گئی تھی چاروں نمبر مختلف ناموں سے سیو تھے۔۔

چوکیدار "جنگلی لومڑ "لالچی پولیس والا "ڈمپل والا لڑکا" چار مختلف نمبر، چار مختلف نام۔ہالے نے چوکیدار والے نمبر پہ غیر ارادی طور پہ کال ملا لی اپنے کمرے میں بیٹھے عمر حیات کے ہاتھ میں موجود فون بجا تو وہ چند لمحوں کے لیے اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا۔۔

"**جج صاحب کالنگ**" اس نے سانس تک روک لیا۔آنکھیں پتھرا گئیں جسم نے جیسے ہر قسم کی جنبش سے انکار کر دیا۔وہ ساکن شل سا فون کو دیکھے گیا۔ایک لمحہ دو لمحہ اور پھر اگلے کئی لمحے گھنٹی بج بج کر خاموش ہوگئی جب وہ ہوش میں آیا فورا سیدھا ہو بیٹھا اب اس کی کپکپاتی انگلیاں بے چینی سے بے صبری سے اس نمبر کو ڈائل کرنے لگیں گھنٹی گئی اور اگلے ہی لمحے فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو ؟"ہالے کی محتاط سی آواز پہ عمر نے کرب سے آنکھیں بند کیں، مرے ہوئے لوگ واپس نہیں آتے وہ کیوں بھول گیا تھا۔۔

"آئندہ اس نمبر پر کال مت کرنا ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔"اس نے سختی سے کہہ کر کال کاٹ دی اور موبائل بے بسی سے بیڈ پہ پھینک دیا۔یہ طے تھا کہ آج کی رات وہ سو نہیں سکے گا۔دوسری طرف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے حیرت سے موبائل کی تاریک ہوئی سکرین دیکھ رہی تھی۔۔یہ عمر کا نمبر تھا ؟اور اگر عمر کا نمبر تھا تو وہ غصہ کیوں کر رہا تھا ؟عجیب مخمصے میں الجھ کر اس نے اپنا موبائل ہی سائیڈ پہ رکھ دیا۔کیفے کی ڈیل نہ ہونے کا غم ایک بار پھر ستانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح اگست کی پہلی صبح تھی۔حبس اور گرمی جوبن پہ تھے ایسے میں شاہد ولا میں چپکے سے دبے پاؤں ہارون کے کمرے میں آؤ تو وہ باتھ رب ملبوس آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔دراز پہ پڑے موبائل سے کسی کو کال جا رہی تھی گھنٹیاں پلٹ پلٹ کر واپس آ رہی تھیں لیکن وہ ہر اگلے سیکنڈ دوبارہ کال ملا لیتا تھا۔بالآخر کال پک کر لی گئی وہ بیڈ پہ آ کر بیٹھا۔"**ہیلو**" عائشہ کی نیند میں بوجھل بھاری آواز سنائی دی۔

"ایک کپ کافی ،ہارون شاہد کا پورا دن، ٹوتھ پیسٹ سے بنی تمہارے چہرے کی پینٹنگ اور اپنے اکاؤنٹ سے لگائی گئی انسٹا کی ایک سٹوری کیا تمہارا کیفے اب بھی نہیں مل سکتا ؟"وہ اعتماد اور سادگی سے کہہ رہا تھا۔۔عائشہ بستر سے اٹھ بیٹھی۔بھورے لمبے بال جوڑے میں باندھتے ایک ہاتھ سے موبائل کندھے اور کان کے ساتھ لگا رکھا تھا۔

"اگر میں نہ کہوں تو ؟۔"

"تو ہارون شاہد کے پاس کیفیز کی کمی نہیں ہے۔لیکن یاد رکھنا میرے ساتھ گزارا ہوا دن تمہاری زندگی کا یادگار دن ضرور ہو سکتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں کر رہے ہو یہ سب ؟"ہارون نے کندھے اچکائے۔

"ہم دونوں کو ایک دوسرے کے لیے قربانیاں دینے کی عادت ہے۔میں نے اس سے کہا تھا جب ساری دنیا اسے اداس کرے گی تب ہارون اسے ہنسائے گا۔وقت آگیا ہے کہ وعدے نبھائے جائیں۔"عائشہ مسکرائی تھی۔

"گو کہ میں جیلس ہو رہی ہوں لیکن خیر مجھے منظور ہے میں جانتی تھی تم مجھے اپنی پینٹنگ نہیں دو گے۔لیکن میں یہ بھی جانتی تھی تم آرٹسٹ ہو شرط ری سائیکل کر آؤ گے۔ کیفے آجاؤ ڈیل ڈن۔"اس نے کال کاٹ دی ہارون طمانیت سے مسکرایا۔اپنی عزت کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے efforts کرنا اور قربانی دینا چھوڑ دو۔یہ متکبری اور خود غرض پن ہوتا ہے۔ ہر انسان کو ان دونوں چیزوں میں فرق سیکھ لینا چاہیے۔اس کے ہاتھ اب ہالے سلطان کا نمبر ڈائل کر رہے تھے۔

کچھ گھنٹے بعد شہر کی مصروف شاہراہ پہ واقع چھوٹے سے کیفے میں خوشی کا ماحول تھا۔دو وکیل تھے، کاغذات تھے، کیک تھا، عمر حیات،ہالے سلطان اور ہارون تھے۔

سائن کرتی ہالے کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔اس کے ساتھ بیٹھے حسن نے اس کے کندھے پہ اپنا بازو پھیلایا۔اب کے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے، اس نے سائن کیے پھر ہارون کو دیکھا، عمر کو دیکھا وہ دونوں بھی مسکرا رہے تھے۔ان سے ذرا فاصلے پہ بیٹھی لیل ان سب سے بے نیاز بری طرح بیزار بیٹھی تھی۔کیک کے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر کھاتی وہ اس میلو ڈرامہ کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی لمحے داخلی دروازے سے سردار اور اس کی بیوی آتے دکھائی دیے۔ان کے ہاتھ میں بھی سوئیٹس تھے۔ہالے کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں۔اماں، بابا، مہر، دادا سب یاد آ رہے تھے۔وہ خاندان سے دور تھی اور جو لوگ خاندان سے دور ہوتے ہیں ان کا دکھ کوئی چاہ کر بھی سمجھ نہیں پاتا۔۔نیلم اور سردار انہیں مبارک بعد دے رہے تھے۔ہالے مسکرا مسکرا کر سب سے مبارک باد وصول کر رہی تھی۔

"اسی بات پہ سب پوز کرو۔"نیلم کی آواز پہ عمر بے اختیار کراہا تھا، سردار نے بے چارگی سے کندھے اچکائے، باقی سب واقعی پوز کر رہے تھے۔خوشی مبارک باد سلامتی مٹھائیاں۔ ایک نیا مہینہ ایک نئ شروعات اور ایک نئ خوشی۔۔۔شام تک وہ سب کیفے میں رہے۔کل سے ایک نئ شروعات ہونی تھی۔ اور کچھ سیٹنگ تھی جو ہالے نے بدلی تھی۔جب عمر نے اس سے سیٹنگ بدلنے کے متعلق پوچھا تو اس کی آنکھوں میں ایک ملکہ جیسا رعب آیا تھا۔

"میں اس کیفے کی سیٹنگ میں انیس بیس کا فرق رکھوں گی تاکہ جب بھی کوئی کسٹمر آئے یا پھر اس کیفے کے پرانا اسٹاف آئے تو انہیں پتہ چلے کہ مالک بدل چکا ہے، کچھ ایسا ہونا چاہیے جو اسٹاف کو بتائے ان کی ملکہ اب کوئی اور ہے۔اور ان کے پرانے اصول جیسے بھی ہوں اب انہیں نئے طرز پہ چلنا ہوگا ۔"اس کی بات پہ عمر مسکرایا تھا۔وہ واقعی آرڈر دینے کے لیے پیدا ہوئی تھی آرڈر لینے کے لیے نہیں۔

"مجھے ڈاکٹر غزالہ روحی کی کلینک چھوڑ دو۔"اس کی بات پہ عمر بری طرح چونکا تھا۔اس کی آنکھوں میں حد درجہ ناسمجھی تھی اور ذرا ذرا خوشی بھی، ہالے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب مجھے علاج کروانا چاہیے۔یہ تمہاری بات کا اثر نہیں ہے یہ میں نے اپنے لیے کیا ہے۔لوگ کیا کہیں گے کیوں کہیں گے مجھے ان سے فرق نہیں پڑتا۔"وہ ہلکی مستحکم آواز میں کہہ رہی تھی۔"لوگ میرے لیے تب نہیں آئے جب میں اکیلی تھی، لوگ تب بھی نہیں آئے جب ہمارا باپ مرا، لوگ کبھی مجھے کھانا دینے یا پیسے دینے نہیں آئیں گے لوگوں کا کام "**کہنا** "ہوتا ہے۔ہاں میں اب بھی ڈرتی ہوں کہ اگر کسی نے مجھے ماہر نفسیات کے پاس دیکھ لیا تو کیا ہوگا۔"اس نے گردن موڑ کر عمر کو دیکھا۔وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اسے سن رہا تھا۔

"لیکن آج جب اس کیفے میں مجھے گھٹن اور پینک اٹیکس کا خوف لاحق ہوا تب میں نے سوچا آخر کب تک ؟کب تک میں ان سب چیزوں سے خوف زدہ رہوں گی۔اس خوف کے آگے بلی ہونے اور لوگوں کی نظروں میں پاگل سمجھے جانے سے زیادہ بڑا خوف تھا۔خوف مجھے مارے اس سے پہلے اسے مر جانا چاہیے۔بات اگر علاج کی ہے تو میں کرواؤں گی۔دماغ میرے جسم کا حصہ ہے اگر یہ بیمار ہے تو یہ شرم یا کمزوری کی علامت نہیں یہ میرے انسان ہونے کی علامت ہے مجھے اب کوئی شرمندگی نہیں ہے کہ میرا دماغ بیمار ہے۔"اس نے سر نشست کی پشت سے ٹکا دیا آسودگی سی آسودگی تھی۔۔

ڈاکٹر غزالہ روحی کا کلینک آچکا تھا۔عمر نے ایک نظر ہالے کو دیکھا۔وہ گھبرائی ہوئی پریشان تھی لیکن گردن کڑا رکھی تھی۔وہ گاڑی سے نکل آئی عمر اس کے ساتھ باہر آیا تھا کچھ دیر تک وہ شش و پنج میں مبتلا رہی پھر ایک مرتبہ پھر عمر کو دیکھا وہ اندر چلی گئی۔عمر تب تک کھڑا رہا جب تک وہ شیشے کا دروازہ دھکیل کر اندر نہیں چلی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈاکٹر غزالہ روحی تیس کے قریب قریب تھی۔صاف رنگت سیدھے سیاہ بال اور ڈھیلے ڈھالے کرتے میں ملبوس اس کی کلائیوں میں کئی سارے بینڈز اور گلے میں کئی مالائیں تھی۔آنکھوں پہ گہرا اسموکی آئیز میک اپ اور سرخ لپسٹک وہ اپنے حلیے سے ڈاکٹر کم کسی نوجوان اتحاد کی free soul چیئر پرسن زیادہ لگ رہی تھی۔وہ ہالے کو اپنے آفس لے آئی اس کا ظاہری حلیہ دیکھ کر ہالے کو بے اختیار لگا کہ شاید عمر سے ڈاکٹر منتخب کرنے میں غلطی ہو گئی ہے۔روحی کا آفس ایک بڑے سے کمرے پہ مشتمل تھا۔ کمرے میں داخل ہو کر اپنی نظروں کی سیدھ میں دیکھو تو شیشے کی میز کے پار پاور چیئر رکھی تھی، دائیں طرف والی دیوار دیوار کے ساتھ رکھا کتابوں کا ریک اور کمرے کے بیچ و بیچ رکھے چار نیلے سنگل صوفے۔وہ ہالے سے چھوٹی موٹی باتیں اور سوال کرتی اسے آگے لے آئی۔کمرے میں کوئی کھڑکی نہیں تھی ہالے کو گھٹن ہونے لگی، وہ نیلے صوفے پہ بیٹھی اضطرابی حالت میں گردن کے پیچھے ہاتھ لے جا کر گردن کو دبا رہی تھی۔اس کے چہرہ پہ پسینہ اور پریشانی تھی شاید وہ پینک کر رہی تھی۔ڈاکٹر روحی اسٹینڈ پہ رکھی کافی میکر سے کافی نکال رہی تھی پتلی دھار کپ میں گرتی جا رہی تھی۔

"دارواز۔۔دروازہ کھول دیں پلیز۔۔"ہالے گھٹی گھٹی آواز میں بولی۔روحی نے کوئی اثر نہیں لی" اٹھ کر کھول لو تم یہاں مہمان نہیں ہو ہم یہاں دوست ہیں۔"وہ مڑے بغیر بولی۔ہالے بغیر کچھ کہے اٹھی اور دروازہ کھول دیا۔دل کے دھڑکن معمول پہ آنے لگی۔وہ واپس آئی روحی بھی سامنے سے چلتی آ رہی تھی کافی کے بھرے بھرے مگز لیے مسکراتی ہوئی۔اس نے کافی کی مگز میز پہ رکھے اور پھر ہالے کو دیکھا، وہ خود پہ قابو رکھنے کی مکمل کوشش کر رہی تھی لیکن کچھ تھا جو اسے خوف زدہ کر رہا تھا۔۔چند چھوٹی چھوٹی باتوں کے بعد وہ موضوع پہ آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آج سے ہم باتیں کریں گے تم مجھے اپنی دوست سمجھ کر سب بتاؤ بلکہ دوست نہیں تم مجھے اپنی ڈائری سمجھو۔"وہ آگے کو ہو بیٹھی سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

"ہم دوست نہیں ہیں ڈاکٹر مجھے دلاسا مت دیں میں کوئی دس سالہ بچی نہیں ہوں۔ میں اپنی بیماری جانتی ہوں آپ علاج کریں مشورہ نہ دیں۔"ہالے کا لہجہ بے لچک تھا۔روحی مسکرائی پھر اپنی کافی کا گھونٹ بھرا ۔

"کافی بہت اچھی بناتی ہوں میں۔"اس نے اپنی تعریف کی پھر ہالے کو دیکھا۔

"جانتی ہو ہالے دو طرح کے مریض ہوتے ہیں جو کبھی ٹھیک نہیں ہوتے۔انہیں ساری زندگی اپنی بیماری کے ساتھ رہنا ہوتا ہے۔"وہ ہالے کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی" ایک جو خود ٹھیک نہیں ہونا چاہتے اور دوسرے جنہیں لگتا ہے وہ ڈاکٹر سے زیادہ جانتے ہیں۔ان کو ڈاکٹر خود ہی ٹھیک نہیں کرتا اونچی انا یو نو ۔"ہالے کچھ نہیں بولی بس چبھتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

"خیر مجھے یہ بتاؤ اس دن کیا ہوا تھا۔"ہالے اب بھی کچھ نہیں بولی۔روحی نے گہری سانس لی اور بولنے لگی۔

" دیکھو ہالے تمھارے اپنے بعد اس ساری دنیا میں صرف میں ہوں جو چاہتی ہوں تم ٹھیک ہو جاؤ صرف میں ہوں جو تمھارے بعد تمہاری مسیحا ہوں۔ڈاکٹر سے دشمنی کرنے والا انسان در حقیقت اپنے آپ سے دشمنی کر رہا ہوتا ہے۔میں۔۔۔۔تمہاری۔۔۔۔دشمن نہیں۔۔۔۔ہوں۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔ہالے سلطان کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے، آنکھوں کی چبھن کم ہونے لگی۔"تم مجھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بتاؤ اس دن اس کلاس روم میں کیا ہوا تھا مجھے اپنی مدد کرنے دو۔"وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔ہالے اب بہتر تھی اس نے گہری سانس لی ،خود کو کمپوز کیا، اور کہنا شروع کیا۔

وہ لفظ با لفظ اسے سب کچھ بتاتی گئی۔نہ وہ اٹکی نہ وہ رکی ہاں آخر میں روئی ضرور تھی۔ڈاکٹر روحی نے چند الفاظ اپنے نوٹ پیڈ پہ گھسیٹے۔اور پین کو کان کے پیچھے اڑسا لیا۔ہالے بول چکی تو روحی نے اسے پانی کا گلاس دیا جسے وہ ایک ہی لمحے میں غٹاغٹ پی گئی۔

"آر یو شیور بس یہی ہوا تھا ؟"روحی کے نرم استفسار پہ اس نے گردن اثبات میں ہلائی۔

"اوکے آج کا سیشن ختم ہوا ہم کل پھر بات کریں گے۔کچھ دن تک صرف بات ہوگی اس کے بعد ہم شاید virtual therapy بھی کریں تم تیار ہو ناں ؟۔"

"جی میں تیار ہوں۔"وہ اب کے اعتماد سے بولی۔

" تم بلا جھجھک مجھ سے کچھ بھی کہہ سکتی ہو ہماری باتیں سیکرٹ ہیں۔صرف ہم دونوں کے درمیان میں رہیں گی۔"وہ اسے اعتماد دلا رہی تھی۔

"کیا عمر آپ سے نہیں پوچھے گا ہمارے درمیان کیا بات ہوئی ؟"ہالے کے اتنے ڈائریکٹ سوال پہ وہ گڑبڑائی تھی۔پھر خفت زدہ ہوئی ذرا آگے کو جھک کر آواز آہستہ کر لی۔

"تین بار میسج کر کے پوچھ چکا ہے کیا ہو رہا ہے۔"اور وہ دونوں دھیرے سے ہنس دیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسے جنون ہے سب پتہ رکھنے کا۔"ڈاکٹر روحی اپنے نوٹ پیڈ پہ لکھے الفاظ کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔"
لیکن تم فکر مت کرو میں اسے نہیں بتاؤں گی یہ ایک ڈاکٹر کی جاب ہے وہ اپنے مریض کے راز رکھتا ہے۔"

"آپ اسے بتا دیا کریں میں اجازت دے رہی ہوں۔"ہالے سہولت سے بولی۔"آپ نہیں بتائیں گی تو وہ مجھ سے پوچھے گا اور اگر مجھ سے پوچھے گا تو میں بتا ہی دوں گی۔اسے سب پتہ رکھنے کا بہت شوق ہے۔ آپ اس کا شوق سلامت رکھیں۔"وہ کہتے ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی روحی اسے نرم نظروں سے دیکھ رہی تھی۔چند الوداعی کلمات کے بعد وہ باہر نکل گئی۔ڈاکٹر روحی ایک بار پھر اپنے نوٹ پیڈ پہ لکھے الفاظ دیکھنے لگیں۔کیس اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھے بیٹھی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر روحی کے کلینک سے چند کلو میٹر دور عمر حیات کے بنگلے پہ اپنے کمرے میں بیٹھا عمر حیات بار بار غزالہ روحی کو کالز ملا رہا تھا۔اس کے اندر کا "مجھے سب پتہ ہوتا ہے "والا عمر حیات سخت بے چین تھا۔ متعدد گھنٹیوں کے واپس پلٹ آنے کے بعد بالآخر اس کی اب کے بار جانے والی گھنٹی کو کال پک ہوجانے کی نوید سنائی دی۔

"ہاں بتاؤ کیا کہا اس نے ؟"وہ بے قراری سے پوچھ رہا تھا۔روحی نے بے اختیار اسے شرم دلانا چاہی۔

" شرم کرو عمر حیات یہ کانفیڈینشل ہے۔۔۔۔"

"اب تم بتا رہی ہو یا نہیں ؟"وہ سخت بیزاری سے بولا۔۔روحی نے گہری سانس بھری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس نے اس روز ہونے والا واقعہ اچھی طرح بغیر اٹکے بنا کسی دقت کے سنا دیا۔ ایسے جیسے کسی فلم کی کہانی اس کی یاداشت کتنی اچھی ہے ناں۔"عمر کی گردن اکڑ گئی جیسے اندر تک سرشاری اتری ہو، اس کی بیوی کتنے مضبوط اعصاب اور اچھی یادداشت کی مالک تھی۔"یہ تو اچھی بات ہے ناں مطلب وہ اپنے علاج کے پہلے ہی دن سے اتنا اچھا ریکور کر رہی ہیں۔"

"عمر۔۔"روحی نے سنجیدگی سے اس کو ٹوکا۔"وہ جھوٹ بول رہی ہے۔نرا جھوٹ۔اداکاری اور ڈرامہ کر رہی ہے۔"

"کیا بکواس کر رہی ہو تم وہ واقعی بیمار ہے۔"عمر کو واضح طور پہ برا لگا تھا۔۔

"میں نے کب کہا وہ بیمار نہیں ہے۔لیکن وہ اپنی بیماری میں کچھ نہ کچھ چھپا رہی ہے۔وہ واقعے کو اپنی طرح سے بتا رہی ہے۔مجھے لگتا ہے کوئی ہے جسے وہ پروٹیکٹ کر رہی ہے کوئی ہے جسے وہ کور اپ کر رہی ہے۔عمر حیات وہ اپنی کہانی کے ولن کو جانتی ہے ، لیکن اسے کور اپ کر رہی ہے۔"آخر میں وہ زور دے کر بولی تھی۔۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تم کیا کہنا چاہ رہی ہو۔"عمر نے نا سمجھی ظاہر کی۔

"اب میری بات غور سے سنو۔جب میں نے ہالے سے اس کی بیماری کے متعلق سوال کیا تب اس کی آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا۔کوئی درد نہیں تھا۔اس نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بغیر اٹکے بغیر کسی دقت کے پوری کہانی سنا دی۔"عمر مکمل یکسوئی سے اسے سن رہا تھا۔اس نے سانس تک روک رکھا تھا روحی کہے گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی بھی ذہنی مریض چاہے اسے کسی بھی قسم کا ذہنی مرض لاحق ہو اسے واقعہ ایک flow میں یاد نہیں رہتا۔ٹراماز انسانی یادداشت کو متاثر کرتے ہیں۔جب مریض اپنا ٹراما اپنی ٹریجڈی سنا رہا ہوتا ہے وہ خوف زدہ ہوتا ہے وہ حال میں نہیں ہوتا وہ اپنے ماضی میں اپنے ٹراما کے درمیان میں ہوتا ہے۔اور اسے واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ یاد نہیں رہتا۔اسے کبھی ایک ٹکڑا یاد آتا ہے کبھی دوسرا، اور کبھی تیسرا۔یا پھر اسے یاد سب ہوتا ہے۔لیکن وہ اسے بتاتے وقت ہچکچاہٹ یا دقت کا شکار رہتا ہے۔"اب کے عمر کو کچھ کچھ سمجھ آ رہی تھی۔اس کے ابرو تفکر سے سکڑتے جا رہے تھے روحی نے اضافہ کیا۔

"دوسری بات مریض کا دماغ ایک "ڈیفنس سسٹم "بنا لیتا ہے۔اسے لگتا ہے اس نے کوشش کی تھی خود کو بچانے کی، خود کو پروٹیکٹ کرنے کی ،لیکن وہ کر نہیں سکا۔وہ مریض کے دماغ کا بنایا جھوٹ ہوتا ہے ۔ہالے کی کہانی میں وہ جھوٹ بھی نہیں ہے۔اس کی کہانی صاف ستھری جھول سے پاک ہے۔وہ بہت سیریس کیس ہے عمر۔"اس کی آواز میں اب کے فکر مندی تھی۔عمر نے ہاتھ جھلایا گہری لمبی سانس لی ۔

"۔۔۔کمال ہے روحی اتنی بات پہ اتنا پریشان کر دیا اس میں کیا ہے اگر وہ اصل ولن کا نام نہیں بتا رہی ، تم بیماری کا علاج کرو ناں "symptoms" کو کیوں دیکھ رہی ہو۔"اپنے آفس کی پاور چیئر پہ بیٹھی روحی نے باقاعدہ اپنا سر پیٹا تھا۔"عمر حیات صاحب انسان اتنے سمپل نہیں ہوتے جتنے نظر آتے ہیں۔انسان کا بیماری سے لڑنے کا سب سے بڑا ہتھیار ہوتا ہے اس کا will power دوسرا بلیم گیم۔ دماغ بہت بڑا egoistic ہوتا ہے۔وہ کبھی بھی نہیں مانتا کہ اس کے فنکشنز خراب ہوئے، وہ کمزور ہے یا پھر اس نے اپنے مالک کو بیمار کیا، دکھ دیا، اسٹریس دیا۔وہ ایسے میں بلیم گیم کھیلتا کسی نہ کسی الزام

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کو وجہ ، یا انسان کو ذمہ دار ٹھہرا دیتا ہے۔ہالے کے دماغ نے کبھی بلیم گیم کھیلی ہی نہیں۔تم نے مجھے بتایا تھا وہ واقعات مکس اپ کرتی ہے ، لیکن وہ اصل ولن کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا رہی۔اس کا دماغ جانتا ہے اصل ذمہ دار کون ہے۔وہ دماغ کے ساتھ گیم کھیل رہی ہے۔اسے ڈبل کراس کر رہی ہے اس لیے اس کا دماغ الجھ رہا ہے۔دماغ پریشان ہے کہ اسے کرنا کیا ہے؟ کیا اب تم سمجھے کہانی کے ولن کا جاننا اتنا ضروری کیوں ہے ؟"وہ متانت سے کہہ کر اب اس سے سوال کر رہی تھی۔ عمر نے چند لمحے لیے سوچنے کے لیے غور کرنے کے لیے۔

"کوئی انسان اپنی کہانی کے ولن کو کیوں کور اپ کرے گا ؟"وہ اس نقطے پہ اٹک گیا تھا۔

"کوئی محبت ،کوئی خوف ،کوئی ڈر یا پھر اسے لگتا ہو گا کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا کچھ بھی ہو سکتا ہے ۔"

"کیا وہ ٹھیک ہو جائے گی ؟"اب کے وہ واقعی پریشان ہوا۔

"بیماری کو لا علاج چھوڑنا اتنا برا نہیں ہوتا جتنا اس بیماری کا علاج آدھے میں چھوڑنا برا ہوتا ہے۔۔دبی ہوئی خوف زدہ بیماری انسان کو ہانٹ نہیں کرتی کیونکہ وہ ایک عرصے سے اس کے ساتھ رہ رہا ہوتا ہے۔ وہ خود کو اس بیماری کا عادی بنا چکا ہوتا ہے۔اسے لگتا ہے جیسے وہ اتنا عرصہ اس بیماری کے ساتھ رہا ہے آگے بھی رہ لے گا۔بیماری اس کو ہانٹ نہیں کرتی کیونکہ ایک چیز ایک واقعہ اگر بار بار آپ کے ساتھ ہوتا رہے تو آپ اس کے used to ہو جاتے ہیں۔ایسا انسان اپنے علاج کے ساتھ سیریس نہیں ہوتا ۔جس طرح ہالے نہیں ہے۔اس کا ٹراما اس کی بیماری وہ ان سب کے ساتھ used to ہے۔اسے لگ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رہا ہے وہ ڈاکٹر سے زیادہ جانتی ہے۔اور جس انسان کو لگے کہ وہ ڈاکٹر سے زیادہ جانتا ہے۔ایسا انسان کبھی صحت یاب نہیں ہو سکتا۔"

"کیا وہ اس ولن کا نام بتا دے گی ؟"روحی نے فخر سے سر ہلایا۔

" میں نے اس کے جیسے ایک ہزار لوگوں کو ڈیل کیا ہے ، خدا کی قسم عمر اگر اس سے اس کی کہانی کے ولن کا نام نہ نکلوایا تو میرے نام سے ڈاکٹر ہٹا دینا۔"عمر نے آہستگی سے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"مجھے اپ ڈیٹس دیتی رہنا پلیز۔"اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔اب اگر ڈاکٹر روحی کے آفس میں جا کر اس کے نوٹ پیڈ پہ دیکھو تو وہاں تین الفاظ لکھے تھے۔

"جھوٹی۔۔۔کور اپ ولن۔۔۔۔اداکاری۔۔۔جھوٹے آنسو۔"ہک ہاہ اس نے سر جھٹکا۔نیلے صوفے اور کافی میکر اسے خاموشی سے کام کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن کیفے میں خاصی گہما گہمی تھی۔یہ کیفے دو منزلہ تھا اور انگریزی طرز پہ بنا تھا۔باہر سے دیکھو تو گہرا گلابی پینٹ دیواروں کو ڈھکے ہوئے تھا۔یوں کہ دیوار کے اوپر سے لے کر آدھی دیوار تک گلابی پینٹ تھا پھر بیچ میں تین چار فٹ کا فاصلہ تھا اس فاصلے والی جگہ پہ گلابی چیری بلاسم پینٹ کیے گئے تھے ۔اس چار فٹ کے بعد پھر نیچے تک وہی گلابی پینٹ۔

لکڑی کا دروازہ پار کرتے اندر آؤ اور فرش کو دیکھو تو ایسے معلوم ہوتا تھا، جیسے لکڑی کا بنا ہو لیکن حقیقت یہ تھی کہ اس کے بنانے کے لیے اس طرح کا مٹیریل استعمال کیا گیا تھا کہ بس پیر رکھنے کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بعد ہی پتہ چل جاتا تھا کہ فرش لکڑی کا نہیں ہے۔دیواروں پہ پینٹ نہیں تھا ایسا وال پیپر لگا تھا جیسے اخبار کے تراشے کاٹ کر لگائے گئے ہوں۔یا پھر ایک لمبا تھان نما اخبار خرید کر دیواروں پہ لپیٹ دیا گیا ہو۔مین ہال کافی وسیع تھا پھیکی اخبار نما دیواروں کے برعکس میزیں اور کرسیاں اتھرنگے رنگوں والی تھیں یوں کے پیلی کرسیاں جامنی سبز اور گہرے نیلے رنگ کے میزوں کے گرد سجی تھیں۔میز اور کرسیاں بھی کچھ اس قسم کی تھیں کہ پتلی لمبی میز اونچی ہو کر سینے تک آتی تھی۔جبکہ کرسیاں نیچے کو جھکی ہوئی تھیں۔

جہاں ہال میں رکھی کرسیاں ختم ہوتی تھیں، وہیں ذرا آگے جاؤ تو کچن بنا تھا۔ وہاں سے سرخ فینسی اینٹوں کی اوپر کی جانب جانے والی سیڑھیاں بنی تھی۔اوپر چڑھ کر دیکھو تو یہاں کافی کاٹھ کباڑ تھا۔پینٹ بھی اکھڑا ہوا ،اور ٹوٹی پھوٹی کرسیاں بھی، دائیں جانب کچن بنا تھا۔معتدد کافی میکرز اور اور چائے بناتے ہوئے دو لوگ۔اور سینڈوچ اور باقی بھی کچھ ہلکا پھلکا کھانا بناتے لوگ جو کہ آج نہیں تھے۔آج اس کچن میں عمر حیات تھا، ہالے سلطان تھی اور لیل سکندر تھی۔

باہر میز پہ ہارون بیٹھا تھا۔آج اس کے لیے کچھ غیر معمولی کیا جا رہا تھا۔حسن بھی باہر اس کے ساتھ والی میز پہ بیٹھا تھا۔پیر لمبے کیے ہارون کو محظوظ نظروں سے دیکھتا ہوا۔ہارون اچھنبے سے انہیں بار بار اپنے سامنے آتے اور کبھی کافی کبھی سینڈ وچ کبھی ٹشو رکھتے ہوئے دیکھ رہا تھا آخر یہ سب کیا تھا ؟

بالآخر وہ تینوں باہر آئے ہالے کے ہاتھ میں کافی کا مگ تھا۔عمر کے ہاتھ میں پزا، اور لیل کے ہاتھ میں ایک اور سینڈ وچ جبکہ ابھی تو پچھلا سینڈ وچ بھی ادھ کھایا رکھا تھا۔وہ تینوں اس کے قریب رکھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صوفوں پہ آ کر بیٹھے کوئی پزا رکھ رہا تھا۔کوئی سینڈ وچ کوئی کافی۔ہارون کے گلے میں گلٹی سی ابھری ۔حسن نے عقب سے پکارا۔

"یہ منظر دیکھا دیکھا لگتا ہے۔"وہ موبائل سائیڈ پہ رکھے، ہتھیلی تلے ٹھوڑی ٹکائے معصومیت سے ہارون کو دیکھ رہا تھا۔"اہم اہم مجھے یاد کرنے دو ارے ہاں یاد آیا ایسا سلوک تو ہم نے اپنے قربانی کے بکرے کے ساتھ کیا تھا ہے ناں ؟"وہ مزے سے کہہ رہا تھا۔ہالے کا جی چاہا تھا چپل اتار کر اس کے سر پہ دے مارے۔

"ہارون تم یہ پزا کھاؤ ناں۔"ہالے نے اس کا دھیان بٹانا چاہا۔

"ارے نہیں ہارون تم یہ کافی پیو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔"اب کی لیل بولی تھی عمر خاموش تھا لیکن آج اس کی نظریں چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں۔"کھا لے سر مئی بلے کھا لے۔"ہارون نے سنجیدگی سے ان تینوں کو دیکھا، پھر میز پہ رکھے ہوئے کھانے کی چیزوں کو۔

"صاف صاف بتاؤ اس کے اندر کیا ہے ، کہیں زہر وہر تو نہیں ڈال دیا دیکھو اگر زہر دے رہے ہو تو میرے پپا تمھیں چھوڑیں گے نہیں میں اکلوتا ہوں۔"وہ انگلی اٹھا کر انہیں وارن کر رہا تھا۔

"اے زیادہ نخرے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"اب کے عمر بیزاری سے بولا۔"ڈیڑھ ہزار کا پزا ہے کھانا تو پڑے گا۔اور دوسری بات یہ سب اس لیے ہو رہا ہے کیونکہ تم سے ایک کام ہے سیدھی طرح کر دو۔"لیل اور ہالے خاموش ہو بیٹھیں لیکن کیا حسن خاموش ہو سکتا تھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنا لینا آپ سب اس بارے میں کیا سوچتے ہیں ؟"وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتا آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ان تینوں نے اپنا غصہ بہ مشکل دبایا تھا۔

"اگر اس کو مار کر جیل نہ جانا پڑتا تو میں آپ کے بھائی کو آج ہی مار دیتا۔"عمر ضبط سے آہستہ آواز میں بولا۔لیل اب بھی اس سولہ سالہ آفت کو دیکھ رہی تھی۔اگر اس کو پہلے دن بھائی نہ بولا ہوتا تو آج اس کا قتل میں ہی کرتی۔

" اور اگر یہ میرا واحد خاندان نہ ہوتا تو میں اس کا گلاخود دبا دیتی۔"اب کے ہالے بے بسی سے بولی تھی ۔

"یہ کیا باتیں کر رہے ہو تم لوگ ؟"ہارون اب کے بلند آواز میں بولا۔عمر اب مزید اس سرمئی بلے کو دی جانے والی فیورٹزم برداشت نہیں کر سکتا تھا۔جبھی دونوں کہنیاں میز پہ رکھے آگے کو ہوا اور گویا ہوا۔

"میر واعظ فرید کے ساتھ ایک میٹنگ بس اتنا چاہتے ہیں۔"وہ سنجیدگی سے بغیر کسی لچک کے بولا تو ہارون متعجب ہوا۔

"لیکن میں اس معملے میں کیا کر سکتا ہوں ؟"اب کے لیل مسکرا کر آگے آئی۔"ہم نے پتہ لگا لیا ہے میر واعظ فرید تمھارے بابا کے کلاس فیلو اور دوست ہیں۔وہ کراچی کا سب سے بڑا لینڈ مافیہ ہے۔اور اب تک تمھارے بابا کے ساتھ اس کے تعلقات بہترین نوعیت کے ہیں۔کام کروا دو پلیز۔"۔لیل اسے پچکار رہی تھی۔ہارون نے ان کو ایسے دیکھا جیسے ان کا دماغ خراب ہو گیا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کل میں نے اپنے باپ سے ایک موٹی رقم لی ہے۔اس کیفے کا پارٹنر بننے کے لیے ، اور آج جا کر ان سے کہوں کہ میر واعظ سے ملاقات راکھوا دیں۔میرا باپ مجھے زندہ گاڑ دے گا۔اور کیا تم لوگ جانتے نہیں ہو میر کن چار کاموں کے لیے مشہور ہے۔

پیسہ۔۔۔۔۔طاقت۔۔۔غیر قانونی کام اور۔۔"

"چوتھا کام وہ تب کرتا ہے جب اس کے ساتھ وعدہ خلافی کی جائے۔ہم اس کے ساتھ ایسا کیوں کریں گے ؟"عمر نے اسے بیچ میں ٹوکا تھا۔ہالے چپ تھی وہ ان سب کو بولتے ہوئے سن رہی تھی۔ہارون نے بے چارگی سے ان کو دیکھا۔لیل کی آنکھوں میں منت تھی، ہالے اس کو امید سے دیکھ رہی تھی۔اور عمر وہ بظاہر بے نیاز تھا لیکن اس کی آنکھیں صاف بتا رہی تھیں وہ کیا چاہتا ہے۔

"اوکے۔۔۔میں کر لوں گا۔"

وہ بالآخر مان گیا تھا۔سب کے چہروں پہ بالآخر سکون دوڑ گیا۔سوائے ہالے کے وہ آگے کو ہوئی پریشانی سے ہارون کو دیکھا۔

"ہارون تم اپنے دل سے اور اپنی مرضی سے یہ کام کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ ورنہ کوئی زبردستی کوئی زور نہیں ہے تمھیں میری ناراضگی کے خوف سے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اوکے ؟"ہارون مسکرایا۔آہ وہ بدل رہی تھی۔اس نے ہارون کی حیثیت تسلیم کرنی شروع کر دی تھی۔وہ غلام سے دوستی کے درجے پہ آ چکا تھا۔وہ بری تھی لیکن بری رہی نہیں تھی۔ہارون نے اس کو پلکیں جھپکا کر تسلی دی۔ وہ آرام دہ سی ہوئی اب کے وہ خود بھی مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چلو اب ایسا کرتے ہیں سارے کام بانٹ لیتے ہیں کون کیا کرے گا ؟"

اب کے ہالے کھڑی ہو چکی تھی۔اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔اپنا کام ، اپنا پیسہ، اپنی خواہشات ان کا پورا ہوجانا بھی ایک fantasy ہوتی ہے۔

"میں اسٹاف اور کسٹمرز کو مینج کروں گی، کچن بھی میں خود دیکھ لوں گی کیا کب کس طرح پیش کرنا ہے یہ آتا ہے مجھے۔"ہالے نے سب سے پہلے اپنا کام بتا دیا تھا۔ہارون نے ٹھوڑی کھجائی۔

"یہی کام میں شام کے پانچ بجے کے بعد کروں گا۔تم گھر چلی جایا کرنا باقی کا وقت میں یہیں کسی کونے میں یا روف ٹاپ پہ پینٹنگ کروں گا۔اور تیسرا یہاں لوگوں کو لانا میرا کام ہے۔انسٹا پہ تین لاکھ فولورز ہیں میرے۔"وہ فخر سے کہہ رہا تھا۔اب کے لیل کی باری تھی۔

"میں اپنے کسٹمرز سے ڈیل کرنے کے لیے یہاں کا اڈریس دوں گی۔دن میں کوئی چار پانچ لوگ تو میں ہی لے آؤں گی۔اور جب کوئی کسٹمر نہیں ہوگا تب میں ہالے کی مدد کرواؤں گی۔"وہ اعلان کے انداز میں بولی پھر میز پہ رکھا سینڈوچ اٹھا کر دانتوں سے کترنے لگی۔

اب کے سب کا رخ عمر کی طرف تھا۔"ہاں تم کیا کرو گے ؟"اس نے سب پہ ذرا کی ذرا نظر ڈالی۔

"مجھے ایک ہی کام پسند ہے پیسہ۔!مجھے کیشئیر بنا دو شام میں آ کر سارا حساب کتاب دیکھ لوں گا۔اور اگر کسی کسٹمر نے چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو اسے بھی دیکھ لوں گا۔اور آخری اور سب سے اہم بات، یہ کام میں فری میں کروں گا۔"وہ ایسے کہہ رہا تھا جیسے وہاں بیٹھے تمام لوگوں کی سات پشتوں پہ احسان کیا ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ماآب حسن سلطان آپ کیا کریں گے ؟"

اب کے سب کی توپوں کا رخ اس کی جانب تھا۔حسن نے گردن کڑا لی۔"میں تم سب کی طرح کا فارغ انسان نہیں ہوں، میں ایک ذمہ دار ریگولر سٹوڈنٹ اور جاب پرسن ہوں۔میں بس اتنا کروں گا کہ جو کھانا کافی بچ جایا کرے گا ،اسے کچرے میں پھینکنے کی بجائے فوٹ پاتھ پہ بیٹھے لوگوں کو دے آؤں گا۔"

سب نے ٹھہر کر اس کو دیکھا تھا۔کل جب سب مٹھائی کیکس کھا رہے تھے تب وہ کسی غریب کو صدقے کے پیسے دے رہا تھا۔آج وہ سب کاروبار کا فائدہ سوچ رہے تھے اور اسے اب بھی نیکی کی فکر تھی۔وہ واقعی معراج سلطان پرتو تھا۔

"ارے نام تو ہم نے رکھا ہی نہیں ؟؟؟؟"

اب کے ہالے کو نئی فکر لاحق ہوئی۔عمر نے آس پاس نگاہ دوڑائی۔پھر چیری بلاسم کی پینٹنگ والی چھت کو دیکھا وہ ایک الوزن پینٹ تھا۔یوں لگتا تھا جیسے ابھی یہ چیری بلاسم آپ کے اوپر جھڑنے لگیں گے۔۔

"بلاسم۔!"اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"ود بینز۔"میز کے اوپر رکھا کافی کا مگ اٹھاتے ہالے نے جملہ مکمل کیا۔۔

"واہ مجھے یہ نام پسند آیا۔"حسن چہکا تھا۔بینز بلاسم یہ خوبصورت نام ہے۔لیل اور ہارون بھی متفق تھے۔ ہارون نے اب کے ریلیکس ہو کر پزا کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اگلے ہی لمحے عمر نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ ساتھ دفعان ہونے کا اشارہ کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون نے مدد طلب نظروں سے ہالے کو دیکھا۔"دیکھو ہاری کافی کے معملے میں نو دوستی۔"اس کے ٹکے سے جواب پہ اس نے اب سینڈوچ کھاتی لیل کو دیکھا۔

"کھانے کے معملے میں تو میں اپنے باپ کی بھی نہیں۔"اس نے بھی صاف ہری جھنڈی دکھا دی۔ہارون بے چارگی سے ان سب کو دیکھتا رہ گیا۔"تاریخ گواہ ہے دوستوں سے بڑا دشمن کوئی نہیں۔"وہ جل کر بڑبڑایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسی تازہ صبح میں اگر سلطان منزل کی عمارت میں جاؤ۔اور پھر راہداری اور سارا گھر لتاڑ کر سفیر سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہ ابھی ابھی نہا کر باہر نکلا تھا۔اس کے بھورے بال گیلے ہو کر ماتھے پہ گر رہے تھے۔وہ آفس جانے کی تیاریوں میں تھا۔اسی لمحے اس کی نظر ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی مہر ماہ پہ پڑی۔وہ آئینے میں سفیر کا عکس دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔سفیر بھی اسے دیکھ کر مسکرایا۔پھر اس کے قریب چلا آیا۔وہ جو بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔اس کا ہاتھ رک گیا سفیر نے اس کے ہاتھ سے برش لے لیا۔

"میں بہت خوش ہوں سفیر۔"وہ اس کے عکس کو دیکھتے ہوئے محبت سے کہہ رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے جیسے سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔سب فکس ہو گیا ہے اب کچھ برا نہیں ہو گا۔کچھ بھی نہیں آپ کی محبت میرے لیے امرت ہے۔"سفیر اس کی بات سنتے ہوئے اس کے بالوں میں نرمی سے برش پھیرے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن ایک خوف ہے سفیر جو ختم نہیں ہو رہا۔جو میرے دل سے جا ہی نہیں رہا۔"اس نے گردن موڑ کر سفیر کو دیکھا وہ ان ہی نرم نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔"مجھے لگتا ہے یہ کوئی فیری ٹیل کا جادو ہے جو ایک چھناکے سے ٹوٹ جائے گا۔آپ نے کہا تھا مجھے ہالے کی طلاق کروانی ہوگی۔میں نہیں کروا سکی میں۔۔۔۔۔"

"میں اب ایسا کچھ نہیں چاہتا۔"سفیر نے نرمی سے ٹوکا۔"اس وقت میں انتقام چاہتا تھا۔ہالے کا برا چاہتا تھا۔لیکن اب۔"وہ لمحے بھر کو رکا۔

"اب میں بس ہم دونوں کا تعلق ہماری خوشی چاہتا ہوں۔مہر وہ کہیں بہت پیچھے رہ گئی ہے۔میں نے اسے چھوڑ دیا اس کا سراب چھوڑ دیا ہے۔میں اس کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا۔بالکل بھی نہیں۔میں سمجھ گیا ہوں کہ کچھ لوگ ہمارے لیے نہیں ہوتے۔ان کا نہ ملنا کوئی بدقسمتی کوئی سزا نہیں ہوتا یہ بخت ہوتا ہے۔میں نے اپنا بخت قبول کر لیا ہے۔اور اب میں خوش رہنا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ اپنے ساتھ۔"

"کیا آپ نے اسے معاف کر دیا؟"مہر نے ہلکی آواز میں پوچھا تھا سفیر نے چند لمحہ اس کو دیکھا۔

"مجھے نہیں پتہ مہر لیکن اب بس میں اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا۔اس دن میں نے اسے عمر کے ساتھ دیکھا تھا۔وہ خوش تھی۔بہت زیادہ خوش۔اور مجھے لگتا ہے میں اسے کبھی اداس نہیں دیکھ پاؤں گا۔یہ اس کے لیے نہیں ہے۔"اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ میرے لیے ہے۔یہ میرے وقار کے لیے ہے یہ میرے اعلیٰ نسل ہونے کے لیے ہے۔بڑے پاپا نے میرے لیے ساری زندگی باپ کا کردار ادا کیا ہے۔اب میں اس کے ساتھ برا کر کے خود کو مزید

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

برا نہیں بنانا چاہتا۔میں نے اس لڑکی کا باپ قتل کر دیا۔اب اس کی خوشی میرا کفارہ ہے۔تم سب بھول جاؤ اور میرے ساتھ آگے بڑھو میں تم سے محبت کرنے کی کوشش کروں گا اوکے ؟"مہر نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ خوش تھی، سفیر خوش تھا، زندگی خوش تھی۔بالآخر مہر ماہ کو اس کی ریاضت اور خود کو بے توقیر کرنے کا صلہ ملنے لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام سر پہ آئی تو بینز بلاسم کی ساری بتیاں روشن کر دی گئیں۔باہر ہنوز کلوز کا بورڈ لگا تھا۔عمر لیل اور ہارون جا چکے تھے، آخری کے چند کام تھے۔جو ہالے دوڑ دوڑ کے کر رہی تھی۔اس نے اسٹاف نہیں نکالا تھا۔پرانے اسٹاف کو نئی ہدایت دی گئی تھیں۔کل ایک نئی اوپننگ تھی۔ وہ بالوں کو جوڑے میں لپیٹے اسٹاف کو احکام جاری کرتی نظر آ رہی تھی۔تھکن حد سے سوا ہونے لگی تھی۔ دفعتاً وہ چونک کر رکی۔ اسے اپنے عقب میں کسی کے کھڑے ہونے کا احساس ہوا تھا۔وہ مڑی اور پھر خوشگوار حیرت میں گھری کھڑی رہ گئی، سامنے مہر ماہ کھڑی تھی۔نک سک سے تیار برانڈڈ کپڑے ، جوتے بیگ اور سب سے زیادہ جو چیز نمایاں تھی وہ اس کے چہرے کی روشنی تھی چمک تھی۔

مٹیالے کپڑوں، بکھرے بالوں اور عام سے کپڑوں میں کھڑی ہالے سلطان وہ آج بھی اس سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔وجہ اس کی رنگت اس کے نقوش نہیں تھے۔وجہ چہرے اور ذات کا وقار تھا۔ وہ اس حالت میں بھی با وقار اور اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ کھڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ آگے آئی ہالے کو گلے لگایا پھر مل کر الگ ہوئی۔"یہ کیسی ماسیوں والی حالت بنا رکھی ہے ؟تم مالکن ہو ہالے ملازم نہیں۔"اس نے ٹوکا تھا۔

"مجھے ملازم یا مالک میرا حلیہ نہیں میرا حکم دینے کا طریقہ بناتا ہے۔میں پھٹے پرانے کپڑوں میں بھی ان سے باتیں منوا سکتی ہوں۔اور برانڈڈ کپڑوں میں بھی۔"وہ سادگی سے کہتی اسے لیے آگے چلی آئی۔اس کے لہجے میں کوئی طنز نہیں تھا البتہ مہر کو واضح برا لگا تھا۔

"کوئی وقت تھا جب تم میری باتیں خاموشی سے سن لیتی تھیں۔"وہ میز کے گرد رکھی کرسی پہ بیٹھتی ہوئی بولی۔"آج تم مجھے جواب دینے لگی ہو ہالے کہیں عمر حیات کا رنگ تو نہیں چڑھ رہا؟"وہ طنزیہ کہہ رہی تھی۔ہالے کو معملات خراب ہوتے دکھے تو اس نے ، "ایسی کوئی بات نہیں اپ کو زیادہ فیل ہو رہا ہے۔"کہہ کر بات ختم کر دی۔مہر ماہ بھی خاموش ہو بیٹھی۔پھر ایک طائرانہ نظر اطراف میں ڈالی۔" اچھی جگہ ہے۔پیسے کہاں سے لائی؟"اس نے بس یہی پوچھا تھا۔نہ مبارک نہ کوئی حوصلہ افزائی۔

"بس اللہ نے کرم کر دیا۔وہ چھوڑیں آپ بتائیں کیا لیں گی۔"اس نے کہتے ساتھ ایک لڑکے کو آواز دی وہ دوڑا چلا آیا۔

"باریستا سے کہو دو اسپیرسو ڈبل شاٹ۔"لڑکے سے کہہ کر وہ دوبارہ مہر کی جانب متوجہ ہوئی۔تھوڑی دیر تک وہ دونوں مختلف باتیں کرتے رہے اس کے بعد مہر ماہ اصل موضوع پہ آئی تھی۔

"تم عمر سے طلاق نہیں لے رہیں ؟"وہ اپنے کافی کے مگ پہ انگلی پھیرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ایک لمحے کے لیے ہالے سے کوئی جواب نہ بن سکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم۔۔۔ہم بہت جلد الگ ہو جائیں گے۔"وہ سنبھل کر بولی، ماتھے پہ پسینے کی ننھی بوندیں چمکی تھیں۔ صاف ظاہر تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔مہر ماہ نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

"کیا تم دونوں نے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے ؟"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔"وہ فوراً بولی۔"ہم بس کچھ عرصہ ساتھ رہیں گے۔اور پھر بہت جلد میں اس سے طلاق لے لوں گی۔میں جانتی ہوں میں اس کے قابل نہیں ہوں۔"آخر میں اس کا لہجہ ہلکا ہوا تھا۔

"تم مجھے پاگل سمجھ رہی ہو ؟یا پھر دو سال کی بچی ؟ہالے تم اس کے ساتھ گھومتی پھرتی ہو۔تم اسے کمپنی سے پک اینڈ ڈراپ دیتی ہو۔تم اس سے پیسے لے کر کیفے کھول لیتی ہو۔ تم اسے چھوڑنے کی بات پہ سن ہو جاتی ہو۔تمہارا چہرہ ایسے ہوجاتا ہے جیسے کسی نے تمہاری سب سے قیمتی چیز چھین لی ہو۔"مہر ماہ دبی دبی بلند آواز میں کہہ رہی تھی ہالے اسے کہنا چاہتی تھی کہ خاموش ہوجاؤ لیکن کہہ نہیں سکی۔

"وہ آدمی تم پہ کبھی گو اپ نہیں کرے گا۔وہ تمھیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔تم اس آسرے میں مت رہنا کہ وہ ایک دن تمھیں چھوڑ دے گا۔تم میرے ساتھ چلو ہم خلع کا کیس دائر کریں گے۔تم گھر واپس آجانا ہالے۔تمہارے پاس اب بھی آپشن ہیں ہارون تم سے شادی کر لے گا۔"

"میں شادی شدہ ہوں آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔"یکدم ہالے نے اسے بے حد ناگواری سے ٹوکا تھا۔ مہر کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی ساکت رہ گئی۔چند لمحہ وہ دونوں کچھ نہیں کہہ سکیں۔ایک آکورڈ سی خاموشی تھی جو ان کے درمیان تھی۔تھوڑی دیر بعد مہر ماہ نے خود ہی کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دیکھو۔۔۔میں تمھارے ساتھ مخلص ہوں۔وہ آدمی تم سے محبت کرتا ہے۔لیکن تم اس کے لائق نہیں ہو تم دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔اگر یہ شادی رہے گی تو تمھارے حق میں بس اذیت آئے گی بچے۔۔۔مینٹل اسٹیبلٹی ، کردار یہ سب محبت سے زیادہ اہم، زیادہ ضروری ہوا کرتے ہیں۔"وہ فکر مندی سے کہہ رہی تھی اور ہالے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھے گئی۔

"آج تم اس سے محبت نہیں کرتیں۔کل تمھیں اس سے محبت ہو جائے گی۔پھر کیا کرو گی ؟کیا تب اسے چھوڑنا آسان ہو گا ؟محبت نرا سحر ہے۔میں تمھیں سحر زدہ ہونے سے بچا رہی ہوں۔اگر تمھیں اس سے محبت ہو گئی تو تم آفت زدہ ہو جاؤ گی۔میں نے ساری زندگی تمہاری بھلائی چاہی ہے تم میرے لیے بیٹی جیسی ہو۔اگر تم اپنی زندگی میں خوش رہنا چاہتی ہو تو عمر سے دور رہو۔وہ ساحر ہے۔تم پہ اپنا سحر پھونک دے گا۔اور تم جانتی ہو ناں جادو شہزادیوں کی زندگی کس طرح خراب کر دیتا ہے ؟؟"ہالے کچھ نہیں بولی بس سر اثبات میں ہلا دیا۔ایک پل کو اس نے سوچنے چاہا کہ وہ عمر سے الگ ہو جائے گی اسی پل اسے اپنا دل خالی ہوتا محسوس ہوا۔مہر کو لگتا تھا وہ سحر کر دے گا ہالے کو لگتا تھا وہ سحر زدہ ہو چکی ہے۔مہر جس طرح آئی تھی اسی طرح چلی بھی گئی۔کتنی دیر بیتی کیا ہوا اسے کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ باریستا بیرے سب جا چکے تھے۔کیفے میں اب مدھم بتیاں جل رہی تھیں۔ دفعتاً کیفے کا دروازہ کھلا اور وہ آتا دکھائی دیاہالے سر کو میز پہ گرائے پڑی رہی۔

"کیفے سے اتنا پیار ہو گیا ہے کہ اب گھر بھی نہیں آنا ؟"وہ کہتا ہوا آگے آیا اور دھپ سے اس کے سامنے بیٹھا۔ہالے کے آنسو نہ جانے کیوں بہنے لگے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا ہوا ہے ادھر تو دیکھ لیں موڈ خراب ہے کیا ؟"وہ مسلسل سوال کر رہا تھا۔ہلکا پھلکا روح کے اندر تک اترتا لہجہ وہ کتنا پیارا بولتا تھا ناں؟

!!"مجھے دیکھ لیں۔ایک بار میرا حسن دیکھ لیں سب اچھا ہو جائے گا۔یقین کریں بہت سی لڑکیوں کا موڈ مجھے دیکھ کر اچھا ہوجاتا ہے۔"!!اس کے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے۔اب کے اس کی سسکی گونجی۔ نیم اندھیرے اور مکمل خاموشی میں اس کی سسکیاں جیسے سارے کیفے میں گونج گئیں۔عمر بے اختیار پریشان ہو اٹھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے ساتھ لمبی بینچ نما کرسی پہ آ بیٹھا۔ہالے اب سر اٹھائے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے بری طرح رو رہی تھی۔

"آپ۔۔آپ رو کیوں رہی ہیں ؟۔۔۔کسی نے کچھ کہا ہے کیا ؟۔۔۔کیا پیسے چاہیے ؟ہالے پلیز بتاؤ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔"وہ فکر مندی سے اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"میں۔۔۔۔میں۔۔تمھیں۔۔میں تمھیں چھوڑنا نہیں چاہتی۔"وہ سسکیوں کے درمیان بہ مشکل بول سکی ۔"میں چاہتی ہوں چاہے ہماری طلاق بھی ہو جائے تب بھی تم میری زندگی سے نہ جاؤ۔تم میرے دوست بن کر میرے ساتھ رہو۔"وہ بلند آواز میں روتے ہوئے بہ مشکل بول رہی تھی۔عمر لمحے بھر کو ٹھہر گیا کچھ کہہ ہی نہیں سکا۔پھر اس نے نرمی سے ہالے کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔وہ گردن جھکائے بے آواز روئے گئی۔اس کے آنسو عمر کے ہاتھوں پہ گر رہے تھے۔اور شاید دل پر بھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔"آپ ہمیشہ میری زندگی کا ایک حصہ بن کر میرے ساتھ رہیں گی۔چاہے ہماری طلاق ہو یا نہ ہو میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا۔ آپ کا دوست بن کر اوکے ؟"ہالے نے نم آنکھوں سے اس کو دیکھا چند لمحہ وہ اسے دیکھتی ہی رہی۔

" اور تم ایسا کیوں کرو گے ؟"وہ بھیگے چہرے کے ساتھ بولی۔مدھم روشنیوں میں وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔ہالے کی آنکھیں نم تھیں۔سرخ تھیں۔ عمر کی آنکھیں کچھ بول رہی تھیں۔کچھ تکلیف زدہ تھیں۔وہ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بیٹھا تھا۔

".Because you are the woman I love with all my heart "

وہ بے حد آہستگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔ایک لمحے کو ساری دنیا کی گردشیں رک گئیں۔ ہر آواز رک گئی۔ہر حرکت رک گئی ہالے کا دل رک گیا۔اگلے کئی لمحے وہ دونوں کچھ نہ بولے۔ہالے پلک جھپکے بغیر اسے دیکھ رہی تھی۔اور عمر اسے دیکھ پلک جھپکنا بھول گیا۔اسی لمحے وہ زور سے ہنسا۔

"سیریس نہ لیں فلم کا ڈائیلوگ ہے۔آج ہی دیکھی ہے میں نے بہت اچھی فلم ہے۔"لمحوں کی فسوں خیزی ٹوٹ گئی۔ہالے نے خفت سے رخ موڑ لیا۔پھر کھینچ کر اس کے ہاتھوں سے ہاتھ نکال لیے۔

"میرے ساتھ ایسے مذاق نہ کیا کرو سر پھاڑ دوں گی۔"وہ اٹھتے ہوئے خشک لہجے میں بولی۔عمر گہری سانس بھرتا اس کے ساتھ اٹھا۔

"ویسے تھوڑی دیر پہلے آپ کہہ رہی تھیں آپ مجھے چھوڑنا نہیں چاہتیں میں اس کا کیا مطلب لوں ؟"صاف ظاہر تھا وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے ذہنی مریض سمجھ کر بھول جاؤ سب۔یہ سمجھ لو کہ آج دورہ پڑا تھا۔"وہ اپنا سامان سمیٹ رہی تھی ۔عمر اسے اس طرح تپتے ہوئے دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔

"ویسے میری کچھ دیر قبل کہی گئی بات سے سیریس نہ ہو جایئے گا۔ورنہ میں ذمہ دار نہیں۔"وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔

"میں پاگل ہوں لیکن اتنی بھی نہیں۔"وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہتی باہر نکل گئی عمر حیات ہنستے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگست کا پہلا عشرہ بیت چکا تھا۔چودہ اگست کی گہما گہمی کے بعد آج وہ کیفے سے ذرا دیر سے واپس آئی تھی۔زندگی بے حد مصروف ہو چکی تھی۔کیفے سنبھالنا جتنا آسان لگتا تھا، اتنا تھا نہیں۔وہ مینجمنٹ کے مختلف آنلائن کورسز کر رہی تھی، ساتھ ساتھ اپنی ذہنی صحت کے لیے وہ باقاعدگی سے غزالہ روحی کے کلینک جا رہی تھی۔اس وقت وہ لاونج میں بیٹھی تھی۔صوفے پہ نیم دراز گھر کے ہلکے پھلکے لباس میں بالوں کو گول مول باندھے وہ ٹی وی پہ چینل بدل رہی تھی۔اسی وقت عمر اندر آتا دکھائی دیا۔اس کے ہاتھ میں کافی کے مگ تھے۔وہ سادہ ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس تھا۔ہالے کی ساتھ بیٹھتے ہوئےاس نے کافی کا مگ اسے تھمایا۔۔

"شمس مجھے تین دن کے لیے کوئٹہ بھیج رہا ہے۔"اس نے بات کا آغاز کیا۔" میرا ایک دوست بھی ہے وہاں اس کی شادی بھی ہے۔سوچ رہا ہوں چلا جاؤں۔"وہ ہالے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم چلے جاؤ اچھا وقت گزرے گا۔"وہ تھکن زدہ تھی۔عمر نے غور سے اس کو دیکھا وہ کتنی تھکی ہوئی تھی۔اپنی وسعت سے زیادہ اٹھانے والا بوجھ اس کے لیے بھاری تھا۔

"آپ ساتھ چلیں گی ؟"وہ نہیں جانتا تھا اس نے یہ پیشکش کیوں کی، ہالے فورا سیدھی ہو بیٹھی۔آنکھیں چمک اٹھیں۔

"لیکن میں تو انوائٹڈ نہیں ہوں۔"اگلے ہی لمحے اس کی ساری خوشی ماند پڑ گئی تھی۔عمر کا دل کیا تھا اپنا سر پیٹ لے۔

"بی بی کاغذی ہی سہی میں آپ کا شوہر ہوں۔اگر میں انوائٹڈ ہوں اس کا مطلب ہے آپ بھی انوائٹڈ ہیں۔"وہ جل کے بولا تو ہالے کھل کر مسکرائی۔

" صحیح کہہ رہے ہو۔لیکن نہیں۔"وہ ایک بار پھر مایوس ہوئی۔"کیفے کا کیا ہو گا ؟"

"کیفے میں تو جیسے لوگوں کا جم غفیر رہتا ہے ناں گنتی کے چار لوگ تو آتے ہیں۔"اس نے طنز کیا۔

"کل چھ آئے تھے اچھا۔"وہ بھڑک گئی۔ساتھ وہ دونوں ہنس پڑے۔اس نے بات ہی ایسی کہی تھی ۔دراصل کیفے کے سامنے والی سڑک پہ کچھ کنسٹرکشن کا کام ہو رہا تھا۔اور لوگوں کو دو تین دن سے آنے میں دقت ہو رہی تھی۔

"پھر کیا خیال ہے چلیں گی ؟صبح فجر کے بعد نکل رہا ہوں میں۔"عمر نے کہتے ساتھ کافی کا مگ ہونٹوں سے لگایا۔

"کس حیثیت سے بیوی یا پھر دوست ؟"وہ مسکراہٹ دبا کر بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سہیلیاں میری اور بھی بہت ہیں۔چلنا ہے تو بیوی بن کر چلیں۔"

"ہارون اور حسن کو بھی لے چلیں۔وہ بھی میرے ساتھ گھوم لیں گے۔"وہ آگے کو ہو کر اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔اتنے دنوں بعد وہ کہیں جائے گی یہ خیال ہی دل خوش کر رہا تھا۔

"ہرگز نہیں۔"عمر فورا سے پہلے بولا تھا۔"وہ ہارون تو پھر بھی برداشت ہو جاتا ہے۔لیکن آپ کا عذاب بھائی ہرگز بھی نہیں۔"وہ بولتے ہوئے اٹھا تھا۔

"تم تو خوامخواہ میرے لوگوں سے جلتے ہو اللہ جانے تمھیں اس بچے سے کیا بیر ہے۔"ہالے خفگی سے بولی تھی۔عمر نے اس کو ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

"جی جی بالکل بچہ ہے وہ میں تو کہتا ہوں اگر اس جیسے دو چار اور بچے پیدا ہو گئے تو دنیا والے بچوں سے خوف کھائیں گے۔"وہ بڑبڑاتا باہر چلا گیا۔اس کے پیچھے ہالے نے فون اٹھا لیا تھا۔اور اب وہ کوئی نمبر ڈائل کر رہی تھی۔کچھ دیر بعد وہ اپنے کمرے میں تھی۔حسن اور ہارون اس کے بیڈ پہ بیٹھے تھے۔ہارون اس کا میک اپ اور باقی کاسمیٹکس کی چیزیں چھوٹے بیگ میں ڈال رہا تھا، حسن منہ بسورے بیٹھا تھا۔ہالے الماری میں منہ دیے کھڑی تھی۔

"ہالے مجھے بھی لے جاؤ ناں پلیز۔"وہ منت کرتے ہوئے بولا۔

"اے تمہارا کیا کام وہاں ؟وہ دونوں جا رہے ہیں تم اچھے لگو گے ساتھ۔"ہارون نے اس کو گھرکا تھا۔اسی وقت عمر بھی اندر آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سامان پیک ہو گیا ہے تو دے دیں۔"اس نے ہالے کو آواز دی۔حسن نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"عمر۔۔میں تمہارا بھائی ہوں مجھے بھی لے جاؤ۔"

"صبح صبح میرے سر پہ کوئی بھاری پتھر نہیں لگا جو تمھیں ساتھ لے جاؤں۔"عمر نے ہاتھ جھلایا۔ہالے نے بھی اب الماری سے سر نکالا تھا۔اور دو بیگز جو اس نے الماری کے ساتھ رکھے تھے۔ان کی جانب اشارہ کیا۔"یہ سامان ہے رکھ دو گاڑی میں۔"وہ مصروف سی کہہ رہی تھی۔حسن کی بے چارگی والی شکل ،ہارون اور بنگلے کو چھوڑ کر وہ دونوں فجر کے وقت کوئٹہ کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

یہ سفر ان کے لیے بہترین رہے خدا کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سفر اچھا گزر رہا تھا۔شام کے قریب وہ لوگ بولان پہنچ چکے تھے۔بولان کوئٹہ سے پہلے آنے والا شہر ہے یہاں کے پہاڑ اور یہاں کے راستے جو کہ پہاڑوں کو ہی کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔جو انسان کو اپنے سحر میں جکڑ لیتے ہیں۔وادی بولان کے راستے یوں تھے جیسے ایک اونچے پہاڑ پہ سڑک بنا دی گئی ہو۔ صاف ستھری پکی سڑک بل کھاتے روڈ اور پھر روڈ سے اگر نیچے کی جانب گردن جھکا کر دیکھو تو پتھروں کے اوپر بہتا پانی۔جب اس پانی پہ دھوپ پڑتی تھی، تو پتھر نمایاں ہونے لگتے تھے۔یہ ایسا خوبصورت منظر ہوا کرتا ہے کہ تمہاری آنکھیں اس منظر کو تکتی رہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وادی بولان کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب آپ یہاں سے سفر کر رہے ہوں گے تو آپ کو ایسا لگے گا جیسے آپ کے کان سن ہو گئے ہوں۔جیسے آوازیں ٹھیک طرح سے سنائی نہ دے رہی ہوں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وادی بولان اونچائی کی طرف ہے۔اور یہاں ہوا کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ اگر آپ کسی نارمل ہوا کے دباؤ والی جگہ سے یہاں آ جاتے ہیں ، تو کچھ پل اپنے کانوں کو سن ہوتا پائیں گے۔اور آواز وں کا راستہ مکمل طور پہ ختم نہ سہی لیکن دھندلا ضرور ہو جائے گا۔

اس وقت عمر حیات کی گاڑی بولان کے اونچے راستوں پہ دوڑ رہی تھی۔ہلکی ہلکی بوندا باندی نے ہوا میں خنکی پیدا کر دی تھی۔ہالے نے ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کر دیا۔کیونکہ آواز صحیح سے نہیں آ رہی تھی۔ اور عمر نے وجہ بھی بتا رکھی تھی۔

مغرب میں ابھی خاصہ وقت تھا۔ایسے میں سورج کی روشنی جب گھاٹی سے نیچے پتھروں والے پانی پہ پڑ رہی تھی تو ایک سنہری سی روشنی پیدا ہوجاتی تھی۔ہالے محو سی اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔یہاں آ کر سگنلز بھی کام کرنا چھوڑ دیتے تھے۔ذرا آگے جا کر ایک جگہ عمر نے گاڑی روک دی۔ہالے نے گردن نیچے کر کے دیکھا دور کہیں سے اسے ایک بورڈ نظر آیا۔

"پیر غیب۔"اس نے اچھنبے سے نام دہرآیا پھر عمر کو دیکھا۔"ڈونٹ ٹیل می تم منت مرادوں پہ یقین رکھتے ہو۔"عمر ہنس دیا۔صبح سے لے کر اب تک وہ کئی بار ایسے کھل کر ہنسا تھا۔شاید وہ اس سفر سے خوش تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہاں ایک بہت خوبصورت جگہ ہے۔آئیں آپ کو دکھاؤں۔"وہ بولتے ہوئے اپنی گاڑی سے اتر آیا۔ ہالے بھی اتر کر نیچے آئی۔آوازیں اب ذرا واضح ہونے لگی تھیں۔کانوں میں بجتی گھنٹیاں اب کم ہوئی تھیں۔وہ اسے لیے آگے بڑھتا گیا۔بولان میں سڑک سے نیچے اتر کر پانی کی طرف جانا مشکل نہیں ہوتا ۔پہلی وجہ یہ کہ اونچائی زیادہ نہیں ہوتی۔دوسری وجہ یہ کہ راستہ اتنا مشکل نہیں ہوتا۔پتھر یوں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انسان با آسانی نیچے گھاٹی تک جا سکتا ہے۔بس پتھروں پہ چل کر پیر ذرا دکھ جاتے ہیں۔یہ کوئی چھوٹے چھوٹے نوکیلے پتھر نہیں ہوتے۔یہ ہتھیلی جتنے موٹے موٹے پتھر ہوتے ہیں۔بولان سے لے کر کوئٹہ تک ان پتھروں کی بہتات تھی۔وہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی نیچے آئی پیر تک جانے کا راستہ کہاں تھا۔وہ نہیں جانتی تھی لیکن جہاں اسے عمر لایا تھا یہ کوئی الگ ہی جگہ تھی۔بے اختیار اس کے منہ سے" **واہ** "نکلا تھا۔منظر کچھ یوں تھا کہ چاروں جانب پہاڑ ایک گولائی کی صورت تھے۔پہاڑوں کے اوپر چھوٹے چھوٹے سبز درخت تھے۔اور ان پہاڑوں سے پانی کا چشمہ پھوٹتا تھا۔ایک جانب سے نہیں تین مختلف جگہوں سے، وہی پانی جب نیچے گرتا تھا۔تو سبز درختوں کا عکس اس میں پڑتا تھا۔جو کہ اس پانی کو سبز دکھاتا تھا۔اور کبھی کبھی نیلا بھی۔یوں لگتا تھا جیسے پانی سبز اور نیلا سا ہو ایک دائرہ سبز ایک دائرہ نیلا پانی گرنے کا شور سارے علاقے میں پھیلا ہوا تھا۔

"یہ وجہ تھی جو میں فلائٹ سے نہیں لایا آپ کو ورنہ آپ بولان میں اپنے کان بند ہوتے کیسے محسوس کرتیں ؟"

وہ ہالے کے عقب میں کھڑا پانی پہ نگاہیں جمائے کہہ رہا تھا۔"پیر غائب کا پانی گرنا کیسے دیکھ پاتیں آپ ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے اچھا ہی کیا میں نے بہت انجوائے کیا ہے۔سارا سفر خوبصورت تھا۔"ہالے نے تائید کی لیکن وہ رکی پھر نیچے بیٹھ کر پانی میں پیروں کو ڈبو لیا۔"مجھے کانوں کے بند ہونے سے بڑی کوفت ہوئی تھی۔" اس نے برا سا منہ بنایا وہاں کے مقامی لوگ بھی یہیں تھے۔شاید وہ پیر سے دعا لے کر آ رہے تھے لوگوں کا ہجوم کم تھا البتہ لوگ تھے ضرور۔

عمر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔"مجھے کبھی بھی آوازوں کے بند ہونے سے کوفت نہیں ہوئی۔"وہ پانی کے شور میں ہالے کے ساتھ بیٹھا کہہ رہا تھا۔"مجھے ہمیشہ رعب سا محسوس ہوا ہے۔" ہالے نے اس کو اچھنبے سے دیکھا جیسے اس کا مطلب نہ سمجھ پائی ہو عمر نے کہنا جاری رکھا۔

"میں سوچتا ہوں یہ پندرہ بیس منٹ کے لیے جب آوازیں ہمارے لیے مس بیلنس ہو جاتی ہیں تب ہمیں کتنا برا لگتا ہے۔اگر ساری زندگی کے لیے یہی خامی اللہ ہمارے اندر رکھ دیتا تو؟"لمحے بھر کے لیے تو ہالے کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

اسی لیے میں جب بھی یہاں آتا ہوں تو مجھے خدا سے رعب محسوس ہوتا ہے۔مجھ اس کی قدرت سے رعب محسوس ہوتا ہے۔یہاں آکر مجھے محسوس ہوتا ہے نارمل ہونا کتنا بڑا اعزاز ہے۔ہالے نے سر اثبات میں ہلایا۔"تم صحیح کہتے ہو نارمل ہونا بہت بڑا اعزاز ہے۔"وہ ہلکی آواز میں بولی۔

کچھ دیر تک وہ دونوں وہیں بیٹھے رہے۔اس کے بعد اٹھ آئے مغرب کا اندھیرا گہرا ہونے لگا تھا۔اگلے ایک گھنٹے میں وہ کوئٹہ پہنچ چکے تھے۔پہاڑوں کے درمیان واقع چھوٹا خوبصورت شہر۔کوئٹہ ایک پیالہ نما شہر ہے جس کے اطراف میں پہاڑیاں ہیں۔اور بیچ میں واقع یہ شہر۔کوئٹہ بلوچستان کا دارالحکومت ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہاں زیادہ گرمی نہیں پڑتی تھی۔کراچی جیسی تو بالکل نہیں۔یہ ٹھنڈا شہر تھا۔یہاں کی دھوپ بدن جھلساتی نہیں تھی۔بلکہ اگر گرمی کے دنوں میں بس ایک پنکھا بھی چلتا رہے تو تمھیں اس کی ہوا بھائے گی۔

ان دونوں کا قیام کوئٹہ کے فائیو اسٹار ہوٹل"سیرینا "میں تھا۔سیرینا کی لمبی اونچی عمارت مٹیالے رنگ کی تھی۔کچا مٹیالا رنگ ساری عمارت کی باہر والی مضبوط دیواروں پہ مٹیالہ رنگ جیسے لپیٹ دیا گیا ہو۔اس ہوٹل کی دیواریں عمر کو ہمیشہ ایک قلعے کی سی لگتی تھی۔اونچی مضبوط موٹی دیواریں۔آج یہاں تک آتے آتے رات ہو گئی تھی۔وہ اپنا سفر کل سے شروع کرنے والے تھے۔

اگلا دن اپنے ساتھ کئی ساری مصروفیت لایا تھا۔صبح صبح عمر اپنی کسی میٹنگ کا کہہ کر گیا تھا۔اور اب دوپہر کے بارہ بجے لوٹا تھا۔آج شام ہی اس کے دوست کی "**قوالی نائٹ** "بھی تھی ایسا کوئی فنکشن شادی کے لیے ضروری تو نہیں تھا۔لیکن امیروں کے چونچلے یو نو۔

وہ واپس آیا تو ہالے ہوٹل کی لابی میں ہی بیٹھی تھی، منہ پھلائے بیزار سی۔ وہ اسے بہلا کر کسی طرح باہر لے ہی آیا تھا۔اور پھر وہ ساتھ چلی بھی آئی تھی۔سب سے پہلے وہ دونوں "**گولڈ سٹی مال** "گئے تھے یہ ایک بہت مہنگا اور کوئٹہ کے ایلیٹ کلاس کے لوگوں کے لیے بنا مال تھا۔

عمر حیات یہاں سے وہاں گھماتے ہوئے اسے شہر کے بارے میں معلومات دیتا رہا تھا۔یہاں سے پھر وہ اسے چوڑی گلی لے آیا تھا۔یہاں آ کر وہ حقیقتا خوش ہوا تھا۔یہ جگہ کراچی کے عام مارکیٹس جیسی تھی۔ دونوں اطراف میں دکانیں تنگ گلیاں لیکن کراچی جتنی تنگ ہرگز نہیں۔ہالے کو یہ سب بہت نیا لگ رہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔سب سے اہم بات یہ تھی کہ یہاں وہی وہ واحد لڑکی تھی۔جس نے سر سے دوپٹہ اتار رکھا تھا۔باقی پٹھان اور اردو سپیکنگ عورتوں نے دوپٹے سر پہ لے رکھے تھے۔کوئٹہ میں بہت کم ہی ایسی عورتیں دیکھنے کو ملیں گی جنہوں نے دوپٹے اتار رکھے ہوں یا پبلک پلیسز میں جینز شرٹس پہن رکھی ہوں یہاں پردے کا اہتمام تھا، پٹھان، بلوچ خواتین تو بڑی بڑی چادروں میں خود کو ڈھانپ کر پھرا کرتی تھیں۔کچھ اردو سپیکنگ اور عیسائی کمیونٹی کی عورتیں تھیں جن کے دوپٹے سروں سے اترے ہوئے ، یا پھر سرے سے ہوتے ہی نہیں تھے۔یہاں سب کو اتنے بڑے دوپٹے اور نقاب لگائے دیکھ ہالے نے بھی دوپٹہ اچھے سے سر پہ اوڑھ لیا۔عمر اسے اس طرح دیکھ کر مسکرایا تھا۔

کافی ساری شاپنگ کے بعد وہ اسے ایک اچھے ریستوران لے آیا تھا"۔کیا کھائیں گی ؟"وہ مینیو کارڈ دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ہالے نے آنکھیں پٹپٹائیں۔

" کراچی والے جب کسی نئے شہر جائیں تو ان سے یہ نہیں پوچھا جاتا کیا کھائیں گی ؟ظاہر ہے بریانی کھائیں گے۔اور پھر واپس جا کر بتائیں گے۔کراچی والی بات نہیں تھی۔"عمر نے بس اس کی بات پہ مسکراہٹ دبالی تھی۔ساتھ بیرے کو "بریانی میں ڈبل مصالحہ ڈالنا۔"تاکید کر دی تھی۔ہالے نے اسے ڈبل مصالحے کی بات پہ ٹوکا تھا۔

"میں اتنا اسپائسی کھانا نہیں کھاتی۔"جواب میں عمر نے اسے بس دھیرج رکھنے کو کہا تھا۔کھانا لایا گیا عمر شوق سے اپنی سبزی کھا رہا تھا۔لیکن ہالے نے پہلا نوالا لیتے ہی کڑوا منہ بنایا تھا۔

"یہ ہمیں بریانی کہہ کر پلاؤ کیوں دے گیا ہے ؟"**(کراچی والے یو نو)**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر مسکرایا۔"یہ بریانی ہی ہے۔یہاں کے لوگ مصالحہ بہت کم کھاتے ہیں۔میڈم یہاں یہ۔"کن اکھیوں سے اس کی پلیٹ کی جانب اشارہ کیا۔"یہ بھی ٹو مچ ہے۔"وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔ہالے کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔وہ کراچی سے آئی مصالحوں کی شوقین لڑکی تھی۔وہ ایسے پھیکے کھانے کہاں کھا سکتی تھی۔عمر نے اس کو ہاتھ روکتے ہوئے دیکھا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلیں آپ کو کچھ آپ کے ٹائپ کا کھلاؤں۔"وہ والٹ سے چند نوٹ میز پہ رکھتا کہہ رہا تھا۔ہالے بھی اٹھی۔(**کراچی والے کھانے کو ناں نہیں کہتے۔**)کچھ دیر بعد وہ اسے کسی مارکیٹ نما جگہ پہ لے آیا تھا۔ہالے متعجب سی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

یہاں بڑے بڑے شاپنگ سینٹرز بنے تھے۔لوگوں کا رش حد سے زیادہ تھا۔بالآخر وہ ایک شاپنگ سینٹر کے باہر رکے۔ہالے گردن اٹھائے اس کی عمارت کو دیکھ رہی تھی۔

"داؤد شاپنگ سینٹر۔"عمارت کے ماتھے پہ کنندہ تھا۔"یہاں کھانا ملے گا کیا؟" وہ حیرت سے بولی۔

عمر کا دل چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔"بی بی یہاں نہیں یہاں دیکھیں۔"اس نے ہالے کا رخ موڑا۔عمارت کے عین سامنے ایک چھوٹا سا ڈھابے نما فوڈ کورٹ تھا۔برگر۔۔بریانی۔تکہ۔کباب اور ہر قسم کی چٹنی یہی ان کا مینیو تھا۔وہ اسے لیے آگے بڑھ آیا۔وہ سٹریٹ فوڈز کا شوقین نہیں تھا۔لیکن ہالے تھی۔گول چکر دار زینے چڑھتے وہ اوپر آئے ،چھوٹا سا ہال جہاں گنتی کے ہی چند میز اور کرسیاں رکھی تھیں۔

وہ دونوں بھی ایک میز کے گرد بیٹھ گئے۔عمر نے ریشمی کباب اور تکے آرڈر کیے۔ساتھ ان کی اسپیشل مایونیز والی چٹنی یہ چٹنی صرف مایو سے نہیں بنتی ، اسے بنانے کے لیے گرینڈر میں مایونیز ،سرخ چھوٹے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

والے مرچ ،اور نمک اور سرخ پاؤڈر والے مرچ ڈالے جاتے ہیں۔ذرا دیر کو گرینڈر میں ان سب کو گھما کر تیار ہونے والی یہ چٹنی آپ کے کانوں سے دھوئیں نکال سکتی تھی۔تھوڑی دیر تک ویٹر اپنی خاص چٹنی اور کباب لے آیا۔عمر نے ہالے کو اشارہ کیا ہالے نے ریشمی کباب کو کانٹے کی مدد سے توڑا۔پھر اسی کانٹے کو چٹنی والی پلیٹ میں ڈبو کر منہ تک لے گئی۔اور اگلے ہی لمحے اس نے آنکھیں موند لیں یہ اس کا سٹائل تھا جب بھی اسے پرفیکٹ ٹیسٹ ملا کرتا تھا وہ اسی طرح آنکھیں بند کر اسے محسوس کرتی تھی۔

"اب یہ ہوئے ناں کراچی والے مصالحے۔"وہ مزے لے لے کر کھاتی رہی۔عمر اسے اس طرح کھاتے دیکھ مسکراتا رہا۔کھانا کھانے کے بعد وہ واسے مختلف جگہوں پہ گھماتا رہا تھا۔رات کے کوئی دس بج گئے تھے جب وہ اسے تقریبا گھسیٹتا ہوا ہوٹل لایا تھا۔اب عمر کے قدم جواب دے چکے تھے۔ہالے منہ بسورتی ہوٹل واپس آ گئی تھی۔عمر آتے ہی سو گیا تھا۔اور وہ اب بھی اپنے کپڑے نکال کر دیکھ رہی تھی ۔کل پارک میں وہ یہ پہنے گی ہاں بالکل یہی۔رات گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی اور پلاننگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

اگلی صبح سولہ اگست کی تھی۔عمر حسب معمول صبح اپنے کام پہ چلا گیا تھا۔اس کی واپسی دوپہر ایک بجے تک ہوئی۔آج وہ اسے کئی اور جگہیں گھمانے لے گیا تھا۔"ہنہ اوڑک، ہنہ جھیل" اور پھر رات میں "عسکری پارک۔"یہ پارک ایک لمبے چوڑے رقبے پہ بنا تھا۔پھول درخت اور ہری گھاس کی تو جیسے اس پارک میں بہتات تھی۔جنگلے والا بڑا سا دروازہ پار کرتے اندر آؤ تو لمبی سڑک تھی جس کے دونوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اطراف میں دور دور تک لمبی گھاس بچھی تھی۔یہ گھاس کے قطعے اتنی دور تک تھے جہاں تک تمہاری نگاہ جاتی ہو۔درختوں سے لپٹی فیری لائٹس نے پارک کی خوبصورتی کو مزید روشن کر رکھا تھا۔

عمر اسے لیے آگے آیا تو لوگوں کا بے تحاشا شور اس کے کانوں میں پڑا۔یہ وہ جگہ تھی جہاں بڑے بڑے جھولے لگے تھے۔رائیڈ لیتے لڑکے لڑکیاں چیخ چیخ کر اپنے جوش کا اعلان کر رہے تھے، لمبا کشتی نما جھولا جس پہ ایک طرف کو لڑکیاں بیٹھتی تھیں۔اور دوسری طرف لڑکے اس جھولے کا نام "**ڈریگن رائیڈ** "تھا۔

"عمر ہم بھی رائیڈ لیں ؟"ہالے جھولے کو دیکھتے ہوئے اشتیاق سے کہہ رہی تھی۔

"میں ایک عرصہ اس شہر کا اے ایس پی رہ چکا ہوں بچوں کی طرح رائیڈ لیتا اچھا لگوں گا ؟"وہ مصنوعی خفگی سے بولا تھا۔

"کیا ہے عمر چلو ناں کتنا مزہ آئے گا۔"اب کے وہ اسرار کرنے لگی تھی۔"اچھا ٹھیک ہے مت آؤ میں خود ٹکٹ لے آتی ہوں۔"وہ ٹکٹ بوتھ کی جانب بڑھی۔اسی لمحے تین لڑکوں کا گروپ بھی ٹکٹ بوتھ کی جانب آیا تھا۔عمر فوراً اس تک گیا تھا۔یوں کے وہ ہالے کے دائیں طرف پوری طرح پھیل کر کھڑا تھا

۔

لڑکوں کو صاف اشارہ تھا کہ جب تک میری بیوی یہاں ہے میں اسی طرح آگے کھڑا رہوں گا۔ہالے کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا۔عمر نے ٹکٹس لیے اور وہاں سے چلا آیا۔لڑکے اب بھی مڑ مڑ کر ہالے اور باقی آتی جاتی لڑکیوں کو دیکھ رہے تھے۔عسکری پارک میں جھولوں پہ اتنا رش ہوتا ہے کہ آپ کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹکٹس لے کر بھی انتظار کرنا پڑتا ہے۔کیونکہ جھولے کی طرف جانے والی زینے جو کہ ایک جانب مردوں کے لیے اور دوسری جانب سے عورتوں کے لیے تھے۔وہاں پہلے ہی لوگ کھڑے رہتے ہیں۔وہ کوئٹہ کا سب سے خوبصورت اور بڑا پارک ہے۔عمر نے ذرا کی ذرا نظر ان لڑکوں پہ ڈالی۔اور پھر ہالے کے ساتھ سے نکل کر عین اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔لڑکے اس کی پشت کے پیچھے چھپ گئے۔وہ ہالے کے سامنے تھا اب وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔

وہ ایک دفع پہلے بھی ریستوران میں یونہی اس طرح اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا تھا۔یوں کہ بس وہی اس کا چہرہ دیکھ سکے۔یوں کہ ہر بری یا اچھی نظر کو نظر انداز کر کے ،وہ بس اسے اپنی نظر کے حصار میں رکھے۔

ہالے نے رائیڈ لے لی ، عمر ساتھ نہیں بیٹھا۔وہ کم از کم اس رائیڈ کے لیے نہیں جا سکتا تھا۔اب وہ دونوں پاپ کارن کے پیکٹ ہاتھوں میں لیے یہاں سے وہاں گھوم رہے تھے۔پھر ایک جگہ عمر خود ہی رکا ۔وہ سائیکل کے پہیے جیسا گول اونچا بلند جھولا تھا۔وہ ferris wheel تھا۔عمر مسکراتے ہوئے اس کی ٹکٹس لے آیا۔ہالے کو یہ رائیڈ کچھ خاص پسند نہیں تھی۔دوسرا یہ جھولے کراچی کے مقابلے کم تیز چلتے تھے۔(**اب کراچی والوں کے جوش کا کیا مقابلہ۔**)لیکن وہ عمر کے ساتھ کافی انجوائے کر رہی تھی۔بالآخر وہ فیرس وہیل پہ اس کے ساتھ آ بیٹھا۔وہ دونوں جیسے پنجرے میں بند ہو گئے ہوں۔پہلے پہل تو ہالے کو کچھ خاص مزا نہیں آیا لیکن جب رائیڈ اوپر جا کر ایک لمحے کو رکی، تو ایک لمحے کے لیےسب رک سا گیا۔عمر کے اشارے پہ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔یہاں سے سارا کوئٹہ شہر نظر آتا تھا۔اس رائیڈ کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سب سے خاص بات یہی تھی تین سے چار سیکنڈ کے لیے ہر دفع رائیڈ اسی طرح رک جایا کرتی۔اور وہ پھر سے بے تابی سے اس منظر کو دیکھتی۔وہ اتنا خوبصورت منظر تھا کہ آنکھیں نہیں بھرتی تھیں۔

وہ شہر کی روشنیاں دیکھ رہی تھی اور عمر اسے ،وہ خوبصورتی دیکھ رہی تھی۔اور عمر اسے۔وہ دنیا دیکھ رہی تھی۔اور عمر اسے۔روشنیاں ،لوگ ، قہقہے ،رونق اور ان سب کے درمیان وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا ۔کئی بار صرف ایک شخص کا دیدار دنیا کی باقی ساری آسائشات پہ بھاری ہوتا ہے۔

وہ دونوں دو بار رائیڈ لے کر اب اتر آئے تھے۔اور پارک سے بھی نکل آئے ہوٹل کی طرف جاتے راستے میں وہ ایک جگہ رکے تھے۔یہ ایک مصروف شاہراہ تھی۔قطار در قطار بنے ریستوران ،آئس کریم شاپس ، کیفے، پزا ہٹ، یہ شاہراہ اور اس کی روشنیاں آنکھوں کو خیرہ کرتی تھیں۔وہ دونوں چائے کی غرض سے ایک چھوٹے سے کیفے "چائے کدہ "چلے آئے تھے۔چائے پینے اور کچھ وقت وہاں گزارنے کے بعد اب کے عمر اسے جناح روڈ لے آیا تھا۔سارا کوئٹہ ایک طرف اور جناح روڈ کی رونق ایک طرف۔

یہاں ذرا ذرا سے فاصلے پہ بہترین سٹریٹ فوڈ ملتا ہے۔گول گپے ،برگر ،تکہ ،کباب ،اور کیا کچھ نہیں ۔فیری لائٹس سے لپٹے ایک ٹھیلے کے قریب عمر نے گاڑی روکی۔چہرہ ہالے کی جانب موڑا۔

"کیا خیال ہے کراچی والوں ؟"وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔جوابا ہالے بھی مسکرائی۔

"مصالحہ ،کھانے ،اور چائے ،تین ایسی چیزیں ہیں ،جنہیں ہم کراچی والے ناں نہیں کہتے۔"اس نے جتایا۔ عمر کھل کر ہنسا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یعنی کہ چٹورے ہوتے ہیں آپ۔"

"اونہوں ،شوقین اور ذوق والے ہوتے ہیں ہم۔"عمر نے ہاتھ اٹھا لیے۔یوں جیسے سرنڈر کیا ہو۔گول گپے کی تین پلیٹ کھانے کے بعد اب وہ سڑک پہ چہل قدمی کرنے نکلے تھے۔

رات کافی ہو گئی تھی۔لیکن وہ ہوٹل اب تک نہیں گئے تھے۔سڑکیں اب سنسان ہونے لگی تھیں جناح روڈ ڈبل روڈ تھا بیچ میں بنی جگہ روڈ سے ذرا اونچی تھی۔جگہ پہ گملے اور چھوٹے چھوٹے پودے لگائے گئے تھے۔چودہ اگست کے لیے کی جانے والی سجاوٹ اب بھی عمارتوں پہ واضح تھی۔سفید اور سبز بتیاں ماحول میں ایک الگ طرح کی چھاپ چھوڑے ہوئے تھیں۔بارش کے بعد کی یخ بستہ ہوائیں جسم میں چبھ رہی تھیں۔

وہ عمر کے ساتھ اس سڑک کے کنارے پیدل چل رہی تھی۔وہ دونوں گاڑی کی طرف جا رہے تھے۔جو کہ ابھی کافی دور تھی۔دفعتاً عمر رکا ہالے بھی رک گئی یہاں نیم اندھیرا تھا۔وہ ہالے کے سامنے کھڑا تھا۔اسے دیکھتا ہوا دور کسی عمارت کی ہلکی ہلکی روشنی یہاں بھی آتی تھی۔اس نے ہاتھ ہالے کے آگے پھیلایا، ہالے نے کچھ جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھا۔لیکن عمر نے بس دو انگلیاں ہی تھام لیں۔اور پھر انہی دو انگلیوں سے پکڑے اسے گول گول گھمانے لگا۔اول تو اسے کچھ سمجھ نہ آئی پھر جب ہالے کو جب سمجھ آئی تو وہ ہنستے ہوئے خود بھی گھومتی گئی۔

عمر مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا۔وہ گول گول گھومتے ہوئے زور زور سے ہنس رہی تھی۔اس کے بال اس کی فراک سب ہوا کے دوش پہ گھوم رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

زندگی مکمل تھی ، حسین تھی ، لیکن بس کل رات تلک۔

اگلا دن وہ سارا دن باہر رہا تھا۔کچھ پرانے دوست، کچھ مصروفیات، کچھ کام ،وہ ان سب میں الجھا رہا۔ ہالے کو اس نے اپنے دوست کے گھر ڈراپ کر دیا تھا۔وہ لوگ خالص پٹھان تھے۔ان کی اردو میں بھی گاڑھی پشتو کا عنصر تھا۔پٹھان بہت ہی مہمان نواز اور سادہ پر خلوص ہوتے ہیں۔کوئٹہ کے پٹھانوں کے پاس اگر آپ مہمان بن کر چلے جائیں تو ان کا بس نہیں چلتا کہ آپ کو پلکوں پہ بٹھا لیں۔ہالے ان کے گھر میں کچھ وقت تک تو جھجکتی رہی۔اس کے بعد اس کی جھجک یوں ختم ہوئی جیسے وہ اسی گھر کی فرد ہو۔ دولہا امان خان کی دو بہنیں تھیں۔جو ہالے کو اپنے ساتھ لے لے کر گھوم رہی تھیں۔اس نے ایک مکمل دن اس گھر میں گزارا۔اب کے اسے ہوٹل میں رہنے پہ پچھتاوا ہوا تھا۔یہ لوگ کتنے اچھے اور ملنسار تھے۔شام کے وقت وہ امان خان کی اماں زیتون خالہ کے پاس بیٹھی تھی۔وہ اپنے کچن میں کھڑی مہمانوں کے لیے اپنا خصوصی کھانا تیار کر رہی تھی۔دو اور عورتیں بھی تھیں جو ان کے ساتھ کام میں جتی تھیں۔منظر کچھ یوں تھا کہ کچن میں ایک بڑا سا تھال فرش پہ رکھا تھا دو عورتیں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس تھال میں ڈال رہی تھیں۔تھال روٹی سے بھر گیا تو ایک عورت نے دیگچی میں چڑھایا ہوا بڑے گوشت کا سالن سارے تھال میں پھیلا دیا۔وہ خشک سالن تھا۔نہ زیادہ شوربہ نہ کم، بوٹیاں ہاتھوں سے چھوٹی چھوٹی کر کے اس تھال میں ڈال دی گئیں۔اور اب کے کالے مرچ جو کہ پسے ہوئے تھے وہ ڈالے گئے۔پھر زیتون خالہ نے اٹھ کر اچھے طریقے سے اپنے ہاتھوں کو دھویا۔ہالے محو سی ان کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔اب زیتون خالہ نیچے بیٹھی تھال میں رکھے آمیزے کو ہاتھوں سے مکس کر رہی تھیں۔سب کچھ مکس ہوا تو انہوں نے ایک پلیٹ میں ذرا سا کھانا نکال کر ہالے کے آگے کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ روایتی کھانا صوبت کہلاتا ہے۔"وہ جو موڑھے پہ بیٹھی حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔ان کی پیش کش پہ مسکراتے ہوئے پلیٹ تھام لی۔انہیں اردو نہیں آتی تھی۔وہ خالص گاؤں والی پٹھان تھیں۔اپنے بیٹے کی شادی کے لیے کوئٹہ آئیں تھیں۔ہالے نے ذرا سی روٹی اٹھا کر منہ میں ڈالی اور پھر آنکھیں بند کر لیں وہ ذائقہ مکمل تھا آہ!! وہ ذائقہ یہ کھانا کوئٹہ کے مشہور کھانوں میں سے ایک تھا۔وہ ساری پلیٹ کھا گئی ذیتون خالہ اسے محبت سے دیکھتی رہیں۔

کچھ دیر بعد عمر اسے لینے آگیا تھا وہ بڑی روانی سے سارے گھر والوں سے پشتو میں بات کر رہا تھا۔ہالے تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"ساری دنیا کی زبانیں سیکھ لیں بس ایک میری سرائیکی نہیں سیکھ سکا۔"

"بھا لگس میکوں کیھڑی ماہی لوڑ اے **(آگ لگے مجھے کیا فرق پڑتا ہے)**"

ذیتون خالہ نے اسے کئی سارے تحفے اور سر پہ چادر چڑھا کر بھیجا تھا۔آہ!یہ پٹھانوں کا خلوص وہ دونوں امان کے گھر سے نکل آئے۔

اگلے ایک گھنٹے تک وہ ہوٹل آ چکے تھے۔ہالے کو اب ایک نئی فکر ستا رہی تھی۔وہ کیا پہنے ؟اپنے ساتھ لائے ہوئے اٹھارہ جوڑے وہ ریجیکٹ کر چکی تھی اور اب ہر لڑکی کی طرح "اس کے پاس کپڑے نہیں تھے۔"عمر بیڈ پہ بیٹھا بظاہر ٹی وی دیکھ رہا تھا لیکن وہ ہالے کی ساری کاروائی نوٹ کر رہا تھا۔

"ویسے میرے پاس ایک حل ہے اگر آپ پوچھنا چاہیں ؟"وہ اس کی طرف نظریں موڑ کر بولا تھا وہ جو اپنے بیگ میں منہ دیئے بیٹھی تھی اس کی بات پہ تپ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دماغ نہ خراب کرو میرا تمھیں یہاں بھی مذاق سوجھ رہا ہے۔"عمر خاموشی سے اٹھا اپنے بیگ کی طرف گیا اور آرام سے ایک جوڑا نکال لایا وہ کوئی لیڈیز جوڑا تھا گلابی رنگ کا کامدار جوڑا۔کیا تمھیں کچھ یاد آیا ؟

ہالے نے گردن موڑکر اس کو دیکھا پھر اس کے ہاتھ میں موجود اس جوڑے کو دیکھا ایک پل کے لیے مال میں ہونے والی ملاقات تازہ ہو گئی۔وہ آگے آیا جوڑا ہالے کے آگے رکھ دیا خود پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھا۔وہ خاموشی سے اسے تک رہی تھی۔اب عمر کوئی جذباتی بات کہے گا، اب شاید پچھلا وقت یاد کرے گا۔لیکن وہ جب بولا تو ہالے بے اختیار اس کے بولنے پہ پچھتائی تھی۔

"اسے پہن لیں پلیز میرے دس ہزار لگے ہیں اس پہ۔"وہ بے چارگی سے کہہ رہا تھا ہالے کلس کر رہ گئی ۔

"نہیں پہننا لے جاؤ اتنی پرواہ ہے اپنے دس ہزار کی۔"وہ ایک بار پھر اپنے بیگ میں منہ دے بیٹھ گئی۔

"اگر نہیں پہننا تو مجھے واپس کریں یہاں بہت سہیلیاں ہیں میری دے دوں گا کسی کو۔"

"میں نیلا تھوتھا کھلا کر ماروں گی تمھیں بھی اور تمہاری سہیلیوں کو بھی۔" وہ غرا کر بولی ساتھ جوڑا جھپٹ کر اٹھایا اور باتھروم کی جانب بڑھ گئی۔اب تو طے تھا کہ وہ یہی جوڑا پہنے گی۔

ہال برقی قمقموں سے سجا تھا ایک جانب اسٹیج لگا تھا جس پہ کچھ موسیقار بیٹھے تھے اسٹیج سے نیچے نرم قالین بچھے تھے جن پہ قطار در قطار لوگ بیٹھے تھے شام میں خوب بارش ہوئی تھی اور بارش کوئٹہ کو یخ برف بنا دیتی ہے۔تیز ہوا اگست میں بھی دسمبر جیسی لگ رہی تھی۔کچھ دیر قبل وہ لوگ کھلے آسمان تلے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیٹھے تھے لیکن اب چاروں طرف ٹینٹ لگا دیا گیا تھا۔سردی ذرا کم ہوئی تھی لیکن ٹھنڈی ہوا اب بھی کپکپانے پہ مجبور کر دیتی تھی۔

موسیقار کی آواز سب کو سر دھننے پہ مجبور کیے ہوئے تھی۔مردوں نے شالیں پہن رکھی تھیں۔عورتوں نے اپنے دوپٹے اپنے گرد اوڑھ لیے لیکن محفل برخاست نہ کر سکے۔عمر حیات سیاہ شلوار قمیص میں ملبوس تھا کندھے پہ آف وائٹ شال ڈال رکھی تھی ہالے نے اسے پہلی مرتبہ ان کپڑوں میں دیکھا تھا وہ حقیقتا بہت اچھا لگ رہا تھا یا پھر اب وہ اسے اچھا لگنے پہ مجبور کر چکا تھا ؟وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا ہالے نے گلابی جوڑا پہن رکھا تھا کامدار اور بھاری جوڑا کانوں میں آویزے، بھورے بال کرل کر کے پشت پہ کھلے چھوڑ دیئے تھے وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

عمر اس کے ساتھ بیٹھا موسیقار کے جلوؤں پہ سر دھن رہا تھا۔شاید وہ محظوظ ہو رہا تھا۔ہالے گردن موڑ کر اسے دیکھے گئی وہ ہلکی بڑھی شیو اور سیاہ آنکھوں والا مرد یکدم اتنا قریبی کیوں ہونے لگا تھا؟ کیوں اسے دیکھ کر جی چاہتا تھا کہ زندگی کو ایک چانس دیا جائے؟ ہیپی اینڈنگ، ٹریجک اینڈنگ ان سب کو ذہن سے نکال کر بس together ending پہ پر یقین کیا جائے۔آج یہاں بیٹھے ہوئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر اب کی بار عمر نے کوئی پیش قدمی کی تو وہ انکار نہیں کرے گی۔

اسی پہر چائے کا دور چلا سبز چائے اور ساتھ چھوٹی پیالی میں رنگ برنگی ٹکیاں ایک چھوٹے سے ٹرے میں ڈال کر سب مہمانوں کے آگے رکھی جا رہی تھیں۔ہالے اور عمر کے آگے بھی ٹرے رکھا گیا۔عمر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ٹھنڈی چائے پیتا تھا سو اس نے چائے کو ہاتھ نہیں لگایا۔ہالے نے اپنا کپ اٹھا لیا اور منہ تک لے گئی ، لیکن اگلے ہی لمحے اس نے بری شکل بنا کر کپ دور ہٹایا تھا۔

"یہ پھیکی ہے۔"وہ عمر کے کان کے پاس جھکی، عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا پھر ٹرے میں رکھی رنگ برنگی ٹکیوں میں سے ایک اٹھا کر اس کے ہاتھ پہ رکھی۔میوزک کے شور میں آوازیں واضح نہیں تھی وہ اس کے کان کے پاس جھکا۔

"پہلے اس کو منہ میں رکھیں پھر چائے کا گھونٹ لیں ، میٹھی ہو جائے گی۔یہاں کی چائے اسی طرح ہوتی ہے۔"وہ اس کے قریب زور سے بول رہا تھا۔

ہالے نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلادیا۔آہ وہ پہلے کیوں نہیں سمجھی۔ساتھ اس نے ایک پیلی ٹکی اٹھا کر منہ میں رکھی ، اور سبز چائے کا گھونٹ لیا اب کے وہ واقعی میٹھی لگی تھی۔

رات گزرتی جا رہی تھی ،اور ٹھنڈ بڑھ رہی تھی۔کوئٹہ میں ویسے بھی اگست کی راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں لیکن ایسی بارش کے بعد تو پھر کیا کہنا۔

اسی پہر ایک نوارد عورت چلتی ہوئی آئی اسے عمر کے قریب جگہ خالی دکھی تھی ہالے نے اسے قریب آتے دیکھا۔وہ عمر کے پاس آکر رکی شاید وہ عمر سے یہاں بیٹھنے کی اجازت مانگ رہی تھی۔ہالے کو نہ جانے کیوں یہ عورت بری لگی تھی۔بلکہ بہت زیادہ بری کوئی عمر کے قریب نہ آئے بس اور پھر اس نے نہ جانے کس خیال کے تحت اپنا پرس اٹھایا ،اور عمر کے آگے سے گزار کر اس خالی جگہ پہ رکھ دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس عورت کے ساتھ ساتھ عمر بھی چونکا تھا۔بلکہ بھونچکا ہی رہ گیا۔ہالے خود بھی چونک گئی۔اس نے کیا سوچ کر یہ حرکت کی تھی ؟

"وہ۔۔میرے کو۔بیگ گرمی لگ رہی تھی۔"اس نے گردن پہ ہاتھ پھیرتے انتہائی بھونڈا اور بیکار بہانہ بنایا ساتھ گردن جھکا کر خفت سے آنکھیں میچ لیں۔

"کیا بکواس کر دی پئیں ہالے لعنت ہے تیئں تے۔"**(کیا بکواس کر رہو ہو ہالے لعنت ہو تم پہ۔)**

عورت مسکرائی عمر بھی ہلکا سا مسکرایا۔"جی آپ صحیح کہہ رہی ہیں لیدر کا بیگ ہے اسے گرمی لگ رہی ہوگی۔"عورت نے اسے مزید شرمندہ ہونے سے بچا لیا،اور آگے گزر گئی۔ہالے اب عمر کو نہیں دیکھ رہی تھی وہ یہاں وہاں دیکھ رہی تھی عمر کیا سوچ رہا ہوگا ؟اف اف کیا کر دیا۔

رات کے کوئی دس بج رہے تھے۔سردی بڑھنے لگی تو ہالے نے اپنے بازوؤں کو ڈھانپ لیا۔لیکن اسے اب بھی سردی لگ رہی تھی۔عمر نے اس کو دیکھا پھر اپنی شال شال لمبی کر کے آدھی ہالے کے اوپر ڈال دی۔

"کمال ہے آپ کے بیگ کو گرمی لگ رہی ہے اور آپ کو سردی۔"وہ اس کے قریب جھک کر بولا لیکن ہالے نے اس کی آواز نہیں سنی۔وہ بس اس لمحے کو اپنی یاد داشت میں محفوظ کر رہی تھی۔برقی قمقموں کی روشنی میں ،کھانوں کی خوشبو کے درمیان ،سبز چائے کے چلتے دور ،یخ بستہ ہواؤں کی سنگت ،جا چکی بارش اور مدھم موسیقی کے حصار میں ،اس پہ یہ ادرک ہوا کہ یہ سب بے کار ہے ،رونق زندگی تو بس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس شخص سے ہے جو اپنی شال کا آدھا حصہ اس کے اوپر ڈالے ہوئے تھا۔یہ زندگی کا بونس موومنٹ تھا

۔

کئی لمحے بعد ہالے اس کی گود میں رکھے موبائل کو دیکھ رہی تھی جس پہ کوئی میسج چمک رہا تھا۔

"Happy birthday umer sorry for being late"ساتھ اسمائلی اموجی اس نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا وہ اس کے بالکل قریب ہی تو تھا۔شال اب بھی آدھی اس کے اوپر گرا رکھی تھی۔

"آج تمہارا برتھ ڈے ہے ؟"وہ حیران تھی عمر نے اثبات میں سر ہلایا۔سیاہ آنکھیں اپنے جیسی سیاہ آنکھوں پہ جمی تھیں۔ہالے فورا اٹھ کھڑی ہوئی عمر متعجب سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"اٹھو چلیں۔"وہ اس سے کہہ رہی تھی اور وہ اس کے ساتھ ہی اٹھا تھا۔اگلے پل لوگوں نے ان دونوں کو وہاں سے جاتے دیکھا تھا اور پھر اس سے اگلے کئی پل بعد وہ شہر کی ایک بیکری کے باہر کھڑے تھے ۔عمر سخت کوفت زدہ تھا۔

"بچہ تھوڑی ہوں میں چھوڑیں یہ سب۔"لیکن ہالے اس کی بات سنی ان سنی کرتی اندر چلی گئی۔وہ باہر ہی کھڑا رہا البتہ وہ گلاس وال سے دیکھ سکتا تھا ،کہ وہ کس اشتیاق سے کیک نکلوا رہی تھی۔پھر اس کا فون بجا تھا وہ عمر کی شال کندھوں پہ اوڑھے فون کان سے لگا گئی۔

بیکر اسے کیک تھما رہا تھا۔ہالے نے اس سے کیک لیا پیسے دیئے موبائل ہنوز کان سے لگا رکھا تھا۔اور پھر اگلے ہی لمحے عمر نے وہ خوبصورت کیک اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر گرتے دیکھا۔اس نے ہالے کی آنکھوں میں تکلیف دیکھی ،اور پھر اس سے اگلے لمحے اس نے ان آنکھوں کو اپنے لیے اجنبی ہوتے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھا۔وہ بیکری کے اندر تھی اور وہ سیاہ لباس میں بیکری کے باہر۔ان دونوں کے درمیان بس گلاس وال تھی۔لیکن کیا تمھیں اب بھی لگتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان بس گلاس وال تھی ؟

گلاس وال کے پار سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔روشنیوں میں گھرا اس کا چہرہ زرد نظر آ رہا تھا۔چمکتی آنکھوں میں آنسو تھے۔وہ آگے نہیں گیا ،وہ جا ہی نہیں سکا۔ایک الہام تھا ،جو اسے اترا تھا۔ایک وجدان تھا جو اسے ملا تھا کہ اب اس کی کوئی پیش قدمی اس کی کوئی بات گلاس وال کے اندر موجود انسان کی آنکھوں کے اجنبی پن کو دور نہیں کر سکتیں۔وہ ساکت کھڑا رہا، بیکری کے عملے نے اس کے پیروں میں گرا کیک صاف کر لیا تھا۔وہ اب بھی لتھڑے ہوئے پیروں کے ساتھ وہیں کھڑی تھی۔ساکت ،شل۔

لڑکا اسے کچھ کہہ رہا تھا شاید نیا کیک ، شاید آدھی قیمت پہ ، لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔وہ انہی لتھڑے ہوئے پیروں کے ساتھ باہر نکل آئی۔اس کی آنکھیں خشک تھیں ان میں کوئی نمی نہیں تھی۔عمر اسے اپنے قریب آتے دیکھتا رہا۔وہ آئی اور عمر کے بالکل قریب آ کر رکی۔سیاہ آنکھیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔چند لمحے وہ یونہی اسے دیکھتی رہی۔بغیر پلک جھپکے۔پھر بغیر کچھ کہے آگے چلی گئی۔عمر اس کے پیچھے گیا تھا۔کافی دور تک وہ دونوں اسی طرح خاموشی سے ساتھ چلتے رہے ، پھر اس نے ہالے کو کہتے سنا ۔

"تم نے کہا تھا بھیڑیے کبھی چھپ کر وار نہیں کرتے۔"اس کی آواز ہلکی تھی دور کہیں سے آتی ہوئی ۔"بھیڑیے وفادار ہوتے ہیں،بہادر ہوتے ہیں ،ریپ نہیں کرتے، چوری ڈاکہ نہیں ڈالتے، گولیاں نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چلاتے، دھوکہ نہیں دیتے، تم نے کہا تھا ناں ؟"وہ چلتے چلتے رک گئی۔مکمل رخ اس کی جانب موڑ کر اس کو دیکھا۔عمر کے چہرے پہ سٹریٹ پولز کی روشنی پڑ رہی تھی ہالے کا چہرہ اندھیرے میں تھا۔

"تم نے کہا تم انسان نہیں ہو بھیڑیے ہو۔اور میں نے یقین کر لیا تھا۔"عمر اسے دیکھ رہا تھا چپ، ساکت ۔وہ دو قدم آگے آئی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا سرسرا کر گزرا ،دور کہیں کتے بھونکے، اس نے چہرہ عمر کے قریب کیا۔

"تم ایک بات بتانا بھول گئے عمر۔تم نے بھیڑیوں کی ایک خصوصیت بھلا دی، وہ ایک لمحے کو رکی۔ "بھیڑیے غاصب نہیں ہوتے عمر۔"وہ بے بسی سے بولی اور عمر حیات کو کوئٹہ شہر کے سارے پہاڑ اپنے سر پہ گرتے محسوس ہوئے تھے۔وہ شاکڈ رہ گیا۔

"بھیڑیے کسی کا مال، کسی کی زمین، کسی کا زیور غصب نہیں کرتے تم نے کہا تھا تم بھیڑیے ہو لیکن تم انسان نکلے عمر تم انسان نکلے۔"وہ بدقت کہہ پا رہی تھی عمر کی گردن اب بھی کھڑی تھی لیکن اس کی آنکھیں ان میں اب ذرا سی بالکل ذرا سی تکلیف تھی۔

"میں نے اس دن بابا کے وارثوں کے خانے میں تمہارا نام دیکھا تھا۔**(بینک میں جب آپ اپنا کوئی زیور قیمتی چیز یا پھر بھاری رقم رکھواتے ہیں تو وہ لوگ آپ سے آپ کے مرنے کے بعد یہ سامان کسے دینا ہے ،آپ کے اس وارث کا نام اور نمبر لکھوا لیتے ہیں۔)**

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے اس نام کو ایسے ان دیکھا کیا جیسے کبھی دیکھا ہی نہ ہو مجھے لگا تم بھیڑیے ہو اور بھیڑیے غاصب نہیں ہوتے۔"اس کے لہجے میں زمانوں کا کرب تھا۔"تم انسان نکلے عمر تم انسان نکلے۔"وہ تکلیف بے بسی اور کرب سے بولی۔

دور کہیں کسی گھڑی میں بارہ بجنے کا اشارہ ہوا تھا ہالے سلطان کی طرح عمر حیات کا برتھ ڈے بھی خراب ہو چکا تھا۔۔

وہ چند پل سرخ آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتی رہی شاید عمر کچھ کہے شاید وہ جھٹلا دے شاید وہ کوئی بات کرے، اس کی باتوں پہ تو اعتبار آ جایا کرتا تھا۔شاید وہ روکے، اس کے رک جانے پہ تو وہ رک جایا کرتی تھی۔

پھر وہ چلی گئی۔عمر آنکھوں میں کرچیاں لیے اسے دیکھے گیا نہ کچھ کہنے کو باقی تھا نہ صفائی دینے کو وہ انہی کیک سے لتھڑے پیروں اور ٹوٹے دل کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی اندھیرے میں گمنامی میں عمر اسے روک ہی نہیں سکا۔انسانوں کے پاس روکنے کے اختیار بہت کم ہوا کرتے ہیں۔

ہوٹل روم میں وہ کب آئی؟ کیسے آئی؟ کچھ یاد نہیں رہا منظر دھندلے ہو رہے تھے۔ یادداشت گم ہو رہی تھی۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے چند کپڑے بیگ میں ٹھونسے۔ میک اپ، جیولری کون سا سامان کہاں تھا؟ کیوں تھا؟ کچھ یاد نہیں تھا۔بس ایک عمر حیات تھا جو یاد کے پردے پہ چپک کر رہ گیا تھا۔اس نے اپنے لیے فلائٹ بک کروا لی تھی صبح چھ بجے کی فلائٹ تھی وہ غائب دماغی سے بیگ میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کپڑے ڈال رہی تھی۔ڈال ایک چیز رہی تھی گرتی دو تھیں، تھک کر بیزاری سے روتے ہوئے اس نے بیگ کو دور پھینکا اور ہوٹل کے ٹھنڈے فرش پہ بیٹھ گئی۔

عمر کافی دیر سے اسے ہی دیکھ رہا تھا، خاموشی سے آگے آیا ایک ایک کر کے سارے کپڑے اندر ڈالے ۔اس کا میک اپ ،اس کی جیولری، جوتے سب سیٹ کر کے رکھا۔وہ ساکت ہوئی فرش پہ بیٹھی رہی۔پھر اٹھی اوربالکنی کا دروازہ کھول کربالکنی میں آگئی۔اسے لگا وہ کھڑی نہیں رہ سکے گی۔وہ دیوار سے لگتی آہستگی سے نیچے بیٹھ گئی۔سرد فرش نے ریڑھ کی ہڈی تک سنسنا دی۔آنکھوں سے اب کے آنسو نکلے تھے۔ایک دو تین اور پھر اسے گنتی بھول گئی وہ منہ پہ ہاتھ رکھے بری طرح سسک رہی تھی۔دل پھٹ رہا تھا۔

سبز چائے، شال کی گرمی، سیاہ لباس میں وجیہہ لگتا عمر سب چھوٹ گئے سب دور رہ گئے۔بولان کا پتھروں کے اوپر بہتا پانی، پیر غیب کے چشمے سبز فیروزی پانی سب جھوٹ لگا فریب لگا۔

کمرے میں کھڑا عمر حیات بے بسی سے لب کاٹتا رہ گیا۔یہ وہ کیفے والی ہالے نہیں تھی ، جس کے آنسو پونچھ لیتا۔یہ وہ ہال والی ہالے نہیں تھی جس کے اوپر اپنی شال اوڑھ دیتا۔یہ وہ نہیں تھی یا پھر عمر اس کے لیے وہ نہیں رہا تھا۔

وہ ساری رات بالکنی میں پڑی رہی اور عمر حیات اسی بالکنی کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا رہا۔فجر کے وقت وہ اندر آئی تھی۔عمر سے کچھ کہے بغیر وہ باتھروم میں گھس گئی۔تھوڑی دیر بعد وہ نکلی تو اس کا چہرہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

صاف تھا میک اپ اتر چکا تھا، آویزے پھینک دیے تھے، لباس اب بھی وہی تھا گلابی کامدار وہ آگے آئی اپنا بیگ اٹھایا۔

"ہالے میری بات سن لیں ایک بار۔"اس کے پیچھے کھڑے عمر نے پکارا۔"میں نے کچھ بھی نہیں چھپایا آپ نے کہا تھا یہ کس نے کیا ہے یاد ہے آپ نے پوچھا تھا ؟"وہ ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا ہالے نہیں مڑی وہ دروازے کی طرف منہ کیے کھڑی رہی۔وہ جانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔عمر کہہ رہا تھا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا ،جس کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔آپ کو سوچنا چاہیے تھا اس کی زیادہ ضرورت کسے ہوگی۔"وہ آزردگی سے بول رہا تھا ہالے اب بھی نہیں مڑی۔

"میں ایک وقت میں اسی طرح بے آسرا بے سہارا معراج سلطان کے پاس آیا تھا۔مجھے کھڑا کرنے کے لیے انہوں نے مجھ سے میرا سب کچھ لے لیا تھا۔میری نیند میرا سکون میرے کمفرٹس۔"وہ جلدی جلدی بول رہا تھا۔

"میرے اکاؤنٹ میں دس لاکھ تھے جج صاحب نے مجھ سے وہ بھی لے لیا۔وہ مرے استاد تھے میں نے ان سے جو سیکھا وہی آپ کے ساتھ کیا۔آپ کو اور حسن کو کھڑا کرنے کے لیے میرے پاس اس کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں تھا میرا یقین کریں۔"ہالے اب بھی نہیں مڑی، عورت جب جانے کا فیصلہ کر چکی ہو تو نہیں مڑتی وہ بھی نہیں مڑی دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اب دراز سے اپنا سامان، اپنے کارڈز نکال رہا تھا۔فلائٹ وہ رات ہی بک کروا چکا تھا۔کون سا بولان، کون سا پانی، کون سا کوئٹہ اس وقت سب زہر لگ رہا تھا۔سچ تھا موسم دل کے ہوتے ہیں۔شہر چاہے کوئی بھی ہو، دل خوش نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

ان دونوں کی فلائٹ ایک ہی تھی۔عمر ہالے کی سیٹ سے دو نشست پیچھے بیٹھا تھا کراچی ایئر پورٹ پہ وہ اتری۔عمر نے ایک مرتبہ پھر اس سے بات کرنا چاہا لیکن سامنے ہارون کو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔لیکن اب کے ہالے اس کی جانب مڑی تھی۔اس کی آنکھیں ٹھنڈی برف تھیں۔کوئی آنسو، کوئی درد جیسے چھو کر بھی نہ گزرا ہو۔عمر اس کے سامنے کھڑا تھا سادہ لباس میں ملبوس اس کی آنکھیں بے چین تھیں۔

"میرے گھر کے پیپرز میرے حوالے کرو۔"وہ عمر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔"میرا زیور، میرا پیسہ سب ابھی کے ابھی میرے حوالے کرو۔ہم گھر نہیں ،بینک جا رہے ہیں۔یا پھر وہاں جہاں تم نے میری چیزیں رکھی ہیں۔"اس کا لہجہ بے لچک اجنبی تھا۔

"ہالے ہم بات۔۔۔۔۔"

"عمر ہم کوئی بات نہیں کریں گے۔"وہ حتمی لہجے میں بولی۔"ہم دونوں نے ایک اچھا وقت گزارا ہے ساتھ، کیا تم چاہتے ہو ہم ٹاکسک طریقے سے الگ ہوں ؟لڑیں گالیاں اور الزام دیں ؟"اس کا لہجہ نہ اونچا تھا نہ طنزیہ وہ بس بات کر رہی تھی ہارون ان دونوں سے فاصلے پہ کھڑا تھا۔عمر اسے بے چینی سے دیکھ رہا تھا، ہالے کہے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم دونوں اب بھی دوست ہیں ویسے دوست جو ضرورت کے تحت ایک دوسرے کو کال کر سکتے ہیں۔ میں گریسفلی تم سے الگ ہونا چاہتی ہوں۔میں تمھارے ساتھ چلنے سے انکار کرتی ہوں کیا تمھیں "ناں سمجھ آتا ہے عمر؟"وہ رسان سے بولی اور عمر حیات اتنا غیرت مند اور اتنا باوقار ضرور تھا کہ کسی لڑکی کا ناں سمجھے۔اگلے ایک گھنٹے میں وہ بینک سے تمام دستاویزات لے آیا تھا۔کراچی کے ایک پوش علاقے میں بنی وہ کوٹھی اب ہالے کی تھی۔اس کے باپ کی جاگیر، اس کا حصہ جو رقم اس کے باپ کے اکاؤنٹ سے نکلی تھی اس سے ہالے نے عمر سے لیا قرضہ ادا کر دیا۔

سارا دن ساری شام ہارون اور حسن اس کے ساتھ سر کھپاتے رہے لیکن اس کی ایک ہی رٹ تھی عمر کے ساتھ نہیں رہنا۔مطلب نہیں رہنا۔وہ دونوں گھر سیٹ کروا کے خود بھی ایک کمرے میں سونے چلے گئے تھے۔ہالے اوپری منزل پہ ایک کمرے میں تھی۔ایک ہی دن میں وہ تمام قرضہ اتار چکی تھی اس کا زیور آزاد تھا اپنا بقایا زیور اور پیسہ بھی اسے مل گیا تھا وہ ایک بار پھر ایلیٹ کلاس کی شہزادی تھی لیکن ان سب کے بدلے ہاتھ سے عمر گیا تھا۔

یہ خسارہ عمر بھر کا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیل کے فلیٹ کا دروازہ ایک دھاڑ سے کھلا تھا۔سرخ بھبھوکا چہرہ لیے عمر حیات اندر آیا تو اس کا جی چاہا تھا سارے گھر کو آگ لگا دے۔"لیل۔۔۔کہاں ہو۔۔۔لیل۔۔۔میں بتا رہا دو منٹ میں یہاں آؤ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اپنی پوری آواز کے ساتھ چلا رہا تھا۔لیل اس کی آواز سن اپنے کمرے سے نکل آئی عمر ایک جست میں اس کے قریب پہنچا تھا اور اس کا بازو پکڑا۔

"اگر تم جان ہی گئی تھی اس سب کے پیچھے میں ہوں تو اپنا منہ بند نہیں رکھ سکتی تھی ؟"وہ دانت پیس کر غرایا تھا لیل نے بس ایک لمحہ لیا تھا بات ڈی کوڈ کرنے میں اور پھر ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا۔

"اور میں کب سے تمھیں بتا کر ڈیل کرنے لگی ہوں الفا عمر ؟"اس نے سکون سے پوچھا تھا اس کی آنکھیں سخت تھیں جیسے وہ بخشے گی اسے بھی نہیں۔عمر کو مزید طیش چڑھا۔

"بکواس بند کرو تم تمھیں آخر کیا ضرورت تھی اسے بتانے کی کیا تم ایک بار صرف ایک بار مجھے اعتماد میں نہیں لے سکتی تھیں ؟"اس کا غصہ کسی طور کم نہ ہوتا تھا۔

"نہیں مجھے تمھیں اعتماد میں لینے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ میرا کام ہے۔"وہ گردن اٹھائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔"اور میں اپنے کام میں اپنے باپ کی ڈیٹیل بھی دے سکتی ہوں کسی سے پوچھنا کسی کو بتانا یہ میری جاب نہیں ہے۔"عمر نے بیزاری سے ہاتھ جھلایا لیل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سیدھا کیا جیسے کہہ رہی ہو۔

"مجھے سنو عمر حیات۔تم نے میری بیسٹ فرینڈ کو اریسٹ کیا ،کیا میں نے کبھی پوچھا کیوں ؟کیا میں نے کہا تمہیں مجھے اعتماد میں لینا چاہیے تھا ؟میں نے یہ سب نہیں کیا عمر کیونکہ ہماری جاب میں دوستی دشمنی امیری غریبی کچھ نہیں دیکھا جاتا۔ہالے نے مجھے ایک کام کہا اور میں نے کر دیا۔اگر یہ سب میرے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باپ نے کیا ہوتا تو میں اپنے باپ کی ڈیٹیل بھی دے دیتی سمجھے۔"عمر نے اب سر پکڑ لیا تھا۔اور دھم سے آ کر صوفے پہ گرا۔

"کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے "وہ اپنے آپ سے بڑبڑا رہا تھا۔ہالے کسی اور گھر میں اکیلی رہے گی یہ خیال ہی اس کے لیے سوحان روح تھا وہ چیخنا چلانا چاہتا تھا، چیزیں توڑنا چاہتا تھا اسے خود کو ریلیکس کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا۔اس نے ایک نظر اوپن کچن کی جانب دیکھا پھر بازو فولڈ کرتے ہوئے اٹھا۔اسے یہاں سے بھی برتنوں سے بھرا ہوا سنک نظر آ رہا تھا "اپنے گھر کے برتن کیوں نہیں دھوتی تم ؟"

"میرا گھر ہے میرے برتن ہے نہیں دھوؤں گی کیا کر لو گے۔"وہ تڑخ کر بولی تھی۔

"نہیں دھوو گی تو میں آ کر دھوؤں گا۔میں تم جیسا پھوہڑ اور گند میں رہنے والا انسان نہیں ہوں۔"کیا یہ کوئی کہنے والی بات تھی ؟کیا یہ کوئی جھگڑا تھا ؟وہ اب پانی کی دھار کے نیچے میلے برتنوں کو رگڑ رگڑ کر دھو رہا تھا۔لیل اب بھی سرخ چہرے اور دبے ہوئے غصے کے ساتھ اپنے صوفے پہ بیٹھی تھی۔وہ برتن دھو کر ہٹا اب وہ کافی بہتر تھا۔لیل پہ غصہ کرنا اپنا ایک فضول عمل لگا۔اس نے ایک نظر لیل کو دیکھا وہ روٹھی بیٹھی تھی۔جانتا تھا اب جب تک وہ عمر سے لڑ نہیں لیتی اس کا غصہ ختم نہیں ہو گا۔عمر نے آس پاس دیکھا سارا گھر آج صاف تھا۔وہ خاموشی سے کچن میں رکھا کوڑا دان اٹھا لایا اور سارا کا سارا لاؤنج میں پھینک دیا۔لیل کے خون میں شرارے دوڑ گئے وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم۔۔۔۔تمہاری جرات کیسے ہوئی ؟جانتے بھی ہو کتنی محنت سے صاف کیا تھا تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ؟" وہ اس کے سامنے کھڑی غرا رہی تھی۔عمر اسے چھوڑ کے دروازے کے پیچھے رکھے سوائپر لے آیا، لیل اس کے پیچھے چلا رہی تھی اسے کوس رہی تھی۔وہ جانتا تھا اب وہ بولتی رہے گی عمر واپس آیا اس کے ہاتھ میں سوائپر تھا جھاڑو بھی اس نے جھاڑو لیل کو تھمایا۔

لیل نے غصے سے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے جھاڑو لیا۔"تم ہو گے گند میں رہنے والے انسان میں نہیں اپنا گھر کب کیسے صاف کرنا ہے میں سب جانتی ہوں۔"وہ غصے سے کہتی نیچے جھک کر جھاڑو لگانے لگی وہ جھاڑو لگاتی جاتی عمر پیچھے سے سوائپر سے بچا کچا گند بھی صاف کر دیتا تھا۔کبھی کبھی اسے تپانے کو کچرا اچھال کر اس کی طرف پھینک دیتا۔اور پھر لیل اتنا چیختی تھی کہ پوری بلڈنگ سنتی تھی۔لاؤنج تھا کتنا شروع ہوتے ہی تو ختم ہوجاتا تھا۔وہ اگلے چند منٹ میں سارا لاؤنج صاف کر چکے تھے۔

لیل اب صوفے کے نیچے فرش پہ بیٹھی تھی۔عمر ہاتھ دھوتا آیا اور اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھا۔لیل دور ہوگئی، ناراض تھی وہ عمر نے گہری سانس لی۔

"لیل۔۔۔۔۔۔"۔وہ آہستگی سے پکارا لیل نے کوئی جواب نہیں دیا۔"لیل۔۔۔۔۔" عمر نے ایک بار پھر پکارا۔جواب اب بھی نہیں آیا وہ انہی جھاڑو اور مٹی والے ہاتھوں کو دھوئے بغیر بیٹھی تھی۔

"مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں غصے میں تھا سوری۔"وہ نرمی سے معذرت کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں پھوہڑ نہیں ہوں عمر۔"وہ چہرہ موڑے ہوئے بولی تو عمر کو اس کی آواز گیلی لگی۔"میں گند میں رہنے والی بھی نہیں ہوں۔"اب کے آواز رندھی ہوئی تھی۔عمر کو بے اختیار پچھتاوا ہوا، وہ لیل کو ہرٹ نہیں کر سکتا تھا۔

"میں اپنا گھر اپنا کچن اس دن گندا رکھتی ہوں جس دن تم آنے والے ہوتے ہو۔" اب کے اس کی سسکی ابھری تھی۔

"میں کیا کروں بتاؤ ؟میرے پاس دوست نہیں ہیں تمہاری طرح میرے پاس چند گنے چنے لوگ ہیں اور تم ان میں سب سے اوپر ہو۔"وہ چہرہ موڑے بری طرح رو رہی تھی، عمر بس اسے سنتا گیا۔

"میرے پاس تمھارے قریب رہنے کے یہی طریقے ہیں۔تم میرے دوست ہو عمر، میرا خاندان ہو۔ہم دس سال سے ساتھ ہیں۔تمھارے علاوہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔مجھے بتاؤ اگر تم اپنے مسائل اپنے کاموں میں الجھ کر لیل کو بھول جاؤ تو لیل کیا کرے؟"اس کے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے آواز بلند نہیں تھی آزردہ تھی۔

"تم پہ give up کروں ؟یا تمھیں بلا لوں ؟کیا اپنے سارے خاندان پہ گو اپ کرنا آسان ہے ؟کیا اپنے دوست کو اپنے قریب رکھنے کے چند برتن گندے رکھنا تھوڑا سا کچرا پھیلا دینا برا ہے؟"عمر چند لمحہ اس کے نیم رخ کو دیکھتا رہا پھر گہری سانس لے کر بولا۔۔۔

"نہیں کچرا پھیلانا برا نہیں ہے لیکن میری زندگی میں جو کچرے کی ٹرک پھینک دی ہے وہ برا ہے۔
"لیل گیلے چہرے کے ساتھ ہنس دی۔"خدا کی قسم لیل تم نے میرے ساتھ ایسا ظلم کیا ہے ایسا کچرا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پھیلایا ہے کہ اب عمر کیا پوری میونسپل کمیٹی بھی صاف نہیں کر سکتی۔" وہ ایک بار پھر زور سے ہنسی، عمر اسے دیکھ کر ہنسا اور پھر وہ دونوں ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنس پڑے۔

"میری ساری زندگی خراب ہوگئی۔"وہ ہنستے ہنستے بولا۔

"اور مجھے شروع سے پتہ تھا اس سارے کالے کانڈھ کے پیچھے تم ہو۔"وہ بھی بہ مشکل بول سکی ہنس ہنس کر ان کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔لیل پیٹ پکڑے ہنس رہی تھی اور عمر گردن کو صوفے پہ پھینکے ہنس رہا تھا۔وہ دونوں دس سال اسی طرح کرتے رہے تھے جب بھی ان کی مشکلات بڑھ جاتیں ،تو وہ کہتے تھے۔"چلو ہنسیں۔"اور پھر وہ دونوں بیٹھ کر کئی کئی منٹ اسی طرح بے وجہ قہقہے لگاتے تھے۔

"آج اتنے دن بعد تم پہلے والے الفا لگے ہو تمھیں بہت مس کیا میں نے۔" کافی دیر بعد وہ بولی تھی۔عمر نے گردن اثبات میں ہلائی۔"وہ وقت اچھا تھا ناں لیل۔تم میں سردار جج صاحب ہم سب کتنے خوش تھے۔"

"سب بدل گیا عمر۔"وہ یاسیت سے بولی۔

"اگر کچھ نہیں بدلا تو تمہاری ماسیوں والی شکل۔"اور یہاں لیل کو لگا تھا وہ عمر کا سر پھاڑ کر کچھ غلط نہیں کرے گی۔یہ انسان بیٹھے بیٹھے اتنا زہر کیسے اگل لیتا تھا ؟لیل نے کچھ نہیں کہا، وہ بس اسے سامنے دیوار کو دیکھتی رہی۔بالآخر وہ اچھا محسوس کر رہی تھی۔

"تم اب کیا کرو گے ؟"لیل نے اسے اٹھتے دیکھ پوچھ لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ مجھے اپنے پیچھے آنے سے منع کر کے گئی ہے ، سو میں نہیں جاؤں گا لیکن میں اسے منا لوں گا کچھ وقت بعد۔"وہ دروازے کی طرف جاتے ہوئے بولا۔دروازے پہ جا کر وہ رکا لیل کو ایک نظر دیکھا۔

"برتن اور گھر کو گندہ رکھنے کا لاجک سمجھ آتا ہے لیکن تمہارے ہاتھ کیا یہ بھی میں دھلواتا ہوں ؟"وہ طنزیہ انداز میں کہہ رہا تھا لیل کی آنکھوں میں چنگاریاں بھر گئیں۔

"مان لو لیل سکندر تم ایک پھوہڑ گند میں رہنے والی اور ماسی کی شکل والی لڑکی ہو۔"دروازہ بند کرتا وہ باہر نکل گیا پیچھے لیل کافی دیر تک اس کی شان میں مغلضات بکتی رہی۔وہ تھا ہی ایسا اس کے جانے کے بعد اس کا چرچا ضرور ہوتا تھا۔اب الفاظ کیسے ہوتے تھے کیا یہ بھی بتانا پڑے گا ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ماہ بعد

صبح نکھری نکھری سی سارے شہر پہ اتری تھی۔ہالے سلطان اپنے نئے گھر کے کچن میں کھڑی اپنے لیے کافی بنا رہی تھی۔چار دنوں سے حسن اس کے ساتھ ہی رات میں رہنے آجاتا تھا، ہارون نیچے والے پورشن میں رہتا تھا وہ بھی بس رات میں۔وہ دونوں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے، مہر بس ایک بار ملنے آئی تھی۔اس دفع اس نے طلاق کے متعلق کوئی بات نہیں کی ، وہ بس ہالے کو دلاسا دیتی رہی اور چلی گئی۔اب کے وہ اس کے لیے واقعتاً فکر مند ہوئی تھی۔کافی بنا کر اس نے مگ دیکھا وہ لبالب بھرا ہوا تھا ایک اداس مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔اتنے عرصے میں اسے زیادہ کافی بنانے کی عادت ہو چکی تھی ،کیونکہ کوئی تھا جسے اس کے ہاتھ سے کافی اور چائے لے کر پینے کی عادت ہو چکی تھی۔وہ ہر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گزرتے دن زیادہ شدت سے یاد آنے لگا تھا، ہالے چند لمحہ مگ کو دیکھتی رہی پھر، اسی بھرے ہوئے مگ کو سنک میں پھینک دیا۔آنکھیں کناروں سے گیلی ہو گئی تھیں۔پھر یکایک پانی سے بھر گئیں۔وہ کیوں یاد آ رہا تھا آخر کیوں ؟ وہ دھیرے دھیرے نیچے بیٹھتی چلی گئی آنسو آنکھوں سے بہہ نکلے، اپنے گرد بازوؤں کا دائرہ بنائے وہ بے آواز روئے گئی۔کچن کی چوکھٹ پہ کھڑا حسن اسے بے بسی سے دیکھتا رہا۔

یہاں سے چند کلو میٹر دور عمر حیات کے بنگلے پہ آؤ تو وہ چھت پہ اپنی شرٹ لینے آیا تھا۔(**شانو اب تک واپس نہیں آئی تھی**)اس نے شرٹ تار سے اتاری اور پھر جو نہی جانے کو مڑا ذرا ،دیر کو تھم گیا۔ آہستگی سے گردن موڑ کر اس نے منڈیر پہ رکھے مٹی کے برتن دیکھے۔وہ ہوتی تھی تو روز ان کو بھر دیتی تھی، وہ کتنا بولتا تھا ناں ؟

"میرے گھر کا سارا راشن ان ناکارہ چڑیوں کو کھلا دیں کام چور، نکمی، ہڈ حرام چڑیا بلکہ چڑیا کیا میں نے کل خود دیکھا اتنے بڑے قد کے ساتھ کوا بھی بیٹھا تھا۔"

"اللہ اللہ عمر تم نے پرندوں سے بھی بیر پال رکھا ہے۔"وہ بدلے میں بس یہی کہتی تھی عمر آزردگی سے مسکرا یا، اسے دیکھنے، اسے سننے کی ایک عادت تھی اور عادتیں جان لیوا ہوا کرتی ہیں۔وہ واپس کچن میں آیا کیبنٹ کھولتے ہوئے اسے کچھ سامان دکھا، کچھ پیکٹس، کچھ چیزیں وہ اداسی سے انہیں دیکھے گیا اسے یاد تھا یہ کیوں لائے گئے تھے۔

"عمر میں لزانیہ کا سامان لے آئی ہوں ، اس سنڈے تم بنانا اور میں سیکھوں گی پھر اگلے سنڈے میں بناؤں گی۔"عمر کے گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔اس نے سامان رکھا چولہے کے پاس رکھا اپنی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کافی کا مگ اٹھایا اور سارا کا سارا مائع سنک میں انڈیل دیا۔کافی اور چائے تو بس اس کی بچی ہوئی اچھی لگا کرتی تھی۔اب نہ کافی لطف دیتی تھی ، نہ چائے تازہ دم کرتی تھی۔وہ اپنے ساتھ عمر کے سارے ذائقے بھی لے گئی تھی۔پانی کی دو بوتلیں لیں اور ساتھ کچھ کچے چاول لیے وہ ایک بار پھر چھت پہ چلا آیا۔ اب وہ نیچے بیٹھا تھا۔کسی برتن میں پانی بھرتا تو، کسی برتن میں چاول ڈالتا منڈیر پہ کوے بھی تھے، چڑیا بھی تھیں اور راشن بھی۔وہ ذرا فاصلے پہ کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔وہ نہیں تھی اور اس کا نہ ہونا اذیت دیتا تھا۔عمر خود کو اس اذیت کا عادی نہیں بنانا چاہتا تھا۔کمرے میں آ کر اس نے لباس بدلا پھر باہر آیا۔اور آفس جانے کو گاڑی میں آ کر بیٹھا۔جب ہی اس کا فون تھرتھرایا عمر نے اچھنبے سے موبائل کو دیکھا۔

"اماں کالنگ۔"اس نے فون کان سے لگایا، آگے جو کچھ بولا گیا وہ عمر حیات کی روح کھینچ لینے کو کافی تھا

۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہر کے پوش علاقے میں واقع ہالے سلطان کا گھر اپنی تمکنت سے کھڑا تھا۔وہ چھوٹا سا بنگلے نما گھر تھا۔ خوبصورت اور پر تعیش۔حسن اور ہارون نکل چکے تھے۔ہارون سے اس کی ملاقات یوں بھی کم ہوتی تھی۔ وہ رات دیر سے آتا تھا۔اور نچلی منزل کے ایک کمرے میں سو جاتا تھا۔اسے لگتا تھا ہالے نہیں جانتی وہ روز آتا ہے لیکن وہ جانتی تھی بس چپ رہتی تھی۔اتنے دنوں سے وہ چپ ہی تو تھی وہ گاڑی نکال کر باہر آئی تو اس کی گاڑی کے ساتھ ایک اور گاڑی آ کر رکی۔ہالے نے اس گاڑی کو دیکھا پھر اپنی گاڑی سے نکل آئی مقابل گاڑی سے بھی ایک عورت نکلی تھی۔بوڑھی فتنہ ان دونوں کی ملاقات ایک لمبے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عرصے بعد ہو رہی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے تھیں، ہالے کی آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی لیکن گردن کڑا رکھی تھی۔

"سنا ہے شوہر نے گھر سے نکال دیا۔"فروا اسے دیکھتے ہوئے تضحیک سے بولی۔"میں یہاں سے گزر رہی تھی سوچا دیکھتی جاؤں گھر سے نکالی ہوئی عورتوں کا کیا حال ہوتا ہے۔"ہالے مسکرائی پھر اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھا۔

"گھر سے نکال دینے والے شوہر بھی غیرت مند ہوتے ہیں۔ورنہ میں نے تو اپنی آنکھوں کے سامنے کچھ ایسے شوہر دیکھے ہیں۔"وہ فروا کے کان کے پاس جھکی آواز سرگوشی جتنی دھیمی کر لی۔"اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ کمرے میں دیکھ کر بھی خاموش رہتے ہیں۔"وہ صور پھونک کر ہٹی۔فروا کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں، چہرہ ایک لمحے میں سخت ہوا تھا۔۔ہالے مزے سے کہے گئی۔"اور تو اور کچھ بیویاں بھی ہوتی ہیں جو شوہر کی نظر میں گر جانے کے بعد بھی ڈھٹائی سے گھر میں بیٹھی رہتی ہیں۔ان کی بھی مجبوری ہوتی ہوگی بیچاری گولڈ ڈگرز یو نو۔"آخر میں اسے جیسے افسوس ہوا ہو، فروا کی رنگت جو کہ نچڑ چکی تھی۔دماغ میں کچھ کلک ہونے پہ دوبارہ بحال ہوئی۔

"ویسے میں نے سنا ہے تمہارا شوہر اس ریستوران میں لی جانے والی تمہاری اور اس کی تصاویر لینے والے آدمی کو ڈھونڈ رہا ہے ؟"اب کے ہالے کی آنکھوں میں بے چینی اتری تھی۔"ہسپتال جا کر نرسز سے بھی پوچھ گچھ کر رہا ہے۔"

"آپ کا اس معملے سے کوئی تعلق ن۔۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا ہی تو تعلق ہے کیوں ناں میں تمھیں بتا دوں کہ وہ تمام تصاویر میرے موبائل سے لی گئی تھیں اور یہ کہ وہ نرس اور ہسپتال کے انتظامیہ سے ساری فوٹیج اور اجازت نامہ نکلوانے کے لیے میری طاقت استعمال ہوئی ہے تو ؟" وہ آنکھوں میں حقارت لیے ہالے کو دیکھ رہی تھی۔اس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔

"لیکن آپ۔۔۔آپکی کالز ریکارڈ۔۔۔آپ کی فہیم سے ہوئی بات۔۔وہ سب کیا تھا ؟"ہالے بدقت بول سکی۔

"نرا جھوٹ تھا وہ۔"فروا ایک شان سے بولی۔"فہیم کو اگر پتہ چل جاتا کہ وہ تصاویر اور اجازت نامے کے پیچھے میں تھی تو وہ میرے سر چڑھنے لگتا۔اسی لیے میں نے سب سے پہلے اسے دباؤ میں ڈالا اب جاؤ اپنے شوہر سے کہو اگر ہے اتنی اوقات تو آئے اور مجھ سے لے انتقام۔"وہ زہر خند لہجے میں بولتی آگے بڑھ گئی۔ڈرائیور نے دروازہ کھولا وہ کرو فر سے گاڑی میں بیٹھی، کچھ دیر بعد اس کی گاڑی فراٹے بھرتی جا رہی تھی۔۔پیچھے کھڑی ہالے اب تک شل تھی بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔اگلے ایک گھنٹے میں وہ کیفے چلی آئی۔اپنے چھوٹے سے آفس میں بیٹھی ،وہ اس وقت بارریستا کو چند ہدایات دے رہی تھی۔ ہارون کہیں باہر تھا۔باریستا چلا گیا ،تو اس نے گردن موڑ کر کیشئر کی کرسی کی طرف دیکھا۔وہ اسی کے آفس میں ذرا فاصلے پہ بیٹھتا تھا۔اپنا میز اور کرسی رکھے ،وہ جب بھی آتا تھا ہالے اس سے پوچھتی تھی۔

"تمہاری پسندیدہ خوشبو کون سی ہے۔"؟پھر عمر ہر دفع ہی مسکراتا تھا۔اور میز کے دراز سے نوٹوں کی گڈی نکال کر سونگھتا، پھر مسکراتی نظروں سے ہالے کو دیکھتا "آپ کو کیا لگتا ہے۔"؟وہ ہر دفع یہی پوچھتا تھا۔اور ہالے ہر دفع ہنس پڑتی تھی۔"ظاہر ہے پیسہ صاف ظاہر تھا پیسہ ہی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی میز کو دیکھ وہ ایک بار پھر یاد آیا تھا۔کل ہارون کسی لڑکے کو لایا تھا،اس کام کو دیکھنے کے لیے، لیکن ہالے نے اسے رکھنے سے انکار کر دیا۔"عمر نہیں تو اس کی جگہ بھی کوئی نہیں "بس۔عجیب ضد تھی ۔یا شاید نہیں تھی !

وہ یاسیت سے اس کی کرسی کو دیکھ رہی تھی۔جب ہارون ناک کرتا اندر آیا۔ہالے سیدھی ہو بیٹھی۔ ہارون نے سیاہ بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی جینز پہن رکھی تھی۔سرمئی آنکھوں میں تفکر لیے وہ آگے آیا ہالے کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھا۔

"یہ سب کب تک چلے گا ؟"وہ سیدھا مدعے پہ آیا تھا۔"تم عمر سے بات تو کر کے دیکھ سکتی ہو۔اس طرح اس سے ناراض ہو کر بد گمان ہو کر بیٹھ جانا آخر تم یہ سب کب چھوڑو گی۔"ہالے نے تکان سے اس کو دیکھا۔

" تم سے کس نے کہا میں اس سے ناراض یا پھر بد گمان ہوں ؟"اس کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔ہارون شاہد حسین میں لوگوں کی greyness پہ ناراض نہیں ہوا کرتی۔جج نہیں کرتی۔بد گمان نہیں ہوتی۔کیونکہ میں ان کی جگہ خود کو رکھ لیتی ہوں۔اور ہالے سلطان سے زیادہ گرے کون ہے ؟"ہارون متعجب سا اسے دیکھے گیا۔ہالے کہہ رہی تھی۔

"ساری دنیا چاہتی تھی عمر مجھے چھوڑ دے، میں عمر کو چھوڑ دوں، دور کہیں میں بھی یہی چاہتی تھی۔اور اب بھی چاہتی ہوں۔"اس نے اپنے الفاظ پہ زور دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے چھوڑنا مشکل ہوتا گیا۔"اس کے لہجے میں اداسی گھلنے لگی۔" ہارون وہ بہت اچھا ہے۔شاندار ہے۔میں اسے ڈیزرو نہیں کرتی۔اس کو چھوڑنا بد گمانی نہیں ناراضگی نہیں ہے۔"بہانہ "ہے۔مجھے اسے چھوڑنے کے لیے بہانہ چاہیے تھا۔جو کہ مجھے مل گیا۔اور اب میں اس بہانے کو لے کر ساری زندگی اس کے بغیر رہ سکتی ہوں۔جس تعلق نے ٹوٹنا ہی ہو اس کے لیے کیا محنت کرنا۔اور میں جان گئی ہوں ہیپی انڈینگز بس کہانیوں میں ہوتی ہیں۔"اس نے سر جھٹکا تھا۔

یہ وہ وقت تھا جب ہارون خود غرض ہو سکتا تھا، لالچی ہو سکتا تھا، اپنے لیے بس اپنے لیے سوچ سکتا تھا۔ عمر کے بعد ہالے اسی کو ملتی ، لیکن اس نے ایک نظر ہالے کی آنکھوں کی اداسی دیکھی ،کیا وہ ان آنکھوں کو ساری زندگی اداس دیکھ سکتا تھا ؟اسی لمحے سارے فیصلے ہو گئے تھے۔

"تم عمر کو ایک چانس دو ہالے۔اسے معراج انکل نے تمہارے لیے چنا تھا۔"وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا تھا۔اور جو با وقار ہوں ،جو مخلص ہوں، انہیں بات کرتے وقت نظر جھکانی نہیں پڑتی۔

ہالے چند ثانیے اسے دیکھتی رہی ، پھر کرسی سے ٹیک لگا لی ، تھک کر ،ہار کر۔

"اسے بابا نے میرے لیے تب چنا تھا۔جب ہالے کی زندگی میں ہیرے کھانا اور فیشن تھا۔اب کی ہالے گھر سے بھاگی ہوئی، داغدار اور ٹراماٹک ہے۔عمر کے ساتھ چلتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے مجھے۔وہ کون ہے اور میں کون ؟"اس کی آواز مغموم تھی۔"میں کوئی low self esteem کی عورت نہیں ہوں ۔لیکن اپنا مقام میں جانتی ہوں۔آج وہ میرے ساتھ خوش ہے۔کل بیزار ہو جائے گا۔کہانی کی ٹریجک اینڈنگز ہمیشہ میرا دل توڑ دیتی ہیں۔اب کی بار دل نہیں تڑوانا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کچھ اور بھی کہہ رہی تھی ،لیکن ان دونوں کو یہاں چھوڑ کر اگر ہم عمر حیات کی طرف آئیں، تو وہ کراچی کے ایک مشہور ہسپتال کی راہ داریوں میں دیوانہ وار بھاگ رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ بے جان تھی، جسم لرز رہا تھا۔بالآخر وہ آئی سی یو نمبر چار کے باہر رکا۔اسی لمحے اندر سے سفید کوٹ پہنے پینتیس چھتیس برس کی ڈاکٹر باہر آئی۔عمر کو دیکھ کے اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"آپ کی مدر کی کنڈیشن بہت خراب ہے۔ہمیں سرجری کرنی ہوگی آپ پیپرز سائن کر دیں۔"وہ عجلت میں لگتی تھی۔عمر کو لگا تھا کوئی اس کی روح کھینچ رہا تھا۔اتنی تکلیف آج تک نہیں ہوئی تھی۔

وہ خود کو گھسیٹتے ہوئے ان کے ساتھ گیا تھا۔کس پیپر پہ کیا لکھا تھا۔سائن کہاں کرنا تھا ،اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔دل بند ہو رہا تھا اسے لگا تھا وہ اپنی اسی بھاری جسامت سمیت بے ہوش ہو کر گرے گا۔آج تک اپنی ماں کو تکلیف میں دیکھا تھا ،آج اسی ماں کے لیے خود تکلیف میں تھا۔

ڈاکٹر نے سائن لیے ،اور جب وہ جانے کے لیے مڑیں تو عمر حیات نے آہستگی سے ان کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔نہ اس وقت وہ عورت تھی ،نہ وہ مرد، وہ بس ڈاکٹر تھی۔اور عمر مریض کا واحد خاندان۔!!

"میری اماں۔۔۔"اس کے لبوں سے بدقت نکلا تھا۔"میں نے۔ان کے ساتھ غلط کیا ہے ، بہت غلط۔" وہ ان کے ہاتھ پکڑے سر جھکا کر کہہ رہا تھا۔۔آنکھیں رونا چاہتی تھیں ، لیکن وہ نہیں رویا سارے آنسو دل پہ گر رہے تھے۔اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔آنکھیں شاکی ،مردہ تھیں۔

"پلیز ان کو مرنے مت دینا ڈاکٹر۔"وہ بے بسی، بے چارگی سے بولا۔حلق دکھ رہا تھا ٹانگیں شل تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان کو زندہ رکھ لینا پلیز۔"ڈاکٹر نے اس کے ہاتھ تھپکے اور باہر نکل گئیں۔اب کے کوئی اور ڈاکٹر اندر آیا تھا۔وہ عمر سے بل کے متعلق بات کر رہا تھا۔عمر نے غائب دماغی سے اسے دیکھا۔اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا، کان سن تھے کوئی آواز سماعت کا حصہ نہیں بن رہی تھی۔وہ بس ٹکر ٹکر ڈاکٹر کا چہرہ دیکھے گیا۔

"سر میں آپ سے کہہ رہا ہوں بل جمع کرا دیں تاکہ ہم ٹریٹمنٹ شروع کر سکیں۔" اب کے آوازیں واضح ہوئیں۔عمر کا چہرہ خون چھلکانے لگا۔وہ اسے کیبن سے نکال کر راہداریوں میں گھسیٹ لایا۔اس نے راہداری میں ہی آس پاس گزرتے ڈاکٹرز کی پرواہ کیے بغیر اس آدمی کا گریبان پکڑ کر اسے دیوار سے لگایا۔"پیسے لوگے پہلے ہاں تاکہ میں یہاں سے جاؤں اور تم میرے پیچھے میری ماں کو مار دو۔"وہ دبی دبی آواز میں غرآیا تھا۔وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگتا تھا۔ڈاکٹر کھانسنے لگا تھا۔لیکن عمر اسے چھوڑنے پہ تیار کہاں تھا ؟جمے ہوئے ہاتھ کے مکے ڈاکٹر کے چہرے پہ رسید کرتے ہوئے اس کے انداز میں پرانا غصہ تھا۔

"تم لوگ یہی کرتے ہو پہلے مجھے بھیج کر میرے جج صاحب کو مار دیا۔اور اب میری ماں کو مارنا چاہتے ہو ۔میں نہیں جاؤں گا۔یہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلوں گا۔میری اماں کو مارنے نہیں دوں گا تمھیں۔" وہ اب بلند آواز میں چیخ رہا تھا۔چلا رہا تھا۔

کئی لوگوں نے اسے تھام رکھا تھا۔ورنہ اب تک وہ ڈاکٹر کے ٹکڑے کر چکا ہوتا۔کافی تگ و دو کے بعد وہ اسے ڈاکٹر سے دور ہٹا چکے تھے۔عمر کی آنکھیں اب بھی سرخ تھیں۔وہ زخمی شیر کی طرح سب کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گھور رہا تھا۔اسی اثنا میں ایک عمر رسیدہ ڈاکٹر آتے دکھائی دیئے شاید کوئی انہیں بلا لایا تھا۔وہ عمر کے قریب آکر رکے پھر ترحم سے اس کو دیکھا وہ ڈسٹرب اور ڈرا ہوا لگتا تھا۔سرخ آنکھیں کسی بچے کی سہمی آنکھیں لگتی تھیں۔

وہ عمر کے بالکل قریب آکر رکے، اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا ،پھر نرمی سے گویا ہوئے۔"دیکھیں سر جس طرح آپ پولیس والے بغیر ایف آئی آر کے کام نہیں کرتے۔اسی طرح ہم بغیر پے منٹ کے کام نہیں کرتے۔"

"لیکن میں یہاں سے گیا تو یہ میری ماں کو مار دیں گے۔"وہ بے بسی سے بولا۔

ڈاکٹر نے اس کے گردن میں ہاتھ ڈالا۔"آپ مت جاؤ، لیکن کسی کو بلا تو سکتے ہو ناں ،تب تک آپ کی ماں کا علاج میری گارنٹی پہ ہوگا۔"اب کے عمر کی آنکھوں کی بے چینی کم ہوئی، تنے اعصاب ڈھیلے پڑے اس نے سر اثبات میں ہلادیا۔۔

"میں انتظام کرواتا ہوں بس میری ماں کو بچا لیجیے۔"بوڑھے ڈاکٹر نے اس کا کندھا تھپکا۔اب کے عمر آئی سی یو کے باہر ٹہلتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ہسپتال کی ٹھنڈی راہداریوں کو چھوڑ کہ بینز بلاسم کے کونے والی میز کی طرف جاؤ تو ہارون شاہد کا فون تھرتھرایا تھا۔اس نے کال پک کی۔

"تمھارے پاس جتنے بھی پیسے ہیں سب ایک بیگ میں ڈالو ،اور دس منٹ کے اندر اندر سٹی ہسپتال آؤ۔" خالص روبوٹک انداز۔

ہارون شاہد کی بھنویں سکڑیں تھیں۔"میں تمہارا۔۔۔۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری اماں آئی سی یو میں ہیں ہارون۔"اب کے اس کی آواز میں کچھ تھا کہ ٹھٹکا جائے۔ہارون شاہد نے اب کے کچھ بھی کہے بغیر فون کاٹا تھا۔

رات کا آخری پہر ہو یا دن کا جلتا اجالا ہارون شاہد خود کو پکارنے والوں کو "**ناں** "نہیں کیا کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہیم مرزا کے گھر میں آج ملازمین کی خاصی چہل پہل تھی، وجہ آج شام ہونے والی ایک خاص پارٹی تھی۔ایسے میں اگر ہم لان میں کام کرتے لوگوں کو چھوڑ اوپری منزل کی طرف آئیں، تو دائیں جانب یاقوت مرزا کا کمرہ تھا۔جس کا دروازہ دھکیل کر وہ ابھی ابھی اندر داخل ہوا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔چال میں لڑکھڑاہٹ ، وہ ساری ساری رات گھر نہیں آیا کرتا تھا۔کبھی دوپہر کے ایک بجے آتا کبھی دو بجے۔اور پھر شام تک پڑا سوتا رہتا، پھر آٹھ بجے کے قریب اٹھ جاتا۔اور کہیں چلا جاتا۔نرمین کمرے میں کسی بے ضرر سامان کی طرح پڑی رہتی۔وہ جب بھی اسے بات کرنے کی یا اس کے پاس بیٹھنے کی کوشش کرتا۔اسے دورے پڑتے تھے۔تنگ آ کر یاقوت نے اس سے بات تک کرنا چھوڑ رکھا تھا۔

اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں آیا تو نرمین بیڈ پہ کروٹ کے بل لیٹی تھی۔اے سی آن تھا اور ہلکا اندھیرا یاقوت نے ہاتھ مار کر سارے کمرے کو روشن کیا۔وہ ہمیشہ کی طرح وجیہہ لگ رہا تھا۔چند پل وہ اسی طرح کھڑے ہو کر نرمین کو دیکھتا رہا، جانے ایسا کیا تھا اس لڑکی میں کہ دل چاہتا تھا اس سے باتیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کی جائیں ،اس کے قریب بیٹھا جائے ،اس کی سنی جائے اور اپنی سنائی جائے ،لیکن ایک وہ تھی۔وہ گہری سانس بھرتا ،چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب آ بیٹھا۔

"تمہارا کیا پرابلم ہے نیرو ؟"وہ نرمی سے استفسار کر رہا تھا۔"میں تمھارے ساتھ جتنا اچھا رہنے کی کوشش کرتا ہوں تم اتنا روڈ ہوتی ہو۔تمھیں کیا لگتا ہے مجھے لڑکیوں کی کمی ہے ؟"

اب کے وہ کہنی کے بل اٹھ بیٹھی سبز ویران آنکھوں سے یاقوت کو دیکھا۔ اور پھر اس کی آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر گرے۔وہ اسے دیکھے گئی ،بغیر کچھ کہے دیکھے گئی۔

"اب کچھ بولو بھی ؟"تم مجھے بتاؤ نیرو اگر تمھیں کچھ چاہیے۔کچھ کہنا ہے؟ آفٹر آل یو آر مائی وائف۔" اس کی آواز بے حد نرم تھی۔آنکھوں میں تفکر، شاید ہی کسی نے یاقوت کو اتنا نرم پہلے کبھی دیکھا ہو۔ کھنڈر زرد چہرہ ، اندر کو دھنسی آنکھیں ،وہ پژ مردہ لگتی تھی۔

"میرا قصور کیا تھا یاقوت ؟"وہ بولی تو اس کی آواز کھوکھلی تھی۔بے جان سی۔"میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا ؟کیا میں بھائی اور تمھارے درمیان آئی تھی ؟کیا میں نے کبھی تمھارے ساتھ کچھ برا کیا تھا ؟کیا میں وہی نہیں ہوں جو بچپن سے تمھارے زخموں پہ مرہم رکھا کرتی تھی ؟میں نے تو کبھی تمھیں ہرٹ نہیں کیا۔کیا کبھی کیا ؟"یاقوت کی گردن بے اختیار نفی میں ہلی تھی۔

"میں وہ ہوں جو تمھارے ہوم ورک کر دیا کرتی تھی، میں وہ ہوں جو اسکول میں اپنا لنچ بھی تمھیں کھلا دیا کرتی تھی، تمھارے لیے جھوٹ بولتی تھی، تمھارے لیے سچ بولتی تھی۔لیکن میں ہر دفع تمھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہرٹ ہونے سے بچا لیتی تھی۔کیا میں ایسا نہیں کرتی تھی ؟"وہ بہتے آنسوؤں اور دکھتے ہوئے حلق کے ساتھ بول رہی تھی اس کا چہرہ گیلا تھا یاقوت نے نظریں چرائیں۔

"تمھیں پتہ ہے میرا قصور کیا ہے یاقوت ؟"وہ اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے پوچھ رہی تھی ۔چند پل خاموشی سے بیتے، سرخ اینٹوں والی دیواریں اس کے بولنے کی منتظر رہیں۔"میرا قصور یہ تھا کہ میں نے تم سے محبت کی۔"

یاقوت نے کرنٹ کھا کراس کو دیکھا تھا، نرمین نے پلکیں جھپکا کر اس کی یقین دہانی کروائی۔"ہاں میں نے تم سے محبت کی تھی۔ساری دنیا سے زیادہ، ہر شخص سے زیادہ ،بچپن سے لے کر آج تک تم میرے واحد دوست رہے ہو ،اور میں نے بس تم سے محبت کی ہے۔"وہ اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔اس کے الفاظ غیر واضح ہونے لگے تھے۔یاقوت اب تک سن تھا شل تھا۔

نرمین نے روتے ہوئے اس کے بازو پہ سر رکھ دیا۔اس کا پورا وجود ہچکولے کھا رہا تھا۔آج یاقوت کو لگا تھا شاید کچھ غلط ہو گیا ہے۔کچھ تھا جو فکس نہیں ہو سکتا۔

"میں تم سے آج بھی محبت کرتی ہوں۔لیکن میں تمہاری عزت نہیں کرتی۔میں خود سے نفرت کرتی ہوں۔کیونکہ میں نے تم سے محبت کی۔میں ساری زندگی اس گلٹ میں رہوں گی کہ میں نے تم سے محبت کی۔میں ساری زندگی تمہاری عزت نہیں کروں گی۔میں ساری زندگی تمہاری وفادار نہیں بن سکوں گی۔تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا یاقوت تم نے میرے ساتھ بہت ظلم کیا ہے۔میں تمھیں معاف نہیں کروں گی۔"اب کے وہ بے بسی سے رو رہی تھی۔آنکھیں اس کے بازو پہ رکھے وہ بری طرح رو رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھی۔چند پل یاقوت شش و پنج میں مبتلا رہا، پھر اس نے آہستگی سے نرمین کو خود سے دور کیا۔اس کی آنکھیں اب کے فرش پہ مرکوز تھیں۔صاف ظاہر تھا کہ وہ نظر نہیں ملا رہا تھا۔

"اگر تمہارا بھائی میرے ساتھ وہ سب کچھ نہ کرتا تو یہ سب نہ ہوتا۔"وہ تلخی سے کہہ کر اٹھا اور باتھ روم میں گھس گیا۔شاید وہ منظر سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔پیچھے نرمین بے بسی اور نفرت سے باتھ روم کے دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہسپتال کا ٹھنڈا بے رحم فرش آج عمر کو بے جان محسوس ہو رہا تھا۔وہ بس بے قرار نظریں آئی سی یو کے دروازے پہ جمائے بیٹھا تھا۔ساتھ ایک سفری بیگ میں پیسوں کی گڈیاں تھیں۔جو کہ ہارون لایا تھا۔ عمر کے بال بکھرے تھے، آنکھیں سرخ، ٹانگ اضطرابی کیفیت میں جھلاتے ہوئے وہ کوئی پاگل لگ رہا تھا۔ہر آتے جاتے سے لڑتا ہوا وہ کسی کو بھی آئی سی یو کے اندر جانے نہیں دے رہا تھا۔نہ کوئی نرس، نہ کوئی دوسرا ڈاکٹر وہ خوف زدہ تھا، بے چین تھا۔صبح سے اب تک ہارون ہی باہر کی بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔اسی لمحے آئی سی یو کا دروازہ کھلا ،اور ایک میل نرس باہر آیا۔وہ شاید کوئی اوزار یا کوئی ادویات لینے گیا تھا۔چند لمحوں بعد وہ واپس آتا دکھائی دیا۔عمر جھپٹنے کے انداز میں اٹھا تھا۔اور اس کا کالر جکڑ لیا۔ راہداری میں ذرا فاصلے پہ کھڑے ہارون نے اس کو دیکھا تھا۔وہ دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔

"کون ہو تم کس نے بھیجا ہے تمھیں ؟"وہ نرس کا گریبان جکڑے جنونی سا بنا ہوا تھا۔قوی امکان یہی تھا اسے مریض سمیت ہسپتال سے نکال دیا جاتا ہارون نے بہ مشکل نرس کو چھڑوایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو کیا ؟"اب وہ اسے جھڑک رہا تھا۔عمر اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ بس دروازے کو دیکھ رہا تھا۔وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس دروازے سے نظر نہیں ہٹا سکتا تھا۔یہ کیسی بے بسی تھی کیسا جنون تھا ؟

"عمر اگر تم یہی حرکتیں کرتے رہے تو ہسپتال والے ہمیں نکال دیں گے۔وہ پولیس بلوا لیں گے۔"ہارون فکرمندی سے کہہ رہا تھا۔

"یہ لوگ میری ماں کو مارنا چاہتے ہیں۔ہارون ، شمس آئے گا فروا بھی آئے گی اور وہ مار دیں گے۔"عمر اس کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔ہارون نے اس کو عجیب سی آنکھوں کے ساتھ دیکھا۔پھر یکدم اس نے جیسے سارا معملہ سمجھ لیا ہو۔۔

"تم ملے ہوئے ہو۔"وہ ہارون کی طرف انگلی کیے عجیب لہجے میں بول رہا تھا۔ہارون نے اسے اچھنبے سے دیکھا۔"تم ان سب کے ساتھ ملے ہوئے ہو۔تم چاہتے ہو میری اماں مر جائیں اور عمر اکیلا رہ جائے۔تم میری اماں کو مارنا چاہتے ہو۔"

ہارون نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی، دو موٹی موٹی گالیاں بلند آواز میں نکالیں۔اور وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔پیچھے عمر کو جیسے فرق ہی نہ پڑا ہو۔وہ ایک بار پھر سے اسی بکھری حالت میں ایک بار پھر بینچ پہ بیٹھ گیا۔نظریں گویا آئی سی یو کے دروازے پہ گاڑ دیں،اور خود کو انتظار کی سولی پہ ٹانگ دیا۔۔

انتظار کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔لیکن ہسپتال کے بینچ پہ بیٹھ کر اندر سے آنے والی اطلاع کا انتظار، دنیا کا سب سے بے رحم انتظار ہوتا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سےگروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شکریہ-----

دوپہر کے کوئی تین بج رہے تھے۔جب ہالے سلطان نے اپنی گاڑی ڈاکٹر روحی کے کلینک کے باہر پارک کی۔وہ کیفے حسن اور لیل کے حوالے کر آئی تھی۔

ڈاکٹر روحی کا آفس اس پہر خاموش پڑا تھا۔شاید وہ ہالے کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ دروازہ ناک کرتی وہ اندر آئی اندر داخل ہو کر آج اس نے دروازہ ہلکا سا کھلا رہنے دیا۔یہ اس کی مشق تھی وہ روز ایک ایک انچ آگے لاتے لاتے دروازہ بند کرتی جاتی تھی۔ہالے کو اس دن سے خوف آیا جب یہ دروازہ پورا بند ہو جاتا۔وہ آج ایک مرتبہ پھر اسی نیلے صوفے پہ بیٹھی تھی۔روحی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔آج کرتا نیلا تھا بازو اور گلے کی چین اور بینڈز ویسے ہی تھے۔

"سو آج ہم virtual therapy کے لیے جائیں گے اوکے ؟"

(virtual therapy میں مریض کی آنکھوں کے آگے ایک جدید قسم کا چشمہ لگایا جاتا ہے۔ویسا ماسک جیسا تم نے کبھی کسی سوئمر کی آنکھوں پہ لگے ہوئے دیکھا ہو گا جب وہ سمندر میں تیرتا ہے۔اس چشمے کے دہانے پہ موبائل میں ایک ویڈیو چلا کر رکھی جاتی ہے۔اگر مریض اندھیرے سے خوف زدہ ہے ،تو ویڈیو میں پہلے ہلکا اندھیرا آئے گا۔پھر ذرا گہرا، اور پھر گھٹا ٹوپ اندھیرا ،جب مریض گھٹا ٹوپ اندھیرے تک کا سفر طے کر لیتا ہے، تب وہ ٹھیک ہونے لگتا ہے۔ہالے کے کیس میں ایک بند جگہوں والی ویڈیو چلائی جانی تھی۔)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈاکٹر روحی اپنی جگہ سے اٹھیں ، اور اپنے میز تک گئیں۔میز کی اوپری سطح پہ رکھا ڈبا اٹھایا، اور ہالے تک واپس آئیں ہالے کے تاثرات میں خوف گھلتا جا رہا تھا۔گردن اور چہرہ پسینے سے تر ہوتا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر روحی نے چشمہ نکالا ہالے کی ہتھیلیاں پسینے سے بھرنے لگیں۔ روحی نے چشمہ اس کی آنکھوں پہ لگایا۔اور اس کے بالوں کے اوپر چپ بند کر دی۔

"میں آپ کو ٹروتھ سرم دوں گی ، کیونکہ آپ اپنے پچھلے سیشنز میں جھوٹ بولتی رہی ہیں۔"وہ ہالے کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھیں۔

"اب کی بار کوئی جھوٹ مت بولنا جہاں دم گھٹے جہاں ڈر لگے فورا بتانا اوکے ؟"

"اوکے" ہالے نے آہستہ سے کہا، اس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔روحی اب ہالے کے سامنے آ کر بیٹھی۔ویڈیو چل رہی تھی۔اسی لمحے غزالہ روحی نے ایک انجکشن ہالے کے بازو میں لگا دیا۔وہ ویڈیو دیکھتے وقت اتنی ڈری اور خوف زدہ تھی، کہ سوئی کی چبھن محسوس ہی نہ کر سکی۔

وہ ٹروتھ سرم تھا جو اسے انجیکٹ کیا جا چکا تھا۔یہ کیا انتہائی غیر پروفیشنل تھا کیا سرم کا انجیکٹ ہونا ؟اونہوں ڈوز کا ہیوی ہونا۔لیکن ڈاکٹرز کے لیے ان کے مریض کی جان سے زیادہ اہم کچھ نہیں ہوتا۔سو یہ جسٹیفائیڈ تھا۔سکرین پہ منظر ابھر ابھر کر آ رہے تھے۔سب سے پہلے ایک بڑا گھر آیا۔پھر ویڈیو میں گھر کے اندر کے مناظر تھے۔وہ بے حد تنگ جگہ تھی۔جہاں ویڈیو میں دکھایا جا سکتا تھا، کہ کوئی اندر کمرے میں گیا ہے۔اور پھر کمرے کا دروازہ بند ہوا۔ہالے کا سانس اب کے اکھڑنے لگا تھا وہ پینک کرنے لگی تھی۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس دن اس کلاس میں تمھیں کس نے بند کیا تھا ہالے ؟"اس نے ٹروتھ سرم کی اجازت دی تھی لیکن یہاں سوال بدلے جا چکے تھے۔وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی ،اس کی ڈاکٹر اس کی مسیحا۔وہ چیخنے لگی تھی۔دروازے کھولنے کی دہائی دے رہی تھی۔ڈاکٹر روحی اس کے سامنے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ایک ہی سوال کر رہی تھی۔"اس دن وہاں اس کلاس میں تمھیں بند کرنے والا کون تھا ؟"

ویڈیو میں تنگ جگہ مزید تنگ ہوتی جا رہی تھی۔ہالے کا حلق خشک ہو رہا تھا۔

"تمہاری کہانی کا ولن کون ہے ہالے ؟"پر سکون ٹھنڈا لہجہ۔

"اس کو ہٹاؤ نکالو اسے دروازہ کھولو باہر نکالو۔"وہ چیخ رہی تھی۔

"اس دن دروازہ کس نے بند کیا تھا ہالے ؟"اور ہالے نے چیخ کر جواب دے دیا تھا۔ اگلے لمحے روحی نے اس کی آنکھوں سے موبائل ہٹا لیا۔ہالے گردن جھکائے زور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔گہرے سانس لینے لگی ،اور بے اختیار پچھتانے بھی لگی۔

وہ نام جو اپنے منہ سے نہ نکالنے کا وعدہ کر چکی تھی وہ آج کیسے نکل گیا۔

تین راتیں تین دن بعد

ہسپتال کی سفید سیاہ راہداریاں سنسان تھیں۔عمر حیات اسی بینچ پہ بیٹھا تھا۔اس کی آنکھیں سوجھ گئی تھیں ۔بری طرح، سرخ بھی تھیں۔ہارون اس کے ساتھ بینچ پہ بیٹھا تھا۔وہ تین راتوں سے صرف کافی کے کپ پی ،اور سینڈ وچز کھا رہا تھا۔وہ تین دنوں سے یہاں سے ہلا تک نہیں تھا۔ہارون کوئی لاکھ مرتبہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے زیادہ اس سے کہہ چکا تھا کہ وہ گھر جائے کپڑے بدلے، آرام کرے لیکن اس کی ایک ہی رٹ تھی ،میں چلا گیا تو یہ لوگ اماں کو مار دیں گے۔

نفیسہ حیات کا کراچی آتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔جس کی چوٹیں گہری تھیں۔لیکن اب ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔آج ان کو مکمل ہوش بھی آگیا تھا۔عمر کی اب بھی ہمّت نہیں تھی ،کہ وہ ان کا سامنا کرتا ہارون نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اس کے گھٹنے پہ ہاتھ رکھا۔

"میں نہیں جانتا تمہارے اور تمہاری ماں کے درمیان کیا مسئلہ ہے۔اس نے ہلکی آواز میں کہنا شروع کیا" لیکن وہ بار بار تمہارا نام لیتی ہیں۔۔۔میں کل رات ان کے پاس بیٹھا تھا۔وہ مسلسل تمہارا نام لیتی رہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ مجھے کسی گیم کا بتا رہی تھیں۔جو وہ تمھارے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔"

عمر ان حالات میں بھی مسکرایا تھا۔اسے وہ کھیل اچھی طرح یاد تھا۔وہ گھر کے جالی دار پردوں کے پیچھے چھپ جاتا تھا۔اور نفیسہ اسے ڈھونڈتی تھیں۔پھر جب وہ اسے ڈھونڈ کر پردے کے پاس پہنچ جاتیں تب عمر کھانستا تھا وہ پوچھتی تھیں۔"کون ہے ؟"

جواب آتا تھا۔"میں عمر۔"

"عمر کون ؟"وہ ایک بار پھر پوچھتیں۔

"آپ کا بیٹا۔"اور پھر عمر پردہ کھول کر باہر نکل آتا۔نفیسہ ہر دفع اسے گلے لگا لیتی تھیں۔دس سال کی عمر تک وہ یہ کھیل کھیلتا رہا تھا۔لیکن وہ ماضی تھا حال میں ہارون کہہ رہا تھا۔ "ان کے ذہن پہ زور پڑ رہا ہے عمر۔تم ایک بار صرف ایک بار ان کو اپنا چہرہ تو دکھا ہی سکتے ہو۔ماؤں کے دل نرم ہوتے ہیں۔وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معاف کر دیا کرتی ہیں۔خود کو ایک چانس دو۔"ہارون نرمی سے کہہ کر اٹھ گیا۔اسے نفیسہ کی کچھ دوائیں لانی تھی۔عمر کے لیے کچھ کھانے کو لانا تھا۔وہ چلا گیا تو عمر نے سر ہاتھوں میں گرا دیا۔گیارہ سال گزر گئے تھے، ان دونوں کے درمیان گیارہ سال آ گئے تھے۔کیا وہ ان کا سامنا کر سکتا تھا ؟کافی دیر تک وہ اسی طرح سر گرائے بیٹھا رہا۔باہر پھیلی رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔بالآخر وہ اٹھا تھا لرزتے قدم دروازے کی جانب موڑے پس منظر میں کئی آوازیں گونجیں ،جنہیں وہ نظر انداز کر گیا۔

وہ دروازہ دھکیل کر اندر آیا۔پاؤں من من بھر کے ہو رہے تھے۔اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔اور اس کا دل دھک سے رہ گیا۔گیارہ سال! گیارہ سال میں اس کا ہجر اس کی ماں کو کھا گیا تھا۔وہ بوڑھی ہو گئی تھیں۔بال کنپٹیوں سے سفید ،چہرہ جھریوں زدہ ،عمر کا دل کیا تھا دھاڑے مار مار کر روئے، یہ اس نے کیا کر دیا تھا؟

وہ بیڈ کے تکیوں پہ سر گرائے گردن موڑے اسے دیکھ رہی تھیں۔یک ٹک پلک جھپکے بغیر۔ان کی آنکھیں بھی نم ہوئیں تھیں۔لیکن مجال ہے جو آنسو گرا ہو۔ان کے آگے کھڑا یہ نوجوان لڑکا آنکھوں کی نمی کے باعث دھندلا نظر آ رہا تھا۔نفیسہ نے پلکیں جھپکیں، ایک آنسو کنپٹی میں جزب ہو گیا۔وہ واضح نظر آنے لگا، کتنے سالوں سے وہ اسے نہیں دیکھ سکی تھیں۔کتنے سال وہ اسے محسوس نہیں کر سکی تھیں ۔ان کی آنکھوں سے آنسو گرتے جا رہے تھے۔لیکن انہوں نے ایک لمحے کو بھی اس بت بنے شخص سے نظر نہیں ہٹائی وہ غائب ہی نہ ہو جائے۔۔۔اسے غائب ہونے کی عادت جو تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

برف کے مجسمے نے اپنے قدم بڑھائے۔چھوٹے چھوٹے، پشیمان قدم۔نفیسہ سانس روکے اسے اپنے قریب آتے دیکھتی رہیں۔وہ ان کے بالکل قریب آ کر رکا، ان کو لگا تھا وہ اب سانس نہیں لے سکیں گی۔وہ اسے گلے لگا کر محسوس کرنا چاہتی تھیں۔عمر کے ہاتھ پکڑ کر انہیں چومنا چاہتی تھیں۔لیکن ان کے بیچ گیارہ سال آ چکے تھے۔وہ اس فاصلے کو طے نہیں کر سکیں ، شاید وہ واقعی ضدی عورت تھیں۔عمر ان کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا۔کچھ پل بیتے کچھ گھڑیاں گزریں۔

"آپ ٹھیک ہیں ؟"وہ بدقت کہہ سکا۔اسے معافی مانگنی چاہیے تھی۔اسے شرمندہ ہونا چاہیے تھا۔لیکن اسے حق نہیں تھا۔ان کے بیچ واقعی گیارہ سال آ چکے تھے۔۔۔۔

"میں اب ٹھیک ہوں۔"وہ بولیں تو ان کی آواز زکام زدہ تھی۔عمر گردن جھکائے بیٹھا رہا۔گردنیں اٹھانے کو ہمت چاہیے ہوتی ہے۔

دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔نفیسہ نے انتظار کیا کہ وہ معافی مانگے۔عمر نے انتظار کیا کہ وہ اس پہ طنز کریں۔کافی دیر کی خاموشی کے بعد عمر نے دوبارہ ہمت کی تھی۔

"آپ میرے ساتھ میرے گھر چلیں گی۔۔۔"وہ رکا۔"پلیز۔"انگریزی کے ایک لفظ کا اضافہ کیا۔نفیسہ چند ثانیے اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتی رہیں۔"میں تمھارے کہنے پہ تمھارے ساتھ کہیں بھی جا سکتی ہوں بیٹے۔"

اب کے عمر نے سر اٹھایا۔اس کی آنکھوں میں ممنونیت تھی، تشکر تھا۔نفیسہ نے ایک بھرپور نظر اس پہ ڈالی۔سیاہ سلوٹ زدہ شرٹ، بکھرے ہوئے سیاہ بال، سوجھی آنکھیں، بڑھی ہوئی شیو صاف ظاہر تھا وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کافی دن سے نہ اچھا کھا سکا تھا، نہ سو سکا تھا۔شدت سے ان کا دل چاہا تھا کہ اس کے ماتھے پہ بکھرے بالوں کو ہٹائیں۔لیکن گیارہ سال کوئی چھوٹا عرصہ نہیں ہوتا !!

"تم جاؤ فریش ہوجاؤ میرے ڈاکٹر سے مل لو پھر آنا جاؤ بچے۔"وہ انہیں ناں نہیں بول سکتا تھا۔وہ عمر حیات تھا تو وہ بھی اس کی ماں تھیں۔اسی لمحے ہارون اندر آیا اس کے ہاتھ میں کئی شاپرز تھے۔

"عمر ڈاکٹر طارق تمھیں اپنے کیبن میں بلا رہے ہیں۔"ہارون مصروف سا بولا۔ عمر نے ٹھہر کر اس کو دیکھا۔وہ کتنا بے ریا تھا۔تین دن سے وہ بس چند گھنٹوں کے لیے اپنے گھر گیا تھا۔بل، دوائیاں اس نے سب سنبھال رکھا تھا۔اگر وہ نہ ہوتا تو ہسپتال کا انتظامیہ عمر کو اٹھا کر باہر پھینکتا۔

"اب جاؤ بھی کارڈ لاؤں کیا "؟وہ تپا ہوا تھا۔عمر اٹھا، اس کا دل ہلکا تھا۔نفیسہ اس کے ساتھ جا رہی تھیں ۔اب اور کیا چاہیے تھا۔

وہ ہسپتال کے باتھ روم گیا، منہ ہاتھ دھویا، بال سیدھے کیے۔اب وہ بہتر لگ رہا تھا۔لیکن سوجی سرخ آنکھوں کا اب بھی کچھ نہ ہو سکا تھا۔

ڈاکٹر طارق کے کیبن میں اسے کوئی بیس منٹ لگے تھے۔وہ اسے نفیسہ کے متعلق چند ہدایات دے رہے تھے۔عمر غور سے سنتا رہا، پھر وہ اٹھ آیا۔نفیسہ کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اب کے وہ سر شار تھا ۔اس نے دروازہ دھکیلا اور اندر آیا لیکن۔۔۔۔

وہاں نہ بندہ تھا ،نہ بندے کی ذات۔نفیسہ وہاں نہیں تھیں۔وہ پاگل سا ہونے لگا۔اس کا دل رک رک کر چل رہا تھا۔جیسے ابھی بند ہوجائے گا۔کیا اس نے نفیسہ کو کھو دیا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ لرزتے قدموں سے بیڈ کی جانب آیا۔تکیے کے عین اوپر ایک اسٹکی نوٹ رکھا تھا۔عمر اس رائٹنگ کو ہزاروں میں بھی پہچانتا تھا۔

وہاں بس دو سطریں لکھی تھیں۔"جہاں چھوڑا تھا وہیں سے آ کر لے جاؤ۔تم نے کہا تھا میں ضدی عورت ہوں تو اب تم میری ضد دیکھو۔"مارے بے بسی کے عمر کا دل پھٹنے لگا۔تھا اس نے آج تک اپنی زندگی میں اتنی بے بسی محسوس نہیں کی تھی۔آج تک اسے نفیسہ کو ضدی کہنے پہ اتنا پچھتاوا نہیں ہوا تھا۔ساری دنیا ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسل گئی تھی۔اور وہ کچھ نہیں کر سکا تھا۔ماؤں کو اذیت دینے والوں کے حصے میں اتنی اذیت تو آنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہالے سلطان اس وقت اپنے گھر پہ تھی۔لاؤنج میں رکھے ایل شیپ صوفے کی پشت پہ سر رکھے، ہاتھوں میں کوئی ناول لیے بیٹھی وہ مطالعے میں غرق تھی۔حسن آج اپنے گھر تھا۔اور ہارون کو آنے سے وہ خود منع کر چکی تھی ،اکیلے رہنا اسے سیکھنا تھا۔

دفتعا لاؤنج کا دروازہ ہلکی سی آواز کے ساتھ کھلا تھا۔ہالے کا دل اچھل کر حلق میں آیا۔اس نے ڈرتے ڈرتے نظر اٹھا کر دیکھا، اور پھر اس کا دل دھک سے رہ گیا۔سامنے عمرحیات تھا۔لیکن کیا یہ واقعی عمر تھا ؟اس کی حالت اس کا حلیہ ہالے کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔وہ دروازے پہ ایستادہ بس اسے دیکھے گیا۔کتنے دنوں بعد دیکھ رہا تھا وہ اسے، اور کتنے دنوں کا کھویا سکون تھا ،جو اچانک واپس مل رہا تھا

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چند پل اسے دیکھتا رہا۔پھر چھوٹے چھوٹے شکستہ قدم لیتا آگے آیا ،ہالے سانس روکے پلک جھپکے بغیر اسے اپنے قریب آتے دیکھتی رہی۔وہ آہستگی سے اس کے پاس آ کر بیٹھا۔ ہالے نے سانس روک لیا، عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا۔کیا تھا جو آج اس کی آنکھوں میں نہیں تھا۔ ہالے چاہ کر بھی اس کی آنکھوں سے نظر نہیں ہٹا سکی۔عمر نے اس کے ہاتھ میں پکڑی کتاب نرمی سے لے لی۔لاؤنج کی زرد بتیوں کے درمیان ،وہ صوفے پہ اپنے قریب بیٹھی ہالے کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔کئی لمحے ،کئی سانسیں۔

پھر اس نے پیر لمبے کیے ،اور اپنا سر ہالے کی گود میں رکھ دیا۔جلتے دل کو اندر تک سکون مل گیا۔ہالے اب تک شل تھی۔وہ سمجھ ہی نہیں سکی یہ کیا ہوا ہے ؟

عمر اب کے چت ہو کر لیٹا ،یوں کہ اب وہ ہالے کی آنکھوں میں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اپنی اسی نرمی سے ہالے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"عمر تمھیں کیا ہوا ہے ؟"بالآخر وہ بول اٹھی۔کھوکھلی کھنکتی آواز ،وہ جسے اب تک یقین کرنا چاہتی تھی ،کہ اس کے اتنے قریب جو شخص تھا ،وہ عمر ہی تھا۔عمر نے بغیر کچھ کہے اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پہ رکھا ،اور آنکھیں بند کر لیں۔ہالے کے کانوں سے دھواں نکلا تھا۔اس کا چہرہ پوری طرح گلابی ہو گیا تھا۔

"میں تین دن سے نہیں سویا پلیز مجھے سونے دو۔"بس اتنا کہا تھا اس نے۔ کئی لمحے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا ،پہلے منظر دھندلا ہوا ،پھر دماغ غائب ،اور پھر ہالے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ،اس کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آنکھیں بند ہونے لگیں ،جو آخری منظر ان سیاہ آنکھوں نے دیکھا ،وہ اس کا پسندیدہ منظر تھا۔اور اگلے چند ہی منٹ میں وہ گہری نیند سو گیا۔تھا ہالے اب بھی شل تھی۔

کئی لمحے بعد اس نے عمر کو دیکھا۔وہ کسی بچے کی طرح سو رہا تھا۔گہری پر سکون نیند وہ اسے دیکھے گئی۔ اس کی پلکیں ،ناک ،اس کی بڑھی ہوئی شیو، وہ بگڑا بچا لگ رہا تھا۔ہالے نے اب کے گہری سانس لی، چاہے کچھ بھی ہو وہ اس کا شوہر تو تھا۔وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں کو ماتھے سے ہٹانے لگی۔ پھر نرمی سے آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر نے لگی۔وہ نیند میں بھی مزید پر سکون ہو گیا ۔۔باہر پھیلی رات اپنی سیاہی سمیٹے اب آگے کو پھیلنے لگی۔

اگلی صبح روشن تھی۔ہالے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے سو رہی تھی۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ دفعتاً وہ نیند میں کسمسائی، اسے اپنا ہاتھ جلتا محسوس ہوا۔پھر کبھی اسے اپنی ٹانگ جلتی محسوس ہوئی۔کافی دیر تک نظر انداز کرنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی۔مندی مندی آنکھوں سے یہاں، وہاں دیکھا۔پھر اپنی گود میں سوئے عمر حیات کو دیکھا۔وہ اب تک بے سدھ تھا۔ایک ہاتھ نیچے لٹک رہا تھا۔اور دوسرے ہاتھ میں اب بھی ہالے کا ہاتھ تھا۔اور اب ہالے کو احساس ہوا کہ اسے اپنا ہاتھ جلتا ہوا کیوں محسوس ہو رہا تھا۔عمر حیات بخار میں پھنک رہا تھا۔اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کر ہالے کو لگا جیسے جلتا توا چھو لیا ہو۔وہ بے اختیار پریشان ہو گئی۔اب اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ سو نہیں رہا وہ بے سدھ ہے۔اسی لمحے اس کا فون بجا نفیسہ کی کال تھی۔اس نے فوراً پک کی اور ،"آنٹی عمر کو بہت سخت بخار ہے۔"وہ ان کی سنے بغیر روانی میں اپنی کہہ گئی۔دوسری جانب نفیسہ کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب جب اس کا دل ٹوٹتا ہے اسے بخار ہو ہی جاتا ہے۔میں نے بھی اسی لیے کال کی تھی اس کا خیال رکھنا۔"ساتھ کال کاٹ بھی دی۔ہالے حیران رہ گئی۔خیر وہ گہری سانس بھرتی عمر کے سر کو نرمی سے کشن پہ رکھتی اٹھی ، بالوں کو گول مول جوڑے میں لپیٹا، اور کچن کی طرف آئی ،تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو ٹرے ہاتھ میں لے رکھی تھی۔ایک کپ چائے، پانی کا گلاس ،اور ٹیبلٹ ساتھ چھوٹی پلیٹ میں کچھ بسکٹ رکھے تھے۔اسے دوا دینے سے پہلے کچھ کھلانا تو ہو گا۔

وہ لاؤنج میں آئی تو عمر اٹھ بیٹھا تھا۔اس کی رنگت زرد تھی۔وہ نڈھال لگتا تھا۔اس نے گردن صوفے کی پشت پہ ڈھلکا رکھی تھی۔وہ جو مضبوط ستون کی طرح کھڑا رہتا تھا، آج ڈھے رہا تھا۔اور نہ جانے کیوں وہ ڈھے کر برا لگ رہا تھا۔ہالے اس کے قریب چلی آئی ٹرے کو چھوٹی میز پہ رکھا۔عمر خود ہی سیدھا ہو بیٹھا۔

"کچھ کھا لو پھر دوا لے لینا۔"ہالے نرمی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔عمر بغیر کچھ کہے آگے کو ہوا دوا کی پتی اٹھا کر دو گولیاں نکالیں۔ساتھ پانی کا گلاس اٹھا لیا دو گھونٹ پی کر واپس رکھا۔۔

"مجھے اتنی پرواہ کی عادت نہیں ہے تم میری عادتیں بگاڑ رہی ہو۔"وہ" آپ" سے "تم "پہ کیسے آگیا تھا ؟

ہالے نے تاسف سے اس کو دیکھا۔" کبھی تم مجھے آپ کہا کرتے تھے۔"اس کے لہجے میں واضح ملامت تھی۔عمر نے اسے نہیں دیکھا وہ اپنی جینز کی جیب سے موبائل نکال رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کوئی وقت تھا جب تمھیں عمر حیات پہ اعتبار ہوا کرتا تھا۔اس وقت کو ختم ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے ۔اب ہم دونوں اجنبی ہیں۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اس کا لہجہ اس کا انداز روبوٹک تھا۔ کوئی جذبہ کچھ بھی اسے چھو کر نہیں گزرا تھا۔

"کیا تم میرا ہاتھ کی چائے کو بھی انکار کرو گے ؟"وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولی۔عمر جو باہر جا رہا تھا ، تھم گیا۔سست روی سے گردن موڑ کر اس کو دیکھا ،پھر ٹرے میں رکھے چائے کے کپ کو، اور پھر وہ واپس آیا۔

"کون کمبخت ہالے سلطان کے ہاتھ کی چائے کو منع کر سکتا ہے۔"واپس صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ میں چائے کا مگ تھا۔ہالے نے پلیٹ میں رکھے بسکٹس میں سے ایک اٹھا کر اس کی جانب بڑھایا۔ ایک لمحے کو منظر بدل گیا کوئٹہ کی ٹھنڈی ہوائیں، پس منظر میں بجتی موسیقی، سبز چائے، رنگین میٹھی ٹکیاں ،سب کچھ منظر پہ غالب آنے لگا۔

ہالے نے سر جھٹکا تھا۔وہ اس کے ہاتھ سے بسکٹ لے چکا تھا۔اگلے چند منٹوں میں وہ اسے بسکٹ دیتی رہی، اور وہ چپ چاپ کھاتا رہا۔وہ کھا چکا، تو باقی بچی چائے حلق میں انڈیلتا رہا۔ایک مہینہ، ایک مہینہ اس نے چائے کافی کو بس عادت کے تحت پیا تھا۔یا پھر سنک کی نظر کیا تھا۔آج ایک ماہ بعد وہ چائے کو "چاہ "کے ساتھ پی رہا تھا۔کون کہتا ہے چائے بس ایک سادہ سا مشروب ہے ؟یہ امرت ہے اگر اسے بنانے والا انسان آپ کا پسندیدہ ہو ،یہ تیزاب بھی ہے ،اگر اسے پینے کی عادت کسی انسان کے ساتھ ہو ،اور پھر وہی انسان ساتھ نہ رہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے خاموشی سے اسے ٹھنڈی چائے حلق سے اتارتے دیکھتی رہی۔اس نے چائے پی کر مگ رکھا۔پھر ہالے کو دیکھا۔اور ہلکا سا مسکرایا اس کی آنکھیں آج اس کے ساتھ نہیں مسکرائیں تھیں۔گال کا گڑھا آج ویسا شوخ نہیں تھا۔

"میں چھت پہ چڑیوں کے لیے رکھے رکھے سارے برتن بھر کر رکھتا ہوں۔"اسے دیکھتے ہوئے آہستگی سے بولا۔"چڑیا اب بھی آتی ہیں، اور وہ ہڈ حرام کوا بھی۔"

"کیا میں یہ مان لوں کہ اب تم اس کوے سے نہیں جلتے ؟"ہالے نے مسکراہٹ دبائی۔عمر گردن جھکا کر ہنسا تھا ہالے بھی مسکرائی۔

"اب نہیں آتا وہ، اس کی اندر کی انا جاگ گئی ہے اب کما کر باگ دوڑ کر کے کھاتا ہو گا۔"اب کی بار ہالے زور سے ہنسی تھی۔وہ ایک بار پھر گردن اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔سکون سے سرشاری سے ،یا شاید کئی دن کی بے قراری سے۔

"میرے ہاتھ کا کھانا، لان کا صوفہ، چائے کافی کے مگ، چڑیا کوے مینہ سب تمھیں بہت مس کرتے ہیں۔"وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانک کر کہہ رہا تھا۔ہالے دلچسپی سے اسے دیکھ رہی تھی۔"سب سے زیادہ کون مس کرتا ہے ؟"

"میں۔۔۔"عمر کے برجستگی سے کہنے پہ ہالے ٹھہر سی گئی۔عمر کی نظریں اب تک اس پہ ٹکی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم مجھے مس نہیں کرتیں ؟"وہ شکوہ کناں لہجے میں بولا تو ہالے کے چہرے پہ سایہ سا لہرایا۔"میرا کیفے، میرا کیش، میری کافی ،کا بھرا ہوا مگ اور میری cravings تمھیں بہت مس کرتی ہیں۔"وہ فرش پہ نظریں جما کر بولی۔حلق میں پھندہ سا اٹک رہا تھا۔

"سب سے زیادہ کون مس کرتا ہے ؟"اس نے سوال کیا تھا۔ہالے نے کچھ کہنے کو منہ کھولا جب عمر کے تاثرات دیکھ کہ ٹھٹک گئی۔وہ اپنا گلا پکڑے بری طرح تکلیف میں لگتا تھا۔کبھی سینہ مسل رہا تھا، تو کبھی گلا، اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔آنکھیں جیسے باہر ابل رہی ہوں۔وہ شدید تکلیف میں تھا۔یوں جیسے کسی نے اس کے گلے میں تیزاب ڈال دیا ہو۔ہالے سن سی بیٹھی تھی وہ quick reaction نہیں دیا کرتی تھی۔عمر نیچے فرش پہ بیٹھ گیا تھا۔ہالے نے دیکھا اس کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔وہ مرنے والا ہو رہا تھا۔

"چائے۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔کیا تھا ؟"وہ فرش پہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تکلیف سے پوچھ رہا تھا۔ہالے اب تک شل تھی۔عمر بدقت اٹھا، جھک کر اس کے دونوں بازوؤں کو جھنجھوڑا، اس کے ہاتھ لرز رہے تھے جان ہوا ہو رہی تھی۔

"کون سے بسکٹ تھے ؟کیا تھا ان میں ؟"وہ مارے تکلیف کے چند الفاظ بھی بڑی دقت سے کہہ رہا تھا ۔اسے دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے وہ اب زندہ نہیں رہ پائے گا۔

"پینٹ بسکٹ تھے میں شہر کی سب سے بڑی بیکری سے لائی تھی۔"عمر نے کراہ کر آنکھیں میچ لی تھیں ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے peanut سے الرجی ہے۔"وہ بولا تو اس کی آواز میں تکلیف واضح تھی۔یوں لگتا تھا جیسے وہ بہ مشکل ضبط کیے ہوئے تھا۔

ہالے نم ہوتی آنکھوں سے اٹھی، عمر کا بازو اپنے کندھے پہ ڈالا ،وہ کبھی کسی اور وقت میں بھی اس کا بازو اسی طرح کندھے پہ ڈالے لے گئی تھی۔"تم ٹھیک ہو جاؤ گے یہ تسلی نئی نہیں تھی۔"

وہ کب گاڑی تک آئے، کب ہسپتال پہنچے عمر کو سب ٹکڑوں میں یاد تھا۔اس کے ذہن پہ ایک آخری یاداشت بنی وہ ڈاکٹر سے اس کے لیے لڑ رہی تھی۔وہ اسے سوسائیڈ کیس کہہ رہے تھے ،علاج نہ کرنے کا کہہ رہے تھے۔

"شوہر ہے میرا ایسے کیسے نہیں کریں گے آپ علاج۔"یہ آخری بات تھی جو عمر نے سنی تھی۔لیکن یہ الفاظ کہانی ایک بار پہلے بھی دہرا چکی ہے۔

درد کی شدت، جلتا گلا، بخار کی حدت یہ سب اس کے اعصاب پہ بھاری ہونے لگے۔اور کچھ ہی پل میں سب اندھیرا ہو گیا۔گھپ گھٹا ٹوپ اندھیرا۔

ہسپتال کے کمرے کے آگے رکھی بینچ پہ وہ بیٹھی تھی۔نیلے جوڑے میں ملبوس دوپٹہ کندھے پہ ڈالے اس نے دونوں ہاتھ گھٹنے پہ رکھے ہوئے تھے۔گردن جھکائے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر فرش پہ گر رہے تھے۔اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا چاہے ، لیکن پھر شرم آئی وہ کس منہ سے اللہ سے دعا کرے ،وہ کس منہ سے مانگے گی ؟کیا اس سے مانگے گی جسے نہ ماننے کا دعوی کرتی تھی ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ آنکھیں رگڑتی ہوئی اٹھی ،اور ہسپتال کی ایک جانب جہاں نماز کے لیے جگہ بنی تھی ،وہاں چلی گئی ،اسے نہیں پتہ تھا اللہ اسے معاف کرے گا یا نہیں۔وہ خود کو معاف کرے گی یا نہیں۔وہ بس جائے نماز بچھا کر بیٹھی دو نفل پڑھے، اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے اس کا چہرہ گیلا تھا۔

"اللہ" اس کے لبوں سے بدقت نکلا تھا آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔میرے اللہ۔اسے گزرا وقت یاد آیا ،اسے اپنی نافرمانیاں یاد آئیں۔

"میرے اللہ۔"اس کی ساری نعمتیں ،اس کے سارے کرم اسے سب یاد آیا۔

"مجھے معاف کر دیں اللہ۔پلیز مجھے اپنے پاس رکھ لیں۔مجھے دور نہ کریں پلیز اللہ۔"وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔"مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں۔کوتاہیاں ہوئی ہیں لیکن میں آج آپ سے ہر چیز کے لیے معافی مانگ رہی ہوں۔مجھے معاف کر دیں پلیز۔"

وہ اگلی کتنی دیر روتی رہی ، کیا کیا مانگتی رہی۔اسے کچھ یاد نہیں تھا۔بس دل تھا جو ہلکا ہو گیا تھا۔سکون تھا جو رگ و پے میں اتر گیا تھا۔تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے اسے عمر کی طبیعت کی بہتری کی اطلاع دی تھی۔ ہالے کو اپنا آپ ہوا سے بھی ہلکا لگا تھا۔

ڈاکٹر اسے عمر کے کامیاب علاج کی اطلاع دے گئے تھے۔وہ دو تین گھنٹے بعد اس سے مل سکتی تھی۔باہر بینچ پہ بیٹھی وہ زیر لب کوئی دعا پڑھ رہی تھی۔اسی راہداری میں سامنے سے ایک لڑکا چلا آ رہا تھا۔سرمئی سلک شرٹ کے ساتھ دھاری دار پینٹ پہنے، اس کے بال جیل سے جمے تھے۔ پیروں میں چمکتے بوٹ اسے دیکھ کر کئی لوگوں نے سوچا تھا۔"حسن واقعی اس پہ تمام ہوا۔"وہ آگے کو جا رہا تھا۔لیکن پھر بینچ پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر تھم گیا۔لبوں کو شیطانی مسکراہٹ نے چھوا، آنکھیں مزید چمک اٹھیں ،وہ الٹے پیروں واپس آیا۔وہ اب بھی آنکھیں بند کیے زیر لب کچھ بڑبڑا رہی تھی۔یاقوت اس کے قریب بینچ پہ بیٹھا ،ہالے نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔یاقوت کو دیکھ ایک لمحے کے لیے اس کا دل کانپ گیا تھا۔لیکن پھر وہ سنبھل گئی ، وہ اب تک محفوظ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہیلو پیور بیوٹی۔"وہ چہک کر بولا۔"مجھے پہچانا ؟"ہالے کا رہا سہا ڈر بھی ختم ہو گیا۔یاقوت کہے گیا۔"میں نے تمھیں تمہاری شادی کی رات دیکھا تھا۔تم بے حد حسین لگ رہی تھیں۔"وہ مکروہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔"کیا بتاؤں تمھیں میری تو تم پر سے نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔"ہالے اب بھی کچھ نہیں بولی، بس ٹھنڈی پر سکون نظروں سے اس کو دیکھتی رہی۔یاقوت اسے نہ بولتے دیکھ ایک اور تیر پھینکا۔

"میں نے سنا تھا دلہن سرخ جوڑے میں حسین لگتی ہیں۔لیکن تم نے ریکارڈ توڑ دیا تم تو سفید میں بھی حسین لگ رہی تھیں۔"ہالے مسکرائی تھی۔اس کی نم سیاہ آنکھیں اس کے ساتھ مسکرانے لگیں۔

"میں بارہ سال کی تھی۔"

"کیا ؟"وہ اچانک ہی بولا۔

"میں بارہ سال کی تھی، جب ہم امریکا گئے تھے میں بابا ہارون اماں۔"

"میں تم سے تمہاری سیاحت کے قصے نہیں پوچھ رہا۔"یاقوت نے برہمی سے اسے ٹوکا تھا۔ہالے اس سے بے نیاز کہے گئی۔"وہاں ہم ایک زو گئے۔زو میں، میں نے خنزیر دیکھا سور یو نو۔"یاقوت کی آنکھوں میں اچھنبا ابھرا ہالے کہتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے جب اس خنزیر کو دیکھا ناں تو مجھے بہت کراہیت آئی ، اماں نے میری آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا ، اور کہا اس کو مت دیکھو۔لیکن اس کا وہ چند لمحوں کا دیکھنا مجھے آج بھی یاد ہے۔مجھے آج بھی اپنے آس پاس سے ویسی بدبو آتی ہے جیسی اس دن اس خنزیر سے آئی تھی۔آج بھی مجھے ویسی کراہیت آتی ہے، جیسی اس روز اس خنزیر کو دیکھ کر آئی تھی۔تم جانتے ہو یہ بدبو، تعفن، یہ کراہیت مجھے کب محسوس ہوتی ہے ؟"یاقوت نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

"وہ بدبو، وہ تعفن، وہ گھن، کراہیت مجھے تب محسوس ہوتی ہے، جب جب میں کسی ریپسٹ کو دیکھتی ہوں۔"یاقوت کے چہرے پہ جیسے کسی نے بھگو کر جوتا مارا تھا۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ہالے نے اس کی شرٹ کا بازو پکڑ کر اسے واپس بٹھایا۔اس کا رنگ نچڑ رہا تھا ہالے کہتی گئی۔

"میں پندرہ سال کی تھی جب میرے دادا کے گاؤں میں چیچک پھیلا تھا۔یو نو واٹ از چیچک ؟خیر پتہ ہی ہو گا۔"اس نے لا پرواہی سے کندھے اچکائے۔

"میں اپنے بابا کے ساتھ گاؤں گئی تھی۔میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا ،ان کے جسم ان کے ہاتھ ،ان کی آنکھوں ،میں بھی چیچک تھا۔مجھے کراہیت آئی۔میں سوچتی تھی وہ کس طرح ان چیچک زدہ ہاتھوں سے کھاتے ہوں گے؟ کیسے اس جسم کو آئینے میں دیکھتے ہوں گے ؟مجھے ان کو کھانا کھاتے دیکھ ابکائی آئی تھی۔تم جانتے ہو مجھے ویسی کراہیت دوبارہ کب محسوس ہوتی ہے ؟"اب کے یاقوت سن بیٹھا رہا۔وہ کچھ نہیں کہہ سکا۔ہالے کی گرفت اس کے بازو پہ سخت نہیں تھی۔لیکن وہ پھر بھی اٹھ نہیں سکا ۔ہالے آگے کو ہوئی ، یاقوت کی مردہ ہوتی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے اب وہ کراہیت تب محسوس ہوتی ہے جب میں کسی ریپسٹ کو دیکھتی ہوں۔"یاقوت کو لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا، اسے لگا تھا وہ ابھی مر جائے گا۔

"تمھیں پتہ ہے یاقوت ان لوگوں کا چیچک ان کے بس کا نہیں تھا۔لیکن تمہارا چیچک تمہارے بس میں تھا۔وہ تمھارے سارے جسم میں پھیل گیا ہے۔آنکھیں، کان، ناک، بازو اور دل ! ہاں تمھارے دل میں بھی، کیونکہ تمہارا دل چیچک زدہ ہے۔ہر ریپسٹ کا دل چیچک زدہ ہے۔پہلے میں سوچتی تھی کوئی اس چیچک زدہ ہاتھوں سے کیسے کھا سکتا ہے۔لیکن اب میں سوچتی ہوں کوئی ان چیچک زدہ دلوں کے ساتھ کیسے زندہ ہے ؟ کیا تمھیں خود سے گھن نہیں آتی ؟تمھیں خود سے کراہیت نہیں آتی ؟" اس کی آواز میں تاسف تھا یاقوت گردن نہیں اٹھا سکا۔اور ہالے اس کی مردہ آنکھوں سے اپنی آنکھیں نہیں ہٹا سکی۔

"تم کبھی گھر پہ بیٹھی اپنی بیوی سے پوچھنا وہ تمھیں بتائے گی تم سے کتنی بدبو آتی ہے۔وہ تمھیں بتائے گی کس طرح تم کوڑے کا وہ ڈھیر ہو، جس سے تعفن اٹھ رہا ہے۔وہ تمھیں بتائے گی تم کس طرح کے خنزیر ہو، ہر ریپسٹ تمھارے جیسا خنزیر ہے۔تمھارے جیسا چیچک زدہ دل ہے ان کا۔اور تم لوگ جتنی چاہے خوشبو لگاؤ ،جتنے چاہے مہنگے کپڑے پہنو، تم سے اٹھتا تعفن ختم نہیں ہو گا تم سے آتی کراہیت کم نہیں ہو گی۔"وہ کہہ رہی تھی۔اور یاقوت بے جان جسم کے ساتھ سن رہا تھا اس کی آنکھیں، اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے کوئی مردار جانور۔!اس کا چہرہ ایسا سفید تھا ،جیسے قبر میں لیٹا مردہ۔

"تم لوگ جانتے ہو تم کتنے ظالم ہو ؟تم لوگ قتل سے بھی بڑا گناہ کرتے ہو۔قاتل مار دیتا ہے ناں، تم زندہ چھوڑ دیتے ہو عزت لوٹ کر بے جان کر دیتے ہو، زندگی کتنا بڑا عذاب ہے۔ یہ ہر ریپسٹ کو اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لڑکی سے پوچھنا چاہیے، جسے وہ اپنی چند منٹوں کی ہوس کے لیے تباہ کر آتا ہے۔تم شیطان ہو یاقوت نرے شیطان !"اب کے یاقوت کی آنکھیں سرخ ہوئیں ان میں زندگی کی رمق جاگی، وہاں خوف آیا، بے چینی آئی۔

"میں شیطان نہیں ہوں۔!"وہ کانپتی آواز میں انگلی اٹھا کر بولا۔ہالے نے اسے دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں ناک پہ ہاتھ رکھا۔۔

"میری ساس کہتی ہیں جب تمھارے سامنے یا آس پاس شیطان ہو تو یہ کلمات دہرانا۔"

اعوزباللہ من شیطان الرجیم"

"میں شیطان نہیں ہوں۔ہاتھ ہٹاؤ آنکھوں سے مجھے دیکھو۔"وہ بلند آواز میں چلا رہا تھا۔

"اعوزباللہ من شیطان الرجیم" وہ بند آنکھوں سے بلند آواز میں دہراتی رہی۔یاقوت چیخ رہا تھا، چلا رہا تھا، ہاتھ ہٹا رہا تھا۔کبھی اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروا رہا تھا۔لیکن ہالے نے جیسے آج ان کلمات کو حفظ کر رکھا تھا۔وہ جتنا اونچا چلاتا تھا، ہالے اس سے زیادہ اونچا دہراتی تھی۔

"اعوزباللہ من شیطان الرجیم"لوگ جمع ہونے لگے تھے۔اسے گھسیٹ کر لے جایا جا رہا تھا، ہالے کی آنکھیں اب کھلی تھیں۔وہ اسے انتقامی نظروں سے چیختا چلاتا گھسٹتا ہوا جاتے دیکھتی رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شام کی سیاہی سی پھیلی جب اسے عمر حیات سے ملنے دیا گیا۔وہ ہسپتال کے کمرے کا دروازہ دھکیلتی اندر آئی وہ سامنے ہی بیٹھا تھا۔بیڈ سے ٹیک لگائے، تکیوں کے سہارے اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی لگتی تھیں۔اس کی گردن پہ موٹا پٹا باندھا گیا تھا۔جس سے اس کی گردن اونچی لگ رہی تھی۔اس کے چہرے پہ تکلیف کے واضح آثار تھے۔لیکن ہالے کو دیکھ وہ مسکرایا تھا۔ ہالے مسکرا بھی نہ سکی۔وہ دروازے پہ جمی رہی ،اندر کی طرف قدم بڑھایا ہی نہ گیا۔عمر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے قریب بلایا، وہ بول نہیں سکتا تھا اسے بولنا منع تھا۔

ہالے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے قریب چلی آئی۔آنکھیں اسے دیکھ کر نم ہو رہی تھیں۔وہ اس کی وجہ سے تکلیف میں تھا۔چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ اس کے قریب بیڈ پہ آکر بیٹھی، عمر اب آلتی پالتی مارے بیٹھ گیا۔وہ تکلیف میں تھا ،لیکن پھر بھی ہالے کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا ،ہالے کو رونا آنے لگا۔ ہسپتال کی شرٹ میں اپنے بالوں کو ماتھے پہ گرائے ،وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔ہالے نے اس کی آنکھوں کو دیکھا ،عمر بھی اسے دیکھے گیا کافی دیر بعد اس نے ہالے کو کہتے سنا۔

"میں نہیں جانتی تھی تمھیں الرجی ہے۔میرا مقصد تمھیں تکلیف دینا ہرگز نہیں تھا۔"عمر حیات چند لمحہ اس کو دیکھتا رہا، پھر دائیں جانب سے نوٹ پیڈ اور پین اٹھایا۔

"میں اٹھا دیتی ہوں۔"ہالے کہتے ہوئے اٹھی ،عمر نے اس کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو۔"نہ کریں میں رونے لگوں گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے نوٹ پیڈ پہ چند الفاظ گھسیٹے ،ہالے کو لگا ان الفاظ میں کوئی تسلی ہو گی ،کوئی دلاسا شاید وہ اس کے کہے کہ ،"آپ کو عمر حیات کا قتل بھی معاف ہے۔"اس نے نوٹ پیڈ ہالے کے آگے کیا۔الفاظ پہ نظر پڑی۔

"اتنے مہنگے ہسپتال لانے کی کیا ضرورت تھی ؟بل کون دے گا ؟"ہالے نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں۔وہ کیا کرے اس شخص کا اور اس کے پیسوں کے جنون کا۔وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔عمر کی آنکھوں میں سوال تھے۔

"تم فکر نہ کرو بل میں دے دوں گی۔تمھیں کہیں درد تو نہیں ہو رہا۔"اس نے ایک بار پھر "نارمل "ہونے کی کوشش کی۔عمر نے نوٹ پیڈ واپس اٹھا لیا ،اور ایک بار پھر چند الفاظ گھسیٹے۔ہالے نے سفید پنے پہ لکھے الفاظ کو دیکھا۔

"ابھی تو کوئی درد نہیں لیکن ہسپتال کا بل دیکھ کر مجھے ہارٹ اٹیک ضرور آئے گا۔دیکھو ساری رقم تین حصوں میں بتانا ورنہ آج کے آج بیوہ ہو جاؤ گی۔"اب کے ہالے نے اسے ضبط سے دیکھا ،جی چاہا تھا اس کا سر پھاڑ دے۔"آپ کہو مجھے اچھا۔"ہالے نے تنبیہ کی تھی۔

عمر نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کچھ لکھا۔"آپ کہتے کہتے میرا منہ دکھنے لگ گیا ہے۔اب ہم برابری کی سطح پہ آئیں گے۔"

اس نے نوٹ پیڈ ایک بار پھر ہالے کے آگے کیا۔وہ پڑھ کر مسکرا دی ، کیا کرتی بھلا ؟عمر نے نوٹ پیڈ اس کے ہاتھ سے لے لیا اور اس پہ کچھ لکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم میرے لیے روتی رہی ہو ؟"اس نے لکھا اور ہالے کے آگے پیڈ لہرایا۔ہالے نے سر اثبات میں ہلایا۔"میں تمھارے لیے بہت روئی ہوں عمر ! تم میری وجہ سے تکلیف میں تھے۔مجھے بہت برا لگ رہا تھا۔"وہ اس کے چہرے پہ نظریہ جما کر بولی۔

عمر سر جھکا کر کچھ لکھنے لگا تھا "قصاص ادا کرو ؟"

"کیسا قصاص ؟"

وہ لکھ لکھ کر نوٹ پیڈ آگے کرتا جاتا۔اور ہالے جواب دیئے جاتی۔

"میرے ساتھ گھر چلو۔ہاں مجھ سے غلطی ہوئی ہے لیکن جن غلطیوں کے نتائج برے نہ ہوں ، ان کو معاف کر دینا چاہیے۔میں عمر حیات تم سے معافی مانگتا ہوں! میرے ساتھ گھر چلو پلیز۔"ہالے چند لمحہ نوٹ پیڈ پہ لکھے الفاظ کو دیکھتی رہی۔پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے کچھ وقت دو عمر سوچنے کے لیے ، اور پلیز مجھے فورس مت کرنا تمھیں انکار کرنے کے معملے میں بے بس ہوں میں۔"عمر نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔

"آئی ایم سوری۔!تمھیں میری وجہ سے اتنی تکلیف اٹھانی پڑی۔"ہالے نے اضافہ کیا۔عمر سر جھکا کر کچھ لکھتا گیا پھر نوٹ پیڈ اس کے آگے کیا۔"بار بار سوری مت کہو تم ہالے سلطان ہو، تمھیں عمر حیات کا قتل بھی معاف ہے۔"ہالے پڑھ کر مسکرائی ، پھر اٹھ کھڑی ہوئی ،عمر نے اسے اٹھتے دیکھا، تو اس کی کلائی پکڑ لی۔ہالے ٹھہر کر اسے دیکھنے لگی۔عمر نے ایک ہاتھ سے کچھ لکھا تھا ہالے نے جھک کر نوٹ پیڈ اٹھایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بیمار ہوں مجھے اپنے گھر لے جاؤ اور میری خدمت کرو اتنا تو حق ہے میرا ہے ناں ؟"ہالے نے گھور کر اس کو دیکھا تھا پھر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔اگلے کئی لمحات تک وہ یہی کاغذی جنگ لڑتے رہے تھے ہسپتال کا کمرہ ان کو دیکھ کر مسکراتا رہا۔

ایک ہفتہ بعد

یہ ایک ہفتہ بے حد سکون سے گزرا تھا۔عمر زیادہ وقت اپنے گھر پہ رہا تھا۔ہالے اسے وقتاً فوقتاً اپنے گھر بلا لیتی ، اور اس کا پرہیزی کھانا بنا دیتی تھی۔یہ الگ بات تھی اس کھانے کو آدھے سے زیادہ عمر خود بناتا تھا۔شیفس کی انا ہوتی ہے،اپنے آگے کسی کو مرچ مصالحہ ڈالتے دیکھ ،ان کے اندر آگ برپا ہوجاتی ہے۔حسن اور ہارون بھی آتے جاتے رہے تھے۔کل سے اس کی "زبان "بھی آزاد ہو گئی تھی۔وہ بولنے لگ گیا تھا۔اور ہالے کو بے اختیار اس کے بولنے پہ پچھتاوا ہوا تھا۔جب تک اس کی زبان بند تھی سب کتنا سکون میں تھے۔

شام کے وقت وہ اس کے ساتھ سی ویو آگئی تھی۔دراصل اسے کچھ بات کرنی تھی۔جو گھر پہ ہارون اور حسن کی موجودگی میں نا ممکن سی تھی۔اس وقت وہ دونوں بڑے بڑے پتھروں پہ بیٹھے تھے۔سامنے ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔کراچی والوں سے اگر مریخ والے آکر کہہ دیں کہ ہمارے پاس دوسری دنیا ہے ،تب بھی ان کا جواب ہو گا۔ہمارے پاس سی ویو ہے۔

"مجھے تمہاری اماں کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں پتہ چلا بہت دکھ ہوا۔"ہالے سمندر کو دیکھتے ہوئے بولی ۔عمر کے چہرے پہ سایہ سا لہرایہ لیکن اس نے کچھ ظاہر نہیں کیا۔بس سر کو خم دیا۔چند پل ایک بار پھر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خاموشی رہی۔ہالے نے ایک بار پھر بولنے کی کوشش کی۔"کل میری بات ہوئی آنٹی سے وہ ٹھیک نہیں ہیں۔عمر تمھیں ایک بار ان سے ملنا چاہیے۔۔تم دونوں کے درمیان کچھ بھی ہو کسی ناراضگی کو تعلق سے زیادہ بڑا نہیں ہونا چاہیے۔موت سے پہلے ناراضگیوں کو ختم کر لینا چاہیے۔"عمر کچھ نہیں بولا لیکن وہ بے چین ہوا تھا۔اپنی ماں کا نیل زدہ چہرہ، پٹیوں میں جکڑا وجود ایک بار پھر یاد آیا تھا۔

"تم اتنے ضدی کیوں ہو عمر؟آخر اتنی ضد کس بات کی؟تم ان آنسوؤں پہ بھی اپنا کنٹرول چاہتے ہو۔کیوں آخر تم ایک نارمل انسان کی طرح بیہیو نہیں کرتے۔کس بات کا زعم ہے تمھیں؟"عمر اب بھی کچھ نہیں بولا، وہ اٹھنے لگا جب ہالے نے اس کا ہاتھ پکڑا۔عمر کی آنکھوں میں التجا تھی۔وہ جانا چاہتا تھا لیکن جس کی گرفت میں اس کا ہاتھ تھا۔وہ اس سے دور نہیں جا سکا۔وہ سست روی سے واپس بیٹھا۔

"تم رو لو عمر۔"ہالے نرمی سے بولی "تمھیں رونے کی بہت ضرورت ہے۔تمھیں لگتا ہے وہ لوگ کمزور ہوتے ہیں جو روتے ہیں؟"عمر نے کچھ نہیں کہا، وہ بس دانت پہ دانت جمائے ضبط کیے بیٹھا رہا ہالے کہتی رہی۔

"ہمارے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ بہادر کوئی نہیں تھا عمر لیکن وہ بھی روتے تھے۔اپنی امت کی محبت میں، اپنے اللہ کی محبت میں روتے تھے۔انہوں نے رو کر ثابت کیا کہ رونا کمزوری نہیں ہے رونا انسان ہونے کی نشانی ہے۔تم کیوں خود کو انسانوں سے اعلی سمجھ رہے ہو؟تم کیوں ہو اتنے ضدی؟"

"میں ضدی نہیں ہوں۔"وہ بولا تو اس کی آواز میں لرزش تھی۔"میں کبھی بھی ضدی نہیں تھا۔"اب کے اس نے اپنے لفظوں پہ زور دیا۔"جج صاحب کہتے تھے عمر ڈھیٹ ہے۔اسی لیے اپنی ماں سے نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ملتا۔اماں کہتی ہیں عمر ہٹ دھرم ہے، آپ کہتی ہیں عمر ضدی ہے۔"اس نے بے بسی سے ہالے کو دیکھا، اس کی آنکھیں بھر رہی تھیں۔ہالے کو بے اختیار اس سے ہمدردی ہوئی۔

"عمر نہ غصہ ہے۔نہ ضد میں ہے۔کوئی یہ کیوں نہیں سمجھتا عمر "غیرت "میں ہے۔"اس نے کہا تو دو آنسو ٹوٹ کر گر پڑے شاید آج وہ انہیں روکنا نہیں چاہتا تھا۔

ہالے نرم نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔۔"میں غیرت میں ہوں ہالے۔مجھے میری اماں بہت یاد آتی ہیں ۔مجھے میرا گھر، میرا محلہ سب یاد آتا ہے۔لیکن میں وہاں واپس نہیں جا سکتا۔ اس گھر، اس گلی میں میری ماں کو گالی دی گئی تھی۔میں وہاں جاؤں گا تو وہ گالی مجھے دوبارہ سنائی دے گی۔"آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے وہ چہرہ جھکائے گیلی آواز میں کہتا رہا۔

"میں وہاں جاؤں گا تو مجھے وہ لوگ نظر آئیں گے ،جنہوں نے میرے سامنے میری اماں کو گالی دی ، جنہوں نے میرے گھر میں گھسنے کی کوشش کی، میں وہاں چلا گیا تو پھر مر جاؤں گا یا مار آؤں گا۔میں خود کو کھونے سے ڈرتا ہوں۔ہالے مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے جب ان لوگوں نے مجھے اور میری ماں کو گالیاں دیں تھیں۔اور میں نے اپنی انسانیت کھو دی تھی۔میں نے کسی پاگل کی طرح ایک آدمی کو اتنا مارا کہ، وہ دو ماہ ہسپتال رہا کیا یہ میں تھا ؟یا پھر میرا جنون ؟"ہالے نے اپنے بیگ سے ٹشو نکالا اور نرمی سے اس کے گالوں کو صاف کرنے لگی۔وہ روتا گیا، روتا گیا کسی بچے کی طرح جو باتیں دل میں رکھ رکھ کر تھک چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو لگتا ہے میں نہیں روتا کیونکہ میں خود کو اعلی سمجھتا ہوں۔ایسا نہیں ہے۔"اس نے روتے روتے نفی میں سر ہلایا۔"میں نہیں روتا کیونکہ میں جانتا ہوں رونا دل کو موم کرتا ہے۔رو لو تو غم ہلکا ہو جاتا ہے۔میں اس دن کے واقعے پہ نہیں رویا۔کیونکہ اگر میرا دل ہلکا ہو گیا تو میں نرم پڑ جاؤں گا۔میں نرم پڑا تو میری ماں کو میری وجہ سے ایک بار پھر بہت کچھ سہنا ہو گا۔لیکن میں تھک گیا ہوں ہالے۔میں بہت تھک گیا ہوں۔اب میں لوگوں سے، ان کی سازشوں سے، تھک گیا ہوں مجھے میری اماں چاہیے مجھ بس وہی چاہیے ہیں۔"وہ آنسو بہاتا تکلیف سے کہہ رہا تھا شاید وہ واقعی تھک چکا تھا۔

"لیکن میں ان کے پاس نہیں جا سکتا۔اماں کو سمجھنا چاہیے، وہ ماں ہیں ان کو قربانی دینی چاہیے، ان کے لیے ان کی انا بیٹے سے زیادہ اہم کیوں ہے ؟کیا میں ان کے لیے اتنا نا قابل اعتبار تھا؟جو انہوں نے ہارون کے ساتھ مل کر ہسپتال چھوڑ دیا ؟ان کو میرے پاس آجانا چاہیے۔وہ ماں ہیں ماؤں کو قربانی کی عادت ہوتی ہے۔"اس نے اب اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں تھیں۔اس کی آنکھیں آج ہالے کو پہلی بار اچھی لگی تھیں۔بے حد اچھی۔!

"وہ ضد کر رہی ہیں کیونکہ ان کی ضد بنتی ہے۔"عمر ذرا سا متعجب ہوا تھا۔

"وہ بوڑھی ہو رہی ہیں۔عمر بوڑھے لوگ بچوں سے زیادہ بڑے بچے ہوتے ہیں۔انہوں نے ایک عرصہ تمہاری بے جا ضد بے جا غصہ سہا ہے، انہوں نے بچپن میں تمھارے لیے کتنی قربانیاں دیں ہیں۔اس بار اگر وہ نہیں دینا چاہتیں تو تم دے دو ،ہمیشہ مائیں کیوں قربانی دیں ؟یہ وہ وقت نہیں ہے جب وہ تمھیں اپنے پاس بلا لیں گی۔ماں باپ بوڑھے ہو کر ضدی اور حساس ہو جاتے ہیں۔وہ چاہتے ہیں بچے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کو سمجھیں، جس طرح انہوں نے تمھارے بچپن میں تمھیں سمجھا تھا، ہم بھی ان کا خیال رکھیں۔ بغیر کہے جس طرح انہوں نے تمہارا رکھا تھا۔وہ بچی بن رہی ہیں، تو تم بڑے بنو ،وہ ماں نہیں بن رہیں تو تم بیٹے بنو، وہ ضد نہیں چھوڑ رہیں تو تم جھک جاؤ، تم بیٹے ہو عمر۔بیٹے بازو ہوتے ہیں تم انہیں معذور کر آئے ہو۔خدا کو کیا جواب دو گے تم ؟"عمر سن تھا ،ہالے کے الفاظ اسے چابک لگ رہے تھے۔"میں نے اپنا باپ اس طرح کھویا کہ ان کی کوئی خدمت نہیں کر سکی۔میرا بس چلے تو سڑک پہ گزرتے لوگوں کو روک کر کہوں ،اپنے باپ اپنی ماؤں کے پاس بیٹھو ان کے کام کرو، ان کو سنو، انہیں سناؤ وہ ہیں تو سایہ ہے چلے جائیں گے تو تپتی دھوپ میں آ کر کھڑے ہو جاؤ گے۔میرے بخت میں تو یہ دھوپ لکھی تھی تم کیوں اسے اپنا بخت بنانے پہ تلے ہو ؟"عمر حیات ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھے گیا کہنے کو کوئی لفظ ہی نہیں بچا تھا۔۔

"آج تمھارے پاس موقع ہے عمر جاؤ اپنی ماں کو اپنے ساتھ لاؤ۔لوگوں کو موقع مت دو کہ وہ تمہاری ماں کو تمھارے ہونے کے باوجود نہ ہونے کے طعنے دیں۔تمہاری گاڑی میں آج پیٹرول فل کروایا ہے حیدر آباد جاؤ اور اماں کو لے کر آؤ۔"ہالے اس کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"زندگی پہ تمہارا حق ہے۔عمر وہ برا وقت تھا گزر گیا۔اچھے وقت کو خود پہ حرام کر لینا خود پہ ظلم ہے۔ اللہ ان لوگوں کو معاف نہیں کرتا جو اپنی جانوں پہ ظلم کریں۔"عمر نے آسمان کو دیکھا، سمندر کو دیکھا اور پھر ہالے کو دیکھا وہ تشکر سے مسکرایا۔۔زندگی پہ واقعی اس کا حق تھا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، بہتی ہوا اور سیاہی میں ڈھلتا آسمان، آج سب کے سب خوش ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چھوٹے محلے میں اس وقت سارے گھروں کی بتیاں گل تھیں۔دن میں جتنا شور یہاں سنائی دیتا تھا۔اس پہر اتنی ہی خاموشی تھی۔اسی محلے کے ایک پکے گھر میں آؤ تو، کھانے کی چھوٹی میز کے آگے نفیسہ حیات بیٹھی تھیں۔ان کے سر پہ پٹی بندھی تھی۔چہرے پہ اب بھی زخم کے نشان تھے۔عشاء کی نماز انہوں نے پڑھ لی تھی۔کھانا وہ اب کھانے بیٹھی تھیں۔ملازمہ برتن دھو رہی تھی۔نفیسہ نے چاولوں کا چمچ منہ میں رکھا۔اور اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹکی تھیں ، ان کے چہرے پہ سایہ سا لہرایہ تھا ہاتھ لرزے تھے۔

"کھانا۔۔۔یہ کھانا کس نے بنایا ہے ؟"انہوں نے اپنے عقب میں کھڑی ملازمہ سے پوچھا تھا۔ملازمہ قدرے تعجب سے مڑی تھی۔"آپ نے بنایا ہو گا بی بی میں نے تو نہیں بنایا۔"

نفیسہ اٹھی تھیں۔ان کا چہرہ وہ نہیں تھا جس کے ساتھ وہ کھانا کھانے بیٹھی تھیں۔اب کے ان کی نظریں بے قرار تھیں۔وہ بے چینی سے صحن میں تیز تیز چل رہی تھیں۔چھوٹے سے ٹی وی لاؤنج میں آ کر وہ رک گئی تھیں ،ان کی آنکھیں جیسے پتھر ہوئی ہوں، تنفس تیز ہو گیا تھا، آنکھیں بھر رہی تھیں، ان کی آنکھیں بس ایک ہی شخص کے لیے بھرا کرتی تھیں۔وہ انہیں رلاتا تھا ،وہ بے حد رلاتا تھا۔لاؤنج میں لگے پردوں کے پیچھے سرسراہٹ ہوئی تھی۔نفیسہ کا ہاتھ ان کے دل کے مقام پہ گیا تھا۔سانس جیسے رک رک کر چل رہا ہو۔

"کو۔۔۔کون ہے ؟"انہوں نے کانپتی آواز میں پوچھا۔آنسو تیزی سے گر رہے تھے۔پردوں کے پیچھے چند پل خاموشی رہی ،پھر ایک ہلکی سی آواز آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں۔۔۔عمر۔"

نفیسہ کے دل پہ جیسے ٹھنڈی پھوار پڑی ہو،آنکھیں مزید تیزی سے بہنے لگیں۔جان ہوا ہونے لگی تھی۔

"عمر کون ؟"اب کے انہوں نے بلند کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔

"عمر آپ کا بیٹا۔"جواب آیا تھا۔مقابل کی آواز بھی گیلی تھی، رنجیدہ تھی، لاؤنج میں اب کوئی آواز نہیں آتی تھی وہ دونوں اپنی اپنی جگہ کھڑے تھے روتے ہوئے آزردہ۔

"میرا کوئی بیٹا نہیں ہے۔جو تھا وہ مجھے ضدی کہہ کر چلا گیا تھا۔"نفیسہ یکدم سخت آواز میں کہتے ہوئے پھٹ پڑی تھیں۔اب کے وہ پردہ ہٹاتا باہر آگیا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں گیلی تھیں۔

"میرے قریب مت آنا میں تمھیں تھپڑ مار دوں گی عمر۔"وہ اپنی جگہ کھڑے ہو کر چیخی تھیں۔آنسوؤں نے ان کے چہرے کو گیلا کر دیا تھا۔"تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔عمر تم نے مجھے چھوڑ دیا۔میں تمہاری ماں تھی، میں نے تمھیں پالا ،تم سے محبت کی ،اور تم کہتے ہو میں ضدی عورت ہوں ، تمھیں میری محبت ضد لگی تھی۔"عمر آگے بڑھتا رہا گیارہ سالوں کا فاصلہ تھا کسی نہ کسی نے تو طے کرنا ہی تھا۔ گیارہ

"تم سال میرے پاس نہیں تھے عمر۔"وہ درد سے پھٹی ہوئی آواز میں بولیں۔عمر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ "میں نے گیارہ سال تمہارا انتظار کیا۔اور تم نہیں آئے۔تم اب بھی مت آؤ تم جاؤ یہاں سے عمر تم جاؤ ۔"وہ اب ان کے روبرو تھا، دونوں کی آنکھیں نم تھیں، چہرے غمزدہ تھے۔گیارہ سالوں کے ہجر نے ان دونوں کو کھایا تھا کسی کا ظاہر تو کسی کا اندر۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے آہستگی سے ان کے دونوں ہاتھ تھام کر اوپر کیے ، نفیسہ نے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہے تھے۔لیکن گرفت ہلکی نہیں تھی۔وہ اب ان ہاتھوں کو چوم رہا تھا نرمی سے بے قراری سے۔ یہ ہاتھ کسی وقت نرم ہوتے تھے ،آج یہ سخت تھے ،عمر کے لیے یہ ہاتھ ہمیشہ نرم ،خوبصورت ،تحفظ رہنے والے تھے۔

دونوں کے آنسو اب شدت سے بہنے لگے تھے۔اب عمر نے اپنے دونوں بازوؤں میں ان کا ہچکیاں لیتا وجود بھر لیا۔جوان بیٹوں کے سینے ماؤں کے دلوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں، سہارا ہوتے ہیں، مضبوط سہارا ۔عمر نے ان کے بالوں کو لبوں سے چھوا۔

"آئی ایم سوری اماں! آئی ایم سوری۔میں آپ کے ساتھ نہیں تھا۔میں چلا گیا تھا۔آئی ایم سوری۔"وہ بلند آواز میں ان کو اپنے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا۔نفیسہ بس روئے گئیں، بے تحاشا روئے گئیں۔الفاظ اپنی قدر و قیمت کھو چکے تھے۔اب آنسو تھے ،جو ہجر کی داستان کہتے تھے۔جو تشکر تھے۔

"میں آپ کو لینے آیا ہوں اماں۔میرے ساتھ چلیں میں۔آپ کا بیٹا ہوں، آپ کا عمر۔میں آپ کا عمر حیات ہوں ،میرے ساتھ چلیں مجھ سے غلطی ہو گئی۔میں نے آپ کو لوگوں کے خوف سے چھوڑا۔" اس کے آنسو نفیسہ حیات کے بالوں میں گرتے جا رہے تھے۔وہ اس کے سینے سے سر لگائے کھڑی تھیں ۔نہ شکوہ کر رہی تھیں، نہ کوس رہی تھیں، وہ ماں تھیں مائیں مان جایا کرتی ہیں۔تھوڑی دیر بعد وہ عمر سے الگ ہوئیں وہ واحد انسان تھا جس کے سامنے نفیسہ حیات روتی تھیں۔عمر ان کے گیلے چہرے کو دیکھتا رہا۔

"آپ کو میرے آنے کا کیسے پتہ چلا اماں ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نفیسہ نم آنکھوں سے مسکرائیں۔"اتنا بد مزہ کھانا تمھارے علاوہ کون بنا سکتا ہے ؟"عمر نے خفگی سے انہیں دیکھا تھا۔"مان لو عمر حیات تم ساری دنیا کے لیے اچھا کھانا بنا سکتے ہو، لیکن جب اپنے استاد کی باری آتی ہے تمہارے ہاتھوں کا ذائقہ ڈر جاتا ہے۔"کئی پل بعد وہ دونوں لان کی گھاس کے اوپر بیٹھے تھے۔عمر تنکا تنکا گھاس کو توڑ رہا تھا، ساتھ ساتھ نفیسہ کو حسن ہالے اور ہارون کی باتیں بتا رہا تھا۔وہ ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھیں۔ان کا بوڑھا چہرہ چمک رہا تھا۔

عمر نے کافی کا گھونٹ لیا پھر نفیسہ کو دیکھا۔"سچ بتائیں اماں کھانا واقعی بد مزہ تھا ؟"آہ! یہ شیفس کی انا ۔نفیسہ نے مسکراہٹ دبائی تھی شرارت سے عمر کو دیکھا۔"تم سے محبت ایک طرف لیکن۔"وہ رکیں عمر کے آس لیے چہرے کو دیکھا۔"کھانا بہت بد مزہ تھا بیٹے۔"انہوں نے سیریس انداز میں کہا تو عمر ہنس دیا پھر اپنا سر ان کی گود میں رکھ لیا۔

"میں نے آپ کو بہت مس کیا اماں۔"وہ جواب میں کچھ کہہ رہی تھیں۔عمر نرمی سے مسکرا رہا تھا منظر مکمل تھا۔آج محلے کا یہ چھوٹا سا مکان گھر لگ رہا تھا۔اگلے دن وہ نفیسہ کو سارے محلے کے سامنے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر لے آیا تھا۔لوگ ٹھہر ٹھہر کر عمر کی بڑی گاڑی دیکھ رہے تھے، اس کے برانڈڈ کپڑے دیکھ رہے تھے، اس کی اونچی اٹھان دیکھ رہے تھے، کچھ کی آنکھوں میں ستائش تھی، کچھ کی آنکھوں میں اتنے سال ان سے ناروا سلوک رکھنے کا دکھ وہ بالآخر اپنے بیٹے کے ساتھ چلی گئی تھیں۔

عمر حیات کے بنگلے پہ آج رونق تھی۔نفیسہ کے ویلکم کے لیے آج سردار، اس کی بیوی، لیل، حسن، ہارون، ہالے سب آئے ہوئے تھے۔حسن تو آج سے ہی ان کا فیورٹ ہو گیا تھا۔وہ بیٹھے بیٹھے ان کو ایسی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باتیں بتا رہا تھا، کہ نفیسہ سے اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔عمر ان دونوں کو ساتھ دیکھ دیکھ کر جل بھن رہا تھا۔وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا۔شمس کو ایک ضروری فائل ای میل کرنی تھی۔ہالے کو اس سے کچھ پوچھنا تھا۔وہ بھی اس کے پیچھے گئی تھی۔عمر لیپ ٹاپ آن کر رہا تھا۔ہالے اس کے عقب میں کھڑی تھی۔لیپ ٹاپ کی سکرین پہ ایک تحریر درج تھی۔

"جادو اس کی منشا نہیں مجبوری تھی۔"وہ اس سطر کو دیکھتے ہوئے آگے آئی اس سے پہلے عمر کوئی کام کرتا، ہالے نے اسے روکا۔

"مجھے دکھاؤ یہ کیا لکھا ہے۔"وہ متعجب سی آگے آئی تھی۔

"کچھ نہیں ہے آپ کے کام کا نہیں ہے پہیلی ہے ایک۔"عمر نے بات کو ہوا میں اڑایا، ہالے نے اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لے لیا۔

"کس نے کہا ؟مجھے اس کا مطلب پتہ ہے یہ فیری ٹیل کی پہیلی ہے۔"میں اسے سمجھ سکتی ہوں۔"وہ لیپ ٹاپ کو لیے گود میں بیٹھ گئی۔

عمر اسے دیکھتا رہا۔"اس کا کیا مطلب ہوا "؟ہالے نے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا پھر مسکرائی۔

"جسٹیفکیشن۔۔اس کا مطلب ہے جسٹیفکیشن۔میں سمجھاتی ہوں دیکھو! جس طرح ولنز سے سب لوگ نفرت کرتے ہیں ناں۔اسی طرح کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کو ولنز سے نفرت نہیں ہوتی۔یہ ایسے لوگ ہوتے ہیںEvilsh ہوتے ہیں۔جو خود بھی برے کام کرتے ہیں، ان کا ہمیشہ یہی کہنا ہوتا ہے کہ ولن مجبور تھا، ولن کے پاس کوئی اور سہارا کوئی آسرا تھا، ایسے لوگ کبھی بھی ولن کو غلط نہیں تھا۔حالانکہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ان کو سمجھنا چاہیے کہ ولن ہمیشہ اپنے شر کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا ہے وہ مجبور نہیں ہوتا، وہ مجبور نہیں ہوتا۔"اس نے زور دیا۔"جادو ہمیشہ سے اس کی منشا رہا ہوتا ہے۔"وہ آنکھوں میں چمک لیے بتا رہی تھی ۔عمر بغور اسے سن رہا تھا۔

"جادو کا اصل زندگی سے کیا تعلق ؟"اس نے سوال کیا تھا۔

"جادو کا کیا مطلب ہے عمر ؟کسی سے سچ چھپانا، کسی کو دھوکہ دینا، کسی کا اعتبار توڑنا، کسی کے دل میں وقتی محبت یا، نفرت ڈالنا اور یہ سب کیا ہوا ؟"وہ بول رہی تھی اور عمر غور سے سن رہا تھا۔

"نقصان! یہ نقصان ہوا عمر۔جادو سے لوگوں کا نقصان ہوگا۔اور جان بوجھ کر کسی کا نقصان صرف ولن کرتے ہیں۔اور پھر ان کو لگتا ہے کہ یہ تو ان کا حق تھا۔مجبوری تھی۔انھیں تو یہ سب کرنے پہ مجبور کیا گیا تھا۔یا پھر وہ اپنے پسندیدہ برے کردار کے بارے میں جسٹیفکیشن دیتے ہیں، کہ جادو اس کی منشاہ نہیں مجبوری تھی۔کیا اب تم سمجھے اس پہیلی کا مطلب کیا ہے ؟"عمر نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا، پھر یکدم اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔کوئی ادھوری ملاقات، کوئی ادھورا قصہ، وہ سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر بھاگا تھا۔اس کے ذہن میں کچھ تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔اس کا رخ ڈاکٹر روحی کے کلینک کی جانب تھا۔ذہن کہیں اٹکا ہوا تھا وہ کوئی اور منظر تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(سنیما گھر کے اندر پچھلی نشستوں میں سے ایک پہ وہ بیٹھا تھا۔اسے معراج یہاں لائے تھے۔اور اب خود نہیں آئے تھے۔وہ کسی اچھی فلم کا سوچ کر آیا تھا۔لیکن یہاں تو کوئی فیری ٹیل چل رہی تھی۔آہ اسے شرمندگی ہوئی تھی۔)

وہ ڈاکٹر روحی کے سامنے بیٹھا تھا۔لیپ ٹاپ پہ ہالے کے سیشن کی ویڈیو چل رہی تھی۔ڈاکٹر روحی اس چیختی چلاتی لڑکی سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔وہ بار بار سر نفی میں ہلا رہی تھی۔رو رہی تھی۔اور بالآخر اس نے چیختے ہوئے ایک نام لیا تھا۔

اس نام پہ عمر نے اپنا دل رکتا محسوس کیا تھا۔

(وہ یہاں سے اٹھ جانا چاہتا تھا۔لیکن وہ رک گیا۔اس کے آگے والی نشست پہ دو لڑکیاں آکر بیٹھی تھیں۔وہ فلم دیکھ رہی تھیں۔اور عمر ان میں سے ایک کے پشت پہ پھیلے بال۔)

ہسپتال میں نرس کے سامنے بیٹھا عمر حیات اب بھی ایک آس لیے ہوئے تھا۔شاید اس نے غلط سنا ہو ،شاید کچھ تھا ،جو ٹھیک نہیں تھا۔شاید اب بھی کچھ بدل جائے۔

آپ سے کس نے ہسپتال کا اجازت نامہ، اور باقی کی ساری چیزیں مانگی تھیں پورا نام بتائیں ؟نرس نے اب کے پورا نام بتایا تھا۔اور عمر حیات اب شل تھا۔

ریستوران کے مینیجر نے اپنے یہاں ریکارڈ ہونے والی پندرہ اپریل کی کال لسٹ کھولی تھی۔وہیں عمر حیات نے ہالے سلطان کا نمبر، دیکھا اس کے کانوں میں ایئر بڈز لگے تھے۔ وہ اس دن ہونے والی کال کو سنے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ہالے سلطان بات کر رہی ہوں۔اور عمر اس کی آواز کو لاکھوں میں بھی پہچانتا تھا۔وہ ہالے نہیں تھی

۔

(فلم ختم ہو چکی تھی۔اب وہ دونوں لڑکیاں آپس میں بحث کر رہی تھیں۔دیکھیں آپ اس چڑیل کو جسٹیفائی کر رہی ہیں۔اس نے شہزادی کو قلعے میں قید کیا۔اسے اس کے خاندان سے دور کیا۔اس کی زندگی کو ایک مذاق بنا کر رکھ دیا۔اور آپ کہتی ہیں وہ مجبور تھی۔

دوسری لڑکی نے نرمی سے کہنا شروع کیا۔دیکھو بچے اگر ایک شہزادی کے اپنے خاندان سے دور رہنے پہ ،کسی کا حسن ،کسی کی خوبصورتی کسی کی زندگی سنور سکتی ہے، تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ہر دفع شہزادیاں ہی کیوں خوش رہیں ؟کیا کبھی چڑیل بری پریاں جادوگر نیاں خوش نہیں رہ سکتیں ؟

اس نے جو کچھ بھی کیا وہ اس کی مجبوری تھی۔چڑیکل نے صحیح کیا جادو اس کی منشاہ نہیں تھا مجبوری تھی ۔آخری لائن اس کی آخری لائن پہلی لڑکی نہیں سن سکی تھی۔وہ ساتھ والی سیٹ پہ کسی سے بات کرنے لگی تھی۔لیکن عمر نے واضح طور پہ سنی تھی۔)

وہ یہاں اس کی لوکیشن فالو کرتا ہوا آیا تھا۔اس نے اپنی نظروں کی سیدھ میں دیکھا۔وہ لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ ریستوران کے اوپن ایریا میں چھوٹی سی میز کے گرد بیٹھی تھی۔عمر شل سا کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔ذہن میں مختلف آوازیں گونج رہی تھیں۔

چیخ کر "مہر ماہ "نے بند کیا تھا پکارتی ہوئی ہالے۔

مجھے مسز سفیر سلطان نے اس اجازت نامے۔اور باقی کی ساری چیزوں کا کہا تھا کہتی ہوئی نرس۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں ہالے سلطان بات کر رہی ہوں۔یہ آواز مہر ماہ کی تھی۔

اور اب عمر کے ذہن کے پردے پہ سینما ہال کا منظر تھا۔وہ جسٹیفکیشن دیتی لڑکی مہر ماہ غیاث تھی۔اور حق کے لیے لڑتی لڑکی ہالے سلطان تھی۔ریستوران کی روشنیوں میں اس کی بھوری آنکھیں کسی شیطان کی آنکھیں لگتی تھیں۔مہر ماہ غیاث ہالے سلطان کی کہانی کی ولن تھی۔

کیا تمھیں بھوری آنکھوں سے کچھ یاد آیا ؟

------*

اب ہم کچھ وقت کے لیے تمھیں کہانی میں چند ماہ پیچھے لے جائیں گے۔ یہ اوپن ایریا کیفے تھا۔جہاں میزوں کے اوپر چھتری نما سایہ کیا گیا تھا۔فروا اور مہر ماہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔ فروا اپنے سامنے بیٹھی مہر سے کہہ رہی تھی۔"اور اگر میں تمہیں کہوں کہ تمھارے والدین کی طلاق حسینہ بھابھی کی وجہ سے ہوئی تھی ؟"مہر ماہ ان کو گنگ سی دیکھے گئی۔فروا اب بھی کہہ رہی تھیں۔

"بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ نگین اور وہاج تمھارے والدین ہی نہیں ہیں ؟تو ؟"وہ پے در پے اس کے سر پہ دھماکے کر رہی تھیں۔اب کے مہر کی آنکھیں شاک سے پھیل گئی تھیں۔ چہرہ بے یقین تھا۔فروا کہے گئیں۔

"تم مہر ماہ وہاج نہیں ہو ،مہر ماہ غیاث ہو۔یہ راز آج تک میں نے اپنے دل میں رکھا تھا۔لیکن آج مجھے لگتا ہے آج وہ وقت آگیا ہے جب تم جان لو کہ تمہارا باپ وہاج نہیں۔میرا بھائی تھا غیاث الدین۔"مہر کے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں۔وہ سن تھی۔ساکت تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"حسینہ بھابھی نے تمھیں اپنی بیٹی سمجھا۔کیونکہ ان کے اپنے یہاں اولاد نہیں تھی۔تم ان کا کھلونا تھی۔ اور بعد میں ان کا گلٹ۔تم مہر ماہ تم کبھی بھی ان کی محبت نہیں بن سکی۔ اگر تم سے کوئی محبت کرتا ہے۔تو وہ میں ہوں۔"وہ اپنے سینے پہ انگلی سے دستک دے رہی تھیں۔

"اگر کوئی تمھیں چاہتا ہے تو میں ہوں۔اگر کوئی تمھارے لیے ساری دنیا سے لڑے گا۔مر جائے گا۔یا مار دے گا تو وہ بھی بس میں ہی ہوں۔"مہر چپ رہی۔کچھ کہہ ہی نہ سکی۔سارے الفاظ ختم ہو گئے تھے ۔اسے اپنی ساری زندگی جھوٹ لگ رہی تھی۔

"نگین نے تمھیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔میں نے اس کی زندگی کو جہنم بنا دیا۔اب ہالے تم سے تمہاری خوشیاں چھین رہی ہے۔مہر ماہ میں اسے بھی نہیں چھوڑوں گی۔"وہ آگے کو ہوئی۔مہر ماہ کے ساکت ہوئے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔آنکھوں میں ڈھیروں فکرمندی اور محبت لیے وہ اسے تک رہی تھی۔مہر ماہ خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔

"میں تم سے محبت کرتی ہوں مہر ساری دنیا سے زیادہ۔سارے انسانوں سے زیادہ۔ سارے جہاں سے زیادہ۔تم میرے لیے ضروری ہو۔میں تمہاری ماں باپ تمہارا خاندان ہوں۔اور اب میں تمھیں سفیر دوں گی۔جس طرح ساری زندگی تمھیں تمہاری من پسند چیزیں دیں۔"وہ ایک مان ایک بھروسے سے کہہ رہی تھی۔مہر ماہ اب تک شاکڈ تھی۔اگلے کئی لمحات میں فروا اسے الف سے ے تک تمام کہانی کہہ چکی تھیں۔جو انہوں نے نگین کے ساتھ کیا۔جو مہر کی حقیقت تھی۔مہر ماہ سفید پڑتے چہرے اور پھٹتے ہوئے دل کے ساتھ سب سنے گئی۔اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بدقت اٹھی تھی۔اپنا پرس اٹھایا فروا اس کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے اس کے ساتھ اٹھی تھیں۔مہر چلی گئی تھی بغیر کچھ کہے سنے بس وہ چلتی گئی تھی۔

کئی گھنٹے بے چینی میں گزرے۔بے کلی حد سے سوا تھی۔شاک کم ہوا تو انتقام نے سر اٹھایا تھا۔اس ریستوران کی ریزرویشن اس نے گھر آ کر کروائی تھی۔وہ بس سفیر کو ہالے کے ساتھ دیکھ کر دل مضبوط کرنا چاہتی تھی۔لیکن سارا کھیل تب بدلہ تھا جب ریستوران میں عمر حیات آیا تھا۔مہر نے نہ جانے کیوں کس خیال کے تحت ان کی تصاویر لی تھیں۔اور گھر چلی آئی۔اس نے وہی تصاویر کسی دوسرے نمبر سے فروا کے نمبر پہ سینڈ کی تھیں۔اس نے یہ کیوں کیا وہ نہیں جانتی تھی۔جو ایک چیز وہ جانتی تھی۔وہ یہ تھی کہ مہر ماہ مر کر بھی سفیر اور ہالے کی شادی نہیں دیکھ سکتی تھی۔بات اگر سفیر کی ہوتی تو شاید وہ صبر کر بھی جاتی لیکن یہاں بات یوسف سلطان کی بھی تھی۔اور یہاں۔۔۔یہاں آ کر مہر ماہ کے سارے حواس کام کرنا چھوڑ دیتے تھے۔

اگلی رات وہ فروا سلطان کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔اس کی آنکھیں اس کا چہرہ غیر انسانی تھا۔وہ کسی ہارے ہوئے انسان کی مانند تھی بلکہ انسان نہیں وہ ایک گدھ تھی جو بھوک کے ہاتھوں اپنے ہی ساتھی کو مارنا چاہتی تھی۔اسی کا کچا گوشت کھا لینا چاہتی تھی۔دروازہ کھلا تو فروا باہر نکلی مہر کو یوں کھڑے دیکھ اسے ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی تھی۔وہ جانتی تھی یہ ہونا ہے۔

"آپ کیا کرنے والی ہیں ؟"وہ کافی دیر تک فروا کے سامنے کھڑے رہنے کے بعد بولی تو اس کا لہجہ بے تاثر تھا۔فروا مسکرائی تھیں۔ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے سب پلان کر لیا ہے مہر سب طے ہے۔میں بس تمہاری رائے جاننا چاہتی ہوں۔کیا تم میرے ساتھ ہو ؟"وہ ذرا ذرا سی بے چین تھیں۔مہر نے بھوری بے تاثر آنکھوں سے ان کو دیکھا۔

"میں کیوں کچھ کہوں گی ؟میں نیوٹرل رہوں گی آنٹی۔اگر میرے بغیر کچھ کیے اور کرے مجھے سفیر اور ابا مل جائیں گے۔تو اس میں غلط کیا ہے ؟لیکن ایک بات یاد رکھیے گا ہالے کو نقصان نہیں ہونا چاہیے۔ میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔"آخر میں اس نے یقین دہانی چاہی تھی۔فروا فوراً مسکرائی تھیں۔

"تم بے فکر رہو مہر۔صرف ایک رات، صرف ایک رات کی بات ہو گی۔اور اس کے اگلے دن ہالے گھر واپس آجائے گی۔سفیر سے تمہارا نکاح ہو جائے گا۔اور ہالے کے لیے ہارون تو ہے ہی۔وہ تو اسے ہر حال میں قبول کرلے گا۔وہ ہالے پہ گو اَپ نہیں کرے گا۔تم بس خوش رہو۔باقی سب میں دیکھ لوں گی میری جان۔"مہر ان کی بات پہ بس سر ہلا کر رہ گئی تھی۔اگلے دن اس کے کسی دوست کی عیادت کے لیے جب وہ ہسپتال آئی تب اسے وہی نرس دکھائی دی۔جس نے ہالے کے سامنے اس کے شوہر کی بات کی تھی۔پھر نہ جانے کیوں کس خیال کے تحت مہر ماہ نے اس سے اجازت نامہ اور ہسپتال کے انتظامیہ سے فوٹیج نکلوا لی تھی۔فوٹیج میں عمر اور ہالے تھے۔

کچھ وقت بعد ہارون بھی تھا۔لیکن مہر ماہ نے خود کو ہارون کی فوٹیج ڈیلیٹ کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔ اس نے ان سب کے لیے سفیر کے تعلقات استعمال کیے تھے۔لیکن کچھ یوں کہ سفیر کو اندازہ نہیں ہو سکا۔وہ اصل میں کیا کیا کرنا چاہ رہی ہے۔اگلے منظر میں وہ ہارون کو فون کرتی نظر آ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہارون تم اس رات اس لڑکے کو ہالے کے ساتھ ہسپتال لائے تھے ؟"وہ ہسپتال کی راہداریوں میں چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔آگے سے ہارون نے شاید بات کور کرنی چاہی تھی۔جب مہر ماہ نے اسے سختی سے ڈپٹ دیا تھا۔

"آج کے بعد اگر کبھی بھی کوئی بھی گھروالا تم سے اس بارے میں پوچھے گا تو صاف صاف مکر جانا ہارون۔"وہ اسے ہدایت دے رہی تھی۔" تم نہیں جانتے، ہالے نہیں جانتی ،یہ کتنی بڑی مصیبت ہے۔ اگر سفیر کو پتہ لگ گیا تو وہ ایک منٹ نہیں لگائے گا ہالے کو چھوڑنے۔میں کیا تم ایسا چاہتے ہو ؟"

ہارون نے بے اختیار ناں کہا تھا۔مہر نے گہری سانس لی اور فون بند کر دیا۔

اگلے چند دنوں میں نکاح تھا وہ دونوں پارلر میں بیٹھی تھیں۔ہالے تیار تھی۔آف وائٹ جوڑے میں ملبوس وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔جب مہر ماہ نے اپنے موبائل کی دوسری سم جس کا نمبر کسی کے پاس سیو نہیں تھا۔اس سے ہالے کے موبائل پہ کال کی۔اور پھر اسے ہارون کی کال بتایا۔وہ کبھی بھی تیر نہیں مارا کرتی تھی۔وہ بس لوگوں کو نشانے پہ لے آیا کرتی تھی۔اور وہ زخمی خود بخود ہوجاتے تھے۔وہ سائیکالوجی میں گولڈ میڈلسٹ تھی۔اسے لوگوں کے دماغوں پہ حکومت کرنا اور ان کے اندر اپنی بات ڈالنا آتا تھا۔لوگ اسے جینئیس کہتے تھے لیکن وہ evil genius تھی۔اس نے ہالے کو دروازے سے جاتے دیکھا۔وہ جانتی تھی باہر کیا ہوگا۔اسے سب پتہ تھا لیکن اس نے روکا نہیں۔ایک لمحے کو ضمیر نے ملامت کی تھی۔لیکن وہ نیوٹرل تھی۔اور وہی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ وقت بعد سفیر ہالے کو لینے آیا تھا لیکن ہالے نہیں تھی۔یہ وہ وقت تھا جب مہر ماہ کا ضمیر چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔وقار، محبت سے زیادہ ضروری ہے۔اسے رکھ لو لیکن اس کے سامنے سفیر تھا۔بھوری آنکھوں والا خوبصورت مرد اور جب بھکاری کے آگے بھیک رکھ دو تب وہ ہر قسم کے وقار اور عزت کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔اگلے مناظر اب تم کوٹوٹے بکھرے دکھائی دیں گے۔وہ ہال میں کھڑی تھی۔رو رہی تھی۔حسینہ کی آنکھیں بھی بہہ رہی تھی۔گھر کے سارے مردوں کے کندھے جھکے ہوئے تھے، آنکھیں شرمندہ تھیں۔

یوسف سلطان بار بار فروا کو اس طرح دیکھتے تھے جیسے انہوں نے سب کیا ہو۔یہ وہ وقت تھا جب مہر ماہ نے نئی چالیں چلیں۔وہ فروا سے لڑ رہی تھی۔وہ روتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی کہ اسی نے ہالے کو اغوا کروایا ہے جواب میں فروا بھی کچھ سخت سست سنا رہی تھیں۔سفیر اور یوسف سلطان ان کی باتیں سن رہے تھے۔

مہر non guilty prove ہو چکی تھی۔اب یہاں اس نے ایک گہری سانس لی تھی۔سفیر اب بھی کچھ ماننے کو تیار نہیں تھا۔اسے اب بھی ہالے کی واپسی کا انتظار تھا۔اس کی آنکھوں میں بے بسی بھری تکلیف تھی۔مہر ماہ نے چند ثانیے اس کو دیکھا تھا۔کئی آوازیں تھیں جو سماعت کا حصہ بن رہی تھیں۔کئی رکاوٹیں تھیں جو اسے شیطان بننے سے روک رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ لمحہ تھا جب شر کو سر سے پھینک کر اتار دینا تھا۔جب حسد کو پیروں تلے روند دینا تھا۔یہ وہ وقت تھا جب جادوگرنی کو اپنا جادو اچھے کاموں کے لیے استعمال کرنا تھا۔وہ موبائل گیلری کھولے کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں سپاٹ تھیں۔دل خالی۔

اس نے چند ویڈیوز اور تصاویر پہ کلک کیا اور ان کو سفیر کے نمبر پہ بھیج دیا۔اس کے ہاتھ ایک لمحے کو بھی نہیں کانپے تھے۔اس نے اپنے شر کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔حسد سر چڑھ گیا تھا۔اس کے کندھوں پہ بیٹھے فرشتوں نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اس پہ لعنت بھیجی تھی۔وہ جادو کر چکی تھی اور جادو کبھی بھی مجبوری نہیں ہوتا۔

اس نے سفیر کی آنکھوں میں شاک دیکھا ،پھر صدمہ دیکھا۔وہ ڈھے گیا تھا۔لیکن مہر کو کوئی فرق نہیں پڑا۔

اسے سفیر کے ساتھ بٹھایا گیا۔نکاح ہوا۔مبارک باد ملی۔ابا نے شفقت والا ہاتھ اس کے سر پہ رکھا۔پھر اس نے دیکھا کہ کچھ شور ہوا ہے۔سفیر معراج سے کچھ کہہ رہا ہے۔اس نے معراج کو گرتے دیکھا۔اس نے سفیر کو پریشان ہوتے دیکھا۔آس پاس بھگدڑ مچتے دیکھی۔مناظر بدلے۔رات کا اندھیرا چھٹا تھا۔وہ صبح کا پیلا اجالا تھا۔ہالے گھر آ گئی تھی۔وہ سفیر سے مار کھا رہی تھی۔ گالیاں کھا رہی تھی۔مہر ماہ نے اپنے دل میں تقویت اترتی محسوس کی تھی۔ہارون اس کا ساتھ چھوڑ چکا تھا اور جب دنیا ہاتھ سے چلی جائے تو باقی کچھ نہیں رہتا۔اسے لگتا تھا وہ مجبور ہے لیکن وہ مجبور ہرگز نہیں تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اگلے گھنٹے ہسپتال آئی تھی سفیر کے پیچھے۔اسے لگتا تھا سفیر خود کو یا پھر معراج سلطان کو نقصان دے گا۔وہ جب آئی اسی وقت شمس سلطان معراج سلطان کے کمرے سے نکل رہے تھے۔ان کے چہرے پہ پسینہ تھا، پریشانی تھی۔ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ اندر کمرے میں گئے تھے۔مہر ماہ راہداری کے سرے پہ کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔

اور پھر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔قدم من من بھر کے تھے۔دل گالیاں دے رہا تھا۔کوس رہا تھا۔ضمیر نے لاکھ ملامت کی تھی۔لیکن اس کے قدم نہیں رکے تھے۔وہ اندر آگئی تھی۔ڈاکٹر نے اسے روکنا چاہا تھا۔لیکن پیسا بولتا ہے اور ایسا بولتا ہے کہ ہر ایک کو خاموش کروا دیتا ہے۔وہ کافی دیر وہاں کھڑی رہی تھی۔خاموشی سے ڈاکٹرز کو علاج کرتے دیکھتی رہی۔پھر ڈاکٹر عبدالحفیظ پیرزادہ باہر چلے گئے تھے۔جاتے وقت ان کی گردن جھکی ہوئی تھی اور دل پہ بوجھ تھا۔معراج سلطان آرام دہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہے تھے۔مہر ماہ چند لمحے ان کے سر پہ کھڑی انہیں گھورتی رہی، دیکھتی رہی۔پھر اس نے آہستگی سے کہنا شروع کیا تھا۔

"آپ آدھے مر چکے ہیں بابا۔"اس کی آواز ہلکی اور سفاک تھی۔"ذلت آپ کو آدھا کھا گئی ہے۔اب آپ کو چاہیے کہ پورے مر جائیں۔"وہ انسان سے حیوان بنتی جا رہی تھی اور اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں بابا۔بہت زیادہ محبت۔لیکن آپ جنگل کے بادشاہ ہیں۔آپ واپس آگئے تو گدھ ایک بار پھر دیش نکالا کا حکم سنیں گے۔ایک بار پھر انہیں مردار کھانا پڑے گا۔اور اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہی گھر سے بے گھر ہونا پڑے گا۔آخر کب تک گدھ بن باس سہیں ؟"اس کی آواز میں تاسف تھا۔وہ کہیں سے بھی نارمل نہیں لگ رہی تھی۔اس کا چہرہ غیر انسانی تھا۔سفید اور گدھوں جیسا۔

"میں آپ کو یہاں چھوڑ جاؤں گی اور آپ واپس آ جائیں گے۔آپ اکیلے واپس آتے تو مجھے کوئی دکھ نہ ہوتا۔آپ ہالے کو ساتھ لائیں گے۔اوراس کے ہوتے ہوئے نہ ابا میرے نہ سفیر میرا۔"اس کی آواز میں کرب شامل ہوا تھا۔

"میں مجبور ہوں بابا۔بے حد مجبور۔آپ کو جانا ہوگا یہاں سے۔دور بے حد دور جہاں ایک اچھی زندگی آپ کی منتظر ہے۔"اس نے کہتے ساتھ ان کے سر کے نیچے رکھا تکیہ کھینچ کر نکالا تھا۔معراج بے دھم تھے۔ان کی سانسیں بے ترتیب تھیں۔بیماری نے انہیں مار گرا دیا تھا۔

"یہ میری زندگی کا پہلا قتل نہیں ہے بابا۔"اس نے کہتے ساتھ تکیہ ان کے منہ پہ رکھا تھا۔اسی لمحے معراج ہوش میں آگئے تھے۔لیکن کچھ سمجھ نہیں سکے تھے۔وہ نقاہت زدہ تھے اور کچھ کچھ غائب دماغ بھی۔مہر کی آوازیں ان کے کان میں پڑ رہی تھیں لیکن وہ ان کو پراسیس نہیں کر پا رہے تھے۔

"میرا پہلا قتل ہمارے کالج کا چپڑاسی تھا۔جس نے مجھے ہالے کو کلاس میں بند کرتے دیکھ لیا تھا۔میں نے بابا۔میں نے اس کی چائے میں زہر ملا دیا تھا۔"اس کی آوازاس کا انداز مشینی تھا۔آوازیں پراسس ہونے لگیں تھیں لیکن اسی لمحے مہر نے تکیے کا زور بڑھایا تھا۔معراج بری طرح ہاتھ پاؤں مارنے لگے تھے۔مہر ماہ زور بڑھاتے ہوئے کہتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرا دوسرا قتل وہ کالج کا پروفیسر تھا۔جس نے مجھے ہالے کو ایکسپلائٹ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔جس نے مجھے دن کے وقت ہالے سلطان کے پیپر کی جگہ اپنا لکھا ہوا ہالے کے رول نمبر سے اپنا لکھا ہوا غلط پیپر آفس میں رکھتے ہوئے دیکھا تھا۔"تکیے کا زور بڑھتا جا رہا تھا۔سانسیں رکنے لگیں تھیں۔مزاحمت دم توڑ رہی تھی۔لیکن لفظوں کا زہر ختم نہیں ہورہا تھا۔

"پروفیسر نے نیند کی گولیاں کھا کر خود کشی نہیں کی تھی۔میں نے ان کے کھانے میں گولیاں پیس کر ڈال دی تھیں۔میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن میں مجبور تھی بابا۔میں بہت مجبور تھی۔"وہ عجیب سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔تکیوں کے نیچے پڑے آدمی کی مزاحمت ختم ہو گئی تھی۔وہ فرشتہ صفت آدمی اب نہیں رہا تھا۔وہ جا چکا تھا۔مہر نے تکیہ ہٹا لیا تھا۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔وہ معراج کو اس طرح ساکت دیکھ کر گہری اذیت میں لگتی تھی۔

"آئی ایم سوری بابا۔آئی ایم ریلی سوری۔مجھے گدھ بننے پہ آپ ہی لوگوں نے مجبور کیا ہے۔آئی ایم سوری۔"وہ بلند آواز میں رو رہی تھی۔اسی لمحے اس نے قدموں کی چاپ سنی تھی۔کوئی تھا جو قریب آ رہا تھا۔اور مہر ماہ قدموں کی چاپ پہچانتی تھی۔وہ فورا سے دیوار پہ لگے پردے کی اوٹ میں ہو گئی تھی۔نوارد دروازہ دھکیل کر اندر آیا تھا۔وہ سفیر تھا۔

سرخ آنکھوں اور بلند آواز میں وہ چیخ رہا تھا، چلا رہا تھا۔ان سے ان کی بیٹی کا پوچھ رہا تھا۔پھر عمر سے نکاح کروانے پہ غرا رہا تھا۔اس کے منہ سے کف نکل رہا تھا۔پھر دفعتا وہ رکا تھا۔وہ آگے گیا تھا۔اس نے معراج سلطان کا ساکن وجود دیکھا اور پھر ان کے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرنٹ کھا کر دور ہٹا تھا بلکہ وہ فرش پہ بیٹھ گیا تھا۔اور بری طرح خوفزدہ تھا۔اس کی آنکھیں ایک جگہ جم سی گئی تھیں۔وہ ساکت تھا۔بے سانس چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔اسے لگا تھا وہ اس کی باتیں سن کر مرے ہیں۔

اگلے لمحات تمھیں ٹوٹے بکھرے نظر آئیں گے۔ڈاکٹرز کی ٹیم سفیر کو باہر نکال رہی تھی۔وہ ایک لاش کی مانند ان کے ساتھ چلتا گیا تھا۔اس دن سفیر سلطان کے گلٹی ہونے کا سفر شروع ہوا تھا۔

مہر ماہ باہر نکل آئی تھی۔اس نے جھپٹ کر دونوں ننھے کیمرے اتارے تھے۔اب وہ ان میں اپنی مرضی کی فوٹیج رکھنے والی تھی۔

اگلے منظر میں وہ لان میں بیٹھی تھی۔فروا ہالے کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں۔اور مہر بدلے میں ہالے کی یاد کا ذکر کر رہی تھی۔لیکن اگر تم ذرا جھک کر میز پہ رکھا موبائل دیکھو تو اس پہ کال چل رہی تھی اور اس کال پہ ہالے سلطان کا نمبر لکھا تھا۔

اس سے اگلے منظر میں وہ یوسف سلطان کے ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی۔وہ اس سے کہہ رہے تھے کہ اب یوسف سلطان کو خاص توجہ اور خاص کیر کی ضرورت ہے۔انہیں ٹینشن نہ دی جائے۔ورنہ وہ پیرالائز ہو سکتے ہیں۔یا پھر انہیں فالج کا اٹیک بھی ہو سکتا ہے۔اگلے ہی دن مہر ماہ نے جان بوجھ کر ان کے سامنے جھگڑا شروع کر دیا تھا۔اسے وہ ایسے ہی چاہیے تھے لا چار بے بس ہالے سے دور۔اگلے منظر میں وہ سفیر کی ڈرنک میں ڈرگز ملاتی نظر آ رہی تھی۔وہ زیادہ پی لیتا تھا تو اسے ہالے سمجھ لیتا تھا۔اگر ڈرگز لے گا تو اس سے محبت کی باتیں بھی کرے گا۔بس یہی تو تھا اس کے ذہن میں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر کی گن لے کر برو نو کو مارنے والی بھی وہ خود تھی۔عمر اسے اپنا زوال لگتا تھا۔وہ ہالے اور حسن کو اس کے قریب کیسے دیکھ سکتی تھی ؟اس کے بعد وہ بس ہالے کو ایکسپلائٹ کرنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔عمر سے ہالے کی طلاق اس کا سب سے بڑا مقصد بن گیا تھا۔وہ سفیر سے مار کھائے، گالیاں کھائے یا پھر وہ نشے میں دھت ہو کر ہی سہی اسے مہر کے بجائے ہالے سلطان سمجھ کر ہی نظر التفات لٹائے وہ اسے ہر حال میں قبول تھا۔اسے لاغر ،معذور اور بے چارے یوسف سلطان بھی قبول تھے۔جو اب اس کے محتاج تھے۔جنہیں اب اس کی محبت نہیں ضرورت تھی۔اسے اپنے لوگوں کو غلام بنا کر رکھنا اچھا لگتا تھا۔

وہ گدھ تھی اسے مردار کھانا اچھا لگتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن موجودہ لمحہ

عمر حیات اپنی جگہ پہ ساکن کھڑا اسے دیکھ رہاتھا۔وہ ہنس رہی تھی، مسکرا رہی تھی، اپنے شوہر کی کسی تعریف پہ وہ سرخ ہو رہی تھی۔اسی لمحے سفیر کا فون بجا تھا۔آوازوں کا مسئلہ تھا۔اس کا شوہر اسے اشارے سے "ضروری کال "کہتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔مہر مسکراتے ہوئے پلک جھپکا کر اسے تسلی دیتے ہوئے اسے جاتے دیکھتی رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے اپنے قدم اس کی جانب بڑھائے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب آ کر رکا۔اسی لمحے مہر ماہ نے بھی اسے دیکھا۔آج کچھ تھا جو عمر حیات کی آنکھوں میں بدلا ہوا تھا۔کوئی پٹی تھی جو اتر چکی تھی۔ایک لمحے کو مہر ماہ ٹھٹکی تھی پھر اگلے ہی لمحے سنبھل بھی گئی تھی۔

"ہیلو عمر وہاج خان۔"وہ جتاتی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔عمر مسکرا بھی نہ سکا۔

"ہیلو مہر ماہ غیاث الدین۔"وہ بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔حقیقت وہ دونوں جان چکے تھے۔اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔عمر آہستگی سے اس کے سامنے کرسی پہ بیٹھا۔چند پل وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر مہر نے اس خاموشی کو توڑا تھا۔

"کیا میں مان لوں کہ تم اب وہ بھی سب کچھ نہیں جانتے؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی کس ڈھٹائی سے پوچھ رہی تھی۔عمر چند پل کچھ کہہ ہی نہ سکا۔

"کیا تم نے جج صاحب۔۔۔۔؟"وہ باقی کے الفاظ نہیں کہہ سکا۔کہنا مشکل تھا۔مہر اس کی بات پہ چپ سی ہو گئی۔پھر یکدم اس کی آنکھوں میں افسوس سا ابھرا۔چہرے پہ ملال پھیلا۔اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے۔

"میں ایسا نہیں چاہتی تھی عمر۔"وہ بولی تو اس کے لہجے میں دکھ تھا۔"میں مجبور تھی، بہت زیادہ مجبور۔" وہ آزردگی سے کہہ رہی تھی۔اور عمر جیسے اس کے انکشاف پہ گنگ ہو گیا تھا۔ آس پاس دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں کرب اترا تھا۔کاش وہ اٹھ کر اس کا گلا دبا سکتا۔وہ ہاتھ کی مٹھی بھینچے اسے سنے گیا۔وہ کہے گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم نے جنگل دیکھا ہے عمر ؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی عجیب لہجے میں کہہ رہی تھی۔

" جنگل میں کئی جانور اور پرندے ہوتے ہیں۔چھوٹے، بڑے، ادنی، اعلی۔وہ سب ساتھ رہتے ہیں۔ کبھی لڑتے ہیں ، کبھی مرتے ہیں، ایک دوسرے کو کھالیتے ہیں، نوچ لیتے ہیں۔ لیکن وہ ساتھ رہتے ہیں۔کوئی ایک دوسرے کو نکال نہیں دیتا لیکن ایک پرندہ ہے جسے جنگل سے نکال دیا گیا۔دیش نکالا سمجھتے ہو ؟"عمر بس اپنی آنکھوں میں تپش لیے اسے دیکھے گیا۔وہ کہتی رہی۔

"جب اسے جنگل سے نکالا گیا تو گدھوں نے آبادی کا رخ کیا۔گدھ جانوروں کو چھوڑ انسانوں کا مردار گوشت کھانے لگے۔ہر طرح کا چھوٹا بڑا مردار حلال ہر طرح کا گوشت۔تمھیں لگتا ہے یہ گدھوں کی سفاکی تھی ؟نہیں عمر یہ گدھوں کی مجبوری تھی۔"وہ زور دے کر بولی۔

"وہ مجبور تھے۔میں بری نہیں ہوں۔میں بس گدھ ہوں جسے کبھی اپنا سمجھا ہی نہیں گیا۔جس نے سلطان منزل کے جنگل میں زندگی کے انتیس سال گزار دیئے لیکن کسی نے اسے قبول نہیں کیا۔اب میں اگر گدھ بن کر مردار کھانے لگ گئی تو اس میں میرا کیا قصور ہے ؟"اسی لمحے سفیر ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔اس کی کال لمبی ہو گئی تھی۔لیکن وہ ان سے دو میز دور تھا۔جب کسی جاننے والے نے اسے روک لیا۔

عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ایک سخت نظر مہر ماہ پہ ڈالی اور کہنا شروع کیا۔

"تم نے میرا بخت کھایا مہر ماہ۔"عمر اس کو دیکھ کر بول رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے رشتے، میرے پیسے ،میرا حق، میری عیاشی۔تم نے سب کھایا۔ایک زندگی تھی جو تم نے میری جگہ گزاری۔اور اب۔"اس نے اپنی آواز دھیمی کر لی۔"اب وقت ہے کہ تم حساب دو۔"سفیر کو کسی جاننے والے نے روک رکھا تھا۔اس کی نظریں بے چین سی تھیں۔وہ جلد از جلد یہاں آنا چاہتا تھا۔عمر اب بھی کہہ رہا تھا۔

"میں عمر حیات، آج تمھیں بتا رہا ہوں، میں تم سے حساب لوں گا۔میں تمہاری گردن میں ایسا پھندہ لگاؤں گا کہ تم خود اسے خود پہ کس دو گی۔اتنا عرصہ۔۔۔اتنا عرصہ میں تمھیں سمجھ نہیں پایا کیونکہ میں وکٹم بن رہا تھا۔لیکن آج اور ابھی سے عمر حیات کہانی کا ولن ہے یاد رکھنا۔"مہر ماہ ابرو اوپر کھینچے اسے دیکھ رہی تھی۔اب کہانی میں اصل مزہ آنے لگا تھا۔

"تمھیں یہ تو پتہ ہے کہ گدھوں کو قبول نہیں کیا گیا لیکن کیا تم یہ جانتی ہو کہ ان گدھوں کو کیوں قبول نہیں کیا گیا؟"مہر کے چہرے پہ الجھن ابھری۔عمر کہتا رہا۔

"گدھ حریص تھے ،وہ کھاتے تھے اور بہت کھاتے تھے۔حلال حرام مردار سب کھاتے تھے لیکن پھر بھی ان کا حرص نہیں مرتا تھا۔یہاں تک کہ ان کے منہ سے ان کا کھایا قے کی صورت نکل آتا تھا۔ حاضمہ خراب ہوجاتا تھا۔لیکن وہ پھر بھی کھاتے تھے کیونکہ گدھ حریص تھے۔وہ اتنا کھا کر قے کر کر پاگل ہونے لگے تھے۔ساری ساری رات گدھ سوتے نہیں تھے۔ان کا حرص، ان کا حسد انہیں سونے نہیں دیتا تھا۔گدھوں کو نکالا جانا ظلم نہیں جنگل کی صفائی تھی۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولا تھا

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے بہت مردار کھایا ہو گا۔بہت گوشت کے ٹکڑے حلق سے اندر اتارے ہوں گے۔لیکن میں گوشت کا وہ ٹکڑا ہوں جو سات پانیوں سے بھی نہیں نگلے گا۔میں تمھارے حلق میں اٹک جاؤں گا۔اس طرح کہ تمہاری سانس بند ہونے لگے گی۔تم اگر گدھ ہو تو میں تم سے بڑا گدھ ہوں۔شاید تم بھول رہی ہو مہر ماہ ہم دونوں ایک ہیں۔ہم دونوں ایک ہی دن پیدا ہوئے ہیں۔ہمارے اندر ایک جیسا شر ہے ۔فرق بس یہ ہے کہ میں نے اپنے شر پہ قابو پا رکھا ہے۔لیکن اب ،اب میں تمھیں بتاؤں گا اصل گدھ کون ہے۔"مہر ماہ کچھ نہیں بولی۔وہ بس محظوظ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم فیری ٹیلز دیکھتے ہو عمر ؟"وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔عمر آنکھوں میں طیش لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

" نہیں دیکھتے ہوگے ہے نا ؟ "مہر ماہ نے اضافہ کیا۔

"میں دیکھتی ہوں۔بہت زیادہ دیکھتی ہوں اور پتہ ہے کیا مجھے فیری ٹیلز میں ہمیشہ وہ لوگ پسند تھے جو evil تھے۔مجھے وہ جادو گرنی پسند تھی جس نے راپنزل کو قید کر لیا تھا۔کچھ عرصہ ہی سہی لیکن وہ خوبصورت زندگی گزارتی رہی۔مجھے وہ سوتیلی ماں پسند تھی۔جس نے شہزادی کو محل سے در بدر کر دیا چاہے کچھ عرصہ ہی سہی لیکن شہزادی نے ٹھوکریں تو کھائیں نا۔مجھے ہر برا کردار پسند ہے۔مجھے ہر وہ انسان پسند ہے۔جو اپنا حق، اپنی محبت چھین لیتا ہے اور رہی بات بدلے کی، انتقام کی تو وہ تم مجھ سے نہیں لے سکتے عمر۔تمھارے پاس ایک واحد چیز، واحد رشتہ ہالے ہے اور تم دیکھنا میں اسے تم سے کس طرح الگ کروں گی۔نہ تم کہانی کے شہزادے ہو نہ وکٹم۔اب تم کہانی کے دیو ہو اور دیوؤں کی جان

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہمیشہ ایک ننھی چڑیا میں ہوتی ہے۔میں اس چڑیا کی مالک ہوں۔تم دیکھنا عمر میں تمھارے بخت سے تمہاری آخری محبت کیسے کھروچ کر مٹاتی ہوں۔"سفیر قریب آ چکا تھا۔عمر خاموش ہو کھڑا رہا۔سپاٹ سرد آنکھوں سے اسے دیکھتا ہوا۔

" تم میری بیوی سے کیا بات کر رہے ہو ؟"اس کا لہجہ سخت تھا۔مشکوک سا۔عمر اب کے سفیر کی جانب مڑا۔چہرہ حتی الامکان بے تاثر رکھا۔چند ثانیے سفیر کو گھورتا رہا اور پھر مڑ گیا۔وہ بہت بری طرح ڈسٹرب تھا۔شاید ہرٹ بھی۔وہ مڑ گیا تو سفیر نے تندہی سے مہر ماہ کو دیکھا۔

"تمھیں یہی آدمی ملا تھا بات کرنے کو ؟"اس کا لہجہ سخت تھا۔

"میں اس سے بس ہالے کے بارے میں بات کر رہی تھی۔آپ کو برا لگا ؟"وہ ہلکی آواز میں پوچھ رہی تھی۔سفیر نرم پڑا اور گھوم کر اپنی جگہ پہ آ کر بیٹھا۔

"چھوڑو اسے۔تم بتاؤ کھانا کیسا ہے۔"اس نے بات بدل دی تھی۔مہر ماہ اب اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔سفیر سن رہا تھا یا پھر شاید نہیں۔سچ تو یہ تھا کہ عمر کو دیکھ کر آج بھی اس کے دل کے زخم ہرے ہو جاتے تھے۔شاید وہ واقعی ہالے سے محبت کرتا تھا۔کیا پتہ ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات کے بنگلے پہ رات اتر آئی تھی۔لاؤنج میں اب تک آوازیں آ رہی تھیں۔حسن اپنی سابقہ جگہ پہ براجمان تھا۔نفیسہ حیات کا فیورٹ بچہ یو نو۔لیل جانے کی تیاری میں کھڑی تھی۔اور اب ہارون سے منت کر رہی تھی کہ وہ اسے گھر چھوڑ آئے۔ہالے کچن میں تھی کافی بناتی ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہارون کیا تکلیف ہے تمھیں۔چھوڑ آؤ نا مجھے۔"لیل سخت کوفت زدہ تھی۔ہارون نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہر گز نہیں۔میں نے جو تمہاری پینٹنگ بنائی تھی، پہلے اس کی تعریف کرو۔"عجیب ضد تھی بھئی۔

"تم اٹھ رہے ہو یا میں تمہارا سر پھاڑ دوں ؟"وہ ضبط سے پوچھ رہی تھی۔

"تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گی تو کیا میں نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں ؟"

"تم عورت پہ ہاتھ اٹھاؤ گے ؟"لیل کو یہاں آ کر صدمہ ہی تو لگا تھا۔ہارون مسکرایا تھا۔

"میں عورت پہ برش اٹھاؤں گا اور ایسے بھیانک طریقے سے تمہارا چہرہ پینٹ کروں گا کہ تم ساری زندگی یاد رکھو گی۔"لیل کا سانس جیسے سینے میں اٹک گیا۔اس کی حسین عربی آنکھیں۔۔۔اس نے فورا پینترا بدلا تھا۔

"تم تو میرے اچھے دوست ہو ہارون۔میں تو بس مذاق کر رہی تھی۔تم اس دنیا کے سب سے بہترین پینٹر ہو۔میں تمہاری سب سے بڑی فین ہوں۔۔۔۔"

"عمر میں نا؟ہاں میں جانتا ہوں تم میری فین لسٹ میں سب سے بڑی عمر کی عورت ہو۔"اور بس یہاں لیل سکندر کی بس ہو چکی تھی۔وہ اپنا بیگ جھپٹتے ہوئے اٹھی تھی۔ہارون پہ" جہنم میں جاؤ۔"والی نظر ڈالی اور آگے بڑھ گئی۔ہارون بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا۔اب وہ سارا راستہ اس سے لڑتے ہوئے جائے گی۔وہ جانتا تھا لیکن وہ بھی کیا کرے۔جو سکون لیل کو تپا کر ملتا تھا وہ کہیں اور نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چلے گئے تو لاونج خالی ہو گیا۔نفیسہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔حسن کو ہالے نے بلا لیا تھا۔وہ کچن میں کھڑی حسن سے اس کے کالج کے متعلق کوئی بات کہہ رہی تھی جب عمر اندر جاتا دکھائی دیا۔اس نے جاتے جاتے ایک نظر ہالے کو دیکھا اور پھر اسی طرف آگیا تھا۔

اس کی رنگت نچڑی ہوئی تھی۔چہرہ عجیب تھا۔صاف ظاہر تھا وہ ڈسٹرب ہے۔وہ کچن میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔حسن نا محسوس انداز میں باہر نکل گیا تھا۔عمر نے ہالے کو دیکھا۔کیا وہ اسے بتا دے ؟کیا وہ یقین کر لے گی ؟کیا اسے کوشش نہیں کرنی چاہیے ؟اس نے گلا تر کیا۔کہنے کو الفاظ جمع کیے۔

"اگر میں کسی دن کوئی ایسی بات کہہ دوں جسے آپ نے اپنے وہم و گمان میں نہ سوچا ہو تو کیا آپ میرا اعتبار کریں گی ؟"وہ بڑے دنوں بعد آج پھر سے" آپ" کہہ رہا تھا۔الفاظ جوڑ جوڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کرتا یہ اس کا عمر تھا۔ہاں یہ وہی تھا۔ہالے نے بازو سینے پہ باندھ کر اسے دیکھا تھا۔

"تم خود کو دیکھو عمر۔تم ہمارا ماضی دیکھو اور پھر خود سے سوال کرو کہ میں کیا کروں گی۔"وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"مجھے معاف کر دو ہالے۔میں آج اپنی غلطی مانتا ہوں۔میں نے جو بھی تمہارے ساتھ کیا وہ غلط تھا۔لیکن اب میں اپنے عمل پہ شرمندہ ہوں۔کیا ہم ایک دوسرے کو موقع نہیں دے سکتے ؟"وہ آج مختلف لگ رہا تھا۔وہ اسے روک رہا تھا۔شاید خوف زدہ تھا۔

"مجھے جانے دو عمر۔ہم دونوں کے حق میں یہی بہتر ہو گا۔طلاق ایک نہ ایک دن ہونی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ضروری نہیں ہے کہ ہماری طلاق ہو جائے۔"عمر نے ناگواری سے ٹوکا تھا۔ہالے مسکرائی تھی۔اذیت سے۔کرب سے۔

"کیوں عمر؟ہماری طلاق کیوں نہیں ہوگی؟

Because i am the woman you love with all your heart?

یا پھر تم میرے ساتھ جینا چاہتے ہو؟لیکن تم تو کہتے ہو ان میں سے ایک بات مذاق تھی اور ایک بابا کی خواہش۔"عمر کا سر جھکا تھا۔اسے پشیمانی ہوئی۔ہالے تکلیف سے کہہ رہی تھی۔

"تم کہتے ہو تمھارے استاد نے تمھیں جو سکھایا وہ صحیح تھا اور تم ویسا ہی کرو گے۔اور اب تم اپنے عمل پہ معافی بھی مانگ رہے ہو؟؟تم چاہتے ہو میں تم پہ اعتبار کروں۔لیکن تم خود ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ تمہاری کوئی بات سچی نہیں ہے عمر۔تم جھوٹے ہو۔تم اندر سے ایک شکی آدمی ہو۔تم ایک سیلف آبسیسڈ آدمی ہو جسے لگتا ہے اسے سب پتہ ہوتا ہے۔"نہ ہالے کی آواز اونچی تھی نہ اس میں طنز تھا۔ پھر بھی عمر کو اس کی باتیں چابک جیسی لگی تھیں۔

"تم آج کہیں سے ہماری کہانی کا کوئی نیا سچ جان کر آئے ہو۔لیکن تم مجھے نہیں بتا رہے۔بات یہ نہیں ہے کہ میں تم پہ اعتبار نہیں کرتی۔بات یہ ہے کہ تم۔۔"وہ آگے آئی عمر کے سینے پہ انگلی سے دستک دی۔"تم مجھ پہ اعتبار نہیں کرتے۔ورنہ میں تو وہی ہوں جسے آدھی رات میں تم نے کہا تھا میں جینا چاہتا ہوں اور میں نے اعتبار کر لیا تھا۔"عمر نے ایک جھٹکے سے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔اس کی آخری

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بات میں کچھ تھا کہ ٹھٹکا جائے کچھ ایسا کہ وہ سچی لگے۔وہ اب بھی اس کے سامنے کھڑی تھی۔اس کی آنکھوں میں اپنی نم ہوتی آنکھیں گاڑے ہوئے۔ان میں تکلیف تھی۔واضح تکلیف۔

"تم چاہتے ہو میں یہاں رہوں لیکن تم پورا ایک ماہ کہاں تھے عمر؟تم بس اپنا سوچتے ہو۔آج تمھیں میری ضرورت ہے تو تم روک رہے ہو۔ورنہ ہالے کو چھوڑ دینا تو ہمیشہ تمھارے لیے آسان رہا ہے۔"وہ بول کر رکی نہیں تھی۔شاید اسے اپنے آنسوؤں کے بہہ جانے کا ڈر تھا۔پیچھے عمر تہی دامن کھڑا رہ گیا۔

پولیس والا اگر اعتبار کر لے تو نری موت مرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یاقوت مرزا کا کمرہ آج خاموش سا تھا۔نرمین آج نوح کے ساتھ تھی۔شاید وہ تھوڑی دیر تک اسے چھوڑنے آ بھی جاتا۔یاقوت مرزا آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں اسپرے کر رہا تھا۔وہ کافی بدلا ہوا سا تھا۔اس کے چہرے پہ بے چینی سی تھی۔سنجیدگی بھی۔شاید کچھ سوال تھے جن کے جواب اسے مل نہیں پا رہے تھے۔وہ تیار ہو کر لاؤنج میں آیا۔صوفوں پہ اس کے دوست بیٹھے تھے۔دیوار گیر ٹی وی پہ خبر چل رہی تھی۔

"ناظم آباد سے خبر شامل کرتے چلیں، اطلاع ملی ہے کہ ناظم آباد سے لاپتا ہونے والی اقرا خالد کی زیادتی شدہ لاش پولیس کو مل گئی ہے۔بتایا جا رہا ہے کہ اقرا کے ساتھ متعدد افراد نے۔۔۔"یاقوت نے آگے بڑھ کر ریموٹ کی مدد سے رپوٹر کی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔اس کا چہرہ اب بلکل بھی نارمل نہیں تھا۔وہ ڈرا ہوا گلٹی سا لگتا تھا۔اسے اب لگتا تھا جو اس نے کیا ہے وہ گناہ ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"بند کیوں کر دیا یاقوت۔سننے تو دیتے آخر وہ بے غیرت لوگ پکڑے بھی گئے یا نہیں ؟"اس کی ایک دوست بولی تھی۔یاقوت ایک سنگل صوفے پہ آ کر بیٹھا۔ہاتھ نا محسوس انداز میں بازو کو کھجا رہا تھا اور کبھی گردن۔آس پاس خنزیروں کی بو پھیلنے لگی تھی۔جسم سے چپکا نادیدہ چیچک اب نظر آنے لگا تھا۔

"کیا بے غیرت ہے وہ ہاں ؟اور وہ لڑکی اس کی کوئی غلطی نہیں ؟کیوں نکلی تھی شام میں گھر سے ؟"وہ چڑھ دوڑا تھا۔پاس بیٹھے شان نے افسوس سے اس کو دیکھا۔

"یاقوت تم victim blaming کر رہے ہو ؟اور وہ لڑکی اپنے باپ کی دوائی لینے نکلی تھی۔اس کا باپ ایک بیٹا نہیں پیدا کر سکا تھا جو آدھی رات کے وقت اس کی دوا لے کر آتا اور ریپ نہ ہوتا۔"وہ تلخی سے بولا یاقوت کو بے اختیار اپنے آس پاس آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی تھی۔

"بیٹا ہوتا بھی تو کیا ہوجاتا۔"اب کے نوید بولا تھا۔"کیا لڑکے ریپ نہیں ہو رہے ؟حمزہ متین کا کیس بھول رہے ہو تم۔ایک ہفتہ پہلے اس کو اجتماعی زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا۔ریپسٹ جینڈر نہیں دیکھتے ۔"یاقوت نے مردہ آنکھوں سے ان کو دیکھا۔اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا وہ جسے گناہ مان ہی نہیں رہا تھا آج وہی عمل گلے کا پھندہ بننے لگا تھا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے اس نے یہ سب کسی مجبوری میں کیا ہو۔"یاقوت کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہاں بیٹھے تمام لوگ اس پہ ہنس رہے ہوں جیسے۔

"ریپ کبھی بھی مجبوری نہیں ہوتا یاقوت۔ریپ ایک بیمار دماغ کرتا ہے۔ایک ایسا دماغ جسے مرد ،عورت، انسان ،جانور سے فرق نہیں پڑتا۔"نوین کہہ رہی تھی اور یاقوت دم سادھے اس کو سنے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جو لوگ کہتے ہیں ریپ "مرد "نے کیا۔غلط کہتے ہیں۔کوئی بھی مرد یا عورت ریپ نہیں کرتی،کوئی حوس ریپ نہیں کرتی ،ریپ ایک بیمار دماغ کرتا ہے جسے قبر میں لیٹی عورت سے بھی فرق نہیں پڑتا ،جسے نو زائیدہ بچی سے بھی فرق نہیں پڑتا ،جسے اپنے جیسے جسمانی خدوخال رکھنے والے انسان سے بھی فرق نہیں پڑتا۔ریپسٹ ایک خنزیر جیسا ہوتا ہے۔جس طرح خنزیر اپنا فضلہ خود کھا جاتا ہے نا بلکل اسی طرح ریپسٹ مرد کو بھی ریپ کرتا ہے۔"وہ بول کر خاموش ہوئی تو شان نے بولنا شروع کیا۔کوئی یاقوت کو نہیں دیکھ رہا تھا۔کوئی یہ نہیں دیکھ رہا تھا کہ وہ لفظوں کے زہر سے سبز پڑ رہا ہے۔شان کہہ رہا تھا۔

"تم جانتے ہو یاقوت ریپ کس طرح پورا خاندان توڑ دیتا ہے ؟ریپ قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔اس جرم میں ایک وکٹم نہیں ہوتا بلکہ سارا خاندان، سارا سرکل وکٹم بن جاتا ہے۔لڑکی کا گھر، خاندان، دوست سب ایفیکٹ ہوتے ہیں۔اس لڑکی کا بھائی گلی میں گزرتے ہوئے گردن جھکا دیتا ہے کیونکہ اس گلی میں کئی تم جیسے victim blamers ہوتے ہیں۔لڑکی کی بہنوں کے رشتے نہیں آتے کیونکہ خاندان میں تم جیسے لوگ ہوتے ہیں جن کو لگتا ہے کہ شاید ریپسٹ اتنا برا نہیں تھا۔کچھ قصور لڑکی کا بھی ہوگا۔"یاقوت کو جیسے وقفے وقفے سے چابک لگ رہے تھے۔چیچک زدہ جسم سے خون رس رہا تھا ۔یاقوت مرزا نے گردن اٹھا کر ان کو دیکھا تھا۔اسے سب کی نظروں میں اپنے لیے حقارت محسوس ہوئی تھی۔اگر یہ لوگ جان لیں کہ۔۔۔؟؟اور بس اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"اصل میں یہ ریپسٹ انسان نہیں ہوتے، شیطان ہوتے ہیں۔"کسی ایک دوست نے لقمہ دیا تھا اور یہاں آکر ساری باتیں بے معنی ہو گئی تھیں۔یاقوت مرزا سن ہو گیا تھا۔اس کا دماغ شل تھا۔اس کے جسم

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے روح کھینچ لی گئی تھی۔اس کے دوست اب کوئی اور بات کر رہے تھے۔شاید سسٹم کی کمزوری، شاید مجرم کا پکڑا جانا۔یاقوت بس غائب دماغی سے انہیں سن رہا تھا۔اس کے دماغ میں جو چل رہا تھا وہ کئی برس پرانے منظر تھے۔

"کئی برس قبل "

یہ ان دنوں کی بات ہے جب فہیم مرزا نے اپنا کاروبار برطانیہ میں پھیلا لیا تھا۔انہیں وہاں رہنا پڑتا تھا اور یاقوت اپنی ماں کے ساتھ پاکستان میں کیونکہ مسکان **(فہیم مرزا کی بیوی)**کو پاکستان پسند تھا۔دو ماہ قبل جب ان کی وفات ہوئی تب یاقوت یہاں سے نہ جانے پہ بضد تھا۔بلا خر مجبور ہو کر فہیم مرزا کو اسے نوح کی ماں کے پاس چھوڑا۔وہ مخلص اور اچھی عورت تھیں۔اپنے ساتھ ہونے والے مظالم کا بدلہ اس بچے سے نہیں لیا۔وہ پچھلے تین ماہ سے ان کے گھر رہ رہا تھا۔صبح میں نوح اور نرمین کے ساتھ اسکول جاتا تھا اور شام میں قاری صاحب کے گھر۔

ہماری کہانی اور یاقوت کا اصل قاری صاحب کے گھر سے جڑا ہے۔پکی اینٹوں والی بیٹھک میں اس وقت کئی بچے سر ہلا ہلا کر قرآن پڑھ رہے تھے۔ان کے سروں پہ جالی دار ٹوپیاں تھیں۔قاری صاحب کے دائیں طرف ایک بچہ بیٹھا تھا۔سیاہ آنکھیں ،صاف ستھرا لباس اور امیروں والے ٹھاٹھ۔وہ بچہ بہت خوبصورت تھا۔اور اس وقت بیٹھک میں بیٹھے تمام بچوں سے اچھا پڑھنے والا۔اسے قرآن پڑھنے کا بہت شوق تھا۔اس نے صرف ایک ہفتے میں ہی چھ چھوٹی چھوٹی سورتیں حفظ کر لی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ جب پڑھتا تھا تو ساری دنیا سے بے خبر ہوتا تھا۔ایک وہ اور ایک اس کا قرآن۔ تمام بچوں کا دھیان سپارے کی جانب تھا ،جب یاقوت کو اپنی پشت پہ کچھ سرکتا ہوا محسوس ہوا۔وہ بدک کر دور ہٹا تھا۔اس کی آنکھوں میں خوف اور نا پسندیدگی تھی۔یہ لمس اسے پسند نہیں تھا۔جانے کیوں یہ بے چین کر دیتا تھا۔

وہ ایک بار پھر لہک لہک کر سبق پڑھنے لگا تھا جب اسے وہی لمس اپنی ٹانگ پہ رینگتا محسوس ہوا۔یاقوت نے گردن اٹھا کر دیکھا قاری کی نظریں اسے آج عجیب لگی تھیں۔وہ بے اختیار دور ہو بیٹھا۔وہ بچہ تھا لیکن قاری صاحب کی بائیں جانب بیٹھا نوح مرزا بچہ نہیں تھا۔کم از کم اس معاملے کو تو وہ سمجھ سکتا تھا۔ لیکن وہ دیکھ کر یوں نظر انداز کر دیتا تھا جیسے دیکھا ہی نہ ہو۔

کئی دن بیتے لیکن وہ گندا، برا اور بے چین کر دینے والا لمس۔۔آہ وہ لمس نہیں بدل سکا تھا۔یاقوت اب بہت بے چین ہونے لگا تھا۔وہ قاری صاحب سے دور جا کر بیٹھتا تھا لیکن پھر وہی ہوتا جس کا اسے ڈر رہتا۔قاری اس کے معصوم ہاتھ سرخ کر دیتا تھا۔قاری نے مشہور کر رکھا تھا کہ وہ ایک نہ پڑھنے والا اور بہانے بنانے والا بچہ ہے۔اسی لیے وہ قاری کے ساتھ نہیں بیٹھتا۔ایسے ہی ایک دن میں جب وہ سارے بچے بیٹھک سے چھٹی کر کے چلے گئے تھے تب وہاں ایک بچہ تھا جسے جانے نہیں دیا جا رہا تھا۔

یاقوت مرزا۔وہ ہر بار سبق یاد کر کے سناتا تھا اور ہر بار ہی مار کھاتا تھا کیونکہ اسے آیات نہیں آتی تھیں۔وہ ہر مرتبہ آیات کو الٹا پڑھتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" شیطان کی اولاد سبق کو صحیح سے پڑھ۔" قاری اسے مارے جاتا اور یہی سطر دہرائے جاتا تھا۔وہ خود سے نہیں پڑھ پاتا تھا اسی لیے قاری نے نوح کے سر اس کی ذمہ داری لگا رکھی تھی۔نوح جتنی ہی مرتبہ اسے سبق یاد کروا دیتا۔لیکن وہی ڈھاک کے تین پات۔وہ ہر دفع آیات کو غلط پڑھتا تھا۔یہ اس کے لیے نیا تھا۔پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔وہ ذہین تھا اور اسے قرآن سے محبت تھی۔وہ تو نوح اور نرمین سے پہلے تیار ہوجایا کرتا تھا۔لیکن جب سے وہ قاری صاحب کے لمس سے چڑنے لگا تھا تب سے یہی سب ہونے لگا تھا۔اس شام بھی وہ روئی روئی معصوم آنکھوں سے سبق دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھیں سوجھ گئی تھیں۔ہاتھ جل رہے تھے۔لیکن وہ پڑھے گیا۔اسی لمحے ایک بار پھر اسے قاری کا ہاتھ اپنی ران پہ محسوس ہوا اور بس یہ ایک حد تھی۔وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اٹھا تھا اور قاری کے منہ پہ تھوک دیا۔

اس کے بعد ایک قہر تھا جو اس پہ ٹوٹ پڑا تھا۔قاری نے کسی جانور کی طرح اس کی رانوں پہ ڈنڈے برسائے تھے۔وہ چیخ رہا تھا۔کسی کو مدد کے لیے پکار رہا تھا۔لیکن کوئی اس کے لیے نہیں آیا۔باہر بیٹھا سنہری آنکھوں والا لڑکا بھی نہیں۔وہ بس آنکھیں موندے اندر سے آتی آوازوں پہ تسکین لے رہا تھا۔اس کے چہرے پہ انتقام تھا۔

رات کے وقت رابیل (**نوح کی ماں**)نے یاقوت کی ٹانگوں پہ مرہم لگا دیا تھا۔وہ بے حد تکلیف میں لگتا تھا۔بار بار کراہتا رہتا۔رابیل کئی بار کہہ چکی تھیں کہ وہ اپنے باپ کو سب بتا دے لیکن وہ جانتا تھا اگر اس کے باپ کو پتہ چل گیا تو وہ اسے قرآن نہیں پڑھنے دیں گے۔اور اسے چھ سورتوں سے آگے بھی یاد کرنا تھا۔رابیل اس کی مرہم پٹی کرچکی تھیں۔وہ ان کا بھانجا تھا بلکل بیٹوں جیسا۔اب وہ اس کے پاس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بیٹھی تھی۔یاقوت معصومیت سے ان کو دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھیں روئی روئی سی تھیں۔رابیل نے پیار سے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرا۔

"تم فکر مت کرو یاقوت۔اللہ ہے نا۔وہ تم پہ رحم کرے گا۔تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔"وہ اسے دلاسا دے رہی تھیں۔نوح ایک طرف بیٹھا کان لگا کر ان کی باتیں سن رہا تھا۔

"رحم کیا ہوتا ہے آنٹی ؟"وہ ان کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔رابیل نے الفاظ جوڑنے چاہے۔اب وہ اس بچے کو کیا سمجھاتیں۔یاقوت ہمیشہ مثال مانگتا تھا۔رابیل نے ایک نظر اس کی شارٹس والی ٹانگوں کو دیکھا۔پھر نرمی سے کہنے لگیں۔

"رحم وہ ہوتا ہے جب آپ پہ کوئی بہت زیادہ ظلم کر رہا ہو اور پھر اللہ آپ کو بچا لے۔ تمھارے کیس میں رحم یہ ہوگا کہ آج تمہارے زخم درد نہیں کریں گے۔نہ جلیں گے اور نہ ہی تمہاری نیند خراب کریں گے۔تم دیکھنا اللہ تم پہ رحم کرے گا۔"وہ بول کر اٹھ گئیں۔یاقوت خوش ہو گیا تھا۔وہ بہت جلدی خوش ہو جایا کرتا تھا۔اسے اللہ کا ذکر، اس کی حکمت فیسینیٹ کرتی تھی۔وہ جلد ایمان لانے والوں میں سے تھا۔

کچھ دیر بعد یاقوت اور نوح ایک ہی بیڈ پہ بیٹھے تھے۔ان دونوں کے ہاتھوں میں نوڈلز کے باؤل تھے۔ یاقوت کا نارمل اور نوح کے تیز مصالحوں والے نوڈلز۔وہ بس غور سے یاقوت کو دیکھ رہا تھا۔نہ جانے کیوں اسے لگتا تھا جو کچھ یاقوت کا باپ اس کی ماں کے ساتھ کرتا ہے۔اس کی سزا یاقوت کو ملنی چاہیے۔قرآن یاقوت کی خوشی تھی اور نوح اسے برداشت نہیں کر پاتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم قاری صاحب کے پاس جانا چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔وہ تمھیں اتنا مارتے ہیں۔"نوح اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔یاقوت کھل کر مسکرایا۔

"وہ چاہے ماریں یا نکال دیں۔آنٹی نے کہا ہے اللہ مجھ پہ رحم کرے گا۔"وہ اس اتنی سی بات پہ اتنا خوش تھا۔نوح کو حسد ہونے لگا تھا۔

"رحم کیا ہے تم جانتے ہو ؟"یاقوت نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"آج میرے زخم ہرٹ نہیں کریں گے۔یہ رحم ہے۔"اور پھر نہ جانے کیوں، کس خیال کے تحت نوح مرزا نے اپنے مرچوں والے نوڈلز کا پیالا یاقوت کی ٹانگوں کے قریب کیا اور پھر جان بوجھ کر گرا دیا۔مرچوں والا پتلا پانی تازہ زخموں پہ لگا تو یاقوت کی روح تک کانپ گئی۔

وہ درد سے چیخ رہا تھا۔اس کے زخم ابھی کچے تھے۔اور ان پہ یہ نوڈلز کا سوپ نما پانی۔آہ یہ موت تھا۔وہ بیڈ پہ کھڑے ہو کر چیخ رہا تھا، رو رہا تھا ،تکلیف حد سے سوا ہونے لگی تھی۔نوح کو اندر ہی اندر تسکین ملنے لگی تھی۔وہ اسے خوش نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

"اللہ پلیز رحم کر دو۔پلیز اللہ۔"یاقوت روتے ہوئے فریاد کر رہا تھا۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ٹانگیں شدید جلن کا شکار تھیں۔لیکن وہ بس ایک ہی سطر پکار رہا تھا۔

"اللہ پلیز رحم کر دیں پلیز۔"چند دن بعد اس کے زخم بہتر ہو گئے تھے۔رابیل خود قاری صاحب کے پاس چل کر آئیں تھیں۔کچھ سنی اور کچھ ان کو سنائی لیکن قاری کا بس یہی کہنا تھا کہ وہ شیطان ہے اور پڑھ نہیں سکتا۔وہ آیتوں کو اپنی مرضی کے زیر زبر دیتا ہے جس سے آیت کے مطلب بدل جاتے ہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔خیر کافی لمبی بحث کے بعد وہ ایک بار پھر یاقوت کو اس کی خواہش پہ قاری کے پاس چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔نوح اسے سبق یاد کروا رہا تھا۔وہ مکمل دلجمعی کے ساتھ یاد کر رہا تھا۔ اور پھر وہ اپنا قاعدہ لے کر استاد کے آگے گیا لیکن جو آیات اس نے پڑھیں ان میں ایک بار پھر زیر زبر کی غلطی تھی۔

قاری صاحب نے اسے ایک بار پھر بہت مارا۔یاقوت کو ان کا مارنا برا نہیں لگتا تھا۔اسے وہ لفظ "شیطان "برا لگتا تھا۔وہ جب بھی اسے شیطان کہتے تھے سارے بچے اسے حقارت سے دیکھتے تھے۔

قاری کی آواز میں اسے شیطان کہتے ہوئے اتنی ذلت ہوتی تھی کہ یاقوت کو مار سے زیادہ یہ لفظ چبھنے لگ گیا تھا۔وہ ہر روز پہلے سے زیادہ تیاری کرتا اور کوشش کرتا تھا کہ آج وہ کوئی غلطی نہیں کرے گا۔ آج اس سے شیطان کا ٹیگ ہٹ جائے گا لیکن ہر دن یہ ذلت اس کے ساتھ مزید تیزی سے لپٹتی جاتی تھی۔ایک دن بلاخر ڈرتے ڈرتے اس نے قاری سے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔

"قاری صاحب مجھے سبق آپ یاد کروا دیں۔کیا پتہ نوح کو خود بھی ایسا ہی پڑھنا آتا ہو جیسے میں پڑھتا ہوں۔"

وہ بہت دقت سے خوف سے کہہ رہا تھا کیونکہ اسے یقین ہونے لگا تھا کہ وہ نوح کا پڑھایا گیا سبق ہی یاد کرتا ہے۔

"چودہ سپاروں کا حافظ ہے نوح اور تجھے غلط پڑھاتا ہے ؟چھ سورتیں ،گنتی کی چھ سورتیں آتی ہیں تجھے بے غیرت۔تو ہے ہی شیطان۔تیرے اندر شیطان ہے۔"وہ بولتا جاتا اور اس کے ہاتھوں کو ڈنڈے سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سرخ کرتا جاتا۔اس کے عقب میں بیٹھے سنہری آنکھوں والے لڑکے کے دل میں ایک طمانیت سے اترتی تھی۔ایک یہی طریقہ تھا جس سے وہ اپنی ماں کا حساب لے سکتا تھا۔

چند دن بعد کا ذکر ہے یاقوت مرزا اسی بیٹھک میں قاری صاحب کے آگے بیٹھا تھا۔اسے ابھی ابھی نوح نے سارا سبق یاد کروا دیا تھا۔آج وہ پر جوش تھا۔آج وہ بس اپنے اوپر سے شیطان کا ٹیگ ہٹا لے گا۔ آج کے بعد قاری اسے حقارت سے نہیں دیکھے گا۔وہ پڑھ رہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے قاری صحاب کے بھاری ہاتھ نے اس کے چہرے پہ اپنی چھاپ چھوڑ دی تھی۔اب کے یاقوت کو غصہ آیا تھا بلکہ اسے غصہ بھی نہیں آیا وہ بس تھک چکا تھا۔اس کی ہمت جواب دے گئی تھی۔قاری نے ایک بار پھر اسے شیطان کا لقب دیا تھا۔وہ کہتا تھا یاقوت شیطان ہے۔جب ہی اس کے دل میں قرآن نہیں اترتا۔اس رات وہ رابیل کے سامنے بیٹھا تھا۔وہ اس کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھیں۔یاقوت نہ اداس تھا ،نہ خوش۔وہ بس تھکا ہوا تھا۔یوں لگتا تھا جیسے وہ بچہ ایک لمبی نیند سونا چاہتا تھا۔

"آنٹی شیطان کیا ہوتا ہے ؟"وہ رابیل کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔چند لمحوں تک رابیل اسے دیکھتی رہیں ۔وہ ایک بچے کو کیا جواب دیں۔بس یہی سوچتی رہیں۔پھر نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگیں۔

"بچے شیطان وہ ہوتا ہے جسے اللہ نے نا پسند کر دیا ہو۔جسے اللہ نے خود سے دور کر دیا ہو اور وہ جس پہ اللہ رحم نہ کرتا ہو جسے۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مطلب وہ شیطان ہے جس پہ اللہ رحم نہ کرتا ہو۔"یاقوت نے ان کی بات کاٹی تھی۔اس کی تھکی تھکی آنکھوں میں اب "بس "کا اشارہ تھا۔وہ تھک گیا تھا اور اب مزید نہیں جھیل سکتا تھا۔رابیل نے اور بھی بہت باتیں کہی تھیں لیکن یاقوت کو کچھ یاد نہیں رہا۔اس کی سماعت میں بس چند ہی جملے ٹھہر سکے تھے۔اگلے دن بہت کچھ بدل گیا تھا۔یاقوت نے اپنے باپ کے ساتھ جانے کی حامی بھر لی تھی۔وہ ان سب سے دور جانا چاہتا تھا۔

سچ یہ تھا کہ وہ آیات غلط نہیں پڑھتا تھا۔سچ یہ تھا کہ اسے غلط پڑھایا جاتا تھا۔اس کا استاد اس کے ساتھ مخلص نہیں تھا۔اس کے استاد نے اس کے ساتھ بیر باندھ لیا تھا اور جب آپ کا استاد آپ کے ساتھ بیر باندھ لے تو دو چیزیں ضرور خراب ہوجاتی ہیں یا تو حال یا پھر مستقبل۔اس دن کے بعد سے نوح نے کسی بچے کو سبق یاد نہیں کروایا تھا۔کیونکہ اس دن کے بعد سے نوح کو قرآن بھول گیا تھا۔وہ پڑھنے بیٹھتا تھا تو اس کے سر میں شدید درد ہوتا اور آنکھیں دھندلی ہوجاتیں۔اگر جبر کر کے بھی وہ پڑھتا رہتا تو اس کے ذہن میں کچھ بیٹھتا نہیں تھا۔

اس دن کے بعد سے یاقوت نے کبھی قرآن کھول کر نہیں دیکھا تھا۔اس نے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ شیطان ہے اور اللہ اس پہ رحم نہیں کرے گا۔وہ خدا سے ناراض تھا۔اسے گلے تھے۔لیکن وہ کیسا گنہگار تھا جسے آج بھی بچپن کی وہ چھ سورتیں یاد تھیں۔اپنے دوستوں کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا تھا۔موضوع بحث اب بدل چکا تھا لیکن ایک چیز تھی جسے وہ بدل نہیں پا رہا تھا۔اپنا چیچک زدہ دل۔اسے چیچک کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو گئی تھیں اور سچ یہ تھا کہ اب اسے خود سے تعفن اٹھتا بھی محسوس ہوتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر روحی کا کلینک آج ذرا خاموش سا تھا۔ہالے سلطان ان کے آفس میں بیٹھی ان کا انتظار کر رہی تھی ۔اس نے گہرے نیلے رنگ کا کرتا شلوار پہن رکھا تھا۔ہونٹوں پہ گہرا سرخ رنگ ملے ہوئے وہ آج اس آفس میں رکھی سب چیزوں سے نمایاں لگ رہی تھی۔

اس کے انداز میں بے چینی تھی۔شاید وہ جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی۔اس کے انداز میں حسرت بھی تھی۔کاش وہ یہاں ٹھہر پاتی۔کاش وہ ہارون کی طرح عام ہوتی۔کھوکھلے بہادر لوگوں کو اپنا کور ٹوٹ جانے سے بہت خوف آتا ہے۔وہ اس کور کو بچاتے بچاتے خود ٹوٹ جاتے ہیں۔اسی لمحے دروازہ کھلا۔جامنی ڈھیلے ڈھالے کرتے ،گلے میں مالائیں اور ہاتھوں میں بینڈز پہنے غزالہ روحی اندر آئیں ۔وہ کتنی اچھی تھیں نا۔

free soul سی۔وہ آپ پہ ایک ٹھنڈا میٹھا نرم سا تاثر چھوڑ دیتی تھیں۔وہ آئیں تو ہالے کے اعصاب تن سے گئے البتہ روحی مسکراتے ہوئے آگے آ بیٹھیں۔

"کمال ہے آج تو مسز حیات صاحبہ خود تشریف لائی ہیں۔کیا کہنے بھئی ؟"وہ ہلکے پھلکے دوستانہ لہجے میں کہہ رہی تھیں۔ہالے کی گرفت اپنے گود میں رکھے پرس پہ سخت ہوتی گئی۔ اس نے حلق تر کیا اور گردن کڑا لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں یہاں آپ کو یہ بتانے آئی ہوں کہ اس دن کے آپ کے غیر سنجیدہ اور غیر پروفیشنل رویے کی وجہ سے آج کے بعد میں آپ سے کوئی سیشن نہیں لوں گی۔آج کے بعد سے آپ میری تھیراپسٹ نہیں ہیں۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کر بولی تھی روحی اب بھی مسکراتی رہیں۔

"واقعی ایسا ہے کیا ؟"وہ نظروں سے اس کے دماغ کا اسکین کر رہی ہوں۔گویا انہوں نے ایک بھرپور نظر ہالے کے سراپے پہ ڈالی اور مسکرائیں۔گہری مسکراہٹ۔

"یا پھر ایسا ہے کہ تم آج پھر اپنے دماغ کو ڈاج دینے آئی ہو ؟"ہالے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔روحی کہتی رہیں۔"گہرا نیلا رنگ سرخ لپسٹک اور اچھی خاصی تیاری تم خود کو نمایاں کرنے آئی ہو۔تم مجھے دکھانے آئی ہو کہ تم ٹھیک ہو لیکن میں تمھیں نہیں دیکھ رہی میں تمھارے چہرے سے تمہارا دماغ دیکھ رہی ہوں۔"وہ بول رہی تھیں اور ہالے کی رنگت بگڑتی جا رہی تھی۔

"تم خود سے بھاگ رہی ہو ہالے سلطان۔اس بار تمہارے دماغ، تمہاری بیماری نے ایک نیا بہانہ ڈھونڈ لیا ہے۔میرے غیر پروفیشنل ہونے کا بہانہ۔کب تک ہالے ،کب تک یہ گہرا سرخ رنگ اور نیلا رنگ اوڑھ کر خود کو چھپاؤ گی۔یاد رکھنا یہ تمہاری خام خیالی ہے۔دماغ ان رنگوں میں نہیں چھپتا۔تم اس کے ساتھ غلط کر رہی ہو۔"وہ فکر مندی سے کہتی آگے کو ہوئیں۔ہالے کا ٹھنڈا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"دیکھو ہالے میں نے جو کچھ بھی اس دن کیا وہ تمھارے لیے تھا۔تمھارے دماغ کے لیے تھا۔تم مسلسل مجھ سے جھوٹ بول رہی تھی۔اور تمہارا دماغ ٹریگر ہو رہا تھا۔میں نے تمھیں ٹروتھ سرم دیا تاکہ تم سچ بولو اور تمہارادماغ آزاد محسوس کرے۔"وہ بول رہی تھیں اور ہالے ٹکر ٹکر ان کا چہرہ دیکھتی رہی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" لیکن تم نے کیا کیا ہالے ؟تم دماغ کو ڈبل کراس کرنے لگی۔تم نے خود کو اس سے زیادہ عقل مند سمجھ لیا۔کیا تم نہیں جانتیں دماغ کتنا بڑا egoist ہے۔جب تم اسے دھوکہ دینے لگیں تب اس نے تمھیں نقصان پہنچانا چاہا۔وہ ہمیشہ تمہارا بھلا چاہتا ہے۔تم اسے ڈاج مت دو۔تمہارا دماغ چاہتا تھا اصل ولن کا نام ظاہر ہوسکے تاکہ وہ آزاد ہوسکے۔وہ بلیم گیم کھیلے اور صحت مند رہے۔تم سمجھ رہی ہو نا ؟" اس نے دہرایا تو ہالے نے میکانکی انداز میں سر اثبات میں ہلا دیا۔

"جب تم دماغ پہ زور دینے لگی تو وہ بوکھلا گیا۔اسے نہیں پتہ تھا کہ ٹروتھ سرم کی وجہ سے سچ کہنا ہے یا پھر تمھارے والا کور جاری رکھنا ہے۔ایسے میں جب میں نے دماغ پہ پریشر ڈالا تو اس نے نام اگل دیا کیونکہ دماغ ایک پر سکون پرزہ ہے۔اگر اس کے مزاج کے خلاف کچھ بھی ہونے لگے تو اسے اچھا نہیں لگتا۔"

ہالے کو نہیں پتہ تھا وہ اسے کیوں سن رہی تھی لیکن وہ جانتی تھی اگر وہ اسے نہیں سنے گی تو شاید مر ہی جائے گی۔غزالہ روحی نرمی سے کہہ رہی تھیں۔

"ہالے دماغ بہت بڑا egoist ہوتا ہے۔بہت ضدی اور اپنی غلطی نہ ماننے والا۔تمھارے کیس میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ تم سے علاج مانگ رہا ہے اور تم اسے ڈاج دے رہی ہو۔تم اسے دھوکہ نہیں دے سکتی ہالے۔تمھارے اعصاب مضبوط ہیں لیکن تمھارے جسم کو چلانے کا اختیار اللہ نے اسے دے رکھا ہے۔تم یہ اختیار اپنے ہاتھ میں لو گی تو سارا سسٹم خراب ہو جائے گا۔"ہالے نے اپنے ہاتھ چھڑوا لیے۔وہ سحر کر رہی تھی۔وہ تو پہلے ہی سحر زدہ تھی۔ایک اور بار ہونا نہیں چاہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے آپ سے علاج کروانا ہی نہیں ہے۔آپ اچھی ڈاکٹر نہیں ہیں۔آپ مجھے ان کمفرٹیبل کر رہی ہیں۔"وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی چہرہ عجیب تھا۔

"میں اپنا علاج کرواؤں گی لیکن کم از کم آپ سے نہیں میں۔۔۔۔"

"کیونکہ میں تمہاری کہانی کے ولن کو جان گئی ہوں ہے نا ؟"روحی کی آواز پہ وہ تھم گئی تھی۔لیکن مڑی نہیں۔

"تم اسے پروٹیکٹ کرنا چاہتی ہو لیکن تمہارا دماغ نہیں۔وہ سچ بتانا چاہتا ہے۔تم اسے ڈاج دے رہی ہو۔ ڈرو اس دن سے جب وہ تمھیں ڈاج دینے لگے گا۔"ان کی آواز میں کوئی طنز نہیں تھا۔ہالے نے اپنا پرس سینے سے لگا لیا۔کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو اتنا کیسے جان سکتا تھا ؟اسے غزالہ روحی سے خوف آنے لگا تھا۔

"میں کوئی بھکاری نہیں ہوں ہالے سلطان۔میں تمھارے پیچھے نہیں آؤں گی۔ تمھیں آنا ہو گا۔تمھارے بعد تمہاری مسیحا بس میں ہوں۔خود کے ساتھ کھیل کھیلنا بند کر دو۔جب تب آنا ہم علاج کریں گے کیونکہ اس بار بھی تم علاج کے لیے نہیں آئیں تھی۔اس بار تمھیں لوگوں کا خوف یہاں لایا تھا۔جب یہاں تمھیں تمہارا سیلف لو یہاں لائے تب ہو گا علاج۔"وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔ ہالے کا سانس رک رک کر چل رہا تھا۔وہ چند پل وہیں جمی رہی۔شاید وہ اسے روک لیں۔شاید کچھ کہہ دیں۔لیکن جب کافی دیر تک وہ خاموش رہیں تو ہالے باہر نکل آئی۔پیچھے غزالہ روحی تاسف سے بیٹھی رہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گئیں۔ڈاکٹر کا ضدی مریض اس کا پسندیدہ مریض ہوتا ہے۔آہ۔وہ اس کا علاج کر کے خود کو فیسینیٹ کرنا چاہتی تھیں۔

ہک ہاہ۔ڈاکٹرز کے ادھورے خواب۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل کے لان میں بچھی کرسیوں پر اس وقت بس مہر ماہ بیٹھی تھی۔سیاہ جوڑے میں ملبوس ،اس کے بھورے لمبے بال پشت پہ پھیلے تھے۔سوجے پپوٹوں والی آنکھوں میں اس وقت ایک زعم سا تھا۔وہ گردن سیدھی کیے بیٹھی تھی۔ابھی ابھی وہ یوسف سلطان کے ساتھ چائے پی کر آئی تھی۔وہ اس کے ساتھ خوش تھے۔ہالے کی باتیں کم ہونے لگیں تھیں۔ان کو لاچار کر کے اب اسے محبت مل رہی تھی تو اس میں غلط کیا تھا ؟

اسی لمحے اسے اپنے سامنے سے سبزہ زار پہ چلتی اپنی طرف آتی ہوئی فروا دکھائی دیں۔وہ پر سکون ٹھنڈی نظروں سے ان کو دیکھتی رہی۔فروا اس کے قریب رکھی کرسی پہ آ کر بیٹھیں۔ چند ثانیے مہر ماہ کو دیکھتی رہیں۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں ؟"

"یہی کہ تم اتنی بڑی کب ہو گئی کہ تم مجھے ڈاج دینے لگو۔"ان کی آواز میں ہلکا سا تاسف تھا۔

" میں نے تمھیں پالا مہر۔میں نے تمھیں بنایا۔اور آج تم اتنی بڑی ہو گئی کہ تم مجھے استعمال کرنے لگیں ؟"ان کی بھوری آنکھوں میں کرب اتر رہا تھا۔چوٹ روح پہ لگی تھی۔مہر ماہ البتہ بے تاثر تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے مہر ماہ، تم نے میرے دماغ کے ساتھ کھیل کھیلا۔ہالے کی شادی کی رات کی تصاویر، ریستوران کی تصاویر اور۔۔"وہ ایک پل کو رکیں۔۔"سفیر اور ہالے کی عمر کو بھیجی جانے والی تصاویر ،ان سب کے پیچھے تم تھی۔تم نے خود کو ان سب میں کیوں پھنسا لیا ہے میری جان ؟"وہ تکلیف سے کہہ پا رہی تھیں۔جیسے مہر پہ اگر ایک آنچ بھی آئی تو وہ برداشت نہیں کر سکیں گی۔مہر ماہ اپنی کرسی پہ آگے کو ہوئی۔محبت سے فروا کو دیکھا۔

"آپ نے کہا تھا آپ میرے ساتھ رہیں گی۔سائے کی طرح ،فرشتے کی طرح، گناہوں کی طرح اور شیطان کی طرح۔اب شیطان بننے کا وقت ہے اور آپ پیچھے ہٹ رہی ہیں ؟"وہ گلا کر رہی تھی۔فروا کی آنکھوں میں بے بسی بھرنے لگی۔

"میں تمھارے ساتھ ہوں مہر لیکن عمر وہ اب وکٹم نہیں رہا وہ ولن بن چکا ہے۔تمھیں چاہیے کہ اس سے خوف کھاؤ۔وہ ہمارا قہر ہے۔کھا جائے گا سب۔وہ ہم پہ ٹوٹے گا اور ہمیں توڑ دے گا۔ہر شخص، بات اور چیز کی وائب ہوتی ہے۔عمر کی وائب میں انتقام ہے۔"مہر ماہ نے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔

"ممی (**سفیر کی دیکھا دیکھی وہ بھی اب یہی لفظ کہتی تھی**)آپ نے وہ دیو دیکھا ہے نا جس کی جان ننھی چڑیا میں ہوتی ہے۔عمر کی ننھی چڑیا میری قید میں ہے۔وہ لڑکی جو خود کو ایک عتاب سمجھتی ہے۔وہ میرے آگے ایک محبت اور توجہ کی بھوکی بچی ہے۔اگر مہر ماہ کہہ دے تو ہالے سلطان اگلا سانس بھی نہیں لے گی۔"اس نے فروا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں کوئی انتقام ،کوئی نفرت نہیں رکھ رہی۔میں بس محبت سے رہنا چاہتی ہوں۔ابا، سفیر، آپ میں ہم خاندان ہیں اور ہالے"، میں اس سے آج بھی بہت محبت کرتی ہوں۔اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ بس ایک حادثہ سمجھ لیں۔ورنہ وہ آج بھی مجھے بے حد عزیز ہے۔وہ میری بیٹی ہے ممی۔آپ کو لگتا ہے اس کو جو نقصان ہوا وہ اس لیے تھا کیونکہ میں اس سے نفرت کرتی ہوں ؟"وہ فروا کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی۔پھر خود ہی نفی میں سر ہلا دیا۔

"نہیں ممی، بلکل نہیں۔وہ سب بس قربانی تھی۔ہالے نے ساری زندگی سب کچھ حاصل کیا۔وہ شہزادی بن کر رہی لیکن یہ وقت جادو گرنی کا ہے اور اب ہالے کو تھوڑی مشقت اٹھانی پڑ ہی گئی تو اس میں ایسا کیا ہے ؟کیا ساری زندگی میں رشتوں کے ہوتے ہوئے ان کے بغیر نہیں رہی۔اب ہالے رہے گی تو کیا ہو جائے گا۔عمر اس سے محبت نہیں کرتا۔آپ دیکھیے گا میں اس کی طلاق کرواؤں گی اور ہالے کی شادی ہارون سے کرواؤں گی۔وہ ہمیشہ خوش رہے گی۔آپ دیکھیے گا۔"وہ فروا کو یقین دہانی کروا رہی تھی لیکن وہ اسی کی استاد تھیں۔انہوں نے آہستگی سے مہر ماہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا تھا پھر عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا۔

"مجھے لگتا تھا ہالے سے سب سے زیادہ نفرت میں کرتی ہوں لیکن۔۔۔"وہ رکیں۔مہر کی بھوری آنکھوں کو دیکھا۔۔۔"تم مہر ماہ۔۔تم تو ہالے کو زندہ بھی جلا سکتی ہو۔تم نفرت اور حسد کے ایسے مقام پہ ہو جہاں سے واپسی ممکن نہیں یا جل جاؤ یا جلا دو۔مجھے تم سے خوف آ رہا ہے۔"وہ واقعی خوف کھاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔پھر دیکھتے ہی دیکھتے لمبے لمبے ڈگ بھرتی وہاں سے چلی گئی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں واقعی اس سے محبت کرتی ہوں۔بس میرا طریقہ الگ ہے۔"مہر ماہ ہولے سے بڑبڑائی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیز بلاسم پہ شام اتر آئی تھی۔لوگوں کا رش اب کے کم تھا۔ایسے میں نسبتا کونے والی لمبی میز پہ آؤ تو تمھیں چار لوگ بیٹھے نظر آئیں گے۔ہارون اور اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھی لیل سکندر۔عمر اور اس کے ساتھ لا تعلق سی ہالے سلطان۔وہ دونوں آپس میں بہت کم بات کر رہے تھے۔بس کام کی بات کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔اس رات کے بعد سے بہت کچھ تھا جو بیچ میں آ چکا تھا۔اس پہر ان تینوں کی نظریں ہارون شاہد پہ جمی تھیں۔

"ہم نے پچھلے ایک ماہ سے تم سے ایک ہی کام کہہ رکھا ہے کیا بنا اس کا ؟"پوچھنے والا عمر تھا۔ہارون شاہد نے گلا کھنکھارا اور یاد کرنا چاہا کہ اس کام کا کیا بنا تھا۔

کچھ عرصہ قبل

شاہد ولا میں ڈنر ٹیبل سجی تھی۔سربراہی کرسی پہ شاہد براجمان تھے۔ان کی دائیں طرف ہارون اور بائیں جانب نوال بیٹھی تھیں۔دفتعا ہارون نے ان کو محتاط نظروں سے دیکھا پھر الفاظ متجمع کیے۔

"پپا وہ جو آپ کے دوست ہیں۔"اس نے سرسری لہجہ اپنایا تھا۔وہ میر واعظ فرید ان کے ساتھ آپ کے کیسے تعلقات ہیں ؟"شاہد نے کھانے سے ہاتھ روک کر اسے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں کب سے میرے لوگوں کے ساتھ تعلقات کی فکر ہونے لگی اور وہ بھی اس بد نام زمانہ میر کی ؟"نوال کے کان بھی کھڑے ہو چکے تھے۔ان کو ہارون کی ایکٹیویٹیز پہ پہلے ہی شک تھا۔ہارون کا سانس گلے میں اٹکا تھا لیکن وہ بظاہر پر سکون رہا۔

"وہ اصل میں مجھے ان کے ساتھ ملاقات چاہیے تھی۔"شاہد حسین کو پانی پیتے پیتے اچھو لگا تھا۔وہ بے اختیار کھانسنے لگے۔ہارون سکون سے بیٹھا رہا **(اتنا تو وہ سوچ کر آیا تھا)**

"تم۔۔۔تمہارا ایسا کیا کام آگیا میر واعظ کے ساتھ ہاں؟"وہ سرخ آنکھوں سے استفسار کر رہے تھے۔

"تم سے کتنی بار کہہ چکا ہوں دور رہو اس ہالے اور عمر سے۔وہ مرا تو اس کے پیچھے رونے والا کوئی نہیں ہے۔تمھارے پیچھے دو لوگ ہیں۔ہم پہ رحم کھاؤ۔"وہ بلند آواز میں کہہ رہے تھے۔پھر ہارون کے سخت تاثرات کو دیکھ ذرا سا نرم ہوئے۔

"دیکھو ہارون بیٹے میں تمھیں دوست چھوڑنے کو تو نہیں کہہ رہا۔وہ لڑکی لیل کتنی اچھی لڑکی ہے۔کل ملا ہوں اس سے گھر پر جب آئی تھی وہ۔تم اس کے بارے میں کچھ سوچو نا۔"ہارون نے کراہ کر آنکھیں بند کیں تھیں۔شاہد اب بھی کہہ رہے تھے۔

" تم دونوں ایک ساتھ کتنے اچھے لگو گے۔سوچو تو سہی۔تم اس لڑکی کو اپروچ کرو اگر بات نہیں بنی تو خیر ہے۔"

"پپا آپ مجھے میر واعظ سے ملوائیں گے یا نہیں ؟"ہارون زور دے کر بولا تھا۔

"مطلب تم اس لڑکی سے شادی نہیں کرو گے ؟"وہ اس سے زیادہ زور دے کر بولے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ٹھیک ہے ابھی تمہارا دماغ درست کرتا ہوں۔"انہوں نے کہتے ساتھ ہارون کے گارڈز کو آواز دی تھی ۔ہارون حق دق سا ان کو دیکھ رہا تھا۔

چار ہٹے کٹے گارڈز اب ہاتھ باندھے اطراف میں کھڑے تھے۔

"لے جاؤ اس کو اور کمرے میں بند کر دو۔پہلے صرف نام کا پاگل تھا۔اب آثار بھی ظاہر ہونے لگے ہیں۔"وہ کوفت سے کہہ رہے تھے۔نوال تو بس ہیں ہیں کرتی رہ گئیں۔ان چاروں نے ہارون کو کسی ہلکی سی شے کی طرح اٹھا لیا تھا اور اب ان کا رخ اس کے کمرے کی جانب تھا۔

"مطلب تم کچھ نہیں کر سکے ؟"حال میں اس کے سامنے بیٹھا عمر حیات کوفت سے بولا تھا۔ہارون مسکرایا ۔

"میں نے ایسا کب کہا ؟"اور اب ایک بار پھر کچھ عرصہ پیچھے۔

وہ کمرے میں بیزاری سے چکر کاٹ رہا تھا۔گارڈز نے اس کو بند کر دیا تھا۔اب وہ چلا چلا کر تھک گیا تھا لیکن بے سود۔ صحیح مصیبت گلے پڑ گئی تھی۔بیزاری اور کوفت سے چکر کاٹتے وہ یکدم رکا تھا۔اس کے ذہن میں بجلی کا کوندا سا لپکا تھا۔وہ فورا بیڈ تک آیا اور اپنا موبائل اٹھا لیا۔اب اس کی انگلیاں شاہد کی سیکریٹری کا نمبر ڈائل کر رہی تھیں۔گھنٹی جا رہی تھی اور پھر ایک آواز نے رابطہ مل جانے کی نوید سنائی ۔ہارون اب بولنے کو تیار تھا۔

"دیبا میں ہارون بات کر رہا ہوں۔"وہ گردن کڑائے اعتماد سے بولا تھا سامنے سے دیبا نامی عورت نے کچھ کہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے میر واعظ کا نمبر چاہیے۔نہیں ان کے سیکریٹری کا نہیں۔ان کا اپنا نمبر۔جو بھی کروں تمہارا کیا واسطہ ہے؟"وہ بری طرح بیزار ہو رہا تھا۔

"پپا کو بتاؤں یا نہیں اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔فورا نمبر بھیجو ورنہ کل تک جاب سے فارغ ہو تم۔"اس نے نخوت سے کہہ کر فون کاٹا تھا اور دیبا بیچاری نمبر بھیج کر ہی ہٹی تھی۔ہارون شاہد نے ایک نظر نمبر کو دیکھا۔پھر آئینے میں اپنے عکس کو۔اگر اس نے اپنا چوتھا کام کر دیا تو ؟سر جھٹک کر وہ نمبر ملانے لگا تھا۔گھنٹی بج بج کر خاموش ہوجاتی تھی۔کوئی دسویں دفع پہ کال اٹھا لی گئی تھی۔ہارون نے گلا تر کیا۔

"میں ہارون شاہد بول رہا ہوں میر انکل۔"**(شاید وہ بھتیجا سمجھ کر ہی ترس کھا لے)**

دوسری جانب لمبی خاموشی چھا گئی تھی۔جیسے وہ کال کا مقصد جاننا چاہتے ہوں۔

"تم شاہد کے بیٹے ہو لیکن مجھ سے کیا بات کرنی ہے ؟ایک منٹ اگر تم شاہد کے بیٹے ہو تو اس کے نمبر سے کال کیوں نہیں کی ؟کیا تم اپنے باپ سے کچھ چھپا رہے ہو؟"آہ۔۔اس نے لمحے کے ہزارویں حصے میں سارا معاملہ ڈی کوڈ کر لیا تھا۔اب کے ہارون کو اپنی گردن پہ پھندا تنگ ہوتا محسوس ہوا۔

"جی میں اپنے باپ سے چھپ کر کال کر رہا ہوں لیکن میں نے آپ سے ملاقات کے وقت کے لیے کال کی ہے کیا آپ وقت دے سکتے ہیں ؟"

"میرا وقت قیمتی ہے ہارون شاہد۔میں اسے کاروبار پر لگاتا ہوں یا پھر عورتوں پر۔تم ان دونوں میں سے کیا بات کرنے والے ہو ؟"دوسری جانب سکون سے پوچھا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ سے کاروبار کی بات کروں گا بلکہ میں نہیں کوئی ہے جو آپ سے بات کرے گا۔میں بس ایک بروکر ہوں۔یہ سمجھ لیجئے اگر آپ تک رسائی آسان ہوتی تو وہ خود ہی رابطہ کر لیتا۔"ہارون اب کے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔میر واعظ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"وعدہ تم کرو گے یا وہ ؟"

"میں تو ہرگز نہیں۔"ہارون برجستگی سے بولا تھا۔"بلکہ آپ یہ بھی بھول جایئے گا کہ میں نے کبھی آپ کو کال کی بھی تھی۔"اب کے میر قہقہہ مار کر ہنسا تھا۔اسے یہ لڑکا پسند آ رہا تھا۔

"لڑکے تمھیں تو سیاست میں آجانا چاہیے۔گھر پہ کیا کر رہے ہو ؟"ہارون سادگی سے مسکرایا۔

"I am not that type۔میں گھر میں ہی اچھا ہوں بلکہ میں گھر میں نہیں ہوں۔میرا ایک کیفے ہے۔میں پینٹ بھی کرتا ہوں۔"

"پھر بھی اگر کبھی سیاست میں آنے کا خیال آئے تو میرے پاس آنا۔"وہ جانے کیوں مصر ہوا تھا۔

"میرے پپا ایم این اے ہیں۔اگر کبھی ایسا کوئی جنون جاگا بھی تو ان کے پاس جاؤں گا نا۔"اب کے میر شیطانی انداز میں مسکرایا تھا۔

"باپ کے کرنے کے کام نہیں ہیں یہ۔خیر میں تمھیں ایک ہفتے بعد کا وقت دے رہا ہوں۔وہ بھی صرف اس لیے کیونکہ تم مجھے اچھے لگے ہو۔اگر اس آدمی نے مجھے ڈاج۔۔۔ "

"تو آپ وہی کیجیے گا جو آپ کرتے ہیں۔"ہارون نے ان کی بات اچک لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لیکن بس یہ بھول جایئے گا کہ ہارون شاہد کبھی اس ڈیل کا حصہ رہا ہے اور میرے پپا کے سامنے تو بہت اچھے سے بھول جایئے گا۔"اس کی ہدایت پہ میر دل کھول کر ہنسا تھا۔

"فکر مت کرو لڑکے۔تم بھتیجے ہو میرے۔کام ہو جائے گا۔"اس نے کہتے ساتھ فون کاٹ دیا تھا۔

حال

"اس بات کو ایک مہینے سے اوپر ہو گیا ہے۔اب تک تمہارا ہفتہ نہیں آیا ؟"لیل بگڑ کر بولی تھی۔ہارون نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

"اس دن کے بعد میر اپنی بیوی کے پاس امریکا چلا گیا تھا۔وہ بیمار ہے کل واپس آیا ہے اور بذاتِ خود مجھے کال کی ہے۔تم لوگوں کی طرح فارغ انسان نہیں ہے۔"وہ جل کر بولا تھا۔

"ہم میں سے کون فارغ ہے ہاں؟ اے ایس پی ہوں میں یہاں کا۔"عمر نے فورا اپنا دفاع کیا تھا۔

"سسپنڈڈ!!" ہارون نے جتا کر کہا تو عمر بل کھا کر رہ گیا۔پھر کوئی بات نہ بنتے دیکھ اس نے ویٹر کو آواز لگائی۔

"میری کافی کیا ہمالیہ سے لینے گئے ہو ؟آ بھی چکو۔"وہ سخت بیزار تھا۔اسی لمحے لیل نے اپنے آگے رکھی کافی اس کی طرف بڑھائی۔ہالے نے ایک نظر اس کے مگ کو دیکھا۔پھر عمر کے بڑھتے ہاتھ کو اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے وہ مگ اٹھا لیا اور آہستگی سے اپنا ادھ خالی مگ اس کے آگے رکھ دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جانے کیوں دل چاہتا تھا وہ ہالے کے علاوہ کسی اور کی بچی ہوئی چائے کافی نہ پیے۔لیل اور ہارون تو بس دیکھ کر ہی رہ گئے۔عمر نے البتہ کچھ ظاہر نہیں کیا۔وہ اس کی بچی ہوئی کافی حلق میں انڈیلنے لگا تھا۔

سچ تھا جو ذائقہ اس کی بچی ہوئی کافی کا تھا وہ اور کہیں نہیں تھا۔بینز بلاسم کی اخباروں والی دیواریں ان چاروں کو خاموشی سے دیکھتی رہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہالے سلطان اپنے آفس میں بیٹھی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔ ہالے کے آگے لیپ ٹاپ رکھا۔اس نے سر نہیں اٹھایا۔وہ جانتی تھی کون ہو گا۔وہ آیا اور اس کے سامنے رکھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔گلا کھنکھارا اور بغیر تمہید کے بات کا آغاز کیا۔

"تم اس دن۔۔۔ہسپتال میں یاقوت سے کیا بات کر رہی تھی ؟کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔"ہالے نے سر نہیں اٹھایا۔وہ اب بھی کھٹاکھٹ ٹائپ کر رہی تھی۔اس کے آگے چائے کا مگ رکھا تھا۔عمر کا ہاتھ میز پہ دھرا تھا۔وہ بس اس مگ تک دسترس چاہتا تھا۔

"وہ خود کو گنہگار نہیں مانتا تھا۔میں نے بس اسے بتایا ہے کہ اس نے کیا کیا ہے۔"وہ سنجیدگی سے بولی تھی عمر جل کر رہ گیا۔

"ماشاءاللہ ویسے بہت اچھا موقع ملا تھا تمھیں۔کچھ تو خیال کر لیتی۔میں تمہارا شوہر تھا۔اندر بیمار پڑا تھا اور تمھیں یہی وقت ملا تھا تبلیغ کرنے کو ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ چاہ کر بھی خود کو طنز کرنے سے روک نہیں سکا تھا۔ساتھ ہی ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔بس ایک بار یہ مگ ہاتھ میں آجائے۔ہالے نے اب کے سر اٹھایا تھا۔

"تمھیں لگتا ہے میں اتنی نیک ہوں کہ وہاں بیٹھ کر تبلیغ کر رہی تھی ؟عمر حیات میں حسن سلطان نہیں ہوں۔نہ ہی میں معراج سلطان ہوں۔اگر وہ دونوں یہ کام کرتے تو نیکی کی خاطر کرتے۔کسی کی اصلاح کی خاطر کرتے۔لیکن میں۔"وہ دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسا کر آگے کو ہوئی۔

"میں نے یہ سب انتقام کے لیے کیا تھا۔میں نے آج تک اس سے کوئی انتقام نہیں لیا کیونکہ وہ ابھی اپنے گناہ کو گناہ اور غلطی کو غلطی سمجھتا ہی نہیں تھا۔اب اسے پتہ چل گیا ہے اس نے کیا کیا ہے اور آگہی عذاب ہوتی ہے۔میں نے بس اپنا انتقام لیا ہے۔"عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔ہاتھ ایک انچ اور آگے کر لیا تھا۔اب اس کا مگ سے فاصلہ بس تھوڑا سا تھا۔

"ویسے تمہیں کس نے بتایا کہ میری یاقوت سے کوئی بات ہوئی ہے؟" ہالے ایک بار پھر لیپ ٹاپ پہ جھک گئی تھی اور عمر کے بدن میں گویا اس بات پہ شرارے دوڑ گئے تھے۔

"کسی نے نہیں بتایا تھا۔مجھے ہی خوش فہمی ہوئی تھی۔میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میری بیماری پہ میری بیوی کتنا روئی ہے۔لیکن گیس واٹ۔۔"وہ ڈرامائی انداز میں جل کر کہہ رہا تھا۔

"میری بیوی تو یاقوت صاحب کو درس دے رہی تھی۔خدا کی قسم ایسا منظر دیکھ کر آیا ہوں۔اب تک آنکھوں سے خون رس رہا ہے۔پیسے الگ برباد ہوئے۔"ہالے نے مسکراہٹ دباتے ہوئے مگ اٹھا لیا تھا۔عمر کو ایک اور صدمہ لگا تھا۔لو جی چائے بھی نہیں ملی۔آج کا دن ہی خراب تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن ہالے سلطان صبح ہی صبح کیفے آگئی تھی۔کیفے میں اچھا خاصا رش تھا۔ویٹر بھاگ بھاگ کر آرڈر پورے کرتے نظر آ رہے تھے۔ہالے نسبتاً ایک کونے والی میز جہاں سے سارا کیفے با آسانی نظر آتا تھا، وہاں بیٹھی تھی۔لیپ ٹاپ آگے کھلا پڑا تھا۔وہ مینجمنٹ کا آنلائن کورس کر رہی تھی۔دفتعا اسے اپنے عقب سے شور اٹھتا محسوس ہو۔کوئی لڑکی تھی زور زور سے چیخ رہی تھی۔ہالے اپنی جگہ سے اٹھی تھی ۔اس نے گردن اٹھا کر دیکھا۔اس کے سامنے ہی ذرا فاصلے پہ ایک پچیس چھبیس سالہ گوری گلابی رنگت والی لڑکی ایک ویٹر پہ چیخ رہی تھی۔یہ اپنی نوعیت کا دوسرا واقعہ تھا۔

پہلی بار ایسا ہی ایک واقعہ عمر دیکھ چکا تھا بلکہ اس نے کیا دیکھا تھا "واقعے "نے اسے دیکھا تھا اور دو چار میٹھی باتوں کے بعد شکایت واپس لے لی تھی۔اس وقت وہ نہیں تھا اور کم از کم ہالے سلطان کو ان معاملات کے لیے عمر حیات کی ضرورت نہیں تھی۔وہ متوازن چال چلتی اس میز کے قریب پہنچی۔ویٹر اب اس لڑکی سے معافی مانگ رہا تھا۔شاید رو بھی رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے میڈم ؟آپ مجھے بتائیں ؟میں مینجر ہوں۔"ہالے نے شائستگی سے پوچھا تھا۔وہ جو چیخ چلا کر تھک گئی تھی اب ہالے کی جانب مڑی تھی۔

"یہ آپ کا جاہل اسٹاف اس نے میرے اوپر کافی گرا دی ہے اور اب اپنی غلطی بھی نہیں مان رہا۔میرا گھٹنہ جلا دیا ہے اس نے۔"وہ اب کے پھٹ پڑی تھی۔ہالے اب بھی پر سکون تھی۔اسے پر سکون رہنا آتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم بتاؤ محد کیا ہوا تھا ؟"ہالے اب نرمی سے اس ڈرے سہمے ویٹر سے پوچھ رہی تھی۔اس کا چہرہ پریشان اور گھبرایا ہوا لگتا تھا۔

"جب میں آپ کو بتا رہی ہوں غلطی اس کی تھی تو آپ سن کیوں نہیں رہیں۔"لڑکی کو اب کے تپ چڑھی تھی۔آہ یہ ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکیاں۔ہالے نے ٹھنڈی نظروں سے اسے دیکھا۔آس پاس بیٹھے لوگ اب انہی کو دیکھ رہے تھے۔کافی براؤنیز سب بیکار تھا۔یہ منظر زیادہ دلچسپ تھا۔

"میں نے آپ کی بات مکمل تحمل سے سنی ہے۔آپ اب اسے بولنے دیں۔"ہالے اب بھی نرمی اور شائستگی سے کہہ رہی تھی۔لڑکی کلس کر رہ گئی۔

"بولو محد کیا ہوا تھا ؟"ہالے نے اس کا حوصلہ بڑھایا تو اسے تقویت ہوئی۔

"میم میں نے ان کو کافی دی لیکن یہ فون پہ اتنی زور سے چیخ رہی تھیں اور پھر انہوں نے بات کرتے ہوئے ہاتھ اوپر کیا جس سے کافی گر گئی اور ان کا گھٹنا کیسے جل سکتا ہے وہ کولڈ کافی تھی میں۔۔۔
۔"اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا اس لڑکی کا ہاتھ اس کے اوپر اٹھا تھا اور محد کا چہرہ بری طرح سرخ ہوا۔لمحے کے ہزار ویں حصے میں ایک ایسا ہی تھپڑ لڑکی کے چہرے پہ بھی پڑا تھا اور اب کے یہ ہالے کی جانب سے تھا۔

سارے کیفے نے دم سادھ لیا۔ویٹر لوگ یہاں تک کہ اخباروں والی دیواروں نے بھی منہ پہ ہاتھ رکھ لیا ۔ہالے کی آنکھوں میں اس وقت وہی ٹھنڈا تاثر تھا۔لڑکی اب تک شاکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی گویا یقین کرنا چاہتی ہو جو کچھ ہوا وہ اصل تھا۔ہالے نے انگلی اٹھا کر اس کو دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تھپڑ کا بدلہ تھپڑ ہوتا ہے۔میرا اسٹاف، میرا خاندان ہے۔پچھلے آدھے گھنٹے سے تمہاری اور فون والے تمھارے بوائے فرینڈ کی چک چک سن رہی تھی میں۔میرا کیفے کافی اور چائے کے لیے ہے۔تمھارے ٹاکسک بوائے فرینڈ کے کبھی نہ ختم ہونے والے مسئلوں کے لیے نہیں۔" نہ اس کی آواز اونچی تھی ،نہ وہ اس جنگلیوں کی طرح چیخ رہی تھی۔وہ بس تحکم سے کہہ رہی تھی۔

"میں تمھیں دیکھ لوں گی۔خدا کی قسم میں تمھیں دیکھ لوں گی۔"لڑکی پھنکاری تھی۔ہالے کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا۔لڑکی اب بکتی جھکتی اسے دھمکیاں دیتی جا رہی تھی۔اپنے بوائے فرینڈ ،اپنے باپ کی دھمکی اور ہالے جانتی تھی جس لڑکی کی دھمکی میں بھی وہ خود نہ آتی ہو وہ خاک بدلہ لے گی۔اس نے سر جھٹک کر باقی لوگوں کو دیکھا پھر مسکرائی۔

"آپ کا وقت خراب کرنے کے معذرت۔آپ سب کو کافی کا ایک ایک کپ فری دیا جائے گا۔انجوئے کریں۔"اس نے کہہ کر محد کی جانب چہرہ موڑا۔وہ پیشمان سا کھڑا تھا۔

"آئی ایم سوری میڈم۔میں آئندہ خیال رکھوں گا۔مجھے جاب سے نہ نکالیں پلیز۔"وہ گیلی آنکھوں سے کہہ رہا تھا۔اس کے انداز میں منت تھی۔ہالے نے سخت نظروں سے اس کو دیکھا اور اپنی آواز ہلکی کر لی۔

"تمھیں وہ لڑکی نوکری سے نکلوائے یا نہیں لیکن تمہارا بے وقار ہونا ضرور نکلوائے گا۔تم اس کے پیروں میں ہی بیٹھ گئے تھے کیا یہ تمہارا مقام تھا؟"وہ اسے گھرک رہی تھی۔ محد نم آنکھوں سے سنتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نے غلطی کی ہے محد۔تم ایک ہفتے کے لیے کیفے مت آنا اور اس سارے عرصے میں تم کافی دینے کی پریکٹس کرو گے۔"محد کے آنسو اب بہنے لگے تھے ہالے کہے گئی۔

"تم میرا اسٹاف ہو۔لوگوں کے سامنے تمھیں ذلیل کرنا مطلب خود کو ذلیل کرنا اور آئندہ اگر تم کبھی بھی کسی کے پیروں میں بیٹھے تو فارغ سمجھنا خود کو۔"آخری تنبیہ میں ذرا سختی تھی۔

"میں نے بھی اس دن یہی کیا تھا۔"ایک آواز پہ ہالے کو لگا جیسے وہ جم گئی ہو۔پتھر۔برف۔ساکت۔کئی لمحہ بعد اس نے آہستگی سے گردن موڑی۔اس کے سامنے ایک عورت کھڑی تھیں۔با وقار سی خوبصورت اور پر سوز سی اس کے پیچھے ہی ایک لڑکا کھڑا تھا سترہ سالہ سیاہ آنکھوں والا۔ہالے کے لب بے اختیار پھڑپھڑائے تھے۔

اماں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ہیون میں بنے شمس سلطان کے نئے آفس کا منظر تھا۔بھوری دیواریں،کمرے کے عین وسط میں رکھا لکڑی کا میز اور اس کی دونوں اطراف میں رکھی کرسیاں۔دیوار گیر کھڑکی سے آتی دھوپ اور اگر اسی دھوپ کا تعاقب کرو تو یہ اپنے سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پہ پڑتی تھی۔وہ آدمی کوئی پچاس پچپن کی عمر کا تھا۔مضبوط اونچی اٹھان، معمولی نقوش اور نیلی آنکھیں کچھ تھا اس کی ذات میں جس سے رعب سا آتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سو میر صاحب آپ میری زمین دیکھ چکے ہیں اور آپ اس کے اصل سے بھی واقف ہیں۔کیا آپ اب بھی خریدنا چاہیں گے ؟"شمس ان کے چہرے کو دیکھتا سکون سے پوچھ رہا تھا۔میر گہرا مسکرایا تھا۔

"شمس سلطان میں میر واعظ فرید ہوں اور میں چار کاموں کے لیے جانا جاتا ہوں۔پیسہ، طاقت ،غیر قانونی کام اور۔۔۔

"آخری کام آپ تب کرتے ہیں جب کوئی آپ کو زبان دے کر مکر جائے لیکن یہاں کون مکر رہا ہے ؟"شمس نے اس کے منہ سے بات اچک لی تھی۔میر بس اسے گہری نظروں سے دیکھے گیا۔پھر ذرا آگے کو ہوا۔شمس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

"میں ایک پانچویں کام کے لیے بھی مشہور ہوں۔"وہ ٹھہر ٹھہر کر بغوور شمس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"بربادی۔شمس سلطان میں بربادی سونگھ لیتا ہوں۔تمھارے آس پاس سے مجھے بربادی کی بو آ رہی ہے۔چہرے دیکھ کر کسی کا مستقبل بتانا آتا ہے مجھے۔میرا مشورہ ہے اس کام سے دور رہو۔"آخر میں وہ واقعی مخلص ہوا تھا۔شمس کا سانس ایک لمحے کو تو جیسے سینے میں اٹکا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ خود کو کمپوز کر گیا تھا۔

"مجھے جس سے خوف تھا اس کے اپنے پیروں میں اب بیڑیاں پڑ چکی ہیں۔وہ محبت میں پڑ گیا ہے میر صاحب اور محبت اچھے بھلے مرد کو بے کار کر دیتی ہے۔مرد ایک وقت پر ایک کام کر سکتا ہے یا پھر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

انتقام یا محبت۔دو جذبے ایک دل میں لے کر چلے گا تو دونوں میں سے ایک نہ ایک ٹھنڈا پڑ جائے گا ۔"

"اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ اس کے دل میں ٹھنڈا پڑنے والا جذبہ انتقام ہے؟"میر ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا۔

" ہو سکتا ہے اس نے محبت کو تھپکی دے دی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے اس کی عورت بہادر ہو۔جانتے ہو نا مرد ،بہادر عورت سے محبت نہیں عشق کر لیتا ہے اور عشق میں کھونے کا خوف نہیں رہتا۔"اس کا لہجہ اب بھی وارننگ دیتا ہوا تھا۔شمس کھل کر ہنسا تھا۔

"میر صاحب اگر اسے انتقام لینا ہوتا تو وہ لے چکا ہوتا۔اصل بات ہے کہ میں اسے زیادہ سوچنے لگا تھا اور اب جب میں نے غور کیا ہے تو مجھے پتہ چل گیا ہے کہ وہ وکٹم نہیں ہے۔میں اسے فرشتہ سمجھنے لگا تھا لیکن وہ انسان نکلا اور انسانوں سے خوف نہیں کھاتا میں۔"وہ اپنی بات مکمل کر کے آگے کو ہو بیٹھا۔

"یہاں میری بربادی نہیں کامیابی کی ڈیل ہو رہی ہے سو آپ اس پہ دھیان دیں۔نیلامی کے لیے کیا تاریخ فائنل کی جائے ؟"وہ دونوں اب اصل موضوع کی طرف آ گئے تھے۔"آج انتیس ستمبر ہے۔تین ماہ بعد رکھ لیں کیا خیال ہے؟ تب تک سارے معاملات دب جائیں گے۔"شمس نے رائے پیش کی تھی۔ میر کو فرق نہیں پڑتا تھا زمین کس کی ہے، کیوں ہے۔وہ بس خرید لیتا تھا اور اس کے بعد کسی ماں کے بیٹے میں اتنی جرات نہیں ہوتی تھی کہ وہ بس زمین کا دعوی ہی کر سکے۔وہ اب زمین کا رقبہ اور باقی کی ساری تفصیلات ڈسکس کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھوری دیواریں اپنی جگہ پہ کھڑی اس گھناونے کھیل کو دیکھتی رہیں۔کاش دیواروں کے کان کے ساتھ ساتھ پیر بھی ہوتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دیر قبل ملنے والا شاک اب یقین میں بدل چکا تھا۔ہالے سلطان کے سامنے اس کی ماں بیٹھی تھیں۔ سیاہ چکن کاری کے جوڑے میں ملبوس بالوں کو سادہ سی چٹیا میں گوندھے وہ بلکل معصوم دیسی ماؤں جسی تھیں۔

لڑکیوں کو ہر وقت لگتا ہے فلاں لڑکی خوبصورت ہے ،فلاں پر کشش ہے لیکن جب جب وہ اپنی ماؤں کو دیکھتی ہیں تو انہیں ساری دنیا کی خوبصورتی اس ایک چہرے میں نظر آنے لگتی ہے۔لیکن ہالے سلطان کے لیے وہ چہرہ اجنبی تھا۔وہ بس میز کی سطح پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔اماں کے ساتھ کبھی ایسا تعلق رہا ہی نہیں تھا کہ دل کی بات کی جائے ،راز کہے جائیں یا پھر کم از کم گردن اٹھا کر ان کی آنکھوں میں ہی دیکھ لیا جائے۔

"میں نے بھی اس دن یہی کیا تھا۔"انہوں نے کچھ دیر قبل کہی جانے والی اپنی بات دہرائی تو ہالے نے اچھنبے سے ان کو دیکھا۔

"میں نے اپنے پہلے شوہر کو شادی کے اگلے دن ہی تھپڑ مارا تھا۔یہ تھی میری طلاق کی وجہ۔"ہالے دم بخود سی رہ گئی تھی۔حسینہ اب بھی کہے گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس نے مجھ پہ شادی کے پہلے دن ہاتھ اٹھایا تھا کیونکہ اسے میرا جوڑا پسند نہیں آیا تھا۔میں ساری رات سوچتی رہی آخر اس میں میرا کیا قصور تھا ؟وہ اچھا آدمی تھا۔رات میں ہی مجھ سے معافی مانگی اور میں نے معاف کر بھی دیا۔"وہ ایک لمحے کو رکیں۔

"اگلے دن مجھے اس کا جوڑا نہیں اچھا لگا اور میں نے بھی اسے تھپڑ دے مارا۔"ساتھ وہ ہنسی تھیں۔"ہے نامضحکہ خیز۔"انہوں نے ہنستے ہوئے پوچھا تھا۔ہالے کچھ نہیں بولی۔وہ بس گم صم سی انہیں دیکھے گئی۔ حسینہ کی ہنسی تھمی تو وہ ایک بار پھر گویا ہوئیں۔

"میں نے بھی اس سے معافی مانگی تھی لیکن وہ نہیں مانا اور ایک ہفتے بعد مجھے طلاق دے دی۔مردوں کے معیار کئی بار دوہرے ہو جاتے ہیں۔وہ عورت کو مارنے کو "**مردانگی** "اور اسی عورت سے مار کھانے کو "**بے غیرتی**" سمجھ لیتے ہیں۔"

"آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں ؟"ہالے نے پہلو بدلا تھا۔اس کی ماں اس کے ساتھ اتنے اچھے طریقے سے بات کر رہی تھی۔یہ نیا تھا۔عجیب تھا۔وہ ان کمفرٹیبل ہو رہی تھی۔

"میں تمھیں یہ سب اس لیے بتا رہی ہوں کیونکہ ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔سفیر جیسے مردوں کے بیچ میں ایک عمر حیات بھی ہوتا ہے اور جب وہ مل جائے تو اس کی قدر کرنی چاہیے۔تیسرے انسان کی باتوں میں آکر تعلق خراب نہیں کرنا چاہیے۔تم تیسرے کو تعلق سے نکال کیوں نہیں دیتی ؟"وہ آخر میں جیسے بے بس ہوئی تھیں۔ہالے نے زخمی نظروں سے انہیں دیکھا۔دل پہ جیسے خنجر سے چل گئے ہوں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ تیسرا انسان میری محرومی پوری کرتا ہے اماں۔میری لالچ پوری کرتا ہے۔وہ جو میری توجہ اور محبت کی بھوک ہے نا اس کا پیٹ بھرتا ہے۔میں نے ساری زندگی اس کے اشاروں پہ گزاری ہے اور کامیاب بھی ہوئی ہوں جتنا مجھے وہ سمجھ سکتی ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔"وہ اپنی ماں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہے گئی۔

" میں ایک کٹھ پتلی جیسی ہوں جس کی ڈور کسی کے ہاتھ میں ہے۔جب تک ڈور چلے گی تب تک تماشا چلے گا۔ڈور ٹوٹ جائے تو کٹھ پتلیاں سڑک پہ یا کسی کچرے کے ڈھیر پہ نظر آتی ہیں۔آپ کیا چاہتی ہیں اماں میں سڑک پر آجاؤں ؟یا پھر کچرے کے ڈھیر پر ؟"اس کی آواز میں کوئی طنز نہیں تھا۔ہالے بس "کہہ "رہی تھی۔حسینہ نے بس نرم نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ہالے نے ایک بار پھر چہرہ موڑ لیا۔آہ اسے نہیں عادت تھی اس نرمی کی۔

"بچے کٹھ پتلی ہمیشہ سڑک یہ کچرے کا ڈھیر کی نظر نہیں ہوتیں۔کچھ ہوتی ہیں جنہیں قدر دان مل جاتے ہیں اور وہ کئی سالوں تک اچھی حالت میں رہتی ہیں۔بس فرق یہ ہے کہ کوئی اپنا بخت سمجھ لیتی ہے اور کوئی کچرے کا ڈھیر اپنا سمجھ لیتی ہے۔"ان کی بات پہ ہالے چپ سی ہو گئی۔ کہنے کو کچھ نہیں تھا اس کے پاس۔ویسے بھی اپنی ماں سے کرنے کو باتیں نہیں ہوا کرتی تھیں۔اماں بس اس کی غلطیوں پہ سرزنش کرتی تھیں۔ہالے سن لیتی تھی۔اس کے باہر کے کھانے پہ ٹوکتی تھیں۔ہالے دو ایک جواب دے دیتی تھی اور بس یہ تھا ان کا تعلق۔کافی دیر کی خاموشی کے بعد حسینہ نے خود ہی کہنا شروع کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھ سے ناراض ہو نا ؟"اب کے وہ پیشمان تھیں۔"جانتی ہوں میں نے تمھارے حق میں بہت کوتاہی کی ہے ہالے لیکن میں معافی مانگ رہی ہوں۔تمہاری ماں تم سے شرمندہ ہے۔پلیز مجھے معاف کر دو۔میں ۔۔۔۔۔"

"اماں پلیز۔۔۔"ہالے نے ان کی بات کاٹی تھی۔"آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔میری ماں ہیں آپ۔ مجھ سے اس طرح معافی مت مانگیں۔کیوں میری آخرت خراب کرتی ہیں۔"وہ نرمی سے کہہ رہی تھی۔ حسینہ کی آنکھیں نم ہونے لگیں تھیں۔

"میں آپ کو کس بات کے لیے معاف کروں ؟کیا تعلق ہے ہمارا ؟جب اس دن میں ساری رات گھر سے باہر رہ کر آئی تھی تب مجھے واپسی پہ آپ سے کوئی امید تھی ہی نہیں۔ہمارے تعلق میں امید، محبت ان چیزوں کی تو کبھی گنجائش ہی نہیں نکلی تھی۔"اس کا لہجہ دھیما تھا۔بغیر کسی طنز کے تیر میں ڈوبا۔ حسینہ کو اپنے دل پہ چھریاں چلتی محسوس ہوئیں۔

"آپ نے دیکھا تھا نا اس دن مجمعے میں ،میں نے آپی کو گلے لگایا تھا۔آپ کو نہیں۔یاد کریں آپ نے مجھے آخری بار گلے کب لگایا تھا ؟"وہ بے تاثر لہجے میں بولی تھی اور سچ تھا کہ حسینہ کو وہ آخری دفعہ یاد نہیں تھا۔

"آپ نے کبھی مجھے اپنے قریب نہیں کیا اماں۔آپ کبھی میری ماں بنی ہی نہیں۔"

"تم بیٹی بن سکتی تھیں ہالے۔تم کہہ سکتی تھیں تمھیں میری ضرورت ہے۔"وہ گیلی آواز میں شکوہ کر گئیں۔ہالے نے سادگی سے گردن جھٹکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں سلطان تھی اماں۔مجھے بھرم رکھنے آتے تھے۔آپ مجھے نہیں جانتیں لیکن کچھ ہے جو میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔میرے نزدیک میرے لوگوں کی بے حد اہمیت ہے لیکن میں کبھی بھی کسی کے پیچھے نہیں بھاگتی۔چاہے میرا دل اس کے لیے روئے چیخے لیکن میں اسے نہیں بتاؤں گی۔میں کیوں بتاؤں کیا اسے نظر نہیں آتا ؟اور اگر نظر نہیں آتا تو میں اس سے بڑی اندھی بن جاؤں گی۔ آپ ماں تھیں اور میں بیٹی۔ہمارا تعلق آپ نے جوڑے رکھنا تھا۔نہیں جوڑ سکیں۔"وہ ایک پل کو رکی۔سیاہ آنکھیں اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"تعلق سڑ گیا اماں۔اب مجھے آپ کی اور آپ کو میری ضرورت نہیں ہے۔مجھ سے معافی مانگ کر مجھے گنہگار نہ کریں۔معافی وہاں مانگی جاتی ہے جہاں کوئی تعلق ہو اور تعلق سے جڑی امیدیں۔ہم دونوں کو ایک دوسرے سے کوئی امید نہیں ہے۔"وہ نرمی سے کہتے ہوئے اٹھی۔حسینہ گردن جھکائے بیٹھی رہیں۔ ہالے کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنی رہی۔

"بیٹی کے کیفے پہلی بار آئی ہیں۔میں آپ کے لیے کافی بنا کر لاتی ہوں۔"وہ کہتے ہوئے راہداری میں مڑ گئی تھی۔آنکھیں اب نم ہوئی تھیں جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گئی تھی۔

وہ کچن میں آئی لیکن کافی نہیں بنائی۔دو منٹ وہ وہیں پہ کھڑی رہی۔پھر باہر نکل آئی۔اب حسینہ والی میز خالی تھی۔وہ کافی کے لیے بھی نہیں رکی تھیں۔

ہالے ٹھیک ہی تو کہتی تھی ان دونوں کو ایک دوسرے سے امیدیں نہیں تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یاقوت مرزا کا کمرہ اس وقت روشن تھا۔نرمین آئینے کے آگے بیٹھی بال بنا رہی تھی۔اس کے عقب میں یاقوت بیٹھا تھا۔بے ترتیب حلیہ ،اجڑے بکھرے بال، آج کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ "حسن اس پہ تمام ہوا"۔وہ پژمردہ تھا۔اسے دیکھ کر دل کٹتا تھا۔وہ شیشے میں ابھرنے والا نرمین کا عکس دیکھ رہا تھا۔ سبز آنکھیں، خوبصورت بال لیکن اس کا چہرہ وہ کیوں کھنڈر جیسا تھا۔کیوں اس پہ کوئی رونق نہیں تھی۔

"نیرو۔۔۔"یاقوت نے نرمی سے پکارا۔اس کی آواز گیلی لگتی تھی۔نرمین نے جواب نہیں دیا۔وہ شاید جواب چاہتا بھی نہیں تھا۔

" تمھیں پتہ ہے میں تم سے اپنا ہوم ورک کیوں کرواتا تھا؟"نرمین کا برش کرتا ہاتھ ایک لمحے کو تھما تھا ۔لیکن جواب اس نے اب بھی نہیں دیا۔یاقوت ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا۔

"میں اگر ہوم ورک کرتا نا تو وقت ضائع ہوتا میں ناں قرآن پڑھنا چاہتا تھا۔"اب کے نرمین نے گردن موڑ کر بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

" میں ہوم ورک تم سے کرواتا تھا اور خود قرآن پڑھتا تھا۔مجھے قرآن پسند تھا نیرو۔بہت پسند تھا۔"اس کی آنکھوں میں نہ جانے کہاں سے چند آنسو آ گئے تھے۔

" میں بس ہر وقت قرآن پڑھتے رہنا چاہتا تھا۔جس طرح نوح پڑھتا تھا۔میں نے بہت کوشش کی ،ماریں کھائیں۔ایک دن میں نے شیطان کا مطلب پوچھا تھا آنٹی سے انہوں نے کہا شیطان وہ ہے جس پہ اللہ رحم نہیں کرتا ہے۔اس نے مجھ پہ بھی رحم نہیں کیا تھا میں تھک گیا تھا۔ نیرو بہت تھک گیا تھا۔"وہ گردن جھکائے شکستگی سے اعتراف کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اللہ سے ناراض ہو گیا میں نے سنا تھا اللہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔وہ مجھے منا لے گا میں غلط تھا ناراض ہونے کا حق میرا نہیں تھا۔انسان کے حصے میں تو آزمائش ہوتی ہے قرآن تک آنے کے لیے میری آزمائش نوح تھا۔اور وہ قاری تھا۔لیکن میں اللہ سے ناراض ہو گیا۔"اس کے آنسو تھم گئے تھے۔وہ اب گردن اٹھا کر گیلی گلابی پڑتی آنکھوں سے نرمین کو دیکھ رہا تھا۔وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی ساکن شل۔

"اللہ کو ہماری ضرورت نہیں ہوتی لیکن ہمیں اللہ کی ضرورت ہر دور میں ہوتی ہے میں منکر بن گیا تھا۔ میں سرکش بن گیا تھا۔"وہ پیشمان تھا۔"میں نے ہر وہ کام کیا جو غلط تھا۔میں نے شراب پی جوا کھیلی زنا کیا لیکن جانتی ہو ہر رات میری چھ سورتیں مجھے یاد ضرور آتی تھیں۔"اس نے دہرانے کی کوشش کی لیکن الفاظ ٹوٹ گئے۔"اللہ نے مجھے اپنے پاس بلایا تھا وہ ہر دفع بلاتا تھا۔لیکن سرکشی بڑھتی گئی میں ابلیس بنتا گیا میں واقعی شیطان بن گیا تھا نیرو۔اس دن جب میں تمھارے پاس آیا تھا وہ آخری دن تھا۔ جب مجھے میری سورتیں یاد آئیں وہ میرے ذہن میں زور زور سے گردش کر رہی تھیں۔" اس کی آواز رندھی ہوئی تھی۔بے بس شکستہ نرمین کی آنکھوں میں کرب اترنے لگا تھا۔"Bad touches برداشت کیے، رحم کا انتظار کیا۔لیکن میرے اوپر شیطان ہونے کا لیبل لگا دیا گیا۔"اس نے ہچکی لی تھی۔ نرمین کا دل دہل گیا تھا۔

"میں وہی یاد کرتا تھا جو مجھے نوح بتاتا تھا۔وہ میرا استاد تھا نا استادوں کو تو مخلص ہونا چاہیے تھا نا ؟وہ میرے ساتھ مخلص کیوں نہیں تھا ؟"وہ بہتے ہوئے آنسوؤں میں ہچکیوں کے درمیان کہہ رہا تھا۔"اس دن کے بعد سے آج تک کوئی سورۃ یاد نہیں آتی۔ذہن کورا ہے خالی۔اللہ نے مجھے چھوڑ دیا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نیرو۔اب مکمل اندھیرا ہے۔اب میں ہوں میرے اندر کا شر ہے اور میری سرکشی کی سزا ہے۔میں خالی ہاتھ ہوں۔"اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دکھائے تھے۔اسے دیکھ کر رونا آتا تھا۔

"میں واپس آنا چاہتا ہوں۔میں ابلیس سے عزازیل بننا چاہتا ہوں۔کیا مجھے معافی مل سکتی ہے ؟کیا میرے دل پہ لگا چیچک ختم ہو گا ؟کیا مجھے خنزیر بننے سے بچا سکتی ہو ؟مجھے اپنے آس پاس بدبو آتی ہے۔تعفن اٹھتا محسوس ہوتا ہے۔مجھے واپسی چاہیے نرمین۔خدا کے لیے میری مدد کرو۔"وہ اب زور زور سے رونے لگا تھا۔بچوں کی طرح، چہرہ ہاتھوں میں چھپائے۔اس کے رونے کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔وہ گہرے کرب کا شکار تھا۔انسان چھوڑ دیں۔بس کبھی کسی دور میں اللہ انسان کو نہ چھوڑے۔

نرمین اپنی جگہ سے نہیں اٹھی۔وہ اس کو روتے ہوئے سنے گئی اور سوچ گئی؟

کبھی کسی دور میں اگر ابلیس واپس عزازیل بننا چاہے تو ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے سائے سارے کراچی میں پھیل گئے تھے۔ایسے میں ایک نسبتاً پکے گھروں والی کالونی میں آؤ تو فرہاد غفار **(معراج سلطان کا سیکریٹری)**اپنے گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔دو منزلہ پکا گھر اپنی شان سے کھڑا تھا۔نیا تازہ رنگ و روغن۔کون یقین کر سکتا تھا کہ کچھ وقت قبل تک جس آدمی کے اوپر لاکھوں کا قرضہ ہو اور رہنے کو چھت نہ ہو۔وہی آدمی چند ماہ کے اندر اندر اپنے قرضے کیسے اتار گیا ؟اور کس طرح یہ کوٹھی نما گھر خرید لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قصہ مختصر وہ لوہے کا دروازہ کھولتا اندر صحن میں آگیا۔آج اس کی بیوی اور بیٹی گھر پہ نہیں تھیں۔ورنہ اب تک تو بچی اپنے باپ کو دیکھ اس کی ٹانگوں سے آ لپٹتی۔وہ اپنے کمرے میں آیا۔کندھے پہ ٹنگا بیگ اتار کر ایک طرف کو رکھا۔ابھی وہ باتھروم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ اندر موجود شخص کے زور دار مکے سے اس کے ناک سے خون ک ایک فوارا ابل پڑا تھا۔وہ شخص نیم اندھیرے میں تھا۔ دراز قد، سیاہ آنکھوں والا فرہاد نے باہر بھاگنا چاہا لیکن اس کے قدم جم گئے تھے۔دراز قد مرد آنکھوں میں سرد تاثر لیے آگے آتا گیا۔فرہاد کا حلق تک سوکھنے لگا تھا۔

اس نے قریب آ کر ایک زور دار لات اس کے سینے پہ ماری۔فرہاد پیٹھ کے بل گرا تھا۔سامنے کھڑے مرد نے اس پہ بس نہیں کی تھی۔وہ مسلسل اسے ٹھوکروں سے مارے گیا۔اس کے اندر کوئی جنون نہیں تھا۔وہ بس برف کی مانند سرد تھا۔فرہاد کراہتے ہوئے رحم کی بھیک مانگتے ہوئے مار کھاتا رہا۔ناک پہ لگنے والے مکے اتنے زور دار تھے کہ فرہاد کو اپنی موت نزدیک آتی محسوس ہوئی۔

"ہیون کی اصل فائل کہاں ہے ؟"اس برف انسان نے ایک ہی سوال کیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ عمر۔مجھے کچھ نہیں پتہ پلیز خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو۔"وہ تکلیف سے کہہ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔سامنے کھڑے شخص نے چند منٹوں میں اسے ادھ موا کر دیا تھا۔اب فرہاد نے اس دراز آدمی کو اپنے قریب نیچے بیٹھتے ہوئے دیکھا اس کی آنکھیں خوف سے مزید پھیل گئیں۔

"ہیون کی فائل کہاں ہے ؟"سرد سپاٹ آواز میں وہی سوال دہرایا گیا۔فرہاد مارے بے بسی اور درد کے رونے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے نہیں پتہ ،مجھے کچھ نہیں پتہ۔میں۔۔۔۔۔۔میں مجبور تھا۔انہوں نے مجھے اس کام پہ مجبور کر دیا تھا ۔اس نے میری بیوی اور میرے بچوں کو زہر دے دیا تھا عمر۔مجھے معاف کر دو۔میں نے معراج صاحب کے لاکر سے وہ فائل نکال کر اسے دے دی۔مجھے معاف کر دو۔"وہ گھگھیانے لگا تھا۔عمر کے چہرے کے تاثرات یکدم نرم پڑے تھے۔

" انہوں نے تمہاری فیملی کو زہر دیا ؟"وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔فرہاد زور زور سے اثبات میں سر ہلانے لگا تھا۔

"کس تاریخ کا واقعہ ہے یہ ؟"

"چھبیس۔۔۔چھبیس اپریل کا واقعہ ہے یہ۔"وہ رٹا رٹایا سبق دہرا رہا تھا۔عمر نے ایک الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے منہ پہ دے مارا تھا۔فرہاد کی آنکھوں کے سامنے دنیا گھوم گئی۔عمر کے جبڑوں تک میں سختی اتر گئی۔

"میرے سر پہ پاگل لکھا ہے ؟تمھیں لگتا ہے تم مجھے پاگل بناؤ گے ؟"وہ ایک بار پھر جمے ہوئے ہاتھ کے مکے اس کے جبڑوں پہ مارے گیا۔

"میں نے ساری فوٹیج نکلوائی ہے۔تم چھبیس نہیں اٹھائیس اپریل کو معراج سلطان کے آفس سے فائل لے کر نکلے تھے۔اب مجھے صاف صاف بتاؤ فرہاد غفار فائل کہاں ہے۔کس کے پاس ہے ؟ورنہ۔۔۔"عمر نے کہتے ساتھ اپنی پنڈلی میں بندھی پسٹل باہر نکال کر فرہاد کے ماتھے پہ رکھی۔وہ پورا کا پورا پسینے میں بھیگ گیا۔زبان تالو سے چپک کر رہ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فائل کہاں ہے فرہاد ؟"سرد برف کے مجسمے نے سوال دہرایا۔فرہاد نے مردہ ہوتی آنکھوں سے اسے پستول ہٹانے کا اشارہ کیا تھا۔عمر نے گن واپس پیچھے کر لی۔فرہاد کا سانس بحال ہوا۔اس کی آنکھوں میں اب بھی بے تحاشا خوف تھا۔اس نے لبوں پہ زبان پھیر کر بہ مشکل کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔

"اس نے کہا تھا عمر آئے تو اس سے کہنا جادو اس کی منشاہ نہیں مجبوری تھی۔"اور عمر حیات کو سارے جواب مل گئے تھے۔ساری کڑیاں جڑتی گئیں۔

مہر ماہ صرف ہالے سلطان کی بربادی کے پیچھے نہیں تھی۔وہ شمس سلطان کی ساتھی بھی تھی۔

عمر اٹھ کھڑا ہوا۔ٹھنڈی ٹھار نظروں سے فرش پہ ادھ موے پڑے فرہاد کو دیکھا۔پھر اپنی پستول کو اور پھر کھڑے کھڑے اس نے فرہاد کے دونوں ہاتھوں کا نشانہ لیا تھا۔وہ بن آب ماہی کی طرح تڑپنے لگا تھا ۔اس کی چیخیں پلٹ پلٹ کر واپس آ رہی تھیں۔خون فرش پہ بہتا جا رہا تھا۔چپس کا فرش سرخ سیال میں بدلتا چلا گیا۔اس کی دونوں ہتھیلیوں میں سوراخ ہو گئے تھے۔لوہے کے زرے ہتھیلیوں میں پھنس گئے تھے۔

عمر آگے آیا۔درد سے تڑپتے فرہاد کے ایک ہاتھ پہ اپنے بوٹ سے زور دیا۔وہ بلبلا کر رہ گیا۔درد اتنا شدید تھا کہ اسے لگا وہ مر جائے گا۔اس کی آنکھیں غنودگی میں جانے لگی تھی۔

"اسے کہنا میں نے اس کا پھندا تیار کر لیا ہے بس انتظار کرے میرا۔"وہ سرگوشی کرتا آگے بڑھ گیا۔ فرہاد اب بھی رو رہا تھا۔چیخ رہا تھا۔لیکن نہیں تمھیں اس پہ ترس نہیں آئے گا اور کچھ لوگ ہوتے ہیں جن پہ ہم ترس نہیں کھا سکتے ورنہ یہ کہانی میں ہوئے ظلم کی بے عزتی ہو گی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک خوبصورت اور شاہانہ سے شادی ہال کا منظر تھا۔روشنیاں ،قمقمے ،خوش گپیاں، سلیقے سے سجی میزیں، با ادب بیرے اور میوز کا بے ہنگم شور البتھ اس لمحے میو زک کا شور ذرا دیر کو تھما تھا۔

ایسی ہی ایک میز کے گرد رکھی کرسی پر اس وقت سفیر سلطان بیٹھا تھا۔سر مئی ڈنر سوٹ میں ملبوس ،بالوں کو جیل سے پیچھے کو جمائے، بھوری آنکھوں میں چمک لیے۔وہ آج بھی ماحول پہ چھایا ہوا تھا۔اس کے عین سامنے مہر ماہ بیٹھی تھی۔نیلی بنارسی ساڑھی میں ملبوس اس نے بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔کانوں میں ہیرے اور گلاخالی تھا۔وہ خوبصورت لگ رہی تھی البتہ کچھ کچھ مضطرب بھی۔اسے سفیر کی جانب سے خدشے لاحق تھے۔ہوتے بھی کیوں نا۔چھینی ہوئی محبتیں بے سکونی تو دیتی ہی ہیں۔

"مہر ماہ کیا سوچ رہی ہو ؟"سفیر نے اس کو آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔کھانا میز پہ سجا تھا۔مہر ماہ کچھ نہیں بولی۔اب اس کی نظریں سفیر کے ہاتھ پہ تھیں۔اس کی ایک انگلی میں سفید سونے کی انگوٹھی تھی جسے وہ ہر وقت پہنے رہتا تھا۔تب سے جب سے اسے ہالے سلطان نے یہ انگوٹھی پہنائی تھی۔

"آج صبح یہی انگوٹھی گم ہو گئی تھی نا ؟جس کے لیے آپ مجھ پہ چیخے بھی تھے ؟"وہ اس کے ہاتھ پہ نظر جما کر بولی تھی۔سفیر کو ذرا حیرت ہوئی تھی۔اس نے چونک کر انگوٹھی کو دیکھا اور پھر اس کا چہرہ تاریک پڑا تھا۔

"مجھے لگا ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔آپ میرے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔میں آپ کو ہیل کر رہی ہوں لیکن۔۔۔"وہ رکی۔نظریں اٹھا کر سفیر کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں اداسی تھی۔"ہم آج بھی وہیں ہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر۔اسکوائر ون پہ۔ہم کبھی آگے بڑھے ہی نہیں ہیں۔ہالے ایک امر بیل کی طرح ہم سے چمٹ گئی ہے اور میں چاہ کر بھی اسے دور نہیں کر پا رہی۔"وہ اپنی بھوری آنکھیں سفیر کے چہرے پہ مرکوز کیے تکلیف سے کہہ رہی تھی۔سفیر نے غیر آرام دہ ہو کر پہلو بدلا تھا۔"میں بس عادی ہوں اس انگوٹھی کا۔ یہ میری انگلی کی عادت بن گئی ہے۔اس کے بغیر ہاتھ ادھورا لگتا ہے بس یہی بات ہے۔"

"انگوٹھی کے بغیر ہاتھ ادھورا ہے اور دینے والی کے بغیر زندگی۔"مہر ماہ نے تلخی سے سر جھٹکا تھا۔اب کے سفیر کو واضح طور پہ برا لگا تھا۔

"دیکھو مہر۔۔۔مجھے باتیں دہرانا پسند نہیں ہے۔اگر میں کہہ رہا ہوں بس یہی بات ہے تو اس کا مطلب ہے بس یہی بات ہے۔"اس کے لہجے میں ذرا سی سختی تھی۔

"ہالے اب میری زندگی میں نہیں ہے اور میں اس کے بغیر آگے بڑھ رہا ہوں۔تمھارے ساتھ۔میں مرد ہوں اگر اسے یاد کرناچاہوں ، اس سے ملنا چاہوں یا پھر اس کے لیے دل میں ایک چور دروازہ بنانا چاہوں تو تمھیں کچھ بھی پتہ نہیں لگ سکے گا۔لیکن میں۔۔۔اس نے جتاتے ہوئے انگلی سے سینے پہ دستک دی۔۔۔"میں سفیر سلطان، تمھارے ساتھ مخلص ہوں۔"مہر نے ٹھہر کر اس کو دیکھا تھا اور پھر اس کی نظریں پھسل کر سفیر کے ہاتھ پہ گئیں۔وہ اپنی انگلی سے انگوٹھی کھینچ کر نکال رہا تھا۔

"میرے لیے اس وقت تم اہم ہو۔ہمارا تعلق اہم ہے۔حریص مت بنو۔حسد چھوڑ دو۔تم ایک حاسد اور شکی انسان ہو اس لیے تمہارا دل سیر نہیں ہو رہا۔تمھارے دل میں کوئی کھوٹ ہے اس لیے تمھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سارے دل زنگ آلود لگتے ہیں۔"مہر سفیر کہہ رہا تھا اور مہر آنکھیں کھولے اسے دیکھے گئی۔اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔

"دل اللہ کا گھر ہوتا ہے مہر۔اگر اس گھر میں اپنا حسد اور شر لے کر جاؤ گی تو وہ تمھارے دل سے سکون نکال دے گا۔ضروری نہیں ہے ہر گناہ کی سزا قیامت والے دن ملے۔شر پسند حاسد لوگوں کو زندگی میں ہی سزا مل جاتی ہے۔ان کے دلوں کا سکون چھین لیا جاتا ہے۔کیا تم بھی ایسے لوگوں کی صف میں آنا چاہتی ہو؟"اس نے پوچھا تو مہر نے دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔سفیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑی انگوٹھی نیچے پھینک دی۔وہ کہیں گھاس میں غائب ہو گئی۔

مہر ماہ کو لگا تھا ان کے تعلق سے ہر تیسری چیز اسی طرح غائب ہو گئی۔وہ مسکرائی تھی۔سفیر اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔کندھوں پہ لدا بوجھ ہلکا ہونے لگا تھا۔انگوٹھی نہیں تھی مطلب ہالے نہیں تھی۔زبردست۔ وہ دونوں اب کھانے کے بارے میں ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے۔لیکن اگر تم لوگ نظر جھکا کر دیکھو تو سفید سونے کی انگوٹھی گھاس میں سے اپنی ہلکی سی جھلک دکھا رہی تھی۔پس ثابت ہوا کہ حاسدوں کے دلوں سے سکون اٹھا دیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح بے حد روشن تھی۔بینز بلاسم پہ معمول کی گہما گہمی تھی۔ہر میز پر لوگ بیٹھے تھے۔چائے کافی پیتے لوگ یا پھر گھر سے جلدی نکل کر اب کیفے میں بیٹھ کر ناشتہ کرتے لوگ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے سلطان اپنے مخصوص میز پہ بیٹھی تھی۔سامنے ہارون بیٹھا تھا۔وہ دونوں کوئی معاملہ ڈسکس کر رہے تھے۔ہارون سے چیزیں نہیں سنبھل رہی تھیں۔وہ آرٹسٹ آدمی تھا ،بے ترتیب سا۔اسے جو کام دے دیا گیا تھا۔وہ اس سے کہاں ہو پانا تھا۔یہی حال ہالے کا تھا۔ہاں وہ حکم دینے کے لیے ہی پیدا ہوئی تھی لیکن شہزادیوں کو تخت پہ بٹھانے سے پہلے تربیت دی جاتی ہے اور یہ تربیت کسی آنلائن کلاس سے نہیں ملتی۔

دفتعاً ہالے نے کسی خیال کے تحت نظر اٹھا کر دیکھا تھا وہ سامنے سے چلا آرہاتھا۔سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اس کی آنکھیں خاموش سی تھیں۔شاید وہ کچھ سوچ رہا تھا یا کسی مسئلے میں الجھا تھا۔ان دونوں کو یہاں بیٹھے دیکھ وہ اسی طرف چلا آیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔۔امید ہے آپ ڈسٹرب ہوئے ہوں گے۔"وہ کہتے ہوئے ہالے کے ساتھ بیٹھ گیا۔وہ دونوں دور تھے۔کھنچے کھنچے تھے لیکن اپنی جگہ وہ آج بھی جانتا تھا۔چند منٹ کے حال احوال کے بعد وہ اصل موضوع کی طرف آیا تھا۔

"اصل میں ،میں یہاں حساب دیکھنے آیا ہوں۔کیا دیکھ سکتا ہوں اگر تم چاہو؟"اس نے ہالے کو دیکھ کر پوچھا تھا **(لاڈ صاحب کو ڈیڑھ ماہ بعد حساب دیکھنا یاد آ گیا ؟)**ہارون "شیور "کہتے ہوئے اٹھ گیا تھا اور اندر سے لیپ ٹاپ لے آیا۔یہ پچھلے ڈیڑھ ماہ کا حساب تھا جو کہ ہالے نے بنایا تھا۔وہ نمبرز کے قریب ہونے لگی تھی۔یہ اس کی تھیراپی کا حصہ تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے صرف ایک۔۔۔صرف ایک منٹ کے لیے سارا حساب دیکھا تھا اور پھرلیپ ٹاپ بند کر کے ہالے کے آگے رکھ دیا۔سنجیدہ نظروں سے ان کو باری باری دیکھا۔

"چھ لاکھ نقصان میں جا رہے ہیں آپ لوگ۔"اس نے دھماکہ ہی تو کیا تھا۔ہالے اور ہارون اپنی جگہ سن رہ گئے۔

"نئی کیٹرنگ، نیا پینٹ ،فری کافی کی آفر اور تنخواہ کا بونس۔یہ سب ہے وجہ۔"وہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

"نہ آپ سے مینیجمنٹ سنبھل رہی ہے اور نہ ہارون سے آرگنائیزیشن۔کیا بہتر نہیں ہے کہ آپ یہ کام چھوڑ دیں ؟مجھے تو پہلے دن سے پتہ تھا کتنا نقصان ہو گا اور کیا کیا ہو سکتا ہے تم سے۔"وہ بے نیازی سے کہہ رہا تھا۔"اگر تم جانتے تھے تو ہمیں بھی بتا سکتے تھے۔"ہالے نے گلہ کیا۔عمر نے کندھے اچکائے۔"میں کیوں بتاؤں گا ؟جس طرح مجھے سب پتہ ہوتا ہے اسی طرح آپ کو بھی ہونا چاہیے تھا۔کاروبار صرف پیسے سے نہیں چلتا بخت اور محنت بھی چاہیے ہوتی ہے آپ دونوں نے وہ کی کب ہے ؟"ہالے نے غیر آرام دہ ہو کر پہلو بدلا۔

"تم کہتے تھے مجھے حکم چلانا آتا ہے۔کیا اس کے لیے بھی کسی ٹریننگ کی ضرورت تھی ؟" ہالے نے طنز کیا تھالیکن عمر نے برا نہیں منایا۔

"میں نے جو کہا اس پر آج بھی قائم ہوں لیکن اگر کچھ عقل تم بھی استعمال کر لیتی تو کار دنیا رک نہ جاتا۔"وہ جل کر بولا تھا۔"ہاں آپ ملکہ ہیں لیکن کبھی بھی آپ کو تخت نہیں ملا تھا۔اب جب ملا تھا تو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آپ کو تربیت کی ضرورت تھی۔پہلے دن سے خود مینیجر بننا ایک انتہائی احمقانہ فیصلہ تھا۔"وہ تبصرے کے معملے میں کتنا سفاک تھا ؟

"تم بھی تو کیشئر بن کر بیٹھے تھے۔"ہارون کہاں خاموش رہتا۔عمر نے جتاتی نظروں سے لیپ ٹاپ کو دیکھا۔

"میں اگر بیٹھا تھا تو مجھے میرا کام آتا تھا۔اٹھارہ سال کی عمر سے کیشئر ہوں۔حساب دیکھ کر بتا سکتا ہوں کون گھاٹے میں ہے، کون نفع میں۔تم لوگوں کو کیا آتا ہے ؟" وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔

"آپ لوگوں کو کیا لگتا تھا آپ کے پاس پیسہ ہے تو سب سیٹ ہے ؟آپ کامیاب ہو ؟کیفے پہ بیٹھ کر راج کرو گے ؟یہ ڈبل منزلہ کیفے۔۔۔۔۔۔"ہالے اس کی بات پر جیسے کسی خواب سے جاگی تھی۔عمر بہت کچھ کہہ رہا تھا لیکن اس کی ہر آواز بند ہو گئی تھی۔

ڈبل۔۔۔ڈبل۔۔۔ڈبل۔۔ڈبل۔۔بس یہی۔۔بس یہی الفاظ اس کے ذہن میں گونجنے لگے تھے۔اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

"تم اپنا بھاشن بند کرو اور یہ بتاؤ اب نقصان پورا کیسے کریں گے۔"ہارون اکتا کر عمر کو ٹوک رہا تھا۔

"ڈبل انکم سے۔۔"جواب ہالے کی جانب سے آیا تھا۔ہارون اور عمر نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔وہ آنکھوں میں چمک لیے آگے کو ہو بیٹھی۔اس کے گال دہک رہے تھے۔خوشی ہی ایسی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سنگل انکم پہ بس گزارے ہوتے ہیں۔"وہ کہنے لگی تھی۔"ہوٹلنگ ، ٹریولنگ اور تعاشی کے لیے ڈبل انکم چاہیے ہوتی ہے۔اسی طرح نقصانات کی بھرپائی کے لیے بھی ڈبل انکم چاہیے ہوتی ہے۔"بات اب بھی ان دونوں کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

"یہ کیفے اور اس کی سنگل انکم ہارون اور میرے لیے کبھی بھی کافی نہیں ہوگی کجا کہ یہ ہمارے نقصان بھر سکے۔"وہ ایک شان، ایک ادا سے کہہ رہی تھی۔عمر نے ڈھیر سارا "جلنا "اندر دبایا۔

"ہم نقصان اٹھا رہے ہیں کیونکہ ہم نے پیسے کو ہی سب سمجھا لیکن اب ہم سارا اسٹاف نیا رکھیں گے۔ یہاں کا مینیجر، ہیڈ شیف اور باقی سب بھی کیونکہ اب ہم اوپر والے پورشن کو بھی استعمال کریں گے۔ ڈبل انکم یو نو۔"ہارون اور عمر نے اس کو یوں دیکھا تھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

"کیا پاگل ہو گئی ہو ؟جانتی ہو کتنا خرچہ آئے گا۔اوپر کتنا گند ہے اور کتنے سارے سامان کی ضرورت ہوگی ؟یہ بلکل ایسا ہوگا جیسے ایک نیا کیفے بنانا۔کہاں سے آئیں گے اتنے پیسے ؟"عمر کو تو واقعتا اس کی دماغی حالت پہ شک ہونے لگا تھا جبکہ ہارون خاموش تھا۔وہ جانتا تھا ہالے نے کچھ نہ کچھ تو سوچ ہی رکھا ہوگا۔

"پیسے ہیں میرے پاس۔کافی ساری سیونگز ہیں میری۔مجھے بس ٹائم مینج کرنا پڑے گا اور نیا اسٹاف ہائر کرنا پڑے گا تاکہ میں ان سے سیکھ سکوں۔یہ بالکل ایسا ہوگا جیسے ہم اپنے ہی کیفے میں ملازمت کر رہے ہوں۔"وہ آخر میں ہلکے سے شانے اچکا کر بولی پھر ایک نظر بجھے ہوئے ہارون اور عمر کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور آج کے بعد تم دونوں بھی کافی اور باقی چیزوں کے لیے پے کرو گے۔بہت ہوگئی مفت خوری ۔غضب خدا کا چھ لاکھ گھر سے بھرنا پڑیں گے۔"وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اٹھی۔

"میں اپنے ہی کیفے میں بل دوں گا ؟" ہارون صدمے سے بولا تھا۔

"اور میں اپنی ہی بیوی کے کیفے میں بل دوں گا ؟لے کر دکھانا ذرا۔"عمر کی تو جیسے انا پہ بات آگئی تھی۔ ہالے ہاتھ جھلاتی آگے بڑھ گئی۔وہ چلی گئی تو عمر نے ہارون کو دیکھا۔وہ بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم بہت اچھے ہو ہارون۔"یکدم وہ مختلف لہجے میں بولا تھا۔ہارون نے بے اختیار آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چھوا پھر پیچھے ہو بیٹھا۔

"بخار تو نہیں ہے پھر کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو ؟"عمر ہنس دیا۔ساتھ جیب سے ایک چیک نکال کر اس کے آگے رکھا تھا۔

"یہ تمھارے پیسے ہیں جو میری اماں کے علاج پہ خرچ ہوئے۔میں تمہارا شکر گزار ہوں۔اگر تم نہ ہوتے تو میری حالت کی وجہ سے مجھے ہسپتال سے نکال باہر کرتے۔"وہ آہستگی سے کہہ رہا تھا۔ہارون نے چیک کو چھوا تک نہیں تھا۔

"کیا ہم دوست بن سکتے ہیں ؟"عمر اس کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ہارون نے کچھ لمحات تک اس کی آنکھوں میں دیکھا پھر نفی میں سر ہلا دیا۔عمر اب تھکے تھکے سے انداز میں مسکرایا تھا۔

"عمر حیات کو آج تک کسی نے نا، نہیں کہا سرمئی بلے۔"وہ جیسے کچھ جتا رہا تھا۔ہارون اب بھی سادگی سے اسے دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اگر تم سے دوستی کر لوں گا تو مجھے تم سے مخلص ہونا پڑے گا۔تمھارے لیے دل سے حسد ختم کرنا پڑے گا اور۔۔۔۔"وہ رکا ایک پل کو۔حلق میں ڈھیر سارا پانی جمع ہوا۔۔۔۔۔"اور جو تمھارے پاس ہے۔اسے صرف تمہارا سمجھنا پڑے گا۔تمھیں اس کے ساتھ خوش دیکھ کر خوش ہونا پڑے گا اور میں یہ نہیں کر سکتا۔"اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔دل کے زخم ادھڑ رہے تھے۔عمر چپ چاپ اسے دیکھے گیا۔

"تم نہیں جانتے عمر میں اتنا اچھا نہیں ہوں جتنا نظر آتا ہوں۔جب میں تمھارے پاس وہ دیکھتا ہوں جو میرا نہیں ہوا تو میرا دل کرتا ہے تم کسی ٹرک کے نیچے آکر مرجاؤ۔"وہ بے بسی سے بولا تھا۔اس کے لہجے میں نفرت نہیں تھی ،غصہ بھی نہیں تھا۔بس رقابت تھی۔

"میرے لیے تم کل کے مرتے آج مرو بلکہ اگر ہالے کی خوشی کا خیال نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا گھونٹتا۔اب بتاؤ کیا میں ایسا حاسد دل لے کر تمہارا دوست بن سکتا ہوں ؟۔۔۔۔ہم دوست نہیں بن سکتے عمر کبھی نہیں۔"وہ کہتے ہوئے اٹھا۔سانس بند ہونے لگا تھا۔اب مزید وہ اس شخص کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔عمر کے چہرے پہ کوئی بھی تاثر نہیں آیا۔

"تم چاہے مجھے دوست مانو یا نہ مانو۔میں تمہارا یکطرفہ دوست ہوں آج سے۔"عمر نے پیچھے سے ہانک لگائی۔کئی لوگوں نے مڑ مڑ کر اس کو دیکھا تھا ہارون سنی ان سنی کرتا باہر نکل گیا تھا۔

"ہونہہ میری موت چاہتا ہے۔غضب خدا کا۔ایسے حاسدوں کی وجہ سے تو اپنا صدقہ اتارتا رہتا ہوں ۔"وہ ہولے سے بڑبڑایا تھا اور اگر ہالے یہاں ہوتی تو کیا کہتی ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فہیم مرزا کا آفس اے سی کی ٹھنڈک کی وجہ سے یخ تھا۔کھڑکی کے بلائنڈز سے آتی روشنی پاور سیٹ پہ بیٹھے فہیم کے چہرے پہ پڑ رہی تھی اس کے آگے لکڑی کی میز تھی۔میز کے اس پار شمس سلطان بیٹھا تھا۔

ان دونوں کے چہرے بزنس ملاقات جیسے تھے۔بس اپنا اپنا فائدہ سوچتے چہرے۔بس کسی نہ کسی طرح اپنا ہوتا نقصان کسی اور کے سر ڈالتے چہرے۔وہ دونوں ایک دوسرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ بلاخر فہیم نے کہنے کا ارادہ کر ہی لیا تھا۔

"آخر تمھیں کیا ضرورت تھی شمس یہ نیلامی والا شوشا چھوڑنے کی۔جب ہم دونوں کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا تھا۔سب طے تھا۔تو پھر آخر کیوں ؟"

فہیم ناخوش لگتا تھا۔شمس نے گہری سانس بھری۔

"فہیم تحمل سے کام لو۔اس جگہ پہ میر کی نظر تھی۔اگر میں تمھیں بیچ دیتا تو کیا جانتے نہیں ہو وہ ہم دونوں کے ساتھ کیا کرتا ؟نہ ہم رہتے نہ ہی وہ جگہ۔"

"پھر اب تم آخر کیا کرو گے شمس؟ میر کے ہوتے ہوئے میری تو اتنی اوقات نہیں ہے کہ اس زمین کو خرید سکوں؟" فہیم جھنجھلایا تھا۔شمس نے اسے دھیرج رکھنے کو کہا تھا۔

"تم اکیلے کبھی بھی اس زمین کو خرید نہیں سکتے تھے سو اب تم یہ کرو کہ چار اور لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لو اور ایک ٹیم بن کر نیلامی میں آؤ۔تم ریٹ بڑھاتے جانا اور میر واعظ کبھی بھی گھاٹے کا سودا نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کرتا۔جب وہ دیکھ لے گا کہ یہ زمین اس کے لیے موزوں نہیں ہے تو وہ خود ہی ہٹ جائے گا۔"فہیم اب بھی تذبذب کا شکار لگ رہا تھا۔کچھ تھا جو اب بھی برا لگ رہا تھا۔لیکن وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔میر واعظ فرید کے آگے اس کی اتنی اوقات نہیں تھی۔وہ دونوں اب کسی دوسرے معاملے کو ڈسکس کرنے لگے تھے۔دیوار پہ لگا اے سی اپنی ٹھنڈک میں اضافہ کرتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے کوئی چھ بجے کا وقت تھا جب ہالے سلطان کی گاڑی اس کے گھر کے باہر آ کر رکی۔چوکیدار نے دروازہ کھولا۔لیکن وہ گاڑی اندر نہیں لے کر جا سکی۔وجہ اس کے ساتھ آ کر رکنے والی عمر کی گاڑی تھی ۔وہ اچھنبے سے گاڑی سے اتر آئی۔وہ بھی سامنے سے چلا آیا تھا۔اس کے ہاتھ میں ہالے کا پرس تھا۔وہ اس کے قریب آ کر رکا۔

"اپنا پرس بھول گئی تھیں آپ۔ویٹر نے مجھے دیا تھا۔چیک کر لیں رقم پوری ہے۔"وہ پرس اس کے آگے کرتا ہوا بولا۔ہالے نے پرس نہیں کھولا۔وہ جواباً کچھ کہہ رہی تھی لیکن عمر نے نہیں سنا۔وہ چوکیدار کو دیکھتا ہوا آگے آیا۔اس کی نظریں مشکوک تھیں اور زبان جیسے مچل کر کہنا چاہتی تھی۔مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔وہ عین اس کے آگے آ کر رکا۔کرخت چہرے اور بڑی بڑی مونچھوں والا کوئی چالیس پینتالیس برس کا شبیر احمد۔

"نام کیا ہے تمہارا ؟"عمر اس وقت ایک تفشیشی افسر کی مانند لگ رہا تھا۔اس کی آنکھیں ایکسرے کر رہی تھیں اور ایک مرد کی آنکھیں دوسرے مرد کی آنکھوں کا ایکسرے بخوبی کر لیتی ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سر شبیر احمد۔"وہ بولا تو اس کی آواز ہلکی تھی اور عمر دعوے کے ساتھ کہہ سکتا تھا وہ اداکاری کر رہا تھا ۔اس کی آواز اس کا لہجہ اس کے چہرے کے ساتھ میل نہیں کھاتا تھا۔

"شناختی کارڈ دو اپنا اور گھر کہاں ہے تمہارا؟ پہلے کیا کرتے تھے ؟"عمر تو مانو اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر سب اگلوا لینا چاہتا تھا۔شبیر نے اپنا کارڈ نکال کر عمر کے آگے کیا۔

"سر پہلے خیر پور میں رہتا تھا۔اب بیوی بچوں کے ساتھ یہیں کراچی میں رہتا ہوں۔"وہ اب بھی ہلکی با ادب آواز میں بول رہا تھا۔ہالے بس چپ چاپ کھڑی رہی۔عمر نے اس کے کارڈ کو دونوں جانب سے دیکھا اور پھر کارڈ اس کے حوالے کیا۔

"تم خیر پور سے ہو پھر یہاں مستقل پتے کی جگہ پہ نواب شاہ کیوں لکھا ہے۔کراچی میں رہتے ہو تو عارضی پتے کی جگہ پہ حیدر آباد کیوں لکھا ہے۔پاگل بنا رہے ہو مجھے ہاں ؟"وہ سختی سے استسفار کر رہا تھا۔شبیر احمد کا حلق تک سوکھ گیا۔اب ہالے کی برداشت ختم ہو چکی تھی۔اس نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور اندر کی طرف جانے لگی۔وہ اس کے ساتھ کھنچتا چلا گیا تھا۔ہالے نے پورچ میں آ کر اس کا ہاتھ چوڑا۔ اس کے چہرے پہ برہمی تھی۔ابھی وہ خود کچھ کہتی کہ عمر بول پڑا۔

"یہ آدمی جھوٹا ہے ہالے۔فراڈ ہے۔میں لکھ کر دے سکتا ہوں۔اس کو نکالو بلکہ تم رکو میں اسے خود نکال کر آتا ہوں۔"

"کس حق سے ؟"عمر کے بڑھتے قدم تھم گئے۔وہ بے یقینی سے مڑا۔ہالے عجیب سے لہجے میں کہتی آگے آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا اس حق سے کہ میں تمھارے جج صاحب کی بیٹی ہوں یا پھر اس حق سے کہ میرا چہرہ تمھارے کسی عزیز سے ملتا ہے ؟"

"اس حق سے کہ مجھے تم سے عقیدت ہے۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا۔ہالے نے گیلی ہوتی آنکھوں کے ساتھ نفی میں گردن ہلائی تھی۔

"تمھیں مجھ سے عقیدت کیوں ہے ؟"اب کے عمر کچھ نہیں بولا۔"تم کہتے ہو میں اعتبار کروں لیکن تم سچ نہیں بولتے۔تم مجھے میری شادی کے دن کہتے ہو کہ یہ شادی ٹوٹ جائے اور پھر کہتے ہو تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔تم کون ہو عمر؟ تم کیا چاہتے ہو۔"وہ اس کے قریب کھڑی گیلی گلابی آنکھوں سے کہہ رہی تھی۔عمر لب بھینچے اسے دیکھے گیا۔اسے یہ آنسو برے لگتے تھے۔وہ ان کا کیا کرے ؟

"تم ہمیشہ کہتے ہو تمھیں سب پتہ ہے۔کبھی یہ کیوں نہیں کہتے کہ کچھ ہے جو تمھیں پتہ نہیں ہو سکتا۔ تم ہمیشہ خود کو اعلیٰ اور مجھے کم سمجھتے ہو۔تم جھوٹے ہو عمر تم انسان ہو ،دھوکے باز انسان۔"

" وہ آدمی یہاں رہے گا۔"اس نے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔

"کیونکہ اب یہ میری ضد ہے۔تمھارے علم سے ضد ہے یہ اور تم۔۔۔یہاں سے جاؤ عمر۔"عمر کی آنکھوں میں اب کے واضح کرب تھا۔

"تم ہمیشہ ہم دونوں میں مقابلہ کرتی ہو ہالے۔"وہ دکھ سے بولا تھا۔"حالانکہ میں تو ہمیشہ تمھیں اپنے برابر سمجھتا ہوں بلکہ میں تو تمھیں ملکہ کہتا ہوں۔تم مجھے زیرک وزیر سمجھ لو۔تم میری حیثیت تسلیم کیوں نہیں کرتی ؟ کبھی تو مقابلے چھوڑ کر میرے برابر آجاؤ۔پھر میں بتاؤں گا عمر نے کیوں کہا تھا کہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

میں جینا چاہتا ہوں۔"وہ کہہ کر رکا نہیں مڑ گیا تھا۔ہالے نے روکا بھی نہیں۔البتہ پیچھے سے آواز ضرور لگائی تھی۔

"جاؤ عمر۔ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔اب واپس مت آنا۔میں پکاروں تب بھی نہیں۔"عمر کے قدم ایک لمحے کو تھمے لیکن پھر وہ آگے بڑھ گیا۔پیچھے ہالے نے بے بسی سے اپنے آنسو رگڑ کر صاف کیے۔وہ چلا جاتا تھا تو ساری دنیا اندھیر کر دیتا تھا لیکن وہ اسے ساتھ رکھ کر بھی اندھیرا نہیں چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح وہ جلدی کیفے آگئی تھی۔ابھی اتنا رش نہیں تھا - صبح تازہ اور خوبصورت تھی۔وہ خود ہی کچن میں چلی آئی۔دو کپ کافی بنائی پھر باہر لے آئی۔آج کام کافی زیادہ تھا۔نئے اسٹاف کا انٹرویو کرنا تھا۔اوپری منزل کی صفائی کرنی تھی۔لیکن وہ دو مگ صرف اس کے لیے نہیں تھے۔ان میں سے ایک مگ کسی خاص مہمان کا تھا۔وہ جس کے بیٹے سے نہیں بنتی تھی لیکن ماں سے خوب گاڑھی چھنتی تھی۔وہ مگ لیے دیوار کے ساتھ لگی میز کی طرف چلی آئی تھی۔سادہ سے سیاہ جوڑے میں بالوں کو کھولے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

اس نے دونوں مگ میز پہ رکھے۔نفیسہ نے مسکرا کر اسے شکریہ کہا۔ان کے چہرے پہ اب بھی زخم کے ہلکے ہلکے نشان تھے۔ہاتھوں اور بازوؤں پہ کہیں کہیں بینڈج لگی تھی۔ وہ اپنے موبائل میں قرآن ایپ کھولے بیٹھی تھیں۔ہالے کے آنے کے بعد چند آخری آیات پڑھیں اور پھر ایپ بند کر دی۔ہالے پیر اوپر کیے بیٹھی تھی۔آزاد سی ،بے فکر سی لیکن اب کے اس کے چہرے پہ ہلکی سی فکر مندی آگئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کو پتہ ہے آنٹی میں اب نمازیں پوری پڑھنے لگی ہوں لیکن قرآن۔۔۔مجھ سے قرآن نہیں پڑھا جاتا۔جب جب پڑھنے بیٹھتی ہوں نیند آنے لگتی ہے یا پھر بور ہو جاتی ہوں۔"وہ آرام سے اپنا مسئلہ بتا رہی تھی۔کوئی جھجک کوئی ،عار نہیں۔

"میں نے کئی بار کئی قرآن کورسز جوائن کیے ہیں۔کئی بار تفسیر کلاسز لی ہیں۔لیکن میرے دل پہ قرآن اترتا ہی نہیں۔"نفیسہ یک ٹک غور سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"تمھارے اور قرآن کے بیچ کیا آتا ہے ؟"انہوں نے ڈائریکٹ سوال کیا تھا۔ہالے ایک پل کو گڑبڑائی۔

" اس کے اور قرآن کے بیچ" ؟

"ہر انسان کو قرآن تک آنے کے لیے اپنے کسی نہ کسی نشے کو چھوڑنا ہوتا ہے۔ہالے قرآن کیا ہے؟ کلام اللہ مطلب اللہ سے کلام اللہ سے بات چیت ہے نا؟"ہالے نے میکانکی انداز میں سر ہلایا۔نفیسہ اپنے ازلی نرم لہجے میں کہہ رہی تھیں۔

"جب ہم کسی بڑے آدمی سے ملنے جاتے ہیں یا بات کرنے جاتے ہیں تو کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں جو ہمیں قربان کرنی پڑتی ہیں ؟نیند۔۔۔کبھی کبھی کمفرٹ ، کبھی ادھورا کھانا ، کبھی کچھ، کبھی کچھ۔اللہ سے بات اللہ سے میٹنگ کرنے کے لیے کیا قربان کیا ہالے سلطان ؟"اور یہاں ہالے گنگ رہ گئی۔کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔

" شیطان نمازوں کو روکنے پہ اتنا زور نہیں لگاتا جتنا قرآن نہ پڑھنے پہ لگاتا ہے۔وہ کیوں چاہے گا کہ تم اپنے اللہ سے بات کرو۔وہ کوئی نہ کوئی موٹا لذت والا گناہ یا پھر تمھارے ساتھ ایسے نشے ایسی لت کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جوڑ دے گا جسے تم چھوڑ نہ پاؤ۔خواہشوں اور گناہوں کا اللہ اور تمھارے بیچ آنا بھی تاکہ تم جب جب قرآن پڑھو۔شیطان تمھاری اس لت کو تمھارے لیے ناقابل تسخیر بنا دے گا تاکہ تم اسے چھوڑ نہ سکو۔ وہ تمھارے گناہ میں ایسی لذت دے گا کہ جب بھی قرآن پڑھو گے وہی چیز تمھارے ذہن میں آئے ۔تمھارے لیے تمہاری لت کیا ہے ہالے ؟"آخر میں انہوں نے ہالے سے پوچھا تھا۔اور ایک سیکنڈ کے اندر ہی ہالے کے حلق سے پھنسی پھنسی سی آواز نکلی تھی۔

"میوزک "اور پھر وہ خاموش ہو گئی۔نفیسہ بھی کچھ نہیں بولیں۔

"جواب تو تمھارے پاس ہے ہالے سلطان۔لیکن کیا تم اسے رکاوٹ سمجھتی بھی ہو۔"ہالے متذبذب تھی ۔

"آنٹی میوزک بذات خود ایک برائی کیسے ہے؟ اس طرح میرے کئی دوست ہیں جو میوزک سنتے ہیں بلکہ میرا ایک دوست ہے وہ سنگر ہے۔لیکن وہ بہت اچھا قرآن بھی پڑھتا ہے۔پھر آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ میرے اور قرآن کے درمیان میوزک ہے۔"نفیسہ نے نرم نظروں سے اسے دیکھا۔

"تمھارے اس دوست نے قرآن کے لیے کچھ اور چھوڑا ہو گا۔اس کی لت کوئی اور چیز ہو گی۔میوزک سے بڑی اور زیادہ پرستش مانگنے والا لت۔یاد کرو تمھارے دوست نے کیا چھوڑا تھا ؟"ہالے کے ذہن میں یکدم ایک جھماکا سا ہوا تھا۔ایک بجلی کا کوندا سا تھا جو پکا تھا۔

" وہ۔۔۔پورنوگرافی۔۔۔کا ایڈکٹ تھا۔"اس کے لبوں سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پھر ایک دن اس نے توبہ کی تھی اور اگلے دن سے وہ قرآن پڑھنے لگا تھا۔"ہالے کسی خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔مطلب اسے واقعی اب اپنا بت توڑنا پڑے گا۔مطلب واقعی ہر انسان کا خدا تک جانے کے راستے میں ایک بت ضرور ہوتا ہے۔نفیسہ اب ہلکی آواز میں کہہ رہی تھیں۔

"دیکھو ہالے ہر بات ،ہر جذبے ،ہر عادت کی ایک وائب ہوتی ہے۔میوزک کی وائب کیا ہے ؟جب ہم کوئی دکھی گانا سن لیتے ہیں تو ہمیں لگتا ہے جیسے ساری دنیا کے دکھ ہمارے ہو گئے ہیں۔جیسے سارے ظلم ہر زیادتی ہمارے ساتھ ہوئی ہے اور یہ چیز ہمیں خود ترس اور مایوس بنا دیتی ہے۔تم خود سوچو کیا خود ترسی اور مایوسی اچھی چیز ہے ؟"ہالے نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا۔

"جب ہم کوئی پارٹی سانگ یا پھر محبت بھرا گانا سنتے ہیں۔تب ہمارا دل کیا چاہتا ہے؟ہم چاہتے ہیں ہمارا بھی کوئی محبوب ہو۔ہمیں بھی نائٹ کلب اور پارٹی کی اجازت ہو۔ہمیں بھی شراب حلال ہو کر ملے تاکہ اسی طرح جھوم گا کر ساری دنیا کو بھول جائیں۔کوئی ہو جو ہماری تعریف اسی طرح کرے جیسے گانوں میں ہوتی ہے۔محرم غیر محرم کا فرق مٹ جائے اور ملے تو بس محبت۔کیا یہ کوئی اچھی وائب ہے ؟"

ہالے کا گلا سوکھنے لگا تھا۔آس پاس لوگ آ کر آرڈر نوٹ کروانے لگے تھے۔لیکن اسے جیسے نفیسہ کی آواز کے علاوہ کوئی آواز سنائی ہی نہیں دے رہی تھی۔

"میوزک بذات خود ایک برائی ہے۔روح کی غذا نہیں ہے۔وہ روح کی بے چینی ہے۔ قرآن اگر تھوڑا سا بھی سن لو یا پڑھ لو تو ایسا لگتا ہے جیسے ڈھارس ملی ہو اور میوزک ؟اس کی پیاس تو ختم ہی نہیں ہوتی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔جتنا سنے جاؤ اتنا کم۔وہ لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں جنہیں اپنے راستے کے پتھر نظر آ جاتے ہیں۔ تمھیں آ گئے ہیں۔اب تم پہ ہے تم انہیں ہٹاتی ہو یا پھر آگے بھی پرستش کرتی رہتی ہو۔"وہ نرمی سے بول کر خاموش ہو گئی تھیں۔ہالے اب تک ان کے الفاظ ذہن میں پراسیس کر رہی تھی۔آس پاس کافی بینز کی خوشبو پھیلتی جا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شیشے کا بنا اسٹوڈیو آج اداس سا تھا۔کیونکہ آج وہاں موجود تمام لوگوں کی ٹریننگ کا آخری دن تھا۔ہارون شاہد کھڑکی کے آگے اپنے مخصوص اسٹول کے آگے بیٹھا تھا۔اس کے بال آج ماتھے پہ گر رہے تھے۔ سانولی رنگت دھوپ کی تمازت سے دمک رہی تھی اور ہاتھوں پہ سرخ پینٹ لگا تھا اور اگر تم نظر اٹھا کر اس کی پینٹنگ دیکھو تو وہ بھی سرخ تھی۔نری سرخ کوئی ایک دھبہ بھی کسی اور رنگ کا نہیں تھا۔دفتعا ہارون کو کوئی اپنے ساتھ اسٹول کھینچ کر بیٹھتا محسوس ہوا۔اس نے مسکراتے ہوئے چہرہ موڑا تھا۔اس کے سامنے داس بیٹھا تھا۔وہ اداس سا تھا۔لیکن مسکرا رہا تھا۔دھوپ اب ترچھی ہو کر ان دونوں کے نیم رخ پہ پڑ رہی تھی۔

"کچھ کہنا چاہتے ہو آرٹسٹ ؟"داس نے اسے متذبذب دیکھ کر پوچھا تھا۔ہارون نے گردن جھکا دی تھی اور خاموش ہو گیا۔کافی دیر بعد وہ بولا تو اس کی آواز بے حد ہلکی تھی۔

"میرے پپا چاہتے ہیں میں شادی کر لوں کیونکہ مجھے ہیل ہونے کے لیے ایک لڑکی کی ضرورت ہے۔ بلکہ ہر انسان کو ہیل ہونے کے لیے کسی نہ کسی کی دوسرے انسان کی ضرورت ہوتی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کیا چاہتے ہو ؟"انہوں نے نرمی سے پوچھا تھا۔ہارون کے دل کو جیسے کسی نے پکڑ کر دبایا ہو۔

"جو میں چاہتا ہوں وہ اب کبھی ہو نہیں سکتا۔"وہ آزردگی سے بولا تھا۔

"کیا کسی کو چاہتے تھے ؟"سوال ہوا تھا۔

"یہی تو بات ہے۔اسے اتنا چاہتا ہوں کہ کبھی اس چاہت میں "**تھا**"یا پھر "**تھی**"نہیں لگا سکتا۔وہ میرے لیے آج بھی میری خواہش ہے۔آج بھی آتی جاتی سانس ہے۔"اسے لگ رہا تھا۔اس کا دل پھٹ جائے گا۔اس نے دانتوں پہ دانت جما لیے تھے۔کرب سا کرب تھا جو ہر جگہ پھیلتا گیا تھا۔داس نے گہری سانس لی تھی۔پھر ہارون کا چہرہ اوپر کیا۔

"محبت کا اعتراف کرتے وقت گردن سیدھی رکھا کرو۔یہ بتائے گی کہ تم مخلص ہو اور با وقار بھی۔"وہ کچھ جتا رہے تھے۔ہارون نے گردن سیدھی کر لی تھی۔لیکن آنکھیں نہیں اٹھا سکا۔

"وہ شادی شدہ ہے آرٹسٹ۔وہ مجھ سے بہت دور آ چکی ہے۔میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ میں اس کی خوشی چاہتا ہوں۔لیکن سچ یہ ہے کہ میں جب بھی اسے اس کے شوہر کے ساتھ خوش دیکھتا ہوں تو مجھے دکھ ہوتا ہے۔میں حسد کرنے لگا ہوں اور میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔"وہ رنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ابھی داس کچھ کہتا کہ ذرا فاصلے پہ اسٹول پہ بیٹھی لڑکی بول اٹھی تھی۔

"حسد محسوس کرنا اتنا برا نہیں ہوتا ہارون جتنا حسد کے زیر اثر آ کر کچھ غلط کر دینا برا ہوتا ہے۔تمھیں لگتا ہے اس دنیا میں کوئی حسد سے پاک دل لے کر آیا ہوا ہے؟کوئی ہے جس کے اندر ذرا سا بھی شر نہیں ہے ؟"وہ کہہ رہی تھی اور ہارون یک ٹک اس کو دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں ہارون کوئی ایسا نہیں ہے۔حسد اور شر ہر انسان کے اندر ہے۔کوئی انسان پرفیکٹ نہیں ہے۔حسد تو مومن کے دل میں بھی ہے۔لیکن جس کام کے لیے ہمیں بھیجا گیا ہے وہ ہے امتحان۔ہم سب یہاں سٹوڈنٹس ہیں۔ہم سب کو یہاں امتحان دینا ہے کہ ہم نے اپنے حسد پہ کنٹرول کیا یا پھر اس کے آگے جھک کر گھر تباہ کیے ،برے کام کیے ،لوگوں کو ذلیل و خوار کیا۔تم حسد سے مت ڈرو۔اس کے حاوی ہونے سے ڈرو۔"وہ بول کر ایک مرتبہ پھر اپنی پینٹنگ کی جانب مڑ گئی تھی۔داس نے اسے فخریہ نظروں سے دیکھا تھا۔پھر وہ ہارون کی جانب مڑا تھا۔

"اب آتے ہیں تمھارے دوسرے مسئلے کی طرف۔تو تمھیں لگتا ہے کوئی لڑکی ایک لڑکے کو ہیل کر سکتی ہے ؟"ہارون کچھ نہیں بولا۔وہ واقعی نہیں جانتا تھا۔داس نے اضافہ کیا۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہاری بچپن کی دوست تمھیں ہمیشہ گفٹ میں پینٹنگ کا سامان دیتی تھی۔وہ تمھارے سب سے قریب تھی۔تمہاری گارجین تھی۔لیکن کیا اس کے سامان اس کی تسلیاں تم سے پینٹ کروا سکیں۔"ہارون شل رہ گیا۔اس کی آنکھیں تحیر سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

داس اب بھی کہہ رہا تھا۔

"تم نے سردیوں میں اپنے ہاتھ دیکھے ہوں گے نا آرٹسٹ۔وہ کس طرح روکھے بے جان ہوجاتے ہیں۔جگہ جگہ سے پھٹ رہے ہوتے ہیں۔ایسے میں کیا کرنا ہوتا ہے ؟ہم سب کے گھروں میں لوشن ہوتا ہے ۔لیکن جب تک ہم اٹھ کر ڈریسنگ تک جا کر لوشن اٹھا کر اپنے ہاتھوں اور چہرے پہ نہیں ملیں گے تو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا ہم ٹھیک ہوں گے ؟اب ہیلر کون ہوا وہ پڑا ہوا لوشن یا پھر اٹھ کر محنت کر کے اسے لگانے والے تم خود ؟"

"انسان لوشن کی طرح ہے۔ہارون اس کی باتیں اگر تم صرف سنو گے تو کچھ نہیں ہو گا۔لیکن اگر سمجھ کر اپلائی کرو گے تو ہیل ہو سکتے ہو۔"آس پاس کی ساری آوازیں بے معنی تھیں۔ہارون کو یہ الفاظ امرت لگے تھے۔

"دوسرا انسان ہیلر نہیں ہے۔اپنے سب سے بڑے ہیلر آپ خود ہوتے ہیں۔آج ایک انسان تمھیں ہیل کرے گا لیکن وہ نہیں جانتا لوشن کہاں کہاں لگانا ہے۔کیا ہاتھ کے ساتھ ساتھ گال بھی خشک اور پھٹے ہوئے ہیں ؟کیا بازو اور پیروں کو بھی ضرورت ہے ؟ہر دوسرا انسان آپ کے لیے آوٹ سائیڈر ہے۔ آپ جانتے ہیں آپ کو کہاں تکلیف ہے۔آپ جانتے ہیں جسم کہاں سے پھٹ رہا ہے۔لوشن کی زیادہ ضرورت کہاں ہے۔کسی دوسرے انسان کا لگایا ہوا مرہم ہمیشہ کہیں نہ کہیں سے ادھورا رہ ہی جاتا ہے ہارون۔"

" مطلب کوئی عورت کسی مرد کو ہیل نہیں کر سکتی ہے نا ؟"ہارون نے تائید چاہی تھی۔داس نے سر ہلایا تھا۔

"بے شک کوئی عورت کسی مرد کو اور کوئی مرد کسی عورت کو ہیل نہیں کر سکتا ہے۔ہر انسان اپنے دم پہ ہیل ہو سکتا ہے۔ہاں ہمارے پاس کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کی باتیں ہمیں تسلی دیتی ہیں۔جن کا ہونا ہمارے لیے نعمت ہوتا ہے۔لیکن آپ جب تک اس کی باتیں دل پہ لو گے ہی نہیں تب آپ کیسے ہیل

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوں گے ؟تمہاری دوست کی کئی سالوں کی باتیں ،اس کے گفٹس تم سے پینٹ نہیں کروا سکے کیونکہ تمھارے دل نے ان باتوں کو لیا ہی نہیں۔تم نے پینٹ کیا کیونکہ تم چاہتے تھے۔اگر تمھیں ہیل ہونا ہے تو سب سے پہلے تمھیں یہ "چاہنا "ہو گا۔"وہ اس کا کندھا تھپک کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ہارون کے کندھوں سے بوجھ سرک گیا تھا۔وہ ہلکے دل کے ساتھ مسکرایا۔بلاخر کلفت زائل ہونے لگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ہفتہ بعد

ہالے سلطان کے بنگلے پہ رات اتر آئی تھی۔آج حسن سلطان منزل میں تھا۔ اماں کی طبیعت خراب تھی۔ اور ہارون کو ہالے نے خود ہی کچھ دن پہلے منع کر دیا تھا کہ مناسب نہیں لگتا تھا اس کا یہاں رہنا۔اس وقت وہ گلابی رنگ کے نائٹ سوٹ میں ملبوس بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنائے اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔جب اس کے فون پہ کوئی کال آنے لگی۔ہالے نے ذرا حیرت سے موبائل کو دیکھا۔ کسی غیر شناسا نمبر سے کال آ رہی تھی۔اس نے پک کر لی تھی۔

"ہیلو۔۔۔"وہ محتاط سی بولی تھی۔یہاں سے چند میل دور اپنے کمرے میں فرش پہ بیٹھے یاقوت مرزا کی حالت ابتر تھی۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔اس نے موبائل کان سے لگا رکھا تھا اور آنسو ٹوٹ کر فرش پہ گر رہے تھے۔

"میں۔۔۔میں واپسی چاہتا ہوں۔"اس کی آواز زکام زدہ تھی۔ہالے کال کاٹ دینا چاہتی تھی لیکن نہ جانے کیوں وہ ایسا نہیں کر سکی۔اس کے ذہن میں کچھ اور چل رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

("میں واپس آنا چاہتی ہوں آنٹی۔میں تھک گئی ہوں۔بہت تھک گئی ہوں۔مجھے اللہ چاہیے۔مجھے واپسی چاہیے ،توبہ چاہیے۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔)

"تمھیں میرا نمبر کہاں سے ملا ؟"ہالے نے ہتھیار ڈال دیے تھے۔یاقوت نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔وہ اپنی کہے گیا۔

"میں۔۔بہت ٹوٹ گیا ہوں ہالے۔میرے آس پاس بدبو ہے، تعفن ہے ،گھٹن ہے۔میرا دل چیچک زدہ ہے۔میں روز مر رہا ہوں میری چھ سورتیں۔۔۔مجھے میری چھ سورتیں واپس چاہیے۔میرا قرآن واپس چاہیے۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔سارے کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔بیڈ پہ لیٹی اس کی بیوی کی آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر کنپٹی میں جذب ہوئے تھے۔ بچپن سے جس کی ایک مسکراہٹ کے لیے کئی جتن کیے ہوں۔آج اس کی اداسی دل چیر رہی تھی۔

"کیا میرے لیے کوئی واپسی کی راہ ہے ؟کیا میرا سوری قبول ہو جائے گا ؟کچھ کہو اللہ کا واسطہ ہے کچھ کہو۔"

("کیا میرے لیے کوئی واپسی کی راہ ہے آنٹی؟ کیا مجھے اللہ معاف کرے گا ؟میں کہاں جاؤں۔اس گھٹن اور اس گلٹ کو لے کر کہاں جاؤں آنٹی۔"وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔مجھے میری روح سے گھن آ رہی ہے ،بدبو آ رہی ہے۔مجھے وہ راستہ بتائیں جو میری واپس کا ہو۔"نفیسہ اب ٹھہر ٹھہر کر کچھ کہہ رہی تھیں۔اپنے بیڈ پہ بیٹھی ہالے میکانکی انداز میں نفیسہ کے الفاظ دہرائے گئی۔)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جب تک تمھارے جسم میں سانس ہے ہر طرح کی واپس ممکن ہے۔تم واپس آ سکتے ہو یاقوت۔تمہارا سوری قبول ہو جائے گا۔جیسے۔۔۔"اس کے حلق میں بہت ساری گرہیں لگی تھیں۔"جیسے سب کا سوری قبول ہوجاتا ہے۔"یاقوت نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔سکون تھا جو سارے دل میں اتر گیا تھا۔

ہالے نفیسہ حیات کے الفاظ دہراتی گئی۔

"ہر بدبو ہر تعفن سب ختم ہو جائے گا۔روح کا غسل توبہ ہے۔تم ایک بار توبہ کر لو۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ روبوٹک انداز میں کہہ رہی تھی۔دل کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔دوسری جانب یاقوت نے ایک زکام زدہ سانس اندر کھینچی تھی۔اس کے چہرے پہ ڈھیروں ملال اتر آیا تھا۔

"میں بہت برا ہوں۔۔۔ہالے میں بہت برا ہوں۔اللہ کے سامنے کیسے جاؤں گا میں ؟وہ مجھ سے ناراض ہے۔میں ایک ریپسٹ ہوں میں نے زنا کیا،شراب پی ہے۔ساری زندگی اللہ کی نہ فرمانی کی ہے۔میں اللہ کے پاس کیا لے کر جاؤں ؟"وہ بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

(میں نے اللہ کو نہیں مانا آنٹی۔میں نے نمازیں چھوڑیں۔میں نے قرآن چھوڑا ہے۔میں اللہ سے کیا کہوں گی ؟"وہ موبائل کے چوکھٹے میں نفیسہ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔وہ کوئی مایوس سی لڑکی لگتی تھی گیلی گلابی آنکھوں اور متورم چہرے والی۔

"میں بہت بری ہوں آنٹی میں کہاں جاؤں اللہ کے پاس کیا لے کر جاؤں۔کوئی نیکی، کوئی اچھی بات۔۔۔میرے پاس کچھ نہیں ہے۔"وہ شکستہ تھی ہاری ہوئی)

نفیسہ نے جواب میں کچھ کہا تھا۔ہالے اب وہی سب دہرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اللہ کے پاس تین چیزیں لے جاؤ۔

توبہ۔۔۔معاف کیے جانے کی امید۔۔۔اور وعدہ۔"

یاقوت آنکھوں میں حیرت سموئے اسے سن رہا تھا۔اس نے اپنے آنسو رگڑ کر صاف کر لیے تھے۔ہالے کہے جا رہی تھی۔

"توبہ تمہاری روح کو صاف کر دے گی۔امید تمھیں جینے اور مزید معافی مانگنے پہ موٹیویٹ کرے گی اور وعدہ۔۔۔۔وعدہ تمھیں اللہ سے معافی دلوائے گا۔تم معافی مانگو اور معاف کرنے کا وعدہ کر لو۔جس طرح میں نے کر لیا تھا۔تمھارے پاس پچھلی کوئی نیکی نہیں ہے۔بہت لوگوں کے پاس نہیں ہوتی لیکن تم آگے نیکی کرنے کا وعدہ کر لو۔جس طرح بہت سے لوگ کر آتے ہیں۔"ہالے کے آنسو بھی اب تواتر سے بہنے لگے تھے۔وہ دونوں بے آواز رو رہے تھے۔ان دونوں کے پاس نیکیاں نہیں تھی لیکن وعدے تھے۔وہ اللہ کے پاس وعدے لے جائیں گے۔

"ہم نئی نسل ہیں یاقوت۔ہمارے لیے کوئی نہیں آتا۔ہمارے بڑے ہمیں مار کر، ڈرا دھمکا کر نماز پڑھوا سکتے ہیں۔یہ ان کی غلط فہمی ہوتی ہے۔کبھی اگر وہ ہمارے پاس بیٹھ کر محبت اور پیار سے بات کریں گے تو ہمیں دین بوجھ نہیں محبت لگے گا۔لیکن ہم پہ کوئی اپنی efforts ضائع نہیں کرنا چاہتا۔"وہ اب باقاعدہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

"کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو ہالے ؟"یاقوت کی بات پہ وہ تھم گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

("کیا اللہ مجھے معاف کرے گا آنٹی ؟"وہ گیلی نم آنکھوں سے پوچھ رہی تھی۔"اور اگر کرے گا تو مجھے کیسے پتہ چلے گا؟"

نفیسہ مسکرا دی تھیں۔"جس دن اللہ تمھارے پاس کسی انسان کو سوالی بنا کر بھیجے گا اس دن سمجھ لینا تمہارا امتحان ہے۔اگر تم نے معاف کر دیا تو خدا بھی معاف کر دے گا۔نہیں وہ شرطیں نہیں رکھتا۔ لیکن وہ تمہارا ظرف دیکھتا ہے۔اللہ معاف کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔تم معاف کرنا سیکھو ہالے سلطان۔")

"بتاؤ نا کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو ؟"وہ رنجیدگی اور ایک آس کے تحت پوچھ رہا تھا۔بیڈ پہ لیٹی اس کی بیوی کی آنکھیں زخمی ہوئیں تھیں۔ہالے نے ایک نظر چھت کو دیکھا۔پرانی ہالے نے ڈپٹا تھا۔معاف نہ کرنے کی سو وجوہات بتائی تھیں لیکن وہ ہر خیال ذہن سے جھٹک گئی تھی اور پھر دھیرے سے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"میں نے تمھیں معاف کیا یاقوت۔میں نے تمھیں اللہ کے لیے معاف کیا۔ وہ اللہ تمھارے لیے بھلائیاں کرے۔میں نے معاف کیا۔"اس نے بے بسی بھرے انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے۔

دوسری جانب یاقوت مرزا کے اندر بھی ایک گہری تقویت اتری تھی وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ اٹھا تھا ۔اگلے کئی لمحوں میں اس نے خود کو باتھ روم میں واش بیسن پہ جھکا ہوا دیکھا تھا۔آنسوؤں کی وجہ سے منظر دھندلا تھا۔وہ وضو کرنا بھول چکا تھا۔اس نے بس منہ ہاتھ دھویا اور باہر آگیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب کے ایک نیا مرحلہ تھا۔اسے قبلہ رخ نہیں پتہ تھا مارے شرمندگی اور بے بسی کے آنکھیں ایک بار پھر بھر رہی تھیں۔اس کی بیوی اٹھی۔اس نے سر پہ پہنا دوپٹہ اتار کر زمین پہ بچھا دیا اور پھر اپنے شوہر کو کہنی سے پکڑ کر قبلہ رخ کھڑا کر دیا۔

یاقوت کو چھ سورتیں ایک بار پھر یاد آگئی تھیں۔اسے نہ رکوع کا پتہ تھا۔ نہ قیام کا۔وہ سیدھا سجدے میں گرا تھا۔اور پھر اس کی بلند آواز میں رونے کی آوازیں اگلے کئی منٹ تک گونجتی رہیں۔یہاں سے چند میل دور ہالے سلطان کے کمرے میں ایک آہٹ ہوئی تھی۔کوئی تھا جو دبے پاؤں اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

نہ وہ عمر تھا۔۔۔نہ حسن۔۔۔اور نہ ہارون۔۔۔۔

اسے کوئی آہٹ محسوس ہوئی تھی۔اور وہ اپنی جگہ سن ہو گئی۔

Quick reactions

آہ وہ نہیں دیتی تھی کوئیک ری ایکشنز۔وہ بس اپنی جگہ شل تھی۔یہ چاپ غیر مانوس تھی اور دل کو جکڑ دینے والی بھی۔ہالے سلطان قدموں کی چاپ پہچان لیتی تھی۔

کوئی تھا جس نے اس کے کمرے کا دروازہ دھکیلا تھا۔ہالے کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔اور اب کے اس کے جسم میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔یہ صرف اور صرف ان سیشنز کی بدولت تھا۔کمرے کا دروازہ مکمل کھلا اور شبیر احمد اندر داخل ہوا۔اس کے چہرے پہ خباثت تھی۔وہ غیر انسانی اور ایک بلا کا شیطان چہرہ تھا۔ہالے بیڈ سے اتر آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"وہ کہنا یہی چاہتی تھی لیکن اس کے حلق سے کوئی آواز نہ نکلی۔

"تمھیں کیا لگا تھا ؟؟اتنی کم تنخواہ پہ تمھارے پاس کام اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے نوکری کی ضرورت ہے ؟" وہ چہرے پہ شیطانیت طاری کیے آگے آیا۔ہالے بے اختیار پیچھے ہوتی گئی۔اس کے دونوں بازو اپنے سینے پہ قینچی کی صورت جمے تھے۔

"پہلے دن سے مجھے تمہارا حسن چاہیے تھا۔تم چاہیے تھی۔تمھارے جیسی بد زبان اور اکھڑ لڑکیاں میرا پہلا وار ہوتی ہیں۔"وہ اس کے بے حد قریب چلا آیا تھا۔ہالے سن سی دیوار سے لگی کھڑی تھی۔بیڈ کے ساتھ والی دیوار کے ساتھ۔جیسے ہی شبیر نے اس کا بازو پکڑنے کی کوشش کی ہالے سلطان نے نہ جانے کیوں اور کیسا ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پہ دے مارا۔شبیر ذرا سا پیچھے کو ہوا۔ہالے نے اسے کسی بھی قسم کا موقع دیے بغیر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ پڑا سنگی گلدان اٹھایا اور آگے آتے شبیر کے سر پہ دے مارا۔وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا پڑا۔خون کی ایک پتلی لکیر اس کے ماتھے سے بہہ رہنے لگی۔

وہ فرش پہ گرا تھا۔کئی لمحے اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی رہیں۔جسم ہلکی سی جنبش کرتا رہا اور اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں چھت سے جا لگی تھیں۔اس کی کنپٹی پہ لگنے والا زخم جان لیوا تھا۔ہالے سلطان سے قتل ہو گیا تھا۔اس کی زندگی کا پہلا اور شاید آخری قتل۔

وہ گلدان ہاتھوں میں لیے پھٹی پھٹی نظروں سے اس ساکت ہوئے وجود کو دیکھے گئی۔اس کا جسم کانپ رہا تھا۔آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔وہ بس ساکن تھی۔شل تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے سلطان اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی۔اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔وہ دھیرے دھیرے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔گھٹنے سینے سے لگائے، بازو اپنے گرد لپیٹے وہ خوف زدہ لگتی تھی۔بے یقین اور شاکڈ بھی۔نہ اس کی آنکھ آنسو بہا رہی تھی ،نہ اس کے حلق سے آواز نکل رہی تھی۔وہ بس شاکڈ تھی۔

کتنی دیر بیتی ،کتنے لمحے گزرے اسے کوئی حساب نہیں معلوم تھا۔کافی دیر بعد اس نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے بیڈ پہ دھرا اپنا موبائل اٹھایا۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔چہرہ سفید تھا۔وہ مر رہی تھی یا پھر شاید مر چکی تھی۔قتل آپ کے اندر کچھ نہ کچھ ضرور مار دیتا ہے یا تو دل یا پھر ضمیر۔

اس نے کانپتی انگلیوں سے عمر حیات کا نمبر ڈائل کیا۔یہ طے تھا کہ چاہے اس کے ساتھ کچھ بھی ہو جائے پہلی کال عمر حیات کو جائے گی۔گھنٹی جا جا کر پلٹ رہی تھی۔وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔ہالے دھڑا دھڑ اسے کال ملاتی رہی۔وہ بلکل ایک روبوٹ جیسی لگ رہی تھی۔بے جان۔بے تاثر۔اس کا انداز مشینی تھا۔اب کی بار کال اٹھا لی گئی تھی۔وہ بستر پہ اوندھے منہ پڑا سو رہا تھا۔ غائب دماغی سے موبائل کان سے لگا رکھا تھا۔

"عمر۔۔۔۔"اس نے بے بسی سے پکارا تھا۔"عمر تم آجاؤ پلیز۔۔۔۔"اچانک رونے لگی تھی۔"مجھ سے قتل ہوگیا ہے عمر۔آجاؤ پلیز آجاؤ عمر۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اور اب کے عمر کو اپنے سارے جسم سے سانس نکلتی محسوس ہوئی تھی۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا۔ ہالے کی سسکیاں اب بھی گونج رہی تھیں۔عمر کو بس قتل کا لفظ سنائی دے رہا تھا۔اس نے پیر بستر سے نیچے اتارے۔

"کون تھا ؟"بس دو لفظ۔بس یہی دو لفظ پوچھے تھے۔اس نے۔موبائل پہ اس کا ہاتھ کانپا تھا۔اس نے پیر نیچے رکھ کر اٹھنا چاہا لیکن اسے اپنے آگے اندھیرا سا پھیلتا محسوس ہوا۔نہ جانے کیوں اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔

"شبیر۔۔۔میں۔۔نے۔۔میں نے شبیر کو۔۔مار دیا ہے۔۔۔"وہ اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی۔"وہ میرے کمرے۔۔۔عمر اس نے مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔۔عمر میں نے مار دیا۔"وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بے ربط الفاظ ادا کر رہی تھی اور ہالے کو اندازہ نہیں ہوا کہ اس کی بات پہ عمر بھی مر گیا تھا۔

اس کے پیروں میں چپل نہیں تھے۔وہ اندھا دھند باہر بھاگا تھا۔کوئی اس کی بیوی کے کمرے میں گھسا تھا۔کسی نے اسے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تھی۔عمر کو آج پتہ چلا تھا موت کیا ہوتی ہے۔

وہ اپنے گھر میں نہیں تھا۔وہ کہیں دور آیا ہوا تھا کسی کام سے اور یہاں سے ہالے کا گھر ڈیڑھ گھنٹے کی دوری پہ تھا۔اس نے موبائل کان سے لگا رکھا تھا۔ننگے پیر وہ ہوٹل کی راہداریوں میں بھاگتا نظر آ رہا تھا ۔

"میری بات سنو ہالے۔۔۔۔تم دوسرے کمرے میں جاؤ اور کمرہ لاک کرو اندر سے۔"

(وہ اب پارکنگ ایریا کی طرف جا رہا تھا۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اگر وہ آدمی مرا نہ ہوا تو ؟)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں کچھ نہیں کروں گی عمر۔میں کہیں نہیں جاؤں گی۔بس تم آجاؤ۔تم پلیز آجاؤ۔"وہ ضدی بچے کی طرح روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔عمر نے اپنے چہرے کو گیلا ہوتا محسوس کیا تھا۔وہ رو رہا تھا ؟کیا وہ واقعی رو رہا تھا ؟کوئی موت کے بعد کیسے رو سکتا ہے۔

"ہالے پلیز میرا صبر مت آزماؤ۔یہاں سے اٹھو اور کہیں چھپ جاؤ۔کوئی شور، کوئی آواز مت کرنا۔ لائٹ بند کر دو اور دروازے اچھے سے اٹھ کر بند کرو۔اس آدمی کے ساتھ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔" وہ مارے بے بسی کے اس کی منت کر رہا تھا۔

(وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اور اب بھی موبائل کان سے لگا رکھا تھا۔چہرہ اب بھی گیلا تھا اور گلا بھاری ہوتا جا رہا تھا۔یہ موت کے بعد قبر کے عذاب جیسا لمحہ تھا۔)

ہالے اس کی بات پہ سن رہ گئی تھی۔اگر اس کے ساتھ واقعی کوئی اور بھی ہوا تو ؟اس نے کال کاٹ دی ۔وہ یہاں سے اٹھی اور مرے مرے قدموں سے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔اگلے ہی لمحے زور سے چٹخنی چڑھانے کی آواز آئی اور پھر وہ فرش پہ بیٹھتی چلی گئی۔موبائل کہیں باہر گر گیا تھا۔

(وہ گاڑی کو انتہائی تیز سپیڈ سے چلا رہا تھا۔وہ ایسا نہیں کرتا تھا۔کبھی نہیں کرتا تھا۔لیکن آج۔۔۔اس نے موبائل پہ کال کٹتے ہوئے دیکھی تھی۔اگر ہالے کا شور یا پھر اس آدمی کی چیخ سن کر کوئی آگیا ہو تو ؟اگر محلے میں سے کسی نے آوازیں سن لی ہوں تو ؟اس کا دماغ اب کام کر رہا تھا۔وہ ایک ڈیڑھ گھنٹے کے لیے اپنی بیوی کو اس طرح چھوڑ نہیں سکتا تھا۔لیکن وہ کیا کر سکتا تھا ؟)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس کی انگلیوں نے اب ہارون شاہد کا نمبر ملانا شروع کیا۔وہ واحد آدمی تھا جس پہ بھروسہ ہوجایا کرتا تھا ۔جسے وہ اپنی غیر موجودگی میں اپنی بیوی کے پاس اپنے گھر میں چھوڑ سکتا تھا۔اس نے کال ملائی۔گھنٹی بج رہی تھی شاید وہ جاگ رہا تھا۔اس نے فورا کال اٹینڈ کر لی تھی۔

"کیا میں تم پہ بھروسہ کر سکتا ہوں ہارون ؟"یہ وہ لفظ تھے جو عمر حیات نے بغیر کسی تمہید کے ادا کیے تھے۔ہارون نے اپنے بیڈ سے پیر اتارے تھے۔

"تم کر سکتے ہو۔"وہ ایک مان سے بولا تھا۔دور کہیں اس کا ذہن خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا لیکن اس نے دل سے دعا کی تھی۔بس ہالے ٹھیک ہو۔چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے۔بس ہالے ٹھیک رہے۔

"میرے گھر جاؤ ہارون۔"اسے عمر کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔"میری بیوی سے کچھ غلط ہو گیا ہے۔ تم اسے کور اپ کرو گے۔یاد رکھنا وہ "میرا "گھر ہے۔"اس نے میرا پہ زور دیا۔"اور یہ بھی یاد رکھنا کہ میں تم پہ بھروسہ کرتا ہوں۔"اس نے کچھ جتا کر یہ الفاظ ادا کیے تھے۔اس کا ایک ایک لفظ ہارون سمجھ رہا تھا وہ بچہ نہیں تھا۔

"میں ہارون شاہد ہوں۔جو واحد چیز میرے پاس ہے وہ وقار ہے۔فکر مت کرو۔میں "**تمھارے** "گھر اور "**تمہاری**"بیوی کی حفاظت کروں گا۔جب تک تم آجاؤ۔"اس نے کہہ کر کال کاٹ دی اور باہر کی جانب لپکا۔بس ہالے ٹھیک ہو۔اس کے دل سے ایک ہی آواز نکل رہی تھی۔

ایک گھنٹہ بعد

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر حیات نے گاڑی گھر کے باہر کھڑی کی اور اندر کی جانب لپکا۔دروازے پہ کوئی پتھر پڑا تھا یا شیشہ وہ اس کے پیر میں کھب گیا تھا۔لیکن یہاں پرواہ کسے تھی ؟وہ اندھا دھند بھاگتے ہوئے اوپری منزل پہ آیا۔

ہارون شاہد ہالے سلطان کے کمرے کے باہر بیٹھا تھا۔ٹھنڈے فرش پہ۔بے حس ساکن سا۔عمر اسے دیکھ کر رک گیا۔دل ڈوب کر ابھرا تھا۔قدم زنجیر ہوئے تھے۔ہارون نے آہستگی سے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا۔ہارون کی آنکھیں بے رونق تھیں۔مردہ اور سفید سی۔عمر ٹھہر کر اسے دیکھے گیا۔پیر کا زخم درد کر رہا تھا۔بری طرح جل رہا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ہارون نے اس کی خوف زدہ آنکھوں میں دیکھا۔

"میں نے۔۔۔لاشیں۔۔دیکھی ہیں۔وہ ایسی ہی ہوتی ہیں۔ٹھنڈی بے جان۔"ہارون بولا تو اس کی آواز میں گہرا رنج تھا۔

"میں نے قتل غلطی سے کیا تھا اور آج تک میرے دل کا ایک حصہ مردہ ہے۔اس نے سیلف ڈیفنس میں کیا ہے۔نہ جانے اس کے دل کا کتنا حصہ مرے گا کیا۔تم قتل کے بعد کے گلٹ کا حل بتا سکتے ہو ؟"وہ کسی ناسمجھ بچے کی طرح پوچھ رہا تھا۔عمر کو لگا تھا جیسے قبر کے عذاب کے طور پہ اس کے جسم پہ سانپ بچھو چھوڑ دیے گئے ہوں۔وہ گہرا سبز پڑ رہا تھا۔

"ہالے۔۔۔کہاں۔۔ہے ؟"اس نے الفاظ توڑ توڑ کر ادا کیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہارون نے ہاتھ لمبا کر کے اندر کی جانب اشارہ کیا اور پھر سر کو گھٹنوں پہ گرا دیا۔وہ جانتا تھا قتل کا گلٹ کیا ہوتا ہے۔عمر اندر کمرے میں چلا آیا۔وہاں لاش نہیں تھی شاید ہارون اسے کہیں اور پھینک آیا تھا۔وہ محتاط قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا۔دفعتا وہ رکا۔

باتھ روم کے دروازے کی چٹخنی کھلنے کی آواز آئی۔اندر موجود لڑکی نے اس کے قدموں کی چاپ کو پہچانتے ہوئے دروازہ کھول دیا تھا۔وہ باہر نکل آئی۔کمرے میں موجود ہلکی سی روشنی میں اس کی روئی روئی آنکھیں۔

عمر نے اس کو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا۔

اس کی آنکھیں۔وہ ان آنکھوں میں تاریکی نہیں دیکھ سکتا تھا۔وہ اسے اندھیروں سے نکالنے کی تگ و دو میں تھا اور اب تو اس نے خود کو ایک گہری کھائی میں دھکیل دیا تھا۔تاریک۔گپت اندھیری۔

کئی لمحات وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پہ کھڑے رہے۔ہالے مردہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور عمر۔ اس کی آنکھوں میں بس فکر تھی۔گلٹ تھا۔شاید غصہ بھی۔لیکن بے بسی ان سب پہ بھاری تھی۔

اس نے ہالے کی جانب قدم بڑھائے۔ایک۔۔۔دو۔۔۔تین۔

وہ ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اپنی دھڑکن کو تیز ہوتا محسوس کر رہا تھا۔عمر اس کے بلکل قریب آ کر رکا ۔چند پل یونہی کھڑا رہا۔پھر اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرا اور نرمی سے اس کا ماتھا چوما۔اس لمس میں محبت تھی ،فکر تھی، اس کی خیریت کی نوید ملنے کی خوشی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے اسی طرح شل سی اس کے سامنے کھڑی رہی۔عمر ذرا سا دور ہوا۔اب وہ اس سے کچھ پوچھ رہا تھا ۔کچھ کہہ رہا تھا۔ہالے نہیں سن رہی تھی۔ہاتھ اب بھی اس کے چہرے پر تھے۔ وہ دو قدم آگے آئی اور پھر آہستگی سے اپنے دونوں بازو اس کے گرد پھیلا لیے اور سر کو اس کے سینے پہ رکھ دیا۔عمر شل رہ گیا۔اگلے ہی لمحے وہ بلند آواز کے ساتھ رونے لگی۔عمر نے اپنے پہلو میں گرے ہاتھ اب مضبوطی سے اس کے گرد باندھ لیے تھے۔وہ اس سے اونچا تھا۔ہالے کا سر عین اس کے دل کی جگہ پہ تھا۔وہ اس کی دھڑکن سن پا رہی تھی۔وہ بے ترتیب تھی۔کچھ خوف زدہ سی۔کچھ بے بس سی۔اسے خود سے لگائے وہ بس کھڑا رہا۔

عمر نے ایک بار پھر اس کے بالوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا اور اس کے گرد حصار کو مزید مضبوط کیا تھا۔ہالے مزید تیزی سے رونے لگی تھی۔آج تک اسے کبھی اتنا مضبوط سہارا نہیں ملا تھا۔

"میں ڈر گئی تھی عمر۔میں بہت ڈر گئی تھی۔مجھے لگا تم نہیں آؤ گے۔"وہ بری طرح روتے ہوئے، ہچکیاں لیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔اس کی شرٹ کو اب بھی مٹھی میں جکڑ رکھا تھا۔

"میں نے تم سے کہا تھا۔اب مت آنا۔مجھے لگا تم واقعی نہیں آؤ گے۔میں ڈر گئی تھی عمر۔میں بہت ڈر گئی تھی۔"اس کی آواز بلند ہونے لگی تھی۔اس کا پورا جسم ہچکولے کھا رہا تھا۔عمر ہولے ہولے سے اس کے بالوں کو تھپک رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے تم سے کہا تھا نا میں تمھیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔تمہاری پکار پر کان لپیٹ لینے کے لیے عمر کو دوسری بار پیدا ہو کر آنا پڑے گا۔"وہ آہستگی سے بولا تھا۔ساتھ ساتھ اسے نرمی سے تھپک رہا تھا۔اسی لمحے ہالے اس سے جدا ہوئی۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں، متورم سی۔

"تم کیوں آئے ہو عمر؟"وہ زکام زدہ آواز میں بولی تھی۔

"کیونکہ مجھے آنا ہی تھا۔"

"تمھیں کیوں آنا تھا؟"وہ بضد ہوئی۔چند ساعتیں بیتیں۔چند پل خاموشی کی نظر ہوئے۔عمر آگے آیا ۔اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔مدھم روشنی میں بھی وہ چہرہ بغیر دقت کے کئی گھنٹوں دیکھا جا سکتا تھا۔

"مجھے آنا ہی پڑا کیونکہ تمہاری آواز کو نظر انداز کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔مجھے آنا پڑا کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"آس پاس ساری دنیا رک گئی تھی۔ہالے نے اپنے دل کو سکڑ کر پھیلتا محسوس کیا۔وہ اس اعتراف پہ سن ہو گئی تھی۔

" میں تم سے محبت کرتا ہوں اتنی کہ تمھیں میرا قتل بھی معاف ہے۔"وہ دھیمی نرم آواز میں بول کر اسے خاموش کر گیا۔ہالے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گئی۔

"مجھے آنا پڑا کیونکہ میں تمھارے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔اس لیے نہیں کہ تم جج صاحب کی بیٹی ہو۔اس لیے بھی نہیں کہ تمہارا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے۔"وہ رکا۔اس نے ہالے سلطان کی آنکھوں میں دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" اس۔۔لیے۔۔کیونکہ۔۔میں۔۔تم سے۔۔محبت کرتا ہوں۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا تھا۔

"مجھے آنا پڑا

Because you are the woman I love with all my heart

کیا اب بھی کسی سوال کی گنجائش ہے ؟"

وہ اس کے ہاتھوں کو تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسے مسمرائز کر گیا تھا۔ہالے سانس تک نہ لے سکی۔پلک تک نہ جھپک سکی۔کئی لمحے وہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

"مجھ سے قتل ہو گیا ہے عمر۔"وہ بولی تو اس کی آواز میں جیسے پچھتاوے تھے جیسے وہ بھی ساتھ جینا چاہتی تھی لیکن دیر ہو چکی تھی۔آنکھیں ایک بار پھر بھیگ رہی تھیں۔

"وہ آدمی زندہ ہے۔"عمر نہیں جانتا تھا اس نے یہ جھوٹ کیوں بولا ہے لیکن ایک چیز تھی جو وہ نہیں کر سکتا تھا۔وہ ہالے کو تاریکیوں میں نہیں دھکیل سکتا تھا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو ؟"ہالے کی آنکھوں میں امید چمکی تھی۔اس نے عمر کے ہاتھ مضبوطی سے تھام لیے تھے۔

"کیا وہ۔۔۔کیا واقعی ؟تم نے دیکھا تم نے خود دیکھا عمر ؟وہ زندہ ہے نا ؟"وہ بڑی بے قراری اور بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔عمر نے سر ہلایا۔دل پہ بوجھ بڑھ گیا تھا۔وہ قاتل نہ سہی قتل چھپانے والوں میں شمار ہو رہا تھا۔اسے یہ نہیں بننا تھا لیکن۔۔۔شاید وہ صحیح کہتا تھا ہالے کے معاملے میں وہ بے بس ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ زندہ ہے ہالے۔میں نے یہاں آتے ہوئے اس کو دیکھا ہے۔وہ بس بے ہوش ہوا ہے۔ہارون نے اس کو دوسرے کمرے میں پھینک دیا ہے۔میں سب فکس کر لوں گا۔تمھیں مجھ پہ یقین ہے نا ؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یقین دہانی چاہتا تھا۔ہالے نے گیلی نم آنکھوں سے گردن اثبات میں ہلا دی تھی۔

اسی لمحے چوکھٹ پہ ہارون نمودار ہوا۔وہ شاید باہر بیٹھا ساری باتیں سن چکا تھا۔اس نے عمر کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں ملامت تھی۔عمر نے دھیرے سے اثبات میں گردن ہلا دی جسے کہہ رہا ہو ہارون کہہ دو وہ زندہ ہے۔ہارون کے گلے میں کچھ اٹکا تھا۔نمکین پانی یا پھر شاید گلٹ۔ اس نے نفی میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو نہیں۔عمر نے اس سے رخ پھیر لیا۔اب وہ ہالے سے کچھ کہہ رہا تھا۔کچھ تسلی بخش۔کچھ اچھا نرم سا۔

ہارون چوکھٹ میں کھڑا رہ گیا۔پہلے بس قتل کرنے کا گلٹ تھا۔آج کے بعد اس کے اعمال ناموں میں قتل چھپانے کا گلٹ بھی شامل ہونے والا تھا۔وہ ایسا نہیں چاہتا تھا کیا کرے کہاں جائے ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ گھنٹے بعد

رات کے کوئی دو بجے کا وقت تھا جب لیل ہالے کے گھر پہ آئی تھی۔اس کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔چہرہ زرد تھا۔عمر حیات اسے ہالے کے ساتھ چھوڑ کر ہارون کے ساتھ شبیر کی لاش لے کر نکلا تھا۔ہالے نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھ سکی وہ شبیر کو کس طرح لے گیا تھا لیکن اسے یقین تھا اگر عمر کہہ رہا ہے وہ زندہ ہے تو پھر زندہ ہو گا۔

سب سے پہلے وہ اسے ہارون کے فارم ہاؤس لے کر گئے تھے۔وہاں ایک کمرے میں جعلی ہسپتال کے کمرے جیسا سیٹ اپ تیار تھا۔یہ کمرہ ہارون کے نانا کی بیماری کے وقت تیار کیا گیا تھا۔جب نوال اپنے بھائی اور ابا کے ساتھ یہاں رہا کرتی تھیں۔ان کے ابا کسی لاش کی مانند اسی بستر پہ چار ماہ تک پڑے رہے تھے۔

عمر نے ایک لاش کو بھی اس بستر پہ لٹا دیا تھا۔چند تصاویر اور ویڈیوز کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔اب اس کا رخ لان کی جانب تھا۔ہارون نے دروازے کی چوکھٹ پہ اس کو کہنی سے پکڑ کر روکا۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔کچھ التجا کرتی ہوئی۔

"قتل گلٹ ہے۔اسے حق ہے کہ اس گلٹ کو سہے۔"وہ بس اتنا ہی بولا تھا۔عمر نے آرام سے اپنا بازو چھڑوایا۔

"اسے اپنے اندھیروں سے نکلنے میں بہت وقت لگا ہے۔میں دوبارہ اسے گلٹس میں مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔"اس کی آواز ہلکی اور مستحکم تھی۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔دھوکہ دے رہے ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں وہی کر رہا ہوں جو مجھے آتا ہے۔میں فیملی پرسن ہوں اگر میرے ایک جھوٹ سے میرا گھر بچ سکتا ہے تو ہزار بار بولوں گا۔اور اچھا ہوا اسے ہالے نے مارا ورنہ ہالے کی قسم میں اپنے ہاتھوں سے اسے مارتا۔"آخر میں وہ ایسی سختی سے بولا تھا کہ اس سے خوف آیا جائے۔

"میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔میں ہالے سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔"ہارون نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا۔

"کیا مجھے تمھارے لان میں ایک قبر کی جگہ مل سکتی ہے ؟"عمر نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔ ہارون کچھ نہیں بولا۔عمر کو اس کا جواب چاہیے بھی نہیں تھا۔وہ فیصلے کر کے آیا تھا اور اب وہی ہونا تھا جو وہ چاہتا تھا۔

کچھ وقت بعد وہ لان کی مٹی کو کھودتا نظر آ رہا تھا۔اس کے انداز میں جارحیت تھی۔وہ جیسے کوئی جنونی سا ہو۔ہارون بس اسے دیکھے گیا۔نہ مدد کی نہ کچھ کہا۔بس سینہ گھٹنوں سے لگائے اس کے قریب بیٹھا رہا ۔

عمر حیات کا چہرہ بے تاثر تھا۔وہ اب بھی اسی سلک کے نائٹ سوٹ میں تھا۔ ڈھیلی ڈھالی شرٹ اور پاجامہ۔وہ کھدائی کرتے ہوئے مکمل ہانپ گیا تھا۔اس کے سیاہ بال پسینے سے اس کے ماتھے پہ چپک گئے تھے۔

گڑھا تیار تھا۔اس نے ایک نظر ہارون کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

""نماز جنازہ پڑھو گے یا اس میں بھی تکلیف ہے ؟"ہارون نے تکان سے اس کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں اب بھی التجا تھی جیسے وہ روک رہا ہو۔عمر بیلچا پھینک کر اس کے قریب چلا آیا۔ہارون نیچے گھاس پہ بیٹھا تھا۔عمر گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے اس کی جانب جھکا۔

"وہ آدمی ایک گینگ سے تعلق رکھتا تھا ہارون۔ایک ایسا گینگ جو بے سہارا اکیلی عورتوں کے گھروں میں جا کر چند دن نوکری کرتے تھے اور پھر اس کے چند دن بعد وہ اس عورت کے ساتھ زیادتی کر کے اس کا تمام قیمتی مال لوٹ کر چلے جاتے تھے۔کیا اب بھی تم چاہتے ہو میں ایسے انسان کا قتل اپنی بیوی پہ ثابت کرواؤں ؟تم جانتے ہو پولیس والے اس سے کیسے سوال کریں گے ؟عدالت میں اس سے کیا کیا پوچھا جائے گا ؟"ہارون کی آنکھوں میں یکدم سختی اتر آئی تھی۔

"اس کا دل عدالت میں مر جائے گا۔اندھیرے ساری زندگی کے لیے چمٹ جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ مریں گے۔تین اور لوگ تم ،میں اور حسن ہم غیرت کی موت مر جائیں گے۔ تم چاہتے ہو میں ہالے کو بتا دوں اس نے کیا کیا ہے۔ٹھیک ہے میں ابھی بتا دیتا ہوں۔"اس نے سیدھا ہوتے ہوئے موبائل جیب سے نکالا پھر رکا۔

"صرف ایک بار سوچ لو ہارون۔کیا چار لوگوں کی اشتہاری موت سے ایک گمنام موت اچھی نہیں ہے ؟"اب کے ہارون اٹھا تھا۔اس نے عمر کے ہاتھ سے موبائل لے کر اس کی جیب میں واپس ڈالا اور اس کے سینے پہ تھپکی دی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کون مرا ہے ؟میں تو اس بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں ؟"وہ ایسی سفاکی سے بولا تھا کہ روح کانپ جائے۔عمر نے اس کا کندھا تھپتھپایا اور آگے بڑھ گیا۔

کچھ وقت بعد وہ دونوں کھڑے ہو کر اس کا نماز جنازہ ادا کر رہے تھے۔ان دونوں کے چہروں سے پانی ٹپک رہا تھا۔سفید چادر میں لپٹی لاش آج اپنے انجام کو پہنچ جانی تھی۔اگلے گھنٹے میں اس فارم ہاؤس سے نکلنے کے بعد ان کے دل ہلکے تھے لیکن ایسے بھاری بھی کہ جیسے کوئی پتھر کی موٹی سل رکھ دی گئی ہو۔

سیاہ رات اپنی سیاہی سمیٹے آہستہ آہستہ سرک رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ساڑھے چھ بجے

وہ رات کا گیا صبح میں واپس آیا تھا۔ہارون اس کے ساتھ نہیں آیا تھا۔وہ جانتا تھا اگر وہ ہالے کا سامنا کرے گا تو سچ بول دے گا۔

وہ گھر کے اندر آیا تو سیدھا لاؤنج میں چلا آیا تھا۔وہ رات والے فکر مند عمر سے بے حد مختلف تھا۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔بے تاثر۔یوں جیسے اسے کبھی کسی جذبے نے چھوا ہی نہ ہو۔لاؤنج کے صوفے پہ ہالے بیٹھی تھی۔رات والے لباس میں پیر صوفے پہ اوپر کیے۔ناخن چباتی ہوئی۔عمر کو دیکھا تو فورا اٹھ کر اس تک آئی۔لیل خاموشی سے باہر نکل گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ کیسا ہے عمر ؟کیا وہ اب ٹھیک ہے ؟اسے زیادہ گہرے زخم تو نہیں آئے تھے ناوہ بچ جائے گا نا ؟"وہ بے قراری سے سوال کر رہی تھی۔عمر اب بھی اسے خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔وہ رات والا عمر نہیں تھا۔

"وہ آدمی کوما میں ہے۔شاید جلد ہوش میں آجائے اور شاید کبھی ہوش میں نہ آئے۔میں نے اسے ہسپتال میں داخل کروا دیا ہے۔فکر مت کرو۔"وہ کھوکھلی آواز میں کہتا آگے آیا تھا اور صوفے پہ ڈھے سا گیا۔ایک بازو لمبا کر کے صوفے پہ پھیلا دیا اور دوسرے سے اپنے کنپٹی دبانے لگا تھا۔وہ اب بھی ننگے پیر تھا ہالے نے وہیں کھڑے ہو کر اس کے پیروں کو دیکھا تھا۔وہ گرد میں اٹے ہوئے تھے۔شاید زخمی بھی۔

"تم مجھ سے ناراض ہو ؟"وہ نہ جانے کس خوف کے تحت پوچھ رہی تھی۔عمر کی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔سر ڈھلکا ہوا تھا۔

"تم واحد انسان ہو جس میں ناراض نہیں ہو سکتا۔"وہ عام سے لہجے میں بولا تھا۔"اپنا سامان اٹھا لو۔تم میرے ساتھ جا رہی ہو اور ہاں اگر ضد کرنی ہے تو ابھی کے ابھی طلاق کے پیپر منگوا لیتے ہیں۔کیونکہ اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو مجھے نہیں لگتا کہ اب میرے اندر اتنی ہمت ہو گی کہ اپنی بیوی کو یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا جاؤں۔میں چلا جاؤں گا تم آزاد ہو گی۔"اس کے لہجے میں اب بھی ڈھونڈنے سے بھی کچھ نہیں ملتا تھا۔ہالے کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔اسے آج اندازہ ہو رہا تھا کہ پچھلے کئی ماہ تک جب وہ عمر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے کہتی تھی "مجھے نفرت ہے تم سے "تو اس کے دل سے کیسے خون رستا ہو گا یا پھر جب وہ طلاق کی بات کرتی ہو گی تو کیسے اس کے دل میں ناسور بنتا ہو گا۔

"میں نے تمھارے ساتھ چلنے سے انکار تو نہیں کیا۔"اس کی آواز میں گلہ تھا۔

"تم انکار کب کرتی ہو ہالے سلطان۔تم تو ضد کرتی ہو۔دل میں بغض پالتی ہو۔تمھیں تو مقابلے کرنے آتے ہیں لیکن اب میں تھک گیا ہوں۔مجھ سے نہیں ہوتے مقابلے۔میں ہارا تم جیتی۔"اس کی آواز تکان زدہ تھی۔جیسے اب واقعی اس کی بس ہو گئی ہو۔ہالے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے قریب صوفے پہ آ کر بیٹھی تھی۔آہستگی سے پیر اوپر کر لیے۔

عمر نے جو بازو لمبا کر رکھا تھا ہالے نے اس کی بھینچی ہوئی مٹھی کھولی۔ وہ بغیر کسی حرکت کے اسی طرح سر گرائے پڑا رہا۔ہالے نے اس کی ہتھیلی پہ چہرہ رکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"مجھے سونا ہے پلیز۔"وہ آنکھیں بند کیے منت کے انداز میں بولی تھی۔عمر کے چہرے پہ زخمی سا تاثر آیا تھا لیکن وہ ہاتھ کھینچ نہیں سکا۔

وہ بس اسی طرح ساکن نیم دراز پڑا رہا تھا۔ہالے تھوڑی ہی دیر میں بھاری سانسیں لینے لگی تھی۔وہ سو گئی تھی۔اس کی ہتھیلی پہ سر رکھے سو گئی تھی۔وہ اس کے بے حد قریب تھی لیکن عمر جانتا تھا آج کے بعد ان دونوں کے درمیان بے حد فاصلے آنے والے تھے۔

وہ اس کے اتنے قریب تھی لیکن مجال ہے جو عمر نے اس کو ایک بار بھی دیکھا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب---- "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ڈاکٹر نین تارہ کے کلینک میں اس وقت سفیر اور مہر ماہ ساتھ تھے۔کچھ دن سے اس کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔جس کی وجہ سے سفیر اسے چیک اپ کے لیے لے آیا تھا۔ان دونوں کو یہاں چھوڑ ،ڈاکٹر نین تارہ مہر کی رپورٹس لینے گئی تھیں۔وہ واپس آئیں تو ان کے چہرے پہ خوشی کے آثار تھے۔

"مسٹر سفیر کمر کس لیں۔آپ پہ ذمہ داری پڑنے والی ہے۔"وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔سفیر نے اچھنبے سے ان کو دیکھا تھا پھر مہر ماہ کو۔وہ بھی اتنی ہی انجان تھی جتنا کہ سفیر۔

"آپ باپ بننے والے ہیں۔آپ کی بیوی آپ کی نسل میں اضافہ کرنے والی ہیں۔"ڈاکٹر مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

سفیر کو اب بھی چند لمحات لگے تھے پراسیس کرنے میں اور پھر جب اسے سمجھ آئی تو وہ فرط جذبات سے کچھ کہہ ہی نہیں سکا۔اس نے گردن پھیر کر اپنے ساتھ بیٹھی مہر ماہ کو دیکھا۔وہ اب تک شاکڈ تھی ۔یا شاید خوف زدہ۔

"آئی کانٹ بلیو اٹ۔"وہ بس یہی کہہ سکا تھا۔"تھینکیو مہر، تھینکیو سو مچ۔میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔میں ساری زندگی تمہارا شکر گزار رہوں گا۔"وہ تشکر سے کہہ رہا تھا۔ وہ خوش تھا۔بے پناہ خوش۔اس کا چہرہ تمتما رہا تھا۔اس کی آنکھوں سے اس کی خوشی واضح تھی۔مہر نے اسے اس طرح دیکھا تو تنے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے۔وہ اب مسکرائی تھی۔سفیر نے رخ ڈاکٹر کی جانب پھیر لیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ اس خوش خبری کے لیے مجھ سے جو انعام چاہتی ہیں بول دیں۔آج کے دن سفیر سلطان ساری دنیا لٹا سکتا ہے۔"وہ جذب کے عالم میں کہہ رہا تھا۔ڈاکٹر مسکراتے ہوئے اس سے فرمائش کر رہی تھیں

۔

سفیر کو جیسے دنیا مل گئی ہو۔کون ہالے۔کہاں کا عشق محبت۔وہ سب بھول گیا تھا۔اولاد کی محبت نے ہر شے بھلا دی تھی۔ہر زخم ہیل کر دیا تھا۔اسے لگا تھا یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے۔ڈاکٹر اس سے کچھ کہہ رہی تھیں۔وہ مسکرا رہا تھا۔پھر اسی طرح مسکراتے ہوئے اس نے اپنی ماں کو کال ملا لی ۔وہ اب ہنس ہنس کر ان سے بات کر رہا تھا۔مہر مسکراتے ہوئے آسودگی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔ اسے کل رات ہی پتہ چل گیا تھا ہالے نے اس کے بھیجے آدمی کو مار دیا تھا۔ وہ اب بھی اسے مورد الزام نہیں ٹھہرا رہی تھی گڈ۔

اس نے اپنے معدے سے ذرا نیچے ہاتھ رکھا جیسے محسوس کیا ہو کہ وہ کتنی کامل ہے۔اور پھر اس کے ذہن میں ہالے سلطان کا خیال آیا تھا۔دل کو ایک کمینی سی خوشی ہوئی تھی۔ہالے سلطان دس بار پیدا ہو کر بھی اس کی برابری نہیں کر سکتی تھی۔اس نے میز پہ دھری فائل کی دو تصاویر لیں اور عمر حیات کے نمبر پہ سینڈ کر دیں۔ساتھ لکھا تھا۔

"تمھیں ایسی فائل کا انتظار کم از کم دس سال تک کرنا پڑے گا۔

مہر ماہ !"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر کال ختم کر کے پلٹ آیا تھا۔وہ اب اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھا رہا تھا بار بار اس کا مشکور ہو رہا تھا ۔مہر ماہ ایک شہزادی کی طرح سے گردن اٹھائے کھڑی تھی۔اس کے انداز میں تفاخر تھا۔بلاخر جنگل کی حریص گدھ کو اس کا مقام مل گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دن چڑھ آیا تھا جب ہالے سلطان کی آنکھ کھلی۔وہ اسی طرح اس کی ہتھیلی پہ سر رکھے چند پل غائب دماغی سے پڑی رہی۔ٹانگیں شل ہو گئی تھیں۔کمر اکڑ گئی تھی لیکن وہ آج تک شاید اتنی پر سکون کی نیند نہیں سوئی تھی۔

وہ چند پل اسی طرح خاموشی سے پڑی رہی۔شاید عمر اس کا جاگنا محسوس کر چکا تھا۔جب ہی اس کی بھاری آواز اب لاؤنج میں گونج رہی تھی۔

"جب میں نے تمھیں پہلی بار دیکھا تھا وہ رشک کی نگاہ تھی۔"ہالے گم صم سی اسے سن رہی تھی۔

(وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ معراج سلطان کے ساتھ بیٹھا تھا۔ان کی دوسری جانب ہالے سلطان تھی۔جو اپنے باپ کے سینے پہ سر رکھے سو رہی تھی۔عمر کو اس بچی کی نیند پہ رشک آیا تھا۔)

"جب میں نے تمھیں دوسری بار دیکھا تھا وہ عقیدت کی نگاہ تھی۔"ہالے نے چہرہ اب بھی اس کی ہتھیلی پہ ٹکا رکھا تھا۔عمر کہے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(وہ ہسپتال کے بیڈ پہ لیٹا تھا۔اس کے سامنے ہی بیماری سے زرد پڑتی ہالے سلطان لیٹی تھی۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔عمر ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گیا۔وہ اس کی ماں سے ملتی تھی۔عمر حیات کو اس سے عقیدت محسوس ہوئی تھی۔)

"جب میں نے تمھیں تیسری بار دیکھا تھا۔۔۔۔وہ ایک لمحے کو رکا۔ہالے کا دل بھی رک گیا تھا۔"وہ عشق کی نگاہ تھی۔"اس نے آہستگی سے جملہ مکمل کیا تھا۔

(وہ لائبریری میں بیٹھا تھا اور اس کے سامنے کوئی لڑکی کتاب پر سر رکھے سو رہی تھی۔پھر اگلے چند لمحات میں اس نے آنکھیں کھول لی تھیں۔عمر نے ان آنکھوں کو دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا یہ عشق کی نگاہ تھی۔)

ہالے کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔وہ کتنا خوبصورت بولتا تھا ؟نیم خوابیدہ آنکھوں سے اسے دیکھنا کتنا اچھا لگ رہا تھا۔اسے سننا۔۔آہ راحت تھی۔

"مجھے تم سے محبت ہوگئی تھی۔چار سال پہلے جب شاید تم مجھے جانتی بھی نہیں تھیں۔میں تمھارے پیچھے آنے لگا تھا۔بس تمھیں دیکھنے کے لیے۔"وہ اس کی طرف دیکھے بغیر ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا۔"پڑھائی مستقبل سب کہیں دور رہ گیا تھا۔کچھ یاد تھا تو تم۔کچھ دکھتا تھا تو بس تم۔ہالے سلطان تم مجھے ڈسٹریکٹ کرنے لگی تھیں۔"

ہالے نے سر اٹھا لیا تھا۔وہ آنکھوں میں نرمی لیے اسے دیکھ رہی تھی۔عمر کہے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پھر ایک دن میں تم سے تھک گیا اور یہ شہر چھوڑ دیا۔"اس کی آواز میں تکان خود با خود شامل ہو گئی تھی۔"میں نے شہر چھوڑا۔لوگ بدلے۔تمھیں نہیں دیکھا۔نہیں سنا۔مجھے لگا تھا میں تمھیں بھول جاؤں گا لیکن میں اس معاملے میں بھی بے بس نکلا۔"

"چار سال تم سے دور رہنے کے بعد ہم اس دن اس سڑک پہ ملے تھے۔اور تمھیں دیکھ کر میں نے ایک بار پھر اپنے دل کو رکتا محسوس کیا تھا۔مجھے لگا میں تمھیں بھول گیا ہوں لیکن تم وہیں تھیں۔"اس نے گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا اور پھر اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا۔

"تم یہاں تھیں ہالے۔بلکل یہاں اور اس دن میں سمجھ گیا تھا عمر حیات ہالے سلطان کے معاملے میں بے بس ہے۔اس دن میں نے محبت کے آگے گھٹنے ٹیک دے تھے۔اس دن عمر حیات نے خود کو چانس دینے کا وعدہ کیا تھا۔"وہ بول کر چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گیا تھا۔ہالے کو آج اس کی خاموشی زہر سے زیادہ بری لگی تھی۔

"لیکن میں غلط تھا۔زندگی پہ عمر حیات کا کوئی حق نہیں یہ بھول گیا تھا۔" اس کی آواز میں گہرا رنج تھا۔جیسے وہ بدقت بول پا رہا ہو۔ہالے نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔دل یکدم جیسے خالی ہو گیا تھا۔

"کل رات تمہاری تکلیف تمہاری اذیت دیکھ کر میں اب خود کو معاف نہیں کر پا رہا۔تم نے میری ضد میں آ کر ایک گھٹیا شخص کو اپنے قریب رہنے دیا۔"

وہ گردن جھکا کر کہہ رہا تھا۔اس کی آواز میں آج سے پہلے کبھی اتنی تکلیف نہیں تھی۔ہالے کا دل ڈوبنے لگا تھا۔وہ مزید اسے سننا نہیں چاہتی تھی لیکن عمر کہے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آج تک کبھی اتنا ہرٹ نہیں ہوا ہالے۔۔۔۔تب بھی نہیں جب میرا دل محبت میں ٹوٹا تھا۔تب بھی نہیں جب معراج سلطان قتل ہوئے تھے۔کل رات۔۔۔کل رات سے اب تک میں کئی ہزار بار مر چکا ہوں۔کل رات سے میرا دل ایک ہزار بار ٹوٹ چکا ہے ہالے۔"اس نے گردن اٹھا کر ہالے کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔گلابی پڑتی ہوئی۔ہالے کو اپنا دل کٹتا محسوس ہوا تھا۔

"تم میرے لیے ضروری ہو ہالے۔ہر تعلق ہر چیز سے زیادہ ضروری۔میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ آج میں تمھیں تمہاری خاطر چھوڑ رہا ہوں۔"وہ نہ جانے کس دقت سے کہہ پایا تھا۔ہالے کا دل ایک پل کو تھم گیا تھا۔دھڑکن بند۔شور بند۔سب ساکت۔خاموش۔

"تم میری وجہ سے اتنی تکلیف جھیل چکی ہو کہ اب مجھے محبت کا دعوی کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے۔تم میری ضد، میری نفرت میں اتنا آگے نکل جاؤ گی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔میں تو رات سے یہ سوچ سوچ کر مر رہا ہوں کہ اگر وہ آدمی اپنے ساتھ کسی اور کو بھی لایا ہوتا تو ؟"وہ ایسے درد ایسے کرب سے بولا تھا کہ ایک لمحے کو تمہارا دل چاہے گا کہ عمر حیات کے سب غم خود پہ لے لو۔

"آج کے بعد عمر حیات تمہاری خواہش نہیں کرے گا۔"وہ ایک عزم سے بولا تھا۔"آج کے بعد تم اگر خود بھی میرے ساتھ جینا چاہو گی تو میں انکار کر دوں گا۔تم میرے لیے ضروری ہو۔تم اتنی اہم ہو کہ میں تمھیں اپنی ضد، اپنی انا میں بھی نہیں گنوا سکتا۔میں تمھیں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ میں تمہارا بھلا چاہنے پہ بے بس ہوں۔تم اتنی قیمتی ہو کہ میں تمھیں اپنے Needy اور desperatenessمیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں گنوا سکتا۔"ہالے بس یک ٹک پلک جھپکے بغیر اسے دیکھے گئی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ آج کے بعد تم پہ سانس لینا حرام ہے اور ہالے نے اپنے جسم سے واقعی جان جاتی محسوس کی تھی۔یہ کیا ہو رہا تھا ؟

"میرے ساتھ چلو۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔نظریں اب زمین پہ تھیں۔"کچھ وقت کے لیے میرے ساتھ اسی گھر چلو جہاں مرنے سے پہلے تمھارے باپ نے بھیجا تھا۔وہ الفاظ جوڑ جوڑ کر کہہ رہا تھا۔وہ واقعی آج سے پہلے کبھی اتنی تکلیف میں نہیں آیا تھا۔

"جب تم مجھے چھوڑنے ہی والے ہو تو یہ عارضی سہارا کیوں دے رہے ہو؟"ہالے زخمی لہجے میں بولی تھی۔دل چاہا تھا اس کا گریبان پکڑ کر پوچھے تم ہوتے کون ہو ؟وصل تو کبھی ہجر کی نوید سنانے والے ؟عمر نے گردن اٹھا کر چند لمحہ اس کو دیکھا تھا۔پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"میں واقعی نہیں جانتا میں تمھیں کیوں ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔لیکن پلیز میں تم سے منت کرتا ہوں میرے ساتھ چلو۔اگر تم نہیں گئیں تو میں یہاں رہ جاؤں گا لیکن تمھیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔میں تمھارے معاملے میں بے بس ہوں۔"وہ واقعی بے بسی سے بولا تھا۔ہالے نے چند ثانیے اسے دیکھا۔پھر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔وہ اس کے قریب سے گزر کر باہر نکل گئی تھی۔اس نے انکار نہیں کیا تھا مطلب وہ ساتھ جا رہی تھی۔

کیا عمر حیات کو خوش نہیں ہونا چاہیے ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو دن بعد

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ دو دن بغیر کسی بد مزگی کے گزر گئے تھے۔عمر صبح میں آفس جاتا اور شام میں شوروم۔وہ رات گئے واپس آتا تھا۔ہالے صبح میں کیفے جاتی تھی۔اس کے علاوہ اس نے مینجمنٹ کورس کے لیے بھی داخلہ لیا تھا جس کی کلاسز دو دن بعد شروع ہونی تھیں۔کیفے کی اوپری منزل پہ رینوویشن کا کام شروع ہو چکا تھا۔ وہ سر سے پیر تک کام میں ڈوبی ہوئی تھی لیکن ان سب میں بس ایک دل کا درد تھا۔جو نہ مصروفیت دیکھتا تھا نہ وقت اور نہ ہی سہنے کی استطاعت۔وہ بس ہوتا تھا اور پھر ختم نہیں ہوتا تھا۔

آج صبح سے ہی وہ خود کو بے حد چڑچڑا اور بے مول سا محسوس کر رہی تھی۔یوں تو ساری باتیں مہر کو بتا دیا کرتی تھی لیکن اب اس حالات میں وہ اسے بھی تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ کیفے سے باہر نکل آئی تھی اور اب اپنی گاڑی میں بیٹھی نہ جانے کس منزل کو جا رہی تھی۔اگلے کئی گھنٹے وہ سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتی رہی تھی لیکن پھر جب اس نے ایک جگہ گاڑی روکی تو اس کا پورا وجود تھکن زدہ تھا۔جیسے وہ بے حد تھک کر بے حد زور آزمائی کے بعد ہار کر یہاں آئی تھی۔

(عمر حیات کی گاڑی قبرستان کے باہر آ کر رکی تھی۔وہ سیاہ پولو شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز پہنے ہوئے تھا ۔ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ تھا۔آنکھیں اداس سی تھیں۔چہرہ تھکا تھکا۔وہ شاید میلوں کا سفر طے کر آیا تھا۔)

وہ ڈاکٹر غزالہ روحی کا کلینک تھا۔وہ ڈاکٹر غزالہ کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔سامنے ہی غزالہ روحی کسی پیشنٹ کی بات سن رہی تھی۔ہالے کو دیکھ کر اس کے چہرے پہ فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔ہالے متذبذب سی دروازے پہ کھڑی تھی۔اس کی آنکھیں گیلی تھیں۔ چہرہ تھکان زدہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم مجھے سن سکتی ہو ؟"وہ ہلکی آواز میں شکستگی سے کہہ رہی تھی۔غزالہ نے سر ہلا کر اسے اندر بلایا تھا۔اپنے سامنے بیٹھی لڑکی سے چند الوداعی کلمات کہے۔ہالے اس کو دیکھتی ہوئی آگے بڑھ آئی تھی۔ روحی اس کو دیکھتے ہوئے اٹھ آئی تھی۔ہالے چھوٹی میز کے گرد رکھے صوفے پہ بیٹھ گئی۔پیر اوپر کر لیے۔روحی عین اس کے سامنے آکر بیٹھی۔فکر مند سی اس کو دیکھتی ہوئی اس کے بولنے کی منتظر۔

"کیا تم علاج کے لیے آئی ہو ؟"ہالے نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میں تم جیسی غیر پروفیشنل ڈاکٹر سے علاج نہیں کرواؤں گی۔"وہ گیلی گلابی آنکھوں کے ساتھ گردن کڑا کر بولی تھی۔"میں بس تمہیں سنانا چاہتی ہوں۔کیا تم سنو گی ؟"روحی نے اس کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔

" ایلیٹ کلاس کی مغرور لڑکی کو میری ضرورت کیوں ہے ؟کتنے دوست ہوں گے تمہارے ؟اتنے جتنے میرے ساری دنیا میں رشتے دار۔"ہالے اس کی بات پہ ٹھہر گئی تھی۔آنکھوں میں اداسی در آئی۔چہرے پہ کرب اترا تھا۔

" جو لوگ زیادہ لائم لائٹ میں رہتے ہیں نا ان کا اصل اندھیرا ہوتا ہے۔تمھیں پتہ ہے میں اپنے تمام دوستوں کے لیے کیا ہوں ؟"روحی کچھ نہیں بولی۔وہ یہاں بولنے کے لیے نہیں بیٹھی تھی۔اسے صرف سننا تھا۔ہالے خود ہی کہے گئی۔

"میں ڈائری ہوں روحی۔۔۔۔ڈائری۔میرے کسی دوست کی گرل فرینڈ ناراض ہے وہ مجھ سے دکھ بانٹے گا۔کسی کا شوہر یا اس کی فیملی ٹاکسک ہے تو وہ مجھ میں اپنی شکایات درج کرے گی۔کسی کو پیسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چاہیے وہ ہالے کی ڈائری میں اپنی خواہش لکھ لیں گے۔یونی میں کوئی مسئلہ ہو یا پھر گھر کا برا ماحول، ہالے سب سنتی ہے۔اس کے سینے پہ سب لکھ دو۔وہ کچھ نہیں کہتی۔ڈائری جو ہے۔"اس کی گلابی آنکھوں سے نمی چھلکی تھی۔چند آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔

"کیا تم انہیں چھوڑنا چاہتی ہو؟ کیا تمھیں لگتا ہے وہ ٹاکسک ہیں؟ تمھیں ان کے ساتھ نہیں رہنا ؟"روحی کے نرمی سے پوچھنے پہ اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اونہوں۔۔۔ان میں سے کوئی بھی ٹاکسک نہیں ہے۔وہ مجھے ڈائری سمجھتے ہیں کیونکہ ہم نے پہلے دن کوئی باؤنڈری ہی نہیں بنائی۔انہوں نے مجھے آئرن لیڈی سمجھا اور میں نے بھی انکار نہیں کیا۔تم نہیں سمجھ سکتی ہم کھوکھلے بہادر لوگوں کا دکھ۔"وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔ "ہم مر جاتے ہیں لیکن اپنا اوپر چڑھا ہوا بہادری کا خول نہیں اتارتے۔یہ نہیں ہے کہ ہم انا پرست یا ضدی ہیں بات یہ ہے کہ اگر ہم ڈھے گئے تو ہمارے ساتھ اور بہت لوگ ڈھے جائیں گے۔"ہالے نے آہستگی سے بات مکمل کی تھی۔

(وہ معراج سلطان کی قبر کے پاس نیچے مٹی پہ بیٹھا تھا۔آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پہ جمائے وہ اداس لگتا تھا۔

"میں آپ کو بہت مس کرتا ہوں جج صاحب !!"وہ یاسیت سے کہہ رہا تھا۔

"میرے دوست، میرے بھائی ،میری فیملی سب آپ تھے۔آپ کے بغیر سب ادھورا ہے جج صاحب۔میرا دل بہت بھاری ہے۔میں عمر حیات ہوں۔مجھے سب پتہ ہوتا ہے لیکن آج پہلی بار لگتا ہے مجھے اتنا سب کیوں پتہ ہے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ رک گیا تھا چند پل خاموشی کی نظر ہوئے۔

"میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں یار۔"وہ بے بسی سے بولا۔

"کاش میں نے کچھ ایسے دوست بنا لیے ہوتے جن سے میں کچھ کہہ پاتا۔کاش میں نے آپ کے علاوہ بھی کوئی دوست بنایا ہوتا۔"

اس کا ایسا اداس، ایسا مایوس لہجہ۔۔۔یہ دل چیر دیتا تھا)

چند پل دونوں کے درمیان خاموشی رہی تھی۔ہالے نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا تھا۔

"میری زندگی میں بہت مسئلے ہیں ڈاکٹر۔۔۔لیکن وہ بہت کم لگتے ہیں۔جب ایک انسان میرے ساتھ ہوتا ہے۔"روحی نہیں چونکی۔وہ سنے گئی۔ہالے گیلی آواز میں بدقت کہہ رہی تھی۔" وہ دھوپ چھاؤں جیسا ہے۔کبھی میرے لیے جان دینے کو تیار ہوجاتا ہے اور کبھی۔۔۔"وہ رکی حلق میں بہت سی گرہیں اٹکیں کبھی۔

" وہ اپنے لفظوں سے ہی میری جان لے لیتا ہے۔کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے اسے بہت دیکھوں ہر وقت دیکھوں اور کبھی بھی نہ تھکوں اور کبھی کبھی میں اس کو دیکھنے سے ڈرتی ہوں۔یہاں میں نے آنکھ جھپکی اور یہاں وہ آنکھ سے اوجھل ہوا۔"وہ رک رک کر لفظ توڑ توڑ کر کہہ رہی تھی۔

"بہادر لوگوں کے لیے اپنی تکلیف کسی کو بتانا نری موت ہوتی ہے۔"

("میں بہت تھک گیا ہوں جج صاحب۔سوچتا ہوں آپ ہوتے تو بتاتے کیا کرنا ہے۔وہ مٹی کو اپنی انگلی سے کھود رہا تھا سناٹا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اتنے دن آپ کے پاس نہیں آ سکا۔میں شرمندہ تھا۔میں ہالے کی حفاظت نہیں کر سکا جج صاحب میں آپ کی امیدوں پہ پورا نہیں اتر سکا۔مجھے معاف کر دیجیے گا۔"وہ اتنا پشیمان تھا کہ حد نہیں۔

اسی لمحے اس کے موبائل پہ کسی کی کال آنے لگی۔وہ گہری سانس بھرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ایک نظر قبر کو دیکھا۔آنکھیں دل روح بری طرح زخمی ہوئے تھے۔

"میں اسے کہہ آیا ہوں کہ میں اس کے ساتھ جینا نہیں چاہتا اور اب مجھے لگتا ہے کہ جی نہیں پاؤں گا۔"وہ آزردگی سے کہہ کر رکا نہیں تھا۔اب بس مزید یہاں نہیں رک سکتا تھا۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

دل کا کرب تھا کہ ساتھ چلا جاتا تھا)

"کیا تم اسے کھونے سے ڈرتی ہو ؟ روحی بغور اسے دیکھ رہی تھی۔"بلکہ تم نہیں ڈرتی۔"اب کے ہالے چونکی تھی۔"تم اس بات سے ڈرتی ہو کہ ایک دن تمھارے اور اس کے درمیان وہ تعلق نہیں رہے گا جس کی تمھیں خواہش ہے۔وہ انڈر اسٹینڈنگ، وہ محبت کہیں کھو جائے گی جو اب ہے کیا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ؟"ہالے نے میکانکی انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"تم اس کے ساتھ زندگی شروع کرنے سے نہیں ڈری۔تمھیں اس کے ساتھ ٹریجڈک اینڈنگ سے خوف آتا ہے تم فیری ٹیلز پہ یقین رکھنے والی لڑکی ہو اور تمھیں بری اداس اینڈنگز رلا دیتی ہیں۔"ہالے پلک تک نہ جھپک سکی۔اس کی سانس جیسے رک گئی ہو۔کیا سارے ہی سائیکالوجسٹ ایسے ہوتے ہیں ؟روحی کہتی گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے لگتا ہے بات کچھ اور ہے ہالے۔اس سے بھی زیادہ بڑی یا اس سے زیادہ چھوٹی لیکن کوئی کڑی ہے جو مل نہیں پا رہی "روحی ذرا سا الجھ گئی تھی۔پھر یکدم اس کے ذہن میں بجلی کا کوندا سا لپکا تھا۔وہ چہرے پہ جوش لیے آگے کو ہوئی۔

"دو وجوہات ہوتی ہیں جب انسان کوئی فیصلہ نہیں کر پاتا۔"وہ خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔" پہلا گٹ فیلنگز جو اسے روک رہی ہوتی ہیں یا پھر الہام، وجدان کی کیفیت۔دوسرا۔۔۔۔"اس نے ہالے سلطان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ دیں۔

" دوسری وجہ اپروول ہے۔ہالے سلطان تمھیں اپرول چاہیے ہے نا ؟"وہ آنکھوں میں چمک لیے کہہ رہی تھی۔بلاخر ڈاکٹر کا ضدی مریض منڈھے چڑھ آیا تھا۔ہالے سلطان نے گیلے چہرے کے ساتھ سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

ہاں اسے چاہیے تھا اپروول۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان دونوں کو وہیں کلینک میں چھوڑ کر ہم اب ایک ایلیٹ کلاس کی کٹی پارٹی میں آئیں گے۔میک اپ سے لدی عورتیں پلیٹ ہاتھ میں لیے ،تو کوئی گلاس ہاتھ میں لیے کھاتی پیتی نظر آ رہی تھیں۔یہ پارٹی ایک فارم ہاؤس کے لان میں دی گئی تھی۔

چھن کر آتی دھوپ خواتین کے چہروں پہ پڑ رہی تھی۔کوئی خوش گپیوں میں مصروف تھی، تو کوئی کسی فیشن شو یا پھر کسی کی طلاق کو موضوع گفتگو بنائے بیٹھی تھی۔اسی پارٹی میں ایک جانب سوئیمنگ پول

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کے سامنے رکھے صوفے پہ فروا بیٹھی تھی۔نارنجی پیروں تک آتا ڈھیلا ڈھالا لباس جس کا گلا گہرا اور بازو ندارد تھے۔میک اپ کی تہیں اور بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں لپیٹے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

اسی لمحے اسے کوئی اپنی جانب آتا دکھائی دیا۔اس نے بازو میزبان خاتون کے بازو میں ڈال رکھا تھا اور کھل کر مسکرا رہا تھا۔وہ سیاہ پولو شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس تھا۔میزبان خاتون مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لائیں اور فروا کے عین سامنے آکر رکیں۔

"ہنی تمہارا داماد تم سے ملنا چاہتا تھا۔ویسے تو یہ گرلز پارٹی ہے لیکن اگر مرد اتنا ہینڈسم ہو تو ذرا سی چیٹنگ سے کچھ نہیں ہوتا۔"اس کی بات پہ ساری خواتین قہقہہ لگا کر ہنسی تھیں۔نوجوان بھی مسکرایا تھا۔وہ مسکراتا تھا تو اس کے گال میں ایک گڑھا بنتا تھا۔فروا بہ مشکل مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی تھیں۔عمر کے قریب رک کر اس کا کندھا تھپتھپایا۔پھر اسی اٹھی ہوئی گردن سے تمام عورتوں کو دیکھا۔

"میرا داماد اتنے ہجوم میں بات نہیں کر سکتا۔ہمیں کچھ وقت دیجیے گا۔"وہ مسکرا کر بولی تھی۔پھر اسی طرح کھڑے کھڑے عمر کے بازو میں بازو ڈالا اور اس کے ساتھ آگے بڑھ آئی تھی۔کئی خواتین نے انہیں رشک سے دیکھا تھا۔ذرا دور سبزہ زار پر آکر فروا نے اپنا بازو جدا کیااور عین عمر کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔

"کیا مجھے جاننے کا حق ہے کہ عمر حیات خان کیا چالیں چل رہا ہے ؟"اس کی آنکھوں میں سختی تھی جبکہ عمر اب بھی پر سکون تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں چالیں نہیں چلتا مسز سلطان۔میں وار کرتا ہوں سیدھا سینے پہ۔ایسے کے سامنے والا تلملا اٹھے۔آپ کو ڈیمو دوں ؟"فروا کچھ نہیں بولی۔وہ اسی طرح سخت نظروں سے اسے گھورتی رہی۔عمر نے اپنے پاکٹ سے اپنا موبائل نکالا۔چند بٹن دبائے اور پھر موبائل فروا کے آگے کر دیا۔وہ انہی چبھتی نظروں سے موبائل کو دیکھے گئی۔

موبائل کی سکرین پہ سلطان ہولڈنگز کی ویڈیو تھی۔سفیر کا آفس اور اس میں نشے کے لیے تڑپتا سفیر سلطان۔فروا بے اختیار پیچھے کو ہوئی۔آنکھوں میں شاک اترا تھا۔بے یقینی۔اور کچھ کرب بھی۔کسی بھی ماں کے لیے اپنی اولاد کو اس حالت میں دیکھنا سب سے مشکل کام ہوتا ہے۔سکرین پر اب دوسرا منظر ابھرا تھا۔وہ کسی پرانے محلے کی تنگ تاریک گلیاں تھیں۔مہر ماہ سلطان وہاں کھڑے ہو کر کسی موٹی خرانٹ عورت سے بات کرتی نظر آ رہی تھی اور پھر اس عورت نے اس کے ہاتھ پہ کچھ رکھا تھا۔کوئی پڑیا سی تھی۔فروا سلطان کا دل دھک سے رہ گیا۔وہ شاکی شل نگاہوں سے فون کو دیکھے گئی۔

عمر نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا۔اس نے چند بٹن دوبارہ دبائے اور اب کے اس نے ایک آڈیو ریکارڈنگ چلا کر موبائل اس کے کان کے قریب کیا تھا۔فروا اب تک پہلے شاک سے نہیں نکلی تھی جب اسے سپیکر سے مہر کی آواز سنائی دی۔

وہ اپنے استاد کے قتل کااعتراف کر رہی تھی ،وہ اسکول کے واچ مین کے قتل کا اعتراف کر رہی تھی۔ فروا کو لگا تھا وہ ڈھے جائے گی۔اسے کھڑا ہونا مشکل لگا تھا۔اس کی آنکھیں مارے شاک کے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔اس کا دل ڈوب ڈوب کر ابھر رہا تھا۔آواز بند ہو گئی تھی۔عمر نے موبائل واپس کھینچ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لیا تھا۔فروا اب بھی ساکت تھی۔آسمان سے پڑتی دھوپ اسے اب جھلسا رہی تھی۔وہ جل کر خاکستر ہونے لگی تھی۔

"مہر۔۔۔۔میری مہر ایسا نہیں کر سکتی۔وہ ایسی نہیں ہے۔"وہ مارے شاک کے بس یہی کہہ سکی تھی۔ عمر نے چبھتی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔وہ ایسا نہیں کر سکتی۔اس سے ایسا کروانے والی آپ ہیں۔"عمر کے کہنے پہ اس نے بے یقینی سے گردن اٹھا کر اس کو دیکھا۔آنکھوں کی بے یقینی بڑھ گئی تھی۔

"آپ نے پہلے دن سے اس کے ذہن میں نفرت بھری، محتاجی بھری، اپنے حصے کا شر بھی اس کے حصے میں بھر دیا۔وہ آپ سے کہتی تھی اسے اس کی بہن کے خلاف مت کریں لیکن آپ نے کیا اور آپ کی وجہ سے آج وہ قاتل ہے۔"فروا نے کچھ کہنا چاہا۔کوئی صفائی دینی چاہی لیکن الفاظ دم توڑ گئے تھے۔

"بس ایک بار ،صرف ایک یہ سوچیں۔آپ کیا جواب دیں گی اپنے بھائی کو قیامت کے دن ؟جب وہ آپ سے پوچھیں گے آپ نے کیا تربیت کی میری بیٹی کی۔تب کیا کہیں گی آپ کہ اسے قاتل بنا دیا ؟"فروا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔اس کا جوڑ جوڑ جیسے دکھ رہا ہو۔عمر اس پہ لفظوں کے ہتھوڑے برساتا رہا تھا۔

"آپ نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی تباہ کی مسز شمس۔آپ نے اسے اغوا کروایا، اسے ذلیل کروایا۔وہ اندھیروں میں چلی گئی ہے۔"اب کے عمر کی آواز میں کرب تھا۔"وہ بہت معصوم تھی۔بے حد معصوم۔ آپ نے اسے کیا بنا دیا ہے ؟وہ اپنے لیے کوئی فیصلہ نہیں لے پا رہی۔اس کے گلٹس اس کا پیچھا نہیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چھوڑ رہے اور یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔اگر آپ اس روز مہر ماہ کی تربیت کر لیتیں تو یہ نہ ہوتا ۔آپ ذمہ دار ہیں۔"عمر نے اپنی انگلی فروا کے ماتھے پہ رکھی تھی۔

"آپ ہر چیز کی ذمہ دار ہیں فروا بیگم۔آپ ذمہ دار ہیں کہ شمس سلطان ایک جانور بن گیا۔آپ ذمہ دار ہیں کہ سفیر کھوکھلا بن گیا۔آپ ذمہ دار ہیں کہ مہر ماہ گدھ بن گئی۔آپ کے اوپر تین لوگوں کو ابلیس بنانے کا الزام ہے اور حد تو یہ ہے کہ آپ اس بات کو مانتی بھی نہیں۔"فروا کی رنگت نچڑ چکی تھی وہ سفید مجسمے کی طرح کھڑی تھی۔ساکن۔ڈھے جانے والی۔

عمر نے خود کو مزید کہنے سے روکا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔پیچھے فروا جھلستی دھوپ میں تن تنہا کھڑی رہ گئی تھی۔

ساکت۔۔شل۔۔۔نمک جیسی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غزالہ روحی کے کلینک میں واپس آؤ تو ہالے سلطان اب بھی صوفے پہ بیٹھی تھی۔ڈھیلے ڈھالے کرتے والی روحی اسے سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔ہالے اب تک متعجب تھی۔اسے گویا یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اسے بھی کسی کے اپروول کی اجازت ہو سکتی ہے ؟

"اپروول ؟۔۔۔کیا مطلب ؟"وہ تعجب سے بولی تھی۔روحی آگے کو ہو بیٹھی اور کہنا شروع کیا۔

"ہر انسان کی زندگی میں کوئی نہ کوئی approver ضرور ہوتا ہے۔ہالے سلطان جو اگر آپ کے کام کو، آپ کی تیاری کو ،آپ کے پروجیکٹ کو سبز ٹک لگا دے تو سب ٹھیک۔ ورنہ آپ کو بے چینی ہونے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لگتی ہے۔اینگزائٹی ہونے لگتی ہے۔تمھارے کیس میں بھی کوئی نہ کوئی اپروور ضرور ہو گا۔"ہالے سخت حیرت زدہ تھی۔گویا اسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ یہ اس کے بارے میں بات ہو رہی ہو۔

"مجھے نہیں لگتا کہ میری زندگی میں کوئی ایسا انسان ہو گا۔میں ہالے سلطان ہوں۔مجھے کسی کے اپروول کی ضرورت کیسے ہو سکتی ہے ؟"غزالہ روحی نے چند پل نرم نظروں سے اسے دیکھا۔ پھر گویا ہوئی۔

" ہالے دیکھو اپروورز کا ہماری زندگی میں آنے کا کوئی خاص دن خاص موقع نہیں ہوتا۔وہ بس "ایسے "ہی بس بغیر کسی وجہ، موقعے کے ہماری زندگی میں آجاتے ہیں۔کبھی کبھی بچپن کے چند واقعات کے باعث۔جیسے کہ ہم کوئی کام کرتے ہیں اور ہمارے والدین کو دکھاتے ہیں کہ آیا وہ ہمیں بتائیں کہ ہم نے کیا کیا ہے ؟کیسا کیا ہے ؟"غزالہ روحی بول رہی تھی اور ہالے غور سے سن رہی تھی۔"ہمارے والدین کبھی کبھی خود ہمارا کام اپروو کر دیتے ہیں اور کبھی کبھی وہ ہمیں ہمارے بہن بھائی یا کزن کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ہم بچے ہوتے ہیں۔ہمیں یہ لگتا ہے کہ جس انسان کے پاس ہمارے والدین یا ٹیچر نے ہمیں بھیجا ہے وہ ہم سے زیادہ چالاک ہو گا۔ہم سے زیادہ سمجھدار ہو گا اور یہاں سے شروع ہوتا ہے ایک بچے کی غلامی کا دور۔"ہالے کے دل میں جیسے بہت کچھ چبھا تھا۔ اسے کئی بار اسی طرح مہر کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن وہ یاد نہیں کر پائی۔اس کی شروعات کہاں سے ہوئی تھی۔

"بچہ غلام بن جاتا ہے ہالے۔پھر آگے بڑھ کر چاہے وہ اچھے گریڈز لائے، چاہے دنیا کا فاتح بن جائے لیکن جب تک اس کا اپروور اس کے کام پہ سبز ٹک نہیں لگائے گا وہ اسی طرح بے چین رہے گا جیسے ابھی تم ہو۔"ہالے بلکل چپ تھی۔خاموش گم صم۔روحی کی آواز گونج رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کئی بار ہمارے اپروزز اچھے یا برے نہیں ہوتے۔ مخلص یا غیر مخلص نہیں ہوتے۔وہ بس انسان ہوتے ہیں۔غلط فیصلے اور غلط اپروول دے دینا ان کی غلطی نہیں ہوتا لیکن اگر شروع سے ہمارے والدین یا ٹیچرز ہمیں ہمارے فیصلے خود لینے دیں تو یہ نوبت نہیں آتی۔"

"کیا ہم کبھی اپنے اپروورز کی قید سے آزاد ہو سکتے ہیں ؟"ہالے نے پوچھا۔" یا پھر یہ کہ اگر ہم آزاد ہو کر بھی فیصلہ نہ لے پا رہے ہوں تو ؟"روحی سنجیدگی سے آگے کو ہوئی۔غور سے ہالے کی آنکھوں میں دیکھا اور ایک بار پھر کہنے لگی۔

"انسان ہمیشہ گرو کرتا رہتا ہے اگر اسے اندازہ ہو جائے۔وہ قید ہے تو وہ ضرور آزاد ہو سکتا ہے اگر چاہے تو۔دوسری بات ،انسان کئی بار اپنے اپروورز کی قید سے آزاد ہوجاتا ہے۔ہمارے اپروورز ہماری زندگی سے چلے جاتے ہیں لیکن وہ ہمارے اندر Insecurities اور traumas چھوڑ جاتے ہیں جو ہمیں ساری زندگی برا محسوس کرواتے ہیں چاہے ہم کسی اونچے مقام پہ پہنچ جائیں یا پھر بہت کامیاب ہو جائیں۔بس ایک لمحہ صرف ایک ایسا لمحہ جس میں ہم اداس ہوں یا ڈپریسڈ ہوں یا پھر کوئی نیا فیصلہ لے رہے ہوں۔ہماری انسکیورٹیز اور ٹراماز جاگ جاتے ہیں۔کسی انسان کے اپروول کا مارا دوسرا انسان ایک قیدی کی طرح ہوتا ہے اور قید انسان میں بہت کچھ بدل دیتی ہے۔"ہالے کے دل کو دھکا سا لگا تھا۔ اس کی آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں تھیں۔

"کیا اب میں ساری زندگی اسی طرح گزار دوں گی ؟کیا قید کے بعد نارمل ہونے کا کوئی آپشن نہیں ہے ؟"وہ گیلی آنکھوں کے ساتھ بولی تھی۔روحی مسکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ابھی وہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا جس کا حل انسانوں نے نہ ڈھونڈا ہو۔اپروول کی قید سے نکلنے کا ایک ہی حل ہے۔اپنا ریموٹ کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لو۔اپنے لیے فیصلے لینا شروع کرو۔شروع شروع میں غلط بھی ہوں گے یا شاید صحیح بھی ہوں لیکن صرف ایک چیز ہے کہ آپ نے ہمت نہیں ہارنی۔بہتر انسان بننے کی اسٹرگل ساری زندگی چلتی رہے گی تم نے بس مضبوط رہنے کی کوشش کرنی ہے۔"وہ نرمی سے بول کر اٹھ گئی۔اب اس کا رخ کافی میکر کی جانب تھا۔روحی کے آفس میں اب بس کافی کے کپ میں گرتی دھار کی آواز آتی تھی۔کمرے میں کافی کی خوشبو پھیل گئی۔

"میں اپنا فیصلہ کیسے لوں ؟"ہالے کی بجھی ہوئی آواز بھی دھار کی آواز کے ساتھ شامل ہوئی تھی۔"مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میرا فیصلہ ،میرا انتخاب درست ہے ؟"وہ صوفے کی پشت پہ سر ٹکائے ہوئے تھی۔آواز کہیں دور سے آتی تھی۔روحی اب ہاتھ میں مگ لیےواپس آ رہی تھی۔ساتھ ساتھ کہہ بھی رہی تھی۔

"کئی بار دل کا مطمئین ہوجانا ہی فیصلوں کے صحیح ہونے کی ضمانت ہوتا ہے۔تمہارا دل کیا کہتا ہے ؟

"میرا دل کہتا ہے۔He is the best man in the entire world. "وہ بند آنکھوں سے بڑبڑائی تھی۔روحی مسکراتے ہوئے اسے دیکھتی رہی۔

"وہ بہت اچھا ہے روحی۔وہ جب مجھے عقیدت سے دیکھتا ہے ناتو میرا دل چاہتا ہے وہ ساری عمر مجھے ایسے ہی دیکھے۔"ہالے خواب کی سی کیفیت میں کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ایک فوڈی لڑکی ہوں۔میرے کھانا کو ہاتھ لگانا جیسے موت کو ہاتھ لگانا لیکن جب وہ میری کافی میرے ہاتھ سے لے لیتا ہے تو برا نہیں لگتا۔کیوں نہیں لگتا ؟"وہ گلابی آنکھوں سے روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے۔

"میں جب بولتی ہوں تو سب سنتے ہیں لیکن جب وہ بولتا ہے تو میرا دل سنتا ہے۔اس کی آواز اس کرۂ عرض کا سب سے خوبصورت ساؤنڈ ہے۔"اس نے جیسے اعتراف کیا تھا۔آفس میں موجود ہر شے اپنی جگہ دم سادھ گئی تھی۔غزالہ روحی مسمرائز ہو کر اس کو سن رہی تھی۔

"وہ ساتھ ہوتا ہے تو لگتا ہے مسئلے حل ہو جائیں گے۔وہ دور جاتا ہے تو دل رک جاتا ہے۔عمر کہتا ہے وہ میرے معاملے میں بے بس ہے لیکن وہ مجھے اس کے معاملے میں کیوں بے بس کر رہا ہے ؟"اس نے روتے ہوئے گردن جھکا لی تھی۔بھورے بال چہرے کے اطراف میں گرنے لگے تھے۔

کافی دیر تک وہ اسی طرح روتی رہی اور روحی اس کی پیٹھ کو تھپکتی رہی۔کافی دیر بعد وہ سیدھی ہو بیٹھی تھی۔گیلی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں اور سادگی سے روحی کو دیکھا۔جو آنکھوں میں فکر مندی لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"اسے دیکھ کر ہیپی اینڈنگز اور ٹریجڈک اینڈ گنز کا خیال دل سے نکل جاتا ہے اسے دیکھ کر بس Together ending کا خیال آتا ہے۔وہ مجھے کہتا ہے کہ اب وہ میرے ساتھ جینا نہیں چاہتا لیکن میں کیا کروں اگر میں اس کے بغیر نہ جی سکوں ؟"روحی نے گہری سانس لی اور اس کا ہاتھ تھپکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اگر تمہارے دل کو اس کے ہونے سے اطمینان ہے تو فیصلہ لو۔جو تمہارا دل کہے وہ کرو۔نفع نقصان چھوڑ دو۔آزادی، قید سب کو دور ہٹا کر ایک بار دل سے پوچھو۔فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گی۔"وہ نرمی سے سمجھا رہی تھی۔

"دیکھو ہالے محبت کبھی بھی اچھی اینڈنگز کی ضمانت ساتھ نہیں لاتی ہے۔محبت یہ کبھی نہیں کہتی کہ وہ ہمیشہ خوش رکھے گی لیکن وہ جب تک رہے گی تب تک اپنا کام ضرور کرے گی۔"

"اور ہیپی اینڈنگز کا کیا ؟اگر ہم اپنے فیورٹ انسان کے ساتھ ساری زندگی نہ رہ سکیں تو ؟"اب کے ہالے کی آنکھوں میں خوف تھا۔

"ساری زندگی کے لیے کچھ بھی نہیں رہتا ہالے یا پھر شاید رہتا ہو لیکن ہم اگلے سو سال کی پلاننگ کیوں کریں ؟کیوں نہ مستقبل کا غم چھوڑ کر حال میں جیا جائے۔چاہے ہمارے فیورٹ انسان کے ساتھ ہمیں چند سال ملیں لیکن اس میں محبت ہو گی، یقین ہو گا ،خوشی ہو گی۔کیا یہ کسی ہیپی اینڈنگ سے بڑھ کر نہیں ہے ؟"ہالے خاموش ہو گئی۔کچھ نہ بولی۔غزالہ روحی کی آواز گونجتی رہی۔

"محبت یقین کا نام ہے۔ساری عدم یقینی چھوڑ کر ایک ذرا سے مان اور بھروسہ پہ تعلق بنا لینے کا نام ہے ۔نفع نقصان چھوڑ کر بس ساتھ رہنا ہوتا ہے۔محبت سے بس خوشی اور اچھی اینڈنگز مانگنا سودے بازی ہوتی ہے۔محبت میں سودے بازیاں نہیں کرنی چاہیے۔"ہالے کو ایک بار پھر بے چینی ہوئی تھی۔

"کیا شہزادیاں ہمیشہ شہزادوں سے الگ ہو جایا کرتی ہیں ؟کیا فیری ٹیلز کا انجام اصل میں ہمیشہ مختلف ہوا تھا ؟"غزالہ نے چند پل اس کی آنکھوں میں دیکھا۔پھر کہنا شروع کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"چاہے شہزادی اپنا قیدی دماغ ساتھ لائی ہو اور اس کے اندر اندھیرے بس چکے ہوں اور ان کا تعلق گرو نہ کیا ہو لیکن انہوں نے کوشش تو کی نا؟انہوں نے محبت کے چند سال تو ساتھ گزار لیے نا ؟اس کے بعد الگ بھی ہوئے تو کیا ؟کم از کم ایک دوسرے کے لیے ایفرٹس تو کیں نا۔تعلق میں کی جانے والی آپ کی کوشش پچھتاوں سے اچھی ہوتی ہے۔"

"چاہے یوں ہوا ہو کہ شہزادی کی سوتیلی ماں نے اس کا گھر دوبارہ خراب کر دیا ہو۔لیکن اس نے چند سال شہزادے کو دیے نا ؟اس نے اپنے حصے کی محبت لے لی نا ؟اب اگر شہزادہ اس کو چھوڑ بھی دے تو کم از اس کے پاس پچھتاوے نہیں ہوں گے۔کم از کم یادیں تو ہوں گی۔محبت میں اینڈنگز پلان کرنے والے ہمیشہ اکیلے رہ جاتے ہیں۔ساری فکریں چھوڑ سارے برے خیال چھوڑ بس ایک بھروسے، مان اور تحفظ کے ساتھ کسی کی زندگی میں چند سال رہنا ہر اچھی بری اینڈنگز سے زیادہ قیمتی اور نوبل ہوتا ہے ۔"ہالے نے بس سر ہلا دیا۔پھر وہ اٹھی۔اپنے پیروں میں رکھا پرس بھی اٹھایا۔

"یہ سیشن ریکارڈ تو نہیں ہوا نا ؟"یکدم اس نے ٹھہر کر پوچھا تھا۔روحی برا ہی تو مان گئی۔

"تمھیں لگتا ہے ہر سیشن ریکارڈ کروں گی میں ؟اور تمھارے پچھلے سیشنز بھی تمہاری مرضی سے ریکارڈ کر کے عمر حیات کو بھیجے گئے تھے۔"آخر میں اس نے کچھ جتا کر کہا۔ ہالے اب بھی غائب دماغ تھی ۔اس نے چند الوداعی کلمات کہے اور باہر نکل آئی۔دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا۔ وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ آسمان کو دیکھتے ہوئے مسکرائی۔اداس غمگین مسکراہٹ۔دل ہلکا تھا۔روح ہلکی تھی۔کسی کو سنانا تھیراپی ہی تو ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک فائیو اسٹار ریستوران کا منظر تھا جس کے روف ٹاپ پہ اس وقت کئی میزیں سجی تھیں۔خوش گپیاں کرتے لوگ، کھانا کھاتے اور باتیں بناتے لوگ۔کچھ کھانوں کی تصاویر بناتے اور کھانے سے زیادہ تصاویر پر توجہ دیتے لوگ۔انہی لوگوں کے درمیان ایک میز پہ ایک نیا شادی شدہ جوڑا بیٹھا تھا۔سبز آنکھوں والی لڑکی اور اس کے سامنے بیٹھا سیاہ آنکھوں والا لڑکا۔

لڑکی نے سفید لباس پہن رکھا تھا۔کندھوں پہ پشمینا شال گرائے، بالوں کو نفیس جوڑے میں قید کیے وہ اچھی لگ رہی تھی۔لیکن اس کا چہرہ۔۔۔اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔کھنڈر سا۔جبکہ اس کے سامنے ایش گرے ڈنر سوٹ میں بیٹھالڑکا ہشاش بشاش سا تھا۔اس کے چہرے پہ رونق تھی۔ وہ کافی ہلکا پھلکا لگتا تھا۔یوں جیسے اللہ نے اس کے سینے سے ڈھیروں بوجھ سرکا دیا ہو۔وہ مسکرا مسکرا کر اپنی بیوی سے بات کر رہا تھا۔جو بہ مشکل ہی اسے جواب دے رہی تھی۔دفتعاً اس نے اپنی جیب سے کچھ نکالا۔وہ ایک سرخ رنگ کا جیولری کیس تھا۔یاقوت نے اس کو کھولا تو اس کے اندر سے ایک بھاری موٹے ہیرے والی انگوٹھی نے اپنی جھلک دکھائی تھی۔نرمین ٹکر ٹکر اس انگوٹھی کو دیکھے گئی۔یاقوت نے میز پہ دھرا اس کا ہاتھ تھاما۔نرمین کی آنکھوں میں بے تحاشا خوف در آیا۔اس نے اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی تھی۔یاقوت حتی الامکان خود کو نارمل دکھا رہا تھا۔اس نے نرمین کی آنکھوں میں دیکھا۔

"کیا تم میرے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہو گی ؟"وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔"میں مانتا ہوں نرمین میں نے بہت غلطیاں کی ہیں گناہ کیے ہیں لیکن اب میں واپس آنا چاہتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہوں۔ایک اچھی زندگی کی طرف۔جس میں تم میرے ساتھ ہوگی۔"وہ ایک پل کو رکا تھا۔نرمین دم سادھے اسے دیکھے گئی۔

"تم وہ لڑکی ہو نیرو جسے میں اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔میرے لیے تم بے حد انمول ہو۔اب میں سب چھوڑ کر ساری برائی چھوڑ کر بس تمھارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔میں نے بہت غلط کیا ہے تمھارے ساتھ۔میں مانتا ہوں۔"وہ سر جھکا کر شکستگی سے بولا تھا۔اس کا لہجہ واقعی پشیمان تھا۔

"میں نہیں جانتا اللہ مجھے معاف کرے گا یا نہیں لیکن اگر تم معاف کر دو گی تو وہ بھی کر دے گا۔پلیز نرمین مجھے معاف کر دو۔اس نے نظریں اٹھا کر التجا کی تھی۔نرمین چند پل اسے دیکھتی رہی۔وہ انسان اس کے لیے کیا کیا نہیں تھا ؟

کمفرٹ۔۔محبت۔۔۔زندگی۔۔کیا وہ اس انسان کو نا کہہ سکتی تھی ؟

(یوں بھی تو جب لڑکیوں کے ریپسٹ یا اغوا کار شوہر بن جائیں تو لڑکیوں کو ان سے محبت ہو جایا کرتی ہے اور لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں۔)

وہ یاقوت کو دیکھ رہی تھی۔یاقوت بھی آنکھوں میں نرمی ،محبت اور امید لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں نرمین کا ہاتھ اب بھی تھا۔وہ پشیمان بھی تھا۔۔۔اور نرمین کی محبت بھی۔یاقوت کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ذہن میں بار بار اپنے باپ کے الفاظ گونج رہے تھے۔

(لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں۔جذباتی یو نو)

نرمین ہولے سے مسکرائی۔یاقوت کے ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ سے تھپکا اور سر کو اثبات میں ہلا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمھیں لاکھوں بار بھی معاف کر سکتی ہوں یاقوت۔"وہ نرمی سے بولی تھی۔یاقوت کھل کر مسکرایا۔ اندیشے دور ہونے لگے تھے۔دنیا مکمل تھی۔آہ اگر کسی کو بخت چاہیے تو یاقوت جیسا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مردانہ بوتیک کی اوپری منزل پہ بنے فوڈ کورٹ میں اس وقت رش نہیں تھا۔اسی فوڈ کورٹ میں ایک جانب گیسٹ روم بنا تھا جہاں ورکرز اگر رات میں ایکسٹرا کام کرتے تھے تو انہیں ریسٹ کرنے دیا جاتا تھا۔

اس وقت اسی گیسٹ روم کے پلنگ پہ وہاج خان سو رہا تھا۔بلکہ سو کیا رہا تھا۔ بری طرح بخار میں نے سدھ پڑا تھا۔لحاف سر تک اوڑھے اسے جیسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔وہ پچھلے ایک ہفتے سے بیمار تھا۔ کئی ڈاکٹرز کو دکھا دیا لیکن کوئی فرق پڑتا ہی نہیں تھا۔اس کی حالت سے خوف کھاتے ہوئے وہاج کے ایک دوست نے عمر حیات کو کال کر کے بلا لیا تھا۔

وہ آتے ہی تمام لوگوں پہ چیخا چلایا تھا۔دھمکیاں دی تھیں۔ایک بوڑھے انسان کا خیال نہ رکھنے پہ ہزار باتیں سنائی تھیں۔لیکن پھر بس ایک بات " اگر باپ اتنا پیارا ہے تو ساتھ گھر کیوں نہیں لے جاتے؟ "اس بات پہ وہ تھم گیا تھا۔کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔وہ اوپر چلا آیا۔گیسٹ روم کے دروازے پہ چند پل بے مقصد سا کھڑا رہا۔اس آدمی کے سامنے ہوتے ہی وہ جذباتی ہو جاتا تھا۔کچھ تھا کہ یہاں اس کا پتھر دل موم کی طرح پگھلنے لگتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

گیسٹ روم زیادہ بڑا نہیں تھا ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا جہاں تین سنگل بیڈ رکھے تھے۔بیڈ کے سامنے والی دیوار میں ٹی وی نصب تھا۔دائیں جانب باتھ روم بنا تھا۔عمر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا آگے چلا آیا۔بیڈ کے پاس پہنچ کر اس نے لحاف اوڑھے شخص کا لحاف ذرا سا سرکایا۔اب اس کا بخار سے تپا سرخ چہرہ نظر آیا تھا۔عمر کے دل کو کچھ ہوا۔عمر نے آگے جھک کر ان کو کندھے سے ہلایا۔وہاج نیم خوابیدہ آنکھوں سے اسے تکے گیا۔عمر نے ان کی کمر میں ہاتھ ڈال کر انہیں سیدھا کر کے بٹھایا تھا۔وہ اس تنو مند سے آدمی کو بغیر کسی دقت کے بٹھا گیا تھا۔وہ مرد تھا۔بیٹے انہی دنوں کے لیے مانگے جاتے ہیں۔

وہاج شاید کچھ مانگ رہا تھا لیکن بول نہیں پا رہا تھا۔عمر نے غور کیا تو وہ پانی مانگ رہا تھا۔وہ واپس نیچے گیا ۔کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بہت کچھ تھا۔منرل واٹر کی بوتلیں۔اچھی غذا اور ساتھ ایک ڈاکٹر جس نے وہاج کا چیک اپ کیا تھا۔دوا دی اور چلا گیا۔کچھ وقت بعد عمر نے اسے کھانا بھی کھلایا۔اس کا بخار کافی حد تک اتر گیا تھا۔عمر اس سے نظریں ملائے بغیر اس کے سارے کام کرتا دکھائی دے رہا تھا۔اس نے ایک نظر اپنے باپ کے کپڑوں کو دیکھا۔وہ میلے سے لگے تھے۔عمر کے دل کو دھکا لگا تھا۔اپنے باپ کو تکلیف میں دیکھنا ہر اولاد کے لیے موت کا مقام ہوتا ہے۔وہ ان سے ناراض تھا۔شکوے تھے۔لیکن یہ بیماری وہ اس بیماری کو اپنے باپ کو کھوکھلا کرنے کا حق نہیں دیتا تھا۔

وہ الماری تک گیا تھا اور صاف کپڑے نکال کر لایا تھا۔وہاج نقاہت زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔چند منٹ بعد عمر خود ہی اس کے کپڑے تبدیل کر چکا تھا۔وہ بیٹا کم باپ زیادہ لگ رہا تھا۔ سارے کام کر لینے کے بعد وہ واپس اس کے سرہانے آ کر بیٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہاج چند لمحہ گردن موڑے اسے دیکھتا رہا۔اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔پھر اس نے دھیرے سے اپنا سر عمر کے کندھے پہ رکھ دیا۔عمر نے کچھ نہیں کہا۔وہ بس خاموشی سے بیٹھا رہا۔شاید وہ تھک چکا تھا ۔اب لڑنا ،شکایات کرنا اس کے بس کی بات نہیں رہی تھی۔

کافی دیر تک وہ اسی طرح اس کے کندھے سے لگا بیٹھا رہا۔اس کے آنسو بہتے رہے۔اولاد کی جدائی اسے مار رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دو عمر۔پلیز مجھے معاف کر دو۔"وہ بہت دیر بعد بولا تھا۔عمر نے لب بھینچ لیے تھے۔کم از کم وہاج خان وہ انسان نہیں تھا جسے عمر رلانا چاہتا تھا۔

"میں نے بہت غلط کیا ہے۔مجھے تمھارے اسکول کے وقت تمھارے ساتھ نہ ہونے کے لیے معاف کر دو۔"عمر کی آنکھوں کے آگے بہت سارے منظر ابھرے تھے۔محروم ادھورا بچپن، گالیاں دیتے جھڑکتے لوگ۔وہ بس ساکن بیٹھا رہا۔وہاج روتا جاتا اور کہے جاتا تھا۔

"میں تمہاری جوانی کے دنوں میں تمھارے ساتھ نہیں تھا۔میں نے تمہاری کامیابیاں نہیں دیکھیں۔میں نے تمہاری شادی نہیں دیکھی۔مجھے اس سب کے لیے معاف کر دو عمر۔پلیز مجھے معاف کر دو۔"عمر کی آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر گرے تھے جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گیا۔نہ جانے اسے رف ٹف رہنے کا کیا جنون سوار تھا۔

"میں نے آپ کو کبھی قصور دیا ہی نہیں ابا۔"وہ ہلکی آواز میں بولا تھا۔اس کے منہ سے اپنے لیے "ابا "سن کر وہاج کی روح تک پر سکون ہو گئی تھی۔عمر سامنے دیوار کو دیکھتے ہوئے کہتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں شاید آپ سے کبھی ناراض بھی نہیں تھا لیکن میں نگین سلطان کا بیٹا ہوں۔مجھے خود کو سزا دینے میں مزہ آتا ہے۔میں بس خود کو سزا دے رہا تھا لیکن اب بس۔"وہ بولتے بولتے رکا۔

"لیکن آج جب آپ کے دوست نے مجھے کال کر کے بتایا کہ آپ کا سانس رک رہا ہے اور آپ بے ہوش ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔"

"جھوٹ مت بولو۔اس نے کہا تھا میں مر گیا ہوں۔"وہاج نے اسے ٹوکا۔عمر نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔جیسے یہ بات بے حد تکلیف دیتی ہو۔

" میں ڈر گیا تھا ابا۔"وہ دھیمی آواز میں کہہ رہا تھا۔

"میں بہت ڈر گیا تھا۔مجھے لگا تھا میں آپ کی معافی کے بغیر آپ کو کھو دوں گا۔مجھے لگا تھا قیامت کے دن مجھے نا فرمان اور والدین کو ستانے والی اولاد میں شامل ہونا پڑے گا لیکن مجھے بچا لیا گیا ہے۔آج میں آپ کو اپنے تمام حق معاف کرتا ہوں اور آپ سے آپ کی حق تلفی کی معافی مانگتا ہوں۔"عمر نے چہرے موڑ کر وہاج کو دیکھا۔وہاج حیران رہ گیا تھا۔

"مجھے معاف کر دیں ابا تاکہ میں قیامت کے دن اپنی ماں کے سامنے، اپنے اللہ کے سامنے سرخرو ہو سکوں۔"اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے باپ کے سامنے باندھ لیے۔وہاج نے ہول کر اس کے دونوں ہاتھ تھام کر چومے تھے اور پھر اسے خود ہی ذرا سا اٹھ کر سینے سے لگا لیا تھا۔

اب وہ دونوں رو رہے تھے۔عمر آج اپنی محرومیاں ختم ہونے پہ رو رہا تھا اور وہاج خان کو آج اپنا بیٹا مل گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بخت نے اب عمر کے ساتھ انصاف کرنا شروع کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"میں آپ کو معاف کرتی ہوں لیکن میری ایک شرط ہے۔" لمحے کی فسوں خیزی ایک چھناکے سے ٹوٹی تھی۔یاقوت کے دل میں دور کہیں وجدان اترا تھا۔آس پاس چلتی ہوا نے دل ٹوٹنے کی نوید سنا دی تھی ۔آسمان نے یاقوت کو دیکھ تمسخر سے سر جھٹکا تھا۔سفید لباس والی لڑکی کہہ رہی تھی۔

"میں تمھیں ہر زیادتی ہر تکلیف کے لیے معاف کرتی ہوں۔لیکن بس ایک شرط ہے میری۔مان لو اور لے لو معافی۔"اس کی آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا۔یاقوت نے بے ساختہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیری۔

"کیا شرط ہے تمہاری ؟"وہ بدقت بول پایا تھا۔

"طلاق۔۔۔۔"نرمین نے بس ایک ہی لفظ کہا تھا۔لیکن یاقوت کو لگا تھا جیسے اس کا دل ایک ہزار بار ٹوٹا ہو۔

"مجھے طلاق دے دو یاقوت۔کیونکہ میں تمھارے ساتھ ساری زندگی وفادار نہیں رہ سکوں گی۔میں ساری زندگی تمھارے چھونے کو غلاظت اور قریب رہنے کو تعفن سمجھوں گی اور یاد رکھنا جب تک مظلوم معاف نہ کرے توبہ تو خدا بھی قبول نہیں کرے گا۔"

یاقوت یک ٹک پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھے گیا۔سارے الفاظ حلق میں دم توڑ گئے تھے۔سانس بند ہونے لگا تھا۔اس کے لیے اس لڑکی کو کھونے کی بات ہی سوہان روح تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں۔۔۔میں تمھیں طلاق نہیں دے سکتا۔کیا۔۔۔تم کیا پاگل ہو گئی ہو ؟کیسی باتیں کر رہی ہو ؟"یاقوت لفظ جوڑ کر بول رہا تھا۔شاکڈ وہ اب تک تھا۔

"دیکھو نیرو میری جان بات سمجھنے کی کوشش کرو۔میں تم سے بے حد محبت کرنے لگا ہوں۔تم جو چاہو گی میں کروں گا۔جیسا چاہو گی ویسا کروں گا۔لیکن پلیز مجھے یہ سزا مت دو یار مر جاؤں گا میں۔"وہ آخر میں بے بسی سے بولا تھا۔دل جیسے بند ہو رہا ہو۔

نرمین نے استہزاء سے سر جھٹکا تھا۔

"میں کوئی ضد نہیں کر رہی یاقوت۔تم سے دور جانا یا طلاق لینا میرے بس کی بات ہے ہی نہیں۔میں ایک کمزور عورت ہوں۔لیکن تم خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ کیا کہو گے اس سے کہ جس عورت کی عزت خراب کی ،جسے تکلیف دی ،جسے رسوا کیا ،میں اس سے معافی نہیں مانگوں گا۔لیکن آپ معاف کر دیں۔ خدا کی قسم یاقوت !فرشتے ہاتھ اٹھا اٹھا کر لعنت بھیجیں گے تم پہ اگر ایسا کیا تو۔تمھیں اگر مجھ سے معافی چاہیے تو طلاق کے پیپرز سائن کرو۔میں معافی نامہ سائن کر دوں گی۔"وہ ہٹ دھرمی سے بولی تھی ۔یاقوت کے دل میں گرہیں پڑنے لگیں تھیں۔وہ بے بس ہونے لگا تھا۔

"نیرو۔۔۔پلیز پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔آئی لو یو۔آئی ریئلی ڈو اور میں مان رہا ہوں نا میں غلط ہوں ،شرمندہ ہوں ،پہلی غلطی تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسی لیے تو وہ خدا ہے یاقوت۔بڑے ظرف والا" اعلی ذات "ہم بندے ہیں۔گناہوں پہ اللہ معاف کر دیتا ہے۔بندے نہیں کرتے۔مجھ سے معافی چاہیے تو قیمت ادا کرو۔"وہ جتاتے ہوئے بولی تھی۔یاقوت نے نم ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔اب کے وہ بولا تو اس کی آواز ہلکی تھی۔

"ڈیڈ نے کہا تھا جب لڑکیوں کے ریپسٹ ان کے شوہر بن جائے تو لڑکیوں کو ان سے محبت ہوجایاکرتی ہے۔اور لڑکیاں محبت سے دستبرداری نہیں دیا کرتیں۔کیا تم مجھ سے دستبرداری دے دو گی ؟میں ایک وقت میں تمہاری محبت رہا ہوں نرمین۔"وہ ایک آس سے بولا تھا۔شاید ابھی بھی کچھ بچ جانے کی۔کچھ رہ جانے کی آس۔نرمین نے اسے ٹھنڈی ٹھار نظروں سے دیکھا۔

"یہ سچ ہے یاقوت۔لڑکیاں محبت سے دستبردار نہیں ہوتیں۔لیکن ایک وقت آتا ہے جب اپنا وقار اور عزت کے بدلے محبت کو چننا ہوتا ہے اور تب کچھ لڑکیاں نرمین مغل جیسی ہوتی ہیں جو وقار چن لیتی ہیں۔تم آج بھی میرے دل میں ہو روز اول کی طرح۔آج بھی تمھیں دیکھ کر دل کہتا ہے حسن تم پہ تمام ہوا۔"وہ ایک پل کو رکی۔یاقوت کی کرب زدہ آنکھوں میں دیکھا۔

"لیکن میرے دل کا ایک کونہ سڑ چکا ہے۔تمہاری کی گئی زیادتیوں کی وجہ سے میرا جسم مجھے چیچک زدہ لگتا ہے۔تم جانتے ہو جب تم میرا ہاتھ پکڑتے ہوتو مجھے کیسا لگتا ہے ؟"اس نے یاقوت کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا تھا۔یاقوت نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

" نرمین آگے کو ہوئی آواز دھیمی کر لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے بلکل ویسا لگتا ہے جیسا اس قاری کے چھونے پہ تمھیں لگتا تھا۔"یاقوت بدک کر کھڑا ہوا۔چہرے پر خوف اور نفرت بیک وقت آئے تھے۔اس کے پورے جسم پہ جیسے کانٹے چھوڑ دیے گئے ہوں۔وہ بے یقینی سے کھڑا ہو کر اسے دیکھے گیا۔نرمین اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب آئی۔عین اس کے سامنے۔

"تم بتاؤ نا یاقوت کیا تم اس قاری کے ساتھ ایک گھر میں ایک چھت کے نیچے رہ سکتے ہو ؟"یاقوت ہر گزرتے لمحے کسی مردے کی مانند سفید پڑ رہا تھا۔اس کی آنکھوں کی رمک گویا مر چکی ہو۔وہ بے یقینی سے پیچھے ہونے لگا تھا۔

"جب تم نہیں رہ سکتے تو میں کیسے رہوں ؟تم ایسا کرو صرف دو گھنٹے اس آدمی کے پاس رہ آؤ۔تم دو گھنٹے اس شخص کے ساتھ رہو۔جس نے بچپن میں تمھیں جسمانی استحصال پہنچایا۔دو گھنٹے بعد آنا۔نرمین مغل تمھیں سب معاف کر دے گی۔خود کو ذلیل کیا جانا بھی اور پل پل کی موت مارنا بھی۔"

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔یاقوت آگے بھی نہیں بڑھ سکا۔وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔اس شخص کے نام پہ ہی یاقوت کو اپنے ارد گرد تعفن اوربدبو محسوس ہو رہی تھی۔کجا کہ اس کے ساتھ رہنا آج یاقوت کو صحیح معنوں میں نرمین کی تکلیف کا احساس ہوا تھا۔

وہ بغیر اس کی طرف دیکھے بغیر کسی اور کی طرف دیکھے تیز تیز سیڑھیاں اترتا باہر جا رہا تھا۔سانس بند ہو رہا تھا دل رک رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلطان منزل میں موجود فرواسلطان کے کمرے کی تمام بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔اے سی بند پڑا تھا۔حبس سارے کمرے میں پھیلا ہوا تھا۔اسی تاریک کمرے میں بیڈ کی ایک جانب فرش پہ فروا بیٹھی تھی۔گھٹنے سینے سے لگا رکھے تھے۔گردن بیڈ پہ ڈھلکا رکھی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ متورم تھیں۔کاجل بہہ گیا تھا اور مٹا مٹا سا میک اپ اب بھی موجود تھا۔لباس وہی تھا جو صبح کٹی پارٹی میں پہن رکھا تھا۔

دفتعا دروازہ کھلا اور شمس اندر آیا تھا۔کمرے کی یہ حالت دیکھ اس کا دل بھی دھک سے رہ گیا تھا۔باہر سے آتی روشنی اب سیدھا اس کے کمرے میں فرش پہ بیٹھی فروا پہ پڑ رہی تھی۔وہ ٹوٹی بکھری ہوئی حالت میں تھی۔ایک لمحے کو جیسے شمس کا دل کسی نے مٹھی میں لے کر دبایا ہو۔وہ اس عورت کو گالیاں دے سکتا تھا۔بے عزت کر سکتا تھا۔لیکن سچ یہ تھا کہ وہ اسے اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب چلا آیا۔پھر پنجوں کے بل اس کے قریب بیٹھا۔اب وہ فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ کیا حالت بنا رکھی ہے فروا ؟۔۔۔کیا کچھ ہوا ہے ؟ادھر دیکھو مجھے کیا ہوا ہے؟"وہ اس کا چہرہ اپنی جانب موڑتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔فروا کی آنکھوں سے گرم گرم آنسو بہنے لگ گئے تھے۔شمس اب کے واقعتاً پریشان ہو اتھا۔

"خدا کے لیے فروا مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے ؟تم اس طرح تو نہیں روتی۔تم دوسروں کو رلا دیتی ہو لیکن تم نہیں روتی۔آخر کیا ہوا ہے۔کچھ بولو پلیز۔مجھے فکر ہو رہی ہے۔"وہ اب اس کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے شمس۔بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے۔"وہ زور زور سے بچوں کی طرح رونے لگی تھی۔"میں نے کسی کو اندھیروں میں دھکیل دیا ہے حالانکہ میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔میں ایسا کیسے کر بیٹھی شمس۔یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔"

(فروا کی آنکھوں کے آگے بس مہر ماہ کا چہرہ تھا۔وہ اسے معصوم سے کیا بنا چکی تھی)

شمس کی آنکھوں میں کچھ گیلا سا چمکا تھا۔وہ ذرا سا پشیمان ہوا تھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو فروا۔اسے اندھیروں میں دھکیل کر ہم نے اچھا نہیں کیا۔ہم دونوں اس میں شامل تھے۔مجھے تمھیں روکنا چاہیے تھا۔"

(شمس کی آنکھوں کے آگے ہالے سلطان کا چہرہ تھا)

"میں کیا کروں شمس۔میں کیا کروں ؟میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔مجھے اس کے لیے شیطان نہیں بننا چاہیے تھا۔میں اس کے لیے کیوں شیطان بن گئی؟ یہ میں نے کیا کر دیا؟؟ یہ کیا ہو گیا مجھ سے ۔۔۔۔"وہ اپنی ہتھیلی سر پہ مار رہی تھی جیسے بے حد تکلیف میں ہو۔

شمس اس سے زیادہ تکلیف میں لگتا تھا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں فروا۔ہم اس کے باپ کو کیا جواب دیں گے؟ ہم کیا کہیں گے ؟کیوں کیا ہم نے ان کی اولاد پہ ظلم ؟"وہ رنجیدہ تھا۔"بلکہ اولاد چھوڑو ہم نے خود ان کے ساتھ بہت ظلم کیا۔ فروا ہم نے کیوں کیا ایسا ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے گردن جھکا دی تھی۔حرص گردنیں جھکا دیتا ہے۔فروا نے اپنی بھوری آنکھیں رگڑ کر صاف کیں پھر شمس کا ایک ہاتھ تھام لیا۔

"ہم مجبور تھے شمس۔بے حد مجبور۔ہمیں لگا تھا یہی صحیح ہے اور یہی صحیح تھا۔"اس کی زکام زدہ آواز کچھ جتا رہی تھی۔"ہمارا طریقہ کار غلط ہو سکتا ہے لیکن جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے نا؟"وہ اپنی گیلی آنکھیں شمس کی آنکھوں میں گاڑے کہہ رہی تھی۔شمس نے بس اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا وہ اپنے بھائی کے ساتھ زیادتی کے گلٹ میں تھا۔

"واپسی اب بھی ممکن ہے۔ضمیر کی قید سے نکل آنا اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔اگر تم میرے ساتھ رہو تو ہم اندھیروں میں بھیجے لوگوں کو واپس لا سکتے ہیں۔ہم زیادتیوں کے ازالے کر سکتے ہیں۔"وہ امید سے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہہ رہی تھی۔شمس بس اسے دیکھے گیا۔

"ہم گناہ گار بنے ،شیطان بنے لیکن اب ہم فرشتے بنیں گے۔ہم اپنے لوگوں کے لیے فرشتے بنیں گے شمس۔ہاں ہم یہ کر سکتے ہیں۔"

وہ جلدی جلدی کہہ رہی تھی۔اس کا بوڑھا چہرہ چمک رہا تھا۔شمس کے چہرے پہ بھی امید در آئی تھی۔وہ متفق تھا۔یکدم فروا بولتے بولتے رک گئی۔اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔

"کیا تم۔۔۔تم سب کچھ بھول سکتے ہو شمس ؟وہ سب جو بیس سال پہلے ہوا ؟کیا تم مجھ سے نفرت کرنا چھوڑ سکتے ہو ؟"وہ امید کا ڈوبتا تنکا ہاتھ میں لیے پوچھ رہی تھی۔شمس چند لمحہ اسے دیکھتا رہا پھر دھیرے دھیرے سر اثبات میں ہلا دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمھیں معاف کر چکا ہوں فروا۔تم اگر اس وقت بھی مجھ سے معافی مانگ لیتی تو میں معاف کر دیتا لیکن تم ضد پہ اڑی رہی۔"وہ بول رہا تھا اور فروا اسے سنتے ہوئے آنسو بہاتی رہی۔

"میں تم سے نفرت نہیں کر سکا۔اسی لیے کبھی تمھیں طلاق بھی نہیں دے سکا۔ایک زندگی تھی جو ہم نے خراب کی۔نفرت اور بد گمانی میں۔لیکن اب بس۔"وہ ایک عزم سے مسکرایا تھا۔"اب ہم فرشتے بنیں گے۔ہم دونوں اب نیک بنیں گے۔جن کو اندھیروں میں دھکیل دیا ہے۔اب انہیں واپس بھی ہم ہی لائیں گے۔"

"میں سب فکس کر لوں گی شمس۔میں سب ٹھیک کر دوں گی۔بس ایک بار مزید کوئی گناہ نہیں کوئی برائی نہیں۔"فروا نے اس کی ہاں میں ہاں ملا لی تھی۔

وہ دونوں مستقبل کے منصوبے بنا رہے تھے۔وہ ابلیس سے دوبارہ عزازیل بننے جا رہے تھے لیکن شاید وہ بھول چکے تھے۔عرش سے دھتکارے ہوئے لوگوں کی واپسی شاذو نادر ہی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر حیات کے بنگلے پہ پھیلی رات گہری ہوتی گئی۔وہ آدھی رات کے وقت گھر لوٹا تو تھکا ہوا سا لگتا تھا۔ گاڑی پورچ میں پارک کر کے وہ اندر بڑھ آیا۔اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا لیکن سیڑھیوں پہ ہالے کو بیٹھا دیکھ وہ رک گیا تھا۔کتنے دنوں سے اسے دیکھا نہیں تھا اور کتنی تکلیف ہوئی تھی۔آج اسے دیکھ لیا تھا لیکن تکلیف اب زیادہ ہو رہی تھی۔وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ جانا چاہتا تھا جب اس کی آواز پہ رکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے چائے بنائی ہے پینا چاہو گے ؟"وہ مڑا نہیں۔دل میں شدید طلب ہوئی تھی کہ ہاں کر دے لیکن۔۔۔

"مجھے ضرورت نہیں ہے۔"کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔البتہ اس کا رخ اب اپنے کمرے کی جانب نہیں تھا۔وہ کچن میں آگیا تھا۔

شاید اسے کافی کی طلب ہو رہی تھی۔کیونکہ باہر تک اس کے مگ میں چمچ چلانے کی آواز آرہی تھی۔ہالے خاموشی سے اٹھ کر اس کے پیچھے کچن میں گئی۔لیکن دروازے کے قریب خون کے دھبے دیکھ اس کا دل دھک سے رہ گیا۔وہ فوراً آگے بڑھ آئی۔عمر نے اس کا آنا نوٹ کیا تھا لیکن مڑا نہیں۔وہ ننگے پیر کھڑا تھا اور جہاں کھڑا تھا وہاں بھی فاصلے فاصلے سے اسی طرح کے دھبے تھے۔شاید اس کے پیر سے خون رس رہا تھا۔

"تمھارے پیر کو کیا ہوا ہے ؟"ہالے نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی جانب موڑا۔

"شیشہ لگ گیا تھا کچھ دن پہلے اور آج پھر لگ گیا۔زخم گہرا ہو گیا۔"وہ مناسب لہجے میں کہتا واپس اپنے مگ کی جانب متوجہ ہو گیا۔جبکہ اب ہالے نے اس کے سامنے سے مگ اٹھا لیا تھا۔خاموشی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور ڈائننگ ٹیبل کی جانب چلی آئی۔کرسی کھینچ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔عمر بس بے تاثر نظروں سے اسے دیکھے گیا۔چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہلنا مت یہاں سے ورنہ بہت برا پیش آؤں گی۔"وہ انگلی اٹھا کر تنبیہ کرتی کچن کیبنٹس کی طرف بڑھ گئی۔اگلے ہی لمحے وہ ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس لیے آتی دکھائی دی۔عمر نے لب بھینچ لیے۔وہ یہاں سے اٹھنا چاہتا تھا لیکن بے بسی سے بیٹھا رہا۔ہالے اس کے پیر کے قریب جیسے ہی نیچے بیٹھی۔عمر کھڑا ہو گیا۔

" .I can do it by myself"

ہالے اسی طرح بیٹھی رہی اور اسے دیکھتی رہی۔

"بیٹھ جائیں اے ایس پی صاحب۔میں اتنی بری بھی نہیں ہوں۔"چار و نا چار اسے بیٹھنا پڑا تھا۔ہالے نے اس کے پیر کو ہاتھ میں لیا۔عمر کو ایک دفع پھر بے چینی ہوئی۔

"پیروں میں بیٹھی اچھی نہیں لگ رہی۔میں کر لیتا ہوں۔رہنے دو۔"ہالے نے اس کی سنے بغیر اس کا پیر اپنے گھٹنے پہ رکھ لیا تھا۔اب وہ اس کی صفائی کر رہی تھی۔اسی پیر پہ جلنے کے مٹے مٹے نشان بھی تھے۔ وہ چند پل اسی طرح بیٹھا ہالے کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتا رہا۔

"تمھیں مزہ آتا ہے کیا ؟پہلے زخم دینا اور پھر آ کر مرہم رکھنا ؟"وہ نہ جانے کیوں کہہ بیٹھا۔ہالے کا ہاتھ ایک پل کو رکا تھا پھر وہ اسی طرح سفید پٹی اس کے پیر کے گرد لپیٹتی گئی۔

"تمھیں اچھا لگتا ہے کیا ؟کسی کی تکلیف پہ بے چین ہو جانا لیکن پھر بھی اسے تکلیف دینا۔"

"ہاہ۔۔۔اس کسی کے پاس دل نہیں ہے اور اگر ہے تو میرے لیے نہیں ہے۔"وہ تلخی سے بولا تھا۔ ہالے نے سر نہیں اٹھایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"دلوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں اے ایس پی صاحب ؟"ہالے نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے نظر اٹھا کر پوچھا تھا۔

"یہ دل ہی ہے جو ایک بائیس سالہ لڑکی کے قدم آدھی رات کے وقت کسی انجان آدمی کی آواز پہ روک دیتا ہے۔"

عمر سن رہ گیا۔اسے لگا اس نے غلط سنا ہے۔اس کی آنکھیں مارے حیرت کے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔وہ کچھ کہہ نہیں سکا۔ہالے فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔پھر سنک کی طرف بڑھ گئی۔ہاتھوں کو اچھے سے دھویا۔پھر چولہے کی جانب بڑھ گئی۔اس نے چائے کا پانی چڑھایا۔ عمر بس اس کی پشت کو دیکھے گیا تھا۔کون سا درد۔۔کہاں کی تکلیف وہ سب بھول گیا تھا۔چند منٹ بعد وہ واپس پلٹ آئی۔چائے کا بھرا ہوا مگ عمر کی جانب بڑھایا۔

"تمھیں کافی نہیں چائے کی ضرورت ہے۔"عمر نے بغیر کچھ کہے مگ تھام لیا تھا۔ہالے کچن سے باہر جانے لگی جب عمر کی آواز سنائی دی۔

"دل کیوں کسی کی آواز پہ آپ کے قدم جکڑ لیتا ہے ؟کیا محبت ؟"وہ پوچھ رہا تھا۔دل بے طرح دھڑک رہا تھا۔ہالے مسکرا کر اس کی جانب مڑی۔اس کی آنکھوں میں کچھ تھا۔

"ضروری تو نہیں محبت ہی آپ کے قدم جکڑ لے۔ترس اور ہمدردی بھی کوئی جذبہ ہوتا ہے۔"وہ بول کر مڑ گئی۔پیچھے عمر نے ڈھیر سارے جذبات اندر دبا لیے تھے۔موڈ بری طرح خراب ہوا تھا۔لیکن سامنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بھی ہالے تھی۔لفظوں سے خوش فہمیاں تھمانا اور پھر انہی لفظوں سے روح تک زخمی کرنا اسے خوب آتا تھا۔وہ لفظوں کے ساتھ اچھی تھی ہے نا ؟۔

اگلی صبح پیلی چمکدار دھوپ ساتھ لائی تھی۔عمر حیات کے بنگلے پہ بھی ایک ایسی ہی صبح نے اپنے پر پھیلا لیے تھے۔یہ اتوار کا دن تھا اور آج وہ فارغ تھا۔اسی لیے گھر کے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کر رہا تھا۔اس نے سیاہ ٹراوزر اور شرٹ پہن رکھی تھی۔بال ماتھے پہ بکھرائے وہ کام میں غرق نظر آتا تھا۔اسے تھوڑی دیر میں ہی شوروم کے لیے نکلنا تھا۔بس یہ چند میلز بھیج لے۔دفتعا کوئی لاؤنج کا دروازہ پار کرتا اندر آیا تھا۔وہ حسن تھا۔سیاہ پولو شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس اس نے بال سلیقے سے جما رکھے تھے۔وہ ہر روز ہی آتا تھا۔نفیسہ حیات کا فیورٹ جو تھا۔

"اجازت ہو تو میں اندر آجاؤں اے ایس پی صاحب ؟"وہ اندر آکر بولا تھا۔عمر نے سر نہیں اٹھایا۔

"تم اندر آچکے ہو حسن اور اب اگر ایک بھی غیر ضروری بات کی تو عین ممکن ہے کہ واپس نہ جا پاؤ ۔"حسن نے برا سا منہ بنایا تھا۔

"تم صرف میرے سامنے بنتے ہو یا پھر واقعی جیمز بانڈ ہو ؟"وہ دھپ سے اس کے ساتھ صوفے پہ آکر بیٹھا تھا۔

"اگر تم میری شکایت اپنی بہن کو نہ لگاؤ تو ابھی کے ابھی میں ثابت کر دیتا ہوں کون کتنے پانی میں ہے ۔"وہ اب بھی مصروف سے انداز میں بولا تھا۔حسن نے گہری سانس لی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم دونوں ٹھیک نہیں ہو سکتے ؟"اب کے وہ یاسیت سے بولا تھا۔"تم دونوں میرا آئیڈیل کپل تھے۔ پلیز ٹھیک ہو جاؤ۔"عمر کے ٹائپ کرتے ہاتھ تھم گئے تھے۔دل میں گہرے رنج کا تیر لگا تھا۔

"ہم ٹھیک ہیں حسن۔۔۔شاید ہمارا ٹھیک ہونا یہی ہے۔ایک سڑی ہوئی بیکار شادی سے اچھا ہے اکیلے رہا جائے۔"

"ایسے تو مت کہو۔تمہاری شادی ایسی تو نہیں ہے۔"حسن کو برا لگا تھا۔عمر مسکرایا۔

"چاہے تعلق شادی کا ہو دوستی کا یا پھر کوئی اور۔ضد ،انا ،یا پھر مقابلے بازی اسے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور کھوکھلا تعلق بہت جلدی سڑ جاتا ہے۔تم بتاؤ حسن کیا انسان کو ایسے تعلق میں رہ کے اپنی ذہنی صحت خراب اور دل تڑوانا چاہیے ؟یا پھر عزت سے الگ ہو جانا چاہیے ؟"اس نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کر حسن کو دیکھا تھا۔حسن نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس نے گردن جھکا دی تھی۔

"کل میرا اور ہارون کا برتھ ڈے ہے لیکن ہم تمہاری وجہ سے نہیں منا رہے۔"اس نے اسی طرح جھکے ہوئے سر کے ساتھ بتایا تھا۔عمر نے حیرت سے اس کو دیکھا۔

"اپنا برتھ ڈے کسی تیسرے انسان کی وجہ سے خراب نہیں کرنا چاہیے حسن۔ کل تمھیں اور ہارون کو میری طرف سے برتھڈے پارٹی ملے گی۔رات آٹھ بجے بیز بلاسم آجانا۔"وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔حسن نے حیرت سے اس کو دیکھا۔پھر ہاتھ سے اس کا ماتھا چھوا۔

"کہیں صبح صبح سر پہ کوئی بھاری پتھر تو نہیں گرا ؟یا پھر ہالے کی محبت سر چڑھ گئی ہے۔مطلب عمر حیات اپنے پیسے ہم پہ خرچ کریں گے۔"وہ متعجب سا کہہ رہا تھا۔عمر دل کھول کر ہنس رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم دونوں کے لیے اتنا کر ہی سکتا ہوں۔آخر کو ایک میرا یکطرفہ دوست ہے اور دوسرا سالہ کم عذاب زیادہ۔ویسے تمھیں کیا گفٹ چاہیے ؟"عمر کو اب یہ موضوع زیادہ پسند آگیا تھا۔

"نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔اگر تم نے حامی بھر لی تو میں بے ہوش ہو جاؤں گا۔ایک دن میں اتنے سارے معجزے نہیں دیکھ سکتا میں۔"وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔عمر بے اختیار ہنستا ہی چلا گیا۔کوئی اسے بتائے وہ ہنستے ہوئے کتنا اچھا لگتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلا دن۔۔۔رات ساڑھے آٹھ بجے۔

بینز بلاسم کے باہر کلوزڈ کا بورڈ لگا دیا گیا تھا۔اس وقت سارے بینچ ایک طرف کو کر کے رکھے ہوئے تھے اور بیچ میں کافی ساری خالی جگہ چھوڑی ہوئی تھی۔

ایک طرف لمبی میز پہ مختلف کھانے سجے ہوئے تھے جنہیں عمر حیات نے اپنے ہاتھوں سے بنانے کا شرف بخشا ہوا تھا۔لیل سکندر لمبی سیاہ میکسی پہنے بالوں کو کرل کیے ،اس وقت انہی کھانوں کے گرد گھوم رہی تھی۔آہ کسی طرح الفا ادھر ادھر ہو جائے اور وہ کچھ ٹیسٹ کر سکے۔

ہارون شاہد بھی تیار تیار سا تھا۔سفید شرٹ کے اوپر جینز جیکٹ اور اسٹائلش جینز پہنے وہ کافی اچھا لگ رہا تھا۔اس وقت وہ اپنے پپا کو کال کر کے باقی کے سارے پلانز کینسل کر رہا تھا۔ساتھ ساتھ عزت افزائی بھی کروا رہا تھا۔حسن نسبتاً ایک الگ کونے میں بیٹھا تھا۔اسے بابا یاد آ رہے تھے۔اماں کو اس نے ہالے کی وجہ سے نہیں بلایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر اب تک نہیں آیا تھا۔ہالے یہاں سے ذرا فاصلے پر نفیسہ حیات کے ساتھ بیٹھی تھی۔وہ اس سے کچھ پوچھ رہی تھیں۔ہالے مسکراتے ہوئے جواب دے رہی تھی۔اس نے سیاہ سفید دھاریوں والا اسٹائلش گاؤن پہن رکھا تھا۔جس کی کمر پہ سنہری بیلٹ لگا ہوا تھا۔بھورے بالوں کو کرل کر کے پشت پہ کھلا چھوڑ دیا تھا۔کانوں ،انگلیوں، کلائیوں اور گلے میں ہیرے پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔آج اس نے بھر بھر کے ہیرے پہنے تھے۔یہ بات کافی لوگوں نے نوٹ کی تھی۔

"ہیرے تمھارے لیے کیا ہیں ہالے ؟"نفیسہ کی بات پہ اس نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا۔

"ہیرے میرے لیے طاقت کا اظہار ہیں۔میری پہچان اور مجھے یاد رکھوانے والی چیز۔"اس نے گنوا دیا تھا ۔نفیسہ بغور اسے دیکھ رہی تھیں۔

"مطلب تم آج سب کو دکھانا چاہتی ہو کہ تم خوش ہو۔مطمئن ہو۔اکیلی ملکہ ہو اور سب سے بڑھ کر عمر کے بغیر بھی خوش ہو۔"ان کی آخری بات پہ ہالے بری طرح چونکی تھی۔

"ایسا تو کچھ نہیں ہے۔"وہ بدقت بول پائی۔

"تمھیں کیا لگتا ہے ان گزرے چند ماہ میں جو کچھ بھی تمھارے ساتھ ہوا وہ کیا تھا؟"نفیسہ نے سوال بدل لیا تھا۔

"آزمائش۔۔۔"ہالے فوراً سے بولی۔نفیسہ سنجیدہ تھیں۔

"ہمیں ہر آزمائش کے بعد انعام ملتا ہے ہالے سلطان۔ہر قربانی کا صلہ اور ہر درد کے بدلے راحت۔یہ اللہ کا قانون ہے۔جب روزے رکھو بھوک پیاس برداشت کرو تو آخر میں عید ملتی ہے۔قربانی کرو، اپنا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پیسہ اور اپنا محبوب جانور قربان کرو تو بدلے میں اچھی آخرت ملتی ہے۔آزمائشوں کے بعد انعام ملا کرتے ہیں ہالے۔اللہ نے تمھیں عمر دیا اور تم نا قدری کر رہی ہو ؟"ہالے سلطان جہاں تھی وہیں سن رہ گئی۔آس پاس کی ساری آوازیں سارے لوگ الفاظ سب معنی ہو گئے۔اس کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔

"نہ تم کرسڈ ہو نہ تم برتی ہوئی عورت اور نہ ہی بانجھ۔یہ سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔لوگوں کی باتوں کو دلوں سے لگانا چھوڑ دو ہالے سلطان۔لوگ تو دل چیرنے کے لیے چھری لے کر گھومتے ہیں جو اللہ دے دے اس پہ صابر رہو اور اس کی قدر کرو۔نا قدروں کے نصیب میں نہ رزق رہتا ہے نہ محبتیں۔"وہ بول کر خاموش ہو گئی تھیں۔شاید انہوں نے سامنے سے آتے ہوئے حسینہ سلطان اور مہر ماہ کو دیکھ لیا تھا۔وہ دونوں مسکراتے ہوئے ادھر ہی آ رہی تھیں۔ہالے نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر ان کو دیکھا۔پھر نفیسہ کو دیکھا۔وہ مسکرائیں تھیں۔

"جن کے ایک پیرنٹ نہ رہے ہوں انہیں دوسرے کی قدر کرنی چاہیے۔یہ پہلے کے جانے کا غم ختم نہیں کریں گے لیکن گلٹ ختم ہو سکتا ہے۔"وہ کہتے ہوئے اٹھ گئی تھیں۔ہالے ڈبڈبائی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی۔وہ لوگ اب ذرا فاصلے پر کھڑے تھے۔حسن اپنی ماں کے ساتھ چہک رہا تھا۔مہر ماہ اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیر رہی تھی۔ہالے اٹھی۔وہ اب چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ان کے قریب گئی ۔حسینہ نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔اس سے زیادہ کوئی تعلق تھا ہی نہیں۔ہالے چند لمحہ انہیں دیکھتی رہی اور پھر خود ہی آگے بڑھ حسینہ کے کندھے سے لگی۔وہ پہلے پہل تو متعجب ہوئیں پھر نرمی سے اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کا سر تھپکا۔ہالے کے دل میں سکون اترنے لگا۔مہر اس سے ملی تھی۔وہ بس خاموش کھڑی رہی تھی۔نا قدروں کی فہرست میں اپنا نام شامل کروانا اس کے لیے برا مشورہ تھا۔

کچھ وقت بعد وہ سب لمبی میز کے گرد جمع تھے۔عمر آ چکا تھا۔اس نے سیاہ ڈریس شرٹ کے ساتھ سیاہ ہی پینٹ پہن رکھی تھی۔کف موڑے ہوئے اور بالوں کو سلیقہ سے جمائے کافی اچھا لگ رہا تھا وہ۔اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی آئی تھی اٹھارہ انیس برس کی سانولے چہرے اور گھنگھریالے بالوں والی "نورے"۔وہ بہت ہنس مکھ سی تھی۔ہر ایک کے ساتھ فورا گھل مل گئی تھی۔سوائے ہالے کے۔عمر کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پپی تھا۔

"یہ تمھارے لیے ہے۔"حسن کو اسے تھماتے ہوئے گویا اس نے احسان عظیم کیا تھا۔

"اس کا نام برونو ہی رکھنا۔اس کی نسل تمھارے پچھلے کتے سے ملتی ہے۔"

"برونو تو ایک ہی تھا۔"حسن یاسیت سے بولا۔

"اس سے پوچھ لو۔یہ بھی اس کا کوئی چچا زاد یا ماموں زاد ہی لگتا ہو گا۔"عمر بیزاری سے کہتا میز کی جانب بڑھ آیا۔وہیں جہاں نورے بیٹھی تھی۔

اس وقت وہ عمر کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھی ہالے کو سخت زہر لگ رہی تھی۔ عمر بار بار مسکرا مسکرا کر اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔حسن ایک بار پھر کسی کی محبت میں مبتلا ہو چکا تھا۔

"بھئی کیک کہاں ہے ؟اب تک آیا کیوں نہیں ؟"اب کے ہارون بولا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم نے دو کیکس آرڈر کیے تھے لیکن صرف ایک ہی کیک آیا ہے۔حسن کا۔ہارون کا کیک اب تک نہیں آیا۔"ہالے نے جواب دیا تھا۔

"عمر بیٹے تم جا کر لے آؤ کیک۔"نفیسہ نے عمر کو مخاطب کیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ہالے نے نوٹ کیا تھا کہ وہ نفیسہ حیات کو نا نہیں کہتا ،نہ ضد کرتا ہے اور نہ کوئی ایک سے زائد بات۔ آہ مطلب عمر حیات اپنی اماں سے ڈرتا تھا۔

"ہالے بچے تم بھی ساتھ چلی جاؤ۔"حسینہ کی آواز پہ ہالے نے کوفت سے ان کو دیکھا تھا۔عمر ٹھہر گیا تھا ۔

"اماں وہ خود چلا جائے گا۔"حسینہ کو تو گویا ساری محفل میں ہول پڑ گئے تھے۔

"شرم کرو ہالے۔۔۔وہ آئیں گے ،وہ جائیں گے۔اس طرح بولا کرو۔شوہر ہے تمہارا۔" بظاہر تو انہوں نے سرگوشی کی تھی لیکن ہماری معصوم ماؤں کو کون بتائے کہ بیٹی کے بارے میں ان کی سرگوشیاں بھی پورا خاندان سنتا ہے۔

ہالے نے گردن اٹھا کر عمر کو دیکھا۔وہ اسی طرح بے تاثر کھڑا تھا لیکن اس کی آنکھیں" ہالے کو لگا تھا وہ ہنس رہی ہیں۔"آپ بیٹھ جائیں میں خود لے آتا ہوں۔"عمر کے تابعداری سے کہنے پہ ہالے باقاعدہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھی۔حسینہ نے ملامتی نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا جیسے کہہ رہی ہوں "وہ شوہر ہوکر آپ کہہ رہا ہے"۔ہالے کلس کر اپنی جگہ سے اٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر" **آپ** "چلیں۔میں ساتھ آتی ہوں۔"اس نے آپ پر زور دیا تھا۔وہ دونوں باہر نکل آئے تھے۔اور پیچھے محفل میں ایک بار خوش گپیاں شروع ہو چکی تھیں۔لیکن کچھ تھا مہر کو بری طرح کھٹکا تھا۔

عمر حیات کی گاڑی اپنی رفتار سے سڑک پہ رواں دواں تھی۔ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہو رہی تھی۔دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔بیکری پہنچ کر انہوں نے کیک پک کر لیا تھا۔اس وقت ان کا رخ واپس کیفے کی جانب تھا۔ہالے اسٹوریج باکس کو کھولے اس میں سے کچھ نکالنے والی تھی لیکن اس میں پڑے چند مڑے تڑے کاغذات دیکھ اس نے ان کو باہر نکالا۔

عمر نے کن اکھیوں سے اسے کاغذات نکالتے دیکھا تھا لیکن خاموش رہا۔ہالے نے کاغذات نکالے ان کو سیدھا کیا لیکن جونہی اس کی نظر بڑے بڑے جلی حروف پر پڑی۔اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

وہ ایک طلاق نامہ تھا۔

"عمر کا ہالے کے نام طلاق نامہ۔"چند پل کے لیے اسے اپنے اوپر ساری دنیا گھومتی محسوس ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ کپکپائے تھے۔آنکھوں کے کنارے گیلے ہو گئے۔وہ بس ساکت اور شل سی اس کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھتی رہی دل۔یکدم خالی ہو گیا تھا۔

"ابھی صرف طلاق نامہ بنوایا ہے۔کچھ دنوں تک میں سائن کر دوں گا۔پھر تم بھی سائن کر لینا۔"وہ عام سے انداز میں کہہ رہا تھا۔جیسے کوئی خبر سنا رہا ہو۔البتہ دل کو کوئی مٹھی میں لے کر دبا رہا تھا۔

"اسٹاپ دا کار۔۔۔"ہالے مشینی انداز میں بولی تھی۔عمر اس پر دھیان دیے بغیر گاڑی چلاتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسٹاپ دی کار۔۔۔۔"وہ اپنی پوری قوت سے دھاڑی تھی۔عمر نے مٹھی بھینچ لی اور گاڑی روک دی۔ اب وہ اپنی طرف سے نکل کر باہر آیا۔سنسان خالی سڑک۔یہ وہی سڑک تھی جہاں وہ پہلی بار ملے تھے ۔ہالے نے جارحانہ انداز میں اپنی جانب کا دروازہ کھولا اور باہر آئی تھی۔

"تم یہی چاہتی تھی نا ؟اب مل رہا ہے تو کیا تکلیف ہے ؟"وہ سخت کوفت زدہ تھا۔

"جہنم میں جاؤ تم۔ابھی کے ابھی دو ناطلاق۔ان پیپرز کا کیا جھنجھٹ۔جب تمھیں چھوڑنا ہی ہے تو ابھی چھوڑو۔"وہ بھی چیخی تھی۔عمر نے خود کو کمپوز رکھنے کی کوشش کی۔

"میں تمھیں مزید ہرٹ نہیں کرنا چاہتا ہالے۔تم میرے لیے اہم ہو۔اچھا یہی ہے کہ ہم بہتر طریقے سے الگ ہو جائیں۔ایک دوسرے کو نقصان دیئے بغیر۔"وہ تحمل سے کہہ رہا تھا۔

"تم میرے بغیر جی لو گے ؟"اس کی بات پہ عمر ٹھہر گیا تھا۔ایک پل کو دل بند ہوا تھا۔

"میں نے جینے کی خواہش چھوڑ دی ہے ہالے سلطان۔مجھے بس جج صاحب اور ہیون کے لیے زندہ رہنا ہے اور میں رہ لوں گا۔"ہالے چند پل اسے دیکھتی رہی۔دونوں کے بیچ لمبی خاموشی تھی۔آسمان پہ کھڑا چاند انہیں خاموشی سے تک رہا تھا۔بہتی ہوا ان کے دکھ میں نم تھی۔تاریک، ویران سڑک غم زدہ تھی ۔اسی پہر ہالے سلطان نے چاند کی دمکتی روشنی میں کھڑے شخص کو دیکھا۔

"جب میں تم سے پہلی بار ملی تھی۔۔۔تو تم مجھے بہت قریبی لگے تھے۔"

(اس کی آنکھوں کے آگے اس تاریک سیاہ رات کا منظر گھوم گیا تھا۔سڑک پہ پڑا کوئی نوجوان کراہ رہا تھا اور اسے پکار رہا تھا اس کی آواز صحرا کے پیاسوں کی تاثیر مٹاتی تھی۔ میں جینا چاہتا ہوں)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ بولی تو ہر شے ساکت ہو کر اسے سنے گئی۔

"جب میں نے تمھیں دوسری بار دیکھا تھا تو مجھے تمہاری تکلیف سے تکلیف ہوئی تھی۔تمہارا چہرہ شناسا لگا تھا مجھے۔تمہاری آنکھوں کے سحر سے خوف آیا تھا۔"

(وہ ہسپتال کے بیڈ پہ نیم دراز تھا۔اس کا چہرہ سنجیدہ اور سپاٹ تھا لیکن اس کی آنکھیں وہ عام آنکھیں نہیں تھیں۔وہ ساحر تھیں۔

اس کا زخمی چہرہ زخمی وجود ہالے کو دل میں کھب گیا تھا۔

"کیا آپ دوبارہ آئیں گی؟ ")

وہ نم آنکھوں اور لرزتے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی۔عمر کا دل جیسے رک رک کر چل رہاتھا۔وہ دم سادھے اسے سنے گیا۔ہالے کہہ رہی تھی۔

"جب میں نے تمھیں تیسری بار دیکھا تھا۔۔۔"وہ ایک پل کو رکی تھی۔"تب مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی عمر۔"

(وہ شاپنگ مال میں کھڑی تھی۔کسی نے اس کو عقب سے پکارا تھا۔وہ ٹھہری تھی۔سیاہ آنکھوں والا مرد کچھ کہہ رہا تھا۔وہ سن رہی تھی۔وہ کہہ رہا تھا۔

"کسی کو اگر آپ سے محبت ہے تو اسے آپ کے سفید اور سیاہ سے بھی محبت ہونی چاہیے۔اسے آپ کے پنک سے بھی محبت ہونی چاہیے۔۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ محبت ہوجانے کا لمحہ تھا)

عمر کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئی تھیں۔اس کا دل ٹھہر گیا تھا۔ہالے سلطان اس کے سامنے کھڑی تھی۔وہ عورت جس کے عشق میں اس نے چار سالوں کا بن باس کاٹا تھا۔وہ جس کے لیے کئی راتیں جاگ کر گزاریں تھیں۔جس کے لیے دل ٹوٹا ،شہر چھوڑا تھا۔وہ آج اس کے سامنے کھڑی تھی۔اس سے اظہار محبت کر رہی تھی۔آج اسے لگا تھا اس کی اماں صحیح کہتی ہیں اس کا بخت واقعی سکندر ی بخت ہے۔

"میں تمھارے ساتھ جینا چاہتی ہوں عمر۔"وہ ہلکی نم آواز میں کہہ رہی تھی۔

" ایک وقت تھا جب تم نے کہا تھا تم جینا چاہتے ہو اور میں رک گئی تھی۔کیا آج تم میرے لیے نہیں رکو گے ؟"عمر کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے سکے گا۔

"آئی لو یو عمر۔آئی ریئلی ریئلی لو یو۔میں تمھارے بغیر نہیں جینا چاہتی۔ تم میرے لیے ضروری ہو۔ سانس لینے جتنے ضروری۔تمھیں دیکھ کر دل سے ہیپی اینڈنگ اور ٹریجک اینڈنگز کا خیال نکل جاتا ہے۔ تمھارے ساتھ بس Together endings کا خیال آتا ہے۔

.You are the best man in the entire world.."

عمر اسے دیکھتا رہا۔گیلی ہوتی آنکھوں اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ۔پھر وہ اس کے کان کے قریب جھکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہ کرو میں رونے لگوں گا۔"وہ ہلکی آواز میں بولا تھا۔ہالے مزید تیزی سے رونے لگی تھی۔اس کا چہرہ گیلا ہو گیا تھا۔عمر مسکرا رہا تھا۔وہ دل کھول کر مسکرا رہا تھا۔

"پروپوز کرو مجھے بد تمیز انسان۔"وہ اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔عمر کو حیرت ہوئی تھی۔

"اس دن ریستوران میں کیا تو تھا اب دوبارہ کیا پروپوز کروں ؟"

"وہ پروپوزل جس میں مجھ سے زیادہ تمہاری تعریفیں تھیں ؟گھٹنوں کے بل بیٹھو اور مجھے پروپوز کرو۔" تحکم سے کہا گیا۔

"نیچے کنکر ہیں چبھ جائیں گے۔"وہ معصومیت سے کہہ رہا تھا۔

"عمرررررر۔۔۔"ہالے چیخ پڑی تھی۔وہ "اوکے اوکے کول "کہتا سڑک پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ ہالے کی آنکھوں میں آنسو تھے، چمک تھی۔چہرہ رویا رویا۔عمر مسکرا رہا تھا۔آسمان پر کھڑا چاند دلچسپی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔اس نے ہالے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"ہالے سلطان کیا تمھیں عمر حیات اپنے تمام تر فراڈ ،اپنی تمام تر وجاہت، پیسے کی محبت اور دو معصوم ڈمپلز کے ساتھ قبول ہے ؟"

ہالے بے ساختہ ہنس پڑی۔پھر نم آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔

"قبول ہے۔۔۔قبول ہے۔۔۔قبول ہے۔"اس نے سر ہلا ہلا کر اقرار کیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"عمر حیات کیا تمھیں ہالے سلطان اپنے تمام تر حسن ،اپنی تمام تر محبت اور اپنے ہارون اور حسن کے ساتھ قبول ہے؟"وہ آنکھوں میں شرارت لیے پوچھ رہی تھی۔عمر نے اس کی آخری بات پہ برا سا منہ بنایا تھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آخری کی بات نکال دو۔باقی تم ہر طرح سے قبول ہو۔۔۔قبول ہو اور قبول ہو۔"وہ سر کو خم دیتا کہہ رہا تھا۔ہالے محبت سے بس اسے تکے گئی۔

"میری انگوٹھی کہاں ہے ؟"یکدم اسے کچھ یاد آیا تھا۔

"ایسے ہنگامی پروپوزل پہ بندہ ملتا ہے صرف۔انگوٹھی نہیں۔"

"تم تو اس دن ریستوران میں بھی انگوٹھی نہیں لائے تھے۔"ہالے کو ایک اور صدمہ لگا تھا عمر مسکرایا تھا ۔

"ہاں تو میں جانتا تھا۔تم انکار ہی کرو گی۔خوامخواہ کا خرچہ ہوجاتا۔"ہالے نے اسے ملامتی نظروں سے دیکھا۔پھر یکدم عمر کی آنکھیں چمکی۔وہ اسی طرح واپس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔ہالے کا ہاتھ ہنوز تھام رکھا تھا۔اب اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے چابیوں کا چھوٹا سا گچھہ نکالا اور ان کے ساتھ لٹکی کی چین کی گول رنگ ہالے کی انگلی میں پہنا دی۔

وہ ایک بار پھر ہنس دی تھی۔عمر اسے کی چین پہناتے ہوئے اٹھا تھا۔اب وہ اس کے عین سامنے کھڑا تھا ۔چاند کی روشنی خالی ویران ،سڑک ہلکی ہلکی ہوا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ ہالے کے سامنے پھیلا دیا تھا۔ وہ اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے مسکرائی تھی۔اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے گول گول گھما رہا تھا۔اس کے بال، اس کی فراک سب ہوا کے دوش پہ اڑ رہے تھے۔زندگی مکمل تھی۔حسین تھی۔ہمیشہ کے لیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوح مرزا کے فلیٹ میں اس وقت گمبھیر خاموشی تھی۔ٹی وی لاؤنج میں رکھے صوفے پہ اس وقت نوح بیٹھا تھا۔سنہری آنکھوں میں تپش لیے وہ اپنے سامنے بیٹھے یاقوت مرزا کو دیکھ رہا تھا۔یاقوت مرجھایا ہوا سا لگتا تھا۔اس کے چہرے پر ڈھیر ساری اداسی تھی۔جسے وہ چاہ کر بھی نہیں چھپا سکتا تھا۔

"میں تم سے صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ تم نرمین سے بات کرو ایک بار۔"یاقوت نے کئی بار دہرآئی جانے والی بات ایک بار پھر دہرا دی تھی۔"میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا میں نہیں رہنا چاہتا پلیز اسے سمجھاؤ۔"وہ منت کر رہا تھا۔نوح کی آنکھوں میں استہزاء تھا۔

"میں کیوں اس سے کچھ بھی کہوں ؟کیا میں بھول گیا ہوں کہ تم نے اور تمھارے باپ نے میرے ساتھ کیا کیا ؟میرے خاندان کے ساتھ کیا کیا ؟"وہ تلخی سے کہہ رہا تھا۔یاقوت کی گردن جھک گئی تھی ۔"تم دونوں نے مل کر میرا خاندان تباہ کیا اور اب یہی بہتر ہے کہ تمہارا خاندان بھی تباہ ہو۔"

"میرے ساتھ تباہ ہونے والوں میں تمہاری بہن بھی ہوگی۔"یاقوت کی بات پہ وہ مسکرایا تھا۔

"میری بہن کے لیے میں ہر دور میں کافی ہوں۔تم اس کی فکر مت کرو۔اپنا سوچو۔اللہ سے تو مانگ لی معافی لیکن کہانی کے وکٹم سے کیسے مانگو گے ؟شرم نہیں آتی تمھیں وہ جس کے گنہگار ہو اسے چھوڑ کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم خدا کے پیچھے بھاگ رہے ہو۔"وہ تیز تیز بول رہا تھا اور یاقوت کا مارے شرم کے زمین میں گڑ جانے کو جی چاہ رہا تھا۔

"اللہ اپنے حقوق چھوڑ دیتا ہے ،بندوں کے نہیں۔جاؤ یاقوت مرزا پہلے اس کے بندوں کو راضی کرو پھر وہ خود ہی راضی ہو جائے گا۔"یاقوت چند پل اسی طرح گردن جھکائے بیٹھا رہا۔پھر سر اٹھایا۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔وہ یونہی نم نہیں ہوا کرتی تھیں۔

"کہانی کے وکٹم تو تم بھی ہو۔ہم نے تمہارا پیسہ کھایا۔تمہارا بینک بیلنس کھایا۔آج تک تمھارے ہوٹلز پہ راج کر رہے ہیں کیا تم معافی دے چکے ہو ؟ "

نوح کی آنکھوں میں کچھ ابھرا تھا کوئی بے بسی کوئی کرب سا۔

"میں نے ہار مان لی ہے یاقوت کیونکہ جس جنگ میں مرد کے گھر کی عورتوں کا ذکر آتا ہو مرد وہاں ہتھیار پھینک دیتا ہے۔یا پھر زبانیں کاٹ دیتا ہے۔میں زبانیں نہیں کاٹ سکا۔تم لوگ مجھ سے اونچے تھے۔میں نے ہتھیار ڈال دیے کیونکہ میں یہی کر سکتا تھا۔"یاقوت خاموشی سے اسے تکے گیا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔خدا سے پہلے اس کے بندوں کے حق دینے چاہیے۔میں کوشش کروں گا کہ تمھارے حق میں کوتاہی نہ ہو۔"وہ بول کر رکا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔پیچھے نوح مرزا نے تلخی سے سر جھٹکا تھا۔اسے اب نہیں تھا یقین ان باپ بیٹے کے وعدوں پر۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب اس گھٹن زدہ ماحول سے نکل کر ہم واپس اسی سڑک پہ جائیں گے جہاں ہالے سلطان عمر حیات کے ساتھ روڈ کے کنارے بیٹھی تھی۔بال سمیٹ کر آگے کو کیے ،چہرے پہ ڈھیر ساری چمک لیے وہ عمر کو کچھ بتا رہی تھی۔ان کے سامنے وہی دو منزلہ کیک رکھا تھا جو ہارون کے لیے لے کر جانا تھا لیکن بقول ہالے کہ "ان دونوں کی برتھڈے لوگوں کی وجہ سے خراب ہوئی ہے سو آج ان کی برتھڈے ہے"۔ کیک کی پہلی منزل کا آدھا حصہ کھایا جا چکا تھا ہالے کے ہاتھ کیک سے لتھڑے ہوئے تھے۔عمر گردن ڈھلکائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اچھا ایک بات بتاؤ۔اگر میں تمھیں اتنا ہی پسند تھا تو تم نے میرے پروپوزل کو ناکیوں کہا ؟"عمر اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ہالے کے کیک منہ تک لے کر جاتا ہاتھ رکا تھا۔اس کی آنکھوں میں کچھ اداس سا در آیا تھا۔

"میں سمجھ نہیں پائی تھی عمر۔"وہ بولی تو اس کی آواز بے حد ہلکی تھی۔"جب مجھے اندازہ ہوا کہ تم صحیح آدمی ہو تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔میری شادی طے ہو چکی تھی۔چھوڑو ناپرانی باتیں۔اب تو ہم ساتھ ہیں نا۔"ہالے نے ہاتھ جھلایا تھا۔عمر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ویسے تم نے اس رات مجھے اپنا شوہر کہا تھا مجھے یاد ہے۔"

"ہاہ۔۔تم تو بے ہوش نہیں تھے ؟"ہالے نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔

عمر نے نفی میں سر ہلایا۔"میں آپ کی بات سن کر بے ہوش ہوا تھا۔"

"خوشی سے ؟"وہ اشتیاق سے بولی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں صدمے سے بے ہوش ہوا تھا مادام۔"وہ کچھ جتا کر بولا تھا۔ہالے نے ڈھیر سارا غصہ اندر دبایا۔

"کیا تم کبھی کوئی اچھی بات منہ سے نہیں نکال سکتے ؟ کبھی میری تعریف کرو۔ کبھی مجھ سے پیاری پیاری باتیں کرو۔کیا یہ نہیں ہوتا تم سے ؟"وہ تاسف سے کہہ رہی تھی۔عمر نے کیک کا ایک بڑا ٹکڑا منہ میں رکھا۔اچھے سے کھایا پھر کہنا شروع کیا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے میرا دل نہیں چاہتا تمہاری تعریف کروں ؟چاہتا ہے۔بہت چاہتا ہے۔جب جب میں تمھیں دیکھتا ہوں تم مجھے بے حد خوبصورت لگتی ہو۔"ہالے مسکرائی تھی لیکن بس ایک ہی لمحے تک۔

"پھر جب میں خود کو دیکھتا ہوں نا میں سوچتا ہوں بھلا ایسا حسن تمھارے پاس کہاں اور پھر میں تعریف کا ارادہ چھوڑ دیتا ہوں۔خوامخواہ الفاظ برباد کیوں ہوں۔"وہ اپنی باتوں سے ایک بار پھر ہالے کو تپا گیا تھا ۔

"تمھیں پتہ ہے عمر تم مجھے کتنے زہر لگتے ہو ؟

"اتنا کہ تم ساری زندگی اس زہر کے ساتھ ہنسی خوشی گزار سکتی ہو۔"اس نے کہتے ساتھ جھک کر ہالے کے ہاتھ میں پکڑے کیک کا کونا کترا تھا۔

اس سے پہلے کہ ہالے کوئی جواب دیتی۔اسے ہلکی سی بہت ہلکی سی فون کے بجنے کی آواز سنائی دی۔

"تمھیں آواز آ رہی ہے کوئی ؟"اس نے عمر سے پوچھا تھا۔

"پچھلے آدھے گھنٹے سے ہم دونوں کے فون گاڑی میں پڑے بج رہے ہیں۔مجھے ساری آوازیں آ رہی ہیں ۔"وہ بے نیازی سے بولا۔ہالے ہول کر اٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ اللہ عمر تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔افففف ہم لیٹ ہو گئے۔"عمر بھی اٹھا تھا۔

"کیوں بتاتا ؟ابھی وہ سرمئی بلا اتنا بھی اہم نہیں ہوا میرے لیے کہ اس کی وجہ سے تمھارے ساتھ اتنے اچھے پل برباد کر دوں۔"وہ جل کر کہہ رہا تھا۔

وہ دونوں اب گاڑی کی طرف جا رہے تھے۔

"ویسے میں نے تمہارا پروپوزل قبول کر لیا ہے لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں گھر کے کپڑے دھوؤں گا ۔"عمر نے یاد دہانی کروائی تھی۔

"اور تم بھی یہ مت سمجھنا کہ میں اپنا سر نیم چینج کر لوں گی۔"

"اس کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ ضرورت پڑی تو میں اپنا نام عمرسلطان رکھ لوں گا۔"وہ شان بے نیازی سے کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا۔

ہالے اب اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔وہ پھر کوئی جلا دینے والا جواب دے رہا تھا۔گاڑی اپنی منزل کی جانب بڑھ رہی تھی۔لیکن اگر تم چاند کی ہلکی سی روشنی میں اس سڑک پہ نظر دوڑاو تو طلاق کے کاغذات مڑے تڑے سے نظر آئیں گے۔

ایک مضبوط تعلق میں کسی تیسرے کی اوقات یہی ہونی چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بینز بلاسم پر ہارون اور حسن کی سالگرہ کا کیک کاٹ لیا گیا تھا۔اب کھانے کا دور چل رہا تھا۔لمبی میز پر سارے لوگ اکھٹا ہو رکھے تھے۔سب کے چہرے خوش تھے۔دمک رہے تھے۔عمر ہالے کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا تھا۔حسینہ بیگم بار بار ہالے کو اشارہ کر رہی تھیں کہ شوہر کی پلیٹ میں کچھ ڈالے۔آہ یہ دیسی مائیں جن کو آج بھی لگتا ہے کہ مرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے۔

ہالے کے دائیں طرف مہر ماہ بیٹھی تھی جو بار بار اس کی انگلی میں پہنی کی چین کی رنگ دیکھ رہی تھی۔ اسے اچھی طرح یاد تھا یہاں سے جانے سے پہلے اس کے ہاتھ میں یہ نہیں تھی۔

"کیا عمر نے تمھیں پروپوز کیا ہے ؟"بالآخر وہ اس کے کان کے قریب ہو کر پوچھ بیٹھی۔عمر بظاہر تو لا پرواہ تھا لیکن اس کے کان اسی طرف لگے تھے۔مہر کی بات پر ہالے کا چہرہ ایک بار پھر روشن ہوا تھا۔

"میں نے عمر کو پروپوز کیا ہے بجو۔"وہ اسی طرح ہلکی آواز میں بولی تھی۔

"لیکن اصولاً تو اسے پروپوز کرنا چاہیے تھا ہے نا ؟"ہالے نے اپنا ہاتھ کھانے سے روکا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ کسی کو یہ بتانے میں کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں آپ کا لڑکا ہونا ضروری ہے۔ محبت ہے تو پھر جینڈرز کی کیسی تقسیم ؟"وہ سادگی سے کہہ کر دوبارہ کھانا کھانے لگی تھی۔ان دونوں کو یہاں چھوڑ کر میز کی دوسری طرف ہارون اور لیل کی جانب آؤ تو ان کے درمیان بھی اسی طرح ہلکی پھلکی گفتگو ہو رہی تھی۔

"ویسے میں نے سنا ہے کہ میں تمھارے پپا کو بہو کی صورت بہت پسند آگئی ہوں؟"وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں ہارون کے چہرے پہ ٹکائے پوچھ رہی تھی۔ہارون بری طرح بد مزہ ہوا تھا۔ لیل کہے گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سوچو ہارون کتنا مزہ آتا جب تمھارے پپا میرے پاس آتے اور کہتے۔"بیٹا اب میں اپنے پھول سے بچے کو تمھارے حوالے کر رہا ہوں۔اسے زندگی کی طرف لانا تمہارا کام ہے۔بیٹا میرے ہارون کے دل میں اپنی محبت ڈال دو۔آہ کتنا فلمی سین ہوتا۔"وہ مزے سے کہہ رہی تھی جبکہ ہارون کو نہ جانے کیوں شرمندگی ہوئے جا رہی تھی۔

"تم اپنا منہ بند نہیں رکھ سکتی۔سوچ لو۔گھر نہیں چھوڑ کر آؤں گا میں۔"اس نے دھمکی دی تھی جبکہ لیل اس کے چہرے کو دیکھ کر تو اور ہی خوش ہوئی تھی۔

"نہ کرو تم شرما رہے ہو۔آہ ہارون شاہد تم شرما رہے ہو۔بس اب تو فائنل ہو گیا۔بھیجو اپنے پپا کو۔میں تمہاری زندگی میں رنگ بھرنے کو تیار ہوں۔تمھارے لیے تو میں الفا کو بھولنے کے لیے بھی تیار ہوں۔"وہ کس خوش دلی سے آفر کر رہی تھی۔ہارون کی گردن مزید جھک گئی تھی۔

"تم مجھ سے فلرٹ کر رہی ہو۔باز آجاؤ۔"وہ بے حد ہلکی آواز میں بولا تھا۔لیل کا دل چاہا تھا قہقہے لگا کر ہنسے۔

"پھر کیا کرو گے ؟ٹویٹر پہ می ٹو کا ہیش ٹیگ لگاؤ گے؟"وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔اب کے ہارون کا ضبط جواب دے گیا تھا۔اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"میں تمھارے اس حسین چہرے کو پینٹ کروں گا اور وہ انتہائی غصے سے۔پھر میں اسی پینٹنگ کی تصویر لے کر اپنے انسٹاگرام پہ لگاؤں گا۔تمھیں ٹیگ کر کے۔اب بتاؤ میرا رشتہ قبول ہے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ریجیکٹڈ ہونہہ ہے ہی کیا تمھارے پاس سوائے پیسے کے۔"وہ ایک شان بے نیازی سے بولی تھی۔ہارون دوبارہ سے اپنا کھانا کھانے لگا تھا۔البتہ اس کی نظر بار بار ہالے کی انگلی کی طرف ضرور جاتی تھی۔وہ گاڑی میں رکھا آدھ کھایا کیک بھی دیکھ چکا تھا۔دل جیسے بند ہوا تھا۔لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں جو باتیں پوچھ کر خود کو بے وقار ظاہر نہیں کرتے لیکن ہوتے تو وہ لوگ ہی ہیں نا ؟دل تو ان کے بھی ہوتے ہیں۔

اسی میز پر ذرا ہارون اور لیل کی کرسیوں سے دو کرسیاں چھوڑ حسن سلطان بیٹھا تھا۔وہ آج سترہ سال کا ہو گیا تھا۔کچھ کچھ بڑا بڑا لگنے لگا تھا وہ۔اس کے ساتھ گھنگریالے بالوں والی نورے بیٹھی تھی۔حسن کو نہ جانے کیوں اس کے ساتھ بیٹھ کر ہی خوشی ہو رہی تھی۔

"آپ کچھ لیں نا؟"وہ نورے کو مخاطب کر رہا تھا۔وہ بھی معصومیت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"لینا تو میں چاہتی ہوں لیکن تم بتاؤ کیا وہ مان جائے گا ؟مجھے اس کا نمبر چاہیے۔"وہ حسن کے کان کے قریب جھکی۔حسن کو چھوٹا سا ہارٹ اٹیک آیا تھا۔

"کس کی بات کر رہی ہیں ؟"وہ بدقت بول پایا۔

نورے نے ہارون کی جانب کن اکھیوں سے اشارہ کیا۔

"یہ ہینڈسم پینٹر افف تمھیں نہیں پتہ یہ میرا کرش ہے۔بس ایک بار مجھے اس کا نمبر مل جائے۔"وہ ہارون کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔جبکہ حسن کا دل کرچی کرچی ہوا تھا۔

"کیا تم مجھے اس کا نمبر لا کر دے سکتے ہو ؟"اب کے وہ حسن کی جانب مڑی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اپنی دو گھنٹے کی محبت کو اپنے ہاتھوں سے کسی نامحرم کا نمبر لا کر نہیں دے سکتا۔معذرت لیکن اتنا بے غیرت نہیں ہوا ابھی۔"وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا تھا۔نورے تو ہیں ہیں کرتی رہ گئی۔جبکہ حسن ایک بار پھر اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔لو جی ایک بار پھر دل ٹوٹ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گہری ہو کر سلطان منزل پہ اتر آئی تھی۔مہر ماہ سلطان اپنے کمرے میں ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی تھی۔اپنا میک اپ صاف کرتی ہوئی۔دفتعاً اس کے کمرے کا دروازہ بجا۔مہر نے مصروف سے انداز میں اجازت دے ڈالی تھی۔نوارد فروا سلطان تھیں۔نائٹ سوٹ میں ملبوس بھورے بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے بغیر میک اپ کے وہ کچھ عجیب لگ رہی تھی۔وہ مہر ماہ کے قریب چلی آئی۔پھر اس کے عقب میں ٹھہر کر شیشے میں نظر آتا۔اس کا سراپا محبت سے تکنے لگی۔

"تم ماں بن کر بہت حسین لگو گی۔"وہ آہستگی سے بولی تھی مہر تفاخر سے مسکرائی تھی۔

"میں اس گھر کو وارث دینے والی ہوں۔مجھے حسین لگنے کا حق ہے ممی۔"وہ جتا گئی تھی۔فروا اب کے یاسیت سے اسے دیکھے گئیں۔وہ اپنے ہاتھوں سے کڑے اتار رہی تھی۔

"تم اس انتقام اس نفرت میں بہت آگے آگئی ہو مہر۔۔۔میں نے تمھیں بہت گہری پاتال میں پھینک دیا ہے نا؟"مہر نے ایک گہری سانس لی۔بولی کچھ بھی نہیں۔

"میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی مہر۔۔۔میں نے کبھی بھی تمھیں اپنے جیسا نہیں بنانا چاہا تھا۔"وہ رک رک کر کہہ رہی تھی۔موٹے موٹے آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر مہر کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔"میں چاہتی تھی تم ایک اچھی۔ایک نیک زندگی گزارو۔تم میری طرح شیطان مت بنو۔لیکن دیکھو تم بن گئیں۔"مہر نے لب بھینچ لیے۔فروا کہے گئیں "میں تمھارے ساتھ رہوں گی مہر۔سائے کی طرح ،فرشتوں کی طرح ،گناہوں کی طرح۔میں نے کہا تھا نا؟"مہر نے اثبات میں سر ہلادیا تھا۔

"اب فرشتہ بننے کا وقت آگیا ہے۔میں اب تمہارا دائیں کندھے والا فرشتہ ہوں۔جو تمہاری نیکیاں لکھے گا بلکہ میں اس سے بھی اعلی ہوں۔میں تم سے نیکیاں کرواؤں گی۔جب جب تم کوئی غلط کام کوئی گناہ کرو گی میں اسے نیکی میں بدل دوں گی۔کیونکہ میں تمہارا فرشتہ ہوں۔"مہر ماہ نے گردن موڑ کر ان کو دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے ؟مجھے شیطان بنانے والی آپ تھیں ؟مجھے برا آپ نے بنایا؟"فروا اسے دیکھتی رہیں۔مہر نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں شروع سے ہی ایسی تھی ممی۔بس تب میرے اوپر کچھ پردے تھے۔مجھے لگتا تھا میں نیک بن سکتی ہوں لیکن اب بس۔اب میں تھک گئی ہوں۔میرا اصل قبول کرنا میرے لیے کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا۔اور اب میں اسے قبول کر چکی ہوں۔میں خوش ہوں۔ٹھیک ہوں۔آپ میری فکر نہ کریں۔"وہ فروا کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بولی تھی۔فروا مسکرا بھی نہ سکی۔اس کی آنکھوں میں اب بھی وحشت تھی۔

"تم نے ہالے کا اپائنمنٹ لیا ہے۔تم اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی مہر۔لوٹ آؤ اندھیرے آگے بہت تاریک اور سیاہ ہیں۔اس سے آگے جاؤ گی تو کھو جاؤ گی۔میں تمھیں اس سے زیادہ آگے نہیں جانے دے سکتی۔ہالے کی شادی کو توڑنے کی ضد چھوڑ دو۔عمر حیات مر کر بھی اس پر گو اپ نہیں کرے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تم ہالے کو جینے کیوں نہیں دیتی ؟بہن جیسی ہے وہ تمہاری۔"وہ بے بسی اور منت سے کہہ رہی تھی۔مہر نے سر جھٹکا تھا۔

"اس شادی کو تڑوانے کی کوشش میں چھوڑ چکی ہوں۔آپ کو کیا لگتا ہے میں ہالے کی دشمن ہوں ؟"مہر تندہی سے پوچھ رہی تھی۔"نہیں ممی عورت عورت کی دشمن یہ کہانیاں اب نہیں بکتیں۔ہالے بس مہرہ ہے۔اصل دشمنی میری عمر سے ہے۔"

"عمر سے ؟"فروا نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

"ہاں عمر سے۔آپ کو نہیں لگتا میں شادی والی رات ہالے اور ہارون کی تصاویر پلان کر سکتی تھی۔میں ان دونوں کو اتنا بد نام کر سکتی تھی کہ سفیر تو کیا خود ہارون بھی ہالے سے شادی نہ کرتا لیکن میں نے نہیں کیا کیونکہ مجھے ہالے سے نہیں عمر سے مسئلہ ہے۔"

"عمر نے تمہارا کیا بگاڑا ہے ؟"فروا اب بھی بے یقین تھیں۔

"اس نے نہیں بگاڑا لیکن ہالے کی شادی سے کچھ دن پہلے میں جان گئی تھی کہ معراج بابا اسے سلطان منزل لا رہے ہیں۔وہ اسے ابا سے ملوا رہے تھے اور عمر کی سچائی سب کو بتا دینا چاہتے تھے۔کیا میں ایسا ہونے دے سکتی تھی ؟"اس نے مکروہ آنکھیں فروا کے چہرے پہ گاڑ دیں۔

"میرے لیے ساری دنیا سے زیادہ قیمتی چیز ابا ہیں۔ان پہ گو اپ نہیں کر سکتی میں نہ عمر کو نہ ہالے کو میں کسی کو یہ اجازت نہیں دوں گی کہ وہ ابا کو مجھ سے چھین لیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس کا مطلب۔۔۔اس کا مطلب سفیر بھی ایک مہرہ تھا۔تم جانتی تھیں کہ وہ گھر کا بڑا پوتا اور ابا کا لاڈلا ہے اس لیے۔۔۔۔اوہ میرے خدا۔"فروا بے یقینی سے پیچھے ہٹی تھی۔ مہر اب بھی پر سکون تھی

۔

"آپ بلکل صحیح سمجھیں۔سفیر بس ایک مہرہ تھا۔مجھے بس ابا چاہیے تھے۔صرف ابا اور ان کا پیار جو مجھے سفیر کے ذریعے ہی مل سکتا تھا۔اگر کسی کو لگتا ہے کہ مہر کو سفیر سے محبت ہے تو وہ اس دنیا کا سب سے بڑا گدھا ہو گا۔مہر ماہ غیاث الدین کو بس یوسف سلطان سے محبت ہے۔"وہ فخر اور محبت سے کہہ رہی تھی۔فروا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے گئیں۔وہ اندھیروں میں بہت آگے جا چکی تھی۔یہاں سے واپسی ممکن ہی نہیں تھی۔

"تم ہالے کے ساتھ کیا کرنے والی ہو ؟"وہ کسی خوف کے تحت پوچھ رہی تھی۔مہر نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا۔

"ہالے نہیں عمر کے ساتھ ممی۔وہ ایک گلٹ کی ماری لڑکی ہے اور عمر کی محبت میں بس اس کے گلٹس میں مایوسی اور ناامیدی ڈال دوں گی۔وہ خود عمر کو چھوڑ دے گی۔آخر کو باوقار عورت ہے میری ہالے ۔"وہ ایک پل کو رکی تھی۔"لیکن آپ فکر مت کریں۔میں اس کے ساتھ کچھ برا نہیں کروں گی۔وہ عمر سے واپس آجائے میں اس کی شادی ہارون سے کروا دوں گی۔ہالے سے بہت محبت کرتی ہوں میں۔"وہ آنکھوں میں چمک لیے کہہ رہی تھی۔فروا تمسخر سے مسکرائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اسے عمر سے دور کرو گی کیونکہ وہ ایک شاندار مرد ہے۔وہ اسے تمھارے خلاف اٹھنا سکھا رہا ہے لیکن ہارون۔وہ تو خود زیرو ہے تم اسے ہارون کے حوالے کروگی تاکہ وہ دونوں ایک گلٹی اور miserable زندگی گزاریں۔تم ہالے سے محبت کرتی ہو یا نہیں لیکن وہ تمہاری محبوب غلام ہے۔تم نہیں چاہتیں کہ اسے کوئی آزاد کرے ہے نا؟"فروا نے جیسے لمحوں میں سب کچھ ڈی کوڈ کر لیا تھا۔مہر کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا لیکن فروا کے تاثرات ذرا سے بدلے تھے۔ایک کرب تھا جس نے دل کو جکڑ لیا تھا۔

"کسی کی اولاد نہیں مارتے مہر۔"وہ یاسیت سے بولی تھی۔"چاہے اچھی ہو چاہے بری چاہے گوری ہو چاہے کالی۔حرام ہو یا پھر حلال۔کسی ماں سے اس کو اولاد نہیں چھینتے۔"اس کی آنکھوں کے آگے کئی برس پہلے کا منظر تھا۔وہ شمس کی منتیں کر رہی تھی۔وہ اپنی بیٹی کو مارنا نہیں چاہتی تھی۔لیکن اس کی سنی نہیں گئی۔مہر کوئی جواب دیتی کہ سفیر اندر داخل ہوا۔وہ دونوں اپنی اپنی جگہ چونکی تھیں۔سفیر بھی ہلکا سا چونکا تھا۔

"آپ یہاں ؟آج ہمارے کمرے کو شرف کیسے بخشا ؟"وہ مسکراتے ہوئے آگے آیا۔فروا کے قریب رک کر اس کا کندھا چوما۔وہ اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیر گئی تھی۔اسی پہر اسی لمحے وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اب اسے واقعی فرشتہ بننا تھا۔وہ مہر کو کسی کی اولاد چھیننے نہیں دے گی۔اب وقت تھا کہ شیطان سے فرشتہ بنا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک ماہ بعد

یہ ایک ماہ بغیر کسی بد مزگی کے گزر گیا تھا۔مہر ماہ اور سفیر ملک میں نہیں تھے۔ان دونوں نے اپنا ہنی مون پلان کیا تھا۔اور اب دو دن پہلے ہی واپس آئے تھے۔ہالے سلطان اور عمر حیات کی زندگی بھی نارمل ہونے لگی تھی۔کس طرح کی نارمل یہ سب آپ جانتے ہی ہوں گے۔

یہ رات کے آٹھ بجے کا وقت تھا۔عمر آفس سے گھر آ چکا تھا اور اس وقت ہالے کے ساتھ کچن میں تھا ۔وہ اس کے لیے آج اسپیشل ڈنر تیار کر رہی تھی۔عمر اس کے عقب میں بیٹھا تھا۔کرسی کھینچے ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑاتا ہوا۔چولہے پہ نان اسٹک کڑھائی چڑھی ہوئی تھی۔جس میں آج دیسی کھانا بن رہا تھا۔ہالے سلطان کی اسپیشل ملائی بوٹی۔

"بیگم صاحبہ اتنی ملائی نہیں ڈالتے۔تم کیا کر رہی ہو ؟"اس نے ملائی کا پیکٹ کڑھائی میں ڈالتی ہالے کو کوئی سویں بار ٹوکا تھا۔

"تمھیں پتہ ہے عمر مجھے اس سارے عرصے میں تم سے شدت والی محبت کب ہوئی تھی ؟"وہ ہنڈیا میں چمچ چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔عمر اشتیاق سے آگے کو ہو بیٹھا۔

"کب ؟"

"جب ڈاکٹر نے تمہاری زبان بند کروا دی تھی۔"ہالے نے سوچ کر ہی مزہ لیا تھا۔" آہ سکون کے دن تھے وہ بھی۔"اور یہاں عمر کا سارا مزہ خراب ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری زندگی کے سب سے برے دن تھے۔یہ سوچو جو انسان اپنی آواز سن کر جیتا مرتا ہو اس کی آواز ہی بند کر دو؟یہ کہاں کا انصاف ہوا ؟"ہالے نے گھوم کر اس کو دیکھا تھا۔ڈھیر سارا اشتعال اندر دبا رکھا تھا۔کیا کرے وہ اس آدمی کا۔

"کبھی مجال ہے جو تم نے میری تعریف کی ہو عمر۔"

"کرتا تو ہوں۔مجھے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔ہالے کے چہرے پہ چمک آئی تھی۔

"اچھا ایسا کیا ہے میری آنکھوں میں ؟"وہ اب کے اشتیاق سے بولی تھی۔

"زیادہ کچھ نہیں۔یہ بس میری آنکھوں جیسی ہیں۔سیم سیم۔"وہ بے نیازی سے کہتا ایک بار پھر ہالے کو تپا گیا تھا۔

"تم نا عمر۔۔۔تم۔۔۔تم مجھ سے ہرگز بات مت کیا کرو۔سخت زہر لگتے ہو مجھے۔"وہ غصے سے کہتی دوبارہ اپنی ہانڈی کی طرف متوجہ ہو چکی تھی۔کھلے بال اسے بے حد تنگ کیے ہوئے تھے۔اب کی بار ہانڈی میں چمچ چلاتے ہوئے اس کے انداز میں جارحیت تھی۔عمر خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ آیا اور اس کے عقب میں آ کر ٹھہرا۔ہالے نہیں مڑی۔وہ اسی طرح زور زور سے چمچ چلاتی رہی۔

"میں تمھیں کیا کیا بتاؤں ہالے ؟تم غصے میں بھی اچھی لگتی ہو۔تم پیار سے بات کرتے ہوئے بھی اچھی لگتی ہو۔"وہ نرمی اور آہستگی سے کہنا شروع ہوا تو ہالے یکدم ٹھہر گئی تھی۔

"تم مجھے ہر وقت ہر لمحہ اچھی ہی لگتی ہو۔سب سے زیادہ اچھی پتہ ہے کب لگتی ہو؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ اس کے بال سمیٹتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ہالے کچھ نہیں بولی۔

"جب تم پیسے بچانے کی بات کرتی ہو تب مجھے بے حد اچھی لگتی ہو۔"وہ اس کے بالوں کو جوڑے میں باندھتا ہوا بولا تھا۔ہالے نے کراہ کر آنکھیں بند کی تھیں۔یہ آدمی نہیں سدھر سکتا۔

"تم ساری کی ساری اچھی ہو بس اگر ذرا سی کفایت شعاری سیکھ لو۔۔۔"ہالے اب کے پلٹی تھی۔

"تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو ؟"

"ساری دنیا سے زیادہ۔تم میرے لیے سب سے قیمتی ہو۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"پیسے سے بھی زیادہ ؟"

"ہر گز نہیں۔پیسہ میرا پہلا اور آخری عشق ہے۔"وہ قطعی لہجے میں بولا تھا۔ہالے کا دل چاہا تھا اس کا سر پھاڑ دے۔عمر بھی اب حالات کی کشیدگی نوٹ کر چکا تھا۔سو فوراً پینترا بدل لیا۔

"اچھا چھوڑو ساری باتیں۔چلو تمھیں کسی اچھی جگہ کھانا کھلا کر آتا ہوں۔"ہالے نے چند پل اس کو مشکوک نظروں سے دیکھا۔پھر ہار مان لی۔

"اوکے میں چینج کر کے آتی ہوں۔"وہ کہتے ہوئے باہر جانے لگی جب عمر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں نے کہا تھا نا تم ہر وقت ہر حال میں مجھے بس اچھی ہی لگتی ہو۔"وہ بولتے ہوئے اسی طرح اس کا ہاتھ پکڑے باہر نکل گیا۔

ہالے اب اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔لیکن آواز واضح نہیں تھی۔آوازیں مدھم ہوتی چلی گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرزا ہاؤس میں اس وقت کافی رونق تھی۔فہیم مرزا نے اپنے چند دوست گھر بلا رکھے تھے۔جن میں کوئی وکیل تھا تو باقی ان کے بزنس پارٹنرز۔آج وہ یہاں اہم اعلان کرنے والے تھے۔مرزا ہاؤس کے لان میں چند ٹیبلز لگے تھے۔بیرے کھانا اور ڈرنکس سرو کرتے نظر آ رہے تھے۔

انہی ٹیبلز میں ایک پر شمس سلطان اور فروا بھی بیٹھے تھے۔چہرے پہ جھوٹی مسکراہٹیں سجائے فہیم کے اعلان کے منتظر۔دفعتاً فہیم اپنے میز کے گرد لگی کرسی کے برابر اٹھ کھڑا ہوا۔مسکراتے ہوئے حاضرین کو دیکھا۔اس کے ساتھ ہی یاقوت کھڑا تھا مرجھایا ہوا لاغر سا۔

"میں فہیم مرزا میں نے اپنی زندگی میں ہر طرح کے حالات دیکھے۔"وہ بولنے لگا تو سب ٹھہر کر اسے سننے لگے۔"میں نے بھوک دیکھی۔میں نے غربت دیکھی۔اس کے بعد اچھا وقت دیکھا۔عیاشیاں دیکھیں ۔مجھے اس دنیا میں سب ملا۔"وہ فخر سے کہہ رہا تھا۔

"عزت ،دولت ، محبت ،خوشی طاقت ساری دنیا کی ساری نعمتیں ملیں۔لیکن ایک چیز جو مجھے ان سب پہ بھاری ہے۔جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ،میرے دل کا چین ہے۔جسے میں ایک ہزار قتل بھی معاف کر سکتا ہوں۔وہ میرا بیٹا ہے۔"لوگوں کی آنکھوں میں رشک در آیا تھا۔سب گردنیں اٹھا اٹھا کر فہیم کے ساتھ کھڑے یاقوت کو دیکھنے لگے۔

"میرا بیٹا میری زندگی میں آنے والی سب سے بڑی خوشی ہے۔سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی محبت۔جب یاقوت پیدا ہوا تھا تب ڈاکٹر نے میری اہلیہ سے اور مجھ سے کہا تھا کہ اب ہم دوبارہ ماں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باپ نہیں بن سکتے۔"وہ ایک پل کو رکا تھا پھر اپنا بازو یاقوت کے کندھے پہ رکھا اور کہتا رہا۔"مجھے ایک پل کو لگا جیسے بہت براہوا ہے میرے ساتھ لیکن پھر اگلے ہی پل جب میں نے یاقوت کو دیکھا تب میں نے ڈاکٹر سے کہا تھا کہ اس بچے کے بعد مجھے کسی اور کی ضرورت بھی نہیں۔"وہ گردن اٹھا کر تفاخر سے کہہ رہا تھا۔اس کے انداز سے غرور کی بو آتی تھی۔

"وہ چھوٹا سا بچہ آج بہت بڑا ہوگیا ہے۔وہ میرے کندھے کو آنے لگا ہے اور آج میں نے اس کی سالگرہ کے موقعے پہ اسے اپنا سارا بینک بیلنس ،اپنی ساری جائیداد، اپنی زندگی کی ساری جمع پونجی اپنے بیٹے کے نام کر دی ہے۔"یکدم تالیاں پیٹی گئیں۔سراہا گیا۔مبارک باد دی گئی۔لوگ عش عش کر اٹھے تھے۔یاقوت کسی روبوٹ کی مانند کھڑا تھا فہیم اب بھی کہہ رہا تھا۔

"میرا بیٹا اب سے سارے معاملات دیکھے گا۔میرا بیٹا اب سے میری ایمپائر کا مالک ہوگا بلکہ میرا بیٹا ہی کچھ عرصہ بعد ہونے والی نیلامی میں اب ہیون پراجیکٹ خریدے گا۔کیونکہ اس کے دل میں رحم ہے۔ہم شمس سلطان کی مدد کریں گے کہ وہ بچوں کو اس برے ماحول سے نکال کر کسی اچھی جگہ لے جائے جہاں یہ ڈرگز اور برائی نہ ہو۔"

"میرا بیٹا کہتا ہے حسن اس پہ تمام ہوا۔میں آج کہتا ہوں دنیا کی ساری محبتیں میرے بیٹے پہ تمام ہوئیں ۔"وہ محبت سے ایک بار پھر بولا تھا۔یاقوت کا دم گھٹ رہا تھا۔وہ اتنا اچھا نہیں تھا جتنا اسے بتایا جا رہا تھا ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لوگوں میں ہلچل سی مچ گئی تھی۔اب انہیں یاقوت مرزا سے تعلقات بڑھانے تھے۔وہ اٹھ اٹھ کر اپنی جگہ سے آ رہے تھے۔مبارک باد کامیابی کی دعائیں۔یاقوت کچھ نہیں سن رہا تھا کچھ نہیں دیکھ رہا تھا۔ اسے بس ذرا فاصلے پہ بالکنی میں بیٹھی نرمین دکھ رہی تھی۔وہ اسی کی آواز سے زخمی ہو رہا تھا۔

ایک ماہ گزر گیا تھا لیکن وہ اپنی بات سے ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔اگر وہ لڑکی نہیں تو یہ کامیابیاں یہ مبارک باد یہ سب بے کار ہی تو تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریستوران کا اوپن ہال لائٹس کی وجہ سے جگمگ کر رہا تھا۔گول میزوں کے گرد دو دو اونچی کرسیاں لگائی گئی تھیں۔دور اسٹیج پہ کوئی گلوکار بیٹھا تھا۔جو مدھم سے سروں پہ موسیقی کی دھن بکھیر رہا تھا۔سارا ماحول اسی میوزک کی فسوں خیزی میں ڈوبا ہوا سا تھا۔ایسی ہی ایک گول میز کے گرد عمر حیات اور ہالے سلطان بھی بیٹھے تھے۔

وہ دونوں کھانا کھاتے ہوئے ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے۔کافی دیر سے عمر کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس ہو رہا تھا۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کی دائیں طرف والی میز پہ تین لڑکیاں بیٹھی تھیں۔جو اسی طرف دیکھ رہی تھیں۔ان کے ہاتھ میں موبائل بھی تھا شاید انہوں نے عمر کی تصویر لی تھی۔عمر کی نظروں کے ارتکاز میں ہالے نے بھی دیکھا تو لڑکیوں نے کھسیانی سی ہو کر رخ بدل لیا۔

"مجھ پہ نظر رکھا کریں۔زمانہ بہت خراب ہے۔"ہالے نے گھور کر اس کو دیکھا۔

"تم زمانے سے زیادہ خراب ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"سوچ لیں میں ہاتھوں سے نکل جاؤں گا۔"وہ مسکراتے ہوئے وارن کر رہا تھا۔

"تم ہاتھوں میں آئے کب تھے ؟اور ویسے بھی ان پر کٹی کبوتریوں سے جلنے کی ضرورت نہیں۔مجھے میں جانتی ہوں۔

.I am the woman you love with all your heart.."

وہ بے نیازی سے بولی تو عمر کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو۔مجھے یہ بتاؤ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کیا ہے ؟"عمر اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔ہالے نے چمچہ پلیٹ میں رکھا اور مسکرا کر آگے کو ہوئی۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کھانا ہے۔جب مجھے اچھا کھانا ملتا ہے نا میری روح تک تازہ ہو جاتی ہے۔"عمر جل کر رہ گیا تھا۔

"مجھے لگا تھا تم کہو گی عمر میرے سر تاج میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی آپ ہیں۔"ہالے نے اس کے انداز پہ مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"میرے سر تاج آپ کے ساتھ زندگی گزارنے کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ آپ کھانا اچھا بنا لیتے ہیں۔"وہ جتا کر بولی تھی۔"اچھا یہ بتاؤ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خوشی کیا ہے ؟"ہالے نے سوال بدلا تھا۔عمر چند لمحہ اسے دیکھتا رہا پھر ذرا آگے کو جھکا۔

"پیسہ "میرا واحد عشق اور میری واحد خوشی ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور تمہارا سب سے بڑا خوف ؟"وہ بغیر رکے پوچھ رہی تھی۔

"تمھیں کھو دینا۔میں تمھیں کھونے سے ڈرتا ہوں۔"وہ بغیر جھجکے بولا تھا۔

"اچھا تمہاری زندگی کا سب سے برا لمحہ کون سا ہے جس پہ آج بھی غصہ آتا ہو ؟"عمر کے تاثرات اب بدلے تھے۔وہ تھوڑا سا ہرٹ لگتا تھا۔

"میری زندگی کا سب سے برا لمحہ وہ ہے جب تم نے شاہ تاج کے گھر کے باہر ہارون کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا کہ عمر حیات نے تمھیں بند کر دیا ہے۔"

ہالے کا رنگ تاریک پڑا تھا۔عمر سرعت سے بات بدل گیا۔

"تمہاری زندگی کا سب سے بڑا خوف کیا ہے ہالے حیات ؟"ہالے اس کی بات پہ تھم سی گئی تھی۔گلے میں بہت کچھ اٹکا تھا۔بابا کی موت کی خبر، دادا کا مفلوج ہونا ،ہارون کا ایکسیڈنٹ۔سب اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی مانند آیا تھا۔

"ہسپتال۔۔۔میری زندگی کا سب سے بڑا خوف ہسپتال ہیں۔"وہ خواب سے کیفیت میں بولی تھی۔" مجھے سب سے برا لمحہ وہ لگتا ہے جب ہم ہسپتال کے بینچ پہ بیٹھ کر اندر سے آنے والی اطلاع کا انتظار کرتے ہیں۔سوری ایک بہترین لفظ ہے لیکن یہی لفظ اگر ڈاکٹر بول دے تو برچھی کی طرح چبھ جاتا ہے۔"وہ اداسی سے کہہ رہی تھی۔عمر اس کو سنتا رہا۔

"ہم ہسپتالوں سے نکل آتے ہیں عمر لیکن ہسپتال ہمارے اندر سے نہیں نکلتا۔وہ خوف ،وہ بے بسی ،وہ اپنے کسی قریبی کا اندر ہونا اور باہر بیٹھ کر انتظار کی سولی پہ لٹکنا۔یہ ہمارے اندر سے کبھی نہیں نکلتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہسپتال اور بیماریاں انسانوں کو خوف زدہ کر دیتی ہیں۔میرا سب سے بڑا خوف یہی ہے کہ ایک دن میں کسی ہسپتال کے بینچ پر بیٹھی ہوں گی اور اندر میرا کوئی قریبی ہو گا پھر ڈاکٹر آ کر کہہ دے گا آئی ایم سوری۔"عمر نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا۔ہالے خاموش ہو گئی۔کچھ پل اسی طرح آکورڈ سی خاموشی میں ڈوبے رہے۔پھر عمر نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک مخملی ڈبیا نکالی۔

اب کے ہالے کے چہرے پہ چمک در آئی۔عمر نے ڈبی کھولی تو اس میں سے جگمگ کرتی ہیرے کی انگوٹھی تھی۔

"اللہ اللہ عمر تمھیں یاد تھا کہ تم نے مجھے انگوٹھی نہیں دی ؟"وہ اپنا ہاتھ عمر کے ہاتھ میں دیتی ہوئی جوش سے کہہ رہی تھی۔عمر مسکراتا رہا۔

"ظاہر ہے بیگم۔یاد تو رہے گا ناجب آپ میری گاڑی کی چابی پہ قبضہ مافیا بن جائیں گی تو مجھ غریب کو یاد تو رہے گا۔"

ہالے نے اس کی بات پہ غور نہیں کیا۔وہ اپنا ہاتھ اونچا کر کے دیکھ رہی تھی۔ ہر طرح سے ہر زاویے سے۔

"اچھی لگ رہی ہے نا؟"اس نے اپنا ہاتھ عمر کے آگے کیا۔

"پندرہ لاکھ خرچ ہوئے ہیں۔اچھی تو لگے گی۔"وہ اسی طرح مسکراتا رہا۔ہالے نے تاسف سے اسے دیکھا ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اس بات کے بدلے یہ جواب چاہتی تھی "پہلے اتنی اچھی نہیں تھی لیکن تمھارے ہاتھ میں اچھی لگ رہی ہے۔"کیا عمر تم تو ذرا بھی رومانٹک نہیں ہو۔"

"جہاں میرے پیسے خرچ ہوتے ہوں وہاں رومانس نہیں ہارٹ اٹیک آتا ہے۔"وہ جتا کر بولا۔ابھی ہالے کچھ کہتی جب اس کی نظر سامنے سے آتی ایک خوش شکل عورت پہ پڑی تھی۔ وہ اپنی ساتھی عورت سے بات کرتی ہوئی اسی طرف آ رہی تھی۔

"ارے۔۔۔یہ تو میری ڈاکٹر ہیں۔"ہالے نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔عمر نے اس کی انگلی کے تعاقب میں دیکھا اور پھر وہ سانس نہیں لے سکا۔

ہر شے ساکت ہو گئی تھم گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یاقوت مرزا کے کمرے میں مدھم بتیاں جل رہی تھیں۔نرمین اپنے بیڈ کے قریب جائے نماز بچھائے بیٹھی تھی۔اسے تیز روشنیوں کی عادت نہیں رہی تھی۔وہ نماز بھی اسی طرح پڑھتی تھی۔ہلکی مدھم روشنی بس سجدہ کرنے کی جگہ پہ روشنی ہونی چاہیے۔باہر سے آتا شور غل تھم گیا تھا۔شاید لوگ اپنے گھروں کو جا چکے تھے۔

دفتعاً اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا۔یہ وہی تھا۔اس کا شوہر اور ماضی کا مجرم بھی۔ کیا ضروری ہے اگر مرد شوہر بن جائے تو اسے لازمی معاف بھی کر دو ؟یہ وہ بات تھی جو آج کل نرمین ہمیشہ سوچا کرتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے سلام پھیر کر ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے تھے۔یاقوت چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب چلا آیا۔پھر یونہی فرش پہ اس کے پاس بیٹھ گیا تھا۔وہ دعا مانگتی رہی اور یاقوت پلک جھپکے بغیر یاسیت سے اسے دیکھتا رہا۔وہ دعا مانگ چکی تو خالی خالی نظریں اٹھا کر یاقوت کو دیکھا۔

"تو یہ طے ہوا کہ تم مجھے معاف نہیں کرو گی ؟ "وہ بولا تو ڈھیر سارا رنج اس کی آواز میں شامل ہو گیا۔

"ہر معافی نامے کے کچھ اصول اور شرائط ہوتے ہیں۔تم شرطیں پوری کر دو اور معافی نامہ لے جاؤ۔"

"اور چاہے ان شرطوں کے بدلے میری جان چلی جائے ؟میرا دل مر جائے ؟"

"جو لوگ دوسروں کا دل مار چکے ہوں انہیں تیار رہنا چاہیے کہ جب اللہ کی لاٹھی برسے گی تو انھیں بھگتنا تو پڑے گا ہی۔"وہ کھوکھلے لہجے میں بولی تھی۔چند پل خاموشی رہی۔نرمین اسی طرح جائے نماز پہ بیٹھی رہی۔اور یاقوت اس ٹھنڈے فرش پر۔

"میں تم سے۔۔۔محبت کرنے لگا ہوں۔۔۔تمھیں چھوڑنا موت جیسا ہے۔۔۔میں اپنے ہاتھوں سے کیسے خود پہ موت کا فرمان جاری کروں ؟"اس کی آواز۔۔آج اس کی آواز میں وہی دلوں کو چیرتا ہوا دکھ تھا ۔

"محبت تو میں بھی کرتی ہوں بلکہ میں نے اس دن کا انتظار کئی سالوں سے کیا تھا کہ اس طرح کسی دن تم میرے سامنے بیٹھو اور کہو نرمین مجھے تم سے محبت ہے۔وہ دن آگیا ہے لیکن میرا دل مر گیا ہے۔ اب کچھ محسوس نہیں ہوتا یاقوت۔"اس کی آنکھیں گیلی ہو رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب تم سامنے بیٹھو تو پیار نہیں آتا۔تم چلے جاؤ تو میں تمہاری واپسی کا انتظار نہیں کرتی۔بس مختصر یہ کہ میں تمہاری عزت نہیں کرتی۔"وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"میں نے بہت کوشش کی میں اس رات کو بھول جاؤں۔تمہاری عزت کروں۔تم سے وفادار رہوں۔تم سے کرب نہ کھاؤں۔لیکن جانتے ہو کیا ؟"اس نے یاقوت کی زخمی سی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔

"دل مر گیا ہے یاقوت۔۔۔اور قاتل تم خود ہو۔میں تمھیں معاف کر سکتی ہوں لیکن تمھارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں کہ ساری زندگی تمھارے ساتھ رہ کر تم سے بیزار نہیں رہنا چاہتی۔میں بس تم سے الگ ہونا چاہتی ہوں۔"وہ بھاری ہوتے دل کے ساتھ کہہ رہی تھی۔یاقوت کے دل پہ ہر ہر لمحہ بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔

"میں چاہتی ہوں ہم الگ ہو جائیں تاکہ محبت کی sanity برقرار رہے۔تاکہ عزت جو محبت کی پہلی سیڑھی ہے کوئی لڑکی اس پہ سمجھوتہ نہ کر لے۔مجھے وہ ناول وہ فلمیں ہمیشہ ان کمفرٹیبل کرتی ہیں جن میں ریپسٹ اوریا پھر لڑکی کے اغوا کار کو آخر میں معاف کر کے اس کے ساتھ رہا جاتا ہے۔میں یہ نہیں کر سکتی۔"اس نے نم آنکھوں کے ساتھ زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔" یہ مجھ سے نہیں ہو گا ۔"یاقوت نے تھوک نگلا۔اداس آنکھیں زمین کے چہرے پہ جمائیں پھر آہستگی سے بولنے لگا۔

"ڈیڈ کہتے ہیں ہمارے معاشرے کی عورتوں کے لیے مرد بے ساکھی ہوتا ہے۔ایک چھوٹی تو لازمی دوسری چاہیے ہو گی۔عورت ہمیشہ اس مرد کے ساتھ رہتی ہے جو اس کے لیے مضبوط اور پائیدار بے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ساکھی بنے۔کیا میں کبھی تمھیں مضبوط اور پائیدار نہیں لگا ؟کیا تم میرے بعد کی بے ساکھیوں کے ساتھ رہ لو گی ؟"نرمین نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔تلخ مغرور مسکراہٹ۔

"تم صحیح کہتے ہو کچھ عورتوں کے لیے واقعی مرد بے ساکھی ہوتے ہیں۔ان کے بغیر گر جاتی ہیں گرا دی جاتی ہیں لیکن ان کو سوچنا چاہیے کہ گرنا برا نہیں ہوتا۔گر کر نہ اٹھ پانا برا ہوتا ہے۔وہ خود کو اٹھا نہیں پاتیں اور پھر بے ساکھی چن لیتی ہیں۔"وہ سانس لینے کو رکی۔یاقوت یک ٹک اسے دیکھے گیا۔

"پھر کچھ ہوتی ہیں میرے جیسی جن کو لنگڑا کر چلنا قبول ہوتا ہے۔لیکن بے ساکھی بنا مرد نہیں۔مجھے ٹوٹی ٹانگ منظور ہے لیکن کسی کا دیا ہوا سہارا نہیں۔میں گر کر مٹی میں خاک آلود ہو سکتی ہوں لیکن کسی کی ترس خیرات میں ملی چادر نہیں لوں گی۔"وہ اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ کہہ رہی تھی۔

"میرے جیسی لڑکیوں کے لیے مرد بے ساکھی نہیں "**بازو** "ہوتے ہیں تحفظ اور مان ہوتے ہیں۔ہم دو ہزار اکیس کی لڑکیاں ہیں ہمیں سہارا دو گے تو ہاتھ جھٹک دیں گے لیکن اگر اسی ہاتھ سے ہمارا ہاتھ تھام کر ساتھ چلو گے تو قبول کر لیے جاؤ گے۔تم ابھی تک بے ساکھی ہو یاقوت بازو بننے میں وقت لگے گا تمھیں۔"وہ بول کر اٹھ گئی تھی۔جائے نماز لپیٹ کر اب بیڈ کی سائیڈ دراز میں رکھ رہی تھی۔

یاقوت کو واقعی لگا تھا ابھی بازو بننے میں وقت لگے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریستوران کے اوپن ایریا میں عمر حیات شل سا ہالے کو دیکھ رہا تھا۔اسی وقت ڈاکٹر ذیشن ان کے قریب سے گزر کر آگے جانے لگی تھیں جب ہالے کی آواز پہ وہ رک گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ تمہاری ڈاکٹر کیسے ہو سکتی ہے ؟"عمر کی آواز میں کچھ تھا کہ ٹھٹکا جائے جبکہ ہالے اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔وہ فق ہوئے چہرے والی ڈاکٹر ذیبش سے کچھ کہہ رہی تھی۔شاید عمر کا تعارف۔شاید کوئی رسمی باتیں جبکہ ذیبش سن تھی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

"ہالے سلطان میں پوچھ رہا ہوں یہ تمہاری ڈاکٹر کیسے ہو سکتی ہے ؟"عمر ہلکی مگر سخت آواز میں پوچھ رہا تھا۔ہالے کو واضح طور پہ برا لگا تھا۔

"یہ میری سائیکائٹرسٹ ہیں عمر۔میں پچھلے ایک ماہ سے ان سے سیشنز لے رہی ہوں اور یہ ایک بہترین ڈاکٹر ہیں۔"وہ کچھ جتا کر بولی تھی۔ذیبش وہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن عمر نے برق رفتاری سے اٹھ کر اس کا راستہ روکا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایسی سختی تھی کہ الامان۔

"یہ تمہاری سائیکاٹرسٹ کیسے ہو سکتی ہے جبکہ یہ خود ایک گائناکالوجسٹ ہے۔"وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔ہالے کو لگا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔اس نے آس پاس نظر دوڑائی۔لوگ انہیں دیکھ رہے تھے۔ان کے قریب ہی جس میز پہ لڑکیاں بیٹھی تھیں ان میں سے بھی ایک بول اٹھی تھی۔

"آپ کے ہزبینڈ صحیح کہہ رہے ہیں ڈاکٹر ذیبش تو گائنی ہیں انہوں نے ہی تو میری ڈلیوری کروائی تھی۔"
ہالے نے آہستگی سے گردن موڑ کر ڈاکٹر ذیبش کو دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی وہاں سے بھاگ رہی تھی۔عمر نے اس عورت کو نہیں روکا اسے فی الحال اپنی عورت کا سچ چاہیے تھا۔وہ جو سن ہوئی اس کے سامنے کھڑی تھی۔وہ جس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔عمر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

خاموشی سے اسے لیے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔پیچھے ویٹر بل کے لیے چیخ رہا تھا۔جسے اسی میز والی لڑکی نے دھیرج رکھنے کو کہا تھا۔

"ان کی طرف سے میں پے کر دوں گی۔"وہ نرمی سے بولی تھی۔عمر اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا تھا ۔اس کے لمس میں سختی نہیں تھی تو نرمی بھی نہیں تھی۔وہ بس شدید غصے میں لگتا تھا۔ہالے نے اس کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

وہ لب بھینچے ہوئے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔وہ ہالے سے کچھ نہیں کہہ رہا تھا اور کہتا بھی تو شاید ہالے سن نہ پاتی۔وہ شل تھی۔شاکڈ تھی۔ہر چیز سلو موشن میں ہوتی نظر آ رہی تھی۔وہ ریستوران سے نکل آئے تھے۔وہ گاڑی میں بیٹھے تھے۔وہ گھر آ گئے تھے۔عمر اس کے موبائل پہ اس کی اور مہر ماہ کی چیٹ کھولے ہوئے تھا۔ہالے اس سے یہ بھی نہ کہہ سکی کہ یہ مینرز کے خلاف ہے لیکن وہ سیدھا مہر کی چیٹ کیوں کھول رہا تھا۔وہ اتنی سن تھی کہ یہ بھی نہ پوچھ سکی۔وہ اپنے مشترکہ کمرے میں آ گئے تھے ۔ہالے اسی طرح ساکت سی بیڈ پہ بیٹھی تھی۔عمر قدرے جھکا ہوا تھا۔اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھے اس سے کچھ پوچھ رہا تھا۔ہالے کو آواز نہیں آ رہی تھی۔اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

"ہالے میں پوچھ رہا ہوں کیا کیا کہا ہے اس ڈاکٹر نے تم سے۔۔۔کتنی دوائیاں دی ہیں۔۔۔۔اور تم کتنی کھا چکی ہو۔"آوازوں کا راستہ صاف ہوا تو اسے بس یہی سنائی دیا تھا۔ہالے سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔وہ بس خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہالے میں کچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو۔۔۔کہاں ہے دوائی کیا کھایا ہے تم نے ؟"وہ دوبارہ پوچھ رہا تھا۔ نہ سختی سے نہ نرمی سے۔بس خود پہ ضبط کیے ہوئے۔ہالے نے اب بھی جواب نہیں دیا۔اس نے بس بیڈ کی سائیڈ دراز کی جانب اشارہ کر دیا۔عمر ایک ہی جست میں دراز تک پہنچا تھا۔جھپٹ کر ساری دراز الٹ پلٹ ڈالی اور پھر اس کے ہاتھ میں ایک شیشی آئی تھی۔

اس کے سینے پہ کچھ درج تھا۔عمر نے اس ڈبی کی تصویر لی اور واٹس ایپ پہ کسی کو سینڈ کی ساتھ ہی اس نمبر پہ کال کرنے لگا۔کال بند کی تو میسج کرنے لگا۔وہ بس ہذیانی سا لگ رہا تھا۔ہالے اسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ اب بھی کچھ نہیں دیکھ رہی تھی۔نہ سن رہی تھی۔اسے اب بھی لگتا تھا عمر کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔کال کا سلسلہ مل گیا تو عمر نے فون سپیکر پہ ڈالا۔وہ کمرے میں دائیں بائیں چکر لگا رہا تھا۔

"ہاں انعم جو تصویر بھیجی ہے وہ دوائی کس چیز کی ہے؟"

آگے سے کچھ کہا گیا تھا۔کچھ سخت سست۔عمر نے کوفت سے سر جھٹکا تھا۔

"تم بتا رہی ہو یا نہیں ؟"آگے سے گہری سانس لی گئی تھی۔

"Birth controlling pills ہیں یہ۔اب سن لیا ؟"عمر کا موبائل کو تھاما ہوا ہاتھ ایک لمحے کو کانپا تھا۔ہالے کا پورا وجود کانپ گیا تھا۔وہ دونوں اپنی جگہ سن تھے۔فون کے اس پار کوئی کہے جا رہا تھا۔"یہ بہت ہائی ڈوز ہے عمر۔اس سے عورت کی اپنی صحت بھی خراب ہوتی ہے اور آگے بچوں کے معاملے میں بھی بہت زیادہ کامپلیکیشنز ہوتے ہیں۔ویسے کون لے رہا ہے ان کو ؟"عمر نے جواب نہیں دیا۔اس نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کال کاٹ دی۔دل کو جیسے کسی نے برچھی سے چیر دیا ہو۔روح تک بلبلا گئی تھی۔ہالے اب بھی اسے دیکھ رہی تھی۔شل۔ساکن۔

"تم نے اچھا نہیں کیا ہالے۔۔۔۔"اس نے شکوہ کیا تھا۔ہالے نے نم آنکھوں سے اس کو دیکھا تھا اور پھر اس کے حلق سے اٹک اٹک کر چند جملے نکلے تھے۔"تمھیں غلط لگ رہا ہے۔وہ۔۔وہ ایسا نہیں۔۔۔کر سکتی۔۔وہ میری بہن ہے۔میری ماں جیسی ہے۔"

عمر کی آنکھیں ویسی ہی رہیں۔سخت بے تاثر۔وہ دو قدم آگے آیا ہالے کی آنکھوں میں دیکھا۔

"وہ تمہاری بہن نہیں ہے۔"اس نے ایک ایک لفظ پہ زور دیا۔ہالے بےاختیار رو پڑی۔

"میں جانتی ہوں۔وہ میری پھپھو کی بیٹی ہے۔میں بس۔۔۔"

"وہ۔۔۔۔تمہاری۔۔پھپھو کی بیٹی بھی نہیں ہے۔"اب کے ہالے رونا بھول اسے دیکھے گئی۔

"تمہاری پھپھو کے یہاں ایک بیٹا ہوا تھا بیٹی نہیں۔"آسمان سے پتھروں کا تھال سا تھا جو ہالے کے اوپر گرا تھا۔شاک سا شاک تھا۔

"تمہیں جاننا تھا نا میں کون ہوں ؟جاؤ ہمارا نکاح نامہ اٹھا کر میرا نام دیکھو۔"وہ بول کر پیچھے ہٹا تھا۔ہالے اب بھی سن تھی۔

عمر اب اپنی دراز سے اپنی گن نکال رہا تھا۔ہالے اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ حسن کو کال ملا رہا تھا۔ہالے نہیں سن رہی تھی۔وہ باہر نکل گیا۔ہالے محسوس نہیں کر سکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسے آج پہلی بار لگا تھا کہ اب بس ہالے۔اب ریڈ فلیگز پہ آنکھیں کھولو۔ اب سرخ بتی کو نظر انداز نہ کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل کے باہر عمارت کی اوٹ میں عمر حیات کی گاڑی کھڑی تھی۔اس کے پیچھے ہی ایک اور گاڑی تھی جس کے اندر لیل اور ہارون بیٹھے تھے۔اسی اثنا میں انہوں نے سلطان منزل کا محل نما دروازہ کھلتے ہوئے دیکھا۔سلک کے سیاہ نائٹ گاؤن میں ملبوس مہر ماہ باہر آتی دکھائی دی۔روشنیوں کی وجہ سے اس نے اپنی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔چوکیدار اس سے کچھ پوچھ رہا تھا وہ جواب میں کچھ بتاتے ہوئے آگے بڑھ آئی تھی۔عمر کی گاڑی کے قریب آکر وہ رکی۔شیشے کو پار سے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیوں بلایا ہے مجھے اس وقت ؟"وہ گاڑی کے شیشے پر جھکی۔اس کی آواز میں غراہٹ تھی۔

"فورا سے پہلے گاڑی کے اندر آکر بیٹھو ورنہ ابھی کے ابھی تمھارے شوہر کو کال کر کے یہاں بلا لوں گا اور تم جانتی ہو نا وہ اپنی عورتوں پر یقین کرنے کے معاملے میں کتنا برا ہے ؟"عمر کا انداز مشینی تھا یوں جیسے اسے کبھی کسی جذبے نے چھوا ہی نہ ہو۔

"کیا بکواس ہے تم اتنا کیسے گر سکتے ہو ؟جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی ورنہ بہت برا ہو گا۔"عمر نے جیسے اس کی سنی ہی نہ ہو۔اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور سفیر کا نمبر ملانے لگا اور اب مہر کو اندازہ ہوا تھا کہ اس نے باہر آکر کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔ابھی کال جاتی کہ مہر نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

موبائل گرا دیا تھا۔اور خود دوسری طرف سے گھوم کر آئی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا تھا۔عمر کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا۔

"کیوں بلایا ہے مجھے ؟"وہ پھنکاری تھی۔

"تم نے میری بیوی کو جس ڈاکٹر کے پاس بھیجا وہ سائیکاٹرسٹ نہیں تھی۔" مہر کا رنگ فق ہوا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"میری بیوی اب تک ایک ماہ کی دوائی لے چکی ہے اور جانتی ہو میرا کتنا نقصان ہوا ہے ؟"اس کے لہجے میں سختی تھی نہ طنز۔لیکن کچھ تھا جو عجیب تھا۔خوف زدہ کرتا تھا۔

"میں نے تم سے کہا تھا مہر ماہ میں ایک پانی سے گلنے والا گوشت نہیں ہوں۔ تم نے بڑے بڑے مردار کھائے ہوں گے۔تم ہوگی کوئی گدھ لیکن میں تم سے بڑا گدھ ہوں۔نوچنے کے بدلے میں نوچوں گا ۔"مہر ماہ پیچھے کو ہوئی تھی۔اس لمحے اسے عمر سے خوف آیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے عمر نے اس کی کوشش ناکام کر دی تھی۔اس نے سختی سے مہر کا بازو دبوچ لیا تھا۔وہ سن رہ گئی۔آس پاس موت کا سناٹا پھیل گیا تھا۔

(اپنے کمرے میں بیٹھی ہالے سلطان پہ جیسے سوگ طاری تھا۔اسے عمر کی باتیں اب تک سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔وہ ہر دفع کہتا تھا کھوج لو اور وہ ہر دفع نہیں کھوج پاتی تھی۔آخر کیا تھا جو اس کا راز تھا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ سوچ گئی۔اس کا ذہن خالی تھا۔کوئی بات کوئی اشارہ کچھ بھی تو نہیں تھا جو اس کی طرف اشارہ کرتا اور یہ کیا بکواس کی تھی اس نے کہ مہر ماہ اس کی پھپھو کی بیٹی نہیں ہے اور اگر وہ نہیں ہے تو پھپھو کی وہ اولاد نرینہ کون ہے ؟

ایک لمحے کو بس ایک لمحے کو اس کے ذہن میں عمر کا نام آیا تھا اور پھر اگلے ہی پل اس نے جھٹک بھی دیا۔وہ خود کو اب تک تاویل دے رہی تھی کہ عمر واپس آئے گا اور کہہ دے کہ مہر ماہ سچی تھی عمر جھوٹا۔لیکن اسی لمحے اس کا موبائل بجنے لگا اس نے گردن گھما کر دیکھا موبائل بیڈ پہ پڑا تھا۔

"امیر آدمی کالنگ" کے الفاظ جگمگا رہے تھے۔یہ نام اس نے خود سیو کیا تھا۔

ہالے نے مرے مرے ہاتھوں سے فون اٹھایا۔عمر نے بس اسے لائن پہ رہنے کو کہا تھا۔اگلے ہی پل اسے مہر ماہ کی آواز سنائی دی تھی۔ہالے اپنی جگہ سن رہ گئی۔عمر اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہہ رہا تھا۔وہ جواباً کچھ کہہ رہی تھی۔پھر ہلکی سی بحث کے بعد وہ گاڑی میں آ بیٹھی تھی۔

عمر اس سے کچھ کہہ رہا تھا جواب میں وہ تڑخ کر بولی تھی۔

"ہاں بھیجا اس کو ڈاکٹر کے پاس۔اب کیا کر لو گے میرا بچہ مار دو گے آؤ مارو ؟"

ہالے سلطان کو اپنی زندگی میں آپ پہلی بار حسد بولتا ہوا سنائی دیا تھا۔وہ برف بن گئی مجسم برف۔)

گاڑی میں بیٹھے عمر حیات نے طنزیہ نظروں سے مہر کو دیکھا تھا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے تم میری اولاد کو کچھ کرو گی تو میں تمھیں بخش دوں گا ؟خون کا بدلہ خون، عزت کا بدلہ عزت اور جو تم نے کیا ہے اس کا بدلہ بھی تمھیں ملے گا مہر ڈارلنگ۔"وہ بڑے ہی آرام سے بول

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کر مہر کے حواس خطا کر گیا تھا۔ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی گھمائی تھی۔مہر اسے روک نہیں سکی وہ جانتی تھی اب بہت دیر ہو چکی ہے۔عمر اتنی تیز ڈرائیو کر رہا تھا کہ مہر کو اپنا سانس رکتا محسوس ہو رہا تھا۔صرف ایک بار۔۔صرف ایک بار اس نے گاڑی سے باہر نکلنے کی کوشش کی تھی جس کے بدلے میں عمر نے اپنا موبائل اس کی گود میں ڈال دیا تھا۔موبائل پہ ایک ویڈیو چل رہی تھی۔

مہر کی سلطان منزل سے نکلنے کی ویڈیو پھر باہر کھڑے ہو کر عمر سے بات کرنے کی ویڈیو۔وہ سن تھی۔ مارے بے بسی کے اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں لیکن وہ کچھ نہیں کر سکی۔ایک خالی فیکٹری نما جگہ پہ لا کر عمر نے گاڑی روک دی تھی۔وہ نیچے اتر آیا۔پھر باہر سے ہی مہر کی جانب کا دروازہ کھول اسے باہر نکالا تھا۔فیکٹری کے دروازے پر پہلے ہی دو لوگ کھڑے تھے چھوٹے بالوں والی لیل اور اس کے ساتھ کھڑا ہارون شاہد۔مہر ماہ کو لگا تھا آج اس کی موت طے ہے۔

"دوائی لاؤ ہارون۔"عمر نے پکارا تو ہارون چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ان کی جانب چلا آیا۔مہر ماہ پیچھے کو ہونے لگی۔

"نہیں۔۔"ہارون نے جو ڈبی عمر کی جانب اچھالی تھی رات کی تاریکی میں بھی وہ بتا سکتی تھی کہ یہ وہی ڈبی تھی جو اس نے کسی کو دی تھی۔بے اختیار اس کا ہاتھ اپنے معدے سے ذرا سا نیچے گیا تھا۔آنسو لڑھک لڑھک کر اس کے گالوں پہ پھسل رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(بیڈ پہ بیٹھی ہالے سلطان کا چہرہ خشک تھا۔جو وہ سن چکی تھی غیر متوقع اور غیر یقینی تھا۔اسے اپنی ساری دنیا گھومتی محسوس ہو رہی تھی۔دفعتاً اس نے اپنی آنکھیں پونچھ کر صاف کی تھیں۔کب تک وہ اسی طرح ایکسپلائٹ ہوگی ؟کب تک خود ترسی کے آنسو بہائے گی۔اب بسسس۔۔

وہ شیشے کی جانب آئی۔ڈریسنگ مرر پہ پڑی سرخ لپسٹک اٹھائی اور ہونٹوں پہ مل لی۔کچھ لپسٹک خراب ہوئی تھی کچھ ٹھوڑی پہ لگ گئی تھی لیکن وہ بے نیاز تھی۔

اب اس نے جھک کر دراز سے اپنے زیورات کے ڈبے نکالنے شروع کیے تھے اور پھر بلاخر اس کی آنکھوں کو ایک بھاری سیٹ پسند آگیا تھا۔اس نے ہار نکالا اور گردن تک لے گئی۔

زخمی سرخ آنکھیں، بکھرے بال ،رویا رویا چہرہ سرخ لپسٹک اور اٹھی ہوئی گردن میں دمکتا ہار۔آج کوئی ہالے کو روکے تو منہ کی کھائے۔اس کا رخ نفیسہ حیات کے کمرے کی جانب تھا۔

اگلے چند لمحات میں وہ ان کے کمرے میں تھی۔نفیسہ اپنے بیڈ سے ٹیک لگائے آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے کتاب ہاتھ میں لیے ہوئے تھیں۔

انہوں نے ہالے کی اس حالت کو دیکھا اور پھر سیدھی ہو بیٹھیں۔اب کے ان کی آنکھوں میں تفکر تھا۔البتہ وہ بولی کچھ نہیں۔انہوں نے ہالے کے بولنے کا انتظار کیا۔وہ چند لمحہ انہیں دیکھتی رہی پھر آہستگی سے بولی۔

"عمر۔۔کون ہے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"خود کیوں نہیں کھوج لگا لیتی سست لڑکی۔۔۔"وہ مسکرا کر بولیں تھیں۔ لیکن ایک میٹھا طنز بھی شامل تھا۔

"وہ آپ کا بیٹا نہیں ہے نا ؟"نفیسہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"تم کیا کہنا چاہ رہی ہو ؟"

"یہی کہ وہ آپ کا سگا بیٹا نہیں ہے۔آپ نے اسے پیدا نہیں کیا آپ شاید اسے کہیں سے اٹھا کر لائیں تھیں۔یا پھر شاید کوئی اسے آپ کو دے گیا تھا۔کیوں یہی ہے نا سچ ؟"ہالے کے لہجے میں بھی طنز ہی تھا ۔

"تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو ؟"ہالے دو قدم آگے آئی۔

"اس لیے کیونکہ آپ نے مجھے بتایا کہ جب اولاد نہیں ہوتی تو لوگ کیسے کیسے جملے کستے ہیں۔جب آپ ہر امید کھو دیتے ہیں تب کیا ہوتا ہے۔لیکن آپ نے کبھی مجھے یہ نہیں بتایا کہ ایک معجزہ ہوتا ہے اور اللہ آپ کو اولاد سے نواز دیتا ہے۔آپ نے یہ نہیں بتایا کیونکہ آپ کے یہاں یہ معجزہ ہوا ہی نہیں۔ آپ نے عمر کی پرورش کی ساری باتیں بتا دیں لیکن کبھی اس کی پیدائش کے وقت کی تکالیف کا ذکر نہیں کیا کیونکہ آپ نے اسے پیدا کیا ہی نہیں۔یہ سچ ہے نا آنٹی ؟"وہ آخر میں گیلی آواز کے ساتھ بولی تھی۔دور کہیں شدت سے اس کا دل چاہتا تھا یہ جھوٹ ہو لیکن نفیسہ نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

ہالے کی آنکھوں سے گرم گرم آنسو بہنے لگے۔)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

رات کے اندھیرے میں فیکٹری کے باہر کھڑے ان چار لوگوں کے درمیان واپس آؤ تو عمر نے دوائی کی ڈبی مہر کے ہاتھ میں دے رکھی تھی۔

"اسے کھاؤ مہر ماہ۔یہ اتنا ہی ڈوز ہے جتنا تم نے میری بیوی کو دیا تھا۔"

اس کے لہجے میں سختی تھی۔کہیں دور تک کوئی رعایت نہیں تھی۔

"عمر پلیز دیکھو ہم بات کر لیتے ہیں میں۔۔۔میں سمجھاتی ہوں۔آئی کین ایکسپلین۔"مہر ماہ روتے ہوئے آگے بڑھنے لگی تھی۔

"میں دس تک گنوں گا مہر ماہ۔"عمر نے سختی سے اسے جھڑکا تھا۔

" اگر ان دس منٹ کے اندر اندر تم نے یہ دوائی نہیں کھائی تو میں ابھی اور اسی وقت سفیر کو فون کروں گا اور اسے ہماری تصاویر بھیجوں گا جیسے تم نے بھیجی۔"مہر ماہ اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔عمر کہے گیا۔

"میں اسے ویڈیوز بھیجوں گا جیسے تم نے بھیجیں۔اس وقت میں گدھ ہوں۔میں نوچ بھی سکتا ہوں اور چیر بھی سکتا ہوں فیصلہ تمھارے پاس ہے۔"

ایک۔۔۔

"عمر پلیز میری بات سنو۔"

دو۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم جو کہو گے میں کروں گی۔"

تین۔۔۔۔

"میں معافی مانگتی ہوں مجھے معاف کر دو۔"

چار۔۔۔۔۔

"میں ہالے سے بھی معافی مانگ لوں گی۔"وہ اونچا اونچا رو رہی تھی۔

پانچ۔۔۔۔۔

"میرا بچہ مر جائے گا عمر۔"وہ بے بسی سے چیخ پڑی تھی۔عمر نے گویا کان لپیٹ لیے ہوں۔

چھ۔۔۔۔

"عمر پلیز ،عمر مجھ سے غلطی ہوگئی۔پلیز مجھے معاف کر دو۔میرا بچہ مر جائے گا۔۔"

سات۔۔۔۔۔

"میں اندھی ہوگئی تھی۔مجھے کچھ پتہ نہیں چل سکا آئی ایم سوری۔"اس کا گلا بیٹھنے لگا تھا۔

آٹھ۔۔۔۔

اب کے عمر نے بولتے ہوئے موبائل اپنے سامنے کیا تھا۔

نو۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ کال ملا رہا تھا۔مہر ماہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی تھی۔آنکھیں بری طرح برس رہی تھیں۔منت کرتے لب خاموش ہو گئے تھے۔

دس۔۔۔۔۔۔

اس نے ڈبی کھول لی تھی۔اس کی آنکھیں ساکت ہو گئی تھیں۔وہ بس ڈبی میں موجود سفید چورے نما پاؤڈر نکال کر ہتھیلی پہ رکھ گئی۔گولیوں کا چورا اور اس کے بچے کی موت۔۔۔۔۔

وہ کسی جنونی کی طرح سارا کا سارا سفید چورا کھاتے چلی گئی۔کسی برسوں کے بھوکے کی طرح۔آج اسے اندازہ ہوا تھا کانوں کے کچے مرد سے شادی کرنا کیا ہوتا ہے۔اگر یہاں اس کی جگہ ہالے سلطان ہوتی تو اسے کم از کم یہ خوف نہ ہوتا کہ اس کا مرد کسی کی باتوں میں آکر اسے چھوڑ دے گا۔

وہ نیچے زمین پہ بیٹھی کسی منحوس گدھ کی مانند لگ رہی تھی۔عمر اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھا تھا۔اسے تاسف سے دیکھتا ہوا۔تیش سے دیکھتا ہوا۔

کمرے میں موجود الماریوں سے ایک ایک چیز باہر نکالی گئی تھی۔فرش پہ کاغذات بکھرے پڑے تھے۔کپڑے جیولری اور نہ جانے کیا کیا۔اگر وہ آرگنائزڈ آدمی اپنے کمرے کی یہ حالت دیکھ لیتا یقینا بے ہوش ہو جاتا۔

ہالے سلطان الماری میں سر دیے بیٹھی تھی۔ایک ایک کاغذ باہر نکالتی اس کی آنکھیں خشک تھیں چہرہ خالی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دفتعاً اس کے ہاتھ مطلوبہ کاغذ لگے تھے۔وہ اس کا نکاح نامہ تھا۔ہالے نے جھپٹنے کے انداز میں سارے ورق کھولے اور اب اس کی نظریں عمر حیات کے نام پہ تھیں۔نام یہی تھا لیکن اس کے آگے کچھ درج تھا۔

"عمر حیات ولد وہاج علی خان"ہالے بے یقینی سے پیچھے ہٹی تھی۔

"آپ کا چہرہ میرے کسی عزیز سے ملتا ہے۔"اس کے کانوں میں کوئی آواز گونجی تھی۔

"مجھے آپ سے عقیدت ہے جیسے گھر کے کسی بڑے سے ہوتی ہو۔"وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کاغذات کو دیکھے گئی۔ساری دنیا رک گئی تھی۔سارے مناظر دھندلے ہو گئے تھے۔بس کچھ آنسو تھے جو ٹوٹ کر آنکھوں سے گرے تھے۔

یہ انسان اور آنسوؤں کا ساتھ ابدی کیوں ہے ؟

سلک کے سیاہ گاؤن میں ملبوس لڑکی کی حالت یوں تھی جیسے کوئی مردہ ہو۔ وہ شل سی زمین پہ بیٹھی تھی ۔آنکھیں ہر قسم کے جذبات سے عاری تھیں۔سرخ خالی مردہ آنکھیں۔

اس کی ٹھوڑی اورلبوں پہ وہی سفید پاؤڈر لگا تھا۔وہ اپنی ساری زندگی ہارے بیٹھی تھی۔عمر اب اس کے قریب سے اٹھا تھا۔

"میں وہاج خان نہیں ہوں جس کے بچے اس سے دور کر دو گے۔"وہ ہلکی آواز میں بولا تھا۔جتاتی ہوئی آواز۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں عمر حیات ہوں۔میرا خاندان، میری بیوی، میرے بچوں کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو نوچ کھاؤں گا ۔"وہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف مڑ گیا۔لیل اس کے ساتھ تھی۔عمر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے رکا تھا۔ذرا فاصلے پہ کھڑے ہارون کو دیکھا۔

"گھر چھوڑ آؤ اپنی بہن کو سرمئی بلے۔"وہ اونچا پکار کر بولا تھا۔ہارون نے اسے نہیں دیکھا۔وہ اب بھی مہر ماہ کو دیکھ رہا تھا۔وہ بچپن سے اسے دیکھتا آیا تھا۔آخر کب کب اس کی نظر اتنی ہٹی کہ مہر ماہ اتنی بڑی گدھ بن گئی ؟کچھ وقت بعد عمر حیات کی گاڑی کراچی کی سڑکوں پہ دوڑ رہی تھی۔

"تم نے بہت غلط کیا عمر۔"لیل بے چینی سے بولی تھی۔

"زیادہ اچھی بننے کی ضرورت نہیں ہے۔میں جانتا ہوں میں نے کیا کیا ہے " عمر نے اسے جھڑکا تھا۔"اور ویسے بھی کوئی دوائی نہیں تھی۔اس میں بس سادہ آٹا اور نمک تھا۔میں کسی کے بچے نہیں مار سکتا۔"وہ لا پرواہی سے بولا تھا۔لیل نے اس کو فخر سے دیکھا۔کندھوں سے بہت بڑا بوجھ سرکا تھا۔وہ چاہے جو مرضی کہہ لے لیکن وہ عمر حیات تھا۔انسانیت سے نہیں گر سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات اچھی خاصی بیت چکی تھی جب عمر حیات گھر واپس آیا تھا۔وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا۔دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا تو سامنے ہی بیڈ پہ اس کی بیوی بیٹھی تھی۔عمر نے ایک نظر اس کی پیٹھ کو دیکھا ۔پھر گہری سانس بھرتا آگے آیا۔کمرے کی بکھری حالت دیکھ اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ اس کے پیچھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہاں کیا کچھ ہوا ہو گا۔اس کی آواز سن ہالے نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔عمر بھی رک گیا۔ہالے کی آنکھیں خالی تھیں جیسے بہت کچھ پتہ چل گیا ہو یا پھر بہت کچھ تکلیف دے رہا ہو۔

عمر آگے بڑھ آیا۔چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ اس کے قریب چلا آیا اور اس کے قریب بیڈ پہ آ کر بیٹھا ۔ہالے اب بھی اسے دیکھ رہی تھی۔بے یقینی سے نئی نئی نظروں سے۔

"تم۔۔۔کون ہو۔عمر؟" اس کی آواز خالی تھی۔ہر جذبے سے خالی۔یہ سوال اس نے کئی مرتبہ پوچھا تھا لیکن تب یہ سوال تھا۔آج یہ سوال نہیں تھا بس وضاحت تھی۔جو طلب شدہ تھی۔عمر نے دھیرے سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔پھر اگلے چند لمحات میں وہ اسے سب بتا چکا تھا۔اس کا معراج سے ملنے سے لے کر آج تک کی ساری داستان بغیر رکے بغیر اٹکے۔وہ سب بتا گیا تھا۔ ہر لفظ کے ساتھ ہالے کا دل ڈوب کر ابھرتا تھا۔وہ ساکت ہوئی سب سن رہی تھی۔جس لڑکی کو آج تک اپنا خاندان، اپنا سب سے قریبی انسان سمجھا تھا وہ تو کوئی اور تھی۔

"تم نے مجھ سے اپنی حقیقت کیوں چھپائی؟"اسے کسی بات سی فرق نہیں پڑتا تھا۔

"میں نے نہیں چھپائی۔تم نے کبھی ڈھونڈنے کی کوشش ہی نہیں کی ہالے۔"

"سچ یہ نہیں ہے عمر۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کی آنکھیں اب کے مختلف تھیں۔کچھ انجان سی۔کچھ کچھ مختلف سی۔"سچ یہ ہے کہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔سچ یہ ہے کہ تم اس گھٹیا آدمی کے بیٹے ہو۔"

"میرے باپ کے بارے میں تمیز سے بات کرو۔"عمر درشتی سے ٹوکتے ہوئے اٹھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیوں تمیز سے بات کروں۔ہاں کیوں۔۔۔۔تم جھوٹ بولو۔تم دھوکہ دو۔سب جسٹیفائیڈ۔اگر میں اس گھٹیا آدمی، اس وائف بیٹر کے بارے میں کچھ کہوں تو تمھیں برا لگ رہا ہے۔" وہ بری طرح چلا رہی تھی۔عمر کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔کان کی لوئیں تک تپ گئی تھیں۔

"میں کہہ رہا ہوں تمیز سے بات کرو ہالے۔۔۔۔"عمر اب کے تحمل سے بولا تھا۔ بلکہ بولا کیا تھا۔دھیما دھیما غرایا تھا۔

"میں نفرت کرتی ہوں اس آدمی سے۔اس کے ذکر سے اور تم اسی وہاج کے بیٹے ہو۔"

"ہاں میں وہاج کا بیٹا ہوں۔جس طرح تم معراج کی بیٹی ہو۔"عمر چبا چبا کر بولا۔

"معراج سلطان کہو۔۔۔"وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔

"وہاج علی خان کہو۔۔۔"وہ اس سے زیادہ بلند آواز میں چلایا تھا۔اسی لمحے عین اسی لمحے ہالے نے اپنے ہاتھ اونچا کیا تھا لیکن ابھی وہ عمر کے چہرے کو چھو پاتا عمر اسے پکڑ چکا تھا۔

"تھپڑ رومینٹسائیز کروں گا ہالے سلطان۔"وہ جتاتے ہوئے بولا تھا۔ایک لمحے کو ہالے ٹھہر گئی۔عمر بھی ٹھہر گیا تھا۔وہ شرمندہ تھی۔ڈھیروں شرمندہ۔یہ کیا کر رہی تھی میں ؟وہ خوف زدہ آنکھوں سے عمر کو دیکھے گئی۔اس نے آرام سے ہالے کی کلائی چھوڑ دی تھی۔ہالے کو اندازہ تو اسی لمحے ہو گیا تھا کہ وہ غلط کر چکی ہے لیکن آہ اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔عمر بڑے بڑے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ہالے کا دل یکدم خالی ہوگیا۔وہ بے دھم سی ہو کر بیڈ پہ گر سی گئی۔

پشیمانی سی پشیمانی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل میں موجود اپنے کمرے میں بیٹھی مہر ماہ سلطان اس وقت ابتر حالت میں تھی۔مٹی مٹی ہوا نائٹ سوٹ بکھرے سرخ بے جان آنکھیں وہ بے حد ٹوٹی ہوئی لگ رہی تھی۔چہرے سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے شاید وہ ابھی منہ دھو کر آئی تھی لیکن ویرانی تھی کہ ختم نہیں ہوتی تھی۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا۔نک سک سے تیار مسکراتا ہوا سفیر سلطان اندر آیا۔اس کے ہاتھ میں سرخ پھولوں کا بکے تھا۔وہ شاید بے حد خوش تھا لیکن اس کا دماغ اگلے ہی پل بھک سے اڑا تھا۔مہر کو اس طرح فرش پہ بیٹھے دیکھ وہ دیوانہ وار اس کے قریب چلا آیا تھا۔

"کیا ہوا ہے مہر۔۔۔تم یہاں اس طرح کیوں بیٹھی ہو۔۔۔تمہاری طبیعت ٹھیک ہے تم ٹھیک ہو ؟"وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔اس کا دل جیسے اچھل کر حلق میں آیا تھا ۔مہر کچھ نہیں بولی۔وہ بس خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔سفیر کو مزید پریشانی ہونے لگی تھی۔

"مہر پلیز کچھ بولو۔۔۔کیا ہوا ہے کچھ کہو ؟کیا کسی نے کچھ کہا ہے ؟کیا ممی نے کچھ کہا ہے ؟کچھ بولو پلیز ۔"مہر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔تیزی سے روانی سے۔

"ہمارا بچہ سفیر۔ہمارا بچہ مر جائے گا۔"وہ ہچکیوں کے درمیان بہ مشکل بول سکی تھی۔سفیر سن ہو گیا ۔"مجھے لگتا ہے ہم اپنا بچہ کھو دیں گے۔مجھے معاف کر دینا سفیر۔اگر ایسا ہو جائے تو مجھے معاف کر دینا ۔"وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لے کر رو رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ایسا نہیں چاہتی سفیر۔میں ایسا بلکل نہیں چاہتی۔مجھے معاف کر دینا۔مجھے پلیز معاف کر دینا۔"وہ سفیر کے ہاتھوں پہ چہرہ گرائے بلند آواز میں گریہ کر رہی تھی۔سفیر نے گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔نرمی سے اپنا ہاتھ مہر کی گرفت سے چھڑوایا۔مہر بس روئے گئی۔ اسے بس رونا تھا۔سفیر الماری سے اس کی شال نکال کر لایا تھا اور اب فرش پہ بیٹھی مہر کے گرد وہ اس بھوری شال کو اوڑھ رہا تھا۔

"ہم ابھی کے ابھی ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں۔تم بس ڈپریسڈ ہو اور کچھ نہیں۔" وہ مہر کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کر رہا تھا۔وہ کھڑی ہو چکی تھی۔سفیر اب اسی طرح اس کا ہاتھ پکڑے اسے باہر لے کر جا رہا تھا۔مہر ماہ کے لیے یہ ہاتھ بے ساکھیوں جیسا تھا۔ہاں اس کے سہارے وہ چل سکتی تھی۔یہاں سے نکل کر اگر فروا سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہ اپنی بالکنی میں فون کان سے لگائے کھڑی نظر آئے گی۔

"ڈاکٹر ذیشن کام ہوگیا ؟"وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"کام ہوگیا ہے فروا۔۔ہاں میں نے ہالے کو بس وٹامن پلز ہی دی ہیں۔" سپیکر میں ذیشن کی آواز گونج رہی تھی۔"اور جب آپ کے کہنے پر میں اس ریستوران گئی تب وہی ہوا عمر نے مجھے پہچان لیا تھا۔اور اب تک تو وہ ساری حقیقت جان چکا ہو گا لیکن مجھے بس ایک بات سمجھ نہیں آ رہی آپ کو اس لڑکی سے نفرت ہے نا پھر آپ اسے کیوں پروٹیکٹ کر رہی ہیں ؟"وہ بے چینی سے بول رہی تھی۔

فروا کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔"میں اسے پروٹیکٹ کر رہی ہوں جس سے محبت کرتی ہوں۔اس کے اندھیرے بہت گہرے اور سیاہ ہو چکے ہیں۔اب اس کی واپسی ضروری ہے۔میں بس اس کے لیے شیطان سے فرشتہ بن رہی ہوں۔میرے لیے ساری دنیا سے اہم بس وہی ہے اور اسے میں اس طرح

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تاریکیوں کی نظر ہونے نہیں دوں گی۔ تمھیں تمہاری قیمت مل جائے گی۔" آخر میں اس نے نخوت سے کہہ کر کال کاٹ دی۔

آسمان پہ بھرے ہوئے ستاروں کو دیکھ اب وہ طمانیت سے مسکرا رہی تھی۔اندھیرے جلد چھٹنے والے تھے اور پھر بس روشنی ہوگی فرشتوں کے نور کی روشنی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تین دن بعد

یہ اتوار کا دن تھا۔نومبر کا لمبا چوڑا اور بورنگ سا دن۔ان تین دنوں میں کچھ غیر معمولی نہیں ہوا تھا سوائے اس کے کہ ہالے سلطان نے مہر ماہ کی کالز لینا چھوڑ دیا تھا۔سوائے اس کے کہ ڈاکٹر نے مہر کو اس کے بچے کے خیر و عافیت سے ہونے کی خبر سنائی تھی۔سوائے اس کے کہ عمر اور ہالے کے درمیان بول چال بند تھی۔

ہالے کو اب بھی کچھ وقت چاہیے تھا کہ وہ ان حقائق کو پراسیس کر سکے۔یہ عمر حیات کے بنگلے کے پورچ کا منظر تھا۔وہ ہاتھ میں گاڑی کی چابی لیے کہیں جانے کو تیار تھا۔اسی لمحے گھر کا دروازہ کھلا اور کوئی گاڑی اندر داخل ہوئی۔عمر آنکھیں سکیڑے اس گاڑی کو دیکھے گیا۔پھر اگلے ہی لمحے وہ چونکا تھا۔گاڑی سے نکلنے والی مہر ماہ تھی۔نک سک سے تیار، بھورے بالوں کو شانوں پہ پھیلائے، آنکھوں پہ سیاہ چشمہ لگائے وہ گردن تانے ہوئے تھی۔وہ گاڑی سے باہر نکلی تو عمر اس کے سامنے ہی کھڑا تھا۔مہر ماہ رک گئی

۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اپنی بہن سے ملنے آئی ہوں۔کچھ غلط فہمیاں ہیں جو ہمارے درمیان ہیں۔ ہمیں کلئیر کر لینی چاہیے ہے نا ؟"

"وہ تمہاری شکل پہ تھوکے گی مہر ماہ۔"عمر تلخی سے بولا تھا۔"اسے عمر حیات پہ اعتبار ہے۔وہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمھیں گھر سے نکال دے گی اور کہے گی "مجھے میرے شوہر پہ اعتبار ہے "کیا تم پھر بھی اس سے ملنا چاہتی ہو ؟"وہ کچھ جتا رہا تھا۔جیسے اس روز کے جھگڑے کے بعد بھی اتنے روز کی بول چال بند ہونے کے بعد بھی ان کے درمیان موجود "اعتبار "نہیں ٹوٹا ہو گا نہ میلا ہوا ہو گا۔

"Let's see."وہ ابرو اچکا کر کہتی اندر بڑھ گئی۔عمر اسے لاؤنج میں لے آیا تھا۔ہالے وہیں بیٹھی تھی ۔لیپ ٹاپ گود میں رکھے بالوں کا گول مول جوڑا باندھے وہ سکرین کو تکتی ڈسٹرب لگ رہی تھی۔دفعتاً اس نے چہرہ اٹھایا۔سامنے اس کے دو لوگ تھے۔وہ دونوں اسے بے حد عزیز تھے۔

"تم میری کالز نہیں پک کر رہیں ہالے۔۔۔"وہ چوکھٹ میں کھڑی شکوہ کر رہی تھی۔"تم میرے میسجز کا جواب نہیں دے رہیں۔کیا تم مجھ سے بد گمان ہو ؟"وہ یاسیت سے کہہ رہی تھی۔عمر بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔ہالے البتہ کچھ نہیں بولی۔

"میں تمہارا برا چاہوں گی کیا ؟سوچو ہالے کیا میں مہر ماہ سلطان تمہارا برا چاہ سکتی ہے ؟میں نے تمھیں ڈاکٹر ذیبش نوید کا نمبر بھیجا تھا۔تم ڈاکٹر ذیبش بنگش کے پاس چلی گئیں ہالے۔تم نمبرز یاد نہیں رکھ پاتیں بلکہ یہ سب کچھ اس نے کیا ہے ہالے۔یہ سب اس عمر نے کیا ہے۔"وہ اچانک سے پینترا بدل گئی تھی۔ عمر اب بھی کچھ نہیں بولا۔آج وہ نہیں بولے گا یہ طے تھا۔مہر ماہ آگے بڑھ آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ پہلے دن سے ہم دونوں کے تعلق سے جلتا تھا ہالے۔کئی دفع، کئی دفع فون کر کے مجھے کہہ چکا تھا کہ میں تم سے دور رہوں کیونکہ میں تمہارا بھلا چاہتی تھی۔کیونکہ میں اس کے مکروہ عزائم سے واقف تھی۔"عمر نے اس کو بیچ میں ٹوکا۔

"یہ میرے بارے میں کم ، تمھارے اپنے بارے میں زیادہ بات ہو رہی ہے۔"وہ سنجیدگی سے بولا تو مہر کو جیسے ایک اور موقع مل گیا۔"دیکھا تم نے ہالے۔تم نے دیکھا نا۔یہ میرے ساتھ یہی کرتا ہے۔یہ چاہتا ہی نہیں ہے کہ میں تمھارے ساتھ رہوں۔تمھیں گائیڈ کروں۔تمھیں اس سڑی ہوئی شادی میں پسنے نہ دوں۔"وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر تیز تیز بول رہی تھی۔ہالے خاموشی سے یک ٹک اسے سنے گئی۔عمر اب آگے بڑھ آیا تھا۔

"یہ ساری بکواس کرنے سے بہتر ہے کہ تم ہالے کو بتا دو کہ اس کے اغوا میں تم شامل رہی ہو۔"عمر تلخی سے بولا۔"تم آج تک ہر معاملے میں شامل رہی ہو اور یہ بھی بتاؤ کہ اس کے باپ کو قتل کرنے والی بھی تم تھی۔"اس کی آخری بات پہ بھی ہالے چونکی نہیں تھی۔وہ بس مہر کے چہرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھے گئی۔وہ دونوں اب آپس میں بھڑ پڑے تھے۔

"تم کبھی بھی ہالے کی خیر خواہ نہیں تھی۔تم لالچی اور حریص عورت ہو۔"وہ انگلی اٹھا کر کہہ رہا تھا۔

"میں اگر لالچی اور حریص ہوں تو تم خود کیا ہو۔گھٹیا انسان ہو تم۔اپنی بیوی کو طعنے دینے والے۔"

"وہ ایسا نہیں ہے۔"ہالے خواب کی سی کیفیت میں ہلکی آواز میں بولی تھی۔لیکن ان دونوں کی بلند آوازوں میں اس کی آواز دب کر رہ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ساری دنیا جانتی ہے مہر ماہ تم کیا ہو اور میں کیا۔کیا تم وہی نہیں ہو جس نے مجھے سفیر اور ہالے کی تصاویر بھیجی تھیں تاکہ میرا دل میری بیوی کی جانب سے خراب ہو سکے۔"

"تم خود کیا ہو عمر۔لالچی جھوٹے انسان۔جو اپنی بیوی کا پیسہ چھپا کر رکھ لیتا ہے۔جو اس کے اثاثے چھپا لیتا ہے۔"

"عمر ایسا نہیں ہے۔ایسا مت بولیں۔"اس کے لب آہستگی سے پھڑپھڑ آئے تھے۔لیکن اس کی آواز اب بھی ان دونوں تک نہ پہنچ سکی۔مہر ماہ اب بھی چلا رہی تھی۔

"تم اپنی بیوی کو بانجھ ہونے کے طعنے دیتے ہو۔تم ایک شکی مزاج آدمی ہو۔ڈوب مرنا چاہیے تمھیں۔گھٹیا انسان تم۔۔"

"میرے شوہر سے تمیز سے بات کرو۔"ہالے اپنی پوری قوت سے دھاڑی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔عمر اور مہر بھونچکا رہ گئے تھے۔وہ انگلی اٹھائے مہر کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔"میرا شوہر ایسا آدمی نہیں ہے میرا شوہر شکی مزاج نہیں ہے۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے رہی تھی۔مہر گنگ رہ گئی۔"مجھے میرے شوہر پہ اعتبار ہے۔مکمل اعتبار۔وہ مر جائے گا لیکن میرا برا نہیں چاہے گا۔لالچی اور حریص آپ ہیں۔میرے گھر سے نکل جائیں ابھی اور اسی وقت۔"وہ اب بھی غرا رہی تھی۔وہ عمر کو ڈفینڈ کر رہی تھی۔وہ مسکرایا تھا۔آج اتنے دنوں بعد وہ مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ شل تھی۔ہالے نے اس کا ہاتھ پکڑا۔"ایسے نہیں مانیں گی نا آپ۔ایسے تو بلکل نہیں سنیں گی ۔"وہ اسے کھینچتے ہوئے لے کر جا رہی تھی۔مہر کوئی مزاحمت نہ کر سکی۔گھر کے دروازے پر لا کر مہر کا بازو اس نے ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا۔

"آئندہ اگر میرے شوہر کے بارے میں بکواس کرنی ہو تو میرے گھر مت آنا۔"وہ انگلی اٹھا کر تنبیہ کر رہی تھی۔

"میں تمہاری بہن ہوں ہالے۔"وہ مارے شاک کے بس یہی کہہ سکی تھی۔

"آپ میری بہن نہیں ہیں۔آپ آستین کا سانپ ہیں اور آپ میری بہن ہو بھی کیسے سکتی ہیں۔ہماری تو نسل بھی نہیں ملتی۔"مہر انہی پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھے گئی۔اس کی آنکھیں اس کا جسم شاکڈ تھا۔

"میں نے ساری زندگی تمھارے لیے کیا کچھ نہیں کیا ہالے۔۔۔میں نے ہمیشہ تمہارا بھلا چاہا ہے۔میں نے تمھارے لیے قربانیاں دی ہیں۔میں نے تم سے محبت کی ہے۔عمر جھوٹا ہے۔تم سے ساری دنیا میں اگر کوئی سب سے زیادہ محبت کرتا ہے تو وہ میں ہوں۔"

ہالے دو قدم آگے آئی۔اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں۔"اس۔۔دن۔۔وہ۔۔دروازہ۔۔بند کرنے والی آپ تھیں۔میں نے آپ کے قدموں کی چاپ پہچان لی تھی۔"وہ اس کے قریب سرگوشی کر رہی تھی۔ہلکی بے حد ہلکی آواز میں یوں جیسے آج بھی یہ راز وہ ہوا کو بھی نہیں سنانا چاہتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ سن رہ گئی۔اس کے لب ہلکے سے وا تھے۔"قدموں کی چاپ تو سب کی ایک جیسی ہوتی ہے۔"وہ بولی ضرور تھی لیکن اسے اپنا ہی لہجہ اجنبی لگا تھا۔

"جس طرح انسانوں کے چہرے، رنگ، آواز مختلف ہوتی ہے۔اسی طرح ان کے قدموں کی چاپ بھی مختلف ہوتی ہے۔یہ آپ ہی نے کہا تھا۔آپ نے کہا تھا سفیر کی چاپ دل روک دینے والی ہے۔اماں کی چاپ با وقار ہے۔آج میں آپ کو بتاؤں آپ کے قدموں کی چاپ کیسی تھی ؟"

ہالے کی آواز زخمی تھی۔جیسے کئی سالوں سے خنجر سہہ سہہ کر تھک گئی ہو۔

"آپ کے قدموں کی چاپ جلد باز تھی۔چوروں جیسی تھی۔آپ جانتی ہیں میں نے آپ کو کیسے پہچان لیا تھا ؟"مہر ماہ کچھ نہیں بولی۔وہ اب تک شل تھی۔"کوئی بچہ اپنی ماں کو نہیں بھولتا۔ہر بچہ اپنی ماں کی خوشبو پہچان لیتا ہے۔میں نے بھی پہچان لی تھی۔لیکن میں سلطان تھی۔مجھے بھرم رکھنے آتے تھے۔سو رکھ لیے لیکن آج نہیں۔"وہ قطعی انداز میں بولی تھی۔

"آج بلکل نہیں مہر ماہ۔۔۔تب وکٹم میں تھی۔میں آج بھی آپ کی وکٹم ہوں لیکن میرا شوہر۔میں اس کے بارے میں کچھ سنوں گی تو مجھے اللہ کو جواب دینا ہو گا۔جب جب میں نے اپنے شوہر کی باتیں آپ سے کیں۔اس وقت کے لیے خدا مجھے معاف کرے۔عمر کہتا ہے تیسرا آدمی تعلق برباد کرتا ہے۔آج میں اپنے اور اس کے تعلق سے تیسرے شخص کو نکال رہی ہوں۔دوبارہ میرے سامنے نہ آنا۔"وہ کہہ کر مڑی تھی دل پہ بوجھ تھا جو شاید ساری زندگی رہنے والا تھا۔

لیکن اب بس نا۔وکٹم بہت بن لیے اب بسسسس۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اندر لاؤنج میں واپس آئی تو عمر اپنی سابقہ جگہ پہ بیٹھا تھا۔ایک بازو صوفے پہ پھیلائے ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے جیسے ابھی کچھ دیر قبل یہاں کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ہالے چند لمحہ ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔پھر اس کے قریب چلی آئی۔عمر نے اب بھی موبائل سے نظر نہیں ہٹائی۔ہالے اس سے ذرا فاصلے پہ بیٹھ گئی۔عین وہاں جہاں اس کا پھیلا ہوا بازو ختم ہوتا تھا۔وہ بس خاموشی سے اس کے قریب بیٹھی رہی، بیٹھی رہی۔کافی دیر بعد عمر نے نظر پھیر کر اس کو دیکھا تھا۔اس کی بھری بھری آنکھیں جیسے ابھی چھلک پڑیں گی۔

"رونا ہے ؟ " سنجیدگی سے پوچھا گیا۔ہالے نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلا دیا۔عمر نے اپنے پھیلے ہوئے بازو کی ہتھیلی کھول دی۔ہالے نے اپنا چہرہ اس کی ہتھیلی پہ ٹکایا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ زور زور سے رونے لگی تھی۔

تین دن کے جمع شدہ آنسو ایک قطار کی صورت باہر نکلے تھے۔عمر سیدھا ہو بیٹھا۔کم از کم وہ روتی ہوئی بیوی کو اس طرح نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ہالے اگلے کئی منٹ روتی رہی تھی۔عمر بس نرمی سے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا رہا اسے تھپکتا رہا۔جیسے وہ کوئی دو سال کی بچی ہو۔

"آئی ایم سوری عمر۔آئی ایم سو سوری۔اس دن میں نے جو کیا اس کے لیے آئی ایم سوری۔"وہ روتے ہوئے با مشکل بول سکی۔عمر نے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھیں سوری بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہالے۔غلطی میری تھی۔"وہ اسی طرح اس کے بالوں کو تھپکی دیتے ہوئے بولا۔ہالے کے آنسو تھم گئے۔وہ تعجب سے اسے دیکھے گئی۔

"غلطی میری تھی کہ میں نے ہم دونوں کے درمیان کوئی boundary نہیں بنائی۔مجھے تمہارا ہاتھ تب روکنا چاہیے تھا جب تم نے میرے اوپر چائے گرائی تھی۔اگر اس دن ہاتھ روکا ہوتا تو آج ہاتھ اٹھتا نہیں۔"ہالے کو ایک بار پھر ڈھیروں شرمندگی ہوئی تھی۔

"مجھے آج تک لگتا تھا کہ اس دن میں نے تمھیں اس لیے نہیں روکا کیونکہ تم صدمے میں تھیں لیکن نہیں وجہ یہ نہیں تھی۔"وہ بول رہا تھا اور ہالے اسی طرح چہرہ اس کی ہتھیلی پہ ٹکائے اسے سن رہی تھی

۔

"وجہ یہ تھی کہ اس دن میں گلٹی تھا۔مجھے لگتا تھا تکلیف میرا حق ہے۔تھپڑ، جلنا، مرنا میرا حق ہے۔میں یہی ڈیزرو کرتا ہوں۔لیکن میں غلط تھا۔کوئی بھی واقعہ ،کوئی حادثہ یا موت یا پھر غم کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ آپ سے آپ کے جسم پہ تشدد کروائے۔سو اگلی بار یہ ہاتھ اٹھنا بھی نہیں چاہیے ہالے۔ورنہ ہمارا تعلق بہت مشکل ہو جائے گا۔"

"میں کہہ رہی ہوں نا غلطی ہو گئی عمر۔"اب کے ہالے کو برا لگا تھا۔عمر نے سادگی سے اسے دیکھا۔"اگر یہی سب میں کرتا تو ؟"

"اب کیا تم مجھ پہ ہاتھ اٹھاؤ گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ برا مان کر بولی تھی۔چہرہ اس کی ہتھیلی سے نہیں اٹھایا البتہ عمر کا بالوں کو تھپکتا ہاتھ جو کہ رک گیا تھا اسے اپنے ہی ہاتھ سے پکڑ کے ایک بار پھر خود کو ہی تھپکی دینے لگی۔

"میرا صرف بات کرنا ہی اتنا برا لگ رہا ہے اور تم کر چکی ہو وہ بھی صحیح ؟"عمر اس کے چہرے کو دیکھا ہوا کہہ رہا تھا۔

" اصل میں پتہ ہے کیا ہالے ہمارے معاشرے میں عورت کا تھپڑ یا تو جسٹیفائڈ ہوجاتا ہے یا پھر romanticize مرد مارے تو جانور۔ہمارے ناول فلم اور ڈراموں میں بھی تو یہی دکھایا جاتا ہے۔ عورت کا مرد کو تھپڑ مارنے پر ہمیشہ لوگ نم آنکھوں سے مسکرا دیتے ہیں اور سین romanticize ہوجاتا ہے۔حالانکہ یہ بھی اتنا ہی غلط اتنا ہی جرم ہے جتنا ایک مرد کا عورت کو مارنا۔سو غلطی مانو اور اسے جسٹیفائڈ نہ کرو۔"آخر میں اس نے نرمی سے بات ختم کی تھی۔

"کیا اب تم مجھ سے ناراض نہیں ہو ؟"وہ چہرہ اٹھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"گو کہ تم نے مجھ سے ایک مہذب انسان کی طرح معافی نہیں مانگی لیکن یہاں بیٹھ کر میری محبت میں جو آنسو بہائے ہیں ان کی خاطر معاف کیا۔"ہالے نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"تمھارے لیے نہیں روئی میں۔میرے اپنے ایک ہزار مسائل ہیں۔"وہ گردن کڑا کر بولی تھی۔

"ہاں ہاں اور ان ایک ہزار مسائل کا حل تمھارے شوہر کا حسین ڈمپل والا مسکراتا چہرہ ہے ہے نا ؟ویسے میں سوچ رہا ہوں اتنے دن بغیر میری آواز سنے تم رہ کیسے لی؟"وہ سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں الحمداللہ بہت خوش اور سکون سے رہی ہوں۔تمھارے طعنوں اور ہمیشہ اپنے حسن کی تعریفوں سے دور۔"وہ کہتے ہوئے اٹھی تھی۔

"مان لو ہالے حیات تم نے عمر حیات کو بہت مس کیا ہے۔"عمر مسکراتے ہوئے بلند آواز میں بولا تھا۔ ہالے دھیان دیئے بغیر اٹھ کر جانے لگی۔اسی لمحے درمیان میں رکھی چھوٹی سی میز پہ رکھا ڈیکوریشن پیس نیچے گر کر چکنا چور ہوگیا۔ہالے نے بے اختیار اپنا ماتھا چھوا۔

"ماشاءاللہ توڑ دیا ؟دو اور توڑو۔میں تو چرس بیچ کر کماتا ہوں۔"وہ اس کے طنز پہ مڑی۔چہرہ سرخ ہوگیا۔

"اللہ اللہ کتنا بولتے ہو تم۔"

"اللہ اللہ سنتی تو تم ایک بھی نہیں۔"وہ اسی کے انداز میں بولا تو ہالے نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

"تم کیوں کرتے ہو میرے ساتھ ایسا ؟"وہ عاجز آگئی تھی۔عمر مسکراتے ہوئے آگے کو ہوا۔

"کچھ دن پہلے تم خود ہی شکایت کر رہی تھی کہ تمہاری کوئی نند نہیں ہے اور نہ ہی ساس کو فیملی پولیٹکس میں انٹرسٹ ہے تو اب میں ان دونوں کی کمی پوری کر رہا ہوں۔کیسی ہے میری پرفارمنس ؟"

"میں تھوڑی دیر اور رو لوں ؟"وہ معصومیت سے بولی۔

"رونا ہے تو کوئی اور جگہ دیکھو۔میرا حسین ہاتھ تمہارا تکیہ نہیں ہے۔"وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے بولا تھا۔

"عمرررررر۔۔۔"وہ پوری قوت سے چیخی تھی۔عمر "اچھا اچھا اب کچھ نہیں کہتا"والے انداز میں اٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اب وہ اس کے قریب کھڑا کچھ کہہ رہا تھا۔ہالے نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی تھی۔اس آدمی کے ساتھ گزارا مشکل تھا نا ممکن نہیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن وہ ایک بار پھر ڈاکٹر غزالہ روحی کے کلینک چلی آئی تھی۔آج کا سفر لمبا اور تھکا دینے والا تھا۔ وہ اس عورت کے پاس کئی بار آ چکی تھی لیکن جتنا لمبا سفر آج لگا تھا پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔وہ ایک بار پھر اس نیلے صوفے پہ بیٹھی تھی۔آج پھر بھورے بال چہرے کے اطراف میں گر رہے تھے۔آج پھر وہ مضطرب تھی۔غزالہ روحی اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

"کیا تم بلیم گیم کھیلنا چاہتی ہو ؟کیا تم دماغ کو قید سے آزاد کرنا چاہتی ہو ؟یہ ضروری ہے ہالے۔تمھیں یہ کرنا چاہیے۔جب تک اصل مجرم کو بلیم نہیں کرو گی تمہارا دماغ اسی طرح تھکا رہے گا۔"ہالے نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس کی وجہ میں خود ہوں۔"وہ شکست خوردہ تھی۔روحی نے ناگواری سے پہلو بدلا۔

" میں سیلف بلیمنگ کی بات نہیں کر رہی ہالے تم۔۔۔۔"

"میں سیلف بلیمینگ نہیں کر رہی۔اس نے اپنے لفظوں پہ زور دیا۔"میں ہالے سلطان میں اپنی کہانی کی ولن خود ہوں۔میں کبھی اپنے حق کے لیے نہیں بول سکی۔میں نے خود کو بے توقیر کیا۔میں نے ڈاکٹر ۔۔"وہ انگلی سے سینے پہ دستک دے رہی تھی۔"میں نے کسی انسان کو یہ حق دیا کہ وہ مجھے ذہنی مریض

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

بنا دے۔مجھے اپنا غلام بنا دے کیونکہ میں ایک لالچی لڑکی تھی۔مجھے میری ماں کی توجہ چاہیے تھی۔وہ ہلکی ڈسٹرب آواز میں کہہ رہی تھی۔"ہاں میں بھی needy اور desperate تھی۔اپنی ماں کی محبت کے لیے میں ایسی تھی۔اسی لیے میں نے سب برداشت کیا۔ہر بات جو وہ مہر ماہ مجھ سے کرتی تھی ۔ہر وہ ظلم جو اس نے میرے ساتھ کیا میں اس میں شامل تھی۔"اس کی آنکھیں بھر رہی تھی۔روحی یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

"میں وہ مظلوم تھی جو اپنے لیے جان بوجھ کر آواز نہیں اٹھاتی تھی کیونکہ میں لالچی تھی۔کیونکہ میں محبت کھو جانے سے ڈرتی تھی۔میں بزدل تھی۔میں کیا کرتی۔یہ میرے بس میں نہیں تھا۔اگر میری ماں مجھے میرے حصے کا پیار دے دیتی تو میں ایسی نہ بنتی۔"اس کی آنکھیں زار و قطار بہہ رہی تھیں۔

"ہر انسان اپنی کہانی میں کہیں نہ کہیں ولن ضرور ہوتا ہے۔اگر آپ نے ریڈ فلیگز اگنور کر کے کسی انسان کو اپنی زندگی میں آنے دیا اور اس نے آپ کو ہرٹ کیا تو ولن وہ نہیں آپ خود ہیں۔"

"میں بہت ہرٹ ہوں ڈاکٹر۔میں بہت زیادہ ہرٹ ہو گئی ہوں۔میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس میں مہر ماہ شامل تھی۔اس بات نے میرا دل توڑ دیا ہے۔میں ایک لمبا عرصہ کسی پہ یقین نہیں کر سکوں گی۔میں ایک لمبا عرصہ دوست نہیں بناؤں گی۔میں بہت بری طرح ٹوٹ گئی ہوں۔میں کیا کروں؟" وہ چہرہ ہاتھوں میں دیئے ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم ہرٹ ہو سمجھ آتا ہے لیکن تم شاکڈ نہیں ہو۔"روحی سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔"تم کیوں شاکڈ نہیں ہو ؟کیا تمھیں مہر پہ شک تھا یا پھر تم یہ بات تین دن پہلے نہیں جانی۔ تمھیں یہ بات پہلے سے پتہ تھی۔اوہ میرے خدا تمھیں یہ بات پتہ تھی نا ؟"اس نے جیسے پہیلی حل کر لی تھی۔

ہالے نے آہستگی سے چہرہ اٹھایا۔گیلی آنکھوں سے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا اور دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جادو اس کی منشاہ نہیں مجبوری تھی "میں جانتی تھی یہ کون لکھ سکتا ہے۔" اس نے جیسے اعتراف کیا ہو۔"میں جان گئی تھی جب عمر مجھ سے پوچھنے آیا تھا۔میں اسی دن جان گئی تھی لیکن بس چپ تھی۔" وہ یاسیت سے بول رہی تھی آواز میں رنج تھا۔

"میں چاہتی تھی یہ جھوٹ نکل آئے۔میں چاہتی تھی میرے اندازے غلط ہوں لیکن نہیں ہو سکے۔ہاں میں شاکڈ نہیں ہوں کیونکہ میرے شاک کا فیز گزر چکا ہے۔میں اب قبول کر چکی ہوں۔آپ کو پتہ ہے ڈاکٹر کوئی انسان اٹھ کر یونہی ہماری کہانی کا ولن نہیں بن جاتا۔ہم اسے یہ موقع دیتے ہیں۔"وہ روحی کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔"جس طرح ٹریفک سگنلز ہوتے ہیں اسی طرح ریلیشن شپ سگنلز بھی ہوتے ہیں۔ایک سرخ بتی کئی بار جلتی بجھتی ہے۔اس پہ رک جانا ہوتا ہے۔اپنی یا سامنے والے کی اصلاح کرنی ہوتی ہے لیکن میں نہیں رکی۔"اس نے جیسے خود کا مذاق اڑآیا ہو۔"میں نہیں رکی کیونکہ اگر رک جاتی تو میرے لیے مزید مشکلیں بن جاتیں۔میں ڈر گئی تھی۔میرے لالچ اور محبت کی بھوک نے مجھے سب سہنے پہ مجبور کیا۔مہر ماہ میری کہانی کی ولن نہیں ہے۔میں اپنی کہانی کی ولن ہوں۔جب میں اپنے لیے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نہیں بول سکی، اپنے لیے نہیں اٹھ سکی ،جب میں نے چاہتے ہوئے اس کا ظلم برداشت کیا تو میں مظلوم نہیں ہوں۔میں ظالم ہوں۔اپنی جان کے ساتھ۔"

"ظلم کیا میں نے۔"

اس نے اب سر صوفے کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔روحی آگے کو ہو بیٹھی۔

"دیکھو ہالے ہم چاہے ظالم تھے یا اپنے ساتھ اچھے نہیں رہے لیکن کسی بھی انسان کو حق نہیں تھا کہ وہ ہمارے جسم یا روح کو تکلیف دے۔چلو اگر اس نے دی بھی اور ہم نے سہہ لی تو اس کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔وہ عورت تمھارے بچوں تک آگئی ہے۔حد ختم ہو چکی ہے۔"

ہالے کی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی تھیں۔"اب تمھیں چاہیے کہ تم ظالم کا ہاتھ روکو۔اس کا ظلم روکو۔تمہاری مینٹل ہیلتھ خراب ہو رہی ہے۔اب تمھیں چاہیے کہ بس کر دو جاؤ ہالے سلطان۔ کنفرنٹ کرو۔پوچھو اس سے کہ کس نے حق دیا اسے کہ تمھارے ساتھ برا کرے۔اگر نہیں پوچھو گی تو ایک بار پھر اپنی جان کے ساتھ ظلم کرو گی۔"ہالے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔

"اس سے کیا ہو گا ؟کیا میرے ساتھ ہوا کچھ بھی ظلم بدل سکتا ہے ؟"

روحی مسکرائی۔"اس سے یہ ہو گا کہ تمھارے اندر سے پچھلے گلٹ نکل جائیں گے۔تمہارا دماغ پر سکون ہو گا۔تمہارا جسم اور دل تم سے خوش ہوں گے کہ تم ان دونوں کے لیے بولی ہو۔تمھیں نہیں لگتا کہ ہر ظلم کی ایک حد ہوتی ہے اور اگر وہ حد ختم ہو جائے تو اس کے خلاف بول آٹھنا چاہیے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے کچھ نہیں بولی۔اس نے بس سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی۔کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی ۔ہالے کچھ سوچ رہی تھی اور روحی اس کا دماغ پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تم اپنی ماں کو معاف کیوں نہیں کر دیتی ہالے ؟"اس کی بات پہ ہالے کو یوں لگا تھا جیسے کسی نے کھینچ کر تھپڑ دے مارا ہو۔وہ سن ہو گئی۔

"جب تم چھوٹی تھی تب تمھیں تمہاری ماں کا پیار نہیں ملا میں مانتی ہوں۔"وہ سنجیدگی سے بت بنی ہالے کو دیکھتے ہوئے بولتی رہی۔

"لیکن بچوں کے پاس ماں باپ کا پیار پانے کے ہزاروں طریقے ہوتے ہیں تم نے کوئی طریقہ کیوں نہیں اپنایا ؟جانتی ہو کیوں ؟کیونکہ تم egoist تھی۔تم نے بھرم رکھ لیا۔کھوکھلے بہادروں کی طرح ماتھے پہ لیبل سجا لیا کہ تمھیں ماں کی ضرورت نہیں ہے۔حالانکہ تمھیں تھی۔"روحی زور دے کر بولی تھی۔

ہالے نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر چپ کر گئی۔

"تم اپنی ماں کے آگے جھکنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ تم پہ شروع ہی سے بہت سارے بوجھ ڈال دیئے گئے تھے۔تم مزید جھکتی تو شاید گر جاتی لیکن گرنا تو برا نہیں ہوتا۔گر کر اٹھ نہ پانا برا ہوتا ہے تم یہ نہیں سمجھی۔"ہالے نے لب آپس میں پیوست کر لیے۔دل کو اندر سے کوئی جکڑ رہا تھا۔

"ماؤں کو معاف کر دینا چاہیے ہالے کیونکہ مائیں ہمیشہ معصوم ہوتی ہیں۔کبھی اپنی ماں سے زیادہ معصوم کوئی انسان دیکھا ہے ؟"ہالے نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"انہوں نے جو کچھ بھی کیا شاید اس کے پیچھے کوئی وجہ ہو لیکن بہرحال وہ تمہاری ماں ہیں انہیں معاف کرو تاکہ دل کے بوجھ ہلکے ہو سکیں۔ماں باپ تو اولاد کو قتل بھی معاف کر دیتے ہیں۔پتہ نہیں ہم کیوں ان کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو قتل سے بھی بڑا سمجھ لیتے ہیں۔نئی شروعات کرو ہالے سلطان۔کسی مہر،کسی شمس اور کسی فروا کو حق نہیں ہے کہ تمھیں اذیت دیں۔تم پہ بس تمہارا حق ہے۔"وہ نرمی سے بولی تو ہالے نے نم آنکھوں کے ساتھ سر ہلا دیا اور ایک گہری سانس خارج کی۔

ایک تازہ سانس اپنے ساتھ انصاف اور ایک نئی زندگی کے نام۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معراج سلطان کے آفس میں بیٹھا عمر حیات کام میں مصروف دکھائی دیتا تھا۔لیپ ٹاپ پہ کھٹاکھٹ ٹائپ کرتے ہوئے اس کا دھیان کہیں اور نہیں جا رہا تھا۔وہ فوکسڈ تھا۔اس نے سفید ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی۔کوٹ اسٹینڈ پہ ٹنگا تھا۔بال حسب عادت ماتھے پہ گرائے ہوئے تھے۔

دفتعاً آفس کا دروازہ ہلکا سا بجا۔وہ سیدھا ہو بیٹھا جانتا تھا آنے والا شمس سلطان ہی ہو گا۔اس کی توقع کے عین مطابق شمس اندر آیا۔ایش گرے ٹو پیس سوٹ میں ملبوس بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے وہ ترو تازہ لگ رہا تھا۔عمراس کی موجودگی محسوس کر چکا تھا لیکن سر نہیں اٹھایا۔شمس اس کے اس رویے کے عادی ہو چکے تھے۔وہ متوازن چال چلتا ہوا آیا۔عمر کے سامنے والی کرسی کھینچی اور ہاتھ میں پکڑی فائل میز پہ دھر دی۔

"کیا تم میرا ایک حکم مانو گے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ کا ملازم نہیں پارٹنر ہوں۔سو آپ مجھ سے فیور لے سکتے ہیں۔حکم نہیں دے سکتے۔"عمر نے ٹوکا تھا۔شمس مسکرا دیے۔نہ جانے کیوں انہیں یہ آدمی برا نہیں لگتا تھا۔

"یہ فائل اپنی بیوی کو دے دو۔اس میں وہ ساری رقم کی ڈیٹیل ہے جو میں ہر ماہ بھائی کو اپنی کمپنی سے دیا کرتا تھا۔چند ماہ سے نہیں دے سکا۔"وہ ایک پل کو رکا۔عمر کے ٹائپ کرتے ہاتھ بھی رک گئے تھے

۔

"لیکن اب میں سب فکس کر لوں گا۔"وہ ایک عزم سے بولا تھا۔"میں ہالے اور حسن کو اتنی ہی رقم دیا کروں گا جتنی ان کا حق ہے۔میں سب ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔کیا تم میری مدد کر دو گے ؟"

"آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں ایسا کر سکتا ہوں ؟میں اپنی بیوی کے لیے کما سکتا ہوں۔اسے آپ کے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔"شمس کی آنکھوں میں اب کے گلٹ تھا۔

"انہیں ضرورت ہو یا نہ ہو مجھے ہے۔۔۔میں ایسا آدمی نہیں تھا عمر۔میں کبھی بھی اپنے بھائی کا برا نہیں چاہتا تھا۔"

.it just happened۔۔It just

وہ بے بسی سے بولا۔

"اور میں کچھ نہیں کر سکا لیکن میں ان کے بچوں اور بیوی کے لیے بہت کچھ کروں گا۔تم دیکھ لینا میں فرشتہ بن کر دکھاؤں گا۔"عمر نے استہزاءسے سر جھٹکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان کے بچوں کو صرف اور صرف ہیون چاہیے دے سکتے ہیں ؟"شمس اس کی بات پہ ٹھہر گیا تھا۔ظاہر ہے اس کا جواب نا ہی ہو گا۔

"لیکن خیر میرا ان سب سے کوئی تعلق نہیں آپ میرے پارٹنر ہیں۔میں آپ کو فیور دوں گا۔یہ فائل اور آپ کی آئندہ بھیجی جانے والی رقم ہالے اور حسن قبول کر لیں گے۔"شمس ممنونیت سے اسے دیکھے گیا۔

"کل میں اپنے گھر میں ایک فیملی ڈنر رکھ رہا ہوں کیا تم اپنی بیوی کو لے آؤ گے ؟"

"میں خاندان جوڑنے پہ یقین رکھتا ہوں۔سو فکر نہ کریں میں لے آؤں گا۔آپ بس اس بات کا دھیان رکھیے گا کہ آپ کی بیوی کسی قسم کی بدمزگی نہ کر دیں۔"

"ارے نہیں نہیں اس کی فکر مت کرو۔ہم دونوں نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ اب کچھ برا نہیں ہو گا۔وہ ہالے کے ساتھ اپنے تعلقات درست کر لے گی اور سب ٹھیک ہو جائے گا۔تم بس کل رات آجانا میں تمہارا انتظار کروں گا۔"

شمس اٹھ کھڑا ہوا تھا۔عمر نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

"ہم دونوں" ان الفاظ کے پیچھے کیا راز تھا ؟وہ سوچ میں پڑ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مصروف سی شاہراہ پہ واقع غزالہ روحی کے کلینک سے جب وہ باہر نکلی تو اس کے سامنے ہی کوئی کھڑا تھا۔گاڑی سے ٹیک لگائے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھتا ہوا۔اسے دیکھ کر وہ بھی مسکرائی تھی۔ایک بھرپور مسکراہٹ۔

"تم سے برداشت نہیں ہوا نا میرا باہر آنا۔کیفے چھوڑ چھاڑ نکل آئے تم بھی۔"وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی تھی۔ہارون مسکرایا۔

"ہم دونوں باسز ہیں۔اگر کیفے تمھارے غریب شوہر جیسے آدمی کا ہوتا تو الگ بات تھی۔ہم جب چاہے گھوم پھر سکتے ہیں میڈم۔"وہ اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا پھر اپنی طرف سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اندر آ کر بیٹھا۔

"اگر میرے غریب شوہر نے تمھارے یہ القابات سن لیے نا،زبان جلا دے گا تمہاری۔"

"فکر نہ کرو۔وہ حسن پرست آدمی مجھ سے نہیں الجھے گا۔جانتا ہے میں چہرے بنانے میں کس قدر مہارت رکھتا ہوں۔کیا ہو جو میں اس کی ایک آنکھ بھینگی کر دوں؟"وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا۔

"نیلا تھوتھا کھا کر مارے گا خود کو یا پھر چوک پہ پھانسی لگا لے گا۔"یہ آواز پچھلی سیٹ پہ بیٹھے حسن کی تھی۔ہالے نے مڑ کر اس کو گھورا تھا۔

"شرم کرو بہنوئی ہے تمہارا۔تمیز سے بات کرو اچھا۔"وہ اسے گھرک رہی تھی۔ہارون مسکراتے ہوئے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کچھ دیر بعد وہ ایک ریستوران میں بیٹھے تھے۔گول میز کے اطراف میں سجی کرسیاں اور چھت سے لٹکتے کرسٹل بالز والے خوبصورت ریستوران میں میز پہ ڈھیر سارا کھانا تھا۔

"کتنا عرصہ ہو گیا ہاری ہم اس طرح کھانا کھانے نہیں آئے۔"ہالے یاسیت سے کہہ رہی تھی۔ہارون بھی اداس سا مسکرایا تھا۔

"تم عمر کے ساتھ رہ رہ کر کنجوس ہوتی جا رہی ہو اس لیے۔"وہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتا تھا سو بات بدل گیا۔

"وہ کنجوس نہیں ہے بس پیسے میں اس کی جان اٹکی رہتی ہے۔ورنہ مجھ پہ خرچ کرنے میں تو بہت اچھا ہے۔"۔

"بلی کے خواب میں چھچھڑے۔۔عمر حیات کے بس میں ہو تو ہوا کھائے اور پانی سونگھے لیکن پیسہ خرچ نہ کرے۔"حسن نے ہاتھ جھلایا تھا۔ہالے تپ گئی تھی۔

"ہم لوگ یہاں ساتھ وقت گزارنے آئے ہیں یا پھر میرے شوہر کو ڈسکس کرنے ؟چپ چاپ کھانا کھاؤ گینڈے۔"

"اسے چھوڑو ہالے تم میری بات سنو۔وہ جو عالیہ تھی ناہماری کلاس فیلو اس نے ارحم کو ڈمپ کر دیا اور وہ جو رحمان تھا نا ہیٹ والا، اس نے شادی کر لی اپنی ایکس کے ساتھ۔"ہارون ایک بار پھر اپنے خبری موڈ میں آ چکا تھا۔ہالے نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا لیے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اللہ اللہ اس رحمان نے شادی کر لی بلایا کیوں نہیں ہمیں ؟اور اس کی منگیتر کا کیا بنا پھر ؟"وہ کھانا چھوڑ کر اب متجسس تھی۔ہارون نے جوس کا گھونٹ بھرا۔

"ہونا کیا تھا۔وہ اجکل ٹک ٹاک پہ سیڈ ویڈیوز بنا رہی ہے اور انسٹا پہ بھی ریلشن شپ ایڈوائس دیتی ہے ۔تم ان کو فالو تو کرو نا رکو میں تمھیں اکاؤنٹ بھیجتا ہوں۔"ہارون نے اپنا موبائل نکال لیا تھا۔وہ دونوں ایسے ہی تھے کسی کا بریک اپ ہو ،کسی کا نیا نیا تعلق بنے، شادی ہو یا پھر جھگڑا۔ہر بات پہ اسی طرح ڈسکشن ہوتی تھی۔کچھ عرصہ پہلے جو فاصلہ آگیا تھا وہ اب ایک بار پھر پر ہونے لگا تھا۔

حسن ان دونوں کی باتوں سے بور ہوگیا تھا۔قریب ہی کسی میز پہ اس کی کلاس فیلو آ کر بیٹھی تھی سو اب وہ اس کے ساتھ جا بیٹھا تھا۔ہارون اور ہالے اب اکیلے تھے۔

"تم کیسے ہو ہاری ؟"وہ غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ہارون مسکرایا۔

"مجھے کیا ہوگا ؟بلکل ٹھیک ٹھاک ہوں میں۔بس کیفے تھکا رہا ہے بزنس آسان نہیں ہے۔"ہالے اب بھی اسی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم اپنا کام چھوڑ کر اس وقت میرے پاس ہو تاکہ میرے برے وقت میں مجھے اچھا محسوس کر وا سکو۔ تم ساتھ ہو تو دل ہلکا ہے لیکن مسائل صرف میرے نہیں ہیں ہاری۔تمھارے بھی ہیں۔سو برابری کی سطح پہ آؤ اور بتاؤ کیا تم ٹھیک ہو؟"ہارون کے دل کو تقویت ہوئی تھی۔وہ واقعی ٹاکسک نہیں رہی تھی۔ وہ خود کو بدل رہی تھی۔ہارون اور اس کا تعلق برابری کی سطح پہ آ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دوستوں کو چانسز دینے چاہیے۔اگر ایک ایک غلطی پہ دوست چھوڑتے جائیں تو ایک دن ہم تنہا رہ جائیں گے۔

"میں ٹھیک ہوں ہالے۔۔۔اب واقعی ٹھیک ہوں۔بس اگلے ہفتے میری پینٹنگز کی ایگزیبیشن ہے اس کی تیاری کر رہا ہوں۔"اس بے بات ختم کرتے ہوئے چاولوں کا چمچ منہ میں رکھا تھا۔

"نروس ہو ؟"ہالے نے نرمی سے پوچھا۔

"ہم آرٹسٹ لوگ ہیں نروس نہیں ہوتے۔میں جانتا ہوں میری پینٹنگز کبھی دنیا کے عجائب میں شمار نہیں ہوں گی ،نہ ہی میں ان سے کما سکوں گا اور نا ہی میں کوئی بے حد امیر اور مشہور آدمی بن جاؤں گا جیسے ڈراموں اور فلموں میں ہوتا ہے۔یہاں آپ کا دل ٹوٹا اور یہاں آپ نے محنت شروع کی اور آپ بے حد مشہور ہوگئے۔"وہ دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے۔

"لیکن میں خوش ہوں۔کیفے سے کمائی ہوجاتی ہے اور پینٹنگز مجھے خوش رکھتی ہیں۔میں ہیل ہو رہا ہوں ۔"وہ نرمی سے بولا تھا۔

ہالے مسکرائی۔ہارون اس کو دیکھ کر مسکرایا۔وہ دونوں اب ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے۔دوستوں کا ساتھ آپ کو کس قدر ہلکا پھلکا کر دیتا ہے نا ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شام گہری ہو کر آسمان پہ پھیلی تو آسمان اپنا نیلا رنگ بدل کر سیاہ ہونے لگا۔ستارے سارے آسمان پہ پھیلے ہوئے تھے۔نومبر کی ٹھنڈی ہوائیں کراچی کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھیں۔گو کہ کراچی میں زیادہ ٹھنڈ نہیں پڑتی تھی لیکن پھر بھی موسم اچھا خاصا سرد ہوجایا کرتا تھا۔

ایسے ہی خوشگوار سے موسم میں عمر حیات کے کمرے میں جاؤ تو ہالے سلطان سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی۔عمر اس کے عقب میں بیڈ پہ بیٹھا تھا۔لیپ ٹاپ پر گاڑیوں کے نئے ماڈل دیکھتا ہوا، ساتھ ہی ہر پانچ منٹ بعد سردار کو کال کرتا ہوا۔ہالے اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔سست روی سے۔اداسی سے۔

"تمھارے بالوں کا رنگ خراب ہو رہا ہے۔"وہ اسی طرح لیپ ٹاپ پر سر جھکائے کہہ رہا تھا۔ہالے چونک گئی تھی۔پھر بالوں کو کندھے پہ ڈال کر آگے کیا۔آہ ان کا رنگ واقعی خراب ہو رہا تھا۔وہ کھردرے بھی ہو گئے تھے۔

"کل جا کر ان کا کلر چینج کرواؤ۔واپس اپنے بلیک ڈائی پہ آجاؤ۔تمھارے بال ویسے خوب صورت تھے۔"ہالے مسکرائی تھی۔بالآخر اس نے کسی چیز کی تو تعریف کی تھی۔

"اچھا تمھیں میرے سیاہ بال پسند تھے؟"وہ مسکراہٹ دبائے پوچھ رہی تھی۔"ویسے عمر میں نے سنا ہے تم میری محبت میں فیل ہو گئے تھے۔"اب کے عمر نے سر اٹھایا تھا۔آنکھوں میں کچھ خفگی تھی۔

"ویسے ہالے میں نے سنا ہے تم لوگوں کو جا کر کہتی ہو میری آواز اس کرۂ عرض کا سب سے خوبصورت ساؤنڈ ہے۔"وہ بھی عمر تھا۔کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔ہالے کو شاک ہی تو لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ میرا پرسنل سیشن تھا عمر۔روحی نے تم سے کیسے شیئر کیا ؟"

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ سب کچھ روحی نے نہیں بتایا۔آپ کے ہینڈ بیگ میں وائس ریکارڈر لگایا تھا میں نے۔"وہ کہتے ہوئے اٹھا اور بیڈ کے کنارے آ کر بیٹھا۔ہالے اب بھی خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آؤ تمھارے بالوں میں تیل لگا دوں۔"وہ بیڈ کی پائنتی کے قریب التی پالتی مارے بیٹھا تھا اور مسکراتے ہوئے آفر کر رہا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ نیچے فرش پہ بیٹھی تھی۔ہاتھ میں تیل سے بھری چھوٹی سی پیالی اٹھا رکھی تھی جس میں سے وہ وقفے وقفے سے تیل ہاتھ میں بھرتا تھا اور اس کے بالوں میں لگاتا تھا۔

"آج شمس آیا تھا میرے پاس تمہارا حصہ دینا چاہتا ہے وہ اور کل ڈنر پہ بھی بلا رکھا ہے۔میں ہاں کہہ آیا ہوں۔"ہالے نے جواب نہیں دیا وہ بس سنتی رہی۔

"کل ہم جائیں گے تم چاہو تو مہر کو کنفرنٹ کر سکتی ہو۔اس سے بات کرو۔تمھارے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔"وہ نرمی سے بولا تھا پھر ایک پل کو ٹھہرا۔

"کیا تمھیں اعتراض ہو گا اگر میں اپنے ابا کو گھر لے آؤں ؟"وہ ہتھیلی سے اس کے سر میں مالش کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔دور کہیں شاید وہ جواب جانتا بھی تھا۔ہالے چند پل خاموش رہی پھر آہستگی سے بولی۔

"وہ تمھارے ابا ہیں۔۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔اگر تم انہیں یہاں لے آؤ۔لیکن میں تم سے ایک ریکویسٹ کروں گی کہ مجھے کچھ وقت دو میرے دل میں ان کے خلاف بہت کچھ ہے۔بس تھوڑا وقت دو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تاکہ میں خود کو سمجھا سکوں۔"عمر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا۔وہ جانتا تھا ہالے اتنی جلدی دل سے بات نہیں نکالے گی۔

"اچھا یہ سب چھوڑو تم مجھے پیسے دو تاکہ میں نیا ہیئر کلر کرواؤں ،ہیئر کٹ لوں اور کیریٹن ٹریٹمنٹ بھی ۔"

"ہاں ہاں میرے باپ کی شوگر مل لگی ہے نا یا پھر میرے پاس کوئی درخت ہے جہاں پیسہ اگتا ہے۔ پچاس روپے والا جیو کلر لگاؤ اور خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔"

ہالے حسب توقع بھڑک گئی تھی۔

"چھوڑو میرے بال۔کوئی ضرورت نہیں۔اس سب کے لیے پیسے دیتے وقت تو تمہاری جیب میں سانپ بیٹھ جاتے ہیں نا۔"وہ اٹھنے لگی تھی لیکن عمر نے اس کے دونوں کندھوں پہ ہاتھ رکھ کر اسے دوبارہ واپس بٹھا دیا۔

"لے لو جتنے پیسے چاہیے۔لے لو۔"وہ جل کر بولا تھا۔"جس حساب سے تم خرچہ کر رہی ہو نا مجھے لگتا ہے عنقریب میں تین تلوار کے چوک پہ بھیک مانگوں گا۔"

"اور مزے کی بات بتاؤں عمر؟تمھیں کوئی بھیک بھی نہیں دے گا۔"وہ مزے سے بولی تھی۔

"اب تم مجھے انڈر اریسٹیمیٹ کر رہی ہو۔جب میں اماں کے کوکنگ کلاسز میں کھانا بنایا کرتا تھا نا تو لڑکیوں کے کھانے جل جاتے تھے لیکن وہ پھر بھی مجھ سے نظر نہیں ہٹاتی تھیں۔"وہ فخر سے بتا رہا تھا۔

"اب ظاہر ہے تم بھی ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہی ہو گے۔"عمر نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"لو میں بھلا کیا کرتا تھا۔ذرا سی اپنے ڈمپلز کی نمائش کر دیتا تھا اور لڑکیوں کے دلوں پہ چھری چل جایا کرتی تھی۔"

"عمر اب یہ بہت زیادہ ہو رہا ہے۔یہ نہ ہو کہ میرے برداشت کی حد ختم ہو جائے۔"ہالے نے وارن کیا تھا۔

"ویسے سوچنے کی بات ہے ہالے۔تم اگر ابھی ان بے ضرر لڑکیوں سے جل رہی ہو ،تب کیا ہو گا جب مجھے جنت میں ستر حوروں کے ساتھ دیکھو گی۔"

وہ اب اس کے بالوں کی چٹیا گوندھ رہا تھا۔ہالے نے اپنے بال چھڑوائے تھے۔ اب وہ پلنگ کی پائنتی پہ اپنا سر ڈھلکائے عمر کو دیکھ رہی تھی۔

"جنت میں جانے والوں کی ہر خواہش پوری ہوتی ہے نا؟"

"ہاں بلکل ہوتی ہے۔"عمر نے تائید کی تھی۔

"پھر میں جنت میں جا کر دعا کروں گی کہ اللہ سائیں تمھیں جہنم میں پھینک دے۔نہ حوریں ہو نگی ،نہ جلن۔"عمر کا چہرہ فق ہو گیا تھا۔ہالے مسکراتے ہوئے اٹھی تھی۔

"میں تو پچھلے پانچ منٹ سے کچھ بولا ہی نہیں۔تمھارے علاوہ کسی لڑکی کو دیکھنا بھی حرام ہے مجھ پہ۔"وہ گھبرا ہی تو گیا تھا۔ہالے مسکراتے ہوئے اب اپنے بالوں کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔دھمکی کام کر گئی تھی۔

زبردست۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی رات وقت ساڑھے نو بجے کے قریب۔

سلطان منزل میں آج بچھی ہوئی کھانے کی میز تو یوں لگتی تھی جیسے کسی محل کا شاہی دستر خوان ہو۔کون سا کھانا تھا جو آج وہاں موجود نہیں تھا۔کون سا مشروب تھا جس کی کمی محسوس ہوتی۔خوش گپیوں کے درمیان کھانا کھایا جا رہا تھا۔سربراہی کرسی پہ شمس بیٹھے تھے۔ان کی دائیں طرف سفیر اور اس کے ساتھ مہر ماہ۔اسی طرح ان کی بائیں جانب ہالے سلطان تھی اور اس کے ساتھ بیٹھا عمر حیات۔ہالے کے ساتھ والی کرسی پہ یوسف سلطان بیٹھے تھے۔وہ ہالے کی موجودگی سے بے تحاشا خوش تھے اور آج انہوں نے اسی لیے سربراہی کرسی چھوڑ ہالے کے ساتھ والی کرسی چن لی تھی۔ہالے سب سے بات کر رہی تھی۔ دادا سے، اپنی ماں سے ،فروا سے اور یہاں تک کہ سفیر سے بھی۔سفیر نے بھی اس سے ہلکی پھلکی بات کی تھی۔وہ چاہے ماضی میں جیسا بھی رہا ہو لیکن ایک ماضی وہ بھی تھا جس میں سفیر اس کا بہترین دوست رہا تھا۔

"عمر تمہارا خیال تو رکھتا ہے نا؟"یوسف سلطان نے سرگوشی کی تھی۔ہالے مسکرادی۔وہ کم از کم اس آدمی سے ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔

"بہت خیال رکھتا ہے دادا جان۔بہت اچھا ہے۔تھوڑا پیسے کے معاملے میں کنجوس ہے۔باقی سب ٹھیک ہے۔"وہ بھی انہی کی طرح سرگوشی کر رہی تھی۔یوسف سلطان تو پھولے نہیں سما رہے تھے۔آج ہالے بلکل نارمل تھی۔نہ اس نے پچھلی باتیں دہرائیں تھیں ،نہ اس نے کوئی بات کہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"معراج کا شاگرد ہے کنجوس تو ہو گا نا۔ویسے ایک بات ہے لڑکا ہے ہینڈسم۔"دادا کی بات پہ ہالے نے ان کو گھورا تھا۔

"میں کیہڑی گھٹ شئے ہاں۔"**(میں کون سا کوئی کم ہوں)**

وہ اس کی بات پہ نم آنکھوں سے ہنس پڑے تھے۔

"میکوں سرائکی اج کاں پہلے اتنی مٹھی کڈھئیں کائی نئیں لگی **(مجھے سرائیکی آج سے پہلے اتنی میٹھی کبھی نہیں لگی)**۔ وہ کہہ رہے تھے۔

"مجھے معاف کرنا ہالے۔میں مجبور اور کمزور تھا۔تمہاری جدائی اب میرے بس کی بات نہیں۔تم اب مجھے چھوڑنا مت۔"وہ جیسے التجا کر رہے ہوں۔ہالے کے دل کو کسی نے پکڑ کر دبایا تھا۔اس نے زخمی آنکھوں سے سامنے بیٹھی مہر کو دیکھا جو انہی دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"ہم دونوں کو کوئی دور نہیں کر سکتا دادا۔"وہ بلند آواز میں بولی تھی سب کھانا روک کر اسے دیکھے گئے۔"ہم ایک خون ہیں ،ایک نسل۔میں آپ کے بیٹے کا خون ہوں۔میں آپ کی اولاد میں سے ہوں۔ ہم میں فاصلے آ سکتے ہیں، بد گمانی آ سکتی ہے لیکن تیسرا نہیں آ سکتا ہے نا دادا ؟"وہ کہہ تو یوسف سلطان سے رہی تھی لیکن اس نے آنکھیں مہر کے چہرے پہ گاڑ رکھی تھیں۔

یوسف سلطان نے اس کا ہاتھ تھام کر چوما تھا۔ہالے ان کے کندھے سے لگ گئی تھی۔اب بس مہر کی برداشت اب ختم ہو چکی تھی۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔آنکھوں میں تپش لیے ہالے کو دیکھ رہی تھی۔

"آجاؤ ہالے تمھیں اپنی شاپنگ دکھاؤں۔تمھیں دیکھنی تھی نا ؟"وہ لفظوں پہ زور دے رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مہر۔۔۔بیٹے اسے کھانا کھا لینے دو۔"شمس نے ٹوکا تھا۔لیکن ہالے "میں واقعی دیکھنا چاہتی ہوں "کہتے ہوئے اٹھی تھی۔عمر نے ایک نظر ہالے کو دیکھا۔ہالے نے پلک جھپک کر اسے تسلی دی تھی۔

ان دونوں کا رخ اب کے مہر ماہ کے کمرے کی جانب تھا۔نہ جانے کیا تھا جو اب ہونے جا رہا تھا۔

وہ اسے لیے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو تھیں۔بھوری آنکھوں نے سیاہ آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"چلی جاؤ ہالے پلیز۔"اس کی آنکھوں میں منت تھی۔اس کے لہجے میں منت تھی۔

"مجھے میرا جواب دے دیں میں چلی جاؤں گی لیکن آپ جانتی ہیں میرے جانے سے کچھ نہیں ہو گا۔میں ہمیشہ یہیں رہوں گی۔سفیر کے دل میں اور دادا کے دل میں۔آپ مجھے وہاں سے کیسے نکالیں گی ؟"ہالے کی آواز میں رنج تھا۔

"مجھے بس میرا جواب دیں "کیوں "؟آخر آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟ آپ کو تو مجھ سے محبت تھی نا ؟" وہ نہیں رونا چاہتی تھی لیکن آنسو خود بخود اس کی آنکھوں سے پھسل رہے تھے۔مہر ماہ نے چند لمحہ اس کو دیکھا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑے فرش پہ بیٹھ گئی۔

"میں تم سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتی ہوں ہالے۔۔۔۔"اس نے اپنا ہاتھ ہالے کے چہرے پہ رکھا۔" تم میرے لیے آج بھی ضروری ہو۔میں آج بھی تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی۔"وہ گیلی آواز میں کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں میں مانتی ہوں میری وجہ سے تمھیں بہت کچھ سہنا پڑا۔بہت کچھ برداشت کرنا پڑا لیکن ہالے کیا میں نے بچپن سے یہی سب نہیں سہا ؟کیا میں نے ایک پرفیکٹ لائف گزاری ؟کیا میں تمہاری وجہ سے اگنور نہیں ہوئی ؟کوئی مجھے نہیں دیکھتا تھا کیونکہ آگے تم تھیں۔لیکن میں نے کبھی شکایت نہیں کی کیا میں نے کی؟"ہالے نے سختی سے لب بھینچ لیے وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔

"میں نے تم سے محبت کا حق ادا کیا اور آج اگر تمھیں مجھ سے محبت کرنے کا حق ادا کرنا پڑ رہا ہے تو تم پیچھے ہٹ رہی ہو۔کیا میں وہی نہیں ہوں جس نے تمھیں تب محبت دی جب تمہاری سگی ماں نے تمھیں چھوڑ دیا تھا ؟"تاسف سے پوچھ رہی تھی وہ۔

"کیا میں وہی نہیں ہوں جس نے ہر بات میں ہمیشہ تمہارا ساتھ دیا۔ہاں میں نے بہت کچھ غلط کیا تھا۔اب بھی کر رہی ہوں لیکن تم مجھ سے محبت کرتی ہو ہالے۔کیا میرا تم پہ اتنا بھی حق نہیں ؟"

"سفیر کو ڈرگز دینا۔۔۔دادا کو وہیل چیئر پہ بٹھا دینا اسے کیسے جسٹیفائی کریں گی ؟یہ کیسی محبت ہے آپ کی ؟جس نے مجھ سے میرا باپ چھین لیا۔"اس کی آواز میں گہرا کرب تھا۔"یہ کیسی محبت ہے جس نے آپ سے قتل کروا دیا۔جس نے مجھے ذلیل کروایا۔میرا خاندان مجھ سے چھین لیا۔کیا آپ اسے محبت کہتی ہیں ؟"ہالے کے لہجے میں حقارت تھی۔

"یہی تو محبت ہے۔۔۔ہر محبت میں آپ کو کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے۔میں نے تمہاری محبت میں بہت کچھ سہا تھا۔اب تمہاری باری تھی۔ابا اور سفیر کے لیے میں نے خود کو بے وقار کر دیا۔اب ان کی باری تھی۔ہر کوئی اپنا اپنا حصہ نبھا رہا ہے ہالے۔تمھیں اگر مجھ سے کبھی محبت رہی ہے تو تمھیں شکایت کا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

حق نہیں ہے۔کیا تم نے کبھی مجھ سے محبت کی ہے ؟"وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔ہالے نے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا تھا۔مہر کا دل رک سا گیا۔

"مجھے آپ سے محبت کرنے کا وقت ملا ہی نہیں۔۔۔آپ ضرورت بنیں۔خوف بنیں۔۔۔طلب بن گئیں ۔لیکن آج تک مجھے لگتا ہے میں آپ سے محبت نہیں کر سکی اور اب یہ جاننے کے بعد کہ آپ میرے باپ کی قاتل ہیں میں آپ سے نفرت بھی نہیں کر پا رہی۔۔۔"وہ بے بسی سے بولی تھی۔"آپ میرے لیے کچھ نہیں ہیں۔کچھ بھی نہیں۔مجھے آپ کے لیے کچھ محسوس نہیں ہو رہا۔میرا دل خالی ہے۔اگر کوئی آپ کو میرے سامنے مار دے تو مجھے فرق بھی نہیں پڑے گا لیکن میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے مار کر بھی خود پہ ظلم نہیں کر سکتی آپ میرے اغوا میں شامل تھیں۔۔۔آپ نے سفیر کو تصاویر بھیجیں اور اس کے بعد جو کچھ بھی کیا سب معاف کر دوں گی لیکن جو آپ نے میرے باپ کے ساتھ کیا ہے میں اس کے لیے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

"ہالے میں۔۔۔"

"آپ کی محبت بس لینا جانتی ہے۔آپ حرص کی ماری عورت ہیں۔آپ کو پتہ ہی نہیں کہ محبت بس دینے کا نام ہے۔آپ کسی کو مفلوج کر کے اسے جھکانا محبت سمجھتی ہیں اور میں اس مفلوج جسم کو اپنے ہاتھ سے کھڑا کرنے کو محبت سمجھتی ہوں۔آپ کسی کو ذہنی اذیت دینا محبت سمجھتی ہیں اور میں اسی انسان کی ذہنی اذیتوں کے سد باب کو محبت سمجھتی ہوں۔آپ کہتی ہیں آپ نے یہ سب سفیر کے لیے کیا ؟"اس نے ایک پل کو رک کر مہر کی آنکھوں میں دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ جھوٹ کہتی ہیں۔یہ سب کبھی بھی سفیر کے لیے نہیں تھا۔یہ سب ہمیشہ آپ نے یوسف سلطان کے لیے کیا تھا۔سفیر بس ایک کھلونا تھا جسے آپ نے استعمال کیا۔"ہالے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔مہر ماہ اسے دیکھے گئی۔

"اب بس مہر ماہ اب میں "تمھیں "مزید اپنے خون کے تعلقات سے کھیلنے نہیں دوں گی۔اب ابا اور سفیر کے ساتھ مزید گیمز نہیں۔اب مزید کسی کا باپ قتل نہیں ہو گا کیونکہ۔۔۔۔ "وہ رکی۔مہر کو کچھ عجیب لگا تھا۔

"اندر آؤ سفیر سلطان۔۔۔۔۔۔۔"

یہ الفاظ نہیں تھے سیسہ تھے۔مہر جل کر راکھ ہو چکی تھی اور ہالے کی آنکھوں میں ویسا ہی انتقام تھا جیسا اس روز شاہ تاج کے گھر جانے پر۔۔۔۔۔

وہ اندر آیا تھا۔یہ سفیر کوئی اور تھا بے یقین ،شاکڈ آنکھیں۔پتھرایا ہوا چہرہ، شل سا جسم۔۔۔۔۔وہ جیسے اپنے قدموں پہ ہی کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا۔ہالے نے عمر کے نمبر پہ میسج چھوڑا تھا۔

"سب کو لے کر آجاؤ۔جادو گرنی کو جلا وطنی کی سزا سنائی جائے گی۔"وہ اب گردن سیدھی کیے سفیر کو دیکھ رہی تھی۔سفیر آگے آیا۔مہر ماہ کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا۔وہ ابھی سے مردہ ہوگئی تھی۔

"میں۔۔۔۔میں ایکسپلین کر سکتی ہوں سفیر۔"اس کی آواز کسی کھائی سے آتی تھی۔"یہ سب اس طرح نہیں ہے۔یہ۔۔۔میں۔۔۔آپ کو بتا رہی ہوں۔۔۔میں۔۔۔ہالے جھوٹی ہے۔میں آپ کو سمجھاتی ہوں۔"اس کے الفاظ بے ربط تھے۔زبان پہ لکنت طاری ہو گئی تھی۔سفیر بس اسے دیکھے گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لوگوں کے قدموں کی چاپ سنائی دینے لگی تھی۔کوئی وہیل چیئر گھسیٹتا ہوا ادھر ہی آ رہا تھا۔مہر ماہ کو آج پتہ چلا تھا سماعتیں کتنا بڑا عذاب ہوتی ہیں۔

"How could you do this to me?"وہ بے یقینی سے بولا تھا۔

"میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا۔میں تو۔۔۔میں نے تو کبھی تمہارا برا نہیں چاہا مہر۔میں تو تمہارا دوست تھا نا؟"وہ اتنا حیران تھا کہ حد نہیں۔

مہر کی آنکھوں میں بے بسی اور طیش کے مارے آنسو بھرنے لگے۔اس نے مدد طلب نظروں سے ہالے کو دیکھا تھا لیکن وہ نظر پھیر گئی تھی۔

"میں نے کبھی تمھیں کوئی تکلیف نہیں دی اور تم، تم اس حد تک گر گئی ؟تمھیں لگا میں پاگل ہوں ؟تم نے ہالے کے ساتھ اتنا برا کیا ؟"اب کے سلطان منزل کے تمام مکین اندر آ چکے تھے۔۔

"تمہاری جرات کیسے ہوئی گھٹیا عورت۔۔۔۔"سفیر پوری قوت سے دھاڑا تھا۔مہر سہم کر پیچھے ہٹی۔فروا نے باقاعدہ دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔یوسف سلطان ناسمجھی سے سب دیکھ رہے تھے۔باقی سب ریلکس تھے۔گویا سب جانتے تھے۔

"میں آپ کو سمجھاتی ہوں سفیر۔میں آپ کو سب بتاتی ہوں۔مجھے بس ایک موقع دیں۔میں آپ کو ہر بات سمجھا سکتی ہوں۔"وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا سمجھاؤ گی تم مجھے ؟ہاں کیا سمجھاؤ گی ؟" وہ چیخ رہا تھا۔"تم مجھے یہ سمجھاؤ گی کہ کیوں تم نے میری منگیتر کا نام کسی اور کے ساتھ جوڑا یا پھر یہ سمجھاؤ گی کہ کہ کیوں تم نے میرے چچا کا قتل کیا ؟"اس کی آخری بات پر ہر ایک نے دم سادھ لیا تھا۔سفیر جنونی انداز میں غرا رہا تھا۔

"تم مجھے یہ سمجھاؤ کہ کیوں آخر کیوں تم نے مجھے ڈرگز دینا شروع کیں اور کیوں تم نے میرے دادا کو مفلوج کر کے بٹھایا۔بولو ورنہ آج میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔"سفیر کا بس نہیں چلتا تھا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔اس کی حالت پہ کسی پاگل کا گمان ہوتا تھا۔مہر ماہ بس بے آواز آنسو بہاتی رہی۔

"یہ جھوٹ ہے سفیر۔یہ سب جھوٹ ہے۔میں آپ سے، ابا سے میں بہت محبت کرتی ہوں۔میرا یقین کریں۔"اس نے قریب آنے کی کوشش کی۔سفیر پیچھے ہٹا۔"تم صحیح کہہ رہی ہو مہر یہ جھوٹ ہے۔یہ سب جھوٹ ہی تو ہے۔"اب وہ چلا نہیں رہا تھا۔وہ بس پیچھے ہوتا گیا یہاں تک کہ دروازے کے ساتھ کا کھڑا ہوا۔تمام لوگ خاموش تھے۔تماشائی تھے۔

"آج میں تمھیں بتاؤں گا سچ کیا ہے۔ہمارے تعلق کی تو بنیاد ہی جھوٹ تھی نا اور سفیر سلطان کو کبھی بھی جھوٹ پسند نہیں رہے۔"وہ سرد فیصلہ کن نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔مہر کا دل کانپ گیا تھا۔"آج میں تمھیں بتاؤں گا کہ جس نام کو اپنے ساتھ جوڑنے کے لیے تم نے اتنے جتن کیے وہ نام میں ایک سیکنڈ کے اندر تم سے کیسے چھین سکتا ہوں۔"فروا نے آگے بڑھ کر سفیر کی کہنی تھامنی چاہی جسے وہ بری طرح جھٹک گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں سفیر سلطان ولد شمس سلطان اپنے مکمل ہوش و حواس میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔"ساری آوازیں رک گئیں۔سارے چہرے دھندلے ہو گئے۔سب وجود بے کار ہو گئے۔مہر ماہ پتھر کا بت بن گئی تھی۔ وہ آگے بڑھ کر سفیر کے منہ پہ ہاتھ رکھ دینا چاہتی تھی لیکن یہ نہ جانے کیوں دنیا کا سب سے مشکل کام لگا۔

"میں تمھیں طلاق دیتا ہوں مہر ماہ۔"ہالے نے ایک نظر عمر کو دیکھا۔وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دے رہا تھا۔وہ بتا رہا تھا کہ شر اور حسد کا انجام ہمیشہ برا رہا ہے۔

"طلاق دیتا ہوں میں تمھیں۔جاؤ اب آزاد ہو تم۔"وہ حقارت سے کہتے ہوئے اس کے قریب آیا اور اس کا بازو پکڑا۔

"آج تم بھی اس گھر سے نکالی جاؤ گی جیسے تمہاری وجہ سے ہالے نکالی گئی تھی۔"وہ اسے بازو سے پکڑ کر کھینچ رہا تھا۔مہر ماہ کسی ڈلی کی طرح اس کے ساتھ کھنچتی چلی گئی تھی۔

"سفیر پلیز۔وہ کہاں جائے گی پلیز یہ مت کرو۔"فروا منت کر رہی تھی جب شمس آگے آئے تھے۔

"اگر اب تم ایک لفظ بولی تو میرے منہ سے تین لفظ سنو گی وہی تین لفظ جو تمھارے بیٹے نے کہے تھے ۔"

"تم مجھے طلاق نہیں دے سکتے۔"وہ بے یقینی سے بڑبڑائی تھی۔

"آزما لو۔۔۔"وہ وثوق سے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر ان دونوں کی پرواہ کیے بغیر اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے کر جا رہا تھا۔مہر ماہ کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی۔وہ شاید شاکڈ تھی یا پھر شاید پتھرا گئی تھی۔وہ اسے دروازے تک لا کر دروازے کے باہر کر چکا تھا۔

" تمھارے پاس میری امانت ہے۔لیکن یاد رکھنا یہ جس دن اس دنیا میں آئے گا تم یہی الفاظ ایک بار پھر سنو گی۔ایک قاتل کے ساتھ تم رہ سکتی ہو میں نہیں۔حساب لوں گا میں تم سے۔"وہ دروازہ اس کے منہ پہ مارتا اندر چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات آدھی بیت چکی تھی۔عمر اپنی بیوی کے ساتھ اپنے گھر جا چکا تھا۔فروا کو غشی کے دورے پڑ رہے ہوں جیسے وہ بہو کے ساتھ بیٹا بھی کھو چکی تھی۔کتنی بار۔۔کتنی دیر تک وہ سفیر کے کمرے کے باہر کھڑی۔دروازہ بجاتی رہی تھی۔کتنی بار اس نے کہا تھا وہ بے قصور ہے۔اسے گنتی بھول گئی تھی۔اس کے بیٹے کو وہ بھول گئی تھی۔تھک ہار کر وہ واپس چلی گئی ہارے ہوئے شکستہ قدموں سے۔

عمر اور مہر کی حقیقت بھی کھل چکی تھی۔کوئی شاکڈ تھا تو کوئی انکاری۔ ہر ایک کے اپنے غم تھے۔اپنے مسائل۔رات کے اس پہر سفیر سلطان کے کمرے کا دروازہ کھول کر اس کا باپ اندر داخل ہوا تھا۔اس کا بیٹا فرش پہ بیٹھا تھا۔گھٹنے سینے سے لگائے، سر گرائے اس کی بھوری آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔دل پھٹ رہا تھا۔جیسے وہ بکھرا ہوا لگتا تھا۔شمس چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب چلا آیا۔اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دیکھ کر آج دل پسیجا تھا۔وہ دھیرے سے اس کے ساتھ فرش پہ بیٹھ گیا۔سفیر کچھ نہیں بولا۔وہ بس خاموشی سے بیٹھا رہا۔کافی دیر تک خاموشی رہنے کے بعد شمس نے بولنا شروع کیا تھا۔

"یہ زندگی ہے سفیر۔۔۔اس میں اچھا برا وقت آتا رہتا ہے۔عورت کے لیے اس کو ضائع مت کرو۔" ان کی آواز نرم تھی۔"وہ ایک بری عورت تھی۔۔۔"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں وہ واقعی ایک بری عورت تھی۔"سفیر نے ان کی بات کاٹی تھی۔"اس نے کبھی بھی مجھے یہ نہیں سکھایا کہ کسی سے غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دیتے ہیں۔اگر تم ہار گئے تو کوئی بات نہیں اگر تم گر پڑے ہو تو کوئی بات نہیں۔وہ واقعی بری عورت تھی۔"شمس نے اسے اچھنبے سے دیکھا تھا۔آخر وہ کس کی بات کر رہا تھا۔سفیر اس سے بے نیاز اپنی رو میں کہے گیا۔

"اس نے مجھے ہمیشہ کہا گردن اٹھا کر چلو۔"سفیر کی آواز گیلی اور رنجیدہ تھی۔"اسے مجھے بتانا چاہیے تھا کہ اگر گردن درد کرنے لگے تو کچھ دیر کے لیے کسی اپنے کے کندھے پہ سر رکھ سکتے ہو۔اس نے کیوں نہیں بتایا ڈیڈ ؟"وہ گردن موڑ کر کرب سے پوچھ رہا تھا۔شمس اب سمجھے تھے وہ اپنی ماں کی بات کر رہا تھا۔

"اس نے مجھے دھوکہ، جھوٹ ،نفرت سکھائی۔اس نے معاف کرنا ،رحم دلی رکھنا نہیں سکھایا۔اس نے غلطیوں پہ ان کو سدھارنا نہیں ان کو چھپانا سکھایا۔"سفیر اب رونے لگا تھا۔ وہ اتنے سالوں کے آنسو اب بہا دینا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ واقعی بری عورت تھی ڈیڈ اور میرے لیے اس بری عورت کو آپ نے چنا۔"وہ رک رک کر کہہ رہا تھا۔بولتے ہوئے بھی جیسے تکلیف ہو رہی ہو۔"وہ عورت میری پرورش اچھے سے نہیں کر سکی اور اس عورت نے میری زندگی برباد کر دی ڈیڈ۔مجھ سے میری محبت چھین لی۔اگر آپ اسے اس دن اس ہوٹل میں طلاق دے دیتے تو میں اس طرح ذلیل نہ ہوتا۔"سفیر کی حالت بہت خراب لگتی تھی یوں جیسے اب کبھی خود کو کھڑا نہیں کر سکے گا۔وہ بہت بری طرح ڈھے گیا تھا۔شمس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔سفیر کو یہ بات کس نے بتائی ؟وہ ان سب سے بے نیاز کہے گیا۔

"ایک برا باپ گھر خراب کرتا ہے اور ایک بری ماں نسل خراب کرتی ہے۔آپ نے اس عورت کو نسل خراب کرنے دیا۔آپ اس عورت کو میرے لیے لائے آپ نے میرے لیے ایک غلط ماں چنی ڈیڈ۔"وہ اب بلند آواز میں رو رہا تھا۔شمس کو بے اختیار کچھ ہوا تھا۔

"آپ۔۔۔ذمہ دار ہیں۔آج میں یہاں اس حالت میں ہوں تو آپ ذمہ دار ہیں۔بری عورت کو گھر آپ لائے تھے۔"اس کی بھوری آنکھوں میں سرخی تھی۔"میری تو ساری زندگی خراب ہوگئی یار۔میری بیوی، میرا بچہ کچھ بھی نہیں بچے گا لیکن میں آپ کے جیسا نہیں بنوں گا ڈیڈ۔ میں آپ کے جیسا نہیں بنا۔"وہ ہتھیلی سے آنکھیں رگڑتے ہوئے شمس کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"میں نے باپ ہونے کا حق ادا کیا ہے۔میں نے اپنی اولاد کے لیے بری ماں نہیں چنی۔میں نے اپنی اولاد کو وہ نہیں دیا جو آپ نے دیا تھا۔میری اولاد میری طرح نہیں ہوگی۔وہ نفرت، حسد اور شر سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دور رہے گی۔میں اسے مہر ماہ جیسی ماں نہیں دوں گا۔میں ایسا نہیں کروں گا۔"وہ کرب اور بے بسی سے کہہ رہا تھا۔شمس بس اسے دیکھ کر رہ گئے۔سفیر نے واپس سر گھٹنوں پہ گرا دیا تھا۔وہ بس دہرا رہا تھا۔

"میں اپنی اولاد کو بری ماں سے بچاؤں گا۔"

یہاں سے باہر نکل کر گھر کے لاونج میں آؤ تو فروا بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔بھوری آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔دل تھا کہ بیٹھا جاتا تھا۔نہ جانے مہر کہاں ہو گی۔ایک یہی سوال تھا جو وہ خود سے کے جا رہی تھی۔وہ مختلف نمبرز ملا رہی تھی۔نا جانے کن کن لوگوں کو کال کر رہی تھی لیکن بے سدھ۔اسی لمحے لاونج کی چوکھٹ پہ حسینہ معراج نظر آئیں۔وہ بازو سینے پہ باندھے فروا کو دیکھ رہی تھیں۔فروا کی نظر ان پہ پڑی تو وہ رک سی گئی۔

"میں جب سے اس گھر میں آئی تھی نافروا سب مجھ سے کہتے تھے میں فروا سے مختلف ہوں۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے سکون سے کہہ رہی تھیں۔"نہ مجھ میں تم جیسا ڈریسنگ سینس تھا، نہ میں تمہاری طرح خوبصورت تھی اور نہ ہی مجھے بات کرنے کا ویسا ڈھنگ تھا جیسا تمھیں۔"وہ ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر رہی تھیں۔ان کے لہجے میں نہ حقارت تھی ،نہ طنز۔

"آج تک اس گھر میں تم میرے لیے ایک اعلی انسان رہی ہو۔نہ چاہتے ہوئے بھی میں تم سے مرعوب رہی ہوں۔میں رشتے اور عمر میں تم سے بڑی ہوں لیکن پھر بھی کچھ تھا کہ میں تمھارے آگے بول نہیں پاتی تھی لیکن آج۔۔۔"حسینہ سرد سا مسکرائی تھیں۔آج تم جانتی ہو فروا۔تم آج کتنی relatable لگ رہی ہو۔تم بلکل وہی لگ رہی ہو جو چند ماہ پہلے میں تھی۔وہ جس کی جوان بیٹی گھر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سے غائب تھی۔"ان کی آنکھوں میں سرخی اتری تھی۔لہجہ کانپ گیا تھا۔فروا کی آنکھوں میں بے بسی بھر رہی تھی۔

"میرا شوہر ہسپتال میں پڑا تھا۔میرا بیٹا لوگوں کی عجیب نظریں سہہ رہا تھا۔ میں اندر ہی اندر اپنی بیٹی کی موت کی دعا کر رہی تھی۔"فروا نے چونک کر ان کو دیکھا تھا۔حسینہ نے کہنا جاری رکھا۔

"ہاں میں نے اس کے مر جانے کی دعا کی تھی کیونکہ واپس آ کر بھی اس کے حصے میں جہنم آتی لیکن میری بیٹی کا بخت اونچا تھا۔اس کے لیے عمر حیات آگیا تھا۔تم سوچو تمہاری مہر کے لیے کون آئے گا؟؟ شیطانوں کے لیے کوئی نہیں آتا فروا۔انہیں جب عرش سے پھینکا جاتا ہے تو وہ اکیلے رہ جاتے ہیں یا پھر انہیں ملنے والے لوگ ان سے بڑے شیطان ہوتے ہیں۔"وہ چوکھٹ سے ہٹ گئی تھیں اور فروا شل کھڑی رہی۔

زندگی میں واقعی آپ کے پاس ایک عمر حیات ہونا چاہیے۔

اس نے اعتراف کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے اندھیرے میں جب ہر سو ہو کا عالم تھا،جب سارے میں اندھیرے نے اپنی دھاک بٹھا رکھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ایک ایسے ہی پہر میں سیاہ تارکول کی سڑک پر ایک لڑکی سڑک کے کنارے بیٹھی تھی۔اس کے بھورے بال کندھوں سے ڈھلک رہے تھے۔اس کی آنکھیں خاموش تھیں۔وہ خوف زدہ بھی لگتی تھی۔ کافی دور سے چل کر آئی تھی شاید۔

وہ آنکھیں اٹھا کر اپنے آس پاس دیکھتی۔کوئی سرد ہوا کا جھونکا، کوئی سرسراتا پتہ۔۔۔اسے ہر آہٹ خوف زدہ کر رہی تھی۔

اسی تاریکی میں نہ جانے کتنے پہر مزید بیتے جب اسے اپنی آنکھوں میں چبھتی ہوئی لائٹس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھنے پہ مجبور کر دیا۔کچھ ہی وقت میں اس نے ایک گاڑی کو اپنے قریب رکتے دیکھا۔گاڑی میں سے باہر نکلنے والا نوجوان عمر حیات تھا۔اس کی آنکھوں میں مہر کو دیکھ کر کوئی تمسخر نہیں اترا تھا۔وہ اسے دیکھ کر بس کچھ سوچ رہا تھا شاید۔مہر ماہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

"آؤ تمھیں تمھارے ٹھکانے چھوڑ آؤں۔"عمر نے آفر کی تھی۔"اب تمہارا ایکس ہزبینڈ تمھیں لینے تو آئے گا نہیں۔کیا بہتر نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ چلو۔شریف انسان ہوں میں یقین کرو۔"عمر نے اپنے دونوں بازو اٹھا لیے تھے جیسے قسم کھائی ہو۔مہر ماہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

"تم کہتے ہو تم گدھ ہو لیکن رات کے اس پہر تم نوچنے کی بجائے بچانے آئے ہو۔تم کہتے ہو تمھارے اندر میرے جیسا شر ہے لیکن تم اس وقت میری اس حالت کی وجہ سے گلٹی ہو ہے نا؟"عمر کچھ نہیں بولا البتہ اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم کبھی بھی ہم جیسے نہیں بن سکتے عمر۔ تمھارے اندر اچھائی بھری ہے اور تم اسے چاہ کر بھی نہیں نکال پا رہے۔انتقام تمھیں گلٹی کر رہا ہے۔"وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔عمر کی آنکھوں میں اب کے جھنجھلاہٹ تھی۔

"طلاق ہو گئی ہے تمھیں اور اب بھی تمہاری اکڑ نہیں ٹوٹ رہی۔تمھیں کیا لگتا ہے میں تمھیں اس لیے لینے آیا ہوں کیونکہ مجھے تم پہ ترس آ رہا ہے؟نہیں مہر ماہ میں تمھیں اس لیے لینے آیا ہوں تاکہ تمھیں دکھا سکوں کہ یتیمی کیا ہوتی ہے۔تمھیں معلوم ہو سکے کہ کھانا کھانے کے لیے محنت کرنا کیا ہوتا ہے۔اپنے گھر سے دربدر ہونا کیا ہوتا ہے۔آج تم سب دیکھو گی کیونکہ میں تمھیں کسی محل میں نہیں یتیم خانے لے کر جا رہا ہوں۔"مہر ماہ کی گردن اب ابھی اٹھی ہوئی تھی۔وہ کہیں سے بھی کچھ وقت قبل سفیر کی منت کرنے والی مہر ماہ نہیں لگ رہی تھی۔وہ کمپوزڈ تھی۔اسے یقین تھا کہ وہ کچھ کر لے گی اور اس کا یہی یقین عمر کو کھٹک رہا تھا۔

"میں یتیمی کی زندگی نہیں گزاروں گی۔میں واپس اسی گھر میں جاؤں گی اور حکومت کروں گی۔مجھے بس پانچ منٹ چاہیے تھے۔صرف اور صرف پانچ منٹ اور اب میرے پاس پلان ہے۔تم کل کے ڈھلتے سورج میں مجھے میرے محل میں پاؤ گے۔یاد رکھنا۔"وہ تفاخر سے کہہ رہی تھی اور اب بہت کچھ تھا جو عمر کو کھٹکا تھا۔

"تم کیا کرنے والی ہو ؟"عمر ذرا سا مشکوک ہوا تھا۔مہر مسکرائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میرے پاس ان لوگوں کا وارث ہے اور یہ وارث ان کی کمزوری ہے۔سفیر ایک محروم بچپن گزار چکا ہے۔میں بس اسے چند باتیں یاد دلاؤں گی۔صرف چند باتیں اور واقعات جن میں وہ اپنے باپ کے لیے ترسا۔جن میں اسے اپنی ماں کی توجہ نہیں ملی اور بس وہ اپنی اولاد کو اس جہنم میں جینے نہیں دے گا ۔"بھوری چمکتی آنکھوں سے کہتی ہوئی وہ کہیں سے بھی پیشمان یا پھر خوف زدہ نہیں لگتی تھی۔ابلیس کہاں پیشمان ہوتے ہیں ؟

"جن لوگوں کی اپنی زندگی horrible رہی ہوتی ہے نا وہ دوسروں کے لیے مسیحا بن جاتے ہیں۔ ہر انسان کا ویک پائنٹ اس کا ماضی ہوتا ہے جیسے چاہو کھیل لو۔سفیر کا ویک پائنٹ اس کے باپ کا ماضی میں اس کے ساتھ کیا جانے والا سلوک ہے۔میں بس اس کے ذہن میں چند باتیں ڈال دوں گی اور بس مہر ماہ ایک بار پھر ملکہ بنے گی۔"عمر غور سے سن چکا تھا اور اب اس کے ذہن میں یکدم کوئی جھماکا ہوا تھا۔وہ مسکرایا۔

"کل کی کل دیکھی جائے گی مہر ماہ سلطان۔آؤ آج میں تمھیں کہیں چھوڑ آؤں۔" وہ شائستگی سے آفر کر رہا تھا۔

"تم دنیا کے پہلے دشمن ہو گے جو اپنے دشمن سے ایک چھت چھین کر دوسری فراہم کر رہا ہے۔"وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کہہ گئی تھی۔

"مجھے برابری پسند ہے۔تمھیں بے گھر کر کے لڑوں گا تو مزہ نہیں آئے گا۔ہم دونوں برابری کی سطح پہ ہوں گے تب ہی تو مزہ آئے گا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

مہر ماہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا اور پھر بغیر کچھ کہے گاڑی کی جانب بڑھنے لگی۔کچھ تھا اس میں پر اعتماد سا، پلانڈ سا اور کچھ کچھ پر یقین سا۔۔

آخر کیا ؟عمر حیات کو بس سرا ڈھونڈنا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔ "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں ۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں ۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں ۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

عمر حیات کے بنگلے کا لاؤنج بے ترتیب تھا۔صوفے کے کشن نیچے گرے پڑے تھے۔ٹی وی پر جیوگرافی چینل خوامخواہ ہی چل رہا تھا۔حالانکہ کوئی اسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔ہالے سلطان صوفے کے بازو پہ سر رکھے ہوئے تھی۔پیر لمبے کر کے صوفے کے دوسرے سرے پہ رکھ چھوڑے تھے۔اس کے ہاتھ میں موبائل تھا وہ شاید انسٹاگرام کی ریلز دیکھ رہی تھی لیکن شدید بے چینی کے عالم میں یوں جیسے وہ یہ کرنا نہیں چاہتی تھی لیکن مجبور تھی۔یوں جیسے وہ خود کو نارمل اور بے نیاز ظاہر کر رہی ہو لیکن اس کام میں وہ بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔

دفتعاً اسے اپنے چہرے پہ کسی کی نظریں محسوس ہوئیں ہالے نے یونہی لیٹے لیٹے گردن موڑ کر دیکھا۔سامنے نفیسہ حیات تھیں۔لاونج کے دروازے پر کھڑی وہ کافی دیر سے اس پہ نگاہیں جمائے ہوئے تھیں۔ہالے ان کو دیکھتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔چہرے پر اب بھی بے چینی تھی۔نفیسہ اسے دیکھتے ہوئے آگے آئیں۔

"تم نے کہا تھا تم میوزک چھوڑ چکی ہو۔"وہ طنز نہیں کر رہیں تھی ،یوں جیسے بس یاد دلا رہی ہوں۔ہالے کی آنکھوں میں تحیر سا در آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں میں چھوڑ چکی ہوں۔اب ٹریول کرتے ہوئے، کام کرتے ہوئے میں میوزک بلکل بھی نہیں سنتی۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے موبائل سے سارا میوزیکل کانٹینٹ بھی ڈیلیٹ کر دیا ہے۔نہ کچھ ہو گا نہ سن سکوں گی۔"وہ صحیح کہہ رہی تھی۔اس نے اپنی بری عادت کافی حد تک کنٹرول کر لی تھی۔

"گناہ جب چھوڑا جاتا ہے تو پورا کا پورا چھوڑا جاتا ہے ہالے سلطان۔گناہ آدھے پونے نہیں چھوڑے جاتے۔"وہ نرمی سے کہتی صوفے پر آ کر بیٹھی تھیں۔

"جب میوزک چھوڑ دیا تو انسٹاگرام کی ریلز پہ میوٹ لگا دو۔ٹک ٹاک ان انسٹال کرو۔کبھی سنا ہے شرابی نے تین گلاس چھوڑ کر ایک گلاس پینا شروع کر دیا اور وہ جسٹیفائی ہو گیا؟"ہالے الجھ سی گئی تھی۔

"لیکن آنٹی میوزک میری بہت گہری عادت ہے۔کچھ عادتوں کو نکلنے میں وقت تو لگتا ہے نا۔ایسے کھینچ کر کیسے نکال دوں؟"نفیسہ کی آنکھوں میں نرم سا تاثر تھا۔

"وہ اچھائی ہوتی ہے جسے اپنے اندر آہستہ آہستہ ڈالا جاتا ہے تاکہ وہ بوجھ نہ بن سکے۔برائی کو ہمیشہ جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا جاتا ہے تاکہ وہ نکل جائے۔کہیں دور چلی جائے۔یوں سمجھو تمہارا جسم ایک موبائل فون ہے اور برائی ایک وائرس۔کیا تم اسے ہلکا ہلکا نکالو گی؟آج آدھا کل تین چوتھائی؟کیا تم اسے ایک ہی دفع نہیں نکلوانا چاہو گی؟"ہالے محو سی ان کو سن رہی تھی۔اس کی آنکھیں ٹکر ٹکر نفیسہ کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔

"اگر وائرس کا علم ہو گیا ہے اور اسے ایک بھی دن موبائل میں جان بوجھ کر رہنے دو گی تو بہت کچھ ہے جو ڈیمیج ہو گا۔کیا تم ڈیمیج ہونا چاہتی ہو؟"ہالے نے بے اختیار نفی میں سر ہلا دیا۔وہ ساس نہیں تھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔زندگی کا دیا ہوا بونس گفٹ تھیں۔ہالے انہیں دیکھ کر مسکرائی۔اسے لگا تھا شاید نفیسہ اس سے مہر کے بارے میں کچھ پوچھیں گی۔شاید وہاں ہونے والا قصہ معلوم کریں گی لیکن انہوں نے کچھ نہیں پوچھا تھا ۔وہ اسے وقت دینا چاہتی تھیں۔

"آنٹی۔۔آپ بہت مختلف ہیں۔"وہ ان کے چہرے کو ستائش سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔"آپ خاندانی سیاست سے بہت دور ہیں۔آپ اچھی ساس ہیں۔آپ سازش نہیں کرتیں۔"ہالے کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے۔نفیسہ دھیرے سے ہنس دی تھیں۔

"میں سازشیں کرتی ہوں لیکن مختلف قسم کی۔مجھ سے کھانے میں مرچ زیادہ ڈال دینا اور استری رکھ کر کپڑے جلا دینا اس سب کی توقع مت رکھنا لیکن اگر تم اس کے علاوہ میرے ساتھ مل کر کوئی سازش کرنا چاہتی ہو تو میں تیار ہوں بلکہ میں بہت بور ہو گئی ہوں کوئی سازش ڈھونڈنی پڑے گی۔"

"آپ اسے چھوڑیں اس وقت میرے ساتھ بیٹھ کر سازش کریں۔"یہ عمر کی آواز تھی۔وہ پریشان سا چہرہ لیے اندر آ رہا تھا۔نفیسہ نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر ہالے کو۔

"کیا یہ وہی سیلف آبسیسڈ آدمی نہیں ہے جسے سب پتہ ہوتا ہے ؟"وہ سرگوشی کر رہی تھیں۔ہالے پھیکا سا مسکرا دی تھی۔دل اندر سے ڈوب رہا تھا۔نفیسہ عمر کو دیکھتے ہوئے اٹھی تھیں۔

"یہ میرے سونے کا وقت ہے اور تم جینٹل مینز کی طرح اپنی بیوی کو وقت دو۔سازشیں صبح کریں گے فریش دماغ کے ساتھ۔"وہ عمر کا کندھا تھپکتے ہوئے اٹھیں اور باہر نکل گئیں۔ان کو جاتا دیکھ ہالے ایک بار پھر صوفے کے ہتھے پہ سر رکھ کر لیٹ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(مہذب بننے کی ساری ایکٹنگ بس ساس کے سامنے کرنی ہوتی ہے)

عمر دوسری جانب سے اس کے پیروں والی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ہالے نے پیر سمیٹ لیے جنہیں عمر نے سیدھا کر کے اپنی گود میں رکھ لیا۔

"کیوں پریشان ہو ؟"نرم سا استفسار۔ہالے نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

" میں پریشان نہیں ہوں عمر۔"وہ بولی تو اس کی آواز تکان زدہ تھی۔اس کے چہرے پہ بہت سارا اضطراب تھا۔

"کیا تم مہر ماہ کے لیے برا فیل کر رہی ہو ؟اگر ہاں تو میں تمھیں جج نہیں کروں گا۔تم بتا سکتی ہو مجھے۔" وہ فکرمندی سے کہہ رہا تھا۔ہالے کے چہرے پر مزید بے چینی پھیل گئی۔

"میں برا فیل نہیں کر رہی۔۔۔عمر میں تھک گئی ہوں۔"وہ جیسے بے بس ہوگئی تھی۔

"مجھے نہ اس عورت کے لیے نفرت محسوس ہوتی ہے نہ محبت۔میں اب اس کے لیے کچھ بھی محسوس نہیں کر رہی۔وہ میرے لیے exist ہی نہیں کرتی۔"ہالے اٹھ بیٹھی تھی۔اس کے چہرے پہ اب کے بس تھکن تھی۔گہری تھکن۔

"میں اس انتقام اس نفرت کے چکر سے باہر آنا چاہتی ہوں۔میں فیری ٹیل میں جینے والی لڑکی ہوں۔مجھ سے مسائل نہیں دیکھے جا رہے۔مجھے میرا باپ بے قصور چاہیے عمر۔میں بس اب اختتام چاہتی ہوں۔" اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے۔اس نے گردن جھکا دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں تمھارے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارنا چاہتی ہوں جس میں کوئی نفرت کوئی انتقام نہ ہو میں بسس ۔۔۔۔"وہ بولتے بولتے رکی تھی جیسے جھنجھلا گئی ہو۔

"کیا میں تم سے کچھ مانگ سکتی ہوں ؟"

"پیسوں کے علاوہ کچھ بھی۔"وہ انگلی اٹھا کر بولا تو ہالے دھیرے سے ہنس دی۔پھر امید سے اسے دیکھا۔

"کیا تم یہ سب ختم کر سکتے ہو ؟یہ نفرت یہ بدلہ۔میں تھک گئی ہوں۔پلیز جسٹ

.Wrap it off"

"جتنا جلدی ہو سکے اسے ختم کرو۔"وہ واقعی بے حد تھکی ہوئی لگتی تھی۔ عمر نے پلکیں جھپکا کر اسے تسلی دی۔

"مجھے بس ایک ہفتہ دے دو پھر ہم آزاد ہوں گے۔کوئی انتقام ،کوئی نفرت نہیں ہو گی۔بس تم اور میں اوکے ؟"وہ نرمی سے بولا تھا ہالے نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔پھر عمر کو دیکھا۔

"تمھیں پیسہ زیادہ پیارا ہے یا میں ؟"عمر نے کان کی لو کھجائی۔

"پیسہ۔"اس نے یک لفظی جواب دیا۔ہالے ہنس پڑی۔

"ایک دن آئے گا عمر حیات جب تم پیسے سے زیادہ مجھ سے محبت کرو گے۔"اس نے کہتے ہوئے دوبارہ سے سر کو صوفے کے ہتھے پہ ٹکا دیا تھا اور پیر دوبارہ سے اس کی گود میں رکھ دیئے۔

" .Keep dreaming”

All Rights Reserved/Don’t copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر ہولے سے بڑبڑایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح ہالے سلطان کیفے کی اوپری منزل میں کھڑی پینٹ کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔اس کے ہاتھ میں جامنی رنگ کی بالٹی تھی جسے وہ دیوار پہ یوں مل رہی تھی۔جیسے ڈھیر سارا غصہ اسی پہ اتار رہی ہو۔جیسے ساری بے چینی یہیں ختم کر رہی ہو۔نیچے زمین پہ جگہ جگہ پینٹ کے ڈبے بکھرے پڑے تھے ۔کہیں دیوار کو رگڑ کر اتارا گیا چونا ڈھیر ہوا پڑا تھا، کہیں بڑے بڑے کاٹن میں سامان بند کیا جا رہا تھا۔ ہارون ہالے کے دائیں جانب والی دیوار پہ پینٹ کر رہا تھا۔نرمی سے، محبت سے اور کبھی کبھی سختی سے۔

اس جگہ اگر کوئی فارغ انسان تھا تو وہ عمر حیات تھا جو صوفے پہ لمبا لیٹا ہوا تھا۔موبائل پہ نیٹ فلیکس لگائے وہ ہر پانچ منٹ بعد قہقہے مار کر ہنستا تھا۔اسی لمحے ویٹر کافی کا ٹرے لیے ہوئے آیا تو ہالے نے برش پھینک دیا۔اب بس اب نہیں ہوتا تھا۔

اس نے کافی کا مگ لیا اور عمر کے ساتھ صوفے پہ آ کر بیٹھنے لگی۔وہ اس کے پیر ہٹا رہی تھی۔اسی پل اس کا مگ چھلکا تھا اور ذرا سی کافی عمر کے پیر پہ گری۔وہ زخمی شیر کی مانند اٹھ بیٹھا تھا۔

"تم ایک کام کیوں نہیں کرتی۔ایک ہی بار مجھے جلا کر راکھ کر دو۔یہ قطرہ قطرہ موت کیوں دے رہی ہو ؟"وہ موبائل صوفے پہ رکھے ،بازو سینے پہ باندھے پوچھ رہا تھا۔ہالے نے جواب نہیں دیا۔وہ بس بیزاری سے سر ڈھلکائے صوفے پہ لڑھک گئی۔ہارون اپنی کافی کا مگ لیے ان کے سامنے رکھے صوفے پہ آ کر بیٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تھک گئی ہو ؟"عمر ہالے سے پوچھ رہا تھا۔ہالے نے اپنا بازو صوفے کی پشت پہ پھیلا دیا تھا۔وہ واقعی تھکی ہوئی لگتی تھی۔عمر سیدھا ہو بیٹھا اور اس کی انگلیوں کو اپنی انگلیوں میں باہم پھنسا کر پوری طرح موڑا۔ہالے کو بے حد اچھا لگنے لگا یہ ایک تھیراپی ہوتی ہے۔

ہارون غور سے عمر کو دیکھ رہا تھا۔عمر کی نظر اس پر پڑی تو ہارون نے اپنا بازو آگے پھیلا دیا۔چہرے پہ بلا کی معصومیت طاری کیے وہ گویا کہہ رہا ہو "پلیز میرا بازو بھی دبا دو۔"

"گردن کے بارے میں کیا خیال ہے ؟"عمر ہلکی آواز میں بولا تو ہارون سخت بد مزہ ہوا تھا کیا تھا جو ہاتھ دبا دیتا۔

"تم ایک کام کرو ہالے۔۔"عمر فورا سے جوش سے کہنے لگا۔"تم یہ سب کام چھوڑو تم شاپنگ کرنے چلی جاؤ۔پورا دن اپنے ساتھ گزارو، اچھا کھانا کھاؤ، تم بہت اچھا فیل کرو گی۔"

"میں اپنے پیسے برباد نہیں کر سکتی سوری۔"

"میرے پیسے لے لو۔"اب کہ ہالے جھٹکے سے آنکھیں کھول کر بیٹھی۔ بے یقینی سے عمر کو دیکھا۔

"نہ کرو میں رونے لگوں گی۔"عمر دھیرے سے ہنس دیا تھا۔پاس بیٹھے ہارون نے لا حول پڑھا تھا۔

" صحیح کہہ رہا ہوں میرے کارڈ ز استعمال کر لو۔"اس نے کھلے دل سے آفر کی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر تم بھی ساتھ چلو۔ہم اچھا کھانا کھائیں گے۔"ہالے تیار ہو گئی تھی۔

عمر اسے دیکھ کر رہ گیا۔"تمھیں کھانے سے اتنی محبت کیوں ہے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کھانا ہمیں مرنے سے بچاتا ہے عمر۔"

"اوکے اوکے نو آرگیومینٹس لیکن میں ساتھ نہیں جاؤں گا۔پیسوں کی حامی بھر کر ہی مجھے ہارٹ اٹیک آ چکا ہے۔اب اگر میرے سامنے خرچ کرو گی تو وہیں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گا۔"

"میں تمھارے سوئم پہ آدھے کراچی کو بریانی کھلاؤں گا۔"ہارون نے اطلاع دی۔ ہالے ان دونوں کو چھوڑ اٹھ گئی تھی۔عمر نے ایک نظر ہارون کو دیکھا پھر ویٹر کو آواز دے کر بلایا۔

"تم جیسے حاسدوں کی وجہ سے اپنا صدقہ دیتا رہتا ہوں۔میرے مرنے سے دنیا کا آدھا حسن مر جائے گا ۔تم جیسے بلوں کو کیا فرق پڑے گے۔ہونہہ۔"اس نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے چند نوٹ نکال کر ویٹر کو تھمائے تھے۔

"یہ کسی غریب کو دے آؤ۔"

"وہ تو شکر ہے کہ میری اماں صبح صبح مجھ پہ آیات الکرسی پڑھ کر دم کرتی ہیں ورنہ تم جیسے لوگوں کے شر سے مجھے کون بچاتا ؟"ہارون جل بھن گیا تھا۔ضبط کرنے کے چکر میں وہ سرخ ہو رہا تھا۔ویٹر مسکراتے ہوئے چلا گیا تھا۔

ہارون اب بھی اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔کاش وہ اس کا گلا دبا سکتا کاش۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل کی اونچی شاندار عمارت اپنی پوری شان اپنے تمام تر جلال کے ساتھ کھڑی تھی۔اس عمارت سے کئی لوگ گئے تھے، کئی آئے تھے۔یہ عمارت کئی راز سینے میں دفن کیے ہوئے تھی۔یہ اتنی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اونچی تھی کہ اسے دیکھنے کے لیے تمھیں گردن اونچی کرنی پڑے گی جیسے ابھی کوئی لڑکی اپنی گردن اونچی کیے کھڑی تھی۔اس کی آنکھیں خالی تھیں۔اس کی گردن میں سریا سا فٹ تھا یوں جیسے کبھی بھی اسے کوئی بھی شکست دے ہی نہیں سکتا تھا۔اس کی آنکھیں بھوری تھیں۔ سوجے ہوئے پپوٹوں والی بھوری آنکھیں۔

وہ آگے بڑھ آئی۔گارڈ نے ادب سے اس کے لیے دروازہ کھولا تھا۔وہ ایسے چل رہی تھی جیسے یہ سب اس کا ہو۔یہ ساری جگہ ،یہ محل اس کی ملکیت ہو۔لان میں بیٹھے حسن اور حسینہ بیگم نے اسے دیکھا تھا۔ کچھ تھا جو حسن کو ٹھٹکا تھا۔مہر کی آنکھوں میں اداسی نہیں تھی۔وہ ہاری ہوئی بھی نہیں تھی لیکن اس کی آنکھوں میں ٹھنڈک تھی جیسے وہ سوچ کر آئی تھی اسے کرنا کیا کیا ہے۔وہ برف کی ملکہ لگ رہی تھی۔ ٹھنڈی پر سکون۔

یوسف سلطان کے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر وہ مسکرائی تھی۔نم آنکھوں سے۔یہ دوری وہ ایک رات بھی برداشت نہیں کر سکی تھی۔اس نے دروازہ دھکیلا تو سامنے کا منظر واضح ہوا۔وہ بوڑھا نحیف وجود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ان کے ہاتھ میں موبائل تھا جس سے ہالے سلطان کی آواز ابھر رہی تھی۔مہر کے دل کو گھونسہ سا لگا تھا۔وہ کتنا عرصہ اسے دور رکھ رہی تھی اور ایک رات، صرف ایک رات میں وہ واپس اپنی جگہ پہ آ چکی تھی۔کیسا بخت تھا اس کا ؟کیوں تھی وہ مہر سے اتنی اونچی ؟شاید اس لیے کہ اس نے اپنا وقار رکھا تھا۔سر پہ وقار رکھ کر چلو گے تو ہر جگہ نمایاں اور اونچے نظر آؤ گے۔خدارا کوئی یہ بات اس بھوری آنکھوں والی لڑکی کو سمجھا دے۔وہ زخمی آنکھیں لیے یوسف سلطان کو تک رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

آہٹ پہ یوسف سلطان نے چہرہ موڑا۔وہ ان کے سامنے کھڑی تھی۔آنکھوں میں یاسیت لیے انہیں دیکھتی ہوئی۔وہ بچپن سے انہی محروم نظروں سے انہیں دیکھتے رہنے کی عادی تھی۔یوسف سلطان نے موبائل کی سکرین ہاتھ مار کر بجھا دی تھی۔بازو سینے پہ باندھے وہ اسے دیکھے گئے۔مہر ماہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ان کے قریب چلی آئی اور ان کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گئی۔اس کی نظریں بے قرار تھیں۔کافی دیر تک ان کو اسی طرح دیکھتے رہنے کے بعد اس نے آہستگی سے ان کا ہاتھ تھاما۔پھر ذرا سا اونچا کر کے لبوں سے لگا لیا۔

"مہر ماہ کا سب سے قیمتی تعلق آپ ہیں ابا۔"اس نے دھیرے سے سرگوشی کی۔یوسف سلطان کچھ نہیں بولے۔

"میں نے جو کچھ بھی کیا آپ کے لیے کیا۔سفیر اور باقی لوگ کبھی بھی میرے لیے کچھ نہیں تھے۔اگر آپ، صرف آپ میرے ساتھ رہنے کے لیے راضی ہو جائیں تو میں ساری دنیا چھوڑ سکتی ہوں ابا۔"وہ آہستگی سے اپنی بات کا باور کروا رہی تھی۔

"میں ہالے سے، عمر سے ،سفیر سے ان سب سے دور ہو جاؤں گی۔صرف آپ، صرف آپ چاہیے مجھے۔آپ مہر ماہ کے لیے سب سے قیمتی ہیں۔میں آپ کے بغیر رہنے کا سوچتی ہوں تو دل بند ہوتا ہے۔"اس کی بھوری آنکھوں سے چند آنسو ٹوٹ کر گرے۔اس نے آنکھوں میں امید لیے ان کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ایک عرصہ آپ کے ساتھ رہی ہوں۔میں نے آپ کی خدمت کی ہے۔آپ سے محبت کی ہے ابا۔وہ وقت جب آپ کے ساتھ کوئی نہیں تھا تب میں تھی۔کیا آپ کو میرے لیے کچھ محسوس نہیں ہوتا ؟کیا میری کوئی اوقات نہیں ہے ؟میں آپ کے لیے کیا ہوں ابا؟ مجھے بتائیں میں آپ کے لیے کیا ہوں ؟"وہ ان کی آنکھوں دیکھتی گیلی آنکھوں سے پوچھ رہی تھی۔

یوسف سلطان چند لمحہ سرد برف آنکھوں سے اسے دیکھتے رہے تھے پھر آگے کو ہو کر اس کے منہ پہ تھوک دیا۔ہاں واقعی انہوں نے اس کے منہ پہ تھوکا تھا۔مہر ماہ شل رہ گئی۔بے یقینی اور شاک ایسا تھا کہ چند پل کے لیے وہ سانس بھی نہ لے سکی۔وہ بغیر پلک جھپکائے ان کو دیکھے گئی۔اسے اپنی ساری زندگی میں کبھی اتنی تحقیر نہیں ملی تھی۔برف کی ملکہ پگھل کر بہہ گئی تھی۔

"میرے نزدیک تمہاری یہ اوقات ہے۔یہی وقعت ہے۔اگر آئندہ بھی میرے سامنے آؤ گی تو آئندہ بھی یہی ہو گا۔میں تم سے اور تمہاری شکل سے نفرت کرتا ہوں جیسے ایک زمانے میں وہاج خان سے کرتا تھا۔تم جانتی ہو نامیری نفرت کیسی ہوتی ہے ؟"ان کا لہجہ ٹھنڈا تھا۔ ہڈیوں کو جماتا ٹھنڈ ا لہجہ۔

مہر ماہ خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔وہی تھوکا ہوا چہرہ لیے وہ مرے مرے قدم اٹھاتی باہر چلی گئی۔ وہ جان گئی تھی یوسف سلطان کی نفرت کیسی ہوتی ہے لیکن اب وہ کسی اور کو یہ دکھانے جا رہی تھی کہ مہر کی نفرت کیسی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سلطان ہولڈنگز کے کانفرنس روم میں لمبی میز بچھی تھی۔جس کے اطراف میں پاور چیئرز رکھی تھیں۔ جن پہ اس وقت کئی سوٹڈ بوٹڈ افراد بیٹھے تھے۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا جو واحد روشنی تھی وہ بس دیوار پہ نصب بڑی سکرین کی تھی۔جس کے آگے عمر حیات کھڑا تھا۔ماتھے پہ بکھرے بال، سنجیدہ چہرہ اور ہاتھ اٹھا اٹھا کر اپنی بات سمجھاتا عمر حیات۔

کمرے میں موجود افراد ان کا دھیان اس وقت بس عمر حیات پہ تھا۔وہ جو ایک لمبی چوڑی پریزنٹیشن دے رہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ سکرین کے بیچ و بیچ آ کر کھڑا ہوجاتا اور سکرین پہ لکھے الفاظ اس کے سینے اور چہرے پہ لکھے نظر آتے تھے۔نیلی روشنی میں کھڑا اپنی بات سمجھاتا وہ واقعی الفا لگ رہا تھا۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو پیدائشی طور پہ قیادتانہ مزاج ساتھ لاتے ہیں۔یہ مرد ان لوگوں میں ایک تھا۔ وہ اپنی بات ختم کر چکا تھا۔

مزید چند باتوں اور الوداعی قلمات کے بعد مجمع چھٹ گیا۔لوگ ایک ایک کر کے نکلنے لگے تھے۔ان کے چہرے بتاتے تھے کہ وہ یہاں سے خوش ہو کر گئے ہیں۔کمرہ خالی ہوگیا تو عمر نے آگے بڑھ کر دیوار پہ لگے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارا۔روشنی سی روشنی پھیل گئی اور اسی روشنی میں سربراہی کرسی پہ بیٹھا شمس نظر آیا۔وہ مضطرب سا تھا اور کچھ کچھ غائب دماغ بھی۔عمر میز پہ رکھے سامان اٹھا رہا تھا۔فائل چیزیں اور باقی کچھ سامان۔

"آپ پریشان ہیں ؟"وہ سامان سمیٹتے ہوئے بغیر سر اٹھائے بولا تھا۔شمس چند لمحے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھتے رہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم نگین کے بیٹے ہو ؟"وہ جیسے حسرت سے پوچھ رہے تھے۔عمر کے ہاتھ ایک لمحے کو رک گئے۔اس نے جواب نہیں دیا۔

"وہ میری بہت پیاری بہن تھی۔۔۔مجھے اس سے بہت محبت تھی بہت زیادہ۔"وہ گئے وقتوں کو یاد کر کے یاسیت سے کہہ رہے تھے۔"معراج بھائی ہم سے بڑے تھے اور زیادہ میچور بھی لیکن میں اور نگین ہم ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔وہ مجھ سے بلکل ویسی محبت کرتی تھی جیسے کوئی ماں اپنے بچے سے۔"شمس کی آنکھوں میں اب کے ہلکی سی نمی چمکی۔عمر خاموشی سے انہیں سنتا رہا۔

"میں اسے بہت مس کرتا ہوں عمر۔۔۔کل رات سے مجھے لگتا ہے جیسے میں اسے کبھی بھولا ہی نہیں تھا ۔اس نے میری ضد میں آکر غیاث سے رشتہ توڑ دیا۔وہ میری ضد میں تمھارے باپ سے ملی تھی۔کیا تمہارا باپ زندہ ہے ؟"شمس جیسے یاد آنے پر پوچھ رہا تھا۔

"جی۔۔وہ زندہ ہیں۔یہیں کراچی میں رہتے ہیں۔"عمر کہتے ہوئے ایک کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"کیا وہ تمھارے ساتھ اچھا ہے ؟تم اتنے سال کہاں رہے ؟کیا تم ٹھیک تھے ؟تمہارا بچپن کیسا تھا ؟"شمس پے در پے سوال کیے گئے۔آج ان کی آنکھوں میں نرمی تھی۔وہ نرمی جو اپنے بیٹے کے لیے بھی نہیں آتی تھی۔عمر کو کوفت ہوئی تھی۔اس نے ایک عرصہ بغیر رشتے داروں کے گزارا تھا اور اب اچانک ہی اس کے پاس رشتے بھرنے لگے تھے۔وہ باری باری شمس کے سارے سوالوں کے جواب دیتا گیا۔اپنی مرضی کے اور اپنے مرضی کے حساب سے جو چاہا چھپا لیا جو چاہا بتا دیا۔شمس اشتیاق سے اسے سن رہے تھے۔کئی بار ان کی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں۔وہ بس ایک بار، بس ایک بار اٹھ کر اسے چھو لینا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

چاہتے تھے۔اسے اپنے گلے لگا کر محسوس کرنا چاہتے تھے لیکن درمیان میں کئی سال تھے۔وہ چاہ کر بھی یہ فاصلہ طے نہیں کر سکے تھے۔یوں لگتا تھا جیسے سامنے نگین کا وجود ہو۔وہ کم از کم اس کی خوشبو محسوس کرنا چاہتے تھے۔

عمر نے ایک محتاط نظر ان کو دیکھا۔یہ بہترین وقت تھا اپنی بات کہہ دینے کا۔اس نے کھنکھار کر کہنا شروع کیا۔

"میں اگلے ہفتے اپنی بیوی کے ساتھ ملک سے باہر جا رہا ہوں۔شاید اگلے دو ماہ تک کے لیے۔"وہ عام انداز میں اطلاع دے رہا تھا۔شمس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

"تم۔۔تم ایسے کیسے جا سکتے ہو ؟دو ماہ بعد نیلامی ہونی ہے تم۔۔عمر تم نہیں جا سکتے۔میں تمھیں جانے نہیں دوں گا۔"وہ بوکھلا ہی تو گئے تھے۔

"معذرت کے ساتھ لیکن میں آپ کا ملازم نہیں ہوں شمس صاحب۔۔وہ رسان سے بولا تھا۔"میری بیوی بے حد سٹریس لے رہی ہے اور میں خود بھی یہاں نہیں رہ پا رہا ہوں۔میں ایک فیملی پرسن ہوں۔ظاہر ہے میرا گھر ڈسٹرب ہے تو میں بھی ڈسٹرب ہوں۔"

"لیکن عمر تم ایسے کیسے جا سکتے ہو۔۔۔سب کچھ تم سنبھال رہے تھے۔ایک ایک چیز تم نے دیکھی ہے اور اب، اب تم اس طرح کیسے جا سکتے ہو۔تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو ؟" شمس کا بس نہیں چلتا تھا کہ کچھ کر ڈالیں۔وہ کسی بھی طرح بس کسی بھی طرح عمر کو روک لینا چاہتے تھے۔

"ایک درمیانی راہ بھی ہے اگر آپ۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے منظور ہے۔۔!!مجھے سب منظور ہے۔"وہ اتنا بوکھلایا ہوا تھا پوری بات سنے بغیر ہی کہہ اٹھا تھا۔

"ہم ایک ہفتہ بعد نیلامی رکھیں گے اور جب میری بیوی ہیون خرید نہیں سکے گی تو ظاہر ہے وہ بہت اپ سیٹ ہوگی لیکن پھر میں اسے کہیں دور لے جاؤں گا اور کچھ عرصہ یہاں سے دور رکھوں گا۔فکر نہ کریں میں واپسی پہ آپ کو دوبارہ جوائن کر لوں گا لیکن اس وقت میں آپ کو بس ایک ہفتہ دے سکتا ہوں۔آپ دیکھ لیں کیا ہو سکتا ہے۔"وہ بظاہر بے نیازی سے کہہ رہا تھا لیکن دور اندر کہیں اس کا دل بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا کیا ہو اگر شمس نہ مانا تو؟

"ٹھیک ہے میں کر لوں گا۔"شمس جیسے سب کچھ طے کر گیا تھا۔"اب یہ نیلامی ایک ہفتہ بعد ہی ہوگی اور تمھارے ساتھ ہوگی۔میں اب تمہارے بغیر کچھ نہیں کروں گا۔"شمس استحقاق سے کہہ رہا تھا۔عمر بس مسکرا دیا تھا۔اب وہ دوبارہ عمر سے کچھ سوالات کر رہا تھا۔

وہ جواب دیے گیا۔بغیر اکتائے۔بغیر تھکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فروا سلطان کے کمرے کا دروازہ ہلکی سی آواز کے ساتھ کھلا تھا۔مہر ماہ عجیب سا چہرہ لیے اندر آئی۔فروا جو کہ بیڈ پہ بیٹھی تھی وہ دیوانہ وار اس کی طرف لپکی۔مہر کا چہرہ ہاتھوں میں بھرے وہ بس اس سے مختلف سوال کیے گئی۔کتنا سکون تھا جو اسے دیکھ کر ملا کرتا تھا۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔مہر کی نظریں خالی تھیں۔بے جان سی۔فروا اس سے کچھ کہہ رہی تھی کچھ پوچھ رہی تھی لیکن مجال ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جو وہ کچھ بتا دے کچھ کہہ دے۔اس کے دماغ میں کچھ اور چل رہا تھا۔صبح کی ملاقات اور چند منٹ پہلے موصول ہوئے کچھ ثبوت۔

(وہ مہر ماہ کو ہیون میں دیے جانے والے کمرے میں بیٹھا تھا۔مہر ماہ اس کے سامنے بیٹھی تھی تیز نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی۔

"مجھے ایسے مت دیکھو مہر ماہ۔یہ میں نہیں ہوں جو تمھیں اس حال میں لایا ہوں۔یہ تمہاری ڈیئرسٹ پھپھو ہیں جن کی وجہ سے تم یہاں ہو۔اگر کل رات وہ تمھارے لیے اسٹینڈ لے لیتیں تو آج تم یہاں نہ ہوتی)

"آپ ابھی کے ابھی سفیر کو بلوائیں اور ان سے کہیں کہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہوں گی ۔"مہر ماہ عجیب سے روبوٹک انداز میں کہہ رہی تھی۔فروا رک سی گئی۔اس کی آنکھوں میں تحیر تھا اور کچھ کچھ بے بسی بھی۔

(عمر حیات کے ساتھ اس کی ماں بیٹھی تھیں۔لان کے صوفوں میں سے ایک پہ بیٹھے وہ دونوں کل رات کا واقعہ ڈسکس کر رہے تھے۔نفیسہ پر سوچ نظروں سے عمر کو دیکھ رہی تھیں۔

"تم نے آگے کا کیا سوچا ہے ؟"

"سوچنا کیا ہے اماں۔کچھ وقت تک ہیون میں پڑی رہے گی۔اس کے بعد دیکھیں گے کیا کرنا ہے۔میں چاہتا ہوں اسے معلوم ہو کہ بے بسی کیا ہے۔"

نفیسہ اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم اتنے بے وقوف تو کبھی بھی نہیں تھے عمر۔۔۔تم اسے وقت دو گے تاکہ کم بیک کر سکے ؟وہ مہر ماہ ہے۔کیا تم اسے جانتے نہیں ؟اگر وہ کل رات کمپوزڈ رہ سکتی ہے تو آج رات تک حل بھی نکال سکتی ہے ۔بھولو مت وہ تمھارے جیسی ہے۔"نفیسہ کی بات پہ ایک لمحے کو عمر ٹھہر سا گیا۔اسے پزل کا بکھرا ٹکڑا مل گیا تھا۔)

"دیکھو بچے اس وقت وہ غصے میں ہو گا۔میں آرام سے ٹھہر کر اس سے بات کروں گی۔تم تب تک میرے ایک فلیٹ میں رہو گی۔آؤ میں تمھیں لے چلتی ہوں۔آئی ایم سوری مہر رات تمھارے لیے آ نہیں سکی میں۔لیکن اب بس اب میں تمھیں پروٹیکٹ کروں گی۔تم فکر مت کرو مہر۔"وہ اس کے کندھوں پہ اپنے ہاتھ رکھے تیز تیز بول رہی تھیں۔مہر ماہ کو بس اس کے لب ہلتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ذہن کہیں اور تھا۔سماعتیں کسی اور کو سن رہی تھیں۔

(کمرے میں واحد روشنی وہی تھی جو کھڑکی سے آتے ہوئے عمر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔مہر اندھیرے میں تھی عمر کہہ رہا تھا۔

"تمہاری پھپھو تمہاری زندگی کا سب سے بڑا عذاب ہیں۔یوسف صاحب تم سے انہی کی وجہ سے نفرت کرتے تھے۔سفیر کی بے رخی اور ریجکشن تم نے انہی کی وجہ سے سہی۔اگر وہ تمھیں مینوپلیٹ نہ کرتی تو تم کبھی بھی ایسی نہیں بنتی مہر۔"

وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا اب کے روشنی اس کی پیٹھ پہ پڑ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس عورت نے ساری زندگی تمھیں اپنے طریقے سے چلانا چاہا۔تم سے وہ سب کروایا جو وہ چاہتی تھی۔ کیا کبھی اس نے تمھیں تم پہ کوئی اختیار دیا؟کیا کبھی اس نے تمھیں اپنے لیے کوئی فیصلہ لینے دیا؟"

مہر یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔

"تم آج حاسد ہو،شر پسند ہو تو صرف فروا سلطان کی وجہ سے۔اس نے صرف اور صرف اس نے تمھیں ایسا بنایا لیکن تم، تم تو آج بھی نہیں سمجھ سکی۔تف ہے تم پہ۔"وہ حقارت سے بولا تھا)

"مجھے آپ کا فلیٹ نہیں چاہیے۔مجھے کوئی جگہ نہیں چاہیے۔مجھے بس یہاں اس گھر میں سلطان منزل میں رہنا ہے۔آپ کو ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔"مہر ماہ غرا رہی تھی فروا دو قدم پیچھے ہٹی۔

"مجھے ابا چاہیے۔سفیر چاہیے۔میں عمر سے ہار نہیں سکتی۔آپ کو مجھے یہاں رکھنا ہو گا۔ورنہ آپ ابھی مجھے جانتی نہیں ہیں۔"مہر کی آواز ہلکی اور لہجہ سخت تھا۔فروا کی آنکھوں سے بے بسی کے آنسو بہنے لگے تھے

۔

"میں تمھیں یہاں نہیں رکھ سکتی مہر۔تم میری مجبوری سمجھو۔شمس مجھے طلاق دے دے گا۔"وہ اپنی بات پہ زور دے رہی تھی۔مہر ماہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پیچھے کو ہونے لگی۔

("آپ کیا چاہتی ہیں اماں میں کیا کروں؟مجھے واقعی کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔"عمر صوفے پہ آگے کو ہو کر بیٹھا۔نفیسہ پر سرار سا مسکرائیں۔

"دشمن کو اس کے ہی طریقے سے مارتے ہیں عمر حیات۔وہ تمھارے حربے پہچان لے گی اپنا وار نہیں سمجھ پائے گی۔اسے لوگوں کو دماغ میں باتیں ڈالنے کا شوق ہے نا تم بھی وہی کرو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔"وہ جینیئس ہے اماں فوراً سے پہلے سمجھ جائے گی میں اسے ٹریپ کررہا ہوں۔اس کے شر اور حسد سے میرا مقابلہ نہیں ہے۔"

تمھیں کیا لگتا ہے عمر جینیئس لوگوں کے پاس دماغ نہیں ہوتا۔"نفیسہ آنکھوں میں چمک لیے کہہ رہی تھیں۔"جس طرح ایک جینیس انسان کا دماغ عتاب ہے اس طرح عذاب بھی ہے۔اس وقت مہر ماہ کے پاس کئی سوچیں ہیں اس کا دماغ الجھا ہوا ہے۔تم مزید الجھا دو اور بس ہوگیا تمہارا کام۔"

وہ چٹکیوں میں حل نکال چکی تھیں اور اب عمر سوچ میں پڑ گیا تھا۔)

"آپ مجھے اس گھر میں لائیں گی ہاں یا ناں۔"وہ حلق کے بل چیخ رہی تھی۔"میں آپ سے کوئی دلاسا یا تسلی نہیں چاہتی۔میں بس ہاں یا ناں میں جواب چاہتی ہوں فروا سلطان۔"وہ جنونی لگ رہی تھی۔یوں جیسے اس کے بس میں ہو تو فروا کا گلا ہی دبا دے۔سرخ آنکھوں کے ساتھ غراتی ہوئی وہ تمھیں خوف زدہ کر سکتی تھی۔

"میری بات سمجھنے کی کوشش کرو مہر پلیز۔میں تمھیں یہاں نہیں لا سکتی۔"فروا بے بسی سے بولی تھی ۔مہر تلخی سے ہنسی تھی۔اس کی آنکھیں اس وقت غیر انسانی تھیں۔اس نے فروا کے سینے پہ دونوں ہاتھوں سے دھکا دیا۔وہ سر کے بل بیڈ پہ جا گری۔حیرت تھی کہ شاک وہ اٹھ ہی نہ سکی۔مہر ماہ اسی طرح کی غیر انسانی اور سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ بیڈ کی دوسری طرف سے چڑھ آئی تھی۔فروا بے حس و حرکت بیڈ پہ پڑی تھی اور مہر ماہ اس کے سر پہ کھڑی تھی۔اس کی آنکھیں کسی بھی قسم کے رحم سے خالی تھیں یوں جیسے وہ گدھ بن چکی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ کی وجہ سے سفیر ساری زندگی مجھ سے دور رہا۔اس نے ساری زندگی مجھے دیکھا تک نہیں۔"وہ عجیب سے مشینی انداز میں کہہ رہی تھی۔فروا کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں۔مہر ماہ کے ہاتھ اب اس کی گردن پر تھے بلکل ویسے ہی جیسے کسی دور میں معراج سلطان کی گردن پر۔

"آپ کی وجہ سے ابا مجھ سے نفرت کرتے رہے۔آپ ہیں وجہ۔آپ سب چیزوں کی وجہ ہیں۔"وہ چیخ رہی تھی بری طرح۔حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہی تھی۔ساتھ ساتھ ہاتھوں کا دباؤ گردن پہ بڑھا رہی تھی۔

"میں نے سب سہا سب کچھ خاموشی سے سہا۔ہر ایک سے ساری زندگی ذلیل ہوتی رہی سفیر ابا۔۔۔ہالے اور باقی سب بھی۔آپ کبھی بھی ، کبھی بھی میرے ساتھ کھڑی نہیں ہوئی تھیں۔آپ نے کبھی بھی مجھے سپورٹ نہیں کیا۔آپ نے میرے اندر بدلہ ڈالا حسد ڈالا۔"اس کی آواز دھیمی ہو رہی تھی۔سرد برف جیسی۔چھری کی دھار کی طرح چبھتی ہوئی۔

فروا کی آنکھیں ابل رہی تھیں۔وہ ہاتھ پیر نہیں چلا رہی تھی نہ جانے کیوں۔ وہ بس اب تک شاکڈ تھی ۔بری طرح کھانستے ہوئے وہ اٹھنے سے قاصر تھی۔فروا کے آگے اس کی ساری زندگی کسی فلم کی مانند چل رہی تھی۔

"میں نے آپ پہ بھروسہ کیا ممی۔۔۔۔"وہ بے بسی سے بولی۔"میں نے ہمیشہ آپ پہ بھروسہ کیا لیکن آپ کبھی بھی میرے ساتھ نہیں تھیں۔آپ مجھ سے کبھی محبت نہیں کر سکیں۔آپ محبت کرتی تھیں صرف خود سے۔"فروا اب زور زور سے ہاتھ مار رہی تھی۔اس کی آنکھ سے آنسو نکل رہے تھے۔چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔آنکھیں جیسے ابھی ابل کر باہر گر پڑیں گی لیکن اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اٹھ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پاتی یا پھر اس سے یہ سکت چھین لی گئی تھی۔اس کی سانسوں کی ڈور ٹوٹ رہی تھی۔گلے سے خر خر کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"میں کل رات سڑکوں پہ پھرتی رہی لیکن آپ میرے لیے نہیں آئیں۔میں نے گلی گلی ننگے پیروں کے ساتھ خاک چھانی لیکن آپ نہیں آئیں۔آپ اب بھی نہیں آتیں لیکن اب دیکھیں اب میں آگئی ہوں ۔"وہ چبا چبا کر بول رہی تھی۔"اب میں آپ کو آزاد کروا دوں گی۔آپ مجبور ہیں نا اب آپ ہر مجبوری سے آزاد ہوں گی۔"اس نے کہتے ساتھ پاس پڑا کشن اٹھا کر فروا کے چہرے پہ رکھ دیا تھا۔سارا چہرہ ڈھک گیا۔مہر ماہ شیطانی آنکھیں اور جنونی انداز لیے اس کے اوپر بیٹھی اس کا سانس قید کرتی رہی۔

"آپ ختم ہو جائیں گی۔۔۔۔آپ نے جس طرح مجھے ختم کیا آج آپ اسی طرح ختم ہوں گی۔"وہ غرا رہی تھی۔ساتھ ساتھ بے بسی سے چیخ بھی رہی تھی۔"آپ نے مجھ سے میرا بچپن چھینا۔مجھے چھیننا اور مانگنا سکھایا۔میں مہر ماہ، میں بھی ہارون شاہد جیسی بن سکتی تھی اگر آپ مجھے وقت دیتیں۔اگر آپ مجھ پہ کام کرتیں۔"وہ درد سے پھٹی ہوئی آواز میں چلائی تھی۔"میری جوانی آپ نے غلام بنا دی۔ میرے دل کو اسیر بنا دیا۔آپ کو کوئی حق نہیں تھا یہ کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں تھا۔مہر ماہ پہ بس مہر ماہ کا حق تھا۔"وہ دھاڑی تھی اور اس کی اسی دھاڑ کے ساتھ فروا کا حرکت کرتا جسم ساکن ہو گیا۔ہر حرکت دم توڑ گئی۔ہر شے ساکن ہو گئی۔مہر نے اپنے ہاتھ روک لیے۔آڑھا ترچھا پڑا کشن گر گیا تو فروا کا چہرہ نمایاں ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لٹھے کی مانند سفید اور مردہ۔اس کے چہرے پہ کچھ نہیں تھا سوائے موت کے۔اس کی آنکھیں چھت سے جا لگی تھیں اور وہ آنکھیں اب تک بے یقین اور شاکڈ تھیں۔سانسوں کی ڈور ٹوٹ چکی تھی۔ہر حرکت ہر آواز تھم چکی تھی۔خاموشی ایک لمبی خاموشی تھی جو ہر سو پھیل گئی تھی۔کچھ وقت قبل جو عورت پورے قد کے ساتھ کھڑی تھی۔کچھ وقت قبل جو مزاحمت کر رہی تھی،جو بول رہی تھی وہ اب نہیں تھی۔یہی ہے انسان کی اوقات۔

فروا کا جسم بے جان ہو چکا تھا۔روح اور سانسیں روٹھ گئی تھیں۔اب اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ تھا اور جب معاملے اللہ تک پہنچ جائیں تو تمھیں چاہیے کہ خوف کھاؤ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نوح مرزا کے اپارٹمنٹ پہ اس وقت چار لوگ موجود تھے یاقوت ،نرمین ،نوح اور ایک وکیل جس کے ہاتھ میں چند کاغذات تھے۔ٹی وی لاؤنج میں رکھے صوفوں میں سے ایک پر یاقوت اور نرمین ساتھ بیٹھے تھے اور دوسرے پر نوح اور ایک ادھیڑ عمر وکیل۔

"میں اپنی بیوی سے ایک آخری دفع بات کرنا چاہتا ہوں۔مجھے اسپیس چاہیے۔" وہ نوح کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔نرمین گردن جھکائے بیٹھی رہی۔نوح اٹھا ساتھ وکیل صاحب کو اشارہ کیا۔وہ اس کی تقلید میں اٹھے۔چند پل بعد وہ باہر نکل گئے۔اب کے یاقوت پوری طرح گھوم کر نرمین کو دیکھنے لگا۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔بے چین اور کرب زدہ سی۔حلقے بڑھ گئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اب بھی وقت ہے نیرو۔۔۔ہم دونوں کے پاس اب بھی وقت ہے۔خدا کے لیے ضد چھوڑ دو میں مر جاؤں گا۔"وہ گویا منت کر رہا ہو۔نرمین نے خالی خالی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔خاموشی سے۔۔انتہائی خاموشی سے۔

"میں نے بہت کوشش کی ہے یاقوت۔"وہ بولی تو اس کی آواز شکستہ تھی۔"میں نے تمہاری عزت کرنے کی بہت کوشش کی لیکن میں نہیں کر پائی۔"بے بسی کے مارے اس نے مٹھی بھینچ لی تھی۔

"میں نے بہت چاہا کہ جب تم چھوؤ تو کرب نہ آئے۔جب تم محبت کی بات کرو تو دل ایمان لائے۔تم گھر آؤ تو میں بیویوں کی طرح تمہاری خدمت کروں۔تمھارے کام کروں۔"وہ بولتے بولتے رکی تھی پلکوں پہ ٹھہرے آنسو ٹوٹ کے یاقوت کی مٹھی پہ گرے تھے۔

"میں ہر کوشش کے بعد ہار گئی ہوں۔نہ میں تمہاری عزت کر سکی نہ تمھارے لمس پہ ملنے والی اذیت بھول سکی اور نہ ہی میں تم سے وفادار رہ سکی۔میں تمھیں معاف کر چکی ہوں لیکن میں تمھارے ساتھ نہیں رہ سکتی کیونکہ میں اچھی بیوی نہیں بن سکتی۔"اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔یاقوت کے دل کو کوئی مٹھی میں پکڑ کر دبا رہا تھا تکلیف حد سو سوا ہونے لگی تھی۔

"میں محبت کی خاطر مزید گنہگار نہیں ہو سکتی۔میں اللہ کی نظر میں ایک بری بیوی بن کر نہیں رہ سکتی۔مجھے آزاد کردو۔یہ آزادی میرا حق ہے۔مجھے حق ہے کہ میں اپنی مرضی کے انسان سے نکاح کروں اور پھر میرا فرض ہے کہ میں اس کی اطاعت کروں۔میں تمہاری اطاعت نہیں کر سکتی یاقوت۔میں کبھی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تمہاری عزت نہیں کر سکتی۔"وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔یاقوت کو اپنی ساری زندگی میں اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی جتنی آج ہو رہی تھی۔وہ رو نہیں رہا تھا اس کے آنسو دل پہ گر رہے تھے۔

"مجھے بتاؤ یاقوت کیا تم میرے ساتھ رہ سکتے ہو ؟اگر میں تمہاری عزت نہ کروں ؟اگر میں تمھارے لمس پہ کراہیت کھاؤں ؟تمھارے ساتھ ہر دن ،ہر رات مجھے اسی سیاہ رات جیسی لگے۔کیا تم یہ چاہتے ہو ؟اور اگر چاہتے ہو تو ہاں بول دو۔خدا کی قسم میں تمھارے ساتھ رہنے کو تیار ہوں۔"وہ پورے وثوق سی بولی تھی۔

"تم ایک بار کہہ دو کہ تمھیں مجھ سے محبت چاہیے بس، عزت نہیں۔تمھیں اسی رات کی طرح میں چاہیے ہوں۔میری مرضی نہیں میں۔۔۔۔۔"

"وکیل صاحب اندر آئیں۔"یاقوت نے درشتی سے اس کی بات کاٹی تھی۔دل کانپ رہا تھا۔جسم سے جیسے سانسیں جدا ہو رہی ہوں۔وکیل اندر آیا۔نوح اس کے ساتھ تھا۔وکیل نے چند کاغذات اس کے سامنے رکھے تھے۔یاقوت کے دل کو جیسے دھکا سا لگا ہو وہ ضبط کیے بیٹھا رہا۔

"یہاں سائن کریں۔"وکیل کے کہنے پر اس نے ایک نظر نرمین کو دیکھا۔اس کی بھیگی آنکھیں التجا کر رہی تھیں۔نرمین نے رخ پھیر لیا۔یاقوت کی روح تک زخمی ہو گئی۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے ایک جگہ دستخط کر دیے۔یوں لگا تھا جیسے اپنی ہی موت کا پروانہ لکھ دیا ہو دو۔ایک اور جگہ دستخط کروانے کے بعد وکیل نے وہی کاغذات نرمین کو دے دیے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

نوح اٹھ کھڑا ہوا۔وکیل اس کے ساتھ اٹھا تھا۔وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے۔کئی لمحات یاقوت شل سا بیٹھا رہا پھر اس نے ہلکے سے گردن موڑ کر نرمین کی آنکھوں میں دیکھا۔ آہستگی سے اپنا ہاتھ نرمین کے معدے سے ذرا نیچے والی جگہ پہ رکھا۔وہ ساکت رہ گئی۔اسے لگا تھا اب وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گی اور وہ واقعی ایک پل کے لیے سانس نہیں لے سکی۔یاقوت اسی طرح ہاتھ رکھے بیٹھا رہا۔کئی پل بیتے کئی ساعتیں بیتیں۔

"طلاق تمہاری آزادی کا پروانہ ہے۔"وہ آہستہ آہستہ بول رہا تھا۔بہ مشکل خود سن پا رہا ہو جیسے۔۔۔

"تم دونوں اپنا خیال رکھنا۔۔۔"وہ بولتے ہوئے اٹھا تھا اور پھر بغیر اس کی طرف دیکھے باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے نرمین اب تک ساکت تھی۔شل تھی۔

کیا وہ جانتا تھا ؟اور اگر جانتا تھا تب بھی اس نے یہ خالی خولی سا آزادی کا پروانہ اسے کیوں تھما دیا ؟کیا وہ واقعی تعلق میں محبت سے عزت کو ترجیح دے گیا تھا ؟کیا وہ واقعی سڑے ہوئے تعلق سے زیادہ نرم سی محبت کو ترجیح دے گیا تھا یا پھر۔۔۔ایک برے باپ کے بدلے ایک نئے آنے والے کو اچھی ماں پہ ترجیح دے گیا تھا ؟

اپارٹمنٹ کے باہر لوہے کے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھا یاقوت بری طرح رو رہا تھا۔اس کی آنکھیں بھل بھل بہہ رہی تھیں۔دل کٹ رہا تھا۔روح جیسے اندر تک کسی نے چیر دی ہو۔خون ہی خون رسنے لگا تھا۔

محبت پہ عزت کو ترجیح دینا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اس کے ٹھنڈے ساکت وجود کو دیکھتے ہوئے بری طرح چونک اٹھی تھی۔اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں اس نے اپنا ہاتھ منہ پہ رکھ کر اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ دیا تھا۔اس لمحے مہر ماہ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا کر چکی ہے۔اس سے کیا ہو چکا ہے۔وہ ساکن تھی برف کے مجسمے کی طرح جمی ہوئی۔وہ آہستگی سے بیڈ سے اتر آئی تھی۔اس کے قدم بھاری تھے اور شاید ہلکے بھی یوں جیسے زمین پہ پڑ ہی نہ رہے ہوں۔اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

"تمہاری جرات کیسے ہوئی۔۔۔۔۔"سفیر کے اگلے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔اس نے بیڈ پہ نظر پڑتے ہی بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا۔چند لمحے پھٹی پھٹی نظروں سے وہ فروا کے ساکت وجود کو دیکھتا رہا۔اسے مہر ماہ کی موجودگی بھول گئی تھی۔مہر ماہ کو اس کی موجودگی بھول گئی تھی۔وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ساکن تھے۔

چند لمحہ بعد سفیر نے اپنے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے تھے۔ایک خوش فہمی سی تھی کہ اب بھی سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔کیا پتہ وہ وقت پہ پہنچ گیا ہو۔وہ قدم بڑھا رہا تھا لیکن اس کے عقب میں کھڑی مہر ساکن تھی۔وہ سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔اسے لگا تھا وہ مر چکی ہے۔

سفیر بیڈ کے قریب کھڑا تھا۔فروا کے سفید پڑتے وجود کو دیکھتے ہوئے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ ان چھت سے لگی آنکھوں کو نہیں دیکھ سکا۔اس کے جسم کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ممی۔۔؟"وہ ہولے سے پکار رہا تھا۔آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔دل کو جیسے کسی نے پھندے سے کس کر باندھ دیا ہو۔وہ آہستگی سے اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"ممی پلیز کچھ بولیں۔۔۔ممی میں سفیر آپ کا بیٹا۔پلیز ممی کچھ بولیں۔آئی ایم سوری۔آئی ایم سوری پلیز ڈونٹ لیو می ممی پلیز۔"وہ بہت ہلکی آواز میں کہہ رہا تھا۔اس کے آنسو بری طرح اس کے چہرے پر گر رہے تھے۔اسی لمحے دروازے پر حسینہ اور حسن نمودار ہوئے تھے۔مہر ماہ فرش پہ بیٹھی تھی۔اس کی آنکھیں کسی غیر مرئی نکتے پہ جمی تھیں۔وہ اپنے حال میں حاضر نہیں تھی۔

"بڑی امی پلیز ممی کو دیکھیں۔۔"سفیر ان کو چوکھٹ میں کھڑے دیکھ بے بسی سے بولا تھا۔"یہ کچھ بول نہیں رہیں۔پلیز میری ممی کو دیکھیں۔پلیز ان کو اٹھائیں۔"حسینہ تیز تیز قدموں سے چلتی اس کے قریب آئیں۔فروا کا ٹھنڈا وجود دیکھ ان کا دل رک سا گیا تھا۔وہ ہلکا سا جھکیں اس کی کلائی کو ہاتھ میں پکڑا وہ بے جان تھی۔ٹھنڈی یخ۔انہوں نے ایک جھٹکے سے اس کلائی کو چھوڑ دیا۔پھر آگے بڑھ کر آہستگی سے فروا کی آنکھوں پہ ہاتھ پھیر کر انہیں بند کر دیا۔وہ بند نہ ہو سکیں شاید دیر ہو چکی تھی۔سفیر جو اب تک ایک امید سے انہیں دیکھ رہا تھا اس کے دل پہ جیسے کسی نے برچھی سے وار کر دیا ہو۔

وو اب بلند آواز میں رونے لگا تھا۔حسینہ نے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا۔وہ بچوں کی طرح بلند آواز سے رو رہا تھا۔

"میری ممی۔۔۔پلیز ان کو اٹھا دیں۔۔۔پلیز میں بس تھوڑی دیر ان سے بات کر لوں پلیز۔۔"وہ حسینہ سے لپٹ کر بلند آواز میں روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"میں اپنی ماں سے ناراض تھا میں ان سے کیسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ناراض ہو سکتا ہوں۔کوئی پلیز میری ماں کو اٹھا دے۔پلیز ممی پلیز مجھے مت چھوڑیں۔ممی پلیز اٹھ جائیں ۔"

چوکھٹ میں شل کھڑے حسن کی آنکھیں بھر گئی تھیں۔اس نے بھی ایک اپنا کھویا تھا یہ دکھ وہ بھی جانتا تھا۔اگر آپ نے کسی اپنے کی لاش دیکھی ہے تو آپ کو ہر لاش میں وہی لاش نظر آئے گی۔ہر دفع درد ایک بار پھر تازہ ہو جائے گا۔یہ بات آج حسن کو معلوم ہو گئی تھی۔

سفیر اب بھی ہچکیوں کے ساتھ رو رہا تھا۔اسے بس اپنی ماں کے ساتھ ایک منٹ چاہیے تھا۔مہر ماہ اپنے گرد بازوؤں کا حلقہ بنائے ہوئے تھی۔آنکھیں ساکت تھیں۔جسم سن تھا۔ اسے کوئی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔سب خاموش تھا۔بے آواز تھا۔

اسی لمحے حسن کمرے سے باہر نکل گیا۔اس کے ہاتھوں میں اس کا موبائل تھا۔وہ پولیس کو کال کر رہا تھا ۔ایک باپ کا قتل رائیگاں گیا تھا اب ایک ماں کے قتل کو رائیگاں جانے وہ نہیں دے سکتا تھا۔وہ کال کر کے اندر آیا تھا۔سفیر اب بھی رو رہا تھا۔حسینہ اس کو دلاسا دے رہی تھیں۔

ہر ایک کو اپنے انجام تک جانا تھا یہ تو طے تھا نا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کانفرنس روم سے نکلتے عمر حیات کے ہاتھ میں اس کا موبائل تھا۔وہ بار بار ہالے کو کال ملا رہا تھا اور وہی ایک ٹون۔"آپ کے مطلوبہ نمبر سے اس وقت رابطہ ممکن نہیں۔"وہ جھنجھلا رہا تھا۔اسے اب غصہ آ رہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا۔راہداری میں چلتے ہوئے ایک ورکر کے موبائل سے آواز نکل کر عمر کے کانوں تک آ رہی تھی۔وہ شاید خبریں سن رہا تھا۔

"اہم ترین خبر سے آپ کو آگاہ کرتے چلیں۔گولڈ سٹی مال میں دھماکے کی وجہ سے چالیس افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔"عمر سن ہو گیا۔اس کے اس پاس حرکت کرتی ساری دنیا تھم گئی تھی۔"متعدد افراد زخمی اور زخمیوں کی حالت۔۔۔"آواز آگے بڑھ گیا تھا۔اب کچھ بھی واضح سنائی نہیں دے رہا تھا لیکن ان آوازوں کے بیچ بھی ایک آواز تھی جو عمر کو سنائی دیتی تھی۔اپنے دل کی دھڑکن کی معمول سے زیادہ تیز رفتار اس کے قدم اس کا بوجھ اٹھانے سے قاصر تھے۔اس کا سارا جسم کانپ رہا تھا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے موبائل پہ انگلیاں چلائیں۔آنکھیں مردہ ہو گئی تھیں۔یوں جیسے ہر خوشی ہر رمق روٹھ گئی ہو۔اس کے موبائل کی سکرین پہ ہالے کی لوکیشن واضح ہوئی تھی۔

"گولڈ سٹی مال "لوکیشن بتاتا سبز ٹک جیسے تمسخر سے اس پہ ہنسا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ دیوانہ وار راہ داریوں میں بھاگ رہا تھا۔کون سامنے آیا۔اس نے کس کو دھکا دیا، کون گرا اور کس نے اسے پلٹ کر کچھ سخت سست کہا "،اس وقت اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔آس پاس بس خاموشی تھی۔ عمر کو ایک آواز سننی تھی ورنہ وہ بہرہ ہوجاتا" ایک چہرہ دیکھنا تھا ورنہ وہ اندھا ہوجاتا۔وہ مسلسل ہالے کے نمبر پہ کال ملا رہا تھا لیکن بے سود۔اس کی آنکھیں پاگلوں کی طرح اس کی تلاش میں تھیں۔عمر کو اپنا دل رک رک کر چلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پارکنگ لاٹ میں اس نے بے چینی سے اپنی گاڑی ڈھونڈنی چاہی لیکن گاڑیوں کی ایک لمبی قطار میں اسے اپنی گاڑی کافی دور کھڑی نظر آئی۔وہ ایک منٹ کا انتظار بھی نہیں کر سکتا تھا۔پاس ہی ایک ورکر اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔عمر ایک جست میں اس تک پہنچا اسے کوٹ سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اس کے ہاتھ سے چابی جھپٹ لی۔ورکر ہکا بکا رہ گیا تھا۔عمر نے اسی ہاتھ سے اس کو دور کیا اور خود گاڑی میں بیٹھ گیا۔بیچارہ ورکر اس کے عقب میں کھڑا سر۔۔۔سر پکارتا رہ گیا تھا۔

وہ گاڑی چلاتے ہوئے بھی ایک ہاتھ سے مسلسل موبائل پہ ہالے کو کالز کیے جا رہا تھا۔جواب ندارد۔اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔دل جیسے ڈوب کر ابھر رہا تھا۔اسے آج تک اتنی بے بسی کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔وہ آج تک اتنا پریشان کبھی نہیں ہوا تھا۔وہ کبھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا تھا تو کبھی کنپٹی کو زور سے دباتا تھا۔

گاڑی کو اندھا دھند بھگاتے ہوئے اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا اور پھر اگلے چند منٹ میں وہ مال کی بلڈنگ کے سامنے تھا۔بلڈنگ راکھ کا ڈھیر بن چکی تھی۔جگہ جگہ سے سیاہ دھواں اٹھ رہا تھا۔کہیں کہیں آگ لگی تھی۔لوگ چیختے چلاتے ہوئے اپنے عزیزوں کی لاشوں کے کٹے پٹے ٹکڑے دیکھ رہے تھے۔کچھ اب بھی اپنے قریبی لوگوں کی تلاش میں تھے۔پولیس بہ مشکل انہیں روکے ہوئے تھی۔

عمر عمارت کو دیکھتے ہوئے ایک پل کے لیے سن ہو گیا تھا۔اس کے کان جیسے سماعت سے محروم ہو گئے ہوں۔اس نے ہالے کو نہیں دیکھا تو شاید وہ سانس نہیں لے سکے گا۔وہ میکانکی انداز میں قدم آگے بڑھا رہا تھا۔موبائل پہ ہالے کی تصویر لگی تھی جسے وہ ایک ایک کو دکھا رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری بیوی کو دیکھا ہے کہیں ؟"وہ ہر ایک سے پوچھ رہا تھا۔وہ ناکہ توڑ کر آگے جانا چاہتا تھا جب دو اہلکاروں نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔عمر نے ٹھنڈی برف نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

"اے ایس پی عمر حیات۔"وہ چبا چبا کر بس اتنا بولا تھا۔اہلکار ادب سے ہٹ گئے۔وہ جانتے تھے پولیس میں کوئی سسپینڈ یا معطل نہیں ہوتا۔کم از کم پاکستان پولیس میں نہیں۔ پولیس والوں کی واپسی سوائے قبر کے ہر جگہ سے ممکن ہوتی ہے۔

وہ ناکہ ہٹاتا آگے بڑھ آیا تھا۔جگہ جگہ لاشیں۔۔زخمی لوگ۔۔کٹے ہوئے اعضاء۔۔وہ بے جان قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا۔کانوں میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔آنکھوں کے آگے کچھ منظر ابھر رہے تھے۔اس کے قدم شل تھے۔وہ نہیں جانتا تھا۔کتنے قدم دھرے۔کتنے ہوا میں معلق رہے۔

(انگریزی طرز پہ بنے کیفے میں مدھم روشنیوں کے بیچ ایک درمیان میز کے گرد لگی کرسیوں پہ وہ دونوں بیٹھے تھے۔ہالے مسکراتے ہوئے عمر کو دیکھ رہی تھی۔

"اچھا بتاؤ نا عمر تم مجھے ہنی مون پہ کہاں لے کر جاؤ گے ؟بلکہ میں بتاتی ہوں ہم یورپ چلتے ہیں۔"

عمر نے اس کو ایسے دیکھا تھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔"جتنا خرچہ یورپ جانے کا ہے نا، میری سال بھر کی تنخواہ بھی پوری نہیں ہوگی۔"

"اچھا ٹھیک ہے پھر ترکی چلتے ہیں۔"ہالے کچھ سوچ کر بولی۔عمر ایک بار پھر ناک بھوں چڑھا چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہر گز نہیں۔ہم ترکی جائیں گے اور وہاں تم نے اگر کسی ترک لڑکے کی نیلی آنکھوں کی تعریف کر دی تو ؟میں تو خوامخواہ اسے غیرت کے نام پہ قتل کر دوں گا۔اس کے ایسے خوف ناک نقشہ کھینچنے پہ ہالے بد مزہ ہو گئی تھی۔عمر نے اس کو اس طرح دیکھا تو تسلی دینے والے انداز میں آگے ہوا۔

"اچھا اب کوئی اچھی سی جگہ بتاؤ وہاں لے جاؤں گا وعدہ۔"

" تم مجھے لالو کھیت لے چلو بلکہ رہنے ہی دو۔تم وہاں کے نان پکوڑوں کے بل پہ بھی چار بار بے ہوش ہو کر اٹھو گے۔"وہ جلے کٹے لہجے میں بول کر دوبارہ اپنی کافی پینے لگی تھی۔عمر حیات نے بھی کچھ سوچتے ہوئے اپنی کافی کا مگ اٹھا لیا تھا۔

" صحیح کہتی ہو ہم غریب لوگوں کے گھومنے کو تو کوئی جگہ بچی ہی نہیں۔"وہ صدمے سے بولا تھا۔)

"اسے دیکھا ہے ؟یہ میری بیوی ہے۔۔اسے کہیں دیکھا ہے ؟"وہ ایک آدمی کو ہالے کی تصویر دکھا رہا تھا۔آدمی اسے جھڑک کر آگے چلا گیا۔عمر اسے جاتا دیکھتا رہا۔

(کچن میں کھانوں کی اشتہاہ انگیز خوشبو پھیلی تھی۔عمر نے ایپرن باندھ رکھا تھا اور ہالے کے سامنے اپنی بنائی نئی ڈش رکھ رہا تھا۔

"تم شیفز بھی نا بس باتوں کو بڑھا چڑھا کر بتاتے ہو۔سادہ بریانی کو کلکتہ بریانی بنا دیا اور عام سے سفید چاول بنا کر کہتے ہو چائینز ہے۔حالانکہ ٹیسٹ تو سیم ہوتا ہے بس بھاری بھاری نام رکھ لیتے ہو۔"وہ اس کی بنائی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

عمر کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تو مت کھایا کرو نا اگر اتنا ہی برا لگتا ہے۔"وہ جل کر بولا تو ہالے نے پلیٹ آگے سرکا لی۔

"میں تو مجبور ہوں۔شوہر کے کھانے سے انکار کر کے جہنم میں تھوڑی جانا ہے؟" وہ مسکراہٹ ضبط کیے کہہ رہی تھی۔عمر ڈھیر سارا اشتعال اندر دبائے اسے دیکھ کر رہ گیا۔اس نے چاولوں کا ایک چمچ لیا اسے منہ تک لے گئی اور پھر بری طرح بد مزہ ہوئی تھی۔

"یہ تو واقعی عام چاول ہیں عمر۔"

"ہم شیفس تو بس بڑے بڑے نام رکھ لیتے ہیں ناں ؟"وہ جتا کر بولا تھا۔ہالے بے اختیار پچھتائی تھی)

آگے بڑھتے ہوئے اس کے پیروں میں کچھ لگا تھا۔عمر نے جھک کر دیکھا وہ موبائل تھا۔آدھا جلا ہوا لیکن جب عمر نے اسے پلٹ کر دیکھا تو اس کا سانس تک رک گیا۔اس کی آنکھیں پتھرا گئیں ایک لمحے کو دل بند ہو گیا۔

بیک کور پہ ہالے اور عمر کی تصویر لگی تھی۔آدھی جلی ہوئی لیکن وہ اسے پہچانتا تھا۔اسے بے اختیار آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی۔گلا خشک ہو گیا۔اسے اپنی آنکھیں گیلی ہوتی محسوس ہوئیں۔دل کو جیسے خنجر سے چیر دیا گیا ہو۔ایک لمحے کے لیے عمر حیات کو سانس لینے میں دشواری ہوئی۔

تصویر بس ہالے کی جانب سے جلی ہوئی تھی۔

(وہ دونوں لاونج کے صوفوں پہ بیٹھے تھے۔ہالے کے ہاتھ میں پاپ کارن کا پیالہ تھا۔لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔سامنے لگی سکرین پر کوئی شادی کا سین چل رہا تھا۔عمر نے اس سین کو دیکھا پھر گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" ویسے اگر ہماری شادی اتنی جلدی میں نہ ہوئی ہوتی تو میں نے بھی بڑے بڑے خواب دیکھے تھے۔وہ چمکتی آنکھوں سے کہہ رہا تھا۔"انڈور ،آؤٹ ڈور گروم شوٹ، برانڈڈ کپڑے بلکہ میں تو اپنی شیروانی پہ ہیرے کے لگواتا۔"

"اور خرچے کی لسٹ دیکھنے کے بعد وہی ہیرا چاٹ کر مر جاتے تم۔"ہالے سکرین کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔"ویسے دیر تو اب بھی نہیں ہوئی۔ہم ولیمہ کر سکتے ہیں۔"اب کے ہالے نے بھی گردن موڑ لی تھی ۔عمر نے اپنا رخ ٹی وی کی جانب کر لیا۔

"چھ مہینے پرانی دلہن کے ساتھ کون ولیمہ کرتا ہے ؟"وہ جل کر بولا تھا)

آس پاس پریشان حال زخمی روتے ہوئے لوگ تھے۔کوئی بچ جانے پہ تشکر کے آنسو بہا رہا تھا۔کوئی کسی کو کھو دینے پہ رو رہا تھا۔کسی کو اپنے زخم کراہنے پہ مجبور کیے ہوئے تھے۔ایسے میں وہی ایک تھا جو ہر ایک سے بے گانا بس پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا۔ایک ہاتھ میں اپنا موبائل تھا اور دوسرے ہاتھ میں ہالے کا جلا ہوا موبائل۔اسے دیکھ کر بے اختیار ترس آتا تھا۔

"آپ نے اسے دیکھا ہے ؟"وہ اب ایک عورت کو روک کر پوچھ رہا تھا۔اس کے ساتھ ایک آدمی بھی تھا۔ابھی عورت کچھ کہتی کہ وہ بیزاری سے بول اٹھا۔

"ارے اب تک تو ہڈیاں بھی گل گئی ہوں گی۔اس کو دیکھا ،اس کو دیکھا ،دماغ نہ خراب کرو ابھی میں۔۔۔"اس کے باقی کے سارے الفاظ منہ میں رہ گئے۔عمر اس کو گردن سے دبوچے ہوا میں بلند کر گیا تھا۔پھر اسی طرح جھٹکے سے نیچے کیا اور اپنا بازو اس کی گردن پہ لپیٹ دیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"زندہ گاڑ دوں گا اگر کسی نے کہا اسے کچھ ہو گیا ہے۔"وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔آدمی کا دم گھٹنے لگا تو عمر نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا۔وہ ہانپنے لگا تھا۔بری طرح کھانستے ہوئے وہ خوف زدہ نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا۔سخت نظروں سے اسے گھورتے ہوئے وہ ہوش میں نہیں لگتا تھا۔

عمر اس پہ لعنت بھیج کر ابھی آگے جاتا کہ اس عورت کی آواز پہ رک گیا۔

"اسے یہاں ڈھونڈنا بیکار ہے۔اگر یہاں ہوتی بھی تو مر گئی ہوتی۔"عمر کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر زور سے دبا دیا ہو۔وہ پلٹ بھی نہ سکا۔اسے لگا اس نے ہالے کو کھو دیا ہے اور پھر وہ دھیرے دھیرے اس ملبے والی زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔دل خالی تھا۔ہاتھ خالی تھے۔وہ اندر سے مکمل خالی تھا۔

وہ ہالے کو دیکھنا چاہتا تھا۔وہ اسے دیکھ کر کہنا چاہتا تھا۔

!!میں تمھارے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔!!

بے بسی کے مارے اس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل کے باہر پولیس کی گاڑی کا سائرن بجا تو سفیر کے پورے جسم میں جیسے شرارے دوڑ گئے تھے۔وہ پلنگ پہ لیٹے اپنی بے جان ماں کے قریب سے اٹھا تھا۔حسینہ کو آگے سے ہٹاتا۔وہ جھپٹنے کے انداز میں مہر ماہ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا۔اس کی آنکھیں خون چھلکا رہی تھیں۔یوں جیسے ابھی اوراسی وقت وہ اس کا قتل کر دے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم انسان ہو یا جانور۔۔۔تم کسی کی ماں کو کیسے مار سکتی ہو ؟"وہ اپنی پوری قوت سے چلایا تھا۔مہر ماہ کچھ نہیں بولی۔وہ اب بھی شاکڈ تھی۔

"تمھیں ذرا غیرت ،ذرا شرم نہیں آئی۔تم میری ماں کو کیسے مار سکتی ہو ؟؟" وہ گیلی آنکھوں کے ساتھ چلا رہا تھا۔اس کی آواز میں غصے سے زیادہ غم تھا۔

"میں ان سے ناراض تھا یار۔۔۔کم از کم تم مجھے ان سے معافی مانگ لینے دیتی۔تم اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہو؟؟" وہ بولتے ہوئے بھی رو رہا تھا۔جن کے ماں باپ اس دنیا سے اس طرح چلے جائیں کہ وہ ان سے ناراض ہوں یا پھر بچے ان سے ناراض ہوں تو پیچھے رہ جانے والی اولاد کا دکھ آپ نہیں سمجھ سکتے ۔

"میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں مہر ماہ۔میں تمھیں ابھی اور اسی وقت پولیس کے حوالے کروں گا۔تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو۔"وہ اسے بازو سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے کر جا رہا تھا۔مہر ماہ مزاحمت نہیں کر رہی تھی۔وہ بس اس کے ساتھ کھنچتی چلی جا رہی تھی۔جو عورت اس کا مضبوط سہارا تھی وہ اب نہیں رہی تھی اور اس کے نہ رہنے کی وجہ وہ خود تھی۔

پتھریلی روش پہ پولیس کی بھاری نفری کھڑی تھی۔دو خرانٹ قسم کی موٹی موٹی عورتیں اور ان کے ساتھ کھڑا حسن سلطان جس کی آنکھیں زخمی اور سرخ تھیں ان میں آج ترحم نہیں تھا۔وہ اپنے باپ کے قتل کا بدلہ چاہتی تھیں۔سفیر نے پھینکنے والے انداز میں ایک جھٹکے سے مہر ماہ کو ان کے حوالے کیا تھا۔یہ جھٹکا۔اسی جھٹکے سے مہر ماہ ہوش میں آئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اسے لے جائیں۔یہ قاتل ہے۔میری ماں کا قتل کیا ہے اس نے۔"سفیر گیلی بیٹھی ہوئی آواز میں نفرت سے کہہ رہا تھا اس کا دل پھٹ رہا تھا۔

فربہ سی پولیس کانسٹیبل مہر ماہ کو بازو سے پکڑے کھڑی تھی۔لیکن عین اسی پل مہر اپنا بازو چھڑوا کر آگے لان کی طرف بھاگی۔اس نے ابھی چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ نیچے پڑے پتھر پہ اس کا پیر رپٹا تھا اور وہ منہ کے بل پتھریلی روش پہ گری۔یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ کوئی بھی کچھ سمجھ ہی نہیں سکا۔

لیکن اگلے ہی پل مہر کی دل خراش چیخوں نے پورے سلطان منزل کو باور کروا دیا تھا کہ آج آٹھنے والا جنازہ صرف ایک نہیں ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اسے یہاں مت ڈھونڈو کیونکہ وہ یہاں نہیں ہے۔"

وہ عورت ایک بار پھر بولی تھی۔عمر اب بھی نہیں پلٹا تھا۔اس کا سینہ جیسے کوئی جکڑ رہا تھا۔اسے لگا تھااب شاید وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گا۔یہ کیا ہو رہا تھا؟یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔

"وہ یہاں تھی لیکن دھماکے سے پہلے باہر نکل گئی تھی۔"عمر کو لگا جیسے کسی نے اس کے جلتے دل پہ ٹھنڈی پھوار ڈال دی ہو۔وہ بے یقینی سے مڑا تھا۔اٹھتے ہوئے اس کے جسم میں نئی سانس بھری جا رہی تھی۔عورت اب بھی کہہ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہاں ،وہ یہاں نہیں رکی تھی۔اس نے کہا تھا وہ اپنے شوہر کے بغیر شاپنگ نہیں کرے گی۔"الفاظ نہیں تھے آب حیات تھے جو قطرہ قطرہ عمر حیات کو پلائے جا رہے تھے۔

"میں نے یہاں اس کا فون گرا ہوا دیکھا تھا۔میں یہی فون اٹھا کر اس کے پیچھے گئی تھی۔لیکن اس کی گاڑی بہت تیز تھی وہ آگے نکل گئی تھی۔میں اس کے پیچھے گئی لیکن زیادہ دور نہیں جا سکی تھی کہ دھماکے کی آواز سن لی۔میں محفوظ رہی کیونکہ میں مال سے کافی دور تھی۔"

"اس کا۔۔۔۔۔فون۔۔۔۔کیسے جلا۔۔"وہ اٹک اٹک کر بول پایا تھا۔

"یہ فون میرے پاس تھا۔میرا شوہر اندر تھا۔میں اس فون سے اپنے شوہر کا نمبر ٹرائے کر رہی تھی۔اور پولیس اہلکار نے میرا فون میرے ہاتھ سے لے کر پھینک دیا۔"

"وہ کہاں گئی کیا آپ کو کچھ بتایا ؟" عمر بے قراری سے بولا تھا۔اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔حلق دکھ رہا تھا۔وہ ابھی کے ابھی اسے دیکھنا چاہتا تھا۔

"میں نہیں جانتی۔۔"عورت نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیئے اور آگے بڑھ گئی۔

عمر اب تیز تیز قدم اٹھاتا باہر کی جانب جا رہا تھا۔ملبے والی زمین اٹھتا ہوا دھواں۔وہ سب سے بے نیاز تھا۔اسے بس جلد از جلد ہالے کے پاس جانا تھا۔

چلتے ہوئے اس نے اس ایریا کی ریستورانز کی لسٹ کھول رکھی تھی۔مختلف ریستوران ،کیفے ،ہوٹل وہ کہاں جائے؟ کیا کرے ؟اور پھر اپنی گاڑی کے قریب پہنچ کر ایک نام پہ اس کا دل شانت ہو گیا۔اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

معلوم ہوگیا تھا وہ کہاں ہوگی۔عمر نے اپنا چہرہ آسمان کی جانب اٹھایا۔اس کی آنکھیں گیلی تھیں۔چہرے پر کالک لگی تھی۔

"میں ساری زندگی آپ کا شکر گزار رہوں گااللہ۔"بس اتنا کہہ کر وہ دوبارہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔گاڑی اب بھی تیز رفتار تھی۔اس کا دل اب بھی دھڑک رہا تھا۔وہ بے چین اب بھی تھا۔یہ طے تھا کہ وہ اسے دیکھے بغیر پر سکون نہیں ہو سکتا۔

ایک چھوٹے سے ریستوران کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے اس کا دل بے تیز دھڑک رہا تھا۔کیا ہو جو وہ یہاں نہ ہوئی؟کیا ہو جو وہ واپس مال چلی گئی ہو ؟کیا ہو جو وہ عورت جھوٹ بول رہی ہو ؟ہزار اندیشے تھے ہزار وسوسے تھے لیکن وہ بس اپنے دل کی سن رہا تھا۔وہ دل جو اسے بتا رہا تھا کہ عمر حیات کے ساتھ اب مزید زیادتی نہیں ہوگی۔اس کی حالت عجیب تھی۔بکھرے بال ،شرٹ پہ لگے سیاہ داغ۔ایسے ہی چند ایک داغ چہرے پر بھی تھے۔سب سے زیادہ عجیب اس وقت اس کی آنکھیں تھیں سرخ،گیلی اور بے قرار۔

وہ گول چکر دار زینے چڑھتے ہوئے اوپر جا رہا تھا۔ذہن میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔

(میری ہیپی پلیس میرے ایک دوست کا ریستوران ہے۔میں جب بھی سٹریسڈ اور پریشان ہوتی ہوں تو وہی جاتی ہوں۔)

زینوں سے گزرتا ایک ویٹر اس سے ٹکرایا تھا۔اس کے ہاتھ میں پلیٹر تھا مختلف کھانے بلکہ کئی سارے کھانے۔وہ اداس سا مسکرایا۔ویٹر اس سے معذرت کرتا آگے چلا گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

(جب میں وہاں جاتی ہوں تو وہاں کی اوپری منزل بس میری ہوتی ہے۔میں وہاں بڑی سی ٹی وی پہ ایک اچھی سی فلم لگا دیتی ہوں اور پھر اگلے کئی گھنٹے فلم دیکھتی رہتی ہوں اور اپنی پسند کا پلیٹر انجوائے کرتی رہتی ہوں۔)

وہ آخری زینے پہ تھا بس اس زینے کے پار وہ ہوگی یا پھر شاید نہیں ہوگی۔اس کے نہ ہونے کا سوچ کر اس کا دل خالی سا ہوگیا تھا۔وہ کب اتنی ضروری ہوگئی کہ اس کے بغیر ساری زندگی اندھی اور ساری دنیا بے آواز لگے ؟عمر نے یاد کرنا چاہا تھا۔

("ہاں میں جانتی ہوں اب تم جل رہے ہو گے۔"وہ عمر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"لیکن امیر ہونے کا ایک فائدہ ہوتا ہے آپ کے دوست بھی امیر ہوتے ہیں اور امیر دوست آپ کو غیر مشروط فیورز دیتے ہیں جیسے میرے دوست مجھے دیتے ہیں۔"

"چھوڑو میں بھی کسے بتا رہی ہوں میرا بیچارہ غریب شوہر۔")

وہ اوپری منزل کے فرش پہ قدم رکھ چکا تھا۔لکڑی کا بنا نفیس انٹیریئر صوفوں کے درمیان سجی لمبی میزیں ٹی وی پہ چلتی فروزن اور۔۔۔اور ان سب کے درمیان میں وہ بھی تھی۔اپنے پلیٹر سے ایک ایک چیز دھیان سے لمبی میز پہ رکھواتی سیاہ تازہ ڈائی شدہ بالوں کو انگلیوں سے کان کے پیچھے اڑستی۔وہ عمر کو نئی زندگی دے رہی تھی۔

وہ آگے نہیں جا سکا۔اس کی آنکھیں اس منظر پہ جم گئی تھیں۔وہ بس اس منظر کو دل میں اتار لینا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیوں تھی وہ ایسی ؟کیوں اس کے بغیر زندگی اضافی تھی۔کیا ہے یہ محبت جو ایک سیلف آبسیسڈ انسان سے کسی کی آنکھوں کی تعریف کرواتی تھی ؟ یہ کیسا جذبہ تھا جو ایک پیسوں کے جنونی انسان سے اپنی ساری جمع پونجی ایک عورت پہ لٹا دینے کو مجبور کر دیتا تھا ؟ عمر کو اس لمحے محبت سے خوف آیا تھا۔

وہ اس کی جانب نیم رخ کیے ہوئے تھی۔اب وہ پلٹ چکی تھی۔اب بس اس کی پشت پہ پھیلے سیاہ بال نظر آتے تھے۔ویٹر اب پلٹ رہا تھا۔اسی لمحے عمر نے اس کی جانب قدم بڑھائے۔یہ قدم زندگی کی طرف تھے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کی جانب آ رہا تھا۔ہالے کا دھیان اوئلف پہ تھا جو آنا سے بات کر رہا تھا۔وہ جس صوفے پہ بیٹھی تھی وہ نئ طرز کے تھے یوں کے گولائی میں بنے تھے اور کسی انسان کی کمر کو بہ مشکل ڈھانپتی اس کی پشت اس کے بال صوفے کی پشت کے سرے کو چھو رہے تھے

۔

وہ اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔ہالے کچھ محسوس کر کے پلٹنے لگی تھی جب عمر کی آواز پہ تھم گئی۔

"میں بہت ڈر گیا تھا ہالے۔۔۔۔"وہ آہستگی سے بولا تو ہالے ٹھہر سی گئی۔عمر اب کے جھکا تھا۔ٹھوڑی اس کے کندھے پہ رکھے وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام چکا تھا۔ہالے نے سانس تک روک لی۔

اسی لمحے عقب میں کھڑے ویٹر نے مسکراتے ہوئے ان کی چند پکچرز اتاریں اور پھر آگے بڑھ گیا۔واپس عمر کی طرف آؤ تو وہ ہالے کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھے ہوئے تھا۔اس کی آنکھیں بند تھیں جیسے وہ اسے محسوس کر رہا ہو۔

سکون ،حیات ،زندگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے تمھیں نہیں دیکھا اور مجھے لگا میں اندھا ہوگیا ہوں۔"وہ سرگوشی کر رہا تھا۔ہالے کا دل اس کے ایک ایک لفظ پہ رک رہا تھا۔

"مجھے تمہاری آواز نہیں سنائی دی اور مجھے لگا میں بہرہ ہوگیا ہوں۔"

"میرے قدموں کے ساتھ تمھارے قدم نہیں تھے اور مجھے لگا میں معذور ہوگیا ہوں۔"وہ اتنی ہلکی آواز میں ایسے کرب سے کہہ رہا تھا کہ ہالے کا دل سکڑ کر پھیلا تھا۔اگلے کئی لمحے وہ کچھ نہ بولا۔بس ٹھوڑی اس کے کندھے پہ جمائے کھڑا رہا۔کچھ وقت بعد ہالے نے ہی بات کا آغاز کیا تھا۔

"تمھیں پیسہ زیادہ پیارا ہے یا میں۔"

"تم۔۔۔وہ فورا بولا تھا۔"مجھے تم عزیز ہو۔ہر چیز سے زیادہ ،ہر پیسے ،ہیرے جواہرات سے زیادہ۔تم مجھے اتنی عزیز ہو کہ میں تم پہ دنیا کے سارے بینکس کا پیسہ لٹا سکتا ہوں۔میں تمھارے لیے خود کو بھی بیچ آؤں۔"

"نہ کرو میں رونے لگوں گی۔"ہالے اس انداز سے بولی کہ عمر ہنس پڑا تھا بے بسی سے شدت سے۔نم آنکھوں سے۔

اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اور سیدھا کھڑا ہوگیا۔خوف تھا کہ ختم نہیں ہوتا تھا ڈر تھا کہ جاتا ہی نہیں تھا۔وہ گھوم کر دوسری جانب رکھا صوفہ ہالے کے صوفے کے عین سامنے رکھ چکا تھا۔اس کی آنکھیں گیلی تھیں۔سرخ اور کرب زدہ بھی۔ہالے کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے ہالے کے ہاتھ تھام لیے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم کیوں ہو ایسی ؟"وہ ایسے پوچھ رہا تھا۔جیسے بے بسی کی انتہا پہ ہو۔"تم مجھے ہیپناٹائز کر رہی ہو ہالے۔۔۔تھا۔تم مجھ پہ جادو کر رہی ہو اور میں سحر زدہ ہو چکا ہوں۔"

وہ اس کے ہاتھ تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ہالے یک ٹک اسے دیکھے گئی۔بغیر کچھ کہے بغیر پلک تک جھپکے۔

"تمھیں کیا ہوا ہے عمر ؟"وہ فکر مندی سے بولی تھی۔"اگر تمھیں ٹینشن ہو رہی ہے تو فکر مت کرو بل میں خود دے دوں گی۔"

عمر اسے دیکھتے ہوئے بے بسی سے ہنسا تھا۔وہ کہاں سے گزر کر آیا تھا۔ وہ کیا دیکھ کر آیا تھا اور یہاں اس کی بیوی کیا سوچ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا۔"اس نے نرمی سے یقین دہانی کروائی۔

"سب ٹھیک ہے۔تم اگر میرے ساتھ ہو تو سب ٹھیک ہے۔تم صحیح کہتی ہو کھانا ہمیں مرنے سے بچاتا ہے۔آج ہم دونوں ڈھیر سارا کھانا کھائیں گے۔اپنے موبائل آف کر دیں گے اور بس ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزاریں گے۔"

وہ جیسے سب کچھ پلان کر چکا تھا۔ایک ہاتھ سے ہالے کا ہاتھ پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنا موبائل جیب سے نکال رہا تھا اور پھر اس نے اپنا موبائل آف کر کے میز پہ ڈال دیا۔ہالے تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آج رات تک ہم یہیں رہیں گے۔تمہاری پسند کی فلم دیکھیں گے، کھانا کھائیں گے اور تم مجھ سے باتیں کرنا میں سنوں گا اوکے ؟"وہ دھیرے سے پوچھ رہا تھا ہالے نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

عمر آگے کو ہو بیٹھا تھا۔ساری ڈشز نان ویج تھیں لیکن وہ ہچکچایا نہیں۔ایک ہاتھ سے ہالے کا ہاتھ پکڑے، وہ دوسرے ہاتھ سے نوالا بنا رہا تھا۔

"عمر۔۔ہاتھ تو چھوڑ دو۔"ہالے نے جیسے اسے یاد دلایا تھا۔وہ بے نیاز رہا۔

"اس ہاتھ کی اصل جگہ یہی ہے سو یہ یہیں رہے گا۔"اس نے کہتے ساتھ اپنا نوالا وائٹ کڑاھی کی پلیٹ میں ڈبویا۔پھر ایسا ہی ایک چھوٹا سا نوالا بنا کر ہالے کے منہ تک لے گیا۔ وہ خاموشی سے نوالہ چبانے لگی۔

"میرا دوست اتنا بھی اچھا نہیں ہے۔ہم پورا دن یہاں رہیں گے تو ہمیں پے کرنا ہو گا۔"وہ اسے وارن کر رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں میرے پاس بہت پیسے ہیں۔تم پہ تو ساری دنیا لٹائی جا سکتی ہے۔"بس اب مزید اس سے برداشت نہیں ہو سکا تھا۔

"سچ سچ بتاؤ عمر کہیں بھری دوپہر میں بھنگ تو نہیں پی کر آئے ؟"وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔"ایسی باتیں کرو گے تو میں مر جاؤں گی۔"

اس کی آخری بات پہ عمر نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا تھا کہ ایک پل کو ہالے تھم گئی۔اس کے ہاتھ پہ گرفت بنائے ہوئے عمر کا ہاتھ کانپا تھا۔وہ کچھ نہ بولا بس اسے دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میری اتنی فکر نہ کرو عمر۔اب میں واقعی رونے لگوں گی۔"اس کے کہنے پہ عمر کے تاثرات ذرا سے نرم ہوئے تھے۔اس نے ایک اور نوالا بنایا اور اس کے منہ تک لے گیا۔ہالے نے خاموشی سے آگے بڑھ کر نوالا منہ میں لے لیا۔

وہ اب اس سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا۔اس کا دھیان خود پر سے ہٹا رہا تھا اور جلد ہی وہ کامیاب ہو بھی گیا تھا۔ہالے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے ہاتھ سے کھانا کھاتی رہی اور بولتی رہی۔اگر ذرا سا نظر اٹھا کر دیکھو تو اس کا ہاتھ اب بھی عمر کے ہاتھ میں تھا۔اسے جیسے خوف سا لاحق تھا کہ یہ ہاتھ کہیں اس سے چھوٹ جائے گا۔

محبت کبھی کبھی آپ کو بے حد خوف زدہ کر دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان منزل میں صف ماتم بچھ چکا تھا۔لان میں سفید چاندنیاں بچھی تھیں۔جن کے گرد عورتیں بیٹھی تھیں۔سپارے سب کے ہاتھوں میں تھے لیکن کسی کا دھیان ان سپاروں پہ نہیں تھا۔یہ وقت عشاء کے قریب کا تھا۔جنازہ رات میں ہی اٹھایا جانا تھا صبح سے لے کر اب تک لاش ہسپتالوں کے دھکے کھاتی رہی تھی۔وجہ تھی پوسٹ مارٹم۔

مغرب کے قریب قریب میت گھر والوں کے حوالے کی گئی تھی۔مہر ماہ اب تک ہسپتال میں تھی۔وہ اپنی وجہ سے ہی اپنی اولاد کھو چکی تھی۔چاندنیوں پہ بیٹھی سیپارا ہاتھ میں لی ہوئی عورتیں رو نہیں رہی تھیں بلکہ سفیر کے علاوہ تو کسی کی بھی آنکھ نے آنسو نہیں بہایا تھا۔وہ اب بھی اپنی ماں کے پیروں کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

قریب بیٹھا تھا۔ہلکی بے حد ہلکی آواز میں روتا ہوا۔اسے نہیں پرواہ تھی کسی مہر کی ،کسی شمس کی اسے بس اس کی ماں کے ساتھ کچھ وقت چاہیے تھا۔حسینہ بیگم اور نفیسہ حیات بھی انہی عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھیں۔

لان کی دوسری جانب مرد تھے۔سفید کرتا پہنے ہوئے شمس سلطان سرخ آنکھوں کے ساتھ پرسا وصول کر رہے تھے۔ان کے سخت چہرے پہ آج کرب تھا۔یوسف سلطان اپنی وہیل چیئر پہ ہی بیٹھے تھے۔لوگ آتے تھے ان سے تعزیت کرتے تھے اور مڑ جاتے تھے۔

لان کو چھوڑ کر باہر دروازے کی جانب آؤ عمر حیات کی گاڑی باہر رکتی ہوئی نظر آئے گی۔وہ دونوں ایک ساتھ گاڑی سے باہر آئے تھے۔گھر کے باہر گاڑیوں کا بے تحاشا رش دیکھ ہالے کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی تھی۔اس نے ہول کر عمر کی جانب دیکھا۔اس کا چہرہ خالی تھا۔سپاٹ سا جیسے وہ جانتا ہو یہاں کیا ہوا ہے۔

"عمر۔۔۔یہاں کیا ہوا ہے پلیز کچھ برا نہ بولنا۔"اس کا دل جیسے بند ہو رہا ہو۔ جن لوگوں نے اپنے عزیزوں کے جنازے دیکھ رکھے ہوں وہ غیر وں کی بھی خیر مانگتے ہیں۔

"مہر ماہ نے فروا کا قتل کر دیا ہے۔"وہ خبر سنانے والے انداز میں بولا تھا۔ہالے کے دل کو دھکا سا لگا۔ اس نے عمر کو نہیں دیکھا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اندر جانے لگی تھی۔لان کی جانب آتے ہوئے اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں۔اسی لان میں ایک دن اس کے باپ کا جنازہ تھا اور آج اسی لان میں قاتلوں کی لاش تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

کیا لے کر گئی وہ عورت یہاں سے ؟یہ محل ہیرے جواہرات ؟اپنے رشتے دار ؟کوئی بھی تو اس کے ساتھ نہیں گیا۔اگر کچھ گیا تھا تو وہ اس کے اعمال تھے۔اب آگے کا ساتھ بس اس کے اور اس کے اعمال کا تھا۔

ہالے ذرا فاصلے پہ کھڑی رہی۔سفیر میت کے قدموں کی جانب بیٹھا تھا۔سر جھکائے ہوئے اس کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔اسے دیکھ کر ہالے کے دل کو کچھ ہوا تھا۔چاہے اس نے ماضی میں جو سلوک رکھا ہو لیکن وہ ایک وقت میں اس کا دوست تھا۔ہالے اسے دیکھتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب جا رہی تھی پھر اس نے خود کو سفیر کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے دیکھا۔

"سفیر۔۔۔"ہالے نے پکارا تو جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا۔اس کی آنکھیں سوج چکی تھیں۔وہ شاید بری طرح روتا رہا تھا۔ہالے کو دیکھ اس کی آنکھیں ایک بار پھر تیزی سے بہنے لگی تھیں۔

"میری ماں کو معاف کر دینا ہالے پلیز۔انہوں نے تمھارے ساتھ جو بھی کیا پلیز ان کو معاف کر دو۔"وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ چکا تھا۔ہالے بس اسے دیکھتی رہی نم گیلی آنکھوں سے۔

"ہم نے تمھارے ساتھ بہت برا کیا ہالے۔پلیز ہمیں معاف کر دو ،میں معافی مانگتا ہوں تم سے۔میں تم سے ہر گناہ کی معافی مانگ رہا ہوں۔"وہ بلند آواز میں روتے ہوئے بول رہا تھا۔لوگ اسے دیکھنے لگے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پلیز میری ماں کو اور مجھے معاف کر دو۔چاہے مجھے معاف نہ کرو لیکن پلیز میری ماں کو معاف کر دو پلیز۔۔۔"وہ ہاتھ باندھے سر جھکائے بری طرح گڑ گڑا رہا تھا۔ہالے نے اس کے جڑے ہوئے ہاتھ آزاد کر دیئے۔سفیر رک کر اسے دیکھے گیا۔

"میں نے۔۔سب معاف کیا۔"وہ ہلکی آواز میں بولی تو سفیر کے دل سے بوجھ ہٹا۔"میں نے آپ کو معاف کیا۔آپ کی ماں کو بھی معاف کیا۔اللہ ان کے لیے آسانیاں کرے۔"وہ بھاری دل کے ساتھ کہہ رہی تھی۔"میں نے آپ سب کو اللہ کی خاطر معاف کیا۔"

سفیر ممنون تھا۔اس کا دل ہلکا ہو گیا تھا۔اسی پل ہارون سادہ شلوار قمیض میں ملبوس اسی جانب آتا دکھائی دیا۔وہ سفیر کے قریب پنجوں کے بل بیٹھا آ کر بیٹھا تھا۔

"آنٹی کو لے کر جانا ہو گا سفیر۔اٹھو ہمت کرو۔"وہ نرمی سے بولا تو سفیر کے دل پہ ایک بار پھر بوجھ بڑھا۔آنکھیں ایک بار پھر بھر رہی تھیں۔ہارون اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا۔ان کے درمیان جو بھی اختلاف سہی لیکن ہارون شاہد کسی کی ماں کے مرنے پہ انتقام لینے والوں میں سے نہیں تھا۔

لان کی دوسری جانب شمس سلطان کے ساتھ عمر حیات کھڑا تھا۔وہ تعزیت کر چکا تھا۔چند ایک باتوں کے بعد وہ ہلکی آواز میں اب کوئی اور بات کہہ رہا تھا۔

"آپ فکر نہ کریں شمس صاحب، نیلامی کی تاریخ میں نے آگے کروا دی ہے۔ایک ماہ بعد کی تاریخ ہے ۔میں آپ کا غم سمجھ سکتا ہوں۔"وہ بات تو شمس سے کر رہا تھا لیکن اس کی نظریں لان کی دوسری طرف ہالے پہ ٹکی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں جانتا ہوں کس طرح کسی اپنے کو کھو دینے کا خیال ہی آپ کی روح کھینچ لیتا ہے میں سب جانتا ہوں۔اللہ آپ کو صبر دے۔"شمس نے سر کو خم دیا تھا۔عمر اب لان کی دوسری جانب بڑھ گیا تھا۔کچھ ہی وقت میں میت کو کندھا دیا جانے لگا تھا۔ایک جانب عمر،ہارون ، سفیر اور سردار چار مردوں کے مضبوط کندھے۔ان کے عقب میں کھڑی کئی عورتیں اور فضا میں گونجتے نعرہ تکبیر کی بلند صداؤں میں میت کو اس کی آخری آرام گاہ کی طرف لے جایا جانے لگا۔

اب اس کا معاملہ اللہ کے حوالے تھا۔کیا تمھیں اس سطر سے خوف نہیں آیا؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ماہ بعد نیلامی کا دن۔

صبح ساڑھے دس بجے

یہ صبح دسمبر کی ایک خوبصورت صبحوں میں سے ایک تھی۔ٹھنڈی ہواؤں نے کراچی کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔گو کہ ہوائیں یخ بستہ نہیں تھیں۔لیکن اہلیان کراچی اسی میں خوش تھے۔ان کے لیے یہی سردی تھی۔عمر حیات کے بنگلے پہ یہ صبح باسی ہو کر مرجھا چکی تھی۔اس وقت یہ صبح ایسی تھی جیسے خزاں کے پیلے زرد پتے۔

عمر اور ہالے سلطان کے مشترکہ کمرے میں آؤ تو ہالے سلطان ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی تھی۔اس نے وہی سرخ ساڑھی پہن رکھی تھی جسے وہ کچھ عرصہ قبل مال میں خرید نہیں سکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس وقت وہ نیلامی میں جانے کو تیار تھی لیکن دل تھا کہ بھر بھر آتا تھا۔پچھلا ایک مہینہ اچھا گزرا تھا۔ عمر اس کے ساتھ تھا وہ خوش تھی۔اماں ،حسن ،ہارون ،دادا سب اس کے ساتھ تھے ،راضی تھے۔زندگی واپس ڈگر پہ آگئی تھی۔مہر ماہ کو چند دن قبل ہی پولیس گرفتار کر گئی تھی۔اس سے پہلے وہ ہسپتال میں ایڈمٹ رہی تھی۔

ہالے سلطان اس وقت سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تھی۔اس کی آنکھیں بار بار بھر آتی تھیں جس کی وجہ سے کئی بار وہ اپنا میک اپ صاف کر کے دوبارہ لگانا شروع کرتی تھی۔عمر جو کہ اس کے عقب میں بیٹھا اپنے جوتوں کے تسمے باندھ رہا تھا۔وہ کافی دیر سے اس کی کاروائی نوٹ کر رہا تھا۔اب وہ اٹھ آیا تھا۔

سیاہ ڈنر سوٹ میں ملبوس ،بالوں کو جیل سے جمائے ،ہلکی بڑھی ہوئی شیو میں وہ کافی اچھا لگ رہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ ہالے کے سامنے ڈریسنگ ٹیبل پہ آکر بیٹھا تھا۔وہ پلکیں جھپک جھپک کر آنسو اندر اتار رہی تھی۔اس کے ہاتھ میں مسکارا تھا۔عمر نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے مسکارا لے لیا۔ ہالے نے مزاحمت نہیں کی۔

"رونا ہے ؟" اس کے سنجیدگی سے پوچھنے پہ ہالے نے گیلی آنکھوں کے ساتھ بچوں کی طرح زور زور سے سر ہلایا۔اور پھر اس کی آنکھوں سے نہ رکنے والا آنسوؤں کا سلسلا شروع ہو گیا۔عمر خاموشی سے اس کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا رہا جیسے ہم کسی بچے کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے ڈر لگ رہا ہے عمر۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔مجھے لگتا میں بابا کے سر پہ لگے یہ دھبے نہیں اتار سکوں گی۔"وہ روتے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے سب برا ہو گا۔کچھ بھی ، کبھی بھی اچھا ہو ہی نہیں سکتا۔بابا کو بے گناہ ثابت کرنا۔۔۔یہ میرے لیے بہت مشکل ہے عمر۔میں بہت ڈر رہی ہوں۔"وہ اس کا ہاتھ بلند کر کے اپنی آنکھیں اس کے ہاتھ پہ ٹکائے روتی چلی گئی تھی۔وہ ایک ہاتھ سے کبھی اس کے بالوں کو تھپکتا ، کبھی اس کے آگے گرنے والے بالوں کو کان کے پیچھے اڑس رہا تھا۔کافی دیر تک وہ روتی رہی تھی۔اور پھر خود ہی تھک گئی ۔عمر نے اس کی آنکھیں ٹشو سے تھپتھپائیں۔پھر ہلکی آواز میں اس کے کان کے قریب کہنے لگا۔

"تمہاری آنکھیں۔۔۔مجھے تمہاری آنکھیں بے حد پسند ہیں۔میں انہیں دیکھ کر جیتا ہوں۔ان آنکھوں کو دیکھ کر جینے والوں کو کیوں مارتی ہو؟" وہ شکوہ کر رہا تھا۔

"تم اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہو ؟" وہ اس کی آنکھیں خشک کر چکا تھا۔پھر ہاتھ سینے پہ باندھے پیچھے کو ہو بیٹھا۔

"جس جس نے ہمارے ساتھ برا کیا ہے میں انہیں چوک پہ کھڑا کر کے درے ماروں گا۔تمھیں مجھ پہ یقین ہے نا؟"وہ ایسے مان سے بولا تھا کہ ہالے بے اختیار گردن اثبات میں ہلانے لگی۔عمر اس کی نم آنکھوں کو دیکھے گیا اور پھر وہ ہلکا سا جھکا تھا۔

نرمی سے اس کی دونوں آنکھوں کو باری باری لبوں سے چھوا اور پھر پیچھے ہو گیا۔ہالے نے خفت سے ادھر ادھر سر گھمایا۔عمر آج پہلی بار اس کا اتنا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ محظوظ ہوا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ماشاءاللہ تم شرماتی بھی ہو۔مجھے لگا تھا سوائے میرا خون اور بینک بیلنس چوسنے کے تمھیں اور کچھ نہیں آتا۔"وہ کھلے دل سے طنز کر رہا تھا۔

ہالے نے کلس کر اس کو دیکھا تھا۔"مجھے ایک اور کام بھی آتا ہے۔آواز نکالے بغیر بندہ مارنا اور اگر مجھے بیوہ ہونے کا خوف نہ ہوتا تو اب تک یہ کر چکی ہوتی۔"وہ ایک بار پھر اپنے چہرے پہ فاؤنڈیشن ملنے لگی تھی۔عمر اسی طرح مسکراہٹ دبائے اسے دیکھتا رہا۔

"یہ ظلم نہ کرنا تمہارا تو کچھ نہیں جائے گا لیکن اس دنیا سے ایک حسین انسان کم ہو جائے گا۔"

"عمر رررر۔۔۔۔۔۔اب تم مجھے تیار ہونے دو گے کہ نہیں ؟"

"تم چاہے جو مرضی کر لو۔جتنی مرضی تیار ہو جاؤ۔میرے جیسا حسن کہاں سے لاؤ گی ؟" صاف ظاہر تھا وہ اسے تپا رہا تھا۔ہالے اس کی طرف دیکھے بغیر بلش آن کٹ اٹھا چکی تھی۔

"ویسے اس دن کوئی کہہ رہا تھا کہ میرے چہرے کے بغیر دنیا اندھی اور میری آواز کے بغیر کان بہرے ہو جاتے ہیں۔"وہ برش سے گلابی افشاں گالوں پہ بکھیرتے ہوئے عام انداز میں بولی تھی۔

"پاگل ہو گیا تھا میں۔بھری دوپہر میں چرس پی آیا تھا۔"وہ جل کر کہتے ہوئے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ہالے برش چھوڑا سے پکار بیٹھی۔

"تمھیں پیسہ زیادہ پسند ہے یا میں ؟"عمر چوکھٹ پہ رک گیا۔سنجیدگی سے ہالے کو دیکھا۔

"تم۔"بس ایک لفظ اور ہالے طمانیت سے مسکرائی تھی اور اپنا رخ واپس سنگھار میز کی جانب موڑ لیا۔وہ اب آسودگی سے مسکراتے ہوئے اپنا میک اپ کر رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سیلف آبسیسڈ آدمی سر جھٹکتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیون کے وسیع و عریض لان میں اس وقت سفید چادر چڑھائی ہوئی کرسیاں لگی تھیں۔قطار در قطار ان کرسیوں کی تعداد جہاں ختم ہوتی تھی۔وہیں سے زمین سے چند انچ اونچا اسٹیج لگا تھا۔جس پہ چڑھ کر جانے کے لیے تین زینے تھے۔ابھی لوگوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔کرسیاں بھرتی جا رہی تھیں۔

یہاں سے دور ذرا فاصلے پہ شاہانہ طرز کی بوفے ٹیبلز سجی تھیں۔جن پہ تا حد نگاہ کھانے کے برتن سجے تھے۔ان کی اشتہا انگیز مہک ناک کے نتھنوں سے ٹکراتی تو روح تک تازہ ہوجاتی تھی۔انہی میزوں کے گرد ہارون شاہد اور لیل سکندر کھڑے تھے۔لیل نے آف وائٹ ساڑھی پہن رکھی تھی۔جس کے بارڈر پہ سنہری کام ہو رکھا تھا۔چھوٹے والوں کو کرل کیے ،بڑی بڑی آنکھوں سے ہارون کو دیکھتی وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

"تو پھر طے ہوا کہ تم مجھے پروپوز نہیں کر رہے ؟" وہ ہارون کو دیکھتے ہوئے مصنوعی افسوس سے کہہ رہی تھی۔رائل بلیو ڈنر سوٹ والا لڑکا مسکرایا تھا۔اس کی سرمئی آنکھوں میں چمک تھی۔

"ہم دوست ہی اچھے ہیں۔ابھی ایک دوسرے کی جن باتوں پہ دل دکھتا ہے بعد میں ان پہ غصہ آئے گا ۔تم دوست بن کر نخرے کرتی اچھی لگتی ہو۔بیوی بن کر نخرے کرو گی تو زہر لگو گی۔"وہ جتا کر بولا تو لیل مسکرائی۔پھر اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھا۔وہ آنکھوں میں چمک لیے سامنے سے آتی ہالے کو دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم بھی دوست بن کر کسی عورت کو ایسے دیکھتے ہوئے برے نہیں لگو گے۔اگر شوہر بن کر دیکھا تو آنکھیں نوچے جانے کا خدشہ ہے۔"لیل وارن کر رہی تھی۔اتنے میں ہالے ان کے قریب آ چکی تھی۔ عمر ذرا فاصلے پہ شمس کے ساتھ رک گیا تھا۔

وہ تینوں اب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ہالے مسکرا رہی تھی۔چہرہ چمک رہا تھا۔یہ کسی قسم کا ہائی لائٹر نہیں تھا۔یہ کسی قسم کی سن لائٹ نہیں تھی۔یہ کچھ الگ سی چمک تھی۔یکدم یہ چمک دھیمی پڑی تھی۔ہالے نے نظر اٹھا کر دیکھا۔اگر تم اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھو تو ذرا فاصلے پہ ایک بچہ کھڑا تھا۔پھولے گالوں اور خوبصورت چہرے والا برہان پیر زادہ۔وہ اس یتیم خانے میں رہنے والا پہلا سیلف میڈ بچہ تھا۔ٹی وی کا سب سے مقبول چائلڈ آرٹسٹ۔ہالے اسے دیکھتی رہی۔ اسے دیکھتے ہوئے دکھ ہوتا تھا۔یہ اسی ڈاکٹر کا بیٹا تھا۔جس نے معراج سلطان کے کمرے میں کئی جان کے دشمن جانے دیئے تھے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا۔تو ہالے اور حسن یتیم نہ ہوتے۔اس کا اپنا بیٹا یتیم نہ ہوتا۔وہ یاسیت سے یہاں سے وہاں آتے جاتے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ہالے چند لمحے مزید اسے دیکھتی رہتی اگر ہارون اسے نہ پکارتا۔

" .Red is made for you"

ہارون اس کو دیکھتے ہوئے ستائش سے بولا تھا۔ہالے نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا۔

"تم پہ بھی نیوی بلیو بہت اچھا لگتا ہے۔"ہارون کا دل چاہا تھا سر پیٹ لے۔"یہ نیوی بلیو نہیں ہے ہالے۔"وہ بے چارگی سے بولا تھا۔ساتھ ساتھ ذہن کے پردے پہ چند دن قبل کا منظر ابھرا تھا۔

فروا سلطان کے قتل کے چند دن بعد۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ ایک نجی آرٹ گیلری کا منظر ہے۔جسے نئے ابھرتے آرٹسٹس کے لیے بنایا گیا تھا تاکہ جب وہ اپنے آرٹ کی نمائش کروانا چاہیں تو انہیں زیادہ دقت نہ ہو۔اس وقت یہ آرٹ گیلری ہارون شاہد کے بنائے شاہکاروں سے سجی تھی۔وہ اپنے باپ کے ساتھ اور اپنے دوستوں کے ساتھ آنے والے ہر نئے آدمی کو اپنی پینٹنگز کی ڈیٹیلز دے رہا تھا۔وہ سراہا جا رہا تھا۔وہ سراہے جانے کے قابل تھا۔

سب لوگوں سے بچ بچا کر وہ اب گیلری کی لمبی پتلی سی گلی نما جگہ کی طرف آیا تھا۔دونوں دیواروں پہ لگی پینٹنگز اور تنگ سی جگہ پہ کھڑے عمر اور ہالے۔ہالے ستائش اور فخر سے ہر ایک پینٹنگ کو دیکھ اور تعریف کر رہی تھی۔اور اس وقت عمر کو سخت زہر لگ رہی تھی۔وہ برا سا منہ بنائے اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"یہ دیکھو عمر۔۔۔یہ پینٹنگ ہارون نے پورے چھ ماہ لگا کر بنائی ہے۔"ہالے نے ایک پینٹنگ کی جانب اشارہ کر کے بتایا تھا۔

"ہاں تو ایک آدمی بنانے میں چھ مہینے کون لگاتا ہے ؟ناکام پینٹر ہونہہ۔"

"ایک آدمی کو پکڑنے میں چار ماہ کون لگاتا ہے؟ ہونہہ ناکام پولیس والا۔"جواب ہارون کی جانب سے آیا تھا۔وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ان کے عقب میں کھڑا تھا۔عمر اس کی بات پہ اندر تک جل گیا تھا ۔

"ہارون یہ پنک کلر اس پینٹنگ میں کتنا اچھا لگ رہا ہے نا ؟"وہ مسمرائز سی ہوئے کہہ رہی تھی۔

"یہ پنک نہیں پیسٹل پرپل ہے ہالے سلطان۔"ہارون نے تصیح کی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اور یہ سلور دیکھو نا!یہ کتنا اٹریکٹ کر رہا ہے۔"وہ اب اسی پینٹنگ میں ایک اور جگہ کی نشاندہی کروا رہی تھی۔ہارون نے اب کے عمر کو دیکھا تھا۔وہ بیزاری سے کندھے اچکا کر رہ گیا۔

"یہ سلور نہیں ہے ہالے۔یہ گرے کا ایک شیڈ ہے۔"اب کے ہالے مڑی تھی۔اس کے چہرے پہ دبا دبا غصہ تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے مجھے رنگوں کے نام نہیں آتے۔ہاں میں ان کو نہیں پہچان پاتی۔ہاں یہ بھی ٹھیک ہے کہ مجھے اس دیوار کا کلر آف وائٹ ،چھت کا کلربراؤن اور تمھاری شرٹ کا کلر ایش گرے لگ رہا ہے ۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں کلر بلائنڈ ہوں اچھا۔"وہ تلملاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی۔ پیچھے عمر اور ہارون آف وائٹ دیواروں۔براؤن چھت اور ہارون کی ایش گرے شرٹ کو دیکھے گئے۔

آج زندگی میں پہلی بار اس نے رنگوں کے نام صحیح لیے تھے۔کسی کے پکارنے پہ وہ حال میں واپس آیا تھا۔لیل اور ہالے اب جیولری کے متعلق بات کر رہے تھے۔سرخ ساڑھی والی لڑکی خوش تھی۔ہارون بس اسے دیکھ کر خوش تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کرسیاں اور میزیں اب بھرنے لگی تھیں۔لوگ کے بولنے کی آوازیں بڑھ گئی تھی۔کئی امراہ اب بوفے ٹیبل کے قریب کھڑے تھوڑا بہت تھوڑا سا کھانا نکالے کھڑے تھے۔نیلامی شروع ہونے میں ابھی بس کچھ ہی وقت تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسی لمحے عمر سامنے سے یوسف سلطان کی وہیل چیئر گھسیٹ کر لاتا ہوا دکھائی دیا تھا۔وہ مسکرا کر ان کے کان کے قریب کچھ کہہ رہا تھا اور وہ دل کھول کر ہنس رہے تھے۔ہالے انہیں دور سے دیکھتے ہوئے مسکرا دی تھی۔یوسف سلطان کے کسی پرانے جاننے والے نے ان کو روک لیا تھا۔حسن ان کے قریب آ کر کھڑا ہوا تو عمر آگے بڑھ آیا۔ہالے کی جانب وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی جانب آتا دیکھتی رہی۔وہ قریب چلا آیا تھا۔

"ہم دونوں ٹویٹر پہ ٹرینڈ کر رہے ہیں۔"وہ اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔"اس دن ریستوران والی تصاویر وائرل ہو گئی ہیں۔"وہ آرام سے کہہ کر سیدھا ہوا تھا۔ہالے کے چہرے پہ بیک وقت خوشی اور جوش چھا گیا۔وہ اپنا موبائل نکال چکی تھی۔

"ہیش ٹیگ کیا ہے ؟کپل گولز ؟یا ڈریمز ؟"

!!"ہیش ٹیگ ہے فراڈیاکپل آف دی ایئرہیش ٹیگ کیا سے کیا ہو گئے دیکھتے دیکھتے۔"!!

اس کی بات پہ ہالے کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔موبائل کی سکرین پہ حرکت کرتی انگلیاں ایک پل کو رک گئیں۔سامنے ہی ان دونوں کی تصویر تھی۔ایک تصویر میں وہ میڈیا والوں کے سامنے عمر کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھی اور دوسری تصویر میں وہ ریستوران میں اس کے قریب کھڑا تھا اور ہالے مسکرا رہی تھی۔

"ہیش ٹیگ فراڈیا کپل ہیش ٹیگ کیا سے کیا ہو گئے۔"اس نے ایک نظر میم کو دیکھا۔پھر چہرہ اٹھا کر عمر کو دیکھا۔چند پل ایک دوسرے کو دیکھتے رہنے کے بعد وہ دونوں ہنس دیئے تھے اور کرتے بھی کیا ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" تم دادا جان کے ساتھ بہت کلوز لگ رہے ہو۔سچ سچ بتاؤ اس دن تمھارے درمیان کیا بات ہوئی تھی ؟" وہ موضوع بدل گئی تھی۔اب کے وہ مشکوک تھی۔عمر نے یاد کرنا چاہا ان کے درمیان آخر کیا بات ہوئی تھی۔

چند دن قبل۔۔۔۔

عمر حیات کے بنگلے پہ یہ شام کافی پر رونق سی تھی۔لاؤنج میں بیٹھے سلطان منزل سے آئے مہمان ،کچن میں کھڑی نئی ملازمہ **(جسے صرف کھانا بنانے کے لیے رکھا گیا تھا۔)**آس پاس بیٹھے ہارون شاہد ،حسن اور لیل سردار بھی اپنی بیوی کے ساتھ یہیں تھا۔یہ عمر کے حساب سے اس کی شادی کی دعوت تھی۔

ان سب لوگوں کی خوش گپیوں اور باتوں کو چھوڑ کر اگر بنگلے کے لان میں آؤ تو عمر حیات گھاس پہ بیٹھا تھا۔اس کے سامنے یوسف سلطان اپنی وہیل چیئر پہ بیٹھے تھے۔ساتھ ہی بخش کھڑا تھا۔جس کے ہاتھ میں مختلف کاغذات تھے۔ان میں چند کاغذات اس نے یوسف سلطان کی گود میں رکھے تھے اور اب وہی کاغذات وہ عمر حیات کو دے رہے تھے۔

" یہ تمہارا حصہ ہے بیٹے۔میں جانتا ہوں یہ تمھارے حصے کا آدھا بھی نہیں ہے لیکن فی الحال مجھ سے یہی لے لو۔میری جائیداد پہ تو میرا بیٹا سانپ بن کر بیٹھا ہے۔"وہ تاسف سے کہہ رہے تھے۔

"میں جانتا ہوں ساری زندگی معراج نے تمھیں اپنے قدموں پہ کھڑا ہونے کا کہا۔ تم سے کام کروایا تم سے مشقت کروائی۔۔۔"

"میں اس سب میں خوش تھا۔"عمر نے ان کی بات کاٹی تھی۔یوسف سلطان ہلکا سا مسکرائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جو کوئی بھی میرے معراج کے ساتھ رہتا ہے وہ با وقار ضرور بن جاتا ہے جیسے کہ تم۔میں اگر معراج کی جگہ ہوتا تو تم سے کبھی کام نہ کرواتا۔"

وہ محبت سے اسے تک رہے تھے۔عمر کو خوامخواہ عجیب محسوس ہوا۔اتنا عرصہ کوئی رشتہ نہیں ملا تھا اور اب تو جیسے رشتوں کی بارش ہو گئی تھی۔

" میں شاید تمھیں اسی طرح بگاڑ دیتا جیسے ہالے کو لیکن میں بس تمھیں کبھی کوئی تکلیف نہ دیتا۔تم بلکل میری نگین جیسے ہو۔"وہ آس بھرے لہجے میں بولے تھے۔عمر مسکرادیا۔

"لوگ کہتے ہیں میں بلکل اپنے باپ جیسا ہوں۔"وہ عام سے انداز میں کہتا آگے کو ہو اور کاغذات واپس ان کی گود میں رکھ دیئے تھے۔ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا اور ان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہنا شروع کیا۔

" مجھے یہ بھاری بھرکم کاغذات نہیں چاہیے۔نہ مجھے آپ سے لمبا چوڑا بینک بیلنس چاہیے۔مجھے آپ سے میری ساری زندگی کی دربدری ،میری خواہشات کے مرنے کے بدلے اور میرے جج صاحب کی کریڈیبلیٹی کی خاطر صرف ایک کاغذ چاہیے۔صرف ایک۔"وہ سنجیدہ تھا۔حد سے زیادہ سنجیدہ۔

یوسف سلطان نے غور سے اسے دیکھا تھا۔

"تمھیں کیا چاہیے ؟"عمر نے اپنی سیاہ آنکھیں ان کی آنکھوں میں گاڑ دی تھیں اور پھر اس کے منہ سے بس ایک ہی لفظ نکلا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" عاق نامہ۔۔۔مجھے آپ کی جانب سے شمس سلطان کے کے نام عاق نامہ چاہیے۔ اگر دے سکتے ہیں تو میری ساری عمر کی تکالیف مٹ جائیں گی۔آپ کے بے گناہ قتل ہوئے بیٹے کو انصاف ملے گا۔میں آپ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ہر حق آپ کو معاف کر دوں گا۔بولیں دے سکتے ہیں ؟" وہ جیسے چیلنج کر رہا ہو۔یوسف سلطان کچھ بھی نہیں بولے تھے وہ خاموش تھے۔لیکن یاد رہے وہ "نا" بھی نہیں بولے تھے۔

"عمر بتاؤ نا۔"ہالے کی آواز پہ وہ چونک گیا تھا۔پھر نارمل انداز میں اسے دیکھا۔یوں جیسے اس پہ افسوس کر رہا ہوں۔

"تم عمر حیات کی بیوی ہو۔تمھیں سب پتہ ہونا چاہیے۔"وہ دل کو جلا دینے والے انداز میں بولتا آگے بڑھ گیا تھا۔ہالے نے ایک بار پھر ڈھیر سارا غصہ اندر دبا لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بوفے ٹیبل کے قریب سفیر سلطان اپنے وکیل کے ساتھ کھڑا تھا۔اس نے سیاہ ٹکسیڈو پہن رکھا تھا۔ بھورے بال جیل سے جمے تھے۔آنکھیں خالی خالی تھیں۔اس کا چہرہ کسی گہرے غم کی مثال لگتا تھا۔اس کا وکیل کوئی چالیس پینتالیس کے لگ بھگ تھا۔سیاہ ہی ڈنر سوٹ میں ملبوس وہ اپنی پلیٹ میں چمچ ہلاتے ہوئے سفیر سے بات کر رہا تھا۔سفیر اس کی بات سن کر برہمی سے کچھ کہہ رہا تھا۔ذرا قریب آ کر ان کی باتیں سننا چاہو گے ؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں آپ سے کہہ رہا ہوں نا جمشید صاحب !میں اس عورت سے اب نہیں ملوں گا۔میں اب اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اور کیس واپس لینے کی یا اسے معاف کرنے کی بات ہے تو یہ میری لاش بھی نہیں کرے گی۔"اس کا لہجہ اٹل تھا۔حتمی۔آخری۔جمشید نے غور سے اس کی بات سنی تھی۔پھر سر کو سمجھنے والے انداز میں ہلایا تھا اور کہنے لگا۔

"سفیر آپ لاسٹ ٹائم اس سے کب ملے تھے ؟مس مہر نے کہا ہے کہ آپ نے جب انہیں طلاق نہیں دی کیونکہ تب وہ حاملہ تھیں۔اور پھر آپ کا بچہ کسی حادثے میں نہیں رہ سکا۔لیکن اس سارے میس کے بعد بھی وہ دعوی کرتی ہیں کہ وہ آپ کی بیوی ہیں۔"

سفیر اس کی بات سن کر سوچ میں پڑ گیا تھا۔سامنے سے آتی سورج کی میٹھی گرم کرنیں اس کے چہرے پہ پڑیں تو منظر تحلیل ہونے لگے۔وہ اب کہیں اور تھا۔کسی اور جہاں میں۔یہاں مشینوں کی آواز تھی۔یہاں دوائیوں کی بدبو تھی۔کھڑکی کے بلائنڈز سے چھن کر آتی دھوپ سفیر کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔وہ ہسپتال کے کمرے میں تھا۔بیڈ کے سامنے کرسی پہ بیٹھا چبھتی نظروں سے بیڈ پہ نیم دراز مہر کو دیکھتا ہوا وہ نقاہت زدہ سی تھی۔آنکھوں تلے حلقے اور مرجھایا ہوا ،چہرہ مردہ آنکھوں سے سفیر کو یک ٹک دیکھتی ہوئی۔

"جانتی ہو مہر ماہ !جب مجھے معلوم ہوا کہ میرا بچہ مر گیا ہے تو مجھے کیسا لگا تھا ؟" وہ سارے وقت میں پہلی بار بولا تھا۔مہر نے جواب نہیں دیا۔وہ کیا جواب دیتی ؟سفیر خود ہی کہنے لگا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پہلے تو مجھے بہت دکھ ہوا تھا۔لیکن پھر میں بہت خوش ہوا بہت زیادہ خوش۔" وہ ایسے انداز میں بولا کہ مہر ماہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔"میں اپنے بچے کے بارے میں سوچ چکا تھا۔میں نے سوچ رکھا تھا کہ اسے کم از کم تمھارے حوالے نہیں کروں گا۔میں اس کے پیدا ہونے کے پہلے منٹ میں اسے تم سے دور لے جاتا۔لیکن جانتی ہو کیا ؟وہ پھر بھی حاسد رہتا۔اس کے اندر شر رہتا۔وہ بلکل تمھارے جیسا ہوتا۔"سفیر عجیب سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔مہر کا دل دکھا تھا۔اس کی آنکھیں بھرنے لگی تھیں۔پچھلے کچھ دنوں سے اس نے سفیر سے بس چاہ اور نرمی سمیٹی تھی۔اب اس کے ایسے الفاظ سماعتوں کو زخمی کررہے تھے۔

"میں ان نو ماہ کا قرض نہیں چکا پاتا اور پھر ایک اور مہر ماہ چند اور زندگیاں برباد کرتی۔اسی لیے اچھا ہی ہوا وہ مر گیا۔میرے دل کا ایک حصہ میری اولاد کے ساتھ مرا ہے مہر۔"وہ اٹھتے ہوئے بولا تھا۔اس کی آواز میں دکھ تھا۔"لیکن میں اس مرے ہوئے حصے کے ساتھ جی لوں گا ،ایک اور مہر ماہ اور چند اور تباہ ہوتی زندگیاں۔یہ میں نہیں دیکھ سکتا۔"اس نے سر کو نفی میں ہلایا تھا۔مہر ماہ بھیگے چہرے کے ساتھ اسے دیکھتی رہی۔

"ابا سے کہیں مجھ سے ملنے آجائیں۔"وہ اس کی تمام باتوں کے جواب میں بس یہی بولی تھی۔سفیر کی آنکھیں زخمی ہونے لگیں۔

"اب ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔تمہارا تعلق میرے ذریعے ان سے جڑا تھا نا۔میں ابھی کے ابھی اس تعلق کوایک بار پھر سے ختم کر دیتا ہوں۔اس روز تم شاکڈ تھیں آج نہیں ہو۔"سفیر کی آخری بات

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پہ مہر کی آنکھوں میں خوف پھیلا تھا۔وہ اٹھ کر بیٹھنے لگی تھی۔لیکن اب شاید اس میں اتنی سکت نہیں تھی۔اس کے سامنے کھڑا سفیر سلطان اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ کہہ رہا تھا۔

"میں سفیر سلطان ولد شمس سلطان! اپنے مکمل ہوش و حواس میں مہر ماہ غیاث الدین کو طلاق دیتا ہوں ۔"

"طلاق دیتا ہوں۔"

"طلاق دیتا ہوں۔"

وہ بول کر ایک بھی نگاہ غلط اس پہ ڈالے بغیر باہر نکل گیا تھا۔اس کے پیچھے وہ لڑکی اب سن تھی۔اس کی سماعتوں میں زہر انڈیلا گیا تھا۔قریب تھا کہ وہ سبز پڑنے لگتی۔اس کی آنکھیں ایک نکتے پہ جم گئی تھیں۔جسم ہر قسم کی جنبش سے انکاری تھا۔

اس کا انجام طے ہو چکا تھا۔اب وہ ساری زندگی اپنے اعمالوں کا بوجھ اٹھانے والی تھی۔شاید کمر دکھ جائے۔شاید ٹوٹ جائے۔

یکدم سورج کی روشنی میں تیزی آگئی تو سفیر نے اپنا چہرہ موڑ لیا۔وہ حال میں تھا اور اس کے سامنے اس کا وکیل کھڑا تھا۔

"جلد از جلد طلاق کے پیپرز بنوائیں اور اسے کورٹ میں جمع کروائیں۔مزید اس عورت کی بکواس نہ سنوں میں۔"وہ انگلی اٹھا کر تنبیہ کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

لان کے آخری کونے میں دو چھوٹے چھوٹے بچے باہر نکل آئے تھے۔ان کی آیا خوف زدہ سی ان کو اندر لے جا رہی تھی۔سفیر نے ان کو دیکھا۔دل کے زخموں پہ جیسے کسی نے نمک ڈال دیا ہو۔اس نے آنکھیں کھول کر بند کیں۔ڈھیر سارا کرب اندر اتارا اور آگے بڑھ گیا۔

اسے رکنا نہیں تھا۔اگر رک جاتا تو شاید نمک کا مجسمہ بن جاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لان میں لگی کرسیوں پہ لوگ بیٹھ چکے تھے۔کئی امراء اپنے کارڈز ہاتھ میں لیے بیٹھے تھے۔یہی کارڈ بلند کر کے وہ رقم بڑھا سکتے تھے۔ابتدائی کرسوں پہ شمس ،میر واعظ فرید اور عمر حیات بیٹھے تھے۔ان کے عقب میں دو لائن چھوڑ کر ہالے سلطان بیٹھی تھی۔اس کے ساتھ حسن تھا، ہارون تھا اور لیل تھی۔سفیر یہاں نہیں رکا تھا۔وہ جا چکا تھا۔اس سے یہاں رکا ہی نہیں گیا تھا۔

ڈائس کے پیچھے ایک شخص آ کر کھڑا ہوا۔ہالے نے اسے چونک کر دیکھا تھا۔ وجہ اس کا چہرہ، اس کے برانڈڈ کپڑے نہیں تھے۔وجہ تھی اس کی نیلی آنکھیں۔ہالے نے فورا اپنے موبائل پہ ایک پیغام ٹائپ کیا اور اسے عمر کے نمبر پہ بھیج دیا۔عمر کے موبائل پہ پیغام جگمگایا تو اس نے ذرا کی ذرا گردن موڑ کر ہالے کو دیکھا۔اس کا چہرہ سرخ تھا۔ہالے محظوظ ہو رہی تھی۔اسے نیلی آنکھوں سے بہت کچھ یاد آتا تھا جاننا چاہو گے کیا ؟

" ایک ہفتہ قبل "

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر حیات کے بنگلے پہ شام کے نیلاہٹ ختم ہو گئی تھی۔رات کا اندھیرا ہر سو پھیل رہا تھا۔لاؤنج میں بیٹھی ہالے سلطان ٹی وی کی بڑی سکرین پہ کوئی ترکش ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔اسی لمحے لاؤنج کی چوکھٹ پار کرتا عمر حیات اندر آیا۔رف ٹراوزر اور شرٹ میں ملبوس، بالوں کو ماتھے پہ گرائے وہ ہالے کے قریب صوفے پہ آ کر بیٹھا تھا۔ایک نظر ٹی وی کو دیکھا اور پھر غور سے ٹی وی دیکھتی ہالے کو۔ہیرو نے ہیروئن سے کچھ کہا تھا اب کے وہ مسکرائی تھی۔

"اتنے غور سے کیوں دیکھ رہی ہو ؟اور ہنس کیوں رہی ہو ؟"وہ تیوری چڑھائے پوچھ رہا تھا۔

"یہ لڑکا۔۔۔اس نے انگلی سے ٹی وی کی جانب اشارہ کیا۔"مجھے اس کی نیلی آنکھیں بہت پسند ہیں۔خوب صورت ہیں نا ؟"

عمر نے ایک سرسری نگاہ ٹی وی پہ ڈالی۔"ہاں ٹھیک ہی ہیں لیکن میری آنکھیں زیادہ پیاری ہیں۔"

ہالے نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔غور سے اسکین کرنے کے انداز میں پھر فورا نفی میں سر ہلایا۔

"اؤنہوں تم سے زیادہ حسین ہیں اس کی آنکھیں۔"وہ دوبارہ ٹی وی کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔لیکن عمر ۔۔۔اسے یوں دیکھ رہا تھا گویا کہہ رہا ہو۔"کسی کی اتنی مجال کہ وہ تمھیں مجھ سے زیادہ خوب صورت لگے ؟"

"بند کرو ٹی وی۔چلو مجھے چائے بنا کر دو۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ہالے نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ابھی تو بنا کر دی تھی عمر۔اچھا صبر کرو یہ قسط ختم ہو جائے تو بنا دیتی ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"نہیں مجھے ابھی کے ابھی چائے چاہیے۔تمھیں شوہر کا خیال نہیں ہے اور اس نیلی آنکھوں والے کی تعریف کرنی ہے۔"ہالے نے اب کے اسے مسکراہٹ دبا کر دیکھا تھا۔معاملہ اب اسے سمجھ آیا تھا۔عمر اسے کوئی ٹین ایجر لگا تھا۔

"تم جل رہے ہو ؟"

"ہونہہ مجھے کیا ضرورت اس سے جلنے کی۔"وہ شان بے نیازی سے بولا تھا لیکن اس کے کان سرخ ہو رہے تھے۔غصے سے۔۔۔۔شاید جلن سے۔۔۔۔۔

"ویسے اس آدمی کو ذرا سی بھی اداکاری نہیں آتی۔نہ اس کو بولنے کا ڈھنگ ہے اور نہ بات کرنے کا ۔"عمر نے ہالے کی معلومات میں اضافہ کیا۔

"وہ جیسا بھی ہے مجھے اس کی آنکھیں پسند ہیں۔"ہالے جتا رہی تھی۔

عمر نے ضبط کر لیا۔"میں نے ترکش کباب کے ساتھ افغانی پلاؤ بنایا ہے چلو کھانا کھاتے ہیں۔"

"مطلب تم مجھے ڈرامہ دیکھنے نہیں دو گے ؟"

"اگر تم اسی طرح اس کی تعریف کرتی رہیں تب تو ہرگز نہیں۔ہاں اگر تم یہ کہہ دو کہ میری آنکھیں اس کی آنکھوں سے زیادہ خوبصورت ہیں تب کچھ ہو سکتا ہے۔"اس نے کندھے اچکائے۔ہالے نے ٹی وی آف کیا۔مسکراہٹ دباتی۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں ٹی وی دیکھنا چھوڑ سکتی ہوں لیکن اپنے شوہر کی جھوٹی تعریفیں نہیں کر سکتی۔نیلی آنکھیں زیادہ پیاری ہیں۔"وہ اس کے قریب سرگوشی کرتی فوراً باہر کی جانب لپکی تھی۔عمر نے دانت پہ دانت جما لیے ۔

"میں تمھیں اس کے لیے معاف نہیں کروں گا اچھااور میری آنکھیں زیادہ پیاری ہیں تمھیں کہنا پڑے گا۔"وہ پیچھے سے بلند آواز میں پکار رہا تھا۔

"آگ لگے ان ترکوں اور ان کی نیلی آنکھوں کو۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔

آج حال میں موجود وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔عمر نے اسے دیکھتے ہوئے میسج ٹائپ کیا تھا۔

"کیا وہ نیلی آنکھیں واقعی خوبصورت تھیں ؟"

ہالے نے چہرہ جھکا کر پیغام پڑھا پھر مسکراتے ہوئے کچھ ٹائپ کیا۔

"وہ آنکھیں خوبصورت تھیں لیکن تمہاری آنکھوں سے زیادہ نہیں۔"

عمر اپنے موبائل کی سکرین پہ یہ پیغام پڑھتے ہوئے مسکرایا تھا۔پھر فون واپس جیب میں ڈال دیا۔بلآخر وہ اپنی تعریف کروا چکا تھا۔

آہ یہ سیلف آبسیسڈ آدمی !

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اسٹیج پہ ڈائس کے پیچھے کھڑا شخص شمس سلطان کی تعریفوں میں رطب السان تھا۔اس کے الفاظ شمس کی وہ خوبیاں بھی بیان کر رہے تھے جو شاید اس میں موجود ہی نہ ہوں۔اسٹیج کے دائیں بائیں اور سامنے کھڑے کیمرہ مین اپنے کیمرے میں اس سارے منظر کو محفوظ کر رہے تھے۔اسٹیج پہ سامنے دیکھتے ہوئے ہارون شاہد نے بیزاری سے گردن موڑ لی تھی۔وہ کم از کم یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔اس نے آنکھیں بند کیں۔ایک بھولا بسرا منظر آنکھوں کے پردے پہ چلنے لگا۔

"مہر ماہ سلطان کے جیل جانے کے ایک دن بعد رات آٹھ بجے "

عمر حیات کے بنگلے پہ اس وقت دعوت کا سماں تھا۔یہ دعوت بھی عمر ہی کی جانب سے تھی۔کچھ عرصہ ہوا تھا وہ پیسہ خرچ کرنے لگا تھا۔لمبی میز کے اطراف میں کرسیاں لگی تھیں۔انہی کرسیوں پہ اس وقت لیل ،ہارون ،حسن ،عمر حیات اور ہالے سلطان بیٹھے تھے۔سربراہی کرسی پہ عمر ،اس کی دائیں جانب ہالے اور بائیں جانب حسن ہالے کے ساتھ والی کرسی پہ ہارون اور ہارون کے سامنے لیل چمچوں اور کانٹوں کے بیچ ہلکی پھلکی باتیں ہو رہی تھیں۔

"ویسے ایک اہم خبر ہے جو میں ہالے کو بتانا چاہتا ہوں۔"حسن کھانے سے ہاتھ روکے بیٹھا ہالے کو دیکھ رہا تھا۔سب لوگ اسے دیکھنے لگے۔

"اجازت ہے عمر بھائی ؟" وہ عمر کو دیکھتے ہوئے ایسی معصومیت سے بولا کہ عمر کو اپنے آس پاس خطرے کا الارم بجتا محسوس ہوا۔اس نے بدقت "ہاں ہاں بولو" کہہ کر اجازت دی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"جانتی ہو ہالے جب وہ سطر "جادو اس کی منشاہ نہیں مجبوری تھی۔"اس کا مطلب ہم نے تم سے پوچھنے کو کہا تو عمر بھائی **(اس نے بھائی پہ زور دیا تھا)** نے کیا کہا تھا ؟عمر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں حسن کی منت کی تھی۔ہو گا وہ اے ایس پی لیکن بیوی کے سامنے بڑے بڑے سورماؤں کی نہیں چلتی۔ہالے نے کھانے سے ہاتھ روک لیا۔

"کیا کہا تھا ؟"

"اس نے بولا کہ اب تمہاری بہن بتائے گی ؟وہ جو بچپن سے فیل ہوتی آ رہی ہے۔وہ جس کی ہر پیپر میں سپلی آتی ہے۔ہارون بھائی آگے آپ بتاؤ۔"اس نے اب بات جیسے ہارون کے ساتھ میں دی تھی ۔عمر کے چہرے پہ جیسے کوئی سانپ ڈنک مار گیا ہو۔

ہارون نے سب کو ایک نگاہ دیکھا۔"عمر نے کہا تھا کہ میری بیوی کو تو اپنے کورس کی کتابوں کا نہیں پتہ ہوتا۔چلی ہے مثالیں حل کرنے۔اس سے اچھا ہے میں شانو سے پوچھ لوں۔"اور اس قدر مبالغہ آرائی پہ عمر کا دل چاہا تھا ہارون کا سر دیوار میں مار دے۔ہالے سنجیدگی سے انہیں سن رہی تھی۔

"عمر نے کہا تھا ہالے دس دفع پیدا ہو کر آجائے تب بھی اس بات کا مطلب نہیں سمجھ پائے گی۔عمر حیات کی بیوی بن کر بھی اسے کچھ عقل نہیں آئی۔اس سے زیادہ عقل مند تو نرسری کلاس کا بچہ ہو گا ۔"اب کے لیل بولی تھی عمر بے چارگی سے انہیں دیکھے گیا۔کاش وہ اپنے حق میں کچھ کہہ پاتا۔اب وہ تینوں چہرہ اٹھائے ایک نئی جنگ عظیم کا انتظار کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے میرے شوہر پہ یقین ہے۔وہ تمھاری طرح شیطان کا چیلا نہیں ہے۔میرے بارے میں ایسی بات کہہ ہی نہیں سکتا۔"لو جی۔۔۔۔سب برباد گیا۔حسن نے چمچہ پلیٹ میں پٹخا تھا۔ایک کینہ توز نظر ہارون اور لیل کے لتاڑے ہوئے چہرے پہ ڈالی۔

"اتنی اوور ایکٹنگ کی ضرورت نہیں تھی ویسے۔اگر آپ دونوں کو ملانے کی بجائے یہ کیس میں نے خود ہینڈل کیا ہوتا تو اب تک یہ دونوں آٹھ بار لڑ چکے ہوتے۔"وہ خفگی سے کہتا پلٹ گیا۔ہارون اور لیل کندھے اچکائے دوبارہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

"شکر ہے ہالے تمھیں میرا یقین ہے ورنہ۔۔"

"کوئی یقین نہیں ہے مجھے۔میں جانتی ہوں تمہاری اس ایناکونڈا کے زہر سے بھری زبان میری شان میں کیا کچھ کہہ چکی ہو گی۔کمرے میں چلو دیکھتی ہوں تمھیں۔"اور یہاں عمر حیات کے اندر کا مسکین شوہر دہاڑیں مار مار کر رویا ہو گا۔

گزرے وقت کو چھوڑ کر ہارون واپس حال میں آیا تو ڈآئس کے پیچھے کھڑا آدمی اب بھی کچھ کہہ رہا تھا۔وہ سر جھٹک کر اس کو سننے لگا۔بیزاریت حد سے سوا ہونے لگی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا تم تیار ہو ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

یہ وہ پیغام تھا جو عمر نے ابھی ابھی ٹائپ کر کے ہالے کو بھیجا تھا۔نیلامی شروع ہو چکی تھی۔مختلف لوگ اپنے کارڈز بلند کیے ہوئے تھے۔میر واعظ فرید ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔یوں جیسے وہ آخر میں سب سے بڑی بولی لگائے گا اور فاتح بن جائے گا۔

سکرین پہ نظر آتا عمر حیات کا میسج پڑھ ہالے کے چہرے کے تاثرات میں بے چینی گھل گئی تھی۔اس کے چہرے پہ تکان واضح تھی۔اس کی انگلیوں نے پیغام ٹائپ کیا تھا۔

"ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں عمر۔قاتل تو ہم بھی ہیں۔۔۔"لکھ کر بیزاری سے موبائل پرے ڈال دیا۔عمر نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا اور پھر سر جھٹکا۔ذہن کے پردوں پر کوئی اور منظر چلنے لگا تھا۔

"تیرہ دن قبل۔۔۔مہر ماہ کی گرفتاری کے دو دن بعد۔"

جیل خانے کی سلاخوں کے پیچھے وہ بیٹھی تھی۔بال بکھرے ہوئے لباس، مٹیالا روکھے ہاتھ پیر ،بے جان جلد۔دو دن بس دودن میں جیل اس کی ساری اکڑ نکال چکا تھا۔قید آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیتی ہے جو حالات یا زندگی نہیں سکھا سکتی۔جس وقت ایک لیڈی اہلکار اسے بلانے آئی مہر ماہ تیزی سے اٹھی تھی۔اب وہ لیڈی اہلکار کے ساتھ راہ داریاں پار کرتی تیز تیز جا رہی تھی۔اس کے چہرے پہ ایک امید تھی۔ملاقاتی کمرے میں لا کر اسے جب بٹھایا گیا تو وہ ذرا سا چونکی تھی۔سامنے سے آتے عمر حیات کو دیکھ کر چونکی تھی۔اس نے یہ توقع نہیں کی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ملاقاتی کمرہ کیا تھا ؟بس ایک چھوٹاسا تنگ کمرہ جس میں ایک روشن دان لگا تھا۔کمرے کے عین وسط میں ایک چھوٹی لکڑی کی میز کے گرد دو کرسیاں رکھی تھیں۔اسی میز کے اوپر ایک پیلا بلب جل رہا تھا ۔یہ تفشیشی کمرہ تھا لیکن اس وقت ملاقاتی کمرہ تھا۔

"ہیلو مہر ڈارلنگ۔"عمر بشاشت سے کہتا آگے آیا تھا۔کرسی کو موڑا یوں کہ پچھلا حصہ آگے لے آیا اور دونوں ٹانگیں دائیں بائیں کر کے کرسی کی پشت کے ساتھ ٹھوڑی ٹکا کر بیٹھ گا۔مہر ماہ سلگتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں جانتی ہوں عمر تم کیا کر رہے ہو میرے ساتھ۔میں سب سمجھ رہی ہوں۔تم اور میں ایک ہیں۔میں تمہارا دماغ پڑھ سکتی ہوں۔"عمر اس کو دلچسپی سے دیکھے گیا۔

"بتاؤ پھر مدر گوتھل کی اماں کیا چل رہا ہے میرے دماغ میں ؟"مہر ماہ سخت آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی میز پہ آگے کو ہوئی۔

"کل رات میرا کمرہ بدل کر مجھے ان عورتوں کے ساتھ رکھا گیا جو چار چار قتل کر چکی ہیں۔اور کل سے ہی اب تک وہ ایک ہزار بار ایسی حرکت کر چکی ہیں کہ میں ان سے بحث کرو اور۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ مزید آگے ہوئی۔

"وہ۔۔۔مجھے۔۔۔مار۔۔۔دیں۔"اس نے الفاظ ادا کر دیئے۔"تم یہاں اس جیل کی چار دیواری میں مجھے مروا دو گے اور میں کچھ نہیں کر پاؤں گی۔میں جانتی ہوں۔میں تو یہ بھی جانتی ہوں کہ میرے پاس صرف آج یا کل کا دن ہو گا اس لیے۔۔۔۔"وہ مسکراتی ہوئی پیچھے کو ہو بیٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"اس لیے میں نے تمہاری ٹراماز کی ماری بیوی کو یہ بتا دیا ہے کہ وہ بھی میرے جیسی ہے۔اس کے ہاتھوں پہ بھی خون لگا ہے۔وہ بھی قاتلہ ہے۔وہ بھی قیامت کے روز کعبہ کو ڈھا دینے جتنے گناہ کی حامل ہوگی۔"وہ بول رہی تھی اور عمر آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔بے تاثر۔

"گھر جاؤ اور جا کر دیکھو تمھاری اپروول کی ماری بیوی ایک بار پھر خود کو اندھیروں میں دھکیل چکی ہوگی ۔اور اس بار عمر۔۔۔اس بار تم اسے واپس نہیں لا سکو گے۔قتل بہت بڑا گلٹ ہے۔بہت بڑا۔"آخر میں بلکل آخر میں اس کی آنکھوں میں تکلیف آئی تھی۔یوں جیسے بھوری آنکھوں کو کچھ یاد آیا ہو۔

عمر سیدھا ہو بیٹھا۔کمر سیدھی کیے بلکل اس کی آنکھوں کی سیدھ میں دیکھتا۔

"وہ چاہے ٹراما کی ماری ہو یا چاہے اس کی انسکیورٹیز ہوں۔اب اسے ان سب سے باہر آنا ہوگا۔وہ اپنے اندھیروں میں روشنی خود پیدا کرے گی۔ہالے وہ عورت ہے جس سے میں نے محبت کی ہے مہر ماہ۔تم دیکھنا وہ سہارے کے لیے میرا ہاتھ بھی نہیں تھامے گی۔اسے بے ساکھیاں نہیں پسند تمہاری طرح۔"وہ بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا!!۔"اور رہی تم تو تمھارے لیے میں نے موت نہیں زندگی چنی ہے۔"!!

مہر ماہ کو لگا تھا جیسے کسی نے اس کے چہرے پہ زور دار تھپڑ دے مارا ہو۔وہ تڑپ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے عمر۔"وہ بولی تو اس کی آواز کانپ رہی تھی۔عمر کا چہرہ بے تاثر رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم۔۔تم یہ نہیں کر سکتے۔تمھیں یہ حق نہیں ہے۔۔۔۔تم مجھے مار دو پلیز۔میں یہاں اس ماحول میں کیسے رہوں گی آر یو کریزی ؟"وہ دہل گئی تھی۔عمر پیچھے ہٹتا جا رہا تھا۔اس کے ہر قدم کے ساتھ مہر ماہ کو اپنا دل بیٹھتا محسوس ہو رہا تھا۔

"تم یہاں رہو گی مہر ماہ کیونکہ میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں کہ موت ہر بار سزا نہیں ہوتی۔کئی بار زندگی زیادہ بھیانک ہوتی ہے۔تمہیں مار دوں گا تو ایک جھٹکے میں ختم ہوجاؤ گی لیکن اگر زندہ رہو گی تو ہر دن اپنی موت مانگو گی۔"

"خدا کے کے عمر یہ مت کرو۔تم۔۔۔تم اچھے آدمی ہو۔غلطی ہوگئی مجھ سے۔۔بہت بڑی غلطی ہوگئی۔ میں واپس آنا چاہتی ہوں۔مجھے یہاں سے نکالو پلیز عمر۔"

وہ گھگھیا رہی تھی۔عمر چوکھٹ تک آ چکا تھا۔مہر ماہ کے سفید پڑتے وجود کو دیکھ کر اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔لیکن کچھ تھا کہ زخموں پہ ٹھنڈک کی طرح لگ رہا تھا۔

"میں یہاں ہر ہفتے آؤں گا مہر۔میں تمھیں آ کر اپنے پورے ہفتے کی کہانی سناؤں گا۔میں تمھیں بتاؤں گا کہ آج میں نے ہالے کو کیا بنا کر کھلایا، میں نے آج اسے کہاں شاپنگ کروائی، آج اس سے کتنی محبت بھری باتیں کیں۔تم حسد اور جلن کی ماری عورت تمھارے لیے یہی سزا ہوگی کہ تم ان باتوں کو سن کر پل پل مرو۔"وہ چوکھٹ پار نہیں کر سکا بس کھڑا رہا۔مہر ماہ کی خوف زدہ آنکھیں اب بھل بھل آنسو بہا رہی تھیں۔سانس رک رک کر آ رہا تھا۔روح جیسے قبض ہو رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"مجھے مار دو عمر۔۔۔ تمھیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے مار دو۔میں یہاں نہیں رہ سکتی۔میرے ساتھ یہ ظلم مت کرو۔مجھے ایسی سزا مت دو پلیز مجھے مار دو۔۔۔"وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ جی چاہ رہا تھا اپنی چلتی نبض خود ہی روک لے۔

"تمھیں یہاں یہ عورتیں اتنا ماریں گی کہ تم اٹھ بھی نہ سکو۔تم زخم زخم ہوجاؤ اور پھر وہ تمھیں ایک ہفتہ سکون سے رہنے دیں گی۔تاکہ تمھارے زخم بھر سکیں اور اس کے بعد وہ تمھیں پھر زخم دیں گی اور ان کے زخم صرف چند دنوں کے لیے ہوں گے۔وہ کبھی بھی تمھیں جان سے نہیں ماریں گی کیونکہ تمھیں پل پل مرنا ہے۔تم یہاں رہو ساری زندگی رہو میں یہاں آتا رہوں گا۔ایک دن اپنے بچے یہاں لاؤں گا۔جب تم حسد کی آگ میں جلو گی تب مجھے سکون نصیب ہو گا۔تمہاری سزا موت نہیں زندگی ہے مہرماہ۔"وہ بول کر چوکھٹ سے ہٹ گیا تھا۔مہر ماہ دیوانہ وار اس کے پیچھے بھاگی تھی۔لیکن عمر نہیں رکا۔اس کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔وہ جتنا نارمل دکھ رہا تھا اتنا تھا نہیں۔مہرماہ کو لیڈی اہلکاروں نے بازوؤں سے جکڑ رکھا تھا۔وہ ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔

"مجھے مارو عمر۔۔۔خدا کے لیے مجھے جان سے مار دو۔مجھے زندہ کیوں چھوڑا ہے۔۔۔میں مرنا چاہتی ہوں۔ خدا کے لیے مجھے مارو۔"وہ چیخ رہی تھی۔کسی پاگل جنونی کی طرح خود کو چھڑوا رہی تھی۔جیل خانے میں اس کی چیخیں اس کا ماتم گونج رہا تھا۔

زندگی واقعی اس کے لیے سزا ثابت ہونے والی تھی اور وہ یہ بات اچھی طرح جانتی تھی۔اسے اپنے حصے کی سزا مل چکی تھی لیکن کوئی تھا جو اب بھی باقی تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ رش ڈرائیونگ کرتا گھر کی طرف جا رہا تھا۔اس کے ذہن میں بس ہالے تھی صرف ہالے۔اس کا ہاتھ بار بار پیشانی کو مسل رہا تھا کیا کرے کہاں جائے؟پتہ نہیں مہر ماہ اس سے کیا کہہ چکی ہوگی۔اللہ ہی جانے وہ کیا پیغام بھجوا چکی ہوگی۔اسے بس فورا گھر جانا تھا۔

یہاں سے چند کلو میٹر دور غزالہ روحی کے کلینک میں نیلے صوفے پہ ہالے سلطان بیٹھی تھی۔اس کے سامنے روحی بیٹھی تھی۔غور سے ہالے کو دیکھتی ہوئی۔ہالے کا چہرہ خالی تھا۔اس پہ کوئی گلٹ نہیں تھا کوئی دکھ نہیں تھا۔وہ گردن تانے ہوئے بیٹھی تھی۔

"مجھے علاج چاہیے ڈاکٹر۔اور اس بار یہ عمر کے لیے یا پھر لوگوں کے لیے نہیں ہوگا۔نہ کسی خوف کسی محبت کے لیے مجھے علاج میرے لیے چاہیے۔میرا جسم تھک گیا ہے۔مجھے اب بس سکون چاہیے۔آپ مجھے بتائیں مجھے کیا کرنا ہوگا۔جس طرح کی تھیراپی آپ چاہتی ہیں میں کروں گی۔لیکن بس مجھے آزادی دلوائیں میرے کندھوں سے بیساکھی ہٹا کر مجھے میرے پیروں پہ کیسے چلنا ہے یہ سکھا دیں پلیز ۔۔۔"روحی مسکرائی۔

"شروع سے شروع کرو ہالے سلطان اور مجھے جھول والی بے تکی سی کہانی مت سنانا۔وہ کہانی سناؤ جو سچ ہے کیونکہ تمہارا سچ ہی تمہاری نجات ہے۔"

ہالے نے گیلی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا تھا۔کندھوں کا بوجھ سرکنے لگا تھا اور آج وہ سچ بولنا شروع ہوئی تھی۔اور پھر اگلے دو گھنٹے وہ دونوں بات کرتی رہیں تھیں۔جو دل میں تھا ہالے کہہ چکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

باتوں کا بوجھ اترا تو وہ باہر نکل آئی تھی۔عمر سامنے ہی کھڑا تھا۔گاڑی سے ٹیک لگائے تشویش سے اسے دیکھتا ہوا۔البتہ ہالے کمپوزڈ تھی۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے قریب چلی آئی۔عمر غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ اس کے قریب آ کر رکی۔گردن اٹھا کر عمر کو دیکھا۔وہ اسے ہی تک رہا تھا۔

"تم پہلے سے جانتی تھی نا؟"وہ اس کا چہرہ پڑھ سکتا تھا۔ہالے نے اس کی آنکھوں سے نظر نہیں ہٹائی۔

"ہارون شاہد مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا عمر۔وہ میرے لیے جھوٹ بول سکتا ہے لیکن مجھ سے کبھی نہیں یہ یاد رکھنا۔اگر تمھیں مجھ سے کچھ چھپانا ہو تو ہارون کو ساتھ مت لے جانا۔"عمر اب بھی فکر مندی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ہالے نے اس کی کہنی پہ ہاتھ رکھا۔

"میری فکر مت کرو عمر۔میں سب جانتی ہوں۔ہاں وہ آدمی مجھ سے قتل ہوا ہے اور یہ گلٹ ساری زندگی میرے ساتھ رہے گا۔میرا دل ٹوٹ گیا ہے لیکن یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا میں نے۔میں وقت لوں گی اور شاید ٹھیک ہو جاؤں۔"اس نے ہلکے سے کندھے اچکا دیئے۔

"مجھے لگا تھا تم مجھے سے ناراض ہو گی کہ میں نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔"

"اب ایسے ری ایکٹ مت کرو جس سے مجھے لگے کہ تم شرمندہ ہو کیونکہ تم نہیں ہو عمر۔"ہالے زور دے کر بولی تھی۔"تم مجھ سے جھوٹ بول سکتے ہو لیکن جب میں پوچھوں تو سچ بولا کرو کیونکہ میں تب پوچھوں گی جب سچ جانتی ہوں گی۔"وہ کہتے ہوئے اپنی جانب سے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی تھی جب عمر کی آواز پہ ٹھہر گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تم ٹھیک ہو ؟"الفاظ چابک کی طرح دل پہ لگے تھے۔آنکھیں زخمی ہو گئیں۔وہ دروازہ اسی طرح آدھا کھولے کھڑی رہی۔وہ اس کے سامنے دوسری جانب کھڑا تھا فکر مند سا۔۔ہالے چند لمحہ اس کو دیکھتی رہی۔پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔عمر کو یوں لگا تھا جیسے کسی نے اس کے دل میں کانٹا چبھو دیا ہو۔

"قتل آپ کو کبھی بھی پہلے جیسا نہیں رہنے دیتا عمر۔اس آدمی کے ساتھ میرے دل کا ایک حصہ مرا ہے اور میں اب ساری زندگی اس گلٹ میں رہوں گی کہ میں قاتل ہوں۔ساری زندگی یہ خوف ہو گا کہ نہ جانے اللہ مرے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔"وہ ہلکی آواز میں کہہ رہی تھی۔ عمر مغموم ہوا تھا۔

"میں اس آدمی کے خاندان کو نفیسہ آنٹی کے ساتھ جا کر دیت ادا کر آئی ہوں۔میں نے اس کے بچوں کا اسکول اپنی ذمہ داری میں لے لیا ہے لیکن میں پھر بھی سکون میں نہیں ہوں۔شاید ساری زندگی ایسی رہوں۔"وہ بے چارگی سے کندھے اچکاتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔

عمر کا دل بھاری سا ہونے لگا تھا۔اس لڑکی کو اذیت میں دیکھنا اس کے لیے سب سے بڑی اذیت تھا۔۔۔

حال۔۔دوپہر ایک بج کر نو منٹ نیلامی کی تقریب

"جی تو کیا کوئی ٹیم ریڈ سے زیادہ کی بولی لگا رہا ہے۔کوئی ہے میدان میں۔ کوئی ہے جو میر واعظ فرید سے زیادہ بولی لگائے ؟"

ٹیم ریڈ ون۔۔۔

ٹیم ریڈ ٹو۔۔۔۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"آپ میری جگہ کو میری مرضی کے بغیر کیسے بیچ سکتے ہیں؟" یہ آواز ،یہ آواز ہالے سلطان کی تھی جو اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اور اب سیدھ میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔اس کی آواز میں کچھ تھا کہ خوف کھایا جائے۔کچھ تھا کہ ڈرا جائے۔یہ جملہ ایسا تھا جیسے کسی فلم کا کلائمیکس۔

"اس جگہ کی اٹارنی میرے پاس ہے اور مالکانہ حقوق میری بیوی کے پاس۔"عمر بولتے ہوئے اٹھا تھا۔

"آپ کو کس نے یہ حق دیا کہ ہماری پراپرٹی کو ہماری مرضی کے بغیر بیچ دیں ؟" وہ چلتا ہوا اسٹیج پہ آ رہا تھا۔شمس سن ہوگیا۔اس کے حلق سے کوئی آواز نہیں نکلتی تھی۔وہ بس پھٹی پھٹی نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا۔اسی لمحے کئی لوگ کیمرے اٹھائے ان کی طرف آتے دکھائی دیے۔ان کے پیچھے سیاہ وردی پہنے ہوئے عمر کے پیٹی بھائی بھی آ رہے تھے۔دیکھتے ہی دیکھتے ایک جنگ سا سماں بن چکا تھا۔شمس بے یقین نظروں سے عمر کو دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں اعتبار ٹوٹنے کی کرچیاں تھیں۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو یہ جگہ تمہاری ہے ؟" میر واعظ کی ٹھنڈی ہڈیوں کو جما دینے والی آواز پہ عمر نے ہاتھ میں پکڑی موٹی فائل ہوا میں لہرائی تھی۔

"میر صاحب میں ثبوتوں کے ساتھ آیا ہوں۔"فہیم مرزا ،شمس سلطان اس وقت ہر کوئی اگر کسی سے ڈر رہا تھا تو وہ تھا اس فائل کا اصلی نکل آنا۔میر واعظ اٹھا تھا۔اس کے گارڈز نے بندوقیں سیدھی کر لیں۔ میر نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں شانت رہنے کو کہا۔وہ اب قدم اٹھاتا اسٹیج کی جانب آ رہا تھا جہاں عمر حیات پہلے ہی کھڑا تھا۔ہاتھ میں فائل لیے، گردن سیدھی کیے اسٹیج پہ چڑھتے میر نے ایک نظر پلٹ کر شمس کو دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہارا یوں خاموش بیٹھ جانا۔۔۔۔مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے دھوکہ میرے قریب ہے۔"وہ سرد لہجے میں بولا تو شمس گڑبڑاکر اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے ایک نظر عمر کو دیکھا یوں جیسے یقین کر لینا چاہتا ہو کہ آج اسے بھی دھوکہ دیا جا چکا تھا۔میڈیا کے نمائندے کیمرے سیدھے کیے کھڑے تھے۔وہ منتظر تھے کہ اب کون کیا کہتا ہے۔

"میں میر واعظ فرید۔۔"وہ اسٹیج پہ رک کر سارے مجمعے کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔"میں یہاں ہونے والی چالوں سے لاعلم ہوں۔لیکن اگر مجھے یہ علم ہو گیا کہ یہاں کسی کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے۔تو میں اسے سزا ضرور دلواؤں گا۔"وہ شمس اور عمر کی جانب مڑا۔لوگوں کا شور ،میڈیا کے بلند آواز میں چبھتے سوالات اور ان سب کے بیچ کھڑے تین لوگ میر ،عمر اور شمس جبکہ چوتھا انسان چلتے ہوئے اسٹیج کی جانب آ رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک خاکی فائل تھی۔

وہ جس کے پاس مالکانہ حقوق تھے وہ آ رہی تھی۔اس کی چال شہزادیوں جیسی تھی۔اس کی آنکھیں عام تھیں لیکن ان کا تاثر اچھے اچھوں کو دہلا سکتا تھا۔یہ وہ لڑکی تھی جس نے زندگی کے اتار چڑھاؤ دیکھے تھے۔جو گری تھی، زخمی ہوئی تھی لیکن نہ اس نے زخموں کا ماتم کیا ،نہ اس نے گرنے پہ سہارے مانگے ۔وہ ہالے سلطان تھی۔فیری ٹیلز میں رہنے والی حقیقی لڑکی۔

"اگر یہ جگہ آپ کی تھی تو آپ اب تک خاموش کیوں تھیں ؟" میر اسٹیج پہ کھڑی ہالے سے پوچھ رہا تھا ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فائل چوری ہو چکی تھی میر صاحب اور مجھے میرے چچا سے جان کا خطرہ تھا۔اگر میں یہ فائل وقت سے پہلے دکھا دیتی تو کیا ہوتا شاید آپ نہیں جانتے ؟"

"لیکن تمھیں یہ نقلی فائل ملی کہاں سے۔"شمس نے دانت پہ دانت جما کر ضبط سے پوچھا۔

ہالے معصومیت سے مسکرائی۔اس نے یاد کرنا چاہا اسے یہ فائل کہاں سے ملی تھی۔

"فروا سلطان کے قتل کی دوسری رات ،رات دو بجے۔"

سلطان منزل گھپ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ہر طرف تاریکی تھی۔موت کا سناٹا اب تک اس محل میں گونج رہا تھا۔ایک انسان کی موت پورا گھر خالی کروا دیتی ہے۔دبے قدموں مہر ماہ سلطان کے کمرے میں جاؤ تو وہاں تین لوگ موجود تھے۔ان کے ہاتھ میں ٹارچز تھیں اور وہ الماری کے اندر بنے ڈیجیٹل لاکر کا کوڈ کھولنے کے لیے بے تاب نظر آتے تھے۔

حسن ،ہالے ،عمر ان تینوں نے اپنی اپنی باری کا کوڈ لگانا تھا۔سب سے پہلے عمر آگے آیا تھا اس نے چند ہندسے دبائے۔

لیکن اگلے ہی لمحے incorrect password اس کا منہ چڑا رہا تھا۔اس نے سفیر کی ڈیٹ آف برتھ ڈالی تھی۔وہ ہٹ گیا اب کے ہالے کی باری تھی۔

وہ قریب آئی۔نیلے رنگ کی نیل پینٹ سے سجی انگلیوں سے چند ہندسے دبائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

In correct password وہ کوفت سے پیچھے ہوئی تھی۔بیزاری حد سے سوا ہونے لگی۔اس نے مہر ماہ کی اپنی ڈیٹ آف برتھ ڈالی تھی۔حسن سنجیدہ چہرے کے ساتھ آگے آیا تھا۔اس کے ذہن میں کوئی اور ہی منظر تھا۔

(میں نے ابا کے لیے سفیر کو چھوڑ دیا حسن۔میں مجبور تھی۔میں کیا کرتی حسن۔میں کیا کرتی۔وہ رو رہی تھی۔ہالے کی منگنی والی رات وہ رو رو کر حسن کو کچھ بتا رہی تھی)

وہ جو ہندسے دبا رہا تھا اسے یقین تھا وہ درست ہوں گے۔وہ اندازے نہیں لگا رہا تھا۔وہ اس عورت کی منٹیلٹی دیکھ کر پاسورڈ کھول رہا تھا۔ہر انسان اپنا پاسوورڈ "اپنے مطابق "رکھتا ہے "کھولنے "والے کے مطابق نہیں۔جس دن یہ بات سمجھ آگئی اس دن آپ کے لیے کوئی بھی پاسوورڈ کھولنا مشکل نہیں رہے گا۔اور اسی لمحے کریکٹ پاسوورڈ کی بپ بجی تھی لاکر کھل چکا تھا۔عمر ستائش سے حسن کے کندھے کو تھپکتے ہوئے آگے بڑھ آیا۔اس کی انگلیوں نے آگے بڑھ کر دو فائلز نکال لی تھیں۔ایک اٹارنی فائل اور دوسری مالکانہ حقوق کی فائل۔

اپنی محبت ،اپنی نفرت، اپنی کمزوری کسی کے آگے عیاں کر دینا کبھی کبھی آپ کے لیے برا ثابت ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دھوپ کی شدت میں تیزی نہیں تھی۔یہ کراچی کے سرما کی دھوپ تھی۔اسٹیج اب کے مختلف تھا۔ایک لمبے صوفے کے ساتھ ایک چھوٹی میز کا انتظام بھی ہو چکا تھا۔اسی میز پہ اس وقت چار فائلز رکھی تھیں ۔دو وہ جو شمس سلطان کے پاس تھیں اور دو وہ جو ہالے اور عمر کے پاس تھیں۔

دو ادھیڑ عمر مرد ان صوفوں پہ بیٹھے تھے اور فائل ہاتھ میں اٹھائے آنکھ کے قریب کیے لکھائی کا معائنہ کر رہے تھے۔شمس بار بار پہلو بدل رہا تھا۔اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔وہ بس یہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔وہ یہ ساری فائلز اٹھا کر رپوش ہوجانا چاہتا تھا۔لیکن اس کے سامنے پولیس کھڑی تھی۔وہ سیاہ وردی والے لوگ جن کے منہ گالیاں اور ہاتھ تھپڑ اٹھانے کے لیے بنے تھے۔وہ مارتے ہوئے گالیاں بکتے ہوئے یوں بے نیاز ہوتے تھے جیسے یہ تو ان کا پیدائشی حق ہے۔

ان کے ساتھ ہی وہ لوگ بھی کھڑے تھے جن کو اگر آپ نے انگلی سے چھوا تو وہ بازو کا الزام لگا دیں گے۔وہ جو آپ کا چہرہ ایک پل میں پوری دنیا کو دکھا سکتے ہیں۔وہ جن کے چینل پہ چلنے والی ایک پٹی آپ کی زندگی تباہ کر سکتی ہے۔جب سامنے ایسے ظالم لوگ کھڑے ہوں تو تمھیں چاہیے کہ بھاگنے کے موقعے ہوتے ہوئے بھی کھڑے رہو۔

معائنہ مکمل ہو چکا تھا۔سفاری سوٹ والا ایک آدمی ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسائے بولنے کے لیے تیار تھا۔ہر شخص کان بن گیا۔سب کے جسم سماعت بن گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"یہ سائن جعلی ہیں۔"انہوں نے شمس کی آسمانی فائل ہوا میں بلند کی تھی۔ نیوز چینل پہ پٹیاں چلنے لگی تھیں۔صحافی زور زور سے بولنے لگے تھے۔شمس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا۔اس کا انت قریب تھا

۔

"آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں ؟یہ سائن اصلی ہیں۔"وہ پھٹی ہوئی آواز میں چلایا تھا۔دل کو البتہ کوئی زور زور سے جکڑ رہا تھا۔سفاری سوٹ والا آدمی مسکرایا تھا۔"جو سائن آپ کے پاس ہیں وہ لفظ ٹیڑھے ہیں۔ جبکہ معراج سلطان کی لکھائی میں کبھی بھی ٹیڑھ پن نہیں آتا۔وہ سیدھے صاف الفاظ لکھتے تھے۔"

احمد علی شاہ کہہ رہے تھے اور باقی سب دم سادھے ان کو سن رہے تھے۔

" دوسری بات یہ کہ لفظوں کا ایک دوسرے کے ساتھ فاصلہ آپ کی فائل میں نہ ہونے کے برابر ہے ۔جبکہ معراج سلطان لفظ مناسب فاصلے پہ لکھتے تھے۔"

"وہ جلدی میں بھی سائن کر سکتے ہیں۔"شمس نے ناگواری سے ٹوکا تھا۔اس کا جسم اس کا ساتھ چھوڑ رہا تھا۔اسے اپنے آگے موت دکھ رہی تھی۔لیکن وہ ایک آخری کوشش کر کے دیکھ لینا چاہتا تھا۔میر واعظ نے اب کے دوسرے آدمی نوید علی کو اشارہ کیا تھا۔وہ بولنے لگا۔

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں شمس صاحب !سائن جلدی میں بھی ہو سکتے ہیں۔لیکن معراج سلطان ایک جج تھے۔وہ دن میں ان گنت سائن کرتے تھے۔جلدی ان کا معمول تھا اور ہم نے ان کی تمام سائن چیک کی ہیں۔"نوید نے کہتے ساتھ دو تین فائل اٹھا کر ہوا میں بلند کیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ان تمام فائلز میں معراج سلطان کی سائن ہر پنے پہ موجود ہے۔لیکن یہ تمام سائن مختلف ہیں۔جو سائن آپ کی فائل پہ موجود ہے وہ معراج سلطان کی ہے ہی نہیں۔وہ سائن زبردستی لیے گئے ہیں۔یوں جیسے کسی نے ان کا ہاتھ پکڑ کر سائن کروایا ہو۔"

پولیس والوں نے اب کے ہتھکڑی بھی نکال لی تھی۔بیزاری سے وہ یہ سارا ڈرامہ ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔رپورٹرز کیمرے کے سامنے کھڑے مزید بلند آواز میں چیخنے لگے تھے۔ہر ایک کو جلدی تھی ۔ہر ایک یہ خبر پہلے پہنچانا چاہتا تھا۔فہیم مرزا کا حلق خشک ہونے لگا تھا۔

"آپ ایک آخری بات بتانا بھول گئے نوید صاحب۔"عمر نے مسکرا کر کچھ جتایا تھا۔نوید تسلی دینے والے انداز میں پلک جھپک گئے اور شمس سلطان کی فائل پہ موجود سائن پہ ہاتھ رکھا۔

"یہ یہاں بلکل اپنے نام کے اختتام پہ معراج سلطان ایک چھوٹا سا اسٹار بناتے تھے۔یہ سٹار ان کی سائن کا حصہ تھا۔آپ کی فائل میں وہ سٹار بھی نہیں ہے۔اور سب سے اہم بات۔معراج سلطان اپنی قلم پہ گرفت بہت سخت رکھتے تھے یوں کہ ان کی لکھی عبارت صفحے کی دوسری جانب بھی ہلکی ہلکی دکھائی پڑتی تھی۔آپ کی فائل میں وہ بھی نہیں ہے۔سو ثابت ہوا کہ شمس سلطان کے پاس ایک جعلی فائل اور نقلی دستخط ہیں۔جبکہ عمر حیات اور ان کی اہلیہ کے پاس جو دستاویزات ہیں وہ اصلی ہیں۔"یکدم شور بڑھ گیا تھا۔پولیس اہلکار اسٹیج پہ چڑھ آئے تھے۔شمس بے یقینی سے انہیں کھڑا دیکھ رہا تھا۔اسے یقین نہیں آتا تھا کہ یہ سچ ہے۔میر واعظ برف تاثرات سے شمس کو دیکھ رہا تھا۔ایس آئی نے اب شمس کے ہاتھ میں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہتھ کڑی ڈال دی تھی۔میڈیا والے چلا چلا کر حلق پھاڑ رہے تھے۔ملک کو سب سے بڑی نیوز مل چکی تھی۔

عمر اور ہالے اپنے دل میں سکون سا اترتا محسوس کرنے لگے تھے۔پولیس اسے لے کر جا رہی تھی۔وہ کھنچتا چلا جا رہا تھا۔کسی قسم کی مزاحمت ،کسی قسم کی زور آزمائی،وہ کچھ بھی نہیں کر رہا تھا۔میڈیا کے نمائندوں کو بڑی مشکل سے ہیون کی عمارت کے اندر رکھا گیا تھا۔شمس سلطان کے قدم بالآخر اس مقدس عمارت سے باہر تھے۔رپورٹرز اب ہالے اور عمر پہ جھپٹ پڑے تھے۔سوال۔۔۔الزامات کی تردید۔۔کہانی انہیں سب جاننا تھا۔عمر نے ایک نظر ہالے کو دیکھا اور پھر اس نے پلکیں جھپکا کر اجازت دی تھی۔یوں جیسے کہہ رہی ہو۔

"تم جاؤ میں سنبھال لوں گی۔"

وہ میر واعظ کے ساتھ تیزی سے اسٹیج سے اتر گیا تھا۔نمائندوں کو ہالے اور ہارون مصروف کر چکے تھے ۔کچھ دیر بعد اگر ہیون کی عمارت سے باہر آؤ تو پولیس موبائل میں شمس سلطان کے سامنے میر واعظ بیٹھا تھا۔اس کا چہرہ یوں تھا جیسے سالم برف ،اس کی آنکھیں یوں تھیں جیسے نری موت۔

"میں نے کہا تھا ناں شمس !دھوکہ نہیں پسند مجھے ؟" وہ شمس کے خوفزدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں جب زمین خریدنے آتا ہوں تو خریدے بغیر واپس نہیں جاتا۔کہا تھا نا ؟" اس کا لہجہ ایسا تھا کہ کوئی بھی خوف کھا جائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" مجھے اب اپنا گھر بیچو ،اپنی کمپنی بیچو یا پھر میں نہیں جانتا تمھارے پاس اب بیچنے کو کتنے اثاثے ہیں۔ لیکن میں بس یہ جانتا ہوں کہ تم مجھے حساب دیے بغیر قبر میں بھی نہیں جا سکتے۔"اس کے لہجے کی ٹھنڈک۔شمس کو یوں لگا تھا جیسے اس کی ریڑھ کی ہڈی جم رہی ہو۔اس نے بہت سارا تھوک نگلا تھا۔ چہرے پہ بدقت نارمل رہنے کے تاثرات رکھے۔

"میں اس میس سے نکل آؤں گا میر صاحب میں۔۔۔۔"اس کے اگلے الفاظ اس کے منہ میں رہ گئے تھے۔

"مجھے تمہاری واپسی سے کوئی سروکار نہیں۔مجھے یہ بتاؤ تم میرے ہاتھوں میں آج کیا دے رہے ہو ؟"میر نے اس کی بات تندہی سے کاٹی تھی۔شمس بے بسی بھرے ضبط سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"میں اپنا گھر اور اپنی کمپنی آپ کو بیچ دوں گا۔ابھی کے ابھی بس مجھے ان کے کاغذات لانے ہوں گے اور ایک دو۔۔"

"مخل ہونے کے لیے معذرت۔"اس دلکش آواز پہ وہ دونوں گاڑی کے باہر کی جانب گردن موڑ گئے تھے۔مسکراتا ہوا عمر حیات۔لیکن ایسی مسکراہٹ تو شاید ابلیس کی ہوتی ہو۔

"عمر۔۔یہ سب کیا ہے ؟"شمس اسے دیکھ تڑپ کر بولا تھا۔گو کہ اسے اب بھی امید تھی کہ عمر شاید اسے بچا لے گا۔

"میں تمھیں سب دوں گا جو تمھیں چاہیے۔بس ایک بار صرف ایک بار مجھے یہاں سے نکالو۔تم نکال سکتے ہو عمر۔"وہ جیسے جتا رہا تھا۔عمر نے اس پہ ایک بے نیاز نظر ڈالی اور پھر میر واعظ کی جانب مڑا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میر صاحب۔۔۔اس آدمی سے میرا کوئی تعلق نہیں۔لیکن آپ ،آپ کو دس سالوں سے جانتا ہوں۔ آپ ہیون کے سب سے پرانے ڈونر ہیں۔اس لیے میں آپ کو اس آدمی کی سچائی بتا دینا چاہتا ہوں ۔"اس نے کہتے ساتھ ہاتھ میں پکڑی فائل ان کے آگے کی تھی۔

"یہ فائل ،اس فائل میں عاق نامہ ہے۔شمس سلطان کے نام۔ان کے والد کی جانب سے عاق نامہ اور بے زاری نامہ **(بے زاری نامہ ایک قسم کا قانونی اعلان ہوتا ہے۔یہ اس صورت میں کیا جاتا ہے جب آپ کے گھر کا کوئی ،باپ ،بیٹا ،بھائی،چچا یا پھر کوئی بھی فرد کسی ایسے کام میں ملوث ہو۔جس سے آپ آپ کا خاندان یا آپ کی ساکھ متاثر ہو رہی ہو یا پھر اس شخص سے جڑے لوگ اپنے قرض یا پھر کسی بھی قسم کے نقصان کی بھرپائی۔آپ سے چاہتے ہوں تب آپ ان کے خلاف ایک بے زاری نامہ بنوا سکتے ہیں۔جس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس شخص کے قول و فعل سے آپ کا کوئی واسطہ نہیں ہوگا)**

"جس شخص کا باپ ہی اسے ڈس اون کر چکا ہے۔اس کے پاس کون سا گھر اور کونسی جائیداد ؟" عمر سادگی سے کہہ رہا تھا۔پھر ایک نظر شمس کو دیکھا۔

"آپ مجھے سب کچھ دے سکتے ہیں۔لیکن معراج سلطان نہیں اور ان کو چھیننے پہ میں آپ کو ساری زندگی معاف نہیں کر سکتا۔"وہ دھیرے سے کہہ کر مڑ گیا تھا۔اب وہ شمس کا انجام جانتا تھا۔

شمس ہذیانی انداز میں چیخ رہا تھا۔عمر کو پکار رہا تھا۔وہ بار بار میر واعظ فرید کو اپنی بے گناہی کا یقین دلا رہا تھا۔لیکن اب شاید دیر ہو چکی تھی۔میر اسے دیکھے بغیر گاڑی سے اترا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اس نے موبائل کان سے لگا رکھا تھا۔آس پاس اس کے گارڈز کھڑے تھے۔پولیس موبائل اب دور جا رہی تھی۔لیکن شمس کی آوازیں یہاں تک آتی تھیں۔انہی آوازوں کے درمیان میر واعظ کی ہلکی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔

"میں جس چوتھے کام کے لیے مشہور ہوں وہ اس آدمی کے تھانے پہنچنے سے پہلے ہوجانا چاہیے۔"اس نے بات ختم کر کے فون پرے اچھال دیا تھا۔آنکھوں پہ سیاہ چشمہ لگائے اب وہ دور جا رہا تھا۔لیکن وہ کسی کا انت بے حد قریب لا چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیون کی عمارت کے اندر شور ذرا دیر کو تھما تھا۔اب وہاں سکوت تھا لیکن مکمل سکوت تو اب بھی نہیں تھا۔وقفے وقفے سے ایک آواز گونجتی تھی جو حقائق سے پردہ اٹھا رہی تھی۔ جس آواز نے ایک بار الزام دھرا تھا آج وہی آواز حق کی بات کر رہی تھی۔وہ شمشیر تھا ڈی آئی جی شمشیر۔کیمرے مائیکس اور فلیش لائٹس کے درمیان کھڑا وہ کہہ رہا تھا۔

"معراج سلطان کے خلاف ملنے والے تمام ثبوت جھوٹ کا پلندہ تھے اور کچھ نہیں۔ان کے اپنے ہی بھائی نے جائیداد کی خاطر ایک فرشتہ صفت انسان کو نہ صرف قتل کروایا بلکہ ان پہ کئی سارے گھٹیا جرائم پلانٹ کیے۔۔"مجمعے میں کھڑے حسن کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔ہالے سلطان نے آسودگی سو آنکھیں بند کر لیں تھیں۔جیسے ایک خوبصورت موسیقی سنتے وقت وہ مدہوش سی ہو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"پولیس کے سامنے ایسے گواہ اور ثبوت لائے گئے کہ پولیس گمراہ ہو گئی۔ لیکن پولیس نے عمر حیات جو کہ مرحوم معراج سلطان کے داماد اور بھانجے ہیں،ان کی ایک ریکویسٹ پہ، ان کی انصاف کی اپیل پہ دوبارہ کاروائی شروع کی تو چند ایسے حقائق سے پردہ اٹھا جو ہمارے لیے بھی شاکنگ تھے۔میں آپ سب سے معذرت چاہتا ہوں لیکن نہ میں نے پچھلی بار کوئی ذاتی دشمنی نبھائی نہ اب میں کسی کو فیور دے رہا ہوں۔پولیس ثبوت اور گواہوں پہ کام کرتی ہے۔میں نے اور میری ٹیم نے اپنا کام غیر جانب داری سے کیا لیکن ایک بار پھر ہم معراج سلطان اور ان کے خاندان سے معذرت چاہتے ہیں۔"

عمر حیات نے سینے پہ ہاتھ رکھ کر سر کو ہلکا سا خم دیا یوں جیسے معذرت قبول کی ہو۔لیل الٹے قدم پیچھے ہوتی جا رہی تھی۔اس کا سفر ختم ہوا۔اب اسے یہاں نہیں رہنا تھا۔اس کا کہانی سے جانے کا وقت ہوا چاہتا تھا اور وہ دبے پاؤں جا رہی تھی ویسے ہی جیسے وہ آئی تھی۔اس کا آنا ٹھنڈی ہواؤں جیسا تھا۔وہ جا رہی تھی اپنے پیچھے خزاں چھوڑ کر۔

"عمر حیات کی جانب سے ملنے والے ثبوتوں کی بنا پہ اور ہالے سلطان کی درج کروائی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پہ ہم نے شمس سلطان کو گرفتار کر لیا ہے۔ہمارا کام تھا سچ اور ثبوت سامنے لانا آگے کا فیصلہ عدالت کا ہو گا اور مجھے یقین ہے عدالت انسانیت کے مسیحا اور فرشتہ صفت انسان معراج سلطان کو انصاف ضرور دے گی۔اس سارے میس میں جو آدمی برابر کا شریک دار تھا وہ فہیم مرزا تھا۔"شمشیر کے ہاتھ کے اشارے پہ مجمعے میں کھڑا فہیم بدکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"فہیم مرزا کے خلاف ہمارے پاس تمام ثبوت ہیں۔اور ان کے خلاف ایف آئی آر کٹوانے والا کوئی اور نہیں بلکہ ان کے بیٹے کا گارڈ ہے نوح مغل۔"

رپورٹرز کا شور بلند ہوا تھا۔مختلف سوال، مختلف باتیں۔فہیم اڑتی ہوئی رنگت کے ساتھ کھڑا تھا۔اس کے جسم سے جیسے روح کھینچی جا رہی ہو۔وہ الٹے قدموں سے پیچھے ہونے لگا تھا۔لیکن اپنے عقب میں کھڑے مسکراتے ہوئے پولیس افسر کو دیکھ اس کا خون خشک ہو گیا تھا۔

"دوسری گواہی فہیم مرزا کے بیٹے یاقوت مرزا کی ہے جنہوں نے اپنے ہی باپ کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی ہے کہ اس کا باپ زبردستی اسے نوح مرزا کی پراپرٹی، جو کہ غصب ہوئی ہے، اس پراپرٹی پہ فہیم اپنے بیٹے سے کام کروانا چاہتا ہے۔"شمشیر سانس لینے کو رکا۔

"لیکن یاقوت مرزا نے اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے نوح مغل کی ساری پراپرٹی اس کے حوالے کر دی ہے۔اور اپنی بیوی جس سے ان کا زبردستی نکاح کروایا گیا تھا۔وہ اسے طلاق دے کر کینیڈا روانہ کر چکے ہیں تاکہ وہ انہیں اپنے ہی باپ کے عتاب سے بچا سکیں۔"

بڑی سی سکرین پہ اپنے باپ کے خلاف یہ ساری باتیں سنتا ہوا یاقوت سخت بے چین تھا۔اس کی روح جھنجھوڑ جارہی تھی۔وہ جیسا بھی تھا اس کا باپ تھا۔اسے اس طرح مجمعے میں ذلت اٹھاتے دیکھ اس کا دل بری طرح دکھ رہا تھا۔

مجمعے میں سے اب فہیم مرزا کو لے جایا جا رہا تھا۔وہ بری طرح بکتے جھکتے ہوئے جا رہا تھا۔یکدم وہ خود کو چھڑوا کر نیچے زمین پہ بیٹھ گیا تھا۔وہ خود کو بری طرح مار رہا تھا۔چیخ چلا رہا تھا۔اس کے ساتھ جو کچھ ہوا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

تھا وہ اس کا ذہنی توازن بگاڑ دینے کے لیے کافی تھا۔اس کا پیسہ ،اس کے اثاثے۔۔اوہ خدایا وہ برباد چکا تھا۔

یہاں سے چند کلو میٹر دور ایک کچی بستی میں نوح مغل اپنی گاڑی سے اتر رہا تھا۔اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔سنہری آنکھیں سکون سے چمک رہی تھیں۔اس کے ہاتھ میں پیسوں سے بھرا بریف کیس تھا جسے وہ گاڑی کی چھت پہ رکھے ہوئے تھا۔کچی بستی کے بچے سوٹڈ بوٹڈ آدمی کو دیکھ بھاگتے ہوئے اس کی طرف دوڑ رہے تھے۔

وہ خوشی سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ رقم کو مٹھیوں میں بھرے آسمان کی جانب اچھال رہا تھا۔ قیمتی کاغذ ذرا سا اوپر ہو کر نیچے گر رہے تھے۔وہ دوبارہ مٹھیاں بھر بھر کے پیسہ ہوا میں اچھال رہا تھا۔ ساتھ ساتھ چلا رہا تھا۔

"میں نوح مغل ہوں اور میں آزاد ہوں۔"

اس کی آواز ناچتے گاتے بچوں کے شور میں بھی نہیں دب رہی تھی۔اس کی آواز پر جوش تھی۔بے صبر تھی۔

"میں نوح مغل ہوں اور میں آزاد ہوں۔"

وہ ایک بار پھر اسی طرح چلایا تھا۔اب وہ مسلسل چلا رہا تھا۔بچے مرد عورتیں سب پیسے چن رہے تھے۔ سب اسے دعائیں دے رہے تھے۔لیکن اسے کسی کا ہوش نہیں تھا۔اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔جو کچھ اسے یاقوت نے لوٹایا تھا وہ اس کے لیے آب حیات تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

دور سے دیکھو تو فضا میں نوٹ یوں اڑ رہے تھے جیسے روئی کے گالے۔نوح مغل چلا چلا کر اپنی آزادی کا پتہ دے رہا تھا۔

لیکن کیا وہ واقعی آزاد ہو سکتا ہے ؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پولیس موبائل سائرن بجاتی اپنی منزل کو جا رہی تھی۔شمس سلطان کے ساتھ دو سپاہی بیٹھے تھے۔وہ بار بار اپنی گردن پہ ہاتھ پھیرتا تھا تو کبھی چہرے پہ۔سخت اضطراب کے عالم میں اسے جیسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔اس کا دل جیسے ڈوب ڈوب کر ابھر رہا ہو۔اس سے اس کی متاع حیات چھین لی گئی تھی۔وہ پیسہ جو اس کے لیے سب کچھ تھا وہ اب اس کا نہیں تھا۔شمس کو یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی چھری سے اسے ذبح کر رہا ہو ہاں بلکل ایسا ہی۔

یکدم پولیس موبائل ایک جھٹکے سے رکی۔شمس نے جالیوں کے پار سے دیکھا۔وہ ایک لوگوں کا ہجوم تھا جو گاڑی کے دائیں بائیں ،آگے پیچھے سے گاڑی کو گھیرتا جا رہا تھا۔شمس کا دل بے اختیار سکڑ کر پھیلا تھا ۔وہ جانتا تھا اب کیا ہو گا۔اوہ خدایا کم از کم یہ نہیں۔

لوگوں نے ہاتھ میں معراج سلطان کے حق میں بینرز اٹھا رکھے تھے۔ان کے چہرے مشتعل تھے۔ان کے نعرے نفرت انگیز تھے۔گاڑی کے اندر بیٹھا شمس اچھی طرح جانتا تھا یہ لوگ معراج سلطان کو جانتے تک نہیں ہوں گے۔یہ بس ایک ٹریپ ہو گا اور کچھ نہیں۔یہ بس ایک کور اپ ہو گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

اگلے ہی لمحے گاڑی پہ ڈنڈوں کی برسات شروع ہو گئی تھی۔شمس نے دیکھا کہ پولیس کچھ نہیں کر رہی۔ نہ انہیں روک رہی ہے، نہ شمس کو بچا رہے۔وہ سن رہ گیا۔اسے لگا اب وہ کبھی حرکت نہیں کر سکے گا۔ اسی لمحے کئی لوگ پولیس موبائل میں گھس آئے تھے۔اہلکاروں کے سروں پہ ڈنڈے برسائے۔

شمس خوف سے پیچھے کو جا رہا تھا۔دور کہیں وہ خود کو خود ختم کر لینا چاہتا تھا لیکن ان لوگوں سے بچ جانا چاہتا تھا۔کوئی اسے ان لوگوں سے بچا لے۔

اگلے ہی لمحے لوگ اسے کالر سے پکڑے دبوچ چکے تھے۔وہ خود کو ان لوگوں سے بچانا چاہتا تھا لیکن اتنی سکت خود میں پاتا نہیں تھا۔اگلے چند لمحوں میں وہ مشتعل لوگ اسے سڑک پہ لا چکے تھے۔لوگ ویڈیو بنا رہے تھے ،لوگ بچا نہیں رہے تھے۔شمس خوف اور بے یقینی سے کھڑا تھا۔اس کے قدم ہلنے سے انکاری تھے۔

چند ایک لوگ اب اسے مار رہے تھے۔وہ نیچے گر گیا تھا۔سڑک کے بیچوں بیچ وہ گرا پڑا تھا اور لوگ اسے لاتیں اور ٹھڈے مار رہے تھے۔وہ اپنے اوپر ہاتھوں سے پہرہ بنا رہا تھا لیکن بے سود لوگ زیادہ تھے اور وہ اکیلا تھا۔وہ بری طرح زخمی ہو چکا تھا۔

اب کے لوگ ہٹے تھے۔شمس کو لگا اس کی جان بخشی ہو گئی تھی۔وہ زخمی ٹوٹتے وجود کے ساتھ پڑا کراہ رہا تھا۔جب اسے اپنے اوپر ایک مائع سا ڈلتا محسوس ہوا اور یہاں شمس یوسف سلطان کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا تھا۔وہ ششدر رہ گیا۔اس کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلنے لگی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

پلاسٹک کے گیلن پکڑے لوگ اس کے اوپر پیٹرول چھڑک رہے تھے۔پولیس والے زخمی ہونے کا ناٹک کیے ایک طرف کو پڑے تھے اور لوگ ،لوگ تو ویڈیو بنا رہے تھے۔لوگ بچا نہیں رہے تھے۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔خدا کے لیے مجھے بخش دو۔"وہ اپنے زخمی وجود کو گھسیٹتے ہوئے پیچھے ہوتا جا رہا تھا ۔لیکن اس کے سامنے کھڑے انسان نما جلاد ان کی آنکھوں میں ڈھونڈنے سے بھی ترحم نہیں ملتا تھا۔

"خدا کے لیے مجھے بخش دو۔میرے ساتھ ایسا مت کرو۔تمھیں اللہ کا واسطہ ہے۔ایسا مت کرو۔"وہ گھگھیا رہا تھا۔زخمی ہاتھ جوڑے ان سے منت کر رہا تھا لیکن یہاں اس کی کون سننے والا تھا ؟

اگلے ہی لمحے ایک آدمی نے اپنا لائٹر سلگایا اور شمس کے اوپر اچھال دیا۔آگ بھڑک اٹھی تھی۔جہنم جیسی آگ نے چند لمحوں میں اس کے سارے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔اس کی چیخیں دلخراش تھیں۔وہ تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا۔جسم بھٹی میں سلگ رہا تھا۔آس پاس اس کے جلتے بدن کا تعفن آٹھ رہا تھا۔

میر واعظ کے بارے میں جو چوتھی بات مشہور تھی وہ یہی تھی۔وہ اپنے سے وعدہ خلافی کرنے والوں کو سڑک پہ زندہ جلا دیا کرتا تھا !!

سڑک پہ زندہ جلتے ہوئے شمس سلطان کو آج اس کا انت پتہ چل گیا تھا۔آج جب اس کے جسم کا ہر ہر ذرہ جھلس رہا تھا اور اس کی چیخیں عرش تک جا رہی تھیں تو لوگوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کس طرح آپ کا حسد آپ کو جلا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

جیل کی کوٹھڑی میں نیل زدہ چہرہ لیے اکڑوں سی بیٹھی مہر ماہ ہر آہٹ پہ ڈر جاتی تھی۔ہر قدم پہ خوف زدہ تھی۔اس کے چہرے کے نیل اس کی سیل میٹس کی نشانیاں تھیں۔اس کے زخمی وجود اور ٹوٹتے بدن نے آج اس کو شاید سبق دے دیا تھا کہ گدھوں کا بخت کیا ہوتا ہے۔اور اپنے بخت سے لڑائی کیا ہوتی ہے۔اس کی بھوری آنکھ کے نیچے ایک بڑا سا نیلا نشان تھا۔آنسو جب اس نشان سے ٹکراتے تھے تو اس کا پورا جسم کانپ جاتا تھا۔تکلیف حد سے سوا ہونے لگتی تھی۔شاید اس کے لیے زندگی واقعی سزا تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پولیس اہلکاروں کے ساتھ گھسیٹتا ہوا جاتا فہیم مرزا اپنا ذہنی توازن کھو چکا تھا۔اسے رہ رہ کر بس اپنا بیٹا یاد آ رہا تھا۔وہ رہ رہ کر پولیس اہلکاروں کے ہاتھوں کو نوچتا تھا۔وہ ذرا آگے جاتے تو وہ خود کو چھڑوا لیتا تھا اور زمین پہ بیٹھ کر اپنے سر میں خاک ڈالنے لگ جاتا تھا۔اس کا اندر جل رہا تھا۔روح دل دماغ سب جل رہے تھے۔

ہر کوئی جس نے حسد پھیلایا تھا۔وہ اپنی سلگائی آگ میں جل رہا تھا۔ہر ایک کی آگ مختلف تھی۔لیکن ہر ایک کی آگ جھلسا رہی تھی۔ایسے میں دو مرد اور بھی تھے جو اصلاح پا گئے تھے۔جنھوں نے وقت رہتے خود کو معاف کروایا تھا اور اپنی غلطیاں گناہ قبول کر لیے تھے۔

بخت کبھی بھی ان لوگوں کے لیے ظالم نہیں رہتا جنھوں نے اپنی اصلاح کر لی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ایک ہفتہ بعد۔"

یہ ایک ہوٹل کے بینکوئٹ کا منظر تھا۔چھت سے لٹکتے فانوس اور ان کی مدھم روشنی ہال میں بیٹھے لوگوں کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔جتنے بھی لوگ تھے سب نے یا تو سیاہ پہن رکھا تھا یا پھر سفید۔یہ معراج سلطان کا میموریل ڈنر تھا۔اور ہال میں بیٹھے سب لوگ یا تو ان کے کولیگز تھے یا ہیون سے جا چکے ان کے بچے یا پھر ان کا خاندان اور دوست۔ایک ایسی ہی گول میز کے گرد سلطان اور حیات فیملی جمع ہو رکھی تھی۔

ان سے ذرا فاصلے والی میز پہ لیل ،ہارون اور یاقوت بھی تھے۔یاقوت یہاں کیوں تھا کسی نے نہیں پوچھا ۔وہ بس بیٹھا رہا لوگوں کی باتیں سنتا رہا تھا۔

عمر حیات کی میز پہ اس کے دائیں طرف نفیسہ حیات بیٹھی تھیں۔سیاہ جوڑے میں ملبوس، سیاہ ہی دوپٹہ سر پہ اوڑھے ہوئے۔عمر کی بائیں جانب وہاج خان بیٹھے تھے۔سفید سوٹ میں بالوں کو اچھے سے جمائے اور ان کے ساتھ والی کرسی پہ حسن تھا۔ایک کرسی خالی تھی لیکن اگر تم نظر اٹھا کر اسٹیج کی جانب دیکھو تو اس کرسی کی مالکن تمھیں اسٹیج پہ کھڑی نظر آئے گی۔ہالے سلطان۔حسینہ آج نہیں آئیں تھیں ۔ان کا دل اتنا اداس تھا کہ وہ آ ہی نہ سکیں۔

کورا سیاہ کافتان پہنے ،بالوں کو جوڑے میں لپیٹے ،کانوں میں دمکتے ہوئے ہیرے پہنے ،وہ گردن اٹھائے ہال میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔اسے بلایا گیا تھا تاکہ وہ کچھ بولے اپنے باپ کی یاد تازہ کرے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہیلو ایوری بڈی۔۔۔۔"اس نے اعتماد کے ساتھ کہنا شروع کیا۔یہ اعتماد اس کے سامنے بیٹھا اس کا شوہر اور اس کا بھائی دے رہا تھا۔جب آپ کے گھر کے مرد آپ کے ساتھ کھڑے ہونے لگیں تو باقی ساری دنیا خود بخود آپ کو راستہ دینے لگے گی اور اگر یہی مرد آپ کے خلاف کھڑے ہو جائیں یا پھر آپ کو سپورٹ نہ دے سکیں تو باقی ساری دنیا آپ کے پیروں میں پتھر مار مار آپ کو گرائے گی۔

"آج میرے بابا کی برتھڈے ہے۔"اسٹیج پہ کھڑی ہالے کہہ رہی تھی۔"آج کا دن وہ میرے ساتھ اور میرے بھائی کے ساتھ گزارتے تھے۔نہ کوئی گیدرنگ، نہ کوئی دوست، نہ کاروبار بس ہم اور ہماری فیملی ۔"وہ بوجھل دل کے ساتھ کہہ رہی تھی۔لوگ آنکھوں میں نرمی لیے اسے دیکھ رہے تھے۔

"آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن وہ میرے دل میں ہیں ہمیشہ۔میں نے اپنے بابا کو بہت جلدی کھو دیا۔مجھے لگتا تھا ایک دن وہ وقت آئے گا جب بابا بوڑھے ہو جائیں گے۔تب میں ان کے ساتھ وقت گزار لیا کروں گی۔ابھی تو دوست، پارٹیز اور ٹریولنگ کا وقت ہے۔"وہ ایک لمحے کو رکی تھی۔حلق میں بہت کچھ اٹکا تھا۔لوگ اس کے بولنے کے منتظر تھے۔

"وہ وقت نہیں آیا اور بابا چلے گئے۔"اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کے گرے تھے۔عمر نے رخ موڑ لیا۔اس کے لیے یہ اذیت ہر اذیت سے بڑی تھی کہ وہ ہالے کو روتے ہوئے دیکھے۔ان سب سے بے نیاز وہ کہے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم سب کو لگتا ہے ایک دن ایک وقت آئے گا جب ہمارے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں گے اور ہم ان کی بہت ساری خدمت کریں گے۔ہم ان کی نیک اولاد بن جائیں گے اور سب اچھا اچھا ہو گا فیری ٹیل یو نو۔"ہال میں سوگواری سے کیفیت طاری ہوگئی۔لوگ گردن اونچی کیے بس اسے دیکھ رہے تھے۔

"لیکن میری ایک بات یاد رکھیں۔نہ آپ کے والدین اچانک سے بوڑھے ہوں گے، نہ ان کو اچانک کوئی بیماری آن گھیرے گی۔جیسے جیسے ہم بڑے ہو رہے ہیں ہمارے والدین بوڑھے ہو رہے ہیں۔یہی ہلکا جوڑوں کا درد ایک دن بے حد بڑھ جائے گا۔یہی ہر وقت کی خارش کسی دن بڑی بیماری بن سکتی ہے۔خدا کے لیے اپنے والدین کے ساتھ وقت گزاریں۔"آخر میں وہ اس طرح سے بولی تھی کہ کئی دل زخمی ہوئے تھے۔

"میرے بابا چلے گئے اور میں ان کے ساتھ وقت نہیں گزار سکی۔میں اس بات کے لیے ساری زندگی گلٹی رہوں گی۔"وہ دکھتے ہوئے حلق کے ساتھ کہہ رہی تھی۔آنسو بہہ جانا چاہتے تھے جنہیں وہ روکے ہوئے تھی۔

"اپنے والدین کے کام آج سے ہی اپنے ذمہ لے لیں جانتے ہیں۔وہ کون سی اولاد ہوتی ہی جو ماں باپ سے بیزار اور ان کے کاموں سے بیزار ہوجاتی ہے؟"ہال میں پن ڈراپ سائلنس پھیل گئی۔سب لوگوں کو اس کی چپ کے بعد بولنے کا انتظار تھا۔

"وہ کوئی نا فرمان اولاد نہیں ہوتی۔وہ بس عام انسان ہوتے ہیں۔"ہالے نے کہنا شروع کیا تو لوگوں نے اسے ناپسندیدگی سے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ہم انسانوں کے اوپر اگر ایک ڈھیر سارا بوجھ ڈال دو گے تو پہلے پہل ہم اچھے اور نائیس بننے کی خاطر یا پھر مجبوری کی خاطر یا گلٹ کی خاطر سب کر لیں گے۔لیکن اچانک سے آن پڑا ہوا بوجھ ایک دن ہمیں تھکا دے گا اور ہم انسان ہیں، فرشتے نہیں۔ہم سے غلطیاں ہوں گی لیکن اصلاح ہر دور میں ضروری ہے۔"لوگوں کے تاثرات نرم پڑے تھے۔اس کا شوہر اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

"آج سے اگر اپنے والدین کے چھوٹے چھوٹے کام اپنے ذمہ لے لیں گے تو آگے جا کر آپ کو ذمہ داری بوجھ نہیں لگے گی۔آگے جا کر آپ کا دل گلٹی نہیں ہو گا۔غم اوکے ہے۔گلٹ کو دل کا راستہ نہ دکھائیں پلیز۔"وہ اپنی بات ختم کر چکی تھی۔یکدم لوگ زور زور سے تالیاں پیٹنے لگے تھے۔وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے نیچے چلی آئی تھی۔عمر کے قریب کرسی کھینچتے ہوئے وہ مسکرا رہی تھی۔ ان کے عقب والی میز پہ بیٹھا ہارون شاہد اب مڑ کر ان سے کچھ کہہ رہا تھا۔ہر ایک کے چہرے پر سکون تھے ، مسکراتے ہوئے۔۔۔

"کیا کل تم جلدی گھر آ سکتے ہو اے ایس پی صاحب ؟"ہالے اس کو دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھ رہی تھی۔عمر پورے کا پورا اس کی طرف گھوم گیا تھا۔

"کیوں ؟جلدی کیوں آنا ہے ؟بلکہ لیٹ می گیس۔۔۔تم نے میرے لیے کوئی اچھا سا کھانا تیار کیا ہو گا ہے نا ؟یا پھر تم کافی بنا کر میرا انتظار کرو گی ؟"

"خوابوں کی دنیا سے نکل آئیں شوہر صاحب۔کل کپڑے دھونے ہیں۔ایک ہفتے کے جمع ہوئے رکھے ہیں ۔"اور یہاں اے ایس پی عمر حیات کے خواب چکنا چور ہوئے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں اگلے تین دن گھر نہیں آ رہا۔"وہ اعلان کر کے اپنی پلیٹ کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔اس کا تو سارا موڈ ہی غارت ہو گیا تھا۔ہال کی مدھم بتیاں ان کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔زندگی نے بالآخر ایک سکون کا سانس خارج کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"چند سال بعد۔"

یہ عمر حیات کے گھر میں واقع اوپن کچن کا منظر تھا۔جہاں سے کھانے کی اشتہا انگیز مہک اٹھ رہی تھی۔ وہ ایپرن باندھے ہوئے تھا۔اس کے سیاہ بال آج بھی ماتھے پہ گرے ہوئے تھے اور اس کی سیاہ آنکھیں ،وہ آج بھی اتنی ہی جاذب نظر تھیں۔وہ چولہے پہ رکھے برتن میں چمچ چلا کر پلٹا تو اس کے سامنے ہی گول میز کے گرد رکھی کرسیوں پہ دو بچے بیٹھے تھے۔

ایک بھرے بھرے گالوں والا بچا تھا۔اس کی آنکھیں سیاہ تھیں۔لیکن معصوم سادہ اپنی ماں کی طرح اس کا سارا دھیان میز پہ رکھے اس آمیزے کی طرف تھا۔جسے اب اس کا باپ ان دونوں کے لیے تیار کرنے والا تھا۔

دونوں سے یاد آیا۔اس کے ساتھ والی کرسی پہ ایک بچی بیٹھی تھی۔پھول دار فراک پہنے اس کے لمبے بال پشت پہ پھیلے تھے۔جن کے اوپر گلابی ہیئر بینڈ لگا تھا۔اس کی آنکھیں ذہین تھیں۔ایکسرے کرتی ہوئی وہ اس آمیزے میں ڈلنے والے اجزا نوٹ کر رہی تھی۔وہ اپنے بھائی سے چھوٹی تھی۔لیکن اپنے باپ کی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

فیورٹ تھی۔عمر کے لیے احرام اس کا بیٹا تھا۔جبکہ الہام اس کی ماں۔وہ ہر وقت بیٹی بننے کی بجائے ماں بنی رہتی تھی۔

"اوکے بیٹا !اب آپ مجھے بتانا لاسٹ ٹائم ہم نے پزا بناتے وقت کون سے Ingredients استعمال کیے تھے ؟"وہ اپنے دونوں بچوں کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔اس کے لہجے میں اپنے بچوں کے لیے بے پناہ نرمی تھی۔

"بابا لاسٹ ٹائم آپ نے میرے پزا میں چیز بہت کم ڈالا تھا۔"احرام نے گویا باپ کی بات سنی ہی نہیں تھی۔اسے بس ذائقے کی فکر تھی۔جبکہ الہام جلدی جلدی سارے اجزا گنوا رہی تھی۔عمر مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا۔جب وہ بول کر چپ ہوئی تو اس نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر احرام کو دیکھا۔

"احرام۔۔بیٹا !آپ کو یاد نہیں کیا اجزا تھے ؟"وہ نرمی سے جتا کر بولا تو احرام نے سر اٹھایا۔اپنی گول گول آنکھوں سے باپ کو دیکھا۔

"یہ تو آپ کا کام ہے نا بابا ؟میرا کام تو ٹیسٹ یاد رکھنا ہے۔"اس نے اب بھی میز پہ رکھے پزا سے نظر نہیں ہٹائی تھی۔عمر کھول کر رہ گیا تھا۔پہلے اس کی ماں تھی جسے اس کے کھانوں میں نقص دکھتا تھا اور اب اس کا بیٹا تھا۔جو اپنی ماں کے جتنا ہی کھانے پینے کا شوقین تھا۔لیکن مجال ہے جو وہ عمر کی کوئی بات یاد رکھ لے ،مجال ہے جو وہ سوائے پاس ہونے کے کوئی اضافی نمبرز لے آئے۔

ہاں اگر اس سے پوچھو اسکول کے باہر کس ٹھیلے پہ کیا بکتا ہے تو اسے سب یاد تھا اور بات یہاں ختم نہیں ہوتی تھی۔ہر ایک ٹھیلے سے اپنی گاڑی رکوا کر وہ کچھ نہ کچھ خرید کر لانا اپنا فرض سمجھتا تھا۔وہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

اسکول میں ہر اس بچے کے ساتھ ٹفن ایکسچینج کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا جس کے پاس کچھ بھی چٹخارے دار ہو۔

الہام اس کے برعکس تھی۔اسے پڑھائی سے اور کتابوں سے فرصت نہیں ملتی تھی۔وہ اسکول کے ہر سپورٹس مقابلے میں حصہ لیتی تھی۔اور اپنے بھائی اور ماں کو ٹھیلے اور ڈھابوں کا کھانا کھاتے دیکھ بلکل اپنے باپ کی طرح ہی ناک بھوں چڑھا لیتی تھی۔

"احرام !اب آپ یہاں غور سے دیکھنا اور یاد رکھنا میں کیا کیا چیزیں استعمال کر رہا ہوں۔"

عمر نے تنبیہ کی تھی۔اسی لمحے اس کی ماں اندر داخل ہوئی تھی۔اس نے لمبی سفید قمیض کے ساتھ بڑے بڑے پائینچوں والا ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔لمبے سیاہ بال پشت پہ پھیلے تھے۔کانوں میں ہیرے پہنے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔اور کچھ جلدی میں بھی گئے وقتوں میں وہ زیادہ نہیں بدلی تھی۔لیکن وزن کچھ کچھ بڑھ گیا تھا۔

"چلو چلو بیٹا احرام !دیر ہو رہی ہے۔تمھارے ماموں کی کال آنے والی ہے۔"وہ اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑے اسے کرسی سے اتار رہی تھی۔احرام خوش ہو گیا تھا۔کھانا کھانے کا خیال چھوڑ وہ نیچے اتر آیا تھا۔

"الہام بیٹا !آجاؤ آپ بھی۔"

"نہیں اماں۔میں بابا کے ساتھ کام کر رہی ہوں۔"اس نے تمیز سے جواب دیا تھا۔جس پہ عمر نے اسے فخریہ نظروں سے دیکھا تھا۔پھر انہی نظروں سے ہالے کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو۔"جاؤ جاؤ لے جاؤ اپنے چٹورے بیٹے کو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

ہالے بھی احرام کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر جانے لگی تھی۔لیکن پھر وہ ٹھہری تھی۔نیچے جھک کر احرام کے گال کو چھوا۔

"مجھے احرام کے ڈمپل سب سے زیادہ پسند ہیں۔بلکل اپنے بابا پہ گیا ہے۔"

وہ جتاتے ہوئے کہتی باہر چلی گئی تھی۔عمر تو مانو کھول کر رہ گیا تھا۔وہ ہر دفع ہالے سے یہی کہتا تھا کہ احرام ذرا بھی اس کے جیسا نہیں ہے۔اگر کوئی اس کے جیسا ہے تو اس کی بیٹی اور ہالے ہر دفع اسے اسی گڑھے کی یاد دلا جاتی تھی۔جو الہام کے گال میں نہیں پڑتا تھا۔

سچ تھا وہ سارے کا سارا اپنی ماں جیسا ہو کر بھی اپنے باپ جیسا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کینیڈا کے ایک شہر میں اس وقت شام کے سائے پھیل رہے تھے۔ہلکی ہلکی برف باری اب تھم چکی تھی ۔لوگ شام کا سہانا وقت پارک میں چہل قدمی کرتے ہوئے گزار رہے تھے۔ذرا ہی فاصلے پہ ایک کافی شاپ تھی۔جہاں سے روسٹ ہوئے کافی بینز کی خوشبو سارے پارک میں پھیل رہی تھی۔

ایسے میں اگر پارک کے نسبتا خالی کونے کی جانب آؤ تو وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا۔نیلا لمبا اوور کوٹ پہنے، سیاہ بالوں کو جیل سے اچھے سے جمائے ،ہاتھوں میں دستانے اور پیروں میں لمبے بوٹ پہنے وہ آج بھی اپنی تیاری سے ثبوت دیتا تھا۔

"حسن مجھ پہ تمام ہوا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ شاید کسی کا انتظار کر رہا تھا اور اسی لمحے اس کا انتظار جیسے ختم ہو گیا تھا۔سامنے سے کوئی آ رہا تھا۔ کوئی سنہری آنکھوں والا مرد اور اس کے ساتھ چلتا ہوا سبز آنکھوں والا خوبصورت بچہ۔وہ یاقوت جیسا دکھتا تھا۔اس کی آنکھیں اپنے ماں پہ گئی تھیں۔بس ورنہ وہ اپنے باپ کا پرتو تھا۔

اس نے سامنے ہی اپنے باپ کو دیکھا تو اپنے ماموں سے ہاتھ چھڑواتا ہوا اپنے باپ کی جانب دوڑا تھا۔ یاقوت ہنستے ہوئے اسے اپنے قریب آتا دیکھتا رہا۔وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے اپنے بیٹے کو بازوؤں میں بھر لیا تھا اور اسے گول گول گھمانے لگا۔

بچہ کھلکھلا رہا تھا ہنس رہا تھا۔اس کی ہنسی کی جلترنگ ہر سو گونج رہی تھی۔اس کے باپ کے چہرے پہ ایک الوہی سی چمک تھی۔نوح ان سے فاصلے پہ کھڑا انہیں دیکھے گیا تھا۔کچھ وقت بعد یاقوت اور نوح ایک سنگی بینچ پہ بیٹھے تھے۔مرجان مرزا پارک میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔یاقوت مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں کافی کا کپ تھا جس کے گھونٹ وہ وقفے وقفے سے لے رہا تھا۔"اپنی بیوی اور بچے کو آ کر لے جاؤ یاقوت !یہ مجھ پہ بوجھ بنتا جا رہا ہے۔"نوح کی آواز پہ اس نے گردن موڑی تھی۔

"پھر اچھا یہی ہے کہ اس بوجھ کے نیچے دب کر مر جاؤ۔"وہ سہولت سے بولا تھا۔

"کیونکہ سچ یہی ہے کہ میری اور میرے خاندان کی اس حالت کے پیچھے کہیں نہ کہیں تم بھی ذمہ دار ہو نوح۔نرمین میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور اب شاید میں بھی نہیں رہنا چاہتا۔"وہ دوبارہ گردن موڑ کر اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"وہ آج بھی میری عزت نہیں کرتی۔لیکن آج میں اپنی عزت کرتا ہوں۔میں اس انسان کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتا جس سے میں محبت کرتا ہوں لیکن ہم دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی عزت نہیں کرتا۔"

"تو کیا تم اب اس طرح ٹریجک اینڈنگ کے ساتھ رہوگے ؟کیا مل رہا ہے تمھیں ایسی اینڈنگ تو تم نے بھی خواب تک میں نہیں سوچی ہوگی۔"

نوح برہم ہوا تھا۔یاقوت نے کندھے اچکائے۔

"ہمیں ہمیشہ سے بتایا گیا تھا۔شہزادے کا شہزادی سے مل جانا ہیپی اینڈنگ ہے۔لیکن کہانی میں شہزادے اور شہزادی کے علاوہ بھی کئی کردار ہوتے ہیں۔"وہ اپنے بیٹے پہ نظر جمائے بول رہا تھا۔

"ہمیں ہیپی اینڈنگز کا مطلب ہی غلط بتایا گیا ہے۔آپ کی خوشی آپ سے جڑی ہونی چاہیے ایک شخص سے نہیں۔شہزادے یا شہزادی سے نہیں۔میں اپنی زندگی میں خوش ہوں۔میرا بیٹا میری ہیپی اینڈنگ ہے۔میرا کاروبار میری ساکھ میری ہیپی اینڈنگ ہے۔"

"تم سے کس نے کہا کہانی نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا ؟"وہ گردن موڑے نوح کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال چکا تھا۔نوح نے جزبز ہو کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔یاقوت غور سے اسے دیکھتا رہا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کہانی میں ٹریجک انجام تمہارا ہے نوح !تم اپنا سارا کاروبار ڈبو کر بیٹھے ہو کیونکہ تمھیں اس کو چلانا ہی نہیں آیا۔تم کبھی آقا بن ہی نہیں سکے۔غلامی تمھارے اندر سرایت کر گئی۔تمہاری بیوی تم سے طلاق لے کر چلی گئی۔اور اب تمہارا بچہ بھی تم سے مل نہیں پاتا یہ ہوتی ہے ٹریجڈی۔"

"اسے میں نے خود چھوڑا تھا۔"نوح نے صفائی دینی چاہی۔یاقوت تلخی سے ہنسا تھا۔

"تم آج بھی ویسے ہو۔تمھارے پاس آج بھی جسٹیفکیشنز کا انبار ہے۔"نوح نے کچھ کہنے کو لب کھولے تھے۔جب مرجان خفا خفا سا انہیں اپنی جانب آتا دکھائی دیا۔یاقوت اسے دیکھ کر ایک بار پھر دل سے مسکرا رہا تھا۔وہ قریب آکر سینے پہ ہاتھ باندھے خفگی سے کھڑا ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا مرجان ؟کچھ کہہ دیا کیا ان گوروں نے ؟"یاقوت اس کے بازوؤں کی قینچی سیدھی کر رہا تھا۔

"جوزف کہتا ہے وہ بہت خوبصورت ہے۔حالانکہ دنیا کا سب سے حسین بچہ تو میں ہوں۔"اس نے شکوہ کیا تھا۔

یاقوت مسکرایا۔"جوزف اپنے پیرنٹس کے لیے سب سے حسین ہے اور تم میرے لیے۔ہر بچہ اپنے پیرنٹس کے لیے دنیا کا سب سے حسین بچہ ہوتا ہے۔"

"نو۔۔ایسا نہیں ہوتا۔" مرجان زور دے کر بولا تو یاقوت نے اس کو اچھنبے سے دیکھا تھا۔

"ماما کے لیے میں حسین نہیں ہوں۔وہ آج بھی کہتی ہیں حسن یاقوت پہ تمام ہوا۔"وہ بلکل اپنی ماں کی نقل اتارتے ہوئے بولا تھا۔یاقوت کا وجود جیسے زنجیر ہو گیا ہو۔ایک سرسراتے جھونکے نے جیسے اسے برف کر دیا تھا۔وہ ساکن رہ گیا تھا۔لب ہلکے سے وا رہ گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"کیا تمہاری ماں واقعی ایسا کہتی ہیں ؟"وہ بدقت بول پایا تھا۔مرجان نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔ایک کرب ناک سا تاثر تھا۔جو یاقوت کے چہرے پہ پھیل گیا تھا۔اس نے سر جھٹکا اور اب مرجان سے اس کے اسکول کے متعلق چھوٹے چھوٹے سوال کر رہا تھا۔

"مان لو یاقوت مرزا۔تمہاری اینڈنگ بھی ٹریجڈک ہے۔"نوح اس کے کان کے قریب بولتے ہوئے اٹھا تھا اور کافی شاپ کی جانب مڑ گیا۔یاقوت نے چند لمحہ اس کی بات پہ غور کیا پھر سر جھٹک دیا۔مرجان مرزا کی مسکراہٹ اس کی ہیپی اینڈنگ تھی اور وہ اسی میں خوش تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لاؤنج کے صوفے پہ آلتی پالتی مارے بیٹھی ہالے سلطان کے آگے لیپ ٹاپ رکھا تھا جس کی سکرین پہ حسن کا چہرہ نظر آتا تھا۔ان چند سالوں میں وہ کافی بڑا ہو گیا تھا۔آنکھیں مزید ذہین اور خوبصورت ہو گئی تھیں۔قد کاٹھ نکل آیا تھا۔ہلکی بڑھی ہوئی شیو اور اس کی شوخی اس کا تو آج تک کوئی جواب نہیں تھا۔وہ بائیس تئیس سال کی عمر میں تھا اور اس کی یونی ورسٹی کی آدھی لڑکیاں اس کے سینس آف ہیومر کی دلدادہ تھیں۔وہ آج کل انگلینڈ میں تھا اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا۔

"حسن مجھ صاف صاف بتاؤ۔کہیں تم نے چھپ چھپا کر کوئی گوری تو نہیں پھنسا رکھی ؟"آہ اس کی بہن وہ آج بھی بچوں کی طرح اس کی تفتیش کرتی تھی۔حسن مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اب تم سے کیا چھپانا ہالے اور کیا راز رکھنا۔آج میں تمھیں سچ بتا ہی دیتا ہوں۔"وہ ایسے انداز سے بولا تھا کہ ہالے کا دل ہولنے لگا تھا۔اس نے لیپ ٹاپ مزید آگے کر لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں نے یہاں چار شادیاں کر رکھی ہیں اور ہر بیوی سے تین تین بچے ہیں میرے۔میں تو کبھی کبھی خود بھول جاتا ہوں کون سے والے کا کیا نام ہے اور کون سی والی کس والی سے ہے۔"

"حسن تم سدھر جاؤ اور صاف صاف بتاؤ مجھے آج کل کیا کر رہے ہو تم ؟" وہ ایک بار پھر مشکوک ہوئی تھی۔حسن نے کندھے اچکائے۔

"کیا کرتا ہوں ؟کچھ بھی تو نہیں۔بس شام میں تین چار گرل فرینڈز ،رات میں ڈرگز ،شراب ،کلبنگ اور ہاں اگر کبھی کبھی موڈ بن جائے تو اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر سٹریٹ کرائمز میں بھی حصہ لیتا ہوں۔"وہ سادگی سے بتا رہا تھا اور یہاں ہالے کی بس ہو چکی تھی۔

"عمررر ر۔۔۔عمر یہاں آؤ۔عمر۔"وہ بلند آواز میں اسے پکار رہی تھی۔عمر کچن سے آتا دکھائی دیا۔ساتھ میں الہام بھی تھی۔وہ صوفے کی جانب چلا آیا تھا۔احرام پہلے ہی ہالے کے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا۔

"عمر تم اسے دیکھ رہے ہو نا۔یہ مجھے صحیح سے کچھ نہیں بتا رہا۔"

"ہاں بھئی کیا تکلیف ہے ؟کیوں تنگ کر رہے ہو میری بیوی کو ؟خرچہ پانی بند کروانا ہے ؟"وہ دبنگ انداز میں صوفے پہ بیٹھتے اور سکرین اپنی جانب گھماتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ارے دیکھو میں تو ڈر گیا۔میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔کہیں تم مجھے تھانے میں تو بند نہیں کر رہے ؟"سامنے بھی حسن تھا۔

"تمھارے ہاتھ کانپیں یا نا۔لیکن اگر رقم بھیجتے ہوئے میرے ہاتھ کانپنے لگے نا تو تمہاری روح ضرور کانپ اٹھے گی۔۔شرافت سے انسان بن کر رہو اور بھولو مت کہ تمہاری جائیداد کی اٹارنی میرے پاس ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

۔"وہ آج بھی ویسا ہی تھا۔وہ تو ذرا بھی نہیں بدلا تھا وہ عمر حیات تھا۔حسن اب کے دھیما پڑا تھا۔ہالے اور عمر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"مجھے نا تم لوگوں سے بات ہی نہیں کرنی۔میرے بچوں سے بات کرواؤ۔"وہ بولا تو عمر نے بھی اکتا کر لیپ ٹاپ کا رخ بچوں کی جانب کر دیا تھا۔

"ہیلو ماموں آپ کیسے ہو ؟"یہ الہام تھی۔ہلکی آواز میں پوچھتی ہوئی۔حسن نے فورا منہ بنا لیا تھا۔

"کتنی بار۔۔کتنی بار کہا ہے۔مجھے ماموں نہ کہا کرو۔ارے تم لوگوں سے چند ایک سال ہی بڑا ہوں میں۔حسن کہو مجھے۔"الہام اب اس سے کچھ کہہ رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے سن رہا تھا۔ہالے اٹھ گئی تھی ۔اس کے پاس ابھی کرنے کو بہت کام تھے۔حسن اب اگلے کئی گھنٹے ان سے بات کرنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد کے ایک پوش ایریا میں بنی ایک اونچی عمارت میں بنا ایک آفس ہماری کہانی کا حصہ ہے۔اس آفس میں دبے قدم داخل ہو کر اگر کمپنی کے سی ای او کے کمرے میں آؤ تو وہاں تمھیں پاور سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھا سفیر سلطان نظر آئے گا۔ایش گرے ڈنر سوٹ میں ملبوس بھورے بال جیل سے جما کر پیچھے کو کیے وہ سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔جو کم و بیش اسی کی ہم عمر تھی۔گوری ،گلابی رنگت والی۔

شہلا رحمن۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

شہلا اس کی کولیگ تھی۔وہ دونوں پچھلے کئی سالوں سے ایک ساتھ کام کرتے آ رہے تھے۔اور اب چند دن پہلے ہی شہلا کے پروپوز کرنے پہ سفیر اس سے شادی کرنے کی حامی بھر چکا تھا۔اس وقت وہ دونوں اسی معاملے میں کافی چیزیں ڈسکس کر رہے تھے۔

"تم اپنے خاندان سے کسی کو نہیں بلوا رہے سفیر ؟"اس کی آواز نرم تھی۔دل پہ پھوار کی طرح پڑتی ہوئی۔سفیر مسکرایا تھا۔

"میں بلا چکا ہوں مادام! اپنی کزن کو کال کی تھی میں نے۔وہ آجائے گی اور دادا تو ہیں ہی میرے ساتھ ۔"

"اور اگر وہ نہ آئی ؟تم نے کہا تھا نا تم لوگ اچھے ٹرمز پہ نہیں ہو۔"شہلا کو بس ایک ہی صدمہ تھا۔ سفیر کے خاندان کے نہ آنے کا۔اچھے ٹرمز کی بات پہ سفیر بجھ سا گیا تھا پھر نظر اٹھا کر شہلا کو دیکھا۔

"وہ ہالے سلطان ہے۔دلوں میں بغض نہیں رکھتی۔مجھے یقین ہے وہ آجائے گی۔میری اپنے بھائی حسن سے بھی بات ہوئی ہے۔اگلے ہفتے وہ بھی چھٹی لے کر آ رہا ہے۔بڑی امی اور باقی سب بھی ہوں گے تم فکر کیوں کرتی ہو ؟"

آخر میں وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تو شہلا کے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے۔اس نے چند لمحہ سفیر کو دیکھا اور پھر ہلکی آواز میں پوچھنے لگی۔

"تم خوش ہو نا سفیر ؟میرا مطلب ہے اگر تم چاہو تو ہم مزید انتظار کر سکتے ہیں میں ساری زندگی تمہارا انتظار کر سکتی ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

سفیر نرمی سے مسکرایا تھا۔"میں نے خوش ہونا اور بخت کی تقسیم پہ سوال اٹھانا چھوڑ دیا ہے۔تم فکر مت کرو میں خوش ہوں بہت خوش۔تم میری ہیپی اینڈنگ ہو۔میری کمپنی میری ہیپی اینڈنگ ہے۔میں تمھارے ساتھ نئی زندگی شروع کرنے کے لیے بلکل تیار ہوں۔"اس نے یقین دہانی کروائی تو شہلا کے کندھوں سے بوجھ سرک گیا تھا۔وہ اب شادی کے کارڈ کی بابت کچھ کہہ رہی تھی۔سفیر مسکراتے ہوئے اسے سن رہا تھا۔وہ اسے مسکرانے پہ مجبور کر دیتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گہری ہو کر عمر حیات کے بنگلے پہ اتر آئی تھی۔جنوری کا مہینہ تھا۔زیادہ نہ سہی لیکن تھوڑی بہت ٹھنڈ تو کراچی میں پڑ ہی رہی تھی۔ایسے میں لان کے صوفے پہ بیٹھی ہالے سلطان مسکراتے ہوئے اپنے سامنے سے آتے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔جس میں سبز چائے رکھی تھی اور ساتھ رنگین میٹھی ٹکیاں۔

آہ۔کوئٹہ کی وہ سرد رات ایک جھماکے سے یاد آگئی تھی۔وہ قریب چلا آیا۔کپ اٹھا کر ہالے کے ہاتھ میں تھمایا اور ہاتھ پہ پھیلی شال پھیلا کر اس کے گرد اوڑھ دی۔اس سردی میں یہ شال غنیمت تھی۔اپنا کپ اٹھا کر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔

"تمہارا چٹورا بیٹا سو گیا؟"ہالے نے گھوم کر اس کو دیکھا تھا۔

"ہاں سو گیا۔جس طرح تمہاری چغل خور بیٹی سو گئی۔"حساب بے باک ہوا۔

"میری بیٹی چغل خور نہیں ہے۔وہ بس اپنے باپ سے باتیں نہیں چھپاتی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

عمر فورا دفاع کر گیا تھا۔ہالے نے ایک ہاتھ سے شال اس کے اوپر پھیلائی تھی۔اب وہ دونوں ایک ایک پلو سنبھالے بیٹھے تھے۔سبز چائے ہاتھ میں لیے ایک دوسرے کے قریب۔

"اچھا عمر یہ بتاؤ۔دونوں بچوں میں تمہارا فیورٹ کون ہے ؟"

وہ جانتی تھی عمر اپنی بیٹی کا نام لے گا لیکن۔۔۔"میری فیورٹ تو آج بھی تم ہو۔"وہ اسے لاجواب کر گیا تھا۔ہالے کھل کر مسکرائی تھی۔دل جیسے اندر تک شانت ہو گیا ہو۔وہ کم اظہار کرتا تھا لیکن جب کرتا تھا دل کو چھو لیتا تھا۔

"سفیر کی کال آئی تھی۔شادی کر رہا ہے وہ۔"ہالے نے اطلاع دی تھی۔

"اس سے کہہ دو ہم نہیں آ رہے۔بہت خرچہ ہو جائے گا۔"اس نے کہتے ساتھ اپنی چائے کا گھونٹ بھرا تھا۔

"تم پولیس میں ایک اعلیٰ عہدے دار بن چکے ہو لیکن آج بھی اتنے ہی کنجوس ہو۔مجھے یقین نہیں آرہا ۔"

"عہدہ بڑھنے کہ ساتھ ساتھ میری پیسے سے محبت بھی بڑھ رہی ہے۔کیا کروں؟" وہ اس کے ہاتھ میں میٹھی ڈلی دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"تمھیں پیسہ زیادہ پسند ہے یا میں ؟" وہ بلکل سنجیدہ ہو چکی تھی۔عمر نے ایک نظر اپنے خالی کپ کو دیکھا اور پھر ہالے کے ادھ بھرے کپ کو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"ظاہر ہے تم۔"وہ کہتے ساتھ اس کے ہاتھ سے کپ لے گیا تھا۔ہالے نے جانے دیا۔وہ اس آدمی کو کئی ہزار بار اپنی چائے ،کافی پلا سکتی تھی۔

"کتنے سال گزر گئے عمر۔پتہ ہی نہیں چلا۔"ہالے یاسیت سے بولی تھی۔آسمان پہ کھڑا چند محو سا ان کو تک رہا تھا۔

"تمھیں کیسے پتہ چلے گا ؟اصل پتہ تو میرے بینک اکاؤنٹس کو چل رہا ہے۔"وہ جل کر بولا تو ہالے نے کلس کر اس کو دیکھا تھا پھر یکدم پیر نیچے اتارے۔

"تم۔۔۔تمھارے ساتھ کوئی رومانٹک بات کرنا ہی فضول ہے۔ادھر دو میری شال۔"اس نے جھپٹ کر اس کے کندھوں پہ ڈالی ہوئی شال اتار لی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اندر بڑھنے لگی جب عقب سے آتی عمر کی آواز پہ اس کے قدم زنجیر ہوئے تھے۔

"کیوں ہر وقت پیسہ پیسہ کرتی ہو ؟تم پہ تو عمر ساری دنیا لٹا سکتا ہے۔"ہالے تھم گئی تھی۔اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے لیکن وہ مڑی نہیں۔

"اور عمر حیات ایسا کیوں کرے گا ؟کیونکہ میں اس کے جج صاحب کی بیٹی ہوں ؟یا پھر میرا چہرہ اس کے کسی عزیز سے ملتا ہے ؟"وہ بغیر مڑے پوچھ رہی تھی۔

Because you are the woman I love with all my heart

وہ پکارا تو ہالے بے اختیار مسکرائی تھی۔"اصولاً تو اب تمھیں بھی کچھ کہنا چاہیے مادام۔"

اب کے وہ مڑی تھی۔چند لمحہ اس کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمہاری آواز اس کرۂ ارض کا سب سے خوبصورت ساؤنڈ ہے۔"وہ عمر کو دیکھ کر بولی تھی۔

"نہ کرو میں رونے لگوں گا۔"وہ ایسے انداز سے بولا تھا کہ ہالے ہنس پڑی تھی۔وہ اسے ہنستے ہوئے دیکھے گیا تھا۔

شادی کے چھ سالوں میں وہ اسے دو تحفے دے گئی تھی اور عمر حیات کے لیے پہلے سے بھی زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔وہ ہنس رہی تھی۔پورے چاند کی رات میں اس کے اوپر چاند کی روشنی پڑ رہی تھی۔عمر مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔

بلا شبہ وہ آج بھی اس کا پسندیدہ منظر تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیز بلاسم کی اوپری منزل پہ اس وقت ہالے سلطان اپنے آفس میں بیٹھی تھی۔کام کم تھا سو اس نے ہارون کے ساتھ ویڈیو کال ملا رکھی تھی۔لیپ ٹاپ کے چوکھٹے میں وہ نظر آ رہا تھا۔ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش مسکراتا ہوا۔

"اب آجاؤ ہارون۔دو سال ہو گئے تمھیں لندن گئے ہوئے۔"ہالے اسے گھرک رہی تھی۔ہارون ہنس دیا تھا۔

"اب اس بار آؤ تو آنٹی سے کہتی ہوں تمھارے لیے لڑکی دیکھ رکھیں۔شادی کروائیں گے تمہاری۔"وہ جیسے سارے فیصلے کیے بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تم لڑکی ڈھونڈو میں انکار نہیں کروں گا۔وعدہ ہے۔"ہارون نے جیسے ہتھیار ڈالے تھے۔ہالے نے منہ کے زاویے بگاڑ لیے تھے۔

"اتنے اچھے نہیں ہو تم۔بنو مت۔اب آجاؤ یار۔میں تمھیں بہت مس کر رہی ہوں۔"

"جو آپ کا حکم اگلے ہفتے آجاتا ہوں ؟"وہ مسکرا کر بولا تو ہالے بھی ہنس دی تھی۔چند ایک باتوں کے بعد وہ کال کاٹ چکی تھی۔یہاں سے دور لندن کے ایک فلیٹ میں بیٹھا ہارون شاہد گہری سانس لے کر رہ گیا تھا۔اس کے چہرے پر آج بھی پہلے دن جیسا کرب آیا تھا۔

اس نے میز کی دراز سے ڈائری نکال لی۔ساتھ ایک پین نکالا۔اب وہ سر جھکائے کچھ لکھ رہا تھا۔

"میں اسے بھول نہیں سکتا۔کم از کم اس زندگی میں نہیں یا پھر شاید اگلے چند سالوں تک نہیں۔"وہ گردن جھکائے لکھ رہا تھا۔

"نہ میں اس کا جوگ لے کر بیٹھا ہوں نہ سر میں خاک ڈالی ہے۔لیکن دل کے زخم آج بھی ادھڑے ہوئے ہیں۔وہ آج بھی اتنی ہی شدت سے یاد آتی ہے اور میں اس کی یاد کو روک نہیں پاتا۔"وہ ایک لمحے کو ہاتھ روک کر بیٹھا۔چند گہرے سانس لیے اور ایک بار پھر کاغذ پہ جھکا۔

"اس کی یاد روکنا ایسے ہے جیسے سانس روکنا اور تم نے انسانوں کو اپنی سانس روکتے ہوئے بہت کم دیکھا ہوگا۔مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ یاد آتی ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ جب یاد آتی ہے تو آج بھی پہلے دن کی طرح تکلیف کیوں ہوتی ہے۔"وہ لکھتا جا رہا تھا۔لکھنا تھیراپی تھا اور وہ صحت مند رہنا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"میں بخت کی تقسیم سے ناخوش نہیں ہوں لیکن میں بس اس کی یاد پہ بے حس ہونا چاہتا ہوں۔لیکن شاید یہ جھوٹ ہے۔میں ایسا نہیں چاہتا۔میں ٹھیک ہوں۔خوش ہوں۔باوقار ہوں۔"

اس نے سر جھٹکا تھا۔"آج اتنے سالوں بعد میں زندگی میں ایک اچھی جگہ اچھے مقام پہ ہوں۔خوش ہوں لیکن اگر آج بھی مجھے زندگی سے کچھ مانگنے کا موقع ملا تو میں اسے مانگوں گا۔"اس نے بے دلی سے ڈائری بند کی اور سیدھا ہو بیٹھا۔

"ہارون شاہد سے یہ کہہ دینا کہ وہ ہالے کو بھول جائے۔یہ ایسا تھا جیسے سانس لینا چھوڑ دو۔میں اسے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک یاد رکھوں گا"۔یہ اس نے لکھا نہیں تھا۔یہ بس خود سے دہرایا تھا۔

"میری ہیپی اینڈنگ یہ ہے کہ میں نے کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کیا۔میں اپنے ساتھ، اپنے اصل کے ساتھ ، اپنے رنگوں کیے ساتھ خوش ہوں۔ہر کہانی میں کچھ نہ کچھ ادھورا رہ جاتا ہے۔اس کہانی میں ،میں سہی۔"

"ہر کہانی میں ہیپی اینڈنگ شہزادی کا مل جانا نہیں ہوتا۔کچھ کہانیوں میں آپ کا اصل آپ کو مل جانا بھی ہیپی اینڈنگ ہوتی ہے۔"وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلا آیا تھا۔سامنے سڑک پہ ہی کچھ بچے فٹبال ہاتھوں میں لیے گراؤنڈ کی طرف جا رہے تھے۔کھڑکی میں کھڑے ہارون کو دیکھا اور پھر سب نے یکبارگی سے اسے پکارا تھا۔وہ اسے دیکھ کر چہک رہے تھے۔ہارون مسکراتے ہوئے کھڑکی سے ہٹ گیا تھا ۔اب وہ فلیٹ کا دروازہ کھولے نیچے جا رہا تھا۔

پر سکون۔۔باوقار۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کراچی کی ایک چھوٹی سی ہاؤسنگ سوسائٹی کے باہر اس وقت ایک چھوٹے کٹے بالوں والی لڑکی ایک بنگلے کے باہر کھڑی تھی۔چھوٹا سا ایک منزلہ بنگلا۔

لیل سکندر نے اسے اپنے آٹھ سال کی محنت سے بنایا تھا۔یہ اس کا گھر تھا۔وہ ویڈیو کال پہ ہارون کو گھر دکھا رہی تھی۔آگے پیچھے گھوم گھوم کر روتے ہوئے ہر طرح سے بس وہ چاہتی تھی سب دیکھ لیں۔لیل سکندر کے پاس اب اپنا گھر ہے۔

"میں بہت خوش ہوں ہارون۔بہت بہت زیادہ۔"وہ موبائل کو چہرے کے آگے کیے روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ساتھ ساتھ ہنس بھی رہی تھی۔

"مجھے لگتا تھا عمر مجھے نہیں مل سکا تو میری اینڈنگ ٹریجک ہوگی۔میرے لیے اب کوئی خوشی نہیں آئے گی لیکن میں بھول گئی تھی کہ میری خوشیاں مجھ سے جڑی ہیں۔عمر حیات سے نہیں۔اپنی اصل خوشی میں خود ہوں۔"ہارون اس کو مسکراتے ہوئے سن رہا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے قریب تھے۔

"میں نے اپنی ہیپی اینڈنگ پا لی ہے۔لیل سکندر اپنی ہیپی اینڈنگ ہے میرا گھر میری ہیپی اینڈنگ ہے اور ہارون شاہد تم جیسا دوست میری ہیپی اینڈنگ ہے۔میں خوش ہوں۔بخت کی تقسیم سے بھی اور اپنی اینڈنگ سی بھی تم خوش ہو نا ہارون ؟"وہ اب رک کر ہارون سے پوچھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

" شکر ہے آدھے گھنٹے کی کال میں دس منٹ گھر دکھانے، دس منٹ رونے اور دس منٹ اپنی ناکام محبت کی داستان سنانے کو بعد تمھیں یاد آگیا کہ میں بھی موجود ہوں۔"وہ جل کر بولا تو لیل بھیگی آنکھوں سے ہنس دی تھی۔

"میں تمھیں اندر سے گھر دکھاتی ہوں۔"وہ چہکتے ہوئے کہتی اندر چلی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کراچی کے ایک بہت بڑے اور مہنگے اسکول کے باہر عمر حیات اپنی گاڑی روک چکا تھا۔اگلی سیٹ پہ اس کے ساتھ ہالے بیٹھی تھی اور پیچھے اس کی اولاد۔

"احرام آج تم اپنا لنچ کھاؤ گے۔ہرگز بھی تم کسی بچے سے اس کا کھانا لے کر نہیں کھاؤ گے اوکے ؟"عمر نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

وہ ہمیشہ کی طرح "جی بابا"تابعداری سے کہہ گیا تھا۔

"کل میں نے تمھیں کچھ اور بھی سکھایا تھا۔کیا تمھیں یاد ہے ؟"اب کے عمر سنجیدہ تھا۔بے حد سنجیدہ۔

دونوں بچوں نے فوراً سے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے ہالے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

" This is a good touch"

" This is a bad touch"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

وہ دونوں اپنے جسم کے مختلف حصوں پہ ہاتھ رکھ کر بتا رہے تھے۔ہالے ہول کر رہ گئی تھی۔

"عمر کیا کر رہے ہو ؟وہ دونوں ابھی بچے ہیں۔"ناگواری سے ٹوکنے پہ عمر اس کی طرف مڑا تھا۔وہ دیسی ماں تھی۔اس کی ایسی فکر بنتی تھی۔

"بچے ہیں اسی لیے بتا رہا ہوں۔بڑے ہو کر سب کو پتہ لگ جاتا ہے لیکن تب تک کئی بچے جسمانی استحصال کا نشانہ بن چکے ہوتے ہیں"۔"وہ بول کر گاڑی سے باہر نکل گیا تھا اور پھر دونوں بچوں کو گاڑی سے باہر نکالا اور اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا۔وہ دونوں اس سے بہت کچھ کہہ رہے تھے۔عمر اسی طرح ان کی سنتے ہوئے انہیں گیٹ سے اندر چھوڑ آیا۔وہ دونوں اسے ہاتھ ہلاتے ہوئے اندر چلے آئے تھے۔

"کیا تمھیں چاکلیٹ پسند ہے ؟" آدھی چھٹی کے وقت جب الہام اپنے اسکول گراؤنڈ میں بیٹھی تھی۔تب اس کے پاس رکتے ہوئے ایک لڑکے نے پوچھا تھا۔وہ کوئی سولہ سترہ برس کا لڑکا تھا۔

"بابا نے کہا ہے اسٹرینجرز سے کچھ بھی قبول نہیں کرتے۔"

لڑکا اب اس کے قریب بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔سبز درخت انہیں دیکھ رہے تھے۔

"لیکن میں اسٹرینجر تو ہرگز نہیں ہوں۔میں تمھارے بابا کو جانتا ہوں۔اتنے اچھے سے جتنے اچھے سے ان کو میں جانتا ہوں اور کوئی نہیں جانتا۔"اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ ٹھٹکا جائے۔الہام نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا۔وہ خوبصورت دکھتا تھا۔گرومڈ سا۔

"آپ بابا کو کیسے جانتے ہو ؟"وہ معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2

"تمھارے بابا بھی اداکار ہیں اور میں بھی۔فرق یہ ہے کہ ان کی اداکاری اصلی ہوتی ہے اور میری جعلی۔ میری اداکاری سے کسی کے گھر خراب نہیں ہوتے لیکن تمہارے بابا خاندان توڑ دیتے ہیں۔"وہ بہت خوبصورت بولتا تھا۔کاش وہ اچھی باتیں کرتا۔وہ بہت خوبصورت اور اپنی عمر سے بڑے مکالمے بولتا تھا۔ کاش اچھے مقصد کے لیے بولتا۔

"میرے بابا نے کہا ہے اسٹرینجر سے بات مت کرنا۔"وہ کہہ کر اٹھ گئی تھی۔لڑکا زخمی آنکھیں لیے اسے جاتا ہوا دکھاتا رہا۔یکدم اس کے پیچھے ایک شور سا بھاگا تھا۔وہ اسی اسکول میں پڑھتا تھا لیکن آج کافی دنوں بعد آیا تھا۔وجہ اس کی مقبولیت تھی۔

"اپنے بابا سے کہنا ہم بہت جلد ملیں گے۔اجنبی نہیں ،شناسا بن کر۔"وہ کہتے ہوئے مڑ گیا تھا۔ہجوم اب بھی اس کے پیچھے تھا۔وہ اس کا نام لے لے کر اسے پکار رہے تھے۔

برہان پیرزادہ۔۔۔۔۔۔۔

برہان پیر زادہ۔۔۔۔۔۔۔!!!

"ختم شد"

☆☆☆

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)

ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ---- "

ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ /گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے "novels ki duniya " اور "website"

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں ---

شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website 1 Or Another Website 2